لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین [illegible] ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیدا کنار ہے جسکی بالا دی مین پیک [illegible] عجز وقصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ [illegible] ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُنکے اصول فارسی کے [illegible] ابو الفیض فیضی نے جو ان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے [illegible] ر نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان [illegible] ٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد جلد	نام داستان	تعداد دفتر	تعداد جلد	نام داستان	تعداد دفتر
۷ جلد	طلسم ہوشربا	پنجم	۲ جلد	[illegible]	اول
ا جلد	صندلی نامہ	ششم	ا جلد	[illegible]	دوم
۲ جلد	تورج نامہ	ہفتم	ا جلد	[illegible]	سوم
۲ جلد	لعل نامہ	ہشتم	ا جلد	[illegible]	چہارم

ان کتب مذکورہ [illegible] حسین جاہ اور بعض احمد حسین قمر کی تصنیف ہین، ہرمز نامہ ۲ جلدون مین آفتاب شجاعت دو جلدون مین اور گلستان باختر تین جلدون مین طبع ہوکر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب اپنی دلچسپی اور [illegible] عامہ کا شرف حاصل کرکے کئی کئی بار طبع ہوئین اور نیز اور ترجمہ جو ابھی تک طبع نہین [illegible] مری نامہ وغیرہ وہ بھی عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہوکر نذر ناظرین ہونگے فی الحال دفتر لعل نامہ کی جو آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین اور جو دو ۲ جلدون مین منقسم ہے اسکی

جلد دوم

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب نے داستان گو حسب الحکم مالک مطبع نہایت محنت و مشقت سے سلیس و عام فہم اُردو مین نہایت بامحاورہ ترجمہ کیا ہی بار دوم

باہتمام پنڈت منوہر لال بھارگو - بی - اے سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام آنکہ سپہر و زمین و مافیہا تمام از پے تہلیل بزبان ناطق	بیک اشارۂ کن کرد از عدم پیدا تمام از پے تسبیح بیدہان گویا	در آستان خدایش راکع و ساجد رکوع شان ہمہ سبحان ربی الاعظم	سما و ارض و موالید و ساحل و دریا سجود شان ہمہ سبحان ربی الاعلیٰ

واقعی جو حمد اُس پروردگار کی بیان کیجائے زیبا ہے کہ وہ واحد و یکتا ہے ایک لفظ کن سے اس طلسم روزگار کو
بنایا آسمان و زمین کو خلق فرمایا ایسے صناع برحق کی حمد و ثنا بشر سے تو کیا فرشتون سے بھی ہونا محال ہی اس تقریر
مین سب کی زبان لال ہے اگر غور کیجیے اور انصاف سے کام لیجیے تو اسکی ایک صنعت کی تعریف ادنی سے ایجاد
کی توصیف بیان ہونا دشوار ہی یہ وہ دریاے ناپید کنار ہے کہ جسمین بڑے بڑے شناور بیکر ہارے ہین گو بہت
ہاتھ پاؤن مارے ہین مگر کنارے تک نہ جا سکے ٹھہرنے کی بھی تاب نہ لا سکے گوہر مدعا ہاتھ نہ آیا آخر کو ایسے ڈوبے
کہ پتہ نہ پایا بس ہیچمیرز و ہیچمدان کس شمار مین ہی جو ایسے دریاے زخار مین شناوری کرے

اب نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات تحریر کرتا ہون مختصر فضائل تسطیر کرتا ہون

گو یہ بھی امکان بشر سے باہر ہے اُنکے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہی مگر شمۂ از شمائل بیان کرنا باعث
زینت کتاب اور وسیلہ حصول ثواب ہی رسول مختار محبوب کردگار شفیع روز محشر ہین مقبول داور ہین خدا نے
اُنکو اپنا حبیب بنایا عرش اعظم پر اپنے پاس بلایا اسپر بھی اکتفا نہین کی اور عزت دی تن انور کو بے سایہ بنا دیا اور تو
کیا کہون اپنی یکتائی کا نمونہ اُس پردہ مین دکھا دیا جو جو صفتین انبیاے سابق مین تھین وہ سب خدا نے
اُنکو دین اور جو اُنھین عطا ہوئین وہ اورون کو نہ ملین اب زیادہ طول بیکار ہے اس ایک شعر سے مرتبہ
رسول ہم آشکار ہی ۔ شعر ۔ نبیون مین نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے ۔ حسینون مین حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

اب منقبت جناب شیر خدا یکہ تاز میدان ہیجا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بیان کرنا منظور ہی گو یہ بات بہت دور ہے مین انکی مدح بیان کر سکون کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہی علی کا رتبہ جسنا پایا ہو کہ علی کو سبھا مین نے اور خدا نے جانا ویسا دوسرے نے نہین پہچانا کیون نہو علی نفس رسول زوج بتول ہی قسیم کوثر و نار ہی صاحب ذوالفقار ہی جو مرتبہ علی نے پایا سوائے رسول کے اور کسیکے ہاتھ آیا ۔ نظم

آنکہ گاہ رضاع اندر مہد	پنجہ درکام اژدر انداز د
آنکہ وقت نزاع المشتش	در ز بازوے خیبر اندازد

تعبد انکے جو اور گیارہ امام ہین ہمارے پیشوا الا کلام ہین سب اللہ کے پیارے ہین چرخ امامت کے بارہ ستارے ہین ۔ اب یہ خاکسار ذرۂ بے مقدار نوشہ چین خرمن اہل سخن اقل عباد رب ذوالمنن بتصدق حسنین خدمت سراپا برکت ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام مین عرض پیرا ہے کہ خاکسار نے بہ تعمیل اس دفتر کا مرتب کیا مگر جہانتک اپنے امکان مین تھا انکی عبارت اور تسلسل مضامین کو خلاف قاعدہ نہین ہونے دیا جیسے بعض کتب مین قصہ گویون نے عبارت کا لحاظ نہین کیا ہے بلکہ مضامین بھی بعض بعض مقام پر بے ربط ہو گئے ہین ایک عیاری کو دس جگہ ایک ہی طور سے بیان کیا ہی ایک سحر کو بیس مقام پر ایک ہی عنوان سے صرف کیا ہی کمترین کو بوقت تحریر دفتر ہذا ان امور کا لحاظ رہا ہی جس بات کو ایک مرتبہ لکھدیا اسے دوسرے مقام پر نہین آنے دیا اور علاوہ اسکے بہت سے جدتین کی ہین جو ملاحظہ پر موقوف ہین اب امید آپ حضرات سے یہ ہے کہ بروقت ملاحظہ کمترین کی عرق ریزی کی داد عطا فرمائینگے اور سہو و خطا کو دامن عفو مین چھپائینگے

آغاز داستان روانہ ہونا صاحبقران ثانی بدیع الملک نوجوان کا لشکر گران ہمراہ لیکر بعد فتح طلسم خونخوار اور پہونچنا سرحد طلسم فیروزہ پر اور برائے طلبی زمرد ثانی نامہ لکھنا فیروز ستارہ پیشانی پادشاہ کو باقی حالات متعلق داستان ہذا

ای ساقی گلبدن سمن بر	ہونٹون سے لگا دے لاکے ساغر	کیا ابر ہے آسمان پہ آیا	جل تھل ہی بھرینگے گریہ برسا
ای ساقی شوخ و شنگ و طرار	آتے ہین گھٹا کے ساتھ میخوار	سب آتے ہین آج تیرے در پر	ہاتھون مین لیے ہوئے ہین ساغر
ہین عاشق حسن دخت رز سب	گر ہے تو یہی ہے انکا مطلب	پر دے انھین مراد بر آئے	شکل بنت العنب نظر آئے
لے آ گئے تیرے در پہ مے نوش	ہین الفت دخت رز مین بیہوش	اب انکے مرض کی تو دوا لا	ہان صورت دخت رز دکھا لا
یہ تجکو دعائین دیکے بیٹھین	اس در کی بلائین لیکے بیٹھین	ہین سب کے جگر کباب ساقی	دے انکو شراب ناب ساقی
جو انکو شراب آج دیگا	وہ سب کی دعائین جمع لیگا	جب پی کے شراب ہونگے مسرور	رنج انکے دلون سے ہوئیگا کافور
تیرے حق مین دعا کرینگے	خالق سے التجا کرینگے	جاری رہے فیض تا قیامت	ساقی رہے تا ابد سلامت
شہرہ ساقی کا چار سو ہو	ہر رند کی پوری آرزو ہو	میخانہ مین رند جتنے آئین	پی بھر کے شراب روز جائین
رندون کو نہ شغل اور کچھ ہو	ساقی کا رہے ہر ایک ثنا گو		

چہرہ ریکہ تاز میدان جنگ و جدال و معرکہ آرایان عرصہ قتال اشہب تیز گام خامہ کو ندمین قرطاس پر یون جولانگری دیتے ہین شہسواران عرصہ ہیجا و می نگاران داستان وغا بہ ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ جلد اول لعل نامہ مین ذکر کیا گیا تھا کہ

صاحبقران ثانی اور بدیع الملک نامدار مع لشکر بیشمار برائے مقابلہ فیروز ستارہ پیشانی روانہ ہوئے
جب دس کوس نکل گئے تو بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران ثانی سے عرض کی اب دن بہت کم
باقی ہے اور آج پہلا روز سفر ہے بہتر یہ ہے کہ اسی صحرا میں قیام فرمایئے شب بھر ٹھہر جایئے صبح کو پھر روانہ ہوجئے
صاحبقران کو یہ بات پسند آئی لشکر کو ود کا بارگاہیں استادہ ہوئیں سب سردار اپنی بارگاہوں میں داخل ہوئے
صاحبقران سے بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ دریافت کرو یہاں سے طلسم فیروز یہ کتنی دور ہے
بدیع الملک نے راہبروں کو طلب کیا انسے پوچھا تو کیفیت معلوم ہوئی کہ یہاں سے دس دن کا راستہ
ہے مگر آگے دھوان اسقدر ہے کہ کچھ نظر نہیں آتا لوگ اسی دھوئیں کو سرحد طلسم بتاتے ہیں عجیب عجیب
باتیں بناتے ہیں بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا امیر نے فرمایا دس دن کی راہ کو پانچ روز میں طے
کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی کہ میں بھی اس امر کو بہتر جانتا ہوں مگر ایک بات اور سننے میں آئی ہے
صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک نے عرض کی کہ جو لوگ وہاں کے واقفکار [illegible] بیان
کرتے ہیں کہ دس دن کے بعد ایک دھوان نظر آئے گا اسی کو سب سرحد طلسم کہتے ہیں [illegible] نے فرمایا
دیکھا جائے گا غرض وہ شب اسی ذکر میں بسر ہوئی صبح کو صاحبقران بعد فراغ نماز پھر روانہ [illegible] روز بہت
رہروی کی جب دن تھوڑا رہا ایک صحرا میں جاکر پہونچے وہاں قیام کیا شب بھر اس [illegible] علی الصباح
وہاں سے بھی روانہ ہوئے اسی طرح کوچ و مقام کرتے ہوئے پانچویں روز ایک صحرا میں پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار سیاہ نظر آتی ہے بدیع الملک سے مخاطب ہوکر فرمایا شاید [illegible] کی سرحد یہی ہے
بدیع الملک نے بھی بغور اس دیوار کو دیکھکر عرض کی میں بھی یہی خیال کرتا ہوں [illegible] یہ ذکر تھا کہ راہبر
قریب صاحبقران حاضر ہوئے سب نے عرض کی آگے دیوار طلسم ہے راہ نہیں ہے [illegible] ثانی نے لشکر
کو دو کا بارگاہیں استادہ ہوئیں صاحبقران ثانی داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے اور [illegible] اپنی اپنی بارگاہوں میں
گئے تھوڑی دیر کے بعد جب استراحت سے فراغت کی اور مسافت سفر زائل ہوئی [illegible] صاحبقران زمان
نے سب کو طلب فرمایا جملہ سردار بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک نوجوان سے
کہا اب کیا کرنا چاہیے اور فیروز ستارہ پیشانی کو اپنے آنیکی خبر کیونکر دینا چاہیے بدیع الملک نے
عرض کی میری رائے یہ ہے کہ ایک نامہ فیروز ستارہ پیشانی کو اس مضمون کا [illegible] ہے کہ ہمارے مجرم تمہارے
یہاں پوشیدہ ہیں انکو ہمارے حوالہ کرو اور اگر یہ امر تمہارے خلاف ہو تو صرف انکو اپنے طلسم سے نکالدو
ہم انھیں گرفتار کرلینگے کیونکہ ہم انکی بابت قسم کھا چکے ہیں امیر نے فرمایا بہت مناسب ہے اسیوقت نامہ
اس مضمون کا تحریر کرایا صاحبقران نے فرمایا کہ اس نامہ کو فیروز تک کون لیجائیگا اور اسکا جواب کون لائیگا
یہ سنکر شہزادہ نور الدہر نوجوان اپنے دنگل سے اٹھے اور قریب آکے نامہ اٹھا لیا عرض کی اس
خدمت کو غلام بجا لائیگا نامہ لیکر وہ ہانک جائے گا صاحبقران نے نور الدہر نامدار کو رخصت کیا شاہزادہ
باہر تشریف لایا اپنا مرکب منگایا خادموں نے مرکب حاضر کیا نور الدہر گھوڑے پر سوار ہوئے نامہ لیکر
جانب طلسم روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت طلسم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہاں کا دستور ہے کہ جب کوئی نیا شخص آتا ہے تو ملازمین فیروز ستارہ پیشانی اسکو خبر پہونچاتے ہیں کہ آج

بیرون طلسم ایک لشکر آیا ہو یا ایک شخص آیا ہو یا کوئی جادوگر آیا ہو فیروز جو مناسب جانتا ہو وہ کرتا ہو چنانچہ جب
امیر ثانی مع لشکر تشریف لیگئے تو ملازمین فیروز نے اسکو خبر پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہوا اور دیوار طلسم
سے بہت قریب ہو فیروز نے کہا اسکی کیفیت دریافت کرکے ایک ایک لمحہ کی خبر ہمکو پہونچاتے رہو ملازمین
وہان سے واپس آئے نور الدہر نامہ لیکر روانہ ہوچکے تھے اور قریب دیوار طلسم پہونچے تھے یہ دیوار دھوئین
کی بنی ہوئی تھی جب ملازمین نے انکو آتے ہوئے دیکھا پھر فیروز کو جاکر اطلاع دی کہ ایک جوان اس لشکر
کا ہمارے طلسم کیطرف آتا ہو قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ نامہ دار ہو فیروز اسوقت اپنی بارہ دری مین
بیٹھا تھا اور زمرد ثانی اور توریج بھی اسکے قریب تھے سنجگان بھی وہین موجود تھا فیروز نے کہا آج تک کسی نے
ایسی جرأت نہین کی جو میرے طلسم کیطرف نامہ لیکر آئے سنجگان نے کہا آپ ابھی تک نہین سمجھے معلوم ہوتا ہو
لشکر حمزہ ثانی آگیا یہ انھین لوگون کا قاعدہ ہو فیروز یہ کلمہ سنکر بہت ہنسا کہا حمزہ عقل سے خالی ہو جو میرے
طلسم کی طرف آیا معلوم ہوا اب پیمانہ عمر اسکا لبریز ہوگیا اور ایام موت قریب آئے یہ کہکر ملازمین سے
کہا اس نامہ دار کو ہمارے پاس اٹھا لاؤ ملازمین یہ سنکر روانہ ہوئے یہان نور الدہر قریب اس دیوار کے
پہونچے دیکھا دیوار نہین ہو بلکہ دھوان زمین سے نکل رہا ہو نور الدہر نے گھوڑا اس دھوئین مین ڈالدیا
کچھ نظر نہ آیا نور الدہر چلے جاتے تھے کہ ایکبار ایک برق چمکی نور الدہر چارون طرف دیکھنے لگے کچھ نظر
نہ آیا مگر یہ معلوم ہوا کہ کسی نے پشت مرکب سے جدا کیا نور الدہر نوجوان نے زور کیا مگر کچھ فائدہ
نہوا بلند ہوگئے تکان بھی ایسی پہونچی کہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اپنے تئین ایک دالان
مین پایا گھبرا کے اٹھے دیکھا سامنے ایک ساحر مکار قوی ہیکل کریہ منظر تخت زرنگار پر بیٹھا ہو پیشانی پر اسکی
ایک نشان سیاہ ہو گرد اسکے سیندور کے چھوٹے چھوٹے ٹیکے دیے ہین پہلو مین اس ساحر کی زمرد ثانی بیٹھا ہو
دوسرے پہلو مین توریج بیٹھی ہو نور الدہر نے جو یہ کیفیت دیکھی مثل اہل اسلام سلام کیا اس ساحر نے کہا اے
نور الدہر لاؤ نامہ مجکو دو نور الدہر نے نامہ اس ساحر کو دیا ساحر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم میرا
نام ہو یہ کہکر نامہ کو پڑھا پڑھکر چاک کیا نور الدہر کو غصہ آیا کہا او بے ادب ہمارے سامنے نامہ کو چاک کرتا ہو
چاہا بڑھکے طمانچہ ماریں فیروز نے اشارہ کیا نور الدہر کے ہاتھ پاؤن بیکار ہوگئے اسنے اپنے ملازمین سے کہا
اس جوان گستاخ کو لیجا کر قید کرو جب سب جمع ہوجائینگے تو مین ایک مرتبہ سب کو قتل کرونگا ملازم نور الدہر
کو اٹھا لیگئے یہان فیروز نے سنجگان سے مخاطب ہوکر کہا جوانان اسلام بڑے بیباک ہین انکو کسیکا خوف
مطلق نہین سنجگان نے جواب دیا یہ لوگ اپنے جوش شجاعت مین کسی کی حقیقت نہین جانتے فیروز نے کہا اب
سب یہ نہین اسیر ہو جائینگے سنجگان نے جواب دیا میرے نزدیک ان لوگون کا اسیر رہنا اچھا نہین ہو اسکے
مددگار یعنی لشکر اسلام کے عیار آفت کے بنے ہین جب وہ اس بات کی خبر پائینگے ضرور یہان آئینگے اور جب
وہ لوگ کہین آئے تو اچھا نہوا فیروز نے کہا اے سنجگان تم مثل اور طلسمون کے میرے طلسم کو بھی جانتے ہو
مین خداوند طلسم ہون میرے یہان کیا بنا لینگے جب آئینگے وہ بھی گرفتار ہونگے سنجگان خاموش ہو رہا زمرد
نے کہا اب آپ اس نامہ کے جواب مین کیا چاہتے ہین فیروز نے کہا مین خاموش ہون اب حمزہ ثانی اور
کسیکو یہان بھیجین گے اسکو بھی گرفتار کرلونگا اسیطرح جس جس کو حمزہ بھیجتے جائینگے مین اسیر کرتا جاؤنگا اور
اگر کسی کو روانہ نکرینگے تو مین اور انتظار کرونگا انکے لشکر سے لوگونکو گرفتار کراکے منگا لونگا زمرد بھی

خاموش ہو رہا فیروز نے ایک لازم کو طلب کیا کہا اب سرحد پر جا کے سب نگہبانون سے کہدو کہ جو کوئی نامدار
یا سوار لشکر اسلام سے اسطرف آئے اُسکو ہمارے پاس اُٹھا لاؤ وہ ساحر یہ سنکے روانہ ہوا اگر صاحبقران
نامدار بعد جانے نور الدہر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے اور سردارون کو بھی ہمراہ لیا سب سے یہی فرماتے
تھے کہ اب نور الدہر آتے ہونگے سردار بھی عرض کرتے تھے کہ اب بہت عرصہ ہو گیا ہے یقین ہے قریب ہون جب
اسی انتظار مین دن گذر گیا اور نور الدہر نامدار واپس نہ آئے تو صاحبقران نے فرمایا اب مجکو انتشار ہے کہ سبب
جو ابھی تک نور الدہر نہین آئے بعض سردارون نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم جائین اُنکی خبر لائین صاحبقران
نے فرمایا ابھی اس امر کا محل نہین ہے اگر ایسا ہی ہے تو کل صبح کو جانا اُنکی خبر لانا سردار خاموش ہو رہے صاحبقران
بعد انتظار بسیار واپس آئے شب بھر اسی غم و الم مین بسر کی جب صبح ہوئی تو شاہزادہ امیر ان مان
اور اسد نامدار اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی اگر اجازت ہو تو ہم لوگ
جائین صاحبقران نے سب کو اجازت دی یہ لوگ سب سے رخصت ہوئے باہر آئے مرکب طلب کیے خادمون
نے راہوار حاضر کیے سب سردار گھوڑون پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے جب قریب دھوئین کے
پہونچے سردارون نے گھوڑے اس دھوئین مین ڈالدیے یہان لازمین فیروز کے منتظر تھے ان لوگون کو
بھی اُٹھا لیگئے ان لوگون کو بھی فیروز نے زندانخانہ مین روانہ کیا سنجگان نے کہا یہ وہ لوگ اسیر ہوئے
ہین جو صاحبقران کے قوت بازو ہین مگر ابھی بعض سردار ایسے باقی ہین جنکے درجے اسنے زیادہ ہین فیروز
نے کہا اسیطرح سب اسیر ہونگے سنجگان نے پھر کہا کہ اب بھی خیریت ہے ان لوگون کو زندہ اسیر نہ کیجیے ایسا نہو
ان لوگون کے مددگار یہان آ جائین اور دار و مدار چیلا مین تو مشکل ہو فیروز نے جھلا کے جواب دیا کہ اے
سنجگان تو بڑا ضعیف الاعتقاد ہو شاید تو مجھے خداوند نہین جانتا ہو اسے ابھی چاہون تو سب کو فنا
کر دون مگر مین کیفیت دیکھتا ہون کہ یہ لوگ کیا کرتے ہین انکے حوصلے بھی باقی نرہجائین سنجگان خاموش ہو رہا
فیروز نے اور لازمین سرحد پر مقرر کیے اور اسنے کہدیا جسکو لشکر اسلام سے تنہا جاتے ہوئے دیکھو یہان
اُٹھا لاؤ یہ سنکر لازمین سرحد پر آئے مگر صاحبقران ان لوگون کے انتظار مین بارگاہ کے باہر ٹہل رہے
تھے جب عرصہ ہوا اور کوئی واپس نہ آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین خود جاتا ہون یہ کیفیت دیکھکر
بدیع الملک نوجوان نے کہا آپ تامل فرمائیے مین جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو سب کو اپنے ساتھ لے کر
آتا ہون صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت روکا مگر بدیع الملک نے نہ مانا منت و خوشامد سے
رخصت لی گھوڑے پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نوجوان نے دیکھا
کہ ایک ساحر سیہ فام سامنے سے آتا ہے جیسے ہی وہ ساحر قریب پہونچا بدیع الملک اُسی طرح آگے بڑھے
چلے گئے جب اس ساحر نے دیکھا کہ یہ جوان بیخوف چلا آتا ہے للکار کر آواز دی اے جوان کہان جاتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا طلسم کے اندر جائینگے اپنے سردارون کی خبر لائینگے اس ساحر نے چاہا قریب جا کے اُٹھا لون
جیسے ہی بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادے نے ایک طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی
کشتی مرا نام مین سواد جادو بود جب یہ مر کے گرا بدیع الملک آگے بڑھے قریب اس دھوئین کے پہونچے
لوح محفوظ کا عکس جو دھوئین پر پڑا سب دھوان منتشر ہو گیا راستہ صاف نظر آنے لگا بدیع الملک
آگے بڑھے تھوڑی دور اس دھوئین سے بڑھے تھے کہ ایک پنجہ کرچین پڑا اور کشش کی بدیع الملک نے

لوح محفوظ کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکلگیا بدیع الملک آگے بڑھے پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا بدیع الملک نے
پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ نیسے نکلگیا بدیع الملک پھر آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا
بدیع الملک نے پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکلگیا اسیطرح کئی بار پنجہ کمر مین پڑا مگر عکس لوح ڈالنے سے
نکلگیا بدیع الملک بڑھتے چلے گئے تھوڑی دور کے بعد ایک دیوار آہنی نظر پڑی بدیع الملک نے لوح محفوظ
کو دیوار سے مس کیا کیونکہ یہ گمان تھا کہ دیوار بھی سحر کی بنی ہوئی ہو مگر وہ دیوار قائم رہی اپنی جگہ سے حرکت
نکی بدیع الملک اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگے مگر راہ نظر نہ آئی سخت حیران ہوئے اسی تلاش
مین ایک سمت گھوڑا اٹھائے ہوئے دیوار کی حد تلاش کرتے کور واہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت نگہبانان طلسم کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب یہ لوگ بدیع الملک کو گرفتار نہ کر سکے تو وہان سے فیروز کے پاس آئے سب کیفیت بیان کی
آخر مین یہ بھی کہا کہ نہین معلوم کیا بات ہے کہ ہم لوگون کا پنجہ اس جوان پر قابض نہین ہوتا ہے جتنی مرتبہ چاہا کہ اسکو
گرفتار کریں ہر مرتبہ ہمارا ہاتھ ہٹ گیا اور فکر اس جوان کا انا تھا کہ ہمسے اٹھ نہ سکا لاکھ لاکھ ہم لوگون نے
سحر کیا مگر سحر نے بھی تاثیر نہ کی اور لسکے آنے کی وجہ سے جو ایک دیوار دودی گرد طلسم کے رہتی تھی جسطرف
سے وہ آیا ہے اسطرف کی دیوار برطرف ہو گئی وہ دیوار آہنی کے قریب پہنچا مگر اندر آنے کی راہ نہ پائی اس دیوار
کے سرے کی طرف گیا ہے فیروز نے بنجگان سے مخاطب ہو کے کہا یہ کون شخص ہے کیا خواجہ عمرو ثانی آئے
تھے کیونکہ یہ بات انکے سوا اور کسیکو حاصل نہین ہے کہ جو اسطور سے چلا آئے اور دیوار دودی شکست ہو جائے
فیروز نے کہا اینمین کیا کمال ہے جو دیوار شکست ہو گئی بنجگان نے کہا وہ صاحب اسم اعظم ہین علاوہ اسکے
اور بہت سے تحفہ جات انکے پاس موجود ہین ایک جام ایسا انکے پاس موجود ہے کہ جو اس جام کا پانی پی لے
اس روز اسپر وہ سحر تاثیر کرے جہان وہ جام رکھا ہو وہان ساحر کا گذر نہو سکے وہی آئے ہونگے فیروز
نے کہا مین ابھی گرفتار کرکے منگاتا ہون یہ کہکر ایکطرف دیکھا ایک طائر سیاہ رنگ آیا فیروز نے کہا اے طائر
جو کوئی شخص دیوار طلسم کے نیچے جاتا ہو اسکو میرے پاس حاضر کر طائر ایک چیخ مار کے اڑا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت امیر ثانی کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک امیر سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تو صاحبقران مع سرداروں کے اپنی بارگاہ سے
بہت دور انکے انتظار بدیع الملک مین سننے لگے جب بدیع الملک کو بہت عرصہ ہوا اور دن تھوڑا
باقی رہا تو صاحبقران نے متردد ہو کر فرمایا عجب کی بات ہے کہ بدیع الملک بھی ابھی تک واپس نہ آئے گو وہ
جانتے تھے کہ مین اس تردد مین ہون نہین معلوم انپر کیا واقعہ گذرا جو ابتک واپس نہین ہوئے وہ جتک
پہونچ جاتے اور کام کو انجام دیتے تو اب تک ضرور واپس آتے لوگون نے عرض کی یا صاحبقران انکی نسبت آپکو
اسقدر تشویش فرمانا بیجا ہے وہ ماشاءاللہ صاحب تحفہ جات ہین انکا کوئی کیا کر سکتا ہے ضرور خبر لیکر پہنچیں گے امیر
نے فرمایا یہ صحیح ہے مگر ساحر بڑے مکار ہوتے ہین انکو جرات کے جوش مین بہت سی باتوں کا خیال نہین ہوتا ہے اور
جرات و سحر کی لڑائی میں کیفیت نہین ہو سرداروں نے عرض کی جو آپکی کیا رائے ہے ہم لوگ جا کر انکی خبر لائیں امیر نے فرمایا

میرا ارادہ یہ ہی کہ مین خود جاؤن سردارون نے عرض کی یہ ممکن نہین کہ ہمارے سامنے آپ تشریف لیجائین امیر
نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا بدیع الملک کی خبر لاؤنگا جب لوگون نے امیر کو بہت ہی مستعد پایا تو شاہزادہ
آصف انجم طلعت نے عرض کی ابھی آپ تشریف نہ لیجایئے مجکو رخصت مرحمت فرمایئے مین جاتا ہون
میرے بعد آپکو اختیار ہی امیر نے مجبور ہوکے آصف انجم طلعت کو رخصت کیا شاہزادہ جانب طلسم
روانہ ہوا مگر طائر طلسمی جسکو فیروز ستارہ پیشانی نے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ جو کوئی شخص غیر دیوار طلسم کے
پاس جاتا ہو اسکو گرفتار کر لاؤ وہ طائر اسی تجسس مین جاتا تھا کہ سامنے سے شاہزادہ آصف انجم طلعت
نمودار ہوئے طائر گنبد سے تول کے گرا آصف انجم طلعت کو اٹھا لیگیا شاہزادہ بیہوش ہوگیا طائر نے
آصف کو لیجا کر فیروز کے سامنے رکھدیا فیروز نے سنجگان سے کہا اس جوان کا کیا نام ہی سنجگان نے
کہا اس جوان کا نام آصف انجم طلعت ہی فیروز نے کہا دیکھو اسکے پاس کیا چیز ہی جسکے سبب سے اسنے
یہ آفت برپا کردی ساحرون نے آصف کے بازو کھول کے دیکھے مگر کوئی چیز نہ دیکھی سینہ کھولا کچھ نظر
نہ آیا سب نے کہا ظاہر مین تو اس جوان کے پاس کوئی چیز نہین ہی باطن کا حال نہین معلوم یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آصف انجم طلعت کو ہوش آیا اپنے کو ایک محفل مین پایا کمال تعجب ہوا اسنے اور
سلام کیا فیروز نے کہا او جوان مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہی بہتر تیرے واسطے یہ ہی کہ تو دین سامری پرستی اختیار
کر آصف نے جو یہ کلام سنا غصہ آگیا فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو سامری پر
لعنت کر اور اطاعت اسلام قبول کر فیروز نے کہا او جوان تو اس تنہائی پر ایسی باتین کرتا ہی میرے قہر کو تو نے ابھی
نہین دیکھا اگر ایک شدہ کر دون تو سر تیرا کٹ کر گر پڑے آصف نے جواب دیا کیا مجال کسی کی جو بے حکم الٰہی
کسیکو قتل کر سکے تو کیا چیز ہی جو مین تیرے قہر سے خائف ہون یہ کہکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فیروز نے اشارہ کیا
ہاتھ پانون شاہزادہ انجم طلعت کے بیکار ہوئے فیروز نے کہا اس جوان کو بھی زندانخانہ مین بھجاؤ قید آہن
پہناؤ فلازمان فیروز آصف انجم طلعت کو بھی زندانخانہ مین لے گئے فیروز نے از راہ کبر و نخوت سنجگان
سے کہا کہ میری قدرت خداوندی دیکھی اب یہ بتاؤ کہ لشکر حمزہ مین کون کون سردار نامی باقی ہین سنجگان نے
جواب دیا ابھی بہت لوگ باقی ہین اور بڑے بڑے دلیر ہین اسکے علاوہ عیاران اسلام ایسے ہین کہ جن سے
بہت خائف ہون فیروز نے جواب دیا کہ تم اب بالکل خوف نہ کرو جہان جہان لشکر اسلام کے سردار ہونگے
وہان وہان سے گرفتار کرا کے منگاؤنگا ایک مسلمان کو باقی نہ رکھونگا سنجگان خاموش ہو رہا زمرد ثانی نے
کہا آپ میری خاطر سے ان سردارون کو جو گرفتار ہو گئے ہین کل قتل کر ڈالیے فیروز نے جواب دیا کہ آپ
میرے مطلب کو ابھی نہین سمجھے ہین کہ مین نے ان لوگون کو اسیر کیون رکھا ہی مطلب انکے اسیر رکھنے سے یہ ہی
کہ مین حمزہ ثانی کی اسیری کا منتظر ہون جس وقت وہ اسیر ہو جائینگے اور جملہ سردار یہان آجائینگے اس روز
مین حمزہ ثانی کو بلاؤنگا بہت کچھ خاطر کرونگا تسلی دونگا سمجھاؤنگا اگر یہ سمجھ گئے تو انھون نے قبول کیا اور اپنے
ارادے سے باز رہے اور دین سامری پرستی اختیار کیا سب مجھے خداوندی مانا تو مین اپنے طلسم مین انکو کل کا افسر
کرونگا کیونکہ ایسے جانباز و دلیر پردۂ دنیا پر نہین ہین آپ نے ان لوگون کی دلیری دیکھی مجھ سے مطلق خوف نہ کیا
سر دربار تم سب کے روبرو کیا کیا کہا پھر ایک شخص نے نہین بلکہ جو گرفتار ہوکے آیا اسنے بالکل اپنی جان کو عزیز نہ جانا
سبب اسکا یہ ہی کہ یہ لوگ مطیع ہین حمزہ ثانی کے اور وہ مرد عاقل ہی جس وقت میرے یہان اسیر ہوکے آئیگا اور مجھے

قدردان پائیگا ضرور اپنے مذہب کو ترک کریگا مجھے خداوندی مانیگا اپنا ایک جانیگا جب وہ میری اطاعت
قبول کریگا یہ لوگ بھی اُس وقت انکار نہ کرینگے سب میری اطاعت کرینگے جب ایسے مطیع مجکو ممکن ہو جائینگے
تو یہ طلسم کھل جا ہوگا اپنے قبضہ مین کرلونگا بجوت ہر ایک سے تخت چھین لونگا زمرد نے جواب دیا آپکے
خیال کو مین غلط نہیں کہہ سکتا ہون مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ یہ بات ممکن نہین حمزہ ثانی اپنے مذہب کو
ترک کردین جب انکے یہان کے سردارون نے یہ گوارا نہین کیا اور اپنی جان کا خوف نہین کیا تو حمزہ تو صاحب
ایمان ہو دلیر ہو بہادر ہو وہ کاہے کو منظور کریگا اُنسے بڑھکے جوابات سخت دیگا فیروز نے کہا آپ اس معاملے
مین دخل نہ دیجیے مین جو کرتا ہون اُسکا انجام بہت ہی خوب ہوگا اور اگر اِن لوگون کو قتل کرڈالون گا تو حمزہ
افراط غم سے اپنی جان دیدیگا اور اگر دیگا مگر میری اطاعت قبول نہ کریگا زمرد ثانی نے کہا آپکو اختیار ہے اب
ہم اس معاملے مین دخل نہ دینگے جو آپکے مزاج مین آئے وہ کیجیے فیروز یہ باتین کر رہا تھا کہ چند ساحر
آئے کہا ایک نگہبان کو کسی نے قتل کیا فیروز یہ سنکر نہایت غضبناک ہوا اپنے ملازمین کو بلایا کہا اُسکا پتہ لگاؤ
کہ نگہبان کو کسنے قتل کیا ہو خبردار بیکار نہ آنا اگر خالی میرے پاس واپس آؤگے تو سزا پاؤگے ملازمین روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آدھی شب انجم طلعت کو بھی عرصہ ہوا تو صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہے یہان سے جا کر وہ کسی
جگہ بند ہو جاتا ہے کہ مجھ تک نہین آسکتا ورنہ ضرور کوئی دلیر مجھ تک آتا اسکی خبر لاتا فیروز نے یہ کر کیا ہو نامہ اُسکو
پہنچا ہوگا اُسنے اپنے نزدیک یہی مناسب پایا کہ جو وہان سے آئے جاسے مین اُسکو گرفتار کرتا جاؤن یا اور
کوئی امر ہو کیونکہ یہ معاملہ طلسم ہے اسمین ہزارون عجائب وغرائب ہوتے ہین مگر نہین معلوم کہ وہ کافران دلیرون
سے کیونکر پیش آیا مجھے ایک بڑی فکر ہو کہ وہان زمرد وبخشگان دتورج موجود ہین اور یہ لوگ دشمن ہین نہین
معلوم اُنکو کیا رستے دین اور اُن دلیرون کے حق مین کیا باتین چاہین اور فیروز انکی باتون کو ضرور قبول کریگا
یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران اپنی بارگاہ کی جانب واپس ہوئے بارگاہ مین آکر خواجہ کو طلب کیا کہا
خواجہ ہم کل خود طلسم مین جائینگے تم یہان ہوشیاری سے حفاظت کرنا خواجہ نے کہا یا صاحبقران اور
کسی سردار کو روانہ فرمائیے ابھی آپکے جانے کی کیا ضرورت ہو امیر نے فرمایا خواجہ کتنے سامنے
کتنے سردار مجھسے اجازت لیکر گئے مگر انمین سے ایک بھی واپس نہ آیا اب اور جو کوئی جائیگا وہ بھی
واپس نہ آئیگا جب بدیع الملک تک واپس نہوئے تو اور لوگون کا کیا ذکر ہے خواجہ عمرو خاموش ہو رہے
صاحبقران نے وہ شب عبادت الٰہی مین بسر کی جب صبح ہوئی وظیفہ سحری سے فراغت حاصل کرکے
سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا صاحبقران
گھوڑے پر سوار ہوئے سردارون نے جو صاحبقران کو جاتے ہوئے دیکھا چارون طرف سے آکے گھیر لیا
منت وزاری عرض کرنا شروع کی جب تک غلامان جانباز زندہ ہین آپکو جانے کی کیا ضرورت ہو ہم سب
جائینگے جسطرح بن پڑیگا اس کام کو انجام دینگے صاحبقران نے فرمایا اسقدر سردار گئے مگر کوئی واپس نہ آیا
مین آپ حضرات کو کیا سمجھکے بھیجون بعد اسکے آپکے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہو جو آپ پر سحر تاثیر نہ کرے

جب بدیع الملک سا دلیر جا گرفتار ہوا تو اور کسی سے مجکو کیا امید ہو اس سے بہتر یہی ہو کہ آپ لوگ تامل
فرمائین مین جاتا ہون انشاء اللہ اس معرکہ کو سر کرکے واپس آؤنگا جب سرداروں نے دیکھا کہ صاحبقران
کسی طرح سے منظور نہین کرتے ہین تو مجبور ہوکے عرض کی اچھا ہم لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے صاحبقران
نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہو اگر آپ ہی لوگ چلے جائینگے تو لشکر مین کون رہیگا اور اہالیان لشکر کی نگرانی کون
کریگا سب نے عرض کی پھر آپ مع لشکر کیون نہین تشریف لیچلتے صاحبقران نے فرمایا ابھی مناسب نہین ہی
کہ مین بعزم جنگ یہان سے چلون پیشتر یہ تحقیق ہو جاے کہ سردار جو میرے گئے یہ لوگ کہان اور کس آفت
مین مبتلا ہین جب یہ بات مجکو معلوم ہو جائیگی اسوقت مین اسکا بندوبست بھی کرونگا امیر نے یہان تک کہا
کہ سب سردار مجبور ہو گئے آخرکار سب کو یہی بن پڑا کہ امیر ثانی کے حکم کی تعمیل کیجاے صاحبقران روانہ
ہوئے سب سردار تھوڑی دور تک صاحبقران کے ہمراہ گئے امیر نے کہا اب آپ لوگ واپس جائین زیادہ
تکلیف نہ فرمائین سردار مجبور ہوکے واپس ہوئے صاحبقران ثانی طلسم کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
دیوار آہنی پہونچے اور ملازمین فیروز نے امیر کو آتے دیکھا سب نے کہا اسی جوان نے نگہبان کو قتل کیا ہی
جلدی اسکو شہنشاہ کی خدمت مین لے چلو یہ کہکر وہ تین ساحر امیر کے قریب آئے صاحبقران پر سحر کیا مگر
بسبب حرز ہیکل امیر پر سحر نے تاثیر نہ کی ساحرون نے بڑے بڑے سحر کئے مگر صاحبقران برابر چلے گئے
جب ساحرون نے دیکھا کہ یہ شخص چلا جاتا ہی تو صاحبقران کے قریب آکے کہا اے شخص تو نے ایک
نگہبان کو قتل کیا اب کہان جاتا ہی امیر نے فرمایا مین تم سب کو بھی قتل کرونگا ورنہ خلاصہ کیفیت بیان کرو کہ
جسقدر لوگ لشکر اسلام سے یہان آکے وہ سب کیا ہوئے ساحرون نے کہا وہ سب اسیر ہین اور اب تجکو بھی
انھین کے پاس لیچلکے قید کرینگے صاحبقران نے فرمایا کیا مجال تمہاری جو مجھے لیجاسکو ساحرون نے
جواب دیا جب ہم سحر کرکے مجبور ہوگئے تو تمکو بزور بازو گرفتار کرکے لیجائینگے امیر نے فرمایا اگر تمھین یہ دعوے ہی تو
مین موجود ہون جس طرح تمہارے مزاج مین آئے مجھ سے مجبور ساحرون نے پہلے تو سحر کیا جب یقین ہو گیا
کہ اب سحر تاثیر نہ کریگا تو مجبور ہوکے سب لوگ چارون سے امیر پر ٹوٹ پڑے صاحبقران نے
تلوار بھی میان سے نہ لی ضرب مشت سے سب کو ہلاک کیا جب یہ ساحر مر چکے تو امیر باتوقف راہ کی
تلاش مین روانہ ہوئے دیکھا ایک دیوار آہن بہت دور تک بنی ہو خیال کیا کہ دروازہ اسطرف ہوگا یہ
سوچ کے دیوار کے سرے کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب حالت فیروز کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جو براے تلاش قاتل نگہبان لوگون کو روانہ کیا آپ جنگان سے مخاطب ہوکر کہا کیون جنگان
تم کہ سکتے ہو کہ یہ فعل کسکا ہی جنگان نے جواب دیا سواے سرداران اسلام کے اور کسکی مجال ہو جو قریب
طلسم بلکہ زیر دیوار طلسم نگہبان طلسم کو قتل کرسکے یہ انھین لوگون کی جرات ہی کہ ساحر نہین ہین اور ساحرون
سے مقابلہ کرتے ہین فیروز نے کہا ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے جنکو انکی گرفتاری کے واسطے
بھیجا تھا جنگان نے کہا آپ کسی کو انکی خبر کے واسطے روانہ کیجیے فیروز نے اور چند ملازمین کو طلب کیا
جب ملازمین آئے تو فیروز نے کہا کہ مین نے سرحد پر نگہبان مقرر کیے تھے مگر ابھی تک ان مین سے

ایک بھی واپس نہ آیا تم لوگ جاکر دیکھو کہ وہ سب کس کام مین مشغول ہین یہ سنکر سب ملازمین وہان سے روانہ ہوئے سرحد طلسم پر آکے پہونچے دیکھا چند لاشین پڑی ہین اور کوئی قاتل انکا وہان نظر نہین آتا یہ لوگ متعجب ہوئے لاشون کو اٹھایا روتے پیٹتے فیروز کے پاس روانہ ہوئے فیروز اُس وقت شراب پی رہا تھا کہ اُسکے کان مین رونے کی آواز آئی گھبرا کے چوبدارون سے کہا ارے خبر تو لاؤ یہ کون روتا ہے چوبدار وہان سے روانہ ہوئے باہر آکے جو دیکھا عجب سامان نظر آیا چوبدارون نے پوچھا ارے انکو یہ کیا ہوا جو لوگ لاشے لیکر آئے تھے اُنھون نے جواب دیا اسکی خبر ہمکو نہین ہو کہ کیا ہوا مگر جب ہم سرحد کے پار پہونچے تو وہان یہ لاشے پڑے پائے اٹھا لائے اب شہنشاہ کے پاس جاتے ہین یہ لاشے دکھاتے ہین پھر جو کچھ وہ فرمائینگے ہم بسر و چشم بجا لائینگے چوبدارون نے کہا تم لاشے لیکر تمہین اندر نجانے دینگے بلکہ تم سب یہان ٹھہرو اندر نجاؤ ہم جاتے ہین تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا وہ کرنا ساحر خاموش ہوئے ڈیوڑھی پر ٹھہرے چوبدار اندر آئے فیروز سے سب کیفیت بیان کی اُسکو حیرت ہوگئی بجگان سے مخاطب ہوکر کہا اب مسلمانون کی شامت آئی غضب کیا میرے نگہبان قتل کیے دیکھو تو مین بھی کیا بدلا لیتا ہون کہ یہ لوگ تا زیست یاد کرین یہ کہکر ایک دستک دی ایک مار سیاہ سامنے سے پیدا ہوا فیروز نے کہا اے سمرز جادو سرحد طلسم کے پار جاؤ جو کوئی شخص غیر نکولے اُسکو اسی وقت گرفتار کرکے لاؤ مگر خوب تلاش کرنا جہان پوشیدہ ہو گرفتار کر لانا اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور غائب ہوگیا بجگان نے کہا یہ گویا ابھی ہو فیروز نے کہا اے بجگان یہ میری قدرت ہو ابھی کہو تو یہ دیوار مجھ سے باتین کرنے لگے مگر مین اپنے کشف و کمالات اور قدرت خداوندی کو باوجود چند ظاہر نہین کرتا کسی بندے کو اس راز سے ماہر نہین کرتا تم لوگون سے ایسا ہی دل صاف ہو جو مین یہ باتین تمھارے سامنے کرتا ہون ورنہ آجتک مین نے سحر کسی کے سامنے نہین کیا مجھکو سحر کرنے کی ضرورت ہی نہین ہوتی ہو جس کام کو چاہتا ہون فوراً بزور قدرت انجام دے لیتا ہون اگر چاہتا تو کوئی طائر اس مار کے عوض میرے پاس آتا اور تلاش قاتل نگہبانان طلسم مین یہان سے جاتا مگر اس وقت یہی مزاج مین آیا بجگان خاموش ہو رہا فیروز نے کہا مین نے سمرز جادو سے ایک بات نہ کہدی کہ زندہ میرے پاس لانا یہ کہکر پھر آواز دی وہی مار سیاہ واپس آیا فیروز نے کہا اے سمرز جادو جو کوئی ملے اُسکو زندہ گرفتار کرکے میرے پاس لانا کسی طرح کا گزند نہ پہونچانا مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور روانہ ہوا اسکا ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب صاحبقران کو عرصہ ہوا تو سب سردار گھبرائے خصوص خواجہ عمرو ثانی سب سے زیادہ تاب مفارقت امیر نہ لائے سردارون نے کہا ہم جاتے ہین امیر کی خبر لاتے ہین خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات اگر تشریف لیجائینگے تو لشکر اسلام بالکل بگڑ جائیگا اس سے مناسب یہ ہو کہ آپ لوگ انتظام لشکر کرتے رہین مین جاتا ہون سردارون نے بھی تصور کیا کہ اگر خواجہ جائینگے تو ضرور کوئی بات پیدا کرینگے ہمارے جانے سے انکا جانا بہتر ہو یہ خیال کرکے سب نے خواجہ عمرو کو رخصت کیا خواجہ روانہ ہوئے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی برق ثانی نے جو دیکھا کہ اُستاد جاتے ہین یہ بھی بانا سے عیاری سے درست ہوا چل نکلا چالاک ثانی نے جب دیکھا

کہ برق جاتا ہو یہ بھی باتہاے عیاری سے درست ہو چل نکلا خواجہ نے راہ مین دونون کو جو دیکھا کہا کیون برق
یہ کون سی حرکت ناشایستہ تھی واپس جاؤ تمھارے جانے کی ضرورت نہین ہو اور کیون چالاک تجھسے کہے
کہا تھا کہ تم ہمارے ہمراہ آؤ چالاک نے کہا ہم آپ کے ہمراہ نہین جاینگے صرف آپ کو پہونچانے آئے
ہین جب آپ طلسم کے اندر تشریف لیجایئے گا ہم لوگ بھی واپس جاینگے خواجہ نے کہا آپ کے آنے کی ضرورت
نہین ہو واپس جایئے برق نے جواب دیا استاد یہ تو ہمسے نہین ہوگا ہم آپکو پہونچا کے پلٹ جاینگے خواجہ نے
سوچا کہ ان دونون کا ساتھ رہنا بہت اچھی بات ہو مگر انکو یون لیجانا بہتر نہین ہو کوئی ترکیب کرنا چاہیے یہ سوچ کے
خواجہ نے ایک خرما زنبیل سے نکالا اسکے دو حصے کیے کہا برق ایک شخص نے مجھکو یہ خرما دیا تھا تم بھی کھاؤ
برق نے کہا استاد مین نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا انکار نہ کرو میرے کہنے کو قبول کرو اور چالاک تم بھی لو
چالاک نے بھی انکار کیا خواجہ عمرو نے زبردستی دونون کو خرما کھلا دیا دونون بیہوش ہوے خواجہ نے دونون کو
زنبیل مین رکھا وہان سے روانہ ہوکے جب قریب دیوار آہن پہونچے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک مار سیاہ
آتا ہو خواجہ نے گلیم اوڑھ لی وہ مار سیاہ چارون طرف خواجہ کو تلاش کرنے لگا جب کسی طرف خواجہ کو
نہ پایا اس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری بہت سے ساحر وہان پر آگئے مار سیاہ گویا ہوا سب سے کہا اے
نگہبانان سرحد ابھی ایک ساحر اس جگہ ٹہل رہا تھا مگر ہمارے طلسم کا نہ تھا مین جو اسکی طرف چلا وہ غائب ہوگیا نہین معلوم
کون تھا یہان کس لیے آیا تھا اور اب غائب کیونکر ہوگیا نگہبانون نے جو یہ کیفیت سنی چارون طرف منتشر ہوگئے
تلاش کرنے لگے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک جانب چلے کہ اسطرف ایک نگہبان تنہا جاتا تھا جب وہ دور
نکل گیا تو خواجہ نے اپنی صورت بھی ایک نگہبان کی بنالی اسکے پیچھے دوڑے کہا بھائی ٹھہر جاؤ مین بھی آتا ہون
اُسنے پلٹ کے دیکھا کہ ایک نگہبان ادھر اسطرف آتا ہو وہ ٹھہر گیا خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا بھائی مین چارون
طرف تلاش کر چکا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہو یہ کہتے کہتے کہا دیکھو وہ سامنے کوئی شخص درختون کی آڑ مین بیٹھا ہو
نگہبان اس طرف دیکھنے لگا یہان حلقۂ کمند گلے مین ڈال دیا ساحر ارے کہکر اٹھا چاہتا تھا بیہوش
ہوکر گرا خواجہ نے لخلخہ کیا اُسکا لباس اُتار آپ اُسکی صورت بنے اسکو ایک سردار کی صورت بنایا زبان مین
سوزن دیا گلے مین احتیاطاً گیند عیاری ٹھونس دیا پھر اپنے تمام جسم پر بڑے بڑے زخم بنائے اس ساحر کے
تن پر بھی زخم بنائے جب فراغت پائی اُسی کے برابر زمین پر لیٹ رہے مگر ہاتھ پاؤن اُسکے باندھ دیے
تھوڑی دیر کے بعد اور نگہبان بھی اسطرف آنکلے اُنھون نے دیکھا دو آدمی خاک پر پڑے ہین اور خون بھی
بہت سا پڑا ہوا ہے نگہبان اسطرف آئے دیکھا ایک سردار اہل اسلام کا زخمی پڑا ہو اور ایک لازم طلسم بھی
اُسی کے پاس بیٹھا ہو مگر اُسسے زیادہ زخمدار ہو نگہبانون نے کہا میان سفاک جادو یہ کیا حالت ہو خواجہ
عمرو سمجھے کہ نام میرا سفاک جادو ہو اشارہ سے کہا میرے پاس بیٹھ جاؤ سب ساحر سفاک جادو کے
پاس بیٹھ گئے سفاک نقلی نے کہا بھائی میرے سر مین ایک ایسا زخم کاری ہو جسکی وجہ سے مین کلام نہین
کرسکتا ہون بات کرنے مین تکان ہوتی ہو اور اسکی وجہ سے تکلیف شدید ہوتی ہو تم کوئی چیز میرے سر مین باندھ دو
تو مین کلام کرون ساحرون نے جلدی جلدی پٹی سر مین باندھی مگر باندھتے وقت زخمی جو تھا اُسکو ہوش
آگئے آپس مین کہا اب سفاک جادو زندہ رہیگا مگر سر مین پٹی جو بندھی تو سفاک نقلی کو کچھ افاقہ
ہوا کہا بھائی یہ ایک سردار لشکر اسلام کا یہان پوشیدہ تھا مین نے جو اُسکو دیکھا چاہا گرفتار کرون اُسنے

وار کھینچی میں نے سحر کیا مگر اُسپر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے وار کیا میں نے جب دیکھا کہ اسپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہی اور یہ
میری طرف بقصد حملہ آتا ہو ایک چھرا اسکی طرف پھینکا یہ پیچھے ہٹا خنجر اسکی کمر سے زمین پر گر پڑا میں نے وہی
خنجر اُٹھا لیا آپس میں زد و بدل ہونے لگی اسکے پاس تلوار بھی وہ سپاہی سے وار کرتا تھا مجھے نزدیک پہنچ
نہ آنے دیتا تھا کبھی دھوکا کھا کر زخمی بھی ہو جاتا تھا اس رد و بدل میں بہت عرصہ ہوا میں بھی تھک گیا
اور یہ بھی کسی قدر مضمحل ہوا اسنے ایک وار میرے سر پر کیا کہ سر میرا زخمی ہوا قریب تھا کہ میں زمین پر گرون
مگر اسکو یہ گمان ہوا کہ میں نے کام تمام کیا یہ سوچ کے میرے قریب پہونچا تھا سر کاٹنے کا ارادہ تھا
میں نے اُسکے پیٹ پر خنجر مارا یہ بھی زمین پر گرا میں نے اور دو تین خنجر مار دیے کہ یہان سے بھاگ کر
جا نہ سکے پھر اُسکے ہاتھ پاؤن بھی باندھ دیے لیکن اپنے میں اتنی طاقت نہ دیکھی جو اسکو لیکر چل سکون پھر
خون زخمون سے بہنے لگا ضعف طاری ہوا میں لیٹ رہا اب زخمون میں ہوا لگ گئی خون اسقدر بہ گیا تکلیف
بھی بہت ہو اور ضعف بھی زیادہ ہو اب زندگی دشوار ہو گئی ہم لوگون نے کہا اے **سفاک جادو** تم نے
بڑا کام کیا ہو اب ہم تمکو شہنشاہ کے پاس لیے چلتے ہین وہ تمھارا علاج کرینگے دو تین دن مین اچھے
ہو جاؤ گے **سفاک نقلی** نے جواب دیا کہ ہان آپ لوگون کی اتنی عنایت ہوگی کہ مجکو شہنشاہ تک پہونچا دیجیے
کہ شرف قدمبوسی حاصل ہو جائے سب ساحرون نے **سفاک نقلی** کو ایک تخت سحر پر لٹا لا اور سردار
نقلی کو بھی اٹھا لیا دیوار کے قریب آئے سحر کر کے تخت کو بلند کیا اندر طلسم کے آئے اُسی ہیئت سے
فیروز کے پاس پہونچے فیروز نے جو یہ حالت دیکھی کہا ارے یہ کیا ہوا انکو کسنے زخمی کیا
ساحرون نے جو کیفیت سنی تھی وہ سب بیان کی **فیروز** بہت خوش ہوا تخت سے اُٹھکے **سفاک نقلی**
کے قریب آیا غور سے اُسکے چہرے پر نگاہ کی کہا بڑا غضب ہوا یہ مرگیا دنیا سے گذر گیا ساحر جو
انکو اٹھا کے لائے تھے اُنھون نے کہا حضور ابھی راہ مین یہ کہتا تھا کہ مجکو جلد خدمت شہنشاہ مین لیجا لو
کہ مین قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن فیروز کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا اگر یہ زندہ رہتا تو مین اسکو
عہدہ جلیل دیتا اور بہت خوش کرتا ایسے جانباز نمک حلال کہین ممکن ہوتے ہین اور مرتے مرتے میری
اطاعت سے منھ نہ موڑا یہ کلمہ کہا کہ مین قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن پھر سب نے کہا حضور ابھی یہ زندہ
ہو خون کے بہ جانے سے اسقدر ضعف ہو حالت غشی مین پڑا ہو اگر دوا لخلخہ کا اسکو دیا جائے تو ابھی
ہوش آئے **فیروز** نے اسی وقت لخلخہ منگایا اپنے ہاتھ سے سنگھایا **سفاک نقلی** نے بتکلف تمام
آنکھ کھولی **فیروز** خوش ہوا کہا بھائی **سفاک** مزاج کیسا ہو مین تمھارے پاس موجود ہون گھبراؤ نہیں تمھارا
علاج کیا جاتا ہو اچھے ہو جاؤ گے مین تمھین اپنا بھائی جانتا ہون اگر اسوقت کوئی میرا نصف ملک لیکر
تمھین اچھا کرے تو مجھے دینے مین انکار نہین ہو **سفاک نقلی** نے بہ آہستگی ہاتھ اُٹھا کر ماتھے پر رکھا پھر
فیروز کے پاؤن کی طرف سر جھکانا چاہا فیروز نے سفاک کی زخمداری کا بھی خیال نہ کیا سینے
سے لگا لیا بہت کچھ تشفی دی اُسی وقت جراح طلب ہوئے جراحون نے یہ کیفیت دیکھی کہا اس زخمی
کا علاج بیکار ہو تھوڑی دیر کا مہمان ہو **فیروز** نے کہا جو اسکو صحت دیگا اُسے ایک شہر کا حاکم
کر دونگا بہت کچھ مال و اسباب دونگا جراحون نے کہا ہم علاج کرتے ہین اگر اسکی زندگی ہو تو شفا پانے کا
اچھا ہو جائیگا مگر اسکا یہان رہنا مناسب نہین ہو ایسے مقام پر رہنا چاہیے جہان ہوا نہ آتی ہو **فیروز** نے

اُسی وقت ایک کمرے مین سفاک نقلی کو بھیجا خود بھی گیا جراحون نے زخمون مین ٹانکے لگائے پٹیان
مرہم کی چڑھائین جب فراغت پائی فیروز نے بہت کچھ مال و زر دیے کر رخصت کیا وہان سے اُٹھ کے
اپنی جگہ پر آیا دو تین خدمتگار سفاک نقلی کی تیمارداری کو روانہ کیے اور نگہبان جو موجود تھے اُنھون نے
کہا اس سردار زخمدار کی نسبت کیا حکم ہوتا ہی فیروز نے کہا اُسکو بھی زندان خانہ مین لے جاؤ قید کرو اور ایک
جراح سے کہدو کہ اسکو دیکھ آیا کرے ملازمین اُس سردار نقلی کو لیکر روانہ ہوئے زندان خانہ مین لا کر
بند کر دیا جراح سے کہدیا کہ اُسکو ایک وقت دیکھ جایا کرو یہ لشکر نگہبان بھی سرحد کی جانب روانہ ہوے مگر
سفاک نقلی کے پاس جب دو خدمتگار رہ پہنچے اُسکی مسہری کے قریب بیٹھ کے رومال ہلانے لگے جب
رات ہوئی تو سفاک نقلی کے واسطے فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نے خدمتگارون سے کہا مین
کھانے کے قابل نہین ہون اس کھانے کو تم لیجاؤ خدمتگارون نے کہا کچھ آپ ضرور نوش فرمائین سفاک
نے بالکل نہ کھایا خدمتگارون سے کہا تم لوگ اس کھانے کو کھاؤ خدمتگار وہان سے کھانا لیکر چلے سفاک
نقلی نے دونون کی آنکھ بچا کر بیہوشی ملا دی کھانا لذیذ تھا دونون خدمتگارون نے خوب کھایا کھاتے ہی سر
چکرایا دونون گر کر بیہوش ہوئے سفاک نقلی نے اُٹھکر اِن دونون کو داخل زنبیل کیا برق اور چالاک
کو نکالا یہ جو زنبیل سے نکلے عجب کیفیت دیکھی کہ ایک مرد زخمی بیٹھا ہی چالاک نے کہا اے شخص تو کون
ہی برق نے کہا اُستاد کہان ہین ہمکو وہی اپنے ہمراہ لائے تھے اُس مکان مین ہین کون لایا خواجہ
عمرو نے مسکرا کے کہا ابھی عیاری کرنا سیکھو مین موجود ہون خالفت تو چالاک اور برق قدمون پر
گر پڑے عرض کی یہ آپ ہی کے واسطے ہی کیا مجال دوسرے شخص کی جو یہ عیاری کر سکے خواجہ عمرو
نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے قریب آؤ دونون خواجہ عمرو کے قریب آئے عمرو ثانی نے
اُن خدمتگارون کا لباس اُتارا نام تحقیق کر چکے تھے چالاک و برق کو اُنھین کی صورت بنا کر اُنکا
لباس پہنا کر اپنے پاس بٹھایا سب کیفیت بیان کر دی برق و چالاک نے خواجہ کے
قدم چوم لیے ہر مرتبہ یہی کہتے تھے کہ یہ بات آپ کے واسطے ہی دوسرے کی مجال نہین جو یہ عیاریان
کر سکے اِسی گفتگو مین صبح ہو گئی خواجہ عمرو پھر بصورت سفاک بستر پر لیٹ رہے برق و چالاک
بصورتِ خدمتگار رومال ہلانے لگے کہ جراح آئے سفاک نقلی کی حالت دیکھی خوش ہوئے پٹیان
چڑھائین زخمون کو پھر ہرا پایا جراحون نے کہا اب آپ کے زخم بہت اچھے ہین یقین ہی ایک ہفتہ عشرہ
مین صحت کلی ہو جائے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ مین تمکو علاوہ شہنشاہ کے بہت کچھ دونگا
سفاک نقلی نے جراحون کو باتون مین لگایا جب عرصہ ہو گیا تو فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نقلی
نے خدمتگارون کو اشارہ کیا کہ کھانا لے لو اور تم لوگ کھالو یہ کہکر جراحون سے کہا تم بھی شریک ہو جاؤ
جراحون نے بہت انکار کیا مگر سفاک نقلی نے قبول نہ کیا جراح مجبور ہوے ہاتھ دھو کر دسترخوان پر
آئے خدمتگارون نے کہا پہلے تم لوگ کھانے سے فراغت کرو پھر ہم بھی کھالینگے جراحون نے
جو کھانا لذیذ پایا خوب کھایا خدمتگارون نے اُس کھانے مین بیہوشی ملائی تھی جراح کھاتے ہی
بیہوش ہو گئے سفاک نقلی نے اُن دونون کو بھی داخل زنبیل کیا کپڑے اُتار لیے خدمتگارون
کو بلایا کہا اب جراحون کی صورت بنکے فیروز کے پاس جاؤ مگر خبردار اس عیاری کو

خراب نہ کرنا جو کچھ مین کہتا ہون اُسکے علاوہ اپنی طبیعت سے کوئی بات نہ کرنا یہ مقام بہت سخت ہی
کوئی بیان آنہین سکتا ہی مین بڑی مشکل سے یہان تک آیا ہون ورنہ جو لشکر اسلام سے آیا وہ دیوار آہن کے
وہان پہونچ کے اسیر ہو گیا ہی میرے واسطے بھی ہوتا مگر مین نے اسکا انتظام کر لیا تھا خدمتگارون نے عرض
کی ہماری کیا مجال جو آپ کے حکم کے خلاف کرین وہ اور مقام ہوتے ہین جہان ہم لوگ عیاری کرتے ہین
ایسے مقامات پر آپ ہی کا کام ہی جو عیاری کرتے ہین سفاک نقلی نے کہا تم ان جراحون کی صورت بنکر
فیروز کے پاس جاؤ اور کہو کہ جب تک ہم لوگ ہر وقت وہان موجود نہ رہینگے تیمارداری سفاک جادو کی
نہو سکیگی وہ اس امر کو قبول کریگا جب تمھین رہنے کی اجازت دے تو اپنی مدد کے واسطے اور آدمی طلب کرنا
اور یہ بھی کہدینا کہ اگر تکلیف نہو تو حضور بھی گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو آپکو بہت
یاد کرتا ہی اور بے آپ کے اسکو چین نہین آتا ہی اُسکے سوا اور کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہنا یہ کہکر دونون کو جراحون
کی صورت بنایا انھین کے لباس پہنائے کہا جلد جاؤ اور ابھی اس بات کو طے کرکے آؤ جراح نقلی روانہ ہوئے
فیروز کے مکان پر پہونچے اپنی اطلاع کرائی فیروز نے ان دونون کو اندر بلایا جراح سامنے گئے جھک کے
سلام کیا دعا دی کہا حضور کے اقبال سے سفاک جادو کی اب حالت اچھی ہی مگر جب تک ہم لوگ ہر وقت
اُسکے پاس موجود نہ رہینگے تب تک تیمارداری اُسکی اچھی طرح سے نہ ہوگی فیروز نے کہا تم لوگون کو وہان رہنا
چاہیے جراحون نے کہا امیدوار ہین کہ کچھ لوگ براے خدمتگاری ہمکو مرحمت فرمائے جائین اور حضور بھی
گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو شب و روز آپ ہی کا نام لیا کرتا ہی فیروز نے
کہا مین ہر روز دونون وقت آیا کرونگا اسکو دیکھ جایا کرونگا اور آدمی جسقدر چاہو لیجاؤ جراحون نے چند آدمی طلب کیے
فیروز نے اُسی وقت چار خدمتگار جراحون کے ہمراہ کیے جراحان نقلی وہان سے روانہ ہوئے جہان سفاک نقلی
تھا وہان آئے سفاک نقلی سے سب کیفیت وہان کی بیان کی آدمیون کو جو ہمراہ لائے تھے سامنے
بلایا سفاک نقلی نے خدمتگارون سے کہا تم لوگ اپنے رہنے کو ایک مقام پسند کر لو جس وقت ہمین کسی کام
کی ضرورت ہوگی تمھین بلا لینگے خدمتگار ایک کمرے مین گئے اپنا بستر آراستہ کیا سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا
اب فیروز کب آئیگا اُنھون نے عرض کی کیا عجب ہی جو آج ہی آئے سفاک نے کہا اگر آج آئے گا تو مین
آج ہی سب کیفیتین اُس سے دریافت کر لونگا یہ ذکر تھا کہ ملازمین فیروز آئے سفاک نقلی کو خبر دی کہ
شہنشاہ تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف لائین مین تو اُنکی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہون خدمتگار
واپس گئے تھوڑی دیر مین فیروز ستارہ پیشانی مکان کے اندر آیا سفاک نقلی نے چاہا مین پلنگ سے
اُٹھون فیروز نے کہا او سفاک خبردار اُٹھنے کا ارادہ نہ کرنا ٹانکے تازے ہین اگر تکان پہونچیگی تو غضب
ہو جائیگا سفاک نقلی نے کہا یہ تو سراسر بے ادبی ہی کہ آپ تشریف لائین اور مین قدمبوسی نہ کر سکون فیروز نے
کہا ہمنے تمھین ہمیشہ کے واسطے سب معاف کیا سفاک نے کہا اے شہنشاہ آپ کی عنایات شاہانہ مین
شک نہین ہو مگر مجھے ناگوار ہی فیروز نے کہا مجھے ناگوار ہوگا جو تم اُٹھوگے سفاک نقلی لیٹا رہا فیروز
اُسکے قریب آکے بیٹھا زخم دیکھے بہت خوش ہوا جراحون کے واسطے خلعت طلب کیا روپیہ بھی بہت کچھ
منگایا جب خدمتگارون نے خلعت و زر حاضر کیا فیروز نے جراحون کو دیا سفاک نے نیچی نگاہون
سے جراحون کی طرف دیکھا مطلب یہ تھا کہ خبردار اُنکو ہوش نہ لگنے پائے کوئی روپیہ آمین سے غائب

سنو جائے جراحون نے گردنین جھکالین سفاک نے کہا اور کوئی سردار تو گرفتار نہین ہوا فیروز نے کہا ابھی
تک تو کوئی سردار گرفتار نہین ہوا ہو مین نے بہت سے لوگ وہان بھیجدیے ہین یقین ہو دو ایک روز مین بہت
سے سردار گرفتار ہو جائین کیونکہ مین نے اب یہ حکم دیا ہو کہ اگر وہ تمھاری طرف نہ بھی آئین اور کسی اور طرف
تنہا جاتے ہوے دیکھو تو گرفتار کرو لوگ اُنکی تلاش مین پھرتے ہین اگر وہ لوگ باہر ہی نہین نکلتے حمزہ ثانی
باہر آتے ہین سفاک نے جو نام صاحبقران کا سنا اور یہ معلوم ہوا کہ امیر ابھی تک اسیر نہین ہوے
ہین خوش ہوگیا دل مین شکر کیا یقین ہوا کہ صاحبقران کسی دوسری طرف چلے گئے ہین کچھ تدبیر کرنی ہوگی
مگر پھر خیال ہوا نہین معلوم کس حال سے ہین کہان ہین کیا بات ہوئی جو اس طرف نہ آئے گو یہ خیالات
اور ہائین کرنے کو مانع تھے مگر سفاک نقلی نے ضبط کیا کہا اب کس قدر سردار اسیر ہوگئے ہونگے فیروز
نے سب کے نام بتادیے خواجہ عمرو نے جب بدیع الملک کا نام نہ سنا خیال کیا کہ بدیع الملک
بھی مثل امیر کے کسی طرف چلے گئے کوئی امر ایسا واقع ہوا جو یہ دونون ونیز اسطرف نہ آسکے اور اسکے
دام مین گرفتار ہوئے پھر سفاک نقلی نے اور حالات جو فیروز سے دریافت کرنا تھے پوچھے فیروز
نے سب حالات کہدیے زندان خانہ کی کیفیتین باتون باتون مین سب تحقیق کین دربانون کے نام بھی پوچھ لیے
جب سفاک نقلی نے دریافت کرنے سے فراغت پائی اور عرصہ بھی زیادہ ہوا تو فیروز نے کہا اے سفاک
جاؤ اب ہم جاتے ہین کل صبح کو پھر آئینگے سفاک نقلی نے کہا اے شہنشاہ جب تک مین اس کیفیت
مین مبتلا ہون اگر ایک لحظہ کے لیے تکلیف فرمایا کیجیے اور یہان تشریف لایا کیجیے تو آپ کی تشریف آوری
میرے واسطے بہتر از دوا ہو جائیگی جلد صحت ہوگی فیروز نے کہا اے سفاک خاطر جمع رکھو مین اب روز
آیا کرونگا تمکو دیکھ جایا کرونگا سفاک نقلی نے کہا آپ نے پیشتر بھی وعدہ فرمایا تھا مگر تشریف نہ لائے
فیروز نے جواب دیا اسکی ایک وجہ تھی کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم ایک زمانی فتح کرکے آئے تھے
اسوجہ سے مین دن اسکے محل مین رہا تم خوب جانتے ہو کہ مجھکو شاہزادے سے محبت ہو یون اور بھی
شاہزادے ہین سب میرے نور نظر ہین لخت جگر ہین مگر مین جیسا انکو عزیز رکھتا ہون دوسرے کو یہ مرتبہ
حاصل نہین ہوا اور مالک تاج و تخت بھی وہی ہین سفاک نے جو مریخ آفتاب علم کا نام سنا اور یہ
معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ یہ پسر فیروز کو عزیز ہو اور وارث تاج و تخت بھی ہو دل مین خیال کیا کہ اگر
یہ ہاتھ آئے تو خوب بات بنجائے یہ سوچ کر کہا اے شہنشاہ شاہزادۂ عالم کب تشریف لائے فیروز نے
کہا دو روز کا عرصہ ہوا سفاک نے کہا ہم کیونکر انکی زیارت سے مشرف ہوسکتے ہین فیروز نے کہا
جب مین تمھارا ذکر انسے کرونگا انھین خود تمھارے دیکھنے کا اشتیاق ہوگا خود عیادت کو آئینگے سفاک
نے کہا اے شہریار اگر آپ اسی وقت میری حالت اُنسے بیان کردین تو بہت ہی مناسب ہو فیروز نے
کہا مین ابھی جاکر اُنکو تمھارے پاس روانہ کرتا ہون یہ کہکر فیروز وہان سے اٹھا اپنے محل کی طرف روانہ
ہوا یہان سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا وہ جو خلعت مجکو فیروز نے دیا ہو میرے حوالے
کرو اور روپیہ بھی سب وہ فیروز اور ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہ رکھنا یہ حق اُسی کا ہو جسنے جانبازی
کرکے اپنے کو یہان تک پہنچایا اگر مین تمھین اپنے ہمراہ نہ لاتا تو کیونکر تم یہان تک آسکتے یا تمھین یہ کام
سپرد نہ کرتا تو کیون خلعت پاتے چالاک ورق نے کہا استاد آپ نے بیجا کہا ابھی ہمارے پاس رہنے دیجیے

سفاک نقلی نے ایک کا کتا نہ منا دونوں سے خلعت وزر تین کر اپنے قبضے مین کیا کہا بیٹا تم اسکو
بیجا خرچ کروگے اسلئے میرے پاس احتیاط سے رکھا رہیگا روپیہ بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہو دونوں جراح
نقلی خاموش ہو رہے سفاک جادو نے کہا اب یہان سے چلتے ہین خدا نے چاہا تو سب کو رہائی کرینگے
اور ماہرا اوا اپنے لشکر مین پہونچینگے یہ ذکر تھا کہ چند آدمی سفاک نقلی کے پاس آئے سفاک کو دیکھکر
سلام کیا کہا آپ کے پاس شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف
لائین میری عزت بڑھائین مین دیر سے انکا منتظر تھا وہ لوگ تو اطلاع کرکے واپس ہوئے یہان
سفاک نقلی نے خدمتگارون کو آواز دی سب خدمتگار حاضر ہوئے سفاک نقلی نے کہا ارے شاہزادہ
عالم تشریف لاتے ہین اسوقت مین انکی کیا خاطر کرسکتا ہون جتہ یہ ہو کہ تم لوگ شہنشاہ کے آبدار خانہ مین
جاؤ اور میخانہ کے داروغہ سے میرا نام لیکر دو تین صراحیان شراب کی مانگ لاؤ خدمتگار افتان وخیزان
وہان سے روانہ ہوئے یہان مریخ آفتاب علم مکان مین داخل ہوا سفاک نقلی نے دیکھا
ایک جوان حسین با تمکین تاج شہریاری کی سر پر دھرے لباس فاخرہ پہنے سلاح ذات پر آراستہ کیے مانند
شیر چلا آتا ہو سفاک دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین کہا لائق سرداری ہو اتنے مین مریخ آفتاب علم
قریب پلنگ کے پہونچا سفاک نقلی نے چاہا تعظیم کو اٹھون مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک
خبردار اٹھنے کا قصد نہ کرنا جب والد ماجد نے تمہارے واسطے یہ حکم دیا ہو کہ تم ہمیشہ میری تعظیم نہ کرو
تو مین ہرگز نہین چاہتا کہ تم اٹھو سفاک نقلی دعائین دینے لگا مریخ آفتاب علم نے سب زخم
دیکھے بہت حیران ہوا کہا اے سفاک اتنے زخم کھا کر دشمن کو گرفتار کرنا تمہارا ہی کام تھا سفاک نے
کہا سب آپ کے اقبال کا صدقہ تھا یہ ذکر تھا کہ خدمتگار صراحیان شراب کی لیکر آئے سفاک نقلی نے
جراحان نقلی کی طرف اشارہ کیا انھون نے صراحیان خدمتگارون کے ہاتھ سے لین سفاک نقلی نے
مریخ آفتاب علم سے کہا اے شہزادہ عالم مین اسوقت بہت محجوب ہون کہ آپ نے توجہ نہایت
خداوندانہ فرمائی میری عزت بڑھائی اور مین خدمتگذاری نہ کرسکا مگر امیدوار ہون کہ ایک جام شراب نوش
فرمائیے میری عزت اور زیادہ بڑھائیے مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک تم جو کہوگے مین
قبول کرونگا والد نامدار تمھین اپنا دوست بتاتے ہین بہت کچھ تعریف فرماتے ہین سفاک نقلی نے
کہا وہ مالک ہین اگر وہی میری عزت نہ بڑھائینگے تو اور کون ہو جس سے مجکو امید ہو یہ کہکر اشارہ کیا
جراحان نقلی نے جام شراب سے مملو کیا اسوقت مریخ آفتاب علم کے ہمراہ چالیس آدمی مصاحبان
خاص سے تھے سفاک نقلی نے کہا سب کو شریک کرو بلکہ اپنے یہان کے سب آدمیون کو بلاؤ انکو بھی
شراب پلاؤ یہ کہکر خدمتگارون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے کہا شاہزادہ عالم شراب نوش فرماتے ہین پانی
حاضر کرو خدمتگار آفتابہ مین پانی لیکر حاضر ہوئے جراحان نقلی نے جام شراب پہلے مریخ آفتاب علم کے
پیشکش کیا مریخ نے جام پیا پھر تو سب لوگون کو شراب دی گئی سب نے پی خدمتگارون کو بھی شراب
پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین سرسون پھولی مریخ آفتاب علم نے کہا کیون میان سفاک
جادو یہ شراب کیسی تھی سر چکراتا ہو سفاک نقلی نے جواب دیا حضور کے والد ماجد کے خزانہ سے
آئی تھی خاصہ کی شراب ہو مگر مزاج مبارک نا درست ہو اسکے لیے طبیعت ٹھہر جائے گی

مرزنج کے اٹھنے کو اُٹھا بیہوشی سے طمانچہ مارا الغرض اکر بیہوش ہوگیا اسکے گرتے ہی اور مصاحبین جو اُسکے ہمراہ تھے وہ
بھی اُسکے سب بیہوش ہوکر گرے خدمتگار جو سفاک نقلی کے یہان تھے وہ بھی بیہوش ہوئے اب تو
سفاک نقلی نعرہ کرکے اُنحاسب کی زبانون مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا مگر خدمتگارون کو وہین پر رہنے
دیا اُنکے دماغ پر بڑی بیہوشی کی چڑھا دی اور اُنکے بسترون پر لیجاکے ڈال دیا مرزنج آفتاب علم کا
لباس اُتار کے اُسکو داخل زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوا اجرامان نقلی کو دو مصاحبون کی صورت
بنا کر اُنکے لباس پہنا دیے اور اُس مکان سے نکلکر زندان خانہ کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
زندان خانہ کے پہونچے تو سب کیفیت وغیرہ سے تحقیق ہی کر چکے تھے ایک مصاحب کو بھیجا کہ جا کر داروغہ
زندان خانہ کو اطلاع دو کہ شاہزادہ مرزنج آفتاب علم قیدیون کے دیکھنے کو تشریف لاتے ہین جو جو
قیدی مبتلاے سحر ہون انپر سے سحر جلد اُتارا جائے شاہزادہ عالم سب سے کچھ باتین کرینگے مصاحبان
نقلی یہ پوچھکر روانہ ہوئے زندان خانہ کے دروازے پر پہونچ کے داروغہ کو طلب کیا جو کہنا مقصود
تھا سب بیان کردیا داروغہ اُسی وقت زندان خانہ کے اندر آیا سب اسیرون کی قید دور کی سحر اُتارا
ایک ایک حجرے مین ایک ایک قیدی کو بند کردیا باہر آکے مصاحبان نقلی سے کہا آپ جاکر
شاہزادے سے بعد آداب و تسلیمات عرض کیجیے کہ آپ تشریف لائین یہان سب انتظام درست
ہو یہ سنکر مصاحبان نقلی روانہ ہوئے یہان مرزنج نقلی منتظر تھا سب نے آکے اطلاع دی مرزنج نقلی
آگے بڑھا در زندان خانہ پر آیا داروغہ اور جملہ ملازمین زندان خانہ استقبال کو آئے باعزاز و اکرام
مرزنج آفتاب علم کو لے گئے جب زندان خانہ کے قریب پہونچے تو مرزنج آفتاب علم نے
داروغہ سے کہا تم باہر جاؤ میرے ہمراہ نہ آؤ مجھے کچھ ضروری باتین ہر ایک قیدی سے کرنا ہین وہ
تمھارے سامنے نہین ہوسکتی ہین داروغہ کنجیان دیکر باہر آیا مرزنج نقلی نے پہلا حجرہ کھولا دیکھا
نورالدہر نامدار حجرے مین گردن جھکائے بیٹھے ہین مرزنج نقلی نے کہا کیون اے نورالدہر اب کیا کہتے
ہو نورالدہر سنبھل کے بیٹھے ارادہ کیا اُنکو طمانچہ مارون مرزنج نے آنکھ لڑائی نورالدہر نے پہچانا خوش
ہوگئے کہا خواجہ کیا کارنمایان کیا ہے خواجہ نے کہا خاموش رہو یہ کہکر نورالدہر کو داخل زنبیل کیا حجرے
کو بند کردیا دوسرے حجرے کے قریب آئے قفل کھولا دروازہ واکیا دیکھا شاہزادہ امیرالزمان بیٹھے ہین
خواجہ نے اُنکو بھی بعد گفتگوے بسیار داخل زنبیل کیا دوسرے حجرے کے قریب آئے اسد نامدار کو دیکھا
اُنہین بھی داخل زنبیل کیا پھر تیسرے حجرے کے پاس آئے شاہزادہ سکندر فرخ لقا کو پایا اُنہین بھی
داخل زنبیل کیا اسی طرح جسقدر سردار اسیر تھے سب کو داخل زنبیل کرکے باہر آئے ایک پرچہ لکھا اُسکو
ملفوف کرکے داروغہ زندان خانہ کو دیا اور کہا یہ پرچہ اپنے شہنشاہ کو دینا مین نے اسمین کل کیفیت اسیرون
کی لکھدی ہے مگر صبح کو جاکر جب وہ دربار مین بیٹھے ہون اُس وقت دینا ابھی وقت شب ہے وہ محل
مین ہونگے تمکو جانے کا موقع نہ ملیگا صبح کو جاکر ضرور دینا داروغہ نے عرض کی مین صبح کو پیش
کرونگا مرزنج نقلی وہان سے روانہ ہوا پھر اُسی مکان مین آیا جہان سے گیا تھا یہان آکر
سب مکان کو لوٹ لیا خدمتگارون کے کپڑے اُتار لیے سب کو برہنہ چھوڑ کے وہان سے روانہ ہوئے
زنبیل سے تخت نکالا جب تک طلسم کے اندر ہے اپنی صورت مرزنج آفتاب علم کی رکھی جب

قریب دیوار چوب کے تخت کو اونچا کیا دیوار پھاند کے طلسم کے باہر آئے نگہبان جو وہاں موجود تھے سب سمجھے
شاہزادہ کسی کام سے جاتا ہو جب تھوڑی دور نکل آئے تو پھر اپنی صورت اصلی ظاہر کی برق و چالاک
نے بھی منہ دھوئے خواجہ عمرو لشکر میں آئے یہاں سب لوگوں کو نہایت سے زیادہ مضطرب پایا
خواجہ عمرو کو جو سرداروں نے دیکھا کہا خواجہ کچھ خیریت صاحبقران کی بیان کرو خواجہ
عمرو نے کہا صاحبقران اور بدیع الملک کے حال سے مجکو آگاہی نہیں ہوئی ہو اور جتنے سردار
جو اسیر تھے انکو بفضل خدا رہا کر کے لایا ہوں اور ایک ایسا شخص اسیر کیا ہے کہ جسکا دام میں آنا ہر صورت مشکل
تھا سب نے کہا خواجہ سب لوگ کہاں ہیں خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات کو اس سے کیا مطلب ہے
کہیں ہیں اور جس شخص کو میں اسیر کر کے لایا ہوں وہ چاہے تو امیر کا پتہ بھی لگا دے سرداروں نے
کہا خواجہ خدا کے لیے وہ سب لوگ کہاں ہیں خواجہ نے کہا سب کو قرضداروں نے چھین لیا سرداروں
نے کہا اے خواجہ عمرو ہم تمھارے قرض کی فکر کر دینگے تم لوگوں کو جا کر لاؤ خواجہ نے کہا سبحان اللہ
اس وقت میں انکے یہاں جاؤں اور کہوں کہ میں تمھے روپیہ دیا دونگا تو سب لوگوں کو میرے حوالے
کردے وہ مان لیگا اور سب کو دیدیگا اگر ایسا ہی ہوتا تو میں لیتا آتا خواجہ عمرو نے جو ایسی باتیں بنائیں
سب سرداروں نے دینا شروع کیا سائیسوں تک سے خواجہ نے ایک مہینے کی تنخواہ لی لی جب خوب
وصول کر چکے تو اپنی بارگاہ میں آئے سب سرداروں کو نکالا لشکر والوں نے جو دیکھا سب خواجہ عمرو کی
بارگاہ میں آئے آپس میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے جو جو لوگ خواجہ کی مدد سے رہا ہوئے
تھے ان لوگوں نے خواجہ عمرو کو بہت کچھ دیا تھوڑے عرصہ میں خواجہ عمرو کے پاس بہت کچھ
روپیہ جمع ہو گیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہ میں گئے گو صاحبقران زمان اور بدیع الملک
نوجوان کا پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سب کو صدمہ بدرجہ کمال تھا پھر سب نے خواجہ سے کہا
خواجہ اور تم کسکو لائے ہو جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا پتا لگا سکتا ہے خواجہ نے
مریخ آفتاب علم کو زنبیل سے نکالا چوب سے باندھ دیا اور اسکے جملہ معاجین کو بھی نکال کے
باندھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے مریخ کو پہلے ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو عجب عالم میں
پایا دیکھا زبان میں سوزن ہے ستون بارگاہ سے بندھا ہوں ایک مرد تازیانہ لیے کھڑا ہو خواجہ
عمرو نے قلمدوات اسکے سامنے رکھا کہا اے مریخ اب شناخت میں خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا
ہے اور سامری و جمشید پر لعنت کیوں نہیں کرتا ہو دیکھ یہ وہی سب سردار ہیں جنکو تیرے باپ نے
پکڑ گرفتار کیا تھا ہمارے خدا نے ایسی مدد کی کہ ہم ان سب کو رہا کر کے لائے اور تجھے بھی اسیر کیا
علاوہ اسکے اور بہت سی باتیں وعظ و پند کی ایسی کہیں کہ مریخ آفتاب علم کے دل میں قوت خدا پیدا
ہوا اور دل اسکا مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹا اسنے قلمدوات اپنے آگے کھینچکر پرچہ کاغذ
کا اٹھایا اسپر لکھا میں بصدق دل مسلمان ہوتا ہوں اور اطاعت اسلام قبول کرتا ہوں مگر شرط
میری یہ ہو کہ میں ایک مدت سے ایک امر کے واسطے پریشان ہوں اور وہ کام انجام نہیں پاتا ہو
کئی بار میں لشکر کشی کر کے گیا مگر شکست کھا کے واپس آیا اگر آپ لوگ اس کام کو انجام دیں تو میں
بصدق دل مسلمان ہوتا ہوں یہ لکھکر اسنے خواجہ کے ہاتھ میں پرچہ دیا خواجہ نے اس پرچہ کو پڑھا

کہا کہ صاحبقران ابھی یہان تشریف نہین رکھتے ہین جب وہ تشریف لاینگے تو اُنکی نسبت جو مناسب
جانینگے فرمائینگے ہان مین وعدہ کرتا ہون کہ صاحبقران سے سفارش کرونگا اور یقین ہو وہ خود بھی
قبول کرین مریخ آفتاب علم نے پھر کہا کہ مین آپ کی اور صاحبقران کی اطاعت سے منہ
نہ موڑونگا مجھے ۔ ایسے خواجہ نے اُنکی پیشانی کی طرف نگاہ کی نور اسلام اُسکے چہرے سے
ساطع پایا خواجہ نے سوزن اُنکی زبان سے نکالا شکلین کھولین مریخ آفتاب علم کو سب
سرداران اسلام نے بغلگیر کیا خواجہ عمرو نے کہا اب اپنے مصاحبین کو بھی اس امر کی اطلاع دو مریخ نے
عرض کی آپ سب کو ہوشیار کیجیے ان مین کوئی ایسا نہین ہو جو انکار کرے خواجہ عمرو نے سب کو ہوشیار
کیا جبکی آنکھ کھلی اپنے کو عجب عالم مین پایا سب کو کمال حیرت ہوئی مریخ نے کہا مین نے آج سے
اطاعت اسلام قبول کی ہو جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ سامری و جمشید پر لعنت کرے مصاحبین نے اُسکے
خیال کیا کہ اگر اب انکار کرتے ہین تو ہمین کا ساتھ بھی چھوٹتا ہو اور جان بھی جاتی ہو بہتر یہی ہو کہ ترک مذہب
کرین سب بصدق دل مسلمان ہوئے اب مریخ نے خواجہ سے پوچھا کہ صاحبقران کہان تشریف
لے گئے ہین خواجہ نے کل کیفیت بیان کی مریخ نے عرض کی مین صبح کو جاؤنگا انشاء اللہ تعالے
صاحبقران کو بہت جلد تلاش کرکے لاؤنگا خواجہ نے کہا بے تمھارے جائے یہ کام انجام نپائے گا تم
یہان کے واقفکار ہو مریخ نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین صاحبقران کو تلاش کرکے لاؤنگا
خواجہ خاموش ہو رہے مریخ اور سردارون سے مخاطب ہو کر باتین کرنے لگا یہان تو یہ باتین ہین
کہ جب داروغہ زندانخانہ صبح کو اُٹھا تو دربار مین فیروز ستارہ پیشانی کے وہ خط لیکر پہنچا فیروز کے دربار
مین اسوقت سب ارکین دولت موجود تھے تورج بھی بیٹھا تھا زمرد شانی بھی بیٹھا تھا جنگان بھی موجود
تھا داروغہ زندان خانہ نے سلام کیا فیروز نے کہا آج تمھارے آنے کا کیا سبب ہو داروغہ نے
وہ لفافہ دیا کہا شب کو شاہزادہ عالم زندان خانہ کے معائنہ کو تشریف لے گئے تھے سب قیدیون کو
دیکھا جب باہر تشریف لانے تو یہ ایک پرچہ ملفوف کرکے مجکو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنے شہنشاہ کو دینا
مین اُسی وقت حاضر ہوتا تھا مگر وہ مانع ہوئے فرمایا جب دربار مین رونق افروز ہون اُسوقت جاکر یہ پرچہ
دینا غلام نے اُسوقت حاضر کیا اب حضور ملاحظہ فرمائین کہ اسمین کیا تحریر ہی فیروز نے اُس لفافہ کو کھولا
پرچہ نکالا پڑھا جب پڑھ چکا تو اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا زمرد شانی نے کہا خیر تو ہو فیروز نے
کہا کیا کہون آپ خود اس پرچے کو پڑھ لیجیے زمرد نے وہ پرچہ فیروز کے ہاتھ سے لیکر دیکھا
تو اسمین لکھا تھا کہ او مردود مکار دیکھ یون عیاری کرتے ہین کیا تو نے دھوکے سے سردارون کو گرفتار
کرلیا اب اپنے بیٹے کی خیر منا کہ ہم اُسکو تیرے طلسم سے لیے جاتے ہین اسی بات پر یہ دعوی کرتا تھا کہ
ہمارے طلسم مین کوئی نہین آسکتا ہو دیکھ یون عیاری کرتے ہین اور اس طرح کام بناتے ہین زمرد نے
پڑھکے وہ پرچہ جنگان کو دیا جنگان نے جو دیکھا مارے خوف کے کانپ گیا کہا اے شہنشاہ مین
پہلے ہی آپ سے عرض کرتا تھا کہ عیارون سے ہوشیار رہیے آپ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ عیار کیا
بنا سکتے ہین اب میرے عرض کرنے کا امتحان ہوا فیروز نادم ہوا مگر جھلا کے جواب دیا اے جنگان اب
اہل اسلام کی خیر بھی نہین ہو ایک دم مین سب کو فنا کر دونگا اور یہ کیا طرہ کیا کہ مریخ آفتاب علم کو بکر

گرفتار کریگا مگر یہ لوگ کہاں جاتے ہیں سب سے عوض لونگا ایک دن میں سب کو اسیر کراؤنگا ججگان نے
کہا اب جو آپکے مزاج میں آئے کیجیے وہ لوگ اپنا کام کر گئے فیروز نے کہا میں اسی وقت جاتا ہوں ابھی
سب عیاروں کو گرفتار کرکے باندھ لاتا ہوں ججگان نے کہا اب اگر میرا کہنا قبول فرمایئے تو کچھ عرض کروں
فیروز نے کہا کہو میں ضرور تمھارا کہنا مانونگا کیونکہ اب تمھارے کہنے کا امتحان ہو چکا ہے ججگان نے
کہا آپ ابھی جانے کا ارادہ نہ کیجیے جو کچھ میں کہوں وہ انتظام کیجیے فیروز نے کہا ایسا نہو کہ وہ لوگ مریخ
آفتاب علم کو قتل کر ڈالیں ججگان نے کہا اگر وہ لوگ مریخ کو قتل کر ڈالیں تو آپ مجکو قتل کیجیے گا وہ
لوگ ایسے نہیں ہیں جو انکو قتل کریں جب تک وہ آپ سے مقابلہ نہ کرینگے شاہزادے کو قتل نہ کرینگے فیروز نے
کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے ججگان نے کہا اب آپ کو سامان حرب درست کرنا لازم ہو جب سامان جنگ درست
ہو جائے اسوقت برائے مقابلہ طلسم سے باہر تشریف لیجیے وہ لوگ ایسے نرم نہیں ہیں جو آپ تنہا جاکر سب کو
گرفتار کریں وہاں کئی آدمی ایسے ہیں جنپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہو اگر آپ جاوینگے تو حمزہ ثانی وہاں موجود ہیں انکی
موجودگی میں آپکا کچھ زور نہ چلیگا جب تک انکی حرز ہیکل لے کر اسم اعظم کو بند نہ کیجیے گا تب تک حمزہ ثانی کا
مجبور ہونا ممکن نہیں ہو فیروز نے کہا حمزہ کے پاس حرز ہیکل ہو ججگان نے کہا حرز ہیکل بھی ہو اور
صاحب اسم اعظم بھی ہیں اُنپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہو فیروز نے کہا اسم اعظم بند کرنا بہت مشکل امر ہو جب تک
حمزہ ثانی کی حرز ہیکل چھینے ہیں نہ انکی اسم اعظم بند ہوگا پہلے حرز ہیکل لینے کی تدبیر کرنا چاہیے ججگان
نے کہا آپ غافل نرہیے انتظام کیجیے فیروز نے اسی وقت ایک ملازم کو طلب کیا وہ آیا فیروز نے کہا
لے سرتاب جادو اسی وقت رنگین چشم جادو کے یہاں جا اور اسکو میرا حکم سنا کر اسی وقت میری حضوری
میں حاضر ہو چند باتیں اُس سے کہنا ہیں سرتاب جادو اسی وقت روانہ ہوا رنگین چشم جادو کے مکان پر گیا
اسکو فیروز کا پیام سنایا کہا اسی وقت چلیے ورنہ بیجے رنگین چشم جادو اسکے ہمراہ تھوڑی دیر میں فیروز کے
پاس پہونچا سب نے دیکھا ایک ساحر کوتاہ قامت سیہ فام مگر آنکھیں حد سے زیادہ بڑی اور زردی مائل
فیروز کے سامنے آیا جھک کے سلام کیا فیروز نے کہا میں نے تمہیں اسواسطے بلایا ہو کہ تم طلسم کے باہر جاؤ وہاں
لشکر اسلام قیام پذیر ہو ایک سردار کا نام حمزہ ثانی ہو سب اُسکو صاحبقران کہتے ہیں اُسکے پاس ایک حرز ہیکل ہو
جس طرح بن پڑے اُس حرز ہیکل کو اپنے قبضے میں کرو میرے پاس لاؤ میں پھر اسم اعظم بند کرنے کے
واسطے دوسرے ساحر کو روانہ کروں خبردار کوتاہی نہ کرنا رنگین چشم جادو نے کہا کیا مجال جو خطا سرزد ہو فیروز
نے رخصت کیا رنگین چشم جادو روانہ ہوا اگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہو

کہ شب بھر تو آپسے باتوں میں بسر کی جب صبح ہوئی تو خواجہ سے کہا اب میں رخصت ہوتا ہوں صاحبقران
کو تلاش کرنے جاتا ہوں خواجہ نے کہا اچھی بات ہو یہ سنکر چند سردار اور مریخ کے قریب آئے کہا ہم بھی
تمھارے ہمراہ چلتے ہیں مریخ نے عرض کی آپ حضرات کو تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہو میں جاتا ہوں
دو ایک روز میں تلاش کر لاؤنگا سرداروں نے کہا ہم بھی ہمراہ چلینگے مریخ نے عرض کی آپکو اختیار ہو میں مانع
نہیں ہوں چند سردار مثل نور الدہر نامدار و شاہزادہ سکندر فرخ لقا مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے

خواجہ لشکر میں رہے اور سب سردار بھی انتظام لشکر کی وجہ سے نہ جا سکے مریخ آفتاب علم اُس روز دس کوس
تک گیا بعد دس کوس کے ایک صحرا سے پر فضا میں گذرا کہ وہ صحرا طلسم بند تھا مریخ نے وہاں کے نگہبانوں کو
طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ نے سب سے دریافت کیا کہ یہاں صاحبقران تو تشریف نہیں لائے
نگہبانوں نے کہا ایک ماہ کے زمانہ سے اس طرف کوئی مسافر بھی نہیں آیا مریخ نے شب بھر وہاں قیام
کیا صبح کو روانہ ہوا چلتے وقت نگہبانوں سے یہ کہہ دیا کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی اسطرف آئے خبردار اسکو گزند
نہ پہونچانا بہت آرام دینا اگر اسکے خلاف کروگے تو میں سب کو قتل کردونگا نگہبانوں نے عرض کیا آپ نے
اب فرمادیا ہے جو کوئی لشکر اسلام سے اسطرف آئیگا ہم بجا طرح پیش آئینگے انکو کسی قسم کا گزند نہیں پہونچائینگے مریخ
سب کو تاکید کرکے وہاں سے روانہ ہوا دوسرے روز اور ایک صحرا میں پہونچا وہاں بھی کچھ کارخانہ طلسم
تھا وہاں کے منتظمین کو بلایا انسے تحقیق کیا کہ صاحبقران جو لشکر اسلام کے سردار ہیں اسطرف تو تشریف
نہیں لائے ان لوگوں نے بھی کہا کہ اس طرف مدت سے کوئی نہیں آیا مریخ نے کہا اب ہم تمکو تاکید کرتے ہیں
کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی صاحب بھی اسطرف آئے تو اسے کسی قسم کا گزند نہ پہونچانا بجا طرح پیش آنا اگر اسکے
خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے اپنے کیے کی سزا پاؤگے سب نے عرض کی ہم آپ کے تابعدار ہیں جو کچھ
ہمیں حکم ہوا ہے اسکی تعمیل میں عذر کیا ہے مریخ ایک شب وہاں مقیم رہا صبح کو وہاں سے بھی روانہ ہوا اسیطرح
چار روز تک برابر جنگلوں میں گیا اور وہاں کے نگہبانوں سے حال صاحبقران کا دریافت کیا مگر کسی نے
پتہ نہ بتایا پانچویں روز ایک صحرا میں جاکے مقیم ہوا دن قلیل باقی تھا کہ اُسنے دیکھا ایک ابر سیاہ آتا ہے
نورالدہر اُسوقت بارگاہ کے آگے کرسی پر جلوہ فرما تھے مریخ آفتاب علم نورالدہر کی پشت پر
بیٹھا تھا نورالدہر نے پلٹ کے مریخ سے کہا دیکھو یہ ابر کیسا ہے مریخ آفتاب علم نے جو ابر کو دیکھا
عرض کی اے شہریار کوئی ساحر ہمارے طلسم سے آتا ہے یقین ہے آپ ہی لوگوں کی تلاش میں آیا ہو نورالدہر
نے فرمایا پھر اس سے مقابلہ کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ کیا مقابلہ کریگا آپ کا مطیع ہوگا
ابھی اسلام قبول کریگا یہ ذکر تھا کہ وہ ابر قریب آیا بلند تھا پستی کی طرف مائل ہوا زمین پر آتے آتے ابر
دور ہوا نورالدہر نے دیکھا تخت پر ایک ساحر پستہ قد سیہ فام کہ آنکھیں انتہا سے زیادہ بڑی بیٹھا ہے مریخ
آفتاب علم آگے بڑھا اس ساحر نے جو مریخ کو دیکھا جھک کے سلام کیا عرض کی اے شاہزادہ عالم مزاج
کیسا ہے آپ کے والد ماجد آپ کے غم مفارقت میں بہت نالان ہیں مجکو اسواسطے بھیجا ہے کہ میں حمزہ ثانی کی
خبر لے لون پھر وہ کسی اور کو روانہ کرینگے کہ وہ اسپر کا اسم اعظم بند کرے مریخ نے کہا اے زرنگین چشم
جادو خاموش رہو اور توبہ کرو میرے ہمراہ آؤ یہ کہکر اسے ہمراہ نورالدہر کے قریب لایا کہا آقائے نامدار
کو سلام کرو قدموں کو بوسہ دو زرنگین چشم نے جو صولت و شوکت نورالدہر نامدار کی دیکھی سلام کیا
قدموں کو بوسہ دیا نورالدہر نے کہا اے زرنگین چشم جادو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور پروردگار عالم کو
واحد لاشریک جانو کہ عقبے میں اجر نیک پاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا خبردار کچھ عذر نہ کرنا جو کچھ آقائے نامدار
کہتے ہیں اسکو بسر و چشم قبول کرو زرنگین چشم نے دیکھا کہ مریخ آفتاب علم نے اطاعت قبول کی اور ترک
مذہب کردیا اب اگر میں کچھ انکار کرتا ہوں تو جان جاتی ہے اور اصل بھی یونہی ہے کہ دین سامری پرستی
باطل بے بنیاد ہے ایسی باتیں جو اسکے خیال میں گذریں کہا اے شہریار مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے میں بصدق دل

مسلمان ہوتا ہون نورالدہر نے کہا بتا رنگین چشم نے اسوقت عرض کی ابھی جگہ چند خدمتین ایسی کرنا ہونگی
جنمین سحر کی ضرورت ہو انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم کلمہ پڑہونگا نورالدہر خاموش ہورہے رنگین چشم
کے واسطے مریخ آفتاب علم نے ایک خیمہ الگ استادہ کرایا رنگین چشم خیمہ مین داخل ہوا اس شب ہی
صحرا مین سب مقیم رہے جب صبح ہوئی تو مریخ آفتاب علم نے رنگین چشم سے کہا تعجب کی بات ہو کہ
صاحبقران عالی وقار اور بدیع الملک نامدار اس طرف تشریف لائے مگر انکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہو
کہ کہان چلے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے صحراؤن مین دیکھ لیا مریخ نے کہا جسقدر صحرا سحر بند
تھے سب مین تحقیق کیا مگر وہان بھی تشریف نہین لے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے چار جانب
طلسم کے تلاش کیا مریخ آفتاب علم نے کہا نہین مین نے ابھی ایک سمت دیکھا ہو دو سمتین اور باقی ہین کیونکہ
چوتھی سمت جو ہو اسطرف کوئی جا نہین سکتا ہو اور نہ راہ پاتا ہو نہ آجتک اسطرف کا حال معلوم ہوا رنگین چشم نے
عرض کی ان دونون سمتون مین سے ایک جانب تشریف لیگئے ہونگے مناسب یہ ہو کہ ایک جانب آپ
تشریف لیجائین اور دوسری طرف جانے کی اجازت غلام کو عطا فرمائین مریخ آفتاب علم نے کہا
بہت اچھی بات ہو ایک جانب تم جاؤ اور ایک سمت مین جاتا ہون مجھ مین دورہ ختم کرکے تمھاری طرف
آؤنگا تم میرے منتظر رہنا جبتک مین وہان پہونچ لون تب تک آگے کہین جانے کا ارادہ نہ کرنا رنگین چشم
نے عرض کی کہ مین آپ کا انتظار کرونگا جب تک آپ تشریف نہ لائینگے کہین نہ جاؤنگا مریخ آفتاب علم
نے رنگین چشم جادو کو رخصت کیا آپ بھی ایک جانب روانہ ہوا اور مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے
فرمایا یہ رنگین چشم جادو کون ہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ اس طلسم کا لازم و محافظ قدیم
ہو جب حکماے اشراقین نے اس طلسم کو بنایا تھا تو اسکا باپ اس طلسم کی لوح کا محافظ تھا جب یہ طلسم
والد ماجد کے پاس آیا تو اسکے باپ کو انھون نے قتل کیا اور لوح دوسرے شخص کو دی یہ چونکہ بہت کمسن
تھا اسوجہ سے اسکو باپ کا عہدہ نہ ملا لازمان طلسم مین نام اسکا درج ہو گیا شاہزادے نے فرمایا کیا یہ طلسم
پیشتر کسی اور کے قبضہ مین تھا مریخ نے عرض کی یہ طلسم حکیم جالینوس نے بنایا تھا اور اپنی دختر ملکہ سمن بر کے
نام سے نامزد کیا تھا ملکہ سمن بر کا عقد والد کے ساتھ ہوا انھون نے یہ طلسم اپنے قبضے مین کیا اور ایک
بیٹا حکیم جالینوس کا جو مسلمان ہوا اور اس طلسم کا وارث شرعی ہو اسکو قید کیا ہو وہ اب تک اس صحرا مین اسیر
ہو سکندر فرخ لقا نے کہا اب اس طلسم کا فتح کرنا اور صاحب حق کو یہ حصہ پہونچانا ضروری و واجب ہو کہ
وہ مرد مسلمان ہو مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی آپ نے اس طلسم کی پوری حقیقت اور یہان کے
سوانحات نہین سنے ہین انشاء اللہ تعالے کبھی عرض کرونگا آپ بہت محظوظ ہونگے کہ نہ عجیب دلچسپ داستان
ہو اگر آج سے شروع کرون تو بہت زمانہ درکار ہو پھر سکندر سے عرض کی کہ اس طلسم کے متعلق جو اور طلسم
ہین اور شہر اور ملک تابع ہین وہ طلسم بھی عجیب قسم کے ہین اور نایاب زمانہ اشیا وہان پائی
جاتی ہین جنکی تفصیل انشاء اللہ تعالی عرض کرونگا سکندر نے کہا اس داستان کے سننے کا نہایت اشتیاق
ہوا کہا اے مریخ آفتاب علم ایک ہی طلسم کی کیفیت بیان کرو مریخ نے کہا اے شہریار اسکے متعلق جو
طلسم ہین ان مین پہلا طلسم جسکو بیت الجمال کہتے ہین وہ ہو وہان کی حاکم ملکہ اختر جمال ہو اس طلسم مین مرد
نہین ہو سب عورتین ہین مگر کمال کے سحر جانتی ہین اس طلسم کو کوئی فتح نہین کر سکتا ہو اسکے بعد رنگین نقاب ہی

وہان کا حاکم مذبوح لالہ رنگ جادو ہو اُس طلسم مین دیوانے شدت سے ہین کہ سب ساحرین سننے مین آیا ہو
کہ کوئی شاہزادی اُس طلسم مین ایسی ہو کہ سب اُسکے عاشق ہین اور خود بادشاہ طلسم بھی اُسپر عاشق ہو اور اُسکے
نام سے بھی کچھ مطلب نکلتا ہو جو مجکو خلاصہ نہین معلوم ہو سکے بعد طلسم بیت الحزن ہو وہان کی کیفیت طولانی
ہو حاکم اُس طلسم کی ملکہ شاہد تمکین ساق ہو بعد اسکے ارژنگ یاقوت نگار ہو بادشاہ وہان کا بہار انگیز تاجدار
ہو اُسکے بعد چہل سر وہان کا حاکم عفریت چہل سر ہو آجتک کسی سے نہین ڈرا اور بڑے بڑے ملک اسنے
جاکر فتح کیے اکثر شاہزادیون کو اُٹھا لایا اس طلسم کے فتاح کیواسطے بانیان طلسم یہ بات تحریر کر گئے ہین کہ جو اس
طلسم کو فتح کریگا اُسکے ہاتھ ایسے اشیاے نادرہ آئینگے کہ روے زمین پر اس سے کوئی مقابلہ نکر سکیگا بعد
اسکے بعد طلسم بیت المال ہو حاکم وہان کا زرریز محاسن دراز جادو ہو وہ ملعون اپنے تئین خداوند مشہور
کرتا ہو اور زر و جواہر اسقدر اس طلسم مین ہو جسکے شمار کے واسطے دس لاکھ آدمی بھی کافی نہین ہو سکتے ہین اُسکے
بعد طلسم ذوفنون حاکم وہان کا حکیم ہفت ہنر ہو اسکے بعد طلسم سحر آفرین حاکم اُسکا ملک الماس
روشن بخت ہو بعد اُسکے طلسم مراۃ العدم ہو حاکم وہان کا قیصر سفاک باطن ہو سکندر فرخ لقا نے
کہا اے مریخ آفتاب علم تمنے اسوقت ایسی باتین کین کہ دل مین ایک جوش پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالی
الیمن سے دو ایک طلسمون کی سیر ضرور کرینگے مریخ آفتاب علم نے کہا جب مزاج مبارک مین آئے بطریق سیر
تشریف لیچلیے غلام سے سب لوگ بخوبی آگاہ ہین بلکہ یہ سب لوگ ہمارے معین و مددگار ہین اور کیا عجب ہو جو
والد ماجد ان لوگون کو ہمراہ نہ لائین ہان ایک طلسم تو ہمارے علاقہ ہو اور وہان کا حاکم ہمارا دشمن ہو سکندر
نے پوچھا کون شخص مریخ نے عرض کی طلسم چہل سر جہان کا حاکم عفریت چہل سر ہو یہ شخص تو ہم لوگون سے
علاقہ ہی باقی اور سب لوگ ہمارے شریک ہین اور ہم بھی اُسکے شریک تھے لیکن اب وہ ہمارے تنی ہین اور ہم اُسکے
دشمن ہین راہ مجبوری باتین رہین جب دن گذر گیا اور آفتاب غروب ہوچکا تو مریخ نے عرض کی آج یہان قیام
فرمایے مین یہان کے باشندون سے کیفیت صاحبقران کی تحقیق کرون کل پھر تشریف لیچلیے گا سب سردارون
نے قبول کیا مریخ آفتاب علم نے بارگاہ مین استادہ کرائین سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین گئے نماز سے
فراغت حاصل کرکے جو بارگاہ برائے نشست مقرر تھی وہان تشریف لائے مریخ آفتاب علم بھی حاضر تھا
سب سردار جمع ہوئے سکندر فرخ لقا نے کہا اس ذکر کو صاحبقران کے سامنے بیان کرنا مریخ نے عرض کی
مین بھی عرض کرونگا اور صاحبقران زمان کو خود بھی معلوم ہو جائیگا اور کیا عجب ہو کہ ان طلسم کے فتح کرنے کی
ضرورت ہو شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے کہا اگر ضرورت ہوگی تو مین ضرور ایک طلسم مین اجازت لیکر
جاؤنگا مریخ نے عرض کی جبتک یہ طلسم شکست نہونگے والد ماجد کو کوئی قتل نہین کر سکتا اور جبتک وہ قتل
نہونگے اسوقت تک یہ طلسم فتح نہوگا نور الدہر نوجوان نے فرمایا واقعی وہ تین طلسمون کی کیفیت سنکر مین بھی
مشتاق ہوا مریخ نے عرض کی آپ تشریف لے چلیے مین سیر کراؤن نور الدہر نے فرمایا یون چلنے سے کیا حاصل
ہو جبتک کسی کار خاص کے واسطے وہان نہ جائین مریخ نے عرض کی اسکا بھی وقت آئیگا غرض شب بھر
یہی باتین رہین صبح کو مریخ نے اُس صحرا کے باشندون کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ
آفتاب علم نے صاحبقران کو دریافت کیا اُن لوگون نے کہا اس طرف سے اس وضع کے لوگ
نہین نکلے اگر اسطرف آتے تو ضرور کیفیت معلوم ہوجاتی مریخ آفتاب علم نے تاکید کی کہ اگر اسطرف

اب آئیں تو انھیں بادشاہ طلسم سے زیادہ جاننا جو وہ فرمائیں اُسے ماننا اگر خلاف کروگے تو اُنکے ہاتھ سے
زندہ نہ بچوگے تمھارے واسطے سکتے ہیں سب نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہوگا مریخ
آفتاب علم نے اُس سمت کو بھی دور تک دیکھا جب ایک دریا ملا تو مریخ نے سب سرداروں کی خدمت
میں عرض کی کہ اب حد سمت ختم ہو گئی معلوم ہوا کہ صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اس طرف تشریف
نہیں لائے ہیں مجبور ہو کے سب سردار اُس طرف سے واپس ہوئے مریخ نے عرض کی اب اس طرف جانا ہے
جس سمت کا وعدہ رنگین چشم جادو سے ہو سب نے کہا بہت مناسب ہے ہم موجود ہیں جس طرف تلاش
میں صاحبقران کی چلو ہمیں عذر نہیں ہے مریخ جادو اُس طرف متوجہ ہوا اسب صحراؤں اور قریوں میں
تلاش کرتا ہوا جہاں کا وعدہ رنگین چشم جادو سے تھا وہاں پہونچا رنگین چشم تنہا ایک صحرا میں آمد
مریخ کا منتظر تھا مریخ آفتاب علم نے بعد رنگین چشم کو دیکھا گلے سے لگالیا کہا صاحبقران کی
کیفیت بیان کرو رنگین چشم نے کہا میں نے اس سمت میں صاحبقران کو بہت تلاش کیا مگر کہیں پتہ
نہیں ملا اب آپ کے مزاج میں آئے تو تلاش کیجیے مریخ آفتاب علم نے کہا تمنے مجھ سے بہتر تلاش
کیا ہوگا مگر ایک بار پھر دیکھ لینے میں کچھ قباحت نہیں ہے رنگین چشم نے عرض کی میں حاضر ہوں تشریف
لے چلئے مریخ رنگین چشم کو ہمراہ لیکر اُس سمت میں گیا جب حد حائل ہوئی واپس آیا سرداروں سے آکر
عرض کی نہیں معلوم صاحبقران کس جانب تشریف لے گئے اس سمت میں بھی پتہ نہ ملا اور یہی تین سمتیں ہیں
چوتھی سمت نہ ہو اُس طرف کوئی جا نہیں سکتا ہے نور الدہر نے فرمایا اُس طرف نہ جانے کا کیا سبب ہے
مریخ نے عرض کی یہ کیفیت مجکو بالکل نہیں معلوم مگر بزرگوں سے اکثر سنا ہے کہ اس طرف جو جائیگا بہت پچتائیگا
اور کوئی باشندہ طلسم اس طرف نہیں جاتا ہے ایک بار ایک وزیر ہمارے یہاں کا اس طرف چلا گیا تھا آجتک اُسکا
پتہ نہ معلوم ہوا کہ کیا ہو گیا اور کہاں چلا گیا نور الدہر نے فرمایا بیشک امیر اُسی طرف تشریف لے گئے ہونگے
مریخ نے عرض کی اے شہریار اس طرف کوئی نہیں جاتا ہے نور الدہر نے فرمایا اسی سے میں کہتا ہوں کہ
صاحبقران اُسی جانب تشریف لے گئے ہونگے مریخ نے عرض کی پھر غلام حاضر ہے حضور بھی تشریف لے چلیں
نور الدہر نے کہا میں ضرور اُس طرف جاؤنگا اور صاحبقران کو پاؤنگا مریخ نے عرض کی جسوقت مزاج مبارک
میں آئے تشریف لے چلیے نور الدہر نے فرمایا آج شب بھر یہاں قیام کرو کل صبح کو بعد نماز یہاں سے سفر کرینگے
مریخ نے رنگین چشم سے کہا رنگین چشم نے جواب دیا کہ کوئی بھی آجتک اُس طرف گیا ہے مریخ آفتاب علم
نے کہا میں نے بہت سمجھایا مگر شہریار کی سمجھ میں نہیں آتا اب میں مجبور ہوں اور وہ جب میرا کہنا قبول
نہیں کرتے ہیں تو تمھارے کہنے سے کیونکر رکینگے رنگین چشم نے کہا میں جاکر عرض کرتا ہوں اگر قبول
فرمائینگے تو بہت مناسب ہوگا ورنہ جو اُنکی مرضی ہو ہمیں کیا عذر ہے مریخ نے کہا جاؤ رنگین چشم نور الدہر
کے پاس آیا بہت کچھ سمجھایا نور الدہر نے کہا اے رنگین چشم میں تمہارا اس طرف کے جانے پر زور نہیں دیتا
ہوں بلکہ اور لوگ بھی سکتے ہیں اگر وہ وہاں کے جانے سے باز رہیں تو میں بھی ہرگز نجاؤں رنگین چشم نے
عرض کی آپ تو اپنے قصد سے باز رہیے اور سب کو میں راضی کر لونگا نور الدہر نے کہا جب وہ لوگ
راضی ہو جاینگے تو میں بھی پھر جانے کا نام نہ لونگا رنگین چشم وہاں سے شاہزادہ امیر الزمان کے خیمے
میں آیا کہا اے شہریار آپ نے کیا ارادہ کیا ہے اس طرف کوئی نہیں جاتا ہے امیر الزمان نے فرمایا اگر سب لوگ

اسطرف کے جانے سے باز رہینگے تو مین بھی ہرگز نجاؤنگا رنگین چشم اسی طرح ہر ایک کی بارگاہ مین آیا مگر سب نے
ایک ہی جواب دیا آخر کار مجبور ناچار رنگین چشم بچہ مریخ آفتاب علم کے نیچے مین آیا کہا کوئی راضی نہین ہوتا
ہو سب کی یہی رائے ہو کہ وہان ضرور جائین اب مین مجبور ہون مریخ نے کہا مین نے پیشتر ہی تم سے کہا
تھا کہ یہ لوگ جو زبان سے کہہ دیتے ہین اسکو ضرور کرتے ہین رنگین چشم نے کہا اب کیا انتظام کیا جائے
جو سب کا جانا ملتوی رہے مریخ نے کہا اب یہ لوگ اسطرف ضرور جائینگے اور عجب نہین جو صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اسی طرف تشریف لیگئے ہون رنگین چشم مجبور ہوا اسی گفتگو مین صبح ہوگئی سرداران
اسلام نے نماز سحر سے فراغت کی لشکر تو تیار تھا اسی وقت روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

• مگر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان اور صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب بدیع الملک تلاش راہ مین روانہ ہوئے تو طلسم کی چار دیواری کا دورہ کیا جب کسی سمت راستہ نہ پایا تو
ایک جنگل کی طرف متوجہ ہوئے کہ اسطرف کچھ مکانات پتھر کے دکھائی دیتے تھے بدیع الملک نوجوان نے
یہ خیال کیا کہ یہ مکانات جو نظر آتے ہین شاید یہان جانے سے راہ طلسم و شتاب ہو اس خیال سے اسطرف
چلے تھوڑی دور کے بعد ایک چار دیواری پتھر کی نظر آئی شاہزادہ اس چار دیواری کے گرد پھرا کسی طرف
راہ نہ پائی ایک جانب کچھ نشان دیوار مین نظر آئے کہ مثل زینے کے بنے تھے بدیع الملک انکے ذریعہ
سے دیوار کے اوپر آئے دیکھا ایک میدان ہو اور بیچ مین ایک حجرہ بنا ہو بدیع الملک دیوار کے نیچے
اُترے اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا اسکے دروازے پر بخط جلی لکھا ہو کہ جو شخص یہان آئے اس حجرے
کو نہ کھولے کہ بہت تکلیف اُٹھائیگا اور سزائے سخت پائیگا نیچے اسکے ایک ساحر کا نام لکھا ہو بدیع الملک
نے دل مین خیال کیا کہ یہ وصیت کسی اہل اسلام کی نہین ہو بلکہ ایک کافر کی ہو اسکا ماننا نہ ماننے سے بہتر نہین ہو یہ سوچکے
بدیع الملک اسکے دروازے کے قریب آئے دیکھا ایک قفل آہنی پڑا ہو بدیع الملک نے اس قفل پر
بہت زور کیا مگر قفل نہ کھلا بدیع الملک نے پھر دوسری طرح سے زور کیا مگر قفل کو ذرا بھی صدمہ نہ پہونچا
اب بدیع الملک کو غصہ آیا لوح محفوظ اس قفل سے مس کی لوح کے مس ہونے سے قفل زمین پر گر پڑا
بدیع الملک نے در کھولا اندر تشریف لائے عجب سامان دیکھا کہ ایک مہ جبین غیرت لعبتان چین ایک
مسہری پر لیٹی ہو مگر اُسکا سر کسی ظالم نے تن سے جدا کیا ہو تن بے سر سے خون روان ہو بدیع الملک نے
جو صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھی اور اس حالت مین پایا صبر کا یارا نہ رہا مگر تن سے خالی آپ اسکے
سرہانے بیٹھکر آبدیدہ ہوئے ایسی محویت طاری ہوئی کہ سر و پا کا ہوش نہ رہا اس کیفیت مین بدیع الملک کو
دو روز گذر گئے جب تیسرا روز ہوا تو بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بدانجام اُس حجرے کے دروازے
سے آیا بدیع الملک کو دیکھکر سلام کیا کہا اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے بدیع الملک نے
سب کیفیت اپنے آنے کی بیان کی اس ساحر نے کہا اب آپ یہان کیون تشریف رکھتے ہین بدیع الملک
نے کہا مین اسکی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اس نازنین کو کسنے قتل کیا اور اسکی کیا خطا تھی اُس
ساحر نے کہا اے شہریار یہ نازنین کشتہ سحر ہو اگر اسکی کوشش کیجائے تو یہ زندہ ہو جائے بدیع الملک یہ سُنکر
خوش ہوئے فرمایا اسکے واسطے کیا تدبیر ہو جو اُسکو اس قید الم سے نجات ملے اُس ساحر نے کہا اے شہریار اوّل تو

کہ آپ چاہ عظیم مین جاکر بجاند سے وہان کے ساحرون کو قتل کیجیے وہان سے ایک گلدستہ لایئے وہ
اُسکے سرہانے رکھیے پھر ایک ہفتہ تک دریاے تاریک مین شناوری فرمایئے آٹھوین روز تاریک صحرا زاد
سے مقابلہ کیجیے ایک گلدستہ اُسکے پاس ہی اُسکو بھی لایئے جب دونون گلدستے آپکے پاس مہیا ہون اور
ان دونون کے پھول اس نازنین کو سنگھایئے تب اُسکو ہوش آئیگا اور سحر دور ہوجائے بدیع الملک
نے فرمایا یہ کیا مشکل ہے مین چاہ عظیم کی طرف جاؤنگا وہان سے گلدستہ لاؤنگا دریاے تاریک مین شناوری
کرونگا تاریک جادو کو مارکر گلدستہ لونگا مگر مجھے راہ سے آگاہی نہین ہے اگر تم رہبری کرو تو مین وہان تک پہونچ
جاؤن اُس ساحر نے بدیع الملک سے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے مین آپکو چاہ تک پہونچا دونگا
بدیع الملک اُٹھے ساحر بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک کو ساتھ لیے ہوئے ایک کنوین کے قریب آیا کہا
یہی چاہ عظیم ہے آپ کچھ خوف نہ فرمایئے اندر تشریف لیجایئے بدیع الملک نے چاہا کہ مین کنوین کے
اندر کود پڑون کسی نے ہاتھ پکڑ لیا بدیع الملک نے بہت بہت زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹا بدیع الملک
مجبور ہوئے اُس ساحر نے کہا اے شہریار آپکو خوف آگیا یہ اچھا ہوا ابھی تو آپ کو بڑے بڑے ساحرون سے
مقابلہ کرنا ہے جب کوئی ساحر آپ کے سامنے آئیگا اُسوقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک نے
فرمایا مین مجبور ہون کہ میرے بازو کوئی شخص پکڑے ہے مین لاکھ زور کرتا ہون مگر بازو نہین چھوٹتے ساحر
نے کہا آپ اسطرف واپس آیئے ابھی ادھر نجایئے بدیع الملک نے چاہا پیچھے ہٹون مگر نہ ہٹا گیا
ساحر سے کہا یہ بھی نہین ممکن ہے ساحر حیران ہوا کہ یہ کیا مشکل ہے کہا ابھی ٹھہر جایئے مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ
سنکر بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے ساحر ایک جانب روانہ ہوا جب ساحر کچھ دور نکلگیا بدیع الملک کے
ہاتھ پاؤن کھل گئے شاہزادے نے چاہا مین اب چاہ مین کود پڑون پھر دست وپا کی وہی حالت ہوگئی
بدیع الملک مجبور ہوگئے چاہا اپنے تئین ہلاک کرون کہ ایک آواز آئی اے بدیع الملک کیا نادانی کرتے ہو تمام
سحر و بیان کی کوئی بات صحیح نہین ہے صرف تمھارے پھنسانے کی تدبیر ہے خبردار کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہان پر
تمکو لوح محفوظ کام دیگی جو احکام لوح مین دیکھو اُسپر عمل کرو بدیع الملک اُس آواز کے آنے سے ہوش مین آئے
لوح محفوظ کو ملاحظہ کیا تو نوشتہ پایا کہ اپنے کو اس حجرے تک پہونچاؤ نازنین کے جسم سے اِس لوح کو مس کرو
قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک اُسطرف روانہ ہوئے اُس حجرے کے قریب آئے لوح کو اُس
نازنین کے جسم سے مس کیا ایک آواز مہیب آئی حجرے مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین سب حجرہ جلگیا
ایک آواز آئی کشتی مرا نام من مہتاب جادو بود اُس آواز کے آنے سے بدیع الملک نے دیکھا کہ چارون
طرف سے ساحرون نے آکے گھیر لیا غل مچانا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار میان سے لی ساحرون کو
قتل کرنا شروع کیا بعض ساحرون نے آپس مین کہا کہ معلوم ہوتا ہے طلسم فیروزہ کی عمر تمام ہوئی بعض نے کہا
طلسم کشا کی صورت اس جوان سے کچھ مشابہ ہے مگر طلسم کشا اصل نہین ہے اسکے واسطے لکھا ہے کہ وہ بزرگ
ہوگا ابھی اس جوان کی عمر بہت کم ہے بدیع الملک یہ گفتگو بتعجب سنتا ہے نگاہون سے چارون طرف دیکھتے
تھے مگر کچھ خیال نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد جو بدیع الملک نے خیال کیا تو مجمع ساحران کو بہت دیکھا تعجب ہوا
تصور کیا کہ مین نے اسقدر ساحر قتل کیے مگر ابھی تک کمی نہین ہوئی پھر معدودے قتل ہوئے تھوڑی دیر مین مجمع کو اور
زیادہ دیکھا بدیع الملک اور زیادہ حیران ہوئے اسی طرح اور تھوڑی دیر مین انبوہ کثیر ہوگیا بدیع الملک بھی

تھک گئے لڑنے سے عاجز ہوئے مجبور ہو کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا ای بدیع الملک تمنے غضب کیا
ہوا نے جنگ کی یہ لوگ محض تمھارے ڈرانے کو یہان آئے تھے اگر تم خاموش چلے جاتے تو تمسے کوئی
دبو لتا اب جسکو قتل کروگے اُسکے عوض چار ویسے ہی پیدا ہونگے مناسب یہ ہی کہ اب تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ
ایک طائر آئیگا اُس طائر کو تیر سے نشانہ کرنا مگر ایک تیر کے سوا دوسرا تیر نہ لگانا اگر وہ ایک تیر مین گرگیا تو
یہ سب مرجائینگے اور اگر تیر نے خطا کی تو پھر تمھارا زندہ واپس جانا محال ہی یہ بہت مقام سخت ہی جو اُسکو
فتح کریگا وہی طلسم کشا ہی اُسی کے ہاتھ سے طلسم فیروزیہ فتح ہوگا بدیع الملک کو جوش ہوا دل مین
خیال کیا اُسکو فتح کرون اور طلسم کی طرف روانہ ہون کہ یہ طلسم بھی میرے ہاتھ سے فتح ہو صاحبقران بہت
خوش ہونگے یہ سوچ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد بلند ہوئی جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو پھر
بدیع الملک نے دیکھا کہ صاحبقران زمان گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوئے آتے ہین بدیع الملک آگے
بڑھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا ای بدیع الملک تم یہان کس طرح پہونچے بدیع الملک نے اپنی
کیفیت بیان کی امیر نے چاہا تلوار کھینچ کے مجمع ساحران پر جا پڑین بدیع الملک نے عرض کی ابھی موقع نہین
ہی لازم یہ ہی کہ اُنسے جنگ نہ کرے بلکہ تھوڑی دیر مین ایک طائر آئیگا اُسکو تیر سے نشانہ کیجیے گا جب وہ مر کے
گریگا یہ سب مرجائینگے امیر نے فرمایا آخر یہ کون جگہ ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ تو مین نہین جانتا ہون
کہ یہ کون مقام ہی مگر یہ معلوم ہو کہ جو اس جگہ کو فتح کریگا وہی اِسی طلسم کو بھی فتح کریگا صاحبقران کو تعجب
ہوا یہ ذکر تھا کہ طائر درخت پر آکے بیٹھا امیر نے تیر ترکش سے لیا کاندھے سے کمان اُتاری بدیع الملک
نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرمائین مین اس طائر کو بھی نشانہ کرتا ہون امیر نے فرمایا مین اسم اعظم پڑھ کے
تیر لگاؤنگا خطا نہ پاؤنگا بدیع الملک سمجھے صاحبقران کا ارادہ ہو کہ طلسم کو فتح کرین بلحاظ صاحبقران
خاموش ہو رہے امیر نے اسم اعظم شروع کیا جب اسم اعظم پڑھ چکے تیر سر کیا طائر اڑا مگر قضا آ پہونچی تھی تیر طائر
کے سر پر پڑا تڑپتا ہوا زمین پر گرا اُسکے گرتے ہی تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین کچھ شعلے بھڑکنے لگے
آندھی چلنے لگی صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا یہ طائر کوئی ساحر تھا مگر بڑے ساحرون سے تھا کہ
تاریکی چھائے بڑی دیر ہوئی اب تک روشنی نہین ہوئی بدیع الملک نے کہا یہان عجائب عجائب چیزین
دیکھنے مین آئین صاحبقران نے فرمایا طلسم فیروزیہ بہت بڑا طلسم ہو امیر باتین کر رہے تھے کہ ایک آواز
آئی کشتی مرا نام مین طائر سفت قوس جادو بود اس آواز آنے سے اور آفت زیادہ برپا ہوئی مگر تھوڑی
دیر کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا وہ صحرا ہی نہ وہ ساحرین دیوار آہنی طلسم فیروزیہ
کی معلوم ہوتی ہو اور ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا ہو امیر اُس پھاٹک کے قریب آئے دروازے پر
لکھا تھا کہ در طلسم فیروزیہ امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ وجہ تھی کہ دروازہ اس طلسم کا نہ ملتا تھا
اور یہان ایسے ایسے عجائب و غرائب جمع کیے گئے تھے کہ غضب کا سحر کیا گیا تھا اگر تمام عمر پھرا کرتے تو بھی
راستہ نہ پاتے نہین معلوم اور سردارون پر کیا گذری اور وہ کہان غائب ہوگئے بدیع الملک نے
عرض کی وہ دیوار کے پاس جاکے طلسم کے اندر گئے ساحر وہان موجود رہتے ہین جو کوئی جاتا ہی اُسکو اندر
لیجاتے ہین مگر نظر نہین آتا صرف ایک ہاتھ دکھائی دیتا ہو جب مین دیوار کے قریب پہونچا تو یہی واقعہ ہوا
مگر تحفہ جات کی برکت سے زندہ پہونچا امیر نے فرمایا مجکو بھی کچھ معلوم ہوا تھا مگر مین نے خیال نہین کیا

بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے اُس پھاٹک کے اندر گئے امیر نے دیکھا ایک میدان وسیع ہو کوسون تک درخت کا نام نہین دھوپ اس شدت کی ہو کہ زمین پر پانون رکھنا ناگوار ہوتا ہو صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا اس میدان مین کس طرف جائین کیونکر راہ کا پتہ پائین بدیع الملک نے عرض کی جس طرف چلتے ہین اودھر ہی تشریف لیچلئے خدا مالک ہے وہ منزل مقصود پر پہونچادیگا صاحبقران نے فرمایا اتنا بڑا میدان کئی دن مین طے ہوگا بدیع الملک نے عرض کی مین نہین عرض کرسکتا ہون اگر دس دن مین بھی یہ میدان طے ہوا اور آبادی ملی تو گویا بہت جلد تکلیف سے فراغت پائی امیر نے فرمایا اس وقت پیاس کی شدت ہو اگر پانی نہ ملیگا تو راستہ چلنا مشکل ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ ٹھہر جایئے مین چارجانب تلاش کرتا ہون شاید اُس میدان مین کہین کنوان ہو تو پانی حاضر کرون صاحبقران نے فرمایا بھلا اس ویرانے مین کنوان کہان ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ چونکہ اسوقت شدت تشنگی سے پریشان ہین آپ کو زیادہ مسافت اٹھانا مناسب نہین ہو مین جاتا ہون امیر وہین ٹھہرے بدیع الملک ایک جانب روانہ ہوئے قریب دو کوس کے نکل گئے اور پانی مثل سراب بدیع الملک کو بھی شدت تشنگی نے بیتاب کیا شاہزادے نے اس سمت کو ترک کیا دوسری جانب روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی تھی کہ ایک کنوان نظر آیا بدیع الملک نے کمند کو کھولا ڈولچی نکالی کمند کو ڈولچی مین باندھ کر کنوئین مین ڈالا پانی بھرا لیکر وہان سے روانہ ہوئے جب دور نکل آئے اور ڈولچی کی طرف خیال کیا اسکو خشک پایا سمجھے پانی بہ گیا اور حرارت آفتاب سے ڈولچی خشک ہوگئی پھر اُس طرف سے پلٹے اُس چاہ کے قریب آئے پھر پانی بھر کر روانہ ہوئے جب دو کوس زمین نکل گئے پھر ڈولچی کو خشک پایا گو بدیع الملک نے بہت کچھ حفاظت کرلی تھی مگر پانی کو ڈولچی سے خالی پایا اب یہ خیال کیا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلون اور یہ کیفیت عرض کرون امیر کو کنوئین پر لاکر پانی پلاؤن یہ سوچکر روانہ ہوئے راستہ بھول کر کسی اور سمت کو نکل گئے دن بھر پریشان پھرے مگر صاحبقران کا پتہ نہ ملا جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک اسی میدان مین گھوڑے سے اُترے زین پوش بچھاکے بیٹھے چونکہ دن بھر کی رہروی کی تھی بہت خستہ تھے ہوا جو میدان مین چلی بدیع الملک کو نیند آگئی شاہزادہ لیٹ کر سوگیا اسقدر غفلت طاری ہوئی کہ جب دن دو گھڑی آچکا تب بدیع الملک کی آنکھ کھلی دیکھا گھوڑا نہین معلوم ہوتا ہو اُسکے دور تک تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا مجبور ہو کے پیادہ پا روانہ ہوئے اُسدن بھی شام تک رہروی کی نہ آبادی ملی نہ صاحبقران سے ملاقات ہوئی جب آفتاب غروب ہوگیا بدیع الملک اُسی میدان مین قیام پذیر ہوئے ہوا سرد جو آئی پھر سوگئے صبح کو جب آنکھ کھلی سلاح غائب پائے بہت افسوس ہوا بدیع الملک کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اٹکل ایکطرف روانہ ہوئے ایک دریا نظر آیا بدیع الملک اُس دریا کے کنارے پر آئے منہ ہاتھ دھو کر تھوڑی دیر دم لیا پھر اُٹھے چاہتے تھے کہ چلون ایک جہاز نظر آیا بدیع الملک ٹھہر گئے اُس جہاز کی کیفیت دیکھنے لگے جب وہ جہاز قریب پہونچا تو ناخدا نے جہاز کو لنگر کیا کشتیان کھولین لوگ اُترے بدیع الملک دیکھتے رہے جب سب لوگ اُتر چکے تو ایک مرد ضعیف ریش سفید جہاز سے اُترا سب کے آگے اسکی کشتی روان ہوئی کنارے پر آیا بدیع الملک پر نگاہ پڑی اُس مرد ضعیف نے کشتی سے اُتر کے بدیع الملک کو سلام کیا کہا اے جوان تو کون ہو کہان سے آیا ہو اس ویران صحرا مین تیرا کیا کام ہو بدیع الملک نے اپنی کل کیفیت اُس مرد ضعیف سے بیان کی اور کہا

آپ کہان جاتے ہین کون صاحب ہین اُس ضعیف نے کہا مین تاجر ہون شمس بازرگان میرا نام ہے
طلسم فیروزیہ کے بادشاہ نے مجھے طلب کیا ہے وہان جاتا ہون بدیع الملک نے کہا وطن آپ کا کہان ہے
شمس نے جواب دیا مین ختن کا رہنے والا ہون شہر فیروزیہ وہان سے دو برس کی راہ تھا بڑی تکلیف
اُٹھا کے آیا ہون شہر مین جاؤنگا بدیع الملک نے کہا کیا شہر طلسم سے الگ ہے شمس نے عرض کی طلسم شہر
سے دور ہے طلسم مین کون جا سکتا ہے لیکن شمس نے کہا پھر آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ورنہ مسافت راہ
کی تاب نہ لایئے گا بہت پریشان ہوجیے گا بدیع الملک شمس کے ہمراہ ہوئے شمس نے تھوڑی دیر
اُس میدان کو دیکھا پھر اپنی کشتی پر آیا جہاز پر سوار ہو کر لنگر اُٹھوا دیے جہاز چلا بدیع الملک تو اُس طرف
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر نے جب بدیع الملک کو برائے تلاش آب روانہ کیا تو اُسی دھوپ مین عرصے تک انتظار کیا جب
دن باقی نرہا صاحبقران نے تیمم کر کے نماز پڑھی چونکہ تھکے ہوئے تھے اُسوقت پھر چلنا مناسب نہ جانا
گھوڑے سے زین پوش اُتار زمین پر بچھا کر بیٹھے تھوڑی دیر مین شام ہوگئی میدان مین ہوا سرد
چلنے لگی صاحبقران کو نیند آگئی امیر نے آرام فرمایا نصف شب نہ گذری تھی کہ صاحبقران کے مرکب نے
غل مچانا شروع کیا امیر کی آنکھ کھل گئی دیکھا ایک مرد سیہ فام گھوڑے کو کھولنا چاہتا ہے امیر نعرہ کر کے اُٹھے
اُسکے قریب آئے کہا او دزد مکار تو کون ہے اس صحرا مین کہان رہتا ہے اُسنے جواب دیا کہ مین دزد نہین ہون
بلکہ اس صحرا کا نگہبان ہون مجکو یہی خدمت سپرد ہے کہ جو کوئی اسطرف آئے اُسکو عاجز کرون صاحبقران نے
یہ سنکر ایک طمانچہ اُسکے سر پر مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی کشتی مرا نام من دشت بان جادو بود اور
صاحبقران زمان نے گھوڑے کے قریب آگے گردن پر ہاتھ پھیرا پھر زین پوش پر آکے آرام فرمایا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ مرکب نے پھر آواز دی صاحبقران کی آنکھ کھل دیکھا ایک اور ساحر گھوڑے کے
پاس کھڑا ہے امیر پھر اُٹھے اُسکے قریب آکے فرمایا او مکار تو کون ہے اُسنے جواب دیا مین دشت بان ہون
تمنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے مین تمہین قتل کرونگا امیر نے فرمایا پھر انتظار کس بات کا ہے مین موجود ہون جو دم
رکھتا ہو پیش کر اُسنے ایک گولہ امیر کی طرف پھینکا صاحبقران نے اسم اعظم وردِ زبان کیا گولہ زمین پر
گرا ساحر نے دوسرا گولہ امیر کی طرف پھینکا وہ بھی بیکار گیا اسی طرح اُس ساحر نے تین گولے پیہم
صاحبقران کی طرف پھینکے مگر سب خالی گئے آخرکار مجبور ہو کے اُسنے صاحبقران سے کہا اب مین سحر کر چکا
معلوم ہوا کہ تمہین بھی سحر مین بہت اچھا دخل ہے اب تم سحر کرو مین اُسکو رد کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہم سحر اور
ساحر دونون کو برا جانتے ہین اور ساحر پر لعنت کرتے ہین کہ سحر ہمارے مذہب مین حرام ہے ہم خدا پر
بھروسا رکھتے ہین ساحر نے کہا اگر آپکا خدا برحق ہے تو مجھے کسی قسم کا گزند نہو بچا لے امیر نے آگے بڑھ کے
اُسکا ہاتھ پکڑا چاہا طمانچہ مارون کہ سر اُسکا اُڑ جائے ساحر نے سحر کیا لیکن صاحبقران زمان کی قوت مین کسی
قسم کا فرق نہ پایا سمجھا یہ شخص مجھے ہلاک کریگا یہ سوچ کے کہا مجکو معلوم ہوا کہ آپ کا خدا برحق ہے اور آپ کا
مذہب بہت صحیح ہے مجکو امان دیجیے امیر نے کہا جب تک اپنے مذہب کو ترک نہ کروگے امان نہین ملیگی

ساحر نے کہا مین آپ کا مذہب قبول کرتا ہون اور سامری و جمشید پر لعنت کرتا ہون امیر نے اُسکا ہاتھ
چھوڑ دیا ساحر مسلمان ہوا صاحبقران سے تقصیر معاف کرائی عرض کی اب غلام کے یہان تشریف لے چلیے
آرام فرمائیے صاحبقران نے کہا اپنا نام بتاؤ ساحر نے عرض کی کہ مجھے رہ نورد جادو کہتے ہین اس صحرا مین
فیروز کی طرف سے مقرر ہون اسکا حکم ہے کہ جو کوئی یہان آئے اُسکو نہ آنے دون اور سر کاٹ کے
بھجواؤن یا پیاسا پریشان کرون کہ وہ اسی صحرا مین تڑپ تڑپ کے مر جائے صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد
بدیع الملک اور مین اس صحرا مین ہمراہ تھے مجھے پیاس کا غلبہ ہوا اُنکو پانی لینے کو بھیجا مین عرصہ تک وہان منتظر
رہا مگر وہ واپس نہین آئے مین نے بہت تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہین پایا رہ نورد جادو نے عرض کی اے
شہریار معلوم ہوتا ہے اُسوقت اُنھون نے راہ فراموش کی یا تلاش آب مین کسی طرف چلے گئے اور پھر آپ تک
نہ آسکے جس جگہ رات ہوئی ہوگی ایسی باتین اُنکے ساتھ بھی کی گئی ہونگی اگر فضل خدا شامل حال ہوا ہوگا تو بچ گئے
ہونگے ورنہ کہین تباہ و برباد پھرتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا اب اُنکا پتہ کیونکر معلوم ہو رہ نورد نے
عرض کی مین صبح کو بلا ڈھونڈا سب صحراؤن مین دیکھ آؤنگا اُسوقت آپ میرے یہان تشریف لے چلیے امیر نے
فرمایا اے رہ نورد جادو تمھارا مکان یہان سے کتنی دور ہے رہ نورد نے عرض کی بہت قریب ہے صاحبقران
نے فرمایا یہان تو مکان کیا کوئی درخت بھی نہین معلوم ہوتا ہے رہ نورد جادو نے عرض کی مکان زیر زمین
مین ہے صحرا بنایا ہوا ہے اُسکے نیچے آبادی ہے صاحبقران نے فرمایا یہ اُسوقت معلوم ہوا کہ زمین بنائی ہے رہ نورد
نے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائیے گا یہ کہکر صاحبقران کو اپنے ہمراہ لیا ایک مقام پر آ مٹی ہٹائی امیر نے
دیکھا ایک نقب ظاہر ہوئی رہ نورد نے کہا آپ اب تشریف لے چلیں صاحبقران نے فرمایا مین اس راہ سے
واقف نہین ہون تم آگے چلو رہ نورد سلام کرکے آگے بڑھا صاحبقران اُسکے ہمراہ نقب مین داخل
ہوئے تھوڑی دور تک تو تاریکی رہی بعد تھوڑی دور کے صاحبقران نے دیکھا روشنی معلوم ہوتی ہے امیر آگے
بڑھے تھوڑی دور کے بعد نقب سے باہر آئے اب جو صاحبقران نے دیکھا ایک شہر آباد پایا بہت تعجب
ہوا کہا اے رہ نورد یہ کون شہر ہے رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران یہان سب ملازمین طلسم کے مکان ہین اور
کوئی غیر یہان نہین رہتا ہے صاحبان پیشہ بھی سب طلسم کے ملازم ہین جب وہان طلبی ہوتی ہے دوکانین بند کرکے
چلے جاتے ہین جب وہان سے فرصت ہوتی ہے پھر آکے یہان دوکانین کھولتے ہین اور جو اعلیٰ درجون پر ملازم
ہین انکو دوکان کی ضرورت نہین ہے یہان جسقدر ملازمین طلسم ہین اُسکے مکان ہین صاحبقران رہ نورد جادو
سے باتین کرتے ہوئے شہر کی سیر دیکھتے ہوئے اُسکے مکان پر آئے رہ نورد صاحبقران جادو
کو اپنے مکان مین لے گیا امیر نے اُسکے مکان کو بہت نفیس پایا جب رہ نورد صاحبقران کو مکان
کے اندر لیگیا تو اپنے متعلقین کو بلایا کہا ہمارے آقائے نامدار تشریف لائے ہین اُنکو سلام کرو قدمبوسی سے
مشرف ہو سب نے امیر کو سلام کیا قدمبوسی سے مشرف ہوئے رہ نورد نے کہا مین نے آج سے
فیروز کی ملازمت ترک کی اور صاحبقران نامدار کی اطاعت قبول کی اور دین سامری کو بھی ترک کیا
اور خدائے واحد و یکتا پر ایمان لایا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ بھی ترک مذہب کرے اور جو اُسکے
خلاف کریگا مین اُنکو اپنے یہان رہنے نہ دونگا بلکہ سزا سخت دونگا اُسکے گھر مین بھی سب کو تعجب ہوا
مگر مجبور ہوگئے کچھ بن نہ پڑا سب نے دین سامری پرستی کو ترک کیا اطاعت اسلام قبول کی سب

صاحبقران کی خاطر مین معروف ہوئے شب رنگین باتون مین بسر ہو گئی جب صبح ہوئی تو امیر نے
رہ نورد جادو سے کہا اب تم جاؤ اور بدیع الملک کو تلاش کر کے لاؤ رہ نورد امیر سے رخصت ہو کر
روانہ ہوا صاحبقران سے کہگیا کہ یا امیر آپ سب میرے کہین تشریف نہ لیجایئے گا جب مین حاضر ہونگا تو
آپکو تمام طلسم کی سیر کراؤنگا صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد مین یہان جب تک رہونگا میرا دم گھبرائے گا
اس سے بہتر یہ ہو کہ مین اس شہر کی سیر کرون رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران آپ فتاح طلسم ہین آپکو
علاقہ نہین پھرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا اچھا تم جاؤ مین بے تمھارے کہین نہین جاؤنگا رہ نورد جادو
روانہ ہوا سب صحراؤن مین پھرا جب دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اور وہان تحقیق کیا تو وہان کے
نگہبانون نے کہا ہان ایک جوان یہان آیا تھا اسکا مرکب اور اسلحہ ہمنے لے لیے ہین وہ کسی طرف چلا گیا اب
اسکی کیفیت نہین معلوم ہے رہ نورد نے کہا مرکب اور سلاح اسکے ہمارے حوالے کرو ہم لیجائینگے اور اس
جوان کا بھی پتہ لگا لینگے نگہبانون نے سلاح و مرکب رہ نورد کو دیے رہ نورد وہان سے روانہ ہوا
بہت دور دور بدیع الملک کو تلاش کیا جب شاہزادے کا پتہ نہ معلوم ہوا تو مجبور ہو کے اپنے مکان کیطرف
واپس آیا جہان صاحبقران زمان اسکے منتظر تھے جیسے ہی رہ نورد کو دیکھا پوچھا اے رہ نورد پہلے کیفیت بدیع الملک کی
بیان کرو کہ تمنے کہین پتہ بھی لگایا رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران مین بدیع الملک کی تلاش مین بہت
پھرا مگر وہ نہین ملے ہان مرکب اور سلاح اُسکے لایا ہون ایک صحرا مین وہ سو رہے تھے وہان کے
نگہبانون نے مرکب اُنکا پکڑ لیا وہ دوسری جگہ گئے وہان سلاح اُنکے ضائع ہوئے پھر نہین معلوم کسطرف
گئے اور کیا ہوئے صاحبقران کو بہت افسوس ہوا فرمایا اے رہ نورد بھلا تم کچھ کہہ سکتے ہو کہ بدیع الملک پر
کیا گذری رہ نورد نے کہا مین یہ تو ضرور عرض کرتا ہون کہ وہ صحیح و سلامت ہین کسی قسم کا نقصان جان پر
نہین پہونچا ہے مگر کسی طرف نکل گئے ہین اور کوئی کفیل بھی اُنکا پیدا ہو گیا ہو اسی کے یہان ہین یقین ہو کہ آپسے
ملین صاحبقران نے فرمایا ہان یہ بات میرے بھی قیاس مین آئی ہو مگر دل نہین مانتا رہ نورد نے عرض کی
پھر جو حکم ارشاد ہو مین بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا سوائے اسکے کہ تم تلاش کرو اور کیا کہون رہ نورد
نے عرض کی اب مین ایک ایک شخص کے مکان پر جاؤنگا سب کے یہان بہت تلاش کرونگا صاحبقران
نے کہا اے رہ نورد اگر بدیع الملک کو تلاش کروگے مین تمام عمر تمھارا ممنون احسان رہونگا رہ نورد نے
عرض کی یا صاحبقران یہ آپ کیا فرماتے ہین مین بسر و چشم تلاش کرنے کو جاؤنگا جس طرح ممکن ہوگا شاہزادے
کو تلاش کر کے لاؤنگا یہ کہکر رہ نورد پھر صاحبقران زمان سے رخصت ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ رانلو جوشن بازرگان اپنے ہمراہ لیکر چلا تیسرے روز جہاز اُسکا بندر پر لنگر زن ہوا بدیع الملک نے دیکھا سامنے
آبادی ہے معلوم ہوتی ہی شمس سے فرمایا یہ آبادی کیسی ہی شمس نے عرض کی شہر فیروز ہے اسکا نام ہی اب
آپ چند روز اس شہر اپنے رہئے مین فیروز ستارہ پیشانی کے پاس جاتا ہون وہان کچھ مال فروخت کرونگا وہ مین
تحفہ اُسکے واسطے لایا ہون کہ سوا اُسکے دوسرا اسکی خریداری نہین کر سکتا ہو اُسنے خود مجھ سے طلب کیے تھے وہ
لیجاکے پیش کرونگا پھر آپ کو جہان فرمایئے گا پہونچا دونگا اور مین بھی چند روز آپکی خدمت مین رہونگا بدیع الملک نے

فرمایا مین بھی فیروز کے دربار کا بہت مشتاق ہون تاجر نے عرض کی اے شہریار اگر وہان کوئی آپ سے
دریافت کرے کہ آپ کون ہین تو آپ کیا جواب دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی ہم سے دریافت
کریگا اسوقت دیکھا جائیگا تاجر نے عرض کی مین آپ کا ہمراہ لیجانا مناسب نہین جانتا ہون بدیع الملک
نے کہا اگر تمہاری راے نہین ہو تو مین نہ چلونگا مگر شہر کی سیر کرنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے تاجر نے عرض کی مین
وہان سے فراغت کر آؤن پھر آپ کو شہر کی سیر کراؤن بدیع الملک نے قبول کیا تاجر مع بازرگان کشتیان
منگا کے سوار ہوگیا بدیع الملک کی خدمت کو بہت سے آدمی چھوڑ گیا یہان بدیع الملک کا دل گھبرایا
ملازمین سے کہا کشتی لگاؤ ہم کنارے پر دریا کے جائینگے وہان سیر کرینگے دم گھبراتا ہے ملازمین مجبور ہوئے
چلے تو سب نے عرض کی آپ کا جانا مناسب نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے تم کشتیان طلب
کرو خادمون نے ناخدا سے جاکر کہا کہ شہریار کشتیان طلب کرتے ہین ساحل پر جائینگے دل بہلائینگے ناخدا نے
اسی وقت ملازمین کو روانہ کیا انھون نے جہاز پر سے کشتیان اتارین دریا مین ڈالین بدیع الملک کشتی پر
سوار ہوئے اور بھی ملازمون کو ہمراہ لیا کنارے پر آئے خشکی مین اُترے ہوا جو سرد معلوم ہوئی ٹہلنے لگے
قضائے کار اسوقت دریا پر ملکہ لیلاے کمان ابرو دختر فیروز ستارہ پیشانی براے سیر آئی ہوئی تھین
بدیع الملک کو ٹہلتے ہوئے دیکھا اپنی خواصون سے کہا یہ کون شخص ہے جو ٹہل رہا ہے خواصین بدیع الملک
کے قریب آئین مگر حرے اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوئے کہ بدیع الملک انکو نہ دیکھے وہ بدیع الملک
کو دیکھکر واپس گئین ملکہ سے کہا نہین معلوم کون ہے کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہے اسطرف براے سیر آیا ہے
جہاز بھی دور کھڑا ہے اور کشتیان بھی قریب ساحل لگی ہین مگر ملکہ عالم آجتک ایسی صورتین نگاہ سے نہین گذرین
انسان ہے یا مجسم خدا کی شان ہے خواصون نے جو اسطرح بیان کیا ملکہ کو بھی شوق دید پیدا ہوا کہا تم لوگون کو یہی
رہتا ہے ایسے کسی کی خوبصورتی سے ہمین کیا مطلب ہے خواصون نے عرض کی ملکہ عالم کنیزون نے ذکر تا آپ سے
عرض کیا ورنہ ہمین کیا غرض ہے اور کیا دنیا مین یہی ایک حسین ہے ملکہ نے کہا مجھے آج تمہاری نگاہ کا امتحان منظور
ہے چلو مین بھی دیکھون خواصین ملکہ کو اپنے ہمراہ لیکر اسطرف آئین ملکہ کی نگاہ جو جمال باکمال شہزادہ بدیع الملک
پر پڑی صبر و قرار سب نے جواب دیا عشق نے سلام کیا جنون نے مبارکباد دی ہاتھ گریبان کی طرف جانے لگا
ملکہ کو غش آگیا خواصون نے جو یہ حالت ملکہ کی دیکھی وہان سے اٹھا لائین گلاب و کیوڑے کے شیشے
اسی وقت منگائے ملکہ پر چھڑک کے لخلخہ سونگھایا لیلاے کمان ابرو کو ہوش آیا مگر عجیب حالت
بُری کیفیت حالت تباہ لب پر آہ دل مین بدیع الملک کی یاد زبان پر نالہ و فریاد فاقہ ہوتے ہی
خواصون سے پوچھا ارے وہ نوجوان غارتگر دین و ایمان کہان ہے خواصین ملکہ کی حالت دیکھکر ڈر گئین
عرض کی حضور وہین ٹہل رہے ہین ملکہ نے کہا مجھے بھی وہین لیچلو اس عابد کش دنیا فریب کی صورت پھر
دکھا دو میری تو عجیب حالت ہے بُری کیفیت ہے کیا کرون کہان جاؤن کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم خیریت تو ہے
آپ کی طبیعت کو اسوقت انتہا سے درجہ نادرست پاتے ہین گھبراتے ہین کچھ خلاصہ حال بیان فرمایئے کنیزون
سے نہ چھپایئے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری کہا ارے اس جوان کی صورت دلفریب نے میرے دل کو کباب
کر دیا دل کو غم و الم سے بھر دیا اگر یہ میرے پاس نہ آئیگا تو زندگی دشوار ہوگی جینا مشکل ہوگا کنیزون نے
عرض کی پھر جو کچھ ارشاد فرمایئے ہم بجا لاوین ملکہ نے کہا تم وزیرزادی کو ابھی جاکر لاؤ یہ کام اسی سے انجام پائیگا

تم لوگ اسکو اچھی طرح انجام نہین دیکوگی کنیزون نے عرض کی ہم ابھی جاتے ہین وزیرزادی کو لاتے ہین
لیکر چند خواصین تو ملکہ کے پاس رہین باقی سب روانہ ہوئین وزیرزادی ملکہ لیلاے ابروکمان کی زرین
گلگون لباس دختر شعلہ پوش جادو وزیر فیروز ستارہ پیشانی اپنے باغ مین بیٹھی تھی کہ کنیزان ملکہ لیلاے
کمان ابرو نے آکے سلام کیا زرین نے پوچھا کیون خیر ہو سب نے ملکہ کی کیفیت بیان کی وزیرزادی
کو بہت ہنسی آئی کہا ملکہ کو تو ہمیشہ ایسی باتین ناپسند تھین عاشقون کی مذمت کیا کرتی تھین آج خود مبتلاے
عشق ہو گئین کنیزون نے عرض کی اب جلد تشریف لے چلیے عرصہ نہ فرمایے ملکہ کی عجیب کیفیت ہے اگر شاہزادہ
سوار ہو جائیگا تو کچھ بن نہ آئیگا وزیرزادی انھی کنیزون کے ہمراہ ہوئی ملکہ کے پاس آئی کیفیت جو ملکہ کی دیکھی
تو عجیب حالت پائی قریب آکر مسکرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم مزاج کیسا ہو ملکہ نے کہا اے زرین گلگون لباس
کیا حالت پوچھتی ہو عجب کیفیت ہو کیا بیان کرون ایک جوان غارتگر دین و ایمان نے حسن دلفریب نے صبر دل کا
چھین لیا مجھکو دیوانہ بنا دیا اب للہ کوئی تدبیر بتا دے اس سے ملا دے زرین نے عرض کی واری یہ تو
آپ نے ایسی نازک بات بیان فرمائی جسکا انتظام بہت مشکل ہو مین کیونکر اس کام کو انجام دے سکونگی
اگر اسکی اطلاع شہنشاہ کو ہو جائیگی تو وہ کیا کرینگے مجھے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا اے زرین اب اسوقت
تو جو ہوسکے اسکے ملنے کی تدبیر نکال دے پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا میری جان جائیگی اگر وہ عابد کش قریب
مجھ تک نہ آئیگا زرین نے عرض کی ملکہ مین بھی انکے دیکھنے کی مشتاق ہون ملکہ نے اپنے ہمراہ لیا
بدیع الملک جہان ٹہل رہے تھے وہان لاکر زرین گلگون پوش سے کہا دیکھو یہی جوان ہے زرین کی
جو نگاہ بدیع الملک پر پڑی وہین کہا ملکہ نے بجا عشق نہین کیا اصل مین یہ جوان اسی کے لائق ہے دیر تک
بدیع الملک کا جمال دیکھا کی جب دیر ہوئی ملکہ نے کہا اے زرین اب دیر نہ کر دیکھتی ہو کشتیان لب ساحل
لگی ہوئی ہین قریب ہے کہ سوار ہوکر روانہ ہو جائین زرین نے عرض کی واری پھر جو کچھ آپ ارشاد فرمایے
مین بجا لاؤن ملکہ نے کہا جو تم مناسب جانو وہ کرو زرین نے کہا مین اپنے تئین ظاہر کرتی ہون شاہزادے
کے پاس جاتی ہون آپ کا پیام پہونچاتی ہون ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہے زرین بدیع الملک کے
قریب آئی اپنی صورت دکھائی بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیا زرین نے
عرض کی آپ کہان سے تشریف لائے ہین کس ارادے سے آئے ہین بدیع الملک نے اپنے آنے
کی حقیقت بیان کی زرین نے جو کیفیت سنی دنگ ہو گئی کہا پھر اب کہان تشریف لیجایےگا بدیع الملک
نے فرمایا جب تک تاجر صاحب تشریف نہین لائینگے مین اسی جہاز پر رہونگا انکے آنے کے بعد یہان سے
روانہ ہو جاؤنگا زرین نے عرض کی جب تک تاجر صاحب تشریف نہ لائین آپ ہمین سرفراز فرمایے دعوت
قبول کیجیے بدیع الملک نے جواب دیا مین عذر نہین کر سکتا ہون مگر مجبوری اسوجہ سے ہو کہ مجھے تاجر صاحب
کا حکم نہین ہو اور مین کہین جا نہین سکتا ہون آج بہت دم گھبرایا تو براے سیر لب ساحل آیا یہ بھی تاجر صاحب
سے پوشیدہ ایک بات کی ہو اگر انکو خبر ہوگی تو آزردہ ہونگے اور مین انکے تئین رنجیدہ کرنا نہین چاہتا ہون
کیونکہ وہ میرے محسن ہین زرین نے عرض کی جہان آپ یہان تک تشریف لائے اب مہربانی فرماکر
میرے غریب خانہ تک بھی قدم رنجہ فرمایے کنیز کی عزت بڑھ جایےگی بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خاطر شکنی بھی
مجھے منظور نہین ہو مگر وعدہ مجھ سے اس بات کا کرو کہ جسوقت مین آنے کی اجازت طلب کرون اسوقت

ب مجھے آنے دیتا زرین نے عرض کی جس وقت آپ کے مزاج مبارک مین آئے تشریف لے آئیگا مین مانع
ہونگی بدیع الملک نے ملازمین سے کہا ایک شخص حد سے زیادہ مصر ہوتا ہی انکی خاطرشکنی کرنا اچھا نہین ہی تم
لوگ بھی میرے ہمراہ چلو دو ایک روز مین واپس آئینگے جبتک تاجر صاحب بھی آجائینگے ملازمین نے عرض
کی آپکو اختیار ہی ہم مانع نہین ہوسکتے بدیع الملک نے فرمایا کچھ نقصان نہین ہی ہر حال مین خدا نگہبان
ہی یہ کہکر زرین کے ہمراہ ہوئے ملازمین بھی ساتھ چلے ملکہ زرین نے کہا بھی کہ ان لوگون کی کیا ضرورت ہی
بدیع الملک نے فرمایا ان سب کا چلنا فرض ہی اگر انھین نہ لیجاؤنگا تو سب کی خاطرشکنی ہوگی اور تاجر
صاحب سے میری شکایت کرینگے زرین نے کہا آپکو اختیار ہی تو بدیع الملک زرین کے ہمراہ ہوئے تھوڑی
دور گئے تھے کہ زرین نے بدیع الملک سے عرض کی آپ ذرا توقف فرمایئے مین ایک انتظام کرلون
پھر آپکو اپنے ہمراہ لے چلون بدیع الملک وہان ٹھہرے زرین ایک چہار دیواری کے قریب پہونچی
اندر گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس آئی بدیع الملک سے عرض کی تشریف لیچلیے شاہزادہ آگے بڑھا
زرین ہمراہ ہوئی بدیع الملک کو ایک پھاٹک کے قریب لائی کہا اندر تشریف لیچلیے بدیع الملک اندر
اس پھاٹک کے آئے دیکھا ایک باغ نہایت پرتکلف وضع مین ایک تیلی سنہری کھڑی ہی اُسکے سامنے
ایک بارہ دری بنی ہی غرض سب مقام نہایت نفیس بدیع الملک بہت خوش ہوئے زرین سے پوچھا کیون
صاحب یہ تیلی کیسی ہی زرین نے عرض کی سب حقیقت آپ پر ظاہر ہوجائیگی بدیع الملک خاموش ہو رہے
آگے بڑھے زرین نے بدیع الملک کو ایک کمرے مین لاکے بٹھایا ملازمین کے واسطے ایک الگ جگہ
تجویز کی اور کہا کہ آپ لوگ یہان رہین گو سب ملازمین نے انکار کیا اور سب نے یہی کہا کہ ہم شہنشاہ کو اس مکان مین
تنہا نہین چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہی بےخوف رہو فضل الٰہی شامل حال ہی ملازمین نے بدیع الملک
کا حکم مانا وہان جا کر بیٹھے زرین بدیع الملک کے قریب آئی عرض کی اے شہریار جو کچھ مین کہون اُسکو بگوش دل
سماعت فرمایئے اور جواب معقول مرحمت کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین اچھی طرح سن رہا ہون تم بیان
کرو زرین نے ایک تصویر نکالی بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی
ایک آہ سرد بھری قریب تھا کہ بیہوش ہو جائین مگر اپنے تئین سنبھالا زرین نے شاہزادے کے چہرے کی طرف
دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ تو تصویر کو دیکھکر ایسے بیخود ہو گئے کہ تاب ضبط باقی نہ رہی بدیع الملک
نے فرمایا اسکی وجہ تمھاری سمجھ مین نہ آئی اسوجہ سے تمنے میری بیخودی پر تعجب کیا زرین نے عرض کی اے شہریار
مین نہین سمجھی بدیع الملک نے فرمایا یہ تصویر میرے ایک دوست کی تصویر سے بہت مشابہ ہی مجھے اُسکا
خیال آیا اور کوئی سبب نہ تھا یہ کہکر بدیع الملک نے زرین کو ٹال دیا یہ کیسی ناتجربہ کار ہی بدیع الملک کے
قریب مین آگئی دل مین کہا یہ جوان بھی مقرر کسی پر عاشق ہی اسکا رام ہونا بہت دشوار ہی مگر جو کچھ اس وقت
زبان یاوری دیگی اس سے کہ گذرونگی یہ سوچ کے زرین نے عرض کی اے شہریار جسکی یہ تصویر ہی اگر
اسکو مین آپکی خدمت مین حاضر کرون تو آپکو سکون ہوگا بدیع الملک سمجھے کہ اس بات مین کوئی بھید ہی
یہان عقل سے کام لینا چاہیے اپنا حال اسپر ظاہر کرنا خلاف ہی یہ سوچ کے شاہزادے نے فرمایا کہ اگر صاحب تصویر
کو تمنے مجھ تک پہونچایا تو کیا مین جس کی یاد مین بیتاب ہون وہ غارتگر تو نہ ملیگا زرین نے عرض کی اے شہریار
آپ فرماتے ہین کہ ایسی ہی صورت ہی آپکو صورت سے کام ہی بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی مجھے ہر طرح

منظور ہو اگر یہی ارادہ ہو تو دیر کرنا کیا ضرور ہی دم بھر دل ہی بہلیگا زرین نے عرض کی پھر آپ تکلیف فرمائین میرے ساتھ تشریف لائین بدیع الملک اُٹھے زرین گلگون لباس آگے آگے روانہ ہوئی ایک دروازے کے قریب پہونچ کے پردہ اُٹھایا بدیع الملک نے دیکھا اس پردے کے اُٹھتے ہی ایک آفتاب محشر دین و ایمان کا غارتگر نمودار ہوا بدیع الملک دیکھکر بیتاب ہوگئے قریب تھا کہ غش کھاکے گرین مگر اپنے تئین سنبھالا اُس بانی ناز و ادا نے پردا گرادیا زرین سے کہا ارے یہ کون ہین کہان سے آئے ہین میرے باغ مین اُنھین کون لایا زرین نے کہا آپ سے عرض کرونگی اسوقت یہ آپکے مہمان ہین آپ کو انکی خاطر لازم ہو تشریف لایئے استقبال کیجیے اپنے ہمراہ اندر لیجایئے مین پھر عرض کرونگی نازنین نے کہا تجھ تیری خاطر کا پاس ہو ورنہ کبھی نہ آنے دیتی یہ کہکر پھر پردا اُٹھایا بدیع الملک کے قریب آکر کہا کیون صاحب آپ کون صاحب ہین بے اجازت ہمارے باغ مین تشریف لانے کا سبب کیا ہو بدیع الملک نے مسکرا کے جواب دیا کشش عشق کھینچ لائی تمھاری صورت زیبا دکھائی کیا بتائین کہ کون ہین نازنین نے کہا صاحب عشق و محبت کی یہان کیا ضرورت ہو اپنے بیان کو ملاحظہ فرمایئے مین نے سوال کیا کیا آپ نے جواب مین کیا ارشاد فرمایا ہی اچھا گرم گرم فقرا سنایا مین نے جو زرین کی خاطر سے آپکی کیفیت دریافت کی تو آپ کو ارمان دل نکالنے کا حوصلہ ہاتھ آیا اچھا ذریعہ پایا جناب بات کا ٹھیک جواب دیجیے جو اس مین اگر بات کیجیے مین پھر پوچھتی ہون کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے ہین بدیع الملک نے پھر فرمایا جذب الفت نے اپنا اثر دکھایا یہان تک کھینچ لایا ملکہ خاموش ہو رہی بدیع الملک سے زرین گلگون لباس نے عرض کی ای شہریار جواب صاف دیجیے رمز و کنایہ مین بات نہ کیجیے بدیع الملک نے کہا مین نے تو جواب صاف دیا کوئی پہلو بات مین نہین رکھا اگر آپ لوگون کو ایک نکتہ کا ہزار بار سنکر خوش ہونا اچھا معلوم ہوتا ہو تو جبتک آپ سوال کرین مین جواب دیتا رہون ملکہ نے کہا زرین خاموش ہو رہو یہ ہماری تمھاری خطا ہو سمجھتے کیون مجھے یہان تک آنے پر آمادہ کیا میرا آنا کیا تھا گویا مراد مین بر آئین اُسے خوشی مین جواب دینے کی عقل باقی نہ رہی بدیع الملک نے ہنسکر فرمایا آپ کی مجالت سر آنکھون پر جو فرمایا بہت درست ہو مین ہی نے اپنی تصویر بھی آپ کی تشریف آوری کے واسطے سعی و کوشش کی اب جی کو آپ کے آنے سے ناز ہو گیا غرض یہی باتین کرتے ہوئے بدیع الملک بارہ دری کے اندر تشریف لیگئے ایک مسند زرتار بچھی تھی ملکہ نے عرض کی آپ ہمارے مہمان ہین اور خاطر مہمان لازم ہو مسند پر تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا آپ نے بڑی عنایت فرمائی میری عزت بڑھائی مسند آپ ہی کو زیب ہو مین بھی کہین بیٹھ جاؤنگا آپ مسند پر جلوہ فرما ہون ملکہ نے بدیع الملک کے قریب آکے ہاتھ پکڑ کے مسند پر بٹھایا خود بھی برابر بیٹھ گئین بدیع الملک ہنسکر خاموش ہو رہے زرین نے جو اشارہ پایا خواصون کو بلایا خواصین شراب کی کشتیان لیکر آئین ملکہ نے ملازمین بدیع الملک کو شراب بھی ایک صراحی اپنے آگے کھینچکر جام بلورین اُٹھایا شراب اُنڈیل کے بدیع الملک کی طرف بڑھائی شاہزادے نے فرمایا ملکہ ایک امر بہت باریک ہو اگر قبول کرو تو مین شراب پیون ملکہ نے کہا بیان فرمایئے بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ ہم لوگ غیر مذہب کے یہان اکل و شراب روا نہین رکھتے ہین اگر تم اپنے مذہب کو ترک کرو تو مجھے منظور ہو شراب پیونگا ملکہ نے جواب دیا مجھے آپ کی خاطر منظور ہو مگر یہ فرمایئے کہ آپ کس ملت کو پسند کرتے ہین بدیع الملک نے فرمایا ہم خدا کو واحد و یکتا جانتے ہین اور سب احکام اُسکے مانتے ہین سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہین سحر کو حرام تصور

کرتے ہین اگر یہ باتین آپ قبول کرین مجھے کچھ دعوا نہین ملکہ چونکہ شیداے جمال بدیع الملک نوجوان تھی کچھ
عذر نہ کرسکی فوراً مسلمان ہوئی بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے پیا ملکہ نے دیکھا زرین کے ابرو پر بل آگیا
ہو مسکرا کے کہا اے زرین کیا تم ہمارا ساتھ نہ دوگی زرین نے عرض کی ملکہ عالم اصل یون ہو کہ دین ایسی شے ہو جو نہین
دیا جاتا ہو یون تو آپ مالک ہین اگر میری جان تک آپ کے کام آئے حاضر ہو مگر اس امر مین مجھے تحریک
نہ فرمایئے مین کبھی نہین قبول کرونگی آپکو مجبوری لاحق تھی جو کچھ کیا خوب کیا اب مجھسے کیون آپ فراق مین ہین مین کسی پر عاشق
نہین ہون کسی نے مجکو مجبور نہین کیا ہو مین ہرگز ترک مذہب نہ کرونگی ملکہ کو یہ بات زرین کی ناگوار معلوم ہوئی کہا اے
زرین اگر ترک مذہب نہ کروگی تو مجھے ملال ہوگا زرین نے عرض کی گر ملکہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ دین اسلام مین
بہتری کس بات کی ہو بدیع الملک نے فرمایا زرین گلگون لباس ہم تمھارے مہمان ہین اور تمھارے کہنے سے
یہان آئے ہین ہماری بات سنو ہم تمھین جو بتاتے ہین اسکو خیال کرو زرین نے کہا آپ میرے مہمان نہین
ملکہ نے آپکو بلایا مین نے جاکر عرض کی آپ تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا اچھا میری بات سنو اگر
تمھارے خیال مین صداقت مذہب اسلام راہ کرے تو ترک مذہب کرنا برا نہین ہو زرین نے بدیع الملک
کا کہنا بھی قبول نہ کیا ملکہ سے کہا مین اسکا جواب پھر دونگی ملکہ خاموش ہو رہی تھوڑی دیر تک صحبت عیش و عشرت
گرم رہی جب رات زیادہ گذری بدیع الملک کو نیند آئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا مسہری پر تشریف لائین
زرین رخصت ہوئی ملکہ نے بہت روکا مگر زرین نے قبول نہ کیا کہا میرے رہنے کا موقع نہین ہو آپ
کی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤنگی شاید وہ آپکو پوچھین تو مین نے کہدون کہ باغ مین تشریف رکھتی ہین صبح کو
آئینگی ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہو زرین نے عرض کی اگر انسے نہ کہا جائیگا تو انھین شب بھر آپ کا خیال رہیگا کیا عجب ہو
کسی کو باغ کی طرف روانہ کرین اس سبب سے مین اطلاع دیتی ہون یہ کہکر زرین ملکہ سے رخصت ہوئی
اسکے جانے کے بعد ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مجھے اسوقت زرین کی ذات سے خوف پیدا ہوا ہو ایسا
نہو کہ یہ اطلاع کردے اور اس امر کا تجسس سب کو ہو والدہ ماجدہ باغ مین کسی کو روانہ کرین بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ خاطر جمع رکھو خدا مالک ہو کسی کی اتنی مجال نہین ہو جو ہمین کچھ گزند پہونچاسکے ملکہ خاموش ہو رہین رات
بہت گذر گئی دونون نے آرام کیا مگر زرین جو یہان سے روانہ ہوئی تو ملکہ لیلاے کمان ابرو کی ماں کے
پاس آئی ملکہ کی ماں نے جو زرین گلگون لباس کو دیکھا کہا ملکہ لیلا کہان ہین زرین نے کہا اپنے باغ
مین ہین انھون نے کہا تم یہان کیون آئین انھین تنہا کیون چھوڑا زرین نے کہا انھون نے فرمایا کہ اسوقت یہان
نہ ٹھہرو مین چلی آئی صبح کو پھر جاؤنگی گو والدہ لیلاے کمان ابرو ملکہ خوش نگاہ جادو نے کہا اسے تمھین کیون
رخصت کردیا زرین نے کہا انکی خوشی اسوقت وہان صحبت ایسی ہی ہو کہ مین اس صحبت کو مانع تھی انھون نے
مجھے رخصت کردیا اب بیٹھکر ہوگئین خوش نگاہ نے کہا اری صحبت کیسی کچھ خلاصہ بیان کرو کیفیت معلوم ہو زرین
نے سب حال صاف صاف کہدیا ملکہ خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت سنی بہت ہی برا معلوم ہوا کہا اری تو سب
باتین دیکھا کی اور مجھے پہلے سے اطلاع نہ کی زرین نے کہا مین اسوقت تک تمنے نہ پائی تھی اگر ملکہ آنے دیتین
تو مین ضرور آکر آپ کو اطلاع کرتی خوش نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون انکو لاتی ہون غضب کیا اسے اگر
شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی تو وہ کیا حال کرینگے یقین ہو قتل کرڈالینگے اپنے ساتھ اور ایک مسافر کو گرفتار بلا کرینگی یہ کہکر
زرین سے کہا میرے ہمراہ چل مین ابھی چلکر لیلا کو سزا دونگی اس بیچارے مسافر کو رخصت کرونگی زرین نے

کہا مجکو اپنے ہمراہ اسوقت نہ لیچلئے اگر مین جاؤنگی تو ملکہ کو یقین ہوگا کہ اُسی نے اس راز کو فاش کیا اور آپ
جانتی ہین کہ یہی مجھ سے محبت ہو اور مجھے جیسا اُنکا خیال ہو اس رسم مین ہمیشہ کے واسطے فرق آجائے گا
خوش نگاہ نے کہا اچھا تمہارا جانا مناسب نہین ہو زرین نے کہا اگر وہان جایئے گا تو میرا نام بھی دیجائیگا
اور کسی کا نام لیجیے گا کہ اُسکے ذریعہ سے مجکو یہ اطلاع ہوئی خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمہارا نام نہین لونگی
زرین نے کہا اب مین اپنے مکان مین جاتی ہون صبح کو حاضر ہونگی خوش نگاہ نے زرین کو رخصت کیا آپ
ملکہ لیلا کے باغ کی طرف روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین داخل باغ ملکہ ہوئی یہان ملکہ اور بدیع الملک نوجوان
بیخوف محو خواب تھے کنیزون نے جو دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ چلی آتی ہین سب نے جاکے ملکہ کو بیدار کیا
عرض کی داری غضب ہوگیا آپ کی والدہ ملکہ خوش نگاہ جادو تشریف لاتی ہین سواری باغ مین آگئی ہو
عنقریب آیا چاہتی ہین ملکہ لیلا نے جو یہ بات سنی بیتاب ہوگئین کہا ارے اب کیا کرنا چاہیے کنیزون نے کہا
شاہزادے کو پوشیدہ کیجیے ملکہ لیلا نے بدیع الملک کو جگایا بدیع الملک کی جو آنکھ کھلی دیکھا ملکہ حد سے
زیادہ بیقرار ہین گھبرا کے پوچھا کیون ملکہ خیر تو ہو لیلا نے کل کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف
نہ کرو خدا مالک ہو میرے پوشیدہ ہونے کی بھی ضرورت نہین ہو جب وہ یہان آئینگی دیکھا جائیگا ملکہ لیلا نے
بدیع الملک سے بہت بہت کہا مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ خوش نگاہ پردہ
اُٹھا کے بارہ دری کے اندر آئین ملکہ لیلا نے کمان ابرو نے جھک کے سلام کیا خوش نگاہ نے جواب
سلام نہ دیا قدم آگے بڑھایا بدیع الملک پر نگاہ پڑی صورت زیبا دیکھ کر خوش ہوگئی غصہ بھی کم ہوگیا قریب اپنی
بیٹی کو پاس بلایا کہا کیون بی بی یہ تمنے کیا غضب کیا ابھی جو شہنشاہ کو خبر ہوجائے تو وہ سب کے حق مین کیا کرین
ملکہ لیلا نے گردن جھکائی خوش نگاہ بدیع الملک نوجوان کی طرف مخاطب ہوئی کہا کیون جناب آپ کو
کچھ خوف نہ آیا بے تکلفانہ یہان چلے آئے اب اُسکی سزا آپ کو دیجائے بدیع الملک نے کہا سزا کوئی
نہین دیسکتا ہو اور آپ کا فرمانا بیجا ہو خوف سوائے خدا کے اور کسی کا ہم لوگون کے دل مین نہین ہے
خوش نگاہ نے کہا اب اگر اپنی جان کی خیریت آپ کو منظور ہو تو یہان سے چلے جایئے ورنہ جسوقت
شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی وہ آپ کو زندہ نہ چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مجال کسی کی جو کسی کو جان سے مارسکے
اگر شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی تو ہمین کیا ہرگز نہ ہو سکےگا خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو اپنی جہالت سے باز نہین
آتا ہو اگر ابھی سحر کردونگی تو تڑپ کے مر جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اے خوش نگاہ اپنے دل کا حوصلہ نکال لے
یہ آرزو تیرے دل مین نہ رہجائے خوش نگاہ نے سحر کیا ملکہ لیلا نے چاہا سحر کو دفع کرون مگر خوش نگاہ نے
اُسکے سحر کو سحر کرکے فراموش کرادیا پھر بدیع الملک پر سحر کیا شاہزادے کو کچھ ضرر نہ ہو سکا خوش نگاہ کو تعجب
ہوا پھر سحر کیا بہت کچھ زور دیا مگر بدیع الملک جس طرح سے بیٹھے تھے بیٹھے رہے خوش نگاہ اور زیادہ متعجب
ہوئی پھر اُسنے سحر کیا جسقدر قوت سحر اُسمین تھی سب صرف کردی مگر بدیع الملک کی ابرو پر بل بھی نہ آیا خوش نگاہ
نے کہا اے جوان مجھ سے تونے سحر آزمائی کی معلوم ہوا کہ تو خوب سحر جانتا ہو مگر جسوقت شہنشاہ کو اطلاع ہوگی اور
وہ ساحرون کو حکم کرینگے اُنمین کا ایک ساحر تم ایسے ہزار کو کافی ہو بدیع الملک نے جواب دیا اے خوش نگاہ
مین سحر اور ساحر دونون کو برا جانتا ہون اور لعنت کرتا ہون میرا بھروسا خدا پر ہو وہی ہر جگہ حفاظت کرتا ہو شر اعدا
سے بچاتا ہو سحر کی کیا حقیقت ہو جو پھر تاثیر کرے خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو سحر نہین جانتا اور سحر کو رد کرتا

بدیع الملک نے فرمایا مین سحر کو حرام جانتا ہون مگر فضل الٰہی شامل حال ہو سحر کی کیا مجال ہو جو مجھے گزند
پہونچا سکے خوش نگاہ نے کہا اسکا کیا سبب ہو بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین کہہ چکا کہ ہم لوگون کا ہر وقت
خدا حافظ رہتا ہو جملہ آفات سے پناہ دیتا ہو خوش نگاہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ تمھارے خداوند
مین ایسی برکت ہو کہ وہ سحر سے پناہ مین رکھتا ہو بدیع الملک نے فرمایا کیا یہی ایک صفت ہمارے پروردگار
مین ہو ایسی ایسی بے حساب صفتین اُسمین ہین جنکا احاطہ امکان بشری سے باہر ہو بدیع الملک نے اس طرح سے
ثنائے الٰہی بیان کی کہ خوش نگاہ کا دل مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹ گیا بدیع الملک سے کہا
اے جوان مین جو خیال کرتی ہون تو سامری کو قدامت نہین ہو اور تمھارے خدا سے نادیدہ کا! سامری
کے لاکھون برس آگے سے ہو جب تک کوئی شی نہین ہوتی ہو اُسکا نام نہین ہوتا ہو پس معلوم ہوا کہ وہی
سب کا خالق ہو اور اُسی نے سب کو بنایا ہو بدیع الملک نے فرمایا سامری جمشید مثل اور کافرون کے
مرتد تھے اگر خداوند اصلی ہوتے اور اُنمین کسی قسم کی قدرت ہوتی تو ہمیشہ دنیا مین رہتے اپنی جگہ پر دوسرے
کو نہ آنے دیتے پھر ایک مدت تک اپنی خداوندی کو نہ ظاہر کیا جب اُنکے ہواخواہون نے از راہ مکر
شہرت دی تو وہ خداوند بنکر بیٹھے لوگ اُنکی پوجا کرنے لگے معلوم ہوا کہ کچھ نہین تھے اور ایسے ایسے قوی
دلائل پیش کیے کہ خوش نگاہ نے کہا مین بھی اس دین باطل کو ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی
ہون بدیع الملک خوش ہوئے ملکہ لیلائے کمان ابرو کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی خوش نگاہ نے
اطاعت اسلام قبول کی ملکہ لیلائے کمان ابرو سے کہا بی بی خوش نصیب تمھارا کہ پروردگار نے تمھین
ایسے کا وابستہ کیا جو بزرگ ہو تمام شاہان جلیل سے ملکہ لیلا نے زرین گلگون پوش کی شکایت کی
خوش نگاہ نے کہا اسوقت اسی سبب سے اُسنے تمکو اطلاع کی تھی خیر دیکھا جائیگا اگر وہ ترک مذہب کریگی
تو اسکو اپنے ہمراہ رکھنا ورنہ مین اُسے سزائے سخت دونگی مگر میری کیفیت ابھی اُس سے بیان نہ کرنا کہ وہ
شہنشاہ سے اطلاع کر دیگی اور یہ امر برا ہوگا کیونکہ ابھی مجھے کچھ انتظامات کرنا ہین اور تم بھی اپنے تئین پوشیدگی
کی حالت مین رکھو جب اس بات کا وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر بدیع الملک سے مخاطب ہوئی عرض کی
اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے کہ اس طرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بدیع الملک
نے کل کیفیت براے فتح طلسم آنے کی اور سردارون کے غائب ہونے کی بیان کی ملکہ خوش نگاہ نے کہا
سردارون کو آپ کے بیان سے کوئی شخص اڑا لیگیا ملکہ مریخ آفتاب جلال جو وارث تاج و تخت تھا ملکہ لیلا
کا بڑا بھائی تھا اُسکو بھی مع زرین گلگون لباس کے تجاہی کے اور چند مصاحبین کے گرفتار کر لیگیا نہین معلوم
کون آیا تھا اور کس طرح لیگیا فیروز کو بڑا صدمہ ہوا اُسنے کئی آدمیون کو روانہ کیا مگر اُنکا بھی پتہ نہ معلوم ہوا بدیع الملک
رہائی کی کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اور ترکیب رہائی خیال کرکے سمجھ گئے کہ سوائے خواجہ کے اور کون
ہو جو یہ بات پیدا کرے مگر کمال کیا طلسم کے اندر کیونکر گئے کس طرح عیاری کی بڑا کار نمایان کیا بدیع الملک
تو یہ خیال کر رہے تھے لیکن خوش نگاہ نے کہا اے شہریار مجھے ایک بہت بڑا خوف ہو ایسا نہو کہ آپ کے لشکر
مین کوئی مریخ آفتاب علم کو قتل کر ڈالے تو میری زندگی دشوار ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا آپ خاطر
جمع رکھیے جبتک ہم لوگ بچائینگے تب تک وہان اُنسے کوئی نہ بولیگا ہان یہ ضرور ہو کہ اُنسے کہا جائیگا کہ اپنے
مذہب باطل کو ترک کرو اگر وہ ترک کرینگے تو اُنکے واسطے جملہ اسباب راحت جو اور سردارون کے واسطے ہین مہیا کر دیے جائینگے

اور اگر ترک مذہب نہ کرینگے تو قید رہینگے جب ہم جائینگے تب اُنسے پھر کہینگے اُسوقت اُنکی نسبت جو کچھ ہونے والا ہے
ہوگا خوش نگاہ کو بدیع الملک کے فرمانے سے تسکین ہوئی تھوڑی دیر تک بدیع الملک سے ملکہ خوش نگاہ
نے باتین کین جب عرصہ ہوا تو ملکہ لیلا سے کہا کہ بی بی اب ہم جاتے ہین تم دونون کو خدا کے سپرد کیا اب
زرین سے شاہزادے کو پوشیدہ کرنا جب تک مین اُسکا انتظام نہ کرون گو مین صبح کو تمھارے پاس نہ آنے
دونگی اور موقوف کردونگی مگر شاید چھپاکے تمھارے پاس آئے تو شاہزادے کو اُسکے سامنے نہ لانا ملکہ لیلا
نے قبول کیا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئی قریب صبح اپنے مکان مین آئی کنیزون نے عرض کی والی اب
کہان تشریف لیگئی تھین الملکہ نے کہا ایسی ہی ضرورت تھی مگر تم لوگ یہ کام کرنا کہ زرین گلگون لباس کو علی الصباح
بلا لانا مجھے اُس سے کچھ کام ہے کنیزون نے عرض کی ہم صبح کو اُسے حاضر کرینگے ملکہ خوش نگاہ نے باقی شب بھی جاگکے
بسر کی جب صبح ہوئی تو کنیزین زرین کو بلا کے لائین زرین نے سامنے خوش نگاہ کے آکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام
دیکر کہا کیون زرین تمنے خود ہی اُسکو اس جانب راغب کیا اور آپ ہی اُسکی شکایت مجھسے کی خود ہی اُس مرد
مسافر کو پیام پہونچایا اور خود ہی اُسکو بلا کر لائین پھر مجھ سے شکایت کی بہتر تمھارے واسطے یہ ہو کہ اب تم ملکہ لیلا کے
پاس نہ جانا اگر مین نے تمھین اُسکے پاس دیکھونگی تو سزاے سخت دونگی زرین نے بہت کچھ منت کی مگر خوش نگاہ
نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا زرین مجبور ہوکے واپس ہوئی چاہا ملکہ کے باغ مین جاؤن مگر پھر خیال آیا ایسا نہو کہ
وہان خوش نگاہ نے کوئی انتظام کردیا ہو اور مین وہان جاؤن یہان ملکہ کو خبر ہو جائے تو میرے سر بدنامی آئے
یہ سوچکے اپنے باغ مین گئی فکر کرنے لگی دن بھر تنہائی مین بیٹھی رہی جب دن تمام ہوا تو اُسنے تدبیر کی کہ
اس راز کو فیروز سے بیان کرنا چاہیے جب وہ سنے گا تو ضرور ہی چونکہ کچھ بندوبست کریگا ملکہ خوش نگاہ پر بھی خفگی آئیگی پہلا
اعتبار زیادہ ہوگا جو کچھ مین کہونگی اُسکو منظور کریگا یہ سوچ کے اُسنے ایک عرضی تحریر کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ ملکہ لیلا
نے ایک مرد مسلمان کو اپنے یہان بلایا اور جب اُسنے ملکہ کے ساتھ شراب پینے مین انکار کیا تو ملکہ نے اُس سے
سبب دریافت کیا اُسنے ملکہ کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی ملکہ مسلمان ہو گئین مذہب سامری پرستی ترک کیا مین نے
ملکہ کو سمجھایا انکو ناگوار ہوا مجھ سے بھی کہا کہ اپنے دین قدیم کو ترک کر مین نے ملکہ عالم کی والدہ ماجدہ کو اس
امر کی اطلاع دی وہ باغ مین گئی تھین نہین معلوم کیا انتظام کرکے آئین مجکو ملکہ کے باغ مین جانے کو منع کر دیا ہے
تابعدار سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ مرد مسلمان ابتک وہان موجود ہو آپ اس امر کی تحقیق فرمایئے جب یہ عرضی تمام
ہوئی زرین گلگون لباس فیروز کے انتظار مین اُسکے محل کے بالاخانہ پر جا کر بیٹھی گمان تھا ملکہ خوش نگاہ سے
پوشیدہ رکھا جب فیروز محل مین آیا یہ انتظار کرنے لگی فیروز نے اپنی زوجہ ملکہ خوش نگاہ سے تھوڑی دیر باتین کین
جب عرصہ ہوا تو فیروز وہان سے اُٹھا زوجہ سے رخصت ہوکر روانہ ہوا زرین اُسکے آنے سے پہلے
ڈیوڑھی مین آکے منتظر کھڑی ہوئی جب فیروز ڈیوڑھی مین پہونچا زرین نے عرضی دکھائی فیروز نے اُسکی
صورت پر نگاہ کی مسکرا کے عرضی لی کہا بی زرین گلگون لباس اسمین کیا مضمون ہے زرین نے عرض کی جب
آپ ملاحظہ فرمائینگے تو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا ہمارے ساتھ آؤ ہم ابھی تمھین اسکا جواب دین زرین اُسکے ہمراہ
ہوئی فیروز ایک مکان مین آیا کہ وہان کوئی نہ تھا مگر اسباب ضرورت سب اُس مکان مین موجود تھا فیروز مسند پر
بیٹھا زرین سے کہا ہمارے پاس آؤ باتین نہ بناؤ جیسے بے پہلے عرضی کو قبول کیا تمھاری خاطر ہمین منظور ہے جو
زبانی بیان کرو زرین نے سر جھکا کے کہا آپ مالک ہین میری اتنی مجال نہین جو آپکے پاس بیٹھ سکون باوجودیکہ

مطلب کو خلاصہ بیان کرون آپ عرضی ملاحظہ فرمائیے فیروز نے کہا اے زرین تجھین جس بات کی ضرورت ہو مجھسے
لو مگر میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ لول کرو زرین نے کہا مین تابعدار ہون حضور کی خانہ زاد ہون مجھے عذر کیا ہو
مگر ملکہ عالم کا خوف ہو کہ وہ تو یون بھی مجھ سے آزردہ رہتی ہین اور جب کوئی خاطر میری دیکھینگی تو نہین معلوم کیا
حال کرینگی فیروز نے کہا اُنکی کیا مجال جو تمہاری طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکین مین تجھین اپنے پاس رکھونگا
لذت شباب چکھونگا زرین اپنے دل مین کہتی ہو یہ کس عذاب مین پھنسی بڑا غضب ہوا اب اسوقت فیروز
کی بات کو ٹالنا ممکن نہین اور یہ بھی میرے انکار سے نہ مانے گا جو ارادہ ہو ضرور ظہور مین آئیگا غضب ہو جائیگا
کبھی دل مین کہتی ہو کیا برائی ہو بادشاہ ہو عالیجاہ ہو اگر اُسکے کہنے کو مانونگی تو عزت بڑھیگی سب لوگ میرا ادب
کرینگے خاتون سلطانی مشہور ہونگی ایسے ایسے خیالات اُسکے دل مین آتے تھے مگر کچھ نہ کہہ سکتی تھی جب اُسکو
فیروز نے خاموش پایا نیم راضی سمجھکر ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا زرین پیچھے ہٹی فیروز مسند سے اُٹھا قریب آکے
آغوش تمنا مین لیا مطلب دل حاصل کیا زرین سے کہا اپنا مطلب بیان کرو زرین نے پھر تو صاف صاف
جو کیفیت گذری تھی بیان کر دی فیروز کو سنکر غصہ آیا کہا مین ابھی باغ مین جاتا ہون اور اس امر کو تحقیق کرتا ہون
اگر یہ امر واقعی ہو تو ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا کو قتل کر دونگا تمکو خاتون محل بناؤنگا اور اگر یہ مین ذرا بھی خلاف ہوا تو
اسوقت مین تمہارے واسطے کیا سزا ہونا چاہیے زرین نے کہا آپ اسکو تحقیق فرمائیے ملکہ لیلا کی کنیزون کو
بلائیے اگر وہ کہدین کہ ہان ایک مرد مسلمان آیا تھا تو آپ میرے کلام کو صحیح جانیے گا اور اگر وہ انکار کرین
تو جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے گا فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہو جو مین کنیزون کو بلاؤن
اور اُنسے یہ تحقیق کرون مین خود اسوقت ملکہ کے باغ مین جاتا ہون وہان دیکھونگا اگر اُس مسلمان کا پتہ مجھے ملا اور
مین نے اُسکو دیکھا تو گرفتار کرلاؤنگا نہین تو کنیزون کو لاکر دریافت کرونگا زرین نے کہا آپ تشریف لیجائیے
فیروز اُسی وقت روانہ ہوا زرین اپنے باغ مین آئی خوشی کے مارے پھولون نہ سماتی دل مین خیال کیا
کہ اب شہنشاہ وہان سے پہنچے گے یقین ہو شاہزادہ وہان ضرور موجود ہوگا اُسکو اسیر کرکے لائینگے سب کو
قتل کرکے مجھے خاتون محل بنائینگے یا کنیزون سے دریافت کرینگے مین اُنکو روپے کا لالچ دونگی وہ بتادینگی
سب کو سزا ہوگی یہان یہ تو اس خیال مین بیٹھی تھی مگر فیروز جو روانہ ہوا تو ملکہ لیلا کے باغ مین پہونچا یہان کی
کیفیت ملاحظہ فرمائی کہ جب ملکہ خوش نگاہ چپ ہو رہین آئین تو بدیع الملک لو ہو ان نے اتنی رات
جاگ کے بسر کی ملکہ لیلا بھی بیدار رہی جب صبح ہوئی تو ملازمین بدیع الملک جو شاہزادے کے ہمراہ آئے
تھے انھون نے کہلا بھیجا کہ اب یقین ہو تاجر صاحب تشریف لائے ہون آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے
ملکہ سے کہا کہ ملکہ مین دن بھر کے واسطے جاتا ہون مجھسے بوقت روانگی تاجر صاحب کہہ گئے تھے جو اسباب
یہان باقی ہو اُسکا انتظام کرتے رہنا ایسا نہو کہ خراب ہوجائے اور ملازمین کی فکر رکھنا مین دور دور سے یہان
ہون نہین معلوم کیا کیفیت گذری تاجر صاحب تشریف لائے یا ابھی نہین آئے اگر وہ آئے ہون تو انھین
اپنی کیفیت سے ترکیب آگاہ کرون اگر ابھی نہ آئے ہون تو مال کو درست کرادون اور لوگون کو سمجھا دون
کہ ہوشیار رہنا اگر تاجر صاحب یہان آئین اور مجھکو پوچھین تو کہنا کہ ساحل پر رہے سہ گئے ہین ساحل پر آدمی
مقرر کر دون کہ وہ مجھے اطلاع دیدین ملکہ نے کہا اے شہریار اس شہر مین آپ کے دشمن سب ہین کوئی دوست
نہین ہو اس طرح علانیہ آپ کا جانا مناسب نہین ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کچھ اندیشہ نہ کرو

ہین اجازت دو خدا حافظ ہو ملکہ نے بڑی دیر کے بعد جب بہت کچھ گفتگو ہوئی تو مجبوری بدیع الملک کو
اجازت دی مگر تاکید بھی کردی کہ آج ہی واپس آیئے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مجھے خود قرار نہوگا یقین
ہو اتنی ہی دیر مین میری عجب حالت ہو جائیگی مگر مجبور ہون کہ تاجر صاحب کو مین اپنا بزرگ سمجھتا
ہون یہ کہکر بدیع الملک نوجوان وہان سے روانہ ہوئے کر ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہی

اک یہ جو باغ مین ملکہ لیلا کے پہونچا کنیزون نے ملکہ کو اطلاع دی کہ شہنشاہ آتے ہین ملکہ کا رنگ رخ اڑگیا
مگر شکر کیا کہ بدیع الملک جاچکے تھے کنیزون سے کہا کہان ہین سب نے کہا باغ مین ہین ملکہ پلنگ پر
چپکی لیٹ رہین کنیزون سے کہا اگر مجھے تحقیق کرین تو کہدینا کہ اندر ہین کنیزون نے کہا آپ تشریف لیجلیے
ملکہ تو اندر بارہ دری سے کے تشریف لائین دو تین کنیزین بھی ملکہ کے ہمراہ آئین ملکہ مسہری پر جاکر لیٹ رہین
کنیزون نے رومال ہلانا شروع کیا فیروز بارہ دری کے قریب آیا جو کنیزین باہر تھین انھون نے سلام کیا فیروز
نے کہا ملکہ کہان ہین سب نے جواب دیا اندر آرام فرماتی ہین فیروز بے تکلف اندر بارہ دری کے داخل
ہوا دیکھا ملکہ پلنگ پر سو رہی ہین کنیزین رومال ہلاتی ہین فیروز نے وہان کسی کا نشان بھی نہ پایا پٹی کے قریب
آیا کنیزین اٹھ کھڑی ہوئین فیروز نے لیلا کو جگایا ملکہ نے اٹھکر سلام کیا فیروز نے گلے سے لگایا مزاج پوچھا
ملکہ کے پاس بیٹھ گیا لیلا نے کہا اسوقت آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین فیروز نے کہا مین ایک ضرورت
سے گیا تھا وہان سے واپس آتا تھا ارادہ مین تمھارا باغ کئی روز سے تمھین نہین دیکھا تھا چلا آیا اب جاتا ہون
ملکہ نے بہت بہت کہا کہ آپنے بہت دنون کے بعد اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس باغ کو منور فرمایا تھوڑی دیر
تشریف رکھیے فیروز نے کہا نہین مجھے اور بہت سے کام ہین انکا بندوبست کرتا ہو ملکہ خاموش ہو رہین فیروز
وہان سے اٹھا باہر آکے دو کنیزون سے کہا میرے ہمراہ چلو تم سے ایک کام ہو کنیزین اسکے ہمراہ ہولین
فیروز نے انھین اپنے تخت پر بٹھایا تخت اڑاتا ہوا اپنے مکان مین آیا زرین کے پاس خواصون کو بھیجا زرین
آئی کہا مین ملکہ کے باغ مین گیا تھا وہان کسی کو نہین پایا کنیزون کو لیتا آیا ہون انسے دریافت کرتا ہون زرین
نے کہا کہین پوشیدہ کر دیا ہوگا فیروز نے کہا اب کنیزون سے سب کیفیت دریافت ہو جائیگی یہ کہکر کنیزون
کی طرف مخاطب ہوا زرد چہرہ کا غبار لگا دیا کہا یہ سب حال تم لوگ ایک بات بتا دو کنیزون نے کہا جو آپ تحقیق
فرماتے ہین ہطرح عرض کرنے مین عذر نہین ہو فیروز نے کہا ملکہ نے کسی مرد مسلمان کو بلایا تھا اور اُسنے ملکہ کو
مسلمان کیا تھا کنیزین بھی مسلمان ہو چکی تھین سب نے کہا آپ سے کیسے بیان کیا فیروز نے کہا اس تحقیق سے
تمکو کیا ضرورت ہو جو بات ہم دریافت کرتے ہین اسکا جواب دو کنیزون نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہو بھلا ملکہ مسلمان
کو بلائین اور خود بھی مسلمان ہو جائین بڑے بڑے شاہان جلیل نے ملکہ کی خواستگاری کی آپ نے
سب کی تصویرین منگائین ملکہ کو دکھائین انکو ملکہ نے نامنظور کیا اور ایک مرد مسافر غیر مذہب کو بخواہش
بلالیا آپ کو ایسی باتین یقین آجائین تو تعجب ہو فیروز نے جو کنیزون کی یہ گفتگو سنی دل مین قائل ہوا مگر
احتیاطاً کہا کہ تم یون صاف صاف نہ بتاؤگی جب تک سزا نہ پاؤگی یہ کہکے تازیانہ ہاتھ مین لیا کنیزون کو
بے تحاشا مارنا شروع کیا مگر کنیزون نے جو پہلے کہا تھا وہی کہا اب فیروز کو یقین کامل ہوگیا

کہ کنیزیں سچ کہتی ہیں اور زرین نے ملکہ پر تہمت کی تھی یہ جو اسکو یقین ہوا وہی تازیانہ لیکر زرین کی طرف بڑھا زرین نے بہت کچھ باتیں بنائیں مگر فیروز نے ایک بات بھی نہ سنی اسقدر تازیانے لگائے کہ یہ جان بلب ہو گئی فیروز نے کنیزوں کو بہت کچھ مال و زر دیکر رخصت کیا چلتے وقت کہدیا کہ اس امر کا ذکر ملکہ سے نہ کرنا اگر میں سنونگا تو قتل کر ڈالونگا کنیزوں نے کہا ہماری کیا مجال ہو جو زبان پر لائیں یہ کہکر کنیزیں رخصت ہوئیں فیروز زرین کو لیے ہوئے ملکہ خوش نگاہ کے پاس آیا کل کیفیت بیان کی ملکہ نے سنکر کہا اسکو آپنے سزا نہیں دی فیروز نے کہا میں نے بہت کچھ زدوکوب کی اور اب اسکو یہاں سے نکالے دیتا ہوں ملکہ سے بھی اطلاع کراتا ہوں کہ اگر زرین کو اپنے پاس آنے دوگی تو میں آزردہ ہونگا ملکہ خوش نگاہ اس کیفیت کو سنکر خوش بھی ہوئیں مگر ساتھ ہی اسکے اس خیال نے دل کو مضطرب کیا کہ اگر بدیع الملک وہاں موجود ہوتے اور یہ دیکھ لیتا تو کیا ہوتا اسی خیال میں ملکہ کو بڑے بڑے خیالات پیدا ہوئے فیروز سے کہا میں خود ملکہ لیلا کے باغ میں جاتی ہوں اسکو منع کردوں کہ زرین کو اپنے یہاں نہ آنے دینا فیروز نے کہا اور کوئی بات نہ بیان کرنا اسکو صدمہ ہوگا ملکہ خوش نگاہ نے کہا میں اسکا ذکر بھی نہیں لاؤنگی یہ کہکر ملکہ
خوش نگاہ روانہ ہوئیں کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ ملکہ لیلا سے جو رخصت ہو کر آئے تو جہاں سے ملکہ کے ساتھ گئے تھے وہاں پہونچکے جو دیکھا تو کشتی کا پتہ نہ پایا جہاز کو بھی نہ دیکھا بدیع الملک بہت گھبرائے ملازمین جو ہمراہ تھے اُنسے تحقیق کیا کہ یہ کیا معرکہ گذرا سب نے عرض کی معلوم ہوتا ہے جسوقت آپ یہاں سے گئے اسی وقت تاجر صاحب آئے آپکو یہاں نہ پایا ہوگا تلاش کرایا ہوگا مجبور ہو کے جہاز کو روانہ کردیا ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ بات عقل کے خلاف ہے اگر تاجر صاحب یہاں آتے اور مجھے نہ پاتے تو کم از کم ہفتہ بھر مجھے تلاش کراتے ملازمین نے عرض کی پھر کیا بات ہوئی یہ ذکر تھا کہ دو تین کشتیاں سامنے سے نمودار ہوئیں بدیع الملک نے کشتیبانوں سے کہا یہاں ایک جہاز لنگر زن تھا اور چند کشتیاں کنارے پر تھیں وہ کیا ہوئیں کشتیبانوں نے کہا جہاز کے واسطے حکم شاہی صادر ہوا تھا کہ یہاں سے جہاز کو لیجاؤ جسوقت سوار ہونے کی ضرورت ہوگی اسوقت لے آنا جہاز ران یہاں سے جہاز کو لیگئے ہیں بدیع الملک نے فرمایا جہاز کتنی دور گیا ہے کشتیبانوں نے عرض کی یہاں سے تھوڑی دور پر ہے بدیع الملک نے کہا ہمیں وہاں تک پہونچا سکتے ہو کشتیبانوں نے عرض کی آپ تشریف لایئے ہم آپکو وہاں پہونچا دینگے بدیع الملک کشتی پر بیٹھے اور ملازمین بھی سوار ہوگئے کشتی چل نکلی جب وسط دریا میں پہونچی اور دور نکل گئے تو ہوا تیز چلنے لگی پانی کے تھپیڑے اچھلنے لگے چادرین کشتی پر گرنے لگیں کشتی کو بے ترکیبی سے جنبش ہونے لگی ہوا تیز ہوئی پانی کے تھپیڑے جو کشتی پر پڑے کشتی کا پیندا ٹوٹ گیا سب لوگ دریا میں غوطے کھانے لگے عجب حالت ہوگئی سب لوگ متفرق ہوگئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت مہرخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ مع سرداران اسلام رنگین چشم جادو کے ہمراہ اُس سمت روانہ ہوا جس طرف لشکرگاہ [illegible]

نہیں جاتے تھے دو تین کوس کے بعد سامنے دیکھا کہ ایک پھاٹک آہنی بہت بلند معلوم ہوتا ہے اور دیوار آہنی
طلسم کی معلوم ہوتی ہے مریخ نے کہا اے رنگین چشم دیوار طلسم میں پھاٹک کیسا ہے رنگین چشم نے کہا اس جانب کی
کیفیتیں ہمیں نہیں معلوم گو یہ امر تعجب خیز ہے طلسم کا راستہ تو کسی جانب بھی نہیں ہے مگر یہ پھاٹک کہاں کے جانے
کے واسطے بنایا ہے شاہزادہ امیر الزمان نے کہا پھاٹک کے اندر چلو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی مریخ
حسب الارشاد شاہزادہ پھاٹک کے اندر گیا دیکھا صحرائے خار دار طلسم ہے حیران ہوا رنگین چشم سے کہا
اب تو طلسم کے اندر آ گئے یہ صحرائے خار زار طلسم ہے یہاں کا حال اکثر لوگوں سے سنا کرتے تھے کہ طبقہ
انہا ہے گو یہاں کئی بار آئے مگر اسیطرح دیکھکر پلٹ گئے آج اسکے نیچے بھی سیر کریں کیا عجب ہے جو صاحبقران اور
بدیع الملک نوجوان اسطرف تشریف لائے ہیں اور یہاں کے نگہبانوں نے چھپا دیا ہو یہ خیال کرکے مریخ
نے وہاں کے داروغہ کو بلایا جب وہ حاضر ہوا کہا طبقہ کا دروازہ کھولو ہم اندر جائینگے داروغہ تو اسطرف روانہ
ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت رہ نورد جادو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب وہ طرف سے بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرکے پلٹا تھا جب وہاں پہونچا تو اُسنے دیکھا ایک لشکر اترا ہے
رہ نورد قریب آیا دیکھا مریخ آفتاب علم اور رنگین چشم جادو اور چند سردار ہمراہ ہیں مگر سرداروں کی
صورتیں صاحبقران سے بہت ملتی ہیں رہ نورد کو تعجب ہوا مریخ آفتاب علم کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا مریخ نے جواب سلام دیا کہا اے رہ نورد جادو کہاں گئے تھے رہ نورد نے عرض کی کار سرکاری
کے واسطے گیا تھا مریخ نے کہا اے رہ نورد تم یہاں زیادہ گشت کرتے ہو صاحبقران زمان جو لشکر اسلام کے
سرگروہ ہیں اسطرف کو تو تشریف نہیں لاتے ہیں ہم لوگ انہیں کی تلاش میں نکلے ہیں رہ نورد سمجھا کہ یہ صاحبقران
کے گرفتار کرنے کو آئے ہیں یہ سوچ کے اُسنے جواب دیا اسطرف تو نہیں آئے مریخ نے کہا اگر اب ایسے
اسطرف تشریف لائیں تو تمکو گزند نہ پہونچانا راہ بتادینا بخاطر پیش آنا اپنا مالک جاننا رہ نورد نے یہ گفتگو سنی
عرض کی اے شاہزادہ عالم اسکا کیا سبب آپ کو تو ان لوگوں سے بغض و عناد رکھنا چاہیے مریخ آفتاب علم
نے کہا میں نے ان لوگوں کی اطاعت اختیار کی اور مذہب سامری پرستی کو ترک کیا رہ نورد نے عرض کی
اگر یہ بات ہے تو پھر صاحبقران میرے یہاں موجود ہیں آپ بھی تشریف لے چلیں بدیع الملک نوجوان کی تلاش میں
گیا تھا مگر کہیں اُنکا پتہ نہیں ملا مجبور ہو کے واپس آیا اب صاحبقران کی خدمت میں جاتا ہوں اُسنے عرض کردیا تھا
کہ بدیع الملک کا کہیں پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے وہ جو کوئی بات فرمائینگے اُسکی فکر کرونگا مریخ نے کہا میں بھی تمہارے
ہمراہ چلتا ہوں مگر تھوڑی دیر توقف کرو میں نے داروغہ خارزار کو بلایا تھا وہ پھاٹک کھولنے گیا ہے جب وہ آ جائے
آئیگا میں تمکو ہمراہ لیکر چلونگا مگر یہ کیفیت کسی سے بیان نہ کرنا رہ نورد نے عرض کی آپ ایسا فرماتے ہیں مجھے
تو ایسی باتوں کا خیال ہے بلا بہت خائف ہوں کوئی مجھ سے آجکل بات بھی نہ کرے شاید کوئی کلمہ ایسا میری
زبان سے نکل جائے جو میرے مسلمان ہو جانے کا کسی کو یقین دلائے اگر صاحبقران کو فتح طلسم کرنا منظور نہ ہوتا تو
مجھکو خوف نہ تھا علانیہ اس بات کو بیان کرتے کہ ہم نے دین سامری پرستی ترک کیا ہے مگر امیر کو بھی طلسم میں جانا ہے اور
وہاں بہت سے مقامات پر ہم لوگوں کا کام ہے اس وجہ سے یہ بات ہے کہ ہم اپنے تئیں پوشیدہ کرنا اچھا جانتے ہیں

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ داروغہ غار زراز حاضر ہوا مرجح سے عرض کی تشریف لیچلیے مرجح آفتاب علم اٹھا نورالدہر
وغیرہ کے پاس آیا عرض کی حضور میرے ساتھ تکلیف فرمائیں ایک عجائب سیر ملاحظہ کریں سب سردار اُٹھے
مرجح کے ہمراہ روانہ ہوئے رہ نورد بھی ساتھ ہوا داروغہ مرجح آفتاب علم کو ہمراہ لیے آیا مرجح شہر
مقلوب میں داخل ہوا سب سرداروں نے اس کیفیت کو دیکھکر کمال تعجب کیا رہ نورد نے مرجح سے کہا اگر
تکلیف ہو تو میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے مرجح نے کہا میں ضرور چلونگا جسقدر رہ نورد طلسم اسوقت
وہاں موجود تھے سب مرجح کے ساتھ ہوئے مرجح نے سب کو رخصت کیا آپ مع سرداران اسلام رہ نورد
کے مکان پر آئے رہ نورد نے صاحبقران کو اطلاع دی کہ شاہزادہ طلسم آپسے ملنے کو آیا ہو اور آپکے یہان کے
بہت سے سردار اُسکے ہمراہ ہیں امیر خوش ہوئے کہا جلد بلاؤ رہ نورد نے اپنے مکان میں عرض کیا مرجح کو مع سرداروں کے
اندر لیگیا سرداروں نے جو صاحبقران کو دیکھا سب نے قدمبوسی کی امیر نے سب کو گلے سے لگایا سرداروں نے
رہائی کا باعث پوچھا سب نے کیفیت خواجہ کے جانے کی بیان کی امیر بہت خوش ہوئے خواجہ کو آفرین
و مرحبا سے یاد کیا پھر سب نے مرجح آفتاب علم کو صاحبقران سے ملایا مرجح نے قدمبوسی کی صاحبقران نے
گلے سے لگایا اپنے پاس بٹھایا مرجح نے عرض کی مجکو حضور کی قدمبوسی کی آرزو تھی یہی ہر وقت جستجو تھی شکر ہو خدائے
عزوجل کا کہ اسنے آج مرادِ دلی کو پورا کیا جب خواجہ مجھے لائے اور مذہب حق اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی اسوقت
ایک کلمہ بے ادبانہ میری زبان سے نکلا کہ میں ایک شرط سے اسلام قبول کرتا ہوں خواجہ سے میں نے اُس شرط کے
متعلق چند باتیں بیان کریں انھوں نے فرمایا کہ جب صاحبقران زمان تشریف لائینگے تو وہ اس شرط کو
پورا کرینگے پھر میں اپنی بے ادبی پر محجوب ہو کر خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اب مجھ سے اُس شرط کو بیان کرو
مرجح آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران وہ ایک وقت ایسا تھا کہ میں عالم حیرت میں تھا اور یہ خیال کر رہا
تھا کہ میں یہاں کیونکر آیا اُس عالم حیرت میں میرے منھ سے یہ کلمہ نکل گیا اب میں اُسکا عرض کرنا نہیں چاہتا
ہوں امیر نے فرمایا اے مرجح آفتاب علم تمھیں بیان کرنا ہوگا مرجح نے عرض کی یا صاحبقران میں بہت
خوش ہونگا اگر آپ اس امر کی تحقیق مجھسے نفرمائینگے صاحبقران نے فرمایا اے مرجح آفتاب علم اگر تمھیں
یہی منظور تھا تو اُسکا اظہار نہ کرتے اور اگر اظہار کیا ہو تو خلاصہ بیان کرو مرجح جب مجبور ہوا تو عرض کی یا صاحبقران
وہ امر ایسا ہے کہ جسکا عرض کرنا میں گستاخی جانتا ہوں صاحبقران نے کہا آپ حضرات کو سب گستاخیاں معاف
ہیں بیان کیجیے مرجح مجبور ہوا عرض کی میں سلطان روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہوں مگر تین مرتبہ
لشکرکشی کرکے وہاں گیا ہر مرتبہ شکست پاکے واپس آیا کچھ نہ بنا سکا اور مجھے اسی فکر کی وجہ سے ہر وقت
غم رہتا ہو صاحبقران نے فرمایا میں مجبور اس امر سے ہوں کہ اب طلسم میں داخل ہو چکا اور فیروز کو نامہ بھی تحریر کر چکا
اگر جنگ کا ارادہ نہ کرتا تو میں پیشتر تمھارے کام کو انجام دیتا پھر کوئی دوسری فکر کرتا مگر اب بعد فتح طلسم فیروزیہ انشاء اللہ
تعالی تمھارے ہمراہ چلونگا سلطان روشن جبین سے فرمایش کرونگا اگر اُسنے قبول کیا تو خیر ورنہ بزور شمشیر تم
اس سے بیٹی لینا مرجح نے عرض کی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہوگا تو وہ کیا چیز ہو اور کیوں نہ میرے ساتھ
عقد کریگا امیر نے فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں کہ دلا دونگا مرجح بہت خوش ہوا پھر صاحبقران نے فرمایا کہ
بدیع الملک کے نہ آنے سے میری عجب کیفیت ہے نہیں معلوم اس خیرہ چشم نے حماقت پر کیا کمر باندھی اور کہاں گیا
کون سے گیا مرجح آفتاب علم نے عرض کی اب اُنکو شہر فیروزیہ میں تلاش کرنا چاہیے وہ صورت اُنکی

یہ ہو کہ جو لوگ ابھی ظاہر مین مسلمان نہین ہوئے ہین اور باطن مین مسلمان ہین انکو شہر فیروزیہ مین روانہ کرنا
چاہیے کہ وہ لوگ بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرین اور آپ بھی برائے تلاش تشریف لے چلیے
آپ کے چلنے سے دو مطلب نکلین گے اول تو طلسم کے بہت سے ملازمین جلیل کو مین آپ کا مطیع کرونگا
سب کو آپ سے ملاؤنگا اور بدیع الملک نوجوان کو تلاش بھی کرتا رہونگا اور آپ کو مقامات طلسم کے بھی
دکھاؤنگا آخر آپ اب یہان ٹھہر کے کیا کیجیے گا صاحبقران نے فرمایا میرا خود یہ ارادہ ہو کہ اپنے لشکر کی طرف
واپس جاؤن مریخ نے عرض کی آج یہان اور تشریف رکھیے کہ کل یہان سے روانہ ہو جائیے صاحبقران
نے قبول فرمایا مریخ نے رہ نورد جادو سے کہا اے رہ نورد تم اب یہان رہ کے کیا کروگے بہتر یہ ہو کہ تم شہر
فیروزیہ مین جاؤ اور شاہزادے کو وہان تلاش کرو رہ نورد نے عرض کی مین وہان جاتا ہون مگر صاحبقران
زمان کو ابھی نہ لیجائیے امیر نے فرمایا اے رہ نورد ہمارا یہان رہنا بیکار ہو جب تک یہان رہینگے سب کام
موقوف رہینگے پھر آخر جس لیے یہان آئے ہین کچھ اسکا انتظام بھی کرنا چاہیے رہ نورد نے صاحبقران سے
بہت بہت عرض کی مگر امیر نے قبول نہ کیا آخر کار رہ نورد مجبور ہو گیا عرض کی اب آپ کو مین کیونکر یاد کرونگا
مریخ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ تماشائے طلسم کے واسطے جاوینگے تمہین ہمراہ لے لینگے اور اگر تم بدیع الملک
کو تلاش کر کے لانا تو اپنے یہان رکھنا ہم دورہ کرتے ہوئے جاتے ہین اگر ہمسے ملاقات ہوگی تو ہم اپنے ہمراہ
لیجاوینگے رہ نورد نے منظور کیا صاحبقران نے وہ شب تو وہان بسر کی دوسرے روز وہان سے مریخ آفتاب علم
کو مع اور جملہ سرداروں کے ہمراہ لیکر طرف اپنے لشکر کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب مریخ آفتاب علم کو روانہ ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا تو ایک روز جملہ سردار جو لشکر مین باقی تھے خواجہ عمرو ثانی کی
بارگاہ مین آئے اور خواجہ سے کہا کہ اب پھر کوئی تدبیر آپ نکالیے اور سب کو تلاش فرمایئے خواجہ نے
جواب دیا کہ گھڑی گھڑی تدبیر نکالنا میرا کام نہین ہو آپ لوگون نے جو جو باتین تجویز فرمائی ہون مجھ سے بیان کیجیے
مین جسکو اچھا جانونگا وہ آپ سب لوگ کیجیے گا سردارون نے کہا یہ بات بھی بہت خوب ہو ہم اپنی اپنی رائین
آپ سے بیان کرتے ہین ایک نے کہا ہمارا یہ ارادہ ہو کہ تلاش مین صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی ایک
ایک شخص روانہ ہو اور کچھ لوگ یہان موجود رہین خواجہ نے کہا مین بچند وجوہ ان باتون کو ناپسند کرتا ہون کیونکہ
جب صاحبقران کے تلاش کرنے کو مریخ سا شخص گیا ہو تو ہم لوگ کس شمار مین ہین جو برائے تلاش
جائین اور امیر کو تلاش کرین اسمین تمام لشکر متفرق ہو جائیگا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا مین مریخ کا جانا بھی گوارا
نہین کرتا تھا مگر وہ واقفکار طلسم تھا اسوجہ سے اسکو روانہ کر دیا اب کسی کا جدا ہونا مناسب نہین ہو سب نے خواجہ
کے کہنے کو قبول کیا پھر اور لوگون نے کہا کہ اگر سب ملکر صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان کی تلاش
مین چلین تو کیا برائی ہو خواجہ نے کہا ہان یہ بات مین بھی پسند کرتا ہون کہ تمام لشکر یہان سے کوچ کرے اور
ہر مقام پر صاحبقران کو تلاش کرتے ہوئے طرف طلسم کے چلین اور چار دیواری طلسم کا دورہ کرین خواجہ
نے جو اس رائے کو پسند کیا سب نے قبول کر لیا اس روز تو وہین رہے دوسرے روز علی الصباح سب
اس صحرا سے بتلاش امیر روانہ ہوئے خواجہ قریب چار دیواری کے ہو کے ایک سمت کو جانیکا ارادہ کرتے تھے

کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا دو تین سردار لشکر سے غائب ہوگئے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھ لی
لشکر کو اس طرف سے پھیر دوسری جانب کا ارادہ کیا اسطرف روانہ ہوئے شام تک رہروی کی جب آفتاب
غروب ہوا خواجہ نے مقام کیا اسی طرح تین دن تک تلاش امیر مین سرگردان رہے چوتھے روز ایک ندی
کے کنارے پہونچے خواجہ نے کہا آج یہین قیام کرنا چاہیے سب سردارون کی بھی یہی رائے ہوئی خیمین
بارگاہین استادہ ہوگئین خواجہ دریا کے کنارے جاکے بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک گٹھری پانی
مین بہتی آتی ہے پیشتر تو خواجہ کو یہ خیال ہوا کہ نہین معلوم یہ گٹھری کیسی ہے اور اسمین کیا ہے مگر پھر دل مین خیال کیا
اگر کچھ ہوگا تو گٹھری بھر کر کپڑا ہی کیا کم ہے اسکو جانے دینا خلاف ہے یہ سوچکر اس گٹھری کو نکالا کھول کر دیکھا
تو اسمین ایک صندوقچہ بند تھا ہنوز خواجہ صندوقچہ کو کھولنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک گٹھری اور بہتی نظر آئی
خواجہ نے اسکو بھی نکالا کھولا دیکھا اسمین بھی ایک صندوقچہ ہے خواجہ نے دونون صندوقچون کو کھولا ایک
مین موتی نکلے دوسری گٹھری مین مختلف قسم کا جواہرات بیش قیمت پایا خواجہ بہت خوش ہوئے دونون
صندوقچون کو داخل زنبیل کیا نگاہ جو اٹھائی دیکھا ایک گٹھری اور بہتی ہوئی آتی ہے خواجہ نے دوڑ کے
اس گٹھری کو بھی نکالا اسمین بھی صندوقچہ پایا جب صندوقچے کو کھولا تو اسمین ایک تصویر ملکہ زہرہ شمائل کی
نکلی نام اس تصویر پر لکھا تھا اور ایک مہر پائی کہ اسپر نام شمس بازرگان کندہ تھا خواجہ نے اس صندوقچے
کو بھی داخل زنبیل کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک تختہ بہتا ہوا نظر آیا خواجہ نے جو نگاہ کی تو اسپر ایک آدمی کو
دیکھا کہ غش مین پڑا ہے جب وہ تختہ قریب آیا تو خواجہ نے بدیع الملک نوجوان کو دیکھا کہ اس تختے پر پڑے
ہین خواجہ نے دوڑ کے بدیع الملک کو دریا سے نکالا کنارے پر لاکے منھ پر پانی چھڑکا بدیع الملک
نوجوان کو ہوش آیا اپنے قریب خواجہ کو پایا خواجہ نے بدیع الملک کو اٹھاکے بٹھایا تھا کہ ایک تختہ
اور بہتا ہوا نظر آیا بدیع الملک نے اس تختہ کو دیکھکر خواجہ سے کہا اس تختے کو نہ جانے دیجیے کہ مقرر
کوئی ہمارا ساتھی ہے خواجہ نے اس تختے کو بھی پانی سے نکالا بدیع الملک نے قریب لاکے شاہزادے
نے دیکھکر پہچانا آہستہ سے کہا خواجہ یہ شخص ہمارا محسن ہے اسکے واسطے بھی تمہین کوشش لازم شمس بازرگان
اسکا نام ہے تاجر ہے خواجہ نے شمس کے منھ پر بھی پانی کے چھینٹے دیے شمس کو ہوش آیا اپنے کو دریا کے
کنارے پایا خواجہ وہان ٹھہرے رہے مراد ٹھہرنے سے یہ تھی کہ شاید اور کچھ مال ملجائے تو مراد برآئے مگر
خواجہ دیر تک وہان ٹھہرے رہے کچھ بھی نظر نہ آیا آخرکار مجبور ہوکے بدیع الملک نوجوان کو پہلے لشکر مین
پہونچایا لوگون نے جو شاہزادے کی یہ حالت دیکھی فورا علاج شروع ہوا پھر خواجہ شمس بازرگان کو اٹھاکے
لائے اسکا بھی علاج ہوا دو روز مین بدیع الملک نوجوان کا وہ سب ضعف برطرف ہوا آٹھوین روز شمس نے
صحت پائی غسل صحت کرکے شمس نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے
بدیع الملک نے جواب دیا کہ جس طرح آپ تشریف لائے اسیطرح مین بھی آیا شمس بہت خوش ہوا مال کے
جانے کا بھی افسوس نہ کیا بلکہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کہ تاجر صاحب آپکا بہت بڑا نقصان ہوا تاجر نے جواب دیا
اے شہریار خدا آپ کو صحیح و سلامت رکھے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہے آپ سے ملا گویا مجکو دولت لازوال ملگئی
بدیع الملک نے کہا آپ کب تشریف لائے اور کیا حال ہوا شمس بازرگان نے اپنی کیفیت بیان کی اور
بدیع الملک نوجوان پر جو کیفیت گذری تھی وہ سب دریافت کی بدیع الملک نے خواجہ سے صاحبقران

کی خیریت دریافت کی خواجہ نے کہا آپ کے جانے کے بعد امیر بھی آپ کی تلاش مین گئے ابھی تک انکا پتہ
نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا مجھسے ملاقات ہوئی تھی مگر ایک ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان پانی ممکن نہ تھا
اور صاحبقران زمان کو تشنگی کی شدت ہوئی مین پانی لینے گیا بہت دور کے بعد ایک کنوان نظر آیا مین نے
اس چاہ سے پانی بھرا جب ایک کوس تک نکل آیا تو پانی خشک ہو گیا مین پھر دوسری مرتبہ واپس گیا اور
پانی بھرا اسی طرح کئی چکر لگائے ہوئے آخر خالی ہاتھ یہ خیال کر کے روانہ ہوا کہ صاحبقران کو کنوئین پر لے آؤن
اور یہین پانی بھر کے پلاؤن مگر صاحبقران کو نہ پایا راستہ بھی بھول گیا بڑے بڑے مصائب اٹھائے
آخر مین تاجر صاحب سے ملاقات ہوئی انھون نے عنایت کی اپنی ہمراہی مین شہر فیروزیہ لے گئے وہان عجیب
عجیب باتین گذرین جو اسوقت یاد آکر دل کو متوحش کئے دیتی ہین وہان سے تقدیر نے یہ گردش دکھائی یہانتک
پہونچایا آپ لوگون سے ملایا مگر مین تاجر صاحب کا ممنون احسان ہون انھون نے میرے واسطے بڑی
بڑی زحمتین گوارا کین مجکو راحتین دین تاجر نے عرض کی اے شہریار مین آپ کی خدمت نہ کر سکا محجوب ہون
بدیع الملک نے فرمایا اب صاحبقران کی تلاش مین چلنا ضرور ہے خواجہ نے کہا ہم لوگ اسی واسطے
نکلے تھے کہ امیر کو تلاش کرین شکر ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی بدیع الملک نے خواجہ سے کہا اب
لشکر کو طرف شہر کے لے چلو یقین ہے صاحبقران بھی شہر کی طرف گئے ہون خواجہ نے منظور کیا اسی روز سبھی
وہان سے کوچ کیا ساتوین روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک نے فرمایا آج لشکر کو اسی جگہ ٹھہراؤ
کل یہان سے کوچ کرینگے خواجہ نے بھی یہ بات پسند کی اسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار
وہین اترے بدیع الملک نوجوان باہر بارگاہ کے آگے ٹہلنے لگے صحرا کی کیفیت دیکھ رہے تھے کہ
ایک جانب سے گرد اڑی بدیع الملک اس گرد کی طرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادہ
نے دیکھا ایک لشکر گران اسطرف آتا ہے بدیع الملک نے اپنے سردارون کو دکھایا سب نے عرض کی نہین
معلوم یہ کون لوگ ہین کہان جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قریب آنے دو سب کیفیت دریافت
ہو جائیگی یہ باتین ہو رہی تھین کہ وہ لشکر قریب آیا بدیع الملک نوجوان نے دیکھا آگے آگے گینڈے پر
ایک پہلوان سوار ایک گرز گران ہاتھ مین لئے کبر و نخوت مین مست چلا آتا ہے عقب مین اسکے دو ہزار
پہلوان پیادہ پا بعد اسکے اور لشکری گھوڑون پر سوار آتے ہین جب وہ پہلوان مقابلے مین لشکر بدیع الملک
کے پہونچا اپنے یہان سے ہرکارے کو بھیجا کہ وہ جا کر دریافت کرے کہ لشکر کسکا ہے ہرکارہ بدیع الملک
کے لشکر مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے سب نے خلاصہ حال بتا دیا ہرکارہ پلٹ گیا اس
پہلوان نے لشکر مقابلے مین لشکر بدیع الملک کے اتارا اور ایک نامہ اس مضمون کا بدیع الملک نوجوان
کو تحریر کیا کہ آگاہ ہو کہ مین بلداق گرد ملازم ستارہ پیشانی خاص اس غرض سے آیا ہون کہ جو کوئی باغی
خداوند کا ملے اسکو گرفتار کر کے لیجاؤن لہذا خداوند فیروز کا تم لوگون سے زیادہ کون باغی ہوگا اگر تمہین بھی
خیریت منظور رہے تو میرے پاس چلے آؤ میری اطاعت قبول کرو مین خداوند سے چلکر تمہاری سفارش کر دون وہان
سے تمہاری عفو تقصیر ہو جاے اپنے ملک کو واپس جاؤ اگر یہ بات نہ منظور ہو تو میدان مین آؤ مجھ سے مقابلہ
کرو یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا کہ وہ اسکا شاگرد تھا فن کشتی مین استاد تھا نامہ دار نامہ لیکے روانہ ہوا لشکر اسلام
مین پہونچا بارگاہ بدیع الملک کے قریب آیا دربانون نے اسکو روکا کہا ہم پیشتر تمہاری اطلاع کرین

پھر جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار دروازہ پر ٹھہرا ملازمین نے بدیع الملک سے آکے عرض کی حضور ایک نامہ دار دربارگاہ پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی کیا حکم ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا بلالو ملازم باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور جوانان شیر دل کی صورت دیکھی محو دید ہوگیا بدیع الملک نے کہا بھائی جس کام کو آیا ہو پہلے اُسے انجام دے پھر اور طرف دیکھنا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا شاہزادے کو غصہ آگیا نامہ چاک کرکے پھینک دیا اور نامہ دار سے کہا کہ اُس بے ادب سے کہدینا کہ اگر تجھے ہماری اطاعت منظور ہو تو خیر ہو ورنہ ایک دم میں سب لشکر کو تباہ کردونگا اپنے لشکر پر ناز نہ کرنا نامہ دار خود بھی مغرور تھا چین بر جبین ہوکر جواب دیا کہ ہمارے استاد کا مثل نہین ہی کیا مجال کسی کی جو انکو بدی سے روبرو کچھ کہسکے بدیع الملک نوجوان نے کہا اے شخص تو نامہ دار ہی تجھے ان باتون سے کیا کام تو جاکر کہدینا اور بد زبانی تیرے حق مین بری ہی نامہ دار نے بدیع الملک کو پھر جواب ترش دیا قریب اُسکے بدیع الزمان نامدار بیٹھے تھے سنکر تاب نہ رہی ایک طمانچہ اُسکے مارا کہ نامہ دار دور جاکے گرا اُٹھ نہ سکا تڑپ تڑپ کے مرگیا بدیع الملک نے فرمایا اسکی لاش کو باہر پھینک دو اُسکے لشکر سے کوئی آکے اُٹھا لیجائیگا ملازمین نے لاش اسکی باہر لیجاکر دور پھینکدی یہان تو اس نامہ دار پر یہ واقعہ گذرا اگر بلداق گردنے اُسکا راستہ بہت دیکھکر دوسرے پہلوان کو اسکی خبر کیواسطے روانہ کیا پہلوان اپنے لشکر سے چلا تھوڑی دور کے بعد اُسنے دیکھا ایک لاش پڑی ہی پہلوان اُس لاش کے قریب آیا دیکھا لاش اُسی نامہ دار کی ہی اسکو بہت صدمہ ہوا لاش کو اُٹھا بلداق کے پاس پھر واپس آیا اور کہا دیکھیے کسی نے انکو قتل کیا بلداق نے کہا اب تو لشکر اسلام مین جا اور یہ تحقیق کرکہ انکو کسنے قتل کیا ہی وہ پہلوان بھی روانہ ہوا لشکر اسلام مین آیا بدیع الملک کی بارگاہ مین جانے کا ارادہ کیا دربانون نے روکا بدیع الملک نوجوان کو اطلاع دی بدیع الملک نے اُسکو بھی اندر بلالیا اسنے جاتے ہی کہا ہمارے لشکر کے نامہ دار کو کسنے قتل کیا بدیع الملک نے فرمایا جو بدزبانی کریگا ایسی ہی سزا پائیگا اپنی جان سے جائیگا پہلوان نے کہا مین اُسکے قاتل کو پوچھتا ہون کہ اُس سے عوض لون بدیع الزمان نے فرمایا مین نے اُس دریدہ دہن کو قتل کیا ہی پہلوان نے کہا آپ نے بہت برا کیا مین آپ سے اسکا عوض خون لونگا یہ سنکر بدیع الزمان نے ایک طمانچہ اُسکے مارا اُسکی بھی کیفیت وہی ہوئی جو اُس نامہ دار کی ہوئی تھی بدیع الملک نے اُسکی لاش بھی پھکوا دی یہان جب اُسے عرصہ ہوا تو بلداق گردنے اور ایک پہلوان کو روانہ کیا کہا تو جاکر صرف اُنکی خبر لانا اگر وہ لشکر اسلام مین ہو تو واپس آنا اُسکے پاس نجانا یہ پہلوان جو روانہ ہوا تھوڑی دور کے بعد اسنے اُنکی لاش دیکھی لاش اُٹھا کے لیگیا بلداق کو لاش دکھائی بلداق نے کہا معلوم ہوا کہ مسلمان بہت مغرور ہین خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اُسنے اپنے لشکر مین طبل جنگی بجوا دیا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے اتنا اُٹھا کر دعا دی کہ الٰہی تیرا اقبال تاقیامت طالع رہے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا ہے نبرد ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ ززمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر سامان جنگ مین بسر کی جب شہسوار زرین پوش مشرق نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لیکر اسپ فلک زبرجدی پر سوار ہوا اور لشکر سیارگان

میدان چرخ سے بھگایا اور اپنے نور سے ظلمت کدۂ عالم کو روشن و منور فرمایا یعنے شب گذری سحر ہوئی
بدیع الملک نوجوان برائے نماز سجادے پر تشریف لائے بعد فراغ سلاح طلب کیے ملازمین نے
کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار سجے بارگاہ سے برآمد ہوئے یہان خادم ویسے
مرکب لیے موجود تھے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا میدان کارزار مین آکر
اپنے لشکر کے صفوف آراستہ کرکے فوج مخالف کا انتظار کرنے لگے کہ سب نے دیکھا کہ بلداق گرد
بھی اپنا لشکر ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آیا اُسنے بھی پرا جمایا نقیب دونون لشکرون سے نکلے نقابت
کرکے ہٹے کرگیتون نے کڑکا کہا بلداق گرد نے کہا اے فرقہ خدا پرستان کل تم لوگون نے میرے دو پہلوانون
کو جیتا قتل کیا آج اُنکے خون ناحق کا بدلا تم سب سے لونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا گو مجھے حکم خداوند
کہ جو سردار لشکر اسلام کا ملے انکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن مگر اب میری آنکھون مین دنیا اندھیر ہے مین حکم شاہی
کو بھی نہ مانونگا جو میرے مزاج مین آئے گا وہ کرونگا اور اب بھی ایک شرط سے تم لوگون کو امان دیتا ہون
اگر تم سب میری اطاعت قبول کرو تو مین چلکر خداوند سے تمہاری سفارش کردون بدیع الملک نے کہا
او بیہودہ گو یہ مقام وعظ و پند نہین یہ میدان جنگ ہے یہان زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے ہین
بلداق نے یہ سنکر اپنے لشکر کی طرف دیکھا صفوان گرد اسکے لشکر سے نکلا میدان مین آکر نعرہ کیا کہ
اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے شہنشاہ
گوہر کلاہ روبرو بدیع الملک کے آئے کہا اجازت میدان عطا فرمایئے ورنہ لگا یئے بدیع الملک
نے شہنشاہ کو بہت روکا مگر شہنشاہ نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے بدیع الملک نے میدان کی اجازت
دی شہنشاہ گوہر کلاہ میدان مین آئے صفوان نبرد زن ہوا آپس مین نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ بازی
رہی ایک مقام پر شہنشاہ نے کانٹے کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ صفوان کے ہاتھ سے نکل گیا اسکی آنکھون مین
دنیا سیاہ ہوئی کہا اے جوان تونے غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر اسنے تلوار میان سے لی
شہنشاہ نے بھی تلوار نکالی صفوان نے وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے وار کو خالی دیا اُسنے پھر وار کیا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے پھر وار کو خالی دیکر کہا اے صفوان اب ہوشیار ہو جا کہ مین وار کرتا ہون صفوان نے
سپر اُٹھائی شہنشاہ نے تلوار لگائی تیغ سپر پر پڑی سپر کو کاٹ کے خود مین در آئی خود کو دوپارہ کرکے
سر مین اُتر آئی سر کو کاٹتی ہوئی سینے کا لہو چاٹتی ہوئی زین فرس تک پہونچی وہان بھی دم نہ ٹھہری فرس کو کاٹا
زمین کو بوسہ دیکے اُٹھی صفوان کے مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے زمین پر گرا فوجون سے شور
تحسین و آفرین بلند ہوا بلداق کے ہوش اُڑ گئے پھر اپنی فوج کی طرف نگاہ کی ایک پہلوان قہار
شیر قوت اُسکے لشکر سے بڑھا شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے مین آیا گرز گران اُٹھایا شہنشاہ نے پھر سپر اٹھائی
اُسنے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو سر کی پناہ کیا اور اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا خبردار خبردار
کہکے وہی گرز اُسکے سر پر لگایا کہ کاسہ سر چور ہوا پیوند خاک وہ مغرور ہوا بلداق نے اور پہلوان اپنے لشکر
سے بھیجا شہنشاہ گوہر کلاہ نے انکو بھی قتل کیا اسی طرح دس پہلوان لشکر بلداق سے آئے اور شہنشاہ
گوہر کلاہ کے ہاتھ سے مارے گئے دن بھی اسی جنگ مین ختم ہو گیا بلداق طبل بازگشت بجوا کر
واپس آیا بدیع الملک نے شہنشاہ کی بہت تعریف کی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف پھرے مگر بلداق گرد

جو میدان سے واپس گیا اپنے خیمے مین جاکر سب سردارون کو جمع کیا کہا آج ایک سردار لشکر اسلام
سے آیا اسنے تو یہ قیامت بپا کی اور اگر مین کسی اور پہلوان کو بھیجتا تو وہ جنگ کرنے سے عاجز تھا ابھی بڑے
بڑے سردار لشکر مین باقی ہین جب اُنکی نوبت آئیگی تو کیا ہوگا خصوصاً جب بدیع الملک میدان مین آئینگے
تو یقین ہی کسی کو زندہ نہ چھوڑینگے سب نے کہا پھر آپ کی کیا راے ہو بلداق نے کہا مین ایک نامہ خداوند
طلسم کو تحریر کرتا ہون اور مدد طلب کرتا ہون جب تک وہان سے فوج آئیگی تب تک جسطرح بن پڑیگا
مین مقابلہ کرتا رہونگا سب نے اس بات کو پسند کیا بلداق نے اُسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا
کہ مین نے لشکر اسلام کو راہ مین روکا اور اُنسے بہت اچھی طرح جنگ کی مگر لڑائی بگڑ گئی اب آپ اس رقیمہ
کے دیکھتے ہی فوج براے مدد روانہ فرمایئے جسوقت تک آپ فوج روانہ فرمایئے گا مین مقابلہ کرتا رہونگا
اگر دیر ہو جائیگی تو پھر مجھ سے کچھ بن نہ پڑیگا اور مسلمان غالب آجائینگے انکے مقابلے کے واسطے ساحرون کو
روانہ فرمایئے تو بہت مناسب ہو جب یہ نامہ لکھ چکا تو ایک شخص کو دیکر جانب طلسم روانہ کیا شب بھر
جاگ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا یہان سے بدیع الملک نوجوان بھی
اپنے لشکر ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لاے صفوف لشکر جانبین درست ہوئین نقیبون نے نقابت
کی کرکیت کرکا کہکر ہٹے بلداق گرو نے اپنے لشکر سے ایک پہلوان کو بھیجا اسنے آکر میدان مین نعرہ کیا
کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے مین آئے کچھ ہنر جنگ دکھائے
مین شاگرد بلداق ہون فن سپہ گری مین بہت طاق ہون کل جو دس جوان یہان کے قتل ہوئے وہ سب
تو لازم تھے آج میرے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا بدیع الملک نے جو اُنکی یاوہ گوئی سنی چاہا مرکب بڑھا کے
میدان مین جاؤن اُس سے مقابلہ کرون کہ شہنشاہ گوہر کلاہ سامنے آئے کہا آج بھی مین ہی اُسکے مقابلے
مین جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمایئے بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو منع کیا مگر شہنشاہ نے بدیع الملک
کو مجبور کرکے رخصت میدان لی اُسکے مقابلے مین آکے کہا اے یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے پہلوان نے کہا
اے جوان تو نے میرا نام سنتا ہوگا کہ مین بیژن گرد ہون بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہے اور بہت
لوگون نے میری اطاعت قبول کی ہے تو نے جو کل دس جوانون کو قتل کیا اس بات پر بہت نازان ہے آج
میرے ہاتھ سے تمھارا بچنا دشوار ہے شہنشاہ نے جواب دیا اے بیژن مجھے دس پہلوانون کو قتل کرکے ناز نہین
ہے اگر پہلوان ہوتے تو وہ اس طرح ذلت و خواری سے قتل ہوتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی مثل انھین کے یاوہ گو
ہے اور وہی انجام تیرا بھی ہونا ہے بیژن نے جواب دیا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے ابھی معلوم ہو جائیگا شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا پھر لا جو حربہ رکھتا ہے بیژن نے کہا مین کیا پہلے وار کرون پیشتر تم اپنے دل کا حوصلہ نکال لو
اگر مین وار کرونگا تو تمکو وار کرنے کی طاقت نہ رہیگی شہنشاہ نے فرمایا او بیہودہ گو تجھے اس سے کیا مطلب
اگر وار کرتا ہے تو مین موجود ہون وار کر جب تیرے وار سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے ہم لوگون کا دستور نہین
کہ وار مین سبقت کرین بیژن نے تلوار میان سے لی کہا اے جوان مین مجبور ہون تو خود چاہتا ہے کہ حوصلہ دل کا دل ہی
مین رہے شہنشاہ نے فرمایا ہان شوق سے وار کر بیژن نے تلوار لگائی شہنشاہ نے اُسکے وار کو خالی دیکر ہاتھ
بڑھا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اُسنے دوسرا ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کی کمر مین ڈالا زور ہونے لگا جو جو سواران
جنگ آزما لشکر طرفین مین سے تھے اُس تماشے کے دیکھنے کو آگے بڑھ آئے سب نے کہا اب بہتر ہے

گھوڑون کی جان بچاؤ زمین پر آؤ کر لڑ کر ہمارا ہوا اور گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا ہو دونون پہلوان گتھے ہوئے
گھوڑون سے اُترے زمین پر آئے تب بیژن نے شہنشاہ کو ریل کر دس قدم پر لا کے پھر مارا شہنشاہ نے لنگر
قائم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر لنگر نہ اُکھڑ سکا جب شہنشاہ نے دیکھا کہ اب اسکے زور مین کمی ہو سینے مین ہم
اڑا کے سے دوڑ کے بیس قدم پر لا کے پھر مارا بیژن نے لنگر قائم کیا شہنشاہ نے دیر تک زور کیا جب موقع
ہوا پھر بیژن پانچ قدم شہنشاہ کو ہٹا لایا تھوڑی دیر زور کیا شہنشاہ موقع پا کے اُسے سات قدم ہٹا لیگئے اب
اس قسم کے آپس مین زور ہونے لگے اسی رد و بدل مین شام ہوئی بیژن شہنشاہ کو روک کے کھڑا ہوا کہا
اے جوان آج تو مجھسے خوب لڑا مگر دن برائے جنگ اور رات برائے راحت ہو اب جا کر اپنے خیمے مین استراحت
کر کل پھر میرے تیرے مقابلہ ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا اے بیژن ہم لوگون کا یہ قاعدہ نہین ہو یا دیر کسے
یا زیر ہو کے پلٹین گے اگر خدا نے تجھے ظفریاب کریگا تو بخوشی و خرمی اپنی طرف واپس جانا اگر اللہ ہمین فتح دیگا ہم اپنے
لشکر کی طرف واپس جائینگے بیژن نے کہا اے شہنشاہ رات کو ہماری تمھاری جانبازی کون دیکھیگا اسکی
جنگ کو صبح پر موقوف رکھ شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا اے بیژن یہ بات ہمارے یہان کے دستور کے
خلاف ہو ہم ایسا نہین کر سکتے جب بیژن مجبور رہا کہا پھر رات کو کیا معلوم ہوگا اور سب لوگ کیونکر دیکھین گے
شہنشاہ نے کہا رات کا دن ہونا کیا بڑی بات ہو روشنی کراؤ بیژن مجبور رہا اپنے لشکر کی طرف دیکھ کر
روشنی کا اشارہ کیا طلداق نے اسی وقت روشنی کا بندوبست کیا یہان بدیع الملک نوجوان نے بھی روشنی
کرائی میدان جنگ مین اسقدر روشنی ہوئی کہ دن سے بہتر اُجالا ہو گیا بیژن و شہنشاہ دونون پھر گرم جنگ
ہوئے وہ شب بھی بسر ہو گئی دن ہوا تو بیژن کو شدت گرسنگی نے بیتاب کیا شہنشاہ گوہر کلاہ کو پھر روک کے
کھڑا ہوا اور کہا اے شہنشاہ کل صبح سے ہم تم مصروف جانبازی ہین اور اسوقت تک بے آب و دانہ
جانبازی کر رہے ہین اب مناسب یہ ہو کہ کچھ ضرور از قسم میوہ جات وغیرہ کھانا چاہیے کہ قوت جنگ ہو
اور زندگی تلخ نہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ اے بیژن یہ بھی ہمارے قواعد کے خلاف ہو اگر تمہین ضرورت
ہو تو ہم مانع نہین ہین تم کھاؤ بیژن نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہو کہ مین تو کھاؤن اور آپ اسی حالت مین رہین
شہنشاہ نے فرمایا چونکہ ہمارا دستور نہین ہو پس اسلیے تمھارے واسطے عیب نہین ہو بیژن نے کہا یہ
نہ ہوگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تمہین اختیار ہو بیژن پھر لڑنے لگا شہنشاہ بھی مشغول زور آزمائی
ہوئے تھوڑی دیر کے بعد بیژن مین قوت باقی نہ رہی اور بھوک کی شدت ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ سے
کہا اگر آپ اجازت دین تو مین ہی کچھ شغل اکل و شرب کرون گو یہ امر خلاف ہو مگر مجبور ہون کہ اس وقت
مجھسے کچھ نہین ہو سکتا شہنشاہ نے کہا مین تمہین نہ اسوقت مین مانع تھا نہ اب مانع ہون بیژن نے فوج
کی طرف دیکھ کے اشارہ کیا اسی وقت طلداق نے میوہ و کباب کشتیون مین لگا کے اسکے واسطے
بھیجے دودھ بھی کثرت سے آیا بیژن نے میوے کے دوچار ٹکڑے کھائے کچھ کباب کھا کر دودھ پیا
تازہ دم ہو کر پھر شہنشاہ کے سامنے آیا کہا مین بہت محجوب ہون مگر کیا کرتا مجبور تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے
کہا حجاب کی کیا بات ہو اگر ہمارے یہان یہ بات متروک نہوتی تو ہم بھی ایسا ہی کرتے بیژن کے پھر
ہاتھ ملایا اب شہنشاہ نے زیادہ تیان کرنا شروع کیا جہان قابو پایا دو چار گھونسے ایسے دیے کہ بیژن
کے حواس جاتے رہے ہانپنے لگا تڑپ کے نکلا پھر شہنشاہ گوہر کلاہ نے اسکو باندھا وہ چار رگڑے

دیے یہ کیفیت جو بلداق نے دیکھی آنکھون مین روز روشن تاریک ہوا اپنے سب پہلوانون سے کہا غضب
کی بات ہو کہ بیژن ابھی تازہ دم ہو اور شہنشاہ نے ابتک کچھ نہین کھایا ہو مگر بیژن سے اب زیادہ توان
کر رہا ہو اگر بیژن زیر ہوگیا تو میرا بازو ٹوٹ جائیگا اب ایسا میرا کوئی شاگرد نہین ہو مین خود اُس سے
نہین لڑ سکتا تھا بڑی قوت ہین بھی مگر خدا پرست قوت سے کیسے بچے بیژن کی زور بھی شہنشاہ سے بہت
زیادہ ہو اور لنگر بھی شہنشاہ کا بیژن کے آگے کوئی چیز نہین ہو مگر شہنشاہ ہر مقام پر اسکو عاجز کرتا ہو اور
بیژن سے اسکا لنگر نہین اکھڑ سکتا جو سب لوگ کہتے تھے کہ شہنشاہ اگر خود زیر نہ ہوگا تو بیژن کو زیر
بھی نہین کر سکیگا یہان تو لوگ اس خیال مین تھے اور شہنشاہ گوہر کلاہ ۔ بیژن کو بے دوڑے اُسنے
جا بیٹھ کر شہنشاہ کو دھوکا دون مگر شہنشاہ نے اسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر ہکا مارا کہ بیژن کے ہوش اڑگئے
لنگر قائم نہ کر سکا شہنشاہ نے اسکو تا بہ سینہ اٹھایا دوسرا زور کر کے سر سے زیادہ بلند کیا چاہا زمین پر مارین کہ
استخوان بیژن کے چور چور ہو جائین مگر بیژن نے عرض کی اے شہریار اب غلام کو امان دیجیے اگر
سر سے بلند کیا ہو تو خاک مذلت پر گرا کے ذلت نہ دیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا اے بیژن اگر اپنے
مذہب باطل کو ترک کرو تو امان دیجا سکے بیژن نے عرض کی مین نے اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور
آپکی اطاعت قبول کی شہنشاہ نے اسکو آہستگی زمین پر رکھدیا دونون لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین
بلند ہوئی بیژن شہنشاہ کے قدمون پر گرا شہنشاہ نے بغلگیر کیا بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پلٹے
مگر بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک کوہ الم اسکے دل پر گرا اُسی وقت اُسنے طبل بازگشت بجوایا اپنے
خیمے کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی شہنشاہ گوہر کلاہ کو لیکر خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے
سردارون نے شہنشاہ پر سے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آئے جلسۂ
عیش و نشاط آراستہ کیا بیژن کو شہنشاہ نے بدیع الملک سے ملایا بدیع الملک نے اسکو کلمہ
تعلیم فرمایا بیژن نے کلمہ پڑھا شریک جلسۂ عشرت ہوا یہان تو یہ عیش و عشرت کی تیاریان تھین مگر بلداق
جو اپنے خیمے مین واپس آیا سب پہلوانون کو بلایا کہا بیژن سے بڑھکے تم مین کون ہو سب نے کہا سوائے
آپ کے اور کوئی بیژن سے زیادہ نہین ہو بلداق گردنے کہا جب بیژن زیر ہو گیا تو اب اہل اسلام سے
لڑکر کون فتح پائیگا غضب تو یہ ہوا کہ بیژن نے اپنا مذہب بھی ترک کر دیا اور مسلمان ہو گیا اگر نہ کرتا تو یقین
ہو شہنشاہ کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا سب نے کہا یہ بات تو ضرور تھی مگر بیژن کو ایسا لازم نہ تھا
بلداق نے کہا رد تو جو کچھ ہونے والا تھا وہ ہوا اب اہل اسلام سے مقابلے کی کیا فکر کیجائے سبنے
کہا ہم لوگ حاضر ہین جس طرح بن پڑیگا اُس سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دیدینگے بلداق نے کہا
یہ مجکو منظور نہین ہو مین اپنی جان سے تمھاری جان کو بہتر سمجھتا ہون سب نے کہا اگر آپ کو مقابلہ کرنا منظور
نہین ہو تو ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر فرمایئے اور مہلت مانگیے دیکھیے وہ مہلت دیتے ہین یا
نہین بلداق نے اس بات کو پسند کیا اور ایک نامہ بدیع الملک نوجوان کو تحریر کیا مضمون اس
نامہ کا یہ تھا کہ مجکو ترتیب فوج کی ضرورت ہو اور میری فوج مین بعض بعض سردار علیل ہین اسواسطے
مجکو آٹھ روز کی مہلت درکار ہو یہ مضمون لکھکر ایک پہلوان کو بلایا اُسے نامہ دیکر کہا اگر بدیع الملک
یا وہ کوئی سردار کوئی کلمہ میری شان مین خلاف زبان سے نکالے تو اسکو سنکر خاموش ہو رہنا جواب سخت

غرضیکہ جب خداوند طلسم کے یہاں سے فوج ساحران آئیگی تو اسوقت عوض لے لینگے یہ سب باتیں سمجھا کر نامہ دار کو روانہ کیا وہ نامہ دار لشکر اسلام میں آیا بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا بدیع الملک کے ملازم جو بعہدہ نگہبانی در بارگاہ پر بیٹھے تھے انھوں نے انکو روکا کہا ہم تمھاری اطلاع کریں جو حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار وہیں ٹھہر رہا دربانوں نے ہرکارے کو بلایا ہرکارہ جب آیا تو نگہبانوں نے کہا یہ ایک شخص آیا ہو بلداق گرد کا نامہ لایا ہو شہریار کی قدمبوسی کا خواستگار ہو اسکی اطلاع کرو وہ ہرکارہ اندر آیا بدیع الملک سے عرض کی حضور ایک نامہ دار بلداق کا آیا ہو امیدوار باریابی ہو بدیع الملک نے فرمایا بلالو ہرکارہ باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے رونق بارگاہ کو دیکھا بیژن کے جاہ وحشم پر نگاہ کی دیکھا ایک دنگل پر بیٹھا ہو لباس فاخرہ زیب جسم ہو سرداران اسلام سے باتیں کر رہا ہو نامہ دار کو اسکی صورت دیکھکر غصہ آگیا مگر بلداق گرد نے کہدیا تھا کہ خبردار کوئی بات سخت زبان سے نکالنا اسی وجہ سے خاموش ہو رہا نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے جواب نامہ اسکی پشت پر لکھدیا کہ جب تک تم پیام جنگ نہ دوگے ہم تمسے مقابلے کے واسطے نہیں کہیں گے جب تمھارا سب انتظام درست ہو جائے اسوقت تم ہمیں اطلاع دینا یہ جواب لکھکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا بیژن نے بدیع الملک سے کہا آپ جانتے ہیں کہ یہ فرصت کسواسطے مانگی ہو بدیع الملک نے فرمایا عذر یہ لکھا تھا کہ میرے یہاں سردار علیل ہیں میں کچھ درستی فوج کی کرونگا بیژن نے عرض کی اصل اسکی یہ ہو کہ بلداق نے ایک عرضی فیروز ستارہ پیشانی کو روانہ کی ہو مضمون اسکا یہ ہو کہ یہاں لڑائی بگڑگئی ہو اور مسلمان اسوقت ہمسے زیادہ ہیں اگر آپ لشکر ساحران روانہ فرمائینگے تو مسلمان مجھپر غالب آئینگے جس دن وہان سے فوج آئیگی اسی دن یہ طبل جنگ بجوائیگا بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہو اگر فوج ساحران بھی آئیگی تو میرا کیا بنا لیگی بیژن نے عرض کی او شہریار وہ لوگ جو آئینگے تو سحر کرینگے بدیع الملک نے کہا اگر سحر کرینگے تو کیا ہوگا بیژن ایسی ہی باتیں بدیع الملک سے کرتا رہا مگر نامہ دار جو جواب نامہ لیکر بلداق کے پاس پہونچا نامہ دکھایا بلداق گرد خوش ہو کہا واقعی یہ لوگ بڑے جری ہیں اور بہادری میں انکی کلام نہیں ہو میں نے صرف آٹھ روز کی مہلت چاہی تھی بدیع الملک نامدار نے اُسکے جواب میں یہ تحریر فرمایا ہو کہ جب تک تم ہمیں پیام جنگ نہ دوگے تب تک ہم مقابلہ نہ کرینگے تم بسہولیت اپنا بندوبست کرو جس وقت سب انتظام ٹھیک ہو جائے اُس وقت جنگ آغاز کرو سب لوگوں نے کہا اب آپ کو مدتوں کی فرصت ہوگئی جب تک فوج وہان سے نہ آئے تب تک خاموش رہیے بلداق گرد نے کہا اگر بدیع الملک نامدار لشکر ساحران پر بھی غالب آئے تو میں اُن سے مقابلہ کرونگا اگر زیر کردونگا تو اپنے لشکر کا بادشاہ بناؤنگا اور اگر زیر ہوجاؤنگا تو انکی اطاعت قبول کرونگا سب نے کہا ہم لوگوں کی بھی یہی رائے تھی کہ آپ بدیع الملک سے مقابلہ کریں ان سب کو تو اسی کیفیت میں چھوڑیے

اب حال نامہ دار بلداق کا بیان کیا جاتا ہو

کہ یہ جو نامہ لیکر روانہ ہوا تو دوسرے روز فیروز کے پاس پہونچا نامہ بلداق گرد کا دیا فیروز نے

نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی جگنگان سے مخاطب ہو کر کہا یہ مسلمان بڑے جری ہیں جس سے
مقابلہ کرتے ہیں انکو عاجز کر دیتے ہیں ایسا پہلوان نامی یہ کہتا ہو کہ میں مقابلہ کرنے سے عاجز ہوں اگر
آپ فوج ساحران روانہ نہ کیجیے گا تو لڑائی بگڑ جائیگی مسلمان غالب آجائینگے جگنگان نے کہا ان لوگوں
سے ہر ایک دیتا ہو بڑے تیغزن صف شکن ہیں آج تک بڑے بڑے طلسم فتح کیے کیسے کیسے ساحر
انکے ہاتھ سے قتل ہوئے فیروز نے کہا ابھی تو میں کچھ نہیں بولتا ہوں مگر جب یہ لوگ طلسم کے اندر
کسی قسم کا فساد برپا کرینگے اسوقت میں انکی خبر لونگا ابھی تو یہ لوگ رہتے ہیں اور یقین ہو جبتک کہ طلسم کے اندر
پہونچیں گے تب تک انکے سردار بھی بہت کم رہجاینگے اب میں یلداق کو جو فوج روانہ کرتا ہوں یہ لوگ
ایسے ہیں جو آج تک سحر میں کسی سے نہیں دبے اور مکر انکے حصے میں ہو جگنگان نے کہا اسکا اظہار
نہ فرمایئے کہ جب یہ لوگ طلسم کے اندر آئیں اسوقت آپ انسے مقابلہ کیجیے جو کچھ آپکو کرنا منظور ہو ابھی
سے آپ انکا انتظام شروع کر دیجیے اور اس روز جیسا آپ نے فرمایا تھا کہ ایک ساحر نے مجھے خبر دی
ہو کہ طلسم میں ایک دروازہ پیدا ہوا اور ایک جوان غارزار طلسم میں آکر غائب ہو گیا ایک جوان اور کسی
طرف چلا گیا وہاں بعض لوگ قتل ہوئے ہیں یہ دروازہ خلاف قاعدہ کیسا پیدا ہوا اور جوان کون تھے جو
وہاں آکے غائب ہو گئے اور ان لوگوں کو قتل کس نے کیا یہ سب باتیں آپ نے سنیں اور ابھی تک
کچھ انتظام نہیں کیا فیروز نے کہا او جگنگان اس امر کا مجھے بھی تعجب ہو کہ یہ دروازہ طلسم میں کیسا
پیدا ہوا ہو بلا میں یلداق گرد کو فوج روانہ کروں تو خود اس دروازے کے دیکھنے کو جاؤں اور اسکی
اصلیت کو بھی تحقیق کروں جگنگان نے کہا آپ تو خداوند طلسم ہیں آپ کو اصلیت کے تحقیق کرنے کی
ضرورت ہی کیا ہو کیا آپ کو معلوم نہیں ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ دروازہ کیسا
ہو جس دن سے اس طلسم کی حکومت میرے قبضے میں آئی اُس روز سے میں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ
طلسم میں دروازہ پیدا ہوا اور پیدا بھی ہوا تو اُس سمت جس سمت کوئی جاتا نہیں ہو یہ عجب کی بات ہو
اور دو جوانوں کا اُسی طرف سے آنا بڑے تعجب کی بات ہو میری عقل حیران ہو واقعی اسیا غارزار طلسم
بنایا گیا ہو کس کی مجال ہو جو طلسم کے اندر آسکے وہاں جملہ ملازمین طلسم کے مکان نئے طور سے واقع ہیں
کہ زمین کا ایک طبقہ بالکل صاف کئی کوس تک ہو اور اسکے نیچے شہر آباد ہو وہاں ملازمین طلسم کے مکان
ہیں جب یہاں سے رخصت پاتے ہیں تو وہاں جاتے ہیں اُنکے سوا اور کوئی وہاں نہیں رہتا ہو جگنگان
نے کہا پہلے فوج روانہ کیجیے آپ بھی وہاں تشریف لے چلیے اُسکا بندوبست کیجیے فیروز
ستارہ پیشانی نے اپنے ملازمین کو آواز دی دو لوگ آئے فیروز نے ایک پرچہ لکھا ایک ملازم کو
دیا کہا معین جادو کو یہ پرچہ جاکے دو ساحر روانہ ہوا فیروز نے دوسرا پرچہ لکھکر دوسرے ساحر کو
دیا کہا یہ جاکر عتیق جادو کو دو دونوں ابھی واپس آؤ بلکہ انکو بھی لاؤ وہ بھی ساحر روانہ ہوا جگنگان نے کہا
اب آپ کے چلنے میں کتنی دیر ہو فیروز نے جواب دیا کہ معین جادو اور عتیق جادو آلیں تو میں
چلوں جگنگان نے کہا یہ کون مددگار ہیں کچھ انکی تعریف بیان کیجیے فیروز نے کہا معین جادو
اس طلسم کے قدیم مددگار ہیں اور بیدار کیتا ہیں انکے پاس دس ہزار چیلے سحر کے سیکھے ہوئے ہیں جو کام
انکا ہوتا ہو ان پہلوانوں کے ذریعے سے ہوتا ہو تنا ہو تن آدمی معلوم ہوتے ہیں بات کرتے ہیں بات کا

جواب دیتے ہیں کھانا کھاتے ہیں مگر وہ مر نہیں سکتے اُنکی مرگ و زیست میں معین جادو کو اختیار ہے جب
معین جادو چاہیں اُنکو مار ڈالیں جب چاہیں اُنکی صورت کے وہ پیدا کر دیں اُنکو برائے مقابلہ
لشکر اسلام روانہ کرونگا اور عتیق جادو بھی ساحر یکتا ہیں اُنکا بھی جواب دینے والا بہت کم ہو بعض لوگ اس
طلسم میں ایسے ہیں جو اُنکے مقابلے کے ہیں ورنہ اُنسے بہتر کوئی سحر میں دخل نہیں رکھتا ہو انھوں نے ایک
بارگاہ سحر بنائی ہو اس بارگاہ میں حریف کو مع لشکر بلاکر بٹھاتے ہیں جب لشکر حریف کے سب لوگ جمع
ہوجاتے ہیں بارگاہ کو سحر کرکے اُڑا دیتے ہیں وہ بارگاہ چاروں طرف سے لوہے سے زیادہ مستحکم ہوجاتی ہو
اگر کوئی چاہے کہ بارگاہ کے اندر سے نکل جائے یہ بات ممکن نہیں وہ بارگاہ ایک دریا میں جاکر اُن
سب اسیروں کو ڈبو دیتی ہو اسیر چالیس دن تک اس دریا میں رہتے ہیں اگر اُنکی اطاعت قبول کرتے
ہیں تو وہ رہا کر دیتے ہیں اور اگر سرتابی کرتے ہیں تو وہ اپنے یہاں کے زندانخانہ میں بھیجدیتے ہیں جنگان نے
کہا واقعی یہ دونوں باتیں آج نئی سُنیں ایسے ساحر ہیں آج تک نہیں دیکھے بڑے بڑے طلسموں میں
جانے کا اتفاق ہوا مگر یہ بات کہیں نہیں دیکھی فیروز نے کہا جنگان ابھی تم نے اس طلسم میں کیا دیکھا ہو
ذرا حمزہ کو طلسم کے اندر آنے دو پھر سحر کی کیفیت دیکھنا کہ کیا آفت برپا کرتا ہوں اور کیونکر حمزہ کو ایک
دن میں گرفتار کر لیتا ہوں اسم اعظم اور حرز ہیکل کچھ نہ بنا سکیگی وہ اسیر ہوجائیگا اپنی خطاؤں کی سزا پائیگا
یہاں کے ساحر ایسے سحر کرتے ہیں جو دوسرے طلسم کے بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھے
ہیں جنگان کو یہ باتیں سنکر بہت تعجب ہوا فیروز کی مدح و ثنا کرنے لگا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ
آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی جنگان ذرا فیروز ستارہ پیشانی نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا کہا
اے جنگان خوف کا مقام نہیں ہو معین جادو کی آمد ہو اژدر شیر سوار آتا ہو جنگان نے دیکھا
ایک انسان اژدر سر ایک شیر پر سوار بلندی سے مثل طائر کے نیچے اُترا فیروز ستارہ پیشانی کو سجدہ کیا کہا
معین جادو آتے ہیں فیروز نے کہا میں یہیں موجود ہوں وہ شوق سے آئیں مجھسے ملاقات ہوگی
اژدر شیر سوار رخصت ہوا جنگان نے فیروز سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں فیروز نے کہا یہ اژدر
شیر سوار بیٹا معین جادو کا ہو مگر سحر میں باپ سے بڑھکر ہو باپ کی اطاعت میں بدل و جان مصروف
رہتا ہو ہر وقت اُسکے ہمراہ رہتا ہو اُسکے خود عجائبات ایسے ایسے ہیں جو باعث طوالت طلسم ہیں پہلے میرا
ارادہ تھا کہ تنہا اسی کو روانہ کروں مگر پھر سوچا کہ اُنکی شان کے خلاف ہو یہ اسلئے وہ ہے کہ ساحروں سے
مقابلے کے واسطے بھیجا جاتا ہو غیر ساحر اس سے کیا مقابلہ کرینگے اور اُسکے بھی خلاف ہوتا میرے حکم کی
تعمیل تو ضرور کرتا چلا جاتا مگر رنجیدہ ہوتا اور معین جادو کو بھی صدمۂ عظیم ہوتا ہے بے صدمہ ان لوگوں
کا خوش نہیں آتا میں ان سب کو عزیز جانتا ہوں جنگان نے کہا واقعی آپ خداوند طلسم ہیں جب تو
ایسے ایسے ساحر آپ کے مطیع ہیں فیروز ستارہ پیشانی نے جواب دیا اے جنگان ابھی تم نے
کچھ بھی نہیں دیکھا ہو اگر تمہیں طلسم کی پوری سیر کرا دوں تو تمہیں حیرت ہو جائے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ
اس طلسم سے بڑھکر کوئی اور دوسرا طلسم نہیں ہو جنگان نے کہا مجھے آپ کے فرمانے کا
یقین کامل ہو اور اب ہماری خاطر بھی مطمئن ہو اور امید قوی ہو کہ آپ اہل اسلام کو ضرور گرفتار کرینگے
اور مسلمان آپ سے لڑکے سرسبز نہونگے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ پھر برق چمکی فیروز نے کہا اب معین جادو

تشریف لائے جنگان نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تاج سر پر رکھے ہوئے لباس پہنے ہوئے تخت پر سے اترکے فیروز کے قریب آیا فیروز نے سلام کیا معین جادو نے اُنکو دعا دی فیروز ستارہ پیشانی الگ ادب سے بیٹھا معین جادو بھی اُنکے پاس بیٹھا کہا کیوں شہنشاہ مجھے کیوں بلایا تھا فیروز نے سب حال کہا معین جادو نے کہا بھلا میں غیر ساحروں سے مقابلہ کرنے کو جاؤں یہ بات تمھاری عقل کے خلاف ہو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وجہ یہ ہو کہ اُنمیں بعض لوگ ایسے ہیں کہ جنپر سحر تاثیر نہیں کرتا ہو اُسکے مقابلے میں اور ساحروں کے جانے سے آپکا جانا بہتر ہو معین جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہو تو میں جاتا ہوں فیروز نے کہا میں نے عتیق جادو کو بھی بلایا ہو یقین ہو کہ وہ بھی آتے ہوں معین جادو نے کہا اب اُنہیں کیوں تکلیف دو میں جاتا ہوں سب کام درست کر دونگا فیروز نے کہا بہت دنوں سے آپ دو وہ ہمسفر بھی نہیں ہوئے ہیں آپ کا اور اُنکا ساتھ ہو جائیگا تو مجھے اطمینان رہیگا معین جادو نے کہا تمہیں اختیار ہو یہ ذکر تھا کہ پھر برق چمکی ایک ساحر اژدر پر سوار آیا فیروز ستارہ پیشانی کو سلام کیا جھک کے سجدہ کیا فیروز نے پوچھا کیا خبر ہو اُس ساحر نے کہا عتیق جادو تشریف لاتے ہیں فیروز نے کہا جلد آئیں ایسے ہیں معین جادو بھی میرے پاس موجود ہیں اگر ابھی آئینگے تو اُن سے ملاقات ہو جائیگی اگر دیر لگائینگے تو اُنکو یہاں نہ پائینگے وہ ساحر اُسی وقت رخصت ہوا تھوڑی دیر میں پھر برق چمکی سب نے دیکھا ایک ساحر بلند قامت ایک تخت پر سوار آیا تخت اتارا آپ تخت سے اترا فیروز کو سلام کیا فیروز نے اپنے پاس اُسکو بھی بٹھایا کہا میں نے تمکو اسواسطے بلایا ہو کہ مسلمانوں نے بہت سر اُٹھایا ہو تم اور معین جادو دونوں لشکر جاؤ سب کو گرفتار کر لاؤ عتیق جادو نے جواب دیا جب میں جاتا ہوں تو معین جادو کی کیا ضرورت ہو اور اگر معین صاحب کا ارادہ ہو تو میری کیا ضرورت ہو فیروز نے کہا نہیں بعض لوگ ایسے ہیں جو سحر کی حقیقت نہیں جانتے ہیں اور اُنپر اصل سحر تاثیر نہیں کرتا ہو اسواسطے میں آپ دونوں صاحبوں کو روانہ کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اُس میں کوشش بلیغ فرمایئے عتیق جادو نے کہا آپ کی خوشی ہر حال مجھکو منظور ہو ورنہ معین صاحب کے جانے کی کیا ضرورت ہے فیروز نے کہا آپ سچے بجا ہے عتیق جادو ناخوش ہوا فیروز نے کہا اب عرصہ نہ کیجیے یہاں سے جا کر اسباب سفر درست کیجیے اور معین صاحب آپ بھی تشریف لیجائیے میں بھی ایک کام کو جاتا ہوں معین جادو اور عتیق جادو اپنے مکانوں پر آئے وہ شب و روز تو سامان سفر میں بسر کیا دوسرے روز معین جادو اور عتیق جادو دونوں نے لشکر جانب بلداق گرد سفر کیا کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر میں آئیگا

اب کیفیت مرجح آفتاب علم اور صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو اپنے لشکر کی تلاش میں روانہ ہوئے شب و روز کوچ و مقام کرتے ہوئے آٹھویں روز ایک صحرا میں پہونچے امیر کو اس صحرا کی نضابت پسند آئی مرجح آفتاب علم سے فرمایا آج اسی جگہ قیام کرو صبح کو پھر چلینگے مرجح نے عرض کی اے صاحبقران زمان یہ صحرا لائق اترنے کے نہیں ہو یہاں کی آب و ہوا بہت خراب ہو آج تک باشندگان طلسم اس طرف سے راستہ نہیں چلتے ہیں ایسی ہی کوئی ضرورت

ہوتی ہو تو سفرت آتے ہیں یا کسی قیدی کو مارنا منظور ہوتا ہو تو اس طرف لاتے ہیں اور یہاں لاکر چھوڑ جاتے ہیں وہ دو ایک روز میں تمام ہو جاتا ہو صاحبقران نے فرمایا تو یہاں سے جلد نکلنا چاہیے اسقدر بھی ٹھہرنا مناسب نہیں ہو مریخ آفتاب علم نے لشکر سے کہا کہ اس صحرا میں دیر تک نہ ٹھہرنا جہانتک ہوسکے جلد نکل چلو لشکریوں نے جو یہ خبر سنی گھوڑوں کو سرپٹ ڈال دیا ایک دن میں اُس صحرا کو طے کیا قریب شام ایک پہاڑ کے متصل ہو پہنچے مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران زمان اب یہاں قیام فرمائیے بلکہ دو ایک روز ٹھہر جائیے کہ یہاں کی آب و ہوا بہت مفید ہو اور ایک مطلب اور بھی ہو میں یہاں کے سردار کو بلاؤنگا آپ کا مطیع کراؤنگا وہ ایک دربند کا مالک ہو طلسم کا پہلا دربند وہی ہو صاحبقران زمان نے کہا جو تمہاری خوشی ہو وہ کرو میں دو تین دن تک یہاں مقام کرونگا مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا صاحبقران زمان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں آئے مریخ آفتاب علم نے ایک دستک دی سب نے دیکھا ایک طائر سفید رنگ آیا مریخ آفتاب علم نے اُس طائر کو اپنے پاس بلا سر پر ہاتھ پھیرا ایک نامہ لکھکر اُسکے گلے میں ڈال دیا اور کان میں کچھ کہا وہ طائر مریخ کے ہاتھ پر سے اُڑ گیا سب نے مریخ سے پوچھا یہ طائر کہاں گیا ہو مریخ نے کہا ایک ساحر کے بلانے کو گیا ہو تھوڑی دیر میں ساحر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس آئیگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم اپنے خیمے میں گیا ملازموں سے کہا کہ جو کوئی ساحر ہمیں دریافت کرے تو ہمارے پاس پہونچا دینا تھوڑی دیر اُسکو اپنے خیمے میں ہوئی تھی کہ صاحبقران زمان نے ایک خادم کو بھیجکر اپنے یہاں بلا لیا مریخ آفتاب علم صاحبقران کے خیمے میں گیا تھوڑی دیر میں ملازم نے مریخ سے آکے عرض کی جسکی نسبت آپ فرما آئے تھے وہ حاضر ہو مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران کوگرد جادو مالک دربند اول حاضر ہو میں نے اُسکو بلایا تھا اگر آپ کی اجازت ہو تو اندر بلا لوں امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہو بلا لو مریخ آفتاب علم نے کہا بلا لو ملازم پھر آیا کوگرد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا کوگرد جیسے اندر بارگاہ کے آیا زینت بارگاہ دیکھکر حیران ہوا مریخ آفتاب علم سے پہلے صاحبقران زمان کو سلام کیا پھر مریخ کو سلام کیا مریخ کو تعجب ہوا اپنے دل میں کہا یہ کیا باعث کہ کوگرد جادو نے صاحبقران زمان کو پیشتر سلام کیا اور مجھے بعد سلام کیا صاحبقران زمان کو آج تک کوگرد جادو نے نہیں دیکھا تھا اور مجھے خوب جانتا ہو کیا سبب جو صاحبقران زمان کو پہلے سلام کیا اس فکر میں تھا کہ کوگرد جادو نے عرض کی کہ اے شہریار آپ کو کس بات کی فکر ہو کوگرد جادو نے جو خود پوچھا تو مریخ آفتاب علم نے کہا کیا سبب ہو جو تُنے پیشتر مجھے سلام نہ کیا اور میرے آقا کو سلام کیا کیا تمہیں یہ کیفیت معلوم تھی کوگرد نے عرض کی کہ میں نے اُس تمام محفل میں سب سے زیادہ جاہ و حشم جسکا دیکھا اُسکو پیشتر سلام کیا مریخ نے کہا یہ سب کے آقا ہیں اور میرے بھی مالک ہیں اگر تم انھیں پہلے سلام نہ کرتے تو میں خود اُسکی ہدایت کرتا کہ اقبال مندی ہمارے آقا کی نامداری ایسی تھی کہ تُنے خود پہلے اُنکو سلام کیا کوگرد جادو نے کہا میں نے آجتک اُنکو طلسم میں نہیں دیکھا اور آپ جو اپنا مالک و آقا فرماتے ہیں اسکا کیا سبب ہو مریخ آفتاب علم نے کہا صاحبقران زمان ہیں میں نے سال بھر اُنکی اطاعت قبول کی اور اپنے

مذہب باطل کو ترک کیا گوگرد جادو نے عرض کی اے شہریار میں آپ کے ارشاد کو ابھی تک نہیں سمجھا کہ
آپ نے کیا ارشاد کیا اور اسکا کیا مطلب ہوا مرجح آفتاب علم نے تب پورا قصہ اپنا بیان کیا گوگرد کو
سنکے کمال حیرت ہوئی کہا یہ کیا میں نے آج نئی کیفیت سنی مرجح آفتاب علم نے کہا تم بھی میری تقلید کرو اپنے
دین ناقص کو چھوڑو مذہب حق اختیار کرو کہ عقبے میں راحت ہو اور آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرو کہ
یہ بزرگ قوم ہیں اور اقبال مندی اُنکی تمکو خوب معلوم ہوگی کہ پہلے تھے باوجود جاننے کے آنحضرت کو
سلام کیا گوگرد نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہوں تو مرجح آفتاب علم زندہ نچھوڑیگا اور اب طلسم کا باقی رہنا بھی
مشکل ہو جب ایسا شخص شریک ہوا ہو تو یہ طلسم بھی کوئی توڑ سے زیر کریگا ہر طرح تباہی کریگا اسکو قتل کر ڈالیگا سحر میں طاقت
میں کوئی اسکا ہمسر نہیں ہو اُس سے کون مقابلہ کر سکیگا اور اصل بھی یہ ہو کہ اس شخص کے اقبالمند ہونے میں
کوئی شبہہ نہیں ہو اور طلسم کشا بھی اقبالمند ہو لیکن شاہزادے سے زیادہ اقبالمند ہو جب تو شاہزادے نے
انکی اطاعت قبول کی اور میں نے بھی پیشتر اسکو سلام کیا اصل تو یون ہو کہ یہ شخص اقبالمند ہو اور انکی اطاعت
کرنا بہت اچھا نتیجہ دیگی اور مذہب کی نسبت درست تو یون ہو کہ ہمارا مذہب سامری پر تو بالکل بے بنیاد
ہو یہ سوچ کے اُٹھکے مرجح آفتاب علم سے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا میں نے بسر و چشم منظور کیا مرجح
نے کہا یا صاحبقران گوگرد جادو کو کلمہ تعلیم فرمائیے یہ مذہب حق اختیار کرتے ہیں صاحبقران زمان نے
گوگرد کو اپنے پاس بلایا اور کلمہ تعلیم فرمائیں گوگرد نے عرض کی یا صاحبقران ابھی آپ کو طلسم فتح کرنا
ہو اور غلام در خداوند کا حاکم ہو اگر میں ابھی کلمہ پڑھ لونگا تو سحر نہ کر سکونگا امیر نے فرمایا بھائی خدا مالک
ہو میں انکی مدد کار ہو مرجح نے کہا یا صاحبقران ابھی اُنسے سحر کی توبہ نہ کرائیے بعض کام ایسے ہیں جو بغیر
سحر کے نکلیں گے اور انہیں کی خوف ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ ابھی انکو سحر کرنے سے مانع نہو جیے صاحبقران
نے فرمایا تمہیں اختیار ہو گوگرد جادو نے عرض کی اگر تکلیف نہو تو در بندہ پر تشریف لیچلیے دو ایک روز
وہان قیام فرمائیے مرجح آفتاب علم نے کہا انشاء اللہ تعالی اب ایک ہی بار آئینگے ابھی تو اپنے
لشکر سے ملنے جاتے ہیں گوگرد نے پوچھا لشکر اور بھی ہو مرجح نے کہا یہان لشکر کہان ہو یہ تو چند
لوگ جو عزیزان صاحبقران سے ہیں وہ برائے تلاش صاحبقران زمان آئے تھے اور کچھ میرے ملازمین
ہیں باقی لشکر ایک مقام پر قیام پذیر ہو اُس لشکر سے بھی ملنا مقصود ہو اور بدیع الملک نوجوان کو بھی
تلاش کرنا ہو اگر اس زمانہ میں مل گئے تو خیر ورنہ لشکر کو ہمراہ لیکر پھر انکی تلاش میں نکلینگے اور طلسم میں داخل کرینگے
گوگرد نے سب باتیں دریافت کریں بدیع الملک نوجوان کی وضع صورت سب تحقیق کر کے عرض کی
کہ میں بھی وقتاً فوقتاً انکو تلاش کرتا رہونگا اگر کہیں پتہ لگ جائیگا تو اپنے یہان لیجا کر رکھونگا جب آپ اس طرف تشریف
لائیے گا تو آنسے ملاقات ہو جائیگی مرجح آفتاب علم نے کہا بہت مناسب ہو گوگرد تھوڑی دیر ٹھہر کے
وہان سے رخصت ہوا صاحبقران زمان نے دو روز اس کوہ کے قریب قیام فرمایا تیسرے روز وہان سے
روانہ ہوئے اور اپنے لشکر کی طرف چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت معین جادو اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو فیروز سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تیسرے روز جہان یلداق گردتنا وہان آئے

ہوئے بلداق تو اُنکا منتظر تھا جیسے ہی یہ لوگ آئے اور نامہ دار بلداق نے جواب نامہ کا دیا اس مین
لکھا تھا کہ ہم معین جادو و عتیق جادو کو روانہ کرتے ہین یہ لوگ کل کام درست کر دینگے اُنکو مثل میرے
جاننا اور اُنکے احکام سے سرتابی نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا بلداق گرد اس جواب کو دیکھکر خوش
ہوگیا معین جادو نے بلداق سے کہا اپنے ملازمین کو بلاؤ بلداق نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا
معین جادو نے کہا خیمے صحرا مین استادہ کرو بلداق نے کہا کسقدر خیام اُستادہ کیے جائین معین جادو نے کہا
قریب ڈھائی ہزار کے خیمے استادہ ہو جائین بلداق گرد نے کہا خیمے تو میرے پاس نہین ہین معین جادو نے کہا
خیر اگر خیمے نہین ہین تو کیا ڈر ہے ہم اور انتظام کیے لیتے ہین مگر تم طبل جنگی بجواؤ اسنے اسی وقت کہا کہ طبل
جنگی پہ چوب پڑے اُسکے لشکر مین طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ
ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک نوجوان کی آئے عرض کی پروردگار تا دیرگاہ قیامت آفتاب شوکت و
اقبال کو تابان رکھے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا
نبرد ہو بدیع الملک نوجوان نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے
یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی جرار تیاری اسباب جنگ مین مصروف ہوئے بدیع الملک
نے بیژن سے کہا شاید فیروز کے یہان سے مدد آگئی بیژن نے عرض کی بے مدد کے بھلا وہ طبل جنگی
کیون بجواتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے کل میدان مین دیکھین گے کہ کون کون جوان آتے ہین
اور کیا کیا ہنر جنگ دکھاتے ہین بیژن نے کہا اے شہریار سب ساحر آئے ہونگے غیر ساحر نہونگے کیونکہ بلداق
نے لکھا تھا کہ لشکر ساحران روانہ کیجیے غیر ساحر مقابلہ نہین کر سکین گے بدیع الملک نے فرمایا اگر ساحر
آئے ہونگے تو کیا خوف ہے ہم اُنسے بھی مقابلہ کرینگے بیژن نے عرض کی اے شہریار ساحرون سے مقابلہ کیونکر
ہوگا آپ تو سحر سے ناواقف ہین بدیع الملک نے فرمایا مین کہہ چکا تھا شاید تمھین یاد ہو کہ خدا ہر حال مین
ہماری مدد کرتا ہے ہر بلا کو رد کرتا ہے بیژن خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان اور بہادرون مین مشغول
ہوئے مگر بلداق نے معین جادو سے کہا کہ مین نے آپ کے حسب الحکم طبل جنگی بجوا دیا ہے
معین جادو نے ایک صندوقچہ اپنی جھولی سے نکالا اُسمین سے کاغذ کے خیمے نکالے بلداق کے
ملازمین سے کہا کہ ان خیمون کو جاکر استادہ کراؤ مگر یہ خیال رہے کہ ایک خیمے بھر کے فاصلے پر دوسرا
خیمہ استادہ کرانا یہ نہ جاننا کہ یہ خیمے چھوٹے ہین جیسے اصل خیمے ہوتے ہین یہ ویسے ہی ہو جاتے
ہین جگہ کا خیال رکھنا ملازمین بلداق گرد وہ خیمے لیکر میدان مین آئے جس طور سے معین جادو نے
کہا اُسی طور سے سب خیمون کو استادہ کیا جب فراغت پائی معین جادو کو آکر اطلاع دی معین جادو
اُٹھا خیمون کے پاس آیا پھر وہی صندوقچہ نکالا اُسکو کھولا کاغذ کے پتلے اُسمین سے نکالے ایک ایک
خیمے مین ایک ایک پتلا رکھا جب خیمون مین پتلے رکھ چکا تو اُسنے سب لوگون سے کہا کہ اب یہان سے
تم سب ہٹ جاؤ اس طرف کوئی نہ دیکھے جو دیکھے گا وہ پتھر کا ہو جائیگا سب لوگ وہان سے بخوف جان
اپنے خیمون مین آکے پوشیدہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد معین جادو بلداق گرد کے خیمے مین آیا کہا
اب لوگ جہان جانے والے ہون جائین بلداق بھی مشتاق تھا کہ معین نے کیا طلسم بنایا ہو فوراً اپنے
خیمے سے نکلا باہر آکے دیکھا وہ رنگ برنگے خیمے استادہ ہین سب مین روشنی ہو رہی ہے ایک ایک

خیمے مین ایک ایک جوان کوہ پیکر دیو قامت بیٹھا ہو ایک ایک صراحی شراب کی آگے رکھے جام بھر بھر کے
پی رہا ہو ایک جانب لشکر کا اصطبل معلوم ہوتا ہو گھوڑے کو بکل خیمے مین سائیس اُنکے آگے سبکے
ہین یلداق گرد کو یہ سامان دیکھکر تعجب ہوا کہا آپ نے یہ کیا کیا جو یک ناگاہ یہان یہ سب چیزین پیدا
ہوگئین معین جادو نے کہا مین جو کام کرتا ہون ایسا ہی کرتا ہون جو دوسرا نہین کر سکتا ہو اب یہی لوگ
صبح کو میدان مین جاینگے اور سرداران اسلام کو گرفتار کرکے لاینگے یلداق گرد نے بہت کچھ اسکی مدح و
ثنا کی عتیق جادو نے اپنی بارگاہ استاد کی یلداق نے کہا آپ نے کوئی سحر تیار نہین کیا عتیق جادو نے
جواب دیا مجھے جب ضرورت ہوگی سب کو یکبارگی گرفتار کرکے لیجاؤنگا اس بارگاہ سے سحر پیدا ہو جائیگا
یلداق گرد بہت خوش ہوا شب بھر اسکو نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو معین جادو لشکر خیام کی طرف
گیا اور بآواز بلند کہا اے جوانان شیر دل ہوشیار ہو جاؤ وقت حرب و پیکار آگیا سب نے دیکھا کہ وہی
سپاہی سلاح جنگ جسم پر آراستہ کرکے اپنے خیمون کے دروازے پر آئے سائیسون نے سب کے
مرکب لاکے موجود کیے سب سوار ہوئے یلداق گرد بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے آیا دیکھا کہ ایک
ایک جوان قوی ہیکل ہو گھوڑے ایسے ہین کہ جو انکا بار سنبھالے ہین ورنہ ہر ایک مرکب سے ایسے
جوان کا بار اٹھانا مشکل ہو اس طرح سے یلداق گرد میدان کی طرف روانہ ہوا معین جادو بھی سیر
دیکھنے کو ایک تخت پر سوار ہوکے اُسکے ہمراہ ہوا یلداق گرد نے معین جادو اور عتیق جادو سے
کہا کہ آپ لوگ اپنے تخت آگے بڑھائیے معین جادو اور عتیق جادو نے اپنے تخت آگے
بڑھائے اس صورت سے میدان مین آئے صف بندی ہوئی لشکر آراستہ کرکے کھڑے ہوئے گو
بدیع الملک نوجوان بھی بیدار ہوئے نماز صبح سے فراغت حاصل کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے
کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نوجوان نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر
تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوئے
لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے میدان مین پہونچے لشکر ویت کو دیکھا تو عجب انداز کے
جوان نظر آئے بدیع الملک نوجوان دیکھکر خوش ہوگئے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ سب جوان اطاعت
قبول کرین اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرین تو زینت لشکر ہین ایسے ردوار جوان اور اسقدر فیروزکو
کیونکر ممکن ہوئے یہ خیال کر رہے تھے کہ نقابت شروع ہوگئی کہ جنگ بھی کل کا کہکر ہٹ آئے اب یلداق گرد
نے مرکب اپنا صف سے آگے بڑھایا کہا اے بدیع الملک نوجوان مجھ پر ظاہر ہوا کہ آپکی ہمت و
جرأت مین فرق نہین ہو اور آپ سا بہادر میری نگاہ سے نہین گذرا اور مین نے آپ کی بہت کچھ تعریف
اپنے سردارون سے کی مجھے آپ کی اس جرأت و شجاعت پر رحم آتا ہو اس سے بہتر یہ ہو کہ آپ اُس
لشکر سے نکل جائین ہم اور لشکریون سے سمجھ لینگے اور صاحبقران کو بھی تلاش کرلینگے اور آپ اُس لشکر مین
رہینگے تو گرفتار ہو جائینگے اور شکست کھائینگے بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ اے یلداق گرد
بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم ایسی بات کہتے ہو جب مین دشمن کی بُرائی نہین چاہتا تو بھلا اپنے لشکر کو
چھوڑکر ہٹ جاؤنگا تم خود خیال کرو کہ جو جو کلمات تمنے میری نسبت کہے ہین انکا یہی تقاضا ہو کہ مین سب کو
چھوڑکے ہٹ جاؤن شاید تم رسم جرأت و مردانگی سے آگاہ نہین ہو یہ خلاف ہو کہ مین اپنی جان بچاکر

چلا جاؤن اور جب مجھے یہ امید ہو تو سب سے پہلے اپنی جان دون مگر مجھے تو ایسی امید نہین ہو جیسا کہ تم
کہہ رہے ہو یلداق گردونے کہا آپ کو اختیار ہو مجھے جو کچھ حق ادب ادا کرنا تھا آپ سے کہہ چکا بدیع الملک
نے فرمایا اب اِس کلام کو ختم کرو یلداق ہٹ گیا صف مین جا کر اُسنے معین جادو کی طرف دیکھا
معین جادو نے کہا اسقدر جوان صف بستہ کھڑے ہین اُنمین سے جسکو چاہیے میدان مین بھیجے
ایک جوان تمام لشکر کو کافی ہوگا یلداق گردونے غور سے دیکھا ایک جوان سب مین طویل القامت اور
قوی ہیکل نظر آیا یلداق گردونے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ جوان صف سے نکلا میدان کارزار مین آیا
نعرہ کیا کہ ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ میدان مین آئے اپنے ہنر جنگ دکھائے
اُسکی صدا سُن کے بیژن لشکر اسلام سے بدیع الملک کے قریب آیا پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی
کہ ای شہریار مین آج میدان مین جاؤن بدیع الملک نوجوان نے فرمایا ای بیژن تمہارے جانے
کی کیا ضرورت ہو اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون بیژن نے عرض کی آقاے نامدار اگر آپ مجھے
اجازت میدان عطا نفرمائیے گا تو مجھے ملال ہوگا اور تمام ہمچشمون مین ذلت ہوگی کہ مین صف سے گھوڑا
بڑھا کے خاص اسی واسطے حاضر خدمت بابرکت ہوا ہون بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے فرمایا
تمہین اختیار ہو جاؤ بیژن اذن جنگ پاکر خوش ہو گیا مرکب کو ٹھکرا کر آگے بڑھا اُس جوان کے مقابلے
مین آیا کہا ای جوان اپنے نام سے مجکو آگاہ کر تعجب ہو کہ مین نے آج تک تیرے تئین اُس طلسم مین
نہین دیکھا ہو اُس جوان نے کہا آگاہ ہو کہ میرا نام اوتاگرد ہو اس طلسم کے پہلوان نامی سے
ہون بیژن نے کہا مین نے آج تک تجھے طلسم مین نہین دیکھا اوتاد نے جواب دیا کہ مین
کیا تیری طرح ہون جو ہر ایک جگہ پھرون مجکو خداوند طلسم بیٹے فیروز کے یہان سے اما نہ ملتا ہو اپنے
مکان مین رہتا ہون جب کبھی مجھے خداوند یاد فرماتے ہین حاضر ہو جایا کرتا ہون یہ کہکر کہا ای جوان تو مجکو
باتون مین ٹالتا ہو یہ میدان جنگ ہو جاے مکالمہ نہین اگر کچھ حربہ رکھتا ہو تو پیش کر بیژن نے جواب دیا
ای جوان ہمارے آقا کا یہ دستور نہین ہو کہ وہ پیشدستی کرین وہی ہمارا بھی دستور ہو پہلے تو وار کر جب
تیری ضرب سے ہمین خدا بچائیگا تو ہم وار کرینگے اوتاد گردنے تلوار لگائی بیژن نے سپر اٹھائی تلوار
سپر پر پڑکے اُچٹ گئی اوتاد نے کہا ای جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون بیژن نے اُسکے سر
تلوار لگائی اُسنے بھی سپر اٹھائی جیسے ہی تلوار سپر پر پڑی ٹوٹ گئی بیژن حیران ہوا اوتاد نے کہا ای
بیژن اب مین وار کرتا ہون خبردار رہنا بیژن نے کہا تو شوق سے وار کر مین خبردار رہون اوتاد
نے پھر تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے تلوار تھوڑی سی بیژن کے سر مین اُتر آئی بیژن نے دستانہ مارا تلوار
نکل گئی بیژن نے پلٹ کے دیکھا ملازم نے اُسکو اُسی حال مین دوسری تلوار پہونچائی بیژن نے پھر وار کیا
تلوار پھر ٹوٹ گئی اب بیژن بہت پریشان ہوا اوتاد نے کہا ای بیژن اگر تجھے کوئی تلوار عمدہ
نہین ملتی ہو تو ایسی تلوارین رکھنے کی کیا ضرورت ہو جو وقت پر دغا کرین خیر اب مین پھر تجھے مہلت دیتا
ہون اور تلوار منگالے بیژن نے اور تلوار منگائی ملازم نے دوسری تلوار اُسکو پہونچائی بیژن نے
کہا اب میرے وار کرنے کی باری ہو بیژن نے کہا پھر تجھے کون مانع ہو وار کر اوتاد نے پھر تلوار اُسکے
سر پر لگائی سپر اُسکے ہاتھ سے زمین پر گری تلوار پھر اُسی زخم مین اُتر گئی خون کی چادر منہ پر آئی بیژن

گھوڑے سے زمین پر گرا اوتادو نے اُسکو نیزے پر اُٹھا لیا چکر دیکر زمین پر مارا کہ بیضۂ عنبر گرد
جان بحق تسلیم ہوا سکی فوج کے لوگوں نے صدمے تحسین و آفرین بلند کی بدیع الملک کو اُسکے قتل ہونیکا
بہت صدمہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کو بھی رنج ہوا اوتادگرد نے پھر کہا اے فرقۂ خدا پرستان اسکا لاشہ
اُٹھا لیجاؤ اور میرے مقابلے میں آؤ شہنشاہ گوہر کلاہ بدیع الملک نوجوان کے قریب آئے
کہا میں میدان میں جاتا ہوں اُس جوان کا سر کاٹ کے لاتا ہوں بدیع الملک نے بہت روکا مگر شہنشاہ
گوہر کلاہ نے بدیع الملک کو مجبور کر دیا آپ میدان جنگ میں آئے اوتادگرد نے کہا اے جوان
کیوں ناحق اپنی جوانی برباد کرتا ہو بہتر تیرے واسطے یہ ہو کر تو پلٹ جا شہنشاہ نے فرمایا یاوہ گوئی فضول
ہو طول کلام سے کیا حصول ہو لا جو حربہ رکھتا ہو اُسنے تلوار کا وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے چاہا کہ
اسکے وار کو خالی دوں کہ گھوڑے نے سکندری کھائی خود شہنشاہ گوہر کلاہ کے سر سے ہٹ گیا تلوار
چل چکی تھی سر پر بڑی زخم کاری آیا قریب تھا کہ شہنشاہ بھی گھوڑے سے گر پڑیں مگر سنبھل گئے اُنکے اور خادم
آگرے بچے شہنشاہ گوہر کلاہ بیہوش ہوگئے اوتادو نے پھر نعرہ کیا بدیع الملک نوجوان نے مرکب آگے
بڑھایا یلداق گرد بڑھا کہا اے بدیع الملک نوجوان میں پھر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ مقابلہ
نفرمایئے واپس جایئے اس جوان سے لڑکر فتیاب نہ ہو جیئے گا بدیع الملک نے فرمایا اے یلداق گرد اگر تم کو
ایسا ہی میرا پاس ہو تو فیروز ستارہ پیشانی کی رفاقت ترک کر دو میرے لشکر میں آؤ جو کچھ فیروز سے
سلوک کرتا ہو اُس سے زیادہ یہاں ہو گا اور قدر کیا جائیگی یلداق گرد نے کہا بھلا یہ ممکن ہو کہ میں خداوند طلسم
کی ملازمت ترک کر دوں بدیع الملک نے فرمایا جب تم غلط جانتے ہو تو میں کب گوارا کر سکتا کہ اپنے
لشکر کو چھوڑ کے چلا جاؤں صاحبقران کو کیا منہ دکھاؤنگا اور ہجشم مجھے کیا کہینگے یلداق گرد خاموش
ہو رہا بدیع الملک اُس جوان کے مقابلے میں آئے فرمایا اے جوان کس بات مغرور ہو اگر کچھ جوہر ہو
تو میں موجود ہوں جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اوتادگرد نے تلوار کا وار کیا بدیع الملک نے بازو پکڑ کے
اُسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی یلداق گرد کو بہت تعجب ہوا معین جادو کو بھی حیرت ہوئی اوتادو نے
خنجر نکال کر بدیع الملک کے شکم پر مارا شاہزادے نے خنجر بھی اُسکے ہاتھ سے چھین لیا جب اوتاد
ہر طرح سے عاجز ہوا تو اُسنے بدیع الملک کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا بدیع الملک نے بھی اُسکی کمر میں ہاتھ
ڈالا نعرہ کرکے زمین سے اُٹھا لیا چرخ دیکر زمین پر مارا اوتادو اُٹھ کھڑا ہوا اب بدیع الملک کو
یقین ہوا کہ یہ ساحر ہو مگر معین جادو نے یہ کیفیت جو دیکھی عتیق جادو سے کہا اسپر تاثیر نہیں کرتا تو
معلوم ہوتا ہو کہ اسکے پاس کوئی تحفہ ہو یا تو اُسکو کسی طور سے لینا چاہیے یا تم اپنے سحر میں اسے مبتلا کرو
عتیق جادو نے کہا میں شب کو اُسکا بندوبست کرونگا معین جادو نے کہا اچھی بات ہو بغیر اس سحر
کے وہ لوگ اسیر نہ ہونگے وہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں یہاں اوتادگرد پھر بدیع الملک نوجوان کے
مقابلے میں آیا بدیع الملک نے پھر اُسکو زمین سے اُٹھا لیا لیکر اپنے لشکر کی طرف آئے خواجہ عمرو
سے کہا اس مکار سے ہوشیار رہنا خواجہ عمرو نے فوراً اُسکی زبان میں سوزن دیکر مشکیں باندھیں
بدیع الملک نوجوان پھر میدان میں آئے معین جادو نے پھر ایک جوان کو بھیجا بدیع الملک
اُسکو بھی اُٹھا لے گئے اُسی طرح دس جوانوں کو بدیع الملک اُٹھا لائے اور خواجہ عمرو ثانی نے

دونون جوانون کی زبانون مین سوزن دیکر اسیر کر دیا جب معین جادو نے یہ کیفیت دیکھی سب جوانون کو اشارہ
دیا جسقدر تھے تلوارین لیکر بدیع الملک نوجوان پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک ننگانہ و پگانہ وغا
کرنے لگے لشکر اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی مگر بدیع الملک نے جو
خیال کر کے دیکھا تو لشکر حریف کا کوئی بھی زخمی نہین ہوا اور اپنے لشکر کے بہت سے جوان قتل پائے اور بہت
سے زخمدار دیکھے بدیع الملک کو تعجب ہوا مگر مجبور کیا کرین بہر بشت و پہلو سے ہوشیار ہوگئے بہت عرصہ
ہوگیا مگر کثرت لشکر حریف کم نہ ہوئی بدیع الملک نوجوان کے ہاتھ بھی تھک گئے گو زخم تو بدن پر کوئی
نہین آیا کیونکہ بدیع الملک نوجوان لوح محفوظ اور بازوبند وغیرہ پہنے تھے ان لشکر کے بہت سے جوان
قتل ہوئے غرضکہ بدیع الملک بہت مجبور ہوئے درگاہ قاضی الحاجات مین ہاتھ اٹھا کر عرض کی
اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز۔ غرضیکہ اس وقت ہنوز بدیع الملک
نے تڑپ کے جو دعا کی قبول درگاہ ہوئی آتی ہوئی صحرا کی ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی سب لوگ اس گرد
کی طرف دیکھنے لگے بلداق گردنے کہا شاید خداوند نے اور مدد ہمارے واسطے روانہ فرمائی ہو بلداق گرد
یہ خیال کر رہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ صاحبقران نامدار بڑے جاہ و حشم سے سب
سرداران نامی کو ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین اور ایک جوان صاحب شوکت و شان بھی ہمراہ ہی
بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوئے صاحبقران زمان جو قریب پہونچے اپنے لشکر کو اس آفت
مین مبتلا پایا بدیع الملک کو لڑتے دیکھا مریخ آفتاب علم کی نگاہ جو پڑی کہا یا صاحبقران دیکھیے
یہ سب لوگ سحر کے بنے ہوئے ہین جو لڑ رہے ہین صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک پکار رہے
ہین مریخ آفتاب علم نے پھر عرض کی یا صاحبقران زمان کیا بدیع الملک نوجوان پر
سحر تاثیر نہین کرتا ہو امیر نے فرمایا ان پر سحر اثر نہین کرتا ہو صاحب تحفہ جات ہین مریخ آفتاب علم
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے امیر تلوار کھینچ کے جا پڑے مریخ نے عرض کی یا امیر
یہ لوگ یون دفع نہ ہونگے مین انکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار میان سے لی اور اپنے تئین آگ کے
بیچ مین ڈال دیا جیسے ہوا میں لگ گئی جل کے خاک ہوگیا معین جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی بلداق گرد
اور عتیق جادو سے کہا تعجب کی بات ہو کہ مریخ آفتاب علم مسلمانون کی طرف سے لڑ رہا ہو ہم خبر
یہ سمجھتے تھے کہ ہماری مدد کو آیا ہو بلداق نے کہا ہمارے قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ مریخ کے
آگے جو شخص تھا صاحبقران انھین کا نام ہو اور مریخ کے برابر جو لوگ تھے وہ سردار ہین جو قیدخانہ
طلسم سے چھوٹکر آئے ہین معین جادو نے کہا کیا عجب ہو مگر اب کیا کیا جاوے جان سولت
سب کی جان سے ہے اگر کچھ بندوبست نہ کیا جائیگا تو مریخ سب کا خاتمہ کردیگا اور پھر ہم لوگون میں کسی کو
زندہ نہ چھوڑیگا بلداق نے کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے عتیق جادو نے کہا طبل بازگشت بجواؤ بلداق گرد
نے بھی پسند کیا اسی وقت طبل بازگشت بجا امیر نے مریخ آفتاب علم کو بڑھ کے روکا سب
جوانان صحرا اپنی طرف چلے صاحبقران اپنے لشکر کی طرف واپس آئے سب سردار بھی آئے اسی وقت
بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے گئے سب سردار اپنی اپنی
بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے تھوڑی دیر کے بعد امیر کی بارگاہ مین سردار آنے لگے

بدیع الملک تو صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی میں تشریف لے گئے تھے اور امیر
سے سب کیفیت اپنی بیان کی تھی مریخ آفتاب علم کا سب حال پوچھا تھا اور خواجہ عمرو بھی ساتھ
تھے صاحبقران زمان بھی بارگاہ میں آئے تھے جب سب لوگ جمع ہونے لگے تو پھر صاحبقران نے
فرمایا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کہاں ہیں بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کی امیر
نے فرمایا انکی عیادت کو ضرور جانا چاہیے غضب ہوا ایسے شیر جوان کے زخم لگا خدا نے بڑا فضل کیا
کہ اس مکار نے سحر کو اسوقت زور نہ دیا بدیع الملک نے عرض کی پیشتر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ ساحر ہیں
میں ہر ایک کو جوان غیر ساحر جانتا تھا یہ باتیں تھیں کہ مریخ آفتاب علم آیا صاحبقران زمان نے
کہا اے مریخ ساحروں نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو زخمی کیا ہے ہم انکی عیادت کو جاتے ہیں مریخ آفتاب علم
نے کہا یا صاحبقران زمان اگر خدا نے چاہا تو زخم کو بھی صحت ہو جائیگی امیر نے فرمایا کیونکر مریخ
نے عرض کی یا امیر یہ زخم سحر و مرہم سے اچھا نہ ہوگا اور خود بخود فوراً اچھا ہو جائیگا صاحبقران
نے مریخ کو بھی ہمراہ لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ میں آئے دیکھا شہنشاہ مسہری پر بیہوش پڑے
ہیں امیر نے قریب جا کے اسم اعظم پڑھا بدیع الملک نے لوح محفوظ شہنشاہ کے جسم سے مس کی شہنشاہ
کو ہوش آیا امیر کو اپنے پاس پایا اسم اعظم کی برکت سے اٹھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے مزاج پوچھا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ آج تک میں نے بہت سے زخم کھائے مگر یہ حالت میری کبھی نہیں ہوئی
خلاصہ نہیں معلوم ہوا میں جانتا ہوں کہ تلوار زہر میں بجھی تھی زخم میں ابتک آگ لگی ہے اسوقت تو سکون ہے
اور زخم میں ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے مگر قبل آپ کی تشریف آوری کے اسقدر زخم میں سوزش تھی کہ میں بات
نہ کر سکتا تھا صاحبقران نے فرمایا تلوار زہر کی بجھی نہ تھی بلکہ وہ لوگ ساحر تھے، فقط اسم اعظم پڑھا زخم پر دم
کیا بدیع الملک نے لوح محفوظ اور مہرہ سلیمانی اور بازوبند زخم سے مس کیا زخم اسی وقت جاتا رہا
شہنشاہ صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی میں آئے اب سب سردار جمع ہوئے کہ مریخ
آفتاب علم نے بدیع الملک سے عرض کی حضور کی تلاش میں غلام سرگردان رہا مگر افسوس پیشتر
تو آپ کا نہ پایا اور آپ یہاں تشریف رکھتے تھے بدیع الملک نے اپنی حقیقت بیان کی کہا میں
کیونکر آپ لوگوں کو ملتا مجھ پر مصائب گذر رہے تھوڑے دنوں کے بعد لشکر میں آیا مریخ آفتاب علم نے
عرض کی میں قبل کا ذکر کرتا ہوں جب آپ صاحبقران زمان کے ساتھ سے الگ ہوئے ہیں اسکے
تھوڑے دنوں کے بعد آپ کو تلاش کیا اگر اس روز کہیں آپ کی قدمبوسی حاصل ہو جاتی لوگ باتیں بہت
تم کی ہیں جو بہت مس سے ہوتیں بدیع الملک نوجوان نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ وہ اب ہو جائیگی
مگر آپ سے کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں مریخ آفتاب علم نے عرض کی ارشاد فرمایئے بدیع الملک
نے فرمایا کہ میری بارگاہ میں تشریف لے چلیے تو میں سب باتیں بیان کردوں مریخ آفتاب علم
نے عرض کی میں ہمراہ رکاب ہوں بدیع الملک اٹھے صاحبقران سے عرض کی اگر ارشاد ہو
تو میں مریخ آفتاب علم کو اپنے خیمے میں لیجاؤں کچھ باتیں ضروری کہنا ہیں صاحبقران زمان نے
فرمایا جلد آؤ بدیع الملک رخصت ہو کر مریخ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنی بارگاہ میں آئے
سب پہلے مریخ کی بہت خاطر کی پھر کہا آپ کو ملکہ خوش شمامہ جیلہ و بہت یاد فرماتی ہیں اور آپکی مفارقت

انھین بہت ناگوار ہو اور ملکہ لیلا سے کمان ابرو بھی اکثر آپ کو یاد کر کے آبدیدہ ہوتی ہین اگر ممکن ہو
تو کسی طرح اپنے تیئن ایک نظر دکھا آیئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسے شہریار مین مجبور
ہون کہ کسی صورت سے وہان نہین جا سکتا مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ وہان تک کیونکر تشریف
لے گئے اور ان حضرات سے کیونکر یکجائی ہوئی جو اس قسم کے تذکرے درمیان مین آئے بدیع الملک
نے بہ تہذیب پوری حکایت بیان کر دی بعد مین یہ بھی کہا کہ مین یہان نہین معلوم کیونکر ہون مین وعدہ
کر کے آیا تھا کہ ایک دن کے بعد آؤنگا مگر اب تک نہ جا سکا نہین معلوم وہان کیا کیفیت ہوگی مریخ اس
کلام کو سنکر خاموش ہو گیا بدیع الملک نے بمصلحت اس ذکر کو ٹال دیا کہا مین نے خواجہ کی
زبانی سنا تھا کہ آپ نے کوئی شرط فرمائی ہو مریخ نے عرض کی مین نے صاحبقران سے اُس شرط کا اظہار
کر دیا ہو مگر مین نہین چاہتا کہ وہ شرط پوری کیجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی شرط انشاء اللہ
تعالے پوری کر دینگے مریخ نے عرض کی بیشک امید قوی ہو مگر آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا ہون
بدیع الملک نے کہا بھائی جب تک تمھاری شرط پوری نہ کرینگے دوسرے کام مین دخل نہ دینگے
اور کیا کرین مجبور ہین کہ اس حالت مین ہین اور اب صاحبقران نامدار کو تنہا چھوڑ نہین سکتے ہین
اگر پیشتر سے یہ کیفیت معلوم ہوتی تو اب تک مین اس کوشش سے فراغت حاصل کر چکا ہوتا مریخ نے
عرض کی انشاء اللہ تعالے اب اسکا انتظام ہو جائیگا اور میرے نزدیک تو فضول ہے بدیع الملک نے
فرمایا اسکی نسبت جسقدر آپ اصرار کیجے گا اُسی قدر مین اپنی آمادگی ظاہر کرونگا مریخ آفتاب علم نے
عرض کی جو آپ کی مرضی بدیع الملک نے تھوڑی دیر تک مریخ آفتاب علم سے باتین کین جب بہت
دیر ہوئی تو بدیع الملک بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے مریخ کو بھی ہمراہ لائے صاحبقران سے
مریخ آفتاب علم کے خلق کی بہت تعریفین کین صاحبقران نے بھی مریخ کی مدح وثنا بیان کی
بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران زمان مریخ آفتاب علم کی جو شرط آپ نے سنی ہو مین نے
اُس شرط کے پورا ہونے کا وعدہ کیا ہو اگر خدا نے چاہا تو ضرور اُس شرط کو پورا کرونگا صاحبقران نے فرمایا
اے بدیع الملک مین خود قصد رکھتا ہون انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم مین سب لشکر کو ہمراہ لیکر مریخ
آفتاب علم کے ساتھ جاؤنگا جس طرح بن پڑیگا انکا مطلب پورا کرونگا بدیع الملک نے عرض کی اس
معاملے کو میرے سپرد فرمایئے مین درست کرونگا صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہو جسوقت مزاج
مین آئے اُنکے ہمراہ وہان جا کر پہلے آشتی گفتگو کرنا جب وہ قبول نہ کرین پھر جو مزاج مین آئے وہ کرنا
مگر جلد واپس آنا بدیع الملک نوجوان نے عرض کی مجھے خود اُسکا خیال رہیگا اور ضرور ہی ایسا
ہوگا صاحبقران نے فرمایا جسوقت یہ کہین اُسی وقت اُنکے ہمراہ جاؤ بدیع الملک نے عرض کی
یہ تو بہت ہی معذرت پیش کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا اُنکے عذر قابل سماعت نہین اُسی گفتگو
مین رات گذری شب بھر محفل عیش ونشاط گرم رہی جب صبح ہوئی صاحبقران وظیفہ سحری سے
فراغت حاصل کر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر باتوقیر گھوڑے پر
سوار ہوئے میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے میدان مین پہونچ کے لشکر حریف کو نہ پایا مریخ
آفتاب علم سے فرمایا ابھی تک میدان مین کوئی نہین آیا اسکا کیا سبب ہو مریخ نے عرض کی یا امیر

اُنکے خیام بھی نہین معلوم ہوتے ہین صاحبقران زمان نے چند ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر خبر لائین ہرکارے جاکر تھوڑی دیر مین واپس آئے عرض کی وہان کوئی بھی نہین ہو دو ایک خیمے خالی پڑے ہین دو ایک زخمی پڑے ہین امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ کیا ہوا بدیع الملک کو بھی تعجب ہوا کہ اسقدر خیام یہان استادہ تھے کہ اُنکے کھلنے مین دو دن صرف ہوتے شب بھر مین سب انتظام کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی اسکا تعجب بیکار ہو کہ بند وبست بھاگ جانے کا اسقدر جلدی کیونکر ہو گیا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا او مریخ آفتاب علم یہ امر امکان سے باہر ہو کہ اسقدر جلدی سب انتظام ہو جائے مریخ نے کل حقیقت خیام کی اور اُن جوانون کی بیان کی امیر کو تعجب ہوا میدان سے واپس آئے اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم اور بدیع الملک نوجوان کو بلایا جملہ سردارون کو بھی طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی میرے نزدیک بہتر و مناسب یہ ہو کہ مرحلہ جات طلسم کی طرف تشریف لے چلیے بعد فتح ہو جانے مراحل کے لوح کی جستجو کیجائے خاص طلسم مین داخلہ ہو جو طلسم اُسکے متعلق ہین اُنکی فتح کی صورت نکالی جائے وہ طلسم فتح ہون تو اُنکی قوت گھٹ جائے اور وہ بھی فتح ہو امیر نے اس رائے کو پسند کیا اس روز تو وہین قیام کیا دوسرے روز وہان سے طرف مرحلہ گوگرد جادو کے روانہ ہوئے یہ پہلا درجہ طلسم ہو ذکر اُسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت معین اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو یوٹ مریخ آفتاب علم فرار ہوئے تو دو روز کے بعد فیروز کے یہان پہونچے فیروز اُسوقت محل مین تھا یہ لوگ ہو گئے بختگان اور زمرد شانی اور تورج نے اُنہین بٹھایا کیفیت دریافت کی معین جادو نے کہا ہم کیا سحر کر سکتے اور کس سے لڑتے غضب تو یہ ہو کہ مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم مسلمانون کی مدد کرتا ہو پھر طلسم بھر مین سوا فیروز ستارہ پیشانی کے اور دوسرا کون ہو جو مریخ سے مقابلہ کرے بختگان نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو جو شاہزادہ طلسم شریک ہوا معین جادو نے کہا وہ لوگ خود کیا کم ہین ایک ایک جوان اُنمین ایسا ہو کہ میرے تین جوانون کو گرفتار کر کے لیگیا مجھے بڑے ساحرون کی تو مجال نہین جو اُنکی طرف دیکھ سکین یہ لوگ جسطرف دیکھ لین وہ پانی ہو کر بہ جائے جل جائے جسپہ وار کرین وہ زخمی بھی اچھا نہ ہو پایا اُنہین کو ایک جوان غیر ساحر اسیر کر کے لیجائے بختگان اپنے دل مین خائف ہوا خیال کیا کہ اب اس طلسم کا بھی بچنا دشوار ہو مسلمان ایسے ہین کہ جہان جاتے ہین اُنکی بات رہتی ہو دیکھا چاہیے کب تک اس جگہ پر آتے ہین معین جادو یہ باتین کر رہے تھے کہ فیروز آیا معین جادو کو دیکھکر پوچھا آپ کیون تشریف لائے کیا سب لوگ اسیر ہو گئے معین نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے عتیق جادو سے کہا تمنے کوئی تدبیر کی عتیق جادو نے کہا جب وہ لوگ میری بارگاہ مین آئے تو شاہزادہ عالم بارگاہ کو اُلٹا ہی دیتے مگر امیر سے سوکو اُنکے سامنے فروغ ہوتا ہے آپ کیا خیال کرتے ہین فیروز مریخ آفتاب علم کی یہ کیفیت سنکر دنگ ہو گیا قریب تھا رونے لگے مگر آنسو گرنے کو ضبط کیا معین جادو سے کہا پھر اب کیا تدبیر کرنا چاہیے کسی طرح سے مریخ آفتاب علم کو گرفتار کرو جبتک

وہ گرفتار ہونگا تب تک مسلمانوں پر فتح پانا دشوار ہو محسن اور عتیق نے کہا ایسا کون ہو جو اسکو گرفتار
کرے اگر آپ تشریف لیجائیں تو البتہ یہ بات ممکن ہو ورنہ اُسکے بہتر طلسم بھر میں کوئی سحر کا جاننے والا نہیں ہو فیروز
نے کہا اگر میں بھی جاؤنگا تو بھی نہیں ممکن ہو اُسکے سب سحر قیامت کے ہیں اور علاوہ اسکے میرے سب
تحفہ جات اُسی کے پاس ہیں میں کیا کر سکتا ہوں یہ کہکر اسی غم و ملال میں اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ
خوش نگاہ جادو سے بلا کر کہا آپ کے صاحبزادے نے اطاعت مسلمانوں کی اختیار کی ہو میں نے
دو ساحروں کو بہر گرفتاری مسلمانان روانہ کیا تھا انھوں نے دونوں کے سر کاٹ دیے وہ وہاں سے
بھاگ کر میرے پاس آئے خوش نگاہ دل میں تو خوش ہوئی مگر ظاہر میں اُسکے دکھانے کو بہت افسوس
ظاہر کیا تھوڑی دیر فیروز یہاں ٹھہرا پھر باہر چلا گیا اُسکے جاتے ہی خوش نگاہ ملکہ لیلائے کمان ابرو
کے باغ میں گئی کہا بی بی تم بہت مضطر و بیتاب تھیں آج تمھارے بھائی صاحب کی خبر آئی اُنھوں نے بھی
مذہب باطل کو ترک کیا اب لشکر اسلام میں ہیں ابھی شہنشاہ نے مجھ سے کہا تھا اُنھیں تو بہت افسوس ہو
ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی اے مادر مہربان کچھ شاہزادے کی بھی کیفیت معلوم ہوئی خوش نگاہ
نے کہا بی بی میں کیونکر دریافت کرتی اور کس سے دریافت کرتی اب میرا یہ قصد ہو کہ تمہارے
بھائی صاحب کو ایک نامہ لکھوں اور اُنھیں سب کیفیت تحریر کروں جس وقت وہ دیکھینگے بہت خوش ہونگے
یقین ہو ہم لوگوں کو یہاں سے بچانے کی تدبیر نکالینگے یا اپنے تئیں یہاں تک پہونچا دینگے جس طرح
بن پڑیگا آئینگے ملکہ لیلائے کمان ابرو نے عرض کی میری کیفیت بھی تحریر فرمایئے گا اور جو مزاج مبارک
میں آئے بطور مناسب لکھدیجیے خوش نگاہ نے کہا بی بی میں اس طرح سے تحریر کرونگی کہ اُنکو ناگوار نہ ہوگا
بلکہ خوش ہونگے ملکہ خاموش ہو رہیں خوش نگاہ نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ مریخ آفتاب علم
کہاں ہیں ملکہ لیلائے کمان ابرو نے کہا آپ نے دریافت کیوں نہ فرمایا خوش نگاہ نے جواب دیا
اسوقت ایسا موقع نہ تھا مگر دریافت کرونگی یہ کہکر خوش نگاہ لیلائے کمان ابرو کے یہاں سے رخصت
ہو کر اپنے مکان میں آئی ملکہ لیلائے کمان ابرو کی فراق بدیع الملک میں حالت ابتر ہوئی حد سے
زیادہ مضطر ہوئی لب پر آہ حالت تباہ آنکھوں سے آنسو جاری دل پر ہجوم بیقراری کنیزوں نے
جو ملکہ کی یہ حالت دیکھی سب نے آکے عرض کی ملکہ عالم مزاج کیسا ہو آج حضور کو بہت بیقرار پاتے ہیں
اسکا کیا سبب ہو ملکہ نے کیفیت اپنے بھائی مریخ آفتاب علم کی بیان کی اور کہا سب کی کیفیت معلوم
ہوئی مگر بدیع الملک نوجوان کے حال سے آگاہی نہ ہوئی اسی وجہ سے قلب بیقرار ہو اگر کوئی صورت
ایسی ہوتی کہ بدیع الملک نوجوان کا حال معلوم ہو جاتا تو دل کو قرار آتا کنیزوں نے عرض کی جو کچھ ارشاد ہو
ہم بجا لائیں جہاں حکم ہو وہاں جائیں ملکہ نے کہا مجکو ابھی تک خلاصہ نہیں معلوم کہ لشکر اسلام کہاں ہو اور کون
کون شخص امراء ہو کنیزوں نے عرض کی اس امر کو آپ شہنشاہ سے یوں دریافت کیجیے کہ میں نے سنا ہو
بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا آپ کو کس سے یہ کیفیت معلوم ہوئی اور کہاں جنگ واقع ہوئی وہ
خود سب کیفیت بیان کر دینگے اسی تذکرے میں اُسکے سب حال خلاصہ تحقیق کر لیجیے گا ملکہ
لیلائے کمان ابرو کو یہ بات بہت پسند آئی کہا میں ابھی جاتی ہوں اسی طور سے تحقیق کرونگی یہ کہکر
ملکہ نے اپنا تخت طلب کیا کنیزوں نے تخت حاضر کیا ملکہ دو چار کنیزوں کو ہمراہ لیکے تخت پر سوار ہو چمن تخت کو

سحر سے روان کیا جانب ایوان شاہی روانہ ہوئیں تھوڑی دیر مین محل مین جا پہونچین خوش نگاہ نے جو
ملکہ لیلا کو دیکھا کہا بی بی خیر ہو ملکہ نے عرض کی اسوقت میرا دم گھبرایا آپ کے پاس چلی آئی ملکہ خوش نگاہ
نے کہا بی بی تمنے بہت اچھا کیا ملکہ لیلا نے کہا اسوقت کسی طرح شہنشاہ کو بلایئے مین اُنسے چند باتین
تحقیق کرونگی ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی وہ آج کل کثرت کار سے اندر بہت کم آتے ہین مگر مین تمھارے
نام سے بلاتی ہون یقین ہے چلے آئین ملکہ نے کہا آپ شوق سے میرے نام سے طلب فرمایئے وہ ابھی
چلے آئینگے ملکہ خوش نگاہ نے اسی وقت محلدار کو طلب کیا جب محلدار حاضر ہوئی تو کہا کہ جاکر چوبدار سے کہو
کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرے کہ ملکہ لیلا سے کمان ابرو آئی ہین آپ کو بلاتی ہین محلدار نے
چوبدار سے آکر عرض کی چوبدار نے جاکر فیروز کو اطلاع دی فیروز پہلے سے بہت مایوس تھا اسیوقت
دربار سے اُٹھکر چلا آیا محل مین آکر بیٹی کو گلے سے لگایا کہا بی بی اسوقت تمھارے آنے کا کیا سبب ہے ملکہ
نے کہا مین نے سُنا ہے کہ بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا کیا یہ امر صحیح ہے فیروز نے کہا واقعی یہ بات
صحیح ہے ملکہ نے ظاہری بہت افسوس کیا پھر کہا یہ کیا سبب تھا جو ایسا ہوا فیروز نے ابتدا سے سب کیفیت بیان
کی ملکہ نے کہا اب سب لوگ کہان ہین اور بھائی صاحب کہان ہین فیروز نے کہا مسلمانون کے لشکر کے
ہمراہ ہین لشکر نہین معلوم اب کسطرف گیا ہے پہلے تو قریب دریائے طلسم کے لڑائی تھی اب نہین معلوم لشکر
کس جانب جائے مین یقین کرتا ہون کہ اب وہ لوگ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرین اور مرحلہ جات
کی طرف جائینگے اگر یہ ارادہ ہوگا تو سب پہلے در بند پر جائینگے وہان گوگرد جادو حاکم ہے یقین ہے کہ
مقابلہ پڑیگا اب مجھے اُس سے تحقیق کرنا ہے کہ تمھاری طرف تو ابھی تک کوئی نہین آیا ملکہ لیلا نے سب
باتون کو سنا اور خیال رکھا فیروز تھوڑی دیر بیٹھکے وہان سے روانہ ہو گیا ملکہ نے خوش نگاہ سے
عرض کی اب آپ جسکو چاہین روانہ کرین وہ در بند اول کی طرف آیئنگے اسی راہ سے نامہ روانہ فرمایئے
راہ مین ضرور ملاقات ہو جائیگی خوش نگاہ نے بیٹی کے کہنے کو قبول کیا اسی وقت نامہ لکھا ایک کنیز کو بلایا
کہ وہ ملکہ خوش نگاہ کے پاس بہت زمانہ سے تھی اور سحر مین بھی بہت طاق تھی اُسکو نامہ دیا سب باتین تعلیم
کردین کہا اس طور سے نامہ دینا کہ کسی کو خبر نہو اور مریخ آفتاب علم نامہ کو دیکھے کنیز نے سب کیفیتین
دریافت کین اور جانب در بند اول روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر ثانی جو مریخ آفتاب علم کے کہنے سے روانہ ہوئے تیسرے روز ایک دریا کے قریب پہونچے
مریخ نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام فرمایئے کل کشتیان منگا کر سوار ہوجیے گا یہان ایک
ضرورت یہی ہے کہ دریا بار جادو کو بلاتا ہو اُس سے چند باتین پوچھنا ہین صاحبقران نے اُس روز وہین
قیام کیا مریخ آفتاب علم نے اپنے ایک ملازم کو نامہ لکھکر دیا کہا دریا بار جادو کو بلا لاؤ ملازم مریخ
روانہ ہوئے دریا بار جادو جہان رہتا تھا اُسکے مکان پر جاکر نامہ دیا دریا بار جادو نے اُس نامہ کو پڑھا
کہا مین ابھی حاضر ہوتا ہون ملازمین مریخ آفتاب علم وہان سے واپس آئے مریخ سے آکر کہہ دیا
کہ دریا بار جادو آتا ہے مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہان تیر کے کشتیان ملتین اسوجہ سے

اُسے طلب کیا امیر نے فرمایا کیا یہ سرحد طلسم کی زمین ہو مریخ نے عرض کی حوالی طلسم مین اسکا شمار ہے مگر
عملداری سب ساحرون کی ہو یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک ساحر مریخ کے پاس آیا مریخ نے کہا یہین
کشتیان مدکار ہین کل صبح کو کشتیان مہیا کرو دریا پار رخصت ہوا دوسرے روز کشتیون کا انتظام ہو گیا
صاحبقران زمان سے روانہ ہوئے تین روز تک دریا مین رہے چوتھے روز دریا سے خشکی مین آئے
مریخ نے عرض کی سامنے ورنہ معلوم ہوتا ہو یہین قیام فرمایئے صاحبقران نے لشکر اُسی وقت روکا
بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا فوراً بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین تشریف
لیگئے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مریخ آفتاب علم بھی اپنی بارگاہ مین جا کے بیٹھا تھا کہ ایک
پرچہ اُسکی گود مین گرا مریخ نے جو اُس پرچے کو دیکھا ملکہ خوش نگاہ کے ہاتھ کا لکھا پایا مضمون پڑھا تعجب ہوا
اُسمین لکھا تھا کہ مجکو تمھارے تبدیل مذہب کرنے کی خبر سنکر بہت خوشی ہوئی مین نے بھی مذہب باطل کو ترک
کر کے دین حق اختیار کیا اُسکا سبب جب تمسے لونگی تو بیان کرونگی ابھی نہین کہسکتی مگر جسطرح ہوسکے اپنی
صورت دکھا جاؤ کہ ایک مدت سے تمکو نہین دیکھا اور بہت سے ضروری امر بیان کرنا ہین مریخ نے اُسیوقت
جواب لکھا کہ مجھے کل کیفیتین آپ کی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے معلوم ہوئی تھین مگر کیا کرتا مجبور تھا
کہ آپ تک آ نہین سکتا تھا اب انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مرحلہ جات آپ کی قدمبوسی سے مشرف ہونگا اور
آپ کا ابھی کنارہ کش ہونا مناسب نہین ہو کیونکہ صاحبقران نامدار کو طلسم کی فتح منظور ہو اور آپسے
اُسمین مدد ملتی رہیگی گو مین بفضل الٰہی سب کام انجام دے لونگا مگر آپکا وہان ہونا بھی بہت ضروریات
سے ہو آپسے وہان کے حالات دریافت ہوتے رہینگے اور مین یہان کے حالات آپکو تحریر کرتا رہونگا یہ جواب
لکھکر اُسنے رکھا نامہ غائب ہو گیا مریخ آفتاب علم بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا خط دکھایا
بدیع الملک کی بابت ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ لکھا تھا شاہزادے نے جو خط کو دیکھا ملکہ لیلا سے
کمان ابرو کی یاد آئی دل بیتاب ہو گیا مگر صبر اختیار کیا مریخ آفتاب علم سے فرمایا تمنے بوقت تحریر جواب
مجکو اطلاع نہ کی مین کچھ امور خود بھی تحریر کر دیتا کہ وہ ملکہ کو پہونچ جاتے اور اُنکے ذریعہ سے میری خیریت
کی آگاہی ہو جاتی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اے شہریار مجھے بوقت تحریر جواب اس بات کا خیال
نہ رہا واقعی مجھسے خطا ہوئی مگر جب فرمایئے گا مین وہان خط روانہ کر سکتا ہون اور اب تو اکثر مین وہان سے
واقعات دریافت کرنے کے واسطے خط وکتابت رکھونگا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اگر تمنے خود
لکھدیا ہو تو خیر کیا ہرج ہو خیریت معلوم ہو جانے سے مطلب ہو مریخ آفتاب علم تھوڑی دیر ٹھہر کے
بدیع الملک نوجوان سے رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ گوگرد جادو کو لکھا اپنے ملازم کو
دیکر روانہ کیا جب نامہ گوگرد جادو کو پہونچا گوگرد جادو نامہ کو دیکھکر فوراً روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا مریخ نے صاحبقران زمان کی خدمت مین بھیجا گوگرد امیر کے پاس آیا صاحبقران
نے بڑی خاطر کی مریخ آفتاب علم حاضر ہوا گوگرد سے مخاطب ہو کے کہا اے گوگرد جادو اب تم اپنے
مرحلے کے سحر کو مٹا دو تاکہ ہم آگے چلے جائین مریخ آفتاب علم نے جو گوگرد جادو سے کہا گوگرد نے جواب دیا
کہ آپ تشریف لے چلیے مین بھی آپ کے ہمراہ ہون مریخ نے کہا ابھی تمھارے چلنے کی کیا ضرورت ہو
گوگرد نے عرض کی جب مرحلہ ٹوٹ جائیگا تو مین پھر کیونکر رہ سکتا ہون فیروز ستارہ پیشانی سے

زندہ نہ چھوڑینگے مرج آفتاب علم نے کہا تم میرے ہمراہ چلو کچھ خوف نہین گوگرد مرج کو اپنے در بند پر
لیکر آیا صاحبقران بھی ہمراہ تھے گوگرد نے آکر اپنے تمام سحر کو خراب کیا در بند ٹوٹ گیا صاحبقران زمان
ایک روز وہان رہے دوسرے دن وہان سے کوچ کیا مرج نے عرض کی یا صاحبقران اب
طرف در بند الوان جادو کے تشریف لیجلیے مین اُسکو بھی آپ کا مطیع کردون صاحبقران زمان طرف
روانہ ہونے کر ذکر اِنکا وقت پر کیا جایگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اسنے معین جادو اور عقیق جادو اور یلداق گرد کی زبانی کیفیت صاحبقران کی سنی اور مرج
آفتاب علم کا شریک ہو جانا سنا تو اُسکو بڑا افسوس ہوا معین سے اُسنے صلاح لیکر ایک خط گوگرد جادو
کے نام تحریر کیا کہ مسلمان تمہارے مہلے کی طرف آتے ہین بہت ہوشیار رہنا ہم تمہارے واسطے اور
بھی مدد روانہ کرتے ہین جہانتک ہو سکے خود بچکر سب کو گرفتار کرنا یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا ساحر نامہ لے کر
روانہ ہوا فیروز نے معین سے کہا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ آپ اور عقیق جادو اور اژدر شیر سوار
لشکر ساحران ہمراہ لیکر در بند گوگرد پر جایے اور وہان مسلمانون سے مقابلہ کیجیے کرے گرفتار کیجیے معین جادو
نے کہا اے فیروز بڑی بات تو یہ ہے کہ صاحبقران کے ہمراہ مرج آفتاب علم ہے وہ کس مکر مین مبتلا ہو گا
تمام طلسم سے سحر اُنکا جانتا ہے اور ہمت و شجاعت مین بھی مرد ہے بھلا اُسکے مقابلے مین ہم لوگ کیا کر سکتے ہین ملکہ
کے طلسم سے ساحران سامری کو طلب فرمایے وہ لوگ البتہ اُنکا مقابلہ کرینگے فیروز نے کہا ابھی اُنکی
کیا ضرورت ہے کیا مین اُنکے لیے کافی نہین ہون جس وقت مین جاؤنگا پھر اُنکو کچھ بن نہ پڑیگا کو میرے
تحفہ جات سب اُنکے پاس ہین گر پھر بھی مین وہ وہ سحر کرونگا کہ چھٹکارا ممکن نہو گا معین نے کہا پھر ایک
وقت آپ ہی تشریف لیجلیے جو کچھ مناسب جانیے وہ انتظام کیجیے فیروز نے جواب دیا آپ لوگ
اس طلسم کے پرانے ملازم ہین اگر اسوقت مین ایک مشکل آگئی ہے تو آپ لوگ بھی پہلو تہی کرتے ہین
یہ بات آپ کو زیب نہین ہے معین جادو نے جو فیروز ستارہ پیشانی کو برہم پایا کہا مین آپ کا کہنا
قبول کرتا ہون آپ اتنی تکلیف فرمایے مین اور اژدر شیر سوار اور عقیق جادو آج ہی وہان
روانہ ہو جاینگے یہ ذکر تھا کہ نامہ دار جو گوگرد جادو کے پاس نامہ لیکر گیا تھا فیروز کے پاس آیا سب
نامہ واپس دیا پھر کہا کہ وہان کچھ بھی نہین ہے میدان پڑا ہے نہ گوگرد سے ملاقات ہوئی نہ علامت در بند
نظر آئی مجبور ہو کر واپس آیا فیروز نے کہا ارے تو راہ بھول گیا ہو گا بھلا یہ ممکن تھا کہ گوگرد جادو سے
ملاقات نہ ہوتی اور علامت در بند نہ معلوم ہوتی اگر نہین ہے تو پھر کیا ہوا اگر گوگرد کو کوئی قتل کرتا تو مجھے
اطلاع ہو جاتی اُسکی شیشہ میرے پاس موجود ہے وہ جل جاتی ابھی تک شیشہ سامنے موجود ہے کیا تجھی
دیکھے تو نے راہ فراموش کی ہے ساحر نے کہا اب آپ کسی اور ساحر کو وہان بھیجیے دیکھیے وہ کیا کہتا ہے
فیروز نے اُسی وقت اور ایک ساحر کو بلایا اُسکو نامہ دیکر روانہ کیا وہ ساحر بھی تھوڑی دیر کے بعد
واپس آیا کہا مین سب دیکھ آیا کہین در بند کی علامت نہین ہے اور نہ گوگرد جادو کا پتہ ہے فیروز کو حیرت ہوئی
معین جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا آپ اُنکی باتین سنتے ہین اگر در بند ٹوٹتا تو گوگرد ضرور قتل ہوتا

جب گوگرد قتل ہوتا تو اسکی شبیہ جل جاتی شبیہ ابھی تک سالم ہو اور ان لوگون کو پتہ نہین معلوم ہوتا
عتیق جادو نے کہا اب مین جاتا ہون خلاصہ خبر لاتا ہون فیروز نے کہا بغیر تمھارے جائے یہ بات درست
نہ ہوگی عتیق جادو روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد گھبرایا ہوا آیا کہا واقعی دونون ساحر بچ گئے ہین جہان پہ
عمارت ور ہنہ تھی وہان میدان پڑا ہو فیروز نے کہا آخر یہ کیا غضب کیا اور وہ مرحلہ کیا ہو گیا عتیق جادو
نے کہا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہو کہ یہ کیا معاملہ ہوا فیروز نے کہا اب مرحلہ الوان جادو کی خبر لینا چاہیے کہ
وہان کیا ہو رہا ہو عتیق جادو نے کہا مین کل الوان جادو کے مرحلے پہ جاؤنگا وہین سے گوگرد جادو کی
بھی حالت تحقیق ہو جائیگی کہ اس بچارے پہ کیا گذری فیروز نے کہا کل ضرور جانا عتیق نے کہا آپکے
کہنے کی ضرورت نہین ہو مین خود جاؤنگا یہ کہکر عتیق جادو رخصت ہوا یہان فیروز نے معین کو اپنے
ہمراہ لیا اور جانب خارزار طلسم روانہ ہوا معین جادو نے راہ مین پوچھا کہ خارزار مین کیا ضرورت
ہو فیروز نے پھاٹک ظاہر ہونے کی حقیقت بیان کی معین جادو کو تعجب ہوا کہا مین ایک مدت سے اس طلسم
مین ہون مگر آج تک کبھی ایسی بات نہین دیکھی اور طلسم کے باہر جب کوئی جاتا تھا تو ہر طرف کی سیر کرتا
تھا مگر اس سمت کو نہین جاتا تھا اور آج تک اُسکی وجہ نہین معلوم ہوئی کہ اس طرف لوگ کیون نہین
جاتے ہین فیروز اور معین یہ باتین کرتے ہوئے قریب خارزار پہونچے فیروز نے ملازمین
کو وہان سے طلب کیا بہت ملازم آئے فیروز نے کہا وہ پھاٹک کہان ہو ہم دیکھینگے ملازمین فیروز کو اپنے
ہمراہ اس پھاٹک تک لائے فیروز نے دیکھا ایک پھاٹک بہت بڑا آہنی پہ اتنا بنا ہوا معلوم ہوتا ہو فیروز
کو تعجب ہوا معین جادو بھی دیر تک دیکھا کیا فیروز نے کہا اطراف کے در بند فتح کرکے اِسی پھاٹک سے
طلسم کشا طلسم مین آئیگا معین نے کہا آپ اُسکو بند کرا دیجیے فیروز نے بہت سے ملازمین کو بلا کے کہا
اِس پھاٹک کو بند کر دو سب ملازمین نے ملکر زور کیا مگر پھاٹک بند نہوا رات بھر سب ساحر پریشان ہو گئے
جب صبح ہو گئی تو معین جادو نے کہا اب اُسکو اسی حالت مین رہنے دو اور یہان بہت سے ساحران
نامی کو بیٹھا دو کہ وہ شب و روز اُسکی حفاظت کرین ایسا نہو طلسم کشا چلا آئے فیروز ستارہ پیشانی نے
کہا ابھی تو طلسم کشا یہان نہین آسکتا ہو ابھی تو بڑی بڑی لڑائیان مرحلہ جات پہ پڑینگی جب سب مرحلے فتح
ہو لینگے تب تلاش مین لوح کی جائیگا اگر لوح ملجائیگی تو یہان آئیگا معین جادو نے کہا لوح دار کہان ہو
فیروز نے کہا لوح دار یہان سے بہت دور ہو وہان تک جانا بہت مشکل ہو معین جادو نے کہا
مریخ آفتاب علم ضرور جائیگا فیروز نے کہا اگر جائیگا تو لوح دار کا کیا بنا لیگا لوح دار پہ مرنا فخر نہین کرتا اور وہ سب پہ
غالب آسکتا ہو وہان جو جائیگا مصیبت اُٹھائے گا یہان کی لوح عجیب ترکیب سے ہو جو کسی کو مل نہین سکتی
اور اگر لوح مل بھی جاوے گی تو ناقص رہیگی جب متعلقات کے طلسم فتح ہو کر اُسکی لوحین جمع نہ ہوینگی
تب تک لوح ناقص رہیگی ہر روز ایک لوح کام دیتی ہو جب تک سب لوحین جمع نہ کریگا اسوقت تک
طلسم مین کیونکر آسکتا ہو اور سب طلسم فتح کرنے کے واسطے کسقدر مدت درکار ہو اور کون ایسا ہو جو سب
طلسمون کو فتح کرے مریخ آفتاب علم کی کیا مجال ہو جو اُنمین سے ایک طلسم بھی فتح کر سکے اُن طلسمون کے
ساحر سب ساحران سامری مشہور ہین اُنمین جو جو باتین کمال کی ہین وہ مریخ آفتاب علم کہان سے پیدا
کریگا معین جادو نے کہا یہ مجکو بھی معلوم ہو مگر یہان کے جو عجائبات تباہ ہوئے ہین اب اِسکے واسطے

درستی کیونکر ہوگی فیروز نے کہا پھر اب مین کیا کرسکتا ہون جہانتک میرے امکان مین ہو کوشش کرتا ہون
اگر کوشش کارگر ہنو تو میری غفلت نہین ہو معین جادو نے کہا اب یہان کے واسطے ساحر تجویز کرو فیروز
نے کہا پھر تشریف لیچلیے جن جن لوگون کو پسند فرمایئے اُنکو یہان روانہ کر دیجیے معین جادو اور فیروز
وہان سے روانہ ہوئے اور اپنے مکان کو چلے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی عرض کیجاتی ہی

کہ مریخ جو صاحبقران کو لیکر مرحلہ الوان کی جانب روانہ ہوا تھا چوتھے روز دربند الوان کے نزدیک پہونچا
ایک صحرا نہایت پر فضا تھا مریخ نے صاحبقران سے عرض کی بہتر ہے قیام فرمایئے مین الوان جادو کو
بلاتا ہون صاحبقران نے حکم دیا لشکر ٹھہرایا گیا خیمے استادہ ہوئین سب اپنی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت ایک نامہ الوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے
الوان جادو آگاہ ہو کہ مین اِنھی حدت اس صحرا مین وارد ہوا ہون تجھے ایک کار ضروری ہی جس حال مین ہو
اپنے کو جلد میرے پاس پہونچاؤ اگر دیر لگاؤگے تو بہت پچھتاؤگے یہ نامہ ایک ساحر کو دیکر الوان جادو
کے پاس روانہ کیا ساحر الوان جادو کے پاس گیا نامہ دیا الوان جادو نے کہا جب شاہزادہ عالم تشریف
لائے تھے تو یہان کیون نہ آئے جو صحرا مین مقیم ہوئے یہان سب غلامان جانباز موجود تھے ساحر نے
کہا اُنکے ساتھ لشکر بہت ہو اگر یہان آتے تو جگہ نہ ملتی اس سبب سے اُس صحرا مین قیام فرمایا یہان
نہین تشریف لائے الوان جادو اُسی وقت اُٹھا اپنے درباری کپڑے نکالے سب ساحرون کو بھی
لباس درباری پہنایا جواہرات کی کشتیان برائے نذر ہمراہ لین اس تکلف سے مریخ آفتاب علم
کے پاس چلا قضائے کار عتیق جادو جو چلا تھا آج اُس دربند کے قریب پہونچا راہ مین الوان جادو سے
ملاقات ہوئی عتیق جادو نے کہا اے الوان جادو اس تکلف سے کہان جاتے ہو الوان نے کہا تمھین
نہین معلوم شاہزادہ مریخ آفتاب علم یہان تشریف لائے ہین میرے نام حکم نامہ صادر ہوا ہو طلبی ہو
برائے قدمبوسی شاہزادہ جاتا ہون عتیق جادو نے کہا بہت اچھا ہوا مجھے اسوقت ملاقات ہوگئی اگر تم
وہان پہونچ جاتے تو غضب ہو جاتا شہنشاہ کا عتاب تم پر آتا شاہزادہ مریخ نے دین قدیم ترک کر دیا
ہو اور مذہب جدید اختیار کیا ہو الوان جادو نے کہا کون مذہب جدید اختیار کیا عتیق جادو نے کہا مسلمان
ہوگئے ہین ایک شخص حمزہ ثانی اُس طلسم مین بالفعل فاتح طلسم آیا ہو اُسکی اطاعت قبول کی ہو اُسکی
طرف سے ہر ایک ساحر کو زیر کرتے پھرتے ہین کوکر جادو کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہو کہ کیا ہوگیا اُنکی
تلاش مین سرگردان رہا اگر کہین اُسکا نشان نہ ملا اسی اطلاع کے واسطے تمھارے پاس آیا
تھا کہ اگر مریخ آفتاب علم اسطرف آئین اور تمھین بلائین تو ہرگز نہ جانا بلکہ اُنھین آگے نہ بڑھنے دینا اگر
گرفتار کر لوگے تو شہنشاہ بہت خوش ہونگے اور عمدہ جلیل عطا فرمائینگے الوان جادو نے جو یہ کیفیت سنی دنگ
ہوگیا کہا اے عتیق جادو مجکو تمھاری بات کا اعتبار نہین ہی مین جب تک خود جاکر نہ دیکھونگا اعتبار نہ ہوگا
عتیق نے کہا اگر تم وہان جاؤگے تو فوراً اسیر ہو جاؤگے اور شہنشاہ کے بھی خلاف ہوگا عتیق نے جب
اس طرح کہا تو الوان جادو کو بھی کچھ یقین آیا کہا مین اپنے ایک ملازم کو بھیجتا ہون وہ جاکر پوشیدہ طور سے

سب حال دریافت کریگا عتیق نے کہا دیکھا مضائقہ نہین تم اپنے ایک ملازم کو روانہ کرو وہ جاکر کیفیت
وہان کی پوشیدہ طور سے دریافت کر آئے الوان جادو نے ایک ساحر سے کہا تم لشکر مین مریخ
آفتاب علم کے جاؤ اور بالا بالا حال دریافت کر آؤ ساحر روانہ ہوا لشکر اسلام مین پہونچ کے اسنے کل
کیفیت دریافت کی اُسی وقت آکے الوان جادو کو خبر دی کہ جو کچھ آپ نے سنا وہ سب صحیح ہو ایک
حرف بھی غلط نہین ہو بلکہ عتیق جادو نے جو کچھ بیان کیا اُس سے بڑھ کے وہان پایا جاتا ہو الوان جادو
دنگ ہوگیا وہان سے اٹھا عتیق جادو بھی اُسکے ہمراہ آیا جب اپنے مکان پر پہونچا عتیق جادو سے کہا
اب کیا بندوبست کرنا چاہیے مین تنہا تو مریخ کے سحر کا جواب نہین دیکھتا ہون شہنشاہ سے عرض کرنا کہ
مدد کے لیے ساحران جلیل کو روانہ کرین جب تک ساحر نہ آئینگے مین کیا کر سکونگا عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع
رکھو شہنشاہ کو خود تمھارا خیال ہو مین اسی وقت جاتا ہون کل کیفیت شہنشاہ سے بیان کرونگا کل تک
مدد لیکر تمھارے پاس آؤنگا الوان جادو نے عتیق جادو کو رخصت کیا چلتے چلتے کہدیا کہ اگر کل
مدد نہ آئیگی تو خرابی ہوگی عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع رکھو جب مدد نہ آئے تو اسوقت تمکو اختیار ہو دربند
کو چھوڑ کے ہٹ جانا اپنی جان بچانا الوان جادو خاموش ہو رہا عتیق جادو روانہ ہوا بزور سحر اڑتا ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا مین سب کیفیت تحقیق کر آیا ہون مریخ آفتاب علم اور طلسم کشا
الوان جادو کے مرحلے پر پہونچ گئے ہین الوان جادو کو مریخ آفتاب علم نے طلب کیا تھا وہ
جاتا تھا راہ مین مجھ سے ملاقات ہوگئی مین نے منع کیا جب اُسنے کیفیت تحقیق کی تو گھبرایا اب اُسکے واسطے
مدد روانہ فرمایئے نہین تو دربند لوٹ جائیگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین اسی وقت ساحرون کو
روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے معین جادو اور اژدر سوار جادو کو بلایا کہا آپ لوگ دربند الوان پر
تشریف لیجائین اور اسکی مدد کرین اژدر شیر سوار نے کہا آپ کیون اسقدر کوشش فرماتے ہین مین تنہا
جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وہان مریخ آفتاب علم بھی
ہو اژدر شیر سوار نے کہا پھر کیا خوف ہو مین کیا اُس سے کم ہون ایک ہی جگہ مین نے اور مریخ آفتاب علم
نے تعلیم پائی ہو فیروز نے کہا کیا مضائقہ ہو معین جادو اور عتیق جادو کو بھی لیتے جاؤ اژدر شیر سوار
خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب یہان توقف کرنے کی ضرورت نہین ہو ابھی وقت روانہ ہو جاؤ اژدر شیر سوار
اُسی وقت روانہ ہوگیا قریب شام الوان جادو کے مرحلے پر جاکے پہونچا الوان جادو تو ان سب کا
منتظر تھا اپنے مکان پر لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عتیق جادو نے کہا اے الوان جادو پھر تو مریخ
آفتاب علم نے کسی کو نہین بھیجا تھا الوان جادو نے کہا دو بار آدمی آچکا ہو مین نے بہانہ کر دیا تھا کہ مین
ایک کار ضروری مین مصروف ہون فراغت کر لون تو حاضر ہون یہ ذکر تھا کہ پھر مریخ آفتاب علم
کا ملازم آیا کہا اے الوان جادو آفتاب [illegible] یاد فرماتے ہین اگر نہ آؤگے تو ایک دم مین سارے دربند کو
تہ و بالا کر دونگا اگر اپنی جان عزیز ہو تو ابھی میرے پاس آ الوان جادو نے چاہا کہ مین کچھ کہون مگر اژدر شیر سوار
نے کہا کہدیا کہ الوان جادو نہین آئینگے اگر تمہین کچھ کام ہو تو یہین آکے بیان کرو ہمارے مذہب
مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہو ملازم مریخ آفتاب علم یہ باتین سنکر روانہ ہوا مریخ آفتاب علم
کے پاس آیا کل قصہ سنایا مریخ کو غصہ آگیا کہا ارے یہ کسنے کہا کہ ہمارے مذہب مین مسلمان سے

ملاقات کرنا حرام ہو ملازم نے عرض کی اژدر شیر سوار وہان موجود تھا اُسنے کہا مریخ آفتاب علم نے
کہا مین ایک دم مین تکلف سپاہ غرور مٹا دونگا خاک مین ملا دونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم وہان سے اُٹھا امیر
کی بارگاہ مین آیا صاحبقران زمان سے عرض کی تھوڑے روز کا زمانہ ہوا کہ مین نے الوان جادو کو ایک
نامہ تحریر کیا اور اُسے بلایا تھا کہ وہان عتیق جادو اور معین جادو اور اژدر شیر سوار یہ سب لوگ
آگئے ہین اُنھون نے انکو اس کیفیت سے مطلع کر دیا ہو اب اُسے دشمنی پیدا ہوگئی ہو اور اسوقت
ہو مین نے اپنے ملازم کو اسکے پاس بھیجا تو اُسنے جواب سخت دیا اور اژدر شیر سوار نے کہا کہ ہمارے
مذہب مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہو مجھے یہ کلمہ بہت ناگوار معلوم ہوا ہو اب آپ کل اُس طرف
تشریف لیچلیے جب وہ راستہ روکیگا تو مین اُسوقت سمجھ لونگا امیر نے فرمایا کل یہان سے چلینگے
مریخ نے اُسی وقت سب اہالیان لشکر کو حکم امیر سے مطلع کیا کہ کل صاحبقران زمان یہان سے
کوچ کرینگے سب لشکرین تیاریان ہونے لگین دوسرے روز صاحبقران نے اُس صحرا سے کوچ کیا
اور دربند الوان جادو کی طرف روانہ ہوئے وہ بند وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین
جا پہونچے ملازمین دربند نے الوان جادو کو خبر پہونچائی کہ مریخ آفتاب علم لشکر گران ہمراہ لیے
ہوئے آتا ہو الوان جادو نے معین جادو سے کہا اب اُسکو روکیے معین جادو اُٹھا عتیق جادو بھی
اُسکے ساتھ اُٹھا اژدر شیر سوار نے کہا آپ دونون صاحب بیٹھے تشریف رکھیں مین جاتا ہون اور فوج
کو اپنے ہمراہ لیتا ہون الوان جادو نے کہا فوج تیار موجود ہو مین نے اطلاع دیدی ہو پھر اژدر شیر سوار
نے کہا مجھے فوج کی بھی ضرورت نہین ہو بلکہ کچھ لوگ درکار ہین الوان نے کہا جب فوج تیار ہو تو آپ
کیون کم لشکر لیجاتے عتیق جادو نے بھی کہا کہ سب فوج کو ہمراہ لیجائیے اژدر شیر سوار اُٹھا
اسباب سحر درست کیا معین جادو نے بھی اسباب سحر درست کیا اور عتیق جادو نے بھی اپنی جھولی سنبھالی
سب درست ہو کر چلے الوان جادو بھی ہمراہ ہوا باہر مکان کے آکر سب فوج کو ساتھ لیا آگے بڑھے
تھے کہ لشکر صاحبقران کے نشان نظر آئے الوان جادو نے کہا دیکھیے لشکر آتا ہو عتیق نے کہا لشکر بھی
بہت ہو معین جادو نے کہا ایسا ہوتا تو برائے فتح طلسم مین کیونکر آتا ہر ایک کا کام نہین ہو جو طلسم کے
فتح کرنے کا ارادہ کرے ایسے ہی شجاعون کا کام ہو یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ مریخ کی نگاہ
سب پر پڑی صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ملاحظہ فرمائیے یہ لوگ ساحران جلیل اس طلسم کے
ہین امیر نے سب کو دیکھا اژدر شیر سوار نے جو صاحبقران زمان کو دیکھا معین سے پوچھا یہ کون ہین
معین نے کہا طلسم کشا یہی ہین انھین کی اطاعت مریخ آفتاب علم نے قبول کی ہو اژدر شیر سوار آگے
بڑھا اور نعرہ کیا کہ او حمزہ خبردار آگے جانے کا ارادہ نہ کرنا اگر اپنی خیریت درکار ہو تو واپس جا ورنہ
بہت پچھتائیگا مریخ نے چاہا آگے بڑھکے جواب دون مگر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روکا
اور فرمایا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہو ہم تیرے روکے سے کب رکینگے اژدر شیر سوار نے کہا بُرا ہوگا امیر نے
فرمایا جو ارادہ تو نے تجویز کی ہو اُسکو پورا کر اژدر نے ایک تیر کمان مین پیوستہ کرکے طرف صاحبقران
کے سر کیا امیر نے تلوار میان سے لی اُس تیر کو قلم کیا اُسنے دوسرا تیر پھر صاحبقران کی جانب پھینکا امیر نے
اسکو بھی قلم کیا اُسنے بیس تیر امیر کی جانب مارے مگر صاحبقران نے سب قلم کیے مریخ نے پہلے ہی

جادو میں امیر سے کہا تھا یا صاحبقران یہ خدنگ سحر ہیں اسم اعظم الٰہی ورد زبان رکھیے گا صاحبقران
اسم اعظم پڑھ رہے تھے اس وجہ سے خدنگ خطا کرتے تھے جب اسکا ترکش خالی ہو گیا تو اژدر شیر سوار نے
معین جادو سے پلٹ کے کہا معلوم ہوتا ہے مریخ آفتاب علم سحر کو دفع کرتا جاتا ہے نہیں تو ایک خدنگ
تمام فوج کو کافی تھا صاحبقران سے بیس تیر خطا گئے یہ سوچ کر اسنے کہا اے مریخ آفتاب علم یہ بات اچھی
نہیں ہے کہ تم چھپ کر میرے سحر کو دفع کرتے ہو اگر تمہیں سحر آزمائی کرنا ہو تو میرے سامنے آکے کچھ کمالات
دکھاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا او بدکار جب عاجز ہوا تو یہ باتیں بنانے لگا ارے کسکی مجال ہو جو صاحبقران
زمان سے مقابلہ کر سکے کیا امکان ہے تیرے سحر کی جو ان پر اثر کرے اگر سامری اور جمشید بھی ہوتے تو
انکا سحر تاثیر نہ کرتا تو کیا چیز ہے اژدر شیر سوار نے کہا یہ میں نہیں یقین کرتا کہ انسان پر سحر تاثیر نہ کرے مریخ
نے کہا اب جو تیرے مزاج میں آئے سحر کر دیکھوں کیونکر تیرا سحر تاثیر کرتا ہے اژدر شیر سوار نے کہا میں تجھکو
اپنے مقابلے میں بلاتا ہوں مریخ آفتاب علم نے کہا میں موجود ہوں یہ کہکر صاحبقران سے عرض
کی اب میرے بارے میں کیا ارشاد ہوتا ہے حریف بلا رہا ہے صاحبقران نے فرمایا اسکے مقابلے
میں جاؤ خدا فتح دیگا مریخ رکاب سعادت انتساب صاحبقران کو بوسہ دیکر صف سے آگے
بڑھا اژدر شیر سوار نے ایک ناریل جھولی سے نکال کر کہا اے مریخ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے مریخ
نے جواب دیا کہ اشیاء نجس میں سے کوئی چیز ہے اژدر نے اس ناریل کو ہتھیلی پر رکھا وہ ناریل آسمان
کی طرف چلا دور جاکے ناریل کے دو ٹکڑے ہوئے ایک دھواں نکلا اور پھیلنے لگا مریخ آفتاب علم
سیر دیکھ رہا ہے وہ دھواں اسقدر پھیلا کہ تمام میدان میں تاریکی ہو گئی اور ایک کو دوسرے کی صورت دیکھنے
میں تکلف ہوا اس وقت اژدر شیر سوار نیچہ سے کر بڑھا مریخ آفتاب علم نے ایک آفتاب جھولی
سے نکال کر آسمان کی طرف پھینکا اس آفتاب نے چمک دکھائی تاریکی دفع ہوئی آفتاب
کی چمک بڑھنے لگی یہاں تک زیادتی ہوئی کہ آنکھ نہ ٹھہر سکی سب نے آنکھیں بند کرلیں مریخ
آفتاب علم نے سحر کو اور زور دیا آفتاب کی چمک اور زیادہ بڑھی مریخ آفتاب علم نے
اور سحر کو قوت دی آفتاب میں حدت پیدا ہونا شروع ہوئی یہانتک حدت بڑھی کہ اژدر شیر سوار
اور عتیق جادو اور معین جادو وغیرہ بیتاب ہو گئے مگر مجبور کیا کر سکتے تھے آنکھیں کھول نہیں سکتے
سحر کیونکر کرین سر نیچے کیے ہوئے ہونٹ ہلا رہے ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا اب مریخ آفتاب علم
ریسمان و سوزن لیکر آگے بڑھا سب سے پہلے اژدر شیر سوار کی زبان میں سوزن دیا پھر
معین جادو کو گرفتار کیا پھر عتیق جادو کو قید کیا الوان جادو کے ہاتھ پاؤں خوب مضبوطی
سے باندھے اور جسقدر ساحر تھے سب کو گرفتار کرکے خدمت میں صاحبقران زمان کی
حاضر ہوا آفتاب کو کچھ اشارہ کیا وہ پستی کی طرف مائل ہوا حدت اور روشنی کم ہو گئی ایک تانبے
کا ٹکڑا زمین پر آکے گرا مریخ آفتاب علم نے اٹھا کر جھولی میں رکھا صاحبقران سے عرض کی اب
الوان جادو کے مکان میں تشریف لے چلیے وہاں تھوڑی دیر ٹھہریے پھر جو مزاج مبارک
میں آئے وہ کیجیے گا صاحبقران الوان جادو کے مکان میں آئے مریخ جادو نے سب کو
ایک ستون سے باندھ دیا ہوشیار کیا سب نے اپنے تئیں عجب حالت میں پایا مریخ آفتاب علم نے

کیون ای اژدر شیر سوار اب تو اپنے کو کس حال مین پاتا ہی اژدر شیر سوار نے گردن جھکائی مرجخ صاحبقران کے پاس حاضر ہوا عرض کی یا امیر اب انکی بابت کیا حکم ہو صاحبقران نے فرمایا اسکے آگے قلم دوات رکھو اگر یہ اپنے دین باطل کو ترک کرین تو انھین رہا کرو ورنہ تمھین اپنے اسیرون کا اختیار ہو مرجخ آفتاب علم نے سب کے آگے قلم دوات رکھا کاغذ ہر ایک کو دیا کہا مین تم سب سے کہتا ہون کہ اب بھی اپنے مذہب باطل کو ترک کرتے ہو یا نہین سب نے انکار کیا مرجخ سب کو وہان سے لایا پہلے معین جادو کو قتل کیا اسکے مرنے سے تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من معین جادو بود اسکے بعد عتیق جادو کو قتل کیا اسکے مرتے ہی تاریکی ہوگئی آواز آئی کشتی مرا نام من عتیق جادو بود اسکے بعد اژدر شیر سوار کو قتل کیا اسکے مرتے ہی آندھی چلنے لگی سنگ باری ہونے لگی آواز آئی کشتی مرا نام من اژدر شیر سوار بود اسکے بعد الوان جادو کو قتل کیا اسکے مرتے ہی ساحرین بہت سی گرین مرحلے کی علامت ملی آواز آئی کشتی مرا نام من الوان جادو مالک در بند طلسم بود پھر اور ساحرون کو جو اسیر ہوئے تھے مرجخ نے قتل کیا جب سب کو قتل کر کے فراغت پائی تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران فتح مبارک امیر نے فرمایا سب خدا کی عنایت ہو اور تم لوگون کی کوششون کا نتیجہ ہو اس روز صاحبقران نے جلسہ آراستہ کیا تمام شب عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو صحبت برخاست ہوئی مرجخ آفتاب علم نے عرض کی اب ایک در بند اور باقی ہو مگر وہ بہت سخت ہو صاحبقران نے فرمایا خدا سب آسان کریگا مرجخ نے عرض کی بہتر ہو جو آج ہی تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا مجھے کچھ عذر نہین ہو جسوقت کو مرجخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب اسکے مرنے کی خبر فیروز ستارہ پیشانی کو ہو گئی ہوگی وہ ضرور در بند احتشام کے واسطے بندوبست کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے ہی وہان پہونچ جائین اور احتشام جادو کو بلا کر کہا جائے اگر وہ اطاعت منظور کرے بہتر ہو ورنہ اسے قتل کرین صاحبقران زمان نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور طرف در بند احتشام کے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کی جاتی ہی

کہ جسوقت یہان مرجخ آفتاب علم نے ساحرون کو قتل کیا انکی تصویرین جو فیروز کے سامنے رکھی تھین جلنے لگین فیروز گھبرا گیا کہا غضب ہوا معین جادو قتل ہوا ابھی اسکی تصویر جل رہی تھی کہ عتیق کی تصویر مین آگ لگی فیروز نے کہا ارے عتیق کو بھی کسی نے مارا یہ کہہ رہا تھا کہ اژدر شیر سوار کی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے کہا لو اژدر بھی قتل ہوا اسکا الوان جادو کی بھی تصویر جل اٹھی فیروز نے کہا لو صاحب تاخت کر دیا مرحلہ فتح ہو گیا جھنگان نے جو یہ کیفیت دیکھی زمرد شاہی سے کہا اب اس طلسم کا بھی بچنا بہت دشوار ہو دیکھیے کیسے کیسے ساحران جلیل قتل ہو گئے مرحلہ فتح ہو گیا زمرد نے کہا غضب ہو امین یہ سمجھا تھا کہ یہ طلسم کسی سے فتح نہ ہوگا مگر اب امید میری منقطع ہو گئی جھنگان نے کہا واقعی اہل اسلام صاحب اقبال ہین انکے رکے کوئی سر نہین ہوتا ہو زمرد و جھنگان تو یہ باتین کر رہے تھے کہ فیروز نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا ایک رقعہ لکھ کر دیا کہا اس رقعہ کو فیل زور جادو کے پاس پہونچاؤ بلکہ ابھی اپنے ہمراہ لیکر آؤ ملازم نامہ لیکر روانہ ہوئے فیروز نے جھنگان سے کہا اب مین نے اس شخص کو بلایا ہو جو کیتا ہے روزگار ہو بڑا مکار ہو کسنے

ہزاروں ساحرون کو اسنے مار کر قتل کیا ہو بہت سی جگہ کی حکومت کرے ہی اسکا مثل نہین ہو اگر یہ جائیگا تو ضرور دام کر
جیتا ایگا اور اُنکے سحر بھی عجائب ہین مرزخ آفتاب علم ہوے اُسکے اور کسی سے گرفتار نہو گا تجنگان نے کہا
مین بھی اسکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہون فیروز نے کہا ابھی آئینگے دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ ایک برق چمکی تجنگان نے
دیکھا ایک ساحر فیروز کے سامنے آیا کہا فیل زور جادو آتے ہین فیروز نے کہا مین منتظر ہون جلد آئین اب
دیر نہ لگائین وہ ساحر رخصت ہوا اُسکے تھوڑی دیر کے بعد سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ اٹھا اور بجلیان چمکنے لگین
فیروز نے کہا فیل زور آتا ہو تجنگان کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا فیروز نے جو اُسکی حالت دیکھی کہا او
تجنگان تمھاری ابھی سے یہ کیفیت ہو جب فیل زور کی صورت دیکھو گے اُسوقت تمھاری کیا حالت ہو گی
تجنگان خاموش رہا کچھ جواب نہ دیا وہ ابر قریب آیا ایک برق چمکی کہ سب کی آنکھین جھپک گئین آنکھین جو کھولین
دیکھا ایک مرد طویل القامت ہاتھی کا سر ایک خرطوم بڑی لمبی لٹکی ہوئی فیروز کے سامنے آکے سلام کیا فیروز
نے جواب سلام دیا فیل زور جادو نے کہا کیون اے شہنشاہ اس وقت مجھے کیون یاد فرمایا فیروز نے
سب کیفیت آمد صاحبقران کی بیان کی اور مرزخ جادو کا مسلمان ہونا مہران ساحران نامی کا قتل ہونا اور
مرطون کا برباد ہونا سب بیان کیا جب سب کہہ چکا تو آخر مین کہا اب تم مرحلہ احتشام جادو پر جاؤ اور
اُسکو بچاؤ ورنہ وہ بھی لوٹ جائیگا فیل زور جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین سب کو ایک دن مین اسیر
کرکے بھیجدونگا فیروز نے کہا مجھے تمھاری ذات سے امید قوی ہو کہ تم ضرور ایسا ہی کروگے فیل زور
اُسی وقت رخصت ہوا فیروز نے کہا اب تم کب جاؤگے فیل زور نے کہا مین آج ہی روانہ ہو جاؤنگا فیروز
نے بہت کچھ اُسکو دلاسا دیا فیل زور روانہ ہو گیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر بعد فتح درخداوان جادو روانہ ہوے آٹھوین روز مرحلۂ احتشام پر پہونچے مرزخ آفتاب علم
نے ایک نامہ احتشام جادو کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہم ایک ضرورت خاص سے یہان آئے ہین لازم یہی
ہو کہ اپنے تئین بہت جلد ہمارے پاس پہونچاؤ یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور احتشام جادو کے پاس روانہ کیا ساحر
جس وقت نامہ لیکر احتشام جادو کے پاس پہونچا احتشام جادو نے نامے کو بوسہ دیا کہا مین ابھی چلتا ہون اُسیوقت
اپنے لباس پہنا نامہ بر کے ہمراہ روانہ ہوا تھوڑی دیر مین مرزخ آفتاب علم کے پاس پہونچا مرزخ کو سلام
کیا مرزخ نے مزاج پوچھا اُسنے سب علم کی خیریت بیان کی مرزخ آفتاب علم نے کہا اے احتشام جادو تم سے
کیا چاہتے ہو احتشام جادو نے کہا مین آپکو اپنا مالک جانتا ہون مرزخ نے کہا جو بات ہم اختیار کرین تمھین اُسکے
گوارا کرنے مین عذر تو نہو گا احتشام نے عرض کی میری جان تک حاضر ہو اگر آپکے کام آئے تو یہ سر موجود ہی
مرزخ نے کہا ہمین اور کوئی ضرورت نہین ہو صرف یہ چاہتے ہین کہ تم ہمیشہ ہمارے پاس رہو احتشام نے
عرض کی کہ مین حاضر ہون مرزخ نے کہا ایک شرط ہو اگر اُسکو قبول کرو احتشام نے عرض کی مین نے اُس
شرط کو بھی قبول کیا اگر حکم ہوے تو مکان بھی نہ جاؤن آپ ہی کی خدمت مین رہون مرزخ نے جب اُسکو
اچھی طرح پکا کر لیا تب کہا ہمنے صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی ہو تمکو بھی لازم ہو کہ اپنے مذہب باطل کو
ترک کرکے صاحبقران کی اطاعت کرو اور مذہب حق اختیار کرو احتشام جادو نے کہا اے شاہزادہ عالم مذہب

حق کیا ہی مرتج نے کہا مذہب اسلام مذہب حق ہی اور دین سامری فرقہ گمراہی ہی احتشام جادو نے کہا ای
شہریار یہ تو آپ نے بہت سخت بات فرمائی ہی مین اسکو نہین قبول کرسکتا ہون اور آپکو مانع نہین ہون آپنے
جو کچھ کیا بہت خوب کیا مین آپکی اطاعت سے سرتابی نکرونگا مگر مجھ سے یہ نہوگا کہ اپنے مذہب قدیم کو ترک
کرکے جدید طریقہ اختیار کرون مرتج آفتاب علم نے اسکو بہت سمجھایا مگر یہ سیہ قلب تمام مرتج کے سمجھانے
پر بھی راہ راست پر نہ آیا جب مرتج بہت کچھ فہمایش کرچکا اور اسنے قبول نکیا تو مرتج کو غصہ آیا کہا ای
احتشام تم جانتے ہو کہ اس طلسم مین کوئی ساحر ایسا نہین ہی جو میرا ہم نبرد ہو مین تجھے ایک محبت قلبی رکھتا ہون
اس وجہ سے اس طرح کہتا ہون ورنہ مین سختی بھی کرسکتا ہون یہ تجھے معلوم ہی کہ تم مجھسے سحر مین زیادہ ہوگے
قوت مین بڑھے ہوگے سب باتون مین تم مجھ سے کم ہو جب تم میری خلاف مرضی کروگے تو مین ضرور تمھین
اسکی سزا دونگا احتشام نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس وقت مین انکار ہی کیے جاتا ہون تو ایسا نہو
یہ جھلا کے سحر کردے تو مین روک بھی نسکونگا مفت مین جان جائیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اسوقت کوئی حیلہ کرکے
یہان سے جان بچا کر جانا چاہیے اور بعد مین فیروز کو اطلاع دیکر وہان سے مدد طلب کرکے اس سے
مقابلہ کرنا چاہیے یہ سوچ کے اسنے عرض کی ای شاہزادہ عالم مین دین اسلام اور مذہب سامری دونون کا
مقابلہ کرونگا اور دونون کی بہتری اور بدتری دیکھونگا جس مذہب کو قدیم اور بہتر دیکھونگا اُسے اختیار کرونگا
امیدوار ہون کہ آج مجھے فرصت رخصت فرمائی جائے کل مین عرض کردونگا مرتج آفتاب علم نے کہا اسکا مضائقہ
نہین مین تمھین دو روز کی مہلت دیتا ہون تم خوب غور کرلو پھر جسکو قدیم اور بہتر دیکھو اُسے اختیار کرو مگر دونون کی بھلائیان
اور برائیان جو جو تجویز کرنا مجھ سے بھی بیان کردینا احتشام نے عرض کی مین ضرور آپکی خدمت مین عرض کرونگا
یہ کہکر احتشام جادو رخصت ہوکر اپنے گھر مین آیا ملازمین کو بلا کہا آج غضب ہوا تھا اگر ایک بات ذہن مین نہ آتی
تو نہین معلوم کیا کیفیت ہوجاتی ملازمین نے حقیقت دریافت کی احتشام جادو نے سب کیفیت خلاصہ بیان کردی
ملازمین احتشام کو تعجب ہوا سب نے کہا پھر اب آپ کیا انتظام فرمایئے گا احتشام نے کہا مین اسوقت
ایک نامہ شہنشاہ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور مدد اُنسے طلب کرتا ہون مگر جلد کیونکہ مین نے ایک ہی
دن کی مہلت لی ہی ایک دن اور ٹل سکتا ہی کہ مرتج نے مجھے کہا ہی کہ تجھے تو دو روز کی فرصت دی ملازمین
نے کہا پھر آپ جلد نامہ تحریر فرمایئے دیر نہ لگایئے احتشام نے اُسی وقت ایک نامہ لکھا اور یہ سب مضمون
اسمین تحریر کردیا جب سب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا رخصت کیا کہا خداوند کی خدمت مین یہ عریضہ
لیجانا اور اسکا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا احتشام اپنے باغ مین آکے بیٹھا ملازمین سے
یہی باتین کررہا ہی کہ آسمان پر ایک برق چمکی احتشام نے آنکھ اُٹھا کے دیکھا فیل زور جادو زمین پر آیا احتشام
اسکو دیکھکر خوش ہوگیا کہا ای فیل زور جادو تم بہت اچھے وقت پر آئے بیٹھے اسنے کل کیفیت مرتج
آفتاب علم کی بیان کی فیل زور جادو نے کہا مجھے یہ سب کیفیت معلوم ہی خداوند طلسم نے تمھاری مدد
کے واسطے مجھے بھیجا ہی احتشام نے کہا مین ایک عریضہ خدمت مین خداوند طلسم کی روانہ کرچکا ہون اور اسمین
بھی یہی مضمون ہی بلکہ مین نے مدد طلب کی ہی فیل زور نے کہا وہ نامہ پڑھکے جواب لکھ دینگے مگر اب تم
سامان جنگ درست کرو احتشام نے لشکر ساحران کو اطلاع دی کہ فوج ہر وقت مسلح و مکمل رہے اُسکے لشکر مین
جسقدر لوگ تھے ہر وقت مسلح و مکمل رہنے لگے دوسرے روز مرتج آفتاب علم نے اپنے ملازم کو اسکے یہان بھیجا

اور رقعہ دیا تھا اسمین لکھا تھا کہ ای احتشام جادو کہو تم نے کیا بات تجویز کی اور کس وقت ہمارے پاس آؤگے
رقعہ جو احتشام جادو کو لا اسنے فیل زور جادو کو دکھایا اُسنے اسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے دونون
مذہبون کی برائی بھلائی پر نظر کی ابتک میرے ذہن مین جسقدر بھلائیان مذہب اسلام کی آئی ہین اسقدر
اپنے مذہب کی بھلائیان نہین پائی ہین دو روز کی مہلت کا اور طلبگار ہون وعدہ کرتا ہون کہ مین آپ کا مذہب
اختیار کرونگا آپ میری طرف سے خاطر جمع رکھیے یہ جواب لکھکر نامہ وار کو دیا اور رخصت کیا نامہ دار نے مریخ آفتاب علم
کو نامہ دکھایا مریخ عبارت کو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اچھا ہے اور دو روز کی مہلت دی یہان فیل زور جادو
نے احتشام جادو سے کہا اب مریخ آفتاب علم کو بگر گرفتار کرو یہان تو ہرگز سحر کی لڑائی مین فتح نپاینگے
بلکہ جان سے مارے جاینگے مریخ آفتاب علم سحر مین یکتا ہو اسکا جواب دینے والا اس طلسم مین
کوئی نہین ہو وہان طبقات کے طلسمون مین ساحران سامری البتہ ایسے ہین جو اسکو برسون تعلیم کرین
احتشام جادو نے کہا پھر جو آپ کی راے ہو وہ کیا جاے فیل زور جادو نے کہا تم کل مریخ آفتاب علم
کے پاس جاؤ اور اسکو بحیلہ دعوت یہان بلا کے لاؤ میرے آنے کا ذکر ہرگز نہ کرنا نہین وہ نہ آئیگا
سمجھ جاے گا کہ اسمین مکر ہو احتشام جادو نے کہا مین کل جاکر ضرور کہ آؤنگا مگر جب وہ یہان آئیگا تو کیا بات
کیجائیگی فیل زور نے کہا تمکو اس سے کیا بحث ہو تم جاکر اسکو دعوت کر آؤ احتشام نے کہا اگر آپ کا
یہ ارادہ ہو کہ اسکو بیہوشی پلا کے بیہوش کرین تو وہ ہرگز بیہوشی نہ پیے گا اور اُسی وقت اسکو معلوم
ہو جائیگا فیل زور نے کہا مین بیہوشی نہین پلاؤنگا دوسری ترکیب کرونگا احتشام جادو نے کہا مجھے وہ ترکیب
بتا دو تو مین البتہ وہان جاؤن اور اپنے ہمراہ لاؤن فیل زور نے کہا مریخ آفتاب علم سلطان
روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہو مین ایک تصویر اسکی یہان لگاؤنگا اسی کے ذریعہ سے اپنا کام نکالونگا
احتشام نے کہا اب مین سمجھا کل جاکر مریخ کو اپنے ہمراہ لے آؤنگا انھین باتون مین رات گذر گئی
صبح کو احتشام جادو آیا تھا مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین آیا مریخ نے کہا ای احتشام اس وقت تمہارے
آنے کا کیونکر اتفاق ہوا احتشام نے عرض کی مجھکو چند باتین آپ سے دریافت کرنا ہین اسی کی وجہ سے
چلا آیا مریخ آفتاب علم نے کہا جو کچھ تمھین تحقیق کرنا منظور ہو پوچھ لو احتشام جادو نے دوچار باتین دریافت
کین مریخ نے انکا جواب دیا احتشام نے عرض کی ای شہنشاہ اب مجھے کوئی عذر نہین ہو فقط ایک بات اور
دیکھنا ہو جسوقت اس سے فراغت پاؤنگا مسلمان ہو جاؤنگا مریخ نے کہا تمھین اختیار ہو ایک روز اور باقی ہے
احتشام نے عرض کی ایک بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایے گا تو میری عزت بڑھ جائیگی مریخ آفتاب علم
نے کہا جو کہو احتشام نے عرض کی امیدوار ہون کہ ایک روز فدوی کے یہان تشریف لا کے افتخار
بخش فرمایے مریخ آفتاب علم نے کہا جب تم وعدہ پورا کروگے تو مین خود تمھارے یہان آؤنگا کھانا کھاؤنگا
ابھی کوئی ضرورت نہین ہو احتشام نے دیکھا مریخ نہ جاینگے کہا ای شہریار اگر آپ کو یہی انکار ہو تو مین اسوقت
موجود ہون آپ کلمہ تعلیم فرمایے مریخ نے کہا ابھی تمکو صاحبقران کی خدمت مین لے چلونگا جب انکی قدمبوسی
سے مشرف ہونا تب اپنی یہ خواہش ظاہر کرنا وہی تمھین کلمہ تعلیم فرماینگے احتشام نے عرض کی مین حاضر ہون
خدمت مین صاحبقران زمان کے لے چلیے مین انکی قدمبوسی سے بھی مشرف ہو جاؤن انکو بھی اپنے یہان
لیجاؤن مریخ آفتاب علم احتشام جادو کو ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا احتشام نے صاحبقران

کے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر اسکا چھاتی سے لگا یا مرتخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب انکو کلمہ تعلیم
فرمایئے یہ آپکی اطاعت بدل وجان قبول کرتے ہین امیر نے چاہا اسکو کلمہ پڑھائین اسنے عرض کی یا صاحبقران
ابھی مجھکو آپ کے واسطے سحر کرنے کی ضرورت ہوگی سحر سے اسلیئے توبہ نکرونگا امیر نے فرمایا نہین کچھ ضرورت نہوگی
بہت سے ساحر موجود ہین ہم تو سحر کو برا جانتے ہین احتشام نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہے تو مین موجود ہون
صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا احتشام کلمہ پڑھتے ہی مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی اب امیدوار ہون
کہ مجھے سرفراز کیجیے دعوت قبول فرمایئے امیر نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ بعد فتح طلسم تمھاری دعوت قبول
کرینگے خاطر نہ ملول کریئے ابھی بہت سی باتون کی جلدی ہے عرصہ ہونا ان کے واسطے باعث خرابی ہے احتشام نے
عرض کی یا صاحبقران اگر دعوت نہ قبول فرمایئے گا مجھے صدمہ عظیم ہوگا اور سب سے اپنے مکان پر کہکے
آیا ہون کہ مین صاحبقران زمان کو اپنے مکان پر لاتا ہون بلکہ وہ لوگ آپ کے منتظر ہین اگر آپ تشریف لیچلینگے
تو وہ سب لوگ ایمان لائینگے اور اگر نہ تشریف لیجایئے گا تو وہ تو مسلمان ہونگے مگر مین مجوب ہونگا صاحبقران
مجبور ہوے کہا مین چلونگا احتشام نے عرض کی مع جملہ سردارون کے تشریف لایئے گا امیر نے فرمایا سب سے
وعدہ و احتشام جادو سب سردارون کی بارگاہ مین آیا سب سے وعدہ لیا مگر خواجہ کی بارگاہ مین جسوقت آیا
اور خواجہ نے اسکی پیشانی کی طرف دیکھا مکر کی علامت ظاہر ہوئی خواجہ نے اسکو اپنے پاس بٹھایا باتین کرنا
شروع کین کہا ای احتشام جادو تم نے بہت بہت حجتین کین آخر کار قائل ہوے اور دین ساحری پرستی ترک کیا
احتشام جادو نے کہا خواجہ مین کیا کرتا مجبور تھا بے اس دین سے قبول کیے ہوے چارہ نہ تھا ہر طرح
مین نے اپنے دین کو بے بنیاد اور کمزور پایا جب مجبور ہوا اور کوئی دلیل نہ بن پڑی تو یقین کیا کہ دین اسلام
بہت قوی ہے مین نے اسکو قبول کیا ابھی اور لوگ بھی مسلمان ہونے والے ہین جب صاحبقران وہان تشریف
لے چلینگے تو وہ لوگ بھی ایمان لائینگے خواجہ نے پھر تو ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ احتشام جادو نے
بہت ہی خوشی خوشی اپنے دل کی کیفیت خواجہ کے آگے بیان کر دی جب خواجہ نے اسکی دلی کیفیت سنی
کہا مجھکو اسکا یقین نہین تم نے میرے پوچھنے پر اپنے دل کا حال کہا اگر اسکو ایک کاغذ پر تحریر کردو تو مین
کوشش کرکے صاحبقران کو اور جملہ سرداران کو گرفتار کرا دون احتشام نے کہا آپ کاغذ دیجیے مین
ابھی لکھ دون خواجہ نے اسکو کاغذ دیا احتشام جادو نے سب کیفیت اپنے دل کی لکھ دی اور مہر کرکے
خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے کہا اب مین صاحبقران کو گرفتار کرا دونگا تم خاطر جمع رکھو مگر شہنشاہ کے پاس
مجکو لیچلنا اور انکی قدمبوسی سے مشرف کرانا احتشام نے کہا خواجہ وہان تمھارا بڑا مرتبہ ہوگا مجھے اب
معلوم ہوا کہ تم ساحری پرست ہو خواجہ نے کہا مین ایک مدت سے ساحری پرست ہون اور لشکر اسلام مین
بھی بعض آدمی مجکو جانتے ہین مگر میرا خوف ایسا غالب ہے کہ کوئی کچھ نہین کہہ سکتا ہے احتشام نے کہا فیلاد
جادو بھی تمکو دیکھکر بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا مین انسے ضرور ملونگا احتشام نے کہا اب مین رخصت
ہوتا ہون خواجہ نے کہا افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے وقت مین میرے مہمان ہوے کہ مین تمھاری خاطر
نکر سکا دیکھو اگر کہین کچھ شراب ملے تو تمھارے واسطے لاؤن احتشام نے کہا خواجہ آپ تکلیف نفرمایئن
خواجہ نے کہا صاحب یہ میرے یہان کا دستور نہین ہے جو شخص آتا ہے مین اسکو ضرور شراب پلاتا ہون بہانتک
اصرار کیا کہ احتشام جادو عاجز ہو گیا خواجہ اسکو بٹھا کے بارگاہ کے باہر نکلے صاحبقران کے قریب

لے عرض کی یا امیر آپنے جسکو مسلمان کیا ہو وہ بہ کر مسلمان ہوا اور اپنے یہان لیجا کر آپ سے دغا کریگا
صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم ہر شخص کی نسبت ایسا ہی کہا کرتے ہو بھلا احتشام جادو مجھ سے دغا کریگا
خواجہ نے عرض کی جو مین عرض کرتا ہون اُسکو یقین مانیے میرے کہنے کو خلاف نہ جانیے امیر نے کہا
مین ضرور اسے خلاف جانونگا کبھی نہ مانونگا مرجح آفتاب علم نے جو یہ گفتگو سنی کہا خواجہ آپ بہت صحیح
ارشاد فرماتے ہین مجکو بھی اُسکی طرف ایسا ہی گمان ہو امیر نے فرمایا جب اُسنے ہمارے سامنے کلمہ پڑھا
اور سامری و جمشید کو برا کہا تو اب وہ دغا کرے یہ ممکن نہین جب صاحبقران نے کئی بار انکار کیا تو خواجہ
نے اُسکے ہاتھ کا لکھا نکال کے صاحبقران کو دیا عرض کی ملاحظہ فرمایئے اسنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہو اب تو
مرجح آفتاب علم اور جملہ سردار اُس کتبے کے دیکھنے کو صاحبقران کے نزدیک آئے سب نے عمرو سے
پوچھا خواجہ اپنے پاس سے کیونکر دریافت کیا خواجہ نے سب حقیقت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ جسکے
یہان فیل زور جادو آیا ہو وہ کچھ کر چھوڑے گا مرجح نے کہا خواجہ فیل زور بڑا مکار ہو خواجہ نے کہا مین
تو اُسکو جانتا بھی نہین ہون فقط نام اس وقت احتشام کی زبانی سنا ہو جب صاحبقران نے یہ کیفیت دیکھی
تو کہا احتشام جادو کو یہان لاؤ ہم اُسکے خط سے اس خط کو ملا لینگے خواجہ نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون یہ کہکر
بارگاہ صاحبقران سے باہر آئے اپنی بارگاہ مین داخل ہوے ایک صراحی ہاتھ مین لے لی کہا بھائی احتشام
کہاکون اس وقت کہین شراب ممکن نہوئی صاحبقران کے میخانے سے خاصے کی شراب لایا ہون احتشام
نے کہا اس سے بہتر اور کوئی شراب کیا ہوگی خواجہ نے جام بھر کے احتشام کو دیا احتشام اُس جام کو پی گیا
خواجہ نے دوسرا جام بھی فوراً دیا احتشام اُس جام کو بھی پی گیا تو سر چکرایا آنکھون مین اندھیرا آیا عرض
کی کیون خواجہ اس شراب مین کیا تھا میرا سر چکراتا ہو خواجہ نے کہا صاحبقران کے میخانے کی شراب ہو
وہان بہت تیز شراب ہوتی ہو ٹھہر جاؤ یہ بات دم مین ہو جائیگی احتشام نے اُٹھنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا
لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے اسکی زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندھ کے خدمت مین صاحبقران کے لائے صاحبقران
نے فرمایا خواجہ اِس صورت سے کیون لائے خواجہ نے عرض کی یا امیر اور صورت سے یہ میرے ہمراہ
نہ آتا بڑا مکار تھا فوراً تاڑ جاتا امیر نے کہا اچھا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے ہوشیار کیا احتشام نے اپنے کو اس
حالت مین پایا کہا یا صاحبقران مجھے کیا خطا سرزد ہوئی جسکی یہ تعذیر مجکو ملی امیر نے وہ کتبہ اُسکے پیش کش
کیا کہا یہ تُنے کیا لکھا ہو احتشام نے کہا یہ ہرگز میرے ہاتھ کا لکھا نہین ہو امیر نے خواجہ کی طرف دیکھا
کہا کیون خواجہ یہ کیا کہتا ہو خواجہ نے کہا اس سے کچھ اور لکھوا لیجئے مرجح آفتاب علم نے عرض کی اسکی
کوئی ضرورت نہین ہو ابھی معلوم ہو جائیگا یہ کہکر عرض کیا اسکو مین ایک جام شراب پلاتا ہون ابھی کل کیفیت
اپنی بیان کر دیگا صاحبقران نے کہا جب یہ خود کہہ دیگا تو مجکو یقین ہوگا مرجح نے ایک جام مین شراب بھری
خواجہ نے کہا ای احتشام اس جام کو پیو احتشام نے کہا مین ہرگز نہ پیونگا ایک بار پلا کے آپ نے
بیہوش کیا تھا اب اگر مین شراب پیونگا تو نہین معلوم میرا کیا نقشہ ہوگا خواجہ نے کہا تم اس شراب کو پیو صرف
تمہارے جھوٹ سچ کے خلاصے کے واسطے یہ شراب تمہین پلائی جاتی ہو ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی احتشام نے
بہت بہت انکار کیا مگر مرجح آفتاب علم نے شراب اسکو پلا دی شراب کے پیتے ہی اپنی کل کیفیت بیان
کر دی مرجح نے اسکو قید کر کے اپنے ملازمین کے سپرد کیا اور آپ اسکے مکان کی طرف روانہ ہوے یہان

فیل زور جادو منتظر تھا کہ احتشام مریخ کو لائے تو مین دام مکر پھیلاؤن یہ اسی فکر مین بیٹھا تھا کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم جا کر پہونچے فیل زور جادو مریخ آفتاب علم کو دیکھکر ڈر گیا چاہا سحر کرون مگر مریخ نے اسکی زبان بندی پیشتر ہی سے کر دی تھی کہ اسکو سحر یاد نہ آیا مریخ آفتاب علم نے اسکی مشکین باندھ لین اور اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوے یہان آکر صاحبقران کے سامنے فیل زور جادو کو ڈال دیا خواجہ نے فیل زور کی صورت دیکھکر کہا ای مریخ آفتاب علم اسکی زبان مین سوزن نہین دیا ہو مریخ نے کہا خواجہ سوزن دینے کی کیا ضرورت ہو مین نے احتشام جادو کی زبان سے بھی سوزن آپکے سامنے نکال لیا تھا خواجہ نے کہا مین اس وقت تعجب کرتا تھا کہ یہ باتین کیونکر کرتا ہو اس وقت تم سے معلوم ہوا کہ اسکی زبان سے سوزن نکال لیا تھا مریخ نے کہا خواجہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سحر اور شی ہو انکو سحر مین ذرا دخل نہین ہو خواجہ سے یہ کہہ کے مریخ آفتاب علم نے فیل زور جادو کو ہوشیار کیا کہا ای فیل زور اب شناخت مین خداوند واحد دیکھتا کے کیا کہتے ہو فیل زور جادو نے کہا مین ہرگز اطاعت فیروز سے منہ نہ موڑونگا اور دین سامری پرستی نہ چھوڑونگا مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی اب اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہو امیر نے فرمایا تمہین اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہو مریخ نے اسکو باہر لا کے قتل کیا پھر احتشام جادو کو لا کر امیر کے سامنے رکھا کہا ای احتشام اب کیا کہتے ہو احتشام نے کہا مین دین سامری پرستی کو ترک نہ کرونگا امیر نے فرمایا اسکو بھی قتل کرو مریخ اسکو بھی باہر لایا قتل کیا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا چارون مرحلے کی گرد کھلین بعد عرصہ کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من احتشام جادو مالک مرحلہ طلسم فیروز زر ہو سکے مرحلے کی جسقدر چارون تھین سب گر گئین مریخ نے امیر سے آکر عرض کی مبارک ہو کہ احتشام جادو قتل ہوا اور مرحلہ فتح ہوا صاحبقران نے شکر خدا کیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اب یہان قیام نہ فرمایئے سب دربند فتح ہو چکے اب طلسم کے اندر چلنا چاہیے امیر نے فرمایا آج یہان کا قیام کرو کل روانہ ہو جاینگے مریخ آفتاب علم نے عرض کی جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے صاحبقران نے اس شب وہان قیام فرمایا صبح کو مع لشکر گران بارادہ داخلہ طلسم وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جایگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کی جاتی ہی

کہ جسوقت یہان مریخ نے فیل زور جادو کو قتل کیا وہان اسکی تصویر مین آگ لگ گئی فیروز نے جو تصویر کو جلتے دیکھا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا کسنے فیل زور کو قتل کیا ابھی یہ کہہ رہا تھا کہ احتشام کی تصویر مین بھی آگ لگ گئی اسکی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا کہ غضب ہوا دربند آخری بھی فتح ہوا اب طلسم کشا کو طلسم کے اندر آنے کا موقع ملا یا براے تلاش لوح جاے گا یا طلسم کے اندر آجائے گا اب ساحرون مین یہان کوئی ایسا نہین ہو جو مریخ آفتاب علم کو جا کے روکے اور اس طرف نہ آنے دے نجنگان نے کہا اس طلسم سے وسیع طلسم آجتک مین نے نہین دیکھا اور جسقدر ساحر یہان پاے جاتے ہین اسقدر دوسرے طلسم مین نہین ہین پھر آپ یہ شکایت کرتے ہین کہ کوئی ساحر ایسا نہین ہو کہ جو جا کے مریخ آفتاب علم کو روکے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا کہ مجھسے بہتر سحر کا جاننے والا اس طلسم مین کوئی نہین ہو اگر مین جاتا ہون تو میرے تخت جاے اسکے پاس مین جب مین

اس سے مقابلہ کے واسطے جاؤنگا وہ میرے تحفہ جات بھی پر صرف کریگا اور انکار دکرنا ممکن نہین ہو بختگان
نے کہا پھر آپ کیا کیجیے گا فیروز نے کہا اب ملحقات کے طلسم مین نامے بھیجتا ہون وہان سے ساحران
سامری کو طلب کرتا ہون جبتک وہ لوگ نہین آئینگے طلسم کی نگرانی نہین ہوگی بختگان نے کہا پھر اب جلد
نامے تحریر فرمایے دیرنہ لگایے فیروز نے اسی وقت میرمنشی کو بلایا چند خط لکھوائے ملحقات کے
طلسمون مین روانہ کر دیے اور ایک خادم کو بلاکر کہا کہ میری ایک عرضی استاد کی خدمت مین لیجا وہین جانتا ہون
کہ وہ تشریف نہ لاینگے مگر کچھ تدبیر بتاینگے اور اگر تشریف لے آئے تو پھر ساحران سامری کی بھی ضرورت نہین
ہو جو کچھ اُنھون نے دیکھا ہو سامری کے خواب مین بھی وہ نہ آیا ہوگا اور جو کچھ وہ کر سکتے ہین اب کوئی اُسکا
جواب دینے والا نہین ہوا سی سے جمعہ سامری کا خطاب اُنکو ملا ہو بختگان نے کہا آپ اُنکو اگر
عریضہ روانہ فرمایے تو میرے ہاتھ بھیجیے مین اپنے ہاتھ سے جاکر اُنکو عریضہ دونگا اور زبانی بھی اس
طرح عرض کردونگا کہ اُنکو سوائے تشریف لانے کے دوسری بات بن نہ آئیگی فیروز نے کہا بہت اچھی
بات ہو مین عریضہ تحریر کرتا ہون تم اُسکو لیجاؤ مگر ایک خیال ہو کہ تم کسقدر ساحرون سے ڈرتے ہو یہان جب
کوئی ساحر آیا تمھارے چہرے سے رنگ اُڑگیا اور اُنکی صورت ایسی ہو جسکو دیکھکر تمھارے حواس درست
نہ رہینگے وہ اصل مین انسان ہین مگر بصورت حیوان ہین بختگان نے کہا وہ مجھے کچھ تکلیف تو نہین
پہونچاینگے فیروز نے جواب دیا نہین بلکہ بڑا ملاطفت سے پیش آئینگے بختگان نے کہا پھر مجھے جانے مین کیا عذر ہو صورت
اگر اُنکی مہیب ہو تو مین ڈر جاؤنگا مگر مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچائین فیروز نے کہا خاطر جمع رکھو بختگان نے
کہا کہ آپ عریضہ تحریر فرمایے فیروز نے اسی وقت ایک عرضی لکھی بختگان کو دی ایک ساحر کو بلایا اور
تخت منگایا بختگان کو تخت پر بٹھاکے ساحر سے کہا اُنکو بعزت و حرمت لیجانا اور بہ آسایش سے آنا ساحر
تخت اُڑا کے چلا دو روز کے بعد بختگان نے دیکھا ایک جگہ پر دریاے خون بہ رہا ہو کچھ ہاتھ پاؤن آدمیون
کے کٹے ہوے اُسمین نظر آتے ہین کچھ سر دکھائی دیتے ہین بختگان نے اس ساحر سے کہا یہ
دریاے خون کیسا ہو ساحر نے کہا اسکی بھی حقیقت معلوم ہو جائیگی بختگان خاموش ہوا ساحر نے تخت کو
پستی کی طرف رجوع کیا تھوڑی دیر مین تخت زمین پر آیا بختگان سے کہا اب تخت سے اُترئے میرے ہمراہ
تشریف لے چلیے بختگان تخت سے اُترا ساحر کے ساتھ ہوا ساحر ایک مقام پر پہونچا کر وہان نیزے زمین
مین گڑے ہوے تھے ساحر نے بختگان سے کہا آپ میری پشت پر سوار ہون کہ اس جگہ سے آپ کو پار
پہونچاؤن بختگان ساحر کی پیٹھ پر سوار ہوا ساحر بختگان کو لیکر پار گیا بختگان نے دیکھا ایک پہاڑ سیاہ
معلوم ہوتا ہو بختگان نے اُس ساحر سے کہا یہ پہاڑ بھی طے کرنا پڑیگا ساحر نے کہا یہ پہاڑ نہین ہو جمعہ سامری کے
مکان کی دیوار ہو بختگان اور آگے بڑھا دیکھا ایک سر دکھائی دیتا ہو مگر عورت کا سر ہو کہ وہ سر دیوار سے
بہت اونچا ہو بختگان نے کہا ای شخص یہ سر کسکا ہو ساحر نے کہا یہ سر جمعہ سامری کی زوجہ کا ہو بختگان نے
کہا اسقدر اونچی دیوار ہو اور سر اُسکا بھی بہت اونچا ہو یہ آدمی ہو ساحر نے کہا یہ تو بہ نسبت جمعہ سامری بہت
کوتاہ قامت ہو جس وقت آپ جمعہ سامری کو ملاحظہ فرمائین گے تو یقین ہو ڈر جاینگے بختگان نے کہا ڈر کی
کیا بات ہو مگر تعجب اس بات کا ہو کہ آجتک ایسا قد کہیں کا نہین دیکھا ساحر سے یہ باتین کرتا ہوا بختگان آگے بڑھا
ساحر ایک مکان مین آیا بختگان نے دیکھا ایک شخص خون کے دریا مین لیٹا ہو صورت اسکی ایسی مہیب ہو کہ پاس

جانے کو جی نہین چاہتا ہو بجنگان نے اُس ساحر سے پوچھا کیون بھائی یہ شخص کون ہو ساحر نے کہا ہمعصر سامری اُنہین کا نام ہو بجنگان نے کہا مین تو اُنکے پاس نجاؤنگا مجھے واقعی خوف آتا ہو کیا عجب ہو جو یہ مجھے کھا جائین یہ دریا سے خون اُنکے سبب کیسا بہ رہا ہو ساحر نے کہا یہ بے سبب نہین ہو یہ کیفیت ہو اگر اسکی وجہ بیان کرونگا تو آپ ہوش مین نرہینگے ابھی بیہوش ہو کر گر پڑینگے بجنگان نے اصرار کیا ساحر نے کہا ہمعصر سامری آدمی جانور پتھر کنکر گھانس درخت مٹی جو پاتے ہین کھا جاتے ہین مگر بھی اُنکا پیٹ نہین بھرتا ہو دن بھر یہی شغل رہتا ہو ایک ہفتہ تک اپنا پیٹ بھرتے ہین اور ایک ہفتہ تک اُسی شکل سے سویا کرتے ہین معلوم ہوتا ہو کوئی لشکر اس طرف سے آیا تھا اُنکو پیٹ بھرنے کا موقع اچھا آیا بجنگان نے کہا کہین مجھے بھی نہ کھا جائین ساحر نے کہا آپ کی بہت خاطر کرینگے مگر جو بات کہین اُسکا جواب بہت سمجھ کے دیجیے گا ایسا کم عقل بھی نہین ہو عقل نہایت ہی سالم ہو بجنگان نے کہا مین اُنکے پاس نہ جاؤنگا ساحر نے جواب دیا آپ کا خوف بیکار ہو غرض ساحر نے بجنگان کو جب بہت کچھ کہا تو بجنگان قریب آیا ہمعصر سامری کے پاس جاکے بیٹھا ساحر نے کہا پاؤن دباؤ آنکھ کھل جائیگی بجنگان نے ڈرتے ڈرتے پاؤن دبائے ہمعصر سامری نے آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اُٹھ بیٹھا بجنگان سے کہا لاؤ نامہ دو بجنگان نے پہلے سلام کیا پھر نامہ دیا ہمعصر سامری نے نامے کو پڑھا بہت ہنسا بجنگان اسقدر ڈرا کہ اسکا پیشاب خطا ہو گیا جب ہمعصر سامری نامے کو پڑھ چکا تو اُسنے بجنگان سے کہا اے بجنگان مین اگر وہان جاؤن تو میری غذا کہان ممکن ہو سکتی ہو میرے ہنسنے کا باعث تم نہین سمجھے اس نامے مین ہمارے شاگرد صاحب نے لکھا ہو کہ مین بیس آدمی آپ کے واسطے روز حاضر کیا کرونگا آپ یہان تشریف لایے بیس آدمی اگر مین روز کھاؤنگا تو دو تین دن مین مرجاؤنگا ایسے فاقے مجھ سے نہین کیے جاینگے یہان تو صحراؤن مین نکل جاتا ہون جانورون کو کھاتا ہون جب اُنسے کچھ تسکین نہین ہوتی ہو تو صحرا مین سے درخت کھا لیتا ہون جو درخت بدمزہ ہوتا ہو اُسکو چھوڑ دیتا ہون پھر کھا کے بسر کرتا ہون بعض زمانہ ایسا ہوتا ہو کہ مٹی پر اکتفا کرتا ہون پھر یہ سب چیزین وہان کیونکر دستیاب ہونگی بجنگان نے ڈرتے ڈرتے کہا آپ جس وقت وہان تشریف لیچلینگے تو سب کچھ ممکن ہو جائیگا ہمعصر سامری نے کہا وہان آدمی تو بیس روز ضرور ہی ملینگے کچھ جانور سو پچاس مل جاینگے درخت وغیرہ کہان ہین طلسم بھر کے درخت دو دن مین کھا جاؤنگا بجنگان نے کہا آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی آپ تشریف تو لیچلین اور خیال فرمائین کہ اس وقت مین آپکو ضرور مدد فرمانا چاہیے کہ طلسم کی حالت دگرگون ہو ہمعصر سامری نے کہا اب طلسم کی عمر تمام ہوئی ہو ان لوگون کے بچانے طلسم نہین بچیگا ہان اگر اب کوئی اس طلسم کی عمر کو دوبارہ بڑھا سکے تو طلسم بچ جائے بجنگان نے کل کیفیت زمرد شاہ کی بیان کی ہمعصر سامری نے کہا مین خوب آگاہ ہون اور صاحبقران کو بھی خوب جانتا ہون مگر مجبور ہون کہ میرے کھانے کی فکر وہان ہو سکیگی نہین تو صاحبقران کو مع لشکر ایک چشم زدن مین تمام کر دون اور طلسم کو پھر آراستہ کر دون دو ایک ہزار برس کی فرصت ہو جائے بجنگان نے اُس سے ایسی کچھ منت و سماجت کی کہ ہمعصر سامری کو رحم آگیا کہا اے بجنگان تم جاؤ مین بھی کبھی موقع پر آؤنگا ابھی تو ساحران سامری طلسم طبقات سے آئینگے اپنے اپنے ہنر دکھاینگے جب اُنسے بھی کچھ ہو نسکیگا تو مین آؤنگا سب باتین ٹھیک کر دونگا بجنگان نے کہا اگر ابھی تشریف لے چلیے تو کیا ہو ہمعصر

سامری نے جواب دیا کہ ابھی میں نہ آؤنگا میرے آنے کا سامان ابھی سے وہان درست ہونا چاہیے بیس
آدمی اور سو جانور روز جمع کیے جائیں جسوقت میں وہان آؤن اُسوقت وہ میرے سپرد کیے جائیں کہ دو روز تک
تو میں پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن بعد اسکے دو ایک روز نصف شکم کی لونگا بختگان نے کہا میں جا کر اسکا انتظام
کرتا ہون مگر جس وقت آپکو اطلاع دیجائے اُسی وقت تشریف لے آئیے گا دیر نہ لگائیے گا بعد سامری
نے کہا میں فوراً چلا آؤنگا اور ایک ہفتہ میں سب انتظام درست کر دونگا بختگان نے رخصت چاہی بعد
سامری نے ہاتھ بڑھایا بختگان سمجھا کہ اب مجھکو کھا لیگا مگر اُسنے جو ہاتھ کھینچا تو ایک مالا موتیون کا اُسکے
ہاتھ میں تھا مالا اُسنے بختگان کے گلے میں ڈال دیا بختگان بہت خوش ہوا سلام کر کے پیچھے ہٹا
اپنے تخت پر سوار ہو کے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں فیروز کے پاس پہونچا فیروز نے جو اُسکی صورت دیکھی تو
رنگ رو متغیر پایا کہا کیون بختگان کیا کیفیت ہو بختگان نے کہا اگر میں یہ کیفیت جانتا ہوتا تو ہرگز جانے کا
ارادہ نکرتا ابتک میرا دل قابو میں نہین ہو فیروز نے مالا دیکھا کہا اے بختگان تمھاری تو بڑی خاطر کی اُسنے اپنے
گلے کا مالا دیدیا اس پر تمھاری یہ کیفیت ہوئی بختگان نے کہا مجھے ہر مرتبہ یہ خیال ہوتا تھا کہ اب مجھکو کھا جائیگا
مگر بڑی مشکل سے جان بچی اور بہت خاطر کی فیروز نے کہا اب یہ بتاؤ کہ وعدہ کیا فرمایا بختگان سے جو جو گفتگو
ہوئی تھی سب بیان کی اور کہا کہ اب بیس آدمی اور سو جانور روز جمع کرتے رہیے جب وہ یہان تشریف لائین
تو اُنکی نذر کیجیے اُنھون نے خود فرمایا ہو کہ میں دو تین روز تو پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن باقی دو تین روز
نصف خوراک پر بسر کرونگا ایک ہفتہ وہان رہونگا سب انتظام درست کر دونگا فیروز نے کہا یہان ہر وقت
سب انتظام درست ہو جس وقت اُنکے مزاج میں آئے تشریف لائین اور ساحران سامری کی حقیقت اُسنے
کہنے بیان کر دی بختگان نے کہا بہت سی باتین ایسی ہی دیکھنے میں آئین جنکی وجہ سے مجھے بھی تعجب ہو
جیسے ہی اُنکی آنکھ کھلی میرا نام لیکر کہا کہ نامہ جو میں نے عریضہ پیش کیا میرا نام اُنکو کسنے بتایا فیروز نے
کہا وہ بعض وقت ایسی باتین کرتے ہین کہ انسان کو تعجب ہو جاتا ہو ہمیشہ اُنسے اور سامری سے فساد رہا
اُنھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور خود دعوی خدائی کا کیا اُنکا اعتقاد سب سے الگ ہو وہ یہ کہتے ہین کہ
خداوندی کسی کے لیے نہین ہو اور قدرت اکثر کے لیے ہو سامری کو یہ بات اُنکی بہت ناگوار تھی مگر کچھ کر نہین سکتے
تھے ہمیشہ سنا کیے یہ ذکر تھا کہ ایک نامہ دار نے جو ساحران سامری کے طلب کرنے کو بادشاہان طلسم ملحقات
کو روانہ کیا تھا جواب نامہ لاکر فیروز کو دیا فیروز نے جو اُسکو پڑھا تو لکھا تھا کہ ایسی حالت میں ساحران سامری
نہین آسکتے ہین کیونکہ ہمکو اب اپنے طلسم کی بھی حفاظت کا خیال ہوا ہو جب آپکے طلسم پر کسی نے چڑھائی کی ہو
تو وہ ہمارے یہان بھی آئیگا جب ملحقات سے فراغت کریگا تب آپکے یہان جائیگا پس ہم ساحران سامری
کو نہین روانہ کر سکتے ہین یہ جواب دیکھکر فیروز بہت رنجیدہ ہوا کہ دوسرے نامہ دار نے آکے جواب دیا نہین
بھی یہی لکھا تھا فیروز کو اور زیادہ ملال ہوا اسی طرح سب جگہ سے صاف صاف جواب آئے فیروز
نے سب جواب بختگان کو دکھائے کہا اب کیا کرنا چاہیے استاد کے پاس ان خطوط کو روانہ کرتا ہون بختگان
نے کہا بہت اچھی بات ہو جب وہ اُنکی عبارت دیکھین گے تو ضرور جلد آئینگے فیروز نے کہا اے بختگان تم
ہی تکلیف کرو ان خطون کو اُستاد کے پاس لیجاؤ بختگان نے کہا اب مجھے معاف رکھیے کسی اور کے ہاتھ روانہ فرمائیے
فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہو کہ اُنھون نے تمھاری اسقدر خاطر کی اور تمکو ابھی تک خوف باقی ہو بختگان نے

کہا کچھ ہو مین سنتا ہون جسوقت اُنکو بھوک معلوم ہوتی ہی اُسوقت وہ کچھ نمک سمجھے جسکو پاتے ہین کھا جاتے ہین اگر
اُنھون نے مجھکو اُٹھاکے منہ مین رکھ لیا تو مین کہین کا نہ رہا فیروز نے بہت کہا اگر اُسنے قبول نہ کیا فیروز نے
مجبور ہوکے ایک ساحر کو بلایا اُسکو وہ خطوط دیے اور ایک عرضی اور تحریر کردی ساحر سے کہا یہ سب خطوط مع
عرضی ہمارے اُستاد کی خدمت مین لیجاؤ اور زبانی کہنا اگر آپ تشریف نہ لائینگے تو مین اپنی جان دیدونگا مجھے
یہ رسوائی نہ اُٹھائی جائیگی ساحر روانہ ہوا فیروز محل مین گیا اپنی زوجہ سے سب کیفیت بیان کی کہ مسلمانون نے
بہت پریشان کیا ہو اب سب در بند فتح کر لیے ہین سنتا ہون خاص طلسم مین آتے ہین یہان کے عجائب وغرائب
سنائینگے پھر تلاش لوح مین جائینگے لوح کے ذریعہ سے طلسم لحقات کی تحقیق کرکے اُسکو فتح کرکے اِس طلسم کو
بھی توڑینگے مین نے عاجز ہوکے ایک عرضی استاد کی خدمت مین بھیجی ہی اُنھون نے بہت سے عذرات
پیش کردیے مگر اب مین نے اُنکے بلانے کی ایک ترکیب کی ہو اگر وہ چلے آئے تو سب کام بنجائیگا ورنہ
مین لحقات کے طلسمون مین جاکر پوشیدہ ہو جاؤنگا خوش نگاہ نے سب کیفیت سُنی تھوڑی دیر تک فیروز
وہان بیٹھا رہا جب باہر چلا تو اُسنے اُسی وقت ایک نامہ مریخ آفتاب علم کو لکھا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ بعد دعا
کے معلوم ہو کہ فیروز نے ایک عرضی اپنے اُستاد جمہور سامری کو لکھی ہو یقین ہو کہ وہ ضرور آئین اور اُسکی مدد کرین
تم خوب جانتے ہو کہ جمہور سامری جو شخص ہو اُسکے مقابلے کے واسطے کیا کروگے لہذا اُنکو اطلاع دیجاتی ہو کہ
بہت ہوشیاری سے رہنا اور وقتاً فوقتاً کیفیت جمہور سامری کی دریافت کرتے رہنا جسوقت وہ یہان
آئے اپنے کو پوشیدہ کر رکھنا اُسکے سامنے نہ آنا اور اگر طلسم کشا مقابلہ کرنا چاہین تو ہرگز اُنکو بھی مقابلہ
نہ کرنے دینا یہ کیفیت نامے مین تحریر کرکے ایک کنیز کو بلایا اُسکو سب پتہ بتایا مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ
کیا کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب مرحلہ آتشام جادو فتح ہوا اور مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب طلسم مین تشریف لیچلیے
وہان زندان خانے پر قبضہ کرکے اسیران طلسم کو رہا کیجیے اُنکو لیکر پھر لوح کی تلاش مین چلے امیر وہان سے
روانہ ہوے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو وہین روکا بارگاہین اُستاد
ہونے لگین مریخ ٹہلنے لگا ایک نامہ اُسکے پاس گرا اُسنے نامے کو اُٹھالیا کھولکر پڑھا مضمون سے آگاہی
ہوئی وہ نامہ لیے ہوے مریخ امیر کے پاس آیا صاحبقران سے عرض کی مجھے نامہ آیا ہو اسمین عجب وحشت کا
حال لکھا ہو صاحبقران نے کہا خیر تو ہو مریخ نے عرض کی اب والد ماجد تو عاجز ہین اور کسی صورت سے تاب
مقابلہ نہین لاسکتے ہین کہ عاجز ہوکے اب ایک نامہ اپنے اُستاد کو لکھا ہو اور وہ شخص ایسا ہو کہ جو جمہور سامری مشہور ہو
اُسکے مقابلے کا ساحر دوسرا اب نہین ہو زمانۂ سامری مین اُسنے سامری سے مقابلہ کیا اور سجدہ نہ کیا زور و طاقت
مین یکتاے روزگار ہو آدمی نہین ہو دیو ہو صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہو اگر وہ آئیگا تو کیا بنائیگا مریخ نے عرض
کی یہ تو آپکا فرمانا بجا ہو مگر مین اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون بجز ایسے اُسکے یہان بہت سے خدمتگار ہین اب کیا تدبیر
کیجائے امیر نے فرمایا اُسکو آنے دو دیکھا جائیگا مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک کو نامہ دکھایا شاہزادے نے نامہ
پڑھکے فرمایا جب وہ آئیگا تو خدا ہماری مدد کریگا اسوقت اِس نامے کا جواب لکھدو مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت

نامے کا جواب لکھکر پردے ہوا اُڑا دیا وہ پرچہ غائب ہوگیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم صاحبقران کے
خیمے مین آئے امیر نے کہا اے مریخ تم بڑے بڑے ساحرون سے لڑے مگر تمھاری یہ کیفیت نہین ہوئی
جو ایک ساحر کی آمد کی خبر سنکر تمھاری حالت ہوگئی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران وہ اصل مین تو انسان
ہو مگر شکل دیو ہو اُسکے سحر آپنے ابھی ملاحظہ نہین فرمائے ہین اول تو اسقدر قوی ہیکل ہو کہ اکثر دیوسے کشتی لڑا
اور غالب آیا اور سحر کی یہ کیفیت ہو کہ جسوقت سحر کیا طبقۂ زمین اُلٹ دیا لشکر حریف دبکر مرگیا اسکی بھی اسکو ضرورت
نہین ہو کہ کسی پر سحر تاثیر کرتا ہو یا نہین ہر ایک شخص پر غالب آجانا اسکا کام ہو وہ کسی سے نہین دبتا صاحبقران مریخ
کے بیان کو ہنس ہنسکے سنا کیے جب یہ سب بیان کر چکا تو امیر نے فرمایا جب وہ آئیگا تم اُسکے مقابلے مین
دبجانا ہم اُس سے مقابلہ کرینگے دیکھین وہ مکار کیا کرسکتا ہو مریخ خاموش ہو رہا اُس دن اسی جگہ قیام کیا
دوسرے دن صاحبقران نے مریخ سے کہا اب کوچ کرنا چاہیے مریخ نے سب لشکر مین اطلاع کرائی لشکر مین
سامان سفر درست ہوا امیر نے یہان سے طرف زندان خانہ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ہمعصر سامری کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسکے پاس نامہ فیروز کا پہونچا اور اسنے سب خطوط طلسم ملحقات کے دیکھے اون مین یہ مضمون پایا کہ ایسے
وقت مین ساحر یہان سے نہین آسکتے ہین جب اسنے اس مضمون کے خط دیکھے تو مجبور ہوگیا کہا میری طرف سے کہدینا کہ
آج کے چوتھے روز وہان آؤنگا ایک دم مین سب مسلمانون کو مٹا دونگا مگر میرے کھانے کا انتظام درست رہے کسی
قسم کی مجھکو تکلیف ہونے پائے ساحر یہ جواب لیکر وہان سے روانہ ہوا فیروز سے آکر کہا آج کے چوتھے روز
استاد یہان تشریف لاینگے مگر فرمایا ہو کہ سب انتظام میرے کھانے کا درست رہے کسی قسم کی تکلیف ہونے
پائے فیروز نے کہا یہان سب انتظام درست ہو وہ تشریف تو لائین نامہ دار کو رخصت کردیا آپ پھر محل مین آیا ملکہ
خوش نگاہ سے کہا استاد نے وعدہ فرمایا اب مجھے کسی قسم کا اضطراب نہین ہو بلکہ امید قوی ہوگئی اب اُنکے کھانے کا
انتظام کرنا ہو ملکہ خوش نگاہ نے یہ سنا رنگ چہرے کا اُڑ گیا آزردہ فیروز سے کہا کہ اب اسکے کھانے کے واسطے کیا انتظام
ہوگا فیروز نے کہا مین قریات سے اب کچھ آدمی منگاتا ہون دو چار سو آدمی جمع ہو جائینگے اور کچھ جانور صحرائی کو منگاتا ہون
وہ ایک ہفتہ یہان تشریف رکھینگے اُنکی دعوت یہی ہو کہ کچھ آدمی کچھ جانور اُنکے کھانے کے واسطے
ہر وقت موجود رہین ملکہ خوش نگاہ یہ باتین سنکر دل ہی دل مین بیقرار ہوتی ہین خیالات فاسد آتے ہین مگر
کیا کرین مجبور ہین کچھ بس نہین ہو فیروز تھوڑی دیر کے بعد وہان سے چلا آیا ملکہ خوش نگاہ نے پھر مریخ
آفتاب علم کو نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے مریخ آفتاب علم اب بہتر تم سبکے حق مین یہ ہو کہ کہین جاکر پوشیدہ
ہوجاؤ اور اس طلسم مین نہ رہو کہ اب وہ شخص آنے والا ہو جو سامری ہمعصر ہو اُسکے سحر سے کون بچیگا جسکو پائیگا
کھاجائیگا اب تم لوگون کا اس طلسم مین رہنا مناسب نہین ہو یہ نامہ لکھکر اسی کنیز کو دیکر روانہ کیا کنیز نامہ لیکر آئی جہان
لشکر اسلام قیام پذیر تھا وہان پہونچکے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین گئی نامہ دیا مریخ آفتاب علم نے نامے کو پڑھا
متردد ہوکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران پھر نامہ آیا ہو صاحبقران نے نامہ طلب کیا مریخ نے نامہ کو دکھایا
صاحبقران نامے کو دیکھکر ہنسے فرمایا اے مریخ آفتاب علم اب تمھارا کیا ارادہ ہو مریخ نے عرض کی جو حضور کی مرضی ہو
صاحبقران نے فرمایا خدا کو یاد کرو اسقدر نہ ڈرو وہ کیا چیز ہو تم نے ابھی ساحرون کو نہین دیکھا ہو نہین معلوم کیسے کیسے ساحر

نگاہ سے گذرے ہین اور کن کن ساحرون سے مقابلے ہوے ہین بڑے بڑے سامری عہد اور جمشید زمان
مقابلے مین آئے مگر بفضل خدا قتل ہوے یہ کیا چیز ہو اگر آئیگا تو شکست اُٹھائیگا مریخ آفتاب علم نے اِس نامے کا جواب
لکھدیا صاحبقران نے بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک حاضر ہوے امیر نے کہا مریخ آفتاب علم
کی عجب کیفیت ہو اُسکو سمجھاؤ ایسا نہو کہ خوف مین اپنی جان دیدے بدیع الملک تو جوان مریخ آفتاب علم کی بارگاہ
مین آئے مریخ کو دیکھا کہ سر نیچا کیے بیٹھا ہو بدیع الملک کو دیکھکر بڑی تعظیم سے اُٹھا شاہزادہ اُسکے پاس جاکے بیٹھا کہا کہ ای
مریخ آفتاب علم بڑے تعجب کی بات ہو کہ تم اسقدر خائف ہو اگر تمھین اُسکے قوت مقابلہ نہین ہو تو مقابلہ نہ کرنا ہم لوگ
سمجھ لینگے مگر اِس دہشت کو تم اپنے دل سے دور کرو یہ اچھی بات نہین ہو مریخ نے عرض کی مجھے بڑے بڑے خیال مین
بدیع الملک نے فرمایا اُن خیالات کو بھی ظاہر کرو تاکہ کوئی تدبیر کیجائے مریخ نے عرض کی اول تو وہ جسکو پائیگا کھا جائیگا
آتے ہی کوئی سحر ایسا کریگا کہ طبقہ یہان کا اُلٹ دیگا مقابلے کی نوبت ہی نہین آئیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا اِس وقت
مین خدا ہماری مدد نہ کریگا اِس آفت ناگہانی کو رد نہ کریگا مریخ نے عرض کی یہ تو اُمید قوی ہو اور خدا ضرور ہی مدد کریگا ایسی
کوئی حقیقت نہین ہو انشاء اللہ فتح دیگا لیکن حالات ظاہری ایسے ہوتے ہین کہ جو دل کو پریشان کر دیتے ہین بدیع الملک
نے فرمایا قدرت الٰہی پر جب تکیہ کیا تو حالات ظاہری اور اسباب ظاہری پر نظر کرنا خلاف ہو مریخ آفتاب علم کو بدیع الملک
نے ایسا سمجھایا کہ اُسکے دل سے سب خوف کافور ہو گیا عرض کی ای شہریار اِس وقت کے کلام نے میرے دل کو قوی
کردیا ورنہ عجب حالت تھی اب اگر ہمسر سامری بھی مجھسے مقابلہ کرے تو مین ضرور اُس سے ہر طرح لڑون بدیع الملک نے
فرمایا اِس امر سے مطمئن رہو تمھین اُسکے مقابلہ مین نہین بھیجین گے ہم لوگ جائینگے مریخ نے عرض کی ای شہریار اب تو مین
اُس سے مقابلہ ضرور کرونگا اگر قسمت مین فتح ہو تو نصیب ہوگی ورنہ جو منظور الٰہی ہو بدیع الملک تھوڑی دیر اُسکے خیمے مین
بیٹھے رہے جب مریخ کی طبیعت کو سکون ہو گیا تو بدیع الملک پھر صاحبقران کے خیمے مین آئے امیر نے
پوچھا اب مریخ کی کیا کیفیت ہو بدیع الملک نے کہا اب تو طبیعت کو سکون ہو اور مقابلہ کرنے کو کہتے ہین صاحبقران
نے فرمایا مریخ آفتاب علم مرد شجاع ہو اپنے کو اُسکے مقابلے کے لائق نہین پاتا ہو یہی وجہ ہو کہ مضطرب ہوا اور ہم لوگون کی
حالت سے ابھی بخوبی واقف نہین ہو اسوجہ سے اُسکے قلب کی یہ کیفیت ہو بدیع الملک نے فرمایا ابھی ہمسر سامری
ایسا ہی ہو کہ اُس سے خوف کرنا چاہیے سب ساحرون سے سحر بہتر جانتا ہو اور قوی ہیکل بھی ہو مگر کیا کرسکتا ہو صاحبقران
اور بدیع الملک سے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب موصہ ہوا بدیع الملک اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آئے شب بھر
صاحبقران وہان مقیم رہے صبح کو کوچ کیا چونکہ طلسم وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین دروازے کے قریب
پہونچے طلسم مین داخل ہوا مگر فیروز نے معین جادو کے کہنے سے وہان بہت سے ساحران ناری مقرر کر دیے تھے
کہ وہ دروازے کی نگہبانی کرتے رہتے تھے اُن لوگون نے جو لشکر کو آتے دیکھا سحر کرنا شروع کیا مگر مریخ آفتاب علم
نے سب کے سحر کو باطل کیا وہ لوگ قتل ہوے جب نگہبانون نے یہ کیفیت دیکھی بچتے جان وہان سے ہٹ گئے صاحبقران
زمان طلسم کے اندر داخل ہوے دیکھا عجب عجب عمارتین بنی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران یہ جسقدر عمارتین
آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ سب عجائب وغرائب طلسم ہو انشاء اللہ تعالیٰ بعد حاصل کرنے لوح کے اور فتح کرنے طلسمات ملحقات کے
یہ سب برباد ہوگا اور آپکے پتے لوح سے ملینگے صاحبقران سب سیر کرتے ہوے قریب زمان خانہ طلسمی کے پہونچے تھے
کہ دیکھا سامنے سے گرد اُڑی امیر نے کہا شاید کوئی لشکر آتا ہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران آپ ہی سے
لوگ مقابلے کیواسطے آتے ہین امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہو یہ ذکر تھا کہ وہ سنہ گرد نمایان ہوا صاحبقران نے دیکھا

کہ لشکر عظیم آتا ہے سب کے آگے توپ گھوڑے پر سوار عقب مین ہزارہا سوار ایک لشکر ساحران غدار کا اسکے آگے فیروز
ستارہ پیشانی ایک تخت پر سوار چار اژدران آتش فشان تخت اٹھائے ہوئے گرد جوانان حسین چنور کرتے ہوئے بڑی
شان وشوکت سے تاج شہریاری کج سر پر دھرے ہوئے آتا ہے ایک طرف اسکے زمردنگاری تخت پر عقب مین اسکے
تجنگان بیٹھا ہوا یہ بھی تاج سر پر رکھے چپ وراست بہت سے ساحران غدار گھنٹے اور ناقوس بجاتے سب لشکر کے آگے
باجے بجتے ہوئے چلے آتے ہین اس طرح سے لشکر کی آمد جو صاحبقران نے دیکھی بدیع الملک سے فرمایا فیروز نے لشکر تو
بہت جمع کیا ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ بہت کم لشکر ہے جسقدر لشکر طلسم کا ہے وہ متفرق رہتا ہے یہان جسقدر ملازم موجود تھے
انکو اپنے ہمراہ لیکر چلے آئے ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ لشکر قریب آیا میدان وسیع جس جگہ تھا فیروز نے ایک ساحر کو روانہ کیا اس سے
کہہ دیا کہ جا کر امیر سے کہو کہ پلٹ جائین مقابلہ نہ کرین نہین بہت پچھتائینگے ساحر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا اور جب
جلالت دیکھکر بخوف جان عرض کی صاحبقران زمان مین پیامبر ہون اگر حکم ہو جو پیام لایا ہون عرض کرون صاحبقران نے
فرمایا شوق سے کہو تمھارے واسطے کل باتین معاف ہین پیامبر نے جو کچھ فیروز سے سنا تھا سب امیر کی خدمت مین
عرض کیا صاحبقران نے فرمایا اس مکار سے کہدو کہ ہمین ضرور کے جانے دے ورنہ بہت پچھتائیگا یہ سب جاہ و حشم
ایک دم مین ست جائیگا ساحر وہان سے پلٹا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا اب یہ لوگ
یون نہ مانینگے جبتک سزا نہ پائینگے یہ کہکر اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کرو لشکر کو یہین اتارو اسکے یہان
بارگاہین استادہ ہونے لگین دوسرے ساحر کو بلایا صاحبقران کے پاس بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ آج تو
دن بھی بہت قلیل باقی ہے اور لشکرون کو مسافت راہ طے کرنے کی وجہ سے سستی بھی ہے کل ہے آپ سے مقابلہ
ہوگا یہ نامہ ساحر کو دیکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ساحر نے امیر کی خدمت مین حاضر ہو کر نامہ دیا صاحبقران نے
بدیع الملک کو نامہ دکھایا بدیع الملک نے کہا حضور آپ بھی لشکر کو ٹھہرا دیجیے یہین قیام فرمایئے صاحبقران نے
بھی لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا خادمون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ کین سب سردار گھوڑون سے
اترے صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوئے اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے فیروز نے
اترتے ہی طبل جنگی بجوا دیا ہرکارون نے صاحبقران سے آکر عرض کی فیروز نے طبل جنگ بجوایا ہے امیر نے فرمایا
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین بہادران اسلام ہتھیارون کو صیقل کرنے لگے کسی جوان نے اپنے خنجر کو پتھر پر چلایا کسی نے نیزہ کی سنان کو رگڑا کوئی
گرز کی کڑیون کو دیکھنے لگا کسی نے خود کی درستی کی کوئی اپنے مجمع احباب مین گیا ذکر جنگ شروع کیا کہ کل دیکھین
کس کس کے حصے مین دولت فتح آنیوالی ہے کون کون ہنر جنگ دکھاتا ہے دشمن کو کون روکتا ہے وار نیزہ و شمشیر روکتا ہے
کون اپنا نام پردہ دنیا پر کرجاتا ہے لشکر سے جرأت تمام لڑ بھڑکے مر جاتا ہے بعض کہتے تھے اگر فضل الٰہی شامل حال ہے
اور یاور اقبال ہے تو دشمن کو ٹوک سے مارینگے تیغ کے گھاٹ اتارینگے تلوار کھینچے لشکر حریف پر جا پڑینگے خدا نے چاہا تو فوج
سے خوب لڑینگے سب کی صورت بگاڑ دینگے علم فوج صاحبقران بارگاہ فیروز پر جاکے گاڑ دینگے جو بہادر کل جنگ
کی کڑی سہ جائیگا پردہ دنیا پر اسکا نام رہجائیگا لشکر فیروز مین بھی جنگ کے ذکر تھے سب بولتے تھے ایک ایک سے کہتا تھا
کل معرکہ جنگ ہے مقابلہ تیر و خدنگ ہے دیکھین کیا ہوتا ہے کون ہنستا ہے کون روتا ہے مسلمانون کی تو جراتین بڑھی ہوئی ہین ابھی سے
آستینین چڑھی ہوئی ہین دیکھین کل یہ لوگ کس طرح جنگ کرتے ہین بہادری پر تو بہت مرتے ہین بعض کہتے
تھے اگر اور کسی سے جنگ ہوتی تو ہمین عذر نہ تھا مقابلہ کرتے جاودا کرتے مگر مسلمانون کے نام سے دل تھراتا ہون

لوگون سے کے جنگ کی کیفیتین کتابون مین دیکھی ہین کہان کہان لڑے ہین کیسے کیسے نام کیے ہین کن کن بادشاہان جلیل کو مارا ہی کفر کی عمارتون کو بگاڑا ہی بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کرکے چنا منیع بنایا ساحرون کو بھی قتل کیا اسلیے جنگ کرنا بیکار ہی ہم تو اس وقت جاتے ہین رسالدار صاحب کو ایک خط دکھاتے ہین گھر سے خط آیا ہی اماننے بلایا ہی بیٹے کی طبیعت علیل ہی وہان ٹھہرنے کی اب کیا سبیل ہی ہمکو جانا ضرور ہی نوکری کرنا نہین منظور ہی کہین اور جاکر ملازمت کرینگے اگر جان سلامت ہی تو نوکری ہزارون جگہ موجود ہی یہ کہکر اُٹھے رسالدار صاحب کے پاس ایک خط مصنوعی بناکر لئے سلام کیا رسالدار صاحب نے گردن اٹھائی کہا کیون میان کیا کام ہی کچھ سلاح جنگ کی ضرورت ہی گھوڑے کا اسباب چاہیے ہی گردن جھکا کے کہا جناب کیا عرض کرون کسی شی کی ضرورت نہین بلکہ نوکری کی بھی حاجت نہین ہی رسالدار صاحب گھبرائے کہا کیون صاحب نوکری سے کیون بیزار ہو عرض کی کیا کہون گھر سے یہ خط آیا ہی بی بی نے بلایا ہی آپکے تابعدار کی طبیعت علیل ہو گئی ہی وہان جانا ضرور ہی جبتک مین نجاؤنگا علاج وغیرہ کون کریگا اگر جی چاہے رخصت دیجیے نہین تو میرا نام کاٹ دیجیے مین اور کہین آپکا نام لیکر کما کھاؤنگا مگر ضرور جاؤنگا رسالدار صاحب مسکرائے کہا بھائی کل روز جنگ ہی بعد اس لڑائی کے پھر تمہین اختیار ہی جتنے دنون کے واسطے جی چاہے گھر جانا ہم رخصت دینگے بلکہ تنخواہ بھی پیشگی ملجائیگی اور سرکار سے انعام عطا ہوگا اسیوقت جانا ابھی سے جاکے کیا کروگے سپاہی میان نے عرض کی ابی جناب ہمین پیشگی تنخواہ کی ضرورت نہین انعام کی حاجت نہین بلکہ اور جو ہماری تنخواہ ہی وہ بھی ہمنے چھوڑی نوکری کو بھی سلام کیا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیر ا رسالدار صاحب پکارتے رہے مگر سماعت بھی نہ کی رسالدار صاحب ہنس کے چپ ہورہے نکلے جاتے ہی دوسرے صاحب نے آکے سلام کیا رسالدار صاحب نے گردن اُٹھاکے دیکھا کہا کیون صاحب کیا ضرورت ہی سپاہی میان نے عرض کیا حضور کیا کہون شرم دامنگیر ہوجہ عاہی الحکو ادا نہین کرسکتا ہون رسالدار صاحب نے کہا ارشاد فرمایے سپاہی صاحب نے کہا آپ جانتے ہین آج مین ضعیف ہوا اور لڑنے بھڑنے کے لائق نہین رہا آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہی کانون سے اونچا سنائی دیتا ہی امیدوار ہون کہ اب میری تنخواہ جو باقی ہو مرحمت فرمائی جائے اور میرا نام دفتر سرکار سے خارج کردیا جاے رسالدار نے کہا جناب کل تو آپ اپنے ساتھ کے سپاہی سے کہ رہے تھے کہ مین تنہا سو پر کافی ہون اور مین نے اپنی عمر ورزش مین صرف کی ہی اب بھی جوان مجھ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہی آج آپ یہ کلمات فرماتے ہین سپاہی صاحب نے کہا جناب مین سابق کا ذکر کرتا تھا بلکہ میرے کہنے کا یہی منشا تھا کہ ایک زمانہ وہ بھی ہوگیا کہ مین کسی کو اصل نہ جانتا تھا یا اب یہ حالت ہی کہ ایک بچہ میرا ہاتھ پکڑلے تو چھڑانا مشکل ہوجاے رسالدار صاحب نے کہا اس جنگ کے بعد آپ کی تنخواہ ملجائیگی بلکہ اور آپ کی پرورش کے واسطے بھی کچھ مقرر ہوجائیگا کل شریک جنگ ہوجیے پھر چلے جائیگا سپاہی صاحب نے کہا جناب آپنے اپنی عمر عہدۂ رسالداری مین صرف کی مگر ابتک آپ کو یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ لڑنے کے قابل کون ہی اور کون نہین ہی اگر مجھ مین اتنی قوت ہوتی تو مین اسوقت آپکو یہ پیام کیون دیتا کہ میرا نام دفتر سے خارج کردیجے مجھ مین قوت جنگ نہین ہو مبادا کسی سے مقابلہ پڑا اسنے مجھے قتل کیا تو مفت جان بھی گئی رسالدار صاحب نے جواب دیا کہ بہادرون کے واسطے رزمگاہ مین مرجانا حیات ابدی سے بہتر ہی کیا آپ نے اس بات کو نہین سنا ہو سپاہی صاحب نے ترش ہوکر جواب دیا کہ آپکا ارادہ یہ ہی کہ مین کل جاکر اپنی جان دیدون اور بقیہ تنخواہ میری آپکے صرف مین آئے تو آپ کو میری تنخواہ مبارک رہے مین نوکری نہین کرتا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیرا روانہ ہوئے لوگ پکارتے ۔ نہ گیا ایک کو

جواب نہ دیا اپنی بستر پر آئے سائیس سے کہا ارے جلدی گھوڑا کھینچکر لا ہم ایسے ناقدر کی نوکری نہین کرتے
ساتھ والون نے کہا کیون بھائی صاحب خیر تو ہو کسپر اسقدر غصہ آگیا جھلا کے کہا جناب اس وقت مجھ سے بات
نہ کیجیے میری طبیعت ٹھیک نہین ہو لوگون نے کہا جناب خلاصہ بتائیے جنے آپ کے ساتھ بدزبانی کی ہو ہم
اُسکو سزا دین کہا مین کیا سزا دینے کو کم ہون مین خود ایک متنفس سو کو کافی ہون مگر کیا کہون بعض باتین نازک
ہوتی ہین ابھی رسالدار صاحب کو گز بھر دکھا دیتا مگر کیا کہون کہ میرے افسر ہین آپ ہی سب لوگ مجھکو قائل کرتے
کہ اپنے افسر کا لحاظ نہ کیا اُنکی ناقدری اور زبان آوری کا کوئی خیال نہ کرتا تھا لوگون نے کہا جناب کچھ تو خلاصہ فرمائیے
ہم لوگ بھی سنین سپاہی صاحب نے کہا جناب مین اپنی تنخواہ طلب کرتا تھا مجھے ضرورت تھی رسالدار صاحب نے فرمایا
بعد ختم جنگ تنخواہ تقسیم ہوگی ارادہ یہ ہو کہ جن جن لوگون کی تنخواہ باقی ہو وہ کل لڑائی مین قتل ہون اُنکی تنخواہ پر
رسالدار صاحب قبضہ کرین سب لوگون نے جو یہ سنا یہ بھی بہت ہارے ہوئے تھے حیلہ ڈھونڈھتے تھے یہی
بہانہ ہاتھ آیا سب نے یک زبان ہو کر کہا ہم بھی آپ کے ساتھ ہین یہ کہکر سب رسالدار کے پاس گئے کہا جناب
ہمارے جوڑی دار نے ملازمت ترک کردی ہو ہم بھی آپ کی نوکری نہین کرتے رسالدار نے کہا حضرت اگر
اُنھون نے اپنی نوکری ترک کردی تو آپ کو کون مجبور کرتا ہو کہ آپ بھی ترک روزگار کرین سب نے کہا
حضرت ایک مدت سے ہم وہ ایک جگہ نوکر رہے عزیزون سے بڑھکے باہمی محبت ہو گئی اب بے اُنکے
ہمین یہان آرام نہ ہوگا اور کہین جاکے اُنکے ساتھ نوکری کرینگے مگر آپ کے یہان نہ رہینگے رسالدار نے
بہت بہت روکا مگر کوئی نہ رُکا سب سپاہیون نے ترک روزگار کردیا اسی وقت وہان سے چلے گئے لشکر
مین بھی یہ چرچے بعض جگہ لوگون کی بھی مرضی تھی ادھر جان بھی پیاری تھی اُنھون نے سائیسون کو بلایا عرضیان لکھین مضمون
اُنکے یہ تھے کہ اس وقت طبیعت بہت سست ہو شدت سے بخار ہو لہذا دوا خانہ لشکر سے ہمارے واسطے
دوا بھی جائے اور کل جنگ لشکر کے ہمراہ چلنے سے معاف رکھے جائین بعض نے کچھ مختلف قسم کے امراض تحریر
کرکے رسالدار کے پاس عرضیان روانہ کردین رسالہ دار نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ تمام لشکر پر ہیبت طاری
ہو اُنکو بھی خفقان ہوا دل مین سوچے اب لشکر کا جی چھوٹ گیا تو مین کیا بنا سکونگا کچھ تدبیر اپنے واسطے بھی
نکالنا چاہیے یہ سوچکے اسیوقت فیروز ستارہ پیشانی کی بارگاہ کے دروازے پر آئے چوبدار سے
اپنی اطلاع کرائی چوبدار نے فیروز سے آکر کہا فلان رسالہ کے رسالدار آتے ہین کچھ آپ سے عرض
کرنے کی ضرورت ہو فیروز نے کہا اندر بلا لو چوبدار باہر آیا رسالدار صاحب کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا رسالدار
صاحب نے سلام کیا فیروز نے کہا کیون رسالدار صاحب آپ کس غرض سے تشریف لائے ہین کہا حضور کیا کہون
تمام رسالے کی عجب کیفیت ہو جسکو دیکھتا ہون نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہو کسی نے اپنی علالت کا بہانہ کیا
کسی نے ایک مصنوعی خلل دکھا کر مجھ سے کہا اب مین لائق جنگ نہین ہون میرا نام دفتر سے خارج
کیا جائے کوئی بگڑکے آیا کہ ہمارے جوڑی دار نے ترک روزگار کیا ہو ہم بھی نوکری نہین کرتے ہین عجب
کیفیت ہو اب مین کیا کرسکتا ہون مجھکو بھی حکم ہو جائے کہ رخصت ہون فیروز نے جو یہ کیفیت سنی کہا
رسالدار صاحب بلا وجہ سب ترک روزگار کرتے ہین رسالدار نے کہا ہیبت لشکر حریف سے ایسا ہی
ہوتا ہو فیروز نے کہا کوئی نہین جانے پائیگا جو ترک روزگار کا نام منھ سے نکالیگا سزا سخت پائیگا آپ
اپنے رسالے مین جائیے اور حکم دیدیجیے کہ کوئی نہ جانے پائے جو جائیگا وہ قتل کیا جائیگا رسالدار صاحب نے

کہا میرے کہنے کو کوئی قبول نہ کریگا آپ اپنے یہان سے کسی کو روانہ فرمایئے وہ جاکر کہے تو یقین ہو سب
لوگ اپنے ارادے سے باز رہین مگر بہت سے لوگ روانہ ہوچکے ہین انکو کیونکر بلا سکتا ہون فیروز نے کہا
سب انتظام ہو جائیگا آپ رسالے مین جایئے رسالدار سلام کرکے چلا گیا فیروز نے شعلہ پوش جادو سے کہ
وزیر اعظم اسکا تھا کہا کہ تم جاکے اسکا انتظام کرو جو کوئی جائے اسکو منع کرو اگر نہ مانے تو قتل کرو بخوف جان سب
بھاگ گئے ہین جب دو ایک کو قتل کروگے پھر کوئی جانے کا نام نہ لیگا شعلہ پوش جادو باہر آیا اس رسالے مین
گیا جہان سے لوگ فرار ہورہے تھے اپنے آتے ہی اور رسالون سے سوارون کو بلایا کہا جو لوگ بھاگ گئے
ہین انکو گرفتار کرلاؤ سوار انکے تعاقب مین چلے تھوڑی دور پر جاکے روکا یہ لوگ تو یہ کہے تھے کہ اب
نکل آئے جان بچی نوکری پھر ملجائیگی مگر سوارون نے جو روکا تو انھون نے کہا ہمکو رسالدار نے برطرف کردیا
اب ہم واپس نہ جائینگے اپنا منہ لشکر مین نہ دکھائینگے رسالدار کو جس وقت ہم لوگ دکھینگے ہین غصہ
آجائیگا انکو قتل کروا دینگے اور جو کوئی سبب پوچھیگا مارا جائیگا سوارون نے کہا تمہین وزیر اعظم بلاتے ہین اگر
نہ چلوگے تو خرابی ہوگی جب مجبور ہوے تو سوارون کے ہمراہ آئے یہان شعلہ پوش جادو انکا منتظر تھا
کہا کیون تم لوگون نے نوکری ترک کی سب نے اپنے اپنے حیلے بیان کیے شعلہ پوش نے کہا یہان
کچھ سماعت نہ ہوگی اگر ترک روزگار کروگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین نے کہا ہمین قتل منظور ہے مگر نوکری
نہین کرینگے شعلہ پوش جادو نے دو تین کو قتل کرادالا سب کے دلون پر خوف طاری ہوا اپنے اپنے
ارادون سے باز رہے اس اضطراب مین شب گذری کہ ناگاہ لشکر ثوابت و سیارگان میدان چرخ زبرجدی
سے گریزان ہوا اور امیر لشکر یعنے قمر کو شکست فاش ہوئی بھاگنے کی تلاش ہوئی رخ پر سپیدی چھاگئی دولت
شکست نے جبین کو داغدار بنایا اور سلطان زرین کلاہ مشرق نے ظلمت کدہ عالم کو اپنے نور سے منور فرمایا یعنے
آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی
غازی سجادون پر آئے طاعت الٰہی مین سب نے سر جھکائے فریضۂ سحری سے فراغت پاکر ہتھیار لگا کر جملہ
سرداران نامی و گرامی در دولت صاحبقران عالیشان پر حاضر ہوے امیر بھی فریضۂ سحری ادا کرکے
مسلح بارگاہ سے برآمد ہوے شور بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوا اعدا کا دل دردمند ہوا فرس صبا دم در بارگاہ پر
حاضر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہو کر راہی میدان کارزار ہوے اس طرف سے
فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور تورج لشکران ہمراہ لیے ہوے میدان مین آئے فوج کے پرے
جمائے لشکر صاحبقران مین بھی صف بندی ہوئی نقیب برائے نقابت بڑھے پہلے دنیا کی مذمت بیان
کی کہ اے بہادران عالیشان یہ سرائے فانی ہے مانند حباب ہر ذی حیات ہے یہان کسی کو بقا نہین ہے کیسے کیسے شاہان
عالی جاہ اس دنیا سے باحسرت و ارمان گذر گئے اپنے نام کر گئے مگر موت نے کسی کو نہ چھوڑا وہ کونسا گل اس
گلشن مین کھلا جسکو گلچین قضا نے نہ توڑا ع ہیہات باحیات کسے درجہان نماند از دست مرگ ہیچ کسے در امان
نماند + ہر بلبلے کہ بود درین گلشن جہان + فریاد کرد و رفت درین بوستان نماند + اے غازیان ہوشیار دنیا ناپائدار ہے
کسی کو سوائے ذات الٰہی بقا نہین کوئی ہمیشہ جیتا نہین مگر نام باقی رہجاتا ہے رہروان ملک عدم کی یاد دلاتا ہے
اس جہان فانی مین جہانتک ہوسکے نام کر جائے زندہ رہ کر مرجائے ایسا مرنا حیات ابدی سے بہتر ہے پس
ہر ایک شیر بیشہ وغا و یکہ تاز میدان ہیجا کو لازم ہے کہ آج وہ نام کرے جو تا قیامت باقی رہے اپنے

بزرگون کے مراتب کا خیال کرے نسنگے نامون کو دیکھے جو آج کے روز بہت عزت سے مارا جائیگا اپنے نام
کی وجہ سے حیات ابدی پائیگا نقیبون نے اس طور سے مذمت دنیا بیان کی اور نام آوری کی تعریف و توصیف
مین اشعار پُرجوش الحانی پڑھے کہ سب بہادرون کے دلون مین جوش جنگ پیدا ہوا سب نے چاہا رہوارون کو
بڑھا کے لشکر حریف پر جا پڑین ابھی سب کو خاک مین ملا دین اتیپ نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا شروع
کیا بہادرون کو اور زیادہ جوش دغا ہوا کڑکیت بھی کڑکا کہکر پیچھے ہٹے فیروز ستارہ پیشانی شملہ پوش جادو
کی طرف مخاطب ہوا اس سے دیر تک باتین کرکے لشکر کے آگے روانہ کیا شملہ پوش جادو لشکر فریقین کے درمیان
مین آکے کھڑا ہوا پہلے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا پھر شملہ پوش نے بآواز بلند کہا
یا صاحبقران ہمارے خداوند طلسم فرماتے ہین کہ غیر ساحر غیر ساحر سے اور ساحر ساحر سے مقابلہ کرین لشکر
کے دو حصے کیے جائین ایک طرف ساحر گرم پیکار رہون ایک طرف غیر ساحر معرکہ آرائی کرین صاحبقران نے
فرمایا ہمین سب آئین منظور ہین مگر لشکر کے دو حصے نہین ہوسکتے یا پہلے ساحر لڑین یا غیر ساحر مقابلہ کرین شملہ پوش جادو
پھر فیروز کے پاس گیا کہا صاحبقران زمان یہ فرماتے ہین کہ لشکر کے دو حصے نہین ہوسکتے ہین یا ساحر پہلے لڑین
یا غیر ساحر مقابلہ کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہو غیر ساحر پہلے جنگ شروع کرین شملہ پوش جادو پھر میدان
مین آیا عرض کی یا صاحبقران خداوند کو بھی منظور ہو پہلے غیر ساحر مقابلہ کرین آپ اپنے لشکر سے کسی کو میدان
مین روانہ فرمایئے ہمارے یہان سے بھی پہلوان آئیگا امیر نے فرمایا سبقت جنگ ہمارا دستور نہین ہو جب
تمھارے یہان سے مبارزطلبی ہوگی اُس وقت دیکھا جائے گا شملہ پوش جادو میدان سے پلٹا فیروز کے
پاس آیا کہا صاحبقران فرماتے ہین پہلے اپنے لشکر سے کسی پہلوان کو بھیجو بختگان نے کہا اُن لوگون کا دستور یہ
نہین ہو کہ جنگ مین کسی بات کو پیشتر کرین جو بات ہوتی ہو پہلے حریف کی طرف سے ہوتی ہو فیروز نے کہا
تورج کو اختیار ہو جو اُنکے مزاج مین آئے وہ کیا جائے تورج نے چاہا مین خود گھوڑا اُڑا کر مقابلے کو جاؤن
مگر فیروز نے کہا ابھی تمھاری کیا ضرورت ہو لشکر مین بہت سے پہلوان نامی موجود ہین اُنہین سے کسی کو میدان مین
بھیجو تورج نے بھی مناسب جانا ایک پہلوان کو کہ نام اُسکا محلال زنجیر بند تھا میدان مین روانہ کیا محلال میدان
مین آیا نعرہ کیا ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام
سے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان عطا کیجئے
صاحبقران نے کہا میدان مین جاؤ خدا کے سپرد کیا آصف انجم طلعت میدان مین آئے محلال زنجیر بند نے
کہا ای جوان تو کیا میرے مقابلے مین آیا ہو کسی اور جوان کو بھیجا ہوتا تو بھلا مجھ سے کیا مقابلہ کرے گا آصف
انجم طلعت نے کہا او بیہودہ گو تو کیا بکتا ہو اور کیون اسقدر کلمات نخوت زبان سے نکالتا ہو خدا نے ایک سے
ایک کو بہتر ایک سے ایک کو برتر بنایا ہو نہ کوئی بہتری مین یکتا ہو نہ بدتری مین بے ہمتا ہو یکتائی سواے ذات خدا کے
اور کسی کو زیب نہین ہو محلال نے کہا ای جوان مین اصل مین یکتا ہون میرے مقابلے کی تاب لانا محال ہو
آصف انجم طلعت نے کہا یہ میدان جنگ ہو جاے منہ لڑنا نہین ہو لاؤ جو ہر رکھتا ہو محلال نے گرز گران
کا وار کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اُس وار کو خالی دیکر اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گرز ہاتھ سے چھین لیا
لشکر فیروز کی طرف پھینکا ایک سوار کے سر پر پڑا وہ گھوڑے سے گر کے مر گیا لشکرون مین شور احسنت و آفرین
بلند ہوا حاسد کا دل دردمند ہوا محلال زنجیر بند نے تلوار میان سے لی کہا ای جوان اب اس تلوار کی

حضر جاتے تیرا بچنا محال ہے آصف انجم طلعت نے فرمایا گرز بھی تو یہی دعوے کرکے اُٹھایا تھا بڑے دعوے
سے میرے سر پر لگایا تھا محلال نے کہا گرز میں تجربہ نہ تھا کامیاب رہا مگر تلوار میں اپنی مراد کو پہونچونگا میں نے
تیغ زنی میں کمال حاصل کیا ہے بڑے بڑے شجاع میری تلوار سے مارے گئے آصف انجم طلعت نے کہا
اب یاوہ گوئی کو ختم کرو محلال نے تلوار لگائی آصف انجم طلعت نے تلوار اُٹھائی تیغ اسکے تلوار پر پڑی شاہزادے
نے سپر کی اوچھڑ دی کہ تلوار محلال کی ٹوٹ گئی محلال بہت شرمندہ ہوا آصف انجم طلعت نے کہا تیغ زنی میں
بہت کمال تھا مگر تلوار کو بچا نہ سکا محلال نے کہا اے جوان بہت نازان نہو یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا آصف انجم طلعت
کے گھوڑے سے گھوڑا ملا کے چاہا خنجر لگاؤن مگر شاہزادے نے ہاتھ اُسکا پکڑا دوسرا ہاتھ کمر میں ڈالا محلال نے
اپنا ہاتھ آصف انجم طلعت کے گریبان میں ڈالا دونوں لپٹے ہوے گھوڑوں سے نیچے اُترے
اُترتے ہی آصف انجم طلعت نے محلال کو زمین سے اُٹھایا چرخ دیکر زمین پر دے مارا کہ استخوان
اُسکے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا شاہزادہ پھر مرکب پر سوار ہوا تورج نے
اور پہلوان کو بھیجا آصف انجم طلعت نے اسکو بھی قتل کیا تورج نے دس پہلوان آصف انجم طلعت کے مقابلے
کے لیے روانہ کیے شاہزادے نے سب کو قتل کیا دن تمام ہو گیا فیروز علی بازگشت بجا کے اپنے لشکرگاہ کی طرف
پلٹا صاحبقران زمان بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوے بارگاہ میں آکر آصف انجم طلعت
کی بہت تعریف کی سب سردار آکر بارگاہ میں جمع ہوے صاحبقران نے فرمایا آج تو تورج بہت لشکر کو
ہمراہ لیکر آیا تھا مگر کسی سے مقابلہ نہیں کیا شاید کل کسی سے مقابلے کا ارادہ کرے بدیع الملک نوجوان نے
عرض کی میں تورج کو جبتک قتل نہ کرونگا مجھے راحت نہ ملیگی اُسنے کیسے کیسے سردار میرے یہاں کے قتل کیے
جنکا مثل و نظیر ممکن نہیں اُن سب کا داغ اس وقت تک میرے دل پر ہے صاحبقران نے فرمایا ابو زمرد
بیدین بھی بہت خوش ہو کثرت سپاہ پر فیروز بھی نازان ہے آفتاب علم نے عرض کی جس روز ساحرون سے
مقابلہ پڑیگا ایک ساحر سحر کریگا سب کو فراموش ہو جائیگا بدیع الملک نے کہا میں جانتا ہوں سحر کی نوبت
بھی نہ آئیگی یونہیں لڑائی ختم ہو جائیگی غیر ساحر کیا کم ہیں جو ساحر مقابلہ کریں اسی ذکر میں شب بسر ہوئی صبح کو پھر دونوں
لشکر میدان کارزار میں آئے پرے جمائے نقیبوں نے نقابت کی کیفیت کرنا لکھکر پہلے تورج نے ایک
جوان کو کہ نام اُسکا ہژبر سام صورت تھا میدان میں بھیجا ہژبر نے نعرہ کیا کہ اے فرقہ خداپرستان تم میں سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے میں آئے شاہزادہ سکندر صاحبقران سے رخصت لیکر میدان میں آئے
ہژبر کا دو زن ہوا نیزہ سنبھال کے وار کیا شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے اسکے وار کو خالی دیا چند نیزے
سے ایک مقام پر اپنے شاہزادے کے سینے کو تاکا سکندر فرخ لقا نے وار اسکا نیزے پر روک کر جھٹکا
مارا نیزہ ہژبر کے ہاتھ سے نکل گیا کمال خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا اے جوان نیزہ بازی خلال بازی ہے
تلوار کی لڑائی مجھے پسند ہے سکندر فرخ لقا نے بھی تیغ آبدار میان سے لی آپس میں تلوار چلنے لگی ہژبر نے
شاہزادہ سکندر کے سر پر وار کیا سکندر نے تلوار پر روکا لجا دے سے ہاتھ نکال کے خبردار خبردار کہکے تلوار لگائی
اسنے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کٹی خود کے دو ٹکڑے ہوے بدن میں اُتر کر سینے میں دراتی
سینے سے تا کمر آئی کمر کو کاٹ کر زین فرس پر ٹھہری ہژبر مرکے گرا لشکروں سے شور تحسین اُٹھا سکندر
فرخ لقا نے تلوار روک لی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ یکبارگی شاہزادہ سکندر پر

ٹوٹ پڑو سب نے اشارہ جو پایا تلوارین لیکر سکندر پر ٹوٹ پڑے سکندر فرخ لقا بھی شیرانہ دعا کرنے لگے لشکر اسلام
نے جو یہ کیفیت دیکھی سب آپڑے جنگ مغلوبہ ہوئی فیروز نے جو موقع پایا ساحرون سے کہا تم بھی ٹوٹ پڑو سحر کرو
غیر ساحرون کو مبتلا کرکے گرا دو ساحر بڑھے تھے کہ مرجح نے بھی ساحرون کو اشارہ کیا یہ لوگ بھی بڑھے ایک
طرف ساحر سحر آزمائی کرنے لگے ایک طرف غیر ساحر تیغ و تیر سے گرم پیکار ہوے سر مانند حباب دریاے خون مین بہتے
نظر آتے تھے تن مقتولون کے غوطے کھاتے تھے صداے بزن و بکش کی بلند تھی ڈھالون کا ابر چھایا تھا برق خنجر
چمک رہی تھی سر تنون سے گر رہے تھے ایک ایک سردار اسلام کی یہ حالت تھی کہ جس طرف گھوڑے کو
ٹکرا کے گیا سو سو کو بیجان کر دیا صفین درہم و برہم ہوئین مورچے شکست بھاگنے کا بندوبست سپاہ کا عجب عالم
کفار مین سب بیدم بدیع الملک نوجوان اسی ہنگامہ دار و گیر مین علمدار فوج کے قریب پہونچے علم فوج کو قلم کیا
قریب تھا کہ توسیج کو زخمی کرین کہ اسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی اپنے تلوار لگائی بدیع الملک نے
اسکی تلوار کو تلوار پر روکا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے اُسکے سر پر وار کیا اپنے مرکب کو پیچھے ہٹایا بدیع الملک کا وار
خالی گیا توسیج وہان سے گریزان ہوا بدیع الملک نے چاہا تعاقب کرون بہت سے لوگ بیچ مین آگئے بدیع الملک
اُنکے قتل کرنے مین رہے توسیج گھوڑا بھگا کے نکل گیا ایک طرف امیر شامی صفون کو درہم برہم کرکے زمرد شانی کے
قریب پہونچے جنگان نے جو امیر کو آتے ہوے دیکھا زمرد سے کہا غضب ہوا صاحبقران آپہونچے زمرد شانی
نے فیروز سے کہا ارے طبل بازگشت بجوا دے فیروز نے اسی وقت طبل بازگشت بجوایا صاحبقران
نے تلوار روک لی سب سردار بھی رکے فیروز ملول و غمگین میدان جنگ سے پھرا صاحبقران زمان
طبل خوشی بجوا کے میدان سے واپس آئے بارگاہ سلیمانی مین سامان جشن ہوا ادھر فیروز جو پلٹ کے گیا
زمرد شانی سے کہا آج خدا پرستون کا حال مجکو معلوم ہوا بھلا اُنسے کون جنگ کر سکتا ہو ایک ایک جوان نے
ہزارون کو قتل کیا اگر مین طبل امان نہ بجواتا تو تمام لشکر آج قتل ہو جاتا زمرد نے کہا لڑائی بگڑ گئی ورنہ فوج
بہت تھی اگر قاعدے سے لڑتے تو کبھی شکست نہوتی فیروز نے کہا اور کس طرح مقابلہ کرتے زمرد نے
کہا جس طرح پہلے جنگ شروع ہوئی تھی اسی صورت سے لڑتے رہتے مغلوبہ کی کوئی ضرورت نہ تھی فیروز
نے کہا اگر اُس طرح بھی لڑتے تو شتاب ہوتے آپ نے کل کیفیت کیا نہین دیکھی ایک جوان خدا پرست نے
دس پہلوانون کو میدان مین قتل کیا اور پھر کسی طرح کا فرق اُسکی ہمت مین نہ تھا اگر اور کوئی پہلوان اُسکے مقابلہ
مین جاتا تو اس سے بھی لڑتا مین نے بہتر نہ جانا طبل بازگشت بجوا دیا اگر آج اس جوان سے بھی لڑتے
تو یہ بھی ویسے ہی بیس پہلوانون کو قتل کرتا توسیج نے جنگ مغلوبہ کو اس وقت اچھا نجانا لشکر کو اشارہ دیدیا
کہ نہین معلوم خود کس طرف نکل گیا زمرد نے کہا سواے اس طلسم کے اور کہان جائیگا فیروز نے کہا
اب مجکو لشکر کی کیفیت دیکھنا ہو کسقدر لشکر باقی ہو زمرد شانی نے کہا نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوے اور
زخمی بہت یہان موجود ہین کچھ میدان جنگ مین پڑے تڑپ رہے ہین یقین ہو اب زندہ بھی نہون فیروز
نے کہا مین ابھی جا کے لشکر کو دیکھتا ہون کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکے اُٹھا باہر آیا لشکر کے خیمہ گاہ کی طرف گیا
جس خیمے مین گیا اُسکو خالی پایا جب تمام لشکر مین دورہ کیا تو کیفیت معلوم ہوئی نصف سے کم لوگ زندہ پائے
انمین بھی بہت سے زخمدار قریب مرگ تھے فیروز وہان سے گھبرایا ہوا آیا زمرد سے کہا اب لشکر باقی نہین
رہا جو لوگ اس وقت موجود ہین انمین قابل جنگ شاید سو دو سو آدمی زخمی نہونگے ورنہ سب زخمی ہین اب لشکر

لڑنے کے لائق نہیں ہو زمرد نے کہا لشکر اسلام میں کسی کو بھیج کے خبر منگا ؤ کہ وہان کی کیا کیفیت ہو فیروز نے ہرکارون کو فوراً روانہ کیا ہرکارے چپ کر لشکر اسلام مین آئے یہان وہی چہل پہل تھی بازار مین لوگ بھر رہے تھے گویا کہ رونق ہوا تھا رونق بڑھی ہوئی تھی ہر جگہ آئینہ بندی روشنی کے سامان ہو رہے تھے ہرکارے سردارون کی بارگاہون کے قریب آئے یہان اور زیادہ رونق پائی ہرکارے دنگ ہو گئے بارگاہ صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے یہان تو جلسہ کی تیاریان ہو رہی تھین سب جگہ سے بڑھ کے یہان رونق تھی ہرکارون نے یہ سب تیاریان دیکھین واپس گئے فیروز سے جا کے سب حقیقت بیان کی کہ وہان جشن کی تیاریان ہو رہی ہین سب لشکر مین رونق ہو بازار مین اِس وقت کیفیت تو سردارون کی بارگاہون مین تیاریان ہین صاحبقران کی بارگاہ مین روشنی کی تیاریان ہو رہی ہین آج وہان جلسہ ہو فیروز نے کہا اے زمرد ثانی اب لشکر مین میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہو اور تم کو بھی مین یہان نہ چھوڑونگا راے میری یہ ہو کہ اپنے تمام لشکر کو لیکر اسی وقت یہان سے کل چلون زمرد نے کہا مین بھی آپکی راے سے اتفاق کرتا ہون جنگان نے کہا بہت اچھی بات ہو فیروز نے کہا اب اُستاد کے آنے مین دو روز اور باقی ہین جب وہ آئینگے تو اُنکے سامان لشکر کشی کیلیے وہ سب کو درست کر دینگے ایک دن اُنکی دعوت کر دیجائیگی خوب پیٹ بھر جائیگا زمرد نے فیروز کی راے سے اتفاق کیا فیروز اُسی وقت اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکریون کو اپنے ارادے سے مطلع کیا سب لوگ تیار ہو گئے فیروز اُسی وقت روانہ ہو گیا کہ ذکر اُسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب صاحبقران نے وقت صبح جشن سے فراغت پائی مرزیخ آفتاب علم کو طلب کیا کہا کسی کو میدان مین بھیجو وہ جا کر خبر لاے کہ لشکر حریف میدان مین آیا یا نہین مرزیخ آفتاب علم نے ملازمین کو میدان مین بھیجا ملازم اُسکے میدان مین جا کر واپس آئے مرزیخ سے آکر عرض کی کہ وہان تو کوئی نظر نہین ہو بلکہ بارگاہین بھی لشکر کی نہین معلوم ہوتی ہین مرزیخ تحقیق کے واسطے خود اُٹھا میدان مین گیا سب طرف دیکھا کسی جانب لشکر کا نشان نہین پایا واپس آیا صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر ہم لوگ یہان مصروف عیش و نشاط رہے اور لشکر مخالف یہان سے چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہو دیکھا جائیگا بھاگ کے کہان جائینگے مرزیخ نے عرض کی آپ زندان خانے کی طرف تشریف لے چلیے قیدیون کو وہان سے رہا کیجیے صاحبقران نے لشکر کو ہمراہ لیا زندانخانے کیطرف تشریف لائے یہان جو ساحر موجود تھے وہ انکے ہمراہ مرزیخ آفتاب علم نے سبکو روکا جب ساحرون نے بلوہ کیا مرزیخ آفتاب علم نے سحر کر کے سب کو بیکار کیا صاحبقران نے کہا آپ اندر تشریف لے چلیے امیر قریب در آئے دیکھا ایک قفل آہنی دروازے مین پڑا ہو بدیع الملک نے اُس قفل کو بڑھ کے توڑ ڈالا دروازہ کھولا صاحبقران مع بدیع الملک و مرزیخ آفتاب علم اندر تشریف لے گئے امیر نے جو نگاہ کی بہت نامدارون کو اسیر دیکھا مرزیخ سے کہا یہ کون لوگ ہین مرزیخ نے عرض کی یا صاحبقران یہ بھی ہمارے طلسم کشائی یہان آئے تھے اسیر ہو گئے امیر نے سبسے پہلے اُن لوگون کو رہا کیا یہ سب مسلمان ہوے صاحبقران اور آگے بڑھے مرزیخ نے عرض کی یا صاحبقران اُن سب کے پہلے شفیق جادو اور رفیق جادو کو رہا کیجیے امیر نے فرمایا وہ کون ہین مرزیخ نے عرض کی وہ لوگ

ایک طلسم کے بادشاہ بڑے عالی جاہ ہین اس طلسم مین ایک غرض سے آئے تھے اسیر ہوے اگر وہ رہا ہون
تو تمہارے ایک بڑا کام نکلے طلسم ملحقات کے بھید کچھ اُنکی ذات سے معلوم ہونگے اور لوح لانے کی ترکیب بھی
وہی خوب بتائینگے صاحبقران نے کہا وہ لوگ کس طرف اسیر ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ میرے
ہمراہ تشریف لائیے امیر مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے مریخ صاحبقران کو ایک مکان تنگ مین لیکر آیا صاحبقران
نے دیکھا ایک زنجیر آہن مین دو جوانان حسین اُلٹے لٹکے ہوے آہ وزاری کر رہے ہین صاحبقران نے
زنجیر کو توڑا ساحرون کی زبان سے سوزن نکالے دونون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر تشریف لائے رفیق جادو
اور شفیق جادو اسی وقت مسلمان ہوے صاحبقران زندان خانے کے اندر آئے اور اسیرون کو رہا کیا
ایک درجے مین تشریف لے گئے وہان ایک دروازہ نظر پڑا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران
اس طرف تشریف نہ لیجائیے گا امیر نے فرمایا کیا سبب ہے مریخ نے عرض کی مین سبب پھر عرض کرونگا اس وقت
آپ اس طرف تشریف نہ لے جائیے صاحبقران نے فرمایا جبتک سبب نہ بتاؤ گے مین قبول نہ کرونگا ضرور
اس طرف جاؤنگا مریخ نے عرض کی اس طرف آفتاب ہزار سر قید ہے اگر آپ وہان جائیے گا تو ٹھہرنے کی تاب نہ لائیے گا
امیر نے فرمایا وہان کیا ہے مریخ نے عرض کی اُسکے آگے ایک کنوان ہے اُس کنوئین مین آگ روشن ہے
[illegible] مقام قید آفتاب ہے اگر آپ تشریف لے جاتے تو ضرور کنوئین مین پھاندتے وہان آگ گرند
ہو جاتی ہے صاحبقران نے فرمایا پھر اُسکو بھی رہا کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے کہا اُسکو رہا کرکے کیا فائدہ
ہوگا ایک اور بڑی آفت مین پھنسیگی وہ آدمی نہیں ہے دیو ہے امیر نے فرمایا اُسکو کس خطا پر قید کیا ہے
مریخ نے عرض کی مین خلاصہ حال اُسکا عرض کرونگا مگر اس وقت مجملا عرض کرتا ہون کہ اسکا رہا کرنا بدیع الملک
نوجوان کے واسطے [illegible] ہوگا امیر رک گئے کہا مین اس قصے کو پھر سنونگا اور اس وقت اسکو رہا نہ کرونگا
[illegible] ادھر طرف مخاطب ہوے بہت سے قیدیون کو رہا کیا سب مسلمان ہوے جب صاحبقران سب کو
رہا کر چکے تو قصد کیا کہ مین باہر جاؤن مریخ نے عرض کی ابھی آپ نے خاص امیر کو چھڑانے واسطے اس طلسم
کے زندان خانے مین آئے ہین اُسی کو رہا نہ کیا صاحبقران نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم وہ کون شخص
ہے جسکے واسطے ہم خاص اس زندان مین آئے ہین مریخ نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے
صاحبقران مریخ کے ہمراہ روانہ ہوے مریخ ایک مقام تنگ وتاریک مین آیا صاحبقران سے عرض
کی آپ یہان تشریف رکھیے مین حاضر ہوتا ہون امیر وہین ٹھہرے مریخ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا مگر
اُسکے آنے سے اُس خانہ تاریک مین روشنی پیدا ہو گئی صاحبقران نے دیکھا مریخ کے ہاتھ مین ایک مہرہ
ہے اُسکی ضیا سے سب خانہ تاریک منور ہے صاحبقران کے قریب آکے مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران پھر مریخ کے ساتھ ہوے مریخ امیر کو ایک چاہ کے
قریب لایا عرض کی اس چاہ مین نام خدا لیکر پھاند پڑیے صاحبقران اُس چاہ مین پھاندے مریخ بھی
پھاند پڑا جب پاؤن امیر کے آشنا زمین ہوے ایک صحراے لق ودق نظر آیا مریخ سے فرمایا یہ مقام
کیسا ہے کیا زندان خانے سے الگ ہے مریخ نے عرض کی یا امیر یہ مقام بھی شامل ہے زندان خانہ طلسمی مین
مگر یہان وزارت قمرجی اس طلسم کا اسیر ہے جب وہ رہا ہوگا تو البتہ سب کو حیران کریگا اور اُس سے کوئی
مقابلہ نہ کریگا امیر نے فرمایا وہ کون شخص ہے مریخ نے عرض کی یہ طلسم جسنے بنایا تھا اُسکا پسر ہے اور مرد مسلمان

صاحب ایمان ہو صاحبقران بہت خوش ہوے فرمایا ای مریخ کیا تم نے کام کیا ہو مین ضرور اُسکو رہا
کرونگا مریخ نے عرض کی مین قبل عرض کرچکا تھا کہ یہ وارث شرعی اس طلسم کا ہو اور اسکے باپ نے اس
طلسم کو بنایا وہ بہت بڑا حکیم زبردست تھا اور یہ بھی فن حکمت مین اچھا دخل رکھتا ہو اور علم نجوم سے بھی بخوبی
ماہر ہو عامل بھی بہت زبردست ہو صاحبقران نے فرمایا وہ یہان کس جگہ اسیر ہو مریخ نے عرض کی وہ سامنے
جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہو وہین اُسکو اسیر کیا ہو صاحبقران اُس چاہ کے قریب آئے مریخ آفتاب علم نے
عرض کی بجوت چاہ مین کود پڑے اُسکے اندر ایک مکان بہت عمدہ بنا ہو صاحبقران اُس چاہ مین
کود پڑے جب پانون زمین سے آشنا ہوے صاحبقران نے ایک مکان نہایت نفیس پایا مریخ آفتاب علم
بھی آیا ایک حجرے کا دروازہ کھولا صاحبقران نے دیکھا ایک نوجوان حسین لباس شرعی پہنے ہوے لیٹا
ہو سینے پر ایک سنگ گران رکھا اور زبان چھدی ہوئی ہو ایک تار زبان مین پڑا ہو اُسکے دونون سرے
چھت مین بندھے ہین صاحبقران نے جو اُس حالت مین اُس جوان کو دیکھا بہت افسوس کیا جلدی سے
اسکے قریب آئے اُس تار کو پہلے نکالا اُس جوان نے سلام کیا صاحبقران نے پتھر اُسکے سینے سے اتارا
جوان بڑی دیر کے بعد اٹھ بیٹھا صاحبقران نے فرمایا ای جوان اپنا نام بتا پھر اپنے حسب ونسب سے آگاہ کر
اس جوان نے کہا مین گم کردہ مکان غریب وبیکس اسیر وبے بس اپنی کیا کیفیت بیان کرون حسب ونسب کو
کیونکر عیان کرون شرم آتی ہو صاحبقران نے فرمایا ای جوان ہم خوب جانتے ہین مگر تیرے نام سے واقف
نہین ہین اُس جوان نے عرض کی ای شہریار نام مجھ بے نشان کا قرنطین ذوفنون ہو ایک مدت سے یہان
اسیر تھا شکر ہو کہ اس وقت خدا نے میری مشکل آسان کی قید اہم سے رہائی دی آپکو میرے حال پر مہربان
کیا آپ یہان تشریف لائے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو
مریخ نے عرض کی تشریف لے چلیے یہ کہکے سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی راستہ صاف ہوگیا صاحبقران
وہان سے آئے تھوڑی دیر کے بعد اپنے لشکر مین پہونچے لوگون نے جو حکیم قرنطین ذوفنون کو دیکھا آپس مین
کہا یہ کون جوان ہو جسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لاتے ہین بدیع الملک سے بعض لوگون نے پوچھا
بدیع الملک نے فرمایا مجھکو جس وقت امیر نے رخصت کیا تھا یہ جوان اُس وقت صاحبقران کے ہمراہ
نہ تھا کوئی اسیران طلسم سے ہوگا جب صاحبقران اس سے حال دریافت فرمائینگے معلوم ہو جائیگا یہ ذکر تھا
کہ صاحبقران وہین تشریف لائے اپنے مرکب پر سوار ہوے مریخ نے عرض کی یا امیر آج شب بھر
یہان قیام فرمایئے حکیم صاحب سے رائے لیجیے جو آپکی رائے ہو وہ کیا جاے صاحبقران نے فرمایا
کیا مضایقہ ہو جہان بارگاہین استادہ تھین وہان تشریف لائے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب
سرداران بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت کرکے سب صاحبقران
کی بارگاہ مین حاضر ہوے اور دربار آراستہ ہوا اُس وقت صاحبقران نے حکیم قرنطین ذوفنون کو اپنے
پاس بلایا اعزاز واکرام سے بٹھایا فرمایا حکیم صاحب اب آپ پیشتر اپنی کیفیت خلاصہ بیان فرمایئے حکیم قرنطین
ذوالفنون نے عرض کی یا صاحبقران مین حکیم عالینوس کا بیٹا ہون میرے باپ نے اُس طلسم کو بنایا تھا
اور بڑے بڑے عجائبات وغرائبات اس مین ایجاد کیے تھے وہ عجائبات دوسرے طلسمون مین نہین پائے
جاتے ہین اور والدہ ماجدہ کی ایک دختر جلد خضری ہے والدہ مریخ آفتاب علم کی جسکی شادی فیروز ستارہ پیشانی

سے ہوئی ہو میں اُس زمانے میں بہت صغیر السن تھا جب والد ماجد کا زمانۂ وفات قریب آیا انھوں نے فیروز
ستارہ پیشانی کو اس طلسم کا حاکم بنایا اور وصیت کی کہ جب میرا پسر ارجمند قابل حکومت کے ہو تو یہ طلسم اُسکو دینا
اور وہ تمھاری اطاعت کریگا ای شہریار میں اس زمانہ میں اپنی والدہ کے پاس رہا انھوں نے میری تعلیم میں بہت
کچھ کوشش کی بڑے بڑے لوگوں سے مجھکو پڑھوایا جب سن میرا قریب دس برس کے ہوا تو والدہ نے
بھی انتقال کیا مگر میں اپنے اعزا کے پاس رہا اور وہ لوگ بھی میری تعلیم میں کوشش کرتے رہے دس برس تک
میں نے تحصیل علم شب و روز کی جب بیس برس کا میں ہوا تو حکماے نامی و گرامی سے میں نے مقابلہ کیا مگر کوئی
میرے سوالات کا جواب نہ دیسکا چونکہ پیشتر سے مجھکو شوق علم تھا اپنے باپ کے کتب خانے کو دیکھا تو اس میں
عملیات کی کتب بہت دیکھیں اُنہیں سے جو کتب کہ کمیاب تھیں اُنکو زیادہ دیکھا جب میرا سن بیس سال کا ہوا
تو فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا وصیت نامہ جو والد ماجد کا میرے پاس تھا دکھایا فیروز نے کہا طلسم حاضر ہی
مجھکو آج تک اس امانت کی نگہبانی میں بڑی کوشش کرنی پڑی مگر شکر ہو کہ آپ تک آیا حق بحقدار پہونچا اسی شب کو
بے اثنائے خواب میں گرفتار کرلیا اور اس حال میں اسیر کیا کہ میں بالکل بے بس رہا اب میں اپنا طلسم اُس سے
لونگا دیکھوں اب مجھے کیونکر اسیر کریگا صاحبقران نے کیفیت حکیم قرنطین کی سنکر بہت افسوس کیا قرنطین نے
عرض کی اب میں مشتاق ہوں کہ آپ اپنی کیفیت سے آگاہی دیجیے صاحبقران نے
فرمایا میں اپنی کیفیت کیا بیان کروں اس طلسم میں ایک ضرورت سے آیا ہوں حکیم نے عرض کی جو
کچھ ضرورت ہو مجھ سے ارشاد فرمایئے میں اُسکو بسر و چشم بجالاؤں صاحبقران نے فرمایا آپکی عنایت کافی ہو میں
سوائے خدا کے اور کسی کی مدد نہیں چاہتا ہوں حکیم نے عرض کی مجھے یہ فرمایئے کہ آپ اس طلسم میں کسواسطے تشریف
لائے ہیں صاحبقران نے کل کیفیت اپنی بیان کی حکیم نے کہا ای شہریار ایک دم میں سب طلسم کو مٹادونگا جس
کے جسقدر مقامات ہیں اُنکو باقی نہیں رکھونگا اور ملحقات کے طلسم جو ہیں وہ بھی ایک دن میں فتح ہونگے صاحبقران
نے کہا اب طلسم کا مٹانا ٹھیک نہیں ہو بلکہ ساحروں کو قتل کرنا مناسب ہو حکیم نے عرض کی ساحر بھی ایک دم میں
فنا ہو جاینگے مگر مجھکو ایک ماہ کی مہلت عطا فرمایئے کہ میں اپنے اعزا سے جاکر ملوں اور انکی حالت دیکھوں مجھکو
بہت زمانہ ہوا ہے یہاں قید ہوں جو کتب اس طلسم کے متعلق ہیں والد ماجد نے رکھے ہیں انکو لاؤں
اور علم طلسم کو دریافت کروں صاحبقران زمان نے فرمایا آپ شوق سے تشریف لیجایئے حکیم قرنطین
دونوں صاحبقران سے رخصت ہوکر اپنے ملک کو روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا۔

اب کیفیت صاحبقران و مریخ آفتاب علم بیان کیجاتی ہی

اُنکے جانے کے بعد صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی اب
رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایئے اُنسے کیفیت لوح کی پوچھیے دیکھیے وہ کیا بتاتے ہیں صاحبقران زمان
نے اسی وقت رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایا یہ دونوں حاضر ہوے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے
اُنکو بھی باعزاز ایک کرسی بیٹھنے کو عنایت فرمائی دونوں ساحر کرسیوں پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا اپنی کیفیت
بیان کرو رفیق جادو نے سب حالت اپنی صاحبقران کے سامنے بیان کی امیر نے فرمایا آپ لوگ اپنے
اپنے طلسموں میں واپس جائیں مگر یہ بتائیں کہ لوح کہاں ہو اور کسکے قبضے میں ہو رفیق جادو نے عرض کی لوح

صحرائے خدنگ نگاہ میں ہے اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو کے پاس ہے طلسم تو وہ خود بھی بلا کی ساحرہ ہے اور علاوہ اس کے
سات مرحلے درمیان میں ہیں جب ان ساتوں مرحلوں کو طے کرے تب صحرا میں پہونچے جو صحرا کے عجائبات
و غرائبات کو دفع کرے ملکہ خدنگ نگاہ کے سحر سے بچے ملکہ کو اپنا دوست بنالے یا قتل کرے تب لوح لے
پر اسکا قتل ہونا بہت مشکل ہے اور دوست بنانا بھی ممکن نہیں ہے صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جب اسکا
وقت آئے گا دیکھا جائے گا مگر اب یہاں سے تلاش لوح روانہ ہونا چاہئے سب نے امیر کی رائے کو پسند کیا
صاحبقران اس شب بھر تو وہیں رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر کو ہمراہ لیکر برائے تلاش لوح گلزار خدنگ کیطرف
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو بخوف امیر گریزاں ہوا فیروز اپنے تختگاہ میں آیا سب لوگوں کو جمع کیا کہا اب مسلمان یہاں بھی آئینگے اور اپنا
قبضہ کرینگے شعلہ پوش جادو نے کہا یہاں ابھی کیونکر آسکتے ہیں جبتک لوح حاصل نکریں فیروز نے کہا کہ لوح کا حاصل
کر لینا کیا بڑی بات ہے یقین ہے زندان خانہ پر انھوں نے قبضہ کر لیا ہوگا اور وہاں سے اسیروں کو رہا کیا ہوگا
مریخ آفتاب علم انکے ہمراہ ہوا اسنے حکیم کا پتہ بتایا ہوگا اب حکیم کو رہا کر لیا ہوگا وہ سب سحروں کو باطل کر دیگا لوح کا
لیجانا بہت آسان ہے اسکو کوئی روک نہیں سکتا ہے بختگان نے کہا حضور آج تو مصر سامری آپ کے استاد دوا انکا
تشریف لائینگے انسے کون مقابلہ کر سکیگا فیروز نے جواب دیا کہ حکیم فرلیقین ذوفنون ایسا شخص ہے کہ اسکا کوئی
کچھ نہیں کر سکتا ہے شعلہ پوش نے کہا آپ کسی کو وہاں روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر خبر لائے کہ زندانخانہ کی کیا کیفیت ہے
فیروز نے اسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر زندان خانہ کی طرف آیا یہاں سب عمارتوں کو خراب پایا مگر
ایک درجہ قید خانہ کا بحال پایا اس درجے کے اندر آکے دیکھا آفتاب ہزار سر کی جگہ پائی وہاں سے واپس
آیا فیروز سے سب کیفیت بیان کر کے کہا کہ نہیں معلوم کیا بات ہے کہ آفتاب ہزار سر ابھی تک قید ہے فیروز
نے کہا مریخ آفتاب علم نے اسکو [illegible] رہا کیا ہوگا اب اسکے ذریعہ سے مدد دینگے اور یہ حکیم سے سب طرح
مقابلہ کر سکیگا کیونکہ یہ بھی حکیم زبردست ہے اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ میرے یہاں کیوں آیا تھا اور میں نے
اسکو کیوں قید کیا شعلہ پوش نے کہا بہت مناسب ہے کہ آپ اسکو رہا کیجئے اور وعدہ فرمائیے کہ تمھاری مراد دلی
بر آئیگی مگر مسلمانوں کو اسیر کر دو اور حکیم کو قتل کرو یقین ہے وہ قبول کرے فیروز نے کہا میں ابھی اسکے پاس
جاتا ہوں اور سب ذکر کرتا ہوں اسکو راضی کر کے لاتا ہوں یقین ہے آج استاد بھی تشریف لائینگے ان
دونوں کو لشکر گراں دیکر روانہ کر دونگا ابھی مسلمان گلزار خدنگ تک پہونچنے بھی نہ پائے ہونگے یہ لوگ
راہ میں جاکر سد راہ ہو جاینگے شعلہ پوش جادو اور بختگان فیروز کے ہمراہ ہوئے زندان خانے میں آئے
جہاں آفتاب اسیر تھا وہاں کی آتش کو سحر کر کے بجھا دیا آفتاب کے قریب آیا بختگان نے دیکھا ایک
جوان دیو مثال زنجیروں میں جکڑا ہوا سلاخہائے آہنی میں جدا ہوا معکوس سقف زندان میں آویزاں [illegible]
اسکا معلوم نہیں ہوتا اس درجہ وحشی ہے کہ نگاہ کام نہیں کرتی بختگان ڈرا فیروز نے کہا اے بختگان مقام خوف
نہیں ہے کہ یہ حالت اسیری میں ہے اسوقت کچھ نہیں کر سکتا ہے بختگان سے یہ کہکر فیروز آفتاب کی طرف مخاطب ہوا
پھر سحر کیا کہ زنجیریں کٹ کے گریں آفتاب زمین پر آیا فیروز نے کہا اے آفتاب آج تک میں تمھارا دشمن تھا

مگر آج سے تمہارا دوست ہون اور جس امر کے واسطے تم یہان آئے تھے مین اسکا بھی انتظام کرتا ہون آفتاب ہزار گر
نے اشارہ کیا کہ مین بھی تمہارا جان نثار ہون مگر سوزن میری زبان سے نکالو تو مین کچھ باتین کرسکون فیروز نے
اپنے ہاتھ سے اسکی زبان کا سوزن نکالا آفتاب نے کہا جو کچھ آپنے فرمایا مین نے بخوبی تمام سنا اور جو کچھ آپ
فرماتے ہین مین یقین کر رہا ہون گر میرے درد دل کی دوا دیجیے یعنی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے ملا دیجیے فیروز
نے جواب دیا کہ ای آفتاب تم خاطر جمع رکھو مین بڑی دھوم سے تمہاری شادی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے کرونگا
اپنی اس سلطنت کا ملکہ یا ملک بناؤنگا جب مجھسا اور تمسا کار پرداز اس طلسم مین ہو تو کیا مجال ہے کسیکی جو طلسم کیطرف
نگاہ اٹھاکے دیکھ سکے آفتاب نے جواب دیا کہ آپ جب میرے سپرد اس طلسم کا انتظام فرمایئے گا تو مین اپنے طلسم کو
اور اسکو ایک کرلونگا دونون کا انتظام بخوبی کرتا رہونگا آپ بعیش و عشرت ایک گوشہ مین تشریف رکھیے گا فیروز نے
کہا مین اس سے بڑھکے تم سے امید رکھتا ہون مگر کیا کہون آجتک لوگون کے کہنے سے تمکو اسقدر تکلیف ہوئی جو
کہ جسکے سبب سے بہت محجوب ہوا اور اپنی خطا پر بہت نادم ہون آفتاب نے جواب دیا مجھکو کچھ رنج آپ سے
نہین فیروز ایسی ہی کرامیز باتین کرکے آفتاب کو اپنے مکان پر لایا بہت اعزاز کے ساتھ بٹھایا اسی وقت
حمام کو روانہ کیا آفتاب کیواسطے لباس پر تکلف منگاکے رکھا جب حمام سے آفتاب باہر آیا لباس پہنا
فیروز کے پاس آکر بیٹھا زمرد کی طرف دیکھکر کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ خداوند زادے ہین اسوقت
مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین مگر کچھ بن نہین پڑتا ہے جہان آکر ٹھہرے تھے مسلمان یہان بھی آکر
آفت بپا کردی زندان خانہ طلسم کو فتح کرکے سب سیرون کو رہا کرلیا ورنہ بھی سب فتح ہوئے ایکبار
مجھسے مقابلہ پڑا اسوقت میرے ہمراہ فوج بہت کم تھی سواے فرار کے اور کچھ بن نہ پڑا وہان سے یہان بھاگ
کے آیا اب وہ لوگ برج کی تلاش مین گلزار خدنگ کی جانب روانہ ہوے مین نے استاد معظم کو عریضہ تحریر
کیا ہے انھون نے تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے یقین ہے کہ جلد آجائین لیکن اب ایک بات یہی ہے کہ استاد بھی اسکے
دفع کرنے مین عاجز ہین آفتاب نے کہا وہ کیا بات ہے فیروز نے جواب دیا کہ قرنطین ذوفنون جو مالک طلسم ہے
اسکو مسلمانون نے رہا کرلیا ہے اور وہ انکے ہمراہ ہے کسکا حوصلہ ہو سکتا ہے جو اس سے مقابلہ کرے استاد اگر
ساحر زبردست ہین تو وہ عامل بیبدل ہے پھر از راہ حکمت انھین ایسے ایسے نکات معلوم ہین کہ جو استاد کے
دفع کرنے سے رد نہ ہوسکے آفتاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھے وہ کیا ہے جو لوح سے آئیگا مین آج ہی جاتا ہون ان
سب کو گرفتار کرکے لیے آتا ہون حکیم میرا کیا بنا سکتا ہے مین سالہای علم حکمت کو بہت دنون حاصل کیا ہے اسے بھی
اس فن خاص مین دخل رکھتا ہون فیروز نے کہا مین جانتا ہون اگر تم کیون تکلیف کرو استاد تشریف لاتے ہی
وہ کسیطرح سے اسیر کرلینگے آفتاب نے کہا انسے کچھ نہو سکیگا جس وقت وہ سحر کرین گے حکیم بزور عمل دفع
کرکے انکو قتل کر ڈالیگا اور جب مین جاؤنگا تو میرا انسے بحث فن حکمت مین پڑ جائیگی اسمین عمل کی ضرورت نہوگی
جسمین حکمت زبانی ہوگی مین اسکو گرفتار کر لونگا فیروز نے کہا استاد کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ تم حکیم کو گرفتار کرنا
اور لوگون کو اسیر کرنے سے مرحج آفتاب علم وہان کیسا ساحر زبردست موجود ہے وہ سواے سکے استاد کے
اور کسی سے سحر کرتا ہی نہ تھا آفتاب نے جواب دیا کہ مین اسکو بھی اسیر کر لاؤنگا فیروز نے جواب دیا اور لوگ جو سرداران
اسلام مین نامی و گرامی ہین انکے اسیر کرنے مین مشکل پیش آئیگی وہ لوگ صاحب تصرفات ہین آفتاب نے
کہا مین سبکو اسیر کر لاؤنگا فیروز نے جہانگیر پر نگاہ کی کہا کہ کیون جہانگیر تمہاری کیا راے ہے آفتاب ہزار گر تنہا جا

کردن بخبگان نے جواب دیا کہ یہ بات بالکل خلاف ہے کہ ایک شخص تنہا جاے آئین جانیوالے کی عزت نہین باقی رہتی
ہین اس بات کو برا جانتا ہون ہان جب یہ استاد تشریف لائین تو انکے ہمراہ روانہ کیجیے اور لشکر بھی تھوڑا سا
ساتھ جاے کہ مسلمانون کو انکی طرف سے خوف بھی پیدا ہو اور انکی عظم وشان ظاہر ہو فیروز نے کہا اے بخبگان مین تمہاری
راے سے اتفاق کرتا ہون آفتاب بھی کچھ سمجھ کے خاموش ہو رہا اور باتین ہونے لگین تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک
آواز مہیب بلند ہوئی اور ہواے تیز چلنے لگی درخت اکھڑ اکھڑ کر گرنے لگے جانور متفرق ہونے لگے خاک اڑنے لگی بخبگان
نے فیروز سے کہا اے شہنشاہ یہ کیا آفت آئی ہے فیروز نے کہا استاد معظم تشریف لاتے ہین یہ انھین کی تشریف آوری
کی علامتین ہین یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک بیل صحن مین آکر گرا اسمین سے معصر سامری کو نمایان پایا لوگ متعجب ہوے
فیروز مع سب درباریون کے باہر آیا اسکو دیکھنے اور گیا معصر سامری کو سجدہ کیا سب درباریون نے بھی قدمبوسی
کی معصر سامری نے کہا اے فیروز تمکو تکلیف بہت دی مگر اب کچھ میرے کھانے کو منگاؤ کہ مین اتنی دور سے آتا ہون سا
راہ چلنے کی ہے تو بھوک معلوم ہوتی ہے اس وقت پیٹ بھر کے کھانا مجھے دینا پھر تمھین اختیار ہے فیروز نے کہا مین ہر روز
الوان نعمت کے طعام لذیذ آپکی خدمت مین حاضر کرتا رہونگا معصر نے ہنس کر کہا یہ تمہارے امکان مین نہین ہے تم
کہان سے اسقدر آدمی جمع کر سکو گے اگر ابھی کہو تو تمہارے طلسم کے آدمیون کو دو دن مین کھا جاؤن فیروز نے
کہا استاد ایسا غضب نکیجیے گا طلسم کے آدمیون کو کھا جایئے معصر سامری نے کہا جب مجھے بھوک زیادہ ہوتی ہے تو
مین کچھ خیال نکرونگا جو میرے سامنے آئیگا اسکو کھا جاونگا فیروز نے کہا آپکو اختیار ہے طلسم آپہی کا ہے چاہے اسکو تباہ کیجیے
چاہے آباد رکھیے معصر سامری نے کہا اچھا اسوقت تو میرے کھانے کیواسطے منگاؤ فیروز نے اسیوقت ملازمون کو بلایا
کہا جسقدر آدمی اسوقت ممکن ہو سکین استاد کی خدمت مین حاضر کرو کہ استاد گرسنہ ہین ملازمین وہان سے روانہ ہوے
فیروز نے معصر سامری سے کہا اب آپ کہان تشریف رکھین گے بارگاہ مین استاد کی جا ہے معصر سامری نے جواب دیا
کہ مین بارگاہ مین کیونکر رہ سکونگا فیروز نے کہا سو دو سو خیمے برابر استادہ کر دیے جاینگے معصر سامری نے نا منظور کیا کہا مین
اپنے رہنے کا ٹھکانا بنا رکھا ہے یہ ذکر تھا کہ ملازمین بہت سے آدمیون کو لیکر آئے فیروز سے کہا حضور یہ حاضر ہین فیروز نے
معصر سامری کیطرف دیکھکر کہا آپ نوش فرمایئے معصر سامری نے کہا بھلا یہ اتنے سے آدمیون سے میرا پیٹ بھریگا فیروز
نے کہا آپ جبتک انھین تناول فرمایئے مین اور لوگون کو روانہ کرتا ہون وہ بہت سے آدمی حاضر کرینگے معصر سامری نے دو آدمیون
کی ٹانگین پکڑ کے اٹھایا منہ کے قریب لایا چبانا شروع کیا آفتاب ہزار سر اور جسقدر لوگ وہان موجود تھے اس کیفیت کو
دیکھکر دنگ ہو گئے آفتاب نے فیروز ستارہ پیشانی سے کہا یہ جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو بھلا انسے کون مقابلہ کریگا
حکیم قریطین اپنا عمل کرتا رہیگا اور حکمت کرتا رہیگا یہ نوش جان کر جاینگے فیروز نے کہا اے آفتاب تمنے سنا ہو
کہ عہد سامری مین انھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور برابر مقابلہ کیا آخرکار سامری سے ایسے شخص کو جسکو
ایک عالم خدا و مزبی مانتا ہے شکست دی سامری ہمیشہ انسے خائف رہے آفتاب نے کہا مجھے اسوقت حیرت ہوگئی فیروز نے
کہا اسوقت حیرت کا محل نہین ہے جب انھین کسی وقت آدمی نہین ممکن ہوتے ہین تو یہ درخت جڑ سے اکھاڑ کر کھا لیتے
ہین جب درختون کے کھانے سے پیٹ نہین بھرتا ہے تو پہاڑون کے پتھر کھاتے ہین زمین کھود کے مٹی کھایا کرتے ہین جانور
صحرائی مثل شیر و خرس ہاتھی وغیرہ کے جو ملجاتے ہین تو کھا جاتے ہین آفتاب سب باتین سنکر دنگ ہو گیا معصر سامری نے
سب آدمیون کو کھا کر فیروز سے کہا اب مجھ مین تاب ضبط باقی نہین ہے تھوڑا سا کھانے سے بھوک بڑھ گئی ہے فیروز نے ملازمین سے کہا
جلد جاؤ جہان آدمی ممکن ہون استاد کیواسطے لاؤ ملازمین دوڑ گئے اور آدمیون کو تلاش کرکے لانے معصر سامری نے

انکو بھی کھا لیا گر پیٹ نہ بھرا یہ فیروز سے شکایت کی فیروز نے اسعین سے کچھ گوشت منگا کے دیا کچھ فیلخانے سے ہاتھی منگا کر نذر کیئے ہمعصر سامری نے کہا اہو فیروز اب زیادہ کوشش نکرو اسوقت مجھے کچھ تسکین ہو گئی گر دوسرے وقت کیواسطے اچھی طرح سے بندوبست کر لینا فیروز نے کہا کہ آپ خاطر جمع رکھیے اسوقت مین بہت سے آدمی حاضر خدمت کرونگا ہمعصر نے کہا اب کیفیت بیان کرو کہ مسلمان یہان کیون آئے اور کسطرح مقابلہ پڑا انھون نے کیا بندوبست کیا فیروز نے سب کیفیت بیان کی ہمعصر سامری نے کہا اب وہ لوگ کہان ہین فیروز نے کہا اب گلزار خدنگ کی جانب براے تلاش لوح گئے ہین اور حکیم قسطلین ذوفنون انکے ہمراہ ہے وہ ایک مدت مین لوح لے لیگا اور ساحر اس سے مقابلہ بھی نہین کر سکتے ہین ہمعصر سامری نے کہا یہ تو خیال خام ہے کہ ساحر مقابلہ نہین کر سکتے مگر جس وقت میرے سامنے آئیگا سب چال بھلی بیگا حکیم کیا چیز ہے اور حمزہ تازی کی کیا طاقت ہے جو مجھسے مقابلہ کر سکین ایک لشکر کر جاونگا پتہ بھی نہ معلوم ہوگا فیروز نے کہا جو آپ تشریف لیجائیے اور اپنے ہمراہ آفتاب ہزار سر کو بھی لیتے جائیے کہ یہ طلسم کو خوب جانتا ہے فیروز نے جو یہ کہا ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ آفتاب کے جانے کی کیا ضرورت ہے اور یہ وہان جا کر کیا بنا لینگے فیروز نے کہا آپ میری خاطر سے انکو اپنے ہمراہ لیتے جائیے بلکہ تھوڑا سا لشکر بھی ساتھ لیجئے کہ باعث زینت ہے ہمعصر سامری نے کہا تمہاری خوشی مجھکو منظور ہے خیر لیتا جاونگا فیروز نے کہا اب آپ عرصہ نہ فرمائیے تشریف لیجائیے ہمعصر سامری اسی وقت تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر معہ آفتاب ہزار سر براے تلاش لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران معہ جملہ سردارون کے جانب گلزار خدنگ روانہ ہوے دوسرے روز ایک میدان ملا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران یہ عجیب مقام ہے یہان کی آب و ہوا بہت مفید ہے جب رو سا ر طلسم کوئی جلیل القدر آتا ہے تو میدان مین سکونت اختیار کرتا ہے اگر مزاج مبارک مین آئے تو دو چار روز یہان تشریف رکھیے پھر اس طرف تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے فرمایا اگر تمہاری خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ فرما کر صاحبقران نے لشکر کو روکا بارگاہ ہین استادہ ہونے کا حکم دیا ملازمین نے فوراً بارگاہین استادہ کین لشکر اترا صاحبقران زمان بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوے اور جملہ سردار بھی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی جب ماندگی دفع ہوئی صاحبقران نے بہ یک و طلب فرمایا سردار بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوے امیر نے بدیع الملک فرمایا فیروز نے جس ساحر کو اطلاع دی تھی وہ ابھی تک نہین آیا بدیع الملک نے عرض کی شاید کوئی بات اور تجویز کی گئی ہوگی اسوجہ سے اسکا آنا ملتوی رہا مریخ آفتاب علم سے دریافت کرتا ہون وہ خلاصہ کیفیت شاید جانتا ہو صاحبقران نے فرمایا ضرور دریافت کرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا کہ جس ساحر کو فیروز ستارہ پیشانی نے طلب کیا تھا وہ کس سبب سے ہمکو بہت اضطراب تھا وہ ابھی تک نہین آیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ اسکا آنا بہت مشکل ہے اول تو اسکو یہان غذا کہان ممکن ہوگی دوم رہنے کا ٹھکانا کہین نہ تھا ہر طرح اسکے لیے مشکل تھی اسیوجہ سے یہان نہین آیا اور ان سب باتون کے علاوہ اسکو اپنی جگہ سے اٹھکر چلنا ناگوار ہے ہر وقت ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا آدمیون کو کھایا کرتا ہے جب وہ تین دن کے بعد خوب پیٹ بھر جاتا ہے تو اسی جگہ پر لیٹ کر سوتا ہے چوتھے پانچوین دن آنکھ کھلتی ہے پھر کھانے کی تلاش ہوتی ہے اسی کام مین وہ مصروف رہتا ہے اسے اسقدر مہلت کہان جو وہ یہان آئے صاحبقران نے فرمایا اسنے تو وعدہ مستحکم کیا تھا کہ مین ضرور آؤنگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی

ایسے بہت سے وعدہ رہتے ہیں مگر اسکے وعدے کبھی ایفا نہیں ہوتے ہیں صاحبقران مریخ آفتاب علم سے یہ باتیں
کر رہے تھے کہ مہیب صدائیں کان میں آنے لگیں ہوا بہت تیز چلنے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے کہا
کیا آفت آئی ہے مریخ نے عرض کی کہ آپ جسکو ابھی یاد فرما رہے تھے شاید وہی ساحر آتا ہے صاحبقران نے فرمایا میں انکے
آنے کی سیر دیکھونگا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اسوقت آپ باہر تشریف نہ لیجائیے امیر نے فرمایا کیا سبب ہے
مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسوقت آپکا جانا میرے نزدیک مناسب نہیں ہے صاحبقران نے فرمایا میرے نہ جانے
سے کیا فائدہ ہے اور جانے میں کیا نقصان ہے مریخ نے عرض کی وہ ساحر غدار ہے مجھ سے مکار ہے ایسا نہو کوئی مکر پھیلائے
صاحبقران نے فرمایا اے مریخ اس قسم کے خیالات ہمارے دل میں نہیں آتے ہیں تم ہمیں مانع نہو ہم ضرور
جاینگے اگر تمہارا دل گوارا نکرے تو ہمارے ہمراہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مریخ آفتاب علم نے کہا میں آپکے ہمراہ
رکاب ہوں مجھے کیا عذر ہے صاحبقران اپنی جگہ سے اُٹھے بدیع الملک نوجوان بھی امیر کے ہمراہ ہوئے اور جملہ
سردار بھی ساتھ چلے صاحبقران در بارگاہ پر تشریف لائے دیکھا ایک ابر تیرہ و تار سامنے سے آتا ہے زمین جھک
رہی ہے ہوا اس زور سے چلتی ہے کہ جنگل کے درخت جڑ سے اکھڑے جاتے ہیں بارگاہ بھی جنبش میں ہے جھونکے ہیں
یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بارگاہ زمین پر گر پڑے گی درخت سے خیمے اکھڑ گئے ہیں لشکر کے گھوڑے کھل گئے
شور ہوا میں چاروں طرف تباہ ہیں صاحبقران نے فرمایا خیام کا جلد بندوبست کرو طناہیں مستحکم کرکے کھینچو
لازمیں خیام کی درستی میں مشغول ہوئے صاحبقران نے دیکھا کہ وہ ابر قریب آیا زمین پر اترا مگر کچھ صورت اُسکی
تبدیل نہیں ہوئی صاحبقران نے مریخ سے کہا اس ابر کی صورت ابھی تک تبدیل نہیں ہوئی ہے اسکا کیا سبب ہے
مریخ نے عرض کی ہمصر سامری اس ابر کے اندر بیٹھا ہوا عجائبات و غرائبات کر رہا ہوگا جب فراغت پائیگا تو ابر کو ہٹا
کے اپنے تئیں ظاہر کریگا صاحبقران یہ باتیں کر رہے تھے کہ دوسرا ابر آسمان پر آیا اور قریب اُس ابر کے پہونچ
کے شق ہوا سب نے دیکھا ایک جوان سیہ فام مگر سر کی جا پر ایک روشنی معلوم ہوتی ہے اُس ابر سے عیاں ہوا
صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ کون شخص ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ وہ شخص ہے جسکے رہا کرنے کو میں نے
منع کیا تھا معلوم ہوتا ہے شعلہ پوش جادو نے اُسکو قید سے رہا کرایا ہے دام مکر میں پھنسایا ہے دیکھیے اگر بدیع الملک
نوجوان اسکے حال سے آگاہ ہو جائینگے تو قتل کرینگے بڑی لڑائی پڑیگی یہ بھی مالک طلسم ہے اور یہ ملعون بڑا
زبردست ہے علم حکمت میں بھی دخل رکھتا ہے اسکے برابر کوئی صاحب عقل و ہنر اس طلسم میں نہیں ہے اسنے خاص اپنی زور
طبیعت سے ایک طلسم بنایا ہے اس طلسم میں جو جو باتیں نئی پیدا کی ہیں وہ سوائے اسکے اُسوقت میں دوسرا نہیں کر سکتا
ہے دیکھیے اب کیا ہوتا ہے ہمصر سامری کی آمد کی خبر سنکر تو مجھے کچھ خیال تھا ہی مگر آپ آفتاب بزرسر کا آنا اور بھی قیامت ہے مجھے
یہ کیا غضب کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے مریخ تم خدا کو قادر نہیں جانتے ہو ابھی تک تمہارے عقیدے میں قوت نہیں
ہے بڑے افسوس کی بات ہے مریخ دشمن اگر قوی دست ہے نگہبان قوی تر ہست و اگر آیا تو کیا کر سکتا ہے اگر اس سے خوف ہے مقابلہ نہ
ہم کرینگے مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران کو آزردہ پایا عرض کی یا صاحبقران میں ان لوگوں کی اس
مکاری اور غداری سے خائف نہیں ہوں بلکہ میرے عرض کرنے کا منشا یہ ہے کہ وہ لوگ مکار ہیں جہاں تک ہو سکے بچنا بہتر ہے
صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے وہی سبکی حفاظت کرتا ہے یہ بات ہمارے اختیار سے باہر ہے کہ کسیکی فکر سے بچ سکیں خیر
ہر حال میں ہمکو بچانا ہے مریخ نے عرض کی میں نے صرف انکی مکاری آپسے عرض کی ہے ورنہ میں کسیطرح خائف نہیں ہوں صاحبقران
خاموش ہو رہے آفتاب بزرسر ان آیا جو کچھ لشکر اسکے ہمراہ تھا وہ بھی وہیں مقیم ہوا صاحبقران اپنی بارگاہ میں واپس آئے بدیع الملک

نوجوان سے فرمایا کہ آفتاب ہزار سر جسکا علم ہی اُسکا سر نہین معلوم ہوتا ہی ایک روشنی نظر آتی ہی بدیع الملک نے
عرض کی کہ مین نے بھی اس امر کے دریافت کرنے کی بہت کوشش کی مگر نہین معلوم ہوا کہ کیا ہی امیر نے فرمایا مریخ آفتاب علم
سے دریافت کرو حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم کو بلایا فرمایا اے مریخ آفتاب
ہزار سر کا سر نہین نظر آتا ہی بلکہ ایک روشنی دکھائی دیتی ہی اسکا کیا سبب ہی مریخ نے عرض کی اسکا سحر یہی ہے
ابھی آپ نے اس روشنی کو بے پردہ نہین ملاحظہ فرمایا ہی اسکے چہرے پر نقاب ہی جسوقت وہ نقاب اُٹھاتا ہی اور
زیادہ روشنی ہوتی ہی اُسکی وجہ سے کسیکی آنکھ ٹھہر نہین سکتی ہی اُس عالم مین یہ اپنے سحر کو زور دیتا ہی اور اوپر
سحر کرتا ہی یہ سب سحر سے بنایا ہی امیر نے فرمایا اسکا طلسم یہان سے کتنی دور ہی مریخ نے عرض کی یہان سے بہت نزدیک
ہی طلسم بہت اچھا ہی مگر افسوس یہ ہی کہ اس طلسم مین جسقدر چیزین ہین وہ سحر سے نہین بنی ہین بلکہ سب حکمت
کے ذریعہ سے بنائی گئی ہین صاحبقران نے فرمایا اس طلسم کو بھی ضرور دیکھینگے کہ کیونکر بے سحر کے بنایا ہی اور
کیا کیا عجائب و غرائب اسمین ایجاد کیے ہین مریخ نے عرض کی کہ عجائب و غرائب وہان کے قابل دید ہین جسوقت
ملاحظہ فرمائیگا خوش ہو جائیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک نامہ دار نے بارگاہ پر آکے ملازمین سے کہا کہ ہمارا نام
اندر پہنچا دو ملازمین نے کہا ہم پیشتر تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا نامہ لیجائینگے اور اگر تمھاری طلبی ہوگی تو تم
چلے جانا یہ کہکر ہرکارے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے بعد دعاے دولت کے عرض کی کہ ایک نامہ دار بارگاہ پر حاضر
ہی ایک نامہ لایا ہی اُسکے واسطے کیا حکم ہی صاحبقران نے فرمایا اندر بلاؤ ہرکارے پھر باہر آئے نامہ دار کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے اندر آکے جو رونق بارگاہ صاحبقران کو دیکھا دنگ ہو گیا نامہ امیر کے پیش کیا
صاحبقران نے نامہ کو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ اے طلسم کشا برائے عفو تقصیر خدمت فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم
مین چلے آؤ اور اُسکی اطاعت قبول کرو ورنہ بہت پچھتاؤگے سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا صاحبقران نے
جو اس مضمون کو پڑھا غصہ آگیا فرمایا اے نامہ دار اُس بدتہذیب یاوہ گو سے کہدینا کہ جو تجھسے ہوسکے حق مین برائی
ہوسکے اُٹھا نرکھو اور اگر اب اس قسم کا اپنی زبان سے نکالیگا تو بہت پچھتائیگا نامہ دار نے جو صاحبقران کے چہرے کی
کیفیت حالت غصہ مین دیکھی کانپ گیا سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان کی کیفیت
یہ تھی کہ نامہ صاحبقران زمان کو آفتاب ہزار سر نے روانہ کیا تھا جواب نامہ کی راہ دیکھ رہا تھا کہ نامہ دار نے
جاکے کہا آپ نے ایسی جگہ مجھکو بھیجا تھا کہ اگر کوئی بات منھ سے نکالتا تو زندہ آپ کے پاس واپس نہ آتا آفتاب نے
کہا ارے اُنھون نے جواب کیا دیا نامہ دار نے کہا جواب اُنھون نے ایسا دیا ہی جو مین آپ کے سامنے بیان نہین
کرسکتا ہون جب آفتاب نے بہت پوچھا تو نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی آفتاب کو بھی بہت غصہ آیا
کہا طبل جنگی اسیوقت ہمارے لشکر مین بجے صبح کو لشکر اسلام کے مقابلہ مین جائینگے دیکھین کون کون ساحران
طلبل سے ہمارے مقابلہ مین آتا ہی اور کیا ہوتا ہی غرض لشکر آفتاب مین اُسیوقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر
اسلام کے یہان موجود تھے یہ سب خبر لیکر روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی
بجالائے اور عرض کی کہ آفتاب نے طبل جنگی بجایا ہی امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی
بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب آفتاب عالمتاب فلک
چارم پر جلوہ گر ہوا آفتاب ہزار سر اسباب سحر سے آراستہ ہوکر میدان جنگ مین آیا اپنے ہمراہ لشکر قلیل کو بھی لایا
اس طرف سے صاحبقران زمان مع لشکر گران میدان مین آئے بہادرون نے پرے جمائے نقیبون نے

نقابت کی کرکیت کرکے کھڑے ہوئے آفتاب نے اپنا تخت آگے بڑھایا للکار کر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے
جسکو اپنے سحر پر ناز ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر مریخ آفتاب علم صف سے آگے بڑھا صاحبقران کے
سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمایئے تو چیتون مین عزت بڑھایئے امیر نے
فرمایا اے مریخ اور ساحر یہان موجود ہین وہ جایئنگے تمکو ابھی کیا ضرورت ہے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اور ساحر
اس لائق نہین ہین جو اُسکے مقابلے مین جایئن امیر نے فرمایا خدا حافظ ہے میدان مین جاؤ دشمن کو خاک و
خون مین ملاؤ مریخ آفتاب علم نے پایہ رکاب کو بوسہ دیا اور جانب میدان روانہ ہوا اسکے مقابلہ مین آکے
کہا کہ او بادہ گو کیا لاف و گزاف منہ سے نکال رہا ہے مقام ادب ہے خاموش رہ آفتاب ہزار سر نے کہا اے مریخ
تجھکو یہ بات زیب نہ تھی کہ شاہزادہ طلسم ہو کر ایک خلاف مذہب کی اطاعت اختیار کرے اور پھر اُسکی طرف
سے میرے مقابلہ مین آئے مریخ نے کہا تجھکو میرے کام مین دخل نہین ہے جو میرے مزاج مین آیا وہ مین نے کیا آفتاب
نے کہا اچھا جو تیرے بھروسے کا سحر ہو بجا لا کہ تیرے دل مین حوصلہ باقی نرہے مریخ نے جواب دیا کہ ہمارے آقائے نامدار
کا یہ دستور نہین ہے کہ وہ کسی پر پہلے وار کرین وہی ہم خادمون کی بھی خصلت ہے جب تیرے شر سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی
وار کرینگے آفتاب نے کہا کہ اے مریخ تیرے دل مین حسرت رہجائیگی اور کچھ حاصل نہوگا مریخ نے کہا تجھے اس
سے کیا اگر تو ہزار وہ سحر رکھتا ہے تو مین موجود ہون سحر کر آفتاب ہزار سر نے نقاب چہرے سے الٹی مریخ جادو بھی سنبھلا
سحر کرنا شروع کیا آفتاب نے ایک نارنج اپنی جھولی سے نکالکر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج دور جا کے پھٹا اور اس مین
سے ایک نور پیدا ہوا مریخ آفتاب علم کو اُس نور نے چارون طرف سے محصور کر لیا مریخ نے ایک ڈبیا اپنی جھولی سے نکالی
اُسکو کھولا خاک سیاہ نکالکر اڑائی خاک چارون طرف پھیلی وہ نور دفع ہوا تاریکی چھا گئی آفتاب نے ایک نشتر
اپنی جھولی سے نکالا پیشانی پر مارا چند قطرے خون کے اپنے ہاتھ مین لیے کچھ اسم سحر پڑھکر مریخ کیطرف پھینکے وہ
قطرے برق بنکر مریخ پر گرے مریخ خندہ کنان گرنے نہ سکے چارون طرف سے مریخ کو ایک برق نے گھیر لیا مریخ
نے نکلنے کی بہت کوشش کی کر نہ نکل سکا آفتاب قریب پہونچا ایک ناریل جھولی سے نکالا اسمین پانی بھرا تھا وہ
اس پر فورا چھڑکا برق غرق زمین ہو گئی سب نے دیکھا تو مریخ آفتاب علم کو وہان نہ پایا صاحبقران کو یہ حالت
دیکھکر بہت افسوس ہوا آفتاب نے پھر نعرہ کیا کہ جسکو حوصلہ باقی ہو وہ میرے مقابلے مین آئے اپنا اپنا ہنر سحر دکھائے
اور ایک ساحر صاحبقران کے لشکر سے اسکے مقابلہ مین گیا آفتاب نے اُسکو بھی اسیر کیا اسی طور سے تا بشام
بیس ساحر لشکر اسلام سے گئے اور سب اسیر ہوئے جب آفتاب غروب ہوا تو دونون لشکر اپنے اپنے لشکر گاہ
کی جانب روانہ ہوئے صاحبقران بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار صاحبقران کے پاس آکے سب نے
عرض کی یا امیر آج بڑا ستم ہوا وہ ساحر جلیل گرفتار ہو گیا جسکا مثل اس طلسم مین نہین ہے اور اسکی وجہ سے لشکر مین قوت
تھی سب ساحرون سے لشکر خالی ہو گیا اسکے مصاحبین جو ساحران نامی وگرامی تھے وہ بھی اسکے ساتھ اسیر ہو گئے اب
کیا ہو سکتا ہے صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جب کل وہ میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شب بسر کی
صبح کو پھر صاحبقران مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے اس طرف سے آفتاب ہزار سر اپنے ساتھ چند
ساحرون کو لیکر امیر کے مقابلہ مین آیا طرفین سے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کرکیت کرکے کھڑے ہوئے آفتاب
جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا نعرہ کیا اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جس ساحر کو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر
نفیس جادو اور حریف جادو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان عطا فرمایئے

امیر نے فرمایا ای رفیق جادو کل کی کیفیت تو دیکھ چکے ہو آج مین تمکو نہین جانے دونگا میرا قصد یہ ہی کہ آج ساحر دنگو مقابلے مین
نہ بھیجون سب غیر ساحر آج لڑین رفیق نے عرض کی یا صاحبقران جب ساحر اس طرح گرفتار ہو جاتے ہین تو غیر ساحر کیا چیز
ہین امیر نے فرمایا خدا مالک ہی مین خود مقابلہ کرونگا بدیع الملک نے جو یہ باتین سنین کہا ای رفیق جادو آج مین اس سے
مقابلہ کرونگا رفیق جادو نے بدیع الملک سے بھی یہی کہا کہ ابھی آپ مقابلہ نہ کیجیے غلام کو اجازت میدان دیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہی آخر مین آپکو اختیار ہی بدیع الملک خاموش ہوے صاحبقران سے رفیق نے عرض کی امیر بھی
مجبور ہوے اسکو اجازت میدان دیکر رخصت کیا رفیق جادو بیٹھ روانہ ہوا میدان مین آیا آفتاب نے اسکی طرف
دیکھکر کہا ای رفیق کیا تکلیفین قیدخانے کی فراموش ہین جو اس طرح مجھسے مقابلہ کرنے آئے ہو رفیق جادو نے کہا کہ ای
آفتاب مجھپر تکلیف قید بہت کم تھی اسوجہ سے مین رہا ہوتے ہی اسکو بھول گیا مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمھین بھی اپنا
وہ زمانہ یاد ہے یا نہین آفتاب نے جو دندان شکن جواب پایا سر جھکا کے کہا اچھا اس گفتگو بیجا سے کیا حاصل ہی جس
واسطے میدان جنگ مین آئے ہو اس کام کو انجام دو رفیق جادو نے کہا ہمارے آقا کا دستور ہی کہ وہ جنگ مین سبقت نہین
کرتے ہین اور یہی قاعدہ ہم لوگون کا بھی ہی جو کسی جنگ مین پیش دستی نہین کرتے اگر مجکو تمھاری ضرب سے خدا بچا لیگا تو ہم بھی
حملہ کرینگے آفتاب نے کہا ای رفیق مین یہی خیال کرتا ہون کہ تمھارے دل مین ہوس رہجائیگی اور حملہ نکر سکو گے رفیق
نے کہا تمھین اس سے کیا مطلب ہی جو کچھ ارادہ کرنا ہو کرو آفتاب نے کہا ای رفیق اب بھی میرا کہنا قبول کرو خاطر ملول نکرو
دیکھو فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم کیا کیا قدرتین رکھتا ہی اسنے کیسی کیسی چیزین بنائی ہین کہ عقل ہماری
تمھاری کام نہین کرتی ہی اس طلسم کے عجائب و غرائب ایسے بنے ہین دوسرے کے امکان سے باہر ہین علاوہ
اسکے انکو یہ قدرت اس وقت حاصل ہی کہ اپنے طلسم مین جسکو چاہین عمر ابد عطا کردین اور جسکو چاہین ابھی فنا
ہو جاے پھر ایسے خداوند کو چھوڑ کے تم لوگون نے ایک مسلمان مسافر کی اطاعت قبول کی ہی یہ بالکل تمھاری عقل سے
دور ہے اگر اپنی عمر اور رحمت کی فراوانی درکار ہو تو ہمارے خداوند کی اطاعت قبول کرو اور اپنے عفو تقصیر کے خواستگار
ہو اطاعت اسلام سے منھ موڑو حمزہ تازی کی اطاعت کو چھوڑو ایسا نہ ہو غضب خداوندی تمپر نازل ہو جاے تم بھی
ایک یک دم جنگ کی سزا پاؤ اس ترکیب سے اس گفتگو کو آفتاب نے زور سے بیان کیا اور اسمین سحر بھی شامل کیا
کہ رفیق جادو کا دل بھر آیا وہ بے اختیار آفتاب کے قریب پہونچا کہا مین آپسے پناہ مانگتا ہون آپ اپنے ہمراہ مجکو حضور مین
خداوند طلسم کے سامنے لے چلیے اور خطا معاف کرا دیجیے مین بہت نادم ہون آفتاب نے کہا مین یون تمھین نہین لیجاؤنگا رفیق نے
کہا جس طرح آپکے مزاج مبارک مین آئے مجکو لیچلیے مین راضی ہون آفتاب نے اپنے ملازمین کو آواز دی وہ
لوگ آئے آفتاب نے کہا زنجیرین لاؤ زنجیرین بھی ملازمین نے لاکر حاضر کین طوق آہن بھی موجود کیا آفتاب نے رفیق
سے کہا اس قید کو پہنو اور اس صورت سے میرے ہمراہ چلو رفیق جادو نے اسیوقت سب قید پہن لی آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین نے رفیق جادو کی زبان مین سوزن دیا اپنے ہمراہ لیکے
چلتے وقت رفیق جادو کو ہوش آیا تو اپنے کو اس حال مین پایا حیران ہوگیا مگر مجبور سب کے ساتھ چلا گیا یہان آفتاب
نے بزرجمہر خوش ہوکر کہا کہ ہو نہ ہو اسلام کیا اب تم نے کرلی اور باقی ہی یہ سنکر شفیق جادو صاحبقران کے قریب حاضر
ہوا اور پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران مجکو بھی اجازت میدان مرحمت فرمائیے مین بھی جاکر اس سے
مقابلہ کرون آپ نے اسوقت ملاحظہ فرمایا کہ رفیق جادو کو کس عنوان سے اس مکار نے گرفتار کیا باتون باتون مین
سحر کرلیا اور انکو تاب سحر کے دفع کرنے کی نہ ہوئی صاحبقران نے کہا اب مین تمھارا جانا مناسب نہین جانتا ہون

کیونکہ اُسنے یہ تیگے آواز نہین دی کہ ساحر میرے مقابلے مین آئے مین خود جاتا ہون رفیق جادو نے عرض
کی یا امیر اگر مین نجاؤنگا تو میرے دل مین حسرت رہجائیگی اور لوگ طعنہ زن ہونگے کہ بھائی کو اپنے سامنے اسیر
کرادیا اور کوشش نہ کی میرا جانا مناسب ہی صاحبقران نے اسکو بہت منع کیا مگر شفیق جادو نے بڑی کوشش
سے اجازت لی اور میدان مین آیا آفتاب نے اسکو دیکھکر کہا اے شفیق کیا تمہین اسیری اچھی معلوم ہوتی
ہی شفیق نے جواب دیا او بیہودہ کیا یاوہ گوئی کرتا ہی تجکو اپنے سحر پر ناز ہی دو تین سردارون کو مکر گرفتار کرکے
بڑا ساحر بنگیا آفتاب نے جواب دیا کہ مین نے سر میدان بزور سحر سب کو گرفتار کیا اور کوئی میرا کچھ نہ کرسکا جو
تمھارے یہان افسر علی یعنی مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم یکتائے روزگار تھا وہ بھی سر میدان اسیر ہوا اور جو جو
ساحران نامی تھے وہ سب گرفتار ہوے اگر سحر مین تجھسے اچھے ہوتے تو کیون اپنے تئین قیدی بلا کرتے اب تو
میرے مقابلے کے واسطے آیا ہی تجھے بھی گرفتار کرکے لیجاؤنگا پھر دوسرے کو بلاؤنگا شفیق نے جواب دیا کہ اے
آفتاب یہ خیال خام تصور نا تمام ہی آفتاب نے کہا اچھا سحر کرین دیکھون کہ تجھ مین کیا کمال ہی شفیق
جادو نے کہا مین سبقت نکرونگا پہلے تو سحر کر پھر مین بھی سمجھ لونگا آفتاب جادو نے کہا اے شفیق مین سحر تو بعد مین
کرونگا مگر پہلے ایک بات تجھسے دریافت کرتا ہون اسکا جواب مجھے بہت سمجھ کے دینا شفیق نے کہا اچھا ٹھیک ہوگا
مین جواب دونگا آفتاب نے ایک آئینہ اپنی جھولی سے نکالا اور کہا اے شفیق مین نے سُنا ہی کہ تو کسی پر عاشق ہی
شفیق نے کہا بالکل غلط ہی آفتاب نے کہا بھلا اس تصویر کو پہچانتے ہو یہ کہکر وہ آئینہ شفیق کے سامنے رکھا شفیق نے
جو آئینہ کو دیکھا ایک صورت زیبا نظر آئی کہ شفیق کا دل بیقرار ہو بیتاب ہوگیا آفتاب نے جلدی سے اس تصویر
کو جھولی مین رکھ لیا شفیق نے کہا اے آفتاب مین اسیر عاشق ہون ایک بار مجھے اور اس تصویر کو
دکھادے آفتاب نے کہا اب مین ہرگز نہ دکھاؤنگا شفیق نے کہا اگر نہ دکھاؤگے تو میری جان جائیگی آفتاب
نے کہا ایک شرط اگر میری قبول کرو تو مین ابھی تمکو یہ تصویر دکھادون شفیق نے کہا جو کچھ کہو مجکو منظور ہے
آفتاب نے کہا اے عفو تقصیر کیواسطے خداوند طلسم کی خدمت مین قید آہن پہنکر چلو جب وہ خطا تمھاری
معاف فرمادینگے تو مین اس نازنین کو تمھارے پاس حاضر کردونگا شفیق عالم حیرت مین تھا کہا اے آفتاب
مجھے منظور ہی مین تمھارے ہمراہ چلتا ہون آفتاب نے کہا یون نہ چلو قید آہن پہن لو شفیق نے کہا مجھے کیا انکار
ہی آفتاب نے اُسی وقت زنجیرین منگائین ملازمین اسکے قید آہن لیکر آئے اس نے کہا اے شفیق جادو
یہ سب موجود ہی شفیق نے بڑھکر سب قید پہنی آفتاب نے ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین نے
بڑھکے شفیق کی زبان مین سوزن دیتے ہی تھے کہ اسکو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا بہت حیران ہوا آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکو یہان سے لے جاؤ ملازمین شفیق کو بھی وہان سے لیگئے آفتاب نے نعرہ کیا کہ اب کون
دلیر ہی جو میرے مقابلے مین آئے ہنر دکھلائے اسکی صدا سنکر صاحبقران نے چاہا مین مرکب بڑھاکے جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی یا امیر مجھے اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا
مین خود جاتا ہون بدیع الملک نے عرض کی آپکو ابھی تشریف لے جانے کی ضرورت نہین ہی جب مین ناکامیاب
ہون اسوقت آپکو اختیار ہی صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے سلام رخصت کیا میدان کو
روانہ ہوے آفتاب نے جو بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا کہا اے جوان کیا تو بھی ساحر ہی بدیع الملک
نے کہا ہم سحر اور ساحر دونو پر لعنت کرتے ہین سحر ہمارے مذہب مین حرام ہی آفتاب نے کہا پھر تو مجھے

کیا مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا اس بحث سے تجھکو کیا فائدہ ہی جو تیرے مزاج مین آئے سحر کر آفتاب نے
بہت سے شعبدات سحر کے مگر بدیع الملک پر کارگر نہوے جب یہ بہت سے سحر کر کے تھکا تو اُسنے بدیع الملک
سے کہا اب مین تیرے حرب کا مشتاق ہون بدیع الملک آگے بڑھے اسپر تلوار کا وار کیا آفتاب نے سپر
سحر کو اٹھایا وار کو روکا اپنی کمر سے نیچہ سحر نکالا بدیع الملک پر وار کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیا
پلٹنے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر وار اسکا خالی دیا آفتاب جب مجبور رہا اور اسکو یقین ہوا کہ یہ جوان
ضرور مجھے ہلاک کریگا سحر کر کے غرق زمین ہوگیا بدیع الملک تلوار کھینچکر اسکی فوج پر جا پڑے چند
ساحرون کو قتل بھی کیا ساحرون نے یہ حال دیکھکر پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب ساحر
ہاتھ باندھکر بدیع الملک کیخدمت مین حاضر ہوے ایمان لائے بدیع الملک خوشی خوشی اپنے لشکر کی
جانب واپس ہوے صاحبقران بہت خوش ہوے طبل خوشی پر چوب پڑی امیر اپنی بارگاہ کیطرف روانہ
ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ جو مقابلہ بدیع الملک سے فرار ہوکر بھاگا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا بدیع الملک نوجوان اس روز اس وجہ سے
اُسکی بارگاہ تک تشریف نہ لے گئے تھے کہ چند کفار نے طبل بازگشت بجوادیا تھا اور چند خدمت بدیع الملک
مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے تھے اس وجہ سے بدیع الملک نوجوان اسکی بارگاہ تک نہین
گئے تھے اور خیام لشکر آفتاب تباہ نہین کیے تھے مگر آفتاب جو اپنی بارگاہ مین واپس آیا تو ہمعصر ساحری
کے پاس گیا سب کیفیت بیان کی ہمعصر ساحری نے کہا اب تم کچھ فکر نکرو جب کل لشکر میدان مین جائیگا
تو مین جاؤنگا سب فوج حمزہ کو کھا جاؤنگا آفتاب وہان سے واپس آیا اور اسکو امید قوی ہوئی کہ اب
مسلمان کہان زندہ بچین گے اسی خوشی مین یہ شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو یہ اپنے بقیہ لشکر کو میدان مین
لے گیا امیر عالی توقیر بھی میدان مین تشریف لائے دونون لشکرون نے پرے جمائے نقیبون نے نقابت
سے فراغت کی آفتاب چاہتا ہو کہ آگے بڑھے کہ ایک آواز عجیب آئی دونون لشکرون کے لوگ حیران ہوے
گھوڑے بھڑکنے لگے عجب کیفیت ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہے ہمعصر ساحری
آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی مجھکو بھی یہی گمان ہے یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک دیو صورت حیوان سیرت
بدہیئت عجیب منظر لشکر کے سامنے آکھڑا ہوا پکار کے کہا اے حمزہ ثانی تو کہان ہے آج میرے مقابلہ مین
آ کچھ جوہر جرأت دکھا صاحبقران زمان نے گھوڑے کو پرے سے آگے بڑھایا اسکے مقابلہ مین آئے ہمعصر
ساحری نے کہا اے حمزہ اب طاعت فیروز کیون نہین اختیار کرتا ہے اور اپنے مذہب سے کیون نہین
انکار کرتا صاحبقران نے تیغ میان سے نکالی فرمایا او بیہودہ اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ سر تن پر
نہوگا ہمعصر ساحری نے جو یہ کلمہ سخت زبان صاحبقران سے سنا ہاتھ بڑھایا امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالدیا قصد
یہ ہوا کہ صاحبقران کو کھا جاؤن مگر امیر نے لنگر قایم کیا اسنے بہت بہت زور کیا مگر صاحبقران کو اٹھا نہ سکا
جب مجبور رہا تو اسے سحر کرنا شروع کیا یہان صاحبقران کے پاس حرز ہیکل موجود تھی سحر کچھ نکرتا تاثیر کرتا یہ
سحر کر کے بھی مجبور ہوا صاحبقران زمان نے فرمایا اے ہمعصر ساحری اب بھی خیر ہو تو اپنے ارادے سے

باز رہو اور اس دین باطل کو ترک کرو ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ اے حمزہ تو اپنے زور بازو پر اسقدر نازان
ہے مین ہرگز اپنے مذہب سے نہ پھرونگا اگر اسوقت تو میرے قبضے مین نہین آتا ہے تو دوسرے وقت تجھکو زیر
کرونگا مگر اب مین تجھکو اجازت دیتا ہون کہ تو اپنا وار کر صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا کہ ہمعصر سامری
ڈانواڈول ہوگیا سحر کرکے اپنے تئین غرق زمین کیا صاحبقران کے ہاتھ سے اسکا ہاتھ نکل گیا ہمعصر سامری غرق
ہوا اسکی طرف جو اور لوگ تھے وہ طبل بازگشت بجوا کر پلٹے صاحبقران بھی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ہمعصر سامری کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو غرق زمین ہوا تو اپنی جگہ پر آیا اسی وقت اسنے آفتاب ہزار سر کو بلایا آفتاب سے کہا حمزہ کے پاس جبتک
تحفہ جات موجود ہین تب تک قابو مین نہین آئیگا آفتاب نے کہا اب تحفہ جات کیونکر لیسکتے ہین ہمعصر سامری نے
کہا پکڑ لینا چاہیے آفتاب نے - لہذا مگر یون بن نہین پڑیگا بہتر ہے حمزہ ثانی سے کچھ دنون کی مہلت طلب کرو دیکھو وہ
مہلت دیتا ہے یا نہین ہمعصر سامری نے کہا مجھے یقین ہے کہ حمزہ ثانی ضرور ہی مہلت دیگا کیونکہ مین نے اکثر اسکی
تعریف سنی ہے کہ بہت صاحب جرأت ہے آفتاب نے اسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ہمین درستی
فوج کرنے کی نہایت ضرورت ہے اس واسطے ایک ہفتہ کی مہلت درکار ہے جب یہ نامہ تیار ہوگیا ایک ساحر کو بلایا
نامہ دیکر کہا یہ نامہ صاحبقران ثانی کے پاس لے جا اگر وہ کچھ کلمات سخت و درشت کہین تو اسکا جواب نہ دینا
خاموش ہو رہنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا حمزہ ثانی کی بارگاہ کے قریب پہونچا یہان نگہبان در بارگاہ پر
بیٹھے تھے ساحر کو جو آتے دیکھا سب نے منع کیا ساحر نے نامہ دکھایا نگہبانون نے کہا ہم تمہاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ
حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا ساحر وہان ٹھہر گیا چوبدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی ایک ساحر دربارگاہ
پر حاضر ہے قاصد ہے کسی کا نامہ دار معلوم ہوتا ہے امیدوار باریابی بھی ہے اگر حکم ہو تو یہان حاضر کیا جاے
صاحبقران نے فرمایا اندر بلاو ساحر کو چوبدار اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ساحر نے نامہ صاحبقران کو دیا آپ
نے نامہ کے مضمون کو پڑھا پشت پر تحریر کردیا کہ ہمنے مہلت دی جب تمہاری مرضی مین آئے ہمسے مقابلہ کرنا
یہ نامہ لیکر ساحر کو دیا ساحر امیر سے رخصت ہوا یہان آفتاب اسکا منتظر تھا ساحر نے آکر جواب نامہ آفتاب
کو دیا آفتاب نے جو جواب دیکھا اپنے دلمین ہوا بہت خوش ہوا ہمعصر سامری کے پاس آیا کہا وہی جیسا آپ
نے فرمایا تھا حمزہ ثانی نے اسی سے بڑھ کے کہا یعنی اس نامہ کے جواب مین کیا لکھا ہے کہ جب تمہارے مزاج مین
آئے ہمسے مقابلہ کرنا ہمعصر سامری نے کہا حمزہ کی بہادری مین فرق نہین ہے مین نے بہت سی لڑائیان حمزہ کی
دیکھی ہین اور خوب آگاہ ہون حمزہ کا مثل نہین ہے مین خود اس سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہون مگر کیا کرون کچھ
بن نہین پڑتا اگر نہین لڑتا ہون تو طلسم غارت ہوتا ہے اور اگر اس سے مقابلہ کرتا ہون تو خوف جان ہے مگر اب بس
تدبیر سے بہتر کوئی بات نہین ہے کہ حمزہ ثانی کے تحفہ جات اپنے قبضہ مین کرنا چاہیے اور اسم اعظم بند کرنا چاہیے جبتک
یہ انتظام نہوگا حمزہ اسیر نہوگا آفتاب نے کہا پھر آپنے کیا فکر کی ہے ہمعصر سامری نے کہا میرے نزدیک یہ بات اچھی
ہے کہ کوئی شخص رات کو جاے اور حمزہ کو اثناے خواب مین اسیر کرکے لے آئے اور اگر حمزہ کو نہ لا سکے تو
اسکے تحفہ جات ہی اتار لاے آفتاب نے کہا افسوس ہے کہ اس کام کے واسطے یہان کوئی

موجود ہیں ہمعصر سامری نے کہا ای آفتاب اگر کوئی نہیں ہو تو تم خود جاؤ اور اپنے تئیں بصورت جلال صاحبقران کے خیمے میں پہونچاؤ امیر کی حرز ہیکل لاؤ اور اگر صاحبقران کو لاسکو تو بہت اچھی بات ہو آفتاب نے کہا میں آج شب کو جاؤنگا جسطرح بن پڑیگا امیر کو لاؤنگا اور اگر صاحبقران کو نہ لاسکونگا تو حرز ہیکل ضرور لاؤنگا یہ کہکر آفتاب وہان سے اپنی بارگاہ مین آیا تمام دن اسنے اسی فکر مین بسر کیا کہ کس صورت سے بارگاہ امیر مین جاؤن اور کیونکر صاحبقران کو لاؤن جب دن گذر گیا تو اسنے اپنے تئیں غرق زمین کیا اور صاحبقران کی بارگاہ مین آکر پہونچا اور سحر کے ذریعے سے اپنے تئیں نظر مردم سے پوشیدہ رکھا یہان سب سردار جمع تھے جنگ کی صلاحین ہو رہی تھین سب لوگ خوش و خرم بیٹھے تھے آفتاب ہزار سر نظر مردم سے پوشیدہ بیٹھا رہا جب رات زیادہ گئی اور سب لوگ صاحبقران زمان سے رخصت ہو کر اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے امیر بھی فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر تک بیدار رہے جب عرصہ ہوا تو صاحبقران نے آرام فرمایا جب امیر غافل ہوگئے تو آفتاب ہزار سر قریب آیا صاحبقران کے گلے سے حرز ہیکل اتارنا چاہی امیر کی آنکھ کھل گئی چارو طرف نگاہ کی کسیکو نہ پایا پھر صاحبقران تھوڑی دیر مین غافل ہوگئے آفتاب نے اپنی جھولی سے بیہوشی نکالی امیر کے دماغ مین پہونچائی صاحبقران کو چھینک آئی امیر بیہوش ہوے آفتاب نے امیر کے گلے سے حرز ہیکل اتاری چاہا صاحبقران کو بھی لیچلون مگر ہمت نہ پڑی مجبور ہو گیا حرز ہیکل لیکر وہان سے پھر غرق زمین ہوا اپنی بارگاہ مین آیا رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی یہان صاحبقران زمان بیدار ہوے حرز ہیکل گلے مین نہ پائی حیران ہوے خادم جو اسوقت حاضر خدمت تھے سب سے فرمایا سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم لوگ شب بھر بیدار رہے اگر کوئی آتا تو ہمکو ضرور معلوم ہوتا مگر کوئی بارگاہ مین نہیں آیا خواجہ کو اس امر کی خبر ہوئی خواجہ بارگاہ صاحبقران مین آئے چارون طرف دیکھا کسی طرف نشان قدم نہ پایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران کسیطرف نشان قدم بھی نہین معلوم ہوتا ہے یہ کہکر خواجہ نے فرش بارگاہ کی ایک گوشہ کی جانب فرش کو چاک کیا اور جاکر پھر دیکھا تو ایک نقب معلوم ہوئی پھر خواجہ نے نقب کی صورت جو دیکھی تو دہن نقب بہت ہی تنگ پایا امیر سے عرض کی یا صاحبقران اس نقب ملاحظہ فرمایئے آدمی کسیطرح نہین جاسکتا ہے کسی ساحر کا کام ہے کوئی ساحر حرز ہیکل لیگیا ہے صاحبقران نے فرمایا کل کیفیت معلوم ہو جائیگی خواجہ نے عرض کی مین ابھی اس امر کی تحقیق کرتا ہون معلوم ہو جائیگا یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا دوقت پر کیا جائے گا۔

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب حرز ہیکل صاحبقران کی لیکر آیا تمام شب فرط خوشی سے بیدار رہا جب صبح ہوئی تو حرز ہیکل لیکر ہمعصر سامری کے پاس گیا حرز ہیکل دکھائی ہمعصر سامری نے کہا ای آفتاب حرز ہیکل مجھکو دیدے اب مین اسم اعظم اسکو بھی بند کیے لیتا ہون آفتاب نے حرز ہیکل ہمعصر سامری کو دی ہمعصر سامری نے اسی وقت حرز ہیکل تو الگ رکھی ایک دستک دی کہ ایک طائر سفید رنگ کا آیا ہمعصر سامری نے اس طائر کو اپنے پاس بلایا اور کہا اس طائر سے کہا وہ طائر لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوا یہان صاحبقران متردد بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی صاحبقران کے ہمراہ تھے امیر فرماتے تھے کہ یہ کام سوائے ہمعصر سامری کے

دوسرے کا نہیں ہے یہ ذکر تھا کہ ایک ساحر نے آکر گرد سر صاحبقران چکر مارا اور ایک دم ضرب کی صاحبقران بے
ہوش ہو کر زمین پر گرے سردار جو صاحبقران کے ہمراہ تھے سب گھبرا گئے امیر کو اٹھا کے بارگاہ کے اندر لے گئے
صاحبقران کی عجیب حالت ہوئی یہ خبر بدیع الملک نوجوان کو معلوم ہوئی فوراً اپنی بارگاہ سے آکے صاحبقران
کے قریب آکے بیٹھے گلے سے لوح محفوظ اتاری امیر کے سر سے لگا دی صاحبقران کو ہوش آیا طبیعت بحال
ہوئی امیر اٹھ کے بیٹھے بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کی اب کیا کیفیت ہے صاحبقران
نے فرمایا اب تسکین ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے مگر اب فکر اسم اعظم اور حرز ہیکل کی ہے کہ ناصر دین ہے کفار سر اٹھانے لگے اور کچھ
بہت کچھ پھیلا دیئے بدیع الملک نے عرض کی کیا مجال جو کچھ بنا سکیں خدا مالک ہے وہی ہر وقت میں حافظ و نگہبان
ہے صاحبقران نے فرمایا اور تو کچھ خوف نہیں ہے لیکن اتنا خیال ہے یہ لوگ مکار ہیں ایسا نہ ہو کہ اور سرداروں کو بھی
اسیر کر کے لے جائیں اور فیروز کو اطلاع دیں وہ بھی یہیں آئے لشکر گراں ساتھ لائے اس وقت کی زحمت
کے خیال سے اس وقت فکر کرنا خوب ہے بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو ان لوگوں نے تو چند دنوں کی مہلت
مانگی ہے دیکھیں اب وہ کب طبل جنگی بجواتے ہیں میدان میں آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے
جو اب طبل جنگی بھی لشکر کفار میں بجے اور جنگ شروع ہو جائے بدیع الملک نے عرض کی جس وقت وہاں طبل
جنگی بجے گا اس وقت دیکھا جائے گا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ صاحبقران میں آئے با نوا تھا کر صاحبقران
کو دعائے دولت دی پھر عرض کی کہ آج لشکر کفار میں طبل جنگی بجا ہے آفتاب ہزار سر کہتا ہے کہ دم میں کل میدان میں
جا کر اہل اسلام سے مقابلہ کروں گا صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بالفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل
جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر میں تیاریاں جنگ کی ہونے لگیں گر خواجہ عمرو ثانی جو لشکر
اسلام سے برائے تحقیق کیفیت حرز ہیکل روانہ ہوئے بصورت مبدل لشکر ساحران میں آئے آفتاب ہزار سر
کی بارگاہ کے قریب گئے ایک چوبدار کو بلایا جب وہ خواجہ کے پاس آیا اسکو باتوں میں لگا کے اپنے ہمراہ ایک
گوشے میں لے گئے وہاں بیہوش کر کے اسکا لباس اتار لیا چوبدار کو داخل زنبیل کیا ایک نامہ ہاتھ میں لیا
آفتاب کے خیمے کے اندر آئے آفتاب اس وقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا بہت سے لوگ اسکے پاس موجود تھے
سب سے کہہ رہا تھا کہ کل جا کر تمام لشکر اسلام کو گرفتار کروں گا ایک کو مجبور دونگا آج میں نے حمزہ کا اسم اعظم بھی
بند کر لیا ہے معصر سامری نے مجھکو بہت اچھی ہدایتیں دی اگر یہ نہ ہوتا تو مجھے مشکل پیش آتی کوئی سحر تازہ تیار کرتا
یا از راہ حکمت کوئی چیز بنانا سبکو گرفتار کر لینا مگر اب بہت آسان ہو گیا صاحبقران کیا بنا سکیں گے حرز ہیکل
اور اسم اعظم پر بہت نازان تھے آج مشابہ سحر ہونگے کسی کروٹ چین نہ آتا ہو گا دل گھبراتا ہو گا عجب کیفیت
بری حالت ہو گی آفتاب کے ہوا خواہ اسکی مدح و ثنا کرتے تھے کوئی کہتا تھا کسکی مجال ہو جو آپ سے مقابلہ
کر کے فتحیاب ہو کسی کا قول تھا اگر سامری جمشید ہوتے وہ آپکے سحر کو دیکھتے یقین ہے حلقۂ غلامی کان میں
ڈالتے آپکے آگے سحر کا نام نہ لیتے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک چوبدار نے آکر سلام کیا آفتاب نے کہا کیوں اس وقت
کس واسطے یہاں آیا ہے چوبدار نے ایک نامہ آفتاب کے ہاتھ میں دیا کہا حضور اس نامہ کو ملاحظہ فرمائیں ابھی لشکر
اسلام سے ایک نامہ دار آیا یہ نامہ دیکر چلا گیا آفتاب نے کہا اوسکو روک اپنے لشکر میں پھنسا تا ہے چوبدار نے
کہا حضور میں آپ سے غلط نہیں عرض کرتا ہوں وہ شخص لشکر اسلام سے آیا تھا ایک جوان لایا ہے مجھکو دیکر
بارگاہ کے دروازے پر ٹھہر گیا ہے اگر حکم ہو تو اسکو حاضر خدمت کروں یہ کہکر چوبدار چپکا ہو رہا آفتاب نے

ایک چیخ ماری کہ او مکار کہان جاتا ہو چوبدار لڑکھڑا کے زمین پر گرا اب جو لوگون نے خیال کیا تو ایک مرد لاغر چوبدار
کا لباس پہنے زمین پر پڑا ہو سبکو تعجب ہوا گھبرا کے سبنے آفتاب سے کہا حضور یہ کیا معاملہ ہو آفتاب نے
کہا یہ عیار لشکر اسلام کا ہو مجھے دھوکا دینے آیا تھا بھلا مین اسکے کرنے کیونکر گرفتار ہوتا جب مین نے اسم اعظم
حمزہ اور حرز ہیکل حمزہ اپنے قبضے مین کری اور اسکو مبتلاے سحر کر دیا تو اسکی کیا حقیقت تھی جو مجھکو دام مکر مین
پھنساتا یہ کہکر اپنے چند سردارون سے کہا اسکو یہان سے اٹھا لیجاؤ قید کرو مین ہمعصر سامری کو بھی دکھاؤنگا مگر
اسکی حفاظت بہت اچھی طرح سے کی جائے یہ شخص بہت مکار معلوم ہوتا ہو لوگ وہان سے اٹھا کے لیگئے ایک
خیمہ مین جاکر ڈالدیا اور خیمہ پر بہت سے لوگ تلوارین کھینچکر بیٹھے تھوڑی دیر نگذری تھی کہ خیمہ سے گانے کی آواز
آئی جو لوگ نگہبانی کر رہے تھے اسکے دل بیتاب ہوگئے سبنے کہا یہ کون گاتا ہو کہنے لگا تا ہو بعض نے کہا قیدی
جو آج اسیر ہوا ہو اسکے سوا اس خیمہ مین اور کون ہو وہی گاتا ہوگا تا مین لگاتا ہوگا بعض نے جواب دیا کہ وہ کیا گا لیگا
اسنے اپنی جان کے خوف سے ہوش نہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ گانے کی آواز بہت اچھی طرح سے آنے لگی
سبکے دل زیادہ بیتاب ہوے آپسمین یہ بات قرار پائی کہ خیمہ کے اندر چلکر دیکھو کون گاتا ہے دو تین آدمی باہر
رہے باقی نگہبان خیمے کے اندر آئے دیکھا قیدی زمین پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہو سب نے کہا کیون میان قیدی
یہان کون گا رہا تھا قیدی نے جواب دیا کہ مین کیا جانون کون گاتا تھا مین اس مصیبت مین مبتلا ہون لوگونے
کہا اسی خیمے کے اندر سے آواز آئی تھی قیدی نے کہا بھائی یہ بات ایسی نہین ہو جو بتائی جائے یہ کلمہ جو قیدی کی
زبان سے سبنے سنا کہا اب ضرور ہی ہم اسکو تحقیق کرینگے قیدی نے کہا مین ہرگز نہ بتاؤنگا نگہبانون نے
کہا تمھین بتانے مین کیا عذر ہو قیدی نے جواب دیا کہ مین اگر تمھین بتادونگا تو میرا بڑا نقصان ہوگا اور گانے والا
میرے ہاتھ سے جاتا رہیگا نگہبانون نے کہا میان قیدی صاحب خاطرجمع رکھو گانے والا تمھارے ہاتھ سے نہین
جائیگا ہم صرف اسکا گانا سنینگے قیدی نے کہا اس قید کو مجھسے دور کرو تو مین تمھین گانے والے کو دکھادون
نگہبانون نے قید جسم سے دور کی قیدی نے کہا آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے باہر تشریف لے جائین مین جبتک
نہ بلاؤن یہان تشریف نہ لائیے گا نگہبان باہر آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ کے آواز دی بھائی اندر آؤ دیکھو آ
کر دیکھ جاؤ نگہبان اندر آئے خواجہ ایک کنارے کھڑے ہوگئے نگہبان چارون طرف دیکھنے لگے آپسمین کہا
یہان تو کوئی بھی نہین معلوم ہوتا ہو قیدی بھی کہین غائب ہوگیا بڑا غضب ہوا اب آفتاب ہزار سر کو جو یہ
خبر پہونچیگی تو وہ کیا کریگا اور ہم لوگون کو کیا سزا دیگا تعجب کی بات ہو ہم لوگ خیمہ کے چارون طرف موجود
رہے نہین معلوم قیدی کسطرف سے نکل گیا یہ ذکر تھا کہ آپسمین سے ایک نے دوسرے سے کہا ارے
بھائی تمھاری ٹوپی کیا ہوگئی اسنے سر پر ہاتھ رکھا ادھر ادھر دیکھکر کہا ارے بھائی اور تمھاری ٹوپی بھی تو غائب ہے
اسنے جو گردن اٹھائی کہا بھائی تم ایک میری ٹوپی کو کہتے ہو سب کی ٹوپیان کون لے گیا اب سب نے جو یہان
دیکھنا شروع کیا کہین سب کو تعجب ہوا کہ سبکی ٹوپی کون اتار لے گیا اس فکر مین تھے کہ سبنے دیکھا در خیمہ پر
ہنگامہ ہوا نگہبان کچھ باہر سے اندر آئے جو لوگ اندر تھے اسنے کہا جلدی چلو آفتاب ہزار سر تشریف لائے ہین تم
سبکو بلاتے ہین ان لوگون نے کہا اے بھائی بڑا غضب ہوگیا ہو قیدی یہان سے غائب ہوگیا ہو اب اگر انکے پاس
جائینگے تو وہ کیا کہینگے سبنے کہا مجبوری ہو دم تک چلنا ضروری ہو مجبور ہوکر آنکہی سبکے سب باہر آئے
دیکھا آفتاب ہزار سر ایک تخت پر سوار کثرت بروت ہوا قائم خیمہ کے سامنے موجود ہو سبنے سلام کیا آفتاب

نے کہا اسوقت مجھے بیرون سے خبر دی تھی کہ قیدی تم لوگوں کی غفلت سے نکل گیا کیا یہ بات سچ ہے سب نگہبان کانپنے
لگے ہاتھ باندھ کے کہا کہ حضور ہماری غفلت سے نہیں بلکہ اپنی فطرت سے نکل گیا ہے ہم لوگ خطاوار ہیں تو ضرور ہیں جو چاہے
سزا دیجیے آفتاب نے کہا اب میں ہمسر سامری کے پاس جاتا ہوں تم سب کو میرے ہمراہ چلکر اس امر کی شہادت
دینا ہوگی جیسا کچھ وہ کہینگے وہ کیا جائے گا نگہبان لرزاں و ترساں آفتاب کے ہمراہ ہوئے آفتاب تخت اڑاتا ہوا
ہمسر سامری کے مکان دودی کے قریب آیا نگہبانوں سے کہا پیشتر جاکر ہماری اطلاع کرو نگہبان گئے ہمسر
سامری کو جاکر اطلاع دی کہ آفتاب ہزار سر آپ کے پاس آئے ہیں ہمسر سامری نے کہا بلا لو نگہبان باہر آئے
آفتاب سے کہا آپکو اندر بلاتے ہیں تشریف لے چلیے آفتاب اسی طرح تخت اڑاتا ہوا اندر آیا سب نگہبان
بھی اسکے ہمراہ آئے آفتاب نے ہمسر سامری کو سلام کرکے کہا اسوقت آپسے ملنے کی خاص ضرورت یہ تھی کہ میں نے
لشکر سے ایک عیار طرار کو اسیر کر کے ان لوگوں کے سپرد کیا تھا انھوں نے اسکی نگہبانی میں بہت غفلت کی وہ
نکل گیا اب انکی سزا میں نے یہ تجویز کی ہے کہ آپ ان سب کو کھا جائیے زندہ نہ چھوڑیے تاکہ اور لوگوں کو ہیبت
ہو اور آئندہ ایسی غفلت نکریں ہمسر سامری نے دیکھا اسوقت تھوڑا سا کھانا ملتا ہے آفتاب سے کہا ان
لوگوں کی یہی سزا ہے کہکر ایک ایک نگہبان کو کھا گیا جب سب نگہبانوں کو کھا چکا تو آفتاب سے کہا اے آفتاب
اسوقت اتنے سے آدمیوں کو کھاکر بھوک زیادہ ہوگئی ہے اب الدکم تدبیر کرو کہیں سے تھوڑے سے آدمی اور منگا دو
کہ میرا پیٹ بھر جائے آفتاب نے کہا میں ابھی حاضر کرتا ہوں وہاں سے آفتاب باہر آیا ایک نامہ لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ او ہمسر سامری تجکو اپنے کمال پر بہت ناز ہے مجھے حکومت کرتا ہے اگر تو استاد ہے تو
فیروز ستارہ پیشانی کا ہے مجھے اگر ابکی بار تو نے آدمیوں کی فرمائش کی تو میں اسکے جواب میں بہت بری طرح
پیش آؤنگا میں تیری حقیقت نہیں سمجھتا ہوں مجھے خود اس وقت اتنی قدرت ہے کہ تجھ سے کروڑ تن کو کافی ہوں اگر تو
سحر میں یکتا ہے تو میں بھی حکمت میں لاثانی ہوں تو میرے مقابلے میں ہر وقت عاجز ہے اب اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہے
تو مجھے اس قسم کی حکومت نکرنا جب یہ مضمون ختم ہوا اسکے نیچے آفتاب ہزار سر ساحر بے عدیل و حکیم بے نظیر
لکھکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر قریب آیا تو اسکو یہ نامہ دیکر روانہ کیا ہمسر سامری کے پاس وہ ساحر
آیا آفتاب کا نامہ دکھایا ہمسر سامری نے جو نامے کو پڑھا آگ ہوگیا چاہا کہ نامے کو پھاڑ ڈالے کہا یہ آفتاب
اپنے دل میں کیا خیال کرتا ہے ایکدم میں سارا غرور بھلا دونگا پھر نہ بچیگا جب تلک سامری کچھ نکر سکے
تو یہ کیا چیز ہے یہ کہکر ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کیوں او بے ادب تو ایسا نامہ میرے پاس کیوں لایا یہ کہکر ساحر کی
طرف آنکھیں پھیر کر کھا گیا پھر ان ساحروں میں سے ایک ساحر کو بلایا کہا اسی وقت آفتاب ہزار سر کے پاس جاؤ اور میرا
یہ پیام پہونچاؤ کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو مجھکو آکر سجدہ کر ورنہ بہت خرابی ہوگی ایک دم میں سب سحر اور حکمت
بھلا دونگا ساحر یہ سنکر روانہ ہوا آفتاب کی بارگاہ میں آیا آفتاب اسوقت سو رہا تھا ساحر نے نگہبانوں سے کہا
ہم ہمسر سامری کا کچھ پیام لائے ہیں آفتاب سے کہتا ہے جگا دو لوگوں نے ہمسر سامری کا نام سنکر آفتاب کو
جگا دیا آفتاب آنکھیں ملتا ہوا اٹھا ساحر کو اندر بلایا کہا اسوقت ہمسر سامری نے مجھکو کیوں تکلیف دی جو کچھ
کہنا ہو تو وہ مجھے صبح کو کہدیتا ساحر نے کہا ہمسر سامری فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو مجھکو اسیوقت
سجدہ کر ورنہ ایکدم میں فنا کردونگا آفتاب نے کہا ہمسر سامری کی شامتیں آئی ہیں ایک دم میں سب سحر
بھلا دونگا میں انکی حقیقت کچھ نہیں سمجھتا ہوں ایک دم میں سبکو خود فنا کردونگا میں نے جو جو یہ فیروز آنکی اطاعت کی

ہوا نہیں یہ گمان ہوا کہ میں دب گیا ہوں یہ خیال اپنے دل سے دور کیجیئے میں خود بادشاہ طلسم ہوں ہمعصر سامری
میرے سامنے ایک طفل مکتب سے زیادہ نہیں ہے مگر ساحرت کہا جا کر اس بیہودہ سے کہہ دینا کہ جو تیرے مزاج میں آسے
میرے حق میں کر میں موجود ہوں مگر جس وقت میں برسر فساد ہوگا اسوقت میاں ہمعصر سامری کچھ نہ بنا سکینگے
ابھی تو مجھکو فیروزہ کا خیال ہے مگر اس لڑائی کے بعد جب میں سب مسلمانوں کو اسیر کرکے یہاں سے لیجاؤنگا
اس وقت فیروزہ کے روبرو ہمعصر سامری کو راضی کرونگا ساحر یہ سنکر واپس آیا ہمعصر سامری سے سب گفتگو بیان
کی ہمعصر سامری نے کہا ابھی مجھکو بھی یہی خیال ہے کہ فیروزہ مجھسے شکایت کریگا لیکن بعد اس لڑائی کے اسکو جو چاہو
کے کہا جاویگا ہمعصر سامری تو یہاں یہ باتیں کر رہا تھا مگر آفتاب ہزار سر اپنی بارگاہ میں بیٹھا ہوا لوگوں سے کہتا
آج کیا بات تھی کہ ہمعصر سامری نے یہ پیام مجھے ایسے وقت میں بھیجا کیا اسکے دماغ میں خلل ہے اگر کہنا تھا تو مجھسے خود
کہا ہوتا اور کسی وقت اس بات کا اظہار کرنا لازم تھا اسوقت کیا ضرورت تھی یہ ذکر تھا کہ لوگوں نے آکے خبر
دی کہ آپنے جو ایک عیار لشکر اسلام کا گرفتار کیا تھا اسکا پتہ نہیں ہے آفتاب یہ سنکر گھبرا گیا کہا تم لوگوں کو کیونکر
معلوم ہوا سب نے کہا ہم اس وقت اس جانب ٹہلتے ہوے گئے خیمہ کو خالی پایا وہاں دربان بھی نہیں ہیں قیدی کا
بھی پتہ نہیں ہے آفتاب اٹھا اپنی بارگاہ سے باہر آیا ہر ایک خیمے کو جا کر دیکھا کہیں قیدی کا پتہ نہ پایا لوگوں سے تحقیق
کرنا شروع کیا سب سے دریافت کر چکا تو مجبور واپس ہوا اتنے میں ایک ملازم ہمعصر سامری کا ملا اس سے آفتاب نے
دریافت کیا ملازم نے جواب دیا کہ آپ خود ہی دربانوں کو اپنے ہمراہ لیگئے ہمارے آقا سے ناحق کہا کہ انکو سزا دیجئے
انھوں نے قیدی کی حفاظت نہ کی وہ کھا گئے اب آپ ہی دریافت کرتے ہیں آفتاب یہ بات سنکر اور گھبرایا ملازم سے کہا
میں تمھارے یہاں نہیں گیا ملازم نے کہا آپ دریافت کریں آفتاب نے اپنے ملازمین سے کہا جا کر تحقیق کرو یہ کیا معاملہ ہے ملازمین
آفتاب ہمعصر سامری کے خیمے میں آئے کل کیفیت ہمعصر سامری سے بیان کی ہمعصر سامری نے کہا آفتاب خود میرے خیمے میں
آیا اپنے ساتھ نگہبانوں کو لوایا مجھسے کہا آپ انکو اس خطا پر سزا دیجئے کہ سبکو کھا لیجئے یہ بات سب نگہبانوں کو معلوم ہوگی تو خوف جان
پھر ایسی غفلت نکرینگے میں بھی اس بات کو اچھا سمجھا اُن سبکو کھا لیا چونکہ آدمی تھوڑے سے تھے میں نے
جو انکو کھایا بھوک اور زیادہ ہوگئی آفتاب سے میں نے بھوک کی شکایت کی اسنے کہا میں جاتا ہوں ابھی
اور آدمی حاضر کرتا ہوں یہاں سے جاتے ایک رقعہ میرے پاس بھیجا یہ کہکر وہ رقعہ دکھایا ملازمین آفتاب
نے جو رقعہ کو دیکھا تو اسمیں لکھا تھا او ہمعصر سامری کیا تو اپنے سحر پر بہت نازاں ہے میں تجھے ایک طفل مکتب
بھی نہیں سمجھتا ہوں خبردار ایسی زباں نشین مجھسے کبھی نکرنا ورنہ بہت پچھتائیگا ایک دن زک اٹھائیگا یہ مضمون جو ملازمین
نے دیکھا ہمعصر سامری سے کہا یہ آفتاب ہزار سر کے ہاتھ کا لکھا نہیں ہے اور وہ یہاں تشریف نہیں لائے جب
آپکا رقعہ اس مضمون کا گیا کہ تم مجھے سمجھا دو کیونکہ وہ وقت وہ خواب سے بیدار ہوے آپ کے رقعہ کو دیکھکر بہت حیران
تھے سب سے کہتے تھے کہ اگر اس امر کا اظہار آفتاب ہزار سر کو لازم تھا تو مجھے منع کر کہا ہوتا میں اس کا
جواب دے لیتا اس وقت کیا ضرورت تھی ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ جب یہ نامہ تمھارے آفتاب ہزار سر کا
آ چکا ہو تب میں نے اس کے جواب میں یہ باتیں لکھی ہیں ملازم دنگ ہوگیا وہاں سے آفتاب ہزار سر کے
پاس آیا کل حال کہہ سنایا آفتاب کو بھی حیرت ہوئی کہا یہ سب کام اسی عیار کے ہیں بڑا غضب کیا تھا ابھی نہیں
معلوم کہاں ہے [illegible] ہمعصر سامری سے بھی برا ہوا اور [illegible] طرف سے دل میں رنج پیدا ہوگیا اسکی شکایت میں
فیروزہ سے ضرور کرونگا لوگوں نے کہا ضرور دیجئے خط میں انھوں نے اس [illegible] یہ بھی لکھا اگر

یہ نامہ برسے اون تک نہ جاتا وہ کیون ایسا جواب لکھتے آفتاب نے کہا بس عیار کو تلاش کرنا چاہیئے
ایسا نہو کہ کوئی اور مکر کرے لوگون نے کہا پھر اسکو کیونکر تلاش کرین آفتاب نے کہا ابھی معلوم ہوا جاتا ہے یہ کہکر
اسنے ایک شیشہ جھولی سے نکالا اُس آئینہ کو دیر تک دیکھا کیا جب دیکھ چکا تو اپنے ملازمین سے کہا کہ وہ میری
بارگاہ کے باہر ایک دربان کی صورت بنا ہوا بیٹھا ہے سب دربانون کو اندر لے آؤ کیفیت معلوم ہو جائیگی
لوگ باہر چلے یہان خواجہ نے جو کچھ لوگون کو آتے ہوئے دیکھا یقین کیا کہ آفتاب آگاہ ہے یہ خیال کرکے نگہبانون
کے غول سے آنکھ بچا کے الگ ہوئے گلیم اوڑھ کر ایک کنارے کھڑے ہو گئے ملازمین آفتاب نگہبانون کو
بلانے لگے خواجہ سمجھے کہ آفتاب نے اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا ہوگا تو اُسسے یہ پتہ معلوم ہوا ہوگا
کہ دربانون مین کوئی عیار ہے بہتر ہے کہ تھوڑی دیر اسکو پریشان کرو یہ سوچ کر چوبدارون کے نزدیک
آکر کھڑے ہوئے اپنی صورت بھی ایک چوبدار کی ایسی بنائی وہان ملازمین آفتاب دربانون کو اندر لیگئے
آفتاب نے کہا انمین سے ایک ایک کو میرے پاس لاؤ ملازمون نے ایک دربان کو آفتاب کے آگے
کیا آفتاب نے اُس سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد کہا اسکو تو جاؤ دوسرے کو لاؤ لوگ دوسرے کو اسکے
قریب لے گئے آفتاب نے اُس سے بھی آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد اسکو بھی بٹھا دیا اسیطرح ایک ایک
سے آنکھ ملا کر سبکو رخصت کیا پھر آئینہ نکالا لوگون سے کہا تعجب کی بات ہے اس مرآۃ سامری کا حکم باطل
ہو گیا اسمین یہ لکھا ہوا تھا کہ ایک عیار جسکا نام عمرو ثانی ہے دربارگاہ پر دربانون مین ملا بیٹھا ہے مینے
اسی وجہ سے سب دربانون کو بلایا مگر جسکی طرف دیکھا سب اپنی صورت اصلی پر رہے کوئی انمین عیار تھا اگر
عیار ہوتا تو رنگ و روغن عیاری کا چھٹ جاتا صورت اصلی ظاہر ہوتی مگر یہ عیار نہ تھے سب میرے ملازم
تھے لیکن اب مین پھر دیکھتا ہون دیکھے کیا بات ثابت ہوتی ہے یہ کہکر اسنے پھر آئینے کو دیکھا معلوم ہوا چوبدارون مین
شامل ہوا اسنے اپنے ملازمین سے کہا جاکر سب چوبدارون کو لاؤ ملازمین چوبدارون کے لینے کو روانہ ہوئے
لیکن جب نگہبان باہر آئے تو خواجہ نے بہ شکل چوبدار انسے جاکر دریافت کیا کہ تم لوگ اندر کیون بلائے گئے
تھے انھون نے سب کیفیت بیان کی چونکہ خواجہ نے اس سے پہلے تنہائی مین جاکر زنبیل پر ہاتھ رکھکر اپنی صورت
چوبدار کی بنائی تھی اور ناظرین خوب جانتے ہین کہ جب خواجہ اپنی صورت اسطور سے تبدیل کرتے ہین تو پھر اس
صورت کا بگڑنا دشوار ہوتا ہے اسیواسطے خواجہ نے اپنی صورت اس طور سے تبدیل کر لی تھی اور چوبدارون مین آکے
کھڑے ہوئے تھے کہ لوگ آفتاب کے آئے چوبدارون سے کہا تمھین اندر طلب کیا ہے چوبدار اندر چلے
خواجہ بھی بشکل چوبدار ان سب کے ساتھ روانہ ہوئے بارگاہ کے اندر آئے آفتاب نے بطور سابق
ایک ایک کو اپنے پاس بلایا آنکھ ملا کے سبکو دیکھ گیا انمین سے بھی کسیکی صورت تبدیل نہوئی آفتاب بہت متعجب ہوا
کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرآۃ سامری کے حکم غلط ہو رہے ہین آفتاب تو یہ کہہ رہا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھ کے کہا حضور کیا فرماتے ہین کس بات کی تحقیق منظور ہے آفتاب نے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا ہے
کہین پوشیدہ ہے مین اسکو تلاش کرتا ہون مگر پتہ نہین معلوم ہوتا پیشتر تو مینے آئینہ سے حکم پایا کہ وہ نگہبانون
مین ہے مینے سب دربانون کو بلایا ایک ایک کا امتحان کیا مگر انمین سے کسیکو عیار نہ پایا پھر مینے تحقیق کیا تو
معلوم ہوا کہ وہ چوبدارون مین ہے مینے تم سبکو بلایا تم مین بھی کوئی نہین ہے اب مین پھر آئینہ دیکھتا ہون دیکھون
اب کیا حکم ہوتا ہے چوبدار نے کہا حضور خود عاقل ہین ہوشیار ہوکر ایسی باتین فرماتے ہین اس وقت مرآۃ سامری

کا حکم صحیح ہوگا آفتاب نے کہا اسکا کیا سبب ہے چوبدار نے کہا مین یون نہین عرض کرونگا جبتک تخلیہ نہوگا آفتاب
نے اُسیوقت سب ملازمین سے کہا کہ تم لوگ باہر جاؤ مجھے کچھ تحقیق کرنا چاہیے جسقدر ملازمین آفتاب وہان
موجود تھے وہ سب باہر آئے آفتاب چوبدار کی طرف مخاطب ہوا کہا اب بیان کرو چوبدار نے کہا آپ جانتے ہین کہ
ہمصر سامری آپسے عداوت رکھتے ہین اُنھون نے اس آئینہ پر سحر کیا ہے آفتاب نے کہا یہ بات خلاف
ہے وہ مجھسے عداوت نہین رکھتے ہین بلکہ اُسی عیار کی کارروائی سے یہ بات پیدا ہوئی ایک نامہ میری طرف سے
لکھکے لیگیا تھا اُسکا جواب اُنھون نے مجھکو بھیجا تھا وہ اُنکا فعل خود کردہ نہ تھا بلکہ اُس عیار کی مکاری سے ایسا ہوا
چوبدار نے کہا آپ ایسی باتین فرماتے ہین کہ جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہین بھلا عیار وہان جاتا اور وہ عیار
کو پہچان نہ لیتے یہ صرف اس واسطے کیا گیا ہے کہ فیروز کے نزدیک جائے اعتراض باقی نرہے اور یہ سب خطا
رہین ورنہ فیروز اُنکو ہر طرح قائل کریگا آفتاب نے کہا ہان اس بات کو تو مین بھی یقین کرتا ہون کہ وہ عیار کو بخوبی
پہچان سکتا ہے چوبدار نے کہا یہ صرف آپ ہی کی ترکیب ہے وہ فیروز کے استاد ہین اب یہ چاہتے ہین کہ سب
ہماری اطاعت کرین آفتاب نے کہا پھر مجھے اگر وہ آزردہ ہین تو میرے اسباب سحر کیون دشمن ہین چوبدار
نے کہا اُنکے آلات سحر کو وہ ضرور خراب کرینگے شاید کوئی وقت ایسا آجائے کہ آپکو مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو آپ
کے آلات سحر سب بیکار ہون اُسوقت کام نہ دے سکین آفتاب نے کہا پھر اُسکی کیا تدبیر کرنا چاہیے چوبدار نے
کہا جبتک ہمصر سامری زندہ ہے اُسوقت تک یہ سب باتین پیدا ہونگی اسلیے اُنکے تئین آپ قتل کر ڈالین تب
بیخوف ہو جائین ہم جانین سو کرین آفتاب نے کہا اے چوبدار بڑی نازک بات ہے تم اس راز سے آگاہ نہین ہو
مین تمھین اس وقت اپنی کل کیفیت سنائے دیتا ہون چوبدار نے کہا ارشاد فرمائیے ہم غلامان جانثار مین اگر آپکے
راز ہمین لوگون سے مخفی رہینگے تو بڑے تعجب کی بات ہے آفتاب نے کہا جب مین پہلے اس طلسم مین آیا تھا تو مطلب
میرا یہ تھا کہ فیروز کو پیام دونگا کہ اپنی دختر نیک اختر یعنی ملکہ لیلائے کمان ابرو کا عقد میرے ساتھ کرو جب یہان آیا
فیروز کو برہم پایا مین نے پیام دیا اُسنے نامنظور کیا مجھے غصہ آیا لشکر میرے ہمراہ بہت کم تھا مگر مین نے فیروز
سے مقابلہ کیا اُسنے بہ جبر مجھکو گرفتار کرلیا ایک مدت تک یہان قید رہا جب مسلمانون نے فیروز کو آکر ستایا تو اُسنے
مجھکو رہا کیا اور وعدہ کیا کہ اگر تم مسلمانون کو گرفتار کردوگے تو مین عقد ملکہ لیلائے کمان ابرو کا تمھارے
ساتھ کردونگا اور یہ سلطنت بھی تمکو دونگا آج تک مین تمھارا دشمن تھا مگر آج سے مین تمکو مربی آفتاب علم کی جا پر
تصور کرتا ہون اس وجہسے مین یہ سب کوشش کر رہا ہون اور قلب کی میرے یہ حالت ہے کہ ہر وقت فراق
ملکہ مین بیقرار رہتا ہے اسی وجہ سے اب تک کوئی چیز مین نے بزور حکمت بھی نہین بنائی کہ میرا دماغ صحیح نہین
ہے اگر مجھے ملکہ کیطرف سے سلام پیام کا بھی سہارا ہوتا تو ایک روز مین سب مسلمانون کو گرفتار کرلیتا ایک
چیز ایسی بناتا کہ سبکو بے حس و حرکت کر دیتا مگر کیا کرون کہ مجبور ہون ہر وقت ملکہ کی تصویر پیش نگاہ ہے اب
اگر فیروز سے کہتا ہون کہ ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردو تو وہ بھی منظور کیون کریگا اور مجھے بھی حجاب مانع ہے ابھی
نہین کہہ سکتا ہون جب لڑائی ختم ہوجائے تو مین اُسکو پیام دون اسیوجہ سے ہمصر سامری سے بھی
زیادہ نہین کہہ سکتا ہون اور کسی قسم کا کلمہ اُسکی شان مین نہین نکال سکتا کہ وہ فیروز کا استاد ہے
فیروز بڑا ادب کرتا ہے اگر کوئی بات اُسکے خلاف ہوگی تو یہ فیروز سے میری شکایت کریگا فیروز اُس کہنا
قبول کریگا اور میرا مطلب فوت ہوجائے گا پھر مجھے کوشش کرنا ہوگی چوبدار نے کہا اب آپ کیون

ورنے ہین آپ کو کوئی اسیر نہین کر سکتا فیروز سے اپنا عوض لیجیے ایک ایک ساحر کو قتل کیجیے ملک کو یہان سے نکالیے
آفتاب نے کہا میرا لشکر یہان موجود نہین ہے جب کوئی میرے طلسم مین جاے اور وہان سے لشکر لاے
تب کچھ انتظام درست ہو پھر اس انتظام کے واسطے مدت مدید درکار ہے کون ایسا ہے جو اتنی کوشش کر سکے
چوبدار نے کہا مین حاضر ہون جو کچھ حکم ہو بسر و چشم بجا لاؤن آپ کے طلسم مین جاؤن وہان سے لشکر لیکر آؤن
آپ فیروز سے مقابلہ کیجیے آفتاب نے کہا وہان کی کیفیت بھی ابھی تک نہین معلوم ہوئی کہ وہان کیا ہوا
کون منتظم سلطنت ہوا کیا خرابیان سلطنت مین واقع ہوئی ہین کون کون سی ناجی باتین پیدا ہوئین کیا حال ہے
مین یہان پانچ سال سے اسیر ہون ابھی اسکی کیفیت دریافت کرنے مین بڑی کوشش کرنا ہوگی اور اب
طلسم کے عجائب و غرائب کی وہ کیفیت بھی نہوگی کیونکہ وہ طلسم مین نے بزور سحر نہین بنایا ہے بلکہ وہ حکمت سے
تعلق رکھتا ہے جبتک مین وہان موجود تھا اسوقت تلک ہر ایک چیز کو درست کرتا رہتا تھا اب وہان ایسا
کون ہے جو اسکے عجائب و غرائب کو درست کرتا ہے ہر طرح طلسم خراب ہو گیا ہو گا چوبدار نے کہا پھر کوئی انتظام
تو ایسا کرنا چاہیے کہ ہمعصر سامری بنے کی کچھ نہ اڑائے آفتاب نے جواب دیا کہ مین تھوڑی دیر یہان موجود ہون
جبتک رات باقی ہے جسوقت یہ شب گذر جاے گی میدان مین جاؤنگا سبکو گرفتار کر کے لے آؤنگا ہمعصر نے
کا اسم اعظم بھی چھین لیا ہے اور حرز ہیکل بھی لے لی ہے حمزہ مین اب طاقت جنگ باقی نہین ہے سحر مین مبتلا ہے جب
اسکا لشکر آئے گا تو مین سب کو گرفتار کرونگا لڑائی فتح ہو جائیگی یہان سے فیروز کے پاس جاؤن گا
جسوقت مین اس طلسم کی سلطنت پر حکمرانی کرونگا اس وقت اسکا عوض ہمعصر سامری سے لونگا چوبدار
نے کہا یہ خیال نہ کیجیے گا کہ مین اس وقت مین اسکا عوض لونگا جو کچھ آپ کو کرنا ہے اسی وقت کر لیجیے
آفتاب نے جواب دیا کہ ابھی مین مناسب نہین جانتا ہون وہ میرے سحر کو تو خاطر مین نہ لائیگا ہان
بزور حکمت مارا جائیگا جب مین کوئی شے حکمت کی زور سے تیار کر دونگا اور اسکو درست کر دونگا اسوقت
یہ مبتلاے آفت ہو گا چوبدار نے کہا آپ نے حرز ہیکل کیا کی آفتاب نے کہا مین نے ہمعصر سامری کو دیدی
اسی کے زانو کے نیچے رکھی رہتی ہے اور دوسری جانب شیشہ رکھا رہتا ہے اسمین اسم اعظم بند ہے
چوبدار نے کہا اور یہ سب قیدی جو اہل اسلام کے یہان آئے وہ سب کیا ہوے آفتاب نے کہا
مرنج آفتاب علم تو وہان قید ہے جہان مین اسیر تھا اور سب ساحر اسی زنانخانے کے ایک طبقہ مین قید ہین
انکو اب کوئی رہا نہین کر سکتا ہے جبتک مین نہ قتل ہون وہ لوگ رہا نہین ہو سکتے ہین اگر مین قتل ہو جاؤن تو
البتہ ان لوگون پر سے سحر اترے اور رہائی پائین چوبدار نے کہا اب عیار کی تلاش کیجیے کہ نکل نہ جاے آفتاب
نے کہا مین پھر آئینے کو دیکھتا ہون چوبدار نے کہا آئینہ تو بھی یہی خبر دیگا آفتاب نے کہا معلوم ہو جائیگا اگر
خبر اصلی ہوگی تو پھر شبہہ نہین رہیگی مین اور طرح سے دریافت کرونگا یہ کہکر جیب سے آئینہ نکالا اسکو
دیکھی تھوڑی دیر کے بعد گردن اٹھائی کہا اے چوبدار تم سچ کہتے تھے آئینہ خبر غلط دے رہا ہے اسمین یہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ تم عیار ہو چوبدار نے کہا حضور جس طرح چاہین میرا امتحان کر لین آفتاب نے کہا مجھے
اب یقین کامل ہو گیا کہ سب آلات سحر ہمعصر سامری نے بیکار کر دیے اب کسی کام کے نہین رہے چوبدار نے
کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے تو مین عیار کا پتہ بتا دون آفتاب نے کہا بھلا تم کیونکر پتہ لگاؤ گے
چوبدار نے کہا جسطرح کیفیت معلوم ہو جائیگی مین اسکو تلاش کر دونگا مگر آپ

پوشیدہ طور سے میرے ہمراہ چلے آفتاب چوبدار کے ہمراہ بارگاہ کے باہر آیا چوبدار نے آفتاب کو باہر لاکے ایک
گوشے میں کھڑا کیا اور آپ صورت بدل کے پھر معصر سامری کی بارگاہ میں آیا معصر سامری اُس
وقت اپنے مکان میں بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا کہ دیکھا ایک آدمی سامنے سے آتا ہے معصر سامری نے کہا کون
آتا ہے جواب پایا کہ آپکا خادم معصر سامری نے کہا کیا کام ہے خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو آفتاب ہزار سر نے
کہا ہے کچھ ضروری باتیں آپ سے کہنا ہیں معصر سامری نے کہا او مکار ایکبار تو نے مجھے مکر میں مبتلا کر کے
آفتاب سے خجل کرایا اب پھر میرے پاس آیا ہے یہ کہکر اسنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کے اٹھا لوں خواجہ گلیم
اوڑھ کے غائب ہوگئے معصر سامری چاروں طرف دیکھنے لگا خواجہ اُسکی دیوار دوری سے باہر آئے
تھے کہ دیکھا سامنے سے آفتاب ہزار سر آتا ہے خواجہ نے خیال کیا کہ اب عیاری یوں نہ بن پڑے گی
ان لوگوں پر اپنے کو ظاہر کرکے عیاری کرو یہ سوچ کے خواجہ نے آفتاب کے سر سے تاج اُتار لیا آفتاب
کو جو ذرا سا ہلکا معلوم ہوا سر پر ہاتھ پھیرا تاج نہ پایا سخت گھبرایا خیال کیا کہ کہیں گر گیا ہوگا سب طرف تلاش
کیا مگر نہ پایا اب آفتاب کو یقین ہوا کہ وہ شخص جو مجھسے باتیں کر رہا تھا بیشک وہ عیار تھا کیونکہ اسقدر
چوبدار آتے تھے اور کسی نے مجھسے اسقدر باتیں نہ کیں اسکو کیا ضرورت تھی جو اتنی دیر تک مجھسے سب
سازشیں دریافت کیں اور پھر غائب ہوگیا ضرور عیار تھا اس وقت میرے سر سے تاج بھی لیگیا یہیں
کہیں پوشیدہ ہوگا اسکو اس وقت تلاش کرنا چاہیے یہ سوچ کے اسنے اپنے ملازمین کو آواز دی جب
سب ملازمین اسکے پاس آگئے تو اسنے کہا کہ معصر سامری کو اطلاع کرو کہ ایک عیار ایسا آیا ہے جسنے
بہت ہی پریشان کیا ہے اور اب صبح بھی قریب ہے ایسا نہو کوئی فوراً اسکا کارگر ہو جاوے اور خرابی آوے
اس سے بہتر یہ ہے کہ اسکی تلاش کرنا لازم ہے یہ بات سنکر معصر سامری کے پاس روانہ ہوے آفتاب
یہاں تلاش کرنے میں مصروف ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک گوشے میں اپنے بارگاہ دانیالی استاد
کی بارگاہ کے اندر جاکے بیٹھے آفتاب تلاش کرتا ہوا اس طرف بھی آیا دیکھا ایک بارگاہ چھوٹی سی استادہ ہے
اسمیں ایک پلنگ جڑاؤ جواہر نگار بچھا ہے پلنگڑی پر ایک مرد ضعیف العمر لیٹا ہوا ایک نازنین پاؤں
دبا رہی ہے آفتاب اس بارگاہ کے قریب آیا کہا یہ بارگاہ کسکی ہے خواجہ نے کہا یہ بارگاہ میں موجود ہے
آفتاب نے کہا تم کون ہو خواجہ نے کہا مرد عاقل ہوں آفتاب نے کہا او عیار میں تجھکو خوب جانتا ہوں
جب تجھے پکڑوں گا تو تو نے یہ مکر چلایا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہے یہ کہکر اسنے چاہا کہ بارگاہ
کے اندر جاوے حلقہ کمند جو اوپر ڈال رکھا تھا اسکی گردن نہ بازو میں الجھ جاتا ہے سحر کروں مگر سحر یاد نہ آیا خواجہ
نے اشکرات سے داخل زنبیل کیا پھر پلنگڑی پر آکے بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد معصر سامری بھی اس
جگہ آیا اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوا کہا او شخص تو کون ہے خواجہ نے کہا میں ایک مرد عاقل ہوں معصر
سامری نے کہا یہاں تمہارا کیا کام ہے خواجہ نے جواب دیا کہ تمہارے گرفتار کرنے کو یہاں آیا ہوں معصر
سامری نے کہا او عیار تو مجھے کیا گرفتار کریگا ابھی تجھے کھائے جاتا ہوں یہ کہکر آگے بڑھا بارگاہ میں ہاتھ ڈالا
حلقہ کمند میں ہاتھ پھنسا اس نے دوسرا ہاتھ بڑھایا وہ ہاتھ بھی الجھ گیا معصر سامری نے چاہا پاؤں
کی مدد سے ہاتھوں کو چھڑاؤں پاؤں بڑھایا پاؤں بھی کمند میں الجھا اسنے دوسرا پاؤں بڑھایا وہ پاؤں
بھی الجھ گیا اب خواجہ نے نعرہ کیا اور معصر سامری کے قریب آکے کہا او بے ایمان اب کیا

کہتا ہو ہمعصر ساحری نے کہا ارے مین نے ایسی بہت سی باتین دیکھی ہین جو تیرے دل مین خیال ہو وہ کبھی پیدا
نہوگا اگر تو چاہے کہ مجھے قتل کرے یہ بات ممکن نہین ہو مجھے کوئی قتل ہی نہین کرسکتا ہے اسیر کرنے کی بات
ممکن نہین کہ تو مجھے اسیر کرکے کسی زندانخانہ مین رکھے یا میدان مین رکھے مین جب چاہونگا نکل جاؤنگا
خواجہ نے کہا پھر اس وقت کیون نہین نکل جاتا کون مانع ہو ہمعصر ساحری نے بہت بہت سحر کو یاد کیا مگر کو یاد نہ آیا
مجبور ہوگیا کہا اسوقت مین اگر اپنے تئین رہا کرنے مین مجبور ہوگیا تو دوسرے وقت رہا ہو جاؤنگا مگر تجھے زندہ
نہ چھوڑونگا خواجہ نے کہا او مکار کیون بیہودہ بکتا ہو یہ کہکر اسکو بھی خندق زنبیل کیا وہان سے اسکی جائے نشست پر آکے کشف
الاسما علم توڑا اور خزانہ ہیکل اسی جا پر رکھی دیکھی اٹھا کر اپنے قبضہ مین کی وہان سے روانہ ہوے اپنے لشکر مین قریب
صبح ہو پہنچے یہان سبکو بیدار پایا صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے کہا خواجہ کہان
گئے تھے انھون نے سب کیفیت بیان کی صاحبقران نے فرمایا ہم تمہارے اسیرون کو دیکھین خواجہ نے پہلے آفتاب
ہزار سر کو نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکی زبان مین سوزن خواجہ دے چکے تھے صاحبقران نے
فرمایا خواجہ انکو دوات و قلم لاکر دو تو انسے کچھ سوال کرین خواجہ نے دوات و قلم اُسکے سامنے لاکے
رکھا امیر نے آفتاب ہزار سر سے کہا او آفتاب اب اپنے مذہب باطل کو ترک کر اور دین اسلام کو قبول
کرو آفتاب نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہو یہ لوگ زندہ نچھوڑینگے یہ سوچ کے
بظاہر مسلمان ہوا کاغذ پر لکھا کہ مین اپنے دین باطل کو ترک کرتا ہون اور آپ کے مذہب حق کو اختیار کرتا ہون
صاحبقران نے جو اس مضمون کو دیکھا خواجہ سے کہا خواجہ آفتاب کی مشکین کھول دو خواجہ نے اسکی
پیشانی کیطرف دیکھا عرض کی یا امیر یہ بظاہر مسلمان ہوتا ہو ضرور دغا کریگا صاحبقران نے کہا خواجہ تمہارے
دل مین ہر ایک شخص کیطرف سے شبہہ رہتا ہو جب وہ اقرار کرتا ہو تو ہمین شبہہ کرنے کی کیا ضرورت ہو اگر یہ
اسکے بعد دغا کریگا سزا پائیگا مارا جائیگا خواجہ نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آفتاب
کی مشکین کھلوا دین آفتاب صاحبقران کے قدمون پر گرا امیر نے اُسکو گلے سے لگایا اُسی وقت اسنے کلمہ
پڑھا سبکو بہت ہی خوشی ہوئی اب خواجہ نے ہمعصر ساحری کو زنبیل سے نکالنے کا ارادہ کیا صاحبقران سے عرض کی
یا امیر باہر تشریف لے چلیے کہ مین ہمعصر ساحری کو زنبیل سے نکالون صاحبقران باہر تشریف لائے خواجہ نے
ہمعصر ساحری کو زنبیل سے نکالا اسکی زبان مین بھی سوزن تھا صاحبقران نے کہا خواجہ اس سے بھی گفتگو کرو
دیکھو اسکی نیت مین کیا ہو خواجہ نے دوات و قلم اسکے آگے بھی رکھا صاحبقران نے کہا او ہمعصر ساحری
اب شناخت مین پروردگار واحد کیا کہ کیا کہتے ہو ہمعصر ساحری نے اسی کاغذ پر لکھا کہ مین خود خداوندی کا
دعوی رکھتا ہون اگر اپنی قدرت کا اظہار کرونگا تو سبکو فنا کردونگا مین ہرگز کسی کی پرستش نکرونگا امیر نے
جو اس مضمون کو دیکھا غصہ آگیا خواجہ سے کہا تمھین اپنے قیدی کا اختیار ہو جو چاہے وہ کرو خواجہ نے کہا
سواے اسکے کہ اس ملعون کو جلادون اور دوسری سزا اسکے لیے نہین ہو امیر نے کہا تمھین اختیار ہے
خواجہ نے اسکو جلانا چاہا بہت کچھ تدبیرین کین مگر یہ نہ جلا جب بہت کچھ خلقین کر چکے اور مجبور ہوے تو
صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر وہ ملعون کسیطرح ہلاک نہین ہوتا ہو نہ خنجر اُسکے گلے پہ کام کرتا ہو نہ آگ
اُسکو ضرر پہنچاتی ہو صاحبقران نے کہا ابھی اسکو اسیر رکھو دیکھا جائیگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران
اسکا اسیر رہنا میرے نزدیک مناسب نہین ہو صاحبقران نے فرمایا پھر کیا ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی

کوئی صورت اسکے قتل ہونے کی ضرور ہونا چاہئے امیر نے کہا دیکھا جائیگا ابھی اسیر رکھو اسکے قتل کیواسطے کچھ
اسباب کی ضرورت ہوگی جب وہ معلوم ہو جائینگے اسوقت قتل کر لینا خواجہ وہان سے خاموش واپس آئے
ہبصر سامری کو اسی جگہ پر رہنے دیا پھر خیال آیا مبادا کوئی لشکر کفار سے ایسا آئے کہ اسکی زبان سے سوزن
نکال دے تو غضب ہو جائیگا یہ سوچکر پھر اُسے تہ زنبیل کیا صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے امیر نے
فرمایا خواجہ ہبصر سامری کو کیا کیا خواجہ نے عرض کی مین نے اُسکو اسیر رکھا ہے جب اُسکی موت آئے گی آپ ہی
مر جائیگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہے مریخ آفتاب علم اور ساحرون کو رہا کرنے جانا ہے خواجہ نے
عرض کی یا صاحبقران مجکو معلوم ہے جہان مریخ آفتاب علم قید ہے مگر ابھی جانا بہتر نہین ہے یہان سے تھوڑی دور پر
گلزار خدنگ ہے وہان تشریف لے چلیے لوح حاصل کیجئے جب لوح پاس آ جائیگی سب آسان ہو جائیگا صاحبقران نے
فرمایا کہ مریخ اتنے عرصے تک مبتلاے تکلیف رہیگا اور لوگون نے بھی کہا کہ مریخ واقف کار طلسم ہے اُسکا ساتھ ہونا ضرور
ہے آفتاب ہزار سر نے عرض کی اے شہریار اگر آپ کو واقف کار کی ضرورت ہو تو مجھ سے بہتر واقف کار یہان کوئی
نہین اور سحر کی بھی کیفیت آپ پر بخوبی روشن ہے بسم اللہ آپ تشریف لے چلین مین تو آپکے ہمراہ ہون جب
موقع ایسا آئیگا اُس وقت مریخ سے بڑھ کے کام کرونگا امیر نے فرمایا مجھے واقف کار و مددگار کی ضرورت نہین ہے
بلکہ افسوس اس بات کا ہے کہ مریخ تکلیف مین مبتلا ہے اسکو اس تکلیف سے رہائی دینا عین دوستی ہے اسنے
ہمارے واسطے کیا کیا مصیبتین اپنے اوپر گوارا کین کہ مجھے انکا عوض نہین ہو سکتا ہے آفتاب نے عرض کی میری
راے یہ نہین ہے کہ آپ مریخ کی رہائی کو تشریف نہ لے چلین میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ پہلے لوح حاصل کر لیجئے
پھر مریخ کا رہا کر لینا کتنی بڑی بات ہے صاحبقران مجبور ہو گئے کہا بہتر ہے کل یہان سے سفر کرنا ہوگا یہ خبر
تمام لشکر مین پہونچی لوگون نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اُس شب تو صاحبقران وہین قیام پذیر رہے
دوسرے روز علی الصباح جانب گلزار خدنگ معہ لشکر گران آفتاب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے کہ ذکر انکا بحت
بخدمت سامعین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آفتاب اور ہبصر سامری کو عرصہ ہوا اور یہ لوگ اسکے پاس واپس نہ گئے اور نہ کسی قیدی کو سوائے مریخ وغیرہ
کے وہان روانہ کیا تو فیروز نے نجنگان اور شعلہ پوش جادو کو بلایا کہا دو تین روز سے کوئی اسیر لشکر اسلام کا نہین
آیا اور نہ کسی ساحر کو آفتاب نے بھیجا تک بھیجا نہین معلوم کیا کیفیت ہے کسی ہرکارے کو روانہ کرنا چاہئے کہ وہ جاکر
خبر لائے نجنگان نے کہا کسی انتظام مین مصروف ہونگے شعلہ پوش جادو نے کہا مین ابھی ایک ساحر کو روانہ
کرتا ہون تھوڑی دیر مین مفصل کیفیت معلوم ہو جاتی ہے یہ کہکر وہان سے اُٹھا باہر آیا ایک ساحر کو کہ نام اسکا
صرغام جادو تھا بلاکر کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ ابھی جاؤ اور اسی وقت بدری پوری مفصل خبر لیکر واپس
آؤ صرغام جادو یہ سنکر روانہ ہوا شعلہ پوش جادو آیا فیروز ستارہ پیشانی سے کہا مین نے ایک ساحر کو روانہ
کر دیا ہے یقین ہے بہت جلد واپس آئے اور خبر خوش سنائے فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ ابھی تک کسی قیدی
کو روانہ نہین کیا مگر سنئے دونون صاحبون کی طرف سے اطمینان کامل ہے کہ انکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے مگر مجھے حکیم
فرطین ذوفنون کا بہت بڑا خیال ہے کہ وہ علم حکمت مین بے مثل و بے نظیر ہے ایسا نہو کوئی بات ایسی نکالے کہ دونون

کو بیکار کردے شعلہ پوش نے کہا آفتاب ہزار سر بھی علم حکمت کو خوب جانتا ہے اور علم نجوم میں بھی خوب دخل
رکھتا ہے کبھی کسی بات میں بند نہیں رہیگا سنجگان نے کہا اے شہنشاہ ایکو حکیم کا خیال ہے اور نہ مجھے اور لوگوں کا
خیال ہے فیروز نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جو حکیموں سے بڑھ کے ہیں سنجگان نے کہا مجھے عیاران اسلام کا
خیال ہے کہ وہ لوگ بنی حکمت کو دخل نہ دیں فیروز نے کہا عیار ان لوگوں کا کچھ نہیں بنا سکتے ہیں نہ ابر بیہوشی اثر
کرتی ہے نہ عیار انکے سامنے اپنی صورت اصلی پر قایم رہ سکتا ہے سنجگان نے کہا وہ لوگ بلا سکتے ہیں میں آپسے پیشتر بھی
انکی بابت عرض کرچکا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں کہ وہ لوگ ایسے نہیں ہیں جو انکی عیاری سے کوئی بچ جائے آپ
ایکبار میرے عرض کرنیکا امتحان کرلیا مگر ابھی تک آپ کو یقین نہیں ہے جو کچھ میں کہتا ہوں اسکو ہر وقت اپنے
خیال میں رکھیے اور خوف کیجیے اگر حمزہ ثانی یہاں نہیں ہیں تو آپکو لازم ہے کہ اپنی ہر وقت حفاظت رکھیے
ایسا نہو کہ کوئی عیار یہاں آئے اور عیاری کرجاے فیروز نے کہا میں تو البتہ عیاروں سے خائف ہوں اور اپنی
حفاظت رکھتا ہوں مگر وہ لوگ ایسے نہیں ہیں کہ جو عیاری میں گرفتار ہو جائیں آفتاب ہزار سر خود ہزاروں
فطرتیں بنا سکتا ہے حکیم ہے اسپر بیہوشی تاثیر نہیں کرتی ہے اور عیار جیسے اسکے سامنے جائیگا جو کچھ رنگ و روغن عیاری کا
لگایا ہوگا سب اڑ جائیگا اور استاد کو کوئی گرفتار کیونکر کریگا اگر اتفاقیہ بھی پایا اور نہیں اسیر کیا تو وہ قتل
ہو سکتے ہیں نہ وہ اسیر ہو سکتے ہیں اگر اسیر کرنے کا قصد کرے تو انہیں کہاں لیجاکر قید کرے کوئسی جگہ ہے جہاں
وہ رہ سکتے ہیں سنجگان یہ باتیں سن رہا تھا کہ ضرغام جادو نے فیروز کو آکر سلام کیا فیروز نے کہا اے ضرغام
جادو کیا کیفیت ہے ضرغام نے عرض کی نہ وہاں آفتاب ہزار سر کو دیکھا نہ آپکے استاد کو پایا لشکر اسلام بھی نہ تھا
جب میں آگے گیا تو لشکر کا نشان معلوم ہوا میں نے اور آگے بڑھ کے نگاہ کی تو معلوم ہوا حمزہ ثانی اپنے لشکر
کو لیے ہوے گلزار خدنگ کیطرف جاتے ہیں آفتاب ہزار سر لشکر ساحران کا انتظام کرتا ہوا صاحبقران کے
ہمراہ رکاب جاتا ہے اور آپکے استاد کا پتہ نہیں ہے فیروز نے جو یہ کیفیت سنی رنگ اڑ گیا کہا ارے یہ کیا غضب ہوا
آفتاب ہزار سر شریک اہل اسلام ہوگیا اور استاد کا پتہ نہیں ضرغام نے کہا میں نے بہت تلاش کی مگر کہیں
نہ پایا فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہے اپنے مکان واپس گئے اور لڑائی سے عاجز ہو گئے اسیوقت اسکے مکان خاص
پر ساحروں کو روانہ کیا سب نے آکر یہی خبر دی کہ وہاں بھی نہیں ہیں فیروز حیرت میں ہوا سنجگان سے کہا اے سنجگان میں سخت
متعجب ہوں کہ استاد کیا ہو گئے انکو کوئی قتل نہیں کرسکتا ہے جو میں یہ گمان کروں کہ کسی نے قتل کر ڈالا اور اگر
ایسا ہوتا تو یہ طلسم نصف ہو جاتا بہت سی چیزیں اسمیں سے غائب ہو جاتیں اور بہت سے ساحر مر جاتے جتنے
طلسموں سے یہ طلسم تعلق رکھتا ہے سب میں خبر ہو جاتی تھیں ان تک آواز آیا کرتی کہ ہمعصر سامری قتل ہوا سب
طلسموں کے بادشاہ یہاں آتے اور ایسی ہی بہت سی علامتیں ظاہر ہوتیں سنجگان نے کہا میں جو بار بار آپسے
عرض کرتا تھا آپنے امتحان کیا یہ کام بہت بڑے شخص کا ہے ہمعصر سامری اگر زندہ موجود ہیں تو ایسی جگہ ہیں کہ آپ
لوگ انکو نہیں دیکھ سکتے فیروز نے کہا اے سنجگان یہ کیا کہا سنجگان نے کہا یہ ایسی بات ہے جسکو میں نہیں کہہ سکتا ہوں جب
پر ظاہر ہو جائیگی اگر بتا دونگا تو ابھی یہاں قیامت برپا ہو جائیگی فیروز بھی اس واقعہ کو سنکر ذرا خائف ہوا کہا اے سنجگان
خبردار کوئی ایسی بات نہ بیان کرنا جسکو معلوم ہو جائیگا میں پھر کسی سے تحقیق کرلونگا مگر اب کیا بندوبست کیا جاے سنجگان
نے کہا آپ پیلی دار کو اس واقعہ کی اطلاع دیجیے کہ وہ وہاں کا انتظام درست کرے بلکہ میرے نزدیک تو یہ بات
مناسب ہے کہ آپ لوح اپنے پاس منگا لیجیے اور میں لوح کو دیکھوں فیروز نے کہا یہ بات ممکن نہیں لوح وہاں سے آنہیں سکتی

نجگان نے کہا تو پیچ دار کو اطلاع دیدیجیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہے اور دوسرا یہ ہے کہ مین بھی کچھ لشکر ہمراہ لیکر یہان
سے روانہ ہو جاؤن ایکبار لشکر اسلام سے پھر مقابلہ کرون ایکبار جسقدر فوج میرے پاس ہے سب کو لیکر جاؤنگا اور اہل اسلام
سے مقابلہ کرونگا مگر افسوس ہے کہ مرج کا پتہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ کیا ہوا اور کہان گیا مین نے اسکو بہت بہت تلاش
کیا مگر کہین پتہ نہ پایا اگر وہ ہوتا تو اس وقت مین انتظام لشکر بہت اچھی طرح سے ہو جاتا اور وہ مقابلہ کے لائق بھی تھا
نجگان نے کہا اب تو مرج بھی جوانان اسلام کا لوہا مان گیا چنانچہ اسکی اور کیفیت تھی بہت سے سردار اسنے لشکر اسلام کے
ہلاک کیے اور بہت بہت جگہ مقابلے کیے حمزہ ثانی کو بہت پریشان کیا مگر اب اسکی ہمت مین فرق آگیا اب وہ میرے مقابلہ نہین
کرسکتا فیروز نے کہا تاہم اسکی وجہ سے بڑی قوت رہتی تھی اب اسکے نہونے سے سپاہ بے رونق ہے نجگان نے
کہا مجبوری ہے جو سردار آپ کے یہان نامی و نامدار ہون انکو بلائیے سپہ سالار بنائیے فوج بے حساب بھیجیے اسوقت
مقابلہ اہل اسلام مین چلیے فیروز نے اسیوقت اپنے ملازمین کو بلایا خطوط تحریر کرائے علاقہ جات پر جو فوج تھی ان
سب کی طلبی کیواسطے ساحرون کو خط دیکر روانہ کیا اور جہان جہان فوج تھی وہان وہان نامے روانہ کیے ساحران
نامی کو بھی طلب کیا نجگان سے کہا اب مین دعوی کرتا ہون کہ صاحبقران مجھے مقابلہ نکرسکینگے میرے
ہمراہ فوج بیشمار ہوگی ساحران نامی ہمراہ ہونگے جسوقت جاؤنگا صاحبقران فوج کو دیکھکر گھبرا جائینگے تاب مقابلہ نہ
لائینگے نجگان نے کہا اے شہنشاہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو کثرت فوج سے گھبرا جائین تاب مقابلہ نہ لائین
وہ سب مرجانے کو حیات ابدی جانتے ہین اور لڑائی کو شغل سمجھتے ہین انکے واسطے یہ بات نہین ہے کہ وہ
ہمت ہارین اور کثرت فوج کو دیکھکر ہراسان ہوجائین فیروز نے کہا اے نجگان تم ان لوگون کے بہت مداح رہتے
ہو اسکا کیا سبب ہے نجگان نے کہا اے شہنشاہ مین ان لوگونکا مداح نہین ہون بلکہ جو باتین انمین ہین انکو
کہتا ہون جو کچھ مین نے آپسے عرض کیا وہ ذرا بھی خلاف نہین آپنے آج تک میری کسی بات کو خلاف پایا مین نے
آپسے عیارون کی نسبت عرض کیا تھا آپنے ملاحظہ فرمایا کہ عیار کیونکر طلسم کے اندر آئے اور اپنے یہان کے قیدیون کو
رہا کیا پھر مرج کو اسیر کیا آپکو رقعہ لکھکر دیا اور پھر یہان سے چلے گئے آپکے طلسم مین اسوقت تک کسیکی مجال تھی جو
آسکتا مگر عیار لوگ اپنی حکمت عملی سے چلے آئے اور سب کام اپنا انجام دیکر چلے گئے آپ کچھ نہ کرسکے علاوہ
عیارون کے آپ لشکر کشی کرکے گئے آپکی فوج بھی لشکر اسلام سے کم نہ تھی لیکن وہان کے ایک ایک جوان نے آپکے
یہان کے دس دس جوانون کو کیسی بہادری سے زیر کیا اور قتل کیا آخر آپ اس جنگ مین بھی تاب مقابلہ نہ لاسکے
اگر اسطرف نہ چلے آتے تو نہ جانے کیا ہوتا فیروز نے کہا یہ بات تو واقعی ہے کہ وہ لوگ بہادر ہین مگر ایسے بھی نہین ہین جیسا کہ تم بیان
کرتے ہو بھلا یہ بات غیر ممکن ہے کہ مین اسقدر فوج گران اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور حمزہ ثانی کو ہراس نہو وہ با استقلال
تمام مجھسے مقابلہ کرین نجگان نے کہا اے شہنشاہ اگر مین زیادہ عرض کرونگا تو آپکے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہے
کہ اس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ فرمایئے اس بات کو اب نہ بڑھائیے فیروز نے کہا ہم نے تمہاری بے ادبی معاف
کی جو تمہارے مزاج مین آئے کہو یہ نسبت ہمارے تم ان لوگون کو خوب جانتے ہو اور تمسے اتفاق جنگ بھی
زیادہ ہوا ہے نجگان نے کہا میرے نزدیک تو ان لوگون سے بڑھکر شجاع و صاحب قوت اب پردہ دنیا پر کوئی نہین ہے
آپنے ابھی ان لوگون کی جنگ نہین دیکھی ہے اس روز جنگ بھی ان لوگون کے نزدیک ایک شغل تھا اگر انکی جنگ
ملاحظہ فرمایئے تو آپ مجھسے زیادہ متحیر ہوجائینگے یہ وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی بہادری کے جھنڈے گاڑ دیے بڑے
بڑے شجاعان روزگار کے چہرے کا رنگ زرد ہے انسے مقابلہ کرنے کے لیے ایسا ہی دلیر ہونا چاہیے جیسے وہ ہین تو پیچ نے

بعد دونوں اُنسے مقابلہ کیا اور بہت سے سرداران نامی اُنکے قتل کیے مگر آخر مین وہ بھی اُنکا مارا گیا ایک جنگ
مین اُنکے سامنے سے بھاگا اگر نہ بھاگتا تو اُس روز زندہ نہ بچتا عمر آپکے طلسم مین آکر مقابلہ بیچ یہان بھی اُسنے فرار
قرار کیا اور ایسا بھاگا کہ آج تک اسکا پتہ نہین ملتا فیروز نے کہا مجھے یہی گمان ہے کہ حمزہ ثانی نے یا تو اسکو قتل
کر ڈالا ہے یا اُنکے یہان اسیر ہے سنجگان نے کہا کیا عجب ہے لیکن ایسا نہین ہوا ہے اگر وہ قتل ہوتا یا اسیر ہو کر
صاحبقران کے یہان جاتا تو پوشیدہ نہ رہتا ظاہر ہو جاتا فیروز نے کہا مین نے تمام طلسم مین اُسکے تلاش کرنے کو
آدمی روانہ کیے مگر اسکا پتہ مطلق نہین معلوم ہوا اگر وہ میری سرحد مین ہوتا تو فیروز معلوم ہو جاتا کوئی تو اسکی خبر
مجھ تک لاتا سنجگان نے کہا پھر طلسم سے نکل کے کہان جائیگا اور کون لیجائیگا فیروز نے کہا جو طلسم کا راستہ کھلا
ہوا ہے کیا ہوا کسی اور جانب چلا گیا ہوگا سنجگان نے کہا اگر وہ ہوتا تو کیا ہوتا اسقدر فوج آپکے ہمراہ ہے اگر آج نہین ہے
تو کیا نقصان ہے فیروز خاموش ہو رہا صحبت برخاست ہوئی سب لوگ متفرق ہوئے فوجین علاقہ جات سے آنے لگین تین دن
مین سب جگہ سے فوجین آگئین چوتھے روز فیروز ستارہ پیشانی نے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب لشکر ارجند کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام اور آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

سابق مین کمترین نے عرض کیا تھا کہ آفتاب بخوف جان بظاہر مسلمان ہوا تھا بغض سبکے دل مین باقی تھا شب و روز اسی فکر
مین رہتا تھا کہ تمام لشکر اسلام کو مبتلاے مصیبت کردن چونکہ علم حکمت بھی کسیقدر جانتا تھا اُسنے ایک چیز ایسی تیار کی
جسکی تاثیر یہ تھی کہ جب کوئی اُسکو جلاے اور اُسکا دھوان نکلے جسکے جسم مین وہ دھوان لگے وہ بے حس و حرکت
ہو جائے جب شئے اسکے تیار کرنے سے فراغت پائی تو ایک میدان مین جا کر اُسکو روشن کیا وہ میدان لشکر سے بہت قریب
تھا ہوا بھی اُسوقت تیز تھی دھوان لشکر اسلام کیطرف آنے لگا جسکے دھوان لگا وہ بے حس ہو کر زمین پر گرا جب
چند آدمی اس سے ضایع ہوے اور بہت سے لوگ بیکار ہوے تو سرداران اسلام اس امر کی تحقیق کو اپنے اپنے
خیام سے باہر آئے یہ لوگ بھی بے حس و حرکت ہو کر زمین پر گرے صاحبقران زمان کو خبر پہونچی امیر بھی اپنی بارگاہ سے
برآمد ہوے دیکھا صحرا کی جانب سے دھوان آتا ہے صاحبقران آگے بڑھے بیہوش ہو کر زمین پر گرے اسیطرح
تمام لشکر اسلام بیکار ہو گیا جب کوئی باقی نہ رہا تو آفتاب اس صحرا سے آیا سبکی حالت دیکھی صاحبقران زمان
کے گلے سے حرز ہیکل بی بی بدیع الملک کے جملہ تحفہ جات اپنے قبضہ مین کیے ان سب کو اسی حال مین چھوڑا
آپ ایک میدان مین آیا اسی وقت ایک تخت سحر بنایا تخت پر سوار ہو کر فیروز کی جانب روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت حکیم قرنطین ذوفنون کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے وطن مین آیا سب لوگون سے ملا اپنی کیفیت بیان کی سبکو نہایت افسوس ہوا
حکیم کے اعزا نے کہا اب ہم تمھاری مدد کرینگے فیروز کیا چیز ہے ایکدم مین اسکو ہلاک کر ڈالینگے سلطنت طلسم تمکو دلائینگے وہان کا
بادشاہ بنائینگے قرنطین نے ایک کی مدد قبول نہ کی سب سے یہی کہا مین صرف آپ حضرات سے ملنے کو آیا تھا اب جا کر اکیلا
مین طلسم کو صاف کرونگا مجھے صرف کتاب طلسم دیکھنا ہے اور چند اشیا کی ضرورت ہے وہ لے لون تو پھر طلسم کیطرف روانہ ہون
سب نے بہت بہت چاہا کہ ہم حکیم کی مدد کرین مگر قرنطین نے قبول نہ کیا دو روز تک اپنے شہر مین مقیم رہا تیسرے روز وہان سے
تحفہ جات ساختہ حکماے اعزا لیکر اور کتاب طلسم لیکر روانہ ہوا اثنا مین بھی دخل وافی و کافی رکھتا تھا تسخیر کرنے سے

معلوم ہوا کہ لشکر اسلام مصیبت عظیم مین گرفتار ہو فلان سمت ایک صحرا مین سب لوگ بی بارگاہون سے باہر پڑے
ہین مگر عجب حالت مین گرفتار ہین نہ بول سکتے ہین نہ اپنی جگہ سے حرکت کرسکتے ہین یہ کیفیت جو حکیم قرنظین
کو معلوم ہوئی اپنے تئین جلد پہونچانے کی کوشش کی بہ تعجیل تمام دو روز مین اپنے تئین اُس صحرا مین پہونچایا دیکھا
سبکی عجیب حالت ہو خیمون کے باہر بیہوش مانند مردون کے پڑے ہین بہت سے فائع ہو گئے ہین بہت سے
قریب مرگ مین بہت لوگ ایسے ہین جو علاج سے بھی شفا نہین پا سکتے لشکر کے چارون طرف کی بھی وہی حالت دیکھی سب
پڑے ہین قرنظین نے یہ کیفیت دیکھی معلوم ہوا کہ کسی نے ان لوگون پر دود و دہمی کر دیا ہو سبکو تپش و حرارت بیان
ہو حکیم نے اسیوقت دفع مرض کیواسطے دوا اپنے پاس سے نکالین انکو روشن کیا تھوڑی دیر مین دھوان بلند ہوا جو لوگ
بیہوش پڑے تھے اُنکے جو دھوان لگا سبکو ہوش آنے لگا سب سے پہلے خواجہ عمرو ثانی ہوشیار ہوے چاہتے تھے کہ بھاگ
جاوین مگر صاحبقران زمان کو جو مبتلا دیکھا بہت افسوس کیا امیر کے قریب آئے چاہا صاحبقران کو اُٹھا کر زنبیل مین رکھ
لون کسی سے اس مرض کا علاج کراؤنگا لیکن جیسے ہی خواجہ نے صاحبقران کے ہاتھ لگایا امیر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر
کھڑے ہو گئے فرمایا خواجہ یہ کیا مرض تھا سمین ہم لوگ گرفتار تھے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مجھے نہین معلوم امیر نے
اور لوگون کی طرف دیکھا سبکو بیہوش پایا صحرا کیطرف خیال کیا تو ایک آدمی دور نظر آیا اور اسی طرف سے دھوان آتے ہوے
دیکھا صاحبقران نے خواجہ سے کہا جب ہم لوگ اس آفت مین مبتلا ہوے تھے اُسوقت بھی دھوان آیا تھا اور اسوقت یہ
دھوان ہمکو فائدہ پہونچا رہا ہو دیکھو جسکے دھوان لگتا ہو وہ ہوشیار ہو جاتا ہو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین متعجب ہون
کہ یہ دھوان کیسا ہو صاحبقران نے فرمایا آؤ قریب چلکر دیکھین ایک آدمی بھی وہان معلوم ہوتا ہو خواجہ نے کہا آپ تشریف
نہ لیجائیے اپنی جان عزیز ہو ہرگز نہ جاؤنگا امیر نے فرمایا خواجہ وہان جانے مین تمھاری کون لیجاتا معلوم ہوتا ہو کوئی ہمارا دوست
ہو کہ اُسنے ہمکو اس بلا سے نجات دی ہو خواجہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے اگر کوئی دوست ہو تو مجھکو پکار لیجیے گا مین وہان
آکر اُنکا شکریہ ادا کرونگا صاحبقران آگے بڑھے خواجہ اُسی جگہ کھڑے رہے امیر نے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ حکیم قرنظین
کی نگاہ صاحبقران پر پڑی وہین سے سر جھکا کر صاحبقران کیطرف بڑھے قریب آکے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر
قرنظین کا چھاتی سے لگایا فرمایا حکیم صاحب یہ کیا کیفیت ہو حکیم نے عرض کی یا صاحبقران مین اس حال سے مطلق
آگاہ نہین ہون نے آپ کی کیفیت نجوم سے دریافت کی تو یہ حالت معلوم ہوئی مین وہان سے روانہ ہوا چالیس دن
کی راہ تین روز مین طے کی یہان آکے آپ لوگون کو اس حالت مین پایا مین ابھی عرض کرونگا کہ یہ کام کسکا ہو پہلے سبکو
ہوشیار کر لون صاحبقران خاموش ہوے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے تئین بہ تعجیل تمام صاحبقران کے قریب
پہونچایا حکیم سے ہاتھ ملایا بہت کچھ تعریف کی حکیم اپنی دواؤن کے قریب آیا سبکو ہوشیار کیا سب لوگ صاحبقران کے
قدمبوس ہوے ہر ایک نے حقیقت دریافت کرنا چاہی امیر نے سب سے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب حکیم صاحب فراغت
پا جائینگے تو مفصل کیفیت بیان فرمائینگے سب سردار خاموش ہو رہے جب قرنظین نے فراغت پائی لوگ ہوشیار ہوگئے
تو صاحبقران حکیم کو اپنی بارگاہ مین لائے بڑے اعزاز و اکرام سے بٹھایا سب سردار بھی جمع ہوے حکیم نے کچھ ادویہ اپنے
پاس سے نکالین ہر ایک شخص کو کھلا کر غسل کرایا بعد فراغت سبکو قوت آئی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا آپ تحقیق فرمائیے
کہ یہ کام کسکا ہو گو مجھے معلوم ہو مگر شک ہو آپ بھی تحقیق فرمائیے حکیم نے بقاعدہ نجوم سب کیفیت دریافت کی صاحبقران سے
عرض کیا کہ یا امیر آفتاب بنارس کوئی ساحر ہو وہ طلسم بھی تھوڑی سی جانتا ہو یہ سب اسی کا کام ہو امیر نے فرمایا میرا بھی
خیال تھا ضرور اُسی سے یہ بات ہوئی ہو مگر اب اُسکا پتہ نہین ہو یہ کہکر صاحبقران نے حمزہ کیطرف خیال کیا کہ مین

تو پایا بہت گھبرائے کہا خواجہ آفتاب حرز ہیکل لیگیا بدیع الملک نے اپنے تحفہ جات کو دیکھا ایک چیز نہ پائی انگوٹھی کمال
رنج ہوا امیر سے عرض کی میرے تحفے بھی لیگیا حکیم قرنطین نے عرض کی آپ لوگ کیوں گھبراتے ہیں سب تحفہ جات
مل جاینگے اور آفتاب بھی گرفتار ہوگا ایک لشکر عظیم اس طرف آتا ہے آفتاب بھی اسکے ہمراہ ہے بلکہ فیروز ستارہ پیشانی
تمام طلسم کی فوج کو لیے ہوئے آتا ہے صاحبقران نے فرمایا ایکبار تو مقابلہ کرکے شکست اٹھا چکا ہے لیکن ابھی تک اسکی
سزا کو نہیں پہونچا آرزوئے جنگ باقی ہے حکیم نے عرض کی آفتاب نے جاکر اسکو اطلاع دی ہے کہ لشکر اسلام کو میں اس مصیبت میں گرفتار
کر آیا ہوں اب چلکر سبکو گرفتار کرلو اسیواسطے سب آتے ہیں اگر آفتاب کے ہمراہ کچھ لوگ ہوتے تو آپ حضرات کو وہ جیتا کیوں
چھوڑ جاتا امیر نے فرمایا جب لشکر آئیگا دیکھا جائیگا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران اب خاطر جمع رکھیے بہت جلد فیروز
کو گرفتار کیے لیتا ہوں اور طلسم آپکے قبضہ میں آتا ہے امیر نے فرمایا مجھے طلسم سے کام نہیں ہے مگر زمرد شاہ کیوجہ سے میں کوشش
کر رہا ہوں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ صحرا سے گرد اٹھی صاحبقران اور جملہ سردار اس طرف دیکھنے لگے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا فیروز ستارہ پیشانی لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے زمرد شاہ کی اور سنجگان ایک تخت پر بیٹھے ہیں آفتاب
ہزار سر ایک تخت پر سوار ہے فیروز کے تخت کو چار سنگ اٹھائے ہیں سر پر ایک چتر مرصع کا گردش کر رہا ہے ایک ہاتف آگے آگے
ندا کرتا ہے کہ یہ بادشاہ ہے تمام روئے زمین کا اور خداوند ہے اس طلسم کا اسکو اختیار ہے جسکی زندگی کو چاہے بڑھا دے اور
جسکی عمر چاہے کم کرے ہر ایک کو اسکی اطاعت لازم ہے جو اسکی اطاعت کریگا حیات ابدی پائیگا اور جو اطاعت
نکریگا وہ مرکر عذاب عظیم میں مبتلا کیا جائے گا صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا دیکھو ابکی بار ایک ہاتف ہے سنیے کچھ
آگے کہتا آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ سب سحر کے زور سے ہے حکیم نے عرض کی جسوقت فیروز مجھکو دیکھے گا
بہت پچھتائیگا اپنے آنے پر افسوس کریگا یہ ذکر تھا کہ لشکر فیروز قریب آگیا آفتاب نے کہا بس لشکر یہیں ٹھہر گیا میں
نے سبکو بے حس و حرکت کرکے چھوڑا ہے فیروز کی نگاہ لشکر اسلام کے خیام پر پڑی لوگوں کو چلتے پھرتے جو دیکھا
آفتاب سے کہا اے آفتاب تم تو کہتے تھے کہ میں نے سبکو بے حس و حرکت کردیا ہے یہاں تو سب چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں
آفتاب نے بھی خیال کیا کہ میں سبکو ایسی حالت میں چھوڑ گیا تھا کہ کسی کے جسم میں جان تک باقی نہ تھی نہیں معلوم کیا ہوا
کہ یہ سب لوگ رہا ہوگئے فیروز نے کہا تعجب کی بات ہے تمہارے کہنے کو میں خلاف نہیں تصور کرتا ہوں آفتاب
نے کہا اگر میں سبکو بیہوش نہ کرتا تو حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک کیونکر لاکر آپ کو دیتا فیروز نے کہا اب بھی کچھ
مشکل نہیں ہے تم کہتے ہو کہ صاحبقران کے پاس اسم اعظم ہے میں اسم اعظم کو بند کرتا ہوں جب اسم اعظم بند ہوجائے گا
اسوقت امیر کیا کرسکیں گے ایکدم میں گرفتار کرونگا یہ کہکر فیروز نے لشکر کو وہیں ٹھہرایا آپ تخت سے اترا سب لوگ
پیادہ ہوئے بارگاہ میں استادہ ہوئیں سب داخل ہوئے فیروز نے سنجگان اور زمرد شاہ اور آفتاب ہزار سر
کو اپنی بارگاہ میں بلایا کہا دیکھو میں کس عنوان سے اسم اعظم حمزہ بند کرتا ہوں آفتاب نے کہا اے شہنشاہ اسم اعظم
بند کرکے یہ امید نہ سمجھے کہ اب ہم فتحیاب ہونگے آپکے استاد نے اسم اعظم بند کیا عیاران اسلام آئے بڑے جلد جلد
سے اسم اعظم اور حرز ہیکل لیگئے تھے اور آپ کے استاد کو اسیر کیا میں نے بھی اسلام قبول کیا اس وجہ سے میرا اعتبار سبکو رہا
آپکے استاد نے اسلام قبول نہ کیا انہیں اسیر کیا فیروز نے کہا اے آفتاب استاد کہاں اسیر ہیں آفتاب نے کہا مجھے
نہیں معلوم کہ لشکر کہاں اسیر کیا ہے میں اسقدر جانتا ہوں کہ انکے قتل کی تدبیر تھی جب وہ کسیطرح سے قتل نہو سکے تو انہیں
اسیر کیا سنجگان نے کہا میں جو کچھ آپ سے عرض کرتا تھا اسکا امتحان ہوا فیروز نے کہا میں اسی تعجب میں ہوں کہ استاد
کہاں اسیر ہیں سنجگان نے کہا ایسی جگہ اسیر ہیں جہاں کسیکا گذر نہیں ہے نہ آپ جا سکتے ہیں نہ کوئی ساحر وہاں پہنچ سکتا ہے فیروز

نے بہت بہت پوچھا مگر بختگان نے نہ بتایا فیروز بھی خاموش ہو رہا آفتاب نے کہا اب یہ اسم اعظم بند کرکے طبل جنگی بجوا دیجیے
فیروز نے کہا بہت بہتر ابھی اسم اعظم بند کرتا ہوں بختگان نے کہا اے شہنشاہ اگر میری عرض قبول فرمائیے تو کچھ کہوں فیروز نے
کہا اے بختگان بیشک تمہارا کہنا ضرور مانونگا کہو بختگان نے کہا آپ اسم اعظم حمزہ نہ بند کیجیے نہیں تو عیاروں کی آمد شروع
ہو جائیگی جان بچانی مشکل ہوگی گو اب بھی وہ لوگ خاموش نہ بیٹھے رہینگے ضرور آئیں گے مگر اسم اعظم بند ہونے پر تو نہ
جان بچیگی عیاری کرینگے وہ عیاری اُن لوگوں کی خالی نہ جائیگی فیروز نے کہا اے بختگان اب عیار میرا کچھ نہیں
بنا سکتے ہیں جبتک میں اس راز سے ناواقف تھا اسوقت تک دھوکا کھایا اور اب میں جانتا ہوں کہ عیار
ضرور آئینگے میں اسکا انتظام کیے لیتا ہوں یک حصار قائم کرتا ہوں جو عیار اس حصار کے اندر آنیکا ارادہ
کریگا سر کٹ کے زمین پر گر پڑیگا بختگان نے کہا آپکے اُستاد جو اپنے رتبے سحر میں یکتائے روزگار ہیں وہ تو عیاری
میں پھنس گئے اب میں کیونکر امید کروں کہ آپ اسکا انتظام کرینگے فیروز نے کہا انکو بھی یہ کیفیت معلوم تھی اگر آگاہ
ہوتے تو کیا مجال تھی عیار کی جو انکو مکر میں گرفتار کرتا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے مگر حصار پہلے بنا دیجیے
اور اپنے یہاں شغل شراب موقوف رکھیے جبتک یہ جنگ رہے اس وقت تک شراب کا چرچا محفل میں نہ ہونے
پائے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہے میں حصار کی ابھی سے تیاری کرتا ہوں اور شراب بھی محفل میں نہ آنے پائیگی
یہ کہکر فیروز اٹھا ایک نیزہ میدان میں لیکر آیا اور لوگ بھی اسکے ہمراہ ہوے اسنے اپنے لشکر کے گرد ایک خط اس نیزہ
سے کھینچا پھر ایک جگہ پر کھڑے ہوکر کچھ سحر کیا سب نے دیکھا ایک غبار لشکر کے چاروں طرف پیدا ہوگیا فیروز نے
بختگان سے کہا اب جو اسکے اندر آنے کا ارادہ کریگا سر کٹ کے گر پڑیگا بختگان نے کہا آپ کے
جو لوگ ہیں وہ بھی نہیں آسکتے ہیں فیروز نے کہا وہ لوگ برابر آئینگے بختگان نے کہا اگر انہیں کی شکل
بنکر عیار آئے فیروز نے کہا عیار کی مجال نہیں جو آسکے جو کوئی اس حصار کے اندر سے باہر جائے گا
وہ آسکتا ہے اور جو کوئی باہر سے آنے کا ارادہ کریگا وہ قتل ہو جائیگا بختگان خاموش ہو رہا فیروز
نے کہا ایک بات اور تحقیق طلب ہے بختگان نے کہا فرمائیے اگر مجھے معلوم ہوگی بتا دونگا فیروز نے کہا عیاران
اسلام کے نام کیا ہیں میں انکے نام بھی بتا دوں تاکہ میرے بیر انکو پہچان لیں بختگان نے کہا آپ نے بہت
مشکل بات دریافت کی میں عیاروں کے نام نہ بتاؤنگا فیروز نے کہا نہیں نام بتانے میں کیا تکلیف ہے
بختگان نے کہا میں اور سب کے نام بتائے دیتا ہوں مگر جو صاحب سب کے استاد ہیں انکا اسم مبارک نہ عرض
کرونگا فیروز نے کہا اس کا کیا سبب ہے بختگان نے کہا انکے اسم مبارک میں یہ تاثیر ہے کہ جب کوئی ایکبار
انکا ذکر کرتا ہے تو وہ اسی جانب متوجہ ہوتے ہیں جب انکا ذکر آغاز کیا جاتا ہے تو وہ اس جانب چلتے ہیں جب انکا نام
لیا جاتا ہے تو وہ موجود ہو جاتے ہیں پھر انکا تشریف لانا اور ملک الموت کا آنا یکساں ہے فیروز اس کیفیت کو
سنکر بہت ہنسا کہا اے بختگان تمہاری بھی عجیب باتیں ہیں بھلا عیار میں یہ بات کیونکر پیدا ہو سکتی ہے کہ جو کوئی
انکا خیال کرے تو وہ اس طرف متوجہ کرکے بیٹھے اور جیسے اسکا ذکر شروع کیجے تو وہ اس جانب روانہ ہوا اور
نام لیتے ہی محفل میں آکر موجود ہو جائے اور سب اسکو دیکھ لیں کوئی اسکا کچھ نہ بنا سکے وہ اپنا کام کرکے چلا جائے
یہ بات بالکل غلط ہے میں ایسی باتوں پر یقین نہیں کرتا ہوں بختگان نے کہا آپ اس بات میں زیادہ حجت نہ کریں
ورنہ انجام بہت برا ہوگا فیروز نے کہا میں اسی وقت ضرور ثبت کرونگا اور تمکو نام بتانا ہوگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ
اب اس ذکر کو جانے دیجیے مفت آفت اپنے سر نہ لیجیے میں اس امر کا امتحان کر چکا ہوں آپ ابھی نہیں واقف ہیں فیروز نے کہا

ای بختگان بہت اچھا ہوگا اگر وہ اس وقت یہان آجائینگا بختگان نے کہا بہت ہی برا ہوگا یہ محفل درہم وبرہم
ہو جائیگی بڑی بڑی خرابیان واقع ہونگی فیروز نے جواب دیا یہانتک بھی نہ سکیگا حصار تک پہونچ کے بھی تیغ کا سر
کٹ سکے نستن پہ گرپڑیگا لہٰذا لازم ہے کہ ایسے وقت مین ضرور نام لو کہ ابھی آ سکے فیصلہ ہو جائے جھگڑا جائے بختگان نے
کہا اب مین زیادہ ذکر کرتے ہوئے ڈر رہا ہون یقین ہے وہ تشریف لاتے ہونگے مگر ابھی ظہور نہین فرمایا نام لینے کے
منتظر ہین بختگان نے جو یہ کہا کہ وہ تشریف لاتے ہونگے فیروز نے کہا یہ سب خلاف ہے اگر کوئی میرے حصار کے اندر
آتا تو سر کٹکر گر پڑتا کوئی بھی نہین آیا یہ سب تمھارے شک ہین تم نام لو جب بختگان بہت مجبور ہوا تو فیروز سے کہا
اگر آپ کو یہی منظور ہے تو کچھ نذرانہ رکھیے تو مین انکا نام لون فیروز نے کہا کیا بختگان نے جواب دیا کہ دستور یہ ہے
کہ جب انکا نام لیا جائے تو کچھ روپیہ بطور نذر رکھ دیا جائے کہ وہ تشریف لاکر اس روپیہ کو لے لین فیروز نے کہا بیشک
ممکن ہے یہ کہکر اپنے خادمون کو بلایا ایک توڑا روپیہ منگایا بختگان سے کہا اب آپ نام لیجیے بختگان رو بہ قبلہ ہوکر
بیٹھا کہا ای شہنشاہ اب میری طرف مخاطب ہوجیے اور انکا القاب ملاحظہ فرمایے فیروز بختگان کیطرف مخاطب ہوا
بختگان نے کہا حضرت ان حشر وبیتران بیتر مردان راس سنگ ونامردان را پالنگ صاحب قطور و زنگ جناب
نصرت مآب سر خیل بساط بلاد بنی آدم مولانا ے معظم عمرو ثانی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار یہ کہکر کہا آئیے تشریف
لائیے نذر قبول فرمایے بختگان کا یہ کہنا تھا کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرد عجیب الخلقت طویل وبیرکا جسم بہ نسبت اسکے کوتاہ
سر مانند ناریل آنکھین بڑی سی مچھولی اسی جگہ سے پیدا ہوا اور روپیہ پر قبضہ کیا سب نے کرتب لاتے دیکھا پھر نہ معلوم
ہوا کہ روپیہ کیا ہو گیا فیروز نے چاہا سحر کرے خواجہ نے ایک ساحر کو تیغ سے مارا اسکا شکم چاک ہوا مرکے گرا اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہوا خواجہ نے اسی اندھیرے مین گلیم اوڑھ لی سبکی نظرون سے غائب ہوگئے فیروز اس معرکے کو دیکھکر
حیران ہوگیا کہا ای بختگان تو بہت صحیح کہتا تھا عجب بات دیکھنے مین آئی بختگان نے خوف کے مارے کچھ جواب نہ دیا
فیروز نے اسکے چہرے کا رنگ زرد پایا کہا ای بختگان اب کیا خوف ہے جو ہونے والا تھا وہ ہوا اب جو مزاج مین
آئے باتین کرو مگر بختگان نے جواب نہ دیا فیروز بھی خاموش ہوا سب لوگ وہان سے اپنی اپنی جگہ پر آئے
مگر بختگان فیروز کے ہمراہ اسکی بارگاہ مین آیا کہا آپ مجھکو سیف سے تختگاہ تک پہونچا دیجیے مین اب یہان نہ
رہونگا فیروز نے کہا ای بختگان خوف کی کیا ضرورت ہے ہمتو انسے مقابلہ کرنے آئے ہین یا فتح پا لینگے یا شکست
اٹھائینگے اگر ایسے ہی خوف کرین تو ہماری طرف سے انسے مقابلہ کون کریگا اور یہ لڑائی کیونکر بسر ہوگی بختگان
اسکے سمجھانے سے خاموش ہورہا مگر دل کا عجب عالم تھا فیروز نے کہا مین اسم اعظم حمزہ ضرور بند کردونگا دیکھون
عیار میرا کیا کرتے ہین جب مین اپنے یہان شغل شراب وکباب نہ رکھونگا تو عیار کی کچھ کیونکر ہوگی علاوہ اسکے میرے
پاس تحفہ جات ایسے ایسے موجود ہین جو مجھے خبردار کرتے رہینگے اور عیار مجھ تک نہ آسکیگا اگر آجائیگا تو بگفت
عیاری کا جلکر خاک ہوگا صورت اصلی عیان ہوجائیگی یہ سوچکر اسنے اپنے سب ملازمین کو بلایا کہا مین آج اسم اعظم
صاحبقران بند کرتا ہون تم سب لوگ اسکی حفاظت کرتے رہنا خبردار کوئی عیار اس تک پہونچنے نہ پائے یہ کہکر اسنے
اپنی جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک ناریل مسلم نکالا اسمین سوراخ کیا ناریل کو ... یہ کہکر اسم حمزہ کو پڑھا ناریل
اڑ گیا کہ ذکر اس ناریل کا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت دربار صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب لشکر فیروز اتر چکا تو صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے جملہ سرداران نامی وگرامی بھی حاضر ہوئے

حکیم قرنطین بھی ایک کرسی زرنگار پر آکر بیٹھے آپس میں صلاح ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی صاحبقران نے دیکھا
بارگاہ کے باہر ایک برق عجیب رہی ہے بدیع الملک سے کہا یہ کیا ہوتا ہے بدیع الملک نے چاہا اٹھ کے باہر جائیں
کچھ کیفیت دریافت کریں مگر حکیم قرنطین نے عرض کی آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں میں جاتا ہوں اسکو ابھی دفع
کیے دیتا ہوں یہ کہکر حکیم بارگاہ کے باہر آیا کچھ پڑھکر اس برق کی طرف پھونک دیا ایک دھواں ہوا اور ایک آواز
عجیب آئی حکیم کے سامنے ایک ناریل گرا قرنطین نے اس ناریل کو اٹھا کر صاحبقران کی خدمت میں حاضر
کیا امیر نے فرمایا یہ کس واسطے یہاں آیا تھا حکیم نے عرض کی فیروز نے کسی واسطے سحر کیا ہوگا مگر کیا کرسکتا تھا اگر نہ آتا
تو ایسے کرتے تو کیا ہوگا امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے اس نے اسم اعظم بند کرنے کی ترکیب کی تھی قرنطین نے
عرض کی آپ اسم اعظم کا ورد دو روز کسی وقت موقوف نکریں جب اسم اعظم ورد زبان رہیگا کبھی بند نہوگا اور جب موقوف
فرمایئے گا تو شاید بند ہو جائے گا کیونکہ تاثیر اسم اعظم بے پڑھے نہیں ظاہر ہوتی ہے اس سے مناسب یہ ہے کہ آپ اسم اعظم
ورد زبان رکھیے امیر نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا لیکن فیروز ستارہ پیشانی ناریل کو جب اڑا چکا تو اپنے ملازمین
سے کہا ایک گروہ عیار کا بہت بڑا ہے جب ناریل واپس آئیگا تو میں اسی گروہ میں اسکو دفن کردونگا تم لوگ یہاں
موجود رہنا کہ عیار دم آسکے بختگان نے کہا آپ نے بہت برا کیا کہ اسم اعظم کی فکر کی فیروز نے کہا اے بختگان لڑائی کی یہی
صورتیں ہیں خود ہی اگر خائف ہوں اور یہ کوشش نکریں تو پھر دشمن غالب نہ آجائے بختگان نے کہا اور صورتیں
ہیں فیروز نے جواب دیا کہ سب صورتیں کی جاتی ہیں اس حصار کا زیادہ سیچ کرتا ہوں مجھے اس بات کا عجب
ہے کہ عیار کیونکر یہاں تک آگیا میں نے اس حصار میں یہ بات پیدا کی تھی کہ جو کوئی اسکے اندر آتا اسکا سر کٹ کے گر پڑتا
بختگان نے کہا اسکی حقیقت کیا ہے اور جو کچھ آپ خیال کیجیے گا وہ سب سچ ہو جائیگا جو آنے والا ہے وہ ضرور آئیگا فیروز نے
کہا مجھے اپنی حفاظت پر غور کرنا ہے اب اگر کوئی آئے تو میں مجبور ہوں یہ کہکر اپنے پھر سحر کرنا شروع کیا دھواں ہر طرف
ہوا سب نے دیکھا دھوئیں نے حصار کر لیا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھواں بھی ہر طرف ہو گیا ایک دیوار برف کی گرد لشکر
کے نظر آنے لگی فیروز نے بختگان سے کہا اب جو اس دیوار کے اندر ہے وہ باہر نہیں جا سکتا اور جو باہر ہے وہ اندر نہیں
آسکتا ہے اگر کوئی عیار لشکر اسلام کا اس وقت یہاں موجود بھی ہوگا تو اب اسکو اس دیوار کے باہر جانا ممکن نہوگا
میں ایک دھواں اس قسم کا بناتا ہوں جو عیاری کے رنگ و روغن کو عیار کے چہرے سے کھو دے اور جو کوئی عیار
یہاں ہو وہ فوراً گرفتار ہو جائے یہ کہکر اپنے سحر کیا سب نے دیکھا ایک دھواں زمین سے پیدا ہوا اور وہ لشکر میں
چاروں طرف پھیل گیا فیروز نے چند ملازمین سے کہا تم لوگ اس امر کی فکر رکھو جسکو اپنے لشکر میں غیر شخص دیکھو فوراً
میرے پاس گرفتار کر لاؤ ملازمین چاروں طرف تلاش میں مشغول ہوئے فیروز نے کہا اب طبل جنگ بجوانا چاہیے
یہ کہکر اور ملازمین کو بلایا کہا لشکر میں طبل جنگ بجے کا حکم سناؤ ملازمین لشکر میں آئے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام کے
ہرکاروں نے جو صدائے طبل جنگی سنی وہاں سے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران میں آئے ہاتھ اٹھا کر پہلے دعا و ثنائے
صاحبقران بجالائے پھر عرض کی فیروز نے طبل جنگ بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ میں مقابلہ ہو کر آرا
نبرد ہو صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا ہمارے لشکر میں بھی بلطف یزدی و بجائے ربانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ
زری پر چوب پڑی لشکر میں تیاریاں ہونے لگیں مگر فیروز ستارہ پیشانی نے ناریل جو اسم اعظم بند کرنے کو روانہ کیا تھا اسکا
انتظار کر رہا ہے جب عرصہ ہوا اور ناریل پلٹ کے نہ گیا تو اپنے ملازمین سے کہا کیا سبب ہے جو ابتک ناریل واپس
نہیں آیا بڑا عرصہ ہوا معلوم ہوتا ہے لشکر امیر میں کوئی ساحر ہے اسنے میرے سحر کو رد کیا اب میں دوسرا سحر کرتا ہوں کبھی بار

کوئی میرے سحر کو رد نہ کر سکے گا یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک شیشہ مثل قرابے کے نکالا کہ ماش کے دانے اسپر رسے کے
وہ شیشہ بلند ہوا بارگاہ صاحبقران کی طرف چلا یہان امیر بارگاہ مین تشریف رکھتے تھے شیشہ در بارگاہ
پر آکے ٹھہرا دربان جو بارگاہ کے در پر بیٹھے تھے وہ ہلاک ہوے آواز سنتے ہی حکیم قرنطین نے اٹھا باہر آیا اس
شیشے کو بھی اٹھا کے صاحبقران کی خدمت مین لیگیا امیر سے کہا ایکبار شیشہ آیا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران
مین دیکھون فیروز کہانتک سحر کرتا ہے آپ اسم اعظم ورد زبان رکھیے جبتک اسم اعظم ورد زبان رہیگا کوئی سحر اثر
نہین کریگا اور اگر حرز سنگل آپکے پاس ہوتی تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ آپ اسم اعظم پڑھتے رہتے چونکہ حرز سنگل آپکے پاس
نہین ہے اسوجہ سے عرض کیا جاتا ہے کہ ہردم آپ اسم اعظم پڑھتے رہیے گو بعض جہلا کا قول ہے کہ اسم اعظم حرز سنگل کی
موجودگی مین بھی بند ہو جاتا ہے مگر یہ غلط ہے اور اسم پڑھتے پڑھتے زبان مین لکنت آجاتی ہے یہ بات بھی خلاف ہے جب
حرز سنگل پاس نہو تو اسم اعظم ورد زبان رہنے سے سحر تاثیر نہین کرتا ہے اگر اسم اعظم نہ پڑھے تو البتہ سحر تاثیر کرتا ہے اور
زبان مین لکنت آجاتی ہے غرضکہ صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمہ
مین گئے لیکن فیروز ستارہ پیشانی جب شیشہ روانہ کر چکا تو اسنے اپنے لازمین سے کہا کہ مجھے رنج اب کی دفعہ بہت بڑا سحر کیا ہے
جسوقت شیشے کو آتے ہوے دیکھنا ہٹ جانا ایسا نہو وہ بیکار ضایع ہو جائین لازمین یہ سنکر منتشر ہوگئے فیروز نے
شیشہ کا دیر تک انتظار کیا جب شیشہ واپس نہ آیا تو اسنے شجگان سے مخاطب ہو کر کہا اب کوشش کرنا بیکار ہے اسم اعظم
سحر کسیطرح نہین بند ہوگا مین نے ایکبار بہت بڑا سحر کیا تھا مگر ابھی تک شیشہ واپس نہین آیا معلوم ہوتا ہے میرا سحر
خالی گیا شجگان نے کہا مینے آپ سے پیشتر ہی عرض کیا تھا آپ نے قبول نہ فرمایا اب تشریف لے چلیے آرام
فرمایئے صبح کو مقابلہ کرنا ہے فیروز وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا شب برات نے یون بسر کی جب
صبح ہوئی تو سوکے اٹھا لشکر کی تیاری کا حکم دیا لشکر تیار ہونے لگا فیروز بھی اپنے آلات سحر درست کرنے لگا
یہان تو یہ حالت تھی لیکن لشکر امیر مین سب سرداران نامی جو خواب سے بیدار ہوے فریضہ سحری ادا کر کے سلاح
جات پر آراستہ کر کے صاحبقران زمان کی بارگاہ کے سامنے آکر کھڑے ہوے امیر بھی بعد فراغ نماز بر آمد ہوے
سب سرداروں نے صاحبقران کو سلام کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر ہمراہ رکاب چلا حکیم
قرنطین بھی ہمراہ رہ پر سوار ہوے اس جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان مین تشریف لائے اس طرف سے
فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر زمرد تاج کے تخت پر بیٹھ کے میدان مین آیا دونون لشکرون کی صفین درست ہوئین
نقیبون نے نقابت کی گرد گیت کرد کا کھکر ہٹے فیروز نے آفتاب ہزار سر کیطرف اشارہ کیا آفتاب نے اپنا
آگے بڑھایا میدان مین آیا پکار کے آواز دی اے فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین
آئے یہ سنکر حکیم قرنطین نے اپنا ہوا اور بڑھایا صاحب قران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان فرمایئے
امیر نے کہا حکیم صاحب آپ کیون تکلیف فرماتے یہان اور لوگ موجود ہین مین خود میدان مین جاتا ہون
حکیم نے عرض کی مین ضرور جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمایئے صاحبقران نے جب دیکھا کہ حکیم صاحب کسیطرح
نہین رکتے ہین تو مجبور ہوکے کہا آپکو اختیار ہے تشریف لے جایئے حکیم قرنطین میدان مین آیا آفتاب نے کہا
اے شخص پہلے اپنا نام بتا اسلیے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے حکیم نے اپنا نام بتایا آفتاب ہزار سر نے
کہا مین آج تک تمہارا نام سنتا تھا مگر آج مقابلہ ہوا دیکھون تم نے اپنی عمر مین کسقدر علم حکمت کو حاصل کیا ہے
قرنطین نے کہا یاوہ گوئی کی ضرورت نہین ہے جو تجھے حربہ سحر کرنا منظور ہے کر مین موجود ہون آفتاب نے کہا مین جانتا ہے

میرے تمہارے مقابلے یون ہو کہ دیکھنے والون کو کچھ لطف اُٹھے اور وہ امر ابھی ممکن نہین ہے کیونکہ میرے پاس
ابھی اشیاء ضروری موجود نہین ہین اور تم کل چیزین تیار کر چکے ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ آج کچھ آغاز جنگ ہو جانے
پھر دیکھا جائیگا حکیم نے کہا تمہین اختیار ہے مگر اے آفتاب تمہین کیا ضرورت ہے جو دوسرے کے واسطے اپنے
تئین اسقدر پریشان کرتے ہو آفتاب نے کہا حکیم صاحب آپ اس راز سے واقف نہین ہین اگر مین اس لڑائی
کو سر کر دونگا تو فیروز مجھے اپنی بیٹی دیگا اور زمرد شاہ کا ملک کریگا مین وہ طلسم کا بادشاہ ہونگا اسکی دختر پر ایک مدت سے
فریفتہ ہون کسی طرح امید بر نہین آتی تھی یہ شرط دربار ہی ہے کہ مین اس لڑائی کو فتح کر دون تو میرا عقد اسکے ساتھ
ہو جائے طلسم بھی قبضہ مین آئے قرنطین نے کہا اے آفتاب تمکو اسکے قول کا یقین ہو گیا جب اسنے میرے
طلسم کو مجھے واپس نہ دیا تو بعوض تو ایسے شخص کو وہ کیا طلسم کی حکومت دیگا یہ امر فقط اپنی مدد کے واسطے
کیا ہے تمہین ہرگز اسکی ذات سے کچھ فائدہ نہین پہونچیگا اور لڑائی اب فتح نہوگی اول تو خود صاحبقران کیا کم
ہین جسوقت چاہین تنہا اس طلسم کو فتح کرلین اسکے بعد مجکو تم خوب جانتے ہو کہ یہ طلسم میرا ہے اور ہمارے یہان
اسکی بنا ہوئی ہے ہم اسکے عجائب و غرائب کو فیروز سے بڑھ کے جانتے ہین کتاب طلسم ہمارے پاس ہے ہم
دیکھ چکے کہ صاحبقران زمان فتاح طلسم ہین والد ماجد نے تصویر صاحبقران کی بنا دی ہے اور لکھ دیا ہے کہ یہ شخص
فتح طلسم ہے اور اب عمر طلسم تمام ہو گئی طلسم باقی نرہیگا اور فیروز کی زندگی اب دشوار ہے تم کیون اپنے تئین پریشان
کرتے ہو ہمارے یہان آؤ اسلام قبول کرو حمزہ جلیل با ذاگر طلسم کے خواہان ہو تو ہم صاحبقران سے بعد فتح تمہین
اس طلسم کی حکومت دلا دینگے آفتاب ہزار سر نے کہا مین فیروز کی اطاعت ترک نہ کرونگا قرنطین نے کہا تمہین
اختیار ہے ہمکو جسقدر سمجھانا تھا تم سے کہہ چکے اگر ہمارے کہنے کو قبول کرو گے اچھے رہوگے آفتاب نے کہا اب مین
تمسے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون بعد ایک ہفتہ کے تم سے مقابلہ کرونگا قرنطین نے کہا تمہین اختیار
ہے آفتاب میدان سے واپس ہوا فیروز نے کہا اے آفتاب میدان سے کیون واپس آئے آفتاب
نے سب کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ قرنطین حکیم زبردست ہے مین اس سے ابھی مقابلہ نہین
کر سکتا ہون ایک ہفتہ کی مین نے مہلت طلب کی ہے جب مین بھی کچھ چیزین تیار کرلونگا اس وقت قرنطین
سے مقابلہ کرونگا فیروز نے کہا تمہین اختیار ہے مین صاحبقران سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون تو میری
طرف سے بدگمان ہین لیکن مہلت ضرور دینگے یہ کہکر اپنا تخت آگے بڑھایا میدان مین آیا صاحبقران
سے عرض کی کہ مین ایک ہفتہ کی مہلت چاہتا ہون آفتاب ہزار سر کو کچھ اشیاء تیار کرنا ہین جب یہ فراغت پالیگا
تو مین مقابلہ کرونگا صاحبقران نے ایک ہفتہ کی مہلت دی فیروز میدان سے اپنی بارگاہ کی جانب واپس آیا
صاحبقران خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے سب لوگون کو خوشی ہوئی بدیع الملک نے
صاحبقران سے عرض کی اب فیروز کو کچھ بن نہین پڑتا ہے دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے صاحبقران
نے فرمایا اگر فیروز ایمان لائے اور زمرد شاہ کو میرے حوالے کردے تو مین ابھی یہان سے واپس جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو آفتاب کچھ تیاری کرنے گیا ہے دیکھین کیا کرتا ہے یہ باتین کرتے ہوئے
صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار جمع ہوئے صاحبقران نے حکیم قرنطین سے پوچھا
آپ سے آفتاب ہزار سر نے کیا کہا تھا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران جب وہ میرے مقابلے مین آیا
تو میرا نام تحقیق کیا پھر مجھسے عذر کیا کہ مین ابھی تم سے مقابلہ نکرونگا میرے پاس ابھی کچھ اشیاء

تمھارے مقابلے کے لائق تیار نہین ہین ایک ہفتہ کی مہلت ہو تو مین کچھ اشیاء تیار کرون مین نے مہلت
بہت دی پھر مین نے کہا او آفتاب تمھین کیا ضرورت ہے جو ایک شخص غیر کے واسطے اپنے تئین اسقدر
پریشان کرتے ہو اسنے بیان کیا کہ مجھسے فیروز نے وعدہ کیا ہے کہ اگر اس بروانی کو فتح کر دوگے تو مین اس
طلسم کی حکومت تمھین دونگا اور اپنی لڑکی کی شادی تمھارے ساتھ کر دونگا اور آفتاب اسکی لڑکی پر مائل
بھی ہے بدیع الملک نے جو یہ بات سنی گھبراکے پوچھا کون فیروز کی دختر پر مائل ہے حکیم نے عرض کی آفتاب ہزار سر
فیروز کی دختر پر مائل ہے بدیع الملک کو غصہ آگیا بیخودی کے عالم مین منھ سے نکل گیا اگر میرے سامنے اس
کلمہ کو کہتا تو مین زبان تیغ سے جواب دیتا آپ کیون خاموش ہو رہے حکیم نے عرض کی مین اسکو مہلت دے چکا
تھا اس وجہ سے خاموش ہو رہا ورنہ مین خود اس کلمہ کا جواب دیتا مگر یہ بھی خلاف ہوا تھا آپ
جانتے ہین کہ فیروز سے اور مجھسے کیسا نازک رشتہ ہے اور جو کچھ آفتاب نے کہا اسکو کہکر مین مجبور تھا بدیع الملک
کے منھ سے یہ کلمہ نکل تو گیا مگر خود ہی خیال آیا کہ مین نے کیا کہا سب کو کیا گمان ہوا ہوگا صاحبقران کیا سمجھے
ہونگے امیر نے جو یہ کلمہ بدیع الملک کے منھ سے سنا تو مریخ آفتاب علم کا کہنا یاد آیا مریخ آفتاب علم
نے کہا تھا کہ آپ آفتاب ہزار سر کو رہا نہ کیجیے ورنہ بدیع الملک تو جوان کے خلاف ہوگا صاحبقران
اس بات کو سمجھ کر خاموش ہو رہے اور ذکر ختم ہوگیا مگر بدیع الملک کی عجیب حالت ہوگئی کچھ دل مین
ملکہ لیلاے کمان ابرو کی یاد آئی اسنے قلب کو بیچین کر دیا کچھ آفتاب کے ملنے کا ملال ہوا غصہ آیا
مگر پاس خاطر صاحبقران خاموش بیٹھے رہے امیر نے چہرۂ بدیع الملک کی جو کیفیت دیکھی تو سمجھے کہ اس وقت
بدیع الملک کو غصہ بھی ہے اور دختر فیروز کی بھی یاد دلگیر ہے انکا دل بہلانا ضرور ہے ایسا نہو غصہ مین خلاف
کوئی بات اسنے ہو جائے یا آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین یہ سوچکر صاحبقران نے خواجہ عمرو نامی
بلایا خواجہ آئے امیر نے پاس بلا کے خواجہ کے کان مین سب قصہ بیان کیا اور کہا خواجہ اس وقت ایسی
باتین کرو کہ بدیع الملک کا دل بہل جائے اور خیال منتشر ہو جائے ورنہ مجھے خوف ہے کہ مبادا یہ جوش
غیظ مین آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین اور اس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہون اسکو بھی یہ امر ناگوار
ہوگا تحفہ جات اسکے پاس موجود نہین ہین وہ ساحر ہے نہین معلوم کیا ہو خواجہ نے بدیع الملک کے
چہرے کی طرف دیکھ کر صاحبقران سے عرض کی کہ واقعی آپ بہت صحیح فرماتے ہین اس وقت بدیع الملک
کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہے مین ابھی بہلائے دیتا ہون یہ خیال برطرف ہو جائیگا طبیعت درست
ہو جائیگی یہ کہکر خواجہ نے باتین کرنا شروع کین ایسے ظرافت آمیز جملے بیان کیے کہ بدیع الملک
کی طبیعت درست ہوئی خواجہ کی طرف مخاطب ہوے اور جملہ سردار بھی بیتاب ہو گئے بارگاہ مین
اسی وقت خواجہ نے سبکو ہنسایا جب بدیع الملک کی طبیعت اصلاح پر آئی تو خواجہ نے در پردہ
نصیحت کی بدیع الملک منشاء تقریر خواجہ کا سمجھکر بہت محجوب ہوے دل مین خیال کیا
اس وقت حالت بیخودی مین میرے منھ سے ایسا کلمہ نکل گیا جسکی وجہ سے مجھکو ایسی ندامت
ہوئی اب اپنے ارادون سے باز رہون ورنہ سب پر ظاہر ہو جائیگا قبل خواجہ
کے آنے کے بدیع الملک کے دل مین یہ خیال تھا کہ جب صاحبقران جلسہ برخاست فرمائینگے
اور سب سردار اپنی بارگاہون مین چلے جائینگے مین آفتاب کے خیمہ مین

جاکر اس بے ادبی کی سزا دونگا سارا عشق جلا دونگا مگر خواجہ کے کہنے سے طبیعت کو سکون اور حجاب مانع ہوا
بدیع الملک اپنے ارادون سے باز رہے جب خواجہ کو یقین ہوگیا کہ اب بدیع الملک کے وہ ارادے نہین
رہے تو اپنی گفتگو کو ختم کیا صاحبقران کے پاس آئے عرض کی اب بدیع الملک اپنے ارادے سے باز
آئے ہین اور غصہ بھی اب نہین ہے صحبت کو برخاست فرمایئے سب لوگ بھی اپنی بارگاہون مین جائین رات
زیادہ آگئی ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران بھی خوابگاہ
پر تشریف لائے تھوڑی دیر بیدار رہے آخر آرام فرمایا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز کی عرض کی جاتی ہے

که جو واپس گیا تو آفتاب ہزار مرد سے کہا کہ مین مقابلے سے اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین اپنے عیار تیز نگاہ
کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرون اور وہ قرنطین کو چرا لائے مگر جس وقت قرنطین یہان آئے تو اسکو
بے ہوشیا رکھے ہوئے اسی وقت قتل کرڈالا جائے پھر صاحبقران کا اسم اعظم بھی بہت جلد بند ہوجائیگا
صرف اسی کی وجہ سے خوف ہے آفتاب نے کہا مین بھی اسی بات کو اچھا جانتا ہون فیروز نے کہا آفتاب
غروب ہوجائے تو مین تیز نگاہ کو بلاؤن اس سے یہ کیفیت بیان کرون آفتاب نے کہا اگر ایسا
ہوجائیگا تو لشکر اسلام بہت جلد شکست پائیگا اور سب سردار گرفتار ہوجائین گے فیروز اسی انتظار مین بیٹھا رہا
تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوا اور تاریکی پھیل گئی فیروز نے اپنے عیار کو بلا یا کل واقعہ اس سے بیان
کیا عیار نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین بہت جلد لادونگا پھر آپ کو اختیار ہے جو مزاج مبارک مین آئے
آپ حق مین بہتر ہوگا یہ کہکر عیار تھوڑی دیر کے بعد وہان سے روانہ ہوا جانب لشکر اسلام چلا جب یہان
اسوقت آکر پہونچا کہ قرنطین صاحبقران سے بیان یہ کر رہے تھے کہ آفتاب دختر فیروز پر فریفتہ ہے
اور بدیع الملک نوجوان بگڑ کے جواب دے رہے تھے کہ آپنے اس بیہودہ گو کو فوراً قتل کیون نہ کیا
عیار اس گفتگو کو سنکر متحیر ہوا یقین کیا کہ یہ جوان بھی شاید دختر فیروز پر فریفتہ ہو دیر تک بدیع الملک
کی طرف دیکھا کیا اور شاہ کو دیکھ دیکھ کر کہتا تھا کہ ضرور یہ جوان بھی اسکے عاشقون مین سے ہے مگر خاموش
رہا جب صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور سب لوگ اپنی بارگاہون مین گئے قرنطین
بھی اپنی بارگاہ مین گیا تیز نگاہ بھی اسکے ہمراہ اسکی بارگاہ تک آیا دروازے پر ٹھہر گیا قرنطین
بارگاہ کے اندر گیا تیز نگاہ دیکھتا رہا جب قرنطین پر غفلت طاری ہوئی اور ملازمین کو بھی غنودگی سے
سنا یا تیز نگاہ عقب بارگاہ سے سر چیرہ چاک کرکے اندر آیا بیہوشی کے چھوڑے ملازمین حکیم
بالکل غافل ہوگئے تیز نگاہ پلنگ کے قریب آیا کاندھے سے دوشالہ ہٹایا کنجی مین بیہوشی بھکار
قریب دماغ لیجا کر حکیم نے سانس جو لی چھینک آئی اسکو یقین ہوا بیہوشی نے اپنا اثر دکھایا پشتارہ
باندھکر بارگاہ سے نکلا قریب صبح اپنے لشکر مین داخل ہوا فیروز تو اسکا منتظر تھا جیسے ہی تیز نگاہ
کو آتے دیکھا خوش ہوگیا تیز نگاہ نے پشتارہ فیروز کے آگے رکھدیا فیروز نے آفتاب اور بیجگان
اور شعلہ پوش جادو اور چند ساحران جلیل کو بلایا کہا اب آپ لوگون کی کیا رائے ہے مین اسیوقت
قرنطین کو قتل کرون یا اسکو بدستور قدیم اسیر کرون بیجگان نے کہا آپ کی کیا رائے ہے فیروز نے
کہا مین اسی وقت اسکا قتل کرنا اچھا جانتا ہون یہ وہ شخص ہے کہ جسوقت اسکو موقع ملے گا طلسم کو تہ و بالا

کر دیگا ایک سے کے روکے سے نہ رکیگا اور اسکو اسیر رکھنا بھی بہت مشکل ہو جبتک اسکی زبان چھید کر منھ سے باہر نہ نکالی جاے اور سینے پر اسکے ایک سنگ گران نہ رکھا جاے اس وقت تک یہ قید خانے مین ٹھہر نہین سکتا بختگان نے کہا پھر ایسے شخص کا زندہ رکھنا کیا ضرور ہو ابھی قتل کیجیے فیروز نے آفتاب کیطرف دیکھا آفتاب نے کہا میری راے نہین ہو کہ آپ اسکو ابھی قتل کیجیے ایسا شخص اب دوسرا نہین ہو اسنے مجھکو بہت کچھ سمجھایا تھا مین اب اسکو سمجھاؤنگا اگر راضی ہو جاے تو اس سے بہتر کچھ ممکن نہین ہو طلسم کے عجائب وغرائب کو بڑھاے گا اور بہت سے کام اسکے ذریعہ سے نکلین گے شعلہ پوش جادو کی بھی یہی راے ہوئی فیروز خاموش ہو رہا اسی حالت بیہوشی مین اسکو قید خانے کیطرف روانہ کیا بعد اسکے آپ بھی گیا قید خانے مین جاکر حکیم کو بدستور سابق قید کیا وہان سے واپس آیا آفتاب نے کہا ایک ہفتہ کی مہلت لشکر اسلام سے لی ہو ابھی بات ہو جبتک دم لیتے جب ایام مہلت ختم ہو جائینگے تو ایک دن مین مقابلہ کرکے سبکو گرفتار کر لین گے فیروز نے بھی اسکی راے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا پھر یہان کیون بیکار رہیے یہ اسے شکار تشریف لے چلیے فیروز نے کہا مین بھی یہی چاہتا تھا ضرور برائے شکار جاؤنگا بلکہ اپنے ہمراہ بہت سے آدمیون کو لے جاؤنگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک شکار کو جانا اچھا نہین ہو فیروز نے کہا کیا سبب ہو بختگان نے کہا آپ عیاران اسلام کی حقیقت جانتے ہین اور پھر مجھے فرماتے ہین ابھی آپ نے حکیم کو اُنکے یہان سے منگوا یا ہو اب بھلا وہان کے عیار خاموش رہینگے فیروز نے جواب دیا کہ مین انتظام کرکے جاؤنگا میرا عیار کچھ نہ کر سکینگے جسوقت میرے سامنے آئینگے اپنی صورت اصلی اُنکو نظر آئیگی مین چند چیزین ایسی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون کہ جو وہان عیارون سے بچا لینگی بختگان نے کہا آپ عیارون کی کارستانیان دیکھے جاتے ہین مگر آپکے دل مین ڈر نہین پیدا ہوتا ہی فیروز نے کہا تم خاطر جمع رکھو اگر زیادہ خوف ہو میرے ہمراہ نہ چلو بختگان نے کہا مین آپکے ہمراہ ہرگز نہ جاؤنگا آپ اور لوگون کو لے جائیے مین یہان رہونگا فیروز سنکے خاموش ہو رہا اسکے عیار تیز نگاہ نے کہا وزیر صاحب آپ ناحق خوف کرتے ہین مین شہنشاہ کے ہمراہ جاؤنگا پھر کسی عیار کی مجال ہو جو میری موجودگی مین عیاری کر سکے بختگان نے کہا جب وہ لوگ ساحرون سے نہین ڈرتے ہین اور ساحرون پر اُنکی عیاری کارگر ہوتی ہو تو تم کیا چیز ہو صرف ہم پیشہ ہونے کے سبب سے کہتے ہو تو وہ لوگ ایسی عیاری نہین کرتے ہین جو سمجھ مین آجاے یا عیار اسکو پہچان سکے تیز نگاہ نے کہا وہ اور عیار ہونگے جو اُنکی عیاری کو نجان سکین اب اُنکی عیاریان ہماری سمجھ مین آگئین اب وہ ہمارے سامنے عیاری نہین کر سکتے اور اگر آئینگے نہین تو کوئی آئیگا تو ہم ضرور اسکو گرفتار کرینگے بختگان نے کہا اچھا ہم زیادہ بحث نہین کرتے ہین تمکو آپ معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا اسکی نوبت ہی کیون آئیگی جب کوئی عیار آئے گا تمکو خود معلوم ہو جائیگا یہ کہکر اسی روز سامان سفر درست کیا اور برائے شکار ایک صحرا کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہان جو سب لوگ صبح کو بیدار ہوے صاحبقران کے سلام کو آئے امیر نے جب حکیم قرنطین کو نہ پایا فرمایا خواجہ حکیم صاحب ابھی تک تشریف نہین لائے ذرا آپ اُنکی بارگاہ مین جاؤ اگر بیدار ہون تو اپنے ہمراہ لے آؤ خواجہ حکیم قرنطین کی بارگاہ مین آئے یہان آکر کسیکو نہ دیکھا صرف چاک پایا سمجھ گئے کوئی عیار حکیم صاحب کو لیگیا

صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے سب ماجرا عرض کیا امیر کو بہت افسوس ہوا فرمایا بڑا غضب ہوا اب حکیم صاحب
پر پھر وہی مصائب پڑینگے یا فیروز از راہ دشمنی انکو قتل کرے ایکا کیا انتظام کرنا چاہیے خواجہ تم جاؤ اور انکی خبر
مفصل لاؤ کہ کیا گذری خواجہ اسیوقت روانہ ہوے تھوڑی دور جاکے دیکھا تو عجب سامان نظر آیا کہ کچھ بارگاہ خیمے
کچھ لوگ ایک طرف جاتے ہین کچھ اسباب شکار بھی انکے ہمراہ ہے خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اور قریب ان لوگونکے آئے پوچھا کیون
بھائی یہ اسباب کسکا ہے اور کہان جاتا ہے انھون نے جواب دیا کہ تمھین کیا کہین جاتا ہو خواجہ نے کہا بھائی اگر تمھین کسی مزدور کی ضرورت ہو تو
مین موجود ہون ان لوگون کے افسر کو رحم آیا کہا اچھا ہمارے ساتھ چلو جو کچھ کام ہوگا تم سے لیا جائیگا اور تمھارے
کھانے وغیرہ کی خبر لی جائیگی خواجہ خوشی خوشی ان سبکے ہمراہ ہوے افسر نے پوچھا کیون میان تمھارا نام کیا ہے
خواجہ نے کہا میرا نام مغلوب جادو ہے افسر نے کہا آپ ساحر بھی ہین مغلوب نقلی نے جواب دیا کہ ہان بچپن مین
کچھ سحر حاصل کرتا تھا مگر نہین آیا اور میرے عزیز بڑے ساحر ہین وہ امیر کبیر ہین مگر مین انکے یہان نہین رہتا ہون جو کچھ اپنی
قوت بازو سے ملتا ہے اسی پر اکتفا کرتا ہون گو یہ بات میرے اعزہ کے خلاف ہے مگر میری غیرت تقاضا نہین کرتی ہے کہ مین
اسوقت مین انکو کسی قسم کی اپنے واسطے تکلیف دون افسر نے کہا بھائی اچھی بات ہے تم ہمارے یہان رہو ہم تمھین نوکر
رکھا دینگے بخوبی تمام تمھاری اوقات بسر ہوگی مغلوب نے کہا اگر ویسا ہو جاے تو میری زندگی ہو جائے مین تمام
عمر آپکا ممنون و مشکور رہونگا اپنے تئین بندہ بے دام تصور کرون اور جو کچھ میری تنخواہ ہو وہ سب آپ ہی کے ہاتھ مین دون
آپ صرف میرے کھانے پینے کی فکر رکھین باقی اور سبکا آپکو اختیار ہے جو مزاج مین آئے کیجیے افسر نے کہا ہم شکار سے
واپس آلین تو تمھاری سعی اپنے شہنشاہ سے کرین مغلوب نقلی نے کہا آپکے شہنشاہ بھلا مجھکو کیون نوکر رکھنے لگے
مین انکے کس کام کا ہون افسر نے کہا ہزارون کام ہین ہم ایک مرد کے واسطے تمھارے بارے مین سفارش کرینگے
کہ ہمین ایک آدمی کی ضرورت ہے اور یہ آدمی معتمد موجود ہے اسکو لازم کیجیے شہنشاہ اسیوقت حکم دیدینگے تم شب و روز
ہمارے پاس رہنا مغلوب نے کہا رات دن آپکے پاس رہونگا خوب راضی کرونگا آپ مجھسے بہت خوش ہونگے
ایسی ایسی باتین کرتے ہوے میان مغلوب نقلی افسر سے تھوڑی دور تک گئے جب فیروز ایک صحرا مین پہنچا
اپنے سب لوگون کو روکا خیمہ استادہ ہونے کا حکم دیا اسی وقت خیمے بارگاہ ہین استادہ ہوئین سب لوگ اترے
مغلوب نے افسر سے پوچھا کیون جناب افسر صاحب آپکا نام کیا ہے مجھکو آگاہی دیجیے افسر نے کہا میرا نام برقاب
جادو ہے مین شہنشاہ فیروز کا ملازم قدیم ہون بچپن سے ہم اور شہنشاہ ساتھ کھیل کے بڑے ہوے ہین اسلیے مین بہت
پاس ہے جو بات مین انسے کہتا ہون اسکو منظور کرتے ہین مغلوب نقلی نے کہا آپ بھی تو ساحر یکتا
ہین اور وہ کیون نہ آپکی عزت و حرمت کرین آپ بھی عالی خاندان اور انکے دوست قدیم ہین مگر
آپ مجھکو ضرور ہی نوکر رکھا دیجیے گا اور شہنشاہ مجھے نوکر رکھ لینگے برقاب جادو نے کہا اے مغلوب
جادو مین وعدہ کرچکا اگر وہ تمھین نوکر نہ بھی رکھینگے تو مین تمھین اپنے پاس نوکر رکھونگا مغلوب
نے کہا بھلا مین آپ سے تو تنخواہ نہ لونگا جیسے مین اپنے اور بزرگون کو تکلیف دینا نہین چاہتا ویسے ہی
آپ کی تکلیف مجھکو گوارا نہ ہوگی برقاب نے کہا وہ لوگ تم سے کام نہین لیتے ہین اور مین تم سے کام
لونگا اسکی اجرت تمکو دونگا مغلوب نے کہا مین آپ سے کام کی اجرت بھی نہ لونگا برقاب نے کہا اے مغلوب
تمکو خلل دماغ بھی ہے بیکار بیکار باتین کرتے ہو مین تمکو شہنشاہ کے پاس ملازم کرادونگا اب طول کلام کی کیا ضرورت
ہے مغلوب نے کہا آپکو میری باتین ناگوار ہین مین بات نکرون برقاب نے کہا نہین میان مغلوب تمھاری

باتین مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہین تم باتین کیے جاؤ مین تمھاری تسکین کیواسطے کہتا ہون کہ تم طول کلام کرو
مین تمھین نوکر رکھا دونگا ورنہ باتین تمھاری بہت اچھی ہین مجکو پسند آئین تم یو ہین باتین کیے جاؤ میرا دل بہلتا ہی
مغلوب نقلی نے کہا جناب کیا باتین کرون اسوقت میری طبیعت درست نہین ہی برقتاب نے کہا خیریت ہی
مغلوب نے جواب دیا مین شراب دو وقت پیتا ہون اسوقت کہین ممکن نہوئی تو مجبور ہو کر آپ لوگونکے مزدہ
یہان آیا ارادہ یہ تھا کہ جب آپ کی مزدوری سے فراغت پاؤنگا اور جو کچھ اجرت ملیگی اسکی شراب پیونگا مگر یہان
میرے واسطے عمر بھر کا ٹھکانا ہو گیا اب کیونکر جا سکتا ہون اگر آپکے یہان کچھ شراب ہو تو مجھے عنایت فرمائیے برقتاب
نے کہا میان مغلوب شراب کا تو مین بھی بہت عادی ہون مگر مجبور ہون کہ شہنشاہ کا حکم قطعی ہی کہ شراب کا چرچا
مطلق ہمارے لشکر مین نہو آج آٹھ دن سے شراب نہین پی ہی کیا کہون جو دل کی کیفیت ہی طبیعت بھی نا درست
ہی عجب حالت ہی کوئی بات خوش نہین آتی ہی طبیعت گھبراتی ہی مغلوب نقلی نے کہا کیا شہنشاہ شراب نہین
پیتے ہین برقتاب نے کہا شدت سے شراب پیتے ہین مگر بخوف عیاران اسلام منع کیا ہی کہ وہ لوگ شراب مین بیہوشی
ملاکے لوگونکو بیہوش کرتے ہین اور عیاری کرتے چلے جاتے ہین مغلوب نے کہا اب یہان عیار کہان موجود ہین
آپ شراب منگائیے برقتاب نے کہا بھلا یہان جنگل مین شراب کہان ممکن ہی مغلوب نے کہا مین بستی سے جاکر
لے آؤنگا وہان ایک بھٹی ہی بہت عمدہ شراب بناتا ہی اور مجھے اس سے شناسائی بھی ہی اکثر مین اس سے قرض
بھی لیتا ہون برقتاب نے کہا اچھا جائیے شراب لائیے مغلوب نے کہا کوئی صراحی آپکے یہان ہو تو مجکو عنایت
کیجیے برقتاب نے کہا میان مغلوب جب تم اسکو جانتے ہو اسی کے یہان سے صراحی لے لینا جب خالی
ہوجائیگی دیدینا یہ کہکر کچھ دام برقتاب نے مغلوب نقلی کو دیے مغلوب وہان سے روانہ ہوا تھوڑی دیر
کے بعد ایک صراحی بلورین نہایت عمدہ ہاتھ مین لیے ہوئے آیا برقتاب سے کہا یہ شراب بہت عمدہ ہی
اگر پیجیےگا تو لطف ملیگا برقتاب نے کہا میان مغلوب تمھین سب کو شراب تقسیم کرو مغلوب نے کہا حضور
اور شراب منگا لین تو سب کو پہونچیگی اور جب شراب سب کو دی جائیگی تو یہ لوگ شراب پیکر بدمست
ہونگے اسکی خبر شہنشاہ کو پہونچیگی وہ آزردہ ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ خلوت مین تشریف
لیچلین وہان شراب نوش فرمائین کسیکو خبر بھی نہوگی برقتاب نے کہا میان مغلوب بہت سچ کہتے ہو یہ کہکر
اٹھا ایک خیمہ تنہا تھا وہان گیا مغلوب سے کہا کچھ تبدیل ذائقہ کیواسطے بھی ضرور ہی چاہیے مغلوب
نے کہا اور کچھ یہان نہین ملیگا شراب ہی سے تبدیل ذائقہ ہو جائیگا برقتاب خاموش ہو رہا مغلوب نے
جام شراب سے لبریز کرکے برقتاب کو دیا برقتاب نے کئی روز سے شراب نہین پی تھی جلدی سے جام
لیکر پی گیا مغلوب نے دوسرا جام بھی اسی کو دیا اسنے وہ جام بھی پیا اسیطرح چار جام برقتاب کو مغلوب
نے پلائے اب تو برقتاب کی آنکھون مین سرسون پھولی کہا کیون میان مغلوب یہ فیروز نے جو شراب
پینے کو منع کیا تو عیاران اسلام سے ڈر گیا مغلوب نے کہا ضرور اسکے دل مین خوف پیدا ہوا برقتاب
نے کہا مین اپنے یہان شب و روز شراب کا چرچا رکھتا ہون بھلا دیکھون کیونکر عیار آتے ہین فیروز کو
خاک بھی سحر مین دخل نہین ہی اس سے اچھا تو مین سحر جانتا ہون اگر عیار میرے سامنے آئے تو اس کا
حال کھلجائے جو بات کل ہونیوالی ہی وہ مین آج ہی بتا دیتا ہون مغلوب نے کہا پھر آپ بیکار اسکی امارت
گوارا کرتے ہین میرے نزدیک تو یہ علم اس سے چھین لیجیے اور خود اسکی بادشاہی کیجیے برقتاب نے کہا [illegible]

یہی ارادہ تھا مگر آج تک کوئی ایسا معتمد مجکو نہین ملتا تھا کہ مین ایسا قصد کرون اب تم یہان آئے ہو دیکھو مین
ایک خط اُسکے پاس بھیجونگا کہ سلطنت مجکو بخش ورضا مجکو دیدے اگر عذر کریگا تو دیکھا جائیگا مغلوب نے کہا بہت
اچھی بات ہے یہ کہتے کہتے تیوری بھیرکے اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گر گئے بیہوش ہوا مغلوب نقلی نے نعرہ
کیا منم خواجہ عمرو ثانی نعرہ کرکے اُسکا لباس اُتار لیا اُسکو نقد زنبیل کیا آپ اُس کی صورت بنکر اُسی کا لباس پہنکر
باہر آئے ملازمین نے دیکھا میان برقاب جادو ایک خیمے سے اکیلے آتے ہین سب قریب آئے پوچھا کہ حضرت
جناب آپ کہان سے تشریف لاتے ہین برقاب نقلی نے کہا مین ایک ضرورت سے اس خیمے مین گیا تھا
لوگون نے کہا مغلوب کہان گیا برقاب نے کہا اُسکو ڈری منظور نہوئی مین نے کچھ مزدوری دیکر رخصت
کر دیا اپنے گھر چلا گیا ہوگا سب خاموش ہو رہے میان برقاب اپنی بارگاہ مین گئے جو کچھ اسباب شکار تھا وہ سب
برقاب جادو کے پاس رہتا تھا جانوران شکاری بھی انھین کے تحت مین تھے اُس شب کو تو فیروز نے
یونہین بسر کی دوسرے روز صبح کو اسباب شکار طلب کیا برقاب جادو نے سب سامان شکار نوکرون کے ہاتھ روانہ
کیا آپ نہ گئے فیروز نے ملازمین سے پوچھا کہ برقاب کیون نہین آئے سب نے کہدیا کہ انکو کار سرکار سے فرصت
نہین تھی کیونکر آتے فیروز نے کہا ہمنے انکو مہلت دی وہ آوین ملازمین اُنھون نے آکر برقاب کو اطلاع
دی کہ آپکو شہنشاہ نے فرصت دی ہے اور فرمایا ہے کہ کار سرکار کو دو ایک روز موقوف رکھو یہان آکر شکار کھیلو برقاب
نے کہا میری طرف سے آداب و تسلیمات حضور شہنشاہ مین عرض کرکے کہنا کہ مین کچھ اسباب شکار درست کرتا ہون
جب یہ تیار ہو جائیگا تو حاضر خدمت ہونگا ملازمین نے فیروز سے جاکر یہ سب باتین کہدین فیروز خاموش ہو رہا
برقاب نقلی نے وقت جو پایا اور دیکھا کہ سب شکار کو گئے ہوئے ہین کوئی ایسا نہین ہے جسکا کچھ خوف ہو یہ چالاکی
بارگاہ سے نکلکے چلے فیروز کی بارگاہ مین آئے یہان کچھ دربان بیٹھے تھے برقاب انکی نظر بچا کے بارگاہ کے اندر گئے
سب بارگاہ کو آراستہ پایا مسہری جو فیروز کے سونے کی بچھی تھی اُسکے قریب گئے تکیے اُٹھاؤ اور تکیے اپنے پاس سے
اُسکی جگہ پر رکھے شمعین جو رکھی تھین وہ بھی بدل دین اور تھوڑا اسباب اسیطرح بدل کر بارگاہ سے باہر آئے اور
آفتاب کی بارگاہ مین جاکر سب کام درست کیا وہان سے اور چند سردارون کی بارگاہ مین گئے سب کے یہان
تکیے بدلکر اور تکیے رکھدیے اس کام سے فراغت کرکے پھر اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھ رہے ملازمین سے کام لینے
لگے دن بھر خوب سب پر حکومت کی جب دن کم رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو فیروز مع سب سردارون
کے شکار کھیل کر واپس آیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تبدیل لباس کرنے پھر فیروز کی بارگاہ مین
آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی فیروز نے جب کھانے سے فراغت کی صحبت برخاست ہوئی سب لوگ اپنے
اپنے خیمون مین گئے فیروز اپنی خوابگاہ مین آیا چند ملازمین اُسکے ہمراہ آئے اب میان برقاب نقلی لباس
تبدیل کر کے اپنے خیمے سے نکلے چلے فیروز کی بارگاہ کے قریب پہونچے دیکھا بہت سے لوگ بارگاہ کے گرد پھر رہے
ہین اور ایک عیار بھی پاسبانی عیارون سے درست بارگاہ کے گرد گشت کر رہا ہے برقاب نے عقب بارگاہ
پر آکے نقب لگانا شروع کی تھوڑی دیر مین نقب تیار کرکے بارگاہ کے اندر ایک گوشے مین سر نکالا دیکھا فیروز
مسہری پر گیا ہے لیٹنا چاہتا ہے ملازمین کھڑے ہین برقاب نقلی وہین ٹھہر رہا تھوڑی دیر کے بعد فیروز
مسہری پر لیٹا جیسے ہی تکیہ پر سر رکھا تکیہ پھٹا کچھ خاک اُسمین سے اُڑی فیروز چھینک لیکر بیہوش ہوا ان
ملازمین جو کھڑے تھے وہ سب بھی بیہوش ہو کر گر پڑے اسوقت برقاب نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی عیار صاحبقران

نعرہ کرکے فیروز کے قریب آئے پشتارہ باندھ کے لے نکلے گر عیار فیروز یعنے تیز نگاہ یہ چارون طرف گشت کر رہا
تھا جب عقب بارگاہ پر پہونچا تو اسکو دہنہ نقب دکھائی دیا از بسکہ شوخ و طرار تھا کچھ خوف نہ کیا نقب مین چلا نہ
پڑا چند قدم کے بعد اسکو روشنی معلوم ہوئی تیز نگاہ نے کہا کون اس نقب مین ہے آواز خواجہ نے جو آواز
سنی ہوش اڑ گئے حباب بیہوشی نکالا قریب پہونچتے ہی حباب مار دیا تیز نگاہ بھی بیہوش ہو کر گرا خواجہ نے
اسکو وہین چھوڑا دماغ پر اسکے پنی بیہوشی کی چڑھا دی آپ نقب سے نکلا آفتاب کی بارگاہ مین پہونچے
آفتاب کو مع جملہ ملازمین بارگاہ مین بیہوش پایا اسکو خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور سردارون کے خیمون
مین گئے سب بیہوش پڑے تھے خواجہ نے سب کو نذر زنبیل کیا مگر فیروز کو زنبیل مین داخل نہ کیا اسکا پشتارہ
پیٹھ پر لادے ہوئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو فیروز کی زبان مین سوزن دینا بھول گئے
تھے راہ مین بیہوشی جو فیروز کی رفع ہوئی اپنے کو عجب حالت مین پایا سخت گھبرایا دیکھا تو ایک عیار
پشتارہ باندھے لیے جاتا ہو فیروز نے سحر کیا خواجہ زمین پر گرے فیروز سنبھل کر کھڑا ہوا نعرہ کیا اور پکارا
تو کون ہو خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا فیروز نے خواجہ کو تو مبتلائے سحر کرکے وہین چھوڑا اور آپ اپنی بارگاہ
کیطرف آئے یہان آکر سب ملازمین کو ہوشیار پایا فیروز نے ایک ایک سے اپنا واقعہ بیان کیا سب نے
تعجب کیا فیروز آفتاب کے خیمے مین گیا آفتاب کو خیمے مین نہ پایا اور گھبرایا شعلہ پوش جادو کی بارگاہ مین
آیا یہان بھی کل ملازمین کو بیہوش دیکھا گھبرا کے بارگاہ سے نکلا باہر آکے طلایہ دارون سے کہا مین ایک عیار
کو مبتلائے سحر کرکے یہان سے دو کوس پر ڈالکر آیا ہون جلد جاکر اسکو اٹھا لاؤ لوگ اسی وقت روانہ ہوئے
تھوڑی دیر مین اس صحرا مین پہونچے جہان خواجہ عمرو مبتلائے سحر پڑے تھے طلایہ دارون نے خواجہ کو اٹھا لیا
کہا او شخص تو نے غضب کیا خداوند طلسم کو بیہوش کرکے لیے جاتا تھا یہ نہ سمجھا کہ علاوہ تیرے تمہین گرفتار ہونگے
خواجہ نے جواب دیا کہ مین نہین معلوم کیا سمجھ کے لیے جاتا تھا اور کیا ہو گیا دربان خواجہ کو فیروز کے پاس لائے
فیروز نے خواجہ کو دیکھ کر پہچانا کہا کیون صاحب آپ تو بڑے صاحب کمال تھے گرفتار ہوئے ہوتے خواجہ
نے کہا میری صاحب کمالی کی آج آپ نے داد دی اور اب مجھے آپ سے امید ہوئی کہ آپ میری قدردانی فرمائینگے
فیروز نے کہا او مکار تو مجھسے مکر کی باتین کرتا ہو مین تیرے مکر مین نہ آؤنگا خواجہ نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین حضور ہم
لوگ عیار ہین جب قدردان مالک پاتے ہین تو اپنے کمالات دکھاتے ہین جبتک مین صاحبقران کے پاس
رہا انکا تابعدار تھا مگر انھون نے میری قدردانی نہ کی مہینون کی تنخواہ چڑھا لی جب دس مہینے گذر گئے تو دو ماہ کی
تنخواہ ملی ان ان تکلیفون مین بسر کی مگر رفاقت حمزہ سے منھ نہین موڑا اب مین اچھی طرح سے امتحان کر چکا
انھین میری ذرا بھی قدر نہین ہر مین خود چاہتا تھا کہ کسیطرح سے مین وہان سے نجات پاؤن اور کہین چلا جاؤن
تقدیر اچھی تھی کہ آپ سا مالک مجھے ملا اب حضور کی رفاقت کرونگا جو کچھ حکم ہوگا بجا لاؤنگا فیروز نے کہا خواجہ بہت
باتین نہ بناؤ مین تمھارے مکر مین گرفتار نہونگا تم اور حمزہ کی اطاعت سے منھ موڑو بھلا یہ ہو سکتا ہو ہم جسقدر مسلمان
ہین آجتک انمین سے کوئی سامری پرست نہین ہوا اور اقوام کے لوگ ترک مذہب بھی کر دیتے ہین مگر مسلمان
کبھی اپنا مذہب بدلکر سامری پرست نہین ہوتے خواجہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ ہم لوگون کا پیشہ کیسا ہو جسکے پاس
رہے اسی کا مذہب بھی اختیار کیا اور حمزہ کی رفاقت مجھسے کیونکر نہ ترک ہوگی جب آپ سا قدردان مالک
نہین ملیگا تو ضرور ہو کہ ہم اسکی رفاقت ترک کر دینگے اسنے مجکو مول تو لیا نہین ہو جو آپ سے دعوی کرے آپ کیا

باتون کو خلاف نہ جانیے فیروز نے کہا کہ آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور سب مصاحبین خاص
جنکو تم لیگئے ہو وہ کہان ہین خواجہ نے کہا اسکو نہ دریافت کیجیے کہ وہ لوگ کہان ہین فیروز نے کہا یہ ہو سکتا
ہے کہ مین انکو نہ دریافت کرون خواجہ نے کہا مین بیان نہین کر سکتا اور آپ ان تک پہونچ نہین سکتے فیروز
نے کہا تم بیان کرو ہم کسیطرح انتک جاینگے رہا کر کے لاینگے خواجہ نے کہا اگر آپ مجکو رہا کر دینے کا وعدہ کرین
تو مین آپکو بتادون فیروز نے کہا مین تمھین ضرور رہا کر دونگا خواجہ نے کہا آپ مجھپر سے سحر اتارین تو مین آپکو
بتادون فیروز نے کہا خواجہ تمنے پھر مکر کیا مین تیرے سحر اتار دون تم اپنے لشکر کا راستہ لو تو مین تمھارا کیا کر سکتا ہون خواجہ
نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین جو میرے امکان مین نہین آپ ایک اشارہ کردین تو ابھی مین زمین سے ہل
نہ سکون بھلا آپ کے سامنے سے بھاگ کے کیونکر جا سکتا ہون فیروز نے کہا مین سحر تیرے نہین اتارونگا
اگر تمھین بتانا ہو تو بتادو ورنہ ابھی تمکو قیدخانے روانہ کرتا ہون خواجہ نے کہا آپ مالک ہین مین آپسے زیادہ
نہین کہ سکتا جو آپ کے مزاج مین آئے میرے حق مین کیجیے مین اسوقت مجبور ہون آپکو میرے عرض کرنے کا
اعتبار نہین ہے فیروز نے کہا خواجہ ابھی خیریت ہے بتادو کہ تمنے آفتاب وغیرہ کو کیا کیا نہین تو مین تمھین مریخ
کے پاس بھیجتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ مین یون تو نہین بتا سکتا ہون کہ مین نے ان لوگونکو کہان چھوڑا
فیروز نے اپنے ملازمین کو پکارا جب دو تین ملازم آئے تو انسے کہا اس عیار کو لیجاؤ مریخ آفتاب علم اور
ساحران لشکر اسلام جہان اسیر ہین وہین اسکو بھی قید کرنا مگر خبردار بڑی ہوشیاری سے لیجانا یہ بکاری ہے اپنا
مثل نہین رکھتا ہے راہ مین ضرور مکر کریگا ساحرون نے کہا حضور ہم اسکو بڑی احتیاط سے لیجاینگے قید کرکے آئینگے
ہمسے ذرا بھی مکر نہین کر سکتا ہے فیروز نے کہا اگر لشکر مین لیجانا تو سنجگان کو دکھادینا اور کہنا کہ جس شخص کا تمکو خوف
تھا وہ اسیر ہوگیا اب آکے ہمارے ساتھ شکار کھیلو اور یہ بھی کہدینا کہ تمھارا دعوی باطل ہوا عیار نے عیاری کی
ہمنے اسکو گرفتار کیا ملازمین فیروز سے رخصت ہوئے فیروز کو آفتاب وغیرہ کے غائب ہوجانیکا بڑا افسوس
تھا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین تلاش کرو شاید عمرو نے آفتاب وغیرہ کو بیہوش کرکے کہین ڈالدیا ہو
جو ان سب کو تلاش کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا لوگ روانہ ہوئے ساحر خواجہ کو لیکر چلے تو پہلے
لشکر فیروز مین آئے یہان آکر خواجہ کو قید گران بنا کے سنجگان سے کہا کہ آپکو جس شخص کا خوف تھا
وہ اسیر ہو کر آیا ہے چلکر دیکھیے شہنشاہ نے ہمسے کہدیا تھا کہ سنجگان کو ضرور دکھادینا اور کہدینا کہ اب تو تمھارا
دعوی غلط ہوا عمرو گرفتار ہوگیا اب تمھین آنے مین کیا عذر ہے اگر چلے آؤ تو مین دو تین روز اور اس صحرا مین
رہون سیر و شکار ہو طبیعت بہلے کیونکہ آفتاب وغیرہ کو اس عیار نے کہین پوشیدہ کردیا ہے جی تنہا نہین ہے
مین یہان تنہا ہون تمکو لازم ہے کہ ضرور میرے پاس چلے آؤ سنجگان نے جو یہ خبر سنی ساحرون سے کہا مین
اس قیدی کے دیکھنے کو نہین جاؤنگا اور شہنشاہ کے پاس جاؤنگا اگرچہ مجھے وہان جانے سے بھی خوف ہو
لیکن اسوقت نہین جانا ضرور ہے کیونکہ شہنشاہ تنہا ہین مین ضرور جاؤنگا ساحرون نے بہت بہت کہا مگر سنجگان
خواجہ کے دیکھنے کو نہ آیا ساحر خواجہ کی قید لیکر روانہ ہوگئے دوسرے روز زندانخانہ مین آکر پہونچے داروغہ زندانکا
کو بلایا خواجہ کی قید سپرد کی سحر اتارا کہا داروغہ صاحب شہنشاہ نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی حفاظت تم لوگون سے نہ ہوسکیگی
اور لوگون کو بلا کر اپنا شریک کرنا یہ وہ شخص ہے جسکا مثل زمین پر عیاری کی اس سے بہتر دوسرا نہین جانا لازم ہے اسکی
حفاظت مین جہانتک کوشش ہوسکے کرو اسکی بات کا اعتبار نہ کرو اور جسقدر ساحرون کی ضرورت ہو بلا کر

اپنے ہمراہ رکھو تنخواہ خزانہ شاہی سے ملیگی داروغہ زندان نے کہا ہم اسکی حفاظت بہت اچھی طرح کرینگے اسکی
مجال نہیں جو ہلے یہاں سے نکل جائے ساحر خواجہ کو سپرد کرکے روانہ ہوئے داروغہ نے خواجہ کو ایک حجرے
میں لاکر بند کرنا چاہا خواجہ نے کہا کیوں داروغہ صاحب اب میری رہائی کی بھی کوئی صورت ہوگی داروغہ نے
کچھ جواب نہ دیا بند کرکے چلا گیا عمرو نے اپنے دلمیں خیال کیا کہ بڑی مشکل ہے فیروز نے شاید ان لوگوں سے منع
کردیا ہے کہ کوئی اسکی بات کا جواب نہ دے لیکن دیکھا جائیگا اسی سوچ میں خواجہ تمام دن بیٹھے رہے جب شام
ہوئی تو داروغہ آیا اپنے ہمراہ چند ساحروں کو اور لایا جس حجرے میں خواجہ قید تھے اس حجرے کو کھلوا کر کھانا خواجہ
کے آگے رکھا کہا اے قیدی جلدی کھانا کھالے کہ ہمیں شہنشاہ کا حکم نہیں ہے کہ زیادہ دیر تک تیرے پاس ٹھہریں خواجہ
نے کہا اب میں کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دے دونگا داروغہ نے کہا اے شخص تو کیوں اپنی جان دیتا ہے شاید شہنشاہ
کو تیرے حال پر رحم آجائے اور تجھے رہا کردیں تو کھانا کھالے خواجہ نے کہا میں ہرگز کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ نے
نے لا زبان زندانیوں سے کہا اگر یہ کھانا نہیں کھاتا ہے تو اسکے آگے سے اٹھالو جب زیادہ گرسنہ ہوگا تو آپ ہی
کھائیگا لوگوں نے کھانا خواجہ کے آگے سے اٹھالیا داروغہ نے حجرے کو بند کیا اور قیدیوں کو کھانا دیا خواجہ
پھر فکر کرنے لگے تمام شب فکر میں بسر کی جب صبح ہوئی تو داروغہ نے آکر خواجہ کا حجرہ کھلوایا زندانیوں
نے پھر کھانا خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب اگر آپکو میرا قتل کرنا منظور ہے تو جلد قتل کیجیے دیر
نہ لگائیے داروغہ نے کہا اے شخص تیرے واسطے حکم قتل نہیں تو ناحق ڈرتا ہے صرف حکم قید ہے جب شہنشاہ آئینگے
تیری خطا معاف فرمائینگے رہا ہو جائیگا تجھے ابھی تک یہ خیال تھا کہ تیرے لیے حکم قتل صادر ہوا ہے خواجہ نے کہا میں
خود چاہتا ہوں کہ مجھکو کوئی قتل کرڈالے کہ میں اس عذاب سے نجات پاؤں داروغہ نے کہا یہ ممکن نہیں کہ
کوئی تجھے قتل کریگا اول تو شہنشاہ کا حکم نہیں ہے دوسرے تجھ بیکار کی جان لینے سے کیا فائدہ ہوگا
خواجہ نے کہا میں نے اپنا خون بھی معاف کیا اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس موجود ہے وہ بھی میں بخشے دیتا
ہوں آپ مجھکو قتل کیجیے داروغہ نے جو زر و جواہر کا نام سنا کان کھڑے کیے مگر اور لوگ اسوقت ہمراہ تھے اس
سبب سے خلاصہ کچھ دریافت نہ کیا کہا اے شخص میں مجبور ہوں کہ میرے امکان میں تیری رہائی نہیں ہے
اگر میرے امکان میں ہوتی تو میں تجھکو رہا کردیتا خواجہ نے کہا اے داروغہ صاحب میں اپنی جان جانے کا
افسوس نہیں کرتا ہوں مگر کیا کروں آپکے برابر سترہ بیٹے ہیں اور سب بے ہاتھ پاؤں کے ان سب کا
خرچ بہتیں بیبیاں ان سبکی خبرگیری اب مجھے انکی حالت پر رونا آتا ہے کہ انکی کیا کیفیت ہوگی اور انھیں
کون پرورش کریگا داروغہ چونکہ زر و جواہر کا نام سن چکا تھا خواجہ سے تشفی کی باتیں کرنے لگا کہا جانی تم گھبراؤ
نہیں جب شہنشاہ یہاں تشریف لاوینگے میں تمھیں رہائی دلوا دونگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب شہنشاہ
نہیں معلوم کب آئینگے اور اسوقت تک میرے اہل و عیال کا کیا نقشہ ہو جائے مجھے اپنی زندگی دوبھر ہے آپ ایک
تلوار میری گردن پر لگائیے کہ میرا سر کٹ جائے جب شہنشاہ آپسے دریافت کریں تو انکو میرا لاشہ دکھا دیجیے گا
داروغہ نے کہا بھلا یہ ممکن ہے خواجہ نے کہا میں آپکو اپنا خون معاف کرتا ہوں اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس
ہے وہ آپکو دیتا ہوں کچھ آپ میرے اہل و عیال کو روانہ کر دیجیے گا اور کچھ آپ اپنے تصرف میں لائیے گا
داروغہ نے کہا جو کچھ تمھارے پاس مال و زر ہے وہ سب تمھیں مبارک رہے میں شہنشاہ سے کہکر تمھاری رہائی
کرادونگا خواجہ نے کہا مجھے اسقدر صبر نہیں [illegible] کہ [illegible] اسیری میں مبتلا ہوں داروغہ نے

نے کہا اچھا اب ہم اسوقت اگر تجسے باتیں کرینگے ہیں زیادہ حکم تمہارے پاس ٹھہرنے کا نہیں ہے تم کھانا کھاؤ
خواجہ نے کہا میں کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ مجبور ہوگیا ملازمین سے کہا کہ کھانا اٹھالو ملازمین نے کھانا اٹھا لیا داروغہ
نے در حجرہ بند کیا باہر آیا قفل دیکر دوسرے قیدیوں کیطرف گیا سب کو آب و طعام پہونچا کر ملازمین زنداں خانہ
کو رخصت کیا آپ پھر خواجہ کے حجرے کے قریب آیا پھر سوچا کہ اسوقت خالی ہاتھ جانا مناسب نہیں ہے کچھ طعام لذیذ
قیدی کے واسطے لیجانا چاہئے یہ سوچ کے اپنے مکان پر گیا طعام لذیذ تیار کرایا پھر قیدخانے میں آیا جہاں خواجہ قید
تھے اس حجرے کو کھولا خواجہ نے سلام کیا کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیوں تشریف لائے داروغہ
نے کہا مجھے تمہارے حال پر رحم آتا ہے تم نے دو روز سے کھانا نہیں کھایا ہے میں اسوقت تمہارے واسطے
طعام لذیذ پکوا کے لایا ہوں اسکو کچھ کھالو خواجہ نے کہا داروغہ صاحب آپ مجھے زیادہ اصرار نہ فرمایئے میں
کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دیدونگا بلا آپ اسوقت تشریف لائے بہت ہی اچھا ہوا مجھے کچھ ضروری باتیں آپسے
کرنا ہیں داروغہ نے کہا پہلے تم کھانا کھالو پھر میں تمہاری باتیں سنونگا خواجہ نے کہا میں کھانا نہیں کھاؤنگا
آپ میری باتیں سن لیں داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا برابر خواجہ کے بیٹھ گیا کہا بیان کرو خواجہ نے کہا میرے
پاس بہت کچھ جواہرات ہیں چاہتا ہوں کہ اسمیں سے دو حصہ ہو جائیں ایک حصہ تو آپ میرے گھر
روانہ کر دیں اور دوسرا حصہ میں آپکو بخوشی و رضا دیتا ہوں داروغہ نے کہا میں دونوں حصہ تمہارے گھر
بھیجدونگا تمسے کیا لوں صاحب عیال ہو تمہارے اہل و عیال میں صرف ہوگا خواجہ نے کہا تو میں نہ دونگا آپ
میرے کہنے کو قبول فرمایئے تو میں آپکو دوں داروغہ نے کہا اچھا جو کچھ تم کہتے ہو وہی کیا جائیگا خواجہ نے کہا
میں مجبور ہوں کہ کوئی چیز نکال نہیں سکتا داروغہ نے زنجیریں اور بیڑیاں وغیرہ خواجہ کے دست و پا سے
دور کر دیں خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی اسکو کھولا داروغہ نے دیکھا اسمیں مروارید بے بہا رکھے ہیں خوش
ہوگیا دلمیں خیال کیا اسوقت اس سے لوں دولت لازوال ہاتھ آئی ہے نوکری کی حاجت نہ رہیگی
امیر کبیر ہوجاؤنگا اسقدر دولت پاؤنگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب میری طرف مخاطب ہوجیے داروغہ
خواجہ کے جانب مخاطب ہوا خواجہ نے وہ موتی گنے دس عدد تھے کہا داروغہ صاحب ان میں سے پانچ موتی آپ
لیں اور پانچ موتی میرے مکان کو روانہ کر دیں داروغہ نے وہ دسوں موتی لیے پھر خواجہ نے ایک تھیلی نکالی کہا
اسمیں دانہ ہاے یاقوت سرخ ہیں داروغہ نے کہا اسکو کھولو خواجہ نے اس تھیلی کو کھولا یاقوت سرخ کے دانے
اس تھیلی میں نکلے خواجہ نے وہ بھی نصف نصف کر دیے پھر خواجہ نے ایک صندوقچی نکالی اسمیں سے کچھ دانے
الماس کے نکلے وہ بھی نصف نصف کر دیے پھر ایک پوٹلی نکالی اسمیں کچھ زیور جڑاؤ رکھا تھا وہ بھی نصف
نصف کر دیا داروغہ خوش ہوا اپنے دلمیں خیال کرتا ہے کہ اب کئی سلطنتوں کی قیمت میرے پاس آگئی اس
طلسم کی کیا حقیقت میں خود اپنے ایسے اس طلسم خرید کرکے لوگوں کو دیدونگا اس فکر میں تھا کہ خواجہ نے
ایک ڈبا نکالا اسکو کھولا تو ایک جوڑی موتی کی بہت بڑی آبدار نکلی خواجہ نے کہا داروغہ صاحب یہ وہ موتی
ہیں جنکی قیمت آجتک بادشاہان عالم نہ دے سکے اور مثل انکا دوسرے زمین پر ممکن نہوا داروغہ موتیوں
کو دیکھکر خوش ہوگیا کہا خواجہ واقعی آجتک میری نگاہ سے ایسے موتی نہیں گذرے خواجہ نے کہا اسمیں سے
ایک اپنے پاس رکھیے گا اور ایک میرے گھر بھیجدیجیے گا اور اگر آپ کو بہت ہی پسند ہوں تو جو مزاج میں
آئے اسکے عوض میں روپیہ میرے گھر روانہ کر دیجیے گا کیونکہ ایسی جوڑی دستیاب نہوگی داروغہ نے

کہا دیکھا جائیگا ان سب کے بعد خواجہ نے ایک ڈبیا سرخ پتھر کی نکالی بہت بہت زور کیا مگر وہ ڈبیا نہ کھلی خواجہ نے
کہا داروغہ صاحب اس ڈبیا مین عجائب روزگار ایک چیز ہی مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مجھسے کسیطرح یہ نہین کھل سکتی
ہی آپ اس ڈبیا کو میرے مکان بھجدیجیے گا داروغہ نے کہا خواجہ مین دیکھون اسمین کیا ہی خواجہ نے کہا اگر آپ سے
کھل سکے تو دیکھ لیجیے داروغہ نے بہت زور کیا ڈبیا کھل گئی کچھ خاک سی اڑی داروغہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا
خواجہ نعرہ کرکے اسکے پاس آئے جو اسباب داروغہ کو دیا تھا سب داخل زنبیل کیا داروغہ کا لباس اتارا وہ آپ پہنا
اپنی صورت داروغہ کی بنائی داروغہ کو اپنی صورت بنایا سب قید اسکو پہنا کے حلق مین گیند عیاری کا ٹھونس
دیا تنہا انکو حجرے سے باہر آئے قفل دیکر روانہ ہوے تھوڑی دور جاکے ایک حجرہ اور نظر آیا خواجہ نے اسکو
کھولا دیکھا اپنے ہی لشکر کا ایک ساحر قید ہی خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب گئے زبان سے سوزن
نکالا اپنے تئین ظاہر کیا ساحر نے خواجہ کی بہت تعریف کی چاہا ہمراہ چلے مگر خواجہ نے روک دیا کہا جسوقت
مین مرجح آفتاب عالم کو رہا کرونگا اسوقت آپ لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لونگا ابھی مجھے انکو رہا کرنا ہی ساحر نے
کہا بہتر جو آپ فرمایئے خواجہ نے کہا تم یہین رہو مین حجرے کو بند کیے جاتا ہون ساحر نے قبول کیا خواجہ
اس حجرے سے باہر آئے قفل دیکر آگے بڑھے اور ایک حجرہ نظر آیا اسکو کھولا دیکھا رفیق جادو قید آہن مین
جکڑا ہوا ہی خواجہ بصورت داروغہ اسکے قریب آئے رفیق جادو نے بنگاہ غضب دیکھا خواجہ نے مسکرا کے اپنی
زبان سے سوزن نکالا رفیق جادو نے سحر کیا کہ سب قید جسم سے کٹ کے گری کہا داروغہ صاحب آج کیا سبب
جو آپنے مجکو رہا کیا خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا رفیق جادو خواجہ کے قدمون پر گر پڑا بہت کچھ تعریف کی خواجہ نے کہا
ابھی تم اسی حجرے مین رہو جب مین مرجح آفتاب عالم کو رہا کرونگا تو سب کو اپنے ساتھ لیکر چلونگا رفیق بھی حجرے
مین رہا خواجہ کچھ آگے اور ایک حجرہ ملا اسکو کھولا شفیق جادو کو وہان اسیر پایا اسکو بھی خواجہ نے رہا کیا مگر
شفیق کو بھی اسی حجرے مین چھوڑا اور آگے بڑھے کئی ساحر اسیطرح رہا کیے بعد سب کے خواجہ ایک مقام پر پہنچے
دیکھا کہ وہان بہت سے آدمی دروازے پر بیٹھے ہین اور بڑے بڑے ساحران غدار سانپ بچھو گلے مین ڈالے
ہوے نگہبانی کر رہے ہین مکان بھی نہایت نفیس بنا ہوا ہی سب سامان شاہی وہان موجود ہی مگر دروازہ
مقفل ہی خواجہ سمجھے کہ مرجح اسی جگہ اسیر ہی مگر مشکل یہ ہی کہ بڑے بڑے ساحر وہان موجود ہین ایسا نہو کہ عیاری
کھل جائے تو محنت ضائع ہو اور پھر تمام عمر رہائی بھی نہ ملے یہ سوچکر چاہا ٹھہرون وہان نہ جاؤن مگر پھر خیال مین
آیا کہ دیکھا جائیگا قفل در کھولون کہ ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون کھولتے ہین کیا
حکم شہنشاہ بھول گئے داروغہ نقلی نے جواب دیا ایک کار ضروری ہی اسوقت اندر جانا ضرور ہی خاص حکم شہنشاہی
میرے پاس مع ایک قیدی کے آیا ہی ساحرون نے کہا ہم بھی سنا چاہتے ہین داروغہ نے کہا شہنشاہ نے ایک
گلدستہ مجکو بھیجا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ اس گلدستے کو مرجح کو سونگھا دینا اسکے تعمیل کیواسطے جاتا ہون ساحر
خاموش ہو رہے داروغہ نقلی نے قفل کھولا اندر آیا دیکھا مکان بہت آراستہ ہی خادم خدمتگار چارون طرف
پھر رہے ہین داروغہ نقلی آگے بڑھا دیکھا ایک پردہ اطلس زری کا پڑا ہی اس پردے کو اٹھایا خادمون
نے کہا داروغہ صاحب اسوقت اندر تشریف نہ لیجایئے شاہزادۂ عالم خواب مین ہین داروغہ نے کہا مجکو حکم
شہنشاہ پہونچا ہی کہ اسیوقت اندر جاؤن تم لوگ کیون مانع ہوتے ہو سب خاموش ہو رہے داروغہ نقلی پردہ
اٹھاکے اندر آیا دیکھا فرش نہایت پر تکلف بچھا ہی ایک جانب مسند زرتار بچھی ہی اسیر مرجح آفتاب علم

لباس پر تکلف پہنے جاتی ہوں سونے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا بیٹھا ہے زبان میں سوزن ہے خواجہ قریب جا کے دیکھا
مریخ سو رہا ہے داروغہ نقلی نے ہاتھ دیا مریخ نے آنکھ کھولی نگاہ غضب داروغہ کیطرف دیکھا داروغہ نقلی نے زبان
سے سوزن نکالا مریخ نے زنجیروں کیطرف دیکھا سب زنجیریں ٹوٹ گئیں مریخ آفتاب علم اٹھا کہا ای
داروغہ تو نے منہ کیوں یہ کیا داروغہ نقلی نے اپنے تئین ظاہر کیا مریخ نے دیکھی خواجہ عمرو نامدار ہیں قدموں پر گرا
کہا خواجہ صاحب آپ سے اور یہ بات کسکو دسترس ہے صاحبقران نامدار لشکر کی کیفیت بیان فرمائیے خواجہ نے
کل حال بیان کیا مریخ آفتاب علم نے کہا اسوقت یہاں ٹھہرنا بہتر نہیں ہے جلد تشریف لے چلیے خواجہ نے کہا میں
نے سب کو رہا کیا ہے وہ لوگ روانہ ہو جائیں مریخ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے کوئی نہیں بول سکتا ہے
جسوقت تک میری زبان میں سوزن تھا اسوقت تک میں مجبور تھا اب کسکی مجال ہے جو مجھے بول سکے
دیکھیے کہ پاس جائیگا یا میرے ساتھ آئیگا گئی مدت سے والدہ ماجدہ کی خدمت میں نہیں گیا ہوں وہاں
ضرور جاؤنگا آپ ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہو جائیے میں آپ سے انشاء اللہ تعالی راہ میں ملاقات کرونگا
خواجہ نے کہا میں کسی کے ہمراہ نہیں جاؤنگا ایسا ہو کوئی مجھے راہ میں گرفتار کرلے مریخ نے کہا میں آپکے
واسطے بندوبست کرونگا خواجہ نے کہا مجھے تنہا ہی جانے دو مریخ آفتاب علم نے کہا اچھا آپ کسی اور جگہ جاکر
میرا انتظار کیجیے کہ میں آپکے پاس حاضر ہوتا ہوں خواجہ نے ایک مقام قرار دیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی
آپ باہر تشریف لے چلیے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی مریخ باہر آیا جو ساحر بعہدہ نگہبانی وہاں موجود تھے انہوں نے مریخ
کو جو دیکھا سب کانپ گئے مریخ نے کہا کیوں صاحب آپ لوگ ہماری محافظت کرتے تھے اب آپکے لیے کیا سزا
تجویز کیجائے ساحروں نے ہاتھ باندھکر عرض کی ہم حکم شہنشاہ سے مجبور تھے آپ بھی ہمارے مالک ہیں جو مزاج
میں آئے وہ باعث حق میں سمجھے مریخ نے کہا اگر تم سب کو اپنی جان عزیز ہو تو اس مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ
ابھی ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کی جان جائیگی ایک دم میں تمام طلسم کو تہ و بالا کر دونگا ساحروں نے جو
مریخ کو اسطرح برہم پایا بہت سے تو مسلمان ہوئے بہت سے ایمان نہ لائے مریخ نے برقیں گرا کے ان کو
جلا دیا ساحروں کو رہا کیا سب نے مریخ کو سلام کیا مریخ نے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیں میں آپ سے
راہ میں مل جاؤنگا اور جس صحرا کا وعدہ خواجہ سے کیا تھا وہی صحرا ان سب کو بتا دیا اور یہ بھی کہدیا کہ وہاں
خواجہ عمرو ثانی بھی ملیں گے جب آپ لوگ وہاں پہنچیں تو خواجہ کو تلاش کریں اور انکی محافظت رکھیے گا
کہ اس طلسم میں انکے دشمن بہت سے ہیں ساحروں نے کہا آپکے فرمانے پر موقوف نہیں ہے ہمکو خود خواجہ
کا خیال ہے یہ کہکر ساحر روانہ ہوئے مریخ آفتاب علم اپنے مکان کیطرف گیا جب مکان کے قریب پہونچا
جو لوگ وہاں محافظت کر رہے تھے سب نے مریخ کو جو آتے ہوئے دیکھا آپس میں کہا اب تو مریخ آفتاب علم
کا یہاں آنا مناسب نہیں ہے اگر شہنشاہ سنیں گے تو کیا کہیں گے مگر غضب یہ ہے کہ ہم روک بھی تو نہیں سکتے جسکو اپنی
جان دو بھر ہو وہ روکے یہ لوگ اسی خیال میں رہے مگر مریخ آفتاب علم مکان کے اندر چلا گیا سب خاموش
ہو رہے مریخ جو گھر میں آیا اپنی ماں ملکہ خوش نگاہ سے ملا ماں نے جو کئی دنوں کے بعد دیکھا گلے سے
لگا لیا دیر تک روئی لیکن پھر اپنے تئیں آکر لیا کمان ابرو سے ملا پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ملکہ خوش نگاہ
سے رخصت طلب کی ملکہ نے بہت بہت روکا مگر مریخ نے سبب اپنے چلے جانیکا بیان کر دیا ملکہ خاموش ہو رہی
اتنا کہا کہ ہماری طرف سے جمیع الملاک کو دعا کہنا اور حسرت دیدار تھا ہر گز تا مریخ خاموش ہو رہا رخصت ہو کر

باہر آیا جہان کا خواجہ نے وعدہ کیا تھا اُس صحرا کیطرف روانہ ہوا یہان خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے پہونچے ایک درخت کے سایے مین جاکر بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد اور ساحر بھی آئے تو خواجہ نے سب کو پہچانا مگر اپنے تئین ظاہر نہ کیا اُن لوگون نے خواجہ کو تلاش کرنا شروع کیا بہت سی آوازین دین مگر خواجہ نے جواب نہ دیا جب مرجان آفتاب علم اُس صحرا مین آیا اور خواجہ نے مرجان کو بخوبی تمام پہچان لیا تو اپنے تئین ظاہر کیا مرجان نے کہا خواجہ اب یہان سے اگر پیادہ پا چلین گے تو بہت دنون مین پہونچین گے وہان مہلت کے دن ختم ہو جائینگے اور صاحبقران سے جنگ شروع ہو جائیگی اس سے بہتر یہ ہو کہ مین تخت سحر بناتا ہون آپ سب لوگ ایک ہی تخت پر بیٹھ لین تو ایک روز مین وہان پہونچ جائینگے خواجہ نے کہا اے مرجان آفتاب علم مہلت کے دن تو ختم ہو چکے یقین ہو کل مقابلہ ہو مرجان نے کہا اگر خدا چاہے تو مین عین وقت مقابلہ وہان پہونچون یہ کہکر ایک تخت سحر بہت طویل بنایا سب ساحرون کو بٹھایا آپ بھی بیٹھا تخت کو سحر کر کے بلند کیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوا گو ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام اور فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب فیروز نے خواجہ عمرو ثانی کو اسیر کر کے جانب قید خانہ روانہ کیا تو اور ملازمین کو بلایا اُسنے کہا کہ سخنگان کو اپنے ساتھ لے آؤ بلکہ زمرد ثانی کو بھی میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ایسے وقت مین آپ کا تشریف لانا بہت مناسب ہو کہ مین تنہا ہون ایک دو روز یہان اور قیام کرونگا پھر برائے مقابلہ حمزہ لشکر مین چلونگا آپ ضرور تشریف لائیے ملازمین زمرد ثانی کے آئے جو کچھ فیروز نے پیام دیا تھا وہ سب زمرد سے کہا زمرد گرفتاری عمرو کی سنکر بہت خوش ہوا سخنگان سے کہا اب چلنے مین کیا قباحت ہو سخنگان نے کہا میرے پاس بھی فیروز ستارہ پیشانی نے پیام بھیجا ہو بلکہ جسوقت خواجہ کی قید جاتی تھی اسوقت لوگ میرے پاس آئے تھے اور کہتے تھے کہ قیدی کے دیکھنے کو چلو مین تو نہین گیا اور لوگ گئے تھے اسنے کہا یہ یقین ہو کہ قیدی قیدی رہیگا نہین معلوم اور کسقدر لوگون کو ہلاک کرکے وہ اپنے لشکر مین آگئے ہونگے اور اب یہان بھی تشریف لائینگے اس موقع پر وہان جانا میرے نزدیک اچھا نہین ہو کسی حیلے سے ٹال دیجیے زمرد نے ساحرون سے کہا ہماری طرف سے اپنے شہنشاہ کو سلام کہنا اور کہنا اگر مین اور سخنگان اسوقت مین وہان چلا آؤنگا تو فوج کے انتظامات کون کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ ہم لوگون کو یہین رہنے دیجیے بلکہ آپ بھی یہین تشریف لے آئیے اب وہان زیادہ رہنا اچھا نہین ہو کل تین دن اور باقی ہین ایسا ہو کہ مسلمان لوگ شبخون آجائین تو بڑی مشکل ہو یہ کہکر ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے آکر فیروز سے کہا فیروز نے جو سنا کہ مسلمان شبخون آئینگے گھبرا گیا کہا اب مین یہان نہ رہونگا نہین تو لشکر میرا تباہ ہو جائیگا اسیوقت حکم پہونچا دو کہ چلنے کی تیاری ہو ساحرون نے سب ملازمون سے کہا کہ شہنشاہ اب یہان سے کوچ کرینگے اپنے لشکر کیطرف چلین گے چلنے کی تیاری کرو آج اور یہان مقیم ہین کل صبح کو روانہ ہو جائین گے ساحرون نے جو یہ خبر سنی سب نے جلدی جلدی چلنے کی تیاری کر دی فیروز اُس شب کو تو وہین رہا دوسرے روز وہان سے روانہ ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکے پہونچا زمرد سے کل کیفیت عیاری کی بیان کی سخنگان نے کہا مین نے تو آپ سے عرض کر دیا تھا کہ عیار لوگ غافل نہین رہتے ہین فیروز نے کہا پھر اپنی سزا کو بھی تو پہونچ گئے مین نے قید کر کے بھیجدیا ہو اب تمام عمر رہائی نہ پائینگے قید خانے مین مر جائینگے سخنگان نے کہا اس خیال کو محال تصور فرمائیے یقین ہو کہ وہ اپنے لشکر مین چین کر

ہونگے زمرد نے بھی کہا ای بختگان تمکو تو عیارون کے نام سے خوف آتا ہے اور ساحرون کی حقیقت نہین جانتے ہو بختگان نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین ہزارون عیاریان آپکی دیکھ چکے خداوند نالان وگریان ہوکر یہان سے چلے گئے اور آپ بسا فرماتے ہین زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا مین نے بڑے بڑے انتظام کر دیئے ہین اب کسیکی مجال نہین جو اُس تیمت نکل سکے بختگان نے کہا جب وہ یہان تشریف لائینگے آپ پر ظاہر ہو جائیگا فیروز نے کہا اب کس بات کا انتظار ہے فرصت تو آفتاب ہزار سر نے لی تھی وہ تو ہے نہین پس آپ مین کیونکر اس بات کو ملتوی رکھون بختگان نے کہا میری بھی یہی صلاح ہے فیروز نے کہا آج مین اسم اعظم حمزہ کا بند کرونگا یعنے حکیم کی وجہ سے اسم اعظم نہ بند ہوا اب مین بند کرونگا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے فیروز نے اسیوقت ایک طائر سیاہ جھولی سے نکالا کچھ پڑھ کے اُسکی طرف پھونکا طائر نے ایک چیخ ماری پر ہلائے فیروز نے کہا ای طائر مین چاہتا ہون اسم اعظم حمزہ کو بند کر اور اُسکی زبان مین لکنت پیدا کر طائر نے کہا یہ کیا بڑی بات ہے مین ابھی جاتا ہون اسم اعظم بند کئے لیتا ہون یہ کہکر طائر اُڑا اور لشکر اسلام کیطرف چلا یہان صاحبقران زمان اسوقت بارگاہ کے باہر ٹہل رہے تھے اور سردار بھی ہمراہ تھے آپسمین ذکر ہو رہا تھا کہ فیروز نے بڑی مکاری کی حکیم قسطنطین کو عیار کے ذریعہ سے منگا کر اسیر کیا نہین معلوم اُس بیچارے پر کیا گذری ہو صاحبقران فرماتے تھے حکیم کا مجھے بہت خیال ہے گرچہ خواجہ دو تین روز سے نہین گئے ہوتے ہین اُنکی کیفیت بالکل نہین معلوم ہوئی یہ امر باعث انتشار ہے نہین معلوم خواجہ کہان ہین اور اُنپر کیا مصیبت پڑی جو دو تین روز ہوگئے ہین سنچالاک و برق کو بھی روانہ کیا تھا وہ لوگ گئے تھوڑی دیر مین واپس آ گئے مجھے کہا کہ وہان راستہ بند ہے کوئی صورت جانیکی نہین ملتی بدیع الملک نے عرض کیا کیا عجب ہے جو خواجہ کسی حکمت سے اندر چلے گئے ہون صاحبقران نے فرمایا اگر خواجہ آزاد ہوتے تو ضرور آتے کبھی دو تین دن لگاتے کوئی ایسی ہی بات ہے جو اُنکو عرصہ ہو گیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا ایک طائر سیاہ رنگ اُڑتا ہوا آیا قریب صاحبقران کے پہونچ کے ایک چیخ ماری کہ بہت سے لوگ گر پڑے اور جو خاص خاص سردار تھے وہ بھی متحیر ہو گئے صاحبقران زمان سر تھام کر زمین پر بیٹھ گئے وہ طائر اُڑتا ہوا چلا گیا بدیع الملک نے تیر بھی لگایا مگر طائر تک نہ پہونچا سب سردار صاحبقران کے گرد آ گئے امیر کو اُٹھا کے بارگاہ مین لائے کچھ افاقہ ہوا صاحبقران سے لوگون نے عرض کی یا امیر مزاج مبارک کی کیا کیفیت ہے امیر نے اشارے سے فرمایا مجھ مین طاقت گفتار نہین ہے زبان قابو مین ہو تو کہون بدیع الملک نے کہا فیروز نے اسم اعظم بند کیا ہے صاحبقران فرش خواب پر آ کر لیٹ رہے سردار گرد جمع ہو گئے امیر حیب کروٹ لیتے تھے اشارے سے فرماتے تھے کہ دلمین آتش مشتعل ہے بدیع الملک کی آنکھون سے آنسو جاری تھے یہان تو یہ حالت تھی کہ ہرکارون نے آ کر دعائے دولت دی اور عرض کی کہ فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے صاحبقران نے اُسی حالت مین اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے بدیع الملک نے اجازت طبل بجنے کی دی لشکر اسلام مین بھی نقارہ نوازی پر چوب پڑی تیاری جنگ کی ہونے لگی شب بھر لشکرون مین تیاریان رہین جب چار پہر رات گذری اور آفتاب فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تو بدیع الملک نوجوان نے فریضہ سحری سے فراغت کی صاحبقران زمان بھی بوقت تمام اُٹھے بکتا یہ نماز خدا بجا لائے مرکب طلب کیا خادم دربارگاہ پہا سب

بارگاہ

صبا رفتار لائے صاحبقران بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سب لوگ منتظر تھے امیر کو سب نے
سلام کیا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے اسطرف فیروز ستارہ پیشانی
اور زمرد ثانی لشکر بیشمار ہمراہ لیکر میدان مین آیا جانبین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی اشعار عبرت خیز حیرت انگیز پڑھے گرد کیٹ کر کا گھر ہیٹے فیروز نے اپنا تخت آگے بڑھایا اور پکار کر کہا اے
حمزہ ثانی اب بھی کچھ نہین گیا ہے اپنے ارادے سے باز آ میرے طلسم سے واپس جا مجھے تمھاری شجاعت
پر رحم آتا ہے واقعی تمسا شجاع آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا مین تمکو اپنی سرحد سے نکال دونگا یہان
کوئی تمسے نہ بولیگا اور تجھے روکے تجھ نہ پاؤگے مین خداوند طلسم ہون ایک حکیم قرنطین پر گھمنڈ تھا
اسکو بھی مین نے اسیر کرلیا اب کس پر تند کروگے اسم اعظم بھی تمھارے پاس نہین ہے جو سحر سے امان دیگا
اس سے بہتر یہ ہے کہ اب واپس جاؤ اپنے ارادے سے باز آؤ صاحبقران زبان مین طاقت گفتار نہ تھی مگر
ہونٹھ چبا کر قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا بدیع الملک نے آگے بڑھ کے فرمایا او بیہودہ گو کیا یاوہ گوئی کرتا ہے ہمکو سوا
ذات خدا اور کسی شئی پہ ناز نہین ہے وہی ہر حال مین ہمارا حامی و مددگار ہے حکیم قرنطین کو اگر تونے مکاری
سے گرفتار کرالیا تو کیا ہوا اور اسم اعظم بند کرلیا تو کیا ہوا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا تجھ اسم اعظم بند کر لینے سے
کچھو فتح نصیب ہوگی جو تیرے مزاج مین آئے وہ ہماری ہو کت کیو اسلئے کہ ہمارا خدا مالک ہے ہم اپنے ارادے
سے باز نہ آئینگے جبتک زندہ ہین بے فتح کیے واپس نہ جائینگے فیروز نے کہا اے جوان گو ابھی تو بہت کم سن
ہو مگر تجھسا شجاع بھی پردۂ دنیا پہ پیدا نہین ہوا ہے مین تجھسے یہ تو نہین کہ سکتا ہون کہ تو اپنا ترک مذہب
کردے مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ تو بھی اپنے ارادے سے باز آ اور میرے طلسم سے نکل جا بدیع الملک نے
کہا کیا ایکبار کا کہنا تجھے کافی نہین ہوا ہے جو بار بار مجھے کہتا ہے جو بات ایکبار بہادرون کی زبان سے نکل جائے
اسکو یقین کر اور یہ خیال نہ کر کہ ہم اسکے خلاف کرینگے فیروز نے کہا اب تمھین اختیار ہے مین بہت سمجھا چکا
یہ کہکر پھر اپنی جگہ پر جاکے کھڑا ہوا فوج کیطرف دیکھا ایک ساحر کو اشارہ کیا وہ میدان مین آیا لشکر اسلام
سے بدیع الملک نوجوان نے گھوڑا بڑھایا قریب صاحبقران کے آئے عرض کی یا امیر اجازت
میدان دیجیے امیر نے چاہا کچھ کہون بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران کچھ فرمانے کی ضرورت نہین
ہے وقت ایسا ہے کہ انہین سب برابر ہین آپ مجھکو اجازت میدان مرحمت فرمایئے صاحبقران نے
اشارے سے کہا کہ جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر میدان مین آئے ساحر نے کہا اے جوان تو مجھسے
کسطرح مقابلہ کرنا چاہتا ہے بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ جسطرح تیرے مزاج مین آئے مین موجود ہون
ساحر نے کہا اے جوان پہلے تو مجھپر حربے کرے کہ تجھے حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگونکا
یہ دستور نہین ہے جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرلینگے ساحر نے تلوار میان سے کھینچی
بدیع الملک کے سر پر وار کیا بدیع الملک نے سپر اٹھائی مگر اس نے تلوار سحر کرکے لگائی تھی سپر کو مگر
روکتی تلوار نے سپر کو کاٹا سر مین اتر آئی ساحر نے عمداً ہاتھ روک لیا بدیع الملک نوجوان بیہوشی
طاری ہوئی گھوڑے سے زمین پر گرے ساحر نے بدیع الملک کو اٹھایا اور اپنے لشکر کیطرف واپس گیا دوسرا ساحر
نکلا اسنے آواز دی ملک ایرج صاحبقران کے سامنے حاضر ہوئے اجازت میدان لیکر آئے ساحر نے کہا اے
جوان تو وار کر سے ایرج نے فرمایا ہمارا دستور نہین ہے پہلے تو وار کر ساحر نے نیزہ ایرج پر مارا

ایرج نامدار نے جا بانیزے کو خالی دین گر اُسنے سحر کے ذریعے سے وار کیا تھا ایرج بھی زخمی ہوئے بیہوش
ہو کر گھوڑے سے گرے ساحر انکو اٹھا کر لیگیا اسکی جگہ پر دوسرا ساحر آیا لشکر اسلام سے شاہزادہ سکندر
فرخ لقا امیر سے اجازت لیکر میدان مین گئے یہ بھی زخمی ہوکر اسیر ہوگئے اسیطرح تا شام دس سردار
لشکر اسلام کے گرفتار ہوئے جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے صاحبقران جو
اپنی بارگاہ مین آئے سردارون کے غم والم مین اور زیادہ تردد بڑھا شب بھر جاگ کے بسر کی صبح کو پھر میدان
کارزار مین تشریف لائے اُس روز بھی بہت سے سردار تا شام اسیر ہوئے آٹھ روز تک معرکہ کارزار گرم رہا
نوین روز صاحبقران زمان کو فیروز نے مبتلائے سحر کیا قریب تھا کہ فیروز امیر کو اٹھا کر لیجائے کہ یکایک برق
چمکی فیروز کی آنکھ جھپک گئی جب خیرگی دفع ہوئی اسے صاحبقران کو سامنے نہ پایا سخت گھبرایا پلٹ کے
جو دیکھا اپنی سپاہ مین بہت سے لوگون کو بے سر پایا گھبرا کے آگے بڑھا تھا کہ دو صفین اُسکے لشکر کی زمین پر گرین
سب کے سر اُڑ گئے فیروز نے آسمان کیطرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا اور آگے بڑھا دیکھا مریخ آفتاب علم اور بہت
سے ساحران جلیل ایک جانب کھڑے ہوئے سحر کر رہے ہین فیروز نے کہا او مغرور میرے ہاتھ سے بچکر
اب کہان جاؤ گے یہ کہکر آگے بڑھا مریخ آفتاب علم نے ساحرون سے کہا آپ لوگ فوج کو تباہ
کرین مین اسنے سمجھ لونگا ساحر تو حربہ سحر لیکر فوج کیطرف مخاطب ہوئے مریخ آفتاب علم نے بڑھ کے
فیروز پر نیچہ سحر کا وار کیا فیروز نے خالی دیا جھولی سے اپنا نیچہ نکالا مریخ و فیروز مین نیچہ چلنے لگا دیر تک
آپسمین خوب نیچہ چلا جب دونون خوب تھکے تو فیروز ٹھہر گیا جھولی سے ایک آئینہ نکالا مریخ کیطرف اُس
آئینے کو بڑھایا مریخ نے بھی جھولی سے ایک آئینہ نکالا فیروز کیطرف بڑھایا دونون آئینے جلکر خاک ہوئے
فیروز نے پلٹ کے جو دیکھا تو فوج کم باقی رہگئی تھی اور وہ تھوڑی دیر مین قتل ہوا چاہتی ہے اسنے مریخ سے کہا
آج مین مہلت مانگتا ہون مجھے نہ معلوم تھا کہ تجھسے مقابلہ پڑیگا نہین تو مین اپنا سامان درست کر لیتا مگر
کل تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا مریخ نے جواب دیا کہ ویسا ہی مقابلہ ہوگا جیسے آپکا رہا تھا کہ مہلت طلب کر کے
فرار پر قرار کیا تھا فیروز نے جواب دیا کہ وہ وقت اور تھا اور اب تو مجھے مسلمانون کا مٹا دینا منظور ہے اسوقت
تک تو یہ خیال تھا کہ شاید اہل اسلام اب بھی راہ پر آجائین اور میری اطاعت قبول کرین جب مجھکو یقین
کامل ہوگیا کہ یہ لوگ میری اطاعت قبول نہ کرینگے تو مین انکو مٹا دونگا مریخ نے کہا کوئی انکو نہین
مٹا سکتا ہے سوائے خدا کے یہ دعوے باطل ہے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین کل دکھا دونگا
مریخ آفتاب علم نے جواب دیا ہم دیکھ لینگے یہ باتین کر کے فیروز اپنے لشکر کیطرف پلٹا مریخ نے ساحرون
کو منع کیا سب ٹھہر گئے فیروز ستارہ پیشانی اپنے لشکرگاہ کیطرف واپس گیا مریخ اپنی طرف واپس
آئے سب لشکر اسلام بھی پلٹا سردارون نے صاحبقران ثانی کو بارگاہ سلیمانی مین پایا مریخ
سے کہا یہان صاحبقران کو کون لایا ہے مریخ نے کہا مین صاحبقران کو یہان پہونچا گیا تھا یہ ذکر تھا
خواجہ بھی آئے مریخ نے کہا خواجہ آپ نے کہان دیر لگائی تھی خواجہ نے کہا مین ایک ضرورت
سے لشکر مین مشغول رہا تھا مریخ خاموش ہو رہا سرداران اسلام سے مریخ نے کہا کہ خواجہ مقتولان
کفار کے کپڑے اُتار رہے تھے مریخ ہنس کے خاموش ہو رہا خواجہ نے صاحبقران کی جو کیفیت دیکھی
بہت افسوس کیا مریخ نے عرض کی خواجہ آپ گھبرایئے نہین یہ حالت ابھی دفع ہوئی جاتی ہے یہ کہکر بارگاہ

سے نکلا میدان مین آیا جھولی سے ایک عقاب کاغذ کا نکالا اسپر کچھ پڑھ کے پھونکا وہ عقاب اُڑ کے ہاتھ پر بیٹھا
مریخ نے کہا اے عقاب طائر سیامری کو لا سکتا ہے عقاب نے کہا کیا بڑی بات ہے مریخ نے کہا جا اور ابھی لا عقاب مریخ
کے ہاتھ پر سے اُڑا لشکر فیروز کے جانب چلا تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا کہ وہی عقاب ایک طائر سیاہ کو
پنجہ مین دبائے ہوئے آتا ہے دیکھتے دیکھتے وہ عقاب مریخ آفتاب علم کے ہاتھ پر آ کے بیٹھا مریخ نے عقاب کی
گردن پر ہاتھ پھیرا اپنی پیشانی پر ایک سوزن مار کر خون کا ایک قطرہ اُس عقاب کے منھ مین دیا عقاب اُڑتا
ہوا چلا گیا مریخ نے اُس طائر کو کارد سحر نکال کر اسیوقت ذبح کیا اسکے ذبح ہوتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری
برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من طیران جادو بود اسکے مرتے ہی امیر
کو ہوش آیا زبان قابو مین ہوئی امیر نے اسم اعظم پڑھا قلب کی سوزش برطرف ہوئی مریخ آفتاب علم نے
سامنے آ کے امیر کو سلام کیا صاحبقران مریخ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے گلے سے لگا لیا خواجہ بھی حاضر ہوئے
امیر نے کہا خواجہ تم کہان تھے خواجہ نے کل کیفیت بیان کی امیر نے بہت تعریف کی مریخ نے بھی کہا کہ صاحبقران
اگر خواجہ تشریف نہ لیجاتے تو میری آزادی غیر ممکن تھی امیر نے فرمایا اب سردارون کے فراق مین میری عجیب
کیفیت ہے نہین معلوم فیروز بیدین ان دلیرون سے کیونکر پیش آئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ
خاطر جمع رکھیے آج شب کو سب سردار آپ کے یہان آجائینگے امیر نے مریخ سے حکیم کے آنیکی کل کیفیت بیان کی
اور پھر اسیر ہو جانیکی حقیقت بھی کہی مریخ نے عرض کی کل شب کو مین حکیم صاحب کو ضرور رہا کر لاؤنگا خواجہ
نے آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور مصاحبان فیروز کو زنبیل سے نکال کے ستون بارگاہ سے
روبروے صاحبقران باندھ دیا صاحبقران نے جوان ساحرون کو دیکھا خواجہ سے فرمایا خواجہ اسکے تحقیق
کرو کہ اب یہ لوگ کیا کہتے ہین خواجہ نے اسیوقت قلم دوات طلب کیا سب کے سامنے رکھکر سوال کیا کہ اے
منکران دین اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو شعلہ پوش جادو نے جو آنکھ کھولی اپنے
کو اس کیفیت مین پایا سخت گھبرایا دلمین خیال کیا کہ اب اسلام سے انکار کرنا اچھا نہین کیونکہ اہل اسلام کی
اقبالمندی مین شک نہین ہے یہ لوگ اس طلسم کو فتح کرلینگے اور سب لوگ ان کے ہاتھ سے مارے جاینگے
فیروز کے بنانے کچھ نہ بنے گا یہ سمجھ کے شعلہ پوش جادو نے پرچے پر لکھا کہ مین بصدق دل اسلام قبول کرتا ہون
اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے اُس پرچے کو صاحبقران کے تئین
پیش کیا امیر نے پڑھکر فرمایا خواجہ اس کو قید سے رہا کرو کہ اسنے ہمارا دین قبول کیا ہے خواجہ نے شعلہ پوش جادو کی
پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا اسکی زبان سے سوزن نکالا مشکین کھولین شعلہ پوش دوڑ کر
صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا امیر نے سر اُٹھا کے چھاتی سے لگایا دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا اور مصاحبین
فیروز بھی مسلمان ہوئے خواجہ نے سب کو رہا کیا صاحبقران نے سب کو بیٹھنے کی اجازت دی آفتاب
ہزار سر کے قریب خواجہ آئے خواجہ نے کہا او آفتاب اب شناخت مین خداوند عالم کے کیا کہتا ہے آفتاب نے
پرچے پر لکھا کہ مین ہرگز مسلمان نہونگا خواجہ نے وہ پرچہ بھی امیر کو دکھایا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھین
اپنے قیدی کے حق مین اختیار ہے مین اس سے آزردہ ہون خواجہ نے عرض کی یا امیر جب آپ آزردہ ہین تو
مین اسکے بابت کیا کرون سوا اسکے کہ اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے خواجہ آفتاب ہزار سر
کو باہر لیگئے مریخ آفتاب علم بھی خواجہ کے ہمراہ آیا خواجہ نے جلاد کو بلایا مریخ نے کہا خواجہ اسکے سر مین ایک مہرہ ہے

وجہ سے اسکی یہ آب و تاب ہی اور اسکے چہرے پر نگاہ نہین ٹھہرتی ہی وہ چہرہ اسکے سر سے نکال لو تو یہ قتل ہوگا خواجہ
بڑھ کے مریخ آفتاب علم نے عرض کی خواجہ وہ بہو تسے دنکلیگا بڑی تکلیف ہوگی مین نکالے دیتا ہون یہ کہکر
مریخ آگے بڑھا اور کارد جھولی سے نکالی اُس کارد پر دیر تک کچھ پڑھا قریب آ کے اسکے سر کو تھوڑا چاک کیا خواجہ
نے دیکھا ایک چہرہ مانند ستارے کے تابان ہی آفتاب کے سر سے نکلا مریخ اُس چہرے کو لیکر خدمت
صاحبقران مین روانہ ہوا یہان خواجہ نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے چاہا کہ ہاتھ مارے ایک برق زمین پر گری
جلاد کا سر اُڑ گیا سب کی آنکھین بند ہو گئین جب خیرگی دفع ہوئی خواجہ نے دیکھا آفتاب وہان نہین ہی متحیر
ہوئے سب طرف تلاش کیا جب کہین پتہ نپایا تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران
یہ واقعہ گذرا امیر نے فرمایا اسکی قضا ابھی نہین تھی خواجہ نے عرض کی مجھے حیرت اس بات کی ہی کہ اسوقت
آفتاب کو کون لیگیا مریخ نے کہا خواجہ مین جانتا ہون کہ کوئی لشکر حریف سے آیا ہوگا اُسنے یہ کیفیت دیکھی جلاد
کو ہلاک کیا آفتاب کو اُٹھا لیگیا مگر اُسکے سحر مین تاثیر باقی نہین رہی ہی اور ساحری اُسکی بہت کمزور ہو گئی ہی یہ
کہکر مریخ وہان آیا جہان آفتاب ہزار سر کو برلے قتل بٹھایا تھا وہان کی خاک اُٹھائی اُس خاک کو علیحدہ
زمین پر رکھکر کچھ سحر کیا ایک ساحر کی شکل زمین پر بنی مریخ آفتاب علم نے خواجہ سے کہا اے خواجہ اُسکو ان
جادو ایک ساحر ہی وہ آفتاب کو اُٹھا لیگیا ہی یہ اُسکی صورت ہی جنگلی خواجہ نے کہا دیکھا جائیگا کہانتک بچے گا
کبھی تو اسکی موت دامنگیر ہوگی مریخ نے عرض کی اگر آپکو یہی منظور ہو تو مین ابھی اسکو لا سکتا ہون خواجہ نے
جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی جب اسکی موت آئیگی آپ ہی یہان آجائیگا مریخ خاموش ہو رہا صاحبقران نے
مریخ سے کہا بدیع الملک نوجوان کا مجھکو بہت خیال ہی کہ وہ صاحب تحفہ ہی جات ہی ایسا نہو کہ اُسکو دشمن کچھ گزند
پہونچائین مریخ نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے کسکی اتنی مجال نہین جو بدیع الملک نوجوان کو گزند
پہونچا سکے جبتک تین برس نہ گذر جائین اسوقت تک قیدیان طلسم قتل نہین ہوتے صاحبقران زمان خاموش
ہو رہے دن کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی مریخ صاحبقران زمان کے پاس آیا عرض کی مین جاتا ہون سرداران کو
رہا کر کے لاتا ہون امیر نے مریخ کو رخصت کیا مریخ آفتاب علم برائے رہائی سرداران اسلام روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اسیرون کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب فیروز مریخ آفتاب علم سے جلت لیکر جنگ سے واپس آیا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا اب قیدیون
کا یہان رہنا اچھا نہین ہی مریخ آفتاب علم نہین معلوم کسطرح سے رہائی پاکے یہان آگیا ہی وہ ضرور قیدیون کو
بچا لیگا بہتر یہ ہی کہ سب اسیرون کو زندانخانہ طلسمی مین روانہ کردو ملازمین اُسیوقت سرداران اسلام کو
قید لیکر روانہ ہوئے ایک دن کے بعد شہر فیروزیہ مین یہ خبر عام ہوئی کہ سرداران اسلام قید ہو کر آئے
ہین یہ بات محل مین پہونچی ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا سے کمان ابرو نے بھی سنا ملکہ لیلا اپنی مان کے
پاس گئی عرض کی اے والدہ مہربان مین نے ابھی کنیزون سے سنا ہی کہ کچھ سردار لشکر اسلام سے اسیر ہو کر
آئے ہین میرے قلب کی عجب کیفیت ہی کسی طور سے تحقیق کرائیے کہ کون کون سردار ہین ملکہ خوش نگاہ
نے کہا مجکو بھی تردد ہی ابھی سب کے نام تحقیق کراتی ہون یہ کہکر جو کنیزین رازدار تھین اُنکو بلا کر فرمایا کہ مین نے
سنا ہی کچھ سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہو کر آئے ہین تم جا کر کیفیت دریافت کرو کہ کون کون لوگ اسیر ہوئے ہین نام

سب کی تحقیق کر لینا کنیزین اُسیوقت روانہ ہوئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا اے لیلاے کمان ابرو مین نے
کنیزون کو روانہ کیا ہی یقین ہی بہت جلد خبر معلوم ہو جائے ملکہ لیلا نے عرض کی کنیزین نہین معلوم کب خبر
لاتی ہین مین خود جاؤنگی اور سب کی خبر لاؤنگی ملکہ نے کہا بہت بہتر دو گھڑی مین لیلاے کمان ابرو نہ ٹھہرین سحر کر کے بلند
ہو گئین قریب دارالامارہ پہونچین دیکھا بہت سے سردار ایک زنجیر آہنی مین مسلسل ہین ساحر کشان
کشان لیے جاتے ہین مگر سب مبتلاے سحر ہین ملکہ سردارون کو دیکھ رہی تھین کہ نگاہ بدیع الملک تاجدار ان
پر پڑی ملکہ لیلاے کمان ابرو بیتاب ہو گئین چاہا اسیوقت رہا کرا لاؤن مگر مناسب وقت نہ جانا کیونکہ
رسوائی کا خیال تھا اسوقت گریان و نالان واپس آئین اور ان سے سب حال بیان کیا ملکہ خوش نگاہ کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے
مگر متحیر ہو کر کہا تعجب کی بات ہی اس شیر بیشۂ جرأت کو ان لوگون نے کیونکر گرفتار کیا اسیر تو سحر تاثیر نہین کرتا
معلوم ہوتا ہی تمنے کسی اور کو دیکھا ہوگا صاحبقران کے لشکر مین جسقدر رعنا جوان امیر ہین اُن سب کی صورتین
باہمگر بہت مشابہ ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو نے کہا آپ خود تشریف لیجائیے دیکھ آئیے میری عرض کا
یقین ہو جائے ملکہ خوش نگاہ سحر کر کے بلند ہوئین جب قریب دارالامارہ پہونچین دیکھا سب سرداران
اسلام زنجیر آہن مین مسلسل ہین گرفتار سحر ہین ساحر انکو کشان کشان لیے جاتے ہین جب دو تین سردار
آگے بڑھ گئے تو ملکہ خوش نگاہ نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان زنجیر آہنی مین جکڑے ہوے ہین بیہوش ہین
ایک ساحر سر زنجیر کا پکڑے ہوے کشان کشان لے جاتا ہی ملکہ خوش نگاہ کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے چاہا
اسیوقت رہا کر دون مگر خیال آیا ایسا نہو ساحرون سے مقابلہ پڑ جائے تو غضب ہو بے پردہ فاش ہو پھر وزیر
تک یہ خبر پہونچے وہ نہین معلوم کسطرح پیش آئے اس کام کو سمجھ کے کرنا چاہیے یہ سوچ کے ملکہ خوش نگاہ
واپس آئین یہان لیلاے کمان ابرو کی عجب حالت تھی ملکہ خوش نگاہ نے بہت تسلی دی کہا بی بی
اسقدر پریشان نہو مین اسکا بندوبست کرونگی غافل نہ رہونگی شب کو زندانخانہ سے جا کر لے آئینگے بلکہ
اور سب سردارون کو بھی قید سے چھڑا لینگے ملکہ خوش نگاہ نے بہت سمجھایا لیکن لیلاے کمان ابرو
کا اضطراب کم نہوا روتے روتے دن تمام کیا جب شام ہوئی تو ملکہ خوش نگاہ سے کہا بی بی اب رونا موقوف
کرو میرا قصد ہی کہ جب بارہ بج جائین تو مین قیدخانہ کیطرف جاؤن سب کو رہا کر کے لاؤن تمہاری وجہ سے آج
تک ان لوگون کے رہنے کیواسطے کوئی مقام تجویز نہین کیا گیا کوئی سامان نہ درست ہو سکا اب جو وہ لوگ
آئینگے تو کہان رہینگے ملکہ لیلا کے بھی خیال مین آیا کہ واقعی مادر مہربان بہت صحیح فرماتی ہین اُن لوگون
کے رہنے کیواسطے انتظام کرنا چاہیے یہ خیال کر کے فوراً انھین کنیزون کو بلایا سب سے فرمایا
کہ ہمارے باغ مین جاؤ سب محلسراؤن کو صاف کر کے فرش بچھاؤ کنیزین اسیوقت حکم پاتے ہی وہان سے
روانہ ہوئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی اپنے باغ مین رکھنا اچھا نہین ہی لیلاے کمان ابرو نے
کہا اور کوئی مقام اس سے بہتر نہین ہی اول تو اس شہر کی سرحد پر باغ ہی دوسرے اُس باغ مین محلسرا بھی
اس قسم کی ہین جہان دو ہزار آدمی پوشیدہ ہو سکتے ہین خوش نگاہ نے کہا تمہاری خوشی جس بات
مین ہی مجھے وہی منظور ہی اور مقام بھی اچھا ہی وہان باغ اور مکانات ایسے ہین جو کوئی نہین جان سکتا
ہی لیلاے کمان ابرو نے عرض کی اب آپ تشریف لیجیے دیر نہ فرمائیے ملکہ خوش نگاہ جادو انھین
لیلاے کمان ابرو بھی ہمراہ ہوگئین تھوڑی دیر کے بعد زندانخانہ کے قریب پہونچین دیکھا دربان جاگ

رہے ہین داروغہ زندانخانہ ایک جانب بیٹھا ہو جنت سے آگ کے گرد جمع ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو
نے ملکہ خوش نگاہ سے کہا اب کیا ارادہ ہو داروغہ زندانخانہ بھی جاگ رہا ہو اور لوگ بھی ہوشیار ہین ملکہ
خوش نگاہ نے کہا بی بی اسکا کچھ خوف نہ کرو ہم اپنے جانیکے واسطے دوسرا راستہ پیدا کرینگے ملکہ خاموش
ہو رہین خوش نگاہ عقب زندانخانہ پر آئین سحر کر کے دیوار مین در بنایا لیلاے کمان ابرو سے کہا
بی بی تم یہان موجود رہو مین اسیرونکو وہان سے لاتی ہون تم اپنے ساتھ یہان سے تخت پر لیکر باغ تک پہونچاؤ
مگر جب باغ سے واپس آنا تو اپنے ہمراہ کنیزون کو لیتی آنا کہ وہ سب کو یہان سے لیجائین اور بار بار جانیکی
تکلیف نہو ملکہ لیلاے کمان ابرو باہر رہین خوش نگاہ قیدخانے کے اندر آئین پہلے شہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو اٹھا کر باہر لائین ملکہ لیلاے کمان ابرو کو دیا ملکہ نے بدیع الملک نوجوان
کو خوش نگاہ کے سامنے تولے ہین تخت پر ڈال کے تخت کو بلند کیا جب کچھ دور چل آئین تو سر شاہزادے کا
اپنے زانو پر لیکر سحر اتارا بدیع الملک کو ہوش آیا اپنے کو زمین سے بلند پایا گھبرا کے آنکھ کھول دی دیکھا
کہ ملکہ لیلاے کمان ابرو سرہانے بیٹھی ہین خوش ہوگئے مگر کمال حیرت ہوئی دل مین کہتے تھے کہ یہ واقعہ
اصلی ہو یا خواب ہو مگر اس فکر کا سے ملکہ بھی اتنے دنون کی مفارقت کشیدہ تھین رو رو کر خوب خوب
باتین رہین شکایتون کے دفتر کھلے جب ملکہ باغ مین پہونچین تو بدیع الملک کو اپنی بارہ دری مین
لاکر مسند پر بٹھایا عرض کی مین ابھی حاضر ہوتی ہون آپ کے ہمراہیون کو بھی لے آؤن تو پھر خدمتگذاری
مین مصروف ہون بدیع الملک نوجوان نے کہا ہان ملکہ اسقدر تکلیف تمھین ضرور ہوگی کہ سب سردار
رہا ہو جائینگے آرام پاینگے ملکہ نے کنیزون کو بلایا سب کو اپنے ہمراہ لیکر پھر زندانخانہ کیطرف روانہ ہوئین
تھوڑی دیر مین زندانخانہ کی دیوار کے پاس پہونچین یہان ملکہ خوش نگاہ منتظر تھین کنیزون کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئین سب سردارون کو کنیزین باہر لائین پھر ملکہ خوش نگاہ نے اپنے تخت پر لیے کچھ
ملکہ لیلاے کمان ابرو نے اپنے تخت پر لیے سب کنیزون نے سردارون کو لیا وہان سے ملکہ کے باغ مین
آکر تخت اتارے جہان ملکہ نے فرش کو حکم دیا تھا کنیزون نے سب مکان آراستہ کر رکھے تھے
سردارون پر سے سحر اتارکر ان مکانون مین روانہ کیا آدمی انکی خدمت کو مقرر کیے کنیزین گئین
سب اتفاقات درست ہوگئے سرداران اسلام متعجب ہوئے کہ ہم تو اس بلا مین مبتلا تھے یہ راحت کی
یہ کیا بات ہو اسکا سبب کیا ہو مگر ملکہ لیلاے کمان ابرو اور ملکہ خوش نگاہ جادو سب سردارون کو
مکانون مین روانہ کر کے بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوئین ملکہ خوش نگاہ جادو نے
بدیع الملک کی بلائین لین کہا مجھے ایک مدت سے آپکے مزاج کی کیفیت نہین معلوم ہوئی تھی مریخ نے
جب یہان رہائی پائی تھی تو تھوڑی دیر کیلیے میرے پاس آیا تھا مینے اس سے کچھ کیفیت آپ کی پوچھی
اسنے کہا جس وقت تک مین لشکر اسلام مین تھا اسوقت تک خیریت تھی اب حال نہین معلوم مجھے یقین
تھا کہ آپ سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہو حضرت آپ محفوظ ہین اس سبب سے کچھ اندیشہ نہ تھا اگر مجھے یہ
معلوم ہوتا تو کیا مجال تھی کسکی جو آپکو اسیر کر سکتا بدیع الملک نے فرمایا آپکو میری کیفیت کیونکر معلوم
ہوتی سبب میری اسیری کا یہ ہوا کہ جو تحفہ جات میرے پاس دافع سحر تھے وہ فیروز نے اپنے لشکر سے
آفتاب کو بھیجکر منگا لیے بلکہ صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند کیا تھا حمزہ نے کل بھی لے لیا ہو اسم اعظم تو مع آفتاب علم

نے کھولدیا اگر حرز ہیکل ابھی تک نہین ملی ہو آفتاب نے بکر مسلمان ہو کے مجھے دغا کی راہ مین سب کو بیہوش
کرکے تحفہ جات لیگیا اسی سبب سے میری یہ حالت ہوئی اگر فیروز غیر ساحر کو میرے مقابلے مین بھیجتا اور ساحر
کے ذریعے سے مقابلہ کرتا تو مین فضل خدا سے لڑائی فتح کرلیتا مگر اسنے مکر کیا اور انصاف کو کام مین نہ لایا
ساحرون سے مدد چاہی سب مکار کو خراب کردیا نہین معلوم صاحبقران پر کیا گذری اور کون کون سردار
میرے یہان کے اسیر ہو کر یہان آئے مین سب کو دیکھنا چاہتا ہون خوش نگاہ نے کہا صبح کو سب سے ملیے گا
اسوقت موقع نہین ہو بدیع الملک نے کہا مین صبح کو ضرور سب کو دیکھونگا اور صبح کو آپسے رخصت بھی ہونگا بلکہ
لیلاے کمان ابرو نے جو یہ بات سنی بدیع الملک کیطرف بنگاہ حسرت دیکھا بدیع الملک کی بھی نگاہ ملکہ
کے چہرے پر پڑی لیلاے کمان ابرو کے آنسو ٹپک پڑے بدیع الملک مجبور ہو گئے ملکہ کو تسکین بھی نہ دے سکے
تھے کیونکہ سامنے ملکہ خوش نگاہ بیٹھی تھین لیکن خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی
اب مین رخصت ہوتی ہون صبح کو پھر حاضر ہونگی اور جو جو امور ضروری ہین انکی نسبت عرض کرونگی بدیع الملک
نے ملکہ خوش نگاہ کو روکا اور کہا کہ اب میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہو محل مین سب کو میرا انتظار ہوگا تو سب پریشان
ہونگے میرا جانا اچھا ہو بدیع الملک تو خود چاہتے تھے کہا آپ تشریف لیجایئے مگر صبح کو ضرور تشریف لائیے گا
کو مین آپسے بھی رخصت ہو کر جاؤن ملکہ خوش نگاہ نے عرض کی ابھی تو آپ تشریف نہ لیجایئے کچھ دنون
یہان قیام فرمایئے جب مین عرض کرون اسوقت آپکو اختیار ہو بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین کل
کیفیت آپ سے صبح کو عرض کرونگا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئین بدیع الملک نوجوان نے ملکہ
لیلاے کمان ابرو کو تسلی دی آنسو پونچھے کہا ملکہ مین مجبور ہون صاحبقران زمان پر نہین معلوم وہان کیا گذری
ہو اور انکی کیا کیفیت ہو اگر مین نہ جاؤنگا تو خرابی ہوگی اسکے علاوہ اسقدر سردار یہان موجود ہین اور یہی لوگ
جان لشکر ہین اگر یہ نہون تو لشکر بیکار ہو انہین سب کو لیکر جاؤنگا صاحبقران سے ملونگا دیکھون مقابلے کی کیا
صورت ہوتی ہو اب فیروز کسطرح مقابلہ کرتا ہو اسکے علاوہ اپنے تحفہ جات مجکو بہم کرنا ہین جبتک تحفہ جات
میرے پاس نہین ہین مجکو اپنی زندگی دشوار ہو ملکہ لیلا نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے تحفہ جات آپکو مین لادونگی
اور مقابلہ کے واسطے بچا نیمصاحب وہان موجود ہین کون ایسا ہو جو انسے مقابلہ کرسکے خود والد ماجد نے مقابلہ
کر نہین تکلف کرنے ہین علاوہ اسکے والد ماجد کے سب تحفہ جات بچا نیمصاحب کے پاس ہین وہ بالکل بیخوف ہو
دیا ہین کیا کرسکین گے لڑائی فتح ہو جائیگی آپ کے جانیکی ضرورت نہین ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر
مین سمجھا ہوتا تو پھر نہ جاتا تمھاری خوشی کرتا اور اب مجبور ہون کہ میرے ہمراہ اتنے سردار ہین اگر مین نہ جاؤنگا
تو یہ سب بھی یہین رہینگے لشکر مین کوئی نہ ہوگا امیر کے دل کی کیا کیفیت ہوگی اگر کسی نے مقابلہ کیا اور بڑے بڑے
سردار آگئے تو انکے مقابلے کیواسطے کون جائیگا اس سے میرا جانا مناسب ہوگا ملکہ نے کہا اگر آپکو یہ خیال
ہو تو مین سردارون کو کل ہی لشکر مین روانہ کردونگی ملکہ دو دن مین سب لوگ صاحبقران زمان کے
پاس پہونچ جاینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ ہوسکتا ہو کہ سب جائین اور مین یہان رہجاؤن صاحبقران لشکر کیا
فرمائینگے اور میرے ہمچشمون مین مجکو کیسی ذلت ہوگی ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان کسیطرح
کہنا قبول نہ کرینگے تو مجبور ہو کر رونا شروع کیا بدیع الملک نے بہت بہت سمجھایا مگر ملکہ نے گریہ موقوف نہ کیا آخر
بدیع الملک نوجوان مجبور ہوئے ملکہ سا شب بھر روتے رہین بسر کی صبح کو جب بدیع الملک نوجوان مغموم و مضمحل بیٹھے تھے

کہ ملکہ خوش نگاہ تشریف لائین بدیع الملک کی بلائین لین ملکہ لیلا سے کمان ابرو کی حالت دیکھی کہا
بی بی خیر ہے کچھ اپنی پریشانی کا سبب بتاؤ بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی اور چلیا دین ملکہ خوش نگاہ
کو سمجہائین چونکہ ملکہ خوش نگاہ مسن تھی اور تقریر بدیع الملک نوجوان کی بہت فریفتگی تھی ملکہ خوش نگاہ
نے سب باتون کو تسلیم کیا سچ ہے کہا بی بی ایسے وقت مین انکو روکنا میرے نزدیک خلاف محبت ہے اگر خدا
نے چاہا تو بہت جلد تمھی پھر ملین گے اور خیریت سے ہر روز تمھین آگاہی ہوتی رہیگی کیون اسقدر پریشان ہوتی
ہو اگر وہ نہ جائینگے تو واقعی نقصان ہوگا صاحبقران وہان تنہا ہین ان سب سردارون کے خیال مین انکو
زندگی تلخ ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ شاہزادے کو جانے دو اگر ایسا ہی تمھین خیال ہے تو ہم مریخ کو اطلاع دینگے وہ
بعد فراغت بدیع الملک نوجوان کو یہان پہونچا جائینگے ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ کی بھی یہی مرضی
ہے تو مجبور ہو کر خاموش ہوئین بدیع الملک نوجوان نے کہا اب مجھے رخصت کرو دیر ابھی یہین ہے ملکہ لیلا
نے جواب دیا کہ شب بھر تو عجب حالت مین بسر ہوئی آپ پر روشن ہے اور اسوقت تک جو قلب کی حالت ہے
وہ آپ دیکھ رہے ہین کہ آپکی خاطر کا بھی کچھ خیال نہین ہے دو ایک روز تو اور تشریف رکھیے کہ مین کچھ آپکی خاطر
و تواضع کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ تمھاری خوشی مجھے منظور ہے ورنہ مین ایسے حال مین نہ ٹھہرتا ملکہ لیلا
نے کہا تین روز آپ تشریف رکھیے چوتھے روز تشریف لیجایئے گا بدیع الملک کو کچھ نہ بن پڑا ناچار اقرار
کر لیا ملکہ نے اسیوقت کنیزون کو حکم دیا کہ سامان عیش و نشاط مہیا کرین سب کنیزین درستی اسباب
جلسہ مین مصروف ہوئین ملکہ لیلا سے کمان ابرو بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ مین لائین دیر تک باغ
مین صحبت گرم رہی پھر بارہ دری مین آکے کچھ دیر تک شغل رقص و سرود رہا اسیطور سے تین دن بسر ہوئے
چوتھے روز بدیع الملک نوجوان علی الصباح بیدار ہوئے ملکہ خوش نگاہ بھی آئین بدیع الملک ملکہ
خوش نگاہ سے رخصت ہوئے خوش نگاہ اسیوقت اپنے محل کیطرف روانہ ہوگئین یہان ملکہ لیلا سے کمان ابرو
نے اپنی عجیب حالت بنائی بمشکل تمام بدیع الملک مع جملہ سرداران صاحبقران باغ سے باہر آئے ملکہ نے
راہ بتادی تھی مخفی بلکہ چند کنیزون سے کہا تھا کہ تم پوشیدہ طور سے شاہزادے کے ہمراہ جانا شاید کہین راہ بھول
کرین تو بتلا دینا یا خدانخواستہ راہ مین کوئی بات واقع ہو تو اسکی اطلاع ہمکو دینا کنیزین بھی پوشیدہ ہو کر شاہزادہ
بدیع الملک کے ہمراہ ہوئین شاہزادہ مع سب سرداران لشکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوا آگے ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو برائے رہائی سرداران اسلام اپنے لشکر سے روانہ ہوا پہلے لشکر فیروز مین آکے تلاش کیا کسیکو
نہ پایا خیال کیا کہ شاید فیروز نے سب کو زندانخانہ مین روانہ کر دیا ہے یہ سوچ کے زندانخانہ کیطرف چلا تین
دن کے بعد قیدخانہ کے قریب پہونچا یہان آکر یہ غوغا سنا کہ قیدی زندانخانہ سے غائب ہوگئے نہین معلوم
کون لیگیا مریخ آفتاب علم کو خیال ہوا کہ سوائے خواجہ عمرو عیار کے اور یہ قدرت کس مین ہے جو زندانخانہ
طلسمی سے قیدیون کو رہا کر لیجائے وہی آئے ہونگے سب کو رہا کرکے لیگئے ہونگے یہ سوچ کے وہان سے
پلٹا لشکر صاحبقران مین حاضر ہوا کہ امیر نے جو مریخ کو خالی ہاتھ پایا فرمایا اے مریخ تم کس کام کو گئے تھے

مریخ نے عرض کی یا صاحبقران بھلا میری مجال ہے کہ خواجہ کے سامنے کوئی کام کر سکوں خواجہ اسیروں کو
رہا کر لائے امیر نے فرمایا سرداران یہاں نہیں ہیں مریخ نے عرض کی خواجہ کے پاس ہونگے امیر نے فرمایا خواجہ
تین روز سے کہیں نہیں گئے مریخ نے عرض کی سوائے خواجہ کے یہ کام کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتا ہے امیر
نے اسیوقت خواجہ کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھیں مریخ آفتاب علم پوچھتے
ہیں خواجہ نے مریخ آفتاب علم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کیوں صاحب آپ کو مجھسے کیا کام
ہے مریخ نے عرض کی خواجہ آپ سرداروں کو رہا کر کے لائے ہیں خواجہ نے تبسم کیا کہ میں نہیں لایا ہوں اگر لاتا تو
صاحبقران کے سامنے لاتا اور سرداروں کو پوشیدہ کیوں کرتا مریخ نے عرض کی خواجہ جب میں صاحبقران
سے رخصت ہو کر گیا تو لشکر فیروز میں پہونچا وہاں کیسکو نہ پایا مجبور ہو کر زندانخانہ کیطرف گیا وہاں بھی کسیکا
پتہ نہ ملا بلکہ یہ خوف سنا کہ کوئی غیب کا اسیروں کے لیکر یہاں آیا اور نکلگیا مجکو یہ گمان ہوا کہ سوائے آپکے
اور یہ کام کسیکا نہیں ہے کہ زندانخانہ طلسمی سے قیدیوں کو نکال لیجائے خواجہ بھی حیران ہوئے امیر بھی متردد
ہوئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب پھر جاتا ہوں اگر خدا نے چاہا تو اب کی بار ضرور
تلاش کر کے لاؤنگا صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا مریخ برائے تلاش سرداران اسلام
روانہ ہوا اسکا ذکر اسکے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب اکوان جادو آفتاب کو جلاد کے سامنے سے اٹھا لیگیا تو فیروز کے سامنے لیجا کر آفتاب کو
پیش کیا آفتاب بوجہ زخم سر کے بہت تکلیف میں تھا ہوش باقی نہ تھا فیروز نے جو آفتاب کی کیفیت
دیکھی اکوان سے کہا او اکوان جادو اسوقت تمھیں کیونکر موقع ہاتھ آیا جو تم آفتاب کو لائے
اکوان نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے اکوان کی بہت کچھ تعریف کی اور بہت کچھ انعام بھی دیا آفتاب کے
زخم میں ٹانکے لگائے گئے بڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا آفتاب نے آنکھ کھولی اپنے تئیں قریب فیروز شاہ کے
دیکھا چاہا اٹھے مگر فیروز نے منع کیا کہا او آفتاب تمھارے زخم سر میں ٹانکے دیے گئے ہیں تمھیں اٹھنا
نہیں چاہیے آفتاب نے کہا ای شہنشاہ میں یہاں تک کیونکر آیا اور مجھے کون لایا فیروز نے کہا تمھیں اکوان
لایا ہے لیکن یہ سر میں تمھارے زخم کیسا ہے کیا کسی سے لڑائی ہوئی تھی قید توڑ کے نکلنا چاہا تھا آفتاب نے کہا اے
شہنشاہ یہ زخم مریخ آفتاب علم نے لگایا ہے میرے سر میں ایک مہرہ تھا جو آجتک سوائے میرے دوسرا نہیں
جانتا تھا نہیں معلوم مریخ کو کیونکر معلوم ہوا اور انھوں نے میرے سر سے وہ مہرہ نکال لیا اب میں کسی کام کا نہیں
رہا نہ میرے سحر میں قوت ہوگی نہ میں بقوت کسی سے لڑ سکونگا نہ اب طلسم میں حکومت کر سکونگا اب میں
کسی کام کا نہیں رہا فیروز نے بہت افسوس کیا کہا اے آفتاب اب کیا انتظام کیا جائے جو تمھارے
سحر میں قوت آجائے آفتاب نے کہا میرے طلسم میں ایک ساحر ہے کہ وہ ہمیشہ ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہے اور
پہاڑ کے چاروں طرف شعلہ ہائے آتش نکلتے رہتے ہیں اسی آگ میں وہ ساحر رہتا ہے لوگ اسکو پہلوان آتشین
سامری کہتے ہیں میں نے اسکو بابا جانی بنایا تھا یہ مہرہ اوسی سے ہاتھ آیا تھا اسنے اپنی عمر صرف کر کے خاص
اپنے واسطے دو مہرے بنائے تھے ایک اپنے پاس رکھا اور ایک مجکو دیا تھا اس مہرہ کی وجہ سے میں تمام عالم

ساحرون سے مقابلہ کرتا تھا اور سب ساحر مجھسے خوف کرتے تھے چہرہ میرا نظر نہین آتا تھا روشنی معلوم ہوتی تھی اب مین ہر ایک سے خوف کرتا ہون اور مجھ مین اب وہ بات نہین ہر جب مین پھر اپنے طلسم مین جاؤن اور پہلو نشین ساحری سے ملاقات کرون اور منت و سماجت اسنے عرض کرون تو شاید وہ مہرہ میرے ہاتھ آجاے تو کسیکی مجال نہین جو مجھسے مقابلہ کرسکے وہ مہرہ اس سے بہتر ہوا سمین اور بھی بہت سی صفتین ہین فیروز نے کہا اے آفتاب تمکو لازم ہر کہ لشکر ہمراہ لیکر اپنے طلسم کیطرف جاؤ اور جسطرح بن پڑے وہ مہرہ پہلو نشین ساحری سے لاؤ آفتاب نے کہا پہلے زخم سر کو جلد اچھا کرائیے جراحون سے تاکید فرمائیے تو مین جاؤن مہرہ لیکر آؤن فیروز نے اسیوقت جراحون کو طلب کیا تاکید شدید کی سب نے بڑی کوشش کرکے دو دن مین زخم سر آفتاب کو اچھا کیا زخم جب رو بصحت نظر آیا تو فیروز نے جراحون کو ساتھ کرکے آفتاب کو اسکے طلسم کیطرف روانہ کیا آفتاب براے ملاقات پہلو نشین ساحری روانہ ہوا لشکر بھی تھوڑا سا ساحرون کا ہمراہ لیا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچ کے مقام کیا اسکے ملازمین نے بارگاہین استادہ کردین آفتاب بارگاہ کے باہر ٹہلنے لگا صحرا کی سیر دیکھنے مین محو تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی آفتاب اسطرف مخاطب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا معلوم ہوتا ہر کچھ لوگ اسطرف سے آتے ہین ہمارے شہنشاہ کے پاس جاتے ہین ایکا امر ضروری تھے کہنا ہر وہ انھین لوگون کے ذریعے سے کہلا بھیجونگا یہ باتین کررہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا آفتاب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور جملہ سرداران اسلام گھوڑون پر سوار بڑی شان و شوکت سے چلے آتے ہین آفتاب نے بدیع الملک اور جملہ سرداران اسلام کو جو دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا انکو تو شہنشاہ نے اسیر کرکے قیدخانہ طلسمی مین قید کردیا تھا نہین معلوم کیا باعث ہوا جو یہ لوگ رہا ہوگئے اور اس جاہ و تجمل سے آتے ہین مگر تم سب ہوشیار جاؤ اب بدیع الملک کے پاس تحفہ جات تو ہین نہین جو سحر اپنا تاثیر نہ کرے انھین اسیر کرو سب لوگون نے کہا ہماری بھی یہی راے ہر کہ یہ لوگ اپنے لشکر تک نہ پہونچنے پائین آفتاب نے کہا تم سب لوگ بھی آلات جنگ سے آراستہ ہو جاؤ کہ یہ انکے آگے نہ بڑھنے دین سب لشکری اپنے اپنے حربون سے درست ہوکر آفتاب کے سامنے آئے اتنے عرصے مین بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی نزدیک آگئے آفتاب نے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو ٹوکا کہ او اسیر طلسم تو کہان جاتا ہر بدیع الملک نے آفتاب کو پہچانا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا کہ او مکار خبردار ہمین نہ روکنا ورنہ بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا تو کہان جاتا ہر آفتاب نے کہا مین تیری تلاش مین تھا اب پھر تجکو اسیر کرکے قیدخانہ مین لیجاؤنگا اور ایسی قید شدید مین رکھونگا الجان نہ بچیگی اب اس طلسم مین تمکو قید نہ کرونگا بلکہ اپنے طلسم مین لیچلونگا بدیع الملک نے فرمایا کیون یاوہ گوئی کرتا ہر تیری خود زندگی دشوار ہوگی موت سے کا یار ہوگی آفتاب نے کہا اچھا جو تمھارے مزاج مین آئے وار کرو کہ دل مین حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا تو جانتا ہر کہ ہم ہرگز یہ قاعدہ نہین ہر کہ پہلے وار کرین جب تیری ضرب سے خدا ہمین بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے آفتاب نے کہا اے بدیع الملک مین ایک ہاتھ مین تمھارا کام تمام کردونگا تم وار کیا کروگے بدیع الملک نے فرمایا مین نے تجکو اجازت دی ہر تو وار کر آفتاب نے تیغ سحر نکالا چاہا بدیع الملک نوجوان پر وار کرے کہ طاقت ہاتھ کی زائل ہوگئی تیغ سحر اٹھا نہ سکا ہاتھ سے زمین پر گرا آفتاب حیران ہوا کہ یہ کیا باعث ہر جو اسوقت میرے ہاتھ نے خطا کی اسنے

دوسرے ہاتھ میں نیمچہ اٹھایا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو سپر پر روکا آفتاب کو اور زیادہ حیرت ہوئی
کہ نیمچہ سحر کا وار سپر پر رک گیا تعجب ہے اسیطرح بدیع الملک نے اسکے دو تین وار رد کیے گو دلمین اسکی طرف سے
عناد بھرا ہوا تھا سمجھے تھے کہ یہ ملکہ لیلا کے کمان ابرو پر عاشق ہے خبردار خبردار کہکر وار کیا آفتاب نے
سپر سحر کو جیسے کی پناہ کیا مگر تلوار جو پڑی تو سپر کو کاٹ کے سر میں اتر آئی سر کو کاٹ کے سینے میں در آئی بدیع الملک
نے یونہی ہاتھ کھینچ لیا آفتاب دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا اسکے گرتے ہی ایک ہنگامہ عظیم بلند ہوا ساحر جو
اسکے ہمراہ تھے وہ حربہ ہاے سحر لیکر بدیع الملک پر آپڑے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ تھے یہ سب بھی
تلواریں کھینچ کر گرے مگر تاریکی اسقدر پھیلی تھی کہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا جب ساحر سحر کرتے تھے تو کچھ روشنی ہو جاتی تھی
ورنہ تاریکی ذرا کم نہوتی تھی ہواے تند چل رہی تھی درخت جڑوں سے اکھڑ اکھڑ کے گر رہے تھے سنگ باری
برف باری ہو رہی تھی شہزادہ بدیع الملک اس عالم میں بھی ساحروں کو قتل کر رہے تھے ساحر خود بھی آپسمین کٹ جاتے
تھے ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا جب اس حالت کو عرصہ ہوا اور سب کے دم گھبرانے لگے تو ایک برق چمکی وہ سب
تاریکی دفع ہوئی آواز مہیب آئی کہ کشتہ ہوا نام من آفتاب ہزار سر جادو بود افسوس مردیم وجا نداد یم و بمطالب خود
نرسیدیم اس آواز کے آنے سے سنگباری موقوف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب ساحر مرے پڑے ہیں
اور سرداران اسلام بھی بعض بعض بیہوش ہیں بدیع الملک گھبرا کے دیکھا مریخ آفتاب علم ایک جانب سرداران
اسلام کو ہوشیار کر رہا ہے بدیع الملک پر جو مریخ کی نگاہ پڑی ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار جہان انشرہ معرکہ
بھی قابل دید تھا اتنے بڑے ساحر کو حضور نے قتل کیا جسکا شہرہ تھا بدیع الملک نے شکر خدا کیا مریخ سے پوچھا
تم کسوقت یہاں آئے اور کیونکر آنکا اتفاق ہوا خبر رہائی تو تمھاری سنی تھی مگر یہاں کیونکر آنا ہوا مریخ نے عرض
کی حضور ہی کی تلاش میں نکلا تھا ایکبار تا بہ زندانخانہ گیا وہاں سنا کوئی اسیروں کو لیگیا پھر صاحبقران زمان کی
خدمت میں گیا خواجہ پر گمان تھا انھوں نے فرمایا میں زندان تک گیا تھا میں مجبور ہوکر پھر نکلا اور یہی قسمت سے
آج قدمبوسی حاصل ہوئی جب آپکو آفتاب نے روکا تھا میں اسیوقت سے حاضر ہوں مگر اپنے کو ظاہر نہیں کیا
تھا بدیع الملک نوجوان تھے کہ اسی کے سبب سے آفتاب قتل ہوا ہے مریخ سے کہا پھر اب کیا عزم ہے مریخ
نے عرض کی جو حضور فرمائیں بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران کی کیا کیفیت ہے اور جنگ موقوف ہے یا ہو
رہی ہے مریخ نے سب کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا آج اسی صحرا میں قیام کرو کل یہاں سے لشکر
کی طرف روانہ ہو جائینگے مریخ نے اسوقت وہیں قیام کیا اسباب جو آفتاب کے ہمراہ تھا اسپر بدیع الملک نے
قبضہ کیا شب پھر وہاں بسر کی صبح کو پھر لشکر کی جانب کوچ کیا دوسرے روز لشکر میں آکے پہنچے صاحبقران زمان
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے سب نے پوچھا اے شہریار آپ نے کیونکر رہائی پائی بدیع الملک
نے فرمایا منظور الہی تھا رہا ہو گیا صاحبقران سمجھ گئے سب کو اشارہ دیا کہ خاموش رہو زیادہ نہ پوچھو سب لوگ
خاموش ہو گئے مریخ کو اسیوقت معلوم ہو گیا تھا جب بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ ہم تمھاری رہائی کی خبر
سن چکے تھے بسبب شرم مریخ نے زیادہ بدیع الملک سے نہ پوچھا تھا یہاں صاحبقران نے سب کو رخصت
کر دیا مگر امیر کو بڑی خوشی ہوئی مریخ سے کہا اے مریخ آفتاب علم تم نے بڑی کوشش و جانفشانی کی مگر افسوس
کہ جلوہ تو نہیں ابھی تک اسیر ہے مریخ نے عرض کی انشاءاللہ تعالی بہت جلد انکو رہا کر کے لاونگا صاحبقران
نے فرمایا عجب ہے کہ فیروز نے بھی ابتک طبل جنگی نہیں بجایا مریخ نے عرض کی وہ کوئی سحر تیار کرتے ہونگے جب

فراغت پا بیٹھے تو طبل جنگی بجوا بیٹھے امیر نے فرمایا ابھی گذارش خدنگ تک جانا ہو لوح لانا ہو حصہ پنہ نہیں مریخ نے عرض کی یہانے جسوقت فراغت ہوگی پھر گذار خدنگ تک جانا کیا مشکل ہو یہان سے بہت نزدیک ہو تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب مریخ نے ساعت کو خیال کیا اور نیک پایا تو صاحبقران سے عرض کی اب غلام کو رخصت دیجیے کہ برے ربانی حکیم تو تطین جاے امیر نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا ادہر جانب زندان حکیم روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہو

کہا جب آفتاب ہزار سر کو روانہ کیا تو آپ ایک بارگاہ مین گیا ملازمان سے کہا اس بارگاہ مین چار روز کا کھانا مع جملہ اسباب ضروری کے رکھدو اور چار روز تک اس بارگاہ مین نہ آنا مین ایک سحر تیار کرتا ہون مریخ یون گرفتار ہوگا اسکے پاس سب تحفہ جات موجود ہین اور مین کوئی تحفہ نہین رکھتا ہون جبتک مین سحر تیار نہ کرونگا تب تک مریخ گرفتار ہوگا یہ گرفتار ہوا تو مین حمزہ کو بھی گرفتار کرتے فراغت پاؤن سب سردار تو گرفتار ہو چکے ہین اب صرف حمزہ باقی ہو جب حمزہ گرفتار ہو جائیگا تب لشکر اسکا میری اطاعت کریگا مین تو حمزہ کو اسی روز گرفتار کرلیتا مگر کیا کرون مریخ کے آنے سے مجبور ہوگیا اگر وہ اسوقت نہ آجاتا تو مین حمزہ کو گرفتار کر چکا تھا ملازمین نے کہا اب آپ جسوقت چاہینگے گرفتار کرلیں گے فیروز نے کہا یہ بڑی بات ہو پہلے مریخ کی تدبیر پیشتر کرون پھر حمزہ کو تم لوگ گرفتار کر سکتے ہو یہ کہکر اس بارگاہ مین گیا ملازمین نے سب اسباب ضروری رکھدیا فیروز سحر تیار کرنے لگا کہ ذکر اسکا قطع ہوا

اب کیفیت خواجہ عمرو نامدار کی بیان کیجاتی ہو

کہ افسون ساز یہ سنا کہ فیروز نے ایک دیوار ریت کی بنائی ہو اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہو اس دیوار کے اندر لشکر اترا ہوا ہو فیروز بھی جو فرصت شب و روز بسر کرتا ہو اسے یقین ہو کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہو جو چیزین اسکے پاس تھین وہ سب نے بازوون پر سے کھولدال لین اب اسکا قول ہو کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہو خواجہ نے خیال کیا ایسے وقت مین بہت ہی اچھی عیاری ہوگی واہ نک کسی طرح پہونچنا ضرور ہو یہ سوچ کے باندھے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوے اپنے لشکر سے نکلکر صورت بدل لی ایک مرد مسافر کی شکل بنائی فیروز کے لشکر کی طرف چلے جب جنگل سے گذرے تو دیکھا ایک دھوان سا معلوم ہوتا ہو خواجہ اس دھوئین کے قریب پہونچے زنبیل سے تخت نکالا دھوئین کے قریب تخت کو بچھایا رنگ روغن نکالکر اپنی صورت عیب بنائی اس تخت پر بیٹھے تخت کو بلند کیا اس دھوئین کے اوپر جاکے نگاہ جو کی تو دیوار ریت کی نظر آئی خواجہ اس دیوار کو پھاندکر اندر آئے دیکھا میدان وسیع ہو اور کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین خواجہ نے دیوار کے اندر آتے ہی مارے خوف کے گھبرا اور ڈرے اسیصورت سے اس میدان کو طے کرکے جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا لشکر فیروز اترا ہوا ہو خواجہ نے کہا اسنے بڑا میدان بیکار اتارا ہو اور دیوار بہت دور تک بنائی ہو یہ سوچتے ہوے لشکر مین داخل ہوے دیکھا بڑی چہل پہل ہو دوکانین کھلی ہوئی ہین لشکری سودا خرید رہے ہین خواجہ نے ایک گوشے مین جاکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی بازار مین آکے ٹہلنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے کچھ سودا خریدا مزدور کی تلاش مین پھرنے لگا خواجہ اسکے سامنے آئے اسنے بلایا کہا ہمارا سودا لشکر مین پہونچا دے خواجہ نے سودا اٹھایا اسکے ہمراہ ہوے ساحر لشکر مین آیا اپنی بارگاہ مین گیا کہا او مزدور اسباب یہان رکھدے مزدور تلقی نے اسباب وہان رکھا ساحر نے ایک روپیہ نکالکر مزدور تلقی کو دیا مزدور تلقی روپیہ کو دیکھکر

بہت خوش ہوا کہا صاحب آپ کیا بادشاہ چین ساحر نے کہا اسے میری بادشاہی تو نے کیونکر جانی مزدور نے کہا
روپیہ سوائے بادشاہ کے اور کسیکے پاس نہین ہوتا آپ نے جو مجکو روپیہ دکھایا اور دیدیا تو اس سے مجکو معلوم ہوا کہ آپ
بادشاہ ہین ساحر بہت ہنسا کہا ارے مین بادشاہ نہین ہون بادشاہ کا نوکر ہون مزدور نقلی نے کہا آپ چھپاتے ہین کہین
نوکر کسیکو روپیہ دیتے ہین یہان ہم بہت سے نوکرون کی مزدوری کرتے ہین کبھی کسی نے ایک پیسا بھی
نہین دیا ساحر نے کہا ارے پھر تو کھانا کہانسے کھاتا ہو جب تجھے پیسا بھی مزدوری کا نہین ملتا مزدور نقلی نے
کہا جس دوکاندار کا اسباب اٹھا کر رکھدیا اسی نے رات کو کھانا کھلا دیا اب مین خود دوکان رکھونگا ایک خیمہ
بھی مول لے لونگا آپ میرے یہان سے سودا لیا کیجیے گا ساحر نے کہا تو بڑا احمق ہے ایک روپیہ مین دوکان رکھے گا
اور خیمہ بھی مول لے لیگا مزدور نقلی نے کہا جی نہین کیا سب روپیہ تھوڑی صرف کرونگا اسمین سے نصف کی دوکان
رکھونگا اور نصف اپنے پاس رہنے دونگا ساحر نے ہنسکر کہا تو سڑی ہے کہین آدہے روپیہ مین دوکان ہوتی ہے
مزدور نے کہا کیا اس سے بھی کم صرف ہوتا ہے ساحر نے کہا ارے دوکان کیواسطے بہت سا روپیہ درکار ہوتا ہے
مزدور نقلی نے کہا آپ مجھے بیوقوف بناتے ہین بہت سا روپیہ نصیب کسکو ہوتا ہوا ایک ہی روپیہ مشکل سے ملتا ہے
نہین معلوم آج مین کسکا منھ دیکھکر اٹھا تھا جو مجھے ایک روپیہ ملگیا بہت سے دوکاندار آپ کے لشکر مین ہین
انکے پاس نصف روپیہ بھی نہین ہے ساحر نے کہا یہ سڑی ہوا اسوقت اسکو یہی دہن ہے باتین بنا رہا ہے کہا اچھا میان
مزدور تم یہان بیٹھو ہم تمہاری دوکان کے لیے بہت سے خریدار ڈھونڈھے لاتے ہین مزدور وہان بیٹھ گیا ساحر چلا
اور ساحرون کے خیمے مین گیا کہا مین ابھی بازار گیا تھا وہان سے کچھ سودا لیا مزدور کی تلاش تھی ایک مزدور مفلوک
ملا اسکو لایا جب اسنے سودا رکھدیا تو مین نے ایک روپیہ اسکو دیا وہ مزدور سڑی ہے روپیہ کو دیکھکر بہت
خوش ہوا ایسی ایسی باتین بنائین کہ مجھے بہت ہنسی آئی چلو اسکی باتین سنو ساحر اسکے ہمراہ خیمے مین آئے دیکھا
ایک مزدور مفلوک دھوتی باندھے بیٹھا ہے ساحرون نے دیکھکر کہا صورت بھی اسکی عجیب ہے قریب آکے سب نے کہا
کیون میان مزدور تم روپیہ لیکر بہت خوش ہوئے مزدور نے کہا اور تم سب کو رشک ہوا ساحر ہنسنے لگے کہا میان مزدور
صاحب خدا نے خوب دیا آپکو روپیہ ملا ہمین بہت خوشی ہوئی ہمنے سنا ہے کہ آپ دوکان رکھیے گا مزدور نے کہا ہان دوکان
تو مین ضرور رکھونگا جو ساحر اپنے ہمراہ لایا تھا اسنے کہا میان مزدور آپکا نام کیا ہے جب ہم لوگ بازار مین آئین تو
آپکی دوکان کو کسکے نام سے پوچھین مزدور نے جواب دیا کہ مین اپنا نام آپکو نہ بتاؤنگا پہلے آپ اپنا نام بتایے مین سن
لون پھر اپنا نام بھی بتاؤنگا ساحر نے کہا میرا نام کلنگ جادو ہے مزدور نے دوسرے ساحر سے کہا آپکا کیا نام ہے
اسنے جواب دیا میرا نام اکوان جادو ہے مزدور نے تیسرے ساحر سے پوچھا آپکا کیا نام ہے اسنے کہا میرا نام متروک
جادو ہے اسیطور سے مزدور نے سب کے نام دریافت کیے مگر جب نام اکوان جادو کا سنا تو دلمین کہا کہ یہی مکار تھا جو
جلادون کے سامنے سے لیگیا اور جلادون کو بھی ہلاک کر گیا تھا اب کہان جائیگا اس سے عوض خون جلاد لینا چاہیے
یہ سوچکر کہا پھر مین بھی اب نام بتاؤن سب نے کہا اسی کیواسطے تو ہم سب نے اپنے اپنے نام بتائے ہین اب
اگر آپ اپنا نام نہ بتایے گا تو ہمین صدمہ ہوگا مزدور نقلی نے کہا پہلے تو میرا نام نادار جادو تھا اور اب زردار جادو ہے
اور کل سے دوکاندار جادو ہو جائیگا یہ سنکر سب ساحر خوب ہنسے کہا واہ میان صاحب کیا خوب نام بتائے ہین مزدور
نے کہا سب کے تین نام ہوتے ہین اگر مین نے تین نام بتائے تو کیا قباحت کی ساحرون نے کہا نہین صاحب
آپ نے بہت اچھے اچھے نام بتائے مگر آپ ساحر بھی ہین مزدور نے کہا ساحر تو نہین ہون ساحرون سے کیا کام

آپ نادار جادو اور زردار جادو اور دوکاندار جادو اپنے نام کیون بتانے لفظ جادو تو اسی شخص کے نام
کے آخر مین ہوتا ہے جو جادو جانتا ہو مزدور نے جواب دیا کہ اب میرے پاس روپیہ ہے جو اپنے کو کہونگا وہ زیب ہو جائیگا
آپ لوگ اس بات مین دخل نہ دین ساحر جنس کے خاموش ہو رہے کلنگ جادو نے کہا کیون میان زردار
جادو اب دوکان کس چیز کی رکھوگے مزدور نے کہا اگر غلہ کی دوکان رکھونگا تو مجھ سے وزن نہ کیا جائیگا کیونکہ بہت
ضعیف و ناتوان ہون اور اگر کسی دوسری شی کی دوکان رکھونگا تو مجھ سے اسکے مصائب نہ اٹھین گے کیونکہ
یہان اور بہت سے دوکاندار ہین وہ از راہ دشمنی میرے تئین کسی نہ کسی ترکیب سے نقصان پہونچاوینگے اگر کسی نے
آگ لگادی اور مال دوکان کا جل گیا تو نقصان عظیم ہوا اس سے مناسب میرے نزدیک یہ ہے کہ مین دوکان
جواہر کی رکھونگا اور مال بہت عمدہ فراہم کرونگا اسمین کسی قسم کا خوف نہین ہے اگر کوئی آگ بھی لگا دیگا تو جواہرات
کو نقصان نہ پہونچے گا ساحرون نے کہا ہان یہ بات بہت مناسب ہے مزدور نے کہا اب مین پورا روپیہ دوکان
مین لگا دونگا تب سب سے عمدہ میری دوکان ہوگی ساحرون نے کہا اتنی دیر اس سے باتین کی ہین اور
پھر اسکو دیدینا چاہئے یہ سوچکر سب نے ایک ایک روپیہ نذر کر دیا اب تو میان مزدور کی اور ہی کیفیت ہو گئی
کہا صاحب اب مین دوکان نہین رکھونگا ساحرون نے کہا کیون اب تو تمہین لازم ہے کہ بہت بڑی دوکان رکھو
جسکا ثانی پردۂ دنیا پر ممکن نہو مزدور نے جواب دیا اب دوکان رکھنے کی کیا ضرورت ہے ساحرون نے کہا پھر اس
روپیہ کا کیا کیجئے گا مزدور نے کہا کسی صحرا مین جاکر ملک بناؤنگا اس جنگل کو آباد کرونگا بہت سے ملازم رکھونگا سب
میری رعیت ہونگے مین سب کا شہنشاہ ہونگا جب مین بادشاہ ہو جاؤنگا تو اپنی شادی کسی بادشاہزادی
کے ساتھ کرونگا بادشاہ کا داماد بنونگا مگر ایسے بادشاہ کی بیٹی لونگا جسکے یہان کوئی بیٹا نہو تاکہ اسکے بعد مین تخت
پر بیٹھون دو ملکون کا بادشاہ ہون پڑا ہی رہا ہون اگر جی چاہیگا تو پھر اور کسی بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ عقد کرونگا
جب دو تین بادشاہون کی بیٹیان بیاہ لاؤنگا اور دو تین ملکون کی حکومت مل جائیگی تب تمام روے زمین کی
سلطنتون پر لشکر کشی کرکے سب کو فتح کرونگا اور بادشاہ روے زمین بنکر بیٹھونگا اسوقت کوئی نسخہ حیات ابدی کا
تیار کراکے استعمال کرونگا ہمیشہ زندہ رہونگا ساحر بہت ہنسے کہا جناب جب آپ تمام روے زمین کے بادشاہ ہوجائینگے
تو اسکے بعد کیا اور ترقی کی کوشش نہ فرماینگے مزدور نے کہا ہوس زر تو جب بھی باقی رہیگی مگر کہان سے دولت
ملیگی ساحرون نے کہا آپکی وضع بھی جیسی اب ہے کم ہو جائیگی اور لباس بھی بہت ہی پر تکلف آپکے زیب جسم ہوگا اور
ملازمین بھی بہت سے ہونگے اور علاوہ اسکے بہت سے سامان ہونگے مزدور نے کہا وضع جو آپ لوگ اسوقت
دیکھتے ہین وہی رہیگی بلکہ اسوقت تو ایک دھوتی بھی ہے اور جب مین روے زمین کا بادشاہ ہو جاونگا تو دھوتی حرمت
میرے لیے کیا کم ہوگی جو مین دھوتی کی حرمت دینے کا محتاج رہون اسکو بھی توشہ خانہ مین داخل کرا دونگا بشرطیکہ
جبتک یہ باقی رہے اور ملازمین کی ضرورت نہوگی اسوقت بھی خدا ہے کام کریگا کیونکہ اسوقت مین دوسرون
کے کام کرتا ہون بہت چالاک و چست ہون اور اسوقت جو میری بادشاہی کا زمانہ ہوگا تو کیا اپنے کام کر نہین سکت
ہو جاؤنگا یہ بات ممکن نہین اگر ایسے ہی اخراجات بیجا کرونگا تو سلطنت کا ہیکو رہیگی مجبوری ایک نسخہ حیات ابدی
کا تیار کرونگا ساحرون نے کہا یہ تو عجیب شخص ہے لائق اسکے ہے کہ اسے شہنشاہ کی خدمت مین لیچلین اور انہین اسکی
باتین سنوادین وہان سے اسکو دو تین ہزار روپیہ ملجائیگا اسکی غریبی بھی رفع ہو جائیگی اور شہنشاہ بھی بہت خوش
ہونگے کلنگ جادو نے کہا میری بھی یہی صلاح ہے کہ اسکو دربار شاہی مین لیچلین وہان شہنشاہ کو اسکی باتین سنوادین

سب نے کہا پھر ہم لوگ تو وہاں تک جا نہیں سکتے ہیں کسی اور شخص سے اسکی سعی کرانا چاہیے کلنگ جادو نے
کہا سنجگان وزیر زمرد شانی تو وہ بہت گستاخ ہے اور اُسے ہر طرح کا اختیار ہے شہنشاہ اسکی بات کو رد نہیں کرتے ہیں اُسکے
پاس اسکو پہونچا دو اور اُس سے کہیں کہ آپ اسکو اپنے ہمراہ دربار میں لیجائیے سب نے کہا بہت اچھی بات ہے یہ صلاح
کرکے سب ساحر مزدور کے قریب آئے کہا میاں زردار جادو تم آب ہمارے شہنشاہ کی خدمت میں چلیے وہاں کچھ
دیر باتیں بنائیے مزدور نے کہا چلیے میں کیا آپ کے شہنشاہ سے ڈرتا ہوں ابتو میرے پاس دس روپیے ہیں ساحروں نے
کہا اجی جناب یہ باتیں نہ کیجیے خاموش رہیے شہنشاہ سے سب ڈرتے ہیں مزدور نے کہا میاں کلنگ جادو
کیا آپ بھی ڈرتے ہیں کلنگ جادو نے کہا میں بھی ڈرتا ہوں مزدور نے کہا ابتو مجھے بھی آپنے خوف معلوم ہوتا
ہے ہرگز نہ جاؤنگا ساحروں نے کہا کیوں وہاں کے چلنے سے کیا ہوگا مزدور نے کہا ہمارے کلنگ جادو ڈرتے ہیں
تو ہمیں بھی خوف آتا ہے وہاں میں جاؤں تمھارے شہنشاہ مجکو دوڑ کے کاٹ کھائیں تو میں کیا کروں ساحروں
نے کہا چپ چپ ایسی بات نہیں کہتے ہیں ارے ہم لوگ انکے جبر و قہر سے ڈرتے ہیں مزدور نے کہا کیا وہ جابر بھی ہیں
ساحروں نے کہا بادشاہ میں اتنا جابر ہونا اور قاہر ہونا ضرور ہے مزدور نے کہا تو میں نہ جاؤنگا وہ میرے روپیے چھین
لینگے کلنگ جادو نے کہا توبہ کرو ارے کہیں بادشاہ کسی کے روپیے چھین لیتے ہیں مزدور نے کہا ارے
بڑے لوگ جب چھین لیتے ہیں تو پورا سارا روپیہ چھین لیتا انکے آگے کوئی حقیقت نہیں وہ ضرور چھین لینگے میں
ہرگز نہ جاؤنگا کلنگ جادو نے کہا ارے لاک چھین لینا اور بات ہے انہیں روپیہ کی کیا کمی ہے بلکہ تجکو دو تین ہزار
روپیہ دینگے یہ سنکر مزدور نے اس زور سے قہقہہ مارا کہ سب ساحر اچھل پڑے کہا اب میں ضرور چلونگا ساحر اسکو
لیکر سنجگان کے خیمے میں آئے سنجگان اسوقت اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا کچھ فواکہات کھارہا تھا ساحروں نے دربار
پر آکے اپنی اطلاع کرائی دربانوں نے سنجگان سے جا کر کہا کلنگ جادو اور اکوان جادو اور ستروک جادو
آئے ہیں امیدوار باریابی ہیں سنجگان نے کہا بلا لو دربان باہر آئے ساحروں کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے سنجگان
کو سب ساحروں نے سلام کیا مگر مزدور نے عجب ترکیب سے سلام کیا سنجگان نے جو مزدور کی صورت دیکھی ہنسی
سے لوٹا ہوا ساحروں نے کہا یہ ایک مزدور عجیب طرح کا آدمی ہے ایسی باتیں کرتا ہے کہ لائق سننے کے ہیں سنجگان
نے کہا آپ لوگ انکو چھوڑتے جائیں میں اسنے باتیں کرونگا ساحروں نے کہا ہم لوگ یہ چاہتے تھے کہ آپ اسکو
شہنشاہ کی خدمت میں لیجائیں اور آپ بھی باتیں اُسکی سنوائیں سنجگان نے کہا میں لیجاؤنگا اب آپ لوگ
تشریف لیجائیں میں اسنے باتیں کرونگا ساحر سنجگان کے خیمے سے نکلے باہر آکے سب نے کہا عجب بدبلا ہے ہم
بڑا غرض ہے اگر ہم لوگ اور کر تھوڑی دیر بیٹھتے تو کیا ہوجاتا معلوم ہوتا ہے اسکو مزدور کے آنیکی خبر پہلے سے معلوم ہوئی
تھی اسی وجہ سے اسنے مزدور کو اپنے پاس روک لیا اب ہم سے تنہائی میں باتیں کریگا یہاں تو ساحر یہ باتیں کررہے تھے
مگر وہاں مزدور نے سنجگان سے کہا کہ میں خاص تیرے پاس آیا ہوں سنجگان نے عرض کی جو ارشاد ہو بسروچشم
بجا لاؤں مزدور نقلی نے کہا یہ بتا کہ تحفہ جات جو آفتاب ہزار سر لایا تھا وہ فیروز نے کہاں رکھے ہیں
سنجگان نے عرض کی اسی کے پاس ہیں مزدور نقلی نے کہا وہ کہاں ہے سنجگان نے کہا وہ آجکل تھوڑا تیار کرکے
ایک بارگاہ میں گیا ہوا اور حکم دیا ہو کہ کوئی اس بارگاہ کے اندر چار دن تک نہ آئے جو کوئی آئیگا وہ سزا کے قابل
پائیگا خواجہ کو اور جو جو باتیں تحقیق کرنا منظور ہیں سنجگان سے دریافت کیں جب سب معلوم ہوگئے تو کہا او سنجگان
تم اسوقت یہ فواکہات کھارہے تھے میرے آنے سے موقوف کردیا اب تم اسکو کھاؤ سنجگان نے کہا میں خوب سیر ہوں

مزدور نقلی نے کہا نہین تمہین یہ سب کھانا ہوگا تخجگان نے بمجبوری اس میوے کو کھایا سر چکرایا چھینک مارکر بیہوش
ہوا مزدور نقلی نے تخجگان کو چارپائی پوشیدہ کر کے ایک قنات سامنے بیٹھی ہوئی رکھی تھی اسکو کھولکر تخجگان
کو لپیٹ دیا آپ وہان سے نکلکر تخجگان کی صورت بنائی بارگاہ کے باہر آئے لوگون نے جو دیکھا کہ وزیر صاحب تشریف
لاتے ہین سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہوگئے تخجگان نقلی ٹہلتا ہوا اکوان جادو کے خیمے کے قریب آیا پکار کر
آواز دی میان اکوان جادو اکوان جادو خیمے سے باہر نکلا دیکھا تخجگان کھڑا ہوا ہے جھک کے سلام
کیا خیمے کے اندر لیگیا بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا عرض کی حضور اسوقت کہان سے تشریف لاتے ہین تخجگان نقلی
نے کہا اپنی بارگاہ سے آتا ہون جس مزدور کو تم میرے یہان بیچگئے تھے اسنے واقعی ایسی باتین کین کہ مجکو بہت ہنسی آئی
مگر بعض باتین اسکی ایسی تھین جو خلاف صحبت شاہی تھین مین نے اس سے اتنا کہا کہ جب دربار مین بادشاہ کے
جانا تو ایسی باتون کا خیال رکھنا اسنے کہا بادشاہ میرا کیا بنالینگے مین نے کہا وہ حاکم ہین انہین ہر طرح کا
اختیار ہے یہ سنکر اسنے کہا جب انہین ہرطرح کا اختیار ہو تو کہین ایسا نہ کہ میرے روپیے چھین لین یہ کہکر میرے
پاس سے اٹھکر بھاگ گیا مین نے بہت بہت دور کا آدمیون کو پیچھے دوڑایا مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا بازار کیطرف
بھاگ گیا اکوان نے کہا حضور وہ سڑی تھا اسکو اپنے نفع و نقصان کا خیال نہین تخجگان نے کہا کیون میان
اکوان جادو تمنے آفتاب ہزار سکو اس آفت سے بچایا اور یہ شہنشاہ نے اسکے صلے مین تمکو کچھ بھی انعام نہ دیا اکوان
جادو نے کہا جو کچھ مجکو ملا وہ آپکے سامنے ملا تخجگان نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بہت کم انعام تمہین ملا
کام تمہارا اس انعام سے بہت بڑھکے تھا اکوان جادو نے کہا جو کچھ ملگیا غنیمت ہے شہنشاہ نے قدر تو کی
تخجگان نے کہا اگر مین تمہارے شہنشاہ کی جگہ پر ہوتا تو اس احسان کے عوض مین اپنا نصف ملک تمکو دیدیتا اکوان
نے جواب دیا شہنشاہ کا دل ایسا نہین ہے جو ایسا کرین آجتک سوا میرے اور کیسکو انعام دینے کی نوبت ہی نہین آئی بلکہ
مین نے اہل اسلام کے یہان اس بات کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ اپنے سردارون کی بڑی قدر کرتے ہین اور جو کوئی کام
انکے سردار انجام دیتے ہین وہ اس سے دس حصے بڑھکے انعام دیتے ہین تخجگان نے کہا مین خوب آگاہ ہون
مجھے کیا کہتے ہو مگر مین دیکھا چاہتا ہون کہ تمہین انعام مین کیا کیا ملا اس روز مین نے اچھی طرح سے نہین دیکھا تھا اکوان
جادو نے صندوق کھولا ایک دوشالہ نہایت عمدہ اور ایک پٹکہ بہت باریک شال کا اور ایک رومال نکال کے
تخجگان نقلی کے آگے لاکر رکھدیا اور ایک صندوقچہ اسی صندوق سے نکالا وہ بھی لاکر رکھا تخجگان نقلی نے کہا
اسمین کیا ہے اکوان نے کہا روپیہ ہے تخجگان نے اس دوشالے کو دیکھا پٹکے کو اچھی طرح دیکھا رومال کی تعریف کی کہا یہ
اشیا تمہارے کس کام کے ہین اگر اسکو بیچ کرو تو مین خرید کرتا ہون اکوان جادو نے اپنے دلمین خیال کیا کہ دو تین
دن ان چیزونکو رکھکر کیا کرونگا اسوقت اسکے دام ملجاتے ہین بیچ ڈالون یہ سوچکر کہا کہ وزیر صاحب ارادہ میرا یہ تھا کہ عزت کی چیز
ہے پڑی رہیگی جب کبھی کوئی تقریب ہوگی اسوقت اسکے لگانے کا موقع ہوگا چار شخصون مین عزت ہوگی مگر آپکا
فرمانا بھی نہین ٹال سکتا ہون یہ آپکی نذر ہین آپ انکو لیجائیے تخجگان نے کہا انکی قیمت جو مناسب جانو وہ مجھے
کہدو مین انکی خرید ہون اکوان جادو نے کہا جو حضور کی مرضی ہو تخجگان نے کہا نہین تمہارا مال ہے جو قیمت مناسب
جانو وہ کہدو اکوان نے کہا مین نے بازار لشکر مین بعض تجار کی معرفت سے اسکو دکھایا تھا ایک مہاجن بارہ ہزار روپیہ
دیتا تھا تخجگان نقلی نے پوچھا اس مہاجن کا کیا نام ہے اکوان جادو نے مہاجن کا نام بتایا تخجگان نے کہا اگر تمہارے
مزاج مین آئے دس ہزار روپیہ مجھسے لو اور یہ اشیا میرے حوالے کرو اکوان جادو نے کہا آپکو روپیہ دینے کی کیا ضرورت

ہو یہ یوں ہی آپکی نذر ہیں سنجگان نے کہا میں تمہارا نقصان نہیں چاہتا ہوں اکوان نے کہا حضور میں خلاف
نہیں عرض کرتا ہوں آپ اس مہاجن سے دریافت کرلیں سنجگان نقلی نے کہا اگر یہی مرضی ہو تو میرے
یہاں چلو میں تمہیں روپیہ دیدوں اکوان نے کہا میں چلتا ہوں سنجگان نقلی نے کہا روپیہ کو روانہ
کردو گے اکوان نے کہا حضور اب کسی کو کیونکر روانہ کرسکتا ہوں جب یہ روانی ہوگی اور یہاں سے لیکے
جائیگا تو خود ہی لیتا جاؤنگا سنجگان نے کہا پھر کہاں رکھو گے اکوان نے کہا میں رکھونگا سنجگان نے کہا
میرے نزدیک یہاں رکھنا مناسب نہیں ہو تم برائے جنگ جاؤ یہاں کوئی شخص روپیہ پر اپنا قبضہ کرے یا سب کو
تمہیں ہلاک کرکے روپیہ لیجائے دیکھا ہوا اکوان نے کہا پھر جو کچھ آپ فرمائے سنجگان نے کہا میری رائے تو
یہ ہو کہ جو کچھ روپیہ تمہارے پاس موجود ہے یہ بھی تم اپنے یہاں نہ رکھو اکوان نے کہا پھر کسکو دوں سنجگان نے کہا اگر
کوئی نہیں رکھتا ہو تو میری بارگاہ میں رکھو آؤ اکوان نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہو میں عرض نہ کرسکتا تھا سنجگان
نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم جیسے میں بڑے نام رہو شب کو بھی میری بارگاہ میں سو رہا کرو اکوان سنجگان کے
اخلاق کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور دلمیں خیال کیا کہ ہم لوگ جو جو باتیں اس وقت کہتے تھے وہ بالکل غلط تھیں وزیر صاحب
بڑے لائق ہیں یہ خیال کرکے کہا وزیر صاحب میں ابھی اپنا سب اسباب آپکی بارگاہ میں بھجوائے دیتا ہوں سنجگان
نقلی نے کہا بہت اچھی بات ہے حفاظت سے رہے گا یہ کہکر سنجگان نقلی وہاں سے اٹھا اپنی بارگاہ میں آکر بیٹھا تھوڑی
دیر کے بعد اکوان جادو جو کچھ کہ اسکے پاس از قسم زر و جواہر تھا لیکر سنجگان کی بارگاہ میں آیا سب سنجگان
کے سپرد کرکے کہا غلام رخصت ہوتا ہے جس وقت حضور کے آرام کا وقت ہوگا حاضر ہو جاؤنگا کشتی جو سنجگان کے آگے
تواضعات کی رکھی تھی اسمیں سے سنجگان اصلی نے تھوڑی سی ترکاری کھائی تھی بقیہ یوں ہی رکھی ہوئی تھی سنجگان
نقلی نے کہا اکوان جادو یہ ترکاری کچھ تھوڑی سی رکھی ہو اگر جی چاہے تو کھاؤ اکوان نے سلام کرکے ترکاری
اٹھالی سنجگان نے کہا کھالو اکوان نے کچھ انکار کیا مگر سنجگان نے کہا تمہیں کھانا ہوگی مجبور ہوکے اکوان جادو
نے وہ ترکاری کھالی دو ہی تین پھل کھانے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہو کر زمین پر گرا سنجگان نقلی نے اسکی
زبان میں سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اور جو کچھ نقدی امانت لایا تھا وہ بھی نذر زنبیل کیا اس کاروبار میں شام
ہوگئی سنجگان نقلی نے کمر اوڑھ لی فیروز کی بارگاہ کیطرف آئے دیکھا دربان در بارگاہ پر بیٹھے ہوئے ہیں بے تکلف
بارگاہ کے اندر داخل ہوئے کسی نے بھی نہ دیکھا کہ کون گیا مگر یہاں سب کی لیتے گئے اندر بارگاہ کے آکر دیکھا تو
فیروز کو ایک چوکی پر بیٹھا پایا دیکھا کچھ اسباب سحر اسکے آگے رکھا ہو ایک پتلا مٹی کا بنا ہوا آگے کھڑا ہو سنجگان نقلی نے
اسی صورت سے اپنے تئیں چوکی کے نیچے پہونچایا چوکی کے نیچے پہونچ کے اپنی صورت حسب بنائی زبان تنی انگوٹی
منہ میں لگالے بال سر کے بہت لمبے لمبے بنالے آنکھیں بڑی بڑی بنا کے فیروز کی چوکی کے نیچے بیٹھا ذرا ذرا چوکی کو
جنبش دی چوکی جو ہلی فیروز نے جھک کے دیکھا صورت حسب نظر آئی فیروز ڈر گیا جلدی سے گردن نکالی تو یہ خیال کہ
اٹھ کے بھاگ جائے کمر ضبط کرکے چپکا بیٹھا رہا جب اسے خاموش بیٹھے دیر گذری تو اسنے دیکھا کہ چوکی کے نیچے سے
ایک دھواں پیدا ہوا فیروز نے چاہا اس دھوئیں سے بچوں نہیں معلوم یہ دھواں کیا تاثیر دکھائے یہ سوچکر ہاتھ پاؤں مارکر
کے گرا بیہوش ہوگیا تخت کے نیچے سے نمودار ہوا منہ عمرو ثانی تخت سے نکلکر خنجر نکالا مگر خنجر بیکار ہوگیا اور بہت سی کوشش کی
لیکن مگر فیروز قتل نہوا آخر کار خواجہ مجبور ہو کے چاہا اسکی زبان میں سوزن دوں منہ کھولکر اسکے زبان دہن سے
باہر نکالی سوزن اپنے پاس سے نکالا بہت بہت کوشش کی مگر زبان بھی اسکی نہ چھدی خواجہ نے اسکی چھوٹی کھولکر زنبیل صاحبقراں

اور تحفہ جات بدیع الملک نوجوان نکالنے کا قصد کیا اسکو داخل زنبیل کرون اور بارگاہ سے نکلون کہ یکایک برق چمکی
آواز مہیب آئی خواجہ نے دیکھا وہ پتلا جو سامنے کھڑا تھا اُسنے ہاتھ پاؤن ہلانا شروع کیے اور اُسکی زبان مین گویائی پیدا ہونے
لگی یہ ماجرا دیکھکر خواجہ نے گلیم اوڑھی اور بارگاہ سے باہر آئے اپنے لشکر کیطرف راہی ہوئے قریب دیوار پہونچے تختہ زنبیل
سے نکالا اسپر بیٹھکے دیوار کے پار آئے تخت اُتار کے داخل زنبیل کیا پیادہ پا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر
مین قریب لشکر پہونچے یہان صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان اور کئی سرداران نامی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے
بدیع الملک نوجوان امیر سے عرض کرتے تھے کہ تحفہ جات کے جانیکا مجھے صدمہ عظیم ہوا اول تو وہ اشیا متبرک تھے دوم
یہ کہ پیر کیپے بزرگون کی نشانی تھی صاحبقران فرماتے تھے اب انشاءاللہ تعالیٰ فیروز سے مقابلہ کرنا ہوا اسکو زیر کرکے سب
اشیا لینا ہین بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آئے امیر نے فرمایا خواجہ
اسوقت کہان سے آتے ہو عمرو نے عرض کی یا صاحبقران فیروز کے لشکر مین گیا تھا وہ سحر تیار کر رہا ہے ابھی تک تیار نہین ہوا ہے
ایک پتلا مٹی کا بنایا ہے نہین معلوم اسمین کیا بات پیدا کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے خواجہ نے عرض کی مین نے
اس سے حرز ہیکل وغیرہ لی مگر کیا کرون کیا ہو گئی مجھے بڑا افسوس ہے بدیع الملک نے خواجہ کیطرف مسکرا کے دیکھا امیر نے فرمایا
خواجہ اگر تمھین روپیہ کی ضرورت ہو تو لو مگر حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک دیدو خواجہ نے کہا میرے پاس نہین ہین
آپ روپیہ دیجیے مین لا دونگا امیر نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ دیا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا تم اپنے تحفہ جات نہ
منگاؤ گے بدیع الملک نے بھی خواجہ کو بہت روپیہ دیا خواجہ نے روپیہ نذر زنبیل کیا اپنی بارگاہ مین آئے حرز ہیکل وغیرہ نکال
کے صاحبقران کے پاس حاضر ہوئے سب تحفہ جات صاحبقران کے سامنے رکھدیے امیر نے حرز ہیکل گلے مین پہنی اور
تحفہ جات بدیع الملک کو عطا فرمائے سب کو بڑی خوشی ہوئی صاحبقران نے خواجہ کی بہت تعریف کی اس خوشی مین ایک جلسہ
تہنیت مقرر کیا عین جلسہ مین مریخ نے آکر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے مریخ کو اپنے پاس بلایا کہا حکیم کا حال بیان کرو
مریخ نے عرض کی یا امیر حکیم کا پتہ نہین ہے نہین معلوم کہان اسیر کیا ہے مین نے بہت سے مقامات دیکھے مگر کہین انکو نہ پایا مجبور
ہو کے واپس آیا صاحبقران خاموش ہو رہے صدمہ بھی ہوا مگر فرمایا انشاءاللہ تعالیٰ بعد فتح طلسم حکیم کا پتہ معلوم ہو جائیگا
کہان پوشیدہ کریگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا تو طلسم لمحقات مین کہین قید ہے یا کسی اور صحرا مین رکھا ہے
صاحبقران نے فرمایا جہان ہوگا معلوم ہو جائیگا مریخ نے امیر کے گلے مین حرز ہیکل دیکھ کے بہت تعجب کیا آخر ضبط نہو سکا
عرض کی حرز ہیکل آپ تک کیونکر آئی امیر نے کل کیفیت بیان فرمائی مریخ نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کیفیت جنگ دریافت
کی خواجہ نے سحر تیار ہونے کی اور وہان پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہونے کی کیفیت بیان کردی مریخ نے کہا خواجہ سحر تیار ہو چکا
تھا اگر آپ وہان تھوڑی دیر اور ٹھہرتے تو بڑا غضب ہو جاتا یہ وہ سحر تیار کیا گیا ہے جسکے وار کو کوئی روک نہین سکتا ہے فیروز
میدان مین آئیگا تو ایک تخت اژدر بھی ہمراہ ہوگا اُس تخت پر شبیہ سامری ہوگی خواجہ نے پوچھا شبیہ سامری کون
شخص ہے مریخ نے کہا یہ پتلا سامری کی صورت بنا کر اور سامری کی روح کو بلا کر اس پتلے مین بھر دیا ہے اسکے سحر کو سامری دفع
نہین کر سکتا ہے اور غیر سامری کی تو بھی مجال نہین جو اسکے سامنے جا سکے جسوقت یہ پتلا اپنے چہرہ سے نقاب اُٹھا دیگا جو اسکے
منھ کی طرف دیکھے گا بیہوش ہو جائیگا خواجہ نے کہا جسوقت مین وہان موجود تھا تو پتلا بالکل ساکت کھڑا تھا جسوقت مین
وہان سے آنیکے لیے اُٹھا تو ایک آواز مہیب آئی اور پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی زبان مین گویائی آنے لگی آنکھین کھلنے لگین
مین وہان سے چلا آیا مریخ نے کہا روح سامری کو بلایا ہوگا وہ آئی ہوگی جب آپ تشریف لیکے ہونگے اُسوقت روح کو
طلب کیا ہوگا اتنے عرصے مین روح آگئی خواجہ خاموش ہو رہے مریخ نے صاحبقران سے عرض کی اسکے سحر کا روکنے

سوائے معتصر ساحر کے اور کوئی نہیں ہے امیر نے فرمایا اور مریخ خدا مالک ہے وہ کیا بنا سکیگا یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں
اب کیفیت فیروز کی سنئے کہ اسکو جو ہوش آیا اپنے کو عجیب حالت میں پایا اسباب سحر کو خراب دیکھا اگرچہ بے جسم
میں نہ پائے مگر چیلے کیطرف نگاہ کی چیلے نے قہقہہ لگایا اور کہا او فیروز بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو ایک عیار سے
ایسا ڈرا کہ بیہوش ہو گیا اور اپنا سب اسباب چھنوا دیا تجھے شرم نہیں آتی تو طلسم کی سلطنت کیا کرتا ہوگا فیروز
بہت شرمندہ ہوا کہا او شبیہ ساحر میں نے اسکی صورت جو دیکھی میرے ہوش پراگندہ ہوگئے اپنی مدت العمر میں ایسی
ایسی صورت میں نہیں دیکھی تھی چیلے نے جواب دیا اب کیا ارادہ ہے اور مجھے کیوں تکلیف دی ہے فیروز نے کہا آپ پر خوب
روشن ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے چیلے نے کہا میں تو جانتا ہوں مگر تو بھی بیان کر فیروز نے کہا میں چاہتا
ہوں کہ اہل اسلام کو اسیر کروں مگر انکی مدد کو مریخ آفتاب علم موجود ہے اور میرے تحفہ جات سحر سب اسکے پاس ہیں میں
اس سے مقابلہ نہیں کر سکتا ہوں اسکے علاوہ مسلمان خود بھی ایسے ایجاد ہیں کہ جنکو سحر سے خوف نہیں اور سحر
اثر تاثیر نہیں کرتا ہے چیلے نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ابھی میں سب کو گرفتار کر دونگا میرے سامنے مریخ آفتاب علم
کیا بنا سکیگا اور مسلمان کیا کرینگے فیروز نے جواب دیا مجھے آپ سے یہی امید ہے چیلے نے کہا تو بھی جا اور میرے تخت کی تیاری
کرا اور طبل جنگی بجوا دے میں کل میدان میں جا کر سب کو اسیر کر دونگا فیروز باہر آیا اپنی خاص بارگاہ میں گیا ملازمین کو بلا
کے کہا میرے خزانے میں ایک تخت جواہر نگار ہے جس پر تخت ساحر لکھا ہے اس تخت کو لاؤ اور صحرائے خارزار میں جا کر شیر سرخ
دیو سے جا کر کہو کہ ہم شبیہ ساحر نے تمکو طلب کیا ہے ان شیروں کو لیکر بہت جلد یہاں آؤ ملازمین روانہ ہوئے فیروز
نے اپنے مصاحبین کو بلایا لوگ آئے جب سب آچکے تو فیروز نے بختگان کو نہ پایا نوکروں سے کہا بختگان کو بھی جا کر اطلاع
دو کہ جلد آئے زمرد ثانی نے کہا آج دن بھر وہ میرے پاس نہیں آیا ملازم بختگان کے خیمے میں گئے خیمے کو تنہا پایا فیروز سے
آکر کہا کہ بختگان کا کہیں پتہ نہیں فیروز نے تمام لشکر میں تلاش کرایا مگر کہیں نہ پایا جب مجبور ہوا تو ہم شبیہ ساحر کی
بارگاہ میں آیا اور پاؤں پر سر رکھ کر کہا ایک ضروری کام سے حاضر ہوا ہوں ہم شبیہ ساحر نے کہا بیان کر فیروز نے کہا بختگان
کا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے تو ہم شبیہ ساحر نے ہنس کر کہا اپنی بارگاہ میں ہے ایک قنات میں لپٹا ہوا ہے فیروز نے کہا
اسکو قنات میں کسنے لپیٹا ہم شبیہ ساحر نے کہا ایک عیار لشکر اسلام سے آیا تھا یہ سب کام اسی کے ہیں ایک سردار کو بھی
تمہارے یہاں سے لیگیا ہے فیروز باہر آیا ملازمین سے کہا بختگان اپنی بارگاہ میں ہے اور ایک قنات وہاں ہے اسی قنات
میں لپٹا ہے لوگ گئے قنات کو جو کھولا تو بختگان لرزاں و ترساں قنات کے باہر آیا نوکروں نے کہا وزیر صاحب یہ کیا واقعہ ہے
بختگان نے کہا تمکو اسکی تحقیق سے کیا ضرورت ہے سب خاموش ہو رہے بختگان نے لباس منگایا جلدی جلدی کپڑے
پہن کے فیروز کے پاس آیا یہاں سب لوگ اسکے منتظر تھے زمرد ثانی نے جو بختگان کو دیکھا کہا آج دن بھر میرے پاس
نہ آنیکا کیا سبب تھا بختگان نے کہا میں نہیں عرض کر سکتا فیروز نے کہا مجھے تمہاری کل کیفیت معلوم ہے بختگان نے
کہا جناب آپکی دوراندیشی کو بھی کچھ فائدہ نہ ہوا فیروز نے محجوب ہو کر سر جھکا لیا بختگان نے کہا اب کسی بات کو میری خلاف نہ جانئےگا
فیروز نے کہا مجھے حیرت یہ ہے کہ یہاں موجود تھے اور لوگ بھی نگہبان حصار سے تھے کسی نے اس شخص کو نہ دیکھا اور
وہ چلا آیا بختگان نے کہا انکو کوئی مانع نہیں ہے اگر آگ کا دریا بھی ہو تو وہ اپنے کام کر جائینگے فیروز نے کہا غضب
کیا تھا میرا سحر اگر ناتمام ہوتا تو وہ سحر کو بیکار کر کے چلا جاتا اور اسی واسطے یہاں آیا تھا مگر موقع نہ پایا چلا گیا بختگان نے کہا کسی
قسم کا کوئی نقصان تو نہیں ہوا فیروز نے کہا میرا تو کوئی نقصان نہیں ہوا مگر ایک سردار اکوان جادو جو آفتاب نزار کو
لیکر آیا تھا اسکا پتہ نہیں ہے ابھی معلوم ہوا کہ اسکو لیگیا بختگان نے کہا خیر جو ہوا بہت اچھا ہوا آپکی جان بچی فیروز

نے کہا اے بختگان یہ بات ممکن نہین جو وہ میرے تئین کسی قسم کا گزند پہونچا سکتا سوا اسکے کہ اسیر کرکے لیجاتا قتل
تو مجھے کوئی نہین کرسکتا ہے بختگان نے کہا آپ نے پھر میرے کہنے کو خلاف تصور کیا فیروز نے کہا اے بختگان مجھے یقین
ہوا فی الواقع وہ ایسا ہی شخص ہے کہ اس سے ڈرنا چاہیے بختگان نے کہا پھر اب کیا ارادہ ہے فیروز نے کہا اب مین طبل جنگی
بجواتا ہون ارادہ یہ ہے کہ کل میدان مین جاکر سب کو اسیر کرلون اب وہان اور کون باقی ہے سوا صاحبقران اور
مریخ آفتاب علم کے اور لوگ جو لشکری ہین انسے کسیطرح کا خوف نہین ہے جب امیر گرفتار ہو جائینگے تو وہ سب بچشم
اطاعت قبول کرینگے بختگان نے کہا بہتر طبل جنگی بجنے کو حکم دیجیے فیروز نے رسالدارون کے پاس پیام بھیجے کہ طبل
جنگی بجوا دو رسالدار نے نقارہ خانہ مین خبر دی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے آواز طبل سنکر روانہ ہوئے بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر عرض کی پروردگار عالم تا ابد صاحبقران آفتاب اقبال اور کوکب جاہ وجلال
تابان و درخشان رکھے فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان رزم مین آکر معرکہ آرائے نبرد ہو
صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل یزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
لشکر مین تیاری ہونے لگی شب بھر تیاری جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لاے
فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ
سے باہر تشریف لائے دربارگاہ پر خادم اسب عیار رفتار لیے حاضر تھے امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان
جنگ مین تشریف لائے اسطرف سے فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آیا صاحبقران نے دیکھا کہ فیروز کے تخت کے آگے آگے ایک
تخت جواہر نگار ہے چار شیر اس تخت کو اٹھائے ہوئے ہین بہت سے ساحر گرد تخت کے حلقہ کیے ہوئے دو تین ساحر چنور ہلاتے ہوئے ایک
شان شوکت دکھاتے ہوئے میدان جنگ مین آکے پیچھے سے زمرد شاہ نے بھی ایک جانب تخت رکھا لشکر کی صف بندی
ہوئی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے پوچھا سب کے آگے جو تخت ہے یہ کسکا ہے مریخ نے عرض کی کہ ہم شبیہ
سامری اسی کا نام ہے صاحبقران نے فرمایا فیروز نے بھی سحر تیار کیا ہے مریخ نے عرض کی یہی سحر ہے اسی سے سب ساحر عاجز
ہین مگر آپ جا پہنچینگے تو یہ سحر باطل ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے یہ ذکر تھا کہ ہم شبیہ سامری نے اپنا تخت
آگے بڑھایا نعرہ کیا کہ اے حمزہ اب تک تو نے طلسم مین بہت غدر برپا کیا مگر اب اپنے ارادے سے باز آ اور طلسم سے واپس جا
مین ہمارے مدد فیروز آیا ہون اب کسیکی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کرسکے صاحبقران نے بھی اپنا مرکب آگے بڑھا کر فرمایا او
مکار اگر تو فیروز کی مدد کو آیا ہے تو ہمین کیا خوف ہے نہ ہم فیروز سے خائف تھے نہ تجھسے ڈرتے ہین جو تیرے مزاج مین ہو وہ
ہمارے حق مین برائی کر ہم موجود ہین دیکھین تیری کد سے ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے ہم لوگونکا یہ دستور نہین ہے جو بات منہ سے
کہی وہ ضرور کی اور جس کام کا ارادہ کیا اسکو انجام دیا ہم شبیہ سامری نے کہا اے حمزہ اگر تجھے اپنے زور و بازو پر ناز ہے تو مین
علاوہ سحر کے فن سپہ گری مین بھی دخل رکھتا ہون مجھسے مقابلہ کر صاحبقران نے فرمایا مجھے کیا عذر ہے تیرے
سامنے موجود ہون پھر تو ہم شبیہ سامری نے فوج کیطرف دیکھا فیروز تخت بڑھا کے آگے آیا ہاتھ باندھکر کہا کیا حکم ہے ہم شبیہ سامری
نے کہا ایک مرکب حاضر کرو بدولت تیغ و نیزہ سے لڑینگے سحر نہین کرینگے فیروز نے اسیوقت رسالے سے ایک مرکب منگاکر
ہم شبیہ سامری کو دیا ہم شبیہ سامری سوار ہو صاحبقران کے مقابلے مین آکے کہا او حمزہ پہلے وار کر صاحبقران نے
فرمایا کیا تو آگاہ نہین ہے کہ میرا یہ دستور نہین کہ وار مین سبقت کرون ہم شبیہ سامری نے کہا دل مین حسرت باقی رہجائیگی مجھ
نے فرمایا تیری تو مراد بھی جنگ مین وار پہلے نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے تلوار میان سے نکالی کہ تلوار سحری تھی صاحبقران کے
سر پر وار کیا امیر کے پاس حرز ہیکل موجود تھی وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار ہاتھ سے چھین کر دور

پھینکدی تلوار جو زمین پر گری صاحبقران نے دیکھا ایک کاغذ کی تلوار بنی ہو آب و تاب بالکل نہین صاحبقران
نے فرمایا کیون ہم شبیہ سامری تو نے وعدہ کیا تھا کہ مین سحر نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے دیکھا
کہ صاحبقران ثانی پر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اور مین قوت مین انسے بڑھ کے نہین ہون کسی طرح لڑکر
فتحیاب ہونگا یہ سوچکر چاہا پر و بال پیدا کرکے اڑ جاؤن اور معرکہ جنگ سے ٹل جاؤن صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑ کے
ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ گردن ہم شبیہ سامری کی پلٹ گئی سر دور جا کے گرا اندھیرا ہوگیا لشکروں سے شور
احسنت و آفرین بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی جرانام من ہم شبیہ سامری
بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی فیروز کے ہوش اڑ گئے صاحبقران نے فیروز اور زمرد کیطرف نگاہ
غضب دیکھا فیروز نے اپنے لشکر سے کہا ارے تم اسقدر ہو اگر جرأت کرکے جا پڑو گے تو حمزہ کے لشکر سے بچو گی نہین غرض
سب ساحر دریاے سحر لیکر ٹوٹ پڑے صاحبقران زمان بھی ہوشیار ہو گئے سرداران امیر بھی آگے بڑھے مریخ
نے گرز سے کے پھینکنا شروع کیے جسطرف گرز پھینکا سو دو سو جادوگر واصل جہنم ہوئے بدیع الملک نوجوان
تلوار کھینچکر بڑھے صفون کو درہم و برہم کر دیا اور سرداران اسلام تلوارین کھینچ کر گرے تو ساحرون کو قتل کرنا شروع
کیا جو کوئی سردار مبتلاے سحر ہو کے گرا بدیع الملک نے پڑھکر لوح محفوظ کا عکس ڈالا سرداروں کے ہوش
بجا ہوئے کبھی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر دم کیا کبھی مریخ آفتاب علم نے سحر اتارا اسیطرح تا شام خوب
جنگ مغلوبہ رہی فیروز نے جب اپنی شکست دیکھی گھبرایا ہوا زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد نے کہا ای فیروز اب
آثار اچھے نہین ہین سجگان نے کہا طبل باز گشت بجواریے فیروز چاہتا ہو کہ مین پلٹ کر طبل امان کا حکم دون کہ
بدیع الملک نوجوان قریب پہنچ گئے اب جا با اسطرف سے نہ جاؤن دوسری جانب سے نکل جاؤن ادھر امیر
کو پایا زمرد نے امیر کی صورت دیکھی کہا ای فیروز جلد یہان سے بھاگنے کی تدبیر کرو حمزہ آ گیا فیروز نے سجگان اور
زمرد کو اپنے کاندھے پر بٹھایا سحر کرکے وہانسے اڑ گیا صاحبقران کو اس ہنگامہ مین کچھ معلوم نہوا فیروز زمرد ثانی
اور سجگان کو لیکر نکل گیا اسکی فوج کے لوگون نے جو دیکھا کہ فیروز اور زمرد نہین ہین اپنی جان بچا کر نکل گئے یہ
لوگ بھی مجبور ہوئے مریخ نے بھی اس کیفیت کو دیکھکر سب کو جلاے سحر کیا مریخ کا سحر یہ لوگ کیا رد کر سکتے ہین
صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی بڑی ہوشیاری سے لڑ رہے تھے ساحران
فیروز کو جب اپنی زندگی سے یاس ہوئی سب نے مجبور ہو کے چادرین ہلانا شروع کین امیر نے ہاتھ روکا سب
لوگ ٹھہر گئے ساحر ہاتھ باندھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا ساحرون
نے بصدق دل اسلام قبول کیا خیمہ و خرگاہ فیروز کا سب لوٹ لیا طبل شادمانی بجا کر میدان سے بفتح و فیروزی
واپس آئے اس خوشی کے سبب تین دن تک لشکر اسلام مین جلسہ تہنیت برپا رہا چوتھے روز مریخ آفتاب علم
نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کی کہ اب طرف گلزار خدنگ کے تشریف لیجیے یہان ٹھہرنا بیکار ہو جلد حاصل
کیجیے ملفات کے طلسم فتح کرکے فراغت حاصل کیجیے امیر نے فرمایا لشکر مین سبکو اطلاع دو کہ کل روانگی ہو سب اپنا اپنا
اسباب سفر درست کرنا چاہیے لشکر مین اطلاع ہو گئی سب لوگون نے اسی روز اپنا اپنا اسباب سفر درست کیا دوسرے دن
امیر جانب گلزار خدنگ روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو بخوف صاحبقران زمرد اور بختگان کو لیکر عین گرمی جنگ میں فرار ہوا تو اپنی تختگاہ میں آکر بیہوش زمرد
اور بختگان کو کاندھے سے اُتارا آپ تخت پر بیٹھکر رونے لگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ محل گریہ نہیں ہے لڑائی کا
یہی دستور ہے کبھی ہار ہوتی کبھی جیت ہوتی ہے ابکی بار فتح نصیب ہوگی آپکو ہراس کس بات سے ہے فیروز نے جواب دیا اے
بختگان مجھے اب فتح کی امید منقطع ہو گئی میں مسلمانوں سے لڑکر فتحیاب نہونگا اب میرے پاس لشکر بھی موجود
نہیں ہے جو پھر لشکر کشی کرکے انکی طرف جاؤں اور اُنسے مقابلہ کروں بختگان نے کہا آپ کہتے ہیں کہ اس طلسم سے
بہت طلسم ملحق ہیں وہاں سے مدد طلب فرمائیے فیروز نے کہا وہ لوگ مجھکو مدد نہیں دینگے جب یہ خبر سنینگے تو اپنے طلسم کی
حفاظت کرینگے اس سے بہتر میرے نزدیک یہ ہے کہ اب کسی طلسم میں چلکر اسکو گوشۂ امان قرار دیں مسلمان اب گلزار خدنگ
میں پہنچ گئے ہونگے مرغ آفتاب علم انکے ہمراہ ہے دو ایک دن میں لوح دلا دیگا جب لوح پاسا تو انکی یہ حالت تھی جب لوح پالینگے تو کیا جانے کیا
آفت برپا کرینگے طلسم ملحقات کی طرف روانہ ہو جائینگے لوح کلام دیتی رہیگی ادھان کی زمین بھی حاصل کرینگے اُن طلسمون کو بھی خراب
کرینگے مرغ آفتاب علم ساساحر انکے ہمراہ ہے خود صاحب اسم اعظم ہیں بدیع الملک ساشخص جسکو صاحبقران ثالث کہنا
بجا ہے وہ انکے ہمراہ ہے کسکی مجال ہے جو انسے مقابلہ کریگا عیار ایسا انکے ہمراہ ہیں جیسے کرتے کوئی نہیں بچ سکتا خود صاحبقران اقبالمند
ہیں بختگان نے فیروز کے دلکو بہت ہی خائف پایا کہا آپکی اقبالمندی کیا کہی ہر ایک طلسم کے بادشاہ ہیں سحر میں یکتائے
روزگار نامی ونامدار دعوی دار خداوندی آپ سے کون مقابلہ کرسکتا ہے فیروز نے جواب دیا میرے اقبال میں اب فرق آگیا
ہے معصر ساحری ساشخص جب گرفتار ہوگیا تو میں کیا چیز ہوں جو مسلمانوں سے لڑکر فتح پاؤنگا جبتک اقبال یاور رہا تبتک
میں نے اپنے طلسم میں دعوی خداوندی کیا اب میرا اقبال ترقی پر نہیں ہے بختگان نے فیروز کو بہت بہت سمجھایا مگر فیروز
کی ہمت میں زیادتی نہوئی بختگان مجبور ہوگیا فیروز نے کہا اے بختگان میرا ارادہ ہے کہ اس طلسم سے نکلکر اور اپنے اہل وعیال کو لیکر
طلسم مرآۃ العدم میں چلوں کہ وہ طلسم بہت ہی سخت ہے اور کسیکی مجال نہیں جو وہاں جاسکے اول تو یہ بات ہے کہ وہاں کا
بادشاہ ملک قیصر صاف باطن بڑا شجاع ہے اور طلسم میں علاوہ ساحران نامی کے پہلوان اسقدر ہیں کہ ایک شہر
پہلوانوں کا وہاں آباد ہے اور انکی پرورش بادشاہ طلسم کے یہاں سے ہوتی ہے وہ لوگ فن سپہ گری کو خوب جانتے ہیں
قریب دو لاکھ کے پہلوان اُس شہر میں رہتے ہیں علاوہ انکے ساحران نامی وہاں ایسے ایسے ہیں کہ میرے استاد معصر ساحری کے
مقابلہ کے ہیں بعض بعض ایسے ہیں جو انکے سحر کو بھی خیال میں نہیں لاتے ہیں اور بہت سی باتیں اس طلسم میں ایسی ہیں کہ جنکی
وجہ سے اسکو کوئی فتح نہیں کرسکتا ہے لوح وہاں کی دستیاب نہیں ہوسکتی اور اگر مل بھی جائے تو برعکس حکم دے طلسم کشا اگر لوح
کے احکام پر کام کرے تو گرفتار بلا ہو یہ کتنی بڑی بات ہے اس سبب سے وہاں کا چلنا بہت مناسب ہے بختگان نے کہا
آپ جس وقت میں اپنے طلسم کو خالی کر دیجیئے گا صاحبقران یہاں لیکر بادشاہ و بنا دینگے طلسم آپکے قبضے سے نکل جائیگا پھر ایک
مشکل سے قبضہ ہوگا اور مسلمان وہاں پہنچ سکینگے فیروز نے کہا میری جان تو بچ جائیگی اور زمرد ثانی کو امان
آملیگی بختگان نے کہا وہ طلسم یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے فیروز نے جواب دیا یہاں سے ایکسال کی راہ ہے مگر بزور
سحر چار دن کے عرصے میں وہاں پہنچ جاؤنگا دو روز طلسم کے باہر مسافرخانۂ طلسمی میں رہنا ہوگا تیسرے روز سلطان
کی ملاقات ہوگی طلسم کے اندر جانا ہوگا وہاں کے عجائب وغرائب جس وقت دیکھوگے تو تعجب کروگے حسینان عالم کے
رہنے کا مکان ہے عجب طلسم ہے جس نے حکیم قسطنطین ذو فنون کو اسیر کرکے وہیں بھیجا ہے اور وہاں کے بادشاہ نے
اپنے طلسم سے باہر ایک صحرا میں مکان خوشنما حکیم کو وہاں قید کیا ہے برائے حفاظت کچھ عجائبات اس مکان میں
بنا رکھے ہیں بختگان نے جو اس طلسم کی تعریف سنی کہا اے شہنشاہ پھر دیر میں تشریف لیچلیے یہاں سے نکلنا غنیمت ہے جب سال بھر

مسلمان کوشش کرینگے تو وہان تک پہونچین گے فیروز نے کہا ابھی تو مسلمان لوح لینگے نہین معلوم کیا کیا کوشش کرنا
ہوگی اور کہان کہان جانا ہوگا وہ طلسم سب طلسمون کے بعد ہے پہلے تو طلسم ہین ایک پہلا طلسم تو ناقص ہو گیا اب
آٹھ اور باقی ہین جب ان طلسمون کو فتح کر چکینگے تب طلسم مرآۃ العدم تک پہونچینگے پھر ایک طلسم سے دوسرے
طلسم کی راہ ایک سال کی ہے دس برس مسلمان راہ طے کرتے نہین بسر کرینگے اور آٹھون طلسمون مین رہین اسکے نہین جانتا
طلسمون مین کیا بات ہو کہین اسیر ہو جائین قتل ہون کیا کیفیت گذرے ممکن نہین جو اس طلسم تک جا سکین بہت
مشکل ہے اور اگر وہان پہونچ بھی جائینگے تو طلسم مین بے لوح کے داخل نہین ہو سکتا ہے پھر لوح طلسم کے اندر ہے کیا
کر سکینگے سرحد طلسم تک بھی مسلمان نہ پہونچ سکینگے سنجگان نے کہا پھر اب تشریف لیجلیے یہان ٹھہرنا اچھا نہین
ہے فیروز نے کہا مین جا کر ملکہ خوش نگاہ سے بیان کرتا ہون دیکھون اونکی کیا راے ہوتی ہے سنجگان نے کہا تو ان
کی راے تغیر پذیر ہوتی ہے آپ نے جو تجویز کیا ہے میرے نزدیک یہی بہت بہتر ہے اب اور کسی سے اسکا ذکر بھی نہ فرمایئے
فیروز نے کہا اے سنجگان ملکہ خوش نگاہ جادو شکل اور نسوان کے نہین ہین وہ بھی سحر مین یکتاے روزگار ہین
انکے بھی برابر کسی ساحر کی مجال نہین جو مقابلہ کرسکے وہ حکیم فرنطین کی حقیقی بہن ہین علم حکمت مین بھی بہت اچھا
سنجگان نے کہا آپکی خوشی جاکر دریافت فرمایئے فیروز اسیوقت اوٹھا محل مین آیا یہان ملکہ خوش نگاہ اپنی کنیزون
سے بدیع الملک و صاحبقران اور مرغ آفتاب علم کا ذکر کر رہی تھین ملکہ نیلا سے کہان اور ابھی بیٹھی تھین
فراق بدیع الملک مین دلپر رنج و ملال تھا عجب حال تھا ملکہ خوش نگاہ سمجھاتی تھین کہ بی بی اسقدر ملال نہ کرو خدا
جامع المتفرقین ہے شاہزادہ بفتح و فیروزی واپس آئے گا مین نے مرغ آفتاب علم کے پاس ایک خط روانہ کیا تھا مگر
اسوقت بازار موت معرکہ رزم گرم تھا کافر قتل ہو رہے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کنیزون کو وقت نہ ملا جو میرا خط مرغ
کو پہونچاتی مجبور ہو کر واپس چلی آئی اب مین پھر آج ہی خط روانہ کرتی ہون جو کیفیت ہے معلوم ہو جائیگی اگر لڑائی
ختم ہو چکی ہوگی تو شاہزادے کو یہان بلا لونگی دو تین روز یہان تشریف رکھینگے پھر چلے جائینگے ملکہ نیلا کہتی تھین کہ اب
آپکے ارشاد سے میرا انتشار اور زیادہ ہو گیا نہین معلوم لڑائی مین کیا کیفیت گذری ہو ملکہ خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع
رکھو سب خیریت ہوگی یہ ذکر تھا کہ کنیزون نے کہا شہنشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ خوش نگاہ کے چہرے سے رنگ اڑ گیا
یقین ہوا کہ لڑائی اہل اسلام کی جگر گئی جب تو شہنشاہ اپنے شہر کو واپس آئے مگر ضبط کیا اتنے عرصے مین فیروز سامنے
سے آیا ملکہ نے فیروز کے چہرے کیطرف دیکھا اور سمجھا یا نسبت ہوگانے ہوئی ہمی شکست ہو کر آیا ہے مگر آگے بڑھ کے استقبال
کیا فیروز کو مسند پر لا کے بٹھایا کہا اے شہنشاہ اسوقت آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہے خیر تو ہے آپ تو براے مقابلہ
تشریف لیگئے تھے پھر کیون واپس آئے فیروز نے جواب دیا کہ کیا پوچھتی ہو غضب ہو گیا ملکہ خوش نگاہ نے کہا جلدی
بیان کیجیے فیروز نے تمام کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب مین اس لائق نہین ہون کہ اہل اسلام سے مقابلہ
کر سکون نہ اب میرے پاس لشکر ہے نہ مقابلہ کر سکتا ہون ہمت ہار کے ہر طرح مجبور ہون اگر فکر کرکے لشکر فراہم بھی کر دونگا تو جو وقت
تک مسلمان لوح حاصل کر لین گے جب بے لوح ان لوگون نے یہ آفت برپا کی تو لوح لیجانے پر کیا کرینگے ملکہ نے
کہا اے شہنشاہ اسقدر لشکر آپ کے پاس تھا سب کیا ہو گیا فیروز نے کہا سب تباہ ہوا تین بار لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا
ہر مرتبہ لڑائی بگڑ گئی لوگ مارے گئے کچھ مسلمان ہو گئے جو جو ساحران نامی و گرامی تھے انمین سے اب ایک بھی باقی نہین ہے
کچھ مسلمان ہو گئے کچھ قتل ہو گئے اور دو وہ لوگ مسلمان ہو گئے جنکی طرف شبہ نہ تھا مگر کی بات ہے کہ ولیعہد طلسم بیٹی مرغ
آفتاب علم مسلمان ہو گیا اسکے مسلمان ہو جانے نے قیامت برپا کر دی اگر وہ مسلمان نہ ہوتا تو مین ضرور اہل اسلام سے مقابلہ

مین ہر وقت چاق و توانا رہتا مگر اسی کی وجہ سے میری ہمت پست ہو گئی پھر بڑا دعوی مجکو استاد پر تھا وہ بھی
قید ہو گئے نہین معلوم اہل اسلام نے انکو کہان قید کیا ہو آجتک یہ حال نہین کھلا لشکر اکی بار مین اسفندر اپنے ہمراہ
لیکر گیا تھا کہ صحرا مین اترنے کے لیے مقام نہ ملتا تھا اور راہ مین مشکل کسیجگہ پر ٹھہر جاتے تھے مگر اہل اسلام نے اس غضب
کی جنگ کی کہ مین وہان سے زمرد شانی اور بختگان کو لیکر چلا آیا نہین معلوم وہان لشکر پر کیا گذری ابھی تک کسیکو
برائے خبر بھی روانہ نہین کیا یقین ہو سب لشکر قتل ہو گیا ہو اور بہت لوگ بخوف جان مسلمان ہو گئے ہونگے
اب کوئی لشکر سے میرے پاس واپس نہ آئیگا سب مسلمانون کے ہمراہ ہو لیے جاوینگے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلا
کمان ابرو یہ حال سنکر دلمین تو خوش ہو گئین مگر ظاہر بہت افسوس کیا کہا پھر کیا ارادہ ہو فیروز نے کہا اب میری یہ راے ہو کہ مین
طلسم مرآۃ العدم مین جاؤن اور وہان تمکو بھی اپنے ہمراہ لیچلون وہان مسلمان کسیطرح نہین پہونچ
سکینگے ملکہ قیصر صاف باطن سے ملونگا مسلمانون کو گرفتار کر کے قتل کر دونگا پھر اپنے طلسم مین آجاؤنگا اور اگر تم نہو گی
تو جان تو بچ جائیگی ملکہ خوش نگاہ نے خیال کیا کہ اگر مین اسکے ہمراہ وہان جاؤنگی تو پھر اہل اسلام سے ملاقات نہوا
ہو جائیگی اور لیلا اپنی جان دیدیگی بھلا یہ تاب مفارقت بدیع الملک کیونکر لا سکیگی بے سبب تڑپ کے مر جائیگی
اس وجہ سے جانا بہتر نہین ہو اسکو سمجھانا چاہیے یہ سوچکر ملکہ نے کہا او شہنشاہ میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہو اگر
آپ جسوقت تشریف لیجائینگے قیصر صاف باطن ضرور آپکی مدد کریگا اور مسلمانون کو گرفتار کریگا آپ ضرور
تشریف لیجائیے اور یہ میرا طلسم ہو میرا یہان رہنا انسب ہو کیونکہ ایک خوف ہو کہ مبادا مسلمان اپنا قبضہ اس
طلسم پر کرلین تو پھر آپکو بہت مشکل ہوگی اور اپنے طلسم نہ ملیگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین یہان کے انتظام کرتی
رہون اور آپ طلسم مرآۃ العدم مین تشریف لیجائیے فیروز نے بہت بہت کہا مگر خوش نگاہ نے منظور نہ کیا اور
بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ فیروز نے ملکہ کا چھوڑ جانا ہی اچھا جانا کہا اگر یہی خوشی ہو تو تم طلسم مین رہو مگر بہت
ہوشیاری رکھنا اور انتظام مین کسی قسم کا فرق نہ آنے دینا خوش نگاہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ سحر مین بھی کسی سے
کم نہین ہون اور علم حکمت مین بھی بخوبی ماہر ہون اگر لشکر اسلام اسطرف آئیگا تو مین طلسم کی سلطنت پر کسیکو قبضہ نہ
کرنے دونگی فیروز نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون اب کب تمسے ملون ملکہ نے کہا بہت جلد آپ طلسم مین تشریف لائیے گا
قیصر صاف باطن آپکو دیکھتے ہی انتظام کریگا اور اسکی وجہ سے اہل اسلام گرفتار ہو جائینگے فیروز ملکہ سے رخصت ہو کر
باہر آیا بختگان سے کل کیفیت بیان کی کہا ملکہ کی یہ راے ہو بختگان نے کہا بہت اچھی بات ہو مین بھی پسند کرتا ہون
آپ تشریف لیچلیے اور ملکہ یہین رہین وہ انتظام کرینگی آپ وہان سے کوشش کیجیے گا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا تشریف لیچلیے بختگان
کے کہنے سے فیروز نے اسی دن وہان سے سفر کیا اور طلسم مرآۃ العدم کی جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ خوش نگاہ کی تحریر کیجاتی ہو

کہ جب فیروز جانب طلسم روانہ ہوا تو ملکہ خوش نگاہ نے ایک نامہ مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا اور
اسمین سب کیفیت تحریر کر دی پتہ تو فیروز سے تحقیق کر لیا تھا کہ مریخ آفتاب علم صاحبقران کے ہمراہ
گلزار خدنگ کیطرف گیا ہو کنیز کو اسی پتے سے روانہ کیا کہ کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب امیر مع لشکر ازان طرف گلزار خدنگ سے روانہ ہوئے چند روز ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے

کہا

عرض کی یا صاحبقران اب ہم لوگ آپکے ہمراہ نہین جا سکتے یہان سے سرحد گلزار خدنگ شروع ہے اور لوح
گلزار خدنگ مین ہے آپ تنہا تشریف لیجایئے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین تنہا جاؤنگا سرداران
اسلام نے مریخ سے کہا آپکے نہ جانے کا کیا سبب ہے مریخ نے جواب دیا کہ ہم لوگ ساحر ہین اور یہ دیار لوح ہے یہان
ہم لوگونکا جانا مناسب نہین ہے اور آپ کی نسبت بھی یہی بات ہے کہ آپ شریک طلسم کشا ہین آپکو بھی نہین جانا چاہیے
طلسم کشا تلاش لوح کیواسطے تنہا جائے یہ شرط طلسم مین ہوتی ہے گو مین وقتاً فوقتاً حاضر خدمت ہوتا رہونگا امیر نے
فرمایا مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران تنہا تشریف لیے جاتے ہین کہا مین تو آپکے ہمراہ ضرور چلونگا
صاحبقران نے کہا خواجہ تمہارے جانیکی ضرورت نہین ہے مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے بہت بہت کہا مگر صاحبقران
نے منظور نہ کیا اسیوقت تنہا سمت لوح روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کنیز ملکہ خوش نگاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو نامہ لیکر چلی لشکر اسلام کو تلاش کرتی ہوئی چوتھے روز پہونچی دیکھا ایک صحرا مین بارگاہین استادہ ہین سرداران
اسلام اپنی اپنی بارگاہون کے آگے کرسیون پر بیٹھے صحرا کی سیر کر رہے ہین تلاش کرتے کرتے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ
کے قریب آئی دیکھا مریخ بھی اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھا ہے گرد مصاحب جمع ہین کنیز نے پرچہ مریخ آفتاب علم کی گود مین
ڈالدیا مریخ نے پرچہ اٹھایا پڑھنے لگا اسمین لکھا تھا کہ فیروز بخت صاحبقران یہان سے بھاگ کر طلسم مراۃ العدم
مین گیا ہے مجکو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا تھا مگر مین نے انکار کیا اور مین بجلدا انتظام طلسم یہان رہگئی اب میرے واسطے
کوئی انتظام معقول کرو لوح پاکر دوسرے طلسم کیطرف نہ چلے جانا سمجھ کے کام کرنا شاہزادہ بدیع الملک کو یہ
پرچہ دکھادینا جو کچھ انکی رائے ہو وہ کرنا مریخ اسکا پرچہ لیکر بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک
نے جو مریخ کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین کو بھیجا کہ جاکر مریخ کو باعزاز اپنے ہمراہ لاؤ مصاحبین شہزادہ
بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لیگئے بدیع الملک نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا مریخ نے پرچہ نذر دیا بدیع الملک
نے پرچے کو پڑھا جب سب پڑھ چکے تو مریخ سے کہا میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ ملکہ کو یہین لے آیئے اور
طلسمگاہ مین جو کچھ عجائبات سحر ہون اُن سب کو دفع کر دیجیے مریخ نے کہا شاہ صاحبقران زمان کا خوف ہے اور دوسری
بات یہ ہے کہ جبتک لوح نہ آئے تب تک کوئی کام نہ کرنا چاہیے جب صاحبقران لوح لیکر آجائینگے اسوقت یہان
کے عجائبات مٹائے جائینگے اور خزانہ طلسمی قبضے مین آئیگا بدیع الملک نے فرمایا آپ ملکہ کو لے آیئے مریخ نے
عرض کی اگر یہ امر بھی صاحبقران کے خلاف ہوا تو میرے واسطے باعث خرابی ہے بدیع الملک نے فرمایا جو کام میری
ذات سے ہوگا صاحبقران کے خلاف نہوگا آپ جاکر ملکہ کو لے آیئے مریخ نے عرض کی مین آج ہی جاؤنگا بدیع الملک
نے فرمایا آپ بھی تشریف لیجایئے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہو کر اسیوقت روانہ ہوا دوسرے روز اپنے مکان
پر پہونچا وہان جو کچھ اسکے تحفجات سحر تھے وہ سب لیے اور ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلائے کمان ابرو کو ساتھ لیکر
روانہ ہوا دوسرے روز لشکر اسلام مین آکر پہونچا یہان بدیع الملک نوجوان نے ایک بارگاہ بہت بڑی الگ استادہ
کرائی تھی مریخ کے انتظار مین اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھے رہتے تھے چوتھے روز مریخ نے آکر سلام کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے مریخ کیا ہوا مریخ نے عرض کی مین جس کام کیواسطے گیا تھا اسکو انجام دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کہان
ہین مریخ نے عرض کی میری بارگاہ مین ہین بدیع الملک نے فرمایا مین نے ان لوگون کیواسطے ایک بارگاہ

الملک استادکرائی ہے وہان لیجاؤ مریخ نے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو کو اس بارگاہ مین لاکر
اتارا بدیع الملک نے ارادہ کیا کہ ملکہ لیلا کمان ابرو سے ملے کہ جانشین مریخ آفتاب علم ہاتھ باندھکر سامنے
آیا عرض کی اے شہریار غلام کی ایک عرض ہے اگر قبول ہو تو کمترین کی خاطر ملول ہو گو سراسر بے ادبی ہے مگر مجبور
ہو کر عرض کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم تم جو کچھ کہو مجکو بسر و چشم منظور ہے مریخ نے عرض
کی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے جبتک عقد شرعی نہو آپ تشریف نہ لیجائین جب صاحبقران تشریف لائین
اور عقد شرعی ہوجاے اسوقت آپکو اختیار ہے میرے فخر ہے کہ آپ سا عالی نسب مجکو ایسی عزت بخشے مگر اتنا عذر ہے اگر
مزاج مبارک مین آئے قبول فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ مجکو بسر و چشم منظور ہے تمہاری خاطر کا خیال ہے
مریخ قدمون پر بدیع الملک کے گر پڑا کہا اے شہریار میری خطا عفو فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا اے مریخ مین
تجسے بہت خوش ہون مجھے تمہاری طرف سے کسی قسم کا ملال نہین ہے مریخ اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک نے سامان
دعوت ملکہ خوش نگاہ و ملکہ لیلاے کمان ابرو کیا سب لشکر مین حیران ہوے کہ بدیع الملک کے پاس کون آیا ہے
اور بارگاہ مین کسکو رکھا ہے مریخ سے جسنے پوچھا مریخ نے جواب دیا کہ مجھے بھلا انکے معاملات مین کیا دخل ہے مین
کیا جانون کسکی دعوت ہے اور کسکے واسطے بارگاہ استادکرائی ہے سب لوگ خاموش ہو رہے بدیع الملک سے
کوئی دریافت نہ کر سکا مگر خواجہ عمرو نامدار بدیع الملک کے پاس آئے سب کیفیت دریافت کر کے بدیع الملک سے
کہا کہ تمنے برا کیا مین تمہاری شکایت صاحبقران سے کرونگا تمنے بے اجازت امیر ناموس فیروز کو یہان کیون بلایا
اب اگر فیروز ستارہ پیشانی کو اس بات کی خبر ہو جائے اور وہ کوئی فتنہ اٹھائے تو صاحبقران بھی یہان موجود
نہین ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ ہم سمجھ لین گے اور صاحبقران زمان سے عرض کر دیجیے وہ آزردہ
نہین ہونگے خواجہ نے ایسی ایسی باتین کین کہ بدیع الملک کے دلمین خوف پیدا ہوا کہا خواجہ واقعی تم صحیح
کہتے ہو مجھسے غلطی ہوئی صاحبقران کے سامنے اس قسم کی باتین نہ کرنا خواجہ نے کہا مین ضرور کہونگا کہ بدیع الملک
کے سبب سے مریخ آفتاب علم کی جان جائیگی وہ صاحب غیرت ہے ضرور اپنی جان دیدیگا میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ خواجہ
مجھے ایک ہیرے کی کنی چاہیے ہے یقین ہے اسیواسطے طلب کرتا ہوگا بدیع الملک نے کہا خواجہ واقعی مریخ نے ہیرے
کی کنی مانگی تھی کیا تھا خواجہ نے کہا مین تمسے خلاف کرونگا بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر مریخ اپنی جان دیگا تو امیر کو
یقین کامل ہو جائیگا اور مجھسے بہت آزردہ ہونگے خواجہ نے کہا ممکن ہے کہ مین مریخ کو سمجھاؤن اور وہ اپنے ارادہ
سے باز رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ پھر آپ مریخ کو سمجھائیے نہین تو غضب ہو جائیگا خواجہ نے کہا مجھے کیا ضرورت
ہے جو مین بیکار اسکو سمجھاؤن بدیع الملک سمجھے کہ خواجہ بے لیے راضی نہونگے اسیوقت ایک بازو بند یاقوت کا کھولکے
خواجہ کو دیا اور کہا یہ بازو بند مجھے طلسم سفالیہ مین ملا تھا اسکی قیمت بڑے بڑے بادشاہ جلیل نہین دے سکتے ہین
یہ مین تمہاری نذر کرتا ہون خواجہ نے بازو بند لیا کہا مریخ کو سمجھا دونگا مگر تم اس سے اس امر مین کچھ تحقیق ذکر نہ کرنا نہین تو وہ
مجھسے اس بات کی شکایت کریگا اور آیندہ میرے کہنے کو قبول نہ کریگا بدیع الملک نے کہا خواجہ مین کبھی اس سے
ذکر نہ کرونگا خواجہ وہانسے اٹھکے مریخ کی بارگاہ مین آئے کہا کیون صاحب تمنے بے اجازت صاحبقران کسکو لشکر
مین لاکر رکھا ہے مریخ نے کل کیفیت خواجہ سے بیان کر دی مگر بدیع الملک کی خصوصیت بوجہ شرم ظاہر نہین کی خواجہ
نے کہا آپنے بہت برا کیا اور صاحبقران جب آئینگے تو بہت آزردہ ہونگے مین خود انسے اس کیفیت کو بیان کرونگا
مریخ نے کہا خواجہ غضب ہو جائیگا صاحبقران کی آزردگی بھی نہین ہے خواجہ نے کہا ابھی تمنے امیر کی آزردگی نہین دیکھی ہے قشون نمیر

سے اپنے پرائے سردار ونکو فراذراسی بات پر ایسی تعذیر دی ہو کہ وہ لوگ بہت ہی پچتاتے ہین جب وہ مجھے بعض وقت
چشم مروت پھیر لیتے ہین تو اور کسی کی کیا حقیقت ہو مریخ نے کہا خواجہ اب تم اسمین کچھ سعی کرو خواجہ نے کہا صاحب مجھے
کیا کام جو پرائی بلا مین اپنے سرون گو یہ امر ضرور ہو کہ مین جسوقت صاحبقران سے کہدونگا اور اسمین یہ ترکیب
سمجھا دونگا تو وہ کچھ نہ کہینگے مگر مجھے کیا نفع جو مین بیکار پرائی آفت مین پھنسون مریخ سمجھا کہ خواجہ کی کچھ نذر کرنا ضرور ہے
بیا رسکے خواجہ راضی نہونگے یہ سوچکے مریخ نے ایک صندوقچہ کھولا اس صندوقچہ سے دو تختیان الماس کی نکالین اور ہاتھ پر
رکھکے خواجہ کو نذر دین کہا خواجہ غلام کی نذر قبول فرمائیے آج آپ پہلے پہل یہان تشریف لائے ہین مجھے فرض ہو کہ
آپکو نذر دون خواجہ نے تختیان مریخ کے ہاتھ سے اٹھا لین کہا اے مریخ خاطر جمع رکھو مین صاحبقران سے تمہاری
سعی کرونگا تمہارے واسطے بدنامی ہوگی مریخ نے ہنسکر کہا آپکی نوازش اگر شامل حال ہوجائیگی تو مین بچ جاؤنگا
اور بیخوف رہونگا خواجہ نے کہا اب تم خاطر جمع رکھو مین سب سمجھ لونگا پھر مریخ سے فرمایا کہ اب کچھ کیفیت راہ گلزار خدنگ
کی بیان کرو مریخ نے عرض کی خواجہ آپکو وہاں کی کیفیت دریافت کرنیکی کیا ضرورت ہے اگر یہ ارادہ ہو کہ آپ وہان تشریف
لیجائین اور امیر سے ملاقات کرین تو یہ بڑی مشکل بات ہو ممکن نہین صاحبقران عجیب و غریب راہ ہون سے
تشریف لیجائینگے انکو بہت سے عجائبات طلسم راہ مین ملینگے کہین پر صحرا معلوم ہوگا اسی صحرا کا دریا بنجائیگا
کسی مقام پر باغ معلوم ہوگا وہی باغ آتشکدہ معلوم ہوگا بہت سے دشمن صاحبقران کو راہ مین ملینگے دشمن
کیا کرینگے جو زنبیل لینے کی تدبیر کرینگے اسم اعظم صاحبقران کے بند کرنیکی فکر کرینگے آپ وہان نہین جاسکتے
خواجہ نے کہا تمہین اس سے کیا کام ہو مین جو کچھ تمسے پوچھتا ہون وہ مجھے بتادو مریخ نے عرض کی خواجہ مجھے یہ خوف
ہو کہ آپ وہان تشریف نہ لیجائین خواجہ نے کہا تم بیان کرو اگر مین جاؤنگا تو خود زحمت اٹھاؤنگا اور بڑے بڑے
طلسمون مین جب گیا اسوقت تو افضال الٰہی سے کسطرح کا گزند نہ پہونچا بھلا یہان کیا ہوگا مریخ جب مجبور ہوا
تو خواجہ کو کل پتے گلزار خدنگ کے بتائے خواجہ سب امور تحقیق کرکے وہان سے اٹھے اپنی بارگاہ مین آئے دن بھر
لشکر مین موجود رہے قریب شام نام خدا لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر با توقیر لشکر سے چلکر روانہ ہوئے تو دو روز تک صاحبقران کو کوئی جگہ ایسی نہ ملی کہ جہان دم بھر آرام
فرماتے تیسرے روز جب تھک گئے تو ایک درخت سامنے دکھائی دیا امیر اس درخت کے قریب آئے سے چاہا بیٹھون
وہ درخت شق ہو گیا اور اسمین سے شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے صاحبقران اور آگے بڑھے ایک درخت اور نظر آیا
امیر اس درخت کے قریب آئے وہ درخت بھی شق ہوا اور شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے صاحبقران وہانسے بھی مجبور
ہوکے چلے اور درخت کے پاس آئے وہان بھی یہی کیفیت گذری صاحبقران اسیطورسے دن بھر پریشان پھرے
جب آفتاب غروب ہوا تو امیر ایک کوہ کے قریب پہونچے اس کوہ پر تشریف لیگئے ایک درے مین جا کر دیکھا مار و کژدم
کثرت سے نظر آتے ہین امیر نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا وہ سانپ بچھو وہانسے ہٹ گئے امیر نے ترکیب کو زیر
کوہ چھوڑا تھا زین پوش اپنے ساتھ لیتے گئے تھے بچھا کر اس درہ کوہ مین بیٹھے ہوا سرد چل رہی تھی صاحبقران
دن بھر کے تھکے ہوئے تھے آنکھ بند ہو گئی خواب مین ایک بزرگ نظر آئے صاحبقران سے فرمایا کہ یہ مقام لائق
ٹھہرنے کے نہین ہو تھوڑی دیر اگر یہان ٹھہروگے تو پہاڑ پھٹ جائیگا اور شعلہ ہائے آتش زمین سے بلند ہونگے اسلئے جلد

ممکن نہ ہوگا بہتر یہ ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اور ایک اسم تعلیم فرمایا اور تاکید کردی کہ اس اسم کو ہر وقت ورد زبان رکھنا جب تک
یہ اسم تمہارا ورد زبان رہیگا تب تک حفاظت تمہاری رہیگی اور یہ وہ صحرا ہے کہ جہاں بڑے بڑے لوگ آئے اور
ڈر کے مارے گھبرا کر واپس گئے اور بہت سے ایسے صحرا ہیں پریشان ہونا بڑی ہوشیاری سے کام کرنا دھوکا نہ کھانا آئینہ
علم حکمت اور تعویذ دونوں شامل ہیں مگر اس اسم مذکور کو ہر وقت ورد زبان رکھنا اچھا ہر دو روز کے بعد خدا اپنی مدد کریگا
ایک شخص تمہارا دوست بنے گا اسکی ذات سے بہت کام انجام پائینگے بعد اسکے پھر تمہیں یہاں بہت سے دوست ملینگے
یہ فرما کر وہ بزرگوار غائب ہوئے صاحبقران کی آنکھ کھلی اسم یاد دیا یا شکر خدا کیا اسی وقت اسم پڑھتے ہوئے زیر کوہ تشریف
لائے مرکب کو آگے بڑھایا سوار ہوئے چاہتے ہیں کہ روانہ ہوں گھوڑے کو تازیانہ کریں کہ پہاڑ شق ہوا اور شعلے آتش
چاروں طرف گرنے لگے مگر برکت اسم اعظم صاحبقران کو کسی قسم کا ضرر نہ پہونچا جب وہ پہاڑ اڑ گیا تو زمین سے شعلے
آتش نکلنے لگے اور وہ آگ بڑھنے لگی یہاں تک کہ تمام صحرا میں وہ آگ پھیل گئی مگر صاحبقران زبان سے اسم اعظم پڑھتے
ہوئے اسی آگ میں روانہ ہوئے آگ نے ہرگز ضرر نہ پہونچایا امیر نے شب بھر اسی آگ میں رہبری کی قریب صبح ایک
صحرا میں پہونچے وہ آگ دفع ہوئی صاحبقران نے اس صحرا کو نہایت پر فضا پایا گھوڑا ٹھہرایا صحرا کے چاروں طرف
نگاہ کی عجب کیفیت نظر آئی درخت نایاب روزگار نظر آئے پھول پھل سب تھے ہر قسم کے پائے صاحبقران
صحرا میں چاروں طرف ٹہلنے لگے ہوا بھی اچھی معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں زمین پر فرش بچھا کے بیٹھے تھوڑی دیر کے
بعد ایک ہوا تند چلی صاحبقران نے دیکھا جانوران پرندے اڑتے چلے جاتے ہیں دیر تک بہت سے
جانور اڑا کیے جب انکی آمد ختم ہوئی تو جانوران درندہ کو دیکھا کہ گھبرائے ہوئے ایک جانب بھاگے جاتے ہیں امیر نے خیال کیا
کہ کیا آفت آنیوالی ہے جو یہ سب اس طرح بھاگے جاتے ہیں جب درندگان صحرائی بھی جا چکے تو اسکے بعد کچھ آدمی برہنہ عجیب الخلقت
اس طرف سے گذرے انکے بعد انکی عورتیں اسی جنگل سے نکل گئیں صاحبقران اسی شجر کے سایہ میں زمین پوش
بچھائے بیٹھے رہے جب سب جا چکے تو امیر نے دیکھا ایک فیل مست جھومتا ہوا سامنے سے چنگھاڑتا ہوا اور فیل مست بھی
نکل گیا اسکے بعد دو تین شیر ببر بھی اس طرف سے گذرے بعد ان شیروں کے گذر جانیکے نوبت کی آواز آئی امیر چاروں طرف
دیکھنے لگے دیکھا جس جانب سے جانور بھاگے ہوئے گئے تھے اسی طرف سے نوبت کی آواز آتی ہے صاحبقران ادھر
متوجہ ہوئے دیکھا چند اژدران آتش فشان پر نوبت رکھی ہوئی از خود بجتی ہوئی چلی آتی ہے امیر کو کمال تعجب ہوا
نوبت جب آگے نکل گئی تو اسکے بعد کچھ اژدران آتش فشان پھر فیلان مست کچھ شیران ببر کچھ اسپان کو قفل زنجیر کے
آہنی پہنے فیلان مست کے گلے میں سنگھنے سونے چاندی کے پڑے ہوئے شیروں کے گلے میں چاندی کی زنجیریں
پڑی ہوئی ہیں انکے بعد بہت سے غلامان زرین کمر تلواریں برہنہ ہاتھوں میں لیے ہوئے انکے بعد کچھ دن سوار گرز گران اٹھائے
ہوئے انکے بعد چند کنیزان مہ وش حسین مہ جبین گلگشت سی کرتی ہوئی آتی ہیں انکے بعد ایک تخت جواہر نگار
اسپر ایک قتال عالم سوار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس پر تکلف زیب جسم کیے کنیزان حسین مروحہ جنبانی کرتی ہوئی
چلی آتی ہیں اس شان و شوکت سے صاحبقران نے جو سواری آتے دیکھی امیر محو ہوگئے اسم اعظم پڑھنا موقوف
کیا وہ سواری قریب پہونچی اور امیر کی نگاہ جو جمال جہان آرائے نازنین تخت سوار پر پڑی صاحبقران کا دل بیتاب
ہو گیا اپنی جگہ سے کھڑے ہوگئے اس نازنین کی بھی نظر صاحبقران پر پڑی تخت کو روکا صاحبقران کی طرف بغور
دیکھا امیر نے بھی اس نازنین کی صورت دیکھی نازنین مسکرائی صاحبقران کو بھی ہنسی آئی نازنین تخت سے
اتری ٹہلتی ہوئی قریب صاحبقران کے آئی مسکرا کے کہا کیوں صاحب آپ ہماری سیرگاہ میں کیوں تشریف لائے امیر نے

فرمایا آپکے جمال باکمال دیکھنے کو آیا ہون نقد دل نذر دینے کو لایا ہون نازنین مسکرائی کہا آپ اپنا نام فرمایئے تشریف
لانیکا سبب واقعی بتلایئے صاحبقران نے فرمایا میرا نام پوچھکر کیا حاصل ہوگا اور سبب واقعی یہان آنیکا بتلا دیا
نازنین نے کہا اگر آپنے یہان تکلیف فرمائی تو میرے ہمراہ تشریف لیچلیے صاحبقران نازنین کے ہمراہ ہوئے ایسے
مکان پر آئے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس عمارتین پتھر کی اسمین بنی ہوئین امیر باغ کی نفاست دیکھکر حیران ہوگئے
نازنین نے عرض کی ای شہنشاہ باغ کو ملاحظہ فرمایئے گا ابھی تو میرے ہمراہ تشریف لایئے تھوڑی دیر استراحت فرمایئے
صاحبقران نازنین کے ہمراہ باغ کے اندر تشریف لائے بارہ دری کو بہت سجایا تھا نازنین نے صاحبقران کو مسند پر
بٹھایا آپ بھی بیٹھی کنیزون کو طلب کیا کنیزین حاضر ہوئین نازنین نے کہا ارباب نشاط کو طلب کرو کہ یہان حاضر
ہون کشتیان شراب کی جلد حاضر کرو کنیزین سلام کرکے پیچھے ہٹین تھوڑی دیر کے بعد صاحبقران نے دیکھا کہ قریب
ایک سو کے کنیزان مرصع پوش کشتیان شراب کی لیکر آئین محفل مین قرینے سے رکھین کشتی پوش ہٹائے طرفہ جام
یاقوتی زمردی دکھائی دین جام مینا کار محفل مین لاکر رکھے صاحبقران اس سامان کو دیکھکر دلمین خیال کر رہے
تھے کہ شاید یہی لوحدار ہو اگر ایسا ہو تو اب زیادہ زحمت نہوگی لوح بہت جلد حاصل ہوجائیگی مراد برآئیگی یہ سوچ کے
صاحبقران نے خیال کیا کہ اسکا نام دریافت کرنا چاہیے اگر خدنگ نگاہ نام ہو تو لوح اسی کے پاس ہے الکلام امیر نے
کہا ای جان جہان و او راحت قلب عاشقان اپنا نام بتاو اس راز کو نہ چھپاو نازنین نے مسکرا کے جواب دیا آپکو میرے
نام سے کیا کام آپکو خود معلوم ہو جائیگا صاحبقران نے کہا اگر آپ بتائینگی تو کیا حرج ہے نازنین نے کہا میرا نام مہ جبین پری
ہے اس صحرا مین کبھی کبھی برائے تفریح آتی ہون مکان خاص میرا یہان نہین ہے اور طلسم کی رہنے والی ہون
صاحبقران کا جو خیال تھا وہ جاتا رہا مگر امیر اس نازنین کے ملنے سے بہت خوش ہوئے دن بھر صحبت عیش و نشاط
گرم رہی شب کو بھی بہت عرصہ تک جلسہ رہا جب رات بہت گذر گئی تو صاحبقران کو بوجہ خستگی نیند آئی نازنین نے
عرض کی آپ آرام فرمایئے رات بہت آئی ہے صاحبقران نے فرمایا اگر تمہاری خوشی ہو تو مین مسہری پر جاؤن نازنین نے عرض
کی آپکو لازم ہے کہ استراحت فرمایئے کیونکہ آپ نے مسافت سفر کی بہت اٹھائی ہے اور خستگی بیحد آرام سے دفع ہوگی صاحبقران
مسہری پر تشریف لیگئے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا نازنین بیدار رہی صاحبقران نے اثنائے خواب مین دیکھا کہ وہی
بزرگوار جو اسم اعظم تعلیم فرما گئے تھے تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تمنے ہمارے کہنے کو قبول نہ کیا اور اسم اعظم ورد زبان
نہ رکھا آخر اپنے کو مصیبت مین پھنسایا ابھی کچھ نقصان نہین ہوا ہے اسم اعظم ورد زبان کرو کل تمہارا ایک دوست
اس جگہ پہنچے گا اور اسکے ذریعے سے تمہارے بہت سے کام انجام پائینگے مگر اسکی موجودگی مین بھی اسم اعظم کو
ورد زبان رکھنا امیر نے گھبرا کے آنکھین کھول دین اسم اعظم پڑھا اٹھ بیٹھے دیکھا نہ روشنی ہے نہ مسہری ہے زمین پر لیٹا
ہون انہون نے چارونطرف نگاہ کی کچھ نظر نہ آیا نازنین کو بھی اپنے پاس نہ پایا صاحبقران لاحول ولا قوۃ
کہکر اٹھے دیکھا کہ جس جگہ ہین جنگل ہے رہ دیا ایک طرف روانہ ہوئے تمام شب صاحبقران نے رہ روی کی جب صبح ہوئی
تو امیر ایک دریا کے قریب پہنچے اسم اعظم ورد زبان ہر دم رہا جاکے کشتیبانون کو بلایا کوئی کشتیبان نہ آیا سب نے
انکار کیا صاحبقران اس دریا کے کنارے بیٹھ کے سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس پار کیونکر جانا ہو تمام دن
دریا کے کنارے بیٹھکر گذارا جب وقت غروب آفتاب قریب ہوا تو ایک ضعیف کشتیبان نے صاحبقران سے قریب
آکے کہا اگر آپ چاہتے ہین تو اس وقت مین آپکو دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے فرمایا ای شخص اس لباس
کے عوض جو مین پہنے ہون تجکو بہت کچھ زر نقد دیتا ہون تو مجھے دریا کے پار پہونچا دے کشتیبان نے کہا یہ ممکن نہیں

کہ مین بے لباس دیے ہوئے آپکو اس دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے منظور نہ کیا جب وہ کشتیبان مجبور
ہوا تو صاحبقران سے کہا آپ میری کشتی پر چلیے مین آپکو پہونچا دونگا مگر جو کچھ زر نقد آپ کے پاس ہو وہ پیشتر مجکو دیدیجے
صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اسکو دیا کشتیبان نے صاحبقران کو کشتی پر بٹھایا لنگر اٹھایا کشتی چل نکلی جب دو رات
زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا اے کشتیبان اب ساحل کتنی دور ہے کشتیبان نے عرض کی ابھی کئی دن کی راہ ہے امیر نے
فرمایا بھائی جب ساحل یہان سے بہت دور ہے تو کشتی کو لنگر زن کرو دینا رات کو
ایسے دریا مین کشتی کا روان رہنا اچھا نہین ہے کشتیبان نے کہا اگر آپکو ایسا ہی خوف ہے تو میری کشتی سے اتر جائیے
صاحبقران نے فرمایا مین جہان سے سوار کیا ہے وہین پہونچا دے کشتیبان نے جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ
طلسم فتح نہ کر لیتے یہ کہکر دریا مین کود پڑا کشتی چکر کھانے لگی ٹکڑے ٹکڑے کشتی کے ہو گئے قریب تھا کہ صاحبقران
غرق ہون کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا امیر کو اٹھا لیگیا صاحبقران تکان سے بیہوش ہو گئے بڑی دیر کے بعد ہوش آیا
اپنے تئین ایک کوہ پر پایا سامنے ایک فقیر کو بیٹھے دیکھا امیر اٹھکر بیٹھے درویش نے کہا اے شخص تو کون ہے اور تجھ
کیا مصیبت پڑی جو اسطرف آکے ان مکارون مین پھنسا ارے یہ لوگ ساحر ہین یہان پڑے گھات مین رہتے ہین انکو یہ
حکم ہے کہ جو کوئی آئے اسکو غرق دریا کر دو سحر کرکے مار ڈالو اور کسی آفت مین مبتلا کر دو شب کو مین یاد الہی مین مشغول
تھا کہ ایک آواز دردناک میرے کان مین آئی کہ اے درویش ایک مرد مسلمان کی جان مفت جاتی ہے جلد جا اور اسکو آفت
سے بچا مین دریا کیطرف آیا تمکو اس کیفیت مین پایا اب اپنی کیفیت بیان کر کہ اسطرف کیون آنا ہوا کیا کام تھا کہ یہان
آنیکا اتفاق ہوا ہے کیا نام ہے کس خاندان سے ہو صاحبقران نے اپنی کل کیفیت بیان کی درویش نے اپنی جگہ سے
اٹھکر صاحبقران کے قدمونکو بوسہ دیا امیر نے کہا مین برائے فتح طلسم یہان آیا تھا سب طلسم کو فتح کر چکا ہون صرف قتل فیروز
باقی ہے درویش نے کہا اے صاحبقران ابھی کل طلسم نہین فتح ہوا طلسم باطن ابھی باقی ہے جبتک اسکو نہ فتح فرمایئے گا
فیروز مارا نہ جائیگا امیر نے فرمایا اسکی خبر مجکو مطلق نہ تھی کہ میرے پاس فیروز کا بیٹا مریخ آفتاب علم ہے اور اسنے سب
نشانات طلسم مجکو بتائے لیکن آجتک طلسم باطن کا ذکر نہین کیا درویش نے کہا طلسم باطن کا حال اسکو نہین معلوم ہے خود
فیروز نہین جانتا ہے یہ کیفیت مجکو معلوم ہے اور مین اس راستے سے بخوبی ماہر ہون پہلے طلسم باطن فتح کیجے پھر طلسم ملحقات
مین تشریف لیجائیے جبتک ایک طلسم بھی باقی رہیگا اسوقت تک کوئی بادشاہ قتل نہو گا جب طلسم فتح ہو جائینگے تو بادشاہ بھی
قتل ہو سکتے ہین صاحبقران نے فرمایا اے درویش پھر مین ابھی اسطرف بیکار آیا طلسم باطن کو بھی فتح کر لیتا تو اسطرف آتا
درویش نے کہا جبتک لوح نہ ملیگی طلسم باطن کا پتہ نہ معلوم ہوگا اصل طلسم وہی ہے اور جسکو آپنے فتح کیا وہ سب فیروز کے
سحر کا بنایا ہوا تھا اسکے واسطے لوح کی ضرورت بھی نہ تھی مگر طلسم باطن مین جب آپ تشریف لیجائیے گا تب لوح کی ضرورت
ہوگی اور وہ بے لوح کے فتح بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خدا لوح بھی دلا دیگا درویش نے عرض کی آپ ضرور اس
طلسم کو فتح کرینگے بہت مدت سے مجکو معلوم تھی کہ طلسم کشا مسلمان ہوگا اور شریف خاندان ہوگا شجاع و دلیر
ہوگا بیشۂ جرأت کا شیر ہوگا آپ مین سب باتین موجود ہین اور اسقدر کوشش فرما کے آپ یہان تشریف لائے ہین
دوسرے کی مجال نہ تھی جو یہان تک آ سکتا صاحبقران نے فرمایا اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح
کر دونگا مجھے محض ایک شخص کیواسطے اس طلسم کو فتح کرنا ہے درویش نے کہا یا صاحبقران کس شخص کے لیے آپ اسقدر
زحمت گوارا کرتے ہین امیر نے زمرد ثانی کی کل کیفیت بیان کی درویش نے عرض کی انشاء اللہ تعالے آپ اپنے
مقصد پر پہونچینگے اور طلسم آپکے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران نے فرمایا اب مجھے رخصت کرو زیادہ ٹھہرنا اچھا

نہین ہو تلاش لوح مین جاتا ہو درویش نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے مین آپکو گلزار خدنگ
تک پہونچا دونگا امیر نے فرمایا دو چار روز بہت ہوتے مین اسقدر نہین رہونگا سب لشکر سرحد پر میرا انتظار کر رہا ہو
اگر مجھے بہت عرصہ ہوگا تو وہ لوگ گھبرا اُٹھینگے درویش نے عرض کی ابھی جانا مناسب نہین ہو اسوجہ سے عرض
کرتا ہون ورنہ مین خود آپکو چلنے کی راے دیتا جسوقت تشریف لیجانیکا وقت آئیگا فقیر ہمراہ رکاب چلیگا آپ کو
گلزار خدنگ تک پہونچا دیگا صاحبقران نے فرمایا آپکی خوشی مجھے منظور ہو جبتک آپ نہ فرمائینگے مین نہ جاؤنگا
فقیر نے کہا شکر ہو خدا کا کہ آپ یہانتک تشریف لائے اور مجھے زیارت نصیب ہوگئی مین ایک مدت سے آپکا نام نامی
و توصیف ذات گرامی سنتا تھا قدمبوسی کا بہت مشتاق تھا مگر آنے سے مجبور تھا کہ سو برس سے اس کوہ پر رہتا
ہون کبھی اس کوہ کے باہر قدم نہین نکالا لیکن جب کل میرے کان مین آواز آئی تو مین نے اپنی عہد شکنی کی اور اب
آپکے ہمراہ رکاب گلزار خدنگ تک چلونگا صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب اگر آپنے عہد کیا ہو تو اپنی عہد شکنی
نہ کیجیے خدا مالک ہو مین کسیطرح وہانتک پہنچ جاؤنگا درویش نے کہا یا صاحبقران اب عہد کہان باقی رہا جب مین کل
دریا تک گیا تو اب جہان مزاج مین آئیگا جاؤنگا لیکن معلوم ہوتا ہو کہ اب پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا شکر ہو کہ آپسا مرد بزرگ یہان
موجود ہو فقیر کی آرزو مین پوری ہوجائینگی صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب یہ آپنے کیا فرمایا میری سمجھ مین
نہ آیا درویش نے کہا یہ راز آپ پر ابھی افشا نہوگا مگر کچھ دنون کے بعد کھل جائیگا مین عرض نہین کرسکتا ہون صاحبقران
نے بہت بہت طرح سے پوچھا مگر درویش نے بیان نہ کیا آخر امیر مجبور ہوکر خاموش ہو رہے تین دن تک درویش
کے یہان مہمان رہے چوتھے روز علی الصباح فقیر نے کہا یا صاحبقران اب تشریف لیچلیے وقت بہت مناسب
ہو امیر نے فرمایا مین ابھی موجود ہون درویش صاحبقران کو پہاڑ پر لیکر نیچے اترا امیر نے دیکھا صحرا بہت وسیع
ہے دور پر ایک پہاڑ نظر آتا ہو کچھ شعلہ ہاے آتش بھڑکتے معلوم ہوتے ہین امیر نے فرمایا درویش صاحب یہ کوہ
آتش فشان کیسا ہو درویش نے عرض کی یہ گلزار خدنگ کا پھاٹک ہو کہ یہان پوجا کر رہے ہین وہان کے لوگ سب
آتش پرست ہین بلکہ خدنگ نگاہ جادو بھی آتش پرست ہو امیر نے فرمایا پھاٹک پر نگہبانون نے پوجا کر کے اسقدر
آگ روشن کی ہے درویش نے کہا نگہبانون نے آگ روشن نہین کی ہو بلکہ آتشکدہ کا پھاٹک کھلا ہو
شعلے وہان کے نظر آتے ہین یہ آتشکدہ ہو اسکے اندر ایک بت آتش کار رکھا ہو وہ بزور سحر گویا ہوتا ہو سب سے باتین
کرتا ہو وہ لوگ اسکو اپنا خداوند جانتے ہین بہت مانتے ہین اسی کی وجہ سے کوئی اندر نہین جانے پاتا ہو جو آتا ہو
دروازے پر سے گرفتار ہوجاتا ہو بت بتلا دیتا ہو کہ فلان شخص آیا ہو اسکو لاکر خداوند کے حضور مین حاضر کرو مین اُسکو
سزا دونگا جہنم مین روانہ کردونگا سب لوگ اسکو گرفتار کرکے لیجاتے ہین بت منھ کھولتا ہو لوگ اسکے منھ کے اندر اس شخص کو ڈالدیتے
ہین بت کا منھ بند ہوجاتا ہو اس آدمی کا پتہ نہین معلوم ہوتا صاحبقران نے کہا یہ نئی بات آپنے ارشاد فرمائی کہ بت
منھ کھولتا ہو اور لوگ آدمی کو اسکے منھ کے اندر ڈال دیتے ہین غضب کا سحر کیا ہو درویش نے کہا اسکو یہان
کے سب لوگ خداوند آتشین کہتے ہین اور جسکی مراد دلی ہو وہ یہین پکار آتا ہو بت سے جو مزاج مین آتا ہو
وہ کہدیتا ہو تھوڑا زمانہ ہوا کہ اُسنے کہا تھا کہ اب مین قیامت برپا کرونگا جسقدر لوگ مین نے پیدا کیے ہین ان سب کو
نا پید کرکے اپنی صورت کے آدمی خلق کرونگا کہ وہ لوگ میرے پاس آسکین اور مجھے بوسہ دے سکین تم لوگ ناقص
ہو میرے پاس نہین آسکتے مجھے بوسہ نہین دے سکتے میری عبادت مین فرق آتا ہو تم لوگونکو تباہ کردونگا اور لوگ
آتشی پیدا کرونگا اس بات پر بت سے لوگون نے جاکر استغاثہ کیا تھا جب سے سو آدمی شہر کے کھائے تب لوگون نے کہا

اب مین تمھین لوگون کو ہمیشہ زندہ رکھونگا اور دوسری خلقت نہ پیدا کرونگا صاحبقران بہت ہنسے درویش یہ
باتین کرتا ہوا قریب اس دروازے کے پہونچا جب گلزار خدنگ بہت قریب رہا تو درویش نے عرض کی یا امیر
مین نے آپکو بہت جلد یہان پہونچادیا نہین تو آپ تمام عمر یہان سرگردان رہتے اور راہ نہ ملتی اب آپ تشریف لیجائیے
درویش رخصت ہوتا ہے مگر دو باتون کا امیدوار ہون اگر منظور فرمایئے تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا
بیان کرو درویش نے عرض کی پہلی عرض تو یہ ہے کہ جو اسم اعظم آپ کو خواب مین تعلیم فرمایا ہے اسکو ورد زبان رکھیے گا
دوسرے جب لوح حاصل کرکے فراغت پایئے گا تو فقیر کے یہان قدم رنجہ فرمایئے گا امیر نے کہا اے درویش
مین ضرور آونگا اور اسم اعظم بھی ورد زبان رکھونگا درویش صاحبقران سے رخصت ہوا امیر گلزار خدنگ
کے قریب آئے دیکھا دروازے پر ہنگامہ عظیم برپا ہے لوگ آتے ہین چارون طرف آگ روشن ہے ساحر جمع ہین
سحر پڑھتے ہوئے ٹہل رہے ہین صاحبقران اندر دروازے کے تشریف لیگئے دیکھا ایک پہاڑ سونے کا بنا ہے اس پر
ایک حجرہ ہے اس حجرے کے چارون طرف آگ روشن ہے امیر نے چاہا اس کوہ پر تشریف لیجائین مگر بہت سے ساحر
قریب آگئے صاحبقران پر حملہ کیا سب نے کہا اے شخص تو مسلمان ہے یہان بارادۂ فتح طلسم آیا ہے تجھے خداوند
بلاتے ہین سزا دیجئے صاحبقران نے تلوار میان سے لی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مگر امیر پر سحر کیا تاثیر
کرتا جب ساحر سحر کرکے مجبور ہوئے تو سب نے تلوارین کھینچین امیر نے مقابلہ کیا صاحبقران بیدریغ سبکو
قتل کرنے لگے جب بہت سے ساحر قتل ہوئے اور صاحبقران بھی زخمی ہوئے تو امیر نے دیکھا ایک مرد بزرگ
ریش سفید ایک جانب سے پیدا ہوئے انھون نے آکر ساحرون کیطرف اشارہ کیا کہ سب ساحر الگ ہوگئے
مرد سفید ریش صاحبقران کے قریب آئے اور کہا غضب کیا تو نے بڑی جرأت کی مگر مجھے درویش کے حال پر
افسوس آتا ہے یہانتک سنے جب آپکو پہونچایا تو اندر گلزار خدنگ کے آکے مدد نہ کی صاحبقران نے فرمایا
خدا ہر جگہ مددگار ہے مجھے کسیکی مدد کی تمنا نہین ہے پیر مرد نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لایئے مین آپکی طرف سے
ساحرون کو قتل کرونگا الحمد للہ جو آپکی تمنائے دلی ہے وہ بر لاؤنگا صاحبقران نے فرمایا آپکی دعا کا آرزومند ہون ان کا فرد کو
دم بھر مین واصل جہنم کرتا ہون پیر مرد نے کہا ابھی تامل فرمایئے وقت مناسب نہین ہے جسوقت مین عرض کرون
اسوقت آپ بڑھ کر حملہ کیجیے صاحبقران نے تلوار میان مین رکھی پیر مرد کے ہمراہ ہوئے پیر مرد صاحبقران
کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک میدان مین آئے وہان ایک حجرہ بنا تھا امیر سے عرض کی آپ اس حجرے مین تشریف
لیجائیے درویش گوشہ نشین نے غضب کیا بے موقع آپکو یہان بھیجدیا اور خبر کچھ بھی نہ بتائی مین آپکو ایک
تختی دیتا ہون جبتک آپکے پاس لوح نہ آئیگی وہ تختی سب باتین بتلائیگی صاحبقران بہت خوش ہوئے
پھر پیر مرد نے صاحبقران کو حجرے مین بٹھایا آپ وہان سے غائب ہوئے تھوڑی دیر کے بعد ایک تختی ہاتھ مین
لیے ہوئے آئے صاحبقران سے کہا اس تختی کو لیجیے اور دو دن توقف کیجیے تیسرے روز تشریف لیجائیے گا
صاحبقران اس تختی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے دو روز پیر مرد کے یہان رہے تیسرے روز صاحبقران
نے اس تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے تئین چاہ تاریک پر پہونچائے راہ مین جو عجائب و غرائب
نظر سے گذرین اسکو خیال مین نہ لائے جب وہان پہونچے تو جو لوح نسخے جو حکم پائے اسکو عمل مین لائے
بعد اسکے چاہ تاریک کا پتہ لکھا تھا صاحبقران نے پیر مرد سے کل کیفیت بیان کی پیر مرد نے کہا مین بھی آپکے
ہمراہ ہون تشریف لے چلیے صاحبقران مع پیر مرد کے چاہ تاریک کی جانب روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کرکے

ایک مقام پر پہونچے وہان مار و کژدم انتہا سے زیادہ نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب ادھر ادھر چلے پیر مرد نے
اشارہ کیا سب ٹھہر گئے امیر خوشی خوشی سب عجائب و غرائب کو طی کرکے چاہ تاریک پر پہونچے پیر مرد نے کہا
یا صاحبقران چاہ تاریک یہی ہے امیر نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اگر طلسم کشا چاہ تاریک تک پہونچے
تو لازم ہے کہ چاہ مین بیخوف کود پڑے ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس پہونچے گا صاحبقران نے پھاندنے کا ارادہ
کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران سلاح یہین رکھدیجیے امیر نے فرمایا یہ کیونکر ہو سکتا ہے پیر مرد نے کہا لوح کو ملاحظہ
ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ صرف تلوار اپنے پاس رہنے دو اور باقی سب سلاح
پیر مرد کے سپرد کرو جسوقت تم ملکہ خدنگ نگاہ کے باغ مین پہونچو گے سب اشیا تمہاری ملجائینگی بلکہ پاس بھی
جقدر ضرورت رہنے دو باقی پیر مرد کو دیدو امیر نے ویسا ہی کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران مین آپ سے
پہلے وہان پہونچونگا صاحبقران چاہ مین کود پڑے صاحبقران کودتے ہی بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا
اپنے کو ایک صحرا مین پایا چارون طرف نگاہ کی سامنے وہی دروازہ معلوم ہوتا ہے جس راہ سے گزر از حد
مین گئے تھے امیر نے چاہا لوح کو دیکھین لوح گلے مین نہ پائی اور حرز ہیکل بھی نظر نہ آئی گھبرا گئے چاہا
اسم اعظم پڑھون زبان مین گویائی نہ پائی صاحبقران نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا یہ شخص جو
پیر مرد بنکر آیا تھا کوئی ساحر تھا یہ سوچکر صاحبقران مجبور ہوکے پھر اُسی دروازے کی جانب چلے
کہ پشت سے قہقہے کی آواز آئی امیر نے پلٹ کے دیکھا تو ایک ساحر سیہ فام نظر آیا اُس نے
صاحبقران سے آنکھ ملاکے کہا او حمزہ لوح کا لیجانا اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو تک پہونچنا آسان سمجھا تھا
اب کیا کر سکتا ہے صاحبقران اُسکی طرف جھپٹے ساحر غائب ہوگیا امیر روانہ ہوئے جیسے ہی در کے قریب
پہونچے اندر آئے پھر ساحر قریب صاحبقران آئے امیر سے کہا ای شخص تجھکو اپنی جان کا مطلق خیال نہین
ہے ابھی تجھے کچھ خوف نہین ہے بس اب خداوند کی خدمت مین چل وہ تجھے سزا دینگے صاحبقران نے چاہا ساحرون
پر حملہ کرون مگر سب نے سحر کیا امیر بیہوش ہوکر زمین پر گرے ساحرون نے صاحبقران کو اٹھا لیا اُس
کوہ پر لیگئے حجرے کے قریب پہونچے وہان بت آتشین رکھا تھا اُسنے منھ کھولا ساحرون نے چاہا کہ صاحبقران
اُس بت کے منھ مین گرا دین کہ بت کے قریب سے ایک صورت عجیب ظاہر ہوئی سب لوگ اُس
صورت کو دیکھکے ہیبت سے غش کھا کر گر پڑے بعض نے کہا آج خداوند نے ظہور فرمایا اُس صورت سے
آواز آئی ای بندگان آج تمنے اُس شخص کو گرفتار کیا ہے کہ جو یگانۂ روزگار ہے اور جسنے ہزارون ساحرون
کو بیجان کردیا بلکہ تم لوگون نے آج مجھے ایسا خوش کیا کہ مین نے اُسکے عوض مین اپنا جمال باکمال تمھین
دکھادیا اب اور جو کچھ تمھین طلب کرنا منظور ہو مجھسے طلب کرو اور بت کی طرف اشارہ کرکے کہا اے بت
آتشین تو نے مجھے پہچانا بت کے اندر سے ڈرتی ہوئی آواز آئی کہ مین نے آپکو خوب پہچانا آپ سامری ہین
سب کے خداوند ہین مرد عجیب نے کہا تو نے ہرگز مجھے نہین پہچانا سامری کی کیا ہستی تھی جو میری ہمسری کرتا اُسکو
بھی مین نے بنایا اپنا وزیر قرار دیا دنیا مین بھیجا جب اُسنے خود دعوی خداوندی کیا مین نے اُسکو فنا کردیا
اب مین تجکو بھی ایک دن فنا کردونگا تیرا بھی غرور بہت بڑھ گیا ہے بت آتشین سے آواز آئی ای خداوند میرا
غرور بالکل نہین بڑھا آپ سچے خداوند ہین مجھسے خطا مین ہوئی ہون اُسکو معاف فرمادیجیے مین آپ کا
ایک بندہ کمتر ہون اپنا نام نامی مجھے بتائیے کہ مین اُس نام سے آپکی عبادت کیا کرون مرد عجیب نے

کہا میرا نام ابو السامری ہے میں نے پونے دو سو وزیر اپنے مقرر کیے مگر سب نے دعوی باطل کیا میں نے سبکو فنا کر دیا
بت آتشین سے آواز آئی میں آپکا ادنے غلام ہوں ابو السامری نے کہا او بندگان اس شخص کو مجھے
دو کہ میں اسے سزا دوں اُن ساحروں نے صاحبقران کو دیا ابو السامری نے سب کے ہاتھوں سے لیا
لوگوں نے صاحبقران کو ابو السامری کے ہاتھوں میں جلتے دیکھا لیکن پھر صاحبقران کسیکو نظر نہ آئے ساحروں
نے کہا واقعی یہ سچے خداوند ہیں ابو السامری نے کہا اب تم لوگ کیا چاہتے ہو جو طلب کرو وہ تمہیں دیا جائے
سب نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ حیات ابدی پائیں اور ہمارا طلسم ہمیشہ برقرار رہے ابو السامری نے کہا اگر
تم لوگوں کو حیات ابدی درکار ہے تو ایکبار اپنے تمام اہل شہر کو جمع کرو چشمہ بفیض خداوندی اس روز
جاری ہو جائیگا جو اس چشمے سے سیراب ہو جائیگا وہ حیات ابدی پائیگا ساحروں نے عرض کی کہ جس روز
حکم ہو ہم لوگ اپنے اہل شہر کو اطلاع دیں بلکہ ملکہ تک تشریف لائیں ابو السامری نے کہا آج سے چوتھے روز
سب لوگ جمع ہو جائیں اور شراب کی تدبیر کرو کم نہ پڑے سب نے منظور کیا اور شراب تیج کی شہر میں منادی
کرادی کہ آج سے چوتھے روز جسکو حیات ابدی درکار ہو وہ کوہ آتشین پر حاضر ہو کر قدمبوسی خداوند سے
مشرف ہو یہ خبر جو عام ہوئی لاہر ایک حرص ازدیاد عمر میں کوہ کے جانب روانہ ہوا ساکنان کوہ
آتشین ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس گئے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا میں بھی ضرور جاؤنگی اور
باتیں بھی خداوند سے دریافت کرونگی ساحر ملکہ کو اطلاع کرکے واپس آئے چوتھے روز ابو السامری نے
بت آتشین سے کہا اب تم بھی باہر آؤ سبکو اپنی صورت دکھاؤ بت آتشین نے کہا مجھے کچھ عذر نہیں ہے
ابھی حاضر ہوتا ہوں سب نے دیکھا کہ اس بت کے دو ٹکڑے ہوئے اس میں سے ایک مرد لاغر سیاہ فام نکلا
نکلتے ہی ابو السامری کے قدموں پر گرا ابو السامری نے کہا یہ تجھسے مجھے اپنا وزیر کیا بت آتشین
نے جھک کے سلام کیا ابو السامری باہر آیا شراب کے پاس آ کے کہا او ساحران نامی وگرامی اب تم میں
کوئی غیر خداوند کی پرستش کرنیوالا تو نہیں ہے سب نے کہا ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کسی دوسرے خداوند
کی پرستش کرتا ہو ابو السامری نے کہا تم سب سامری و جمشید پر لعنت کرو سب نے سامری و جمشید پر
لعنت کی ابو السامری نے کہا اب اہل شہر سے کوئی ایسا تو نہیں ہے جو غیر حاضر ہو سب نے عرض کی ابھی ملکہ
خدنگ نگاہ جادو نہیں تشریف لائی ہیں ابو السامری نے کہا اسکو جلد جا کر لاؤ ساحر روانہ ہوکے اسیوقت
ملکہ خدنگ نگاہ کو لائے ابو السامری نے پھر سب سے پوچھا کہا بتاؤ اہل شہر سے کوئی باقی نہیں ہے ملکہ خدنگ نگاہ
نے عرض کی خداوند کو خوب روشن ہے کہ میں نے جو ایک شخص کو اپنے یہاں لا کر رکھا ہے وہ بھی آپ کی پرستش
کرتا ہے مگر میں اسوقت آپکے خوف کے سبب سے اسکو نہیں لائی اگر حکم ہو تو اسے لے آؤں گو وہ تجھے
نہیں جانتا ہے مگر آپکی پرستش کرتا ہے ابو السامری نے کہا اسکے لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اسکے واسطے
جام شراب بھیجدینگے اسکی عمر بھی بڑھ جائیگی ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہے ابو السامری نے جام ہاتھ میں اٹھایا
کہا ہر شخص اپنا اپنا ظرف لیکر میرے قریب آئے جام بھر کر شراب بٹ جائے مگر جبتک میرا حکم نہ ہو کوئی پینے کا ارادہ
نہ کرے سب نے کہا بہت بجا ہے جب حکم آپکا شراب پئیں ابو السامری نے جام میں شراب بھری پہلے ملکہ
خدنگ نگاہ جادو کو دی پھر سب لوگ اپنے اپنے ظرف لیکر پہنچے ابو السامری نے سب کو شراب دی
جب شراب سب کو پہنچ چکی تب ابو السامری نے حکم دیا کہ اب سبکے سب برابر شراب پئیں اور میرا نام لیتے

جاتین سب ساحرون نے شراب پینا شروع کی جب سب شراب پی چکے تو ابو السامری نے کہا اب کسیکو یہان ٹھہرنا نہ چاہیے سب لوگ اپنے اپنے مکانون کی طرف بہ تعجیل روانہ ہو جائین اور میری طرف پلٹ کے نہ دیکھین یہ جو لوگون نے سنا دوڑتے ہوئے اپنے اپنے مکانون کیطرف بھاگے جو ایک قدم گیا کوئی دو قدم چلکر گر پڑا کوئی چار قدم چلکر گر پڑا جب سب بیہوش ہو کر گرے تو ابو السامری نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو ز تصنیف مؤلف

سدا مکر و فطرت مرا کام ہے	میں ایسا ہون عیار صاحبقران	لقب ہے مرا قاتل ساحران
	کہ خواجہ عمرو دہر میں نام ہے	

نعرہ کرکے خنجر نکالا لیلے تو سب ساحرون کی زبانون مین سوزن دیا پھر آتشین جادو کو قتل کیا اور باقیون کو ہلاک کیا ملکہ خدنگ نگاہ کو داخل زنبیل کیا صاحبقران کو زنبیل سے نکالا دریائون کے مرنے سے امیر کو ہوش آیا تھا صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ عمرو کا خنجر چل رہا ہے کہا خواجہ تم یہان کیونکر آئے خواجہ نے عرض کی آپ کے تشریف لانے کے دوسرے روز مین نے مریخ سے سب حال یہان کا دریافت کیا بت آتشین کی کیفیت پوچھی معلوم ہوا کہ ایک ساحر ہے اسنے اپنے سحر کے زور سے ایک آتشکدہ بنایا ہے وہان ایک صورت آتشین بنا کر بیٹھا ہے اور کل حالات یہان کے تحقیق کیے تھے راہ بہت آسان معلوم ہو گئی جب یہان آیا تو درویش کوہ نشین سے راہ مین ملاقات ہوئی مین نے درویش سے کیفیت دریافت کی درویش کو مسلمان پایا آپ کا پتہ دیا اسنے کہا مین ابھی پہونچاکے آیا ہون مین جو یہان آیا آپ کو نہ پایا اسی تلاش مین پھرتا تھا چار روز کے بعد اس کوہ پر آیا تو آپ کو عجب حالت مین پایا وہان اندر گھس کر یہ ترکیب کی صاحبقران نے خواجہ کی بہت کچھ تعریف کی اور فرمایا خواجہ تعجب کی بات ہے کہ آتش سحر نے تمکو گزند نہ پہونچایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران درویش کوہ نشین نے ایک مہرہ دیا تھا کہا تھا کہ جبتک تم اس گلزار کے اندر رہوگے کسیکا سحر کچھ تاثیر نہین کریگا اس وجہ سے مین نے بیخوف ہو کر عیاری کی ورنہ وہانتک کیونکر جا سکتا امیر نے فرمایا خواجہ اب کیا کرنا چاہیے خواجہ نے عرض کی اب ملکہ خدنگ نگاہ کے یہان تشریف لیچلیے وہان لوح پر قبضہ کیجیے صاحبقران خواجہ کے ہمراہ ملکہ خدنگ نگاہ کے مکان پر آئے بہت بہت تلاش کیا مگر لوح کا پتہ نہ ملا اسی مکان کے مقابل اور ایک مکان تھا صاحبقران وہان تشریف لائے چند آدمی وہان نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب نے چاہا بھاگین مگر امیر نے سب کو بہ تشفی روکا وہان لوگ امیر کے تشفی دینے سے ٹھہرے امیر نے سب کو اپنے قریب بلایا کہا تم لوگ یہان کس عہدے پر ہو انھون نے عرض کی ہم لوگ لوح کے ملازم تھے جب ہماری ملکہ پر گئین تو آقاے نامدار نے ہمین خبر کے واسطے بھیجا وہان جاکر دیکھا سب کی عجب حالت دیکھی سب ذبح پڑے ہوئے تھے ہم بخوف جان وہان سے بھاگکے آئے سب کیفیت اپنے آقا سے بیان کی انھون نے اپنی جان بچانیکی تدبیر نکالی گھوڑے پر سوار ہو نکل گئے ہمکو یہین چھوڑ گئے صاحبقران نے فرمایا اب تم لوگون کو اپنا دین باطل ترک کرنے مین کیا انکار ہے سب نے صاحبقران سے عرض کی کہ ہمارے افسر سے کہیے اگر وہ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہم بھی بے عذر ترک مذہب کر دینگے اور اگر انھین کچھ عذر ہوگا تو ہم اُنکے تابع ہین کیونکر مذہب ترک کرینگے امیر نے فرمایا تم اپنا مذہب ترک کرو تمھارے افسر کی مجال نہین ہے جو تمھارے ساتھ کچھ کہسکے اگر وہ اسلام قبول کرینگے تو ہم انھین بڑی عزت دینگے اور بہت بہت آدمیون کی افسری دینگے اور اگر اسلام قبول نہ کرینگے تو ہمارے ہاتھ سے قتل ہونگے

سب نے کہا آپ ہمکو افسر کی بیداد سے بچا لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا تم لوگ خوف نہ کرو غرضکہ وہ سب
صاحبقران زمان کے سمجھانے سے مسلمان ہوئے صاحبقران نے فرمایا اب اپنے افسر کو بلا لاؤ وہ
سب گئے اور اپنے افسر کو لیکر صاحبقران کے پاس آئے امیر نے دیکھا ایک جوان کمسن سپاہی وضع تلوار
کاندھے پر رکھے ہوئے سپر دامن در پشت پر ڈالے ہوئے بل کرتا ہوا آیا صاحبقران کی شوکت و صولت
دیکھکر سلام کیا امیر نے فرمایا اے جوان تیرا کیا نام ہے اسنے عرض کی کہ مجکو بلداق گرد کہتے ہیں صاحبقران نے
فرمایا اے بلداق تجکو دیکھکر بہت طبیعت خوش ہوئی مگر ایک بات سنتے گئے ہیں اگر تم مانوگے تو بہت اچھی بات
ہے بلداق نے عرض کی جو ارشاد ہو امیر نے فرمایا اب اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور دین اسلام
اختیار کرو بلداق نے کہا میری شرط یہ ہے کہ جو مجھے زیر کریگا میں اسکا مذہب اختیار کرونگا صاحبقران نے
فرمایا اگر یہ شرط ہے تو ہمیں منظور ہے بلداق نے کہا پھر دیر نہ لگایئے میرے ہمراہ تشریف لایئے صاحبقران
بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق امیر کو اپنے مکان پر لایا کہا اے شہریار دو ایک روز توقف فرمایئے پھر مقابلہ
کیجیے گا آپنے مسافت سفر بہت اٹھائی ہے ابھی آپ کو مقابلہ کرنا لازم نہیں ہے صاحبقران نے فرمایا اے
بلداق میں ایک دم صبر نہ کرونگا پہلے میرے تمہارے مقابلہ ہو جائے پھر جو کچھ کہوگے مجھے منظور ہوگا بلداق
نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آخر صاحبقران سے عرض کی اکھاڑے پر تشریف
لیچلیے امیر بلداق کے ہمراہ اکھاڑے پر تشریف لائے بلداق نے اپنا لباس اتارا چست لنگوٹ کسکر
اکھاڑے میں آیا صاحبقران بھی اکھاڑے میں تشریف لائے پہلے ہاتھ ملا بلداق اور صاحبقران میں کشتی
ہونے لگی دن بھر کشتی رہی جب آفتاب قریب غروب پہونچا بلداق نے عرض کی یا صاحبقران اب کل پھر زور
ہوگا دن تمام ہوگیا شب کو کیا لطف ہوگا امیر نے فرمایا اے بلداق ہمارا یہ دستور نہیں ہے بلداق مجبور
ہوگیا صاحبقران نے دیکھا کہ اب بلداق کا دم بھر گیا ہے ایک مقام پر بلداق کو اٹھا لیا زمین پر لاکے
چت کیا بلداق نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا صاحبقران کو اپنے مکان پر لایا امیر کی دعوت کی
صاحبقران نے فرمایا اے بلداق تم یہاں کس عہدے پر ملازم تھے بلداق نے عرض کی پہلے میں ملکہ خدنگ نگار
کے پاس ملازم تھا دربارہ دری پر بعہدہ نگہبانی رہتا تھا جب ملک قوچ یہاں آئے تو میں انکے ساتھ رہا انسے زور کیا کرتا تھا
وہ مجھے اپنا مصاحب جانتے تھے سب مانتے تھے صاحبقران نے فرمایا لوح کا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہے طبیعت
بہت منتشر ہے بلداق نے عرض کی میں صبح کو آپکے ساتھ چلونگا لوح کا پتہ بتادونگا مگر یہ میں نے سنا ہے کہ جبتک
کوئی ملکہ کو قتل نہ کرے تب تک لوح اسکے ہاتھ نہ آئیگی صاحبقران نے کہا دیکھا جائیگا شب بھر تو امیر
بلداق کے یہاں رہے صبح کو بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق صاحبقران کو ایک باغ میں لایا کہ اسمیں
ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی تھی بلداق نے عرض کی یا صاحبقران لوح طلسمی اس بارہ دری میں ہے
امیر نام خدا لیکر بارہ دری میں تشریف لائے دیکھا بارہ دری بہت آراستہ ہے شہ نشین پر ایک صندوق
سونے کا رکھا ہے کنجی اسکی قفل میں آویزاں ہے ایک پرچہ لکھا ہے کہ ہذا ملک طاسم کشا امیر نے اس صندوق کو
کھولا دیکھا سلاح اور پوشاک اسمیں رکھی ہے صاحبقران سلاح کو دیکھکر خوش ہوگئے لباس زیب جسم کیا سلاح
ذات پر آراستہ کیے ایک صندوق اور نظر آیا صاحبقران نے اسکو بھی کھولا دیکھا ایک صندوقچہ طلائی اسمیں رکھا ہے
صاحبقران نے اس صندوقچے کو کھولا اسمیں سے ایک خنجر آبدار ہوا اور ایک پرچہ بھی رکھا تھا امیر نے جو اس خنجر کو دیکھا

بہت خوش ہوئے پرچے کو اوٹھا کے پڑھا اسمین لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ ملکہ خدنگ نگاہ کی پیشانی
سے لوح نکالے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ نے ملکہ خدنگ نگاہ کو زنبیل سے نکالا صاحبقران نے کاٹ سر
ملکہ خدنگ نگاہ کا جدا کیا لوح پیشانی سے برآمد ہوئی امیر نے لوح کو بسم اللہ کہکر گلے مین ڈالا ملکہ کے مرنے
سے تاریکی چھا گئی تھی صاحبقران نے لوح چمکادی روشنی ہوئی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران بارہ دری
سے باہر تشریف لائے بارہ دری گر گئی اور بہت سے مکانات باہر آکے منہدم دیکھے یا تو باغ نظر آتا تھا یا ہی
جگہ کو صحرا سے بدتر پایا صاحبقران نے بلداق سے کہا کہ ایسا جو کا زور تھا کہ اسنے کیا کیا چیزین بنائی تہین مگر اب
سب منہدم ہو گئین یہ باتین کرتے ہوئے بلداق کے مکان پر تشریف لائے دو روز بلداق کے یہان
تشریف فرما رہے تیسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے فاتح طلسم اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے
اور لوح قبضے مین آئے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ تلاش اسپ طلسمی مین جانب کوہ خون رنگ کے جائے اور اس
گھوڑا اپنے قبضے مین کرے کہ وہ مال طلسم کشا کا ہی امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ نے عرض کی تشریف لے چلیے امیر خواجہ
اور بلداق کو لیکر کوہ خون رنگ کی جانب روانہ ہوئے انکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر ان سب کا
وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت توریج کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر فیروز سے مین جری جنگ مین فرار ہوا تھا تو راہ مین ملکہ خدنگ نگاہ جادو کی نگاہ اسپر پڑی ملکہ عاشق
ہو کر اسکو اوٹھا لیگئی اسدن سے توریج خدنگ نگاہ جادو کے یہان رہتا تھا جب صاحبقران وہان
وہان تشریف لیگئے اور خواجہ نے سب ساحران غدار کو قتل کیا تو توریج نے خدمتگاری اسکے ملازمین نے
جا کر اس سے کل کیفیت بیان کی یہ وہانسے بھی روانہ ہوا اور ایک سمت کو نکل گیا دوسرے روز ایک
جگہ ٹھہرا تھا اور پریشان تھا کہ اب کیا کرون اور کہان جاؤن کہ ایک طرف سے گرد اوڑی توریج ڈرا اسکو یقین
ہوا کہ لشکر صاحبقران کا آتا ہی یہ سوچکر پوشیدہ ہو گیا وہ گرد شگافتہ ہوئی اسنے دیکھا ایک تخت آتا ہی اسکے عقب
مین چند ساحر معلوم ہوتے ہین توریج کا یقین برطرف ہوا درختون کی آڑ سے نکلا دیکھا فیروز ستارہ پیشانی اور
زمرد ثانی اور سنجگان اور دو تین ساحران نامی ایک تخت پر بیٹھے ہین چند ساحر تخت کے عقب مین آتے ہین
توریج فیروز کو دیکھکر خوش ہو گیا آگے بڑھا تخت جب قریب آیا فیروز نے جو توریج کو دیکھا تخت رد کا کہا او توریج
اس صحرا مین تم کیونکر آئے توریج نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ صاحبقران نے لوح لے لی ہوگی میرے
سامنے عمرو نے وہان سب ساحرون کو بیہوش کیا تھا اور خداوند آتشین کو قتل کیا تھا ملکہ خدنگ نگاہ کو بھی
اسیر کر لیا تھا مکانات ملکہ کی طرف آتے تھے مین وہانسے بوجہ تنہائی کے چلا آیا اگر لشکر ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا
فیروز نے سنجگان سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا اب حمزہ آفت برپا کر دیگا طلسم لمعات کو بھی فتح کریگا اب اسکو
لوح سب پتے بتاتی رہیگی وہ لوح کے احکام پر کام کریگا مریخ آفت ایسا ساحر اسکے ہمراہ ہو عیار کیسا سا تو
ہی طلسم لمعات کا فتح کر لینا اسکے آگے کتنی بڑی بات ہی سنجگان نے کہا اے شہنشاہ ابھی بہت زمانہ چاہیے
دیکھیے کیا ہوتا ہی کہان کہان گرفتار ہو کہان کہان مصیبت اوٹھانے کیا کیا وقت پیش آئے فیروز نے کہا مجھے
طلسمون مین اس بات کی اطلاع کرنا ضرور ہی کہ سب لوگ حمزہ سے ہوشیار رہین اور سب لوگ حمزہ کی فکر کرین

جو پائے وہ قتل کر ڈالے بختگان نے کہا پھر اب کیونکر اطلاع کیجیے گا فیروز نے کہا جب طلسم مرآۃ العدم میں
پہونچ جاؤنگا سب کو اطلاع کر دونگا یہاں تو ٹھہر نہیں سکتا ہوں اب حمزہ کسی طلسم کی طرف جائیگا یہاں
کو اب کچھ باقی نہیں ہے شاید خزانہ طلسمی کی تلاش میں جائے اور ملکہ خوش نگاہ کو ستائے اس سے بہتر ہے
کہ ملکہ خوش نگاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے لوں اب وہ کیا انتظام کر سکیگی اور اُنسے کیا ہو سکیگا بختگان نے
کہا آپ کا تشریف لیجانا مناسب نہیں ہے تو برج نے کہا میں نے ملکہ خدنگ نگاہ سے سنا تھا کہ طلسم باطن بھی
کوئی اس طلسم کا حصہ ہے فیروز نے کہا میں آجتک طلسم باطن کا پتہ نہیں معلوم ہوا ہمنے اپنے سحر سے جو کچھ
بنایا تھا وہ سب برباد ہو گیا اب طلسم باطن کو ہم نہیں جانتے یہ حکیم قرطیین کو معلوم ہو گو ہمنے سنا تھا کہ
طلسم باطن بھی کوئی حصہ ہے کہ وہ ظاہر نہیں ہے اور وہاں طلسم اصلی ہے آفتاب و ماہتاب حکمت کے زور سے
بنائے گئے ہیں اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جسکو کوئی فتح نہیں کر سکتا ہے مگر آجتک مجھے اس طلسم کی کیفیت نہیں
معلوم ہوئی بختگان نے کہا تعجب کی بات ہے کہ آپ خداوند طلسم ہو کر ایسا فرماتے ہیں اسکی کوشش فرمائیے فیروز
نے جواب دیا میں نے بہت بہت کوشش کی مگر آجتک ممکن نہوا بختگان نے کہا پھر کوشش کیجیے اور طلسم کا پتہ
لگائیے اگر وہ طلسم معلوم ہو جائے تو مسلمان کبھی اسقدر سر اٹھا سکیں انکے لیے انتظام اور کیا جائے فیروز
نے کہا اگر آفتاب ہزار سر جان ہوتا تو میں اسکی کوشش کرتا کہ وہ علم حکمت میں بھی دخل رکھتا ہے کسی طور سے
طلسم کو ظاہر کرتا اور اسکے سبب سے اسکا انتظام بھی اچھی طرح سے کر سکتا تھا اب کچھ بن نہ پڑیگا اگر میں یہ کوشش کرونگا تو پریشان
ہونگا اس سے بہتر ہے کہ اب میں ملکہ خوش نگاہ جادو کو جا کر اپنے ہمراہ لاؤں ایسا نہو مسلمان انکو کسی طرح کی
تکلیف پہونچائیں بختگان نے کہا آپ ملکہ کو نامہ روانہ فرمائیے خود وہاں نہ جائیے ملکہ یہاں تشریف لائیں یا
طلسم مرآۃ العدم میں آئیں آپکا جانا مناسب نہیں ہے فیروز نے بختگان کے کہنے کو قبول کیا اور اسی وقت ایک
نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ میں تمہیں برائے انتظام وہاں چھوڑ آیا تھا مگر اب موقع نہیں ہے مسلمانوں نے لوح
حاصل کر لی ہے وہ خزانہ طلسمی ہے آپ تنہا ہو وہ لوگ تم کو تکلیف پہونچائیں گے اب تمہارا وہاں رہنا اچھا نہیں ہے لازم ہے
ہے کہ اس خط کے دیکھتے ہی یہاں چلی آؤ اور اپنی جملہ کنیزوں کو اور جسقدر لوگ آنے پر آمادہ ہوں انکو بھی اپنے ہمراہ لاؤ
جب میں طلسم مرآۃ العدم میں پہونچونگا اسوقت سب انتظام ہو جائیگا لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسی وقت یہ نامہ
ملکہ خوش نگاہ کے پاس پہونچا نامہ ساحر روانہ ہوا تھوڑی دیر میں ملکہ خوش نگاہ کی ڈیوڑھی پر پہونچا دربانوں
سے کہا عملدار کو بلاؤ میں نامہ شہنشاہ کا ملکہ عالم کے پاس لایا ہوں ایک ضروری کام ہے دربانوں
نے کہا محل خالی پڑا ہے بہت دنوں سے ملکہ کا پتا نہیں ہے اور کنیزیں بھی نہیں دکھائی دیتی ہیں محل میں کوئی نہیں ہے
نامہ دار نے کہا عملدار کو بلاؤ میں اس سے خلاصہ کیفیت دریافت کرونگا دربانوں نے کہا محل میں کوئی عورت
نہیں ہے خالی مکان پڑا ہے چلو تمہیں بھی دکھا دیں یہ کہکر دربان نامہ دار کو اپنے ہمراہ محل کے اندر لائے ساحر نے
محل میں آکے دیکھا مکان کو تنہا پایا سخت گھبرایا دربانوں سے کہا بڑے تعجب کی بات ہے سب لوگ کہاں گئے
کیا ہوئے دربانوں نے جواب دیا کہ ہم اس حال سے آگاہ نہیں ہیں کہ ملکہ کہاں گئیں اور کون لیگیا اور کیوں
گئیں ہمیں خبر بھی نہیں کہ سب لوگ کس وقت یہاں سے چلے گئے نامہ دار گھبرایا ہوا وہاں سے واپس ہوا
فیروز کے پاس آیا کہا اے شہنشاہ میں آپکا نامہ لیکر گیا محل میں کسی کو نہ پایا بہت کچھ پتہ لگایا آخر مجبور ہو کر واپس آیا اب
جو حکم ہو بجا لاؤں جہاں ارشاد ہو وہاں جاؤں فیروز اس خبر کو سنکر گھبرا گیا کہا او حشتاب جادو یہ کیا باتیں کر رہا

ہای ملکہ لیلا مکان سے کہان جا سکتی ہین تیری بات کو مین یقین نہین سمجھتا ہون مہتاب نے کہا دوسرے ساحر کو روانہ
کیجیے فیروز نے دوسرے ساحر کو روانہ کیا یہ بھی تھوڑی دیر مین واپس آیا اور کیفیت مہتاب جادو نے بیان
کی تھی وہی اسنے بھی بیان کی فیروز کو تعجب ہوا کہا مین خود جاتا ہون بختگان نے بہت بہت روکا مگر فیروز
نہ رکا اسیوقت ملکہ کی ڈیوڑھی پر آکے پوچھا مکان کے اندر گیا مکان کو خالی پایا سخت گھبرایا پھر واپس گیا
زمرد ثانی نے کہا آپ تشریف لیگئے تھے کیا حال معلوم ہوا فیروز نے کہا جو سب بیان کرتے تھے وہ امر صحیح
ہے اب مین تحقیق کرتا ہون کہ ملکہ کہان ہین یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا کہا اے آئینہ سامری ملکہ
کی کل کیفیت آئینہ کر دے سب نے دیکھا اس آئینے مین ایک صورت حسب نقرہ آلی سے جواب دیا کہ ملکہ لشکر
اسلام مین ہین مریخ آفتاب علم اپنے ہمراہ لیگیا فیروز نے کہا ملکہ لیلا کہان ہین اس صورت نے کہا وہ بھی لشکر
اسلام مین ہین فیروز نے کہا کیا مریخ بزور سحر لیگیا ہے جواب ملا کہ ملکہ اپنی خوشی سے گئی ہین اور اسلام قبول کیا ہے
فیروز نے کہا اسکا کیا سبب ہے جو ملکہ نے دین سامری ترک کیا وہ صورت ہنسی جواب دیا اے فیروز اس
کیفیت کو نہ پوچھ فیروز نے کہا مین ضرور تحقیق کرونگا صورت نے کہا ملکہ لیلا سے کمان ابرو آپکی دختر
بلند اختر مریخ الملک پر فریفتہ ہوئین بدیع الملک وہان مہمان رہے تھے ملکہ خوش نگاہ بھی بدیع الملک
کے کہنے سے مسلمان ہوئین پر برابر نامہ آتے جاتے تھے جب آپ طلسم کی جانب روانہ ہوئے اسی دن
ملکہ نے مریخ کو اطلاع دی وہ آکر لیگیا اب لشکر اسلام مین موجود ہین سب کنیزین بھی انکے ہمراہ ہین فیروز نے
جو یہ کیفیت سنی شرم سے عرق آگیا سر جھکا لیا دلمین کہا اس بدبخت کی وجہ سے اسوقت ذلت ہوئی اے
بختگان اور زمرد ثانی متفکر ہو بیٹھے اپنی جگہ پر کہین گے کہ فیروز کی زوجہ اور دختر اہل اسلام کے سردارون
پر فریفتہ ہو ہو کر چلی گئین یہ خیال جو اسکو آیا بڑی دیر تک سر نیچا کر رہا بختگان نے قریب آکر کہا اے شہنشاہ
ایسی فکر نہ فرمایئے جو آپ کے دشمنون کو تمام کر دے یہ خیال فرمایئے کہ جب انکو آپکی محبت نہ تھی تو آپکو انکی محبت
بھی نہ ہونا چاہیے فیروز نے کہا اے بختگان مجھے انکی محبت کا خیال نہین ہے بلکہ بسبب سے خیالات ایسے آتے ہین
جو میری زندگی تلخ کرتے ہین اول تو کیسی شرم کی بات ہے کہ سب لوگ کیا کہین گے اور کیا خیال کرینگے یہ امر
میرے واسطے باعث ہتک ہے اسکے سبب سے اور بھی پریشان ہون مگر کیا کرون جان دینا بھی تو اپنے اختیار
مین نہین ہے بختگان نے کہا اے شہنشاہ اس بات کا خیال نہ فرمایئے بڑے بڑے شاہان جلیل پر یہ مصیبت پڑی
ہے اور وہ مجبور رہ گئے ہین اہل اسلام مین یہ بھی ایک بات مشہور ہے کہ یہ لوگ جس طلسم مین جاتے ہین وہان یہی کیفیت
ہوتی ہے اب جو کچھ ہوا صبر فرمایئے اور فکر کیجیے فیروز خاموش ہو رہا بختگان نے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین
ہے آپ تشریف لے چلیے زمرد کی بھی یہی رائے ہوئی کہ چلنا ہی بہتر ہے فیروز اسیوقت وہان سے روانہ ہوا
طرف طلسم مراۃ العدم کے چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر حسب ہدایت لوح کوہ خون رنگ کی طرف روانہ ہوئے ایک روز کے بعد اس پہاڑ پر پہونچے امیر
نے دیکھا ایک قلعہ بالاے کوہ بنا ہے کچھ آدمی بھی معلوم ہوتے ہین صاحبقران نے بلداق سے پوچھا کہ یہ قلعہ
کیسا ہے بلداق نے عرض کی اسمین لشکر ہے جب آپ وہان تشریف لیجائینگے اور افسر سے ملاقات ہوگی

وہ لوح دیکھکر آپکی اطاعت قبول کریگا لشکر آپکے ہمراہ ہوگا خزانہ بھی جو اس قلعہ مین ہو وہ سب آپکے قبضے مین
آئیگا اور کچھ اشیا رکھی جو طلسم کشا کے واسطے ہین وہ سب آپکو ملینگی صاحبقران زمان نے فرمایا ای یلداق
یہ کیا سبب ہی کہ طلسم کشا کیواسطے ایسے ایسے اشیا یہان رکھے گئے اور لشکر بھی جمع کیا گیا یلداق نے
عرض کی یا صاحبقران جب حکیم نے یہ طلسم بنایا تھا تو اُسکو دعوی تھا کہ میرے طلسم کو کوئی شخص فتح نہین
کر سکتا ہی اُسکے دعوی کرنے پر بہت سے شاہان جلیل آئے اور طلسم مین آکر اسیر ہوئے حکیم نے اسقدر اشیا
تیار کراکے رکھے اور اس بات کا اعلان کرایا کہ جو ہمارے طلسم کو فتح کرے یہ اشیا لیجائے اُس وقت سے
آجتک دھرے ہین مگر طلسم کی اب وہ صورت نہین رہی ایک طلسم کے دس حصے ہو گئے دس صورتین ہو گئین ہر ایک
نے اپنی اپنی ترکیب جدا کر لی سواے ایک طلسم کے کہ وہ ان سب سے سخت ہی اور وہان فتاحی بہت مشکل
ہی کہ وہ بدستور قدیم قائم ہی صاحبقران نے فرمایا وہ کونسا طلسم ہی یلداق نے عرض کی طلسم مراۃ العدم اسکا
نام ہی وہ طلسم کسی سے فتح نہین ہو سکتا ہی وہان کا بادشاہ بھی بہت دلیر ہی ایک شہر پہلوانون سے آباد ہی کہ وہ
سب لوگ فن سپہ گری کو خوب جانتے ہین سحر اُس طلسم مین بہت کم ہی اور اگر ہی تو ایسا ہی کہ اسکا جواب ممکن
نہین امیر نے فرمایا اُسمین بھی کچھ شرط ہی یلداق نے کہا وہان کی شرط سے مین واقف نہین ہون لیکن یہ
کہہ سکتا ہون کہ ان طلسمون سے بڑھکے وہان کی شرط ہوگی صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے قلعے کے قریب آئے
یلداق نے عرض کی مین آپکی اطلاع یہان کے افسر کو کرون وہ استقبال کو آئے صاحبقران نے فرمایا تمہین
اختیار ہی یلداق کوہ کے اوپر آیا افسر کے پاس گیا افسر یہان کا روشن قلب جادو تھا یلداق روشن قلب
کے پاس گیا صاحبقران کا کل حال بیان کیا روشن قلب نے کہا ای یلداق مجھے پیشتر طلسم کشا کی
خبر معلوم ہوئی تھی مگر ابھی مین شرط طلسم اُسکو بے امتحان جرأت نہین دیسکتا ہون یلداق نے کہا آپ اُنکی
جرأت کا امتحان کیا کرینگے بیکار بندگان خدا کا خون اپنی گردن پر لیجیے گا روشن قلب نے کہا یہ بھی شرط
طلسم ہی اسکے کچھ نہین ہو سکتا جبتک مین جرأت طلسم کشا کا امتحان نہ کر لونگا اُسوقت تک شرط طلسم نہین
دیسکتا ہون یلداق نے کہا آپکو اختیار ہی روشن قلب جادو لشکر کو لیکر باہر آیا زیر کوہ اُترا صاحبقران
کی صولت و شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا ایسے بھی لوگ دنیا مین ہین یہ کہتا ہوا امیر
کے قریب آیا عرض کی ای طلسم کشا آپکی ہمت و جرأت مین شک نہین ہی لیکن شرط یہ ہی کہ مین بھی امتحان جرأت
کرون اگر آپکا امتحان یہی کیا کم ہی کہ یہانتک تشریف لائے مگر مین وصیت حکیم سے مجبور ہون صاحبقران نے
فرمایا تمہین اختیار ہی مجھے کیا انکار ہی روشن قلب نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے جو جو امتحان مقرر ہین
انکو ملاحظہ فرمائیے صاحبقران روشن قلب کے ہمراہ کوہ پر تشریف لائے قلعہ بہت مستحکم پایا قلعے کے سامنے
میدان تھا اُس میدان مین ایک پتھر نصب تھا اُسپر کندہ تھا کہ جب طلسم کشا لوح لیکر یہانتک آئے تو اُسکو
لازم ہی کہ اپنی جرأت دکھانے سامنے جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہی اس چاہ مین کود پڑے جو جو مرحلے پیش آئین
اُنکو سر کرے جب سب مرحلون کو فتح کرکے واپس آئیگا تب شرط پائیگا صاحبقران جب اس عبارت کو پڑھ چکے
تو لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ ای طلسم کشا نام خدا لیکر اس چاہ مین جا پڑے وہ طلسم باطن کی یہی راہ
ہی اسی کی فتاحی مشکل ہی امیر قریب چاہ آئے نام خدا لیکر اس چاہ مین کود پڑے خواجہ اور یلداق باہر رہے
اور صاحبقران جو اس چاہ مین کودے تھوڑی دیر کے بعد پاؤن امیر کے آشنا ہے زمین ہوئے صاحبقران

نے دیکھا ایک شہر آباد ہے ہون متعجب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا پایا اے طلسم کشا لازم ہے کہ اپنے تئین
مہر افروز کے مقام پر پہونچا مگر اُسکے فریب سے ہوشیار رہنا صاحبقران نے پتہ مہر افروز جادو کے مکان
کا دیکھا سب پتہ صاف صاف تحریر تھا صاحبقران اُس طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک
باغ رشک گلزار جہان نظر آیا امیر اُس باغ مین تشریف لیگئے دیکھا باغ مین ہر طرف تصویرین پتھر کی رکھی
ہین صاحبقران جس تصویر کے پاس گئے وہ تصویر غرق زمین ہو گئی امیر اس سانحے کو دیکھکر متحیر ہوئے
اور آگے بڑھے دیکھا درخت نہایت نفیس خوشبودار پھولے ہوئے ہین امیر جس درخت کے پاس گئے وہ
درخت بھی غرق بزمین ہو گیا صاحبقران نہر کے قریب پہونچے نہر کو بہت صاف و شفاف پایا چاہا کہ ہاتھ دھوئین
جیسے ہی ہاتھ نہر مین ڈالا سب پانی خشک ہو گیا صاحبقران وہان سے اُٹھے نہر کے قریب بارہ دری بنی تھی
صاحبقران نے بارہ دری کے اندر جانیکا ارادہ کیا بارہ دری نظروں سے غائب ہو گئی امیر وہان سے
چلے کچھ دور بڑھے تھے کہ نہر مین پانی بھی نظر آیا بارہ دری بھی دکھائی دی درخت بھی نظر آئے تصویرین بھی
دکھائی دین صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ یہ کارخانہ حکمت ہے جس مقام پر کھڑے
ہو وہین زمین کھودو ایک نقب ظاہر ہوگی اُس نقب مین جانا جب راہ نقب طے ہو جائے تو پھر لوح کو
دیکھنا جو لکھا ہو اُسپر عمل کرنا صاحبقران نے کمر سے خنجر نکالا زمین کھودی دہنہ نقب ظاہر ہوا صاحبقران
اُس نقب کے اندر تشریف لیگئے بڑی دیر کے بعد روشنی نظر آئی صاحبقران نے دیکھا نقب کا منھ کھلا ہے
باہر تشریف لائے دیکھا ایک حجرہ پتھر کا سامنے بنا ہے قفل اُس حجرے کا بند ہے امیر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ
اس قفل کو بزور طلسم کشائی توڑو اور اس حجرے کے اندر جاؤ ایک شمع روشن ہے اُسکو گل کرو پھر قدرت
خدا کا تماشا دیکھو صاحبقران اُس قفل کے قریب آئے قفل کو توڑا حجرے کو کھولا دیکھا واقعی ایک شمع روشن
ہے امیر نے اُس شمع کو گل کیا تاریکی ہو گئی سنائے کی آواز صاحبقران کے کان مین آئی تھوڑی دیر تک تاریکی
رہی اور سنائے کی آواز آیا کی جب عرصہ ہوا تو وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی صاحبقران نے دیکھا
ایک تاجدار تخت پر بیٹھا ہے اراکین سلطنت اپنی اپنی جگہ پر حاضر ہین دربار آراستہ ہے لوگ خوش وضع بیٹھے
ہین اُس تاجدار نے صاحبقران کو دیکھا تعظیم کے لیے اُٹھا عرض کی اے طلسم کشا آپکی ہمت و شجاعت
مین شک نہین واقعی آپ نے بہت بڑا کام کیا مگر اب لوح طلسمی میرے حوالہ کیجیے مین طلسم کو درست کرونگا
آپ تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ نے تو عجیب بات فرمائی جو میری سمجھ مین نہ آئی مین لوح
طلسمی آپکو کیون دیدون آپ کون ہین اُس تاجدار نے جواب دیا مین بادشاہ ہون اس سرزمین کا مہر افروز
تاجدار میرا نام ہے آپکی ہمت و شجاعت سے بہت خوش ہوا اگر لوح مجکو عنایت فرمائیے جسقدر زر و جواہر کی ضرورت
ہو حاضر کیا جائے منصب و جاگیر کی خواہش ہو تو وہ بھی ممکن ہے امیر نے فرمایا مین کسی چیز کی ضرورت نہین
ہے محض اس طلسم کے فتح کرنے کی حاجت ہے طلسم کو فتح کرکے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور سنجتگان
کو اسیر کرنا منظور ہے اگر یہ کافر ایمان لائینگے تو امان پائینگے ورنہ سب کو قتل کرونگا اُسکے
بعد خانہ کعبہ جاؤنگا مہر افروز نے عرض کی اے طلسم کشا فیروز کون شخص ہے اور زمرد ثانی کون ہے اور سنجتگان
کسکا نام ہے صاحبقران نے کہا فیروز آپکے طلسم کا حاکم ہے مالک ہے زمرد ثانی ایک مرد کافر ہے جس نے اسکے پاس آکے
پناہ لی ہے سنجتگان زمرد کا وزیر ہے مہر افروز نے عرض کی فیروز حاکم طلسم نہین ہے صاحبقران نے فرمایا پھر

آپ کسکو حاکم طلسم کہتے ہین مہرافروز نے کہا حکیم قرنطین ذوفنون حاکم طلسم تھے صاحبقران نے فرمایا
حکیم قرنطین قید ہوا کیا ار مین نے حکیم کو رہا کیا حکیم نے اسلام قبول کیا ایک مدت تک اپنے دمن خاص مین کہ
میرے پاس آئے تھے پھر اسیر ہوگئے اب انکی رہائی کی کوشش کررہا ہون اس طلسم کو فتح کرون تو انکی
رہائی کی فکر کرون اور مقام قید انکا معلوم ہو تو جاکر رہا کر لاؤن مہرافروز نے جو یہ سنا کہا او طلسم کشا
حکیم قرنطین کیونکر قید ہوا اور کیا مصیبت پڑی جو اسکو لوگون نے اسیر کرلیا اور وہ اسیر ہوگیا صاحبقران نے
سب کیفیت بیان کی مہرافروز نے کہا مین حکیم کو بھی رہا کرونگا مگر آپ لوح طلسمی مجھے دیدیجیے صاحبقران
نے کہا آپ حکیم قرنطین کو رہا کرکے کیا کیجیے گا مہرافروز نے عرض کی وہ ہمارے مالک ہین انھین بادشاہ طلسم
کرین گے انکے حکم کے بموجب کام کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپ حکیم کو رہا کرکے لائیے گا اور حکیم مجھے
لوح طلسمی طلب کرینگے تو مین انھین دونگا اور آپ لوگون مین یہ قوت نہین ہے کہ لوح مجھسے لے سکین مہرافروز نے
کہا اے طلسم کشا اس بات پر نازنہ کرنا کہ اسقدر طلسم کو خراب کرکے آئے ہو یہ اور جگہ ہے یہان سحر بالکل نہین ہے
لوح سوائے خبر کے دوسرا کام نہین دیسکتی ہے صرف خبر دیدیگی کہ یہ امر تمھارے واسطے برا ہوتا ہے اگر تمھارے
امکان مین ہو تو اپنی جان بچاؤ صاحبقران نے فرمایا خدا ہمین آفت سے بچائیگا جو آپ لوگون
کے مزاج مین آتی ہمارے حق مین برائی کیجیے مہرافروز نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا آخرکار
مہرافروز مجبور ہوا اپنے ملازمین سے کہا طلسم کشا کو گرفتار کرو یہ میرے سمجھانے سے لوح نہ دیگا جبتک کچھ
دنون ایذا نہ اٹھائیگا تب تک راضی نہوگا لوح چھین کر اسکو اسیر کرلو ملازمین مہرافروز صاحبقران کی طرف
جھپٹے امیر نے تلوار میان سے لی ملازم قریب آکے صاحبقران پر ہاتھ ڈالا امیر نے ایک ملازم پر تلوار لگائی
سر کٹا اور گرا خون کے بدلے اسکے حلق بریدہ سے دھوان نکلا صاحبقران کے دماغ مین دھوان
جو پہونچا امیر بیہوش ہوگئے مہرافروز نے اور ملازمین سے کہا طلسم کشا سے لوح لیلو ملازمین نے لوح صاحبقران
کے گلے سے اتاری امیر کو ہوش آیا اپنے ہاتھ پاؤن کو بیکار پایا صاحبقران مجبور ہوئے مہرافروز نے
کہا زندانخانہ مین لیجاؤ ملازمین صاحبقران کو قیدخانے مین لائے داروغہ زندانخانہ کو بلوایا جب
داروغہ آیا تو ملازمین مہرافروز نے صاحبقران کو داروغہ کے سپرد کیا اور تاکید کردی کہ قیدی کو کسی
قسم کی تکلیف نہ دینا یہ شخص بڑا جری ہے اور ہمارے شہنشاہ نے فرمایا ہے کہ جو خاطر ہوسکے اسکی خاطر کرو
داروغہ صاحبقران کو زندانخانہ مین لیگیا ملازمین مہرافروز واپس آئے داروغہ نے صاحبقران
سے عرض کی کہ او طلسم کشا مجھے اپنے حسب ونسب سے آگاہ فرمائیے امیر نے اپنا حسب ونسب داروغہ
کو بتادیا داروغہ بھی مسلمان تھا صاحبقران زمان کا نام جو سنا امیر کے قدمون پر گر پڑا عرض کی مجھکو
اپنا غلام تصور فرمائیے ایک مدت سے اس طلسم مین ملازم ہون اور میرا طریق بھی خدا پرستی ہے یہان اپنے
تئین پوشیدہ رکھے ہون کسی پر یہ راز ظاہر نہین ہے کوئی اسبات سے ماہر نہین ہے آپ غریب خانہ پر تشریف
لیچلیے مین انشاءاللہ تعالے آپکے دست وپا کا علاج بہت جلد کردونگا اور آپکو بہت جلد صحت ہوگی امیر کو
داروغہ اپنے گھر لیگیا صاحبقران کا علاج کیا امیر کو دو روز مین افاقہ ہوا صاحبقران نے کہا داروغہ صاحب
مجھکو لوح لینا ضرور ہے اب مین لوح کی تلاش مین جاؤنگا داروغہ نے عرض کی لوح مہرافروز کے گلے مین ہے
آپ دربار مین اگر تشریف لیجائیے گا تو مہرافروز پھر گرفتار کریگا مین آپکو لوح لادونگا صاحبقران نے

فرمایا اگر یہ بات ہے تو مین مہرافروز کو ایک نامہ لکھتا ہون کسیکی معرفت وہان پہونچا دو داروغہ نے کہا اگر آپ
نامہ تحریر فرمایئے گا تو وہ مجھے ضرور دریافت کریگا کہ کسنے علاج کیا جو ہاتھ پاؤن مین قوت ہوئی صاحبقران
نے کہا اگر یہ بات ہے تو تم اپنے ہاتھ سے لکھو مین مضمون نامہ بتاتا ہون داروغہ نے کہا یہ ممکن ہے امیر نے قلم
دوات طلب کیا داروغہ سے کہا لکھو کہ آپکو مین مکار نہ جانتا تھا میرا گمان یہ تھا کہ آپ مجھسے مردان عالم کیطرح
سے مقابلہ کرینگے مغلوب غالب کی اطاعت کریگا لیکن آپ نے اسکے خلاف کیا بجبر مجھے گرفتار کیا یہ بات
آپکی وضع کے خلاف ہے اگر آپ کچھ جرات کو کام مین لائین تو مقابلہ کیجیے مین تنہا رہون آپ لشکر کو لیکے لڑئیے داروغہ
نے یہ مضمون تحریر کیا جب نامہ ختم ہوا تو ایک ملازم کو دیکر مہرافروز کے پاس روانہ کیا غلام زندانخانہ وہ نامہ
لیکر روانہ ہوا مہرافروز کے پاس آیا نامہ دیا مہرافروز نے نامہ پڑھا اپنے دلمین منفعل ہوا وزرا سے کہا
طلسم کشا بڑا جری ہے جو کچھ اسنے لکھا ہے بہت صحیح ہے مین اس سے ضرور مقابلہ کرونگا اسکا علاج کرنا لازم
ہے وزرا نے کہا حضور جو بات ہونا تھی وہ ہو گئی اب مقابلہ کرنا بیکار ہے مہرافروز نے کہا بدنامی ہوگی مقابلہ
ضرور کرنا چاہیے وزرا خاموش ہو رہے مہرافروز نے نامہ کے جواب مین لکھا کہ مین مقابلہ کرنے مین بھی
عاجز نہین ہون آپ کے علاج کرنے کے واسطے آدمی روانہ کیے جاتے ہین جب آپکو صحت ہو جائے
تب مین مقابلہ کرونگا یہ جواب لکھکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ایک حکیم کو برائے علاج صاحبقران
بھیجا حکیم نے آکر صاحبقران کا علاج شروع کیا افاقہ تو ہو ہی چکا تھا دو روز مین صحت کامل شافی مطلق
نے عنایت فرمائی حکیم مہرافروز کے پاس آیا کہا مین نے طلسم کشا کا علاج کیا اب صحیح ہین اگر آپکو مقابلہ
کرنا منظور ہے تو پیام دیجیے مہرافروز نے کہا مین ضرور مقابلہ کرونگا بلا اسی وقت پیام طلسم کشا کے پاس
بھیجتا ہون یہ کہکر ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر آپکو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین آپکو
رخصت دیتا ہون آپ تشریف لیجائیے اور اپنی فوج کو لائیے اگر آپکو جانا گران ہو تو پتہ دیجیے کہ آپ کا
لشکر کہان ہے مین دو تین دن مین آپ کے لشکر کو یہان بلالون کہ آپ اچھی طرح سے مقابلہ کر سکین یہ لکھکر
صاحبقران کے پاس روانہ کیا نامہ دار نے نامہ امیر کو لا کر دیا صاحبقران نے اس نامے کو پڑھا
پشت پر لکھدیا کہ مجھے لشکر کے بلانے کی ضرورت نہین ہے مین لشکر کے بھروسے پر کسی سے جنگ نہین
کرتا ہون آپ اپنے لشکر مین سب کو درست کر لیجیے اور جس روز مزاج مبارک مین آئے مقابلہ کیجیے
نامہ دار کو یہ جواب دیکر رخصت کیا نامہ دار پھر مہرافروز کے پاس آیا جواب نامہ دکھایا مہرافروز نے
کہا طلسم کشا بڑا مرد شجاع ہے وہ لشکر کو بھی نہ بلائیگا وزرا نے کہا پھر تنہا کیونکر مقابلہ کریگا مہرافروز نے
جواب دیا کہ ہمت تو اسمین ہے اسوقت اگر اسیر ہو جائیگا تو اسکے دل کی حسرت نکل جائیگی پھر جا بیجا نکلنے کا
باقی نہ رہیگی اور مین خود بھی اسیر کر کے رہا کر دونگا جب ذہن ہوگا تو میری اطاعت قبول کریگا جب ایسا شخص
میرے پاس رہیگا تو کسکی مجال ہے جو مجھسے مقابلہ کرسکے ہمت اسکی دیکھیے کہ طلسم مین آیا تمام طلسم کو
درہم و برہم کر کے لوح حاصل کر لی یہ بات امکان بشری سے باہر تھی مین ضرور اس سے مقابلہ کرونگا
یہ کہکر ایک دن مقابلے کیواسطے قرار دیا صاحبقران کو بھی اطلاع دی امیر سنکر خاموش ہو رہے مہرافروز
نے اپنے لشکر کے سو جوان چھانٹ کر نکالے انسے کہا تم لوگ مسلح و مکمل رہنا جسوقت مین تمکو اطلاع دون
میرے پاس آجانا جوانان لشکر رخصت ہوئے مہرافروز نے صاحبقران کے پاس پہلے ایک رقعہ لکھا مضمون یہ

تھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو آپ کے واسطے یہان سے بھیجدی جائے اگر سلاح جنگ کی ضرورت ہو تو موجود ہین اگر
مرکب درکار ہو تو حاضر کیا جائے آپکے ہمراہ کچھ آدمیون کی ضرورت ہو تو آدمی بھیجے جائین صاحبقران نے
جو اس نامے کو دیکھا پشت پر لکھدیا ہمین کسی چیز کی ضرورت نہین ہے مہرافروز خاموش ہو رہا اسی طرح
تین روز گذرے چوتھے روز مقابلے کا آیا صاحبقران زمان وقت نماز بیدار ہوئے وظیفہ سحری سے فراغت
کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے داروغہ نے عرض کی یا صاحبقران مین آپ کے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا تمھاری کچھ ضرورت نہین ہے داروغہ نے عرض کی یا امیر مین ضرور چلونگا اگرچہ مہرافروز مجھسے بدظن
ہوگا مگر مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہے صاحبقران زمان نے کہا مہرافروز کے یہان سے سب تماشہ دیکھنے
آئینگے تم بھی انھین لوگون کے ہمراہ آنا داروغہ نے عرض کی یا امیر مین آپکی طرف سے مقابلہ کرونگا
صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت نہین ہے جب مین نے مہرافروز کے نامے کے جواب مین لکھدیا کہ مین
اپنے لشکر کو نہین بلانا چاہتا ہون تو اب تمھین کیون لیجاؤن داروغہ خاموش ہو رہا صاحبقران زمان ہتھیار
لگا کے میدان مین تشریف لائے اس طرف سے مہرافروز جادو بھی ایک سو جوانان قوی ہیکل کے میدان مین
آیا صاحبقران زمان پیادہ پا تھے مہرافروز نے کہا اے طلسم کشا گھوڑا موجود ہے لیجیے تکلیف نہ کیجیے
صاحبقران نے فرمایا ہمین حریف کی مدد درکار نہین اگر خدا ہمکو قوت بازو سے دلادیگا تو مرکب بھی
لے لینگے مہرافروز خاموش ہو رہا صاحبقران زمان سے کہا کہ آپ اپنے ارادے سے باز آئیے
مین آپ کو اسیر نہ رکھونگا آپکو اپنے شہر کا منتظم قرار دونگا صاحبقران نے فرمایا مین اس امر کو منظور نہین
کر سکتا ہون اگر آپ مجکو زیر کیجیے گا تو مین آپ کی فرمانے کو بسر و چشم بجالاؤنگا اسوقت مین مجھے
یہ عذر نہوگا مہرافروز نے کہا آپ تنہا ہین میرے ہمراہ اسوقت سو آدمی ہین اسنے بھی آپ کو خوف نہین
ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا ہم سواے خدا کے اور کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر تم لوگ سو ہو تو ہمین کچھ
خوف نہین ہے مہرافروز نے کہا مین حجت تمام کر چکا اب کچھ نہ عرض کرونگا یہ کہکے اپنی فوج کی طرف پلٹا
ایک جوان سے اشارہ کیا وہ گھوڑے کو جھکا کے میدان مین آیا صاحبقران پر آتے ہی وار کیا امیر
نے اسکے وار کو خالی دیکر ایک ہاتھ سے اسکی کلائی پکڑ کے طمانچہ مارا جوان گھوڑے سے چکر کھا کے دور گرا
صاحبقران نے گھوڑے کو چمکارا باگ پر ہاتھ ڈال دیا گردن پر ایک ہاتھ رکھدیا گھوڑا ٹھہرا صاحبقران
اسی مرکب پر سوار ہوئے مہرافروز حیران ہوگیا دوسرے جوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا
امیر ثانی سے کہا اے طلسم کشا آپ نے اس جوان کو مار لیا مگر میری ضرب سے بچیے تو آپکی قوت و جرات
کا قائل ہون امیر نامدار نے فرمایا یاوہ گوئی مردان عالم کے واسطے عیب ہے تم ایسے جری ہو کر اپنی تعریف
اپنے منھ سے کرتے ہو یہ بری بات ہے اس جوان کو غیرت آئی عرض کی یا صاحبقران آپ
بیشک صاحبقران ہین مین آپ سے مقابلہ نہ کرونگا اور آپکی اطاعت کرونگا امیر ثانی نے
فرمایا بھائی اپنے آقا کا خیال چاہیے ایسا نہو میرے ساتھ مصیبت مین گرفتار ہو اس جوان نے عرض
کی جو کچھ ہو مین آپ کی اطاعت سے منھ نہ موڑونگا صاحبقران نے فرمایا بھائی تمھین اختیار
ہے وہ جوان صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا اپنے برابر جگہ دی اس
جوان نے عرض کی یا صاحبقران اگر ابکی بار کوئی مقابلے کو آئیگا تو مین اس سے مقابلہ کرونگا صاحبقران

نے فرمایا اگر وہ تمھارا نام لیکر پکارے تو تمھین اختیار ہی اور اگر میرا نام لے تو تم ہرگز نہ جانا مین مقابلہ کرونگا
میرا دستور یہ ہی کہ جو میرا نام لیکر پکارتا ہی مین ہی اسکے مقابلے مین جاتا ہون دوسرا نہین جاتا ہی یہان
یہ ذکر تھا مگر مہرافروز نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو بہت تعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا کیا طلسم کشا
ساحر ہی یا کوئی عمل تسخیر اسکے پاس ہی کیسے شخص کو بنا مطیع کر لیا جو یہان سے دعوی کر کے گیا تھا لیکن
طلسم کشا کو ابھی اسیر کر کے لے آونگا مہرافروز کے ہمراہیون نے کہا پھر اب کیا حکم ہی مہرافروز نے
کہا ایک اور شخص ہمارا مقابلہ جائے مگر خبردار طلسم کشا سے نہ ملجانا سب نے کہا ہماری کیا حقیقت ہی
جو ہم طلسم کشا سے ملجاوین یہ کہکر ایک جوان میدان مین آیا صاحبقران کو آواز دی امیر ثانی نے مرکب
آگے بڑھایا اس جوان نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا امیر نے فرمایا او جوان تو دل کھول کے
وار کر لے میرے وار کا منتظر نہ رہ اسنے متواتر دس وار شمشیر کے صاحبقران پر کیے مگر امیر نے سب
وار اسکے خالی دیے ایک جگہ پر صاحبقران نے اسکی تلوار کو تلوار پر روکا کہا اے جوان ہوشیار ہو جا
اسنے سپر چہرے کے بچانے کو اٹھائی امیر نے تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے مع خود سر کے چار حصے کیے سینہ مین دبا
آئی زین فرس تک آئی مرکب کو کاٹا تمام کب کے دو ٹکڑے ہوئے زمین کو بوسہ دیے اسی صاحبقران
نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جوانان مہرافروز کی زبان سے بھی کلمات صفت و ثنا نکل گئے پھر خود ہی کچھ سمجھ کے خاموش
ہوا مہرافروز نے تاشام چالیس جوان میدان کو روانہ کیے مگر سب امیر نامدار کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب آفتاب قریب غروب پہونچا تو مہرافروز نے آگے بڑھ کے عرض کی اے طلسم کشا آج ہمکو معاف فرمائیے
کل ہم پھر آپ سے مقابلہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپکے مزاج مین آئے مین ہر وقت موجود ہون
کسی وقت مجھے عذر نہین ہی مہرافروز نے کہا اب آپ میرے یہان تشریف لائیے وہین رہیے صاحبقران
نے فرمایا مین آپ ہی کے یہان ہون مگر آج مین مجبور ہون نہین حاضر ہو سکتا یہ جو ایک جوان آپکے لشکر
سے میرے پاس آیا ہی مجھے اسکی خاطر لازم ہی اسنے اپنے مکان پر لیجانے کا وعدہ کیا ہی کل انشاء اللہ تعالے
دیکھا جائیگا مہرافروز واپس گیا صاحبقران زمان بھی اپنی طرف واپس ہوئے جوان مہرافروز امیر
کو اپنے مکان پر لیگیا شب بھر امیر اسکے یہان رہے صبح کو پھر سلاح ذات پر آراستہ کر کے میدان مین تشریف
لائے مہرافروز لشکر گران ہمراہ لیکر میدان مین آیا صاحبقران زمان مہرافروز کی طرف دیکھ کے مسکرائے
مہرافروز نے گردن نیچی کر لی صاحبقران بھی خاموش کھڑے رہے مہرافروز نے ایک جوان کو امیر کے
مقابلے مین بھیجا اسنے آکر صاحبقران کو پکارا امیر نے گھوڑا آگے بڑھایا اسکے قریب آئے اسنے نیزے
کا وار کیا امیر نے وار کو روکا نیزہ بازی شروع ہوئی دو ہی تین طعنون مین صاحبقران نے اسکے ہاتھ
سے نیزہ نکال دیا نیزے کے نکلتے ہی اسکے چہرے کا رنگ اڑ گیا چاہا تلوار مرکب صاحبقران پر لگائے
امیر نے اسکے تیور دیکھے اسنے جھک کے وار کیا صاحبقران نے گھوڑے کی باگ کھینچی مرکب علحدہ
ہوا تلوار اسکے ہاتھ سے نکل گئی جھونک مین منہ کے بل زمین پر گرا صاحبقران نے باگ کھینچ کر مرکب کی
ہاتھ سے چھوڑ دی گھوڑے نے پاؤن زمین مین لگائے یہ پہلے گر چکا تھا گھوڑے کی ٹاپون سے جسم اسکا
فگار ہو گیا مہرافروز نے دوسرے جوان کو بھیجا وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارا گیا جب بیس جوان
لشکر مہرافروز کے قتل ہوئے تو اسنے جھلا کے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ

پڑو لشکر والون نے جو اشارہ پایا سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے امیر پشت دیوار سے ہوشیار ہو گئے
جنگ شیرانہ کرنے لگے صفون کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب مہرافروز کے پہونچے مہرافروز نے چاہا
پیچھے ہٹون صاحبقران نے دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر اسکو مرکب سے اٹھا لیا اسیطرح تڑپتے ہوئے
پیر قلب سپاہ مین آئے مہرافروز نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی صاحبقران نے کہا او مہرافروز امان
بے ایمان ممکن نہین مہرافروز مسلمان ہوا صاحبقران نے مہرافروز کو زمین پر رکھدیا مہرافروز نے
سپاہ کو روکا سب ہاتھ باندھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے سب کی خطا معاف فرمائی
مہرافروز بصدق دل مسلمان ہوا لوح صاحبقران کے حوالے کی اپنے مکان پر لایا امیر سے عرض کی
آپ تخت پر تشریف رکھیے مین خدمت کرون صاحبقران نے فرمایا او مہرافروز ہمکو اگر تاج و تخت
کی پروا ہوتی تو ہفت اقلیم کی بادشاہت ممکن تھی مگر کیا کرین ہمارے کس کام کا ہے ہمین دین حق
کا رواج کرنا منظور ہے تمہارا تاج و تخت تمھین مبارک رہے ہم آج یہان ہین کل چلے جائینگے مہرافروز
نے کہا آپ اپنے ہاتھ سے میرے سر پر تاج رکھین صاحبقران نے خود مہرافروز کو تاج پہنایا اس روز ہر ایک
کو انعام و خلعت تقسیم ہوا صاحبقران تین روز تک مہرافروز کے مہمان رہے چوتھے روز امیر نے
فرمایا اب مجھے اور مرحلہ جات کی طرف جانا ہے اور پھر اپنے لشکر سے بھی ملنا ہے خواجہ کو مین کوہ خون رنگ
پر چھوڑ کے آیا ہون مہرافروز نے عرض کی آپ یہین تشریف رکھیے لوح دے دیجیے مین کل مرحلہ جات
کے حاکمون کو اطلاع دیتا ہون سب آپکے ہمراہ حکیم قرنطین ذوفنون کی رہائی کو چلین گے
صاحبقران نے وہین توقف فرمایا مہرافروز نے مرحلہ جات پر اطلاع کرائی سب مرحلون کے حاکم
جمع ہوئے مہرافروز نے کہا طلسم کشائی اطاعت آپ لوگون پر واجب ہے کیونکہ ہم سب کے مالک ہین
اور حکیم قرنطین ذوفنون صاحبقران کی اطاعت اختیار کر چکے سب نے امیر کی اطاعت قبول کی
مہرافروز نے کہا آپ سب لوگون کو لازم ہے کہ برائے رہائی حکیم تشریف لیچلیے سب راضی ہوئے
صاحبقران نے کہا پھر آپ لوگ کیون تکلیف کرتے ہین خدا مالک ہے مین بہت جلد حکیم صاحب
کو رہا کر کے طلسم کی طرف روانہ کرونگا سب نے عرض کی ہم لوگ بھی رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ
رہینگے شرف حضوری ہر وقت حاصل رہیگا امیر مجبور ہوئے دوسرے روز صاحبقران نے مہرافروز
سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنے سے حرج ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ چلتے کوچ کیجیے سب لوگ تیار ہوئے پھر مہرافروز
نے اسی روز وہان سے کوچ کیا دوسرے روز کوہ خون رنگ کی جانب روانہ ہوئے
یہان بلداق وغیرہ منتظر تھے خواجہ کی عجیب کیفیت تھی روز صاحبقران کو یاد کرتے تھے روشن قلم
بھی کہتا تھا کہ بہت عرصہ ہوا جب سے کہ لیکر جاتے تھے دہنہ نقب کے پاس بیٹھتے تھے انتظار امیر مین
عجیب حالت تھی حسب معمول خواجہ ایک روز نقب کے پاس بیٹھے تھے کہ صاحبقران اسی راہ
سے تشریف لائے بلداق نے عرض کی خواجہ دیکھیے صحرا کی طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی معلوم ہوتا
ہے کوئی لشکر آتا ہے خواجہ اسطرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران
عالیشان گھوڑے پر سوار عقب مین لشکر بیشمار ہیبت سے تاجدار انتظام لشکر کرتے ہوئے بڑے جاہ و جلال
سے لشکر آتا ہے خواجہ خوش ہو گئے کہا او بلداق صاحبقران زمان تشریف لاتے ہین بلداق اور

خواجہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ روشن قلب جادو نے پکار کے کہا اے بلداق خواجہ کہان ہین
اطلاع کر دو کہ صاحبقران تشریف لائے ہین مین بھی برائے استقبال جاتا ہون یہ کہکر روشن قلب
نے اپنے لشکر کو درست کیا کوہ کے نیچے آیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ ہوئے بلداق بھی ساتھ چلا روشن قلب
قریب پہونچا گھوڑے سے اترا صاحبقران کے پایۂ رکاب کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران آپ نے
اس طلسم کو فتح کیا ورنہ دوسرے کی مجال تھی امیر نے فرمایا جو کچھ ہوا خدا کی مدد سے ہوا یہ باتین کرتے
ہوئے قلعے مین آئے سب لشکر اترا بدشواری جگہ ممکن ہوئی مگر سب لوگ قلعے مین نہ آسکے کچھ زیر کوہ
قیام پذیر ہوئے صاحبقران نے وہان قیام کیا دوسرے روز روشن قلب سے کہا مین نے درویش
کوہ نشین سے وعدہ کیا تھا وہان جانا ضرور ہے پہلے ایفاے وعدہ کرلون پھر اپنے لشکر کیطرف چلون
روشن قلب نے صاحبقران کو مرکب طلسم لاکر نذر دیا عرض کی آپ سوار ہوکر تشریف لیجائین یہ
مرکب آپکو درویش کے پاس پہونچا دیگا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑے نے طرارہ بھرا
دم بھر مین صاحبقران کو درویش کے مقام پر پہونچا دیا درویش نے جو صاحبقران کو دیکھا خوش ہوگیا
عرض کی یا امیر بہت اچھے وقت پر آپ تشریف لائے اب فقیر کی کچھ وصیتین ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر
ایک کاغذ صاحبقران کو لاکر دیا امیر نے اسکو پڑھا لکھا تھا کہ اے صاحبقران بعد میرے آپ اپنے
ہاتھ سے مجھے غسل و کفن دیکر دفن کیجیے گا اور میرا لباس لیتے جائیے گا جب خزانۂ طلسمی مین پہونچیے گا
اس لباس کو نگہبان طلسم کو دکھائیے گا وہ آپ کو ایک تحفہ دیگا اس تحفے سے آپکے بہت سے کام نکلینگے
اور میرا جسقدر اسباب ہے یہ سب فقرا اور مساکین کو تقسیم فرما دیجیے گا اور اسی قسم کی بہت وصیتین اسمین
تحریر تھین صاحبقران نے فرمایا اے درویش یہ کیا کہا درویش نے عرض کی اب پیمانۂ عمر فقیر کا لبریز
ہوا یہ کہکر ایک لوح صاحبقران کو دی اور کہا یا صاحبقران جو شخص طلسم مراۃ العدم مین جائے
اسکو یہ انگشتری دیجیے گا کہ یہ وہان بکار آمد ہوگی یہ کہکر زمین پر بیٹھا اور کلمۂ طیبہ زبان پر لایا آنکھین بند
ہوگئین دم نکل گیا صاحبقران نے نہایت افسوس کیا اسکی لاش کو اپنے ہاتھ سے غسل و کفن دیکر
دفن کیا وہانسے روانہ ہوئے مرکب طلسمی پر سوار ہوتے ہی امیر قلعے مین داخل ہوئے یہان سب لوگ
صاحبقران کے منتظر تھے امیر کو دیکھکر خوش ہوئے خواجہ امیر کے قریب آئے کہا یا صاحبقران درویش
نے آپکو کیا دیا امیر نے کہا سوائے غم اور کچھ نہین دیا خواجہ عمرو ثانی نے کہا یا صاحبقران اگر اسنے کچھ دیا
بھی ہوگا تو آپ کیون ظاہر کرینگے امیر نے سب کیفیت درویش کی بیان کی کہا یہ اسباب اسکا ہے اسنے
وصیت کی ہے کہ غربا اور فقرا کو تقسیم کر دیجیے گا خواجہ نے کہا پھر مجھ سوا کون غریب ہوگا آپ مجھی کو دیدیجیے
مین شاہ صاحب کی فاتحہ بھی دلاتا رہونگا امیر نے کہا خواجہ تمہارا حق نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر
مین دیکھ لون کہ اسمین کیا کیا ہے صاحبقران نے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اس رومال کو کھولا دیکھا
کچھ جواہرات بیش قیمت اسمین رکھا ہے خواجہ عمرو ثانی کی رال ٹپک پڑی کہا یا صاحبقران غریب
و محتاج اسکی قدر کیا جانین یہ تو آپ مجھے دیدیجیے تو بہت اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم یہ لیکر
کیا کروگے مین تمہین خزانۂ طلسمی سے جواہرات بیش بہا دونگا خواجہ نے کہا وہ بھی دیجیے گا یہ بھی دیدیجیے
امیر نے کہا یہ ہرگز تم نہین پاؤگے جب مین لشکر مین جاؤنگا تو وہان غربا کو تقسیم کر دونگا خواجہ مایوس ہوگئے

صاحبقران ایک روز وہان رہے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال
کرے اور حصۂ اول اس طلسم کا فتح ہوجائے تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اپنے لشکر سے ملے اور طلسم ملحقات
کے فتح کرنے کی تدبیر کرے صاحبقران نے سب سے کہا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے سب لوگ تیار
رہین یہ حکم سنکر سب تیار ہوگئے دوسرے روز وہان سے صاحبقران نے بڑے جاہ و حشم سے کوچ
کیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اُن کا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب ذکر لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمایئے

کہ جب صاحبقران زمان کو بہت دن گذرے تو شاہزادہ بدیع الملک بہت گھبرائے اور سردارون
کی بھی عجیب حالت ہوئی مرزخ آفتاب علم شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس آیا عرض کی
اے شہریار ابھی تک صاحبقران زمان تشریف نہین لائے ہین بدیع الملک نے فرمایا ابھی دم بہت
گھبراتا ہو ارادہ ہو کہ مین تلاش مین صاحبقران زمان کے جاؤن اور جس طرح بن پڑے امیر کو تلاش
کرکے لاؤن مرزخ آفتاب علم نے عرض کی آپ تکلیف نہ فرمایئے مین جاتا ہون صاحبقران کا پتہ
لگاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک اور سب سے بہتر ہو کہ ہم تم ملکر سب یہان سے چلین مرزخ
نے عرض کی نسوان کا ساتھ ہو کیونکر ہو سکتا ہو اگر آپ بھی تشریف لیجائیگا تو یہان ان لوگون کی کون خبر
لے گا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نہ کرو مین اپنے سردارون کو یہین چھوڑتا جاؤنگا
یہ لوگ مجھسے بڑھ کے خیال رکھینگے مرزخ آفتاب علم نے عرض کی آپکو اختیار ہو بدیع الملک
نے سامان سفر درست کیا مرزخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لیکر کوچ کیا لشکر مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ شہزادہ
بدیع الملک برائے تلاش صاحبقران گئے ہین اور مرزخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہوا ایرج نامدار نے
فرمایا ہم بھی برائے تلاش صاحبقران جائینگے رستم ثانی نے عرض کی مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا
ایرج نامدار نے رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لیا انھون نے بھی دوسرے روز برائے تلاش صاحبقران
کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب صاحبقران وہان سے روانہ ہوئے لشکر جرّار ہمراہ تھا راہ مین صاحبقران نے خواجہ سے
فرمایا کہ اب فیروز کے پاس لشکر بھی نہین رہا ہو وہ کیونکر مقابلہ کریگا اور زمرد ثانی کو اب کہان پوشیدہ
کریگا خواجہ نے کہا یا امیر کہین سے مدد طلب کریگا کوئی صورت نکالے گا صاحبقران نے فرمایا اسے
کہین نہ چھوڑیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سامنے سے گرد اڑی خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران کوئی
لشکر آتا ہو امیر نے فرمایا جو ہوگا سامنے آئیگا یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران
نے دیکھا کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور سنجگان اور بہت سے ساحران بے ایمان چلے
آتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ دیکھو فیروز آتا ہو خواجہ نے دیکھکر عرض کی یا صاحبقران طلسم سے کہین
بھاگا جاتا ہو امیر نے فرمایا شاید ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ فیروز قریب پہونچا اور نگاہ سنجگان کی امیر پر

پڑی اسکا رنگ اُڑگیا فیروز سے کہا اے شہنشاہ آپ نے کچھ اور بھی ملاحظہ فرمایا یہ سامنے لشکر کسکا آتا ہے فیروز
نے دیکھا تو صاحبقران پر نظر پڑی فیروز نے جو یہ جاہ وحشم صاحبقران کا دیکھا سنجگان سے کہا اسقدر
لشکر امیر کو کہانسے ہمکن ہوگیا سنجگان نے کہا یہ بعد کو پوچھیے گا پہلے اپنے بچنے کی تدبیر کیجیے آپ دیکھتے ہین
کہ صاحبقران کی نگاہ کیسی پڑرہی ہے فیروز نے کہا اے سنجگان اب کیا کیا جائے اگر مین بھاگتا ہون تو
تم لوگ یہین رہے جاتے ہو کچھ بن نہین پڑتا ہے اور اب لوح طلسمی صاحبقران کے پاس ہے مین سحر
بھی اُنکے سامنے نہین کرسکتا ہون اگر مین بگلو اپنے کاندھے پر بجائے اونچا ہوجاؤنگا تو صاحبقران
لوح کا عکس ڈالینگے میرا سحر باطل ہو جائیگا زمین پر گر پڑونگا ہر طرح مشکل ہے سنجگان نے کہا ایک
بات بہت آسان ہے اگر آپ قبول کرین تو مین عرض کرون فیروز نے کہا جو کچھ کہوگے مین منظور کرونگا
سنجگان نے کہا آپ صاحبقران کے پاس جایئے مزاج کی کیفیت دریافت فرمایئے کہدیجیے کہ مین لشکر
کی تلاش مین جاتا ہون جب لشکر مہیا کرونگا تو آپ سے لڑونگا صاحبقران پھر کبھی آپ سے مقابلہ نہ
کرینگے فیروز نے کہا مین یہی کرونگا مگر خیال یہ ہے کہ کہین صاحبقران گرفتار نہ کرلین سنجگان نے کہا امیر
ہرگز گرفتار نہین کرینگے یہ اُنکا شیوہ نہین ہے اگر اُنسے کوئی منت کرتا ہے تو وہ فوراً اُسکی بات منظور
کرتے ہین اور خلاف شجاعت اُنسے کوئی بات نہین ہوتی ہے فیروز نے کہا مین جاتا ہون یہ کہکر تخت سے
اُترا صاحبقران کے قریب پہونچا عرض کی یا امیر آپ کہانسے تشریف لاتے ہین صاحبقران نے فرمایا
طلسم باطن کو فتح کرکے آتا ہون فیروز نے کہا مین لشکر کیطرف جاتا ہون لشکر مہیا کرلون تو آپ سے
مقابلہ کرون امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہے جس وقت مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز نے عرض کی کچھ عرصہ ہوگا
آپ منتظر رہیےگا صاحبقران نے کہا مین موجود ہون جس وقت تمھارے مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز
پیچھے ہٹا صاحبقران نے کہا اے فیروز بیکار پریشان ہوتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہے زمرد شاہ کو
میرے حوالے کرو اور حکیم کو رہا کردو تم اسلام قبول کرو مین یہانسے خانہ کعبہ چلا جاؤنگا فیروز نے کہا
یا امیر جیسا کچھ ہوگا بعد ایک مقابلے کے دیکھا جائیگا ابھی مین ایک مرتبہ اور لڑونگا صاحبقران نے
فرمایا اپنی حسرت نکال لو فیروز روانہ ہوگیا سنجگان سے آکر کہا اسوقت جان بچ گئی غضب ہو گیا
تھا صاحبقران کی وجہ سے سب لوگ خاموش رہے اگر امیر ہوتے تو تاجداران طلسم باطن نے
ہلاک کروائے سب شعلہ کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے مجھے تعجب ہے کہ طلسم باطن مین اسقدر وسعت
تھی کہ اتنی سلطنتین آباد تھین امیر نے فرمایا سب کو زیر کیا اب نہین معلوم کیا ارادہ ہے سنجگان نے
جواب دیا کہ صاحبقران اب خزانۂ طلسمی کی طرف جائینگے پھر کچھ اور تدبیر کرینگے فیروز نے کہا مین بجا
بصرصات باطن سے کل کیفیت بیان کردونگا وہ صاحبقران کو ضرور اسیر کریگا سنجگان نے کہا دیکھو
جائیگا اسوقت جان بچگئی غنیمت ہے فیروز اور سنجگان اور زمرد تو یہ باتین کہتے ہوے اسطرف
کو روانہ ہوے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا یہ سب باتین سنجگان اور زمرد نے فیروز کو تعلیم
کین تھین ورنہ یہ ان باتون کو کیا جانے اسوقت جان بچاکر نکل گیا خواجہ نے کہا یا امیر کہان جائیگا
ایک دن ضرور قبضے مین آئے گا یہ باتین کرتے ہوے صاحبقران آتے تھے کہ ایک جانب سے گرد
اُڑی امیر نے کہا اب کون آتا ہے خواجہ نے عرض کی نہین معلوم کچھ لوگ اُسکے ساتھی ہونگے یہ کہا

رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا امیر نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم گھوڑے
دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا خواجہ بدیع الملک کو چین نہ آیا آخر میری تلاش
میں نکلے مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہے خواجہ نے شاہزادہ بدیع الملک کی کل کیفیت بیان کی کہ فیروز
کی بیٹی کا اور تمام خوش نگاہ مریخ کی ماں کو بلا لیا ہے لشکر میں ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ہے وہاں ان
لوگوں کو رکھا ہے صاحبقران نے کہا کیا نقصان ہے خواجہ نے عرض کی یہ دونوں آپ سے بہت خائف ہیں
مجھسے مریخ آفتاب علم اور شاہزادہ بدیع الملک نے بہت بہت منت کی تھی کہ صاحبقران سے انکی
بابت کچھ ایسے امور بیان کر دیجیے گا کہ وہ آزردہ نہوں امیر نے فرمایا بہت اچھا کیا جب ان لوگوں نے
اسلام قبول کیا ہے تو انھیں کافر کے پاس رہنا روا بھی نہیں تھا خواجہ نے عرض کی مجھے مریخ آفتاب علم
نے فیروز کی کیفیت بھی نہیں بیان کی یہ باتیں کرتے ہوئے قریب بدیع الملک کے پہونچے بدیع الملک
نے جو صاحبقران کو دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے مریخ بھی پیادہ ہوا صاحبقران بھی شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھ افراط محبت سے گھوڑے سے کود پڑے امیر کے پیادہ ہوتے ہی تمام لشکر
پیادہ ہو گیا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا التفات صاحبقران دیکھا مریخ آفتاب علم
نے عرض کی آپ کے جانب صاحبقران کے خیالات بہت ہیں اور آپکو اپنا قوت و بازو جانتے ہیں شاہزادہ
بدیع الملک صاحبقران کے قریب آئے امیر نے بدیع الملک کو گلے سے لگا لیا دیر تک
گلے سے لگائے رہے پھر مریخ آفتاب علم کو گلے سے لگایا بدیع الملک سے لشکر کی کیفیت پوچھی
بدیع الملک نے سب کی خیریت بیان کی صاحبقران کو خوشی ہوئی فرمایا یہاں سے لشکر کتنے فاصلے
پر ہے بدیع الملک نے عرض کی دو دن کی راہ ہے صاحبقران نے فرمایا اب بہت قریب آ گئے ہیں
آج یہیں قیام کیجیے کل پھر چلیں گے تو لشکر میں پہونچ جاینگے بدیع الملک نے عرض کی بہت اچھی
بات ہے یہ صحرا مجھے بہت پسند آتا ہے میں بھی یہی عرض کرنے کو تھا صاحبقران نے حکم دیا لشکر یہیں ٹھہرے
بارگاہیں استادہ ہوئیں صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لائے بدیع الملک کو بھی اپنے ہمراہ
لائے سب تاجداروں کو جمع کیا اور جسقدر لوگ تھے سب کو بلایا تاجدار بدیع الملک نوجوان کو دیکھ
بہت خوش ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ سب صاحبوں کو لازم ہے کہ بدیع الملک نوجوان کو مثل
میرے تصور فرمایئے اور انکے احکام مثل میرے کہنے کے تصور کیجیے جو یہ کہیں آپ لوگ اس سے ہرگز انکار
نہ کیجیے گا سب نے عرض کی ہماری کیا مجال جو ہم خلاف حکم کریں بعد اسکے صاحبقران نے سب کو رخصت
کر دیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم اور تاجدار بارگاہ میں رہے بزم عشرت آراستہ ہوئی شب بھر
صاحبقران بیدار رہے جلسہ عیش برپا رہا صبح کو امیر نے صحبت برخاست کی نماز سحر پڑھی لشکر تو تیار
ہو چکا تھا صاحبقران بھی سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادموں نے
مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی
راہ طے کی تھی کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا شاید کوئی ہمارے لشکر
سے آتا ہے بدیع الملک نے عرض کی کیا تعجب ہے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے
دیکھا کہ ملک ایرج نامدار اور رستم ثانی اور دو تین سردار آتے ہیں صاحبقران زمان ہنسکر خاموش ہو گئے

ایرج قریب پہونچ صاحبقران نے گلے سے لگایا اُسی روز قریب شام صاحبقران اپنے لشکر مین
داخل ہوئے سب سردارون کو امیر کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی جلسۂ تہنیت برپا ہوا تین دن تک جلسہ رہا
چوتھے روز صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا اے طلسم کشا یہ طلسم تمھارے ہاتھ سے فتح
ہوا اب اور طلسم جو ملحقات سے ہین اُنکے فتاح اور لوگ ہین لازم یہ ہے کہ تم طرف خزانۂ طلسم کے جاؤ
اور وہان قیام کرو اور اپنے سردارون کے نام لکھکر کسی کاہن کو دو اور طلسمون کے نام بھی اسکو بتاؤ جسکے
نام جس طلسم کی فتاحی ہو اسکو اس طلسم کے فتح کرنے کو روانہ کرو صاحبقران نے اسی روز وہان سے کوچ
کیا دوسرے روز خزانۂ طلسم مین تشریف لائے مال و اسباب جو کچھ تھا سب پر قبضہ کیا قلعۂ طلسمی مین جاکر
مقیم ہوئے خواجہ دریادل پسر بزرجمہر کو طلب فرمایا سردارون کو بلایا جو سرداران نامی تھے انکے نام
صاحبقران نے لکھکر خواجہ دریادل کو دیئے طلسمون کے نام تحقیق کیواسطے مریخ آفتاب علم کو بلایا اور
فرمایا او مریخ آفتاب علم طلسم ملحقات کے نام لکھکر دو مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت سب طلسمون
کے نام لکھکر صاحبقران کو دیئے امیر نے وہ اسم خواجہ دریادل کو دیے فرمایا آپ ملاحظہ فرمایئے کہ کس
سردار کو کس طلسم کیطرف روانہ کرون خواجہ دریادل نے فکر کی قرعہ پھینکا تھوڑی دیر کے بعد فرمایا
کہ یا صاحبقران طلسم بیت الجمال کی فتاحی آصف انجم طلعت کے نام نکلی ہے صاحبقران نے
آصف انجم طلعت سے فرمایا آصف انجم طلعت خوش ہوئے مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران
کے چہرہ کو متغیر پایا عرض کی یا امیر اس طلسم کی فتاحی آسان ہے وہان کی سلطنت ایک عورت کے قبضے مین ہے
خدا نے چاہا تو بہت جلد فتح ہوگا مریخ آفتاب علم یہ باتین کر رہا تھا کہ خواجہ دریادل نے کہا یا صاحبقران
طلسم رنگین فلک کی فتاحی شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے نام ہے سکندر فرخ لقا خوش ہوئے مریخ نے
عرض کی آپکو یاد ہوگا کہ آپ حضرات نے ان طلسمون کا حال غلام سے سنکر جو باتین کین تھین شاہزادہ
سکندر فرخ لقا نے فرمایا خدا نے مراد پوری کی مریخ آفتاب علم نے عرض کی وہان کا بادشاہ جسکا
نام ملیح لالہ رنگ ہے ساحر نہین ہے اور مرحلہ جات اُسکے سخت نہین ہین سکندر نے کہا اگر سخت بھی
ہوتے تو خدا آسان کردیگا یہ باتین تھین کہ خواجہ دریادل نے پھر کہا یا صاحبقران طلسم بیت الحزن کی
فتاحی شاہزادہ امیر الزمان کے نام ہے مریخ آفتاب علم نے کہا یہ مقام سخت ہے مگر محل خوف نہین ہے
حاکم اس طلسم کی ملکہ شاہ رسیمین ساق ہے سحر مین طاق ہے طلسم بھی بہت آباد ہے خواجہ دریادل نے کہا
یا امیر طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی فتاحی نور الدہر کے نام ہے اور طلسم بیت المال کی فتاحی خواجہ عمرو
کے نام ہے مریخ ہنسا کہا خواجہ آپکو زر و جواہر بہت عزیز ہے طلسم کو فتح کیجئے مال بیشمار لیجئے خواجہ نے کہا
مین باز آیا طلسم کا فتح کرنا میرا کام نہین ہے میری طرف سے صاحبقران جاکر فتح کرینگے جب طلسم فتح ہو جائیگا
مین زر و جواہر وہان سے لے آؤنگا مریخ نے کہا فتاحی آپ کے نام ہے صاحبقران کیونکر فتح کرینگے خواجہ
نے کہا میری اجازت سے فتح کرینگے مریخ نے کہا ایسا نہین ہو سکتا خواجہ نے کہا اور کسی سردار کو بھیجدونگا
مین ہرگز طلسم فتح کرنے نہ جاؤنگا وہان بڑے بڑے ساحر ہونگے مین اُنکے مقابلے مین کیونکر جاؤنگا مریخ
نے کہا مین آپ سے سب کیفیت وہان کی بیان کردونگا خواجہ نے کہا مین نہ سنونگا مریخ خاموش ہوا
خواجہ دریادل نے کہا طلسم سحر آفرین کی فتاحی رستم ثانی کے نام ہے اور طلسم ذوفنون کی فتاحی شاہزادہ

شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہی اور طلسم عفریت چہل پیکر کی فتاحی ملک ایرج کے نام ہی مریخ نے کہا یا امیر
یہ وہ طلسم ہی کہ جسقدر نام آپ نے سنے ان سے سخت ہی اسمین عجیب عجیب قسم کے لشکر ہین یہ طلسم بہت ہی
سخت ہی مگر اب جو ایک طلسم باقی ہی جسکا نام طلسم مراۃ العدم ہی وہ طلسم سب سے زیادہ ہی عفریت چہل پیکر
کی حقیقت نہین جو وہان سے ایک مرحلے کو فتح کر سکے اور طلسم چہل پیکر طلسم مراۃ العدم سے ایک درجے
کے برابر نہین معلوم وہ طلسم کسکے نام ہی یقین ہی سوائے آپ کے اور اسکا فتاح کوئی نہوگا پھر خواجہ دریادل نے کہا
طلسم مراۃ العدم کی فتاحی بدیع الملک نوجوان کے نام ہی مریخ کا رنگ زرد ہوگیا کہا یا صاحبقران بدیع الملک
نوجوان شجاعت و اقبالمندی مین فرد ہین امیر کو تردد ہوا مریخ نے عرض کی کچھ فکر نہ فرمائیے جب فتاحی
انکے نام ہی تو فتح ہوگا انکے دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے گی امیر نے خواجہ دریادل سے فرمایا
آپ پھر ملاحظہ فرمائیے کہ بدیع الملک وہان سے بفتح و فیروزی واپس آوینگے کسی قسم کا گزند تو نہین پہونچے گا
خواجہ دریادل نے پھر دیر تک غور کر کے کہا یا صاحبقران طلسم کی فتاحی مین جو جو باتین ہوتی ہین وہ
سب پیش آوینگی آپ جانتے ہین کہ طلسم کی فتاحی مین کسی وقت راحت بھی میسر ہوتی ہی اور کسی وقت
رنج بھی بہت ہوتا ہی یہ سب باتین ہوتی ہین وہی شاہزادے کیواسطے بھی ہوتی ہین اور دو سال مین یہ
طلسم فتح ہوگا بعد ختم سال سوم بدیع الملک نوجوان آپ سے ملین گے صاحبقران نے فرمایا بہت بہتر
ہی مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اگر ایسا نہوگا تو بدیع الملک طلسم کیونکر فتح کرینگے اور
آپ زمرد ثانی کو کیونکر قتل کرینگے زمرد وغیرہ اسی طلسم مین ہین صاحبقران نے فرمایا اگر میرے جانے
مین کوئی نقصان نہو تو مین بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤن وہان زمرد بھی ہی اسکو اپنے قبضے مین کرون
خواجہ دریادل نے کہا آپکا جانا مناسب نہین ہی آپ قلعہ طلسمی مین مقیم رہیے یقین ہی اس عرصے
مین ایکبار آپ سے بدیع الملک ملین صاحبقران مجبور ہوئے اس روز جلسہ مقرر کیا سب سردار
جمع ہوئے صبح تک جلسہ رہا جب وقت نماز آیا سب نے نماز پڑھی سب سردار صاحبقران سے گلے ملنے کو آئے
سب نے اپنے اپنے مرکب طلب کیے اپنے اپنے سردار و لشکر کو سامان سفر کا حکم دیا سب مسلح و مکمل ہوگئے
سب سے پہلے بدیع الملک نوجوان خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران مین
رخصت ہوتا ہون اجازت دیجیے امیر نے بدیع الملک نوجوان کے چہرے کی طرف بحسرت دیکھا دیکھ
دیکھا کیے پھر گلے سے لگایا عرصہ تک گلے لگائے رہے صاحبقران کی آنکھون مین اسوقت آنسو بھر آئے
بدیع الملک سے کہا اگر کوئی رفیق ایسا مل جائے کہ دو چار روز مین خبر تمہاری ہم تک پہونچا سکے تو ضرور
اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہنا اور واقعات جنگ سے آگاہ کرنا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کیا
صاحبقران مین اکثر خدمت مین جایا کرونگا خیر خیریت لایا کرونگا امیر نے جو انگوٹھی درویش کوہ نشین
سے پائی تھی بدیع الملک کو عنایت کی کہا مین جب لوح کی تلاش مین گیا تھا تو ایک درویش سے ملاقات
ہوئی تھی اسنے مجکو دو چیزین دی تھین ایک تو اپنا جامہ دیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب خزانہ طلسمی مین جائیگا
تو وہان کے مالک کو دکھا دیجیے گا وہ آپ کو اسکے عوض مین کچھ دیگا مگر جب وہان گیا تو اسکو زندہ نہ پایا
نہین معلوم وہ کیا شئے مجکو دیتا اور یہ ایک انگشتری دی تھی اور کہدیا تھا کہ جو شخص طلسم مراۃ العدم کی فتاحی
کو جائے اسکو یہ انگوٹھی دیدیجیے گا کہ اس طلسم مین اس انگشتری کی وجہ سے بڑے بڑے کام نکلین گے لہذا تم اس

انگشتری کو پہن لو بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کرکے انگوٹھی لی ہاتھ میں پہنکر امیر سے رخصت
ہوئے صاحبقران نے کہا میں تھوڑی دور تمھارے ہمراہ چلونگا بدیع الملک نے کہا آپ زحمت نہ فرمائیں
یہیں تشریف رکھیں اور سردار بھی آپ سے رخصت ہونے کو آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا جو آئینگے
بارگاہ میں ٹھہر جائینگے میں چند قدم تمھارے ساتھ جاؤنگا اب نہیں معلوم کب ملاقات ہو کیونکر لیکن بدیع الملک
کا بھی دل بھر آیا صاحبقران سے ہاتھ باندھکر عرض کی آپ کیوں اسقدر رنج کرتے ہیں اگر فضل خدا شامل حال
ہے تو بہت جلد قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتیں کرتے ہوئے آگے بارگاہ
کے دروازے پر مرکب بدیع الملک حاضر تھا صاحبقران نے اپنا مرکب طلب کیا خادموں نے فوراً گھوڑا
حاضر کیا بدیع الملک نے بہت چاہا کہ صاحبقران بارگاہ میں واپس جائیں مگر امیر نے قبول نہ کیا جب
سرداروں نے دیکھا کہ صاحبقران بدیع الملک کے ساتھ جاتے ہیں مجبور ہوئے سب امیر کے ہمراہ ہولئے
بدیع الملک کے جملہ سردار نامی وگرامی بدیع الملک کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے اپنے
یہاں سے بہت سا لشکر بدیع الملک کو دیا بلکہ ارادہ کیا تھا کہ مریخ آفتاب علم کو بھی بدیع الملک
کے ہمراہ کردیں لیکن بدیع الملک نے امیر کو منع کر دیا اور عرض کی اگر آپ مریخ کو بھی میرے ہمراہ
کر دینگے تو میری خبر آپ تک اور آپکی خبر مجھ تک کیونکر پہونچے گی مریخ آفتاب علم کے یہاں رہنے سے
یہ فائدہ بڑا ہے علاوہ اسکے مریخ کی ہمراہی میں کچھ مستورات بھی ہیں اگر مریخ آفتاب علم یہاں ہونگے
تو وہ بہت گھبرائینگی صاحبقران سمجھ گئے کہ تاڑ لیا کیوجہ سے بدیع الملک مریخ کو نہ لیجائینگے اس بات
کو سوچکر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روک لیا اور باتیں شروع کردیں بہت کچھ سمجھایا اور یہ بھی
فرمایا کہ تم ماشاءاللہ خود تجربہ کار ہو مگر ساحروں کے مکر ایسے ہوتے ہیں کہ بڑے بڑے تجربہ کار گرفتار مکر ہو جاتے
ہیں ایسے امور کا خیال رکھنا بدیع الملک نے عرض کی اگر فضل خدا اور اقبال حضور شامل حال ہوگا تو
اس طلسم کو فتح کرونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتیں کرتے ہوئے بہت دور تک آئے جب بدیع الملک
نے دیکھا کہ امیر کو تکلیف ہوتی ہے ہاتھ باندھکر عرض کی یا صاحبقران اب آپ تکلیف نہ فرمائیے واپس جائیے
امیر نے کہا اے بدیع الملک میں تمھارے ہمراہ چلونگا طلسم کے باہر رہونگا روز تمھاری کیفیت معلوم
ہوتی رہیگی بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران اسقدر زحمت کی کیا ضرورت ہے خواجہ دریادل
آپسے فرما چکے ہیں کہ سوائے میرے اور کسی کا جانا وہاں مناسب نہیں ہے امیر نے فرمایا طلسم کے اندر
میں نہ جاؤنگا بدیع الملک نے کہا آپکو لوح طلسمی بھی خبر دے چکی ہے کہ آپ تاختہ طلسمی میں مقیم رہیں
کہ یہاں آپکی تمنا بر آئیگی آپکا یہیں رہنا مناسب ہے صاحبقران مجبور ہوئے بدیع الملک نے سلام کیا امیر
بچشم اشکبار بدیع الملک کو رخصت کرکے واپس ہوئے دور تک پلٹ پلٹ کے بدیع الملک کو
دیکھا کیے بدیع الملک بھی پلٹ پلٹ کے صاحبقران کو دیکھتے رہے جب بدیع الملک اوجھل ہو گئے
تو صاحبقران بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار یہاں جمع تھے کہ امیر کے ہمراہ گئے تھے جب سب سردار
ایک جا جمع ہوئے تو ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی مجھے بھی اجازت ہو امیر نے ایرج نامدار
کو بھی رخصت کیا ایرج جانب طلسم چہل پیکر روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران
کے پاس آئے اجازت چاہی امیر نے انکو بھی اجازت دی آصف انجم طلعت بھی سب سے ملکر جانب طلسم

بیت الجلال روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے پاس آئے اور اجازت لیکر
سب سرداروں سے ملکر جانب طلسم رنگین فلک روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ امیر الزمان
صاحبقران کے پاس آئے امیر سے رخصت ہوئے سب سرداروں سے ملے جانب طلسم بیت الحزن
روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ نور الدہر نامدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر سے اجازت
طلب کی امیر نے اجازت دی نور الدہر سب سرداروں سے ملکر جانب طلسم ارژنگ یاقوت نگار روانہ ہوئے
انکے بعد شہنشاہ گوہر کلاہ حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذوفنون روانہ
ہوئے انکے بعد رستم ثانی حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر نے انکو بھی اجازت دی رستم ثانی بھی
جانب طلسم سحر آفرین روانہ ہوئے جب سب لوگ جاچکے تو صاحبقران نے فرمایا ابھی تک خواجہ عمرو ثانی
نہین آئے انکی بارگاہ مین جاکر دیکھو کس انتظام مین معروف ہین لوگ خواجہ کی بارگاہ مین آئے
دیکھا عمرو اپنے بستر خواب پر محو خواب ہین سرداروں نے خواجہ کو جگایا خواجہ اٹھے سب نے کہا آپکو صاحبقران
یاد فرماتے ہین سب سردار رخصت ہوکر جاچکے آپ ابھی تک آرام فرمارہے ہین خواجہ نے کہا پھر مین کیا کرون سب
نے کہا آپکو بھی جانا چاہئے اپنی تیاری کیجئے خواجہ نے کہا مین اپنی طرف سے صاحبقران کو بھیجدونگا
انکے ہمراہ چلا جاؤنگا سب نے کہا آپ صاحبقران کے پاس چلئے جیسا انکے مزاج مین آئیگا آپکو
کرنا ہوگا خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر نے فرمایا خواجہ سب سردار جاچکے تم ابھی تک یہین ہو
کسی سردار سے ملنے بھی نہ آئے خواجہ نے کہا کوئی سردار مجھسے ملنے نہین آیا مین کیون کسی سے ملتا امیر نے
فرمایا اب کیا ارادہ ہے خواجہ نے کہا ارادہ یہ ہے کہ آپ طلسم بیت المال مین تشریف لیجلین میری طرف سے
اس طلسم کو فتح کرین جو کچھ مال وزر وہان سے حاصل ہوگا مین لے لونگا امیر نے کہا خواجہ یہ بات ممکن نہین
کہ مین تمھارے ہمراہ جاؤن اور طلسم میرے ہاتھ سے فتح ہو فتاحی اس طلسم کی تمھارے نام ہے جبتک تم نہ
جاؤگے طلسم فتح نہوگا خواجہ نے کہا مین تو ہرگز نہ جاؤنگا دیرے پاس لشکر دے مین نے آج تک کوئی طلسم فتح
کیا وہان کے قاعدے سے واقف نہین ساحرون کی بستی ذراسے اشارے مین تو غیر ساحر کو گرفتار کرلیتے
ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اور لوگ جو گئے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ بدیع الملک
نوجوان صاحب تحفہ جات ہین انپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ دو ایک طلسم فتح کرچکے اور
سردار بھی بخوبی واقف ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران مجبور ہوئے کہا خواجہ اگر تمھین یہ عذر ہے کہ لشکر
تمھارے پاس نہین ہے تو میرے یہان سے جسقدر چاہو لو خواجہ نے کہا آپکے لشکر کے لوگ میری مرضی کے
موافق کام نہین کرینگے مین انکو اپنے ساتھ لیجاکر کیا کرون اگر میرے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کچھ لوگ اپنے
ہمراہ ملازم کرکے لیجاتا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اپنی مرضی کے لوگ ملازم کرلو جو کچھ انکی تنخواہ ہوگی
خزانہ سے مل جائیگی خواجہ نے کہا انکی تنخواہ خزانے سے ملیگی اور مین یہان سے طلسم مین انھین لیجاؤنگا
راہ مین جو صرف کی ضرورت ہوگی وہ کہانسے ممکن ہوگا دیکھیے جسقدر سردار گئے ہین سبکے ہمراہ
مال وخزانہ بیشمار ہے صاحبقران نے کہا آپکے ہمراہ بھی ہوگا خواجہ نے کہا پیشتر سب مہیا کردیجے تو مین
جاؤن صاحبقران نے کہا تم ملازم کرو خواجہ نے کہا آپ مجھے روپیہ دیدیجے مین ملازم کرلونگا اپنے ہاتھ
سے تنخواہ دونگا تاوہ لوگ بھی جانین کہ ہم خواجہ کے ملازم ہین امیر نے بہت کچھ مال وزر خواجہ کو دیا

خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا اب مین لشکر کی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر صاحبقران اور جملہ سردارون
سے رخصت ہوئے امیر نے کہا خواجہ لشکر کو تلاش کرکے کب تک آؤگے خواجہ نے عرض کی جب میرا لشکر درست
ہوجائیگا حاضر ہونگا صاحبقران خاموش ہوئے خواجہ روانہ ہوئے ان کو تو راہ مین چھوڑئیے کہ ذکر ان کا
بھی وقت پر کیا جاوے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور نخجگان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو صاحبقران زمان سے اپنی جان بچا کر بھاگے راہ مین کہین مقام نہ کیا سرحد طلسم مرآۃ العدم
پر جاکر پہونچے اس طلسم کا یہ دستور تھا کہ بیرون سرحد ایک مسافرخانہ بنا تھا جو کوئی طلسم مین جاتا تھا پہلے مسافرخانے
مین جاکر مقیم ہوتا تھا تین دن تک مسافرخانے مین رہتا تھا چوتھے روز ملک قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم
کو خبر ہوتی تھی وہ گنجینۂ جمشیدی منگاتا تھا گنجینۂ جمشیدی مین پونے دو سو شبیہین تھین جس کو قیصر کہتا تھا کہ یہ پونے
دو سو خداوندون کی روحین ہین جنکے قالب مین چھوڑ دون وہ خداوندی کرنے لگے گنجینۂ سامری مین سے
ایک تصویر کو نکالتا تھا اُس سے کیفیت دریافت کرتا تھا اگر شبیہ آنے کی اجازت دیتی تھی تو اندر بلاتا تھا
تھا اگر شبیہ منع کرتی تھی تو نہین بلاتا تھا سوا اسکے اور کوئی تحفہ سوا اسکے پاس نہ تھا گو سب کو گمان تھا کہ طلسم مرآۃ العدم
مین بڑے بڑے ساحر رہتے ہین مگر سوا اس کے یہان نہ تھا سب کارخانہ حکمت جاری تھا فیروز ستارہ
پیشانی جو زمرد ثانی وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر گیا مسافرخانے مین جا کے قیام کیا ملازمین
مسافرخانہ نے اسباب راحت سب مہیا کردیا فیروز ستارہ پیشانی کو سب نے پہچانا کیفیت پوچھی
فیروز نے سب حال بیان کیا ملازمین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہمارے شہنشاہ آپ کے طلسم
کو مسلمانون سے خالی کرادینگے اور سب کو گرفتار کرلین گے آپ نے بہت اچھا کیا جو یہان تشریف
لائے ہم لوگ آج ہی آپ کی اطلاع کرین گے یقین ہے آپ کو یہان زیادہ رہنا نہ پڑے شہنشاہ بہت
جلد آپ کو طلب کرینگے فیروز نے کہا بہت ہی اچھا ہو اگر آپ لوگ آج ہی میری اطلاع کردین ملازمین اسوقت
فیروز سے رخصت ہوگئے ملک قیصر صاف باطن کو فیروز ستارہ پیشانی کے آنیکی اطلاع کی قیصر
نے جو فیروز کی کیفیت سنی گنجینۂ سامری طلب کیا قفل کھولا کہا اے خداوند جمشید تشریف لائیے آپ سے
کچھ عرض کرنا ہے ایک پتلا الماس کا صندوقچے سے نکلا ملک قیصر نے سجدہ کیا پتلے نے کہا اے قیصر خداوند
کو اسوقت کیون تکلیف دی قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بادشاہ طلسم فیروز آیا ہے آپ کی اجازت
ہو مین اُسکو بلاؤن پتلے نے کہا خبردار اُسے نہ بلانا اگر بلاؤگے تو بہت رنج اُٹھاؤگے قیصر خاموش ہو رہا
کہا آپ تشریف لیجائیے پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے کہا یا خداوند سامری آپ تکلیف فرمائیے کچھ حال
آپ سے دریافت کرنا ہے ایک پتلا یاقوت کا صندوقچے سے نکلا قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی میری
ملاقات کو آیا ہے اگر حکم ہو تو اُسکو بلاؤن پتلے نے کہا تجھے اختیار ہے مین نہین جانتا قیصر نے کہا آپ بھی تشریف
لیجائیے وہ پتلا بھی چلا گیا قیصر نے اسی طرح ہر ایک کو بلایا سب سے پوچھا سب نے کہا ہمکو اس بات
مین دخل نہین ہے اگر تیرا جی چاہے بلالے قیصر مجبور ہوا ملازمین سے کہا خداوندون کی تو یہ رائے ہے
اب مین کیا کرون ملازمین نے کہا ہمکو حضور اس امر مین کیا دخل ہے وزرا سے دریافت فرمائیے قیصر

نے اُسی وقت وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو قیصر نے اس بات کو بیان کیا سب نے کہا کہ ایسے
شخص کا یہان آنا اور بے ملاقات ہوئے واپس جانا اچھا نہین ہر کیونکہ وہ بھی بادشاہ طلسم ہو اور اس کی بجا
بادشاہت بہت ہو اگر آپ نہ ملیے گا تو فیروز کو آپ سے ملال عظیم ہو گا قیصر نے کہا خداوندون کے احکام
نہ مانون وزرا نے کہا آپ خود جاکر ملیے اور مہمانسرا مین دو چار روز قیام فرمایئے اُن کی دعوت وغیرہ وین
ہو جس کام کو آئے ہون اُس کو جو ہین اُن سے دریافت فرمایئے قیصر کو یہ بات پسند آئی ملازمین سے کہا ہم طلسم
کے باہر جائین گے سامان سواری درست کرو قیصر نے وزرا سے کہا کہ لوگ اور اسباب ضروری درست
کرو مین وہین اُن کی دعوت کرون گا وزرا نے کہا آپ تشریف لیجائین ہم لوگ سب سامان درست کر دین گے
قیصر اُسی وقت روانہ ہوا یہان فیروز زمرد ثانی سے کہہ رہا تھا کہ اب وہان اطلاع ہوئی فوراً وہ طلب کرین گے
آپ اس طلسم کی بھی ترکیبین ملاحظہ فرمایئے گا ایسے طلسم بھی دیکھنے مین نہین آتے مین یہان سحر بہت کم ہو جسقدر
عجائبات وغرائبات ہین سب حکمت کے ذریعہ سے ہین زمرد ثانی بھی تعریف کر رہا تھا تخجگان بھی احوال
سن سنکر خوش ہوتا تھا یہ باتین ہو رہی تھین کہ چند ملازمین مہمانسرا مین فیروز کے پاس آئے کہا آپ یہان ٹھہرے ہین
شہنشاہ آپ کے پاس تشریف لاتے ہین فیروز خوش ہو گیا زمرد سے کہا مین کہتا تھا کہ جسوقت اُن کو خبر ہوگی
پہلے خود ہی میرے پاس آئین گے یہ کہکر اُٹھا زمرد و تخجگان کو بھی اپنے ہمراہ لیا مہمانسرا کے باہر آیا دیکھا
سامنے سے سواری ملک قیصر صاف باطن کی آتی ہو فیروز نے سلام کیا قیصر نے جواب سلام دیکر تخت
زمین پر اُتارا فیروز کے پاس آیا بغل گیر ہوا اپنے ساتھ فیروز کو مہمانسرا مین لایا بڑے اعزاز سے پیش
آیا تھوڑی دیر کے بعد قیصر نے فیروز سے کہا آپ کے تشریف لانے کی کیا وجہ ہو جو اسطرح تشریف لائے
ایک بار آپ نے اور بھی سرفراز فرمایا تھا وہ آپ کا جاہ و حشم آجتک نہین بھولا اب دشمنون پر کیا مصیبت ہو
جو اسطرح آئے فیروز نے کہا بھائی صاحب مسلمانون نے سب جاہ و حشم کو مٹا دیا غریب و محتاج بنا دیا جان
ہی بچ گئی بڑی بات ہوئی اگر مین آپ کے یہان نہ آتا تو جان نہ بچتی سب ساحران نامی قتل ہوئے استاد جسوقت
تک اسیر ہین جو کچھ مین نے اپنے سحر کے زور سے بنایا تھا وہ سب مٹ گیا حکیم صاحب کی جو چیزین ساختہ تھین
جسے ہم لوگ طلسم باطن کہتے تھے وہ سب بھی برباد ہو ئین گھر بھی تباہ ہو گیا مین مجبور ہوکر یہان چلا آیا قیصر
نے بہت افسوس کیا کہا آپ سے اور اہل اسلام سے کیونکر جنگ آغاز ہوئی بنائے مخاصمت کی وجہ
بیان فرمایئے فیروز نے اس کو نہ پوچھیے سب میری قسمت کی خوبیان تھین قیصر نے کہا صاف
صاف بیان کیجیے فیروز نے زمرد ثانی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آپ بخوف اہل اسلام میرے یہان
تشریف لائے مین نے آپ کو اپنے یہان رکھا مسلمان بھی آپ کے آنے کے بعد آئے اِسی وجہ سے
جنگ شروع ہوئی قیصر نے کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے زمرد کی سب کیفیت بیان کی قیصر
نے کہا اب آپ کا کیا ارادہ ہو فیروز نے کہا مین چاہتا ہون کہ طلسم پر قبضہ پھر ہو جائے گو اب طلسم مین کیا
باقی رہا ہو گر مین پھر سب درست کر لون گا دو تین برس کے عرصے مین پھر وہی کیفیت طلسم کی ہو رہیگی گو اب
طلسم باطن کا بنانا تو ممکن نہین گر ورنہ دور مرحلے سب درست ہو جائین گے قیصر نے کہا آپ تو قف
کرین مین آج آپ کے بلانے کے لیے گنجینہ جمشیدی سے دریافت کیا تھا سب خداوندون کی بھی رائے ہو اگ
کر یہان بلانا اچھا نہین ہو مین خاموش ہو رہا دو چار روز کے بعد مین پھر گنجینہ سامری کو دیکھون گا اگر

آپ کے آنے کی رہ سب نے دی تو مین آپکو طلسم کے اندر لیچلونگا آپ وہان چین سے رہیے گا طلسم آپ کا
بہت جلد دلا دونگا اور ہر ایک مسلمان کو گرفتار کرکے آپکے حوالے کر دونگا فیروز نے کہا آپ کو اختیار ہے مین
آپ سے مدد طلب کرنے آیا ہون قیصر نے کہا مین موجود ہون ہر حال مین آپکی شرکت کرونگا اور اگر نگینۂ
جمشیدی آپکے آنے پر راضی نہوگا تو مین آپکے واسطے اسی مہاسرا کے قریب ایک مکان تیار کرا دونگا
آپ اُس مکان مین تجویز تشریف رکھیے گا مین سب انتظام درست کر دونگا فیروز خوش ہوا قیصر تھوڑی دیر ٹھہر
کے فیروز سے رخصت ہوا اپنے طلسم مین آیا وزرا کو بلایا سب حال بیان کیا وزیرون نے سنکر کہا بڑے تعجب کی
بات ہے کہ مسلمانون سے فیروز دب جائین اور وہ سب طلسم غارت کرین جنمین ہر ایک شخص سے سنا
ہے کہ مسلمان سحر نہین جانتے اور فیروز کے یہان بڑے بڑے ساحر تھے پھر غیر ساحر نے ساحرون کو کیونکر قتل کیا
ہوگا قیصر نے کہا کوئی بات تو ایسی ہوئی کہ اُن لوگون نے طلسم کو برباد کیا وزیرون نے کہا پھر آپکی کیا راے
ہے قیصر نے کہا مین فیروز کی مدد ضرور کرونگا میرا اُسکا طلسم ایک ہے مین فیروز کو اپنا دوست جانتا ہون
اُس سے مجھے ہر طرح کی امید ہے مین مسلمانون کو اسیر کرکے اُسکے حوالے کرونگا اور اُس کے طلسم مین عجائبات
اور کل سامان طلسم بناؤنگا وزیرون نے کہا آپ کو اختیار ہے ہم کچھ نہین عرض کر سکتے ہین قیصر نے کہا تم لوگون کی کیا
راے ہے وزیرون نے کہا ہماری راے یہ ہے کہ آپ کچھ لشکر فیروز کے حوالے کیجیے خزانہ دیجیے روانہ کر دیجیے وہ پھر جاکر
مقابلہ کرے آپکو کیا ضرورت ہے جو اسقدر کوشش فرمائیے قیصر نے کہا یہ نہین ہو سکتا ہے کہ مین اُس کو ٹال دون
وزیر خاموش ہو رہے فیروز نے دوسرے روز پھر نگینۂ جمشیدی طلب کیا صندوقچہ کو کھولا آواز دی اے
خداوند جمشید تعمیر آپ سے عرض کرتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے تکلیف فرمائیے الماس کا بنا صندوقچے سے
نکلا قیصر نے کہا اب آپکی کیا راے ہے مین فیروز کو بلاؤن اور اُسکی مدد کرون پتلے نے کہا اگر تو فیروز کو
یہان بلائیگا اور اُسکی مدد کرے گا تو مسلمانون سے بڑی لڑائی پڑیگی ہلڑ گون کو دخل دینا ہوگا بے ہمارے
لڑائی فتح نہوگی تیرے طلسم کی طرف ایک شخص آتا ہے ارادہ اُسکا یہ ہے کہ طلسم کو فتح کرے اب تجھے لازم ہے کہ
بندوبست اچھی طرح کر اب کئی سال طلسم پر سخت ہے اور تین سال تک طلسم پر آفت آئی رہیگی بڑا خوف ہے
جو بات کرنا بہت سمجھ کے کرنا مسلمانون کو یہ نہ جاننا کہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سب مسلمان بلا کے ہین سامری کی
مجال نہین جو اُن سے مقابلہ کر سکے قیصر نے جو شبیہ جمشید سے یہ بات سنی گھبرا گیا کہا یا خداوند میرے طلسم مین
سحر تو داخل نہین ہے اور وہین سحر کرکے کسی سے مقابلہ کرتا ہون کل اشیا میرے یہان حکمت کے ذریعے
سے بنے ہین مسلمان اور ساحر اور ہر ایک شخص یہان عاجز ہے کسکی مجال نہین جو یہان آسکے اور طلسم
کو فتح کر سکے شبیہ جمشید نے کہا اس خیال مین نہ رہنا تجکو اب طلسم کی عمر ختم معلوم ہوتی ہے قیصر نے کہا
اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہو سکتی آپ ایسی بات فرماتے ہین یہ طلسم ہمیشہ یونہین رہیگا شبیہ جمشید نے
کہا اے قیصر اس دھوکے مین نہ رہنا ورنہ تو زک اُٹھائیگا اور فیروز کو اپنے یہان نہ بلانا اُس کے
ساتھ زمرد شاہ ہے اس کی سبز قدمی مشہور ہے جہان گیا اُس طلسم کو پھر سلامت رہنا نصیب نہوا اگر یہان لائیگا
تو اپنے ساتھ آفت لائیگا قیصر نے کہا مین فیروز کو اپنے یہان نہ لاؤنگا اُسکے واسطے وہین ایک مکان
بنا ہوا ہے وہ وہین رہیگا کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر اُسے روانہ کر دونگا شبیہ جمشید نے کہا یہ اچھی بات ہے کہ
اُسکو کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر روانہ کر دو صاف صاف حال اُس سے بتا دو کہ مین حکم خداوند نہین ہے تمکو بلا

نہین جا سکتے ہین قیصر نے کہا مین آج ہی اُسکو رخصت کر دون گا آپ تشریف لیجائیے شبیہ جمشید صندوقچے
مین کی قیصر نے وزرا سے کہا اب مین مجبور ہون کہ خداوند کی راے مطلق نہین ہی کہ مین فیروز کو بلا دون وزرا نے
کہا ہمنے پہلے ہی آپ سے عرض کیا تھا مگر آپ نے ہمارا کہنا قبول نہ فرمایا اب دیکھیے آخر خداوند کی بھی یہی راے
ہوئی قیصر نے کہا مین ابھی جا کے سب کو رخصت کرتا ہون مگر آپ لوگ یہ انتظام کرین کہ لشکر مین جو جو
لوگ لائق جانے کے ہون انہین مسلح و مکمل کر کے طلسم کے باہر لائیے اور خزانہ تھوڑا سا ساتھ کر لیجیے شہر
گردستان مین سے دو چار پہلوان جو لائق رہنے کے نہ ہون انہین سے لیجیے دو تین حکیم ہمراہ کرتے ایک
لشکر درست کر لینا ضرور ہی مین یہ سب فیروز کے سپرد کر کے اُس کو رخصت کر دون گا وزیر اُسیوقت روانہ ہو
لشکر مین سے ایک ہزار سوار اور کچھ پیادے چن چن کے باہر لائے اور لوگ تازے لازم کیے شہر گردستان
مین جا کر چند پہلوان جو بخت الجثہ تھے اُن کو ہمراہ لیا کچھ خزانہ بہم پہونچایا چار حکیم ساتھ لیے وہان سے
طلسم کے باہر آئے قیصر ان سب سے پیشتر فیروز کے پاس آگیا وزرا جو لشکر اور خزانہ لیکر آئے تو فیروز
نے قیصر سے کہا یہ لشکر آپ کا ہی کہان جاتا ہی قیصر نے کہا اب یہ لشکر آپ کا ہی آپ کے ہمراہ جائیگا مین مجبور
ہون کہ خداوند کی راے نہین ہی کہ آپ لوگون کو طلسم کے اندر بلاؤن یا برائے مدد آپ کے ہمراہ چلون
یہ لشکر میرا موجود ہی خزانہ بھی حاضر ہی آپ جائیں مسلمانون سے جنگ کرین اگر کسی قسم کی ضرورت پھر لاحق
ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا مین ضرور آپ کی شرکت کرون گا فیروز مایوس ہو گیا کہا آپ نے ایسے وقت پر میرا
ساتھ چھوڑ دیا کہ مین اپنا کفیل کسیکو نہین پاتا ہون قیصر نے کہا آپ ہراسان نہون لشکر مین دیتا ہون یہ لوگ
وہ ہین جو کسی سے زیر نہون گے میرا لشکر خاص ہی اسی کے بھروسے پر مین دعوی کرتا ہون ان لوگون کی جرأت
پر مجھکو ناز ہی آپ ان کو اپنے ہمراہ لیجائین مسلمانون سے مقابلہ کرین اگر پھر آپ کو لشکر کی ضرورت ہوگی تو مین
روانہ کر دون گا اور اگر موقع ملیگا تو مین خود آؤن گا آپ تشریف لیجائیے فیروز مجبور ہو کے اُسی روز
وہان سے روانہ ہوا لشکر و خزانہ جو کچھ قیصر نے دیا تھا اپنے ہمراہ لیا زمرد نے کہا اب کیا ہو گا آپ
کے پاس لشکر بہت کم ہی حمزہ سے کیونکر مقابلہ کیجیے گا فیروز نے کہا مین اب دوسرے طلسم مین جاؤنگا
وہان سے کچھ مدد لون گا اسی طرح مین ہر ایک طلسم سے مدد لیتا ہوا اپنے طلسم مین پہونچون گا ایک بار حمزہ سے پھر
مقابلہ کرون گا زمرد نے کہا اب آپ کس طلسم مین چلیے گا فیروز نے کہا پہلے آفتاب ہزار سر کے یہان جاتا ہی
جب سے وہ مہرہ لینے گیا اب تک واپس نہ آیا معلوم ہوتا ہی کہ خوف جان اپنے طلسم مین بیٹھ رہا ہی بخجگان نے کہا
یقین ہی آفتاب کے یہان بھی لشکر ہو فیروز نے کہا اس طلسم مین کس بات کی کمی ہی سبھی کچھ ہی بخجگان نے کہا
آپ وہین چلکر مقیم ہو جیے اور ہر ایک طلسم مین خط روانہ فرمائیے فیروز نے کہا دیکھا جائیگا یہ باتین
کرتا ہوا فیروز ایک صحرا مین پہونچا تورج اس کے ہمراہ تھا اُس نے لشکر کو روکا فیروز
نے تورج سے کہا یہان لشکر کو کیون روک سکتے ہو تورج نے کہا یہان بعض لوگ ایسے ہین جو مجھے بہت
اچھی طرح جانتے ہین مجھکو اُن سے ملنا ہی اگر وہ لوگ مل جائین گے تو لشکر اور زیادہ ہوگا کچھ مدد ملیگی فیروز نے کہا
بہت اچھی بات ہی مہربانی کرو تورج نے لشکر کو اُتارا جب سب لوگ بارگاہون مین چلے گئے تورج اپنی بارگاہ
مین گیا تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے پر سوار ہو کے شہر کی طرف روانہ ہوا اُس صحرا سے دس کوس پر شہر
نخچین تھا بادشاہ وہان کا نخچین تاجدار جادو تھا وہ تورج کو اچھی طرح سے جانتا تھا بہت مانتا تھا جب

تورج اس شہر مین پہونچا گلچین تاجدار کے مکان کے برابر آیا دربانون سے اپنے اطلاع کرائی بادشاہ کو جو
خبر معلوم ہوئی تورج کو اپنے پاس بلایا تورج نے سامنے جاکر سلام کیا گلچین تاجدار نے کہا کہو تورج یہ تم
کس کیفیت سے آئے لشکر تمہارا کہان ہے تورج نے اپنی تباہی و بربادی کی سب کیفیت بیان کی گلچین نے بہت
افسوس کیا کہا اب کسی قسم کا خیال نہ کرو بےخوف میرے پاس رہو لشکر میرا موجود ہے جو چاہو ان لوگون سے کام لو
تورج نے فیروز کا حال بیان کیا گلچین نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بڑا بادشاہ تھا اس پر کیا
آفت پڑی جو مسلمانون سے زیر ہو گیا تورج نے کہا مین نے آپ سے سب کیفیت انکی بیان کر دی گلچین نے کہا انکو
بھی لے آؤ وہ بھی ہمارے یہان رہے لشکر لو مسلمانون سے مقابلہ کرو تورج نے کہا مین جاتا ہون اپنے
ساتھ سب کو لاتا ہون گلچین نے کہا ضرور لاؤ مین فیروز کی مدد کرونگا تورج اسیوقت وہان سے
روانہ ہوا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا مین جو وہان جاؤن گا تو آفتاب کے یہان
نہ جا سکون گا تورج نے کہا چلیے ان سے مل لیجیے لشکر وغیرہ آپ کو یہان سے لیکر پھر یہان سے آفتاب کے
یہان تشریف لے چلیے گا فیروز راضی ہوا تورج نے اس روز تو یہین قیام کیا دوسرے دن مع فیروز
و زمرد ثانی و بجگان گلچین کے پاس آیا فیروز کی ملاقات کرائی گلچین نے فیروز کی بہت خاطر کی سب
حال فیروز سے پوچھا زمرد سے بھی بخاطر پیش آیا کہا آپ لوگ خاطر جمع رکھیں مین مسلمانون کو خوب راضی کرونگا
ان لوگون نے بہت سر اٹھایا ہے آپ لوگون کو جو رکن مذہب سامری و جمشید مانے جاتے تھے اس طرح ستایا
ہین انکی نیاو شاؤن کو فیروز نے کہا مین آفتاب ہزار سر کے طلسم مین جاتا ہون اس سے بھی مدد لونگا
اور لوگون سے بھی کہون گا کچھ دنون تامل فرمایئے جب مین ان لوگون سے مل آؤن گا اسوقت آپ سب سامان
کیجیے گا گلچین نے کہا آپ کو کہین جانے کی ضرورت نہین ہے مین سب کو اطلاع کر دونگا بلکہ اکثر شاہان
طلسم سے ملاقات ہے مین انکو بھی خط روانہ کرتا ہون سب آپکی مدد کرینگے اور اب آپکو کسکی مدد کی کیا ضرورت
ہے مین تو اقرار کرتا ہون فیروز نے کہا آپ کا فرمانا بجا ہے مگر مسلمان قیامت ہے ہار دیے مین نے تین بار لشکر
کشی کر کے کیا ہر مرتبہ شکست اٹھائی آخر مجبور ہو گیا ان لوگون نے طلسم فتح کر لیا مین کچھ نہ بنا سکا گلچین نے
کہا آپ خاطر جمع رکھیں جب مین مسلمانون پر غالب نہ آؤن گا تو اور لوگون سے مدد طلب کرونگا فیروز
نے کہا مین آپ کی خوشی کر دیکھا کہین نہ جاؤنگا مسلمانون سے لڑونگا گلچین نے کہا ایک ہفتہ آپ یہان
تشریف رکھیے مین سامان لشکر کشی درست کرتا ہون بعد ایک ہفتہ کے آپکو ہمراہ لیکر آپ کے طلسم کیطرف
چلون گا فیروز سے تورج نے کہا اب آپکو کیا تردد ہے جو ہم شہریار رکھتے ہین آپ منظور فرمایئے عذر نہ کیجیے
دیکھا جائیگا فیروز نے کہا مجھے آفتاب ہزار سر کا خیال تھا اگر وہ بھی ہوتا تو بہت اچھی بات تھی تورج نے
کہا جب یہان سے کوچ کیجیے گا اسوقت آفتاب ہزار سر کے یہان بھی تشریف لیجایے گا فیروز نے
منظور کیا گلچین نے اسی روز اپنے وزیر کو بلایا کہا ہمارا حکم سب کو پہونچا دو کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے یہان سے
سفر کرینگے وزیر نے لشکر مین یہ خبر پہونچائی سب نے تیاریان سفر کی کرنا شروع کین سات دن تک
سب لوگ تیاری مین مصروف رہے آٹھوین روز گلچین نے زمرد اور فیروز ستارہ پیشانی اور تورج
اور بجگان کو مع لشکر طلسم مراۃ العہد مع وہان سے کوچ کیا اپنا لشکر بھی بہت ہمراہ لیا فیروز نے
کہا مین آفتاب ہزار سر کو ضرور ہمراہ لونگا گلچین نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو اسی طرف تشریف

لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہان سے وہ طلسم کتنی دور ہی گلچین نے کہا طلسم آفتاب ہزار سر یہان سے
بہت نزدیک ہی فیروز نے کہا پھر چلنے مین کیا عذر ہی تشریف لیچلیے گلچین فیروز کو لیکر طلسم آفتاب کی
طرف روانہ ہوا جب سرحد طلسم کے پہونچے تو فیروز ستارہ پیشانی نے کہا آپ سے بھی رسم ہی یا نہین گلچین نے کہا مین آفتاب
ہزار سر کو جانتا ہون مگر وہ مجھے نہین واقف ہی فیروز نے کہا مین نامہ لکھتا ہون آپ اپنے
یہان کے ساحر کی معرفت طلسم مین بھجوا دیجیے گلچین نے کہا آپ نامہ لکھیے فیروز نے آفتاب ہزار سر
کو نامہ لکھا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ ای آفتاب ہزار سر تم جس روز سے آئے آجتک اپنی خیریت سے بھی نہ مطلع
کیا یہان پہ مصائب گذرے کہ طلسم برباد ہو گیا لشکر تباہ ہو گیا مین اپنی جان بچا کر وہان سے نکل آیا اب پھر
لشکر جمع کیا ہی تمھین بھی اطلاع دیتا ہون کہ اب جس طرح بن پڑے لشکر کو درست کر کے میرے ساتھ
چلو اور باتین بھی تحریر کی تھین جتنے تاکید ظاہر تھی جب نامہ تیار ہوا تو فیروز نے گلچین سے کہا آپ
ایک ساحر کو بلائیے وہ نامہ لیجائے گلچین نے ایک ساحر کو بلایا نامہ دیکر جانب طلسم روانہ کیا
کیفیت اسکی اسی وقت پر تحریر ہو گی

اب طلسم کا حال بیان کیا جاتا ہی

کہ جیسے آفتاب فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین قید ہوا تھا تو طلسم کی سلطنت اسکا بھائی مہتاب
کیا کرتا تھا اسکو آفتاب ہزار سر سے عداوت قلبی تھی اسواسطے اس نے کبھی اس کی رہائی کی
تدبیر نہین کی بلکہ جب لوگون سے سنا کہ آفتاب ہزار سر نے رہائی پائی ہی تو اس نے جابجا طلسم
مین بندوبست کر دیے تھے کہ اگر آفتاب ہزار سر یہان آوے تو آنے نہ پائے اسنے بزرگون کا نام ڈبویا
طلسم فیروز مین جاکر اسیر ہوا اسن لوگون سے باوصف حکمت جاننے کے مقابلہ نہ کرسکا ایسے نالائق کا طلسم
مین آنا اچھا نہین ہی لوگ جابجا اسی واسطے مقرر تھے کہ جب آفتاب ہزار سر کو دیکھو بے ہمارے
حکم کے قتل کرو اور خود انتظام طلسم مین مصروف تھا طلسم کو بہت زور دیا تھا اور عجائبات بنائے
تھے شب و روز طلسم کو ترقی دیتا تھا ایک وقت مقرر کیا تھا کہ اسوقت طلسم کے عجائبات کو زور دیتا تھا
دو وقت دربار ہوتا تھا اصلاح کار آئندہ تھے ترقی طلسم کی رائے ہوتی تھی ایک روز ایسے دربار مین بیٹھا
ہوا ذکر کر رہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی نے آفتاب ہزار سر کو کیون رہا کر دیا اس کی خبر ضرور منگانا چاہیے
تاکہ حال معلوم ہو فوراً اپنے ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے مہتاب کو مفصل خبر پہونچائی اسی وقت
اور چند ساحر آئے انھون نے کہا مسلمانون نے آفتاب ہزار سر کو قتل کیا مہتاب بہت خوش ہوا مگر
سب کے دکھلانے کو اپنے تئین غمگین بنایا لوگون نے کہا آپ کی تو عین خوشی تھی یہان آپ نے ہر ایک سے
تاکید فرمائی تھی اب اسقدر کیون غمگین ہوتے ہین مہتاب نے جواب دیا مین اس کے قتل ہونے
سے غمگین نہین ہون بلکہ یہ سبب ہی کہ آجتک ہمارے خاندان کا کوئی شخص مسلمانون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا
اور آفتاب سا شخص جو چند سے اس طلسم کی بادشاہت کر چکا تھا گو نالائق تھا مگر مسلمانون کے ہاتھ
سے اس کا قتل ہونا بہت بری بات ہوئی مین اسکی سزا مسلمانون کو ایسی دونگا کہ ان لوگون کا نشان
مٹا دونگا لوگون نے کہا ہان یہ بات واقعی بری ہوئی مگر آپکو کیا ضرورت ہی جو مسلمانون سے الجھ

مہتاب نے کہا میں مسلمانوں سے خائف نہیں ہوں جسوقت چاہونگا اُن لوگوں کو گرفتار کروں گا مگر فیروز
ستارہ پیشانی کو اطلاع دینا چاہیے کہ قاتل آفتاب کو میرے پاس گرفتار کرکے بھیجدو اگر قاتل آجائے
تو میں اُس سے عوض خون آفتاب لوں اور لوگوں کو فیروز قتل کرے یا رہا کرے مجھے اور کسی سے
کام نہیں ہے صرف قاتل آفتاب کی ضرورت ہے لوگوں نے کہا فیروز خود مسلمانوں سے گھبرایا ہوا ہے آپ
کے پاس قاتل کو کیا بھیجے گا ہاں اگر آپ لشکر کشی کرکے جائیں اور فیروز کی مدد کریں تو البتہ ممکن ہے کہ قاتل
بھی گرفتار ہوجائے اور فیروز ستارہ پیشانی کا طلسم بھی بچے مہتاب نے کہا ابھی تو روائی شروع ہوئی
ہے دیکھا جائیگا سب لوگ بھی خاموش ہو رہے اس واقعہ کو بہت دن گذر گئے طلسم فیروز فتح بھی ہو لیا
فیروز فرار بھی ہوا اہل اسلام طلسم لمعات کی فتاحی کو روانہ ہوگئے اب مہتاب کو خیال آیا تو اپنے وزرا
سے کہا یہ تمھیں کہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی کی خبر لیتے رہنا اب وہاں کی کیا کیفیت ہے وزرا نے کہا
طلسم فتح ہوگیا فیروز کا پتہ نہیں کہیں فرار ہوگیا مسلمان طلسم لمعات کی فتاحی کو گئے ہیں مہتاب
نے کہا فیروز تو بڑا بودا نکلا مسلمانوں سے ڈر گیا یہ ذکر تھا کہ ملازمان مہتاب نے آکر کہا حضور ایک ساحر
آیا ہے ایک نامہ فیروز کا لایا ہے مہتاب نے کہا میرے پاس لاؤ لوگ اُس کو اپنے ساتھ اندر لیگئے
فرستادہ فیروز نے نامہ مہتاب کے ہاتھ میں دیا مہتاب نے نامہ پڑھا اُس میں لکھا تھا کہ اے
آفتاب ہزار سر تنے بہت عرصہ کیا ابھی تک نہ آئے یہاں یہ کیفیتیں گذریں اب تمھیں لازم ہے کہ اس
نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ لشکر بھی لاؤ میں نے اور بھی لشکر جمع کیا ہے اب تمھارے آنے کی دیر ہے
جبتک تم نہ آؤگے میں نہ جاؤنگا مہتاب نے نامے کے جواب میں لکھا اے فیروز تو نے اپنے بودے پن
سے آفتاب ہزار سر کو قتل کرادیا اور مسلمانوں سے ڈر کے بھاگا اب ہر ایک کی خوشامد کرتا پھرتا
ہے تیری مدد کرنا بیکار ہے اگر کوئی مرد شجاع و دلیر ہم سے مدد طلب کرتا تو ہم ضرور اسکی مدد کرتے تو نے بڑی
بات کی جو مسلمانوں سے بھاگا ہم تیری مدد نہیں کریں گے اور مسلمانوں سے اپنے بھائی کے خون کا عوض
لینگے تیرے واسطے خیریت اسی میں ہے کہ ہماری سرحد سے چلا جا ورنہ تجھے اور تیرے ہمراہیوں کو ایک
دم میں قتل کر ڈالونگا یہ جواب لکھکر اُس ساحر کو دیا ساحر جواب لیکر روانہ ہوا فیروز نامہ روانہ کرکے
منتظر جواب بیٹھا تھا گلچین سے کہ رہا تھا کہ آفتاب ہزار سر جسوقت میرا نامہ پائیگا خود دیکھنے کو آئیگا
گلچین یہ کہتا تھا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پوشیدہ ہوجائیگا اور نامہ کا جواب بھی نہ دیگا یہ ذکر تھا کہ ساحر
نامہ ہاتھ میں لیئے ہوئے واپس آیا فیروز کے ہاتھ میں نامے کا جواب دیا گلچین نے کہا اے فیروز
اسمیں کیا تحریر ہے فیروز نے چاہا کہ حیلہ کردوں مگر گلچین نے نامہ ہاتھ سے چھین لیا پڑھا تو اُس میں یہ
لکھا تھا کہ اگر میری سرحد سے آج ہی نہ چلا جائیگا تو بہت پچھتائیگا گلچین نے کہا مہتاب بہت مغرور ہے
میں ایک دم میں سب اسکا غرور مٹادونگا طلسم چھین لونگا اسکو تخت پر کس نے بٹھایا فیروز نے
گلچین کو بہت سمجھایا مگر گلچین نے قبول نہ کیا کہا اے فیروز ستارہ پیشانی مجھے اسمیں امر کی نسبت کچھ
نہ کہنا ورنہ مجھے ملال ہوگا اُس نے نامہ میں لکھا ہے کہ میں تجھکو اور تیرے ہمراہیوں کو قتل کر ڈالونگا مجھے بھی نہ
ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اُس کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ ہیں گلچین نے کہا میرے
یہاں کا ساحر نامہ لیکر گیا سو بار نامہ جا چکا ہے وہ خوب جانتا ہے اسی وجہ سے اُس نے یہ کلمہ لکھا

اور تمنے اپنے یہان نامے مین بھی میرا نام لکھدیا تھا اسکو میری طرف سے عناد بھی ہے فیروز کے کہنے
کو گلچین نے قبول نکیا اسی وقت دوسرا نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے مہتاب اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے
تو ہمارے پاس آکر اپنی تقصیر کی معافی مانگ ورنہ ہم تیرے طلسم کو خاک مین ملا دین گے اس گستاخی کی سزا دین گے
یہ لکھکر اپنی مہر کی نامہ ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر پھر مہتاب کے پاس آیا نامہ دیا مہتاب نے نامہ
پڑھا بہت ہنسا وزرا سے کہا گلچین کو غصہ آیا ہی مجھے ڈراتا ہے کہ مین تمھارے طلسم کو مٹا دونگا نہین
تو اپنی خطا عفو کرا اُسکی شامتین آئی ہین اپنی زندگی دو بھر ہی مین کل جا کر اُسے اس گستاخی کی سزا دونگا
اور فیروز ستارہ پیشانی کو اسیر کرونگا یہ لکھکر پشت پر نامے کی لکھا مین مع لشکر کل آؤنگا میدان
جنگ مین تمھین کیفیت دکھاؤنگا یہ لکھکر ساحر کو دیا ساحر روانہ ہوا گلچین نے جواب نامہ دیکھا
کہا میرے لشکر مین اطلاع کردو کہ سب سامان جنگ درست کرین صبح کو مہتاب سے مقابلہ ہوگا اسکے
ملازمون نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاری کرنے لگے بجگان فیروز ستارہ پیشانی کے پاس آیا کہا آپ
کس غفلت مین بیٹھے ہین یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی کل جنگ ہوگی سواران لشکر مارے جائینگے
مہتاب بادشاہ طلسم ہی وہ ضرور گلچین پر غالب آئیگا گرفتار کرکے لے جائیگا آپ تنہا کیا
کرینگے کچھ بس نہ چلیگا وہ آپ کو بھی گرفتار کریگا ہم لوگ بھی گرفتار ہو جائینگے حسرت دل دل ہی
مین رہجائیگی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے بجگان بہت سچ کہتے ہو مگر کیا کرون کیونکر یہان
سے جاؤن بجگان نے کہا شب کو اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر یہان سے تشریف لے چلیے سب
لوگون کو اسی وقت اطلاع دیدی جائے کہ شب کو درست رہین فیروز ستارہ پیشانی نے کہا
صبح کو روز مقابلہ ہی شب بھر تیاری جنگ لشکر گلچین مین رہیگی کیونکر جا سکینگے بجگان نے کہا
اسی وقت سے دو دو چار چار آدمی روانہ ہوتے رہین ایک مقام مقرر کر دیجیے کہ سب وہان جاکر
ٹھہر جائین نصف شب کو آپ بھی تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہ بات
میرے پسند ہی اس کا انتظام کرو بجگان اُٹھا فیروز ستارہ پیشانی کے ہمراہیون کے پاس
آیا سب کو یہ بات تعلیم کی لوگ اُسی وقت سے روانہ ہونے لگے مقام تک جسقدر فیروز ستارہ
پیشانی کے ہمراہ تھے وہ سب روانہ ہوگئے صرف فیروز ستارہ پیشانی اور بجگان اور
زمرد ثانی اور تورج باقی رہے ان لوگون نے یہ صلاح کی کہ بعد نصف شب یہان سے چلین گے
اسی انتظار مین بیٹھے رہے جب آدھی رات گذر گئی تو بجگان نے فیروز ستارہ پیشانی
سے کہا اب تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے تخت سحر نکالا اسی تخت پر
سب کو بٹھا کے جہان اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے اُس جانب روانہ ہوا لیکن لشکر مین جو
لوگ طلایہ پھر رہے تھے اُنھون نے جو فیروز ستارہ پیشانی وغیرہ کو جاتے دیکھا آپس مین
اس بات کا چرچا کیا یہ خبر شدہ شدہ رسالدار تک پہونچی رسالدار نے کہا مین ابھی شہنشاہ
سے اطلاع کرتا ہون یہ کہکر رسالدار گلچین کی بارگاہ مین پہونچا گلچین سو رہا تھا رسالدار نے
گلچین تاجدار کو جگایا یہ گھبرا کے اُٹھا کہا خیر تو ہے رسالدار نے سب کیفیت بیان
کی گلچین تاجدار نے کہا مین ابھی جاتا ہون سب معلوم ہوا جاتا ہی کہ وہ لوگ

بخوف جنگ بھاگا جاتا ہے یہ کہکر اپنی بارگاہ سے نکلا فیروز دور جا چکا تھا یہ بھی سحر کرکے بلند ہوا فیروز نے وہیں سے
دیکھا کہ گلچین آتا ہے اس نے بختگان سے کہا کہ گلچین آتا ہے اگر اس کے ساتھ فوج نہ ہوگی تو میں اُسکو مار
ڈالونگا یہ ذکر تھا کہ گلچین قریب آیا نعرہ کیا او فیروز تو بڑا بودا ہے جو خوف جنگ سے بھاگا جاتا ہے فیروز نے جواب
دیا اے گلچین اپنی زبان سنبھال میں تجھ سے ساحر بہت بنا کرتا ہوں اپنے سحر پر ناز نہ کر تا صرف میں اس وجہ سے
تیری شرکت پسند نہیں کرتا ہوں کہ آفتاب سے اور مجھ سے محبت قلبی تھی اب تو اُس کا بھائی اگر میرے خلاف
باتیں کرتا ہے تو میں اسکو سزا نہیں دے سکتا ہوں کیونکہ روح آفتاب کو صدمہ پہونچے گا گلچین نے کہا اے
فیروز اب تو میرے ہاتھ سے بچکے کہاں جاسکے گا یہ سمجھنا کہ تو ایک زمانہ میں بادشاہ طلسم تھا جب عنبر ساحر دن
کا آدمی تجھ نہ بنا سکا تو میں تو ساحر ہوں میرا تو کیا کر سکیگا یہ کہتا ہوا قریب آیا فیروز نے جھولی سے ایک
کارد سحر نکال گلچین کی طرف پھینکی گلچین نے بہت بہت روکا مگر وہ کارد نہ رکی اُس کے سر پر آکے پڑی سر
زخمی ہوا گلچین نے تخت کو پھیرا فیروز کے سامنے سے بھاگا بختگان نے فیروز کی بہت تعریف کی
فیروز نے کہا یہ دولت کا سحر کوئی روک سکتا ہے یہ باتیں کرتے ہوئے روانہ ہوئے رات بہت کم باقی
رہی ایک دریا کے کنارے پر صبح ہوئی بختگان نے فیروز سے کہا اے شہنشاہ یہ دریا بہت بڑا ہے
فیروز نے کہا یہ دریا اصلی نہیں ہے بلکہ سحر کے ذریعہ سے بنا ہے بختگان نے کہا یہاں دریا کے سحر بنانے
سے کیا فائدہ ہے فیروز نے کہا معلوم ہوتا ہے اس دریا کے بعد کوئی طلسم واقع ہے بختگان نے کہا آپ شاہ
طلسم سے ملاقات کیجئے فیروز نے کہا کیا فائدہ ہوگا بختگان نے کہا اگر ملاقات ہو جائے گی تو کسی نہ کسی وقت کوئی
کام نکل ہی جائے گا فیروز نے جواب دیا کہ نہیں معلوم یہاں ملاقات کا کیا دستور ہے مزاج بادشاہ طلسم کا
کیسا ہے بختگان نے کہا آپ ساحر ہیں اس دریا کے پار تشریف لیجئے سرحد طلسم پر پہونچکر اپنی اطلاع کرائیے گا
جب وہ نام نامی آپ کا سنیں گے تو ضرور آپ کے لینے کو آئیں گے فیروز نے کہا اے بختگان بہت سے طلسم ایسے
ہیں کہ وہاں کے بادشاہ مجھ سے عناد رکھتے ہیں اگر انہیں سے کوئی ہوا تو اس وقت میں اس حالت میں ہوں
لشکر بھی میرے ہمراہ بہت کم ہے اگر کسی سے مقابلہ پڑا تو مشکل ہوگی یہ ذکر تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی اور باجے
بجتے معلوم ہوئے فیروز حیران ہوکر چاروں طرف دیکھنے لگا وسط دریا سے کشتیاں پیدا ہونے لگیں سب
نے دیکھا پہلے ایک کشتی پر کچھ ساحر لڑکے باجے بجاتے ہوئے ظاہر ہوئے بعد اُنکے کچھ ساحر نشان لئے ہوئے
دریا سے نکلے فیروز نے کہا اے بختگان معلوم ہوتا ہے کہ سلطان طلسم آتا ہے بختگان نے کہا بہت اچھی بات ہے
آپ سے ملاقات ہو جائیگی یہاں تو یہ گفتگو رہی وہاں قریب دو ہزار کشتیوں کے دریا سے نکلیں جب سب
کشتیاں نکل چکیں تو سب کے بعد ایک کشتی طلائی جواہر کار دریا سے برآمد ہوئی فیروز وغیرہ نے دیکھا اُس
کشتی پر ایک جوان قوی ہیکل تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے بہت سے خادم خدمتگار اسکے ہمراہ
دریا سے پیدا ہوا فیروز نے کہا اے بختگان یہی بادشاہ طلسم ہے بختگان نے کہا آپ بھی اپنا تخت پانی میں لے
چلئے اس سے ملاقات کیجئے فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے اگر وہ بلائے گا تو میں جاؤنگا یہ باتیں ہو رہی تھیں
کہ اُس بادشاہ کی نگاہ فیروز پر پڑی اپنے خادموں سے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بھی بادشاہ ہے
مگر تباہی کی حالت میں اس طرف آگیا ہے نہیں معلوم اس پر کیا مصیبت پڑی ہے یہ کہکر کہا اسکو میرے پاس
بلا کے لاؤ میں اس کی کیفیت دریافت کرونگا خادم چلے اُس نے کہا دیکھو کوئی کلمہ ایسا نہ آنے پائے جو اسکے

خلافِ شان ہو جس طرح بادشاہون سے عرض کرتے ہین اُس طرح عرض کرنا چاہیے میرا سلام کہنا پھر پیام دینا
خادمون نے کہا غلام اسی طرح عرض کرین گے یہ کہکے خادم فیروز کے پاس آئے ہاتھ باندھ کے کہا آپ کو ہمارے
شہنشاہ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر عنایت فرمائیے اور تھوڑی دیر کے واسطے یہان تشریف لائیے تو دور از
عنایت نہ ہوگا فیروز نے کہا مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر سحر کیا تخت دریا مین ڈال دیا کشتی کے پاس آیا وہ بادشاہ
بھی اُٹھ کھڑا ہوا فیروز کو بڑے اعزاز سے اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا آپ یہان کیونکر تشریف لائے کیا اتفاق ہوا
فیروز نے اپنی کل کیفیت بیان کی اُس بادشاہ نے بہت افسوس کیا فیروز نے کہا اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمائیے بادشاہ نے کہا میرا نام ملک اشراق آئینہ پرست ہے یہ طلسم میرے قبضے مین ہے فیروز
نے کہا اس طلسم کا کیا نام ہے اشراق نے کہا اسکو طلسم نطاق کہتے ہین اب آپ تشریف لے چلینگے تو سب
عجائب و غرائب اُس کے ملاحظہ فرمائیے گا اب مین آپ کو نہین جانے دونگا مین بھی ایک مدت سے مسلمانونکا دشمن
تھا مگر موقع ہاتھ نہ آتا تھا جو ان لوگون سے مقابلہ کرون اب آپ کا ذریعہ بہت اچھا ہاتھ آیا اسی بہانے سے
ان لوگون سے مقابلہ کرونگا جہان ہونگے وہان سے گرفتار کرکے بلوا لونگا سو میرے پاس آنے سے اور کہین
بن نہ آئیگا فیروز نے اسکے سحر کا امتحان کیا اپنے سے زیادہ پایا یقین ہوا کہ یہ اگر میری مدد کرے گا تو ضرور طلسم
دلوا دیگا فیروز راضی ہو گیا اشراق نے زمرد شاہ کو پوچھا فیروز نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی اشراق
نے کہا اب یہان آپ کی خداوندی نہین چلیگی ہمارے خداوند کو سجدہ کرنا پڑیگا فیروز نے کہا مین موجود ہون
آپ کے خداوند کو سجدہ کرونگا مگر جب انکی خدائی کا امتحان کرونگا اشراق نے کہا اس کا آپ کو اختیار ہے
جس طرح مزاج مین آئے امتحان خداوندی کیجیے گا فیروز خاموش ہو گیا بختگان نے کہا اے شہنشاہ ہمکو سجدہ کرنے
سے انکار نہین ہے مگر خداوند سے مدد مانگینگے جب وہ ہماری مدد کرینگے اور ہم اپنی مراد کو پہنچینگے تب ہم انکو
سجدہ کرینگے اشراق نے کہا ہمکو منظور ہے آپ ہمارے خداوند سے ملکر اپنی تمنا ظاہر کیجیے دیکھیے وہ کیا مدد کرتے
ہین فیروز نے کہا میرے لشکر کو پیشتر بھجوا دیجیے تب مین بھی آپ کے ہمراہ چلون اشراق آئینہ پرست
نے کہا مین آپ کی فوج کو پہلے روانہ کیے دیتا ہون آپ بھی تشریف لے چلیے یہ کہکے اس نے خادمون سے
کہا وہ لوگ جو دریا کے کنارے کھڑے ہین ان سب کو اپنے ہمراہ لے آؤ ساحر اُس طرف گئے یہان کشتیان
پانی مین غرق ہونے لگین بختگان ڈرا فیروز سے کہا اے شہنشاہ اب یہ کشتی بھی غرق ہو جائیگی فیروز نے
کہا ڈر کی بات نہین ہے کشتیان غرق نہین ہوتی ہین بلکہ راہ مین ہین طلسم کے اندر جا کے پہنچینگی بختگان چپ
ہو رہا مگر دل مین خائف تھا کہتا تھا خیر ہو کشتی غرق آپ ہو کے نہین معلوم کیا گذرے یہ خیال کر رہا تھا
کہ اس کی کشتی بھی غرق ہو گئی بختگان فرطِ خوف سے بیہوش ہو گیا بڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھولی تو اپنے کو ایک
نفیس بارہ دری مین ایک پلنگ پر پایا دیکھا چند آدمی بیٹھے ہوئے رومال ہلا رہے ہین نخلہ سونگھا رہے ہین
بختگان گھبرا کے اُٹھ بیٹھا خادم جو بیٹھے تھے اُن سے پوچھا مین کہان ہون شہنشاہ کیا ہوئے سب نے کہا
گھبرائیے نہین سب ہین آپ فرطِ خوف سے بیہوش ہو گئے تھے اس وجہ سے آپ کو یہان لے آئے سب
صاحب ہمارے شہنشاہ کے پاس ہین بختگان نے کہا مین بھی چلونگا خادم بختگان کو لیکر جہان سب بیٹھے
تھے وہان لائے بختگان نے دیکھا کہ بڑا دربار ہے ہزارون آدمی لباس فاخرہ پہنے ہوئے بیٹھے ہین اشراق
آئینہ پرست کے سر پہ چتر زرین از خود گردش کر رہا ہے ایک ہما چتر نگار رہا ہے بختگان نے اشراق

کو سلام کیا اشراق نے کہا وزیر صاحب آپ بیہوش ہوگئے تھے یہ نہ تصور کیا کہ دریا میں کوئی جان کر غرق ہوتا ہی
بختکان نے جواب دیا کہ مجھے اُس وقت کچھ سجھائی نہ دیا گو شہنشاہ نے مجھے بہت کہا مگر میرا خوف دفع نہ ہوا
اشراق نے بیٹھنے کی اجازت دی بختکان حلقۂ وزرا میں جا کر بیٹھا مگر حیران حیران جیسا سوگران کیفیت دربار
دیکھ کر دل میں کہتا تھا آجتک ایسا مجمع کسی طلسم میں نہیں دیکھا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا مگر اشراق نے فیروز
سے کہا اب خداوندی کی زیارت کو تشریف لے چلیئے فیروز نے کہا میں ضرور جاؤنگا زمرد سے کہا آپ بھی
تشریف لیچلیے جو مزاج میں آئے امتحان خداوندی کر لیجیے فیروز زمرد کو لیکر اُٹھا بختکان و تورج بھی ہمراہ
ہوئے ایک تخت آیا اُس تخت پر اشراق آئینہ پرست نے زمرد و فیروز و تورج و بختکان کو بٹھایا
آپ دوسرے تخت پر بیٹھا [illegible] بیٹھا تخت روانہ ہوا تھوڑی دیر میں ایک مکان کے قریب پہونچے سب نے
دیکھا شیشے کا مکان بنا ہی دروازہ کسی سمت نظر نہیں آتا مکان کی نفاست حد بیان سے باہر ہی فیروز نے
زمرد سے کہا اس مکان کی تحفگی دیکھیے ایسا مکان آجتک نگاہ سے نہیں گذرا زمرد نے کہا یہ سب سحر کا بنا
ہوا ہی فیروز نے کہا سحر کا نہیں ہی یہ مکان اصلی شیشے کا بنا ہی اشراق نے کہا ابھی آپ لوگ یہان
کے حالات سے واقف نہیں ہیں یہ مکان سحر کا نہیں بنا ہی بلکہ قدرت خداوندی کا نمونہ ہی جب اندر
تشریف لیچلیے گا تو اور تکلفات دیکھنے میں آئینگے یہ کہتا ہوا اشراق فیروز کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے
اُس مکان کے اندر آیا تورج وغیرہ بھی ہمراہ تھے وہان کے تکلفات بیان کرنا باعث طول ہی اشراق جب
مکان کے اندر پہونچا سب نے دیکھا میدان وسیع ہی ایک جانب باغ معلوم ہوتا ہی ایک حجرہ بھی باغ
میں بنا ہی اشراق اُس باغ میں آیا حجرے کے اندر گیا سب نے دیکھا ایک زینہ بنا ہی اشراق نے
کہا عرش پر جانیکا راستہ یہی ہی یہ کہکر پہلے آپ قدم زینے پر رکھا پھر فیروز و زمرد سے کہا آپ لوگ
بھی تشریف لائیے یہ سب بھی آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد زینہ ختم ہوا ایک میدان دکھائی دیا جیسے ہی اُس
میدان میں سب پہونچے ہوا سے سرد آئی کہ سب کی آنکھیں بند ہوگئیں تھوڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھلی
اپنے کو ایک بارہ دری میں پایا سب نے دیکھا سامنے ایک شخص قوی ہیکل بیٹھا ہی تمام جسم مانند آئینے
کے چمکتا ہی صورت نہیں نظر آتی ہی نگاہ نہیں ٹھہرتی اشراق نے سجدہ کیا فیروز سے کہا آپ بھی سجدہ
کیجیے فیروز ٹھہرا تھا کہ اُس آئینہ تن نے کہا اے فیروز ستارہ پیشانی تجھے میرا امتحان لینا منظور ہی میں ابھی
تجھے آدمی سے حیوان بنائے دیتا ہون یہ کہکر اُس نے فیروز کی طرف دیکھا جسم تو اس کا روشن تھا خیال
ہو گیا تو فیروز نے اپنی صورت خرس کی پائی سب کو بھی نظر آیا جہان فیروز ٹھہرا تھا ایک خرس کھڑا ہی
بختکان ڈر کر ہٹا اُس خرس نے کہا میں آپ کو سجدہ کرتا ہون آپ اپنا نام نامی بتائیے میں اُس کی
عبادت کرون آواز آئی کہ منم خداوند آئینہ اندام اُس خرس نے جھک کے سجدہ کیا آئینہ
اندام نے زمرد سے کہا اے زمرد تو اپنی خداوندی پر نازان ہی اب کوئی قدرت دکھا سب نے
دیکھا زمرد کی صورت بچہ خرس کی ہو گئی بختکان و فیروز و تورج کو بڑی ہنسی آئی زمرد نے بھی سجدہ کیا فوراً
صورت اصلی پر آ گیا بختکان نے بخوف جلدی سے سجدہ کیا سب کافر سجدہ کر کے الگ ہٹے آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تونے زمرد سے سبز قدم کو اپنے یہان پناہ دی اچھا نہ کیا اب خداوند کو اس نے
سجدہ کیا ہی تو خداوند بھی اس کی مدد کرینگے ورنہ دلمین خداوند کے یہ تھا کہ اس کو غیر کفن کے ہاتھ سے ذلت

وخواری قتل کرائین اسی وجہ سے آجتک مسلمانون کو زندہ رکھا مگر اب اس نے ہمین سجدہ کیا ہی ہم نے اس کو
پناہ دیگے مسلمان ضرور یہان آئینگے خداوند سب کو برباد کردینگے ایک دم مین سب فنا ہو جائینگے اُن کی
روحون کو صاف و پاک کرکے پھر اُنکے قالبون مین داخل کرینگے جب وہ دوبارہ زندہ ہونگے تو خداوند کو سجدہ کرینگے
بختگان سب باتین سنا کیا تھوڑی دیر تک اشراق وہان بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق اب یہان بیٹھنا اچھا نہین ہی اس وقت چند فرشتون سے ضروری کام ہی مین انھین بلاتا ہے
اب تم چلے جاؤ اشراق نے فیروز و زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا اب یہان سے آپ لوگ چلین مختصر
سیر طلسم کی ہو جائے گی سب اس کے ہمراہ باہر بارہ دری تک آئے سب کی آنکھین بند ہوئین تھوڑی دیر مین
جو آنکھین کھولین اپنے کو اسی زینے کے قریب پایا اشراق سب کو اپنے ہمراہ لیکر نیچے آیا اُس مکان سے
باہر آکے سیر طلسم مین مشغول ہوئے سب طلسم کی سیر کرائی اپنے مکان کے قریب پہونچا فیروز سے کہا
اس مکان کو ملاحظہ فرمائیے فیروز نے مکان کو دیکھا مکان نہایت نفیس بنا تھا فیروز نے مکان کی تعریف کی
اشراق نے کہا آپ نے ابھی اس مکان کی نگتگی کو خیال نہین کیا ذرا بغور ملاحظہ فرمائیے یہ مکان کس چیز
کا بنا ہی اور کس جگہ قائم ہی فیروز نے جو خیال کیا تو مکان زمین سے بہت اونچا نظر آیا معلق دکھائی دیا
فیروز نے کہا یہ مکان معلق ہی اشراق نے کہا یہ آپ خوب جان سکتے ہین کہ یہ عمارت سحر نہین ہے
فیروز کہا ظاہر ہی کہ یہ مکان سحر سے نہین بنا ہی مگر نہین معلوم اس کے بنانے مین کیا صنعت صرف کی گئی ہی
جو معلق ہی اشراق نے کہا یہ سب قدرت خداوندی کا نمونہ ہی آپ یہ نہین بتا سکتے کہ یہ مکان کس چیز کا
بنا ہی فیروز نے بہت بہت خیال کیا بختگان نے کہا مجھے یہ مکان شیشے کا معلوم ہوتا ہی اشراق بختگان
وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر مکان کے قریب آیا دیوار کے قریب آکر کہا دیکھو کیا شے ہی بختگان نے دیکھا
پانی کی دیوار بنی ہی پانی لہرین لے رہا ہی دیوار پر ہاتھ رکھا ہاتھ تر ہو گیا اشراق نے کہا اے بختگان چلو مین
پانی لیکر پی جاؤ تمھاری عمر بڑھ جائیگی بختگان نے چلو مین پانی لیکر پیا عجب ذائقہ اُس پانی مین پایا سب
نے اُس دیوار سے پانی لیکر پیا بختگان نے کہا اے شہنشاہ واقعی آپ کے یہان جو شے ہی نایاب روزگار
ہی اور کیون نہ ہو جب خداوند یہان موجود ہین تو اور کسی شے کی کیا حقیقت ہی اشراق نے کہا آپ
لوگون کو اب تو میرے کہنے کا یقین آیا اور خداوند آئینہ اندام کو خداوندی مانا سب نے کہا ہمین اب
اعتقاد کامل ہوا سب لوگ تو دیوار کو دیکھ رہے تھے کہ نورج اُس دیوار کے ایک سرے تک پہونچا
دیکھا دیوار دوسری جانب کی دکھائی دیتی ہی اُس کا رنگ سرخ ہی نورج اُس طرف چلا گیا قریب جا کے دیکھا
تو پانی سرخ رنگ کا معلوم ہوا نورج اُس دیوار کو دیکھ رہا تھا کہ یکایک ایک تخت اُس کے سامنے آکے
اُترا نورج نے دیکھا اُس تخت پر ایک نازنین زیور جواہر مین لدی ہی نورج تاب نظارہ نہ لا سکا غش کھا کے
گرا نازنین نے جو نورج کو دیکھا اُسکا بھی دل مائل ہوا اپنے تخت پر ڈال لے گئی جب باغ مین پہونچی تو نورج
کو ہوشیار کیا نورج کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا دیکھا سرہانے وہی نازنین بیٹھی ہی سر
اپنے زانو پر لئے ہی نورج اُٹھ بیٹھا اُس نازنین نے بانہین گلے مین ڈال دین خواصین جو وہان موجود تھین یہ
عالم دیکھ کر ہٹ گئین نورج بھی فریفتہ تھا اسکی مراد بر آئی سمجھے تھے کہ تو ہاتھ ڈالے خیال جو کیا تو وہ عورت
نازنین کی نہین ہی ایک پتلا شیشے کا ہی نورج بہت متعجب ہوا زور سے ہاتھ نکال لیے

خیال جو کیا تو وہی نازنین معلوم ہوئی نورج نے چاہا مین پھر گلے مین ہاتھ ڈالون اُس نازنین نے کہا مین تیری محبت کا امتحان کرتی تھی معلوم ہو گیا کہ تجھکو مجھسے محبت نہین ہی بلکہ تو صورت پرست ہی مین ایسے شخص سے رسم نہین رکھتی نورج نے بہت کچھ خوشامد کی نازنین راضی ہوئی نورج نے اپنی مراد دل حاصل کی نازنین پھر ویسی ہی صورت ہو گئی نورج سمجھا یہ امتحان محبت کرتی ہی اس خیال سے اس نے انکار و انحراف نہ کیا جب دن تمام ہوا تو اُس ضعیفہ نے کہا ای نورج اب تو کہین پوشیدہ ہو جا نورج نے کہا کیون کس کا ڈر ہے ضعیفہ نے کہا اب شہنشاہ کے تشریف لانیکا وقت ہی وہ تشریف لائینگے اگر تجھے دیکھینگے تو بہت آزردہ ہونگے نورج نے کہا پھر جہان حکم ہو مین اپنے تئین پوشیدہ کرون اُس ضعیفہ نے کہا تو میرے پاس آ مین تجھے ابھی غائب کر دون نورج اُس کے پاس گیا ضعیفہ نے کہا اپنی آنکھین بند کر لے نورج نے آنکھین بند کین ضعیفہ نے کہا آنکھین کھولدے اس نے آنکھین کھولین اپنے کو ایک باغ پُر بہار مین پایا اور زیادہ گھبرایا گھر بیٹھا دیکھا سامنے ایک عورت کمسن سانولی نہ حسین نہ بد شکل مناسب صورت کی ٹہل رہی ہی مگر آنکھین جلیسین بہت ہمراہ ہین زیور بھی بہت سا پہنے ہی نورج کو اس کی صورت اچھی معلوم ہوئی اپنی جگہ سے اُٹھکر ٹہلنے لگا اُس عورت کی نگاہ جو نورج پر پڑی نورج نے اُسکی طرف دیکھا اُس نے مسکرا کے کہا اے شخص میری طرف کیون دیکھتا ہی نورج نے کہا آپ کے جمال جہان آرا کی زیارت کرتا ہون اور خداوند آئینہ اندام کی قدرت دیکھتا ہون کہ اُنھون نے ایسے حسین بھی خلق کیے ہین اُس عورت نے کہا ای نورج میری طرف نہ دیکھ اور نہ مین تیری طرف دیکھون گی نورج نے کہا اس کا سبب فرمائیے خلاصہ کیفیت بتلائیے اُس نے جواب دیا کہ ہمین یہان مادر مہربان نے بھیجا ہی اگر مین تمہین دیکھکر ہنسون گی یا تم مجھے دیکھکر ہنسوگے یہ سب خبر اُن کو معلوم ہو جائیگی وہ آفت برپا کرینگی نورج نے کہا اُنھین کیونکر معلوم ہوگا آپ شوق سے ہنسیے بولیے یہان کون اطلاع کریگا عورت نے جواب دیا یہ خیال نہ کر جسقدر طلسم مین عجائبات ہین یہ سب اُنھین کی ذات سے بنے ہین شہنشاہ کو سحر مین بالکل دخل نہین ہی مثل اورون کے وہ بھی سحر جانتے ہین یہ سب مادر مہربان نے بنایا ہی نورج نے کہا ہمارے شہنشاہ فیروز ستارہ میثاقی تو اشراق کی بہت تعریف کرتے تھے فرماتے تھے کہ مجھسے بڑے سحر جانتے ہین اور آپ یہ فرماتی ہین اُس عورت نے کہا فیروز کیا سحر جانتا ہی اور اُسکا اُستاد جمہور سامری کیا تھا اُن سب لوگون کو مادر مہربان نے [illegible] تعلیم کیا ہی جمہور سامری بھی مدت تک شاگرد رہا جب اُس کو کچھ نہ آیا تو نکال دیا وہ شہر سامری مین پہونچا سامری نے کہا تو مجھے سجدہ کر وہ خداوند آئینہ اندام کو مانتا تھا اُس نے سامری کو سجدہ نہ کیا سامری نے بہت چاہا کہ اُس کو ہلاک کرین مگر نہ ممکن ہوا بھلا وہ سامری سے کیا چوٹ کھاتا سامری سے دس شاگرد اُس کے تھے مگر ہمارے یہان کے لائق اُس کو سحر نہ آیا اس لیے اُس کو یہان سے نکال دیا تھا نورج نے کہا آپ کی مادر مہربان کیا سامری سے بھی پیشتر کی ہین ذرا اُنکا نام نامی مجھے بتلائیے اور اپنے اسم مبارک سے بھی مجھے آگاہی دیجیے مین نے اکثر کتابون مین دیکھا ہی کہ چند آدمی جو زمانہ سامری کے اب تک حیات ہین اُن کے نام لکھے ہین اس عورت نے کہا میرا نام فرخ نگار جادو ہی اور اُن کا نام ملکہ سمن نام جادو ہے وہ سامری سے بہت زمانہ کی ہین مین تو کچھ بہت ہی کم سن ہون جب مادر مہربان نے شہنشاہ کو شاہ طلسم بنا دیا اور اس طلسم کے عجائب و غرائب بنائے اُس کے بعد جو حالات ہوئے اُن سے تو کچھ مین آگاہ نہین

ہان مگر لوگون کی زبانی حالات سُنے کہ والدہ ماجدہ نے اتنی عمر مین نو طلسم بنائے اور ہر ایک طلسم کی عمر
ایک ایک سو برس کی تھی سب کے بعد اس طلسم کو بنایا اس کی عمر خداوند نے ہمیشہ کی مقرر کر دی کبھی اس
کو گزند پہونچ ہی نہین سکتا تورج نے کہا اے ملکہ فرخ نگار جادو اب بارہ دری کے اندر تشریف لیچلو فرخ نگار
نے کہا یہ ممکن نہین کہ مین تجھ سے تخلیہ مین باتین کر سکون گو مین بھی تجھ پر ریجھ کے بیقرار ہون مگر مجبور ہون ناچار ہون
طلسم مین نہین چاہتا کیا کرون ابھی والدہ ماجدہ کو خبر ہو جائے وہ دوڑی آئینگی میری بری حالت بنائینگی
تم کو بھی سزا دینگی غضب ہو جائے گا تورج نے کہا مجھے سب منظور ہے حسرت دل تو نکل جائیگی
پھر جو کچھ ہوگا دیکھ لینگے فرخ نگار بھی اس پر مائل تھی قریب آئی آخر پکڑ کے اپنے ساتھ بارہ دری مین لائی
تورج بیقرار تھا اس کے گلے مین ہاتھ ڈال دیے قریب تھا کہ مراد دلی حاصل کرے کہ برق چمکی
فرخ نگار تو سحر کر کے غرق زمین ہوئی تورج نے چاہا مین بھی اسے تخلیہ مین پوشیدہ کرون مگر کچھ بن نہ پڑا
نعرہ ہوا سمن فام جادو دا تورج میرے حال سے تجھکو لوگون نے آگاہ بھی کیا مگر تجھے ذرا خوف میرا
نہ ہوا اب تجھکو کیا سزا دیجائے تورج نے ہاتھ باندھے سمن فام کے پانون پر گرا سمن فام نے کہا اب ایسی
خطا نہ کرنا ورنہ تجھے سزائے سخت دونگی ابھی تیرے واسطے شہنشاہ سے بحث ہو رہی تھی تورج نے کہا
وہ بھی اس حال سے ماہر ہو گئے سمن فام نے کہا ماہر کیون نہ ہو جاتے اُن کے ساتھ سے مین تجھکو اُٹھا لائی تھی
وہ میرے خصائل سے بخوبی آگاہ ہین مجھے اُن کا خوف نہین مگر محبت اُن سے زیادہ ہے اس وجہ سے اُن کا کہنا زیادہ
قبول کرتی ہون ابھی وہ کہتے تھے کہ ملکہ تم نے غضب کیا ایک بادشاہ میرے یہان مہمان آیا ہے اُس کے مصاحب کو
تم اُٹھا لائین اب وہ مجھے بدنام کرے گا مین نے کہدیا کہ خاطر جمع رکھو مین اُس سے منع کر دونگی وہ کبھی
زبان پر نہ لائے گا تورج نے کہا میری کیا مجال جو ایک شمہ اس راز کو ظاہر کرون سمن فام نے کہا
جب یہان سے جانا اور کوئی پوچھے تو کہدینا کہ مین عجائبات طلسم مین مبتلا ہو گیا تھا مین تجھکو شہنشاہ کے
ہمراہ کر دونگی اب شہنشاہ بھی تجھ سے خائف رہینگے ہر وقت اُنہین یہ خوف رہے گا کہ یہ اظہار نہ کر دے تورج
نے کہا ایسا نہ ہو کہ اس دشمنی پر وہ مجھکو مار ڈالین سمن فام نے کہا خاطر جمع رکھو مین شہنشاہ سے اس
بابت کہدونگی وہ خود تیری محافظت رکھینگے اور مین تجھکو روئین تن بنا دونگی کہ کوئی حربہ تجھپر تاثیر نہ کریگا
سحر مین بھی مبتلا نہ ہوگا تورج بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہا جب مین روئین تن ہو جاؤنگا کسی کی مجال نہین
جو مجھ سے مقابلہ کرے اور یہ بات بھی حاصل ہو جائیگی کہ مجھپر سحر بھی تاثیر نہ کریگا سمن فام جادو نے کہا اب
میرے ہمراہ چل مین تجھکو شہنشاہ کے ہمراہ کر دون وہ اپنے ہمراہ لیجائینگے سب کو ثابت ہوگا کہ یہ یہان
طلسم مین گرفتار ہو گیا تھا جب شہنشاہ گئے تو اس کی رہائی کی تورج نے کہا جو آپ کی خوشی مجھے کیا عذر
ہے سمن فام نے تورج کو اپنے ہمراہ لیا تورج بخوف جان اس کے ہمراہ ہوا مگر دل کی عجب حالت تھی بڑی
کیفیت تھی فرخ نگار جادو کی یاد ستاتی تھی طبیعت گھبراتی تھی خوف کے مارے آہ بھی نہ کر سکتا
تھا خاموش چلا جاتا تھا جب سمن فام محل مکان مین پہونچی تورج سے کہا آنکھین بند کر تورج نے
آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھین کھول دے تورج نے آنکھین
کھولین دیکھا جہان سے گیا تھا اُسی بارہ دری مین ہون سامنے اشراق جادو بیٹھا ہے تورج نے
اشراق جادو کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج تم یہان کہان تورج نے سر جھکا کے کہا

مین آپ کے ساتھ سے الگ ہو کر عجائبات طلسم مین گرفتار ہو گیا ملکہ علم مجکو وہان سے رہا کر کے لائین اگر ملکہ
تشریف نہ لے جائین تو مین زندہ نہ بچتا اشراق جادو خاموش ہو رہا سمن فام نے کہا اے اشراق
توریج کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچنے پائے اگر اسے کوئی صدمہ پہونچے گا تو مجھے رنج ہو گا اور جب مین تجھسے رنجیدہ
ہونگی تو خداوند کا عتاب تجھپر نازل ہوگا سب طلسم درہم برہم ہو جائے گا اشراق نے کہا میری کیا
مجال ہے جو توریج کو کسی قسم کی تکلیف پہونچاؤن بلکہ پہلے سے بڑھکے اب خاطر کرون گا سمن فام نے کہا شب
کو اس کو یہان بھیجدینا اس وقت ابھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اشراق نے کہا مین ضرور شب کو بھیجدون گا
مگر ایک خیال ہے کہ فیروز جو مجھسے پوچھین آپ میرے مصاحب کو کہان بھیجتے ہین تو مین اُن کو کیا جواب دونگا
سمن فام نے کہا تم کہدینا کہ یہ اس وقت خداوند کو سجدہ کرنے جاتا ہے اُنھین کی قدرت سے
اس نے عجائبات کی اسیری سے رہائی پائی ہے اس وقت اُن کے سجدے کو جاتا ہے اور توریج بھی کہدے
کہ مین سجدۂ خداوند کو جاتا ہون اشراق وہان سے اُٹھا توریج کو اپنے ہمراہ لیا فیروز
کے پاس آیا فیروز نے جو توریج کو دیکھا بہت متردد پایا کہا اے توریج خیر تو ہے تم کہان تھے تمھین
بہت بہت تلاش کیا اگر شہنشاہ خود تلاش کرنے نہ جاتے تو تمھارا پتہ نہ لگتا توریج نے کہا حقیقت تو یہ ہے
کہ اگر شہنشاہ نہ جاتے اور خداوند آئینہ اندام مدد نہ کرتے تو مین ہرگز قید سے رہائی نہ پاتا آپ لوگ جس
وقت دیوار کو دیکھ رہے تھے مین آگے بڑھ گیا اُس طرف جا کے ایک دیوار سرخ رنگ دیکھی مین نے چاہا
اس کو دیکھون کہ یہ دیوار کس چیز کی بنی ہوئی ہے یہ خیال کر کے دیوار کو ہاتھ لگایا ہاتھ لگاتے ہی اس دیوار مین پیوست
ہو گیا اے شہنشاہ میری عجب حالت تھی قریب تھا کہ دم نکل جائے مین نے خداوند کو پکارا فوراً شہنشاہ
تشریف لائے اور مجکو اُس دیوار سے نکالا دیر تک خداوند کے پاس رہا جب ہوش درست
ہوئے خداوند نے کہا اب میرے سجدے کو فراموش نہ کرنا فیروز نے کہا اے توریج واقعی خداوند
ایسے ہی ہین مین تو دن بھر مین پچاس بار سجدہ کرتا ہون توریج نے کہا مین شب کو عبادت خداوند
آئینہ اندام مین بسر کرون گا اُنھین کے روبرو جا کے عبادت کرون گا فیروز نے کہا مین بھی تمھارے
ہمراہ چلونگا اشراق نے کہا یہ ممکن نہین کہ دو آدمی ملکر شب بھر خداوند کے سامنے عبادت کرین جو شخص
شب بھر عبادت کرتا ہے صبح کو اُسے فرشتے بہشت کی سیر کو لیجاتے ہین اور جب دو آدمی ہوتے ہین تو سیر
بہشت سے دونون محروم رہتے ہین اس سے بہتر یہ ہے کہ آٹھ روز تک توریج عبادت کرین اور آٹھ روز تک
آپ عبادت کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہے مین اس راز سے آگاہ نہ تھا اس وجہ سے
یہ کہتا تھا اب مین بعد آٹھ روز کے جا کر عبادت کرون گا اشراق نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ
جب خداوند کو منظور ہوتا ہے تو وہ خود بلاتے ہین جب تک خداوند طلب نہ کرین لازم ہے کہ وہان نہ جائے
فیروز نے کہا اگر عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی نہ جائے اشراق نے کہا کبھی نہ جائے اپنے
گھر مین عبادت کرے وہان نہ جائے اور زیارت کے واسطے یہ بات ہے کہ تھوڑی دیر کے واسطے وہان جا کر
سجدہ کر آئے زیادہ نہ ٹھہرے جب بھرے شخص کو وہ کہہ دیتے ہین کہ اب تمھارے ٹھہرنے کا موقع
نہین ہے چلے جاؤ تو اور لوگون کی کیا حقیقت ہے فیروز نے کہا آپ آداب عبادت خداوند
مجکو تعلیم فرمادین اور اصول مذہب سے آگاہ کر دین تا مجھے کسی وقت مین کوئی خطا نہ ہو اشراق نے

کہا تم ایک روز خداوندی کی خدمت مین تھوڑی دیر کے واسطے جاؤ اُنسے یہ باتین کرو وہ سب امور ایک دم
مین تعلیم کر دینگے فیروز نے کہا جب آپ کا حکم ہوگا مین خدمت خداوندی مین جاؤنگا اُنکو سجدہ کرونگا
اشراق نے کہا جب مین کل صبح کو سیر جنت کے واسطے جاؤنگا تو کل باتین خداوند سے کرلونگا
فیروز خاموش ہو رہا تجنگان نے اہل اسلام کا ذکر چھیڑ دیا اشراق نے کہا اے تجنگان تم جو اسقدر
جرأت و ہمت مسلمانون کی بیان کرتے ہو یہ سب بیکار ہی جسوقت مین چاہونگا سب مسلمانون کو گرفتار
کرونگا تجنگان نے کہا پھر اُن لوگون کی جلدی فکر کیجیے کہ ہمارے شہنشاہ فیروز کا طلسم اُن سے کے
لینے سے نکلے اُنکی سلطنت اُنکو ملے اشراق نے کہا ویسے سو طلسمون کی بادشاہت مین اسوقت
فیروز کو دیتا ہون جس مقام پر کہین مین طلسم تیار کر دون اُسکے سیاہ و سفید کا اُنکو اختیار رہی خزانہ
اُس طلسم سے زیادہ فراہم کر دون فوج وہان سے زیادہ اُنکو دون عجائبات کہین افزون ہون جملہ
باتین وہان سے زیادہ ہون وہ ایک طلسم تھا یہان سو طلسم ہون وہ طلسم ایسا تھا کہ جو فتح ہو گیا یہ ایسا ہو کہ
کبھی کسی سے فتح نہ ہو سکے اُنکے طلسم مین اب کیا رہا ہی جو یہ وہان جانے کو کہتے ہین فیروز نے کہا مجھے منظور ہی
آپ مجھے ویسا ہی طلسم بنا دیجیے مگر عوض مسلمانون سے ضرور لونگا اشراق نے کہا یہ تو مین خود
چاہتا ہون کہ کوئی حیلہ مجھکو ایسا ملے جسکی وجہ سے مین مسلمانون سے مقابلہ کرون مگر خداوند نے مجھے
یہ فرمایا ہی کہ عنقریب مسلمان یہین آئینگے خداوند اُنکو راہ راست پر لائینگے زمرد کے پریشان کرنے
کو ابتک اُنھین گمراہ رکھا مگر اب زمرد نے ہمکو سجدہ کیا اب ہم مسلمانون کو بھی ٹھیک کیے دیتے ہین اس
وجہ سے مین وہان نہین جا سکتا ہون مسلمان خود یہان آئینگے اور اب مجھکو آپ سے کمال محبت
ہو گئی ہی مین نہین چاہتا کہ آپ مجھسے جدا ہو کر رہین اسواسطے اپنے طلسم کی سرحد سے ملحق آپ کے
واسطے طلسم تیار کرتا ہون فیروز نے کہا وہ زمین کس کی سرحد مین ہے اشراق نے کہا یہ زمین
ماہتاب کی سرحد مین ہی ماہتاب بھی صاحب طلسم ہی مگر وہ زمین بالکل بیکار ہی اُس زمین پر زراعت
نہین ہوتی ہی اور کسی کام کی بھی نہین ہی میدان بہت وسیع ہی قریب پہاڑ ہی اُسکے قریب کی زمین
بیکار پڑی ہی اُسی بنا پر آپ کو طلسم بنا دونگا فیروز نے کہا اگر ماہتاب مجھ سے لڑے تو آپ کیا جواب دیجیے گا
اشراق نے کہا ماہتاب کی مجال نہین جو کچھ کہہ سکے اُسکا بھائی آفتاب ہزار برس ہمیشہ جب تک اُس
طلسم کا بادشاہ رہا برابر ہمین خراج دیا کیا جب سے وہ آپ کے یہان جا کر قید ہو گیا اور ماہتاب تخت نشین
ہوا اُس نے خراج نہین دیا چونکہ جزو معاملہ تھا اس وجہ سے ہمنے بھی کوئی نہ کی ورنہ جب چاہتے اُس
کے طلسم کو خالی کرا لیتے فیروز نے کہا مین نے ماہتاب کی بہت کچھ تعریف سنی ہی مگر وہ سحر خوب
جانتا ہی اور حکمت مین بھی دخل رکھتا ہی اُس نے طلسم کو بہت زور دیا ہی اشراق نے کہا یہ مجال نہین ہے
جو وہ میرے معاملے مین دخل دے سکے آپ کل میرے ہمراہ تشریف لیچلیے مین طلسم کی تیاری
کل سے شروع کر دون ایک سال کے عرصہ مین طلسم تیار ہو گا مین آپ کو کتاب طلسم بنا دونگا
سب آپ کے مطیع ہونگے جسقدر فرمایئے گا اُسقدر عمر طلسم مع آپ کی عمر کے مقرر کر دی جائیگی
فیروز نے کہا جسقدر عمر آپ کے طلسم کی ہو اُسی قدر مقرر فرمایئے گا اشراق نے کہا میرا
طلسم تو ہمیشہ یونہی رہے گا اور مین بھی ہمیشہ زندہ رہونگا آپ کے واسطے ایسا مین

نہین کر سکتا ہون یہ اختیار خداوند کو ہی مین صرف ایک لاکھ برس تک کسی کی عمر بڑھا سکتا ہون زیادہ کا اختیار
نہین ہی آپ خداوند کے پاس جایئے گا اُن سے منت کیجیے گا یقین ہی کہ وہ ضرور آپ کا کہنا قبول کرین خاطر آپ
کی منظور کرینگے مین بھی سفارش کرون گا جہانتک کہا جائیگا کیون گا یقین تو ہی ویسا ہو جائے اور آپ کو بھی عمر
دوامی خداوند سے عنایت ہو فیروز نے کہا مین یہ بھی چاہتا ہون کہ زمرد ثانی کو کوئی ایسا منصب ملجائے کہ
کہ یہ اپنے اختیارات قدیم کے موافق کام کرین اشراق نے کہا اختیارات قدیم کیسے فیروز نے
کہا جیسے یہ خداوندی کرتے تھے اب بھی کوئی عہدہ ایسا ہی ان کو ملجائے کہ انکی بھی خاطر شکنی نہ ہو اشراق نے
کہا ان سے خداوند آزردہ ہین ان کے واسطے کبھی کوئی بات نہ کرین گے یہی بڑی بات ہوئی کہ ان کی خطا معاف
ہوگئی مجھکو تو اسی بات مین شک تھا مگر مین ان کے واسطے بھی ایک طلسم بنا دون گا زمرد ثانی نے کہا
مجھے طلسم کی ضرورت نہین جو میری مراد ہی آپ اُس کی کوشش کر دیجیے اشراق نے کہا اُس
کو بیان کرو زمرد نے کہا آپ حمزہ ثانی کو گرفتار کر کے میرے حوالے کر دیجیے مین آپ کے
طلسم سے چلا جاؤن اشراق نے جواب دیا اگر خداوند کا حکم ہو گا تو ایسا بھی کرون گا فیروز نے اشارے
سے کہا ای زمرد تم خاموش رہو مین تمھارے بارے مین سفارش کرتا ہون تم کیون اسقدر مضطرب ہوتے
ہو زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا ای شہنشاہ آپ نے کہا خداوند کو سجدہ کرو زمرد ثانی نے خداوند کو سجدہ
بھی کیا اور جو جو باتین آپ نے بیان کین وہ سب زمرد نے قبول کین اب خداوند اس امر کی اجازت کیون
نہ دین گے اشراق نے کہا خداوند ان سے بہت آزردہ ہین انھون نے دعوی خداوندی کیا اور یہ
بات سوائے خداوند کے اور کسی کو شایان نہین ہے فیروز نے کہا اب تو آپ کی تقصیر بھی عفو ہوگئی
خداوند آپ سے راضی بھی ہوئے اب کیا انکار ہی اشراق نے کہا جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا
ابھی آپ اس بات مین دخل نہ دیجیے فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ خوب جانتے ہین کہ مین نے
اپنا تمام گھر برباد کیا محض زمرد کی وجہ سے برباد کیا ہی اور اُنھین کا مطلب نہ ہو مین اس بات کو گوارا نہ
کرون گا اشراق نے کہا مین آپ سے اس کی بابت الگ کچھ باتین کرون گا یہ کہکر فیروز کو اپنے ہمراہ لیا
خلوت مین آیا کہا خداوند نے جشم نمائی فرمائی ہی اور مجھے بھی تاکید کر دی ہی کہ جہانتک ہو زمرد کو میرے قہر و غضب
سے ڈراتے رہو تقصیر تو عفو ہوگئی ہی اور جو کچھ زمرد مانگے گا خداوند دین گے مگر جب یہ اپنی خدائی سے توبہ کریگا
اور بصدق دل خداوند کو بخداوندی مانیگا فیروز نے کہا اب اُس کا قلب صاف ہی اشراق نے
کہا اُس کا قلب ابھی صاف نہین ہی اگر اس وقت اُس کو حکومت ملجائے اور سر حمزہ اُس کے ہاتھ آئے وہ پھر جائے ہان
جبتک یہان رہے گا اُسوقت تک بجز جان پرستش خداوند کریگا جب یہان سے چلا جائیگا پھر
دعوے خداوندی کریگا آپ اس کے دل کی حالت سے ابھی آگاہ نہین ہین مین خوب جانتا ہون فیروز
خاموش ہو رہا اشراق نے کہا آپ تنہائی مین اس کو سمجھا دیجیے فیروز نے کہا آج مین اُسکو
تاکید کرون گا یقین ہی میرے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے اور اطاعت خداوندی اختیار کرے
اشراق نے کہا اگر آپ کے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے گا تو مین آج ہی اس کے واسطے
کوشش کرون گا اور حمزہ کو گرفتار کرا دون گا فیروز و اشراق یہ باتین کرتے ہوئے دربار مین
آئے اشراق اپنے تخت پر گیا فیروز زمرد کے پاس آیا کہا آپ نے دیکھا اس وقت

اشراق نے کیا کیا باتیں کی ہیں اور مجھے تنہائی میں لیجاکر تمھاری نسبت کیا کہا ہے زمرد نے کہا میرا دل
نہیں چاہتا ہے کہ میں یہاں رہوں آج یہاں سے چلا جاؤنگا کسی اور اقلیم میں جاکر مدد چاہوں گا وہاں کچھ
بند و بست کروں گا آپ یہاں تشریف رکھیے فیروز نے کہا مجھے یہ نہ ہوگا کہ آپ کا ساتھ چھوڑ دوں اور یہاں رہوں
زمرد نے کہا آپ کے واسطے یہاں طلسم بنے گا اور حکومت ملیگی میرا کیا مطلب نکلتا ہے اگر آپ میری مدد کیجیے گا
تو اشراق کے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ یہیں تشریف رکھیے اور مجھے جانے کی اجازت
دیجیے میں نجنگان کو اپنے ہمراہ لیکر کسی جانب چلا جاؤں گا فیروز نے کہا اگر آپ بھی یہاں مثل
میرے سمجھے جائیں تو تشریف رکھیے گا زمرد نے کہا ضرور رہوں گا فیروز نے کہا اس بات
میں چند شرطیں ہیں اگر ان شرائط کو منظور فرمایئے تو مجھے بڑھکے آپ کی قدر اس طلسم میں ہوگی
زمرد نے کہا میں سب شرطیں قبول کروں گا فیروز نے کئی مرتبہ زمرد سے اقرار کرایا جب دیکھا کہ اب
زمرد بصدق دل کہہ رہا ہے تب کہا کہ آپ کے دل میں اعتقاد خداوندان آئینہ اندام جادو اچھی طرح سے
نہیں ہے اور اپنی خداوندی کا ابھی تک دعوے ہے اگر آپ خداوندی خدائی کا اعتقاد کیجیے اور اُن کی پرستش
سچے دل سے قبول فرمایئے اور اپنے تئیں اُن کا بندہ تصور کیجیے تو وہ بات میرے واسطے ہے اس سے زیادہ
آپ کے واسطے ہے زمرد نے کہا میں صدق دل سے اُن کی پرستش کروں گا اور انھیں اپنا خداوند جانونگا
فیروز نے کہا اس کا اعتبار کیونکر ہو کہ آپ اُن کو بصدق دل خداوند جانتے ہیں زمرد نے کہا آپ مجھے
اُن کے پاس لیچلیے اگر وہ خداوند اصل ہیں تو اُن پر یہ حال ظاہر ہو جائیگا فیروز نے کہا بہت اچھی بات
ہے میں ابھی اشراق سے کہتا ہوں یہ کہکر فیروز اشراق کے پاس آیا کہا میں نے زمرد کو راضی کیا
ہے اب وہ بصدق دل اطاعت خداوندی قبول کرتا ہے میں نے اس بات کو مکرر کہا کہ تمھارے دل کی کیفیت
کیونکر معلوم ہو اُس نے کہا مجھے خداوند کی خدمت میں لیچلو اگر وہ سچے خداوند ہیں تو ضرور پہچان لیں گے
کہ میرے دل کی کیا کیفیت ہے لہذا آپ اس وقت اُس کو خداوند کے پاس لیچلیے دیکھیے وہ کیا فرماتے
ہیں اشراق نے کہا اس وقت وہاں جانیکا موقع نہیں ہے اس وقت تورج پرائے عبادت
جائیگا دوسرے کی اندر آنے کی اجازت نہ ہوگی صبح کو چلیے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی فیروز
خاموش ہو رہا اشراق نے تورج سے کہا اے تورج اب رات زیادہ آگئی ہے تم جاؤ تورج حاضرین
دربار سے رخصت ہوا باہر آتے ہی ایک پنجہ آ اُس کو اٹھا لیگیا تورج بیہوش ہو گیا تھا جب اس کو ہوش
آیا اپنے کو سمن فام جادو کے پاس پایا سمن فام نے کہا اے تورج اتنی دیر کیوں لگائی
میں دیر سے تیری منتظر تھی اگر اور دم بھر نہ آتا تو میں دربار کے اندر سے تجھے لے آتی تورج نے کہا زمرد
ثانی جو ہمارے ہمراہ آیا ہے اُس کو پرستش خداوندی سے انکار ہے اور کچھ مطالب بھی رکھتا ہے
شہنشاہ سے آج کہتا تھا کہ میرے مطالب کی کوشش فرمایئے انھوں نے انکار کیا یہ بات فرمائی
کہ جب تک تم خداوند کو بصدق دل پرستش نہ کروگے اُس وقت تک تمھیں اپنے مطالب پر کامیابی
حاصل نہ ہوگی اُس نے بصدق دل مذہب آئینہ پرستی قبول کیا ہے اب کل اُس کو خداوند کے
پاس لیجائیں گے وہ اُس کے دل کا حال دریافت کریں گے سمن فام نے کہا اگر مذہب آئینہ پرستی قبول
نہ کریگا تو اپنی جان سے جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا تورج نے کہا اُن کے

مطالب بھی بہت ہیں اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے بہت پریشان ہو چکا ہے یقین ہے تو مذہب آئینہ پرستی قبول
کریگا اور اطاعت بسرو چشم خداوند آئینہ اندام کی کریگا سمن فام نے کہا جیسا ہوگا صبح کو دیکھا جائیگا
اس وقت ایسی باتیں نہ کرو رات بہت کم باقی ہے یہ کہکر اُس نے صراحی شراب کی اُٹھائی اپنے ہاتھ سے دو جام
بھر کے تورج کو دیے بعد اُس کے دس بارہ جام آپ پیے پھر تورج کو اور شراب پلائی جب دونوں
کو نشہ ہوا آپس میں بغلگیر ہوئے راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں اسی طرح شب بسر ہوئی رات گذری سحر
ہوئی تورج نے کہا اب مجھکو پہونچا دیجیے میں اس وقت خداوند کے پاس جاؤنگا دیکھوں زمرد کی کیا
کیفیت ہوئی ہے سمن فام نے کہا ارے میں خود تجھکو پہونچائے دیتی ہوں اسقدر جلدی کی کیا ضرورت ہے
معلوم ہوتا ہے میری صحبت سے تجھکو نفرت ہے اگر اُسی صورت پر رہتی جو تجھکو دکھائی تھی تو ہر وقت تو مجھے
پاس سے نہ جاتا مانند چاکران کمترین حاضر رہتا میں نے جو اپنی صورت اصلی دکھائی تجھے نفرت ہوگئی تورج
نے کہا یہ آپ کیا خیال فرماتی ہیں آپ کی صورت اِس حال میں ہزار درجہ اُس شکل سے بہتر ہے
جو آپ نے دکھائی تھی میں اُس سے بڑھ کر ترجیح دیتا ہوں سمن فام نے کہا ایسی باتیں میں نے
بہت سنی ہیں اگر تجھے رغبت اِس صورت پر ہوتی تو جس وقت میں نے اپنی صورت اصلی ظاہر کی
تھی تو کیسے ہاتھ نہ نکال لیتا تورج نے کہا میں نے رعب حسن سے ایسا کیا تھا سمن فام خاموش
ہو رہی تورج کو اپنے ہمراہ میدان میں لائی کہا اے تورج آنکھیں بند کرو تورج نے آنکھیں بند کیں تھوڑی
دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے تورج آنکھیں کھولدو تورج نے آنکھیں جو کھولیں اپنے کو در دار الامارہ
شاہی پر پایا تورج اندر آیا اشراق جادو نے کہا اے تورج بہشت کی سیر خوب کی ہوگی تورج نے
کہا اے شہریار میں نے وہ وہ عجائبات و غرائبات دیکھے جو آج تک خواب میں بھی نظر نہ آئے تھے واقعی
خداوند کی قدرت کی جس قدر تعریف کیجائے کم ہے فیروز نے اُٹھکر تورج کے پاؤں چوم لیے تورج نے کہا اے
شہنشاہ اب کیا ارادہ ہے زمرد ثانی نے جو کچھ کہا تھا آج اُس کی تصدیق کے واسطے چلیے گا
یا نہیں اشراق نے کہا صرف تمہارا راستہ دیکھتے تھے اب زمرد سے کہو تورج نے زمرد
سے کہا اب تشریف لے چلیے اور خداوند کے روبرو اپنے فرمانے کی تصدیق کرا دیجیے زمرد اُٹھا اشراق
نے بھی دربار برخاست کیا فیروز و تجنگان ہمراہ ہوئے اشراق اُس مکان جلی
تک آیا زینے پر گیا وہاں سب پر بیہوشی طاری ہوئی جب سب کی آنکھیں کھلیں تو اپنے کو آئینہ اندام
کے پاس پایا سب نے سجدے کو سر جھکایا جب سب کافر سجدے سے سر اُٹھا چکے تو اشراق
نے کہا یا خداوند زمرد ثانی نے آپ کی اطاعت بدل قبول کی ہے اور اپنے دعوے سے انکار کیا
ہے اپنے تئیں آپ کا بندۂ ذلیل تصور کرتا ہے جو لوگوں کو اس کے کہنے کا اعتبار نہیں ہے اور بدی کا
گمان کرتے ہیں اب آپ فرمائیے کہ زمرد سچ کہتا ہے یا خلاف کہتا ہے آئینہ اندام نے کہا جب
تک میرے طلسم میں ہے اُس وقت تک اِس کو میری خدائی کا اقرار ہے جب یہاں سے اور جگہ جائیگا
تو یہ بات اِس کے دل سے جاتی رہیگی اور میری خداوندی کو بھلا دیگا اشراق نے زمرد
کی طرف دیکھا زمرد نے کہا مجھے ایسی خطا کبھی نہ ہوگی میں ہر جگہ پرستش خداوند سے غافل نہ ہونگا
آئینہ اندام نے کہا میں نے تیرے دل میں یہ بات پیدا نہیں کی ہے جو تو راہ راست پر

آپ نے مجھے منظور ہے کہ تجھکو جہنم مین بھیجون تو نے بڑا گناہ کیا ہے مدت تک دعوی خدائی کرتا رہا تیرا باپ اِس
وقت تک جہنم مین جل رہا ہے زمرد نے کہا مین تو بصدق اقرار کرتا ہون کہ مین نے آپ کی خداوندی کو قبول
کیا آئینہ اندام نے کہا مین کیونکر تیرے کہنے کا یقین کرون جب تک مین تیرے دل مین نور ایمان پیدا
نکرون گا اُس وقت تک تو میری خداوندی کا کیونکر یقین لاسکے گا زمرد نے چاہا مین پھر کچھ کہون کہ نجگان
قریب آیا جھک کر زمرد کے کان مین کہا بڑھ کے اِس کے قدمون پر گر پڑیے اور کہیے کہ میرے دل مین نور
ایمان پیدا کر دیجیے زمرد آگے بڑھا آئینہ اندام نے کہا نجگان کے کہنے سے تو میری طرف آتا ہے
زمرد نے کہا یا خداوند مجھے پہلے اِس بات کا خیال نہ تھا اور جلال خداوندی سے خائف تھا اب میری
خطا معاف فرمایئے اور نور ایمان میرے دل مین پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز تیرے
دل مین نور ایمان نہ پیدا کرون گا زمرد نے اپنے تئین آئینہ اندام کے پاؤن پر گرا دیا
بہت کچھ منت و سماجت کی فیروز نے اشراق سے چپکے کہا اب کچھ سفارش
نہین کرتے مین یہی موقع ہے جو کچھ کہنا ہو کہدیجیے آپ کا کہنا خداوند قبول کرین گے اِس کی تقصیر عفو
فرمائین گے اشراق نے کہا آپ کی خاطر سے مین کہتا ہون شاید میرا کہنا قبول کرین یہ کہکر
اشراق آگے بڑھا کہا یا خداوندا اب زمرد کی خطا معاف فرمایئے اور اِس کے دل مین
نور ایمان پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق معاملات خدائی مین دخل نہ دو
جو ہمارے مزاج مین آتا ہے اپنے بندون کے تئین کرتے ہین تجھین کیا ضرورت ہے جو زمرد کی سفارش
کرتے ہو اشراق ڈر گیا وہان سے ہٹ آیا فیروز سے کہا آپنے اسوقت مجھے بھیج کر مزاج خداوند
برہم کر دیا اب عفو تقصیر محال ہے فیروز نے کہا مین یہ سمجھا تھا کہ آپ کے کہنے کو رد نہ
کرین گے ضرور قبول کرین گے زمرد کی تقصیر عفو ہو جائیگی مراد دل بر آئیگی مگر اُنھون نے آپ کے کہنے
کو بھی ٹال دیا اب کیا ہو سکتا ہے اشراق نے کہا اب ایک تدبیر باقی ہے اگر وہ ہو تو شاید خداوند
قبول کرین کے نور ایمان اُس کے دل مین پیدا کر دین فیروز نے کہا وہ کیا تدبیر ہے جلد فرمایئے
دیر نہ لگایئے اشراق نے کہا اگر ملکہ سمن فام جادو اور ملکہ فرخ نگار جادو آکر خداوند سے کہین
اور زمرد کی سفارش کرین تو خداوند نور ایمان اس کے دل مین پیدا کر دین فیروز نے کہا وہان تک کسکی
رسائی ہے اور کون جا سکتا ہے یہ دونون صاحب کہان مقیم ہین کون ہین اشراق نے کہا مین اپنے یہان
کا ذکر کرتا ہون فیروز نے جواب دیا کہ پھر آپ سے بہتر ان سے کون کہہ سکیگا اشراق نے کہا اگر مین
کہون گا تو خداوند کے خلاف ہوگا اُن کو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا پھر اور کون کہہ سکتا ہے اگر اجازت
ہو تو مین ایک عرضداشت لکھکر لے جاؤن ملکہ عالم کی خدمت مین پہونچاؤن یقین ہے رحم آجاے
عرض قبول ہو مدعاے دل حصول ہو اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہے مین اِس بابت کچھ
نہین کہہ سکتا ہون فیروز وہان سے روانہ ہوا اپنے مقام پر آیا اُسی وقت اِس نے ایک عرضداشت
تحریر کی مضمون اس کا یہ تھا کہ خداوندا اپنے ایک بندہ سے آزردہ ہین اور مین اُس کو عزیز رکھتا ہون میں
نے آپکے یہان پناہ لی ہے خداوند کو سجدہ کیا ہے مذہب آئینہ پرستی اختیار کیا ہے اگر آپ اُس کی سفارش
فرما دین تو خداوند اُس کے قلب مین نور ایمان اتار دین اور اُس کی مرادین بر آئین جب عرضداشت

تمام ہوئی تو خود لیکر اشراق کے مکان پر گیا یہاں ڈیوڑھی پر بہت سے دربان سپاہی چوبدار جمع تھے
فیروز کو جو سب نے آتے ہوئے دیکھا قاعدے سے کھڑے ہو گئے سب نے جھک کے سلام کیا فیروز
نے کہا محلدار کو بلاؤ مجھے ایک عریضہ ملکۂ عالم کی خدمت میں بھیجنا ہے فوراً سب نے محلدار کو بلایا محلدار آئی فیروز
نے وہی عریضہ محلدار کے ہاتھ میں دیکر کہا اس عریضہ کو ملکۂ عالم کی خدمت میں پہونچانا جو کچھ وہ ارشاد
فرمائیں مجھسے آکر کہہ جانا محلدار عریضہ لیکر اندر آئی سمن قام کو دیا کہا حضور جو بادشاہ آج کل شہنشاہ
کے یہاں مہمان ہے اُس نے یہ عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے سمن قام نے عریضہ لیا پڑھا
مضمون سے آگاہ ہوئی کہا اے محلدار فیروز سے جا کر کہو مجھے تمہاری خاطر منظور ہے اس وجہ سے میں اس
خطاوار کی سفارش کرتی ہوں ورنہ ایسے لوگوں کے واسطے میں ہرگز نہیں کہتی ہوں تم جاؤ اسکا انتظام
ہو جائیگا محلدار نے سب کیفیت فیروز سے آکر بیان کی فیروز وہاں سے روانہ ہوا آئینہ اندام کے محل
پر آیا دیکھا زمرد کی وہی حالت ہے آئینہ اندام کے پیروں پر سر رکھے پڑا ہے آئینہ اندام غصہ میں کلمات
خشن بک رہا ہے فیروز جو آیا آئینہ اندام نے کہا او فیروز تو کیا یہ جانتا ہے کہ مجھے کسی کے دل کا حال نہیں
معلوم ہوتا ہے ارے میں خداوند ہوں ہر ایک شخص کے دل کی کیفیت مجھپر آئینہ ہے تجھسے کس نے کہا تھا
کہ تو سمن قام کے پاس جا اور رہائی کی کوشش کر اگر تو زمرد کو دوست رکھتا ہے تو میرے سامنے
سے ہٹ جا ورنہ تیرا بھی یہی حال کردونگا نور ایمان تیرے دل سے نکال لونگا فیروز دوڑ کے پاؤں پر گر پڑا کہا
یا خداوند میں یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نہ ہو جو آپ کی خدائی کو نہ مانے آئینہ اندام نے کہا
اے فیروز میں تیرے دل کی کیفیت سے آگاہ ہوں کہ بصدق دل آئینہ پرست ہے مگر رموز خداوندی میں
تجھے کیا دخل ہے نہیں معلوم میں کس واسطے ایک کو کافر بناتا ہوں اور کس لیے ایک کو ایماندار بناتا ہوں اب
دیکھنا جب مسلمان یہاں آئیں گے اُن کی روحیں نکال لونگا پھر سب کی روحیں صاف کر کے اُنکے قالبوں میں
پہونچاؤنگا دلوں میں سب کے نور ایمان پیدا کردونگا وہ سب بھی آئینہ پرست ہو جائیں گے جو اُن سب میں
سردار ہے جس کا نام حمزۂ ثانی ہے اُس کو اپنا وزیر خاص قرار دونگا وہ لائق اسی کے ہے بڑا صاحب عقل ہے فیروز
یہ باتیں سن رہا تھا کہ چھت پر سے ایک پردہ گرا آئینہ اندام نے اپنے پاس سے زمرد اور فیروز کو ہٹایا
کہا تم لوگ اس پردے کے باہر ٹھہرو میں تھوڑی دیر میں سب سے باتیں کرونگا فیروز زمرد پردے
کے باہر آئے دیر تک وہ پردہ پڑا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو پردہ خود اٹھ گیا سب نے پھر آئینہ اندام
کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے زمرد دانا کو اپنے قریب بلایا ہاتھ بڑھا کے ایک صراحی شراب کی اٹھائی
گلاس میں شراب بھری زمرد سے کہا شراب کو پی جا زمرد نے اُس جام کو پیا پیتے ہی عجیب کیفیت
ہو گئی آئینہ اندام کے روبرو سر جھکایا تلوار کھینچ کے رکھدی کہا یا خداوند آپ مجھکو قتل کریں میں نے بڑی
خطا کی اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر آپ مجھے فنا کردیں گے تو میں حیات ابدی پاؤنگا مجھے اس وقت عجب
سیر نظر آتی ہے باغ پر بہار دکھائی دیتا ہے سیمتنان مہ جبین میری طرف دیکھکر اشارے کرتی ہیں کہتی ہیں
تونے اطاعت خداوند اختیار کی اب ہم تیرے تابعدار ہیں کیوں خداوند یہ کون لوگ ہیں آئینہ اندام
نے کہا میں نے اس وقت تیرے آگے سے پردے حجاب کے اٹھا دیے ہیں تجھے بہشت نظر
آتا ہے ابھی اور اور کیفیتیں نظر آئینگی مگر اب تجھے میری خداوندی کا یقین کامل ہوا میرے بندگان

خاص مین داخل ہوا اب مین تجکو اپنی خدمت مین رکھونگا تجے اکثر باتین دنیا کے انتظام کی سپرد کرونگا
زمرد بہت خوش ہوا آئینہ اندام نے کہا اب ہم پردہ ہاے حجاب گراتے مین تجھے جس چیز کو دیکھنا ہو اچھی
طرح دیکھ لے زمرد نے کہا خداوند مین چاہتا ہون مجھے ہمیشہ کے واسطے یہی باغ رہنے کو ملے آئینہ اندام
نے کہا بھلا یہ ممکن ہو کہ مین ابھی سے تجکو اس باغ مین بعد دن جب تیری عمر ختم ہو جائیگی اور دنیا سے تجھکو
نفرت ہوگی اس وقت یہ باغ تجھے رہنے کو ملیگا زمرد ثانی نے کہا مین اب دنیا مین رہنا نہین چاہتا ہون
آپ مجھے اس باغ مین بھیجدیجیے آئینہ اندام نے کہا اس وقت تیرے دل کی یہ کیفیت ہی اور جب وہان
جائیگا تو یاد دنیا بہت ستائے گی زمرد خاموش ہوا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب آنکھین
بند کرو زمرد نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام نے کہا اے زمرد آنکھین کھول دو زمرد نے
آنکھین کھول دین دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ مکان نظر آتا ہی نہ وہ نازنینان مہ جبین ہین زمرد بیتاب ہوگیا کہا یا
خداوند یہ کیا غضب ہوا اب کچھ نظر نہین آتا آئینہ اندام نے کہا اتنی دیر بہت سیر کی اب جب اس
دنیا کو ترک کروگے تب دیکھوگے زمرد نے کہا مین ابھی اس دنیا کے چھوڑنے پر راضی ہون آئینہ اندام
نے کہا ابھی ہم گوارا نہین کرتے زمرد نے سر جھکالیا فیروز نے جو یہ کیفیت دیکھی آگے بڑھا کہا یا خداوند
جو شخص بچہ و پھر آپ کی خداوندی کو مانے اسکو سیر جنت زندگی مین نصیب ہوجاے اور جو بصدق
دل آپ کی خدائی کو مانے اسکو مرنے کے بعد بھی امید نہ ہو آئینہ اندام نے کہا اے فیروز اگر تم نہ دیکھو
تو مین کیا کرون تم میری جانب دیکھ رہے ہو گردن اٹھاؤ تم کو بھی سب سامان نظر آئے فیروز نے
گردن اٹھائی جو جو کیفیت زمرد کو نظر آئی تھی وہی فیروز نے بھی دیکھی تھوڑی دیر کے بعد اسکی
آنکھون سے بھی وہ سامان غائب ہوگیا زمرد کی طرح سے اس نے بھی بہت کچھ شور و غوغا مچایا مگر پھر وہ
سامان نظر نہ آیا جھنگان آگے بڑھا کہا یا خداوند مین بھی مشتاق ہون آئینہ اندام نے کہا کیا مین تمھین منع
ہون گردن اٹھاؤ دیکھو کیا دکھائی دیتا ہی ؎ دل کے آئینے مین ہے تصویر یار + جب ذرا گردن اٹھائی دیکھ لی
جھنگان نے جو سر اٹھایا وہی سب سامان نظر آیا یہ بھی دیر تک دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد اس کی نظرون سے بھی وہ
سامان غائب ہوگیا اس نے بھی بہت گریہ و زاری کی مگر آئینہ اندام نے کچھ ساعت نہ کی اسکے بعد لوزج آگے بڑھا کہا
یا خداوند مین کیون محروم رہون آئینہ اندام نے کہا تجھے کس نے کہا ہی گردن اٹھاؤ دیکھو لوزج نے بھی گردن اٹھائی وہی
کیفیت نظر آئی دیر تک لوزج دیکھا کیا جب عرصہ ہوا سب سامان نظرون سے غائب ہوگیا لوزج نے چاہا مین
اپنا گلا کاٹ کے مرجاؤن تلوار کھینچ کر گلے پر رکھی لوگ بڑھے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لین آئینہ اندام نے کہا
تم لوگ جیسے بڑھے اسکی محافظت کرسکتے ہو خبردار کوئی ہاتھ نہ لگائے سب لوگ الگ ہٹے تو لوزج نے
تلوار گلے پر پھیری کچھ تکلیف نہ ہوئی نشان تک گردن پر نہ پڑا آئینہ اندام نے کہا تم نے میری خدائی
کا لطف دیکھا کہ تلوار اس کو تکلیف نہ دے سکی سب نے اس کی بہت تعریفین کین آئینہ اندام نے
کہا اے زمرد ثانی اس وقت خداوند تجسے بہت خوش ہین تمھین جو مطلوب ہو عرض کرو زمرد نے کہا یا خداوند
مین دو چیزین طلب کرتا ہون ایک تو سر حمزہ دوسرے یہ باغ جو مجھے دنیا مین دکھایا ہے جسکو مین ابھی دیکھ رہا تھا
آئینہ اندام نے کہا سر حمزہ تجکو دیا جائیگا اور یہ باغ بھی ملیگا مگر شرط ہی زمرد نے کہا یا خداوند شرط
ارشاد فرمایئے آئینہ اندام نے کہا پانچ برس میری عبادت کرو جب پانچ سال گذرجائینگے اسوقت یہ باغ ملیگا

ہوگی قدرت اسی وقت حمزہ کو بلائینگے وہ لشکر کشی کرکے آئیگا سر اُسکا تنین دیا جائیگا مگر فوراً وا مین لیکر بعد ہٗں
کے قالب سے ملایا جائیگا اور روح پاک اُس کے جسم مین داخل کیجائیگی وہ بھی مذہب آئینہ پرستی اختیار
کریگا زمرد نے کہا پھر آپ کو اختیار ہے اُس کے قالب مین روح داخل کیجیے گا مین ایک بار اپنے ہاتھ سے
سر حمزہ جدا کرون گا فیروز سے کہا اے فیروز تم کیا طلب کرتے ہو فیروز نے کہا جو کچھ زمرد ثانی
نے طلب کیا ہے مین بھی اُسی کا خواستگار ہون آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس تک عبادت کرو
تورج سے کہا تم کیا طلب کرتے ہو تورج نے کہا مین بھی فیروز اور زمرد کی راے سے اتفاق کرتا ہون
آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس عبادت کرو تجنگان سے پوچھا اس نے کہا مین بھی یہی چاہتا ہون
کر دینا مین مجھے ایک باغ ملجاے اور حیات ابدی حاصل ہو آئینہ اندام نے اُس سے بھی
کہا کہ پانچ سال عبادت کرو سب نے عبادت کرنے کا وعدہ کیا آئینہ اندام نے اشراق
سے کہا آپ کے واسطے ایک عبادت گاہ بنوا دو کہ یہ سب لوگ وہان جاکے عبادت کرین اشراق نے
کہا جہان آپ کا حکم ہو ان کے واسطے عبادت گاہ بنوا دی جاے آئینہ اندام نے کہا طلسم کے قلعہ
کے پاس جو میدان ہے جہان دیو تمھارے عبادت کرتے ہین دیوؤن کی عبادت گاہ کے قریب ان کی
عبادت گاہ بنائی جاے اشراق نے کہا ایک ماہ کے عرصے مین تیار ہو جائے گی یہ کہکر اشراق
وہان سے روانہ ہوا قلعہ طلسمی کے پاس آیا لوگون کو بلا یا زمین دکھائی سب سے کہا یہان ایک چار دیواری
زمین کو مس کے مربع مین جلد تیار کرو عبادت گاہ بنائی جاے گی معمارون نے دیوار بنانا شروع کی
دو ہفتے مین دیوار تیار ہوئی اشراق کو خبر ہوئی اس نے جاکر چار دیواری کے اندر پتھر کرکے مکان بنایا
ایک پتھر کا بنگلہ بیچ مین بناکر اُس مین تصویر آئینہ اندام کی رکھی اُس کے گرد چار حجرے پتھر کے
بنوائے زمرد و تجنگان و فیروز و تورج کو اپنے ہمراہ لیا آئینہ اندام کے پاس گیا کہا آج
عبادت گاہ تیار ہوگئی ہے آئینہ اندام نے سب سے کہا کہ جاؤ اور میری عبادت مین مشغول ہو اشراق
سے کہا جسوقت انھین وہان لیجانا دیوؤن کی عبادت گاہ دکھا دینا کہ یہ لوگ طرز عبادت سیکھین یعنی
اشراق اپنے ہمراہ لیکر سب کو دیوؤن کی عبادت گاہ مین آیا سب نے دیکھا دیوان قوی ہیکل حجرون
مین بیٹھے ہوئے ہین کسی حجرے مین کوئی دیو برہنہ کھڑا ہے کوئی برہنہ بیٹھا ہوا خرافات بک رہا ہے کسی
کے ہاتھ مین ایک کتاب ہے وہ اُس کتاب کو پڑھ رہا ہے مگر سب برہنہ ہین اشراق عبادت گاہ
دیوان دکھاکر باہر آیا فیروز نے کہا دیو بھی خداوند کی عبادت کرتے ہین اشراق نے کہا اسقدر دیو
صاحب مراد ہین اس وجہ سے یہان بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اور کئی لاکھ دیو جو کسی طرح کی مراد نہین
رکھتے ہین وہ اپنے اپنے مکانون مین رہتے ہین مگر ہر روز صبح کو خداوند آئینہ اندام کی عبادت
ضرور کرتے ہین اور دیوؤن پر کیا منحصر ہے ابھی آپ لوگون نے عبادت گاہ حیوانی نہین دیکھی ہے وہان
بہت سے حیوان عبادت کر رہے ہین مثل شیر و فیل و مار و کژدم بہت سے جانور ہین جو مراد نہین رکھتے
ہین وہ اپنے اپنے ٹھکانون پر روز صبح کو خداوند کی عبادت کرتے ہین فیروز وغیرہ نے
کہا واقعی خداوند ایسے ہی ہین یہ باتین کرتے ہوئے اُس در مین آئے اشراق نے پہلے زمرد ثانی کو ایک
حجرے مین بٹھا کر بٹھایا زمرد نے دیکھا ایک چوکی بچھی ہے ایک کتاب رکھی ہے زمرد اُس چوکی پر

بیٹھ گیا اشراق نے کہا یہ کتاب جو رکھی ہے اِس کو اُٹھا دو دیکھو اس مین طریقے عبادت کے تحریر ہین اسی کے مطابق عمل مین لانا زمرد نے کہا یہی سب باتین اس کتاب مین تمکو سمجھاؤن گا اشراق نے کہا دو وقت برابر تمہارے واسطے آب و طعام و شراب و کباب اور جملہ اسباب راحت یہان پہونچا کریگا قریب غروب آفتاب حجرے سے باہر نکلنا ہر طرف یہان ہی باغون کی سیر کرنا جب آفتاب غروب ہو جاے تب اپنے حجرے مین واپس آنا کھانے سے فراغت کرکے عبادت مین مشغول ہونا تم سب لوگون کے کھانا کھانے کے واسطے ایک ٹھکانا مقرر کیا گیا ہے جو شخص کھانا لیکر آئیگا وہ تمھین ٹھکانا بتا دیگا ہر روز وہین جا کر کھانا کھانا نصف شب تک عبادت کرنا پھر سو رہنا جب پہر بھر رات باقی رہے اُس وقت سے پھر عبادت شروع کرنا زمرد نے کہا جو جو اس کتاب مین لکھے ہوے ہین گے مین کرون گا اشراق وہان سے روانہ ہوا فیروز کو ایک حجرے مین لیگیا اسے بھی وہی باتین تعلیم کین جو زمرد ثانی سے کہین تھین یہی حجرے مین بیٹھا جنگان کو اور تورج کو بھی اسی طرح ایک ایک حجرے مین بٹھایا سب باتین اُن کو بھی تعلیم کرکے وہان سے روانہ ہوا یہ سب کا فرقوش دربے مین مصروف عبادت ہوئے ان سب کو اسی حال مین چھوڑ دیئے کر ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی ملاحظہ فرمایئے

دو کلمہ داستان جلالت عنوان بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہونا بدیع الملک کا طلسم مراۃ العدم کی طرف اور پہونچنا سرحد طلسم پہ اور جنگ ہونا نگہبانان طلسم سے گرفتار ہو جانا بدیع الملک کا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا وہ شراب دے اسدم
کہ شجاعت کا حال لکھتا ہے
پی کے مے نشہ سے ہوے مرا حال
گردون تیغ زبان سے جو رنگ
اشہب کلک کو کرون مہمیز
حاسدون کے جگر ہون جلکے کباب
ہر سطر اس طرح سے ہو تحریر
بنے میدان جنگ کا نقشا
ہو عبارت بھی مختصر اور خوب
نقطہ تک بھی کوئی فضول نہ ہو
نظم سے نثر کو بڑھاتے ہین
صاف سلجھی ہوئی عبارت ہو

جس سے بڑھ جاے اور زور قلم
قلب حاسد بھی جیسلا تا ہے
طبع ہو مائل جدال و قتال
جس گھڑی نشہ کی سوا ہو ترنگ
لکھون وہ داستان حیرت خیز
کچھ معنا مین آہ اور لکھون
صف لشکر کی جو بنے تصویر
یون رقم حال جنگ ہو جائے
تا تحریر کو جو ہو بدل مرغوب
یہ نہ ہو جس طرح سے بعض جہل
خوبی داستان مٹاتے ہین
طرز تحریر بے اصول نہ ہو

داستان جدال لکھتا ہے
امتیاز ورق وکھا تا ہے
کوئی حاسد ہو اگر چہ بہر جنگ
اور جنگ و جدال کی ہو اُمنگ
شاد سن سن کے جسکو ہون احباب
حال میدان کار زار لکھون
وقت تحریر صفحہ کاغذ کا
دیکھے حاسد تو دنگ ہو جائے
بے سبب داستان کو طول نہ ہو
بجل مختصر کے ایک طول غول
ان مضامین کی طرافت ہو
خاطر ناظرین ملول نہ ہو

جہرہ شہسواران میدان مضامین جنگ و جدل و فارسان عرصہ داستان رد و بدل اشہب تیز گام خامہ کو میدان قرطاس پر یون جولان کرتے ہین **شعر** شہسواران عرصہ ہیجا ہو جی نگار بند داستان وفا ناظرین ذوالاحتشام و سامعین ذوالاحتشام کو یاد ہو گا کہ گزشتہ سے قبل مین تحریر کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان

صاحبقران زمان سے رخصت ہوکر جانب طلسم مرآۃ العدم روانہ ہوئے لشکر گران بھی ان کے ہمراہ تھا
تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک کو فضاے صحرا پسند آئی لشکریون سے کہا آج کی شب
یہی جا قیام کرو صبح کو یہان سے چلینگے لشکر ٹھہرا فراشون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک بارگاہ مین تشریف
لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر
ہوئے بدیع الملک سے سب نے عرض کی یہانسے طلسم بھی قریب ہے یقین ہے دو تین روز مین قریب طلسم
پہونچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا پھر آپ لوگون کی کیا راے ہے سب نے عرض کی اگر مزاج مبارک
مین آئے تو اس صحرا مین کچھ دنون قیام فرمایئے پھر تشریف لیچلیے گا یہان شکار کثرت سے پایا جاتا ہے دو
ایک روز شکار کھیلین گے صحرا کی سیر کرین گے پھر یہان سے طلسم مین جا کر پہونچین گے بدیع الملک نے
کہا اگر آپ لوگون کی یہی راے ہے تو مین جب تک آپ لوگ نہ کہین گے تب تک اس صحرا سے نہ جاؤنگا
سردار بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی آپ بھی براے شکار تشریف لیچلیے گا بدیع الملک نے فرمایا
مین ضرور چلونگا شب پھر اسی ذکر مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نامدار مع جملہ سرداران نامی براے
شکار روانہ ہوئے لشکرگاہ سے جب دور نکل گئے تو ایک کوہ سنگ سیاہ کا نظر آیا بدیع الملک نے
سردارون سے فرمایا اس کوہ کی بلندی حد سے زیادہ ہے آج تک ایسا اونچا پہاڑ نظر سے نہین گذرا سب نے
عرض کی واقعی آجتک ایسا پہاڑ نہین دیکھا اس کے اوپر چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہے سب نے عرض کی
پہاڑ ہوگا یا کچھ آبادی ہوگی بدیع الملک نے کہا یہان کے لوگون کو دیکھنا چاہیے کہ انکی کیسی صورتین ہین
زبان کیسا ہے کس طرح کے لوگ ہین سردار مجبور ہوئے بدیع الملک اُس کوہ کے قریب
آئے کئی سردارون کو زیر کوہ چھوڑا مرکب انکے سپرد کئے چند سردارون کو ہمراہ لیکر اُس کوہ پر چڑھے
تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک دیو شکل مہیب نظر آیا بدیع الملک کو دیکھکر دیو نے چیخ ماری اور بہت
سے دیو آگئے سب نے قصد کیا کہ بدیع الملک کو مع سردارون کے اٹھا لیجائین مگر بدیع الملک نوجوان
کے پاس بازو بند سلیمانی موجود تھا دیوان شریر کی جرأت نہ ہوئی جو کچھ کر سکتے مجبور ہوئے سردارون
پر حملہ آور ہوئے بدیع الملک نے تلوار علم کی دیوؤن کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے دیو قتل ہوئے
تو ایک دیو ضعیف اُنمین سے فرار ہوا بدیع الملک نے چاہا اُسکو بھی برچھے کے واصل جہنم کرین مگر اور
دیو بیچ مین آگئے بدیع الملک نوجوان اُنکے قتل کرنے مین مشغول ہوئے وہ دیو نکل گیا تھوڑی دیر کے
بعد بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے دیوان مکار ایک تخت کاندھون پر اُٹھائے
ہوئے پیدا ہوئے اُس تخت پر ایک دیو قوی ہیکل مہیب صورت کو بیٹھے دیکھا بدیع الملک نے صورت
اُسکی دیکھکر خدا کو یاد کیا دیوؤن نے تخت لاکر رکھدیا وہ دیو اُترا بدیع الملک کی طرف دیکھکر
کہا اے نوجوان یہ بازو بند ہمارے حوالے کر اور تو جہان سے آیا ہے چلا جا اگر اس کے خلاف کرے گا
تو بہت پچھتائیگا یہان سے زندہ نجانے دونگا بدیع الملک نے فرمایا یہ بازو بند یون نہ ہاتھ
آئیگا اگر زور ہے تو مجھکو قتل کر تو بازو بند لیجا دیو نے قریب آکے چاہا اپنا دست شہزادہ کا وار کرون بدیع الملک نے
اُس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دیو نے بہت زور کیا مگر پنجہ بدیع الملک سے کلائی نہ چھوٹی بدیع الملک
نے ایک طمانچہ اُس کے رخسار پر مارا کہ سر دیو کا اُڑ گیا اُس کے مرتے ہی آفت عظیم برپا ہوئی آندھی اس

زور سے آئی کہ پہاڑ کی چوٹی سے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کے گرنے لگے درخت جڑوں سے اُکھڑنے لگے عجب حالت
ہوگئی سب دیو چیخیں مار مار کے رونے لگے تھوڑی دیر میں وہ طوفان برطرف ہوا روشنی ہوئی بدیع الملک
نامدار نے دیکھا کہ اُس دیو کی لاش پر ایک مہ جبین مہر تمکین بیٹھی رو رہی ہے بدیع الملک اُس نازنین
کے قریب آئے بہت کچھ تشفی دلاسا دیکر اُسکو خاموش کیا پھر پوچھا اے نازنین اپنی گریہ کا سبب بتا کر اِسکی
لاش پر گریہ کیوں کرتی ہے غیر جنس تھا تو انسان ہے وہ دیو تھا اس نازنین نے کہا اے شہریار اس امر کو تحقیق نفرمائیے لائق
عرض نہیں ہے بدیع الملک نے بہت اصرار کیا اُس نازنین نے عرض کی یہاں عرض نہیں کر سکتی اگر آپ
تکلیف فرمائیے یہاں سے غریب خانہ بہت قریب ہے وہاں تشریف لیچلئے تو میں کیفیت اسکی عرض کروں بدیع الملک
نے فرمایا میں ابھی تیرے ہمراہ چلتا ہوں نازنین نے کہا اور لوگ آپکے ہمراہ ہیں اُن کو چھوڑ دیجئے کہ یہ
لوگ وہاں نہیں جا سکتے ہیں بدیع الملک نے سرداروں سے کہا آپ لوگ یہیں ٹھہریں میں اِس نازنین
کے ہمراہ جاتا ہوں تحقیق کرنا منظور ہے کہ یہ اِس عفریت کی لاش پر اسقدر گریہ کیوں کرتی تھی سرداروں نے
عرض کی اے شہریار آپ بھی کسکی باتکو صحیح جانتے ہیں بھلا یہ عورت آپ سے اپنا راز بتائے کی بات نہ چھپا چکی
ہمیں اِس بات کا یقین نہیں ضرور یہ مکارہ ہے آپکو ہم نہ جانے دینگے بدیع الملک نے فرمایا
خدا میرا حامی ہے میں ضرور جاؤنگا اِس کی بات سنوں گا سرداروں نے ہر چند منع کیا مگر بدیع الملک
نے قبول نہ کیا سب سرداروں کو یہیں چھوڑ آپ اُس نازنین کے ہمراہ ہوئے نازنین ایک جانب چلی
بدیع الملک بھی اُس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک چاہ نظر آیا نازنین نے
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اگر آپ مجھکو مکارہ تصور نہ فرمائیں تو اِس چاہ کے اندر تشریف لے چلیں
بدیع الملک نے چاہ کے قریب آکے دیکھا تو راستہ نیچے جانیکا بنا تھا بدیع الملک نے نام خدا لیکر قدم بڑھایا
نازنین دوسری طرف گئی بدیع الملک کے ساتھ ساتھ راہ طے کی چاہ کے نیچے پہونچے بدیع الملک
نے دیکھا تو ایک باغ پر بہار رشک گلزار فرخار نظر آیا ہر درخت کو گل و ثمرت سے مزین پایا قمریوں کو قریب سرو [illegible]
لگاتے دیکھا صبا کو گیسوان سنبل بناتے دیکھا بلبلوں کا قریب گل مجمع کثیر نظر آیا اور پھولوں نے بھی اپنا رنگ
دکھایا بدیع الملک صانع قدرت کی صنعت کا تماشا دیکھکر حیران ہوئے طفل غنچہ یہ کیفیت دیکھکر خندان
ہوئے ہر پھول سے صدائے عجیب بلند ہوئی وہ نازنین جو بدیع الملک کے ہمراہ تھی یہ کیفیت دیکھکر
دردمند ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آج خلاف معمول اِس باغ کا ہر پھول مسکراتا ہے عجب
و غریب صدا سناتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا نگہبان ہے اس قدر کیوں طبیعت پریشان ہے تم تو یہاں کی
رہنے والی ہو یہاں کے حال سے آگاہ ہوگی یہ بھی کوئی فکر کی راہ ہوگی نازنین نے عرض کی میں پیشتر خدمت والا
میں کہہ چکی ہوں کہ اگر آپ کو مجھپر کسی قسم کا دھوکا ہو تو تشریف نہ لیجئے اب آپ یہ کیا فرماتے ہیں بدیع الملک
نے کہا میں نے تمہاری نسبت نہیں کہا بلکہ یہ عجب و غریب باتیں جو ظاہر ہوئیں تو میں نے اِس جگہ کی
نسبت یہ بات کہی نازنین خاموش ہو رہی ہر ثمر ہر پھول ہر شجر اپنی باتیں کرتا رہا بدیع الملک
نوجوان نے کسی سمت خیال بھی نہ کیا اُس نازنین کے ساتھ چلے گئے قریب ایک بارہ دری کے پہونچے
بدیع الملک نے بارہ دری کو نہایت پر تکلف پایا نازنین سے فرمایا یہ بارہ دری رشک پری کس نے
تعمیر کرائی تھی عمارت بہت کہنہ معلوم ہوتی ہے نازنین نے عرض کی اے شہریار میں یہاں کے کسی راز سے واقف نہیں

آپ کو میرا حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک خاموش ہوئے نازنین پردہ اُٹھا کے بارہ دری کے اندر آئی اپنے ہمراہ بدیع الملک کو بھی لائی شاہزادے نے دیکھا دریچۂ بارہ دری مین ایک آئینہ قدآدم رکھا ہو قصد کیا اُسکے قریب جاکے دیکھیں نازنین نے منع کیا بدیع الملک اُس طرف سے ہٹے نازنین شاہزادے کو شہ نشین پر لائی یہان عجب کیفیت نظر آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پلنگڑی جواہر نگار بچھی ہے اُس پر کوئی شخص سوتا ہو دوشالہ اوپر پڑا ہی نازنین نے کہا اے شہریار آپ تشریف رکھیں اور یہ وعدہ فرمائیں کہ تیرے مقصد کے واسطے کوشش کرونگا تو مین ماجرا اپنے رونیکا بیان کرون بدیع الملک نے فرمایا تم کیفیت کہو خدا مالک ہی اگر اُسکا فضل شامل حال ہوگا تو مین تمھارے مطلب کے واسطے کوشش کرونگا اُس نازنین نے عرض کی اے شہریار یہ پلنگڑی جو بچھی ہی اِس پر ملکہ شاداب اختر جبین دختر ملک قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مرآۃ العدم محو خواب مین ایک مدت گذری کہ وہ عفریت خانہ خراب جو آپ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا ملکہ کو اور مجھے باغ سے اُٹھا لایا تھا اِس باغ مین لا کے رکھا تھا دن بھر اس کا پتہ نہ رہتا تھا مگر وقت شب آتا تھا نہیں معلوم اِس آئینے سے کیا بات کہتا تھا کہ ایک پتلی زمرد کی تیار ہوئی اُس آئینے سے برآمد ہوتی تھی ہاتھ مین اُس پتلی کے ایک پھول ہوتا تھا جب وہ قریب ملکہ آتی تھی پھول سنگھاتی تھی ملکہ عالم اُٹھ بیٹھتی تھین شب بھر بیدار رہتی تھین وہ پتلی پھول سنگھا کے پھر اسی آئینے مین چلی جاتی تھی وہ عفریت شب بھر ملکہ سے منت و سماجت کرتا تھا چاہتا تھا ملکہ وصل پر راضی ہون اپنی صورت نہایت حسین بناتا تھا ملکہ سے کہتا تھا کہ میری صورت اصلی یہ ہی آپ کیون انکار فرماتی ہین میرے دل کو جلاتی ہین ملکہ راضی نہ ہوتی تھین جب تک بیدار رہتی تھین روتی تھین جب شب اسی بحث مین بسر ہوتی تھی اور سحر ہوتی تھی تو عفریت آئینے کے پاس جاتا تھا یہی آواز سناتا تھا ایک پتلی یاقوت کی آئینے سے برآمد ہوتی تھی ملکہ کے قریب آکر ایک پھول سنگھاتی تھی ملکہ بیہوش ہو جاتی تھین مین تنہا اِس مکان مین قریب ملکہ بیٹھی بسر کیا کرتی تھی اب کون ایسا ہی جو ملکہ کو اِس خواب سحر سے بیدار کرے بدیع الملک نے جو یہ تقریر اُس نازنین کی سنی پلنگ کے پاس آئے دوشالہ ہٹایا ایک نور نظر آیا بدیع الملک کی آنکھیں جھپک گئین تاب نظارۂ جمال نہ لاسکے غش کھا کر گرے اُس نازنین نے بدیع الملک کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرائی قریب شاہزادے کے آئی اپنے دامن سے ہوا دی تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو ہوش آیا نازنین نے عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہی بدیع الملک نے فرمایا اب مزاج پوچھنا بیکار ہی دل بیقرار ہی طبیعت گھبراتی ہی جنگل کی یاد آتی ہی نازنین نے جو بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عاقلہ تھی فوراً سمجھی کہ شاہزادہ ملکہ پر مائل ہوا تیغ ابرو کا گھایل ہوا اب خدا ہی خیر کرے انجام بخیر ہووے اِس کی جوانی مفت رائگان جائیگی مراد بر نہ آئیگی یہ خیال کر کے کہا اے شہریار صبر کیجیے دل پر جبر کیجیے اسقدر بیتاب نہ ہونا چاہیے یون اشکون سے دامن نہ بھگونا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا صبر کسکو کہتے ہین اور جبر کسکا نام ہی بیتابی و بیقراری یہ البتہ اپنا کام ہی اے نازنین تو نے غضب کیا میرے سردارون کو ہمراہ نہ آنے دیا اگر وہ لوگ آتے تو کچھ تو تدبیر بتاتے مگر اب خدا جو چاہیگا کرونگا تم یہان ٹھہرو مین اِسکی تدبیر مین جاتا ہون اگر کچھ تدبیر بن پڑیگی تو آؤنگا ورنہ زندگی سے ہاتھ اُٹھاؤنگا نازنین نے کہا اے شہریار مین ہرگز آپ کو نہ جانے دونگی ایک کی وجہ سے تو یہ ملال ہی اگر آپ کے دشمنون پر کسی طرح کا ملال پہونچے گا تو اِس سے زیادہ مجھکو صدمہ ہوگا بدیع الملک نے کہا اب روکنا بیکار ہی مین نہ ٹھہرونگا ضرور جاؤنگا نازنین مجبور ہوئی

بدیع الملک اُس مکان سے باہر آئے راستہ طے کرکے اپنے سرداروں سے ملے سب نے بدیع الملک
کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا گئے پاس آکے عرض کی اے شہریار مزاج کیسا ہے بدیع الملک نے فرمایا مزاج کی صحت
اب کہاں اک زہرہ جبین پر دل آگیا اور غم قلب مضطر پر چھا گیا سرداروں نے کیفیت پوچھی بدیع الملک نے
کل ماجرا بیان کردیا سرداروں نے عرض کی حضور بھی کس امر کا خیال فرماتے ہیں نہیں معلوم کیا بات ہے
آپ لشکر کو تشریف لے چلیے کچھ خیال نہ کیجیے بدیع الملک نے فرمایا میں جب تک اس بات کو صاف نہ کرونگا
لشکر میں واپس نہ جاؤنگا سرداروں نے عرض کی آپ کو طلسم میں جانا ہے اگر عرصہ ہوگا تو زمانہ فتوحی میں خلل
پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ خدا کو منظور ہے پہلے میں اُس نازنین کی فکر کرلوں پھر اور کام کرونگا
سردار خاموش ہو رہے بدیع الملک نے کہا آپ لوگ لشکر میں تشریف لیجائیں وہاں سب کو آگاہ کردیں
اور وہیں قیام فرمائیں میں انشاء اللہ تعالی بہت جلد آپ سے ملونگا سرداروں نے عرض کی اب ہم
ایسے وقت میں آپ سے جدا نہ ہونگے تنہا آپ کو نہ چھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے جانے
سے لشکر میں سب لوگوں کو کیفیت معلوم ہو جائیگی وہ باطمینان خاطر وہاں قیام پذیر رہینگے اور اگر آپ
لوگ انہیں میری اطلاع نہ دینگے تو وہ لوگ گھبرا کر باہر نکلیں اور چلے جائینگے پھر انکا پتہ ملنا مشکل ہوگا سرداروں
نے عرض کی آپ ہم لوگوں کو چھوڑ کر کہاں تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے فرمایا میں اسی نازنین کے
بیدار کرنے کی فکر میں جاؤنگا اگر کوئی ترکیب ہاتھ آجائیگی تو پھر یہاں آکر اُس نازنین کو بیدار کرونگا سرداروں
نے عرض کی کوئی جگہ خاص ہے جہاں جانے سے تدبیر اُس نازنین کے بیدار کرنے کی دستیاب
ہوگی بدیع الملک نے کہا کوئی جگہ خاص نہیں ہے سرداروں نے کہا پھر آپ کہاں تشریف لیجائینگے
بدیع الملک نے کہا میں اُن دیوان شریر کو تلاش کرونگا جو اُسکا تخت اٹھا کے لائے تھے سرداروں
نے عرض کی اُنکا ملنا ممکن نہیں آپ اُن کے ناموں سے واقف نہیں اُنکی جائے سکونت سے آگاہ نہیں
بدیع الملک نے فرمایا کہیں پتہ مل ہی جائیگا سرداروں نے عرض کی اے شہریار انکا پتہ نہ ملیگا بدیع الملک نے کہا جب
پتہ انکا نہ معلوم ہوگا اُسوقت دوسری تدبیر کیجائیگی سرداروں نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک کی سمجھ میں نہ آیا
سردار مجبور ہوگئے بدیع الملک خدا حافظ کہکر آگے بڑھے سردار ساتھ چلے بدیع الملک نے فرمایا آپ
لوگ تکلیف نہ فرمائیں لشکر کو واپس جائیں سرداروں نے عرض کی ہم لشکر میں اطلاع کرائے دیتے ہیں
آپ خاطر جمع رکھیں ایک سردار کوہ کے نیچے آیا جو لوگ گھوڑے لیے کھڑے تھے اُنسے کہا لشکر میں جاکر اطلاع
کردو کہ بدیع الملک نامدار کوہ پر تشریف رکھتے ہیں اگر عرصہ ہو جائے تو لشکر میں کوئی مضطرب نہ ہو
وہیں سب قیام پذیر رہیں انشاء اللہ جلد آکر ملینگے وہ لوگ گھوڑے لیکر روانہ ہوئے سردار بدیع الملک
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب ملکر ایک جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن دیوان شریر کی بیان کیجاتی ہے

جو اس دیو قوی ہیکل کا تخت اٹھا کے لائے تھے یہ سب اُسی کوہ کے نیچے ایک غار میں رہتے تھے یہ
سب اس کو اپنا معبد جانتے تھے جو دیو دست بدیع الملک سے مارا گیا اُس کو اپنا بادشاہ بنایا تھا
اُسکے تابع فرمان رہتے تھے اسکے مارے جانے کے بعد سب دیو متفرق ہوگئے مگر ایک دیو ضعیف کہ کثرت

زخم کاری سے بھاگ نہ سکا ایک غار مین لیٹ رہا بدیع الملک نوجوان بھی چلے تھوڑی دیر مین اُس غار کے قریب
آکے پہونچے دیکھا ایک دیو ضعیف غار مین پڑا ہی بدیع الملک اُس دیو کے قریب آئے کہا اے عفریت بیدار ہو
دیو نے جو آنکھ کھول کے دیکھا بدیع الملک کو اپنے قریب پایا گھبرا گیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار پناہ
دیجیے بدیع الملک نے فرمایا اسلام قبول کر دیو مسلمان ہوا بدیع الملک نے سردارون سے اُسکے زخمون مین
اپنے ہاتھ سے ٹانکے لگائے دیو سے پوچھا کہ یہ جو تم سب کا سردار مارا گیا اسکا کیا نام تھا اُس نے عرض کی کہ وان
بن سوہان اُس کو کہتے تھے یہ ہم سب کا بادشاہ تھا بدیع الملک نے فرمایا کس شغل مین رہتا تھا دیو نے کہا
ایک مہینہ سے طلسم نہ طاق مین ملازم تھا اور آئینہ اندام جادو کو اپنا خداوند جانتا تھا یہان بھی ایک تصویر
آئینہ اندام کی لائی تھی ہم سب اُسی تصویر کی پرستش کرتے تھے یہ صبح کو وہان جاتا تھا تمام دن طلسم مین رہتا
تھا شام کو واپس آکے تھوڑی دیر ہم لوگون سے باتین کرتا تھا طلسم کے واقعات بیان کرتا تھا پھر اپنے مکان مین
جاتا تھا ایک شاہزادی کو کہین سے اُٹھا لایا تھا اُس کے عشق مین دیوانہ تھا شب بھر اُس کی منت کرتا تھا
وہ وصل پر راضی نہ ہوتی تھی جب صبح کو جاتا تھا اُس کو بیہوش کر کے چلا جاتا تھا بدیع الملک نے فرمایا
اُسکو بیہوش کیونکر کرتا تھا اور وہ ہوشیار کسطرح ہوتی تھی دیو نے کہا ایک آئینہ طلسم سے لایا تھا اُس مین
دو پتلیان سبز و سرخ تھین اُنکے ذریعہ سے بیہوش و ہشیار کر لیتا تھا بدیع الملک نے پوچھا کیا اُس آئینہ مین سحر
اگر اُس کو کوئی توڑ ڈالے تو اُس شاہزادی کو ہوش آجائے عفریت نے کہا آئینہ کے توڑ ڈالنے سے کچھ
نہین ہوگا جب تک آپ تصویر آئینہ اندام کو نہ توڑینگے بدیع الملک نے فرمایا تصویر آئینہ اندام کہان
ہی عفریت نے کہا اسی کوہ پر ہی مگر وہان تک جانا بہت مشکل ہی گرد اُس تصویر کے آتش سحر روشن ہی جب
اُس آتش سے گذر جائے تو دیوان سحر مد ہزارون جمع ہین اُنسے مقابلہ کرنا اور فتحیاب ہونا مشکل ہی جب
اُن دیوون پر فتحیاب ہو تو تصویر تک پہونچے تصویر خود ساختۂ سحر ہی اُس کو توڑنا آسان نہین بدیع الملک
نے فرمایا سب خدا آسان کر دیگا مجکو اُس تصویر تک پہونچا دو دیو نے عرض کی اے شہریار آپ تصویر کے پاس
جا کر کیا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا اُس تصویر کو توڑونگا دیو سمجھا کہ شاہزادی کو بدیع الملک نے دیکھ لیا ہی
اُسی کے واسطے تدبیر کرتے ہین بہت بہت سمجھایا بدیع الملک نے نہ مانا دیو مجبور ہو گیا بدیع الملک کو مع
سردارون کے اپنے ہمراہ لیکر چلا عجیب و غریب راہون کو طے کر کے ایک چاہ کے قریب پہونچا بدیع الملک
سے عرض کی آپ جھک کے ملاحظہ فرماوین کہ آتش سحر اس چاہ مین مشتعل معلوم ہوتی ہی بدیع الملک نے جھک
کے دیکھا تو آگ روشن معلوم ہوئی شعلے بھڑکتے نظر آئے یہ پیروان خلیل اللہ تھے آگ سے کیا ڈرتے نام خدا
لیکر اُس چاہ مین کود پڑے دیو نے چاہا مین بھی کود پڑون سردارون نے منع کیا کہا ارے کیون اپنی جان دیگا
آقاے نامدار صاحب اقبال ہین آگ بجھ جائے گی اگر تو کودیگا تو جل جائیگا دیو قریب چاہ آیا جھک کے
دیکھا آگ کو بجھا پایا سردارون سے کہا اب آتش سرد ہو گئی جلنے مین کوئی مضائقہ نہین ہی سب سردار بھی
اُس چاہ مین کود پڑے دیو بھی کود اگر بدیع الملک جو چاہ مین کودے آتش سرد ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا
میدان وسیع نظر آیا ایک جانب جیسے لوح محفوظ اور تختہ جات داغ سحر اُنکے پاس موجود تھی کچھ خوف
سحر نہ تھا دو چار قدم بڑھے بدیع الملک نے دیکھا ایک در نظر آتا ہی چاہا اُس در کی طرف چلون کہ ایک
دیو اُس در سے نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے جوان مسلمان تو کہان جاتا ہی یہ ہم لوگون کی سجدہ گاہ ہی

پیسنکے بدیع الملک کی طرف ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے جھٹکا دیا دیو کا ہاتھ بیکار ہوا اس نے چیخ
ماری بہت سے دیوان شہر پر آکر جمع ہوئے سب بدیع الملک پر حملہ آور ہوئے مگر دور کے حربوں سے کام لیا
بازوبند سلیمانی کی برکت سے کوئی بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ سب کے وار بچانے لگا بہت سے
دیودں کو قتل کیا آخر تھک کر ایک درخت کے سایہ میں دم لیا دیودں کو موقع ملا پتھر مارنا شروع کیے بدیع الملک
نے ہاتھ اُٹھا کر درگاہ کبریا میں عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز
غریبان وقت مدد ہے تڑپ سے جو دعا کی ایک جانب سے گرد اُٹھی بدیع الملک نے دیکھا کہ سرداران نامی
آپہونچے آتے ہی سب سردار دیودں پر ٹوٹ پڑے وہ دیو جوان سب کو لیکر یہاں تک آیا تھا اُس نے
بہت سے دیودں کو ہلاک کیا چار سردار بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے شاہزادے کو اُن کا
بہت افسوس ہوا اسی ملال میں تلوار کھینچ کر دیودں پر جا پڑے قتل کرنا شروع کیا آخر دیو تاب مقابلہ نہ
لاسکے سامنے سے فرار ہوئے بدیع الملک اُس در میں تشریف لائے دیکھا ایک تصویر بہت بڑی پتھر کی
تراشی ہوئی رکھی ہے بدیع الملک اُس تصویر کے قریب گئے لوح محفوظ کا عکس جو تصویر پر ڈالا تصویر خود ٹوٹ گئی
بدیع الملک نے شکر خدا کیا بہت سے دیو مطیع ہوئے بدیع الملک نے اُس دیو ضعیف سے پوچھا اب
کیا کرنا چاہیے اُس نے کہا اب آئینہ ٹوٹ گیا ہوگا شاہزادی کو ہوش آیا ہوگا بدیع الملک وہاں سے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاوے گا

اب کیفیت ملکہ شاداب اختر جبین کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نے یہاں معبدگاہ کو تباہ کیا اور تصویر آئینہ اندام جادو کی ٹوٹی تو مرآۃ سحر بھی ٹوٹا
ملکہ شاداب اختر جبین کو ہوش آیا آنکھیں کھولیں اُٹھ بیٹھیں اپنی وزیرزادی شوخ نگاہ کو آواز دی شوخ نگاہ
قریب تھی ملکہ کو جو ہوشیار پایا قریب آئی بلائیں لیں ملکہ نے کہا آج خلاف دستور مجھکو ہوش کیوں آیا خیال
جو کیا تو سحر بھی یاد تھا ملکہ سحر میں دخل وافی رکھتی تھی شوخ نگاہ سے کہا اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے نہیں
معلوم کیا بات پیش آئے نکل چلنا بہت اچھا ہے شوخ نگاہ نے بدیع الملک کی سب کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا
اگر وہ ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا ہر طرح اپنے کو وہاں پہونچائیگا یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے
ملکہ اُسی پلنگڑی پر شوخ نگاہ کو بٹھا کر سحر کیا پلنگڑی تخت کی طرح بلند ہوئی ملکہ وہاں سے روانہ ہوگئی کہ حال اسکا وقت
پر لکھا جاوے گا

اب بدیع الملک کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو وہاں سے تصویر کو شکست کر کے ملکہ کی بارہ دری میں آئے یہاں کسیکو نہ پایا بدیع الملک گھبرا کے بیتاب
ہوگئے سرداروں سے کہا غضب ہوا نہیں معلوم ملکہ کو اب کون لیگیا دیودں نے عرض کی اے شہریار ملکہ سحر خوب جانتی
تھیں معلوم ہوتا ہے اپنے مکان کو روانہ ہوگئیں کیونکہ جب تصویر آئینہ ٹوٹا ہوگا ملکہ کو ضرور ہوش آیا ہوگا اور سحر بھی یاد ہوا ہوگا
اپنی وزیرزادی کو لیکر نکل گئیں بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت کیونکر معلوم ہو دیودں نے عرض کی ہم
ابھی دریافت کرتے ہیں یہ کہکر دو تین دیو بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں طلسم

مراۃ العدم کے قریب جا پہونچے طلسم کے اندر آئے دیکھا سب شہر مین خوشی ہو رہی ہی تیاریان روشنی کی ہوتی ہین نزدیو مکانات شاہی کے اوپر آئے دیکھا محل مین سب لوگ خوشی کر رہے ہین ایک نازنین کو چند خواصین حمام مین لیے جاتی ہین دیو یہ کیفیت دیکھکر سمجھ گئے کہ یہی ملکہ ہی ابھی آئی ہی لوگ اس کو حمام مین لیے جاتے ہین یہ حال دیکھکر واپس ہوئے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سب حال عرض کیا بدیع الملک نے کہا اگر ملکہ اپنے مکانات مین ہی تو کیا مضائقہ ہی مین وہین جاتا ہون انشاء اللہ تعالے وہین ملاقات ہوگی یہ کہکر دیو دن کو رخصت کیا دیو دن نے عرض کی آپ طلسم کی طرف تشریف لیے جاتے ہین اگر خلاف مزاج نہ ہو تو ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ چلین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کے تشریف لیجانیکی کوئی ضرورت نہین ہی خدا کی حمایت کافی ہی دیو دن نے عرض کی ہم وقتاً فوقتاً حاضر خدمت ہوتے رہینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو اختیار ہی مین اس بابت مانع نہین دیو سب رخصت ہوئے بدیع الملک کوہ سے اُترے اپنے لشکر مین تشریف لائے سب نے بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہو حقیقت دریافت کی شاہزادے نے مناسب جانکر بعض حال بیان کر دیئے اُس روز وہین قیام کیا دوسرے روز طلسم کی طرف روانہ ہوئے چوتھے روز مسافرخانہ طلسمی کے قریب پہونچے مہمان سرا سے لوگ لینے کو آئے بدیع الملک سے آکر سب نے عرض کی مہمان سرا مین تشریف لے چلیے بدیع الملک نے پوچھا یہ مہمانسرا کسکی ہی اسکا مالک کون ہی سب نے کہا یہ مہمان سرا ملک قیصر صاف باطن کی طرف سے ہی یہان عام اجازت ہی اگر کوئی اس طرف سے لین اور بھی جاتا ہی ایک شب مہمان سرا مین رہتا ہی دوسرے روز اپنی منزل کی طرف روانہ ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی مہمانسرا مین نہین جا سکتے سب نے عرض کی ایک روز آپکو ضرور ہم لوگون پر عنایت فرمانا ہوگی بدیع الملک نے فرمایا ہم بغرض فتاحی طلسم یہان آئے ہین اگر آپ ہمکو اپنی مہمان سرا مین لیجیے گا تو آپ پر عتاب سلطانی ہوگا ہم نہین چاہتے کہ آپ ہمارے سبب سے مورد عتاب ہون یہ جو ملازمین مہمانسرا کے تھے سنکر سب بہت ہنسے کہا آپ نے وہ ارادہ کیا جو کبھی پورا نہ ہوگا بھلا طلسم مراۃ العدم آپ سے فتح ہوگا بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو غیب دانی کسنے بتائی ہی کس وجہ سے آپ یہ دعوی کرتے ہین کہ طلسم فتح نہ ہوگا سب نے کہا یہ طلسم ایسا نہین جو فتح ہو جاے بدیع الملک نے فرمایا یہ آپ لوگون کا خیال خام ہی طلسم ضرور فتح ہوگا اور آپ بفضل خدا فتح کرینگے ملازمین اُسی وقت واپس گئے طلسم کے اندر آئے ملک قیصر صاف باطن کی ڈیوڑھی پر آئے اپنی اطلاع کرائی چوبدارون سے کہا کہ خدمت شہنشاہ مین عرض کر دینا کہ ملازمین مہمانسرا حاضر ہین کچھ امور ضروری عرض کرنا چاہتے ہین اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت ہو کر آپ سے عرض کرین چوبدار اندر آئے ملک قیصر اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا لوگ فیروز کا ذکر رہے تھے قیصر کہتا تھا فیروز کا مارا جانا اچھا ہوا اگر وہ یہان رہتا تو ضرور مسلمان یہان آتے مفت فساد عظیم برپا ہوتا مجھکو خداوندون نے منع کیا مین نے اُس کا بلانا اچھا نہ جانا وہین جاکر رخصت کر دیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے آکر کہا ملازمین مہمان سرا بہ دولت پر حاضر ہین کچھ امور ضروری آپ سے عرض کرنا ہین امیدوار باریابی ہین قیصر نے کہا بلا لو چوبدار باہر آئے ملازمین مہمان سرا کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ملازمین نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے کی اجازت دی ملازمین بیٹھے قیصر نے پوچھا آج تمکو کون سے آنیکا کیونکر اتفاق ہوا سب نے کہا کچھ امور ضروری آپ سے عرض کرنا ہین قیصر نے تخلیہ کیا ملازمین مہمان سرا نے بدیع الملک کے آنیکی کیفیت بیان کی قیصر نے کہا یہ بھی کوئی رازکی بات تھی جسکو تم لوگون نے اس طرح پوشیدہ کیا مین اسی وقت سب مسلمانون کو گرفتار کرا سے

لیتا ہون کیا مجال کسی کی جو بیر طلسم کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے تم لوگ جاؤ مین ابھی اُن لوگون کے واسطے
فکر کرتا ہون لازم مین مہمان سرا رخصت ہوے قیصر نے سب کو بلایا سب لوگ آئے قیصر نے کہا مسلمان آ گئے
کوئی شخص بدیع الملک ہو کہ وہ سب کا سردار ہی اُسی کے ہمراہ لشکر ہی وہی بارادۂ قتال ہمی یہان آیا ہی وزرا بھی اس
بات کو سنکے بہت ہنسے قیصر نے کہا تھوڑا سا لشکر بھیجدینا کہ وہ جاکر اُن لوگون کو گرفتار کر لائے وزرا نے اسیوقت
اسکا انتظام کیا لشکر جانب سرحد روانہ کردیا لشکر تو طلسم کی سرحد پر آکے اُترا اگر بدیع الملک نوجوان نے اپنے
یہان کی بارگاہین خاص حد طلسم مین استادہ کرائین لشکر قیصر نے منع بھی کیا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا کہا
ہم قیصر کو نامہ لکھتے ہین اُسکے جواب کے منتظر ہین اگر ہماری مرضی کے موافق جواب آئیگا تو خود قیصر ہمارے بلانیکو
آئیگا اور اگر ہمارے خلاف مرضی جواب آیا تو ہم طلسم کے اندر چلے جائینگے سرداران لشکر قیصر نے کہا ہم آپ کو یہان
بارگاہین نہ استادہ کرنے دینگے ہمین حکم ہی کہ آپکو مع لشکر اسیر کرکے خدمت مین سلطان کے لیچلین بدیع الملک
نے فرمایا پھر آپ کس کی راہ دیکھتے ہین اگر یہ امر آپ کے امکان مین ہو تو مین موجود ہون آپ گرفتار کرکے لیچلیے سردارون
نے دیکھا کہ یہ لوگ یون اسیر نہ ہونگے جب تک انسے مقابلہ نہ کیا جائے یہ سوچ کر بدیع الملک سے افسر فوج
نے کہا کل میدان جنگ مین آپ کو گرفتار کرینگے آج آپ بھی مسافت راہ اُٹھائے ہوئے ہین اور ہملوگ
بھی ابھی آئے ہین شب بھر آرام کرین پھر آپ سے مقابلہ ہو بدیع الملک نے فرمایا آپ کو اختیار ہی ہم ہر وقت
موجود ہین سرداران فوج قیصر وہانسے واپس آئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سردارون نے
بدیع الملک سے عرض کی اب آپ کیا ارادہ ہی قیصر کو نامہ لکھیے گا بدیع الملک نے فرمایا اب نامہ لکھنے کی کیا
ضرورت ہی اُس کو اطلاع ہو گئی اُس نے لشکر برائے مقابلہ روانہ کیا اب صبح سے مقابلہ شروع ہو جائیگا نامہ لکھنے
کی ضرورت نہین ہی سردار خاموش ہو رہے ہرکارون نے آکر بدیع الملک کو دعا دی پھر عرض کی لشکر دشمن مین
طبل جنگی بجا ہی بدیع الملک نے فرمایا بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی
دونون لشکرونمین تیاریان ہونے لگین رات تو سامان جنگ مین بسر کی جب قیصر زرین کلاہ مشرق فوج سیارگان
کو بھگا کے فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا تو بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کرکے
سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادہ ہتیار جسم پر آراستہ کر کے بارگاہ سے برآمد ہوا خدام
مرکب لیے در سے حاضر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار
روانہ ہوئے اُس طرف سے افسر لشکر یعنے گُرد قوی بازو اپنے لشکر کو لیکر میدان میں آیا دونون طرف صف بندی ہوئی
نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا لنگر بنے گرد قوی بازو صف سے نکے بڑھا کہا ای بدیع الملک اگر تم میرا کہنا
قبول کرو تو بندگان سامری کی جان بچے بدیع الملک نے کہا بیان کرو گرد قوی بازو نے کہا لشکر تمہارے بھی
ہمراہ ہی اور مین بھی اس قدر لشکر لیکر آیا ہون اگر جوانان لشکر آپس مین معرکہ آرائی کرینگے تو بہت سے آدمی قتل ہونگے
بہتر یہ ہی کہ مین تم آپس مین مقابلہ کر کے ایک دوسرے کو زیر کرین جو مغلوب ہو غالب کی اطاعت کرے بدیع الملک
نے فرمایا مجکو منظور ہی گرد قوی بازو نگاہ وزن ہوا نیزہ کے دو چار وار بدیع الملک پر کیے بدیع الملک نے
وار اُس کے رد کیے جب یہ دو چار وار کر چکا تو بدیع الملک نے نیزہ سیدھا کیا ایک وار اُسکے گلوگاہ پر کیا
اُس نے نیزے کو نیزے پر روکا چاہتا تھا کہ وار کرے مگر سنان تلے ہی بدیع الملک نوجوان نے نیزے کی
چوب اُسکے نیزے سے لڑاکے جھٹکا مارا کہ نیزہ اُس کے ہاتھ سے نکل گیا اُس نے خفیف ہو کے تلوار میان سے

لی کہا اے جوان اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا بدیع الملک نے فرمایا جسطرح نیزہ بازی میں بچا اسی طرح اب بھی
بچونگا گرد قوی بازو نے کہا اب میں تجھکو اجازت دیتا ہون تو تلوار کا وار کر بدیع الملک نے فرمایا ہمارا یہ دستور نہیں
ہو کر جنگ میں سبقت کرین پہلے تم وار کرو جب تمھارے وار سے خدا ہمکو بچا لیگا تو ہم بھی وار کرلین گے گرد قوی بازو
نے کئی بار بدیع الملک سے کہا مگر شاہزادے نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا جب گرد قوی بازو مجبور ہوا تو وار
تلوار کا سر بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیا گرد قوی بازو نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نے اُس وار کو تلوار پر روکا اس نے فوراً تیسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو خالی دیکر خبردار خبردار
کہکر وار کیا گرد قوی بازو نے سپر اُٹھائی تلوار سپر پر پڑ کے اُچٹ گئی مگر مرکب قوی بازو نے پر لگا کی تیغ سر
مرکب پر پڑی گھوڑے کی گردن کٹ کے زمین پر گری دھڑ کے ساتھ قوی بازو بھی گرا اس نے گرتے ہی چاہا کہ
بدیع الملک کے گھوڑے کو بے کرے مگر شاہزادہ گھوڑے سے کودا مرکب کو اپنی پشت پر لیا قوی بازو تلوار لیے
قریب آیا چاہا اب بدیع الملک پر وار کرون بدیع الملک نے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا جھٹکا دیکے ہاتھ
سے چھین کر زمین پر پھینکدیا قوی بازو نے چاہا بدیع الملک سے لپٹ جاؤن کشتی کے فن دکھاؤن لیکن
بدیع الملک نوجوان نے اس کو اپنے قریب نہ آنے دیا دیر تک اس کوشش میں رہا جب تھک گیا
تو مجبور ہو کر بدیع الملک سے کہا اے جوان اب میں چاہتا ہون کہ مجھسے کشتی میں مقابلہ کر بدیع الملک نے کہا میں موجود
ہون یہ کہکر تھم گئے قوی بازو قریب آیا بدیع الملک کی کمر میں ہاتھ ڈال کے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک
کو جنبش بھی نہ ہوئی جب بہت زور کر چکا تو کہا اے جوان اب میں تیرے زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے
بلکہ دیا کہ پانوں گرد قوی بازو کے زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے دوسرا زور کیا سینے تک لائے تیسرے
زور میں سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پھینکیں گرد قوی بازو نے عرض کی اے شہریار میں آپ کی اطاعت قبول
کرتا ہون بدیع الملک نے باسانی اس کو زمین پر رکھدیا گرد قوی بازو کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے
لشکر کو پکارا کہا میں نے اطاعت آقاے نامدار کی قبول کی ہے تم میں سے جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ ایمان
لائے نصف سے زیادہ مسلمان ہوئے باقی لشکری ایمان نہ لائے حیلہ کر کے وہاں سے فرار ہو گئے بدیع الملک
نامدار بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پلٹے اپنی بارگاہ میں آئے گرد قوی بازو کو بھی ہمراہ لائے سب سے فرمایا
آج شب بھر یہان قیام کرین گے صبح کو انشاءاللہ تعالیٰ سرحد طلسم میں داخل کرینگے لوح کی کوئی تدبیر کیجائیگی
گرد قوی بازو نے عرض کی اے شہریار لوح اس طلسم کی کسی کو معلوم نہیں کہ کہان ہے بدیع الملک نے فرمایا جب فضل خدا
ہوگا تو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی گرد قوی بازو خاموش ہو رہا اور سردار بدیع الملک کے پاس حاضر
ہوئے اور ادھر اُدھر باتیں ہونے لگیں تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک
نے آرام فرمایا اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیموں میں گئے بستر خواب پر جا کے محو خواب ہوئے ان لوگوں کو تو
اس حال میں چھوڑئیے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن لوگوں کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جو گرد قوی بازو کے لشکر سے بھاگ گئے تھے اور مسلمان ہونے سے انکار کیا تھا یہ لوگ بھاگتے بھاگتے طلسم
کے اندر پہنچے ملک قیصر صاف باطن کو خبر ہوئی کہ تھوڑا سا لشکر بے سردار بھاگ کر طلسم میں آیا ہے

قیصر نے کہا اُن لوگون کو ہمارے پاس لاؤ ہم سب کی کیفیت دریافت کرینگے لوگ اُسی وقت روانہ ہوئے
گرد قوی بازو نے لشکر کو اپنے ہمراہ قیصر حماقت باطن کے پاس لائے قیصر نے کہا تم لوگون پر کیا مصیبت پڑی
جو بھاگ آئے لشکریون نے کل ماجرا بیان کیا قیصر گرد قوی بازو کی کیفیت سنکر بہت جھلایا سب سے کہا غضب
کی بات ہے ایسا شجاع وصاحب ہمت یون مسلمان ہو جائے اور مسلمان یون اُس کو زیر کرین لشکریون نے
بدیع الملک کی سپہ گری کی تعریف کی ملک قیصر نے کہا کیا یہ شخص جو فتاحی کے ارادے سے آیا ہے مرد شجاع
ہے سب نے کہا شجاعت مین اُس کی کچھ شک نہین ہے بڑے زور شور سے قوی بازو کو زیر کیا ہر بات مین
عاجز کر دیا اُس نے نیزہ بازی بہت جنگ آغاز کی بدیع الملک نے نیزہ اُس کے ہاتھ سے نکال دیا
اُس نے تلوار نکالی تلوار اُس کے ہاتھ سے چھین لی قوی بازو نے چاہا مین لپٹ جاؤن زمین پر دے مارون
اُس نے اپنے قریب نہین آنے دیا جب قوی بازو نے خود کہا کہ مین زور کرنا چاہتا ہون وہ ٹھہر گیا قوی بازو
نے دیر تک زور کیا مگر اُس کے لنگر مین جنبش بھی نہ ہوئی جب خود قوی بازو نے کہا اب مین تیرے زور کا مشتاق
ہون اُس جوان نے کمر مارا کہ قوی بازو کے پاؤن زمین سے اُٹھ گئے دو زور دو مین سر سے بلند کیا وہ چاہتا
ہر مقام پر قوی بازو کو قتل کر سکتا تھا مگر قوی بازو کی خوشی پر لڑا کیا جب سر سے اونچا کیا قوی بازو نے پناہ
طلب کی اُس نے باہستگی زمین پر رکھدیا قوی بازو مسلمان ہو گیا ہم لوگون کو بلایا کہا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو
وہ اطاعت بدیع الملک قبول کرے بہت سے لوگون نے بخوف دنیا اس روزگار اطاعت بدیع الملک قبول
کی ہم لوگون کو یہ بات گوارا نہ ہوئی بسبب سرداری کے مقابلہ نہ کر سکے یہان واپس آئے اب جو حکم والا ہو
بجا لائین ملک قیصر حماقت باطن ان لوگون سے بہت خوش ہوا کہا تم لوگ جاؤ مین تمھارے عہدے بڑھاؤنگا
دنیا خیر خواہ تصور کرونگا اور بدلہ بدیع الملک سے اور انتظام کرتا ہون اب بدیع الملک کہان جائیگا مین
کسی کو مقابلے کے واسطے نہین بھیجونگا بیکار اُس کی گرفتاری مین عرصہ ہونا اچھا نہین یہ کہکے اس نے خادمون
کو طلب کیا جب خادم آئے ایک پرچہ لکھکر اُنکو دیا کہا یہ پرچہ حکیم روشن تدبیر کے پاس لیجاؤ اور جلد اس کا جواب
لیکر آؤ خادم پرچہ لیکر روانہ ہوئے حکیم روشن تدبیر کے پاس پہونچے حکیم اُس وقت اپنے مکان مین تھا جب قیصر
کے ملازمین آئے حکیم کو اطلاع کرائی حکیم باہر آیا خادمون نے پرچہ دیا حکیم نے اُس پرچے کو پڑھا لکھا تھا کہ ایک شخص مسلمان
بارادے فتاحی طلسم آیا ہے اگر اُس کے مقابلے کیواسطے لشکر کو روانہ کرتا ہون تو مفت مین لوگون کا خون ہوگا بہتر یہ ہے
کہ آپ کوئی تدبیر ایسی بتائے کہ سب اسیر ہو جائین جنگ فساد نہ ہو حکیم نے اُسی وقت اُس پرچے کی پشت پر جواب لکھا کہ
مین نے ایک تدبیر سوچی ہے آپ کے پاس آکر بیان کرونگا یہ لکھکر ملازمین قیصر کو رخصت کیا ان لوگون نے وہ پرچہ قیصر کو لا کر دیا
قیصر نے اسکو پڑھا اُسیوقت حکیم کے واسطے سواری روانہ کی حکیم قیصر کے پاس آیا قیصر تعظیم کو اُٹھا کہا حکیم صاحب آپ نے
کیا تدبیر کی ہے حکیم نے کہا آپ لشکر کو برائے مقابلہ نہ بھیجے مین ایک تدبیر ایسی کرونگا کہ لشکر حریف کے لوگ نابینا
ہو جائینگے مقاتلے کی نوبت نہ آئیگی قیصر نے کہا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت اُس نے وزرا سے کہا کہ لشکر تیار
کرے مقابلہ مسلمانان کے واسطے روانہ کرو حکیم صاحب کوئی تدبیر فرمائینگے حکیم نے کہا جسوقت لشکر وہان جائے
رسالدار کو میرے پاس بھجدیجے گا مین کچھ باتین رسالدار سے کرونگا قیصر نے اُسی وقت رسالدار کو طلب
کیا رسالدار آیا حکیم نے رسالدار کو اپنے ہمراہ لیا اپنے مکان پر لایا تھوڑی سی خاک سفید رسالدار کو دی
کہا جسوقت سقے برائے آبپاشی میدان مین جائین یہ خاک اُنکی مشک مین ڈال دیجیے گا اور ایک سرمہ دیا

کہا آپ سب لوگ اس سرمہ کو لگا لیجے گا اس کی وجہ سے آپ کو کسیطرح کا گزند نہین پہونچیگا اور لشکر حریف کے سب لوگ نابینا ہو جاوینگے رسالدار وہ خاک اور وہ سرمہ لیکر اپنے رسالے مین آیا دوسرے روز لشکر کو لیکر روانہ ہوگیا اس کو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ جسوقت بیدار ہوئے تو لشکر تیار تھا شاہزادے نے اسی وقت کوچ کیا قوی بازو بھی ہمراہ ہی راستہ چلا جاتا تھا قریب ایک کوس کے نکل گئے بدیع الملک نے فرمایا ای قوی بازو یہ صحرا بہت پر فضا ہی قوی بازو نے کہا یہ سیر گاہ قیصر ہی یہان بادشاہ طلسم اکثر آتا ہی سیر کرتا ہی بدیع الملک اس صحرا کی سیر کرتے ہوئے جاتے ہین کہ سامنے سے گرد اُٹھی بدیع الملک نے فرمایا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی قوی بازو نے کہا کیا عجب ہی جو میری کیفیت قیصر کو معلوم ہوئی ہو اور اس نے لشکر روانہ کیا ہو یہ باتین تھین کہ دفعتہ گرد شگافتہ ہوئی سب نے دیکھا لشکر قلیل آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای قوی بازو قیصر کو اپنے یہان کے جن پہلوانون پر ناز ہی اُن کو نہین بھیجا جو یہ لشکر روانہ کرتا ہی کیا لشکر اس کے پاس نہین ہی قوی بازو نے عرض کی ای شہریار یہ بات بھلا اوس سے مین عرض نہین کرسکتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ضرور مجکو آگاہ کرو کہ یہ کیا بات ہی قوی بازو نے عرض کی سبب اس کا یہ ہی کہ قیصر بھی آپ کی جرأت و شجاعت سے واقف نہین ہی اور پہلوان جو شہر گردستان مین رہتے ہین وہ لوگ کبھی کہین بھیجے نہین جاتے ہین انکا ہم نبرد کوئی نظر نہین آتا اگر کبھی کوئی بادشاہ جلیل لشکر کشی کرکے آتا ہی اور بڑی لڑائی پڑتی ہی تو انہین سے ایک پہلوان جو سب مین کم قوت ہوتا ہی برائے مقابلہ لشکر تھوڑی سی فوج ہمراہ کرکے روانہ کیا جاتا ہی ورنہ جو خاص خاص ہین وہ پہلوان کہین نہین بھیجے جاتے اور لشکر کی بھی یہی کیفیت ہی کہ لشکر خاص کہین نہین روانہ کیا جاتا ہی لوگ عام لشکر کے ہین وہ ہر ایک کے مقابلے کے واسطے جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا لشکر خاص کی کیا کیفیت ہی اور اس لشکر مین کس طرح کے لوگ ہین قوی بازو نے عرض کی لشکر خاص بہت ہی اور اس مین بیشمار لوگ ہین سب کا شمار ایک ماہ مین بھی نہین ہوسکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا وہ لشکر کہان رہتا ہی قوی بازو نے عرض کی وہ لشکر بھی طلسم مین رہتا ہی بدیع الملک نے فرمایا گردستان کتنا بڑا شہر ہی اور اس مین کسقدر پہلوان ہین قوی بازو نے عرض کی شہر بڑا ہی کئی لاکھ پہلوان ہین اُنکے شاگرد بہت ہین اس شہر کا حاکم ہومان کوہ در ہی وہ جب اپنی طاقت کسی کو دکھاتا ہی پہاڑ کو جڑ سے اُکھاڑ کے پھینک دیتا ہی بدیع الملک کو تعجب ہوا فرمایا شاید وہ ساحر ہی قوی بازو نے عرض کی ای شہریار اس طلسم مین کوئی ساحر نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا مین یقین نہین کرتا جسوقت مقابلہ ہوگا تمہین حال کھل جائیگا قوی بازو خاموش ہو رہا لشکر قریب آ پہونچا رسالدار نے بڑھ کے بدیع الملک کو روکا کہا جب تک آپ مجھسے مقابلہ نہ کر لیجیے گا نہ جانے دونگا بدیع الملک نے کہا مین تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا رسالدار نے کہا لشکر کو ٹھہرایئے مین طبل جنگ بجواتا ہون کل دشت میدان مین مقابلہ ہو بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین دونون لشکر اُترے رسالدار قیصر نے اسی وقت طبل جنگی بجوا دیا ہرکارون نے بدیع الملک سے آکے عرض کی بدیع الملک نامدار کے لشکر مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی شب تو سامان جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار اپنے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے اس طرف سے لشکر حریف بھی آیا صفین جمع ہوئی آمادہ جنگ ہوئے پہلے آ جا پنی کر گئے سے

بدیع الملک نے لشکر کی صفین آراستہ کین دیکھا زمین سے دھوان نکل رہا ہی سبب سے کہا اس کا کیا سبب
ہی سب نے عرض کی زمین سے بخارات ہین قوی بازو نے عرض کی یہ صحرا مدت سے یون پڑا تھا آج آبپاشی جو ہوئی
زمین سے دھوان نکلتا ہی بدیع الملک جب لشکر کو درست کر چکے صف کے آگے کھڑے ہوئے رسالدار لشکر قیصر
نے گھوڑا آگے بڑھا کے کہا اے جوان اگر اپنی جان کی خیر درکار ہی تو واپس جا ورنہ زک اٹھائے گا بہت پچھتائے گا
بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا رسالدار صاحب یہ میدان جنگ ہی مقام وعظ و پند نہین
ہی اور جنگجویون کا یہ دستور ہی کہ جو بات زبان سے نکل جائے وہ ضرور کرتے ہین اب ہم کیا واپس جائینگے تمکو مقابلہ
کرنا ہو میدان مین موجود ہو مقابلہ کرو بدیع الملک یہ باتین کر رہے تھے کہ انکو زمین مین سوزش پیدا ہوئی پیش نظر
جو اشیا نظر آتے تھے معدوم ہو گئے بدیع الملک کو تعجب ہوا لگام کشیدہ کرتے ٹھہر گئے پشت کے فوج والون
سے یہ سانحہ بیان کیا سب نے عرض کی اے شہریار اپنی بھی یہی کیفیت ہی بدیع الملک حیران ہوئے قوی بازو
سے فرمایا وہ جو دھوان زمین سے اٹھتا تھا اس نے یہ تاثیر دکھائی یہ لوگ تو اس مصیبت مین مبتلا ہوئے لشکر قیصر
کے رسالدار نے یہ کیفیت دیکھکر فوج کو اشارہ کیا کہ مسلمانون پر ٹوٹ پڑو کسیکو قتل نہ کرنا سب کو کمند مین مار کے
اسیر کرو اشارہ پاتے ہی فوج آپڑی کمندین ڈال ڈال کے سب کو اسیر کر لیا گو دلیران اسلام نے کمندین توڑ
ڈالین مگر کیا کر سکتے تھے فوج کفار نے سب کو گرفتار کر لیا اسی دن سب کی قید لیکر کوچ کیا ایک نامہ قیصر
صباحت باطن کو لکھا کہ جو لوگ اہل اسلام کی قید سے چھوٹے ہین یہ نامہ جو قیصر کے پاس پہونچا قیصر بہت
خوش ہوا اس نے حکم دیا کہ شہر مین آراستگی ہو دوکانین آراستہ ہون لوگ برائے سیر و تماشا رہگذر مین آکر جمع ہون
جب ہماری شہر پناہ تک وہ لوگ پہونچین گے تو ہم لینے جائینگے بڑی عزت و حرمت سے سب کو لائینگے شہر مین منادی
ہو گئی دوکاندار اپنی دوکانین سجنے مین مشغول ہوئے بادشاہ کی طرف سے روشنی کی ٹٹیان شہر کے کوچہ و بازار
مین گاڑی گئین یہ خبر محل شاہی مین بھی پہونچی کہ کوئی شخص برائے فتح طلسم یہان آیا تھا وہ اسیر ہو گیا ہی کل اسکی
قید لیکر لوگ آئینگے شہر مین تیاریان ہو رہی ہین بڑے سامان ہین بادشاہ کی طرف سے بھی انتظام ہوا ہی شہر مین
منادی کرائی گئی ہی کہ ہر شخص برائے تماشا رہگذر مین آکر ٹھہرے جہان پناہ خود تشریف لیجائینگے بڑے اعزاز و اکرام سے
اُن لوگون کو لائینگے یہ سنکر ملکہ شاداب اختر جبین نے کہا ہم بھی قیدیونکا تماشا دیکھنے جائینگے شاداب کی مان
ملکہ زنار مادر و نے کہا بی بی قیدیونکا تماشا کیا دیکھو گی وہ بیچارے اپنی مصیبت مین مبتلا ہونگے انکو زد و کوب کرتے
ہوئے لازمان سلطانی لائینگے بہت سے زخمی ہونگے بہت سے سر برہنہ ہونگے کہین دشمن تمہارے انکو دیکھکر دہل
جائین تو اور مشکل ہو ملکہ شاداب نے کہا انکو دیکھکر ڈرنے کی کس بات کا ہی اور ان پر رحم کھانے کی کیا ضرورت ہی مین
تو شہنشاہ سے عرض کرونگی کہ انکی گردن کشی کا حکم دیجئے انھون نے طلسم کے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا افسوس کا زندہ
رہنا برا ہی مین ضرور جاؤنگی ملکہ زنار نے کہا بی بی ہمارا کہنا مانو وہان نہ جاؤ شاداب نے کہا آپ بھی تشریف
لیچلئے مین آپ کے ہمراہ چلونگی زنار نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت مین عرضی روانہ کرتی ہون اگر وہ اجازت
دینگے تو مین چلونگی شاداب نے کہا اسی وقت عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ فرمایئے ملکہ زنار مجبور
ہوئین اسیوقت قیصر کو عرضی بھیجی قیصر نے عرضی کو پڑھا اس مین لکھا تھا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو اسیران اسلام
کا تماشا دیکھنے کو مین بھی جاؤن قیصر نے اس عرضی پر دستخط کیے کہ ضرور جانا لازم ہی مین خود تمکو وہان بھیجنے کا ارادہ
رکھتا تھا جب عرضی واپس آئی ملکہ زنار نے جواب پڑھا کہا لو بی بی تمہاری مراد بر آئی شہنشاہ نے

بھی اجازت دی اب شوق سے چلو اسیروں کا تماشا دیکھو ملکہ شاداب نے اُسی وقت جانیکی تیاری کی قریب شام
وہان سے سوار ہو کر چوک مین جو مکانات شاہی تھے وہان آئین شب بھر اُس مکان مین رہین صبح کو جب قیدیون کی
آمد کی دھوم ہوئی کنیزون نے ملکہ کو بیدار کیا شوخ نگاہ نے ملکہ شاداب کو جگایا جھروکون کے پاس آکے سب
بیٹھین ایک جانب ملکہ زنار مع اپنی کنیزون کے ایک جانب ملکہ شاداب مع شوخ نگاہ وزیرزادی کے
بیٹھین تھوڑی دیر کے بعد ایک غلغلہ بلند ہوا سب نے کہا اب قیدی آنے مین ملکہ زنار اور ملکہ شاداب بغور
اُس طرف متوجہ ہوئین دیکھا چند پیادے و سوار تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے گذرے بعد اُنکے کچھ اسیر پابند
زنجیر و نمین مسلسل گذرے انکے بعد دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک اسیر کی زنجیرین پکڑے ہوئے کشان کشان لیے ہوئے
جاتے ہین ملکہ شاداب کی نگاہ جو اُس قیدی پر پڑی حسن و جمال دیکھکر شیدا اُس صورت زیبا ہو گئین ملکہ کو غش
آگیا شوخ نگاہ نے جو اُس اسیر کو دیکھا پہچانا کہ وہی ستم رسیدہ آفت کشیدہ ہے جو کوہ پر آیا تھا آفت سے چھڑایا تھا
مگر ملکہ کی جو یہ حالت دیکھی اُسی وقت رہ گئی ہاتھ پاؤن پھول گئے گلاب کیوڑا منگایا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دیے دیر کے بعد ملکہ
شاداب کو ہوش آیا زنار نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئین کہا مین کہتی تھی کہ بی بی تم نہ جاؤ دشمن دہل جائینگے میرا کہنا
نہ مانا غضب ہو گیا کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم گھبرانیکی بات نہین ہے ملکہ کو افاقہ ہو گیا چونکہ کبھی ایسی حالت کسی کی نہین
دیکھی تھی اس وجہ سے غش آگیا کنیزین تو ملکہ سے یہ باتین کر رہی تھین مگر شوخ نگاہ وزیرزادی اپنے دلمین کہتی تھی
کہ اس جوان نے غضب کیا اپنی جان کو نہ ڈرا طلسم کی تماشائی کو یہان آیا اور اس کے عشق نے ایسا اثر دکھایا کہ ملکہ
بھی بیہوش ہو گئین پہلو اس خیال مین تھی مگر ملکہ کو جو ہوش آیا تو عجب حالت ہو گئی بری کیفیت ہو گئی طبیعت
کا رنگ بدل گیا خنجر الم دل پر چل گیا آنکھین اشکبار ہوئین انتہا سے زیادہ بیقرار ہوئین شوخ نگاہ تو اس راز کو
پہلے ہی سمجھ چکی تھی ملکہ زنار سے کہا اگر آپ کی اجازت ہو تو مین ملکہ عالم کو باغ مین لیجاؤن وہان انکا دل بہلاؤن ملکہ زنار
نے کہا مین بھی چلونگی تنہا ملکہ کو نہ چھوڑونگی شوخ نگاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب وقت نہین ہے آپ کے تشریف
لیجانے سے ملکہ بے تکلفی سے جی نہ بہل سکینگی آپ کا ادب مانع رہیگا اس لیے آپ یہین تشریف رکھیے مین
تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو بھیجے دیتی ہون زنار کی سمجھ مین بھی یہ بات آئی کہا اے شوخ نگاہ ضرور اپنے ہمراہ
ملکہ کو لیجاکے باغ کی ہوا کھلاؤ ملکہ کی طبیعت جب تک درست نہ ہو میرے پاس نہ لانا شوخ نگاہ نے عرض کی طبیعت
ابھی ٹھیک ہو جائیگی یہ کیفیت اسوجہ سے ہوئی کہ آپ تک ایسی حالت کسی کی دیکھی نہین تھی دل نازک ہے
تاب دیدہ نلا سکین بیہوش ہو گئین یہ کہکر سواری طلب کی ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا سوار ہو کر باغ مین آئی ملکہ کا باغ عمارات
شاہی سے بہت دور تھا باغ نہایت پرتکلف بنا تھا جب شوخ نگاہ ملکہ شاداب اختر جبین کو باغ مین لائی
ملکہ کی اور بری حالت پائی بارہ دری مین لیگئی بٹھا کر عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے ایک آہ سرد کھینچی
کہا اے شوخ نگاہ حال دل کیونکر بیان کرون جو گذرتی ہے کسطرح عیان کرون شوخ نگاہ نے کہا واری مین خوب
جانتی ہون کل حالتون کو پہچانتی ہون اگر خطا معاف ہو تو کچھ عرض کرون شاداب نے کہا کہو خاموش نہ رہو
شوخ نگاہ نے عرض کی واری جس اسیر کو دیکھکر آپ کا یہ حال ہوا اسقدر ملال ہوا اسی نے اُس قید سے رہائی
دلائی اپنی جانبازی دکھائی دیو شہید کو قتل کیا میرے رونے پر اُس کو رحم آیا حال میرا دریافت کیا مین نے آپ
تک اوائی سب کیفیت بیان کی اس آفت کشیدہ نے آپ کے چہرے سے دوشالہ اٹھایا صورت زیبا
دیکھکر فریفتہ ہو گیا آپ کے ہوشیار کرنے کی تدبیر پوچھی مین نے کیفیت بیان کی یہ وہان سے روانہ ہوا نہین معلوم

کیا جانبازی کی ہے انکو قید سے رہائی دی جس وقت آپ نے جلنے کا قصد فرمایا تھا کنیز نے عرض کی تھی آپ نے کہا تھا
کہ اگر ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا اُس نے اپنی محبت حد تک پہونچا دی آپ کے مکان تک
آیا اب آپ کیا فرماتی ہیں ملکہ نے جو یہ داستان سنی کہا اے شوخ نگاہ واقعی اُسکا عشق صادق ہے میرے دل
پر بھی اثر ہوگیا یا لیلیٰ سے مجنون بنایا لیکن اُس اسیر بلا کی رہائی کی تدبیر بتا جسطرح بن پڑے میرے پاس لا شوخ نگاہ
نے عرض کی واری میرے امکان میں کوئی تدبیر نہیں ہے اگر آپ چاہتی ہیں تو ممکن ہے ملکہ نے کہا [illegible] آج
شب کو جا کر اُس نوربار کے لاؤ گی وزیرزادی نے عرض کی واری یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی جسوقت شہنشاہ
آئینۂ جمشیدی کو ملاحظہ فرمائینگے سب راز افشا ہو جائینگے پھر آپ کیا کیجیے گا شاداب نے کہا اے شوخ نگاہ
جب میں [illegible] ہوگئی تھی تو والدہ نامدار نے کیا کیا شرطیں مقرر کی تھیں ایک شرط تو یہ تھی کہ جو ملکہ نوربار کو لائے
عقد اُسکا ملکہ کے ساتھ کیا جائے دوسری شرط یہ تھی کہ نصف حکومت طلسم کا بھی مالک ہوگا اس کے اور
بہت سی شرطیں تھیں پھر اُس نے مجکو رہا کیا شرط کا مستحق ہے اگر ایسا ہی ہوگا کہ والدہ نامدار کو یہ حال معلوم ہو جائیگا
تو جانے عذر باقی ہے اُنسے کہا جائیگا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مجکو رہا کیا تھا شوخ نگاہ نے کہا آپ ان امور کو خوب
سمجھ لیجیے ملکہ نے کہا مجھے اب زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں آج شب کو جا کر اُسے رہا کر لاؤنگی شوخ نگاہ
نے عرض کی ایک طور اور بھی ہے اگر آپ پسند فرمائیے تو میں کوشش کروں ملکہ نے کہا بیان کرو شاید میری
فکر سے بہتر ہو شوخ نگاہ نے کہا میں آپ کی والدہ ماجدہ سے اس کیفیت کو بیان کروں کہ جو شخص اسیر ہو کر
آیا ہے اسی نے ہم سب کو رہا کیا ہے بڑی جانبازی سے دیوؤں کو قتل کیا پھر ملکہ کی ہوشیاری کی تدبیر کی ملکہ کو
جسوقت ہوش آیا یہاں تشریف لے آئیں یہ کیفیت نہیں معلوم ہوئی کہ اس نے پھر کیا جانبازی کی جو یہاں
تک آیا شاداب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہت مناسب ہے تم اس کا ذکر کرو دیکھو والدہ ماجدہ اس
کے بابت کیا فرماتی ہیں شوخ نگاہ نے کہا میں ابھی جاتی ہوں ملکہ شاداب نے کہا اگر میرے تئیں پوچھیں کہنا اب
طبیعت بحال ہے یہاں آتی تھیں میں نے منع کیا خود اُنکے مزاج کی خبر عرض کرنیکو حاضر ہوئی شوخ نگاہ اُسی
وقت ملکہ سے رخصت ہوئی تھوڑی دیر میں ملکہ زنار کے پاس پہونچی زنار فکرمند بیٹھی تھی شوخ نگاہ
کو دیکھکر کہا ملکہ کی اب کیا کیفیت ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اب اچھی ہیں باغ میں خواصوں سے ہنس بول رہی
ہیں یہاں تشریف لاتی تھیں میں نے منع کیا خود خیریت مزاج عرض کرنیکو حاضر ہوئی زنار نے کہا اے شوخ نگاہ
میں تمکو بھی ملکہ کے برابر سمجھتی ہوں تُنے کہاں کہاں ملکہ کا ساتھ دیا اور ہر حال میں ملکہ کی راحت کی خواستگار
رہیں شوخ نگاہ نے بہت کچھ عجز و انکسار کیا تھوڑی دیر کے بعد مصلحت آمیز باتیں کر کے کہا ملکۂ عالم یہ شخص جو اسیر
ہو کے آیا ہے اسی نے ہم لوگوں کو قید سے چھڑایا ہے واقعی بڑی جانبازی کی دیوان شریر کو قتل کیا پھر ملکہ کے
ہوشیار کرنے کی تدبیر کی نہیں معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا زنار نے کہا اے شوخ نگاہ وہ کوئی
اور ہوگا تمکو دھوکا ہوا ہے شوخ نگاہ نے عرض کی اگر اُس جوان کا نام بدیع الملک ہے تو ضرور اسی نے ملکہ
کو رہا کیا ہے اور اگر نام کچھ اور ہے تو میں نے دھوکا کھایا وہ کوئی اور جانباز ہوگا زنار نے کہا اگر ایسا ہے تو میں بھی شہنشاہ
کو لکھتی ہوں اُنسے سب حال بیان کر دونگی اگر وہ اس کیفیت سے آگاہ ہو جائینگے تو اُس کی سب خطائیں
معاف فرمائینگے عزت بڑھائینگے جو جو شرطیں کی ہیں وہ سب پوری کریں گے شوخ نگاہ نے عرض کی آپ
شہنشاہ سے کہیے کہ اس جوان کا نام و نشان دریافت فرمائیں ملکہ زنار نے کہا میں ابھی شہنشاہ

کو بلاتی ہون یہ کہکے محلدار کو بلایا کہا جاکر چوبدارون سے اطلاع کرو کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرین
کہ آپ کو محل مین تشریف لانا چاہیے محلدار نے چوبدارون سے آکر کہا چوبدارون نے قیصر کو اطلاع دی قیصر
اُسی وقت محل مین آیا ملکہ زرنگار نے کہا اس وقت مجھے کیون بلایا مین بہت سے کامون مین مشغول تھا اسیر
آئے تھے اُن کی قید کا انتظام کر رہا تھا لوگون کو انعام تقسیم کرتا تھا ملکہ نے کہا ایک امر ضروری عرض کرنا تھا قیصر
نے کہا جلد کہو مین اس وقت زیادہ نہین ٹھہر سکتا باہر سب لوگ میرے منتظر ہونگے ملکہ زرنگار نے کہا شوخ نگاہ
کہتی ہے کہ یہ جو شخص اسیر ہوکر آیا ہے اوس نے لاکھون قیدیون کو چھڑایا ہے قیصر نے کہا بہت سے لوگ گرفتار ہوکر آئے ہین شوخ نگاہ
نے بدیع الملک کا پتہ پوچھا قیصر نے کہا تمہین وہم ہوا ہے وہ کون اور ہوگا شوخ نگاہ نے کہا اگر نام اس جوان کا
بدیع الملک ہے تو اسی نے ہم لوگون کو قید سے چھڑایا ہے اور اگر کچھ اور نام ہے تو میری راے غلطی پر ہے قیصر نے
نام جو سنا گھبرا گیا کہا اے شوخ نگاہ نام تو بیشک یہی ہے مگر تم جانتی ہو کہ یہ شخص یہان کس واسطے آیا ہے
شوخ نگاہ نے کہا اپنی شرط لینے آیا ہوگا قیصر نے کہا نہین طلسم فتح کرنے آیا ہے شوخ نگاہ نے کہا سبب اس کا یہ ہے کہ
ملکہ نے ہوشیار ہوکر مجھسے فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے اور یہ جوان پہلے جب عفریت پلید کو قتل کر چکا اور حیرت
روئے پر اس کو رحم آیا تو میرے ساتھ آکر ملکہ کی حالت دیکھی بہت افسوس کیا کہا مین جاتا ہون کوئی تدبیر ایسی
کرونگا کہ ملکہ کو ہوش آئے یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا نہین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے اسیوقت چلنے
کی تیاری کر دی گو مین نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا یہان چلی آئین اسوجہ سے اُس کو طلسم مین آنیکی ضرورت ہوئی
مرد شجاع تھا اپنے نزدیک طلسم کا فتح کر لینا آسان سمجھا اس ارادے سے آیا اگر خیال کیجیے تو ہم اُس کے ممنون ہین
وہ ہمارا محسن ہے قیصر نے کہا اگر یہ بات ہے تو مین ابھی اُس کو بلاتا ہون کل کیفیت دریافت کرتا ہون اگر یہ بات سچ ہے
تو ابھی رہا کر دونگا مگر میری بھی چند شرطین ہین اول تو یہ کہ دین سامری پرستی اختیار کرے اپنے ارادے سے
باز آئے صاحبقران جس شخص کا نام ہے اسکی اطاعت ترک کرے تب مین اپنی شرطین پوری کرونگا شوخ نگاہ
نے کہا یہ آپ کو اختیار ہے مجھکو جسقدر معلوم تھا خدمت والا مین عرض کر دیا قیصر اُسی وقت باہر آیا وزرا سے کہا
بدیع الملک کو جلد لاؤ مین کچھ ضروری امور اُس سے تحقیق کرنا چاہتا ہون وزرا نے اُسی وقت بدیع الملک کو
بلوایا لوگ گئے زندان خانہ سے بدیع الملک کو لائے قیصر نے کہا بدیع الملک کو یہان بٹھا دیجیے اور آپ
سب لوگ تشریف لیجائین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے دربار مین
صرف بدیع الملک نامدار اور ملک قیصر صاف باطن رہگئے ملک قیصر نے بدیع الملک سے کہا اے نوجوان کسی
کوہ پر تمنے اور دیوان شریر سے مقابلہ ہوا تھا تمنے دیوون کو قتل کیا تھا بدیع الملک نے کہا دیوون کو بھی قتل کیا
تھا اور ایک اسیر کو بھی رہا کیا تھا قیصر نے کہا وہ اسیر کہان ہے بدیع الملک نے کہا اپنے گھر مین ہوگا مگر وہ میرے
حال سے ابھی تک آگاہ نہین قیصر نے کہا اے بدیع الملک جس اسیر کو تمنے رہا کیا تھا اگر وہ تمہین دیکھے تو کیا
پہچانیگا بدیع الملک نے فرمایا وہ مجھکو مطلق نہین پہچانتا ہے اگر اُسکو یہ دولت اور جو شخص اُس کے ہمراہ
تھا وہ بھی کہے تو کیا عجب ہے کہ مجھکو اس حالت مین نہ دیکھ سکے قیصر نے اسی وقت ملازمین کو بلایا ایک پرچہ حکیم روشن
تدبیر کے پاس بھیجا مضمون اسکا یہ تھا کہ اگر مین ان اسیرون کی آنکھونکا علاج کرنا چاہتا ہون تو کیا تدبیر کرون ملازمین
پرچہ لیکر حکیم کے پاس گئے حکیم نے ایک سرمہ دیا کہا اس سرمہ کو جسکی آنکھ مین لگا دیجیے گا بینا ہو جائیگا ملازمین
نے وہ سرمہ قیصر کو لاکر دیا قیصر نے اپنے ہاتھ سے بدیع الملک کی آنکھون مین لگایا آنکھین روشن ہو گئین

بدیع الملک نے قیصر کی صورت دیکھی قیصر نے اُسی وقت قید سے بدیع الملک کو دور کرا کے حمام میں روانہ
کیا سب سرداروں کو بدیع الملک کے پاس بلایا سب کی آنکھوں میں سرمہ لگایا آنکھوں میں روشنی پیدا ہوئی سب کو حمام میں
بھیجا جب بدیع الملک حمام سے تشریف لائے قیصر نے بڑے اعزاز و اکرام سے بدیع الملک کو بٹھایا کہا آپ مرد شجاع
ہیں مجھکو آپ کا اعتبار تھا اس وجہ سے میں نے آپکو رہا کیا اب میں جو کچھ عرض کروں اُس کو قبول فرمائیے آپ نے
مجھ پر احسان کیا ہے اور میں نے چند مشہر طلسم کی ہیں جس اسیر کو آپ نے رہا کیا وہ میری دختر نیک اختر ہے میں نے
یہ شرط کی تھی کہ جو کوئی اُس کو رہا کر کے لائیگا میں اپنے طلسم کی نصف حکومت اُس کو دونگا اور شادی ملکہ کی اُسکے
ساتھ کرونگا مگر ایک شرط اور بھی تھی وہ یہ کہ مذہب سامری پرستی اختیار کرے اگر آپ اِس شرط کو قبول فرمائیں
تو میں اپنے تمام طلسم کی حکومت آپ کو دوں خود ایک گوشے میں بیٹھ کے عبادت سامری کروں بدیع الملک نے
فرمایا اے قیصر جو کچھ تُنے کہا میں اُس کو ہرگز نہیں منظور کر سکتا ہوں اگر تم تمام عالم کی حکومت مجھکو دو گے تو بھی
یہ شرط مجھسے پوری نہ ہوگی اول تو مجھے سلطنت کی پروا نہیں اگر سلطنت کی حاجت ہوتی تو ابتک بہت سے ملک
میرے قبضے میں ہوتے تُنے اکثر کتابوں میں یہ کیفیتیں دیکھی ہونگی کہ میں نے کہاں کہاں کے بادشاہوں کو زیر کیا اور
کس کس سلطنت پر قبضہ کیا قیصر نے کہا اے بدیع الملک نوجوان میں نے تمہاری تعریفیں بہت سی کتابوں میں دیکھی
ہیں اور تمہاری شجاعت سے بخوبی آگاہ ہوں لیکن میری شرط پوری کرنے میں کیا انکار ہے یہ ممکن نہیں کہ تم اِس طلسم
کو فتح کر سکو یا میرے یہاں سے کہیں جا سکو بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر یہ تمہارا خیال خام اور تصور ناتمام ہے اگر میں
چاہوں اسوقت جا سکتا ہوں مگر تُنے میری آنکھوں کی بینائی کا علاج کیا مجھپر احسان ہوا اس امر کا خیال ہے ورنہ تم روک
نہیں سکتے ہو قیصر نے کہا اے بدیع الملک اگر اُس حالت نابینائی میں کہیں جاتے تو میں البتہ جانتا کہ تم مرد دلیر ہو
بدیع الملک کو یہ کلام سنکر غصہ آگیا فرمایا اگر خدا کا فضل شریک ہوتا تو ہماری آنکھوں میں روشنی پیدا ہو جاتی قیصر
نے کہا اب زیادہ غصہ نہ فرمائیے جو کچھ میں کہتا ہوں اُس کو قبول فرمائیے بدیع الملک نے کہا اے قیصر اگر تمہیں یہی منظور
ہے تو اپنے دین باطل کو ترک کر کے اسلام قبول کرو میں اپنے ارادے سے باز رہوں قیصر نے کہا یہ کیا کہا اب
ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالیے گا میں اب نہ سن سکونگا بدیع الملک نے فرمایا تو اب تم بھی اس قسم کی باتیں نہ کرنا ورنہ
اور طرح جواب پاؤ گے قیصر نے کہا اے بدیع الملک میرے رہا کر دینے پر تم نازاں ہو اور یہ جانتے ہو کہ میں اب یہاں
سے جا سکتا ہوں یہ تمہارا خیال خام ہے مجال نہیں جو تم یہاں سے ایک قدم آگے بڑھا سکو بدیع الملک نے کہا تمہاری
بھی مجال نہیں جو مجھکو روک سکو قیصر نے کہا میں ابھی تمہیں گرفتار کیے لیتا ہوں بدیع الملک نے کہا تمہاری کیا طاقت ہے
قیصر نے ملازمین کو آواز دی سب آکر جمع ہوئے قیصر نے کہا بدیع الملک کو گرفتار کر لو سب بدیع الملک کی طرف بڑھے
شاہزادے نے تلوار کھینچی کسی کی ہمت نہ ہوئی جو بدیع الملک کے پاس آتا شاہزادہ وہاں سے دو چار ملازمین قیصر کو
قتل کر کے باہر نکل گیا اور جملہ سردار بھی ہمراہ آئے ہنگامہ ہو گیا ملازمین نے دوڑ کے لشکر میں خبر کی وہ لوگ مسلح و مکمل
ہو کر آگئے بدیع الملک کو روکا تلوار چلی آخر کار قیصر کے لوگ فرار ہو گئے بدیع الملک ایک جانب نکل گئے
جب قیصر نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہیں رکتے ہیں ملازمین سے کہا جلد جاؤ حکیم صاحب سے یہ کیفیت بیان کرو وہ
کوئی تدبیر کریں چند ملازمین کو اُس طرف روانہ کیا چند لوگوں کو لشکر کی طرف بھیجا کہ جو لشکر یہاں سے قریب ہو اُس کو
جا کر اطلاع کرو کہ جلد آئے اور ان لوگوں کو گرفتار کرے ملازمین نے جا کر جو لشکر شہر کے گرد و نواح میں تھا
اُن کو اطلاع دی وہ سب مسلح و مکمل ہو کر آئے بدیع الملک سے تلوار چلنے لگی سرداران بدیع الملک

۳۰

سنے سواروں کو قتل کر کے ان گھوڑے سے ایسی تیزی کی کہ قیصر کی فوج کے ہوش اُڑ گئے سواے بھاگنے کے کچھ بن نہ پڑا آخر گریزان ہوے بدیع الملک نے سرداروں سے فرمایا اب انکا تعاقب کرنا اچھا نہیں ہو سوار ٹھہر گئے بدیع الملک نوجوان ایک جانب لشکر کو لیکر نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب اس نے سنا کہ بدیع الملک لشکر کو زخمی کر کے اپنے سرداروں کو لیکر کسی طرف نکل گیا کسی کو اتنی ہمت نہوئی کہ اس کا تعاقب کرتا قیصر نے بہت افسوس کیا کہا مجھ سے غلطی ہوئی میں نے اُس کو کیوں رہا کیا اب نہیں معلوم وہ کیا آفت برپا کرے گا یہ کہہ رہا تھا کہ حکیم روشن تدبیر کے یہان سے ملازمین واپس آئے رقعہ دیا قیصر نے رقعہ کو پڑھا اس میں لکھا تھا کہ اے قیصر سردست میں کوئی تدبیر نہیں کر سکتا ہوں مگر وہ ایک روز میں ایسی فکر کرونگا کہ بدیع الملک گرفتار ہو جانے کا تمام عمر رہائی نہ پائیگا قیصر نے کہا اب حکیم صاحب کے بھروسے پر نہ رہنا چاہیئے لشکر خاص کو لیکر خود تلاش بدیع الملک میں جاؤنگا جہان ملیگا بزور تیغ گرفتار کرلاؤنگا وزرا نے عرض کی آپ کے جانیکی کیا ضرورت ہی جب وہ طلسم کی فتاحی کا ارادہ کر کے آئے ہیں تو ضرور حاجات کی طرف ضرور جائینگے جب وہان جائینگے تو زک اٹھائینگے مرحلہ جات کو کسی طرح فتح نہیں کر سکتے قیصر نے کہا مجھے ایک خوف ہی ایسا نہ ہو کہ اس کو لوح طلسم ملجاے یا کتب طلسم ہاتھ آ جائے تو اس کو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی بہ مشکل ہوگا وزرا نے کہا کتاب طلسم اس کو کیونکر ملجائیگی اور لوح کس طرح ہاتھ آئیگی قیصر نے کہا بعض علامتیں ایسی ہی ہیں جب وزرا نے بہت پوچھا تو قیصر نے کہا ملکہ کو اسی نے قید سے رہا کیا ہو اور شوخ چشم کہ اس کی محبت ہی اسی نے مجھ سے کہی تھی اب جو اس کو اس کی آزادی کی خبر ہوگی ضرور کوئی تدبیر کریگی شوخ چشم کا باپ ارسطو نظیر قیصر کا وزیر تھا اس نے یہ بات سنی کہا حضور اس امر سے خاطر جمع رکھیں آپ کی کنیز سے ایسی حرکت نہوگی میری ساتوین پشت سے بعد دیگرے وزیر ہوتے چلے آئے ہیں آج تک کسی سے یہان کوئی خرابی نہیں ہوئی میں کیونکر یقین کرون کہ اس سے ایسی باتیں ظہور میں آئینگی قیصر نے کہا میں گنجینہ جمشیدی منگاتا ہون تم کو سب حال آئینہ ہو جائیگا ارسطو نظیر نے کہا حضور طلب فرمائیں اس امر کو تحقیق فرمائیں اگر ایسا ہو تو میں ابھی اس کا بندوبست کرون شوخ چشم کو سزا دون قیصر نے گنجینہ سامری منگا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید باہر تشریف لائیے مجھ عرض کرنا ہی ایک پتلا الماس کا اُس صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے کہا اے خداوند جمشید شوخ چشم بدیع الملک پر مائل ہی یا نہیں اور اس کی رہائی چاہتی تھی یا نہ چاہتی تھی اس پتلے نے کہا اے قیصر شوخ چشم کو رہائی بدیع الملک تو منظور تھی مگر کسی طرح کی محبت اور الفت بدیع الملک کی اس کے دل میں نہیں ہی لیکن ملکہ شاداب اختر جبین البتہ عاشق بدیع الملک ہیں چنانچہ انھیں کی وجہ سے شوخ چشم بھی رہائی بدیع الملک کی تدبیر کر رہی تھی دوسری بات یہ ہی کہ شوخ چشم اور ملکہ شاداب اختر جبین ان دونون کے دلون سے نور مذہب سامری ہرگز جاتا رہا اور ہم لوگون کی الفت انکے دلون میں باقی نہیں ہی کیا عجب ہی جو مسلمان ہو جائیں قیصر نے جو یہ بات سنی اس کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا عرق شرم میں نہا گیا غصہ آیا ارسطو نظیر نے جو یہ حالت دیکھی کہا اے شہنشاہ واقعی شوخ چشم کی خطا ہی میں اُس کو بلا کر ضرور تعذیر دونگا قیصر صاف باطن نے کہا شوخ چشم بیچاری بالکل بیخطا ہی سراسر شاداب اختر جبین کی خطا ہی میں اس کو سزا دونگا قید کرونگا پتلے نے کہا آپ جو کچھ کیجئے اب اُس کے

دل مین ہماری محبت پیدا نہ ہوگی تھا عدو ہم لوگون کا یہ ہو کہ جسکے دل سے اپنی محبت نکال لیتے ہین پھر اس کے دل مین نور ایمان نہین پیدا کرسکتے اب مین اسکے دل مین ہرگز نور ایمان نہین پیدا کرونگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ کو اتنی سی خطا پر ایسی قید بہ دینا نہین چاہیے چپلے نے کہا تعین امور خدائی مین کیا دخل تو جو ہمارے مزاج مین آتا ہو کرتے ہین قیصر خاموش ہو رہا وزیر نے کہا یا خداوند اب بدیع الملک کی کیفیت بیان فرمایئے وہ کہان ہو چپلے نے کہا بدیع الملک ایک صحرا مین جاتا ہو ابھی اسکو اپنی زندگی کی امید ہو اور مین موت کے فرشتے کو حکم دے چکا ہون کہ بدیع الملک کی قبض روح کر اور سردارون کو بھی زندہ نہ رہنے دے تھوڑی دیر مین بدیع الملک اپنی موت کے مقام پر پہونچتا ہو قیصر نے خوش ہوکر کہا یا خداوند بدیع الملک کا مقام موت کہان ہو یہ مجھسے فرمایئے وہ کس صحرا مین جاتا ہو چپلے نے کہا بدیع الملک اس وقت صحرائے عنبر فام مین جاتا ہو قریب ہو کہ مکان عنبر نگار مین پہونچے اور وہان ملک الموت اُس کی قبض روح کو جائے قیصر نے وزیرون سے کہا اگر بدیع الملک صحرائے عنبر فام مین گیا ہو تو اب زندہ بچکر نہ آئیگا عنبر نگار بلا کا حکیم ہو وہ اپنے بیابان کے عجائب غرائب مین پھنسا کے مار ڈالیگا خداوند کا قول خلاف کب ہو سکتا ہو چپلے نے کہا خداوند نے اس وقت اسکے دل مین یہ بات پیدا کی جو وہ اس طرف گیا اب زندہ نہ بچیگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ تو فرماتے تھے کہ مسلمانون کا یہان آنا اچھا نہ ہوگا چپلے نے کہا پھر کیا بھلائی ہوئی ملکہ شاداب اور شوخ چشم کے دل سے ہماری محبت نکل گئی دونون کو سنے کا فرمایا قیصر نے کہا آپ ان لوگون کی بھی خطا معاف فرما دیجئے بدیع الملک نے انکے ساتھ احسان کیا تھا اگر انکو اسکی رہائی کے بابت کہہ دی تو کیا مضائقہ ہوا چپلے نے کہا مین اب ان کے دل مین ہرگز نور ایمان پیدا نہین کرونگا وزیرون نے قیصر کو اشارہ دیا کہ اس وقت خداوند کو غصہ ہو پھر خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر خاموش ہو رہا چپلے نے کہا ابھی قیصر اب تو میرا کام نہین ہو مین جاتا ہون قیصر نے کہا آپ تشریف لیجایئے چلا صندوقچے مین گیا قیصر نے مسند ذیجہ بند کیا وزیرون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے خداوند نے نور ایمان شاداب کے دل سے کھینچ لیا اور شوخ چشم کو بھی کافر بنا دیا اسکا کیا انتظام کرنا چاہیے اُنکے واسطے باعث خرابی ہو اب ہمارے یہان آنکی وجہ سے عبادت مین فرق آئیگا کیونکہ جس نے کو ہاتھ لگا دیئے وہ نجس ہو جائیگی بڑی مشکل ہوئی وزیرون نے کہا اس وقت خداوند کو غصہ تھا اور کسی وقت عفو تقصیر کرا لیجیے گا قیصر نے کہا خداوند ابھی فرماتے تھے کہ ہم جسکے دل سے نور ایمان دور کرتے ہین پھر وہ صاحب ایمان نہین ہوتا اور نہ ہم اپنی محبت پھر اس کے دل مین پیدا کرتے ہین وزیرون نے کہا یہ سب غصے کی باتین ہین دو ایک روز کے بعد خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر نے کہا مجھے اس بات کا بہت افسوس ہو وزیرون نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اُس بدنامی سے بچے خداوند نے بدیع الملک کو فنا کر دیا اگر وہ زندہ رہتا اور ملکہ مسلمان ہو جاتین تو کیسی بدنامی ہوتی قیصر نے کہا یہ بھی سچ ہو یہ کہکر اٹھا کہا مین محل مین جاتا ہون ملکہ شاداب کو چشم نمائی کرون اور شوخ چشم سے بھی کہون وزیر نے کہا آپ ضرور دونون کو چشم نمائی فرمایئے انکے حق مین بہت مفید ہوگا قیصر اُٹھا محل کے اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ زنار کو بلا کر کہا آپ نے اپنی صاحبزادی کا بھی حال سنا زنار نے کہا مجھے مطلق کیفیت نہین معلوم قیصر نے سب حال بیان کیا کہا اب ان کے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوند سامری اور خداوند جمشید نے نکال لیا وہ کافر ہین اگر بدیع الملک کو فنا نہ کر دیتے تو ملکہ ضرور مسلمان ہو جاتی اور شوخ چشم کی بھی یہی کیفیت ہوتی ان دونون کو خداوندون نے کافر بنا دیا اور بدیع الملک کو صحرائے

عنبر فام کی طرف بھیجکے فنا کرو یا یقین ہو اب صورت عنبر فام میں پیدا ہوگا اعنبر نگار کو بھی ابھی
آپ کی خبر ہوئی ہوگی وہ ایک دم میں جان سے مار ڈالیگا ملکہ زنار سب باتیں سنا کیں تھوڑی دیر کے
بعد قیصر سے کہا شاداب کہان ہیں انکو تصدیع دونگا زنار نے کہا اپنے باغ میں ہیں کچھ طبیعت انکی روز روز
سے نادرست ہوا ہے اس وقت میں تصدیع دینا اچھا نہیں اگر ملکہ چشم نمائی فرمانا ہو تو دو تین روز تامل فرمایئے جب
جو مزاج میں آئے تصدیع دیجیے گا قیصر وہان سے اٹھا باہر آیا زنار نے جو قیصر سے یہ کیفیت سنی تھی انکو
بہت صدمہ ہوا اسی وقت سواری منگائی شاداب کے باغ میں آئی شاداب اس وقت مضطر و
بیتاب بستر غم پر پڑی آنسو بہا رہی تھی شوخ چشم پاس بیٹھی سمجھا رہی تھی کہتی تھی ملکہ عالم آپ خاطر جمع رکھیں
میں نے شہریار سے کل کیفیت عرض کی ہو یقین ہو انھون نے شاہزادے کو بلایا ہو حال دریافت فرمایا
ہو ایک شرط انکی ایسی ہو کہ اس سے دل میں شک آتا ہو یقین ہو بدیع الملک منظور نہ فرمائیں ملکہ
نے کہا کیا شرط ہو شوخ چشم نے عرض کی شرط یہ ہو کہ مذہب سامری پرستی قبول کرے بھلا بدیع الملک
مذہب سامری پرستی قبول کرینگے ملکہ شاداب نے کہا بھلا کوئی اپنا مذہب کیون چھوڑیگا اور یہ تو شرط
جدید ہو پہلے تو اس بات کی قید نہ تھی بلکہ یہ قول تھا کہ کوئی کیون نہ ہو جو رہا کرکے لائیگا انکو نصف طلسم
کی سلطنت دیجائیگی اور ملکہ کی شادی کیجائیگی اب اسنے شرط جو پوری کی تو شہریار نے ایک بات اور
بڑھائی یہ بات خلاف ہو وہ مستحق ہو انکو حکومت نصف طلسم کی دینا لازم ہو یہ ذکر تھا کہ کنیز دوڑی ملکہ
شاداب سے آکر عرض کی حضور کی والدہ ماجدہ تشریف لائی ہیں شاداب نے کہا اس وقت انکے آنیکا
کیا سبب ہو شوخ چشم نے کہا اسی بابت کوئی بات ہو ملکہ نے کہا نہیں معلوم کیا واردات ہو یہ ذکر تھا
کہ ملکہ زنار بارہ دری کے اندر آئیں شاداب اٹھ بیٹھیں تعظیم کرکے ماں کو بٹھایا مزاج پوچھا کہا اس وقت
آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا ملکہ زنار نے کہا بی بی کیا کہوں میرے تو ہوش بجا نہیں ہیں شاداب
نے کہا بیان فرمایئے ملکہ زنار نے سب قصہ بدیع الملک کی رہائی اور دین سامری پرستی نہ قبول کرنے کا
بیان کیا پھر یہ بھی کہا کہ بی بی تمھارے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوندون نے دور کرکے تمھیں اور
شوخ چشم دونوں کو کافر بنایا اور بدیع الملک کے واسطے ملک الموت کو حکم دیا اب بدیع الملک سحر کے
عنبر فام میں گیا ہو جہان عنبر نگار اسکو قتل کریگا لشکر والے بھی اسکے سب قتل ہو گئے خداوند نے
کہا ہو اگر میں انکو فنا نہ کر دیتا تو شاداب اور شوخ چشم اسلام قبول کرتیں ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی ہوش
اڑ گئے کہا اے مادر مہربان میں اسکی صورت سے بھی آگاہ نہیں ہوں خداوند اچھے ہیں جو سبب بے بوجھے
ایک مسافر کو فنا کر دیا ملکہ زنار نے کہا اے شاداب اب تمھیں لازم یہ ہو کہ تم عبادت خداوندون کی کرو کہ
انکو تمھارے حال پر رحم آئے اور تمھاری خطا معاف کرکے نور ایمان سے تمھارے دل کو منور کریں ملکہ
شاداب نے اس وقت مصلحت وقت جانکر کہا میں ضرور عبادت کرونگی خداوند مجھ سے بہت
راضی ہونگے اور اچھا کیا جو اسکو فنا کر دیا مجھے تو اسکے نام سے بھی آگاہی نہیں اور وہ کیا مجھکو رہا کرتا
مجھکو سامری و جمشید نے رہائی دلائی ملکہ زنار نے شوخ چشم کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے شوخ چشم
تم بھی خداوند سامری و جمشید کی عبادت کرو کہ تمھارے دل میں بھی نور ایمان پیدا ہو شوخ چشم
نے بھی اس وقت اقرار کیا ملکہ زنار تھوڑی دیر کے بعد وہان سے اٹھکر اپنے محل میں آئی ملکہ

شاداب نے شوخ چشم سے کہا ای شوخ چشم کیا تمہارے دل مین کچھ خوف سامری وجمشید کا پیدا ہوا ہے
شوخ چشم نے عرض کی کیا آپ کو اس امر کا کچھ خیال ہی ملکہ نے کہا مین تو اب ہرگز سامری وجمشید کی پرستش
نہ کرونگی مین نے بہت بہت سامری وجمشید سے اسیری مین دعا کی مگر ایک نے میری مدد نہ کی ایک مرد مسلمان
نے آکر رہا کیا آزاد ہو کر دیوون سے لڑا سامری سے بڑے کام کیا مین تو سامری وجمشید پر لعنت کرتی
ہون شوخ چشم نے کہا واری میرے دل مین بھی ایسے ہی خیالات ہین ملکہ نے کہا اب ایک امر بہت
مشکل کا ہی شاہزادہ طلسم عنبر فام کی طرف گیا ہی یہ بات تو بجا ہی کہ سامری اُس کے دشمنون کو فنا کر دین
وہ کیا خیال رکھتے ہین جو کسی کو فنا کرین اگر ایسے ہی ہوتے تو خود کیون فنا ہو جاتے مگر خوف اس بات
کا ہی کہ عنبر نگار مکار ہی اور اُس کے یہان عجائب وغرائب بہت سے ہین بدیع الملک دھوکا
کھا کے پھنس گرفتار ہو جائینگے آنکی مدد کو چلنا ضرور ہی شاداب سے یہ سنکر شوخ چشم نے عرض کی واری
اگر آپ تشریف لیجائینگی تو یہ حال بھی گنجینہ سامری کے ذریعہ سے شہنشاہ کو معلوم ہو جائیگا وہ اور زیادہ
آزردہ ہونگے ملکہ نے کہا اگر وہ آزردہ بھی ہونگے تو میرا کیا بنا لینگے مین ایک سحر مین تمام طلسم کو درہم و
برہم کر دونگی سب کے آگے حکمت کام نہین دیگی شوخ چشم نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہی شاداب
نے کہا مین جاتی ہون بدیع الملک کو عنبر نگار کی آفت سے بچاتی ہون شوخ چشم نے کہا آپ
کی خوشی مین مانع نہین ہو سکتی ہون شاداب نے کہا مین ضرور جاونگی یہ کہکر اپنا تخت اڑنے والا منگایا تخت
پر بیٹھ کے جانب صحرائے عنبر فام روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمائیے

کہ شاہزادہ جو فوج قیصر کو پامال کر کے روانہ ہوا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا سب لشکر ہمراہ تھا بدیع الملک
نے فرمایا آج شب کو اسی جا بسر کر کے صبح کو پھر روانہ ہونگے لشکر ٹھہر گھوڑون کو درختون سے باندھا زین پوش بچھا کے
سب اُسی صحرا مین لیٹے رات بھر جاگ کے بسر کی صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز پھر وہان سے
کوچ کیا شام تک رہروی کر کے ایک قلعہ کے قریب پہونچے بدیع الملک نے فرمایا شاید یہ قلعہ طلسمی ہی
یہان بھی فوج ضرور ہوگی اس وقت آگے بڑھنا مناسب نہین ہی یہین مقام کرنا اچھا ہی سب ٹھہر گئے پھر
زین پوش بچھا کے میدان مین لیٹے خیمے اور بارگاہین تو باقی نہ تھین سب فوج قیصر نے لوٹ لی تھین
بدیع الملک نوجوان قلعہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ ایک لکہ ابر آیا اور ترشح شروع ہو گیا بدیع الملک
نے کہا اگر پانی زیادہ برسے گا تو بڑا غضب ہوگا گھوڑون کو گزند پہونچے گا سب نے عرض کی پھر کیا کیا جائے جو
مشیت باری بدیع الملک یہ کہہ رہے تھے کہ باران کی ترقی شروع ہوئی اس قدر پانی برسا کہ صحرا مثل دریا
کے ہو گیا بدیع الملک کے جملہ سردار غرق آب ہوئے بعض جو فن شناوری مین دخل رکھتے تھے
تھوڑی دیر پانی پر تیرتے رہے جب دم بھر گیا وہ بھی غرق ہوئے بدیع الملک بھی قریب تھا کہ غرق
ہو جائین مگر شاہزادے نے دیکھا ایک درخت جڑ سے اکھڑا ہوا بہتا چلا آتا ہی شاہزادہ اُس درخت پر جا کے
بیٹھا ڈوبنے سے محفوظ رہا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب پانی نہر قلعہ کی خندق مین گرتا ہی اور خندق سے
غائب ہو جاتا ہی خیال کیا کہ کوئی جا ہوگی جہان یہ پانی جاتا ہی درخت بھی اُسی طرف چلا بدیع الملک

سے تصور کیا اگر درخت جائیگا تو یہ بھی غائب ہوگا نہیں معلوم کہاں جاکر نکلے کیا بات ہے یہ سوچکر وہ دوسرے درخت
پر بیٹھے درخت گرا مگر آہستہ آہستہ خندق کی طرف چلا بدیع الملک نے دیکھا لاشیں سرداروں
کے خندق میں گرتے ہیں اور پانی کے ساتھ غائب ہوجاتے ہیں شاہزادے کو یہ حال دیکھ کر
کمال افسوس ہوا دل میں کہا جب سرداروں کی یہ کیفیت ہوئی تو اپنی جان کی نگہبانی کرنا بیکار ہے تنہا
لطف زندگی نہیں جب پلٹ کے صاحبقران کی خدمت میں تنہا جائینگے تو امیر سرداروں کو مجھ سے
پوچھینگے اُس وقت کیا جواب دینگے سب یہی کہیں گے کہ اپنی جان بچا کر چلے آئے سرداروں کا خیال
نہ کیا بہتر یہ ہے جو سب کے واسطے ہوا وہی اپنے واسطے بھی گوارا کریں یہ سوچ کے درخت پر جو زور کر رہے
تھے وہ موقوف کیا درخت پھر یہ چلا قریب خندق درخت ہوا تھا کہ آسمان سے ایک پنجہ آیا بدیع الملک
کو اٹھا لے گیا بدیع الملک بیہوش ہو گئے جب عرصہ کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے آنکھ
کھول دیکھا ایک مکان جنت نشان میں ہیں شاہزادہ گھبرا کے اٹھ بیٹھا چاروں طرف دیکھا سرہانے
جوگا وہی وہ قتال عالم جس کو قید عفریت سے چھڑایا تھا نظر آئی بدیع الملک صورت اس کی دیکھ کر پھر
بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھری نازنین نے کہا
ای شہریار اب آپ کو کس بات کا افسوس ہے خدا نے آپ کی جان بچائی بدیع الملک نے کہا ای
ملکہ تم کو تو عوض احسان کے اچھا موقع ملا مگر میرے حق میں برا ہوا شاداب اختر جبین نے عرض کی ای
شہریار آپ کیا فرماتے ہیں آپ کے حق میں کون برا ہوا بدیع الملک نے فرمایا میرے سب سردار
ضائع ہوئے اگر تنہا میری جان بچی تو کیا اب میں اپنی زندگی اچھی نہیں سمجھتا ہوں مجھے تو اپنے ہاتھ سے قتل کرو
میں نے خون تم کو معاف کیا میں اب اس قابل نہیں رہا کہ صاحبقران کی خدمت میں جاؤں اور اُن کو
منہ دکھاؤں ملکہ شاداب نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیں آپ کے سردار سلامت ہیں ضائع نہیں
ہوئے یہ باران اصلی نہیں تھا عنبر نگار کی مرنے کے عجائب و غرائب ایسے ہی ہیں اگر آپ آتی ہوتا
تو اس قدر طغیانی نہ کرتا کہ ہوا سے تمام درخت اکھڑ جائیں اور پھر وہ سب پانی قلعہ کی خندق میں
جاکے غائب ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا پھر میرے سب سردار کہاں ہونگے ملکہ شاداب
نے عرض کی سب اسیر ہو گئے ہونگے آپ کل تشریف لیجائیے گا سب کو رہا کر لیجئے گا بدیع الملک
بہت خوش ہوئے حواس و ہوش بجا ہوئے ملکہ شاداب سے آنے کی کیفیت پوچھی شوخ چشم نے
آکر سلام کیا بدیع الملک نے شوخ چشم سے شکایت کی کہ تمہیں یہ بات لازم تھی کہ بے
ہمسے اطلاع کیے ہوئے چلی آئیں شوخ چشم نے بہت کچھ عذر کیا شاداب نے کہا اب عذر کو
موقوف کرو کھانا شہزادے کی دعوت کے واسطے سامان کرو شوخ چشم نے سب انتظام کیا شراب
کی کشتیاں محل میں آئیں شاداب نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا بدیع الملک سے کہا آپ
شراب نوش فرمائیے شاہزادے نے انکار کیا ملکہ نے کہا کیا کسی نے قسم دی یا خود سے کسی سے
شراب پینے کا عہد کیا ہے بدیع الملک نے مسکراتے فرمایا یہ آپ نے عجب بات کہی سب جنسے شراب
پینے کا عہد کیا تھا وہ اس وقت موجود ہے اور قسم کون دینے والا تھا شاداب قسم دے جاتی تو عجب نہیں
ہے مگر ہم لوگوں دین میں غیر کفو کے ہاتھ سے کسی چیز کا اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ نے کہا آپ بھی بات میں خوش

ہون وہ کی جائے اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ مین سامری پرست ہون تو یہ خیال بیجا ہو مین سامری پر لعنت
کر چکی اب آپ یہ فرماتے ہین تو اپنے مذہب کے قواعد تعلیم فرمایئے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ طیبہ
تعلیم فرمایا ملکہ شاداب کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوئین شوخ چشم سے کہا تم بھی کلمہ پڑھو
شوخ چشم نے بھی کلمہ پڑھا مسلمان ہوئی کفر چھوڑا صاحب ایمان ہوئی ملکہ شاداب سے کہا
واری آپ مجھے کیا اس خاطر شہریار دین سامری پرستی کو ترک کیا مجھے آپ کا پاس تھا ملکہ نے فرمایا آپ
کے اس کہنے سے مجھے یقین آیا کہ آپ نے میری خاطر سے ترک مذہب کیا مین اس وقت تک خیال
کرتی ہون کہ آپ مجھ سے قبل ترک مذہب کر چکین جس روز شہریار کوہ پر تشریف لائے پہلے آپ ہی
کو مسلمان کیا ہوگا شوخ چشم نے کہا ملکہ عالم مجھے ایسی باتین خوش نہین آتین آپ کی خاطر سے مین
نے ترک مذہب کیا اور آپ ہی ایسا الزام گرم مجھکو سناتی ہین ملکہ نے کہا برا نہ مانو اگر تم نے پہلے اسلام
قبول کیا تو تمھارا ابھی مرتبہ بڑھا مین تمھین سلام کرونگی اپنا بڑا جانونگی یہ کہکے جام شوخ چشم کی
طرف بڑھایا کہا تو تمھین اپنے ہاتھ سے جام پلاؤن دوبارہ جام بھر کے دونگی شوخ چشم شرمندہ
ہو کر آبدیدہ ہوئی کہا ملکہ عالم اگر آپ کو ذلیل کرنا ہو تو مین مجبور ہون ورنہ ایسی باتون سے مجھکو معاف رکھیے مجھے
مذہب سامری برا معلوم ہوا مین نے ترک کیا یا کسی پر فریفتہ ہو کر ترک مذہب نہین کیا شاداب نے
جو تیہ کی بات سنی شرما کے سر جھکایا شوخ چشم کو گلے سے لگایا کہا مین ہنستی ہون ذرا ذرا سی بات پر
برا ماننا تمھارا ہی کام ہے بدیع الملک نے بھی سمجھایا شوخ چشم خاموش ہوئی ملکہ نے پھر بدیع الملک
کی طرف جام بڑھایا کہا اب تو کوئی عذر باقی نہین ہے بسم اللہ نوش فرمایئے بدیع الملک نے ملکہ کے
ہاتھ سے جام لیا کہا اے ملکہ آپ میری خوشی کر دیں میرے ہاتھ سے تم پیو ملکہ نے بہت انکار کیا بدیع الملک نے
نہ مانا وہ جام اپنے ہاتھ سے ملکہ کو پلایا ملکہ نے دوسرا جام بھرا کہا بسم اللہ یہ جام نوش فرمایئے یہ کہکر
بدیع الملک کے ہاتھ مین جام دیا بدیع الملک جام لیکر ساکت ہوئے ملکہ نے کہا اے شہریار نوش
فرمایئے دیر نہ لگایئے بدیع الملک نے کہا ہم اپنے ہاتھ سے بھی اونڈیل کر پی سکتے تھے آپ نے
اس قدر بھی بیکار تکلیف فرمائی ملکہ یہ فقرا سنکر مسکرائین کہا اگر آپ کو دوسرے کے ہاتھ سے شراب پینا
اچھا معلوم ہوتا ہو تو شوخ چشم آپ کو شراب پلاونگی جام بلورین اپنے دست حنائی پر رکھکر آپ
کے لب مبارک سے ملا دینگی بدیع الملک نے کہا اس کا جواب مین کیا دون بہتر یہ ہو کہ خاموش
رہون مگر چپ نہ رہونگا اتنا ضرور کہونگا کہ تاثیر صحبت ضرور ہو جاتی ہو آپ نے انسانون کے آداب
صحبت کو بہت تھوڑے دنون مین فراموش فرمایا اور جیسی صحبت ہوئی ویسے ہی طریقے اختیار کیے
ملکہ نے کہا مین حیوانون کی صحبت مین کب رہی یہ کیا آپ نے فرمایا مجھکو انسان سے حیوان بنایا
بدیع الملک نے کہا مین نے آپ کو حیوان نہین بنایا بلکہ یہ کہا کہ آپ کو جیسی صحبت ہوئی ویسی ہی
آپ کی خصلت ہوئی اگر ہم بھی آپ کی سی صحبت پاتے تو یقین ہو آپ کی صحبت کے قابل
ہوتے ملکہ بھی بدیع الملک اس حضرت کی طرف اشارہ کرتے ہین یہ سوچ کے کہا اے
شہریار آپ جو کچھ فرماتے ہین بجا ہو اب مجھکو معلوم ہوا لوگون نے آپ کی عادت کو خراب کیا ہو
وہ لوگ راہ عشق سے باہر ہونگے آپ پر فریفتہ ہو کر اپنے ہاتھ سے شراب پلاتے ہونگے مین

ان راہون کو کیا جانون صرف آپ کو اپنا محسن جانتا اس وجہ سے خدمتگذاری اپنے اوپر واجب سمجھی یہ باتین انھین لوگون کیواسطے رہنے دیجیے یہان مہربانی فرمایئے شراب نوش کیجیے بدیع الملک نے کہا مین شراب پینے سے انکار نہین کرتا ہون مگر جس طرح مین شراب پیتا ہون جب اس طرح شراب پلایئے گا تو انکار نہ کرونگا ملکہ نے کہا مین آپکی شراب پلانے والی کو کہان سے لاؤن جو آپ کو شراب پلاؤن شاہزادے نے کہا شراب پلانے والی کیسی اس وقت آپ سے بہتر کون ہی اگر خاطر منظور رہی شراب پلایئے ملکہ نے کہا اگر آپ کی اسی مین خوشی ہی تو مین مجبور ہون یہ کہکر جام ہاتھ مین اٹھایا شاہزادے کے ہونٹھون سے لگایا بدیع الملک نے شراب پی ملکہ کی خوشی کی پھر تو دو چار جام پی ور پی ملکہ نے بدیع الملک کو پلائے بدیع الملک نے ملکہ کو دیئے تھوڑی دیر مین دماغ بادہ ناب سے گرم ہر ایک بے شرم ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ نے شرما کے سر جھکایا کہا ای شہریار مین نے جو آپ کی خوشی کی اپنے ہاتھ سے شراب پلائی آپ نے اچھا خیال کیا خوب سمجھے ایسی باتین جن لوگون کے واسطے ہین انھین کو مبارک رہین مین ان راہون سے آگاہ نہین مجھکو معاف فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اس قدر انکار رعایت کرتا ہی یہ تو مجھکو کوئی ہجران دیدہ مصیبت کشیدہ کتنی کوششون سے تم تک آیا قسمت نے یہ دن دکھایا اب بھی اس کی ارمان و تمنا کا نکلنا تم کو ناگوار ہی یہ جانا کہ اس کا قلب بے قرار ہی ملکہ نے کہا ایسی باتین اکثر کتابون مین لکھی دیکھی ہین کہ رنگین مزاج ذرا سی بات کو تاؤ بناتے ہین ہر ایک پر اظہار عشق کرتے ہین سب پر مرتے ہین بہت سے ایسے بھی ہین جو ان کے کلام کا اعتبار کرتے ہین ان کو سچا جانتے ہین ان کے کہنے کو ملتے ہین میرے نزدیک تو وہ بھی سب بے وقوف ہوتے ہین یا صاحبان شوق سے ایسی باتین ظہور پذیر ہوجاتی ہین جہان کسی نے اظہار عشق کیا ان کو اپنے حسن پر ناز ہوا دو تین بار انکار کیا آخر اپنا فخر سمجھکر مان لیا بدیع الملک ان باتون کو سنکر اور زیادہ بیتاب ہوئے کہا ملکہ وہ اور لوگ ہوتے ہین جو جھوٹا وعدہ کرتے ہین ہر ایک پر مرتے ہین میری طرف ایسا گمان نہ کرنا مین نے آج تک کبھی وعدہ باطل نہین کیا ہر ایک کو دل نہین دیا نہین معلوم فلک کو کیا منظور تھا جو تمھارا عاشق بنایا قسمت نے یہان تک پہونچایا ملکہ یہ سنکر بہت ہنسین کہا آپ ہمارے عاشق ہین محبت مین صادق ہین عاشقون مین جو باتین ہوتی ہین وہ آپ مین بھی ضرور ہونگی گریبان کا پھاڑنا اپنی اچھی بھلی صورت کو بگاڑنا جنگلون مین رہنا غم و الم سہنا دل مین ہر وقت محبوب کی یاد قلب و جگر مائل فریاد انسانون سے نفرت وحشیون سے رغبت رات کا نہ سونا ہر وقت رونا نحیف و نزار مجبور رونا چاہنے والون کو اختر شماری دن کو آہ و زاری کرتے ہونگے خون جگر لخت دل دشمنون کی غذا ہوگی مرض ہجر کی دارو وصل دوا ہوگی جب آہ کرتے ہونگے عرش کو ہلا دیتے ہونگے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہونگے ہر وقت میری تصویر خیالی پیش نگاہ ہوگی آنکھون مین آنسو ہونگے لب پر آہ ہوگی جو کوئی معشوق کو پوچھتا ہوگا عضو عضو کی تعریف کرتے ہونگے ایک ایک پر مرتے ہونگے زلف کو مار سیاہ یا عاشقون کا دود آہ بتاتے ہونگے پیشانی کو صبح نور سے تشبیہ دیتے ہونگے طباعی سے

کام لیتے ہونگے ابروؤن کو تلوار مژہ کو خار چشم کو جادو یا دشت چین کا آہو رخسار کو گلاب کا پھول
یا آفتاب جبین کو نور کا منبر لب کو توشین یا برگ یاسمین دندان کو گوہر یا تاشدہ اختر زبان کو ماہی
بحر طلاقت یا غواص لجۂ فصاحت زنخدان کو چاہ نور یا چشمۂ بلور گلو کو صراحی الماس صاف خوبصورت
وشفاف اسی طرح تعریف کرتے ہونگے ایک ایک عضو کی توصیف کرتے ہونگے بدیع الملک نے
ہنسکر جواب دیا کہ آپ نے اپنا سراپا خوب بیان کیا معلوم ہوا آپ حسین ہین مہر حسین ہین مین
پیشترہی سے جانتا تھا آپ کے کہنے کی ضرورت نہ تھی اسقدر تعریف بیان کرنے کی حاجت
نہ تھی لیکن پورا سراپا بیان کیا ہوتا ہر ایک عضو کا حال عیان کیا ہوتا تھا اپنی سنگدلی کی تعریف
کی ہوتی بیوفا ہونے کی توصیف کی ہوتی اس پردے مین یہ حال بھی ظاہر کردیا ہوتا اپنی عادتون
سے بھی ماہر کردیا ہوتا ملکہ نے اسقدر شوخی کی کہ بجاب باصواب پا کر خوش ہوگئین رات بھر ایسی ہی
باتین لطف کی حکایتین رہین ناگہان دشمن شب وصل عاشقان یعنے مؤذن نے نعرۂ اللہ اکبر
بلند کیا بدیع الملک کے دل کو درد مند کیا شاہزادہ اٹھا فریضہ سحری کو ادا کیا ملکہ سے کہا اب
اُن گرفتاران مصیبت کی خبر لینا چاہیے جنکو سیلاب جدائی نے ہم سے چھڑایا بحر قلق لجۂ آفت
بنایا ہو ملکہ نے عرض کی اے شہریار ابھی صبر فرمایئے زیادہ بیتاب نہ ہوجیے مین ابھی چلتی ہون وہ طلسم
بھی آپ کو فتح کرنا ہوگا مین آپ کے سردارون کو رہا کردونگی پھر آپ کو اختیار ہو اُس مرحلے کو
فتح کیجیے گا اُس کے بعد اور مرحلہ جات ملینگے وہی لوح کے سمتے کی راہ ہو مین بھی وقتاً فوقتاً
حاضر خدمت ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا اس کی ضرورت نہین سوا خدا دوسرے کی
مدد کی حاجت نہین مگر آپ کو اتنی تکلیف ہوگی کہ جہان سب قید ہین وہان تک پہونچا دیجیے
پھر خدا مالک ہو ملکہ نے کہا مین ابھی پہونچائے دیتی ہون سردارون کو قید سے چھڑائے دیتی ہون
یہ کہکر تخت سحر طلب کیا کنیزین تخت لیکر آئین ملکہ نے بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا تخت کو
بلند کیا تھوڑی دیر مین صحرائے عنبر فام نظر آیا بدیع الملک نے فرمایا ہم اسی صحرا مین مقیم
تھے یہین سے سب غائب ہوئے تھے۔ خندق قلعہ پہونچے ملکہ نے عرض کی یہی صحرائے عنبر فام ہو
عنبر نگار اسی ورتبد کے حاکم کا نام ہو یہ جلتی ہوئی قلعہ کے قریب آئین خندق کو پھاند کر پار
پہونچین ایک میدان مین عمارت پتھر کی بنی تھی ملکہ نے کہا اسی مین سب سردار اسیر ہین یہ کہکر
سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب سردار زنجیرین آہنی پہنے ہوئے
مغموم و مضمحل بیٹھے ہین ملکہ نے سحر کیا سب کی زنجیرین کٹ کر زمین پر گرین سردار نعرے کرکے
اُٹھے ملکہ نے ایک گوشہ مین تخت اتارا بدیع الملک سے رخصت ہوئین بدیع الملک
تخت سے اترے ملکہ اُس طرف روانہ ہوئین بدیع الملک سردارون کے قریب آئے
سردارون نے جو بدیع الملک کو دیکھا بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہان تشریف فرما تھے بدیع الملک نے فرمایا مجھ پر خدا نے فضل کیا آپ لوگون کی رہائی
کی تدبیر کرتا تھا سردارون نے عرض کی اب کیا ارادہ ہو بدیع الملک نے فرمایا اب اس
مرحلے کے شکست کرنے کا قصد ہو سردارون نے کہا کیا یہ مرحلہ ہو بدیع الملک نے کہا یہان کے

مرحلے ایسے ہی ہین کل آپ لوگون پر کیا مصیبت پڑی سب نے عرض کی جب کہ سیلاب ہمکو بہاتک بہالایا
تو ہم لوگ بیہوش تھے آنکھ جو کھلی اپنے کو ان حجرہاے تاریک مین اسیر پایا قریب شام ایک شخص کچھ کھانا
ہم لوگون کے واسطے لایا پھر حجرے مین بند کر کے چلا گیا اُس سے چند باتین تحقیق کرنا چاہین مگر اُس نے
جواب بھی نہ دیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ مرحلہ عنبر نگار ہی وہ بڑا ساحر ہی سحر تو
یہان بالکل نہین ہو مگر سب علم حکمت کے عجائب وغرائب ہین یہ باتین کرتے ہوے شاہزادہ
بدیع الملک مع جملہ سردارون کے آگے بڑھے تھوڑی دور جا کے ایک مکان پتھر کا
دکھائی دیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا یقین ہو عنبر نگار اسی مکان مین رہتا ہو کا سب
نے عرض کی مکان کی شان سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہو یہ باتین کر رہے تھے کہ اس مکان سے
ایک آفتاب نکلا بدیع الملک نے دیکھا اُسکا عکس جس پر پڑتا ہو جل جاتا ہو یہ کیفیت جو دیکھی
سردارون سے کہا یہ بلاے عظیم ہو اسکے دفع کرنے کی تدبیر کرنا چاہیے سب نے کہا
ای شہریار اسکی تدبیر کیا ہو سکتی ہو شاہزادہ بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا برق چمک کے
اُس آفتاب پر گری آفتاب کے دو ٹکڑے ہوئے جو لوگ جلکر گرے تھے وہ ہوشیار
ہو گئے شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک حوض آب مصفا پتھر کا بنا ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم اس حوض مین کیا آفت ہو یہ کہہ رہے تھے کہ حوض سے
ایک ماہی نہایت مہیب بر آمد ہوئی مانند اژدر کے اس ماہی نے دم کھینچا سب سردار آ اسکے
منہ مین چلے شاہزادہ بدیع الملک نے تلوار علی کی قریب اُس ماہی کے پہونچے اُسنے سانس
کھینچی شاہزادہ بدیع الملک بھی ماہی کے منہ مین گئے مچھلی سب کو نگل گئی سب بیہوش ہو گئے
تھے تھوڑی دیر مین سب کو ہوش جو آیا اپنے کو زمین پر پایا سب لوگ اُٹھے بدیع الملک
بھی اُٹھکر آگے بڑھے سردارون سے پوچھا یہ کیا بات تھی جو کچھ گزند نہ پہونچی دیکھا تو سامنے مچھلی
کے دو ٹکڑے پڑے تھے شاہزادہ بدیع الملک کو تعجب ہوا ایک پرچہ گود مین آ کے گرا
شاہزادہ بدیع الملک نے اُس پرچے کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ ای شہریار آپ یہین توقف
فرمایئے جب تک مین عرض نہ کرون آگے تشریف نہ لیجایئے گا اُسکے بعد نام ملکہ شاداب
کا لکھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نے سردارون سے کہا ابھی یہین توقف کرنا مناسب ہو جب تک
مین نہ کہون آگے نہ جایئے گا سردارون نے عرض کی ہم لوگ یہین ٹھہرتے ہین شاہزادہ بدیع الملک
نے دیر تک وہان توقف کیا جب بہت عرصہ ہوا تو ایک پرچہ پھر شاہزادہ بدیع الملک
کے پاس آ کے گرا شاہزادے نے پرچے کو اُٹھا کے دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ آپ گوشے مین
تشریف لایئے کچھ امور ضروری عرض کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک سب سردارون کو اُسی جگہ
ٹھہرا کے ایک گوشے مین گئے دیکھا ملکہ شاداب موجود ہین بدیع الملک نے کہا ملکہ تم اس قدر
کیون تکلیف کرتی ہو خدا مالک ہو اگر ہماری قسمت مین فتح ہو تو ہر طرح ہوگی ملکہ نے عرض کی ای شہریار
یہان کا معاملہ عجیب ہو اگر ساحرون کا مجمع ہوتا تو مین حاضر نہ رہتی مجھے اطمینان ہوتا کہ آپ پر سحر
تاثیر نہین کرتا ہو مگر یہان معاملات حکمت ہین اس سے بچنے کے واسطے ایک چیز لائی ہون جبتک

آپ کے پاس موجود رہیگی کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچیگی یہ کہکر ایک شیشہ شاہزادہ بدیع الملک کو دیا
عرض کی اِس شیشے مین جو روغن ہو اپنی جسم پر لگاسیے تمام لشکر کو عطا فرماسیے جب تمہارے روغن
جسم پر باقی رہیگا کوئی چیز اثر نہ کریگی شاہزادہ بدیع الملک نے وہ روغن جسم پر لگایا اپنے سرداروں
کو دیا سب نے اُس روغن کو لگایا الغرض شاہزادہ بدیع الملک سے رخصت ہوئین شاہزادہ
بدیع الملک آگے بڑھے ایک باغ نظر آیا باغ مین ایک بنگلہ دیکھا بدیع الملک اُس بنگلے
کے قریب آئے دیکھا ایک مرد ضعیف اُس بنگلے مین بیٹھا ہو دو تین خدمتگار اُسکے روبرو کھڑے ہین
بدیع الملک کو جو اُس مرد ضعیف نے دیکھا کہا او جوان تو کون ہو کہان سے آیا ہو کیا نام ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے اپنا نام بتایا طلسم مین آنے کا ارادہ ظاہر کیا اُس مرد ضعیف نے کہا ای جوان مجھے
تیرے شباب پر رحم آتا ہو اگر تجھے اپنی جان عزیز ہو تو واپس جا ورنہ بہت پریشان ہوگا مجھکو
نہین جانتا کہ مین کون ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین تجھسے واقف نہین اور ہمارا
یہ دستور ہی کہ جس امر کا ارادہ کیا اُس کو انجام دیا اب مین بے فتح طلسم یہان سے واپس نہ جاؤنگا
اس مرد ضعیف نے کہا مین عنبر نگار حکیم ہون اس مرحلے کا کل انتظام میرے سپرد ہی مین ایک
دم مین تجھے اور تیرے لشکر کو تباہ کر سکتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تیری بھلا کیا
مجال ہو جو ہمین تباہ کر سکے عنبر نگار نے کہا مین فوج بھی بیشمار رکھتا ہون تو جن چند بہادرون
کے بھروسے پر ناز کرتا ہو اُنکی کچھ حقیقت نہین ہو شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جو تیرے
دل مین ارادہ ہو اُس سے باز نہ رہ مین موجود ہون عنبر نگار نے اتنی دیر مین بہت سی باتین شاہزادہ
بدیع الملک کی پریشانی کے واسطے کین مگر شاہزادے پر کسی نے تاثیر نہ کی عنبر نگار
مجبور ہوا کہا ای شاہزادہ بدیع الملک اگر تمہین اپنے قوت بازو پر کچھ ناز ہو تو مین تم سے مقابلہ
کرونگا میرے پاس بھی فوج موجود ہو بدیع الملک نے فرمایا جب جی چاہے مقابلہ کرین موجود
ہون عنبر نگار نے کہا آج شب کو آپ یہان مقیم رہین کل مقابلہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک
نے سب سردارون سے کہا آج کوئی مقام مناسب دیکھ کر قیام کرنا چاہیے کل عنبر نگار مقابلہ
کرنے کو کہتا ہو سب نے عرض کی جہان آپ مناسب جانین قیام فرماوین بدیع الملک ایک
نخلستان مین جا ٹھہرے عنبر نگار نے اپنے ایک ملازم کی معرفت رقعہ بدیع الملک
کے پاس بھیجا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف یہان سے طلب
فرماسیے مین فوراً روانہ کرونگا شاہزادہ بدیع الملک نے جواب مین لکھا ہمین کسی شے کی
ضرورت نہین ہو صرف مقابلہ کرنا مقصود ہو جواب جب عنبر نگار کے پاس گیا اپنے مصاحبین
کو اُسنے جواب دکھایا کہا یہ جوان بڑا صاحب غیرت ہو اپنے اوپر کیا کیا تکلیفین گوارا کین مگر ہم سے
مدد نہ چاہی سب نے جواب دیا جتنے مسلمان ہین سب کے یہی قاعدے ہین کبھی دشمن کا احسان نہین
لیتے عنبر نگار نے اُسی وقت اپنی فوج کو اطلاع کرائی کہ صبح کو مقابلہ کرنا ہوگا لازم ہو کہ سب لوگ
مسلح و مکمل رہین یہ خبر جو فوج مین پہونچی سب نے جنگ کی تیاری کرنا شروع کی یہاں مسلمان جنگ
مین مصروف رہے جب صبح عنبر نگار کے مکان پر آئے عنبر نگار نے فوج مین جانے کی اجازت دی فوج میدان

جو مقابلہ ہوئی اس طرف سے بدیع الملک نامدار اپنے سرداروں کو لیکر میدان میں آئے مرکب بھی
ان لوگوں کے پاس نہ تھے پیادہ پا میدان میں آکر کھڑے ہوئے لشکر حریف نے پرے جما کر جوانوں کو
اجازت دی دو جوان میدان میں آئے مبارز طلب ہوئے لشکر اسلام سے بھی دو جوان گئے جاتے ہی
حریفوں کو قتل کیا انکے مرکب لیکر خدمت شاہزادہ بدیع الملک میں حاضر ہوئے عرض کی اے آقائے نامدار
مرکب حاضر ہیں شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تمھیں مبارک ہوں مجھکو بھی خدا مرکب دیگا سرداروں نے
عرض کی اے شہریار آپ سوار ہو جیے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ان مرکبوں کو لشکر میں چھوڑ جاؤ
جب سب کے پاس مرکب آجائینگے اسوقت سوار ہونگا سرداروں نے بہت چاہا کہ بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوں مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا سردار مجبور ہوگئے گھوڑے لشکر میں لوگوں کو دیکر پھر
میدان میں [illegible] ہوئے لشکر عنبر نگار سے پھر دو جوان نکلے مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے
جو دو جوان بڑھے تھے انھوں نے مقابلہ کیا کچھ عرصہ بھی نہ ہوا جاتے ہی مار لیا یہ کیفیت جو افسر فوج
نے دیکھی تمام لشکر سے اشارہ کیا کہ یکبارگی ٹوٹ پڑو جنگ مغلوبہ کر کے سب کو مار لو فوج اشارہ
پاکے ٹوٹ پڑی لشکر اسلام کے سرداروں نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ سب بھی تلواریں کھینچ کے
ڈٹ پڑے شاہزادہ بدیع الملک نامدار نے جاتے ہی افسر فوج کو قتل کیا اسکا مرکب لیا اور
سرداروں نے بھی جوانان لشکر حریف کو قتل کر کے انکے مرکب لیے تھوڑی دیر میں سپاہ حریف کو
شکست فاش ہوئی افسر کے مارے جانے سے سپاہ کے ہوش جاتے رہے سب نے امان
طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب سوار شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں حاضر
ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان کیا وہاں سے عنبر نگار کے مکان کی طرف چلے
عنبر نگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے دل میں خیال کیا کہ اب جان نہ بچیگی بہتر یہ ہے کہ اس جوان
کی اطاعت قبول کروں یہ سوچ کے اپنے بنگلے سے نکلا شاہزادہ بدیع الملک کے استقبال کو آیا
دور سے بدیع الملک کو دیکھکر پیادہ پا ہوا ہاتھوں کو رومال سے باندھا شاہزادہ بدیع الملک
کے قریب آکے عرض کی اے شہریار میں آپ کی غلامی قبول کرتا ہوں میری جان بخشی فرمائیے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار اگر اسلام قبول کرو تو تمھاری جان بخشی کی جائے
عنبر نگار بصدق دل مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے گھر لیگیا بڑی خاطر سے پیش
آیا شاہزادے کے واسطے صحبت عیش و نشاط برپا کی شب بھر صحبت رہی صبح کو بدیع الملک نے
کہا اے عنبر نگار اب ہمیں رخصت کرو ابھی بڑے بڑے مرحلے طے کرنا ہیں تلاش لوح میں جانا
ہے عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار دو روز یہاں توقف فرمائیے غلام آپ کے ہمراہ
چلیگا یہاں کی کل کیفیتوں سے مجھکو بھی واقف ہوں انشاء اللہ تعالے بخیر و عافیت مقام لوح تک پہنچا دونگا
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی منظور ہے دو روز تک شاہزادے نے وہاں قیام کیا تیسرے روز
عنبر نگار نے لشکر گران ہمراہ لیا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں آیا عرض کی اے شہریار
اب تشریف لے چلیے بدیع الملک مع سرداروں کے تیار تھے اسی وقت ہمراہ ہوئے
عنبر نگار نے کہا اے شہریار یہاں سے گھوڑ دوڑ کہکشان میں پہنچنا چاہیے لوح طلسم وہیں

ہو مالک و حاکم وہان کا کہکشان کفن پوش ہو لوح طلسمی اُسی کے پاس ہو بڑا فقیر کامل ہو اُس سے یہان جانا اور لوح لانا امکان بشر سے دور ہو انسان کا کیا مقدور ہو جو وہان تک جاسکے یا ٹھہرنے کی تاب لاسکے وہ عجب مقام پُرہول ہو اگر آپ طلسم کشا سے اصلی ہین تو ضرور وہان تک پہونچینگے لوح حاصل ہوگی مرحلجات دقیق فتح ہونگے طلسم کو شکست ہوگی اور اگر حضور کے نام اس طلسم کی فتاحی نہین ہو تو لوح ہاتھ نہ آئیگی وہان تک جانا مشکل ہوگا گلزار کہکشان تک نہ پہونچے گا یہ بھی امتحان طلسم کشا ہو جو اس طلسم کا فتح کرنے والا ہوگا اسکو لوح وار تک جانا بہت آسان ہوگا اور باغ مین پہونچ جائیگا جو طلسم کشا نہین ہو وہ باغ تک جا نہین سکتا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر ہم اس طلسم کے فتاح ہین تو ضرور وہان تک جاینگے لوح لائینگے کارخانہ طلسم مٹائینگے اور اگر ہماری قسمت مین فتاحی طلسم نہین ہو تو مجبور واپس آئینگے یا اپنے کیے کی سزا پائینگے یہ باتین کرتے ہوے گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہی

کہ اسکو گنجینہ سامری دیکھنے سے معلوم ہوا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک مع عنبر نگار کی طرف گئے اور جمشید نے یہ بھی کہا تھا کہ اب طلسم کشا زندہ نہ رہیگا یہ بالکل بیفکر ہوگیا تھا تیسرے روز کچھ لوگ اُسکے دربار مین آئے اُنھون نے کہا آپ نے گنجینہ جمشید کو ملاحظہ فرمایا تھا اُسمین طلسم کشائی کیا کیفیت معلوم ہوئی قیصر نے کہا طلسم کشا کو خداوند نے فنا کر دیا وہ عنبرفام کے میدان مین مارا گیا اور لشکر بھی اُسکا جان سے گیا ارسطاطلیس وزیر نے کہا اس وقت پھر ملاحظہ فرمائیے دیکھیے کیا واقعہ گذرا اور کس کے ہاتھ سے طلسم کشا مارا گیا ابتک حضور مین سر طلسم کشا کیون نہین آیا قیصر نے اُسی وقت گنجینہ جمشید طلب کیا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید اس وقت ایک امر ضروری آپ سے دریافت کرنا ہو باہر تشریف لائیے الماس کا پتلا اُس صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے پہلے تو سجدہ کیا پھر کہا یا خداوند اب طلسم کشا کی لاش کس میدان مین پڑی ہو پتلے نے کہا اے قیصر طلسم کشا ابھی فنا نہین ہوا طرف گلزار کہکشان کے جاتا ہو اور عنبر نگار اُسکے ہمراہ ہی قیصر نے کہا یا خداوند آپ نے ملک الموت کو جو حکم دیا تھا ملک الموت نے آپ کا کہنا قبول نہین کیا یہ کیا سبب ہوا قیصر نے جو یہ کہا آپ پتلے کو بُرا معلوم ہوا کہا او بے ادب کیا بیہودہ بکتا ہو نہین جانتا کہ خداوند کا کوئی فعل خالی از مصلحت نہین ہوتا ہو تجھے ہمارے کارخانون مین کیا دخل ہو جو ہمارا جی چاہتا ہو وہ کرتے ہین اب ہم طلسم کشا کو عمر دائمی عطا کرینگے اور تیرے طلسم کو طلسم کشا کے ہاتھ سے تباہ کرا دینگے اُس کے دل مین نور ایمان پیدا کرکے اپنا بندہ خاص بنائینگے قیصر اس بات کو سنکر کانپ اُٹھا ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند مجھ سے خطا ہوئی اب نہ عرض کرونگا آپ مالک ہین جو آپ کے مزاج مین آئے میرے واسطے کیجیے مین کیا کر سکتا ہون پتلے نے کہا تیری بیٹی نے غضب کیا اُس کو جا کر صحرائے عنبرفام سے لے آئی وہان کے عجائب و غرائب کو مہر کے زور سے مٹا دیا آپ مسلمان ہوگئی اب عنبر نگار بھی مسلمان ہوگیا طلسم کشا کو لیکر گلزار کہکشان کی طرف گیا ہو خداوند

اب گلزار کہکشان کو بھی فتح کرا دینگے کہکشان کفن پوش بھی مارا جائیگا طلسم کشا کو لوح ملجائیگی طلسم کو برباد
کریگا قیصر نے کہا یا خداوند مین تو آپ کا بندہ کمترین ہون کبھی مین نے عبادت سے غفلت نہین کی
آپ مجھ سے کیون آزردہ ہوئے پتلے نے کہا اب تیرے مزاج مین غرور زیادہ ہوگیا ہو اور خداوند کو
غرور ناپسند ہو اس وجہ سے تجکو اب فنا کردینگے قیصر نے کہا یا خداوند مین اب غرور کو اپنے دل سے
دور کرتا ہون ہر ایک سے بعجز و انکساری پیش آؤنگا سب کو اپنا مالک و بزرگ جانونگا پتلے نے کہا اب
تیرے کلام کا قدرت کو اعتبار نہین ہو وزیر نے اشارہ دیا اس وقت خداوند کو غصہ ہو عرض حاجت کرنا
اچھا نہین پھر کیجیے گا اس وقت خاموش ہو رہیے قیصر خاموش ہو رہا کہا آپ تشریف لیجائیے
مجھے اسی قدر امور تحقیق کرنا تھے پتلے نے کہا اب ہم نہین جاینگے اور جو ہمارے بھائی اس صندوقچے
مین بند ہین ان سب کو بھی بلالینگے تیرے یہان اب نہین رہینگے قیصر نے جب بہت کچھ منت و سماجت
کی تب پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا غضب ہوگیا یہ شخص
کیسا ہو کہ اس عنبر فام کے صحرا سے گذر گیا اور عنبر نگار کو اپنا مطیع بنایا یہ غضب کریگا لوح تک جائیگا
کیا عجب ہو جو خداوند اسکی مدد کرین اور لوح انکو ملجائے وزرا نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہو قیصر
نے کہا مجھے ہراس تو نہین ہو وہ کیا بنا سکتا ہو جو ایک لشکر سے مقابلہ نہین کرسکتا ہو گردستان سے ایک
پہلوان بلا کر اسکے مقابلے کو بھیجون تو تمام لشکر کو وہان کے میرے یہان کا ایک پہلوان کافی ہو وزرا
نے کہا پھر آپ کو جو کچھ کرنا ہو جلد کیجیے اسمین عرصہ لگانا خلاف عقل ہو ایسا نہو لوح اسکے ہاتھ آجائے
تو غضب ہو قیصر نے کہا لوح تو نہین پائیگا اور اگر پا بھی جائیگی تو اسکے پاس نہین رہیگی ایک پہلوان
کو بھیج دونگا تو وہ اس سے لوح چھین لیگا وزیرون نے کہا ایک مرحلہ تو برباد ہو جائیگا آپ اسکی جلد
فکر کرین قیصر نے کہا اگر آپ لوگون کو اس امر کا خیال ہو تو ایک نامہ شہر گردستان مین بھیجیے
وہان سے ایک پہلوان کو بلا لیجیے یہان اسکے ساتھ لشکر کرکے روانہ کیجیے وہ اسے گرفتار
کرلائیگا وزیرون نے کہا حضور جس پہلوان کو فرمائین وہ بلایا جائے قیصر نے کہا دفتر فہرست
پہلوانون کے نام کی منگاؤ تین قسم کے پہلوان ہین ہر قسم سب مین سے آخر ہو اسمین جس کا نام آخر مین
لکھا ہو اسکو بلاؤ وزیرون نے کہا کہ اعلے درجے کے پہلوانون کو بلایئے کیا برائی ہو قیصر نے کہا
ان لوگون کی شان کے خلاف ہو وزیرون نے اسی وقت پہلوانون کے نام کا دفتر لاکر اسکے سامنے
رکھا اسنے تیسری قسم کے پہلوانون کے نام دیکھے جو نام سب کے آخر مین لکھا تھا وزیرون سے کہا اسکے
نام خط روانہ کرو اسکو بلاؤ وزرا نے دیکھا تو اسمین بہمن شیر دل کا نام لکھا ہو وزرا نے اسی وقت ایک
خط بہمن شیردل کے نام روانہ کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای بہمن شیر دل آگاہ ہو کہ آج کل سلطان طلسم
کے مقابلے کے واسطے ایک جوان صاحب شوکت و شان آیا ہو اسنے ایک در بند طلسم فتح کرلیا ہو
اب تمکو لازم ہو کہ اپنے تئین بہت جلد یہان پہونچاؤ لشکر یہان سے تمہارے ہمراہ کیا جائیگا اور بہت کچھ
روانہ سرکار شاہی سے دیا جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا ایک قاصد کو بلایا نامہ دیا زبانی بھی کہدیا کہ سلطان
کی طرف سے تاکید کرنا کہ جہانتک ممکن ہو اپنے تئین جلد یہان پہونچاؤ دیر نہ لگاؤ قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا
دوسرے روز شہر گردستان مین پہونچا بہمن شیردل کے مکان پر گیا نامہ دیا بہمن نے نامے کو پڑھا

اسمین یہ مضمون لکھا تھا قاصد نے زبانی بھی کہا کہ سلطان نے فرمایا ہے کہ جہانتک ہوسکے اپنے کو یہان جلد
پہونچاؤ کہ مقابلے کے واسطے جبتک تم نہ آؤ گے کوئی نہ بھیجا جائیگا اور طلسم گشت تاجدار کہکشانی کی طرف
گیا ہے ایسا نہ ہو وہان جا کر کوئی فساد برپا کرے تو بڑا غضب ہو بہمن نے کہا مین جاتا ہون یہ فرمان اپنے
سردار گرگین ورشت جنگال کو دکھاتا ہون نسبت اجازت لیکر آج ہی یہان سے روانہ ہوجاؤنگا
قاصد نے کہا میں تم کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا بہمن نے کہا میں تمھارے ہمراہ چلونگا یہ کہکے اٹھا اپنا گرگان
طلب کیا لازمون نے گرگون کو درست کیا بہمن سوار ہوا گرگین ورشت جنگال کے پاس گیا نامہ قیصر
کا دکھایا گرگین نے کہا ضرور جانا چاہیے اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے بہمن گرگین سے اسی وقت
رخصت ہوا چند نامدار اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا دو منزل روز قیصر کے یہان آیا اپنی اطلاع کرائی
قیصر اس وقت دربار مین بیٹھا اسی کا ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکے کہا حضور بہمن شیر دل
حاضر ہے امیدوار باریابی ہے قیصر نے خوش ہوکر کہا جلدی میرے پاس لاؤ مین اسی کا منتظر تھا
چوبدار باہر آیا بہمن کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا سب نے دیکھا ایک مرد قوی ہیکل دیو صورت
سیہ فام گردن کی تیاری ہے سر چہرہ اسلام ہوتا ہے دونون ہاتھ خرطوم فیل سے زیادہ تیار رانون ستون
سنگ سے زیادہ مضبوط آکے قیصر کو سلام کیا قیصر بھی تعجب سے اسکی صورت دیکھنے لگا کہا
اے بہمن بیٹھو بہمن نے کہا حضور مین یہان کہان بیٹھ سکتا ہون قیصر نے اسی وقت اس کے
واسطے ایک بارگاہ استادہ ہونے کا حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی یہ بارگاہ مین گیا قیصر بھی اسکے
ہمراہ آیا کہا اے بہمن تم کس درجے کے پہلوانون مین ہو بہمن نے کہا مین درجہ سوم کے پہلوانون مین
ہون وزرا نے کہا حضور درجہ دوم کے جو پہلوان ہین وہ اس سے بھی زیادہ قوی تن ہین اور درجہ اول
کے پہلوان آدمی نہین معلوم ہوتے ہین دیوون سے زیادہ ہین قیصر نے کہا اسکا درجہ درجۂ سوم
کے پہلوان سے بھی کم ہے حسب کے آخر مین اسکا نام ہے مگر اور شہرون مین ایسے پہلوان بھی نہین دکھائی
دیتے ہین بہمن نے کہا حضور کا فرمان ہے تو غلام کی عزت بڑھی اب ایک بات کا امیدوار ہون کہ
جب حریف کو بیٹھکر گرفتار کرکے لاؤن تو مجھے درجہ دوم مین لیجیے قیصر نے کہا تیری
ہی خوشی کرینگے تو سر اور چہرہ دینگے بہمن نے کہا لشکر میرے ہمراہ کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے مین
تنہا جاکر سب کو اسیر کراؤنگا قیصر نے کہا لشکر سے تیری وقعت زیادہ ہو جائیگی اور مین تیرے
ہمراہ اپنا لشکر نامی کرونگا جسکا ہر ایک جوان اس قابل ہو جو تیرے ہمراہ رہے اس لشکر کی
[illegible] ہوجائیگی [illegible] بہمن نے کہا جو آپ فرمائین مین بجالاؤن لشکر کو بھی ہمراہ
لیجاؤنگا [illegible] مجھے تنہا جانے دیجیے کہ اس طرح جانے سے میرا دل [illegible]
میری [illegible] ہوگی اور وہ خیال کرینگے کہ یہ تنہا آیا ہے [illegible] سے مین مقابلہ کرسکونگا قیصر نے کہا
[illegible] شیر دل ہماری خوشی یہی ہے کہ تم اپنے ہمراہ لشکر لیتے جاؤ بہمن مجبور ہوکر خاموش
ہوا [illegible] اسی وقت لشکر کو اطلاع کرائی لشکر تیار ہوا [illegible] قیصر نے
بہمن کو [illegible] لشکر گران اسکے ہمراہ کیا بہمن جانب گلزار کہکشانی روانہ ہوا
کہ ذکر اس کا قیصر پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

الغرض جب عنبر نگار کے ہمراہ جانب گلزار کہکشان تلاش فوج میں روانہ ہوئے دو منزل جب پہونچے ایک روز ایک
میدان نظر آیا شاہزادہ نے اُس میدان کو بہت صاف دیکھا فرمایا اے عنبر نگار یہ
کیا میدان ہے کیسا ہموار اتنا وسیع میدان اسقدر صاف کیونکر بنا ہے عنبر نگار نے عرض کی یہاں
ایک حکیم رہتا ہے اس میدان میں کچھ عجائبات اُسنے بنائے ہیں یقین ہے آپکے سامنے آئیں شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا حکیم کا مکان کہاں ہے عنبر نگار نے عرض کی حکیم کا مکان یہاں سے
بہت دور ہے اپنے مکان تک اُسنے عجائب و غرائب بنائے ہیں یہ بھی ایک مرحلہ ہے اسکو فتح کیجیے
حکیم بھی تھوڑا سا لشکر رکھتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب اُسکے مکان کی طرف چلنا ضرور
ہے جبتک یہ مرحلہ فتح نہ ہوگا گلزار کہکشان کا راستہ نہ ملیگا عنبر نگار نے عرض کی آپکو
اختیار ہے اُسکے مکان پر تشریف لے چلیے مگر راہ کے عجائب و غرائب کو پہلے دفع کر لیجیے جبتک
راہ صاف نہ ہوگی وہاں تک کیونکر پہونچینگے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی چیز
سامنے آئیگی اُسوقت دیکھا جائیگا ابھی تو کچھ نظر بھی نہیں آتا ہے عنبر نگار شاہزادہ بدیع الملک
کو اپنے ہمراہ لیکر حکیم کے مکان کی طرف چلا شاہزادہ بدیع الملک نے پوچھا کہ اس حکیم کا کیا نام ہے
عنبر نگار نے عرض کی حکیم کا نام تیز فطرت اسکو بہت کہتے ہیں اُسنے بہت سے عجائب و
غرائب اور مقامات پر بنا رکھے ہیں فیلسوف اسکو اپنا رفیق جانتا ہے بعد ماننا ہے اسکے مرحلے
میں بہت کچھ مال و زر بھی موجود ہے اگر یہ مرحلہ فتح ہو جائیگا تو علاوہ فتح بہت سے مال و اسباب بہت
ہاتھ آئیگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو اس مرحلے کو بھی
فتح کر لینگے یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک چادر دھوئیں
کی بہت بڑی اڑتی ہوئی آئی ہے شاہزادہ بدیع الملک نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار
یہ چادر کیسی آئی ہے عنبر نگار نے اُس چادر کی طرف دیکھا عرض کی یہ چادر دھوئیں کی ہے جس لشکر پر
گریگی اُسکو بیہوش کر دیگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تم اپنے لشکر کا بندوبست کرو عنبر نگار
نے عرض کی میں ابھی چادر کو بھی دفع کیے دیتا ہوں یہ کہکر کچھ پڑھا اور دم کیا اُس پر اور ایک
ایک مجمر آگ میں روشن کیا اُسکا دھواں بلند ہوا چادر جو لشکر کی طرف آئی تھی منتشر ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک
آگے بڑھے دیکھا زمین سے پانی اُبل رہا ہے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
یہیں ٹھہریے آگے تشریف نہ لیجائیے اس پانی میں یہ تاثیر ہے کہ جو اس پانی کے قریب جائے اور
ایک قطرہ آب اسپر پڑے فوراً پانی ہوکر بہ جائے دل کی حسرت دل ہی میں رہجائے شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار مجھکو اور میرے لشکر کو اسکا خوف نہیں ہے تمہارے واسطے
جو تدبیر ہو کیجائے عنبر نگار نے عرض کی آپکے اقبال سے میں اسکو دفع کیے دیتا ہوں اسکی تاثیر
جاتی رہیگی یہ کہکر عنبر نگار آگے بڑھا بہت تدبیریں کیں مگر پانی دفع نہوا عنبر نگار نے تھکا
شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار یہ پانی مجھسے دفع نہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا

یہ کہاں سے آتا ہے عنبر نگار نے عرض کی یہاں تہ خانہ ہے اُس میں ایک چشمہ ہے اُس چشمہ کے بیچ میں
ایک شمع روشن ہے شمع گل ہو کر اس پانی میں گرتی ہے یہ پانی ابلتا ہے اس شمع میں یہ تاثیر ہے جو اُسکی روشنی
دیکھے پانی ہو کر بہ جائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تہ خانے کا راستہ کس جانب ہے عنبر نگار
نے راستہ تہ خانے کا شاہزادۂ بدیع الملک کو بتایا شاہزادہ اس طرف روانہ ہوا سب سردار بھی
ہمراہ ہوئے شاہزادۂ بدیع الملک نے کہا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائیں میں جاتا ہوں اُس شمع کو بجھاتا
ہوں جب یہ پانی موقوف ہو جائیگا اُس وقت آپ لوگ تشریف لے چلیے گا عنبر نگار نے
بہت بہت منع کیا مگر شاہزادۂ بدیع الملک نے کہنا نہ مانا اُس جانب روانہ ہوئے راہ طے کر کے
تہ خانے کی راہ پر آئے دیکھا ایک دہنہ نقب بنا ہے شاہزادۂ بدیع الملک نام خدا لیکر اس نقب میں
داخل ہوئے تھوڑی دیر کے بعد نقب سے باہر نکلے دیکھا چند جوان مسلح بیٹھے ہیں شاہزادۂ بدیع الملک
کو دیکھکر وہ سب آگے بڑھے تلواریں میان سے لیکر وار کرنا شروع کیے شاہزادۂ بدیع الملک نے
بھی تلوار نکالی سب کے وار رد کیے دو تین کو زخمی کیا سب کی ہمت میں فرق آگیا فرار نہیں ہوئے
شاہزادۂ بدیع الملک سے لڑتے رہے شاہزادے نے جب دو ایک کو قتل کیا سب کے
حواس منتشر ہوئے ہتھیار پھینک کے بھاگے شاہزادۂ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک چشمۂ آب
سد شفا ہے اُسکے بیچ میں ایک شمع روشن ہے شاہزادۂ بدیع الملک اُسکے قریب آئے شمع کو ہوا دی
مگر کچھ گل نہ ہوئی شاہزادۂ بدیع الملک نے تلوار سے شمع کو کاٹا گل جو پانی میں گرا تلاطم پڑ گیا چشمہ سے
پانی اُبلنے لگا قریب تھا کہ سب مکان گر پڑے مگر شمع بجھ گئی پانی اُسی وقت خشک ہو گیا شاہزادہ
بدیع الملک بے فکر خدا کیا وہاں سے باہر تشریف لائے عنبر نگار نے بہت تعریف کی کہا
اے شہریار بیشک آپ طلسم کشا اصلی ہیں کیا طاقت تھی جو کوئی اس شمع کو گل کر دیتا یہ
آپ کے اقبال کی خوبی تھی جو شمع گل ہو گئی بدیع الملک آگے بڑھے پتھر کی عمارت نظر آئی
بدیع الملک نے عنبر نگار سے پوچھا یہ عمارت کیسی ہے عنبر نگار نے کہا حکیم پیران کا مکان
یہی ہے اسکو قلعۂ قسمار وا ہے یہاں فوج رہتی ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کچھ عجائب و غرائب باقی نہیں
ہیں عنبر نگار نے عرض کی ابھی جو خاص خاص چیزیں ہیں وہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمائی
ہیں جب حکیم سے مقابلہ ہوگا اُس وقت ان اشیا کو آپ ملاحظہ فرمائیںگے بدیع الملک اور عنبر نگار
سے یہ باتیں کرتے جاتے تھے کہ سامنے قلعہ پر سے کچھ لوگ نیچے اُترے اُنھوں نے کچھ نشان
کھولے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اب لشکر آپ کے روکنے کو آتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے دیکھا قلعہ پر سے لشکر کی آمد شروع ہوئی تھوڑی دیر میں
لشکر کثیر جمع ہو گیا بدیع الملک نے عنبر نگار سے فرمایا کہ حکیم پیران کو میرے آنے کی خبر کیونکر
معلوم ہو گئی جو اُسنے سب انتظام درست کیے عنبر نگار نے عرض کی یہاں جتنے مرحلے ہیں سب
حاکم علم نجوم میں مہارت کامل رکھتے ہیں ہر وقت دیکھتے رہتے ہیں کہ کون آتا ہے مرحلے سے دن
سکیے ہیں انکو حالات سے آگاہی رہتی ہے بدیع الملک یہ باتیں کر رہے تھے کہ لشکر قریب آگیا
رسالدار نے آگے بڑھ کے کہا اے جوان کہاں آتا ہے ٹھہر جا بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسی طرف جائینگے

تم پلٹ جاؤ یہاں راستہ دو رسالدار نے کہا ہم تیرے روکے کو آئے ہیں یہ مرحلہ طلسم مراۃ العدم کا
تیرا بیان کیا کام ہو اگر اپنی خیریت چاہتا ہو تو پلٹ جا ورنہ بہت پچھتائے گا اپنے کیے کی سزا پائے گا ایک
مرحلے کے فتح ہو جانے سے نازان نہ ہو وہ مرحلہ بہت کم زور تھا اس سے فتح ہو گیا یہ ایسا مقام نہیں کہ جو
تجھ سے فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا اس یا وہ گوئی سے کیا حاصل ہو اگر تو ہمارے روکنے
آیا ہو تو اپنے کام کو انجام دے اگر ہم جا سکینگے تو جائینگے اور اگر تیرا قابو ہو گا ہمیں گرفتار کر لینا کار رسالدار نے
کہا اگر یہی ہو تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر بدیع الملک نے فرمایا پہلے تو اپنا وار کر لے پھر ہم وار کرینگے رسالدار
نے کہا ای جوان میں تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ سمجھتا ہوں مگر مجبور ہوں کہ تجھ پر رحم آتا ہو ایسا اگر اور کسی جوان کو تیرے مقابلے
کے واسطے بھیجتا ہوں تو وہ تجھکو جان سے مار ڈالیگا اور اگر میں تجھ سے لڑونگا تو خیال رکھونگا بدیع الملک
نے فرمایا اور یا وہ گو اپنی تمام فوج کو بلا کے مجھ سے مقابلہ کر رسالدار نے کہا پہلے تم مجھ سے مقابلہ کر لو پھر لشکر کا
نام لینا بدیع الملک نے فرمایا اب انتظار تجھے کس کا ہو رسالدار نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے وار
خالی دیا ہاتھ اسکا بھونا پڑا گرز کے جھونک میں گھوڑے سے گرا بدیع الملک خاموش کھڑے رہے
یہ اُٹھا کر دو چار ہی گھوڑے پہ سوار ہوا بدیع الملک نے کہا اب ایسا وار نہ کرنا اگر دوسرا ہوتا تو اسوقت
تجھے اتنی مہلت نہ دیتا رسالدار نے کہا ای جوان یہ امر شدنی تھا اور تیری جرأت سے یہ بات بعید تھی جو
تو ایسے وقت میں پھر حملہ کرتا بدیع الملک نے کہا اب وہ کر رسالدار نے تلوار میان سے لی
بدیع الملک پہ وار کیا شاہزادے نے سپر اُٹھائی گھوڑے نے سکندری کھائی خود پہ سے ہلکا
ہاتھ پورا اُٹھ نہ سکا تلوار سر پہ پڑی زخم کاری لگا بدیع الملک نے دستانہ مار دیا تلوار نکل گئی خون کی
دھار منھ پہ آگئی بدیع الملک کو چکر آگیا قریب تھا گھوڑے سے گریں مگر اپنے تئیں سنبھالا رسالدار نے
جو بدیع الملک کو اس حال میں پایا دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اُسی حالت میں انکی تلوار کو تلوار
پہ روکا اچھاوے سے ہاتھ نکال کے تیغے کا وار کیا اُسنے سپر اُٹھائی مگر سپر کیا کر سکتی جو تیغہ چوڑا سپر کو
کاٹ کے خود کو دو پارہ کرتا ہوا سر میں در آیا سر سے سینے میں آیا رسالدار گھوڑے سے گرا شاہزادہ
بدیع الملک سے بھی نہ سنبھلا گیا یہ بھی مرکب سے زمین پر آئے فوج مخالف نے جو یہ کیفیت دیکھی
چاہا بدیع الملک کو ہلاک کریں یہ خیال کر کے سب بڑھے مگر سرداران بدیع الملک آپہونچے
تھے شاہزادہ بدیع الملک کو اُٹھا لے گئے فوج مخالف سے تلوار چلنے لگی تھوڑی دیر میں شام ہو گئی
دونوں لشکر اپنی اپنی طرف واپس گئے بدیع الملک نوجوان کو سرداروں نے بارگاہ میں لا کر مسہری پر
لٹا دیا زخم میں ٹانکے دیے گئے شاہزادہ بیہوش تھا دیر کے بعد ہوش آیا سرداروں نے جنگ کی کیفیت
پوچھی سب نے حالت جنگ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا اب وہ لوگ کل پھر میدان میں آئینگے
مہرہ و امیدوں نے عرض کی ہم بھی انکے مقابلے کے واسطے جائینگے عنبر نگار حاضر ہوا تھا اور یہ بدیع الملک
کے زخم پر پٹی چڑھی عرض کی زخم شب بھر میں اچھا ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا ای عنبر نگار حکیم حیران
کل پھر مقابلہ کریگا عنبر نگار نے کہا آج فوج بہت تنگ دل ہو گئی تھی یقین ہو کل مقابلہ نہ کرے یہاں تو
یہ باتیں تھیں مگر فوج جو حیران و پریشان میدان جنگ سے پلٹی اور حیران کے پاس گئی حیران نے کیفیت
جنگ دریافت کی سب نے کہا غضب ہوا رسالدار صاحب کو طلسم کشا نے حالت زخمداری میں قتل کیا

یقین ہو کہ زندہ نہ ہو رسالدار صاحب نے تلوار اُسکے سر پر لگائی تھی خود کو کاٹ کے تا دو ابرو اُتر آئی تھی
طلسم کشا گھوڑے سے گرتے گرتے سنبھلا رسالدار صاحب نے چاہا دوسرا وار کرین اُسنے تلوار چمکائی رسالدار
صاحب کے نے وار کیا طلسم کشا نے تلوار پھیر دی کا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے وار کیا طلسم کشا کی قوت اس
حالت مین ظاہر ہوئی کہ تلوار رسالدار صاحب کی سینے تک اُتر آئی رسالدار صاحب گھوڑے سے گرے طلسم کشا
سے بھی نہ سنبھلا گیا زمین پر گرا ہم لوگون نے چاہا یلہ کرکے ہلاک کرین مگر اُسکے سردار دوڑ پڑے اُٹھا لیگئے
لشکر طلسم کشا سے اسوقت جنگ ملتوی ہوئی اُن لوگون کے یہان کوئی قتل نہین ہوا ہماری فوج نصف سے
زیادہ تباہ ہوگئی حکیم پیران یہ حال سنکر بہت رنجیدہ ہوا افسران فوج سے کہا اب کیا کرنا چاہیے افسرون
نے کہا ہم کل مقابلے مین جانے کے لائق نہین ہین ہمارے یہان کوئی ایسا نہین ہے جو زخمدار نہ ہو زخمدار
کیا مقابلہ کرینگے حکیم پیران نے کہا اگر تم مین سے کوئی مقابلے کے واسطے نہ جائیگا تو طلسم کشا قلعہ مین
آجائیگا اور قلعہ کو خالی کرا لیگا سب نے کہا طلسم کشا کل تک زندہ نہ رہیگا زخم بہت کاری لگا ہے حکیم
پیران نے کہا اُسکے ساتھ عنبر نگار ہے وہ ضرور علاج کریگا مرہم بتائیگا ہرطرح زخم سرکو اچھا کردیگا لوگون
نے کہا جب اچھا ہوگا اُس وقت طلسم کشا یہان آئیگا اور ابھی زخم اچھا ہونے مین عرصہ ہے آپ سلطان طلسم
کو یہ کیفیت لکھئے وہان سے فوج بلا لیجئے جب وہان سے فوج آجائیگی تو طلسم کشا کے یہان کون ایسا ہے جو
مقابلہ کریگا پیران نے کہا مین اسی وقت خط لکھتا ہون یہ کہکر اُسنے اُسی وقت ایک خط قیصر صاف باطن کو
لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ عنبر نگار مسلمان ہوگیا آپ نے اُسکی خبر نہ لی ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے
یہان آیا ہے آپکو اُسکی اطلاع کسی نے نہین دی اب میرے مرحلے پر آکے اُسنے قیامت برپا کی ہوا ہے کوئی
اسم تاثیر نہین کرتا بہت سی چیزین میرے طلسم کی برباد ہوگئین چشمہ روشن جبین مین جو شمع روشن تھی اور اُسکے پانی
کی یہ تاثیر تھی کہ جسپر ایک قطرہ اُس پانی کا پڑ جاتا وہ بھی پانی ہوجاتا تھا طلسم کشا نے خود شمع کو گل کردیا چشمہ
خشک ہوگیا چادر دود مین کے بھیجی وہ چادر عنبر نگار نے خراب کی اب جو تحفہ جات میرے پاس موجود
ہین اُنکو صرف کرنا بیکار جانتا ہون یہ یقین ہو کہ طلسم کشا پر کوئی تاثیر نہ کریگا اور عنبر نگار سا شخص اُسکے
ہمراہ موجود ہو ہر ایک شے کا دفیہ کرسکتا ہو اگر مین کوئی تحفہ صرف کرونگا عنبر نگار اسکو دفع کردیگا لشکر کشی
کی الحاصل نتیجہ یہ ہوا کہ طلسم کشا نے حالت زخمداری مین میرے رسالدار کو قتل کیا اسکی فوج نے میری نصف
سے زیادہ فوج تباہ کردی جو لوگ اسوقت موجود ہین وہ بالکل بیکار ہین کوئی مقابلے کے لائق نہین ہے
سب زخمدار ہین اگر آپ اس عریضے کے دیکھتے ہی لشکر نہ بھیجئے گا تو یقین ہو کہ طلسم کشا صحت پاکر مرحلہ
فتح کرلیگا اور اس مرحلے کے فتح ہونے سے گلزار سنگ شان کا راستہ کھل جائیگا طلسم کشا لوٹ لینے
وہان جائیگا جب سب مضمون لکھ چکا تو اپنی مہر کرکے ایک قاصد کو بلا کر دیا تاکید کردی کہ بہت جلد اس عریضے کو
سلطان کی خدمت مین پہنچانا راہ مین عرصہ نہ لگانا قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب حال ابن شیر دل کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جماعت ہمراہ زنگیون کی فوج لیکر چلا تیسرے روز صحرائے عنبر فام مین پہنچا عنبر نگار کے
مکان پر گیا کسی کو نہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے سب نے کہا اور آگے چلیے یقین ہے

مرحلہ پیران پر سب لوگ گئے ہونگے بہمن شیر دل اس طرف روانہ ہوا ایک روز بہر دی کی جب
رات ہوگئی تو بہمن نے لشکر کو روکا آپ وہین ٹھہرا خیمے استادہ ہوئے سب لوگ اپنے اپنے خیمہ مین گئے
پیران کا مرحلہ وہان سے بہت قریب تھا بہمن تھوڑی دیر کے بعد اپنے خیمے سے باہر آیا ٹہلنے لگا صحرا
کی سیر کر رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد اڑی بہمن نے اور لوگون سے کہا معلوم ہوتا ہو کوئی جانور صحرائی
بھاگا ہوا آتا ہو یہ کہہ رہا تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک شترسوار اونٹ کو دوڑائے چلے
آتا ہو بہمن نے اپنے ہمراہیون سے کہا اس شترسوار کو آگے نہ جانے دینا مین کیفیت دریافت کرونگا کہ
یہ کہان سے آتا ہو لوگ آگے بڑھے شترسوار کے پاس گئے کہا اے شخص اونٹ ٹھہرائے شترسوار نے
کہا مین علم پیران کا بھیجا ہوا خدمت مین سلطان کے جاتا ہون ایک کار ضروری ہو یہان ٹھہر نہین سکتا اگر ٹھہرونگا
تو مجھکو عرصہ ہوگا عرصہ ہونا اچھا نہین ہو پیران نے تاکید کردی ہو کہ جلد خدمت سلطان مین پہونچنا لوگون نے
کہا بھائی ہم بھی سلطان کے ملازم ہین اور پیران کی مدد کو جاتے ہین صرف تجھ سے یہ تحقیق کرتا ہو کہ
طلسم کشا ادھر اس طرف نہین گیا اس شترسوار نے جب یہ سنا کہ یہ لوگ پیران کی مدد کو جاتے ہین تو شتر کو
روکا بہمن کے ملازمین اسکو اپنے ہمراہ لیکر آئے بہمن نے کہا اے شترسوار تو کہان جاتا ہو اُسنے سب
حقیقت اپنی بیان کی بہمن نے کہا طلسم کشا وہان کیا کر رہا ہو شترسوار نے کہا طلسم کشا نے آفت برپا کردی
ہو قریب ہو کہ مرحلہ فتح کرلے بڑے بڑے جادوگر تباہ کردیے ہین اب مرحلے پر کچھ باقی نہین ہو فوج
بھی سب کام آگئی اسی واسطے پیران نے مجھکو سلطان کے پاس بھیجا ہو کہ مین جاکر وہان سے مدد لاؤن بہمن
نے کہا اب تمھارا جانا بیکار ہو مین تو پیران کی مدد کو جاتا ہون طلسم کشا کو اسیر کرلاؤنگا شترسوار نے کہا
آپ سے ملاقات ہوجانا بہت اچھا ہوا اگر آپ یہان نہ ملجاتے تو کین ضرور سلطان کی خدمت مین جاتا
انکو مرتبہ دکھاتا انہین تردد پیدا ہوتا آپ کا خیال ہوتا بہمن نے کہا آج شب کو مین یہین قیام کرونگا کل چلونگا
شترسوار نے کہا مجھکو اجازت دیجیے مین جاکر آپ کی اطلاع کردون کہ سب لوگ آپ کے استقبال کو
آئین باعزاز و اکرام لیجائین بہمن نے کہا کل میرے ہمراہ چلنا ایسی کیا جلدی ہو ناقہ سوار نے جواب دیا اگر مین
اسی وقت جاکے اطلاع کردونگا تو وہ کوئی دوسرا انتظام نہ کرینگے کیونکہ کل صبح کو مقابلہ ہوا ایسا نہو وہ اسوقت
کوئی انتظام اور کرین یا فرصت طلب کرین طلسم کشا کو فرصت دینے مین عذر نہ ہوگا کیونکہ وہ خود بھی زخمی
ہو ضرور مہلت دیدیگا پھر اُس سے دو تین دن کے بعد مقابلہ ہوگا جبتک اُسکا زخم سا اچھا بھی ہو جائیگا
بہمن نے کہا مجھے کچھ خوف نہین اگر طلسم کشا زخمدار ہو تو ہم خود اس سے مقابلہ نہ کرینگے جب وہ اچھا ہو جائیگا
اسوقت اس سے لڑینگے وہ کسی حال مین ہم سے مقابلہ نہین کرسکتا ناقہ سوار نے کہا یہ تو مین بخوبی جانتا ہون
مگر مجھے پیران کا خوف ہو ایسا نہو مجھ سے اس بات پر آزردہ ہون اور کہین کہ تو نے ہمین اُسی وقت
کیون نہ اطلاع دی تو مین کیا جواب دونگا بہمن نے کہا مین جو کچھ پیران سے کہدونگا وہ قبول کرینگے تم
اسقدر خوف نہ کرو رات بھر کا واسطہ ہو صبح کو مین بھی یہان سے چلونگا میرے ہمراہ چلنا اور اب اگر اسوقت
یہان سے روانہ ہو جاتا کہ وہان خاص مقابلے کے وقت جاکر پہونچے اگر طلسم کشا میدان مین
آئیگا تو مین مقابلہ کرونگا شترسوار مجبور ہو گیا بہمن نے اسکو روک لیا شب بھر بہمن جاگتا رہا جب دو گھڑی
رات باقی رہی اُس وقت بہمن نے سردارون کو بلا کر کہا لشکر مین روانگی بول دو سردارون نے لشکر کو کچھ

کہا اب ٹھہرنا اچھا نہین بہمن شیر دل اپنی بارگاہ سے باہر آے یہ سب یہ خبر سنکر اُٹھ کھڑے ہوے تو دیکھا
تیار گھوڑون پر سوار ہوے بہمن بھی اپنے گلگون پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ لیکر جانب قلعہ طلسم پیران روانہ
ہوا اسکو تو راہ مین چھوڑیے ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت پیران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ نامہ روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے صبح کو طلسم کشا فوج کو لیکر
ضرور میدان مین آئے گا اور اگر بوجہ زخم سر خود میدان مین آنے کے لائق ہوگا تو فوج کو عنبر نگار کے
سپرد کر کے بھیجے گا ایسے وقت مین وہ خاموش نہ رہیگا لشکریون نے کہا آپ بیکار خیال کرتے ہین ہم
جانتے ہین طلسم کشا زندہ نہ ہوگا پیران نے کہا مین ابھی لوگون کو بھیجتا ہون سب کیفیت وہان کی معلوم
ہوئی جاتی ہے یہ کہکر اُسنے اپنے عیار صمصام صرصر قدم کو بلایا کہا لشکر طلسم کشا مین جاکر یہ حال تحقیق کر لو کہ
طلسم کشا پر کیا گذری عیار اُسی وقت روانہ ہوا یہان بدیع الملک نوجوان کے زخم پر جو عنبر نگار نے
دوا لگائی تھی تو زخم سر شاہزادے کا تھوڑی ہی دیر مین درست ہو گیا تھا عنبر نگار نے بدیع الملک
سے عرض کی تھی شب بھر مین زخم اچھا ہو جائے گا بدیع الملک کو تعجب تھا کہ شب بھر مین زخم کیونکر بھر آئیگا مگر
جب رات زیادہ گئی اور بدیع الملک کو درد مین کمی معلوم ہوئی تو یقین ہوا اُٹھ کے بیٹھے باتین کرنے لگے
عنبر نگار نے پھر دوا لگائی دوا لگانے کے واسطے پٹی جو کھولی لوگون کو بلا کے دکھایا سب نے دیکھا
زخم نصف سے زیادہ بھر آیا تھا سب کو تعجب ہوا کہا اے عنبر نگار تمنے کمال کیا اسقدر جلد زخم کو اچھا کیا عنبر نگار نے کہا زخم
تو بہت ہی ہلکا تھا بڑے بڑے زخم تھوڑی دیر مین اچھے ہوے ہین بدیع الملک فرماتے تھے مین خود کل مقابلے کے
واسطے جاؤنگا عنبر نگار رکتا تھا اسیواسطے مین نے ایسا علاج کیا ہے کہ جلد صحت ہو جائے یہان تو باتین ہو رہی تھین کہ عیار
پیران آیا اسنے چھپکر سب کیفیت دیکھی بدیع الملک کو ہوشیار پایا کہ یہ کہتے سنا کہ مین کل مقابلے کو جاؤنگا عیار سب باتین سنکر
وہان سے روانہ ہوا پیران کے پاس آیا پیران اسکا منتظر تھا صورت دیکھکر کہا اے صمصام کیا خبر لائے صمصام نے کہا طلسم کشا
چاق و توانا ہو کہہ رہا تھا کہ مین کل مقابلے کے واسطے جاؤنگا کل قصہ مختصر کر دونگا آگے بڑھونگا پیران کے ہوش اُڑ گئے
اپنے مصاحبون سے کہا غضب ہو گیا کل وہ مقابلے کو آئیگا فوج کے لوگون سے کہا اگر ہم تمھارے کہنے پر
عمل کرتے تو کیا ہوتا اب کیا انتظام کیا جائے لشکریون نے کہا ہم تو کل مقابلے مین نہین جا سکتے ہین طلسم کشا
کے لشکر مین جو لوگ ہین وہ سب صحیح و سالم ہین اور ہم لوگ انتہا کے زخمدار ہین کیونکر مقابلہ کرینگے بہتر یہ ہو کہ
جب وہ میدان مین آئے آپ دو روز یا تین روز کی مہلت اُس سے طلب کیجیے یقین ہے مہلت دیدے
کیونکہ وہ بھی تو آج کی جنگ مین مع لشکر بہت ہی مضمحل ہو گیا ہے پیران نے کہا وہ تم لوگون کی طرح سے نہین
ہے جو ایک دن کے مقابلے مین مضمحل ہو جائے مجھکو یقین نہین جو وہ مہلت دیدے سرداران لشکر نے کہا
پھر کیا کیا جائے اور اس سے کیونکر جان بچے پیران نے کہا سواے اس بات کے کہ مین اس سے مہلت
طلب کرون اگر وہ مہلت نہ دے تو اسکی اطاعت قبول کرون یا اپنی جان دون اور کچھ نہین بن پڑتا ہے
سردارون نے کہا کل دیکھا جائیگا پیران کو شب بھر بہت انتظار رہا علے الصباح اپنی زخمی سپاہ کو
لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا یہان بدیع الملک نے علی الصباح نماز سے فراغت حاصل کر کے

زخم سر کو جو کھولا تو نشان زخم بھی نہ تھا بدیع الملک بہت خوش ہوئے عنبر نگار کی بہت تعریف کی سلاح
طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادے نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ
کے باہر تشریف لائے خادم مرکب لیے حاضر تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف
میدان جنگ کے روانہ ہوئے قریب رزمگاہ پہونچے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی بدیع الملک
اس طرف متوجہ ہوئے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پہلوان عفریت مثال کرگدن
مست پر سوار ایک زنجیر آہنی کمر سے باندھے ہوئے جھومتا چلا آتا ہے عقب مین اُسکے لشکر بیشمار ہے بدیع الملک
نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار یہ کون آتا ہے عنبر نگار نے جو دیکھا اسکا رنگ اڑ گیا عرض کی اے شہزادہ
غضب ہوا بیران کی مدد کے واسطے قیصر نے فوج بھیجی ہے بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف کا ہے
عنبر نگار نے کہا اے شہزادہ آپ جانتے ہین یہ کون شخص ہے جو اس فوج کے آگے آتا ہے یہ پہلوان شہر
گردستان کا ہے کون اس لوگون سے روسکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار تم اُس کا الطاف بھی دیکھنا
اگر یہ مقابلہ کریگا تو مین بفضل ایزدی تمکو تماشا دکھاؤنگا عنبر نگار ادب کی وجہ سے خاموش ہو رہا اپنے
دل مین خیال کیا کہ کہان یہ دیو قوی الجثہ کہان بدیع الملک کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہے یہ خیال کرتا ہوا میدان جنگ
مین پہونچا لشکر کو درست کیا صف بندی ہو چکی بدیع الملک سب کے آگے کھڑے ہوے قریب تھا کہ
بیران پہونچے بدیع الملک سے کے اسکے مصاحبون نے کہا آپ دیکھیں کہ فوج کیسی ہے بیران نے جو
فوج کی طرف دیکھا اپنے نامدار کو بھی ہمراہ پایا خوش ہو گیا کہا سلطان نے میرے واسطے اس فوج کو
روانہ کیا ہے اب مین طلسم کشا سے ضرور مقابلہ کرونگا کس پہلوان کو بھیجا ہے بھلا اس سے کون لڑسکیگا یہ کہ رہا تھا کہ
کہ بہمن اُسکے لشکر مین آیا بیران نے بہمن کی بڑی عزت کی بہمن نے کہا طلسم کشا کا لشکر کہان ہے بیران
نے کہا سامنے جو لوگ صفین باندھے کھڑے ہین یہ سب طلسم کشا کے یہان کے لوگ ہین بہمن نے کہا
طلسم کشا کہان ہے بیران نے کہا جو صف کے آگے کھڑا ہے وہی طلسم کشا ہے بہمن نے کہا بڑے افسوس
کی بات ہے سلطان نے میری قدر نہ کی کس کے مقابلے کے واسطے مجھکو بھیجا ہے بھلا مین اس طفل نادان سے مقابلہ کرون
مجھکو لوگ کیا کہینگے مین ہرگز اس سے نہین لڑونگا اور سردار میرے یہان ایسے ہین جو اسکو ابھی گرفتار کر لائینگے
یہ کہکے اسنے ایک زنگی کی طرف اشارہ کیا کہا اے ہجیر زنگی تو میدان مین جا اور طلسم کشا کو گرفتار کر لا ہجیر
زنگی نے کہا مین آپ کا فرمانا بجا لاتا ہون ورنہ طلسم کشا سے مین کیا مقابلہ کرون اگر آپ اور کسی کو میدان
مین بھیجے تو بہت اچھا ہے بہمن نے کہا اب عذر نہ کرو تمہین میدان مین جاؤ ہجیر زنگی نے مرکب معرکہ
بڑھایا میدان مین آیا تلمشوری دکھا کے مبارز طلبی کی کہا اے طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ تم میرے مقابلے
مین آکے ہنر جنگ دکھاؤ بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا عنبر نگار کی فوج والون نے آکے عرض کی غلامان
جان نثار کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ نہین واقف ہین ہم لوگون مین رسم جنگ یہ ہے
کہ جسکا نام لیکر پکارتا ہے وہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہے اگر ایسا ہوتا تو میرے سرداران قدیم اس بات
کو کب گوارا کرتے سب خاموش ہو گئے بدیع الملک نوجوان میدان مین آئے ہجیر نے کہا اے طلسم کشا
ایک مرحلہ فتح کرکے تجھکو ناز ہو گیا ہے یا کل ایک رسالدار کو قتل کرکے دعوے کرتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا اے زنگی کیا بیہودہ بکتا ہے مین نے کونسی بات دعوے کی کہی اور کس بات سے تجھکو میرا ناز

ثابت ہوا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ہیجر زنگی نے کہا ایک یہی تیرا غرور ہو کہ پہلے خود حربہ
نہین کرتا بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگون کا دستور نہین ہو کہ جنگ مین پیش دستی کرین ہیجر نے کہا مین اجازت
دیتا ہون تو مجھ پر پانچ وار کر جب تو وار کر چکے گا تب مین حملہ کرونگا بدیع الملک نے کہا او زنگی زیادہ گوئی
نہ کر اگر تجھے وار کرنا ہو تو مین موجود ہون اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی تو اپنے لشکر کو پلٹ جا اور کسی کو بھیجدے
ہیجر نے کہا اگر تجھکو یہی منظور ہو تو مین مجبور ہون یہ کہکے تیر کا وار کیا بدیع الملک نے سپر کی اوجھڑ ماری تیر اُسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا ہیجر بہت خفیف ہوا گرز اٹھایا گرز کا وار سر بدیع الملک پر کیا بدیع الملک
نے گرز اسکے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا ہیجر کو زیادہ خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا ای
طلسم کشا تلوار کی لڑائی رہ گئی مین جانون تو مرد جنگ آزما ہی بدیع الملک نے فرمایا تو وار کر ہیجر
نے وار کیا بدیع الملک نے سپر پر اُسکا وار روکا اُسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیا ہیجر
متواتر تین وار ہیجر نے اور کیے بدیع الملک نے سب وار اُسکے خالی دیے جب اُسنے
دیکھا کہ طلسم کشا پر کوئی حربہ کارگر نہ ہوا تب مجبور ہوکے کہا ای طلسم کشا اب مین تیری ضرب کا مشتاق
ہون بدیع الملک نے تلوار اسکی کمر پر لگائی اُسنے سپر پر وار روکنا چاہا مگر تلوار نہ رکی کمر پر پورا ہاتھ پڑا
مانند خیار تر دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا لشکر سے شور تحسین بلند ہوا پیران کے ہوش اُڑ گئے لشکر اسلام مین
عنبر نگار رنگ ہو گیا بہمن نے دوسرے زنگی کی طرف اشارہ کیا یہ ہیجر سے زیادہ قوی تن تھا
جب بہمن نے اس سے کہا کہ ای ہومان زنگی تم میدان مین جاؤ اُسنے بھی ہیجر کی طرح بہت کچھ غرور
کیا مگر بہمن نے اُسکو میدان مین بھیجا ہومان میدان مین آیا بدیع الملک سے کہا ای طلسم کشا یہ نہ جاننا کہ مین نے
ہیجر زنگی کو قتل کیا اب مجھسے کون مقابلہ کرسکیگا مین وہ ہون کہ تجھ سے مقابلہ کرنا برا گنتا ہون لیکن مجبور
ہو گیا کہ بہمن نے از راہ ناقدردانی مجھکو میدان مین بھیجدیا تو میری ایک ضرب نہ اُٹھا سکیگا بدیع الملک نے
فرمایا اس شیخی کی کیا ضرورت ہو اگر مقابلے کے واسطے آیا ہو وار کر ہومان زنگی نے بھی پہلے وار
کرنے سے انکار کیا مگر بدیع الملک نے اُسکو مجبور کردیا اُسنے نیزہ سنبھالا تھا وزن ہوا نیزے کے پھندے
بندھے تھے بدیع الملک نے بآسانی اُن پھندون کو کھولدیا اُسنے گلوگاہ کو تاکا وار کیا بدیع الملک نے سنان
نیزہ کو سنان پر روکا اُسنے پہلو پر وار کیا بدیع الملک نے اِس وار کو بھی رد کیا اُسنے اسی طرح دو چار وار کیے
مگر سب بدیع الملک نے خالی دیے ایک مقام پر بدیع الملک نے پکار کہا ای ہومان ہوشیار ہوجا اُسنے گھبرا کر سپر اٹھائی
نیزہ چڑھایا بدیع الملک نے وار کیا اُسنے چاہا مین بھی نیزے کو نیزے کی سنان پر روکون جیسے ہی اسکا نیزہ قریب پہونچا
بدیع الملک نے کانٹھ کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا نیزے کی طرف لپکا بدیع الملک نے دوسرا وار کیا
نیزہ اسکے سینے پر پڑا بدیع الملک نے تھان دیکر اُسکو فرس پر سے اٹھایا بہمن شیردل اگرچہ بدیع الملک کا
حریف تھا مگر اُس ہنر کو دیکھکر اسکے منہ سے بھی کلمات تعریف نکل گئے اور لشکر والون نے بھی بہت تعریف کی بدیع الملک
نے اُسکو زمین پر پٹک دیا مرغ روح اُسکا قفس تن سے پرواز کرچکا تھا زمین پر گرکے سانس بھی نہ آئی بہمن نے اسی طرح
دس پہلوان زنگی باری باری بدیع الملک کے مقابلے کو بھیجے بدیع الملک نے سب کو ہنرمندی سے
قتل کیا کہ بہمن دنگ ہو گیا دن بہت کم باقی رہگیا تھا بہمن نے پیران سے کہا آج تو جنگ
موقوف رکھو طبل بازگشت بجواؤ کل مین اس جوان سے مقابلہ کرونگا گرفتار کرکے اپنا مصاحب

شاد ہوگا ساتھ لیجاؤنگا پیران نے کہا ای بہمن تمہین آج ہی مقابلہ کرنا تھا بہمن نے کہا میرے واسطے
باعث تنگی ہوئی جو مین اس طفل سے مقابلہ کرون مگر مجبور ہون اور آج اُسکے ہنر جنگ بھی ظاہر ہوے قوت
کا حال بھی آئینہ ہوا مین پہلے اس جوان کو ایسا نہ جانتا تھا پیران نے طبل بازگشت بجوایا بدیع الملک
میدان سے سب پہلے عنبر نگار نے بدیع الملک کے ہاتھ چوم لیے عرض کی ای شہریار یہ جنگ نہ تھی اعجاز
تھا بدیع الملک نے فرمایا ای عنبر نگار ابھی تم نے جنگ نہین دیکھی ہو اگر وقت آئیگا تو جنگ
بھی دیکھ لینا عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار اب اس سے بڑھکے اور کوئی کیا جنگ کریگا
بدیع الملک نے فرمایا جب وقت آئیگا تم پر حال کھل جائیگا یہ ذکر کرتے ہوے میدان جنگ سے اپنی
بارگاہ کی طرف واپس آئے سب دلیرون نے کمرین کھولین مصروف عیش ونشاط ہوے مگر پیران
مغموم و مضمحل میدان جنگ سے اپنے قلعہ کی طرف سدھارا مین بہمن شیر دل نے جو پیران کو مغموم
پایا کہا ای پیران تم تنگ دل نہ ہو کل مین طلسم کشا کو اسیر کر دونگا کیا ہوا اگر آج اُسنے تھوڑے
سردار میرے قتل کیے لڑائی مین یہی ہوتا ہو آج میدان اُسکے ہاتھ رہا کل ہمارے ہاتھ رہیگا پیران
نے کہا ای بہمن مجھے ایک بات کی فکر ہو بہمن نے کہا تم اس فکر کو ظاہر کرو مین تمھارے دل کو تسکین دون
پیران نے کہا طلسم کشا ہنر جنگ مین یکتا ہو اور قوت بھی اس سے زیادہ دوسرے مین نہین پائی جاتی ہو اگر
کل بھی کچھ ایسا ہی واقعہ درپیش ہوا تو غضب ہو جائیگا بہمن کو یہ بات بڑی معلوم ہوئی کہا ای پیران تم امور
جنگ وجدال سے آگاہ نہین ہو تم ان باتون مین دخل نہ دو جو مین کہون اسکو منظور کرو آج اُسنے جو تھوڑے
سے پہلوان قتل کیے اب تمھارے نزدیک وہ قوت مین بھی بے مثل ہوگیا اور ہنر جنگ مین بھی یکتا ہوگیا بھلا
یہ بات قرین قیاس ہو کہ وہ مجھسے مقابلہ کرسکے ظاہر یہ خیال کرو پیران نے کہا جن جن لوگون کو اُسنے قتل
کیا وہ بھی قد و قامت مین اُس سے کہین زیادہ تھے زور مین دونے تھے بہمن نے کہا اور مین اس سے
کسقدر زیادہ ہون پیران نے کہا تم دس حصے زیادہ ہو بہمن نے جواب دیا جب مین دس حصے اس سے
زیادہ ہون تو وہ مجھسے کیا لڑسکیگا ایسی ایسی باتین کرکے پیران کو تسکین دی راہ بھر یہی باتین رہین بہمن
قلعہ پر آیا اپنی بارگاہ استادہ کرائی پیران نے کہا قلعہ کے اندر چلو بہمن نے کہا مین قلعہ کے اندر نہ جاسکونگا
قلعہ کے نیچے ٹھہرنا ہی سنت ہو خاندان میرا باپ دادا کی پیران خاموش ہو رہا بہمن اپنی بارگاہ مین گیا
ہتھیار کھولنے ملازمین اُسکے پاس آئے باتین ہونے لگین جب رات زیادہ گئی تو بہمن شیر دل سو رہا
یہان تو یہ کیفیت گذری مگر بدیع الملک نامدار جو بارگاہ مین تشریف لائے عنبر نگار نے عرض کی ای
شہریار کل بہمن شیر دل جو شہر کردستان سے آیا ہو آپ سے ضرور مقابلہ کریگا بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہو تم متردد نہو اگر وہ کل مقابلے کو آئیگا تو کیفیت جنگ دیکھنا عنبر نگار نے عرض کی
ای شہریار یہ لوگ بڑے صاحب قوت ہین اور ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین بدیع الملک نے
فرمایا لطف جنگ بھی ایسے ہی سے مقابلہ کرنے مین حاصل ہوتا ہو جو ہنر جنگ سے آگاہ ہو قوت رکھتا ہو
شجاع ہو بےتکی بیہودہ زبان پر نہ لائے تہذیب کا مقابلہ ہو عنبر نگار اس فکر مین شب بھر جاگا کہ کل آقائے نامدار
اور بہمن شیر دل سے مقابلہ ہوگا آقائے نامدار جری ہین ہنر جنگ سے خوب ماہر ہین مگر قوت مین بہمن
زیادہ ہو خدا خیر کرے دیکھیے کیا ہوتا ہو اس فکر مین عنبر نگار شب بھر جاگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد

جب رات زیادہ گئی تو آرام فرمایا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے کچھ محو خواب ہوئے کچھ جاگا کیے
اسی طرح سے شب بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے برآمد ہوا تیرگی شب رفع ہوئی بدیع الملک
بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادموں نے کشتیاں حاضر کیں بدیع الملک نے ہتھیار
لگا کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں خادم مرکب لیے منتظر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر
سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا میدان جنگ کو روانہ ہوئے اس طرف سے پیران اور بہمن لشکریان ہمراہ
لیکر آئے میدان میں پہونچ کے پرے جمائے بدیع الملک نوجوان نے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے
نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے بہمن نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا میدان میں آیا پکار کر آواز دی ای طلسم کشا
ہمت و جرأت کے بادشاہ میں مشتاق ہوں تشریف لائیے بدیع الملک نامدار نے عنبر نگار سے کہا دیکھو
میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا اسکا ظہور ہوا جتنے صاحبان ہمت ہیں وہ جب مبارزطلبی کرتے ہیں تو حریف کو ایسے
کلمات شائستہ صرف کرتے ہیں یہ کہکر مرکب بڑھایا عنبر نگار کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا سرطان بدیع الملک
نے کہا ای عنبر نگار رنگین آقائے نامدار کے فرمانے کا اعتبار نہیں ہی بہمن کیا چیز ہی اس سے زیادہ قوی الجثہ
پہلوانوں کو آقائے نامدار نے زیر کیا ہی خدا نے چاہا تو اسکو بھی زیر کرینگے عنبر نگار نے کہا میں نے بھی
آقائے نامدار کو جنگ کرتے ایسے لوگوں سے نہیں دیکھا ہی اس سبب سے میری یہ کیفیت ہی سرداروں نے
کہا تم تردد نہ کرو اس پہلوان کو زیر سمجھو یہاں تو یہ ذکر تھا اور وہاں بدیع الملک نوجوان بہمن کے قریب پہنچے
بہمن نے عرض کی ای طلسم کشا کل آپکی ہنرمندی دیکھکر میں بہت خوش ہوا کیا تعریف کروں کل کی جنگ
یادگار تھی بدیع الملک نے فرمایا ای بہمن شیر دل تم قدردان ہو اور جنگ میں یہی ہوتا ہی اگر کل مجھ سے دس
آدمی زیر ہوئے تو کیا فخر کی بات ہی بہمن نے عرض کی میں ایک بات عرض کرتا ہوں اگر آپ قبول فرمایئے
بدیع الملک نے کہا اگر لائق ماننے کے ہوگی تو ضرور قبول کرونگا بہمن نے کہا آپ اپنے ارادے سے
باز آئیں اور جہان سے تشریف لائے ہیں وہاں واپس جائیں یہ طلسم ہی آپ اس لشکر قلیل کو لیکر جو آپ
لائے ہیں تو طلسم کا کیا نقصان ہوگا ہاں آپ ہی کا لشکر ضائع جائیگا اس طلسم میں بہت سے پہلوان ایسے ہیں
جو یکہ و تنہا آپکے تمام لشکر کو کافی ہیں اور وہ اسطے درجے کے پہلوان نہیں ہیں درجۂ سوم میں انکا شمار ہی بدیع الملک
نے فرمایا ای بہمن مردان عالم جس بات کا آغاز کرتے ہیں تا الوسع اسکو انجام تک پہونچاتے ہیں جبتک
میں زندہ ہوں اپنے قول کے خلاف نہ کرونگا جو کہا ہی اسکو ضرور انجام دونگا بہمن نے کہا اگر آپکو یہ خیال ہی
تو میں سلطان طلسم سے صفائی کرا دوں بدیع الملک نے فرمایا ہاں اے بہمن ایک شرط ہی کہ تمہارے
بادشاہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کے اطاعت اسلام قبول کریں اور شرط میری مجھکو دیں میں ابھی اس طلسم
سے واپس جاؤں مگر لوح چند سے کے واسطے لیتا جاؤنگا کیونکہ بے اس لوح کے طلسم فیروزی فتح نہوگا اور فیروز
ستارہ پیشانی قتل نہوگا بہمن نے جواب دیا بجا ہی ایسے ہوگا کہ آپ کے خوف سے اپنا مذہب ترک
کردیں اور لوح بھی آپکو دیں مجھے آپکی ہمت و جرأت پر رحم آیا اس وجہ سے میں نے آپ سے یہ بات
کہی ورنہ سلطان طلسم آپ سے خائف نہیں ابھی وہ اپنے ایک ادنے غلام سے اشارہ کردیں تو وہ آپکے
تمام لشکر کو کافی ہو بدیع الملک نے فرمایا اب اس کلام کو تمام کرو میں اسلئے یہاں آیا ہوں اس کام کو انجام
دو بہمن نے کہا آپکی خوشی اگر نہیں ہو تو میں مجبور ہوں مگر میرا جی نہیں چاہتا کہ آپ سے مقابلہ کروں

بدیع الملک نے فرمایا میں اس بات کو تو نہیں منظور کرونگا کہ میں اپنے ارادے سے باز آؤں اور جہاں سے
آیا ہوں وہیں واپس جاؤں صاحبقران کیا فرمائینگے اور سردار کیا خیال کرینگے بہمن نے کہا آپ
کو اختیار ہے یہ کہکے اس نے نیزہ سنبھالا کہا اے شہریار میرے نیزے کے ملاحظہ فرمائیے جنگ آزما لوگ جمع
ہیں مجھے انکو لطف جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا بسم اللہ تم وار کرو بہمن نے عرض کی اگر گستاخی
معاف ہو تو عرض کروں بدیع الملک نے فرمایا کہو بہمن نے کہا اگر حضور پہلے وار کریں تو مناسب
ہے بدیع الملک نے فرمایا او بہمن شیردل تم ابھی ہم لوگوں کے دستور سے واقف نہیں ہو ہمارا شیوہ
یہ نہیں ہے کہ جنگ میں سبقت کریں جب تمہارے وار سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرلینگے بہمن نے
کہا ایک عرض اور ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو بہمن نے کہا مغلوب غالب کی اطاعت کرے
اس کے مذہب کو پسند کرے غالب اسکی عزت کرے اس کے دل کو خورسند کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ مجھے منظور ہے بہمن نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیکر سنان نیزہ اس کے چوب نیزہ سے
نکالی کہ چوب اس کے نیزے کی ٹوٹ گئی بہمن نے چوب شکستہ کو ہاتھ سے پھینک دیا تلوار میان سے لی
عرض کی اور حربے بیکار ہیں تلوار کی لڑائی میرے پسند ہے بدیع الملک نے بھی تلوار نکالی تیغ زنی ہونے لگی
دیر تک ردوبدل رہی بہمن نے چاہا بدیع الملک نوجوان کی کمر پر وار کرے یہ سوچ کے پیترا بدلا ہاتھ
بڑھایا وار کیا بدیع الملک نے وار سپر پر روک کے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا بہمن نے کمر بدیع الملک
میں ہاتھ ڈالا چاہا زین فرس سے بدیع الملک کو اٹھالوں ہر چند زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی
گھوڑے پہ جو زور آزمائی ہوئی بدیع الملک کے مرکب نے گھٹنے زمین پر ٹیک دیئے دیکھنے والے اسلام
لشکر سے آگے بڑھ آئے انھوں نے پکار کے آواز دی اے بہادرو تمھارا بار سوائے ادرگیتی کے کون اٹھا
سکتا ہے گھوڑوں کی جان مفت میں جاتی ہے یہ سنکر بہمن و بدیع الملک نے اپنے مرکب سے کودتے
ہی بہمن بدیع الملک کو لے دوڑا دس قدم پر لاکے پھر مارا بدیع الملک نے لنگر قائم کیا بہمن نے بہت بہت
چاہا کہ بدیع الملک کو زمین سے اٹھائے مگر کیا اٹھا سکتا تھا یہ شیر بیشہ صاحبقرانی اس کن سے بھلا ہو
کہ حریف کی مجال نہیں جو لنگر اکھاڑ سکے جب بہمن عاجز ہوا بدیع الملک نوجوان آگے سرک کے سینے میں
ہاتھ ڈالے دور سے بیس قدم تک لاکر پٹک مارا بہمن کے پاؤں زمین سے اکھڑ گئے زور کیا اس کو تابہ سینہ لائے
دوسرا زور کیا سر سے بلند ہو گیا بہمن کی آنکھوں میں زمانہ تاریک ہو گیا لشکر والے احسنت و آفرین کا شور
بلند ہوا کلب عماد دولتمند ہوا بدیع الملک نے داہنا قدم آگے بڑھا کے چاہا بہمن کو چرخ دیکر زمین پر
ماروں کہ استخوان تک اسکے ریزہ ریزہ ہو جائیں بہمن نے عرض کی اے شہریار میں خدمت والا میں اقرار کرچکا
ہوں کہ مغلوب غالب کی اطاعت کرے اب میں آپ کی اطاعت کرونگا اور اپنے مذہب باطل کو ترک
کرکے آپکا دین حق قبول کرتا ہوں مجھے اپنے غلامان جان نثار میں محسوب فرمائیے بدیع الملک نے آہستگی
بہمن شیردل کو زمین پر رکھا بہمن کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے ہاتھ رومال سے باندھے
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مجھے خطائے عظیم سرزد ہوئی حضور سے لڑا میری اس خطا کو
معاف فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا او بہمن معاف کیا یہ ہی شیوہ سے ہیں میں تمسے بہت خوش ہوا
یہ فرما کر بہمن کے ہاتھ کھولے بہمن نے اپنی فوج کو بلایا کہا میں نے آج سے اطاعت بدیع الملک نامدار

کی قبول کی اور انکا حلقۂ غلامی اپنے کانین ڈالا اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا جسکو
میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ دین سامری پرستی ترک کرے بہت سے لوگون نے اُسی وقت اپنے مذہب
باطل کو ترک کیا مسلمان ہوئے کچھ لوگ جو سیہ قلب تھے وہ پیران کی طرف واپس گئے بہمن آگے
بڑھکر پیران کے پاس آیا کہا اے پیران اب تجھین اطاعت بدیع الملک نامدار سے کیون انکار ہو اگر یہ
جانتے ہو کہ مین پھر قیصر کو عرضی لکھون گا وہ میرے واسطے مدد بھیجین گے اکی بار مقابلہ کرکے مین فتح کرونگا تو
یہ تمھارا خیال خام ہو اگر تا قیامت تم لڑتے رہوگے تو ہمیشہ شکست پاؤگے ایک دن انجام یہی ہوگا کہ اپنی
جان سے جاؤگے اس سے بہتر یہ ہو کہ اطاعت آقاے نامدار کی قبول کرو اپنے دین باطل کو چھوڑو تا انجام
بخیر ہو اب طلسم کا باقی رہنا اور قیصر کا اقاے نامدار پر فتحیاب ہونا ممکن نہین یہ طلسم فتح ہوجائیگا کوئی کچھ نہین
کرسکتا ایسی ایسی باتین بہمن نے کہین کہ پیران کی سمجھ مین آئین اپنے دل مین خیال کیا کہ جو کچھ بہمن کہتا ہو
غلط نہین ہو جب لیا سا پہلوان یون زیر ہوگیا تو اور کوئی لڑکر کیا بنا لیگا جو آئیگا وہ زیر ہوجائیگا بدیع الملک
کا اقبال ترقی پر ہو اسنے دیکھا کوئی سر پینہ ہوگا اور دین بھی انھین کا قوی ہو کیونکہ جب سے جنگ شروع ہوئی سامری
اور جمشید اور جملہ خداوندان سے التجا کی مگر ایک کام نہ آیا بدیع الملک کے خدا نے اسکی مدد کی
اس نے اتنے بڑے پہلوان کو یون زیر کیا پس معلوم ہوا کہ اسی کا خدا برحق ہو یہ سوچکر اسنے بہمن سے کہا
اے بہمن تم بہت سچ کہتے ہو مین بھی اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرتا ہون مجھے اپنے ہمراہ خدمت
مین اپنے آقاے نامدار کے لیچلو بہمن نے پیران کو ساتھ لیا پیران نے پکار کے کہا جسکو میرا ساتھ دینا
منظور ہو میرے ہمراہ آئے مین خدمت بدیع الملک نامدار مین جاتا ہون جب پیران کو سب نے
جاتے ہوئے دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب یہان رہنا بہتر نہین ہو یا تو بدیع الملک کے پاس
چلکر دین اسلام قبول کرین یا قیصر کے پاس چلین بعض تو پیران کے ہمراہ ہوئے بعض حیلہ کرکے بجانب قیصر
کیطرف روانہ ہوئے انکا ذکر آئندہ کیا جائیگا پیران جو مع اپنے مصاحبین کے بہمن کے ہمراہ چلا اثنائے
راہ مین دیکھا کہ ایک تالاب نہایت پرتکلف معلوم ہوتا ہو اور ایک فقیر تالاب سے کچھ فاصلہ پر بیٹھا ہو اور تسبیح
ہکاری کی پڑھ رہا ہو کہ پیران کی نگاہ پڑی حال تالاب ان لوگون کو پوچھنا منظور تھا قریب شاہ صاحب
کے آئے اور جھک کر سلام کیا شاہ صاحب نے کہا کہ بچہ بھلا ہو کیا مطلب ہو جو فقیر کے پاس تم دونون پہلوان
آئے انھون نے عرض کی کہ یہ تالاب جو اس مقام پر نمایان ہوا ہو اس کی حقیقت پوچھنا منظور تھی فقیر نے
کہا کہ مین نے مرشد کی زبانی سنا تھا کہ یہ عجائب خانۂ سلیمانی ہو پیران نے کہا کہ ہم بھی اس کی سیر کرنا چاہتے ہین
تو کیونکر کرین اسوقت شاہ صاحب نے کہا کہ کہان سے آئے ہو اور کدھر کا عزم ہو اس وقت پیران نے کہا
اس کے پاس جاتے ہین کہ جو صاحبقران ہین صاحبقران ہو وہ ہم سب کو دائرۂ اسلام مین لائیگا اور جس نے
ہمکو دی ہمکو زیر کیا شاہ جی اسوقت دیکھکر بہت ہنسے اور کہا کہ بابا اپنا مذہب ہو خبر تو سیر کو کہتا ہو تجھکو سیر کرادی جائیگی
مگر ایک بکدی کو غرض یہ کہکر شاہ صاحب نے پیران کو ساتھ لیا اور اپر اس دروازے کے آئے اور قفل
پر پھونکی کو رکھا کہ قفل کھل گیا وہ دریوگ داخل ہوئے پیران نے دیکھا کہ تالاب کے سامنے جو چمن نمایان
ہین نمونۂ بہشت برین نظر آتے ہین عجیب طرح کے جانور ہر شاخ درخت پر جلوہ گر ہین اور چہچہے کررہے ہین اور یہ
اشعار پڑھ رہے ہین شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ❀ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ❀ اور کوئی طائر اپنے

دلمین خزان کو یاد کرکے یہ پڑھ رہا تھا شعر قافلہ باد بہاری کا روان ہو جائے گا ✦ آخرش یہ باغ پامال خزان
ہو جائیگا یہ رنگ دیکھکر بیران کے ہوش و حواس جاتے رہے شاہ صاحب بیران کا ہاتھ پکڑ لیے ہوئے کنارے
تالاب کے آئے ایکے پہلو مین ایک چاہ عمیق دیکھا شاہ صاحب نے کہا کہ اب ملاحظہ فرمائیے اسنے دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین نہایت حسین ہے آپ معلوم ہوتی ہے بیران نے ایسی شکل بے مثال کبھی نہ دیکھی تھی گھبرا کر
پلٹ کر شاہ صاحب سے کہا کہ کیونکر اس کی حضوری مین حاضر ہون اور حال اپنا اس سے کہون اور اسکا حال
پوچھون شاہ صاحب مسکرائے اور کہا کہ اچھا بابا یہ کہکر ایک کوٹھے مین لے گئے ایک دروازہ اور مقفل تھا
شاہ صاحب نے اس کی طرف نگاہ کی وہ بھی قفل کھل گیا دروازے وا ہو گئے شاہ صاحب نے کہا جائیے
مکان کے اندر جاتے ہی قدم رکھا دیکھا ایک محلدار سامنے سے نمایان ہوئی کہا کہ آپ تشریف لائیے لانے پر آ
استقبال کے بھیجا ہے بیران اس کے ساتھ قریب بارہ دری جواہر نگار جا کر پہونچے دیکھا کہ وہی نازنین جسکو تہ
آب دیکھا تھا وہ مسند ناز پر بیٹھی ہے بیران وجد مین آ کر کہتا تھا کہ کیا یاوری میرے مقدر نے کی کہ ایسی نازنین
کی قربت مجھے نصیب ہوئی تین سلنے اس نازنین کے ایک کشتی رکھی ہوئی ہے اور ایک فصادہ بیٹھی ہوئی ہے
بیران سے کہا کہ آپ تشریف رکھیے مین اس درد سر سے افاقہ پا لون تو آپکا حال پوچھون اور اپنا حال کہون
بیران تو بیٹھ گیا اور اس نے فصادہ کی طرف ہاتھ بڑھا دیا وہ کلائی مثل بلور کے شانہ تک کھلی ہوئی اس جلد
نازک مین مچھلی کا پیٹ مثل ماہی بیقرار کے عجب طرح کا حال اس بازو پر تکلف مین تھا کہ فصادہ نے نشتر
دیا اور دھار خون کی پیدا ہوئی بیران کی نگاہ جو پڑی خون کے دیکھتے ہی اسنے ایک نعرہ آہ کا مارا اور خود بخود بیہوش
ہوگیا بعد از ان سامنے ایک کشتی پیدا ہوا اسنے آ کر ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالکر
ایک حجرے مین انھین تو قید کیا شاہ صاحب جو باہر آئے بہمن شیر دل نے کہا کہ مین بھی اس سیر کا مشتاق
ہون تکلیف ہی سے چلئے شاہ صاحب بہمن شیر دل کو اپنے ساتھ لیکر چلے جب اس نے پوچھا کہ شاہ صاحب
بیران کہان ہین تو انھون نے جواب دیا کہ چلو اسی کے پاس تجھے پہونچا دیتا ہون غرضکہ ایک دروازۂ عمدہ
کے پاس پہونچا اور پردہ اٹھا اور ایک محلدار پوشاک سرخ پہنے ہوئے آئی شاہ صاحب کو سلام کیا اور بہمن
شیر دل کو بھی مجرا کیا اور کہا کہ ملکہ آپکی مشتاق جمال با کمال بیٹھی ہین بہمن شیر دل نہایت پریشان ہوا کہ کون
ملکہ ہین اور کون مشتاق میرا ہے مین بھی ذرا چلکر دیکھون غرض کہ ہمراہ محلدار کے بہمن شیر دل چلا اور شاہ صاحب
ہمراہ ہین اب تھوڑا سا راستہ طے کرکے اندرون باغ داخل ہوا دیکھا اسنے ایک چمن عقیق سرخ کا نمایان ہے
برگ و نہال جواہر نگار اور طائر بھی جتنے تھے اسی شکل کے کہ کسی کی منقارین ہیرے کی اور جواہر اور یاقوت
اور زمرد وغیرہ جتنے کہ خالق نے پیدا کئے ہین سب قسم کے تھے بہمن شیر دل نے غور کرکے جو دیکھا تو ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین دُر در گوش مرصع پوش مسند ناز پر بیٹھی ہے بہمن سے کہا کہ اسوقت تک کہان تھے تمہارے
اشتیاق مین بیٹھی تھی بہمن نے اپنے دلمین کہا کہ سچ ہے شعر دوست جبسے ایام بھلے آتے ہین ✦
بن بلائے مرے گھر آپ چلے آتے ہین ✦ دوستی مین شاہزادہ بدیع الملک کی اور بدولت دین اسلام
کے کیا کیا نعمتین حاصل ہوتی ہین چنانچہ ادھر سے ملکہ بڑھی ادھر سے بہمن شیر دل بڑھا ملکہ نے ہاتھ پکڑ کر مسند
پر لا کر بٹھلایا کنیزون سے کہا جلدی دسترخوان بچھاؤ کہ شاہزادہ بھی بھوکا ہے اور ہم بھی بھوکے ہین فوراً دستر
خوان بچھایا گیا اور قسم قسم کے طعام لطیف دسترخوان پر چنے گئے بہمن سے کہا کہ کھانا نوش

سے کیجیے پھر ہماری آپکی صحبت تاج و رنگ مین بسر ہو بہمن شیردل نے کہا کہ ای ملکہ مین تو آپ کا بندۂ بے دام
ہوا غرض کہ دسترخوان پر بیٹھ کر دونون نے کھانا کھایا بہمن شیردل کھانا کھاتا تھا اور پیٹ نہ بھرتا تھا اور تعجب
کرتا تھا ملکہ نے کہا کہ مرد کی بھوک زیادہ ہوتی ہو ابھی آپ سے کھایا گیا ہو اور بہمن کو رغبت اسی کھانے سے
تھی کہ ملکہ کے کہنے سے اور دو چار تا مین اوٹھا کر کھالین اور ملکہ کا منھ دیکھنے لگا ملکہ نے کہا کہ یہ کھانا آپ ہی کے واسطے
ہو آپ کھاتے کیون نہین جب بہمن نے پھر کھانا شروع کیا تھا تو جسقدر کھانا دسترخوان پر تھا سب کھا گیا
ملکہ نے اور کھانا منگوایا وہ بھی نوش جان کیا منتظر اور کھانے کے تھے کہ ملکہ نے کہا کہ اور لاؤ داروغہ باورچیخانہ
نے کہا کہ اب کچھ کھانا نہین ہر اہلکارون کا بھی کھانا کھا گئے اور یہ دسترخوان پر سے اوٹھتے نہ تھے ملکہ نے کہا
کہ کیا اب مجھے کھاؤگے مین سمجھی کہ اب کھانا نہین ہو وج ایسے شخص سے کوئی عشق کرے کہ جو سارے
گھر کا کھانا کھا جاے اور پیٹ نہ بھرے مین نے لشکر امیر مین سنا تھا کہ کوئی پہلوان عادی تھا کہ کھانا بہت
کھاتا تھا سنتے تو اوسکے بھی کان کاٹے گئے یہ کہکر ملکہ اوٹھ کے چلی گئی کہ بہمن نے دل مین کہا کہ نہ تو پیٹ بھرا اور نہ
ستر ملا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا معلوم ہوتا ہو کہ یہ بھی تاثیر عجائب خانہ سلیمانی کی ہو چونکہ خفیف تو ہو ہی چکا تھا
دوڑ کے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے ایک عنبر پلیٹ سے جو مارا تو مثل روشن کبوتر کے لوٹنے لگا اس نے آواز دی
کہ مشم میخوار جادو یہ ملکہ بہمن کی مشکین باندھ لین بہمن کو جو ہوش آیا تو اپنے تئین اسیر پایا دیکھا ایک ساحرہ
نہایت کریہ منظر کیسی بھوت سی بھیانی بچاسی ڈراونی ناک نیل مین رنگالی ہر ماتھی کے ایسی کان بڑے بڑے
ریچھ کے سے بال بدہوے بد ہاتھ سے آنکھوں کی بنائی ہو کئے سے کالی مین شام چڑھے ویسے رنگ کمان پالی ہو
سامنے بیٹھی ہو غرض بہمن شیردل ناچار چاروناچار دیکھتا تھا اور کچھ جا نہ سکوند بنا تھا اتنے مین میخوار جادو نے آواز دی
کہ پیران کو بھی لاؤ پیران کو سامنے لا کر حاضر کیا بہمن شیردل نے پوچھا کہ برادر یہ کیا حال ہوا اس نے کہا کہ اس نے
شکل حسین بنا کر مجھے بھی اسیر کیا اور آپکو بھی گرفتار کیا افسوس کہ شاہزادہ بدیع الملک تک نہ پہنچنے پاے اور
سامان قضا و قدر درمیان ہی مارے آپ کیواسطے پیدا ہو گیا اسوقت اس ساحرہ نے کہا کہ تم اپنا معشوق
مجھے گردانو اور روز مرہ میری خدمتگذاری کرو تو مین تمھاری جان بخشی کرون انھون نے استغفار پڑھی اور
کہا خدا تیری صورت کو غارت کرے ہنس کے پیران نے کہا کہ آپ کا سن شریف کیا ہوگا سر کو جھکا کر کہا کہ
سوا سات سو برس کی عمر میری ہو اور ابھی تک گل باغ جوانی نہین چنا ایکدم دفعۃً بھی دیو دون سے لیر دیو کی
ہو بہمن نے بہت سخت سست کہا ہاتھ تو قابو مین تھے ہی نہین ورنہ مار بیٹھتا یہ جھنجلا کے ان دونو کو لیکر عجائب خانہ
سلیمانی سے باہر آئی اور دربان جادو لیلے وہ فقیر مکار جو کہ لگا کے لایا تھا اسکے پاس لائی ہر اہیان بہمن و پیران نے جو
دیکھا تو واسطے اپنی رہائی کے پہلے اسنے سحر کیا سب زمین مین کمر کمر غرق ہو گئے اب دیکھا کہا کہ انکو قیصر جادو کے
پاس بھیجدینا چاہیے کہ یہ لوگ بادشاہ طلسم سے پھر گئے ہین اسوقت دربان جادو نے یہ کہا کہ چاہیے یہ دین
قدیم پر آئین ممکن نہین اور بادشاہ کے پاس بھیجنے سے کوئی مطلب بر آویگا اس سے بہتر یہ ہو کہ کل کے روز انکو قتل کیا جاے کہ دن ہماری
اور جمشید کا ہو کہ اس دن مین جو خون خدا پرستو کا کرے اور کباب کھاے تو بڑا ثواب ملے یہ کہکر تمام سامان انکے قتل کا
فراہم کیا گیا جب بہمن شیردل کے ذبح کا سامان مہیا ہوا اسوقت سبنے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیا دیکھا کہ
گرد اوٹھی اور ایک نقابدار سبزپوش پیدا ہوا اور آواز دی کہ باش اے قوم ساق مین آ پہونچا میخوار جادو نے سحر کیا انھون
نے ایک حجتی لوح کی دکھائی سحر باطل ہوا نقابدار نے تیغ ملونکو کے بھجے دکھا یا ن جھپا آخر ہی مارا ان سب ورہا کیا

یہ لوگ نہایت شکرگزار ہوئے اب پیران بہمن کے ہمراہ چلا بہمن پیران کو لیکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا
بدیع الملک کو جو پیران نے دیکھا دوڑ کے قدموں پر گرا عرض کی اے شہریار میری خطا معاف فرمایئے بدیع الملک
نے پیران کو گلے سے لگایا پیران نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی اب قلعہ میں تشریف
لیجائیے آرام وہاں تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا اے پیران ہمیں زیادہ یہاں رہنا منظور نہیں ہے طرف گلزار
کہکشان کے جانا ہے پیران نے کہا غلام بھی ہمراہ رکاب چلیگا ابھی گلزار کہکشان بہت دور ہے اور راہ میں دو مرحلے عظیم
ہیں جبتک انکو فتح نہ فرمایئے گا گلزار کہکشان تک کیونکر تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے وہ مرحلہ
بھی فتح ہو جائیگا پیران بدیع الملک نوجوان کو اپنے ہمراہ قلعہ میں لیگیا بڑی خاطر سے پیش آیا بزم عشرت کا سامان کیا تین روز
تک بدیع الملک پیران کے مہمان رہے چوتھے روز شاہزادے نے پیران سے کہا اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے بہتر
یہ ہے کہ اب ہمیں رخصت کرو پیران نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہے غلام کو کیا انکار ہے بہمن نے عرض کی اے شہریار
کل یہاں سے تشریف لیجئے گا آج لشکر میں سامان کیجئے اسے حکم دیجئے کہ سب لوگ اسباب سفر درست کریں بدیع الملک
نے کہا یہ بات تمھارے متعلق ہے تم جاکر سب کو اسباب کی اطلاع دو کہ کل کیا نے کوچ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا سامان سفر درست
کریں بہمن بدیع الملک کے پاس سے اٹھا لشکر میں جاکر سب کو اطلاع دی سبنے اپنا سامان سفر درست کیا
دوسرے روز بدیع الملک تاجدار مع حکیم پیران و بہمن شیردل و حکیم عنبر نگار لشکریان ہمراہ لیکر جانب
گلزار کہکشان روانہ ہوئے ان کو تو راہ میں مصروف رہنے دو کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت کچھ فراریوں کی بیان کیجاتی ہے

جو لوگ پیران کے لشکر سے بعد مسلمان ہونے پیران وغیرہ کے قیصر کی طرف روانہ ہوئے تھے یہ سب لوگ قریب
ایک سو کے تھے اپنا مذہب انھوں نے بوجہ سیہ قلبی تبدیل نہ کیا جاکر قیصر کے پاس پہونچے قیصر نے جسدن سے
بہمن شیردل کو روانہ کیا تھا اسدن سے اکثر یہ ذکر کیا کرتا تھا کہ اب دو ہی ایک روز میں بہمن شیردل طلسم کشا کو
گرفتار کر لائیگا وزرا اس سے کہتے تھے آپ نے بھی ایسے شخص کو بھیجا ہے کہ جسکو دیکھکر طلسم کشا کی ہمت میں فرق
آجائیگا قیصر جواب دیتا تھا کہ تم لوگوں نے مجھے کہا میں نے بہمن کو بھیجا ورنہ میری رائے یہی تھی کہ اپنے لشکر
خاص سے چند جوان بھیجدوں وہ کافی ہونگے تم لوگوں نے بہمن کو وہاں بھیجدیا میں ویسی مہم پر ایسے لوگوں کا جانا اچھا نہیں
سمجھتا ہوں اور دربار میں یہی ذکر رہتا تھا حسب معمول ایک روز قیصر جو اپنے دربار میں آیا وزرا نے کہا بہت دن گذرے
ابھی تک کوئی خبر نہیں معلوم ہوئی کہ بہمن سب کو اسیر کر کے اپنے لشکر میں لیگیا یا حکیم پیران نے انکو روکا کچھ کیفیت
ظاہر نہیں معلوم ہوئی ہے قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہے لڑائی فتح ہوئی پیران نے خوشی میں جلسہ کیا ہوگا بہمن کو نہ آنے
دیا ہوگا وزرا نے کہا گنجینہ جمشید منگا کر کیفیت دریافت فرمایئے قیصر نے کہا اب میں گنجینہ نہ دیکھونگا سب خداوند
مجھے آزردہ ہیں شاہ بدادر زیادہ خفا ہوں اس سے بہتر ہے کہ میں گنجینہ نہ دیکھونگا وزرا نے کہا اس روز صرف خداوند
جمشید نے کچھ آپ سے فرمایا تھا اور کسی نے بھی کچھ نہیں کہا تھا جمشید نے کہا ایک خداوند کی خفگی ہونے سے سب آزردہ ہوگئے
ہونگے انھوں نے جاکر سب سے کہدیا ہوگا اب کوئی میری سماعت نہ کریگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دو چوبدار قیصر کے پاس آئے
سلام کیا کہا کچھ لوگ مرحلہ پیران سے آئے ہیں در دولت پر حاضر ہیں امیدوار باریابی ہیں قیصر نے کہا جلد لاؤ چوبدار
باہر سے ان لوگوں کو اپنے ہمراہ لیگئے سبنے قیصر کو سلام کیا قیصر نے جو صورتیں دیکھیں بیکو ادبار پایا کہا کیوں خیریت تو ہے
سبنے کہا اے شہنشاہ غضب ہو گیا طلسم کشا نے مرحلہ پیران فتح کر لیا پیران مسلمان ہو گیا قیصر نے کہا اے بہمن نے

طلسم کشا کو اسیر کر لیا جو لوگ بہمن کے ساتھ گئے تھے اُنھون نے کہا بہمن بھی مسلمان ہو گیا قیصر نے کہا ارے بہمن کیونکر مسلمان ہو کہا اُن لوگون نے مقابلہ کی کیفیت بیان کی قیصر کے ہوش اڑ گئے وزرا سے کہا طلسم کشا بڑا کاریگر ہے کتنے بڑے پہلوان کو زیر کیا یہ کہکر کہا اب طلسم کشا کی شامت آ گئی ہے اب تک مین یہ جانتا تھا کہ یہ زور اُمیر سے طلسم سے نکل جائے گا مگر اب مین اُسکو گرفتار کر لونگا بہمن سے پہلوان کو زیر کیا وزرا نے کہا اب جو کچھ ہم عرض کرین آپ اُسکو قبول فرمائین قیصر نے کہا آپ لوگ ان معاملے مین دخل نہ دین مین طلسم کشا سے سمجھ لونگا اُسکو یہ دعوی ہے کہ مین جری ہون اب مین آپ سے خود مقابلہ کرونگا یہ کہکر اُسنے سب لوگون کو جو بھاگ کے آئے تھے رخصت کیا اور میر منشی کو بلا کر کہا ایک نامہ گرگین درخت چنگال کے نام لکھو مضمون اُسکا یہ ہو کہ اپنے کل پہلوانون کو لیکر میرے یہان آؤ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرنے کو جاؤنگا اُسکو اسیر کرکے لاؤنگا طلسم کشا نے غضب کیا تمھارے یہان کے پہلوان بہمن شیر دل کو زیر کرکے مسلمان کیا اور دو مرحلے بھی فتح کر لئے اب دو مرحلے اور باقی ہین اگر اُنکو بھی وہ فتح کر لیگا تو لوح لے لیگا میر منشی نے اُسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تیار ہو گیا تو قیصر نے ایک قاصد کو بلا کر نامہ دیا اور جانب شہر گردستان روانہ کیا قاصد تیسرے روز شہر گردستان مین پہونچا گرگین درخت چنگال کے پاس گیا نامہ دیا گرگین نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہ ہوا اُسیوقت اُسنے جواب لکھا کہ مین چند پہلوان نامی آپکی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور سب کو لیکر میرا آنا تو ایسے وقت مین بھی مناسب نہ تھا کہ آپکے طلسم پر تمام مخلوق حملہ کر رہی ہے مین کسکے مقابلہ کیواسطے آؤن دنیا مین میرا ہمسر کون ہے آپکو ایسا حکم میری نسبت صادر کرنا نہ چاہئے تھا یہ جواب لکھکر اپنے خادمون کو بلایا کہا جاکر پیمرخ لنگر بند اور تیماق شیر افگن اور دولاب کوہ سیند اور جہلان جنگ نشین کو بلا لاؤ ملازمین اُسیوقت روانہ ہوئے گرگین نے قاصد قیصر سے کہا تم اپنے ہمراہ ان چار پہلوانون کو لیتے جاؤ اور میری طرف سے زبانی بھی کہنا کہ یہ چار پہلوان کافی ہین اگر طلسم کشا کے ساتھ دیو بھی آئے ہونگے تو یہ لوگ ایسے ہین کہ اُنسے بھی مقابلہ کرینگے اور سب کو زیر کرکے آپکے حوالے کرینگے مین ان لوگونکو بھیجتا بھی ننگ و عار سمجھتا تھا مگر آپکے فرمان سے مجبور ہو گیا یہ باتین کر رہا تھا کہ ملازمین چارون پہلوانون کو بلا کر لائے آئے گرگین کو پہلوانون نے سلام کیا اُسکے پانون چومے کہا آپنے اُسوقت ہم لوگونکو کیون طلب فرمایا گرگین نے سب قصہ بیان کیا پہلوانون نے کہا آپ ایک نفس نادان کے مقابلے مین اگر ہمکو بھیجین تو ہم جائین کچھ عذر زبان پر نہ لائین مگر آپکو سب کیا کہینگے جہان آپ ہمکو بھیجتے ہین وہان کوئی ہمارا ہم نبرد نہین ہے گرگین نے کہا پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ اپنے خاص خاص شاگرد انکو بھیجون مگر تمھارا جانا بہتر ہے بادشاہ نے تو مجھکو بلایا ہے مگر مین کیا جاؤن اور اپنے خاص پہلوانون کو کیا بھیجون تمھارا جانا اچھا ہے یہ لوگ مجبور ہوئے گرگین نے کہا اب توقف کی کوئی ضرورت نہین ہے تم جاؤ پہلوان قاصد کے ہمراہ ہوئے قاصد نے کہا آپ لوگون کو کچھ سامان سفر درست کرنا ہے پہلوانون نے کہا ہمین کچھ سامان کی ضرورت نہین ہے قاصد نے کہا پیادہ پا تشریف لیجئےگا سب نے کہا ہمین سواری کون دیسکتا ہے قاصد خاموش ہو رہا پہلوان اُسکے ساتھ روانہ ہوئے دوسرے روز قیصر کے یہان آکر پہونچے قاصد نے اپنی اطلاع کرائی قیصر نے اُسیوقت اندر بلایا قاصد نے سلام کرکے جواب نامہ دکھایا قیصر نے جواب پڑھا وزرا سے کہا گرگین نے آنے سے انکار کیا اس مین لکھا ہے کہ وہان میرا ہم نبرد کون ہے جسکے واسطے مین آؤن اور آپکو ایسا حکم میرے واسطے صادر کرنا نہ تھا وزرا نے کہا پھر کیا ہوگا قیصر نے کہا جو کچھ اُسنے لکھا ہے سچ ہے میری غلطی تھی جو مین نے ایسا اُسکو لکھا وہ اگر یہان آئے تو اُسکا مقابلہ کون کر سکتا ہے اُسنے چار پہلوان نامی روانہ کیے ہین اُنکی نسبت کچھ تعریف لکھی ہے اب مین جا کر ان پہلوانونکو دیکھون کیسے ہین وزرا نے کہا اُنکو یہین طلب فرمائیے قیصر نے کہا وہ لوگ یہان نہین آسکتے ہین دروازہ چھوٹا ہے وہ لوگ قوی الجثہ

ہیں یہاں پہنچ آ سکتے ہیں وزرا نے کہا تشریف لیچلیے انکو ملاحظہ فرمایئے قیصر اٹھا سب درباری بھی اسکے ہمراہ ہوئے باہر
آیا جہاں پہلوان پہنچے تھے قاصد نے قیصر کو وہاں لا کر کہا حضور ملاحظہ فرمائیں قیصر نے پہلوانوں کو دیکھا بہت خوش ہوا
وزرا سے کہا بھلا یہ لوگ میرے ہمراہ ہوں اور یہ زال تیغ زن ہو وزرا نے کہا آپ کیوں تشریف لیجائیں انہیں لوگوں کو لشکر دیکر
روانہ کریں یہ جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لاوینگے قیصر نے کہا میری بھی یہی راے ہے کہ انہی لوگوں کو روانہ کردوں میں جا کر
کیا کرونگا پہلوانوں نے قیصر کو دیکھکر سلام کیا قیصر نے ہر ایک کا نام پوچھا سب نے اپنا اپنا نام بتایا قیصر نے کہا آپ لوگوں کا
ہیں لشکر گراں دیکر کل روانہ کرونگا پہلوانوں نے کہا ہم لوگ تنہا اپنے ہمراہ نہ لیجائینگے ہمارے واسطے ذلت ہوگی اگر ہمارے
ساتھ لشکر ہوگا تو ہماری عزت نہ ہوگی قیصر نے کہا آپکے یہاں کا رسم اور ہے اور یہاں کا رسم اور ہے اگر لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجائیےگا تو اچھی بات نہ
ہوگی پہلوان مجبور ہوئے قیصر نے اسیوقت اپنے لشکر میں اطلاع کرا دی بارہ ہزار جوانان زنگی مسلح و مکمل
ہوکر آئے قیصر نے فی پہلوان چار ہزار جوان تقسیم کیے اس شب تو پہلوان وہیں رہے دوسرے روز لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ
کیا قیصر نے ان لوگوں کو بھی ہمراہ کر دیا جو بیران سے شکست کھا کر آئے تھے وہ لوگ رہبری کیلئے انکے ہمراہ ہوئے
جانب مرحلہ بیران روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک تاجدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو فوج گراں ہمراہ لیکر جانب گلزار گلستان روانہ ہوا ہے بیران نے راہ میں عرض کی اے شہریار جب تک
ریحان تیز پرواز کے مرحلے کو فتح نہ کیجئے گا آگے راستہ نہیں ملیگا بدیع الملک نے فرمایا ریحان تیز پرواز
کا مرحلہ کہاں ہے بیران نے عرض کی اے شہریار یہانسے بہت قریب ہے مگر اس مرحلے تک جاتے ہوئے خوف آتا ہے وہاں
ہزاران خم نشین ایک حکیم ہے اسنے ایک دریا بنایا ہے اس دریا سے کوئی پار جا نہیں سکتا اور ہزاران خم نشین
نے اپنے تئیں ایک خم میں بند کر کے اسی دریا میں رہنا اختیار کیا ہے نہیں معلوم اس دریا کے خشک کرنیکی کیا ترکیب
ہے جب اس دریا سے نجات ملے تو اور تحفہ جات ریحان کے پاس موجود ہیں اور فوج بھی زیادہ ہے فوج کا کچھ خوف
نہیں مگر دریا سے گذرنا دشوار ہے اور ریحان کے تحفہ جات سے بچنا مشکل ہے بدیع الملک نے فرمایا اے بیران
تم مجکو وہاں لیچلو میں سب کام درست کرلونگا بیران نے عرض کی اے شہریار مجھے خوف آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا
مالک ہے خوف کی کیا بات ہے وہاں چلتے ہیں اگر ہمارے مقدر میں طلسم کشائی ہے اس مرحلے کو سر کرینگے اور اگر خدا کو منظور نہیں
ہے تو ناکامیاب ہونگے بیران مشعل بدیع الملک کو لیکر اس جانب روانہ ہوا دوسرے روز دریاے خونخوار ملا بیران
نے عرض کی اے شہریار یہی دریا ہے ہزاران خم نشین اسی کے اندر ہے بدیع الملک قریب ساحل آئے دیکھا
کہ دوسرا کنارہ دریا کا نظر نہیں آتا ہے پانی اسقدر پیچ و تاب کھا رہا ہے کہ کشتی نہیں چل سکتی مینڈھے اچھلتے ہیں نہنگ
پھرتی ہیں سمندر جلکر کہا ہے ہیں طوفان برپا ہے بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی خدا کو یاد کیا مجبور ہوئے بہت
متفکر ہوئے عقل کو دوڑایا مگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئی بیران سے کہا اے بیران لشکر کو ٹھہرا دو آج یہیں قیام کرینگے کل اگر خدا نے
چاہا تو اس دریا کے پار جائینگے بیران نے لشکر کو ٹھہرا دیا بارگاہیں استادہ ہوئیں سب لوگ جو بدیع الملک
کے پاس تھے شاہزادے نے انسے مخاطب ہوکر کہا آپ لوگ بھی اپنی بارگاہوں میں تشریف لے جائیں سرداروں
نے عرض کی آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائیں میں بھی آؤنگا جو سرداران قدیم
تھے بدیع الملک کے مزاج سے آگاہ تھے انہوں نے سب سے کہا آپ لوگ شاہزادہ تاجدار کے مزاج سے واقف نہیں ہیں
جو کچھ وہ فرماتے ہیں اسپر عمل کیجئے زیادہ طول کلام اچھا نہیں ہے سب لوگ واپس آئے بدیع الملک تو جوان اس مرحلے کا ذکر سنتے

پر رہے جب شاہزادے نے دیکھا اب سب سردار دور نکل گئے ہین گھوڑے سے اترے زین پوش بچھایا دریا کے
قریب بیٹھے دن بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے فریضہ مغرب
کو ادا کرکے ہاتھ پہلے دعا اٹھائے درگاہ کبریا مین عرض مدعا کرنے لگے دیر تک بدیع الملک گریہ و زاری مین معروف
رہے جب رات نصف سے زیادہ گذری بدیع الملک روتے روتے سو گئے اثنائے خواب مین ایک بزرگوار تشریف
لائے بدیع الملک کے آنسو پونچھے فرمایا اے شیر بیشہ جرأت کیا مشکل درپیش ہے جو اسقدر بیتاب و مضطر ہو بدیع الملک
نے عرض کی اس دریا سے گذرنا بہت دشوار ہے اسکے واسطے درگاہ کبریا مین عرض کرتا ہون ان بزرگوار نے فرمایا یہان سے
تھوڑی دور پر ایک حجرۂ سنگ بنا ہے اپنے تئین وہان تک پہونچاؤ ایک فقیر وہان رہتا ہے اسکے پاس ایک خاک
ہے اگر اس خاک کو اس دریا مین ڈال دوگے دریا منجمد ہو جائیگا تم پار اتر جانا بدیع الملک نے عرض کی وہ فقیر
خاک کیون دیگا مرد بزرگ نے فرمایا ہم اسکو بھی ہدایت کرتے ہین جس وقت تم وہان جاؤگے فقیر خاک دیگا بدیع الملک
خوش ہوئے خوشی سے آنکھ کھلگئی اپنے تئین زین پوش پر پایا شکر سجدۂ شکر بجا لائے گھوڑے پر سوار ہوکے اس
حجرے کی طرف روانہ ہوئے قریب صبح اس میدان مین پہونچے جہان وہ حجرہ بنا تھا بدیع الملک حجرے کے قریب
آئے دیکھا ایک فقیر حجرے مین بیٹھا ہے بدیع الملک دو قدم آگے بڑھے فقیر نے آنکھ اٹھا کر دیکھا حجرے سے باہر آیا
بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی آپ تشریف لے چلیے جو کچھ فقیر کے پاس حاضر ہے عذر نکریگا بدیع الملک اسکے
ہمراہ حجرے کے اندر آئے فقیر نے ایک ناریل لاکر بدیع الملک کو دیا عرض کی شب کو ایک بزرگوار خواب مین تشریف
لائے تھے مجھے فرماگئے ہین کہ صبح کو بدیع الملک نامدار تیرے پاس آئینگے خاک جو تیرے پاس موجود ہے وہ انکو
دینا یہ حاضر ہے بدیع الملک نے وہ ناریل لیا فقیر نے عرض کی اے شہریار میرے پاس اور بھی تحفہ جات ہین اگر آپ
تھوڑی دیر توقف فرمائین تو مین حاضر کرون بدیع الملک نے فرمایا مین یہان موجود ہون آپ تحفہ جات کی فکر
مین تشریف لیجائیے فقیر بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد فقیر واپس آیا بدیع الملک سے
عرض کی اے شہریار اب رنج آسانی سے جاتا رہیگا یہ کہکر ایک پھول بدیع الملک کو دیا کہا جب آپ چشمۂ کہکشان کے نزدیک
کے قریب جائیے گا یہ پھول چشمہ مین ڈال دیجئے گا سب پانی خشک ہو جائیگا کہکشان کا مکان نظر آئیگا اسی
کے پاس نخل ہے جب تک کہ ثمر کو نہ اتاریے گا تب لوح ملیگی بدیع الملک نے پھول بھی لیا فقیر نے اور تحفہ جات بھی
دیئے کہا اگر ان اشیا کو اپنے پاس رکھیے گا طلسم مین جسقدر عجائبات ہین سب آپ پر ظاہر ہو جایا کرینگے اور کوئی چیز ہرگز نہ
نہ بچ سکیگی بدیع الملک نے سب تحفہ جات فقیر سے لے اپنے پاس رکھے تھوڑی دیر کے بعد اجازت چاہی فقیر نے
بدیع الملک کو رخصت کیا شاہزادہ اپنے لشکر مین آیا یہان سب لوگ منتشر تھے پیران وغیرہ آپس مین کہتے تھے
کہ آقائے نامدار جوش شجاعت مین دریا کی اصل دیکھنے گئے ہونگے کود پڑے ہونگے نہین معلوم کیا گذری ہو یہ ذکر تھا کہ
بدیع الملک نوجوان داخل لشکر ہوئے سب کو بڑی خوشی ہوئی پیران اور عنبر نگار قریب آئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہان تشریف لیگئے تھے غلام کئی بار دریا کے پاس گئے آپکو وہان نہ پایا ہم سبکی عجب حالت تھی بدیع الملک نے فرمایا
مین ایک ضرورت سے گیا تھا لشکر مین اطلاع کیجیے کہ سب تیار رہین پیران و عنبر نگار نے تمام لشکر مین اطلاع
کرادی تھوڑی دیر مین سب تیار ہو گئے بدیع الملک نوجوان نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی بعد نصف النہار مرکب
طلب کیا خادم اسپ صبا رفتار لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف
دریا کے چلے عنبر نگار نے کہا اے حکیم پیران آقائے نامدار دریا کی طرف جاتے ہین کیا کرینگے پیران نے جواب دیا

کونی بات ہوگی یہ باتین کرتے ہوے بدیع الملک کے ہمراہ دریا کے کنارے پر آئے بدیع الملک نے وہ تاریکی
نکالا خاک دریا مین ڈالی تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا آب دریا منجمد ہوگیا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب
لشکر چلا بیران و عنبر نگار اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہوگئے قریب شام اُس دریا کے پار ہوے بدیع الملک
نے بارگاہ مین استادہ کرائین سب لشکر اُترا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سرداران اپنی
بارگاہون مین گئے بیران و عنبر نگار بدیع الملک کے ہمراہ آئے جب بدیع الملک بارگاہ مین رونق افروز ہوے
بیران و عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار ہم لوگ بہت حیران ہین کہ مدت سے اس طلسم کے مرحلجات ہماری زیر قدم
رہے آجتک یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ اس دریا کے خشک کرنے کی کیا ترکیب ہے آج یہ بات کیونکر حاصل ہوئی اور یہ
دریا کیونکر خشک ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہوا دریا کی کیا حقیقت تھی جو مشکل ہو اسی طرح
آسان ہو جاتی عنبر نگار اور بیران کو اس بات کا بڑا تعجب ہوا مگر جرأت نہ کرسکے جو بدیع الملک سے کیفیت دریافت
کرتے کیونکہ ایا شاہزادے کا سمجھ گئے تھے خاموش ہو رہے مگر آپس مین کہتے تھے کہ آفتاب نامدار طلسم کشا اصلی ہین
جو جو باتین طلسم کشائی تعریف کی سنا کرتے تھے وہ سب آفتاب نامدار مین موجود ہین بدیع الملک نے شب بسر وہان تمام
فرمایا صبح کو پھر لشکر مرحلہ ریحان تیز پرواز کی طرف روانہ ہوے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نے ایک چار دیوار
پتھر کی بہت اونچی دیکھی بیران سے فرمایا اے بیران یہ چار دیواری کیسی ہے بیران نے عرض کی یہی مرحلہ ہے آگے جانے کا
راستہ نہین ہے بدیع الملک نے لشکر کو روکا بیران سے فرمایا اچھی بات ہے اسکے مین واسطے بارگاہ مین بار کرائی گئین بیران
نے عرض کی اگر میسر ہے یہ کیفیت معلوم ہوئی تو بارگاہ مین ہم تینون مین نے اس مرحلہ کی سیر نہین کی تھی صرف نقشہ یہان
کا دیکھا تھا اُس سے خلاصہ کیفیت معلوم نہین ہوئی تھی بدیع الملک نے لشکر وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین سب
اپنی اپنی بارگاہ ہو نہین گئے تھوڑی دیر استراحت کرکے پھر بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوے بیران اور عنبر
نگار نے عرض کی اے شہریار آج کی شب ہوشیاری سے رہنا چاہئے حکیم ریحان ضرور کوئی فساد برپا کریگا بدیع الملک نے
فرمایا خدا حافظ حقیقی ہے وہ ہماری حفاظت کریگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کیا سب
لوگ اپنی اپنی بارگاہ ہو نہین گئے بدیع الملک نے بھی آرام فرمایا مگر بیران اور عنبر نگار ایک ہی بارگاہ مین بیدار
رہے جب رات کم باقی رہی تو بیران نے عنبر نگار سے کہا اب تو شب گذر گئی جو جو خوف تھے وہ جاتے رہے
اب جاگنا بیکار ہے عنبر نگار نے کہا ریحان تیز پرواز طلسم روزگار ہے وہ غافل نہ ہوگا ضرور کچھ نہ کچھ بلا پھیلائیگا
بیران نے جواب دیا کہ اگر اسے کچھ کرنا ہوتا تو اب تک خاموش نہ رہتا ضرور کوئی انتظام کرتا عنبر نگار نے کہا مین بیدار
رہونگا تم اپنی بارگاہ مین جاؤ آرام کرو بیران عنبر نگار سے رخصت ہوکر بارگاہ سے باہر نکلا دیکھا دھوان لشکر کے
گرد حصار کئے ہوے ہے بیران واپس آیا عنبر نگار سے کیفیت بیان کی عنبر نگار اسکے ساتھ ہوا دونون
بارگاہ سے باہر آئے عنبر نگار نے کہا سردارون کے خیمے مین چلکر دیکھنا چاہئے کہ آگے کیا کیفیت ہے بیران آگے بڑھا
تنبوؤن کو بیہوش پایا عنبر نگار نے کہا غضب ہوگیا سب بیہوش ہوگئے ہونگے اگر ہوش نہ آیا بسبب غفلت ہر بیران
نے جواب دیا اے عنبر نگار گھبرانے کی بات نہین ہے پہلے چلکر سردارون کی کیفیت دیکھو اگر سب بیہوش ہین تو مین
جلد ہوشیار کرلونگا یہ کہتے ہوے دونون حکیم ایک سردار کی بارگاہ مین آئے اسکو بیہوش پایا بیران نے کہا کچھ مضائقہ
نہین ہے مین ہوشیار کرلونگا دونون اور سردارون کی بارگاہ مین گئے جسکو پکارا اسنے جواب نہ دیا وہانسے بدیع الملک
کی بارگاہ مین آئے دربانون کو بیہوش پایا اور سب خادمون کو بھی بیہوش دیکھا بیران قریب بدیع الملک آیا پانی دیا

بدیع الملک بیدار ہوئے فرمایا خیر ہے بیران نے عرض کی غلام کو شک تھا اسوجہ سے حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اور
سب سردار خیریت سے ہیں عنبر نگار نے عرض کی سب بیہوش پڑے ہیں دھوان لشکر کے گرد چھایا ہوا ہے اگر طلوع تھوڑی دیر تک
خبر لیجئے تو غضب ہو جاتا بدیع الملک تلوار ٹیک کر اٹھے بیران نے عرض کی آپ تشریف نہ لے جائیں ورنہ
نقصان پہونچے گا بدیع الملک نے فرمایا سب سرداران قدیم بیہوش نہ ہو گئے بیران نے عرض کی ہم انکی بارگاہ میں بھی
گئے بدیع الملک بیران کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے دیکھا دھوان لشکر کے گرد پھیلا ہوا ہے سرداران خاص کی بارگاہ ہو میں
تشریف لیگئے جسکو جگایا وہ اٹھ بیٹھا بیران نے عنبر نگار سے کہا نہیں معلوم کیا سبب ہے جو آپ نے نامدار پر اور انکے سرداران خاص
پر کوئی چیز تاثیر نہیں کرتی ہے بدیع الملک سب سرداروں کی بارگاہ ہو میں گئے سب کو جگا کر اپنے ہمراہ لیا اس دھوئیں کے
قریب آئے سردار وکیل بھی لائے بیران اپنی بارگاہ میں گیا کچھ اشیاء لایا آگ جلایا جیسے لگا دھوان بلند ہوا اور بارگاہ ہوں
کے اندر گیا جو جو لوگ بیہوش تھے وہ ہوشیار ہوئے بدیع الملک نے فرمایا یہ کیا بات تھی بیران نے عرض کی کہ حکیم ریحان نے
موقع پاکر سب کو بیہوش کیا تھا تھوڑی دیر میں آتا سب کو گرفتار کر کے لیجاتا یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا دیوار کیطرف روشنی پیدا ہوئی
عنبر نگار نے کہا حکیم ریحان آتا ہے وہ روشنی قریب آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک مرد ضعیف بے پر و بال کے پرواز کرتا ہوا
آتا ہے آگے آگے اسکے ایک شعلہ ہے روشنی اسکی دور تک جاتی ہے مرد ضعیف کی صورت صاف نظر آتی ہے بدیع الملک نے بیران
سے فرمایا یہ بے بال و پر کے پرواز کرتا ہے بیران نے عرض کی اسنے اپنی حکمت سے یہ بات پیدا کی ہے قوت نامیہ کے ذریعہ سے یہ بات
نکالی ہے بیران یہ کہہ رہا تھا کہ ریحان بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب پہونچا اسنے قصد کیا کہ میں بارگاہ کے اندر
جاؤں بہمن شیر دل مسلح بدیع الملک کے قریب کھڑا تھا اسنے شانے سے کمان اتاری ترکش سے تیر نکالا بہرہ کمان میں
پیوست کر کے ایک خدنگ سر کیا حکیم کے سر پر لگا نشہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر گر کے تڑپنے لگا بدیع الملک حیران ہو
کر یہ کیا واقعہ ہے پلٹ کے دیکھا بہمن کے ہاتھ میں کمان باقی ہے کہا ای بہمن تمنے اسکو ہلاک کیوں کیا اسے زندہ گرفتار کرتے اگر
وہ اسلام قبول کرتا تو جان بخشی کرتے بہمن نے عرض کی ای شہریار بے تیر لگایا میری خطا معاف فرمائیے واقعی مجھے غلطی
ہوئی بدیع الملک حکیم ریحان کے قریب آئے ریحان میں دم باقی تھا بدیع الملک نے اسکا لاشہ دور پھکوا دیا رات
بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہو گئی بدیع الملک نے بیران سے کہا لشکر میں جاکر اطلاع کردو کہ سب لوگ چلیں بیران
نے سب کو اطلاع دی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا بدیع الملک اس دیوار کے قریب آئے تو
بیران سے کہا اس دیوار کو منہدم کرادو بیران نے لوگوں کو حکم دیا دیوار کھودنا شروع ہوئی تھوڑی دیر میں دیوار بقدر ضرورت
کھودی گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اندر تشریف لائے سب لشکر بھی اندر آیا میدان وسیع دیکھا بدیع الملک آگے
بڑھے ایک قلعہ بلندی پر نظر آیا بدیع الملک مع [illegible] قلعہ کیطرف گئے دیکھا قلعہ پر آبادی معلوم ہوتی ہے اہل قلعہ نے جو بدیع الملک
کو دیکھا سب نے غوغا کیا قلعہ کے اندر سے افسران لشکر کو اطلاع دی سب مسلح و مکمل ہو کر ہو کر نکلے قلعہ کے نیچے آئے بدیع الملک
کو روکا سب نے تلواریں کھینچ لیں لشکر بدیع الملک میں بھی سب نے تلواریں علم کیں جنگ شروع ہو گئی بہمن شیر دل نے
صفیں کی صفیں درہم و برہم کر دیں تھوڑی دیر میں فوج کے ہوش اڑ گئے سب نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے پناہ
دی افسران لشکر بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی عفو تقصیر کی خواستگار ہوئے بدیع الملک نے سب کو مسلمان
کیا قلعہ پر تشریف لائے خزانہ وافر قبضہ میں آیا بیران اور عنبر نگار بہت خوش ہوئے بدیع الملک نے جشن تہنیت کی بنا کی
تین دن تک جشن رہا چوتھے روز بدیع الملک نے عنبر نگار اور بیران سے پوچھا اب کس طرف جانا ہوگا عنبر نگار نے
عرض کی اب ایک مرحلہ اور باقی ہے اسکے بعد گلزار کہکشاں ہے بدیع الملک نے فرمایا اسیطرف چلنا چاہئے عنبر نگار نے

عرض کی او شہریار یہ مرحلہ بہت چھوٹا ہو اسکا فتح کر لینا مشکل نہین مگر وہان پانی مطلق نہین ہوتا ہو اسکا انتظام پہلے سے کرنا
چاہیے بدیع الملک نے اپنے سردارون کو بلایا فرمایا اب جو ایک مرحلہ ملیگا وہان پانی دستیاب نہوگا بہتر یہ ہو کہ پانی کا انتظام
یہین سے ہو جائے سردارون نے پانی کا انتظام کرنا شروع کیا کپّے بھر بھر کر اونٹون پر بار کرا دین اسی روز پیش خیمہ
روانہ ہو گیا دوسرے روز بدیع الملک نوجوان نے لشکر ہمراہ لیکر کوچ کیا ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن چار پہلوانون کی عرض کیجاتی ہو

جنکو بجستجوے لشکر گران دیگر تلاش بدیع الملک مین روانہ کیا تھا یہ لوگ جو قیصر سے رخصت ہو کر چلے آگے ہمراہ وہ لوگ
بھی تھے جو مرحلہ حیران سے فرار ہوئے تھے وہ اپنے ہمراہ لیکر حیران کے مرحلے پر آئے یہان سبکو شہ پایا پہلوانون نے کہا اب
کیا کرنا چاہیے سب نے کہا معلوم ہوتا ہو وہ لوگ یہانسے روانہ ہوگئے ہین آپ لوگ بھی آگے چلین پہلوان وہان ایک
دن بھی نہ ٹھہرے آگے روانہ ہوئے تیسرے روز مرحلہ ریحان پر آکے پہونچے یہان بھی سب ویران پایا اور آگے بڑھے چلین
چار کوس کے بعد دولاب کوہ سیہ نے کہا اب یہان دو تین روز قیام کرنا چاہیے نہین معلوم طلسم کشا کس طرف گیا
سب کی یہی رائے ہوئی اس صحرا مین نیچے مستعد ہوئے لشکر اترا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے پہلوان کی میدانین رہے
چار روز تک اس صحرا مین قیام کیا پانچوین روز برزخ لنگر بند نے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہو تلاش طلسم کشا مین چلنا چاہیے
اسی روز لشکر کو لیکر چارون پہلوان روانہ ہوئے دو روز برابر بہر دی کی تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک
لشکر گران صحرا مین اترا ہو برزخ لنگر بند نے کہا یقین ہو طلسم کشا کا یہی لشکر ہو جو لوگ واقف کار انکے ہمراہ تھے انھون
نے سرداران بدیع الملک کو پہچانکر کہا طلسم کشا اسی صحرا مین اترا ہو برزخ لنگر بند نے قیماق شیر افگن سے کہا لشکر
یہین روکو اگر جی چاہے اسی وقت طلسم کشا کو گرفتار کر لین سبکو گرفتار کرکے لیچلین قیماق نے کہا طلسم کشا کو اطلاع
دینی چاہیے اگر وہ خود ہماری اطاعت قبول کرے تو کیون اسکو گرفتار کرکے لیچلین برزخ لنگر بند کو یہ بات پسند آئی کہا
بہت اچھی بات ہو اسیوقت ایک منشی کو بلایا کہا ایک نامہ لکھو مضمون اسکا یہ ہو کہ او طلسم کشا تو نے بہن شیردل کو زیر
کیا وہ پہلوانون کے یہان سب مین ذلیل پہلوان تھا اسکو زیر کرکے نازان نہ ہو اگر اپنی جان عزیز ہو تو ہمارے پاس آ اپنی تقصیر
معاف کرا ورنہ تجھکو ایکدم مین گرفتار کرینگے دو تین آدمی ہین ہم لوگ وہ نہین جو ہمکی حقیقت نہین جانتے منشی نے یہی مضمون کا نامہ
لکھا جب نامہ تمام ہوا تو سب پہلوانون نے اپنے ہاتھ سے اپنا نام لکھ ایک سوار کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے
پاس لیجا اگر وہ کسی قسم کی سخت کلامی کرے خاموش رہنا جواب دندان شکن دینا سوار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کے لشکر مین آیا
لشکر مین چہل پہل تھی بارگاہ بدیع الملک کے پاس سرداران مسلح و مکمل موجود تھے ہر ایک سردار بدیع الملک کی
بارگاہ پر نگہبان بنیٹھے تھے سوار نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرایا لوگون سے پوچھا طلسم کشا کی بارگاہ کہان ہو سبھون نے پتہ بتایا اسوار
بارگاہ بدیع الملک کے در پر آیا چاہا کہ اندر جاؤن نگہبانون نے روکا کہا او شخص تو کون ہو کہان سے آیا ہو سوار نے کہا مین
نامہ لایا ہون طلسم کشا کو دونگا نگہبانون نے چوبدار کو بلایا سوار کی اطلاع کرائی چوبدار اندر بارگاہ کے آئے دعا و ثنا
شاہی بجا لا کر عرض کی کہ ایک سوار آیا ہو کسی کا نامہ لایا ہو ور در دولت پر حاضر ہو امیدوار باریابی ہو بدیع الملک نے فرمایا اسکو
حاضر کرو چوبدار باہر آئے سوار سے کہا تجھے اجازت ہو نامدار یاد فرماتے ہین چلکر شرف قدمبوسی حاصل کر سوار گھبرائے ساتھ چوبدار کے آگے
چلے سوار کو اندر لیکر آئے سوار نے جو رونق بارگاہ کو دیکھا اور بدیع الملک کی شان و شوکت بے نظیر کی دنگ ہو گیا حیران حیران
چارون طرف دیکھنے لگا بدیع الملک نے کہا او شخص تو جس کام کو آیا ہو بیان کر [illegible] سوار نے
نامہ پہلوانون کا بدیع الملک کو نذر دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی شاہزادے تیور بدل گئے

قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ ان بیہودہ گویوں سے کہدینا کہ جو تمہارے مزاج میں آئے کرو ہم ہر طرح موجود ہیں اور اگر ایسی بدزبانی
پھر کرینگے تو تنبیہ اس لشکر میں گھس کے جنگی ہلاک کر ڈالونگا سوار نے بدیع الملک کو اسد سمجھ کہ ہم لیا وہ ہمین کہا پہلوانون نے
کہدیا تھا کہ اگر کوئی بات خلاف پیش آئے تو گرفتار نام ہم سمجھینگے یہ سنکر سوار نے کہا آپ بھی ایسی خلاف بات زبان سے نہ نکالئے
گا ورنہ اچھا نہوگا بدیع الملک نے سوار سے آنکھ ملا کر کہا او بے ادب تجھکو ہماری بات میں کیا دخل ہے خبردار اب کوئی کلمہ زبان سے
جو نکالا تو زبان کھینچ لونگا بدیع الملک نے ڈانٹ کے جو کہا سوار منہ کے بل زمین پر گر پڑا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مجھے خطا ہوئی معاف فرمائیے گا بدیع الملک نے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہم ہر وقت موجود ہیں جو برائی ہمارے واسطے تجویز
کی ہو اٹھا نرکھو سوار نے کہا میں یون ہی جا کر کہدونگا یہ کہا اٹھا اپنی جان بچا کر گرتا پڑتا بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ
ہوا لشکر میں جا کر قیماق کے پاس گیا قیماق نے کہا کیا جواب لایا سوار نے کہا میں حواس درست کرون تو تجھے بیان کرون
قیماق شیر افگن کے پاس دولاب کوہ سینہ بیٹھا تھا اسنے کہا ارے … قدر بیحواس کیون ہو سوار نے کہا آپ لوگون نے
ابھی بات جانچ تو یہ … جان بچ گیا اگر ذرا بھی کچھ اور منہ سے نکلتا تو ابھی جان گئی تھی بہرزخ لنگر بند نے کہا ارے کیا کسی سے
لڑائی ہوئی سوار نے کہا لڑائی کی طاقت کس میں ہے میں نے آپ لوگونکا نامہ دیا وہان ایک جوان شیر صورت بیٹھا تھا اسنے نامہ
پڑھ کے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا ہم موجود ہیں جو برائی ان لوگون نے تجویز کی ہو اٹھا نرکھیں اور اگر ایسی بیہودہ گوئی کرینگے
تو لشکر میں گھس کے سب کے سر کاٹ لونگا میں نے اپنے حکم کی تعمیل کی طرف داری کہا کہ آپ بھی کلمہ بات بجا منہ سے نکالئے
ورنہ برا ہوگا میرا اتنا کہنا تھا کہ آفت آ گئی اس جوان نے اس تیور سے کہا کہ تجھے ہماری بات میں کیا دخل ہے اگر اب کوئی کلمہ
زبان سے نکالیگا تو زبان کھینچ لونگا میں منہ کے بل زمین پر گر پڑا اگر میں کچھ اور کہتا تو مجھے وہ قتل کر ڈالتا پہلوانون نے جواب
دیا کہ اگر وہ تجکو قتل کرتا تو ہم ابھی اسکو مع لشکر قتل کرتے سوار نے کہا میری تو جان جاتی پہلوان خاموش ہو رہے سوار نے کہا
اب بولو کیا کہتے ہو سب خاموش رہے مگر قیماق نے جواب دیا کہ لشکر میں جا کر اطلاع کرو طبل جنگی بجے ہم کل میدان میں
جا کر انکو گرفتار کرینگے سوار نے اسی وقت لشکر میں جا کر اطلاع کی طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر
لیکر روانہ ہوے بدیع الملک کی بارگاہ میں آئے ہاتھ اٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجا لائے عرض کی حضور قیماق و دولاب
و جولان و بہرزخ نے طبل جنگی بجوایا ہے ارادہ انکا یہ ہے کہ کل میدان جنگ میں ظفر ہو کر آمادہ نبرد ہوں بدیع الملک نے فرمایا
ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر میں تیاری جنگ کی ہونے لگی
جب چار پہر رات گذرے آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا بدیع الملک نے فریضہ سحری ادا کیا سلاح طلب کئے
خادمون نے کشتیان حاضر کین شاہزادے نے ہتیار جسم پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادم دیوے مرکب لیے موجود
تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر حاضر رکاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوا بدیع الملک نے سب کو ہمراہ
لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے اس طرف سے لشکر حریف کی آمد ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پہلوان قوی ہیکل
پشت پر لشکر گران لیے ہوے ایک گرزگاؤ سر ہاتھ میں لیے ہوئے چلا آتا ہے اسکے عقب میں لشکر گران ہے بدیع الملک نے بہمن
شیر دل کو قریب بلا کر کہا یہ کون پہلوان ہے بہمن شیر دل نے عرض کی اس کا نام بہرزخ لنگر بند ہے یہ شہر کردستان کے مشہور
پہلوانون سے ہے یہ ذکر تھا کہ ایک غول اور اسی طرح کا نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا آگے آگے ایک دیو پیکر سیاہ فام ایک
ساطور ہاتھ میں لیے پیادہ پا چلا آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا او بہمن یہ کون ہے بہمن نے عرض کی اس کا نام دولاب
کوہ سینہ ہے یہ بھی بہرزخ کے درجے کا پہلوان ہے اسکے بعد اور ایک غول ظاہر ہوا بدیع الملک نے دیکھا پہلوان ایک گرز
گران ہاتھ میں لیے آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا او بہمن یہ کون ہے بہمن نے عرض کی یہ جولان بیشہ نشین ہے

اسکے بعد ایک غول اسی طرح کا آیا بدیع الملک نے کہا اس پہلوان کا کیا نام ہے بہمن نے عرض کی اسکو قیماق شیرافگن
کہتے ہین یہ سب ایک ہی جگہ کے باشندے ہین بدیع الملک بہمن سے باتین کرتے رہے پہلوانون نے اپنے اپنے لشکر کی
صف بندی کی لشکر بدیع الملک مین بھی صف بندی ہوئی نقیب برلے نقابت آگے بڑھے پیران و عنبر نگار بدیع الملک
کے قریب آئے عرض کی اے شہریار اگر حکم ہو تو ابھی اس لشکر کو بیہوش کردین ان پہلوانون کو قتل کریجے بدیع الملک نے فرمایا
یہ بات شجاعت کے خلاف ہے جرات کا قدر جائیگا پیران نے عرض کی اے شہریار ان لوگون سے کون مقابلہ کریگا بدیع الملک
نے فرمایا جب وہ مبارز طلب کرینگے آپ پر حال کھل جائیگا پیران خاموش ہو رہا عنبر نگار نے چاہا مین کچھ کہون بہمن نے اشارہ
سے منع کیا کہ خبردار کچھ نہ کہنا آقاے نامدار کے خلاف ہوگا عنبر نگار چپ ہو رہا نقیبون نے نقابت ختم کی گرد کیفیت گرد کا
گھگر ہے مسب کے بچے دولاب کوہ سینہ میدان مین آیا ساطور تول کر آواز دی اے ذریت خداپرستان اگر تم سب کو شامت آ
ئی ہو تو میرے مقابلہ مین آؤ بدیع الملک نے بہمن سے فرمایا تم میرے مرکب کی حفاظت کرو مین اسکے مقابلہ مین جاتا ہون
بہمن نے کہا اے آقاے نامدار غلامان جانباز کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا اسنے مبارز طلبی کرکے میری طرف دیکھا تھا
مین ہی اسکے مقابلہ مین جاؤنگا بہمن نے عرض کی مرکب آپ کیون چھوڑتے ہین بدیع الملک نے فرمایا وہ پیادہ ہے مین مرکب
پر سوار ہو کر اسکے مقابلہ مین نہ جاؤنگا یہ بات خلاف ہے شجاعت سے بہمن خاموش ہوا بدیع الملک گھوڑے سے
اترے پیران نے عنبر نگار سے کہا آقاے نامدار کی جرات دیکھو پہلوان پیادہ ہے تو خود بھی پیادہ جاتے ہین عنبر نگار نے
کہا اے پیران جب بہمن سے مقابلہ ہوا تھا اسوقت مین کہتا تھا کہ آقاے نامدار کیونکر بچینگے مگر خدا نے فضل کیا
بہمن زیر ہوا اسوقت کیسے شخص سے مقابلہ ہے پیران نے کہا خدا خیر کرے مجھے اسوقت دنیا سیاہ معلوم ہوتی ہے عنبر نگار
نے کہا آقاے نامدار اسیر کی فتحیاب ہونگے عنبر نگار اور پیران مین یہان یہ باتین ہو رہی تھین وہان بدیع الملک
نامدار دولاب کوہ سینہ کے قریب پہونچے دولاب نے کہا اے شخص تو نے مجھے کیا خاک سمجھا ہے جو تنہا مقابلے کیواسطے
آیا ہے اور تکلف یہ کہ گھوڑا بھی وہین چھوڑ آیا اپنے تمام لشکر کو بلا سب ملکر مجھپر حملہ کرین بدیع الملک نے فرمایا جب مین
تیرے حملونکا جواب نہ دے سکونگا اسوقت تو میرے تمام لشکر کو بلانا دولاب نے کہا تیرے دلکی بھی حسرت نکل جائے تو بھی
ہر کے مجھپر وار کرے جب تو تھک جانا تو مجھے کہدینا اپنے لشکر کو بلا لینا بدیع الملک نے فرمایا زیادہ بیہودہ گوئی سے
کچھ حاصل نہین ہے اگر تجکو مقابلہ کرنا ہے مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہے اپنے لشکر کو
پلٹ جا جبکا جی چاہے گا مقابلہ کو آئیگا دولاب بہت ہنسا کہا اے جوان تجھے اپنے قوت و بازو پر بڑا ناز ہے ابھی ایک ہاتھ
سے چاہون تو تجھے مع ان سب کے اپنے لشکر مین اٹھا لیجاؤن بدیع الملک نے فرمایا اے دولاب اگر بدزبانی کریگا تو
سزا پائیگا تجھے وار کرنا ہو تو وار کر دولاب نے کہا مین وار پہلے کر دونگا بدیع الملک نے فرمایا ہمارا بھی دستور نہین جو جنگ
مین پیشدستی کرین دولاب عاجز ہوا کہا اے جوان تو مجبور کرتا ہے تو مین وار کرتا ہون یہ کہکر ساطور کا وار کیا بدیع الملک نے اسکی
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ساطور ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا دولاب دنگ ہو گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اس جوان مین اسقدر
طاقت ہے کہ میرے ہاتھ سے ساطور چھین لیا یہ سوچکر دولاب آگے بڑھا چاہا بدیع الملک کو زمین سے اٹھاون بدیع الملک
کی طرف جھپٹ کے چلا بدیع الملک نے خالی دی دولاب اپنے تئین کو سنبھال نہ سکا منہ کے بل زمین پر گرا
سر اسکا شگافتہ ہو گیا کئی دانت ٹوٹ گئے بدیع الملک نے مسکرا کر فرمایا اے دولاب سنبھلکر مقابلہ کر اگر ساطور تیرے پاس نہین
ہے تو مردان عالم کو حربہ ضایع جانے سے ایسا ہراس نہین ہوتا ہے دولاب بدیع الملک کے مسکرانے سے شرمندہ ہوا زمین سے
اٹھا پھر بدیع الملک کی طرف جھپٹا شاہزادے نے پھر خالی دی دولاب پھر زمین پر گرا سر اور زیادہ شگافتہ ہو گیا خون کی

جادر منہ پر آئی دولاب گھبرا گیا کہ مین نے آیا اپنے لشکر کیطرف یہ کہتا ہوا بھاگا کہ مین تو زخمی ہو گیا ہون ورنہ تجھے مزہ
چکھا دیتا اگر اب جا کر قیماق شیر افگن کو بھیجتا ہون وہ تجھ سے مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا او دولاب اس حالت
مین تجھکو کیا قتل کرون جا چلا جا اور جسپر دعوی ہو اسکو میدان مین بھیجدے دولاب کی یہ حالت دیکھکر قیماق شیر افگن
نے کہا او دولاب تو نے نام گردشاہ کو ڈبو دیا تجھے یہ لازم تھا اگر اس حالت مین بھی تو ایک ہاتھ ہلا دیتا تو عالم کشا زمین
پر گر پڑتا ایسا ہی مجبور ہو ا اور بہت جلدی کہ میدان سے بھاگ آیا دولاب نے کہا اب تم جاؤ اور طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤ اسمین بڑی
طاقت ہے اس زور سے اس نے میری کلائی پکڑی مجھے گمان ہے کہ کلائی ٹوٹ گئی ہے قیماق نے جواب دیا تو بہت بودا ہے اگر
ساطور کو بقوت اپنے قبضے مین رکھتا تو کیا کسیکی مجال تھی کہ تیرے ہاتھ سے ساطور چھین لیتا دولاب نے جواب دیا کہ مین زخم
سر سے اس وقت بہت پریشان ہون مقابلہ کیواسطے جاؤ جب وہانسے واپس آؤ گے تو مین تم سے بات کرونگا قیماق تبر لیکر چلا
بدیع الملک نوجوان میدان مین موجود تھے قیماق نے بدیع الملک سے کہا آپنے ہمین شیر دل کو زیر کیا دولاب
کو اپنے سامنے سے بھگا دیا اسیر ہوتے وقت بھی حملہ کیا آپکی شجاعت ہر طرح ظاہر ہے اگر خلاف مرضی مبارک ہو تو مین کچھ عرض
کرون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے کہو قیماق نے کہا آپکی شجاعت و ہمت کے تذکرے مین نے اکثر پہلوانون سے سنے
ہین اور آج دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے آپکی ہمت و جرات پر رحم آتا ہے آپ خود انصاف کرین کہ مین اگر چاہون تو تنہا ایک فوج کو شکست دون
اور اگر طاقت دکھاؤن تو پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دون مین انسان ہون مگر دیو سے بڑھکے طاقت رکھتا ہون
اگر آپکو میرے کلام کا اعتبار نہو تو اس صحرا مین بڑے بڑے درخت ہین جس درخت کو حکم کیجیے زمین سے اکھاڑ کے پھینکدون
اگر آپ مجھ سے مقابلہ کرینگے تو مجھے زیر نہ کر سکینگے بدیع الملک نے فرمایا او قیماق تمھارے طرز کلام سے معلوم ہوا کہ تم بھی
مرد شجاع ہو اور صاحب ہمت بھی ہو لیکن اس دعوی سے کچھ حاصل نہین ہے خداوند عالم قادر و توانا ہے اگر اسکی مصلحت ہوتی ہے تو
وہ ایک مور ضعیف کو فیل مست پر غالب کرتا ہے اگر مین تم سے مقابلہ کرکے تنخواہ ہونگا تو زیر ہو کر تمھاری اطاعت قبول کرونگا
اور اگر مین بفضل خدا تم پر غالب آیا تو تمھین دین اسلام قبول کرنا ہوگا قیماق نے کہا آپنے میری عرض کو قبول نہ فرمایا
مجبور ہون جو کچھ آپ فرماتے ہین مجھے منظور ہے اگر مین آپسے زیر ہو جاؤنگا تو حلقۂ غلامی کا نمین ڈالونگا اور جسقدر لشکر
اور پہلوان میرے ہمراہ ہین یہ سب آپکی اطاعت قبول کرینگے جو انمین سے میرا کہنا قبول نکریگا اور آپکا حلقۂ غلامی اپنے کان مین
نہ ڈالیگا اسکو قتل کرونگا بدیع الملک نے فرمایا مجکو منظور ہے تم وار کرو قیماق نے پہلے وار کرنے سے عذر کیا بدیع الملک
نے کہا او قیماق یہ عذر تمھارا لائق قبول نہین ہے تمھین پہلے وار کرنا ہوگا قیماق نے مجبور ہو کر تبر اٹھایا بدیع الملک
کے سر پر لگایا شاہزادے نے تبر کو بیچ مین روکا تبر سرکا و چپٹ گیا اسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اس وار کو خالی دیا قیماق
نے کہا اب مین آپکی ضرب کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق ایک وار کی تمھین اور اجازت دی قیماق نے پھر
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے تبر اسکے ہاتھ سے چھین لیا قیماق دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اگر تم بھی دولاب
کیطرح ہتھیار چھین جانے سے بدحواس ہو گئے ہو تو مین تمھارا تبر واپس دون قیماق نے کہا او جوان جو چیز اپنے پاس سے قبضۂ غیر
مین چلی جائے اسکا واپس لینا خلاف ہے اور مین دولاب کیطرح بدحواس نہین ہون اگر تبر چھین گیا تو کچھ غم نہین اب کشتی لڑو مجھے
خوشی اس بات کی ہے کہ تجھ سے شجاع سے مقابلہ ہے کوئی بات خلاف ظہور مین نہ آئیگی بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق واقعی تم
بڑے دلیر ہو قیماق نے کہا اب ہوشیار رہنا یہ کہکر بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈالکے زور کرنا شروع کیا بہر عرکا ل قیماق
شیر افگن زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کے لنگر مین جنبش نہ پائی آخر کار عاجز ہو کر کہا ای جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون
بدیع الملک نے فرمایا خبردار ہو جا کہ مین زور کرتا ہون قیماق نے لنگر جمایا بدیع الملک نے اسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا قیماق

نے چاہا میں بھی جلا رہوں مگر حریف زبردست سے کیا زور چلتا ہے پہلے ہی زور میں قیماق کے پاؤن زمین سے اٹھ گئے بدیع الملک نے
دوسرا زور کیا اسکو سینہ تک اٹھا لیا تیسرے زور میں سر سے بلند کیا قیماق نے امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا امان ہے ایمان لا مگر
نہیں قیماق نے عرض کی میں آپکی اطاعت قبول کرتا ہوں اور دین سامری پر لعنت کرتا ہوں بدیع الملک نے باسانی اسکو زمین پر رکھدیا قیماق کلمہ گو
باصدق دل مسلمان ہو پیران دعنبر نگار اور جملہ سردار یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گئے ایک ایک سے کہتا تھا کہ آفتاب آقائے نامدار
کی قوت دیکھی کون دنیا میں انکا ہمسر ہو بیان تو یہ ذکر تھا مگر فوج کفار میں سبکے چہروں کے رنگ اڑ گئے قیماق فوج کیطرف
نیزہ لیکر بڑھا پکار کر آواز دی اے فرقہ باطل تم میں سے جسکو اسلام قبول کرنا ہو وہ میرے پاس آئے کہ آقائے نامدار کی قدمبوسی سے
مشرف ہو اور جسکو اپنی زندگی ناگوار ہو وہ اس بات سے انکار کرے دولاب نے کہا ای قیماق تونے نمک حرامی کی ایسا
بدا ہن کیا کہ زیر ہو کر مسلمان ہو گیا قیماق نے کہا ہر قدم معرکہ کارزار سے نہیں ہٹا کسی طرح سے نہیں بھاگا ایسے جری
کی غلامی بھی ہر ایک کیواسطے فخر ہے اگر تو انکار کریگا تو بہت پچھتائیگا دولاب نے کہا میں تو ہرگز اسلام قبول نکرونگا قیماق
نے کہا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا دولاب نے کہا تیری مجال نہیں جو مجکو قتل کرے قیماق نے کہا
میدان میں آ تو حال کھل جائے صفوں کی آڑ میں پوشیدہ ہو کر کیون بکتا ہے دولاب نے کہا اگر تجکو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہے تو میرے زخم سر کو
اچھا ہو لینے دے چند دن میں صحت پاؤنگا تجسے مقابلہ کرونگا قیماق نے کہا اگر تو مہلت طلب کرتا ہے تو میں تجھے مہلت دیتا ہوں
جب اچھا ہو نا تب مجھے مقابلہ کرنا دولاب نے کہا میں ضرور تجسے مقابلہ کرونگا دولاب میدان سے پلٹا قیماق نے جولان مشتہ شیر
اور برزخ لنگر بند سے کہا تم لوگ کیا کہتے ہو اگر کچھ ہوس مقابلہ ہو تو میں موجود ہوں برزخ لنگر بند اور جولان مشتہ خشین
نے جواب دیا کہ ہمیں ہوس مقابلہ نہیں ہے بلکہ طلسم کشا سے ہم لڑینگے اور اگر وہ ہمکو زیر کر لیگا تو ہم اطاعت اسکی قبول کرینگے
قیماق شیر افگن نے جواب دیا کہ تم لوگ بالکل عقل سے دور ہو سراسر بے شعور ہو بھلا یہ خیال کرو کہ جب اس شیر بیشہ جرات نے مجکو
زیر کیا تو تمھارے زیر کرنے میں اسے کیا تکلف ہوگا ہم تم ایک ساتھ کے ہیں کس باتوں میں برابر نہیں جو جوہر تم نے دکھلائے وہی
تم بھی صرف کروگے برزخ لنگر بند نے کہا ای قیماق تم سچ کہتے ہو اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اطاعت طلسم کشا قبول
کروں مگر مقابلہ ہو جاتا تو اچھی بات تھی قیماق نے کہا اگر ایسا ہے تو تمھیں ایسے وقت میں مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے آقائے
نامدار اسے تلاش کرنے جاتے ہیں دو دن وہ تمھارے واسطے یہاں قیام فرمائیں انکا ہرج کا رہے یہ بات خلاف ہے اگر تمھیں
مقابلہ کرنا منظور ہے تو بعد فتح طلسم مقابلہ کر لینا برزخ نے جولان کی طرف دیکھا جولان نے کہا قیماق بہت صحیح کہتے ہیں اور
ہمیں اس کہ ناز میدان ہے اسکی اطاعت کرنا ضرور ہے ایسا جری آجتک نگاہ سے نہیں گذرا ہمت اس صاحب جرات
پر ختم ہے برزخ نے کہا پھر تمھاری کیا رائے ہے جولان نے جواب دیا کہ چلکر طلسم کشا کے شریک ہو جائیں برزخ نے قبول کیا
قیماق سے کہا ہم تمھارے ساتھ چلتے ہیں مگر طلسم کشا سے یہ بات کہدینا کہ مقابلہ جب تک نہ ہوگا اسوقت تک ہم لوگ ترک
مذہب نکرینگے قیماق نے کہا میں ایسی بیہودہ بات آقائے نامدار سے نہیں کہونگا اور تم بھی اسکا اظہار نکرنا جب وقت آئیگا تو
دیکھا جائیگا برزخ نے کہا ای قیماق ہمارا مطلب تو نکلیگا اگر طلسم کشا ہمیں زیر کر لینگے تو ہم اپنا تبدیل مذہب کرکے خفت
ہو سے اس سے بہتر یہ ہے کہ اسی وقت اس بات کا خلاصہ ہو جائے تم کہدینا کہ وہ آپکے ہمراہ ہر جگہ آپکی مدد کرتے رہینگے مگر جب تک
آپ انکو زیر نکیجئیگا اسوقت تک کلمہ کا زبان پر نہیں لائینگے اور بعد فتح طلسم وہ آپسے مقابلہ کرینگے قیماق نے کہا میں نہیں یہ کہہ سکتا خلاف
رعب ہے اگر میں خدمت آقائے نامدار میں عرض کروں اور انھیں یہ گمان میری طرف بھی ہو کہ یہ بھی بیدل مسلمان ہوا ہے تو نہیں معلوم
میرے واسطے کیا کریں میں ہرگز نہیں کہونگا برزخ نے کہا چلو ہم خود بترکیب اس بات کا اظہار کر دینگے قیماق نے کہا جو تمھارا
یہ ارادہ ہے تو میرے ساتھ چلو میں لشکر میں جاتا ہوں تمکو آقائے نامدار کی خدمت میں حاضر ہونا برزخ نے کہا تم چلو ہم آگے آتے ہیں

قیماق نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا کہا تمکو کچھ نہین کون میرا ساتھ دینا چاہتا ہے جسقدر لوگ ہمارے ہمراہ آئے تھے سب نے کہا اب
کسکی مجال ہے جو آپکا ساتھ نہ دے یہ کہکر سب لوگ اُسکے ہمراہ ہوئے قیماق چار ہزار جوان زنگی کو لیکر بدیع الملک
کیخدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقائے نامداران سب کو بھی کلمہ پڑھا دیجئے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا چاہا کہ بیٹھین
قیماق نے عرض کی ابھی آپکی خدمت مین اور لوگ بھی حاضر ہوتے ہین بدیع الملک میدان مین ٹھہرے
تھوڑی دیر کے بعد برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین اپنے اپنے ہمراہیونکو لیکر آئے بدیع الملک کو دونون نے
جھکے سلام کیا عرض کی ای طلسم کشا ہم آپکی اطاعت بدل وجان قبول کرتے ہین مگر جب تک آپ اس طلسم کو فتح نفرمائینگے تب تک
ہم مسلمان نہونگے بدیع الملک نے فرمایا اسکی وجہ بیان کرو برزخ و جولان نے عرض کی ہو گو مگر جو مقصد ہو وہ آپپر
ظاہر ہو جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگرچہ شرط کرتے ہو کہ بے فتح طلسم ہم مسلمان نہونگے تو بہتر ہے یہان رہو خدا نے چاہا مین
طلسم کو فتح کرونگا اور اگر تمہارا کوئی مقصد ہے اور وہ مجھے کہنے والے ہوا اسوقت مجھے بوجہ جنگ طلسم کے عدیم الفرصت جانکر نہین
کہتے ہو تو بیان کرو مین پہلے تمہارے کام کو انجام دونگا پھر طلسم کو فتح کرونگا برزخ نے عرض کی ای شہریار ہمارا مطلب ایسا ہے جو
بے فتح طلسم ہو نہین سکتا ہم ہر حال مین آپکی غلامی کا دم بھرینگے کبھی کسی طرح کی عدول حکمی نکرینگے مثل چاکران کمترین کے حاضر
خدمت رہینگے بدیع الملک نے فرمایا تمہین اختیار ہے برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین معہ اپنے لشکر کے
بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے شاہزادہ بفتح و فیروزی میدان جنگ سے اپنے لشکرگاہ کیطرف پلٹا سب لوگ خوشی خوشی
بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ بارگاہ مین آئے شاہزادے نے سب کے واسطے جلسہ طرب منعقد کیا پیران و عنبر نگار
خوشتن حاضر ہوئے عرض کی ای شہریار یہانسے دو کوس پر مرحلہ صفیہ ہے اُس مرحلے کو فتح کر کے گلزار کہکشان مین تشریف
لیجائیے لوح اتر آئے تو خاص طلسم کی فتحی کی صورت ہے بدیع الملک نے فرمایا دو روز یہان قیام کرنا ہوگا جو لشکر
اپنے مقابلہ مین اترا ہے اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا دولاب نے مہلت طلب کی ہے پیران نے عرض کی دو روز تک یہان قیام
فرمایئے پھر تشریف لیجائیگا بدیع الملک نے برزخ سے کہا ای برزخ لنگر بند تمنے کئی روز کی مہلت دی ہے برزخ لنگر بند نے عرض
کی وہ کنگر مجھے قیماق نے اسکی خوشی پر مہلت دی ہے جب اسکا زخم اچھا ہوگا اُسوقت مقابلہ کریگا بدیع الملک
خاموش ہو رہے شب بھر جلسہ رہا جب صبح ہوئی بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا سردار بارگاہ سے باہر آئے پہلوانون
نے کہا خبر منگانا چاہیئے کہ دولاب کی اب کیا حالت ہے اور کیا ارادہ ہے یہ سوچکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے
عرض کی اگر اجازت ہو تو لشکر دولاب کی خبر منگائین کہ اب اسکا کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگونکو اختیار ہے
پہلوانون نے تین چار سوار روانہ کئے اُنسے کہدیا کہ اپنے طور سے سب کیفیت دریافت کرنا سوار دولاب کے لشکر کیطرف روانہ
ہوئے جہان دولاب لشکر کیئے ہوئے ٹھہرا تھا وہان جاکر کچھ نہ پایا میدان خالی تھا سوارون نے چارون طرف تلاش کیا جب کہین لشکر کا پتہ
نہ معلوم ہوا تو سوار مجبور ہو کے پلٹے برزخ و قیماق و جولان کو اطلاع دی کہ ہملوگ تلاش کر آئے دولاب مع لشکر غائب ہے قیماق
نے کہا ای برزخ وہ انتہا کا بزدل تھا معلوم ہوتا ہے رات کو مع لشکر یہان سے بھاگ گیا برزخ نے کہا اگر تمہاری رائے ہو تو اسکی
تلاش کرین قیماق نے کہا آقائے نامدار سے پہلے اجازت لو مین جانتا ہون وہ بھی نامنظور کرینگے برزخ نے کہا انسے اطلاع کرنا ضرور ہے
یہ کہکر تینون پہلوان بدیع الملک کی بارگاہ پر حاضر ہوئے چوبدار سے عرض کی کہ آقائے نامدار کیخدمت مین ہماری طرف
سے بعد آداب کے عرض کرنا کہ دولاب دہشت حضور سے بھاگ گیا اگر اجازت ہو تو ہملوگ اسکے تعاقب مین جائین تھوڑی
ہی دور پہونچا ہوگا اسکو گرفتار کر لائین چوبدار نے بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اسکے تعاقب
مین جانا بیکار ہے اسی کی وجہ سے یہان ٹھہرے ہوئے تھے اب مرحلہ صفیہ پر چلنا ہوگا چوبدار نے پہلوانونکو آکر اطلاع دی

سب لوگ اپنے ٹھکانے پر آئے ایک روز اور صریع الملک نے وہاں قیام فرمایا دوسرے دن سب لشکر کو مع پہلوانون کے ہمراہ لیکر
جانب مرحلہ صفیہ کوچ کیا ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا ٭

اب کیفیت دولاب کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب میدان جنگ سے پلٹ کے اپنے یہان آیا تو اپنے جملہ لشکریون کو بلا کے کہا کہ طلسم کشا ہی مقابلہ کر کے کیا کم تھا اور اب تو
اسکے یہ تین پہلوان چلے گئے اسکو اور زیادہ قوت ہو گئی اب ہم سے یہی کیونکر جنگ کر سکونگا بہتر یہ ہو کہ آج رات کو یہان سے نکل چلو
اور جسطرح بن پڑے اپنے تئین جلد خدمت سلطان مین پہونچاؤ مین سلطان سے سب کیفیت یہان کی بیان کرونگا وہ اور
کوئی انتظام کرینگے گردستان سے اور پہلوان بلا لینگے ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا
لشکریون نے اسکی بات کو قبول کیا سر شام سے سب نے انتظام کر دیا سو سو دو دو سو جانے لگے نصف شب تک تمام لشکر چلا گیا
سب کے بعد دولاب بھی پیادہ پا دوڑتا ہوا روانہ ہوا ایک جگہ مقرر کر لی تھی وہان سب لشکر جا کر ٹھہرا اور دولاب بھی جب
وہان جا کر پہونچا دم بھر وہان نہ ٹھہرا لشکر کو ساتھ لیکے آگے بڑھا تیسرے روز قیصر صاف باطن کے یہان پہونچا اپنی اطلاع
کرائی چوبدارون نے قیصر سے آکر کہا کہ دولاب کوہ سینہ آیا ہی کچھ حضور سے عرض کرنے کی ضرورت ہی اگر تشریف لیچلیے تو وہ
کچھ آپ سے کہے قیصر اسکا چوبدارون سے پوچھا دولاب کہ خوش حال آیا ہی سب خیر ہی یا سر زخمی ہی حیران و پریشان
معلوم ہوتا ہی قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہی آپسمین کسی سے فساد ہوا اور نہ اور کسکی مجال تھی جو اسکو زخمی کرسکتا چوبدارون نے
کہا اسکی حقیقت ہمکو نہین معلوم ہی آپ تشریف لیچلیے گا تو البتہ حال معلوم ہوگا قیصر چوبدار سے یہ باتین کرتا ہوا دولاب
کے قریب آیا دولاب کی جو حالت دیکھی دنگ ہوگیا کہا اے دولاب یہ تمہاری کیا حالت ہو دولاب نے قیصر کو سلام کیا کہا
کیا عرض کرون طلسم کشا کے ہاتھ سے یہ حالت ہوئی اگر مین نہ ہوتا تو طلسم کشا ابتک کوچ کیا ہوتا مگر مین نے تنہا چار دن تک طلسم کشا
سے مقابلہ کیا اور جو تین پہلوان میرے ہمراہ تھے وہ طلسم کشا کے شریک ہو گئے انکو طلسم کشا نے زیر کر کے مسلمان کر لیا ہی تین
دن تک چار لاکھ فوج سے مقابلہ کیا اپنے برابر کے چار پہلوانون کے وار روکے بہت سی فوج طلسم کشا کی زخمی کی نصف
سے زیادہ قتل ہو گئے طلسم کشا بھی میرے ہاتھ سے بہت زخمی ہوا مین نے تو قتل ہی کر ڈالا تھا لیکن اور لوگ درمیان مین آگئے طلسم کشا
کو اٹھا لیگئے بہرنج لنگر بند اور سب پہلوانون سے مقابلہ تھا ان لوگون نے مجکو زخمی کیا طلسم کشا مجبور ہو کر فرار ہو گیا کچھ لشکر جو تحت
میدان مین باقی رہ گیا تھا وہ امان طلب ہوا مین نے سبکو امان دی ان لوگون نے میری اطاعت قبول کی شب کو وہ سب لوگ بھی
بھاگ گئے مین نے بھی روز تک ان سب کو تلاش کیا کہین انکا نشان نہ پایا اور فوج بھی میرے ساتھ بہت کم تھی اب گردستان سے
جن جن پہلوانون کو مین کہون انھین بلایئے اور فوج میرے ساتھ بھیجئے مین پھر جاؤن طلسم کشا کو تلاش کرکے گرفتار کرون قیصر نے
کہا دولاب تمنے بڑا کام کیا کسکی مجال تھی جو اس مرحلہ عظیم کو سر کرتا مگر طلسم کشا انسان ہی یا از قوم جن جان ہو لیے ایسے پہلوانان
نامی کو یون زیر کیا بشر کا تو مقدور نہ تھا جو انکو زیر کر لیتا دولاب نے کہا وہ لوگ تھکے ہوئے تھے اور طلسم کشا کے صاحب ہمت
ہونے مین شک نہین ذرہ سے کر لے پرے ان لوگون نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا جن جن پہلوانون کو تم کہو
مین ابھی بلاؤن دولاب کوہ سینہ نے کہا آپ گیر تنگ جبل پیشانی اور ارشنگ بالا قامت کو بلالیجئے گا چار پہلوان انکے بھی ہمراہ
ہین گرگین درست جنگال انکو مثل اپنے جانتا ہو ورزش گاہ گرگین مین جسقدر آلات ورزش ہین وہ سوا ان چار پہلوانون
کے اور کوئی نہین اٹھا سکتا قیصر نے کہا ان چارون کے نام بتاؤ مین انکو بھی طلب کرون دولاب نے کہا وہ ہرگز نہین آئینگے
قیصر نے کہا میرے بلانے سے نہ آئینگے تو انکے نام بتاؤ دولاب نے کہا اخوران آہن خوار اور جلیل سنگ بند اور شیربان
گردن گوش اور بہرام شاخ بند یہ چار پہلوان گرگین درشت جنگال سے کم نہین ہین اگر آپ بلایئے گا تو وہ ہرگز نہ آئینگے ہی عذر کرینگے

کہ ہمارے واسطے باعث ذلت ہو ہم شاہ رنگ قیصر نے کہا میں ابھی نامہ گرگین کے پاس بھیجتا ہوں دیکھوں وہ کیا جواب لکھتا ہے دولاب
نے کہا جلد نامہ روانہ کیجیے ایسا نہو طلسم کشا مرحلۂ صعفیہ تک پہونچ جائے اور اس مرحلے کو بھی شکست کرے قیصر نے کہا ایک ہی
مرحلہ اور باقی رہگیا ہے دولاب نے کہا اب وہ مرحلے شکست ہوے قیصر نے کہا ابکی بار آپ لوگ بے طلسم کشا کے گرفتار کیے واپس
نہ آیئے گا دولاب نے کہا میں اسکے بھاگ جانے سے ایسا مجبور ہوگیا ورنہ میں اسکو گرفتار کرلاتا قیصر نے کہا اگلی بار جا کر گرفتار
کرلانا یہ کہکر بارہ دری کے اندر آیا میر منشی کو بلایا جب منشی آیا قیصر نے کہا ایک نامہ گرگین درشت چنگال کو تحریر کرو مضمون
اسکا یہ ہو کہ جو پہلوان آپنے بغرض دعوی سے بھیجے تھے وہ سب طلسم کشا سے زیر ہوگئے اور سب نے اطاعت طلسم کشا قبول کی اپنے
مذہب بھی تبدیل کیے سوے دولاب کے اور سب بیدست تھے دولاب نے بڑا کام کیا سب سے تنہا لڑا اب آپکو لازم ہے کہ اس
خط کے دیکھتے ہی یا تو سب پہلوانوں کو اپنے ہمراہ لیکر خود تشریف لایئے نہیں تو گرگ تنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بالا قامت
اور اخوان آہن خوار اور جلیل سنگ بند اور شیربان گران ہوش اور زلزل شاخ بند کو یہاں بھیجدیجیے جب تک یہ لوگ نہ جائینگے
لڑائی فتح نہوگی منشی نے اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تمام ہوا قیصر نے ایک قاصد کو بلایا نامہ دیکر روانہ کیا اپنے وزرا کیطرف
متوجہ ہوا کہا طلسم کشا نے آفت برپا کردی تین پہلوان جو دیکھنے میں دولاب سے کہیں زیادہ معلوم ہوتے تھے انکو زیر کیا اگر دولاب
مقابلہ نکرتا تو سب طلسم کشا کو وہ تک لیجاتے اور طلسم کشا لوح حاصل کرلیتا اب تک خود طلسم میں مقابلہ کرنیکو آگیا ہوتا وزرا نے
کہا حضور آپ تو بادشاہ ہیں آپکی فہم و ذکا کو ہم لوگ نہیں پا سکتے ہیں مگر تعجب کی بات ہے کہ ایک طلسم کشا نے تین پہلوانان نامی کو جو
دولاب سے کہیں زیادہ تھے زیر کرلیا اور سب ملکر دولاب سے لڑے اور اسکو زیر نکر سکے یہ بات بالکل خلاف معلوم ہوتی
ہے دولاب کا قول پایۂ اعتبار میں نہیں معلوم ہوتا ہے شکست فاش اٹھا کر آیا ہے قیصر نے کہا مجھے جیسا کہ اسنے کہا میں نے اسے
سچ جانا وزیروں نے کہا اسکے دریافت کرنیکو گنجینۂ جمشید سے بڑھکر دوسری چیز نہیں ہے اس میں سب آپکو اختیار ہے جس طرح
چاہیے گا دریافت فرمایئے گا قیصر نے کہا یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ گنجینہ سے بڑھکر دوسری چیز نہیں ہے مگر میں خائف ہوں ایسا
نہو کہ خداوند صدمہ سے متکلم ہوکر کوئی آفت برپا کریں تو میں کیا کرسکتا ہوں وزرا نے کہا آپ خداوند جمشید کو نہ پکاریے گا خداوند
سامری سے تحقیق فرمایئے گا قیصر نے کہا میں تو اس بات کی قسم کھا چکا ہوں کہ جب تک طلسم کشا کو قتل نکرونگا تب تک گنجینۂ جمشید
نہ کھولونگا وزرا نے کہا یہ اور بری بات ہے سب خداوند یہی سمجھینگے کہ انکے دل میں ہماری طرف سے غبار آیا قیصر نے جواب دیا کہ خداوند
سب حال جانتے ہوتا ہے وہ ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہیں میرے دل کی کیفیت سے بھی ضرور آگاہ ہونگے وزرا نے کہا آپ
گنجینہ منگا لیے دیکھیے تو ان سبکی مزاج کی کیا کیفیت ہے قیصر نے مجبور ہوکر لازمی کو بلایا گنجینۂ جمشید منگایا صندوق کو کھول
کہا یا خداوند سامری اسوقت آپسے کچھ ضروری امر تحقیق کرتا ہوں باہر تشریف لایئے ایک پتلا یاقوت سرخ کا صندوق سے
باہر آیا کہا اے قیصر کیا کہتے ہو قیصر نے کہا دولاب کیونکر طلسم کشا سے شکست کھا کے آیا ہے یا شکست دیکے آیا ہے اور اب
طلسم کشا کہاں ہے اور کس حال میں ہے پتلے نے گردن جھکائی دیر کے بعد کہا اے قیصر دولاب طلسم کشا کے خوف سے بھاگ
آیا ہے اور طلسم کشا اب مرحلۂ صعفیہ پر پہونچا چاہتا ہے کل مرحلۂ صعفیہ کو شکست کرکے راستہ صاف کردیگا یقین ہے دو ایک روز
وہاں مقیم ہوکے آگے بڑھیگا اور کہکشان کی طرف جائے اور وہاں بھی جنگ عظیم برپا ہوے طلسم کشا فتح کرکے لوح حاصل کرے سب کام
درست ہوں خاص طلسم میں آنے بڑے بڑے مصائب اٹھانے آخر طلسم کو فتح کرے اور اپنی راہ لے قیصر نے کہا یا خداوند
جو چاہے آپ کریں پتلے نے کہا اے قیصر ایک شرط سے ہم تیری مدد کرتے ہیں اگر تو ہمارے کہنے سے اس امر کی کوشش کرے اور وہ بھی
ممکن ہو جائے تو ہم طلسم کشا کو ایک دم میں مع لشکر فنا کردیں قیصر نے کہا فرمایئے میں بسر و چشم بجا لاؤنگا پتلے نے کہا تو جمشید کو
راضی کر جب تک جمشید راضی نہوگا ہم کب تیری مدد کرینگے قیصر نے کہا یا خداوند مجھے زبردستی خفا ہوگئے ہیں میں منا تو کیونکر خطا بھی اپکی

نہیں کی پتلے نے کہا اب تیرے مزاج میں خودی پیدا ہو گئی ہے اور خودی جمشید کو بالکل ناپسند ہے بلکہ لوگ بھی ناپسند کرتے ہیں اس
خودی کو اپنے دل سے دور کر اور خداوند کے قدم کو سجدہ کر جان جب تک یہ بات تیرے دل میں پیدا نہ ہوگی لوگ تجھ سے راضی نہ ہونگے قیصر نے
کہا میں نے خودی کو اپنے دل سے دور کیا اور آپکی بات کا یقین ہوا پتلے نے کہا جمشید کو بلا اسکو سجدہ کر جب وہ تیرے گناہ عفو کریگا تو بلکہ
وہ بھی تجھ سے راضی ہونگے قیصر نے کہا یا خداوند جمشید جلد تشریف لایئے میں آپکو سجدہ کرونگا قیصر یہ کہکر خاموش ہوا صندوقچہ سے کوئی
باہر نہ آیا پھر قیصر نے آواز دی کوئی صندوقچے سے باہر نہ آیا سات بار قیصر نے پکارا کچھ جواب نہ پایا مجبور ہو کے کہا خداوند ہماری اب
آپ میری سفارش کریں اور اپنے ہمراہ خداوند جمشید کو لائیں پتلے نے کہا ای قیصر تجھے تیری عجز پر رحم آتا ہے دیکھ جمشید کے
پاس جاتا ہوں اگر وہ راضی ہوا تو لاتا ہوں یہ کہکے وہ پتلا صندوقچے میں گیا تھوڑی دیر کے بعد اپنے ساتھ الماس کے پتلے کو لیکر
نکلا قیصر نے سجدہ کیا کہا یا خداوند جمشید آپ مجھ سے ایسا آزردہ ہوئے کہ میں نے سات بار خدمت والا میں عرض کی اور آپ تشریف
نہ لائے الماس کے پتلے نے کہا تو نے کام ہی ایسا کیا تھا میں تو ہرگز تیری عفو تقصیر نہ کرتا مگر مجبور ہوگیا اب کیا کہتا ہے میرے قول کو ہمیشہ
صحیح جانیگا قیصر نے ہاتھ باندھ کے کہا یا خداوند میں آپکے کلام کو ہمیشہ صحیح جانتا تھا اور صحیح جانونگا پتلے نے کہا اب یہ کہنا کہ طلسم کو
کوئی فتح نہیں کر سکتا ہے قیصر نے کہا یا خداوند جسکو آپ قوت طلسم کشائی مرحمت فرمائیے وہی طلسم کو فتح کرے پتلے نے کہا اب
اپنا مقصد بیان کر قیصر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ طلسم میرا باقی رہے اور طلسم کشا اسیر ہو جائے پتلے نے کہا طلسم تیرا باقی رہیگا اور
طلسم کشا اسیر ہو جائیگا قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہوگیا آپکی رائے ہو تو میں نے گردستان سے پہلوان بلائے ہیں انکو طلسم کشا
کے مقابلے کیواسطے روانہ کروں پتلے نے کہا ضرور ان پہلوانوں کو طلسم کشا کی اسیری کیواسطے بھیجدے ہم انمیں اس قسم کی
قوت پیدا کر دینگے کہ وہ طلسم کشا کو اسیر کر کے تیرے پاس لائینگے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کب تک اسیر ہو جائیگا پتلے نے کہا اس
تحقیق کی تجھے کیا ضرورت ہے جب ہمارے مزاج میں آئیگا اسکو گرفتار کرا دینگے قیصر خاموش ہو رہا پتلے صندوقچے کے اندر
گئے قیصر نے ملازموں سے کہا گنجینہ کو آگ لگاؤ میں گنجینہ جمشیدی الٹا کریئے قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہوگیا وزرا نے کہا اگر
ہم عرض نہ کرتے تو آپ اس وقت بھی گنجینہ جمشیدی طلب نہ کرتے سب خداوند اسیطرح آزردہ رہتے قیصر نے کہا
تم لوگوں نے بہت اچھی صلاح دی تھی میں بہت خوش ہوا اب طلسم کشا ضرور گرفتار ہو جائیگا مگر دولاب نے جو اسقدر زیادہ
گستاخی کی ہے اسکی کیا سزا ہے وزراء نے کہا اسکی نسبت آپکو اختیار ہے جو جی چاہے سزا دیجئے قیصر نے کہا میں ابھی ایک نامہ اور گرگین
کو لکھتا ہوں اسمیں سب کیفیت دولاب کی تحریر کرونگا گرگین اسکو بلا کر سزا دیگا اسکو سب پہلوانوں میں ذلیل کریگا آئندہ
اس سے ایسی حرکت نہ ہوگی وزراء نے کہا یہ بات بھی خوب ہے قیصر نے اسیوقت ایک نامہ لکھوایا کیفیت دولاب کی اس نامہ میں
تحریر ہوئی جب نامہ ختم ہوا قیصر نے ارسطو وزیر کو دیا کہا یہ جا کر دولاب کو دو اور میری طرف سے کہنا کہ تمہیں اب اپنے شہر میں
جانا چاہیے تمنے بڑی نیک نامی کا کام کیا ہے اب تمہیں تکلیف مقابلہ میں دیجائیگی اور یہ نامہ گرگین دشت چنگال کو اپنے ہاتھ سے
دینا تمہارے واسطے بڑا مرتبہ ہوگا ارسطو نظیر اس نامہ کو لیکر آیا اور دولاب کو نامہ دیکر سب کیفیت زبانی کہی دولاب تو یہ چاہتا
ہی تھا کہ اب میں مقابلے کے واسطے نہ بھیجا جاؤں شب و روز اسی فکر میں تھا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالوں کہ اپنے شہر میں جا کر رہوں
ارسطو نظیر نے جو اسکو یہ خبر دی دولاب خوش ہوگیا سب کے دکھانے سننے کو کہا میری طرف سے عرض کرو کہ میں بے طلسم کشا
کا اسیر کئے ہوئے نہ جاؤنگا اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی ارسطو نظیر نے کہا اب تمہیں اس کہنے کی کیا ضرورت ہے سلطان منظور
نہ کرینگے تو یہاں سے جاؤ تمہارے واسطے وہاں بھی اسباب راحت مہیا کیا جائیگا بعد گرگین کے تم اس شہر کے حاکم بنائے
جاؤگے اس نامے میں سلطان نے تحریر کردیا ہے دولاب نے خوشی خوشی وہ نامہ لیا سب سے رخصت ہوا جو چار ہزار جوان
اسکے ہمراہ تھے وہ اپنے رسالے میں گئے دولاب تنہا گردستان کو روانہ ہوا خوشی کے مارے اسقدر جلد گیا کہ ایک شب و روز

مین گورستان میں پہنچا سپاہیوں نے دیکھا دولاب خوشی خوشی آتا ہے پہرا والوں نے کہا دولاب تم کہاں سے آتے ہو دولاب نے کہا میں
سلطان کے پیام لیکے آتا ہوں میری عزت بڑھائی ہے بعد گرگین درشت چنگال کے یہاں کی حکومت مجھکو عطا فرمائی ہے اور میں نے
بھی تو وہ کارنمایان کیا ہے جو کسی سے نہو سکتا لوگوں نے پوچھا اے دولاب کیا کام کیا دولاب نے جواب دیا جسکو سننا منظور ہو
میرے ہمراہ آئے میں گرگین درشت چنگال کے پاس جاتا ہوں سب کیفیت اپنی بیان کرونگا ایک نامہ سلطان کا لایا ہوں
وہ بھی دکھاؤنگا جس نے سنا وہ اسکے ساتھ ہوا گرگین کے مکان تک آتے آتے مجمع کثیر دولاب کیساتھ ہوگیا دولاب
گرگین کے مکان کے اندر اسوقت آیا جسوقت نامہ دار قیصر نے جاکر نامہ گرگین کو دیا تھا ہنوز گرگین اس نامے کو پڑھنے
نہ پایا تھا کہ دولاب پہنچا گرگین کو دیکھکر بڑی بے پروائی کی طرح سے سلام کیا پاس جاکے بیٹھ گیا گرگین کو اسکی دونوں باتین
بُری معلوم ہوئین کہا اے دولاب کیا تجھکو خلل دماغ ہوگیا ہے جو میرے برابر آکے بیٹھا ہے دولاب نے کہا جو تیرے یہ کلمہ منہ سے
نکالا اگر کبھی بار دیگر بات اسطرح کی زبان سے نکالوگے تو جواب پاؤگے تمھیں نہیں معلوم ہے کہ سلطان نے بعد تمھارے اس شہر کا
حاکم کیا ہے اور یہ نامہ تمکو دیا ہے یہ کہکے نامہ گرگین کو دیا اور نامہ دار قیصر جو سامنے کھڑا تھا اسکی طرف مخاطب ہو کے کہا تم اپنے ہمراہ
پہلوانوں کو لیتے جاؤ میں ابھی بلائے دیتا ہوں گرگین نے کہا اے دولاب تامل کرو میں نامہ تو پڑھ لوں دولاب نے کہا تامل کیسا
سلطان کے کام میں تاخیر کرنا اچھا نہیں گیرنگ وارشنگ واخوان وسہیل وشریان وزہرال کو جلد بلاؤ اور انکو
روانہ کردو گرگین نے کہا یہ پہلوان نہیں جائینگے دولاب نے کہا میرے حکم سے جائینگے آپ میرے حکم کو منسوخ نہیں کرسکتے گرگین
نے کہا میں نامہ تو پڑھ لوں دولاب نے کہا تم نامہ پڑھا کرو میں پہلوانوں کو بلاتا ہوں گرگین نے کہا اے دولاب اتنا تو کہو
کہ تمھیں کیوں یہاں کا حاکم کیا دولاب نے کہا میں نے کام ہی ایسا کیا ہے جو تمھارے یہاں کے بڑے بڑے پہلوان گئے تھے وہ سب
طلسم کشا سے زیر ہو گئے جب میری باری آئی میں نے لشکر طلسم کشا تباہ کر دیا نصف سے زیادہ کو قتل کیا اور دو تین پہلوانوں کو زیر کیا
طلسم کشا کو زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی مگر سب مکار تھے شب کو بھاگ گئے میں نے بہت تلاش کیا کسیکا پتہ نہیں ملا
گرگین نے کہا اس خط میں شہنشاہ نے جو کچھ لکھا ہوگا وہ سچ ہوگا میں خط پڑھ لوں تو تجھسے کلام کروں دولاب نے کہا تمھیں
میری بات کا یقین نہیں آتا ہے اگر اسکے خلاف ہو تو تمھیں میرے حق میں اختیار ہے جو چاہے سزا دینا اور اگر میرا بیان صحیح نکلا تو میں
تمھیں جو چاہونگا سزا دونگا گرگین نے کہا میں نے اس شرط کو قبول کیا یہ کہکے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا کہا اے دولاب
واقعی تمنے وہ کام کیا جو میرے یہاں کے ایک پہلوان سے نہوتا اور نہ کبھی ہو سکتا تھا گرانی شاد وصفت تو یہ ہے کہ تمھیں سلطان کیا کیا لکھتے
ہیں مگر آواز بلند پڑھا کہ یہ جو انبوہ کثیر تمھارے ساتھ آیا ہے یہ بھی تمھارے صفات سے واقف ہو جائے دولاب نے نامہ گرگین
کے ہاتھ سے لیا دیکھا تو اس میں خلاصہ کیفیت جو جنگ میں گذری تھی وہ تحریر ہے دولاب بہت شرمندہ ہوا کہا اے گرگین تمنے
نامہ بدل لیا نامہ اصلی جو تھا وہ تمنے اپنے پاس رکھ لیا یہ کوئی اور نامہ مجکو دیا ہے گرگین کو اسکی بے ادبی پر پہلے ہی غصہ آیا
تھا اور نامہ بدلنے کا الزام اور زیادہ آتش غیظ بھڑک گئی تھی دولاب اسکے پاس تو بیٹھا ہی تھا گرگین سے صبر نہوا ایک طمانچہ دولاب
کے مارا کہ سر اسکا اڑ گیا دولاب گرکر تڑپنے لگا گرگین نے اپنے ملازمین سے کہا اسکا لاشہ لیجاکر کسی صحرا میں پھینک دو کہ طعمہ
درندگان ہو جائے ملازم گرگین دولاب کی لاش اٹھالیگئے گرگین نے قیصر کا نامہ اول پڑھا اسمین دولاب کی تعریف لکھی تھی اسکو
تعجب ہوا نامہ دار سے پوچھا قاصد نے کہا معلوم ہوتا ہے تختۂ جمشیدی سے حال دریافت کیا ہوگا اس لیے اسکو آپکے پاس
بھیجا ہے گرگین نے کہا سچ ہے یہی بات ہوگی یہ فرمائیے کہ طلسم کشا کیسی قدر کا جوان ہے جو ایسے ایسے پہلوانوں کو تمھارے زیر
کرتا ہے یا ساحر ہے کیا بات ہے قاصد نے کہا طلسم کشا مسلمان ہے اور مسلمانوں میں آخر الکل حرامی ہے قاصد سے معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا
صاحب قوت ہے فنون جنگ سے بھی ماہر ہے گرگین نے کہا میں ان پہلوانوں کو نہیں بھیجونگا مگر گیرنگ کیل پشانی اور ارشنگ بلند قامت کو

بھیجتا ہون اگر ان دونون پہلوانون کو بھی طلسم کشا نے زیر کیا تو پھر مین خود مقابلے کو جاؤنگا یہ کہکر اُسنے اسیوقت گیر تنگ فیل پیشانی اور
ارشنگ بلند قامت کو بلایا نامہ دیکے ہمراہ کرکے اُسیوقت روانہ کیا دونون پہلوان نامہ دار کے ہمراہ روانہ ہوے تیسرے روز قیصر
کے یہان آکے پہنچے نامہ دار قیصر کے پاس آیا قیصر نے کہا کیا کیفیت گذری پہلے تو نامہ دار نے سب حال دولاب کا بیان کیا بعد اُسکے
کہا کہ گیر تنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کو گرگین ورشت چنگال نے ہمراہ کیا ہے اور عرض کی ہے کہ اگر انکو بھی طلسم کشا نے زیر کیا
تو مین اپنے سب پہلوانون کو لیکر اور آپکے لشکر کو ساتھ لیکر طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا قیصر نے کہا اب انکے مقابلہ کی ضرورت انکو کی خدا نے
نے وعدہ فرمایا ہے یہی دو پہلوان طلسم کشا کو کافی ہونگے مین آج ہی انکو لشکر دیکر روانہ کرتا ہون یہ کہکر اپنے وزرا کو ساتھ لیکر باہر آیا دیکھا دو
پہلوان قوی ہیکل ایک جا بیٹھے ہین قیصر نے وزرا سے کہا یہ پہلوان ان لوگون سے بھی زبردست ہین وزرا نے کہا یہ خاص خاص پہلوانون مین ہے ان
مقابلہ کر سکتا ہے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کو معلوم ہوگا تین چار پہلوان انکو زیر کرکے بہت مغرور ہو گیا ہے ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کریگا وزرا نے
کہا انکو آج ہی روانہ کر دیجیے قیصر نے کہا لیکن ان لوگونکو یہان مہمان رہنے دو کل روانہ کرونگا وزرا خاموش ہو رہے قیصر نے دونون
پہلوانون کی دعوت کا سامان کیا ایک شب و روز انکو مہمان رکھا دوسرے دن لشکر گران انکے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور ایک رہبر بھی ساتھ کر دیا
سے کہدیا کہ طلسم کشا مرحلہ صفیہ پر گیا ہے وہین ان لوگون کو لیجانا پہلوان روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز مرحلہ صفیہ پر پہونچا بدیع الملک سے پیران و عنبر نگار نے عرض
کی اے شہریار سامنے جو قلعہ دکھائی دیتا ہے یہی مرحلہ صفیہ ہے آپ لشکر یہین ٹھہرایے اتنا فاصلہ رہنا بہت اچھا ہے بدیع الملک نے
لشکر روکا بارگاہین استادہ ہوئین شہزادہ بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین
داخل ہوے عنبر نگار اور پیران بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہوے بدیع الملک نے دونون حکیمون کو اُنکے
اپنے پاس بٹھایا پیران نے عرض کی اے شہریار مرحلہ صفیہ کا حاکم صفیہ آئینہ قلب ہے اگر آپ اس کو ایک نامہ تحریر فرمایئے اور اپنی
کل کیفیت لکھئے کہ مین نے ان مرحلہ جات کو شکست کیا ہے کیا عجب ہے کہ وہ آپکی اطاعت بلا خوف قبول کرے کیونکہ یہ مرحلہ سب
مرحلون سے چھوٹا ہے اور حاکم وہان کا صفیہ آئینہ قلب مرد ضعیف و صاحب تجربہ ہے اگر وہ آپکی اطاعت قبول کریگا تو اس طلسم کا مفصل
حال اُسکے ذریعہ سے دریافت ہو جائیگا بدیع الملک نے اُسی وقت نامہ تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے صفیہ آئینہ قلب مین نے
تین مرحلے فتح کیے دو کے حاکم میرے ساتھ اسوقت موجود ہین اور مرحلہ سوم کے حاکم کو میرے ایک رفیق نے قتل کیا مجھکو گلزار
گلستان تک جانا ضرور ہے اگر تم مجھے راستہ دو تو بہت اچھی بات ہے مین گلزار کی طرف چلا جاؤن یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا
اور جانب مرحلہ روانہ کیا نامہ دار مرحلے کے قریب پہونچا عجائب و غرائب دیکھے نامہ دار نے وہان کے باشندون سے کہا مین نامہ لیکر
آیا ہون صفیہ آئینہ قلب تک جانا چاہتا ہون لوگون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیجائینگے
یہ کہکر وہ لوگ مرحلے کے اندر گئے صفیہ کو خبر کی صفیہ نے کہا نامہ دار کو میرے پاس لاؤ پھر وہ لوگ باہر آئے نامہ دار کو اپنے ساتھ
لیگئے نامہ دار نے دیکھا باغ نہایت پر تکلف ہے ہر ہر شجر مین ثمر و گل کے مقام پر شیشے کے پھول کھل معلوم ہوتے ہین نامہ دار
کیفیت دیکھتا ہوا آگے بڑھا جو لوگ اسکو لینے اپنے ہمراہ گئے تھے وہ ایک بارہ دری کے اندر گئے نامہ دار سے کہا تم
ابھی یہین ٹھہرو نامہ دار وہین ٹھہرا وہ لوگ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے آئے اسکو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے بارہ دری
کو پر تکلف پایا دیکھا ایک مرد ضعیف تاج سر پر رکھے بیٹھا ہے گرد مصاحبان ضعیف موجود ہین سب سے باتین کر رہا ہے نامہ دار کو دیکھ
بلایا بیٹھنے کا اشارہ کیا نامہ دار نے نامہ دیا صفیہ نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی اُسی وقت قلمدان طلب کیا جواب
نامہ کا اس صورت لکھا کہ اے طلسم کشا ایک نامہ آپکا میرے پاس آیا معلوم ہوا کہ آپنے تین مرحلے فتح کیے مگر مین آپکو راستہ کیونکر

دے سکتا ہون اگر آپ اس مرحلے کو بھی فتح کرین تو آپکو اختیار ہے کہ گلزار کہکشان کی طرف جائین جبتک میرا مرحلہ باقی ہے آپ گلزار
کی طرف تشریف نہین لیجا سکتے ہین بلکہ مین آپکو یہ راے دیتا ہون کہ آپ واپس جائین میرے مرحلے کیطرف نہ آئین کہ یہان
عجائبات بہت کم ہین مگر البتہ مرحلہ میرا مرحلہ بہت سخت ہے آپ اس مرحلے کو مختصر تصور نفرمایئے آیندہ جو آپکی خوشی ہو یہ لکھکر
نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہو کر جواب نامہ نذر کیا شہزادہ بدیع الملک
نامے کے جواب کو پڑھا میران اور عنبر نگار کو بلا کر نامہ دکھایا عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار یہ سب آپکے روکنے کے واسطے
لکھا ہے معمولی عجائبات اسکے یہان ہین اور لشکر بھی زیادہ نہین بدیع الملک نے کہا ہمین کسی بات کا خوف نہین کل وہان چلینگے
عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار مین جاتے ہی وہان کے عجائبات کو دفع کر دونگا اگر وہ لشکر کو لیکر نکلیگا تو دیکھا جائیگا بدیع الملک
نے شب بھر اسی جا قیام کیا صبح کو نماز سحر ادا کر کے مع لشکر آگے بڑھے صفیہ آئینہ قلب نے بھی اپنے یہان انتظام کر لیا تھا اس
لشکر بھی تیار تھا بدیع الملک نامدار جب قریب مرحلے کے پہونچے عنبر نگار نے عجائبات کو دفع کیا بدیع الملک آگے بڑھے
صفیہ آئینہ قلب لشکر لیے موجود تھا لشکر کو اشارہ کیا لشکر نے بدیع الملک کو روکا بدیع الملک نامدار تلوار میان سے
کھینچ کر لشکر صفیہ پر جا پڑے بدیع الملک کی فتح مندی کیفیت دیکھی سب لوگ تلوارین کھینچکر جا پڑے کچھ دیر بھی نہوئی کہ
لشکر صفیہ گریزان ہوا شہزادہ بدیع الملک صفیہ آئینہ قلب کے پاس پہونچے صفیہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے صفیہ اب کیا ارادہ
ہے صفیہ نے کہا اے طلسم کشا مین تیری اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نامدار نے صفیہ کو کلمہ پڑھایا مسلمان کیا
صفیہ بدیع الملک کو اپنے مکان میں لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھیے بدیع الملک
نے انکار کیا صفیہ نے بہت سبب کہا مگر بدیع الملک نے قبول نکیا ہر چند یہی جواب دیا کہ ہمین تخت و تاج کی ضرورت نہین ہے اگر
ایسا ہی چاہیے تو بہتر ہے شہر اپنی زیر حکومت ہے ساہو اقلیم سے خراج لیتے ہین تمہارے سلطنت نہین صفیہ مجبور ہو کر خاموش ہوا
بدیع الملک تخت سے الگ تشریف فرما ہوے سب سرداروں کی [illegible] صفیہ ساتھ تین دن تک شہزادہ بدیع الملک کو اپنے یہان مہمان رکھا
چوتھے روز شاہزادہ نے کہا اے صفیہ اب ہمین جانے دو ابھی مرحلہ سخت درپیش ہے گلزار کہکشان کی طرف جانا ہے لوٹ لانا ہے
صفیہ نے عرض کی یہ خادم ضعیف بھی ہمراہ چلیگا غلام کو اس طلسم کے ہر ایک راستے آگاہی ہے جب یہ طلسم بنا ہے تو مین نے
اسکی بنا مین شرکت کی تھی مگر مین جمشید و زرہ گوشہ نشین ہو گیا تھا قیصر میرا ادب کرتا ہے بھی اسنے کسی کام کیواسطے مجھے نہین
کہا مین نے جو چھا مکان یہان بنایا تھا اس سے یہ مراد تھی کہ یہ مرحلہ سمجھا جائے بلکہ اپنی حفاظت اور تفریح کیواسطے کچھ عجائبات بنا
رکھے میران اور عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار صفیہ آئینہ قلب استاد طلسم مشہور ہین مگر نہین معلوم کیا سبب ہے جو یہ اپنے کمال کو
ظاہر نہین کرتے اگر ایسا ہوتا تو کسی کی مجال تھی جو اسکے عجائبات کو رد کرتا یہ اس طلسم کے بانی تصور کیے جاتے ہین صفیہ نے کہا اے
عنبر نگار تمھین اسکی کیفیت نہین معلوم ہے تم اب خلاصہ بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مین ہمیشہ سے خدا کو واحد قادر جانتا ہون
اور یہان جن جن لوگون نے عجائبات و غرائبات بنائے ہین انکا قول ہے کہ خدا ہمارے اوپر قادر نہین ہے حیات و ممات کسی کا [illegible]
ہے نہین یہ ہمارے مزاج مین آتا ہے وہ ہم کرتے ہین اسکے علاوہ انکے خیالات اور اور قسم کے ہین بعض لوگ پوجنے دو سو کو مانتے ہین انکو
اپنا خداوند جانتے ہین مین ان سب باتون سے بیزار ہون خدا کو قادر تو انا جانتا ہون ہمیشہ اسکے قدرت پر بھروسا رکھا مجھے یقین ہے
کہ جبتک اس کا فضل شامل ہے اسوقت تک کوئی میرے واسطے برا بات نہین کر سکتا ہے اور اب اسی اعتقاد کو ترقی ہو گئی اسوجہ
سے کبھی کوئی چیز ایسی نہین بنائی جس سے اپنی حفاظت کر سکتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے صفیہ کیا تم پہلے سے مسلمان تھے
صفیہ نے عرض کی مین بخوف اپنے تئین پوشیدہ رکھے تھا اب خدا نے اپنا فضل کیا آپکو یہان بھیجا میرا انجام بخیر ہو گیا اب اس عمر دو روزہ کو
آپکے سایہ دامن دولت مین بسر کرونگا حضرت یہ وصیت ہے کہ جب غلام کا طائر روح قفس تن سے پرواز کرے حضور اپنے

ست خلاصے دفن وکفن کا انتظام فرمایئن گے ۔ واس عاصی سے بخشے جایئن شہزادہ بدیع الملک صفیہ کی باتون سے بہت
خوش ہوئے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب عرصہ ہوا بدیع الملک نامدار نے کہا اے صفیہ آئینہ قلب یہان ٹھہرنا اچھا نہین
ہماری رسوائی ہو گی تم یہان رہو ہمین رخصت کرو تم ضعیف ہو مسافت سفر کے متحمل نہوگے صفیہ نے عرض کی اے شہریار یہ ہو سکتا ہے
کہ مین دامن دولت کو چھوڑ دون اب تا زیست خدمت سے جدا نہونگی بدیع الملک نے فرمایا جب تم شہر کو نہ دیکھو گی [illegible] اور [illegible] لشکر
کو لیکر صاحبقران زمان کے پاس جاؤ گے تمھین بھی ہمراہ لے چلینگے صفیہ نے عرض کی آپ میری [illegible]
سے بہت ہی زیادہ ہون [illegible] رہنے دیجے بدیع الملک نامدار نے عرض کی آپ صفیہ آئینہ قلب کو [illegible] بہت سی
باتین معلوم ہوئی یہ واقف کار طلسم ہین بدیع الملک نامدار نے فرمایا ہے اگی تکلیف کا خیال ہے [illegible] عرض کی
خیال نہ کیجیے صفیہ جو گرسنہ زیادہ [illegible] ہے بدیع الملک نے فرمایا [illegible] صفیہ نے اپنا سامان سفر درست کیا
بدیع الملک نے وہان سے مع صفیہ کوچ کیا طرف گلزار رنگستان کے روانہ ہوئے [illegible] راہ مین [illegible] کہ ذرا وقت [illegible]

اب کیفیت گیرنگ نیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ لشکر قیصر کے بہانے روانہ ہوئے ہر ایک منزل پر [illegible] سب کو ویران پایا دو دو روز ایک منزل پر قیام
کیا کئی روز کے بعد مرحلہ صفیہ پر ہوئے اس جگہ کو بھی برباد پایا ہنوز ان سے کہا بہت دنون سے فکر رہین کیا ہے اگر یہان دو
تین روز قیام کیا جائے تو کچھ نقصان نہوگا ارشنگ و گیرنگ آپس مین یہ صلاح کرکے مرحلہ صفیہ پر ٹھہرے لشکر سے کہا ہم لوگ
یہان کئی روز قیام کرینگے تم سب اپنے واسطے بارگاہین استوار کرو اپنے رہنے کا انتظام درست کرو لشکر نے سب انتظام کر لیا
غرض ارشنگ و گیرنگ اسی دن صحرا کی طرف نکل گئے شکار انکو نظر نہ آیا تلاش مین شکار کے آگے بڑھے دن بہت قلیل
تھا انھون نے اس امر کا کچھ بھی خیال نہ کیا بڑھتے چلے گئے جب بالکل شام ہو گئی اور غلبہ گرسنگی سے ارشنگ بلند قامت و گیرنگ
نیل پیشانی کی عجب حالت ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ نیل پیشانی سے کہا اے گیرنگ شدت گرسنگی سے طاقت
رفتار مجھ مین باقی نہین ہے گیرنگ نے کہا صحرا کی حدت نکل چلو بستی مین چلکر جستجو سے [illegible] کھانا غالب ہے [illegible]
کریگا شہر کو لوٹ لینگے ارشنگ بلند قامت نے کہا مجھ مین اب طاقت رفتار باقی نہین ہے گیرنگ نے کہا تم یہان بیٹھو مین [illegible]
تلاش طعام جاتا ہون جو کچھ ملیگا پہلے تمھارے واسطے لاؤنگا پھر خود کھاؤنگا ارشنگ بلند قامت نے کہا [illegible] مین بھی تمھارے
ساتھ چلونگا یہان تنہا کیا کرونگا گیرنگ نیل پیشانی نے کہا مجھے تمھاری پریشانی کا خیال ہے ارشنگ بلند قامت نے کہا جو کچھ ہو مین
تمھارے ہمراہ چلونگا گیرنگ نیل پیشانی نے ارشنگ بلند قامت کو بہت بہت منع کیا مگر ارشنگ بلند قامت نے نمانا اسکے
ساتھ چلا شب بھر دونون پہلوان چلے مگر کہین بستی نملی جب صبح ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے دور سے دیکھا کہ کچھ بارگاہین معلوم
ہوتی ہین ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ نیل پیشانی سے کہا سامنے کچھ بارگاہین معلوم ہوتی ہین شاید کسی کا لشکر اترا ہوا ہے
گیرنگ نیل پیشانی نے کہا اسی لشکر مین چلکر کھانے کی تدبیر ہو جائیگی اگر وہ لوگ ہمین کھانا نہ دینگے تو ہم سپاہ کے گھوڑے
ذبح کرکے کھا جائینگے اور ان لوگون کا مال و اسباب لوٹ کر انھین بھی قتل کرینگے ارشنگ بلند قامت آگے بڑھا تھوڑی دور
جاکے ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ نیل پیشانی بڑا لشکر معلوم ہوتا ہے گیرنگ نیل پیشانی نے کہا شاید یہ
طلسم کشا کا ہی لشکر ہے ارشنگ بلند قامت نے جواب دیا اگر طلسم کشا کا ہی لشکر ہے تو اور اچھی بات ہے سب کو اسیوقت ہلاک
کر ڈالینگے یہ کہتے ہوئے جاتے تھے کہ سامنے سے برزخ لنگر بند آیا ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ نیل پیشانی
تم سچ کہتے ہو طلسم کشا کا ہی لشکر ہے دیکھو برزخ لنگر بند سامنے سے آتا ہے گیرنگ نیل پیشانی نے دیکھا کہا وہ برزخ
لنگر بند کو کہلانے آتا ہے برزخ لنگر بند نے دیکھا کہ ارشنگ بلند قامت و گیرنگ نیل پیشانی آتے ہین اسنے جواب دیا

ہین آقاے نامدار کے لشکر سے آتا ہون ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ابھی جاکر تیرے آقا کو گرفتار کئے لیتا ہون
برزخ لنگر بند نے کہا تیری کیا مجال ہے جو اُنکا نام بھی اس بے ادبی سے لاسکے ارشنگ بلند قامت نے کہا طلسم کشا کہان
ہے برزخ لنگر بند نے جواب دیا کہ آقاے نامدار اس وقت مصروف سیر و شکار ہین ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ہنوز
طلسم کشا تک جاؤنگا اُنکو اپنا مطیع بناؤنگا برزخ لنگر بند نے جانا ہین بزور شمشیر جواب دون کہ سامنے سے جولان
بیشہ نشین بھی آیا جولان بیشہ نشین نے ارشنگ بلند قامت و گیر تنگ فیل پیشانی کو دیکھکر وہین سے نعرہ کیا
ارشنگ بلند قامت نے کہا تم لوگ کیسی ہی زیادتی کروگے مگر ہم تمسے نہین بولینگے طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے جولان
بیشہ نشین نے کہا اے ارشنگ بلند قامت تو کیا اُنسے مقابلہ کریگا تیری یہ مجال ہے کہ جو اُنکے ہاتھ لاسکے وہ ہنوز بیچہ
شجاعت یکہ تاز میدان جلالت قوت مین بے مثل و یکتا ہین کیسے کیسے زبردست پہلوانون کو زیر کیا ہے جنکا مثل و نظیر
نہین تم کیا ہو جو اُنسے مقابلہ کرسکو ارشنگ بلند قامت نے کہا تم لوگ کہان زیر ہوے کہ زمانہ زیر ہو گیا تمہاری حقیقت
کیا ایک طفل نادان تمھارے زیر کرنیکے بے کافی ہے جولان بیشہ نشین و برزخ لنگر بند نے جواب دیا ہم زیر نہین
ہوے مگر اُنکی شجاعت و قدردانی کو دیکھکر حلقۂ غلامی کان مین ڈالا پہلے دل مین یہ خیال تھا کہ کبھی ہمین ایسا
موقع ملجائیگا کہ آقاے نامدار سے مقابلہ کرکے اُنکا امتحان قوت کرینگے مگر یہ بات خلاف ہے جسکی اطاعت کی اُس سے مقابلہ
کرنا بالکل خلاف ہے لوگ کیا کہینگے اگر زیر ہوے تو اُس وقت مین ذلت ہوئی اور نہ زیر ہوے تو بھی ایکطرح کی ذلت
ہوئی اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم اُنسے مقابلہ نکرین یہی بات ہمارے واسطے کیا کم ہے کہ ہم زیر کردہ نہین ہین ورنہ اُنکے جتنے
سردار ہین سب زیر کردہ ہین ارشنگ بلند قامت نے اس تقریر کو سنکر کہا اے برزخ لنگر بند اگر تمنے بے زیر ہوے اطاعت
اُنکی قبول کی تو بہت بُرا کیا اگر تم طلسم کشا سے مقابلہ کرتے تو ضرور زیر کرلیتے برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین نے کہا
خبردار اب ایسی بات منھ سے نکالنا ورنہ بہت بُرا ہوگا ارشنگ بلند قامت و برزخ لنگر بند وغیرہ مین تو یہ گفتگو
ہورہی تھی مگر شہزادہ بدیع الملک نامدار اپنے رفیقون کے سیر و شکار کرتے ہوے چلے آتے ہین برزخ کو
جو پہلوانون سے گفتگو کرتے دیکھا ایکدفعہ درخت کثرت سے تھے اُن درختون کی آڑ مین جاکر سب کی گفتگو سننے لگے دیکھا
کہ یکبیک ایک آواز شور کی پیدا ہوئی اور کچھ گرد اُڑتی ہوئی دکھائی دی قریب آکر دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا کہ چار
شخص پہاڑ دیو سامنے سے نمایان ہوے یہ چارون سردار جو آپسمین باتین کر رہے تھے دیو کو آتے ہوے دیکھکر چارون
حیران و پریشان ہوگئے ارشنگ بلند قامت و گیر تنگ فیل پیشانی نے کہا اے برادر اب جان بچتی معلوم نہین
ہوتی دیو سے اور انسان سے مقابلہ کہان ان دونون پہلوانون نے آپسمین کہا اس آفت سخت سے خداوند سامری
بچاوے اُس وقت بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ وہ دیو بہت قریب آیا برزخ لنگر بند نے دیکھکر کہا خداوند سامری
سے آپکے کوئی مدد نہ کی مگر اب مین درگاہ خداوند کریم مین دعا کرتا ہون دیکھو تو تماشہ ہماری دعا کا یہ کہکر دست مناجات
بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کئے اور عرض کرنے لگے مناجات
اے شہنشاہ عرب میرا مرام عالیجناب — تا کہ دنیا مین کھینچون نہین عذاب جیسا آج
مصطفےٰ کیجو الٰہی میری مدد کیجیے شتاب — ہے یہی روز زبان مجکو یہین مضطرب
یا علی یا ملجا یا ابوالحسن یا بوتراب — حل مشکل ہو یہین شافع یوم الحساب
اس مناجات کے تمام ہوتے ہی شاہزادہ بدیع الملک نے ایک نقاب چہرہ پر ڈالکر کہا بش او کیدی کہان جاتا ہے وہ
دیو اُنکی جانب کو پلٹا اور چاہا کہ شاخون پر اُٹھا لون اس شہباز عالی وقار نے داہنے ہاتھ سے داہنے شاخ پکڑ کے ایک جھٹکا
ہلا کر دیا او نہ سے منھ کے بل گرپڑا بدیع الملک نے ایک ٹھوکر ایسی ماری کہ چت ہوا اور کر شاخین اب جو مروڑا تو تن پر سے
سر کھینچ لیا اور پہلوانون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو ہمارے خداوند ایسے ہین اور آپ اُسی درختون کی آڑ مین

جاکر سب کی گفتگو سُنتے ہین مصروف ہوئے تمام ہو کمال گفتگو برزخ وجولان کی سُنی بدیع الملک کو ناگوار ہوا اپنی
عنبر نگار سے فرمایا کہ آج مجھکو ان لوگون کے اسلام نہ قبول کرنے کا سبب معلوم ہوا دیکھی جائے گا معنی جراءت بھی یہی
ہین یہ کہکر بدیع الملک تاجدار وہان سے ہٹے اور دوسری سمت سے گھوڑا چمکاکے میدان مین آئے برزخ لنگر بندے
جو بدیع الملک کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے کے قریب آکے رکاب بدیع الملک کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے پوچھا اے برزخ یہ کون لوگ ہین برزخ نے عرض کی یہ گیر تنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت پہلوان
نامی ہین انکا نظیر شہر کردستان مین نہین ہو علاوہ پانچ جوانون کے کہ وہ لوگ یکتائے روزگار مانے جاتے ہین
اسکے بعد یہ دو جوان ہین بدیع الملک نے فرمایا یہان یہ لوگ کیون آئے ہین برزخ نے عرض کی مقابلے کیواسطے آئے
ہین بدیع الملک نے فرمایا اب ہمین مقابلہ کرنے سے کون مانع ہو برزخ نے عرض کی آپ کو بیجا سمجتے نہین ہین
بدیع الملک نے فرمایا میرا نام اسپر ظاہر کرو برزخ آگے بڑھا کہا اے گیر تنگ وارشنگ آگاہ ہو کہ ہمارے آقائے
تاجدار اس طلسم کے فاتح یہی ہین اگر تمہین اپنی جان کی خیریت منظور ہو تو آکر رکاب سعادت انتساب کو بوسہ دو
اور دین حق اختیار کرو گیر تنگ نے کہا او برزخ تو مسخرہ کرتا ہو بھلا اس جوان کی مجال ہو کہ کردستان کے
پہلوانون کو زیر کرے برزخ نے کہا کردستان کے پہلوانون کی کیا حقیقت ہو اگر عفریت بھی انکے سامنے آوے تو بھی
زیر ہو ارشنگ نے گیر تنگ کی طرف دیکھکر کہا مین بڑھکر اُٹھائے لیتا ہون اسکو یون ہین اسکے لشکر مین بیجلے
وہان کچھ کھانے کا انتظام کرو اب تاب کلام تک باقی نہین ہو یہ کہکر ارشنگ آگے بڑھا ہاتھ بڑھایا بدیع الملک
کو مرکب سے اُٹھالون بدیع الملک خاموش کھڑے رہے ارشنگ نے شاہزادے کی کمر مین ہاتھ ڈال کے
بہت زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہوگیا دل مین کہتا تھا جب
اتنا بڑا جوان یون زور کر رہا ہو اور آقائے تاجدار کے خیال مین بھی نہین آتا ہو تو مین مقابلہ کرکے کیا بنا ہونگا یہی
جولان کے دل کی کیفیت تھی جب دیر تک ارشنگ نے زور کیا اور کچھ حاصل نہوا تو اسنے مجبور ہوکے دوسرا
ہاتھ بھی کمر مین بدیع الملک کے ڈالدیا اور زور کیا پھر بھی بدیع الملک کے تیور پر بل نہ آیا ارشنگ
دیر تک زور کرنے کے بعد جب بے دم ہوگیا تو کہا اے جوان مین تیرے زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا اے
ارشنگ مین ابھی زور نہ کرونگا تو گیر تنگ کو بھی بلالے مین گھوڑے سے اُترتا ہون اب تم اور گیر تنگ ملکر خوب
زور کرو دیکھون کسکی قوت سوا ہو ارشنگ نے کہا ایسا نہین ہو سکتا ہو بدیع الملک نے فرمایا مین اجازت دیتا ہون
گیر تنگ نے کہا اے طلسم کشا یہ ہرگز نہوگا بدیع الملک نے فرمایا تمہین کیا مین اختیار ہو مجھسے مقابلہ کرنا گیر تنگ
مجبور ہوا بدیع الملک نوجوان مرکب سے اُترے گیر تنگ فیل پیشانی داہنی جانب اور ارشنگ بلند قامت
بائین جانب سے دونون پہلوانون نے کمر بدیع الملک مین ہاتھ ڈالدیئے بدیع الملک سنبھلکر کھڑے ہوئے
گیر تنگ وارشنگ نے زور کرنا شروع کیا یہانتک کہ دونون پہلوانون نے زور کیا مگر بدیع الملک جس ترکیب
سے کھڑے تھے اُسی طرح کھڑے رہے ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اور جولان کے چہرے کا رنگ اُڑگیا اُنہین
کہا آقائے تاجدار کی قوت دیکھو دو پہلوان عفریت ہیکل زور کر رہے ہین مگر آنکھ پر بل نہین ہو بھلا مقابلہ کرنے کی کیا مجال
ہو جو اُنسے مقابلہ کرسکین برزخ نے کہا مین تو اب مقابلہ کرونگا نہ [illegible] کہتا ہون کبھی ایسی گستاخی نہین کرونگا
یہان تو یہ باتین ہو رہی تہین وہان ارشنگ وگیر تنگ نے بدیع الملک کی کمر سے ہاتھ نکال لیے قدمون پر
گرپڑے عرض کی اے شہریار ہماری مجال نہین ہو جو آپ سے مقابلہ کرسکین بدیع الملک نے دونون کو

سے لگا کر کلمہ پڑھایا دونون مسلمان ہوئے بدیع الملک اپنے ساتھ لیکر لشکر مین آئے یہان سب نے جو گیرنگ
اور ارشنگ کو دیکھا حیرت ہوگئی گیرنگ وارشنگ نے عرض کی ہملوگون کے ہمراہ لشکر بہت ہے اگر اجازت ہو تو
جاکر ان سبکو یہان لے آئین یا کوئی شخص ہمارا نامہ لشکریونکو پہونچادے وہ لوگ یہان چلے آئینگے بدیع الملک
نے کہا نامہ لیجانے کو بہت لوگ موجود ہین آپ لوگ استراحت کرین ارشنگ وگیرنگ نے اسی وقت نامہ
لکھا مضمون نامے کا یہ تھا کہ ہم لشکر آقاے نامدار یعنی بدیع الملک ذیوقار مین مقیم ہین تم لوگ اس نامے کے
دیکھتے ہی اپنے تئین یہان پہونچاؤ جب یہ نامہ تیار ہوا ارشنگ نے ایک قاصد کو دیکر روانہ کیا سب پتہ ٹھیک بتادیا
قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر گیرنگ و ارشنگ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب گیرنگ وارشنگ برائے شکار گئے تھے تو لشکری بھی اپنے اپنے پسند خاطر کامون مین مصروف ہوے تھے
دو گھڑی رات تک انکا انتظار سب نے کیا جب ارشنگ وگیرنگ واپس نہ آئے تو سبکو تشویش پیدا ہوئی مگر
بعض نے کہا ان لوگون کے شکار مین نہین معلوم کیا قاعدہ ہے کسطرح شکار کھیلتے ہین آئینگے کسیطرحکی تشویش
نکرنا چاہیے کیونکہ ان لوگون سے کون بول سکتا ہے درندگان صحرائی انکی صورت دیکھکر بھاگینگے کسی آدمی کی
مجال نہین جو انسے مقابلہ کرے کسی طرف صحرا مین شکار کھیلتے ہوے چلے گئے ہونگے جب انکے مزاج مین آئیگا چلے آئینگے
لشکری یہ ذکر شب بھر کرتے رہے جب صبح ہوئی سب متفرق ہوگئے بعض انکی تلاش مین روانہ ہوے گر افسر لشکر
قہار کوتاہ گردن لشکر مین رہا اور بعض بعض لوگ لشکر مین رہے باقی سب متفرق ہوگئے جب دن بہت آیا تو قہار
گھبرایا اپنے خیمے سے نکلکر باہر ٹہلنے لگا کہ اسنے دیکھا سامنے سے گرد اڑی سمجھا ارشنگ وگیرنگ آتے ہین
لوگون سے کہا وہ لوگ آپہونچے سب اس طرف مخاطب ہوے دامن گرد شگافتہ ہوا قہار نے دیکھا ایک
سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلا آتا ہے قہار نے لوگون سے کہا اس سوار کو روک لینا اس سے کیفیت
دریافت کرینگے نہین معلوم کون ہے کہان جاتا ہے لوگ آگے بڑھے سوار کے قریب پہونچے پکار کر آواز دی کہاے
سوار کہان جاتا ہے ٹھہر جا سوار نے کہا تمہارے لشکر مین جاؤنگا قہار کو ایک نامہ دکھاؤنگا سب لوگ ٹھہر گئے سوار
کو اپنے ہمراہ قہار کے پاس لائے قہار کو سوار نے نامہ دیا قہار نے نامے کو پڑھا کہا اے نامہ دار بدیع الملک
کون شخص ہے سوار نے جواب دیا ہمارے آقاے نامدار ہین اس طلسم کے فتح کرنے کو آئے ہین انھون نے
گیرنگ وارشنگ کو زیر کیا ہے گیرنگ وارشنگ نے تم لوگون کو بلایا ہے جلد چلو یہان نہ ٹھہرو قہار یہ خبر
وحشت اثر سنکر دنگ ہوگیا کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا یہان سے اپنے شہنشاہ کے پاس جاتا ہون انکو یہ کل کیفیت
سناتا ہون ابھی بار اور فوج لیکر آؤنگا گردستان سے اور پہلوان بلاؤنگا طلسم کشا کو گرفتار کر لونگا سوار نے کہا اے
قہار تیری کیا مجال ہے جو آقاے نامدار کی شان مین کوئی کلمہ خلاف نکالے اگر ابکی تو نے کوئی کلمہ زبان سے نکالا تو زبان
کھینچ لونگا قہار نے کہا او نامہ دار تجھے میری بات مین کیا دخل تھا جو تو نے ایسا کلمہ کہا اب تیری سزا یہ ہے
کہ تجھکو گرفتار کرون اور ہر روز ایک عضو تیرا کاٹ کر تجھے ہلاک کرون نامہ دار نے کہا تیری کیا مجال ہے قہار
نے ہاتھ بڑھایا نامہ دار اسکے قریب بیٹھا تھا ایک طمانچہ اس زور سے قہار کے منھ پر مارا کہ قہار زمین پر گر پڑا اسکی فوج
والون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ آگے چارون طرف سے نامہ دار کو گھیر لیا مگر نامہ دار نے بھی حملہ اور

کھینچی عمولی کو در بدر ہم کرکے نکل گیا لوگوں نے چاہا تعاقب کریں مگر کسی کی ہمت نہ پڑی نامہ دار وہاں سے روانہ
ہوکر اپنے لشکر میں پہونچا چونکہ بہت سے لوگوں نے اسکو گھیر لیا تھا اس وجہ سے زخمی بھی بہت ہوگیا تھا لشکر میں
آکر بدیع الملک کی خدمت میں گیا بدیع الملک نے جو نامہ دار کی یہ حالت دیکھی کیفیت دریافت فرمائی
اسنے سب حال بیان کیا بدیع الملک نے اسکے زخموں میں ٹانکے لگانے کا حکم دیا گیر نگ وارشنگ کو خبر
معلوم ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اگر آپکا حکم ہو تو ہم لوگ تعاقب میں ان لوگوں کے جائیں جہاں ملیں انکو
گرفتار کرکے لائیں بدیع الملک نے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے وہ لوگ بچکر کہاں جائینگے کبھی تو ہمسے مقابلہ
پڑیگا اور مردان عالم کے شیوے بھی یہی ہیں ہمارا سردار لڑنے دب کر نہیں آیا اگر زخمی ہوا تو کیا مضائقہ ہے اس سے
بھی دس بیس کو زخمی کیا ہوگا گیر نگ وارشنگ نے عرض کی آپکے حکم کے پابند ہیں اگر اجازت نہیں ہے
ہم لوگ نہیں جائینگے بدیع الملک نے فرمایا انکے تعاقب میں جانا بیکار ہے نہیں معلوم وہ لوگ کہاں ہیں اور کسطرف
گئے ہوں آپ لوگ انکے تعاقب میں نہ جائیں بہتر ہوگا مجھکو جانا ضرور ہے اب دیر ہونا چاہیے گیر نگ وارشنگ نے
عرض کی ہمیں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر آپ مانع ہیں ہم لوگ نہ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا آج کی
شب یہاں اور قیام کرتے ہیں کل باغ کہکشان کی طرف روانہ ہونگے گیر نگ خاموش ہوا بدیع الملک نے
ایکدن وہاں اور قیام کیا دوسرے روز لشکر گراں ہمراہ لیے ہوے روانہ ہوے طرف گلزار کہکشان کے چلے
انکو تو راہ میں چھوڑیے کیونکہ انکا ذکر پھر کسی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت قہار کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو لشکر کو اپنے ساتھ لیے ہوے صحرا میں مقیم تھا جسکو نامہ گیر نگ وارشنگ کا پہونچا اور کیفیت معلوم
ہوئی سوارت جو بحث پڑی وہ ناظرین ملاحظہ فرماچکے ہیں اس واقعہ کے دو روز کے بعد قہار نے سب لشکر
کو جمع کرکے کہا اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے ایسا نہو کہ طلسم کشا لشکر لیکر یہاں آجائے اور ہم لوگوں کو قتل کرے
بہتر یہ ہے کہ سلطان کو چلکر اس امر کی خبر کریں وہ کوئی انتظام کرلینگے اور لشکر یہاں بھیجیں گے سب لشکری متفق الرائے
ہوے قہار اسی روز سبکو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا دس دن کے بعد قیصر کے یہاں پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر
اسوقت اپنے مصاحبین سے ذکر کر رہا تھا کہ ابتک گیر نگ وارشنگ کی خبر نہ آئی بہت دن گذر گئے ہیں
نہیں معلوم کیا واقعہ گذرا وزرا و مصاحبین کہتے تھے کہ اگر وہاں بھی پہلوانان گردستان موجود ہیں وہ سب
مقابلہ کرینگے ضرور جنگ میں طول ہوگا قیصر کہتا تھا کہ گیر نگ وارشنگ کا کوئی ہم نبرد نہیں ہے یہ ذکر ہو رہا تھا
کہ چوبدار نے آکے قیصر سے کہا قہار سپہ سالار رسالہ خاص حاضر ہے قیصر نے کہا اور گیر نگ وارشنگ جو اسکے
ہمراہ تھے وہ کہاں ہیں چوبدار نے کہا مجھے انکی کیفیت نہیں معلوم ہے قہار اندر آنا چاہتا ہے قیصر نے کہا جلد بلاؤ
چوبدار باہر آئے قہار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے قہار نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے کی اجازت دی قہار
بیٹھا قیصر نے کہا کیفیت جنگ بیان کرو اور گیر نگ وارشنگ کا حال کہو ان لوگوں کو کہاں چھوڑا قہار نے سب
کیفیت بیان کی قیصر نے سب کیفیت سنکر وزرا سے کہا یہ کیا غضب ہوا خداوند نے تو کہدیا تھا کہ ان لوگوں کو برائے
جنگ روانہ کرو فتح ہوگی اب شکست کیوں ہوگئی اسکی کیفیت خداوند سے دریافت کرنا ضرور ہے وزرا نے کہا اسطرح
دریافت کیجیے گا کہ خلاف ہو قیصر نے کہا یہ بات نہ ہوگی یہ کہکر گنجینہ جمشیدی طلب کیا ملازمین نے گنجینہ لاکر اسکے

سامنے رکھا قیصر نے صندوقچے کو کھولا کہا یا خداوند جمشید کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہے باہر تشریف لائیے الماس
کا چلا باہر آیا جمشید نے سجدہ کیا کہا یا خداوند آپ کے فرمانے سے مین نے گیرنگ وارشنگ کو بھیجا تھا طلسم کشا
نے اُنکو بھی زیر کر لیا اب کیا ہو سکتا ہے تیچے نے کہا اے قیصر ان دونون نے یہ دعوی کیا کہ ہم طلسم کشا کو زیر کر لینگے
غرور اُنکا حد سے زیادہ ہو گیا تھا مینے اُنکے دلون سے اپنی محبت نکال لی اب وہ مسلمان ہو گئے اُنکو سزا دینگے
قیصر نے کہا یا خداوند اب مین کیا کرون تیچے نے کہا اب تو اپنے ساتھ لشکر لیکر جا قدرت تیری مدد کریگی جبتک
تو نہ جائیگا فتح نہوگی جس پہلوان کو بھیجے گا وہ کلمات غرور زبان سے نکالے گا ہم اُسکے دل سے نور ایمان
نکال لیکر کافر بنا دینگے قیصر نے کہا اب کیفیت طلسم کشا کی بیان فرمائیے تیچے نے کہا طلسم کشا گزار کمانستان تک
پہونچ گیا ہے آج کی شب وہین قیام کرنے کا ارادہ ہے کل سے جنگ شروع کریگا قیصر نے کہا مین گرگین درشت چنگال
کو مع جملہ پہلوانون کے بلاتا ہون یہان اپنے لشکر کو درست کرتا ہون دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا تیچے
نے کہا بہت اچھی بات ہے اگر تو لشکر کشی کر کے جائیگا تو طلسم کشا کو ضرور گرفتار کر کے لائیگا قیصر نے کہا یا خداوند
طلسم کشا طلسم خاص مین بعد لوح حاصل کرنے کے جب جائیگا تو کیا لوح اُسکے پاس سے غائب نہو جائیگی
اور اگر ازراہ مکر و فریب اُس سے لوح نہ لے لین گے تیچے نے کہا جب لوح اُسکو ملجائیگی تو وہ تھوڑے
عرصہ مین جو عجائبات یہان کے تحت مین اُنکو فتح کر کے چلا جائیگا تم لوگون سے اُس حالت مین کچھ نہو سکیگا قیصر نے
کہا حکما جو اُس طلسم کے معین ہین وہ لوگ کچھ نہ بنا سکین گے تیچے نے کہا کسی کی کچھ نہ چلیگی بہتر اسی مین ہے کہ لوح طلسم کشا
کو نہ لینے دو قیصر نے کہا آپ تشریف لیجائیے اب مین نامے لکھوا کر اپنے پہلوانون کو روانہ کرتا ہون اور حکیمون
کو بلواتا ہون لشکر جسقدر میرے یہان موجود ہے اُسکو درست کرتا ہون اور جسقدر حوالی و جوانب طلسم مین لشکر
ہے اُس لشکر کو بلاتا ہون مجھکو کم از کم دس دن یہان لگ جائینگے تیچے تہ صندوقچے مین داخل ہوا قیصر نے منشی کو
طلب کیا پہلے ایک نامہ گرگین درشت چنگال کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے گرگین درشت چنگال
تونے جو گیرنگ وارشنگ کو بڑے دعوے سے بھیجا تھا وہ بھی طلسم کشا سے زیر ہو گئے اب خداوند کی یہ رائے
ہے کہ مین لشکر کشی کر کے جاؤن اور تم بھی مع جملہ پہلوانون کے میرے ہمراہ چلو اگر دیر لگاؤ گے تو حکم خداوند کے خلاف
کروگے مجھے بھی تم سے رنج ہوگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے یہ نامہ جب تمام ہوا ایک نامہ دار کو دیکر روانہ کیا
اور نامے جابجا روانہ کیے لشکر کو طلب کیا تین دن تک نامے جابجا روانہ کرتا رہا چوتھے روز سے لشکر کی آمد شروع
ہوئی حکما آنے لگے پہلوانون کی آمد ہوئی گردستان مین جو نامہ پہونچا گرگین نے پڑھا اپنے پہلوانون کو بلایا نامہ دکھایا
کہا اب مین مجبور ہون اول تو حکم خداوند ہے دوسرے سلطان خود جاتے ہین اور عاجز ہو کر مجھکو بلاتے ہین اب نہ جانا
بھی برا ہے مین ضرور جاؤنگا اور طلسم کشا بھی مرد قوی معلوم ہوتا ہے اُسکا مقابلہ مین عیب نہین ہے سب نے رائے
چلنے کی دی گرگین درشت چنگال نے سلاح خانے کے داروغہ کو بلایا کہا سب کا سلاح نکالو داروغہ نے پہلوانون
کا سلاح نکالا سب نے ہتھیار لگائے جن جن پہلوانون کو کرگدن فیل سواری دیتے تھے وہ سوار ہوئے جو لوگ
قوی ہیکل تھے اور اُنکو کوئی جانور سواری نہین دیسکتا تھا وہ پیادہ دریائے آہن مین غرق ہو کر چلنے پر تیار ہوئے
گرگین درشت چنگال نے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیا اپنے گھر سے نکلا سب کو ساتھ لیکر قیصر کی طرف
روانہ ہوا ایک روز کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر خود پیشوائی کو آیا بہت اعزاز و
اکرام سے گرگین کو لیگیا دس دن تک فوجین جمع ہوتی رہین گیارہوین روز سب جگہ سے لوگ آ گئے

قیصر نے خزانۂ جمشید ساتھ لیکر کوچ کیا طرف گلزار کہکشان کے روانہ ہوا اسکو راہ مین چھوڑ چپ آ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہی

راوی ہے جو بعد مقابلہ گرہ رنگ و ارشنگ گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوے دوسرے روز گلزار کے قریب پہونچے
حکیم بیران اور حکیم عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار اب آگے تشریف لیجانا اچھا نہین ہی یہ جاے طرح طرح ہزارہا
طرح کے عجائب و غرائب ہین جبتک انکا بندوبست بخوبی طور سے ہوگا اُسوقت تک وہانتک جانا ممکن نہین ہی بدیع الملک
نے لشکر وہین ٹھیرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار
بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے تھوڑی دیر تک استراحت کی پھر سب بدیع الملک کی بارگاہ
مین حاضر ہوے بیران و عنبر نگار بھی آئے بیران نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار اس گلزار کی حقیقت
عجیب و غریب ہی جسقدر مجکو یاد ہی عرض کرتا ہون باقی حالات صفیہ آئینہ قلب سے دریافت فرمایئے صفیہ آئینہ قلب
بھی اُس وقت دربار مین حاضر تھا بیران سے کہا آپ خاموش رہین مین یہان کی سب حقیقت بیان کیے دیتا ہون
بدیع الملک نے فرمایا ای صفیہ تم بیان کرو صفیہ نے عرض کی ای شہریار اس مرحلے کی حقیقت یہ ہی کہ حکیم
عالینوس نے جب یہ طلسم بنایا تھا تو خاص اپنے رہنے کا مقام اس گلزار کو قرار دیا تھا یہان سواے عجائبات حکمت
کے کچھ سحر کے بھی کارخانے ہین اسمین پانچ ہزار ساحران غدار حبس دم کیے ہوے بیٹھے ہین جسوقت آپ تشریف
لیجائیے گا وہ بیدار کیے جائینگے اور کہکشان کفن پوش خود بھی ساحر زبردست ہی اُسنے اپنے سحر کی قوت سے بہت سے
عجائب و غرائب بنائے ہین انکا فتح کرنا بہت مشکل ہی اور ساحرون سے بچنا بھی دشوار ہی بدیع الملک نے فرمایا
سب خدا آسان کر دیگا آپ وہان کی سب کیفیت بیان فرمایئے صفیہ نے کہا لشکر بھی بہت ہی ایک قصر حسینان ہی وہان
ایک ساحرہ رہتی ہی اُسکے حسن و جمال کا شہرہ ہی بہت سے بادشاہان جلیل نے چاہا کہ اسکو اپنے پاس رکھین مگر اُسنے
کسیکو قبول نہین کیا بدیع الملک نے کہا ای صفیہ آئینہ قلب اُس ساحرہ کا کیا نام ہی صفیہ نے عرض کی کہ سب
اُس ساحرہ کو مہر جبین شیرین لب کہتے ہین بدیع الملک نے جو ذکر سُنا کچھ توجہ ہوئی اور حال دریافت کیا صفیہ
چونکہ جہاندیدہ اور سن رسیدہ تھا بات کو سمجھا اس ذکر کو قطع کیا بدیع الملک نے پوچھا ای صفیہ مہر جبین شیرین لب
کا حال خلاصہ بیان کرو صفیہ نے کہا حضور وہ اصل مین ضعیفہ ہی حکیم عالینوس کے زمانے مین اُسکا شباب
تھا جب لوگ مائل تھے اب بوجہ ضعیفی کے کوئی خواستگاری نہین کرتا ہی گو وہ بزور سحر اپنی صورت بہت ہی اچھی
بنائے رہتی ہین گرچہ لوگ اس راز سے واقف ہین وہ کبھی اسکی خواستگاری نہین کرتے ہین بدیع الملک
بھی صفیہ کا مطلب سمجھے مسکرا کے خاموش ہو رہے پھر کہا ای صفیہ مین اُسکے حسن و جمال کی نسبت تم سے کچھ
نہین پوچھتا ہون بلکہ وہان کی کیفیت کو دریافت کرتا ہون کہ وہان کیا کیا عجائب و غرائب سحر کے زور سے بنے ہین
صفیہ نے عرض کی وہان کے عجائبات ایسے ہین جو سمجھ مین نہین آسکتے ایک گلشن سلاح ہی وہان درخت نہین ہین
درختون کے عوض تیغ و خنجر نیزہ و تیر ہین جو کوئی اُس گلشن مین جاتا ہی وہ زندہ پھر کے نہین آتا ہی اسکے علاوہ
ایک گلشن پربہار ہی وہان درخت ہر قسم کے ہین مگر سب درخت گویا ہین جو کوئی جاتا ہی درخت اُسکا نام لیکر
پکارتے ہین لوگ آکر اُسکو گرفتار کر لیتے ہین اسکے علاوہ اور بہت سے عجائب و غرائب ایسے ہی اُس قصر مین ہین
دوسرے کی مجال نہین جو انکو بتا سکے وہ مہر جبین شیرین لب کے سحر سے بنے ہوے ہین بدیع الملک نے پوچھا اسکے علاوہ

اور یہ حبس شیرین لب سے کیا کیا چیزین بنائی ہین صفیہ نے عرض کی اور کیفیت مجھکو نہین معلوم جب آپ وہان تشریف
لے جائینگے تو سب حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک نے زیادہ کیفیت تحقیق کرنا مناسب نجانا کہا اے صفیہ بتا
اور حالات بیان کرو صفیہ نے کہا وہان کے حالات بہت سے ایسے ہین جو مجھکو بھی نہین معلوم جب آپ تشریف لے جائینگے
سب حالات معلوم ہو جائینگے بدیع الملک نے فرمایا کل اس طرف چلین گے صفیہ نے عرض کی اے شہریار یون
جانا اچھا نہین ہے وہان کارخانہ سحر ہے جبتک اسکا انتظام نکر لیجیے اس وقت تک وہان جانے کا ارادہ نہ فرمایئے
بدیع الملک نے فرمایا اے صفیہ تم خاطر جمع رکھو سحر سے بھی خدا بچا لیگا صفیہ نے عرض کی اے شہریار ابھی تو کہکشان
کفن پوش کو اطلاع ہوگی وہ دیکھیے کیا انتظام کرتا ہے بدیع الملک نے فرمایا جو انتظام کریگا ہمارے حق مین اچھا
ہو گا صفیہ خاموش ہو رہی سب لوگ متفرق ہو گئے دربار برخاست ہوا بدیع الملک نوجوان اپنی خوابگاہ مین
تشریف لائے آرام فرمایا ان سبکو تو اس حالت مین چھوڑ لیجیے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا

اب کیفیت کہکشان کفن پوش کی تحریر کیجاتی ہے

کہ اسکو خبرداروں نے خبر دی کہ جو شخص بارادۂ طلسم کشائی اس طلسم مین آیا ہے وہ سب مرحلے فتح کرکے یہانتک
آگیا لشکر بہت قریب اترا ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ کل یہان آئے اور آپ سے جنگ آغاز کرے کہکشان کفن پوش
نے کہا کیا مجال رکھتا ہے جو یہانتک اسکے اگر یہان آئے تو فوراً گرفتار ہو جائے اور مجھے یہ بھی اختیار ہے کہ وہان بھی
گرفتار کر سکتا ہون مگر اسکے عزم مصمم معلوم ہونا چاہیے خبرداروں نے کہا اس کا مصمم ارادہ ہے کہ کل یہان آئے اور
اپنے لشکر کو ساتھ لائے کہکشان نے کہا مین ابھی اسکا انتظام کرتا ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اٹھا اسکے باغ
مین بہت سے ساحر حبس دم کیے بیٹھے تھے سبکو بیدار کیا جب سب چونکے تو ہر ایک نے کہکشان سے پوچھا
کہ اے کہکشان ہمین کیون بیدار کیا کہکشان نے کہا کل یہان طلسم کشا آئیگا اور اپنے ہمراہ فوج بیشمار لائے گا سب
نے کہا یہ بات بالکل غلط ہے وہ طلسم کشا ہرگز نہین ہے طلسم کشا کی یہ شناخت ہے کہ جب وہ یہان آئے تو تنہا ہو اور جبتک
طلسم کشا تنہا یہان نہ آئے گا لوح نہ پائے گا ابھی طلسم کشا کے آنے کے بہت دن ہین یہ طلسم کشا بھی نقلی ہے بھلا کیون
کو تم نے عبث بیدار کیا جب طلسم کشا اصلی آتا ہم خود بیدار ہو جاتے کہکشان نے کہا اسنے سب مرحلہ جات
فتح کر لیے ہین بڑے بڑے جادوگرون کو زیر کیا ہے ساحرون نے کہا کیا اسکے واسطے تم کافی نتھے جو ہمکو بیدار کیا
کہکشان نے کہا اب تو مجھے خطا ہوئی اور آپ لوگونکو بیدار کیا اب آپ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے پھر آرام فرمایئے
گا ساحرون نے کہا ہم ایسے طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرتے ہین تم اسکے واسطے کافی ہو کہکشان نے جواب دیا کہ آپکا
ہونا بھی ضرور ہے ساحرون نے بڑی مشکل سے منظور کیا کہکشان نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ لوگ اسی وقت
کوئی کوشش ایسی کرین کہ طلسم کشا گرفتار ہوکر یہان آجائے ساحرون نے کہا یہ بات بھی ممکن ہے ہم اسی وقت
سحر کرتے ہین ہمارے سحر سے طلسم کشا کو جاکر گرفتار کر لائینگے یہ کہکر ساحر وہان سے اٹھے کہکشان کے ہمراہ
آئے کہکشان نے ایک مکان وسیع انکے واسطے خالی کر دیا ساحر اس مکان مین جاکر بیٹھے سحر کرنا شروع کیے
سب نے ملکر ایک پتلہ بنایا اپنے اپنے سحر کی قوت اسمین دی شب بھر مین وہ گویا ہو گیا صبح کو ساحر باہر آئے
کہکشان سے کہا ہم سب نے ملکر ایک سحر تیار کیا ہے جب طلسم کشا کے یہان اس سحر کو بھیجو لشکر بھی ہمراہ کر دو یہ
طلسم کشا کے تمام لشکر کو گرفتار کر لائے گا کہکشان نے اسی وقت لشکر ساحران کو طلب کیا لشکر اسباب سحر سے

آراستہ ہو کر اسکے پاس آیا کہکشان نے کہا لشکر تیار ہو ساحرون نے اس بچے کو بلایا کہا اے سنگبار جادو
اس لشکر کو اپنے ہمراہ لے جا اور طلسم کشاے نقلی کو گرفتار کر لا تنہا لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا
وقت پر تحریر کیا جاے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ خواب سے بیدار ہو نماز سحر ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین
بدیع الملک نے ہتھیار لگائے بارگاہ کے باہر آئے لشکر بھی تیار تھا سبکو بدیع الملک نے قریب بلایا فرمایا
اب گلزار کی طرف چلنا ضرور ہے یہان ٹھہرنے سے کوئی مطلب نہ نکلیگا بہیران و عنبر نگار و صفیہ نے عرض کی
اے شہریار وہان جانے مین فوج کا بہت بڑا نقصان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا مین لشکر کو ہمراہ نہ لے جاؤنگا
تنہا اس طرف جاتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہے تو فتح حاصل کرونگا صفیہ نے عرض کی بھلا یہ ممکن ہے کہ حضور
آپ کو تنہا جانے دین بدیع الملک نے فرمایا فائدہ طلسم یون ہین ہے آپ اسمین کچھ نہین کر سکتے اکثر طلسم فتح
کیے مگر کبھی فوج لیکر فتح کرنے کا اتفاق نہین ہوا جہان کی لوح حاصل ہوئی تنہا جانے سے حاصل ہوئی مین اس
امر کو فراموش کیے ہوے تھا مگر اس وقت یاد آیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے گرد اڑی بہیران نے عرض
کی گلزار کی طرف سے کچھ لوگ آتے ہین جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام قوی ہیکل
تخت پر سوار آتا ہے عقب مین اسکے لشکر ساحران ہے بدیع الملک نے سبکو روکا فرمایا ان لوگون کو
آنے دو پھر گلزار کی طرف چلنا ابھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لوگ کس غرض سے یہان آتے ہین یہ فرما رہے تھے
کہ وہ ساحر تخت نشین قریب آیا نعرہ کیا منم سنگبار جادو او طلسم کشاے نقلی کیا ارادہ ہے نہین جانتا کہ یہ گلزار
کہکشان ہے یہان کسکی مجال ہے جو آسکے بدیع الملک نے اس ساحر کی طرف دیکھکر کہا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہے
صفیہ نے عرض کی آقاے نامدار یہ ساحر ہے اس سے کلام نفرمایئے ایسا نہ ہو سحر کرے بدیع الملک نے فرمایا اگر سحر
کریگا تو کیا بنا سکتا ہے صفیہ سے یہ فرما کر پھر ساحر کیطرف مخاطب ہوے فرمایا اے سنگبار جادو تو کس واسطے
آیا ہے سنگبار نے کہا مین تیرے گرفتار کرنے کو آیا ہون ابھی تجھکو مع لشکر گرفتار کر کے لیے جاتا ہون بدیع الملک
نے فرمایا تیری مجال نہین جو مجھے گرفتار کر سکے مین موجود ہون جو تیرے دل مین حوصلہ ہو نکال لے سنگبار
نے کہا اے طلسم کشا تو سحر جانتا ہے یا نہین بدیع الملک نے فرمایا مین سحر اور ساحرون پر لعنت کرتا ہون سنگبار
نے کہا مجھسے کشتی لڑیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے مین موجود ہون سنگبار تخت سے اترا
بدیع الملک سے کہا گھوڑے سے اترو میرے مقابلے مین آؤ سب سرداران جدیہ نے بدیع الملک کو منع کیا
ہر ایک کہتا تھا آقاے نامدار وہ سحر کرے آپ سے کشتی لڑیگا سحر اور قوت کا کیا مقابلہ ہے بدیع الملک نے ہر ایک سے کہا
آپ لوگ خاطر جمع رکھین اگر خدا نگہبان ہے تو یہ کیا کر سکتا ہے زیر ہو جائیگا سب مجبور ہو کر خاموش رہے
بدیع الملک سنگبار کے سامنے گئے سنگبار نے سحر کرنا شروع کیا مگر شاہزادے کے پاس تحفہ جات
دافع سحر موجود تھے سحر کچھ کارگر نہ ہوتا جب دیر تک یہ اسم سحر پڑھ چکا تب بدیع الملک سے کہا اے طلسم کشا
مجھسے ہاتھ ملا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو کون مانع ہے سنگبار نے بدیع الملک سے ہاتھ ملایا شاہزادے
نے اسکا ہاتھ پکڑ کے طمانچہ مارا کہ سر اڑ گیا سنگبار زمین پر مر کے گرا تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی

دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام سنگ بار جادو ہو اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی سب نے دیکھا
ایک لاش سر کٹے کا پتلا زمین پر پڑا ہوا ہو بیران و عنبر نگار و صفیہ اور جملہ سرداران جدید دنگ ہو گئے
مگر ہمراہیان سنگبار سے جو یہ کیفیت دیکھی سب تحیر کرنے لگے بدیع الملک تلوار لیکر ساحروں کے غول پر جا پڑے
بہت سے ساحر قتل کیے آخرکار ساحروں نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی ساحر خدمت میں حاضر
ہوئے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار بھی حاضر ہوئے عنبر نگار
و بیران و صفیہ نے عرض کی اے شہریار واقعی آپ طلسم کشائے اصلی ہیں مگر تعجب یہ ہو کہ سحر آپ پر کیوں نہیں تاثیر
کرتا بدیع الملک نے فرمایا جب خدا کا فضل ہوتا ہو یہی کیفیت ہوتی ہو سبکو کمال تعجب ہوا بدیع الملک
نے ساحروں کو طلب کیا سب حاضر ہوئے شاہزادے نے فرمایا تمہیں کس نے بھیجا تھا سب نے عرض کی کہکشان
کفن پوش نے آپکی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اور سنگ بار جادو وزیر تھا جو ساحر ایک مدت سے حبس دم کیے
بیٹھے تھے انھوں نے اسکو بنایا تھا دعوی کیا تھا کہ یہ جا کر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے گا وہ آپکے ہاتھ سے
قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اب بیٹھنے میں کیا کلام ہو انھوں نے فوج بھی ہماری گرفتاری کو بھیجی سبقت
کی اب ضرور چاہیے کہ لشکرکشی کریں سب سردار موجود ہوئے بدیع الملک نے فرمایا آجکی شب یہاں قیام کرنا
اچھا ہو کل علی الصباح لشکر کو لیکر چلیں گے ساحروں نے عرض کی ابھی آپکا تشریف لیجانا اچھا نہیں ہو پہلے
کہکشان کیا انتظام کرتا ہو ابھی اور ساحر اس طرف روانہ کریگا وہ لوگ آئینگے گلزار کا راستہ کھلے گا آپکو تشریف
لے جانے کا موقع ملیگا ابھی تو راہ گلزار بند ہو ہم لوگ بزور سحر دیوار پھاند کر آئے ہیں بدیع الملک نے فرمایا جسوقت
وہاں جائیں گے راستہ بھی ہو جائے گا ساحر خاموش ہوئے صفیہ نے عرض کی اے شہریار جبتک راستہ نہو گا آپ
کیونکر تشریف لیجائیں گے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو راہ بھی ہو جائیگی آپ لوگ حاکمان طلسم ہیں مگر
رموز طلسم سے واقف نہیں ہیں یہاں تو یہ باتیں تھیں لیکن سنگ بار جادو کے قتل کے بعد جو بعض ساحر بھاگ گئے
تھے وہ سب کہکشان کے پاس پہونچے سب حال اسکو کہہ سنایا کہکشان بہت گھبرایا جن ساحروں نے
وہ سحر بنایا تھا انکے پاس آکر سب کیفیت بیان کی ساحروں کو کمال تعجب ہوا ہر ایک نے کہا معلوم ہوتا ہو طلسم کشا
ساحر بھی ہو جو لوگ بھاگ گئے تھے انھوں نے کہا طلسم کشا کہتا ہو کہ میں سحر نہیں جانتا ہوں میرے مذہب میں
سحر حرام ہو ان لوگوں نے کہا وہ سحر ضرور جانتا ہو مگر پوشیدہ کرتا ہو بے سحر جانے ایسا ہو نہیں سکتا کہ ہم لوگوں
کے سحر کو بگاڑ دے اور سحر بھی اچھی طرح جانتا ہو کیونکہ جو سحر ہم لوگوں نے تیار کیا تھا وہ کمزور نہ تھا طلسم کشا
نے اسکو یوں رد کیا اب ہم اسکا بند و بست کریں گے آج شب کو تمام فوج طلسم کشا مع طلسم کشا اسیر ہو جائیگی
کہکشان نے کہا جب آپ لوگ کوشش کرتے ہیں تو میری ضرورت نہیں ساحروں نے کہا ہم سب انتظام
کر دیں گے یہ کہکے اسی وقت ہر ایک نے اسباب سحر لیا اور وہاں سے روانہ ہوئے گلزار کے قریب
ایک کوہ تھا اس کوہ پر آکے سحر کرنا شروع کیا ابر سحر بنا کے قایم کیا جب دن گذرا تو ابر کی طرف اشارہ
کیا ابر لشکر بدیع الملک کی طرف چلا یہاں سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں بے خوف بیٹھے تھے کم سردار
بدیع الملک کی بارگاہ میں موجود تھے بعض سردار باہر ٹہل رہے تھے کہ ابر آیا اور ترشح شروع ہوا جو سردار
باہر تھے انھوں نے خیال کیا ابر آیا ہو تھوڑی دیر پانی برس کر کھل جائیگا مگر باران کو ترقی ہونے
لگی سرداروں نے انتظام کیا گھوڑے جو باہر تھے انھیں اصطبل میں بندھوایا اور جو اسباب

[illegible]

باہر تھا سبکو ڈھکا سنے سے رکھا پانی کی ترقی یہانتک ہوئی کہ صحرا مین قد آدم پانی رواں ہوا لوگون نے بدیع الملک
کو خبر کی شاہزادہ بارگاہ سے باہر آیا دیکھا پانی بیرون ہر بارگاہون کے اندر بھی پانی جاتا ہے بدیع الملک نہایت
حیران ہوئے پانی کی روانی اور سوا ہوئی یہانتک پانی بڑھا کہ سب بارگاہین اور سردار ڈوب گئے مگر بارگاہ
بدیع الملک جہان تھی وہانتک پانی نہ آیا بدیع الملک جس جگہ جاتے تھے وہان پانی خشک ہو جاتا تھا
یہ کیفیت جو شاہزادہ نے دیکھی گمان ہوا کہ کسی نے آب سحر بہایا ہے یہ سوچ کے بہت بہت کوشش کی مگر طغیانی
آب کم نہوئی بدیع الملک مجبور ہوئے صبح تک پانی بہا کیا جب شب گذری تو بدیع الملک نے دیکھا زمین
خشک پڑی ہے مگر سردار اور بارگاہین کوئی چیز نظر نہین آتی ہے بدیع الملک کو تعجب ہوا بہت پریشان ہوئے بارگاہ
مین تشریف لائے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے تنہا طرف گلزار سحر کے روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر بخدمت سامعین
عرض کیا جائے گا

اب کیفیت کہکشان لعین یوش جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب ساحران سے کہکر سحر کرنے کو گئے کہکشان نے اپنے ملازمین کو بلایا کہا جاکر دیکھو سب ساحران کیا کیا
کرتے ہین اور کس طرف گئے ہین ملازمان کہکشان روانہ ہوئے جاکر دیکھا تو سب ساحر ایک کوہ پر بیٹھے ہین سحر کر رہے
تھے ملازمین واپس آئے کہکشان سے کیفیت بیان کی کہکشان نے کہا مین بھی جاکر اس سحر کی کیفیت دیکھونگا
یہ کہکر اپنی جگہ سے اس کوہ کی جانب روانہ ہوا اور دیکھا کہ سب ساحر سحر کر رہے ہین کہکشان اسی جگہ ٹھہر
ان لوگون کے سحر کی کیفیت دیکھتا رہا جب رات ہوئی تو ان لوگون نے ابر کو لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ
کیا کہکشان نے ملازمون سے کہا عجب طرحکا سحر کیا ہے اب دیکھنا چاہیے اسکی تاثیر کیا ہوتی ہے کہکشان اسی فکر
مین شب بھر وہان موجود رہا جب رات گذر گئی تو اسنے دیکھا زیر کوہ کئی لاکھ جوان بیہوش پڑا ہے کہکشان
کو حیرت ہوگئی چاہا جاکر دریافت کرون مگر ملازمین نے کہا آپکا جانا مناسب نہین ہے ایسا نہو آپ ان لوگون کے خلاف
ہو آپ یہین تشریف رکھیے جو کچھ ہوگا یہین معلوم ہو جائیگا کہکشان نے کہا سچ کہتے ہو لیکن یہان ٹھہرنا بھی مناسب
نہین ملازمین نے کہا بہتر یہ ہے کہ آپ تشریف لے چلین اب وہ لوگ آئینگے آپسے خود اطلاع کرینگے کہکشان وہان سے
اپنے مکان کی طرف آیا سب لوگون سے کہا انکا خیال رکھنا جسوقت آئین مجکو اطلاع دینا ملازمین باہر آئے ساحرون
کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد سب ساحر تخت تیز سوار آئے ملازمین کہکشان کو خبر کی کہکشان باہر آیا اپنے
ساتھ سبکو اندر لیگیا ساحرون نے کہا ہمنے طلسم کشا کو معہ لشکر گرفتار کر لیا ہے اپنے ملازمین کو روانہ کر دو کوہ کے نیچے
سب لوگ بیہوش پڑے ہین انکو طوق و زنجیر پنہا کرکے لائین کہکشان نے کہا آپ لوگون نے کیونکر سب کو گرفتار
کر لیا ساحرون نے کہا اے کہکشان ہم لوگ تک سامری کی خدمت مین رہتے ہین جو بات ہم کرینگے وہ کبھی
بڑے ساحران جلیل سے نہوگی الغرض مین طلسم کشا کو معہ لشکر گرفتار کر لیا ہے جس مین اتنی قوت تھی کہکشان
نے ان لوگون کی بہت تعریف کی لشکر مین اطلاع کرائی لشکر سے لوگ آئے کہکشان نے کہا کوہ کی طرف جاؤ
طلسم کشا مع لشکر وہان بیہوش پڑا ہے اسکو اسیر کر لاؤ اسی وقت روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین کوہ کے قریب
پہونچے سب لشکر کو مسلسل و مطوق کرکے کشان کشان کہکشان کے پاس لائے کہکشان بہت خوش ہوا ساحرون سے
پوچھا ان سب مین طلسم کشا کون ہے ساحرون نے کہا یہ ہمین نہین معلوم ان لوگونکو ہوشیار کرتے ہین جو طلسم کشا
ہوگا معلوم ہو جائیگا یہ کہکے سب نے سحر اٹھا لیا تمام سرداران بدیع الملک جو ہوشیار ہوئے تو اپنے کو عجیب حالت مین پایا سب

قید بھی روانہ کی سب سردار نالان و گریان روانہ ہوئے ہر ایک کو فراق بدیع الملک کا نہایت درجہ صدمہ تھا
آپس مین کہتے تھے کہ نہین معلوم آقائے نامدار کہان ہین اور کس حال مین ہین اور انپر نہین معلوم کیا گذری میران
اور عنبر نگار اور صفیہ کا قول تھا کہ آقائے نامدار ہم لوگون کی رہائی کی تدبیر ضرور کرینگے کبھی سمجھتے تھے کہ کہان تک
ہو سکتا ہے اب ہم لوگ قیصر کے پاس جاینگے نہین معلوم وہ ہمارے حق مین کیا کرے اور آقائے نامدار
اکیلے تنہا یا کرے لوگ کیا کرین اور کس طرح پیش آئین اب تو لشکر بھی انکے پاس نہین ہے جو سرداران قدیم
بدیع الملک کے تھے وہ کہتے تھے کہ کوئی صاحب ہراسان نہون آقائے نامدار ہم لوگون کی تدبیر کرینگے اور
رہائی دلاینگے جو لوگ ملازمان جدید تھے وہ بھی دعا کرتے تھے اس کیفیت سے ان سب کو ہمکشان گلگون پوش
کے لشکری لیکر قیصر کیطرف چلے انکو راہ مین چھوڑ دیجئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو تنہا بارگاہ کو صحرا مین چھوڑکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین مرحلہ کے قریب پہونچے دیکھا چار دیواری
پتھر کی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک دیوار کے پاس آئے ہر ایک جانب کی دیوار کو جاکر دیکھا مگر کسی طرف اندر
جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہوکے ایک گوشے مین بیٹھے خیال کیا کہ اب اندر جانا بہت مشکل ہے کیا تدبیر ہوسکتی ہے یہ
خیال کر رہے تھے کہ برق چمکی بدیع الملک نے آنکھ اٹھائی دیکھا ایک جانب سے ابر آتا ہے بدیع الملک سمجھے
کہ پھر پانی برسنے کا سامان ساحرون نے کیا ہے شاہزادے نے لوح محفوظ اور بازوبند سلیمانی اور مہرۂ سلیمانی
تمام جسم سے مس کیا سنبھلکر بیٹھ گئے اسمائے ردِ سحر پڑھنا شروع کیے تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آیا ایک
آواز ابر سے آئی برق چمکی بدیع الملک کی آنکھین بند ہوگئین شاہزادے نے جلدی سے آنکھین کھولدین
دیکھا سامنے مریخ آفتاب علم کھڑا ہے مریخ نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے مریخ کو گلے سے
لگایا فرمایا اے مریخ اس وقت تمہارا آنا کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی صاحبقران بات سے بہت بیتاب تھے
آپ کو کئی بار یاد کیا تھا مجھکو مجھے فرمایا اے مریخ تمنے وعدہ کیا تھا کہ مین خبر خیریت لاؤنگا مگر ابتک تم نہ گئے
اگر ممکن ہو تو آپ جاؤ خبر لاؤ کہ مین اس طرف کو آتا تھا مگر صاحبقران زمان کی بیقراری سے مجبور ہوگیا اور مدت
سے آپکی بھی زیارت نہین نصیب ہوئی تھی کمال اشتیاق تھا کہ شرف قدمبوسی حاصل کرون شکر ہے کہ آج
مراد دلی بر آئی زیارت نصیب ہوئی مگر اے شہریار اس وقت آپ کس جا تنہا یہان تشریف رکھتے ہین لشکر جو آپکے
ہمراہ آیا تھا کہان ہے بدیع الملک نے کل کیفیت اپنی بیان کی مریخ نے عرض کی اے شہریار اب لشکر کہان ہے
بدیع الملک نے فرمایا لشکر بھی سب غرق آب سحر ہوگیا مریخ سب کیفیت سنکر خوش بھی ہوا مگر حالت
بدیع الملک دیکھکر صدمہ بھی ہوا عرض کی اے شہریار مین اس گڑھ کے اندر جاتا ہون لشکر کو بھی رہا کرتا ہون
بدیع الملک نے فرمایا مین تمھین تکلیف نہ دونگا خدا میری مدد کریگا کوئی اور صورت نکالونگا اپنے تئین ہر طرح
اندر پہونچاؤنگا مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ تنہا اندر تشریف نہ لیجائین مین پیشتر آپکے سردار و لشکر رہا کرلاؤن
پھر آپ تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ تم ہرگز اندر نہ جانا وہان کارخانہ حکمت ہے بہت ممکن
ہے اگر تم اندر جاؤ گے تو سحر سے کام نہین نکلیگا مریخ نے عرض کی اے شہریار جو کچھ ہونا ہے وہ ہوگا مگر مین آپکے لشکر کو جدا
رہا کرونگا بدیع الملک نے کہا مجھکو منظور نہین تم ہرگز نہ جانا مریخ نے بدیع الملک کیطرف دیکھا شاہزادگی اجیب ...

خیال کیا کہ مرد بیری ناگوار ہو یہ سمجھ کے خاموش ہو رہا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین سب کے فراق کی کیفیت بیان
کرو مریخ نے عرض کی ہر شخص آپ ہی کو بہت یاد کرتا ہے یون تو سب سردار یاد آتے ہین لیکن آپکے فراق مین صاحبقران
نامدار اکثر آبدیدہ ہو جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ یہ مرحلہ آخری باقی ہے اگر خدا نے اپنا فضل کیا
اور یہ مرحلہ میرے ہاتھ سے فتح ہو گیا تو لوح حاصل ہو گی جسوقت یہ مل جائیگی طلسم خاص کی فتاحی شروع ہو گی بہت
جلد اس کام سے فرصت کر کے صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہونگا جب جانا سب سردارونکو سلام کہنا صاحبقران
زمان کی خدمت مین آداب و تسلیمات عرض کرنا اور اشتیاق حصول قدمبوسی ظاہر کرنا مریخ سمجھا کہ اب شاہزادے کو میرا
ٹھہرنا بھی ناگوار ہے عرض کی غلام رخصت ہوتا ہے بدیع الملک تو یہ چاہتے ہی تھے فرمایا اے مریخ اگر تکلیف نہو تو
پھر کبھی خبر خیریت کی لیجانا مریخ نے عرض کی مین ضرور حاضر ہونگا اور اگر حکم ہو تو صاحبقران سے آپ کی خیریت
عرض کر کے واپس آؤن شب و روز حاضر خدمت رہون بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران زمان تمہاری
وجہ سے بیٹھے ہین مین تمہارا وہین رہنا مناسب سمجھتا ہون مریخ نے عرض کی جو آپکی خوشی یہ کہکر کیا عذر ہے یہ
کہکے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ مریخ بلند ہو کر غائب ہوا شاہزادہ سمجھا کہ اب مریخ
چلا گیا مگر مریخ آفتاب عالم سے پوشیدہ ہو گیا تھا اس کیفیت مین بدیع الملک کو دیکھا تھا کیونکر چلا جاتا وہین موجود تھا
مگر بدیع الملک کو نظر نہ آتا تھا بدیع الملک نے جب مریخ کو رخصت کیا تو آپ بھی آگے بڑھے دیوار سے
چار و ناچار پھر ایک چکر کیا کہین راستہ نہ پایا مجبور ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد برق گری بدیع الملک
نے آنکھ اٹھا کر دیکھی ملکہ شاداب اختر جبین دختر قیصر مساف پاس ایک تخت پر سوار نظر آئین بدیع الملک
خوش ہو گئے ملکہ نے تخت اتارا بدیع الملک کے قریب آئین بدیع الملک نے ملکہ سے بہت شکایت کی کہ ایسا فراموش
کیا کہ خبر بھی نہ لی ملکہ نے کہا اے شہریار مین مجبور ہو گئی تھی کیا کرتی بدیع الملک نے کیفیت دریافت کی ملکہ نے عرض کی
آپکو خوب معلوم ہے کہ والد کے پاس نگینہ جمشیدی ہے اس مین ہونیوالے حادثون کی تصویرین بنتی ہین وہ ہر آن اسکا علم
اسمین دریافت کرتے ہین جو امر ہوتا ہے وہ تصویرین بیان کر دیتی ہین میری کیفیت بھی انھون نے بیان کر دی
تھی اس دن سے والد کو اس امر کا خیال تھا جب آپ نے متواتر حملہ جات فتح کیے انکو یقین ہوا کہ یہ امر
سبب ہوتا ہے انھون نے پہلے مجھکو بہت کچھ نصیحت کی آخرکار مجھے اپنے محل مین لا کے ایک مکان مین بند کر دیا
گو ہر طرح کی راحت تھی مگر اجازت نہ تھی کہ آپکے پاس حاضر ہو سکتی آج بڑی مشکل سے اپنے تئین یہانتک پہونچایا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے آنے سے میرے دل کا اضطراب جاتا رہا ملکہ نے کہا اے شہریار کل شب میری
طبیعت کی عجب کیفیت تھی یون تو روز ہی آپکی تصویر پیش نگاہ رہتی تھی مگر کل شب کو مین نے ایک خواب
پریشان دیکھا اس خواب نے بہت دکھی اور زیادہ بیقرار کر دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم نے کیا خواب دیکھا
تھا ملکہ نے کہا آپکو ایسی کیفیت مین دیکھا جس حال مین اب دیکھ رہی ہون اب آپ یہ فرمایئے کہ یہ کیا حادثہ گذرا
بدیع الملک نے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر آپ اندر تشریف لیجائینگے تو وہان
ساحرون سے مقابلہ پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے سحر کیا کر سکتا ہے ملکہ نے عرض کی کیا سحر آپ پر تاثیر
نہین کریگا آپ صاحب اقبال ہین سحر کی آپکے سامنے کیا حقیقت ہے ہرگز آپکے دشمن کو ضرر نہین پہونچ سکتا بدیع الملک
نے فرمایا مین نے اکثر ساحرون کو قتل کیا ہے تم سے کیا کہون تم خوب جانتی ہو ملکہ شاداب نے عرض کی مین آپکو ایک شرط سے اندر ہو جانے
دیتی ہون بدیع الملک نے فرمایا مین شرط تمہاری قبول کرونگا ملکہ نے کہا کہ گر اسکے اندر ساحران جفا کار بہت مین

اور سکر رنگ ایسے ہین کہ اپ دیتے تجربہ کو ہرگز نہ قریب ہوجاتے ہین اس بات کا خیال رکھیے گا اور ہر ایک کے قول پر
ہرگز بھی اعتبار نہ کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم خوب جانتی ہو کہ مین ہر حال مین خدا پر نگاہ رکھتا ہون اور قول میرا
یہ ہے کہ جو بات خدا کو منظور ہوتی ہے اسکا ظہور ضرور ہوتا ہے اگر کوئی شخص میرے سامنے آکیا اور اپنے مسلمان ہونیکا
اقرار کریگا مجھے اسپر اعتماد کامل ہوجائیگا چاہے وہ مجھکو قتل کرے مگر مین اسکے کلام کو خلاف نہ جانونگا ملکہ نے کہا
یہ بات اگر یہان ہوگی تو بہت برا ہوگا وہان بہت سے لوگ آپکو ایسے ملینگے جو بظاہر اسلام قبول کرینگے اور آخر مین
آپ کے ساتھ دغا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا اسکا اجر انکو دیگا اور میری حفاظت کریگا ملکہ نے عرض کی
حضور ایک شخص کہ وہ اس گلزار مین بڑا مکار ہے اور اسنے اپنے مکر سے بہت سے لوگون کو دیوانہ بنا رکھا ہے
چنانچہ وہ لوگ آج تک اسکے نام پر جان دیتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اسکا نام مجھے بتا دو مین احتیاط کرونگا ملکہ نے
کہا وہ ایک زن ساحرہ ہے اپنے تئین ملکہ پر جبین کے لقب سے مشہور کیا ہے ایک قصر بنایا ہے اسمین بہت عورتین
جمع کی ہین ہر ایک کو سحر کے زور سے کمسن بنایا ہے سب کی صورتین دیکھنے مین ایسی حسین ہین کہ اگر عابد صد سالہ
دیکھے تو بھی دل بیقرار ہو جائے اور اپنی صورت سحر کے زور سے ایسی بنائی ہے کہ شاہان عالم خواستگاری کرتے ہین
فراق مین مرتے ہین ملک و مال دیتے ہین مگر ایک کو قبول نہین کرتی تحفہ و تحایف ہر ایک ملک سے آتے ہین اسکی
وجہ سے بڑے علم و شان سے رہتی ہے قصر کا نام قصر حسینان رکھا ہے وہان اپنے سحر کے عجائب و غرائب بنالئے ہین جو
کوئی وہان جاتا ہے اسکے سحر مین مبتلا ہوتا ہے والد آجتک اپنے ملک کی حکومت اسکو دیتے ہین مگر وہ قبول نہین کرتی
اصل مین زن ضعیفہ ہے شکل اصلی ایسی ہے جسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہے اگر آپ اس طرف تشریف لیجائیگا تو اسکی باتون
مین نہ آئیے گا فوراً قتل کیجیے گا بدیع الملک اس تقریر کو سنکر مسکرائے کہا اے ملکہ جیسا تم کہتے ہو ویسا ہوگا مین ایکبار
اسکو دیکھونگا اسکے قصر کی سیر کرونگا دیکھون اسنے کیا کیا عجائب و غرائب بنائے ہین اور جہانتک ممکن ہوگا اہتمام
رکھونگا کسی کے کلام کا اعتبار نہ کرونگا ملکہ نے عرض کی آپ سب تخت پر بیٹھین مین آپکو گلزار کے اندر پہونچا دونگا
بدیع الملک تخت پر بیٹھے ملکہ نے سحر کر کے تخت بلند کیا مثل آفتاب عالمتاب اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے
سب کیفیتین دیکھ رہا تھا اسنے جو ملکہ شاداب کو بدیع الملک پر مایل پایا اپنے دل مین کہا یہ لوگ ہر طرح صاحب
اقبال ہین جہان جاتے ہین وہان کی شاہزادیان انکو ضرور مایل ہوتی ہین یہ خیال کرکے مجھے بھی دیوار
کہچار آیا مگر اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہے دیکھا ملکہ نے تخت اتارا بدیع الملک توجوان تخت سے اترے
ملکہ نے کہا اے شہر یار اب مین رخصت ہوتی ہون بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نہین معلوم اب کب
ملاقات ہو ملکہ نے عرض کی انشاء اللہ تعالے حاضر خدمت ہونگی آپ یہ طرح حاصل کرلین تو مجھکو اطمینان ہوجائے
پھر مین اور انتظام کرون بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا مالک ہے اگر منظور الٰہی ہے تو مین لوح لیکر گلزار سے باہر نکلونگا
ملکہ نے بدیع الملک کے سامنے تخت بلند کیا تھوڑی دور تک تو تخت نظر آیا
بدیع الملک وہین کھڑے رہے جب تخت نظر سے غایب ہوگیا بدیع الملک نے کہا اب ملکہ گئین مگر ملکہ بھی
سحر کر کے پوشیدہ ہوگئی تھین بدیع الملک آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک قصر نہایت نفیس نظر آیا
بدیع الملک اس قصر کی طرف تشریف لیچلے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک نازنین زہرہ جبین نظر آئی بدیع الملک
کے سامنے آکے اپنے چہرے سے نقاب اٹھائی شاہزادے نے جو چہرے پر نظر کی نہایت حسین پایا مگر ملکہ شاداب
کا قول یاد آیا بدیع الملک سمجھ گئے کہ یہ وہی لوگ ہین جنکو پرجبین نے اپنے سحر کے زور سے حسین و کمسن

بنا رکھا ہے مگر پھر خیال کیا کہ ملکہ کا کہنا مطلب تھا کیا عجب ہے جو اسکی اصلیت ہو اور یہ صورتیں ایسی ہی ہوں حرف
ملکہ نے بہ وجہ چند در چند ایک بات کہدی یہ سوچ کے اس نازنین کے قریب آئے نازنین نے جو شہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا کچھ خوف معلوم ہوا کچھ شرم آئی اپنے چہرے پر نقاب ڈالکر کہا اے جوان تو کون ہے اس باغ میں
کیوں آیا ہے بدیع الملک نے کہا میں ایک غرض سے یہاں آیا ہوں نازنین نے کہا یہاں تیری غرض نہیں
ہے اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہے تو واپس جا اگر ہماری ملکہ کو خبر ہو جائیگی تو غضب ہوگا وہ تجھے زندہ نہ چھوڑینگی تو
جانتا ہے کہ یہ قصر حسینان ہے یہاں کوئی آ نہیں سکتا ہے تجھے کسنے یہاں آنے دیا اور گلزار کے اندر کیونکر آیا
بدیع الملک نے فرمایا اے مہ جبین اسقدر آزردہ نہو میں اس جگہ ضرورت خاص سے آیا ہوں مجھے
کفن پوش سے کچھ کام ہے نازنین نے کہا اپنا کام بتاؤ بدیع الملک نے فرمایا تجھے بتانے کی ضرورت نہیں
ہے نازنین نے جواب دیا اے جوان اگر نہ بتانے گا تو بہت پچھتائے گا ابھی تیری جان جانے کی مراد بر آئیگی
بدیع الملک کو غصہ آگیا کہا بس زبان سنبھال کے بات کر نازنین نے سحر کیا بدیع الملک پر سحر
کیونکر تاثیر کرتا سحر بند ہوا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اس نازنین کو مارا کہ سر اڑ گیا مرکے زمین پر گری
اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من مہتاب جادو بود آواز آنے سے تاریکی دفع ہوئی بدیع الملک نے
دیکھا نازنین کی صورت ویسی ہی ہے خیال کیا اگر یہ صورت سحر کی بنی ہوتی تو ضرور تبدیل ہو جاتی اسکی صورت
اصلی یہی ہے بدیع الملک کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ ایسی نازنین کا قتل کرنا بالکل خلاف تھا یہ سوچکر آگے
بڑھے کچھ دور چلے تھے کہ بدیع الملک کے کان میں آواز رونے کی آئی شہزادے نے گردن اٹھا کے دیکھا ایک
مجمع نازنینوں کا اشکباری کرتا ہوا آتا ہے انمیں سے ایک حسین مہر جبین روتی پیٹتی اس نازنین کی لاش
پر گری سر کو اٹھا کر لائیں تن سے ملایا سب نے لاش کو گھیر لیا رونا شروع کیا بڑی دیر تک مصروف آہ وزاری
رہیں جب رونے سے فراغت پائی تو سب نے لاشہ اس نازنین کا اٹھایا ایک جانب روانہ ہوئیں
بدیع الملک بھی انکے تعاقب میں چلے وہ سب ایک بارہ دری کے قریب آئیں لاش وہیں رکھ دی
روتی پیٹتی اندر گئیں بدیع الملک باہر رہے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے دیکھا ایک حسین
گلبدن نازنین سجے سجائے تاج سر پر رکھے ہوئے آئی اسکی لاش کو دیر تک دیکھا کی بعد میں سب سے کہا اسکو
دفن کردو ہم قاتل کا ابھی پتہ لگاتے ہیں جہاں ہوگا سر کے بل یہاں آئیگا جب آئیگا تو اپنی خطا کی سزا پائیگا
بدیع الملک نے جو اس نازنین کو دیکھا ہو گئے کہ ملکہ رجبیں اسی قتال عالم کا نام ہے اسکی صورت بھی اصلی ہے
سر سے بیش قیمتی ہے یہ سوچ کے آگے بڑھنے کا قصد کیا جیسے ہی شاہزادے نے باغ کے اندر قدم رکھا چوروں
نے آواز دی اے گلبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ آج اس شخص کا گذر اس باغ میں ہوا ہے جو اس طلسم کا غارت کرنے والا
اور ہو قتال ساحران ہے جلد ہماری خبر لو ورنہ ہم جلے جاتے ہیں گلبانوں نے جو چوروں کی یہ آواز سنی ہوشیار ہو
چاروں طرف دیکھا ایک جانب جو نگاہ کی تو بےہوش ہو گئے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان
سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے ہوئے خراماں خراماں چلا آتا ہے گلبانوں نے چاہا کہ روکیں مگر جرات نہوئی سب
ٹھہر گئے ایک نے دوسرے سے کہا تم دیکھ رہے ہو بڑھ کر روکتے نہیں اسنے جواب دیا کہ تجھکو کون مانع ہے
یہ گفتگو ہوا کی اور شہزادے نے غل مچایا کہ گرگرانی نگہبان بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ قریب بارہ دری
پہنچا گلبانوں نے جو حال دیکھا کہا اگر یہ شخص بارہ دری کے اندر چلا گیا تو ملکہ اسکی جان لیگی ایک کو زندہ

نہ چھوڑینگی یہ سوچ کے آہستہ سے دوڑے دروازے سے بارہ دری مین آئے ملکہ کو اطلاع کرائی کہ آپ سے
ایک امر ضروری عرض کرنا ہے جلد تشریف لایئے خواصون نے ملکہ کو خبر پہونچائی ملکہ اسوقت قاتل جہتاب
کی تحقیق کتاب جمشیدی سے کر رہی تھین خواصون سے کہا تم چلو مین آتی ہون خواصون نے کہا اگر جلد تشریف
نہ لے جایئے گا تو ہرج ہوگا نگہبان کہتے ہین کہ ایسا نہو موقع ہاتھ سے جائے اور ہم لوگونپر الزام آوے
جلد تشریف لے چلیے ملکہ نے جو یہ بات سنی گھبرا کے اٹھین دربانون کے پاس آئین کہا کیا ہے کیا ہے کیون
اسقدر تعجیل کی مین جہتاب کے قاتل کو دریافت کر رہی تھی جلد بتاؤ جیسے کہا ملکۂ عالم ہم لوگ نگہبانی مین
مصروف تھے کہ ہمنے آوازین دین کہ اے نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ اس قصر مین آج وہ شخص آتا ہے
جو اس طلسم کو تباہ کر دیگا ہم چلے جاتے ہین جلد ملکۂ عالم کو خبر کر دو ہمنے جو دیکھا تو ایک جوان حسین سلاح جنگ
لگائے ہوئے بڑی شان و شوکت سے خرامان خرامان آتا ہے سب نے چاہا کہ اسکو روکین مگر اسکا رعب طاری ہوا
ہم کچھ نہ کہسکے مجبور ہو گئے آپکے پاس حاضر ہوئے ہین وہ بارہ دری کے قریب پہونچ چکا ہے یقین ہے اب بارہ دری
مین آ گیا ہو ملکہ نے کہا تم لوٹ جاؤ ہم اسکو ابھی گرفتار کرتے ہین معلوم ہوتا ہے میری خواص کو بھی اسی نے
قتل کیا ہے نہین معلوم کون ہے مین ابھی اسکو قتل کرونگی یہ کہکے ملکہ واپس ہوئین جیسے ہی وسط بارہ دری
مین پہونچین دیکھا ایک جوان حسین سامنے آتا ہے ملکہ کی نگاہ جو جمال بدیع الملک پر پڑی غش کھا کے
گری دیر تک بیہوش رہی بدیع الملک قریب گئے چاہا سر ملکہ کا زانو پر رکھیں کہ ملکہ کو ہوش آ گیا آنکھین
کھولکے چہرۂ بدیع الملک دیکھا وہان سے اٹھکر دور جا کے کھڑی ہوئین کہا کیون صاحب آپ کون
ہین میری بارہ دری مین بے اذن کیون آئے آپ ہی نے میری خواص کو قتل کیا اب آپکے عوض مین کیا کیا
جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا آپ مجھکو قتل کرین ملکہ نے کہا مین آپکو قتل کرکے کیا پاؤنگی آپنے خواص
کو قتل کیا تو اس سے کیا گناہ ہوا تھا جسکی سزا آپ نے ایسی سخت دی کہ اسکی جان لی بدیع الملک نے فرمایا
اے ملکہ مین واقعی خطاوار ہون اسوقت اسنے ایسے کلمات سخت کہے کہ مجھکو بھی غصہ آ گیا تاب نہ رہی ایک
طمانچہ مارا اسکا سر اڑ گیا ملکہ نے کہا آپکو یہان کون لیکر آیا بدیع الملک نے فرمایا تمھارا شوق دید یہانتک لایا جذب
محبت نے تم تک پہونچایا ملکہ نے کہا شوق دید کسکو کہتے ہین اور جذب محبت سے کیا مراد ہے سادگی طبیعت آپکی
کیواسطے بنائی گئی ہے کہ بے اذن مکان غیر مین چلے آئے اور ایک بیگناہ کو قتل بھی کیا خون ناحق اپنے سر لیا آپکو
ایسا نہ لازم تھا خواصون نے کہا ملکۂ عالم آپ کس سے باتین کرتی ہین ایک برق گرا دیجئے کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے
ہو جائین ملکہ نے پلٹکے خواصونکو جواب دیا تمھین اس بات مین کیا دخل ہے کیون اپنی بات سے دیتی
ہو آدمی کو پہچان کے بات کرنا چاہیے نہین معلوم کون ہے کہانسے آیا ہے کیا کام ہے کسی شہر کا شہزادہ ہے یا کسی
اقلیم کا بادشاہ عالیجاہ ہے ان لوگون کیواسطے ایسی باتین زیب نہین اور ہم اسکو کیا قتل کر سکین گے
جبتک اسکو ایسی ہی کوئی بات حاصل ہے تب تو یہان اسطرح بےخوف ہوکے آیا ہے خواصین خاموش ہو رہین
آپسمین اشارے کرنے لگین ملکہ پھر بدیع الملک کیطرف مخاطب ہوئین کہا آپکی کیا مرضی ہے جسکو
قتل کرنا منظور ہو قتل کیجیے اپنی راہ لیجیے بدیع الملک نے فرمایا ہم خود قتیل تیغ ابرو ہین کسیکو کیا قتل کرینگے
ملکہ نے کہا یہ کیا فرمایا جسکا مطلب سمجھ مین نہین آتا بدیع الملک نے فرمایا ایسے معاملے کی سمجھ نہین کیون
آئیگی ملکہ نے کہا صاف صاف بات کیجیے مین کنایہ اشارہ نہین جانتی آپ یہان کیون تشریف لائے

ہم لوگون نے آپ کی کیا خطا کی ہو جو ہمارے خون کے پیاسے ہین بدیع الملک نے جواب دیا یہ آپکا فرمانا بیکار
ہو مجھے دھوکے ہین ایک خطا ہوگئی مین نادم ہون آپ کو اجازت دی کہ آپ سزا دیجیے آپنے شاید ایکبار
کے عرض کرنے کو خیال نہین فرمایا ہو بار بار میرے محجوب کرنے کو وہی کلمات فرماتی ہین مجھوی بات کو پھر یاد
دلاتی ہین اگر آپکو سزا دینا ہو مین موجود ہون اپنا خون معاف کرتا ہون آپ مجھے قتل کرین اور اگر تلوار اٹھانا
ہو تو مین خود اپنے ہاتھ سے سر کاٹ کے نثار کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکالا ابھی بات کی ہچکلت
آپ کی تمامت کی خنجر گلے پر رکھا تھا ملکہ مہ جبین کو کب صبر ہوا دوڑکے خنجر ہاتھ سے چھین لیا دوسرا ہاتھ گلے پر
رکھدیا آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے عرض کی ای شہریار اگر آپ ایسی باتین کرینگے تو مین واقعی جان
دیدونگی بدیع الملک نے کہا اگر آپ ہر بات مین طعنہ دیتی ہین مین مجبور رہون ملکہ تو اسوقت بیخود ہوگئی تھی
بے تکلف زبان سے نکلا مین شرمندگی سے کہتی تھی آپ میرے کلام کو صحیح سمجھے یہ کہکے ہاتھ پکڑے ہوئے آگے بڑھی
بدیع الملک سے کہا میرے ہمراہ تشریف لائیے آپ ہمارے یہان تشریف لائے ہین ہمکو عزت دی ہو تھوڑی دیر بیٹھکر
فرمائیے میری خطا معاف کیجیے گا مین کیا جانتی تھی کہ دل آپکا ایسا نازک ہو نگار رہو بدیع الملک نے کہا ای ملکہ اگر ایسی باتین
کہین مجھے خیال ہوتا اگر تمنے ہر بار اسکے قتل کی مثال دیکر مجھے بہت محجوب کیا مین اپنی جان دیدیتا ملکہ نے کہا ای
شہریار اب اسکو درگذر کیجیے مین بہت نادم ہوئی اب یہ فرمائیے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے
بدیع الملک نے فرمایا انشاء اللہ تعالی بیان کرونگا اپنی کیفیت دل عیان کرونگا میرا قصہ بہت طویل ہو جسوقت آپ
سنیے گا بہت تاسف فرمائیے گا کہ باتین کرتی ہوئی بدیع الملک کو شہ نشین پر لائی مسند پر بٹھایا عرض کی اب
اپنی کیفیت بیان فرمائیے بدیع الملک نے ابتدا سے ذکر چھیڑا ملکہ نے سب تقریر بدیع الملک کی بدل حزنی سنی کہین
خوش ہوئی کہین پر افسوس کیا جب سب کیفیت بدیع الملک اپنی طلسم مین آنے کی بیان کرچکے آخر مین یہ کہا
کہ مین اس باغ کے اندر تلاش لوح آیا تو ملکہ نے پوچھا ای شہریار یہانتک آپکو کس نے پہونچایا بدیع الملک نے فرمایا
میرا ایک دوست تھا اسنے مجھکو اندر پہونچادیا سب پتہ یہان کا بتادیا ملکہ نے اسیری سے آزادی کی کیفیت بھی سنکر
پوچھا آپکو اسیری سے کس نے رہائی دلائی بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ خدا نے رہائی دلائی اور یہان بھی ایسا ہی جلد
کہدیا کہ خدا نے مدد کی ایک دوست کو بھیجا اسنے مجھکو باغ کے اندر پہونچایا ملکہ مہ جبین نے کہا ای شہریار اس طلسم
مین دو جگہ ساحر رہتے ہین ایک تو میرا مکان ہو اور دوسرے گلزار گمگشتان ہو اور ایک ٹھکانا اور ہو آپ نے
وہان کی نسبت بھی اجمالا بیان فرمایا ہو کہ مجھے اسیری سے ایک ساحر نے رہائی دی ہو وہان ملکہ شاداب دختر
قیصر صاحب باطن سحر جانتی ہین اور جو آپنے بیان فرمایا کہ وہ ہو ایک شخص کو دیوان شریر نے قید سے
چھڑایا اور بہت سے وقت پر وہ کام آیا تو ملکہ شاداب البتہ دیوان شریر کے قید مین تھین اور انکی نسبت
قیصر نے یہ شرط کی تھی کہ جو قید سے ملکہ کو چھڑا کے لائیگا اسکا عقد ملکہ کے ساتھ کیا جائیگا معلوم ہوتا ہو آپنے انکا
خرید کر لیا گیا اور قیصر نے خلاف عہد بعد آپ سے انکار کیا آپنے طلسم کے فتح کرنیکا قصد کیا بدیع الملک
نے کہا ملکہ تم اچھی خیالی باتین کرتے ہو کہان مین کہان ملکہ شاداب جس وقت تمھاری زبانی نام سنا آج تک
وہ شخص تھا مین نے جسکو قید سے چھڑایا وہ اور شخص تھا بھلا ملکہ کی قید تک مین کیونکر پہونچا اور رہا کیونکر کرا
مہ جبین نے کہا ای شہریار آپ کی باتون سے ظاہر ہوتا ہو کہ آپ ہی نے ملکہ شاداب کو رہائی دلائی اور انہین کے
فراق مین یہانتک آئے یہ مصیبت عظیم اٹھائی ہو آپ کی مراد کسی صورت سے آپکے محنت رایگان نہ جائے ملکہ آپکو

کھل جائیں ارمان دل نکلیں آپکی طبیعت خوش ہو محنت وصول ہو مدعاے دل حصول ہو بدیع الملک نے
فرمایا میں مطلق ملک شاداب سے نہیں واقف ہوں یہ سب تمہارا خیال ہو کہاں میں کہاں ملکہ میں ایک مرد غریب وہ شاہزادی
بھلا میں ایسا حوصلہ کرسکتا ہوں تمھیں اگر مجھے اپنے پاس بلاتیں تو میں کیا کرسکتا تھا اب تمہارے پاس بیٹھا ہوں
تم یہاں سے اٹھا دو تو میں کچھ کہہ سکتا ہوں ملکہ برجیس نے کہا اے شہریار آپکی تعریف آپکے چہرے سے ظاہر
ہو اور میں آپکو اٹھا سکوں یہ میری مجال نہیں ہاں اگر میں کسی کی شاہزادی ہوتی تو امارت کی راہ سے ایسا بھی کرتی
اب کیا کرسکتی ہوں میں خود اپنے تئیں بے بضاعت تصور کرتی ہوں ہمیشہ سے طلسم میں والدین ملازم رہے
اب میں ملازم ہوں آپکو اٹھا سکوں اتنی مجال نہیں ہر ایک صورت سے آپ مالک ہیں میں جیسا کہ ادب
شاہزادیکا کرتی ہوں اس سے زیادہ آپ کا ادب کرنا لازم ہے یہ کہکے مسند سے دور ہٹکے بیٹھی ہاتھ باندھ کے
باتیں کرنے لگی بدیع الملک مسکرا کے کہا ملکہ تمہیں اب یقین کامل ہو گیا کہ میں نے شاداب کو رہا کیا ہے ملکہ
برجیس نے کہا اے شہریار آپ میری بات کو خلاف جانتے ہیں میں کبھی خلاف نہ کہونگی آپ نے ضرور ملک شاداب
کو رہا کیا اور اسکی وجہ سے اس طلسم میں آئے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے اس شک کو کون رفع کرسکتا ہے ملکہ
برجیس نے کہا اگر آپ کو یہ ذکر ناگوار ہے تو میں اور باتیں کرتی ہوں یہ کہکے کنیزوں کو اشارہ کیا کہ شراب لاؤ کنیزیں لانے
ہوئیں بدیع الملک اور ملکہ برجیس میں جسوقت یہ باتیں ہورہی تھیں اسوقت ملک شاداب بھی موجود
تھیں مگر سحر کرکے اپنے تئیں پوشیدہ کرلیا تھا کوئی نہ جانتا تھا بدیع الملک بے خوف باتیں کررہے تھے اور مرغ
آفتاب علم بھی موجود تھا یہ بھی اپنے تئیں سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے تھا اسکو بھی کوئی نہ جان سکتا تھا جب کنیزیں
محفل میں شراب لیکر آئیں ملکہ نے صراحی طلب کی ایک کنیز نے زمرد کی صراحی ملکہ کو دی ملکہ نے جام اٹھایا شراب
انڈیلی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار نوش فرمائیے بدیع الملک نے انکار کیا ملکہ نے انکار کا سبب پوچھا
بدیع الملک نے فرمایا ہم لوگوں میں یہ دستور ہے خیال اس کا ضرور ہے کہ غیر مذہب کے ہاتھ سے جو شے مس ہو جائے اسکا
اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ برجیس نے کہا پھر آپکا کیا مذہب ہے بدیع الملک نے فرمایا دین حق اختیار کرو ساری باتوں
کو ترک کرو ملکہ برجیس نے عرض کی آپ مجھکو اپنے مذہب کے عقائد سے آگاہ فرمائیے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ پڑھایا
ملکہ برجیس مسلمان ہوئیں بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیکر نوش کیا پھر خود جام بھرکے ملکہ کو دیا ملکہ نے جام
پیا اسیطرح متواتر دو تین جام چلے نشہ کا سرور ہوا حجاب دور ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ
برجیس نے عرض کی اے شہریار کیا اس وقت پھر ملک شاداب کا دم کا ہوا جو اس بلا تکلفی سے ہاتھ بڑھایا
بدیع الملک نے فرمایا کہ اب اس ذکر کو جانے دو تمھیں میری بات کا اعتبار نہیں ملکہ برجیس نے عرض کی میں آپکی
بات کو صحیح جانتی ہوں مگر اپنے کلام کے سچ ہونے کا بھی دعوی کرتی ہوں بدیع الملک نے فرمایا اس ذکر کو موقوف
کرو اور باتیں کیا کم ہیں جو اسی ذکر میں صبح ہو میں صبح کو یہاں نہ ٹھہرونگا اپنے لشکر جاؤنگا ملکہ نے عرض کی ابھی میں
آپ کو نہ جانے دونگی صبح کا بیٹا آسمان ہفتم ساحران نامی کہکشاں کفن پوش کے یہاں موجود ہیں وہ دیکھ کر
صبح آپ کو دینگے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا اپنا فضل کریگا صبح ملیگا لشکر بھی میرا سب یہاں اسیر
ہوا اسکو رہا کرنا ہے ملکہ نے لشکر کی جو کیفیت سنی عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن کے پاس بھیجا گیا ہے
سب وہ لوگ اسیر ہوکے یہاں آئے تھے کہکشاں کفن پوش نے سب کو طوق و زنجیر پہناکے قیصر صاف باطن کے
پاس بھیجدیا بدیع الملک کو افسوس ہوا فرمایا اے ملکہ میں اگر جانتا تو ابھی یہاں نہ آتا پہلے اپنی فوج کو رہا

کرتا پھر یہان آنے کا ارادہ کرتا ملکہ برجیس نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے ابھی کہکشان کو آپکی بھی
تلاش ہے اگر وہ آپکو دیکھے گا تو ضرور قصد جنگ کریگا آپ تنہا ہین کیونکر اُسکا مقابلہ کیجیے گا اور اگر آپ کے ہمراہ
آپکا لشکر بھی ہوتا تو بھی وہ سحر کرکے آپسے مقابلہ کرتا آپ مجبور رہتے بدیع الملک نے فرمایا اب ایک لمحہ
مجھے ٹھہرنا دشوار ہے ممکن نہین جو مین دو تین روز یہان قیام کرون ملکہ برجیس نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک
نوجوان نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہو گئین شب بھر یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار نے
ملکہ سے اجازت چاہی ملکہ بہت غمگین ہوئین کئی بار کہا اے شہریار آپ جانتے ہین وہ لوگ ساحر ہین آپ
اُنسے کیونکر مقابلہ کیجیے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ خدا ہر حال مین ہمارا حامی ہے سب آفتون سے وہی ہمکو
بچائے گا ملکہ نے جب خیال کیا کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانیگا مجبور ہوکر کہا اے شہریار آپ تشریف لے جائیے مگر
ساحرون کے مکر سے اپنے تئین بچائیے گا مین بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھارے
آنے کی کوئی ضرورت نہین ہے ایسا قصد نہ کرنا مجھے سوائے خدا کے کسی کی مدد درکار نہین ہے ملکہ نے کہا اے شہریار
میری کیا مجال جو آپ کی مدد کر سکون مگر بے آپ کے دیکھے مجھے چین نہ آئے گا اس لیے حاضر خدمت ہونگی
بدیع الملک نے فرمایا مین اسکو بھی برا سمجھتا ہون مگر تمھین اختیار ہے یہ کہکر برجیس کے باغ سے باہر آئے
ملکہ نے سب پتے بدیع الملک کو بتا دیے تھے بدیع الملک کہکشان کفن پوش کے مکان کی طرف روانہ
ہوئے ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ مریخ آفتاب علم اور ملکہ شاداب بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہین مگر یہ لوگ
اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے ہین ملکہ شاداب کی عجب حالت ہے جو وقت پر عرض کی جائیگی اور مریخ
آفتاب علم اپنے دل مین کہتا ہے کہ بدیع الملک کے اقبالمند ہونے مین شک نہین کیسے مرحلے پر سے آگے
سلامت پھر ملنے خدا نے فضل کیا ملکہ مرحلہ فریفتہ ہو گئی ان لوگون کے یہ خیال ہین مگر بدیع الملک نوجوان
اپنے دل مین خیال کرتے ہین کہ یہ راز برجیس پر کیونکر ظاہر ہوا کہ مین ملکہ شاداب کے فراق مین بیتاب ہون اور
مین اس سے تعلق دلی رکھتا ہون کبھی خود ہی جواب دیتے ہین کہ مین نے جو ملکہ کی رہائی کی کیفیت بیان
کی تو طرز بول دیا تھا مگر برجیس عاقلہ ہے سمجھ گئی اور یہان کا آنا یہ بھی اسنے خیال کیا کہ بے مدد کسی ساحر کے یہان
آنا دشوار تھا جب یہ خیال آتا ہے کہ ملکہ شاداب نے منع کر دیا تھا اور اب یہ راز آخر بھی افشا ہو جائیگا تو وہ کیا
کہیگی بدیع الملک محجوب ہو جاتے ہین یہ سوچتے ہوئے مکان کہکشان کے قریب پہونچے دیکھا ایک
قلعہ آہنی مکان کہکشان کے سامنے بنا ہے اس قلعہ پر فوج بھی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک اور آگے بڑھے
کہکشان کے مکان پر پہونچے پھاٹک پر لوگ بیٹھے تھے انھون نے جو بدیع الملک کو آتے دیکھا سب
کھڑے ہو گئے بدیع الملک کو روکا شاہزادے نے کہا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اس سے
کچھ باتین ضروری کرنا ہین سب نے کہا ہم آپ کی اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا ویسا کیا جائے گا بدیع الملک
نے کہا جلد جاکے اطلاع کرو جسقدر لوگ وہان جمع تھے انمین سے چند شخص اندر گئے کہکشان اسوقت ساحرون
سے باتین کر رہا تھا کہ طلسم کشا کا پتہ نہ ملا کہ وہ کیا ہو گیا ساحر کہتے تھے جہان ہوگا اسکو بھی ڈھونڈھ کے پیدا کرینگے
کہ چوبدارون نے کہکشان کو سلام کرکے کہا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوے دروازے پر حاضر ہے
مگر ایسا جوان صاحب شوکت و شان آجتک نگاہ سے نہین گذرا آپ سے کچھ باتین کرنے کو کہتا ہے کہکشان
نے کہا ارے طلسم کشا نہو یہ کہکے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا چوبدارون کے ہمراہ باہر آیا بدیع الملک پر جو نگاہ

پڑھی رعب چھا گیا ساحروں سے کہا آپ لوگ اس سے کلام کریں میں بات نکروںگا ساحر آگے بڑھے بدیع الملک
سے کہا ای جوان تو کون ہو یہاں کیونکر آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا میں کہکشان کفن پوش کے پاس
آیا ہوں اسکے پاس اس طلسم کی لوح ہو اگر وہ لوح دینا گوارا کرے تو میں لوح لیکر واپس جاؤں طلسم میں آج
بہت جگہ مقابلہ پڑیں گے بہت عرصہ ہونا اچھا نہیں ہو ساحروں نے کہا ای جوان تو عقل سے خارج بات
کرتا ہو تنہا آکر لوح مانگتا ہو بھلا تمام دنیا کو اپنے ہمراہ لاکر لوح حاصل کر تو بھی ہم جانیں کہ تو بڑا مرد ہو بدیع الملک
نے فرمایا جوانمرد کے بھروسے پر کام کرتے ہیں وہ مرد نہیں ہو صاحب میں تنہا لوح نہ لے سکوں گا تو مجمع کثیر
اپنے ہمراہ لاکر تم سے مقابلہ کروںگا ساحروں نے کہا جب زندہ یہاں سے جاؤگا تو مجمع کثیر اپنے ہمراہ لیکر آتا
بدیع الملک نے فرمایا کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا ورنہ سزا پاؤگے بہت پچھتاؤگے ساحروں نے جو
یہ کلمہ بدیع الملک سے سنا پڑھ کے سحر کیا بدیع الملک کے پاس تحفہ جات موجود تھے سحر نے تاثیر نہ کی ساحر
حیران ہوے بہت سے سحر کیے مگر بدیع الملک پر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب ساحروں نے دیکھا کہ
بدیع الملک پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہو تو کہکشان سے کہا کچھ حکمت کے تحفہ جات صرف کرو سحر اس جوان پر
اثر نہیں کرتا کہکشان نے بہت سے تحفہ جات حکمت صرف کیے مگر بدیع الملک پر کسی نے اثر نہ کیا
کہکشان حیران ہوگیا ساحروں سے کہا اب کیا ہو سکتا ہو اس پر تو حکمت بھی کام نہیں کرتی ساحروں نے کہا یہ
طلسم کشا اصلی ہو اب شرط تنہائی بھی پوری ہوگئی نہیں معلوم یہ کیا خاک کیونکر آیا ہو ورنہ کسیکی مجال تھی جو گلزار
کے اندر آ سکتا کہکشان نے کہا سو بہتر ہے اسکے کہ میں فوج کو اطلاع کراؤں اور وہ سب لوگ اسکو آکر گرفتار کرلیں اور کیا ہو سکتا
ہو ساحروں نے کہا یہ بہت اچھی بات ہو فوج اگر یہاں آجائے گی تو یہ ابھی گرفتار ہو جائے گا کہکشان نے اپنے
ملازمین سے کہا تم لوگ جلد جاؤ اور اس حادثہ کی اطلاع لشکر میں کرو اور کہو کہ جلد لشکر یہاں آئے اگر دیر ہو جائیگی
تو یہ جوان قیامت برپا کردے گا اس کی تھوڑی سی یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ وہ ہم لوگوں کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا
ہو جلد فوج کو لاؤ ملازمین یہ بات سن کے وہاں سے روانہ ہوے یہاں کہکشان نے بدیع الملک سے کہا
ای جوان اگر تجھے اپنی جان کی حفاظت منظور ہو تو واپس جا یہاں کے عجائب و غرائب ابھی تو نے نہیں دیکھے
ہیں اگر ایک اشارہ کردوں تو ابھی جلکر خاک ہوجائے پتہ بھی نہ ملے مجھے تیری جوانی پر افسوس آتا ہو اسوجہ سے
ایسا کہتا ہوں بدیع الملک نے کہا ای کہکشان میں موجود ہوں جو تو نے میرے واسطے برائی تجویز کی ہو
اسکا مزہ کہکشان نے جواب دیا ابھی میں فوج کو آنے دوں اور فوج والے ایک ایک چٹکی خاک کی ڈالدیں تو تیرا
پتہ نہ معلوم ہو بدیع الملک نے فرمایا پھر تجھکو کون مانع ہو کہکشان نے کہا او جوان جہالت کو دخل نہ دے یہاں
سے واپس جا بدیع الملک نے فرمایا خبردار اب یہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا میں ہرگز نہیں جاؤنگا تجھسے
لوح لیکر پلٹوں گا کہکشان نے کہا لوح کا ملنا دشوار ہو ایسا خیال نہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تجھسے
ہو سکے تو کر یہ کہکے آگے بڑھے کہکشان ڈر کے پیچھے ہٹا اتنے عرصے میں فوج بھی آگئی کہکشان نے چلا
کے کہا ای لشکریو اس جوان کو لینا خبردار جانے نہ پائے لشکری بدیع الملک پر تلواریں کھینچکر ٹوٹ
پڑے بدیع الملک نے بھی تلوار میان سے لی پشت و پہلو سے ہوشیار رہ کے جنگ کرنے لگے یہ کیفیت
ملکہ شاداب اور مریخ آفتاب علم نے جو دیکھی یہ لوگ اپنے تئیں سحر سے پوشیدہ کیے ہوے
تھے یہ حال جو دیکھا تاب نہ رہی پہلے مریخ آفتاب علم نے ایک جانب جاکر اشارہ کیا بہت سے سپاہیوں

سے سر اڑ گئے بہت سے سوار گھوڑوں سے گر کے مرے ملکہ شاداب نے جو یہ کیفیت دیکھی مریخ آفتاب علم تو
اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوے تھا ملکہ کو نظر نہ آیا مگر خیال ملکہ کو یہ ہوا کہ شاید ملکہ رحبیس نے اکران سواروں کو قتل
کیا یہ سوچ کے ملکہ شاداب نے بھی ایک جانب اشارہ کیا دو تین سو جوانوں کے سر اڑ گئے مریخ نے جو یہ کیفیت
دیکھی پھر سحر کیا زیادہ آدمی مرے گرے ملکہ نے پھر سحر کیا اس سے زیادہ آدمی قتل ہوئے اسی بحث مین لشکر تمام
ہو گیا مگر اس ہاڑ مین بدیع الملک کو ثابت ہوا کہ یہ لوگ اسلحہ سے قتل ہوے ہین اور بدیع الملک نامدار
نے بھی بہت سے ساحروں کو قتل کیا تھا کہکشان وغیرہ کو بھی یہی گمان ہوا کہ اس جوان نے اتنے آدمی قتل کیے
جب فوج تباہ ہو گئی اور کوئی باقی نہ رہا تو بدیع الملک کہکشان کفن پوش کیطرف چلے کہکشان نے ساحروں
سے کہا اس جوان سے بچانا اگر یہ مجھپر آ جائے گا تو غضب ہوگا ساحروں نے کہا ہم اس وقت اس خیال مین ہین
کہ اپنی جان کیونکر بچائین یہ کہہ رہے تھے کہ بدیع الملک قریب کہکشان پہونچ گئے کہکشان سحر کر کے غرق
زمین ہونا چاہتا تھا تا کمر زمین مین غرق ہو گیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان نے بڑھ کے اسکا ہاتھ پکڑ کر اچھال دیا کہ زمین سے
باہر آ گیا بدیع الملک نے فرمایا او کہکشان اب شناخت مین خدا کی کیا کہتا ہے کہکشان نے کہا او طلسم کشا مین اگر قتل
بھی ہو جاؤنگا تو تیرا دعا بر نہ آئے گا مین ہرگز مسلمان نہونگا بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکال کے اسکے گلے پر پھیرا اسے
روئین تن تھا خنجر کی باڑھ مڑ گئی تھی بدیع الملک کو اس وقت غصہ تھا اسکو گرا کے سینہ چیر ڈالا کہکشان مر گیا
اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام مین کہکشان کفن پوش تھا افسوس مارا گیم و جہان دادم و بہ مطلب
خود نرسیدم بدیع الملک آگے بڑھے کہ شاداب نے سامنے آ کے کہا اے شہریار آپ کہاں جاتے ہین لوح اسکی
پیشانی مین ہے جلد پیشانی کو چاک کر کے لوح لیجیے ورنہ اور ساحران عذرا اسکی پیشانی سے لوح نکال لے جائینگے
بدیع الملک نے دیکھا ملکہ کی عجب حالت ہے بال سر کے پریشان ہین آنکھوں مین آنسو بھرے ہین چہرہ اترا ہوا ہے
غصہ بھی معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ خیر تو ہے اس وقت تمہاری کیا حالت ہے ملکہ نے عرض کی یہ وقت
ایسا نہین ہے جو مین آپسے کہوں سکون آپ لوح لیجیے اسکے بعد مین عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا ہم
جبتک تمہاری کیفیت نہ سن لینگے تب تک لوح نہ لونگا ملکہ نے کہا مجھے ایسا ہی صدمہ عظیم پہونچا ہے اسکی وجہ سے
میری یہ حالت ہو گئی ہے والد نے میرے تئین قید خانہ مین رکھا تھا اس وجہ سے یہ کیفیت ہے بدیع الملک نے
فرمایا انشاء اللہ اسکا عوض مین قیصر سے لونگا یہان تو بدیع الملک اور ملکہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہکشان
کفن پوش کا لاشہ سامنے پڑا تھا اسکے مرنے سے جو ساحرین سحر کی گلزار مین تھین سب گرین ملکہ رحبیس اپنے
باغ مین تھین انھون نے جو یہ کیفیت دیکھی سمجھ گئین کہ بدیع الملک نے کہکشان کو قتل کیا یہ سوچ کے انھین
کہ ایسا نہو لوح کے بارے واقف ہون کیطرف اور چلے جائین اس سے بہتر یہ ہے کہ جا کر آگاہی دون فوراً تخت
منگایا تخت پہ بیٹھ کے کہکشان کے مکان کی طرف روانہ ہوئین اس وقت آ کے یہ دیکھین کہ ملکہ شاداب بدیع الملک
سے رخصت ہو کر جایا چاہتی تھین ملکہ رحبیس نے ملکہ شاداب کو اس تعجیل مین نہ دیکھا فوراً اپنا تخت اتار کے
بدیع الملک کے پاس آئین کہا او شہریار مبارک ہو کہ لوح وار جادو کو آپنے قتل کیا اتنا کہکے خیال جو کیا
تو شاداب کو اپنے سامنے پایا ملکہ رحبیس کے چہرے سے رنگ اڑ گیا بدیع الملک بھی شرمندہ ہوے
ملکہ شاداب نے کہا او شہریار لوح بھی تو نکال لیجیے پھر جو مزاج مین آئے کیجیے گا بدیع الملک بھی سوچے
کہ ایسا نہ ہو یہان کا بگڑ جاے اور لوح ہاتھ نہ آئے تو محنت رائگان ہو یہ سوچ کے کہکشان کی لاش

سے قریب آئے پیشانی اسکی چاک کی لوح نکالی بدیع الملک نے دیکھا ایک تختی الماس کی نہایت بیش قیمت اسپر یاقوت سرخ سے بخط نسخ لکھا ہوا ہے ہذا لوح طلسم مراۃ العدم بید بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لوح گلے مین ڈالی وہان سے پلٹ کے آئے ملکہ شاداب نے برجبیں سے کہا لو انہیں کہتین کہ مبارک ہو شاہزادے نے لوح پائی ہے ہمین مبارکباد دینا ضرور ہے ملکہ برجبیں نے کہا شاہزادی صاحب ایکبار مین نے مبارکباد دی وہ ابکی آپ بھی فرمایئے کہ مبارک ہو ملکہ شاداب نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے جو مین مبارکباد دون مبارکباد وہ دے جو خوش ہو مین مبارکباد کیون دون ملکہ برجبیں نے کہا ہم تو شاہزادے کے دوست ہین ہم تو سو بار مبارکباد دین گے آپ کو کیون خوشی ہو گی بلکہ دل جلنے کا ملال ہوا ہو گا اگر خدانخواستہ انکے دشمن لوح نہ پاتے تو آپ البتہ خوش ہوتین ملکہ شاداب نے کہا او برجبیں مجھے بہت باتین نہ بنا مین یہ نہ جانتا کہ تم اس وقت شہریار کے پاس کھڑی ہو برجبیں نے کہا مین جانتی ہون کہ آپ کو بہ نسبت میرے شاہزادے پر زیادہ دعوے ہے اور آپ مرتبے مین بھی مجھسے ہر طرح زیادہ ہین مگر جیسا آپ نے فرمایا اسکا جواب مین نے عرض کیا اور جو کچھ فرمایئے گا اسکا جواب پایئے گا ملکہ شاداب نے کہا تیری کیا مجال ہے جو مجھکو جواب دے سکے ملکہ برجبیں نے کہا اس وقت کوئی جاننے والا نہیں ہے جو مزاج مین آئے فرمایئے اگر جاننے والون کے سامنے آپ یہ کلمہ کہتین تو اسکا جواب پاتین اگر آپکو دعوے ریاست آج سے ہو تو بھی آپکے والد ماجد کی سلطنت سے قبل اس طلسم کی حکومت کا دعوی ہے آپ جسکا فرماتی ہین اگر حال خلاصہ کہون گی تو آپ شرمندہ ہونگی شاداب خاموش ہو رہین مگر بدیع الملک اس کیفیت کو سنکر حیران ہوے کہ برجبیں نے کیا بات کہی اور شاداب کیون خاموش ہو گئی مگر کچھ نہ کہہ سکے ملکہ شاداب اور ملکہ برجبیں سے بڑی دیر تک حجت رہی جب دن تمام ہوا تو بدیع الملک نے کہا مین اب جاتا ہون نہیں معلوم لشکر پر کیا گذری ہو جبتک لشکر کو قید سے نہ چھڑاؤنگا مجھے چین نہ آئے گا ملکہ شاداب نے کہا تخت موجود ہے آپ ملکہ برجبیں کو اپنے ہمراہ لین تخت بیچ باغ مین جاکر اتریگا برجبیں کو وہین چھوڑ دیجیے گا آپکا جہان جی چاہے تشریف لے جایئے گا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو اس قسم کی باتین بالکل بری معلوم ہوتی ہین ایسے جھگڑے ہمین سے خوب فیصل ہو سکتے ہین مجھکو تخت کی ضرورت نہیں ہے تم تخت اپنے ساتھ لاؤ مین نہیں معلوم کس طرف جاؤن میرا جانا لوح کے حکم پر موقوف ہے جسطرف کا حکم لوح سے ملیگا وہ کرونگا ملکہ برجبیں نے کہا اے شہریار یہان فوج ابھی بہت باقی ہے خزانہ وافر ہے یہ سب آپ کہین چھوڑتے ہین قلعہ پر تشریف لے جایئے وہان فوج موجود ہے خزانہ ہے تحفہ جات ہین سب پر قبضہ کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین لوح کل دیکھون گا جو ہدایت ہوگی وہ کرونگا ملکہ برجبیں نے عرض کی پھر آج یہان تشریف رکھیے صبح کو لوح کے احکام پر عمل فرمایئے گا ملکہ شاداب نے کہا صاف کیون نہیں کہتین کہ کہین تشریف نہ لے جایئے یہین رہیے ملکہ برجبیں نے جواب دیا کہ آپ کو اگر یہی منظور ہے کہ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لے جاین تو خلاصہ کیون نہیں کہدیتی ہین کہ میرے ہمراہ چلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون نے بیہودہ باتین شروع کین بڑا عرصہ ہوتا ہے مین جاتا ہون ملکہ شاداب نے کہا آپ سے مین نے ایکبار گذارش کی کہ تخت موجود ہے آپ جہان جاتے ہین تشریف لے جایئے اور ملکہ برجبیں کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جایئے بدیع الملک نے فرمایا مین آج شب بھر عبادت الہی مین بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو ہدایت ہو گی اسپر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض کی عبادت کہان کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا کسی گوشہ تنہائی مین جاکر عبادت کرونگا ملکہ خاموش ہو رہین بدیع

الملک

آگے بڑھے مگر یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو ملکہ شاداب اور ملکہ پرجبیں مین بات بڑھ جائے اور نوبت سحر کی آئے
تو غضب ہوگا اس خیال سے بہت پریشان تھے مگر وہان سے صبر کیے ہوے چلے آپئے قریب ایک
کوس کے آکر ایک نخلستان ملا بدیع الملک ایک نخل کے نیچے جاکر بیٹھے تمام شب اسی نخل کے نیچے
بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور طلسم کشا کو بیچ ملے تو
لازم ہو کہ اپنے تئین قلعہ گلزار پر پہونچائے وہان اسباب برائے طلسم کشا رکھا ہو اُس اسباب پر قبضہ کرے
فوج موجود ہو اُسکو ہمراہ لیکر قلعہ طلسمی کی جانب روانہ ہو پھر جو ضرورت پیش آئے لوح دیکھے بدیع الملک
قلعہ گلزار کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ شاداب اور ملکہ پرجبیں کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک نوجوان روانہ ہوے تو ملکہ پرجبیں نے ملکہ شاداب سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی
میرے یہان تشریف لے چلیے استراحت فرمائیے شاہزادہ قلعہ گلزار کی طرف گیا ہی یقین ہی دو ایک روز
مین لشکر لیکر واپس ہو ملکہ شاداب نے جواب دیا کہ مین آپ کے یہان جاکر مخل انداز صحبت عیش
ہون اب شاہزادہ آپ کے یہان جائے گا میرے جانیکی کیا ضرورت ہی ملکہ پرجبیں نے جواب دیا آپکے
عذر کا منشا میری سمجھ مین آیا اب یہان سے شہریار کے پاس جائینگی اُنکو اپنے ہمراہ لیکر باغ کیطرف
روانہ ہونگی بسم اللہ آپ تشریف لے جائین مین مانع نہین ہو سکتی ملکہ شاداب کو غصہ آیا کہا ہم ایسا ہی
کرینگے اگر آپکو ہم سے زیادہ استحقاق ہو آپ روک لین ملکہ پرجبیں نے کہا آپکو زیادہ استحقاق
ہی مدت سے آپ سے رسم ہی دیوان قہرمان نے قید سے آپکو چھڑا دیا آپ نے اُنکو رہائی دی علاوہ اسکے
بہت سی جگہ انکی مدد کی ہی تو محض شرط مہمانی اُنسے بجا لائی خاطر آپ کی زیادہ منظور ہوگی ملکہ شاداب
نے کچھ جواب نہ دیا سحر کرکے بلند ہوئین تخت ہوا پر ٹھہرا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین اپنے باغ کی سمت
چلین ملکہ پرجبیں اپنے باغ کی طرف روانہ ہوگئین ان دونون کا ذکر وقت پر خدمت ناظرین والا تمکین کے کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی بیان کی جاتی ہی

کہ ملازمین کہکشان کفن پوش جوان سبکو قید آہن پنہا کے لے چلے ان سب کو یہ گمان تھا کہ قیصر صاف باطن
اپنے مکان پر ہی یہ سمجھ کے سب لوگ چلے قیصر کے مکان پر آئے یہان سب کیفیت قیصر کے سفر کی سنی سب نے
ایک روز یہان قیام کیا دوسرے روز سب قیدیون کو لیکر قیصر کی تلاش مین روانہ ہوے دس
روز تک ان لوگون نے شب کو کہین قیام نہین کیا گیارھوین روز قیصر سے دربند صفیہ پر ملاقات ہوئی
ملازمین کہکشان قیصر کے پاس آئے قیصر کو نامہ کہکشان کفن پوش کا دکھایا سب قیدیون کو پیش کیا
قیصر بہت خوش ہوا اپنے وزرا کو بلایا کہا خداوند جمشید نے سبکو گرفتار کرا دیا مگر ابھی طلسم کشا نہین گرفتار ہوا
وہ بھی اسیر ہو جائے گا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اسکی عزت بڑھاؤنگا اُسنے بڑا کار نمایان
کیا ہو خط مین لکھا ہو کہ اگر آپ ان کو اسیر کیجیے گا تو آپ کی خوشی اور اگر قتل کرنیکا ارادہ ہو تو ان
اسیرون کو میرے پاس روانہ فرمائیے مین انھین اذیت شدید دیکر قتل کرونگا مین قیدیون کو سبکر

اسکے پاس جاتا ہون جو کچھ وہ کہے گا اسکا کہنا قبول کرونگا سب اسیرون کو اپنے سامنے بلایا جب پہلوانان گردستان اسکے سامنے آئے تو اُسنے پوچھا تمنے طلسم کشا کی اطاعت کیونکر قبول کی پہلوانون نے کہا ہمین طلسم کشا نے زیر کیا ہے اُنکی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا تمہین طلسم کشا نے کسطرح زیر کیا پہلوانون نے سب کیفیت بیان کی قیصر کو تعجب ہوا گرگین وزشت چنگال کو بلایا کہا طلسم کشا کی حقیقت سنو پھر پہلوانون نے مقابلے کی کیفیت بیان کی گرگین نے کہا تمہین شرم نہین آتی جو اپنے زیر ہونے کی کیفیت بیان کرتے ہو پہلوانون نے کہا اگر ہم کسی ذلیل و حقیر سے زیر ہوتے تو البتہ شرم کی بات تھی جب ایسے شخص سے زیر ہوے کہ جو نہنگ بحر شجاعت ہے کوئی اُسکا ہم نبرد نہین ہے تو ہمین اپنی کیفیت بیان کرنے مین شرم کی کیا بات ہے اگر وہ آئیگا اور تمسے مقابلہ ہوگا تو حال کھلجائیگا گرگین نے کہا بھلا مین اس سے مقابلہ کیون کرونگا تم لوگونکو اپنے یہان سب مین حقیر جانتا تھا اس وجہ سے اُسکے مقابلہ کیواسطے بھیجدیا تھا مین کیفیت جنگ دیکھنے کو شہنشاہ کے ساتھ آیا ہون اور مقابلہ مین کس سے کرونگا کوئی میرا مد مقابل آج تک خلق ہی نہین ہوا ہے پہلوانون نے جواب دیا جسوقت شہریار سے مقابلہ پڑیگا تو حال کھلجائیگا گرگین نے چاہا اُنکو قتل کرے مگر قیصر نے منع کیا کہا یہ رنگ جبتک کہکشان کے پاس نہ پہونچ لین اُسوقت تک انکو قتل کرنا اچھا نہین ہے کہکشان کفن پوش انکو اپنے ہاتھ سے تکلیف دیکر قتل کریگا گرگین خاموش ہو رہا قیصر نے سب قیدیون کو اُنکے مکان پر روانہ کیا آپ اپنی بارگاہ مین آیا شب بعزم حملہ صفیر پر مقیم رہا صبح کو سبکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بدیع الملک کا عرض کیا جاتا ہے

کہ شاہزادہ جو لوح دیکھکر روانہ ہوا تو قلعہ وہان سے قریب تھا تھوڑی دیر مین قلعہ کے قریب پہونچا لوگ جو قلعہ پر موجود تھے اُنھون نے بدیع الملک نوجوان کو آتے ہوے دیکھا قلعہ کے اندر جاکر اطلاع کی کہ جس شخص نے کہکشان کفن پوش کو قتل کرکے لوح لی ہے وہ آتا ہے مگر تنہا ہے لوح طلسم گلے مین پڑی ہے قلعہ مین جو لشکر موجود تھا سب مسلح ہوکر اس ارادے سے باہر آیا کہ طلسم کشا کو روکین قلعہ پر نہ آنے دین لیکن بدیع الملک قریب خندق پہونچے دیکھا تختہ خندق گرا ہوا ہے بدیع الملک نوجوان بے خوف خندق کے پار پہونچے لشکر نے بڑھکے روکنا چاہا شاہزادے نے تلوار درمیان سے لی لشکر ٹوٹ پڑا بدیع الملک بھی نہنگانہ ملکانہ جنگ کرنے لگے جسکو صف سے آگے بڑھتے دیکھا اسکو خاک پر گرا دیا جو پہلوان دعوے کرکے آیا اسکو قتل کیا تھوڑی دیر مین قریب نصف لشکر کے قتل کیا یہ کیفیت دیکھکر فوج کے حواس جاتے رہے آپس مین صلاح کی کہ اس جوان سے لڑنا اچھا نہین ہے اگر تھوڑی دیر اور لڑینگے تو یہ سب کو قتل کریگا اور اگر انصاف کیا جائے تو ہم لوگ اسکی جنگ کیواسطے نہین ہین ہمین تو یہ حکم ہے کہ جب طلسم کشا لوح لے لے تو اسکی اطاعت کرین ہمین اسکی اطاعت کرنا ضرور لازم ہے یہ سوچ کے سب نے امان طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب لشکر ہاتھ باندھکر خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوا شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا لشکری بدیع الملک نوجوان کو قلعہ کے اندر لائے قلعہ مین ایک جا نشین ایک درجہ نہایت نفیس بنا تھا اُسمین اسباب راحت مہیا تھا ایک تخت بچھا تھا تاج تخت پر رکھا تھا لشکریون نے

عرض کی یہ تاج و تخت آپکو مبارک ہو تخت پر تشریف فرما ہوجیے بدیع الملک نے کہا مین تخت پر بیٹھون
میرے واسطے عیب ہی یہ کہکے ایک دنگل زرین پر جلوہ افروز ہوے سب لشکری خدمت مین حاضر ہوے
عرض کی ای شہریار اگر مزاج مین آئے تو اسیوقت تشریف لے چلیے ورنہ آج کی شب یہان آرام فرمایئے
کل صبح کو خزانہ مین تشریف لے چلیے گا وہان جو جو تحفہ جات موجود ہین وہ لیجیے سلاح نہایت عمدہ آپکے
واسطے ایک مدت سے رکھے ہین ایک سپ صبا رفتار بھی وہین ہی یہ سب آپ کے واسطے ہی بدیع الملک
نے فرمایا کل چلونگا اوس روز بدیع الملک وہین مقیم رہے دوسرے روز لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر خزانہ کی
طرف روانہ ہوے خزانہ مین آکر پہلے سلاح خانے مین گئے دیکھا ایک صندوق طلائی مقفل رکھا ہی کنجی بھی
قفل مین لگی ہی بدیع الملک نے اوس صندوق کو کھولا خادم آئے صندوق سے چار کشتیان سلاح کی
نکالین شہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک کشتی مین ایک زرہ جسمین چاندی سونے کی کردیان مین لگی ہی بدیع الملک
نامدار زرہ دیکھکر خوش ہوگئے خادمون سے اشارہ کیا اسکو ہمراہ لیجیے چلو دوسری کشتی کا سرپوش ہٹایا
دیکھا تلوار نہایت عمدہ رکھی ہی بدیع الملک نے تلوار کو بھی قبضے مین کیا کل سلاح اوس صندوق سے نکال کر
خادمون کو دیئے کہا اسکو ہمراہ لے چلنا اور سب خزانہ کی نسبت حکم دیا کہ جب ہم یہان سے چلینگے تو ہمارے
ہمراہ جائیگا وہان سے باہر تشریف لائے ملازمون نے عرض کی مرکب حاضر کرین بدیع الملک نامدار نے حکم
دیا ملازم روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین ایک مرکب کوہ کفل لیکر حاضر ہوے بدیع الملک گھوڑے کو دیکھکر بہت
خوش ہوے گردن پر ہاتھ پھیرکے سوار ہوے قلعہ مین تشریف لائے دو روز وہان قیام فرمایا تیسرے روز
حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے قلعہ طلسمی کیطرف جائینگے اپنے
لشکر کو چہرا ہوینگے سب نے سامان سفر درست کیا بدیع الملک نوجوان نے دوسرے روز با جاہ و حشم لشکر
گران ہمراہ لیکر طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا انکو راہ مین چھوڑتے ہین ذکر انکا بخدمت سامعین وقت پر کیا جائیگا

دوکلر داستان جلالت عنوان ملک ایرج بن قاسم روانہ ہونا ایرج نامدار کا جانب طلسم
چہل پیکر اور پہونچنا سرحد طلسم مین ملاقات ہونا خواجہ نورالزمان درویش سے اور حاصل ہونا
جامہ سلیمانی کا اور داخل ہونا طلسم مین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا دے شراب عنبر بیز
رہا تیغ زبان کا مان سے گیے
ہو اساقی جو مجھپہ تیرا کرم
کہ بعشر اور قوت تحریر
لکھون وہ داستان جنگ و جدال
ہون مضامین جدید اور نفیس
جس جگہ حسن و عشق کا ہو بیان
درد دل کی کہین حکایت ہو

جس سے تیغ زبان اور ہو تیز
نکلی میری نہ ہی تقریر
مین نے دکھلایا خوب زور قلم
تشنہ رہین جو رہون جس دم
جس سے ظاہر ہو میری طبع کا حال
کرون جب جابجا حال جنگ رقم
ہو وفا و جفا کا حال عیان
کہین جور حبیب کا ہو بیان

اسکو جا سد بھی مجھکو جان سے گیے
سر دشمن کے واسطے شمشیر
آج بھردے شراب پر تاثیر
تیغ کی طرح سے اوٹھا دون قلم
ہو عبارت فصیح اور سلیس
کار رستم دکھائے میرا قلم
جور افلاک کی شکایت ہو
عاشقون کی کہین وفا ہو بیان

ہو کسی جا شکایت فرقت
بزم غم کا کہین پہ ہو سامان
لطف اس داستان مین ایسا ہو
رشک سے بے جگری عدو ہون جل جل
ناظرین جب گھڑی نگاہ کرین

اور کسی جا حکایت وصلت
کہین حال طلسم ہو تحریر
دنگ حاسد ہون دیکھکر جسکو
لفظ تک بھی جو داستان مین ہو چست
وجد مین آکے واہ واہ کرین

محفل عیش کا ہو گاہ بیان
کہین جادو کا حال ہو تسخیر
لکھون ایرج کی جنگ وہ حال
ہون مضامین ایسے چست و درست
چہرۂ راقمان احوال شجاعت و تحریران

مضامین ہمت حال شوکت مآل ایرج نوجوان مین یون خامہ فرسائی فرماتے ہین شعر لکھتے ہین نشان نیک مآل ایرج نوجوان کی جنگ کا حال ۔ ناظرین با تمکین کو یاد ہوگا کہ کمترین نے قبل عرض کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ آصف انجم طلعت اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور نور الدہر اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور رستم ثانی اور خواجہ عمرو ثانی اور ایرج نوجوان یہ سب سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر ایک ایک طلسم کی جانب روانہ ہوئے بدیع الملک پر جو کیفیت گذری تھی تحریر کی گئی اور جو حال باقی ہے انشاء اللہ تعالی وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب طلسم جبل پیکر روانہ ہوئے دو روز کے بعد سفر دریا پیش آیا شاہزادے نے کشتیان طلب کین مع فوج کشتیون پر سوار ہوکے جانب طلسم جبل پیکر روانہ ہوئے دس دن تک دریا مین رہے گیارھوین روز کشتیان ساحل پر پہونچین سب لوگ کشتیون سے اترے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین خادمون نے اسی وقت بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے سب نے عرض کی اب شہریار طلسم جبل پیکر یہان سے بہت نزدیک ہوگئے ہین دس دن کی راہ ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی دو منزلین اور باقی ہین جب دو منزلین طے ہوجائینگی تب دس دن کا راستہ باقی رہیگا سب نے عرض کی آپ یہان کبتک قیام فرمائیے گا ایرج نے فرمایا دو دن یہان مقیم رہونگا تیسرے روز کوچ کرونگا ایک دن مین دونون منزلون کو طے کرونگا سب نے عرض کی یہان ایک ہفتہ قیام فرمایئے تو بہت مناسب ہے کیونکہ اتنے دنون دریا کا سفر کیا ہے اب کچھ دنون خشکی مین استراحت کرلین ایرج نامدار نے فرمایا اگر تم لوگون کی یہی خوشی ہے تو مین دو ہفتہ یہان قیام کرونگا مگر خیال اس بات کا ہے کہ طلسم مین جلد جانا چاہیے اور فتح کرکے سب سے پہلے پلٹنا چاہیے لشکریون نے عرض کی ابھی اور لوگ نصف راہ بھی طے کرچکے ہونگے پھر طلسم مین جائینگے وہان کے عجائب تماشا دیکھینگے نہین معلوم کس وقت فتح کرکے فراغت پائین ایرج نے فرمایا یہی بات ہمارے واسطے بھی ہے ہم جاتے ہی فتح کرلین یہ ممکن نہین تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گذری تو ایرج نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوئے ایرج نوجوان فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا سب سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر جاکر محو خواب ہوئے ایرج نوجوان نے اثنائے خواب مین دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین زہرہ شمائل حور خصائل ایک ہاتھ مین جام شراب لیے ہوئے زمین سے پیدا ہوئی تاکمر زمین

سے نکلکر آواز دی اے ایرج نامدار مین یہ جام تمھارے واسطے لائی ہون اگر تمھین تکلیف نہو تو اس
شراب کو نوش کرو ایرج نامدار نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی بیتاب ہوگئے کہا اے نازنین مین شراب
ضرور پیونگا بیٹھکے ہاتھ بڑھایا اس نازنین نے جام شراب ایرج کو دیا شاہزادے نے چاہا منھ تک لیجاؤن شراب
پیون کہ جام ہاتھ سے گرا شراب بہ گئی ایرج کی آنکھ کھلی پھر اسکے چارون طرف دیکھا سرہانے اسی نازنین کو تاکمر
زمین سے بلند پایا خوش ہوکر کہا اے نازنین تو کون ہے اگر اتنی عنایت فرمائی ہے تو میرے پاس آؤ مسہری
پر بیٹھ جاؤ نازنین نے جواب دیا کہ مین نہین آسکتی اگر تمھین آنا منظور ہو تو میرے ہمراہ مکان پر چلو تکلف
نہ کرو ایرج صورت دلفریب پر فریفتہ ہوچکے تھے فرمایا اے نازنین بیشک مگر تیرے ہمراہ آؤن تو بزور سحر یہان
آئی ہے نہین معلوم تیرا مکان کہان ہے نازنین نے جواب دیا کہ آپ اسکا خیال نہ کرین مین نے نقب لگائی
ہے آپ بلا تکلف میرے ہمراہ تشریف لائیے ایرج نامدار مسہری سے اُٹھے نازنین غرق زمین ہوئی ایرج
نے دیکھا نقب معلوم ہوتی ہے بجرأت نقب مین کود پڑے بڑی دیر کے بعد زمین پر پہونچے اس صدمے
سے بیہوش ہوگئے تھے جب عرصہ تک زمین پر پڑے رہے تو ہوش آیا اپنے کو ایک صحرا مین پایا ایرج
نامدار گھبرا کے چارون طرف حیران حیران نگران ہوئے جب کوئی نظر نہ آیا تو چاہا اُٹھون ایک جانب
چلون اُٹھنے کا جو ارادہ کیا ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ پائی حرکت تک نہ کی گئی مجبور ہوگئے خدا کو یاد کیا
تھوڑی دیر مین وہی نازنین ایرج کے سامنے آئی کہا اے ایرج تجھے پہچانا مین مشام صحرانشین ملازم
خداوند جیل پیکر ہون اے ایرج تم کس خیال خام مین ہو اور کہان جاتے ہو بھلا وہ طلسم کہین فتح ہوگا ارے یہ وہ
طلسم نہین ہے جو فتح ہو جائے وہ جائے سکونت خداوند ہے کسکی مجال ہے جو وہانتک جاسکے اگر اب بھی اپنے
ارادے سے باز آؤ تو مین تمھین تمھارے لشکر مین پہونچادون ایرج نامدار نے چین بجبین ہوکر فرمایا اے کافر
کیا بیہودہ بکتی ہے ہم اپنے ارادے سے ہرگز نہ پھرینگے مشام صحرانشین نے کہا اے ایرج ابھی سرحد طلسم
بہت دور ہے وہانتک کیونکر جاؤگے راہ مین کون کونسی مصیبتین اُٹھاؤگے یہ تو بہت ہی آسان بات ہے
کہ ارادے سے باز آؤ یہان سے واپس جاؤ کیسے عقلمند ہو جو ایسی آسان بات کو چھوڑکے اس مشکل کو
قبول کرتے ہو اگر نہ مانوگے تو تمھین ابھی خدمت مین خداوند کے لے جاؤنگی وہ فنا کردینگے ایرج نامدار نے
فرمایا اسکی کیا مجال ہے جو ہمین فنا کرسکے سواے ذات خدا کے دوسرے کو اختیار نہین کہ کسیکو فنا کردے
اگر تو مجھکو وہان لے بھی جائیگی تو خدا کوئی دوسرا وسیلہ رہائی کا پیدا کردیگا مشام نے کہا اے ایرج مجھکو غصہ نہ دلاؤ
ابھی تک مجھے تمھاری جوانی پر رحم آتا ہے اگر زیادہ غصہ دلاؤگے تو تمھارے لشکر کو یہان لاؤنگی اور سب کو
کھا جاؤنگی تمھارا ایک ایک عضو کاٹکر تکہ بوٹی کرونگی اس اذیت سے قتل کرونگی ایرج نے فرمایا تیری
کیا مجال ہے جو تو ایسا کرسکے مشام نے کہا اگر تجھے یہی منظور ہے تو مین ابھی تجھکو سزا دیتی ہون یہ کہکے مشام غرق
زمین ہوئی اسکی کیفیت پھر بیان کی جائیگی

اب حال عفریت جیل پیکر کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ روز علی الصباح اپنے طلسم کی سرحد تک گشت روز کرتا تھا اس روز اتفاق سے اسی طرف
آنکلا دیکھا ایک جوان حسین مشام جادو کے ٹھکانے پر پڑا ہے مگر مبتلاے سحر ہے جیل پیکر نے اُس کا

صحرا تارا ایرج نوجوان اٹھ بیٹھے چیل ہیکل اپنی صورت بدل کر ایرج کے سامنے آیا کہا اے جوان تو کون
ہے کہاں سے آیا ہے کون یہاں لایا ہے کیوں اس غضب میں پھنسا ہے ایرج نوجوان نے دیکھا ایک مرد پیر ریش سفید
حال دریافت کرتا ہے اسکو میرے حال پر رحم آیا ہے صحرا تارا ہے اسکو کیفیت سے آگاہ کرنا چاہیے یہ سوچ
کے فرمایا اے مرد بزرگ میں اپنے لشکر کے ایک صحرا میں قریب دریا مقیم تھا شب کو میں نے خواب میں
ایک نازنین کو دیکھا اسنے ایک جام شراب مجھکو دیا میں نے اسکے ہاتھ سے لیکر پیا اس جام کو پیتے ہی جام
میرے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا میری آنکھ کھلی اس نازنین کو اپنے سرہانے تاکر زمین سے اونچا پایا میں نے
کہا اس مسہری پر آسکے بیٹھو اسنے کہا میرے ساتھ آؤ میں اسکے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوا وہ نقب میں
غائب ہوئی میں جو چلا ناگاہ بیہوش ہوگیا ابھی ہوش آیا تو اپنے کو اس صحرا میں پایا اگر میری زندگی ہے تو
بچ جاؤنگا ورنہ جو منظور خدا ہے گا وہ ہوگا چیل ہیکل نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اس جوان پر اپنے کو ظاہر
کرنا اچھا نہیں ہے یہ بالکل ناواقف ہے اگر صورت اصلی دیکھے گا ڈر کر مر جائے گا ایسا جوان صاحب جمال
پھر ملنا ہوگا جبری بھی معلوم ہوتا ہے اسکو یہاں سے چلنا اچھا ہے جب سے جاؤنگا اور اسکو کوئی عہدہ
جلیل دونگا تب اپنے تئیں ظاہر کرکے سجدہ کراؤنگا یہ سوچ کے عفریت چیل ہیکل نے کہا اے جوان میں
اس مکارہ کو بھی سزا دونگا تجھے اپنے ہمراہ لے چلونگا لشکر بھی تیرا ابھی تیرے پاس آجائے گا یہ کہکے ایک
دستک دی ایرج نوجوان نے دیکھا ایک ساحرہ سیہ فام سو سوا سو برس کا سن نیلی دھوتی باندھے ایک
میلا لنگوٹا اوڑھے ہوئے ہاتھوں میں خون بھرا ہوا سامنے سے دوڑی ہوئی آئی اس پیرمرد کے آگے
سر جھکایا کہا یا خداوند آپنے مجھکو کیوں طلب کیا ہے پیرمرد نے کہا اس جوان کا لشکر کہاں ہے اس ساحرہ
نے کہا اسکا لشکر قریب ساحل ہے پیرمرد نے کہا تو کہاں گئی تھی ساحرہ نے کہا میں اسکے لشکر میں گئی تھی
پیرمرد نے پوچھا وہاں کیا کرتی تھی ساحرہ نے جواب دیا میں شدت گرسنگی سے بہت بیتاب تھی اسکے لشکر
میں دو گھوڑے کھائے تھے قصد تھا کہ دو ایک آدمی بھی کھا جاؤں مگر آپنے طلب فرمایا میں چلی آئی پیرمرد
نے اسکو ایک طمانچہ مارا کہ وہ گر کے بیہوش ہوئی ایرج نوجوان سے کہا اے جوان میں تیرے لشکر کو یہاں
لاتا ہوں یہ کہکے پیرمرد غائب ہوا ایرج نامدار حیران ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ پیرمرد کون ہے اسکو مجھ سے
کیوں ملا اس فکر میں تھے کہ وہی پیرمرد ظاہر ہوا کہا اے جوان آج کے تیسرے روز تیری فوج یہاں آجائیگی
اگر ایک دو آدمی ہوتے تو اسی وقت آجاتے مگر تیرے ہمراہ تو لشکر بیشمار ہے خیمہ و خرگاہ ہے میں تیرے واسطے
بارگاہ بھیجتا ہوں جب تک تو اس بارگاہ میں بسر کرنا جسوقت تیری فوج آجائے بلا تکلف میرے پاس
آنا کچھ ضروری باتیں تجھ سے کہونگا ایرج نامدار نے شکر خدا کیا پیرمرد رخصت ہوا تھوڑی دیر کے بعد
ایرج نے دیکھا کچھ لوگ ایک بارگاہ چھکڑے پر بار کرکے لائے اسی میدان میں بارگاہ استادہ کی
ایرج سے کہا تشریف لائیے ایرج نامدار بارگاہ میں تشریف لے گئے بہت سے لوگ حاضر ہوئے سبنے
عرض کی جو آپکو ضرورت ہو ہم لوگ حاضر ہیں ایرج نے فرمایا آپ لوگ بہ آسائش رہیں دو تین روز میں
ہمارا لشکر آجائے گا آپ حضرات کے واسطے اور زیادہ آسایش ہوگی تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب رات
زیادہ گذری ایرج نامدار نے آرام فرمایا تین دن تک اس صحرا میں بسر کی چوتھے روز ایرج نامدار
بارگاہ کے آگے زیر سائبان فروکش تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اڑی ایرج نامدار نے

خوش ہوکے فرمایا ہمارا لشکر آتا ہو سب نے عرض کی کیا عجب ہو جو آپ کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد دیکھا
ہوا سب نے دیکھا لشکر بیحساب آتا ہو ایرج نامدار نے فرمایا ان سبکو باعزاز و اکرام یہان لانا چاہیئے یہ کہکے
جو لوگ اس وقت ایرج نامدار کے پاس موجود تھے انکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھے افسران لشکر نے جو ایرج کو
آتے ہوے دیکھا سب لوگ گھوڑے سے اترے ایرج کے قریب آئے سب نے سلام کیا ایرج نامدار
سب کو لیکر اپنی بارگاہ کی طرف آئے اس وقت بارگاہ ہند شاہ ہو مین سب سردار اپنی اپنی بارگاہون
مین داخل ہوے تھوڑی دیر کے بعد پھر سب ایرج نوجوان کی بارگاہ مین حاضر ہوے سب نے عرض کی آقا
نامدار آپ یہان کیونکر تشریف لائے ایرج نوجوان نے اپنی کل کیفیت بیان کی پھر لشکر سے پوچھا کہ تم لوگون
کو کیونکر میری خبر ہوئی اور یہان تک کیونکر آئے سردارون نے عرض کی آپ نے ایک پیر مرد کو ہم لوگون کے پاس
بھیجا تھا اسنے اسی وقت ہم لوگون سے کہا کہ اپنے چلنے کی تیاری کرو ہم لوگ اسی وقت تیار ہوے
اس پیر مرد نے ایک صحرا مین ہمین چھوڑا پتہ بتادیا کہا دس دن کی راہ ہمنے قطع کرا دی اب تین دن کی راہ
اور باقی ہو تم اس پتہ سے وہان چلے آنا ہم لوگ راہ مین کہین نہین ٹھہرے ایرج نے فرمایا یہان سے کل اُس
پیر مرد کی ملاقات کو چلنا ہو اُس شب تو وہین قیام کیا دوسرے روز علی الصباح ایرج نامدار نے وہان سے
کوچ کیا جو لوگ بارگاہ لیکر آئے تھے وہ ہمراہ ہوے تمام دن کے بعد ایرج نامدار ایک کوہ کے قریب پہونچے
دیکھا پہاڑ مین ایک در بنا ہو اس در مین بہت سے دیو ان شریر بیٹھے ہین ایرج نے ان لوگون سے پوچھا
جو بارگاہ لیکر آئے تھے کہ یہ پھاٹک کیسا ہو سب نے کہا یہ پھاٹک طلسم جبل پیکر کا ہو جو آپ کے پاس
پیر مرد کی شکل پر آئے تھے وہ خداوند جبل پیکر تھے اپنی صورت اسوجہ سے اُس وقت تبدیل کرلی تھی کہ آپ کاف
نہون اب چلکر انکو سجدہ کیجیے کا خوف نہ فرمائیے گا انکی صورت بہت مہیب ہو ایرج نے جو یہ بات سنی فرمایا
ارے یہ کیا کہا مین اس مردود کو سجدہ کرونگا سب نے کہا ایسا نہ کیجیے نہین وہ ابھی فنا کر دینگے انھین سب
کیفیت انسان کے ظاہر و باطن کی معلوم ہو جاتی ہو ایرج نے فرمایا محض جھوٹ ہو اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ میرے
واسطے اتنی خاطر کرتا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین یہان کس واسطے آیا ہون سب نے عرض کی ہم لوگ
مطلق آگاہ نہین ہین کہ آپ کیون تشریف لائے ہین ایرج نے فرمایا مین جبل پیکر کو مسلمان کرنے آیا ہون
اگر مسلمان ہوگا اور یہ طلسم مجھے دیگا تو اسکی جان بچیگی اور اگر مسلمان ہونے سے انکار کریگا تو طلسم کو
تباہ کر دونگا اسکی جان بھی مفت مین جائیگی ملازمین جبل پیکر نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین اب ایسا
کلمہ منہ سے نہ نکالیے گا ایرج نوجوان نے کہا خاموش رہنا اب کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ تم بھی مبتلاے
بلا ہوگے اگر اپنی خیریت چاہو تو خدا کو واحد کہنا جانو ملازمین نے کہا ہمتو ہرگز اپنے دین کو ترک نکرینگے
ایرج نے فرمایا اگر دین کو ترک نکروگے تو قتل کیے جاؤگے ملازمین جبل پیکر نے کہا کسکی مجال ہو جو ہمکو قتل
کرسکے ایرج نوجوان نے چاہا طمانچہ ماریں کہ سر اڑجاے گرز اور سرداران بیچ مین آگئے سب نے ملازمین جبل پیکر
کو گرفتار کرکے خنجر گلون پر رکھ دیے بعض نے دستہ قلبی کے سبب سے کچھ نہ کہا اور جبل پیکر کو برا کہے انکو
تو سلطان ایرج نوجوان نے قتل کیا اور بعض مسلمان ہوے انکو امان دی وہ لوگ ایرج نامدار کے قدمون
گرے ایرج نے کلمہ پڑھایا انھون نے عرض کی اے شہریار اگر مزاج مبارک مین آئے تو اس پہاڑ کے اوپر
تشریف لے چلیے ایک مرد بزرگ صاحب ایمان اس پہاڑ پر رہتے ہین آج تک بہت سی تدبیرین

کہ انکو یہاں سے نکالوں مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی جب کوئی ساحر اس طرف آیا اور پہاڑ پر بعزم ایذا رسانی
چڑھا گر کے مرگیا جیسے تم نے دیکھا۔ ساحر گر کے مرے ہیں کوئی اسطرف آنے کا نام نہیں لیتا ہے ایرج نے فرمایا
میں ضرور اس پہاڑ پر جاؤنگا اس مرد بزرگ سے ملونگا یہ کہکر ایرج نامدار آگے بڑھے ملازمین و سردار ہمراہ
ہوئے ایرج پہاڑ پر تشریف لائے دیکھا سامنے ایک حجرہ بنا ہے اسکے آگے ایک باغچہ ہے کچھ درخت خوشبودار
پھولوں کے لگے ہوئے ہیں ایرج اس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک مرد بزرگوار قریب ایک حوض کے بستر
بچھائے بیٹھے ہیں ایرج نامدار کو جو ان مرد بزرگ نے دیکھا ہنس کے کہا اے جوان میرے پاس آ میں ایک
مدت سے تیرا انتظار کرتا تھا ایرج نامدار آگے بڑھے ان مرد بزرگ کے قریب گئے پیر مرد آگے بڑھے
ایرج نامدار کو گلے سے لگایا فرمایا میرے ہمراہ آؤ اپنی فوج کو یہیں ٹھہراؤ ایرج نامدار نے فوج کو وہیں ٹھہرایا
آپ پیر مرد کے ہمراہ حجرے میں گئے پیر مرد نے ایرج کو صندل کی چوکی پر بٹھایا آپ بھی قریب بیٹھے کہا اے
ایرج تمنے مجھکو نہایت خوش کیا میں مدت سے تمہارا منتظر تھا مگر تین چار روز سے مجھکو ایک بزرگوار بشارت
دیا کرتے تھے کہ آگاہ ہو اب وہ شخص آنے والا ہے جو اس طلسم کو فتح کریگا اور یہاں کے کافروں کو مسلمان کریگا
لازم ہے کہ اسکی تعظیم و توقیر میں کمی نہ کرنا اے ایرج میں صاحبقران سے بھی بخوبی آگاہ ہوں اگر تم یہاں
سے صاحبقران ثانی کے پاس جانا میری کیفیت انسے بیان کرنا وہ مجھے بہت اچھی طرح سے جانتے
ہیں اور امیر کشورگیر یعنی صاحبقران اول کو بھی میں نے دیکھا ہے ایک مدت گذری کہ صاحبقران اول
سے ملاقات ہوئی تھی مگر نوبت کلام کی نہیں آئی ایرج سر جھکائے بیٹھے رہے پیر مرد نے دیر تک باتیں کیں
بعد گفتگو کے ایرج نامدار سے کہا اس طلسم کی کیفیت تم سے بیان کرتا ہوں جن جن باتوں کو منع کروں
انکا خیال رکھنا خبردار انسے پرہیز کرنا اگر میری بات نہ مانوگے تو بہت پچھتاؤگے بڑی تکلیف اٹھاؤگے
عمر بھر طلسم سے جان دوگے رہا نہوگے ایرج نے کہا میں آپکے ارشاد کے خلاف نکرونگا جو جو باتیں آپ فرمائینگے
انہیں پر عمل کرونگا پیر مرد نے کہا اس طلسم کا حاکم عفریت جبل پیکر ہے ایک مدت سے یہاں آگیا ہے
جو بادشاہ اصلی اس طلسم کا تھا اسکو قتل کیا اسکی ایک دختر نیک اختر ہے بارہا جبل پیکر نے اس سے
وصل حاصل کرنا چاہا مگر اسنے انکار کیا اسکو بھی قید شدید میں رکھا ہے اگر تم جانا اور اسکو رہا کرنا تو اس سے
خواستگار وصل نہونا اگر ایسا کروگے تو بہت پچھتاؤگے ایرج نے کہا کبھی ایسا نہوگا پیر مرد نے کہا جب
طلسم سے جانا یہاں کی حکومت اسکو دیتے جانا کہ وہ وارث حق ہے ایرج نے کہا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے کہا
اس طلسم کی لوح قلعہ تنگ قبا کے پاس ہے اور وہ ساحرہ مکر و فریب سے بھری ہے اگر وہاں جانا تو اسکے مکر سے اپنے
کو بچانا اگر وہ تمہاری دلجوئی کرے تو اسپر سچ کا گمان نکرنا سب باتوں کو خلاف جاننا اسیطرح کی بہت سی
باتیں پیر مرد نے بتائیں جب سب امور تعلیم کرچکے تو کہا اے ایرج میں ایک چیز تمہیں دیتا ہوں جو تمہارے
بکار آمد ہوگی اور ہر جگہ تمہیں مدد دیگی مگر اسکی احتیاط ضرور واجب ہے اسکا احترام لازم ہے اگر احتیاط نکروگے
تو ضایع ہو جائیگی پھر ہاتھ نہ آئیگی ہاں اگر کوئی ساحر تم سے مکر سے لے جائے تو ملنے کی امید رکھنا اور اگر از خود
تمہارے پاس سے غائب ہوجائے تو پھر امید نکرنا کہ اب ہمیں یہ تحفہ ملیگا ایرج نے کہا آپ عطا فرمائیے
میں حتی الوسع اسکی احتیاط کرونگا پیر مرد نے کہا اول تو جب وہ تمہارے پاس موجود ہو تو شراب نہ پینا اور
جس وقت شب کو بستر خواب پر جانا اسکو اپنے پاس سے دور نکرنا مقام طاہر پر رکھنا پھر لوگ اسکی حفاظت

کے واسطے مقرر کردیا بلکہ بہتر یہ ہے کہ بوقت جنگ اسکو پاس رکھنا جب رزمگاہ سے واپس آنا پھر اپنے پاس
نہ رکھنا ایرج نے فرمایا ایسا ہی ہوگا پیرمرد نے ایک صندوق کھولا اسمین سے ایک جامہ سبز نکالکر ایرج
کو دیا کہا یہ جامہ سلیمانی ہے جبتک زیب جسم کیے رہوگے اس طلسم مین کوئی کچھ نکرسکیگا اور تکلف یہ ہے کہ زخم تلوار
کا بھی نہ پڑنے پائیگا ایرج نامدار نے خوش ہوکے اس جامے کو لیا پیرمرد نے کہا اس جامے کو پہنکے طلسم
مین داخلہ کرنا تاکہ سب پر خوف طاری ہو بیابان دیوان شہر بعض بعض مقام پر رہتے ہین جب وہ اس جامے
کو دیکھینگے خوف کرینگے یہان نہ ٹھہرینگے گو حاکم طلسم بھی عفریت ہے مگر وہ فکر اس جامے کے لینے کی کریگا
اور بہت سے ساحران بکار کو بھیجیگا تم ہر وقت ہوشیار رہنا جامے کی احتیاط کرنا ایرج نے جامہ پہنا پیرمرد نے
کہا تمھین لازم ہے کہ پہلے لوح کی تلاش مین جاؤ جب لوح مجائے تب اور کام مین مصروف ہوا ایرج نے کہا
اول مین لوح کی تلاش مین جاتا ہون اگر فضل خدا شریک حال ہے تو لوح لیتا ہون پیرمرد نے کہا پہلے افغان جادو
کے یہان جاؤ اسکو قتل کرو اسکے بعد مکان تنگ قبا کا راستہ ملیگا افغان جادو کے مکان کا پتہ بتایا ملک تنگ قبا
کے بیابان کے سب عجائب وغرائب بتائے ایرج نامدار رخصت ہوئے سب فوج کو ہمراہ لیا پہاڑ کے نیچے اترے چاہا
طلسم کے اندر داخل ہون کہ لوگ جو بعہدہ نگہبانی موجود تھے وہ ایرج نامدار کو مانع ہوئے شاہزادے نے بھی تلوار کھینچی
سب فوج والون نے بھی تلوارین کھینچ لین نگہبانون نے سحر کرنا شروع کیا مگر برکت جامہ سلیمانی سے سحر نے کسی پر اثر
نہ کیا ایرج نامدار دستے بڑھتے پہاڑ کے اندر داخل ہوئے دیکھا میدان وسیع نظر آتا ہے جہانتک نگاہ کام کرتی ہے سوائے
میدان کے دوسری چیز نہین دکھائی دیتی ہے ایرج نامدار نے اپنے ملازمین سے فرمایا یہ طلسم کیسا ہے کہ جہان آبادی
کا پتہ نہین جو لوگ ملازمین چہل پیکر سے ایرج کے ہمراہ آئے تھے انھون نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم بہت دور
ہے یہ تو سرحد طلسم ہے چارون طرف اسکے حدین ہین اور اسی طرح کے پہاڑ بنے ہین طلسم یہان سے چار دن کی
راہ ہے جب چار منزلین شب و روز کی ہون تب طلسم مین داخلہ ہو پھر اسکے بعد مرحلہ جات طلسم ایسے ہین کہ
جو ایک ایک ہفتہ کی راہ پر ہین شہر طلسم سب کے بیچ مین ہے گرد مرحلہ جات ہین اور عجائبات ہین ایرج نے فرمایا ابھی
تو تلاش لوح مین جانا ہے پتہ اسکا مجھکو خواجہ نورالزمان نے بتایا ہے مین اس طرف جاؤنگا لوح طلسم لاؤنگا
سب نے عرض کی پہلے مرحلہ جات تو فتح فرمایئے جبتک مرحلہ جات فتح نہونگے لوح تک کیونکر رسائی ہوگی ایرج نے فرمایا
مرحلہ جات کی راہون سے ہمنہین جائینگے صرف ایک مرحلہ ملیگا وہان افغان جادو رہتا ہے اس سے مقابلہ
پڑیگا اگر خدا نے چاہا تو اسکو قتل کرکے ملک تنگ قبا کے مکان پر جاؤنگا وہان کے اکثر عجائبات ایسے ہین جو
کم قابل دفع ہونگے مگر خدا مالک ہے دیکھا جائیگا سنا ہے کہ ملک تنگ قبا بڑی مکار ہے اسکے مکر سے بچنا بھی لازم ہے
سب نے عرض کی یہان سے کے روز کی راہ ہے ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہان سے تین چار دن کا راستہ ہے اسمین کہیں
مین قیام نکرینگے وہین چلکر ٹھہرینگے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد اڑی
ایرج نامدار نے کہا معلوم ہوتا ہے لشکر آتا ہے کہ اسقدر گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ چند ساحر [illegible]
آتے ہیں آگے چند ساحر تخت پر بیٹھے ہوئے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین ایرج نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ
ہماری تلاش مین آتے ہین ملازمین چہل پیکر نے عرض کی آپ کی تلاش مین نہین آتے ہین ان لوگون کا
یہی دستور ہے کہ شب و روز حوالی طلسم مین گشت کرتے ہین جو کوئی نیا آدمی کہین سے طلسم مین آجاتا ہے اسکو گرفتار
کرکے لے جاتے ہین بعض لوگ طلسم مین آدم خوار بھی ہین وہ اسکو کھاتے ہین ایرج نے فرمایا اچھا ہم سے

انسے مقابلہ ضرور ہوے گا ملازمین نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کہ انکو ہم لوگون کی خبر کسی نے پہونچائی اسی سبب سے
یہ اس طرف آئے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ لوگ قریب آگئے سب نے غور سے دیکھے کہ کون آتا ہے ٹھہر جائے ایرج
نامدار نے ٹھہرنا مناسب نجانا آگے بڑھتے چلے گئے جب قریب پہونچے ساحرون نے ایرج سے بڑھ کے کہا
اے جوان تو کون ہے جو ہمارے سحر کو نہین مانتا ایرج نے جواب دیا کہ تم لوگ کون ہو جو بلا واسطہ ہم کو روکتے
ہو ساحرون نے کہا ہم ملازمین خداوند جیل پیکر مین تمھین اسیر کرکے وہان لیجا مینگے چند بندگان خداوند
آدمیون کا گوشت کھاتے ہین آج وہ سب خوب شکم سیر ہونگے ایرج نے کہا یہ تم لوگون کا خیال خام ہے تمھاری
مجال نہین جو ہم مین سے ایک کو بھی لے جا سکو ساحر آگے بڑھے سحر کیا ایرج نامدار پہ سحر کیونکر تاثیر کرتا
سب ساحر جب سحر کرکے عاجز ہوے تو تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے ایرج نے بھی تلوار کھینچی ساحرون
کو قتل کرنا شروع کیا لشکر بھی مصروف جنگ ہو گیا تھوڑی دیر مین ساحرون کو سواے فرار کے
اور کوئی تدبیر بن نہ آئی سب بھاگے فوج ایرج نے تعاقب کیا افسر سب ساحرون کا احتراق جادو مرد
عاقل تھا سوچا ان لوگون سے بھاگ کے بھی جان نہ بچے گی اپنے ہمراہیون سے کہا اب امان طلب کرو
ایکجگہ ٹھہر جاؤ سبکو یہ بات پسند آئی امان طلبی کی ایرج نامدار نے فوج کو روکا سب ساحر ٹھہرے ایرج نامدار کے
پاس حاضر ہوے ایرج نامدار نے احتراق جادو کو بلایا کہا اے احتراق تمنے امان طلبی کی ہمنے پناہ تمکو دی
اب لازم تمہین یہ ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور جیل پیکر پر لعنت کرکے مسلمان ہو تمھاری جان بچیگی
عزت بھی بچیگی احتراق جادو نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو ابھی جان جاتی ہے یہ جوان زندہ نہ چھوڑے گا اور
ترک مذہب کرنا بھی اچھا نہین ہے کیونکہ خداوند جیل پیکر بہت اچھے خداوند ہین انکے مرتبے بڑے ہین اور
یہ لوگ مسلمان ہین خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین بہتر یہ ہے کہ اس جوان سے کچھ سوال ایسے کرنا چاہیے
کہ یہ مجبور ہو جائے اور خداوند جیل پیکر پر ایمان لائے بڑا مرد دلیر معلوم ہوتا ہے خداوند نے اسکو عجب خلق کیا
ہے شاید اسکی جرأت کا امتحان نہین کیا ہے مین اسکو اپنے ساتھ وہان لیجاؤنگا خداوند کو دکھاؤنگا وہ بہت
خوش ہونگے اسکو کوئی عہدہ جلیل عنایت فرمائینگے یہ سوچ کے احتراق نے عرض کی مین آپ سے
کچھ سوال کرنا چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا اے احتراق جو سوال کرنا منظور ہو شوق سے بیان کرو
احتراق جادو نے عرض کی آپ کے خدا کو کسی نے دیکھا نہین ہے اور جبتک کسی چیز کو دیکھ نہ لے اسکے ہونے
مین شک ہوتا ہے اور ہمارے خداوند کو سب دیکھتے ہین انکے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے اب آپ کے
خدا کے ہونے کی دلیل کیا ہے ایرج نے فرمایا اے احتراق تمنے بہت آسان سوال کیا بہت سی چیزین ایسی
ہین جو ہین اور نہین معلوم ہوتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین روح موجود ہے مگر اسکو کوئی دیکھ نہین
سکتا ہے مگر سب چیزون سے روح افضل ہے اگر روح جسم انسان مین نہو تو کوئی کام نہین کر سکتا ہے اور بہت سی
چیزین ایسی ہین جنکی ظاہری قدرت سب دیکھکر انکو باطنی ہنر و نیز فضیلت دیتے ہین وہ بالکل بیکار
ہین مثل دست و پا چشم و گوش انسان ہاتھ کے ذریعے سے بہت سے کام کر سکتا ہے آنکھ سے دیکھ سکتا ہے
پاؤن سے چل سکتا ہے اور یہ چیزین انسان مین ایسی ہین کہ جنکو سب دیکھ سکتے ہین مگر کسی حال مین یہ
روح سے جو نادیدہ چیز ہے بہتر نہین ہو سکتین یہی کیفیت تمھارے جیل پیکر کی ہے کہ اسنے از رہ بد قلبی دعوی خدائی
کیا ہے اور تم جاہلون کے سامنے جو اسنے بقوت سحر کچھ عجائب و غرائب دکھائے تمھین اسکی قدرت کا

یقین ہوگیا اور اصل مین وہ کوئی چیز نہین ہر ایک مرد کافر ہو اگر اُسکو دعوی خدائی ہو تو کل باتین اُسکو
معلوم ہوتی رہتی ہونگی اسوقت تمہاری مدد کیون نکی اور ہمارے خدا کی قدرت دیکھو کہ تمہارے سحر سے
ہمکو بچایا کہ ہم سحر نہین جانتے ہین آسنے مجھکو تیر شہاب کیا اب کسکی خدائی کے تم قائل ہوسے احتراق
نے عرض کی اے شہریار جسقدر آپ نے فرمایا یہ سب بہت سچ ہے ہم جبل پیکر پر لعنت کرتے ہین اور آپکی
اطاعت قبول کرتے ہین ہمین ارکان مذہب بتلایئے ایرج نامدار نے کلمہ پڑھایا احتراق جادو مسلمان ہوا
ایرج نامدار نے گلے سے لگایا احتراق نے اپنے ہمراہیون سے کہا اگر تمہین میرا ساتھ دینا منظور رہے
تو دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو سب نے کلمہ پڑھا مگر وہ لوگ محروم رہے جو فرار ہوگئے
تھے ایرج نامدار نے خادمون سے فرمایا بارگاہ استادہ کرو آج کی شب یہین قیام کرینگے کل چلینگے
خادمون نے بارگاہ ہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہ
مین داخل ہوسے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر بارگاہ ایرج مین حاضر ہوسے سب ساحر بھی
آئے احتراق نے ایرج نامدار سے عرض کی آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہے یہان کیون کر تشریف
لائے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان فرمائی احتراق متحیر ہوگیا عرض کی اے شہریار آپ نے وہ عزم کیا ہے
جو دوسرے کا کام نہین اس طلسم کا فتح ہونا بہت مشکل ہے یہان بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اُنکے فتح کرنے کو
سامان کی ضرورت ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا خدا سب مہیا کردیگا طلسم فیروزیہ کی کیفیت سنکر احتراق متعجب
ہوا عرض کی جنے طلسم فیروزیہ کو فتح کیا کمال کیا وہ طلسم ایسا نہ تھا جو فتح ہوجاتا ایرج نے کہا بہت سے
سردار بیسے نامی طلسم کے ہوئے ہین جبتک طلسم لحقات فتح نہونگے اس وقت تک فیروز قتل
نہوگا احتراق نے کہا اے شہریار اور سردار جو طلسم فتح کرنے کو گئے ہین بعض طلسم ایسے ہین جو فتح ہوجائینگے
اور بعض ایسے ہین جنکا فتح ہونا ممکن نہین سب سے بڑھکے سخت طلسم مراۃ العدم ہے اُسکے بعد
طلسم ہے جو شخص وہان گیا ہوگا اسکا زندہ واپس آنا معلوم ہے وہ زندہ واپس نہ آئیگا وہان علاوہ سحر کے تحفہ جات
حکمت بہت ہین اور لشکر بھی بیشمار ہے ایک شہر پہلوانون کا وہان آباد ہے کہ اسکو شہر کوہستان کہتے ہین ایک ایک پہلوان
لاکھ لاکھ آدمیون کو کافی ہے اسکے علاوہ اور بہت سی باتین اس طلسم مین ایسی ہین جو بہت مشکل ہین
پہلے پانچ مرحلے فتح کرے پھر لوح ملے لوح لیکر طلسم مین خاص خاص مقامات کو فتح کرے وہ بہت سخت
طلسم ہے وہان جانا اور فتح کرکے آنا ممکن نہین ایرج نامدار نے سردارون سے کہا طلسم مراۃ العدم
مین کون گیا ہے سردارون نے عرض کی بدیع الملک گئے ہین ایرج نے کہا طلسم کیا فتح ہوگا شکست
اُٹھاکے وہان سے آئینگے شب بھر یہی گفتگو رہی صبح کو ایرج نے مع لشکر وہان سے جانب مکان
افغان جادو کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن فراریون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جو احتراق جادو کے ساتھ سے بھاگ گئے تھے یہ سب لوگ بھاگ کر جبل پیکر کے پاس پہونچے جبل پیکر
اُسوقت اپنے وزراسے کہہ رہا تھا کہ مین نے ایک جوان کو مشام جادو سے چھینکر صحرائے مشام مین
رکھا تھا اور اُسکے لشکر کو جاکر خود اطلاع دی تھی کہ وہ سب صحرائے مشام مین جاؤ وہان کو تسخیر کرو اور

تمھارے آقا سے ملاقات ہوئی بلکہ دس دن کی راہ قدرت نے انپر آسان کردی تھی کہ وہ لوگ ایک دن
مین دس دن کا راستہ طے کر کے صحراے مشام کے قریب پہونچ گئے تھے قدرت نے اُس جوان کے واسطے
بارگاہ بھیج دی تھی کچھ آدمی خدمت کو بھیجے تھے اُس سے کہدیا تھا کہ جس وقت لشکر تیرا آجاے فوراً میرے
پاس آنا مگر ابھی تک میرے پاس نہین آیا نہین معلوم کیا باعث ہی اگر وہ جوان یہان آئے تو قدرت اُسکو
اپنا بندۂ خاص بناکر انتظام جنگی اُسکے سپرد کرین کیونکہ قدرت نے جب اُسکو خلق کیا تھا تو دل اُسکا بہت قوی
بنایا تھا اور اُسکے مزاج مین جرأت پیدا کی تھی اگر وہ یہان آئیگا تو سب لوگ اُس سے بہت خوش ہونگے قدرت
نے علاوہ شجاعت کے اُسکو حُسن ایسا عنایت فرمایا ہی جو آپ لوگون نے کبھی خواب مین نہ دیکھا ہوگا سب نے
کہا جب قدرت اُسکو اپنا بندۂ خاص قرار دین گے تو پھر جو بات اُسمین ہوگی وہ بہت اچھی ہوگی چہل پیکر
نے کہا کچھ لوگون کو روانہ کرو کہ وہ جاکر اُسکو ہمارے پاس لے آئین وزرا نے اُسی وقت چوبدارون سے کہا
سانڈنی سوارون کو حکم خداوند پہونچا دو کہ صحراے مشام مین جائین اور اُس جوان کو وہان سے لے آئین
چوبدار باہر آئے دیکھا چند ساحر حیران و پریشان کھڑے ہین چوبدارون نے کہا تم لوگ یہان کیون آئے ہو
اُنھون نے کہا ہم خداوند کے پاس فریادی آئے ہین جب خداوند ہمکو بلائین گے تو ہم جاکر اپنا حال کہین گے
چوبدار نے آکر چہل پیکر سے کہا چند ساحر فریادی حاضر ہین آپ ہی سے عرض کرینگے چہل پیکر نے کہا بلالو
چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لے گئے ساحر چہل پیکر کے سامنے گئے سب نے جھک جھک کے سجدہ
کیا چہل پیکر نے کہا کس بات کی فریاد لیکر آئے ہو ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ حسب دستور قدیم صحرا
مین آدمیون کو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک لشکر ملا کہ سردار اُس لشکر کا ایک جوان صاحب شوکت
وشان تھا ہمنے چاہا اُس کو گرفتار کرلین اُسنے ہمسے مقابلہ کیا ہم لوگون نے بہت بہت سحر کیا مگر اُس
جوان پر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے مدد چاہی لشکر ہمپر حملہ آور ہوا ہم لوگ تاب مقابلہ نہ لاسکے فرار ہوئے افسر ہمارے
احتراق جادو اور چند سردار وہین رہ گئے نہین معلوم اُنپر کیا گذری یقین ہی اُس جوان نے ان سب کو
بھی قتل کیا ہو چہل پیکر نے کہا اُس جوان کی صورت کیسی ہی ساحرون نے صورت بنائی تقریر مین تصویر
دکھائی چہل پیکر نے کہا اُس جوان کو قدرت نے اپنا بندۂ خاص بنایا ہے تمنے بہت برا کیا جو اُس سے
مقابلہ کیا ساحرون نے کہا ہمین کیا معلوم تھا اگر جانتے ہوتے تو اُسکو نہ روکتے چہل پیکر نے کہا اب مین منادی
کرادی جاے کہ اُس جوان کو کوئی نہ روکے جس طرف سے اُسکے مزاج مین آئے سیر کرتا ہوا ہمارے پاس
آئے جہان جاے اُسکی خاطر و تواضع ہو وہ ہمارا بندۂ خاص ہی وزرا نے اسی وقت ساحرون کو تمام طلسم مین
بھیجکر منادی کرادی کہ ایک جوان اس طلسم مین آیا ہی جس مرحلے پر وہ جاے کوئی اُسکو مانع نہو اُسکی
خاطر کرنا سب پر واجب ہی اور جو مانع ہوگا وہ جوان اُسکو ہلاک کریگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے
طلسم بھر مین یہ منادی ہوگئی چہل پیکر نے وزرا سے کہا اب اُسکے پاس آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت ہی
وہ خود ہی یہان آتا ہی دو ایک روز مین شرف خدمت گذاری خداوند حاصل کرے گا
وزرا نے چوبدارون کو منع کردیا کہ اب جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی چوبدارون نے سانڈنی
سوارونکو اطلاع کی ان لوگون نے کمرین کھول ڈالین چہل پیکر نے وزرا سے کہا ایسا نہو وہ جوان
دور دور سے ہر طرف پر جاے وہان ابھی اطلاع نہ کی گئی ہوگی بہتر یہ ہی کہ نامے لکھکر

دور دور کے مرحلوں پر روانہ کردو وزرا نے نامے بھی روانہ کر دیے جمیل پیکر کو انتظار رہا ہر وقت وزرا
سے یہی ذکر کرتا تھا کہ ابتک وہ جوان نہیں آیا یہاں تو یہ حالت ہوئی ادھر ایرج نوجوان جو احتراق جادو کو
اپنے ہمراہ لیکر چلے تین روز کے بعد افغان جادو کے مکان پر پہونچے ایرج نامدار نے دیکھا کہ چار دیواری آہنی
بنی ہوئی ایک طرف پھاٹک نہایت عالیشان ہے اندر بات بھی معلوم ہوتا ہے احتراق جادو سے فرمایا افغان
جادو کا مکان یہی ہے احتراق نے عرض کی افغان اسی مکان میں رہتا ہے ایرج نامدار پھاٹک سے اندر
تشریف لائے افغان کو نامہ جمیل پیکر کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمہارے یہاں
آوے اسکی خاطر کرنا کوئی بات اسکے خلاف مرضی نہونے پاوے ورنہ خداوند آزردہ ہونگے جس روز
سے اسکو یہ نامہ پہونچا تھا شب و روز منتظر رہتا تھا چنانچہ اس روز بھی اپنے باغ میں بیٹھا تھا اور ہرکارہ کو
روانہ کیا تھا کہ جاکر خبر لاؤ اگر وہ جوان آتا ہو تو مجھے اطلاع دو ملازم چلے تھے کہ ایرج نامدار پھاٹک کے اندر
داخل ہوئے افغان نے جو ایرج نامدار کی صورت دیکھی تخت سے اٹھا ایرج کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا اپنے ہمراہ لے گیا تخت پر بیٹھنے کو کہا ایرج نامدار نے انکار کیا ایک دنگل قریب بچھا تھا اس دنگل
پر بیٹھ گئے افغان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی آپکی تشریف آوری کی خبر خداوند نے دی تھی ایک
فرمان آیا تھا اسمیں تحریر تھا کہ جب کوئی جوان صاحب شوکت و شان تشریف لاوے اسکی اطاعت کرنا
ایرج نامدار سمجھے یہ مکر کرتا ہے اگر کچھ نہ فرمایا اسکے کلام کی تائید کی افغان نے عرض کی آپ اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمایئے ایرج نامدار نے اپنا نام بتایا افغان نے عرض کی آپکو خداوند نے کیونکر دیکھا ایرج نے
فرمایا کون خداوند افغان نے عرض کی خداوند جمیل پیکر ایرج نے کہا اے افغان خبردار اب اسے خداوند
نہ کہنا وہ مرد مکار ہے خدا واحد ہے یکتا ہے یہ بات اپنے دل سے دور کرو اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے
دین اسلام اختیار کرو افغان نے عرض کی میں آپکی سب خاطریں کرونگا مگر ترک مذہب نکرونگا اگر آپ
آزردہ ہونگے تو میرا کیا نقصان ہوگا لیکن خداوند سے یہی کہ سکتا ہوں کہ میں بے گناہ تھا مجھے کہا کہ اپنا دین
تبدیل کرو میں نے ترک مذہب کرنے میں عذر کیا اس بات پر فساد ہوا ایرج نامدار نے فرمایا پھر سے
میرے سامنے اس مکار کو خداوند کہا اب نہ کہنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے افغان نے کہا میں سو بار انکو خداوند
کہونگا آپ کیا کرینگے آپ زیادہ کلمات انکی شان میں نہ فرمایئے نہیں بری ہوگی ایرج کو نہایت ناگوار
ہوا افغان قریب تو بیٹھا ہی تھا ایرج نے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اڑ گیا افغان مرکے زمین پر گرا
اسکے مرنے سے تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من
افغان جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی ملازمین افغان نے جو یہ آواز سنی سب دوڑ
ایرج نامدار کو آکے سب نے گھیر لیا شاہزادہ تلوار پکڑ کے اٹھا اور سب سردار بھی جا پڑے ملازمین افغان
سحر کرنے لگے احتراق نے سحر کو دفع کیا اور سحر نے ایرج نامدار پر اثر بھی نہ کیا آخرکار ملازمین افغان
سحر کرکے عاجز ہوئے اور بہت سے لوگ قتل ہوئے تب مجبور ہوکے سبنے امان طلب کی ایرج نامدار
نے تلوار روکی سب ساحر حاضر خدمت ہوئے ایرج نامدار نے سب کو مسلمان کیا سب ایمان لائے ایرج
نامدار کو باغ سے بارہ دری کے اندر لائے عرض کی اے شہریار تشریف رکھیے یہاں جو کچھ مال و اسباب
موجود ہے قبضہ میں کیجیے ایرج نے احتراق جادو سے فرمایا ان امور کا تم انتظام کرو احتراق جادو ملازمین

کے ہمراہ خزانے مین آیا سب مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا باہر آکے فوج ایرج نامدار کا خزانے مین
شامل کیا شاہزادہ وہان تین دن رہا چوتھے روز تلاش ایرج مین ملکہ تنگ قبا کے مکان کی جانب کوچ کیا
احتراق جادو نے راہ مین عرض کی ملکہ تنگ قبا کا مکان یہان سے بہت نزدیک ہے اسکے یہان سے
عجائبات بہت مشہور ہین نسبت ہوشیار رہنا چاہئے یہ نہو کہ کوئی ساحر مکار آسکے اور دام مکر پھیلائے ایرج نامدار
نے فرمایا ہر حال مین خدا حافظ ہے اگر اسکا فضل ہے تو کوئی مکار مکر نہین کر سکتا ہے جو آئے گا مجبور ہو جائے گا احتراق
نے عرض کی ملکہ تنگ قبا خود بڑی مکارہ ہے اسکے واسطے بہت شاہزادگان عالی مرتبت یہان آئے مگر اسنے
ایسی شرطین بیان کین کہ سب مجبور ہو کے واپس گئے بعض نے ارادت خود کی فکر کی اپنی جان دی اُمید
نہ بر آئی مجبور ہو کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ایرج نے فرمایا کیا ملکہ تنگ قبا حسین بھی ہے احتراق جادو
نے کہا اسکے حسن مین شک کیا ہے آپنے ابھی دیکھا نہین ہے جسوقت اسکے مکان پر تشریف لے جائیے گا
تصویر ملکہ کی دروازے پر آویزان ہے ملاحظہ فرمایئے کا حسن و جمال کی کیفیت آئینہ ہو جائے گی ایرج نوجوان نے
فرمایا شرطین اُسکی کیا ہین احتراق نے عرض کی بہت سی شرطین ہین مجھکو معلوم نہین جب آپ اسکے
یہان جائیے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی ایرج نے جو یہ کیفیت حسن ملکہ تنگ قبا کے دیکھنے کا اشتیاق
ہوا دل بے کل دیدہ ہوا جو کیفیت احتراق نے بیان کی ایرج نے خوب سُنی ہر ایک بات کو اچھی طرح تحقیق کیا
احتراق سے جو جو باتین لوگون سے سنی تھین سب ایرج نامدار سے بیان کین ایرج نامدار کو راہ پہاڑ ہو گئی
خدا خدا کر کے تین دن کی راہ دو روز مین تمام کی باغ ملکہ تنگ قبا کے دروازے پر پہونچے یہان ملکہ کو
نامہ چہل نگار کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمہاری طرف آئے جو کچھ وہ کہے قبول کرنا انکار کیا تو
جہنم مین پھینک دی جاؤ گی یہ سنتے ہی ملکہ تنگ قبا اسی روز سے آدمی مقرر کر دیئے کہ اگر کوئی جوان
اس صورت کا کہین نظر آئے تو اسکو فوراً ہمارے پاس لانا بلکہ ہمین اطلاع دینا ہم اسکے استقبال کو چلینگے
لوگ ہر وقت اسی خیال مین رہتے تھے ملکہ نے بھی اپنا مکان اور باغ بہت اچھی طرح آراستہ کیا تھا
ہر وقت نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین بناؤ سنگار کیے موجود رہتی تھین کشتیان کباب کی
گلابیان شراب کی ہر وقت بارہ دری مین چنی رہتی تھین ارباب نشاط ہر وقت سازو سامان سے درست ہو موجود
رہتے تھے بلکہ روز آخر وقت دن کو اپنے باغ مین آکر اسی انتظار مین بیٹھتی تھی کہ شاید وہ جوان اب آجائے
حسب معمول اس روز بھی ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی تھی جس روز ایرج نامدار اسکے مکان پر پہونچے لوگ
جو موجود تھے جاکر ملکہ کو خبر دی کہ آپ نے جس جوان کی نسبت فرمایا تھا وہ دروازے پر موجود ہے ملکہ یہ خبر
سنکر اُٹھی دروازے پر آئی یہان ایرج نامدار مرکب سے اُترکے باغ مین جانا چاہتے تھے کہ دیکھا سامنے
سے ایک حور تمثال آفتاب جمال نازنین مہر تمکین خرامان خرامان آتی ہے ایرج نامدار کی نگاہ جو ملکہ تنگ قبا
پر پڑی تاب نظارہ نہ لائے غش آگیا سرداروں نے بڑھ کے شاہزادے کو سنبھالا ادھر ملکہ تنگ قبا
کی نگاہ جو ایرج نامدار پر پڑی یہی کیفیت ملکہ کی بھی ہوئی کنیزین گھبرا گئین ہاتھون ہاتھ ملکہ کو باغ کے صحن مین
لائین گلاب و کیوڑہ منگایا عرق بید مشک طلب کیا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دیئے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا
آنکھ کھولتے ہی آہ کی غم سے حالت تباہ کی کنیزون نے عرض کی واری مزاج کیسا ہے ملکہ نے کہا ارے
اسوقت طبیعت کی کیفیت بدل گئی دیکھو جلد جاؤ اس جوان کے ساتھ جو لوگ ہین اُنکے واسطے

جو مکان دوسرا ہو وہاں ان لوگون کو لے جا کر جگہ دو اس جوان کو یہان لاؤ مین استقبال کو جا نہین سکتی مجبور ہون اسکے ہمراہ بہت لوگ ہین کنیزین آگے بڑھین یہان سردارون نے ایرج نامدار کو بھی ہوشیار کیا تھا شاہزادے کی بھی عجیب حالت تھی سینے مین دل طپان تھا یہ شعر مصحفی کا ورد زبان تھا ۔ دکھا دیا تجھے جلوہ یہ کیسے چھپ کے کہ مین ۔ لو امید لذت نظارہ دگر مین رہا ۔ ملازمین عرض کرتے تھے ای شہریار مزاج مبارک کیسا ہی ایرج نامدار فرماتے تھے اب مزاج کی کیا حالت بتاؤن درد دل کیونکر دکھاؤن ایرج نامدار یہ باتین کر رہے تھے کہ دو تین کنیزین در باغ پر آئین دربانون سے پکار کے کہا تم لوگون نے بڑی غفلت کی اب تک فوج نے ٹھکانا نہ پایا ملکہ عالم دیر سے برلے استقبال موجود ہین تم لوگ لشکر کو لے جاؤ اور شاہزادے کو یہان بھیجو ملکہ عالم برائے استقبال کھڑی ہین ایرج نامدار نے جو یہ بات سنی قدم آگے بڑھایا احتراق سے نے عرض کی ای شہریار سے بچے جانا خلاف ہی ملکہ تنگ قبا کے کہ مشہور خلق ہین ایرج نامدار نے فرمایا ہمارا خدا حامی ہی یہ کہکر اسکے بڑے پھاٹک کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے قدم رکھا ملکہ تنگ قبا نے جو آتے دیکھا آگے بڑھکر استقبال کیا عرض کی ای شہریار آپ کے بارے مین ایک فرمان خداوند کا آیا تھا اسمین یہ حکم تحریر تھا کہ اگر آپ تشریف لائین تو انکو خاطر و تواضع واجب ہی ایرج نامدار حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہی افغان جادو نے بھی یہی بات کہی تھی اور ملکہ تنگ قبا بھی فرمان کا ذکر کرتی ہین ایرج نے فرمایا ای ملکہ فرمان کیسا آیا تھا ملکہ نے عرض کی آپ تشریف لے چلین باغ مین چلکر بیٹھین تو فرمان خداوند حاضر کرون ایرج نامدار ملکہ کے ہمراہ آئے ملکہ نے باغ مین لا کر ایرج کو بٹھایا کنیزون سے کہا جو فرمان خداوند کے یہان سے آیا ہے جلد لاؤ اور کنیزون کو اطلاع دو کہ سامان سے محفل مین حاضر ہون کنیزین روانہ ہوئین تھوڑی دیر کے بعد واپس آئین ایک کاغذ ملکہ کو دیا ملکہ نے ایرج نامدار کے پیش کیا شاہزادہ نے اس کاغذ کو کھولا دیکھا تو اسمین جیپل پیکر کی طرف سے لکھا تھا کہ ای تنگ قبا آگاہ ہو کہ ایک بندہ خاص قدرت کا جو ایک مدت سے گمراہ تھا اب ہمارے پاس پہونچا قدرت نے خود اسکے دل مین یہ بات پیدا کی کہ وہ یہان آیا مگر ہمین بالکل نہین جانتا ہی اگر وہ تمہاری طرف آجائے تو اسکی خاطر کرنا اور جس بات کو وہ کہے انکار نہ کرنا اگر ہمارے لکھنے کے خلاف کروگی تو سزا پاؤگی بہت پچھتاؤگی اسکے بعد جیپل پیکر کی مہر تھی ایرج نامدار نے وہ نامہ تو رکھ دیا اور ملکہ تنگ قبا سے کہا جسنے یہ نامہ لکھا ہی وہ بالکل بیوقوف ہی اور واجب القتل ہی اگر اپنے افعال سے تائب نہوگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائے گا مگر تم ہرگز اس کو خداوند نہ کہنا وہ بالکل مکار ہی تم نے آجتک اسکو خداوندی مانا بہت برا کیا ملکہ نے جو تقریر ایرج نامدار کی سنی تعجب کیا عرض کی ای شہریار عجب کی بات ہی کہ خداوند تو آپ کو اسطرح تحریر فرمائین اپنا بندۂ خاص لکھین اور آپ انکی شان مین ایسے کلمات زبان سے نکالین ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ اب ایسی بات نہ کہنا اسی تکرار مین افغان جادو کی جان گئی مین مسلمان ہون خدا کو واحد و یکتا قادر و قیوم جانتا ہون ایسے مکارون کو کب مانتا ہون تم بھی اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کرو ملکہ نے عرض کی ای شہریار کیسے ہو سکتا ہی کہ مین سب کے کہے اپنے مذہب کو ترک کردون اس وقت اپنے خداوند کے حال سے خوب آگاہ ہون یہ جانتی ہون کہ جو بات میرے دل مین آتی ہی وہ انکو فوراً معلوم ہو جاتی ہی اور آپ کے خدائے نادیدہ کے حال سے اچھی طرح آگاہ نہین مین کیونکر ترک مذہب کر سکتی ہون ایرج نے کہا ملکہ تم عاقلہ ہو کے ایسی بات کہتی ہو اگر جیپل پیکر کو ذرا بھی کسی کے دل کی کیفیت معلوم ہوتی

تو

تو یہ حرکت اصل سے ظہور پذیر ہوتی کہ مین اسکا دشمن ہون اور وہ مجھکو ایسا لکھ رہا ہو مین اس طلسم مین طلسم
کے تباہ کرنے کو آیا ہون اور اسکے سامان جمع کر چکا ہون مگر ابتک اسکو اسکی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
یہان کس واسطے آئے ہین خود میرے واسطے کوشش کی اب ہر جگہ یہ خط لکھے ہین کہ مین جہان جاتا ہون
لوگ میری خاطر کرتے ہین ہمارے خدا کی قدرت ظاہر ہو کہ اس وقت مین اسنے ہماری کیسی مدد کی دشمنون
کے ہاتھ سے راحت دلائی اور کیا قدرت تم دیکھنا چاہتی ہو ملکہ تنگ قبا نے ایرج نامدار کے آنے کی کیفیت
پوچھی شاہزادے نے سب حال بیان کیا ملکہ نے اسوقت لوح لاکر ایرج کے سامنے پھینکدی شاہزادے نے لوح گلے
مین ڈالی بڑی خوشی سے کہا ملکہ مین سردارون کو یہ خوشخبری دے آؤن کہ مین نے لوح پائی وہ لوگ میرے
تنہا آنے پر بہت پریشان تھے مین سبکو تشفی دیکر آیا تھا اب جاکر ان سبکو خوشخبری دونگا تاکہ انہین تسکین ہوگی
ملکہ نے کہا بہت اچھی بات ہو مگر ابھی تشریف لائیے گا دیر نہ لگائیے گا ایرج نے فرمایا ملکہ میرا دل نہ لگیگا ابھی
آتا ہون یہ کہکر باہر تشریف لائے جہان سب سردار مقیم تھے وہان آئے سب سردارون کی عجب حالت
تھی احتراق جادو سے سب کہہ رہے تھے کہ نہین معلوم شہریار نے لوح پائی یا ابھی ہاتھ نہین آئی احتراق جادو
کہتا تھا کہ آقاے نامدار پر سحر تو تاثیر نہین کریگا مگر خدا انکو مکر سے بچائے ایسا نہو کہ ملکہ تنگ قبا اپنے سحر کے
عجائب و غرائب دکھاکے انکو کہین پھنسائے سردار کہتے تھے کہ خیر ذرا بھی لوح لینے کی یہی ہوا کرتی ہو کہ تنہا جائے
احتراق نے سردارون کو جو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپ لوگ بہت مضطرب ہین مین ابھی شہریار کی
خبر لاتا ہون یہ کہکے احتراق اٹھا کہ سامنے سے ایرج نامدار تشریف لائے احتراق جادو نے جو ایرج نامدار
کو آتے دیکھا خوش ہو کر عرض کی آقاے نامدار آپ اسوقت کہان سے تشریف لائے ایرج نے فرمایا اے احتراق
لوح مل گئی یہ کہکر لوح دکھائی احتراق نے عرض کی آپ اس طلسم کے فاتح ہین سواے آپ کے اس طلسم کو
دوسرا فتح نہین کرسکتا ہو لوح کا ایسی جگہ سے یون مل جانا تائید الٰہی ہو ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ بھی مسلمان
ہو گئین صاحب ایمان ہو گئین احتراق نے عرض کی اے شہریار یہ اور تعجب کی بات ہو ملکہ کا مسلمان ہونا
بہت مشکل تھا یا اس طرح سے مسلمان ہو گئین ایرج نامدار نے فرمایا سب تائید الٰہی ہو یہ کہتے ہوے اور
سردارون کے پاس آئے سبکو لوح دکھائی سب سردار خوش ہوے تھوڑی دیر تک ایرج باہر ٹھہرے پھر ملکہ کے
باغ مین اندر آئے ملکہ نے شراب طلب کی ایرج نامدار نے فرمایا اے ملکہ مین مجبور ہون کہ شراب نہین پی سکتا
یہ جامہ سبز جو تم میرے گلے مین دیکھتی ہو یہ جامہ سلیمانی ہو اگر مین شراب پیونگا تو اسکی تاثیر جاتی رہیگی اور
یہ جامہ میرے پاس سے غائب ہو جائے گا اس وجہ سے مین انکار کرتا ہون ملکہ تنگ قبا خاموش ہو رہین
ایرج نوجوان شب بھر ملکہ سے باتین کرتے رہے جب رات گذر گئی تو شاہزادہ باغ سے باہر آیا سردارون سے
کہا آج کے دن یہان اور مقیم ہین کل حسب ہدایت لوح سفر کرینگے سردارون نے عرض کی جو آپ کی راے ہو وہی
مناسب ہو ایرج نوجوان اس دن ملکہ کے باغ مین رہے دن بھر ملکہ سے باتین کین طلسم کی حالتین دریافت
فرمائین جب شام ہوئی تو ایرج نے فرمایا ملکہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے تمہین لازم یہ ہو کہ بخوشی ہمین اجازت دو ملکہ
نے عرض کی اے شہریار یہ بات ممکن نہین مین چاہتی ہون آپ ایک ہفتہ میرے یہان تشریف رکھیے ایرج
نے فرمایا اے ملکہ ایک ہفتہ مین نہین رہ سکتا ہون مجھے اس طلسم کے فتح کرنے کی بہت جلدی ہو ملکہ نے عرض
کی ایک ہفتہ یہان قیام کرنے مین ہرج نہین ہوگا ایرج نے فرمایا بہتر ایسا ہی ہو جسکی وجہ سے میرا ہرج ہو جائے گا اور مجھے

بہت خفت ہوگی ملکہ نے عرض کی اب مین مجبور ہون نہین روک سکتی ایرج نامدار نے فرمایا کہ آج کی شب ہم عبادت کرین گے صبح کو لوح دیکھین جو ہدایت ہوگی اسکے مطابق کام کرینگے ملکہ نے عرض کی آپکو اختیار ہے ایرج نامدار پھر باہر تشریف لائے یہان خادمون نے سجادہ ایک گوشے مین بچھا دیا ایرج نامدار عبادت پروردگار ہوئے شب بھر تسبیح و تہلیل مین بسر کی جب رات گذر گئی تو شاہزادے نے فریضۂ سحری ادا کر کے لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے ملکستان اگر خدا فضل کرے اور لوح طلسمی دستیاب ہوجائے تو لازم ہو کہ اپنے کو تنہا خیابان شمشاد مین پہونچائے شمشاد جادو کو قتل کرے تو آگے راستہ ملے ایرج نے سردارون سے کہا آپ لوگ یہین تشریف رکھین لوح خبر دیتی ہو کہ مین تنہا جاؤن خیابان شمشاد تک اپنے کو پہونچاؤن خیابان جادو کو قتل کرون تو آگے راستہ صاف ہو سردارون نے عرض کی اے شہریار ہم لوگ یہان سے آپکے ہمراہ چلتے ہین جب آپ خیابان شمشاد کے نزدیک پہونچ جائے گا تو ہم لوگ وہین ٹھہرین گے آپ آگے روانہ ہوجیےگا ایرج نے فرمایا نہین معلوم راہ مین کیا کیا عجائب و غرائب پیش آئین اور کن کن راہون سے مین جاؤن کیونکہ لوح خبر دیتی ہو کہ راہ مین جو عجائبات نظر آئین سب کو لوح کے حکم سے کوئی کام نکرنا سردار بہت پریشان ہوئے ایرج نامدار نے سبکو تسلی دی ملکہ تنگ قبا کے پاس تشریف لائے فرمایا کہ لوح مین لکھا ہو کہ ہم خیابان شمشاد مین جائین اپنے کو وہان پہونچائین شمشاد جادو کو قتل کرین پھر آگے بڑھین راہ مین جو عجائبات نظر آئین بے ہدایت لوح کوئی کام نکرین خود تنہائی کی یہی ہو ملکہ نے عرض کی اے شہریار یہ خبر وحشت بڑی ہو مین نے اسوقت یہ خیال کیا تھا کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلتی اپنا ساتھی سفر درست کرایا تھا مگر کیا کر سکتی ہون لوح یہ خبر دیتی ہو کہ آپ تنہا تشریف لے جائین مین مجبور ہون ایرج ملکہ سے رخصت ہوئے باہر تشریف لائے سب سردارون سے ملے خادم نے مرکب حاضر کیا ایرج نامدار رکھو ذرے پر سوار ہوئے نام خدا لیکر جانب خیابان روانہ ہوئے بعد ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت خیابان شمشاد کی عرض کیجاتی ہو

کہ شمشاد جادو ساحر مکار ہو اسنے اپنے سحر سے ایک آفتاب اور ایک ماہتاب بنایا ہو اپنے خیابان کے دروازے پر دونون کو نصب کیا ہو جب کوئی شخص ادھر آتا ہو آفتاب تمازت دکھاتا ہو آنے والا جلکر مرجاتا ہو اور شب کو جو کوئی آنے کا ارادہ کرتا ہو تو چاند اسقدر روشنی پیدا کرتا ہو کہ دیکھنے والا تاب نہین لا سکتا ہو آنکھین بند ہو جاتی ہین چاندنی مین اسقدر سردی پیدا ہوتی ہو کہ آنے والا سردی کی وجہ سے مرجاتا ہو اسکے باغ کے اندر کوئی نہین جا سکتا اور باغ کے اندر جو عجائبات ہین وہ وقت پر بیان کیے جائینگے شمشاد جادو نے اپنے رہنے کیواسطے باغ مین جو مکان بنایا ہو وہ مکان زیر زمین ہو نہر باغ سے اسکا راستہ ہو نہر مین آب اصلی نہین ہو سحر سے ہر ایک کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ نہر مین پانی بھرا ہو مگر نہر خالی ہو جس روز سے اس کو نامہ حیل بکر پہونچا ہو اس روز سے یہ بھی قتل ہونے کے خوف رہتا ہو لکھوا کر اسکے نام سے مین حیل بکر نے یہی تحریر کیا ہے کہ ایک جوان اس صورت کا اگر تمہارے یہان آئے تو جانو اس سے پیش آنا اور وہ جس بات کی فرمائش کرے قبول کرنا اگر خلاف کروگے سزا پاؤگے شمشاد جادو نے اپنے ملازمون سے کہدیا ہے کہ تم لوگ خبر رکھو جس وقت وہ جوان آئے ہمکو اطلاع دو ہم اسکی پیشوائی کو جائینگے عزت و حرمت

سے اُسکو نامین گے ملازمین اسکے ہر وقت اسی تلاش مین پھرتے ہین ایک ایک صحرا مین جاتے ہین پتہ لگاتے
ہین مگر جب کسیکو نہین پاتے ہین تو مجبور ہوکر واپس آتے ہین شمشاد اُن لوگون پر خفا ہوتا ہی کہ تمنے اچھی طرح تلاش
نہین کیا ایک روز جو ملازمین حسب دستور اُسکے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک جوان درخت کے سامنے
مین سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے بیٹھا ہی ملازمین نے آپسمین کہا کیا عجب ہی کہ یہی جوان ہو جو کچھ پتہ بتایا گیا ہی
وہ سب اِسمین موجود ہی جیسی صورت بتائی ہی ویسی ہی صورت ہی جیسا قد بتایا ہی ویسا ہی قد ہی اب قریب چلکر
دریافت کرین تو حال خلاصہ معلوم ہو یہ سوچکے ملازمین قریب آئے کہا ای جوان اپنے نام نامی سے ہمین آگاہ کر
جوان نے کہا میرا نام ایرج بن ملک قاسم ہی ملازمین نے پوچھا خداوند جبل پیکر کے بندۂ خاص آپ ہی ہین
ایرج نے فرمایا مین خداوند واحد و یکتا کا عبد ذلیل ہون جبل پیکر مردہ مکار ہی اُسکے واسطے یہ کلمہ زیب نہین
ہی ملازمین شمشاد نے کہا یہ وہ جوان نہین ہی کوئی اور شخص معلوم ہوتا ہی مگر کافر ہی اسکو قتل کرنا چاہیے یہ سوچکے
ملازمین شمشاد نے کہا ای شخص تو کون ہی جو ایسے کلمات ناروا ہمارے خداوند کی شان مین نکالتا ہی ایرج نے
کہا ای گمراہ خاموش رہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالو اور توبہ کرو خدائی سوا اُس معبود حقیقی رب حقیقی کے
دوسرے کو زیبا نہین تم کیا کہتے ہو کہ جبل پیکر خداوند ہی اگر وہ خداوند ہی تو اپنی قدرت کیون نہین دکھاتا ہی
ملازمون نے کہا اُنکی قدرت بھی کیا کم ہی کہ اُنھون نے ہر ایک کو بنایا اور سب چیزین دنیا مین خلق کین ایرج
نے فرمایا یہ سب جھوٹ ہی وہ کیا مجال رکھتا ہی جو ایک چیز بھی بنا سکے سب اُس صانع حقیقی کی صنعت ہی جسنے
ایک لفظ کن سے دو عالم کو بنایا اپنی قدرت کاملہ کا تماشا دکھایا جبل پیکر کیا چیز ہی جو کسیکو کچھ قدرت
ایجاد رکھتا ہی اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ملازمین شمشاد ساحر تھے اُن لوگون نے ایرج نامدار پر سحر کیا
ایرج نامدار پر سحر تاثیر کیا کرتا ملازمین شمشاد دیر تک سحر کرتے رہے مگر ایرج پر سحر نے تاثیر نہ کی آخر مجبور ہو کے
وہان سے فرار ہوئے ایرج نامدار نے اُنکا تعاقب نہ کیا وہ سب بھاگ کر شمشاد کے پاس آئے کہا ہم لوگ
حسب دستور اُس جوان کی تلاش کرتے تھے مگر اُسکا تو پتہ نہین ملا ایک اور جوان اُسی صورت
کا آپکے خیابان کے قریب ملا ہمنے اُس سے پوچھا کہ خداوند کے بندۂ خاص آپ ہی ہین اُسنے خداوند
کی شان مین ایسے کلمات ناروا زبان سے نکالے کہ ہم لوگ اُسکے سننے کی تاب نہ لاسکے اُس جوان
کو ہلاک کرنا چاہا بہت سے سحر کیے مگر ایک سحر کارگر نہوا آخر مجبور ہو کے آپکے پاس آئے ہین شمشاد نے کہا مین
ابھی چلکر اُس جوان کو دیکھتا ہون کہ وہ کون ہی جسنے خداوند کی شان مین کلمات ناروا صرف کیے ہین
یہ کہکے اُٹھا ملازمین کے ہمراہ باہر آیا یہان آکے جو دیکھا تو ایرج نوجوان بہت قریب آ گئے تھے اُسنے وہین سے
نعرہ کیا باش او جوان منم شمشاد جادو ایرج نوجوان سنبھل کے گھوڑے پر بیٹھے شمشاد نے آتے آتے
سحر کیا ایرج نامدار کے پاس لوح طلسمی موجود تھی جامہ سلیمانی زیب جسم تھا سحر کیونکر تاثیر کرتا شمشاد نے
کہا ای جوان تو کون ہی جو تنہا اس طرف آتا ہی ایرج نامدار نے کہا مین اس طلسم کے فتح کرنے کو یہان آیا ہون
دیکھ یہ لوح طلسمی مین نے حاصل کی ہی لوح طلسمی جو شمشاد نے دیکھی کانپ گیا دل مین کہا اس جوان
سے کیا مقابلہ کرون اگر ہزار سحر کرونگا سب باطل ہو جائینگے یہ سوچ کے اپنے مکر کو کام دیا کہا ای جوان اب
مین کیا کر سکتا ہون تو صاحب اقبال ہی مین تیری اطاعت قبول کرونگا اب مجھکو پناہ دے ایرج نے فرمایا
امان یون نہ ملیگی جبتک دین اسلام نہ اختیار کروگے شمشاد نے کہا مین اسلام قبول کرتا ہون ایرج

سے اسکو بھی بڑھایا شمشاد کلمہ پڑھ کے بکر مسلمان ہوا ایرج کو اپنے ہمراہ خیابان کے اندر لایا عرض کی کہ اے
آقائے نامدار آپ تنہا اس طلسم مین تشریف لائے مین ایرج نامدار نے فرمایا میرے ہمراہ لشکر ہے مگر لوح کا حکم یہی
ہے کہ مین تنہا بڑھے فتح ہی طلسم نگون اسوجہ سے لشکر کو لیجوار کے باغ مین چھوڑ کے تنہا اسطرف آیا شمشاد
نے عرض کی اب یہان سے کہان تشریف لے جائیگا ایرج نامدار نے فرمایا علم لوح پر منحصر ہے جیسا کچھ حکم لوح
کا ہوگا وہ کیا جائیگا شمشاد نے عرض کی اب مین آپ کو تنہا نجانے دونگا ہمراہ رکاب چلونگا ایرج نامدار نے
فرمایا اگر لوح تنہا جانے کی ہدایت کریگی تو مین مجبور ہوجاؤنگا نہین لیجا سکتا اور اگر تنہا جانے کا حکم لوح سے
نہ ملا تو تم میرے ہمراہ چلنا شمشاد نے عرض کی ابھی تو دو روز یہان استراحت فرمائیے بعد دو روز کے آپکو
اختیار ہے تشریف لے جائیے گا ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد ہم کو زیادہ ٹھہرنے کو بہت سی وجہین ایسی
ہین جنکے سبب سے ہمین اس طلسم کے فتح کرنے کی جلدی ہے شمشاد نے عرض کی کہ آقائے نامدار دو روز
مین ہرج نہوگا آپ اتنی دور سے تشریف لائے ہین دو روز بھی استراحت نہ فرمائیے گا تو طبیعت بہت
پریشان ہوگی اور میری خوشی یہی ہے کہ آپنے اگر مجھے دین حق تعلیم فرمایا ہے تو میری عزت بھی بڑھائیے دعوت
قبول فرمائیے ایرج مجبور ہوے فرمایا اے شمشاد تمنے مجبور کردیا مین تمھاری خوشی کرونگا دو روز بعد جاؤنگا
شمشاد خوش ہوا ملازمین کو بلایا کہا بارہ دری کو جلد آراستہ کرو آقائے نامدار اندر تشریف لیجائینگے
ملازمین بارہ دری کے اندر گئے بارہ دری کو آراستہ کیا شمشاد کو اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے
عرض کی آقائے نامدار تشریف لے چلیے ایرج شمشاد کے ہمراہ بارہ دری مین تشریف لائے شمشاد نے
اپنے مصاحبین کو بلا کر ایرج کے پاس بٹھایا عرض کی آقائے نامدار مین تھوڑی دیر کے واسطے آپ سے
اجازت چاہتا ہون ابھی حاضر خدمت ہونگا ایرج نے فرمایا شوق سے جاؤ شمشاد باہر آیا ملازمین سے
کہا شراب مین بیہوشی ملاؤ اور طعام مین بھی جا تک ہوسکے بیہوشی ملاؤ مین اس جوان کو گرفتار کرکے خداوند
کی خدمت مین روانہ کرونگا اسنے غضب کیا لوح طلسمی ایسی جلدی حاصل کرلی کچھ مشکل بھی نہ پڑی
اب اسکو طلسم مین رہتے کیا عرصہ ہوگا پھر لوح طلسمی لیکر اڑنا اور غضب ہے اسکے پاس جامۂ سلیمانی ہے یہی طلسم
ہے نہ ساحر اس سے مقابلہ کرسکتا ہے نہ دیو رہ سکتے ہین جامۂ سلیمانی جس وقت دیو دیکھین گے مقابلہ نکرینگے ساحر
ہزار سحر کرینگے برکت لوح سے اسپر سحر تاثیر نکریگا اسکا گرفتار کرلینا بہت اچھا ہے ملازمین شمشاد نے شراب
وطعام مین خوب بیہوشی ملائی تھوڑی دیر بعد شمشاد نے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جب سب چیزین تیار ہوئین
تو ایرج نامدار کے پاس حاضر ہو کر عرض کی اے شہریار اگر حکم ہو تو شراب حاضر کرون ایرج نے فرمایا مین شراب
نہین پی سکتا میرے پاس جامۂ سلیمانی ہے اسکا احترام مجھپر واجب ہے شمشاد خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک
ایرج کیفیت طلسم دریافت کرتے رہے جب رات زیادہ گئی تو شمشاد جادو نے ملازمین سے کہا دسترخوان لاؤ
ملازمین نے ایک دم میں دسترخوان بچھا شمشاد کو آکر اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے عرض کی کہ
اے آقائے نامدار تشریف لے چلیے دسترخوان تیار ہے ایرج نامدار اٹھے شمشاد کے ہمراہ دسترخوان پر تشریف
لائے شمشاد ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑا ہوا عرض کی آقائے نامدار آپ نوش فرمائیے یہ خادم حسب شرط
خدمتگزاری بجا لائے ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد یہ ہرگز نہوگا تم بھی شرکت کرو شمشاد نے بہت انکار
کیا مگر ایرج نامدار نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے شمشاد کو بھی شریک ہونا پڑا اسنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ

اور قابین لائے کہ انمین بیہوشی آمیز تھی اسکے آگے لگائین شمشاد نے ایرج سے عرض کی اے شہریار اسیم اللہ
اب کسکا انتظار ہے ایرج نے قاب مین ہاتھ ڈالا قاب فوراً الٹ گئی شاہزادے کو تعجب ہوا لوح کو دیکھا لکھا
تھا اے طلسم کشا اس کھانے کو ہرگز نہ کھانا اگر یہ کھاؤ گے ابھی بیہوش ہو جاؤ گے ایرج نے فرمایا اے شمشاد
تم بیری قاب مین کھانا کھاؤ شمشاد نے عرض کی اے شہریار یہ بے ادبی مجھسے نہو گی ایرج نے فرمایا مین اجازت
دیتا ہون شمشاد نے کہا مجھسے ہرگز ایسی گستاخی نہو گی ایرج نامدار نے بہت اصرار کیا جب شمشاد نے
دیکھا کہ اب بے تعمیل حکم کیے چارہ نہین مجبور ہو کے کہا مین ہرگز نہ کھاؤنگا اگر زیادہ اصرار کروگے تو بہت
پچھتاؤگے ایرج نامدار نے تلوار میان سے لی کہا اے شمشاد اگر اس طعام کو نہ کھائیگا تو ابھی تجھکو قتل کرونگا شمشاد
نے کہا اس جوان کو گرفتار کرلو خبردار جانے نہ دینا یہ گنہگار خداوند ہے سب لوگ ایرج نامدار کیطرف بڑھے
شاہزادے نے قتل کرنا شروع کیا شمشاد اسی ہنگامے مین نکل گیا اور جیل پیکر کیطرف روانہ ہوا اسکا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملازمین شمشاد اور ایرج والا نژاد کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہان ایرج نوجوان نے تھوڑی دیر مین بہت سے ملازمین کو قتل کیا آخر ملازمین تاب مقابلہ نہ لائے بہت سے
فرار ہوئے بہت سے مارے گئے بہت سے زخمی ہو کر گرے بعض نے بخوف جان اطاعت ایرج نامدار کی قبول
کی شاہزادے نے تلوار میان مین رکھی جن لوگون نے اطاعت قبول کی تھی انکو پناہ دی وہ لوگ ایرج کو
اپنے مکان پر لے گئے سب نے عرض کی اے شہریار آپ اس مرحلے کے عجائبات کو تباہ کرتے جیے معلوم ہوتا ہے
شمشاد جیل پیکر کے پاس گیا ہے اس سے آپکی کل حقیقت بیان کریگا ایرج نامدار نے فرمایا اگر وہان جائیگا
تو کیا بنائیگا ملازمین شمشاد نے عرض کی وہ اپنی جان بچانے کو چلا گیا ہے شب بھر ایرج نامدار سب سے باتین
کرتے رہے صبح کو پھر خیابان شمشاد مین تشریف لے گئے جو جو عجائبات سحر تھے انکو مٹایا بعض ایسے تھے جو
بے قتل شمشاد نہین مٹ سکتے تھے وہ باقی رہے ایرج نامدار نے فرمایا انکے رہنے سے کچھ نقصان نہین ہے کہین
شمشاد جادو بھی مل جائیگا اسکو قتل کرونگا یہ سب بھی مٹ جائینگے یہ فرما کے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جن
لوگون نے تمھاری اطاعت قبول کی ہے انکو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان برف خیز کے روانہ ہو اور کوہ برف خیز کو توڑ کر
برف خیز جادو کو قتل کرو یہ مرحلہ بہت سخت ہے کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرنا ایرج نوجوان نے ہدایت لوح سب سے
بیان کی جو لوگ ایرج کے مطیع تھے انھون نے عرض کی ہم بسر و چشم ہمراہ رکاب چلینگے ایرج نامدار نے
اسیوقت وہان سے کوچ کیا اور طرف میدان برف خیز کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو بخوف جان ایرج کے سامنے سے فرار ہوا اسی وقت اپنے تئین جیل پیکر کے پاس پہونچایا جیل پیکر
اسوقت اپنے دربار مین بیٹھا وزراسے باتین کر رہا تھا کہ شمشاد جادو نے جا کر بیٹے سلام کیا پھر سجدے کو
سر جھکایا جیل پیکر نے کہا اے شمشاد اس وقت تمھارا آنا کیونکر ہوا شمشاد نے کہا یا خداوند آپ پر خوب
روشن ہے مگر مین بھی عرض کرتا ہون جسروز سے آپکا فرمان میرے پاس پہونچا مین شب و روز اس فکر مین تھا کہ اس
جوان کے استقبال کو جاؤن اور بعزت و حرمت اپنے یہان لا کر مہمان کرون اسیواسطے مین نے بہت سے ہر کارے

مقرر کردیئے کہ وہ ہر روز دور جاکے اس جوان کو تلاش کرتے رہیں چنانچہ کل جب بہرے وہان کے ہرکارے ایک صحرا میں پہونچے انھون نے ایک جوان کو دیکھا صورت بھی جیسی آپنے تحریر فرمائی تھی بجنسہ ویسی تھی ملازمین نے کہا ای شخص کیا تو خداوند کا بندہ خاص ہے اس جوان نے آپکی شان میں ایسے کلمات ناسزا اپنی زبان سے نکالے کہ میں تعجب کرتا ہون کہ زبان اسکی کیون نہ جل گئی اور آپنے اسکے حال پر رحم کیون کیا میرے ملازمین کو یہ بات اسکی بہت بری معلوم ہوئی انھون نے سحر کیا اسپر سحر نے تاثیر نہ کی وہ لوگ بخوف جان میرے پاس بھاگ کے آئے میں نے جو انکی یہ حالت دیکھی تو دریافت کیا کہ تمھاری کیا حالت ہے انھون نے کل قصہ مجھے بیان کیا میں جو باہر آیا تو اس جوان کو صاحب لوح پایا اس طلسم کی لوح اسکے پاس موجود تھی اور جامہ سلیمانی اسکے جسم میں تھا میں بھی کچھ نہ کرسکا آخر مجبور ہوکے اسکی اطاعت قبول کی یہ سوچا کہ اسکو اپنے یہان مہمان کرکے اسکو بیہوش کرونگا اور گرفتار کرکے آپکی خدمت میں پہونچاؤنگا یا خداوند جب میں نے اسکے واسطے دسترخوان بچھوایا اور کھانا بیہوشی ملا کے اسکے آگے رکھا قاب لوٹ گئی نہیں معلوم اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ اس کھانے میں بیہوشی ملی ہو مجھسے کہا کہ اس طعام کو تم کھاؤ میں نے انکار کیا اسنے تلوار میان سے لی کہا ای شمشاد اگر اس کھانے سے انکار کریگا تو تجھے ابھی قتل کرونگا یا خداوند میں مجبور ہو گیا ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان کو گرفتار کرو وہ لوگ اس سے مقابلہ کرنے میں مشغول ہوے میں اپنی جان بچاکے اس طرف چلا آیا اور آپکو اس امر کی اطلاع دینا بھی ضرور تھی کہ اسنے لوح طلسمی لے لی ہو اب جلد کچھ انتظام فرمائیے جہل پیکر اس کیفیت کو سنکر دنگ ہو گیا کہا ای شمشاد اور تو کچھ خوف نہیں ہو کرشمہ حیرت اس بات کی ہو کہ یہ جوان کس راہ سے لوح تک پہونچا اور لوح اسنے کیونکر حاصل کرلی خیر تم اپنے مسکن پر جاؤ ہم خداوند عزرائیل کو حکم دینگے کہ وہ ابھی جاکر اسکی قبض روح کرے اب تم کسی قسم کا خوف نہ کرنا اس جوان کو مردہ تصور کرو اور لوح اس سے لو جب تم یہان سے جاؤگے اسکی لاش پاؤگے شمشاد بہت خوش ہوا سلام کرکے اٹھا اپنے مسکن کیطرف روانہ ہوا یہان جہل پیکر نے ایک ساحر کو بلایا کہ نام اسکا افتخار جادو تھا اس سے کہا ای افتخار جادو ایک جوان بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہو لہذا تمھین حکم خداوند ہوتا ہو کہ تم جاکر اس سے لوح لے آؤ افتخار جادو نے عرض کی میں ابھی جاتا ہون لوح لیکر آتا ہون مگر خداوند میری مدد کرین دشمن پر فتح دین جہل پیکر نے کہا خاطر جمع رکھو ہم تمھاری مدد کرینگے دشمن پر فتح دینگے تم اس جوان کو زندہ نہ چھوڑنا طلسم سے نکالکر کسی صحرا میں لے جانا وہان اسکو ہلاک کرنا لاش وہین چھوڑ کے چلے آنا لوح اور جامہ سلیمانی لیتے آنا قدرت تمھین لوح دار بنا دینگے افتخار نے عرض کی میں جاتا ہون یہ کہکے وہان سے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو جہل پیکر سے رخصت ہوکر چلا پروے ہوا آتا تھا جب اپنے خیابان کے قریب پہونچا تو اسنے دیکھا ایک بارگاہ استادہ ہو وہان کچھ لوگ دربارگاہ پر بیٹھے ہیں سحر کرتا ہوا زمین پر اترا دیکھا تو سب ملازمون کو پہچانا قریب آیا کہا تم لوگ تو میرے ملازم ہو یہان کیونکر آئے ملازمین نے جواب دیا کہ ہم تیرے ملازم اسوقت تک تھے جبوقت تک ہمارے دل میں نور ایمان پیدا نہوا تھا اور اب ہمنے تیرے مذہب پر لعنت کی اور دین حق اختیار کیا اب ہم غلامان ایرج نوجوان ہین اگر تو ہمسے زیادہ گفتگو کریگا تو ہم تجھے سزا دینے لگے شمشاد نے کہا

تمھاری کیا مجال ہے جو مجھے آنکھ دکھا سکو یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ایرج نامدار بارگاہ سے سن رہے تھے
باہر آ کے دیکھا شمشاد ملازمین سے سخت کلامی کر رہا ہے قریب آ کے فرمایا او شمشاد اگر اپنی جان عزیز ہے تو یہان
سے چلا جا شمشاد نے کہا اے جوان کیون گھبراتا ہے تیرے واسطے خداوند نے ملک الموت کو حکم دیا ہے وہ تو تیری
نعش بن سر کے گرا آتا ہے ایرج نامدار کو غصہ آیا بڑھ کے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر سر کے
گرتا تاریکی چھا گئی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین شمشاد جادو مالک مرحلہ طلسم جیل بیکر بود اسس
آواز کے آنے سے تاریکی برطرف ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا لاش شمشاد جادو کی جل گئی تھی ملازمین شمشاد
نے عرض کی اب اس کا مرحلہ بالکل تباہ ہو گیا ہو گا ایرج نامدار نے فرمایا مرحلہ اسکا پیشتر ہی تباہ ہو چکا تھا
ملازمین نے عرض کی اگر اب وہان تشریف لے چلیے تو خزانہ ہاتھ آئے ایرج نے فرمایا اب واپس جانا
مناسب نہین ہے اگر ہماری قسمت کا ہوتا تو اسی وقت مل جاتا اب اسکے واسطے یہان سے واپس جانا
خلاف ہے بہتر یہ ہے کہ اب برف خیز کیطرف چلین جب وہان سے فرصت ملیگی پھر جو لوح کی ہدایت ہوگی وہ
کیا جائیگا ملازمین مجبور ہو گئے ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے شب بھر وہان قیام فرمایا صبح
کو پھر روانہ ہوئے دن بھر رہروی کی شب کو ایک دریا کے قریب پہونچے ایرج نامدار نے فرمایا کشتیان طلب
کرو ملازمین نے عرض کی اے شہریار یہ وہ دریا ہے جہان کشتی نہین ملتی ہے ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا
تھا کہ اسم حاشیہ لوح سات بار پڑھو کشتی ظاہر ہوگی مع اپنے ہمراہیون کے اس کشتی پر بیٹھ کے روانہ ہونا
اگر عجائبات و غرائبات ملین تو بے ہدایت لوح کوئی کام نکرنا ایرج نامدار نے اسم حاشیہ لوح کو سات بار
پڑھا دیکھا ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوئی کنارے پر آئی ایرج نامدار اس کشتی پر سوار ہوے کشتی روانہ
ہو گئی ایرج نامدار نے دریا کی وسعت دیکھکر اپنے ہمراہیون سے فرمایا اس دریا کی وسعت پر تعجب ہے
مین نے آجتک ایسا دریا نہین دیکھا اس زور سے پانی بہتا ہے کہ کشتی یہان ٹھہر نہین سکتی ہے ملاحین نے
عرض کی اسی وجہ سے کوئی کشتی یہان نہین رہتی ہے آجتک اسس دریا مین کسی نے کشتی
نہین چھوڑی اور اسس طرف سے کوئی جانے کا قصد بھی نہین کرتا ہے آج آپ اس طرف تشریف لائے
تو آپکے واسطے کشتی بھی موجود ہو گئی ایرج نامدار نے فرمایا یہ قدرت الٰہی ہے اس مین تعجب کیا ہے یہ باتین کرتے ہوے
جاتے تھے کہ ایک ستون دریا مین نظر آیا ایرج نے فرمایا یہ ستون کیسا ہے ملازمین نے عرض کی اسکی کیفیت سے
ہم آگاہ نہین ہین یہ ذکر تھا کہ کشتی اس ستون کے پاس جاکر ٹھہر گئی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ
پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور کشتی ستون تک بخیر و عافیت پہونچ جائے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اسم
حاشیہ تین بار پڑھے اور جست کرے اگر پہلی جست مین ستون کے اوپر پہونچ جائے گا تو راہ پائے گا کوئی
مشکل درپیش نہوگی اور اگر پہلی جست مین ناکامیاب رہا تو دوسری جست مین پہونچ جائے گا اور راہ
کسیقدر سخت پائے گا اور تکلیف اٹھائے گا اور اگر دوسری جست مین بھی ناکامیاب رہا تو تیسری جست
کرے اگر پہونچ جائے گا تو راہ ملے گی مگر بڑی تکلیف ہوگی اور بڑی بڑی سختیان درپیش ہونگی اگر
تیسری جست مین بھی ناکامیاب رہا تو لازم ہے کہ چوتھی جست نہ کرے ورنہ دریا مین ڈوب کے مرجائے
گا پھر لوح دیکھیے جو حکم لوح ہو وہ کرے ایرج نامدار نے خدا کو یاد کیا اور اسم حاشیہ لوح تین بار
پڑھ کر جست کی دامن کشتی مین اچھلا اوپر ستون کے نہ جا سکے ایرج نامدار نے

پھر اسم جانشیر پڑھا خدا کو یاد کر کے جست کی ستون کے اوپر پہونچے دیکھا دہنہ نقب کا بنا ہی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اسکے اندر کود پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر کود پڑے آنکھیں بند ہو گئیں تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی پاؤں آشنا زمین ہوئے جسم مین ہوا لگی ایرج نامدار نے اپنے تئین ایک میدان وسیع مین کھڑا ہوا پایا دیکھا سامنے ایک پہاڑ کی چوٹی معلوم ہوتی ہی مگر سفید ایرج نامدار نے خیال کیا کہ کوہ برف خیز یہی ہی یہ سوچ کے آگے بڑھے دیکھا سامنے سے سب ہمراہی آتے ہین ایرج نامدار بہت ہی خوش ہوئے سب گلے ملے کل حال دریافت کیا کہ تمین یہانتک کسنے پہونچایا اور کیونکر آئے سب نے عرض کی کہ جب آپ تشریف لے گئے تھے تو کشتی غرق ہو گئی ہم لوگ بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین اس صحرا مین پایا پھر اسی ایک مرد ضعیف نے آ کے کہا اس طرف جاؤ طلسم کشا سے ملاقات ہوگی ہم لوگ اُسی طرف چلے آئے آپ سے ملاقات حاصل ہوئی ایرج نامدار نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ جس طرف جاتے ہو چلے جاؤ تھوڑی دور کے بعد تمین ایک درخت ملے گا کہ جس مین بجاے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان ہونگے اس درخت بقوت طلسم کشائی زمین سے اکھاڑنا اُسمین سے ایک نقب ظاہر ہوگی بے خوف داخل نقب ہونا تھوڑی دیر مین کوہ برف خیز پر جا کے پہونچوگے ایرج نامدار آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد دیکھا کہ ایک درخت نہایت عالیشان معلوم ہوتا ہی کہ اُس مین بجاے برگ و ثمر کے دست و پا آویزان ہین ایرج نامدار اُس درخت کے پاس آئے درخت کو آغوش مین لیکر زور کیا پہلے زور مین درخت کو حرکت ہوئی دوسرے زور مین زمین ■ ہان کی شق ہو گئی تیسرے زور مین درخت جڑ سے اکھڑ آیا درخت کے اکھڑتے ہی ایک تاریکی چھا گئی آسمان کی سمت لوح چمکائی وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہو بسم اللہ کہکر دہنہ نقب مین داخل ہوئے ہمراہی بھی ایرج نامدار کے بعد کو اس نقب مین چاند پڑے دیر تک اس نقب مین رہے قریب شام ایرج نامدار اُس نقب سے باہر تشریف لائے دیکھا سامنے سے ایک کوہ برف معلوم ہوتا ہی مگر گرد اس کوہ کے دریا معلوم ہوتا ہے پانی بہت زور شور سے بہ رہا ہی برف کے پہاڑ سے دھوان انتہا سے زیادہ نکل رہا ہے مثل ابر اس مین پانی برستا ہی برف کی سلین بہت بڑے چٹک چٹک کر کوسون کے فاصلے پر جاتی ہین ایرج نوجوان اس تماشے کو بغور دیکھنے لگے ملازمین نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ اے آقاے نامدار آپنے یہ تماشا ملاحظہ فرمایا کہ اس کوہ مین کیسے کیسے عجائبات بھرے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا سب خدا کے فضل و کرم سے دفع ہو جائینگے یہ فرما کے لوح کو پھر ملاحظہ فرمایا اُسمین نوشتہ پایا کہ اے فاتح طلسم اے سیارہ عجائبات یہ دریا جو کوہ کے گرد معلوم ہوتا ہے یہ دریاے سحر ہے اس سے خوف نکرو اور باطل اندیشہ کو اپنے دل مین راہ نہ دو یہ سب نمود بے بود ہو جب تم قریب جاؤگے اور جامہ سلیمانی کا سایہ اس دریا پر پڑیگا اُسکی برکت و عظمت سے یہ دریا خشک ہو جائیگا خاک اڑنے لگیگی پانی کا نام و نشان بھی باقی نرہیگا پہاڑ پر سے جو بہت بڑی سلین برف کی چٹک چٹک کر بہت دور دور جاتی تھین بکھر کر کے باغ کے باہر آئین دیکھا سامنے سے ایرج نوجوان بصد شوکت و شان

نمایاں

تشریف لاتے ہیں مگر تھا اور پیادہ پا ہیں ملکہ سے یہ کیفیت شاہزادے کی نہ دیکھی گئی تخت اتارا ایرج
کے سامنے آئیں شاہزادے نے جو ملکہ شاداب کو دیکھا خوش ہو گیا ہنسکر کہا اے ملکہ تمہیں میرے آنے کی
کس نے اطلاع دی ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار میرے دل نے مجھکو آگاہ کیا مگر ایک امر
کا بڑا تعجب ہے ایرج نامدار نے فرمایا بیان کرو ملکہ شاداب نے کہا آپنے ملکہ برجیس کو کہاں چھوڑا
ایرج نامدار ملکہ برجیس کا نام سنکر ہنسے جواب دیا کہ میں اس امر سے مطلق آگاہ نہیں ہوں کہ ملکہ برجیس
کہاں ہیں جس وقت سے میں رخصت ہوا ہوں مجھے انکی کیفیت نہیں معلوم ہے کہ وہ کس کام میں مصروف ہیں
اور کہاں ہیں ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار آپنے غضب کیا انکو تنہا چھوڑ دیا ماشاءاللہ وہ حسین ہیں سب
ساحر انکی دولت کا دم بھرتے ہیں انکی ہر ایک ادا پر مرتے ہیں خود سلطان طلسم جان دیتا ہے ایسا نہو ایسے وقت
میں کوئی جادوگر انہیں لیجائے تو آپ کے دشمنوں کو صدمہ ہو اب تو انکے پاس مرغ لوح بھی نہیں ہے اور وہ حال
جادو بھی انکی مدد کے واسطے نہیں ہے جو کوئی ساحران تلک نہ پہونچ سکے اب تو جسکے مزاج میں آئیگا انہیں باغ
سے لیجائیگا ایرج نے فرمایا پھر انکو صدمہ کرنیکا کیا سبب ہے میں کیوں رنجیدہ ہونے لگا اگر انکی قسمت میں یہی ہے تو
ضرور پیش آئیگا ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار میری زبان نہ کھلوایئے زیادہ تجاہل عارفانہ نہ فرمایئے ورنہ
میں صاف صاف کہونگی تو آپ کو ناگوار ہوگا ایرج نامدار نے خیال کیا ایسا نہو ملکہ سے گفتگو بڑھ جائے اور کوئی
کلمہ ایسا زبان سے نکل جائے جو ملکہ کے خلاف ہو اور انکو رنج پہونچے یہ سوچ کے خاموش ہو رہے اتنا تو
کہا کہ ملکہ جو کچھ کہتی ہو بہت بجا ہے مگر اسی وقت تمہیں چاہئے کہ شکایتوں سے فراغت کرتا ہو ملکہ سمجھیں ایرج نامدار کو میرا کہنا
ناگوار ہوا اب زیادہ شکایت کرنا اچھا نہیں ہے ایسا نہو زیادہ غصہ آجائے اور یہیں سے یہ واپس جائے تو
غضب ہوگا پھر شاہزادے کا منانا ممکن نہوگا یہ سوچ کے عقلمندی سے بات کو ٹالا عرض کی اے شہریار کنیز
میری باتوں کو صحیح جانا مذاق میں برا مانا اگر آپکی طبع مبارک کی یہی کیفیت ہے تو میں آیندہ ایسے امور خدمت والا
میں عرض نکرونگی اس وقت میری خطا معاف فرمایئے میں آگاہ نہ تھی کہ اس وقت طبع مبارک مائل فکر ہے
ایرج نے فرمایا مجھکو تمہاری بات ناگوار نہیں ہوئی اگر تم اس امر کو بیان نہ کرتیں تو میں ہرگز مانع نہوتا لیکن تم نے
ایسی بات کا ذکر کیا جس سے مجھے رنج پہونچا ملکہ نے گردن جھکائی عرض کی معاف فرمایئے تخت پر تشریف لایئے
اندر چلئے ایرج نامدار ملکہ کے ہمراہ تخت پر بیٹھے ملکہ نے تخت کو بلند کرنا چاہا مگر تخت نے زمین سے جنبش نہ کی ملکہ مجبور
ہو گئیں ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ یہ تخت سحر ہے جب تک میں بیٹھا رہونگا تخت بلند نہوگا تم اندر جاؤ میں آتا ہوں
ملکہ نے عرض کی یہ ہو سکتا ہے ایرج نامدار نے فرمایا میں بھی تو اس طرح نہیں جا سکتا ہوں ملکہ شاداب مجبور ہوئیں
عرض کی آپ یہاں توقف فرمائیں میں مرکب حاضر کرتی ہوں ایرج نے فرمایا ملکہ کیا ضرورت ہے پہلے تو باغ
دور نہیں ہے میں ملکہ سے قبل پہونچ جاؤنگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ایک طرف سے گرد اڑی ایرج نامدار نے اس طرف
دیکھا ملکہ سے فرمایا نہیں معلوم کون لوگ آتے ہیں اب تمہارا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے تم اندر جاؤ میں ان لوگوں
کو دیکھوں کہ اس جانب کس واسطے آتے ہیں ایرج نامدار یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا ایرج نے دیکھا
کہ جن ہمراہیوں کو دریا کے کنارے پر چھوڑا تھا وہ سب لوگ رہروی کرتے ہوئے آتے ہیں ایرج نامدار بہت خوش
و مسرور ہو گئے ملکہ سے کہا یہ سب میرے ہمراہی ہیں تم اندر جاؤ میں ان لوگوں کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا ملکہ ایرج نامدار
سے رخصت ہو کر باغ کے اندر آئیں ایرج نامدار ان لوگوں کے لینے کو بڑھے وہ سب بھی نزدیک پہونچ چکے تھے ایرج

نامدار کو سب نے دیکھا گھوڑون سے اُتر پڑے سب نے آکر ایرج نامدار کے قدمون کو بوسہ دیا مرکب ایرج
نامدار حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا باغ کے اندر گیا یہان بھی ملکہ شاداب نے سب کو اطلاع دی تھی کہ
شاہزادہ آ پہونچا ہو جو جو سردار ایرج نامدار کے یہان مقیم تھے وہ سب بھی لشکر کو آراستہ کرکے برائے استقبال
ایرج نامدار باہر آئے تو رستے تکتے تھے کہ یکایک پر غل ہوا سب لوگ آگے بڑھے دیکھا ایرج نامدار پھاٹک کے اندر تشریف
لا چکے ہین سب سردارون نے جو ایرج کو بہت دنون کے بعد دیکھا سب طرف سے آکر ایرج نامدار کے گرد حلقہ
کر لیا ہر ایک نے قدم ایرج کو بوسہ دیا ایرج نامدار نے بھی سبکو گلے سے لگایا ہر ایک کا مزاج پوچھا اپنی بارہ دری مین
آکے جلوہ فرما ہوے جو ہمراہی ایرج نامدار کے دریا کے کنارے پر چھوٹ گئے تھے انکو شاہزادے نے اپنے پاس
بلایا فرمایا تم لوگ یہان تلک کیونکر آئے دریا سے کیونکر پار اُترے سب نے عرض کی جب آپ سے جلو کے جانے
اُس کے تھوڑی دیر کے بعد ایک پیر مرد ظاہر ہوے ہم لوگون کے قریب آئے فرمایا تم لوگ کون ہو یہان کیون
ٹہلتے ہو ہمنے کل کیفیت بیان کی اُن پیر مرد نے کہا تم لوگ اپنی آنکھین بند کرو ہم تمھین دریا کے اُس پار
پہونچا دین جب ہم لوگون نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ آنکھین کھولو جو آنکھین کھولین
اپنے کو دریا کے اُس پار پایا ایک آواز آئی کہ سامنے جو ایک درخت معلوم ہوتا ہو اُس سمت چلے جاؤ اور کہین جا
نہ جانا اور نہ راستہ بھول جاؤ گے تو غضب ہوگا ہم پھر جب بہ ہدایت اُس پیر مرد کے اس طرف آئے بخت رسا نے آپ کے
قدمون سے ہم سبکو مشرف کیا دولت کونین ہاتھ آئی ایرج نامدار نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائین تھوڑی دیر استراحت
فرمائین مسافت راہ طے کی ہو سب نے عرض کی ہمین استراحت سے زیادہ راحت ملتی ہو کہ آپ کے حضور مین حاضر
ہین ایرج نامدار خاموش ہو رہے اور سردارون نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کسی نے عرض کی اے شہریار
الٰہی کیونکر پال گلزار لحج کیسا تھا راہ مین جس مرحلے کو فتح کیا وہان کیا کیا عجائبات دیکھے ایرج نامدار نے سب کیفیت
بیان فرمائی تھوڑی دیر کے بعد محل مین جانیکا ارادہ کیا چاہا کہ ملکہ ایک پرچہ گود مین گرا ایرج نامدار نے اس پرچے
کو اُٹھا لیا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکے معلوم ہوا کہ ملکہ پریجبین کی طرف سے لکھا ہو کہ مین ملکہ شاداب
کے باغ مین ہرگز نہ آؤنگی آپ کے سامنے اُس روز کیسی سخت گفتگو آگئی تھی اب جو مین وہان آؤنگی تو ضرور
ملکہ مجھے طعنہ دیگی اس سے بہتر یہ ہو کہ جب آپ وہان سے مع لشکر سفر کرین مجھے اطلاع دین مین حاضر خدمت
ہو جاؤن ایرج نامدار نے اس کے جواب مین اسیوقت تحریر کیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ تم اپنے تئین جلد
یہان پہونچاؤ مین تمھارے واسطے دوسری جگہ تجویز کردونگا ملکہ شاداب کو یہ کیفیت معلوم بھی نہوگی اور جسوقت
مین سفر کرونگا تمھین پہلے اطلاع دونگا یہان کوئی سامان ایسا نہین ہو جو تم تنگ جاؤ اور تمھین اطلاع دیکر وہین
آئے تم اس نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ مین تمھارے واسطے یہان بند و بست کردونگا جب سفر کرونگا
تمھین اپنے ہمراہ لونگا یہ نامہ لکھکر ایرج نامدار نے اپنے زانو پر رکھا سب نے دیکھا نامہ غائب ہوگیا ایرج نامدار
وہان سے اُٹھے اندر تشریف لائے ملکہ شاداب منتظر تھین ایرج نامدار کو دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ نے بہت
دیر لگائی پیشتر یہان تشریف لائے ایرج نے فرمایا ملکہ میرے سردارون نے مجھے بہت دنون کے بعد دیکھا تھا کیفیت
سفر دریافت کرتے تھے اُن سے ذکر کر رہا تھا ملکہ خاموش ہو رہین ایرج نامدار مسند پر جلوہ فرما ہوے حکم دیا گائن کو
بلاؤ سنتے ہی ملازم گئے ایک گائن کو بلا کے لائے سامنے وہ گائن بڑے ناز و انداز سے آکے بیٹھی سازندون
نے ساز ملائے اُس گائن نے پہلے گت ناچی بعد اسکے یہ غزل حضرت علی انجم کی شروع کی غزل

جان مضطر عمر بھر سختی رہی غم دل کے ساتھ
اگر خمیر ہو فانی طینت قاتل کے ساتھ
اسکو شغل نالہ انکو اشک ریزی سے غرض
زخم دل ہین عکس روئے مہ جبین سے دو ہی
بدگمان ہو یار دشمن کو خبر ہو راز سے
لیلی پردہ نشین سمجھی کہ مجنون کی ہے خاک
لاکھ ہو سینہ سپر سمجھا کسی پہلو نہین
ساقیا یون منھ لگانا مے کا ہے مطلق حرام
ہاتھ مین دل لیکے پہلے سیر کیا پامال غم
کاہش اسکو اور زوال اسکو ہے کیا تشہر دون
رکھ نہ محروم شہادت ہان لگا دے بڑھ کے ہاتھ
سخت جانی کا یہ مطلب تھا شہادت ہی نہو
سر جھکاتا دور جاتا نالہ کنان حسرت نصیب
لسنے منھ پھیرا تڑپکر اسنے دیدی اپنی جان
حافظ جان قاتل عالم ہین یہ تیغ و سپر
بیخودی کے جوش مین فرقت کی شب جشن زدہ
دل خدا جانے کہان ہے سینہ و پہلو کہان
تیغ ابرو جب چلی تیر مژہ ہمراہ تھے
کشمکش مین کیا کرون مدت سے پہلو مین نہین
جب لڑی آنکھ اس پری سے دل بھی مائل ہو گیا
صحبت ناقص مطلب نشاء سے دور بھاگ

اب وہ دشمن بنگیا ہے لگا قاتل کے ساتھ
داغ ناکامی ہوا ہے خلق میرے دلکے ساتھ
مبتلائے غم ہین آنکھین بھی ہمارے دلکے ساتھ
چاندنی نے یہ ستم تازہ کیا گھائل کے ساتھ
اس سیے باتین کبھی کرتا نہین ہین دلکے ساتھ
گر غبار راہ بھی اٹھکر چلا محمل کے ساتھ
یار کا تیر نظر کیا آشنا ہے دل کے ساتھ
لطف دور جام ہے اس رونق محفل کے ساتھ
دست رنگین نے نئی شوخی دکھائی دل کے ساتھ
مہر کو تلوون سے اور رخ کو مہ کامل کے ساتھ
اتنی بیدردی نکر او سنگدل بسمل کے ساتھ
جان فشانی خنجر قاتل نے کی بسمل کے ساتھ
قیس یون آتا ہے لیلی ترے محمل کے ساتھ
رسم جانبازی ادا بسمل نے کی قاتل کے ساتھ
قتل ہوا ہے خلق اس سے ابرو قاتل کے ساتھ
دل کیا کرتا ہے باتین [illegible] ادر مین دلکے ساتھ
دلگی اچھی نہین تیر ادا سے دل کے ساتھ
رسم جنسیت نے دکھلایا اثر شامل کے ساتھ
کیون خدنگ ناز کاوش دلگی ہے دل کے ساتھ
ربط ہمدردی کیا ہمجنس نے شامل کے ساتھ
غم اٹھاتا ہون تو اخگر رسم کر جاہل کے ساتھ

دور دور تک صحبت عیش و نشاط منعقد رہی تیسرے روز ایرج نامدار نے خیال کیا کہ ابھی تک ملکہ برقیس نہین آئین اور وہ کسی نامہ دار کو بھیجا یہ سوچکر کہ ملکہ یہان آنے سے بالکل انکار ہے یقین ہے کہ وہ نہ آئین اور اب یہان زیادہ ٹھہرنا بھی اچھا نہین ہے مناسب ہے کہ لوح کو دیکھکر سفر کرین یہ خیال جو آیا اسیوقت ملکہ شاداب سے فرمایا کہ اب یہاں ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے کل لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اس پر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض کی اے شہریار بہت دنون کے بعد آپ سفر سے تشریف لائے ہین کچھ دنون یہان تشریف رکھیے ابھی تو مسافت سفر بھی زائل نہین ہوئی ہے دو تین روز کے بعد تشریف لیجایئے گا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ مین اپنے آنے کا سبب تمسے بیان کر چکا ہون اور ایسی حالت مین دیر کرنا اچھا نہین ہے اگر اوروکے طلسم فتح کر کے لشکر صاحبقران مین آجائینگے تو مجھے ندامت ہوگی ملکہ شاداب نے کہا آپکو اختیار ہے مین مانع نہین ہون ایرج نامدار نے وہ شب بھی یہ عیش و عشرت بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اب لازم ہے کہ اپنے حشین طلسم قاصم مین پہونچا اور قلعہ طلسمی کو فتح کر کے اسیران زندانخانہ طلسمی کو رہائی دے کہ فتح طلسم آسان ہو ایرج نامدار

لشکر میں حکم دیا کہ ہر ایک سامان سفر درست کرے یہاں سب لوگ پہلے ہی سے تیار تھے حکم پاتے
ہی مسلح و مکمل ہو گئے ایرج نامدار کو اطلاع دی کہ ہم لوگ تیار ہیں جس وقت مزاج مبارک میں آئے تشریف
لے چلیے ایرج نامدار اسی وقت ملکہ شاداب سے رخصت ہوئے باہر تشریف لائے لشکر کو ہمراہ لیکر جس طرف
کہ ارج نے ہدایت کی تھی اودھر روانہ ہوئے تین چار کوس کے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ابر گلابی
رنگ کا آتا ہے ابر سے پھول برس رہے ہیں طائران خوش الحان ابر کے نیچے زمزمہ سرائی کرتے ہوئے آتے ہیں
ایرج نے ہمراہیوں سے فرمایا یہ ابر کیسا ہے سب نے عرض کی او شہریار کوئی ساحرہ آتی ہے ایرج کو چونکہ
ملکہ بر جبیں کا خیال تھا لشکر کو ٹھہرایا ساحروں کو طلب کیا فرمایا اس ابر کو آگے نہ بڑھنے دینا یہیں روک
لینا سب نے عرض کی کیا بڑی بات ہے ہم ابھی اس ابر کو روکے لیتے ہیں یہ کہکے دو تین ساحران جلیل
آگے بڑھے ابر بھی قریب پہونچ چکا تھا ساحروں نے کچھ سرسوں کچھ ماش کے دانے اسم پڑھ پڑھ کر ابر
کی طرف پھینکے ابر رک گیا ابر کے رکتے ہی ایک برق چمک کر گری کہ ساحروں کے سر اڑ گئے ایرج کو کمال
افسوس ہوا فرمایا یہ کیا غضب ہوا اور ساحر ابر کی طرف بڑھے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ اپنی جگہ پر کھڑے
رہو کوئی آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کرے ساحروں نے حکم ایرج کی تعمیل کی جہاں پر کھڑے تھے کھڑے رہے
ایرج نامدار آگے بڑھے لوح کا عکس اس ابر پر ڈالا ابر کا ایرج نے دیکھا ایک برق چمکی کہ ابر پھٹ گیا ایک
تخت جواہر نگار نظر آیا اس پر ملکہ بر جبیں کو پایا شاہزادہ خوش ہو گیا ملکہ کی نگاہ بھی شاہزادے پر پڑی
منفعل ہو کر تخت زمین پر اتارا شاہزادے کے قریب آکے عرض کی او شہریار معاف فرمایئے کہ مجھے نہیں
معلوم تھا کہ یہ لشکر آپ کا ہے ورنہ میں ساحروں کو قتل نہ کرتی میں آپ سے بہت مجبور ہوں ایرج نے فرمایا ملکہ
اسمیں انفعال کی کیا ضرورت ہے تم نے نادانستگی میں ساحروں کو قتل کیا یہ فرما کر حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ
ہوں اسی وقت بارگاہیں استادہ ہوئیں ایرج نامدار نے ملکہ بر جبیں کو ایک بارگاہ اترنے کو دی ملکہ بر جبیں
اس بارگاہ میں گئیں ایرج نامدار اپنی بارگاہ میں تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں جا کر
بیٹھے دوسرے روز وقت صبح ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا آج ہمارا دل چاہتا ہے کہ واسطے شکار کے جائیں
صحرائے سبزہ زار کی سیر کریں وحش و طیور کو شکار کریں ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہے میں مانع نہیں مگر جلد آیئے گا
دیر نہ لگایئے گا ایرج نے جواب دیا او ملکہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ بہت جلد آ جائینگے عجب نہیں کہ آج شام ہی
تک چلے آئیں یہ کہکر بارگاہ سے باہر آکر سرداروں اور قراولوں وغیرہ سے پوچھا یہاں قریب تر کوئی
ایسا مقام بھی ہے کہ جہاں ہم شکار کھیلیں طائران شکاری بکثرت ہاتھ آئیں انمیں سے چند آدمیوں نے
عرض کیا حضور یہاں پانچ کوس سے کچھ زیادہ ایک صحرائے سبزہ زار ہے اور ایک مختصر کوہ ہے چشمے اس سے
جاری ہیں وہ مقام قابل سیر ہے اور وحش و طیور اسمیں کثرت سے ہیں شاہ و شہریار اسی صحرا میں آکر شکار
جانوروں کا کرتے ہیں کبھی کبھی شیر بھی اس صحرا میں آ جاتا ہے کیونکہ ترائی وہاں بہت ہے پہاڑ کی کھوؤں میں اور ترائی
کے مقاموں میں شیر رہتا ہے غزال اس درجہ ہیں کہ اگر چند اشخاص انکا شمار اور حساب کریں تو بھی ممکن نہیں کہ انکی
تعداد دریافت کر سکے علاوہ غزالوں کے اور طرح طرح کے چوپائے بکثرت اس صحرا میں ہیں اور طائران انواع
اقسام بھی بکثرت ہیں اگر آپ اس صحرا میں تشریف لے چلیے اور شکار وحش و طیور کا کیجیے تو غالباً بہت سے وحش و
طیور کو شکار کیجیے گا اور دل کو بھی اس صحرا کی سیر سے فرحت ہو گی آپ تو صبح و شام ہی جنگل کی شکایت کرتے ہیں ہم دعا کرتے ہیں

کہ وہ صحرا سبزہ زار ہو گھاس خودرو سے پر بہار ہو کہ اگر پر سونگا بیمار بلکہ وہ بیمار کہ جسے حضرت عیسیٰ بھی جواب دے
چکے ہوں اور لبوں پر اُسکے دم ہو آثار مرگ چہرہ سے اُسکے ہویدا ہوں اُس صحرا مین جاے اور وہان کی
ہوا کھاے چندے وہان قیام کرے تو امراض سے نجات پاے بالکل صحیح و تندرست ہو جاے کیونکہ وہانکی ہوا
دم عیسیٰ سے بھی زیادہ اثر رکھتی ہو پانی اس کوہ کے چشمو نکا ایسا ہو کہ آب حیات جو اپنی آبرو ریزی کے
اُسکے روبرو نہین آتا بلکہ شرم و غیرت سے اُسے ایسی حیا آئی ہو کہ بعدہ ظلمات مین جا کر چھپا ہو صاف و شیرین
ایسا ہو کہ صفائی اُسکی آبرو ریز آب گہر ہو اور شیرینی ایسا ہو کہ جان شیرین اُس پر نثار ہو زیادہ تعریف اگر اُس
کوہ و صحرا کی کیجے شاید خیال ہو کہ جھوٹ ہو اسوجہ سے ہم اس کی اور تعریف و ثنا نہین کرتے ہین اگر حضور
تشریف لے چلینگے تو خود اس کوہ و صحرا کی کیفیت دیکھکر ہمارے عرض کرنے کو صدق جانینگے ایرج نامدار نے اوصاف
اس صحراے سبزہ زار کے اسقدر سنکے بعد اشتیاق فرمایا ہم ضرور اس صحرا مین واسطے شکار وحوش و طیور
کے چلینگے ہاں وہین لے چلو اور جلدتر اسیوقت سامان شکار مہیا کرو ہمراہ خیام و بارگاہ لیلو اور وہ اشیا بھی ہمراہ ہوں
جنکی وہان ضرورت درپیش ہو سبھون نے دست بستہ عرض کیا ایسا ہی ہوگا چنانچہ حسب الحکم اُنھون نے سامان
شکار درست کیا ایرج نامدار مرکب پر سوار ہوے چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیا اور چند سردارونکو واسطے حفاظت
اور نگہبانی ملک کے وہین چھوڑا پھر قراول اور میر شکار کو ساتھ لیا اسیوقت باز جری جرہ اور کتے کی جوڑیونکو جو شکاری
تھین خدا دینے اُنکو ہمراہ لے لیا سواری ایرج کی آگے بڑھی اثناے راہ مین ایرج سردارون سے باتین
کرتے ہوے چلے جاتے تھے بعد قطع راہ جب قریب تر اُس صحرا کے پہونچے دیکھا وہ عجیب کوہ باشکوہ ہو کہ جو
بلند منزلت مین فزون ہو دل مومن کیطرح پاک و صاف ہو چشمے اُس سے جابجا جاری ہین صفت اُسکی یہ ہو کہ نظم

کوہ وہ تھا بر نبات کوہ باوزن
تیغ کوہ گران تھی وہ جبال
چشمے اُسپر وہ صاف اور بیباک
دل با آبشار کی آواز
اک طرف چشم نرگسی کو سامان

جل گیا تھا اُسی کے رشک سے لعل
جسکی گرد نیچے خون صد فرہاد
موجزن مثل چشمۂ سیماب
فرحت افزا برنگ نغمہ ساز
دیدۂ مست کی طرح ہشیار

حسن مین مثل کوہ تمکین تھا
راہ با پیچ اُسکی تھی بالکل
لگتے آب اسکی نہر سے ہر آن
ہر شجر اُسکا مثل گلشن طور
وہ درختوں پہ مرغ خوش الحان

رشک شیرین وہ کوہ شیرین تھا
غیرت راہ کوچۂ کاکل
سمجھا تھا دامن باغ جنان
ہر ثمر رشک سیب عارض حور
نغمہ آموز عندلیب جنان

ایرج تو جوان اس کوہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوے بعد ازان صحرا کی طرف دیکھا عجیب صحراے سبزہ زار نظر آیا کہ
کوسون تک سبزہ شاداب سطح نظر آتا تھا گویا مخمل سبز کا زمین پر فرش تھا اسکے دیکھنے سے آنکھوں مین خنکی و
بصارت دلکو شگفتگی و فرحت ہوتی تھی وہ گھاس خودرو کی صحرا مین بہار جس سے شان پروردگار آشکار تھی ہوا ایسی
ایسی چلتی تھی کہ دلکو فرحت ہوتی تھی غنچۂ دل پژمردہ شگفتہ و شاداب ہوتا تھا جسقدر اُس صحراے سبزہ زار مین
درخت تھے سب مثل طوبیٰ سرسبز تھے طائران خوش الحان اُنپر بیٹھے ذکر و حمد باغبان گلشن جہان کرتے تھے
سیکڑون درختون سے اُڑکر صحرا مین پرواز کرتے تھے اور ہزارون چہچہے کرتے ہوے اُنھین درختون پر آکر بیٹھتے
تھے چوپاے مثل ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ بے شمار تھے جسطرف دیکھا ہزارون آہوے ختن و شنگ سبزہ شاداب
چرتے ہوے نظر آتے جو ایرج اور لشکر کے ہمراہیونکو دیکھکر گھبراتے اور چوکڑی بھر کر ادھر سے اُدھر بھاگ گئے ایرج نامدار
ایسا صحرا اور ایسے وحوش و طیور دیکھکر بدرجہ کمال مسرور ہوے چند ملازمون سے کہا بارگاہ و خیام برپا کرو ہم ان وحوش و طیور
کا شکار کرتا ہون اُنھون نے عرض کیا بہت بہتر ایرج تو چند سوارونکو ہمراہ لیکر تیر و کمان ہاتھ مین لیکر شکار کھیلنے مین مصروف ہوے

ادھر خدام نے بارگاہ خیام استادہ کیے تھوڑی ہی دیر مین ایرج نامدار اور اُنکے ہمراہی سرداروں نے اسقدر
وحوش وطیور شکار کیے کہ صحرا مین جابجا انبار لگا دیے ایرج نے خدام سے کہا ان وحوش وطیور مین سے چند
طائروں اور چند چوپاؤنکے گوشت کے کباب درست کرو اب ہم شکار کھیلتے کیونکہ اب کباب کھائینگے اُنھوں نے
حکم کی تعمیل کی ایرج نے ہمراہ اُنھین سرداروں کے بارگاہ مین آکر کباب کھائے بعد ازان سب وحوش وطیور کو
گاڑیوں پر بار کراکے ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوے اور قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچے ملکہ کو اپنے شکار کیے ہوے
تمام چرندو پرند دکھائے اور کہا تھوڑی دیر مین مین نے شکار کیے اگر مین پہر بہر یا دو چار روز تک شکار کھیلتا تو شکار کیے
ہوے وحوش وطیور گاڑیونپر لادکر یہان لاتا تمھارے کہنے کے موجب ہمنے وہان توقف نہین کیا تھوڑی دیر شکار
کھیلکے چلے آے ملکہ ہزاروں پرندوں اور سیکڑوں چوپاؤں کو دیکھکر متحیر ہوکر خوش ہوئین اور کنیزوں سے
کہا ان جانوران شکاری سے چند طائران مذبوح کے کباب تیار کیے جائین اُنھوں نے کباب تیار کیے پلیٹوں مین
رکھکر روبرو ملکہ کے لائین ملکہ نے کباب پاس اپنے رکھکر کشتی شراب کی طلب کی جب کشتی مے بھی کنیزین لا چکین ملکہ
نے اپنے ہاتھ سے جام شراب بھر کر ایرج نامدار کو وہ جام دیا شاہزادے نے انکار کیا فرمایا اے ملکہ مجبور ہون کہ جامہ
سلیمانی میرے گلے مین ہے شراب نہین پی سکتا ملکہ مجبور ہوئین خود بھی شراب نہ پی ایرج نامدار مسہری پر تشریف
لائے ملکہ پرچیں بھی مسہری پر گئین تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا جب صبح ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوے ملکہ سے
فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے عرصہ ہوتا ہے اچھا نہین ملکہ پرچیں نے عرض کی جو آپ کی خوشی ہو وہ کیجیے شاہزادے
نے فوج کو حکم دیا کہ سب لوگ درست رہین کل ہم یہان سے کوچ کرینگے شاہزادے کا حکم پاتے ہی تمام لشکر
مسلح و مکمل ہو کر منتظر روانگی ہوا اُس روز بھی ایرج نامدار وہان فروکش رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر
کو ہمراہ لیکر ایرج نے طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت قلعہ طلسمی اور عفریت چہل پیکر کی تحریر کی جاتی ہے

کہ قلعہ طلسمی ایک دریاے خونخوار کے اوپر بزور سحر بنایا ہے کاموس قلعہ دار ہے طلسم بھر مین اُس قلعہ کی فتح مشکل
ہے جو کچھ عجائب و غرائب علی درجے کا ہے وہ اس قلعہ مین موجود ہے کاموس کے پاس ایک کتاب ہے اُسکے ذریعہ
سے اُسکو ایک سال کی حالت معلوم ہو جاتی ہے جب سال تمام ہو جاتا ہے تو کاموس اس کتاب کو دیکھتا
ہے جو کیفیت ہونے والی ہوتی ہے اس پر آئینہ ہو جاتی ہے اگر کوئی آفت آنے والی ہوتی ہے یہ اُسکا دفعیہ کرتا ہے
وہ آفت قلعہ پر نہین آتی ہے اسی کی وجہ سے چہل پیکر بھی مطمئن ہے کاموس جادو نے اپنے رہنے کیواسطے
ایک برج طلائی بنایا ہے برج بہت بلند ہے کاموس شب و روز اس برج پر بیٹھا رہتا ہے اُسکے ملازمین برج کے
گرد جمع رہتے ہین جسوقت اُسکو کوئی کام ہوتا ہے طائر سحر کو چھوڑتا ہے وہ ملازمین کو اطلاع دیتا ہے ملازمین اُسکے
پاس جاتے ہین جو کام اُس کو لینا منظور ہوتا ہے ملازمین سے کہدیتا ہے وہ لوگ اُسی وقت اُس کام کو انجام
دیدیتے ہین ایک روز کاموس جادو اپنے برج مین بیٹھا تھا اس نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ سال تمام
ہوا اس نے ایک دستک دی طائر سیاہ رنگ پیدا ہوا کاموس نے کہا جا کر داراب کتاب دار سے
کہو کہ کتاب طلسمی لیکر حاضر ہو کچھ امور ضروری تحقیق کرنا ہین طائر اُڑا داراب کتاب دار کے پاس آیا داراب
اسوقت اپنے مکان مین مصروف میخواری تھا اُس نے جو طائر کو آتے ہوے دیکھا اپنے مصاحبین سے
کہا نہین معلوم اس وقت طائر طلسمی کس کام کو آتا ہے مصاحبین نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ سال تمام ہوا کتاب

کی ضرورت ہوئی ہو اس وجہ سے کاموس جادو نے آپکے پاس بھیجا ہو داراب نے کہا مین تو اسوقت کتاب
لیکر ہرگز نہ جاؤنگا بھلا یہ کونسا وقت ہو مین یہان مصروف عیش و نشاط ہون جب اس جشن سے برخاست
کرون تو کاموس کے پاس جاؤن وہ تو آرام سے بیٹھے ہونگے مین اس وقت ہرگز نہ جاؤنگا مصاحبین نے کہا آپ
ایک رقعہ کاموس جادو کو تحریر فرمایئے اُسمین عذر کر لیجیے کہ اس وقت مین ایک کار ضروری مین مصروف
ہون اسوجہ سے حاضر خدمت نہین ہو سکتا تھوڑی دیر کے بعد ضرور آؤنگا تھوڑی دیر مین انکا کچھ نقصان نہوگا
اور آپکو بھی تکلیف نہوگی داراب جادو اس وقت نشے مین تھا مصاحبین سے اُلجھ پڑا کہا کیا مین کاموس
جادو سے ڈرتا ہون جو اسطرح کا رقعہ لکھون مصاحبین خاموش ہو رہے طائر داراب جادو کے قریب آیا
کہا اے داراب جادو تمھین کاموس جادو بلاتے ہین کتاب طلسمی لیکر چلو داراب نے کہا اے طائر طلسمی جاکر
کاموس سے کہدینا کہ مین اس وقت نہین آ سکتا ہون میرے یہان اسوقت جلسہ آراستہ ہو اگر مین ان
سب کو چھوڑکر تیرے پاس آؤنگا تو جلسہ برہم ہو جائیگا اور میرے لطف مین خلل آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک
روز مین کچھ حرج نہین ہو طائر نے جو داراب کی یہ تقریر سُنی کہا او بے ادب تو ہمارے مالک کی نسبت کیا کلمات
ناشایستہ زبان سے نکالتا ہو داراب جادو نے کہا او طائر طلسمی کیا تیری موت آئی ہو تجھے ہم لوگون کے بارے مین
کیا دخل ہو جو ہم کہتے ہین تو جاکر کاموس جادو سے کہدینا طائر نے جواب دیا مین ہرگز نہین کہونگا تجھکو میرے
ہمراہ چلنا ہوگا اگر عذر کریگا تو بہت پچھتائیگا داراب اسوقت نشے مین تھا اس کو بہت بُرا معلوم ہوا ایک کارد
سحر جھولی سے نکالکر طائر پر کھینچ مارا طائر جھپٹ سے اُڑ گیا چھری زمین پر گری طائر وہان سے کاموس جادو کے
پاس آیا کاموس نے طائر کو دیکھتے ہی ایک چیخ ماری کہا ارے تو نے آتے ہی کمان لگائی اور داراب
جادو کو اپنے ساتھ کیون نہ لایا طائر نے کہا آپکو اس کی کیفیت معلوم ہی ہو گئی ہوگی اس مین میری خطا نہین ہو
جب مین داراب جادو کے مکان پر گیا تو داراب اسوقت شراب پی رہا تھا اور لوگ بھی اُسکے پاس
بیٹھے تھے مین نے جب جاکر آپکا پیام دیا اس نے کہا مین ہرگز اس وقت نہ جاؤنگا اگر مین یہان سے اُٹھونگا
تو یہ صحبت برہم ہو جائیگی میرے لطف مین فرق آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک دن کے گذر جانے مین کیا
نقصان ہوگا کاموس نے کہا تو نے اسکو بلاکر ڈالا ہوتا طائر نے جواب دیا مین آپکے خوف سے چپکا چلا آیا ورنہ ارادہ تو
میرا یہی تھا کہ اس کو قتل کرون اس نے مجھپر کارد سحر کا وار کیا مین نے اُسکی کارد کو خالی دیا اور آپکے خوف
سے خاموش ہو رہا اسکے جواب مین کوئی سحر نہ کیا ورنہ آپکو معلوم ہو کہ مین جو سحر کرتا تو داراب جادو کی مجال
نتھی جو میرے سحر کو روک سکتا کاموس نے کہا اب جاکر اُس کو میرے پاس لا اگر خالی واپس آئیگا تو قتل
کیا جائیگا طائر نے کہا مین جاتا ہون ابھی لیکر آتا ہون اُس کی مجال ہو جو میرے سحر کو روک سکے جسطرح حضور
حکم دین مین اسکو ابھی حاضر خدمت کرون کاموس نے کہا اسکو گرفتار کرکے مع جملہ ملازمین کے بدولت
کیفِ نشست مین حاضر کر اور کتاب بھی لیتا آنا طائر اُڑا پھر داراب کے مکان پر آیا داراب کو اور زیادہ نشہ ہوا تھا
دونون ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوئے جھومتے رہا تھا مصاحبین اسکے بد دست کہتے جاتے تھے کہ طائر طلسمی نے
اسکے سر پر آکے اس زور سے چیخ ماری کہ داراب کے ہوش اُڑ گئے سارا نشہ ہرن ہو گیا زمین پر گرا غشی
طاری ہوئی اسکے سب ملازمین بھی گر کے بیہوش ہوئے طائر نے کتاب طلسمی اسکی جھولی سے نکالی
داراب کو پنجون مین دبایا وہان سے اُڑکر کاموس جادو کے پاس آیا کتاب طلسم کاموس کے سامنے

رکھدی داراب کو بھی آگے ڈالدیا کاموس نے داراب کو ہوشیار کیا داراب نے گھبرا کے آنکھ
کھولی اپنے کو سامنے کاموس کے پایا چاہا سحر کردن کاموس نے کہا او داراب جب تو طائر طلسمی سے
مقابلہ نکر سکا اور جانور پر تیرے سحر نے تاثیر نہ کی تو بھلا مجھ پر تیرا سحر کیا تاثیر کریگا داراب نے بھی خیال کیا کہ جو کچھ
کاموس کہتا ہے بہت سچ ہے مین لاکھ سحر کردن مگر کاموس پہ تاثیر نہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ اب عفو تقصیر کراؤن
یہ سوچ کے کاموس جادو کے پاؤن پر گر پڑا کہا مجھسے بڑی خطا ہوئی معاف فرمایئے گا مین اسوقت
نشہ مین تھا اس سبب سے جو کلمات ناشایستہ آپکی شان مین میرے منھ سے نکل گئے آپ معاف
فرمادین یا جو مزاج مبارک مین آئے سزا دین کاموس نے کہا اسوقت تو تو نشے مین تھا مگر اسوقت حالت
ہوشیاری مین جو تو نے سحر کرنیکا قصد کیا اسکا کیا سبب داراب نے کہا مین عجب عالم مین تھا جسوقت میری
آنکھ کھلی مین نے مطلق آپکو نہین پہچانا بلکہ یہ گمان ہوا کہ نہین معلوم کون ساحر ہے اسوجہ سے سحر کرنا چاہتا تھا
جب آپنے منع کیا مین ٹھہر گیا کاموس نے کہا ہم تیری خطا ابھی نہین معاف کر سکتے ہین جب تک کتاب
عدو کو نہ دیکھ لین اگر کتاب مین تیری تقصیر کی معافی کی ہدایت ہوئی تو ہم بھی تیری خطا معاف کرینگے ورنہ جو سزا تجویز ہوگی
تجھکو دیجاویگی داراب نے کہا آپکو اختیار ہے کاموس جادو نے کتاب کھولی پہلے اسی کیفیت کو دیکھا کہ مین
داراب جادو کی تقصیر معاف کرون یا نکرون اس سے کبھی اور بھی کوئی خطا سرزد ہوگی یا نہ ہوگی کتاب
مین یہ لکھا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ ایک مرد مسلمان لشکر بیحساب اپنے ہمراہ لیکر اس
طلسم کے فتح کرنیکو آئیگا اور لوح اسکو مل جائیگی وہ لوح لیکر قلعہ کیطرف متوجہ ہوگا کوئی اسکو نہ روک
سکیگا مگر وہ داراب کے مکر مین گرفتار ہو کر اپنے لشکر سے چھوٹ جائیگا اور بہت کچھ تکلیف اٹھائیگا اگر اسوقت
مین کوئی اسکو گرفتار کریگا تو طلسم بچیگا ورنہ طلسم کا رہنا ممکن نہین اور وہ شخص بہت جلد داخل سرحد
قلعہ طلسم ہوا چاہتا ہے اور یہ سال آخر ہے اس طلسم کا اے کاموس تجھکو لازم ہے کہ داراب کی تقصیر عفو کرے
اگر تو اسے قتل کریگا تو طلسم کشا کو کوئی اسیر نکر سکیگا اور اے کاموس اب لازم ہے کہ اس طلسم کی خبر سے
اور اپنے قلعہ پر ہوشیاری سے رہ ایک بات کر اور چیل پیکر کو اس بات کی اطلاع دیدے کہ یہ سال
آخری طلسم ہے جو انتظام ہو سکے جلد کیا جائے اگر طلسم فتح ہو جائیگا تو ہزارہا بندگان سامری و جمشید
قتل ہونگے اور چیل پیکر بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے مارا جائیگا کاموس جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ
ہو گیا اسدرجہ اسکو صدمہ ہوا کہ آنکھون سے آنسو بہنے لگے داراب جادو سے کہا مین نے
تمھاری خطا معاف کی داراب خوش ہو گیا مگر کاموس جادو کو اشکبار دیکھکر پوچھا یہ تو فرمایئے کہ آپ
اس وقت اشکبار کیون بیٹھے ہین کاموس جادو نے کہا اے داراب جادو اسکا کچھ
سبب نہ دریافت کرو اگر مین اپنی اشکباری کا تمسے سبب بیان کرونگا تو تمھین مجھسے بڑھکے
رقت آئے گی داراب جادو نے کہا اب مین ضرور تحقیق کرونگا آپ نے یہ بات کہکے مجھے
اور زیادہ بیتاب کر دیا ہے برائے سامری و جمشید بیان فرمایئے اب دیر نہ لگایئے
کاموس نے جو جو کیفیت کتاب مین دیکھی تھی داراب سے بیان کی داراب نے بھی
بہت افسوس کیا اور کاموس سے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین اسکا انتظام کرتا ہون میرے
ہاتھ سے طلسم کشا بچکر کہان جائیگا ٭ بہت اچھی بات ہوئی یہ جو کیفیت معلوم ہو گئی

مین طلسم کشا کو اپنے دام طلسم مین پھنساتا ہون آپ اسکی گرفتاری کی کوشش کرین کاموس نے کہا او داراب
سب سے بہتر بات یہ ہے کہ مین اسکی آگاہی خداوند جیل بیگر کو کر دون وہ اگر چاہینگے تو ایک دم مین طلسم کشا کو
فنا کر دینگے داراب نے کہا بہتر ہے مین بھی آپکی راے سے موافقت کرتا ہون بلکہ مناسب یہ ہے کہ اسکی اطلاع کیواسطے
آپ خود تشریف وہان لیجائیے کاموس نے کہا یہ بات بھی مجھکو پسند ہے مین خود ہی جاؤنگا جسطرح مین کہدونگا
اسطور سے دوسرا اور کوئی نہ بیان کریگا داراب نے کہا آپ تشریف لیجائین مین قلعے کی نگہبانی کرونگا جس جس طرح آپ
آپ حکم دیجائیے گا ویسا ہی ہوتا رہیگا کاموس نے کہا مجھے وہان عرصہ نہوگا بہت جلد واپس آؤنگا کیونکہ وہان ٹھیرونگا
زیادہ نہ ٹھیرونگا مجھکو قلعے کے عجائب وغرائب کو زور دینا ہے اور انتظام جدید کرنا ہے صرف ایک روز وہان رہونگا
داراب نے کہا جسوقت مزاج مین آئے اسوقت تشریف لیجائیے مگر عرصہ نہ لگائیے گا کاموس نے اسیوقت اپنا
اژدر آتش فشان طلب کیا ملازمین اسکا اژدر لیکر آئے کاموس اژدر پر سوار ہوکر خداوند عفریت جیل بیگر کیطرف
روانہ ہوا اسکا ذکر اسکے وقت پر تحریر کیا جائیگا لیکن اب حال ایرج نامدار کا بیان ہوتا ہے کہ شاہزادہ جو قلعہ [illegible] حسب
ہدایت کے روانہ ہوا کوچ اور مقام کرتا ہوا دسوین روز ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچا صحرا کو جو نہایت پر فضا پایا تو حکم
دیا کہ لشکر کو ٹھیراؤ فوراً لشکر ٹھیرا کہا ہم آج کی شب یہین قیام کرینگے صبح کو اگر جی چاہیگا تو چلینگے ورنہ یہان ٹھیرینگے
لشکر ٹھیرا فوراً خادمون نے بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے اور سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین داخل ہوئے دیر تک جلسہ عیش وعشرت گرم رہا جب رات زیادہ گئی تو ایرج نامدار نے صحبت برخاست
کی آرامگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہ مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا جب
رات بسر ہوگئی تو ایرج نامدار خواب سے بیدار ہوئے بعد رفع حاجت مشغول عبادت پروردگار ہوئے فریضہ سحری
فراغت حاصل کرکے باہر تشریف لائے سردارون کو طلب کیا سب سردار حاضر ہوئے ایرج نامدار نے فرمایا مین آج
کے روز اس صحرا مین اور قیام کرونگا یہان شکار کھیلونگا کل ضرور یہان سے روانہ ہو جاؤنگا سب سردارون نے
دست بستہ عرض کی جو آپکی خوشی ہے ہمین کیا عذر ہے ایرج نے چند سردارون کو ہمراہ لیا صحرا کی جانب روانہ ہوئے
جانوران صحرائی کو شکار کرتے ہوئے ایک سمت نکل گئے دن بھر سیر وشکار مین گذرا جب کہ آفتاب قریب غروب
پہونچا تو ایرج نامدار اپنے لشکر کیطرف پلٹے تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ ایرج نامدار نے دیکھا صحرا کے ایک سمت سے
شعلے بھڑکتے ہوئے آتے ہین ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا سامنے جو شعلے بھڑکتے ہوئے آتے ہین
یہ کیا ہے جو لوگ ساحر تھے انھون نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر اژدر آتش فشان پر سوار چلا آتا ہے یہ راستہ
جیل بیگر کے مکان کا ہے وہین یہ ساحر جاتا ہوگا یہ گفتگو ابھی ختم نہوئی تھی کہ سب نے دیکھا ایک ساحر سبزفام بد انجام
تاج سر پر رکھے نیلا لباس پہنے ایک ہاتھ مین گرز آتشین دوسرے ہاتھ مین ترسول لیے ہوئے اژدر آتش فشان
کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہے جو ساحر اسکو جانتے تھے انھون نے ایرج نامدار سے عرض کی اے شہریار اسکا نام کاموس
جادو ہے یہی قلعہ دار ہے بڑا مکار ہے معلوم ہوتا ہے آپکی تشریف آوری کی خبر اسکو پہونچ گئی آپکے روکنے کیواسطے ادھر آیا ہے
اپنے سحر پر اس مغرور کو اس درجہ ناز ہے کہ تنہا قصد کیا کسی کو اپنے ہمراہ بھی نہ لیا ایرج نامدار نے فرمایا پروردگار عالم
مالک ومختار ہے یہ کیا چیز ہے اور کیا کر سکتا ہے اور ہماری قضا اسکے ہاتھ سے ہو تو کیا چارہ ہے اور اگر اسکی قضا ہمارے
ہاتھ ہے تو انشاء اللہ مارا جائیگا یہ فرماکر آگے بڑھے کاموس جادو کی بھی نگاہ ایرج نامدار پر پڑی اژدر اسکا رک گیا
کاموس نے پہچانا کہ طلسم کشا یہی ہین یہ سوچکر ایرج کو ٹوکا کہا او جوان تو کون ہے اور کہان جاتا ہے ایرج نامدار

نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا ہم قلعۂ طلسمی کی طرف جاتے ہیں اس صحرا میں برائے شکار آئے ہیں دو ایک روز یہاں
مقام کرینگے پھر قلعۂ طلسمی کیطرف جائینگے کاموس نے کہا قلعۂ طلسمی میں تیرا کیا کام ہے ایرج نے فرمایا وہاں کے قلعہ دار
سے کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں اگر وہ ہمارے کہنے کو منظور کریگا تو وہاں سے اور آگے جائینگے جہل پیکر کو مسلمان
کرینگے لوح طلسمی اس سے لیکر روانہ ہونگے اور اگر قلعہ دار ہماری باتیں قبول نہ کریگا تو اسکو قتل کرینگے اور قلعے کو تباہ
برباد کرینگے اور آگے جائینگے کاموس جادو نے جو ایرج نامدار کے تیور دیکھے اپنے دل میں سوچکر خیال کیا کہ یہ جوان
صاحب لوح ہے اگر اس سے زیادہ گفتگو کرونگا تو خرابی ہوگی اور اچھا نہوگا مزاج بھی اس جوان کا سخت معلوم ہوتا ہے اور
اس کے جری اور بہادر ہونے میں بھی شک نہیں مناسب وقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ گفتگو نہ کروں اپنی جان کو
غنیمت جانکے کل چلوں جب خداوند جہل پیکر کو اطلاع کرکے واپس آؤنگا تو اسکے گرفتار کر لینے کی کچھ نہ کچھ
تدبیر کرلونگا یہ خیال کرکے ایرج نامدار سے کہا اے جوان میں نے ایک بات دریافت کی وہ اس درجہ تجھکو ناگوار ہوئی
کہ تو نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا اگر ایسا ہی میں خطاوار ہوں تو جو تیرے مزاج میں آئے مجھے
سزا دے میں نے محض تیری دوستی سے یہ بات کہی تھی کہ یہ جگہ سب طرح سے خطرہ کی ہے یہاں اسطرح بے تکلف پھرنا اچھا
نہیں مجھکو یہ پوچھنا بہت ناگوار ہوا اب میں ایسی بات نہ کہونگا کہ جو تجھکو ناگوار گذرے یہ کہکر سحر کیا دونوں پاؤں
زمین میں مارے غرق زمین ہوگیا جو ساحر ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھوں نے عرض کی اے شہریار کاموس جادو
آپکے قریب کھڑا رہا آپ نے اسکو قتل کیوں نہ کیا اب ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سنکر ایرج نامدار نے فرمایا اسوقت
اسکو قتل کرنا خلاف جرأت تھا کیونکہ وہ منہ نہ رکھنے لگا اگر وہ آمادہ پیکار ہوتا تو میں بے تامل سر کے نہ چھوڑتا ساحروں
نے عرض کی اب بہت مشکل سے ہاتھ آئیگا قلعے میں جاکر اور کوئی انتظام کریگا کچھ مکر کریگا ایرج نے جواب دیا اگر اسکی قضا
میرے ہاتھ سے ہے تو ضرور قتل ہوگا اور مکر سے بچانے والا پروردگار ہے ساحر خاموش ہو رہے ایرج نامدار اپنے لشکر
میں تشریف لائے شب بھر جلسۂ عیش و نشاط رہا صبح کو مع لشکر روانہ ہوئے اور طرف قلعۂ طلسمی کے چلے کہ ذکر انکا
وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت کاموس جادو کی عرض کیجاتی ہے کہ جو ایرج نامدار کے سامنے سے ڈرکر غرق زمین
ہوا سحر کرتا ہوا تھوڑی دیر میں جہل پیکر کے مکان پر پہنچا جہل پیکر اسوقت دربار میں بیٹھا ہوا تھا گرد اسکے وزرا
امرا حلقہ کیے ہوئے تھے اور اہل دربار بھی موجود تھے جو گروہ آتے تھے اسکو سجدہ کرتے تھے اور چلے جاتے تھے کہ
ہرکارے نے آکے اطلاع کی یا خداوند کاموس جادو جو قلعۂ طلسمی کا قلعہ دار ہے برائے سجدۂ خداوند حاضر ہوا ہے
امیدوار اجازت ہے یہ سنکر جہل پیکر نے اشارے سے کہا بلاؤ ہرکارہ باہر آیا یہاں کاموس جادو نے اپنی صورت
فریادیوں کی سی بنائی تھی ہرکارے نے آکے کہا اے کاموس جادو آپکو خداوند اپنی حضوری میں طلب فرماتے
ہیں چلیے زیارت سے مشرف ہو جیے کاموس جادو اندر آیا آتے ہی اس کافر نے جہل پیکر کو سجدہ کیا جہل پیکر
نے جو اسکی کیفیت دیکھی گھبرا کے پوچھا ارے کاموس جادو تو نے یہ کیا حالت بنائی تجھے کسنے ستایا جو میرے پاس فریادی
بنکر آیا کاموس جادو نے کہا خداوند نے جسکو قوی بنا دیا اسی نے مجھکو ستایا جہل پیکر نے سر جھکایا تھوڑے عرصے
کے بعد سر اٹھا کے کہا اے کاموس جادو وجہ یہ ہے کہ ہم اس جوان کو بہت عزیز رکھتے ہیں اور اسکے واسطے ہمنے
یہ انتظام کیا تھا کہ سب مرحلوں پر کہلا بھیجا تھا کہ خبردار کوئی اسکو روکنے کا ارادہ نہ کرے ورنہ غضب ہو جائیگا اور
اس جوان نے جس کو اپنے اوپر مہربان پایا سر اٹھایا بہت سے مرحلے برباد کر دیے سنا ہے کہ لوح کے مقام تک
پہونچ گیا نہیں معلوم وہ اور کیا آفت برپا کرے مگر قدرت کو اس سے از حد محبت ہے جس روز غصہ آجائیگا اسکو جاکر

گرفتار کر لائینگے یون وغیرہ بھی اگر وہ بے لیگا تو اس سے چھین لینگے اپنا مطیع کرینگے وہ کہان جائیگا اسکو مین آپکے
طلسم کا منتظم بناؤنگا عزت بڑھاؤنگا کہ تمام عالم دیکھکر رشک کرے کاموس جادو نے کہا خداوندا آپ کیا فرماتے
ہین اُسنے غضب کر دیا لوحدار کو قتل کیا لوح لی میرے قلعے کی طرف آتا تھا مین نے کتاب طلسمی مین اسکے آنیکی خبر
پائی اور یہ بھی نوشتہ پایا کہ عمر طلسم تمام ہوئی یہ آخری سال ہے اور یہی جوان اس طلسم کو فتح کریگا مین یہ حال دیکھکر
گھبرا گیا آپکے پاس حاضر ہوا اب جو ارشاد فیض بنیاد ہو وہ بجا لاؤن اور اسپر کاربند ہون چہل پیکر نے کہا اے کاموس
جادو تمنے کتاب بے وقت کیون دیکھی کاموس جادو نے عرض کی سال ختم ہوا مین نے کتاب حسب معمول طلب
کی اور داراب اُسوقت نشے مین تھا اُسنے کلمات واہیات زبان سے میرے حق مین نکالے مجھکو نہایت ناگوار
معلوم ہوا مین نے فوراً عیار طلسمی کو بھیجکر داراب کو گرفتار کرا لیا چاہا داراب کو قتل کرون اُسنے عذر کیا
مین نے کتاب طلسمی مین دیکھا کہ اسکا قتل کرنا کیسا ہے کتاب مین یہ سب کیفیت نظر آئی بلکہ یہ بھی تحریر تھا کہ داراب
جادو کا قتل کرنا مناسب نہین ہے یہ طلسم کشا کو راستہ بتلائیگا لشکر سے اُنکو ملائیگا جب مین نے یہ کیفیت نامی دیکھی
اُسکا قصور معاف کیا قید سے رہا کیا اور بہت کچھ عذر کیا مگر یہ بات جو دیکھی کہ طلسم کشا اب دو ہی ایک روز مین آنیوالا ہے
اس سبب سے آپکی خدمت مین حاضر ہوا اب جو کچھ آپ ارشاد فرمائین وہ کیا جائے چہل پیکر نے کہا یہ کارخانہ قدرت
تجھے جو تو نے دیکھے سمجھا کیا معلوم کہ یہ کیا ہے قدرت کو تیری بعض باتین ناگوار ہوئین اس سبب سے تجھے اتنا پریشان
کر دیا اب جا کر اپنے قلعے مین رہ کبھی کسی سے بہ نخوت و غرور پیش نہ آنا ورنہ اس سے بدتر حال ہوگا بہت کچھ کیا کیا
تو نے داراب جادو کو جو رتبے سے کمتر دیا تو اسقدر ستایا کہ وہ تجھسے عذر کرنے لگا کیا نہین جانتا تھا کہ قدرت
ہر مقام پر موجود رہتے ہین اور سب کیفیتین دیکھتے رہتے ہین قدرت کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی کہ تجھے غیر ساحر کے ہاتھ
سے ذلیل کرایا اب جا اور اُس جوان کو گرفتار کرکے بہت جلد میرے پاس بھیجدے مین اُسکے دل مین نور ایمان
پیدا کرون اور اپنا بندۂ خاص اُس جوان کو بناؤن کاموس جادو نے کہا یا خداوند مین توبہ کرتا ہون آپ میرے
گناہ معاف فرمائیے مین اب کسی کو نہ ستاؤنگا ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور افضل جانونگا آپ کا کہنا مانونگا چہل پیکر
نے کہا تو اسی وقت اپنے قلعے پر جا اور فوراً اُس جوان کو گرفتار کرلے کاموس جادو اُٹھا رخصت ہوکر
وہان سے اپنے قلعے کیطرف روانہ ہوا اُسکا ذکر اپنے وقت پر تحریر کیا جائیگا اب یہان سے کیفیت ایرج نامدار کی بیان
کیجاتی ہے کہ یہ جو اپنے لشکر کو لیکر جانب قلعۂ طلسمی روانہ ہوئے دو منزل سہ منزل کرتے ہوئے تین روز کے بعد قلعہ
طلسمی کے قریب پہونچے شاہزادہ ایرج نامدار نے دیکھا کہ قلعے کے گرد دریا جوش مار رہا ہے اور بیچ مین قلعہ بنا ہوا ہے گرد
دریائے زخار ناپیدا کنار ہے کشتی نظر نہین آتی پانی اس درجہ اچھل رہا ہے کہ دریا کے پار جانا ممکن نہین یہ کیفیت دریا کی
دیکھکر ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ شاید یہ دریائے سحر ہو سبنے عرض کی اے شہریار یہ دریائے سحر نہین
ہے بلکہ قلعۂ سحر کا بنا ہوا ہے یہ دریا اصلی ہے ایرج نامدار نے فرمایا اگر یہ دریا اصلی ہے تو اسکے پار جانا مشکل ہے پانی
کی عجب حالت ہے کیا کہون کیا کیفیت ہے کشتی کی مجال نہین جو اس پانی پر دم بھر بھی ٹھہر سکے اور کوئی صورت نظر نہین
آتی کہ اس دریائے زخار کے پار جانا ہو ساحر جو ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار استاد کی لوح
پاس موجود ہے اُس سے کیون نہین دریافت فرماتے یعنی لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو لوح حکم دے اُسپر عمل فرمائیے یہ
سنتے ہی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ اے طلسم کشا اب اپنے لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ دے اور
اسم حاشیۂ لوح کو سات بار پڑھ بموجب اسم حاشیۂ لوح کو پڑھوگے تو ایک تخت ہوا پر اڑتا ہوا آئیگا اور تمھارے قریب آکے

زمین پر اتریگا تم اس تخت پر بیٹھ جانا وہ تخت تمھین اس قلعے کے اندر پہونچا دیگا مگر کوئی بات بے لوح کے دیکھے
نہ کرنا ورنہ بہت نقصان اٹھاؤ گے عمر بھر پچھتاؤ گے قلعے کے اندر بڑے بڑے مکار رہتے ہین سب کے مکر سے بچنا کسی کے مکر
مین نہ پھنسنا ایرج نامدار جو کچھ ماجرا تھا خواب کا لشکر کیطرف مخاطب ہوے سب سے فرمایا کہ بارگاہ مین دفینے اسی جگہ
استاد کو جب تک مین تمھارے پاس نہ آؤن مین تم لوگ جانے کا ارادہ نہ کرنا مجھے حکم لوح یہ ہے کہ مین اپنے تئین
تن تنہا اس قلعے مین پہونچاؤن تم سب کو یہین چھوڑ جاؤن لشکری یہ سنکر رنجیدہ ہوے بعض ساحرون نے دست بستہ
عرض کی اے شہریار آپکے تشریف لیجانے کے بعد ہم قلعے مین حاضر ہون ایرج نامدار نے لوگونکو منع کردیا کہ خبردار میرے بعد
قلعے کیطرف آنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ مجھے ناگوار ہوگا سب لوگ مجبور ہوگئے ایرج نامدار سب سے رخصت ہوے قریب ساحل
آئے اسم حاشیہ لوح کو ورد زبان کیا دیکھا ایک تخت جواہر نگار بروے ہوا اڑتا ہوا آتا ہے ایرج نامدار اسم ورد کرتے گئے وہ تخت
قریب آپکے زمین پر اترا ایرج تخت پر سوار ہوے تخت بلند ہوا لحظہ بھر کے بعد ایرج نامدار کو قلعے کی خندق کے پار جا کر اتارا
ایرج نامدار نے شکر کیا تخت سے اترے قریب قلعے کے پھاٹک پر پہونچے دیکھا دروازہ قلعے کا بند ہے قفل آہنی اسمین پڑا
ہوا ہے ایرج نامدار نے بسم اللہ کہکر قفل پر ہاتھ ڈالا جھٹکا دیکر قفل کو توڑ ڈالا دروازہ کھولکر قلعے کے اندر داخل ہوے
جو لوگ نگہبانی کیواسطے قلعے کے دروازے پر بیٹھے تھے انھون نے جو ایرج نامدار کو آتے ہوے دیکھا شور مچایا شہزادے کو
چاہا روکین ایرج نامدار نے تلوار نیام سے کھینچی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا ایرج نامدار پر سحر نے تاثیر نہ کی شہزادہ آگے
بڑھا جب ساحرون نے دیکھا کہ اس جوان پر سحر تاثیر نہین کرتا نیزہ و شمشیر لیکر آگے بڑھے ایرج نامدار نے بہت لوگون کو قتل کیا جب
یہ نوبت پہونچی کہ نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوے گروہ سب وہان سے بھاگے کاموس جادو کے مکان کی طرف
چلے کاموس جادو کے مکان پر پہونچ کے سب نے غل مچانا شروع کیا کاموس جادو وہان موجود نہ تھا مگر اسکے
عوض داراب جادو کام کرتا تھا سب ملازمین قلعے کی دیکھ بھال اسی کے حوالے تھی اسنے جو شور و غل کی آواز
سنی ملازمون سے کہا اسے جلدی باہر جاؤ دریافت کرو کہ یہ غل کیسا ہے ملازم اسی وقت باہر آئے دیکھا نگہبان شور و
غل مچا رہے ہین داراب نے انسے دریافت کیا کہ تم لوگون پر کیا مصیبت پڑی ہے جو اس درجہ بدحواس و مضطرب ہو سبھی
کہا ہم اپنے مالک سے جا کر اپنی کیفیت بیان کرینگے ملازمین داراب نے کہا ہم انھین کے حکم سے تمھاری کیفیت
تحقیق کرنے آئے ہین یہ سنکر نگہبانون نے کہا ہم تم لوگون سے نہ بیان کرینگے ملازمان داراب مجبور و ناچار ہوکے داراب
جادو کے پاس واپس آئے کہا وہ لوگ جو ہے اپنی کیفیت نہین بیان کرتے ہین ہمنے بہت انسے دریافت کیا مگر ہر ایک
یہی کہتا ہو کہ تمسے ہرگز نہ بیان کرینگے اگر ہمارے مالک ہمیں بلا کے دریافت کرینگے تو بیان کرینگے داراب نے
کہا اب کو میرے پاس بلا لاؤ ملازمین داراب جادو پھر باہر آئے سب نگہبانون کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے داراب جادو
نے جو انکی صورتین دیکھین کسی کو زخمی کسیکو بدحواس کسیکو بے لباس پایا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا مصیبت تم لوگون پر
پڑی نگہبانون نے رو رو کر کہا ہم اپنی ڈیوڑھی پر موجود تھے کہ قفل جو قلعہ مین باہر سے دیا گیا تھا وہ قفل کسی نے توڑا
ہم لوگون نے چاہا کہ اندر سے غل دین اتنے عرصے مین دروازہ قلعے کا کھلگیا ایک جوان سلاح جنگ سے آراستہ
پیراستہ قلعے کے اندر چلا آیا ہمنے چاہا اسکو روکین مگر کیا کہ سحر نے اسپر تاثیر نہ کی ہمنے تلوار اور نیزے سے اسکو زخمی کرنا چاہا مگر ہمارا
کاری ایک زخم اسکے جسم پر نہ آیا اور اسنے بہت سے نگہبانون کو قتل کیا اور بہت نگہبانون کو زخمی بھی کیا اب آپ کے مکان کی جانب
آتا ہو داراب کا رنگ رو متغیر ہوگیا دل مین خیال کیا طلسم کشا آگیا اب خیر نہین معلوم ہوتی یہ سوچکر دربانون سے کہا تم لوگ
جاؤ مین اسکا انتظام کرتا ہون اگر وہ جوان اندر قلعے کے آگیا تو کیا خوف ہے مین جا کے ابھی اسکو گرفتار کیے لیتا ہون دربان

تو یہ سنکر باہر آئے داراب جادو نے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی ایک نازنین کی صورت بنائی اسکے
مکان سے قریب باغ تھا وہان جاکر بارہ دری مین بیٹھا اور ساحرون کو بلایا انھین بھی عورتون کی صورت
بنایا کہا جسوقت طلسم کشا اسطرف سے جائے اسکو سلام کرنا بعد سلام کے کہنا ہو شہریار آپکو ہماری
ملکہ طلب فرماتی ہین تشریف لیچلیے اگر تحقیق کرے کہ تمہاری ملکہ کون ہین تو کہنا کاموس جادو کی دختر نیک اختر
ہاین اس قلعے کا انتظام انھین کے سپرد ہو آپکے حسن و جمال کا شہرہ بہت دنون سے سنتی تھین بلکہ
آپکی تصویر بھی دیکھی تھی اس روز سے شب و روز یہی دعا کرتی تھین کہ کسی طرح شاہزادہ اسطرف آئے آج جو
آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہو بہت خوش ہین ساحرون نے کہا ہم اسیطرح سب کیفیت بیان کرینگے اپنے
دام فریب مین شاہزادے کو پھنسا لائینگے داراب جادو نے کہا ایسا نہو کہ تم لوگون سے بات کہتے مین فرق پڑے
اور شاہزادہ اس راز سے ماہر ہو جائے تو غضب ہو سب نے کہا کیا مجال جو شاہزادے کو اس امر کی کیفیت
معلوم ہو جائے داراب نے کہا اگر تم لوگ شاہزادے کو یہان لے آؤ گے تو بہت کچھ انعام دونگا ساحرون
نے کہا آپ خاطر جمع رکھین جو کام ہوگا بہت مناسب طرح سے ہوگا یہ کہکر سب ساحر باہر آئے آگے بڑھے
دیکھا کہ ایک جوان باشوکت و شان یکہ و تنہا سامنے سے چلا آتا ہو آثار جلالت چہرے سے ظاہر ہین ساحر
دیکھکر چلے در باغ پر آکے ٹھہرے ایرج نامدار بھی قریب پہونچ گئے دیکھا ایک باغ نہایت پر بہار نظر آتا ہو کہ
باغ پر چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین کی شکل کھڑی ہین ایرج نامدار ان نازنینون کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا یہ باغ کسکا ہو تم لوگ کون ہو یہان کسکا انتظار ہو سب نے عرض کی ہم ملکہ ارغوان پوش
کے ملازم ہین ایرج نے فرمایا ملکہ ارغوان پوش کون ہین سب نے عرض کی ملکہ ارغوان پوش کاموس
تاجدار کی دختر نیک اختر ہین ایک مدت سے آپکا نام نامی سنتی تھین اسی وجہ سے تصویر بھی آپکی منگالی
تھی جس روز سے تصویر کو دیکھا شیدائے جمال ہو گئین بارہا ساحرون کو نامے دیکر آپکی خدمت مین روانہ
کیا مگر ساحرون کو آپکا پتہ نملا مجبور ہو کر سب واپس آئے آج آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہم لوگون سے
تاکید فرمائی کہ آپکا انتظار کرین جسوقت آپ اسطرف سے تشریف لائین آپکو ملکہ کے پیام سے مطلع کرین
ایرج نوجوان نے خیال کیا کہ جب کنیزین ایسی حسین ہین تو ملکہ کی صورت تو قدرت صانع حقیقی کا نمونہ ہوگی یہ
سوچکر کنیزون کے ہمراہ باغ کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت آراستہ ہو ہر طرف مکانات پر تکلف بنے ہین کنیزون
نے عرض کی اگر خلاف مرضی مبارک نہو تو کنیزین ملکہ عالم کو اطلاع تشریف آوری کی کرین تاکہ ملکہ آپکے استقبال
کو آئین باعزاز و اکرام بیجائین ایرج نوجوان نے فرمایا تم لوگ اطلاع کرو مگر ملکہ اسقدر زحمت نہ فرمائین کنیزون
نے عرض کی ہمین ملکہ عالم نے حکم دیا تھا کہ جب شاہزادۂ عالم باغ مین تشریف لائین تو ہمین اسیوقت اطلاع
دینا ہم تعمیل حکم ملکہ ضرور کرینگے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ جاؤ ملکہ کو خبر کر کے آؤ کنیزین رخصت ہوئین
ایرج ایک شجر کے سایہ مین ٹھہرے تھوڑی دیر کے بعد پھر کنیزین خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوئین عرض کی
ملکہ عالم خود برائے استقبال تشریف لاتی ہین ایرج نے فرمایا ملکہ نے ناحق تکلیف کی مین خود وہان چلتا
ملکہ سے ملتا کنیزون نے عرض کی ہمنے آپکی طرف سے بہت کچھ کہا کہ ملکہ عالم شہریار نے فرمایا ہو کہ آپ
تکلیف نہ فرمائین مین خود آتا ہون مگر ملکہ عالم نے قبول نفرمایا ہم لوگ بھی مجبور ہوگئے کنیزین تو یہ کہ رہی تھین کہ
ایرج نامدار نے دیکھا سامنے سے ایک آفتاب محشر رشک قمر حسینون کے غول مین خراماں خراماں آتی ہو

ایرج نامدار کی نگاہ جو جمال بیمثال پر پڑی تاب نظارہ نہ لا سکے بیہوش ہو کر گرے کنیزیں ایرج کے پاس
موجود تھیں اُنھوں نے سر زانو پر لیا اُس نازنین کو موقع ملا کنیزوں کو اشارہ دیا کہ لوح شاہزادے کی گلے سے اُتار لو جامۂ
سلیمانی بھی اس جوان کے جسم سے دور کرو کنیزیں چاہتی تھیں کہ لوح شاہزادے کے گلے سے اُتاریں
کہ ایرج نامدار نے آنکھیں کھولدیں دیکھا کنیزیں لوح تک ہاتھ لائی ہیں ایرج نے فرمایا ہٹ جاؤ سب
کنیزیں شاہزادہ کے پاس سے ہٹ گئیں ایرج نامدار نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا اگر اپنی خیریت درکار ہے
تو اس نازنین کو جسکو سب ملکہ کہتے ہیں قتل کرو یہ عورت نہیں ہے ساحر ہے اسکا نام داراب جادو ہے اگر اسکے
دام مکر میں پھنسو گے تمام عمر رہائی نہ پاؤ گے اسنے محض تمہارے گرفتار کرنے کو اس باغ میں یہ انتظام کیا
تھا اور اپنی یہ صورت بنائی تھی ایرج نامدار نے جو یہ کیفیت لوح میں ملاحظہ فرمائی کمال تعجب ہوا تلوار
میان سے لی اُس نازنین کیطرف چلے نازنین کی نگاہ جو ایرج نوجوان پر پڑی شاہزادے کے چہرے کو
غیظ و غضب سے سرخ پایا چاہا سحر کر کے نکل جاؤں مگر عکس لوح نے سحر فراموش کر دیا تھا اور ایرج نامدار
بھی قریب پہونچ چکے تھے وار تلوار کا سر داراب پر کیا داراب نے سپر سحر اُٹھائی مگر شہزادہ صاحب لوح
تھا سپر سحر کیا کر سکتی تھی تلوار جو پڑی داراب کے سر میں در آئی داراب زمین پر گرا تاریکی چھا گئی
سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ دراز کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من داراب جادو بود اس کی دانش
کے آتے ہی جسقدر ساحر کنیزوں کی صورت بنے ہوئے تھے سب نے وہان سے فرار کیا ایرج نے تعاقب کرنا
مناسب نہ جانا اُس باغ کی بارہ دری میں تشریف لائے دیکھا ایک دست نقب معلوم ہوتا ہے ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا اس نقب میں پھاند پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر اس نقب میں پھاند پڑے
تھوڑی دیر کے بعد پاؤں آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہے سامنے ایک
منارہ معلوم ہوتا ہے اس منارے پر ایک آفتاب تابان نظر آتا ہے جیسے ہی ایرج اس میدان میں پہونچے
آفتاب کی حدت بڑھنے لگی شاہزادے کو جو زیادہ گرمی معلوم ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر خدا
اپنا فضل و کرم کرے اور اس باغ میں بخیر و عافیت پہونچنا نصیب ہو تو لازم ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو سات
بار پڑھ کے اپنے بازوؤں پر دم کرو اور اس منارے کو زمین سے اکھاڑ کے پھینکدو جب منارہ ٹوٹ جائیگا
قلعہ بھی منہدم ہوگا اسی کی وجہ سے قلعہ تھا سحر اصل یہی ہے ایرج نامدار نے اسم حاشیہ کو سات بار پڑھ کے
اپنے بازوؤں پر دم کیا منارے کے قریب آئے منارے پر زور کیا ایک صدائے مہیب آئی منارہ زمین
سے اکھڑ آیا تاریکی چھا گئی آفتاب جو بالائے منارہ نظر آتا تھا چکر کھا کر زمین پر گرا اندھیرا ہو گیا صدائیں
مہیب آنے لگیں ایرج نامدار نے لوح چمکائی تاریکی برطرف ہوئی ایک میدان وسیع اور نظر آیا ایرج
نامدار نے دیکھا اُس میدان میں ایک برج سنگی بنا ہے اسکے اندر ایک مورت پتھر کی رکھی ہے ایرج کو دیکھکر
وہ مورت گویا ہوئی کہا اے طلسم کشا اس مورت میں تیرا کیا کام ہے کیوں آیا ہے واپس جا ورنہ بہت رنج
اُٹھائیگا ایرج نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ عکس لوح اسپر ڈالو یہ از خود جلجائیگا اور کچھ سامان نظر آئیگا ایرج
نامدار نے بڑھ کے اس بت پر عکس لوح ڈالا بت جلنے لگا جب سب جلکر خاک ہو گیا تو پانی برسنے لگا پہلے
دیرتک پانی برستا رہا جب باران موقوف ہوا تو آگ برسی مگر کسی چیز نے ایرج نامدار کو گزند نہ پہونچائی
جب آگ بھی اسکی موقوف ہوئی تو تاریکی چھا گئی دیرتک کچھ نظر نہ آیا ایرج نامدار لوح چمکاتے رہے عرصے کے

بعدہ وہ تاریکی ہر طرف ہوئی ایرج نے دیکھا ایک دریاے زخار ناپیدا کنار کے بیچ میں ایک کشتی پر سوار ہون شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اسیوقت لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل کرے طلسم کا قلعہ فتح ہوا اور کشتی سواری کو ملے تو طلسم کشا کو لازم ہو کہ اپنے لشکر سے ملے اور سب کو ہمراہ لیکر طرف مکان جیل پیکر کے روانہ ہوا اور جیل پیکر کو قتل کرے ایرج نے سب پتہ اپنے لشکر کیطرف جانے کا لوح کے ذریعے سے معلوم کیا اتنے عرصے میں کشتی بھی کنارے پر پہونچی ایرج نامدار کشتی سے اترے اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوے انکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کاموس جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو جیل پیکر سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دیر میں اپنے قلعے کے قریب آیا دریا کو بدستور قدیم پایا مگر قلعے کا نشان نظر نہ آیا حیران ہو گیا اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی کہ قلعہ منہدم ہو گیا طلسم کشا نے قلعہ کو فتح کر لیا اور اب جادو مع اہالیان قلعہ کے قتل ہو گیا یہ کیفیت جو کاموس جادو کو معلوم ہوئی اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اب طلسم کا بچنا محال ہو جیسا مجھ مین نے کتاب سامری مین دیکھا ہو وہ سچ ہو طلسم کشا اصل ہی جوان ہو یہ سوچکر یہان سے جیل پیکر کیطرف روانہ ہوا تھوڑی دیر مین جیل پیکر کے پاس پہونچا اپنی اطلاع کرائی جیل پیکر نے اسکو اندر بلا لیا کاموس جادو روتا پیٹتا اندر گیا جیل پیکر نے اسکو جو اس کیفیت سے دیکھا گھبرا گیا کہا ارے کاموس جادو یہ کیا کیفیت بنائی ہو کاموس نے کہا یا خداوندا تو مین نے غدر وسے بھی توبہ کرلی ہو اور کسیکو آزار بھی نہین پہونچاتا ہون اب آپ نے مجکو کیون برباد کیا جو زن و فرزند میرے مارے گئے اور خود طلسم کشا نے فتح کر لیا جیل پیکر نے جو قلعے کے فتح ہونیکی خبر سنی اسکے بھی ہوش اڑ گئے مگر سب کے سامنے اپنے اضطراب کو ظاہر نہ کیا ہنسکر کہا اے کاموس جادو قدرت کو اس بندۂ خاص کی خوشی منظور ہی جو وہ چاہتا ہو قدرت اسکی خوشی کرتے ہین تو خاطر جمع رکھ قلعہ برباد نہین ہوا ہو صرف نظر مردم سے پوشیدہ ہو گیا ہو جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان پیدا کر دینگے تو قلعہ بھی ظاہر ہو جائیگا ابھی اگر قلعے کو ظاہر کر دینگے تو ہمارے بندۂ خاص کو صدمۂ عظیم ہوگا اپنے دلمین کہے گا کہ مین ایک قلعہ تک فتح نہ کر سکا ایسا نہو کہ غیرت کی وجہ سے اپنی جان دیدے کاموس نے کہا جان دیدینا اسکے قابو کی بات نہین ہو اگر قدرت ملک الموت کو حکم نہ دینگے تو ہرگز اسکی روح قبض نہوگی جیل پیکر نے کہا یہ بات تو صحیح ہو مگر ہم اپنے بندۂ خاص کی خجالت گوارا نہین ابھی چندے صبر کرو جب قدرت اسکے دلمین نور ایمان اتار دینگے اسوقت جو جو اشیاء طلسم سے غائب ہو گئی ہین اور جنہیں سب کو یہ گمان ہو کہ وہ مرحلجات بالکل ضائع ہو گئے ہین وہ سب ظاہر ہو جائینگے کاموس نے کہا یا خداوند آپ مجکو بھی میرے اہل و عیال کے پاس بھیجدیجے جب سب اشیاء طلسم ظاہر ہونگے اسیوقت مین مجکو بھی ظاہر فرمایئے گا جیل پیکر نے کہا جو لوگ اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ہین انکو درجۂ شہادت قدرت نے عطا فرمایا ہو اور جب مزاج مین آئیگا انکو ظاہر کرینگے اور عمر ابد عطا فرماینگے تو اسکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا ہو اسوجہ سے اس درجے کے پانیکا مستحق نہین ہو سکتا ہو کارخانۂ قدرت مین دخل نہ دے ابھی چندے مفارقت اپنے عزیزون کی

لگوایا کر کاموس نے کہا قدرت مجکو صبر عطا فرماتی تو مین گریہ وزاری نکرون جبل پیکر نے کہا
تو جا کر میری عبادت مین بصدق دل مصروف ہو حسب رجوع قلب سے میری عبادت کریگا رنج والم
تیرے دل سے دور ہوگا دل مسرور ہوگا کاموس نے کہا یا خداوند یہ امر ممکن نہین ہین ایسے وقت مین
کیونکر بہ رجوع قلب آپکی عبادت کر سکتا ہون کہ صدمہ فراق اعزاسے دل اندوہناک ہے آپ معبود
نے جبل پیکر تو یہ چاہتا ہی تھا کہ اسکی زبان سے کوئی کلمہ ایسا نکلے کہ جسکی وجہ سے اسپر جرم ثابت کر کے
گردن زدنی کا حکم دون جیسے ہی اسکی زبان سے یہ بات نکلی جبل پیکر نے کہا او کافر تجھے اپنے عزیز قدرت
سے زیادہ عزیز ہین اور میری عبادت سے زیادہ ہین تو کافر ہی قدرت ابھی ملک الموت کو حکم دیتے ہین
کہ وہ تیری قبض روح کریگا کاموس نے کہا او جبل پیکر آجتک مین گمراہ رہا اور تجھے خداوندی مانا
کیا میرے خداوند سامری و جمشید ہین تو کیا چیز ہی تو جو تو دعوی خدائی کرتا ہی ایک عیر ساحر سے تو زور نہین
چلتا ہی اور دعوی خداوندی کرتا ہی جبل پیکر نے کہا او مکار تو کیا واہیات کہتا ہی نہین جانتا کہ مین خداوند
ہون ابھی ملک الموت کو حکم دون تو تیری قبض روح کرے اور تجھے آخرت مین جہنم نصیب کرون
یہ کہکر اسنے ایک ساحر کیطرف اشارہ کیا وہ آگے بڑھا کاموس جادو نے چاہا ہوشیار ہو کر سحر کرے مگر
جبل پیکر اسکو پہلے ہی مبتلاے سحر کر چکا تھا اسکو سحر یاد نہ آیا اس ساحر نے ایک گولا اسکی طرف پھینکا
اسکے گرنے سے ایک شعلہ نکلا کاموس جادو جلکر مر گیا اسکے بعد جبل پیکر نے اپنے ملازمین کو طلب کیا
جب سب حاضر ہوئے تو اسنے کیفیت بیان کی سب نے کہا آپ طلسم کشا کو گرفتار کر سکتے ہین ابھی اسکی
تقدیر ایسی کر دیجیے کہ وہ گرفتار ہو جائے تو یون ملازمین طلسم پریشان ہونگے جبل پیکر نے کہا مین خود جاؤنگا
اسکو گرفتار کر کے لاؤنگا مگر سامان سفر درست کیا جائے لشکریون کو بھی اطلاع کر دو کہ سب لوگ تیار رہین
جسوقت مین حکم دون سب روانہ ہو جائین ملازمین نے اسیوقت لشکر کے رسالداروں کو طلب کیا
سب سے کہا کہ خداوند کا حکم ہی کہ بہت جلد سامان سفر درست کر دو ہی ایک روز مین برائے اسیری طلسم کشا
خداوند مع لشکر گران روانہ ہونگے رسالدارون نے جو یہ کیفیت سنی اسیوقت اپنے اپنے رسالون مین آئے
سب کو اس امر کی اطلاع دی اہلیان لشکر نے تیاریان کرنا شروع کین دو روز مین سب نے اسباب سفر
درست کیا رسالدارون نے وزیران جبل پیکر کو آکر اطلاع دی وزرا نے جبل پیکر سے آکر کہا یا خداوند لشکر
تیار ہی جوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیجیے جبل پیکر نے وزرا سے کہا مین آجکی شب اور
یہان قیام کرونگا کل علی الصباح یہان سے روانہ ہو جاؤنگا وزیرون نے اسکے جانے کا بھی سامان درست
کیا دوسرے روز علی الصباح جبل پیکر مع لشکر تلاش ایرج مین روانہ ہوا اور لشکر گران ہمراہ لیکر چلا تذکرہ
اسکا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ حسب ہدایت لوح روانہ ہوا تین چار روز کے بعد ایرج نوجوان ایک میدان مین ہو کے
شاہزادے کو وہاں کی فضا پسند آئی اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ یہان خیمے استادہ کر دو ایک روز یہان قیام
کرینگے ابھی کیا تعجیل ہی اور لوگ ابھی اپنی اپنی منزل پر نہیں پہونچے ہونگے اور یہان بفضل ایزدی طلسم

قریب فتح پہونچ گیا کیا عجب ہو جو ابکی بار جنگ آخری ہو سب سردارون نے عرض کی آپ کا فرمانا بہت
صحیح ہو ابھی طلسم تک بھی کوئی نہ پہونچا ہوگا خادمون نے بارگاہین استادہ کرین شاہزادہ ایرج نوجوان اپنی بارگاہ
مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت
حاصل کر کے سب لوگ ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے شاہزادے نے فرمایا اگر یہان شکار ملتا ہو تو دو ایک روز
اسی شغل مین بسر کرین جو لوگ وہان کے واقف کار تھے انھون نے عرض کی اے شہریار شکار یہان کثرت سے
پایا جاتا ہے ایرج نامدار نے فرمایا کل ہم شکار کیواسطے جائینگے سب سامان درست کیا جائے ملازمین نے اسیوقت
سے اسباب شکار درست کرنا شروع کیا شب بھر شاہزادہ مجلس عیش مین جلوہ فرما رہا علی الصباح بعد فراغ نماز
وہان سے برائے شکار ایک جانب روانہ ہوا کچھ سردار بھی ہمراہ ہوئے سب لوگ شکار کھیلتے ہوئے ایک جانب
نکل گئے ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک آہو گھوڑے کے برابر ایک نخلستان سے نکلا چوکڑی بھرتا ہوا ایک
جانب چلا تھا شاہزادے نے ہمراہیون سے کہا یہ آہو جانے نہ پائے جو اسکو گرفتار کریگا انعام پائیگا یہ کہکر
خود بھی گھوڑا بڑھایا سردار بھی چلے چارون طرف سے ہرن کو گھیر لیا ہرن ایک طرف جھکائی دیکر نکل گیا ایرج
نامدار نے گھوڑا اس آہو کے تعقب مین اٹھایا ہرن چوکڑی بھرتا ہوا اچلا سردار جو ایرج نامدار کے ہمراہ
تھے سب تھک کر رہگئے مگر ایرج نامدار نے تعاقب اس آہو کا نہ چھوڑا دور نکل گئے آہو ایک حوض کے
قریب پہونچا ایرج نامدار نے چاہا تیر لگائین مگر آہو حوض کے کنارے پر نہ ٹھہرا حوض مین کود پڑا ایرج نامدار
بھی مع اسپ اس حوض مین پھاندے کودتے ہی شاہزادے کی آنکھین بند ہوگئین دیر کے بعد ہوش
آیا اپنے کو ایک قصر نقشین مین پایا دیکھا گرد نازنینان مہ جبین زہرہ جبینان حور تمکین جمع ہین ایک
خورشید تمثال پری جمال سرہانے بیٹھی مروحہ جنبانی کر رہی ہے ایرج نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی عقل
سے سمجھے کہ یہ نازنین ضرور کسی ملک کی شاہزادی ہے مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا اٹھ کے سلام کیا
ایرج نامدار نے جواب سلام دیکر کہا اے نازنین اپنی کیفیت سے آگاہ کر اسنے عرض کی اے شہریار مین اپنی
کیفیت کس زبان سے بیان کرون کیونکر اپنا حال عیان کرون آپکو مین ہی نے اسقدر تکلیف دی معاف
فرمایئے گا مگر کیا کرتی مجبور تھی کہ آپ تک نہ پہونچ سکتی تھی اور سوائے آپکے دوسرا یہانتک نہ آ سکتا تھا ایرج
نے فرمایا تجھے جس کام کیواسطے مجھے یہان بلایا ہے بیان کر خدا چاہیگا تو مین تمھارے کام کو انجام دونگا نازنین
نے عرض کی اے شہریار مین ملک صمصام کی دختر ہون میرے باپ کو عفریت چہل پیکر نے اسیر کر لیا ہے اور اس نے
مجکو دو تین بار پیام دے چکا ہے کہ میرے تئین شوہری مین قبول کرو مین نے عذر کیا ہے دو ماہ کی مہلت لی ہے پہلے
والد نامدار سے کہا انھون نے قبول نہ کیا چہل پیکر کو غصہ آیا انکو اسیر کر کے میرے پاس پیام بھیجا مین نے
دو ماہ کی مہلت مانگی اسنے قبول کی اب بہت زمانہ کم رہگیا ہے مین خیال کرتی تھی کہ اپنی جان دیدونگی مگر آپکی
تشریف آوری کی خبر سنی اور یہ بھی سنا کہ آپنے لوح طلسم حاصل کر لی ہے اور قلعہ طلسمی کو فتح کر لیا ہے اور اب
چہل پیکر کے مقابلے کیواسطے تشریف لیے جاتے ہین لہذا ایک عرض میری ہے اگر قبول فرمایئے تو عرض کرون
ایرج نے کہا مین قبول کرونگا ملکہ نے عرض کی میرے والد نامدار زندانخانہ طلسمی مین اسیر ہین آپ انکو
رہا کرے کوکب کجکلاہ کو رہا فرمایئے کہ میرے والد نامدار نے میرے عقد کیواسطے اسکو بلایا تھا چہل پیکر
نے اسکو بھی اسیر کر لیا ہے ایرج نامدار نے فرمایا مین دونون کو بفضل خدا رہا کر سکتا ہون نازنین نے عرض

کی اگر آپ ان دونون صاحبون کو رہا کردین تو مین اپنی جان دینے سے باز آؤن ایرج نامدار نے
فرمایا تم خاطر جمع رکھو مین سب کو رہا کر کے لاؤنگا تمسے ملاؤنگا یہ فرما کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ اے
طلسم کشا زندانخانۂ طلسمی یہان سے بہت نزدیک ہی اگر آپ نہ جائینگے تو وہ لوگ آج تڑپ تڑپ کے
مرجائینگے ایرج نامدار نے سب پتہ زندانخانۂ طلسمی کا دیکھا جب راہ بخوبی تمام معلوم ہو گئی تو نازنین سے کہا مین
اب یہان ٹھہر نہین سکتا ہون مجھے رخصت کرو نازنین نے عرض کی اے شہریار اسقدر تعجیل کی کیا ضرورت ہی
دو ایک روز یہان تشریف رکھیے آپکو بڑی زحمت ہوئی ہی بعد دو تین روز کے تشریف لیجائیے گا ایرج نامدار نے
کہا اگر مین آج نجاؤنگا تو وہ لوگ تڑپ تڑپ کے مرجائینگے نہین معلوم اُنپر کیا تکلیف شدید پہونچی ہی ملکہ یہ سنکر بیتاب
ہو گئی ایرج نامدار رخصت ہوئے ملکہ خود تھوڑی دور تک پہونچانیکو آئی پھر اپنی کنیزون کو ایرج نامدار کے ہمراہ
کیا سب سے تاکید کردی کہ شاہزادے کو لشکر تک بحفاظت پہونچا دینا ایرج نے تھوڑی دور کے بعد اپنے
ساتھ سے کنیزون کو رخصت کر دیا لوح پاس موجود تھی راستہ لوح کے ذریعہ سے معلوم کر لیا تھوڑی دیر مین
اپنے لشکر مین پہونچے یہان سب لوگ ایرج کے منتظر تھے جو لوگ ہمراہ ایرج شکار کیواسطے گئے تھے جب
ایرج آہو کے تعاقب مین تشریف لیگئے تو اُن لوگون نے بھی شاہزادے کو تلاش کرنا شروع کیا پھر
سب کو یہ خیال ہوا کہ شاید شاہزادہ لشکر کیطرف نہ تشریف لیگیا ہو یہ سوچکر لشکر مین آئے تو ایرج نامدار کو لشکر
مین پایا سب نے کیفیت پوچھی ایرج نامدار نے کل حال بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ سامان سفر درست
کرو صبح کو زندانخانۂ طلسمی کی طرف جائینگے وہان سے اسیرون کو رہا کر کے لائینگے لشکر مین سامان سفر ہونے
لگا شب بھر ایرج نامدار نے عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو لشکر ہمراہ لیکر طرف زندانخانۂ طلسمی کے روانہ
ہوئے وہان سے زندانخانہ بہت نزدیک تھا قریب شام ایرج نامدار زندانخانہ کی سرحد مین پہونچے عمارات
دور کی نظر آنے لگین تھوڑی دور کے بعد ایک مکان قلعے کے مانند نظر آیا جو ساحر کہ واقف کاران طلسم سے
تھے ایرج نامدار کے ہمراہ تھے انھون نے عرض کی اے شہریار زندانخانۂ طلسمی یہی ہی ایرج نامدار نے
لشکر کو روکا سب سردار ٹھہر گئے بارگاہین استادہ ہوئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے ایرج نامدار نے فرمایا کہ علی الصباح زندانخانہ کی طرف
چلین گے ساحرون نے عرض کی اگر خلاف طبع مبارک نہو تو خادم کچھ عرض کرین ایرج نے فرمایا کہو ساحرون
نے عرض کی ایک نامہ اگر دارو غہ زندانخانہ کے نام روانہ فرمائیے تو کیا حرج ہی یقین ہی وہ نامے کو دیکھکر
آپکی اطاعت قبول کرے اور خود حاضر خدمت بابرکت ہو ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اسیوقت
ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم اس طلسم مین برائے فتح آئے ہین بفضل ایزدی لوح طلسم حاصل
کر لی ہی اور مرحلجات بھی شکست کیے ہین اگر تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو تو ہم تمسے خبر نہ لین
جلد ہمکیطرف چلے جاوین اور جو تمھین اس بات مین تامل ہو تو ہم دوسرا انتظام کرین جب یہ نامہ
تمام ہوا تو ایرج نامدار نے ایک نامہ بر کو بلا کے دیا وہ نامہ لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد دارو غہ زندانخانہ
کے پاس پہونچا دارو غہ نے دیکھا ایک ساحر آتا ہی نامہ لاتا ہی اپنے ملازمین سے کہا اس ساحر کو روکو اور
اسکا مطلب دریافت کرو دیکھو کس غرض سے یہان آیا ہی کسکا نامہ لایا ہی ساحر آگے بڑھے اسکو آگے
روک لیا کہا اے شخص تو کون ہی کہان سے آیا ہی نامہ دار ایرج نے نامہ دیا کہا مین ایرج نامدار فاتح طلسم کا نامہ

لایا ہوں داروغہ کے پاس بیجاؤنگا اُسکو دکھا دونگا ساحرون نے کہا اُسکا حکم ہو کہ جو نامہ دار آئے میرے پاس
نہ آنے پائے پہلے نامہ روانہ کرے اگر میرا جی چاہیگا تو اُسکو اپنے پاس بلا لونگا ورنہ جواب نامہ لکھدونگا
نامدار ایرج نے نامہ اُس ساحر کے حوالے کیا ساحر نامہ لیکر داروغہ زندانخانہ کے پاس آیا کیفیت بیان
کی کہ کوئی شخص اس طلسم مین براے طلسم کشائی آیا ہو اُسنے ایک نامہ بھیجا ہو داروغہ نے وہ نامہ کھولا
دیکھا تو ایرج نامدار نے لکھا تھا کہ تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو یہ مضمون پڑھتے داروغہ بہت غضبناک
ہوا کہا طلسم کشا اس طلسم کو کیا فتح کریگا کیا نہین جانتا کہ یہ وہ طلسم ہو جو خاص خداوند جیل بیگر کا مسکن ہو
بھلا اسکو کیونکر فتح کریگا یہ کہکر اُسنے نامہ چاک کر ڈالا اور ساحرون سے کہا کہ جاکر نامہ دار طلسم کشا سے کہدینا
کہ اپنے مالک سے ہماری طرف سے کہدے کہ جو تیرے مزاج مین آئے بازنہ آ ساحرون نے نامہ دار سے
آکر یہی کہدیا نامہ دار ایرج وہ جواب کھاکر وہانسے واپس آیا ایرج نامدار سے آکر عرض کی کہ اُس مکار نے یہ
جواب دیا ہو ایرج کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈال کے فرمایا انشاء اللہ تعالے کل تمام زندانخانہ کو منہدم
کر دونگا دیکھون کون روک سکتا ہو اسی ذکر مین شب بسر کی علی الصباح فریضۂ سحری ادا کرکے ایرج
نامدار نے اسپ صبا دم طلب فرمایا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا سب لشکر تیار تھا ایرج نامدار نام خدا
لیکر مرکب پہ سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا طرف زندانخانہ طلسمی کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت داروغہ زندانخانہ کی عرض کیجاتی ہو

کہ جبکہ اُسنے نامہ ایرج نامدار کا چاک کر ڈالا اور نامہ دار کو جواب سخت دیکر رخصت کیا تو اپنے ملازمین
کو بلاکر کہا مین نے اسوقت نامدار طلسم کشا کو اسطرحکا جواب دیکر رخصت تو کر دیا مگر خیال یہ ہو کہ صبح کو وہ لشکر
لیکر ضرور آئیگا اور معرکہ پڑیگا اُسکے مقابلے کا انتظام کر لینا چاہیے کیونکہ وہ شخص ایسا ویسا نہین ہو مین نے سنا ہو کہ اُسنے
لوح طلسمی بھی حاصل کر لی ہو اور اکثر مرحلے بھی فتح کیے ہین اُس سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہو جبتک کوئی
انتظام مناسب نہو گا اُس سے مقابلہ مین فتح پانا مشکل ہو ملازمین نے کہا کہ لشکر سحر کرکے اُس سے بذریعہ
تیغ و خنجر سے جنگ کرے داروغہ نے کہا اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار ہوگا ملازمین نے کہا دو ایک روز جو لشکر
یہان ہو طلسم کشا کو روک سکتا ہو جبتک اور لشکر بھی آجائیگا ہما تنک لڑینگے داروغہ نے اُسیوقت اپنی فوج
مین اطلاع کرائی کہ ہر شخص تیار رہے صبح کو طلسم کشا یہان آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا یہ اطلاع پاتے
ہی سب فوج مسلح و مکمل ہوگئی رات بھر داروغہ کو خوف کے مارے نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو
طلب کیا سب لشکر حاضر ہوا حاضر ہونے کا اسکے [illegible] یاد اور نہ سب کو ہمراہ لیکر اپنے مکان سے آگے بڑھا اور لوگون
سے کہا مین جہان جہان تمھین مقرر کردون وہان وہان حفاظت کرتے رہو اگر طلسم کشا آجائے تو اُسکو
روک لینا جبتک تم لوگ اُس سے مقابلہ کروگے مین خداوند کی خدمت مین ایک عرضی انگشت بدندان کرونگا
وہانسے اور لشکر میری مدد کو آئیگا طلسم کشا سے مقابلہ کرکے اُسکو گرفتار کر لونگا ملازمین نے جواب دیا کہ
ہم لوگ کیا کام ہین جو آپ اور لشکر خداوند سے طلب فرماتے ہین خداوند بھی خیال کرینگے کہ داروغہ زندانخانہ
عجب کم ہمت ہو جو طلسم کشا سے باین لشکر بیشمار مقابلہ نہ کرسکا آپ لشکر وہانسے طلب نہ کیجیے ہم لوگ اسکو گرفتار
کرلینگے داروغہ نے جواب دیا ہان تم لوگون کے کہنے پہ ہرگز عمل نہ کرونگا طلسم کشا مرد جرار ہو اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار

ہو اگر ایسا صاحب ہمت نہوتا تو مشتاق اس طلسم مین آشکارا دو نہ کرتا ہم لوگ ملازم ہین اور طلسم کشا سحر سے آگاہ
نہین محض اپنے قوت بازو پر اسکو ناز ہو اور کسی وجہ سے لشکر ہمراہ لیکر اس طلسم مین آیا اب تک فوج بھی حاصل
کرلی ہو اور زیادہ دعوی اسکا بڑھ گیا ہو جو اسکے مقابلے مین جائیگا اسکو ہراس نہوگا بلکہ مقابلے کیواسطے
آمادہ ہو جائیگا ملازمین خاموش ہو رہے داروغہ زندانخانہ نے سب کو چارون طرف تقسیم کرنا شروع کیا
ابھی سب لشکر کو دو ، نہ کرنے سے فراغت نہ پائی تھی کہ ایک جانب سے گرد اڑی داروغہ نے کہا طلسم کشا
گیا ہے کہکے سب کو آواز دی کہ اب کسی طرف نہ جاؤ یہین اس سے مقابلہ کرونگا سب لوگ واپس آکے اسکے
صف جاکر قاعدے سے سب کو استادہ کیا اتنے مین دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا ایک جوان صاحب شوکت
و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے اسپ صبا رفتار پر سوار رہوار روی کرتا ہوا چلا آتا ہے گلے مین موج
مانند آفتاب درخشان زیب جسم جامہ سلیمانی داروغہ جاہ و حشم دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے ملازمین سے کہا
اس جوان کے چہرے سے آثار جلالت نمایان ہین دیکھو کس شان و شوکت سے گھوڑے کو جھپٹ کرتا ہوا
آتا ہے لشکر بھی کسقدر ساتھ ہے ہرچند تم لوگ اسکو روک سکوگے سر میدان لوگ سکو گے سب نے از راہ
غرور جواب دیا کہ اسکی کیا حقیقت ہے جو ہمارے نہ روک لین داروغہ نے کہا مین تمہاری بات کا اعتبار
نہین کرتا اور ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو تم نہین جانتے ہو کہ غرور خداوند کو بہت ناپسند ہے ایسا نہو انجام
کار خفت اٹھانا پڑے اور تم سب لوگون کے ساتھ مین بھی تباہ ہون ملازمین نے کہا آپکے خیالات ایسے ہی
قسم کے رہتے ہین ہم لوگ آجتک کسی سے دبے نہین کوئی ہمپر غالب نہین آسکا جو بات اصلی ہے وہ بیان کرتے
ہین اگر کوئی دعوے دروغ کرین تو ہمین خوف ہو کہ خداوند کو غرور ناپسند ہے داروغہ زندانخانہ یہ باتین
کر رہا تھا کہ ایرج نامدار قریب پہونچے شاہزادے سے واقف کار لوگون نے عرض کی کہ اے شہریار یہ ساحر
جو آپکے سامنے تخت پر بیٹھا ہے یہی داروغہ زندانخانہ طلسم ہے اور اسقدر لوگ اسکے یہان ملازم ہین سب
کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے آپ سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے کہا خدا مالک ہے یہ کیا کر سکتا ہے یہ فرماتے
ہوئے آگے بڑھے داروغہ زندانخانہ نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ بڑھکے اس جوان کو روک لو ملازمین
داروغہ آگے بڑھے ایرج نامدار نے جو سب کو آتے ہوئے دیکھا تلوار میان سے لی لشکر اسلام
کے جوان بھی اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھلے سب نے تلوارین میان سے لین ملازمین داروغہ اگر گرسے
تلوار چلنے لگی داروغہ زندانخانے نے اسیوقت ایک نامہ لکھا اور ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا کہا یہ نامہ
خداوند کی خدمت مین پہونچانا اور جو کیفیت دیکھ رہا ہے یہی بیان کر دینا اور اسیوقت اس نامے کا جواب لیکر
آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان ایرج نامدار نے تھوڑی ہی دیر مین تمام لشکر کو پسپا کر دیا آخر کار فوج تاب
مقابلہ نہ لا سکی تیز ابر فرار کیا داروغہ کو ایرج نے گرفتار کیا اور سب فوج بھاگ گئی دن آخر تھا تھوڑی دیر
مین شام ہوگئی لشکر ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی بارگاہون کی طرف پلٹا سب لوگ اپنی اپنی
بارگاہون مین گئے ایرج نامدار بھی بارگاہ مین داخل ہوئے داروغہ زندانخانے کو طلب کیا ملازمین
ایرج داروغہ کو زنجیر آہن مین اسیر کیے ہوئے روبرو ایرج نامدار لائے ایرج نامدار نے فرمایا
شناخت مین خدائے واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے داروغہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار
کرتا ہون تو جان جاتی ہے اور اطاعت اس شیر بیشہ جرأت کی اختیار کرنا اچھا بھی ہے کیونکہ یہ قدردان

ہے

ہی اور مذہب بھی اسی کا سچا ہی یہ سوچ کے عرض کی ای شہریار مین بسر و چشم آپکی غلامی قبول کرتا ہون مجھے
کلمہ تعلیم فرمایئے ایرج نامدار نے اسیوقت کلمہ تعلیم فرمایا داروغہ مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا ایرج کے
قدمون پر گرا ایرج نامدار نے سر چھاتی سے لگایا بارگاہ مین بیٹھنے کا اشارہ کیا داروغہ سلام کرکے ایک جگہ بیٹھا ہاتھ
باندہ کے ایرج سے عرض کی ای شہریار اب یہان تشریف رکھنا کیا ضرور ہی تھوڑی سی تکلیف فرمایئے
میری عزت بڑھایئے غلام کا غریب خانہ حاضر ہی وہان تشریف لے چلیے ایرج نامدار نے فرمایا شب کا وقت ہی اور
رات بھی تھوڑی سی باقی ہی بہتر یہ ہی کہ آج کی شب بھی یہین بسر کرین صبح کو وہان چلین گے زندانخانے کی بھی سیر
کرینگے داروغہ نے ایرج کی مرضی نہ پائی خاموش ہو رہا وہ شب سب سردارون نے ایرج کی بارگاہ مین مجلس
بسر کی رات بھر جلسۂ عیش و نشاط گرم رہا جب صحبت انجم برخاست ہوئی اور سلطان ماہ نے عزم دیار مغرب
کا کیا اور بادشاہ زرین پوش فلک نے ظلمت کدۂ عالم کو منور فرمایا ایرج نامدار نے فریضۂ سحری
ادا کیا تمام سردار بھی نماز سے فارغ ہوکر مسلح و مکمل ہوئے داروغہ زندانخانہ ایرج نامدار کی خدمت مین
حاضر ہوا عرض کی ای شہریار اب تشریف لے چلیے لشکر تیار ہی ایرج نامدار بارگاہ سے باہر تشریف لائے اسپ
صبا رفتار در بارگاہ پر حاضر تھا ایرج نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا داروغہ زندانخانے
کے ہمراہ روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت چہل پیکر کی تحریر کیجاتی ہی

کہ جب یہ لشکر ہمراہ لیکر چلا کوچ و مقام کرتا ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا فوج کو روکا کہا مین آج شب بھر
یہین رہونگا اس صحرا کی فضا مجھکو بہت پسند آئی ہی صبح کو یہان سے روانہ ہونگا سب لشکر وہین اترا اسکے
واسطے ایک بارگاہ زربفتی استادہ ہوئی گرد چار اژدران آتش فشان نگہبانی مین مصروف ہوئے اپنے خود
سحر کیا کہ گرد بارگاہ کے آتش مشتعل ہو گئی اور سب لوگ بھی اسکی بارگاہ کی حفاظت کرنے لگے چہل پیکر اپنی
بارگاہ مین جا کے بیٹھا اور جملہ مصاحبین بھی اسکے پاس گئے شراب کا دور چلنے لگا دربارگاہ پہ چند ساحر برہنہ
تلوارین ہاتھون مین لیکر پہرے کے واسطے مستعد ہوکر بیٹھے تھے انھون نے دیکھا کہ ایک ساحر بزور سحر آسمان
پر اڑتا ہوا جاتا ہی ان لوگون نے دستک دی اسکے کان مین آواز گئی ساحر سمجھا یہان بھی کوئی لشکر ساحرون
کا ٹھہرا ہی مجھکو طلب کرتا ہی یہ سوچ کے زمین پر آیا دیکھا کہ چہل پیکر کی بارگاہ استادہ ہی خوش ہو گیا دربانون
نے کہا ای افروز جادو اسوقت تم کہان جاتے ہو افروز نے کہا مین خداوند کے پاس نامہ لایا ہون مجھکو
داروغہ زندانخانہ نے بھیجا ہی وہان طلسم کشا نے جا کر آفت برپا کر دی ہی لشکر زندانخانہ بڑی مصیبت مین
مبتلا تھا داروغہ صاحب نے یہ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہی دربانون نے کہا کہ تم یہین ٹھہرو ہم جاکر
تمہاری اطلاع کرتے ہین جیسا کچھ خداوند کا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا افروز جادو وہین ٹھہرا دربانون نے
چوبدار کو بلایا کہا داروغہ زندانخانہ نے ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہی جا کر عرض کرو چوبدار اندر
بارگاہ کے گیا دیکھا یہان چہل پیکر مصروف میخواری تھا چوبدار نے کہا یا خداوند داروغہ زندانخانہ طلسم نے
ایک عریضہ آپکی خدمت مین بھیجی ہی افروز جادو لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کریگا چہل پیکر نے کہلا بھیجا چوبدار
باہر آیا افروز جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا افروز جادو نے چہل پیکر کو از راہ بے تکلفی سجدہ کیا اور نامہ دیا

جیل پیکر نے نامہ کھولا پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ یا خداوند طلسم کشا لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہوا ہی مین اس سے
مقابلہ کر سکونگا اسکے پاس لوح طلسم بھی موجود ہی اگر آپ اسوقت کچھ مدد فرماوین تو اسکی تقصیر بخشی کرادون کہ مین
اسکو گرفتار کراؤن تو اچھی بات ہی اور اگر آپ کچھ خیال نہ فرماوینگے تو مین طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہو جاؤنگا جب
جیل پیکر نامہ پڑھ چکا تو افروز جادو کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ ہم خود اسکی مدد کو چلتے ہین افروز نے کہا یا
خداوند مجھے داروغہ صاحب نے کہا ہی کہ خداوند کو میری طرف سے سجدہ کرنا اور عرض کر دینا کہ اب یہان
نوبت بجان ہی اگر آپ مدد فرمانے مین عرصہ لگاوینگے تو غضب ہو جائیگا اور جو کیفیت وہان دیکھی تھی وہ
بیان کی جیل پیکر نے کہا ای افروز جادو تم خاطر جمع رکھو اور اسی وقت جا کر داروغہ سے کہدو کہ تم بھی
خاطر جمع رکھو صبح کو خداوند خود تشریف لاوینگے اور تمہاری مدد فرماوینگے افروز جادو کو اسی وقت روانہ کیا افروز جادو
چلا اسکو راستے مین دو روز صرف ہو گئے تھے اپنے تئین بہت جلد زندانخانہ طلسمی کیطرف پہونچایا یہان آکر
عجب کیفیت دیکھی کہ مکان داروغہ زندانخانہ پر روشنی ہو رہی ہی اور ہجوم عام ہی تمام بستی مین خوشی پھیلی
ہوئی ہی ہر ایک مصروف عیش و نشاط ہی افروز جادو یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا کو داروغہ صاحب نے اسیر کر لیا
اور یہ سوچ کے خوشی خوشی داروغہ کے مکان مین آیا یہان آکر دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نامدار مسند زرنگار
پر جلوہ فرما ہین اور سب سردار بھی باادب سامنے شاہزادے کے دست بستہ حاضر ہین داروغہ صاحب دست بستہ
کھڑے ہین ایرج نامدار کی خدمت مین حاضر ہین افروز جادو یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا داروغہ کو اشارے
سے الگ بلایا کہا خداوند نے ارشاد کیا ہی کہ ہم کل تمہاری مدد کو پہونچ جاوینگے خاطر جمع رکھنا داروغہ نے
کہا ای افروز جادو اس مکار پر لعنت کرو اور اطاعت آقاے نامدار کی قبول کر کے مذہب حق اختیار
کرو دنیا و عقبیٰ مین انجام بخیر ہو افروز جادو نے کہا مین ہرگز مسلمان نہونگا جو میرے جد و آبا کا مذہب ہی
اسکو ترک نکرونگا اور آپ سے بھی یہ بات بہت دور تھی کہ خوف جان سے مذہب تبدیل کر دیا اگر جان جاتی
کچھ مضائقہ نہ تھا ایمان تو باقی رہتا داروغہ کو اسکا کہنا بہت برا معلوم ہوا کہا ای افروز جادو تو سیاہ قلب ہی
اور تیرا انجام بہت برا ہوگا افروز نے کہا او داروغہ خداوند جیل پیکر میری مدد کرینگے اور تجھے جہنم مین بھیجینگے
داروغہ نے خنجر اسکے سینے پر مارا کہ تا کمر اتر آیا افروز جادو مر کے گرا تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من افروز
جادو بود داروغہ نے ملازمین سے کہا لاشہ افروز جادو کا پھینکدو ملازمین نے لاشہ اسکا پھینک دیا داروغہ
پھر خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوا ایرج نے فرمایا داروغہ صاحب کہان تشریف لیگئے تھے اسنے عرض کی
ای شہریار مین نے ایک نامہ جیل پیکر کے پاس بھیجا تھا اسکے جواب مین اسنے کہلا بھیجا تھا کہ مین خود کل
آؤنگا اور لشکر گران بھی ہمراہ لاؤنگا مین نے اپنے نامہ دار سے کہا اگر وہ مکار یہان آئیگا تو زیست اٹھائیگا
قتل ہوگا یا ایمان لا کر رتبہ اعلیٰ پائیگا اسنے از راہ سیہ قلبی مجھے ایسی باتین کہین کہ مجھے غصہ آیا اسکو قتل کیا مگر
کل جیل پیکر یہان لشکر گران لیکر آئیگا اس سے مقابلہ کرنا ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اگر وہ
یہان آئیگا تو جو مناسب وقت ہوگا اسکے حق مین کیا جائیگا مگر لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب لوگ ہوشیار
ہو جاوین داروغہ نے اسیوقت سرداران لشکر اسلام کو طلب کیا سب سے خبر آمد جیل پیکر بیان کر دی
اور یہ بھی کہدیا کہ آپ لوگ ہوشیار رہین نہین معلوم وہ مکار کس وقت آئے اور کیا انتظام کرے سب نے جواب دیا
کہ ہمارے آقا کا اقبال اوج پر ہی وہ مکار کیا کر سکتا ہی یہ کہکر سب رخصت ہوئے لشکر مین آکر سب لشکریون

کو اطلاع دی کہ ہوشیار رہو اور طلاح جنگ کی درستی کرو سب لوگ درستی سلاح مین معروف ہوئے یہان
ایرج نوجوان نے بھی اپنے خاص خاص سرداروں سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اسکا انتظام کرین سب نے
عرض کی اے آقاے نامدار ہمین ضرورت انتظام نہین ہر سب لوگ تیار ہین شب بھر ایرج نامدار مصروف
عیش رہے صبح کو بعد اداے نماز صبح باہر تشریف لائے اپنے لشکر کی طرف گئے سب نے سلام کیا ایرج
نامدار ایک ایک رسالدار کی بارگاہ مین تشریف لیگئے دیکھا سب لوگ درستی سلاح مین معروف ہین سب کی
کیفیت دیکھکر داروغہ کو مع اپنے سرداران نامی کے ہمراہ لیا اور زندانخانے کیطرف روانہ ہوئے داروغہ نے عرض
کی اگر حکم فرمائیے تو مین جاکر زندانخانہ کے حجروں کو کھولدون اور تہ خانون کو جو ایک مدت سے بند ہین
اور تاریک رہتے ہین انکے دروازے کھولکر روشنی پہونچاؤن قیدیان کو آپکی تشریف آوری کی اطلاع
دون کہ سب کو خوشی حاصل ہو ایرج نامدار نے فرمایا بہت اچھی بات ہو تم جاکر سب انتظام درست
کرو اور اسیران کہنہ کو جاکر یہ خوشی سناؤ کہ خدا نے تمھارے حال پر رحم کیا اور زمانہ تمھاری رہائی کا بہت
نزدیک آگیا داروغہ آگے بڑھا زندانخانے مین آیا سب دروازے کھولدیے ایک ایک قیدی کے
پاس جاکر مژدہ رہائی سنایا سب اس خبر فرحت اثر کے سننے سے خوش ہوئے داروغہ نے تہ خانے کھولے
بہت سے قیدی ایسے تھے کہ جنھون نے ایک مدت سے آفتاب کو نہ دیکھا تھا اسی خانہ تنگ و تاریک
مین بسر کرتے تھے داروغہ ایک وقت اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر جاتا تھا سب کو کھانا پہونچاتا تھا بڑی مصیبت
مین سب کی بسر ہوتی تھی زندگی سے عاجز تھے داروغہ سے جو رہائی کا مژدہ سنا تن بیجا مین جان آگئی سب
منتظر ہوئے کہ استے مین دروازہ زندانخانہ پر شور ہوا آواز بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آئی سب اسیرون نے
چاہا استقبال کو جائین مگر قید مین مبتلا تھے اٹھ نہ سکے داروغہ نے انکے ارادے دیکھکر کہا صبر کرو ہم تمھین رہا
کردیتے مگر مجبور ہین کہ آقاے نامدار جبتک نہ آئین اور تمھین اپنے ہاتھ سے رہا نہ کرین تب تک تمھاری
رہائی ممکن نہین ہر کیونکہ قید جیل پیکر کا سحر ہر اور اس سحر کو ہم اتار نہین سکتا جب آقاے نامدار
تشریف لائینگے تو انکے عکس لباس سے تمھاری قید کٹ کے گر پڑیگی رہائی پاؤگے یہ ذکر تھا کہ سب نے
دیکھا ایرج نوجوان بصد شوکت و شان تشریف لاتے ہین سرداران نامی بھی سب کے سب ہمراہ ہین صورت
دیکھکر اسیران زندان شیداے جمال بیمثال ہو گئے ایرج نامدار کو جو داروغہ نے دیکھا شان و شوکت دیکھکر
بہت خوش ہوا دوڑ کے قدمون کو بوسہ دیا ایرج نامدار کو زندان کے ہر حجرے مین لیگیا ایرج نے سب سے پہلے کوکب
بکلاہ کو رہا کیا اور اس نازنین کا پیام دیا جسنے ایرج نامدار کو آہو کے ذریعے سے بلایا تھا کوکب بکلاہ ایرج
نامدار کے قدمون پر گر پڑا ایرج نے اسکو مسلمان کیا پھر اس نازنین کے باپ کو رہا کیا وہ بھی مسلمان
ہوا اسی طرح سے بہت سے اسیرون کو رہا کیا سب نے سلام قبول کیا دن بھر ایرج نامدار رہائی اسیران
مین مصروف رہے جب دن بہت کم باقی رہا تو زندانخانے سے باہر تشریف لائے سب اسیر بھی ہمراہ ہو گئے
ایرج نامدار کچھ دور زندانخانے سے آگے بڑھے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ اپنے
سرداروں کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہر جیل پیکر اپنا لشکر لیکر آ پہونچا سب نے عرض کی
ہم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ داروغہ زندانخانہ حاضر خدمت ہوا دعاے دولت دیکر
عرض کی اے شہریار جیل پیکر کی آمد ہر ایرج نے فرمایا مین پیشتر خیال کرچکا ہون داروغہ نے عرض کی کیفیت قابل دید

ہو ضرور ملاحظہ فرمایئے اس مکار نے کیا کیا سامان اپنی سواری کیواسطے مقرر کیا ہے ایرج نامدار نے فرمایا
مین ضرور دیکھونگا داروغہ نے عرض کی آپ میرے غریب خانہ کے کوٹھے پر چلکے تشریف رکھین اور کیفیت
دیکھین ایرج نامدار داروغہ کے مکان پر تشریف لائے کوٹھے پر جاکے تماشائے لشکر چہل پیکر کا دیکھنے لگے پہلے
کچھ ساحران غدار سامری و جمشید کو پکارتے گھنٹ و ناقوس بجاتے ہوئے آئے اُنکے بعد کچھ ساحر چہل پیکر
کا نام لیتے ہوئے سیاہ جھنڈے ہاتھون مین لیے ہوئے ناریل و ترنج اُچھالتے آپس مین سحر آزمائی
کرتے ہوئے نکل گئے اُنکے بعد بہت سے اژدران آتش فشان منہ سے قلابہ ہائے آتشین چھوڑتے
ہوئے نکل گئے ایرج نوجوان نے داروغہ سے پوچھا کہ یہ اژدر اسکے ہمراہ کیون رہتے ہین داروغہ
نے عرض کی اژدرون کی صورت مین ساحر ہین صرف چہل پیکر کو اپنی سواری کا تجمل دکھانا منظور
ہے یہ ذکر تھا کہ ایرج نے دیکھا کہ شیران ببر قریب دو ہزار کے اُچھل کود کرتے ہوئے آتے ہین جب
شیر بھی نکل گئے دیکھا کرگدن مست جھومتے ہوئے پیدا ہوئے یہ بھی نکل گئے اُنکے بعد کچھ فیلان کوہ پیکر
جھومتے ہوئے آئے یہ سب بھی نکل گئے پھر ایک لشکر پہلوانون کا دکھائی دیا ایرج نامدار نے دیکھا
ایک ایک پہلوان بغیرت سام و نریمان کوہ پیکر گرز ہاتھ مین لیے ہوئے قریب ایک لاکھ کے چہل پیکر کا
نام لیتے ہوئے نکل گئے ایرج نامدار نے داروغہ سے فرمایا یہ لوگ ساحر ہین یا غیر ساحر ہین داروغہ نے عرض
کی یہ سب ساحران مکار ہین انکی صورت اصلی یہ نہین ہے محض زینت سواری کیواسطے ان لوگون نے اپنی صورتین
ایسی بنائی ہین جب پہلوان بھی نکل گئے تو ایرج نامدار نے دیکھا ساحران غدار عجیب و غریب
صورتون کے آگے بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین کسی کا سر ہاتھی کا اور سارا جسم انسان کا کسی
کا جسم مانند اسپ اور سر انسان کا کوئی شیر کی صورت کسی کی سور کی شباہت کوئی چار ہاتھ رکھتا ہے کسی کے دس
ہین اسی طور سے سب کی شکلین مختلف گر عجیب و غریب ایرج کو ہنسی آئی جب یہ لوگ بھی گذر گئے
لشکر ساحرون کا نمودار ہوا بڑی دیر تک لشکر آتا رہا جب ختم ہوا تو غیر ساحرون کی فوج آنا شروع
ہوئی عرصہ کے بعد وہ فوج بھی گذر گئی پھر ساحرون کا لشکر نکلنا شروع ہوا مگر ساحران مہیب صورت بلند
قامت ہر ایک کے منہ سے شعلہ ہائے آتش نکلتے ہوئے سب چہل پیکر کا نام لیتے ہوئے اسطرف
سے گذرے اسکے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک لکہ ابر گلنار آتا ہے ترشح ہو رہا ہے وہ لکہ ابر آگے
آگے نکل گیا اسکے بعد چند ساحر ترسول آہنی نقرئی طلائی لیے ہوئے اُنکے پیچھے پیچھے سے نکلے ہوئے پشت
بر تعریف چہل پیکر مکار کی گھنٹ و ناقوس بجاتے ہوئے اس طرف سے گذرے اسکے بعد نازنینان
مہ جبین گلپاشی کرتی آپسمین دل لگی مذاق اشارات و کنایات کرتی ہوئی آئی ہین عقب مین ان مہ جبینون
کے دس فیلان مست مگر بہت اونچے دس ہاتھیون پر ایک تختہ رکھا ہوا اسپر ایک بارگاہ زربفت
کی بنی ہوئی پردے بارگاہ کے اٹھے ہوئے اسکے اندر چار ساحر دست بستہ استادہ ہین ایک ساحر
سیہ فام لاغر اندام ایک تاج بیش قیمت سر پہ رکھے ہوئے معلق بارگاہ کے اندر نظر آتا ہے سب اسباب
بھی معلق ہے وہ ساحر اسکے عقب پر چتر برداری کر رہے ہین ایرج نامدار نے داروغہ سے کہا چہل پیکر
اسی کا نام ہے داروغہ نے عرض کی اے شہریار یہ چہل پیکر نہین ہے چہل پیکر ابھی بہت دور ہے یہ وزیر ہے مگر
رتبہ اسکا سب سے کم ہے اسکے بعد اور تین وزیر آئینگے اور ہر ایک کی سواری کے آگے اسیقدر مجمع ہوگا جسقدر

آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں ایرج نامدار نے کمال استے سحر سے بہت سی چیزیں بنا لی ہیں اور لشکر بھی بہت
جمع کیا ہے داروغہ نے عرض کی اسکے یہاں اسقدر لشکر ہے کہ جو اس طلسم میں نہیں آ سکتا اور کل کو اسنے نہیں بلایا
ہے اگر سب لوگ یہاں آ جاتے تو جگہ نہ ملتی نصف لشکر اسنے جمع کیا ہے ایرج نامدار یہ باتیں کر رہے تھے کہ وہ سواری
نکل گئی اور دوسرے وزیر کی سواری کا جلوس نکلنا شروع ہوا عرصہ تک وہ جلوس بھی نکلا کیا پھر وزیر کی سواری
اسیطرح سے آئی جسطرح عرض کیا گیا ہے اسیطرح چاروں وزیر نکل گئے انکے بعد ایک ہنگامہ برپا ہوا ایرج
نامدار نے دیکھا کہ ایک عفریت کریہ منظر قوی الجثہ اژدر آتش فشان پر سوار سر پر سیاہ چادر و نظرت پر تین
لگی ہوئی ساحر قدم قدم پر سجدہ کرتے چلے آتے ہیں داروغہ نے بڑھ کے عرض کی او شہریار چیل پیکر
اسی مکار کا نام ہے مالک طلسم یہی بد انجام ہے ایرج بغور اسکی طرف دیکھا کیے جب اژدر آتش قریب بام
پہونچا تو سر اوسکا بام سے بھی زیادہ اونچا تھا ایرج نامدار بام پر جلوہ فرما تھے اسکی نگاہ جو پڑی چاہا کہ ہاتھ بڑھا کے
ایرج کو اٹھا لے ان شاہزادے نے تلوار میان سے نکالی اسنے ہاتھ بڑھایا ایرج نے وار تلوار کا کیا کہ ہاتھ
اسکا کٹکر گر پڑا چیل پیکر کو غصہ آیا دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نامدار نے اس ہاتھ پر بھی تلوار لگائی کہ وہ ہاتھ
بھی کٹ کے گر از بسکہ چیل پیکر کے ہوش اڑ گئے ایک چیخ ماری کہ سب ساحر ٹھہر گئے جو رسالے آگے بڑھ گئے
تھے سب پلٹے چیل پیکر کو اس کیفیت میں دیکھا سب نے چاہا مکان کو سحر کرکے زمین سے اکھاڑ لیں
مگر ایرج نامدار بالاخانے پر تشریف رکھتے تھے اور لوح موجود تھی کسی سے مکان نہ گرایا گیا ایرج نامدار
تلوار لیے ہوئے کوٹھے پر کھڑے رہے ساحر سب انتظام کرتے رہے جب چیل پیکر نے دیکھا کہ اس جوان
سے سر بر ہونا مشکل ہے چاہا بھاگ کے اسوقت نکل جاؤں یہ سوچکے تا مکر غرق زمین ہو ایرج نامدار نے اسکی
گردن پر تلوار کا وار کیا کہ سر چیل پیکر کا کٹکر زمین پر گرا تاریکی چھا گئی ہوائے تند چلنے لگی درخت جڑوں سے
اکھڑنے لگے آوازیں مہیب آنے لگیں سنگ باری برف باری ہونے لگی عمارتیں طلسم کی منہدم ہونے
لگیں ایک گھڑی کامل یہی کیفیت رہی دوسرے روز وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا بہت سے ساحر
مرے پڑے ہیں بہت سے ساحر رو رہے ہیں ایرج بالاخانے سے اترے اپنے لشکریوں سے آ کے ملے
سب نے مبارکباد دی ایرج نے کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج نامدار
نے دیکھا سامنے سے لشکر ساحران وغیرہ ساحران تلواریں کھینچے ہوئے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آتے
ہیں شاہزادے نے اپنے سرداروں سے کہا کہ سب چیل پیکر کے ہمراہیوں کو ہوش آیا بعزم جنگ اسطرف
آتے ہیں سرداران اسلام بھی مسلح موجود تھے اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کے مقابلہ کرنے پر موجود و
آمادہ ہو گئے لشکر چیل پیکر کے لوگ آ پہونچے جنگ مغلوبہ ہونے لگی چیل پیکر کا لشکر بہت تھا مگر اہل اسلام
شیرانہ و دلیرانہ وغا کرنے لگے دو روز تک معرکہ کارزار گرم رہا تیسرے روز لشکر چیل پیکر مقابلے کی تاب نہ لایا
سب مجبور ہو کے اپنی جگہ پر خیال کیا کہ اگر فرار ہوتے ہیں تو یہ لوگ نہ چھوڑینگے گھیر کے مارینگے
بہتر اسی میں ہے کہ طلسم کشا کی اطاعت قبول کریں اور چیل پیکر کی پرستش سے ہاتھ اٹھائیں یہ سوچ کے
جو اعلی درجے کے سردار تھے سب نے آپس میں اپنی اپنی رائے ظاہر کی ان لوگوں نے کہا ہمارے نزدیک بھی
یہی مناسب ہے جب ہر ایک متفق الرائے ہو گیا تو ساحروں نے چادریں ہلا کے امان طلب کی ایرج نامدار نے ہاتھ
روک لیا سپاہ اسلام بھی ٹھہری سب ساحر اپنے اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کے ایرج کی خدمت میں حاضر

چھپایا راز دل کس طرح سے محبت میں | مگر کیا کچھ نہ دکھایا تھیں ہی قسمت نے | یہی تھا ایک سودائی کا ویرانِ حسرت میں | ادھر میں بھی جان ہاتھ تھی عشق جوش جستجو

رہی تھی دیدۂ خونبار پر جو آستین برسوں

ہے تیرا کہیں ہی سیرت عقابانہ یا بیگانگی | کر تنگ لاؤ میری جستجو اصلا نہ یا بیگانگی | نہ یا تنگ نہ یا تنگ بے جانانہ یا بیگانگی | کیا عشق کرتے بے نشان ایسا نہ یا بیگانگی

عدم میں بھی اگر ڈھونڈ ہیں تجھ کو رخت عمر برسوں

جرأت وہ جرأت ہے کہ جو ہو نازو دلکش | لہو جاتا کی تیغ ہی رنگ ہیں ہی برسوں | بھرے دن تلوار کا دم اور قاتل کر دیا ہے | رفاقت لذت زخم جگر تیری ہی جبیں ہی جانا

کہ مرقد میں بھی سر سے تجھ کی آرزو ہے برسوں

محرران فسانہ ہائے شجاعت و جلالت حال شوکت مآل شاہزادۂ آصف انجم طلعت یون تحریر فرماتے ہین شعور واقفان فسانہ ہائے عزیب و حمل نگارندہ داستان عجیب و ناظرین والا مقام و سامعین ذوالاحتشام کو یاد ہوگا کہ کمترین سابق مین عرض کر چکا تھا کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر جانب طلسم مبیت الجمال روانہ ہوئے تھے جب شاہزادہ تین روز تک گرم رہروی رہا تو نشان طلسم مبیت الجمال نظر آیا سب لشکریون نے دیکھا کہ ایک برج آہنی دریا کے بیچ مین بنا ہوا اس برج پر ایک زنگی ترنا کھڑا نقارہ بجاتا ہے جب نگاہ اس زنگی کی لشکر پر پڑی تڑپا ہوا سب نے دیکھا کہ قرنے سے ایک شعلۂ آتش نکلا آسمان کیطرف گیا تھوڑی دور جا کر مشعل طائر بنگیا اور جا کر ملکہ اختر جمال جادو کو شاہزادہ انجم طلعت کے آنے سے طرف طلسم مبیت الجمال کے خبر کی ملکہ یہ خبر سنتے ہی بدحواس ہوگئی ہوش و حواس منتشر ہوگئے عیش و عشرت بھول گئی چند ساعت تک یہ عالم اسپر طاری رہا تھوڑی دیر کے بعد جب حواس مجتمع و بجا ہوئے ملکہ نے دستک دی عیار جادو حاضر ہوا ملکہ نے ایک خط دیا اور زبانی کہا کہ مخمور چشم جادو کے پاس جا اور یہ کہنا کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت سرحد طلسم مبیت الجمال پر آگیا ہے فوراً اسکی گرفتاری کے واسطے سرحد پر جائے عیار جادو پیام لیکر اور خط لیکر مکان کی مخمور چشم جادو کے روانہ ہوا مخمور چشم جادو اسوقت اپنے کمرے مین بیٹھی ہوئی مطربان خوش الحان و رقاصان پری جمال کا ناچ دیکھ رہی تھی کہ سارا مکان ہلگیا در و دیوار کو زلزلہ آیا مطربون کی آواز بند ہوئی ایک سناٹے کا عالم ہوگیا یکایک زمین شق ہوئی عیار جادو تہ زمین سے برآمد ہوا آداب بجا لایا وہ خط دیا اور زبانی پیغام کہہ سنایا کہ آپ بہت جلد اسی وقت روانگی سرحد پر مستعد ہوجایئے مقام درنگ نہین ہے مخمور چشم جادو نے خط کھولا اسمین لکھا تھا کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت طلسم کشا سرحد طلسم مبیت الجمال پر آگیا ہے جسطرح ممکن ہو اسکی گرفتاری کے لیے تم جاؤ اور اسکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرو مخمور چشم جادو نے دستک دی کہ صبائے جادو اور مست جادو آکر حاضر ہوئے اُنسے مفصل حال کہا اور حکم دیا کہ فوج اسی وقت تیار ہو سرحد طلسم مبیت الجمال پر چلنا ہے صبائے جادو اور مست جادو اسیوقت افسر فوج کے پاس گئے اور حکم مخمور چشم جادو سے اطلاع دی خون آشام جادو افسر فوج نے اسیوقت فوج تیار کی اور مسلح ہوکر مع تمام لشکر ساحران در دولت مخمور چشم جادو پر حاضر ہوا مخمور چشم جادو نے حساب فوج دریافت کیا خون آشام جادو نے ایک لاکھ کا شمار بتلایا مخمور چشم جادو بھی تیار ہوکر بہ تعجیل یلغار روانہ سرحد طلسم مبیت الجمال ہوئے شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے بفضل دیگر دریافت قیام کیا یہ دریا مرا بستہ تشکیل شدہ تھا انسان تو کیا کسی ساحر کی بھی یہ مجال نہ تھی کہ اس دریائے زخار سے گذر کرتا پرندون کے پر جلتے تھے بڑے بڑے ساحرون کے ہوش اڑتے تھے اس دریا کو ملکہ اختر جمال جادو نے بزور سحر ـــ حد

طلسم ہیبت الجلال پر بنایا تھا اور وسط دریا مین ایک برج آہنی کہ جو بزور سحر ملکہ قائم تھا اس برج مین ایک
مکان بہت وسیع خوش قطع پرتکلف بنا تھا اور کنگرہ برج آہنی پر اسود جادو کہ جو زبردست تھا ہر وقت
وہان موجود رہتا تھا وہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت دربار کو زور دیا کرتا تھا اور جذر و مد دریا کا اسود جادو کے اختیار مین
تھا اسود جادو ملکہ اختر جمال جادو کا رازدار اور بڑا رفیق تھا جب شاہزادہ آصف انجم طلعت کو
مع لشکر گران اُترتے دیکھا اور خیام شاہی استادہ ہونے لگے تو یہ دیکھکر خاموش ہو رہا کہ آیندہ اسکا حال
معلوم ہوگا شاہزادہ آصف انجم طلعت کے خیمے استادہ ہو چکے تھے بارگاہین قائم ہوئین ہر فرد بشر اپنے اپنے
کاروبار مین مصروف ہوا دلاوران روئین چنگ سہراب بازو اپنے اپنے اسلحہ کی درستی مین مشغول تھے صیقل
گرون نے تیغون کو آب دیکر آئینہ بنا دیا ایسا جوہر دیا تو ران شجاعت پیشہ اپنی لن ترانیون مین کہتے ہوے ہر ایک
رستم جنگ اسفندیار تن خون آشامی ساحران روبہ پیشہ کے لیے وہان آزاد کیے ہوے بار بار اپنے خنجر
بران کو دیکھتے تیر و تبر نظر ڈالتے دلیرانہ باتین کرتے تامردون کے دلون کو شیر بناتے ڈھالون پر نظرین ڈالتے
طلسم ہیبت الجلال کی سرحد کو بنظر الطارف سے ہدف مراد بناتے تھے کہ لشکریون نے شور و غل مچایا صداے واویلا
بلند کی شاہزادہ نے ہرکارے سے دریافت فرمایا کہ یہ شور و غوغا کیون ہے ہرکارہ باد صبا و صرصر کو اپنی تیز
رفتاری سے پس پا کرتا ہوا فوج مین آیا دریافت حال کیا لشکریون نے طغیانی دریا کا حال بیان کیا ہرکارہ
نے رجعت القہقری کر کے طغیانی دریا کا حال شاہزادے سے من و عن عرض کیا کہ دریا کا پانی بڑھتا
چلا آتا ہے قریب ہے کہ خیام لشکر تک پہونچ جائے اور تمامی لشکر کو غرق بحر فنا کرے آغوش دلہ میں پہونچاے
شاہزادہ دیکھنے کو آگے بڑھا پانی نزدیک ہوتا چلا آتا تھا شاہزادہ حالت دریا کی اچھی طرح دیکھ رہا تھا کہ ایک
جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ متحیر و حیران اس طرف متوجہ ہوا اسنے مین پانی بڑھ آیا لوگ غرق
ہونے لگے صداے واویلا بلند ہوئی چارون طرف خفقان واصیتا پیدا ہوئی اُنکی آواز دلخراش گنج کر جو
آسمان تک پہونچتی تھی یہانتک کہ سب خیام لشکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کے غرق ہوے اور
جسقدر سرداران نامی و افسران گرامی لشکر مین تھے سب مع شاہزادہ عالیجاہ غرق آب سحر ہوے پانی
گھٹنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین اپنی حد پر جا کر ساکت ہو گیا میدان فرودگاہ شاہزادہ صاف نظر آنے لگا
اسود جادو نے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اسنے اول ملکہ کو اطلاع دی بعد کو اسنے ان سب کو بزور سحر گرفتار
کیا گرد وہ گرد جو بیابان سے اُڑتی تھی وہ لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تھا ملکہ نے آکر دیکھا تو کسی کا نشان نہ پایا
سردارون نے ملکہ سے عرض کی کہ میدان صاف ہے کوئی مخالف نظر نہین آتا کسی لشکر کا نشان نہین پایا
جاتا ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ اسود جادو نے سب کو گرفتار کر لیا یہان اب ٹھہرنا بیکار ہے اسود جادو
سے اسیرون کو لیکر خدمت ملکہ عالم اختر جمال جادو مین حاضر ہون یہ سوچکر مع لشکر دریاے اسود جادو
کیطرف روانہ ہوئین جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب تھوڑی کیفیت برق پہچان عیار شاہزادہ باوقار آصف انجم طلعت کی بیان کیجاتی ہے

کہ پہچان عیار لشکر اسلام سے کسی ضرورت سے کہین گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آیا
تو میدان صاف نظر آیا مقام فرودگاہ لشکر پر کسی کا پتہ نہ پایا سخت مضطر و حیران ہوا کہ ابھی لشکر اسلام یہان

فروکش تھا اسے خرصہ مین کیا ہوگیا معلوم ہوتا ہو کہ کوئی ساحر زبردست آگیا اور گرفتار کر لیگیا لیکن جسقدر دن
باقی تھا وہ لشکر کی تلاش مین صرف کیا کہ اگر گرفتار ہوا ہو تو ضرور یہین کہین ہوگا جبکہ دن ختم ہونے لگا اور کہین
سراغ لشکر کا نہ ملا سخت حیران ہوا کہ آمد شاہ جادوے شب کی دھوم مچی سلطان روز نہانخانہ مغرب مین جا چھپا ساحر
شب گرد مع اپنے تمامی خدم و حشم کے جلوہ گر ہوا صحرا مین تاریکی چھا گئی وہ صحراے لق و دق کہ جنگل دیکھنے سے رستم
و اسفندیار کے چہرے فق ہوتے تھے زہرہ آب ہوتا تھا رات کی گھٹا گھنگھور تاریکی درختون کی اونچان ہو کا میدان
سناٹے کا عالم جانوران درندہ کی مہیب صدائین دل دہلانے والی جنگل کی خوفناکی وہ اور مین بیچان عیار
بیچارہ جانوران درندہ ایک دوسے بچے درخت پر چڑھ کے بیٹھا دیر تک اسی خیال سے ادھیڑبن مین رہا کہ شاہزادہ آصف
انجم طلعت کیا ہوا کون لیگیا جبکہ زلف لیلاے شب دراز ہو کر کمر تک پہونچی بیچان عیار نے دیکھا کہ دور پر صحرا
مین روشنی ہو رہی ہو خیال کیا کہ شاید کوئی لشکر اترا ہو وہان چلنا مناسب ہو یہ سوچکر درخت سے اترا اور
آہستہ آہستہ ہوش و حواس درست کیے ہوے اسی روشنی کے سمت چلا قریب پہونچکر دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ
ہو اس پہاڑ کے درختون کی پتیان بلطف سرو چراغان دکھا رہی ہین گویا کسی نے ڈال ڈال مشعلین باندھی ہین
کہ جسکی روشنی چرخ چارم تک جاتی ہو سارا جنگل کوہ طور نظر آتا ہو یا آفتاب اس پہاڑ پر طالع ہوا ہے
موسیٰ کو وادی ایمن کا دھوکا ہو عارفان تعالی اللہ کو نزول نور باری کا شبہہ ہوا ہو عیار کو تعجب ہوا کہ کوہ کے اوپر
چڑھنے لگا لیکن یہ بھی خیال ہوا کہ ایسا نہو کوئی طلسم ہو لیکن مثل شبان وادی مقدس اس کوہ فلک شکوہ پر جانا
ضرور چڑھنا شروع کیا جب کوہ کے اوپر آیا دیکھا کہ ایک حجرہ بہت نفیس خوبصورت مرصع سنگ سفید کا بنا ہوا ہو
بالکل قمقمہ نور کا سمان دکھا رہا ہو حجرہ کے دروازے پر ایک بوریاے سیاہ بچھا ہوا ایک پیر مرد صاحب کمال
شیر نیستان معرفت بوریا نشین ہو از بسکہ لاغری سے رگ رگ ذرہ ذرہ سا جسم پر نمایان ہین قد خمیدہ کمان گشتہ
ہدف مقصد کو تیر آرزو کا نشانہ کر رہا ہو چہرہ پر شوکت سے جلال باری نمایان آنکھون مین سرخی جلال دریاے
وحدانیت عیان ہو ہر دو عالم سے دست فشان ہو باقی ماندہ انفاس یاد الٰہی مین صرف کر رہا ہو بیچان عیار خائف
و ترسان کلیم مثال کلام عصا دلمین کرتا ہوا سامنے گیا چپ چہر سکوت بدہان فرمایا وہ پیر مرد بھی اپنے وظیفہ
مین ہو دو عالم سے کنارے یاد الٰہی مین سرتاپا محو تھا بیچان نے آہستہ یہ زبان پر جاری کیا شعر من انہ
خوف کرد ار گہین نہ بیاے نہ تو بیے ۔ بدان ماند کہ ہم تربت نصیرے بہ تصویرے ۔ تھوڑی دیر کے بعد
اس مرد باخدا نے جب کہ حس سے واقفیت پائی دونون آنکھون سے پلکون کو کہ حاجب پردہ حجاب مستورہ انوار جلال
باری تھین اٹھا کر نظر ملائی بیچان عیار سے بھی آنکھ سے آنکھ لڑائی بدن مین تھرتھری پڑ گئی جسم بھر مین عرق آگیا
دہان سلام دیا رہے کلام ستہ اشہد سے جلال چہرہ پاک ۔ تھراتے تھے جسکو دیکھے افلاک ۔ دہان کہ جس سے
ختم طلسم ہیر تک جہان سے خوب ماہر ۔ دو دم بھی پر صفا و پر ضو ۔ تھی مات چراغ کعبہ کی لو ۔ عیار نے پشت تسلیم
خم کرکے آداب عرض کیا پیر مرد نے دعاے خیر کرکے بیٹھنے کی اجازت دی عیار بیٹھ گیا پیر مرد نے کیفیت دریافت
کی عیار نے اپنی کیفیت اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کے گم ہونے کی بیان کی پیر مرد نے نام شہزادہ
دریافت کیا عیار نے نام بتایا اور شاہزادہ کا سب حسب و نسب بھی ظاہر کیا پیر مرد روشن ضمیر نے نام شاہزادے
کا جو وقت سنا نہایت متردد ہوا دیر تک سر بجیب و گریبان رہا چند ساعت کے بعد اس شاہین بلند پرواز
عالم لاہوتی نے سر اٹھا کر فرمایا کہ اوس شخص کو متردد نہین ہے اگر منظور الٰہی ہے تو شاہزادہ کل ہی آئیگا

جسنے کم کیا ہو وہ ذلت اٹھائیگا تمھارے ہاتھوں سے گرفتار ہوگا کیفیت میری شاہزادہ بیان کرتا ہوں اور
اسکا مقام بتاتا ہوں اگر تو وہاں جائے اور شاہزادے کو رہا کرکے میرے پاس لاویگا تو میں کچھ اشیاء متبرکہ
نذر شاہزادہ کرونگا عیار نے کہا آپ پتہ بتلائیں میں تلاش کر جاتا ہوں خدا نے چاہا تو شاہزادے کو رہا کرکے لاؤنگا
پیرمرد نے ارشاد کیا کہ اسود جادو نگہبان سرحد طلسم بیت الجلال نے گرفتار کیا ہے اور صبح کو مخمور چشم
اُن سب کو لیکر ملکہ اختر جمال کے پاس جائیگی پھر کچھ بنائے نہیں بن پڑیگی بہتر یہ ہو کہ تو اسیوقت جا اور شاہزادہ
کو رہا کرکے یہاں لا بیچان عیار نے اپنے تئیں لباس عیاری سے آراستہ ہوکر اس سمت کا عازم ہوا پیرمرد نے کہا کہ کچھ
درخت سے دو پتے توڑ لے اور با احتیاط تمام اپنے پاس رکھ لے جب دریا کے قریب پہونچے انکو پیروں پر باندھ لینا
اور بلا خوف تلاطم امواج دریا میں چلے جانا بفضل ایزدی و تعالیٰ بحفظ دریا سے نکل جاویگا اب جا بیچان عیار
نے دو پتے لیکر سلام کیا اور اسیوقت روانہ ہوا اکا اسکا ذکر دست ہوگا کہ ملکہ مخمور چشم جادو مع لشکر برادران اسود جادو
کی طرف چلی جب دریا کے قریب پہونچی شعلہ ہائے آتشین دریا کے جور سے مانع آئے مخمور چشم جادو نے بزور سحر چاہا کہ ہوا پر اڑے
ہو لیکن مشکل معلوم ہوا چند سحر کیا مگر نہ جاسکی مخمور چشم نے ایک دستک دی کہ ایک مار سیاہ پیدا ہوا اُس کو
اسود جادو کیطرف روانہ کیا اور کہا کہ اسود جادو سے کہو کہ ہم آنا چاہتے ہیں اسنے جا کے اسود جادو سے
کہا اسود جادو نے شعلہ ہائے آتشین دریا کو بزور سحر کم کیا ملکہ مع تمامی لشکر پار اتر آئی اسود جادو نے سبب
دریافت کیا مخمور چشم نے کہا کہ میں بحکم ملکہ عالم اختر جمال جادو کے برائے گرفتاری طلسم کشا یہاں آئی تھی لیکن قبل
میرے آنیکے تمنے گرفتار کر لیا میں چاہتی ہوں کہ اسیروں کو میرے سپرد کرو تاکہ میں لیکر صبح ہوتے ہی ملکہ عالم
کی خدمت میں پہونچوں اسود جادو نے جواب دیا حضور حاضر ہیں کیا مخمور چشم بعد فراغت طعام کے اسیروں کو لیکر سمت
ملکہ اختر جمال کے روانہ ہوئی جسکا ذکر موقع پر کیا جائیگا بیچان عیار بلباس عیاری سے آراستہ عازم دریا
شرربار ہوا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ شعلہ ہائے آتشین آسمان تک جاتے ہیں ساحران زمان الامان پکارتے
ہیں ہر ایک موج سنگ ریزہ تھی دریا تھا کہ قہر الٰہی کا کامل نمونہ تھا دوزخ بھی مات خوردہ تھی سیرو ادیو نے
اسی سے سبق لیا تھا بیچان عیار نے بسم اللہ کہکر پتوں کو پیروں سے باندھا دریا میں آیا اسا را ور بفضل
خدا عبور کر گیا وہ جاتے جاتے قریب برج آہنی کے گیا دیکھا کہ اسکے دروازے پر دو آدمی پاسبانی کر رہے
ہیں بیچان عیار نے ایک گوشہ میں چھپکر ساحروں کا لباس زیب بدن کیا اور قشقہ لگایا اور قریب دروازہ گیا
جب اندر جانے لگا پاسبانوں نے مزاحمت کی اسنے کہا کہ میں ملکہ عالم اختر جمال جادو کے پاس سے آیا ہوں
اور مخمور چشم کے پاس جاؤنگا پاسبانوں نے کہا کوئی سند ہے اسنے ایک کاغذ جیب سے نکالکر دیا کہ یہ تمھارے
واسطے سند ہے ہی ان لوگوں نے اس کاغذ کو کھولنا چاہا ایک تمغہ دار دوئے بیہوشی کا اُٹھا کہ وہ دارو ئے
بیہوشی انکے دماغ میں پہونچی وہ اسیوقت بیہوش ہوگئے عیار نے فوراً ان دونوں کو ایک کپڑے سے لپیٹ کر دروازے
کی اوٹ میں کھڑا کردیا اور برج کے اندر آیا دیکھنا شروع کیا دیکھتے دیکھتے اس مکان کے قریب پہونچا جہاں اسیران
لشکر اسلام مع شاہزادہ مقید تھے یہ اُن لوگوں کی سبیل میں مصروف تھا وہاں مخمور چشم جادو نے اسود جادو سے رخصت
ہوکر کوچ کیا جبکہ ملکہ مخمور چشم جادو اس مکان سے نکل کے قریب دروازہ برج کے پہونچی عیار نے بجالا کی تمام اسود
جادو کے پاس آکر کہا کہ ملکہ مخمور چشم جادو نے یہ خلعت آپکو دیا ہے اور کہا ہے کہ میں وقت ملاقات آپکو دینا بھول گئی
تھی یہ آپ پہنئے اور اسکو ابھی پہن لیجئے اسود جادو نے وہ خلعت لیکے پہنا چاہا تب بیچان عیار نے کہا کہ

حضرت اسکو مین آپکو پہناؤنگا انعام کا طالب ہونگا آپ کو شایان نہین کہ اسکو آپ اپنے ہاتھ سے پہنین اسود
جادو خاموش ہو رہا بیجان عیار نے وہ خلعت پہنانا شروع کیا جسوقت کہ گریبان خلعت کے پہنا چکا تب ایک
رومال اسکے ہاتھ مین دیا اور کہا دیکھیے آپنے اسقدر مہربانی کی ہو کہ تمام چہرے پر گرد بیٹھ گئی چوٹ کھانے سے کھجان
چٹ رہی ہین اسود جادو نے رومال سے منہ پونچھنا شروع کیا جیسے ہی پونچھا ویسے ہی اسکو ایک چھینک آئی اور
بیہوش ہوکر گر پڑا بیجان عیار جلدی سے اسکا پشتارہ باندھ کے بچھے نکلا اور وہ تونبا جسکو ضرورت کے وقت
اسود جادو پھونکا کرتا تھا ایک گڈھے مین ڈالدیا اور وہان پر نشان کردیا بہ تعجیل تمام ملکہ مخمور چشم جادو
کو فریب دینے کو چلا ملکہ مخمور چشم جب دروازے سے نکلکر آگے چلی تھی کہ ملکہ نے پلٹ کر پیچھے دیکھا کہ پھر روشنی
نظر آتی ہو ملکہ نے خیال کیا کہ شاید اسود جادو کے پاس سے کوئی آرہا ہو ملکہ ٹھہر گئی اور سارا لشکر بھی ٹھہر گیا
ملکہ نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب خلقت طویل القامت دراز دندان حریص پیشانی روانہ دوی کرتا ہوا چلا آتا ہو
ملکہ کے قریب آکر دونون ہاتھون سے سلام کیا اور یہ عرض کیا کہ اسود جادو نے کہا ہو کہ ایک سردار گرفتار ہونے
سے رہگیا ہو وہ بلا کہ دور دشش آپکے گرفتار نہین ہو سکتا ہو اور اسپر کسی قسم کا سحر کارگر نہین ہوتا مسلح میدان مین
اُسی سہا ہو مجھکو اسکی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اگر مین میدان سے بھاگ نہ جاتا تو وہ ضرور مجکو قتل
کرڈالتا آپ تشریف چلین اسکو گرفتار کرلین ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ بہت سا عمدہ لشکر ہو سب ملکر اسکو
گرفتار کرلینگے ساحر نقلی نے کہا آپ میرے ساتھ چلین مین اُسکا نشان بتلا کر ابھی اسکو گرفتار کرادون ملکہ مخمور چشم جادو
نے مع لشکر ساحران جنگل کا عزم کیا اور ہمراہ لشکر اُس مقام پر آئین جہان سے شاہزادہ **آصف انجم طلعت**
مع لشکر گم ہوئے تھے ساحر نقلی نے کہا کہ میرے ساتھ چند آدمی کیجیے کہ مین اسکو تلاش کرون اور آپ یہان قیام
فرمائین ملکہ نے آدمیونکو اجازت دی کہ اس طلسم کشا کو گرفتار کرین تمامی لشکر تلاش طلسم کشا مین مصروف ہوئے
ساحر نقلی نے ایک گوشہ مین بیٹھکر ایک مٹی کا پتلا بنایا اور اندر سے جوف کرکے اسمین دہوان بھردیا جسمین دارو
بیہوشی ملی تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور ملکہ سے جاکر ایک جھاڑی کے قریب تنہا کھڑی تھین یہ کہا کہ وہ شخص
ایک جھاڑی کی آڑ مین بیٹھا ہو آپ چلیے اور اپنے دست مبارک سے اسکا سر کاٹ لیجیے شیوہ مردانگی بیجا داد
شجاعت دیجیے ساحر نقلی کے ساتھ روانہ ہوئین اُس جھاڑی کے قریب پہنچ دیکھا کہ ایک جوان حسین خوبصورت کہ
حسن خداداد اوسکے چہرے سے ظاہر تھا مسلح بیٹھا ہو معلوم ہوتا ہو کہ کئی دن کا جاگا ہوا ہو غفلت کی نیند مین
بیٹھے بیٹھے سو گیا ہو مخمور چشم جادو نیمچہ خون آشام کھینچکر جوان کے قریب جا کر ایک ہی وار کیا سر جوان علی کا مثل
خیار تر کے کٹ کے دھڑ سے زمین پر گر پڑا کرتے ہی حلق بریدہ سے دہوان جو بلند ہوا ملکہ کے منخرین مین
وابستہ ہوا چھینک آئی غفلت نے طمانچہ بیہوشی کا مارا زمین پر گر پڑی ساحر نقلی نے جلدی سے ملکہ کا پشتارہ
باندھکر ایک محفوظ مقام مین لاکر رکھدیا اور آپ ملکہ کا لباس پہنکر اپنی صورت ملکہ کی بنائی جہان تخت ملکہ تھا وہان
آکر بیٹھ گیا مردمان لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تلاش کرتے ہوئے اسطرف آئے دیکھا کہ ایک جوان رعنا سر بریدہ زمین پر
پڑا ہوا ہو لوگ حیران ہوئے گرد تخت ملکہ جمع ہوئے سبھون نے ملکہ کو تخت پر رونق افروز دیکھا ملکہ نے ازحد خوشی مین آکر کہا ہو
ہمارا ہیان باوفا مین نے اس شخص طلسم کشا کو قتل کیا او شربت خوشی کرو تمھاری دعوت ہو اسیوقت شربت طیار ہوا ملکہ
کے سامنے شربت لایا گیا ملکہ نقلی نے اپنے کج مکلل سے ایک ڈبیا نکالی اور کہا کہ اسمین تحفہ ہے آب حیات
ہو جو اسکو پیئیگا وہ ہمیشہ زندہ رہیگا یہ بڑی مشکل سے مجکو تو اخر جمال جادو نے دیا تھا جبکہ میری کارگذاری سے بہت

خوش ہوئے تھین اب مین اسوقت بہت خوش ہون تم سب کو یہ انعام دیتی ہون شربت مین آمیز کرکے اسکو نوش
کرو لشکریون نے سلام کیا اور شربت مین آمیز کرکے پینا شروع کیا جسنے پیا وہ چھینک لیکر بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر مین سارا
لشکر بیہوش ہو گیا جب ملکہ معصومہ نے دیکھا کہ سب از خود رفتہ ہین بہتون کے سر کاٹکر واصل جہنم کیا انکے اعمال کی انکو
یہ سزا دی اور بہتون کو روغن نفت سے جلاکر خاک سیاہ کرکے انبار خاکستر کر دیا اور بہتونکو ایک پشتارہ باندھ کے کسی
مغاک مین ڈالدیا اور اسود جلاد اور ملا مخمور چشم جادو اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کا پشتارہ لیکر علی الصباح
پیرمرد روشن ضمیر کی خدمت مین حاضر ہوکر پایۂ ادب کو بوسہ دیا اور ساری کیفیت مفصل کہ سنائی شاہزادہ آصف
انجم طلعت کو ہوش مین لایا پیرمرد صاحب کمال کا شاہزادیکو پابوس کرایا شاہزادہ بصدق دل پیرمرد کا معتقد ہوا
فقیر صاحب کمال نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اتنے مین شہنشاہ سپاہ افلاک نے افق مشرق سے جلوہ گر ہوکر خوابیدگان عالم کو
خبردار کیا فقیر صاحب کمال بعد فراغ وظائف معمولی و ادائے نماز چاشت بہ سان حال شاہزادہ ہوا شاہزادے نے
اول سے آخر تک ساری کیفیت مفصل کہ سنائی اور عرض کیا کہ میرا عزم تسخیر طلسم کشائی بیت الجمال کا ہے مگر آپکی
نظر عنایت کا خواستگار ہون مرد فقیر صاحب کمال نے کہا کہ اے شاہزادۂ والا جاہ و انجم سپاہ طلسم بیت الجمال ایسا نہین
ہے جسکا فتح ہو جانا آسان امر ہو وہانتک جاتے جاتے نہین معلوم کسقدر آفات کا سامنا ہو طلسم بیت الجمال کی
راہین بہت دشوار گذار ہین ہر مقام پر نئے نئے شعبدے نئے نئے نیرنگ طرح طرح کی سحرکاریان ہین لیکن فتح طلسم بیت الجمال
انشاء اللہ تیرے ہاتھ پر ہوگی اور تو اسکا فاتح مشہور ہوگا ایک لوح بے نظیر ہے بلا اسکے ملے ہوئے طلسم بیت المال کا فتح ہونا
بہت مشکل ہے اور وہ لوح ہزاران حزم و احتیاط سے ملکہ افروز جمال جادو شاہ طلسم اپنے پاس رکھتی ہے یہ ممکن نہین
کہ کوئی اسکو ہاتھ لگا سکے یا کوئی ساحر بے ادب یا اسکا ہمنشین اسکو چھو سکے لیکن دو چیزین جنکا مین اس شخص سے وعدہ کر چکا ہون
تیری نذر کرتا ہون کہ وہ دافع سحر ہین اسکی برکت سے تجھپر سحر کارگر نہوگا اور نہ کوئی اسکو تجھسے چھین سکیگا شاہزادے نے
پایۂ ادب کو بوسہ دیا فقیر صاحب کمال اٹھکر اسی کوٹھری کے اندر گیا اور وہانسے ایک طیلسان ادریسی اور ایک
جام حیات لاکر شاہزادہ کو دیا اور کہا کہ یہ چیزین ہے یہ طیلسان ادریس نبی ہے اسکا بہت بڑا خواص ہے جسوقت اسکو کشادہ
کریگا تیرا تمام لشکر اسکے سایہ مین ہو جائیگا اور تیرے لشکر پر اسوقت سحر موثر نہوگا اور اہل ایمان لشکر محفوظ بحفظ حافظ حقیقی
رہینگے اور یہ جام حیات ہے اسمین شربت بھر دینا اس سے سارا لشکر آسودہ ہو جائیگا یہ نصائح پیرمرد کے گوش دل سے
شاہزادے نے سنے اور نہایت عجز سے آداب بجالایا فقیر صاحب کمال نے ارشاد کیا کہ اب جا سدا سکھ سے
رہو تم ہنستے اور بیری روتے رہین علی کی امان امام ثامن ضامن حامی و مددگار شاہزادے نے قدمبوسی حاصل
کی اور رخصت ہوا ابہیچان عیار اس مقام پر آیا جہان ملا مخمور چشم کو گرفتار کیا تھا لشکری شاہزادہ آصف انجم طلعت
کے اسی طرح بیہوش و حواس پڑے تھے شاہزادے نے جو یہ سب کی حالت دیکھی جام حیات مین پانی بھرا اور سب
کے اوپر آب پاشی کی جس شخص پر ایک قطرہ بھی پڑگیا وہ اسیوقت جاگ اٹھا لشکریون نے اپنے اپنے شاہزادہ کو
دیکھا سب کے سب قدمبوس ہوئے اور استفسار کیفیت کیا شاہزادے نے سب حال کہا اور اپنی بارگاہ
عالی مین تشریف فرما ہوئے جشن کا حکم دیا بادہ کو جسکا ساقیان مہ پارہ اور رقاصان مہوش نے اہل بزم کو اپنے حرکات
رسیلا و خوش الحانی سے خوش حال کیا ہر طرف سے صدائے واہ واہ بلند ہوئی بیچان عیار نے دست بستہ بارگاہ
عالی مین حاضر ہوکر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور مؤدب دست بستہ روبرو شاہزادۂ والا گہر کھڑا ہوا اور عرض کی اے
شہریار مین آپکے خادمون کا خادم ہون لطف و عنایت خسروانہ کا امیدوار ہون شاہزادۂ عالیجاہ نے ارشاد کیا کہ ابہیچان

نے بہت بڑا کار نمایاں کیا اسکے صلہ میں بہت انعام و اکرام سرکار عالی سے پاؤ گے بیجان نے عرض کیا کہ حضور
کی سرکار سے ہمیشہ انعام وافر پاتا ہوں کہ جسکا میں کیا بلکہ میرے حضور میں خیال بھی شمار نہیں کر سکتے ہیں کچھ اور ہی
عرض کرنیوالا ہوں اگر جان کی امان پاؤں شاہزادہ آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ ہاں بیجان کسی امر سے
عرض کرو ضرور انشاء اللہ تعالی قبول ہو گی بیجان نے عرض کیا کہ اے شہریار کامگار روا ہو شاہزادہ والا تبار گردون وقار
خادم نے ملکہ مخمور چشم جادو کو گرفتار کیا ہے الحمد للہ یہ بندہ اسکے خدنگ دلدوز کا زخمی ہے اور اسکی مژگان و ابرو کا گھائل
اگر وہ مطیع اسلام ہو تو سرکار سے مجھے مرحمت ہو کہ حق بحقدار رسد شاہزادہ عالی مرتبت آصف انجم طلعت بیجان
کی اس تقریر سے ہنس پڑے شاہزادے کے ہنستے ہی سب حضار دربار ہنس پڑے اور کہا کہ واہ بیجان خوب ہی دور
کی سوجھی واقعی اسکے عشق میں غلطان و پیچان ہو ہاں صاحب معلوم ہوا کہ آپ اسی کی وجہ سے اسقدر زحمت کے
متحمل ہوئے خیر صاحب مراد دلی تو پائی بیجان نے کہا واہ حضرت آپ لوگ ایسا خیال نہ فرماویں کیونکہ آپ لوگوں
کے تصدق میں یہ حاصل ہوا ہے بیجان نے یہ کہکر پشتارہ کھولا اور مخمور چشم جادو کو ستون بارگاہ عالیہ سے باندھا اور
تازیانہ لیکر کھڑا ہوا اور بیہوشی کی پٹی جو دماغ سے بندھی تھی کھولی اور گل دافع بیہوشی سنگھایا مخمور چشم کو ہوش آیا
دیکھا کہ بری پھنسی ہوں اسیر پنجۂ دشمن ہوں مگر حالت استعجاب میں تھی کہ یہ کیا واقعہ ہوا ابھی کچھ نہ سمجھی تھی کہ میں
یوں اسیر ہوئی بیجان نے دوات قلم مخمور چشم کے روبرو رکھا اور کہا شناخت وحدانیت خداوند تعالی میں لکھتی ہو
ملکہ مخمور چشم جادو نے دلمیں خیال کیا کہ اگر انکار کرتی ہوں اسکا نتیجہ اچھا ظہور میں نہ آئیگا بلا شک مسلمانوں کا خدا
برحق ہے اور ضرور یہ فاتح طلسم ہونگے یہ خیال کرکے دل سے تصدیق ایمان کی اور کہا کہ میں بصدق دل مسلمان
ہوتی ہوں اور خدائے واحد پر بلا دلیل ایمان لاتی ہوں بیجان نے پرچۂ کاغذ تسلیم ایمان و اسلام شاہزادہ
آصف انجم طلعت کو دکھایا شاہزادے نے زبان سے سوزن نکالنے کا حکم دیا بیجان نے زبان ملکہ مخمور چشم سے
سوزن نکالی ملکہ نے ستون سے کھلتے ہی بصدق دل سب کے روبرو کلمۂ طیبہ پڑھا مسلمان ہوئی بیجان نے
شاہزادہ آصف انجم طلعت کو جھک کر سلام کیا اور اپنے خیمے میں لایا پھر بیجان نے اسود جادو پاسبان دیوار
آہن کو پشتارہ سے نکالکے ستون بارگاہ شاہزادے سے کمر باندھا اور تازیانہ لیکر بنگاہ خشم آلودہ کھڑا ہوا اور
داروے دافع بیہوشی سنگھائی چھینک لی اسود جادو نے آنکھ کھولی گرفتار پنجۂ دشمن دیکھا سکتہ کی حالت طاری ہوگئی
بیجان عیار نے دوات قلم اسکے سامنے رکھا اور کہا اے اسود جادو خدائے واحد کی نسبت کیا کہتا ہے اسود جادو
نے کہ دل اسکا قساوت سے سیاہ ہو گیا تھا اسکا آئینہ دل ایسا نہ تھا کہ جسپر نور ایمان متجلی ہوتا اور غبار ضلالت سے
راہ ہدایت پر لاتا دلمیں کہا کہ گرفتار تو ہو گیا ہوں اور اگر مسلمان ہو گیا تو سوائے خادم بننے کے اور کیا ہے اس سے
بہتر یہ ہے کہ جان دیدوں اور مسلمان نہوں صاف انکار کیا شاہزادے نے قتل کا حکم دیا بیجان عیار نے اسکو
باہر لا کر بضرب خنجر آبدار قتل کیا جہنم واصل ہوا اسود و سواد الوجہ فی الدارین ہوا پھر بیجان عیار نے اس صحرا میں
جا کر لشکریان باقی ماندہ ملکہ مخمور چشم کو حاضر خدمت آصفی کیا اور ملکہ سے کہا تمہارے لشکر کے آدمیوں کو لایا ہوں
ملکہ نے کہا کہ وہ آدمی میرے روبرو نہ لیجاویں امید ہے کہ میری وجہ سے سب مسلمان ہو جاوینگے بیجان نے سلطانزادہ
والا گوہر سے ملکہ کی تقریر کو بیان کیا شاہزادے نے کہا بہتر ہے کہ اسکے لشکر کے آدمی بھی منظور ہو کہ اپنے افسر کی جیسی حالت
میں دیکھیں گے وہی حالت وہ بھی اختیار کرینگے بیجان نے سب کو ملکہ کے روبرو پیش کیا جادو لوگ عمل بیجان سے
ہوش میں آئے ملکہ نے انسے کہا او جری بہادر والو میرے لشکریو میں بصدق دل مسلمان ہوئی ہوں تم بھی سب مسلمان ہو جاؤ

سبھون نے تصدیق کی اور مسلمان ہوئے شاہزادے سے پہچان نے سب حال بیان کیا کہ وہ سب مسلمان
ہوگئے شاہزادہ والا قدر نے حکم دیا افسر فوج کو کہ جسقدر لشکریان ملکہ مخمور چشم ہین انکی جگہ لشکر مین کردیجاوے اور انکے
چہرے ابھی میر منشی کو لکھا دیے جاوین جب یہ سب ہو چکا تب شاہزادے نے جشن طرب منعقد فرمایا امیرون اور
افسرون کو موافق قدر و منزلت کے خلعت اور عہدے تقسیم ہوئے دو روز تک خوب جشن رہے پھر شاہزادہ
اصعف انجم طلعت بعد دو روز کے بیت الجمال کیطرف عازم ہوئے اور صبح ہوتے ہوتے مع تمامی لشکر و افسر
جانب طلسم بیت الجمال کوچ فرمایا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ خورشید نظیر اختر جمال جادو کی مفصل تحریر کیجاتی ہے

کہ جب مخمور جادو کو ایک عرصہ گذرا اور کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ مخمور کے ساتھ کیا ہوا اور مخمور نے کیا کیا اسکو نہایت
حیرت تھی اور دل کو بیکلی پیدا ہوئی کسی صورت سے اسکو آرام دشوار تھا اور اس خیال مین تھی کہ نہین معلوم کیا ہوا اور تو
کوئی قاصد آیا نہ نامہ آیا نہ کوئی خبر ہی آئی نہ اسود جادو نے کچھ خبر دی کچھ تو اسکو اضطراب اور کچھ غصہ سوار
ہوا کہ اسود جادو کو ابھی اس عہدے سے معزول کرون اور دوسرا سردار اسکی جگہ پہ مقرر کرون اور
مخمور چشم جادو کو بھی سزا ایسے سخت دون کہ جسکی وہ متحمل نہو دوسرے شخص جلاد کو اسطرف روانہ کرون یہ
خیال کرتے کرتے کچھ حواس درست ہوئے تو اسنے دستک دی کہ ایک نامور کامل فن عیار پیشہ پیدا ہوا آداب
بجا لا کر باادب عرض کیا کہ اے ملکہ زمان کیا ضرورت درپیش ہے جو مجکو بعد مدت یاد کیا ہے فرمائیے کہ اسکی انجام دہی کی کوشش کرون
اختر جمال جادو نے کہا اے صرصر جادو بلاشک مجکو اسوقت ایسی تشویش ہے کہ جس سے سخت متردد رہتی ہون اور
فکر مند ہون کہ کیا کرون خیال مین آیا کہ تجھے بلاؤن تو جلد سرحد طلسم بیت الجمال کیطرف جا اور یہ خبر لا کہ
فاتح طلسم جو طلسم بیت الجمال پر آیا تھا اسکو اسود جادو نے مجکو بذریعہ ایک طائر کے اطلاع دی تھی جسپر مین نے ملکہ مخمور چشم
جادو کو اسطرف واسطے گرفتاری طلسم کشا کے روانہ کیا پھر ایک عرصہ گذرا کہ ابھی تک کچھ خبر کسی طرح کی نہین آئی صرصر جادو
یہ سنتے ہی صرصر گردوار اسقدر تیز چلا کہ ہوا بھی تعاقب اسکی گرد کو نہ پہونچتی تھی اسکی بلکہ کوئی سے پس پا ہوئی ایک طرفۃ العین
مین اس مقام پر آیا دیکھا کہ برج خالی ہے نہ اسود جادو ہے نہ کوئی لشکر نہ فوج نہ ملکہ کا نشان دریا کے پار کچھ فاصلے
ایک لشکر بافوج گران اسطرف آرہا ہے جسکی ہیبت سے شیر غران خوف کھاتا ہے مین ڈرمان پناہ مانگتا ہے ہر ایک زرہ پوش
سرتا پا آہن مین غرق ہے کلاہ آہن کا معدن بنا ہوا ہے گھوڑے پر سوار ستان دینو چمکتے ہوئے خود بکتر دلے پار ہوتے تھے
ہر ایک آدمی کے چہرے سے عرق شجاعت چپکتا تھا آثار سرفروشی وجانبازی بشرون سے ظاہر ہوتے تھے صرصر جادو کے
دیکھتے ہی حواس باختہ ہوئے افتان وخیزان ملکہ اختر جمال کی خدمت مین حاضر ہوا اور یون عارض حال ہوا کہ اے
ملکہ عالم سرحد طلسم بیت الجمال پر نہ تو اسود جادو ہے اور نہ لشکر مخمور چشم ہے ہان ایک لشکر باکرو فر شاہزادہ اصعف
انجم طلعت کا یلغار کرتا ہوا چلا آتا ہے کہ جسکی ہیبت سے شیران زمان و ہوران دوران پناہ مانگتے ہین جو سوار ہے وہ ہزار
شہسوار ہے سرتاپا آہن مین غرق ہے شمشیر بکف ہین منتظر اسی بات کے ہین کہ افسر حکم دے اور خون دشمن کا پی لین
انکی تیغون کی جلائین ایسی صیقل کی ہوئی ہین کہ آنکھین چکاچوند ہوجاتی ہین مثل برق لمعان کے آفتاب کی کرن
کے اوپر چمک جاتے ہین جسکے دیکھنے سے خود دیکھنے والا مرد ہوش و حواس بے سہل ہو کے غلطان ہوتے ہین بڑے بڑے
دلاورون کے زہرے آپ ہی آپ ہیبت سے آب ہو جاتے ہین وہ اہل ہیبت ناک ہوتین کہ جنسے شجاعت و شہامت کا روپ چپکتا ہے بہادری

بعد انکو جادو دیئے ویسا ہین انکا ایک فرزند جو شاہزادہ آصف انجم طلعت ہو علاوہ خوبی و دلیری و شجاعت کے ایک
بعد کی خوبی اسمین ہو کہ شاید انکی فوج مین کسیکو ہو لیکن یقینا کہسکتا ہون کہ کوئی نہو گا وہ ایک جوان ہو حسین و خوبصورت
جسکی ابھی مسین بھیگی ہوئی جوانی پر آفتاب و ماہتاب نثار ہوتے ہین اسکے ابھرے ہوئے شانے کہ جنپر سیاہ سیاہ بال خمدار سے
جیسے دو لطف سے گھیر لیا ہو ایسے ہی خوبصورت ہین گویا کہ حسن کے کان ہین کہ کسیکی نظر نہین پڑتی ہو تماشا ہے عقل
ایسی دی ہو کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ایسے ہی کی خوبصورتی بیان کرنا اور دادحسن دیتا گویا منھ چڑھانا ہو اور ملکہ
اگر اسکو بستان طلسم دیکھین تو اسکے روبرو ہوئے اسپکے معقوم ہو جاوین اسکو یہ ضرورت نہین کہ وہ بگرز و شمشیر
طلسم کو فتح کرے اور طلسم مین اسکے حسن ظاہری کی جو علاوہ اسکی بہادری اور دلیری کی اسمین ہو سو تعریف نہین
کرسکتا ملکہ اختر جمال شاہ طلسم نے صرصر جادو کی تو وصف کیا مگر زبانی صرصر جادو کے حسن خداداد شہزادہ آصف
انجم طلعت سنکر غائبانہ عاشق زار ہوئی اور صدق دل سے شیفتہ و بیقرار ہوئی دل سے کہنے لگی کہ او دل ایسے شخص
سے لڑنا اور جنگ کرنا خلاف مصلحت ہو ملکہ بے دیکھے اسکے یہ دل کو اس طرح بیقراری پیدا ہوئی تو نہین معلوم کہ
جسوقت وہ ساحت اسنے کہ میدان جنگ مین پیارا اسکا مقابلہ ہوا اور میری نظر اسپہ پڑی تو کیا عالم ہوگا سو ہے اسکے
کا اپنے آدمیونکے روبرو ذلیل ہون اور کیا ہوگا چونکہ ملکہ اختر جمال کے خمیر مین مادہ حسن پرستی موجود تھا اور روز ازل سے صناع
لم یزل نے شیوہ عشق کا اسکی خلقت مین رکھدیا تھا بلا کسی سبب کے وہ عاشق زار ہو گئی درد دلکو چین نہ روح کو
آرام جو آہ سرد دل سے نکلتی ہو آصف انجم طلعت کے نام پر آتی ہو رنگ زرد دلون پہ اور سرد ہوش و حواس باختہ
مضطرب سراسیمہ و دار اپنے باغ مین باغ مین ٹہلنے لگی باغ مین نارنج اور بہی اسکے سیب نار جو اسکے دل مین کھٹکتی تھی
ہر ایک روش گلزار تختۂ دشت پرخار کا رنگ دکھاتا تھا ہر ایک برگ گل خار و لالہ روز بنکر دل مین سوراخ کرتا تھا لالہ و داغدار
دل بریان کا شاہد تھا سوسن اسکی تنگ مقالی کا دفتر تھا شمشاد اسکا مجرا فسانہ ہجران تھا سیر کرتے کرتے دفعتا خیال
آیا کہ اس شاہزادے کی تصویر منگانا چاہئے کہ جسکے دیکھنے سے قدرے صبر آوے دلکو ضبط ہو رنج غم ہو اگر معشوق
نہین تصویر معشوق تو ہو اسیوقت ایک دستک دی کہ مکار جادو حاضر ہوا پایہ ادب کو بوسہ دیا ملکہ اختر جمال کی
صورت حزین دیکھکر خاموش کھڑا ہو گیا زبان پر سوا ادب کچھ نہ لا سکا ملکہ اختر جمال نے اسے دیکھکر کہا کہ او
مکار جادو جلد جا اور صورت نگار جادو کو جسطرح بیٹھا ہو ساتھ لا مکار جادو یہ سنتے ہی مانند بوئے گل بزودی ہوا ہے
سحرگاہ ہوا ایک دم مین صورت نگار جادو کو لاکر حاضر کیا ملکہ دیکھتے ہی کہا کہ اے صورت نگار جادو تجکو بلانے کا سبب
ہوا ہو کہ ایک شاہزادہ آصف انجم طلعت فاتح طلسم باد و طلسم کشائی بیت الجمال سے آیا ہو اور سرحد طلسم
بیت الجمال کو طے کرکے اسطرف بڑھتا چلا آتا ہو تو جا اور اسکی تصویر کھینچ لا مین اسکو دیکھکر غور کرون کہ آیا فاتح طلسم ہو
یا نہین صورت نگار جادو نے آداب عرض کی اور خلعت رخصت سے سرفراز ہو کر جانب لشکر فیروزی اثر شاہزادہ
آصف انجم طلعت روانہ ہوا صورت نگار جادو حسب نشانہ صرصر جادو سکار رو چلا آیا یہانتک کہ لشکر آصف
انجم طلعت کو دیکھا لشکر شاہزادہ ایک مقام پرفضا پر پڑا ہو دلکش اور نہایت پرفضا سرسبز رشک جنان فرحت و فضا صد ن
تھا اس مقام کی ہر کیاری گھاس مخملی سبزی کی خود نے فرش زمردین بچھایا تھا گلہائے رنگا رنگ صدہا اقسام کے
عجب لطف دکھا رہے تھے کہ اگر مردہ صد سالہ وہان لایا جاتا تو تازگی سے تازہ دم ہو کر اٹھ بیٹھتا نرم نرم جو اسکے
نکھرون سے درختون کا باہم ڈالیون سے معانقہ کرنا آدمیون کو تہذیب سکھاتا تھا غرض یہ تھا کہ ایسے مقام دلکش مین
خیمہ ہائے عالیشان زربفتی زرتاری طلسمی استادہ تھے کہ جسکے اوپر سے طائر خیال رستہ نہ پاکر ادہر سے تھے پہر جاتا دہر کی

بازار بھی محو خریداران و سوداگر نے گرم تھا ہر ایک دوکاندار اپنی اپنی دوکان مین سرگرم اہتمام تھا کسیکو کسی سے سواے محبت و الفت
کے اور سروکار نہ تھا ہر فرد بشر مصروف کار تھا صورت نگار جادو بزور سحر خود کو پوشیدہ کیے ہوے یہ سب تماشے
اور جلوس دیکھتا ہوا ایک ایک چیز کا معائنہ کرتا ہوا طرف ازروے مثل ہے کے گام فرسا ہوا دیکھا کہ ایک بارگاہ عالی سب
بارگاہون سے کہین افضل و اعلیٰ استادہ ہے اور بارگاہ کے آگے ایک بہت ہی نفیس جواہر نگار زربفتی سائبان ہے
گرد گرد اسکے بہت خدام جان نثار شمشیر برہنہ بکف استادہ ہین جنکی تلوارین ایسی چمکتی ہین کہ بجلی بھی دیکھکر چکاچوند مین
آ گئی تھی نظارگیون کی نظر کام کرتی تھی زیر سائبان زربفتی ایک کرسی مطلا و مکلل بچھی ہے جسپر ایک جوان رعنا فرشتہ
خصال پاک سیرت زاہد عادت آفتاب محشر قیامت نمونہ جلوس فرما ہے کہ جسکی رخ روشن کی چمک سے بے قنادیل و
چراغان اس دشت کو منور کر دیا ہے دیکھنے والو کو گمان ہوتا ہے آفتاب کا دہوکا ہوتا ہے جو ذرا ریگ آتشین رخسار
پر تھا تابش حسن خداداد سے نجم درخشان کا مقابلہ کرتا تھا صورت نگار جادو نے دل مین کہا کہ یہ جوان حسین و رعنا بلاشک
اپنی تیغ دار و تیر مژگان سے بلا واسطہ کسی دوسرے کے جیت الجمال کو فتح کریگا کسی ساحر کا سحر اسکے آگے نہ چلیگا
ہر ساحر طلسم اسکا کلمہ پڑھے گا اگرچہ شاہزادہ ایسا ہوتا تو کیون عازم طلسم کشائی ہوتا علاوہ اسکے آثار شجاعت و شہامت
اسکے چہرۂ تابان سے لمعان ہے شرافت و نجابت اسکے بشرہ سے تابان ہے دیر تک صورت نگار جادو اپنی حالت
فراموش کر کے نظارۂ جمال آصف سے دل شاد کرتا رہا اور متحیر تھا کہ اس جوان کی صورت نگاری کیونکر کرون
اسکے اوصاف ظاہری و باطنی موقع سے کیونکر دکھاؤن یہ اسی کشمکش و پیچ مین تھا کہ صورت نگار ان تصویری
نے مع سامان صورت پروازی گوشۂ افق سے برآمد ہو کر عاشقان شیدا و خفتگان ماہ رو کو وصل معشوق و روے دلکشا
دلبر کا مژدہ دیا قنادیل زرنشین روشن ہوئین جھاڑ فانوس جلاے گئے روشنی بھی کثرت سے تھی کہ آفتاب کے
طلوع ہونیکا گمان تھا اگرچہ ایک سوئی بھی اس جنگل مین گرتی پیرزال سال خوردہ بلا تردد اٹھا لیتی جو شعاع چراغ کی
چہرۂ شاہزادۂ آصف انجم طلعت پر پڑتی تھی ایک اور ہی اپنا لطف دکھاتی تھی صورت نگار جادو نے کاغذ
و قلم جیب سے نکالا اور استاد کا نام لیکر قریب شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے کھڑا ہو کر نقش کشی مین مصروف
ہوا تھا شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی شبیہ درست کرکے وہان شروع کی ہر جگہ کی اندھیارے اجیالے درست
کیے استخوان پر پوست چڑھایا پوست پر موے باریک کا پرواز اٹھایا اسوقت شاہزادہ بہت ہی شاد و فرحان بیٹھا
تھا چہرہ قیامت زا آفت نمونہ سے جسم ظاہر تھا آنکھ مین خمار عشرت سے فرحی پیدا تھی چشمان نرگسین مخمور
مست وار پیچ جنکی چین لیکن کنارۂ چشم سے ہر ایک طرف دیکھنا غضب کرتا تھا صورت نگار نے مزاج ہر ایک
عضو کا درست کیا بعد درستی شبیہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے چلنے کا ارادہ کیا اگرچہ ایسی جگہ چھوڑ کر
دل اسکا نہین چاہتا تھا کہ طرف طلسم جیت الجمال کے جاوے مجبوری تمام صورت نگار جادو شبیہ شاہزادہ
لیکر طلسم کیطرف روانہ ہوا دل مین کہتا تھا جبکہ میرا دل اس جلسۂ عالی کو دیکھکر قدم شاہزادۂ آصف سے جدا
ہونیکو گوارا نہین کرتا ہے تو ملکہ اسکی شبیہ دیکھکر یکبارگی اپنے دل کو بے اختیار ہونے دیگی یہ صورت ہرگز نہین
کہ جو طلسم کو بلا جنگ و معرکہ فتح نہ کرے صورت نگار جادو ہر ایک طرح کے خیالات دل مین کرتا ہوا اپنے مکان پر پہونچا
اور تصویر شاہزادے کو رنگ و روغن سے بخوبی تمام مرتب کیا اگر مانی و بہزاد اس مرقع کو دیکھتے بکمال دعوی استادی
کا چھوڑ کے شاگردی اختیار کرتے جبکہ کوئی دقیقہ اس تصویر کی خوش اسلوبی کے پرداز کا باقی نہ رہا تو صورت نگار اپنی
اس تصویر کشی پر فریفتہ ہو کر خود اپنے ہاتھ چومتا تھا صبح کو کہ بلبل گل کے سنگ سے مل ملکہ شبنم مصدر و فی تھی

صورت نگار جادو اشغال ضروری کاموں سے فارغ ہو کر مرقع تصویر کو ایک بہت عمدہ رومال میں لپیٹ کر طرف ملکہ اختر جمال
کے روانہ ہوا ملکہ تو پہلے ہی سے عاشق زار شاہزادہ آصف انجم طلعت ہو چکی تھی اب تصویر کے دیکھنے کی منتظر تھی کہ
صورت نگار جادو مع تصویر شاہزادہ حاضر خدمت ہو کر آداب بجا لایا ملکہ اختر جمال نے دیکھتے ہی کہا کہ ارے
صورت نگار جادو تصویر فاتح طلسم لایا ہے صورت نگار نے کہا لایا ہوں اور رومال سے مرقع شاہزادہ
آصف انجم طلعت نکالکر پیش کیا ملکہ نے تصویر دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر فرش زمین پر مثل ماہی بے آب
غلطان ہوئی اسقدر بیجوش ہوئی کہ تن کو نہ فکر جان نہ جان کو پروا ئے تن رہی اسوقت جو حالت ملکہ کی تھی سو بالکل
بیخبری کی تھی خواصوں نے جلدی سے گلاب کیوڑا بید مشک چہرہ کا چھڑکا نخلخہ سنگھایا تلوے سہلانے لگیں بارے ہوش
آیا اٹھکر بیٹھی مرقع کو پھر ہاتھوں میں لیکر بغور تمام دیکھنے لگی ملکہ کی نظر جو اس شبیہ اقدس پر پڑی تاب نظارہ جمال سراسر
اجلال شاہزادے کی نہ لاکر دوبارہ غش کھا کر گر پڑی اول تو بطور سرسری دیکھا تھا اب بنظر تمام دیکھا اور بھی حالت
بیہوشی طاری ہوئی دیر تک اسی حالت میں رہی جب خوب سرد ہوائیں دی گئیں اور عطر سنگھایا گیا تو ہوش آیا لیکن
نظربازوں فوراً تاڑ گئے کہ جمال باکمال تصویر شاہزادہ آصف انجم طلعت نے دل ملکہ اختر جمال میں گھر کیا اور برق
آتشین رخسار مرقع شاہزادے نے خرمن عقل ملکہ کو یک لخت جلا کر خاک کر دیا ہر چند چاہا کہ صبر کروں دل پر جبر کروں لیکن
دلمیں خیال کیا کہ واقعی یہ طلسم کشا ہو اور طلسم ہیبت الجمال کو فتح کریگا اس تصویر میں یہ تاثیر ہوئی کہ میرے دیدہ و اثر ہوا
جس سے میں بیہوش ہو گئی بادی النظر میں جب تصویر شاہزادہ فاتح طلسم ہیبت الجمال ایسی ہے تو نہیں معلوم کہ اسکے
چہرہ خاص پر کسقدر رعب و جلال ہوگا عجب نہیں کہ کل ساحران طلسم اسکی صورت دیکھتے ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں
سوائے اطاعت اور کچھ دلمیں نہ لائیں اسیلئے تصویر بانیان طلسم نے بنا کر دفینہ جادو میں رکھی ہے نہیں معلوم کہ اسکا انجام
کیا ہو اور مآل طلسم ہیبت الجمال کیا ہو سامری خیر کرے نتیجہ اچھا نظر نہیں آتا ہے یہ کہکر ملکہ خاموش ہوئی لیکن حضار
انجمن ملکہ اختر جمال فوراً تاڑ گئے اور اسکے عشق سے واقف ہو گئے اور سمجھ گئے کہ یہ لطائف الحیل میں ٹال رہی ہے
لیکن شاہزادے کے عشق نے اسکے دلمیں گھر کیا ہے دیکھا چاہیے کہ مآل کار کیا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک یہ باتیں رہیں ملکہ اختر جمال
نے کہا کہ تم سب رخصت ہو میں پھر اسکے دفینہ کی صورت نکالوں کوئی تازہ سحر پیدا کروں یہ کلام سنکر حضار دربار ملکہ
اختر جمال سے رخصت ہوئے ملکہ بادل غمناک گریبان چاک اپنی آرامگاہ میں آئی ذکر جسکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے حال جلالت عنوان شاہزادہ آصف انجم طلعت کے بیان کیے جاتے ہیں

کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کو جب دو روز دریائے سرحد طلسم ہیبت الجمال سے فاصلے پر جشن و آرام کرتے
ہوئے ہو گیا تیسرے روز اراکین و عمائد دربار سے ارشاد فرمایا کہ کل اس دریا سے گذر کر اندرون سرحد طلسم ہیبت الجمال
خیام استادہ ہوں سب فطرت نامی و سرداران گرامی نے حسب ارشاد شاہزادہ والا اپنی خوابگاہوں میں آکر آرام کر کے
ہوئے صبح ہوتے نماز فجر سے فارغ ہو کر کوچ فرمایا جب لشکر نصرت اثر قریب دریائے سرحد کے پہنچے حرارت آتش
دریا سے کسی کی یہ تاب نہ تھی جو گذر کرتا ہر ایک شعلہ اسکا کرہ نار سے مقابل تھا یا کرہ آتش فشاں کا نمونہ تھا سیموں
نے شاہزادہ والا جاہ سے عرض کیا کہ بادشاہ والا تبار کا اس دریائے آتشین موج سے گذر کرنا محال ہے شاہزادہ نامدار
نے طیلسان ادریسی کو پھیلایا سب لشکر آصف زیر سایہ طیلسان ادریسی تھا جب سب ساحل پر پہونچے تو دیکھا دریا
بالکل خشک ہے کہیں نمی و تری کا نام نہیں تمامی لشکر اس دریائے سحر سے گذر کر سرحد طلسم ہیبت الجمال پر پہونچا ایک

عمدہ دیکھے خیام شاہزادہ استادہ ہوئے درباری دربار زمین اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے الغرض رات کی رات تو
وہان بسر کی صبح ہوتے ہی وہان سے لشکر نے کوچ کیا مسافت طے کی۔ باغ نمودار ہوا جسکے ہزار دن برج تھے لیکن کوئی
دروازہ نظر نہین آتا تھا قریب اسکے خیمہ شاہزادہ نصب ہوئے شام کے وقت ایک ساحر مکار آیا اور کہا کہ اگر جان عزیز
چاہتے ہو تو یہان سے واپس جاؤ ورنہ اس سے گذرنا آسان نہین یہ سنکر شاہزادہ اس سے محض بخوف تھا
صاف جواب دیا کہ جاؤ کہدو اگر جان عزیز ہو تو آ کر اسلام قبول کرے ورنہ زاغ و زغن تا قیامت اسکی مرگ بیکسی پر
روینگے وہ ساحر مکار واپس گیا جب عالم قب زندہ دار نے باخیل و لشکر سیارگان ساحر غدار روز کو نانخانہ مغرب
مین گرفتار کیا پیران عیار یا نہانے عیاری سے آراستہ ہوکر اس باغ کیطرف چلا جسکا ذکر وقت پر آئیگا ملکہ حسن بیگی
خوابگاہ مین گئی وہی تصویر نظر آئی بیمار سے نکلی لپٹ لپٹ کے بیٹھے پسلیان درد کرنے لگین الغرض ہر چند ضبط و فغان کرتی لیکن
بے اختیار آہ سرد منہ سے نکلجاتی جب ہی آرام آتا تو لیٹ لیتی لیکن کباب سیخ کی بہ طرف کروٹین لیتی آرام کہان تاب
طاقت سب ایک ہی نظارے کے ساتھ رم ہوئی صبر و شکیب گم ہوئے غرضکہ وہ رات جو بیماری جیسی اس فراق خوردہ کو معلوم
ہوتی تھی جاگ کر کاٹی کہ یوسف زرین لباس دریاے نیل مشرق سے جلوہ افروز عالم ہوا زنگار رہوا یہ زلیخاوار بستر خواب
سے رات بھر کی جاگی ہوئی پریشان حال اپنے بال بکھری ہوئی زلفین جو اسکی رات بھر کی بیخوابی اور بیچینی کی شہادت
دیتی تھین اٹھی اور ایک نامہ اشتیاق بہ درد فراق اپنے ان نازک ہاتھون سے جنکو تحریر اشتیاق نامے کے لیے قلم
بنائے تھے لکھا جسکے مضمون سے ضمیر منیر اختر جمال صاف ظاہر ہوتا ہو مضمون اسکا یہ تھا اے گل بادہ ریاض جمال غنچۂ
سر سبز گلزار جلال مہر درخشان سپہر رعنائی نیر تابان آسمان زیبائی زیبندۂ حسن و جمال ... زاشتیاق حصول دیدار و
بعد تمناے بوس و کنار مکشوف ضمیر منجلی تحریر ہو کہ آپ فاتحی طلسم کو نہ جائین اول آپ میرے پاس تشریف لائین کچھ احوال
ضروری خاص آپ سے کہنا ہین اور وہ ایسے ہین کہ بذریعہ نامہ یا سلت وہ نہین ہو سکتے آپ کچھ اور خیال نہ فرمائین آپکے
مفید مطلب کچھ باتین عرض کرونگی امید ہو کہ وہ آپ سنکر خوش ہونگے اور خود فاتحی طلسم کا ارادہ نہ کرینگے بغیر محنت و مشقت کام حاصل
ہو جائیگا بھی یہ مضامین عمدہ تحریر کیے اور ایک ساحر کو جو راز دار ملکہ اختر جمال تھا نامہ دیکر شاہزادہ آصف انجم طلعت
کیطرف روانہ کیا ساحر نے نامہ لیکر بعجلت تمام لاکر شاہزادہ آصف انجم طلعت کو دیا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا لیکن پیران
عیار جو بانہانے عیاری سے آراستہ ہوکر لشکر سے نکلا تھا اس اندھیری رات مین کہ گھٹا چھائی ہوئی تھی ہاتھ کو ہاتھ نہین
معلوم ہوتا تھا بیا ستارہ تسبیح سیارگان براہ کہکشان چلا جاتا تھا اور یہ خیال ہوئے تھا کہ مین اس باغ کیطرف جا رہا ہون
تھوڑی دور گیا تھا کہ اسکو کچھ روشنی دکھائی دی یہ اس روشنی کی سمت چل نکلا قریب گیا دیکھا کہ باغ گردش کر رہا ہے
مردمک چشم اسکی گردش کرتی نہین پہونچتی ہے یہ ایک جھاڑی کی آڑ مین کھڑا تھا دیکھا تو ایک ساحر اس باغ کے اندر سے
نکلا لیکن کوئی دروازہ نظر نہین آتا ہو وسط دیوار باغ مین جو بہت بلند تھی طائر بلند پرواز کی مجال نہ تھی جو اسکے حد تک
جانے کمند خیال کستہ تھی اس تک پہونچنے کے لیے شکستہ تھی یہ خیال کرتا تھا کہ اس باغ مین کیونکر پہونچون کہ ایک جھروکہ
دکھلائی دیا خیال کیا کہ جست کرون لیکن محض بے سود تھی کہ بیٹھا ہی تھا کہ وہ ساحر باہر آیا بعد اسکے دوسرا آیا اور یہ دونون
ایک سمت کو چل نکلے یہ بھی پیچھے پیچھے چلا آگے چلکر ایک ساحر بیٹھ گیا دوسرا آگے بڑھا اسنے بھی اسکا ساتھ کیا دیکھا کہ
قریب لشکر شاہزادہ گیا اور کچھ سحر کرنے چلا پیران عیار پہلے اسکے آنے سے اس ساحر سے ملا اور کہا کہ مین کام بنا آیا
اور ایک سو گیا اور کہا کہ دیکھو افسر لشکر اسلام کا سر لایا ہون اسکو لے مین دوسرا لاؤن اس ساحر نے جیسے ہاتھ سر لینے
کو بڑھائے اسنے اس سر کو جھٹکے ہاتھ پر زور سے مارا کہ ایک گرد اس سے اڑی اور اسکے دماغ تک پہونچی چھینک آئی بیہوش ہو گیا اسکو ایک

گدڑے مین ڈالکر اسکا لباس اپنے جسم پر آراستہ کیا اور اسکی جھولی کے مین ڈالی اتنے مین دوسرا ساحر آیا اور کہا
کہ مین نے ایک ایسا سحر زور شاہزادہ کیا ہو کہ جو اسکا پانی پیے گا یا اس جنگل کی کوئی چیز چھوے گا فوراً گرفتار بلا
ہو جاویگا اور اس سحر سے سارا لشکر اسلام گرفتار ہو گا اسنے کہا کہ جنگل مین بھی ایک سحر کرا دون کہ اگر اس سحر سے بچین
تو اس سے نہ بچین ساحر اصلی نے کہا کہ مین جیتا ہون تو جا یہ گیا اور ذرا دیر مین واپس آیا اور کہا کہ دیکھو سحر اسکو کہتے
ہین کہ اسیوقت ان سب کو گرفتار سحر کرا یا اب کوئی نہ بچے گا ساحر اصلی نے کہا کہ کیا کیا ہو ساحر علی نے کہا کہ ہاتھ کنگن کو
آرسی کیا ہو چلکر دیکھو تو ساحر اصلی اسکے ساتھ چلا راستہ مین ساحر اصلی سے نقلی نے کہا کہ یہ گولا ہاتھ مین لو مین ذرا
پیشاب کرون اصلی نے گولا لینے کو ہاتھ پھیلایا تھا کہ اسنے زور سے اسکے ہاتھ پر مارا کہ گولا پھٹا اور سفوف بیہوشی نے
دماغ مین پہونچکر غافل کیا اسنے اسکو بھی ایک گدڑے مین ڈالا اور آپ اس حجرہ کے نیچے کھڑا ہوا کہ ایک
عقاب بلند پرواز باغ سے نکلا اور اسنے پنجے مین داب کر باغ کے اندر پہونچایا یہ اس بارہ دری کیطرف چلا جدہر آتشخوار جادو
افسر اس باغ کے ساحرون کا تھا اور یہ دوسری سرحد طلسم بیت الجمال کی تھی دیکھا کہ وہان آتشخوار جادو بیٹھا ہے نوشی
کر رہا ہے کیا یکبارگی اسنے آواز دی ایک ساحر جو یہان پاسبان تھا اندر گیا اور بعد تھوڑی دیر کے باہر آیا یہ منتظر وقت تھا کہ وہ اپنے
مقام سے نکلا ایک گوشہ باغ مین گیا اور شراب پینا شروع کیا اتنے مین آتشخوار جادو نے پھر آواز دی وہ پاسبان دوڑا
ہوا کہ کے بل گیا ساحر علی نے فوراً صراحی مین سفوف بیہوشی ملا دی جسوقت وہ پاسبان باہر آیا مینوشی شروع کی ایک ہی
جام پیا تھا کہ چھینک آئی اور بیہوش ہو گیا اسنے اسکو برہنہ کر کے اسکے کپڑے زیب بدن کیے اور اسکو ایک مقام مین باہر
پوشیدہ کر دیا کہ آتشخوار نے آواز دی یہ اسوقت اندر گیا کہ آئینہ سے ایک تصویر بولی کہ یہان لشکر اسلام کا ایک عیار آیا
ہو آتشخوار نے کہا کہ کوئی عیار ضرور آیا ہو پاسبان علی نے کہا کہ یہ تصویر جھوٹ کہتی ہو یہان ساحر تک آ نہین سکتے عیار
کے لئے دل گردہ کہان جو یہان قدم رکھے آتشخوار جادو نے کہا کہ اگر عیار آیا ہو تو خود بخود گرفتار ہو جائیگا پاسبان علی
نے کہا کہ اسکو مین تلاش کر لون تب آپ تکلیف کرین آتشخوار جادو نے کہا کہ تو شراب پلا اور مین اسکو خود یہان بیٹھے
ہوئے دریافت کر لونگا ابھی ایک پتلا بھیجتا ہون باغ کے اندر جہان ہو گا گرفتار کر لائیگا پاسبان علی نے جلدی سے
شراب جام مین بھری اور بچا ہوا کل تمام سفوف بیہوشی ملا کر سامنے رکھا پیتے ہی اسکو چھینک آئی بیہوش ہو گیا اسنے
آتشخوار جادو کو ایک فرش کے نیچے جلدی سے داب دیا اور خود اسکے کپڑے پہنکر بیٹھا اور آواز دی پاسبان لوگ
حاضر ہوئے اسنے کہا کہ مین تمکو شراب پلواتا ہون اور ملکہ اختر جمال نے آج ایک تحفہ بھیجا ہو کہ سب کو اسمین شریک
کرون وہ سفوف نکالکر صراحی مین آمیز کیا اور سب کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام دیا اور ایک جام خود لیا ان حضار
نے پیتے ہی وہ پیا سب کے سب بیہوش ہو گئے ان سب کو ایک گوشہ مین دا بدیا اور وہ آئینہ جسمین پتلیان تھین
سب کو توڑ ڈالا آئینہ مین ایک آئینہ تھا کہ اس باغ کا راز طلسم اس آئینہ مین تھا جیسے ہی اسکو توڑا ایک صدائے
عجیب و غریب اور ایک حیب پیدا ہوئی یہ ایک گوشہ مین متواری ہوا کہ اس باغ مین جسقدر ساحر تھے سب دوڑکر
اور اس کمرے کے دروازے پر جمع ہوئے پہان اسی لباس آتشخوار مین جو پہنے تھا ظاہر ہوا یہ کہا کہ شاید کوئی عیار آیا
ہو یہ کہکر ایک حقہ پر از دارو بیہوشی نکال کر زمین پر مارا سفوف اسمین سے اڑا اور دماغون مین پہونچکر سب
کو بیہوش کیا ایک پنجہ سحر کا ہوا سے اترا اور ملکہ اختر جمال کے پاس حاضر ہو کر بربادی باغ کا ذکر کیا اور جلکر فنا ہو گیا
اس عیار نے ان سب کو ٹھکانے لگایا اور لشکر فیروزی اثر مین داخل ہوا جسوقت کہ یہ ملکہ اختر جمال جادو کے
پاس پہونچا اسوقت ملکہ خطرہ و اندیشہ کر رہی تھی اور نہایت غمگین حالت مین بیٹھی تھی اور عشق شاہزادہ آصف انجم طلعت

بہی در ابلق اشک سلک مروارید مین پرو رہی تھی اور سلک اشک سے اپنے جیب و دامن بھر رہی تھی کہ مرغ
زرین بال نے بیضۂ ماکیان کو توڑ بانگ صبح دی خوابیدگان شب بستر غفلت سے بیدار ہوئے ملکہ بھی اپنے بستر و
آرام گاہ سے اُٹھی بکھری ہوئی زلفین جو اونچے اور ڈھلے ہوئے شانون تک گھیرے ہوئے تھین اسکی پریشانی سے
اُبھر رہی تھین کچھ عالم یاس تھا مہر اس ہنگام جتنی متفرق خواب تھی کہ یہ کیا وقت پر ذکر ہوگا جس وقت ساحر نے نامہ لاکر
شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو دیا شاہزادے نے منشی کو طلب کیا مہر توڑ کر سنا ضمیر ملکہ اختر جمال سے آگاہ
ہوا اور تحریر سے سمجھ گیا کہ نہال امید نے گلستان آمال مین کوئی تازہ شگوفہ کھلایا ہے ملکہ کو کسی قسم کا خیال پیدا آیا ہی
کوچ کا حکم دیا خیمے ڈیرے اسیوقت اُکھڑ گئے کوچ کی ٹھہر گئی شاہزادۂ آصف انجم طلعت بھی مع جمیع ہمراہیان
جان نثار و وفا شعار کے روانہ طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے ہوئے جسکا ذکر وقت پر آئیگا یہان جب ملکہ کے
پاس اُس چیلے نے پہونچکر بربادی باغ کا حال سنایا ملکہ متعجب ہوئی اور ایک ساحر کو بلا کر کہا کہ جاکر تاکید کر دو
کہ کوئی شاہزادۂ آصف انجم طلعت برائے ملاقات آتے ہین کسیطرح سے انسے مزاحمت نہ کیجاوے بلکہ برابر راستے
کھولدیے جاوین اُس ساحر نے چشم زدن مین آکر سب سے اطلاع کر دی کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت سے
کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجاوے ملکہ اختر جمال کا یہ حکم ہے ساحر یہ حکم پہونچا کر واپس گیا ساحران نامدار جو منازل
طلسم ہیبت الجمال کے بعض بعض مقام پر رہتے تھے ان سبھون نے اُن ارادے سے دستکش ہو گئے کسی نے کسی قسم
کی مزاحمت کا دعویٰ نہ کیا شاہزادۂ والا جاہ آصف انجم طلعت نے طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے قصد
کیا خیمے ڈیرے اُسی روز لد گئے تھے جبکہ مسافر فلک کمر ہمت باندھے ہوئے طے مراحل فلک کے لیے سرا پردۂ
افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ بھی بعد فراغ نماز چاشت مع افسران نامی و سرداران گرامی جملہ ہمراہیان جان نثار
سے راستے مین ہر قسم کی باتین کرتے چلے جاتے تھے اور عجائبات طلسم دیکھتے جاتے تھے کہ بعد طے مراحل و قطع منازل تین
چار روز کے داخل طلسم ہیبت الجمال ہوئے قریب دارالامارہ شاہی کے پہونچے ہرکارے جو برائے خبر رسانی معین
تھے منزل منزل کی خبر حضور ملکہ مین برابر پہونچاتے تھے جبکہ ایک منزل شاہزادۂ آصف انجم طلعت رہگیا تھا ملکہ نے
جانثاری شاہزادے کے لیے ایک باغ علیحدہ آراستہ کیا تھا جو سراسر گلزار ارم تھا خشت طلا و نقرہ سے چاردیواری
باغ کی بنی تھی دروازہ عظیم الشان لگا ہوا مثل آغوش عاشق جانباز در ہائے باغ وا تھے جبکہ شاہزادے کی
خبر ہرکارون نے ملکہ کو دی کہ قریب شہر پناہ دارالامارہ شاہی کے آگئے ہین ملکہ نے چند معززین طلسم ہیبت الجمال کو
برائے استقبال شاہزادے روانہ کیا معززین نے استقبال کیا شاہزادے کو لاکر باغ مین بکمال اعزاز و اکرام پہنچایا
شاہزادہ باغ مین رونق افروز ہوا دیکھا کہ میوے گونا گون لگے ہین بلبلون کے چہچہے ہین گلون کے قہقہے ہین سرو
لب جو برائے استقبال شاہان رعنا بیک پا استادہ ہو رہے گل شگفتہ سنبل کا جھرمٹ ہے سوسن زبان
حال کھولے ہوئے مدح الٰہی مین مشغول ہے گل شبو کی بھینی بھینی بو باس کی لپٹ ہے گل خود رو کی نرالی بہار ہے مہندیون
کی قطار پھیلے لگے ہین بیلین ایسے نہین اس کثرت سے ہین کہ گھر گھر بیوہ جیسے ہین شمشاد کسی معشوق کی آمد کا منتظر
ہو ایک پاؤن سے برائے تعظیم استادہ ہے جا بجا جل اھراق برگ سبزہ درختان سے صدائے دلکش آرہی ہے کرشمۂ دامن
دل پکڑتا ہے کہ کہان جاتا ہے تیری جگہ یہی ہے نسرین و نسترن شگفتہ کی عجب مہک ہے گل چاندنی کی نرالی چمک ہے تختۂ گلزار
مشک جا ملی ہے چاندنی بھی مات ہے وصف گلزار تحریر کرتے ہوئے قلم مین برگ نکلتے ہین لطف بہار ہوتا ہے درمیان باغ
مین ایک حوض مصفا بلور سے بنا ہے جسکا فوارہ لگا ہوا پریان عالم کے لیے چشمۂ حیات ہو نہرین جاری ہین بجائے سنگریزہ

لعل خوشاب و در شہوار پڑے ہین اُن علون پر پانی کا یک رنگ کر چلنا موج کی کلائی کا نزاکت سے
توڑنا عجب لطف دکھاتا ہو دل شیدائیان لبھاتا ہو قمریون کی بحث مین بلبلون کے نغمے طاؤسون کے ترانے
دلکو بیاختیار کرتے ہین اگر اس باغ کے ایک تختہ کی صفت لکھی جاوے تا خروج جو حیات خضر ممکن نہین
اور لکھ سکے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اس باغ کو نمونہ بہشت عنبر سرشت دیکھا جنت المادیٰ کا نقشہ
آنکھون کے نیچے پھر گیا وہ طلسم دیکھکر حیرت زدہ ہوگیا شاہزادہ کو لا کر ایک بارہ دری پرتکلف مین جو وسط باغ مین
بنی تھی باعزاز تمام مسند زرتار پر بٹھایا شاہزادہ اس بارہ دری کو دیکھ دیکھ کے متعجب ہوتا بارہ دری سب کے
ستون طلائی سبک سڈول بنے ہوئے معشوقان گل اندام کے بازوؤن پر طعنہ کش تھے صفائی منبت و شنجری
راہدان خلوت صفا پر طعنہ زن تھی سنگ مرمر کی زمین سنگ اسود و سنگ سرخ کی تحریر عجب گلکاری بنی
نبی پچکاری آگے بارہ دری کے ایک بہت ہی نفیس پرتکلف شہ نشین بنا ہوا ایک مسند مغرق بچھی ہوئی فرش
گلکار سے مزین ایک سنہری گوشہ بارہ دری مین بچھی ہوئی سجی دیکھکر طائر ہوش و حواس اڑتے تھے عقل دنگ
تھی باد صبا خود چورنگ تھی پیر فلک نے با این گردش پیرانہ سری ایسی بارہ دری کبھی چشم خیال سے نہ
دیکھی نہ گوش وہم سے سنی تھی کہ اہالیان لشکر شاہزادہ آصف انجم طلعت بھی جمع ہوئے انکو فرودگش
کی جگہ بتائی گئی مطربان حنجرہ داؤدی و قوالان لحن باربدی پر شرف رکھنے والے حاضر ہوئے رقص و سرود
کا سامان ہوا رقاصان پری جمال و دلبریان زہرہ خصال نے رنگ جمایا کہ مغرب فلک بھی دنگ ہوا
ایک سمان بندھا ہوا تھا ہر ایک اپنے سرور مین خوش رنگ تھا کسیکو کسیکی فکر نہ تھی نہ تن کو پروا سے جان
کی نہ روح کو خواہش تن شاہزادہ مع جمیع افسران گرامی رقص و سرود مین مشغول تھا کہ ایک گرد کنیز
ملکہ اختر جمال حاضر خدمت ہوئی اور شاہزادے کو ایک رقعہ دیا آصف انجم طلعت نے دیکھا
کہ ملکہ اختر جمال کیطرف سے لکھا ہو کہ اب تھوڑی دیر کے لیے مفارقت احباب گوارا فرمائیے میرے پاس
تشریف لائیے ہین بخواہش تمام خدمت عالی مین مصدع ہون شاہزادے نے حسب استمزاج ہمراہیان
بجان نثار طیلسان ادریسی اوڑھکر جانب مکان ملکہ اختر جمال عزم روانگی کیا ملکہ اختر جمال نے اپنی پوشاک
اتاری ملبوس خاص زیب بدن کیا سراپا شاہد ناز بنگئی کرسی جواہر نگار پر منتظر قدوم شاہزادہ بیٹھی تھی چشم دل
مشتاق نظر دلدار نرگس وار کشادہ تھین کہ گرد کنیز ملکہ نے خبر دی کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت در دولت
تک آگئے چلو ہین دروازے کی اغادی گئین شاہزادے نے قدم آگے رکھا دیکھا کہ مکان بہت ہی پرتکلف
بنا ہو معماران جہان کے ہوش و حواس دنگ ہین شنیدہ گرمی ہین تو اس خمسہ گم ہین یاد نہین کہ کہان جبرے
ہین جب شاہزادے کی ملکہ سے اور ملکہ کی شاہزادے سے آنکھین چار ہوئین ایک کی محبت نے دوسرے
کے دلپہ اثر کیا حضرت سلطان عشق نے بنا گذر کیا شاہزادہ بھی ملکہ کو دیکھتے ہی بیہوش ہو از زمین پر لوٹنے
لگا ادہر ملکہ کا بھی برا حال ہوا اول تو شنیدہ تھا اب تو بالمشافہ دیکھا اب بہ نسبت اول کے اور بھی حالت
غیر ہوئی دونون غلطان و پیچان آپسمین لپٹ لپٹ کر اپنی اپنی بنا جان بیقراریان ظاہر کر رہے تھے
در و دیوار سے انکے عشق کے جوش مین یہ آواز آتی تھی ؎ من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت
دانستم ؎ کہ عشق از پردہ عصمت برون آرد زلیخا را دیر تک دونون مثل ماہی بے آب تڑپتے رہے کہ
گلو سنگھایا گیا بید مشک گلاب اتر چھڑکا گیا بارے ہوش آیا از زینت افزوز کرسی مرصع ہوئے چند

لمحہ تک اپنے دلون کی حالت ضبط کرتین، ساکت رہے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نے بعد از مزاج پرسی
گوارا سے زحمت سفر خطرناک باعث تشریف آوری دریافت کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت
نے بصد ادائے دو کلمہ خیریت امتزاج سبب عزم طلسم کشائی بیان کیا کہ جناب صاحبقران ثانی برائے قتل زمرد
طلسم فیروزیہ تشریف لائے ہین بفضل خلاق انس وجان صاحبقران نے اسکو فتح کیا مگر زمرد اور فیروز
وہان سے کسی جانب فرار ہوگئے اور نہین معلوم کہ کہان چھپ گئے اور متعلق طلسم فیروزیہ نو طلسم مشہور ہین جب ان سب کی
لوحین صاحبقران کے پاس پہونچین گی تو فیروز قتل ہوگا چنانچہ مین لوح لینے آیا ہون ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی
رنگ چہرہ سے اڑ گیا ہوش و ایمان چھوٹنے لگین چہرہ متغیر ہوگیا مکدر و تیرہ نظر آنے لگا ملکہ نے شاہزادہ کو سمجھایا کہ صاحبقران
کی اطاعت سے تمکو کیا فائدہ سوائے دردسری اور زحمت پروری کے اور کچھ نتیجہ نہین ایسے ایسے مقام دہشتناک
پر ایسے ایسے شکیل و جمیل جوانون کا بھیجنا خلاف مصلحت ہے افسوس صد افسوس صاحبقران کو ذرا بھی ایسے
حسین جوانون کا خیال نہین اے شاہزادہ خیال کرسکتے ہو کہ اگر یون مصالحت نہوتی تو کسقدر تمکو مصیبت کا سامنا ہوتا
ایسے شخص سے دست کش ہونا میرے نزدیک ہزار درجہ اولی ہے دیکھو اس طلسم مین اگر یہ معاملہ درپیش نہوتا تو
اے شاہزادے یہ طلسم فتح ہونا بہت مشکل تھا یہان کی سیر کرو مین پرستارانہ خدمت کو موجود ہون شاہزادے نے
کہا اے ملکہ یہ تو ممکن نہین مین اس زحمت کو مین راحت جانتا ہون مرد میدان ہون شیر نیستان ہون سر کٹا مرجانا ہمارا
فخر ہے ملکہ نے دیکھا کہ یہ شاہزادہ میری تقریر مین نہ آئیگا یہ پڑھا جن ہے کبھی شیشہ مین نہ اتریگا اظہار محبت و عشق کیا
لیکن لوح دینے کا نام زبان پر نہ آیا تھا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ مین بے لوح لیے نہین جاؤنگا اگر یہ طریقہ نہوتا اور لڑائی
ٹھہرتی تو مزہ تھا کہ مین فاتح ہوتا ملکہ نے دیکھا کہ یہ نہین مانیگا اور میرے دام تقریر مین نہ پھنسیگا لوح دینے پر مستعد
ہوئی آٹھوین روز شاہزادے نے لوح طلب کی ملکہ نے مجبوری تمام لوح دی شاہزادے نے لوح پاتے ہی ہرکارون
کو طلب کیا لشکر مین حکم سامان سفر بھیجا دو روز تک سامان سفر مین بسر ہوئے تیسرے روز شاہزادے نے
مع ملکہ اختر جمال جادو جانب لشکر صاحبقران ثانی کے کوچ فرمایا کہ ذکر اسکا موقع پر آوے گا

اب دو قلمے داستان جلالت عنوان ظرافت بیان بعیاری داخل ہونا خواجہ عمرو ثانی کا طلسم بیت المال مین اور آگاہ ہونا محاسن و راز جادو بادشاہ طلسم کا اور عیاری خواجہ کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

حریفان مال ساحران بد خصلت و صاحبان مکر و فطرت قطع کنندگان منازل سحر و ساحری و بادیہ پیمایان راہ
جرأت و دلاوری سرکوب کافران دشمن ساحران عیاران بیدرنگ صاحبان تنور رنگارنگ باسید حصول در مضامین
عجیب و غریب طلسم سخن مین یون عیاری کرتے ہین سے واقفان رموز مکاری با میگا رند حال عیاری با
ناظرین والا تمکین کو خیال ہوگا کہ سابق مین کمترین عرض کرچکا ہے کہ خواجہ عمرو ثانی بھی صاحبقران ثانی
سے رخصت ہوکر طلسم بیت المال کیطرف روانہ ہوئے تھے مگر خواجہ اسطور سے سب سے ملکہ صاحبقران
کے سامنے سے روانہ ہوئے تھے کہ سب کو خواجہ کے آنے مین شبہ تھا ہر ایک آدمی یہ تصور کرتا تھا کہ خواجہ
اپنی مرضی کے آدمی نوکر رکھے گئے ہین لیکن عمرو ثانی جو لشکر سے روانہ ہوئے تو مریخ آفتاب علم سے سارے
نشان دینے طلسم بیت المال کے دریافت کرلیے تھے خواجہ عمرو ثانی روا رو چلے جاتے تھے تین روز کے بعد

ایک صحرائے لق و دق مین پہونچے جہان سبزہ زار قدرتی نے فرش زمردین سے صحرا کو طلسم اخضر بنا رکھا
تھا چشمے جاری تھے نہرین روان تھین ہرے ہرے درخت گنجان چارون طرف لگے تھے جو اپنے سایہ سے
مسافرونکو آرام دیتے تھے اس جنگل مین چند گاؤ فروشونکو جو گھاس چھیلتے تھے خواجہ نے دیکھا اسکے قریب
آئے صورت ساحرون کی بنائے ہوئے گاؤ فروشون سے پوچھا کہ طلسم بیت المال یہانسے کسقدر مسافت
پر ہے سب نے کہا کہ یہانسے بیس منزل کی راہ پر طلسم بیت المال ہے خواجہ یہ سنتے ہی حیران ہوئے کہا
یا الٰہی اسقدر مسافت کیونکر طے کرونگا پھر خواجہ نے گاؤ فروشون سے طلسم کے حالات دریافت کیے گاؤ فروشون
نے کہا کہ یہان سے دو دن کی راہ پر سرحد طلسم بیت المال ہے سرحد طلسم پر ایک دیوار طلائی دس ہزار
کوس مربع مین بنائی ہے اسکے اندرونی حالات سے وقفیت نہین ہے ملک زر نگار یہان سے بہت قریب
وہان کے رئیس اسکی اندرونی کیفیت سے واقف ہین وہانکی بادشاہ ملکہ کاکل کشا دختر محاسن دراز
جادو بادشاہ طلسم کی ہے بہت سے شاہان عالی وقار و شہزادگان والا تبار اسکے خواستگار ہوئے لیکن کسی سے
وہ شادی کرنا منظور نہین کرتی ہے محاسن دراز جادو شاہ طلسم بیت المال کو یہ امر سخت ناگوار ہے اور
بہت حیران ہے کیونکہ محاسن دراز بہت ضعیف آدمی اور مسن ہے سرد و گرم زمانہ چشیدہ و گرگ باران دیدہ
ہے محاسن دراز اگرچہ اپنی عمری اور پیرانہ سالی کے قطع امید زیست سے جانتا ہے چراغ سحری سمجھتا ہے مگر
ہے غنیمت جانتا ہے اسکا دلی منشا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عالی خاندان والا تبار مصیبت کا مارا کہین سے دستیاب
ہو جائے اور اسکی مربی اور صحت انساب ہو اور رموز جہانبانی و قواعد کشورستانی جملہ امور سلطنت سے
واقف ہو اور کل علوم و فنون سے ماہر ہو جبکہ ان اوصاف مین کامل ہو تو محاسن دراز جادو عقد ملکہ
کاکل کشا کا اسکے ساتھ کر دے اور اس شخص کو محاسن دراز جادو اپنا داماد اور خلیفہ سمجھے بلکہ کل کاروبار
سلطنت و زمام جہانبانی اسکے ہاتھ مین دے اور محاسن دراز جادو ایک گوشہ مین بیٹھکر خداوند قمر
کی عبادت کرے خواجہ نے یہ سب سن کے کہا کہ قمر کس جانور کا نام ہے یہ نام آج ہی سنا گیا گاؤ فروش
کہنے لگے کہ اجی میانصاحب آپ بڑے زبان دراز معلوم ہوتے ہین ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہین خیر یہ ہے
کہ یہان کوئی اچھا آدمی نہین تھا ورنہ آپکو ابھی اسکا مطلب سمجھا دیتا اجی حضرت آپ اب کبھی ایسا نہ فرمائیے
وہ ہمارے خداوند ہین ہمارے خالق ہین ہم انکی پرستش کرتے ہین ہم لوگون کا مذہب قمر پرستی ہے ہمارے
خداوند چاہ نخشب مین ہین طول و عرض و عمق مین برابر ہین انکا نور کوسون چمکتا ہے خود کبھی کبھی اس چاہ نخشب
سے نکلتے ہین لیکن نور انکا قصر خداوندی کے باہر دکھائی دیتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظارگیون کی نظرین خیرہ
ہوتی ہین گاہ ہین چکاچوندین آجاتی ہین سوائے خاندان شاہی کے دوسرے کی مجال نہین کہ قصر خداوند
کے اندر جائے کیونکہ خداوند قمر وہان مجسم النور موجود ہین خواجہ عمرو ثانی یہ سن کے خاموش ہو رہے اور
باقی حالات جو جو مناسب سمجھے وہ دریافت کیے اور ملک زر نگار کیطرف روانہ ہوئے قریب دوپہر
کے خواجہ نکل گئے تھے کہ ایک مقام پر چند درخت گنجان بہار دار روش قطع لگے تھے کہ دیکھنے سے صانع حقیقی
کی صنعت کی دلیل ملتی تھی حرارت آفتاب سے خواجہ بہت پریشان تھے ان درختون کی ٹھنڈی چھان
دیکھ کے سایہ مین بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ اس شہر مین داخلہ کیونکر ہو اور داخلہ کی بنا تجویز کرنا چاہیے جو
اس شہر مین پہونچا ہو اور شاہزادہ دار کو جہ دیار کاکل کشا مین کیونکر رسائی ہو تھوڑی دیر کے بعد

سب نشیب و فراز سمجھ کے رنگ و روغن نکالا ایک جوان حسین طرحدار بہت خوبصورت کی شکل بنائی اٹھتی ہوئی
جوانی بھرے ہوئے گال ریش و بروت سب ندارد لیکن سبزہ آغاز عنفوان شباب سے مخمور ریحان جوانی
سے چور لباس بہت نفیس پُر تکلف پہنے ہوا لیکن میلا اور کہنہ جابجا سے پھٹا ہوا کرم خوردہ زیب جسم کیا نشان
معلوم ہو رہے تھے کہ انکا حال وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت ملک زرنگار کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہان کی حکمران ملکہ گلگشا دختر نیک اختر محاسن دراز جادو بادشاہ طلسم بیت المال تھی اپنے اچھی
مدبری اور رائے صائب اور حسن انتظامی سے شہر کو ایسا آراستہ کیا ہو کہ لائق تعریف ہے کے ہر شہر مین جابجا نہرین
متعدد پل بنے ہوئے سڑکین وسیع فراخ کہ کہین ہی سواریان یا گاڑیان نکلین لیکن پیادہ رو کو تکلیف نہو ایک
سڑک پر جانے اور سارے شہر مین گلی دنگی پھر آنے ہر سڑک کی موڑ اور رستے کا نام سائن بورڈ پر لکھا ہوا سڑکون
پر برابر چھڑکاو گرد کا نام نہین تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کنوین کھدے ہوئے سحاب آب کشتی موجود شہر
صاف و شفاف مثل آئینہ چمکتا ہوا کوڑہ کرکٹ کا نشان نہین بازار بہت عمدہ بازاریون کی پوشاکین عمدہ نفیس
کہ جنکے دیکھنے سے منتظم شہر کی راست زرین کی دلیل تھی ہر شہر دوکاندارون کے یہان تیار و سائل جس چیز کا جو
اسیوقت موجود دنیا بھر کی نعمتین فراہم بزازون کی دوکانین خوش اسلوب متاع قیمتی بیش بہا سجا ہر ایک
اقمشہ و امتعہ بزازون کی دوکان مین اتنا رنگے ہوئے جوہریون کی دوکانون مین خوشہ ہاے جواہرات
بجاے قمقمے کے لٹکتے لعل خوشاب کے چبوترہ بنے ہوئے غرضکہ آرائش شہر کی ایسی تھی کہ کسی بادشاہ سے ایسی
ممکن نہ تھی یہ اسکے دریا دلی و رائے صائب کا نتیجہ تھا مسافر خانون مین برابر ہر ایک مسافر کی مسافر نوازی ہوتی
تھی پکا پکایا کھانا ملتا جن ظروف مین مسافر کھانا کھاتا وہ ظروف اسی کی ملک ہو جاتے
بھٹیاریان وضع خوش پوشاک اور کہین کی بیگمین وہان کی بھٹیاریون سے سر براہ نہین ہو سکتی تھین طلاقت زبان
فصاحت کلام اس شہر کے حصہ مین تھی بڑے بڑے شہر اسے دور دور از سے آدمی وہانکی زباندانی سیکھنے جاتے
عدالتین کھلی ہوئی تھین ہر ایک طرح کے مقدمہ فیصل ہوتے حق ناحق مقدمہ طے ہوتا فریقین راضی رہتے حق و باطل کا عدالتون
مین انکشاف ہوتا حق پر آفرین ہوتی باطل پر نفرین اور سزا ہوتی ہر ایک طرح کے حکم کا اجرا آب پاشی کا محکمہ جداگانہ
ملازمان آب پاشی ہر وقت فکر و تردد مزارعان مین مصروف ملازمان پولیس بھی ایسے ہی رفاہ عام کے سوا اور
کوئی کام اسکے ذہن یا خیال مین نہ آتا اقلیم کا نقشہ موجود جس سے حدود ملک کی حفاظت کا اہتمام ہوتا تھا یہ خوش
انتظامی تھی کہ اگر ایک پیرزال کا زنانہ دیکھا جاتا تو نقشہ سے ایک لڑکا ایک جوان بتلا دیتا مردم شماری
کا دفتر قائم جس سے ترقی و تنزل و آبادی کا حال معلوم ہوتا مرگ و پیدائش کا حال کھلتا درباری ہر ایک شریف
صحیح النسب معقول الحسب ہر ایک کی جاے نشست مقرر ایک سے دوسرے کو سواے اپنے کار منصبی کے
کچھ سروکار نہ تھا غرضکہ کوئی ایسا بندوبست نہ تھا کہ جس سے رفاہ عام مین خلل واقع ہوتا ہر ایک عدالت
ہر ایک محکمہ مین تختہ لگا ہوا محلات شاہی بھی ایسے عمدہ بنے تھے کہ جنکی تعریف غیر ممکن ہو سکے کا بندوبست
ہر وقت برج پر اتواب کا تیار رہنا رسالہ کا مسلح موجود ہونا کنگال کا نام گمنام اگر قادر ان ایسے شہر مین
ہوتا زکوۃ ضرور ادا کرتا انکار حکم موسوی سے ذکر تھا ہر ایک شخص فارغ البال ہر ایک مزدور خوشحال

اگر تلاش ہوتی تو اس ملک میں سائل کا نشان نہ ملتا مسکین مثل عنقا گم تھا سب مردمان شہر اہل حرفہ و پیشہ ور
نوکر چاکر منشی دار و رعایا ہر ماہ بماہ ملتا ایک دن زیادہ ہونے پاتا رات کو ہر ایک مشعل روشن ہوتی تھی کہ چمن میں
سرو چراغان کی روشنی ہوتی شام سے تا صبح برابر چراغ جلتے اگر رات میں ایک سوئی بھی گرتی کثرت روشنی
سے نابینا اپنی سوئی اٹھا لیتا غیر ملک کے آدمی کو دوپہر کا دھوکا ہوتا یہ خوبی حسن و انتظام کا ظہور جو آج کل صفحۂ
تاریخ پر ثبت ہو ملکہ کامل کشا جادو نے اپنے واسطے ایک مکان جو دار الامارہ شاہی میں لکھا جاتا تھا کمال
زیب و زینت بنایا تھا چاروں طرف سے آئینہ بندی تھی بانیان عقل نے اس ترکیب سے اس مکان
کو بنایا تھا کہ شہر میں جو حادثہ اور یا واقعہ یا مقدمہ ہوتا تھا سب اسمیں معلوم ہوتا تھا زنجیر عدالت اس
مکان سے ہر ایک کوچہ و بازار میں پہونچائی گئی تھیں اسکی عدل گستری سے ایک مور ضعیف فیل دمان
سے انتقام لینے میں شیر غران تھی دروازہ مکان پر ہزاروں سپاہیوں کا پہرہ رہتا تھا توپیں بیشمار لگی
رہتی تھیں بعض بعض مقامات پر سحر کی چیزیں عجائب و غرائب بنی تھیں جو کوئی تازہ واقعہ ہوتا فوراً ملکہ
خبردار ہوتی ہر ایک ظلم کرتے ڈرتا تھا زبردست کی یہ طاقت نہیں جو زیردست کو نگاہ کر دیکھتا کیونکہ اسکی خبر
فوراً ہی ملکہ کو پہونچتی الحسیمو تت بعد دریافت ملکہ سزا دیتی شہر کے گرد ایک شہر پناہ عظیم الشان بنی ہوئی
کہ طائر بلند پرواز کو اس کی تاب نہیں جو اس تک پہونچتا وہم و خیال کی طاقت نہیں جو اسکی چوٹی تک
کمند گمان کو پہونچائے شہر پناہ میں آمد و رفت کے لیے پھاٹک دروازہ و کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں جو راستہ جس طرف
گیا تھا وہ دروازہ اوسی راستہ سے مشہور تھا پھاٹکوں اور دروازوں پر سواروں کے پہرے رہتے اپنے
کام سے بہت ہوشیار تھے ایک دم غافل نہیں ہو سکتے تھے شہر پناہ سے آگے بعد ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا تھا
جو بہت وسیع اور بلند تھا زینہ لگا تھا اسقدر عریض تھا کہ ایک رسالہ برابر اس زینہ سے اسکی چوٹی تک
پہونچتا اس منارے کے اوپر ایک تختہ طلائی نصب تھا جس پر آب زر سے یہ لکھا تھا کہ جو کوئی بادشاہ
شاہزادہ عالیجاہ والا تبار گردش فلکی سے تباہ ہو کر وارد شہر زرنگار ہو اسکو لازم ہو کہ پہلے اپنے آنیکی
اطلاع سلطان عصر کو پہونچائے اور منارہ کے قریب چند آدمی ہر وقت موجود رہتے تھے جو کوئی بادشاہ
یا شاہزادہ فرزین رفتاری فلک سے مات کھا کے حیران و پریشان ہو کر اسطرف آتا تھا ان کو
وہ مردمان مقررہ بعد دریافت حال کیفیت ملکہ کے پاس لیجاتے تھے ملکہ کامل کشا اسکو سراپردۂ سلطانی
میں تین روز مہمان رکھتی تھی جس طرح سے اسکی خاطر داری کیجاتی تھی چوتھے روز محاسن دراز جادو
شاہ طلسم بیت المال کے پاس پہونچا دیتی تھی محاسن دراز جادو سب روسا امرا و ندما کو
جمع کر کے تخلیہ میں اسکا حسب و نسب تحقیقاً سب دریافت کرتا تھا اس سے مراد ان دونوں کی
یہ تھی کہ اگر کوئی شاہزادہ یا بادشاہ ملگیا اور گردش فلکی سے عاجز ہو کر چارہ سے ہاتھ آ گیا در منظم عالی
خاندان ہو تو ملکہ کامل کشا کا عقد اسکے ساتھ کر دیں اور کل کاروبار سلطنت اسکے سپرد کر دیں مگر حسب
اتفاق ایسا کوئی شخص نہ آیا جو اسکے لائق ہوتا اور جیسا محاسن دراز جادو چاہتا تھا اسکے ہاتھ
آتا بعض بعض آئے لیکن محض بے ہوئے کہ جنکو بعد دریافت حال خواہ مخواہ عدم تک پہونچایا مجبور ہو کر
محروق جادو وزیر کو بلوایا اور کہا اے وزیر خوش تدبیر یہ تدبیر درست نہ آئی اور اس سے کچھ فائدہ حاصل
نہوا اور میں نے بہت تدبیریں آج تک کیں مگر کسی سے کچھ عقدہ کشائی نہوئی

کوئی ایسا شخص دستیاب ہو جو ملکہ کاکل کشا کے لائق ہو تا بہتر ہے ہو کہ اس منارہ کو جاکر گرا دے محروق جادو
نے چیتر بہت سمجھایا کہ منارہ جس کام کے واسطے بنایا گیا اسی کی یادگار کہین چھوڑ دیجیے تاکہ ایک نشان اور یادگار
رہے محاسن دراز جادو نے کہا او محروق جادو جس چیز سے کچھ فائدہ نہین اسکا رکھنا محض بیکار ہو اور ہم سوا
غم تازہ ہونے کے اس سے اور کوئی نتیجہ نہین ابھی جاکر گرا دو محروق جادو نے اسیوقت منتظمان منارہ
کو یہ خط لکھا کہ بموجب حکم محاسن دراز جادو کے منارہ کو ابھی گرا دو اور مزاج جادو کو وہ خط دیا اور کہا کہ یہ خط
ابھی جاکر منتظمان منارہ کو دو اور کہو کہ یہ منارہ ابھی گرا دیا جائے مزاج جادو کو ایک روز قطع منازل مین
گذار دوسرے روز منارہ کے وہان پہونچا اور خط جاکر منتظمان منارہ کو دیا اور حکم سلطانی سے آگاہ کیا
منتظمان منارہ نے یہ حکم پاتے ہی بیلدارون کو طلب کیا بیلدار مرزائیان پہنے آدمی دھوتیان باندھے آدھی
سر سے لپیٹے کدال کاندھو پر رکھے ہوے حاضر ہوئے منتظمان نے کہا کہ یہ منارہ ابھی گرا دو بیلدارون نے
مرزائیان اتارین اور دھوتیون کو کمر سے لپیٹکر چاہتے تھے کہ جنگل کی سمت سے کچھ گرد اڑی
سب اسطرف مخاطب ہوئے خیال کیا شاید کوئی آتا ہو منتظمان منارہ اسکے گرانے جانیکا حکم عجلت دیکھکر متعجب
مین تھے سمجھے کہ شاید کوئی دوسرا فرمان امتناعی آتا ہو یہ سوچکر ٹھہر گئے جب دامن باد نے گرد کا نقاب
دل گرد سے ایک جوان رعنا طرحدار گلیل خوش وضع پیدا ہوا دیکھا کہ یہ جوان با شوکت و شان ہو چہرے سے
آثار بزرگی نمایان بشرہ سے نشان زیرکی عیان لباس پر تکلف لیکن خرقہ برخرقہ کثیف و بوسیدہ زیب جسم
ہو تاج شہریاری و کلاہ جہانبانی کج بر سر ہے یہ جوان قریب منارہ آیا اور عبارت منارہ پڑھی منتظمان منارہ سے
کہا کہ مین ملک چہار گلشن کا شہریار ہون گردش آسیائے فلک سے خانمان خراب ہون دشت پیمائے
افلاس و ادبار ہون نہ کوئی مددگار ہے نہ غمگسار ہے ایسی سخت حالت مین مبتلا ہون جیسا کہ تم دیکھ رہے
ہو چارہ کار نہین جانتا کہ مین اپنے لیے کیا کرون سخت مضطر و بیقرار ہون مین یہان ایک ساعت نہین ٹھہر سکتا
پہلے آنکی اطلاع ملکہ کاکل کشا کو کردو منتظمان منارہ نے بڑی دقت و خرابی سے ایک روز مہمان کیا
دوسرے روز آدمی کے ساتھ ملکہ کاکل کشا کی خدمت مین بھیجا دارالامارہ شاہی کیطرف جب یہ جوان گیا
وہ محلات اور انکی تعمیر دیکھکر بہت متحیر اور متعجب ہوا خشتہائے طلائی کہ جنکی چمک دمک سے شعلۂ خورشید
ماند ہو رہی تھی دیکھکر رال منہ سے ٹپک گئی دارالامارہ کا صدر دروازہ جو پھاٹک نہایت بڑا اور وسیع تھا وہ بہت
دور سے دکھائی دیتا تھا اس صدر دروازہ پر ایک لاکھ سوار جرار زرہ پوش مستعد کارزار لڑائی کو کھیل رزم کو بزم
جاننے والے پہرے مین مشغول تھے از آب اژدر دم چرخ بے چون ہو مین مثل ہیان روشن اگر حکم ہو جائے
اپنے اطفل پوزا نیدہ آتشین دم سے ایکدم مین نشان عالم صفحۂ ہستی سے مٹا دین ہمراہی
جوان نے ان سردارون سے کہا کہ ملکہ کاکل کشا کو اسکے آنے کی اطلاع کردو کہ ایک شاہزادہ ازلیس حسین
دروازہ پر آیا ہے ملکہ کو جب یہ خبر ہوئی سرائے سلطانی مین ٹھہرنے کا حکم دیا جسوقت سرائے مین آیا یہان
کے سامان ثروت و فروش و اشیائے لوازمات و نوشیدنی دیکھکر کمال متحیر ہوا اور حرص دامنگیر ہوئی اور خیال کیا
کہ اگر یہ سب مال ملجائے تو مین امیر ہو جاتا سب کا قرض ادا ہو جاتا جب مسافر فلک خوابگاہ مغرب مین گیا اور
سفرچی شب نے خوان ایوان کو قرص ماہ و جینہ ہائے اختران سے آراستہ کیا یہ جوان بھی ایک گوشہ
سرائے مین بیٹھا تھا کہ کھانا آیا اور آفتابہ جو لیکر لاکر طشت زرین مین ہاتھ دھولانے لگے

اور دسترخوان زر بفت بچھایا گیا طعام ہاے لذیذ مرغن مقوی اسبی مشتہی مسک اچار مربے چٹنی لوزیات حلویات ترکاریان حلوا اقسام کے مرغ بریان مرغ پلاؤ نان ختائی شیرمال باقرخانی نان خمیری تنک دوپیازہ سیر پلاؤ یخنی پلاؤ قورمہ پلاؤ قورمہ سادہ فیرنی غرضکہ ایک ایک مسافر کے لیے ایک دسترخوان پر ہزار قسم کے انواع ماکول و مشروب سے چنے گئے یہ جوان بھی کھانے مین معروف تھا لیکن دل مین جل جل کے کباب ہوتا تھا دل خود بخود قیمہ ہوا جاتا تھا اور کبھی فرط خوشی سے مثل نان خمیری کے کچھ سا پھولا جاتا تھا کبھی کثرت غم سے نان تنک ہو کے گلگلا کے شیر سینہ مشبک کرتا تھا جو خیال کرتا تھا یاس و امید کا مقابلہ پایا تھا پوری فکر کرتا تھا لیکن ادھر کچھ ری معلوم ہوتی تھی دو دکھانا کھانے کے بعد منھ دھو دھو کے بستر بچھا دیے گئے اپنی اپنی آرامگاہون مین سورہے لیکن اس جوان کو نیند کب آتی تھی دیکھا جبکہ سب سو گئے اٹھا اور مال تلاش کرنے لگا لیکن کہین پتہ نہ لگا کہ ایک مکان کیطرف گیا جو سراے سے ملحق تھا وہان جاکر فتیلہ عیاری روشن کیا اور آہستہ سے اسکا دروازہ کھولا دیکھا تمام مال و متاع بیش قیمت ظروف طلائی و نقرئی و جواہراتی اشیا رکھے ہین کہ جنکی روشنی سے وہ سارا مکان منور ہو رہا ہے جھٹ پٹ ایک ایک اٹھا کر سب داخل زنبیل کیا تاکہ فرین والا مکین کو معلوم ہو کہ یہ جوان خواجہ عمرو ثانی ہین وہ سب مال لیکر اسی طرح دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر سو رہے لیلاے شب ابھی بستر خواب پر آرام فرما تھی کہ طباخ فلک نے اپنا تنور گرم کیا مہمانان ندا فسراے خواب سے جاگے ایک ہرکارہ سرا مین آیا اور تلاش جوان کرنے لگا جوان پہلے سے منتظر بیٹھا تھا اسیوقت اٹھ کھڑا ہوا اور ہمراہ ہرکارہ چلا جسوقت وہ جوان دروازۂ ملکہ کاکل کشا پر گیا تھا اسوقت ملکہ کاکل کشا بالاخانے پر بیٹھی تھی کہ ایک کنیز نے جاکر اطلاع آمد جوان کی دی قضاے الہٰی کاکل کشا کی نگاہ اس جوان پر پڑ گئی ایک نظر دیکھنا تھا کہ تیر عشق اوشا شدہ دل پر از زدہ ہوگیا اسیوقت سے یہ عاشق زار ہوگئی رات بھر اسکو بیکلی رہی جاگ کر کاٹی صبح ہوتے ہی جوان کو طلب کیا اور خود بہزاران آرایش و زیبایش لباس و زیور ہر ہفت سے آراستہ و پیراستہ بنایا نور مین نہائی ہوئی کرسی جواہر نگار پر بیٹھی تھی کہ جوان کی آمد کی خبر کنیز باتمیز نے دی دوسری کرسی مکلل و مرصع پر جوان بٹھالا گیا ملکہ اور جوان کے درمیان ایک ایسی چیز حائل تھی کہ جس سے دونون کی نگاہین باریک سوراخون سے نکلکر ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی تھین ملکہ دیکھتے ہی غش کھا کر گری ہوش و حواس نہ رہے کنیزون نے جلدی سے ترے سنبھالے بید مشک و گلاب چہرہ کا عطر سونگھایا قدرے افاقہ ہوا مسند پر گاؤ تکیہ کے سہارے سے ملکہ کو بٹھالا بعد لوازم مزاج پرسی معرفت اتالیقون کے دریافت حسب و نسب ہوا جوان بولا کہ اے ملکہ کاکل کشا مین ملک چارچمن کا رہنے والا ہون میرے باپ کا نام شہنشاہ زمرد بخت ہے اور میرا نام جو حاضر درگاہ عالیہ ہے شاہزادہ دریع پوش ہے اور ملکہ مین اپنی کیفیت کو کچھ بیان نہین کرسکتا جو مجھپر مصیبت پڑی ہے ایک ہزار تاجدار میرے باپ کے خراج گذار تھے اور یہ انکے خراج نامہ مین بعجلت تمام زنبیل سے ایک فہرست نکال کے ملکہ کو دی ملکہ نے وہ فہرست دیکھی یقین ہوا کہ ضرور یہ صادق الکلام ہے جوان نے کہا کہ دشمنون نے بعد انتقال پدر بزرگوار کے مجھپر یورش کی مین اپنے جوش شجاعت سے مخالفون سے لڑا اور انکو شکست فاش دی تھا تب مین جاتا تھا کہ ایک بہزور قدم نے پیچھے سے میرے تلوار ماری جسکی ضرب سے مین زمین پر

گرا اور وزیر نے افواہ کیا کہ شاہزادہ مر گیا فوج واقعی جا کر اور اسپ کو بے والی و وارث سمجھکر بھاگ گئی
دشمن سے دم بچا کر جب ہوش آیا مین نے رنگ اور دیکھا مین دوسری ولایت مفتوحہ مین گیا وہان
بھی نہ ٹھہر سکا گریزان گریزان اس طرف آیا اگر مطلب دلی حاصل ہو بعد چندے اپنی میراث آبائی
کو دشمنون سے لون جوان رعنا نے اس بیان کو ایسے پیرایہ مین بیان کیا کہ ملکہ مع جملہ اپنے مقربون کے
رونے لگی ملکہ کی ہچکیان بندھ گئین دم نہین سماتا تھا کہ جوان نے منع کیا ملکہ کے جب آنسو تھمے اور دل پر
قابو ہوا تو دوسری طرف سے بیقراری پیدا ہوئی اور ایک نظر تکلفی باندھ کے دیکھائی جوان بھی اسکی طرف
نظر جمائے تھا قاعدہ ہے دو نگاہین جب چار ہوتی ہین عشق کی برچھیان کلیجون سے گذر جاتی ہین سپر تدبیر
مانع نہین ہوسکتی لاکھ خفتان و جلتہ ہون کوئی روک نہین سکتا ملکہ اس جوان کے عشق مین ایسی گھائل ہوئی کہ اسکی
زندگی محال تھی جب دوپہر کا وقت قریب آیا جوان رخصت ہو کر مہانسرا مین آیا یہان غل غپاڑا
مچا ہوا تھا کہ کوئی ایسا چور تھا جسنے کل سامان مہانسرا لوٹ لیا اور کسی کو کانون کان خبر نہوئی
کوئی چور آسمان کا تھا یا زمین کا گئی ملکہ کو اس بات کی خبر ہوئی اسنے کہا خاموش رہو دوسرا سامان مہانسرا
کا تیار کرو اس جوان رعنا کو نہ خبر ہو ورنہ خیال کریگا کہ مین مصیبت زدہ ہون شاید کم ہمکانی ہو یا اس ملکہ سے کچھ
بندوبست نہین ہوسکتا غرضکہ سب چپ چپ ہو گئے اور خفیہ طور سے افسران پولیس کو چشم نمائی کی گئی اور جوان سے
ظاہر کیا گیا دوپہر کو جب جوان کے روبرو سفرہ سلطانی بچھایا گیا اسنے انکار کیا ملکہ کو خبر ہوئی کنیز کو طلب کیا
اور کہا کہ جا جوان سے عرض کر کہ آپکو تکلیف ہوگی ذرا قدم رنجہ فرمایئے کنیز آئی جوان سے کہا کہ ملکہ زمان آپ کو
یاد فرماتی ہین جوان چین بر جبین ہوا اور کہا کہ جاؤ ہم آتے ہین کنیز نے آکر ملکہ سے کہا ملکہ سمجھی کہ شاید
کوئی امر خلاف طبع ہوا ملکہ ہو کنیز جا اور منت عرض کر کنیز آئی اور بہت خوشامد سے عرض کیا غرض جوان
راضی ہوا اور ملکہ کے قریب گیا ملکہ نے سبب نکھانے کا پوچھا اول بذریعہ اتالیق کلام تھا اب ملکہ خود
دریافت کرتی ہے جوان نے کچھ رونے کی حالت بناکے کہا خواہش نہین ہے ملکہ نے کہا نہین کھانا ضرور نوش
کیجیے ورنہ میرے دل کو بہت بڑا صدمہ ہوگا جوان نے جب زیادہ انکار کیا ملکہ مثل ابر نوبہار سے ذرا شک
سے دامن قبا کو تر کرنے لگی اور سسکی بندھ گئی جوان نے دیکھا کہ میرا عشق اسکے دلمین جاگزین ہوگیا
چہرۂ جوان نے منظور کیا [illegible] طلب ہوا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے خاصہ مرتب کیا اور اپنے سامنے جوان کو
کھانا کھلایا جب جوان کھا چکا ملکہ مسکرائی اور کہا اللہ رے ناز ابتدائی سے یہ نخرے جوان نے آہستہ سے
کہا جو عاشق ہوگا آپکے نخرے اور ناز سہے گا ابھی کیا دیکھیے آگے کسطرح کرونگا اور آپکو سب سہنا ہونگی دو دو
باتین ہوگئین جوان اٹھکر داخل مہانسرا ہوا ادھر ملکہ کا یہ حال ہوا جبتک ملکہ دیکھتی رہی جب سے
جوان نظرون سے اوٹ ہوا دل ملکہ کو عجب صدمہ ہوا آنسوؤن کا تار بندھ رہا تھا انیسین جلیسین سمجھاتی
تھین کہ ای ملکہ تم کیون اپنی حالت غیر کرتی ہو [illegible] تمکو کیا ہوگیا ہے ای ملکہ تم ایسی نادان
کاہن ہو خود سمجھتی ہو یہ جان کو عذاب مین ڈالنا محض بیفائدہ ہے جب ملکہ کو انیسین جلیسین سمجھاتی تھین
تو ملکہ آہ سرد کھینچکر دلکو ہاتھون سے پکڑ کے یہ کہتی تھین شعر از سر بالین من برخیز ای نادان طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست ٭ جوان رعنا تین روز تک ملکہ کا مہمان رہا چوتھے روز جب قاعدہ
مقررہ محاسن دراز جادوگر کے پاس جوان رعنا ایک مقرب ملکہ کے ساتھ گیا [illegible] آئین خاقان و شاہزادگان

سکے سلام و آداب کرکے بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے سب کیفیت دریافت کی جوان رعنا نے وہ سب
حال مِن و عن جسطرح ملکہ کاکل کشا سے بیان کیا تھا عرض کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اب کل اسکا
امتحان لیا جاویگا جوان رعنا وہیں اگر مہانسرا میں آیا جب پیر فلک آئینہ نورانی ہاتھ میں لیکر روشنی بخش
عالم ہوا جوان رعنا اپنے حوائج سے فارغ ہو کر محاسن دراز جادو کے دربار میں گیا محاسن دراز نے
بیٹھنے کا اشارہ کیا جوان رعنا بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ محرم جادو زمین چاک کر کے ہوا
آیا اور مودب کھڑا ہوا محاسن دراز جادو نے کہا اے محرم جادو گنجینہ جادو میں جا اور وہاں ایک آئینہ بہت
جلدار رکھا ہے لے آ محرم جادو اسیوقت گیا اور طرفۃ العین میں آئینہ پیش کیا محاسن دراز جادو نے کہا اے جوان
تیرے حسب و نسب کا حال میں اس سے دریافت کرتا ہوں یہ کہکر محاسن دراز جادو نے کہا اے آئینہ سامری یہ معلوم ہو کہ
یہ جوان رعنا کون ہے وہ آئینہ بیچ سے شق ہوا اور ایک ساحر کہ جسکا نصف جسم بالا آدمی کا تھا کان بیل کے اور ناک
لمبی آنکھیں بڑی بڑی نکلتی تھی اسنے کہا کہ اے بادشاہ عالم جیت المال یہ صاحبقران کا ایک عیار ہے
عمرو ثانی نام ہے تیرے لینے آیا ہے فاتح طلسم ہے تجکو پریشان کریگا نہ بادشاہ ہے نہ شاہزادہ ہے اسے دھوکا دیتا ہے یہ کہکر
وہ آئینہ میں چلا گیا لینا لینا کا غل ہوا جوان رعنا گلیم اوڑھ کے روپوش ہو گئے سب ساحر دیکھتے رہے کہ ابھی کیا
تھا اور کیا ہو گیا نظروں کے سامنے تھا یوں غائب ہوا سب نے اسکی تصدیق کی اور کہا بلا شک یہ عیار لشکر اسلام
ہے محرم جادو آئینہ لیکر گنجینہ جادو کیطرف گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ پھر ایک ساحر آیا بعد
اسکے آگ برستی تھی ایسا تھا ایک ساحر آتش جادو [illegible] محاسن دراز جادو میں [illegible] کھڑا ہوا کہ
محاسن دراز جادو نے کہا کہ اے آتش جادو ایک عیار لشکر اسلام کا ابھی میرے سامنے سے غائب ہوا ہے
جہاں ہو اسکو پکڑ کر حاضر کر آتش جادو وہاں سے چلا اور تمام شہر میں تلاش کیا کہیں اسکا پتہ نہ لگا وہ پھر
دربار محاسن دراز جادو میں آیا کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا جوان گلیم عیاری اوڑھے ہوئے بے رنگ ہوئے
کی باہر نکل گیا اور وہاں جاکر گلیم اوڑھے ہوئے اندرون خانہ محاسن دراز جادو پہونچا وہاں کی سب
عورتوں کو دیکھ بھال کر اور ایک ساحر کی صورت بنکر طرف ملکہ کاکل کشا جادو کے چلا اور دربانوں سے
اجازت لیکر اندرون محل سرا گیا اور ملکہ کاکل کشا کو ایک خط دیا اور زبانی بھی کہا کہ یہ آپکی والدہ نے دیا ہے
اور کہا ہے کہ تم بہت جلد [illegible] باغ ہے وہ میں بھی تمہاری مفید مطلب بات کہوں گی
کیونکہ تمہارے باپ کو تمہاری بہبودی کی فکر نہیں ہے ملکہ نے خط کھولا اسمیں لکھا تھا کہ ایک جوان بہت ہی
خوبصورت تھا اور وہ تمہاری [illegible] تمہارے باپ محاسن دراز جادو کے دربار میں حاضر ہوا اپنا
حسب و نسب سب بیان کیا میں نے بھی دیکھا تھا واقعی وہ جوان بہت اچھا لائق تمہارے تھا تمہارے
باپ نے اسکو مروا ڈالا یہ ایسا ہے کہ کوئی نہ ہوگا بابا میں نے سمجھایا ہے کہ اسقدر ملک و دولت میرا سنبھل
اگر میں کاکل کشا کے ساتھ کسیکا عقد کردوں تو وہ داماد میرا تخت پر بٹھانا پڑے اور ہے مجھے کیا حاجت
خود نہو گا جب میں رہا دوں کاکل کشا کا جو دل چاہے سو کرے [illegible] تمہارا باپ ایسا ہے کہ [illegible] سکو
تیرا کل فکر نہیں اس جوان کو مفت مروا دیا تم بہت جلد آؤ یہ خط پڑھکر کاکل کشا اپنی ماں [illegible]
کا پڑھکر اور زبانی سنکر نہایت غمگین ہوئی اور [illegible] ساحر [illegible] کہا کہ کہتی ہے ملکہ نے جو لکھا
[illegible] علی الصباح ضرور حاضر ہونگی یہ ساحر محل سے روانہ ہوا اور کنیز ملکہ کاکل کشا کی محلسرا میں

پہونچا اور ایک خط ملکہ مشکین جعد جادو کو دیا اور زبانی کہا کاکل کشا شہر کے باہر ایک ضرورت سے آئی
ہین ابھی اسی دم چلیے ملکہ مشکین جعد زبانی سنکر اور خط دیکھکر ہمراہ کنیز روانہ ہوئی آگے آگے ملکہ اور پیچھے پیچھے کنیز چلی
چلی راستے مین پیچھے سے ایک قمقمہ مارا جس سے سفوف بیہوشی اڑا اور اسکو چھینک آئی بیہوشی سرایت کر گئی
جھٹ پٹ اٹھا داخل زنبیل کیا اور وہان سے سیدھا تختگاہ ارم کی طرف چلا باغ خالی تھا اسمین منتظر بیٹھا رہا
کہ اتنے مین ملکہ کاکل کشا ہوئی یہ بلباس ملکہ مشکین جعد کے بنا ہوا بیٹھا تھا کہ ملکہ کاکل کشا آئی جھک کے سلام
کیا رخسارہ پانے بن کاکل کشا بیٹھ گئی لیکن آثار ماتم چہرے سے ظاہر تھے جو کلام منہ سے نکلتا تھا لفظ عزا
پایا جاتا تھا بیقراری رنگ چہرے سے عیان تھی مے عشق سے جام چشم نرگسین لبریز پائے جاتے تھے بات بات
در دو آہ آہ سنکتی تھی خلق مادری ظاہر کرنے لگی سمجھایا بجھایا اور کہا اے دلبند تو غمگین نہو مین اسکی لاش کو
خداوند قمر کے حضور مین بھیجا دونگی اسی سے استدعا کرونگی امید ہے کہ خداوند قمر رحم کرے اور وہ مردہ زندہ
ہو تو بیٹی دل حزین کو تسکین دے ضبط فغان کر دل پر جبر کر اس بلائے ناگہانی سے صبر کر دیکھ تو
میری پیاری بچی تو اتنا رنج کرتی ہو میرا دل کڑھتا ہو کلیجہ بیٹھا جاتا ہو ملکہ کاکل کشا بولی کہ اے مادر مہربان
یہ آپ بہت صحیح فرماتی ہین لیکن بعد مدت کے ایک جوان رعنا والا نسب عالی حسب گنجینۂ رموز جہانبانی
دفینۂ اسرار کشورستانی زیب انجمن آفاق گیری و سادہ آرائے محفل دارائی واقف علوم لطیف ماہر
فنون شریف تھا علاوہ ان خوبیون کے حسن مین بیمثال کہ پری جمالان عالم تاب نظارہ نہ لاسکین عاشقان
شیدا جی بھرکے نہ دیکھ سکین حسینان عالم اسکے کاروبار روئے خمدار سے دل کے ٹکڑے کرین ہاتھ آیا تھا لیکن
بادشاہ کو کیا کہون کہ ذرا بھی اسے ترس نہ آیا خوف خدا نہ خیال کسی امر کے اسکو قتل کرکے اپنا نامۂ
اعمال سیاہ کیا اپنی گردن پر یہ خون ناحق لیا ملکہ مشکین جعد جادو بولی کہ اے پیاری لڑکی زمانہ نے کبھی
ہوئی گردش فلکی یہی ہو کج رفتاری گردون دون اسی کا نام ہو دادی بادشاہ طلسم محاسن دراز جادو ایسا ہی
بیرحم ہو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا یہان پناہ لینے کو آیا تھا کہ شادی نہ کرنے لیکن قتل بیجا نہ کیا اے میری
پیاری بیٹی بادشاہ سے مین نے کئی دفعہ تیری شادی کے لیے کہا لیکن جب یہ ذکر آیا ایسا برہم ہوا کہ مین کچھ
کہہ نہین سکتی صاف یہ جواب دیا کہ مین نے یہ ملک و مال جمع کیا ہو اسواسطے اسکو فضول صرف کرون اور اپنا
شریک کرون لڑکی بعد میرے جب مین نہونگا جو چاہے سو کرے میری بلا سے یہ مال و دولت یہ ملک و حشمت
بعد میرے جو چاہے سو ہو لیکن اپنے جیتے جی مین یہ امر ہرگز نہ کرونگا مین نے اسکو چھوڑ دیا لیکن میرے جواب
سے سخت برہم ہوا اگر مجھپر زور و قابو پاتا تو ضرور مجکو مار ڈالتا لیکن خداوند سامری نے اسکو میرے اوپر
ایسا زور نہین دیا جو بال بیکار کرسکے دور شراب شروع ہوا اسکا ذکر وقت پر عرض کیا جاے گا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہی

الغرض جب آتش جادو دربار مین حاضر ہوا تب محاسن دراز نے ایک ساحر کو سبزۂ صحرائی طرف روانہ
کیا اور کہا کہ ذرم جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر طرف سبزۂ صحرائی کے گیا اور چشم زدن مین ذرم جادو
کو لیکر حاضر ہوا ذرم نے دست بستہ سلام کرکے عرض کیا کہ اے شہریار آپنے کس لیے مجکو یاد فرمایا ہے محاسن
دراز جادو نے کہا کہ اے ذرم جادو ایک عیار عمرو ثانی لشکر صاحبقران ثانی کا یہان

آ گیا تھا میرے روبرو سے پوشیدہ ہوگیا اسکا جلد پتہ لگا کہ وہ کہان ہے دزم جادو سلام کر کے رخصت ہوا
اور ہر ایک کوچہ و بازار مین تلاش کرنا شروع کیا مین شبانہ روز اسکی تلاش مین رہا لیکن کہین پتا نہ لگا
تب ہر ایک مکانون مین تلاش کرنا شروع کیا کہین نشان نہ معلوم ہوا محلات شاہی کی طرف گیا ملکہ مشکین
جعد جادو کو سلام کرنے کے لیے اس مکان شاہی مین بھی گیا دیکھا کہ مشکین جعد نہین ہین خواصون سے
دریافت کیا معلوم ہوا کہ شہر زرنگار مین ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو تشریف لے گئی ہین اسکو شبہ ہوا کہ عجب
نہین کاکل کشا کے وہان وہ عیار ہو زرنگار گیا وہان بھی ملکہ کاکل کشا اور مشکین جعد نہین تھین نہایت
حیران ہوا اور ایک جنگل مین بیٹھکر پرستش شروع کی اور اپنی کتاب طلسم مین دیکھا معلوم ہوا کہ تختۂ ارم
مین بلباس ملکہ مشکین جعد وہ عیار بیٹھا ہے یہ سر پاؤن رکھکے چلا دربار مین حاضر ہو کر محاسن دراز
جادو سے عرض کیا کہ تختۂ ارم مین وہ شخص ہے محاسن دراز جادو نے دزم جادو کو مع آتش جادو کے روانہ کیا آتش جادو
جب پہونچا تختۂ ارم مین آگ برسانا شروع کیا ملکہ مشکین جعد جعلی ملکہ کاکل کشا جادو سے باتین
کر رہی تھین دیکھا کہ تمام آگ برس رہی ہے اور اس طرف آگ برستی آرہی ہے ملکہ جعلی نے
کاکل کشا سے کہا کہ دیکھو محاسن دراز جادو کو معلوم ہوگیا کہ ہم تم یہان ہین اسنے آتش جادو کو
گرفتاری کے لیے بھیجا ہے تو اس سے سر براہ نہین ہو سکتی ہین اسکا مقابلہ کرتی ہون اور ابھی اسکو
گرفتار کرتی ہون آپ مین بجلی چھپا رون یہ کہکر جھٹ پٹ ملکہ کاکل کشا کو بغل مین دبا کر نذر زنبیل کیا اور
آپ گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے دزم جادو اور آتش جادو آگ برساتے ہوے نیچے اترے دیکھا
کوئی نہین کسی کا نشان نہین نہایت حیرت مین ہوئے دونون وہان سے دربار محاسن دراز جادو
مین واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور وہان کوئی بھی نہین ملا تب محاسن دراز جادو نہایت متحیر
ہوا اور دونون کو رخصت کیا وہ دونون محاسن دراز جادو سے رخصت ہو کر اپنی جگہون پر گئے
خواجہ دوسری فکر مین مبتلا ہوئے خواجہ ایک گوشے مین بیٹھے اور وہان سوچتے سوچتے دریاے فکر مین
غوطہ زن ہوئے کہ ایک بات سمجھکر خواجہ نے ایک سوداگر کی صورت بنائی اور خوب رنگ و روغن
آب و تاب دیکر تاجرانہ لباس زیب بدن کیا کہ آگے ذکر اسکا موقع پر آئے گا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے ملکہ مشکین جعد کو ایک صلاح کے لیے طلب کیا محل بزم اغیار سے خالی تھا خلوت کا مکان تھا
خواص نے آکر کہا کہ ای بادشاہ طلسم کئی روز ہوئے کہ مشکین جعد ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو گئی تھین
اس روز سے نہین آئین ایک ساحر کو ملک زرنگار کی طرف روانہ کیا جب ساحر زرنگار پہونچا دریافت کیا کہ ملکہ
مشکین جعد یہان نہین آئین اور ملکہ کاکل کشا بھی کئی روز ہوئے کہ تختۂ ارم کیطرف گئین وہ بھی ابھی نہین آئین
ساحر نے سب حال آکر عرض کیا محاسن دراز جادو نے اس ساحر کو تختۂ ارم کی طرف روانہ کیا وہان
سے بھی سب نیل مرام واپس آیا اور آکے سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت متحیر ہوا
اور چند ساحرون کو اس تلاش کے لیے مقرر کیا کہ طلسم ہیبت المال مین تلاش کرین وہ مین شبانہ روز
برابر تلاش مین ہوئے لیکن پتہ نہ لگا سخت متردد ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے محاسن دراز جادو

نے اپنی کتاب انکشاف الاسرار مین دیکھا معلوم ہوا کہ لشکر صاحبقران کا ایک عیار عمرو ثانی آیا اور
اسنے دونون کو گرفتار کیا یہ حال دیکھتے ہی ہوش و حواس باختہ ہو گئے دیر تک بےحس و حرکت مثل بت آزری
مین بیٹھا رہا بعد چند ساعت کے حواس منتشرہ جمع ہوئے یہ خیال پیش نظر ہوا کہ وہ عیار بڑا چالاک ہے
میری ناموس کو بھی برباد کیا عزت مین داغ لگایا سب ساحرون کی نگاہ مین حقیر و ذلیل شمار ہونگا اسکا
انتقام لینا ضرور ہے اور اس عیار کو گرفتار کرنا فرض ہے یہ ارادہ مصمم کر کے دربار مین آیا اور یہ مشہور
کیا کہ دونون مان بیٹیان برائے تفریح طبع گلدستہ ہفت در کیطرف گئی ہین ہفتہ عشرہ مین آ جاوینگی
دربار مین بیٹھے بیٹھے تجویز کیا کہ اس عیار کو عیار کے ذریعے سے گرفتار کراؤن اسی وقت ایک ساحر
گلگون عیار اور بلعان عیار کے بلانے کیواسطے بھیجا کہ جسکا ذکر موقع پر آویگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ سوداگر کامل بن چکے تب انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہان طلسم بیت المال مین عرصہ ہو گیا مین
بہت قرضدار ہو گیا اور لشکر صاحبقران ثانی مین بھی قرضدار ہو گیا ہون اور بہت قرضہ پڑھ گیا ہے اسکی
ادائی کرنا ضرور ہے اگر یہ قرضہ ادا نہ کیا گیا تو دوبارہ جب مجھکو ضرورت ہوگی تو کوئی قرض نہ دیگا اور نادہندگی
مین میرا نام لکھا جاویگا اور سارا کاروبار میرا ابتر ہو جاویگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کچھ فکر کر کے روپیہ پیدا کرون
تا کہ سب کی ادائی ہو جاوے اور پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آویگا دیر تک اسی فکر مین غلطان و پیچان رہے دفعتہ
خیال گذرا کہ ملک زرنگار کیطرف چلنا چاہیے یہان عزیمت چست باندھکر روانہ ملک زرنگار ہوئے
بلباس سوداگران جا کے مہمانسرا مین قیام کیا دیکھا کہ وہی سامان موجود ہے جب تجار گردون وقار فلک
نے اپنی دوکان تجارت گرم کی دسترخوان دعوت بچھایا گیا مقیمان مہمانسرا دسترخوان پر بیٹھے یہ بھی جا کر بیٹھے
کھانا کھایا اور ہاتھ منھ دھو اپنے بستر آرام کے لیے لیٹے جب لیلاے شب نے جعد مشکین کھینچکر
کمرے نکالی سوداگر مصنوعی اٹھا اور کمرہ کا قفل جسمین ظروف اور سامان دعوت رکھا تھا آہستہ سے
کھولا اور جیساب مال و متاع سب اٹھا کر نذر زنبیل کیا جسمین کہ کچھ گرد تھی اسکے سوا تو رسید زنبیل کیا
اور دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر آرام سے لیٹ رہے جب ملک انجم گردون نے اپنی گرم بازاری
کی ہر ایک خفتہ بستر خواب سے اٹھا مہتمان دعوت نے سامان دعوت کا سرانجام شروع کیا دیکھا کوئی
چیز نہین ہے پولیس کو اطلاع ہوئی سب کی تلاشی لی گئی کہین سراغ نہ لگا نہایت خستہ و خراب ہوئے
حیرت زدہ ایک دوسرے کا منھ تکتا تھا زبان پر کچھ سواے سکوت کے اور نہ آتا تھا سوداگر مصنوعی مہمانسرا
سے رخصت ہوا اور باہر جا کر ایک مقام محفوظ مین ملکہ کاکل کشا کی صورت بنا سر سے پاتک شبیہ
مطلق بنگیا ایک تخت پر سوار دار مثل محل ہوا سب نے دیکھا کہ ملکہ کاکل کشا آگئین خوشیان منانے لگین
ہر ایک نے آداب و تسلیم بجا لایا ملکہ کاکل کشا اپنی مسند پر رونق افروز ہوئین اور خازن کو بلا کر کہا کہ جتنا
خزینہ مال و متاع ہے سب نکال کر حاضر کرو کہ حسن دراز جادو کا حکم ہے مین وہین رہونگی ابھی کوچ کرنا
ہے خازن یہ سنتے ہی سرگرم اہتمام ہوا ایسے قیمتی مال و اسباب تھے منتشر گمان کی مجال نہ تھی جو شمار کر سکتا
نہ محاسب قیاس کا یارا تھا حساب لگاتا جبکہ سب خزانے خالی ہو گئے اور مال و متاع انبار ہو گیا تب

ملکہ کاکل کشا اپنی مسند سے اٹھین اور چادر بچھا کر سب اسمین رکھکر باندھا اور ملازمان موجودہ سے کہا کہ
تم سب آ آ کے چلو فقط شمع و چادر اور گلچین و انین اور نیم پیکر ساندار رنگین انکو مکان متعلق کرنے کے واسطے
امور کیا اور یہان جو سب مال و اسباب اٹھا کر زنبیل کرکے فراغت سے بیٹھ رہین جبکہ وہ سب مومن اپنے
اپنے کامون سے فراغت کر چکین حاضر خدمت ہوئین تب اسنے ایک گلدستہ نکالا اور کہا کہ تم جانتی ہو یہ
کیا چیز ہے سبھون نے کہا حضور عالم ہم سوے گلدستہ کے اور کچھ نہین کہسکتے ملکہ نے کہا ہان یہ گلدستہ تو ہے
لیکن یہ اسرار طلسم ہے اسکا یہ خواص ہے کہ جو کوئی اسکو سونگھے سب اسرار طلسم اسپر منکشف ہو جاوین خداوند
سامری نے اسکو خاص اپنے لیے بنایا تھا اب یہ خداوند قمر کے پاس تھا جب مین خدمت خداوند قمر
مین حاضر ہوئی نہایت خضوع و خشوع قلب سے پرستش کی خداوند قمر مجھسے خوش ہوئے اور یہ گلدستہ دیا
اور کہا کہ زرنگار تو جیو طلسم بیت المال مین رہ اور مجھپر سب اسرار طلسم منکشف ہو گئے اب مین اگر چاہون
تو ایسے صدہا طلسم بنا ڈالون چونکہ تم لوگ میری محرم راز اور پردہ دار اسرار ہو تمسے یہ اسرار اخفا کرنا آئین
دوستی سے خلاف ہے تو تم بھی سب ملکر اسکو سونگھو جیسے ہی سبھون نے سونگھا سب کے سب یکدم سے چھینکین آئین
اور بیہوش ہوگئین ملکہ معشوقی نے سب کو باندھکر داخل زنبیل کیا اور انکو محلات شاہی کے اسباب
جو عمدہ سے عمدہ تھے اور جو جواہرات طلا و نقرہ کی قسم سے ہاتھ لگا سب یکلخت داخل زنبیل کیا اس ایوان شاہی
کو ایک سنسان مقام بنا دیا جو ہاتھ لگی انکو چادر زنبیل شریف کیا اور وہان سے نکلے طرف شہرپناہ
کے متوجہ ہوئے کہ ذکر اسکا موقع پر کیا جائیگا جب ساحر غدار ان دو عیارون کو لیکر بارگاہ سلطانی مین
حاضر ہوا محاسن دراز جادو نے ان دونون عیارون کو انعام کا امیدوار کیا اور کہا کہ ایک عیار
چالاکدست تیز لشکر حمزہ حیران ثانی کا واسطے فاتحی بیت المال کے آیا ہو مثلا تمہارے واسطے طلب
کیے ہوئے ہو کہ اس عیار کو گرفتار کرکے حاضر کرو تو بہت زیادہ انعام پاؤ گے ان دونون عیار
کاملان [illegible] نے عرض کیا کہ اگر وہ بڑا استاد ہے لاکھ عیار ہوئے تو بھی جاننے والا نہون گے یہ کہکر
رخصت ہوئے [illegible] اب [illegible] اسکا ذکر موقع پر آویگا خواجہ بلاد [illegible]
جانب شہرپناہ چلے جاتے جاتے شہرپناہ کے قریب پہنچے دیکھا ایک دیوار طلائے خالص کی ہزارون
کوس مین گردش [illegible] اسقدر بلند [illegible] عقل نشیب ہے گرسے طائر حواس وہانتک جا نہین سکتا خواجہ
اس دیوار کو حیرت کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ اسکو کھود کر اگر یہ دیوار طلائی میرے
قبضے مین آجاوے تو مین مالدار ہو جاؤن پھر مجھے محنت کو ادا کرنا پڑے نہ کسی سے قرض لینا ہو
اور نہ کسی کا قرض مجھپر رہے یہ خیال کرتے تھے کہ انھون نے ایکبار جال الیاسی پھینکا کہ وہ دیوار سمٹ
کر جال مین آگئی یہ اسکی برکت تھی کہ ناظرین ان تبرکات سے بخوبی واقف ہین اور جو جو عجائب کارنامے
خواجہ عمرو کے ہوتے ہین اسنے بھی خوب ماہر ہین [illegible] دیوار کو بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ نے
خوش خوش طلسم بیت المال کیطرف ارادہ کیا کہ اسکا ذکر موقع پر آویگا

اب عیارن محاسن درازی کیفیت عرض کیجاتی ہی

گلگون عیار نے جنگل مین ایک بارگاہ عالی استادگی اور بہت سے نقلی ساحر منی کے بنائے دروازے

پر بٹھا دیئے اور خود ایک زن حسینہ بنکر بارگاہ میں بیٹھا اور لمعان عیار ایک درخت پر چڑھکر چاروں طرف
دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک شخص لانبا قد لانبی لانبی ٹانگیں تیزروی کے ساتھ آرہا ہے قیافہ سے معلوم کیا کہ یہی عیار
ہے خواجہ بلباس مسافران جلدی جلدی آرہے تھے کہ لمعان عیار درخت سے اُترا جلدی ایک مسافر
کی صورت بنکر چلا تھوڑے عرصہ میں خواجہ اسکے قریب آئے اجنبی پایا تفتیش حال کیا لمعان نے
کہا کہ میں جنگل کا رہنے والا ہوں ڈاکہ زنی میرا کام ہے آج اس جنگل میں ایک خیمہ کسی سوداگر کا استادہ ہوا
ہے بہت مالدار ہو جاتا ہوں کہ اسکو تنہا لوٹوں اور تجھکو اپنی شجاعت دکھا کر دادوں مال کا نام سنکے خواجہ
کے منھ میں پانی بھر آیا بلا خیال کسی امر کے خواجہ ساتھ چلے اور دلمیں سمجھتے تھے کہ جہانتک ہو اس مال
کو لوں یہ خیال کرتے جا رہے تھے کہ سامنے بارگاہ دکھائی دی خواجہ نے دیکھا کہ ایک خیمہ عالی ہے زربفت
کا نہایت آب و تاب سے بنا ہوا جواہرات گران بہا کی جھالر لگی ہوئی استادہ ہے گرد بارگاہ کے کچھ آدمی ملباس
ساحران بیٹھے ہیں فرش مکلف پر تکلف بچھا ہے مسندیں زرتار مغرق گاؤ تکیہ غلاف مخمل کا شاہانہ کامدانی
زرکار مسہری بہت عمدہ نفیس دُرے سانچے کی ڈھلی ہوئی شفق مشرق کا گمان ہوتا تھا نظر خیرہ ہوتی تھی تاب
بصارت نہیں جو نظر ڈال سکے خواجہ کے دلمیں لالچ دامنگیر ہوا کہ خاتون فلک نے سراپردہ مغرب
سے سر نکالا چاروں طرف روشنی نمودار ہوئی جنگل وادی ایمن کا نمونہ ہو گیا تجلی باریتعالی کا نزول
معلوم ہوتا تھا کہ لمعان نے خواجہ سے کہا کہ اب رات زیادہ گئی ہے آدمی آرام میں ہونگے آؤ چلو
مال و اسباب لوٹ لیں خواجہ ساتھ چلے جب در بارگاہ کے قریب پہونچے لمعان نے کہا کہ آپ
اندر جائیں اور میں دروازہ پر مستعد رہوں خواجہ نے کہا کہ یہ کام میرا ہے تم اندر جاؤ لمعان نے کہا نہیں
آپ اندیشہ نہ کریں میں دعوا نہ کرونگا آپ جائیں تو سہی ناچار مال کے لالچ میں خواجہ نے قدم رکھا
کچھ خیال آگیا کہ شاید اسمیں کوئی سحر ہو اور عیاری کر کے سحر سے گرفتار کر لیا جاؤں جلدی حزم و احتیاط [illegible]
غلام گردش کی آڑ میں ہو کر بارگاہ میں پہونچے اور مسہری کو دیکھا حواس باختہ ہو گئے خواجہ نے کہا کہ آجتک
میری نگاہ سے ایسی مسہری نہیں گذری نگاہ کو جاپا دیکھا کہ ایک آفتاب جمال قیامت نمونہ آفت محشر
پندرہ یا سولہ برس کا سن لیکن اُٹھتی جوانی ہے جوبن زور شباب دکھاتا تھا گات کسی ہے کہ قمقمۂ نور
طشت زریں میں رکھے ہیں یا حباب آب ہیں جو موج دریائے حسن کے جوہر ہیں زلف الجھی ہوئی کمر سے
لپٹ رہی ہے یا ناگنیں کمر کا حلقہ کئے ہیں دست غیر نامحرم وہانتک نہ پہونچے خواجہ اسکے انداز حسن
کی بناوٹ پر نہایت بیچین ہوئے خیال آیا کہ اسکو پہلے گرفتار کروں بعد کو مال پہ ہاتھ ڈالوں یہ قریب
مسہری گئے لیکن دھواں جو روشنی کا نکلتا تھا اُس سے کچھ اشتباہ ہوا خیمے سے فوراً باہر آئے آثار
چھینک معلوم ہوئے جلدی سے ایک سفوف خمار بیہوشی لیکر سونگھا کہ جس سے چھینک کا اثر موقوف ہوا
لیکن جسم بھر میں ایک لرزش تھی دوسرا سفوف منھ میں ڈالا حلق سے اُترتے ہی وہ رہا سہا خمار
دفع ہوا فوراً سمجھ گئے کہ اس روشنی کے ساتھ بیہوشی ہے اور یہ عیار ہیں آہستہ سے قریب مسہری
کے گئے کچھ آثار غنودگی کے اسمیں پائے سفوف بیہوشی نکال کے ناک کے سامنے کیا دم کے ساتھ سفوف
دماغ پر پہونچا چھینک آئی بیہوش ہوئی لمعان نے خیال کیا کہ یہ چھینک اس آدمی کو آئی ہے اسنے
خیمے کے اندر قدم جلدی سے رکھا خواجہ نے گلیم اوڑھی اور جال مارا کہ لمعان پابند ہو گیا

خواجہ نے نوروز داروی بیہوشی سنگھا کر غافل کیا اور اسے پلنگ پر ڈالا باہر نکل کے اُن آدمیوں پر جال پھینکا
لنڈھاک کر زیست چورچور ہو گئے اُنکے شکموں سے ایک دھوان نکلا خواجہ نے تھیلیوں کو بند کر لیا اور سفوف
دافع بیہوشی زیر حلق اُتارا معلوم ہوا کہ یہ سارا عیاری کا کرشمہ تھا خیمے کے اندر آئے اور گلگون و لمعان
کو ایک دوسرے کے قریب لٹا دیا لیکن جال اور سیپی سے بندھے ہوئے رکھا خیمہ مع سامان آرائش
سب داخل زنبیل کیا جب نہانخانہ مشرق سے شاہ خاور تخت گردون پر جلوہ گر ہوا دو اسے دافع
بیہوشی سنگھائی خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے مسہری کے قریب کھڑے ہو گئے دونوں کو چھینک آئی ہوش
مین ہوئے تو گلگون نے دیکھا کہ لمعان نے دست درازی کی ہو شجر شباب کے ثمر توڑنے کو
ہاتھ بڑھائے ہین اور دونوں مثل درخت خزان خوردہ عریان ہین لمعان نے بھی دیکھا کہ میرے
ہاتھ نہال گلستان حسن کے ثمر خام توڑتے ہین حرارت عزیزی جوش مین آئی گلگون عیارہ نے
گالیان دینا شروع کین دونوں شربت وصل ناچشیدہ سے ہٹنے کا قصد کیا اپنے کو گران
وزن پایا اُسکے بیٹھنے سے معذور دیکھا لمعان نے کہا ای عیارہ تو میری عصمت کو خراب
کرنا چاہتی تھی گلگون نے سیکڑون مغلظات بے نقط سنائین اور کہا ای عیار مکار تیرا فریب
مین سمجھ گئی تو نے آج میرے دامن عفت کو چاک دیا خیر اگر زندہ رہی تو اسکا بدلہ لونگی جب تیری
مان بہنون کے ساتھ اسکا عوض نہ لون تو میرا نام عیارہ نہ کہنا غرضکہ عریان تن گلگون فرط غم
سے عرق ریز آب آب ہو گئی لمعان بھی پشیمان و شرمندہ تھا یار اے معذرت نہ توانائی
کلام خواجہ نے گلیم اُتاری سامنے آئے اور کہا ہین یہ کیا مباشرت تھی سوا اسکے اور کوئی
مقام نہ تھا واہ چہ خوش اچھی جگہ تجویز کی تھی خواجہ کو دیکھکر دونوں ازبس نادم و منفعل ہوئے خواجہ
نے جال اور سیپی کو سمیٹا دونوں بندکشادہ ہوئے تن پوشی کی دونوں ایک ایک سمت روانہ ہوئے
خواجہ بہ تبدیل ہیئت آگے بڑھے دو روز برابر چلے گئے طلسم بیت المال مین داخل ہوئے
ایک گوشہ مین بیٹھکر مکر تازہ کی فکر ہوئی ذہن مین ایک کنیز کی صورت بنکے رنگ و روغن درست
کرکے ساز و سامان سب حسب موقع کا ٹھیک کر جانب دربار محاسن دراز جادو چلے در دولت
پر جاکے دربان سے کہا کہ شاہ طلسم کو خبر کرو ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز آئی ہے
دربان نے جاکے شاہ جادو سے عرض کیا کہ ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز در دولت پر حاضر
ہو شاہ طلسم محاسن دراز جادو نے حاضری کا حکم دیا کنیز جعلی دربار مین حاضر ہوئی اور بادب تمام
عرض کیا کہ حضور سے پیام ملکہ نسرین جادو کا تنہائی مین عرض کرتا ہو محاسن دراز جادو
نے خلوت کا حکم کیا جب جلوت مبدل بخلوت ہوئی کنیز جعلی نے کہا کہ حضور ملکہ نسرین
ساق جادو نے آپ کے مجرم کو جو لشکر حمزہ صاحبقران سے فاتح طلسم بیت المال مین آیا
ہو گرفتار کر لیا ہے آپ بہت جلد تشریف لائین اور مین چلتی ہون محاسن دراز جادو نے کہا کہ
تو چل وہان تک نہ پہونچیگی کہ مین بھی یہان سے رخصت ہوتا ہون اس شخص نے بہت بڑی عیاری
میرے ساتھ کی ہے کنیز جعلی دربار سے نکل کے ایک گوشہ مین بیٹھ رہی محاسن دراز جادو
مع اپنے خدم و حشم کے طرف ملکہ نسرین ساق جادو کے روانہ ہوا جب وہ تھوڑی

دندہ نکل گیا ادھر کنیز جبلی پھر دربار میں واپس آئی اور ایک رقعہ دربان کو محاسن دراز جادو
کی طرف سے دیا اور آپ اندرون دربار رخصت کی جھٹ پٹ جال اور سیمی مارا جسقدر کہ وہاں
مال و اسباب مہیا تھا سب داخل زنبیل کر کے نکلی کہ دربان نے ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ جبلی رقعہ محاسن دراز
جادو کا لائی ہو اور شور مچ گیا تمام ساحر جمع ہو گئے استفسار حال کیا کنیز جبلی نے کہا گر تو یقین
نہیں ہو تو چلو خود دریافت کر لو ابھی ایوان شاہی میں ہیں پھر وہاں نہ تھی جو مہر کرتے اور جھو
ٹی ہے تو میں مر لیے جاتی ہوں ساحروں نے کہا کہ چلو دریافت تو کریں ساحر سب مل کے
ایوان شاہی کیطرف چلے یہ پیشاب کے بہانے سے ایک آڑ میں بیٹھ گئی جب وہ آگے نکل گئے
جال اور سیمی مارا سب دربانوں کا مال داخل زنبیل کیا اور یہ چل دی وہ چل کافور ہو گئی کہ پتہ
بھی نہ لگا ساحر سب ایوان شاہی پر گئے تلاش کیا محاسن دراز کہیں نہیں ملا پھر سب واپس آئے
اور دربار پر اپنی جگہ بیٹھے دیکھیں تو کسی کا مال ہی نہیں سب ساحر انگشت بدندان ہوئے کہ
یہ کیا ماجرا ہوا اندرون دربار گئے جمیع لوازمات شاہی ندارد ساحروں سے کہا ضرور یہ وہی عیار
تھا جسنے محاسن دراز جادو کو حیران کیا ہو محاسن دراز جادو و [illegible] جادو کے
وہاں گئے اور حال بیان کیا ملانے اپنی لاعلمی ظاہر کی محاسن دراز جادو نے خاموشی
اختیار کی اور وہاں سے اسی وقت عازم دار الامارۃ ہوا یہاں جو آیا تو ایوان دربار کی عجب
کیفیت دیکھی چاروں طرف سے شور و غوغا بلند تھا دل ہی دل میں کہتا تھا کہ اس عیار نے
بڑی عیاری کی نہیں معلوم کہ ان عیاران طلسم کی کیا کیفیت ہوئی محاسن دراز جادو نے ایک
ساحر کو شعلہ پیکر کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ شعلہ پیکر جادو کو اپنے ساتھ لیکر آؤ وہ ساحر اوڑ کر ہم
آسمان ہوا ایک دم میں شعلہ پیکر جادو کے وہاں جو تھی محرم راز خداوند قمر تھی پہونچا اور حال محاسن دراز
جادو کا کہا شعلہ پیکر جادو باسترضائے خداوند قمر طلسم بیت المال میں آئی اور محاسن دراز جادو
سے بعد آداب کے عرض پرداز ہوئی کہ حضور نے کیوں یاد فرمایا ہو محاسن دراز جادو نے
سب حال مفصل کہا شعلہ پیکر نے سر دربار گرفتاری عیاران کا بیڑا اٹھایا شعلہ پیکر نے بزور سحر
ایک مکان جواہر نگار بنایا جسمیں ہزاروں خوشے جواہرات بیش بہا کے آویزاں تھے ایک دانہ
مروارید کا دروازہ کا صدر اور ایک دانہ یاقوت کا دوسرا دروازہ بنایا اور کمرے کی کانوں کا چند
پتلے طلسمی رکھے جو ہر شخص کے آنے کی آواز دیتے تھے کہ فلاں شخص آیا ہو شعلہ پیکر جب اپنے انتظام
سے فارغ ہوئی ایک تخت بہت ہی خوبصورت طاؤس کا جسکی آنکھیں لعل کی اور بازو زمرد کے
اور سینہ یاقوت رمانی کا اور سر ہیرے کا اور پر مرجان کے اسپر جلوس فرما ہوئی کہ گلگون اور لمعان
بھی تلاش یار و دلدار میں ادھر آ نکلے خیال کیا کہ کیا عجب ہو عیار صاحبقران نے کوئی حکمت تازہ
کی ہو بہ تبدیل لباس ساحران شعلہ پیکر کے مکان میں آئے طائران طلسم نے آواز دی دو
دو عیار آئے ہیں شعلہ پیکر نے زمین پر پیر مارا زمین نے دونوں کے پیر پکڑے یہ دونوں فریاد کر کے کہنے لگے
کہ جناب کیا ہمیں مار ڈالیں گی ہم تو حضور کے عیار ہیں اسکی تلاش میں نکلے ہیں شعلہ پیکر نے ان دونوں
کو چھوڑ دیا خواجہ بہ تبدیل لباس ایک گوشہ عافیت میں کسی سوچ میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ نگاہ انکی دونوں

عیاروں پر چڑی خاموش ہو رہے دونوں گھات مین لگے تھے کہ خواجہ سنے اپنے کو لمعان بنایا اور گلگون
کے پاس آئے اور کہا کہ آج مین اُس عیار کو ضرور پکڑونگی گلگون نے کہا کیونکر لمعان نے کہا کہ مین نے
اُس عیار کو ایک ساحر کے لباس مین بنتے دیکھا ہو ضرور ہو کہ وہ شعلہ بیگم کے وہان جا کر کچھ افساد کریگا
مین پہلے ہی سے وہان جا کر چھپتا ہون اور ایک عمل دروازہ بناؤنگا وہ ضرور ہو کہ آہستہ سے دروازہ
کھولکر جاوے جیسے ہی دروازہ کھولیگا فوراً بیہوش ہو جاویگا گلگون نے کہا ہو ٹھیک چلو چلین گلگون
اور لمعان جعلی دونون چلے باتین کرتے کرتے کہا کہ دروازے مین پھول لگانے کے لیے ایک زنجیر
جالی ہو دیکھو کیسی ہو کوئی تیز نقلی زنجیر کی نذر کریگا گلگون نے کہا دیکھون لمعان جعل نے جھولی سے
زنجیر نکالی اور کہا یہ بہت ہی سبک ہو آہستہ سے لینا ایسا نہو کہ تم بیہوش ہو جاؤ گلگون نے
کہا مین جانتی ہون لاؤ دیکھون لمعان نے گلگون کے ہاتھ مین وہ زنجیر دی گلگون نے دیکھکے احسنت کہا
اور تعریف کی لمعان نے ہاتھ پھیلایا کہ لاؤ دیکھ چکین گلگون نے کہا ہان جیسے ہی گلگون زنجیر دینے لگی کہ
لمعان جعلی نے ایک چٹکی ماری زنجیر کھینچی اور پانی اسکا چہرہ گلگون پر پڑا اور سونگھنے کا کام کر گئی فوراً
بیہوش ہو کے گری لمعان جعلی جلدی سے اٹھا کر ایک گوشے مین لیگیا اور گلگون کی
صورت بنکر لمعان کو تلاش کرنے لگا اور لمعان عیار کو دیکھکر کہا کہ آج وہ عیار محاسن دراز جادو
کے سر پر نہین معلوم کیا بلا لائیگا مین نے ایک گوشہ مین اُسے شعلہ بیگم کا رنگ بناتے دیکھا ہو تمکو
اطلاع کرنے آئی کہ چلو آج اُسے گرفتار کرین لمعان ساتھ ہوا باتین کرتے جاتے تھے کہ اثنائے
گفتگو مین گلگون جعلی نے کہا کہ مین نے ایک یادگش بنایا ہو جسوقت وہ جھٹکے کا بزور سحر گری کیجاوے گی
مین پنکھا جھلنے اُٹھونگی بزور سحر اسکا اثر کسی پر سوائے عیار کے نہ پڑیگا لمعان نے کہا دیکھون شاید
کچھ رہگیا ہو مین درست کردون گلگون نے کہا میرا اصل مطلب یہی تھا او دیکھ پنکھا گلگون جعلی نے پنکھا نکالکر
دیا لمعان نے دیکھکر پسند کیا گلگون نے کہا اسکو جھلا کر دیکھو لمعان نے کہا نہین گلگون نے کہا ابھی مین کیا
ہو وہ تو وقت پر ہوگا او دیکھو مین ابھی جھلتی ہون یہ کہکر گلگون سنخوب اپنے اوپر جھلا لمعان سے کہا کہ اسمین
ایک خوبی اور ہو جو تمکو اسکے جھلنے مین معلوم ہوگی اس ہوا مین دوا سے بیہوشی اسمین دیکر لمعان کے
ہاتھ مین دیا لمعان نے جیسے ہی جھلا ویسے ہی اسکی ہوا سے سفوف سا نکلکر دماغ لمعان کو بیہوش
کیا گلگون جعلی جلدی سے اسکو اٹھا ایک گوشے مین لیکر گیا اور وہان صورت تبدیل کرکے اسکی صورت
بنکر اور اسکو ایک گدڑے مین چھپا کے طرف شعلہ بیگم کے چلا جب در محل پر پہونچا دربانون نے روکا اسنے
کہا کہ شعلہ بیگم سے کہدو کہ لمعان عیار آیا ہو شعلہ بیگم نے یہ خبر پاتے ہی اندر بلا لیا اسنے جیسے ہی قدم
اندر رکھا کہ عاجز غلامی بوسے کہ عیار آیا ہو لمعان نے کہا ای شعلہ بیگم تم بلا شک اُسکو گرفتار کر لوگی وہ
ایک ہی موذی ہو بڑا زبردست ہو باتون باتون مین آنکھ کا کاجل نکالکر بیہوش کرتا ہو شعلہ بیگم نے کہا
ای لمعان تم عیار ساحر کو کیونکر گرفتار کرتے ہو اور کیسے بیہوش کرتے ہو لمعان نے کہا ترکیب سے گرفتار کرتے ہین اور
کہا بیہوش بالکل کرنے مین یہ نہین کہ وہ بیہوش ہو جاوے باتین کرتا ہے فقط اتنا ہوتا ہو کہ طبیعت
بیحد بھاری ہو جاتی ہے جیسے سوہنی ہوتی ہو جبتک جب اپنی ترکیب سے قابو مین کر لیتے ہین
اُسکو بیہوش کر سکتے ہین شعلہ بیگم نے کہا مین بھی دیکھون لمعان نے کہا بہت خوب ایک ساحر

بلا یا کیا ملعان نے جیب سے جال اور ریسی مارا کہ وہ گرفتار ہو گیا شعلہ پیکر نے کہا کیا اب یہ گرفتار ہو گیا
کہا ہاں شعلہ پیکر نے کہا مین اسکو چھوڑے دیتا ہون یہ کہکر سحر کیا شروع کیا اُسنے جال اور ریسی کھینچ لیا
شعلہ پیکر نے کہا کیا یہی بیہوش ہوتا ہے ملعان نقلی نے کہا ہاں شعلہ پیکر نے کہا تجکو نہین گرفتار کر سکتے اگر گرفتار
کرو بہت انعام دون ملعان نقلی نے کہا پہلے دیدیجیے شعلہ پیکر نے جواہرات کے انبار لگا دیے ملعان
نقلی نے بیٹھے بیٹھے جال اور ریسی مارا شعلہ پیکر جناب ہوا چاہا سحر کرے ملعان
نقلی نے گلیم اوڑھ لی اور جال کو کشادہ کیا جسقدر رکھا وہ سب مع شعلہ پیکر کھنچ آیا شعلہ پیکر چلانے لگی
کہا ای ملعان برائے خداوند قمر مجکو چھوڑ دے لیکن ملعان نقلی کب چھوڑتے ہین ملعان نے شعلہ پیکر
کو بھی مع تمام اثاث البیت وغیرہ واقمشہ کے داخل زنبیل کیا اور وہان سے چلتے پھرتے نظر آئے ایک ساحر
جو اس واقعہ کے قبل کہین گیا تھا آیا دیکھا کچھ نشان تک نہین حیرت زدہ ہو کر محاسن دراز جادو کیطرف
گیا اور سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت ہی فکرمند ہوا اور شعلہ پیکر کے گرفتار ہونے سے نہایت
رنج والم ہوا سب فکرین کرتا تھا لیکن کوئی بن نہ آتی تھی خواجہ ایک گوشہ مین گئے اور ایک نہایت خوشرو
جوان حسین طرحدار بے سبزہ آغاز خوب روشن بھرا ہوا چہرہ چمکتا ہوا تلوار کمر سے لگی ہوئی تیر و ترکش کاندھے
سے دوسرے شانہ پہ سپر پڑی ہوئی نئی سج نئی دھج نرالی آن بان کے جوان بنکے بارگاہ محاسن دراز جادو
مین گئے سلام کرکے بیٹھ گئے محاسن دراز جادو کو آج باطمینان تمام دیکھا کہ عجب سا سر نہین منکوس ہنڈیا
یا کنگھی کہنا چاہیے بال سر کے اور ابرو اور مونچھ کے ندارد گویا ساون کی جھڑی مین جھینگا اسکی مان کے پیٹ
مین سب جاتے رہے تھے چہرہ پر فقط ڈاڑھی ڈاڑھی تھی ڈاڑھی کیا تھی شیطان کی آنت کچھ تو سر سے لپیٹ کر عمامہ
باندھے اور کچھ گردن سے مثل گلوبند کے لپیٹے ہوئے اور اس سے کمر سحر سازی مضبوط باندھے ہوئے باقی
ہزار گز کے قریب زمین روبی کے لیے نذر زمین رہا کرتی تھی بڑے اور لامبے ہونٹ ناک ندارد غل ایسی آنکھیں
سینہ پر کینہ تنگ چھاتیان تو مڑی ہوئی شال پڑی ہوئی پیٹ کی لپیٹ سے باہر پڑی ہوئی آزاد سناس جوگی
بنا ہوا تا فرامش دو ہزار برس سے عمر گذری ہوئی گرگ باران دیدہ محنت کشیدہ کا لا کولا روغن قیر کا پیا [illegible]
عقل ایک تودہ بیکار ہڈی پسلی کا سوا احرام گوشت کے نام نہین با وصف این خوبیہاے لا تعداد آپ بیر تا بلیغ[?]
تھے خواجہ نے الامان کہکر لو ذبا منہ پر معاذ اللہ سے پناہ کا خواستگار ہوا اور کے اگر اسکو دیکھتے تو جو دیکھتے بھاگتے
تھے گویا آتش[?] بنا بیٹھا تھا محاسن دراز جادو نے خواجہ کیطرف مخاطب ہوکے کہا کہان سے آنا ہوا
کہان جاؤگے خواجہ نے مفصل حال اپنا مناسب طور پر سنایا بعد کو یہ کہا مین اسقدر آپکا نام سنکے آیا ہون
اور اسی بات کی امید رکھتا ہون کہ ملکہ کامل کشا کے ساتھ میرا عقد کر دیجیے تو بہتر ہو محاسن دراز نے کہا
کہ ای شخص کامل کشا کا پتہ نہین ایک شخص عیار چالاک قناص طلسم بیت الاعمال سے یہ لشکر تھا جوان سے
آیا اُسنے کچھ فریب دیکر دستبردی کی ہر جیسے مکافات مین صبح و شام سزا پایا چاہتا ہر جوان حسین بولا کہ
آپ شادی کا اقرار کیجیے مین اسکو گرفتار کر کے حاضر خدمت کرون محاسن دراز جادو نے کہا کہ ہم جان ہی سے بیزار[?]
مگر نہین تو اکیلا اسکو گرفتار نہین کر سکتا جوان حسین بولا کہ آپ کو اس سے کیا جو کچھ ہوگا مین دیکھ لونگا مین تو
اسے گرفتار کرونگا آپ سے وعدہ کا خواستگار ہونگا محاسن دراز جادو نے کہا جب وہ پیکی[?] تیرے
ساتھ شادی ہوگی جوان حسین نے کہا کہ یہ بھی کہ دیجیے کہ جہیز مین کیا ملیگا محاسن دراز جادو نے کہا اسکا تصفیہ بعد کو

ہان ملک زرنگار اسکے قبضے مین ہو نہ ہی بنگا جوان حسین نے کہا اسنے ملک پر اسقدر زحمت نہ اٹھائی جائی
محاسن دراز جادو سنے اور چند چیزین دینے کا اقرار کیا اور کہا کہ جسقدر تجھسے مال خزانہ چل سکے لیتا
جوان حسین نے کہا کہ ابھی دیدو تو مین ابھی اسکو تلاش کرون محاسن دراز جادو سنے خازن کو بلا کر حکم دیا کہ جسقدر
اس سے چل سکے دیدو جوان حسین خازن کے ساتھ چلا در خزانہ کھولدیا گیا اسنے گلیم بچھا اسپر رکھنا شروع کیا
یہانتک کہ سارا خزانہ جو اسنے اپنی اس عمر گران مین جمع کیا تھا سب گلیم پر رکھ لیا دروازے بھی اوتارے خازن کو کمال
متعجب ہوا کہ یہ کیسے چلیگا خواجہ نے سب باندھ بغل مین داب کر داخل زنبیل کیا اور محاسن دراز جادو کے پاس
آیا اور کہا کہ خزانہ خالی ہوا اگر مشکین جعد کو جیز مین دو تو زحمت اٹھا دین کہ اسنے مین خازن آیا اور اسنے سب
مفصل حال کہا محاسن دراز جادو نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ یہی عیار ہو جانے نہ پاوے جوان حسین نے جال
الیسی مارا اور گلیم اوڑھ لی جسقدر مال و متاع آرائش مکان تھا سب کھینچ لیا محاسن دراز جادو کو کمال صدمہ
ہوا مگر جو ایک گوشے مین بیٹھے خیال کرتے تھے کچھ سوچ گئے فورا ایک مسافر کی صورت بنکے طرف خداوند قمر کے چلے
جاتے جاتے جب در دولت پر گئے اور دیر تک بیم قلزم فکر مین غواصی کرتے رہے کہ در شہوار مقصد دستیاب ہوا
گلیم اوڑھ داخل محلسراے خداوند قمر ہوے دیکھا کہ بیشمار ساحر پرستش کنان ہین بہت سے ساحر سجدہ مین پڑے
ہین بہت سے دست بستہ استادہ ہین بہت سے چلہ کشی اور خلوت نشینی مین ہین چار و نطرف خداوند قمر خداوند
قمر کی صدا بلند ہین یہ جانب شہ نشین خداوند قمر کیا دیکھا کہ از سر تا ناف سور کا جسم ہو اور ناف سے پیر تک انسان کا
جسم ہو اور عجیب خلقت کریہ منظر بد ہیبت بروضع فیل سر موے سر زرد گویا بال خورہ کا عارضہ ہو کالی سی کھوپری
وارنش رنگ توے کی ہوئی بڑی بڑی بھوین مولی توش حزیرہ یا جند ربا گھانس ہم زدیدہ ناک لانبی کہ منہ
سے بھی آگے کچھ پھر سینہ تک پہونچی ہو دندان باہر نکلے ہوے بہت بڑے گرگساران سے لبے لب بالا سے
پردہ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین تو ندکی پیٹ تک لٹکا ہوا گردن فربہ ایسی کہ کسیطرف مڑ کر نہین دیکھ سکتا سینہ فراز کا
اس جسم ناموزون پر ابھار غل کدو سے دراز کے پس پشت پڑی ہوئین گویا دو تھیلیان لٹکی ہوئین پیٹ کے پیٹ کی کچھ انتہا
نہین بجز خاک کے نہیں پیٹ بھرا نہین عجیب بدنما پیٹ کی لپیٹ تھی دھو نکنی آہنگر شرمائی تھی کمی اونٹ کی کھال سے
بنا ہوا ناف ایک گڑھا تنگ و تاریک کہ اژدہان قاف کو اسکی ژرف قامتی کرتا ہوتی مارے خوف کے کبھی
نہ جاتے عجیب بیدار ناف تھی بحر فنا تھی عمق پیٹ کی گرداب تھی غرضکہ ایسا بدہیئت اور بدصورت تھا کہ بیان
سے باہر اگر وہ شکل نجس عفریت بیابانی دیکھتا مارے خوف کے مشرق سے مغرب تک بھاگتا پھرتا اور ایک جانم
بہت بڑا طویل و عریض محاذی جبین غلاظت آگین پر بسرعت تمام چرخ مارتا تھا اور اس چاند کو اسنے بزور
سحر بنا کر گردان کیا تھا اسکی سب پرستش کرتے تھے خداوند قمر کہتے تھے خواجہ نے یہ کیفیت جو دیکھی لاحول
پڑھ کے باہر نکلے اور ایک مسافر کی صورت بنکر دروازے پر آ کے دربانون سے کہا کہ مین خداوند قمر سے ملنا چاہتا
ہون اسکو سجدہ کرونگا دربان مقربان قمر کی خدمت مین لے گئے انسے خواجہ نے اپنا حال کہا مقربان
قمر اسکے رد برو لیگئے جب مسافر مصنوعی حضوری قمر مین پہونچ گیا کہا اے خداوند قمر مجکو امید ہو کہ آپکے کشف و
کرامات دیکھون تاکہ اعتقاد میرا درست ہو خداوند قمر نے کہا دیکھ ایک ساحر کو قتل کیا اور اسکو پھر
زندہ کیا اور اسکو ایک کوٹھری دکھائی کہ جسمین عجائبات رنگا رنگ بھرے تھے پانی برسایا اولے
گرائے اور ایک دم مین موقوف کیا مسافر نے کہا اسقدر مین بھی کرامات جانتا ہون اور مجکو بھی ایسے اختیارات ہین

قمر نے کہا دکھا مسافر جعلی نے زنبیل کی کھونٹیاں کھولیں اور کہا دیکھیے دیکھا تو عجائبات عالم نظر آئے کہا اسکے
اندر جاکر دیکھیے خداوند قمر اندر گئے پوجاریون نے کہا کہ خداوند قمر کہان گئے مسافر نے کہا تم بھی جاکر دیکھو ان
سبکو یکے بعد دیگرے داخل زنبیل کیا جب سب سے فراغت پائی اپنی تئین اسکی صورت بنا اسکے تخت پر جلوہ افروز
ہوئے اور ایک دربان سے کہا کہ محاسن دراز جادو کو بلا لاؤ وہ دربان اسیوقت محاسن دراز جادو کی خدمتمین
حاضر ہوا اور پیام خداوندی سنایا محاسن دراز جادو حاضر خدمت ہوا دست بستہ سامنے کھڑا ہو گیا
خداوند قمر نے کہا اسے محاسن دراز جادو عیار لشکر صاحبقران آئے ہوئے ہین بہتر یہ ہو کہ تم لوح کو
یہان رکھدو وہان سے جاتی رہیگی تو کچھ نہین بن پڑیگی لوح کی عیار تلاش مین آئے ہین محاسن دراز جادو نے وہ لوح ایک
پیتل کے ذریعے سے منگا کر حاضر حضور خداوند قمر کی جب مسافر نے وہ لوح ہاتھ مین لی تب کہا او محاسن دراز جادو
تجکو عیارون سے تیری نسبت بہت اندیشہ ہے مین تجھے ایک مقام پر بھیجتا ہون تو وہان جا اور وہان سے ایک لوح لاکر
مجھے دیجیو یہ اشارہ کرکے کھونٹی زنبیل کی کھولی اور محاسن دراز جادو کو دکھایا محاسن دراز جادو نے عجیب
و غریب طلسمات دیکھے اسکے اندر گیا آپ نے زنبیل بند کی اور لشکر امیر کی طرف روانہ ہوئے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان داخل ہونا شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا طلسم رنگین فلک مین اور اٹھا لیجانا ایک ساحرہ کا سرحد طلسم پر سے عاشق جمال ہوکر اور تباہ ہونا لشکر شاہزادے کا دیار آدمخواران مین جاکر اور خبر پانا شاہی لشکر کی مذبوح لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم مذکور کا اور تلاش کرانا طلسم کشا کو باقی حالات متعلقہ داستان ذرا مخمسہ عرض ساقی نامہ

کہتے ہیں وہ لا بشر وجود ہی دم بدم غلط | دیوانہ کسیکا کوئی سر بسر غلط | اتنا مست جو تو اسکا بیان جائے گر غلط | اپنے کیا دھرم کا الزام تا غلط
کہنے لگے کہ ہان غلط اور کستہ در غلط

ہوتے ہین یہ کلی تم مین بہ ہزار جوش | تصدیق کیجیے تو ہین انجام کار جوش | اور پھر ذرا ہین لگے بے اعتبار جوش | تاثیر آہ و زاری بہت تار جوش
آوازۂ قبول دعا سے اثر غلط

یارب یہ ... سے رکھیا | یا کیونکر عیان ہوا اثر گرمی غذا | یا جرأت بولنے کی خدا ... | سوز قیامت ہو ... بیجا ...
شور فغان سے جنبش دیوار و در غلط

ہان سچ نہین حکایت حال ... | ہان تکرار حکایت سوز سکوت ... | ہان ... مین ... جنون ... | ہان بیٹھنے ... عاشق ...
ہان آنکھ سے تراوش خون جگر غلط

ہان ... کچھ نہ کیجیے | تسلیم و عاجزی سے سوا کچھ نہ کیجیے | ظاہر ہو ... مہر و وفا کچھ نہ کیجیے | آجائے کوئی دم مین تو کیا کچھ نہ کیجیے
عشق مجاز چشمہ حقیقت نظر غلط

آگے نہ تھے زمانہ مین جو اب ہین ... | ایمان رنگ ست و مذہب فریب ہے | اچھے ہو کچھ ... فریب مین | یون ... فریب مین
اظہار یا طلب زری ذوق لطف غلط

یہ کذب ... بہتان الامان | کیا جھوٹ ... | شان ... زمین و آسمان | ...
احمق نہین نہ سمجھین ہم اسکو اگر غلط

معلوم تو وہ تم ہو جسے لاؤ گے یقین
ثابت کرین ہزار وہ ثابت کہین نہین
یہ بات کیا کہ ذات تو ہو اور ہو مرین
سینہ مین اپنے جانتے ہو تم کہ دل نہین
ہم کو سمجھتے ہو کہ ہو ابلہ مگر غلط

کیا ہو یقین کوئی کہے دکھ کر رات ہو
ہم جانتے ہین سچ ہو جو بات شب کہا کہو
ایسے مبالغے سے غرض التفات ہو
اتنا ادا کرو سچ خوشامد کی بات ہو
سینے کو اپنے اسکی سمجھنا سپر غلط

اک نگاہ سر دیجئے کیا طور سے دلربا
اسکو دیا یہ دم کہ گئے جان سے نکل
اور دینے والے جو تھے وہ ہین ابھی تک
سمجھی ہے کیا دموی کی کہ چپکے سے جل
جان عزیز پیش کش نامہ بر غلط

اعجاز تو نہین کہ جو قاتل کا ہاتھ سے بلا
گر سے کیسے شعبدہ ہو جنت سے بس سلام
اب امتحان کی ہے جلو قصہ ہوا تمام
ہر چند جو ترک کی مرتے کبھی کیا ہو کیا کام
گئے ہو جان دی ہو سر رہگذر غلط

اجرت پہ مر رہو اسے مقروض ہو گا
میت کو اسکی ہے تو وہ دم تک نہین بنا
یارو اس خیال سے کہین ٹھہرین تھا
ہم ہیچ تھے کہ جنازہ کدھر گیا
مرنے کی آپ سے یہ اڑائی خبر غلط

کیونکر برا لگے نہ کرس کو ہاتھ ہے
اسکے ہر شے خلاف عمل کی بات ہے
سارے بیان ہین ہر غلطی کسر ہے
آیت غلط نہین حدیث نہین جسکو مانیے
ہم نظم و نثر اہل سخن سر بسر غلط

جو عرض کی ہمی نے تو سنتے آخر وہی ہے
کوئی خطا ہوا کیوں ہو جیتے کا مزا
دیکھا نہ آخر آج وہ یہ خوب جس پڑا
یہ کچھ سنا جواب مین ناظم ستم کیا
یہ کیون کہا کہ دعوی الفت مگر غلط

سیاحان اقلیم طلسم خوش بیانی طلسم کشایان کشور سحر زبان دانی ترنج تراشان گلو سے جباران گردن فشان مغروران سخنوران عنوان داستان جلالت بنیان شاہزادہ سکندر فرخ لقا عرفگا • صفحہ قرطاس مین بزبان خامہ بیان خامیون طبع آزمائی و جولانی کرتے ہین سے راویان فصیح در دفتر ہمی نگارند حال اسکند ناظرین والا تمکین و سامعین بارتیک بین کو اسقدر سادہ ہوگا کہ شاہزادہ عالی تبار گردون وقار سکندر فرخ لقا جناب صاحبقران ثانی سے شرف اندوز خلعت رخصت ہو کر عازم سمت طلسم رنگین فلک ہوسے خیمہ فرش اسباب وغیرہ اسی روز بار ہوا شاہزادہ عالیجاہ مع تمامی لشکر نصرت پیکر ظفر فرروانہ ہوسے جب طے منازل و قطع مراحل کرکے قریب سرحد طلسم رنگین فلک کے پہونچے مریخ آفتاب علم نے جو جوہتے دیے تھے سب ہوگئے پہلے شاہزادہ عالیجاہ نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار بیکران ناپیدا کنار ہین ہمہ خون روان ہے سرخی روانی دریاے خون سے سارا دشت سرخ دکھائی دیتا ہو نمونہ مطلع شفق معلوم ہوتا ہو اس زور سے بہتا ہو کہ کوسون تک آواز غرش جاتی ہو بڑے بڑے کوہ بڑے بڑے پہاڑ تیزی روانی موج سے بہتے چلے جاتے ہین ایک پر ایک گرتا ہو پتھرون کی ٹکرون سے صداے مہیب بلند ہوتی ہو اس زور کی آواز آتی ہو کہ کان کے پردے پھٹے جاتے ہین ناخداے فلک نے باوجود درازی عمر کبھی اسکا ساحل خشک لب نہ دیکھا اطراف دریا پر خوف کے مارے درندگان صحرا نہین آتے ہین ناخداؤن کی تاب نہین جو کنارے آسکین کسی غواص کی یہ قدرت نہین حصول در مقصد کا اس طرف خیال کرے پرندے دکھائی نہین دیتے تھے درندے نظر نہین آتے تھے وسط دریاے خون مین دیوارین آہنی بنی تھین از بسکہ طول و عرض تھین مثل دریاے خون کے ان دیوارون سے اور جنگاہی بہتا تھا شب تند لجام کی مجال نہ تھی کہ ہزار برس مین اس سرے سے اس سرے تک جاسکے سمند خیال تیز خرام اسکے سرے کنارے دریافت کرنے سے قاصر تھے رفعت بھی اسیقدر تھی کہ آسمان سے سر بسر ملی ہو

شام و سحر فلک کے کنارون سے اسکی سیاہی نمودار ہوتی تھی عفریت بزور سحر اس تک نہین جاسکتے دیوان دیکھ قدم نہین رکھ سکتے تھے شاہزادہ والا وتیت نے خیام استادہ ہونے کا حکم دیا خیام شاہی نصب ہوئے بازارین کھل گئین ہر ایک لشکری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف تھا شاہزادہ قریب دریا کے گیا اسکی تیزی روانگی زور تلاطم امواج دیواروں کا طول و عرض دیکھ رہا تھا اور حیرت مین تھا کہ اسکے پار کیونکر جانا ہو اس دریا سے ناپیدا کنار نا معلوم ساحل سے عبور کیونکر ہو اسی بحر حیرت مین غوطہ زن تھا اور تلاش در مقصد مین غواصی کر رہا تھا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ یکایک کچھ ابر تاریک نمودار ہوا اثر صبح کا خیال ہوا دفعتاً تصادم رعد سے پارچہ دود نکلے سے ہوا ایک پنجہ فولاد زمین پر گرا اور طرفۃ العین مین شاہزادے کو لیکر اوج گرا سے آسمان ہوا الگا نہ ہو بہت ہوگیا تھوڑی دور جاکر غائب ہوگیا ہمراہیان جان فدا نیان نے ہر چند فکر کی کہ اسکو دیکھین لیکن کچھ نہ کرسکے تھے دیکھتے رہگئے کہ شاہزادہ راہی عالم بالا ہوا بلند پروازی کا دعوی ہوا ہمراہی عاجز ہوگئے بادل محزون و قلب مگین روتے پیٹتے خاک سر پر اڑاتے خیمون و فرودگاہون کیطرف چلے آئے اور داخل لشکر ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر بیان ہوگا

اب کیفیت شاہزادے کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ ایک تو کسل سفر سے پریشان دوسرے بلند پروازی کی تکان سے دیر تک بیہوش رہا عطر بیزی کیگئی لخلخہ سنگھایا گیا گلاب پاشی ہوئی بید مشک چھڑکا گیا تھوڑی دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا کہ نہ وہ خیام ہین نہ وہ بارگاہین نہ وہ میرا لشکر نہ یار و یاور نہ ہمراہ ایک ایسے مکان مین ہون جسکو کبھی میرے خیال نے نہ دیکھا تھا ایک بارہ دری بہت خوش اسلوب بنی ہے در و دیوار مطلا ہین سراسر طلائی ستون ہین تیر سقف شاخ مرجان سے ہین مروارید و یاقوت سے چھت بنی ہے مسندین زرتار جابجا بچھی ہین بادلے کے پردے درون پر پڑے ہین کچھ کشادہ کچھ بند ہے ہین کمرے بہت عمدہ خوبصورت سڈول ایک ایک در اسکا انمول تھا ہین پیالہ دار بنی ہین جلو مین پڑی ہین جھپر کھٹ بچھے ہین ایک سمت مسہری بہت جگمگاتی ہوئی بچھی ہے اسقدر نور و ضیا ہے دیکھنے والے کو آفتاب کا ظن تجلی ہوتا ہے بڑے بڑے گوہر خوشاب بجائے آویزے کے لٹکتے تھے جواہرات سے سجی ہوئی پر تکلف قالین کا نشل مخمل زیر مسہری با انداز زربفتی کی چادر پڑی ہوئی حریر کتان کے پردے مسہری سے لٹکتے تھے دیکھا کہ ایک عورت ساحرہ سیہ فام سیہ چہرہ مہیب بدشکل سر سے پیر تک روغن قیر مین نہائی ہوئی کالی بھوالی کی دادی عفریت کی مان کالے پہاڑ کی بچہ سر کے بال گرہ لگا لگا کر طرح سے بلیمائی تھی لیکن اسکی تیرگی انکھین ایسی تھی مشک و زنگ کو منہ چڑھاتی تھی دست بستہ کھڑی ہے اگرچہ اپنے سحر سے کمسن بنی تھی تا بالغیت کا دم بھرتی ہے دوشیزگی کا دعوی ہے لیکن رنگ ڈھیل چہرے کی جھریان رخسارون سے لپٹ کر رہگئی تھین آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے کاجل لگا تھا جو جھک کر تھوڑی تک آگیا تھا محرم سے چھاتیون کو چھپانے اگر محرم بند کھلتا سینہ باہر کی سکیے قدموں پر تازہ دیدہ ہ ادرکی کھنی رکین اور رست تارزتار رشان کی جاتی تھین شاہزادہ دلیر نے ایک سخت آواز سے کہا تو کون ہے زن ساحرہ خم ہوکر عرض کرنے لگی کہ حضور کی کنیز ہون ادنی خادمہ ہون شاہزادے بمطلب کی سنکر خیال کرنے لگا کہ پیرانہ سالی و پیری کی خواہش نفسانی و لذت جوانی نے ستایا ہے مجکو یہان لے آئی یہ سوچکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کھینچی تلوار کو نکالا چین بر جبین ہوکر فرمایا صاف صاف

بیان کر کہ مجھے یہان کون لایا ہے اور تو کون ہے جو صحیح ہو وہ بیان کر تا زن ساحرہ نے کہا کہ مین دیبا اختر ساحر
کی بیٹی ہون سنگ اندام میرا نام ہے میرا باپ اس سرزمین کا حاکم ہے ایک عرصہ دراز گذرا کہ حضور پر عاشق ہوئی
گھر بار چھوڑ اس ویرانہ مین مسکن اختیار کیا آپکی شبیہ سے ہجران نہین معلوم کسطرح کاٹی ہین کیونکر یہ جان زار
جسم نحیف مین برقرار رہی عزیز و اقارب سب سے آپکی محبت مین منھ موڑا رشتہ قرابت توڑا ہر وقت لبون پر
آہ سرد رہتی ہے رنگ زرد ہو گیا آب و دانہ حرام ہو گیا ہے بیٹھے بیٹھے چکر آتے ہین دل سنسناتا ہے اٹھتی ہون پیر کانپتے
ہین جب یہ صدمہ اٹھائے اور خیال ہوا کہ جبتک وصل نہو گا صدمہ جدائی سے یون ہی نا امید مر جاؤنگی
اس بات کو پیش نظر کر کے حضور کو یہان اٹھا لائی ہون خطاوار ہون جو چاہے کیجیے لیکن معافی کی خواستگار
ہون گل و بلبل کا ساتھ ہے جہان گل ہے وہان ہزار بھی ہے اگر میری مراد جو ہے اسے پورا کیجیے تو آپکو رویین تن
بنادون بشرطیکہ آپ مجھے اقرار وصل کرین اور میرا وصل قبول کرین یہ سنکر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے
کہا او غیبانی مکارہ دور ہو میرے سامنے سے ہٹ جا کیون شامت اعمال سوار ہے او قحبہ نابکار شیرون کو یون
اسیر بنا کرتی ہے اور بہت سے کلمات سخت و سست کہے چین بر جبین ہوا ناک بھون سمیٹی ساحرہ مکارہ نے
پھر سکر رجوع کیا اور کہا اے گل گلزار حسن و خوبی و اے غنچہ نودمیدہ بوستان محبوبی سرو مراد شمشاد آرزو جو مین عرض
کرتی ہون بگوش دل سن لیجیے آپ اگر میری مراد کو پورا کرین اور شربت وصل سے لذت روح بخشین مجھ
ہجرت زدہ کو اس گرداب بلا سے ناکام ساحل مراد پر پہنچا دین تو مین آپکو بزور سحر رویین تن بنادون کہ جو آپ کے
جسم پر کوئی حربہ کارگر نہو ہزارون آدمی ایک دم سے وار کرین تو کچھ اثر نہو تن تنہا لاکھون آدمیون کو قتل کر لیجیے
شاہزادے نے کہا او قتامہ قحبہ بیہودہ بے محال مردان دغا و شیران وغا نہین یہ کمین یہ کرتے ہین اور اسطرح سے
کسیکو قتل کرتے ہین میرے سامنے سے ہٹ جا اپنا روسیہ مت دکھا ورنہ اس اعمال بد کی سزا یاب ہوگی
جب وہ ساحرہ سنگ اندام ہر طرح سے عاجز ہوئی کوئی افسون تقریر کارگر نہوا زار زار رونے لگی دامن و آستین
کو آنسوون سے تر کرنے لگی اور کہا اے شاہزادے یہ بہتر نہوگا دیکھئے جو کہتی ہون مان جاؤ ابھی کچھ نہین گیا ہے
شاہزادے نے کہا قول مردان جان دارد مرد میدان کہین زبان سے کہکے بدلتے ہین زن ساحرہ سنگ اندام
جب عاجز آگئی اور سمجھی کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانے گا مجبور ہو کے شاہزادے کو زندانخانے مین قید کیا شہزادہ
سکندر فرخ لقا کو اس صحبت ناجنس سے وہ زندان بہتر معلوم ہوتا تھا کیونکہ وہ زندانخانہ بہت شکستہ اور
پرانا تھا اسکی منحنک حالت اسکی کہنگی پر دلیل تھی جا بجا گڑھے سوکھے پرانے درخت جھنگاڑ درختون اور بوٹون
کے بیسے سنسان سناٹے کا میدان گزندون کا معدن درندون کا مسکن ایسے ہولناک مقام مین شاہزادہ عالی
والا جاہ سکندر فرخ لقا کا دل ہوا انکو اس کیفیت مین چھوڑیے اور حال لشکر کا ملاحظہ فرمایئے کہ ان بیچارے
غربت زدون بے شاہ و شہریار پر کیا گذری یہ لشکر اسلام اس روز تو اسی رنج و تعب مین مبتلا رہا رات بھر
گریہ و زاری سے کام تھا افسران فوج روتے روتے تھک گئے تھے حتی کہ رونا بھی نہ آتا تھا جو آنسو نکلتا تھا
کلیجے کے ٹکڑے نوک مژگان سے زمین پر گرتے تھے جب مسافر گم کردہ کاروان شب زندان مغرب مین مقید ہوا اور
شاہ خاور سیاہ مجلس تمام تر رونق افروز تخت گردون ہوا فوج بے شاہزادہ صبح کو ایک جا ہوئی آپسمین صلاح مشورہ
کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے جو افسران نامی تھے انھون نے کہا کہ تلاش آقائے نامدار مین چلنا ضرور ہے یہان رہکر کیا کرین
محض بیفائدہ ہے بعضون نے کہا کہ اس دریائے قہار سے عبور کیونکر ہو سکیگا سب سردارون نے متفق الرائے

ہوکر کہا کہ آؤ اس دریا کے کنارے کنارے چلیں اگر خدا چاہیگا اور دیدار آقاے نامدار میسر ہونا ہوگا تو بفضل ایزدی
شاہراہ مقصد تک پہونچیں گے کہیں نہ کہیں پتہ شہزادے کا معلوم ہی ہو جائیگا یا سراغ رسانی کرینگے ہزار تدبیریں
کرینگے آقاے نامدار سے ملیں گے جب سب کا اتفاق راے ہوا خیمے اکھڑنے لگے باربرداریوں پر لادے
گئے سب سردار مع تمامی لشکر دریا کے کنارے چلے دوسرے روز ایک مقام پر دیکھا کہ قافلہ سوداگروں کا
قیام پذیر ہے بظاہر زیادہ خوشحال ہیں جب نصف شب گذری چند آدمیوں نے شبخون مارا مال و اسباب لوٹنا شروع
کیا سوداگروں نے شور و غل مچایا افسران فوج نے اُنکی مدد کی شبخون مارنے والوں کو گرفتار کیا
ایسے وقت میں کاروان کی مدد کی جبکہ وہ سب فساد دفع ہوا سوداگر رات بھر جاگتے رہے جبکہ کاروان
بے جرس و ناقوس کنارہ افق مشرق سے برآمد ہوا سب افسران نامی نے مع فوج وہاں سے کوچ کیا پانچویں روز ایک
شہر پناہ نظر آئی بہت بلند کہ خیال اُسکی اونچان پر نہیں پہونچ سکتی تھی نہ طائر تخیل وہاں تک اڑ سکتا تھا شہر پناہ
کے بہت پھاٹک اور دروازے تھے سب سے بڑا پھاٹک یہ تھا جسطرف یہ لشکر پہونچا تھا افسران فوج بہت خوش
ہوئے خداے قادر کے سجدۂ شکر ادا کیے اس شہر کے اندر داخل ہونے لگے دربانان دروازۂ عظیم الشان نے
اس فوج کو روکا لیکن یہ کب رک سکتے تھے تھوڑی دور نہ گئے تھے کہ سارا شہر تھرتھرا گیا بلوہ پڑگیا رعایا برایا نے
دروازے بند کر لیے کہ ایک دم میں یہ آفت ناگہانی کہاں سے آگئی یہ خبر وہاں کے بادشاہ گرگس آدمخوار جادو
کو پہونچی اُسنے اُسیوقت ایک فوج جرار بڑے جاہ و حشم سے واسطے مقابلہ فوج اسلام کے روانہ کی وزیر خوش تدبیر
نے کہا کہ اول دریافت کیا جائے وہ کون ہیں شاید کوئی قافلہ بازرگان ہو برائے تجارت نکل آیا ہو تو محض بیجا نہ
اُن لوگوں کا خون ناحق ہو بادشاہ گرگس نے ایک ہرکارۂ برق دم صبا رفتار کو بھیجا کہ جاکر دریافت کرو یہ لوگ کون
ہیں کہاں سے آئے ہیں کدھر جائیں گے طریقہ مذہب انکا کیا ہے اُنکے سردار اعلی کا نام کیا ہے ہرکارہ جون باد صرصر
بسرعت تمام فوج میں آ پہونچا اور آکر افسر فوج سے سارا حال دریافت کیا اُنھوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا
شاہزادہ یکایک غائب ہو گیا ہم اُسکی تلاش میں نکلے ہیں ہرکاروں نے جو سنا تھا وہ حرف بحرف بادشاہ گرگس
جادو سے مفصل کہا بادشاہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ یہ تو قاتل ساحران ہیں فاتح طلسم ہیں انکا چھوڑنا کسی حال میں
بہتر نہیں یہ کہکر فوج کو قتل کا حکم دیدیا اور یہ بھی کہا کہ ہمارے لشکری اُن آدمیوں کو کھالیں اور انکا افسر جو ہوا اُسکو
میرے واسطے لا دیں کہ اُسکو میں کھاؤنگا یہ اطلاع پہنچتے ہی لشکر آدمخواران کرچی لشکر اسلام میں گھس پڑے
اور کھانا شروع کیا مسلمانوں نے بھی تلواریں کھینچیں اور ایک شبانہ روز سخت ہنگامہ قیامت برپا رہا ہر ایک
آدمخوار آدمی کو حلواے بیدو سمجھتا تھا چرب چمکول کے کھاتے تھے لیکن مسلمان بھی اس داد مردانگی سے
لڑے کہ انکے دانت کھٹے ہو گئے سیکڑوں کو قتل کر ڈالا واصل جہنم کرکے مالک دوزخ کے حوالہ کیا انکے دانتوں کی
او جو جن لشکری کے پڑتی تھی سواے زمین کے تہ زمین میسر نہ آتا تھا مسلمان بھی اس بہادری سے اللہ اکبر
کے نعرے کے ساتھ تلوار مارتے تھے کہ ترک فلک چرخ چارم پر کانپتا تھا بادشاہ گرگس جادو نے چند ہزار مردخوار
اور بھیجے مسلمانوں کی ہمتیں ٹوٹ گئیں چھکے چھوٹ گئے لشکر نصف سے بھی کم رہگیا تھا اور جو باقی تھے سب
زخمی تھے لڑ سکتے تھے نہ بھاگ سکتے تھے کہ دفعتاً مردخواروں کا نرغہ ہوا ایک آدمی پر دس دس
مردخوار گر پڑے جانبری کیونکر ہوتی سبھوں نے ملکر کھا لیا بلکہ خون جو زمین پر گرا تھا اُسکی مٹی تک کھا کر
کھاگئے بارگاہیں اور اسباب لشکر کا سب لوٹ لیا کچھ جلا دیا انپر تو یہ مصیبت پڑی کہ سب جان بحق تسلیم

ہوئے اب کیفیت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی سنیئے کہ جب شاہزادے کو اس زندان تنگ و تاریک
مین ایک عرصہ گذر گیا اور قید ساحرہ سے رہائی نہوئی زیست سے تنگ آئے بصدق دل درگاہ قاضی الحاجات
مین دست بدعا ہوئے اور گریہ وزاری شروع کی اور کہنے لگے کہ اے داور داد گر اے مالک روز محشر اے
توانائی دہ دل ناتوانان ہمارے ماری رسان بے یاران اے قادر بے نیاز اے خالق کریم کارساز یا تو مجکو
اس قید غم سے امن دے ایس قید ساحرہ سے رہا کر اور دشمنوں پر فتحیاب کر کے سرخرو اپنے ہمنشینوں
مین پہونچا یا اب تو مجکو اپنے پاس بلالے کہ یہ زمین بہ سبب وسعت کے مجپر بہت تنگ ہے مین اسطرح
اپنا رہنا نہین چاہتا اے فریادرس مظلومان میری فریاد سن یہ دعا کرتے کرتے دفعتاً سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک بزرگوار مرد
پیر سفید محاسن خوبصورت آثار اجلال باری تعالی اُنکے چہرۂ نورانی سے ہویدا تھے اور علم معرفت خداوانی
کا اُنکے بشرے سے پیدا کریم الخلق رحیم المزاج گھٹا ماتھے کا کثرت سجود سے سویدائے دل زاہدان تھا مثل
مہ کامل درخشان تھا تشریف فرما ہوئے اور دست شفقت پدری شاہزادے پر پھیر کر کہا کہ اے شاہزادہ
گرامی نژاد اے شہریار پاک نہاد پریشان نہو صبر کر شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ
ہراسان نشود گھبراؤ نہین خدا مددگار ہے وہی بیڑا پار کریگا خدا تمکو سرخرو کریگا دشمن سرنگون ہوگا حاسد
خوار و زبون رہیگا ہر چیز کا ایک وقت ہے کل امر مرہون باوقاتہا کل کاروبار کے ایک وقت ہوتے
ہین وہ حکیم مطلق ہے جب اُسکی رائے مین آتا ہے تب وہ کام کرتا ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اس حکیم برحق
کا کوئی فعل خالی حکمت سے نہین انسان نکتہ کو نہین سمجھ سکتا ہے انسان جلد باز ہے چاہتا ہے کہ سب امور تک
ہو جاوے کان الانسان عجولا اے شاہزادے اب وہ وقت آگیا مین تجھے ایک اسم پاک بتلاتا ہون
خواص اسکا یہ ہے کہ اُسکو پڑھکر جدہر چلے جاؤگے کوئی روک نہ سکیگا کوئی تیر سحر کرے ہرگز موثر نہوگا
جبتک یہ وِرد زبان رہیگا کسی ساحر کا سحر کارگر نہوگا یہ کہکر وہ غائب ہوگئے اور شاہزادہ اٹھا اسم اعظم پڑھا
اور آگے قدم رکھا ملکہ کو آدمیون نے اطلاع کی ملکہ نے بزور سحر اُسکو روکنا چاہا لیکن اسم اعظم کی برکت سے
وہ سب سحر گرد و برد ہوا اور وہان سے نکلے آگے بڑھے مکان ملکہ پر خود تشریف لائے ملکہ نے زبانی کہا کہ اے
بیمروت جفا شعار ذرا بھی مجکو ترس نہین آتا شاہزادے نے کہا اے ملکہ جسقدر مین تجکو دل سے پیار کرتا ہون
دوسرا ایسا نہین کر سکتا یہ کہکر ملکہ سے کہا آگے آؤ ملکہ سمجھی کہ شاہزادہ مجسے ڈر گیا ملکہ شاہزادے کے آگے
آئی شاہزادے نے بسم اللہ کہکے ایک ہاتھ مارا سر مثل خیار تر کے دھڑ سے جدا ہوکر زمین بوس درگاہ
بدبختی ہوا اور جسقدر کہ وہان تھے سب ساحر و نکو فی النار کیا اُس خطہ کو ساحرون سے پاک کیا اُس
روز شاہزادے نے وہین مقام فرمایا کہ جبکہ ساحر فلک اپنے مغرب سے نکلکر کرسی نشین فلک ہوا شاہزادے
نے تلاش لشکر کا خیال کیا کہ ذکر اسکا آیندہ ہوگا

اب کیفیت نرگس آدم خوار جادو کی لکھی جاتی ہے

وہ یہ ہے کہ اسنے مذبح لالہ رنگ سلطان طلسم رنگین فلک کو اس بات کی خبر کی کہ مسلمان بار دوم فاتحی طلسم
یہان پہونچے ہین مین نے اُنکے لشکر کو طعمہ اپنی فوج گرسنہ کا کر دیا مگر اُس شخص کا جسپر فتح ہونا طلسم کا منحصر
ہے پتہ نہین معلوم ہوتا ہے اُسکی فوج کے آدمی بیان کرتے تھے کہ جسوقت ہم شاہزادے کے ساتھ سرحد

طلسم رنگین فلک پر آئے شاہزادہ دریاے خون کا تماشا کر رہا تھا کہ کسی ساحر کے پنجے نے اٹھا لیا اور ہم لوگون کی
نظر سے غائب ہو گیا مذبوح لالہ رنگ نے یہ خبر سنتے ہی ساحرون کو بلا کر کہا کہ دیکھو مسلمان بغرض فتح
طلسم رنگین فلک آئے ہین طلسم کشا غائب ہوا اسکو تلاش کرو یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ مسلمان
لوگ یہان تک آجا دین اور اسکی فتح کا ارادہ کرین مذبوح لالہ رنگ یہ گفتگو کر رہا تھا کہ دیوار شق ہوئی
اوراُسمین سے ایک پتلہ فولادی کا نکلا اُسنے کہا کہ حضور عالم سنگ اندام ساحرہ قتل ہوئی اُسے ایک مسلمان نے
قتل کر ڈالا وہ اُس مسلمان کو سرحد طلسم سے اٹھا لائی تھی اُس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی اُس مسلمان نے
انکار کیا کہ یہ مین برا فعل نہ کرونگا سنگ اندام نے اُسے قید کیا تھا وہ شخص چند دنون کے بعد قید خانے
سے نکل آیا اور اُسے قتل کر ڈالا مذبوح لالہ رنگ نے کہا کہ وہی طلسم کشا ہے اُسیوقت چند ساحرونکو
طلب کیا اور طرف مکان سنگ اندام ساحرہ کے روانہ کیا کہ جلد کر وقت پہونچو ادھر شاہزادہ سکندر فرخ لقا
جو وہان سے بہ تلاش لشکر چلا آگے ایک مکان انکو دکھائی دیا بہت بلند ایوان رفیع قدر وسیع شہزادے
نے قدم آگے رکھا جب قریب آیا دیکھا کہ مکان بہت بلند ہے ہر ایک برج مکان سقف فلک سے گذرا ہوا مطلا
منقش ہزارون اسکے دروازے ہین لیکن کوئی نہ پاسبان ہے نہ دربان کا نشان ہے یہ شاہزادے عالیجاہ
بلا خوف وخطر اُس مکان کے اندر چلے گئے جیسے ہی سامنے دروازے اُس مکان کے ہوئے تھے کہ ایک بہت
سخت مہیب دہشت ناک آواز آئی گویا ہزارون توپین ایکدم سے چھوٹ گئین یا صدمۂ آواز صور اسرافیل
سے پہاڑ پھٹ گئے شاہزادہ چارون طرف دیکھنے لگا کوئی نہین دکھائی دیا یہ بلا تامل اسم اعظم بر زبان
آگے بڑھے دیکھا کہ اُس مکان کے اندر بہت سے مکانات بنے ہین ایک طرف ایک باغ مختصر ہے لیکن بہت
زینت کے ساتھ بنا ہے گل و ریحون کی کیاریان خوشنما دل کی لبھانے والی مہندی کی ٹٹیون کی نرالی بہار تھی ہر
ایک سرے سے دوسرے سرے تک میوہ دار درخت لگے ہوئے پختہ و خام اثمار سے لدے ہوئے بلبلون کی دلکش
آوازین کوئل کا دم سنانے کا عالم پپیہے کا شور فاختہ کی حق سرہ کی پکار مور کا رقص چکورون کا آپسمین بحث
کرنا چاندنی کیطرف دوڑنا فرش زمردین باغ مین بچھا ہوا نہرین کیاریون مین جاری ہر روش چمن آب جو
سے سیراب ہر درخت سر سبز و شاداب موسم خزان کا نام نہین بہار دل سے اُس باغیچے پر قربان تھی وسط
باغ مین ایک چھوٹا سا بنگلہ راحت کے لیے بنا ہوا طلائی ستون نقرئی کی بندش منقش تراشیدہ کی چھاونی
نارنگ و شفتالو کی گرفتہ لگی ہوئی محراب بنگلہ مین بہت خوشنما جالیان بنی ہوئین خوشۂ انگور لگے ہوئے چڑیون
نے دھوکا کھایا مقصودون کو وصل ہونے کا گمان تھا اُس نقاش کے ہاتھ چومنے والے تھے جسنے
ایسی گلکاری کی تھی اُس بنگلے کے محاذی ایک چھوٹا سا حوض بنا تھا دو قد آدم گہرا تھا آب زلال بھرا
ہوا چشمۂ حیات کو اُس پر رشک تھا درمیان حوض مین ایک ہزارہ کا فوارہ لگا ہوا چارون کونون پر چار
کرسیان پڑی ہوئین اور اُسپر بادل اٹھا ہوا کالے سنگ کا چڑھے ہوئے کرسی پر بیٹھنے سے اُسکا اور
لطف زیادہ ہوتا تھا یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ ابر برسنا چاہتا ہے ہر باریک بوندیون سے ترشح ہوتا عجب کیفیت
تھی ساون کی گھٹا کا لطف دکھاتا تھا مقابل حوض کے ایک چبوترہ بنا ہوا سنگ مرمر کا یہ چبوترہ تھا بہت
اچھی اچھی جالیان بنی تھین شنجرف کی تحریر تھی اودی سرخ وزرد سبز کبود گلکاری تھی یہ چبوترہ اپنے
حسن مین غضب کا بنا تھا اور کچھ آلات ورزش یہان چبوترے پر رکھے ہوئے تھے چبوترے کے نیچے اکھاڑہ

کھڑا ہوا شاہزادے نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکان کسی پہلوان بے نظیر کا ہے کہ اُسنے اس طرح سے سجا ہے
اتنے مین کہ رستم سپہر دوار ورزش کرنے کے لیے پردۂ مغرب مین گیا اور شاہزادہ نیل مع تمامی لشکر سیارگان کے
اورنگ آرائے بزم خلوت ہوا شاہزادے نے ایک محفوظ مقام اُس مکان کا تجویز کرکے آرام کی ٹھہرائی یکبارگی
ہزار دن موی بتیان فانوسون مین روشن ہوگئین بڑے بڑے جھاڑ ہانڈیان مردنگ روشن ہوئے رات
بمقابلہ دن تھی کسیکو رات ہونے کا گمان نہ ہوتا تھا جبکہ لیلاے نیل نے اپنی جعد کو دراز کیا تا کمر پڑی کہ مسند زرتار
بچھی ہوئی گاؤ تکیہ آرام کیے رکھے ہوئے اگالدان چنگیر دان حسندان مسند کے روبرو رکھا ہوا شاہزادہ متحیر
تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے کوئی تازہ طلسم ہے ایسا نہو کہ دھوکے دھوکے گرفتار ہو جاؤن لیکن دل کو قوی کیا اور
اسم اعظم زبان دل سے پڑھنا شروع کیا کہ یکایک کڑاکے آنے لگا گھٹا ٹوپ تاریکی چھاگئی پھر تو صبح ہونے لگا کہ دل
ابر سے ایک ماہ سیما مہ پارہ نمونہ قیامت محشر فریب کم عمر ہر صفت سے سجی ہوئی اُتری اور اُسکے ساتھ مین
کئی خواصین مہ جبین پری نژاد کہ حسن خداداد انکا آتش فشان تھا اس آفت کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسند پر لاکر
بٹھایا محفل سرود جانی کی گانا ہونے لگا اعتدری وہ آواز دل کش ہو لحنون کہ سننے والے بے اختیار مرغ بسمل کی صورت
تڑپتے تھے شاہزادۂ عالیقدر اسکندر فرخ لقا ایک حجرے سے بیٹھے بیٹھے دیکھ رہے تھے اپنی دانست مین بالکل
پوشیدہ تھے کوئی ان تک نہین پہونچا تھا کہ ایک خواص واسطے ضرورت خاص کے ادھر سے نکلی اسکی نگاہ اُس
حجرے کے اندر دلی سیج پر پڑی دیکھا کہ ایک آفتاب اسکے اندر جلوہ گر ہے روشنی پھیلی ہے جب اسنے خوب
جھانک کر دیکھا معلوم ہوا کہ ایک اجنبی شخص بیٹھا ہے نور وحشت اسکے چہرے سے برس رہی ہے مسافرت
اسکی صورت سے ٹپک رہی ہے یہ جلدی اُسنے پاؤن پھری ملکہ سے کہا کہ او شاہزادی ایک نیا گل شگفتہ ہے جسے
سونگھو گی تو مست ہو جاؤ گی دامن مین لے آج تک ایسا گل شگفتہ نہین کہا ہے ملکہ نے کہا تو لا کنیز بولی کہ حضور وہ گل
وہ اس قابل نہین کہ شاخ گلبن سے پھول علحدہ کیا جائے تا قیامت گلبن اپنی گریہ سے رنگا رہتا ہے کہ خود ہی
قدم رنجہ فرما کر دیکھ لیجیے دور نہین ہے نزدیک ہے اسی روش مین ہے شاہزادی بہزار نزاکت مسند سے اٹھی اور
اس طرف چلی جس طرف وہ کنیز چلی جب حجرے کے قریب گئی ملکہ سے کہا دیکھیے اس حجرے مین تازہ پھول کھلا ہے
شاہزادہ یہ باتین سن رہا تھا اسم اعظم کا ورد کیا وہ نام پاک پڑھنے لگا ملکہ نے جیسے ہی قدم حجرے کے اندر رکھا
رکھنے کے ساتھ ہی بیہوش ہوئی کمر سے گری سرکا آغوش شاہزادہ مین پہونچا شہر لالہ نے فوراً شاہزادی
کو اٹھا لیا اور اسے پلنگ پر لٹا کے آہستہ آہستہ دامن سے ہوا دینے لگا اور عرق چہرے کا دامن قبا سے
پونچھا اپنے اسم اعظم کے دمون سے لخلخے اور بید مشک سے زیادہ کام لیا اور کنیزین گرد و پیش استادہ حیرت
بھران کچھ منہ سے نکال نہ سکتی تھین چند ساعت مین ملکہ کو ہوش آیا دیکھا کہ پلنگ پر لیٹی ہوئی ہون ایک فتنۂ عالم
جو کہ ابھی مجھکو اس بلاے بے درمان مین ڈال چکا ہے سرہانے بیٹھا ہوا مصروف تیمارداری ہے بدل و جان
غمگساری کر رہا ہے شاہزادی نے آنکھین نیچی کرلین مارے شرم کے کچھ منہ سے نہ نکال سکی خواصون نے
پلنگ سے اٹھایا مسند تک لائین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا اسی حجرے مین بیٹھے رہے ملکہ کو اب تاب کہان
دل ہر گاہ سینہ سے بھاگا جاتا تھا اور کلیجہ منہ کو چلا آتا ہے بیقراری سے آثار عشق ظاہر ان خمار آلودہ آنکھون سے سرمۂ محبت
والفت پایا جاتا تھا اسکی خشکی لب اور اڑے ہوئے رنگ چہرے سے ثابت ہوتا تھا کہ تیر محبت کا لگ چکا ہے زخم خوردہ
ہوگئی ہے مین خواص کو اشارہ کیا وہ کنیز دوڑتی ہوئی حجرے مین آئی اور شاہزادہ کیا تمکین سے اٹھا کیسے ملکہ عالم بالا کہ آئین اپنی [illegible]

شاہزادہ بلا خوف و باک اسم اعظم پڑھتا ہوا ملکہ کیطرف چلا جیسے ہی شاہزادے نے قدم رکھا شاہزادی بوقر
اٹھ کھڑی ہوئی اور مسند خالی کردی شاہزادے کو اس مسند پر بٹھایا آپ مقابل مسند بیٹھ گئی شاہزادے
نے جو نظر ملکہ پر ڈالی گلشن حسن کا ایک نا شگفتہ پھول پایا سیاہ بال گھونگھر والے زلفین مانگ نکالے سپید ور بھرا ہوا
گویا خط شنجرف کھنچا ہوا ہے راہ ظلمات تنگ و تاریک خضر کو راہ چلنا دشوار تھا چوٹی کمر تک پڑی ہوئی سرخ موباف اطلس
کا گویا سرخ سانپ کالے کو نکل کے بیٹھ رہا ہے بیاض گردن صاف چشمۂ حیات تھی صبح صادق سے بے شبہ
کافوری تھی اس تن نازک پر سینہ کا ابھار کہیں ابھری ہوئیں بند محرم تنگ سے چھاتیاں نکلنے کو آمادہ تھیں شکم صاف
تختۂ قاقم نظر آتا تھا کلائی نازک مین سیاہ چوڑیاں گویا گرد شاخ صندلین سانپ حلقہ کیے تھے پور پور چھلے چھلے
دزد حنا جلوہ کے چرانے کی گھات مین جو قطرہ چہرے سے ٹپکتا تھا قطرہ آب حیات تھا مانی و بہزاد نے ایسی
تصویر خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی اگر دیکھتے تو یہ طاقت تھی کہ وہ تصویر بنا سکتے اگر بنا سکتے تو وہ ناز و کرشمہ کہان
پاسکتے کنیز باتمیز منھ چڑھی بولی کہ اے صاحب یہ خاموشی کب تک رہیگی کیا رات کہین اور دونی ہوجائیگی
ملکہ نے ایک آہ سرد کھینچکر دونون ہاتھون سے کلیجے کو تھام کر کہا کہ آپ اپنے نام و نشان سے واقف کیجیے کہان سے
تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لیجائیے گا شاہزادے نے کہا میرا نام اسکندر فرخ لقا ہے فاتح طلسم
رنگین فلک کو آیا ہون جسطرح ہوسکے گا اسکو فتح کرونگا اور باقی کیفیت لشکر کے گم ہونے کی اور اپنا گم ہوجانا اور
حسب و نسب سب بتا دیا اور ملکہ سے استفسار حال کیا کہ آپ بھی تکلیف فرما کے اپنی سرگذشت ارشاد کرین ملکہ نے
کہا سنیے میری کیفیت یہ ہے لیکن مین چاہتی ہون ع یہ خانہ بدوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا شاہزادے
نے کہا یہ مثل مجھ پر واقعی صادق ہے آپکے یہ مصداق نہین اگر آپ نے کسی اور نشے مین کہا ہو تو بھی قبل از مرگ
واویلا محض بیجا جو زبان ہے شاہزادی کو کھسیانی ہوئی شاہزادے نے کہا کھسیانی مت ہو یہ شرم کھانیکی بات
نہین ہوا ابھی اپنی سمجھ ہے ہان فرمائیے ملکہ غرق عرق ہوگئی طبیعت کو درست کرکے کہا کہ اے شاہزادۂ والا جاہ
نزہت بہار یہان ایک مقام ہے وہان کا بادشاہ قتیل گل ہے مین جادو میرا باپ ہے سنبل دراز
جادو میرا نام ہے ایک روز مین اپنے باپ کی خدمت مین بیٹھی تھی وہ علم نجوم و رمل سے خوب واقف
ہین بیٹھے بیٹھے رمل و نجوم دیکھنے لگے در باب طلسمات دیکھی معلوم ہوا کہ ایک شخص طلسم رنگین فلک
کو فتح کریگا اور اسیوقت ایک تصویر بھی میرے کہنے کے بموجب بہت عمدہ کھینچی اور کہا اے سنبل دراز جادو
یہ تصویر اس شاہزادۂ فاتح طلسم رنگین فلک کی ہے مین نے وہ تصویر اپنے پاس رکھ لی لیکن وہ تصویر
دیکھنے سے میرا دل گھبرانے لگا ان نشیلی آنکھون سے جو تیر مژگان نکلے براہ راست میرے کلیجے سے پار ہوگئے
سنان الفت دلمین جاکر دو سار ہوگئی آہ قضا و قدر نے نقل سے اصل کردی قسمت کا لکھا پیش آیا یہ باغ جو آپنے دیکھا ہے میرا بھائی ہے
ایک ہزار اسنے بنوایا ہے آہن ورزش کرتا ہے طلسمات مین ایک شخص پہلوان شمار کیا جاتا ہے روزانہ یہان وہ ورزش کرنے آتا ہے
صبح کو وہ آئیگا اس سے مقابلہ کرو خدا تمکو اسپر فتح دیگا وہ تمھارا ساتھ طلسمات کی فتح مین دیگا مین مجبور
اس سے روز دعا مانگتی تھی کہ جلدی سے شبہاے ہجران آخر ہون اے شاہزادے مین اپنی زیست
سے عاجز آگئی اگر چندے دیدار نہ میسر ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ مجکو زندہ نہ پاتے خیر خداوند سامری کی عنایت
ہے جو اسنے ملاقات کرائی شاہزادے نے جیسے ہی خداوند سامری کا نام سنا غصہ مین ہوا
اور کہا کہ اے ملکہ بہت برا مین نے تمھارا خیال کیا جو یہ سنا کہ اگر کوئی دوسرا یہ نام میرے سامنے لیتا تو بلا تامل قتل

اگر تمکو زندہ نہ چھوڑتا ملکہ نو نے سے سہم کر بولی خطا معاف کیجیے جو کہوا سچ ہے مین خادمہ ہون جو کہیے گا وہ کرونگی کشور لیا
تمھارا قبضہ ہی جو چاہت سو کرو یہ حضرت عشق ایسے نہین جو اپنا نذر کرکے رکھین اچھا شاہزادے
آپ فرمائین کہ کیا کہون شاہزادے نے اپنی تقریر فصیح و بیان بلیغ سے اسلام کی خوبیان اور رنگی
خوبیان بیان کین اور کہا دیکھو تم اہالیان طلسم کا کچھ زور ہم لوگون سے نہین چلتا یہ برکت ہمارے خدا
نام ہی ہے ورنہ مین تنہا طلسم رنگین فلک کو جا سکتا ہون ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا بلاشک سچ ہے صحیح
ہو شاہزادے نے کہا ای ملکہ اگر پھر تمھارا دل ہو تو جو مین کہون وہ کرو اسوقت بخوشی خود اور اگر خدا اسنے
مجکو فتحیاب کیا تو تمکو زبردستی مسلمان کرونگا شاہزادی سنبل دراز جادو نے کہا کہ ای شاہزادے
اگر سر طلب کرو حاضر ہے سب دولت اگر جان طلبی جان بتو بخشم ؛ از جان چہ عزیز ہست بگو آن بتو بخشم
شاہزادے نے جب دیکھا کہ یہ ہر صورت سے راضی ہے تب شاہزادے نے اسکو مع کنیزان پر صفا مسلمان
کیا دل سے تصدیق اسلام کی ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا ای شاہزادے صبح کو میرا بھائی یہان ورزش
کو آئیگا تمکو دیکھے کے عیب نہین کہ کشتی لڑے اسکو کسی حکمت سے مسلمان کرلو وہ تمھارا ساتھ بہت دیگا
اس طلسم مین وہ اکیلا پہلوان ہے اور اسکا نام پیل صمصام جادو ہے شاہزادے نے کہا خدا نے
چاہا تو اسکو بھی مسلمان کرونگا جب سب ذکر مذکور ہو چکے اور شاہزادے کو قدرے امید فتحیابی کی ہوئی
شاہزادی نے در پردہ کچھ باتین چھیڑین خلوت تو تھی ہی شاہزادے نے کہا ای ملکہ سنبل دراز یہ ہمارا
قاعدہ نہین کہ اس طرح بے اختیار ہو کر ہر ایک عورت سے آزادانہ حالت مین وصل کرین تا وقتیکہ
کامل حق اسپر اپنا ثابت نہو اور صحیح ملک نہو جاوے ملکہ نے اور کچھ باتین چھیڑین شاہزادے نے
بعد فتح طلسم عجائبات و غرائبات روبروے امیر صاحبقران ثانی عقد ہونیکا اقبال کیا اور وعدہ کیا پھر کہا کہ
سنبل دراز یہ ممکن نہین جو تیرا خیال ہے مسلمانون مین یہ قاعدہ نہین اور ابھی بھی سادی محبت جاتی ہے کہ
تم ہی نہین بلکہ مین بھی عاشق ہون یہ باتین حد اختتام کو نہ پہونچی تھین کہ مخل جلسہ عشاق تفرقہ انداز
محبان و معشوقان پھر ماہ پیر چلا مشرق سے سر نکالکر پردہ دری عشاق مین مصروف ہوا شاہزادہ مسند سے
اٹھا اور وضو کیا اور نماز ادا کی ملکہ سنبل دراز جادو اور کنیزونکو سب قواعد و ارکان نماز سکھا کے بعد ازان
سنبل دراز مع کنیزان محلات شاہی مین چلی گئین اتنے مین دیکھا کہ پیل صمصام جادو تخت روان پہ سوار
معلق چلا آتا ہے شاہزادہ سنبھل کر کمرے مین جا بیٹھا کہ پیل صمصام جادو کا تخت اترا گٹھری اتاری اور
اکھاڑے کی طرف چلا شاہزادے نے دیکھا کہ ایک عفریت ہے اگر یہ جادو ہے تو دیو سفید کی آنکھ نکالے اسفندیار
کا پنجہ پھیرے زور آزمائی کو ایک کھیل جانتا ہے شجاعت شہامت کے علامات اسکے چہرے سے خود بخود ہویدا
نکلتے ہین خم ٹھونک اکھاڑے مین اپنے خداوند کا نام لیکر و داد کا اسکی نعرہ کرکے کیطرف جا پہونچی دیکھا کہ ایک
جسیم طرحدار جوان کچھ آثار ملال سفر کے ست اسکے چہرے سے پیدا ہوتے ہین کچھ متحیر سا ہے اتنے اکھاڑے
سے آواز دی کہ ای جوان تو کون ہے جلدی حال کہہ ایسا نہو کہ مفت میرے ہاتھ سے گرفتار ہو [illegible] خاندانی جوش
مین آئی اور کہا کہ مین شاہزادہ اسکندر [illegible] فاتح طلسم رنگین فلک و قاتل ساحران روبہ خصال
ہون پیل صمصام جادو نام سنتے ہی مثل بید کے کانپ گیا اور کہا یہ فاتح طلسم شاہزادہ کمرے سے
نکلکر باہر آیا پیل صمصام جادو نے بزور سحر سانپ بچھو برسائے اسنے اسم اعظم کو ورد زبان کیا سانپ

بچھو سب جلکر خاک ہو جاتے تھے تب صمصام جادو نے آگ برسائی وہ بھی برکت اسم پاک موثر ہوئی تب ایک
بزور سحر تلوار دو کا حملہ کیا کئی ہزار تلوارین ایکدم سے شاہزادے پر ٹوٹ پڑین برکت اسم اعظم سب رد ہوگئین
شاہزادے نے کہا اوے صمصام جادو اگر تمام طلسم کے ساحر جمع ہون انشاء اللہ تعالی ایک بھی مجھپر غالب
نہ ہوگا ناحق محنت کرکے پریشان ہوتا ہے صمصام نے کشتی کا ارادہ کیا شاہزادہ بھی بسم اللہ کہکے
اکھاڑے مین اترا گا زوری ہونے لگی کبھی وہ انکو اکھاڑے سے باہر کرتا اور کبھی یہ اسکو اکھاڑے سے باہر
پھینکتے ہین اس کشمکش مین تمام زمین دھنس گئی بڑے بڑے غار پڑگئے پل صمصام جادو دلمین کہتا تھا
کہ آج ایک شخص دکھائی دیا ہے طلسم بھر مین کیسکو نہین جانتا تھا لیکن فاتح طلسم بہت طاقتور ہے پل صمصام جادو
نے کہا کہ اب آپ بھی ذرا دم لے لین اور مین بھی دم راست کرون تب پھر زور ہو شاہزادہ سمجھ گیا تھا کہ بہت تھک گیا ہے اسکا دم
اکھڑ گیا عاجز ہوگیا ہے شاہزادے نے کہا اے صمصام جادو مین تمکو بہت بڑا پہلوان جانتا تھا لیکن کچھ بھی نہین ہو تم کچھ
کا وزوری مین تیرا دل گھبرا گیا خیر دم راست کرلے انکو تو اس حال مین چھوڑیے کہ انکا ذکر مناسب وقت کیا جائیگا

اب کیفیت سنبل دراز جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ اپنے محلات مین کئی دن بھر پریشان رہی کسی صورت سے اسے آرام نہ تھا دل پہلو مین گھبراتا تھا منتظر تھی
کہ شاہزادہ جلد ہو مین چلون لیکن انتظاری کے دن رات بڑے ہوتے ہین کاٹے نہین کٹتے وصل کے ایام بالکل
معلوم نہین ہوتے اور یہ بھی خیال تھا کہ صمصام جادو گیا ہے نہین معلوم کیا حالت ہوئی ہے لیکن یہ سبب
قوی تھا زرا رخصت ہوئی اور داخل باغ ہوئی دیکھا کہ صمصام سے جنگ ہورہی ہے کہ شاہزادے کی نظر
سنبل دراز جادو پر پڑی صمصام جادو نے کہا کہ اے سنبل دراز جادو آج یہ شخص ملا ہے اتنی مدت مین
نہین معلوم کہ کہان چھپا ہوا تھا اور ایک دفعہ بہت زور سے لگر اکھاڑتا چاہا لیکن صمصام سے تنگ شاہزادہ
کا نہ اکھڑا کہ شاہزادے نے بسم اللہ کہکے اسم اعظم پڑھا بان کرکے تنگ صمصام جادو کا اکھاڑ معلق زمین کچھ
سنبل دراز کے سامنے زمین پر گرا دیا اور کہا کہ صدق دل سے اسلام لا اور کلمہ پڑھو ورنہ مفر اب نہین
بہتر یہی ہے صمصام جادو نے صدق دل سے کلمہ اسلام پڑھا خاصہ مسلمان ہوگیا اب شادیانہ خوشی کا دل ہی
دل مین سنبل دراز جادو بجاتی تھی اور کہتی تھی کہ زہے نصیب ایسا شخص میری زوجیت مین ہے اور ایسا
شاہزادہ میرا مالک کیا جائیگا دعوت کا سامان ہو اور روز شاہزادے کو دعوت مین گذرے طلسم سنبل دراز
نے خوب جشن کیے خوب جی بھرکے نظارہ یار کیا ہر وقت بلا فرقت و خوف شاہزادے کے ہم پہلو رہا کی تیسرے روز
شاہزادہ اسکندر نے رخصت کا سامان کیا اور صمصام جادو سے طالب رخصت چاہی صمصام جادو نے کہا
کہ مین ضرور ہمراہ چلونگا انشاء اللہ بہت جلد طلسم فتح ہوگا شاہزادی سنبل دراز نے کہا کہ مین امید کرتی ہون
کہ مین بھی اس سفر مین چلون شاہزادے نے منع کیا صمصام جادو اپنے باپ کے توشہ خانہ مین گیا
اور وہان سے ایک خیمہ ہزار چوب اور کچھ ہتھیار اور ایک چادر لایا اور شاہزادے سے کہا کہ یہ سب اشیاء
طلسمی ہین خاص خداوند سامری کے ہین اسکے بڑے خواص ہین خیمہ ہزار چوب ہے دیکھنے مین بالکل کچھ نہین
لیکن لاکھون آدمی اسمین آجاتا ہے کوسون تک پھیل جاتا ہے اور یہ ہتھیار سلیمانی زیب بدن کیجئے ساحر
اسکی صورت سے بھاگتے ہین اور یہ چادر بھی اس خداوند سامری کی ہے لاکھون ساحر قید کرلیجئے یہ چادر انہین دل

دیکھے سب کے سروں پر یہ چادر ہوگی کسی ساحر کی یہ مجال نہ ہوگی جو اسکے نیچے سے نکل جائے اسکے نیچے
سحر بھی نہیں کرسکتا سنبل دراز جادو یہ محبت اپنے بھائی کی دیکھ کے بہت خوش ہوئی صمصام جادو نے
بھی یہ معلوم کرلیا تھا کہ مجھ سے پہلے میری بہن اسیطرح سے مع خواصوں کے مسلمان ہوگئی ہے پانچویں روز شاہزادہ
اسکندر فرخ لقا مع صمصام جادو کے آگے چلے یہ دو شخص چلے جاتے تھے دریافت راستے کی کوئی ضرورت
نہیں تھی کہ صمصام سب جانتا تھا دوسرے روز ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ آگ کا دریا ہے تمام آگ بھری ہے شعلے
آسمان تک جاتے ہیں دریا کے اس ساحل پر ایک قلعہ بہت آہنی اور سنگین بنا ہے صمصام نے اسکا نام قلعہ
قیفار یہ بتایا اور کہا اسکا افسر طیفال جادو نام ہے خیرہ مردانگی میں فرد مرد میدان نبرد ہے صمصام جادو
نے وہ خیمہ عالی استادہ کیا خود بخود تمام زمین کھیل تمام خرگاہیں تمام بارگاہیں جدا جدا اور دو منزلہ سہ منزلہ بنے ہوئے
سب سامان پرتکلف اسمیں موجود شاہزادہ اپنی بارگاہ میں آیا صمصام بھی اسی میں آرام گزین ہوا بلا
اندیشہ وتامل رات گذری جب سیاہ دم فیل آرام گزین شاخانہ ہوا اور ترک فلک تیغ اجلال بکف میدان
نبرد میں آیا دیکھا کہ ساحر آرہا ہے صمصام نے کہا دیکھیے ایک ساحر آتا ہے کہ وہ آگے آتے معلوم ہوا اور یہ کہا کہ مجھے طیفال
جادو افسر نے بھیجا ہے اور دریافت کیا ہے کہ تم کہاں سے آتے ہو اور کہاں جاؤ گے شاہزادے نے کہا کہ ہم لشکر
صاحبقران سے واسطے فتح طلسم رنگین فلک کے آئے ہیں وہ ساحر اسیوقت واپس گیا اور جاکر طیفال
جادو سے کہا طیفال نے طبل جنگ بجا دیا دیکھے کیا ہیں کہ آگ کا دریا چڑھتا چلا آتا ہے تمام خیمے کے اندر ہوا
چلا گیا شاہزادہ نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ دود دھواں اسیوقت موقوف ہو گیا صاف میدان نظر آنے لگا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دیکھا لشکر ساحران ہزار در ہزار بہے جاتے آگ کے بیچ میں چلے آتے ہیں گویا صاحب
دوزخ ہیں کہ چاروں طرف انکے آگ ہے بیچ میں وہ ہیں مقابل آکر صف آرائی کی ادھر سے شاہزادہ مع اپنے
ساتھ صمصام جادو کے میدان میں آیا طیفال جادو نے ساحروں سے کہا کہ حریف کی طرف سے فقط
دو آدمی ہیں اور کوئی بھی نہیں طیفال جادو نے کہا ایک ساحر جادو سے اور جلد انکو گرفتار کر لا سرنگ زن
جادو آیا اور سحر کا کارخانہ پھیلایا صمصام جادو نے وہ چادر لیکر اسپر پھینکی کہ وہ اسکے نیچے دب گیا
جب وہ ناکامیاب ہوا تب تک طیفال جادو کے اور چند ساحر آئے اسیطرح سے بہت سے آئے
لیکن چادر کے وزن سے کسی نے رہائی نہ پائی صمصام جادو نے شاہزادے سے کہا کہ یہ کارخانہ سحر ہے
یونہی برسوں لڑائی رہیگی اور ساحر آتے جاینگے چلیے تب دشمن پر حملہ کریں شاہزادے نے کہا بہتر ہے چلیے
دونوں صاحب ساتھ اپنی شمشیر بکف ہو کر چلے اسم اعظم پڑھکر صمصام پر دم کیا اور یکدم سے اللہ اکبر
کا نعرہ مارتے ہوئے فوج دشمن پر حملہ آور ہوئے دیر تک خوب لڑائی ہوئی کشتوں کے پشتے لگ گئے تو وہ
انبار ہوگئے ساحروں کو جان بچانا مشکل ہوئی طیفال جادو بار بار اپنا سحر کرتا تھا لیکن ببرکت اسم پاک کے
دونوں کاروبار ہی میلا ہوتا تھا چار گھنٹے کامل تیغ زنی رہی کہ ہزاروں کافر واصل جہنم ہوگئے اور ہزاروں
زخمی ہوگئے میدان کارزار صاف نظر آنے لگا ساحروں سے جنگل پٹ گیا لاشوں سے دشت اٹ گیا
طیفال جادو کو صمصام جادو نے گرفتار کیا جب سردار مقید ہوگیا لشکریوں نے اطاعت قبول کی سب
رہ گئے تھے مع طیفال جادو کے مسلمان کیا کلمہ پڑھایا وہ سب صدق دل سے پکے مسلمان ہوئے جبکہ جہاندار
چرخ حجلہ مغرب میں روپوش ہوا اور سرہنگ شب مع تمامی لشکر و فوج از رزم میدان نبرد ہوا کھیت

اسکے ہاتھ رہا مات بھر خوب جشن رہے یا تو شب اول مین فقط دو ہی آدمی استنے پر بستہ خیمے مین آرام پذیر
تھے یا آج وہ خیمہ مسلمانون سے بھرا ہوا دکھائی دیتا تھا طیقال جادو نے افسری لشکر کی سرکار شاہزادے سے
پائی خلعت عطا ہوئے طیقال جادو خرم و خندان خیمہ مین آرام پذیر ہوا لشکر والے سب بستر خواب پر آرام
کرتے تھے کہ سپیدہ دم افق مشرق سے طالع ہوا اپنے بسترون سے اٹھے خیمہ اکھڑ گیا آگے بڑھنے کی ٹھہری
جو دیا سے آتش دیکھا تھا محض ایک صاف جگہ نظر آتی تھی نہ آتش تھی نہ دھوان تھا سحر کا کرشمہ تھا شاہزادہ
قلعہ قیفاریہ مین آیا طیقال نے دعوت کی ایک روز یہان دعوت مین گذرا طیقال کے زن و فرزند عزیز
اقارب سب مسلمان ہوئے ہیچ کفر گو بنے ارکان اسلام اکثر شاہزادے سے بتا دیے دو سرے روز وہان سے
آگے بڑھے کہ ذکر انکا وقت پر آویگا اب وہ کیفیت ملاحظہ ہو جب یہان لڑائی یون ہوئی اور سب مسلمان ہوگئے
ایک ساحر قلعہ قیفاریہ کا دربان بھاگ کر منیوچ لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم کے پاس گیا اور سب حال بیان
کیا اور کہا کہ قلعہ قیفاریہ کا افسر حریف سے جب عاجز ہو گیا مجبوری مسلمان ہو گیا کل وہ قلعہ سنجریہ پر جاوے گے
منیوچ لالہ رنگ جادو نے کسکس جادو کو طلب کیا اور کہا کہ ملکہ نوبہار سفیدہ پوش جادو کو اطلاع دو کہ فورا
مع فوج بیشمار مقابلہ حریف پر جائے کسکس جادو نے ملکہ نوبہار جادو کے پاس ہو کر سب حال سنایا اسنے فی الفور
ارادہ نہضت کیا اور فوج ساحران لاکھون لاکھ مکار روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا طیقال جادو نے مع لشکر
قلعہ سنجریہ کا محاصرہ کیا قلعہ سنجریہ کا ایک افسر تھا گرگ دندان جادو نام اسنے بہت سے سحر قلعے کے اندر
سے کیے آگ برسائی سانپ برسائے لیکن برکت اسم پاک کچھ بھی اثر نہوا گرگ دندان لشکر ساحران لیکر
نکلا اور لڑائی کی ٹھہری دونون لشکر آپس مین مل گئے خوب تلوار چلی صمصام جادو اور شاہزادہ اور طیقال
نے ساحرون کا قافیہ تنگ کر دیا ایک چند ساعت مین نشان اسلامی پر فتح کا پرچم اڑنے لگا دشمنان بیدین
رو بہ فرار بھاگے صمصام جادو نے جادو کے ذریعہ سے سب کو گرفتار کیا گرگ دندان عین میدان جنگ
مین قتل ہوا بہ نسبت جنگ سابق کے اسی لڑائی مین بہت ساحر مارے گئے صمصام جادو نے اسلام
پیش کیا ان سبھون نے اسلام بخوشی خاطر منظور کیا سب پابند ہوئے اسکا بھی افسر طیقال جادو مقرر ہوا
قلعہ سنجریہ خوب لوٹا گیا بیشمار مال و متاع قلعہ سنجریہ کا خزانہ عامرہ شاہزادے مین جمع ہوا جب قلعہ سنجریہ سے
طیقال جادو نے طرف بیت الفرح کے کوچ کیا آمد لشکر اسلام کی طلسم مین برابر دھوم مچی تھی کہ مسلمانون کا
لشکر آ رہا ہے برابر فتح کرتے چلے آتے ہین ایک نامہ طیقال جادو نے لکھکر حاکم بیت الفرح کے پاس اس
مضمون کا بھیجا کہ معلوم ہو حاکم بیت الفرح کو کہ لشکر نصرت اثر شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کا اس طرف آتا
ہے کہ فاتح طلسم ہین ہمراہ لیکر صاحبقران کے پاس وہین جا ملینگے شاہزادے پر کوئی سحر تمہارا تاثیر نکریگا لڑائی
بیکار ہے تم اگر با ہوش ہو تو بہتر ہو ورنہ اسے خود یہ ایک شخص لشکری کے ہاتھ وہان بھیجا حاکم بیت الفرح
مسند پر بیٹھا عیش و عشرت مین مصروف تھا پریان سیمین ساق سے ہمکنار ساقیان مہوش سے ہم پہلو مہ جبینان ناز
طلعت رقص مین موجود تھین عجب رنگ کی کیفیت تھی کہ اسوقت کی محفل قابل دید تھی کسی دربان نے
بوجہ نامہ طیقال جادو کے [illegible] ہنسراج جادو حاکم بیت الفرح کے محل مین گیا
اور کہا کہ مین طیقال جادو کے پاس سے آیا ہون اور یہ خط لایا ہون ہنسراج جادو نے جیسے ہی وہ
خط پڑھا کمال غضب سے سرخ چہرہ ہو گیا دانت سے دانت بجنے لگا جسم بھر مین رعشہ آگیا نامہ کو پھاڑ ڈالا اور

پیامبر کو قید کر لیا کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نوبہار سفید پوش کی ملاحظہ فرمائیے

کہ وہ دس لاکھ ساحر کی فوج لیکر روانہ ہوئی اور ہنسراج حاکم بیت الفرح سے مل ملکہ کی دعوت کی گئی ہنسراج
جادو نے بزور سحر ایک آہنی دیوار لشکر اسلام کے روبرو بنادی کہ ساحر غدار فلک نے مشرق سے سر نکالا
صف آرائی ہوئی برق و سنان و شمشیر چمکنے لگی رستخیز کا ہنگامہ گرم تھا ملک الموت نے بھی اپنا خیمہ نصب کیا لشکر اسلام
نے دیکھا کہ ایک دیوار آہن حائل ہو اور لشکر ساحران اُس دیوار سے ادھر آیا اور ترتیب صف آرائی میں مصروف
ہو کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو میدان میں آئی اور بزور سحر اسنے ایک باغ آراستہ کیا اور جامہ اپنا ہلایا باغ
میں بہار آئی ازہار خوش رنگ شگفتہ ہوئے کلیاں چٹک کرنے لگیں جب باغ بہار سے آراستہ ہوا
دفعتہ باغ کا پردہ الٹ دیا سب نے اپنی آنکھوں سے وہ باغ کی بہار دیکھی بیچ میں ملکہ نوبہار سفید پوش جادو
بہت عمدہ پوشاک پہنکے بیٹھی ہو ملکہ نے کہا او بہار برکت سحر ساحری آؤ اہالیان لشکر اسلام اُس باغ کی طرف
بے اختیار دوڑے کوئی کسیکی نہیں سنتا تھا دیوانہ وار اُس طرف چلے جاتے تھے لشکر اسلام کا رنگ بگڑنے لگا
شاہزادے نے جلدی سے اسم اعظم پڑھکر پانی پر دم کیا سب پر چھڑکا جو باقی تھے وہ رہ گئے جو چلے گئے
تھے وہ بہار کے مقید ہوئے بہار نے سب سے کہا کہ جاؤ سب کو قتل کرو صمصام جادو نے چادر کو پھیلایا
اور سب کی گردن پر ڈالا وہ چادر اسقدر طویل ہوئی کہ باغ کو بھی گھیر لیا ملکہ نے دیکھتے ہی جلدی سے بزور سحر
اپنے کو غائب کیا شاہزادے نے سب پر پانی چھڑکا سب بہار کے سحر سے رہا ہوئے قدم شاہزادے
پر گرے وہ باغ بہار خزان ہوا ملکہ ہنسراج جادو کے پاس گئی اور سارا حال بیان کیا جب سپہر گردان
شب نے ساحر روز کو شکست دی ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بہ تبدیل لباس خیمۂ عالی شاہزادے
میں آئی دیکھا کہ ایک ماہ پیکر عیار و مشتری زہرہ جبین پر تکین بستر استراحت پر آرام فرما ہو چہرے کی
ضیاسے مہ مشعل ماند ہوئی ہو ہزار جان سے عاشق ہو گئی امید وصل نے دل میں گھر کیا بے اختیار
ہو کر چاہتی تھی کہ منھ سے منھ ملادے لیکن بعض اسباب مانع اس حرکت بیجا کا نہ ہو سکے بزور سحر
مع مسہری زرنگار کے خیمے سے اُٹھا اپنے ملک میں واپس گئی کہ جسکا ذکر وقت پر آویگا اب کیفیت
جنگ کی ملاحظہ ہو جب کہ شہنشاہ فلک خواب زمین سے بیدار ہوا اور دریچۂ دار الامارہ مشرق سے سر
نکالا صمصام جادو اور طیفال جادو اسلئے شاہزادے کے مجرے کو آئے ذکر کیا کہ شاہزادہ غائب ہے
دیر تک حکومت میں رہے صمصام جادو نے کہا کہ عذر کرنا بیفائدہ ہے دشمن مقابل ہے جنگ کی ٹھہر
ادہر طبل جنگ بجا ہر یکن لشکریوں پر ظاہر ہو طیفال جادو نے کمان توج ہاتھ میں لی اور لڑائی کو نکلا
صفین غنیم پسپا ہو گئیں سہ بروز نبرد آن پیل ارجمند ٭ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ٭ درید و برید و شکست و بست ٭
یلان را سر و سینہ و پا و دست ٭ صمصام جادو نے داد مردانگی دی خوب ساحروں کو قتل کیا ہنسراج
جادو بیچ ہو نے ملکہ نوبہار سفید پوش کے منتظر تھا اور فکر میں ڈوبا تھا کہ وہ یون میدان معرکے سے چل گئی
فوج میں چھوڑ گئی طیفال جادو بھی طریقہ سرفروشی و جانبازی کا دکھلاتا تھا کہ صمصام جادو نے
سب لشکر پر ہو کہ ماسے کہ مبارز فلک آرام کرنے کے لیے خیمۂ مغرب میں گیا اور وہ شب سے [illegible]

کے سلاسل کے بیسبب آرام بجا یا دونوں لشکر اپنی جگہ پر آئے فریقین کو تفکر پیدا ہوا صمصام جادو
یہ جانتا تھا کہ شاہزادے پر سحر موثر نہیں ہوتا لیکن معلوم نہیں کہ کس ساحر نے یہ چالاکی کی اور شاہزادے کو
کیسے غائب کیا ہنسراج جادو نے بزور سحر اپنے لشکر کے گرد ایک اژدہا کی پیکر آتشین دم بنایا
جو لشکر کا طلایہ دار و محافظ تھا اسکی ارجان کے سایے میں لشکر ساحران پوشیدہ تھا لیکن ہنسراج
کو بھی نہایت تعجب تھا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بے کہے سنے چلی گئی اسکا سبب نہیں معلوم ہوتا کہ
کیوں چلی گئی اور کہاں گئی اور وہ کون بات تھی جو نہیں کہی گئی رات ہی کو ایک ساحرہ دو چار چابکدست عیار دیکر
کو بادشاہ طلسم مذبوح لالہ رنگ کی خدمت میں روانہ کیا اور سارا حال گذشتہ مع ملکہ کے لکھدیا ساحل
طلسم کہا تا کہا تھا کہ ساحر پہونچا اسکا کر وقت پر آویگا اب ملکہ نوبہار کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ شاہزادے
کو لیکر مکان پر پہونچی اور گل تر و تازہ رخسار شاہزادے کی اپنے نرم ملائم حنائی ہاتھوں سے بلائیں لینے لگی کہ شاہزادے
نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تو کون ہے ملکہ ہاتھ چھڑا کے روپوش ہوئی شاہزادہ اٹھ بیٹھا اور متحیر ہر سو نگران ہوا کہ
میں کہاں ہوں اور غصہ میں آکر چاہا نعرہ اللہ اکبر مارے کہ ملکہ نوبہار جادو سامنے موجود ہوئی اور دست بستہ
عرض کی کہ سے یہ گھر تو کہ میرا ہے تیرا نہیں ۔ پر اب گھر یہ تیرا ہے میرا نہیں ۔ بلاشک یہ خادمہ قصور وار ہے
سراسر خطاکار ہے مستوجب تعزیر ہے کچھ حقیقت حال میری سن لیں کہ بادشاہان عالیجاہ و شہریاران نامدار
اسیواسطے ہوتے ہیں کہ مظلوموں بیکسوں کی فریاد سنیں شاہزادے نے کہا کہ بیان کر ہم تیرا انصاف
کرینگے ملکہ نے سلام کیا اور کہا کہ میں بنظر عداوت آپ سے جنگ کرنے گئی تھی اور مجھے اپنے سحر پر
بڑا غرور تھا اور میں سحر سازی میں سب پر کامیاب ہوتی ہوں جس وقت لڑائی کا رنگ بگڑا اور آپ کے
لشکری چلے گئے مجھکو خیال ہوا کہ صاحب لشکر کو دیکھنا ضرور ہے آپ کے خیمے میں گئی آپ آرام کرتے تھے
آپ کے سنان و ابرو و تیر مژگان کلیجے سے نکل گئے تیغ محبت نے گھائل کیا غمزہ چینی نے دل کو چاک کیا
آتش حسن رخسار نے خرمن دل کو جلا دیا میں بزور سحر اٹھا لائی آپ کو یہاں لائی اسکی داد چاہتی
ہوں میں مظلوم ہوں جو تمہارا خدا و مذہب ہو اسکے وسیلے سے مجھ خستہ پر رحم کرو ورنہ میں ابھی اپنے کو مار کر
مرجاؤنگی شاہزادے نے کہا اے ملکہ دیکھ تو نے بڑا دھوکا دیا تو میری قسمی دشمن ہے ایسے وقت میں ایسا
دھوکا دینا نہ تھا اور یہ جان رکھ کہ مجھ پر تم لوگوں کا سحر اثر نہ کرے گا میں ابھی جا سکتا ہوں کوئی ساحر
طلسم مجھکو روک نہیں سکتا اگر تو پہونچا دے تو بہتر ہے کہ تکلیف نہ ہو ورنہ میں ابھی جاتا ہوں ملکہ نے قدمبوس
کر کے کہا کہ بادشاہ عادل سب کام ترک کر کے پہلے عدل کرتے ہیں عدل سب سے زیادہ ہے مجھ مظلوم
کا انصاف کیا جاوے یہ کہکر خنجر کھینچ لیا اور کہا کہ میں مارے لیتی ہوں شاہزادے نے ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا اے ملکہ میں بلا عقد موافق اپنے طریقہ کے کوئی کام نہیں کر سکتا ملکہ نے کہا کہ میں موجود ہوں شاہزادے
نے کہا کہ میرا عقد امیر صاحبقران کے روبرو ہی میں ہو سکتا ہے جب یہ طلسم فتح کر کے جاؤنگا تب عقد ہوگا
ملکہ نے کہا میں یہ کچھ نہیں جانتی میرا انصاف ضرور کیا جاوے جس طرح سے چاہو میں حاضر ہوں یہ کہکر
ملکہ نے بیحجابی شروع کی پردوں کو دور ہاسے کالبد سے علیحدہ کر دیا اپنی صورت زیبا کا لطف ہر طرح سے
دکھایا شاہزادے کو دام میں لائی تھی لیکن شاہزادہ اپنی بات پر قائم رہا اور وعدہ صادق
کیا کہ ضرور میں تمسے ایفائے وعدہ کرونگا لیکن چندے تامل کرو تب شاہزادے نے

اسلام پیش کیا ملکہ نے عرض کیا کہ اگر جان بخشی ہو تو عرض کروں شاہزادے نے کہا بلا تکلف بیان کرو ملکہ نے
کہا کہ میں اسوقت موجود ہوں میری جان تک نثار ہے تو طریقہ کیا چیز ہے اور دل سے مجھے مسلمان سمجھو لیکن
جبتک طلسم آپ فتح نہ کرلیں تب تک مجھے اسی حالت پر چھوڑ دیں اور وعدہ صادق کیا کہ کیسا ہی ہو میں
آپکا ساتھ دونگی اور مسلمان ہوں لیکن انشاء اللہ بعد فتح طلسم ہوا اور ای شاہزادے اگر میں آپکے مقابلہ کو
آؤں تو برا نمانیے گا اور کچھ خیال نہ کیجیے گا مجبوری میں آؤنگی اور دل سے میں آپکی اس امر میں ساعی ہوں شاہزادے
نے کہا ای ملکہ اب مجھے پہونچا دو ملکہ نے کہا ای شاہزادے آپ کیوں گھبراتے ہیں میری چھوٹی بہن سراج
جادو گھڑی گھڑی کی خبر دیگی اگر کچھ بھی ہوگا فوراً آپکے تئیں پہونچا دونگی افسوس ہے کہ اسقدر عرصہ دراز کا
وعدہ ہے اور یوں جدائی میں زندگی دوبھر ہوگی اپنی فوج کو اطلاع کر دیجیے اور اگر موقع دیکھیے تو یہاں سے
لڑائی شروع کر دیجیے شاہزادے نے اپنے سامنے صمصام جادو کے نام مفصل حال لکھکر چھوٹی سالی
سراج جادو کی معرفت بھیجا سراج جادو زمین کے اندر سے مقام لشکر صمصام جادو میں جا نکلی
صمصام جادو حیرت میں ہوگیا کہ اسنے خط دیا صمصام جادو نے خط پڑھا اور جواب نامہ لکھا سراج جادو
کو دیا سراج جادو نے لاکر شاہزادے کو دیا شاہزادہ کسیقدر مطمئن ہوا اور یہاں بھی سب کو اطمینان ہوا ادھر
کا حال سنیے جسوقت ساحر مرسلہ سراج جادو طلسم کے پاس پہونچا سلطان نے حقیقت حال نامے سے
واقف ہوکر ایک غضب نامہ تو بہار جادو کو تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد ہنسراج جادو سے مل اور ایک
ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر تہ زمین چاک کرتا ہوا ایوان ملکہ میں تہ زمین سے نکلا اسوقت ملکہ عین لطف
میں شاہزادے کے زانو سے لگی ہوئی اٹکھیلیوں کے ساتھ باتیں کرتی تھی کہ ساحر کو دیکھکر رنگ رو متغیر ہوا
عتاب نامہ پڑھا اور پڑھکر جواب لکھا ساحر کو روانہ کیا شاہزادے سے ملکہ نے کہا کہ عتاب سلطانی ہوا
یہ آپکی محبت میں نتیجہ ملا دیکھیے کیا ہوتا ہے وہ ساحر سلطان طلسم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری
کیفیت زبانی جو دیکھی تھی عرض کی سلطان طلسم سخت غضب میں ہوا ادھر ملکہ نے اپنی بہن کی معرفت شہزادے
کو لشکر میں بھیجا اور آپ اسیوقت ہنسراج جادو کی طرف روانہ ہوئی شاہزادہ اپنی بارگاہ میں آیا اور
صمصام جادو کو طلب کیا صمصام جادو حاضر ہوا جنگ گذشتہ کا حال دریافت کیا اسنے بیان
کیا ادھر سلطان کا قاصد ملکہ کے لشکر آیا دیکھا کوئی نہیں ہے واپس گیا سلطان اور بھی غضبناک ہوا جبکہ سلطان
چرخ چہارم بادشاہ شب کو شکست دیکر تخت تجلی پر بیٹھا طبل جنگ بجا صفیں استادہ ہوئیں چرخ نقارہ
برقنداز سپاہ ترتیب دی گئیں میمنہ میسرہ جناح قلب سب آراستہ ہوئیں ہر ایک سردار اپنی کمان سے لیے درستی میں
معروف برق سنان کوندنے لگی آتش شمشیر ملتہب ہوئی آفتاب کی کرنیں شمشیروں کے جوہر کو اسطرح سے
دکھلاتی تھیں کہ نگاہ جہاں جاتی تھی دیدہ میں آتی تھی ہر ایک سوار غرق آہن تھا سینہ سپر گویا آہن کا معدن تھا گھوڑے
برق دم صبا رفتار ہوا پیکر شہسوار قدم تیز جولانی کرنے میں برق سے چالاکی تیزی و تند جائی سے شہسواران
چابک عنان کے چہرے فق تھے کہ لڑائی شروع ہوئی ملکہ تو بہار جادو سرگرم رہنمائی تھی ہنسراج جادو
قلب فوج کو جمائے ہوئے رہا تھا کہ غضب نامہ سلطان ہنسراج جادو کو دربار ملکہ سے پہونچا ہنسراج جادو
دیکھکر سخت متحیر تھا کہ اسنے حال غضب نامہ سلطانی بیان کیا ملکہ نے کہا میں فوج کو لیے ہوئے دربار سلطانی
میں جاتی ہوں ہنسراج سمجھا کہ اگر یہ چلی جائیگی فوج کے پاؤں اکھڑ جائینگے ملکہ کو سمجھانے لگا ملکہ نے کہا کہ

کیفیت یہ سارا فساد تیرا ہی پیدا کیا ہوا ہے از بہر دیگر نوشتہ اور دیتا ہون سلطان طلسم کے حواس باختہ ہین کبھی فاتح طلسم
پر کامیاب ہوگا شاہزادہ فاتح طلسم مجھکو گرفتار کریگا ہنسراج جادو ملکہ پر برہم ہوا از حد غصہ کیا ملکہ
نے اپنی فوج کو جنگ گاہ سے علیحدہ کیا اور ہمراہی ہنسراج سے جدا ہوئی سپہ خاص لشکر شاہزادے سے آملی
ملکہ کو علیحدہ ٹھہرا دیا سہ پہر تک خوب فوجی لڑائی ہوئی لشکر شاہزادہ چیرہ دست ہوتا چلا جاتا تھا کہ صمصام
جادو نے قلب لشکر پر زنگ شکست سے حملہ کیا کہ فوج کے پاؤن اکھڑ گئے ہنسراج جادو نے بزور سحر ایک
اژدہا بنایا اور صمصام جادو پر حملہ کیا اژدہے نے دم کھینچا کہ صمصام جادو کو پیٹ مین رکھ لیا
یہان لشکر شاہزادے مین صمصام جادو کا غل مچگیا فوج ولی شکستہ ہوگئی رنگ لڑائی کا بدلا جاتا تھا
کہ ایک طرف سے شاہزادے نے بہت سخت حملہ قلب لشکر پر کیا ہنسراج جادو نے سحر کاری شروع کی لیکن
شاہزادہ قریب پہونچ گیا اور ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ ہنسراج جادو دوزخ مین پہونچ گیا حوالۂ شیطان
علیہ اللعن ہوا اب جو فوج تھی بھاگ گئی ہزیمت ہوگیا ہار جیگی لشکر اسلام نے لاکھون کو تعاقب کرکے راہ عدم دکھائی
اور لاکھون کو گرفتار کیا منصور و مظفر شاہزادہ جنگ گاہ سے واپس پھرا مال و متاع کی کوئی انتہا نہ تھی
مال بیشمار خزانہ حساب سے باہر ہاتھ آیا جگہ امیر پورش نمار گلکدۂ عشرت شفق مین تشریف فرما ہوا اسکے ہوئے
لشکر اسلام کے مقام فرودگاہ پر آئے آرام کرنے لگے شب پردہ دار اسرار عاشقان و معشوقان چہرہ زلف دراز
سے کشندی سی ساشین کیتی تھی ملکہ کو شاہزادے نے طلب کیا ملکہ خیمۂ شاہزادے مین آئی شاہزادے
نے سبب اس امر کا دریافت کیا ملکہ نے کہا آپکی محبت و عشق نے مجھکو مجبور کیا کہ آپکی خدمت مین موجود
رہون اور کسی کام کا نہ رکھا مین اپنے دل سے بے قابو ہون وہان کوئی اور نہ تھا درمیان ملکہ و شاہزادے
کے رمز کی باتین ہو رہی تھین کہ عروس عرش نے اللہ اکبر کی ندا دی مصلی فلک محراب شفق مین نماز
فجر ختم کر کے وظیفہ مین مشغول تھا کہ شاہزادے نے حسب اتفاق رائے ملکہ بیت الفرح کا کوچ فرمایا
اسکا ذکر وقت پر ہوگا ادھر جنگ دستبرد سے ایک ہرکارہ سلطان طلسم کی خدمت مین پہونچا اور کیفیت
جنگ موبمو بیان کی حال قتل ہنسراج جادو سنکر سلطان طلسم نہایت اندوہگین ہوا جامۂ ماتم زیب
جسم فرمایا چند روز کی عزاداری کے ایک خط فریب جادو کو لکھا اور ساری کیفیت مرقوم کی فریب
جادو بمجرد وصول فرمان سلطانی روانہ ہوا اسکا ذکر وقت پر آئیگا یہان شاہزادے نے چلتے وقت صمصام
جادو کو تلاش کیا پتہ نہ لگا فوج نے جو دیکھا تھا عرض کیا ملکہ نے بزور سحر اژدہے کو بلایا اور صمصام جادو کو طلب
کیا اژدہے نے صمصام جادو کو لاکر حاضر کیا اس خوشی مین شاہزادے نے ایک دن جشن مین صرف کیا
دوسرے روز شاہزادہ مع ارکین لشکر و ملکہ بیت الفرح کیطرف چلے بیت الفرح ایسی جگہ تھی کہ سلاطین
طلسمات یہان سیر کو آیا کرتے تھے سلاطین طلسمات نے نئی نئی عجائبات بنائے تھے سب طلسمون سے یہ جگہ
بہت مرغوب تھی نزہتگاہ سلاطین طلسمات بیت الفرح مشہور تھا ملکہ نے سب طلسمات عجائبات و غرائبات
دکھلائے شاہزادے نے خوب بیت الفرح کی سیر کی کہ ایک ساحر لشکر ملکہ نے فریب جادو کے آنے
سے اطلاع کی ملکہ نے شاہزادے سے کہا شاہزادے نے اسی روز کوچ کیا وقت غروب آفتاب کے
شہر جاہ رنگین فلک پر جا پہونچے فریب جادو فوج گران لیے پڑا تھا رات تو آسایش سے گذری صبح
ہوتے ہی فریب جادو نے تیروستان و خنجر و شمشیر لشکر اسلام پر برسانا شروع کیا سارا لشکر خیمے کے اندر

آ گیا وہ خیمہ گویا اُنکا سپر تھا نوبہار سفید پوش جادو نے بہار کو بلایا ہزاروں پری جمال عورتیں ہاتھ میں گلدستے
لیے ہوئے آ پہونچیں اندر باغ تیار کیا جب سب آرائش سے باغ تیار ہو گیا بہار جھومتی اٹکھیلیاں کرتی ہوئی
باغ کی زیب و زینت میں مصروف ہوئی نوبہار ایک تخت پر شگفتہ تھی ہزاروں پرستاران مہ جبین گلدستے لیے
تھیں نوبہار کے گرد پیش کھڑی تھیں کہ ایک دم سے پردۂ باغ کو شش جہت میں مثل چمن کے اُلٹ دیا کہ جس سے فوج
فریب جادو کا کایا پلٹ ہو گیا سب بے اختیار ملکہ نوبہار کیطرف بھاگ آئے ملکہ نوبہار نے کہا کہ جاؤ فریب
جادو کو مار کر یہاں آؤ لشکر فریب جادو پر جا کر فریب بھاگ نہ سکا وہیں کا وہیں رہ گیا لشکریوں نے کام
فریب جادو کا تمام کیا پھر نوبہار کیطرف آئے ملکہ نے وہ بہار رخصت کی ساحر سب سکوت میں تھے کہ
ملکہ نے ایک پانی برسایا سب خوب نہائے وہ سب درست ہوئے تب شاہزادے کی خدمت میں لائی شاہزادے
نے سب کو مسلمان کیا اور اُس روز بیرون شہر پناہ قیام کیا جب شاہ خاور بزم افروز فلک چہارم ہوا شاہزادہ
اسکندر فرخ نقا شہر پناہ سے گذر کر شہر کے اندر آئے سلطان طلسم مد بوج لالہ رنگ لشکر لیکر لڑائی
پر موجود ہوا سات روز تک برابر شبانہ روز سخت لڑائی رہی ملکہ سے تو کوئی نمایاں نہ ہوئیں سلطان جادو نے ملکہ
طلسم کیجانب کر وہ سحر تازہ کی طرز میں بھیجی تھی ایک پنجہ فولادی جیسے پنجہ گرسنہ نے ملکہ نوبہار جادو کو اُٹھا لیا سلطان
نے بنظر غضب دیکھا گلزار لوح میں قید کیا جنگ مغلوبہ تیغ و سنان ہوئی خوب خوب لڑائی ہوئی تین شبانہ روز
تیغ زنی ہوئی کشتوں سے پشتے لگ گئے شہر کے اندر دریائے خون بہ چلا مقتولان دریائے خون میں
مثل حباب تیرتے تھے شاہزادے اور صمصام جادو نے بڑی دلیری کی ہزاروں کو دریائے فنا
کے گھاٹ اُتار دیا رنگ جنگ بدل گیا سلطان طلسم مارا پڑا طلسم لوح گلزار کی طرف بھاگا لشکر اسلام
نے خوب مال غنیمت پایا بے تعداد مال و خزانہ داخل خزانہ عامرہ شاہزادہ ہوا لشکریوں کو تقسیم مال
غنائم سے اسقدر حصہ ملا کہ بے پروا ہو گئے استغنا کا دم بھرنے لگے شہر ویران کر کے شاہزادہ طلسم
گلزار لوح کی طرف چلا لاکھوں آدمیوں کا مجمع کوسوں تک و در تسلسل جاری فرود گاہ صفت
اولی منزل صفت آخری تھی لیکن شاہزادہ بوجہ گرفتاری ملکہ نوبہار جادو کے نہایت رنجیدہ تھا کہ جیسا ذکر ہو چکا
ہوگا کیفیت ملکہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ طلسم گلزار لوح میں قید ہوئی تو انواع و اقسام کی عقوبتیں اُسپر روا رکھیں اور
ہزاروں سختیاں صبح و شام اُسپر گذرتی تھیں دونوں ہاتھ ہتھکڑیوں طلائی سے بندھے ہوئے پیروں میں بیڑیاں
گردن میں طوق کمر میں زنجیر کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اُٹھا رہی تھی سلطان طلسم نے لشکر کشی کی تیاری کی فوج
منتخب ہوئی جوانان دلیر و گردان لشکر شکن کئی لاکھ ساحروں کا جمگھٹ کر ایک روز ایک ساحر نے شاہزادے سے کہا
کہ آپکو طلسم گلزار لوح دکھانا چاہیئے شاہزادے نے بوجہ ہونے ملکہ نوبہار سفید پوش جادو کے انکار کیا اور بے پروائی
کر کے بر سر یلغار لشکر حریف کے مقابل ہوئے فوج کو درست کیا چند ٹکڑے کیے اور یہ حکم کیا کہ جو فوج لڑتی ہو اُسکی مدد کو
دوسرا حصہ پہونچے اور گرم پیکار ہو وہ حصہ جبتک تازہ دم نہ ہو کرے غرضکہ رات کی رات سب قواعد فوج کی ترمیم کی کہ
سلطان احمر لباس با تیغ و شجاع جلوہ گر تخت سپہر ہوا طبل جنگ بجا لڑائی شروع ہوئی شاہزادہ بے خوف و باک متواتر
حملے کرتا تھا دشمنوں کو سانس کا لینا محال تھا طیفال جادو نے کچھ فوج لیکر عقب سلطان سے حملہ کیا فوج سلطان
کے پاؤں اکھڑ گئے شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صمصام جادو نے سلطان طلسم پر تیغ کھینچی سلطان طلسم قید ہو گیا
فوج بیشاہ ہو گئی میدان جنگ سے بھاگ نکلی تعاقب کر کے لاکھوں کو اسیر کیا مقتولوں کے انبار ہو گئے لشکر شاہزادہ بلقیع

وفیروزی جنگ گاہ سے خیام عالی میں آیا طیقال جادو وصمصام جادو کو لیکر ملکہ کی رہائی کو گئے دیکھا کہ ملکہ سخت قید میں مبتلا ہے قید جلد جلد اسکی لگ سے رہائی پائی قدموں پر گر پڑی مکان لوح کیطرف لیگئی بموجب حکم شاہزادہ سلطان طلسم حاضر کیا گیا سلطان سے لوح طلسم طلب کی سلطان نے لوح منگاکے دی شاہزادے نے اسیروں کو سامنے بلایا اسلام پیش کیا ساحروں نے بصدق دل اسلام قبول کیا مسلمان ہوئے سلطان طلسم سے بھی اسلام کے خواستگار ہوئے سلطان نے کہا کہ میں صاحبقران ثانی کے روبرو مسلمان ہونگا شاہزادے نے غارت ساحران کا حکم دیا لشکری ٹوٹ پڑے ایک ہفتہ تک خوب لوٹا ملکہ نے وہاں کے مکانوں کی سیر کرائی عجائبات وغرائبات طلسم دکھائے جو طلسم دیکھا عجیب وغریب کہ عقل انسان حیران تھی شاہزادہ لعل فتح وفیروزی وہاں سے پھر اٹکے تو بہار کو ساتھ لیا سلطان طلسم مع اپنے تمامی خاندان کے پانچ بیخبر ہمراہ لشکر چلا نزہت بہار میں مقیم ہوا فتیل گلپیرہن جادو کو مسلمان کیا ملکہ سنبل دراز جادو کو بھی وہاں سے اپنے ہمراہ لیا کوچ ومنزل کرتے ہوئے مع جملہ سرداران وافسران فوج کے شادان و فرحان لوح طلسم لیکر جانب لشکر حمزہ ثانی روانہ ہوئے

اب دو ورقے داستان جلالت عنوان تشریف لیجانا شاہزادہ امیرالزمان کا رخصت ہو کر صاحبقران سے طرف طلسم بیت الحزن کے اور پہونچنا ایک دریا پر اور کشتیوں کا تباہ ہونا شاہزادے کا ملک پریزادان میں پہونچنا شاہرخ کا دریا پر اسے سیر آتا اور جمال شاہزادے پر فریفتہ ہو کر اٹھا لیجانا امیرالزمان مکان شاہرخ میں تصویر ملکہ شاہد سیمتن ساق کی دیکھنا اور مائل ہو کر شاہرخ سے کیفیت دریافت کرنا اور سب حالات سے آگاہ ہو کر طلسم بیت الحزن کے جانب کوچ کرنا راہ میں لشکر کا ملجانا اور باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

مخمس عوض ساقی نامہ

مدعی کون ہے پانچ شخص کسیکا کیسا ۔ اپنے سامنے سے کبھی بچا تھا کبھو کا کیسا
دیکھتے دیکھتے پلٹا ہو زمانہ کیسا ۔ جلد جم جاتا ہے جم نقش کا نقشہ کیسا
سادہ دل ہو وہ بت آئینہ سیما کیسا

طعن کرتے ہیں بجا تھی مجھکو نخوت ۔ اور فرہاد تھا دو دو کوہ تو سے پتھر
میری شامت سے دکھلاتی ہے آئینہ مجھکو ۔ ہیں کسی کس کی میرے دن میں کا تقدیر
کہتے ہیں یہ بھی اک انداز ہے سودا کیسا

لوگ کہتے ہیں کہ بیکس ہے پریشان خاطر ۔ لاش پیدا ہوئے ہیں نامہ تاج [illegible]
آنکھ سینے تو حقیقت میں ہے نہانہ نادر ۔ کر ساغر لیکا جامیت میں جم [illegible]
دیکھتے ہیں کہ مست دریہ ہے غوغا کیسا

ہاں تو جیرین [illegible] ہیں سبب [illegible] ۔ دیکھئے چشم حقیقت سے یہ شے ہے جیسی
کتنے دیکھیں ہر [illegible] اسکی تجلی ایسی ۔ جلوہ حسن کی ہر نمائش کیسی
اور دل اس باغ کا ہوگا چمن آرا کیسا

جو دکھانا ہو دکھا [illegible] ۔ میں نہیں [illegible] تاب
مجھے دیدار طلب [illegible] کیاب ۔ ذوق دیدار [illegible] ہوں [illegible] حجاب

آکے گیا پیچ سے جیب میں ہی تو بیٹھ گیا

قیس صحرائی و فرہاد تھا کوہسانی | پاس عشق سے وہ اک تھا بحر عریانی | ایسے سامان میں کس چیز کی ہے حیرانی | تپش زاری تنہائی سرگردانی
عمر میں سب کچھ ہمیں موجود دکھا سا گیا

جوشش عشق ہمانی ابھی دیکھی کیا ہے | شدت اشک فشانی ابھی دیکھی کیا ہے | ہر تمیں سیر گہانی ابھی دیکھی کیا ہے | جیرا شکوہ کی روانی ابھی دیکھی کیا ہے
کہ نوح کی طوفان ہے یہ دریا جیسا

تھا میں یک بندہ آسائش و عشرت طلب | نجگر کیا غم سے غرض درد الم سے مطلب | آسمان ٹوٹ پڑا ہے ستم و قہر غضب | اور وہ کودو درد اگر ہوں تو عجب بات ہے یا
نجگر چشتا ہر غم جو ملی فرسا کیسا

جسمیں الفت ہو ضد ہو وہ طبیعت ہی ملا | لوگ کہو درد بیان کرتے ہیں اس سے دلا | لطف کیا اور دل دار تنی سے ہی تھا نکلا | جو ستمگار ہو معتقد مہر و وفا
کیا وہ سمجھے کہ غم عشق تو ہوتا کیسا

جھوٹ ہی جانتے ہیں قصہ افسانہ کو | جان دیتے نہیں کیا کسی دیوانہ کو | غیرت کیس سمجھے ہیں وہ مر جانے کو | شمع پہ دیکھا کرتے ہو مرتا پروانہ کو
پوچھتے ہیں کہ یہ ہوتا ہو تماشا کیسا

داغ کیا عرض کریں ہم ہی ساتھ کا | ہو عجب رہے آگے جو فکر انجام | نقد دل کشتہ یا جیکہ بطور انعام | طلب بوسہ میں کیا جائے نامل یا
دے دیجئے دل ہی تو پھر اس سے تقاضا کیسا

چہرہ طلسم کشایان اقلیم جادو طرازی و خنجر گذاران معرکہ پردازی کیفیت منازل شاہزادہ امیر الزمان یون بیان کرتے ہیں سے واقفان رموز جنگ و جدال و بی نگارندہ حال فرخ فال کہ شاہزادہ امیر الزمان بارگاہ صاحبقران سے برای فتح طلسم بیت الحزن رخصت ہوے لشکر گران و عسکر فراوان ہمراہ تھا یا یہ منزل طے کرتے چلے جاتے تھے دس روز کے بعد قریب دریا کے پہونچے خیام شاہی استادہ ہوے بارگاہیں قائم ہوئیں لشکر نے آرام کیا جب زورق آفتاب موج بحر اخضر سے کنارہ مشرق پر آئی شاہزادہ ساحل دریا پر کھڑا ہوا کشتیاں طلب کیں شاہزادہ مع لشکر کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر آیا لنگر اٹھائے گئے بادبان کسے گئے مستول چڑھائے گئے جہاز باد موافق پاکر تین منزل برابر چلا گیا چوتھے روز ناخدا چلانے غل مچانا شروع کیا شاہزادہ نے استفسار حال کیا ناخداؤں نے کہ طوفان عظیم آنا ہو چاہا کہ کشتیاں منگاکر سب کو اتاریں مگر ممکن نہوا کہ باد مخالف چلی طوفان عالمگیر ہوا تلاطم آب بڑھ گیا مینڈھے اچھلنے لگے جہاز طوفانی ہوا پیندا جہاز کا پھٹ گیا بادبان گرے مستول ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دوربان ٹوٹ گئیں ناخدا نے بادنما اور ڈابر تل دریا میں پھینکی توپ فیر کی مگر یہ سب بیکار ہوا نتیجہ کچھ نہ نکلا جہاز ڈوب گیا سب اجزا متفرق ہو گئے ناخدا کشتی کھولکر روانہ ہوا شاہزادہ ایک تختہ پر بہا چلا موج دریا نے شاہزادے کو بیہوش کیا ایک ہفتہ تک تختہ کے سہارے سے شاہزادہ بہتا چلا گیا آٹھویں روز تختہ کنارے لگا شاہزادے کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے کو کنارے پر پایا بمشکل تمام شاہزادہ تختہ سے اترکر خشکی پر آیا بوجہ ضعف کے بیہوش ہو گیا گرسنگی سے قوی بیکار تھے حس و حرکت کی قدرت نہ رہی تھی قضائے کار و اتفاقات روزگار سے ایک ملکہ شاہرخ نام اس مملکت کی شاہزادی تھی براے سیر آئی تھی سیر کرتے کرتے دریا کی طرف نکل آئی دیکھا کہ ایک شخص بیہوش گرفتار آلام زمین پر پڑا ہو لیکن چہرے سے آثار سلطنت پیدا نشان شاہزادگی ہویدا ہیں جو ذرہ ریگ روشن پر پڑی ہو تابش حسن جہانتاب سے دعوی انا المشرق کا کرتا ہو سایۂ جمال باکمال انا البرق کا دم بھرتا ہو دل بیتاب

ہوگیا تخت معلق کو ہوا سے زمین پر اُتارا قریب پہونچی چاہا کہ مثل کاغذ وصل فرط بیقراری سے وصل ہو جائے
لیکن وہان بات کرنا بھی مناسب نہ جانا تخت پر اپنے پیارے نازک ہاتھون سے اُس فرمن گل کو اُٹھا
تخت پر بٹھا بروے ہوا روانہ ہوئی تخت بلند کیا راستہ مکان کا لیا اپنے مکان کو چشم زدن مین آئی اسکا ذکر
تو وقت پر ہوگا پہلے کیفیت لشکر شاہزادہ بیان کیجاتی ہے کہ شاہزادے کا تو یون تختہ کے سہارے سے بیڑا پار ہوا
لشکر شاہزادہ تختون پر ڈوبتے اُچھلتے ایک کنارے لگے تختون سے اُترے بیحواس نہ طاقت گفتار نہ تاب رفتار
رات بھر پڑے رہے جب باد سحری کی ہلکی اور نرم و ٹھنڈی ہوا چلی آئین روح کو تازگی ہوئی قدرے توانائی
آئی وہانسے چلے ایک باغ مین کہ میوہ دار درخت سے لگے تھے اندر گئے اور میوے توڑ کر کھائے چشمہ سے پانی پیا
دل کو قوت ہوئی کچھ دور چلنے کی طاقت آئی تلاش شاہزادے مین گامزن ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر آویگا
اول کیفیت شاہزادہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ شاہرخ شاہزادے کو اپنے مکان مین لیگئی شاہزادے کو لوزیات
دوا کنانات وغیرہ کھلائے کہ شاہزادے کے حواس درست ہوئے نظر اُٹھا کے دیکھا کہ ایک پری تمثال حور لقا
سراپا نازکی شکل بنی ہوئی ہے صانع ازل نے یہ قدرت سے اُسکی صورت بے مثال بنائی ہے مصور حقیقی اس صورت
زیبا پر محو ہے قلم قدرت یہ تصویر بنا کر شکستہ سر ہوگیا وہ بیتابانی اور وہ موباف لٹکی پڑا ہوا چوٹی پشت پر لٹکی
ہوئی گویا افعی آتشین دم پانی پی رہا ہے فرق نازک درمیان ہے راستہ طلسم و ظلمات ہے سیدھا خط پیشانی سے
آبحیوان کیطرف گیا ہے جسے مانگ کہتے ہین سنبل پیچ و تاب مین ہے نافہ چین مشک ختن کتنا سراسر خطا ہے وہ سراسر آہ
ہو نبات ارض سے اسکو تشبیہ کیا دینا ہی ترین ہے مگر غلاف کعبہ ہے پیشانی نور آگین صفو تکدہ ہے یا ہلال عید
ہے اُسی سے ملا ہوا تیغ قتل عشاق ابرو اسکے ہے خنجر ابرو کہ جس سے دل شیدایان ٹکڑے ٹکڑے ہے مردم چشم نے
تیر مژگان سے دل زاہدان کو نشانہ کیا ہے عاشقون نے گوشہ عافیت اختیار کیا ہے دنبالہ سرمہ باچین کو گوش
کھینچا ہے آہوے کعبہ گرمی سے زبانین نکال کے رہگئے ہین دیکھکر اس دنبالہ کی چال کو غزالان حرم چوکڑی
بھولے ہین بالیان کانون مین پڑی تھین کہ لولو پانی سے زندگی کرتی تھین بسنے سے تھے یا ماہ کے ہالے سے تھے
بیاض گردن تختہ ماہ تھا ایسی چمک دمک تھی کہ روشنی ماہ ماند تھی سینہ مصفا کدورت رفتہ صاف شفاف دو گہر
خیل مین حباب سے تھے نہین دو پستان زردی ہمقران چتہ معتبر برسر تھے نارپستان کی حد سے سینہ مین شگاف
تھا ایک باریک خط درمیان سینہ سے ناف تک گویا افعی زبان نکال رہا ہے کسی کو تاک رہا ہے یا دریاے گنگ
و جمن کا معانقہ ہے سبدان عالم کا پرستش گاہ ہے شکم صاف تختہ بلور صورت نما کمر باریک کہ جسکی صورت نگاری
محال تھی بجز صانع ازل مصور کی مجال نہین درمیان نہین کہ بند نہین تھا سرین کوہ آویختہ طائر خیال کا وہان تک
پرواز کرنا مشکل تھا درمیان کوہ چشمہ آبحیات تھا جسکو ایک دفعہ لذت حاصل ہو حیات ابدی پائے نہین
حکمت خنگاف ہے دل عالم کو اُس سے ایلاف ہے اگر اُسکی صفت کیجاوے یہ داستان ہو نہین ناتمام رہجاوے جامع
محاسن اخلاق معدن حسن اشفاق کریم المزاج معتدل عنایت دریاے حسن مین غوطہ لگائے ہوے ملکہ سراسر
کان حسن بنی ہوئی نہایت نزاکت سے تکیون پر کہنیان لگی ہوئین پنجہ کشادہ سے سر کو پکڑے نیچی نگاہون سے
شاہزادے کو دیکھ رہی ہے شاہزادے نے اسکو دیکھا اور اس شاہزادے کو بغور تمام دیکھا ملکہ نے بعد
چند ساعت کے حال دریافت کیا شاہزادے نے کہا کہ مین شاہزادہ امیر الزمان ہون اور اپنا
حسب و نسب بیان کیا اور کہا کہ مین لشکر صاحبقران سے آتا ہون جہاز پر سوار ہو کے عبور کرنا چاہتا تھا

جہاز کو طوفان آیا سب غرق ہو گئے مجکو نہین معلوم کہ ساحل دریا سے یہ تختہ کیونکر آیا اور میرے لشکر
کی کیفیت نہین معلوم کہ کیا ہو گیا ڈوبا یا نکلا جب شاہزادہ اپنی کیفیت کہہ چکا تب شاہرخ سے استفسار
کیا شاہرخ نے کہا کہ اس سرزمین کا میرا باپ بادشاہ ہو مین اوسکی بیٹی ہون سیر کو جاتی تھی کہ آپ مجھے بیہوش
لب ساحل نظر آئے مجکو اس بیکسی پر ترس آگیا مین اٹھا کر یہان لے آئی ملکہ نے پوچھا ارادہ کیا ہو شاہزادے
نے کہا کہ فتاح طلسم ہون فتاحی طلسم بیت الحزن کو جاتا ہون ملکہ یہ سنتے ہی گھبرا گئی اور کہا کہ تم طلسم فتح
کرنے کو شاہزادے نے کہا ہان ملکہ کو سکتہ ہو گیا دیر تک کچھ خبر نہ رہی بعد کو خبردار ہوئی آنکھون سے آنسو
جاری ہوئے پیہم قطرات اشک گرنے لگے شاہزادہ اس گریہ سے تاڑ گیا کہ اسکے دل مین کچھ میری محبت
آگئی ہو شاہزادے نے کہا اے ملکہ کیون روتی ہو خیر تو ہو دل ہی دل مین یون پریشان کیون ہوتی ہو کچھ
سبب تو کہو ملکہ نے کہا خوب سے مر جانیکا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہو پہ بچون سے پوچھتا ہو کہ کسنے اسکو مار ڈالا ہو
اجی حضرت سنان الفت سے نخچیر کو رسیدے کے شکار کیا زخمی کرکے کہتے ہو کہ اب نہین معلوم کہ شاہزادے کی
نگاہ جون ہی دیوار پر پڑی دیکھا کہ ایک مرقع طلاکار ہو اور ایک تصویر ہو کہ جو اپنی صاحب صورتی کی خوبی حسن
پر لغا رنگیون کو لیجا رہی ہو ایک تاج کج باوے دلبری سر پر رکھے بال زلف کھلے ہوئے کچھ تو آگے اور کچھ پس پشت
پڑے ہوئے وہ لطف دے رہے تھے کہ پیچدار زلفین اوسپہ صاف چکنے شانون سے پشان تمام اون
لٹکی اور اٹھی ہوئی چھاتیون کو اپنے سایے مین چھپائے تھین نظر بد سے بچا ہوا لی ایک خم محرم تنگ آسکے
پردہ پوش تھی دوسری زلف کو دیدہ بازی کی نظر وہ ناغک نہ پہونچ سکے لیکن ابری تھین نیل گمست تھین ابروان
شکل ہلالی تھین دعائی کرب کی محرم مین سیاہ رومی طفل مچلتے اور شوخیان بپا سے سب کے اسرار قدرت الٰہی
تھے سربستہ رمز ناشناہی سے کیسکی یہ مجال نہین کہ خواب مین اونپر دست درازی کا خیال کرے زنجیر زلف
ہتکاری مین جکے ہاتھ باندھ دے شاہزادہ یہ دیکھتے ہی دھم سے زمین پر گر پڑا اپنے جسم و جان کی خبر نہ رہی ملکہ
شہرخ نے جلدی جلدی دامن قبا سے ہوا دی حنا آلودہ دست نازک سے عرق چہرہ پہ پونچھنے لگی اپنی زلف
عنبرین کا لخلخہ سنگھایا عرق بید مشک چھڑکا شاہزادے کو ہوش آیا اس تصویر کیطرف تکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا
جب کسیقدر دلکو تسلی ہوئی شہرخ سے پوچھا کہ یہ تصویر زیبا کس شاہد رعنا کی ہو شہرخ نے کہا خوب جو خوش آپ فتاحی
طلسم کو نکلے لیکن یہ نہین معلوم کہ یہ کسکی شبیہ ہو آپ کیا فتاحی کرینگے بھلا؟ وہ آپ اس طرف تشریف لیے جاتے
ہین کہ شاہزادہ مہر سکوت بدہان اس تصویر کیطرف محو تھا سراپا نگار رعنا بنگیا تھا ملکہ شہرخ نے کہا اے شاہزادۂ
عالم یہ تصویر بے نظیر شاہد سیمین ساق کی ہو جو بادشاہ طلسم بیت الحزن ہو بہت سے شاہ و
شہریار اسکے باجگذار تھے بعد مرنے اپنے باپ کے تخت طلسم پر بیٹھی ہو انتظام طلسم اسکے ہاتھ مین
ہو تمام ساحران طلسم بیت الحزن اسکو اپنا سلطان جانتے ہین اسکے باپ نے اسکی شادی کیواسطے
بہت سامان کیے اور بہت سے شاہزادے اور بادشاہ اور بہت سے سلطان اسپر عاشق ہو کر
بیت الحزن مین آئے لیکن اسکی شرط پوری نہ کر سکے ملکہ نے اس شرط پوری نہونے پر سب کو قتل
کیا وہان ایک گلزار رشک بہار ہو اسکا نام مزار عشاقان ہو جو عاشقان ملکہ شاہد سیمین ساق سے
قتل ہوتا ہو وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہو وہ گلزار عشاق ہی کا مدفن ہو شیفتگان شاہد کا وطن ہے شاہزادے
نے دریافت کیا کہ وہ شرط کیا ہو ذرا میرے گوش گذار ہو ملکہ شہرخ نے کہا ضرور آپکے گوش گذار

کرتی ہون یہچے سینے کہ شاہد سیمین ساق کے باپ نے اپنے زور سحر سے ایک باغ لگایا ہے راست بہت
پر تکلف بنایا ہے اشجار اثمار خزان ندیدہ بیشمار ہین سیکڑون پر تکلف بنی ہین گویا طشت زرین ہورہی
ہین فوارے جابجا لگے ہین صحن باغ مین ایک بارہ دری بہت ہی خوبصورت بنی ہے اور چمنون مین
جابجا کرسیان جواہر نگار سحر کی بنی ہین جو شخص اسپر بیٹھتا ہے بزور سحر اس سے آوازین دلکش اور
ترانہ دلفریب آتے ہین طلسمی ساقیان مہ پارہ گلعذار اور شاہدان سیم اندام آئین موجود ہین جو کیفیت
انکی دکھلاتے ہین شراب کے دور کرتے ہین اسمین ایک آئینہ کا ستون نصب کیا ہے اس ستون مین چند
کھڑکیان بنائی ہین بہت پیاری بنی ہین سر ستون پر ایک پتلی بنی ہے وہ گردش مین مصروف رہتی ہے شبانروز
اسکا یہ کام ہے چاک کلال سے زیادہ گردش ہے اسکی پیشانی پر ایک خال سیاہ ہے بہت باریک اور زیادہ سیاہ
شرط یہ ہے کہ ان کھڑکیون سے تیر و کمان سے اور اس خال سیاہ پر مارے وہ جو ایسا قدر انداز ہووے کہ خال
سیاہ پر مارے تیر ترازو ہوکے رہجائے ملکہ اسکے ساتھ جائیگی شاہزادے نے اپنے دل کو تقویت دی اور
دل سے کہا کہ انشاء اللہ تعالی اس شرط کو پوری کرونگا مگر اس خیال کو ملکہ شہرخ پر ظاہر نہ کیا تین روز تک ملکہ
شہرخ کا مہمان رہا چوتھے روز اجازت چاہی لیکن ملکہ نے اس روز بھی روکا شاہزادہ بوجہ اصرار ملکہ
کے رک گیا اس عرصہ مین جو شاہزادہ اور شہرخ کی ہم بزمی اور ہمنشینی رہی ملکہ کا عشق زیادہ بڑھ گیا اور خوبصورتی
حسن جمال شاہزادے نے شہرخ کے دل مین خوب جگہ کرلی کہ ملکہ دن بھر رات بھر بیٹھی ہوئی شاہزادے
کا جمال با کمال دیکھا کرتی نہ خواب کی خواہش نہ آرام کی طالب پانچوین روز شہزادہ بالکل چلنے پر تیار
ہوگیا شہرخ بھی سمجھ گئی کہ شاہزادہ نہین رکیگا بیجا بات آنسو نکل آئے کہ تار آنسوؤن کا بندھ گیا ہچکی لگ گئی
شاہزادے نے ملکہ شہرخ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ صاحب کیون روتی ہو خدا سے دعا کرو کہ ہم بخیریت تمام بفتح
وفیروزی واپس آئین تمھین دونون کی آرزوئین پوری ہون دامن سے آنسو ملکہ شہرخ کے پونچھنے
لگا اور کہا کہ ملکہ ذرا ہنس دو جس دن سے مین آیا ہون تیرے تمام عضو کی خوبی میرے دل پر جمگئی ہے
لیکن آجتک تیری دندان مسی آلودہ نہین دیکھے دیکھنا چاہتا ہون کہ کیسے پیارے ہین کہ دل سے بوسہ
دون یہ کہکر دونون ہاتھ منھ پر رکھکے ان پیاری باتون سے ملکہ بے اختیار ہنس پڑی قہقہہ دیوار ملکہ نے شاہزادے
سے کہا پیاری اب رخصت کر دو یہ بھول ہے انشاء اللہ تعالے دو تین ہفتہ مین آجاؤنگا غم نہ کرو ہم تم اسکے
دونون ہم بزم رہے بیتون کو نصیب نہین ہوتا ہے شہرخ نے لشکر دیوان ساتھ کیا اور دیوون سے تاکید کرکے
کہدیا کہ شاہزادے کے ساتھ رہو تم انکو بادشاہ سمجھو جہان جیسا موقع ہو اور جیسا شاہزادہ حکم دے ویسا
کرنا اسکے خلاف سرمو نہو ورنہ مین ایک ایک کو قتل کردونگی دیوون نے اطاعت قبول کی شاہزادہ ملکہ سے
بغلگیر ہوا خوب سے چلے شہرخ نے دعا دی کہ جیسے پیٹھ دکھاتے ہو خدا اسی طرح تمھارا منھ دکھائے اور بہت سے
ہرکارے مقرر کیے کہ روز روز کی خبر جہان پہونچتی رہین ہرکارون کی ڈاک بٹھائی گئی شہزادہ ملکہ سے رخصت
ہوا اور چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا مگر لشکر شاہزادہ خراب و خستہ بھوکا پیاسا تلاش شاہزادے مین
پریشان سرگردان آفت کا مارا کئی مین ملکہ شہرخ کے ملک مین پہونچا ملکہ کو اطلاع ہوئی کہ ایک لشکر آدمزادون
کا آیا ہے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے کہا ان سب کو لے آؤ انسے دریافت کیا جائے کہ کسواسطے آئے ہین دیو
جاکر اس لشکر کو لے آئے جب داخل بارگاہ ہوئے ملکہ نے دریافت کیا کہ کیون کسطرح آئے ہو

کہان جاؤ گے اُن سبھون نے کہا کہ حضور ہمارے شاہزادہ امیر الزمان کہ جنکا جہاز ٹوٹ گیا تھا اُنکو تلاش
کرتے ہین شاید تختہ کے ذریعے سے بہکر کہین موجود ہون تلاش شاہزادے مین ادہر بھی آنکلے شہرخ نے کہا
شاہزادے تمھارے یہان سے کل یہان سے طرف طلسم بیت الحزن کے گئے ہین ملکہ نے دیکھا کہ لشکریون کی
حالت بہت شکست ہے اسیوقت اُنکی درستی ہوئی سب چیزین توشک خادے وغیرہ دلوائی گئین خوب خاطرداری
ہوئی دوسرے روز ملکہ سے عرض کیا کہ ہمکو روانگی کا حکم ہوتا ہے ملکہ نے دیوون کو بلایا اور کہا کہ ان سب کو بہت
جلد شاہزادے تک پہونچا دو دیوون نے اُنکو ساتھ لیا تیسرے روز یہ سب فوج اپنی شاہزادے سے سرحد پر
ملی شاہزادہ نہایت خوش ہوا لشکری بھی شاہزادے کے قدمون پر نثار ہونے لگے جمعیت کثیر ہوگئی آدمی اور
دیوون کا لشکر سائر کوچ و مقام کرتے ہوئے چلی گلزار کی سرحد پر پہونچا منتظمان سرحد لشکر دیکھکر گھبرا گئے ہرکارے
نے منتظمون کو اطلاع دی کہ ایک شاہزادہ چلی گلزار کو جایا چاہتا ہے وہ سب منتظم آئے شاہزادے کو
بیگے کل منتظمون نے شاہزادے کو سمجھایا بجھایا اور وہان کی آفات سے دھمکایا لیکن شاہزادے نے ایک
بھی نہ سنی کہا مین ضرور جاؤنگا ایک ساحر بیرورد تھا اُسکو شاہزادے کی جوانی پر ترس آیا رات کو لشکر سے
لیگیا ایک حجرے مین جاکر بند کردیا اور سب لشکریون سے آکے کہدیا کہ تم لوگ پریشان نہو تا شاہزادے
کی جان حفاظت مین ہے تم لوگون کی وقتاً فوقتاً ملاقات ہوا کریگی مین نے کچھ سمجھکر شاہزادے کو بند کیا ہے اُس
ساحر بیرورد کی ایک دختر تھی بہت خوبصورت حسین گیسو طراز نام تھا اُسنے نہال شباب سے کسی سے پھل
نہین کھایا تھا اُسنے ساحر سے کیفیت پوچھی کہ اسکو کیون قید کرکے لائے ہو ساحر نے کہا کہ اے دختر نیک اختر
یہ ایک شاہزادہ ہے جسکے آفتاب و ماہتاب مقابل نہین ہوسکتے اگر عالم مین نظیر اسکا ہو تو وہ اپنا آپ ہی نظیر ہے
ملکہ شاہ سمین ساق کا عاشق ہوا ہے چلی گلزار کو جاتا ہے مجکو اسکی نو عمری اور اس حسن و خوبصورتی پر
رحم آگیا کہ ایسا جوان وہان جاکر کیون ضائع ہو اسکو بند کیا ہے کہ اُسکا عشق جاتا رہے وہ دختر گیسو طراز سب
کیفیت حسن و خوبصورتی کی سنکر عاشق ہوگئی اور رات کو خفیہ زندانخانہ مین آئی اور شاہزادے کو اپنے
باغ مین لیگئی وہان مسند زرنگار پر جلوہ گر کیا دیکھا تو واقعی شاہزادہ بہت حسین ہے کہ کوئی اُسکی تعریف نہین
کرسکتا میری مجال نہین جو اُس سے آنکھ ملائے بعد خیریت مزاج پرسی حالات دریافت کیے شاہزادے نے
بعد خیریت مزاج سب کیفیت گیسو طراز سے بیان کی اور سبب گرفتاری بھی بیان کیا گیسو طراز نے بھی بہت
سمجھایا جب دیکھا کہ شاہزادہ نہین مانتا ہے اور کسی صورت سے نہین سنتا ہے بلکہ نصائح و پند کیطرف کان نہین
لگاتا ہے تو مجبور ہوکر کہا اے شاہزادہ والا جاہ ذو لقران دستگاہ اگر آپ نہین مانتے ہین اور ضرور وہان جائیگے
تو ایک شرط میری آپ پوری کرین اور اقرار صادق کرین تو آپ کی شرط مین پوری کیے دیتی ہون اور اُس
شرط کے پوری کرنیکی کامل راستہ دون شاہزادہ امیر الزمان نے کہا مین قبول کرونگا جو شرط تو کرنا چاہتی ہے
شرط کرلے انشاء اللہ تعالےٰ اس سے سرمو فرق نہوگا گیسو طراز نے کہا کہ مجکو ملکہ شاہ سمین ساق
سے کم نہ سمجھیے گا اور ملکہ کو مجھپر فضیلت نہ دیجیے گا شاہزادے نے بخوشی خاطر قبول کیا گیسو طراز نے کہا کہ گلزار
رنگین مین ایک حوض ہے اُسمین ایک مچھلی ہے اُسکے پیٹ مین ایک تیر ہے وہ تیر مین آپکو لائے دیتی ہون
اُس تیر کو خال سیاہ چلی سے ایسی نسبت ہے کہ وہ خطا نہ کریگا خود تیر قدر رس ہے چلی اس تیر سے نشانہ ہوجائیگی
غرضکہ دوسرے روز گیسو طراز گلزار رنگین کو گئی اور اس حوض پر جاکے بیٹھی سحر مین مشغول ہوئی کہ مچھلیان آنے

نگین جب وہ محل آئی اُسنے اُسکو پکڑ کر باغ مین لائی اور اُسکا پیٹ پھاڑ کر تیر نکالا شاہزادے کو دیا اور کہا
جایئے شاہزادہ شادان و فرحان تیتلی گلزار کیطرف روانہ ہوئے جب تیتلی گلزار مین پہونچے دیکھا کہ ایک
باغ بہت عمدہ بنا ہوا ہے خوشرنگ سے جھنڈا ہے مہندیون کی ٹٹیان روشون کے گرد لگی ہین چمنون مین
پھول سلے ہین جو غنچہ ہے اسرار کا دفینہ ہے جو پھول ہے کلید گنجینہ ہے چشمہ مین تیتی کو دیس کا مل ہے زیادتی روح کا
سیرگاہ مجنون کا نزہت گاہ دیو دیانے ہے قلمون خوشرنگ نونہالون کے تراشے رنگ سرو دراز شاہدی کا
راز دار سنبل اسرار موشگان کی محرم اسرار فاختہ کج ادائی مروت شاکی بلبل جور گل کی حاکی گلون کی بھینی خوشبو
کی سیٹ کوسون تک جاتی تھی ایک بنگلہ وسط باغ مین بنا تھا نہایت خوش قطع نادر طرح سے دیکھا
مین ایک شیشہ کا ستون بہت عمدہ بنا ہوا ہے اسطرف سے اُسطرف تک نظر کو کوئی چیز مانع نہین برابر
دکھائی دیتا تھا اُسکے اندر ایسے گلدستے بنے تھے جنسے ورق اُسکے کاریگر کی کمال صنعت پر دلیل تھی معلوم
ہوتا تھا کہ کسی درخت کے اوپر نقرہ کاری کی گئی ہے کھڑکیان جابجا لگی تھین تیر پر تکلف پر عقاب سے درست
رکھے ہوئے ہر ستون پر ایک تیتلی بہت خوشنما بنی ہوئی تھی وہ گردش تھی کہ مرد چشم کی نظر ہر ایک مقام سے
پھسلتی تھی قدم نظر نہین تھمتا تھا کہ شاہزادے نے بعد اسکے قبضۂ کمان پر ہاتھ رکھی مشت سے دہر برگ
زاغ کمان کے گوشے برابر دیکھکر تا بناگوش کھینچ تیر کو سوفار سے خالی کیا سوفار کمان سے تیر کا نکلنا تھا کہ
خال تیتلی بر تراز و نگر رکھا تیتلی کی گردش موقوف ہوئی صدائین جب آنے لگین احسنت کی صدائین پیر فلک
نے شاہین دار و گیر کا غل ہوا سنسنے کا مکان ہوگیا بعد چند ساعت کے وہ غل غبار موقوف ہوا شاہزادہ
تھکا ہوا بنگلہ مین آیا دیکھا کہ مسندین زربفتی بچھی ہین گاؤتکیے لگے ہین جو سامان عیش و عشرت مہیا ہے مسہری
بھی ایک گوشہ مین بچھی ہے شاہزادہ اُس بنگلے مین آرام کرنے کے لیے آیا اور مسہری پر جاتے ہی سوگیا
اسکا ذکر وقت پر یاد رہیگا ملکہ شاہد سیمین ساق کو اُسیوقت اطلاع ہوئی کنیزون کے ہمراہ گلزار تیتلی مین آئی
چارون طرف ڈھونڈھنے لگی دیکھا کہ ایک رشک قمر مسہری مین پڑا سو رہا ہے وہ چہرہ نورانی دیکھتے ہی
عاشق زار ہوگئی دل سے بے اختیار ہوئی وہان سے مکان کو آئی رات بھر بیقراری رہی اور دل سے
خواہش وصل شاہزادے کی جی مین ہوئی کہ ساحر فلک مشرق سے بر آمد ہوا شاہزادہ ایک دیو
کے ہمراہ اپنی فرودگاہ پر آیا ملکہ شاہد سیمین ساق کو خیال آیا کہ جو شبیہ والد ماجد نے طلسم کشا کی بنادی
ہے اس جوان کی صورت اُس شبیہ سے زیادہ ملتی ہے یہ سوچکر شبیہ لیکر واپس آئی دیکھا شاہزادہ باغ
مین نہین ہے تلاش کی معلوم ہوا کہ لشکر مین گیا ملکہ نے شبیہ لیکر خفیہ ہو کر صورت سے ملائی بعینہ ایک سی
پائی نام و نشان بھی دریافت کیا ایک ساحر سے کہا کہ اُسکو گرفتار کرے چند ساحر آئے مقابلہ ہوا دیوون
نے اُنکو کھا لیا جب کوئی واپس نہ گیا ایک ساحر کو روانہ کیا کہ دریافت کرکے واپس آوے وہ ساحر گیا
اور اُسنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ لشکریون نے اُنکو کھا لیا ملکہ نے اور ساحر روانہ کیے وہ بزور سحر آکے
اور سفید لیکر شاہزادے سے ملاقی ہوے شاہزادے سے باتین ہورہی تھین کہ بزور سحر گرفتار کرکے
جلدی ملکہ کے پاس پہونچایا لشکریون نے شاہزادے کو تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا حملہ کرکے شہر پر چڑھ دوڑے
ملکہ نے شاہزادے کو ساحر جو حدار کے وہان قید کیا ادھر لشکریون سے لڑائی ہوئی خوب ہی
تلوار چلی دیوون نے اپنا پیٹ بھرنا شروع کیا جانبازون نے خوب تیغ زنی کی آخر کار

ساحرون نے بزور سحر گرفتار کیا اور ساحر و صدار سے وہان انکو بھی قید کیا ساحر و صدار کا مکان گلزار لعل
مین تھا ملکہ شاہد سیمین ساق نے سب کو قید رہنے کا حکم دیا لیکن ایک عیار کامل العیار بالغ فن جانگرد
نام باقی رگیا تھا اسکی کیفیت یہی جانچی ملکہ گیسو طراز رہائی شاہزادے کے لیے آئی تھی لیکن یہ بھی گرفتار ہوئی
اور سب قیدیون کے پاس قید کی گئی تب ساحر پیر مرد آیا رات کو خفیہ تاک مین لگا رہا جب رات پردہ پوش
عالم ہوئی ساحر پیر مرد نے بزور سحر سب کے بند کھولے طلسمی پتلے بنا لئے اُن پتلون نے ایک ایک کو اُٹھا لیا
وہ چھوٹتے ہی روانہ ہوئے سب آکر ساحر پیر مرد کے وہان جمع ہوئے جب ترک خونخوار ازدہا پیکر بارادہ
معاملات خیمہ مشرق سے نکلا شاہزادے نے صف آرائی کی ایک دیو کو ملکہ شاہد سیمین ساق کے پاس
روانہ کیا لڑائی کا پیغام دیا جنگل صاف کر دیا جلیدارون نے فراز و نشیب درست کیا مرحلہ بندی ہوئی شاہزادہ
آراستگی صفوف مین مصروف ہوا میمنہ میسرہ و قلب جناح پر افسرون کو مقرر کیا قلب مین آپ قائم ہوا لشکر عدو
بھی ایک طرف منتظر لڑائی استادہ وہان گرسنگی پھیلائے حاکم شاہزادے کے منتظر تھے کہ آمد فوج ساحران ہوئی
ملکہ شاہد سیمین ساق کمان فوج اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے افسران فوج اپنے اپنے عہدے سے اپنی فوج کے
پرے جمائے کھڑے تھے کہ طبل جنگ بجا مبارزان نامی لشکرون سے نکلنے لگے تیر و تلوار کی ٹھہری نیزہ بازی
ہوئی اپنے اپنے ہنر دکھلائے کچھ دیر تک دو دن ہی لڑائی رہی آخر کار لشکرون کا مقابلہ ہوا دیون نے حملہ کیا
ساحرون کو کھانا شروع کیا آدمیون نے تلوارون نیزون پر دھر لیا برق سنان کوندتی تھی تیرون کے کشاکش
کی صدائین آرہی تھین اس زور کی لڑائی تھی کہ ترک فلک بھی پناہ مانگتا تھا الامان پکارتا تھا کسیکو کسیکی خبر
نہ تھی ایک شبانہ روز جنگ برپا رہی ملکہ شاہد سیمین ساق نے لشکر سے رو پوشی کی باقی ماندہ لشکر چلا گیا
میدان مین کوئی کشتہ نظر آتا تھا سب دیون کے تنور شکم مین چل گئے شاہزادہ مظفر و منصور اپنے خیمے مین آیا
ملکہ نے اپنے محلات و شہر کے گرد ایک آہنی دیوار بزور سحر قائم کر دی اور محلات کو بزور سحر چھپا دیا سحر تازہ
کی فکر مین ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت جانگرد عیار کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ لشکر سے باہر گیا ہوا تھا جو وقت یہ لشکر سب گرفتار تھا یہ یہان سے طرف طلسم بیت الحزن کے چلا ساحر
بنا ہوا قشقہ لگا سیندور سر مین بھرا بھجود کو کاری کا گلے مین پڑا ہوا طرف محلات شاہی کے گیا اور اس فکر مین تھا
کہ کون تدبیر کرنی چاہیے کہ کچھ مال ہاتھ آوے یہ خیال کر کے ملکہ شاہد سیمین ساق کے مکان
مین گیا لیکن ملکہ شاہد سیمین ساق اُسوقت برسر جنگ شاہزادہ میدان کارزار مین تھی جانگرد کو اچھا موقع ملا
ملکہ کے خازن سے کہا کہ ملکہ نے کہا ہے کہ بہت جلد سب نقد و جنس یہان بھیج خازن نے جواہرات کی کوٹھری
کھولی اور اُس سے کہا لے جا اسنے چادر عیاری کو بچھا بھرنا شروع کیا خوب بھر کر لاد کر چلا اور لا کر ایک
گوشہ عافیت مین رکھنا چاہا کہ خیال گذرا شاید کوئی دیکھ لے تلاش لشکر مین آیا دیکھا کہ دونون لشکر باہم
آویختہ ہین لاکے ایک گوشہ مین چھپایا جب ملکہ شاہد واپس مکان گئی خازن نے احوال بیان کیا ملکہ نے
اپنی بدحالی بیان کی اور کہا کہ ضرور ہی کوئی عیار ہوگا ملکہ شاہد نے پھر ایک ہفتے کے بعد لشکر فراہم کیا اور
برسر جنگ آئی ادھر سے بھی تیاری جنگ ہوئی دلیران جنگ آزما مردان میدان وغا نے اپنے ہتھیارون

کی صفائی کی صیقل گردون نے آب جوہر دیکر آئینہ بنا دیا پیچیدن زہر کردہ ناوک ہا کمین ہیچ و خنجر سان پر چڑھائے گئے
میدان صاف کیا گیا شاہزادے نے اپنی فوج کے دو حصے کیے ایک حصہ کو داہنے آمادہ کیے اور ایک حصہ واسطے
جنگ کے رکھا وہ تاجدار عالم یعنی ملکہ شاہد نسرین ساق اپنی فوج گردون شکوہ لیکر مدد کو پہونچی ادھر خون آشامی ساحرون
کو نیند نہین آئی تھی بار بار بیتاب ہو ہو کے اٹھتے تھے رات کو دیکھتے تھے اور کہتے تھے ابھی تک مشرق پر سرخی نہین
آئی معلوم ہوتا ہے کہ بہت رات باقی ہے اور یہ ملکہ اپنے بستر پر لیٹے رہتے تھے کہتے تھے دیکھا چاہیے کہ کل کسکی عمر کا پیالہ
لبریز ہوتا ہے کسکا وقت آخر ہے کون مال غنائم سے بہرہ یاب ہو کر شاہد نشاط کے آغوش میں سکون پذیر ہوتا ہے
کہ عروس شب حجلہ عروسی میں گئی اور دولہا روز خلوت سرائے افق آسمان سے برآمد ہو کر نظارہ کنان احوال
عالم ہوا طبل جنگ بجنے لگے موج دریائے فوج تلاطم میں آئی عزرائیل سفینہ جان لشکریان پر سوار دریائے
قہر میں ناخدائی کرنے لگے جسکی کشتی گرداب میں آئی بہر دو دست ملک الموت نے بیادا یہ شہر خموشان کے سپرد
کیا کردہ انتظار ہی میں تھی سے دو لشکر چو باہم درآویختند * تو گوئی قیامت برانگیختند * دونوں لشکر آپس میں گتھے
کیونکہ کسیکی شناخت تھی نہ باپ کو بیٹا پہچانتا تھا نہ بھائی کو بھائی ایسی لڑائی تھی سنان برسنان چلتی تھی جس کے
کسی نے برچھی ماری ترچھی ہو گئی ڈانڈ پہلو پشت سے گذر گئی جس سوار کے تلوار پڑی خود و سر اسکا دو چیر
کا آغوش دایہ اجل میں دکھائی دیا گرز جسکے پڑ گیا سر مع مغز صندوق سینہ ہوا نیچہ رکا ہوا تھا شکم سے گذرتا تاش
زین پر پہونچا ٹھہرنے کی تاب نہ آئی گردگاہ سے نکلتی ہوئی زمین پر گری سنان پر سنان ضرب پر ضرب تھی نا
الٹی قیامت کی یا حرب تھی * سواران زور در پہر باغداز فیل کشی جسطرف رخ کرتے تھے صف کی صف الٹ
دیتے تھے پیادہ گان دلیر بیشہ شجاعت کے شیر فرزین رفتار کے دستے بائیں برابر مارتے تھے خانہ شاہ
تک پہونچتے تھے فیلبندی کی شکست دیتے تھے مات پر مات ہوتی تھی کہ فی منصوبہ کا رنگ سنوتا تھا بہادران تیز جنگ
برابر شہ مات دیتے ہوئے قلب لشکر تک جاتے تھے پیادہ شہ دے رہے تھے دیوون نے علیحدہ اپنی دھوم مچائی جادوگر
غول اسے ہوئے دوڑتے تھے الجوع الجوع پکارتے تھے ملک الموت سے بیچارہ رخ مارتے تھے سمو جانور میں
رنگ منتر شکم میں آتش تیز کرتے تھے بچے بچے اڑاتے تھے حیوان تجھا قیمہ نہین کرتے تھے کیا کھاتے تھے ساحران
سحر پرداز اپنی رفتار میں سحر پرداز زبان بھول گئے جان بچے لاسے پڑے تھے ڈھالون میں منہ چھپاتے تھے ڈھال
کا رنگ ڈھال پناہ نہ دیتی تھی ضرب تلوار سے سپر سپر ہو گئی تھی دم باقی نہ تھا جان کیچلی تھی مثل برگ
سوسن آڑی تھی ترکش خالی ہو گئے تھے زاغ کمان چلاتا تھا سوفار طلب تیر کرتا تھا زہ کمان چلیون کا
مشتاق تھا بنا گوش تھا فتنہ زہ کی آواز پر شیدا تھی وہ نمونہ قیامت تھا عاشق معشوق کا ساتھ نہ دیتا تھا
عاشق کو بیوفا بتلاتا تھا معشوقان پری جمال ناک پر لوٹتے تھے غرض چار شبانہ روز برابر جنگ رہی ملکہ
شاہد نسرین ساق نے جب یہ رنگ دیکھا چور رنگ ہو کر حال بھول گئی سحر تازہ کی فکر میں ہوئی سنگ ری
چند طائر آسمان سمت آسمان اڑا یا غول کا غول تیتون کا لیکے زمین پر گرتے تھے لشکریان اسلام سے
آدمیون کو اٹھاتے تھے ملکہ دیکھ رہی تھی کہ شاہزادہ بھی تیغ بکف کف بدہان ہر چہار طرف سے مار رہا
ہے وہ ضرب سخت اسکی پڑتی ہے کہ ایک ہاتھ میں دو دو ساحر چو رنگ ہوتے ہیں دونوں گھات کوئی نہین
کام دیتے ہیں تیغ ہے کہ شعلہ آتش جوالہ یا برق خرمن ہستی سوز ہے جسپر پڑتی ہے سوائے زمین کے قاش زین
پر نہین دکھائی دیتا ہے شعر بہر جا کہ شمشیر او کار کرد * چو برق بلا دور را چار کرد جہان گرو مال و اسباب

گذشت

سب کے دیکھو تو دشمنے مین مصروف ہین جو پاسے ہین اٹھا بجاتے ہین حقہ نفت چلاتے ہین جفت ساحر چلے جاتے
ہین ملکہ شاہدہ نے جو یہ رنگ دیکھے دنگ ہو گئی وسنگ دی کر اژدہے پیدا ہوئے لشکریون پر گرنے
لگے جو آدمی تھے انکو انہی نے نگلنا شروع کیا اسوقت داد شجاعت دی بڑھ بڑھ کے درخت اکھاڑ
کے ان اژدہون کا مقابلہ کیا دو ... نگرہ شکل جب اژدہے کو مارتے تھے وہ اژدہے وہین ڈھلک رہتا تھا
تھا ملکہ نے یہ دیکھا وسنگ دی دھوان نکلا ایک دیوار ہفت دھات کی بہت بلند اٹھ گئی لشکر ساحران کی
یون جان بچائی لشکر کو اس دیوار کے دامن مین پوشیدہ کر دیا لیکن لشکر اسلام سے بہت اصلح قید ہوئے
دیوان دیہاتی بھاگے معدودے چند آدمی لشکر اسلام کے بچ گئے سب گرفتار سحر تھے شاہزادہ فتحیاب یون
شکست خوردہ ہوا اپنے خیمے کو واپس آیا لشکریون کا صدمہ دیر بہت شاق تھا ملکہ شاہدہ نے ایک ساحر
کو خط دیا اور کہا کہ سنگ پا جادو کو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد آوے وہ ساحر ایک دم مین سنگ پا جادو کے
پاس پہونچا خط دیا سارا قصہ کہا سنگ پا جادو اسی ہزار فوج جرار ساحرون کی لیکر ملکہ کی خدمت مین حاضر
ہوا جبکہ عروس دلارام فلک تجلہ مغرب مین مصروف آرائش ہوئی ملکہ کے یہان سنگ پا جادو
کے آنے کی خوشی مین جشن قائم ہوا بزم جشن آراستہ ہوئی ساقیان مہ پارہ جام و صراحی و بربط ہاتھ مین
لیے دور شراب مین مصروف تھے دشت زمرد بزم نشاط مین چارون طرف مشک کی بھری تھی ہوا ایک خوشگوار
سے مجلس اٹھتی تھی مطربان خوش الحان بلبل دستان دلکش زہرہ و ناہید کے دل لبھانے والے دف و
چنگ لیے نغمہ سرائی کرتے تھے خوش الحانی پاتے تھے دامن امید نقد روان سے بھرتے تھے رقاصان
پری پیکر اور تو بیان شروع تھین ... گردش مین مصروف ہر ایک انکی نازکی و نخرہ سے ماوف یارون
کی کلکیان خدمت ہوئین ہمگی ... رات بھر یہی جلسہ رہا ملکہ نے تین روز بزم نشاط
کا جلسہ منعقد فرمایا اب ذکر اسکا وقت پر آویگا شاہزادہ اپنے خیمے مین بہت سست و مضمحل بیٹھا ہوا تھا کہ
سرداران لشکر حاضر خدمت ہوئے شاہزادے نے ایک آدمی کو گیسو طراز جادو کے پاس روانہ کیا وہ اپنے باغ مین
سیر چاندنی دیکھتی تھی کہ فرستادہ شاہزادہ پہونچا خط دیا پڑھا پڑھتے نہایت اندوہگین ہوئی باد صبا پر سوار ہو کر
ایک پلک مارنے مین شاہزادے کے پاس آئی شاہزادے نے ساری کیفیت بیان کی گیسو طراز جادو نے کہا
کوئی اندیشہ کی بات نہین وہ نہ گرفتار ہین انکی رہائی کی فکر کرونگی کہ اسکا ذکر وقت پر آویگا ادھر جہانگرد
نے دل مین خیال کیا کہ بیٹھے بیٹھے کیا کرون بیکار ہے روزگاری کم ... ہر کچھ کام کرنا چاہیے یہ سوچکر طلسم
بیت الحزن کیطرف چلے دن بھر چلے لیکن کہین پتہ نہ لگا دیکھا کہ ایک دیوار آہنی شل ... سے
نظر آئی یہ خیال کیا کہ اس سمت کیونکر اس طرف جاؤنگا نواح جنگل مین گردش شروع کی دیکھا کوئی آنے
جانیوالا بھی نہین نظر آتا جسکی وجہ سے اس طرف جاؤن بیکایک نگاہ دیوار کی اونچان دیکھنے کی غرض سے
سوئے آسمان اٹھائی دیکھا کہ بہت سے عقاب بلند پروازی کرتے ہین اور شہر کیطرف بھی جاتے ہین
اور اسطرف بھی آتے ہین جہانگرد نے جھٹ پٹ شکار جانوران کرکے پارچہ گوشت مین خوب اپنے جسم
کو لپیٹا اور مردے کی صورت زمین پر لیٹ رہے عقاب کی نظر پارچہ گوشت پر پڑی عقاب نے زمین کا رخ
کیا جہانگرد کو یقین ہو گیا کہ یہ ضرور مجھے اٹھا لیجائیگا اتنے مین عقاب اسپر گرا اور پنجون مین دبا کر
لے اڑا شہر کے قریب ایک درخت بہت بلند تھا اسپر بیٹھا اسنے جھٹ پٹ پارچہ گوشت کے جسم سے جدا

کیے اور ایک پیڑوں کے جھنڈ میں اپنے کو چھپایا جب سیمرغ فلک اپنے آشیانہ مغرب میں گیا اور بلبل شب
باشتیاق وصل گل گلستان جمال پرستان عالم میں آئی جانگرو نے درخت سے اترنا شروع کیا زمین پر آیا
لباس ساحر زیب بدن کیا اور محلات شاہی کیطرف چلا جاتے جاتے ایک محل کی کیطرف گیا وہاں سے آواز
سرود نغمہ سنائی دی جا کے دروازے پر پہونچا پاسبانوں سے کہا کہ میں دور سے آتا ہوں ملکہ نے کام کیواسطے
بھیجا تھا مدد کی خواستگار ہوں میں تھیں پاسبانوں نے اجازت دی یہ اندر مکان کے گیا دیکھا کہ بزم جشن منعقد ہے
سنگ پا جادو مے نوشی کر رہا ہو نشہ میں چور بے مخموری شراب سے کوسوں تک عقل و
دانش سے دور ہو دنیا و مافیہا کی خبر نہیں لیکن ملکہ شاہد شریک جلسہ نہیں ہر قیاس سے معلوم ہوا کہ کہیں
دور گئی ہیں آج آنا آنا نہو گا اتنے میں ایک رقاصہ کسی ضرورت سے محفل سے باہر نکلی آفتابہ طلب
کیا ساحر عمل سے آفتابہ جلدی سے دیا رفع حاجت کو گئی پیچھے پیچھے گیا رقاصہ نے فارغ ہو کر جیسے ہی آفتابہ
سے پانی لینا چاہا کہ اسمیں سے بقہ بیہوشی کا اڑا بیہوش ہو گئی جلدی سے ایک گوشہ میں اسکی صورت بن انگو
ایک گڑھے میں ڈال اسکے کپڑوں سے جسم کو آراستہ کیا داخل بزم جشن ہوئی رقص شروع کیا ایسی گانے کہ
سنگ پا جادو کو سرور زیادہ ہوا ایک گلدستہ ہاتھ میں لیکر رقاصہ نے رقص شروع کیا ایسا رنگ باندھا کہ
سنگ پا جادو زیادہ خوش ہوا بولا کہ اے رقاصہ ہم چاہتے ہیں کہ تیرے نازنین ہاتھوں سے مے پلیں اگر
ناگوار خاطر نہو تو جام مے کو دور میں لا دوران سب کو بھی پلا اسنے جلدی سے ساقی گری اختیار کی اور پیالا کی
تمام سفوف بیہوشی نکال کے داخل کیا اور ایک دم سے سب کو جام بھر کر پلانا شروع کیا اہل محفل پیتے ہی
سب کے سب بیہوش ہو گئے کسی کو ہوش نہ رہا اسنے جلدی سے سنگ پا جادو کو ایک گوشہ میں لا کر
اسکی پوشاک بدلی اور اپنے زیب جسم کی اور کل مال و اسباب وہاں کا لیکر ایک جگہ چھپا دیا اور پھر آپ
سنگ پا جادو کی شکل بنکر بیٹھ گیا اور دربان کو پکارا کہا کہ ہماری فوج کو حکم ابھی کوچ کا دو کئی روز ہوئے جگہ زیرے
ہوئے ہیں چاہتا ہوں کہ صبح ہوتے ہوتے شاہزادہ فاتح طلسم کا کام تمام کر دوں دربانوں نے حکم کوچ کا سنگ پا جادو
کا دیا فوج تیار ہوئی قرنا بجی سنگ پا جادو تخت رواں پر سوار ہو کے چلا ساحروں سے کہا کہ ہم تمہارا سحر
دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم کسقدر ہو اس درخت کو ہٹاؤ تو معلوم ہو کہ تم کریٹ سے سحر میں سر برآوردہ ہو گئے ساحروں نے
بزور سحر اسکو ہٹا دیا جنگل میں خیمہ استادہ ہوا فوج سے کہا آرام کرو جسوقت میں کہوں کمر جنگ باندھی جائے
میں بہت تھکا ہوا ہوں اور کئی روز کا جاگا ہوں ذرا میں بھی آرام کر لوں فوج سب آرام میں مصروف
ہوئی کہ سنگ پا جادو عملی لشکر شاہزادے میں آیا اور شاہزادے سے ملا اور شاہزادے سے کہا
راستے بھر ہزاروں کو حکم کیا جاوے فوج سنگ پا جادو کو دیکھ لیں جو میں اپنے ساتھ لگا لایا ہوں
شاہزادے نے کہا آپ بھی مردی سے یہ دور ہر شاہزادگان والا تبار ایسا ہی کرتے جانگرو نے کہا کہ حضور
عالی الحرب فدوی نے نہیں سنا ہے کس غیر کا قول ہے شاہزادے نے کہا دل سے کہہ دیا ہزار ہا دیو دروغ پیچے اور
ایک دم میں سب کو دیکھ لیا کام تمام کیا کوئی باقی نہ رہا ایک بھی نہ بچا سب تہ دیوان ہوئے جب دیو فلک ہفت سر
نمودار گاہ سے مشرق سے عکس فگن ہوا ملکہ نے سنگ پا جادو کو ڈھونڈا کہیں اسکا پتہ نہ پایا متحیر ہوئی کہ
یہ کیا معاملہ ہوا اسکا ذکر وقت پر کیا جائے گا ؟

اب کیفیت گیسو انگن عرض کیجاتی ہے

گیسو طراز سب کیفیت سنکر مرد پیر مدد دیکے اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سب حال بیان کیا مرد پیر باتدبیر
نے ایک دستک دی کہ ناگنین بہت سی پیدا ہوئین اور سامنے آکر عارض ہوئین کہ باعث تکلیف دہی
کیا ہے مرد پیر نے سب حال بیان کیا ناگنون نے کہا کہ وہ دشت ادبار مین مقید ہین اگر آپ تشریف
لیجائین تو وہ رہا ہون ناگنین یہ کہکر روانہ ہوئین اور گیسو طراز اور مرد پیر دشت ادبار کیطرف گئے اور بزور
سحر ان سب کو رہا کر کے خدمت مین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کے پہونچایا شاہزادہ بہت خوش ہوا
مرد فقیر صاحب تدبیر کا شکریہ ادا کیا اہل لشکر اپنے شاہزادے کو دیکھکر سب مسرور ہوئے اب کیفیت
ملکہ شاہد کی عرض کیجاتی ہے ملاحظہ ہو کہ ملکہ اسی فکر مین تھی لشکر سنگ پا جادو تلاش کیا اسکا پتا بھی ندارد
اور بہت متحیر ہوئی ساحر کو سنگ پا جادو کے مکان پر بھیجا کہ شاید مکان کو گیا ہو وہان سے بے نیل مرام واپس
آیا ملکہ سے سب کہدیا ملکہ نے پاسبانون سے پوچھا کہ تمکو معلوم ہے سنگ پا جادو کہان ہے پاسبانون نے کہا حضور
ملکہ عالم یہان ایک آدمی آیا اور اسنے اظہار کیا کہ ملکہ کے پاس جاؤنگا چنانچہ وہ گیا پھر اندر کا حال معلوم
نہین کہ آدھی رات باقی تھی کہ سنگ پا جادو کا حکم فوج کی تیاری کا ہوا اور سنگ پا جادو اسیوقت
لشکر فاتح طلسم سے جنگ کرنے گئے وہان کا حال نہین معلوم کہ کیا ہوا ملکہ بہت متعجب ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے
ایک ساحر کو اس طرف روانہ کیا وہ میدان نبرد گاہ مین آیا دیکھا کوئی نہین رجعت القہقری کر کے ملکہ کے پاس پہونچا
اور عرض کیا کہ ملکہ عالم میدان جنگ مین کوئی نہین سوائے خیام فاتح طلسم کے ملکہ نے دیوار آہن کو جو پوشیدہ تھی دریافت
کیا کہ جس نے شہر کی حوالی مین دیوار بنائی ہے ساحر نے کہا کہ دیوار کا بھی نشان نہین ہے ملکہ اپنے دلمین بہت متحیر و
حیران تھی کہ نہ تو سنگ پا جادو کا نشان معلوم ہوتا ہے نہ فوج کا پتہ چلتا ہے عجب نہین کہ کوئی عیار آیا ہو اور
سنگ پا جادو کو مع فوج لیگیا ہو یہ کچھ ممکن ہے ایک ساحر کو روانہ کیا کہ جا دیکھ لشکر فاتح طلسم مین کوئی ہے یا نہین
وہ ساحر آیا دیکھا کوئی نہین معلوم ہوا واپس گیا ملکہ کو کمال تعجب ہوا ذکر اسکا وقت پہ ہوگا مگر کیفیت شاہزادہ عرض
کیجاتی ہے کہ صبح ہوتے ہی شاہزادے نے حکم دیا کہ یکبارگی طلسم بیت الحزن پر چڑھ دوڑو فوج تیار ہوئی علم اسلام
کلمہ جسیم اڑتا ہوا بوق و قرنا بجا نعرہ شیران میدان جنگ سرفروشان و سنبرو بید رنگ نیزون کو سنبھالے
آگے آگے دیوون کا لشکر انکے بیچ شجاعت شعارون کے پرے بیچ مین شاہزادۂ عالیجاہ اسکندر فرخ لقا
تاج شہریاری کا سر پہ رکھے توسن سبک خرام تیز گام زیر ران شمشیر و خنجر اور کمر سے لگی ہوئی کمان بدوش پر زرہ
پہنے آثار جلال چہرے سے ظاہر نشان شجاعت بشرہ سے باہر مجمع گران فوج گران فتح و نصرت جلو در
رکاب ظفر انتساب ہمراہ اور طلسم بیت الحزن ہوئے سامنے سے جو نظر آتا دیوون کا لشکر ہر تلا یان نبرد قتلی
پڑی تھی اور درخت کند ہو بیز رہے بعض آسیا سے سنگ دوش پر کر ایک ساعت مین شہر کے اندر
گئے کہ ہرکارون نے خبر فاتح طلسم کے حملہ کی پہونچائی ملکہ اسوقت بحر استعجاب مین غرق تھی وہ مقصود تلاش کرتی
تھی کہ ہرکارے نے سب کیفیت کہی ملکہ بحر فکر مین مستغرق و اس پریشان یہ خبر سنتے ہی ایسی چونکی جیسے کوئی
ناگہان خواب غفلت یا کسی صدمہ سے چونک پڑے سب عقل جاتی رہی چارہ و کار پہ غور کرنے لگی پاسبان
کو حکم دیا کہ چند ساحر بلا کر روکے سر جنگ چند آدمیون کو پکڑ سامنے آیا دیوون نے تو سر و مین ڈالا کسقدر
قتل تو در شکم تیز ہوئی ملکہ نے جلدی سے ایک ساحر کو بھیجا کہ فوج تیار ہو وے ساحر نے جاتے ہی فوج کو
حکم دیا ساحر لوگ دوڑ پڑے ملکہ بھی خود سراسیمہ تھی دونون لشکر جم گئے تلوار چلنے لگی چقا چاق شمشیر

سے ترک فلک کے کان گران ہوسے برج دو مین منہ چھپایا تیرون کی بوچھار نیزون کی مار آتش تیغ گرم تھی
بہادرون کے دل بڑھے تھے قدم آگے بڑھاتے تھے لیکن اپنے سروپا کی خبر نہ تھی برق آہن کوندرہی تھی خرمن جان
پر برابر گر رہی تھی حضرت عزرائیل بھی براے تماشا دل وجان سے مصروف کیفیت دیکھ رہے تھے کشتون سے
پشتے لگ گئے لاشے اٹ گئے دیوون نے مردون کو چھوڑ دیا زندہ ساحرون کو کھانے لگے کہ ذکر اسکا آگے مکمل
بیان ہوگا اب کچھ کیفیت ملک شاہرخ کی ملاحظہ ہو جب جنگ دوشنبہ مین لشکر اسلام کو بزور سحر ملکہ شاہد سیمین ساق
نے گرفتار کیا تھا ایلچیان ملک شہرخ نے سب کیفیت سن کے افسوس کیا اور ایک خط شاہزادہ اسکندر
فرخ لقا کو لکھا اور دو ہزار دیو واسطے کمک کے روانہ کیے تھے جو دیو کا لشکر بہ ہمراہی قاصد آتا تھا کہ ذکر اسکا
آگے آویگا کیفیت لڑائی ملکہ شاہد سیمین ساق اور شاہزادہ اسکندر فرخ لقا یا ملاحظہ ہو کہ لڑائی خوب
دلچسپی سے ہو رہی تھی مردان وغا کوشش جنگ مین سرگرم تھے میدان قتال لاشون سے بھر گیا تھا
یکہ تازان شمشیر بران مصروف جان نثاری تھے گھوڑون اور پیادون کو جگہ نہ تھی جو زمین پر پیر رکھتے
خوا فرار یا سے مردہ کھندل کے ریزہ ریزہ ہوگئے تھے دوسرا فرش خاک معلوم ہوتا تھا خون کے
دریا بہ رہے تھے گھوڑون کے تنگ وزین تک دریاے خون کی سیلابی تھی سر مقتولان مثل کدوے
خالی کے تیرتے تھے لاشے شناوری کرتے تھے گرد اڑتی ہوئی معلوم ہوئی ہوا کے سنانے کا زور تھا
صدا اپنی مہیب آرہی تھین شاہزادے کو خیال گذرا کہ کوئی مددگار ساحر غدار ملکہ کا وابستہ بر اسپ
کمک آرہا ہے ایسا ہی ملکہ کو خیال ہوا کہ کوئی لشکر ساحران میری مدد کو آتا ہے لیکن دامن باد
نے جیب قباے گرد کو چاک کیا لباس گرد سے لشکر دیوان نمودار ہوا لشکر شاہزادے مین آ پڑے شاہزادے کا
دل مع لشکر بڑھ گیا دل ملکہ شاہد سیمین ساق شکستہ ہوا خط ملک شہرخ کا قاصد نے شاہزادے کو
دیا دیو مصروف ساحر خواری ہوئے لشکر ساحر ایک ساعت مین سب غذاے دیوان ہوا ملکہ میدان
مین تنہا رہگئی کہ ایک دیو نے لپک کر ملکہ کو قابش تخت روان سے جھٹ پٹ اتار لیا اور روبروے شاہزادہ
پیش کیا ملکہ نے دیکھا کہ بس رشتۂ حیات اسیقدر طول رکھتا تھا جان سے ہاتھ دھوؤن اس تیرہ بختی ونحوست
طالعی کو روؤن اسی روز بد دیکھنے کے لیے مین ننگ خاندان زندہ رہی پہلے ہی اس کیفیت کے ظہور سے
کیون نہ مرگئی ہاے ہاے کر طفل اشک آنکھون سے مثل رہے تھے دامن قبا کو آنسوؤن سے بھگوتی تھی
شاہزادے نے قریب بلا لیا پاس بٹھلایا اسکی عزت وحرمت مین کچھ فرق نہ کیا شاہزادی شاہد سیمین ساق
نے اب اچھی طرح سے رخ پر نور کو دیکھا ہزار جان سے عاشق ہوئی اگرچہ پہلے سے عاشق ہو چکی تھی اور
تخم محبت دل مین جم گیا تھا لیکن بسبب فاتح طلسم ہونے کے کدورت بھی تھی اور دل سے اپنے کو دور
رکھتی تھی عشق کو بڑھنے نہ دیتی تھی شاہزادے نے بھی نزدیک سے ملکہ شاہد کو دیکھا قریب تھا کہ بیہوش
ہو جائین لیکن سنبھال چند امور کے تکیہ کا سہارا دیکر لیٹ گیا اور اپنے گور دکھا دیر تک گلستان حسن
ملکہ شاہد کی گلگشت کرتا رہا اگرچہ چہرے سے پریشانی ظاہر تھی لیکن آب چشم نے گرد وغبار جنگ کی دھوکر
چہرہ کو رونق تازہ سے درخشان کر دیا تھا سر پہ بالون کا جھرمٹ چوٹی تا کمر پڑی ہوئی کمر نازک کی ضامن تھی
زلف پر شکن بکھری ہوئی رخ روشن کی دربانی کرتی تھی یا چشمۂ حیات مین ناگن پانی پیتے تھے درمیان
مین فرق نازک باریک کھنچی ہوئی حسین سے دل عاشق بے اختیار یہ کہ میٹھا تھا سے دین د

اگر ان تو یہ زلف رسا لٹکے ہو + دیکھیے بانگ کرکا فری کہ کیا مانگے ہو + سیدھی راہ ظلمات تھی خضر کو بھی طے مسافت
کے لیے درکار ایک دن دو رات تھی جبین صفا آگین بلند و وسیع اقبالمندی کی نشانی نور جبین سے ظاہر آثار
کشورستانی ابرو خمدار قتل عشاق پر تیار مژگان سفاک و بے رحم آبدار خنجر آسا گرد مردم چشم پر چھائے ہوئے
تھی حسن کا ستون الف دار راست کہ اسکی راستی قامتی پر دلیل تھی رخسار سے بھرے خون ٹپکتا تھا ماہ پارہ
تھی گل شرماتے تھے منھ چھپاتے تھے دندان باریک ایک سے ایک ملا دہان تنگ جیسے آفتاب اور ایک
برج جیسے گہر خوشاب اور ایک درج سرخی لب سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی عاشق کا خون پیا ہے غبغب مین جیسے
دیکھو ہیرا لگا ہے لعل بدخشان دامن کوہ سے منھ چھپاتا ہے چشمۂ حیات زنخ مین موجود ہے یوسف کنعان
نے اسکی چاہ مین کنوین جھانکے سینہ حسن کا گنجینہ ہے اگرچہ کسی مین لیکن سرکشی سے تنگ آتی ہین شکست رنگ
بازار بستان کی انھین سے ہے دریاے ذخارت سر غاب منھ نکال کے رہ گئے ہین بڑے سرکش ہین قاعدہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے چلکر جفاکش بھی بڑے ہونگے طشت زرین مین دو شمعین ہین یا بحر خوبی کے حباب
ہین شکم ساحت حسن کا نمونہ ہے اطلس کہین تو بجا ہے یا پارچہ حریر ہے بہت نرم و نازک ناف پیچدار رجعت و
الفت لیے خواستگاران وصال کے لیے گرداب بلا ہے یہ سراب پر روے آب ہے بازو سے مصفا کہ
ہے بھرے گول سڈول نرم ملائم ہاتھ مین کلائی ہم مثال سیاہ چوڑیان نیا رنگ دکھاتی تھین سیہ چوری
بدست آن نگارے + بشاخ صندلین پیچیدہ مارے + رانین سیم خالص کی بنی ہوئین معدن سیم سے نکل کر
تھین صفائی دیکھ کے سیم آب آب تھی اپنی سیاہ روی پر سیماب تھی کارگزاران قضا و قدر نے اس نازنین
رجبین غیرت گلعذاران لندن و چین کو نور کے سانچے مین ڈھالا تھا چہرہ پرداز ازل نے اسکے نقش دہن کو
اپنے ید قدرت سے بنایا تھا شاہزادہ بے صبر اپنے دل ناشکیبا کو حکمت عملی سے روکے رہا ملکہ شاہد سیمین ساق
پر اپنی بیزاری ثابت ہونے دی کہا اے ملکہ وحدانیت خدا مین کیا کلام ہے جو قبول اسلام مین کیا عذر ہے ملکہ
تو پہلے سے انجام پر غور کر رہی تھی اب نتیجہ کھل گیا دل سے صلاح کر رہی تھی کہ اگر قبول اسلام نہین کرتی تو تیغ
قتل مین پہنچی ہون کوئی دم مین گلا ہے اور دست جلاد با تیغ ہے اس سے گریز نہین اور اگر قبول وحدانیت
خدا کرتی ہون جان بچتی ہے اسی ضمن مین شاید میرا مطلب نکلے شاہزادے سے کہنے لگی کہ اے شاہزادہ
والا جاہ مین نے زشتی اعمال کی سزا پائی جو کچھ ہوا بہتر ہوا دبیر قضا نے میری لوح تقدیر مین ایسا ہی
لکھدیا تھا کہ جس سے یہ روز بد دیکھنا پڑا اب مین صدق دل سے اسلام کی طالب ہون شاہزادہ
اسکندر رخ لقا نے مسلمان کیا دو روز ملکہ شاہزادے کی مہمان رہین خط فتح لکھکر ملکہ شہرخ کے پاس
قاصد کے ہاتھ روانہ کیا ملکہ شہرخ کو واپسی شاہزادے کی امید قوی ہوئی تمناے دل نے جوش مارا
مارا تیسرے روز ملکہ شاہد سیمین ساق شاہزادے سے رخصت ہوئے اپنے محلسرے مین آئی
تدبیر گرفتاری شاہزادہ و لشکر مین مبتلا ہوئی خیال کرتے کرتے دور کی سوجھ گئی ایک قاصد خاص خدمت
شاہزادے مین روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آج آپ کی دعوت ہے آپ مع لشکر تشریف لایئے خارستان
و کلبۂ احزان فدویہ کو رشک چمن بوستان فرمایئے یہ خادمہ بدل مشکور ہو گی شاہزادہ بلا خیال کسی امر
کے چلا مکان ملکہ پر پہونچا ملکہ نے دور سے استقبال کیا مکان کو خوب سجا درست کیا ایک مسند زرتار
بچھی تھی بجاے تخت کے مرصع تصور کیجاتی تھی شاہزادے کو لاکر اسپر بٹھایا شاہزادہ اس مکان کی

خوبی و لطافت دیکھکر ششدر ہوگیا کمرے بہت نفیس پر زیب و صفا بنے ہوئے نہ بہت اونچے نہ بہت
نیچے اوسط درجہ کے بنے ہوئے شہ نشین ویسی ہی دلکش مصفا بنی تھی نمایان جا بدست حیران تھے بنانے
مکان انکی خیال عقل سے دور تھی حواس گم ہوتے تھے یک لخت طلائے خالص سے تعمیر تھے بیل بوٹے
بہت خوبصورت پیارے پیارے سجے تھے تصویران ہار گل کا گمان ہوتے کا گمان تھا گمان بیجا نہ تھا وسط
مکان مین شہ نشین کے آگے ایک باغ پر تکلف سجا ہوا تھا گل چاندنی نے صحن بوستان کو صیقل کیا تھا نسرین
و نسترن کی بہار تھی کیلون کی قطار گل شبو کی مہک گل چنبہ کی جھلک طائران خوش نوا سرود سرائی سے مانوس
تھے قصہ فرہاد و قیس سنا رہے تھے غنچہ سربستہ اسرار الٰہی محرم راز گل شگفتہ کا بے ثباتی عالم پر خندہ دراز
معشوقان طناز کا رنا عجائی مین مشتاق زاہدان صد سالہ انکے کلاہ کے مشتاق شاہزادہ کو اس شہ نشین
سے باغ کی سیر کرانیکو لائے درمیان باغ مین ایک پر تکلف جگہ بنا ہوا جو بالکل جواہرات سے بنا تھا مردم
تلوے کے پاؤن پھسلتے تھے مانی و بہزاد غش کھا کے گرے پڑتے تھے تھوڑی دیر کے بعد خاصہ طلب ہوا شاہزادہ
دسترخوان پر بیٹھا اقسام اقسام کے میوہ طرح طرح کے کھانے ہزار دن قسم کی چیزین خاصہ پر چنی گئین وہی
خاصہ خاص لشکریون نے بھی کیا کھانا کھاتے ہی شاہزادے کو چکر آیا بیہوش ہو کر فرش خاک پر گرا
ہوش و حواس کافور ہوئے جسم کی خبر نہ رہی ملکہ نے جلد ایک ساحر کو بلا کر قید کیا لشکری بھی کھانا کھاتے ہی
بیحواس ہوئے سب کے سب گرفتار نشہ بیہوشی ہوئے ایک مرد بھی نہ بچا جو اس حال زار کو دیکھتا ملکہ
نے سب کو گرفتار کیا گلزار لوح مین قید کیا ذکر اسکا آگے آوے گا

اب کیفیت جانگرد عیار کی ملاحظہ ہو

کہ جانگرد عیار لشکر سے باہر کسی کام کو گیا تھا دعوت مین شریک تھا جب سیر کر کے وہ آیا تو دیکھا کہ وہان سے
تمام شاہی انکھ رہے ہیں اس صحرا پر فضا مین کسی کا پتہ نہین دریائے فکر مین غواص ہوا دیر تک بیٹھا سوچتا
رہا کہ یا الٰہی یہ کیا مضمون ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہوا یہ لشکر کہان گیا اے پیر فلک تو ہی بتا دے کہ وہ
شاہ شاہزادہ عالیشان کدھر گیا لشکر کو تو نے کہان چھپایا سوچتے سوچتے خیال آیا کہ پیر مرد کے وہان چلنا
چاہیے اس سے اس راز کے انکشاف مین کوشش کی جاوے جانگرد عیار پیر مرد کی خدمت مین
پہونچا بعد سلام و نیاز کے حال کہا پیر مرد نے کہا اے جانگرد ملکہ سے لڑائی ہوئی شاہزادہ کامیاب ہوا ملکہ نے
اطاعت قبول کی سوا اسکے اور کوئی علاج ہاتھ نہ آیا اس اطاعت مین اپنا مطلب نکالا شاہزادے
کی دعوت کی دارو بیہوشی پلا شاہزادے کو مع لشکر گرفتار کیا ان دام سحر و حیلے سے سب کو قید کیا
گلزار لوح کے قید خانے مین سب کو رکھا جانگرد یہ سنکے خاک بر سر افشان ہوا فکر تازہ رہائی مین مصروف
ہوا ایک ساحر کی صورت بنا ملکہ کے روبرو گیا سلام کیا اور چاہا کہ مین کچھ کلام کرون اسکا رنگ و روغن
سب اتر گیا پھر اصلی عیار کی صورت نظر آنے لگا ملکہ کے پاس جو کوئی ہیئت بدل کے آتا تھا اسکا
رنگ و روغن اتر جاتا تھا کیونکہ اس کے پاس ایسے تحفہ جات طلسمی موجود تھے کہ جن سے
کسی عیار کی عیاری نہ چلتی تھی ملکہ نے ساحر کو آواز دی کہ اسکو گرفتار کر و جانے نہ پاوے یہ عیار
مکار ہے جانگرد بھی گرفتار رہا گلزار لوح مین قید ہوا اب جا کر سب سے ملا اور کہا کہ مین

بھی تم سب کی خدمت میں آیا ہوں وہ زندانخانہ بلاشک غمکدہ مصیبت تھا غم بھی اس زندان کی صورت دیکھکر رحم
کرتا تھا غیران عیب آور زوبینگان مردم ورے آباد تھا درندوں گزندوں کا ماوا تھا جو کہیں سے بھاگا اس
مقام پر اسکو پناہ ملتی تھی اجاڑ جانے والی چڑیوں کا مسکن تھا بوم شوم کا وطن تھا بجاے سبزہ زار کے سراپا
خار تھا پاؤں رکھنا محال تھا شاہزادے کی گریہ وزاری لشکر کی بیقراری دیووں کی غرش عجب کیفیت سے دو
زندان مالا مال تھا دود آہ سے سارا زندان سیاہ وتاریک تھا گیسو طراز رہائی کے سبب آئی اور لوحدار جادو
کے پاس گئی وہ ایک قرساق خشک دل سال خوردہ بھی اس خشک دلی سے دور بھاگتا تھا پیر ورد
لوحدار مسند پر تیار بیٹھا فربہ بن پیر لٹکائے ایک مسند پر بیٹھا تھا گیسو طراز نے بزور سحر اسپر حملہ کیا وہ وار خالی
گیا آگ جھکے برس پڑی لوحدار جادو نے ابر باران سے وہ آگ بجھائی آئینہ جھکے سامنے ہوئی صورت جو
پینکے یہ اسیر دوڑا گیسو طراز نے اس سے فرصت نہ پائی لوحدار جادو نے فوری اسکو گرفتار کیا اسی زندانخانہ
میں سب کے پاس بھیجدیا سیر دیکھی بیچارے آسمانے بڑی جانفشانیاں کیں سحر آزمائیاں کیں ایک شبانہ روز
لوحدار جادو سے بیرکہ نظر رفتار رہا ہر ایک کا جواب دیتا رہا لیکن آفت شام بلا انیزی آئی لوحدار جادو
نے انکو بھی گرفتار کیا اسی زندانخانہ میں بھیجدیا ملکہ کے پاس لوحدار جادو نے دونوں کی گرفتاری کی اطلاع دی
ملکہ بہت خوش ہوئی لوحدار جادو کو خلعت وانعام بھیجا اب ملکہ کو کوئی دغدغہ شہزادے کیطرف سے نہیں رہا اپنے
حساب قمر نعیل کرو با کوئی امداد فتح نہ رہا آرام سے خواب راحت میں پاؤں پھیلا کے سوئی جہانگیر کی کیفیت
ملاحظہ ہو کہ گریہ وزاری شاہزادے سے بیٹھا تھا مناجات بدرگاہ مستجاب الدعوات کرتا ہوا خداسے مدد مانگتا تھا
خلاصی چاہتا تھا ایک روز داروغہ زندان کو تنہا پاکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ایسا رویا کہ داروغہ کا دل بھر آیا اگرچہ وہ
بھی بڑا سنگدل تھا اور بیچارے لوگوں کے حق میں کہ سنگدلی میں خوشی سلطان طلسم کی تھی جہانگیر سے پوچھنے لگا کہ
ای شخص تو سب سے زیادہ بیقرار کیوں ہوتا ہے سب کا حال وہ تیرا حال ہو تو کیوں اسقدر آہ وزاری کرتا ہے
کسیواسطے دماغ پریشان ہوتا ہے خاموش رہ یہ سنکر جہانگیر اور بھی رونے لگا اور کہا اے داروغہ آپ بڑے مہربان
ہیں میں آپکی عنایت کا شکریہ نہیں ادا کر سکتا آپکے سلوک مجھپر بہت ہیں کہ جنکا شمار نہیں ہو سکتا ہے اگر
قبول ہو ایک عرض کروں چونکہ تخلیہ تو تھا ہی داروغہ نے کہا کیا کہتا ہے جہانگیر نے کہا کہ میری ایک ضعیفہ
ماں ہے سوا سے میرے اسکا کوئی نہیں ہے میرے پاس کچھ ایسا مال ہے کہ جسکو میں بھیجنا چاہتا ہوں کہ جس سے وہ
ضعیفہ اپنا قوت سد رمق حاصل کرتی ہے اگر آپ چاہیں گے تو وہ میری ماں کو مل جائیگا یہ کہکر دو موتی بہت بڑے
جیب سے نکالے اور کہا کہ ایک آپ لے لیں اور ایک میری ماں کو بھیجدیں داروغہ نے کہا کہ نہیں دونوں
بھیجدیجئے جہانگیر نے کہا نہیں ایک آپ لیں اور ایک روانہ کریں داروغہ کی آنکھیں کھل گئیں کچل ارا ہی
سے زیادہ جہانگیر آنکھوں میں رکھا اور دو لیں کہا کہ اتنے بڑے موتی دیکھنے کجا سنے بھی نہیں دیکھے اسکو کہاں
سے لے داروغہ نے بہت شفقت کی جب جہانگیر نے دیکھا کہ داروغہ فولادی نرم ہوا ایک ڈبیا جیب سے
نکالی اور کہا یہ بھی روانہ کر دیجئے لیکن اسکو کھولنا نہیں داروغہ نے کہا اسکو ضرور دیکھونگا جہانگیر نے منع
کیا لیکن داروغہ نے نہ مانا اس ڈبیا کو کھولا جیسے کھولا ویسے ہی خاک ڈبیا سے اڑی اور دماغ
میں پہنچی چھینک آئی بیہوش ہوگیا جہانگیر نے جلدی سے کپڑے اسکے اتار کر اپنے جسم پر
پہنے اور اس کی صورت بنکر بیٹھا اور اسکو اپنی صورت بنایا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھائی اسکے میں

گولا دیا زبان مین سوزن دیکر اور قیدیون مین داخل کردیا اور آپ داروغۂ زندان بنکے بیٹھا پھر دریاے فکر مین
مین غوطہ زن ہوکر لوحدار جادو کے پاس گیا اور کہا کہ زندان مین چلیے ایک ضروری امر آپ سے عرض کرنا
ہے لوحدار جادو اُسیوقت زندان مین آیا مسند پر بٹھایا عزت و توقیر کی قلمدان سامنے رکھدیا اور کہا کہ ایک
خط ملکہ کو اپنے قلم سے لکھیے لوحدار جادو نے کاغذ طلب کیا اسنے سربستہ ایک کاغذ جیب سے نکالا لوحدار
جادو جیسے ہی اسکو کھولنے لگا کہ اس سے سفوف اُڑا لوحدار جادو چھینک کر بیہوش ہوا اسنے لوحدار
کو شاہزادے کی شکل بنا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا گلے مین گولا اور زبان مین سوزن لگا بجاے شاہزادے
کے بٹھایا اور شاہزادے کو رہا کر دیا اور آپ لوحدار کی صورت بنکر جلد ملازمین لوحدار کو زندانخانہ مین لایا
سب کو شربت بیہوشی پلا بیہوش کیا اسنے ایک کو سرداران لشکر اسلام کی صورت بناکر قید کیا اور لوحدار
کی دختر نوشہ شہزادی کی صورت بنایا اور زوجۂ لوحدار جادو کو گیسو طراز کی صورت بنایا اور چادر عیاری
اوڑھکر سنگ پا جادو کو گدڑے سے نکال پیرمرد کی صورت پر بنایا اور ان سب کو مع لشکر رہا کیا یہ سب
چلتے ہوے امیرالزمان سے کہا کہ شاہزادۂ عالم لوح طلسم لیجیے شاہزادے نے کہا کہ کہان ہے
جہانگرد نے جب لوحدار جادو کو بصورت داروغہ کر زندان مین بٹھایا تو ان باتون مین لوح طلسم کو
دریافت کر لیا تھا اسنے سب پتے دے دیے تھے امیرالزمان سے کہا کہ لوحدار جادو کے مکان مین ایک مختصر سا
باغ ہے اسمین ایک حوض ہے حوض مین ایک صندوق ہے اس صندوق مین ایک صندوقچی جواہرات
کی ہے اس صندوقچی مین لوح طلسم پارچۂ حریر مین لپٹی ہوئی رکھی ہے جاؤ جلدی سے اسکو دستیاب کرو شاہزادہ
فوراً بلا خطر اس باغ مین آیا اور حوض مین کود صندوق نکالا اسکو کھولکر صندوقچی کو کھولا دیکھا کہ پارچۂ حریر
مین لوح طلسم رکھی ہے اس صندوقچی کو قبضہ مین کیا گیسو طراز کے مکان پر آئے جہانگرد نے بلباس لوحدار جادو
ایک خط ملکہ شاہد کو لکھا کہ آپ کو معلوم ہو کہ جب آپ کے والد سب دم بوسے تھے وصیت کی تھی کہ جب
فاتحان طلسم ادھر آوین اور وہ قید ہو جاوین تو فوراً قتل کر ڈالنا اب فاتحان طلسم سب قید مین مین نے
آج لوح طلسم دیکھی معلوم ہو کہ اب فاتحان طلسم مین کوئی باقی نہین ہے اور یہ بھی لوح مین لکھا کہ ان سب کو ایکدم
سے قتل کر ڈالین اور اگر ایک ایک قتل ہوگا تو طلسم مین بڑی خرابی پڑیگی لہذا آپکو چاہیے کہ اسیوقت ان سب
کو قتل کر ڈالیے اور ایک دم سے سب مسلمان قتل ہون آگے پیچھے ہونے نہ پاوین ایک ساتھ سب کے سر قلم
ہون اگر ایک بھی قتل ہونے سے باقی رہا تو طلسم مین آگ لگجائیگی اور کچھ بناے زمین پڑیگی اور یہ وصیت
آپ کے نام شاہ طلسم کی تھی یہ خط جیسے ہی ملکہ کے پاس پہونچا جلادون کو طلب کیا اور گاڑیان ساحرون کی
روانہ کین کہ فاتحان طلسم کو لے آوین ساحر آئے اور گاڑیون پر سوار کرایا اور ملکہ کے حضور مین لے گئے
ملکہ نے سب کو دیکھا اور صورت شاہزادہ دیکھی آنکھون سے آنسو گر پڑے جلدی سے تا انگشت عشق ہو
کر وہین گئی فاتح طلسم کی تصویر وہان رکھی تھی اس سے مخاطب ہوئی اور کہا کہ افسوس اے شاہزادے جو تجھپر
دل آیا تو ہلو گو نکلا تو قاتل نکلا سے دوست ہم جسکو سمجھے تھے وہ دشمن نکلا خضر راہ جانتے تھے جسکو وہ رہزن نکلا
افسوس مین کیا کرون کہ وصیت والد اور قواعد طلسم سے مجبور ہون ورنہ تجھ ایسا شاہزادہ معشوق دست عاشق
سے قتل ہو چارہ کار یہی ہے کہ جلادون کو حکم دیا جاے کہ سب کو برابر بٹھلا دین اور جسوقت مین دستک دون ایک
ساتھ ہی سب قتل ہون اگر کسی کا ہاتھ رکا یا دیر مین قتل ہوا وہ بیاسے اسکے مارا جاویگا جلادون نے یہ حکم

سنتے ہی تلواروں کو دیکھا بجالا آزمائش کی تلوار کو پورا دیکھا آب ابھی باقی گردنوں پر کوبیلے کا خد دباڈ ورا باندھا
تو سب سر پر چڑھایا گردنیں سب کی جھکا کے جھلایا اور منتظر دستک تھے کہ ملکہ نے ساحر کو سمجھا کر دیکھو جلاد سب
تیار ہیں کچھ دیر نہیں ہو ساحر نے اسکے دیکھا کہ منتظر دستک ہیں اسکے کام میں کوئی دیر نہیں اپنی ترکیب
سے کہوسے ہیں دستک ہوتے ہی سب کے سر ایک ساتھ زمین پر گرین ساحر نے آسکے ملکہ سے کہا کہ حضور
وہان کچھ دیر نہیں جلاد منتظر دستک ہیں ادھر دستک ہوئی کہ سب کے سر زمین پر لوٹتے ہونگے ملکہ نے یہ خبر سنتے ہی
دستک دی کہ جلادون نے ہاتھ چھوڑے ایکبارگی سب کے سر زمین پر دکھائی دیے ایک تاریکی طلسم میں
چھا گئی آوازیں آسنے لگین کہ کشتی مرا نام من لوحدار جادو بود کشتی مرا نام من فیل اندام داروغہ زندان
بود کشتی مرا نام من سنگ پا جادو بود کشتی مرا نام میمونہ جادو زوجہ لوحدار طلسم بود غرضکہ دو گھنٹے تک
یہ آوازیں آئی رہیں ملکہ نے دست تاسف ران پر مارا اور کہا افسوس یہ کیا غضب ہوا جب آوازیں موقوف
ہوئیں وہ دود تاریکی دفع ہوئی شعلہ جادو سنگ پا جادو کے مکان پر پہونچا اور آواز دی اور ایک جگر پارہ زمین
پر گر کے غائب ہو گیا سنگ پا جادو کی عورت نے یہ سنا تاریکی چھا گئی لشکر لیکر روانہ ہوئی اور یلغار کرکے
بیت الحزن پہونچی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا ملکہ بعد فرد ہونے ان آوازون کے دیر تک سکوت میں
رہی بعد کو سب ساحرون کو جمع کرکے لشکر کشی کی اور طلسم گلزار لوح تک آئی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا
شاہزادی کو جب خبر قتل ساحران پہونچی لشکر جرار صف شکن لیکر چلی میدان میں شاہزادہ اور شاہ کے لشکر
کا مقابلہ ہوا جیسے استادہ ہوئے لشکریون نے اپنے اپنے ہتھیارون کو صاف کیا روان کیا مرد میدان
تیغ زن دگردان صف شکن اپنی اپنی دلیرون کے بیان کو طول دے رہے تھے اور اسے حق نمک شاہزادہ کا
اقرار زبان سے کرتے تھے ہر ایک سینہ سپر ہونے کا اقبال کرتا تھا جو تھا دریاے شجاعت کا نہنگ ہر فرد بیشہ
بیشہ دلیری کا نرہ شیر معرکہ آرا رستم و اسفندیار بازی طفلان جانتے تھے دیوان مردم خوار خوشیان مناتے تھے
شاہزادے کو دعا دیتے تھے کہ بدولت شاہزادہ خوب آسودہ ہوئے گوشت ساحرون سے جسم میں
توانائی آئی دونی طاقت پائی جب ترک فلک خنجر بکف جنگ گاہ میں آیا لشکر کی صف آرائی ہوئی
آواز برق کوس صف شکن سے آسمان دہل گیا خوف سے زہرۂ فلک کا کلیجہ ہل گیا کہ دریاے فوج کو تلاطم آیا آستین چڑھ گئے
تیر و سنان چلنے لگے ساحر کٹ کٹ کے زمین پر گرنے لگے شاہزادہ امید وار ظفر سے اور فتحیابی سے کامیاب
معلوم ہوتا تھا چہرہ بشاش فلک سے صداے شاباش آ رہی تھی لیکن ملکہ کو رنج ساحران مقتول کا اور کچھ
صدمہ رنج شکست لشکر کا جیب سکوت میں تھی تماشاے کارزار دیکھ رہی تھی کہ عقب سے گرد نمایان
ہوئی جب گرد پھٹی دل گردے ایک فوج جرار پیدا ہوئی اور آتے ہی اسنے چھاپا فوج ملکہ پر مارا جس سے
ملکہ کو اضطراب پیدا ہوا زیست سے نا امید ہوئی تمناے فتح منقطع ہوگئی ساحر کو ادھر روانہ کیا کہ یہ کون
صاحب لشکر ہے ساحر نے دریافت کرکے کہا کہ سنگ پا جادو کی عورت ہے اور مایوس ہوئی لیکن
جھٹ پٹ اسکو شیشہ میں اتار صلح کرکے موافق کر لیا دونوں لشکر ایک ہو گئے خوب تلوار چلی اللہ اکبر
کے نعرے بلند تھے شاہزادہ اپنی فوج کو بڑھاوے دے رہا تھا نقیب کڑکے کڑک کڑک کرتے تھے
سے ساتھ شبانہ روز لڑائی رہی دیوون نے جو حملہ کیا ایک دم میں صف کی صف الٹ دی لشکر
شہریار چیرہ دست ہوتے چلے جاتے تھے اور ساحران غدار کے پاؤن پیچھے ہٹتے تھے کہ

سنگ یا جادو کی عورت میدان مین آئی جنگ چاہی ایک جوان اس سے مقابل ہوا اور ایک ہی وار مین سر اس نابکار کا مثل خیار تر اتار دیا لشکر ملکہ سبت کم رہگیا اکثر سحری ورد پھر تھوڑے سے رہگئے لیکن ملکہ قلب لشکر مین مضبوط جمی تھی کہ شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صف کی صف ایک دم مین قتل کی ملکہ تنہا رہگئی شاہزادے نے قاش از زین سے بیکدست مثل گل کے اٹھا لیا لشکر مین لے آیا قید کیا باقی ماندہ لشکر خود اک دیوان ہوا طلسم بیت الحزن اپنے نام کا پورا مصداق ہوا شہر ویران و سنسان ہوگیا کسی ساحر کا نام نہ رہا سب شہر خاموشان مین آباد ہوئے لشکر شہر مین گھسا لوٹنا شروع کیا کئی روز تک شہر کو لوٹا جہانگرد سے بہت سامان زر و جواہرات پایا فوج مظفر و منصور اپنی فرودگاہ پر آئی ملکہ کو شاہزادے نے سامنے بلایا مسلمان ہونے کے لیے کہا ملکہ نے بدل و جان منظور کیا کلمہ اسلام پڑھا صدق دل سے اسلام لائی گیسو دراز کو بھی مسلمان کیا اور سب کو ساتھ لیکر ملکہ شہرخ سے وہان پہنچے بموجب اقرار کے وہان دو تین روز دعوت مین گذرے خوب جشن فتح کے ہوئے چوتھے روز شاہزادہ مع لوح طلسم و ملکہ شاہد و شہرخ و گیسو دراز مع جاہ و حشم کے کوچ و مقام کرتے ہوے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر آئے گا

اب دیکھئے داستان روانہ ہونا شاہزادہ رستم ثانی بن ملک ایرج کا طرف طلسم سحر آفرین کے اور راہ مین ملاقات ہونا ملک الماس سلطان طلسم سے ملک الماس کا شاہزادے سے بہ شفقت پیش آنا اپنے طلسم کے اندر لیجانا کیفیت تشریف آوری دریافت کرنا رستم کا حالت نادانستگی مین اپنا حال بیان کر دینا سلطان طلسم کا گرفتار کرنا باقی حالات متعلق داستان

بند مخمسہ عوض ساقی نامہ

پہلے تھا دخل یہ دشوار ترے کوچے مین　　اے صبا کو بھی نہ تھا بار ترے کوچے مین
اب جو ہین مجمع اغیار ترے کوچے مین　　روز ہو گرم جو بازار ترے کوچے مین
جمع ہین بیتر سے خریدار ترے کوچے مین

آسنے غرفہ سے جو کچھ جلوہ دکھایا جہانکا　　ہو گئے بیخود و بیہوش سب اے ہوشربا
اب کہان طاقت [illegible]　　[illegible] قدم اٹھ نہین سکتا اپنا
بنے ہین صورت دیوار ترے کوچے مین

ہو جست بھی تری قہر خدا آفت عذاب　　گویا یا ایک ساعتکو اسی سے حجاب
[illegible]　　[illegible]
جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچے مین

کیا خبر دی مجھے کس حال ہین [illegible]　　جا [illegible]
آسمان [illegible]　　[illegible]
صورت سایہ دیوار ترے کوچے مین

خاک [illegible]　　صورت [illegible]
[illegible]　　روز [illegible]
ہر طرف خاک کا انبار ترے کوچے مین

آرزو ہو دل بیتاب کی فریاد [illegible]　　[illegible]
[illegible]　　[illegible]
نالے ہم کرتے ہین او یار ترے کوچے مین

سوراخون سے صحن خیابان کو سیراب کرتا تھا ابر ساون کا سراسر سراب بط بطوط قاز سرخاب حوض مین
تیرتے تھے عاشقان وارفتہ بحر محبت کی شناوری سکھاتے تھے وسط گلزار مین گلپوش بنگلہ پڑا ہوا چارون
طرف کی کیفیت دکھاتا تھا فرش مسند ہوا آراستہ تھی نصف شب کو خاصہ موجود ہوا شاہزادے نے کھانا تناول فرمایا
بستر خواب پر سو رہا کہ شاہد سیمین تن مرصع پوش منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوا شاہزادہ بستر خواب نوشین
سے بیدار ہوا حوض کے کنارے بیٹھکر کیفیت آب مصفا دیکھنے لگا ذکر اسکا وقت پر آئیگا سنئے کیفیت شاہ
طلسم مالک الماس کی ملاحظہ ہو جب شاہزادے کو محلات شاہی مین لایا اور ایک محل سلطانی آپکے لیے تجویز
ہوا ان اہتمام مین دیر ہوئی مشکوے خاص مین جانیکا وقفہ ہوا جب خاطرداری شاہزادے سے فراغت پائی
مشکوے خاص مین رونق افروز ہوا عشرت آرا زوجہ شاہ طلسم نے سبب دیری دریافت کیا شاہ طلسم نے کہا کہ آج
ایک نیا شکار ہاتھ آیا کہ ایسا شکار کبھی ہاتھ نہ لگا تھا اسیوجہ سے مجبوری ہوئی کہ اسکا انتظام مہمانداری کرنا تھا زوجہ
شاہ نے پوچھا کیا شاہ طلسم نے کہا کہ جب مین سرحد طلسم کے صحرا مین شکار کھیلتا تھا دیکھا کہ ایک شاہزادہ عالیخاندان
نہایت حسین و زیبا صورت نہایت جمیل و شکیل کہ مین نے اپنی اتنی عمر دراز مین کسی طلسم مین ایسا شاہزادہ
حسین نہین دیکھا اگرچہ ہزارون خوبصورت و رعنا میری نگاہ سے گذرے لیکن ایسا شاہزادہ ہرگز ہرگز نہ گذرا بلکہ
بے اختیار بطرف اُسکی صورت کھنچا جاتا تھا میری طبیعت مجھے نہ روکتی اس طرف کھنچی تھی اُس سے ملاقات کی جیسی صورت
ویسی سیرت و خصلت اُسکی تمام چیزون کو ایک پر ایک کو شرف ہے بطور مہمانی اُسکو اپنے ساتھ لیتا
آیا ہون کہ چندے اُس سے غم غلط کرونگا شاہزادی گلستان پوش اُسکی لڑکی یہ تعریف شاہزادے کی سنکر غائبانہ
عاشق و شیدا ہو گئی بے دیکھے شاہزادے پر مبتلا ہوئی دل ہاتھ سے جاتا رہا کہ شاہ طلسم نے بیوی کو اشارہ کیا ملکہ نے
کہا بیٹی جاؤ رات زیادہ گئی ہے سو رہو خواصین شاہزادی کو آرامگاہ مین لے آئین جب شاہزادی چلی گئی تب
شاہ طلسم نے خلوت کی اور کہا کہ اصل تو یہ ہے کہ ایسا شاہزادہ جامع فنون جامع علوم دلیر و نامور زبردست اگر مشعل لیکے ملک
ڈھونڈھین تو نہین ملیگا یہ خیال آیا کہ اگر اسکا عقد لڑکی کے ساتھ ہو تو قران السعدین ہو جائے آفتاب و ماہتاب
ایک برج مین واصل معلوم ہون اور علاوہ ازین شجاعت و شہامت مین بھی ایسا ہے کہ کل شاہان طلسم کو زیر کریگا
سب سے باج لیگا سلطنت کو رونق ہوگی رعایا شادان و فرحان رہیگی ملکہ بولی کہ مین بھی دیکھنے کی امیدوار تھی شاہ طلسم
نے کہا اب رات کو کیا دیکھوگی اسکو بھی تکلیف ہوگی سوتا ہوا جاگتا ہوا طلب کرونگا ہو صبح کو دیکھیے گا یقین لایئے گا
اگر بجاے خدمت دل کو نہ کاٹو مجھے زیادہ بیقرار ہو تو کیا بات ہے ملکہ نے کہا کہ اگر آپکے پسند ہے میری طبیعت بھی
خرسند ہے جو آپ کرینگے بہتر ہوگا شاہ طلسم نے کہا کہ مین اپنے نزدیک کیا بلکہ سب کے نزدیک صحیح النجابت
سمجھا جاؤنگا دشمن بھی فریفتہ ہوگا کہ سلطان خاور سرحد طلسم انفس پر تفریح کرنے لگا شاہ طلسم خوابگاہ سے اٹھا
خواجہ سرا حاضر ہوئے آفتابہ و سیلابچی لا موجود کیا ہاتھ منہ دھو کر فراغت کی ایک خواجہ سرا کو شاہزادے کی
خدمت مین روانہ کیا کہ دیکھو شاہزادہ آرامگاہ سے اٹھا یا نہین خواجہ سرا آیا دیکھا کہ شاہزادہ حوائج ضروری سے
فارغ ہو کر مسند مطرق پر رونق افزا ہے افسران فوج گرد و پیش اپنے اپنے قرینے سے دست بستہ بیٹھے ہین خواجہ سرا نے
جو وہ بہار و نور آگین دیکھا طلسمی تصویر آنکھ سے گذر گئی الٹے پاؤن شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوا اسیوقت حال کہ
سنایا کہ ملکہ بھی خلوتکدہ خاص مین تشریف فرما ہوئین ملکہ نے کہا اے شاہ عالم اُس شاہزادے کو بلا لیجیے دیکھین
دل کو ٹھنڈا کرین رات بھر بیقراری رہی دعا تھی کہ جلد صبح ہو یہ حال تھا جو صورت شاہزادہ دیکھون

دل بے اختیار کو قبضے مین کرون اسکا ذکر وقت پر ہوگا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ شاہزادی جس وقت بصفت غائبانہ شاہزادے کی سنکر اپنی آرامگاہ مین آئی عجب حالت تھی دل سے آہ سرد
نکلتی تھی رنگ سرخ مبدل بہ زرد تھا سارے آثار عشق دلی سے اسکے چہرے سے ظہور کرتے تھے فرحت و
مسرت کو دور کرتے تھے ~~ سے ~~ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ~~ بسا کین دولت از گفتار خیزد ~~ ہر رات بہراسی
خیال مین پڑی رہی کہ زہے نصیب اسکے کہ ایسا شاہزادہ اسکے ہم پہلو ہو وہ بخت بلند اس عورت
کے کہ آنکھین اسکے جمال باکمال شاہزادے سے منور ہون یون بادشاہ نے اسکی تعریف میرے روبرو
کی اگرچہ طبیعت کیون آئی اگر دل مائل ہوا ہو تو اسکی دستیابی ہو ورنہ اس زیست سے مرجانا بہتر ہے
کام ہو رونا نہ پڑے ایک نظر دیکھ لیتی دلکو بارے تسکین ہوتی یہ تقریر کرسی نشین ہوتی ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب ذرا
کیفیت ملاحظہ ہو شاہ طلسم نے ملکہ سے کہا کہ مین شاہزادے کو لیے آتا ہون یہ کہکر بادشاہ طلسم شاہزادے کی
طرف چلا ملکہ نے مکان کو ایک ساعت مین گلدستۂ نور بنادیا کل سامان جدید عمدہ سے کہ جس سے مکان کی زر
دوزی ہوئی سج رہا خبرداروں نے شاہزادے کو خبر دی کہ بادشاہ طلسم آتا ہے شاہزادہ سروقد صدر دروازہ تک پیشوائی کو
کھڑا ہو گیا بادشاہ دور سے شاہزادے کو صدر دروازے پر دیکھ کے اپنی سواری سے اتر پڑا دونون نے
معانقہ کیا معانقہ ہوا شاہزادے نے لا کے مسند پر بٹھایا اور ادہر ادہر باتین ہوئین بادشاہ نے کہا شاہزادۂ عالم
تشریف لیچلیے آپکو سیر طلسم کراؤن تاکہ طبیعت آپکی نہ گھبرائے شاہزادہ بدل ممنون ہوا دونون شاہ و شاہزادہ
ہاتھ مین ہاتھ دیے باہر آ کے تخت روان پر سوار کیا خواجہ سراؤن نے ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع کی ملکہ ایک
چلمن کی آڑ مین ہو گئی تمام محلات شاہی مین دھوم مچگئی کہ شاہزادہ آیا ہے جسنے آفتاب کو صورت انسان
مین نہ دیکھا ہو وہ اس ملک خصال کو دیکھے گرمی حسن یوسفی کا بازار گرم ہے خریداران شیدا آوین نقد جان
لیکے آوین یہ خبر شاہزادی گلتاج پوش نے بھی سنی سیماب وار بیقرار ہو کر آتش فراق سے جلی ہوئی محل مین
آئی اور ایک بام محل پر کہ جہان سے شاہزادے کا دیدار ہو سکتا تھا کوئی شوخ تیغ نہ تھی رونق افروز مسند رعنائی
ہوئی کہ شہریار طلسم مع شاہزادۂ والا ہمم داخل مشکوے سلطانی ہوا مسند زرین مشرق پر بیٹھین دونون مسند و نیر دونون
افروز تھے جمال شاہزادے سے وہ مکان سارا روشن ہو گیا گیسوان خلیلی رگ ہاشمی و وقار عبد المطلبی کو ملاحظہ کر
ہزار جان سے شیفتہ ہو گئین مدہوش ہو کے آغوش انیس مین گر پڑین پنکھا جھلا گیا مشک چھڑکا گیا تو کہین ہوش آیا
جسقدر زبانی شاہ طلسم سے سنا تھا اس سے سو حصہ زیادہ پایا جو شخص تھا جمال یوسفی کو دیکھکر از خود رفتہ
ہو تا تھا عنان صبر و تحمل ہاتھ سے جاتی تھی کسکو ہوش تھے گلتاج پوش نے دیکھتے ہی نقاب غفلت
سے منہ چھپایا جلباب مدہوشی مین جا بیٹھین خواصین یہ حالت دیکھ بام سے نیچے لائین ہوا دینے لگین
گوکہ گرمی زیادہ ہو گئی بخار سے دماغ پریشان سبنے جلدی جلدی لخلخہ سنگھایا گلاب پاشی ہوئی تھوڑی دیر کے بعد
شاہزادی کو ہوش آیا مضطرب آتش فراق سے چون کباب جلتی بار بار پہلو بدلتی تھی غرضکہ محلسرائے شاہی
مین کوئی ایسا نہ تھا جو از خود فراموش نہ ہوا ہو سیہ حلقۂ گیسوان خلیلی نہ بنا ہو چارون طرف شور و نشور رہا تھا
کہ شاہزادے نے قیامت ڈھائی سب کو گرفتار بلا کیا باتون مین قید محبت کیا دام الفت مین سب کو

کھینچا یا کہ خاصہ کا وقت قریب آیا خدمتگاروں نے آفتابہ و سیلابچی لا لایا ہاتھ دھلائے خاصہ چنا گیا شہریار اور شہزادے
نے کھانا نوش فرمایا شاہزادہ اپنی فرودگاہ میں آکر سو رہا شہریار بھی اپنے حرم خاص میں گیا وہ بیگم ملکہ اور
شہریار طلسم سے باتیں ہوتی رہیں ملکہ نے بھی از حد شاہزادے کی تعریف کی کہ سب صغیر و کبیر نے زبان وصف
شاہزادے میں کھولی شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ میں نے شاہزادے کو دیکھا سچ کہتا ہوں شکل و شمائل میں کیسا ہے حسین ہے
کہ جیسا میں نے کہا اس سے زیادہ دیکھا ہوگا زبان سے اسکی تعریف کرنا بہت مشکل ہے سوا اسکے کہ صورت
دیکھکر دل میں سمجھے نہ کہ کچھ بیان کرسکے ملکہ نے بھی کہا کہ بلا شک ایسا شاہزادہ میں نے بھی آج تک نہیں
دیکھا جب کہ حضور نے خود نہیں دیکھا تو میں کہاں سے دیکھتی یہ باتیں کرکے وہ تو سو گئی ملکہ گلتاج پوش
کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ جدا ہوتے ہی شاہزادے کے اپنے کمرے میں آئی اور زار زار رونا شروع کیا دامن قبا
گوہر باران چشم سے بھگوتی تھی دل ہی دل میں گھٹتی تھی خواصوں نے دیکھکے کہا کہ اے شاہزادی آپ کیوں
روتی ہیں اپنی جان پر مفت کھوتی ہیں اس سے نتیجہ کیا نکلے گا ابھی شہزادی صاحبہ یہ شہزادہ آپ کے
زیر قدم رہیگا آپ کیوں روتی ہیں ہم سب سن چکے ہیں شاہ طلسم اور ملکہ سے باتیں ہوتی تھیں
ساری یہی تجویز ہے کہ آپ کے ساتھ انکا دامادی رہنا ہو گلتاج پوش کی یہ باتیں سنکے ذرا دل کی تسکین ہوگئی
مسکراہٹ ہونٹوں پر آئی مگر دندان صاعقہ وار چمک گئے اور کہا کمبخت مستانی ہوئی ہو ایسی بیہودہ
باتیں کہتی ہو نہیں معلوم کہ میں اپنے کس غم میں روتی ہوں کیا میرے دل پر گذرتی ہے معشوقہ کا زخم ہرا ہو
جاتا ہے خواصوں نے کہا واری صبح تو یہ امر ہو کہ شاہزادے کے عشق نے زور کیا شاہزادی صاحبہ چہرے
سے عشق برستا ہے ہر نفس کے ساتھ آہ عشق نکلتی ہے کہ آفتاب کی آمد ہوئی اپنے بستروں سے رات بھر
کے سونیوالے اٹھے اپنے کاموں میں مصروف ہوئے شاہ طلسم صبح ہوتے ہی فرودگاہ شاہزادے
میں آپہنچا شاہزادہ اٹھا تھا کہ شاہ کی آمد ہوئی شاہزادہ دروازے سے استقبال کرکے لے گیا شاہ نے
کہا اے شاہزادہ والا جاہ عجائبات طلسم کی سیر کیجیے شاہزادہ بعد فراغت پارچہ پوشی وغیرہ عجائبات طلسم
کی سیر کو چلا اول طلسم ہفت زرین سے گذرا ان عجیب و غریب عجائبات دیکھے یہ اول عجائبات کا طلسم
تھا یہاں کی خوب سیر کرائی آگے یہاں سے چل کے تہنیت باغ میں پہونچے سلطان طلسم نے یہاں کی بھی سیر
کرائی اور شاہزادہ نہایت مسرور ہوا تھا سیر کامل نہونے پائی تھی کہ شاہ نے دستک دی گاؤ سر ساحر پیدا ہوا سلے
دستر خوان بچھایا ایک سے ایک لذیذ کھانا چند پارہ تازہ میوہ ڈالیوں سے توڑ کر پیشکش کیا شاہزادہ
یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا جب کھانے سے فارغ ہوئے شاہزادے نے عرض کیا کہ دو لقمہ ایکطرف تشریف
لیچلیے بادشاہ نے ایک دستک دی دوسرا ساحر پیدا ہوا بادشاہ نے اشارہ کیا تخت رواں جو بہت
نفیس بنا تھا حاضر کیا شہریار و شاہزادہ دونوں بیٹھ کے مکان کو آئے وہ انکو پہونچا کے اسی باغ میں گیا
شاہزادے کے ساتھ ساتھ شاہ بھی یہاں آیا اور شاہزادے سے سلسلہ تقریر شروع کیا حسب و
نسب اور ارادہ سرحد پر آنے کا تشکار رکھیں یہ سب دریافت کیا شاہزادے اپنا حسب و نسب بتایا
خواجہ عبد المطلب جو خانہ کعبہ کی چار دیواری کے کنجی جدا ہے اسکے ہیں انسے ہمارا سلسلہ ہے
صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ ابطاق فیروز کے گئے ہیں اس کے متعلق زطلسم ہیں کہ جنکے فتح کے
واسطے ایک عزیز خاص گیا ہے اس طرف میں آیا ہوں ملک الماس کو مار کر لوح طلسم لیکر واپس

جاؤنگا جب سب وہ عین طلسم کی صاحبقران کو پہنچینگی تو وہ مردود قتل ہوگا ملکہ الماس نے گوش دل سے
یہ سب باتیں سنی جب شاہزادہ کہہ چکا تو ملک الماس نے کہا اے شاہزادے بلاشک خاندان سے آپ بہت
بڑے شریف صحیح الحسب نجیب النسب آپکے رخ روشن سے شرافت خاندان برستی ہے اگر آپ نہ ظاہر کرتے
تو بھی خود معلوم ہو جاتا اور میں ملک الماس شاہ طلسم سحر آفرین میں ہوں جو طلسم آپ نے دیکھے ہیں کل دو
دیکھے ہیں یہ گویا شروع طلسم ہے یہ کچھ نہیں ہوا ایسے طلسم یہاں کے ادنی ساحر بنا کے دکھاتے ہیں اب آگے انکے
جو طلسم ہیں وہ لائق تعریف کے ہیں ان طلسموں میں بھی اگر ایک آدمی ڈالدیا جاوے اور سب جوان طلسم اسکو
مدت العمر تلاش کریں ممکن نہیں کہ اسکو نکال لاویں شاہزادے نے یہ کیفیت سنی اور سکتہ کا عالم ہوگیا کہ
یہ خود شاہ ہے میں اختیاط کیوں نہ کیا افسوس از دست کہ برماست خود کردہ را علاجے نیست شاہ طلسم
نے دیکھا کہ کچھ سکوت ہوا شاہزادے سے کہا کہ اے نور نظر تم اسکا قصد نہ کرو اسمیں بہت آفات سخت ہیں
اپنی جان بغرض خطر میں نہ ڈالو کیونکہ اسوقت تمہیں ہر طور سے مجکو اختیار حاصل ہے لیکن تمکو میں بطور نصیحت
کرتا ہوں تمکو لازم ہے کہ اسکو گوش دل سے سنو یہ مقام طلسم ہے اسکا نام سحر آفرین ہے ہر روز ایک سحر تازہ دکھاتا ہے
پیچ وپیچیدار اسکا سحر ہے اور جو طلسم ہیں انکے سحر کی حد قائم ہے لیکن نہیں ہے تو اسکی یہ سب طلسموں سے سخت تر
ہے اور میں خود اسکا بادشاہ ہوں لیکن بنظر اسکے کہ تمکو وہاں سے لایا ہوں مہمان کیا ہے محلات شاہی کو تم سے
زیادہ نسبت ہوگئی ہے اگر سلطنت کی خواہش ہے تو تاج وتخت حاضر ہے شوق دل سے حکمرانی کیجیے اختیارات
طلسم ہاتھ میں لیجیے میں گوشہ عافیت میں عبادت کروں لیکن ان خیالات میں نہ پڑو شاہزادے نے کہا
کہ آپ کا فرمانا بہت صحیح ہے لیکن میں اس بارہ میں جان دینا بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ سب کے سامنے ورنہ مجکو
کم ہمت بنجانا افسوس کا مقام ہے کہ دلیری خاندانی شرافت وعظمت کو اس خوف سے خاک میں ملادوں حقیقتاً
شاہان ذوالاحترام نہیں اور قول مردان جان دارد ونامردی ومردی قدمے فاصلہ دارد لیکن آپکا نمک
کھایا ہے تعارف ہوگیا آپ میرے ناصح ہوئے آپکے ساتھ کسیطرح بدعنوانی نہوگی آپ کے وہ مرتبے شاہانہ
خیال کیا جائیگا شوکت ومنزلت آپکی ویسی ہی برقرار رہیگی شاہ طلسم نے کہا اے شاہزادے میں اسوقت
جاتا ہوں خوب اپنے دل میں سمجھو افسروں سے اور سب سے راے لو بعد کو مجکو جواب دینا یہ کہکر
شاہ طلسم مکان میں آیا خاص محل میں گیا خلوت کا جلسہ ہوا ملکہ حاضر آئیں تاج سر سے اتار کر رکھدیا اور سکوت
میں بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ اے شاہ طلسم کیا ہوا یہاں سے تو خوش وخرم گئے تھے یہ اب کیا کیفیت ہوئی کہ کوئی
بات نصیب دشمنان خلاف گذری شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ غضب ہوا کیا مجھے خیال کیا تھا کیا ہوگیا افسوس
صد افسوس ملکہ نے کہا کہیے تو کیا ہوا حسب ونسب کیسا ہے کہا حسب ونسب بہت عمدہ ہے اصلی شاہزادے
ہیں سب باتیں درست لیکن وہ فاتح طلسم ہے مسلمان ہے اس نیت سے وہ ادھر آتا ہی تھا کہ بلا پرسش کسی کے
سے میں اسکو لے آیا اگر کوئی بدسلوکی ہو تو بدنامی ہے اس حیص بیص میں ہوں کیا کروں میرے ہوش وحواس
جاتے رہے عقل بجا نہ رہی کہ کچھ نہیں بنا ملکہ نے کہا کہ بلاشک خلاف تو یہی ہے کہ وہ مسلمان ہے اور فاتح
طلسم ہے تو ہماری خرابی کے در پے ہے یہ سر جنگ ہوگا نہیں معلوم کہ کیسی گذرے شاہ طلسم پھر شاہزادے
سے آکر ملاقی ہوا اور پھر سمجھایا اور خوب عجائبات وغرائبات طلسم سے خوف زدہ کیا لیکن شاہزادے
نے نہیں سنا اور کہا اے شہریار یہ ممکن نہیں کہ یونہی چلا جاؤں یا آرام سے بیٹھ رہوں اپنے دشمنوں کو

کیا مقصود دکھاؤ گا اس کا اب نتیجہ جو ظہور میں آئے اس سے کچھ اندیشہ نہیں کیونکہ ڈرتے اور مرتے سب ہی پیدا ہوئے
وقت پر لڑائی کے میری قوت بازو اے شہریار دیکھنا کیسی ہو اور کیونکر لڑتا ہوں شہریار نا امید ہوا اور
ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ملکہ وہ شاہزادہ بلاشک دلیر اور بہادر ہے اسکی بہادری اور دلیری میں فرق نہیں
وہ کسی سحر سے نہیں ڈرتا ہے اگر اور کوئی ہوتا تو وہ بلاشک خوف زدہ ہو جاتا سارا کلام اسکا دلیرانہ چست ہے کسیطرح
سے وہ سست نہیں ہے بلا فرزند بیباک ہے ملکہ نے سنکے کہا خیر کیا کیا جاوے اسکی وجہ سے جیسی خوشیاں
دلمیں آئی تھیں ویسے ہی غم کی ہوائیں دل میں چل رہی ہیں دل بے قابو ہو گیا صبر و ضبط جاتا رہا جیسا مناسب
سمجھے ویسا کیجیے لیکن تکلیف نہو کہ اسوقت تک وعدہ تھا اور آپ اپنے ساتھ لائے اسکی جوانی پر صدمہ نہ آنے
پاوے شاہ طلسم نے ایک ساحر کو بلایا اور شاہزادے کو اٹھا منگایا وہ تیلہ گرا اور شاہزادے کو لے محل میں آیا
یہاں سب خواصوں اور ملکہ نے اور خود شاہ طلسم نے کررسے کر سمجھایا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ اس سے
میرا اعتبار جائیگا اور اسکی یہ صورت ہے کہ میں اپنے صاحبقران سے فتح طلسم سحر آفرین کا اقرار کر کے چلا اب اگر
آپ کے یہاں رہجاؤں اور تخت و تاج بھی مجھے ملے مملکت طلسم عطا ہو اگرچہ مملکت کچھ نہیں کیونکہ جو میں نے
سلطنتیں فتح کی ہیں اسکا یہ ایک صوبہ ہے لیکن سب سحر کا کارخانہ ہے اس وجہ سے رونق زیادہ ہے تو اس سے کیا کیونکہ
جب انکے ساتھ وعدہ وفائی نہ کی اور انکے ساتھ کوئی سلوک نہ کیا اور وعدہ شکن مشہور ہوا تو آپ کو مجھے کیا
امید کی صورت ہو سکتی ہے کیونکہ جب ایک سے جھوٹا ہوا تو سب سے ہو گیا جیسے ایک مرتبہ وعدہ شکن ہوا
ویسے ہی سو مرتبہ اے ملکہ بڑا اسکا خیال ہے کہ ہر ایک کی نظر سے گر جاؤنگا بادشاہوں کی بادشاہت فقط زبان
کی صداقت ہے اسکی تقریر سے سب دنگ ہو گئے شہریار طلسم یہاں سے اٹھ کے ایک کمرے میں گیا اور
ایک ساحر کو بلایا اور کہا کہ زندان چار باغ میں شاہزادے کو گرفتار کر دو وہ ساحر تعمیل حکم کیطرح نازل
ہوا سب خواصیں اور ملکہ ڈر گئیں آنسو نکلنے لگے ملکہ بیہوش ہو گئی خواصیں واویلا واحسرتا کہنے لگیں کہ وہ ساحر
بزور سحر شاہزادے کو طرف آسمان کے لیکر دوڑا اور ایک آن میں زندان چار باغ میں پہونچایا ذکر اسکا
وقت پر آئیگا جب شاہزادے کو رات ہو گئی اور شاہزادہ نہ آیا فوج کے افسر متفکر ہوئے اور ایک افسر
دروازہ شاہ پر آیا کہ شاہزادے سے ملاقات کرنا ہے پاسبانوں نے سب کیفیت بیان کی وہ افسر یہ سنکے
بیہوش ہو گیا مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا جب افاقہ ہوا لشکر کو گیا اور ساری کیفیت بیان کی فوج نے کہا
کہ ابھی ایک دم سے حملہ کر کے شاہ طلسم کو مار ڈالیں شاہزادہ رہا ہو جائے افسروں نے کہا اس سے
کیا فائدہ یہ ساحران طلسم ہیں سب ایک دم میں گرفتار ہو جاؤگے جبتک شاہزادہ نہ رہا ہو کوئی فکر کی جاوے
یہاں قیام کیے پڑے رہیں گے تو شاہ کے یہاں کچھ سراغ لگا لینگے شاہ طلسم نے ایک ساحر فوج میں روانہ کیا یہ پیغام دیا کہ
جسطرح سے تم شاہزادے کے نوکر تھے ویسے ہی تم اب بھی سمجھو تمکو جس چیز کی ضرورت ہو ہمارا خزانہ عامرہ سے ملیگا
بیرون شہر تمہارا قیام ہو گا جو افسر ملنے والا ہو بلا خیال کسی امر کے ملا کرے افسروں نے یہ نامہ پڑھا ایسے وقت
بیرون شہر روانہ ہوئے چھاؤنی تیار کی فقط انھیں کے رونق دینے کی دیر تھی کہ لشکریوں نے جا کے
بستر لگائے دعاؤں میں مشغول ہوئے شاہ طلسم نے سیکڑوں من غلہ اور گوشت گھی بنوا کے جانور چڑیاں غرضکہ
جملہ سامان عیش انکے لیے فراہم کر دیا تاکہ تکلیف نہو اور حکم دیا کہ روز بروز اپنی کیفیت سے اطلاع دیا کرو
کہ تکلیف کسی قسم کی نہو انھیں تردد تھا کہ شاہزادہ نہ تو آزاد تمام بیرون شہر چھاؤنی میں ہے کیفیت شاہزادہ کی ملاحظہ

ہو کہ جب شاہزادہ اُس زندان مین گیا اگرچہ وہ زندان کچھ ایسا سجا ہوا نہ تھا ایک دیوٹھری لگی تھی اور ایک
فانوس روشنی کا تھا ایک مختصر سا کمرہ اُسمین میلا فرش بچھا تھا گوشہ مین ایک پلنگ تکلف سے بری معمولی
کل دو دروازے تھے دو ایک گھڑے پانی پینے کے رکھے تھے بے وقت روشنی ہوتی تھی جب سب کہین سے
فراغت ہوتی تو وہان روشنی کیجاتی تھی جبتک شاہزادہ اُس تیرگی و تارگی مین مبتلا رہتا اپنے معاملہ مین غور و
فکر کیا کرتا لیکن دل کو تو ی کرتا اور کہتا کیا ہوگا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا کچھ تنہا مین ہی فتاحی طلسم کو نہین آیا ہون
اور بھی سب آئے ہین اُنکی بھی ضروری کچھ بری حالتین ہوئی ہونگی فتاحی طلسم اور خانہ خود کا معاملہ نہین ہے
مردون ہی کا کام ہے جب کھانیکا وقت ہوا دروازہ کھلا ایک آدمی ساحر خوان لیکر آیا دسترخوان بچھایا خاصہ
چنا کھانا بہت معمولی کچھ تکلف کا نہ تھا اور میوہ بھی دو ایک ریزگا اور مٹھائی بھی باسی تھی شاہزادے نے
کچھ کھایا اور واپس کردیا آگے دقت پر اسکا ذکر ہوگا اب کیفیت گلتاج پوش کی ملاحظہ ہو کہ اُسکی حالت کیا ہو
گلتاج پوش کو سوا سے وزرات کے روسنے کے اور کچھ کام نتھا نہ تو وہ اُسکا کھیل رہا نہ وہ لڑکیون مین زیادہ
نشست و برخاست رہی فقط بند مکان تنہائی مین پڑے رہنا ایک دو وقت اس کمرے تک جہان شاہزادہ
بیٹھا تھا ضرور آنا اور حسرت آلودہ نگاہون سے دیکھنا اور تعجب مین ہو کے مثل گل باد صرصر خوردہ مرجھا کے
رہجانا والدین کے پاس بھی دور وز نہ آئی تیسرے روز اس نسبت سے آئی کہ شاید شاہ طلسم کے ہمراہ
شاہزادہ آیا ہو تو دیکھون لیکن کہین نہین تب اپنی ایک جلیس خواص سے سبب دریافت کیا یہ خواص
ذرا شاہزادی کی منھ چڑھی زیادہ تھی اور شاہزادی اسکو بہت ا نتی تھی بہن کہتی تھی کیونکہ یہ دونون ایک
دن اور ایک وقت مین پیدا ہوئی تھین فقط ایک ساعت کی خردی و بزرگی تھی شاہزادی نے خلوت کی
اور اس انیس سے پوچھا کہ اے انیس من اس روز سے شاہزادہ پھر نہین آیا کیا معلوم کہان وہ چلا گیا اور اگر
ہو تو وہ شاہزادہ آیا کیون نہین کیا سبب ہوا اسکو دریافت کرکے اسکی جواب دے وہ انیس بولی کہ اے شاہزادی
بڑی سیدھی سادھی ہو یہ نہین جانتی ہو کہ شاہ طلسم نے اُسے قید کیا ہے زندان چار باغ مین اُسے بھیجا
ہے لیکن یہ نہین معلوم کس وجہ سے اُسے قید کیا ہے جسوقت زندان ساحر مین بھیجا مین ملکہ کے حضور مین
تھی ملکہ بھی اسوقت زار زار روتی تھین اور تمام آنسو آنکھون سے جاری تھے کہ دامن قبا تمام تر ہوگیا
مجکو یہ مجال نہ تھی کہ جو اُنسے حال دریافت کرتی بعض وقت آپ ہی غصہ مین ہوجاتی ہین منانے مناتے
جان جاتی ہے بھلا اُنکی کون کہے سوا سے شاہ طلسم کے اور کون اُنسے سوال و جواب کرسکتا ہے شاہزادی
یہ سنتے ہی نہایت رنجیدہ ہوئی اور بے اختیار ہو کر فرش زمین پہ گر پڑی دیر تک ہوش نہ آیا خود نہین و
حرکت پڑی رہی خواصون نے گلاب پاشی کی جب دیر کے بعد ہوش آیا تو ایک سرد آہ دل پر درد سے
کھینچکر بولی کہ افسوس ایسے شاہزادون کو قید کرنے کی کیا ضرورت تھی کچھ دل سنبھال کر
نہا دھو لباس مین شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوئی آداب کرکے بیٹھ گئی شاہ طلسم شاہزادی کو
دیکھکر رونے لگا کہا اے گلتاج پوش دو تین روز سے کہان تھی کہا حضور یہ خادمہ علیل تھی حاضری سے
معذور رہی اب آپکی دعا سے صحت ہے آج غسل کرکے حاضر خدمت ہوئی شاہ طلسم الفت پدری مین
آکے لڑکی کو گود مین اُٹھا کے سر کے بوسے لینے لگا شاہزادی نے دیکھا کہ شاہ طلسم اسوقت مجھے محبت کرتے
ہین پوچھا کہ اے شاہ طلسم اس روز کون شاہزادہ تھا جو خاص حرم سرا سے سلطانی مین بیٹھا تھا اور اُس روز

وہ کمان ہے اور مجکو آپ دیکھکر آج کیون روتے کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا شاہ طلسم یہ سنکر بہت رنجیدہ ہو کر
کہنے لگا کہ اے شاہزادی یہ حال مت پوچھ کہ اور بھی جگر صدمہ ہوگا شاہزادی نے اصرار کیا شاہ طلسم نے سارا
حال شاہزادے کا بیان کیا اول سے آخر تک کہ سنایا شاہزادی سنتی رہی جب سب سن چکی تب شاہزادی
رخصت ہوئی مکان پر آئی فکر رہائی شاہزادے مین مبتلا ہوئی لیکن دن رات سوائے رونے کے اور کچھ بھی
نہ سوجھے ایک روز اپنے استاد کے پاس گئی اور انعام کا لالچ دیا اسوقت تو ایک لعل بے بہا
جو چراغ خزانہ شہریاری تھا دیا اور کہا کہ ایسا معاملہ ہے آپ اسکو اگر کسیطرح سے رہا کردین تو آپ کا بہت
احسان ہوگا اور خدمت واقعی کرونگی استاد لالچ مین آگئے شاہزادے کے رہا کردینے کا اقرار کیا رات
کو خفیہ یہ اپنی انیس کے ساتھ گئی دیکھا کہ شاہزادۂ عالم متفکر بیٹھا ہے آثار ضعف و ناتوانی ظاہر ہوتے ہین یہ
دیکھکر اور بھی شاہزادی رونے لگی کہ یکایک ایک نرم آواز آئی اور دیوار درمیان سے شق ہو گئی شاہزادہ
باہر دکھائی دیا شاہزادی نے جو دیکھا کہ استاد ہین ان کی یہ سحر سازی ہے اسیوقت ملبوس خاص اتار
استاد کو دیا استاد چلے گئے یہ بہت خوش ہوئی شاہزادی کو اسوقت حجاب بالکل نہ رہا بے تحاشہ
ہوکر پاس شاہزادہ لپٹکر چمٹ گئی شاہزادے نے کہا کون ہے انیس بولی کہ حضور نے اسے قتل کیا اور
آپ نہین پہچانتے یہ قتیل جفا ہے اپنی دیت طلب کرتی ہے شاہزادے نے بھی جو دوڑ کے گلے لپٹ گئی تھی خوب
گلے چمٹا لیا تھوڑی دیر کے انیس نے علیحدہ کیا شاہزادہ حسب نشاندہی انیس کے جنگل مین مخفی ہو کے
بیٹھ رہا اور انیس نے وہان سے ایک ساحر لشکر شاہزادے مین روانہ کیا اُسنے لشکر شاہزادے کو
رہائی شاہزادے سے اطلاع دی اور مقام بتایا فوج اسی وقت افتان و خیزان آکر قدمبوس شاہزادہ
ہوئی شاہزادہ ہر ایک سے خوب گلے ملا ہمراہ فوج اسی چھاؤنی مین مقام کیا دوپہر کو جب سنتری کھانا
لیکے آیا وہان کچھ کسی کا پتہ بھی نہ پایا اسنے جا کے سلطان طلسم سے بیان کیا سلطان نے خیال کیا کہ
غضب ہوا ضرور یہ کچھ رنگ لائیگا فساد مچائیگا کچھ نہ کچھ کر گذریگا افسر فوج فیلدہان جادو کو بلایا اور حکم
سنایا کہ اپنی فوج لیکے اس طرف کوچ کرو اور کل جنگ ہووے ایکدم سے سب مطلع صاف ہو جائے
لیکن شاہزادہ قتل نہونے پاوے زندہ گرفتار کر لینا اسکا خیال رہے اسکا ذکر وقت پر ہوگا کیفیت شاہزادی
کی ملاحظہ ہو کہ شاہزادے کو رہا کر کے اپنی خوابگاہ کی طرف آئی روتی دھوتی رہی جب دل کو تسکین
ہوئی انیس سے سب حال پوچھنے لگی کہ اے انیس اب کیا ہوگا انیس نے کہا جو کچھ شاہزادی نے کہا اگر شاہزادے کا
معاملہ برعکس ہوا اور نصیب دشمنان کوئی زخم لگا تو اپنی جان مین ضرور دیدونگی مجکو یہ تاب نہوگی جو اسکو
مین اس حالت مین سنونگی اے انیس شاید شاہزادے کو مثل اسکے اسوقت کھانا نہ ملا ہو یہ خاصہ دسترخوان
انیس نے وہ خاصہ لیا حسین سو آدمیون کا کھانا تھا بلباس مرد ساحر کے شاہزادے کے پاس آئے اور
خاصہ دیا اور آہستہ سے کہا کہ اسی نے دیا ہے جو آپ کے گلے لپٹ کے روئی تھی شہزادے نے وہ
خاصہ لیا ایک مہر خاص اپنی انگلی کی دی اور کہا کہ یہ اسی کو دیدینا نشانی سمجھین انیس وہ لے کے اور
لیکے دم بھر مین آ پہونچی اور وہ انگشتری دی شاہزادی رو رہی تھی وہ انگشتری صندوق دل مین پوشیدہ
کر رکھی اور انیس نے کہا کہ اے شاہزادی فیلدہان جادو اسکے مقابلے کو گیا ہے وہ بہت سخت موذی ہے
دیکھنا چاہیے کہ یہ لڑائی کیونکر ہوتی ہے شاہزادی بولی کہ شاہزادہ اسے وہین ماریگا بزور تیغ خواہ کچھ ہو یون شاہزادے

سے سارے طلسم مین ایک بھی نہ چلیگا رات کو انیس کے ہاتھ اُسی طرح سے یہ خاصہ بھیجا اور ایک عنبرچہ
بہت عمدہ شاہزادے کو بھیجا انیس نے وہ اشیا دین اور واپس آئی جب صبح ہوئی شاہ طلسم بھی عماری زرنگار
مین بیٹھا قلب لشکر مین آموجود ہوا شاہزادے نے اپنی فوج کا پرا جمایا یمین و یسار سے حلقہ درست کیے
گھوڑے کو آگے بڑھایا شاہ طلسم کیطرف بنگاہ غضب دیکھا لیکن بادشاہ طلسم اسکو محض واسطے شاہزادہ
سمجھا کہ مبارز طلبی ہونے لگی بہادران قوی بازو صفون سے نکل کے مقابل آکر میدان مین جانے لگے کچھ دیر
تک یون ہی لڑائی رہی بعد کو دونون لشکر مثل موج دریا کے آپس مین رلگئے آتش آہن برسنے لگی گرزدن
کے تراقون کی آواز سے نفخ صور برپا تھا شاہزادے نے بھی بسم اللہ کہکے گھوڑے کو جولان کیا شمشیر آتش نشان
بکف چپ و راست مارتا تھا جو سامنے مرد آگیا گرد برد ہوگیا قلب لشکر تک جا پہونچا چاہا کہ شاہ طلسم کو تخت
قفا پر سلا دے لیکن اسکی تواضع دل مین بھری تھی سر نیچے کیے ہوئے ہٹ آیا شاہ طلسم یہ دیکھ رہا تھا فوج مین ابھی
تلوار چل رہی تھی کہ ایک ابر تیرہ و تار اٹھا اہلیان لشکر اسلام سمجھے کہ کوئی سحر کا کرشمہ ہے نا امید ہوئے قیمہ ہونے
کے سامان نظر آنے شاہ طلسم بھی حیرت مین تھا کہ یہ ابر کیسا ہے کہ دفعۃً ایک شعلہ لپکا اور سمت شاہزادے پر
اور اوج گراسے فلک ہوا شاہ طلسم نے اسی وقت لڑائی موقوف کی اور لشکر کو علیحدہ کیا ساحرون
کے کشتے اسقدر تھے کہ شمار سے باہر تھے لیکن لشکر اسلام کے مقتول اسقدر نہ تھے کہ لشکریون کی ہمت
ٹوٹ جاتی اگر شاہزادہ غائب نہوتا تو شاہ تک ایک ساحر بھی میدان جنگ مین دکھائی نہ پڑتا شاہ طلسم
بھی متفکر تھا سمجھا کہ شاید ان سے کچھ سحر کاری کی ہو اور افسران ساحر یہ سمجھے کہ شاہ طلسم نے یہ سحر کیا ہے
غرضکہ ہر ایک اپنے خیال مین تھا لشکر اسلام بھی یہ سمجھے تھے جب فوج اپنے خیمون مین آئی شاہ طلسم بھی
افسران فوج اسلام مین آیا سب تعظیم کے لیے اُٹھے شاہ طلسم نے یہ قسم کھائی کہ ہماری طرف سے کوئی سحر
نہین ہوا ہم بھی مرد میدان ہین جبتک شاہزادہ و شاہزادے کا تمہارا روزینہ اسیطرح سے جاری رہیگا تم
گھبراؤ نہ سبب دریافت کر لونگا تمہے اطلاع دونگا اگر کسی ساحر نے ایسا کیا ہوگا وہ اپنی سزاے اعمال
پائیگا لشکر اسلام کو تسلی دی اور شاہ طلسم داخل محلسرا ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب کیفیت شاہزادے کی
عرض کیجاتی ہے کہ جب وہ شعلہ بلند ہوا شاہزادہ بیہوش ہوگیا شدت آفتاب تموز تھی محنت جنگ بھی شاہزادے
کی کرخت تھی یہ غفلت مین تھے کہ ایک دم مین درختون کے سایہ مین اتارے گئے درختون نے دامن برگ
سے ٹھنڈی ہوا دی شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا کہ مین ایک باغ مین ہون جو اپنی نشو و نما مین کامیاب ہے
برگ درختان سے صداے مرغوب آرہی ہے فوارے دلکش بلند ہین صحن گلستان صاف خس و خاشاک کا نام
نہین گل اشرفی اسکی زیبائی پر نثار ہے سنبل دفینہ مشک تتار ہے ازدحام بتان فرخار ہے پردۂ ■ م مین ایک
ہی گلزار ہے سب جو سرو منتظر استقبال پری رخان ہے سوسن مہر خان ہے جعفری اسی باغ مین کیفیت کر رہی ہے ایک
کمرہ بہت نفیس بے نظیر بیلیس ہے لیکن استادان بالغ فن دیکھکر حیران و ششدر ہین خیال مین اسکا نقشہ نہین جمتا
ہزار غور و فکر یہ معائین علاوہ کی کرسین ہے ایک آفتاب لقا جو قریب فتنہ قیامت نمودار محشر آشکار ابروان خمیدہ
نگاہ کج بادہ مست دلبری ایک نظر دیکھ رہی ہے شاہزادہ تخت سے اُٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھنے لگا پھر کچھ کمرہ
شاہ طلسم کا نقشہ آنکھون مین سما گیا شاہزادے نے چاہا کہ اس حورکردار کو پکڑ کر مارون کہ یہ چھلاوہ تک بجزر و دلی
کمرے مین آئی شاہزادہ بھی اسکے پیچھے کمرے مین آیا اسنے کہا کہ جی آپ کون ہین میرے دامن عصمت

کو خراب کرنا چاہتے ہیں ابھی آواز دونگی چلا ڈونگی میرے پیچھے کیوں آتے ہو میں پردہ پوش ہوں میرے پردۂ
عفت کو آپ اٹھانا چاہتے ہیں شریف آدمی کسیکی عزت نہیں لیتے مجھ عورت پر کیا ہاتھ ڈالتے ہو تنہا گھر کو
دیکھ حملہ کرتے ہو شاہزادہ یہ تقریر سنکر سکتہ میں ہوگیا عقل دیوار بن کے رہگیا کچھ دیر تک اسی سکوت میں رہا
کہ میں کہاں ہوں سمجھا کہ شاہ طلسم نے مجھکو گرفتار کیا یہ زندانخانہ اور یہ وہ حسینہ شاہزادے سے یہ کہکر چلی گئی
شاہزادہ ہکا بکا چارو نظرف گری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور دل میں قطعی یقین ہوا کہ شاہ طلسم نے گرفتار
کیا ہے افسوس جیسے قلب لشکر میں پہونچا تھا خواب عدم میں کیوں نہ پہونچا یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ حسینہ
تاج مرصع سر پر رکھے بال زلفوں کے بکھرے ہوئے پشت پر پڑے تھے کمر سے لپٹے تھے فرق نازک درمیان
ظلمات راستہ آبحیات جبین صفوت آگین میں تشقہ لگا چارو نظرف افشان چھڑکی ہوئی گرد ماہ سیارونکا ہجوم
ناک مصحف رخ میں الف تھی درمیان دو صادونکے جگہ پائی تھی رخسار سے ابھرے ابھرے پر گوشت مصحف
کے دو ورق تھے حمد باری سے منقش سنگ یا سراسر گلزار تھا یا جنت کا کھلا گلدستہ تھا خال زاغ سیہ کیا ان یا حبشی
بچہ حلب میں غلامی کو آئے تھے نہیں نظر بد کے لیے سینہ تھے حفاظت چہرے کے لیے کالا دانہ تھی زلف معنبرین
اشکال دھواں تھا غبغب طوق گلو تھا یا دل عاشق کا گلو گیر تھا اچھی جگہ پائی قباسے ملوکانہ اطلس کار دریں
خورصین اس نازنین کو رو کے سنبھالے قریب مسند شاہزادہ لاکر بٹھا دیا شاہزادہ او متعجب ہوا کر گہری نگاہوں
سے دیکھنے لگا ہرچند شناخت کیا لیکن نہ پہچان سکا اس فرشتہ خو نے آنچل کا نقاب منہ پہ ڈالا اور نازسے کہنے
لگی کہ حضرت آپ کا اسم گرامی وطن شریف نسب مبارک ادھر کہاں سے تشریف لانے سبب تشریف آوری
کیا ہے اور کہاں قدم رنجہ فرمائیے گا کس طرف تشریف لیجائیے گا شاہزادہ حالت استعجاب سے نکل یوں کلام
کرنے لگا کہ اس خانہ نشین کا نام رستم ثانی ابن ملک ایرج نسب حسب ہاشمی عبد المطلبی قریشی لشکر صاحبقران
سے رخصت ہوکر واسطے فتح طلسم سحر آفرین گیا تھا آج لڑائی تھی اب آپ فرمائیے کہ آپکا نام نامی کیا ہے تشریف
لانیکا سبب فرمائیے کہ کس غرض سے آئیں حسینہ بولی کہ میرا نام ملکہ قمر الاقمار ہے اس خطہ بے نظیر زعفران کا
کا تختہ ارم نام ہے اور میرے باپ مرحوم منصور شاہ یہاں کے بادشاہ تھے چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس دنیا سے
دنی کو چھوڑ کر بگرا سے ملک بقا ہوئے یہ تنگ خاندان اب اس سرزمین کی حکمران ہے لیا سہیم و شریک
فرمانروا ہوا آگے کیا سوال ہے شاہزادے نے کہا کہ مجھکو یہاں کیوں لائیں شاہزادی نے کہا مجھکو کیا ضرورت تھی
جو آپ کو میں لا سبب سے آئی میرے آپ سے کوئی درجہ تعارف بھی نہیں شاہزادی نے جس وقت یہ
کہا شاہزادے نے اپنے دل میں کہا الحمد للہ کہ یہ زندان نہیں ہے بلکہ بادشاہزادی کا مکان ہے اور اسکا
لکھا ہوا ملکہ نے کہا آپ کیوں آئے شاہزادے نے کہا کوئی لانے والا نہیں تھا نہیں معلوم کون شیطان
تھا جسنے یہ تکلیف دی ہماری محنت اسکو ابھی معلوم ہوئی پشت پھیر کر چلا شاہزادی نے جیسے دیکھا آواز
دی کہ دروازہ بند کرو یہ شخص جو جا رہے ہیں جانے نہ پائیں اس بات پر شاہزادے کو غصہ آیا تلوار کر سے کھینچکر
دمکایا شاہزادی نے تاج اتار زمین پر جھکا دیا یہ فروتنی دیکھ شاہزادے کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آنسو
نکل آئے شاہزادی نے آنسو نکلتے دیکھ پایا تھا شاہ دامن قبا سے آنسو پونچھے ہاتھ پکڑ کر مسند پر بٹھا لیا اور
کہا اے شاہزادے آپکو بھی ناز معشوقانہ معلوم ہیں اتنے میں شاہزادے نے یہ نام پاک جو سنا پوچھا تمکو
یہ نام کیسے معلوم ہوا شاہزادی نے کہا الحمد للہ میں مسلمان ہوں میں ایک عرصہ سے آپ کے گیسوؤں

خلیلی کی عاشق زار تھی خواب و خور میرا جاتا رہا کسی صورت مجکو آرام نہ تھا دن رات اُسی فکر مین تھی کہ آج
سرکار سے خبر دی مین اُسیوقت براہ راست اُس طلسم کے دہان پہونچی اور آپکو دیر تک مشغول لڑائی
دیکھا کی اور یہی دل بیقرار ہوا نہ رہا گیا اگرچہ خیال ہوا کہ آپ جنگ مین مصروف ہین کفارون کی طرف بہین
ملاوت مین مناسب نہین کہ ہو وقت خلل انداز ہون لیکن دل سے بے اختیار تھی میری خطا نہین یہ خطا حضرت
دل کی ہو دل حاضر ہی جو سزا تجویز ہو دیجائے اُسیوقت میدان جنگ سے معلق اُڑا تخت پہ سوار ہوکے ادھر
سے آئی سرکار سے مجکو خبر دی کہ لڑائی اُسی وقت موقوف ہوئی شاہ طلسم نے فوج کی دلجوئی کی تا آنکہ
شاہزادے کی لڑائی موقوف رہی اب آپکو معلوم ہوا کہ مین ہی ساری خطاوار ہون لیکن معافی کی
خواستگار ہون آیندہ راے عالی اسکا ذکر وقت پر ہوگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہو

کہ جسوقت شاہ طلسم محل خاص مین پہونچا ملکہ نے آکے اپنے ہاتھون سے گرد جنگ جھاڑی باد کشی کرنا شروع
کی جب طبیعت شاہ درست ہوئی ملکہ سے مخاطب ہوا کہ آج لڑائی ہو رہی تھی مین قلب فوج مین سے دیکھ
رہا تھا کہ شاہزادہ لڑتا ہوا میرے قریب آگیا اگر چاہتا تو مجکو خواب عدم مین روانہ کرتا لیکن نہ کیا ۔ سیکے
ہوسے مقابلے سے ہٹ گیا قوی بازو ایسا ہو کہ مین اُسکی تعریف نہین کرسکتا اگر فیل دمان و شیر غران سامنے
آوے تو حقیقت نہین سمجھتا کون بلا ہو قابل افسوس یہ ہو کہ وہ اسطرح سے محنت کر رہا تھا کہ ایک ابر تیرہ و تار
ظاہر ہوا مین سمجھا کہ کوئی ساحر سحر خوانی مین مصروف ہو کہ دفعۃً ایک شعلہ آتش اُس ابر سے شاہزادے پر گرا اور
آسمان پر لیگیا پھر نہین معلوم کہ شاہزادہ کیا ہوا لڑائی اُسوقت بند کر دی گئی ہر چند فوج بیدل تھی لیکن
برابر لڑے جاتی تھی فوج ساحر کی بہت کٹ گئی واقعی یہ لوگ بڑے بہادر ہین کئی لاکھ کے لیے اسقدر فوج شاہزادہ
کافی ہو لڑائی کیوقت فوج کو وہ آہن معلوم ہوتی ہو اب مجھے بہت بڑا افسوس ہو کہ ایسے وقت مین شاہزادہ دریا
سے اُٹھ گیا اور ملکہ نہین معلوم کہ میرے خیالات کیا تھے اور کیا ہو گئے شاہزادہ وعدے اور زبان کا بھی بڑا
پابند ہو یہ وعدہ وفائی کا دم بھرتا ہو ورنہ مجھے کبھی نہ روتا آج مین نے میدان جنگ مین اُسکی تواضع اور
جرأت دیکھی جو اس روز کہتا تھا کہ لڑائی مین میری قوت و بازو دیکھیے گا واقعی بہت ہی دلیر جنگ ہے

اب کیفیت شاہزادی گلتاج پوش کی عرض کیجاتی ہو

کہ جسوقت یہ خبر شاہزادی کو ملی اُسنے سنتے ہی یہ حال کیا کہ کپڑے پھاڑ ڈالے بال جو گلدستہ سنبل تھے پریشان
کر دیے طمانچے سے رخ روشن کو نیلا کر دیا یا رخ کبود سے آراستہ ہوئی بیہوش فرش خاک پر لوٹنے لگی خواصون نے
دروازے سب کمرون کے بند کر دیے تاکہ اس حالت مین شاہزادی کو کوئی نہ دیکھے گلاب باغی لگی
عطر بید مشک چھڑکا گیا بارے کسیقدر ہوش مین آئی دونون ہاتھون سے کلیجے کو پکڑے ہوئے اُٹھی لیکن
پھر گر پڑی جون مرغ بسمل حرکت مذبوحی ظاہر ہو رہی تھی کہ سبھون نے پھر اُٹھاکے بٹھلایا سینے پھٹنے لگے
خواصین ہوا دینے لگین شاہزادی اُٹھی لیکن کراہ رہی تھی خواصون نے سمجھانا شروع کیا ہر ایک
فراز و نشیب سمجھائے لیکن عشق صادق کسیکا وعظ سننے نہین دیتا واعظ سے سخت عداوت رہتی ہو

بعض خواصین بھی آمیز باتین کرکے نصیحت کرتی تھین لیکن شاہزادی کسیکی بھی نصیحت نہین سنتی تھی ور سنتی کیا حضرت
عشق جب سے دین عشق صادق آیا اعصاب وخیالین مین پیوست ہوگیا شاہزادی نے صحیح کیفیت دریا
کی خواصون نے کہا ہمنے اسی قدر سنا کہ کوئی انہین اٹھا لیگیا شاہزادی نے اپنے استاد کو بلایا دریافت
کیا کہ ساحران طلسم سے کسی نے ایسا کیا ہو استاد نے سر شاہزادی کی قسم کھاکے کہا کہ ساحران طلسم
مین سے کسی نے کچھ نہین کیا یہ دقیقہ مشکل سے حل ہوگا کہ شاہزادہ کہان ہے سحر سے فقط طلسم کے حالات معلوم
ہونگے اور اندر حد طلسم کی کارگر ہے یہ سنکے شاہزادی سے رخصت ہوئے لیکن دل شاہزادی کے لیے کچھ دوا
نہ ہوئی جب عروس روز نے محمل اسود صرت اوڑھی شاہزادی فوج لیکر شاہزادے کی طرف چلی
انیس محرم اور آپ جب خیمے کے قریب پہونچی انیس کو افسر فوج کے پاس بھیجا کہ یہان بلالا وہ انیس بزور سحر
افسر فوج کے روبرو پہونچی اور افسر فوج کو روبروے شاہزادی کے لائی انیس نے اس افسر کو سب شاہزادی
کے حالات بتائے افسر اسیوقت باعزاز تمام خیمۂ شاہزادے مین لیگیا مسند پر بٹھایا صورت دیکھتے ہی افسر سمجھ گیا
کہ بلاشک خال ہاشمی گیسوان خلیلی کی شیدا ہو عجب نہین کہ فراق شاہزادے مین جان دیدے شہزادی
نے حال شاہزادہ افسر سے دریافت کیا افسر نے من وعن کیفیت جو گذری تھی کہ سنائی جب شاہزادی
نے سنا نہایت بیحواس ہوئی ایسی چلائی کہ قریب تھا کہ سونے والے جاگ اٹھے تشنگی غالب ہوئی شاہزادی
نے پانی طلب کیا افسر نے پانی تازہ بہت عمدہ سرد شربت بنا پلوایا شاہزادی نے کہا کہ یہ میری فوج ہے تکلیف
ہرگز نہونے پاوے کھانا ان سب کا ہمارے باورچی خانہ سے آئیگا تم لوگون کی دو روز تک دعوت ہے اور
خرچ کی ضرورت ہو تو کہو جس چیز کی کمی ہو وہ بیان کرو اگر شاہزادہ نہین تو مین ہون تم سب یہین وابستہ
ہو افسر نے سلام کیا انیس سے کہا کہ جلدی سب کے لیے باورچیخانہ سے کھانا تیار کراکے ابھی بھیجو ایک آن کا آن
مین کھانا گرما گرم انیس لیکر آ پہونچی فوج کو تقسیم ہونے لگا افسرون نے اپنے ہاتھ سے بانٹنا شروع کیا لشکری
بہت خوش ہوکے دعا دیتے تھے کوئی اپنی حاجت یون بیان کرتا کہ حضور لشکر عالم کپڑے بہت شکست
ہوگئے اگر شاہزادے ہوتے تو یہ کپڑے نہ پہننے دیتے کیا کرین غرضکہ اسی طرح سے ہر ایک اپنی اپنی داستان
کہتا تھا ملکہ نے قبول کیا کئی لاکھ روپیہ انیس سے منگوا کے دیا جب کسی قدر رات باقی تھی شاہزادی افسران
فوج سے رخصت ہوکر اپنی دولتسرا مین پہونچی بستر پر لیٹ رہی لیکن آرام کیسا گرفتار مصائب وآلام
تھی کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شاہزادہ عرض کیجاتی ہے

کہ قمر الاقمار شاہزادی نے کہا اے شاہزادے مین بھی آپ کے گیسوان خلیلی کی کشتہ ہون مجھ پر رحم کیجیے شاہزادے
نے کہا کہ تم مسلمان ہو اور بلا عقد مین تمسے وعدۂ وصال نہین کر سکتا اور میرا عقد صاحبقران کے روبرو ہوگا
انکی غیبت مین ہو نہین سکتا جو کیفیت تھی وہ کہدی ہان اقرار کامل کر سکتا ہون کہ وقت فتح طلسم کے تمکو
اپنے ساتھ لیچلون اور پیشتر تمسے عقد ہو شاہزادی قمر الاقمار نے منظور کیا کہ وعدہ پہ عمر بسر کرینگے دل غمگین کو
آجکل کہکے بہلا لینگے شاہزادے نے کہا کہ اے شاہزادی اب مجھکو رخصت کرو تاکہ اپنے کام مین مصروف
ہون کیونکہ اس طرف جسقدر دیر ہوگی اتنی ہی دیر ادھر ہوگی بلکہ آپ بھی اسقدر محنت کرین اور

دعا کریں کہ جا کے جنگ ہو جلد فتح ہو بفیروزی تمام لشکر کیطرف روانہ ہوں شاہزادی قمر الاقمار نے کہا کہ اے شاہزادے تو ایک ورق دے روشن کو دیکھ کے دلکو تسکین دوں ابھی آپ گھبراتے کیوں ہیں لشکر دیوان واجنہ آپکا موجود ہی اگر وہ ساحر ہیں تو ادھر بھی دیوان شریر و اجنہ موجود ہیں بیچارے آدمی اسنے رو دیئے شاہزادے نے کہا اے شاہزادی میری فوج خوب لڑتی ہے لیکن سحر سے مجبور ہیں اس قلیل فوج پر چار لاکھ ساحر کا مقابلہ کر سکتا ہوں کیوں آپکا لشکر تباہ ہو شاہزادی نے کہا یہ اور وہ دونوں آپکے ہیں بقول شاعر ؎ سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را + چار پانچ روز شاہزادے کو وہاں رکھا شاہزادے نے ایک خط افسر فوج کو لکھا کہ تم لڑائی شروع کرو کسی طرح شاہ طلسم سے نہ دبنا اندر شہر پناہ کے داخل ہو کہ شاہ خود لڑائی پر آمادہ ہو جائیگا ورنہ اسکو لکھ بھیجو تم بالکل گھبراؤ نہیں میں بخیریت ہوں فوج مدد کو روانہ کرتا ہوں یا ساتھ لیکر آتا ہوں لیکن تم طبل جنگ بجوا دو اور سبکو ہماری خیریت سے اطلاع دینا یہ فرمان تقاجربان ایک جن نے افسر فوج کو دیا سردار لشکر نے خط پڑھا اسی وقت نقارے پر چوب پڑی لشکر پھر گھبرا گیا پوچھنے دوڑا آیا امیر لشکر نے حکم شاہزادے سے لشکر کو ■ تف کیا اور کہا بجوف ہو کے لڑو مدد آتی ہے اور ایک خط شاہ طلسم کو سردار لشکر نے لکھا کہ بموجب حکم شاہزادہ نامدار کل سے آپ سے لڑائی ہوگی اگر نہ ہوگی تو شہر پناہ کے اندر بقصد جنگ ہم گھس آئینگے کل آپسے لڑائی شروع ہوگی اور اسی جن کے ہاتھ شاہ طلسم کے پاس خط بھیجا جن اپنی اصلی حالت سے زمین چاک کرتا ہوا دربار شاہ طلسم میں پہونچا شاہ طلسم حیرت میں ہو گیا لیکن پوچھا حال دریافت کیا جن نے کہا کہ شاہزادے کا لشکری ہوں ایک لاکھ جوان ہم میں سے شاہزادے نے انتخاب کرکے بھیجا ہے ہم سب یہاں آ گئے شاہزادہ دو تین روز میں آویگا شاہ طلسم نے وہ نامہ پڑھ کے جواب لکھ دیا کہ کل تامل ہے پرسوں میری فوج تم سے لڑیگی جن رخصت ہوا اور افسر کو جواب خط دیا افسر نے کہا شاہ طلسم ڈر گیا ورنہ وہ کل ضرور آتا جن نے ساری کیفیت بیان کی افسر فوج نے ایک خط گلتاج پوش کو خیریت شاہزادہ اور تعین جنگ میں لکھا جن لیکر گیا شاہزادی دیکھکر بہت ڈری پوچھا تو کون ہے کہا میں خادم ہوں ملازم شاہزادہ ہوں شاہزادہ ہم لوگوں کو لینے گیا تھا ابھی وہیں ہے ایک لاکھ جوان جرار ہم میں سے انتخاب کرکے جنگ پر بھیجا ہے شاہزادی نے جن کو بہت بڑا انعام دیا جن بہت خوش ہوا اور سلام کرکے رخصت ہوا لشکر میں آیا صبح ہوتے اپنے ملک کو گیا اور سب حال جاکے شاہزادی سے بیان کیا شاہزادی نے افسر فوج کو بلا کے کہا کہ مجھے لڑائی ہے دس ہزار دیو جنگی اور تیس ہزار جن جنگی جنگگاہ میں جائیں اور برابر کلہ بکلہ لڑائی ہووے یہاں سے اور مدد دی جائیگی سامان کرچ تیار کیا گیا کئی لاکھ روپیہ سے سامان جنگ درست ہوا لشکر روانہ ہوا شام ہوتے ہی لشکر خونخوار آ پہونچا افسران فوج اسلام نے خیمے نصب کرائے باغ دراز تمام اتارا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی بیان کیجاتی ہے

جب خط سردار لشکر کا شاہ طلسم کے پاس پہونچا شاہ طلسم کے حواس باختہ ہو گئے منشی کو بلوا کر متعدد نامے لکھوائے حکمرانان طلسم کو ایک ایک نامہ لکھا کہ فتح طلسم کو ایک شاہزادہ آیا ہے تم سب اگر طلسم کو چاہتے ہو جان و مال سے شریک ہو کر جنگ کرو ورنہ طلسم شکست ہو جائیگا لہذا دیکھتے ہی اس نامے کے فوراً حاضر

جو ساحر نامی تھے ہر ایک رئیس طلسم کے پاس پہونچے اُن سبھون نے تیاری لشکر کی اور دوسرے روز سب طلسم
سحر آفرین مین داخل ہوئے کثرت لشکر سے تنگ تھا زمین خونخوار تھی سیکڑون کوس تک خیمے نصب تھے ہر ایک رئیس
کا جدا جدا خیمہ تھا شاہ طلسم نے ہر ایک کو گلے لگایا مفصل حال سب سنایا جملہ رئیسان طلسم نے دعوی کیا
جان دینے پر آمادہ ہوگئے کہ آفتاب کی شعاعین کنارہ آسمان سے چمکنے لگین بیلدار میدان مین آئے درستی
زمین مین مصروف ہوئے خیمے نصب ہوگئے ایک لاکھ ساحر غدار میدان کارزار مین آیا لباس ساحرون
کا پہنے گھوڑون پر سوار اسلحے سے سجے ہوئے تیر و کمان سے درست زمین نبرد گاہ چھپی تھی دو دو ہزارات
سارا انتظام مین گذر گیا جب جلاد فلک نادر گاہ عالم مین جلوہ افروز ہوا طبل جنگ بجا بہادران کینہ پیشہ
میدان زور آزمائی مین نکلنے لگے دوپہر تک یہ ہنگامہ کشت و خون رہا ہزارون آدمیون کے خون سے زمین
لالہ رنگ ہوگئی تیسرے پہر سے لڑائی موقوف ہوئی بہادر لوگ اپنے خیمون مین آئے آرام کرنے لگے
مجروحون کی زخم دوزی ہوئی سینک ہونے لگی پٹیان چڑھائی گئین ٹانکے لگائے گئے علاج شروع
ہوا انکا ذکر وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت شاہزادے کی ملاحظہ ہو

کہ جب فوج روانہ ہو چکی تب شاہزادے کا اطمینان ہوا دور رقص و رنگ اور جشن جمشیدی ہوا روح جسم تازہ ہوئی
فرزندون کو فرحت ہوئی گلعذاران سیمین تن و گلبدنان لالہ بدن ساقی گری مین لولیان شیرین کار غزل شوب
نادر روزگار نغمہ سرائی مین رقاصان ناہید طلعت زہرہ جبین رقص مین مصروف در و دیوار سب
نشہ مسرت سے چور تھے و بہجت سے مخمور تھے شجر و حجر جھوم رہے تھے کو کلا کا دم پھول گیا کبک رفتار
کی کوئی حقیقت نہ تھی سرو کو ہمسری اپنی رقص پر شرماتا تھا شاہزادہ راح ریحانی سے الست شاہزادی
قمر لقا تھا رہی میں اور خوانی سے بدمست تھی رمز و کنایہ کی باتین ہوتی تھین نوک جھونک کی چھیڑ چھاڑ تھی
عجب دل کی بہار تھی ایک دوسرے پر قہقہہ بازی کرتا تھا شرط لگا کے بازی جیتا تھا ایک دوسرے
کو پشیمان کرتا دوسرا اسکو حیران کرتا رات بھر یہی رنگ جشن رہا جب محتسب صبح قضا مسند افق سے برآمد ہوا
صبح صادق نے اسکے آنے کی دھوم مچائی ایک ایک خمار شکن دور ہوا شاہزادہ مسند سے اٹھا منہ ہاتھ
دھونے لگا ادھر ملکہ بھی ہاتھ منہ دھونے مین مصروف ہوئی کہ ایک قاصد لشکر سے آیا خط دیا جسمین کیفیت جنگ
لکھی تھی شاہزادہ افسر فوج کی کارگذاری سے خوش ہوا شاہزادے نے رخصت چاہی صباحی کھانا جب
تیار تھا شاہزادے نے خاصہ چاشت نوش فرمایا ملکہ نے ایک تاج مکلل بہت عمدہ بیش قیمت شاہزادے کو
دیا شاہزادے نے وہ تاج سر پر رکھا ملکہ نے آیت الکرسی پڑھ کے دم کی نظر بد کے لیے سپند جلایا کمربند
مرصع کمر مین ملکہ نے اپنے ہاتھ سے باندھا شمشیر حمائل کر نیزہ بکف سپر بر دوش پشت پر ترکش کمر سے
کمان کاندھے سے پڑی ہوئی اسوقت کا جوبن اور سجاوٹ اور بناوٹ شاہزادے کی ملکہ دیکھکر
ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی ادھر گیسوان خلیلی رنگ ہاشمی اپنا حسن دکھاتی تھین شجاعت عبد المطلبی
وقار صاحبقرانی نے چہرے کی آب و تاب اور ہی بڑھا دی تھی آفتاب بھی دید کا ظاہر نگران تھا
لیکن خجالت سے بار بار نقاب ابر سے منہ چھپا لیتا تھا شاہزادہ نصر من اللہ کہکر روانہ ہوا

ملکہ نے کہا ای صاحب تخت رکھا ہوا ہے سپر جائیے واہ حضرت خواص کو آواز دی تخت رواں حاضر ہوا
شاہزادہ اس تخت پر رونق افروز ہوا دیوون نے تخت اٹھایا بر دوش فلک چلے جاتے تھے عالم بالا
کی سیر کرتے تھے فرشتون کی صدا اُنہین سنتے تھے کہ تھوڑی دیر مین تخت رواں جنگ گاہ مین پہونچا فوج
ملکہ پر حملہ کر رہی تھی شاہ طلسم بھی کھڑا تھا دیکھا کہ ابر تیرہ و تاریک چھا گیا شاہ طلسم اس طرف متوجہ ہوا تخت
زمین پر اُتار دیا اور جن دوڑ کے قدمبوس ہوئے فوج نے سلامی دی حکم دیا کہ لڑائی برابر جاری رہے
شاہ طلسم یہ حال دیکھکر خوفناک ہوگیا اپنے رفیقون سے کہا کہ نہین معلوم شاہزادے کو یہ اقتدار کہان
سے ملا بظاہر حضرت طلسم بھی نہین یہ تو ملکہ پریزادون کا معلوم ہوتا ہے شاہزادے کی وہانتک رسائی کیونکر ہوئی
یہ فوج بھی دیوون کی ہے ایک کی ایک سے لڑائی ہوتی رہی شام سے لڑائی موقوف ہوئی شاہ طلسم نے اور
فوج بلوائی دو لاکھ ساحر اور جمع ہوئے صبح تک کئی لاکھ ساحر اس میدان مین جمع ہوگیا تل رکھنے کی جگہ باقی
نہ تھی شاہزادے نے وہ فوج کثیر دیکھی خدا سے نصرت کا طالب ہوا کہ شب نے چادر کالی آدمیون پر ڈالی
شاہزادے نے ایک جن کو پہلے گلتاج پوش کے پاس روانہ کیا اپنے آنے کی اطلاع دی بعد کو خود ایک
جن کے ساتھ گیا گلتاج پوش یہ خبر سنتے ہی بیٹھے سے اُچھل پڑی ایسی خوشی ہوئی کہ شادی مرگ کا
گمان تھا جلدی سے چلو مین اٹھادی گئین دروازون پر سب کے پہرے ہوگئے حکم ہوگیا کہ کوئی اسوقت نہ آنے
پائے کہ شاہزادہ ایک جن پر سوار صحن مکان مین اُتر پڑا گلتاج پوش یہ دیکھتے ہی تعجب مین رہگئی شاہزادہ
اُتر کے اندر مسند پر آ بیٹھا جن کو حکم دیا کہ اسوقت ہوشیار رہنا کوئی آنے نہ پائے جو کوئی زبردستی آئے اسکو
گرفتار کر لینا کہ شاہزادہ گلتاج پوش سے باتون مین مصروف ہوا دیکھا کہ شاہزادی ایک سادہ حالت
مین بیٹھی ہے کپڑے بھی میلے ہین قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی روز سے کھانا بھی نہین کھایا منھ بھی نہین دھویا
گلتاج پوش سے پوچھا کہ او شاہزادی یہ کیفیت کیا ہے شاہزادی نے کہا عالم ہین اوالم پرس جو کیفیت
اپنی گذرتی ہے وہ سوائے دل کے آپ کو نہین معلوم ہو سکتا اگر دل میرا چاک کیا جائے ہزارون سوراخ
دکھائی دیتے کہ انیس محرم راز سوتے سے جاگی جلدی سے اٹھی دیکھا کہ شاہزادہ رونق افروز ہے بکمال
استعجاب قدم شاہزادے پر گر پڑی شاہزادے نے سر اٹھایا انیس نے کہا کہ شاہزادی کی تو کیفیت غیر ہے
آج پندرہ دن ہوئے کھانا بالکل نہین کھایا سوائے الائچی کے ایک دانہ بھی قسم کھانے کو نہین کھایا
شاہزادی نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور یہ پڑھا شعر حساب آب و دانہ حشر مین
ہوگا تو کہہ دینگے + پیا ہے عمر بھر خون جگر غم ہمنے کھایا ہے + انیس نے کہا او شہزادی صاحبہ جلدی کی
بھی یہ کیفیت ہے سنے ہماری سادہ وری کام آئی + حساب روز محشر پاک نکلا شاہزادے نے
دسترخوان منگایا کھانا آیا شاہزادی کے سامنے بچھایا گیا شاہزادی نے شاہزادے سے کہا کہ آپ بھی
کھائین شاہزادے نے انکار کیا انیس نے کہا اگر آپ کھائینگے تو یہ بھی کھالینگی ورنہ ہرگز نہ کھائینگی کیونکہ
انھون نے قسم کھائی ہے کہ بے شاہزادے کے ساتھ کے مین کھانا نہ کھاؤنگی دو ہفتہ سے کھانا چھوڑ دیا
ہے ایسے ہی ایک دن مر جاتین شاہزادے نے برائے خوشی گلتاج پوش کے کھانے پر ہاتھ بڑھایا
دو ایک لقمہ کھائے شاہزادی نے بھی کچھ ایسا ہی کھانا کھایا کہ میوے اور شربت سے تفریح کی گئی
دسترخوان بڑھا گیا ہاتھ منھ دھویا ملکہ نے سرگذشت پوچھنا شروع کی شاہزادے نے سب کیفیت

بیان کی کہ لڑائی مین یون مصروف تھا کہ ایک ابر آیا اور عین گرمی جنگ سے اُٹھا لیگیا کچھ دیر کے بعد ایک
باغ مین تخت مرصع پر بٹھایا گیا دیکھا نہ وہ میدان ہی نہ وہ فوج ہی ایک باغ بہت عمدہ بنا تھا اسکا صاحب
بھی ایسے خدا داد حسن سے متصف تھا جسقدر اسکی تعریف کیجاے درست ہو میری بالین پہ وہ موجود تھا
مین بیسخت کلامی پیش آیا لیکن اُسنے نرم آوازون سے ایسا میرے دلکو نرم کیا کہ ممکن نتھا کہ مین کچھ کہتا اُسنے
اپنے عشق کی داستان چھیڑی کئی روز تک یہی کہا کی وصل کی خواستگار ہوئی لیکن ادھر سے انکار در پیش
ہوا سبب انکار گلتاج پوش نے دریافت کیا شاہزادے نے حال انکار بیان کیا اور اسکا مدد کرنا لشکر
ساتھ کرنا یہ سب بیان کیا شاہزادی دختر شاہ طلسم بہت خوش ہوئی لیکن اُسکے ساتھ سوتیا ڈاہ کی جلن
بھی پیدا ہوئی اپنی نسبت شاہزادے سے سب قول و اقرار کیا شاہزادے نے ثابت قدمی بیان کی
گلتاج پوش سمجھی کہ شاہزادہ وعدے کا صادق ہی اپنے کلام مین وافق ہی خلاف کبھی نہ کریگا جو کہیگا وہ سب
کر دکھلائے گا جب سپیدہ دم کی دھوم مچی شاہزادہ رخصت ہوا گلتاج پوش مثل شبنم اشک ریزان
رخ گل پر ہوئی شاہزادے نے تسلی دی اور کہا گریہ وزاری سے کچھ کام نہین نکلتا ہی کچھ دن باقی ہین یہ سب مجمل
جاینگے شاہزادے نے اپنے مذہب کی ترغیب دی شاہزادی نے تسلیم کیا اور کہا مین ابھی موجود رہون لیکن
بروقت کچھ مدد نہو سکیگی جب ہی چاہیے اپنے مذہب مین شریک کرو شاہزادہ اُس گلعذار سے رخصت
ہوکر لشکر مین آیا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہی

کہ وہ دن بھر بیان مصروف بزم رہا جب شام ہوئی دولتسرا مین آیا رات کو جب خلوت ہوئی ملکہ سے سب
حال بیان کیا اور شاہزادے کی رفعت وشوکت اور دیوون اور جنون کے لشکر کی مدد بھی بیان کی اور کہا کہ لڑائی
سنگین ہو گئی نہین معلوم کہ لڑائی کا انجام کیا ہو اور ایسا شاہزادہ عالیقدر ہاتھ سے جاتا ہی اگر اب بھی وہ جنگ
سے باز آسکے وہی اقرار برقرار ہو اور مین بخوشی دل منظور کرون لیکن وہ اس کام سے باز نہ آئیگا
خیر ہر چہ باداباد جب سفیدۂ شب سے مثل درخشان نکلا بادشاہ طلسم میدان مین پہنچا ایوان جادو
رئیس طلسم بھی شامل فوج ہوا بدستور سابق لڑائی کا آغاز ہوا کشت و خون جاری ہوا ہزارون ساحر اور
آدمی کام آئے دیو اور جنات بھی خوب دل کھول کے لڑے کشتون سے جنگل پاٹ دیا لاکھون تلوار سے
کھیت ہونگا جب زنگی شب نے میدان مین اپنا پرچم جمایا ہر ایک لشکری اپنے خیمے مین آیا بادشاہ طلسم نے
دو روز کی مہلت طلب کی اور دو ایوان طلسم کو لکھے کہ جسقدر ہمیشہ فرمانبردارون کو نامے روانہ کیے ساری
کیفیت درج نامہ کی دو روز مین سب ابا یان وہ ایوان طلسم موجود ہوے کوئی ایسا نہ تھا جو اس طلسم مین رکھکر
کو نہ آیا ہو رعایا بھی شریک جنگ ہوئی تاکہ اسکا وقت آگیا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ رات کو تنہا لیٹی فراق دلدار مین اپنے دل کو شمع وار گھلا رہی تھی کہ خیال ہوا اسطرح کہا تک لڑائی
ہوگی ہزارون مر جائینگے اور طلسم بھی سارا کٹ جائیگا ایسی تدبیر ہونا چاہیے کہ لڑائی موقوف رہے

اور شاہزادہ فتحیاب ہو خیال کرنے لگے یہ اسکے ذہن میں آیا کہ اگر کسی صورت سے لوح طلسم شاہزادہ دیکھ لیجاوے
تو ایکدم میں سب جھگڑا دفع ہوں اور پھر سوں لڑائی رہیگی اور میری جان تب محرق فراق سے بچیگی بادشاہ
طلسم سے لوح طلسم دریافت کیجائے اور شاہزادہ اسکو حاصل کرے طلسم خود فتح ہو جائیگا یہ خیال کر حمام میں
جا نہا دھو بہت عمدہ کپڑے پہن دولتسرائے شاہی میں آئی اپنی ماں کے پاس گئی ماں نے پیشانی کا بوسہ دیا
پیار کیا زانو پر بٹھلایا دست شفقت سر پر پھیرا کہا او شاہزادی طبیعت کیسی ہے شاہزادی نے باادب تمام
عرض کیا کہ کچھ تپ کی شکایت تھی اور آپ میرے مزاج سے واقف ہیں اتنی تپ کی متحمل نہوئی دو تین روز
فرش پر لیٹا پڑا آج میں اچھی ہوں کسیقدر خفیف حرارت ہے دل نے چاہا کہ والدین کو دیکھوں سب آزار
جاتا رہے لہذا میں حاضر ہوئی ملکہ نے دعا دی پھر بادشاہ طلسم کو پوچھا معلوم ہوا کہ دروازات کو گئے ہیں رہتے
ہیں اب آتے ہونگے تب تک اپنی سہیلیوں کے ساتھ ٹہلا کی کہ نقیب نے آمد بادشاہ کی اطلاع دی دروازہ
تک ماں بیٹی استقبال کو آئیں بادشاہ طلسم نے بیٹی کو دیکھتے ہی گود میں اٹھا لیا اور پیار کیا حال پوچھا
شاہزادی نے سب کیفیت کہکر خیریت مزاج بادشاہ پوچھنے لگی بادشاہ نے سب حال بیان کیا مسند پر
بادشاہ بیٹھ گیا اور شاہزادی کو گود میں بٹھا لیا چشم و رو کو بوسہ دیا ملکہ نے کیفیت جنگ پوچھی بادشاہ نے
سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ آج بہت سخت لڑائی ہوئی لاکھوں آدمی مارے گئے تل رکھنے کی میدان
میں جگہ نہ تھی لیکن اب انکے کچھ سحر کا زیان بھی ہوگی اور ایران جادو اسوقت میں بڑا ساحر ہے خاصکر
اسی غرض سے اور بھی بلایا گیا ہے اسکے سحر سے سب مقید ہونگے ایک بھی نہ بچیگا اور دیووں کے
واسطے عفریت جادو کو بلواؤنگا کہ وہ دیووں کو گرفتار کریگا اور باقی دیووں کو کوئی گرفتار نہیں کر سکتا
اور طلسم ساز جادو جو کہ یہاں سب کو سحر سکھاتا ہے وہ بھی طلب کیا جائیگا اس سے بڑی مدد ملیگی ایرانیان
دو ایمان طلسم کا سیکڑوں برس سے وہی معلم ہے گلتاج پوش نے بادشاہ سے کہا کہ یہ لڑائی کیوں ہے
آج تک آپ سے کسی سے لڑائی نہوئی ماجرا کیا ہے بادشاہ نے سب کیفیت جنگ بیان کی اور کہا
یہ سبب ہے شاہزادی نے کہا لوح طلسم کہاں ہے ایسا نہو کہ لوح طلسم لیجاوے اور آپ دیکھتے رہجاویں
شاہ طلسم نے کہا کہ لوح میرے بے حکم کوئی لیکر نہیں سکتی اور نہ کوئی جانتا ہے فقط سوائے خاندان شاہی
کے یا دو ایمان طلسم کے اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں ہے تب شاہزادی نے کہا کہ مجکو بھی معلوم ہونا ضرور ہے
کہ میں بھی خاندان شاہی سے ہوں اس سے میں کیوں علیحدہ کی گئی بادشاہ نے کہا کہ سحر آفرین ایک
مقام ہے یہاں ایک منزل پر کہ اسی کی وجہ سے سارا طلسم سحر آفرین مشہور ہے وہاں ایک باغ ہے اس باغ میں
ایک درخت شمشاد ہے اس درخت کے نیچے ایک ساحر لوحدار جادو کھڑا ہے اور اس درخت میں جو جوف ہے اندر اس
جوف ایک صندوق میں ایک مرغ ہے جسکے سینے میں لوح طلسم چھپی ہے بعد سال کے وہ مرغ اندر سے آواز
دیتا ہے جو طلسم کے متعلق ہا چاہیے وہ مرغ بتلاتا ہے اور سننے سے وہ اسکو بتلاتا ہے وہ لوحدار جادو
سب سنکے شاہ طلسم کو خبر دیتا ہے شاہ طلسم اسکے بموجب کارروائی کرتا ہے اور سوائے لوحدار جادو کے
اور کوئی تمام آدمیوں میں سے سوائے خاندان شاہی کے اس مرغ کی آواز نہیں سنتا گلتاج پوش
یہ سب ہمل و ہان سنتی رہی اسکے دل کو اطمینان ہوا اور بخوشی خاطر والدین سے رخصت ہوکر اپنے مکان کو
آئی تمام رات اس راز کی خبر ملنے سے خوب بیخبر ہوکے سوئی تھی کہ شاہزادہ بھی ایک جن کے ساتھ آپہونچا

انیس نے کہا کہ آج بعد مدت کے سو گئی ہیں ہمیں مناسب یہی ہے کہ شاہزادہ قریب مسہری کے گیا کہ پری کی آہٹ جو ہوئی شاہزادی جاگ اٹھی دیکھا کہ شاہزادہ بالین پر کھڑا ہے فوراً اٹھ کے قدمبوس ہوئی اور مسند پر بیٹھ گئی شاہزادی نے کہا آج مجکو ایک ایسی خوشی ہوئی کہ اگر آپ سے وصل ہوتا تو بھی ایسی خوشی نہوتی بلکہ اس خوشی کو میں کامل وصل سمجھتی ہوں شاہزادہ بھی بہت خوش ہوا اور کہا اے شاہزادی ہے وہ خوشی بیان کرنیوالی ہو شاہزادی نے کہا آپ ہی کے تو مطلب کی ہے اسیوجہ سے اسقدر خوشی پیدا ہے شاہزادے نے کہا بیان کرو شاہزادی کہنے لگی کہ میں اپنے باپ کے پاس گئی اور وہاں سے سب اسرار لوح کی دریافت کر آئی ہوں اور سارا پتہ معلوم ہو گیا اب دو روز اور بادشاہ طلسم سے لڑئیے تیسرے روز لوح طلسم سے آپکے سب جگہ ملا ایک ہے اسنے شاہزادے کو سب نشان لوح طلسم کا بتا دیا شاہزادہ بھی خوش ہوا اور شاہزادی کے ہاتھوں کو چوما اور کہا کہ حیا مانع ہے ورنہ آپ کے دہن کو چومتا کیونکر ایسے دہان لطیف سے ایسی خبر سنی شاہزادی نے خود منہ سے منہ ملا دیا اور آپ ہی بوسہ شاہزادے کا لینے لگی اس خوشی میں رات بھر شاہزادہ اور شاہزادی برابر باتیں کرتے رہے جب سرخی آفتاب نمودار ہونے لگی شاہزادہ رخصت ہو لشکر میں آیا سامان جنگ میں مصروف ہوا صیقلگروں نے ہتھیاروں کو صاف کیا جسکے جوہر میں ذرا بھی کمی دیکھی اسکو خوب جوہردار بنا دیا میدان کو لاشوں سے بیلداروں نے صاف آئینہ بنا دیا مورچہ بندی کی گئی بہادروں کو بلایا اور کہا کہ اے بہادران شمشیرزن و اے یلان صف شکن پانچ روز کی اور لڑائی ہے قیام یہاں بفضلہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ چھٹے روز یہاں سے صاحبقران کی طرف چلیں گے اس چار دن کی لڑائی کو خوب دل کھول کے لڑو لیجا دروغین تمام آدمیوں اور افسران فوج کو خلوت میں طلب کرکے کہا کہ مجکو زبانی شاہزادی گلتاج پوش کے لوح طلسم کی خبر ملی ہے چند ہزار جن اور دیو عالی و ایک رسالہ کرکے تیار رکھو دو روز یہاں لڑونگا تیسرے روز لوح طلسم لینے جاؤنگا تم لوگ سب خبردار یہاں لڑنا کوئی دلیل وسواس نہ لانا یہ بھی شاہ طلسم کو ایک دھوکا دینا ہے افسران فوج نے سر تسلیم خم کیا شاہ حبش نے اپنا سکہ جمایا شاہزادے نے بھی آرام کیا چند گھڑی رات باقی ہوئی تھی کہ رخ ملکہ نے آواز دی سب جاگ اٹھے بعد فراغت جلدی ضرور کی صف بندی ہوئی بادشاہ طلسم بھی اپنی فوج کی صف بندی میں مصروف تھا افسران فوج میدان میں پرے جمانے لگے شاہزادے نے جرنگار برنغار مرتب کیا ساقہ اور کمینگاہ بھی درست سب چاق و چست ہوئے سب کو امید ہو گئی کہ جو تھے پانچیں روز یہاں سے کوچ کرینگے اب دل کھول کے خوب لڑینگے کہ طبل جنگ بجا لکارنے پر چوب پڑی نعرہ یلان نامدار کا بلند ہوا نعرہ برق و کوس سے صدائے تیغ نیلی کا شعلہ بجلی تھی کہ شکر فلک پر ہاتھ ملا آج کے دونوں طرف سے بڑھے سپاہی سفیدی سب آستین ملتی تلوار علم ہے میں تیغ سپر ہونے لگے بجائے پر بجالا چلا تھا جسکے نیزہ لگا مہرہ پشت سے توڑ کر نکلگیا جسپر تلوار کا وار ہوا ملک الموت کا اسیر وار وہ مارا ہوا آتش آہن آسمان سے برستی تھی گھوڑوں کی دو رشموں سے زمین کا گنبد مثل گرد کا اڑتا آسمان پر زمین کی وہ جسم گئی تھی آسمان بوجھ سے تنگ آیا تھا تیغ مند تیز تھا اور تعبیر عبرت انگیز کا مرقع کھنچا تھا دو قیامت روز ہی بپا رغضب کی مار دھاڑ رہی بادشاہ طلسم بھی برابر بڑا جمائے قلب میں کھڑا رہا کہ شاہزادے نے ایک حملہ سخت کیا اور الوان جادو اپنی دلیری سے مارا پڑا شاہزادے کے ہاتھ سے شربت موت پیا تیسرے روز حسب ایما شاہزادہ فرخ خضبان تو دیوان جوا سید سے مٹے سیدھے روک لی تھی شاہزادے کے ساتھ روانہ طلسم سحر آفرین ہوئی چند لیلغار کرکے باغ پر جا پہنچا

دیووں کا چاروں طرف پہرا ہوگیا کہ کسی طرف کوئی نکلنے نہ پاوے شاہزادہ آجنہ کو لیکر باغ کے اندر آیا دیکھا کہ ایک درخت شمشاد کے نیچے وہ ساحر لوحدار بیٹھا ہے اسنے شاہزادے سے پوچھا آپ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں جلد بتلائیے تاکہ گرفتار میرے سحر کی نہوں شاہزادے نے کہا کہ میں طلسم سحر آفرین میں بادشاہ طلسم کے پاس سے آرہا ہوں باغ کو ملاحظہ کرونگا اس ساحر نے کہا کہ ابھی چلے جاؤ یہاں ٹھہرنے کا مقام نہیں ہے آپ کی صورت پر ترس کھاکے یہ کہتا ہوں ورنہ ابتک کبکا جلا دیتا شاہزادے نے جنوں کی طرف دیکھا کہ جنوں نے پکڑ کے کھینچنا شروع کیا وہ ریشہ ریشہ جدا ہوگیا ایک جن نے بحکم شاہزادہ اس درخت کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا دیکھا کہ اندر سے جوف ہے صندوق اسمیں رکھا ہے صندوق کھولا گیا مرغ کھڑا تھا اسکے سینہ پر لوح طلسم آویزاں تھی شاہزادے نے لوح طلسم لی اور وہاں سے مراجعت کی جبکہ یہ لوحدار جادو اسطرح سے مارا گیا کہ اسکا چلہ سحر بھی نہ نکلنے پایا کہ نہ جلایا گیا نہ تلوار سے مارا گیا ریشہ ریشہ جسم سے الگ کردیا اسکا ذکر آگے آئیگا بادشاہ طلسم کہ مشغول جنگ تھا خود بخود دیواریں شہر پناہ کی گرنے لگیں بادشاہ طلسم فوراً جان گیا کہ لوحدار جادو پر کوئی حادثہ پیش آیا ادھر دیووں نے ساحروں کو کھانا شروع کیا جنوں نے بھی قتل عام مچا دیا کہ سارا روغن طلسم سٹ گیا ایک دم میں فوج ساحران دیکھی گئی کسی کا نشان بھی اس میدان میں نہ دکھائی دیا ادھر شاہزادہ مع لوح طلسم کے آیا فوج بہت خوش ہوئی بادشاہ طلسم شہر میں آیا دیکھا کہ رنگ سب اڑا ہوا نہ وہ کیفیت ہے نہ وہ زینت ہے ملکہ کے پاس گھبرایا ہوا آیا اور کہا کہ لوح طلسم پر کچھ آفت آئی کہ اتنے میں شاہزادہ مع ماہی و مراتب دو نقارہ شاہی ہمراہ آپہونچا ملکہ دروازے تک استقبال کو آئیں نکلیں شاہزادے نے بادشاہ طلسم اور ملکہ کو سلام کیا اور کہا افسوس کا مقام ہے طلسم سے سب جانتے تھے یہ لوح سے نہ معلوم ہوا کہ فلاں شخص سے شکست ہوگا یا آپ لوگوں کو نہیں معلوم ہو سکا تھا خیر جو کچھ ہوا بہتر ہوا اسلام لائیے بادشاہ نے کہا کہ تمھارے امیر کے سامنے مسلمان ہونگا رستم نے انکو مع ملکہ عشرت آرا کے ساتھ لیا اور شاہزادی کو بھی ایک عماری میں سوار کیا اور مع لشکر دیوان و جنان شاہزادی قمر القمار کے پاس آئے شاہزادی قمر القمار نے کہا کہ دو تین روز آپکی فتحیابی کے جشن کروں پھر کا ہیکو یہ دن ہوگا شاہزادی قمر القمار نے جشن شروع کیا بادشاہ طلسم مع ملکہ عشرت آرا و گلتلج پوش کے شریک بزم جشن ہوئے دو تین روز یوں گذرے شاہزادے نے جلدی کی ملکہ نے سامان سفر کیا جنوں دیووں کا لشکر ہمراہ تھا ایک تخت پر ملکہ مع شاہزادے کے سوار اور شاہ طلسم مع اپنی ملکہ اور لڑکی کے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان نادر بیان داخل ہونا شاہزادہ نور الدہر کا طلسم ارزنگ یاقوت نگار میں اور بہار انگیز جادو کا شاہزادے کو گرفتار کرکے کوہ برف کے نیچے مع لشکر دفن کردینا اور سبک رو عیار کا عیاری کرکے برفبار جادو کو قتل کرنا اور کوہ برف کا اٹھ جانا شاہزادے کا رہائی پانا اور مصروف طلسم کشائی ہونا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

خمسہ عوض ساقی نامہ

تھی پریشان انتظار سے آنکھ | نہیں ملتی تھی ایک یار سے آنکھ | شکر ہے ہو گئی قرار سے آنکھ | لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھ
اب نہیں پھیرتی ہزار سے آنکھ

تو یہ کیا اور التفات کیسا | تاکنا جھانکنا ہمیشہ رہا تو | یہ نظر باز ان میں سخت بلا | دید کا بھی ہو گیا پڑا چسکا
نہیں رہتی ذرا قرار سے آنکھ

کل پڑتی ہے اک محبت سی | خود بخود چار ہی ہے الفت کی | صاف شیشہ آئینے کی صورت کی | پھر وہ حیرت سے کچھ وہ حسرت سی
خوب بنتی ہے انتظار سے آنکھ

جب مری قبر پر گذر سمجھے | پھر تغافل نہ اسقدر سمجھے | کام جو کیجیے دیکھکر سمجھے | تو وہ تا ناوک نظر سمجھے
کیوں چرائی مرے مزار سے آنکھ

یار ہے زود خشم و تیز مزاج | جسکے غصے سے ہو جہان تاراج | نظر آتا نہیں کچھ اسکا علاج | اسکو دیکھا ہے جو کہ دور آج
بھر گئی ہے غبار سے آنکھ

چار آنسو بھی جب بہاتے ہیں | دل کا کرب فزوں پڑے گئے ہیں | عشق نے رنگ کیا دکھاتے ہیں | اشک خونین سے گل کھلاتے ہیں
آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ

ناز یار ہے غضب قاتل | اس بلا سے نجات ہے مشکل | جسکو دیکھا وہ ہو گیا بسمل | کیا بچے ناوک نظر سے دل
چھوٹتی ہی نہیں شکار سے آنکھ

بزم میں کوئی انجمن آرا | مہربان ہو اگر تو کیا کہنا | دے وہ بھر بھر کے ساغر صہبا | دور ہو یوں ہو میکشی کا مزا
جام سے لب سے لو یار سے آنکھ

اللہ اللہ رے تازگی دماغ | گل ہی گل سمجھے ہیں باغ باغ | ہو گیا عیش جاودانی فراغ | نشہ تیرا اتر گیا اے داغ
کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ

پیرہ طرازان جادو رقم و دبیران تیز قلم و اقفان رموز قصہ طرازی و ماہران اسرار سحر پردازی حال شاہزادہ والا قدر یوں بیان کرتے ہیں کہ شاہزادہ نور الدہر مع لشکر فیروزی اثر برائے فتح طلسم ارژنگ یاقوت نگار صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر چلا براہ منزلیں طے کرتے چلے جانے سے بعد چند روز کے ایک مقام پر پہنچے کہ آفتاب سیاح فلک واسطے آرام کے اپنے مکان شب باشی کی طرف رخ کر چکا تھا وہ کا خواہندگان سخن خوش شان کے لیے مشعل افروزی کا ارادہ تھا درختوں پر سرخ شعاع کا پڑنا ایک کیفیت دکھاتا تھا کہ سامنے سے ایک باغ دکھائی دیا شاہزادی نے قیام کا حکم دیا خیمے استادہ ہو گئے گھوڑے سے جانے لگے بستر لشکریوں کے برابر بچھنے لگے دن بھر کے تھکے ہوئے اپنے آرام میں مشغول ہوئے شاہزادہ بھی دن بھر کی مسافت کے تکان سے سست تھا مسہری جواہر نگار بچھائی گئی آرام فرمانے لگا لیٹے لیٹے سب خوض و فکر کرنے لگا فوز رنگر تا آل کاری میں غوطہ زن تھا افسران نامی و گرامی برائے تفریح طبیعت شاہزادہ خیمے میں سب جمع ہو کر ہر ایک طرح کی باتیں ہونے لگیں فتح طلسم کی تجویزیں در پیش ہوئیں کہ خاصہ طلب ہوا شاہزادہ عالم مع اپنے افسران فوج کے ایک ساتھ بیٹھکر کھانے میں مشغول ہوئے بعد فراغت کے ہر ایک افسر باجازت شاہزادہ اپنے خیموں میں گئے باقی ماندہ شب سونے میں کاٹی کہ شاہ خاور پردہ زنگاری اٹھا کر جلد خوابگاہ سے نکلا خیمے اتارے گئے بار برداری پر بار ہوئے کہ لشکر سب چل نکلا جس سمت باغ دکھائی دیتا

تھا اسیطرف چلا لیکن کاسے کوسون کا فرملک مالوہ کے مثل زود رو چلے جاتے تھے وقت زوال آفتاب کے اس باغ کے صدر دروازہ کے قریب پہونچے اس باغ کا دروازہ اسقدر بلند تھا کہ ایک منزل سے قریب معلوم ہوتا تھا جس مقام پر شب گزشتہ بسر ہوئی تھی وہان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم اس باغ کے دروازے پر ہین لیکن ایک منزل کے فاصلے تھا وہ باغ سرحد طلسم تھا اور ایک شہر اس مقام پر آباد تھا کہ اسکا گزور رہان نام تھا شہر کے کنارے یہ ایک باغ تیار کیا تھا جو شہر کے اسکا بھی نام باغ رمان تھا اور یہان کی سرحد دار ملکہ رمان جادو تھی جو نسبت اور سرحد داروں کے بہ عقیل تیز دست زبردست حسین سالخوردہ تھی شہزادہ مع فوج باغ مین آکر شب باشی کی ٹھہرائی وہ باغ بہت ہی خوبصورت اور دلکش بنا تھا اس باغ مین ایک طلسم بھی تھا کہ اسکی دیوار پر ایک برج بنا تھا اس برج پر ایک بلند تھا جو کیفیت بیان ہوتی تھی سرحد دار طلسم کو خبر ہوتی تھی وہ مناسب انتظام کرتا تھا جبکہ رات کو افواج بیست کی صبح ہوئی یہ تابیچے سے دھوان نکلا اور نکلان سرحد دار طلسم مین گیا سرحد دار طلسم ملکہ رمان جادو نے دیکھا معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آیا ہے اسنے فوراً ایک خط لکھا اور قاصد سحر کے ہاتھ روانہ کیا وہ خط ملکہ بہار انگیز جادو کے پاس پہونچا لکھا تھا کہ وہ فاتح طلسم مین فوراً اسکو قید کرکے یہان روانہ کرو ملکہ رمان جادو مع لشکر آ پہونچی اور اس مکان کو گھیر لیا اور بزور سحر سبکو گرفتار کیا اور ہمراہ کئی سو ساحرون کے روانہ خدمت ملکہ بہار انگیز جادو کیا بہار انگیز جادو نے حکم دیا کہ اسے یون ہی لیجاؤ اور برف بار جادو کے سپرد کرو کہ کوہ برف مین سبکو دفن کردے تاکہ یہ جھگڑا ہی مٹ جاوے ان ساحرون نے ویسے ہی جاکے برف بار جادو کے سپرد کردیا اور ملکہ سے اطلاع کی سبک رو عیار بھی ان سب کے ساتھ گرفتار تھا اسے چند تھپیڑ مارین اور اتنا سید ھا کرنے لگا کہ آنکھین بیچ گئین تیلا آبنوس کا آیا خون جسم سے جاتا رہا سارا بدن زرد ہوگیا ان آدمیون نے اسکے دفن کی نسبت فضول کام سمجھا اور یہ کہا یہ مردہ ہوا اسکو کیا کرین دفن کرکے جنگل مین ڈالدو زاغ و زغن اسکو کھا جاوین غرضکہ وہ سب مع شاہزادہ دفن ہوگئے اور سبک رو وہان سے ایک جنگل مین پھینک دیا گیا اسکا ذکر وقت پر آویگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت یہ خبر اسکو ہوئی کہ فتاح طلسم مع لشکر کوت برف مین دفن ہوگئے وہ مست سے ایک یک فرمان سبکو جسقدر کہ حکمرانان ارژنگ یاقوت نگار سے تھا اور کل رعایا ہرایا شریک جلسہ دعوت کی گئی ہر و نجات مین اس خوشی کی نذر بھی دی گئی مدعو کیے گئے حکمرانان ارژنگ طلب کیے سب جمع ہوئے شہر کے باہر خیمہ زن ہوئے کثرت آدمی سے چیونٹی کو نکلنا دشوار تھا چالیس کوس تک برابر خیمے نصب تھے زمین نظر نہین آتی تھی ارژنگ یاقوت نگار کا ایک آدمی بھی باقی نہ تھا جو شریک دعوت نہوا ہو کیونکہ برابر اشتہار چھپان سے انھون نے چند سال پیشتر سے وصیت کی تھی کہ ایک فاتح یاقوت نگار مین آئیگا خرابی پیدا کریگا جسوقت وہ اگر گرفتار ہوگیا تو کمال اعتقاد کیجائے ورنہ سارے طلسم مین آگ لگائیگا کسی ساحر کا زور نہ چلیگا اور ایک تصویر اسکی کھینچدی کہ ایسا ہوگا وہ تصویر مین سے اری نظر سے نہین دیکھی تھا اس فاتح طلسم کو دیکھو جسقدر ہان جادو نے اسکو گرفتار کیا سرحد پر سے پکڑ لیگئی اسکو بذریعہ نجنجام کے معلوم ہوا جو باغ سرحد پر نصب ہے ملکہ رمان جادو نے مجکو اطلاع دی کہ فاتح طلسم سرحد پر آگیا ہے مین نے اسکو گرفتاری کا حکم کیا وہ سب گرفتار ہوکر آئے اور مین نے کوہ برف مین دفن کردیا برف بار جادو نے اپنے ہاتھون سے سبکو دفن کیا ہے لہذا اسکی خوشی

مین جشن کرنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہو اور اہلیان ہوا ایان طلسم کے ساتھ یکجا ہو کے خوشی کیجاوے کیونکہ بطلف عیش
اور ای وخدمت شاہانہ لینا چاہیے غرضیکہ تجویز تھی کہ سب علی الدوام شریک جشن کیے جائین لہذا اطلاع ہو کہ جلد علیا یا با ماہان مین
دعوت کا کھانا کھائین شب و روز ناچ دیکھین خوشیان منائین کہ وہ موذی زندہ در گور ہوا یہ اشتہار پڑھکے تمام خلقت
طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی وہان موجود ہوئی یہان تو سب سرگرم اہتمام ہین کہ انکا ذکر وقت پر آئیگا مگر پہلے
حال سبک رو عیار کا بیان کیا جاتا ہو کہ جب جنگل مین سبک رو عیار کو سب پھینک کر چلے گئے یہ ایک ساحر کی
صورت بنکر چار طرف گھومنے لگا دیکھا کہ ایک ساحر تلاش آب بہت جلد چلا آتا ہو ایک چشمہ کے قریب جہان یہ کھڑا
تھا پہونچا اور پانی پینے کا قصد کیا ساحر نقلی نے پکارا کہ اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پینا ادھر آ ساحر اسکے پاس گیا کہا
پیاس کی شدت سے بدحواس ہون پہلے پانی دے پھر حال پوچھ اسنے اپنی جھولی سے کوزا نکالا اور پانی
اسمین بھرا ہوا سفوف بیہوشی آمیز تھا کہا سے آس ساحر نے جیسے ہی پیا بیہوش ہو گیا اسنے جو تلاشی لی ایک
نامہ از جانب ملکہ بہار انگیز جادو اسکے پاس نکلا پڑھا تو اسمین مضمون گرفتاری فتح طلسم مرقوم تھا جسکی خوشی مین
سب اہلیان طلسم ہو رہے تھے یہ نامہ بنام برق رفتار جادو تھا یہ خوش ہوا اور جلد اسکی صورت بنکر اسکو ایک گڑھے
مین ڈال دیا اور آپ وہانسے برق رفتار جادو کے پاس آیا نامہ پیش کیا برق رفتار نے پڑھکر کہا مین
ابھی جاتا ہون تب ساحر نقلی نے کہا ایک خط خفیہ بھی آپ کے نام ہو علیحدہ چلیے تو دون برق رفتار علیحدہ چلا
اسنے ایک نامہ سربستہ دیا جیسے ہی کھولا غبار بیہوشی اڑا اور دماغ مین اسکے سرایت کر گیا یہ تو دم سے گرا اور وہ اسکی
کرسی پر بیٹھا شب کو برق رفتار کو ایک گوشہ مین لیجا کر قتل کر ڈالا ہنگامہ برپا ہوا اسکے لوگ دوڑے مگر اسنے بہانہ کر دیا
کہ ایک شخص میرے قتل کو آیا تھا مین نے ہر چند سحر کیا مگر کم نہ ہوا وہ کو برف پر قابض ہو گیا مین نے ناچار ہو کر اپنے خنجر سے
کو قتل کر ڈالا اب اسوقت ملکہ کے پاس چلو سب ملازمین اسکے چلنے پر آمادہ ہوے برق رفتار جعلی نے کہا پہلے مکان پر
چلو کہ کھانا کھالین تو چلین سب اسکے ہمراہ ہوے یہ مکان پر آیا کھانا منگوایا عیال و اطفال سے کہا جلد کھانا کھا لو تو
ملکہ کے پاس چلو اور کھانے مین بچا لا کی تمام سفوف ملا دیا غرضکہ ملازمین اور سب گھر کے آدمی کھانا کھا کر بیہوش ہوے
اسنے خنجر سے سب کا کام تمام کیا اور جو کچھ مال وہان تھا وہ ایک گڑھے مین دفن کر کے کوہ برف کے قریب آیا
دیکھا کہ کوہ برف ہو نہ کچھ ہو شہزادہ مع لشکر وہان موجود ہو سبک رو نے آکر سلام کیا شہزادہ خوش ہوا مع لشکر وہانسے چلا
اور ایک مقام عمدہ پر فروکش ہوا سبک رو طلسم ارژنگ نگار مین گیا دیکھا تو تمام اکابرین طلسم کا مجمع ہو کوسون تک
ڈیرے خیمے استادہ ہین بڑا ہجوم ہو جا بجا رقص و سرود ہو رہا ہو سامان جشن مہیا ہو کل امرا طلسم عیش و طرب مین مصروف
ہین اور اسقدر اجتماع اکابرین طلسم ہو کہ یہ دیکھکر گھبرا گیا کہ اگر یہ ساحر سب ملکر جنگ کرینگے تو برسون یہ طلسم فتح نہ ہوگا
ایسے کچھ خیالات کرتا ہوا ایک ساحر ملا سرخ بہار جادو کے خیمے کی طرف گیا بہت انبوہ کنیز حاضر کا خیال نہ کیا یہ
ملا سرخ بہار کے خیمہ مین چھپا کر [illegible] کہ ملکہ نے ایک کنیز کو بلا کر کہا کہ ملکہ گلفشان جادو کے پاس جا ہمارا سلام
کہنا اور یہ کہنا کہ انکو بلایا ہو وہ کنیز چلی پیچھے پیچھے سبک رو بھی چلا باتون مین لگا کر کنیز کو بیہوش کیا اور آپ اسکی صورت بنکر گلفشان
جادو کے پاس پہونچا پیام دیا وہ اسوقت اٹھ کھڑی ہوئی اسنے ایک گلدستہ پیش کیا وہ سونگھکر بیہوش ہو گئی
اسنے پشتارہ باندھکر ایک گوشہ مین چھپایا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر چلا سرخ بہار کے پاس پہونچا وہان بھی گلدستہ
پیش کرکے اسکو بھی بیہوش کیا اور دونون کا پشتارہ لاکر لشکر امیر حمزہ کے لشکر مین داخل ہوا دونون پشتارے پیش کیے
[illegible] بیہوشی سونگھا کے سرزمین زبان مین دے گئے [illegible] پیش کیا [illegible] اسلام [illegible] دونون نے کہا کہ

ہم بھی مسلمان ہین اور شہزادے کو دیکھکر دل و جان سے عاشق ہو گئین اور کہنے لگین کہ ہم اب آپکے قدم مبارک سے
جدا نہونگے شہزادے نے دو خیمے زربفتی استادہ کرا دیے یہ اُسمین رہین گر شب بھر اُسکے ہجر سے بیقرار کسی پہلو آرام
نہ آتا تھا صبح کو سیکرو عیارشاہزادے سے رخصت ہو کر کسی طرف چل دیے تاکہ اگر مجھ سے وحشت ہوئی ہو جنگل
مین پھرا کرتے ہین گر ایسا ہوا حال تلاش کیا کرتے ہین جو ملجاتا ہو اسکو نعمت غیر مترقبہ خیال کرکے جان سے زیادہ عزیز
جاننے لگتے اور اسی ضمن مین ایسی کارروائیان بھی کرتے جاتے تھے جو باعث خوشنودی شاہزادہ ہوتی تھین
غرضکہ بدستور قدیم ایک جنگل مین بیٹھے ہوئے یہ سوچتے تھے کہ آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا

اب دو کلمے ذکر ملکہ بہار انگیز جادو کے ملاحظہ ہون

کہ ملکہ نے سات روز جشن کیا آٹھوین روز سب کو رخصت کیا اور ہر ایک سے بخوشی دل ملکر ملی اور عنایتون
کا امیدوار کیا جب سب سے مل چکی خیال آیا کہ گلفشان جادو اور سرخ بہار جادو نہین ہین اُنکو بلانا
چاہیے ساحر سب کہین دیکھ آیا دونون کا نشان نہ معلوم ہوا ملکہ کو تشویش ہوئی وزیرزادی سے کہا کہ کیسا
تعجب کسی وجہ خاص سے بلا ملاقات رخصتی کیے ہوئے مکان کو چلی گئی ہون ملکہ نے آدمی بھیجا وہان بھی
پتہ نہ معلوم ہوا فکر مین سراسر غرق ہو گئی چارون طرف آدمی تلاش دونون ملکہ کے روانہ کیے وہ لوگ سب بروج
طلسمات سے دیکھ آئے کہین بھی پتہ نہ معلوم ہوا وہ نہایت حیرت مین تھی کہ دونون کیا ہو گئین کہ ایک ساحر
پرانا زمانہ آدم دیکھے ہوئے اسیر کی طرف آنکلا اُسنے دیکھا کہ دونون ملکہ نوبزانو شاہزادہ بیٹھی ہین وہ فوراً
سوار ہوا اور جاکے ملکہ بہار انگیز جادو سے کہا کہ وہ دونون طوغ اسلام مین شگفتہ ہوکے بخندہ دلی مسلمان
معلوم ہوا سارا لشکر صورت کشت زعفران ہنسا جاتا ہو شادیانے بجتے ہین دونون ملکہ زانو بزانو شاہزادہ
بیٹھی ہین ملکہ بہار انگیز جادو یہ سنکے غصہ مین لال ہو گئی تاب نہ رہی ایک پتلا سحر بھیجا کہ فوراً معلق
اُٹھا لاسکے زمین چاک ہوئی دونون ملکہ سہم گئین کہ وہ پتلا زمین سے نکلا اور حملہ کیا کہ ملکہ گلفشان نے
ایک شعلہ آتشی کی تیلہ کو دکھلایا پتلا یہ دیکھتے ہی خاک ہو گیا ملکہ سرخ بہار جادو نے شاہزادے سے دو دن
کی رخصت طلب کی گلفشان مانع ہوئی کہ شاہزادہ کچھ خیال کریگا ملکہ سرخ بہار نے کہا آپ ٹھہرین آپ کہین
نہ جایے شاہزادے کو اطمینان رہے گا مین کل ضرور آجاؤنگی اور شاہزادے کے قدمون پر گر پڑی اور کہا
بخوشی دل ایک دن کی اجازت دیجیے شاہزادے نے اجازت دی ملکہ گلفشان نے کہا جتنو اب اگر رکھین
تو مرا اطمینان مثل نقش کف پا بیٹھ گئے کچھ ہی ہو ملکہ سرخ بہار روانہ ہوئی اور زمین کی تہ توڑتی ہوئی جاکے
اپنی مملکت مین پہونچی ایک ساحر کو افسر فوج ملکہ گلفشان کے پاس روانہ کیا افسر فوج اسیوقت کوچ کرکے
ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس آیا سرخ بہار جادو مع اپنی اور گلفشان کی فوج کے دوسرے روز حاضر خدمت
ہوئی شہزادہ متعجب ہوا گلفشان نے کہا کہ واہ بہن مین نہین جانتی تھی کہ تم اسقدر عقلمند نکلوگی مین تو جب ہی تمھی
اصرار جانے کا کرتی تھین لیکن نہین معلوم تھا کہ تم اسلیے جاتی ہو ملکہ سرخ بہار جادو نے کہا کہ بعد میرے جانے
کے کوئی خبر ملکہ طلسم کے یہان سے آئی یا نہین ملکہ گلفشان نے کہا کہ ایک ساحر آیا خط دیکھا کہ سراسر عتاب سے
بھرا ہوا تھا بلا صلاح تمھارے جواب نہین لکھا گیا ملکہ سرخ بہار نے وہ خط پڑھا دیکھی جواب خط لکھا کہ اے ملکہ بخط
خط آپکا آیا کیفیت مرقومہ معلوم ہوئی لیکن ہمنے آپکی اطاعت سے کچھ کے شہزادہ نورالدہر کی اطاعت

قبول کرتی ہو مجھے آپ تو تیغ کسی قسم کا نہ رکھیں جو آپ کے دل میں آوے کیجیے ہر ایک اپنی طبیعت کا مختار
ہے زیادہ کیا لکھا جاوے یہ خط سر بمہر کر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر نے جا کے وہ خط دیا کہ پڑھتے ہی بے اختیار
ہو گئی آنکھوں میں خون اتر آیا اسیوقت افسر فوج کو طلب کر کے کوچ کا حکم دیا لشکر فوراً تیار ہوا میدان
کارزار میں آیا کہ جلاد فلک تیغ برہنہ بکف عرصہ نبرد میں جلوہ افروز ہوا میدان کی صفائی ہونے لگی فراز
نشیب سب ہموار کیا گیا ایک سان تختہ زمین بنا دیا گیا صف آرائیاں ہونے لگیں مردمیدان وغا تیور و چین
بل ڈالے ہوئے پھر رہے تھے شاہزادہ نورالدہر اشہب سبک عنان پر سوار تاج شہریاری کج بر سر و قبا سے
ملوکانہ در بر قلب فوج میں جلوہ گر ہوا ملکہ گلفشان ایک تخت رواں پر سوار میمنہ فوج میں رونق افروز
تھی ملکہ سرخ بہار جادو میسرہ فوج جنات میں زینت بخش تھی دیکھا کہ ملکہ بہار انگیز تاجدار مع چالیس جلو داران
کے قلب لشکر ساحران میں کھڑی ہو کر طبل جنگ بجا صدا سے بوق و کوس سے سارا دشت جنگ ہلگیا گاو ماہی
کا کلیجہ دہل گیا ترک فلک اس جنگ سے الحفیظ پکارتا تھا کسیکو کسی کا قلق باقی نہ تھا نام ہمدردی کا کافور تھا
گویا کسی نے سنا نہ تھا بہادران دلاور قوی جنگ رجز خوانی کرتے ہوئے لشکر سے بڑھے نعرہ ہل من مبارز کا
بلند کیا کچھ دیر تک یہی جنگ ہوا کی جب آفتاب خط استوا سے زوال پر آیا دائرہ شمس انتہار سے آگے بڑھا
دونون لشکر آپسمین مل گئے خوب تلوارین چلین ترکش خالی ہوے بہادران قوی بازو دمادم میدان
قتال مین گرتے تھے جانون کے لاسے پڑے تھے بازار جان فروشی گرم تھا شیران بیشہ شجاعت بیچتے تھے
حضرت ملک الموت جانون کے مشتری تھے کہ ترک فلک نے سر مغرب مین چھپایا سفینہ ماہ دریاے شفق سے
برآمد ہوئی دونون لشکر اپنی اپنی جگہ پر آئے زخمیون کی مرہم پٹی ہوئی مقتولان لشکر اسلام دفن کیے گئے
لڑائی برابر کی رہی کسیکی فتح بین نہ ہوئی رات بھر بزم آرائی رہی ذکر اسکا وقت پر آویگا ادھر سبکو عیار جنگل مین بیٹھے
سوچ رہے تھے تازہ فکر مین غرق تھے کہ رنگ در روغن عیاری سے برق ہو قاصد کی صورت بنکر لشکر ملکہ کی سمت
چلے اور فیل تن جادو کے خیمے مین گئے دیکھا کہ فیل تن جادو بیٹھا ہوا مے نوشی کر رہا ہے اسکے سامنے سے
جا کر سلام کیا اور کہا ملکہ گلفشان لشکر فتح طلسم سے جدا ہو کے جنگ مین مصروف ہین آپ کو یاد کرتی ہین کیونکہ
مصالحت چاہتی ہین فیل تن سپہ سالار لشکر ملکہ بہار انگیز جادو خیمے سے نکلا اور میدان مین آیا قاصد نے
کہا آپ ٹھہرئیے مین انکو لیے آتا ہون ایک گوشہ مین بیٹھ جلدی سے ملکہ گلفشان کی صورت بن سامنے آیا
فیل تن نے سلام کیا باتین ہونے لگین مصالحت کی گفتگو درمیان مین آئی فیل تن نے کہا کہ مین ملکہ کو
خوب سمجھا دونگا آپ کچھ اندیشہ نہ کرین ملکہ طلسم کچھ نہ کہے گی جب باتون مین فیل تن کو خوب بیخبر کیا فیل تن
کو کچھ خیال نہ رہا کہ ایک لخلخہ سفوف کا مدہوش ہوا جب اسکو پشتارے مین باندھ ایک مقام محفوظ
مین چھپا آیا اور وہاں سے لشکر اسلام مین آیا کہ سفینہ آفتاب دریاے اخضر سے برروے ساحل آئی جنگ
کی بیر ٹھہری لشکر مین صبح کو غوغا ہوا کہ لشکر مین فیل تن جادو سپہ سالار نہیں ہے ملکہ یہ سنکے بحر استعجاب
مین غرق ہوئی نہایت پریشان ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہو کہ سردار غائب ہو جاتے ہین آئینہ کشف الاسرار و
منگایا ملکہ نے پوچھا کہ ای کشف الاسرار بتلا کہ فیل تن کیا ہو گیا آئینہ درمیان سے دو ٹکڑے ہو گیا
ایک شعلہ آگ کا نکلا اسنے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا اور اسے لیگیا اور آئینہ پھر بدستور ملگیا ملکہ کو
نہایت حیرت ہوئی لشکر لیکر پھر جنگ آئی ملکہ نے بلند سحر بڑے بڑے پتھر برسائے لشکر اسلام پر گرتے

ملکہ گلفشان نے اسکو رو کا بال سے برابر راستہ پر نکالدیا ایک بڑا چلی دیار جنگ بار ایکدم مین اڑ اسے تب ملکہ نے ایک
جال پھینکا کہ جو اسمین آجاوے گرفتار ہو جاوے اور وہ جال بڑھنے لگا کہ ملکہ گلفشان آگ ہو کے برسنے لگی وہ
جال سارا جل گیا ملکہ کے پھاندنے سے بچا تو سرخ بہار نے اپنے بال کھولے پریشان ہو کر ٹیڑہ دستے بنا سے اور کہا
کہ ای سرخ بہار جلد آ وہ جنگل سارا سرخ ہو گیا چارون طرف رنگ لال نظر آتا تھا لشکر ملکہ کے سب سر
سرخ درخت کی شکل بن گئے ملکہ نے جو دیکھا کہ سب درخت ہو گئے ملکہ نے آگ برسانا شروع کی اور ایک چنگاری
ملکہ پر پھینکا ناکام رہی ان سے بچائی سرخ بہار نے بچا کیا ملکہ تو زمین مین سمائی اور سرخ بہار نے پیچھے سے ایک
ایک حملہ کیا جال مارا کہ سرخ بہار مقید ہو گئی شاہزادہ یہ کیفیت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا جب سرخ بہار
قید ہو گئی شاہزادے نے بہت افسوس کیا اور شجاعت صاحبقرانی جوش مین آئی چاہا کہ تن تنہا حملہ کرے
گلفشان نے ساحرون سے کہا کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ درخت کاٹنا شروع کرو ساحرون نے فرمانبرداری سے
کاٹنا شروع کیا جو درخت کٹتا تھا ملکہ کے دلبر گویا تلوار پڑتی تھی اور اس درخت کے کٹتے ہی آگ کا شعلہ نکلتا
اور آواز دیتا کہ کشتی مرا نام من فلان جادو بود ملکہ نے یہ دیکھا وہ بیزار ہوئی اور چند ساحرون کے ہاتھ
سرخ بہار کو طلسم دیو سر مین روانہ کر دیا اور آپ اپنے محلات شاہی مین گئی اور سحر تازہ کی فکر مین ہوئی
اسکا ذکر وقت پر ہو گا

اب کیفیت سرخ بہار جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت ساحران ملکہ بہار انگیز تاجدار کو لیکر چلے سبک رو بھی دور دور پیچھے لگے ہوئے جا رہے تھے ان
ساحرون نے ایک زندان مین بند کیا جسمین ملکہ سوا سے کھڑے ہونے کے بیٹھ نہ سکتی تھی اسقدر تنگ و تاریک
تھا کہ دن رات کھڑی رہتی سلاخ آہنی برابر لگی تھین ذرا بھی کسیطرف جھکتی سنان آہن چبھ جاتے اس زندگی
سے وہ موت کی خواستگار تھی جب وہ ساحر بند کر کے چلے گئے سبک رو نے ہر چند چاہا کہ کسی صورت
سے جاؤن لیکن ممکن نہ تھا کہ جو وہان تک پہونچتی مجبور وہان سے واپس آئی گلفشان سے حال بیان کیا
گلفشان نے کہا کہ تحت الاغلال طلسم مین جا سرخ بہار کا بھائی ہے وہ اگر آوے تو رہائی ممکن ہے ورنہ سوا سے
ملکہ کے اور کسیکو طاقت نہین کہ وہ سے رہا کرا لاوے کیونکہ وہان اسکا بھائی وہان کا سحر جانتا ہے وہ بزور سحر
رہا کریگا اور ملکہ کا قبضہ ہے جبتک خاص مہری فرمان ملکہ کا ہو اور خاص کنیز ملکہ کی نوبت تک وہانکا دار وغہ
رہا نہ کریگا سبک رو عیار نے کہا کہ آخری بات کوئی مشکل نہین یہ تو میرے ذمہ ہے اور اسکے بھائی کا حال
معلوم نہین کہ وہ آوے گلفشان نے کہا وہ اپنی بہن کا عاشق ہے فوراً آ جائیگا اور عجب نہین کہ وہ لڑائی مین
بہن کا ساتھ دے سبک رو نے راہ دریافت کی ملکہ نے کہا کہ ایک ساحر مین بھیجتی ہون تم کہان جاؤ گے
گلفشان نے سرخ بہار کے بھائی کے پاس ایک ساحر روانہ کیا اور ساری کیفیت لکھدی وہ ساحر بہت
جلد یکدست جادو برادر ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس پہونچا اور نامہ ملکہ گلفشان کا دیا نامہ پڑھ کے بیقرار ہو گیا
اسیوقت طلسم دیو سر مین پہونچا اور صحرا مین سحر خوانی شروع کی کہ وہ زندان چارون طرف سے ٹوٹ گیا
اور پتھر برسنا شروع ہوئے جسقدر محافظ وہان تھے سب مارے گئے اور سرخ بہار زندان سے
نکلکر اپنے بھائی سے ملی لیکن بوجہ صدمہ اور تکلیف کے سرخ بہار مین جان باقی نہ تھی بیہوش ہو گئی

تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا بھائی کو ساتھ لیکر لشکر شاہزادے مین پہونچی بہت بڑی خوشی ہوئی یکدست
جادو سے شاہزادے سے ملاقات ہوئی یکدست شاہزادے کے حسن و اخلاق سے بہت خوش ہوا
درم نا خریدہ غلام ہوا اچانقان زندان سے ایک ساحر زندہ بچگیا تھا ملکہ کے پاس گیا سارا قصہ کہ سنایا ملکہ سخت
حیران ہوئی چارہ کار مین فکر کرنے لگی ایک خط فیل خوار جادو کو لکھا فیل خوار نے خط دیکھتے ہی عزم سفر
کیا دوسرے روز ملکہ سے ملاقی ہوا ملکہ اسکی آمد سے بہت خوش ہوئی امید قوی ہوئی رات بعیش و عشرت مین
بسر ہوئی کہ شاہ خاور تخت فلک پر جلوہ افروز ہوا فیل خوار جادو چالیس ہزار ساحر سے برسر میدان آیا ہر کارہ نے
لشکر مین خبر پہونچائی کہ فیل خوار جادو میدان مین فوج لیکر آیا ہر ساحرون کے زہرہ آب ہوگئے سب
اسکے سحر سے پناہ مانگتے تھے کہ طبل جنگ بجا فیل خوار جادو نے سحر خوانی شروع کی ابر تیرہ و تار گھر آیا
کہ سوجھائی نہ دیتا تھا ہر چند ساحرون نے دفیہ ابر کیا لیکن کچھ نہ ہوا آج فیل خوار جادو و فوج شاہزادے
کی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین سب تلوار کے گھاٹ ہوگئے فیل خوار جادو زمین کے اندر سے لشکر شاہزادے
مین نکلا اور سب کو بزور سحر گرفتار کرکے ملکہ کی خدمت مین حاضر کیا لشکریان شاہزادے سے ایک بھی نہ بچا وہ لشکر
غل مین پائی ڈالتا ملکہ نے بقید گران شاہزادے کو مع یکدست جادو و ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو کے
طلسم دل بند کے زندان مین بھیجا کہ انکا ذکر آگے وقت پر ہوگا

سبک رو عیار کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جس وقت ابر تیرہ و تار گھر آیا تھا یہ لشکر سے جدا ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تھا جب دامن شب نے رخ روشن کو چھپایا
یہ اس مقام پر آیا دیکھا کوئی نہین نہ خیام شاہی ہین نہ فوج کی آبادی ہے جس مقام پر لشکر سے آبادی تھی وہان خفتگان
شہر خموشان آرام مین ہین کسی مین ایک سانس بھی باقی نہین یہ کیفیت دریافت کرکے سبک رو عیار فرط
رنج سے فلک کی طرف دیکھکر رویا اور دفتر شکایت کجروی روزگار ناہنجار کھول کے سبق پڑھنے لگا تھوڑی دیر کے
بعد خیال کیا کہ جزع فزع سے کچھ کام نہین نکلتا جبتک عمر باقی ہر جزع فزع ہو سکتا ہو سردست کوئی فکر کرنا چاہیے
کہ جس سے رہائی سب کی ہو یہ اسی پیچ و غم مین تھا کہ دل سے خیال کیا کہ کوئی ساحر غدار آیا ہو اسنے سب کو گرفتار اعدام
کیا ہے یہ سوچکر جھولی سے رنگ و روغن عیاری نکال ساحر کی صورت بنا اور تلاش حال مین کوچہ و برزن مین گشت
کرنا شروع کی کہ ذکر اسکا وقت پہ ہوگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جب فیل خوار نے شاہزادے کو مع سب کے گرفتار کیا ملکہ ارسے خوشی کے جامہ مین پھولے نہ سماتی تھی سب
رئیسان طلسم کو لکھا کہ آپ قدم رنجہ کرین جشن خوشی ہے اور کچھ مشورہ کیا جاےگا یہ خط دیکھتے ہی سب رئیسان طلسم
جمع ہوے سیکڑون کوس ساگر دین کے استادتے قدم قدم پر بازار مین کھلی تھین تمام عالم کے اشیاء ارزان
انبار تھے جسکا جی چاہے اٹھالے کوئی روک نہ سکتا تھا اجناس کی قیمت کا مستحق خزانہ عامرہ ملکہ سے ہوتا فہرست
داخل کرنے پر سب مل جاتی تھی سرکاری باورچیخانہ گرم تھا مباداکیا سا کنان طلسم کو بھی حکم عام تھا کہ جبتک
جشن ہو کوئی آگ نہ جلاے سب باورچیخانہ ہی سے کھانا کھائین درخت تاج رنگ دیکھیں فرشتیان

کرین دو اور طرب سے مردمان شہر آ گیا در و دیوار کوچہ و بازار سب سرخ پوش تے اگر کوئی اور پوشش کا پایا جاتا تو معتوب ملکہ ہوتا کوئی سوا سے سرخ کے دوسرا کپڑا پہنے نہین تھا بہار عالم دین دو دن پہرے گزری تھی بہار اپنی بہار بھول گئی تھی بہشت کا نمونہ تھا کسیکو کسی سے کچھ سروکار نہ تھا قید بان دام بلا سے عیاشان زمانہ کی بن آئی تھی بوالہوسون کی خوب دال گلی تھی جو جسکو چاہتا پسند کرتا بلا تامل ہاتھ پکڑ لیتا وہ بھی بدل راضی ہو جاتی کچھ اس خوشی کی وجہ سے کہ نہ سکتی تھی کسیکی روک ٹوک نہ تھی دربانون کے لیے در بند تھے پاسبانون کی پاسبانی کیجانی تھی کسیکو نہ روکین جسکا جی چاہے سو کرے قاضی بیکار تھا دم بخود گھر مین بیٹھا تھا ہر رنگ تھا خوشی کا جلسہ تھا کہ فاتح طلسم مع معاونان خود گرفتار ہوا اور اب اسکا چھوٹنا محال ہر کسی مین یہ طاقت نہین کہ اسکو گرفتاری سے نجات دے کہ اسکو دوبارہ حیات کی امید ہو جا بجا رقص طلائی جشن کے چپان ہے انتظام شہر راہ چلنے والون کے ہاتھ مین قادو کا نین کھلی ہین دوکاندار مصروف سیر بازار جسکا جی چاہے اٹھائے کوئی ہاتھ پکڑتا نہین اگر کوئی ذرا اسکی طرف دیکھے تو معتوب ہو کہ اسکو جشن پسند نہ آیا سخت تو تہ لگائی جاتی تھی گویا سزا سے معرفت اسکے حق مین تجویز ہوتی تھی کہ جن مین شراب کے دریا بہے تھے جا جا سے پیالے لڑتے تھے پیالیان ٹوٹ کر سرنگین تھی بھتین تھا کسے کی خواہش ہوتی کہ جو شراب کے آب خالص میسر ہوتا کل رعایا بہ غم سے آزاد تھی قربان بھی شاد تھین نہ خوف دام و دانہ نہ غم صیاد تھا چار و ناچار اہتمام مبارکبادی تحت محلات شاہی مین دھوم مچی تھی عام بازاری موافق پسند ہر ایک کنیز سے دست و گریبان تھا خواہش دل پوری کرتا تھا کسیکو اس سے عار نہ تھا ایوان شاہی مین ملکہ مع مجمع سرداران در طیبان طلسم بھی میخوشی مین مصروف تھین ہنسنے بولنے والے برابر مذاق کرتے تے کہ حکم عام تھا لحاظ کچھ نہ تھا ملکہ کیا زن بازاری تھی خوب دلگیان ہوتی تھین ملکہ دور مسرت اور عالم سرور مین ہر ایک کے لب و دندان کے بوسے لیتی تھین خواہشون کو پورا کرتی تھین کنیزین سرکاری نہایت شوخی و طراری سے ہر طرف چلبلین کرتی پہرتی تھین فیل خوار جادو ملکہ سکر ہر ایک سے اپنی دلیری بگھارتا تھا ساقیان مہوش دور جام مین مصروف جسکو جام مودیا خودی سے گذر گیا بلا خوف گود مین بٹھا لب لعلین کے بوسے لیتا حرص کو شاہد ہوریان پری تمثال چہچہے کر رہی تھین آوازین دلکش ایسی تھین جو قت تان کی لیتی تھین تان سین کان پکڑتا تھا بجا بادر اداے نغمہ تا تا نہرہ دشتری عرق عرق خجالت ہوتی تھین پریون کے ہوش اڑتے تھے حواس عقول گم تھے ایسا رنگ دستان بندھا تھا کہ کسیکو ہوش نہ تھا اسی رنگ مین عقل فراموش تھی اسی مین اٹکھیلیان کرتی تھین ایک دوسرے کو چٹکیان لیتی تھین سبک رو عیار یہ سب رنگ دیکھ رہا تھا دل مین خیال کیا کہ اگر آج کچھ رنگ نہ جما تو پھر کب بنے گا ایکدم گوشہ مین بیٹھ گیا ایک بہت ہی حسین خوش وضع سرخ پوش ساقی بنکر جام دینا بدست ساقی گری مین مشغول ہوا شراب مین سفوف بیہوشی ملا منتظر تھا کہ ایا جان جلسہ نے بہت خوبصورت دیکھکر کہا ہم اس ساقی سے شراب لیکے بئین گے ای ساقی ایسی پلا کہ ہوش نہ رہین ساقی نے کہا کہ حضور اگر ہوش رہجاتین تو گردن مار دیجیے گا سب متفق الراے ہوئے جام شراب مانگا یہ تو چاہتا تھا کہ فی الفور جام شراب سر پر رکھکر تین مرتبہ اچھال سر پر روک ختم ہو کر جام شراب دیا سب متوالے اسکی حرکت سے بہت خوش ہوئے کہنے لگے کہ آجتک ایسا ساقی تیز دست بجنے نہین دیکھی دوسرا جام پھر سر پر رکھکر ناچنا شروع کیا دوسرے کو دیا اور کہا جناب اتھون سے تو سبھی پلاتے ہین جب کوئی ساقی سر سے پلا دے تو جانون۔ بلند بلند

ایک دورہ شراب تمام کیا جسقدر وہان موجود تھے سب کو پلایا کسی کو نہ چھوڑا سب کے سب بیہوش ہوئے
جلدی سے پشتارے سب کے باندھ ایک ایک کرکے اندر سے باہر لایا اور ایک گوشہ مین چھپا کے طرف سے
بنام داروغہ زندان لکھا کہ دیکھتے ہی قیدیون کو رہا کرو انکی خطا معاف ہوئی خداوند طلسم کا حکم ہو لوح طلسم نے اجازت
دی ہر فور ثاً سا کر پیکو جہر ملکہ کی بنا دیو بند کی طرف چلا پیک دہم سے تیز تر جاتا تھا کہ ایک طرفۃ العین مین زندان
پر جا پہونچا داروغہ کو فوراً جگا یا وہ نامہ دیا کہا ابھی رہا کردو داروغہ نے بند سحر کھولدیے وہ سب قید غم سے
چھوٹے بگدست جادو نے بزور سحر اسی مقام پر پہونچایا کہ جہان خیام استادہ تھے سبک رو عیار رہا نکے ساتھ
آیا شہر کے اندر گیا وہ پشتارے سب کے اٹھا کے بیرون شہر لاکے زبانون مین سوزن لگائے اور خوب مدہوش
کر ایک گڑھے مین کہ بہت عمیق تھا ڈالدیا ساحرون نے بھی اسکی ہوا بات کی خبر نہین پائی اسمین سب کو ہر ایک پر
ایک کو ڈالکر منہ اسکا بند کیا سفوف بیہوشی سے اسکا منہ بھی بھردیا شاید کوئی کھوسے وہ بھی اسمین نہ جاوے
ان کامون سے فراغت کرکے شہر مین پہونچا چادر عیاری بچھا بسعت سے جواہرات بھرے اور دو تین سو مزدور
کیے چند اقسام کے میوہ جات و طعام اور لوزیات و حلویات و شیرینی و جواہرات سب بھرکر لشکر مین
آئے یہ سب کئی دنون کے بھوکے تھے خوب سیر ہو کے کھاکے فراغت کی مزدورون کو سفوف بیہوشی سنگھا
ایک خندق مین دفن کر آئے اور شہر کا راستہ بتایا سپاہیون سے کہا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ اب ہم سب مل کے آرام
کرینگے یہ جلسہ جشن اسی طرح سے قائم رہے یہی انتظام رہے ہم لوگ کوئی نہ جگائے جائین تا وقتیکہ ہم خود نہ
جاگین یہ کہکر سبک رو خیام کیطرف آئے جہان خیام حکمرانون کے استادہ تھے حقہ ہاے روغن نفت انپر
پھینکے حقون کے پڑتے ہی خیمون مین آگ لگ گئی سب جلنے لگے آدمی دوڑے بجھانے لگے اس ہلہ مین
سفوف بیہوشی اڑایا کہ ہزارون بیہوش ہو کے گر پڑے آگ نے ان سب کو دیکھ لیا آگ کا شعلہ آسمان
تک جاتا تھا دروغہ گرانے سے بجھاتے پھرتے تھے جو ساحر جلتا تھا آواز آتی تھی کہ سوختم نام من فلان
جادو بود مردمان شہر و لشکر اسکا بجھاتے تھے سحر کرتے تھے پانی برساتے تھے لیکن وہ آگ قہر خدا کا نمونہ
ہو گئی بجھائے نہ بجھی اس آگ مین ہزارون لشکری جل کے مرگئے کہ جنکی ہڈیان بھی خاک بیزی سے
زمین آوازین برابر آرہی تھین تاریکی چھاگئی تھی کوسون تک اس آگ کا اثر پہونچا تھا سبک رو
عیار نے جب دیکھا کہ سب اسطرف مصروف ہین جسقدر اسنے ڈھونڈے ڈھونڈا گیا خوب نقد و جنس مال و متاع
ڈھویا کہ ڈھوتے ڈھوتے عاجز آگئے لاچار ہو کر چھوڑ دیا پھر خیال آیا کہ خواجہ عمرو ثانی حصہ مانگینگے تو کہان
سے دونگا یہ انکے لیے حصہ کی فکر کرون شہر مین جا کئی سو مزدور کر اٹھوا لاد لائے اور ان سب کو مار کر نکالدیا
کہ جادو گرون سے کیوجہان سے ہم لائے ہین ہمارا نام لیناوہ نگودیدے پھر بھی نہ کہین گے انکو اسطرح سے نکال
باہر کیا اور آپ ترتیب مال مین مصروف ہوئے کہ آفتاب افق مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ خواب راحت
سے اٹھے تیاری نماز مین مصروف ہوئے ملکہ گلفشان اور ملکہ سرخ بہار و بگدست جادو وغیرہ حاضر بارگاہ
شاہزادہ ہوئے صلاح و مشورے ہونے لگے کہ سبک رو نے پشتارہ لاکے روبرو رکھے پشتارے کھولے
اور ملکہ بہار انگیز جادو و درفیل جادو اور ملکہ گلنار جادو و غضب سے حکمرانان طلسم
کو شاہزادے کے روبرو کھڑا کیا شہزادے نے سبکرو سے کیفیت دریافت کی سبکرو نے
سب حال بیان کیا شاہزادے کو سخت عبرت ہوئی سراسر حیرت ہوئی سبک رو

عیار نے ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا ہوا قلمدوات پیش کیا سبھون نے اسلام لانے کا اقرار کیا سوز ہمین زبان سے نکالی گئین اُن سب کے دم راست ہوئے شاہزادے نے بہار انگیز کو مسند زرین پر بٹھایا برابر کے قواعد سے مزاج پرسی ہوئی ملکہ نے جو نظر جمال باکمال شاہزادے پر ڈالی ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی سلسلۂ زنجیر زلف مین پابند ہوئی اسیر حلقۂ کمند گیسو کشتۂ خنجر ابرو قتیل سنان مژگان ہوئی عالم غشی طاری ہو چلی لیکن رو کا سنبھالا تکیہ کا سہارا لیا پہلو بدل کے بیٹھ گئی شاہزادے کا دم بھرنے لگی گر بسبب فاتح طلسم کے کوسون دل بھاگتا تھا لیکن حضرت عشق ایسے نہین کہ جو اپنا رنگ نہ جمائین رنگ زرد لب پر آہ سرد روغن چہرہ مثل بیدے کا فور اُڑا ہوا شاہزادے سے ملکہ نے سرگوشی کی کان مین ایک بات کہی کہ شاہزادے نے منظور کیا شاہزادے نے باعزاز تمام رخصت کیا چلتے وقت پھر تجدید کلام کیا شاہزادے نے اقرار کیا ملکہ مع دیگر رفقا کے روانۂ طلسم ہوئین سرداران لشکر نے شاہزادے سے دریافت کیا کہ دشمن کو اس حالت مین پاکے رہا کر دینا کیا سبب تھا شاہزادے نے کہا کہ ملکہ نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ مین ضرور مسلمان ہونگی اور لوح طلسم بھی آپکو دونگی لیکن ایک شرط کی ہے کہ آہن اندام جادو نے مجھکو بہت ستایا ہے اسکو اپنے علم سحر پہ غرہ ہے بڑا کم بخت ساحر ہے کئی مرتبہ اُسنے میرے شہر کو غارت کیا ہے لشکر لیکر چڑھ آتا ہے رعایا پریشان ہوگئی ہے آپ اسکو شکست دین اور قتل کرین مین اس خبر کے سنتے ہی مسلمان ہوجاؤنگی مین اب برسر پرخاش نہونگی اس بات کا معاہدہ ہو گیا ہے دو سردار اپنی فوج کے اور کچھ فوج بھی دینے کو کہی ہے اس شرط پر مین نے اس کو رہا کر دیا ہے اگر قتل کر ڈالتا آئین مروت سے بعید تھا ملکہ گلستان اور سرخ بہار جادو اور یکدست جادو اور سب افسرون نے عقل شاہزادے پر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ مصلحت وقت یہی تھا جیسا آپ نے کیا

اب کیفیت ملکہ کی ملاحظہ ہو

کہ جب ملکہ مع اپنے افسرون کے شہر مین داخل ہوئی جلسہ ہوا ملکہ اپنی مسند پر رونق افروز ہوئی جملہ افسران گرامی و حکمرانان نامی اُس ماہ کے گرد ہالہ باندھ کے بیٹھے تھے ذکر شاہزادہ ہوا ملکہ نے کہا آپ سب لوگ اپنی رائے دین کہ شاہزادے کے ساتھ کیا کرنا چاہیے سب نے کہا کہ جو رائے آپکی وہ رائے ہماری لیکن جہانتک ہو سکے مصالحت اُس سے خوب ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور ہی طلسم فتح کریگا اور بزرگون نے اُسکی صورت کی ایک تصویر کھینچی ہے اور لکھدیا ہے کہ فاتح طلسم یہ شخص ہوگا تو ضرور ہے کہ یہ فاتح طلسم ہوگا اگر مصالحت ہوگی تو بہتر ہے کہ رعایا پریشان نہوگی کچھ رنج بیدا نہوگا اور اب تو ہمارا لڑنیکو دل اُس سے نہین چاہتا دیکھا تو بہت ہی خلیق اور لئیق اور صاحب مروت ہے ایسے سے لڑنا اچھا نہین ملکہ کی تو دل کی یہ بات تھی ملکہ نے کہا بلاشک صحیح امر ہے کہ شاہزادہ واقعی فاتح طلسم ہے بہت ہی خلق سے پیش آیا کہ مجھکو امید نہ تھی مجھکو ضرور خیال یہ تھا کہ ہم سب کو قتل کریگا لیکن اُسنے تہذیب اور خلق سے کلام کیا مین نے شاہزادے سے کلام کیا اور مین نے شاہزادے سے وعدہ کیا ہے کہ آہن اندام جادو کو آپ قتل کرین بعد کو جو آپ کہین گے مجھکو منظور ہے سر مو انحراف نہوگا سب افسرون نے کہا یہ تجویز بہت خوب ہے اسمین بہت کام نکلین گے اول یہ کہ اگر آہن اندام جادو گرفتار ہو تو اُسکی ایذا رسانیون کی تکلیف سے فرصت پائین گے اگرچہ معاملہ

دگرگون ہوا تو اسکی طرف سے مطمئن ہو گئے لیکن خیال ہو کہ آہن اندام جادو سے شاہزادہ جانبر نہو گا ملکہ نے
کہا کہ نہین بلکہ آہن اندام جادو شاہزادے سے ہزیمت پائیگا قتل ہو گا اسکے آثار یہ کہہ رہے ہین کہ
یہ مرحلہ یہ جائیگا فتحیاب ہو گا پھر ملکہ افسران فوج کی طرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ مین نے شاہزادے سے
ایک اقرار کیا ہو وہ یہ ہو کہ شاہزادے کو مین نے اس بات کا امیدوار کیا ہو کہ آہن اندام جادو سے
آپ آمادہ جنگ ہیجیے مین فوج مدد کیو اسطے دونگی کیونکہ شاہزادے کے پاس فوج بالکل کم افسران فوج بہت
خوش ہوئے اور منظور کیا اور ہر ایک افسر فوج منتظر تھا کہ مین روانہ کیا جاؤن حکمرانان طلسم بھی معاونت کے لیے آمادہ
ہوئے ملکہ نے شاہزادے کو ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھ روانہ کیا مضمون خط یہ تھا کہ جو مین نے آپ سے
چلتے وقت اقرار کیا ہو آپ مع فوج تشریف رہیے اور دو روز یہان غریب خانہ پر رونق بخش ہو جیے تاکہ
مدد کی محزون کو تسکین ہو ساحر نے آتے ہی وہ خط دیا شاہزادے نے خط پڑھا افسران فوج اور ملکہ مانع ہوئی
اور کہا کہ شاید مجھ سے کہین دھوکا ہو شاہزادے نے کہا اس سے تم بے خوف رہو اگر اُسنے لڑائی کی ٹھہرائی تو وہان کے
ساتھ کوئی فریب بیان کرتا اور مجھکو ملکہ بہار انگیز جادو کے قرائن سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ہرگز فریب نکریگی
افسران فوج نے تسلیم کیا شاہزادے نے روانگی کا حکم دیا شاہزادہ مع فوج روانہ ہوا ہرکارون نے
ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع دی ملکہ بہار انگیز جادو شہر پناہ تک خود استقبال کو آئی شاہزادے
کو دیکھکر سواری ٹھہرائی اور جا کے سلامی دی شاہزادے کو تخت پر سوار کرایا شہر مین آئے شاہزادے نے دیکھا
کہ شہر نمونہ گلزار رہا ہو سراسر رشک بہار ہو شہر آباد مینو سواد طرفہ بازار بہت خوب دوکانین خوش قطع خوش اسلوب
جوہریون کی دوکانین لعل و یاقوت کی۔ کا ہین کس زیب اور زینت کے ساتھ بازار کی آرائش تھی نہ دیکھی نہ سنی
راستہ دورویہ صاف کشادہ ہر ایک دوکان کا جواب موجود ہر ایک شے کا انبار شہر پناہ سے تا ایوان شاہی
فرش زربفت بچھے ہوئے روشنی کا اہتمام برابر کنوین بنے ہوئے رسی ڈول رکھا ہوا درباری بازاری مین
شناخت لباس سے ہوتے رعایا خوش حال اہالیان شہر مرفہ الحال غریب بھوکے پیاسے کا نام نہین تھا یہ ملکہ کی
خوش خلقی کی دلیل تھی اسکی بیدار مغزی اور ہنر پروری کی حجت کافی تھی بازاریون کی ٹکڑیان لگی تھین شاہزادے
کے جمال باکمال کے تماشائی تھے سواری بڑھتی ہوئی ایوان شاہی تک آئی لشکر ایک مکان مین جو بہت وسیع
و پر فضا تھا اتارا گیا لشکری مع شاہزادہ وہان فروکش ہوئے مکان سجا ہوا تھا فرش فروش سے درست
روشنی سے لیس یہ مکان سب طلائے خالص کا بنا تھا اور کسی چیز کا میل نہ تھا کمرے اسکے سراسر نقرئی
آگے اسکے ایک مختصر کمرہ شہ نشین یاقوت کا بنا ہوا بغلی کمرہ زبرجد کا قلمکار جو بنانے والے کی استادی کا
نشان دیتے تھے اسکی یکتائی کا دم بھرتے تھے اُسکے روبرو ایک چبوترہ جو باغ کے وسط مین خالص سنگ مرمر
کا تھا طلائی جدول سے آراستہ تھا نہرین چارون طرف بہہ رہی تھین کیاریان مختصر سی چمن تازے پھولون کے
رنگے ہوئے شاخ شاخ پھول ہوئے بھونرے سبز بختان چمن معشوقان سبزہ رنگ گلگون کرینگا۔ طعن دیتے
تھے پریرویان بہار حیران تھے سرو الف قامتان جنگل ہرا انگشت نما تھا سوسن کشادہ دہان نغمہ سرائی مین
مصروف سنبل تازیانہ لیے مغرورون کی تہذیب مین مشغول شاہزادے نے شب جو آرام کے لیے
اہتمام کیا نہر پر مقام کیا لشکری بھی ہاتھ منہ دھو بستر و نہر لیٹے تھے کسیقدر رات گزری تھی کہ ساحرہ
بطور قاصد حاضر ہوا آداب بجا لایا پیغام ملکہ بایں الفاظ ادا کیا کہ اگر شاہزادہ والا تبار کا وقت ضائع نہو آرام

ہیں ان تکلیف تو محل عیش نہ تصور کیجاوے تو تھوڑی دیر کے لیے آپکو تکلیف دوں خدمت والا میں حاضر ہوں دو جہان
کی سب خوشی کرتا ہوں شاہزادے نے ارشاد کیا کہ ملکہ بخوشی خاطر تشریف لاویں میں ممنون ہونگا انکا قدم رنجہ فرمانا
میرا فخر ہے میں ہمہ تن چشم انتظار ہوں تشریف لاویں قاصد یہاں سے گیا جواب شاہزادہ ملکہ کو پہونچایا ملکہ
اسیوقت تنہا اٹھ کھڑی ہوئی اور شاہزادے کے پاس آئی شاہزادہ بھی مسہری سے اٹھ بیٹھا مسند زیبا
رونق افروز ہوئے شاہزادے نے کہا واہ صاحب آپکی وہی مثل ہے طاقت جہان نداشت خانہ بمہمان گذاشت
ملکہ کہا جانی چہ معنی دارد مکان آپ کا ملک آپکا ہم آپ کے یہ کیا ارشاد ہوتا ہے شاہزادے نے کہا فرمائیے
باعث تصدیعہ یہ درازی کیا ہے ملکہ نے کہا بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرائی آرام نہیں آتا تھا دل میں یہ خیال
آیا کہ بجز شاہزادے کے دہان اور کہیں آرام نہ آویگا شاہزادے نے کلاہ شہریاری کو سر سے ہٹایا کج کیا
رگ عبد المطلبی جو پوشیدہ تھی چمکی ایک ذرا سا ملکہ کے چہرے پر ہو کے نکل گیا ملکہ بار بار اس رگ کو دیکھنے
کا قصد کرتی لیکن جی بھر کر دیکھ نہ سکتی تھی کہ شاید چشم زخم ہو گیسوان خلیلی کی جو ادا دیکھی اور بھی وابستہ زنجیر محبت
ہوئی حالت ملکہ متغیر ہونے لگی عشق بڑھا آثار چہرے سے ظاہر ہونے لگے شاہزادہ بھی دل میں سمجھ گیا اسکو بھی
محبت ہے عشق نے اسکو گھیر لیا مائل بمحبت ہوئی اصلح کی خواستگار ہوئی ملکہ نے یہ خیال کیا کہ شاہزادے
نے وار اپنا پورا وار کیا کسی کام کا نہ رکھا زخم کاری لگا پھر ایسا ہو کہ شاہزادے کو بھی اسیر دام محبت کرے
اگر طلسم فتح کرے تو ساتھ لیجائے ہمیشہ کا نباہ ہے گھر ویران نہ تباہ ہو ملکہ اسی خیال میں تھی کہ آفتاب نے اپنا
عمل اٹھایا محل میں جا کے سو رہا اور شاہ شب نے اپنے نورانی چہرے سے عالم کو تابانی بخشی ملکہ نے رخصت
چاہی اپنے مکان کو آئی جب زلف مشکین لیلاے شب کمر سے نکلی خادمہ آیا ملکہ بھی آ پہونچی اسوقت ملکہ
بلباس فاخرہ کہ اس سے زیادہ ممکن نہ تھا کہ میزان قیاس وزن کرتا یا جوہری گمان بیش بہا تصور کرتا ہفت
سے آراستہ تھی زیبائش و آرائش سے پیراستہ تھی دسترخوان بچھایا گیا ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو
گلدست جادو وغیرہ مع نامی افسران گرامی و سرداران نامی کے بیٹھے شاہزادے نے ملکہ کو بھی تکلیف دی ملکہ
نے انکار کیا شاہزادے نے ہاتھ پکڑا ملکہ کچھ کھسیانی سی ہو گئی اسوقت ملکہ نے ایسی ادا سے منہ پھیرا کہ شاہزادے
کا دل بیچین ہوا دونوں ملکہ ہنسنے لگیں تیسری ملکہ ادا سے جھپی شاہزادے نے شانہ پہ ہاتھ رکھ دوسرے ہاتھ
سے سر پکڑ منہ پھیرا ملکہ نے ایسی ترچھی نگاہوں سے دیکھا کہ اس مرتبہ شاہزادہ بالکل اس تیغ ادا کا بسمل
ہو گیا چشم مست سحر آگین نے اپنا پورا کام کیا دیر تک شاہزادہ اسکے چہرے کو دیکھا کیا دل کو ضبط کیا اپنی
اپنی دانست میں ظاہر ہونے دیا لیکن نظر بازی سے تاڑنے والے تاڑ ہی گئے دونوں میں سمجھ گئے اور شاہزادہ
بھی ناوک خدنگ مژگان ملکہ کا نخچیر ہوا کہ ملکہ سرخ بہار جادو بولی کہ شاہزادہ عالم سب منتظر ہیں کہ آپ
ہاتھ بڑھاویں کھانا نوش جان فرماویں ملکہ سرخ بہار جادو کے کہتے ہی شاہزادے نے کھانا کھایا جام مے
دسترخوان بھی مصروف خورش ہوئے کھانے لذیذ اقسام کے سے بچے ہوئے تھے کھات تر و تازہ جو بحکم ملکہ اسیوقت
درخت سے توڑ کر منگوائے گئے سب نے بعد فراغت طعام حسب اجازت اپنے بستروں پر گئے اس
کمرے میں شاہزادہ اور ملکہ بیٹھی رہیں کوئی دوسرا مخل نہ تھا باتیں ہونے لگیں ملکہ بہار انگیز جادو نے کہا
اے شاہزادہ عالم میں یہ صورت زیبا دیکھتے ہی عاشق ہو گئی کہ مجھ میں ہوش و حواس باقی نہ رہے میں بھی
اسیوقت مسلمان ہونا خلاف مصلحت سمجھا اگرچہ بعضوں کو یہ ظاہر ہو گیا ہے ان کو اور بھی گمان ہوتا کہ ملکہ

فقط محبت سے مسلمان ہو گئی طلسم فتح کرا دیا اس جہت سے یہ منے وہ رنگ جما دیا کہ اسوجہ سے طلسم کشائی بھی
ہو جاوے اور مطلب برآری بھی ہو فوج مدد کے لیے موجود ہے افسران فوج منتظر حکم ہیں جیسا آپ فرماوینگے
ویسا عمل درآمد ہو گا حکمرانان ظاہری معاونت میں شریک ہیں غرضکہ کوئی ایسا نہیں جو آپکا شریک نہیں آپکے
صفات محمودہ اور سیرت پسندیدہ کی طلسم بھر معتقد ہے جب رات زیادہ گذر گئی شاہزادے نے آرام کا قصد کیا
اسوقت ملکہ نے قلب پر ہاتھ پھیر کے دلکی گھبرائی خواہان وصل ہوئی شہزادے نے طبیعت کو روکا خاموش
بیٹھ گیے ملکہ نے کہا اے شاہزادے آتش فراق بہت تیز ہوئی ہے آپ وصل سے منطقی کیجیے اسقدر ظلم وستم بہتر نہیں
اگر دل میں شاید کچھ ملال ہو تو آپ ترحم سے دھو ڈالیے شاہزادے نے کہا نہیں اے ملکہ آپ کی طرف سے باکل
ملال نہیں ذکر نہ باعث ملال ہے ملکہ نے کہا ہاں گلفشان وسرخ بہار مدنظر ہیں لطف ادھر کیوں
ہوگی وہ تو دل سے مورد عنایات بیجا یات ہیں شاہزادے نے کہا اے ملکہ تم یہ بات نہیں جانتی ہو ہم ایسا
نہیں کرسکتے ہیں اور یہ قواعد ہیں شاہزادے نے سارے قواعد اپنی ملت کے سنائے تب ملکہ نے کہا اے شاہزادہ
عالیجاہ ایک بات کی ضرور ملتجی ہوں وہ یہ ہے کہ پھیر اندرون کو شرف نہ دیجیے گا اور حرم سرا سے پر مجھکو اختیار
دیجیے گا شاہزادے نے کہا اے ملکہ منظور ہے جو آپ کہینگی بجا لاؤنگا ملکہ نے کہا یہاں سب آزاد ہیں ایسی
پابندی قواعد کی نہیں ہے ہر شخص اپنے کو آزاد سمجھتا ہے خاص اپنے معاملات میں نہ اور کاروبار میں ملکہ نے
سب قول و قرار شاہزادے سے کیے شاہزادے نے سب منظور کیے لیکن ملکہ ایسی بے چین تھی طبیعت گھبرائی
تھی رات کو نیند نہ آتی تھی وہ رات سب باتوں میں کٹ گئی کہ حریف عاشقان پردۂ افق شفق سے برآمد
ہوا شاہزادے نے کہا اے ملکہ اب مجکو اس طرف جانا ضرور ہے جس طرف کا اقرار ہے بیٹھے بیٹھے طبیعت کو آرام پسند ہو جاتا
ہے مجکو بہانے جلد ہی رخصت ہونا ہے اور لشکر صاحبقران سے ملنا ہے وہ انتظار میں ہونگے ملکہ نے ایک
روز اور زبردستی سے روکا دوسرے دن ملکہ نے قبل خوار جادو اور یہ سست جادو کو شاہزادے
کے ساتھ کیا شاہزادہ مع افسران گرامی و لشکر شجاعت پیشہ طلسم آہن اندام جادو کی طرف روانہ ہوے
قریب شہر پناہ میدان پر فضا دیکھا قیام فرمایا لشکر نے آرام کیا بارگاہیں اور خیام نصب ہوئے اپنے کاموں
میں سب مصروف ہوئے ہرکاروں نے آہن اندام جادو کو خبر دی کہ ایک شاہزادہ مع لشکر گران
بیرون شہر پڑا ہے افسران طلسم وغیر طلسم کے ساتھ ہیں مرد میدان جنگ و دریاے شجاعت کے نہنگ نظر
آتے ہیں نہیں معلوم کہ کس ارادے سے ادھر آئے ہیں کدھر جائینگے آہن اندام جادو نے ایک
قاصد کو روانہ کیا اور پیغام دیا کہ آپ کس ارادے سے ادھر آئے ہیں معلوم ہونا چاہیے شاہزادے نے
کہا کہ ہم برائے جنگ آئے ہیں جنگ بے درنگ کرینگے اگر جنگ سے گھبراتا ہے تو مسلمان ہو اسلام قبول کر
آہن اندام جادو یہ سنکر آگ ہو گیا غصہ کے مارے آنکھیں لال ہو گئیں جسم بھر میں تھرتھراہٹ پڑ گئی تیاری
لشکر کا انتظام کیا سب سامان فراہم ہوا افسران فوج کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہوکے آوے حکم کی دیر تھی کہ لشکر
کمربستہ دروازے پر موجود ہوا آہن اندام جادو نے شمار لشکر کرایا اسی ہزار تھا آہن اندام جادو
نے اسی وقت لشکر بیرون شہر قریب لشکر شاہزادہ روانہ کیا اور آپ سرگرم اہتمام ہوا حکم ہوا کہ جنگل
صاف کیا جاوے جلداروں نے چاروں طرف سے زمین صاف کرکے آئینہ بنا دیا نشیب و فراز کا
نام نہ رہا آہن اندام جادو ترتیب صفوں میں مصروف ہے اس اہتمام میں وہ دن آخر ہوا دورہ جلاد فلک تمام

تمام ہوا ملکہ لیل دریا بت قید سے نکلیں بلا پر گرد لشکر گوشت لگا سرداران اسلام کو خواب خرگوش کا بھی گمان نہ تھا امید گلو خلاصی نہ تھی لیکن بفضل خدا
امید پوری ہونی تھی کہ با اقبال شہزادہ جوان بخت فتحیاب ہوئے لشکریوں کے دل دست میں تھے کہ صبح سے شام تک کسی کی جان
کا پیالہ لبریز ہو کر چھلکتا ہو کسی کی زورق حیات ساحل پر لگی ہو ہر شخص کو خیال تازہ پیدا ہوتے تھے نئی نئی فکریں دلمیں جمتی
تھیں کہ آئینہ روائے ترک فلک نے اپنی چمکتی ہوئی تلواریں افق آسمان سے دکھلانا شروع کیں خبردار باش کی صدائیں
آنے لگیں فوج مسلح ہو میدان میں آئی شاہزادے نے فیل خوار جادو کو جناح پر اور کیدست جادو کو یسار
اور طویل العنق جادو کو میمنہ پر قائم کیا افسران لشکر اسلام کو ساقہ اور کمین گاہ اور ہر دو کیلئے پسند کیا اور آپ بنفس نفیس قلب لشکر میں
رونق افروز ہوئے تاج شاہی بر سر چار قب طوکانہ در بر گیسوان غلیلی چدار کاندھوں سے نیچے لٹکتی ہوئی بل کھا رہی تھیں کہ
ہاشمی شکل ماہ نیم درخشان تھی ہر جہت سے سر پیچ رفتار سے کو عیاران صف شکن نکلنا شروع ہوئے ایک کا ایک سے سامنا ہوا آتے
اسکو مار نے اسکو زیر کیا کہ حضرت عزرائیل مع لشکر گران قابض الارواح درمیان ہر دو لشکر خیمہ زن ہوئے ہر ایک
کے حال پر نظر عنایت فرمانے لگے خبر دو کا کلمہ سناتے تھے دوپہر تک لڑائی رہی جدنروال آفتاب لشکر سے لشکر لگیا نیزہ و تلوار
چلنے لگی ایک ایک لمحہ میں ہزاروں آدمیوں کا ڈھیر ہو گیا ہر ایک آدمی بیہ سپر ہو کے لڑتا تھا جان دینے کو سر رکھے دیتا
تھا گرزوں کی مار آسمان تک آواز جاتی تھی کوہ و جبال تھراتے تھے حضرت جلاد فلک بھی پناہ مانگتے تھے منہ چھپاتے تھے جبکہ آفتاب
اپنی چمکیلی شعاعوں کو بند کرنے لگا سیاہی اسکی روشنی کو چھپاتی تھی مقابیان روشن جوشن تلوار پڑتی تھی سنان
سنان لڑتی تھی آگ نکلتی تھی مرتان ملک الموت دوڑتے تھے تکا پو کرنے سے وہ بھی عاجز آ گئے تھے سات شبانہ روز تک برابر لڑائی
گرم رہی آٹھویں روز وہ کشت و خون موقوف ہوا لیکن آہن اندام جادو بہت پست ہو گیا لشکر شہزادہ
ہر دم تازہ ہوتا تھا جہاں دوپہر بھی دوسری فوج پہونچگئی وہ جنگ آور آرام میں مصروف ہوئے کشتوں سے صحرا
بھر گیا سارا جنگل اٹ گیا کوسوں تک لاش پر لاش پڑی تھی جو لاشیں نیچے تھیں وہ کچلنے سے ہڈیاں تک سرمہ ہو گئیں
زاغ و زغن کی بن آئی دور دور سے جبہ خواروں کو تحفے بھیجے درندوں نے خوب شکم سیر ہو کے کھایا جب لشکر آہن اندام جادو
اپنے قیام گاہ کو گیا حساب لشکر کیا چالیس ہزار ساحر کھیت رہا بیس ہزار زخمی بچا ان کے جینے کی امید نہ پایا
بیس ہزار آدمی رہ گیا وہ بھی بیجان کہ ذکر انکا آگے وقت پر ہوگا شہزادے نے اپنے مقتولوں کو قتلگاہ سے اٹھوا کے کفنیں
دفنیں کی لشکریان اسلام چیرہ دست رہے شمار لشکر برابر تھا کیا ایسے ہی دن قسمت بٹے تھے آہن اندام جادو
کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ وہ بہت ہی پریشان مضمحل ہو گیا ہوش جاتا رہا دل گیا سب لوح بچان ہو گئی کیسی امید تھی آہن اندام کو
فکر تازہ میں مصروف ہوا کچھ لشکر اسنے اور طلب کیا دوسرے روز لشکر ساحران آ پہونچا طبل جنگ بجا یا مقابل
کو آیا کوئی نیزہ تک سا نریان ہو چین دو دو ہاتھ سحر سازی سے چلے ایک نے وار کیا ایک نے روکا لشکر طرفین سے نکلے کل
نکل شانہ بشانہ لڑائی ہونے لگی ادھر تو یوں لڑائی نے اشتعال یک پائی اور آہن اندام جادو سحر سازی میں مصروف
ہوا دفعتاً گرد اڑی کچھ سوار دکھائی دیئے معلوم ہوا کہ لڑنے کو آتے ہیں یا ہماری مدد کو آتے ہیں ادھر مصروف ہوئے
تھے کہ دفعتاً ایک بڑا دھواں سا پیدا ہوا اور جال مار سب کو گرفتار کر لیا اور آہن اندام جادو کے روبرو پہونچا
دیا فوج نے اپنے سرداروں کو جو نہ دیکھا فوراً معلوم کر لیا کہ گرفتار سحر ہو گئے نشان ہلایا لشکر سے لشکر علیحدہ ہوا لیکن
آج بھی شیردل ہی رہے اور ساحر آج بھی بہت مارے گئے آہن اندام جادو نے ان سب افسران طلسم کو مع
شاہزادہ قلعۂ آہن میں قید کیا داروغہ زندان بہت سخت و درشت تھا برابر تنگ پڑا کھانا جلتا ہوا پانی دیتا
اور عذاب سحر میں ہر وقت مبتلا رکھتا زندگی مدہر ایک کو دیتا تھا لیکن شاہزادے پر سب ہاتھ اٹھاتا تھا پھرا میوں

کے دل دہلتے تھے دارو غہ سے سفارش کرتے تھے کہ انکو چھوڑ دو اسکا عوض ہم سے بدلو لیکن وہ موذی کب سنتا او بخت تر
پیش آتا شہزادے سے کہا کہ اے دارو غہ وہ ہزار دار مگر کہ جیسا تو بھی تحمل ہو سکے کیونکہ تجکو بھی یہ روز بد دیکھنا ہے کوئی اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سبک رو کی ملاحظہ ہو

کہ حسب معمول جنگل کیطرف گئے ہوئے تھے رات کو لشکر مین آئے دیکھا کہ سب لشکر مین زار و نزار رو رہے ہین شوم بختی
پر دھاڑین مار مار کر رو رہے ہین سینہ چاک ہو رہے ہین روتے روتے آنکھین سوجھ گئین ہین سبکرو نے پوچھا کیا واقعہ ہوا ایک نے
کہا کہ سب افسر مع شہزادہ قید ہوگئے نہین معلوم کل لڑائی مین کیا ہوا سبکرو نے منع کیا کہ اب لڑائی نہو جبتک شہزادہ
نہ آئے اور تم سب ہمت ست کرو اپنا اپنا کام کرو انشاء اللہ تعالی یہ کام میرا ہے شہزادے کو مین لاؤنگا تم صبح ہوتے ہی
ایک قاصد آہن اندام جادو کے پاس روانہ کر دینا اور جنگ سے مہلت چاہنا وہ مان جائیگا کیونکہ مین اسکو ایک
تردد مین ڈالے دیتا ہون یہ کہکر سبکرو عیار بہانے عیاری سے آراستہ ہوکر شہر کیطرف چلدیے کہ راہ مین لشکر
آہن اندام جادو کا دیکھا ساحر کی شکل بنکے لشکر مین گیا ادھر ادھر دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا کہ افسر لشکر کے
خیمے مین پہونچا باورچیخانہ کیطرف گیا دیکھا کہ کھانا تیار ہے جلدی سے سفرجی کی صورت بن افسر لشکر کے پاس گیا اور
کہا کہ حضور خاصہ تیار ہے افسر لشکر نے کہا کہ لاؤ ساحر نقلی باورچیخانہ مین پہونچا اور خاصہ طلب کیا باورچیون نے خوانون مین
کھانا لگا لایا یہ خوان لیکر چلا راستے مین سفوف بیہوشی ملا سامنے لیگیا امیر لشکر نے جیسے ہی کھایا کہ ایک چھینک آئی بیہوش
ہوگیا پشتارہ باندھ ایک گوشہ مین ڈالدیا اور دسترخوان اٹھا اسمین کچھ کھانا تھا تو انکو دیدیا اور باقی باورچیون کو
دیدیا مطبخیون نے جو خوان دیکھا بہت خوش ہوئے اور دلمین کہا یہ سپاہی بڑا اچھا نامور سفرجی ہے انھون نے اسیوقت
دسترخوان کا کھانا سمیٹ کھا گئے کھاتے ہی بیہوش ہوگئے انکو بھی پشتارے مین باندھ باہر لشکر کے کنوئین مین
ڈالدیا اور آپ وہانسے افسر لشکر کے پاس مین درست ہوکے آہن اندام جادو کے پاس آیا اور کہا کہ حضور نے
اُن قیدیون کو کہان رکھا کیونکہ مین اب فوج کے انتظام سے فارغ ہوا تو معلوم ہونا چاہیے آہن اندام جادو
نے کہا کہ تجکو نہین معلوم کہا کہ مین مکرر پوچھنا چاہتا ہون کیونکہ اسوقت بوجہ انتظام فوج میرے ہوش درست نہ تھے
آہن اندام جادو ہنسا اور سب حال بتلایا افسر لشکر نے یہ رائے دی کہ کل سب کی گردن مارے جائین
تو بہتر ہے آہن اندام جادو نے کہا ایسا نہین ہو سکتا ہے کیونکہ افسران طلسم بھی ہین معلوم نہین کہ انکے ساتھ کیون ہین
اگر مین انکو مار ڈالون انکے تمام اعزا طلسم مین ہین ملکہ طلسم کو خلاف ہوا تو مین سب کی چڑھائی سے کیونکر
جانبر ہونگا اور ڈر جاتا ہے کہ مین تنہا ملکہ سے ڈرتا ہون اور طلسم والے کبھی مجھے جیتے نہین چھوڑین اس معاملہ مین مجھ
سارا طلسم ٹوٹ پڑیگا پھر کچھ نہو سکیگا بہتر یہ ہے کہ زندان مین خود مر جاوینگے مارنے کی کوئی ضرورت نہ پڑیگی افسر فوج
نے کہا کہ بہت صحیح ہے یہ کہکر وہ رخصت ہوا اور وہی کپڑے پہنے ہوئے اسطرف چلا جسطرف قلعہ آہن ہے قریب
پہونچا دیکھا کہ ایک قلعہ ہے آہنی ہے وہ ہوا سے سر دیوار تک شمشیر آبدار برہنہ لگی ہین وہ قلعہ مثل چاک کے کانون کے گردش
مین ہے سیکڑون اسکے برج ہین شمار سے باہر ہین گرد قلعہ تمام زمین دہکتی آہن سے بنی ہے آگ دہکتی ہے مارے گرمی کے
وہ زمین آتشکدہ ہو رہی ہے وہان تک جانا محال ہے یہ متحیر تھا کہ کیونکر جاؤن کیا کرون کہ ایک ساحر دکھائی دیا اسکو آواز دی اسنے
ہجوم اور سردار دیکھکر ادھر آیا اسنے شناخت کیا کہ افسر قلعہ ہے پوچھا آپ کیسے آئے کہا داروغہ زندان سے کچھ ضروری
باتین کرتا ہین جلدی یہان بھیجو اس ساحر نے جا کے داروغہ زندان سے کہا وہ جاتے ہی اسیوقت افسر قلعہ کے پاس

آیا اور آگے سلام کیا اور کہا گیا ارشاد ہوا افسر لشکر نے کہا کہ حکم آہن اندام جادو کا ہے کہ قیدیون کو جو کل آئے ہین انکو رہا کرو اور میرے ساتھ کردو داروغہ نے کہا کہ چلیے آرام کیجیے کچھ کھانا کھائیے قیدیون کو لیجائیے افسر نے کہا کہ ملکہ طلسم آئی ہین انھون نے طلب کیا ہے مین نے کہا کہ مین لیے آتا ہون آہن اندام نے کہا کہ تم وہان ٹھہرو گے مین قسم کھا گیا اسوجہ سے زندان مین نجاؤنگا اور نہ تمھارے مکان پر ہان انکو پہونچا کے شام تک تمھاری ملاقات کو ضرور آؤنگا داروغہ نے بلا دریافت قیدیون کو نکال حوالہ کیا تھوڑی دور تک داروغہ بھی ساتھ آیا افسر نقلی نے سفوف کا بھرا ہوا ہاتھ داروغہ کی طرف پھینکا کوئی ہاتھ سے گرد پھونکتا ہو پھونکا بیہوشی کا لقمہ اسکے دماغ مین گھسا داروغہ گرا اسنے پشتارہ باندھا اسوقت یہ سب سمجھ گئے کہ سبک رو عیار ہین خیر باد کہا انکو رخصت کیا اور کہا کہ داروغہ کو لیکر تم جاؤ لشکر سے ملو اور مین ایک ضرورت سے فارغ ہوکے آتا ہون ذکر اسکا وقت پر آئیگا یہ سب مع شاہزادہ کے لشکر مین داخل ہوئے لشکری بہت خوش ہوئے دعائین دینے لگے خاصہ طلب ہوا افسرون نے کھانا کھایا شاہزادہ غش کھا کے فرش پر گرا سب دوڑ پڑے مفرحات سونگھانے لگے بید مشک چھڑکا گیا ہوائین دی گئین بڑی دیر کے بعد شاہزادہ کو ہوش آیا شاہزادے نے سب کو پہچانا کہ پھر ضعف کی حالت پائی گئی مقویات و لوزیات و حلویات آئے شاہزادے کو کھلائے گئے جسم مین قوت آئی لیکن جسم نازنین سارا نیلگون ہوگیا تھا دسمہ لگایا گیا حامیون نے جسم مل مل کے خوب نہلایا تب جاکر طبیعت شاہزدی کی درست ہوئی اس لائق ہوئی کہ ذرا دیر بیٹھ کے باتین کین کہ فوج سے اس مردود کی کیفیت دریافت کی فوج نے آئندہ کیفیت کوئی پیش نہین کی کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

کیفیت سبک رو عیار کی ملاحظہ ہو

کہ وہ راستہ سے جدا ہوکر لشکر آہن اندام مین گئے دیکھا کہ وہان غوغا مچا ہے سارے لشکر مین شور و غل ہے کہ افسر فوج کا پتہ نہین یہ خبر آہن اندام جادو کو معلوم ہوئی وہ سخت متردد ہوا اور اسیوقت اپنے مکان پر گیا اور وہان اپنی بیوی سے کہا کہ آجتک مجکو کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا جیسا اب ہوا اسکی عورت نے سب حال پوچھا آہن اندام جادو نے ساری کیفیت کہ سنائی اسکی عورت نے کہ بہت عقیل اور صاحب شعور تھی کہا یہ شخص فاتح طلسم ہو کہ طلسم پر چڑھ کے آیا ہوگا ملکہ نے یہ بلا ادھر ٹالدی اور یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر شاہزادے نے بھیجا ہے اس سے فتح پانا مشکل ہے آہن اندام جادو نے کہا کہ مین نے ان سب کو قید کیا ہے لیکن غضب واقعہ یہ ہوا کہ خیمہ سے افسر فوج آج گم ہے اسکا پتہ نہین معلوم کہ کیا ہوا اگر وہ نہ ملا تو میری کمر ہمت ٹوٹ گئی مثل بیبے وہ تھا کسیطرح وہ مجھے کم نہ تھا سبک رو عیار کہ محلسرا مین خفیہ موجود تھا ایک خواص کی صورت بن حسب المطلب زوجہ آہن اندام جادو کے سنگاردان روبرو رکھا زلفون مین جیسے ہی شانہ کیا ہے کہ درمیان سے لقمہ بیہوشی اڑا عورت بیہوش ہوئی کہ ایک گوشہ مین بچا کے اسکی شکل بنکے ہر صفت سے درست کج و بنا کے خاصی زوجہ آہن اندام بنکے بیٹھ رہی جبکہ رات زیادہ گئی اور آہن اندام باہر سے سیر کرکے آیا خاصہ طلب کیا خواصون کنیزون نے دسترخوان چنا کھانے مین مصروف ہوا بعد فراغت طعام کے بیوی کے برابر پلنگ بچھا جسپر وہ لیٹ کے سب باتین ذکر کرنے لگا اور صلاح پوچھی کہ اب کیا کرنا چاہیے اسکی عورت نقلی نے جواب دیا کہ بہتر ہوگا تم اس سے مصالحت کرلو کیونکہ ہین بہت بڑے فائدے

ہیں کیونکہ جنگ دو سردار داب وہ افسر فوج کا پتہ بھی نہیں نہیں معلوم کہ کیا ہو گیا آہن اندام جادو نے کہا کہ مصالحت
کرنا اور مسلمان کے تابع ہونا خلاف مصلحت ہے ملکہ طلسم کی اطاعت تو کی نہیں جسطرح ہوگا حسرت اسکو زیر کرونگا خیر باشد
جنگجو ہونا ہوگا وہ ہو جائیگا جب رات زیادہ گئی عورت نقلی نے پلنگ پر بیٹھ کے اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کی کہ
آہن اندام جادو نے ہاتھ پکڑ کر چاہا کہ میں اسکو برابر لٹاؤں کہ یہ عورت اچک کے اپنے پلنگ پر اور ایک ہاتھ نقلی اسکے
ہاتھ میں اور ہاتھ زور سے چھوٹا تو اسکے سینہ پر لگا وہ بیٹا آہن اندام جادو بیہوش ہو گیا جلدی سے اسکا
پشتارہ باندھ مکان سے نکل ایک گدھے میں اسکو ڈال آہن اندام کے مکانیں پھر گیا اور اسکی ایک لڑکی کہ بہت
حسین تھی اور والیان طلسم اسکی خواستگاری کرتے تھے ملک و سلطنت سب دیتے تھے لیکن ابھی اسنے کسیکا پیام
منظور نہیں کیا سب واپس دیئے وہ آفت جان قیامت نمونہ کمسن قریب شباب کے تھی سو رہی تھی سوتے ہیں
اسکو بیہوش کر کے پشتارہ باندھ نکل آیا کہ عیار فلک حال عیاری پر روشن نکلا سبک رو بھی خیمے میں آیا شہزادے
نے پوچھا کہ اے سبک رو کچھ خبر لائے کیا ہوتا ہے کہا حضور سب خیریت ہے کل یہاں سے تشریف لیجلیے میری طبیعت
گھبرائی ہے یہ کہکر باہر گیا ایک ایک کے پشتارے لاتا گیا اور سب کو ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا
ہوا قلمدوات و کاغذ پیش کیا وصیت ہیں پوچھا گیا کہ کیا ہو سبھوں نے دیکھا کہ سوا اسکے مفر نہیں مجبوراً
کہا کہ حضور ملکہ طلسم کے ساتھ مسلمان ہونگے اسی روز نیچے انکے ڈیرے گئے بار ہوئے لشکر کوچ ہوا شہزادہ
مع افسران فوج پہلے سے ملکہ کی شہر پناہ پر پہونچا ملکہ نے افسران فوج و ارکین سلطنت کو استقبال
کے لیے بھیجا شہر کی آئینہ بندی ہوئی ایکدم میں سب بازار آراستہ ہوئے شاہزادہ مظفر و منصور مع ساحران
ملکہ سے ملا ملکہ ہزار جان سے شیفتہ ہوئی بہت سی مدح و صفت کی شاہزادے نے کہا اے
ملکہ لوح رحمت ہو ایفاء وعدہ ہو دوسرے روز ملکہ دربار میں مع گلفشان و ملکہ سرخ بہار و کید ست
وفیل خوار و آہن اندام جادو مع زوجہ و لڑکی ایک جم غفیر و کثیر کے ساتھ سب مسلمان ہوئے
صدق دل سے اسلام لائے دو تین روز دعوتیں گذریں تیسرے روز شہزادہ لوح حفاظت تمام مع ملکہ
بہار و گیر جادو اور دیگر مسلمانوں کے لوح لیکر روانہ طرف لشکر امیر کے ہوئے کہ اس کا ذکر وقت پر کیا
جائیگا

اب ذکر داستان نادر بیان روانہ ہونا شاہزادہ شہنشاہ کو ہر کلاہ کا جانب طلسم ذو فنون رخصت ہو کر صاحبقران ثانی سے اور آگاہ ہونا حکیم ہفت ہنر سلطان طلسم کا آمد شہنشاہ سے اور گرفتار کرلینا سرحد طلسم پر اور بھیجنا معلم طلسم کے پاس اور رہائی پادشاہزادے کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

انشاپردازان سحر و نیرنگ داستان شوکت بیان شہزادہ شہنشاہ کو ہر کلاہ کو اسطرح تحریر فرماتے ہیں کہ جب شہزادہ نامدار
صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر جانب طلسم ذو فنون روانہ ہوا اور قصد فتح طلسم کا کیا تو حکیم ہفت ہنر
جو اس طلسم کا بادشاہ تھا اسکو علم نجوم میں دخل وافی و کافی تھا روز اپنے طلسم کے حالات بذریعہ نجوم کے دریافت
کرتا رہتا تھا سنکر کیفیت آمد شہنشاہ کو ہر کلاہ معلوم ہوئی اور یہ بھی حال ظاہر ہوا کہ یہ طلسم کشائے اصلی
آتا ہے اب یہ طلسم تمام ہوگی یہ کیفیت جو اسنے دیکھی گھبرا گیا اپنے استاد کے پاس جانیکا ارادہ کیا استاد حکیم
ہفت ہنر کا معز عابد کے لقب سے مشہور تھا ہمیشہ عجائبات طلسم بتایا کرتا تھا جب حکیم ہفت ہنر

اسکے پاس آیا اور بعد سلام سر جھکایا معلم طلسم نے دعا دی اُسنے مہربان پاکر مزاج کی کیفیت پوچھی حکیم ہفت ہنر
نے عرض کی مین نے آج طلسم کی کیفیت دیکھی تو معلوم ہوا کہ ایک شخص بارادہ فتح طلسم آیا ہے لشکر گران ہمراہ اپنے
لایا ہے اور عمر طلسم بھی تمام ہو چکی ہے یہ طلسم کشاے اصلی ہے معلم طلسم نے کہا اے ہفت ہنر تو خاطر جمع رکھ مین
ایسا انتظام کرتا ہون کہ طلسم کشا بہت جلد اسیر ہو جاے اور لشکر بھی اسکا گرفتار ہو ہفت ہنر نے عرض کی
اسیواسطے تو آپکی خدمت مین عرض کیا ہے کہ آپ سے بہتر اس امر کا انتظام دوسرا نہین کر سکتا ہے معلم طلسم
نے کہا مین ایک آئینہ آتشین بناتا ہون اُس آئینے کو سرحد طلسم پر نصب کر دینا جسوقت طلسم کشا مع لشکر سرحد پر
پہونچیگا اور اس آئینے کو دیکھے گا فوراً دیوانہ ہو جائیگا حکیم ہفت ہنر خوش ہو کر وہان سے بیٹھا معلم طلسم
نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا جو جو اشیا طلب کرتا تھا کارخانہ طلسم سے منگواے آٹھ دن مین ایک آئینہ
بنایا پھر حکیم ہفت ہنر کو بلایا آئینہ دیا کہا اسکو سرحد طلسم پر نصب کر دینا حکیم ہفت ہنر اس آئینے کو لیکر
اپنے مکان پر آیا ملازمین و نگہبانان طلسم کو بلایا آئینہ دیا کہا اس آئینے کو سرحد طلسم پر جاکے نصب کر دینا
ملازمین اس آئینے کو لیکر آئے سرحد پر نصب کیا اب حال شہنشاہ گوہر کلاہ عرض کیا جاتا ہے کہ شاہزادہ
جو قطع منازل و طے مراحل کرکے سرحد طلسم پر پہونچا لشکر گران ہمراہ تھا وہان کے باشندون سے جو کیفیت
دریافت کی سب نے کہا سرحد طلسم ذوفنون یہی ہے شہنشاہ نے لشکر کو روکا فرمایا آج یہان
قیام کرنا اچھا ہے کہ زحمت راہ دفع ہو کل انشاء اللہ تعالی کوئی صورت کیجائیگی لشکر وہین ٹھہرا بارگاہین
استادہ ہوئین خیام فوج نصب ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سرداران
نامی وگرامی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب زحمت راہ برطرف ہوئی سب
لوگ بارگاہ شہنشاہ مین حاضر ہوئے ذکر طلسم شروع ہوا شہنشاہ نے فرمایا کہ کل ایک نامہ وہان
روانہ کرین گے دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہے اگر حکیم ہفت ہنر نے اطاعت اسلام قبول کی اور لوح
دیدی تو یہین سے واپس جائینگے ورنہ طلسم کے اندر چلکر مقابلہ کرینگے اگر خدا نے چاہا تو طلسم کو فتح کرکے
لوح لینگے سب سرداروں نے اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات
زیادہ گئی تو شاہزادے نے خاصہ طلب کیا جب کھانے سے فراغت پائی صحبت برخاست ہوئی
شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ نے آرام فرمایا جب شہنشاہ زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے برآمد
ہوکر جلوہ فرماے عالم ہوا شاہزادہ بیدار ہوا سب سردار بھی اُٹھے شہنشاہ نے فریضۂ سحری ادا کرکے
لشکر مین حکم دیا کہ سب سردار حاضر ہون حسب الحکم جملہ سرداران نامی وگرامی دربارگاہ شہنشاہ پہ حاضر ہوئے
شاہزادے نے ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے حکیم ہفت ہنر آگاہ ہو کہ مین لوح طلسم لینے کو آیا ہون
اور تُنے میری کیفیت کتب مین دیکھی ہوگی کہ مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور بہت سے ساحرون کو قتل
کیا اگر تم لوح طلسم مجکو دو اور اطاعت اسلام قبول کرو تو مین لوح لیکر صاحبقران کے پاس جاؤن
امیر انکی لیکے فیروز کو قتل کرین بعد قتل فیروز پھر لوح طلسم تمھارے پاس بھیجدی جائیگی اور اگر میرے
کلام کو نہ مانو گے تو لوح تمھارے قبضے سے نکل جائیگی پھر کبھی ہاتھ نہ آئیگی یہ لکھکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا اس
نامے کو کون لیجائیگا چند سردار موجود ہوے شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک سردار کو نامہ دیا فرمایا

نامہ لیکر جانا جواب لیکر آنا کسی بات سے جواب دینے مین عاجز ہوتا سردار نے عرض کی شہریار آپ کیا
فرماتے ہین اس نامے کے ساتھ میری جان ہو اور کسکی مجال ہی جو آپکے سامنے خلاف مرضی یاد کرے
شہنشاہ نے رخصت کیا سردار روانہ ہوا سرحد تک پہونچ کے جانا آگے بڑھے ہون کہ آئینہ آتشین جو معلم طلسم
نے بنایا تھا اسپر نگاہ پڑی سردار کو ہنسی آئی چاہا ضبط کرون مگر ضبط نہو سکا بے تحاشا ہنسی آنے لگی جو اسکی
مین بھی فرق پیدا ہوگیا سردار ہنستے ہنستے مرگیا جب دو روز کا عرصہ ہوا اور جواب نہ آیا تو شہنشاہ نے ایک
نامہ اور روانہ فرمایا اُس سردار کی بھی یہی کیفیت ہوئی جب اس کو بھی عرصہ ہوا تو شہنشاہ نے
سب سردارون کو بلایا اور ارشاد فرمایا تعجب کی بات ہے ہم نے دو نامے روانہ کیے مگر جواب نہ آیا اور نہ سردار
وہان سے آئے معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے سب کو اسیر کر لیا اب مناسب وقت یہ ہے کہ لشکر کشی کر کے وہان
چلین جو کچھ مہم پیش آئیگی اسے بفضل خدا سر کرینگے سب نے قبول کیا دوسرے روز شہنشاہ گوہر کلاہ
نے لشکر کو ہمراہ لیا اور جانب طلسم روانہ ہوئے جب سرحد کے قریب پہونچے سردارون کے لاشے
پڑے ہوئے دیکھے شہنشاہ نے بہت افسوس فرمایا لاشون کو اٹھوایا تجہیز و تکفین کے بعد شاہزادہ
آگے بڑھا قریب سرحد طلسم پہونچا دیکھا ایک آئینہ نصب ہے جیسے ہی آئینے پر نگاہ پڑی شہنشاہ کو
ہنسی آئی اور تمام لشکر بھی ہنسنے لگا ملازمین حکیم ہفت ہنر اس تاک مین تھے سب کو بیخود پاکر
گرفتار کر لیا اور سب کو لیکر حکیم ہفت ہنر کے پاس گئے حکیم نے سب لوگون کو دیکھا کہا ان سب کو
معلم طلسم کے پاس لیجاؤ جو کچھ وہ مناسب جانینگے ان لوگون کے حق مین کرینگے ملازمان ہفت ہنر
سب کو لیکر معلم طلسم کے پاس روانہ ہوئے معلم ان لوگون کا منتظر تھا جیسے ہی لوگون نے شہنشاہ
گوہر کلاہ کو پیش کیا اور معلم طلسم کی نگاہ چہرۂ انور پر پڑی وہ ایک مرد بزرگ تھا قیافے سے سمجھ گیا کہ
معزز کوئی شاہزادۂ عالی تبار ہے لیکن معلوم کس وجہ سے اس طلسم کے فتح کرنیکو آیا ہے اور لشکریون کو بھی
صاحب شان و شوکت پایا ملازمین ہفت ہنر کو رخصت کیا ان سب سے کہدیا کہ ہم طلسم کشا کو زندان
مین روانہ کرتے ہین تم لوگ جاکر ہفت ہنر سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھیے اب طلسم پر کسی طرح کا گزند نہ
پہونچے گا ملازمان ہفت ہنر رخصت ہوئے معلم طلسم نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو ہوشیار کیا جب
شاہزادے کو ہوش آیا اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا سامنے ایک مرد ضعیف ریش سفید ایک عمامہ
سیاہ سر پر باندھے کرتہ شنجرفی پہنے بیٹھا ہے گرد اسکے بہت سے لوگ کتابین لیے بیٹھے ہین مرد ضعیف
سب کو درس دے رہا ہے شہنشاہ متعجب ہوئے کہ مین کب گرفتار ہوا اور کسنے گرفتار کیا یہ سوچ کے
چاہا کہ قید توڑ ڈالون اس مرد ضعیف نے کہا اے جوان صبر کر اگر اپنی قید توڑ ڈالیگا تو پھر قید بٹھا دی
جائیگی شہنشاہ گوہر کلاہ کو اور زیادہ خلاف ہوا جھنجھلا کے جھٹکا دیا کہ ہتکڑی ٹوٹ گئی مرد ضعیف یہ
قوت دیکھکر حیران ہوگیا کہا اے جوان مین خود تیری قید کھلوا دیتا کیون اسقدر تعجیل کی شہنشاہ نے فرمایا ہم
سوائے خدا اور دوسرے کی مدد نہین چاہتے کون ہماری قید کاٹ سکتا ہے مرد پیر نے کہا آپ تشریف
رکھین شہنشاہ نے کہا مین جبتک اپنے ہمراہیون کی قید جدا نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا مرد پیر
نے کہا آپ خاطر جمع رکھین سب کی قید کاٹ دی جائیگی شہنشاہ نے کہا مین ہرگز اس امر کو قبول
نہ کرونگا پیر مرد نے اسی وقت آہنگرون کو طلب کیا ہمراہیان شہنشاہ نے رہائی پائی

شاہزادہ ایک دنگل جواہر نگار پر جلوہ فرما ہوا پیر مرد نے کہا میں بہت مشتاق ہوں کہ آپ کے حسب ونسب
سے آگاہ ہوں اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنا حسب ونسب
ظاہر کیا طلسم میں آنیکا سبب بتایا پیر مرد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا جو جو لوگ وہاں جمع تھے انسے
کہا اسوقت بھی ان سب کو اسیر کرکے زندانخانہ میں روانہ کرتا ہے آپ لوگ اس وقت معاف فرماویں
تشریف لیجائیں جو جو لوگ وہاں موجود تھے وہ سب اٹھ گئے جب اس جگہ کوئی باقی نہ رہا تو پیر مرد ہاتھ باندھ کے
شہنشاہ کے قدموں پر پڑا عرض کی اے شہریار پہلے میری خطا معاف فرمایئے تو میں کچھ اور عرض کروں
میں بھی مسلمان ہوں شہنشاہ نے جو سنا کہ یہ بھی خدا پرست ہے اور مرد بزرگ ہے اپنے قدموں پر سے
سر اسکا اٹھایا فرمایا معلم صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہیں آپ پیر و بزرگ ہیں معلم نے عرض کی اے شہریار
اگر یہی ارادہ تھا تو آپ نے قبل میں مجکو اطلاع دی ہوتی شہنشاہ نے فرمایا مجکو آپ کی خبر نہ تھی معلم نے عرض
کی اب میں جو آپ سے عرض کروں اسکو قبول فرمایئے شہنشاہ نے فرمایا آپ فرمائیں معلم نے عرض کی اب آپ
اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آئیں اتنی عنایت میرے حال پر فرمائیں شہنشاہ نے فرمایا معلم صاحب یہ کیونکر
ہوسکتا ہے کہ میں اس طلسم سے بے لوح لیے واپس جاؤں اور سردار جو لشکر صاحبقران سے گئے ہیں وہ سب
تو میں لیکر آسکتے اور میں یہاں سے خالی ہاتھ خدمت باسعادت صاحبقران میں جاؤنگا تو مجھے کیسی
ندامت ہوگی یہ مجھسے نہوگا معلم نے بہت سمجھایا شہنشاہ نے کہا میں ایک شرط سے اپنے ارادے سے
باز آؤنگا کہ آپ لوح طلسم مجھے منگا دیجیے اور ہفت ہنر کو مسلمان کیجیے معلم نے عرض کی ہفت ہنر
مسلمان نہوگا اور لوح بھی نہ دیگا شہنشاہ نے کہا اگر وہ اسلام سے انکار کریگا تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا
معلم نے عرض کی میں ہفت ہنر کو بہت عزیز رکھتا ہوں طفلی سے اسکو میں نے تعلیم کیا ہے اسکا قتل ہونا
مجھے گوارا نہیں ہے شہنشاہ نے ارشاد کیا کہ مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ سا بزرگ ایسی بات سے آپ کافر سے
انس رکھتے ہیں یہ بات آپ کی شان سے خلاف ہے معلم نے عرض کی اے شہریار میں خوب آگاہ ہوں
مگر مجبور ہوں کہ میرا دل قبول نہیں کرتا جو میں ترک محبت کروں میں نے بارہا ہفت ہنر کو ترغیب
دی کہ اپنا ترک مذہب کردے اور بہت سے دلائل پیش کیے مگر اسنے قبول نہ کیا میں مجبور ہوں
شہنشاہ نے کہا اگر آپ اس کا ساتھ دینگے تو مجکو ناگوار ہوگا اور آپکو بھی انکے زمرے
میں شمار کرونگا معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ کسیطرح میرا کہنا قبول نہ کرینگے اور طلسم کو ضرور فتح کرینگے انسے
مقابلہ بھی کوئی نہ کرسکے گا اگر کوئی وقت مشکل انپر پڑیگا تو منجانب اللہ انکی مدد ہوگی سب بلا رد
ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ انکا ساتھ دینا قبول کروں خاطر نہ ملول کروں انکے خلاف کرنا باعث آزردگی
خدا ہے کیونکہ یہ لوگ محض ترقی دین کے واسطے اپنے اوپر یہ مصائب گوارا کیے ہوئے ہیں اور جو کچھ انھوں نے
اسوقت فرمایا وہ سب بجا و درست ہے یہ سوچکر عرض کی اے شہریار اب میں زیادہ عرض نہیں کرسکتا ہوں جو آپکی
خوشی میں ہر حال میں آپکا فرمانبردار ہوں اور جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ بہت صحیح ہے مگر میں اپنے
دل سے مجبور ہوں شہنشاہ نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو میں ہفت ہنر کو مسلمان کرونگا معلم نے عرض
کی آپکو اختیار ہے اب آپ اسکو اگر قتل بھی کرینگے تو میں شکایت نہ کرونگا شہنشاہ نے فرمایا اب میں
یہاں سے رخصت ہونگا فاتح طلسم کہاں جاؤنگا انشاءاللہ تعالی بعد فتح طلسم پھر آپکے پاس آؤنگا معلم

نے عرض کی ای شہریار دو ایک روز یہان تشریف رکھین پیہ کچھ امور ضروری خدمت والا مین عرض
کرنا ہین اور ایک کتاب حاضر کرنا ہی شہنشاہ نے فرمایا مین مجبور ہون اور آپکی خوشی کرنا بھی ضروری
ورنہ مجکو ہر وقت یہ خیال ہی کہ ایسا نہو جو سردار میرے ہمراہ فتح طلسم کو روانہ ہوے تھے وہ اپنی اپنی
مرادین حاصل کرکے واپس نہ آجائین تو مین سب کے بعد مین پہونچون معلم نے عرض کی اسکی حقیقت
مین آپکو ابھی دریافت کیے دیتا ہون یہ کہکے تھوڑی دیر سکوت کیا بعد مین عرض کی آپ خاطر جمع رکھین
ابھی کسی نے فتح سے فراغت نہین پائی ہی بعض لوگ اپنی اپنی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچے ہین
گو معلم کو یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ علاوہ بدیع الملک نے اور سب لوگ روانہ ہو چکے ہین مگر
بمصلحت شہنشاہ سے نہ کہا شہنشاہ جو اس کیفیت کو سنتے تو مغموم ہوتے اس وجہ سے معلم نے
یہ کہدیا کہ ابھی تک کوئی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچا ہی شہنشاہ گوہرکلاہ اس بات کو سنکر بہت
خوش ہوے شکر خدا کیا کہا اب مین آپ کے یہان رہونگا معلم نے عرض کی مین ضروری باتین آپ سے
عرض کرونگا یہ کہکے اپنے ملازمین کو بلایا کہا ایک مکان آراستہ کرو ملازمین نے اسیوقت مطابق حکم کے
مکان وسیع آراستہ کیا معلم نے شہنشاہ گوہرکلاہ کو مع لشکر اس مکان مین بھیجا دعوت کا سامان کیا
اس روز شب کو شہنشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی ای شہریار اس طلسم مین جسقدر کارخانہ
حکمت کے ہین وہ آپکو فتح کرنے ہونگے اور جو سحر کے مرحلے ہین انمین ضرورت ہوگی کو غلام انکا انتظام
کردیگا مگر آپکو بھی تکلیف فرمانا ضرور ہی اور سحر سے بچنا مشکل ہی شہنشاہ نے کہا خدا مالک ہی میرے
پاس ایک چوب سلیمانی ہی مجھپر سحر تاثیر نہ کریگا اور کارخانہ حکمت کی بھی سبیل خدا کردیگا معلم نے
عرض کی کہ مین آپکو سب راہین طلسم کی بتائے دیتا ہون ان ان راستون سے تشریف لیجائیگا
تو تم لوح تک پہونچ جائیے گا شہنشاہ گوہرکلاہ نے سب راہین معلم سے دریافت کین تین دن تک
معلم کے مہمان رہے سب حقیقت طلسم معلم نے بیان کردی چوتھے روز وقت روانگی ایک کتاب لاکر
نذر دی عرض کی ای شہریار یہ کتاب بھی لوح سے کم نہین ہی جبتک لوح دستیاب نہوگی یہ کتاب آپکو
لوح کے برابر کام دیگی شہنشاہ نے وہ کتاب معلم سے لی سردارون کو حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کرد
کہ سامان سفر درست کیا جائے اسیوقت سردارون نے لشکر مین اطلاع کی سامان سفر درست ہوا
شہنشاہ نے کوچ کیا اور طرف تخم لوح کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت حکیم ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے سب کو گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا تو اسکو اطمینان ہوا اپنے وزرا کو بلا کے کہا کہ مین نے
طلسم کشا کو حکمت کے ذریعہ سے گرفتار کرکے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا ہی مگر ابھی تک انھون نے کوئی تجویز
طلسم کشا کے نسبت نہین کی ہے کسی شخص کو وہان بھیجو کہ وہ جاکر اس کیفیت کو تحقیق کرے کہ معلم صاحب
نے کیا کیا اسے وزرا نے اسیوقت ملازمان کو معلم طلسم کے پاس بھیجا معلم نے جو ان لوگون کے آنے کی
خبر پائی سب کو اپنے پاس بلایا ملازمین ہفت ہنر نے کیفیت بیان کی معلم نے جواب مین کہا کہ تم یہان سے
جاکر ہفت ہنر کو میرے پاس بھیجدو کچھ امور ضروری اسسے کہنا ہین ملازمین ہفت ہنر رخصت ہوکر ہفت ہنر کے پاس

آئے اور کہا معلم صاحب آپکو بلاتے ہین جبتک آپ تشریف نہ لیجائینگے وہ کچھ بیان نکرینگے ہفت ہنر اسیوقت
سوار ہوکر معلم کے مکان پر آیا معلم نے اپنے پاس بٹھایا ہفت ہنر نے تھوڑی دیر کے بعد کہا معلم صاحب آپنے طلسم کشا
کی بابت کیا بات تجویز فرمائی ہے معلم نے جواب دیا اے ہفت ہنر جو بات مین کہون اسکو قبول کر اگر اسکے خلاف کریگا
تو بلاے عظیم مین پھنسیگا ہفت ہنر نے عرض کی مین نے آجتک آپکے خلاف مرضی کوئی کام نہین کیا اسوقت
آپ کیون ایسا فرماتے ہین معلم نے کہا مین طلسم کشا کی نسبت کوئی بات بری کی تجویز نہین کرسکتا ہون کیونکہ مین انکو
اپنا پیشوا جانتا ہون اور وہی وہ میرے پیشوا ہین اگر تمکو اپنی جان بچانا منظور ہے تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو اور
دین سامری پر لعنت کرکے شریک اسلام ہو اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو بہت پچھتاؤگے ذلت اٹھاؤگے طلسم کشا فاتح
طلسم ہے اسکے ہاتھ سے جان بچانا مشکل ہوگی ہفت ہنر نے جواب دیا کہ مین آپ سے کچھ عرض نہین کرسکتا اگر دوسرا شخص
میرے روبرو ایسے کلمات ناشائستہ کہتا تو مین سخت سزا دیتا مگر مجبور ہون آپ میرے استاد ہین اور طلسم کشا کی کیا مجال
جو طلسم کو فتح کرسکے مین زندہ کب رہنے دونگا اسوقت وہ اسیر ہے اور میرے قبضے مین ہے اسکو قتل کردونگا
مجھے عقل اور طلسمون کے توڑنے کا خوف نہین ہے کہ طلسم کشا کے قتل کرنے سے طلسم مین آگ لگجائیگی میرا طلسم ایسا
نہین ہے معلم نے جواب دیا تیری کیا مجال جو طلسم کشا کو قتل کرسکے یا انکی شان مین کلمات سخت زبان
سے نکال سکے اور اب وہ شیر بیشہ ہیجا تم لوح کیطرف تشریف لیگیا ہے اگر خدا نے چاہا تو لوح حاصل کرکے میرے
پاس آئیگا پھر صاحبقران کے پاس لوح لیکر جائیگا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو انکے ہاتھ سے ضرور قتل
ہوگا ہفت ہنر نے کہا اگر آپنے اسکو رہا کردیا تو غضب کیا جب آپ ہی کو بربادی طلسم منظور ہوئی تو اب
کون اس طلسم کو بچا سکتا ہے معلم طلسم نے کہا مین کیا چیز ہون جو اس صاحب شوکت کی مدد کرسکون
اور مین کب اسیر کرسکتا ہون انکی مدد خدا کرتا ہے ہفت ہنر نے کہا مین اپنی جان دونگا مگر اس سے ایکبار
مقابلہ ضرور کرونگا معلم نے جواب دیا کہ اگر تو نے مقابلہ کریگا تو ضرور تیری جان جائیگی ہفت ہنر نے کہا
اب جو ہو مین نے یہ ارادہ مستحکم کرلیا ہے معلم نے کہا تجھے اختیار ہے مین تجھے محبت رکھتا تھا اسوجہ سے سمجھا
سمجھایا ورنہ کوئی ضرورت نہین تھی تو خوب آگاہ ہے کہ مین مسلمان ہون صرف تیری محبت سے اس
طلسم مین رہتا ہون ورنہ جس جگہ چاہون جاکر رہون اور جس طلسم کو چاہے فتح کرلون ہفت ہنر
معلم کی باتین سنکر خاموش ہورہا تھوڑی دیر کے بعد رخصت طلب کی معلم نے کہا اے ہفت ہنر مین پھر
کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اور جو کچھ مین تجھے سمجھاتا ہون اسکے تئین اپنے حق مین بہتر جان ہفت ہنر
نے کہا مین اسکا جواب آپکو پھر دونگا معلم مجبور ہوا ہفت ہنر وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا وزیرون
کو بلایا کہا غضب ہوا معلم طلسم طلسم کشا کا شریک ہوگیا اور اسکو تم لوح کی طرف روانہ کیا ہے یقین ہے کہ کچھ
مدد بھی دی ہو اب طلسم کا بچنا بہت مشکل ہے وزرا نے کہا معلم طلسم نے اگر ایسا کیا تو عجب کی بات ہے ہفت ہنر
نے جواب دیا کہ طلسم کشا اور معلم ہم مذہب ہین بپاس مذہب ایسی بات ہوئی مجکو جو اسوقت بلایا
تھا تو منشا یہ تھا کہ مین بھی انھین کا مذہب اختیار کرون اور لوح طلسم کشا کو دون طلسم کشا لوح لیکر
جائے فیروز ستارہ پیشانی قتل ہوجائے کیا ضرورت ہے جو اپنا مذہب ترک کرون اور لوح دون
فیروز ستارہ پیشانی میرا دوست ہے اس سے مدد کی امید ہے بلکہ اسے غضب کیا جو مجھے
پہلے سے نامہ نہ لکھا ورنہ مین اسکی مدد کرتا کسیکی کیا مجال تھی جو اسکے طلسم کو برباد کرسکتا

مگر اسنے خود غلطی کی ویسا ہی مبتلاے عذاب ہوا اب نہین معلوم کہان جاکے پوشیدہ ہوا ہی گر مین طلسم کشا
کو اسیر کرکے اسکو اپنے یہان لاؤنگا لشکر اسکے ساتھ کردونگا خود بھی ہمراہ جاؤنگا جس شخص نے طلسم کو فتح کیا ہے
اسکو اسیر کرونگا مسلمانون کا نام صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا ان لوگون نے بڑے بڑے بزرگان دین کو
قتل کیا سب نے ملکر کیسے کیسے عبادت خانہ مٹا دیے کن کن ساحرون کو مارا جسکا مثل ونظیر اب ممکن
نہین یہ لوگ لائق اسی کے ہین کہ انکو اسیر کرکے قتل کردن بڑا اجر پاؤنگا سامری وجمشید بہت
خوش ہونگے میری راے تو یہ ہو کہ کسی ترکیب سے معلم طلسم کو گرفتار کرنا چاہیے کہ یہ بھی مسلمان ہو جبتک
یہ گرفتار نہوگا طلسم کشا کی ہمت مین فرق نہ آئیگا اسکو پہلے اسیر کرنا چاہیے یہ اسیر ہوجاے تو لشکر طلسم کشا
کیطرف چلنا چاہیے اسکو اسیر کرکے پہلے ہدایت کیجاے کہ اپنا مذہب ترک کرکے دین سامری اختیار کرکے
تو جان بچے اگر وہ سامری پرستی سے انکار کرے تو اسکو تکلیف شدید دیکر قتل کرنا چاہیے وزرا نے کہا
بھلا معلم طلسم کیونکر گرفتار ہوسکتے ہین حکیم ہفت ہنر نے کہا بہت آسان ترکیب ہو ابھی تک وہ غفلت
مین ہین اور میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہین شب کو چند آدمی انکی خوابگاہ مین جائین اور انکو بیخودی
مین گرفتار کرکے لے آئین وزیرون نے ہفت ہنر کی راے سے اتفاق کیا اور ملازمین کو بلاکے کہا کہ
تم لوگ بعد نصف شب پوشیدہ ہوکر معلم طلسم کے مکان پر جانا جب اسکو غافل پانا تو گرفتار کرکے لے آنا
سب نے منظور کیا جب رات ہوئی ملازمین ہفت ہنر اسباب ضروری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوئے
نصف شب کے بعد معلم طلسم کے مکان پر پہونچے دیکھا بہت سے لوگ نگہبانی کررہے ہین عیاران
ہفت ہنر پوشیدہ ہوکر اندر آئے خوابگاہ معلم طلسم تک پہونچے دیکھا معلم محو خواب ہے عیارون
نے بیہوشی انکے دماغ مین پہونچائی معلم کو چھینک آئی بیہوش ہوگیا ملازمین ہفت ہنر اسکا پشتارہ
باندھکر نکلے راہ طے کرکے ہفت ہنر کے پاس پہونچے یہ تو ان لوگون کا منتظر تھا ہی بہت خوش ہوا سب
کو انعام دیا معلم طلسم کی زبان اپنے ہاتھ سے چھیدی دونون ہونٹھ ٹانک دیے قید آہن نہادی
عیارون سے کہا اسکو ہوشیار کرو عیارون نے معلم کو ہوشیار کیا معلم طلسم کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا دیکھا سامنے تخت پر ہفت ہنر بیٹھا ہے گرد اسکے وزیر بیٹھے ہین معلم نے چاہا کچھ کہون مگر
کیونکر کلام کرسکتا تھا زبان چھیدی ہوئی تھی ہونٹھ دونون ٹانکے ہوئے تھے مجبور ہوگیا ہفت ہنر نے
کہا اے معلم اپنے کیے کی سزا پائی اب بھی اگر اپنا ترک مذہب کرے اور طلسم کشا کو اسیر کردینے کا وعدہ
کرے تو مین رہائی دون معلم نے اشارے سے کہا مین ہرگز اپنا ترک مذہب نہ کرونگا اور
طلسم کشا کی رفاقت سے منہ نہ موڑونگا ہفت ہنر نے ملازمین سے کہا اسکو لیجاکر اسیر کرو سات روز
تک اسکو قید شدید مین رکھو اور ہر طرح کی تکلیف دو اگر ساتوین روز یہ اپنا ترک مذہب کرے تو میرے
پاس لانا نہین بدستور رکھنا ملازمین ہفت ہنر معلم طلسم کو زندانخانہ مین لیگئے ایک حجرۂ تاریک تھا
مین اسیر کیا کہ حال اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا مگر ہفت ہنر جب معلم کو قید کرچکا تو اپنے وزرا
سے کہا کہ اب سامان لشکر کشی درست کرو مین طلسم کشا کے مقابلہ کو جاؤنگا اسکو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا
وزرا نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاریان سفر کی کرنے لگے تین دن تک سامان سفر مین گذرے چوتھے
دن سب نے ہفت ہنر کو اطلاع دی کہ اب سامان سفر درست ہے جس روز مزاج مین آئے

براے مقابلہ طلسم کشا تشریف لیچلے ہفت ہنر اُسی روز کوچ کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے کیواسطے چلا کر ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب حال شوکت مآل شاہزادۂ شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا جاتا ہی

کہ جب شاہزادہ کتاب طلسم معلوم سے لیکر براے فتح روانہ ہوا تو تیسرے روز ایک میدان میں پہونچا شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک حجرہ وسط میدان میں بنا ہی اُس حجرے سے دھوان نکل رہا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کتاب طلسم میں اس حجرے کی کیفیت دیکھی لکھا تھا کہ جو اس حجرے کے قریب جائیگا نابینا ہو جائیگا اس دھوئین کی تاثیر ایسی ہی ہی اگر اسکو شکست کرنا منظور ہو تو زمین میں نقب لگا یہ حجرے تک نقب لیجا یہ ایک شمع تہ خانہ میں روشن ہی اسکو گل کر دے دھوان موقوف ہو جائیگا مگر شمع کو گل کرنے کیواسطے سرمہ کحل الجواہر آنکھ میں لگانے جانے اسکے بعد سرمے کے اجزا تحریر تھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ٹھہرایا اسیوقت بارگاہیں استادہ ہوئیں شہنشاہ اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے شہنشاہ نے خادموں کو طلب فرمایا سرمے کی تیاری کا حکم دیا حسب الحکم سرمہ تیار ہوا شہنشاہ نے اپنی آنکھ میں سرمہ لگایا دوسرے روز ملازمین کو حکم دیا کہ نقب لگائیں تہ خانہ تک پہونچائیں ملازمین نے نقب لگائی دن بھر نقب زنی میں مصروف رہے قریب شام پہر کا نقب تہ خانہ تک پہونچا یا وہان سے واپس آئے شہنشاہ سے آکر عرض کیا حضور نقب تہ خانے تک پہونچ گئی شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر اُٹھے نقب میں داخل ہوئے راہ طی کرکے تہ خانہ میں پہونچے دیکھا ایک شمع روشن ہی شہنشاہ نے اس شمع کو گل کیا وہان سے باہر تشریف لائے دیکھا دھوان موقوف ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے شکر خدا کیا لشکریوں سے فرمایا آج کی شب یہان اور قیام کرو انشاء اللہ تعالے کل آگے چلینگے لشکر میں جو کوچ کی خبر پہونچی اہل لشکر نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر شہنشاہ گوہر کلاہ عیش و عشرت میں مصروف رہے صبح کو لشکر ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے

اب حالت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر اپنے ہمراہ لیکر چلا تھا آخرین روز اس میدان میں پہونچا جہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے شمع کو گل کیا تھا اُسنے جو آکر حجرے کی حالت تباہ دیکھی گھبرا گیا ملازمین سے کہا معلوم ہوتا ہی معلم نے طلسم کشا کو کتاب طلسم دیدیا ہی ورنہ طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو اس شمع کو گل کر سکتا مگر اب کہان جا سکتا ہی میں اسکو سولت سے اسیر کرونگا ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز پھر سب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا آٹھوین روز ایک صحرا میں پہونچے دیکھا ایک لشکر اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے ملازمین کو خبر لینے واسطے بھیجا کہ جا کر خبر لاؤ ملازمین اسکے خبر لینے واسطے گئے اور کہا یہ لشکر طلسم کشا کا اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے کہا بہت اچھے مقام پر طلسم کشا سے ملاقات ہوئی اب آگے نہ جا سکےگا یہین اسکو اسیر کرونگا یہ کہکے اسنے ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین حکیم ہفت ہنر اس طلسم کا بادشاہ ہون سات ہنر جانتا ہون تحریر میں بھی یکتاے روزگار ہون فنون سپہگری بھی بہت دنون تک یاد کیے ہیں حکمت میں بھی دخل ہے فن رمل کو بھی خوب جانتا ہون علاوہ

اس کے اور بھی فن معلوم ہین تم مجھ سے مقابلہ نکر سکو گے اور جسکی وجہ سے تم اسقدر نازان ہو اسکو مین نے
اسیر کر لیا ہو اور معلم طلسم کو اب کبھی رہا نہ کرونگا تمھین بھی اسیر کرکے بھیجونگا اسی کے ساتھ قید کرونگا اور اگر
ترک مذہب گوارا کرو تو تمھین اس طلسم مین وہ عہدۂ جلیل دون کہ سب لوگ باشندگان طلسم تمھاری حالت پر
رشک کرین یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے ہاتھ مین دینا اور جواب صاف لیکر آنا
ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو دوسرے لشکر کو دیکھا ہرکارون کو بھیجا کہ جاکر خبر لائین لشکر کسکا
اترا ہے ہرکارے دریافت کرگئے تھے شہنشاہ بھی خوش تھے کہ اب ہفت ہنر سے مقابلہ ہوگا جو کچھ ہونیوالا
ہے یہین فیصلہ ہو جائیگا سردارون سے یہی ذکر کر رہے تھے کہ چوبدار نے آکے دعاے دولت دی اور عرض
کی کہ ہفت ہنر نے ایک نامہ خدمت والا مین بھیجا ہے ایک ساحر لیکر آیا ہے در دولت پر حاضر ہے امیدوار
باریابی ہے کیا حکم ہوتا ہے شہنشاہ نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ساحر
نے جو رونق بارگاہ دیکھی دنگ ہو گیا شہنشاہ کی صورت بغور دیکھنے لگا شاہزادے نے کہا بھائی جس کام
کو آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر اور طرف مخاطب ہونا ساحر نے نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے نامے کو کھولا
مضمون پڑھ کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا اس مکار سے کہدینا کہ جو تیرے مزاج مین آئے اٹھا نہ رکھ ہم
موجود ہین یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر کانپتا ہوا بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان ہفت ہنر
اسکا منتظر تھا جیسے ہی ساحر کو آتے ہوئے دیکھا جلدی سے اپنے پاس بلا کے پوچھا کہ شاہزادہ کیا کہتا تھا ساحر
نے جواب دیا کہ نامہ دیکھکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور کہا کے کہا جو اسکے مزاج مین آئے اٹھا نہ رکھے
اور معلم طلسم کو اسیر کرکے مغرور نہون ہفت ہنر نے جو ساحر سے یہ کلمات سنے جلا کے اپنے لشکر مین طبل جنگی
بجنے کی اطلاع کرائی اسکی فوج مین طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے خبر
لیکر اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے بارگاہ شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہو کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے اور
عرض کی اے شہریار ہفت ہنر نے طبل جنگی بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ میدان جنگ مین نکلکر مقابلہ کرے شہنشاہ
گوہر کلاہ نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایک شب تیاری مین بسر کی جب سلطان اقلیم مشرق نیزۂ خطوط شعاعی
ہاتھ مین لیکر میدان فلک پر جلوہ افروز ہوا یعنے شب گذری روز ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ بعد شوکت و جاہ
خوابگاہ سے برآمد ہوئے فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم در دولت پر مرکب لیکر حاضر ہوئے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ
کیطرف روانہ ہوا اسطرف سے حکیم بھی اپنا لشکر لیکر آیا میدان مین پہنچے کہ دونون لشکرون کی صف بندی
ہوئی نقیبان خوش الحان میدان مین آئے نقابت کرکے ہٹے کہ کشتون نے کرکا کیا حکیم ہفت ہنر صف سے
آگے بڑھا پکار کر کہا اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ اب تمھارا ارادۂ فتح طلسم بیکار ہے مین نے معلم طلسم کو گرفتار
کر لیا اب تمھین اس طلسم مین رہنا اچھا نہین جبتک معلم موجود تھا تم مجھ سے ہر طرح لڑ سکتے تھے اگر جب بھی تمھاری
کوشش و دلیری بیکار تھی اور اب تو محض بے سود ہے کیونکہ مین سات ہنر جانتا ہون تم کس بات مین مجھ سے مقابلہ
کروگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا اے ہفت ہنر جب مین صاحبقران نامدار سے رخصت ہو کر
اسطرف چلا تھا اسوقت بھی مجھے معلم طلسم کی ذات کا سہارا نہ تھا محض خداوند کریم کو اپنا معین و مددگار جانکر اس طلسم

کے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا یہان اگر معلم طلسم سے ملاقات ہوئی وہ بھی مرد مسلمان تھا چنانچہ تمام پیش آیا مین دو روز
اسکے یہان رہا اب اگر تونے اسکو پکڑا اسیر کر لیا تو کچھ اندیشہ نہین ہو خدا نے چاہا تو اسکو بھی رہا کرونگا اور جو
مدعاے دل ہو اسکو حاصل کرکے صاحبقران نامدار کی خدمت مین روانہ ہونگا ہفت ہنر نے جواب دیا
او طلسم کشا مجھے تیرے حسن وشباب پر رحم آتا ہو اگرچہ تونے گنبد شمع کو توڑا مگر مین اب بھی تجھے کہتا ہون کہ
یہان سے واپس جا یہ طلسم اور طلسمون کی طرح نہین ہو جو تجھسے فتح ہو جائے شہنشاہ نے جواب دیا ایسی بات زبان
سے نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا ابھی سزا دونگا اگر تجھے میری ذات سے خوف ہو تو معلم طلسم کو رہا کردے اور لوح طلسمی
مجکو دے اور دین سامری پرستی پر لعنت کر مین بعد قتل فیروز تو تیرا یہان جبکہ دونگا یہ جو ہفت ہنر نے سنا اسکو غصہ
آگیا جھلا کے کہا او طلسم کشا کیا کہتا ہے مین ہرگز مذہب سامری پرستی ترک نہین کرونگا اور فیروز کی مدد
کر جاؤنگا جسقدر مسلمان ہین سب کو گرفتار کرکے لاؤنگا جو مذہب سامری پرستی اختیار کریگا اسکو امان دونگا
ورنہ سب کو قتل کرونگا شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا اس بادہ گوئی سے کیا حاصل ہوتا ہے یہ میدان ہنر ہے مقام وعظ و
پند نہین ہو اگر کچھ ہنر جنگ دکھانا ہے تو جوہر ہنر دکھا ہوش کر ہفت ہنر نے اپنی فوج کیطرف دیکھا ایک پہلوان
صف لشکر سے مانند پیل دمان جھومتا ہوا نکلا شہنشاہ سے آنکھ ملا کے کہا او طلسم کشا مین بہت مشتاق
ہون کہ تجھسے مقابلہ کرون شہنشاہ گوہرکلاہ نام خدا لیکر آگے بڑھے پہلوان نے کہا آگاہ ہو کہ نام میرا
آشام سنگ بازو ہو آجتک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا بہت سے پہلوانون کو مین نے ہنر
جنگ سکھائے اور بہت سے پہلوان میرا نام سنکر مقابلے کو آئے مگر میری صورت دیکھکر تاب مقابلہ لا نسکے مجبور
ہوکے میری اطاعت قبول کی تم جو اسوقت میرے مقابلے مین آئے ہو تو اپنے تئین کیا سمجھتے ہو بھلا خود ہی انصاف
کرو کہ تم مجھسے مقابلہ کرسکوگے شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا تیرے صاحب ہنر ہونے کی ایک دلیل یہی ہو کہ
اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہو اور جو لوگ تیرے مقابلہ کو آئے ہونگے وہ مردان عالم سے نہونگے
تیری کیا مجال ہو جو کوئی تیرا مقابلہ نکرسکے اور کس بات پر تو ناز کرتا ہو یہ میدان جنگ ہو یہان زبان نیزہ و تیغ
سے کام ہوتا ہو اگر تجھے کچھ دعوی ہو تو ہم تیرے سامنے موجود ہین جو حربہ کہ تیرا ہے جنگ سے رکھتا ہو پیش
کر آشام نے جو تقریر شہنشاہ گوہرکلاہ کی سنی دل مین کہا یہ جوان بڑا جری معلوم ہوتا ہو اسکی باتون سے
شجاعت ٹپکتی ہو یہ سوچ کے آگے بڑھا کہا او جوان مین تیرے روبرو کھڑا ہون جسقدر وار تیرا جی چاہے
مجپر لگا کہ تیرے دل مین حسرت نرہجائے مین آخر مین بحکم میدان سے اٹھا لیجاؤنگا
شہنشاہ گوہرکلاہ نے فرمایا تو بیہودہ گوئی کرتا ہو تیری کیا مجال جو تو ایک ہاتھ کو ہمارے جنبش دے سکے اور ہمارا
یہ دستور نہین ہو کہ جنگ مین سبقت کرین جب تیرے حربے سے خدا بچائیگا تو دیکھینگے تو وار کر پہلوان نے کہا
اے جوان میرا وار پیام موت ہو شہنشاہ نے کہا بہادرون کو میدان جنگ مین لڑکر مرجانا حیات ابدی
سے بہتر ہو ایسی موت کے ہم طالب ہین تو وار کر جب آشام نے دیکھا کہ یہ جوان کسی طرح نہین مانے گا
مجبور ہوکے گرز گاوسر کا وار کیا شہنشاہ نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کر پھینکدیا آشام کو کمال خفت ہوئی اور قوت
شہنشاہ دیکھکر متحیر ہوگیا دل مین خیال کیا یہ جوان آفت کا پرکالا ہو ہڈیون مین بجاے مغز قوت بھری
ہو یہ سوچ کے اپنے دوش سے تبر اتار شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے نے تبر بھی اسکے ہاتھ سے
چھین لیا زمین پر پھینکدیا کہا او آشام وار سمجھکر نہین کرتا ہو دو حربے چھنوا دیے ابتک تجھے

خیال نہین ہوسکی کہ زرد آشام کی خفت اور زیادہ بڑھی میان سے تیغ نکالا کہا ای جوان اب تیری جان بچانی محال
ہو تو نے مجھے اس مجمع عام مین ذلیل کیا اب جب تک قتل نہ کیجئے تجھے نہ چھوڑونگا شہنشاہ نے فرمایا یہ تو تو نے پہلے بھی
کہا تھا مگر اپنے کئے کو پورا نکیا مین نے ابھی تک کوئی حربہ نہین اٹھایا ہو سپر تک میرے پاس نہین ہو اور تو اسقدر
بیہودہ ہو اس پر آشام نے تیغ شہنشاہ کے سر پر لگائی شاہزادے نے سپر بھی نہ اٹھائی اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
پنجہ مردانہ سے تلوار چھین لی توڑ کے زمین پر پھینکدی ہنس کے فرمایا ای آشام اب بھی تجھے ہوش نہین
آیا ارے کیا غضب کرتا ہو سب دعوے تیرے باطل ہوتے ہین اسی قوت پر تجھکو یہ ناز تھا کہ کوئی پہلوان
آ جنگ میرے مقابلے مین نہین آیا ارے اب بھی کچھ نقصان تجھے نہین پہونچا ہو تجھ سے کارزار کر اگر تیرے
تو کی باقی نہین رہا ہو تو اپنے لشکر سے منگالے مین موجود ہون جبتک تو وار کرنے کی اجازت نہ دیگا مین وار
نہ کرونگا آشام نے دیکھا یہ جوان ضرور مجھے قتل کریگا زندہ نہ چھوڑیگا یہ سوچ کے اسنے اپنے لشکر کیطرف
دیکھا ایک تلوار طلب کی سوار تلوار اسکے پاس پہنچا اسنے تلوار کو نیام سے نکالکر شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے
نے پھر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اسنے اپنا ہاتھ کمر مین شہنشاہ کے ڈالا دونون گھوڑون سے اترے زمین
پر آتے ہی شہنشاہ آشام کو لے دوڑے دس قدم پر لا کے پٹک دیا زمین سے اٹھالیا چرخ دیکر زمین
پر مارا گرد عرصہ کارزار پر رنگ گیا استخوان تن آشام چور چور ہوگئے دونون لشکرون سے صداے تحسین
و آفرین بلند ہوئی ہفت ہنر نے جرأت شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا دنگ ہوگیا اپنے ملازمین سے مخاطب
ہوکر کہا یہ جوان قوت کا پتلا ہو فنون جنگ سے بھی خوب ماہر ہو اسکا ہم نبرد میری فوج مین اسوقت کوئی
موجود نہین ہو اور مین مقابلہ کرنا ننگ وعار سمجھتا ہون ہان اگر صاحبقران سے مقابلہ ہوگا تو ہنر جنگ
دکھاؤنگا انکو میدان سے مانند طفل اٹھالاؤنگا اس جوان سے کیا مقابلہ کرون ایک ضرب بھی میری
اس سے نہ اٹھ سکیگی اور لوگ مجھپر خندہ زن ہونگے کہ ایک جوان سے لڑکر اپنی بات کھوئی اس کے
زیر کرنے سے میرے واسطے نیکنامی نہین ہوگی سب نے کہا آپ کے بالکل خلاف شان ہے کہ
اس جوان سے مقابلہ کرین ہفت ہنر نے کہا اگر حمام لنگر بند قبول کرے تو اسکو بلاؤ اور
اس جوان کے مقابلے مین بھیجو سب نے کہا حمام لنگر بند اپنے مکان پر ہوگا ہفت ہنر نے کہا
مین آج لڑائی موقوف رکھتا ہون کوئی ساحر بلانے جائے اور تخت سحر پر اسکو بٹھا کے شب
بھر مین یہان لے آئے سب نے کہا یہ بات ممکن ہو کہ یہان سے ایک ساحر جائیگا وہ اس کو
ایک شب ہی بھر مین لے آئیگا جب یہ راے قرار پا چکی تو ہفت ہنر نے طبل بازگشت بجوا دیا دن بھی
تھوڑا باقی تھا شہنشاہ گوہر کلاہ شادان و فرحان میدان کارزار سے سیدھے اپنے لشکر مین تشریف
لائے سب کو ہمراہ لیکر بارگاہ ہون کیطرف روانہ ہوے ہفت ہنر بھی میدان سے پلٹا اپنے
بارگاہ مین آکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا تو ہفت ہنر نے کہا اے ریاض جادو
اسیوقت جا اور حمام لنگر بند کو اپنے تخت پر سوار کر کے لے آ اور اس سے کہدینا کہ
ایک جوان ایسا آیا ہو کہ جسنے آشام کو قتل کیا اور اسوقت دعواے جرأت کر رہا ہو
کسیکو اپنا ہم نبرد نہین جانتا ہو اور امر واقعی بھی یہی ہو کہ اسکا ہم نبرد میرے لشکر مین کوئی نہین
ہو اور مین اسکا مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ میری خلاف شان ہو اگر تم اسوقت مین یہان آجاؤ تو اس سے

مقابلہ کو ساحر نے کہا مین جاتا ہون ابھی اُسکو لیکر آتا ہون یہ کہکر ساحر وہان سے روانہ ہوا حمام لنگر بند
کے مکان پر آیا حمام اسوقت اپنی ورزش گاہ مین زور کر رہا تھا بہت سے شاگرد جمع تھے سب کو زور دلا رہا
تھا کہ فرستادہ ہفت ہنر جاکر پہونچا حمام نے جو ساحر کو آتے ہوئے دیکھا زور دلانا موقوف کیا ساحر کیطرف
مخاطب ہوا کہا اے ریاض جادو اسوقت تمھارے آنیکا کیا سبب ہے ریاض جادو نے کہا
مجکو حکیم ہفت ہنر نے تمھارے پاس بھیجا ہے اور بلایا ہے حمام لنگر بند نے کہا بلانے کا سبب بھی کچھ بیان
کیا ہے ریاض جادو نے سب کیفیت بیان کی حمام جادو اُسیوقت اکھاڑے سے باہر آیا ریاض
جادو سے کہا تم جبتک استراحت کرو مین لباس تبدیل کرلون اپنے اسلحہ منگالون تو تمھارے ہمراہ چلون
جادو اکھاڑے پر بیٹھا رہا حمام لنگر بند نے لباس تبدیل کیا اسلحہ ذات پر آراستہ کئے ریاض
کے تخت پر آکے بیٹھا ریاض نے تخت اڑایا تھوڑی دیر مین ہفت ہنر کے لشکر مین آئے پہونچے ہفت ہنر
اسکے انتظار مین بیٹھا تھا حمام کو دیکھا بہت خوش ہوا شب بھر اسکے واسطے جلسہ عیش و عشرت منعقد
کیا صبح کو لشکر ہمراہ لیا اسکو حربہاے جنگ عمدہ عمدہ دیئے اپنے ساتھ میدان کارزار مین لایا اسطرف
تو ہفت ہنر کے لشکر کی صفین کھینچین اسطرف شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ اپنے لشکر
ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے یہان بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کرگیت
کرنے کا حکم ہے ہفت ہنر نے حمام لنگر بند کیطرف اشارہ کیا حمام لنگر بند گھوڑے کو چمکا کے میدان مین
آیا پکار کے آواز دی اے طلسم کشا اگر کچھ دعویٰ جرأت ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا یہ سنکر
شہنشاہ گوہر کلاہ نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آئے حمام نے صورت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی ہنس کے
کہا اے جوان مین تجھے نہین بلاتا ہون بلکہ طلسم کشا کو بلاتا ہون شہنشاہ نے کہا او کور باطن مجھے کچھ دکھائی
بھی نہین دیتا ہے منم طلسم کشا ذوفنون حمام نے کہا مین تجھسے ہرگز مقابلہ نہ کرونگا ابتک مین یہ جانتا
تھا کہ طلسم کشا بڑا قوی ہیکل جوان ہوگا تو مرد حسین نازک اندام ہے تجھسے کیا مقابلہ کرون شہنشاہ نے
فرمایا وہ کوئی ست کا مرد نکلیگا حمام نے پلٹ کے دیکھا ہفت ہنر نے اشارہ کیا حمام قریب آکے
نگاور زن ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ پر نیزے کا وار کیا شاہزادے نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روک
کر پھیر مارا کہ حمام کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اسکو کمال خفت ہوئی میان سے تلوار لی دیر تک
آپسمین تیغ زنی رہی ایک مقام پر حمام نے سر پر شاہزادے کے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو چہرے
کی پناہ کیا گھوڑے کی باگ پہ ہاتھ سخت ہوا گھوڑا پیچھے ہٹا عقب مین زمین ناہموار تھی گھوڑے
کے قدم نہ جمے پانون بہکے خود شاہزادے کے سر سے اور سپر چہرے سے ہٹ گئی تلوار سر پر پڑی
چار انگل کا نشان سر مین اتر گئی شہنشاہ نے ▪ ستانہ مارا تیغہ نکل گیا خون کی چادر منہ پر آ لی حمام نے
چاہا وار بھی کرے مگر شاہزادے نے اسی حالمین تلوار میان سے لی حمام کی کمر پر وار کیا کہ مثل
خیار حمام کے دو ٹکڑے ہوگئے گھوڑے سے زمین پر مرکے گرا دونون لشکرون سے شور تحسین
بلند ہوا ہفت ہنر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے اشارہ کیا کہ اسوقت طلسم کشا زخمی ہے
سب ٹوٹ پڑین اور اسکو گرفتار کرلین اسکا اشارہ پاتے ہی سب فوج ٹوٹ پڑی شہنشاہ
نے زخم سر کو جلدی سے باندھا ہوشیار ہوکر زین فرس پر بیٹھے سپاہ اسلام

بس یہ کیفیت دیکھکر آپ بھی جنگ مغلوبہ ہونے لگی شاہزادہ چونکہ زخمی ہو چکا تھا اسوقت جو زیادہ کوشش
جنگ میں کی زخم سر پر اور دو تین زخم کاری پڑے اور زخم کھلگئے خون جاری ہوا شاہزادے کا حال
ابتر ہو گیا ہاتھ نے دستگیری نہ کی پاؤں رکابوں پر کانپنے لگے بیہوشی بڑھنے لگی شاہزادے نے مجبور ہوکر
دونوں ہاتھ فرس کی گردن میں ڈال دیئے گھوڑا اصیل تھا سمجھا اسوقت بیہوش ہے آقا پر وقت تنگ ہے لشکر
کی بھیڑ سے نکلا اور ایک جانب صحرا میں روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا مگر کیفیت یہاں کی جنگ
کی یہ ہوئی کہ دیر تک ہفت ہیزر کی فوج معروف کارزار رہی جب اہل اسلام نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے
اور سپاہ مخالف کے لوگ انتہا کے زخمدار ہوئے تو مجبور ہوکے سب نے فرار پر قرار کیا سپاہ اسلام
نے تعاقب کیا دور تک ان نامردوں کو بھگا کے پلٹے یہاں خیمہ و خرگاہ سب رہگیا تھا لشکر اسلام نے لوٹ
لیا اب جو خیال کیا تو شاہزادے کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ شاہزادہ
والاتبار کا پتہ نہیں بارگاہ شہنشاہ میں بھی آکے دیکھا مگر کسیکو نہ پایا سخت حیران ہوئے سب نے کہا
اب اسی جگہ قیام کرنا اچھا ہے شاہزادے کو تلاش کرینگے جہاں وہ جائینگے پتہ معلوم ہو جائے گا
سب لوگ وہیں ٹھہرے اسی روز سے شاہزادے کی تلاش شروع ہوئی اب حال شہنشاہ کا
عرض کیا جاتا ہے کہ انکو جو گھوڑا عین گرمی جنگ سے نڈھال پاکے لے نکلا صحرا کیطرف چلا شب بھر
گھوڑے نے رہروی کی جب صبح ہوئی تو ایک صحرائے پر فضا میں پہنچا دیکھا درخت گنجان زمین سرد
معلوم ہوتی ہے گھوڑا ایک درخت گنجان دیکھکر ٹھہرا آسانی سے جھکا اپنے جسم کو حرکت دی کہ شاہزادہ
زمین پر آیا گھوڑے نے سونگھا سانس جسم میں باقی پائی ایک جانب چرنے لگا کہ قضا سے کار اتفاقات
روزگار ملکہ ناہید ثریا چشم دختر سلطان الاطبا ملک فرح لوح کی اسطرف براے تفریح آنکلی
کنیزیں تو بہت ہمراہ تھیں صحرا میں پہونچ کے تخت اتارا کنیزیں چاروں طرف ٹہلنے لگیں ایک کنیز کی نگاہ
جو گھوڑے پہ پڑی قریب آئی دیکھا ایک جوان رعنا حسن و جمال میں یکتا زیر درخت پڑا ہے مگر قاعدے
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسم میں جان باقی نہیں ہے کنیز ملکہ کے پاس آئی ملکہ سے کیفیت بیان کی ملکہ مشتاق
ہوکر اسطرف تشریف لائیں نگاہ جو جمال جہانآرا شہنشاہ نامدار پر پڑی ملکہ فریفتہ ہو گئیں از خود رفتہ
ہوئیں شہنشاہ کے قریب آئیں سر اپنے زانو پر رکھا بہت چاہا ہوشیار کریں مگر شاہزادے کو
ہوش نہ آیا ملکہ اپنے تخت پر ڈال کے اپنے باغ میں لائیں جراحوں کو طلب کیا سب نے زخموں میں
ٹانکے لگائے دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا آنکھ کھولی اپنے کو ایک مکان نفیس میں پایا متحیر ہوکر
چاروں طرف دیکھنے لگے ملکہ قریب آئیں عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہے شاہزادے
نے جو ملکہ کی صورت دیکھی ہوش گم ہوئے زنجیر زلف میں دل ناداں اسیر ہو گیا کلیجے کے پار عشق
کا تیر ہو گیا پہلے ملکہ نے شاہزادے کی کیفیت دریافت کی پھر اپنی کیفیت بیان کی ہنوز ملکہ کی تقریر ختم نہوئی تھی
کہ شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف سامنے سے تشریف لاتے ہیں ملکہ سے پوچھا کہ یہ مرد ضعیف کون ہیں
ملکہ کی جو نگاہ اس مرد ضعیف پر پڑی چہرے سے رنگ اڑ گیا عجب کیفیت ہو گئی شہنشاہ نے ملکہ کو جو اس
عالم میں پایا فرمایا ملکہ خیر ہے اسوقت دشمنوں کا حال کیوں غیر ہے ملکہ نے عرض کی یہ جو تشریف لاتے ہیں
میرے والد نامدار ہیں اب یہاں آکر مجھے اور آپکو قتل کرینگے شہنشاہ نے کہا ملکہ خدا اگر یاور ہے مصلحت

ابھی کوئی بات نہین ہوئی تہی یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ اُن مرد ضعیف نے بارہ دری کے اندر قدم رکہا پہلے شہزادے
پر نگاہ پڑی حسن و جمال دیکہکر پیر مرد دنگ ہوئے مگر حالت زخمداری مین پاکر انکا دل بہی ٹکڑے ٹکڑے ہوا
شہنشاہ نے چاہا مضمون پیر مرد نے کہا اے جوان مجھے یہ نہین گوارا ہو کہ قبل از دریافت حال تجہکو تکلیف دون
پہلے مین تیری کیفیت تحقیق کرون شہنشاہ نے ہر چند چاہا مگر ان پیر مرد نے اُٹھنے نہ دیا قریب مسہری
کے آکے بیٹھے کہا اے جوان اپنی حقیقت بیان کر شہنشاہ گوہر کلاہ نے ابتدا سے اپنا حال کہنا شروع
کیا حسب و نسب بہی بتایا طلسم مین آنے کی وجہ بہی ظاہر کی پیر مرد نے جو کل کیفیت سنی جو معلم کے شریک
ہو جانے کا حال سنا پیر مرد کے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ پیر مرد نے کہا اے جوان جب اتنا بڑا شخص جو
استاد بادشاہ طلسم ہو وہ تیرا شریک ہوا اور تو نے بجرأت و ہمت اس طلسم مین داخل کیا تو اب جو تیری
اطاعت نہ کرے وہ بیوقوف ہے اور مین تیرے حسب و نسب سے بخوبی آگاہ ہون بلکہ معلم طلسم سے
اکثر صاحبقران نامدار کا ذکر رہا ہے اور وہ مداح صاحبقران تہے انھون نے اکثر تعریف کی اور
اشتیاق ملاقات ظاہر کیا مگر بوجہ کاروبار طلسم کے ایسی مہلت نہ ملی جو کبھی قدمبوسی صاحبقران سے
مشرف ہوتے ہمارے طالع یاور تہے جو آپ سا صاحب جاہ و حشم والا ہمم اس طرف تشریف لایا ہمارے
کلبۂ احزان کو رشک گلزار فرخار بنایا یہ آپ کا کفش خانہ ہے اور لوح طلسمی حاضر ہے آپ شوق سے لوح
لیجا مین طلسم کو فتح فرمائین خدا آپکو فتح کرنا طلسم کا مسعود و مبارک کرے شہنشاہ سلطان الاطبا کی
گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے کہا آپ میرے بزرگ ہین حکیم نے کہا مین ایک بات اور عرض کرنا چاہتا
ہون شاہزادے نے کہا ارشاد ہو مین ضرور اسپر عمل کرونگا حکیم نے کہا ابھی اس کنیز کو محل مین بہیجدیجے
انشاء اللہ تعالے اسکو صاحبقران زمان کے سامنے آپکی کنیزی کے لیے حاضر کرونگا شہنشاہ
نے عرض کی مین خود بہی ایسا ہی چاہتا تہا کہ آپ اس امر کو صاحبقران کے سامنے بطور حاکم شریعت عمل
مین لائیے یہ باعث خوشنودی صاحبقران ہوگا اور آپکی عزت صاحبقران زیادہ کرینگے حکیم نے عرض
کی مین اپنے تئین ہر طرح انکا خادم تصور کرتا ہون ایک مدت سے اشتیاق قدمبوسی رکہتا تہا اب آپکے
ذریعہ سے ملاقات ہو جاویگی شہنشاہ نے کہا انشاء اللہ تعالی بہت جلد یہان سے صاحبقران کی
خدمت مین چلنا ہوگا حکیم نے اسیوقت اپنی دختر نیک اختر کو محل مین بہیجا اور شاہزادے کو اپنے ہمراہ
لیکر اپنے مکان مین آیا ایک بارہ دری رشک پری شاہزادے کے واسطے آراستہ کرائی شہنشاہ
گوہر کلاہ بارہ دری مین سوار ہو کے گئے حکیم نے جراحون سے تاکید شدید کی کہ علاج شہزادے
کا بتوجہ کرین اور جلد شفا دین جراحون نے باُمید انعام بڑی توجہ سے علاج کیا سات دن مین شاہزادے
کو شفائے کلی ہوئی برائے غسل صحت حمام مین تشریف لیگئے حمام سے آکر پوشاک تبدیل کی حکیم سلطان الاطبا
نے بہت کچھ مال و زر تقسیم کیا ایک جلسۂ تہنیت صحت شاہزادے کا قرار دیکر جسقدر اس نواح کے
کے باشندے تہے سب کو بلایا سب آکر شریک جلسہ ہوئے جب جلسہ مین سب اہالیان نواحی
جمع ہو چکے تو حکیم نے باواز بلند کہا کہ اسوقت ہمارے شہر کے سب صغیر و کبیر برنا و پیر جمع ہین اور
ہمارا خاص منشا اس جلسہ کے منعقد کرنے سے یہی تہا کہ آپ حضرات جمع ہون تو ہم اسوقت ایک امر
ضروری کا اظہار کرنا تہا سب نے کہا ہم سب ہمہ تن آپکے ارشاد کو گوش کرتے ہین جو فرمائیے گا ہمارے

حق مین بہت مفید ہوگا حکیم نے کہا مین نے آج سے دین سامری پرستی کو ترک کیا اور مذہب اسلام
اختیار کیا جن صاحب کو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ اس دین باطل کو ترک کرین شریک اسلام ہون اور
جن صاحب کو قبول نہو میرے حوالی سے نکل جاوین ورنہ قتل کیے جاوینگے سب نے ایک زبان ہوکر
کہا ہمکو آپکی اطاعت منظور ہے جو کچھ آپ فرماوین ہم بسر و چشم قبول کرین حکیم نے کہا مین اپنی اطاعت
کا خواستگار نہین ہون بلکہ آپ سب لوگ اطاعت شہنشاہ کو ہر کلاہ کی اختیار کرین کہ ایسا آقاے قدر دان
ملنا دشوار ہے مین نے جو انہین کی اطاعت قبول کی ہے اور انکو اپنا مالک و آقا تصور کرتا ہون سب نے کہا
جب آپ انکی غلامی کا دم بھرتے ہین تو ہمین کیا عذر ہے جب آپ انکو ایسا جانینگے تو ہماری کیا مجال ہے جو انکو
بجا وندی نہ مانین حکیم سلطان الاطبا نے کہا اب مین انکے اوصاف حمیدہ بھی آپ لوگون کے سامنے بیان
کرون اور آپ لوگ بخوبی اطاعت کرین سب نے عرض کی ہم ہمہ تن گوش ہین آپ بیان فرماوین حکیم نے
کہا انکی عالی خاندانی اظہر من الشمس ہے اور جراءت مردانگی ابین من الامس ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے
انکا سلسلہ ملا ہے اسوقت تک یہ لوگ محض ترقی اسلام کیواسطے اپنے اوپر ایسی جفا گوارا کیے ہوئے ہین کہ لشکر
کو ساتھ لیے ہوئے مانند ماہ شرق سے غرب تک جاتے ہین اور پھر رجعت قہقری کرتے ہوئے اس جانب
واپس آتے ہین انھون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو ذلیل کیا خاک مذلت پر ملا دیا انھین کا ایک طفل
دبستان بھی جراءت و شوکت مین یکتا ہوتا ہے آجتک یہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوئے بڑے بڑے گردن کشونکو
زیر کرکے اپنا مطیع بنایا اسلام کا رواج انھین لوگون کی ذات سے ہوا اور ہوتا جاتا ہے یہ سب لوگ
[illegible] راہ دین اسلام مشہور ہین انکے مراتب سے سب آگاہ ہین ہر ایک صاحب عزت و جاہ ہے انھین
کی تلوار کا لوہا دلیران عالم مانتے ہین سب انکو فاتح لشکر جانتے ہین اسلئے مقابلہ کرنا بالکل عقل کے خلاف
ہے بہت سی کتابین لوگون نے جو انکے حالات مین تحریر کی ہین انکے دیکھنے سے انکی کیفیت خلاصہ
معلوم ہوتی ہے اقبالمندی بھی یہ لوگ ایسے ہین کہ جب کسی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین تو انکی مدد
غیب سے ہوتی ہے یہین سے انکی اقبالمندی ظاہر ہے کہ مین اس طلسم کا عہدہ دار ہون حکیم ہفت ہنر
مجھے کیسا معتبر جانتا ہے سواے دو شخصون کے اور کسیکا اسے اعتبار نہین ایک تو معلم طلسم جو اسکا استاد ہے کہ
وہ اس طلسم کے عجائب و غرائب آشنا پاتا ہے اور دوسرا مین ہون کہ مجھے لوح طلسم کی نگہبانی کیواسطے تجویز
کیا ہے جب یہ طلسم مین آئے پہلے معلم صاحب نے انکی اطاعت قبول کی کتاب طلسم انکو دیدی اسکے
بعد یہان تشریف لائے مین نے جو حال جہان آرا کو دیکھا کچھ نہ کرسکا لوح حاضر کرنیکا وعدہ کیا اقبالمندی
انکی ظاہر ہے سب نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اور جو کچھ انکی تعریف کیجاے وہ کم ہے
حکیم یہ کہکر خاموش ہوا جلسہ شروع ہوا شہنشاہ نے حکم فرمایا کہ ارباب نشاط محفل مین حاضر ہون خدام
اسیوقت سلام کرکے پچھلے قدمون سے جہان طائفے ٹھہرے تھے وہان آئے سب کو اطلاع دی کہ
سب لوگ تیار رہین ساز درست رہین محفل مین عرصہ نہو جاتے ہی مجرے مین مصروف ہو جاوین
یہ خبر سنکر ارباب نشاط مین چلنے کی تیاریان ہونے لگین سازندے ساز ملانے لگے طبلے پر تھاپ لگانے
لگے کسی نے سارنگی ملائی کسی نے طبلے کو ٹھونک کے درست کیا کسی نے گھنگرو باندھے پیشواز زیب جسم
کی پیش خدمت سے کہاری جلدی سے پان دے شہنشاہ طلب فرماتے ہین اگر عرصہ ہو جاے گا

تو مجیر عنابت نگاہ پیش خدمت نے گوری دی پان کھا کے ہو عطون پرستی کی دعوی جو کے محفل کی بات روا
ہلوئی سازندے بھی ساتھ تھے محفل میں آئے شہنشاہ گوہر کلاہ کو لب فرش جھک کے سلام کیا سازندوں نے
ہاتھ اٹھا اٹھا کے ترقی عمر و دولت کی دعا دین دین بیٹھے پر تھاپ پڑی نازنین نے نکڑے لینا شروع کیے
دو تین گتین ناچ کے سلام کیا آگے بڑھ کے بیٹھ گئیں اور نازنین نے اسطور سے گا نا گایا کہ سب اہل محفل
ہمہ تن محو ہو گئے شہنشاہ نے بہت کچھ انعام عطا فرمایا بہت تعریف و توصیف کی نازنین محفل سے خوش
ہو کر رخصت ہوئی دوسرا طائفہ آیا اسنے بھی خوب رنگ جمایا اسیطرح شب بھر صحبت رہی جب وقت
نماز سحر قریب آیا تو شہنشاہ نے جلسہ برخاست کیا براے نماز سجادے پر تشریف لائے اور سب لوگوں
نے بھی فریضۂ سحری ادا کیا اسیطور سے آٹھ دن تک جلسہ رہا نوین روز شہنشاہ نے حکیم صاحب کیطرف
کہا اگر آپکی اجازت ہو تو جلسہ ختم کیا جاے حکیم نے عرض کی مجھے دوہری خوشی ہو کم از کم یہ محفل ایک ماہ
تک تو رہے پھر آپکو اختیار ہے شہنشاہ نے کہا میں نے آپ سے قبل میں عرض کر دیا کہ صاحبقران
زمان طلسم فیروزیہ کے خرابے کی عمارات میں فروکش ہیں جبتک ہم لوگ وہاں نہ جائینگے اور وہیں
حاضر خدمت بابرکت نہ کرینگے صاحبقران زمان وہیں فروکش رہینگے اور فیروز بھی زندہ رہیگا
معلوم نہیں کہاں جاے اور کیا فساد اٹھاے اسکے ہمراہ زمرد ثانی بھی ہے اور جنگان وزیر زمرد بھی
موجود پھر یہ لوگ بڑے بانی فساد ہیں کیا عجب ہے کہیں اور جا کر کسی طلسم سے رسم و راہ پیدا کریں
اور مدد لیکر آئیں پھر صاحبقران زمان سے مقابلہ پڑے اسکے پاس کچھ لشکر موجود ہو جسقدر سرداران
نامی و نامدار تھے وہ سب براے فتح طلسم گئے ہوے ہیں جبتک وہ لوگ صاحبقران کے پاس
واپس نہ جائینگے امیر کو تقویت نہوگی اور ہر ایک کے خیال سے دل پر ملال رہیگا اور جو سب سے
پہلے حاضر خدمت صاحبقران ہوگا وہ فخر کریگا اور سب سرداروں کے نزدیک بھی اسکا رتبہ سب
سے افضل ٹھہرایا جائیگا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ اب دیر نہ ہو اور اس جلسہ کو ختم کر کے میں
براے مقابلہ ہفت جشمہ جاؤں اور اسکو اسیر کر کے لاؤں پھر خدمت صاحبقران
میں چلنے کا عزم کیا جاے سامان سفر درست کرنے میں تھوڑا عرصہ ہوگا نیز یہ خیال ہے کہ اب لشکر
میں سب کے بعد پہونچوں حکیم نے کہا اگر یہی خیال ہو تو آپکو اختیار ہے صحبت برخاست فرمایئے
تشریف لیچلنے کا سامان بھی سب درست ہے شہنشاہ گوہر کلاہ نے صحبت کو برخاست کیا اور
حکیم سے کہا سب لوگ اتنے دنوں کے جاگے ہوئے ہیں جبتک یہ لوگ جی بھر کے استراحت نہ کرینگے
تھکن دفع نہوگی حکیم نے بھی اس بات کو بہت پسند کیا اور سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ اپنے اپنے گھروں
میں جا کے آرام فرمائیں اور اپنے لشکر میں اطلاع کرا دی کہ دو روز سب لوگ استراحت کریں تیسرے
روز یہاں سے کوچ ہوگا سب نے جو یہ خبر سنی چونکہ آٹھ روز کے جاگے ہوے تھے سب اپنے اپنے
گھروں میں جا کے سو رہے دو روز کے بعد اچھی طرح سے استراحت کر کے حکیم کے پاس آئے
شہنشاہ گوہر کلاہ سب کے منتظر تھے جب سب لوگ حکیم کے پاس آئے اور کیفیت روانگی دریافت
کی حکیم نے شاہزادے سے کہا اب کیا عزم ہے شہنشاہ نے کہا آج ہی یہاں سے سفر کیجیے حکیم
نے عرض کی مجھے تھوڑی دیر کے واسطے اجازت دی جاوے کہ میں ایک امر ضروری کیواسطے جا لوں

شہنشاہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے حکیم وہاں سے اٹھا جہاں خم لوح تھا وہاں گیا لوح کو خم میں سے نکالا
پھر شہنشاہ کے پاس آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے لوح گلے میں شاہزادے نے پہنادی شہنشاہ
گوہر کلاہ کا رنگ فرط مسرت سے سرخ ہو گیا حکیم نے عرض کی کہ دور تک جانیکی ضرورت نہیں ہے لشکر گران
موجود ہے اپنے ہمراہ لیجائیے میں اگر آپکے ہمراہ جاؤنگا تو ایک قسم کا خوف ہے کہ ہفت ہنر میرے
مکان میں آکر سب کو قتل کریگا ایک جان زندہ نہ بچیگا یوں مجھے عوض لیگا شہنشاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب
وقت نہیں ہے بلکہ لشکر کو بھی یہیں رہنے دیجیے میرا لشکر موجود ہے وہاں سب لوگ پریشان ہو رہے ہونگے میں اب
حسب ہدایت لوح کام کرونگا لوح اگر لشکر میں جا چکی ہے تو لشکر کیطرف چلونگا ورنہ جو حکم ہوگا اسپر
عمل کرونگا حکیم نے کہا آپکو تنہا میں ہرگز نہ جانے دونگا لشکر کو ضرور ہمراہ لیجائیے اور تنہا جانا آپکے خلاف
شان ہے کیونکہ راہ میں ہزاروں طرح کے مکر جو ساحروں نے اور حکیموں نے بنائے ہیں ان سے بچنا
سوا واقفکار طلسم کی مجال نہیں ہے گو آپکے پاس لوح طلسم موجود ہوگی مگر پھر بھی بغیر واقفکار طلسم کے ان
عجائب و غرائب سے بچنا بہت مشکل ہوگا شہنشاہ نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو مجھے فوج کے ہمراہ
لیجانے میں کیا عذر ہے میں صرف آپکی راحت کیواسطے عرض کرتا تھا اور میرے واسطے تو لشکر وہاں
بھی موجود ہے یہاں سے ہمارے راہبری دو ایک آدمی جو واقفکار طلسم ہونگے انکو لیلونگا زیادہ کی ضرورت
نہیں حکیم نے کہا اے شہریار یہ ضعیف کی عرض کو قبول فرمائیے جسقدر کہتا ہوں اسکو عمل میں لائیے شاہزادے
نے کہا مجھے کچھ انکار نہیں آپ جسقدر لوگ میرے ہمراہ کریں میں ہرگز انکار نہ کرونگا حکیم نے فوج کو حکم دیا
کہ شہریار کے ہمراہ جاؤ سب فوج تیار ہوکے شہنشاہ کے ہمراہ ہوئی شاہزادے نے اسی روز وہاں
سے کوچ کیا اور حکیم نے کہا آپ راہ میں جاکر لوح ملاحظہ فرمائیے گا شہنشاہ نے قبول کیا وہاں
سے روانہ ہوئے جب دہانے سے تین کوس نکل گئے تو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل وکرم
کرے اور لوح طلسم ہے تو طلسم کشا کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیوں سے ملکر معلم طلسم کی رہائی
کی تدبیر کرے اور زندان خانہ طلسمی میں داخل ہوکر قیدیوں کو رہا کرے شہنشاہ گوہر کلاہ کل جملہ سپاہ
اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہ جو لشکر کو لیکر عین گرمی جنگ سے فرار ہو گیا دو روز کے بعد اپنے مکان میں آکر بیٹھا وزرا کو بلایا سب
سے کہا میری سپاہ نے مجھکو کسقدر ذلیل کرایا ان لوگوں سے مجھکو یہ امید نہ تھی کہ معرکہ کارزار سے اسطرح
بھاگیں گے مگر ان سب نے غضب کیا مجھکو بھی اسوقت سوائے بھاگ آنے کے اور کوئی بات بن نہ پڑی
مگر اسوقت میرے دل کی کیفیت یہ ہے کہ طلسم کشا کے سامنے جانیکو جی نہیں چاہتا شرم دامنگیر ہے جب
وہ میری صورت دیکھیگا تو کیا کہیگا اپنے دل میں یہی خیال کریگا کیسا بادشاہ طلسم ہے کہ تاب مقابلہ
نہ لا سکا اور میرے سامنے سے فرار ہو گیا اور کیا عجب ہے کہ خلاصہ میرے منہ پر کہدے اگر اس نے
صاف صاف میرے منہ پر کہدیا تو اسوقت مجھے سوائے خودکشی کر لینے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا وزرا نے
کہا اے شہنشاہ آپ ایسی باتوں کو عبث خیال میں لاتے ہیں یہ جنگ میں ضرور ہوتا ہے کہ اپنی جان

دشمن کے ہاتھ سے بچائی جائے خواہ کسی صورت سے ہو ہفت ہنر نے کہا اسکو اپنے مقام پر سمجھو اگر طلسم کشا
کبھی شاہ نیکا بھی کیے گا تب مجھے لڑنا ہے سکے مجبور ہو کے بھاگ گئے وزرا نے کہا آپ ابکی بار پھر لشکر کشی کیجیے جو
لشکر علاقہ جات پر موجود ہو اسکو اطلاع دیجیے کہ سب جگہ سے فوجیں آکے جمع ہوں ہفت ہنر
اس بات کو سنکر خاموش ہوا دیر تک فکر میں رہا آخر کو اس رائے کے خلاف نہوا سب سے کہا آپ لوگ
خطوط علاقہ جات میں روانہ کیجیے سب جگہ سے فوجیں آجائیں وزرا نے اسیوقت خطوط روانہ کیے سب جگہ
سے فوجیں چلیں آخر دن تک فوجیں آئیں تین روز ہفت ہنر نے پھر لشکر گراں ہمراہ لیکر کوچ کیا اور تلاش
میں شہنشاہ کے روانہ ہوا انکو تو راہ میں مجبور رہنے دیجیے ذکر اسکا وقت پر ہوگا ۔۔۔

اب کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو لوح لیکر روانہ ہوا اپنی فوج کے قریب آکے پہونچا یہاں سب سرداروں نے یہ رائے کر لی تھی
کہ بارگاہیں وغیرہ یہیں رہیں اور سرداران نامی شاہزادے کی تلاش میں روز جایا کریں جبتک پتہ علامت
نہ معلوم ہو یہاں سے کوچ کا قصد نہ کیا جائے اور ہر ایک سردار دن بھر تلاش کرے بعض شب کو بھی اسی
تجسس میں نکل جایا کریں سردار اسی فکر میں شب و روز سرگردان رہتے تھے ایک روز سب نے
مجبور ہو کے یہ رائے کی کہ چند آدمی تو یہاں محافظت کیواسطے رہیں اور جسقدر لشکری ہیں سب شہریار
کی تلاش میں روانہ ہوں مختصر اسباب سفر اپنے ہمراہ لیں کہ بار کی زحمت نہو لوگ اسی دن مختصر
اسباب سفر ہمراہ لیکر وہاں سے روانہ ہوئے کچھ لوگ برائے محافظت وہاں چھوڑ دیئے کچھ دور لشکر سے
نکل کے گئے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی سب نے کہا ہفت ہنر پھر لشکر کشی کرتے آتا ہے یقین ہے ابکی بار
اسکے ساتھ پہلوان بہت سے ہوں اور کیا عجب ہے جو بڑی لڑائی پڑے سب نے کہا خدا مالک ہے مگر شاید
یہ ہو کہ اسکی آمد کی کیفیت دیکھکر لشکر کیطرف پلٹ چلیں یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے
دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ سپاہ گراں ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں سب سردار شاہزادے
کو دیکھکر خوش ہو گئے آگے بڑھے استقبال کر کے شہنشاہ کو لائے سب حال دریافت کیا شاہزادے
نے کل کیفیت بیان کر دی لوح دیکھکر سب سردار بہت خوش ہوئے شہنشاہ اپنے لشکر میں تشریف لائے
ایک روز وہاں قیام کیا دوسرے روز زندانخانۂ طلسمی کیطرف روانہ ہوئے لوگ واقفکار طلسم ہمراہ
تھے اور کتاب طلسم اور لوح طلسم بھی پاس تھی دوسرے روز زندانخانہ کے قریب پہونچے ایک نامہ داروغہ
زندانخانہ کو تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ اے داروغہ زندانخانہ آگاہ ہو کہ ہم اس طلسم میں برائے فاتحی آئے ہیں
اور بفضل خدا لوح طلسم بھی حاصل کر لی ہے ہمنے سنا ہے کہ معلم طلسم یہاں اسیر ہے اور علاوہ اس کے بڑے
بڑے شاہان جلیل القدر مقید ہیں لہذا تمہیں لازم ہے کہ سب کو لیکر ہمارے پاس آؤ اگر اسکے خلاف کروگے
تو ہم سب کو خود آکے رہا کر لینگے جب یہ نامہ تیار ہوا ایک سوار کے ہاتھ داروغہ کے پاس روانہ کیا
داروغہ نے جو یہ نامہ دیکھا کہا میں مقابلہ کرونگا بلکہ نامے کی پشت پر بھی لکھدیا کہ میں جب آپ سے مقابلہ
نہ کر سکونگا تو سب کو لیکر آپ کے پاس آؤنگا یہ لکھکر اسی سوار کو دیا سوار شہنشاہ کے پاس لایا شاہزادے
نے جواب کو دیکھکر فرمایا کل ہم زندانخانہ کیطرف چلیں گے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہرکارے
بارگاہ شہنشاہ کے اندر آئے رسم دعا بجا لائے عرض کی داروغہ زندانخانہ نے طبل جنگی بجوایا ہے

اسکا ارادہ ہے کہ ہنگام نبرد میدان کارزار میں نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا بہت اچھی
بات ہے ہو رہے لشکر میں بھی بفضل ایزدی تائید بانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
دونوں طرف تیاریاں ہونے لگیں شب بھر بہادران نامی معروف سامان جنگ رہے جب شہنشاہ
زرین پوش مشرق تخت زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور سیاہی شب دفع ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے فریضۂ
سحری کو ادا کیا سلاح جنگ طلب فرمائے خادم سلاح کی کشتیاں لیکر حاضر ہوئے شہنشاہ نے سلاح جسم پر
آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں خادم مرکب لیے در سے حاضر تھے فوج بھی استادہ تھی شہنشاہ نام
خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اسطرف سے داروغۂ
زندانخانہ اپنی فوج کو ہمراہ لیکر آیا جانبین کے لشکروں کی جب صف بندی ہو چکی تو نقیبوں نے بڑھ کے
نقابت کی یہ کیفیت گزرنے کا کمکر سے داروغہ ساحر تھا اپنا تخت آگے بڑھا کے لایا آواز بلند کہا اے طلسم کشا
یہ جانتا کہ میں خالی سحر ہی جانتا ہوں میرے پاس فوج بھی بیشمار ہے اگر تو مجھسے مقابلہ کریگا تو ہرگز فتح نہ پا سکیگا
شہنشاہ نے فرمایا زیادہ زیادہ گوئی سے کچھ حاصل نہوگا اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہو تو یا خود میدان میں آ یا کسی اور
پہلوان کو بھیج داروغہ نے یہ سنا اپنی فوج کے پہلوانوں کیطرف دیکھا ایک پہلوان بلداق نامے اسکی
صف سے نکلا قریب آ کے اجازت میدان طلب کی داروغہ نے اسکو اجازت دی بلداق میدان میں آیا
لشکر اسلام سے بھی ایک پہلوان طہماس ثالث نامے نکلا اسکے مقابلے کیواسطے گیا بلداق نکاور زن
ہو نیزہ سے کا وار کیا طہماس ثالث نے اسکے وار کو خالی دیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب دونوں میں
ایک کو بھی نتیجہ نہ حاصل ہوا تو مجبور ہو کر گرز اٹھائے دیر تک گرز بازی رہی اسمیں بھی کچھ فائدہ فریقین
کو حاصل نہوا گرز بھی پھینک دیئے تلواریں کھینچکر عازم پیکار ہوئے طہماس کے سر پر بلداق نے وار
کیا اسنے سپر پر اسکے وار کو روکا تلوار جو سپر پر پڑی طہماس نے اوجھر لگائی تلوار کے دو ٹکڑے ہوگئے اسی حالت
میں بلداق نے دوسری تلوار جو اسکے پاس موجود تھی کھینچی چاہتا تھا وار کرے مگر طہماس نے اسکی گردن
پر وار کیا سپر اسنے اٹھائی مگر سپر سے بھی دو ہو کر تیغ گردن پر آئی گردن لیکر زمین پر گری لشکروں سے
صدائے تحسین بلند ہوئی طہماس خوش ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بھی بہت تعریف کی طہماس نے جھک کے
سلام کیا گر داروغہ نے جو یہ کیفیت دیکھی دوسرے پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہا اب تو میدان جا اس پہلوان کا
سر کاٹ لا وہ بھی میدان میں آیا طہماس کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس پہلوان آئے اور
طہماس نے سب کو قتل کیا جب داروغہ مجبور ہوا تو اسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا کہ سب ملکر
ٹوٹ پڑو اور اس پہلوان کو جسطرح بن پڑے گرفتار کرلو سارا لشکر طہماس پر ٹوٹ پڑا لشکر اسلام نے
جو یہ کیفیت دیکھی سب تلواریں لیکر بیچ میں آ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک آپسمیں جنگ رہی
جب اہل اسلام نے زیر تیغ رکھ لیا تو کفار تاب مقابلہ نہ لاسکے گریزان ہوئے اہل اسلام نے
تعاقب کیا زندانخانہ تک ان سب کو پسپا کر بھگے جب سب نے دیکھا کہ اب مسلمان ہمارا تعاقب کیے بغیر نہ رہینگے
اور جان نہ بچیگی تو مجبور ہو کے سب نے پناہ طلب کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی رکا
داروغہ ہاتھ باندھ کے خدمت شہنشاہ میں حاضر ہوا عرض کی اے شہریار میری خطا کو معاف فرمایئے
میں اسلام قبول کرتا ہوں میں نے خدمت والا میں بذریعہ عرضی کے گذارش کی تھی کہ جب تاب مقابلہ

نہ لاؤنگا تو اسیران زندان خانہ کو جا کر خدمت کرونگا اب حضور یہانتک تشریف لائے ہین غریب خانہ
بہت قریب ہو تشریف لےچلین اس غلام کی دعوت قبول کیجیئے شہنشاہ داروغہ کے ہمراہ اسکے مکان پر گئے
داروغہ نے تمام لشکر کی دعوت کی ایک شب شہنشاہ اسکے مکان مین مع لشکر مقیم رہے دوسرے روز
زندانخانہ مین تشریف لیگئے داروغہ بھی ہمراہ تھا شہنشاہ نے پیشتر معلم طلسم کو جا کر ہاتھ کیا زبان سے قفل
دور کیا ہونٹھ کھولے معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لائے ہین ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
آپنے اسوقت مسیحائی فرمائی مین اس آفت مین مبتلا تھا کہ مجکو اپنی زندگی ناگوار تھی شکر ہو کہ آپ
اسوقت تشریف لائے پھر شہنشاہ نے اور اسیرونکو رہا کیا سب کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے سب نے
اسلام قبول کیا شاہزادہ ایک روز وہان رہا دوسرے روز لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اب طرف
خزانہ طلسم کے جاؤ اور گنج طلسم اپنے قبضے مین کرو راہ مین ہفت ہنر سے مقابلہ پڑیگا اگر فضل خدا
شامل حال ہوگا تو فتح پاؤگے شہنشاہ اسی روز وہان سے براے مقابلہ ہفت ہنر روانہ ہوے کہ
ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہی

کہ وہ جود و بار لشکر جمع کرکے براے مقابلہ شہنشاہ روانہ ہوا اسکو راہ مین خبر پہونچی کہ طلسم کشا نے
لوح پر قبضہ کر لیا اور حکمو داروغہ نے اطاعت قبول کی ہفت ہنر کو تعجب ہوا اسنے کہا بڑے حیرت
کی بات ہی کہ میرے معتبر لوگ جنہین مین اپنا بزرگ اور مددگار جانتا ہون وہ سب طلسم کشا سے شریک
ہوے جاتے ہین کیا طلسم کشا کے پاس سحر ہی جو سبکو اپنا مطیع بنا لیتا ہی اہتو اسکے پاس لوح موجود ہی کسکی مجال
ہی جو سحر و حکمت کے ذریعہ سے اس سے مقابلہ کر سکے سواے اسکے کہ تیغ و نیزے کی لڑائی ہو سبنے کہا
آپ خاطر جمع رکھیے جب میدان جنگ مین مقابلہ پڑیگا تو سب کیفیت آئینہ ہو جائیگی ہم طلسم کشا کو اسیر
کرینگے ہفت ہنر نے کہا مجھے یقین نہین کیونکہ اسکے برابر جری بھی مین کسیکو نہین پاتا ہون وہ جرات
و ہمت مین بھی یکتا ہی اگر مقابلہ پڑ جائیگا تو جان بچانا مشکل ہوگی یہ باتین کرتے ہوے ایک صحرا مین
پہونچے ہفت ہنر نے کہا آج اسی صحرا مین قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے لشکر وہین ٹھہرا
بارگاہین استادہ ہو گئین ہفت ہنر اپنی بارگاہ کے آگے کھڑا ہو کر صحرا کیطرف دیکھنے لگا کچھ دیر ہوئی
تھی کہ اسی جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ہفت ہنر نے کہا معلوم ہوتا ہی کسی کا لشکر آتا ہی تب ہرکارونکو
ہرکارون کو بلایا کہا جاکر دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا آتا ہی اگر ہمارے یہانکے کسیکا لشکر ہو تو آنے دینا
اور اگر کسی اور کا لشکر ہو تو ہمین فوراً اطلاع دینا ہرکارے روانہ ہوے قریب لشکر پہونچے وہان
شہنشاہ کو دیکھا خوف کے مارے وہان بھی نہ ٹھہرے بھاگ کے ہفت ہنر کے پاس آئے کہا
طلسم کشا کا لشکر ہی ہفت ہنر نے جو نام طلسم کشا کا سنا اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا گھبرا کے کہا اے
سب لوگ مسلح ہو بیٹھین ابھی طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا سب نے جلدی جلدی ہتھیار جسم پر آراستہ کیے گھوڑون
پر سوار ہوے ہفت ہنر سب کو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھا تب لشکر شہنشاہ پہونچ گئے ہفت ہنر نے
اپنا تخت آگے بڑھایا کہ شہنشاہ پر وار کرے مگر شاہزادے نے اسکو پہچان کے تلوار اسکی گردن

پر نگاہ کی کہ سرکٹ کے زمین پر گرا لشکر میں اسکے تہلکہ پڑ گیا بعض جرأت کر کے شہنشاہ کیطرف بڑھے حبیب شاہ اسلام نے سب کو زیر تیغ رکھ لیا تھا آخر مجبور ہو کے سب نے امان طلب کی شہنشاہ نے سب کو پناہ دی لشکری حاضر خدمت ہو کر مسلمان ہوئے شاہزادے نے وہاں خیمہ برپا کرایا ایک شب اس صحرا میں قیام فرمایا دوسرے روز شہر طلسمی میں آکر مال و اسباب اپنے قبضے میں کیا اور جو تحفہ جات وہاں سے تھے معلم طلسم نے بتائے سب شاہزادے کے پاس آئے ایک روز وہاں ہی فروکش ہوئے دوسرے روز وہاں سے حکیم سلطان الاطبا کے مکان پر آئے حکیم بہت خوش ہوا شاہزادے کو مبارکباد دی ایک جلسہ اسکی تہنیت کا میں منعقد کیا شہنشاہ نے حکیم سے کہا آپ کی کیا رائے ہے میں اس طلسم کی حکومت کسکے سپرد کروں اگر آپ یہاں تشریف رکھنا گوارا فرمائیں تو یہ حکومت آپکو مبارک ہو میں ایک روز یہاں اور رہونگا حکیم نے کہا اے شہریار میں ایک مدت سے مشتاق زیارت صاحبقران نامدار ہوں میں اس سلطنت کو لیکر کیا کرونگا مجھے سو سلطنتوں سے بہتر ہو کہ زیارت سے صاحبقران نامی کے مشرف ہوں اور اسکے ہمراہ مہمات فتح کراؤں شہنشاہ نے معلم طلسم سے کہا معلم نے بھی انکار کیا جب شاہزادہ مجبور ہوا تو مرد بزرگ کو جو اس طلسم کی حکومت کا مستحق بھی تھا اپنی طرف سے حاکم قرار دیکر سب اہالیان طلسم کو اطلاع کرائی ایک جلسہ عیش منعقد کیا جب اس روز سب جمع ہوئے تو شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک تاج زرین اس مرد کے سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ آپ لوگ صدق دل سے انکا اچھا افسر خیال کیجیے گا اور انکی خلاف مرضی کوئی کام نہ کیجیے کا شکل میرے انکی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہیے گا سب نے قبول کیا شاہزادے نے جلسہ برخاست کیا حکیم سلطان الاطبا سے کہا اب تشریف لے چلیے حکیم نے سامان سفر درست کیا اور ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاہزادہ بصد جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر وہاں سے جانب لشکر صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ کے روانہ ہوا اسکا ذکر اسوقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے کہ لشکر گران ہمراہ لیکر حسب ہدایت لوح آگے جاتے ہیں اور ملک قیصر صاف باطن اپنے تختگاہ کی طرف سے لشکر بیشمار تنہا لیے ہوئے مع گرگین درشت چنگال حاکم شہر گردستان و ساکنان شہر مذکور کے مقابلہ شاہزادہ بدیع الملک کے واسطے آتا ہے

باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

منشیان حالات جنگ و موران کیفیات طلسم و نیرنگ حال شوکت مآل بدیع الملک نوجوان اسطرح بیان کرتے ہیں کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بدیع الملک نوجوان لشکر گران ہمراہ لیکر طلسم لوح سے روانہ ہوئے تھے اور قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مراۃ العدم بھی شہر گردستان ہے سب پہلوانوں کو علاوہ اور لشکر گران کے اپنے ساتھ لیکر برائے مقابلہ بدیع الملک چلا تھا اسکے وزرا نے تھوڑی دور کے بعد اسکو رائے دی کہ آپ کا اسطور پر جانا مناسب نہیں ہر چند آپ اس کی خبر

منگائیں کہ طلسم کشا کہاں ہے اور کس صورت آتا ہے جب اسکی کیفیت معلوم ہو جائے تو آپ بھی اسیطرف
سے تشریف لیجائیے قیصر صاف باطن نے اس راے کو پسند کیا اور چند ساحر ہر ایک جانب روانہ کئے
سب تاکید کر دی کہ جہانتک ہو سکے جلد طلسم کشا کے حال سے ہمیں آگاہ کرنا سب ساحر اس سے وعدہ
کرکے روانہ ہوئے بعض جو اور اور سمتون کو روانہ ہوئے تھے اُنکے ذکر کی ضرورت نہیں مگر جو ساحر
خاص اُس طرف روانہ ہوئے تھے جسطرف سے بدیع الملک تشریف لاتے تھے تین دن تک یہ
ساحر چلے چوتھے روز ایک میدان میں پہونچے تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دیکھا ایک طرف سے
گرد اڑتی معلوم ہوتی ہے ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہے جو لوگ ہمارے ہمراہ روانہ ہوئے تھے وہ بھی
اسیطرف آ گئے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم آتا ہے ساحر تو سحر کرکے
بلند ہو گئے اور لشکر قریب آنے لگا جب لشکر بہت نزدیک پہونچ گیا تو سب نے دیکھا کہ بدیع الملک
نوجوان بصد شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں ساحر جاہ و حشم شاہزادے کا دیکھکر دنگ ہو گئے
آپسمین کہا یہ جوان بھی بڑا اقبالمند ہے دیکھو کیسے کیسے مصائب اس طلسم میں آکر اٹھائے مگر پھر یہ جا طلسم کو
لا یقین ہے کہ اس طلسم کو فتح کرے کیونکہ ابتو اسنے اب بھی پائی ہے جبتک لوح حاصل نہیں کی تھی اسوقت
تک اسکی کیا کیفیت تھی جو اب باتین ظہور میں آتی ہیں یہی جب بھی تھیں سحر اسپر تاثیر نہیں کرتا ہے جو اس
بروقت ایسی پائی ہے کہ کوئی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا صورت ایسی ہے کہ طلسم کی شاہزادیان بدل و جان
اسپر فریفتہ ہوتی ہیں انکی وجہ سے بہت سے کام نکلتے ہیں بعض ساحرون نے کہا یہ لوگ خدا پرست ہیں
انکی تعریفین ہر شخص سے سننے میں آتی ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ سامری و جمشید کو برا کہتے ہیں
مگر سامری و جمشید انکے واسطے کوئی برائی نہیں کر سکتے ہیں ہمیشہ یہ لوگ مظفر و منصور رہتے ہیں
دو ایک ساحرون نے جو یہ بات سنی سب نے خیال کیا کہا ہان ایسے ہی خیالات بعض وقت ہمیں بھی
آتے ہیں مگر ہم جو مذہب سے کچھ نہیں کہسکتے کیا کرین ایک بات تو ہے کہ سامری و جمشید میں قدرت باقی
نہیں ہے اگر انمین کچھ بھی قدرت ہوتی تو ان لوگون کو برباد کر دیتے اور جو لوگ سامری پرست ہیں اور
خداے نادیدہ کو نہیں پہچانتے ہیں وہ ان لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہیں انمین کا کوئی سردار
اعلیٰ کسی سامری پرست کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوا یہ باتین جو آپسمین ہوئیں سب کے اعتقاد سامری
و جمشید کیطرف سے ہٹ گئے آپسمین کہا مناسب یہی ہے کہ ان لوگون کی پرستش ترک کرکے اب خداے
نادیدہ کی خدائی پر ایمان لائیں اور اسی جوان کی اطاعت قبول کرین کیونکہ اسکے یہان کے ملازمین
کیسے خوشحال معلوم ہوتے ہیں یہ قدردان اہل جوہر ہے سب متفق الراے ہو کر چلے بدیع الملک
نوجوان دور نکل گئے تھے لشکر اسطرف سے جا رہا تھا کہ ساحرون نے ملازمین لشکر سے کہا ہم لوگ
چاہتے ہیں کہ تمھارے آقاے نامدار کی اطاعت کرین ہمیں اپنے آقا تک پہونچا دو ملازمین شاہزادہ
بدیع الملک نے جواب دیا کہ تم ہمارے ہمراہ چلو جب لشکر کسی جا پر قیام کریگا تمھین آقاے نامدار
کی خدمت میں لیچلیں گے وہ تمھین بعلامت اپنے لشکر میں رکھیں گے ساحر لشکر بدیع الملک کے
ہمراہ ہو لیے لشکر چلا ایک صحراے پر فضا راہ میں ملا بدیع الملک کو آب و ہواے صحرا پسند ہوئی
لشکر کو روکا بارگاہ میں ایستادہ ہونیکا حکم دیا اسیوقت خادمون نے بارگاہیں استادہ کین شاہزادہ وا[illegible]

بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر
دربار کا وقت آگیا سب لوگ طرف بارگاہ بدیع الملک کے روانہ ہوئے یہ ساحر جنکے پاس گئے تھے ان
لوگون نے کہا اب وقت وہان چلنے کا آگیا ہو جلد تم بھی خدمت مین آقاے نامدار کی چلیں مگر اسقدر
خیال رہے کوئی بات خلاف ادب زبان سے نہ نکلنا جو کچھ وہ فرمائین اسکو بدل وجان قبول کرنا ساحرون
نے جواب دیا ہم لوگ بھی بادشاہ کے لازم ہین آداب خسروانہ سے خوب واقف ہین آپ ہمکو اپنے ہمراہ
لیچلیں یقین ہو کہ آقاے نامدار بہت مسرور ہونگے سرداران بدیع الملک ساحرون کو ہمراہ لیکر طرف
بارگاہ بدیع الملک کے چلے در دولت پر پہونچے دربانون نے جو غیر آدمیون کو آتے ہوئے دیکھا
کہا تم لوگ کون ہو کہان سے آئے ہو سرداران بدیع الملک نے کہا یہ لوگ مشتاق قدمبوسی آقاے نامدار
ہین انکو جانے دو دربانون نے کہا جبتک ہم انکی اطلاع نہ کرینگے اسوقت تک انہین اندر نہ جانے
دینگے آپ لوگ تشریف لیجائین اور ہم انکی اطلاع کرتے ہین سردار مجبور ہوکر بارگاہ کے اندر آئے دربانون
نے اسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا اندر جاکر اطلاع کرو کہ سات ساحر اشتیاق قدمبوسی مین حاضر
ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین انکے واسطے کیا حکم ہوتا ہو چوبدار اندر آئے ہاتھ اٹھاکے دعاے ظل
شاہی بجالائے عرض کی سات ساحر براے قدمبوسی حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین کیا حکم
ہوتا ہو سرداران بدیع الملک پہلے ہی ان سب کی تقریر کرچکے تھے چوبدارون نے
جو عرض کی بدیع الملک نے فرمایا سب کو اندر بلاؤ چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گئے ساحرون نے جو زینت بارگاہ کو دیکھا شاہان روم وچین کے تختگاہ سے زیادہ پایا متحیر ہوکر
چارونطرف دیکھنے لگے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو سلام کیا پاے مبارک کو بوسہ دیا ہاتھ باندھ کے
سامنے کھڑے ہوئے عرض کی اے شہریار ہم لوگ آپ کی خدمت مین اپنی عمر بسر کرینگے ہمین کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا جاوے بدیع الملک نے اسیوقت سب کو کلمہ پڑھاکر مسلمان کیا ساحر ایمان لائے بدیع الملک
نے اسیوقت سب کو حمام مین بھیجا شاہزادے کی سرکار سے خلعت پرزر عنایت ہوا ساحرون نے
بعد غسل وہی پوشاک پہنی پھر دربار مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے انہین باعزاز تمام بیٹھنے کی
اجازت دی ساحر دربار مین بیٹھے بدیع الملک نے فرمایا اپنی کیفیت بیان کرو ساحرون نے
عرض کی اے شہریار ہم لوگ قیصر صاف باطن کے لازم ہین خاص اسواسطے اس طرف آئے
تھے کہ آپ کے حالات سے قیصر کو مطلع کرین اور بہت سے ساحر بھی چارونطرف گئے ہوئے ہین
مگر وہ اس نعمت عظمیٰ سے جو غلامون نے پائی محروم رہینگے جب ہم لوگ اس صحرا مین پہونچے بدرجۂ
کمال خستہ تھے ایک درخت سایہ دار کے نیچے دم لینے کی غرض سے ٹھہرے کہ صحرا سے گرد اڑتی ہوئی
اسطرف مخاطب ہوئے گمان سب کا یہ تھا کہ شاید ہمارے ہمراہی آتے ہین مگر جب دامن گرد
شگافتہ ہوا تو لشکر ظفر پیکر نظر پڑا آپکے جاہ وتجمل نے غلامون کے دلون سے اعتقاد مذہب
سامری پرستی کھو دیا اور کیفیت سامری وجمشید بات معلوم ہوگئی کہ انہین کسطرح کی قدرت وقوت
نہین ہو ہم سب نے صلاح کی کہ کسی طور سے خدمت والا تک پہونچین اور شرف قدمبوسی سے مشرف
ہوون جب کچھ نہ بن آیا تو مجبور ہوکے آپ کے لازمین سے عرض حال کی ان لوگون نے یہ صلاح

دی کہ جب آفتاب نامدار کسی جا پر قیام فرمائینگے اُسوقت ہم لوگ تمکو خدمت مین لیجائینگے غلام وہان سے ہمراہ
لشکر ظفر اثر تھے اب یہان قیام فرمایا اس زمین کو رشک گلزار ارم بنایا غلامون نے عالیجاہ یا ورستے کہ
خدمت گزاری لائق تمنا تھا بدیع الملک ان لوگون کی گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور قیصر
صاف باطن کا نام سنکر فرمایا کہ قیصر آجکل کہان ہو ساحرون نے عرض کی وہ شہر گردستان
کے باشندون کو مع لشکر گران لیے ہوئے آپکے مقابلہ کے واسطے آتا ہو یقین ہو کہ اب اور ساحرون کو
خبر کیواسطے اس طرف بھیجے کیونکہ ور سب اطراف کے ساحر تو واپس آ گئے ہونگے اس جانب سے
جب کوئی نہ جائیگا تو مجبور ہو کر وہ اور ساحر اس طرف روانہ کرنیگا جب آپکی کیفیت سے اسکو
آگاہی ہوگی تو لشکر کو لیکر اسطرف آئیگا بدیع الملک نے فرمایا ہم خود اسطرف چلے چلین وہین ملاقات
ہو جائیگی ساحرون نے عرض کی وہ بہت نازان ہو ایکبار اسکے ساتھ فوج بہت ہو اور اسکو یہ امید
ہو کہ مین ایکبار لڑکے فتح پاؤنگا وجہ یہ ہو کہ شہر گردستان کے سب پہلوان اُسنے بلائے ہین اور
گرگین درشت چنگال مع اپنے چارون پہلو نشینون کے آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک
ہو اگر وہ اپنے ہمراہ تمام دنیا کو بھی لیکر آئیگا تو کیا بنائیگا ساحرون نے عرض کی جو پہلوان
گردستان کے یہان آکر زیر ہوئے قیصر صاف باطن کو بڑا تعجب ہوا آپکی مدح و ثنا بہت کی اور کون
سنے بھی سمجھایا کہ اب جنگ موقوف رکھے اگر ہو سکے تو طلسم کشا سے صفائی کر لیجے مگر قیصر نے کہا مجکو
شرم آتی ہو مین ہرگز طلسم کشا سے امان طلبی نہ کرونگا ایکبار آخری کارزار قیصر کی ہو وہ خود کہتا
تھا کہ اگر ایکبار میری فتح نہوگی تو طلسم کشا سے صفائی کر لونگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو ہم مین
ایک روز اور یہان قیام کرینگا کل کچھ سامان درست کرنا ہو پھر اسکی طرف روانہ ہو جاؤنگا لشکر
مین بھی شاہزادے نے اطلاع کرا دی کہ سب لوگ اسباب سفر درست کر لین ایک ہی روز
یہان قیام ہوگا سب نے ضروری چیزین خرید کرنا شروع کین اور جو چیزین متعلق سفر تھین سب درست
کی گئین ایک روز تو بدیع الملک نے اُس صحرا مین قیام فرمایا دوسرے روز لشکر گران لیکر وہان سے
روانہ ہوئے اُنکو تو راہ مین چھوڑ دیجئے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہو

کہ اُسنے جو ساحرون کو برائے تلاش بدیع الملک روانہ کیا تھا سب ساحر واپس آئے قیصر سے
سب نے آکے کہا ہمنے بہت دور دور طلسم کشا کو تلاش کیا مگر پتہ نہ ملا قیصر کو یہ گمان ہوا کہ وہ لوح کیواسطے
آیا تھا لوح پا گیا اپنی راہ لی یقین ہو جب لوح سے اسکا کام نکل جائے تو پھر اس طلسم مین آئے ساحرون
نے کہا اور لوگ جو ہمارے ساتھ گئے تھے اور جانب شرق روانہ ہوئے تھے وہ ابھی تک واپس نہین
آئے قیصر نے انکے نام دریافت کرکے اُسیوقت سحر کے ذریعہ سے کیفیت دریافت کی معلوم
ہوا کہ وہ لوگ زندہ ہین اور بڑے عیش مین ہین قیصر کو کمال تعجب ہوا سمجھا وہ لوگ اپنے اپنے
گھر چلے گئے سب نے پھر اُنکو تلاش نہ کیا اور خیال کیا دو ایک روز کے بعد آئینگے کہدینگے کہ طلسم کشا ہمین
نہین ملا تو سوچ کے قیصر نے اور ساحرون کو روانہ کیا کہ پہلے انکے مکان پر جانا اگر مکان پر ملاقات

ہو تو انکو تلاش کرکے لانا اور طلسم کشا کا پتہ لگانا اگر ان ساحروں کو اپنے ہمراہ لیکر نہ آؤگے تو بہت
پچھتاؤگے ایک کو تم میں سے زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا ساحر لرزاں و ترساں وہاں سے روانہ
ہوئے دو تین روز برابر تلاش کیا جب کہیں پتہ نہ ملا تو تھک کے ایک کوہ پر بیٹھے کہ سامنے سے گرد اڑی
لشکر نمودار ہوا سب نے دیکھا کہ طلسم کشا بصد شوکت لشکر گراں ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے ساحروں نے
کہا ایک پتہ تو معلوم ہوا اب جان بچنے کی امید ہوئی ان ساحروں کے نسبت کوئی حیلہ کرینگے اور طلسم کشا
کی خبر مفصل بیان کرینگے سلطان خوش ہوجائیگا ہم خلعت و انعام پائینگے ساحر کوہ پر بیٹھے یہ باتیں
کر رہے تھے کہ لشکر بدیع الملک قریب آ گیا سب نے دیکھا کہ وہ ساحر جنکو قیصر نے خبر منگانے
کو روانہ کیا تھا لشکر کے ہمراہ ہیں یہ ساحر خوش ہوئے آپس میں کہا کہ ان لوگوں کا پتہ بھی معلوم
ہوا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کرلی ہے یہ لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ جو ساحر پہلے
خبر کے واسطے آئے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے انکی نگاہ ان لوگوں پر پڑی سب نے کہا معلوم ہوتا ہے یہ سب
ہماری خبر کے واسطے آئے ہیں اب یہاں سے جا نہ سکیں گے جو اسوقت دیکھ رہے ہیں سب کہہ سنائیں گے قیصر
کو حال آقائے نامدار معلوم ہوجائیگا سب انتظام ابھی سے کریگا مناسب وقت یہ ہے کہ انکو
زندہ نہ چھوڑو یا قتل کرو یا مسلمان بناؤ یہ صلاح کرکے ساحر لشکر سے الگ ہوئے اس کوہ پر آئے
ان ساحروں نے جو دیکھا کہا تم لوگ یہاں کس کام کے واسطے آئے تھے اور یہاں آکے تمنے کیا کیا اپنا مذہب
بھی کھو دیا بزرگوں کا نام ڈبو دیا تمہیں ایسا لازم نہ تھا ساحران اسلام نے جواب دیا کہ اگر تمہیں اپنی
جان عزیز ہے تو ہمارے آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرو ساحروں نے کہا ہم ہرگز اطاعت انکی
قبول نہ کرینگے اور اپنا مذہب نہ بدلینگے بلکہ تمہیں بھی اسیر کرکے سلطان کے پاس لیجائینگے سزا
دلوائینگے یا تو تمہیں پھر سامری پرست بننا پڑیگا یا تم قتل کیے جاؤگے ان لوگوں نے جو یہ سنا کہا تمہاری
کیا مجال جو ہمیں گرفتار کرکے لیجا سکو قیصر کے ساحروں نے سحر کیا ان لوگوں نے اس سحر کو دفع کیا اپنا سحر
کیا دیر تک سحر ہوئے سب دونوں طرف کے ساحر عاجز ہوئے اور سحر نے ایک کے دوسرے کچھ
کر نہ سکا پایا تو مجبور ہوکر نیچے میدان سے ہی اور نیچے چلنے لگا ساحران اسلام نے تھوڑی دیر میں
سب کو قتل کرکے ڈالدیا اپنے اپنے تیغے میانوں میں رکھے کوہ سے اترے سب کے سر کاٹ لیے سنگے
بدیع الملک کی خدمت میں آئے سر دکھائے شاہزادے نے فرمایا یہ سر کیسے ہیں ساحروں نے عرض کی
قیصر کو آپکی خبر منگانے کی بڑی ضرورت ہے سات ساحر اور آئے تھے ایک کوہ پر بیٹھے تھے ہم لوگوں نے دیکھا
جانا کہ اس ارادے سے آئے ہیں انکے پاس گئے کہ یہ بھی ایمان لائیں مگر انھوں نے ہمارا کہنا قبول نہ کیا آمادہ جنگ
ہوگئے ہم لوگوں نے انکو قتل کیا یہ سر سب کے حاضر ہیں بدیع الملک نے ساحروں کو بہت کچھ انعام عطا فرمایا
اور حکم دیا کہ سر پھینکوا دیے جائیں سر پھینک دیے گئے بدیع الملک نے ایک روز وہاں بھی قیام کیا جب شب
کو دربار آراستہ ہوا تو جو جو ساحر کہ واقفکاران طلسم سے تھے انھوں نے عرض کی ای شہریار اس کوہ پر ایک باغ
نہایت عمدہ ہے وہاں ایک چشمہ قیصری ہے اس چشمے میں ایک پھول بہہ رہا ہے جو کوئی اس پھول کو اپنے ہاتھ
لگائے گا قیصر اسکے ہاتھ سے قتل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا میں صبح کو چل دیکھونگا اگر وہاں جانے کی ہدایت ہوگی تو جاؤنگا اس پھول کو
لاؤنگا اور اگر وہاں کچھ پتہ اسکا نہ پایا تو نہ جاؤنگا سب نے عرض کی بہت اچھی بات ہے پھر بدیع الملک نے شب گزاری صبح کو جب تلاش کی

اور جانے پر آمادہ ہوئے نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم ابھی قیصر کی قضا نہیں ہے جب اسکی قضا ہوگی پھر لی
خود تم تک پہونچ جائیگا وہان جانے کا ابھی ارادہ کرو دیکھو خدا کیا دکھاتا ہے ہو گیا سامان سب پیش آتا ہے
بدیع الملک نوجوان نے ساحران جلیل سے فرمایا ابھی وہان جانا اچھا نہیں ہے کہ موت خود بخود آتی ہے کہ
جب اسکی موت آئیگی چل خود تم تک پہونچ جائیگا ساحر مجبور ہوئے بدیع الملک نوجوان نے وہیں قیام
فرمایا شب کو جلسہ عیش و نشاط منعقد ہوا سب سردار بدیع الملک کی بارگاہ میں شب بھر حاضر رہے
جب رات کم باقی رہی اور آسمان پر سفیدی صبح نمودار ہوئی بدیع الملک برائے نماز سجادہ پر تشریف
لائے نماز سے جب شاہزادے نے فراغت پائی بارگاہ میں جو اسپ سرد چوآئی بدیع الملک کا دل
چمن ہو گیا جو سردار قریب موجود تھے اُنسے فرمایا اسوقت کی ہوا سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جی چاہتا ہے صحرا
تک جاکر تھوڑی دیر تفریح کریں سرداروں نے عرض کی حضور شہزادے تعلیمی غلام بھی یہی چاہتے تھے واقعی
اسوقت صحرا کی ہوا نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے بدیع الملک سب سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر اسکے
صحرا کی طرف روانہ ہوئے اسوقت صحرا کی کیفیت عجب بہار دکھاتی تھی قدرت خدا کا نمونہ ہر طرف
نظر آتا تھا جو سردار بدیع الملک کے ہمراہ صحرا میں نہیں گئے تھے انھوں نے جو یہ خبر پائی کہ آقا سے نامدار
برائے سیر صحرا میں تشریف لے گئے ہیں سب مسلح اور مکمل ہو کر روانہ ہوئے بدیع الملک کو آکر سب نے
سلام کیا شاہزادے نے کہا آپ لوگوں نے کیوں تکلیف فرمائی میں اسوقت برائے تفریح اس صحرا میں
چلا آیا تھا سرداروں نے عرض کی غلاموں کا خود دل چاہتا تھا کہ اسوقت صحرا کی سیر کریں آپ کے تشریف
لانے سے ضرور ہو گیا کہ حاضر خدمت فیضدرجت ہوں بدیع الملک سب کو ہمراہ لیکر مصروف سیر ہوئے
نہایت درخت صحرا کو ملاحظہ فرماتے صنعت صانع حقیقی کی تعریف کرتے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم
بلند ہوئی بدیع الملک اسطرف مخاطب ہوئے سرداروں نے بھی دیکھا کہ گرد عظیم ایک جانب سے اٹھی
ہے سب نے بدیع الملک سے عرض کی اے آقا نامدار کوئی لشکر اس طرف آتا ہے نہیں معلوم یہ لوگ
ساحر ہیں یا غیر ساحر ہیں بدیع الملک نے فرمایا جب یہان آئینگے کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا
کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا پرچمین زنگاری اُڑتی ہوئی چند سوار دور رکابے گھوڑے پر سوار
رواروی کرتے ہوئے آتے ہیں انکے پیچھے پہلوانان دیو قامت ایک سے ایک قوی ہیکل عجیب صورت
مانند فیل مست جھومتے چلے آتے ہیں اسکے بعد لشکر گران مانند دریا موج مارتا آتا ہے ایک تخت زمین
برو سے جو معلق ہے اُس تخت پر ایک تاجدار بزرگ نورانی صورت بیٹھا ہے لوگ تخت سر پر گلفشانی کر رہے ہیں
ساحران لشکر نے بدیع الملک سے عرض کی یہ قیصر صاف باطن ہے لشکر کو ہمراہ لے کر برائے مقابلہ آیا ہے
اب ہزاروں ہونگے یہ خوب ہوگا بدیع الملک نے جو قیصر کی صورت دیکھی تعجب کرکے سرداروں سے
فرمایا کہ قیصر صاف باطن کی صورت سے شان اسلام پیدا ہے مگر یہ ابتک سامری و جمشید کی پرستش
کرتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے سب نے عرض کی حضور اسکے سامنے کوئی اسلام کا نام نہیں لے سکتا
ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا چاہے تو میں اسکو مسلمان کرلوں سب نے عرض کی حضور قبول نہ
کرینگے اسکا ارادہ فرماتے ہیں وہ ممکن ہوتا ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر قریب ہو چلا سرداران نے
قیصر بالکل قریب گذرتے تھے بدیع الملک نوجوان ایک بلندی پر تشریف لائے تماشا کی کیفیت

دیکھنے لگا لوگون نے اسکی خبر قیصر کو پہونچائی کہ طلسم کشا مع چند سردارون کے ایک بلندی پر کھڑا ہوا
آپ کے لشکر کا تماشا دیکھ رہا ہے قیصر نے کہا مین بھی طلسم کشا کی صورت دیکھنا چاہتا تھا وہ لوگ اسکے
ہمراہ ہوئے جب سب لشکر نکل گیا تو قیصر صاف باطن اس بلندی کے قریب آیا جو لوگ اسکو خبر دیتے
گئے تھے انھون نے کہا ملاحظہ فرمائیے سامنے طلسم کشا کھڑا ہے قیصر نے جو بدیع الملک کی صورت
دیکھی شان و شوکت پر حیرت کی وزرا جو اسکے قریب بیٹھے تھے انسے کہا واقعی یہ جوان ہیبت و جرأت
مین ضرور یکتا ہوگا اسکے چہرے سے آثار جلالت پیدا ہین آج تک یہ شان و شوکت کا جوان نگاہ سے
نہین گذرا بدیع الملک کیطرف جب اسنے نگاہ کی تو شاہزادہ بھی اس کی طرف دیکھنے لگا قیصر پر رعب
غالب ہوا آنکھ نیچی کر لی تخت کو بڑھا لیگیا آگے جا کے لشکر کو روکا وزرا سے کہا خیمے بارگاہ مین اسی جگہ
استادہ ہو جاوین طلسم کشا بھی مع لشکر یہان موجود ہے اچھی بات ہے مقابلہ ہو جاوے گا وزرا نے
بارگاہین استادہ کرا دین قیصر اسپ تخت سے اتر کے بارگاہ مین گیا اور اسکے ہمراہی بھی اپنے خیمون مین
گئے قیصر نے وزرا کو بلا کر کہا اب کیا رائے ہے مین طلسم کشا کو ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کرون کہ میرے
ہمراہ ایسے ایسے پہلوان ہین جنمین سے ایک پہلوان تیرے لشکر بھر کو کافی ہے اگر تو مجھ سے لڑیگا تو کبھی فتح نپائیگا
ذلت اٹھائیگا مناسب تیرے حق مین یہ ہے کہ جنگ کو موقوف کر اور میرے پاس آ مین طلسم کا نظم اعلے
تجھکو بناؤنگا علاوہ اسکے اور بھی عزت بڑھاؤنگا طلسم کشا میرے پہلوانون کو دیکھ بھی چکا ہے یقین ہے
اسکے دل مین خوف سما گیا ہو وزرا نے کہا اگر آپ کی رائے مین یون آتا ہے تو ہماری کیا مجال جو کچھ
اور عرض کرین آپ طلسم کشا کو ضرور اس مضمون کا نامہ روانہ فرمائیے قیصر نے جواب دیا کہ جو تمھاری
رائے ہو وہ ظاہر کرو مین جس بات کو مناسب جانونگا اسپر عمل کرونگا وزرا نے کہا آپنے خود فرمایا تھا
کہ یہ جوان صاحب جرأت ہے کسی کو خیال مین نہین لاتا ہے علاوہ اسکے آپنے اسقدر جوان بھیجے وہ کسی سے
نہین دبا ہر ایک کو بجرأت زیر کر کے اپنا مطیع بنا لیا علاوہ وہ کیونکر آپ کی تحریر کو منظور کریگا اگر بیجا کلمات خلاف
شان اسکی زبان سے نکلے تو آپ کو ملال ہوگا اگر اسکے دل مین خوف سما گیا ہے تو خود کوئی صورت
نکالیگا آپ کیون سبقت کرین بہتر یہ ہے کہ طبل جنگی بجوا دین قیصر صاف باطن سے جو وزیرون نے
اسطرح کی گفتگو کی اسکی سمجھ مین آیا کہ واقعی مین نے اسقدر پہلوان اس جوان کے مقابلے کیواسطے بھیجے
اگر اسکو کسی کے آنے سے ہراس ہوتا ہر ایک سے بجرأت و ہمت مقابلہ کر کے زیر کیا اپنا مطیع بنایا اگر اسکے
دلمین خوف ہوتا تو ضرور میری اطاعت کرتا یہان سے بھاگ جاتا یہ سوچ کے اسنے اسیوقت حکم دیا کہ
لشکر مین طبل جنگ بجے اسی وقت اسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہرکارے جو لشکر بدیع الملک کے
یہان موجود تھے اسی وقت خبرین لیکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے روبرو بدیع الملک کے آئے ہاتھ اٹھا کر
دعا و ثنائے شاہی بجا لائے پھر عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن آیا ہے اسنے طبل جنگ بھی بجوایا
ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین مقابلہ ہو کر آراستہ نبرد ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر
مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے لشکر اسلام مین بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکری
سامان جنگ کی درستی مین معروف ہوئے کوئی ہتھیار اپنے تیغ آبدار پر صیقل کرتا تھا کوئی سنان پر خنجر لگاتا
تھا کوئی نیزہ کی کڑیان از راہ خرد مندی دیکھ رہا تھا کوئی اپنے گھوڑے کے ساز کو درست کرا رہا تھا بعض

لوگ جو ہمیشہ خفا درست رکھتے تھے اپنے دوستوں کے پاس بیٹھے ہوئے ذکر کر رہے تھے کہ کل روز جنگ
ہو دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہے کون فتح پاتا ہے دشمن کو کون ذلیل کرتا ہے اسکے خون سے اپنی تلوار رنگتا
ہے کوئی کہتا تھا اگر خدا نے مدد کی اور آقاے نامدار کا اقبال شریک حال ہوا تو قیصر کے تخت کے پاس
ہو پہنچینگے اس بدبخت کو تخت سے اتار لینگے آقاے نامدار کی خدمت میں لاوینگے اسکی جا صاحبقران بٹھا دینگے
یہاں تو یہ گفتگو تھی مگر لشکر قیصر میں علاوہ پہلوانان گردستان کے سب کا حال عجیب تھا قلب پر انبوہ غم و ملال
تھا کوئی کہتا تھا سلطان نے ناحق اس جوان سے مقابلہ کیا اب وہ لوح طلسم پا چکا ہے معلوم ہو گیا کہ فتاح
طلسم یہی ہے بھلا اب اس سے لوح کیونکر ملیگی جب تک اسکے پاس لوح نہیں تھی اسوقت تک یہ امید
تھی کہ شاید اس سے مقابلہ ہوگا تو فتح پاینگے مگر اب محال ہے گو جب بھی یہ بات ممکن نہ تھی کہ اس سے مقابلہ
کر کے فتح پاتے کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو لوح اسکو کیونکر ملجاتی جب اسنے بہادران طلسم کو زیر کیا تب لوح کے
باغ تک پہونچا سلطان نے کیسے کیسے پہلوانان نامی و گرامی اسکے مقابلے کیواسطے بھیجے مگر اسنے سبکو زیر کر کے
اپنا مطیع بنایا اب جو پہلوان سلطان کے ہمراہ آئے ہیں کیا یہ اسکو زیر کرینگے ممکن نہیں وہ ان سب کو زیر
کرنے مسلمان ہونے کی ہدایت کریگا جو مسلمان ہو جائیگا امان پائیگا جو انکار کریگا جان سے مارا جائیگا
اگر سلطان ساحروں کے بھروسے پر اس سے جنگ کرینگے تو اسپر سحر چلتا ہی تاثیر نہیں کرتا تھا اور اب تو صاحب
لوح ہوا ہے کیا سحر تاثیر کریگا ہر طرح سلطان نے یہ بات خلاف عقل کی کسیطرح اس جوان سے مقابلہ کرنا چاہیے
تھا اگر ایسا ہی تھا تو کسیطرح مکر و حیلہ کر کے اسکو گرفتار کر لیتے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑتا تو تحفہ جات اور
خزانہ طلسمی لیکر کسی جانب نکل جاتے جب یہ اس طلسم سے مجبور ہو کر چلا جاتا تو پھر آکر اس طلسم کو آباد کرتے
عجائب و غرائب اور عجائبات یہ لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے مگر یہاں گردستان سے جسوقت سے بدیع الملک
اور لشکر بدیع الملک کو دیکھا تھا اسوقت سے آپس میں کہہ رہے تھے کہ سلطان نے غضب کیا
ہمیں ان لوگوں کے مقابلے کیواسطے لایا جن سے مقابلہ کرنا ہمارے خلاف ہے ہم ان لوگوں کو ایسا
نہ جانتے تھے خیال ہمارا یہ تھا کہ مثل ہم لوگوں کے ہونگے جب تو ہمارے یہاں کے پہلوان انسے زیر ہو گئے
مگر اسوقت معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ ساحر ہیں اور ہمارے یہاں کے پہلوانوں سے بسحر مقابلہ کر کے انکو گرفتار
کر لیا اور اپنا مطیع بنایا گرگین درشت چنگال جو ان سب کا افسر تھا وہ ہر ایک سے کہتا تھا کہ تم لوگ
ہرگز سپاہ طلسم کشا کے مقابلے میں نہ جاتا اگر سلطان زیادہ کہینگے تو ہم سمجھ لینگے ہمارے شہر کا نام خراب
ہوگا سب پہلوان اسکے کہنے کو صحیح سمجھتے تھے یہ مغرور اپنی تعریفیں بھی حد سے زیادہ کر رہا تھا سب لوگ
سنکے تھے جو آپ فرما رہے ہیں بہت صحیح ان پہلوانوں میں یہ ذکر تھا اور قیصر صاف باطن اپنی
بارگاہ میں بیٹھا وزیروں سے یہ کہہ رہا تھا کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ ہے کہ گرگین درشت چنگال
کو طلسم کشا کے مقابلے میں بھیجدوں اور کسیکے جانے کی احتیاج نہیں ہے وہی جا کر گرفتار کر لائیگا وزرا کہہ رہے
تھے کہ پہلے دو چار پہلوانوں کو میدان میں بھیجے گا دیکھیے اسنے کیا کیا باتیں ظہور میں آتی ہیں اگر انھیں
سے طلسم کشا زیر ہو گیا تو گرگین کے بھیجنے کی کیا ضرورت ہے اگر ان لوگوں سے زیر نہ ہو سکیگا تو گرگین
درشت چنگال کو اسواسطے بھیجے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ پہلوان مشرق اپنی رزمگاہ سے نکلکر میدان
چرخ پر آیا اور اپنے نور سے تمام عالم کو منور کیا لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی قیصر کے لشکر کے لوگ بیدار ہو گئے

تھوڑی دیر میں دونوں لشکر حوائج ضروری سے فراغت حاصل کر کے میدان جنگ میں آئے صف بندی ہوئی
نقیب دونوں لشکروں سے نکلے بجوش الحانی نقابت کی کوکبوں سے گرد کا کیا قیصر نے، بیتاب آگے بڑھا
بدیع الملک نوجوان کے سامنے آیا پکار کر کہا اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مجھ سے لڑ کر فتح نہ پائیگا ذلت اٹھائیگا
تیرے حق میں بہتر یہ ہے کہ تو مجھ سے صلح کر لے میں تجھے اس طلسم کی سلطنت کا منتظم اسطرح قرار دونگا جسمیں
عزت بڑھ جائیگی اگر میرے کلام کو قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا میرے شہر گردستان کے دو دو پہلوان
موجود ہیں جنکو رستم و سہراب بھی زیر نہیں کر سکتے اگر تو نے دو چار پہلوانوں کو زیر کر لیا ہو تو اس بات پر
نازاں نہ ہو کیونکہ میں باپ کی یاران لائق کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہوں جو مجھ سے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتے ہیں
صرف میرے حکم کی وجہ سے رستے میں موجود ہیں جس وقت یہ لوگ میدان میں برائے مقابلہ آئینگے زمین
ہلا دینگے عدو کو خاک میں ملا دینگے بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر جواب دیا کہ اے قیصر یہ
میدان جنگ ہے مقام وعظ و پند نہیں ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو میں موجود ہوں میدان میں آ
یا جسکو تیرا جی چاہے بھیجدے اگر تیری قسمت میں فتح ہے تو میدان تیرے ہاتھ رہیگا اگر میری تقدیر میں
ظفر ہے تو میں میدان سے بفتح و فیروزی واپس جاؤنگا اور جو تجھے مقابلہ کرنا منظور نہیں ہے تو اپنے دین
باطل کو ترک کر دے اور مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قیصر نے یہ سنکر جواب دیا کہ اے طلسم کشا
زیادہ جرأت بھی انسان کو خراب کرتی ہے تو اپنی طاقت و شجاعت پر نازاں ہے اور ایسے کلمات لاف و گزاف
زبان سے نکالتا ہے جو میں نے کسی سے آج تک نہیں سنے اگر دوسرا میرے سامنے یہ بات کہتا کہ اپنا مذہب
ترک کر کے میرا دین اختیار کرو تو میں اسی وقت اس خطا کی سزا دیتا مگر تیرے حسن و شباب
و وجاہت پر رحم آتا ہے ورنہ ابھی ممکن ہے کہ میں ایک پہلوان سے کہدوں تو تیرے تئیں مع اسپ زین سے
اٹھالے بدیع الملک نے فرمایا پھر کس بات کا تجھے انتظار ہے تو اپنے پہلوان سے کیوں نہیں کہتا اگر
ایک کی ہمت تقاضا نہیں کرتی تو سب مجھ پر حملہ کریں اگر میری قسمت میں فتح ہے اور خدا کو ظفریاب کرنا منظور
ہے تو ہر طرح سے فتح نصیب ہوگی قیصر یہ گفتگو بدیع الملک کی سنکر بیتاب ہوا ایک پہلوان سے اشارہ
کیا کہ میدان میں جا اور سرداران اسلام سے مقابلہ کر اسکا اشارہ پاکر پہلوان صف سے چلا میدان
میں آیا سلحشوری دکھا کر آواز دی اے گروہ خدا پرستان تم میں سے جسکو تمنائے مرگ کی ہو وہ میرے مقابلہ میں
آئے مجھے ہنر جنگ دکھائے یہ سنکر بدیع الملک کے لشکر سے ایک پہلوان آگے بڑھا قریب مرکب بدیع الملک
کے آکر پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی اے آقا اس غلام کو اجازت میدان عنایت فرمایئے بدیع الملک
نے اذن میدان میں جانے کا دیا پہلوان اسلام میدان میں آیا جو پہلوان قیصر کی طرف سے میدان میں
آیا تھا بآواز بلند اسنے نعرہ کر کے کہا اے اجل رسیدہ کیا تو نہیں آگاہ ہے کہ میں کون ہوں میرا نام ہلال خنجر شکار
ہے آج تک کوئی پہلوان میرے مقابلہ میں نہیں ٹھیرا تجھے اسوقت قضا میرے سامنے لائی ہے ضرور میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا سردار اسلام نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہے مقام یاوہ گوئی نہیں ہے اگر تیرا یہی
خیال ہے تو میں یقین کرتا ہوں کہ میں تیرے واسطے ملک الموت ہوں اور تیری قضا نے میدان میں لائی ہے لا جو
حربہ ہے جنگ سے بچا کر رکھا ہے یہ سنکر ہلال خنجر شکار نے گرز کا وار کیا سردار اسلام نے سپر کو پھیر کر
بچا کیا گرز جو پڑا سپر ٹوٹی سر پر چوٹ آئی سردار نے بحکمت اس کے وار کو بچایا جب یہ وار کر چکا

تو سردار اسلام نے اسپر گرز لگایا اُسنے بھی سپر کو اُٹھایا مگر گرز جو سپر پر پڑا سپر کو توڑ کے سر کو دو پارہ کیا پہلوان
گھوڑے سے زمین پر گرا دونوں لشکروں سے شور تحسین اُٹھا مگر سردار اسلام بھی زخمی ہو چکا تھا سر پر زخم تھا
گھوڑے سے پر نہ تھا گیا چکر کھا کر زمین پر آ رہا بدیع الملک نے لوگوں کو میدان میں بھیجا سب آ کر اسکو میدان
سے اُٹھا لیگئے قیصر نے اور ایک پہلوان کی طرف دیکھا وہ بھی میدان میں آیا پہلے خوب شکر شوری
دکھائی پھر آواز بلند کہا او فرقہ خدا پرستان آگاہ ہو کہ میں شمشاد زندہ پیل ہوں آج تک میرے ہاتھ سے
دشمن جان سلامت نہیں لیگیا اگر تم لوگوں میں کسی کو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلے میں ہنر جنگ دکھاؤ اگر
مقابلے کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اطاعت سلطان قیصر صاحب باطن کی اختیار کرو کہ باعث امان ہو بدیع الملک
نے چاہا کہ اپنا مرکب بڑھائیں کہ برزخ لنگر بند بدیع الملک کے قدموں پر گر پڑا عرض کی آقائے نامدار ابھی
غلامان جانباز زندہ ہیں بھلا کیونکر گوارا کریں کہ آپ میدان میں تشریف لیجائیں بدیع الملک نے مجبور ہو کر
برزخ لنگر بند کو میدان میں جانے کی اجازت دی برزخ میدان کی جانب روانہ ہوا شمشاد زندہ پیل
نے جو برزخ کو آتے ہوئے دیکھا للکار کر کہا اے برزخ تو میرے مقابلے میں آتا ہے میں ہرگز تجھ سے
مقابلہ نہ کرونگا تو نمک حرام ہے اور اب جوان سے ہاتھ سے زیر ہوا ہے جو تجھے بہت کم قوت نظر آتا ہے میں
ایسے سے مقابلہ کرنا عیب جانتا ہوں برزخ نے جواب دیا او مکار میں تجکو خوب جانتا ہوں ہمیشہ تیری کیفیت
گردستان میں دیکھا کیا کبھی تو نے کسی پہلوان کو زیر نہیں کیا ہمیشہ سب سے قوت میں کم رہا اور میرے
زیر ہو جانے کی نسبت جو تو کہتا ہو تو دنیا میں کوئی پہلوان ایسا نہیں ہے جو آقائے نامدار سے مقابلہ کر کے
زیر نہ ہو میں کیا ہوں اگر گرگین در دشت جنگل بھی اُنکے مقابلے میں آئیگا تو زیر ہو جائیگا شمشاد نے
کہا اے برزخ ایسی بات میرے سامنے نہ کہہ میں خود دعوی رکھتا ہوں کہ تیرے آقا سے مقابلہ کر کے اسکو
گرفتار کر لیجاؤں برزخ نے جھلا کے جواب دیا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو میں موجود
ہوں اور اگر زیادہ گوئی کریگا تو اُسکی سزا پائیگا اتنے مجمع میں ذلت اُٹھائیگا شمشاد نے کہا جب تیری
قضا ہی آئی ہے تو میں مجبور ہوں یہ کہکے آگے بڑھا تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اُسکے وار کو
خالی دیا شمشاد تیغہ کے لنگر میں منہ کے بل زمین پر آ رہا برزخ نے چاہا اُسکے سر پر تلوار لگائے مگر
سوچا کہ ایسے وقت میں اسپر حملہ کرنا مردہ کشی ہے اور یہ بات آقائے نامدار کے خلاف ہوگی یہ سوچ کے
شمشاد سے کہا او پہلوان خود ہی وار کیا اور خود ہی اسقدر بدحواس ہو گیا اپنے تئیں سنبھال نہ سکا اب
سنبھلکر لڑنا شمشاد کو بڑی خفت ہوئی زمین سے اُٹھا برزخ سے کہا وہ وار تو میرا خالی گیا اور میں نے
وہ وار کچھ نہیں کیا تھا اب ایک وار اور کرتا ہوں اگر اس وار سے تو بچ جائیگا تو آج سے تیغ و سپر باندھنا
ترک کر دوں برزخ نے کہا میں موجود ہوں تجھے چار وار کی اجازت دی جب تک تو چار وار نہ کریگا
میں ہرگز ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا شمشاد نے پھر تیغہ کا وار برزخ کے سر پر کیا برزخ نے اس وار کو بھی خالی دیا
شمشاد اور زیادہ خفیف ہوا برزخ نے کہا کہ ابھی تیرے تین وار اور باقی ہیں جب اُن واروں میں
کامیاب نہ ہونا تب سکوت کرنا ابھی بیکار مغموم ہوتا ہے شمشاد نے پھر وار کیا برزخ نے خالی دیا شمشاد
نے دوسرا وار کیا برزخ نے اُسکو بھی خالی دیا شمشاد نے تیسرا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دے کر اُسکی
کلائی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ ہاتھ اُسکا قبضہ سے اُکھڑ آیا برزخ نے ہاتھ اُسکا زمین پر پھینکدیا اُس کے

شانہ سے مشک کے دہانہ کی طرح خون جاری ہوا برزخ نے کہا اے شمشاد اگر جان عزیز ہو تو اطاعت
آقائے نامدار کی قبول کر اور مذہب سامری پرستی پر لعنت کر میں ابھی تجھے آقائے نامدار کے پاس لیچلوں اُنسے خطا
معاف کرا دوں تیرا علاج کیا جائے شمشاد نے جواب دیا کہ میں اطاعت سامری سے منہ نموڑونگا اور اب
مجھے امید صحت بھی نہیں ہو تھوڑی دیر میں مر جاؤنگا اتنی سی زندگی کیواسطے ترک مذہب کیون کر دین
یہ کہکر دوسرے ہاتھ سے گرز سر برزخ پر ملایا برزخ نے اُس ہاتھ کو بھی شانہ سے اکھاڑ کے پھینکدیا شمشاد
کے جو دونوں ہاتھ شانہ سے اکھڑ گئے زمین پر گر کے مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا برزخ کی تعریف دونون
لشکرون نے کی قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کی طرف دیکھکر کہا ایک جوان میدان میں جائے
اور اسکا سر کاٹ کے میرے آگے لائے یہ سنکر رحیل عقاب زور صف سے آگے بڑھا قیصر صاف باطن کو
سلام کیا جھومتا ہوا میدان میں آیا برزخ سے کہا اے برزخ لنگر بند تجھے شرم نہیں آتی کہ سلطان کے
سامنے اپنے ہموطنون کو قتل کر رہا ہے کیا تو نے نمک سلطان کی بھلا دیں برزخ نے کہا مجھے اپنے آقا کی اطاعت
فرض ہے اگر وہ حکم کریں تو میں قیصر کا سر کاٹنے میں دریغ نہ کروں رحیل نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے
کہ تو ایسا کلمہ کہتا ہے برزخ نے جھنجلا کے جواب دیا کہ او رحیل بدزبانی نہ کر ورنہ سزا پائیگا اگر تجھے مقابلہ
کرنا منظور ہے تو میں میدان میں موجود ہوں حملہ آور ہو رحیل نے کہا تو ایک مسلمان کا زیر کردہ ہے میں وار
نہ کرونگا تو وار کر میں تجھ سے مقابلہ بھی نہ کرتا مگر حکم سلطانی سے مجبور ہوں برزخ نے کہا جب تک تو وار نہ کریگا
میں بھی وار نہ کرونگا کیونکہ ہم سب غلامون کو تقلید آقائے نامدار کی واجب ہے اور انکا یہ شیوہ نہیں ہے کہ وار
کرنے میں سبقت کریں میں ہرگز پہلے وار نہ کرونگا رحیل نے خیال کیا کہ برزخ وار نکریگا یہ سوچ کے گرز اٹھایا
سر برزخ پر لگایا برزخ نے وار کو خالی دیا اور ایسا جھٹکا مارا کہ شانے سے اسکا ہاتھ بھی اکھڑ آیا برزخ
نے زمین پر ہاتھ پھینکدیا رحیل چیختا ہوا اسکے سامنے سے بھاگا برزخ نے چاہا اسکو قتل کروں مگر خیال
کیا کہ ایسے کو قتل کرنے کی کیا حاجت ہے خود ہی دو ایک روز میں مر جائیگا یہ سوچ کے اسکو جانے دیا
رحیل تھوڑی دور جا کے زمین پر گرا اور تڑپ کے مر گیا قیصر صاف باطن نے پھر اپنی فوج کی طرف
دیکھا ایک پہلوان اسکے سامنے آیا قیصر نے کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا میرا نام مغموم قوی پنجہ
ہے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس پہلوان کو زیر کر کے لاؤنگا یا قتل کر دونگا قیصر نے کہا کہ اگر تو اسکو
زیر کریگا تو میں اسقدر زر و جواہر تجھکو دونگا کہ جسکا بار تجھ سے نہ اٹھ سکیگا مغموم بھی جھومتا ہوا آگے بڑھا
مقابلے میں برزخ کے آکے نیزے کا وار کیا برزخ نے اسکو بھی مثل اُنہیں دونون پہلوانون کے جان سے
مارا اسکے بعد دس پہلوان قیصر کے یہان سے یکے بعد دیگرے برزخ کے مقابلے میں آئے اور برزخ نے
سب کو قتل کیا جب دن قلیل رہا اور آفتاب زیب غروب ہو پہنچا تو قیصر نے معاً طبل بازگشت بجوا دیا
لڑائی موقوف ہوئی قیصر اپنے لشکرگاہ کیطرف واپس ہوا اور برزخ اپنے لشکر کیطرف پھرا لشکر میں پہنچ
بدیع الملک کے قدم کو بوسہ دیا بدیع الملک نے بہت تعریف کی اور سب پہلوان بھی اسکے مدح سرا ہوئے
لشکر اسلام خوشی خوشی میدان جنگ سے اپنی بارگاہوں کی جانب پلٹا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو میدان سے اپنی بارگاہ میں آیا فوراً کہلا کے کہا آج تو برزخ لنگر بند نے غضب کیا یقین ہے

کل بھی وہ میدان مین ادبار رنگ جائیگا علاوہ اسکے اور پہلوان بھی طلسم کشا کے لشکر مین ایسے موجود ہین جو کل
برزخ کے ہین اور طلسم کشا خود بھی مرد جری ہے مین جاہتا ہون کل گرگین درشت چنگال کو میدان مین
بھیجون کہ یہ سب سے قوی تر ہے جب یہ میدان مین جائیگا تو خوف سے کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا وزرا نے کہا اب
ہماری بھی یہی راے ہے سواے گرگین کے اور کوئی ایسا نہین ہے جو کل براے مقابلہ میدان مین جاسکے
اور فتح پائے قیصر نے کہا ایک بات یہ بھی مشکل ہے کہ گرگین منظور نہین کرتا ہے وزرا نے کہا اسوقت آپ
اسکے پاس تشریف لیجیے اور اس سے کہیے کہ آخر تم ہمارے کس کام کے ہو اسوقت مشکل مین تمھین لازم
ہے کہ ہماری مدد کرو اور اگر ایسے وقت مین مدد نہین کرتے تو ہمارے لشکر مین رہنا بھی بیکار ہے اپنے شہر
مین جاؤ عیش و آرام بسر کرو ہمارے ساتھ کیون تکلیف اٹھاؤ جب طلسم کشا اس مرحلے سے فراغت
پائیگا تو تمھاری طرف جائیگا جو اسکے حق مین مناسب جانیگا وہ کریگا تم تو بوجہ غرور کے اس سے مقابلہ نہ کروگے
اپنی سلطنت دیدوگے جب آپ ایسی باتین اس سے کرینگے یقین ہے کہ وہ ضرور خیال کریگا اور کل
مقابلے کے واسطے میدان مین نکلے قیصر نے کہا یہ بات پسند ہے مین اسی وقت گرگین کے پاس
چلتا ہون یہ کہکے مع اپنے وزرا کے اٹھا اور گرگین درشت چنگال کے پاس آیا گرگین زمین پر بیٹھا ہوا
تندفیل مست جھوم رہا تھا قیصر کو دیکھکر پاس تعظیم اٹھا آگے بڑھ کے سلام کیا قیصر نے کہا اے گرگین اسوقت تمھارے
پاس مین ایک سوال کرنے کو آیا ہون اگر جواب صاف مجھے نہ دوگے تو تجھ سے ملال عظیم ہوگا گرگین
نے کہا میری کیا مجال جو آپ کے خلاف حکم کرون قیصر نے کہا وہ بات تو بہت تمام ہے مین اسکا اعتبار نہین کرتا
گرگین نے کہا آپ تو ایسا نہ فرمائین آج تک مین نے غلامی سے گردن تابی نہین کی قیصر نے کہا جو تم میرے
لشکر مین آئے ہو تو کس غرض سے آئے ہو گرگین نے کہا ہم غلامان جانثار ہین آپ کے دشمن کے جان
کے خواہان ہین مدد کے واسطے حاضر خدمت ہوئے ہین قیصر نے کہا مدد کی تم سے امید نہین کیونکہ تم مقابلہ
کرنا ننگ و عار جانتے ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم اپنے شہر مین جاؤ جب میرے قتل کے بعد طلسم کشا تمھاری
طرف آئیگا تو اسکو سلطنت دیدینا جو مناسب جاننا وہ کرنا گرگین نے کہا اے سلطان بڑے تعجب کی
بات ہے کہ آپ مجھ ایسے غلام خیر اندیش سے ایسے کلمات فرماتے ہین مین صرف اسوجہ سے ان لوگون سے
مقابلہ نہین کرتا ہون کہ وہ لوگ کسی حال مین مجھ سے نہین لڑ سکتے اگر چاہون تو ایک لمحہ بھر مین تمام لشکر
طلسم کشا کو خاک مین ملا دون مگر بہادران زمانہ مجھے کیا کہینگے یہ بات تو ضرور ہے کہ طلسم کشا مرد شجاع
ہے اور مجھ سے زور مین بہت کم ہے اگر مین نے اس سے مقابلہ کیا اور وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوا تو سب مجھے
یہی کہینگے کہ ایک مرد شجاع کو اپنے سے کمزور پاکر قتل کر ڈالا اگر گرگین کو شرم نہ آئی کسی ہم پلہ سے مقابلہ کیا
ہوتا تو تعریف تھا اسوقت مین کیا جواب دونگا قیصر نے جواب دیا اے گرگین اب تو وہ برابری کا دعوے کرتا
ہے اور تمھارے جہان کے اعلے درجہ کے پہلوانون کو مار ڈالا ہے کیا اب وہ تم سے کمزور کہان رہا صرف تمھیں
مقابلہ کرنا باقی ہے اب کیا تم اس بات کے منتظر ہو کہ وہ تم سے خود آکر کہے کہ مین تم سے مقابلہ کرنے کو آیا ہون تو
تم اس سے مقابلہ کروگے غرض گرگین نے کہا آپ جانتے ہین کہ میرے اعلے درجہ کے پہلوان بھی ابھی تک میدان
جنگ مین برابر سے مقابلہ نہین کئے ہین انکو بھی غش میرے نام پر آتا ہے اور وہ ان لوگون سے مقابلہ کرنا اپنا ننگ سمجھتے
ہین قیصر نے کہا تو آپ سب لوگ اپنے شہر مین جائین یہان جو کچھ ہوگا ہم لوگ سمجھ لینگے اگر ہماری قسمت مین

فتح ہو تو طلسم کشا کو زیر کر لینگے اور اگر تقدیر میں شکست ہی ہے تو تم لوگ بھی طلسم کشا سے زیر ہو جاؤ گے صرف
تدبیر کیجاتی تھی کہ آپ لوگ اگر مقابلہ کریں تو بہت مناسب ہے گرگین نے جو قیصر کی گفتگو سنی کہا آپ کیوں
آزردہ ہوتے ہیں بکل تعمیل حکم والا کیجاتی ہے میں بھی مقابلہ کرونگا اور اپنے پہلوانوں کو بھی میدان میں بھیجونگا
بلکہ اسکا وعدہ کرتا ہوں کہ میں طلسم کشا کو کل گرفتار کر دونگا قیصر صاف باطن خوش ہو گیا کہا اے
گرگین اگر تمنے کل طلسم کشا کو زیر کر لیا تو میں تمہیں اس طلسم کا خلعت اعلا قرار دونگا بے تمہاری رائے کا
کوئی بات نہ کرونگا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں کل میرے ہاتھ سے طلسم کشا شکست اٹھائیگا قیصر
وہاں سے واپس آیا اپنی بارگاہ میں آ کے وزرا سے کہا آج تو گرگین نے وعدہ مستحکم کیا ہے یقین ہے کہ کل طلسم کشا
ضرور اسیر ہو جاے وزرا نے کہا حضور ان تو ایسا ہی ہے مگر طلسم کشا بھی آفت روزگار ہے وہ بھی اس سے ضرور
مقابلہ کریگا بڑی لڑائی پڑیگی کل کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہوگی قیصر خوشی کے مارے شب بھر جاگتا رہا جب
قیصر چرخ چہارم خوابگاہ مشرق سے اٹھکر تخت زرنگار زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر
بلند ہوا تو قیصر اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکر اسکا درست ہوا قیصر تخت پر سوار ہوا لشکر کو ترتیب دیکر لیا
طرف میدان کے روانہ ہوا ادھر بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ رکاب ہوا
طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے [illegible] ان میں ہر جانب کے لشکر کی صفیں درست ہوئیں نقیبان خوش الحان
دونوں لشکروں سے نکلے نقابت کرکے ہٹے گرگین نے کہا بہادروں کے دل کو جوش ہوا اسپ
چاہا مرکبوں کو بڑھادیں لشکر حریف پر جا پڑیں اپنی جرأت دکھائیں مگر سرداران لشکر کے ادب سے رکے رہے
قیصر نے پھر اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے طلسم کشا اگرچہ کل تو نے میرے
تھوڑے سے سرداروں کو زیر کیا اور وہ سب تیرے ہمراہیوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے [illegible] اسپر ناز نہ کرنا آج وہ
شخص تیرے مقابلے میں آنے والا ہے جو ایک دم میں تمام لشکر کو برباد کر دیگا بہتر یہ ہے کہ اب بھی اپنے ارادے
سے باز آ بدیع الملک نے کچھ جواب نہ دیا جب اسنے دو ایک بار اسی تقریر کو بیان کیا اور کچھ جواب نہ پایا
تو خفیف ہو کے واپس آیا اور گرگین درشت چنگال سے کہا اب تم مقابلے میں جاؤ اسوقت مجھکو طلسم کشا
کی یہ حرکت بہت بری معلوم ہوئی کہ میں نے تو اسکی بہتری کے واسطے [illegible] تقریر کو طول دیا اور اسنے
میری بات کو لائق جواب نہ سمجھا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں طلسم کشا کو سزاے معقول دیجائیگی سب
سے پہلے گیر تنگ فیل [illegible] کی طرف دیکھا کہا اے گیر تنگ میدان میں جا کے طلسم کشا کو ڈنک سے گرفتار کر لے
واپس نہ آ گیر تنگ نے جواب دیا آپ ایسی بات فرماتے ہیں گرگین نے کہا سلطان کا حکم میری نسبت ہے کہ میں
تمکو بھیجتا ہوں گیر تنگ مجبور ہو گیا گرز ہلاتا ہوا میدان کارزار میں آیا پکار کر آواز دی اے طلسم کشا میں تجھ سے
مقابلہ کرنا باعث ننگ و عار جانتا ہوں مگر حکم استاد اور فرمان شاہی سے مجبور ہو کے میدان میں آیا ہوں مجھے
تیری جوانی پر رحم آتا ہے اگر تجھے بھی اپنی جان عزیز ہے تو میرے ساتھ سلطان کی خدمت میں چل میں تیری خطا معاف
کرادوں بدیع الملک نے جو یہ تقریر واہیات سنی قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او بیہودہ بکتا ہے گیر تنگ
کہا میدان میں نکلکر گفتگو کر کہ حقیقت معلوم ہو بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا برنجی وغیرہ آئے رکاب
سے لپٹ گئے سب نے عرض کی آقاے نامدار ابھی غلامان جانباز سر فدا کرنے کو حاضر ہیں جانیں نثار کرنے
کو تیار ہیں ابھی آپ کیوں میدان کا عزم کرتے ہیں بدیع الملک نے فرمایا آپس معاملے میں دخل نہ دیں

ہے گو لکا یہ دستور ہو کہ جبتک کوئی کسی کا نام لیکر نہین پکارتا ہو اسوقت تک حریف کے مقابلے مین
جانے کا ہر ایک کو اختیار ہو اور جب کسی نے کسی کا نام لیکر پکارا اسوقت دوسرا اسکے مقابلہ مین نہین جا سکتا ہو
اور اگر جاسکے تو بالکل خلاف ہو سب پہلوان مجبور ہو گئے بدیع الملک نے نام خدا لیکر مرکب آگے بڑھایا
مقابلے مین گیر تنگ کے آئے گیر تنگ نے جو شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھی خوش ہو گیا اس کے
دل مین محبت پیدا ہو گئی کہا اے طلسم کشا مین مقابلہ کرونگا بدیع الملک نے فرمایا اگر مقابلہ کرنا منظور
نہین ہو تو مذہب سامری پرستی کو ترک کر اور طریقہ اسلام اختیار کر گیر تنگ نے کہا یہ ممکن نہین بدیع الملک نے
کہا پھر تمھین اختیار ہو گیر تنگ نے کہا اے طلسم کشا مین شرط کرتا ہون اگر اسکو منظور کرو تو میرے نزدیک
بہت بہتر ہو بدیع الملک نے فرمایا کہو گیر تنگ نے کہا مین مقابلہ کرتا ہون مگر شرط یہ ہو کہ مغلوب
غالب کی اطاعت کرے اور اُسی کا مذہب بھی اختیار کرے بدیع الملک نے فرمایا مین نے اس شرط
کو قبول کیا تم وار کرو گیر تنگ نے کہا بھلا مین وار کیا کرونگا میرا ایک وار بھی تجھسے نہ اٹھیگا بدیع الملک
نے کہا اگر تیرا وار نہ اٹھیگا تو مین قتل ہونگا تیرے سلطان کی مراد بر آئیگی گیر تنگ نے کہا مین تجکو قتل کرنا
نہین چاہتا ہون بدیع الملک نے کہا مین وار نہ کرونگا کیونکہ میرے یہان جنگ مین پیشدستی روا نہین
آخر گیر تنگ مجبور ہوا گرز بدیع الملک پر لگایا شاہزادے نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑ کے
اچٹ گیا بدیع الملک کو ذرا سی حرکت بھی نہوئی گیر تنگ دنگ ہو گیا کہا اے جوان اگر مین گرز کا وار
کوہ پر کرتا تو زمین مین پیوست ہو جاتا مگر تو نے میری چوٹ سپر پر روکی مجھے بڑا تعجب ہوا بدیع الملک
نے فرمایا مین نے دو وار اور تجکو دیے گیر تنگ نے کہا اے جوان ایک چوٹ سے بچگیا اب نازان نہ ہو کہ
مین نے چوٹ بچالی نہین معلوم کیا سبب تھا جو تو فرس پر قائم رہا بدیع الملک نے فرمایا دو وار اور کر
تجپر سبب بھی روشن ہو جائے گیر تنگ نے پھر گرز مارا تا بدیع الملک نے پھر سپر کو چہرے کی پناہ کیا گیر تنگ
نے گرز لگایا بدیع الملک نے سپر پر لیا گیر تنگ دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اب عرصہ نہ کر تیسرا
وار بھی کر لے گیر تنگ نے سہ بارہ گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا جھونک مین گیر تنگ
زمین پر گرا بدیع الملک نے مسکرا کے کہا اے جوان تو مرد جنگ سے بالکل باہر نہین گیر تنگ کو خفت ہوئی
اپنی فوج کی طرف پلٹ کے دیکھا سب کو اشارہ سے تسکین دی کمر سے تیغہ نکالا بدیع الملک سے
کہا اے جوان تو نے میرے ساتھ کمال کی اب تک مجکو غصہ نہین آیا تھا مگر اب تیرا بچنا محال ہو یہ کہکے تیغہ
کا وار بدیع الملک پر کیا بدیع الملک نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گیر تنگ نے دوسرا ہاتھ
بدیع الملک کے گریبان مین ڈالا چاہا اتنا ہاتھ جھٹکا کر اس جوان کو زمین سے اٹھا لون مگر کیا طاقت
تھی جو بدیع الملک سے شیر کے پنجہ سے ہاتھ چھڑا لیتا سب کچھ اسنے ترکیبین کین مگر ہاتھ نہ چھوٹا آخر
مجبور ہو کے گریبان بدیع الملک سے ہاتھ نکال لیا دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر تھوڑی دیر تک زور کیا
جب زور کرکے مجبور ہوا تو تھک کے دم لینے لگا مگر اپنے دل مین یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس جوان کی
ہڈیون مین بجائے مغز پارہ اور رگون مین بجائے خون قوت بھری ہو نہ اسکو جنبش ہوتی ہو نہ میرا ہاتھ اسکے پنجہ
سے چھوٹ سکتا ہو یہ تو خیال کر رہا تھا اور لشکر تعجب مین تکتا تھا ہر ایک کہ رہا تھا اب گیر تنگ
میدان سے زندہ واپس نہ آئیگا کوئی کہتا تھا یہ جوان بلا کا ہو مین اسکو ایسا نہین جانتا تھا کہ استے

تو قیامت کی میرے، اُس پہلوان کو عاجز کیا ہے جو میرا ہمسر اور بڑی قوت کا ہمین ہو قیصر نے کہا نہین اب اسکی قوت
کا یقین ہوا گرگین نے کہا مین اب تک یہ جانتا ہون کہ یہ جوان سحر سے زور رہا ہے قیصر نے کہا ان تو تمین
بالکل حرام ہے یہان تو یہ باتین یقین ہوا ہے بدیع الملک نے گیرنگ کو زمین سے اٹھا یا سر سے ملبوس کیا
گیرنگ نے اُن کی مین اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نے اُسکو زمین پر آہستگی رکھدیا گیرنگ
کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اُسے تین لشکر کیطرف روانہ کیا دوسرے پہلوان
کے منتظر ہوئے مگر دن تمام ہو گیا تھا قیصر نے بھی طبل بازگشت بجوا دیا اپنے لشکر کیطرف چلا بدیع الملک
خوشی خوشی اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے قیصر جو اپنی بارگاہ مین گیا وزرا سے بلا کے کہا بڑا غضب ہوا
آج گرگین بھی خائف ہو گیا اور رعب طلسم کشا بھی غالب ہو گیا دیکھیے کل کیا ہوتا ہے اور یہ پہلوان جو آج
زیر ہوا ہے کسیطرح گرگین درشت چنگال سے کم نتھا اسکو گرگین اپنا قوت بازو جانتا تھا اسکے زیر ہو جانے
سے گرگین کے ہوش بجا نہین رہے یقین ہے کل خود مقابلے کو جاوے وزرا نے کہا اب گرگین پر بھی اعتبار
نکیا جاوے جب طلسم کشا نے آپ پہلوان اس پہلوان کو زیر کر لیا تو گرگین درشت چنگال کو کسیقدر دست
سے زیر کریگا مگر یہ بات ممکن نہین جو گرگین فتح پاوے اور طلسم کشا کو گرفتار کرکے لے آوے قیصر
صاف باطن نے کہا جواب کیا کیا جاوے اور طلسم کشا کے ہاتھ سے کیونکر جان بچے وزرا نے کہا
اب ہم لوگون کی بجز عقل کام نہین کرتی سوا ہے اسکے کہ یہان سے کسی طرح چھپ کے بھاگ چلیے اور کسی طلسم
مین جا کر پناہ لیجیے قیصر صاف باطن نے کہا مجھے اور کسی دوسرے طلسم سے رسم نہین ہے مین کیونکر
جا سکتا ہون اور یہان سے بھاگنا اچھا نہین ہے کیونکہ اب طلسم کشا کو میرے گل حیات کی خبر دیگی وہ جا کر اُس
پھول پر قبضہ کریگا اسکو توڑ ڈالیگا مین جہان ہونگا زندہ نہونگا وزرا نے کہا اُس پھول کو اپنے ساتھ
لے چلیے قیصر نے کہا جس چشمہ مین وہ پھول ہے اگر اُس چشمہ سے باہر آوے تو میرا جینا محال ہے اُس پھول
کو چشمہ سے نکال نہین سکتا وزرا نے کہا بہتر ہے توکل کیجیے یا نگینہ سامری منگائیے اُس سے مدد لیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہے قیصر صاف باطن نے کہا مجھے اب نگینہ سامری کا اعتبار نہین ہے جسقدر احکام مجھے
ملے وہ سب خلاف پڑے ہین اسکے ذریعے سے کسی بات کو تحقیق نہ کرونگا اگر جان جاتی رہیگی تو مین نجات
پاؤنگا اسکے دیکھنے سے کچھ حاصل نہین ہے قیصر شب بھر یہ ذکر کرتا رہا جب سپیدۂ سحر آسمان پر نمودار ہوا
قیصر بارگاہ سے نکل تخت پر سوار ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے چلا اسطرف سے
لشکر اسلام بھی لب چاہ و چشم میدان مین آیا لشکر فریقین کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی
گرد کیست نزدیک طلب ہے گرگین درشت چنگال نے ارژنگ بالا قامت کی طرف دیکھا یہ گرگین کے
سامنے آیا گرگین نے کہا اے ارژنگ اگر تو نے بھی گیرنگ کی طرح اطاعت طلسم کشا زیر ہو کر اختیار کی
تو مین ہرگز تجھکو زندہ نہ چھوڑونگا تو خوب جانتا ہے کہ مین جسوقت چاہونگا طلسم کشا کے تمام لشکر کو خاک
مین ملا دونگا مگر ابھی ایک وجہ سے جنگ کا عزم نہین کرتا ہون مجھے منظور ہے کہ جسقدر پہلوان میرے یہان
ہین مین اُن سب کا امتحان لے لون جو طلسم کشا کو زیر کریگا اُسکو اپنی جگہ پر مقرر کرونگا ارژنگ نے
کہا اگر آپ کا اقبال شامل حال ہے تو مین طلسم کشا کو زیر کرکے پلٹونگا گرگین درشت چنگال نے
ارژنگ کو رخصت کیا ارژنگ نے میدان مین آکے نعرہ کیا کہ او طلسم کشا مین بہت مشتاق

ہون کہ تیرے ہنر جنگ دیکھون کہ تو نے کس خدمت سے گیر تنگ کو زیر کیا مین نے آج تک ایسی جنگ
نہین دیکھی واقعی تیری جرأت و ہمت مین شک نہین ہے بدیع الملک نے کہا اے ارشنگ مین
جانتا ہون کہ تو بھی بڑا صاحب جرأت ہے جو مجھے داد مردانگی دے رہا ہے یہ کہکر شاہزادہ میدان مین تشریف
لایا ارشنگ سے کہا وار کر ارشنگ نے چاہا کچھ عذر کرون مگر بدیع الملک نے کہا کہ کچھ عذر کام نہ آئیگا
مین سبقت نہ کرونگا ارشنگ نے مجبور ہوکے برچھے کا وار بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے اندر دے
ہنر اسکے وار کو خالی دیکر برچھے کا چھبرا مارا کہ اسکے ہاتھ سے نیزہ نکلگیا ارشنگ دنگ ہوگیا غصہ آگیا تلوار
میان سے لی بدیع الملک پر تلوار لگائی شاہزادے نے سپر کی اور چوٹ سے اُسکی تلوار کو دو ٹکڑے کر دیا
ارشنگ بدیع الملک سے لپٹ گیا چاہا زمین سے اُٹھا لون مگر کیا طاقت تھی جو ارشنگ اُس قطب فلک
شجاعت کو حرکت دے سکتا بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک کے لنگر مین ذرا بھی جنبش نہ پائی مجبور ہو کے
ٹھہر گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کمر مین ہاتھ
ڈالکر کہ دیا اُسنے چاہا مین بھی لنگر قائم کرون مگر کچھ نہ ہو سکا پانون اُسکے زمین سے اُٹھے بدیع الملک نے
سر سے بلند کیا ارشنگ نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے فرمایا اے ارشنگ اگر اسلام قبول کرو تو پناہ
ملے ارشنگ نے عرض کی اے شہریار میری مجال ہے کہ اب اسلام قبول نہ کرون بدیع الملک نے اُسکو
باسانی زمین پر رکھ دیا ارشنگ کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا دن بہت قلیل باقی تھا گرگین نے جو
یہ کیفیت دیکھی اُسکی آنکھون مین دنیا سیاہ ہوگئی اخوان آہن خوار کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر کچھ ہمت رکھتا ہے
اُس جوان کو جاکر گرفتار کر لا اخوان مار سیاہ کی طرح سے بل کرکے نکلا بدیع الملک کے مقابلے مین آیا
کہا اے جوان کس تکلف سے ارشنگ کو زیر کیا ہے مین بھی مشتاق ہون کہ کچھ ہنر جنگ دیکھون بدیع الملک
نے فرمایا مین موجود ہون اخوان نے کہا اے جوان مین چاہتا ہون کہ جسقدر حربے تیرے پاس ہین تو خبر کر لے
تاکہ حسرت نہ باقی رہجاوے . بدیع الملک نے فرمایا اے اخوان آہن خوار تجھے دیکھا تمھارے لشکر
سے دو جوان آئے اور ہر ایک نے چاہا کہ پہلے مین حملہ کرون مگر مین نے قبول نہ کیا میرا قول یہ ہے کہ جب حریف کے
حملے سے خدا بچاوے تو خود وار کرے اور پیشدستی کرنا میرے یہان ممنوع ہے اخوان آہن خوار نے عرض کی
اگر آپ قبول نہین فرماتے تو مین بھی ناچار ہون . اخوان آہن خوار نے بخوف و خطر وار تلوار کا کیا
بدیع الملک نوجوان نے اُسکے وار کو خالی دیا اخوان آہن خوار نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نوجوان نے اُس وار کو سپر پر روکا اخوان آہن خوار نے تیسرا وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر
فرمایا اے اخوان چوتھا وار اور کر مین اجازت دیتا ہون اخوان نے عرض کی اب مین وار نہ کرونگا
مین نے تین وار ایسے کئے ہین کہ اگر کوہ پر میری تلوار پڑتی تو مانند کاہ کاٹ دیتی بدیع الملک نے
فرمایا اسمین شک نہین ہے جیسا کہتے ہو بہت درست ہے مگر دو وار اور کرنا ہونگے اخوان مجبور ہوا پھر تیغ
اُٹھائی بدیع الملک پہ وار کیا شاہزادے نے اسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اخوان پر ایسا رعب
غالب ہوا کہ بدیع الملک کے قدمون پر گر پڑا عرض کی اے شہریار میری گستاخی کو معاف فرمائیے میری
مجال نہین جو آپ سے مقابلہ کر سکون مین حلقہ غلامی کان مین ڈالتا ہون آپ مجھے کلمۂ طیبہ تعلیم فرمائیے
بدیع الملک نے اُسی وقت اُسکو کلمہ تعلیم کیا اخوان بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو

بہت خوشی حاصل ہوئی مگر قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا حکم دیا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے آخر بوقت
طبل بازگشت بجا قیصر اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی اخوان آہن خوار کو ہمراہ لیکر
اپنے لشکر میں آئے وہاں سے بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے مگر قیصر جو میدان جنگ سے اپنی بارگاہ
کی طرف چلا تھوڑی دیر میں داخل بارگاہ ہوا وزرا کو بلایا کہا آج تو طلسم کشا نے غضب کیا تھوڑی سی
دیر میں دو پہلوان نامی وگرامی زیر کر لیے اب کل اسکے مقابلہ میں کون جائیگا اور اسکو زیر کرکے لائیگا وزرا
نے عرض کی یہ خیال بالکل خام ہے ممکن نہیں جو کوئی اس جوان کو زیر کرسکے وہ سب سے زبردست ہے اگر
گرگین بھی اس سے مقابلہ کریگا تو زک اٹھائیگا بہت پچھتائیگا وہ جوان صاحب شوکت و شان اسکو بھی
زیر کرکے اپنا مطیع بنائیگا قیصر صاف باطن سے کہا پھر کیا کرنا چاہیے وزرا نے کہا یا تو صلح کیجیے جنگ
سے باز آئیے یا یہاں سے کسی طرف تشریف لے چلیے قیصر نے جواب دیا کہ یہ دونوں امر نا ممکن ہیں میں
اگر یہاں سے کسیطرف جاؤنگا تو وہ میرے ملک حیات پر قبضہ کریگا اور اگر صلح کرونگا تو وہ بے مسلمان کیے
راضی نہوگا وزرا نے کہا پھر ہرطرح مشکل ہے جو آپ کے مزاج میں آئے وہ بہتر ہے قیصر نے کہا میں لڑکر
مرجانا سب سے اچھا جانتا ہوں وزرا نے عرض کی اسکا آپکو اختیار ہے قیصر نے کہا میں کل فیصلہ کرلینا
اچھا جانتا ہوں سب لشکر کو حکم دونگا کہ جاکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو جس طرح بن پڑے گرفتار کرو
یا قتل کرکے چھوڑو وزرا نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہے کل یہ بھی ضرور ہو قیصر شب بھر یہی باتیں کرتا رہا
جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ سے نکلکر جانب جنگاہ کل سپاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور بدیع الملک
نوجوان بھی مع لشکر میدان جنگ میں تشریف لائے دونوں لشکروں کی صفیں آراستہ ہوئیں قیصر
گرگین درشت چنگال کے پاس آیا کہا اے گرگین آج میرا ارادہ یہ ہے کہ اپنے لشکر کو یہ حکم دوں
کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑیں جس طرح بن پڑے اس جوان کو گرفتار کرلیں بے اس انتظام کے
دوسری بات ممکن نہیں ہے اور کسی طرح سے یہ زیر نہوگا گرگین نے کہا آپ بھی یہ قصد لغو مانیں میں آج اس
شخص کو میدان میں برائے مقابلہ روانہ کرتا ہوں جو رستم وقت ہے یقین ہے کہ اسکے مقابلہ کی تاب طلسم کشا
نہ لاسکے قیصر نے کہا اب تو تمھاری سی امید لگی اگر تم بھی میدان میں جاؤ تو مجھے اس بات کا یقین ہو کہ
وہاں سے تم طلسم کشا کو زیر کرکے پھروگے گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ حقیقت میں طلسم کشا
ایسا ہی خیرہ ہے مگر آج اور تامل فرمایئے کل یہ انتظام کیجیے گا قیصر نے کہا اے گرگین آج تمھاری خوشی
سے میں اس بات کو ملتوی رکھتا ہوں کل میں کوئی عذر نہ سنونگا گرگین نے کہا آج میں ہلیل سنگ بند
کو میدان میں بھیجتا ہوں یہ عجب پہلوان ہے اسکے حربے کو بھی آپ ملاحظہ فرمایئےگا سو من کا پتھر اسکے
پاس رکھا ہوا ایک پتھر سے اسنے بہت سے پہاڑ توڑ ڈالے آج وہ میدان میں جاکر مقابلہ کریگا
اسکی ضرب طلسم کشا کیونکر اٹھا سکیگا قیصر نے جواب دیا مجھکو اس بات کا یقین نہیں گرگین نے کہا آپ
آج ملاحظہ فرمایئےگا قیصر اپنی جگہ پر آیا گرگین نے ہلیل سنگ بند کی طرف اشارہ کیا کہ میدان
میں جاکر طلسم کشا کو گرفتار کرلا یا ہانک کر ہلیل میدان میں آیا آواز بلند کہا اے طلسم کشا میں
بہت مشتاق ہوں کہ دیکھوں آپکے دشمنان جرأت ہو جاسے یہ بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا
اسکے قریب آکے گھوڑے سے اترے ہلیل نے کہا اے جوان تو کیا ظرافت عمل کرتا ہے کہ مرکب سے اترکر

مقابلہ کرنے کے لیے آتا ہو بدیع الملک نے فرمایا آج تک جسقدر پہلوان شہر گردستان کے میرے مقابل
مین آئے اُسنے اسی طرح مقابلہ کیا آج خلاف دستور کیونکر کر سکتا ہون اور یہ بات بھی بیجا ہو کہ مین پیادے
سے سوار ہوکر لڑون جہلیل نے کہا جب آپ مرکب پر سوار تھے اُسوقت بھی میرا قد آپ سے بہت بلند
تھا اگر آپ رکابون پر کھڑے بھی ہو جاتے تو بھی میرے سر تک ہاتھ نہ پہونچتا اور اب تو آپ کا ہاتھ میری کمر تک
نہ پہونچیگا بدیع الملک نے فرمایا ان باتون سے کیا مطلب ہو جس کام کو میدان مین آیا ہو پہلے اُسکو انجام
دے لے پھر اور باتین کرنا جہلیل نے جب اسدرجہ بدیع الملک کو آمادہ جنگ پایا کہا مین جانتا ہون
آپ پہلے وار نکرینگے بدیع الملک نے کہا تجھے معلوم ہو جہلیل نے کہا پھر مجھے اجازت دیجیے کہ مین وار
کرون بدیع الملک نے اجازت دی جہلیل نے سنگ گران بدونون ہاتھون سے بلند کیا بدیع الملک
نے سپر اُٹھائی جہلیل نے پتھر بدیع الملک کے سر پر لگایا شاہزادے نے سپر پر روکا پتھر زمین پر گرا
بدیع الملک نے سپر چہرے سے ہٹائی جہلیل کی نظر جو بدیع الملک پر پڑی دنگ ہو گیا کہا اے جوان
سچ بتا دے کہ تو بزور سحر تو مقابلہ نہین کرتا ہو بدیع الملک نے فرمایا اے جہلیل ایسی بات زبان سے نہ نکال
مین سحر اور ساحرون دونون کو برا جانتا ہون تو خوب آگاہ ہو کہ مین اس طلسم مین ساحرون کے قتل کرنے
کو آیا ہون اگر خود بھی سحر جانتا ہوتا تو ساحرون کو قتل کیون کرتا علاوہ اسکے سحر میرے مذہب مین حرام ہو
جہلیل نے کہا اے جوان مین نے بہت سے بہادر اسی پتھر سے اُڑا دیے اور بہت سے دیوون کو اسی ضرب
سے ہلاک کیا آج تک کسی نے ایک وار کے بعد سر نہین اُٹھایا مگر اسوقت مجھے تعجب ہو کہ تیری ابرو پر بل بھی
نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا پھر کیا اور وار کرنے کا ارادہ ہو جہلیل نے کہا مین اب وار نہین کرونگا
تیرے وار کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا اے جہلیل اگر جان اپنی عزیز ہو اور انجام بخیر کرانا چاہتا
ہو تو اس مذہب باطل کو ترک کر دے اور اطاعت اسلام قبول کر جہلیل چونکہ سیہ قلب تھا مسلمان
نہوا اسی وقت اُسنے جواب دیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نہ کرونگا جو تیرے مزاج مین آئے میرے حق مین کر
بدیع الملک نے دو تین بار اس سے کہا جب اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا تو بدیع الملک نے مجبور ہو کے
تلوار آبدار میان سے لی خبردار خبردار کہکے اُسکی کمر پر وار کیا جہلیل سمجھا کہ اتنی سی تلوار میری کمر پر پڑکے کیا
کاٹیگی اس جوان کا بھی حوصلہ نکلجانا اچھا ہو اسکے بعد کشتی لڑکے اسکو زیر کرونگا یہ سوچ کے اُسی صورت سے
کھڑا رہا بدیع الملک کی تلوار جو پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے کیے جہلیل زمین پر گرا لشکرون سے
شور تحسین و آفرین بلند ہوا قیصر قوت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہو گیا گرگین درشت چنگال کی
آنکھون مین دنیا سیاہ ہو گئی گر بیساختہ زبان سے کلمات تحسین نکلے بدیع الملک نے اسکو قتل کرکے پامال
کیا قیصر نے یہ کیفیت دیکھکر اپنے لشکر کو اشارہ کر دیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو خبردار زندہ نہ چھوڑو اشارہ
پاتے ہی تمام لشکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑا گرگین درشت چنگال نے جو یہ حالت دیکھی اپنے پہلوانون
کو لیکر مجبوری آگے بڑھا لشکر اسلام نے جو ان سب کو بدیع الملک کی طرف آتے دیکھا یہ لوگ بھی
تلوارین کھینچکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی مگر شریان گران گوش و مہلال شاخ بلند کو گرگین نے
اشارہ کیا کہ تم دونون جاکر طلسم کشا کو گھوڑے سے اٹھا لو یہ دونون کافر بدیع الملک کی طرف
چلے شاہزادے نے جو ان دونون کو آتے ہوے دیکھا گھوڑا بڑھا کے شریان کو زمین سے اٹھا کے

چکر دیا زہرال نے چاہا میں سا طور کا وار کروں مگر بدیع الملک نے اس زور سے ضرب یان کو زہرال پر
پھینکا کہ دونوں کے استخوان بدن چور چور ہوگئے گرگین یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا آگے بڑھا للکارکر کہا اے
طلسم کشا ابتک تو میں تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتا تھا مگر اب مجھے ضرور ہوا کہ تجھ سے مقابلہ
کروں بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین میں موجود ہوں کہنے کی کیا ضرورت ہے اسوقت تو حملہ باتیں
تیرے یہاں خلاف ہو رہی ہیں گرگین نے کہا یہاں مقابلہ کرنے کی جگہ نہیں ہے کسی میدان میں
چل فوج کے بیچ سے نکل وہاں مقابلہ اچھی طرح سے ہوگا بدیع الملک نے فرمایا جس طرح تیرے
مزاج میں آئے فوج سے بھی الگ چل سکتا ہوں گرگین درشت چنگال نے کہا پھر دیر کرنے کی کیا
ضرورت ہے بدیع الملک نے تمام صفوں کو درہم و برہم کیا گرگین بھی ہمراہ ہوا قلب فوج سے نکلکر تھوڑی
دور پر ایک میدان تھا وہاں آئے بدیع الملک گھوڑے سے اترے گرگین نے کہا اے جوان
میرے مقابلے کے واسطے بھی گھوڑے سے اترتا ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا میں ہرگز مرکب
پر سوار ہوکر پیادے سے دغا نہیں کرتا گرگین نے کہا یہ شرط عام کیواسطے ہے گر میں خاص ہوں ابھی چاہوں
تو تجھے مع مرکب زمین سے اٹھا کر اتنا اونچا پھینکوں کہ مثل ستارے کے معلوم ہو بدیع الملک نے
فرمایا یہ دعوے بھی ظاہر ہو جائیگا مگر میں گھوڑے پر سوار ہو کے مقابلہ کرونگا گرگین مجبور ہوگیا بدیع الملک نے
فرمایا اے گرگین کسکا راستہ دیکھتا ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر کہ میں اپنی فوج
کو چھوڑ کے تیرے ساتھ آیا ہوں جب لشکری تجھکو فوج میں نہ پاوینگے نہیں معلوم کیا خیال کرینگے
گرگین نے کہا اے جوان مجھ سے بھی تو مثل اور پہلوانوں کے باتیں کرتا ہے بھلا میری ضرب تجھ سے
اٹھ سکیگی تو پہلے وار کرلے کہ تیرے دل میں حسرت نرہجاوے بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین میرے
یہاں یہ بات بالکل ناجائز ہے کہ حریف سے وار کرنے میں سبقت کروں جب تیرے حملے سے خدا بچا لیگا تو میں
بھی وار کرونگا گرگین نے جواب دیا کہ اے طلسم کشا میں جانتا ہوں کہ تو وار میں سبقت نہیں کرتا ہے مگر
یہاں کوئی اس بات کا دیکھنے والا نہیں ہے اور میں اس راز کو افشا نہ کرونگا بلکہ سب سے یہ بات کہونگا
کہ میں نے پہلے بہت سے وار طلسم کشا پہ کیے پھر طلسم کشا نے مجھپر وار کیا بدیع الملک نے سنکر جواب دیا اے گرگین یہ بات
تو نے بالکل خلاف شجاعت کہی ایسا ہو نہیں سکتا میں نے کسی کے دکھانے کو یہ بات اختیار نہیں کی ہے اور اگر یوں
بھی ہوتا تو سب سے بڑھ کے تو دیکھنے والا یہاں موجود تھا گرگین نے کہا اچھا ان میں نے بھی یہی عہد کر لیا ہے
کہ میں حریف پہ پہلے وار نہیں کرتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا پھر امتحان جرأت و مقابلہ کیونکر ہو گیا کوئی شرط
مقرر کیجاوے گرگین نے کہا اے جوان تیغ و تیر سے مقابلہ اچھا نہیں ہے پانجہ کرزور ہونا اچھی بات ہے بدیع الملک
نے منظور فرمایا گرگین نے سامنے آکر ہاتھ ملایا بدیع الملک نے اس زور سے اسکا ہاتھ پکڑا کہ اسکو یقین
ہوگیا میرا ہاتھ ٹوٹ جائیگا گرگین یہ قوت دیکھکر دنگ ہوگیا کہا اے جوان تجھ میں جتنا زور ہو مجھپر کرے بدیع الملک
نے فرمایا اے پہلوان تو نے پھر وہی شرط لگائی میں کسی بات میں سبقت نہ کرونگا گرگین جب ہر طرح مجبور
ہوا اچھا ہاتھ بدیع الملک کو سے دو ڈوں مگر شاہزادے کا قدم زمین سے نہ سرکا گرگین دیر تک زور کرتا رہا
جب مجبور ہو گیا بدیع الملک سے کہا اے جوان اب میں تیرے زور کا مشتاق ہوں شاہزادے نے کہا
اے گرگین دم لیکر پھر اچھی طرح زور کر گرگین نے کہا میں اب تیرے بعد زور کرونگا بھلا تیری قوت دیکھوں

بدیع الملک نے فرمایا ای گرگین کیا مضائقہ ہی اگر زور کروگے تو تمھاری شجاعت مین فرق نہ آئیگا گرگین نے پھر زور کرنا شروع کیا دیر تک زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کا قدم نہ سرکا اُسکی سانس چڑھنے لگی کہا ای جوان مین دو بارہ زور کر چکا اب بہت مشتاق ہون کہ تیرا زور دیکھون بدیع الملک نوجوان گرگین درشت چنگال کو سے دو دستے وہی قدم پر لاکے کہ دیکر چاہا زمین سے اٹھاون مگر گرگین بھی پہلوان نامی تھا اُسنے لنگر قائم کیا بدیع الملک ٹھہر گئے دیر تک گرگین سے ہیچا رہا بدیع الملک بھی خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد گرگین نے چاہا بدیع الملک کو دھوکا دیکر نکلون جیسے ہی تڑپکر نکلنا چاہا بدیع الملک نے ہلہ دیکر گرگین سے زمین پر نہ ٹھہرا گیا پاؤن اُٹھ گئے بدیع الملک نے سر سے بلند کیا چاہا چکر دیکر زمین پر مارین گرگین نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا ای گرگین جبتک اپنے مذہب باطل کو ترک نہ کروگے امان نہ ملیگی گرگین نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کی عدول حکمی کرون بدیع الملک نے آسانی گرگین کو زمین پر رکھدیا گرگین آہستہ تب کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کے قدمون پر گرا شاہزادہ نے گلے سے لگایا گرگین نے عرض کی ای شہریار اب فوج کی طرف تشریف لیچلیے وہ تو اب تک جنگ مین معروف ہین بدیع الملک گرگین کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے یہان ان لوگون مین عجیب آفت برپا تھی لشکر اسلام نے فوج قیصر کے تعاقب مین گھوڑے ڈالدیے تھے قیصر کا لشکر شکست اٹھا کر میدان جنگ سے فرار ہوا تھا بدیع الملک نے گرگین سے کہا سب لوگ اسی طرف آتے ہین گرگین نے عرض کی مین سب کو روکے لیتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای گرگین کیا ضرورت ہے تم کیونکر روکو جب لشکر میرے قریب آئیگا آپ ٹھہر جائیگا یہ فرماتے ہوئے آگے بڑھے لشکر بھی قریب آیا سب سے آگے قیصر کا تخت تھا بدیع الملک نے بڑھکر تخت قیصر ہاتھون پر اُٹھا لیا چاہا زمین پر پٹک دون مگر قیصر تخت سے کودکر بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی ای شہریار مجھکو پناہ دیجیے بدیع الملک نے فرمایا سامری وجمشید پر لعنت کرو خدا کو وحدانیت یاد کر کلمہ طیبہ پڑھو قیصر بصدق دل مسلمان ہوا لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک کو ہمراہ لیکر لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین تشریف لائے گرگین دربارگاہ تک ہمراہ آیا بدیع الملک نے ایک خیمہ اسکے واسطے بھی آراستہ کرایا گرگین خیمہ مین داخل ہوا قیصر نے اپنی بارگاہین بھی بدیع الملک کے لشکر مین نصب کرائین شاہزادے نے جشن عام کا حکم دیا سب بارگاہون مین تیاریان ہونے لگین قریب شام جب سب نے انتظام سے فرصت پائی اور روشنی بھی ہو چکی بدیع الملک نے اپنی بارگاہ مین قیصر کو بلایا اور گرگین کی بارگاہ مین گردستان کے پہلوان گئے چونکہ وہ سب لوگ کسی بارگاہ مین بوجہ طول اقامت جا نہ سکتے تھے اسوجہ سے گرگین کی بارگاہ مین سب کو بھیجا کہ یہ بارگاہ بہت بڑی تھی بدیع الملک کو جنگ دیوان کے بعد حاصل ہوئی تھی برائے آرائش یہ بارگاہ بھی بدیع الملک کے لشکر مین استادہ کیجاتی تھی کوئی اس بارگاہ مین رہتا نہ تھا جب بدیع الملک نے شہر گردستان کے پہلوانون کو زیر کیا تو ان لوگون کو اس بارگاہ مین رہنے کی اجازت دی وہ لوگ بہت خوش تھے کیونکہ کبھی قیصر نے انکے واسطے بارگاہ استادہ نہین کرائی تھی ہمیشہ میدان مین یہ لوگ رہتے تھے جب اپنے شہر مین جاتے تھے تو مکان مین رہتے تھے بلکہ قیصر نے بھی اس بارگاہ کو دیکھکر بہت تعجب کیا تھا بدیع الملک نے اس بارگاہ مین بھی بہت کچھ آرائش کرائی تھی دیوان بھی بڑا مجمع تھا تمام ساکنان شہر گردستان وہان جمع تھے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین

قیصر صاف باطن اور بہت سے معزز لوگ جمع تھے عمارتیں بنوا سکتے اور ایک جگہ قرار دی گئی تھی کہ وہ لوگ وہان
جمع ہوسکتے تھے ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ مین اپنے رفیقون کو لیے بیٹھا تھا جب سب طرح کی تزئین بارگاہون
کی ہوچکی تو جملہ سرداران سلام بارگاہ بدیع الملک کی طرف نذرین لیکر چلے باری باری بارگاہ مین آئے
بدیع الملک کو نذر دی تھوڑی دیر بیٹھے پھر سلام کرکے اپنی بارگاہ کیطرف پلٹ گئے تھوڑی دیر تک یہ
کیفیت رہی جب سب نذرین گذر چکین اور جملہ سردار باطمینان تمام اپنی اپنی بارگاہون مین جاچکے بدیع الملک
نے حکم دیا کہ کھانے کے خوان سب کے یہان پہونچائے جائین خادمون نے سب کے یہان خوان پہونچائے
تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے بھی خاصہ طلب کیا اسی وقت دسترخوان بچھایا گیا شاہزادے نے
مع اپنے خاص خاص سردارون کے خاصہ نوش کیا شب بھر عیش و عشرت مین بسر کی جب صبح ہوئی بدیع الملک
نوجوان برائے نماز سجادے پر تشریف لائے اور جملہ سردار بھی مصروف طاعت پروردگار ہوئے جب نماز
سے فرصت پائی تو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین قیصر صاف باطن آیا اور اسے سلام
سر جھکایا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی قیصر سلام کرکے اپنی جگہ پر بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد عرض کی اہل
شہر اب یہان سے تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا میرا بھی یہی ارادہ ہے کہ تمہارے یہان چلون
قیصر نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے لشکر کو حکم روانگی دیجیے بدیع الملک نے سردارون کو طلب
کیا حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین یہان سے آج ہی کوچ کرنے کا ارادہ
ہے سردارون نے لشکر مین جاکر اطلاع دی پیش خیمہ اسی وقت روانہ ہوگیا سردار سامان سفر درست
کرنے لگے تھوڑی دیر مین سب لوگ تیار ہوگئے سردارون نے آکر بدیع الملک سے عرض کی اہل
شہریار سب لوگ تیار ہین آپ کے تشریف لیچلنے کی دیر ہے بدیع الملک اسی وقت اٹھے قیصر کو
ہمراہ لیا بارگاہ کے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے بڑے
جاہ وحشم سے لشکر گران ساتھ لیکر شاہزادے نے وہان سے کوچ کیا قیصر صاف باطن نے اپنے وزرا
کو پہلے روانہ کردیا تھا کہ شہر مین جاکر تیاری کرین اور سب کو شاہزادے کی تشریف آوری سے اطلاع
کردین وزرا نے آکر سب انتظام شہر مین درست کیا تھا ہر دکان کو آئینہ بندی سے زینت دی تھی لوگون کو
بھی انتظار تشریف آوری بدیع الملک حد سے سوا تھا بہت سے لوگ شہر پناہ پر آکے منتظر تھے آپس مین
ذکر کررہے تھے کہ طلسم کشا بڑا مرد شجاع تھا کہ اسنے طلسم مراۃ العدم کو اسطرح فتح کیا کہ سلطان
ملک مطیع و فرمانبردار ہوگیا بعض کہتے تھے کہ طلسم کشا جوان قوی ہیکل ہوگا جب تو شہر کردستان کے پہلوان
کو یون زیر کیا کہ سب کے سب بندۂ بیدام ہین یہ ذکر آپس مین ہورہا تھا کہ دہت نقارے کی آواز آئی سامنے
سے گرد غبار بلند ہوئی سب نے کہا لشکر طلسم کشا آتا ہے یہ کہتے ہوئے اشتیاق دید مین سب لوگ آگے بڑھے
لشکر بھی قریب پہونچا سب نے دیکھا کہ لشکر کے آگے آگے ایک جوان صاحب شوکت و شان مرکب کوہ پیکر
پر بصد جاہ وحشم سوار گلے مین لوح طلسم مراۃ العدم پڑی ہوئی گھوڑے کو قدم پر ڈالے ہوئے آتا ہے
عقب مین اس جوان کے لشکر گران ہے سب نے آپس مین کہا طلسم کشا یہی شخص ہے جو سب کے
آگے آتا ہے اسی کے گلے مین لوح طلسم بھی پڑی ہوئی ہے مگر تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا نے ایسے ایسے
جوانون کو کیونکر زیر کیا یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے بدیع الملک کی سواری قریب آئی سب نے جھک کے

سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اسی جاہ وحشم سے شہر مین داخل ہوے اہل شہر نے جو بدیع الملک
کو دیکھا خوش ہو گئے سب نے سر نیاز خم کیا بدیع الملک سب کو جواب دیتے ہوے دونون ہاتھون سے
سلام لیتے ہوے طرف دارالامارۂ شاہی کے چلے مگر شہر کی حالت جو بدیع الملک نے ملاحظہ فرمائی نہایت
آباد پایا بہت خوش ہوے قیصر صاف باطن قریب دارالامارۂ شاہی بدیع الملک کو لیکر پہونچا نزدیک جاکر
عرض کی اے شہریار تشریف لیچلیے بدیع الملک نے گھوڑے کو روکا مرکب سے اُترے ایوان شاہی مین داخل
ہوے قیصر بدیع الملک کو قریب تخت لایا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھین مین براے
خدمتگذاری حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر تمھارا تخت تمکو مبارک رہے ہمین تخت کی پروا نہین اگر ہمی
حاجت ہوتی تو سلطنت ہفت اقلیم پر قبضہ کر لیتے کوئی بادشاہ ہے جو ہمسر ہوتا قیصر نے عرض کی اے شہریار اسمین شک
نہین مگر اسوقت سواے آپکے اور کوئی سزاوار تخت نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا مین اپنی طرف سے تم کو
اجازت دیتا ہون تخت پر بیٹھو قیصر نے عرض کی مجھ سے ایسی گستاخی نہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر
مین خود اجازت دیتا ہون یہ کہکے قیصر کا ہاتھ پکڑ کے تخت پر بٹھا دیا قیصر سلام کرکے تخت پر بیٹھ گیا بدیع الملک
نوجوان ایک دنگل مرصع کار پر رونق افروز ہوے اور سب سردار بھی ادب سے بیٹھے قیصر نے عرض کی اے شہریار
اب امیدوار ہون کہ مجھکو اجازت مرحمت فرمائی جاوے کہ مین اور انتظام کرون آپنے مجھے تاج بخشی فرمائی میری عزت
بڑھائی مین اب چاہتا ہون کہ حضور کو اس طلسم کی سیر بھی کرادون بدیع الملک نے کہا تمکو اختیار ہے قیصر تخت سے
اُٹھا سامان جشن مین مصروف ہوا تھوڑی دیر مین سب سامان جشن تیار ہو گیا قیصر پھر حاضر خدمت بدیع الملک ہوا
اور روساے شہر بھی نذرین لے لیکر حاضر ہوے سب نے بدیع الملک کو نذرین دین شاہزادے نے بھی بہت
انعام تقسیم کیا تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا پھر محفل مین رقص و سرود کا شغل ہوا نصف شب تک یہ چرچا رہا پھر قیصر نے
دسترخوان طلب کیا خادمون نے اسیوقت محفل مین دسترخوان بچھایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش کیا پھر
رقص و سرود شروع ہوا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا قیصر شاہزادے کو
اپنے ہمراہ لیکر خوابگاہ مین آیا خادمون کو معذر کیا آپ وہان سے باہر آیا بدیع الملک نوجوان مسہری پر تشریف
لیگئے شاہزادے نے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا قیصر وہان سے پلٹ کے اپنی خوابگاہ مین آیا بستر خواب پر جاکے لیٹا
کئی دن کا جاگا ہوا تھا نیند آگئی رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین قیصر زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے نکلکر زینت بخش
تخت زبرجدی ہوا بدیع الملک بیدار ہوے خادمون نے مصلا بچھایا شاہزادے نے فریضہ سحری ادا کیا باہر
تشریف لائے سب لوگ براے سلام حاضر ہونے لگے قیصر نے عرض کی اے شہریار مین نے کل نذر نہین دی تھی
مجھسے خطا ہوئی مگر آج امیدوار ہون کہ میری نذر بھی قبول فرمائی جائے یہ کہکے خزانے کی کنجیان حاضر کین بدیع الملک
نے کہا اے قیصر تمھاری نذر قبول ہوئی اب یہ مال و زر تمھین کو مبارک رہے مین چاہتا ہون کہ اب مجھکو خوشی یہان سے
رخصت کرو کہ حمزۂ صاحبقران زمان طلسم فیروزیہ مین منتظر ہونگے جبتک مین جاکر لوح طلسم نذر ادا دونگا اسوقت تک
فیروز ستارہ پیشانی اسرا نہین جائیگا بعد قتل فیروز انشاء اللہ تعالیٰ لوح تمھین بھیجدونگا قیصر نے عرض کی اے شہریار
مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر کیونکر رہ سکتا ہون مجھے اب سلطنت کی ضرورت نہین ہے بہت دنون سلطنت
کی اب کچھ روز آپکی خدمت مین رہکر اپنی حیات چندروزہ بسر کرونگا تاکہ میرا انجام بخیر ہو بدیع الملک نے یہ کلام قیصر سے
سنکر فرمایا کہ ایسا ارادہ نہ کرو اپنی راحت مین خلل نہ ڈالو ہم لوگ بعد قتل ازمرد خانۂ کعبہ جاینگے بلکہ تمکو بھی اپنے جانیکی

امید بھی نہیں ہو کیونکہ بعض دشمنان خدا ایسے ہیں جنکی وجہ سے اہل اسلام کو بہت گزند پہونچ رہا ہو اُنکے واسطے
صاحبقران شاید مجھکو چھوڑ جائیں پس تم میرے ہمراہ رہکر بہت پریشان ہو گی مجھپر بڑے بڑے مصائب پہنچنگے
تم اُنکے متحمل نہو سکوگے قیصر نے عرض کی ای شہریار آپ کی ہمراہی میں مجھپر جو مصائب گذرینگے مجھے اس راحت
سے زیادہ مزہ دینگے آپ ضرور مجھے ہمراہ رکاب لیتے چلیں اگر انکار فرمائیے گا میں اپنے تئیں ہلاک کر دونگا
بدیع الملک نے جب یہ تقریر قیصر کی سُنی دل میں خیال کیا کہ یہ ہرگز میرا ساتھ نہ چھوڑیگا مجبور ہوے کہا ای
قیصر یہان کی سلطنت کسکو دیجائے قیصر نے عرض کی جسکو حضور لائق سلطنت سمجھیں بدیع الملک نے فرمایا
میں یہان کے معزز لوگون سے مطلق واقف نہیں ہون تمھیں لازم ہو کہ اس معاملے کے واسطے ایک دن
قرار دو کہ اُس روز جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہون اور جنھیں حق سلطنت پہونچ سکتا ہو اُنکو جمع کرو میں جسکو لائق
سلطنت تصور کرونگا اُسے تخت پر بٹھلاؤنگا قیصر نے عرض کی یہ کیا مشکل ہو انشاء اللہ تعالے میں کل اس
صحبت کو قرار دونگا یہ کہکے بدیع الملک کے پاس سے اُٹھا وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوے قیصر نے
کہا جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہیں وہ سب جمع ہون ہمارے آقاے نامدار جسکو قابل سلطنت دیکھینگے
اُسے تخت پر بٹھائینگے وزرانے اور اہلکاران سلطنت کو بلایا اسکو حکم سلطانی سنایا اہلکار عزیزان شاہی کے مکانون پر
گئے سب کو اطلاع کی کہ کل آپ لوگون کو ایوان سلطانی میں حاضر ہونا چاہیے جنھے سبب دریافت کیا
اہلکاران شاہی نے کہا ہم اس بات سے بالکل باخبر نہین کہ آپ لوگون کی طلبی کیون ہو سب نے کہا ہم ضرور
جائینگے اہلکاران سرکاری وہان سے واپس آئے وزیر سلطان سے عرض کی حسب الحکم سب حاضر ہونگے
وزیرون نے قیصر سے کہا کہ کل سب حاضر ہونگے قیصر نے حکم دیا کہ سامان انجمن مشاورت درست کیا جائے
وزرانے سب انتظام کیا دوسرے روز عزیزان شاہی آکر جمع ہوے جب سب لوگ جمع ہو چکے تو قیصر نے
بدیع الملک کے پاس آکے عرض کی ای شہریار جو جو لوگ خاندان شاہی سے تھے وہ سب جمع ہیں آپ تشریف
لے چلیے بدیع الملک اُٹھے قیصر کے ہمراہ اُس مقام پر تشریف لائے جہان یہ سب لوگ جمع تھے ہر ایک نے جو
بدیع الملک کو دیکھا براے تعظیم اُٹھے سب نے بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک ایک
ڈنگل زرین پر آکے بیٹھے قیصر سے فرمایا ہر ایک شخص کے نام ونسب سے مجھکو آگاہ کرو قیصر نے سب کی فہرست
بدیع الملک کو دی اور ہر ایک کا شجرۂ خاندانی بھی پیش کیا شاہزادے نے ہر ایک کا شجرہ دیکھا جب سب
شجرے نگاہ سے گذر چکے تو آخر میں ایک شجرہ بدیع الملک نے دیکھا کہ وہ شجرہ ملک صمصام روشن بخت کا تھا
سلسلہ اس شجرے کا خاندان اسلاف سے ملتا تھا بدیع الملک نے اس شجرے کو پڑھنا شروع کیا قیصر نے جھک کے عرض کی
ای شہریار یہ شخص بڑا شجاع ہو اسکی شجاعت کے سکّے بیٹھے ہوے ہیں بہت لوگ اِس سے ماہر ہیں قبل میں اسکے آبا
واجداد اس طلسم کی سلطنت کرتے رہے ہیں یہ واقعی مستحق سلطنت ہو بدیع الملک نے کہا میں بھی اچھا جانتا ہون
قیصر نے عرض کی ای شہریار میری بھی یہی خوشی ہو کہ اِس شخص کو اِس طلسم کی سلطنت ملے بدیع الملک نے ملک
صمصام روشن بخت کو بلایا اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا تخت پر بٹھایا ملک صمصام بہت خوش ہوا بدیع الملک نے
فرمایا ای صمصام یہ سلطنت خاص تمھارے سپرد اسواسطے کیجاتی ہو کہ تم عدل وانصاف سے رعیت کے دل کو
شاد رکھو اور ہمیشہ حق پرستی سے کام رکھو ملک صمصام نے عرض کی ای شہریار ہمیشہ ایسا ہی ہوگا بدیع الملک نے
قیصر سے کہا اب یہان سے سفر کرنا مناسب ہو صاحبقران زمان کو میرا انتظار ہوگا قیصر نے صمصام سے کہا اب

ہم لوگ یہان ٹھہر نہین سکتے تم اپنی سلطنت سے خبردار رہنا کوئی کام خلاف قواعد نہ کرنا ملک صمصام نے عرض
کی ای سلطان طلسم مین ابھی آقاے نامدار کو نہ جانے دونگا جب انھون نے مجھکو سلطنت عطا فرمائی ہے اور میری عزت
بڑھائی ہو تو میرے یہان دعوت بھی قبول کرینگے قیصر نے کہا تم اسلیے عرض کر دیکھین ہو ایک روز تمھاری خاطر سے اور
نہ جائین صمصام نے کہا مین ابھی عرض کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندھکے عرض کی ای
شہریارا امیدوار ہون کہ جب آپنے میری عزت بڑھائی سلطنت عطا فرمائی تو میری ایک غرض اور قبول ہو بدیع الملک
نے فرمایا ای صمصام جو کچھ تمھین کہنا ہو بیان کرو صمصام نے کہا مین چاہتا ہون ایک روز آپ میری خاطر سے
یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین بدیع الملک نے فرمایا ای صمصام مین بہت تعجیل مین ہون گر دعوت کہو
رد بھی نہین کر سکتا جو کچھ تمھاری خوشی ہو مجھے منظور ہو مگر ایک روز سے زیادہ مین نہین قیام کر سکتا صمصام نے عرض کی
میری خوشی ہو جائیگی بدیع الملک نے کہا مجھے منظور ہو صمصام نے اسیوقت سامان دعوت کا حکم دیا تیاری
ہونے لگی بدیع الملک قیصر کے ہمراہ خزانہ طلسمی مین تشریف لائے جو جو تحفہ جات اعلی درجے کے تھے قیصر
نے شاہزادے کو نذر دیے اور جو کچھ مال بیش بہا تھا وہ سب بدیع الملک کے قبضے مین آیا شاہزادہ دیر تک خزانے
مین رہا جب سب مال و اسباب قیصر نے حاضر کیا اور بدیع الملک نے اپنے خزانے مین داخل کرنیکا حکم دیا سب مال
اسباب وہان سے اُٹھائے گئے تب بدیع الملک بھی خزانے سے نکلکر باہر آئے قیصر کو ہمراہ لیا راہ مین فرمایا
ہمارے لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا قیصر نے اسیوقت
ہرکارون کو بلاکے کہا کہ جاکر لشکر مین اطلاع کردو کہ کل یہان سے کوچ ہو ہر ایک اپنا اپنا سامان سفر درست کرے
ہرکارون نے لشکر بدیع الملک مین آکے سب کو اطلاع کی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا قیصر
نے بھی اپنے رفیقون سے کہا کہ سب لوگ تیار رہین کل جسوقت آقاے نامدار یہان سے روانہ ہونگے تو ہم بھی
ہمراہ ہونگا اسوقت کوئی بات ایسی نہو جسکی وجہ سے تم لوگ چلنے سے معذور رہو سب نے کہا ہم لوگ اپنا اپنا
انتظام قبل ہی سے کر چکے ہین اگر آقاے نامدار اسی وقت تشریف لے چلین تو ہم موجود ہین قیصر نے کہا لشکر
مین ابھی اطلاع کردو اور محلات کو بھی اس کیفیت سے آگاہی دو کہ کل یہان سے کوچ ہو ہر ایک کے
یہان براے رخصت جانا ضرور ہو وزراے سب انتظام درست کیا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی
ای شہریار تھوڑی دیر کے واسطے اجازت چاہتا ہون کہ اپنے اعزا سے رخصت ہو لون بدیع الملک نے فرمایا
ای قیصر جاؤ مین مانع نہین ہون قیصر محلات کی طرف روانہ ہوا ہر ایک سے رخصت ہو کر تھوڑی دیر مین پھر
بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا دن بہت کم باقی تھا بدیع الملک نے فرمایا ای قیصر اب ملک صمصام
کے یہان چلنا ضرور ہو قیصر نے عرض کی حضور تشریف لے چلین کئی بار وہان سے چوبدار حاضر ہوا کیفیت معلوم
ہوئی کہ ملک صمصام راہ مین منتظر ہو بدیع الملک اُٹھے اپنے خاص سردارون کو مع قیصر ساتھ لیکے
ہمراہ لیا سوار ہو کر ملک صمصام کے مکان کی طرف چلے ملک صمصام صبح سے راہ مین منتظر تھا اسکو ہرکارون
نے خبر دی کہ بدیع الملک تشریف لاتے ہین ملک صمصام آگے بڑھا دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار مع چند
سردارون کے تشریف لاے ہین ملک صمصام دوڑکے بدیع الملک کے سامنے آیا رکاب سعادت انتساب کو
بوسہ دیا بہت خوش ہوا اپنے ہمراہ لیکر مکان مین آیا شاہزادے کو مسند زرتار پر بٹھایا اور سردار بھی قاعدے سے
بیٹھے ملک صمصام نذر لیکر بدیع الملک کے سامنے آیا شاہزادے کو نذر دی بدیع الملک نے خلعت بیش قیمت

عنایت فرمایا ملک صمصام دعائین دیتا ہوا پچھلے قدم ہٹا پھر قریب آکر عرض کی اگر حکم ہو تو محفل مین ارباب نشاط حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہو صمصام نے اُسی وقت ارباب نشاط کو طلب کیا ایک نازنین زہرہ جبین نے مع سازندون کے محفل مین پائین فرش پر آکر سلام کیا سازندون نے ساز ملائے طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے گت شروع کی تھوڑی دیر تک رقص کی کیفیت دکھائی پھر سلام کر کے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل بآواز بلند گانا شروع کی غزل

ہلال عید چو پیوند کسے بروے کسے
کنون من و غم ہجران جستجوے کسے
نگہ کردنش از شرم دیدنے دارد
فغان ز جنبش پہلوے بدلہ جوے کسے
بصبح عید مرا این قدر غمین بپسند
بآب تیغ کسے تر نشد گلوے کسے
چو شد گذشت ز طفلی مرا بجام آب
نشد کہ تا لم کنم سر بہم خوے کسے
علاج نیست بجز این درد اشک را اگر گر
نشد نصیب کہ خطے برم ز روے کسے
فغان نداد کسے ای دریغ تا دم مرگ
فغان ز شوخیے طبع بہانہ جوے کسے

کشان کشان بردم دل ز چون ابروے کسے
بنالم آہ چہان و سبدم بجوے کسے
بریدہ نقش من خستہ را بجوے کسے
تا زنیدہ چہان سرکنم کہ کشت مرا
صبا فدا ے تو کردم بیار بوے کسے
گلوے خشک مرا بوسہ گاہ خنجر کرد
بیار بہر خدا یک سخن بروے کسے
خوش آنکہ خود نہ شناسی مراد فرمائی
بمہلت دو سہ روزی روم بکوے کسے
من ستمزدہ کو زندگی کجا ہمدم
کجا کجا کہ نرفتم بجستجوے کسے

گذشت آنکہ مرا بود جا بکوے کسے
اجل عنان مرا می کشد بسوے کسے
بیک سخن لب او واشد کہ من مردم
نماز شستن رخسارہ وضوے کسے
بروز عید کہ ہر کس پیادہ کردہ افطار
نشان بوسہ اغیار بر گلوے کسے
خوش میروم آہ این جہان تہ خاک
کہ آہ مردہ جوانی در آرزوے کسے
چلیدن دل بصبر کار آخر کرد
این دور روزہ دم کندہ ام گلوے کسے
گئے برون اشادمان گئے گریان

جب نازنین اس غزل کو ختم کر چکی حاضرین محفل بہت خوش ہوے سب نے تعریف کی بعض نے کہا کوئی اردو کی غزل کہو نازنین نے یہ غزل شروع کی

بلا سے گر ہو تو الا وہان یارمین دل
نکل نہ جائے دم اضطراب سینہ سے
اگر نہین کسی ہوش کے انتظار مین دل
اُڑیگا شعلہ شرر ہو کے ہو کے سنگ مزار
نہ دکھا اپنا شگفتہ کسی بہار مین دل
برنگ بیضہ لو روز توڑے دل سے
جو پوچھو کون تو مین یہ کہون ہزار مین دل
یہ جسم زار ہو مرا پیرہن مین ہے ہ تار
رہیگا میرے عوض میرا کوئے یار مین دل

الجھ رہین بہیئے مرا دل بغل کا دشمن ہو
برنگ شعلہ کمین آہ شعلہ بار مین دل
ترا سنگار رہی ہو وہ ہلا کر جائے گر
رہا اگر نہین گرم تپش مزار مین دل
تنک کے رنگ سے ظاہر ہو اسی کا حال
ہزارون ایک ہارا ہو کس شمار مین دل
نہ تین خلد مین حورین تو رہتا خلد مین کون
گرہ ہو تار مین یا میرے جسم زار مین دل

پھنسے نہ حلقہ گیسوے تابدار مین دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار مین دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیون ہو چشم براہ
پروئے زلف مسلسل کے تار تار مین دل
برنگ غنچہ پیکان و غنچہ تصویر
خوش بنا کیونکہ ہو اس کی حصار مین دل
ہزارون دشمن جان ہین ہو ایک دوست بڑا
لگے ہو صحبت خوبان گلعذار مین دل
اُٹھا تو لائے مجھے میرے ہمنشین اے ذوق

اس غزل کو جو نازنین نے شروع کیا ایک تو غزل ہی عمدہ دوسرے اس نازنین نے بتا بتا کے گانا ایک دل کو ہزار طرح سے بتایا کبھی آئینہ سے مثال دی کبھی پھول کی تشبیہ دی کبھی ساغر مے سے دل کو مناسبت دیکر بتایا اس درجہ باتین پیدا کین کہ دیکھنے والے دنگ ہو گئے خوش گلو بھی تھی ایسی ایسی ترکیبین صرف کین کہ سب کے دل بیتاب کر دیے غرض نازنین نے اس ترکیب سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل محو ہو گئے جب غزل ختم ہوئی ملک صمصام نے اشارہ کیا دوسری نازنین آئی اُسنے بھی رقص کی کیفیت دکھا کے ایک غزل گائی اسیطرح دو تین طائفے محفل مین آئے پھر ملک صمصام نے دسترخوان بچھوایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش فرمایا

پھر شغل رقص و سرود شروع ہوا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے کہا اے ملک صمصام اگر جی چاہے تو اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ آئی ہو ملک صمصام نے اسی وقت صحبت برخاست کی بدیع الملک کے واسطے ایک کمرہ مین مسہری بچھائی گئی شاہزادہ وہان تشریف لے گیا سب سردار بھی گئے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے آرام فرمایا سب سردار بھی محو خواب ہوے رات تو تھوڑی سی باقی تھی چند ساعت کے بعد سحر ہوئی بدیع الملک برائے نماز اُٹھے سجادے پر تشریف لائے فریضۂ سحری ادا کر کے قیصر کو طلب فرمایا کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہو اسی وقت یہان سے چلنا اچھا ہو قیصر نے اسی وقت ملک صمصام کو بلایا کہا اے صمصام اب آقائے نامدار یہان قیام کرنا پسند نہین کرتے ارادہ یہ ہو کہ اسی وقت یہان سے تشریف لیجائین ملک صمصام نے عرض کی اے شہریار اگر تشریف ہی لیجانا ہو تو قریب شام جایئے گا بدیع الملک نے فرمایا اسوقت سے بہتر اسکے سفر کوئی وقت نہین ہو صمصام مجبور ہو گیا بدیع الملک نے قیصر سے کہا اب لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سوار ہو جائین قیصر نے اُسیوقت لشکر مین اطلاع کی سب لوگ تو اس خبر کے منتظر بیٹھے تھے پیش خیمہ وغیرہ روانہ ہو چکا تھا جیسے ہی ہرکارون نے جا کر سوار ہونے کو کہا سب لشکری سوار ہو گئے شہزادہ بدیع الملک نے بھی اسپ صبا دم طلب کیا خادم مرکب لیکر حاضر ہوے شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا قیصر عماد باطن اور جملہ سرداران نامی وگرامی بدیع الملک کے ہمراہ ہوے ملک صمصام بھی تھوڑی دور کے واسطے ساتھ ہوے بدیع الملک لشکر مین تشریف لائے سب کو اپنے ہمراہ لیا وہان سے ملک صمصام کو بدیع الملک نے رخصت کیا اور طرف طلسم فیروزیہ کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کی جاتی ہو

کہ جب سب سرداروں کو عرصہ دراز گذرا اور امیر کو کسی کی خبر معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم کو صاحبقران ثانی نے طلب فرمایا جب مریخ حاضر خدمت ہوا تو امیر نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم قریب دو سال کے زمانہ گذرا مگر ابھی تک کیفیت ایرج و رستم ثانی وغیرہ کی نہ معلوم ہوئی خصوصاً بدیع الملک نوجوان کا حال نہ معلوم ہونے سے طبیعت زیادہ پریشان ہو اگر تجھ سے ہو سکے تو کسی طرح سے بدیع الملک نوجوان کی خبر لا مریخ نے جب صاحبقران کو نہایت مضطرب الحال پایا عرض کی یا صاحبقران آپ خاطر جمع رکھین مین آج ہی جاتا ہون انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتے کے بعد شاہزادے کی خیر صحت سے آپکو شاد و مسرور کرونگا امیر نے اسی وقت مریخ کو رخصت کیا مریخ آفتاب علم تخت پر سوار ہو کے جانب طلسم مرآۃ العدم روانہ ہوا تین روز کے بعد قریب طلسم پہونچا دھوپ بہت شدت کی تھی مریخ کو پیاس نے بہت پریشان کیا تخت نیچے اُتارا سامنے ایک چشمۂ آب تھا مریخ اُس چشمے کے قریب آیا پانی پیا تھوڑی دیر دم لیا چاہتا تھا کہ پھر تخت کو بلند کرے کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی مریخ آفتاب علم اس طرف متوجہ ہوا جیسے ہی دامنہ گرد شگافتہ ہوا مریخ نے دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر گران بڑے جاہ و تجمل سے تشریف لاتے ہین مریخ شاہزادے کو دیکھکر خوش ہو گیا آگے بڑھا شاہزادے نے بھی دور ہی سے پہچانا مریخ آفتاب علم نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک مریخ کو بہت عزیز رکھتے تھے گھوڑے سے اُتر پڑے بدیع الملک جب گھوڑے سے اُترے پھر کسکی مجال تھی جو پیادہ نہ ہوتا سب لوگ مرکبون سے اتر پڑے مریخ یہ عنایت دیکھکے خوش ہوا دوڑ کے بدیع الملک کے

پاس آیا چاہا جھک کے قدمون کو بوسہ دون مگر بدیع الملک نے گلے سے لگا لیا مریخ نے عرض کی اے شہریار
مزاج مبارک کی کیفیت بیان فرمایئے بدیع الملک نے ارشاد کیا شکر ہے اس بے نیاز کا جسنے اتنے بڑے طلسم پر
فتح دی مریخ نے عرض کی اے شہریار صاحبقران زمان شب و روز آپکی یاد مین بہت مضطرب رہتے ہین اور جملہ سرداران
نامی آپ ہی کو یاد کرتے ہین جب اضطراب صاحبقران حد سے گذرا تو مجھکو خبر خیریت کیواسطے روانہ کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم مجھے خود اس امر کا خیال تھا مگر کیا کرتا مجبور تھا جب طلسم کو خدا نے فتح کرایا تو مین وہان سے روانہ
ہوا فتح طلسم کے بعد دو یا تین روز وہان اور رہا کیونکہ قیصر صفات باطن نے وہان کا رہنا پسند نہین کیا میرے ساتھ آنے پر
کمرکی مین مجبور ہوگیا انتظام سلطنت کے واسطے ایک شخص کو تجویز کرتا تھا جب ایک شخص معتمد کو وہان کا انتظام سپرد کر دیا تب
اس طرف آیا تقدیر نے تمسے ملایا اب یہ بیان کرو کہ کون کون سردار آ گئے ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی ابھی تک
تو کوئی بھی نہین آیا اور نہ کسی کی خبر معلوم ہوئی ہے نہین معلوم سب کہان ہین اور کس کس نے طلسم فتح کیا کون کون ابھی ناکامیاب
ہے خلاصہ کیفیت ان لوگون کی نہین معلوم ہے بدیع الملک یہ سنکر خوش ہوے شکر خدا بجا لائے مریخ کو بھی خوشی ہوئی
بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین آج کی شب یہین بسر کرین صبح کو یہان سے چلینگے لشکر وہین ٹھہر گیا
بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک مریخ آفتاب علم کو لیکر اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی
اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوے مریخ کی طرف دیکھ کے
قیصر صفات باطن نے کہا آپ کے والد ماجد یہان تشریف لائے تھے مجھسے مدد چاہتے تھے مین نے بچند وجوہ
انکار کیا کیونکہ انکے ساتھ زمرد ثانی ساحر قدم تھا مین نے اسکو اپنے یہان رکھنا مناسب نہ جانا اب سنا ہے کہ وہ
طلسم نہ طاق مین جا کر پوشیدہ ہوا ہے اور آپ کے والد ماجد بھی اسکے ہمراہ ہین اور دو شخص اور بھی ہین جنکے نام سے
مین واقف نہین ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک تو رج ہوگا اور ایک تختگان وزیر زمرد ہوگا انشاء اللہ
تعالی یہان سے چلکر طلسم فیروزیہ مین کچھ روز قیام کرینگے جب سب سردار ہمارے یہان آ جائینگے تو طلسم
نہ طاق کی جانب چلینگے قیصر نے عرض کی اے شہریار کیا اس طلسم کو بھی آپ ہی فتح کرینگے بدیع الملک نے فرمایا
جسکے نام اس طلسم کی فتح لکھی ہوگی وہ فتح کریگا قیصر خاموش ہو رہا مریخ طلسم کے حالات دریافت کرنے لگا بدیع الملک
دیر تک سب کیفیتین بیان کرتے رہے مریخ چونکہ بدیع الملک سے کسی قدر گستاخ بھی تھا عرض کی اے ایک امر اور
تحقیق طلب ہے مگر کسی وقت دریافت کرونگا ابھی موقع نہین ہے بدیع الملک نے اسکی طرف دیکھا چہرے پر تبسم پایا کچھ
سمجھ کے مسکرائے کہا جو اصلی امر ہوگا مین حرف بحرف بیان کرونگا مریخ باتین کرتا رہا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے
بعد خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان لا کر بچھا دیا شاہزادے نے خاصہ نوش کیا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے
صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے مریخ آفتاب علم کے واسطے بدیع الملک
نے اپنے خوابگاہ مین دوسری مسہری بچھنے کا حکم دیا اسی وقت خادمون نے تعمیل حکم کی بدیع الملک مریخ کو ہمراہ لیکر
خوابگاہ مین تشریف لائے مریخ نے تخلیہ پایا بدیع الملک سے کہا اے شہریار آپ میرے واسطے کیون تکلیف
فرماتے ہین مین سو رہونگا آپ زنانی بارگاہ مین تشریف لیجائین بدیع الملک نے مسکرا کے کہا مریخ تمہین اب اس
امر کی تحقیق کا موقع ملا مریخ ہنس پڑا عرض کی اے شہریار مین یہی پوچھنے والا تھا کہ اب آپکے ہمراہ کسقدر لوگ ہین
بدیع الملک نے کہا میرے ہمراہ تمام لشکر ہے مریخ نے عرض کی اے شہریار یہ مین نہین عرض کرتا ہون بلکہ میرے عرض
کرنے کا منشا ہے کہ محلات میں سے کون کون ہمراہ ہین بدیع الملک نے چاہا بات کو ٹال دین مگر مریخ نے عرض کیا

لیکن اچھی طرح ان باتون سے واقف ہون چند واقعہ میرے سامنے گذرے ہین کہکشان کفن پوش کے باغ مین
جب آپ برائے سیر تشریف لے گئے تھے تو وہان کا جو واقعہ گذرا میرے سامنے کی بات ہو آپ بیکار پوشیدہ کرتے
ہین مین خود پوشیدہ ہو گیا تھا کہ شاید کوئی مجھکو دیکھکر شرمندہ ہو علاوہ اسکے اور بہت سے مقامات پر مین نے بہت سی
باتین دیکھین بڑے تعجب کی بات ہو جو آپ مجھ سے پوشیدہ کرین بدیع الملک نے خلاصہ کیفیت مریخ آفتاب علم سے
بیان کردی مریخ کو سنکر کسی قدر ملال بھی ہوا مگر ہنسی مین ٹال گیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گئی
بدیع الملک نوجوان نے آرام فرمایا مریخ آفتاب علم کو بھی نیند آگئی رات تھوڑی باقی تھی آثار سحر چند لمحہ کے بعد
فلک پر نمایان ہوے بدیع الملک کی آنکھ کھل گئی مریخ آفتاب علم کو جگایا خادم برائے وضو پانی لائے بدیع الملک
نے وضو کرکے نماز سحر ادا کی مریخ نے بھی نماز پڑھی بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سردار برائے سلام
حاضر ہونے لگے بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ لشکر مین چلنے کا سامان درست رہے تھوڑی دیر کے بعد
یہان سے چلینگے لشکر مین جو یہ حکم پہونچا سب نے اسی وقت سے تیاری کرنا شروع کی بدیع الملک نوجوان بعد زوال
آفتاب وہان سے روانہ ہوے مریخ نے عرض کی ای شہریار میرے نزدیک بہتر ہو کہ آپ صنم کدہ آذری کی سیر بھی کرتے
چلین وہ یہان سے بہت نزدیک ہو اور لائق دید ہو کاہیکو کبھی اتفاق ہوگا جو اس طرف تشریف لاینگے اور یہ سیر دیکھنے کے
قابل ہو بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ صنم کدہ آذری کیا چیز ہو مریخ نے عرض کی ای شہریار اسکو بھی ایک طلسم تصور
کرنا چاہیے ملکہ ناوک افگن نام وہان کی بادشاہ ہو طلسم مین کوئی مرد ایسا نہین ہو جسکے ڈاڑھی مونچھین بھی ہون
ہر ایک نوجوان ہو ابھی سبزہ تک آغاز نہین ہو ملکہ بھی بہت کمسن ہو انکی ایک وزیرزادی زہرہ جمال جادو آفت روزگار
ہو اس طلسم کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہو جو سحر و عجب انداز کا ہو بہت سے بادشاہان عالی جاہ ملکہ ناوک افگن پر
فریفتہ ہوکر آئے وہان تصویر بنکر رہ گئے اگر آپ تشریف لیچلین تو مجھ سے اور وہان کے باشندون سے بہت رسم
ہو ملکہ کی وزیرزادی بھی کچھ مجھکو جانتی ہو مین نے آج تک انکی صورت نہین دیکھی اکثر لوگون کی زبانی سنا ہو کہ نہایت
حسین ہو مجھکو آرزوے دید جب سے سنا ہو اگر آپ تشریف لے چلین تو کیا عجب ہو کہ آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر
ملکہ ناوک افگن خود آئے اور شرط مہمانداری بجا لائے کیونکہ آپکی شجاعت و جرأت کے شہرے ہر طلسم مین مشہور ہین اور
آپ لوگون کی تصویرین جتنے ساحران عالی جاہ ہین اُنکے پاس رہتی ہین اور تذکرات جنگ جو آپکے لکھے جاتے
ہین تاجر انکو خوشی سے لیتے ہین اور بشوق دیکھتے ہین ملکہ ناوک افگن نے بھی ضرور ہی آپکے تذکرے دیکھے
ہونگے جب آپ وہان تشریف لیجاینگے تو ملکہ ضرور بخاطر پیش آئنگی کیونکہ یہ جانتی ہو گی کہ آپ سحر نہین جایز کرتا ہو اور
علاوہ اسکے اسوقت آپ کے ہمراہ ساحران نامی و گرامی ایسے موجود ہین جیسے ہمرے سامری و جمشید کولان
مین بہت شجاعت مین آپسے بڑھکے کون ہو علاوہ اُسکے پہلوانان شہر گردستان جو آپکے ہمراہ ہین انکی صورتین
ایسی ہین کہ جو کوئی دیکھے گا اُسکے دل مین خوف پیدا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال تو مجھکو بالکل نہین ہو مگر دیر
ہو جانیکا لحاظ ہو ایسا نہو کہ جانے مین عرصہ ہو جائے اور سب سردار وہان آجائین جیسے صاحبقران زمان کے
پاس پہونچین مریخ نے عرض کی ای شہریار وہ لوگ ابھی نہین آینگے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھاری یہی خوشی ہو تو
مین موجود ہون قیصر نے بھی عرض کی ای شہریار مین نے بھی صنم کدہ آذری کی بہت کچھ تعریف سنی ہو مگر آج تک اُس طلسم کو
نہین دیکھا اگر آپ تشریف لیچلین تو مین بھی اُس طلسم کی کیفیت دیکھ لون بدیع الملک نے فرمایا بہتر ہو تم سب کی خوشی
کرنا ہی ہو فرما کے مریخ سے کہا وہ طلسم یہان سے کتنی دور ہو مریخ نے عرض کی ای شہریار بہت نزدیک ہو

بدیع الملک نے فرمایا پھر اُسی طرف چلو مریخ نے لشکر کو اسی طرف چلنے کی ہدایت کی سب لوگ اُسی طرف
متوجہ ہوئے دن بھر رہروی کی قریب شام ایک صحرا مین پہونچے صحرا کی عجب کیفیت دیکھی باغ سے بہتر بہار
اُس صحرا مین پائی بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا کہ یہ صحرا عجب پرفضا ہو اگر چاہو تو بارگاہ یہین آراستہ
کراؤ کیونکہ اب دن بھی بہت کم باقی ہو تھوڑی دیر مین شام ہو جائیگی رات کو رہروی کرنا اچھا نہین ہو شب بھر
یہین رہینگے صبح کو یہان سے پھر چلینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار آپکی یہی مرضی ہو تو کیا مضائقہ ہو مگر میرے
نزدیک بہتر یہ تھا کہ سرحد طلسم مین چلکر ٹھہرتے گو یہ بھی سرحد مین شامل ہو مگر سرحد خاص یہ نہین ہو اگر آگے تشریف
لے چلیے گا اِس سے زیادہ فضا نظر آئیگی بدیع الملک نے فرمایا دن بہت کم باقی ہو جب بالکل تاریکی
عالمگیر ہو جائیگی تو بارگاہ مین آراستہ کرنے مین تکلیف ہوگی مریخ نے عرض کی پھر یہین قیام کرنا مناسب ہے
بدیع الملک نے اُس شب وہین قیام کیا صبح کو جب خواب راحت سے بیدار ہوے فریضۂ سحری ادا کرکے
تھوڑی دیر تک صحرا کی سیر دیکھی لشکر مین حکم دیا کہ سب تیار رہین مین بہت جلد آگے چلونگا یہان سب لوگ مسلح و مکمل
ہوگئے جب بدیع الملک کیفیت صحرا دیکھکر چلنے لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے تھوڑی دور کے بعد ایک پھاٹک
طلائی نظر پڑا بدیع الملک نے مریخ سے پوچھا کیا پھاٹک طلسم کا ہو مریخ نے عرض کی اے شہریار یہ طلسم کی سرحد ہو
ابھی طلسم کا دروازہ بہت دور ہو جب وہان پہونچیگا تو دروازہ بند ملیگا مگر تکلف اسکا اِس دروازے سے
کہین بڑھکے ہوگا اور وہان ایک نہر گرد چاردیواری طلسم کے نظر آئیگی وہ نہر قابل دید ہو بلکہ طلسم کے اندر جانیکا
وہی راستہ ہو بدیع الملک مریخ سے طلسم کی کیفیت پوچھ رہے تھے کہ ایک برق چمک کر گری کہ صحرا
مین چارون طرف نور پھیل گیا سب چیزین نظرون سے بسبب خیرگی چشم کے معدوم ہوگئین سواے روشنی
کے دوسری چیز نظر نہ آتی تھی بدیع الملک نے لوح محفوظ کا عکس ڈالا بازو دیکھا بازوبند سلیمانی کا بھی عکس پڑا
مریخ آفتاب علم نے سحر کیا اور ساحرون نے بھی سحر کرنا شروع کیا دیکھے بعد وہ نور دفع ہوا بدیع الملک نے دیکھا
ایک جوان نقابدار سامنے کھڑا ہو مریخ نے بڑھکے عرض کی اے شہریار آپکو اس روشنی کا سبب معلوم ہوا
بدیع الملک نے فرمایا مین آگاہ نہین مریخ نے عرض کی اِسی جوان نے نقاب اُلٹ دی تھی اُسکی چہرے کی
روشنی چارون طرف پھیل گئی اِن لوگون کا یہ بھی ایک سحر ہو یہ دربان طلسم ہو اِسکی کچھ حقیقت نہین ہو سرحد طلسم پر
ہمیشہ پاسبانی حاضر رہتا ہو اگر کوئی شخص اِس طرف آتا اور وہ صاحب تحفظات ہوتا یا سحر اچھی طرح سے نہ جانتا
ہوتا تو یہ اُسکو گرفتار کرلیتا مگر آپ کے پاس تحفظات ہین سحر نے تاثیر نہ کی بدیع الملک نے فرمایا اے
مریخ مین اِسکی صورت دیکھنے کا مشتاق ہون کسی طرح اُسکے چہرے سے نقاب دور ہونا چاہیے مریخ
نے عرض کی جب یہ نقاب دور کریگا پھر وہی کیفیت ہو جائیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ نور اصلی ہو مریخ
نے عرض کی نور اصلی تو نہین ہو مگر یہ زور سحر بنایا گیا ہو جبتک سحر کرنے والا مارا نہ جائیگا اس وقت اِن لوگون کی
اصلی صورت ظاہر نہوگی بدیع الملک نے فرمایا سحر کرنے والا کون ہو مریخ نے عرض کی سلیم جادو مہتمم طلسم ہو اگر
اُسکو قتل کیجیے یا وہ مسلمان ہو تب یہ لوگ اپنی اصلی صورت پر آئین بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ لوگ اصل مین
بھی حسین ہین یا سحر سے حسین بنائے گئے ہین مریخ نے کہا اصل مین بھی ایسے حسن عالمگیر و زاہد فریب ہین
بدیع الملک نے کہا مین سلیم جادو کو ضرور دیکھونگا اگر بن پڑا تو اُس کو مسلمان کرونگا اگر مسلمان ہونے سے
انکار کریگا تو مین اُسکو قتل کردونگا مریخ نے عرض کی اے شہریار کیا عجب ہو کہ سلیم جادو مسلمان ہو جائے

کیونکہ وہ نسل اسلام سے ہو مگر جن لوگوں نے اُنکو ایسا بہکایا ہو کہ وہ اپنی اصلیت سے واقف نہین ہین ملکہ ناوک
افگن جادو سلیم جادو کی حقیقی بہن ہو مگر اُسکو یہ بھی نہین معلوم وہ ملکہ ناوک افگن کو اپنا ملک جانتا ہو اور ملکہ بھی اُسکو
مثل لوگون کے تصور کرتی ہو زہرہ جمال جادو جو وزیرزادی ہو وہ البتہ اس طلسم کے بادشاہ جدید کی بیٹی ہو
ورنہ ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو شاہ قدیم کے صلب سے ہین وہ بادشاہ مسلمان تھا اصل مین یہ طلسم نہ تھا
بلکہ نوذر اور سنگ نشین جسکو سب طلسم کا بادشاہ قدیم کہتے ہین وہ مرد عامل تھا اُسنے اپنے رہنے کو ایک مکان بنایا
تھا اور حفاظت کے واسطے کچھ عجائبات بزور حکمت کچھ بزور عمل بنا دیے تھے سلیم جادو اور ملکہ ناوک افگن اسی کے
صلب سے ہین یہ دونون بہت صغیر سن تھے کہ نوذر اور سنگ نشین نے انتقال کیا قمقام دریا پرست ایک
ساحر نوذر کے مکان سے قریب رہتا تھا خبر انتقال سنکر اُسکے مکان مین آیا اُسکی بی بی پر فریفتہ ہوا اُس عصمت
نے اپنی جان زہر کھا کر دیدی قمقام اولاد نہ رکھتا تھا ان دونون کو جو دیکھا شیدائے جمال ہو گیا اس مکان پر قبضہ کیا
سحر کے عجائب و غرائب تیار کرکے اُسکو طلسم کر دیا جب ملکہ ناوک افگن ہوشیار ہوئین تو قمقام نے اُنکو سحر تعلیم
کیا اُنھین کے واسطے طلسم بنایا تھا اس وجہ سے صغیر سن لڑکے کو بلا کے اُنکو بھی تعلیم کرائے سلیم جادو کو مہتمم
طلسم قرار دیا ملکہ ناوک افگن کو اپنی بیٹی بنایا آخر کار جب ملکہ سحر مین طاق ہو گئی قمقام نے تخت پر بٹھا دیا
اور آپ ایک گوشہ مین بیٹھ رہا اس زمانے مین قمقام کی زوجہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اُسکا نام ملکہ زہرہ
جمال رکھا اور ملکہ ناوک افگن بھی اُس زمانے مین بہت صغیر سن تھین سلیم جادو انتظام سلطنت کرتا تھا یہ دونون
قمقام کے لونڈے تھے باوجود صغر سنی کے ملکہ ناوک افگن سحر بہت خوب جانتی تھین اور سلطان طلسم سب اُنکو
کہتے تھے سلیم جادو مہتمم طلسم مشہور تھا جب سب مین تمیز کو پہونچے ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال جادو کو اپنی وزیرزادی
قرار دیا اور سلیم منتظم کاروبار طلسم ہوا قمقام نے انتقال کیا ملکہ تخت پر بیٹھین خود سب انتظام کیے لیکن سلیم
برائے نام منتظم رہا جو سحر اُسکے اول کے بنائے ہوے تھے اُنھین نوذر و نیا اُسکے تعلق ہو ورنہ اب بہت سے
سحر ملکہ نے ایجاد کیے عجائب و غرائب بہت سے بڑھائے طلسم کی عجب کیفیت کر دی سب طلسمون سے
انوکھے بیان حسین مین اور سحر بھی ہر ایک طلسم سے جدا ہو بدیع الملک نے جو داستان ملکہ ناوک افگن کی سنی
کمال شوق دید پیدا ہوا دل شیدا ہوا فرمایا اے مرزنج مین ملکہ کو بھی ضرور دیکھونگا اور سلیم جادو سے بھی ملاقات
کرونگا مرزنج نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم تک بخیر و عافیت تشریف لے چلیے پھر جو مزاج مین آئے آپکو
اختیار ہو بدیع الملک نے قیصر سے کہا تمنے اس طلسم کی داستان سنی قیصر نے عرض کی مین خوب آگاہ ہون
ملکہ مرزنج آفتاب علم نے بہت کم بیان کیا اگر پوری کیفیت اسکی عرض کی جائے تو عجیب دلچسپ قصہ ہو
بدیع الملک اسی قدر کیفیت سنکر مشتاق دید ہو گئے تھے قیصر نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نے فرمایا کہ
قیصر جو حال تمکو معلوم ہو بیان کرو قیصر نے کہا اے شہریار یہ کیفیت خلاصہ تھی وہ مرزنج آفتاب علم نے بیان
کر دی مین اُنسے بہتر نہین جان سکتا کیونکہ مین طلسم طبقات کا بادشاہ ہون اور یہ خاص طلسم کے دلبستہ ہین
مین انسے دعوی ہمسری نہین کر سکتا مرزنج آفتاب علم نے کہا آپ چونکہ اس طلسم سے بہت ہی قریب تھے اس وجہ
آپکو یہان کی کیفیت مجھسے بہتر معلوم ہوگی مین نے کسی قدر حال سنا ہو ایک بار ملکہ ناوک افگن نے ایک
نامہ میرے یہان بھیجا تھا کچھ ساحرون کی ضرورت تھی طلسم مین کوئی شخص بعزم طلسم کشائی آنے والا تھا اور
وہ بھی ساحران جلیل سے تھا ملکہ بہت پریشان ہوئی تھی اسی وقت مین کچھ لوگ طلب کیے تھے اُس زمانے

سے کچھ رحم چلا آتا ہو مین نے کچھ ساحر اپنے یہان سے روانہ کیے تھے اگلے جب اُن لوگون کو رخصت کیا تھا
بہت کچھ انعام واکرام دیا تھا ایک بار مین بر اسے تماشا اُس طرف گیا ملکہ کو اطلاع ہوئی میری دعوت کا سامان
کیا مگر مین بعض وجوہ سے وہان نہ جا سکا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اس طلسم مین جو لوگ
آئے ہین آپ کو نہین معلوم کہ کس طلسم سے قمقام نے یہ ساحر بلائے تھے اور کن لوگون نے اس طلسم کو
بنایا بدیع الملک نے فرمایا مین اسیقدر واقف ہون جسقدر مجھ سے مریخ آفتاب عالم نے بیان کیا اور کیفیت
سے آگاہ نہین قیصر نے کہا اے شہریار یہ طلسم متعلق ہو طلسم نور آگین سے ملکہ ناوک افگن جادو جہان کی منتظم ہین اور
کسی قسم کا اختیار سحر وغیرہ مین نہین ہو لوح طلسم بھی انکی طلسم مین ہو جب قمقام جادو نے طلسم نور آگین سے مدد
طلب کی تو وہان کے ساحرون نے آکر اس طلسم کو درست کیا مریخ نے کہا اے قیصر وہان کے ساحر کس کی پرستش
کرتے ہین حسین الزمان جادو وہان دعوے خداوندی کرتا ہو وہ لوگ دریا پرست ہین مجھکو یقین ہو کہ یہ طلسم اسی کے
متعلق ہو قیصر نے کہا اے شہریار قمقام دریا پرست تھا اسی وجہ سے یہان کے ساحر بھی دریا پرست ہوے مریخ
خاموش ہو رہا بدیع الملک نے کہا اے قیصر طلسم نور آگین کہان ہو قیصر نے عرض کی وہ طلسم بہت دور ہو وہان
عجائب وغرائب ایسے ہین کہ کبھی مین نہین آتے یہان تو پھر بھی حسن کم ہو گر وہان سب سے زیادہ حسن ہو مگر نہین جو
کوئی دیکھ سکے بدیع الملک نے فرمایا یہ طلسم کیونکر فتح نہین ہو سکتا اے قیصر نے عرض کی جبتک طلسم نور آگین فتح
نہ ہوگا اسوقت تک یہ طلسم بھی فتح نہ ہوگا اور ملکہ ناوک افگن پر حسین الزمان جادو عاشق ہو یہ انکو قبول نہین کرتی
ہو سی کی خوشامد مین حسین الزمان جادو نے انکو یہان کا بادشاہ کیا ہو لوح وغیرہ اسی طلسم مین ہو اور سلیم جادو جو ملکہ کا
حقیقی بھائی ہو وہ بھی ایک کام پر ہو طلسم ہو اختیارات کلی کی کو حاصل نہین جو وہ چاہتا ہو حسین الزمان کرتا ہو ایک بار
ملکہ ناوک افگن کو گرفتار کر لیا تھا بہت دنون اسیر رکھا پھر خود ہی رحم کھا کر رہا کیا سلطنت دی بھی کبھی ملکہ کے پاس
آتا ہو خوشامد کرتا ہو ملکہ کسی طرح منظور نہین کرتی ہو بدیع الملک کو یہ سنکر غصہ آگیا فرمایا مین اس کافر کو قتل کرونگا
اور ملکہ کو مسلمان کر دونگا کل طلسم کا بادشاہ بناؤنگا اول تو اب یہ بات لازم ہوئی کہ مین ملکہ پر یہ راز ظاہر کرون
کہ تم خاندان اسلام سے ہو کر ایسی گمراہ ہو لازم ہو کہ راہ راست پر آؤ مذہب باطل کو ترک کرو قیصر نے
مریخ کی طرف دیکھا مریخ نے اشارے سے کہا اے آفتاب نامدار جو کچھ کہتے ہین ایسا ہی کریگے اور ملکہ ضرور ان کی
اطاعت قبول کریگی یہ باتین آپس مین کرتے ہوے قریب ایک نہر کے پہونچے بدیع الملک نے دیکھا آب نہر
اس درجہ صاف ہو کہ تہ کی ہر ایک چیز نظر آتی ہو بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ نہر یہان کیواسطے
بنائی گئی ہو مریخ نے عرض کی اسکی حقیقت مجھکو نہین معلوم قیصر صاف باطن ہے دریافت فرمایئے انکا تہاور سے
نے قیصر سے اس نہر کی کیفیت دریافت کی قیصر نے بھی انکار کیا بدیع الملک اس نہر کے قریب آئے مریخ
نے عرض کی اے شہریار پانی بہت صاف ہو دیکھیے اصل ہو جیر کا پتا نہین اور اگر مرضی ہو تو منہ ہاتھ دھو لیجیے بدیع الملک
نے فرمایا میرا بھی جی چاہتا ہو بلکہ مناسب ہو جو لشکر بھی آج یہین قیام کرے اور قریب نہر بارگاہ آراستہ ہو مریخ اور
قیصر نے عرض کی اے شہریار اگرچہ یہ مقام بہت اچھا معلوم ہوتا ہو مگر پھر بھی معاملہ طلسم ہو یہان کچھ کے قیام کرنا
چاہیے شاید کچھ عجائب وغرائب یہان ہو بدیع الملک نے فرمایا خداوند کریم تم سب سے مجھ سکو اپنے
بندے کی حفاظت کرتا ہو اور جو بات ہو گا ہو وہ اسکے حکم دین کے تابع مین مقید ہون وہ کوئی مرد نہین ہو دشمن سے
لشکر یہان ٹھہراؤ بارگاہ یہین آراستہ ہون مریخ نے جو دیکھا وہ اصرار کرنا اچھا نہ مانا اسلام ان استادہ ہونے کا حکم دیا

لشکر کو ٹھہرایا اسیوقت بارگاہ میں مسند دھو چکین بدیع الملک نے کرسی طلب فرمائی خادمون نے لاکر قریب
نہر بچھائی اور لوگ بھی گرد بدیع الملک نامدار بیٹھ گئے شاہزادہ نہر کی کیفیت دیکھنے لگا مریخ بہت مقرب تھا
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ نے اس پانی کی صفائی بھی ملاحظہ فرمائی گر ہاتھ منہ دھو کر اس آب صاف کی
آبرو فزو جائی اسنے میں بدیع الملک کرسی سے اٹھے نہر پر آکے جلوہ فرما ہوے جیسے ہی پانی میں ہاتھ ڈالا ایک شعلہ
اس نہر سے آسمان کی طرف گیا بدیع الملک نے اس شعلہ کی طرف دیکھا دوسرا شعلہ اور پانی سے پیدا ہوا شاہزادہ
نے لوح محفوظ چمکائی بازوبند سلیمانی کا عکس پانی میں ڈالا نہر خشک ہو گئی بدیع الملک نے دیکھا ایک جوان نقابدار
سر جھکائے چلا آتا ہے اسکی آنکھ سے ایک چشمہ جاری ہے مگر جو پانی نہر میں آتا ہے خشک ہو جاتا ہے بدیع الملک نے چاہا
نہر میں کود کر اس جوان نقابدار کے چہرے سے نقاب الٹ دیں مگر مریخ آفتاب علم نے منع کیا عرض کی اے شہریار
آپ نہر میں ہرگز تشریف نہ لیجائیے گا نہیں معلوم کیا ہو یہ معاملہ طلسم ہے بدیع الملک نے کہا مجھے ان لوگون کی صورت
دیکھنے کا کمال شوق ہے مریخ نے کہا میں اس جوان کو باہر بلاتا ہوں آپ اسکے چہرے سے نقاب الٹ دیجئےگا
بدیع الملک نے فرمایا جلد بلاؤ مریخ نے ایک گولا اس جوان کی طرف پھینکا گولے سے پھول نکلے خوشبو جو
اس جوان کی ناک میں گئی ہاتھ باندھ کر اپنی جگہ سے اٹھا مریخ کے پاس آیا عرض کی کیا حکم ہے مریخ نے کہا ہمارے
آقا شاہ نامدار تمھاری صورت دیکھنے کے بہت مشتاق ہیں اپنے چہرے سے نقاب اٹھاؤ صورت زیبا دکھاؤ
جوان نقابدار نے کہا یہ میرے امکان کی بات نہیں ہو میں نقاب اٹھانے پر قادر نہیں ہوں مریخ نے کہا جس طرح
ہمیں چہرے نقاب اپنے چہرے سے اٹھاؤ نقابدار نے عرض کی میں نقاب اگر اٹھاؤنگا تو ابھی میرا سر اڑ جائیگا آپ صورت
نہ دیکھ سکینگے میری جان مفت جائیگی مریخ نے کہا ہم نہیں جانتے تم اپنے چہرے سے نقاب اٹھاؤ جب مریخ نے
دق کیا تو نقابدار نے مجبور ہو کر اپنے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہنوز نقاب نہیں اٹھی تھی کہ سر اڑ گیا تن بے سر زمین پر گر کے
ایڑیاں رگڑنے لگا بدیع الملک نے بہت افسوس کیا مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ کیا ہوا جو اس جوان کا سر اڑ گیا مریخ
نے عرض کی اے شہریار میں نے پہلے ہی خدمت والا میں عرض کیا تھا کہ جبتک سلیم جادو قتل نہ ہوگا یہ لوگ اپنے
چہرے کی نقاب اٹھا نہیں سکتے بدیع الملک نے کہا میں سلیم جادو کو ہدایت کرونگا یقین ہے کہ وہ راستے پر آجائے
اور تالیف قلب چھوڑ نا ہو مریخ نے عرض کی جبتک آپ سلیم جادو سے فیصلہ نہ کر لیجئے اسوقت تک خاموش رہیے
انکی صورت نہ دیکھیے ورنہ سب کی جان یونہیں جائیگی بیچارے اسوقت اس جوان کی مفت جان گئی بدیع الملک نے فرمایا اگر
مریخ ایک بات کی مجھے بڑی حیرت ہے کہ یہ لوگ یہان ہیں مگر کچھ گزند نہیں پہنچاتے اور نہ کچھ ایسے سحر کرتے ہیں جو
تنگ کریں نہ اس قسم کے مکر کرتے ہیں کہ ضروری گرفتار کریں مریخ نے عرض کی کہ یہ لوگ طلسم کشا کو پہچانتے ہیں جبتک
یہان طلسم کشا نے اصلی نہیں آئیگا اسوقت تک یہ لوگ سحر نہیں کرینگے جانتے ہیں کہ آپ لوگ برائے سیر یہان آئے ہیں
صرف مجھ کی سیر کر کے واپس جائینگے جسوقت آپ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرینگے اسوقت البتہ کچھ لوگ مارے جوینگے اور
لڑائی بڑی مچیگی یہ بات تو معلوم ہو گئی کہ آپ اس طلسم کے کشا نہیں ہیں اگر آپ فاتح ہوتے تو ضرور یہ لوگ شور وغوغا
بلند کرتے اور آپکی خبر ملکہ ناوک افگن کو ہو جاتی ملکہ لشکر ساحران ہمراہ لیکر آتی یا اور کوئی انتظام کرتی مگر آپ اس طلسم کے
کے فاتح نہیں ہیں بدیع الملک نے فرمایا یہ کیونکر معلوم ہوا کہ میں اس طلسم کا فاتح نہیں ہوں مریخ نے کہا اول
سبب تو یہ ہے کہ تصویر طلسم کشا کی یہان آویزان ہو اور اس تصویر کو وہ لوگ خوب پہچانتے ہیں جب اس صورت
کے آدمی کو دیکھینگے ضرور ملکہ ناوک افگن کو خبر کرینگے علاوہ اسکے آپ بعزم سیر یہان آئے ہیں ارادہ

نام ای طلسم کا بھی نہین ہی جو تم طلسم غیر رسے بدیع الملک نے فرمایا اب تو میرا ارادہ ایسا ہی کچھ ہو کہ مین اس
طلسم کو قبضہ کافران سے چھین لون اور ملکہ ناوک افگن کو مسلمان کر کے یہ سلطنت انکے سپرد کرون مریخ نے
عرض کی ای شہریار تصویر طلسم کشا یہان موجود ہو اگر آپ کی صورت اس تصویر سے ملی تو ضرور یہ لوگ ملکہ ناوک افگن
کو اطلاع دیتے اور ملکہ انتظام کرتی بدیع الملک نے فرمایا اگر ان لوگون کو اس بات کا خیال نہ آیا ہو مریخ نے
عرض کی کیا تعجب ہو ایسا ہی ہوا ہو گا یہ کہکے خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان وہان سے اٹھ کے اپنی بارگاہ
مین آئے اور سب سردار بھی شاہزادے کے ہمراہ آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب جلسہ برخاست ہوا اور سب
سردار اپنے اپنے خوابگاہ مین سونے کے واسطے گئے بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لے گئے جب خوابگاہ
مین پہنچے تو مریخ سے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہو کہ ایک نامہ ملکہ کو اس مضمون کا روانہ کرون کہ مجھے کچھ امور ضروری تجھ سے
کہنا ہین اور طلسم کی سیر بھی کرنا مقصود ہو یا میرے یہان آؤ یا جہان تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے ملو کہ مین کچھ
ضروری باتین تم سے کہون مریخ نے عرض کی ای شہریار بہت مناسب ہو آپ ملکہ کو نامہ تحریر فرمائیے مین خود اس نامے کو
لیکر جاؤنگا جواب لاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا میری بھی یہی صلاح ہو کہ تمھین اس نامے کو لیجاؤ اور جواب بھی لے آؤ
مگر مریخ یہ راز افشا نہ ہونے پائے مریخ نے بپاس خاطر شاہزادہ عالیجاہ اس امر کو منظور تو کر لیا مگر بچند وجوہ کسی قدر یہ بات
ناگوار خاطر بھی ہوئی کیونکہ مریخ کو خیال پہلے ہی ہوا تھا کہ بدیع الملک نوجوان ملکہ ناوک افگن پر فریفتہ ہو گئے ہین
یہ بات مریخ آفتاب علم کو کسی قدر بعض کی سبب سے ناگوار تھی مگر کچھ کہہ نہ سکتا تھا بدیع الملک کو بھی زیادہ عزیز
رکھتا تھا ہر وقت یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح جمعیت پر کسی قسم کا ملال نہ پہونچے بدیع الملک نامدار کو شب بھر ملکہ کی
یاد مین نیند نہ آئی جاگا کیے مریخ آفتاب علم سے یہی ذکر شب بھر رہا مریخ نے بہت کچھ باتین ملکہ کی بیان کین یہی
ذکر تھا صبح ہو گئی بدیع الملک نوجوان بستر خواب سے اٹھے خادم حاضر ہوئے وضو کے واسطے پانی حاضر کیا شاہزادے
نے وضو کر کے نماز پڑھی بعد نماز ایک نامہ اس مضمون کا ملکہ ناوک افگن کو تحریر کیا کہ مین اس طلسم مین بغرض سیر آیا تھا
تمھاری کیفیت سنکر نہایت ملال ہوا اور کمال اشتیاق ملاقات کی پیدا ہوا اور کچھ باتین بھی جو تمھارے مفید مطلب ہین
کہنا لازم ہوئین لہذا کوئی دن مقرر کرو کہ مین وہ باتین کسی طور سے تمھارے سامنے بیان کرون خواہ تکلیف اٹھاؤ
میرے پاس آؤ یا جہان بہتر سمجھو مین خود بھی آنے کو موجود ہون مگر اس رقعہ کو معمولی تحریر سمجھ کے پھینک نہ دینا جواب
اچھی طرح تحریر کرنا یہ لکھکر مریخ کو دیا کہا اس راز کو اپنے تک رکھنا کسی پر ظاہر نہ کرنا بلکہ ملکہ کو بھی ایسے وقت مین
یہ نامہ دینا کہ کسی قدر تخلیہ ہو مریخ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین آپ کے حسب دلخواہ کام کرونگا یہ کہکر نامہ اپنی
کمر مین رکھا گھوڑے پر سوار ہو کے بلند ہوا تھوڑی دیر مین سینکڑون کا راستہ طے کر کے ملکہ کے تخت گاہ کے دروازے پر پہونچا دیکھا
پہرا تھا چوبدارون نے جو اسکی صورت دیکھی کہا ای شخص تو کون ہو مریخ نے جواب دیا مین نامہ دار ہون بدیع الملک
نوجوان فاتح طلسم مرآۃ العدم وغیرہ کا ملکہ عالم کے پاس ایک نامہ لیکر آیا ہون چوبدارون نے جو یہ کیفیت
معلوم ہوئی سب نے ہاتھ باندھکر عرض کی شاہزادہ عالم آپ اس طرف کیونکر تشریف لائے مریخ نے سب
کیفیت بیان کی ساحرون نے عرض کی ہم آپ کی اطلاع ملکہ عالم کو کرتے ہین مریخ نے کہا مین واقعی نامہ لیکر
آیا ہون چوبدارون نے عرض کی کیا اور خادم وہان موجود نہ تھے جو آپ نے تکلیف اٹھائی مریخ نے کہا مین چونکہ
سب خادمون سے کمتر تھا سو میرے سے نامہ لیکر آیا چوبدار اسی وقت پردے کے قریب آئے دعائے دولت دیکر
کہا شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ مین کسی کا نامہ لیکر آیا ہون ملکہ نے کہا اسکے واسطے

انکے واسطے باغ میں بارہ دری آراستہ کیجائے ہمارے یہان سے جو لوگ معزز ہیں وہ انکے استقبال کو جائیں
بارہ دری میں لیجاکر بٹھائیں سلیم جادو کو اطلاع کرو کہ برائے ملاقات آوے چوبدار اسی وقت یہان سے رخصت
ہوے جو جو لوگ معزز ہیں سے تھے انکو جاکر اطلاع کی سب حاضر ہوے مریخ آفتاب علم کو بڑے اعزاز و اکرام سے
ہمراہ ایک بارہ دری میں لے گئے سلیم جادو کو اطلاع ہوئی وہ بھی برائے ملاقات آیا مریخ آفتاب علم نے
سلیم جادو کو اپنے پاس بٹھایا سلیم نے مزاج پرسی کرکے آنے کا سبب پوچھا مریخ آفتاب علم نے کیفیت بیان کی
کہ میں نامہ لیکر آیا ہوں سلیم نے پوچھا کیا شہنشاہ فیروز نے کوئی نامہ بھیجا ہے مریخ نے کہا انکا نامہ میں کیوں لاتا کیا وہاں
اور کوئی نامہ دار موجود نہ تھا انکے بہت سے نادم تھے میری کیا ضرورت تھی سلیم نے کہا پھر کون شخص ایسا ہے جسکا
نامہ آپ لیکر آئے ہیں مریخ نے کہا میں اس شخص کا نامہ لیکر آیا ہوں جو فیروز سے بھی رتبہ زیادہ رکھتا ہے سلیم
نے نام پوچھا مریخ نے نام بتایا سلیم نے کہا میں انسے واقف نہیں آپ آگاہ کیجیے مریخ نے بدیع الملک نامدار
کی حسب و نسب کو بڑے تکلف سے بیان کیا سلیم نے جو باتیں مریخ کی سنیں کہا اے شاہزادہ عالم جن لوگوں کے
آپ نام لے رہے ہیں یہ سب تو مسلمان ہیں مریخ آفتاب علم نے فرمایا ہاں تو صاحب ایمان ہیں کیونکہ سوا
اس دین کے اور کونسا مذہب ہے جو اس وقت حق پر ہو سلیم نے کہا آپ تو بیان فرمائیں مریخ نے کہا بفضل ایزدی
میں بھی مسلمان ہوں سلیم نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہیں آپکو کسنے مسلمان کیا اور کیونکر مسلمان ہوے مریخ نے
طلسم کے برباد ہونے کی سب کیفیت بیان کی اور فیروز کا فرار ہوکر طلسم نہ طاق میں جانا اور بدیع الملک کا طلسم
مرآۃ العدم کی تباہی کو آنا طلسم کو فتح کرکے واپس ہونا سب بیان کیا سلیم یہ ماجرا سنکر دنگ ہوگیا کہا یہاں کسواسطے
نامہ بھیجا ہے بدیع الملک نے ہم اپنے طلسم بھر میں نہ قیام کرنے دیجئے اور آپ بھی تشریف لیجائیے چونکہ آپکے ہم ممنون
ہیں اس وجہ سے جتنی آپ کی اسقدر خاطر کی اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اسکو ضرور ہلاک کرتے مریخ نے کہا اے
او سلیم جادو تم جانتے ہو کہ میں تمہارے یہان کے ساحروں کی کچھ حقیقت نہیں جانتا ہوں اگر آپ ایسے کلمات زبان
سے نکالوگے تو یہان سے طلسم نور آگین تک زمین ہلا دونگا سلیم نے کہا میں تو خود آپسے کہتا ہوں کہ آپ
یہان سے تشریف لیجائیں مریخ نے کہا میں جبتک ملکہ ناوک افگن کو نامہ دیکر اُنسے جواب نہ لے لونگا تب تک
نہیں جاؤنگا یہان کسی کی مجال نہیں جو مجھ سے مقابلہ کرسکے سلیم نے کہا آپ کا نامہ ملکہ تک نہیں پہونچ سکے گا
اور آپ کی کوشش بیکار جائیگی آپ نہیں جانتے ہیں کہ یہان کا کیا انتظام ہے اگر ساری جمشیدی آئین تو بے ہماری
اجازت کے کوئی بات نہیں کرسکتے ہیں مریخ نے [illegible] سنکر سلیم جادو سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر میں سلیم کی طبیعت کی
کیفیت بدل گئی اور جو لوگ وہاں بیٹھے تھے انہیں جو اٹھا کر سب سلیم جادو کو بجانے لگے سلیم بھی دوڑ کر سامنے
بیٹھا مریخ سے ہاتھ باندھ کر کہا شاہزادہ عالم آپ میری خطا معاف فرمائیے میں نے واقعی بے ادبی کی جو ایسے
کلمات زبان سے نکالے آپ مجھے رخصت مرحمت فرمائیے کہ میں جاکر ملکہ سے عرض کروں کہ شاہزادہ عالم اپنے
آقائے نامدار کا نامہ لیکر آئے ہیں سوائے آپکے دوسرے کو نہیں دیتے وہ فوراً یہان تشریف لائینگی نامہ آپ سے
لیکر ملاحظہ فرمائینگی مریخ نے کہا تم ابھی جاؤ ملکہ کو یہان لاؤ مجھے زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہیں ہے ابھی جواب لیکر جانا ہے
سلیم جادو بھی بعجلت [illegible] ملکہ ناوک افگن کے پاس آیا کل حال بیان کیا آخر میں یہ بھی کہا کہ ملکہ عالم مریخ آفتاب علم
ایک نامہ لیکر آئے ہیں چاہتے ہیں کہ آپ نامہ کو ملاحظہ فرماکے اسکا جواب تحریر فرماویں ملکہ ناوک افگن نے
کہا وہ نامہ کسکا ہے سلیم نے کہا کوئی شخص بدیع الملک نامدار عمرو صاحبقران سے [illegible] نامہ آپ

بھیجا ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا اور سلیم اور لوگ جو یہاں آکر اسیر ہوئے ہیں وہ بھی تو نسل صاحبقرانی سے ہیں
سلیم نے عرض کی یہ اُن سب سے زیادہ جاہ و حشم رکھتا ہو ایک طلسم کو فتح کر کے آیا ہو ملکہ ناوک افگن نے کہا اُن
لوگوں نے بھی ایک ایک طلسم فتح کیا ہو سلیم نے کہا آپ تشریف لے چلیں مریخ آفتاب علم سے گفتگو کریں سب
کیفیت معلوم ہو جائے ملکہ نے کہا تم جاکر شاہزادہ سے کہو اُس حجرہ میں آتی ہوں سلیم جادو وہاں سے
رخصت ہوا مریخ آفتاب علم کے پاس آیا مریخ نے کہا میرا پیام ملکہ کو دیا سلیم نے عرض کی تشریف لاتی ہیں چند
گہڑی کے بعد پھر سلیم نے آکر کہا ملکہ اپنی بارہ دری میں تشریف لائی ہیں شاہزادہ عالم کو بلاتی ہیں سلیم نے
مریخ سے کہا تشریف لے چلیے بدیع الملک کا نامہ دیجیے مریخ سلیم جادو کے ساتھ ہوا بارہ دری میں
آیا اور بیچ میں کھڑا رہا مریخ نے کہا میں حسب المطلب یہاں آیا ہوں ملکہ ناوک افگن جو چلمن کے اُس طرف
بیٹھی تھیں مریخ کی آواز سنکر ملکہ نے کہا میں نے سنا ہو کہ آپ کسی شخص کا نامہ لیکر آئے ہیں مریخ نے جواب دیا کہ میں
اپنے آقائے نامدار کا نامہ لایا ہوں ملکہ نے کہا آپ کے آقائے نامدار کون ہیں مریخ نے بدیع الملک کا
نام بتایا ملکہ نے کہا بہت سے لوگ اس طرف لشکر گراں اپنے ہمراہ لیکر آئے اور وہ لوگ مسلمان تھے طلسم میں
آنا چاہا میں نے اُنکی مخالفت کی اُنھوں نے قبول نہ کیا آخر میں نے مجبور ہو کے گرفتار کر لیا سب لوگ طلسم
فیروزہ کے مقامات کو فتح کر کے چلے تھے مگر اس طرف سے کوئی نہیں آیا تھا اور راہوں سے سب آئے تھے
گرفتار ہوئے مگر آپ کے سبب سے بدیع الملک اصلی راستے سے تشریف لائے اور آپ بھی اُنکے ہمراہ
اس وجہ سے کوئی کچھ نہ کر سکا بلکہ مجھکو خبر ملی کہ ایک نگہبان کی میرا امداد گیا لیکن آپکا نام بھی سنا تھا کہ آپ کے
سبب سے اُنکی جان گئی ہیں اسی سبب سے خاموش بیٹھی رہی کہ دیکھیں کوئی خطا ہو گی آپنے اُسکو قتل کیا مریخ نے
کہا آقائے نامدار نے اُسکی صورت دیکھنا چاہا اُسنے انکار کیا میں نے اُسپر سحر کر کے اسکا نقاب اُٹھانا چاہا تھی
سر گیا ملکہ نے کہا وہ لوگ نقاب اپنے ہاتھ سے نہیں اُٹھا سکتے ہیں آپکو یہ کیفیت معلوم تھی مریخ نے کہا
آقائے نامدار نے دوبار فرمایا میں نے مجبور ہو کے ایسا کیا ملکہ نے کہا آپ کے طلسم پر کیا آفت آئی مریخ نے
سب کیفیت بیان کی ملکہ ناوک افگن نے کہا میرے یہاں جو جو لوگ مقامات کے طلسموں کی وہیں قید ہیں
سب اسیر ہیں اگر آپ کہیں تو میں سب کو وہیں لیکر آپ کو دیدوں آپ بدیع الملک سے لے سکتے
ہیں جب سب لوگ آپ کے قبضے میں آجائیں تو آپ طلسم کے پاس تشریف لیجائیں تو میں اُنکو دین
کو طلب بنزاق سے مدد دونگی علاوہ اسکے جسقدر لشکر میرے پاس موجود ہو سب حاضر ہو میں خداوند
حسین الزمان سے جاکر مدد طلب کرونگی وہاں سے بھی مدد آئیگی اس طلسم میں بھی مجھے بڑے بڑے
اختیار ہیں خداوند میری بڑی خاطر کرتے ہیں جس وقت میں اُنسے سب کیفیت بیان کرونگی وہ بھی دریغ
نہ کرینگے جسقدر مدد مانگونگی وہاں سے ملجائیگی آپ مسلمانوں سے کہیے مریخ آفتاب علم نے کہا اے
ملکہ میری کیا مجال ہو میں ایسا ارادہ دل میں کروں کس کی طاقت ہو جو ان لوگوں سے لڑ کو فتح پاسکے ممکن نہیں
اُنمیں ایک ایک ■ ان ایک ایک لشکر کے بگاڑ دینے کو کافی ہو سحر اُن لوگوں پر تاثیر نہیں کرتا جرات
ہیں اُنسے کوئی بازی بیجا نہیں سکتا پھر کس بھروسے پر اُنسے مقابلہ کروں ملکہ نے کہا ایسا خیال کر سبب سے
لوگ لشکر گراں لیکر اس طرف آئے اور گرفتار ہوئے ایک بھی مقابلہ نہ کر سکا مریخ نے کہا ان بے سرداروں
کا ذکر نہیں میں اپنے آقائے نامدار اور صاحبقران خوش و نامدار کی نسبت کہتا ہوں جو لوگ میلے آتا اُنکو

ہیں کہ غضب سے اُنکی مدد ہوتی ہو قوت میں انکا ہمسر کوئی نظر نہیں آتا آپ ملاحظہ فرمائیں کہ غزگردستان سے کیسے
کیسے پہلوانان نامی اُنھوں نے زیر کیے ہیں علاوہ اسکے اور بہت زر ابان تنہا فتح کیں جنکے ذکر کتابوں میں
موجود ہیں بھلا اُنسے کون مقابلہ کر سکتا ہو ملکہ نے جواب دیا کہ جب آپ پر انکا رعب ہی غالب ہو تو میں
کیونکر آپ کو یقین دلا سکتی ہوں کہ میں اس لڑائی کو فتح کر لونگی مریخ نے کہا اب آپ اسکی نسبت
مجھسے کچھ نہ فرمائیں بلکہ یہ نامہ دیکھکر اُسکا جواب لکھدیں ملکہ نے کہا آپ نامہ مجھکو دیں مریخ نے نامہ بدیع الملک
نوجوان ملکہ ناوک افگن کو دیا ملکہ نے نامے کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکیں تو
مریخ سے کہا میں ایسی تحریر کا کیا جواب دوں یہ ممکن نہیں کہ میں اُنسے بات کر سکوں کیونکہ مجھے ممانعت
ہو اور سلطان خداوند حسین الزمان جو طلسم نور آگین کے خداوند ہیں اُنھوں نے چند آدمی اس واسطے مقرر کیے
ہیں کہ میں کسی غیر شخص سے بات نہ کر سکوں آپ کی نسبت میں نے اجازت طلب کی وہاں سے حکم ہوا
کہ وہ تمھارے محسن ہیں اُنسے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہو جب مجھکو وہاں سے اجازت مل چکی ہو تب
میں نے آپ سے بات کی ہو اور یہاں آئی ہوں بھلا ایک مرد دلیر نہ سمجھے سے بات کرنے کی اجازت مجھکو
کیونکر ملیگی اور میں خود کب گوارا کرونگی کہ ایک شخص بیرونی سے باتیں کروں مریخ نے کہا ای ملکہ ناوک افگن
اگر تم منظور نہ کروگی تو بہت پچھتاؤگی طلسم نور آگین کی قوت پر نازاں نہ ہونا اگر آقاے نامدار بگڑینگے تو طلسم
نور آگین کی کوئی حقیقت نہیں ہو یہاں سے دانجف خون کا دریا بہادینگے دونوں طلسموں کو خاک
میں ملا دینگے ملکہ نے کہا یہ بات بالکل غلط ہو ایسا ہو نہیں سکتا ابھی عمر طلسم بہت ہو اور فاتح اس
طلسم کا اور ہی شخص ہو گو وہ بھی اہل اسلام سے ہوگا مگر نام طلسم کشا کا رفیع البخت ہوگا لوح ایشان طلسم نے
یہانتک لکھدیا ہو کہ طلسم کشا یہاں حوض خون اور لیے آئینگے وہی خداوند حسین الزمان کو بھی بزور
قتل کرینگے مگر خداوند ابھی ان قتل نہ ہوسکینگے نظر مردم سے پوشیدہ ہو جائینگے اُس جوان پر بھی صدمہ ظہیر
نہ کریگا مریخ یہ کیفیت سنکر بہت حیران ہوا خیال کیا کہ اس نام کا کوئی سردار صاحبقران کے یہاں نہیں ہو
ایسے مصلحت وقت جانکر مریخ نے کہا رفیع البخت بھی انھیں لوگوں سے ہونگے جو اس طلسم کو فتح کرینگے
مگر آپ اچھا نہیں کرتی ہیں جو انکار فرماتی ہیں اگر انکو غصہ آجائیگا تو قیامت بپا ہوگی ملکہ نے کہا میں نے جو کچھ
کہا وہی بہت ٹھیک ہو اب بار بار اس امر میں مجھسے کہنا بیفائدہ ہو جو کچھ آپ لو اور آپ کے آقاے
نامدار کو منظور ہو اُسمیں مدد نہیں نہ کرینگے میرا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہو مریخ کو بہت غصہ آیا کہا ای ملکہ ناوک افگن
کیا کہوں مجبور ہوں اس وقت میں خاموش ہوں اگر دوسرا اس طرح کے کلام میرے سامنے کرتا تو نہیں معلوم
میں کس طرح سے جواب دیتا مگر آقاے تمھارے سے جاکر عرض کرتا ہوں پھر طلسم کی سیر اچھی طرح کردونگا ملکہ نے کہا
آپکو اختیار ہو مریخ ہونٹ چاٹتا ہوا اُٹھا سلیم جادو نے بہت ہی سہ ٹھہرایا مگر مریخ دنکا بدیع الملک
کیطرف روانہ ہوا اُسکا حال زینت تحریر کیا جاتا ہے

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہے

دیکھیے مریخ آفتاب علم گرنیکے چلا گیا تو ملکہ نے سلیم جادو کو بلایا کہا اے سلیم جادو میں نے جس طرح سے
اسے سمجھایا اسکا کلام کو گرفتار کر لیا ہو اسکو کیا امیر کے لیتی ہوں سلیم نے کہا اے ملکہ مریخ ساحر جلیل اور

آفت روزگار ہے کسی کی مجال ہے جو اُس سے مقابلہ کرے مین پہلے بہت کچھ سخت باتین اُسکو کہہ رہا تھا نہین معلوم اُسنے
مجھ کو کیا جادو کر دیا کہ مین اپنی باتین بھول گیا وہ مشغول ہو کر ہاتھ باندھنے لگا ورنہ پہلے میرا ارادہ یہ تھا کہ آپ کو
اطلاع کرون اور یہان سے لیجاؤن جب سے سحر کی یہ کیفیت ہو گی کہ ملتے ہی اُسنے مجھ ایسے ساحر کو تسخیر کر لیا
تو اور لوگ جو یہان ہین سب میرا نام سننے والے ہین انکی وہ کیا حقیقت سمجھے گا ایک سحر مین سب کو اپنا مطیع
بنا لیگا جب یہان سے طلسم نور آگین تک یہ خبر پہونچیگی وہان کے ساحر آئینگے وہ تاب مقابلہ نہ لاوینگے ملکہ نے
کہا کیا حسین الزمان جادو مرجخ سے مقابلہ نہین کر سکتے سلیم نے کہا مرجخ سے زیادہ نہین ہین انکے اُسکے
برابر مقابلہ ہو گا کیا عجب ہے جو مرجخ اُنکو زیر کرے کیونکہ اُسکے پاس جو جو تحفہ جات ہین وہ اُنہین ممکن نہین اور
جس شخص کا بدیع الملک نام ہوا ہے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا کیا عجب ہے وہ بھی اس معاملے مین کد کرے ملکہ نے کہا
پھر اب کیا کیا جائے سلیم نے کہا آپ اسی وقت حسین الزمان جادو کو اس کیفیت سے مطلع فرمایئے اور وہ
ابھی سے کچھ انتظام اسکا شروع کر دین تو کیا عجب ہے جو کوئی بات آپ کے مفید مطلب پیدا ہو اور بدیع الملک
وغیرہ چلے جائین اگر حسین الزمان کو اطلاع نہ دیجیے گا تو دو طرح کا نقصان ہو گا ایک تو یہ کہ آپ سے
خود کوئی کارروائی نہو سکیگی اور آپ بدیع الملک وغیرہ سے مقابلہ نہ کر سکینگی وہ پھر بھی سب سے مقابلہ
کرینگے اور اُنسے یہ لوگ کسی قدر خائف ہو جاینگے اور دوسرا نقصان اطلاع نہ کرنے مین یہ ہے کہ جب اُنکو
اس بات کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو آپسے ضرور شکایت کرینگے کہ ہمین اطلاع کیون نہ دی اگرچہ اس وقت آپ
اس طلسم کے سیہ و سفید کی مالک ہین مگر پھر وہ حاکم بالا ہین اُنکو ہر طرح کا اختیار باقی ہے ملکہ ناوک افگن نے کہا
اے سلیم جادو بہت صحیح کہتے ہو مین ابھی اسی وقت مین ایک نامہ حسین الزمان کو بھیجتی ہون وہ نامہ دیکھتے
ہی انتظام کرینگے سلیم جادو نے کہا آپ اسی وقت نامہ تحریر فرمایئے ملکہ نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ ایک شخص اہل اسلام سے اس طلسم مین پیدا ہوا ہے جس کی ذات سے بہت بڑا خوف ہے جسنے طلسم مراۃ العدم کو
فتح کر لیا ہے اور اب لیکر طلسم فیروز زرین کی طرف جاتا ہے اور بھی لوگ اُسی کے عزیز دار آئے مگر وہ سب بہت جلد
گرفتار ہو گئے یہ سب سے زیادہ صاحب جرأت ہے اُسکے پاس تحفہ جات اس قسم کے ہین کہ اُسپر سحر
تاثیر نہین کرتا ہے اور اُسکے ہمراہی مین مرجخ آفتاب علم بھی ہے آپ جانتے ہین کہ مرجخ آفتاب علم
اپنے آپ سے بڑھ کے سحر جانتا ہے اُس زمانے کے ساحر اُسکو اپنا استاد جانتے ہین بہت اسکے ہین جو اُسکا
ادب مانتے ہین اگر آپ کو طلسم برقرار رکھنا منظور ہو تو اس نامے کے دیکھتے ہی انتظام شروع کیجیے اگر دیر ہو گی تو
طلسم کے عجائب و غرائب تباہ ہونے کی شکایت مجھ سے نہ کیجیے گا جب یہ نامہ تیار ہوا تو ایک ساحر کو نامہ دیا
اور تاکید کر کے حسین الزمان کے پاس روانہ کیا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت سامعین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت مرجخ آفتاب علم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب مرجخ ملکہ ناوک افگن سے آزردہ ہو کر اُٹھا تو بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے
مرجخ کے چہرے کی طرف دیکھ کے پہچان لیا کہ اس وقت مرجخ کو از حد غصہ ہے سبب یہ کہ ملکہ ناوک افگن سے
بحث ہوئی مگر مرجخ کو اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ اے مرجخ کیا کیفیت گزری وہان کا حال بیان کرو ملکہ کو کچھ سحر
نامہ دیا یا کچھ گفتگو ہوئی مرجخ نے عرض کی مین نے ملکہ کو نامہ دیا ملکہ نے نامہ پڑھ کے مجھ سے کہا کہ مین مجھ ہون

مجھے حسین الزمان جادو کی اجازت نہین کہ مین کسی سے بات کرون تمھارے واسطے اجازت طلب
کی تھی وہان سے یہ حکم آیا کہ مریخ آفتاب علم کے باپ نے تمھارے ساتھ کیسے کیسے احسان کیے ہین
وہ تمھارے محسن ہین اُنسے ضرور ملنا اور بخاطر جمعیت آنا تب مین نے تم سے بات کی بھلا یہ کیونکر ممکن ہو کہ
مین بدیع الملک نامدار سے بات کرسکون اے شہریار مجھے یہ بات بالکل ناگوار ہوئی مین نے جواب دیا
کہ کوئی ضرورت اجازت کی نہین ہو اگر آپ سے کوئی بولیگا تو سزا پائیگا حسین الزمان کی مجال نہین ہو جو
ہمارے آقائے نامدار سے باتین کرنے کو منع کرے ملکہ نے جواب دیا کہ حسین الزمان دعوے
خداوندی یون ہی کرتا ہے بہت سے مسلمان طلسم فتح کرکے یہان آئے مگر سب گرفتار ہوئے بدیع الملک
نے جو یہ بات سنی کہا اے مریخ یہ کیا کہا کہ جسقدر سرداران اسلام اس طرف آئے وہ گرفتار ہوئے مریخ
نے عرض کی اے شہریار جو جو سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر برائے فتاحی طلسم روانہ ہوئے تھے وہ
سب طلسم فتح کرکے جتنے یہان آکر گرفتار ہوگئے بدیع الملک نے فرمایا ابھی صاحبقران تک کوئی نہین
پہونچا مریخ نے عرض کی صاحبقران تک تو ابھی کوئی نہ پہونچا ہوگا مگر یہ کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہان
کون کون سردار گرفتار ہین بدیع الملک نے فرمایا مجھے اسی وقت سب کے اسما دریافت نہ ہوئے مریخ
نے عرض کی اے شہریار مین نے بہت بہت دریافت کیا مگر ملکہ ناوک افگن نے کسی کا نام نہ بتایا
مین مجبور ہوکر خاموش ہو رہا ملکہ نے اور باتین چھیڑ دین یہ بھی کہا کہ تمھارے آقائے نامدار اس طلسم کے قابل
نہین ہین کیونکہ نام طلسم کشا ربیع الجنت ہوگا اور وہ اپنی ماں کے خون ناحق کا عوض لینے اس طلسم مین آئیگا
بدیع الملک نے کہا اے مریخ ربیع الجنت کون شخص ہو مین نے آجتک یہ نام نہین سنا تھا مریخ نے
عرض کی اے شہریار ایک بات اور تعجب کے لائق ہو بدیع الملک نے فرمایا وہ بھی بیان کرو مریخ نے
کہا وہ شخص مسلمان ہوگا بڑا صاحب ایمان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم ضرور وہ شخص
ہم مین سے ہوگا مگر نہین معلوم کون ہوگا اور کس طرح ہوگا مریخ نے کہا اے شہریار اسوقت تو صاحبقران زمان
کے یہان کوئی اس نام کا نہین ہو بدیع الملک نے کہا جو ہونے والا ہو وہ ہوگا اور ظہور مین آئیگا مگر مین اس
طلسم کے فتاحی کو ضرور جاؤنگا اگر ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو مسلمان ہوگئے تو مین اُڑونگا ورنہ
طلسم نور افگین تک لڑتا ہوا جاؤنگا حسین الزمان جادو کو بھی قتل کردونگا اپنے یہان کے سردارون کو
بھی قید سے چھڑاؤنگا مریخ نے عرض کی آپ کو اختیار ہو بے اسکے چارہ بھی نہین کیونکہ سردار جو زندان مین
بند ہین جبتک وہ رہا نہونگے مطلب نہ نکلے گا بدیع الملک نے اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین تیاری کا
حکم دو اور سب سے تاکید کیجیے کہ کل علی الصباح یہان سے روانہ ہو جاینگے اور بعزم جنگ سفر کرنا
منظور ہو مریخ آفتاب علم وہان سے اٹھا لشکر مین آیا سب کو بدیع الملک کے حکم سے مطلع کیا
لشکریون نے اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا بدیع الملک نے پھر مریخ آفتاب علم
کو اپنے پاس بلایا دربار برخاست کرکے تخلیہ مین آئے مریخ سے فرمایا اے مریخ ملکہ ناوک افگن
کی صورت بھی دیکھی مریخ نے عرض کی اے شہریار مین صورت کیونکر دیکھ سکتا جب بات کرنے کی اُن کو
ممانعت ہو تو شکل کیونکر کوئی دیکھ سکتا ہو بدیع الملک نے ٹھنڈی سانس بھر کے فرمایا جو خدا کو منظور ہو وہ ہوگا
اے مریخ مین نے جب سے ملکہ ناوک افگن کا نام سنا ہو اسی وقت سے مجھکو ملکہ کی محبت پیدا ہوگئی

مریخ نے سنکر جواب دیا اے شہریار آپ نے ایسی صورت بھی ملکہ کی نہین دیکھی ہو اور محبت پیدا ہو گئی
بدیع الملک نے فرمایا کہ مریخ مین نے جو جو باتین انکی سنی اُسکے لیے محبت پیدا ہو گئی ہو مین کبھی ایسی بات
زبان سے نہ نکالتا مگر مین نے قیصر صافت باطن کی زبانی یہ سنا ہو کہ وہ اصل مین نسل اسلام سے ہو مگر
لوگون نے اُسکو گمراہ کر دیا مین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے راہ راست پر آجائے مریخ نے عرض
کی اے شہریار مین ایک بات مین بہت حیران ہون کہ رفیع البخت کون شخص ہو جو اس طلسم کو فتح کریگا اور
اپنی ماں کے خون کا عوض لیگا بدیع الملک نے فرمایا استقبال کا حال سواے خدا کے دوسرا نہین جان سکتا
ہو جو شخص ہو گا معلوم ہو جائیگا یقین ہو کہ زمین مین سے ہو اور اب طلسم کا بچنا بھی مشکل ہو اور اُسکے آنے کا
زمانہ بھی بہت قریب ہو کیونکہ مین جب اس طلسم مین داخل کرونگا تب طلسم کو توڑتے ہوے ملکہ اور
سلیم کو سلمان کیے ہوے واپس نہ آونگا یقین ہو اسی اثنا مین وہ بھی وارد ہو اور ہر ایک دوسرے کی
مدد سے طلسم کو فتح کرے مریخ سے شب بھر بدیع الملک یہی باتین کرتے رہے جب رات گذر کر
سپیدہ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو شاہزادہ بستر خواب سے اُٹھا خادم برائے وضو پانی لیکر حاضر ہوے
بدیع الملک نے وضو کرکے نماز سحر پڑھی لشکر کو شب سے حکم ملا تھا کہ سب لوگ مسلح و مکمل رہین علی الصباح
بعزم جنگ یہان سے کوچ ہو گا لشکر مین سب سردار رسالدار اپنے اپنے رسالون کو لیے ہوے دردولت
بدیع الملک پر موجود تھے جب شاہزادے نے نماز سے فراغت پائی سلاح جنگ ذات پر آراستہ
کرکے مریخ کو ہمراہ لیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب نے سلام کیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا
بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے مریخ آفتاب علم بھی گھوڑے پر چڑھا شاہزادہ وہ نام خدا لیکر طلسم
کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت نامہ دار ملکہ ناوک افگن کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو نامہ لیکر چلا اسی روز طلسم نورنگین مین پہونچا حسین الزمان کے مکان پر آیا چوبدارون سے اپنی اطلاع
کرائی پھر چوبدار حسین الزمان کے پاس آئے پہلے تو اُن گمراہون نے اُس بے ایمان کو سجدہ کیا پھر کہا کہ ایک
نامہ دار ملکہ ناوک افگن کا آیا ہو ایک نامہ لایا ہو حسین الزمان نے خوش ہو کر کہا ارے جلدی بلا لاؤ
شاید ملکہ کو اب میری وفائین یاد آئین اور مجھکو اپنا دوست جانا ہے سوال کو قبول کیا چوبدار باہر آیا نامہ دار
کو اپنے ہمراہ لے گیا حسین الزمان نے جیسے ہی نامہ دار کو دیکھا تخت سے کھڑا ہو گیا کہا اے نامہ دار جلدی
نامہ دے مین دیکھون کہ جانجہان و آرام جان عاشقان نے کیا تحریر کیا ہو نامہ دار نے حسین الزمان کو نامہ
دیا حسین الزمان نے نامہ لیکر کھولا پہلے نامہ کو بوسہ دیا پھر پڑھنا شروع کیا جب مضمون سے آگاہی ہوئی تو سُنے
اپنے وزرا کی طرف دیکھا دیکھکر کہا ملکہ کو مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہو اسمین لکھتی ہین کہ کئی سرداران
اسلام لشکر گران لیکر آئے ملکہ نے سب کو گرفتار کر لیا ابکی بار ایک شخص ایسا آیا ہو جسکے ہمراہ مریخ آفتاب علم
شاہزادہ طلسم فیروز بھی ہو اور بہت سے پہلوان اُسکے ہمراہ ایسے ہین جو رستم و سہراب کی حقیقت
نہین جانتے ہین اور اسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہو ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کرکے آیا ہو قیصر صافت باطن
بادشاہ طلسم بھی اُسکے ساتھ ہو لہذا تم سب لوگ بخاطر ملکہ ناوک افگن لشکر ہمراہ لیکر جاؤ مین جس سے مدد

کر کے سب کو فنا کیے دیتا ہون اور اگر ملکہ گرفتار کرنا چاہینگی تو سب گرفتار بھی ہو جائینگے وزرا نے کہا ہین کیا
عذر ہو جس وقت حکم ہو ہم لوگ لشکر ہمراہ لیکر جائین حسین الزمان نے کہا اسی وقت سے جانے کی تیاری
کرو شام تک یہان سے روانہ ہو جاؤ مین تو انتظام کر دیتا مگر مجبور ہون کہ مجھے ملکہ کی خاطر کا خیال ہو اگر لشکر
میرا یہان سے نہ بھیجونگا تو وہ آزردہ ہو جائینگی یہ بات مجھے گوارا نہین آجتک ملکہ نے مجھ سے بات نہین
کی تھی یا اب فرمایش کی ہو اخوا اون نے کہا یا خداوند آپ نے اُنکے دل مین اپنی محبت پیدا کر دی اس
وجہ سے ایسا ہوا حسین الزمان نے کہا مین نے ہرگز ملکہ کے دل مین اپنی محبت پیدا نہین کی اگر مین ایسا ہی
چاہتا تو ہمیشہ بھی یہ بات ممکن تھی مین اُنکے دل مین اپنی محبت پیدا کرتا اُنکو اپنے جمال جہان آرا پر شیدا کرتا
مگر آجتک میری خوشی یہ رہی کہ وہ اپنی رضی سے مجھکو قبول کرین خیر اب اُنکو میرے حال پر رحم آیا جو ایک نامہ
تحریر فرمایا یہ کہکر قلمدان طلب کیا ملازمون نے لاکر دیا حسین الزمان نے جواب نامہ ملکہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا
کہ اے ملکہ فرمائے مہجوران وائے توجہ فرمائے بحال بیقراران پس از اشتیاق دیدار و حسرت آثار واضح ہو
کہ ایک نامہ جسکو شرابِ محبت کہنا زیبا ہے تمھارے قاصد کے ہاتھ سے ملکر فرحت بخش قلب مضطر ہوا کیا کہون
جو خوشی حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی تم کسی طرح سے خوف نہ کرنا اگر ہزار ساحر بھی تمھارے یہان بہجوم جنگ
آئینگے تو سب زک اُٹھائینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کر دونگا اُنکی خون سے اپنی تلوار بھر دونگا تم کسی
قسم کے گزند نہ پہونچنے پائینگے دشمن ذلیل ہو کر میرے ہاتھ سے مارے جائینگے ایک لمحہ مین تمام
دشمنون کو گرفتار کر دونگا میدان جنگ لاشون سے بھر دونگا مین نے اپنے یہان سے لشکر روانہ کیا ہو تمھاری
خدمت مین آتا ہو جس طرح مزاج مین آئے اُسنے مقابلہ کرنا اگر یہ لشکر ناکامیاب ہوگا تو مین اور مدد یہان سے
روانہ کرونگا اول تو یہ بات ممکن نہین کہ میرا لشکر شکست اُٹھائے حریف کے مقابلے سے بھاگ آئے
کیونکہ جس وقت تمھارا نامہ میرے پاس آیا مین نے اسی وقت مسلمانون کے واسطے تقدیر فنا کر دی ہو
پہلے ہی دن کے مقابلے مین سب قتل کروائے جائینگے مگر بعد فتح جنگ میری عرض قبول فرمائیے کا مین تشریف
لائیے گا مین آپکو اس طلسم کی بھی حکومت دونگا ہر وقت حاضر خدمت رہونگا وہان کے رہنے مین ایسے
فسادات بہت پیدا ہونگے آپ کا وہان رہنا اچھا نہین ہو یہ لکھکر اسی ساحر کو دیا جو نامہ لیکر آیا تھا کہا اے
نامہ دار اب تو جلد روانہ ہو اور ملکہ کو جا کر تسکین دے کہ لشکر بھی آتا ہو گھبرانے کی بات نہین ہو وہ ایک روز
کے بعد لشکر وہان پہونچ جائیگا یہان سے آج ہی سب روانہ ہونگے اس دو تین مہینے کی راہ کو خداوند کی
قدرت سے سب دو دن مین طے کر کے وہان پہنچ جائینگے یہ کہکے نامہ دار کو خلعت روانگی دیکر رخصت کیا نامہ دار
جواب نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہو

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلے دوسرے روز طلسم کے خاص صدا پر آکے پہونچے مریخ آفتاب علم نے
عرض کی اے شہریار اگر آپکا تشریف لیجانا تو بہت آسان ہو مگر اور سردار جو آپ کے ہمراہ ہین یہ نہین جا سکتے کیونکہ
نہ یہ خود سحر جانتے ہین نہ صاحب تحفہ بات ہین اس سے بہتر یہ ہو کہ غلام کو اجازت مرحمت ہو کہ دربانون کو یہان
قتل کرے اور اس مرحلے کو فتح کر کے راستہ صاف کرے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب لوگ یہین قیام

کرین مین اس مرحلے کو فتح کرتا ہون جب راستہ صاف ہو جائیگا سب کو اپنے ساتھ لیکر آتا مریخ نے عرض کی
اے شہریار اگر یہی ارادہ ہو تو جسقدر ساحر آپ کے ہمراہ ہین ان سب کو ساتھ لے چلیے صرف قیصر صاف باطن
کو یہان چھوڑ دیجیے کہ اور ایک ساحر اور کوئی یہان رہے جو نگہبانی لشکر کی کرے جب راستہ کھل جائیگا سب چلے
آئینگے بدیع الملک نے منظور کیا مریخ نے قیصر صاف باطن سے کہا آپ یہین تشریف رکھیے اور ایک ساحر کو
بھی وہان چھوڑا باقی جتنے ساحر تھے سب کو اپنے ہمراہ لیا قیصر نے بہت کچھ کہا کہ مین ہرگز یہان نہین رہونگا مگر
بدیع الملک نے قیصر کا کہنا منظور نہ کیا سب کو وہین چھوڑ کر لشکر ساحران ہمراہ لیکر نہر کے قریب آئے
مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ میرے کاندھون پر پاؤن رکھین تحفہ جات کسی اور شخص کو دین مین آپکو
دیوار کے پار پہونچا دون بدیع الملک نے لوح محفوظ وغیرہ ایک ساحر کو دی مریخ کے کاندھون پر پاؤن رکھے
مریخ سحر کرکے بلند ہوا دیوار کے پار پہونچا اور ساحر بھی اسکے ہمراہ دیوار کے پار آئے صرف وہی ساحر
اس طرف رہا جسکے پاس تحفہ جات موجود تھے کیونکہ وہ سحر نہ کرسکتا تھا جب مریخ نے بدیع الملک کو طلسم
کے اندر پہونچایا تو پھر پرواز کرکے دیوار کے باہر آیا تحفہ جات اس ساحر سے لیے بہت بہت سحر کرکے
اڑنا چاہا مگر سحر نے تاثیر نہ کی مریخ حیران ہوا کہ تحفہ جات شاہزادے تک کیونکر پہونچین اس فکر مین تھا کہ اندر سے
کچھ شعلے بلند ہوے کچھ آوازین سب آئین مریخ سمجھا جنگ شروع ہوگئی یہ خیال آتے ہی گھبرا گیا جلدی سے
وہ سب تحفہ جات اسی ساحر کو دیے کہا ان سب کو ہوشیاری سے لیجاؤ اور قیصر صاف باطن کے سپرد
کرکے بہت جلد واپس آؤ ساحر اسی وقت وہ سب تحفہ جات لیکر وہان سے روانہ ہوا مریخ سحر کرکے اندر
آیا دیکھا کچھ لوگ سحر کررہے ہین بدیع الملک نے دو چار کو قتل بھی کیا جو ساحر لوگ شاہزادے کے آگے
کھڑے ہین جو کوئی بدیع الملک پر سحر کرتا ہو ساحر اسکو دفع کردیتے ہین مریخ بدیع الملک کے قریب
آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار بہت چاہا کہ تحفہ جات لاؤن مگر مجبور ہوگیا سحر کام نہین کرتا آخر کار
قیصر صاف باطن کے پاس روانہ کردیے یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ کھولکر بدیع الملک
کو دیا عرض کی یہ مہرہ بھی دافع سحر ہو آپ اپنے بازو پر باندھ لین بدیع الملک نے ہرچند انکار کیا مگر مریخ
نے قبول نہ کیا مجبور ہوکے شاہزادے نے اپنے بازو پر مہرہ باندھا جو لوگ سامنے کھڑے تھے مریخ
نے سحر کیا سب کے سر اڑ گئے اور لوگ آئے انکے بھی سر اڑے جب ساحرون نے مریخ کے سحر کی
یہ کیفیت دیکھی مجبور ہوکے ملکہ ناوک افگن کے پاس گئے بدیع الملک کے آنے کی کیفیت بیان کی یہ بھی
کہا کہ چند شخص اسکے ہمراہ ہین مگر آفت کے ساحر ہین ایک اشارے مین سو سو دو دو سو کے سر اڑ جاتے
ہین بہت جلد اس بات کا انتظام کیجیے ورنہ وہ لوگ آفت برپا کردینگے ملکہ نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی
فی الفور سلیم جادو کو بلایا کہا ارے بڑا غضب ہوگیا مریخ اپنے ساحرون کو لیکر طلسم کے اندر آگیا اور اسکے
ہمراہ وہ شخص بھی ہو جسکو وہ اپنا آقائے نامدار بتاتا ہو سلیم نے کہا آپ گھبراتی کیون ہین مین نے پہلے ہی
سے اسکا انتظام کا حکم کردیا ہو آپ مطمئن رہین یہ کہکر سلیم ملکہ کے پاس سے اٹھا اپنے مکان مین آیا ملازمون
کو بلایا کہا مین نے آمد مریخ کی خبر سنکے لشکر کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا تھا یقین کامل ہو کہ اس وقت بھی
سب لوگ اسباب سحر سے آراستہ و پیراستہ ہون اور انکو جاکر اطلاع کرو کہ اسی وقت میرے یہان آئین
مین بھی اپنا تخت نکالتا ہون مریخ آفتاب طلسم کے مقابلے کے واسطے جاؤنگا انکے لازم اسی وقت روانہ ہون

رسالے میں آئے رسالدارون کو اسکا پیام دیا سب نے کہا ہم اس وقت بھی تیار ہین ابھی چلتے ہین یہ کہکر رسالدار
اُٹھے اپنے اپنے گھوڑے طلب کیے رسالون مین اطلاع ہوئی سب لوگ اپنے اپنے اسباب سفر لیکر جھولیان
کاندھون پر ڈالکر تیار ہوگئے رسالدار سب کو ہمراہ لیکر سلیم جادو کے مکان پر آئے سلیم جادو اُسی وقت
تخت پر سوار ہوا سبکو اپنے ہمراہ لیا جہان بدیع الملک نامدار تھے وہان آیا دیکھا مریخ آفتاب علم نے بہت سے
ساحرون کو قتل کیا ہے اور دیوار کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے سلیم نے وہین سے آواز دی او مریخ بہت نادان نہ ہو
مین آپہونچا ایک دم مین تیری ہستی مٹا دونگا سب شان و شوکت خاک مین ملا دونگا مریخ نے جو سلیم جادو کو آتے
ہوے دیکھا ایک گولا دیوار پر مارا کہ دیوار اُڑ گئی مریخ نے ساحرون سے کہا جاکر لشکر کو اطلاع کرو کہ راستہ صاف ہے
سب لوگ آجائین ساحر دوڑے جہان قیصر صفات باطن معہ تمام لشکر کے منتظر تھا جیسے ہی ساحرون کو آتے
ہوے دیکھا گھوڑا بڑھا کے قیصر نے پوچھا کیا کیفیت ہے سب نے کہا راستہ صاف ہے آپ لوگون کی طلبی ہے قیصر نے
سب لشکر سے کہا آقاے نامدار یاد فرماتے ہین یہ سننا تھا کہ لشکر مین سب نے گھوڑے سرپٹ ڈالدیے پہلوانان
گردستان بھی تیزروی سے چلے تھوڑی دیر مین بدیع الملک نامدار سے سب لوگ جاملے قیصر نے سب کے
پہلے بدیع الملک کو تحفہ جات دیے شاہزادے نے سب لیکر اپنے پاس رکھے مریخ کو مژدہ دیا سلیم نے
جو کثرت لشکر بدیع الملک کو دیکھا گھبرا گیا لشکر کی طرف دیکھتا ہوا کہ سو کا خیال نہ رہا مریخ نے جو موقع پایا جھولی سے
ایک گلدستہ نکال کر اسکی طرف پھینک دیا پھول گلدستہ کے منتشر ہوے خوشبو پھیلی سلیم بیہوش ہوکر تخت سے گرا اسکے
گرتے ہی اور تمام لشکر بھی بیہوش ہوکر گرا مریخ نے ساحرون سے کہا ان سب کو گرفتار کرلا ساحرون نے سب کو گرفتار
کرلیا مریخ نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب دن بہت کم باقی ہے آگے بڑھنے کی نسبت آپ کیا
فرماتے ہین طلسم کی نصف قوت گھٹ گئی سلیم جادو منتظم طلسم گرفتار ہوگیا اب ملکہ باقی ہے وہ بھی گرفتار ہوجائیگی
بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ ابھی اس طلسم کے مرحلے باقی ہونگے مریخ نے عرض کی یہ طلسم نہین ہے بلکہ ملکہ ولگن
کے رہنے کی جگہ ہے اسکو خود ایک جز طلسم تصور کرلین سمجھنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا اب آگے جانا میرے خیال مین بیکار
زحمت اٹھانا ہے کوئی مقابلے کو اس وقت نہین آئیگا اب ملکہ کچھ اور بندوبست کریگی لشکر درست ہولیگا تو مقابلہ کو آئیگی مناسب
ہے کہ شب بھر یہان قیام کرین صبح کو آگے بڑھینگے ہنوز سلیم جادو سے بھی باتین ہوجائینگی صبح کو خدا نے چاہا تو زندان خانہ
طلسمی کی طرف چلکر اپنے یہان کے سردارون کو رہا کرینگے مریخ نے اُسی وقت بارگاہین آراستہ کرنے کا انتظام کیا
ملازمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے مریخ بھی سلیم جادو کو لیکر حاضر ہوا چوب
بارگاہ سے سلیم کو باندھ دیا زبان مین سوزن دیکر مریخ نے اپنا عمل اتارا سلیم جادو کی آنکھ جو کھلی اپنے تئین
اس آفت مین گرفتار پایا دیکھا ایک دربار عالی جاہ آراستہ ہے سامنے دنگل زرین پر ایک جوان بڑی شوکت و
شان سے بیٹھا ہے سلیم جادو گھبرا گیا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم کیون خائف ہوتے ہو صبر کرو
خاطر جمع رکھو مجھے تم سے کچھ باتین کرنا ہے سلیم نے اشارے سے کہا جو ارشاد ہو مین آپ کی طرف مخاطب ہون
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری کیفیت سنکر مجھے بڑا افسوس ہوا مین نے سنا کہ تم اہل اسلام سے ہو مگر بعض کافرون نے
تمھین گمراہ کردیا ہے افسوس کی بات ہے کہ تمھارے دل مین ابتک اس بات کا ولولہ پیدا نہ ہوا کہ اس دین
بے بنیاد کو ترک کرکے دین حق اختیار کرتے دیکھو اس وقت کوئی بھی تمھاری مدد کو آتا ہے یا کسی تمھارے خداوند
نے تمھاری مدد کی ہمیشہ سے تم دریا پرستی کرتے ہو دریا تمھین کیا اعجاز دکھاتا ہے اُسی دریا سے پانی لیکر تم اپنی تمام

ضرور تون مین صرف کرتے ہو اُسی پانی کی پرستش کرتے ہو اس سے کیا حاصل ہو اور ایسی ہی بہت باتین
بدیع الملک نے فرمائین کہ سلیم جادو کے دل مین جوش اسلامی پیدا ہوا اُسنے اشارے سے کہا مین اپنے
مذہب کو ترک کر کے اسلام اختیار کرتا ہون بدیع الملک نے مریخ سے کہا سلیم کی مشکین کھول دو مریخ نے سلیم
کو رہا کیا سلیم نے کلمہ پڑھا بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی اے شہریار اس وقت آپ نے ایسی
بات فرمائی کہ مجھے بہت تعجب ہوا کیا میرا مذہب قدیم دریا پرستی نہ تھا بدیع الملک نے کہا بالکل غلط ہو تمھارا
طریقہ قدیم خدا پرستی ہو تمھارے باپ ایک مرد خدا پرست عامل زبردست تھے انھون نے اپنے رہنے کو
یہ مکان بزور عمل تیار کیا تھا جب انھون نے انتقال فرمایا تو ایک ساحر نے آکر تمھارے باپ کے مال پر قبضہ کیا
تم لوگ اُس زمانہ مین بہت صغیر سن تھے ماں تمھاری اپنی عصمت کے خوف سے زہر کھا کے مر گئی تمھین اُسی
ساحر نے پرورش کیا سلیم نے عرض کی اے شہریار یہ بات تو ضرور صحیح ہو کہ اس طلسم مین ایک مقبرہ نوذر اورنگ نشین
کا بنا ہوا ہو اُس مقبرے مین اکثر لوگ جاتے ہین سنا گیا ہو کہ نوذر تخت نشین نے اپنی حیات مین وہ قصر بنوایا
تھا بعد مرگ اُسی مین دفن ہوا تو وہ تو ایک مرد مسلمان صاحب ایمان عامل زبردست مشہور ہو اور اکثر قمقام جادو
نے چاہا کہ اُسکو منہدم کرا دے مگر ممکن نہ ہوا جب کسی نے اس غرض سے اُس طرف جانے کا ارادہ
کیا ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے مجبور ہو کر رہ گیا ساحرون نے سحر کیا اُس عمارت پر مگر ایک بھی کچھ اثر نہ کیا وہ لوگ بھی
مجبور ہو سے آخر کار شہنشاہ قمقام مجبور ہو گئے تھے اُسکو بند کرا دیا کوئی وہان نہین جا سکتا ہو ایک روز کسی ضرورت
کے واسطے قمقام جادو نے اُسکا دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ نہ کھلا شب کو قمقام نے خواب مین دیکھا کہ
ایک مرد بزرگ کہتے ہین کہ یہ دروازہ اس دن کھلے گا کہ جس دن کوئی فاتحہ پڑھنے والا یہان آئیگا برائے
فاتحہ یہ دروازہ کھلے گا اور فاتحہ خوان کو کچھ پند و نصائح ضروری کے جائینگے جب وہ باہر آئے گا دروازہ
بند ہو جائیگا پھر کسی کے کھولے نہین کھلیگا اُسکے بعد سے اُسوقت کہ جب طلسم کشا یہان آئیگا اُسکے واسطے بھی یہ دروازہ کھلے گا
اور طلسم کشا سے نور آگین کو کچھ تحفہ جات دیکر پھر وہ اس دروازے کو بند کرینگے اور ہمیشہ یہ دروازہ بند رہیگا
اے شہریار یہ ایک بات البتہ سننے مین آئی ورنہ آجتک اس راز سے ماہر نہین ہین ہم کہ وہ بزرگوار کون ہین
بہت قمقام جادو نے اس بات کو بالکل پوشیدہ کیا تھا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم جادو نوذر اورنگ نشین
تمھارے والد نامدار تھے تمھین لازم ہو کہ اُنکی قبر پر فاتحہ پڑھنے جاؤ ضرور تمھین کچھ پند و نصائح وہان سے ہونگے
سلیم نے عرض کی اے شہریار آپ بھی تشریف لے چلین اور فاتحہ پڑھ کے اُنکی روح کو شاد کرین بدیع الملک
نے فرمایا مین بھی چلونگا اور ضرور فاتحہ پڑھونگا یقین کرتا ہون کہ میرے واسطے بھی دروازہ کھلجائے سلیم نے عرض
کی کہ مین بعد فراغت جنگ یہان سے جاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا اب تم کو یہ لازم ہو کہ پیشتر فاتحہ پڑھو پھر اور
کامون مین مصروف ہو مریخ نے کہا اے سلیم تم کل میرے ہمراہ وہان چلنا کسی کی مجال نہین جو تمھے آنکھ ملا سکے
سلیم نے کہا مجکو اس امر کا خوف مطلق نہین ہو مین بیخوف کل جاؤنگا اگر دروازہ کھلے گا تو فاتحہ پڑھ کے چلا آؤن گا
تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا پھر مریخ نے سلیم کے ہمراہیون کو مغل مین لاکر ہوشیار کیا سب نے اپنے کو گرفتار
مصیبت دیکھا سلیم نے سب کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی بعض نے اقرار کیا رہائی پائی اور بعض سیہ قلب
ایسے تھے کہ جنھون نے اسلام قبول نہ کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیدیا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب
رات زیادہ گئی بدیع الملک نے صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بستر خواب پر

جا کے محو آرام ہوئے ان سب کو اسی حال میں چھوڑیے اب دو کلمہ کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے
کہ ملکہ نے جب سلیم جادو کو مع چند ساحروں کے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا تو چوبدار مقرر
کر دیئے کہ ہر ایک بات کی خبر لحظہ بلحظہ دیتے رہیں جب سلیم جادو گرفتار ہوا تو چوبداروں نے جا کر ملکہ
ناوک افگن کو اطلاع دی کہ سلیم جادو مع اپنے جملہ ہمراہیوں کے بیہوش ہو گر گئے اور فوج اسلام کے
ساحروں نے سب کی مشکیں باندھ لیں ملکہ اس خبر کو سنکر بہت بیقرار ہوئیں اور اپنی وزیرزادی زہرہ جمال جادو
کو بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ اب میں یہ ارادہ کرتی ہوں کہ کل اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر مقابلہ مسلمانان میں
جاؤں جنگ میں ان لوگوں سے مقابلہ کرونگی پھر تو حسین الزمان جادو لشکر برائے امداد روانہ ہی کرینگے
وہاں سے جس وقت لشکر آ جائیگا اسوقت ان لوگوں کی کیا طاقت ہو جو مقابلہ کر سکیں زہرہ جمال نے کہا
داری میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہو کیونکہ جب سلیم جادو گرفتار ہو گیا تو اور کس پر اعتبار کیا جائے آپ
اسوقت لشکر میں اطلاع کر دیجے کہ وہاں سب اپنے اپنے سامان سے درست ہو جائیں ملکہ نے کہا میں اسی وقت
سے سب کو مطلع کرتی ہوں بلکہ یہ کام تمہارا ہو کہ تم میری طرف سے لشکر میں یہ حکم بھیجو اور وہاں سب تیاری کرنا شروع
کریں زہرہ جمال اسیوقت ملکہ سے رخصت ہوئی کنیزوں کو اپنے ہمراہ لیا ہرکاروں کو ڈیوڑھی پر طلب کیا جب
ہرکارے آئے تو زہرہ جمال نے کہا لشکر شاہی میں جا کر اطلاع کر دو کہ سب شب بھر میں تیاری جنگ کی کریں
صبح کو ملکہ عالم خود برائے مقابلہ مسلمانان تشریف لیجائینگی ہرکارے لشکر میں آئے رسالہ داروں کو اطلاع دی
فوج میں تہلکہ پڑ گیا سب جلدی جلدی سامان سفر درست کرنے لگے رسالہ داروں نے ہرکاروں سے کہا کہ ہماری
طرف سے عرض کر دو کہ ہم کل علی الصباح مسلح و مکمل حضور کی تشریف آوری کے منتظر رہینگے ہرکارے یہ پیغام لیکر
روانہ ہوئے ڈیوڑھی پر آئے محلدار سے کہا جا کر ہماری اطلاع کر دو کہ ہرکارے جو لشکر میں حکم سرکاری لیکر گئے تھے
وہاں سے کچھ پیغام لیکر آئے ہیں اگر حکم ہو گا تو ہم تجھے بیان کرینگے محلدار اندر آئی زہرہ جمال کے پاس گئی کہا جو
ہرکارے حکم شاہی لیکر لشکر میں گئے تھے وہاں سے بھی کچھ پیغام لیکر آئے ہیں انکی بابت کیا حکم ہوتا ہو زہرہ جمال
نے کہا اے محلدار تم جا کر انسے دریافت کر آؤ میں اس پیغام کو سنوں رسالہ داروں نے کسی قسم کا عذر تو نہیں
کیا ہو محلدار باہر آئی ہرکاروں سے کہا وزیرزادی صاحبہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جو کچھ تم پیغام لائے ہو محلدار سے بیان کرو
ہرکاروں نے رسالہ داروں سے جو کچھ سنا تھا وہ محلدار سے بیان کیا اسی وقت محلدار نے پھر اندر آ کے زہرہ جمال
سے کہا زہرہ جمال خوش ہو گئی ہرکاروں کے واسطے خلعت بھیجے ملکہ کے پاس گئی کل کیفیت ملکہ سے بیان کی ملکہ
بھی بہت خوش ہوئی شب بھر زہرہ جمال سے باتیں رہیں جب رات ختم ہوئی اور سپیدہ سحری آسمان پر نمایاں ہوا تو
ملکہ نے اپنا لباس جنگ طلب کیا کنیزوں نے وہ لباس حاضر کیا ملکہ نے سب لباس زیب جسم کر کے منہ پر نقاب ڈال تخت پر
بیٹھ کے وزیرزادی کو ہمراہ لیا اپنے مکان سے باہر آئیں لشکر تو یہاں منتظر تھا سب نے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے سب کو
ہمراہ لیا اور بدیع الملک کی طرف برائے مقابلہ روانہ ہوئیں کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو صبح کو بیدار ہوا نماز سحر ادا کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر آ کے سب لشکر کو
در بارگاہ پر منتظر پایا نام خدا لیکر روانہ ہوئے اور ملکہ ناوک افگن کے مکان کی طرف چلے مریخ نے راہ میں

عرض کی اے شہریار مجھے یقین ہو کہ ملکہ نے بھی کوئی انتظام ضرور کیا ہوگا مگر ابھی تک معلوم نہین کہ کیا انتظام کیا ہی
بدیع الملک نے فرمایا اب اُسی طرف چلتے ہین جو کچھ ہوگا معلوم ہو جائیگا سلیم جادو نے عرض کی مین جانتا ہون کہ
ملکہ خود مقابلے کے واسطے تشریف لائینگی اپنے لشکر خاص کو ہمراہ لائینگی بدیع الملک نے فرمایا یہ تو میری خاص تمنا
ہو یہ گفتگو کرتے ہوے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک نامدار نے فرمایا معلوم ہوتا ہو ملکہ آتی
ہین سلیم جادو نے عرض کی کیا عجب ہو اتنے عرصہ مین دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک نقابدار زرین پوش
ایک تخت مرصع کار پر سوار عقب مین لشکر مگر سب لباس زرین پہنے ہوے جولیان زر لفتی کاندھون پر ڈالے
ہوے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوے آتے ہین بدیع الملک نے سلیم جادو سے پوچھا کہ یہ نقابدار جو تخت پر سوار
ہو کیا ملکہ ناوک افگن ہی ہین سلیم نے عرض کی اے شہریار یہی ملکہ ناوک افگن ہین آجتک مین نے بھی انکی
صورت نہین دیکھی پھر کیا منحصر ہو انکی بعض بعض کنیزون نے بھی صورت نہین دیکھی ہو ملکہ ہر وقت چہرے پر نقاب
ڈالے رہتی ہین بدیع الملک نے مرجع سے کہا اے مرجع ان لوگون مین سے کوئی ضائع نہونے پاے بلکہ تم
کسی پر سحر نہ کرنا جہانتک ممکن ہو ان لوگون کو زندہ گرفتار کر لینا مرجع نے ہنسکر جواب دیا اے شہریار مجھے خود
اس امر کا خیال ہو آپ کیون سعی فرماتے ہین مین ملکہ پر سحر نہ کرونگا مگر لشکر والون پر ضرور سحر کرونگا بے اسکے یہ لوگ
گرفتار نہ ہو سکینگے بدیع الملک نے فرمایا تم خاموش رہنا مین سب کو گرفتار کر لونگا مرجع نے عرض کی مجھے تعمیل حکم والا
مین کیا دریغ ہو جو آپ فرمائینگے مین بسروچشم بجا لاؤنگا یہ ذکر تھا کہ لشکر ملکہ کا قریب آگیا بدیع الملک نوجوان نے
اپنے لشکر کو روکا زہرہ جمال نے بآواز بلند کہا اے فرقۂ خداپرستان اگر اپنے حق مین بہتر جانو تو مقابلہ نہ کرو
ورنہ بہت پچھتاؤ گے اور جو تمھارا سردار ہو مین چاہتی ہون کہ اسکو میدان مین بھیجو کہ مین اُس سے کچھ امور ضروری
کے واسطے ہدایت کرون یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے کو چھیڑکر میدان مین آئے ملکہ ناوک افگن کی نگاہ
جو جمال بدیع الملک پر پڑی تاب دیدہ نہ لاسکین غش آگیا تخت پر گرین زہرہ جمال نے اپنے ہاتھون پر روکا
ادھر بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی کہ انداز نشست ملکہ دیکھکر قلب بیقرار ہو گیا اشتیاق دیدار بڑھنے لگا مگر
شاہزادی نے ضبط کیا اُس طرف ملکہ کی جو یہ حالت ہوئی زہرہ جمال جادو نے اپنے آنچل سے ہوا دی ہوا
دینے مین نقاب کا ایک گوشہ رخ پر نور ملکہ سے ہٹ گیا لشکر مین اور کسی کی تو نگاہ اُس طرف نہ گئی مگر بدیع الملک
نامدار کی آنکھین اُسی طرف تھین ملکہ کے رخسار زیبا پر نظر پڑ گئی قریب تھا کہ شاہزادہ بھی غش کھا کر گھوڑے سے
گر پڑے مگر اپنے تئین بہت روکا اُس رکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدیع الملک بیحواس ہو گئے بعض کلمات بالکل
خلاف زبان سے نکلے دو چار شعر بھی عاشقانہ پڑھ دیے مرجع نے بدیع الملک کی جو یہ حالت دیکھی دلمین
خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ شاہزادہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے تو غضب ہو جاے یہ سوچ کے بدیع الملک کے
قریب آکر کھڑا ہو گیا عرض کی اے شہریار یہ کیا حالت ہو صبر کیجیے دل پر جبر کیجیے آپ کو ایسا لازم نہین ہو یہ میدان
جنگ ہو آپکو لازم ہو کہ اپنے تئین سنبھالیے ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے بدیع الملک نے کہا اے مرجع
آفتاب علم مین نے تو کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہین نکالا جو واقعہ اصلی تھا وہ ادا کیا مرجع نے عرض کی
اسکے اظہار کا یہی محل ہو آپ کو تو خوشی کرنا لازم ہو کیونکہ جسکے واسطے آپ اسقدر بیتاب ہین اُسکی حالت آپ کے
واسطے آپ سے بڑھ کے ہو بدیع الملک سے مرجع نے دو چار باتین اس قسم کی کہین شاہزادہ ہوش مین آیا
کسی قدر شرمندہ ہو کر مرجع سے کہا اے مرجع مین اسوقت مجبور ہو گیا تھا مین نے دل پر بہت جبر کیا مگر ضبط

ملکہ نہ ہوا قریب تھا کہ میں بھی غش کھا کر گھوڑے سے زمین پر گر پڑوں مریخ نے عرض کی اے شہریار ایسے مقامات پر
لازم ہو کہ اپنے دل کو پتھر بنائے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُدھر ملکہ کو غش سے افاقہ ہوا زہرہ جمال نے
پوچھا کہ آپ کا مزاج کیسا ہو ملکہ نے بات کو ٹال دیا کہا صدمہ رہ رہ کے جو چوٹ اُسی کے سبب سے کچھ طبیعت نادرست
ہو گئی زہرہ جمال نے جو ملکہ کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا نہایت بیقرار و مضطرب پایا کچھ بھی مگر زبان کو نہ نکال سکی
ملکہ سے کہا میں نے افسر سپاہ اسلام کو میدان میں بلایا ہو اور ارادہ میرا یہ ہو کہ اس سے چند باتیں اس قسم کی کرنی
کہ اُس پر جب غالب ہو گیا عجب ہو جو لڑنے سے باز رہے اور جس طرف سے آیا ہو اسی طرف واپس جائے
ملکہ خفا نے عشق بدیع الملک سے کمال ہو چکی تھی اسوقت اور تو کچھ بن نہ آیا زہرہ جمال سے کہا
ابھی ایسی گفتگو کرنا مناسب نہیں ہو مجھکو اس شخص نے ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کیا تھا کہ مجھے کچھ ضروری
کہنا ہیں اور طلسم کی سیر بھی کرنا ہو پیشتر اُسکی باتیں سننا چاہیے کہ یہ کیا کہتا ہو اگر خالی طلسم کی سیر کے واسطے آیا ہو
تو ہمارا کیا نقصان ہو سیر کر کے واپس جائے گا اور سلیم جادو جو اس سے مل گیا ہو اُسکے واسطے کوئی اور
تدبیر نکالی جائیگی اگر کسی اور قسم کی بات کہے گا تو ویسا جواب دیا جائیگا زہرہ جمال پیشتر ہی اس بات کو سمجھ چکی
تھی یعنی مریخ آفتاب علم کی طرف دیکھ کے ٹھنڈی سانسیں بھر رہی تھی راضی ہو گئی کہا بہتر جو کچھ آپ فرمائیں
وہ کیا جائے ملکہ نے کہا تم اُس شخص سے پوچھو کہ تمنے جو نامہ ہمکو تحریر کیا تھا ہم موجود ہیں جو کچھ کہنا منظور ہو بے
بیان کرو زہرہ جمال نے کہا اے سردار گروہ اسلام ہمکو جو تمہارا ایک نامہ گیا تھا اسوقت ہم یہاں موجود ہیں جو
تمہارے مزاج میں آئے اسوقت بیان کرو اگر بات تمہاری قابل منظوری ہوگی تو ہم قبول کرینگے اور اگر قابل
منظور نہ ہوگی تو جواب دیا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا میں نے تمہارے پاس نامہ نہیں روانہ کیا تھا اور نہ مجھے کوئی بات کہنا تھا ہاں
میں نے جسکو نامہ بھیجا تھا اگر وہ اس بات کو کہے تو میں جواب دوں یہ سنکر ملکہ ناوک افگن نے کہا اے زہرہ جمال تم کہو کہ میں
جو کچھ کہہ رہی ہوں یہ سب ملکہ کی طرف سے کہتی ہوں اور ملکہ خود گفتگو نہیں کر سکتیں زہرہ جمال نے بدیع الملک کو
دیکھکر کہا آپ نہیں جانتے ہیں کہ ملکہ عالم اس مجمع میں کیونکر گفتگو کر سکتی ہیں مجھے یہ ارشاد فرمایا کہ ان امور کو تحقیق کروں میں نے آپ سے کہا
بدیع الملک نے فرمایا اور ایسے امر کو میں تم سے بیان نہیں کر سکتا اور اس مجمع میں اسکا اظہار بھی مناسب نہیں ہو اگر ملکہ کوئی
دن اسکے واسطے مقرر کریں تو میں اُن باتوں کو بیان کروں اگر اپنے مکان تک واپس جانا منظور ہو تو میری بارگاہ
موجود ہو یہاں آئیں مجھے جو کچھ بیان کرنا ہو میں کہدونگا آنا نہ آنا ملکہ کا کام ہو یہ سنکر ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال
سے کہا کہ ہم اپنے باغ میں جاتے ہیں آپ بھی وہاں تشریف لائیں گفتگو ہو جائیگی بدیع الملک نے مریخ
آفتاب علم کی طرف دیکھکر کہا کیا صلاح ہو مریخ نے عرض کی میرے نزدیک تو مناسب ہو کہ آپ اس امر کو
قبول فرمائیں بدیع الملک راضی ہوئے زہرہ جمال نے پھر کہا ہم لوگ جاتے ہیں آپ تشریف لائیے گا ملکہ نے
کہا ارے یہ بھی کہدے کہ مع لشکر تشریف لائیے گا زہرہ جمال نے کہدیا بدیع الملک نے منظور کیا ملکہ نے
تخت پھیرا لشکر بھی چلا بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہیں استادہ ہوں تب مریخ نے عرض کی کہ بارگاہیں استادہ
کرانے کی کیا ضرورت ہو ملکہ کے باغ میں چلنا ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی بارگاہیں یہیں رہنا چاہییں شاید
گفتگو بگڑ جائے اور وہاں ٹھہرنے کا موقع نہ ہو تو اُسی وقت واپس آجائینگے مریخ خاموش ہو رہا بارگاہیں نصب
استادہ ہوئیں بدیع الملک بھی اسکی تعریف سے لگے اور سب سرداران اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے مریخ
بدیع الملک کی بارگاہ میں گیا بدیع الملک نے جو مریخ کی صورت دیکھی چہرے پر آثار عشق نمایاں پایا

دل مین خیال کیا مریخ کس پر شیدا ہو گیا یہ سوچکر فرمایا مریخ تمھارے مزاج کی کیا کیفیت ہو مریخ نے عرض کی اے
شہریار بفضل خدا اسوقت اچھا ہون بدیع الملک نے کہا اے مریخ پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین ہی جو امر واقعی ہو
صاف صاف کہدو مریخ نے دل مین خیال کیا اب پوشیدہ کرنا اچھا نہین ہو اگر نہ بتاؤنگا تو شاہزادے سے
خلاف ہوگا یہ سوچ کے مریخ نے عرض کی اے شہریار مین مدت سے سنتا تھا کہ زہرہ جمال جادو مین مہر کین
ہو علاوہ اسکے ناز و ادا اسکے حصے مین آئے ہین آج جو مین نے اسکو دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اس سے
زیادہ کیون تو زیبا ہو میرا دل اسی وقت سے بیقرار ہو مگر خلاف ادب ہو مجبور ہین بدیع الملک ہنسے فرمایا
مریخ جو خدا نے چاہا تو پہلے تمھارے واسطے کوشش کرونگا جبتک تمھارا مطلب بر نہ آئیگا مین اپنے واسطے
بھی کوشش نہ کرونگا مریخ نے عرض کی اے شہریار مین نہین چاہتا کہ میری وجہ سے دشمنون کے دل پر صدمہ ہو
بدیع الملک نے کہا مجھے یہ کب گوارا ہو کہ تم بیتاب و بیقرار رہو مگر ملکہ نے جو اس وقت جنگ موقوف
رکھی اسکا سبب علاوہ اس حیلہ کے کچھ اور بھی ہو جو ملکہ نے کہا تھا مریخ نے عرض کی ملکہ کو آپ سے مقابلہ
کرنا منظور نہین ہو انکی حالت بھی اسوقت ابتر تھی اگر آپ زیادہ گفتگو کرتے اور چاہتے کہ ملکہ خود کلام کرین تو
ملکہ خاموش نہ رہتین ضرور کہتین کہ مین نے خود زہرہ جمال سے کہا کہ آپ سے کلام کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور نہ تھی کہ ملکہ اس مجمع عام مین کلام کرین مریخ نے عرض کی اب آپ تشریف کیون
نہین لے چلتے ہین بدیع الملک نے فرمایا شاید ابھی ملکہ باغ مین نہ پہونچی ہون مریخ نے عرض کی ملکہ پہونچ گئی
ہونگی آپ کا انتظار ہوگا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سوار ہون مریخ بارگاہ
بدیع الملک سے باہر آیا لشکریون سے کہا سب لوگ سوار ہون آفتاب نامدار تشریف لاتے ہین ملکہ کے
باغ مین تشریف لیجائینگے یہ سنتے ہی سب لوگ گھوڑون پر سوار ہوئے مریخ آفتاب عالم بارگاہ کے اندر
آیا بدیع الملک سے عرض کی سب لوگ تیار ہین آپ کے منتظر در دولت پر حاضر ہین بدیع الملک نام خدا
لیکر اٹھے مریخ ہمراہ ہوا شاہزادہ بارگاہ کے باہر آیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک
گھوڑے پر سوار ہوئے لوگون سے کہا کہ یہان کی نگہبانی کے واسطے تھوڑے سپاہی رہنا چاہئین یا تو ہم سب کو
لے چلینگے ورنہ جیسا مناسب سمجھنا کرینگے مریخ نے عرض کی دو پہلوان گردستانی یہان چھوڑ دیجیے وہ انکے
ملازم بھی رہین بدیع الملک کو یہ رائے پسند آئی دو پہلوانون سے فرمایا کہ تم لوگ یہین رہو بارگاہ کی
حفاظت کرو دو پہلوان وہین رہے بدیع الملک لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے طرف ملکہ کے باغ
کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو لشکر کو لیکر واپس آئین اپنے باغ مین آکے زہرہ جمال سے کہا ہو زہرہ جمال اگرچہ سردار اہل سلام ہمارا
دشمن ہو مگر اسوقت وہ ہمارے یہان مہمان ہوگا ہمپر واجب ہو کہ انکی خاطر کرین لہذا انتظام دعوت کرنا ضرور
ہو اور یہ بات بھی ہو کہ وہ صاحب عزت ہو اسکے واسطے چند آدمی مقرر کیے جائین کہ جسوقت وہ اسطرف آئے
استقبال کرکے وہ لوگ یہان لائین کہ کوئی بات خلاف آئین سلاطین نہ ہو زہرہ جمال اسی وقت اٹھکر الگ آئی
کنیزون سے کہا جاکر محلدار کو اطلاع کرو کہ اندر طلبی ہو کنیزین دوڑی ہوئی گئین محلدار کو بلایا محلدار آئی کنیزون سے کہا

تحسین وزیرزادی صاحبہ او وفراقی میں مکدار دعائیں دیتی ہوئی اندر آئی زہرہ جمال کے پاس آکے بلائیں لیں
کہا آپ نے کیوں یاد فرمایا ہو زہرہ جمال نے کہا جو ایک شاہزادہ بعزم سیر طلسم یہان آیا ہو اور جس سے ملکہ آج
مقابلے کو تشریف لے گئی تہیں اسنے ایک نامہ قبل میں یہان بہیجا تہا مضمون اُس نامے کا یہ تہا کہ ہم آپسے
کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں ملکہ نے اس امر کا کچھ خیال نہ کیا اور حکم تیاری دیا اُسنے سلیم چوبدار کو گرفتار کرکے اپنا
مطیع کرلیا آج ملکہ خود اسکے مقابلے کے واسطے گئیں مگر جنگ موقوف رہی یہ بات قرار پائی کہ اسکی باتیں جو
وہ کہنے والا ہو سن لینا ضرور ہیں لہذا ملکہ نے اسکو باغ میں طلب کیا ہو یقین ہو وہ آتا ہو لہذا راے ملکہ عالم کی یہ
ہو کہ کچھ لوگ اسکے استقبال کے واسطے جائیں اور داروغہ باورچی خانہ کو اطلاع دیجائے کہ وہ سامان دعوت
درست رکھے اگرچہ وہ دشمن ہو مگر آج مہمان ہو اسکی دعوت ضرور کیجائیگی محض اسواسطے تمکو بلایا تہا تم جاکر
چوبداروں کو سرداروں کے پاس روانہ کرو اور سردار براے استقبال جائیں باعزاز تمام اسکو یہان لائیں
اور داروغہ باورچی خانہ سامان دعوت درست کرے مگر یہ خیال رہے کہ وہ مع لشکر یہان آئیگا تحسین رخصت
ہوئی باہر آکے چوبداروں کو ہر جگہ روانہ کیا پہلے تو چوبدار سرداران لشکر شاہی کے پاس گئے جو کچھ ملکہ نے
کہا تہا سب سرداروں سے کہا وہ لوگ اُسی وقت گہوڑوں پر سوار ہوکر روانہ ہوے تہوڑی دور پہونچے
تہے کہ نوبت نقارے کی آواز آئی گرد بہی اُڑی سرداروں نے کہا معلوم ہوتا ہو لشکر بدیع الملک آتا ہو یہی
باتیں کرتے ہوے آگے بڑہے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکہا بدیع الملک نامدار مرکب رہوار ختا پر
سوار عقب میں لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے آتے ہیں سردار گہوڑوں سے اُترے بدیع الملک کے قریب
آئے سب نے شاہزادے کو سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اپنے ہمراہ لیا سرداروں نے عرض کی
ملکہ عالم نے آپ کے استقبال کے واسطے ہمکو بہیجا ہو بدیع الملک خوش ہوے انہیں سرداروں کے ہمراہ
باغ تک آئے یہان بہی سب لوگ منتظر تہے جیسے ہی شاہزادے کو آتے ہوے دیکہا سب نے ملکہ کو جاکر اطلاع
کی ملکہ نے ایک بارہ دری پیشتر ہی سے خالی کرائی تہی حکم دیا کہ اسی بارہ دری میں شاہزادے کو اُتارو ملازمین
دروازے پر آئے بدیع الملک گہوڑے سے اُترے مرکب آفتاب علم اور اپنے سرداران خاص کو اپنے ہمراہ
لیکر اندر باغ کے داخل ہوے لشکر کے واسطے ملکہ نے اور جگہ مقرر کی تہی ملازمین ملکہ لشکر کو وہان لے گئے
بدیع الملک بارہ دری میں تشریف لائے خادم براے خدمت ملکہ کی طرف سے حاضر ہوے بدیع الملک
نے ایک کنیز کو کنیزان ملکہ سے طلب کیا کنیز حاضر ہوئی شاہزادے نے کہا اپنی ملکہ کا مزاج ہماری طرف سے پوچھ آؤ
کنیز وہان سے روانہ ہوئی ملکہ کی خدمت میں آکر عرض کی شاہزادہ آپ کا مزاج پوچھتا ہو ملکہ نے مسکراکے جواب دیا
ہماری طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کرنا اور کہنا کہ آپنے بڑی زحمت گوارا فرمائی میں بہت محجوب ہوئی مگر کیا
کرتی مجبور تہی کہ آپ سے وہیں تحقیق کرتی کنیز نے بدیع الملک سے آکر ملکہ کا پیام کہا بدیع الملک خوش ہوے
ہو کہ زیادہ تر اشتیاق تہا کنیز سے کہا اپنی ملکہ سے کہو جس امر کیواسطے میں یہان آیا ہوں اسکا اظہار ہوجانا بہت مناسب
ہو پہر آپ کو اختیار ہو جو کچھ مجہے فرمایئے گا میں بسرو چشم قبول کرونگا کنیز نے ملکہ سے جاکر کہا ملکہ نے کہا ابہی وہ تشریف
لائے ہیں مسافت راہ بہی رفع نہیں ہوئی ہو ابہی کیا ضرورت ہو جاکر کہدو کہ تہوڑی دیر استراحت فرمایئے جب
کسل راہ رفع ہو جائیگا تو میں حاضر ہوں جو کچھ آپ کو کہنا ہوگا میں حاضر ہوکر سن لونگی کنیز نے بدیع الملک سے
پہر آکر کہا بدیع الملک نے فرمایا بیشک ضعف ہو لیکن مجہ میں دم آئیگا تم جاکر ملکہ سے کہدو کہ ابہی میں باستقلال

یہاں مقیم نہیں ہوں جب میرے آپ کے گفتگو ہو جائیگی اُس وقت استراحت بھی کرونگا کنیز نے پھر ملکہ سے شہزادہ
بدیع الملک کا پیام کہا ملکہ مجبور ہو گئی وزیرزادی کو طلب کیا کہا اے زہرہ جمال شاہزادے کی تقریر سنی
اُنھوں نے فرمایا ہے کہ مجھے اُس وقت تک چین نہیں آئیگا جبتک میں تصفیہ نہ کرلونگا اب میں مجبور ہوں ابھی رات
گفتگو کرتی ہوں تمھاری کیا رائے ہے میں خود وہاں جاؤں یا شاہزادے کو یہاں بلاؤں یہ بات تو ضرور ہے کہ شاہزادے
کو کمال تکلیف ہوئی اتنی دور سے مسافت طے کرکے یہاں آیا اب اور زحمت دینا مناسب نہیں ہے باقی جو
رائے تمھاری ہو زہرہ جمال عاقلہ تھی ملکہ کے طرز کلام سے سمجھی کہ ملکہ کا خود وہاں جانے کو جی چاہتا ہے ایسی بات
ہو وہاں جانے سے مریخ آفتاب علم کو کہ میں دیکھ رہی تھی شاید یہاں جو بدیع الملک آئیں تو مریخ کو اپنے ہمراہ
نہ لائیں ایسی ایسی باتیں سوچ کے کہنے لگی کہا میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہے کہ آپ ہی تشریف لیجائیں
حاشا شاہزادے کو بڑی تکلیف ہوئی اب زحمت دینا اچھا بھی نہیں ہے ملکہ نے فرمایا پھر چلنے کا سامان کرو زہرہ جمال
نے عرض کی سب لوگ تیار ہیں آپ شاہزادے کے پاس پیام بھیجیں ملکہ نے ایک کنیز کو بلایا کہا جاکر شاہزادے
سے کہو کہ ہم آتے ہیں کنیز وہاں سے بدیع الملک کے پاس آئی ملکہ کا پیام دیا بدیع الملک بہت خوش ہوئے
تھوڑی دیر میں اور کنیزیں آئیں اُنھوں نے آکے پردے بارہ دری کے کھول دیے ایک جانب شہزادہ
بدیع الملک نامدار مع اپنے جملہ سرداروں کے بیٹھے رہے دوسری طرف ملکہ آئیں کنیز نے آکر شہزادہ بدیع الملک
سے کہا ملکہ عالم فرماتی ہیں کہ اس قدر مجمع میں کیونکر بات کرسکونگی آپ اپنے مصاحبین کو دوسرے کمرے میں جانے کی
اجازت دیجیے بدیع الملک نے سرداروں سے کہا آپ لوگ دوسرے کمرے میں تشریف لیجائیں مجھے ملکہ
سے کچھ راز کی باتیں کرنا ہیں ملکہ جواب نہ دے سکینگی اُنھوں نے خود یہ پیام میرے پاس بھیجا ہے کہ اس مجمع
میں مجھ سے بات نہ ہوسکیگی سردار وہاں سے اُٹھ کے دوسرے کمرے میں آبیٹھے تب ملکہ نے کہا اب فرمائیے آپکو مجھ سے کیا
کہنا ہے بدیع الملک نے کہا مجھکو یہ امر ضروری آپسے کہنا تھا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپکو آجتک یہ تحقیق ہوا کہ آپ کون
ہیں ملکہ نے کہا میں اس طلسم کی حاکم ہوں میرے والد نامدار تقام جادو تھا نام انکا جنھوں نے بہت
ہی کمسنی میں مجھے سپرد تعلیم کرائے اُس طلسم کی سلطنت مجھکو دیکر سلیم جادو کو یہاں کا منتظم مقرر کیا طلسم نور آگین جو مشہور طلسم
ہے وہاں کا بادشاہ جسکو لوگ شداد حسین الزمان کہتے ہیں اسکے بعد میرے والد نامدار نے اس طلسم کو اپنے طلسم
میں شامل کرلیا اسکے سوا میں اور کیفیت نہیں جانتی بدیع الملک نامدار نے فرمایا تقام جادو ایک مرد مکار تھا
اُسنے آپ کو ایسا گمراہ کیا کہ آجتک آپ کو اپنی اصل کیفیت نہ معلوم ہوئی ملکہ نے کہا بھلا ایسا شخص کون ہوگا جس کو
اپنی کیفیت آپ نہ معلوم ہو اور یہ بات خلاف نہیں ہر شخص جانتا ہے کہ تقام جادو میرے والد نامدار کا نام تھا بدیع الملک
نے فرمایا بار بار اس کلمہ کو زبان سے نہ نکالیے سلیم جادو طلسم کے منتظم رہے ہیں انکو بلاکر کیفیت دریافت
فرمائیے تو آپ کو اپنی کیفیت معلوم ہو ملکہ نے کہا سلیم جادو کو بلایے زہرہ جمال چونکہ مریخ آفتاب علم کے
جمال پر فریفتہ تھی اسنے کہا سلیم کے علاوہ اور جو لوگ اس راز سے ماہر ہوں انکو بھی طلب فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا ملک قیصر صفات باطن اس کیفیت سے بخوبی تمام ماہر ہیں مریخ آفتاب علم کو بھی کچھ حال معلوم ہے
زہرہ جمال نے کہا دونوں صاحبوں کو تکلیف دیجیے بدیع الملک نے ایک کنیز سے کہا کہ مریخ آفتاب علم
اور قیصر صفات باطن کو بلالاؤ سلیم جادو کو بھی اپنے ہمراہ لیتی آنا کنیز وہاں سے روانہ ہوئی جس کمرے میں سب سردار
جمع تھے وہاں آکر کہا شاہزادہ عالم ملک قیصر صفات باطن اور مریخ آفتاب علم اور سلیم جادو کو طلب فرماتے ہیں

یہ سنتے ہی قیصر و مریخ و سلیم اپنی اپنی جگہ سے اُٹھے کنیز کے ہمراہ بارہ دری میں آئے بدیع الملک نے
مریخ آفتاب عسکر کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا قیصر کو بھی جگہ دی وہ بھی قاعدے سے پائین فرش بیٹھا بدیع الملک
نے سلیم کو بھی قریب بلایا کہا اے ملکہ اب سلیم سے اپنی کیفیت دریافت کرو کہ اسنے کل حال بیان کیا ہو
ملکہ نے کہا اے سلیم جادو جو کیفیت تونے سنی ہو وہ بیان کرو سلیم نے پورا قصہ ملک نوذر اور تخت نشین کا بیان کیا
ملکہ کو کمال تعجب ہوا کہا میں اسکو کیونکر تحقیق کر سکتی جب صغر سن سے میری اور سلیم کی پرورش اسمقام
کی ہو گیا معلوم ہو سکتا ہو نہیں معلوم کہ یہ واقعہ اصل ہو یا نہیں کیونکہ آپ سے بھی اس کیفیت کو سنا ہی ہو
اور میں نے بھی مثل آپ کے سنا اسکے سچ ہونے کی دلیل نہ آپ نے ساعت فرمائی نہ میرے سننے میں آئی
بدیع الملک نے فرمایا اُسکے سچ ہونے کی دلیل یہ ہو کہ تمہارے دل میں جوش اسلام پیدا ہوا ہوگا اور اس
مذہب باطل سے تمہارا دل پھٹتا ہوگا ملکہ نے کہا اے شہریار یہ بات تو ضرور ہو مگر میں چاہتی ہوں کوئی ایسی
دلیل اُسکے سچ ہونے کی پیش کیجائے کہ مجھے یقین آئے بدیع الملک نے کہا جو لوگ یہاں کے
باشندگان قدیم ہیں اور جنکے سامنے یہ طلسم بنا ہو اُنکو بلا کر تحقیق کرو اگر وہ آگاہ ہونگے تو ضرور بتا دینگے
ملکہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُسی وقت زہرہ جمال سے کہا کہ متمنان سلطنت کو حکم دو کہ جو لوگ یہاں کے
باشندگان قدیم ہیں اور جنکے سامنے ملک نوذر تخت نشین یہاں رہتے تھے اُنکو بلا لائیں زہرہ جمال
نے عرض کی آپ شاہزادہ سے ایک وعدہ فرمالیں کہ آج کے دوسرے روز میں اسکا جواب دونگی اگر
یہاں کے باشندگان قدیم نے اس امر کی تصدیق کر دی تو میں ضرور اسلام قبول کرونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگی
بسر و چشم بجالاؤنگی ملکہ نے بدیع الملک سے کہا میں اس امر کو تحقیق کرتی ہوں اگر یہ بات سچ ہو تو میں ضرور مسلمان
ہونگی اور جو کچھ آپ فرمائینگے بسر و چشم بجالاؤنگی دو روز کی مہلت عنایت فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا تحقیق
اختیار ہو میں دو روز کی مہلت دیتا ہوں بیسکے بدیع الملک نے کہا اب میرے یہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں
کیونکہ لشکر میرے ہمراہ ہو بارگاہیں یہاں سے تھوڑی دور پر موجود ہیں میں وہاں جاؤنگا دوسرے روز جو کچھ
کیفیت ہوگی مجھے اطلاع دینا ملکہ نے کہا آپ کے مذہب میں دعوت رد کرنا ممنوع ہو اور اب آپ ہمارے
مہمان ہو چکے اور خاطر مہمان ہر مذہب و ملت میں واجب ہو اگر آپ دعوت قبول نہ فرمائینگے تو مجھے ملال ہوگا
بدیع الملک نے فرمایا ملکہ یہ بات درست کی ہو کہ ہمارے مشرب میں غیر مذہب کے ہاتھ کی اشیاء کا
اکل و شرب حرام ہو اس وجہ سے ہم مجبور ہیں ملکہ نے کہا اے شہریار اگر آپ کے ہمراہ باورچی ہوں تو وہ کھانا
تیار کریں بدیع الملک نے بہت انکار کیا مگر ملکہ نے قبول نہ کیا آخرکار بدیع الملک مجبور ہوئے کچھ ہیں ٹھہرنا
منظور کیا ملکہ نے کنیزوں سے کہا ہمارے باورچی خانہ کے داروغہ سے جاکر کہدو کہ کوئی ہمارا ملازم کسی چیز کو
ہاتھ نہ لگائے اور ابطال ان اسلام کے کھانے کا بندوبست کیا کنیزوں نے ڈیوڑھی پر جاکے اطلاع کی عملدار
نے اُسی وقت چوبداروں کو روانہ کر دیا سب انتظام درست ہو گیا ملکہ بدیع الملک سے رخصت ہو کر اپنی
بارہ دری میں تشریف لائیں زہرہ جمال سے کہا میں نے حسین الزمان کو خط لکھا تھا اور وہاں سے مدد
طلب کی تھی اب تمہاری کیا رائے ہو میں کیا کروں جو وہاں سے لشکر آگیا تو پھر کیا ہوگا زہرہ جمال نے کہا ایک نامہ
اور روانہ کر دیجیے مضمون اسکا یہ ہو کہ میں نے اہل اسلام کو گرفتار کر لیا اب آپ تکلیف نہ فرمائیے اور لشکر نہ روانہ
کیجیے نامہ دار سے یہ تاکید فرما دیجیے کہ اگر راہ میں لشکر ملے تو سب کو اپنے ہمراہ واپس لیجائے اور نامہ دیکر

جلد واپس آئے ملکہ کو یہ رائے بہت پسند آئی ایک نامہ اسی وقت تحریر کیا نامہ دار کو بلا کے نامہ دیا کہا بہت جلد رخصت ہو جلد
اپنے تئین حسین الزمان جادو تک پہونچاؤ اور یہ نامہ بار حسین الزمان کو دو اگر راہ مین لشکر ملجائے تو اپنے
ہمراہ واپس لیجانا خبردار یہان لشکر نہ آنے پائے نامہ دار نے عرض کی مین ایک ہی دن مین نامہ وہان
پہونچاؤنگا جواب بھی لے آؤنگا ملکہ بہت خوش ہوئین نامہ دار نامہ لیکے روانہ ہوا کئی ماہ کا راستہ ایک دن مین طے کر
کے کیا حسین الزمان جادو کی سرحد مین اسوقت پہونچا کہ لشکر قریب سرحد پہونچ چکا تھا نامہ دار نے وزرا کو نامہ
ملکہ کا دکھلایا کہا آپ لوگون کو واپس جانا چاہیے ملکہ عالم کا یہی حکم ہو مجھ سے بوقت روانگی فرمایا تھا کہ اگر لشکر
راہ مین ملے تو سب کو اپنے ساتھ واپس لیجانا لہذا آپ لوگ میرے ساتھ واپس چلین وزرا نے جو نامہ
ملکہ کا دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب کیا بات مناسب ہو اگر واپس چلینگے تو خداوند کے خلاف ہوگا اور اگر
ملکہ کی طرف جائینگے تو ملکہ کو ناگوار ہوگا اور ملکہ کا ناگوار ہونا بہت برا ہو خداوند کس رحمکر کو عزیز رکھتے ہین
سب نے کہا سب سے بہتر یہ ہو کہ اسی وقت ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ کرین وہین جواب اسکا
لیا آتا ہو اگر یہ حکم ملا کہ واپس آؤ تو یہان سے واپس چلینگے اور اگر جانے کا حکم فرمایا تو ہمارا ارادہ مستحکم ہو سب نے
اسی وقت ایک عرضی بخدمت حسین الزمان اس مضمون کی لکھی کہ ملکہ تاؤس فلکن کا ایک نامہ دار جو خداوند
کی خدمت مین حاضر ہوتا ہو ہمین راہ مین ملا اور یہ بات ظاہر کی کہ ملکہ نے مسلمانون کو گرفتار کر لیا اب لشکر کے
جانے کی وہان ضرورت نہین ہو لہذا آپ کیا حکم فرماتے ہین یہ لکھ کر ساحر کو دیا اور ملکہ کے نامہ دار کے ہمراہ کیا
کہا اسی وقت اسکا جواب لیکر آنا وہ دونون نامہ دار وہان سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین حسین الزمان
کے مکان پر پہونچے دربانون نے روکا نامہ دارون نے نامے دکھائے دربانون نے اطلاع حسین الزمان جادو
کو کی حسین الزمان اسوقت وزیرون سے گفتگو کر رہا تھا کہ نہین معلوم ملکہ کے یہان اب کیا کیفیت ہو جنگ شروع ہوئی
یا ابھی نہین وہ وقت پر پہونچ جائے کہ ملکہ بھی خوش ہون گو مین سب کے واسطے تقدیر فنا کر چکا ہون کہ حسب الطلب
ملکہ کے وقت پر لشکر پہونچنا چاہیے اسکے ہوا خواہ بھی یہ درست کہہ رہے تھے کہ چوبدارون نے آ کے کہا
یا خداوند دو نامہ دار آئے ہین امیدوار اندر آنے کے ہین حسین الزمان نے کہا کہان کہان سے نامہ
آیا ہو چوبدارون نے کہا ایک نامہ تو ملکہ عالم نے بھیجا ہو اور ایک نامہ آپ کے لشکر سے آیا ہو حسین الزمان
نے ملکہ کا نام سنکر کہا جلد ان نامہ دارون کو لاؤ دیکھون ملکہ نے کیا تحریر کیا ہو چوبدار باہر آ کے نامہ دارون کو
اپنے ہمراہ لے گئے حسین الزمان نے ملکہ کے نامہ دار سے پہلے نامہ طلب کیا لفافہ کھول کے پڑھا بہت
خوش ہوا اپنے ہوا خواہون سے مخاطب ہو کر کہا مین تو پیشتر ہی ان لوگون کے واسطے یہ بات تجویز کر چکا تھا
وہ سب کیونکر مقابلہ کر سکتے تھے پھر لشکر کے اپنے لشکر کے نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھا اس مین لکھا تھا کہ جب ہم لوگ سرحد
پر پہونچے تو ملکہ کا نامہ دار ملا ہم لوگون سے یہ کیفیت بیان کی کہ وہان لشکر حریف گرفتار ہو گیا ملکہ کا یہ حکم ہو کہ
اب تم لوگ اس طرف آنے کا قصد نہ کرو آپ کے خوف کی وجہ سے ہم مجبور ہو کر یہان ٹھہر گئے جو حکم ہو اسکو
بجا لائین حسین الزمان نے کہا اب ان لوگون کو جا کر اطلاع دو کہ سب یہین واپس آئین اب وہان جانے کی
ضرورت نہین اور مین ملکہ کو اسی وقت ایک نامہ تحریر کرتا ہون کہ وہ یہان چلی آئین وہان رہکر تکلیف نہ اٹھائین
اگر وہان رہینگی تو شب و روز یہی آفتین آتی رہینگی اور یہان مین تمام طلسم کی حکومت انکے سپرد کر دونگا جو سے
قدرت کے بھی وہ ہونگا انکو بھی تقدیر کرنے کی ترکیب بتاؤنگا سب سے زیادہ صاحب عزت بناؤنگا حسین الزمان

کو جو باتین کرنے مین دیر ہوئی ملکہ کے نامہ دوسرے کیا بلفظہ نہ ملکہ نے فرمایا تھا کہ جواب جلد لکھا ہو پڑھ لکھا نامناسب ہو کہ آپ جواب
ابھی تحریر فرما دیجیے اگر دیر ہوگی تو ملکہ عالم بہت آزردہ ہو جائینگی میرے واسطے بہت خرابی ہوگی حسین الزمان
نے اوسی وقت نامہ کا جواب لکھ دیا نامہ دار لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ کے پاس پہونچا جواب نامہ دیا ملکہ نے
بے پڑھے چاک کیا زہرہ جمال سے فرمایا اس بات سے تو تسکین ہوئی کہ اب حسین الزمان کے یہان سے
کوئی نہین آئیگا تجھ سے نامہ دار نے وہان کی سب کیفیت بیان کی مین نے نامہ بھی نہین پڑھا یونہین چاک کر ڈالا
زہرہ جمال نے کہا ایسا نہو جو دوسرے کے ذریعہ سے سب حال بیان کا تحقیق کرلے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر انکو
یہ کیفیت معلوم بھی ہو جائیگی تو کیا بنا سکتا ہو اگر شاہزادے سے مقابلہ کریگا تو بہت زک اٹھائیگا فتح نہ پائے گا
شاہزادہ صاحب اقبال ہو اس سے لڑنا آسان نہین ہو بہت سے طلسم اُسنے فتح کیے ہین بڑے بڑے
ساحر اُسکے ہاتھ سے مارے گئے ہین حسین الزمان کی کیا حقیقت ہو جو وہ مقابلہ کرسکے زہرہ جمال نے کہا
علاوہ شاہزادے کے مریخ آفتاب علم جو ولیعہد طلسم فیروز ہو سحر مین یکتاے روزگار ہو بہت بڑا شاہزادے
کی مدد کرتا رہتا ہو بدیع الملک اُنکو اپنا قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین جو بات کرتے ہین پہلے
اُنکی صلاح مریخ آفتاب علم سے لیتے ہین ملکہ نے کہا بدیع الملک ہمارا کر کچھ مریخ کی مدد کی پروا نہین
یہ بات ظاہر ہو کہ جب سے طلسم فیروز مریخ ہوا ہو اوسی وقت سے مریخ نے شاہزادے کی اطاعت قبول کی ہو
البتہ جب زہرہ نے بدیع الملک کی اطاعت قبول نہ کی ہوگی شاہزادے کو اپنے زیر کرے کی مدد کسی حال مین
مدد گار نہ ہوگی زہرہ جمال نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتی ہین وہ بہت سچ ہو مگر مریخ شاہزادے ہی سے زیر
ہوے دوسرے کی مجال نہین جو ایسا ارادہ کرے کہ مریخ کے مقابلے مین آئے ملکہ از بسکہ عاقلہ تھی زہرہ جمال
نے اسقدر مریخ کی طرفداری جو کی ملکہ کو خیال پیدا ہوا کہا اسے زہرہ جمال تمھاری طرز گفتگو سے عجب بات
ظاہر ہوئی زہرہ جمال نے تجاہل عارفانہ کی راہ سے عرض کی مین آپ کے ارشاد کا مطلب نہین سمجھی امیدوار
ہون کہ خلاصہ بیان فرمایئے ملکہ نے کہا مریخ آفتاب علم کی طرفداری بے سبب نہین کوئی ضروری بات
ہو زہرہ جمال نے شرما کے جواب دیا کہ آپ کیا فرماتی ہین اگر یہی قیاس ہو تو خطا معاف حضور بدیع الملک
ہمارا کسقدر طرفداری کرتی ہین اور کتنی رعایت کی کہ میدان جنگ سے لڑائی موقوف کرکے گفتگو کرنیکا
وعدہ کیا حالانکہ آپ نے شاہزادے کی صورت زیبا نہین ملاحظہ فرمائی تھی اُس وقت تک مزاج مبارک
کی کیا کیفیت تھی اور اب کیا حالت ہو یا حسین الزمان کو نامہ تحریر کیا گیا تھا اور وہان سے مدد طلب فرمائی
تھی یا اب دوسرا نامہ اس واسطے تحریر کیا کہ وہان سے کوئی آنے نہ پائے شاہزادے کو مقابلے کی تکلیف نہو
علاوہ اُسکے اور بہت سی باتین ایسی ظہور پذیر ہوئین جو ناگفتہ بہ ہین آپ خود تصور فرمالین ملکہ نے جو یہ کی باتین
سُنین شرما گئین کہا ہی زہرہ جمال تم شاہتین آئی ہین اپنی حالت کا مجھ قیاس کرتی ہو زہرہ جمال نے کہا میری کیا
مجال ہو جو کسی امر کا آپ پر گمان کرون مگر اتنا ضرور عرض کرتی ہون کہ میری نسبت جو آپ نے تصور کیا وہ بہت
صحیح ہو اور جو مین نے ازراہ گستاخی شاہزادے کی عرض کیا وہ بالکل غلط ہو اور مین خطا کی معافی چاہتی ہون ملکہ نے زہرہ جمال
کی یہ جو تقریر سنی بیساختہ ہنس پڑی اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے حال سے زہرہ جمال بخوبی آگاہ ہو چکی
ہو اس سے صاف صاف کہدینا برائی نہین ہو کیونکہ یہ بھی مریخ آفتاب علم پر فریفتہ ہو سوچ کے ملکہ نے
کہا اسے زہرہ جمال بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم اپنا راز مجھ سے پوشیدہ کرتی ہو جو کیفیت تمھارے

دل کی تھی وہ بجد و سیر سب مین نے بیان کر دی اور جو حالت اُسپر گذری وہ تماشا سب سامنے گذری تھی اپنی کیفیت
جیسے کیون پوشیدہ کی زہرہ جمال نے عرض کی اے ملکہ عالم مین بسبب ادب آپ سے کچھ عرض نہ کر سکی مجبور
ہو گئی اور سمجھی تھی کہ آپ پر میری حالت ظاہر ہو گئی ہوگی اس وقت آپ نے مجھ سے اس طور سے فرمایا مین نے
انکار کرنا مناسب نہین جانا گرچہ ملکہ عالم مین انجام جو سوچتی ہون تو بہتر نظر نہین آتا کیونکہ جب اُس کی خبر
حسین الزمان تک پہونچیگی تو وہ ضرور کہیگا آپ پر ایک مدت سے فریفتہ ہون اپنی جان لڑا دیگا گو شاہزادے
سے لڑکر فتح تو نہین پائیگا مگر پریشانی بہت ہوگی اور آپ کا قول ہے کہ اس طلسم کا فاتح فتح البخت ہے اور
عوض خون ناحق مادر کے واسطے یہان آئیگا حسین الزمان جادو اسی کے ہاتھ سے قتل ہوگا علاوہ اسکے اور
جو کوئی اس طلسم مین پر اب فتاحی آئیگا وہ مصیبت اُٹھائیگا حسین الزمان اُسکو گرفتار کر لیگا ضرور ہے کہ
بدیع الملک نامدار سے بھی مقابلہ پڑے اور حسین الزمان اسنے ہی رہے اُنکو فتاحی طلسم کا خیال آئے
پھر کیسا ہو ملکہ نے جواب دیا اسی سبب سے مین نے حسین الزمان کو نامہ لکھا کہ اسی طرف فوج روانہ کرنیکا
ارادہ نہ کرو یہان مین نے اہل اسلام کو گرفتار کر لیا ہے اور مین اسکا کل ہی نہین آنے دونگی یہان کے باشندگان
قدیم کو مین نے طلب کیا ہے جب وہ لوگ آئے مجھ سے کیفیت میرے والد نامدار کی بیان کرینگے تو ضرور مین
شاہزادے کے ہمراہ مال و اسباب لیکر چلی جاؤنگی زہرہ جمال نے کہا اور اگر یہ امر خلاف ہوا اور یہان کے باشندگان
قدیم نے حالات خیال کے موافق رہنے نہ دی تو کیا کرنا ہوگا ملکہ نے کہا تو بھی شاہزادے سے مقابلہ
نہ کرونگی اور جو کچھ اُنکی مرضی ہوگی وہ کرونگی زہرہ جمال نے کہا آپکے جانے کی خبر کیا حسین الزمان
جادو کو نہ معلوم ہوگی اور اس خبر کے سنتے ہی وہ لشکر گران لیکر یہان نہ آئیگا ملکہ نے جواب دیا کہ جب وہ
یہان آئیگا تو دیکھا جائیگا خدا ہمارا نگہبان ہے شاہزادہ صاحب اقبال ہے ضرور فتح پائیگا حسین الزمان
شکست اُٹھائیگا زہرہ جمال خاموش ہوئی ملکہ نے کہا اب یہان کے باشندگان قدیم کو بلا کے اپنے
کیفیت دریافت کیجائے زہرہ جمال نے عرض کی مین نے اس کام کا انتظام کیا ہے وہ لوگ بہت جلد
حاضر خدمت ہوا چاہتے ہین ملکہ نے کہا ہمیں چوبدارون سے اطلاع کرو زہرہ جمال نے اسی وقت
علمدار کو طلب کیا کہا ابھی تک اس طلسم کے باشندگان قدیم نہین آئے علمدار نے عرض کی عرصے سے در دولت
پر حاضر ہین ملکہ نے کہا ان لوگون کو یہان لاؤ مین اُنسے کچھ امور ضروری دریافت کرونگی علمدار باہر آن
لوگون کے سامنے کو آئی یہان کنیزون نے اوٹ کر دی اتنے عرصہ مین علمدار بھی آئی وہان کے باشندگان
قدیم کو اپنے ہمراہ لائی ملکہ نے سب کو دیکھا علمدار نے عرض کی حضور یہ لوگ یہان کے باشندگان قدیم ہین
حسب الطلب حاضر ہین انسے کیا حکم ہوتا ہے ملکہ نے زہرہ جمال سے کہا کہ ان لوگون سے دریافت کرو کہ
نوذرا اور رنگ نشین جب یہان تھے اُس زمانے مین یہ لوگ اس شہر مین رہتے تھے یا نہین زہرہ جمال
نے یہ جواب عرض کی حضور ہم نوذرا اور رنگ نشین سے بھی پہلے یہان رہتے تھے ملکہ نے زہرہ جمال
سے کہا اب جو جو باتین مناسب ہون انسے دریافت کرو کیونکہ تم اس قصہ سے بخوبی آگاہ ہو زہرہ جمال نے
کہا جو کچھ ہم تحقیق کرین اسکو اصل اصل بیان کرنا اگر ایک حرف بھی خلاف ہوگا تو تم مین سے کوئی زندہ بچکر نہ جائیگا
سب نے عرض کی جو جو امور ہمین معلوم ہین وہ صاف صاف خدمت والا مین عرض کر دینگے زہرہ جمال نے
کہا ملکہ عالم نوذرا اور رنگ نشین سے کیا نسبت رکھتی ہین خلاصہ بیان کرو سب نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اگر

جان کی امان پاؤں تو زبان پر لاؤں زہرہ جمال نے کہا ہم خود تحقیق کرتے ہیں تم سب جیسا ہو حال واقعی ہو
اسکو بیان کرو ان لوگوں نے عرض کی ملک نوذر اور رنگ نشین ملکہ عالم کے والد نامدار نے جب آسمان سے
انتقال کیا تو تمام جادو اس طلسم میں آئے ملکہ کے بھائی سلیم جیب جادو نے دیکھا اپنا بیٹا بنایا از وجہ
نوذر اور رنگ نشین بیٹا پاس تھا اور ملت حنیفہ تھی زہر کھا کے اپنی جان دی ملکہ کو اور سلیم جیب جادو کو پرورش کرنا
ضرور تھا کیا بڑی کوشش اور جانفشانی سے پرورش کیا طلسم کا بادشاہ ملکہ کو بنایا اور انتظام کا حصہ سلیم جادو کے
حصے میں آیا یہ بات اس طرح پوشیدہ رہی کہ کوئی زبان سے نکال سکا گر جو مرتکب ہوتا ہو وہ ضرر ایک روز قریب
پاتا ہو ہم لوگ بھی مسلمان ہیں صاحب ایمان ہیں گر جو اپنے بادشاہ کے آجتک اپنا مذہب پوشیدہ کیے ہیں آج
جو ملکہ عالم نے اس بات کی تحقیق فرمائی ہے ہم بھی اپنی کیفیت عرض کر دی یہ سنکر ملکہ بہت خوش ہوئی زہرہ جمال سے
کہا ان لوگوں کو خلعت و انعام دیکر رخصت کرو اور شاہزادے کو اسی وقت اطلاع دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ سب
صحیح ہو میں آج تک واقعی گمراہ رہی مگر آج سے توبہ کرتی ہوں اور اس دین باطل کو ترک کر کے اپنے
مذہب قدیم کو اختیار کرتی ہوں اگر آپ اتنی تکلیف اس وقت فرمائیں کہ یہاں تشریف لائیں تو میں مشرف باسلام
ہوں زہرہ جمال نے اسی وقت بدیع الملک نامدار کو کنیزوں کی معرفت اطلاع دی شاہزادہ سنکر
انتہا سے زیادہ خوش ہوا اسی وقت مع آفتاب علم کو بلا کر مرکب طلب کیا سوار ہو کر ملکہ کی بارہ دری میں
میں آئے یہاں پردہ تھا بدیع الملک نامدار مع آفتاب علم کے اندر تشریف لے گئے زہرہ جمال
سے ملکہ نے کہا شاہزادے سے کہو کہ قواعد مذہبی تعلیم فرمائیں پردے کے اندر تشریف لائیں زہرہ جمال نے
پردے کے قریب آکے عرض کی اے شہریار آپ یہاں تشریف لائیے قواعد مذہب تعلیم فرمائیے بدیع الملک
خوشی خوشی اٹھے پردہ اٹھا کے اندر تشریف لے گئے مع آفتاب علم پردے کے باہر رہا بدیع الملک
نے جیسے ہی پردہ اٹھایا اور نگاہ جمال ملکہ پر پڑی تاب نظارہ نہ باقی رہا قریب تھا کہ غش کھا کے گریں بدیع الملک
نے اپنے تئیں بہت سنبھالا ملکہ نے بھی مسکرا کے کہا اے شہریار سنبھلیے سنبھلیے دشمنوں کو اسقدر اضطراب کیوں ہو
بدیع الملک کسی قدر محجوب ہوئے ملکہ مسند سے اٹھیں بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے مسند پر بٹھایا چاہتی تھیں
کہ آپ یہاں مسند نشین ہوں مگر بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھا لیا زہرہ جمال نے جو یہ کیفیت دیکھی
وہاں سے ہٹ گئی تخلیہ کر دیا بدیع الملک نے جو وہاں کسی کو نہ پایا ملکہ سے اظہار تعشق کیا آغوش میں بٹھایا دست
شوق بڑھایا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا پھر پاکدامنی بہت کچھ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے
صاحب عصمت ہونے میں کیا کلام ہو مگر لازم و واجب ہو کہ اس بات میں انکار نہ کرو جاے شکر ہو کہ تمہیں خدا نے
[illegible] کفار سے بچایا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اب یہاں ٹھہرنا بیکار ہو تشریف لے چلیے صاحبقران کی
زیارت سے مشرف ہو جیسا کہ آپ کے مذہب میں قواعد مناکحت ہیں وہ ادا کر کے مجھے آپ کے سپرد
کیجیے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور ہو مگر براے فاتحہ مزار نوذر پر جانا ضرور ہو ملکہ نے
عرض کی اے شہریار میں بھی آپ کے ساتھ چلونگی والد ماجد کے مزار پر فاتحہ پڑھونگی بدیع الملک نے فرمایا
سلیم کے بھی چلنے کا ارادہ ہو یہ کہکر بدیع الملک نکلے اپنی بارہ دری میں آئے سلیم سے فرمایا ہو
سلیم اب چلنے کا سامان کرو براے فاتحہ مزار نوذر اور رنگ نشین پر جاتا ہوں تم بھی میرے ہمراہ چلو
سلیم موجود ہوا بدیع الملک نے مع آفتاب علم سے کہا تم یہیں رہو لشکر میں اطلاع کر کے سب

اسباب سفر درست کرین مین دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا مگر ملکہ کو یہان کے انتظام سے فراغت کرنا
ہو مین جب فاتحہ پڑھ کے یہان آؤنگا تو براے رہائی سرداران اسلام طرف زمردان خانے کے بادگام کوچ لے
عرض کی آپ تشریف لیجائین مین یہان سب انتظام درست کرونگا بدیع الملک نے سواری طلب کی ملکہ
بھی سوار ہوئین بدیع الملک سلیم جادو کو ہمراہ لیکر مزار نوذر اور سنگ نشین پر آئے دیکھا ایک گنبد
سنگ سیاہ کا بنا ہو گرد اُسکے ایک چہار دیواری بنی ہو ایک پھاٹک آہنی بنا ہو مگر مقفل ہو سلیم نے عرض کی اے
شہریار قفل تو کھل سکتا ہو مگر دروازہ اندر سے بھی بند ہو اُسکے کھلنے کی کیا تدبیر کیجائیگی بدیع الملک نے فرمایا خدا
مالک ہو دروازہ بھی کھل جائیگا پیشتر اس قفل کو کھولو سلیم نے اُس قفل کو کھولا دروازہ از خود وا ہو گیا بدیع الملک نے
فرمایا اے سلیم تمنے دیکھا سلیم نے عرض کی اے شہریار آپ کا اقبال ترقی پر ہو جو کام ہوگا وہ بخیر و خوبی انجام پاویگا
بدیع الملک نوجوان اندر تشریف لائے ملکہ کی سواری بھی آئی مقبرے کے دروازے بند تھے جیسے ہی
بدیع الملک قریب پہونچے وہ دروازے بھی خود بخود کھل گئے شاہزادہ اندر آیا قبر پر فاتحہ پڑھا سلیم نے بھی
فاتحہ پڑھکر ثواب روح نوذر کو بخشا ملکہ نے بھی اس رسم سے فراغت کی بدیع الملک نے دیکھا سامنے
ایک طاق ہو اُسپر ایک صندوقچہ رکھا ہو صندوقچہ پر لکھا ہو کہ یہ مال اُسکے واسطے ہو جو یہان فاتحہ پڑھنے آئے
بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو لیا سلیم نے عرض کی اے شہریار مین نے اس صندوقچے کا بھی کچھ ذکر سنا تھا
اور یہ بھی سنا تھا کہ اسمین ایک وصیت نامہ بھی ہو بدیع الملک نے اُس صندوقچہ کو کھولا اسمین سے دو کاغذ
اور ایک تختی الماس کی نکلی بدیع الملک نے پہلے ایک کو کھولا دیکھا کچھ عبارت بطرز اسم اعظم تحریر ہو شاہزادے
نے اُسکو پڑھکر دوسرا کاغذ کھولا دیکھا وصیت نامہ ہو بدیع الملک نے پڑھنا شروع کیا پہلے حمد و نعت پڑھی
بعد اُسکے لکھا تھا کہ اے فاتحہ خوان آگاہ ہو کہ ناوک افگن تیری نذر ہو تجھے لازم ہو کہ اُسکی حفاظت جہانتک
ہوسکے اسمین دریغ نکر اور سلیم کو اپنے ساتھ رکھ خداوند کریم تجھے ایک فرزند عطا فرمائیگا کہ وہ طلسم نور آگین
کو فتح کریگا اور یہ تختی الماس جو اس صندوقچے مین رکھی ہو اُسکو اٹھا اپنے پاس رکھنا جب رفیع البخت طلسم کشائی
کے واسطے روانہ ہو تو یہ تختی اُسکو دینا کہ مصیبت راہ کم ہو اور طلسم بآسانی فتح ہو جائے گو وہ بھی بڑے بڑے
آلام اُٹھا لیگا طلسم مین آکر قید ہو جائیگا مگر اس تختی کی برکت سے رہائی پاکر طلسم کو فتح کریگا اور حسین الزمان جادو
کو قتل کر کے واپس جائیگا اور دوسرا پرچہ جو اس صندوقچے سے برآمد ہوا ہو اسمین اسم اعظم بھی لکھا ہو یہ خاص
تمھارے واسطے ہو اسکو یاد کر جب کسی ساحر سے مقابلہ پڑے اسکو ورد زبان کرنا سحر تاثیر نہین کریگا
اور ہر مشکل مین کام دیگا اسکی برکت سے پانی گزند نہ پہونچا سکتا ہو نہ آگ مضرت دے سکتی ہو ہر ایک مشکل کے
واسطے یہ اسم اعظم اکسیر مشکل کشا ہو بدیع الملک بہت خوش ہوے تھوڑی دیر وہان ٹھہرے پھر ملکہ کو
لیکر وہان سے طرف باغ کے روانہ ہوے انکو تو یہین چھوڑیے

اب کیفیت مریخ آفتاب علم اور زہرہ جمال کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب شاہزادہ اور ملکہ اور سلیم براے فاتحہ مزار نوذر کی طرف روانہ ہوے تو زہرہ جمال جادو نے
کچھ دیون کو مریخ کے پاس بھیجا اور ہر ایک سے کہدیا کہ مریخ آفتاب علم کو اس طرح سے یہان لے آؤ کہ
اُسکو یہ معلوم نہو کہ زہرہ جمال نے بلایا ہو چنانچہ دیون نے عرض کی ہم بلا لاتے ہین یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئے

مریخ آفتاب علم کے پاس آئیں پہلے سلام کیا پھر کہا آپ شہریار کے ہمراہ تشریف نہیں لے گئے
مریخ نے عرض کی مجھکو یہاں کچھ انتظام ضروری کرنا ہے اس وجہ سے میرا جانا نہیں ہوا معلوم نہیں کہ زہرہ جمال
بھی گئیں یا نہیں کنیزوں نے عرض کی انکا بھی جانا نہیں ہوا بلکہ اس وقت تنہائی کے سبب سے بہت گھبرائی
ہیں ہم لوگوں کو اسواسطے بھیجا تھا کہ جاکر سلیم جادو کو اطلاع کریں کہ وہ دم بھر کے واسطے وہیں چلکر بیٹھیں مگر
وہ بھی نہیں ہیں مریخ نے جو یہ کیفیت سنی دل بیتاب ہوگیا کہا اگر ایسی ہی بات ہو تو میں چلتا ہوں تم لوگ چلکر پردہ
کراؤ مجھے کچھ امور ضروری بیان کرنا ہیں کنیزوں نے عرض کی ہم جبتک اجازت نہ لے لیں عرض نہیں کرسکتے
مریخ نے کہا جاکر کہو کہ مریخ آفتاب علم کو کچھ ضروری باتیں کہنا ہیں اور اس وقت تنہائی کی وجہ سے آپ کا
دل بھی گھبراتا ہو بہتر ہو کہ ان باتوں کو سن لیجیے کنیزوں نے کہا ابھی جاکر عرض کرتے ہیں یہ کہکر وہاں سے روانہ ہوئیں
زہرہ جمال کے پاس آکر عرض کی ہم لوگوں نے اس ترکیب سے عرض کیا کہ مریخ آفتاب علم نے خود اپنے آنیکی
نسبت اجازت چاہی ہے زہرہ جمال نے کل قصہ دریافت کرکے کہا ہماری طرف سے جاکر کہو کہ ہم بے اجازت
ملکہ نہیں بلا سکتے اور سلیم جادو کی اور بات تھی ہم اکثر انسے امور سلطنت کی باتیں کیا کرتے تھے اور آج وہ ہمارے
مالک ہیں جبتک نہیں معلوم تھا اپنا افسر ہی تصور کرتے تھے جب یہ امر ظاہر ہوا اپنا مالک جانتے ہیں آپ کو
بے اجازت ملکہ نہیں بلا سکتے ایسا نہو کہ شہریار کے بھی خلاف ہو اور ملکہ کو بھی یہ امر ناگوار ہو تو میرے واسطے برائی ہو
اگر آپ اسکا وعدہ کریں کہ شہریار سے اس امر کی نسبت تحقیق کوئی خوف نہیں ہے اور ہم اُنسے کہدینگے وہ رنجیدہ
ہونگے تو کیا مضائقہ ہے تشریف لائیے اور اگر یہ بات آپ کے امکان سے باہر ہو تو اس وقت معاف فرمائیے
اور کسی وقت تشریف لائیے گا کنیزوں نے یہ پیام جسوقت مریخ سے آکر کہا مریخ نے کہا ہم ملکہ اور آقائے نامدار
سے کہدینگے اور ہمیں کسی قسم کا خوف نہیں ہے تم لوگ جاکر پردہ کراؤ مجھے ضروری امر بیان کرنا ہے کنیزیں واپس آئیں
زہرہ جمال سے کہا مریخ آفتاب علم نے وعدہ کیا ہے کہ ہم ملکہ سے کہدینگے کہ ہم خود باتیں کرنے کو گئے تھے
کسی نے طلب نہیں کیا تھا زہرہ جمال نے کہا بلالو کنیزیں پھر مریخ کے پاس آئیں عرض کی تشریف لے چلیے
مریخ آفتاب علم اپنی جگہ سے اٹھکر کنیزوں کے ہمراہ اس بارہ دری میں آیا جہاں زہرہ جمال تھی پردے کا
سامان تو وہاں موجود تھا زہرہ جمال نے سامان درست کیا مریخ آفتاب علم پردے کے اس طرف بیٹھا زہرہ جمال
نے کلام میں سبقت کی کہ آپ کو کیا امور ضروری بیان کرنا ہیں مریخ نے کہا مجھے ایک امر ضروری تو یہ تھا کہ آپ کی
طبیعت تنہائی میں گھبرا رہی تھی سو باتیں کرنے کو چلا آیا اگر خلاف مرضی مبارک ہو تو چلا جاؤں اور دوسرا سبب یہ تھا
کہ آپسے دریافت کرنا تھا کہ ملکہ عالم کے ہمراہ آپ تشریف لے چلینگی یا نہیں زہرہ جمال نے کہا اگر میں بھی
اُنکے ہمراہ جاؤنگی تو یہاں کا انتظام کون کریگا میرا جانا تو ممکن نہیں مگر آپ نے عجب بات فرمائی میری طبیعت اگر
گھبراتی تھی تو آپ کو اسکا خیال پیدا ہونے کا سبب کیا تھا اور پھر اس طرح تشریف لانا ماشاء اللہ طبیعت کی
بے تکلفی کو کیسا ظاہر کرتا ہے اگر ملکہ عالم آزردہ ہوں تو آپ کیا کریں مریخ نے کہا ملکہ عالم مجھسے کبھی آزردہ نہ ہونگی اور اگر
خدانخواستہ کچھ میری طرف سے کبیدہ خاطر بھی ہو جائینگی تو ہمارے آقائے نامدار ضرور تقصیر معاف کرا دینگے زہرہ جمال
نے کہا جب ملکہ آزردہ ہوتی ہیں تو کسی کی سعی و سفارش کو خیال میں نہیں لاتی ہیں مریخ نے کہا اپنے ملازمین کی سعی
و سفارش پر خیال نہ کرتی ہونگی جسوقت آقائے نامدار فرمائینگے تو ملکہ ضرور قبول کرینگی آپ یہی خیال فرمائیے کہ ہمارے
آقائے نامدار کی کون کون باتیں آپکی ملکہ عالم نے منظور کیں زہرہ جمال نے سننے کی جو بات نہیں تھی اسکے

جواب دیا، کیا کہا میری سمجھ میں نہیں آیا مریخ نے بات کو پلٹ دیا زہرہ جمال کو جواب دیا کہ اتنے
دنوں سے آپ کی ملکہ عالم واقف ہو چکیں کہ مقام جلوہ کون صاحب ہیں اور ملک نوزبار ورنگ نشین
کن بزرگوار کا نام ہوا اور ہمارا مذہب قدیم کیا ہو جب آقائے نامدار نے اس راز کو اُنسے بیان کیا تو
انھوں نے تسلیم کیا سوائے آقائے نامدار کے دوسرے کی بھی یہ مجال تھی کہ وہ ایسے امر کی نسبت ملکہ
کو منظور کرا دیتا اسی بات کو میں نے بھی اس وقت عرض کیا کہ کون کون باتیں آپ کی ملکہ عالم نے منظور
فرمائی ہیں آپ نہیں معلوم کیا سمجھیں جو اسقدر شک پیدا ہو گیا کہ خلاصہ کلام کی نسبت ارشاد فرمایا اس بات سے
تو میرے دل میں عجب عجب خیالات پیدا ہوے اب میں چاہتا ہوں کہ اسکی صفائی آپ سے کروں کیا کوئی
ایسا سبب بھی ہے جسکی وجہ سے آپ کو اسقدر شک پیدا ہوا زہرہ جمال اس فقرے پر اور زیادہ محجوب
ہوئی اپنے دل میں خیال کیا کہ میں نے ناحق اس وقت ایسی بات کہی کہ جسکی وجہ سے اچھی باتیں مشتبہ ہوتی ہیں
یہ سوچکے مریخ سے کہا ماشاء اللہ آپ اپنے مزاج کے موافق دوسرے کے مزاج کو بھی تصور فرماتے
ہیں میرے نزدیک تو آپکے مزاج میں شک زیادہ ہے جو میرے پوچھنے سے اسقدر گھبرا گئے مریخ
نے کہا اگر آپ افشا کرنا نہیں چاہتی ہیں تو مجھے اسکی تحقیق کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے معلوم ہو گیا کوئی امر ایسا
بھی ہے جسکا اظہار اچھا نہیں بس اسی قدر معلوم ہو جانا کافی ہے زہرہ جمال نے کہا اب زیادہ باتیں نہ بنائیے
طلاقت لسانی نہ دکھائیے معلوم ہوا آپ کو رمز کنایہ میں بڑی مہارت ہے میں ایسی باتوں سے آگاہ نہیں جو اس
قسم کی باتیں جانتا ہو اس سے ایسے سوال کیجیے کہ آپ کو جواب بھی ملے مریخ نے کہا میں نے آپکی
بھی بہت تعریف سنی تھی زہرہ جمال نے جواب دیا کہ اب اور باتیں کیجیے اس ذکر کو ختم کرنا اچھا ہے مریخ
نے کہا اگر آپ کو ناگوار ہو تو میں اب ایسی بات زبان سے نہ نکالونگا مگر مجھے سوائے ان باتوں کے اور
کوئی بات کرنا نہیں ہے آپ کو جو کچھ فرمانا ہو ارشاد کیجیے زہرہ جمال نے کہا مجھکو تعجب ہے کہ آپ کا طلسم
اہل اسلام نے کیونکر فتح کر لیا وہاں کیسے کیسے ساحر موجود تھے خود آپ کے والد ماجد کیسے ساحر ہیں
جنکا نام لیکر ساحر سحر کرتے ہیں مگر اہل اسلام نے سب کو زیر کر لیا مریخ نے کہا جب اہل اسلام
کوہ قاف میں جا کر فتح و فیروزی واپس آئے دیوان قاف تک اُنسے مقابلہ نہ کر سکے تو ہم لوگوں کی
کیا حقیقت تھی جو لڑکر عہدہ برآ ہوتے بلکہ والد ماجد نے محض نادانی کی جو اطاعت قبول نہ کی اور [illegible] کو
گرفتار کرکے رہا نہ کر دیا اب ان لوگوں کی کیا جان بچ جائیگی جسقدر سردار آپکے یہاں موجود ہیں یہ
سب طلسمات کے طلسم فتح کرکے لوٹیں لیکے آئے ہیں جس وقت یہ سب لوگ صاحبقران کے
پاس پہونچ جائینگے اس وقت امیر طلسم ذلماق کی طرف روانہ ہو جائینگے وہ طلسم بھی برباد ہو جائیگا جب
لوگ نصرو وغیرہ بھی وہاں قتل ہو جائینگے اور قورج بھی بچی جان سے جائے زہرہ جمال نے کہا
ملکہ جو شہزادہ بدیع الملک نامدار کے ہمراہ جائیگی تو صاحبقران آزردہ تو ہونگے مریخ نے کہا
امیر بہت خوش ہونگے بلکہ ملکہ کی خاطر سے زیادہ لیجائینگے کیونکہ ہمارے آقائے نامدار کو صاحبقران اپنا
قوت بازو جانتے ہیں بہت مانتے ہیں انکو تو مرتبہ حاصل ہے اگر انکے غلام بھی کسیکو اپنے ہمراہ لیجائیں تو وہ بھی [illegible]
صاحبقران میں منظور کیجائے زہرہ جمال نے کہا اسکی کیا ضرورت تھی جو آپ نے کہا کہ انکے غلام
بھی اگر کسی کو لیجائیں تو صاحبقران اسکی بھی عزت بڑھائیں مریخ نے کہا میں نے جس غرض سے کہا

یقین ہو کہ آپ نے مجھ کو بھی سمجھ لیا ہو زہرہ جمال نے کہا میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا مریخ نے کہا اگر آپ تشریف
لے چلینگی تو میرے کلام کی صداقت ہو جائیگی زہرہ جمال نے کہا مجھکو جانے کی ضرورت نہیں اگر میں جاؤنگی
تو یہاں کا انتظام کون کریگا مریخ نے کہا یہ سلطنت قائم ابتک نہیں رہیگی ملکہ عالم یہاں سے مع مال واسباب ا
تشریف لے جائینگی آپکو کیا ضرورت ہوگی جو آپ یہاں تشریف رکھینگی زہرہ جمال نے کہا یہ آپ کا خیال خام
وتصور ناتمام ہے مریخ نے کہا خود ملکہ نے مجھ سے اس بات کو فرمایا ہے آج آقاے نامدار بھی یہ کہکر گئے ہیں
کہ لشکر میں اطلاع کردو کہ سب سامان سفر سے درست رہیں ہم یہاں سے آگے زمان خانہ کی طرف جاؤنگا
سرداران اسلام کو رہا کرونگا بعد اسکے ملکہ نے کہا ہے کہ یہاں سے جسقدر خزائن ہیں ان سب کو لے چلنا ہے اور علاوہ
خزانوں کے تحفہ جات بھی بہت ہیں ان سب کا بھی انتظام کرنا ہے جب آقاے نامدار یہ فرما کر تشریف لیگئے
اور میں ملکہ عالم کی سواری کے قریب برائے سلام آیا تو انھوں نے بھی فرمایا کہ اے مریخ آفتاب علم سب
انتظام تمھارے سپرد ہے اس کام کو ابھی سے کرنا مگر یہ ملکہ عالم نے نہیں فرمایا تھا کہ زہرہ جمال کو یہیں چھوڑ جائینگے
زہرہ جمال کو اس بات پر ہنسی آگئی مریخ بھی ہنس پڑا کنیزوں کی زبان سے نکلا کہ کسواسطے آپ یہاں تشریف
رکھینگی مریخ نے کہا محض میرے چھیڑنے کو ایسا فرماتی ہیں ورنہ انھیں یہاں رہنے کی کیا ضرورت ہے زہرہ جمال
نے کہا آپ کے چھیڑنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا مریخ نے کہا اسکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہیں اگر آپ کو چھیڑنا
منظور نہوتا تو ابتک اس طرح کی باتیں کیوں ہوتیں یقین ہو اب ملکہ عالم بھی تشریف لاتی ہوں زہرہ جمال نے
کہا میں تو دعا کر رہی ہوں کہ وہ جلد تشریف لائیں مریخ نے کہا اگر آپکو میرا بیٹھنا ناگوار ہے تو میں جاتا ہوں یہ کہکے
مریخ اپنی جگہ سے اٹھا زہرہ جمال نے کہا معلوم ہوا کہ آپکا خود دم گھبراتا ہے یہاں کا بیٹھنا ناگوار ہے مریخ نے کہا
آپ ایسا نہ فرمائیے کا زہرہ جمال نے کہا اگر خلاف خاطر نہ ہو تو دم بھر اور تشریف رکھیے جب ملکہ عالم تشریف
لائینگی پھر آپکو اختیار باقی ہے مریخ نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہو تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکر پھر بیٹھ گیا زہرہ جمال
نے کنیزوں سے اشارہ کیا کہ صراحی شراب کی لاؤ کنیزوں نے اسی وقت صراحی حاضر کی زہرہ جمال نے
اپنے ہاتھ سے جام لبریز کرکے پردے کے باہر ہاتھ نکالا مریخ سے کہا آپ اس وقت ہمارے مہمان
ہیں ہم آپ کی خاطر واجب ہے جام نوش فرمائیے مریخ نے کہا میں جام کے پینے سے انکار نہیں کرتا مگر جبتک
آپ میرے ہاتھ سے ایک جام نوش نہ کرینگی میں جام نہ پیونگا زہرہ جمال نے کہا جب ہم آپ کے مہمان
ہونگے اسوقت آپکو اختیار ہے سو جام اگر پلائیے گا تو انکار نہوگا مریخ نے کہا ایسی قسمت کہاں کہ جو آپ میری
مہمان ہوں زہرہ جمال نے کہا گیا ہوا آپ بھی شاہزادے ہیں اگر میں آپکی مہمان ہوں تو میری خاطر بہتیرے
مریخ نے کہا طول کلام سے اصل مطلب فوت ہوتا ہے صراحی مجھکو عنایت فرمائیے میرے ہاتھ سے ایک
جام پیجیے اگر آپ کو میری خاطر منظور ہو تو انکار کی ضرورت نہیں زہرہ جمال نے صراحی اور جام مریخ کو
دیا مریخ نے جام لبریز کرکے پردے کے اندر ہاتھ بڑھایا زہرہ جمال نے جام مریخ کے ہاتھ سے
لیکر پی جانے مریخ نے کہا ہمارے آپ کے یہ شرط نہیں ہے ہمارے ہاتھ سے نوش فرمائیے
زہرہ جمال مریخ کی شوخی دیکھکر بیتاب ہوگئی چاہا جیسا منہ اسکے ہاتھ سے جام پیوں مگر کچھ سوچکے ٹالگئی
جواب دیا کہ اسقدر آپ کی خاطر ہے آپ اتنی خاطر کیجیے کہ جام میرے ہاتھ میں دیجیے مریخ نے
کہا آپکو شاید خوب جانا منظور نہیں ہے وعدہ کرکے جام نہیں نوش فرماتیں زہرہ جمال نے دل میں خیال کیا

اب زیادہ عذر بیجا ہو خوشی کو تابحد دور جانا ہے یہ سوچا ہے کے مریخ کے ہاتھ سے جام چام مریخ نے فوراً دوسرا
جام لبریز کرکے اور دیا حسین دیکر چلایا کنیزون سے جو یہ کیفیت دیکھی وہان سے ہٹ گئین زہرہ جمال نے مریخ
سے مراد لیکر جام بھرا کہا اتنا آپ کو انکار ہوگا مریخ نے کہا اگر مین اب بھی انکار کرون تو آپ کیا کرین زہرہ جمال
نے کہا اسوقت تو ہر طرح آپ کی خاطر کیجائیگی مریخ نے کہا اگر یہی ہو تو مین شغل مے نوشی بے تکلفی سے اچھا
جانتا ہون یہ کہکے پردہ الٹ دیا زہرہ جمال نے جام رکھکر دونون ہاتھون سے منھ چھپایا مریخ نے قسمین
دین بلائین لین زہرہ جمال نے منھ پر سے ہاتھ ہٹالیے مریخ چاہتا تھا کہ صورت زہرہ جمال کی اچھی
طرح دیکھے کہ دربار باغ پر شور بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوا مریخ کا دل انتہا سے زیادہ دردمند ہوا بدیع الملک
اور ملکہ ناوک افگن کی سواری آگئی زہرہ جمال کے چہرے پر اداسی از حد چھاگئی مریخ زہرہ جمال سے
خدا حافظ کہکر نہایت بے تکلفی سے رخصت ہوا مبتلاے رنج فرقت ہوا اپنی بارہ دری مین آیا سردارون سے
کہا شاہزادے کی سواری آگئی براے استقبال چلو اپنے ساتھ لاؤ سب سردار اُٹھے بدیع الملک کو
اپنے ساتھ لائے اس طرف زنانی ڈیوڑھی پر زہرہ جمال آئی ملکہ کو اپنے ہمراہ لے گئی بدیع الملک نے
جو مریخ کے چہرے پر نگاہ کی رنگ اُڑا ہوا پایا مسکراکے کہا اے مریخ آفتاب علم مزاج کیسا ہوا مرتفع
تمہارے چہرے کی حالت دگرگون ہو خیر تو ہو خلاصہ کیفیت بیان کرو مریخ نے عرض کی اے شہریار دیر سے آپکو
نہین دیکھا تھا دل بیتاب تھا بدیع الملک نے کہا باتین نہ بناؤ جو خلاصہ کیفیت ہووے بتاؤ مریخ نے عرض کی
اے شہریار اور کوئی کیفیت نہین ہے جو امر واقعی تھا حضور سے عرض کردیا بدیع الملک نے کہا اگر صاف حال
نہ بیان کروگے تو مجھے ملال ہوگا مریخ نے عرض کی جب آپ بارہ دری مین تشریف لے چلینگے یہ خلاصہ
کیفیت عرض کرونگا بدیع الملک بمعیت مریخ کے ہمراہ بارہ دری مین آئے اپنی مسند پر جلوہ فرما ہوے
سب سردارون سے جو کیفیت گذری تھی وہ حال بیان کیا مریخ بہت خوش ہوا پھر مریخ کو ساتھ
لیکر باغ مین آئے فرمایا او مریخ یہان کوئی نہین ہے جو کیفیت گذری ہو اُسکو بیان کرو مریخ نے سب کیفیت
بیان کردی بدیع الملک نے ہنسکر کہا تمہین تو خوشی کرنا چاہیے کہ زہرہ جمال سے بے تکلفی ہوگئی کل پھر
ہم لوگ جائینگے تمکو وہین تنہا چھوڑینگے مریخ نے عرض کی مجھے اس امر کا زیادہ خیال نہین ابھی وقت تک
لیکن طبیعت مکدر تھی اب آپ کی خدمت مین حاضر ہون مجھے سب سے بہتر یہی ہو کہ ہر وقت حاضر خدمت
رہون بدیع الملک نے کہا مجھے اسی وقت ملکہ کے پاس جانا ہو اور دربار برخاست کرو سرداران اسلام
گئے کہا او مریخ سے کہا آپ تشریف لیجائین بدیع الملک ملکہ کی طرف روانہ ہوے بارہ دری مین
کے اسوقت پہونچے کہ ملکہ زہرہ جمال کو تسکین دے رہی تھین بدیع الملک سمجھے کہ ملکہ سے پوچھا کیا
بات ہو جو زہرہ جمال چھپاتی ہین ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین بہ تفصیل بیان کرتی ہون کیفیت بہت ابتر
ہوئی میرے جانے کو یہ دروازے تک گئین مگر بدحواس عالم یاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوے چہرہ زرد
اب یہ آہ بھرتی ہین سبب کیفیت پوچھی انھون نے کہا دیر سے یہان بیٹھی تھی میرا دل گھبرا رہا تھا آپ کا خیال
آرہا تھا مین نے اُنسے کہا کہ مین اکثر تمکو تنہا چھوڑ کر گئی مگر ایسی حالت کبھی نہین دیکھی جو بات ہو صاف صاف
بیان کرو یہ کچھ خلاصہ کیفیت بیان نہین کرتی ہین بدیع الملک نے کہا کوئی کیفیت نہین ہو جو کچھ انھون نے
کہا وہی سچ ہو زیادہ تحقیق کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ کہکے ملکہ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا مطلب یہ تھا

کہ نہ پوچھو مین بیان کرونگا ملکہ نے کہا اب آپ نے بھی انکی طرفداری کی مجبور ہو گئی اب نہ پوچھونگی یہ سنکے
خاموش ہو لیکن زہرہ جمال اُلٹکر چلی گئی بدیع الملک نے پورا قصہ مریخ کے آنے کا بیان کیا ملکہ بھی
تحسین کیرون نے بھی اقرار کیا بدیع الملک نے کہا ان باتون کو ختم کرو ضروری امر ایک بیان کرتا ہو ملکہ نے
کہا آپ فرمایئے بدیع الملک نے کہا آج تو دن اسقدر باقی نہین ہو جو سرداران اسلام کو یہان لائین کل زندانکا
نے اسی وقت انکو رہائی دلانے کو کسی ساحر کو بھیج دو ملکہ نے اسی وقت چند ساحرون کو زندان خانہ کی طرف
روانہ کیا سب پر تاکید شدید کردی کہ سب سردارون کو اسی وقت قید سے رہا کرنا اور جو باغ ہمارا زندان خانے
کے قریب ہو اسمین لیجا کر رکھنا صبح کو سب کے واسطے سواریان بھی جائینگی ساحر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین زندانکا
کے قریب پہونچے داروغہ سے راہ مین ملاقات ہوئی ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آپ کے پاس
ملکہ عالم نے بھیجا ہو اپنا رقعہ بھی دیا ہو اور زبانی بھی پیام کہا ہو داروغہ نے کہا زبانی بھی پیام کہو اور رقعہ بھی دو ساحرون
نے پہلے رقعہ دیا پھر زبانی پیام کہا کہ جو سرداران اسلام اسیر ہین انکو اسی وقت رہا کرو اور یہان سے جو باغ
قریب ہو اس باغ مین سب کو بھیجدو صبح کو سواریان آئینگی سب کو ملکہ اپنے یہان بلائینگی داروغہ نے کہا انکا
سبب بتاؤ کہ ان لوگون کو ملکہ نے رہائی کیون دلائی ہو ساحرون نے جواب دیا اسکا سبب آپ پر ظاہر ہو جائیگا
ہمین حکم نہین ہو جو اس بات کو بیان کرین داروغہ خاموش ہو رہا اسی وقت زندان خانہ مین آیا اسیران طلسم کو
رہا کیا سب نے رہائی جو پائی داروغہ سے پوچھا اسکا سبب ہمین بتاؤ کہ بلاوجہ ہمکو کیون رہا کیا داروغہ نے کہا
ملکہ عالم کا حکم ابھی ہمارے پاس آیا کہ سب کو رہا کردو ہمین تعمیل حکم سے مطلب ہو سرداران اسلام متعجب ہوے
داروغہ نے سب کو باغ مین بھیجا جو ساحر نامہ لیکر آئے تھے انسے کہا جاکر ملکہ سے عرض کردینا کہ حسب الحکم سب کو
رہا کردیا ساحر اسی وقت وہان سے روانہ ہوے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوکر سب کیفیت بیان کی بدیع الملک
نے فرمایا جو جو سردار یہان اسیر ہین انکے نام بھی معلوم ہین ملکہ نے عرض کی اے شہریار بعض کے نام مجھے معلوم ہین
اور بعض کے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے فرمایا جنکے نام معلوم ہین انکو بتاؤ باقی سب کو صبح کو
دیکھ لونگا ملکہ نے کہا جو سب سے پہلے اس طلسم مین تشریف لائے وہ ایرج ہین بدیع الملک خوش
ہوے ملکہ نے کہا ملک ایرج کے بعد سکندر فرخ لقا آئے کوئی صاحب تشریف لائے انکے بعد کوئی
صاحب امیرالزمان تشریف لائے انکے بعد جو آئے انکے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے کہا
سب سردار تو اس طرف سے نہ آئے ہونگے بعض بعض ایسے ہین جنکے دل مین شوق سیاحی صحرا ہو وہ
لوگ اس طرف آئے ہونگے ملکہ نے عرض کی اس طرف پانچ سردار آئے بدیع الملک نے فرمایا اور لوگ
یقین ہو خدمت صاحبقران مین ہونگے ہون ملکہ نے کہا پھر آپکو کس بات کا خیال ہو بدیع الملک نے
فرمایا مجھے خیال اس بات کا ہو کہ سب سے پہلے مین رخصت ہوکر آیا تھا مجھی کو سب سے قبل جانا چاہیے اگر
نجاؤنگا تو انکو خیال پیدا ہوگا اسی واسطے انھون نے مریخ آفتاب علم کو میری خیریت دریافت کرنے کے
واسطے بھیجا تھا جبسے مریخ میرے پاس آئے اسی روز سے جانا بھی چاہا نہین ہوا یہان رہنے کا اتفاق
ہو گیا اب جہانتک ممکن ہو چلنے مین تعجیل کیا چاہئے ملکہ نے کہا اے شہریار یہ کب ممکن ہو کہ مین سرداران اسلام کی دعوت
نہ کرون بدیع الملک نے فرمایا وہ لوگ دعوت قبول نہ کرینگے تمہین ملال ہوگا کل انکے تئین رخصت کرنا
اچھا ہو ملکہ نے کہا ضرور رخصت کرونگی بدیع الملک نے فرمایا تمہین اختیار ہو مگر اب چلنے کا انتظام بہت جلد کرو

کہ یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہو ملکہ نے کہا میں نے مریخ آفتاب علم سے بھی انتظام کو کہا ہو یقین ہو وہ بہت
اچھی طرح سے انتظام کریں اور تحفہ جات و خزاین وغیرہ جو اس طلسم میں ہیں انکو کل یکجا کرکے سپرد لشکر کر دینگے
بدیع الملک دیر تک ملکہ سے یہی باتیں کرتے رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے خاصہ نوش
فرمانے کے آرام کیا وقت نماز صبح بیدار ہوے فریضہ سحری ادا کرکے باہر تشریف لائے سرداروں کو ملکہ کے باغ
کی طرف روانہ کیا آپ بھی روانہ ہوے تھوڑی دیر میں وہاں پہونچ گئے جو جو سرداران اسلام وہاں موجود تھے
سب نے بدیع الملک کی ہمت و جرأت کی بہت تعریف کی مگر ایرج نامدار کے کسی قدر خلاف ہوا
سکندر فرخ لقا بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادے نے سب سے کہا آپ لوگ تشریف لے چلیں دو
ایک روز میں میں بھی یہاں سے چلونگا مگر کسی نے ٹھہرنا قبول نہ کیا ایرج تو اسی وقت وہاں سے روانہ ہوے
بعد ایرج کے جانے کے اور سب سردار بھی بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہونے لگے شاہزادہ
وہاں سے واپس آیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار سرداران اسلام کہاں ہیں بدیع الملک نے فرمایا وہ اب
روانہ ہوگئے میں نے بہت بہت کہا مگر کسی نے یہاں کا ٹھہرنا گوارا نہ کیا میں مجبور ہوگیا ملکہ خاموش ہو رہیں بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ اب انتظام شروع کرو ملکہ نے زہرہ جمال کو بلا کنیزوں سے کہا ہماری سواری کا انتظام کرو ہم تحفہ جات
یہاں کے لینے کو جاوینگے اور سلیم کو بلا کر فرمایا کہ خزاین طلسم سے مال واسباب لاکر یکجا کرو سلیم بدیع الملک
نامدار کے لشکر سے سرداروں کو لیکر روانہ ہوا خزاین سے مال واسباب نکال کر بدیع الملک کے پیشکش کیا
شاہزادے نے اپنے خزانہ لشکر میں بھیجدیا دو روز تک اس انتظام میں سب مصروف رہے تیسرے دن
بدیع الملک نے مع تمام اہالیان طلسم و ملکہ ناوک افگن و زہرہ جمال کے وہاں سے کوچ کیا اور
طرف طلسم فیروزی کے روانہ ہوے انکو وہیں چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جس روز سے امیر کو مریخ آفتاب علم نے طلسم مرآۃ العدم کی طرف روانہ کیا تھا شب و روز انتظار میں رہا کرتے
تھے سرداروں سے بھی یہی ذکر رہتا تھا کہ ابھی تک کوئی سردار کہیں سے واپس نہیں آیا اور مریخ آفتاب علم جو بدیع الملک
نامدار کی خیریت دریافت کرنے گیا تھا ہنوز واپس نہیں آیا میرے دل کی عجب حالت ہو بعض بعض ساحر جو صاحبقران
کے پاس اس وقت موجود تھے عرض کرتے تھے اگر حکم ہو تو ہم بھی جائیں ہر ایک سردار کی خبر خیریت لائیں امیر
سب کو مانع ہوتے تھے سردار مجبور ہوکر خاموش ہو جاتے تھے مگر صاحبقران ہرکاروں کو روز دگر روانہ
کرتے تھے کہ اگر کوئی سردار آتا ہو اسکے آمد کی خبر کریں ایک روز صاحبقران اپنی بارگاہ میں جلوہ فرما تھے ساحران
نامی بھی حاضر تھے ذکر سرداروں کے ہو رہے تھے صاحبقران اس روز بہت بیتاب تھے ساحر بیچار ہوتے تھے
امیر فرماتے تھے کہ میں خود طلسم مرآۃ العدم کی طرف جاتا ہوں دیکھوں وہاں کیا واقعہ گذرا آجتک بدیع الملک
واپس نہیں آئے جب وہاں کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو اور سرداروں کی بھی خیریت کے واسطے روانہ ہونگا ساحروں نے عرض
کی یا صاحبقران آپ تکلیف نہ فرمائیں ہم لوگ جاتے ہیں اگر خدا نے چاہا تو سب کی خبر خیریت لاتے ہیں امیر نے
فرمایا یہ مجھے منظور نہیں جب مریخ آفتاب علم سا ساحر آجتک طلسم مرآۃ العدم سے واپس نہیں آیا تو آپ لوگ وہاں
جاکر کیا کرینگے اس سے بہتر یہ ہو کہ میں بھی مع لشکر چلوں شاید کہیں لڑائی پڑے اور لشکر کی ضرورت ہو جاے ساحر مجبور ہو رہے

صاحبقران نے لشکر میں اطلاع کرائی کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں میں کل یہاں سے کوچ کرونگا اور تلاش
میں سرداروں کے جاؤنگا لشکر میں جو یہ خبر پہونچی سب لوگ سامان سفر درست کرنے میں مشغول ہوئے امیر نے چند
ساحران نامی کو بلا کر کہا آپ لوگ یہاں کی محافظت کریں میں برائے تلاش سرداران جاتا ہوں معلوم نہیں کہ اُن سب پر
کیا گذری ساحروں نے عرض کی غلام ہمراہ رکاب ہے یہ تو اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگوں کا یہیں رہنا اچھا ہو ایسا نہو کہ فیروز
وقت پاکر یہاں آجائے اور طلسم پر اپنا قبضہ کرلے ساحر مجبور ہو رہے صاحبقران نے اسی وقت در دولت پر مرکب
طلب کیا بارگاہ سے باہر آئے خادموں نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر
بھی تیار ہوا امیر نے چاہا گھوڑا بڑھا دیں کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران اس طرف متوجہ ہوے جب دامن
گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا چند ہرکارے رواروی کرتے ہوئے چلے آتے ہیں صاحبقران نے دو ہرکاروں
کو روانہ کیا کہ انکو جلد جا کر اپنے ہمراہ لے آؤ ہرکارے دوڑے ان سبکو ساتھ لائے ہرکاروں نے صاحبقران زمان
کو سلام کیا ہاتھ اُٹھا کے دعائیں دیں پھر عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نامدار لشکر بیشمار ساتھ لیے
ہوئے آتے ہیں ایسے ایسے پہلوان اُنکے ہمراہ ہیں جو آج تک کسی ملک میں نہیں دیکھے یقین ہے کہ مثل اُن کا
دوسرے شہر میں نہو گا علاوہ اُنکے اور لوگ بھی ایسے ایسے ہمراہ ہیں جو بڑے قوی الجثہ ہیں دو بادشاہان عالیجاہ
بھی ہمراہ ہیں سواریاں زنانی بھی ساتھ ہیں مگر سب سے بڑھکے پہلوان لائق دید ہیں ہمنے آجتک کسی شاہزادے
کو اس شان وشوکت سے آتے نہیں دیکھا نہ کسی اقلیم میں کسی بادشاہ کے پاس ایسا لشکر دیکھا حضور جس وقت ملاحظہ
فرمائینگے تو بہت خوش ہونگے امیر نے فرمایا مجھکو یہ خبر سنکر اسقدر مسرت حاصل ہوئی ہو کہ حد بیان سے باہر ہے فوراً
حکم دیا کہ بارگاہیں جلدی جلدی استادہ ہوں اور سب لوگ میرے ہمراہ بدیع الملک کی پیشوائی کے واسطے
چلیں یہ حکم دیکر صاحبقران نامدار مع لشکر اس طرف روانہ ہوئے یہاں ملازمین بارگاہیں آراستہ کرنے میں
مصروف ہوئے صاحبقران زمان کچھ دور گئے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی امیر نے فرمایا شاید بدیع الملک
نامدار قریب آگئے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ بدیع الملک مرکب کو کلیل پر چلاتے
عقب میں لشکر بیشمار بڑے جاہ وحشم سے آتے ہیں مگر لشکر کے آخر میں چند ستون نظر آتے ہیں امیر نے ہرکاروں سے
فرمایا یہ ستون کیسے ہیں ہرکاروں نے عرض کی یا امیر یہ ستون نہیں ہیں پہلوان ہیں صاحبقران متحیر ہوئے
ہرکاروں سے کہا شاید سب نے عرض کی یہ ستون جو نظر آتے ہیں وسط لشکر میں ہیں اتنا ہی لشکر اُنکے بعد میں بھی
ہو امیر نے فرمایا بدیع الملک لائق صاحبقرانی ہو اور اس سے بڑھکے شجاع ہمارے یہاں کوئی نہیں جو جو باتیں
برائے صاحبقرانی درکار ہیں وہ سب بدیع الملک میں موجود ہیں بلکہ اُس سے بڑھکے صاحب جرأت ہے یہ
ذکر تھا کہ بدیع الملک کی نظر صاحبقران پر پڑی فوراً گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک کا پیادہ ہونا تھا کہ
تمام لشکر پیادہ ہوا صاحبقران نے جو کیفیت دیکھی امیر بھی گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک اس نوازش کو
دیکھکر خوش ہوگئے مرجع سے فرمایا اے مرجع صاحبقران کی نوازش میرے حال پر بیحد ہے مرجع نے عرض کی ای
شہریار آپ کو صاحبقران اپنا دوست پاندہ جانتے ہیں اور واقعی بہت سچ ہو جو کچھ آپ کی نسبت خیال کریں وہ سچ ہے
بدیع الملک یہ باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے چلے آتے تھے جب قریب پہونچے چاہا دوڑ کے صاحبقران سے
ملیں مگر امیر خود جھپٹ کے قریب آگئے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا اپنے ساتھ لیے ہوئے بارگاہ
کی طرف روانہ ہوئے جو ملاقات طلسم فیروزہ میں باقی تھے بدیع الملک کے سرداران نامی اُن ملاقاتوں میں گئے اور

لشکر کے واسطے تو بارگاہیں صاحبقران نے پیشتر سے آراستہ کرا دی تھیں سب لشکر بھی بدیع الملک کا اترا صاحبقران
گلگین دشت چنگال کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئے فرمایا یہ کون شخص ہے بدیع الملک نے عرض کی یہ ملک گردستان کا
حاکم ہے اسکے ہونے ایک شہر تھا کہ اسمیں سب پہلوان رہتے تھے وہ سب بھی ہمراہ ہیں صاحبقران نے فرمایا میں نے
سب کو دیکھا یہ انسان نہیں معلوم ہوتے مگر او بدیع الملک ہزار ہزار آفرین تمہاری جرأت پر کہ ان سے مقابلہ کیا اور زیر
کر کے اپنا مطیع بنایا بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اور عنایت الٰہی کا سبب تھا ورنہ میری کیا طاقت تھی
جو ان لوگوں سے مقابلہ کر سکتا صاحبقران زمان سب لشکر کو تقسیم کر کے اپنی بارہ دری میں تشریف لائے ہنوز
بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ ہرکارہ دن نے آکر پھر سلام کیا دعائے دولت دیکر عرض کی یا صاحبقران ملک ایرج
نامدار تشریف لاتے ہیں صاحبقران خوش ہوئے سب سرداروں کو ہمراہ لیکر چلے راہ میں مریخ آفتاب علم نے
سب کیفیت سرداروں کے اسیر ہوجانے کی بیان کی صاحبقران نے فرمایا ایرج بھی وہیں اسیر تھے مریخ نے
عرض کی ایرج اور رستم ثانی اور امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا یہ سب لوگ وہاں اسیر ہوگئے تھے جب
بدیع الملک نامدار وہاں تشریف لے گئے تو سب کو رہائی دلائی امیر نے فرمایا اس بات کو اب تک مجھ سے چھپایا
مریخ نے عرض کی میں نے آپ کو آگاہی دی مدد اور کسی سے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے
تھے کہ ایرج نامدار کا لشکر بھی نمودار ہوا ایرج صاحبقران سے ملے صاحبقران نے فرمایا لشکر میں چلو
ایرج نے عرض کی ابھی رستم ثانی بھی آتے ہیں صاحبقران اور آگے بڑھے رستم ثانی بھی آ پہنچے آگے بڑھ کے
صاحبقران نے رستم کو گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لیکر لشکر میں آئے دونوں سرداروں کے لشکر کو بارگاہوں میں جو
جو خاص خاص سردار تھے انکو صاحبقران بارہ دری میں لائے سب کو اپنے آرام کی فکر ہوئی ایرج اور رستم نے
محل میں بھیجے سرداروں نے انتظام راحت درست کیا صاحبقران کو تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ پھر ہرکارہ دن نے
عرض کی یا صاحبقران شاہزادہ سکندر فرخ لقا تشریف لاتے ہیں امیر خوش ہوئے سب سرداروں کو ہمراہ
لیکر سکندر کے لینے کو گئے سکندر نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے امیر نے
سکندر کو بھی گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لائے لشکر میں اترا صاحبقران بارہ دری میں آکے بیٹھے پھر ہرکاروں نے
خبر دی شاہزادہ امیر الزمان آتے ہیں صاحبقران شاہزادہ امیر الزمان کو اپنے ہمراہ لائے انکے بعد پھر ہرکاروں
نے عرض کی کہ شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لاتے ہیں امیر انکے بھی لینے کو گئے شام تک سردار آیا کیے
جب سب آچکے تو امیر نے فرمایا ابھی خواجہ نہیں آئے بدیع الملک نے عرض کی وہ بھی آجاوینگے صاحبقران نے
صحبت جشن آراستہ کی بدیع الملک نے لوح طلسم مرآۃ العدم نذر دی ایرج نے بھی لوح پیش کی پھر تو سب
سرداروں نے لوحیں حاضر خدمت کیں امیر نے خلعت تحسین و آفرین سے سب کو سرفراز کیا بدیع الملک نے صاحبقران
سے عرض کی کہ میرے ہمراہ جو جو لوگ ہیں میں چاہتا ہوں ہر ایک کے مرتبے کے موافق انکو رہنے کی جگہ دوں صاحبقران
نے فرمایا تمہیں اختیار ہے بدیع الملک نے عرض کی آپ قیصر جان بانو سے میرے ہمراہ ہونے کی کیفیت
دریافت فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا میں ابھی قیصر سے پوچھتا ہوں بدیع الملک نے کہا بعد اس جلسے کے
تحقیق کیجیے گا امیر سمجھ گئے کہ بدیع الملک کے ہمراہ جو زنانی سواریاں ہیں انکی نسبت یہ اشارہ ہو
یعنی قیصر کے متعلقین سے کوئی انکے ہمراہ ہوگا صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا میں نے
عورات کو حرم سرا میں بھیج دیا ہو بدیع الملک نے عرض کی ان سب کی بابت آپکو اختیار تھا وہ سب آپ کی کنیزیں ہیں

صاحبقران خاموش رہے شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی صاحبقران نے نماز سے فراغت کی بدیع الملک سے
فرمایا ابھی تک خواجہ نہیں آئے بدیع الملک نے عرض کی کیا عجب ہو جو آج آجائیں امیر نے فرمایا تم سے راہ میں
ملاقات نہیں ہوئی بدیع الملک نے عرض کی میں نے اُنکی خبر تک نہیں پائی گو اور لوگوں کی کیفیت سے وقتاً فوقتاً
مطلع ہوتا رہا مگر خواجہ کی کیفیت مجھکو نہیں معلوم ہوئی امیر نے اُس روز بھی خواجہ کا انتظار کیا جب خواجہ نہ آئے
تو صاحبقران نے مرزنج آفتاب علم کو طلب کر فرمایا اے مرزنج بڑے تعجب کی بات ہو خواجہ ابھی تک نہیں آئے کہیں
مجھے اضطراب ہو اگر ممکن ہو تو اُنکی خبر لاؤ مرزنج نے عرض کی خواجہ طلسم بیت المال کی جانب تشریف لے گئے تھے
میں بھی اُسی طرف جاتا ہوں امیر نے فرمایا اگر راہ میں ملاقات ہو تو اُنکے ہمراہ آنا خیال نہ کرنا مجھے اطلاع دینا مرزنج نے
عرض کی میں آپکو بہت جلد اُنکے حال سے مطلع کرونگا یہ کہکر مرزنج آفتاب علم بوقت شب وہاں سے روانہ ہوا چند منزل
رہ نوردی کر کے قریب طلسم بیت المال کے پہونچا دیکھا خواجہ سامنے سے آتے ہیں مرزنج نے بڑھ کے خواجہ کو
سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا اے مرزنج اس وقت تمہارا آنا بہت ہی اچھا ہوا ورنہ مجھے پھر یہاں آنا پڑتا
مرزنج نے کہا اے خواجہ خیر تو ہے خواجہ نے کہا میں نے جب طلسم کو فتح کیا تو وہاں سے مال و اسباب بیشمار لیکر چلا
کچھ لوگ بھی میرے ہمراہ تھے ایک صحرا میں پہونچا وہاں یکایک قزاقون نے آکے گھیر لیا میں نے ہزار
طرح سے جان بچانا چاہی مگر کوئی صورت نہ نکلی قزاقون نے سب مال و اسباب بھی چھین لیا اور جو لوگ میرے
ہمراہ تھے اُنکو بھی اسیر کر لیا لوح طلسم بھی مجھ سے چھین لی مجھکو بھی قتل کیے ڈالتے تھے مگر بڑی مشکل سے اپنی جان
بچائی ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر اُنکو دیا تب اُنھون نے مجھکو چھوڑا جب میں نے رہائی پائی تو لوح کی
یاد آئی میں نے اُنسے کہا کہ تم لوگ سب چیزیں لے لو مگر لوح مجھکو دیدو کیونکہ میں خاص اُسی کے واسطے آیا تھا
اگر لوح نہ لیکر جاؤنگا تو صاحبقران بہت آزردہ ہونگے اُنھون نے کہا اگر تمکو لوح لینا منظور ہو تو اُسکے عوض بیس
ہزار روپیہ دو میں نے اُنسے پوچھا تمکو کسقدر روپیہ درکار ہو اُنھون نے کہا بیس ہزار اگر تم لا کر دے سکتے ہو تو
مرزنج تم جا کر صاحبقران سے یہ سب کیفیت بیان کرو اگر امیر روپیہ روانہ فرمائیں تو میں سب کو رہائی بھی دلاؤن
اور لوح بھی لاؤن مرزنج نے کہا خواجہ تم مجھے اپنے ہمراہ لے چلو میں اُن لوگوں پر سحر کر کے لوح چھین لون خواجہ نے
جواب دیا کہ جب اُنکے پاس لوح موجود ہو تو تم کیونکر سحر کر سکو گے مرزنج نے عرض کی خواجہ پھر کسی طرح سے
اُنسے لوح لے لو خواجہ نے جواب دیا کہ تمکو ان باتون میں دخل نہیں ہو تم صاحبقران ذیشان کے پاس جاؤ
میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں تم امیر سے جا کہدو جب صاحبقران اس بات کی خبر پاوینگے تو بیس ہزار روپیہ روانہ کر دینگے
اگر اُنکے خلاف کروگے تو میں آزردہ ہونگا مرزنج نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کے خلاف مرضی کوئی کام کرون
ابھی جاتا ہون اور صاحبقران سے کل کیفیت عرض کرتا ہوں یہ کہکر مرزنج وہان سے روانہ ہوا القصہ جلد صاحبقران
کی خدمت میں آکر پہونچا امیر نے مرزنج کو دیکھ کر فرمایا اے مرزنج خیر تو ہو تم تنہا آئے ہو خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ
لاتے ہو مرزنج نے عرض کی میں خواجہ کو کیونکر اپنے ہمراہ لاتا خواجہ سے راہ میں ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے
یہ واقعہ بیان کیا کہ میں لوح لیکر وہان سے چلا مگر راہ میں قزاقون سے سامنا پڑا سب نے میرا مال و اسباب لوٹ کر
مجھکو قید کر لیا ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر میں نے اپنی جان بچائی لوح جو آپنے طلب کی تو اُنھون نے
اُسکے معاوضہ میں روپیہ طلب کیا جب میں نے اُنسے تعداد روپیہ کی دریافت کی تو اُنھون نے کہا ... قزاق کہتے ہیں جسقدر روپیہ
ہم لیجا سکیں اسقدر رہیں اگر دو تو ہم تمہارے لوگوں کو رہائی دینگے غرض بسبب اسکے خواجہ مجھے اپنے ہمراہ نہ لے چلے

از خواجہ نے مشورہ کیا یہی فرمایا کہ تم جا کر صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کرو یہ روپیہ جبتک ادا نہ ہوگا لوح
نہیں ملیگی امیر نے کہا اے مرجخ لوح تو خواجہ کے پاس ہوگی مگر سب باتین اُنکی فریبی ہیں تم روپیہ لیجاؤ خواجہ کو
اپنے ہمراہ لے آؤ مرجخ نے بہت سا روپیہ خزانے سے لیا اُسی وقت روانہ ہوا پھر خواجہ کی تلاش میں چلا
اُسی صحرا مین خواجہ سے ملاقات ہوئی مرجخ نے تخت اُتارا روپیہ خواجہ کو دکھا کر کہا چلیے مین بھی آپ کے ہمراہ
چلتا ہون شاید وہ روپیہ لیکر لوح کے دینے مین کچھ عذر کرین تو مین مدد دونگا خواجہ نے کہا اے مرجخ اگر تم میرے
ہمراہ جاؤگے تو وہ لوگ تمھاری صورت دیکھکر پوشیدہ ہو جائینگے میرا مطلب حاصل نہوگا اس سے بہتر یہ ہو کہ
تم جانے کا ارادہ نہ کرو اسی صحرا مین ٹھہرو مین جا کر اُنکو روپیہ دیتا ہون لوح ابھی لے آئیگی مرجخ نے عرض کی جو آپکی
خوشی یہ کہکر روپیہ خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اُٹھا کے تمرد نہیل کیا مرجخ کو اسی صحرا مین چھوڑ کے ایک
جانب روانہ ہوے مرجخ اُسی صحرا مین زیر شجر بیٹھ کے خواجہ کا انتظار کرنے لگا جب بہت عرصہ ہوا تو مرجخ
کو خیال آیا ایسا نہ ہو کہ خواجہ کو در اصل قزاق گرفتار کرلین اور لوح نہ دین بہتر یہ ہو کہ اُنکی مدد کیواسطے چلنا چاہیے
یہ سوچ کے مرجخ اُٹھا اور خواجہ کی تلاش مین آگے بڑھا

اب کیفیت خواجہ کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو روپیہ لیکر آئے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت گماشتے کی بنائی تھوڑی دیر وہین بیٹھے رہے جب بہت
عرصہ ہوا تو اُٹھکر چلے راہ مین مرجخ سے ملاقات ہوئی مرجخ نے دیکھا ایک شخص آتا ہو کاندھے پہ اسکے ایک
تھیلی پڑی ہو چارون طرف دیکھتا ہوا آتا ہو مرجخ نے خیال کیا یقین ہو یہ شخص اسی طرف سے آتا ہو اس سے کیفیت
خواجہ کی دریافت کرنا چاہیے یہ سوچ کے مرجخ نے کہا میان مسافر تجھے ایک بات کہنا ہو گماشتہ نقلی
ٹھہر گیا مرجخ نے کہا تم کس طرف سے آتے ہو کہان جاتے ہو گماشتہ نے جواب دیا کہ مین مہران بازرگان کا
گماشتہ ہون زر انداز میرا نام ہو ایک شخص خواجہ عمرو نامے اس طرف آیا تھا شاید طلب بیت المال کو
لیکے اپنے گھر کو جاتا تھا اسکو راہ مین قزاقون نے گرفتار کرکے مال و اسباب اسکا چھین لیا اور اسکے ہمراہیون کو
اسیر کیا اسپر بھی سخت اذیتین پڑین ہمارے سوداگر صاحب نے ترس کھا کے دو لاکھ روپیہ قزاقون کو داب
اُنھون نے اُس شخص کو رہا کیا جب اسنے رہائی پائی تو لوح طلب کی قزاقون نے لوح کے عوض مین روپیہ طلب کیا
اسکے پاس وہان روپیہ کہ موجود نہ تھا مگر کسی طرح سے اُسنے اپنے مالک کو خبر کرائی وہان سے روپیہ آیا تو قزاقون
سے روپیہ دیکر لوح لی اور روانہ ہوا جب ہمارے سوداگر صاحب نے دیکھا کہ یہ چلا جاتا ہو اور اب یہ روپیہ کا تو
اس سے روپیہ طلب کیا اُسنے انکار کیا سوداگر صاحب نے اُسکو اسیر کر لیا جب اُسپر مصیبت سخت پڑی تو اُسنے
کہا یہان سے قریب جو صحرا ہو وہان ایک شخص مرجخ آفتاب علم نامے ایک شجر کے سایہ مین بیٹھا ہو
اگر اُس تک میری اسیری کی خبر پہونچ جائے تو یقین ہو کہ وہ اسی وقت روپیہ کا سامان کرے لہذا مین
مرجخ آفتاب علم کے پاس جاتا ہون اگر وہ اُس صحرا مین مل گیا تو اُس عیار کی کیفیت مرجخ سے بیان کرونگا
وہ فوراً روپیہ کا بندوبست کرکے اُسکو رہا کرا لیجائیگا مرجخ نے کہا وہ سوداگر صاحب کہان ہین جنھون نے خواجہ
کو گرفتار کیا ہو گماشتے نے جواب دیا اسکے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہو اگر روپیہ تمھارے پاس موجود ہو
اور تم اُنکو رہا کرانا چاہو تو تحقیق کرو ورنہ مین مرجخ کے پاس جاتا ہون وہ فوراً روپیہ لاکر اُس عیار کو رہا کرا لے جائیگا

مریخ نے کہا اے شخص تو مریخ کو پہچانتا ہو گماشتے نے کہا میں نے نام ہی آجتک نہ سنا تھا اسوقت اس عیار کی
زبانی معلوم ہوا مریخ نے کہا تو جسکی تلاش میں جاتا ہو وہ میں ہی ہوں اپنے سوداگر صاحب کے پاس مجکو لے چل میں اُنسے
گفتگو کرونگا گماشتے نے کہا مجھسے سوداگر صاحب اور عیار نے منع کر دیا ہو کہ جبتک وہ روپیہ لیکر نہ آئے یہانتک
اسکو نہ لانا لہذا تم جاکر روپیہ لے آؤ تو میں تمھیں اپنے ہمراہ لے چلوں مریخ کو غصہ آیا چاہا اس گماشتے کو
ایک ہاتھ تلوار کا ماروں کہ سر اڑ جائے لیکن سوچا کہ ایسا نہ ہو کسی طرح کی خرابی واقع ہو اسکی اطلاع پہلے
صاحبقران کو کرنا چاہیے جو کچھ وہ فرمائیں وہ کرنا اچھا ہو خیال کرکے گماشتے سے کہا تم یہیں ٹھہرو میں
صاحبقران کی خدمت میں جاتا ہوں وہاں سے ابھی روپیہ لیکر آؤنگا تمھارے ہمراہ چلکر خواجہ کو چھڑاؤنگا
گماشتے نے کہا اگر جلدی آؤگے تو مجکو یہاں پاؤگے ورنہ میں چلا جاؤنگا پھر اس طرف نہ آؤنگا مریخ نے کہا
میں بہت ہی جلد اپنے تئیں یہاں پہونچاؤنگا مطلق دیر نہ لگاؤنگا مگر بھائی یہ خیال کرو کہ یہاں سے دو سو کوس جاتا ہوں
پھر وہاں سے واپس آتا ہو گماشتے نے کہا تم مسخرا کرتے ہو بھلا کون شخص ایسا ہو جو ایک دم میں دو سو کوس چلے
اور پھر واپس آئے مریخ نے کہا بھائی یہ کیا بڑی بات ہو میں ضرور ہو جاؤنگا اور واپس آؤنگا تمھیں اس بات
کا تعجب بیکار ہو گماشتے نے کہا خیر جس طرح تمھارے مزاج میں آئے جاؤ مگر جلد واپس آؤ مریخ وہاں سے
روانہ ہوا اور اپنے زور دیا تخت ہوا سے بھی زیادہ روان ہوا تھوڑے عرصے کے بعد خدمت صاحبقران
میں پہونچا امیر بزم عیش میں مع جملہ سرداران نامی کے زد کش تھے مریخ نے آکے سلام کیا
صاحبقران نے کہا مریخ خواجہ کہاں ہیں مریخ نے عرض کی خواجہ نے جس سوداگر سے روپیہ قرض لیکر اپنی جان
بچائی تھی اسکا روپیہ دینا ضرور تھا جب خواجہ وہاں پہونچ گئے اور لوح لیکر چلے اس سوداگر نے اپنا
روپیہ خواجہ سے طلب کیا اُنکے پاس کہاں تھا سوداگر نے اسیر کر لیا اب بڑی حفاظت سے اُنکو رکھا ہو اُسکا
گماشتہ میرے پاس آیا ہو دو لاکھ روپیہ طلب کرتا ہو اگر آپ روپیہ مرحمت فرمائیں تو میں اسیوقت جاؤں اور خواجہ کو چھڑا لاؤں
گماشتے سے وعدہ کرکے آیا تھا کہ میں ابھی آتا ہوں جلد اسنے یہ بھی کہا کہ اگر دیر ہوگی تو میں چلا جاؤنگا پھر تمھیں
خواجہ کا پتہ نہ ملیگا امیر نے فرمایا اے مریخ خزانے سے روپیہ لو اور اسی وقت جاؤ مگر
خواجہ کو اپنے ہمراہ لانا مریخ نے عرض کی اب خواجہ کے لانے میں کیا عذر ہو یہ کہکر مریخ نے خزانے سے
دو لاکھ روپیہ لیا اور اس صحرا کی طرف روانہ ہوا صحرا میں پہونچکر مریخ کو شام ہوگئی مگر گماشتے کو زیر نخل پایا مریخ
نے اُسکا بہت بہت شکریہ ادا کرکے کہا بھائی روپیہ میں لایا ہوں اب میرے ہمراہ چلکر خواجہ کو رہا کرا دے
گماشتے نے کہا یہ وقت تاجر صاحب کے عیش و آرام کا ہو کسی قسم کا معاملہ اس وقت نہیں ہوتا ہو لازم آپکو
یہ ہو کہ شب بھر اسی صحرا میں قیام فرمائیے صبح کو سوداگر صاحب کے پاس چلے چلیےگا میں اسوقت جاکر آپکا
ذکر کیے دیتا ہوں مریخ نے کہا تمھیں اختیار ہو میں اسی صحرا میں شب بھر بسر کرونگا گماشتے نقلی نے کہا آپکو
خوف نہیں ہو اس صحرا میں کوئی شخص ایسا نہیں رہتا ہو کہ جو آپکو آزار پہونچائے مریخ نے جواب دیا مجھے
اس بات کا خوف نہیں ہو مگر اپنی زحمت پر افسوس آتا ہو اگر میں جانتا تو اسوقت اس صحرا میں کبھی نہ آتا شب بھر
شریک بزم عشرت رہتا گماشتہ نقلی نے کہا اگر تم اس وقت نہ آتے تو مجھسے ملاقات کیونکر ہوتی
اور آپکا تذکرہ وہاں کون کرتا مریخ خاموش ہو رہا گماشتہ مریخ سے رخصت ہوکر روانہ ہوا مریخ نے
تخت کو معلق قایم کیا جب رات زیادہ گئی مریخ سو رہا خواجہ بصورت گماشتہ ایک جگہ پوشیدہ ہو رہے

تھے جب انہوں نے دیکھا کہ مرہج سو گیا زنبیل سے تخت نکالا تخت پر بیٹھ کے اسکے تخت کے قریب پہونچے
روپیہ تخت پر رکھا تھا خواجہ نے مرہج کو غافل پاکر روپیہ فوراً زنبیل کیا اسی وقت وہاں سے روانہ ہو گئے کیا
ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت مرہج کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب صبح کو مرہج کی آنکھ کھلی اپنے پاس روپیہ نہ پایا بہت گھبرایا دل میں خیال کیا کہ اب سوداگر کے پاس کیونکر
جاؤں اور خواجہ کو کیونکر چھڑا کے لاؤں پھر خیال کیا کہ اب پھر صاحبقران کے پاس چلکر سب کیفیت بیان
کروں اور روپیہ وہاں سے لاکر سوداگر کے پاس جاؤں یہ سوچ کر مرہج وہاں سے روانہ ہوا اور طرف صاحبقران
کے چلا اسکو راہ میں چھوڑیے خواجہ کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے کہ خواجہ روپیہ لیکر روانہ ہوئے قریب برج طلسم
فیروزہ میں پہونچے گھبرائے ہوئے صاحبقران کے پاس آئے امیر اسوقت نماز پڑھ رہے تھے خواجہ خاموش
کھڑے رہے جب صاحبقران نے نماز سے فراغت پائی اور سلام طلب کیے تو خواجہ نے سلام کیا امیر نے
خوش ہو کے کہا ای خواجہ تم نے بڑا ہی مدہ کیا کہ مرہج آفتاب عالم کہاں ہو خواجہ نے کہا میں مرہج کے حال سے
واقف نہیں ہوں آپکی وجہ سے بڑے بڑے مصائب اٹھائے ہیں نہیں معلوم تھا کس طرح سے اپنی جان بچائی
قزاقوں نے لوح چھین لی جب آپ نے روپیہ بھیجا تو لوح قزاقوں سے لی ایک تاجر سے ہزار روپیہ قرض لیکر
اپنی جان قزاقوں کے ہاتھ سے بچائی تھی جب لوح لیکر وہاں سے چلا اس تاجر نے اسیر کیا اسکے گماشتے نے پہچانا
مرہج کا بھی پتہ نہ تھا مجھے معلوم ہوا اسنے لوح لیکر مجھکو رہا کیا کہا جب میرا روپیہ بھیجو گے تو لوح نہیں ملیگی
صاحبقران نے فرمایا خواجہ میں نے مرہج کو روپیہ دیکر روانہ کردیا تھا خواجہ نے کہا اگر اسکو روپیہ پہونچتا تو وہ
لوح کیوں نہیں لیتا اسکے بہت سے آدمی آئے تھے لوح بھی لائے ہیں روپیہ مجھکو عنایت ہو تو میں جاکر انکو دوں
لوح اُنسے لوں امیر نے فرمایا خواجہ اُن لوگوں کو میرے سامنے لاؤ میں روپیہ انکو دیکر لوح لے لونگا خواجہ نے
عرض کی وہ لوگ یہاں نہیں آتے میں نے بہت کہا مگر انہوں نے یہ بات ظاہر کی کہ وہاں تمہارا لشکر موجود
ہے اگر ہمکو پکڑ کر مار ڈالیں اور لوح چھین لیں تو ہم کیا کرینگے اس خوف سے وہ لوگ بہت دور ٹھہرے
ہوئے ہیں امیر نے فرمایا خواجہ تم جانو اچھا تو تمہیں میں روپیہ منگا کے دیتا ہوں اب تو کوئی عذر نہیں ہے اور
کوئی خواجہ نے کہا یہ خاطر مبارک میں نہیں جانتا اگر اسوقت روپیہ منگا دیجیے ایسا نہ ہو وہ لوح طلسم لیکر
چلے جائیں تو اور مشکل ہو امیر نے اسی وقت دو لاکھ روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لیکر وہاں سے
روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد آئے دیکھا مرہج آفتاب عالم صاحبقران کے پاس بیٹھا ہوا کچھ احوال شب بیان
کر رہا ہے خواجہ نے دور سے کہا ہاں مرہج صاحب آپ صاحبقران سے میری رہائی کے واسطے روپیہ
لے گئے تھے کیا کیا مرہج نے کہا خواجہ وہ روپیہ غائب ہو گیا خواجہ نے کہا ممکن نہیں کیونکر تمہارے پاس سے
روپیہ غائب ہوا مرہج نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا جب تمنے تخت کو معلق قائم کیا تھا تو قزاقوں کی
یہ مجال نہیں تھی کہ وہ روپیہ تمہارے تخت پر سے لیجاتے بجز تمہارے واسطے یہ بات ہو کہ وہ روپیہ مجھکو دو
صاحبقران سے کہا خواجہ اب روپیہ لیکر کیا کروگے خواجہ نے کہا میں اپنے قرضداروں کو دیکر کہاں اسکے
دونوں کے بعد یہاں آیا ہوں قرضداروں سے دیکھا جواب مجھے واسطے اس وعدے پر اگر انکو روپیہ نہ پہونچیگا

تو بڑی خرابی ہوگی جب میں لوح لیکر چلا تو راہ میں میرے قرضداروں نے روکا میں نے لوح دیدی اب مرتج سے روپیہ
لیجاکر انکو دونگا تو اس مہینے کا سود ادا ہوگا تب وہ لوح دینگے امیر نے کہا خواجہ اب روپیہ تحقیق نہیں لیگا خواجہ نے کہا
لوح بھی نہیں آئیگی مرتج نے عرض کی خواجہ آپ کیوں خفا ہوتے ہیں میں روپیہ حاضر کرتا ہوں یہ کہکے مرتج اٹھا
صاحبقران نے فرمایا ہمارے خزانے سے روپیہ لاکر خواجہ کو دیدو خواجہ نے کہا میں جاکر خزانے سے روپیہ لے لونگا
پہلے مرتج تو مجھے روپیہ دیوین امیر نے فرمایا اب مرتج کی ذات سے ہم دیتے ہیں خواجہ نے کہا اسکی ضرورت
نہیں مرتج کیا محتاج ہے مرتج نے ہنسکر کہا خواجہ میں روپیہ حاضر کرتا ہوں یہ کہکر ہزار روپیہ اپنے ملازمین سے
لاکر خواجہ کو دیا خواجہ خزانہ صاحبقران میں گئے وہاں سے بھی روپیہ لیا تھوڑی دیر کے بعد لوح لیکر آئے یہ وقت
وہ ہو کہ سب سردار صاحبقران کی بارگاہ میں موجود ہیں کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھے امیر نے فرمایا
خواجہ لوح لائے خواجہ نے عرض کی لوح حاضر ہے امیر نے فرمایا میں شائق ہوں لوح دکھاؤ خواجہ نے کہا میرے
واسطے انعام جو کچھ آپ نے تجویز کیا ہو وہ پیشتر عنایت فرمایئے تو میں لوح دکھاؤں امیر نے فرمایا خواجہ اسقدر
روپیہ تمنے لیا ابھی تک تمہاری طمع دفع نہیں ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اگر وہ روپیہ مجھکو ملتا تو میں ہرگز
آپسے اور روپیہ کا سوال نکرتا وہ تو آپنے اپنی طرف کے واسطے روپیہ دیا اگر آپ نہ دیتے تو لوح کیونکر پاتے اب
میری جانفشانی و عرقریزی پر توجہ فرمائیے جو کچھ انعام عطا فرمایئے تھوڑا ہے امیر نے بہت کچھ زر و جواہر اسوقت
بھی خواجہ کو دیا خواجہ نے اٹھاکر تہ زنبیل کیا پھر اپنی کرسی پر جاکے بیٹھے امیر نے فرمایا خواجہ لوح کہاں ہے عمرو
نے کہا میرے پاس ہے امیر نے فرمایا تمکو انعام بھی ملچکا اب لوح دینے میں کیا انکار ہے عمرو نے عرض کی
ابھی لوح کی قیمت باقی ہے میں کیا ایسی مفت قیمت چھوڑ دونگا اگر کسی جوہری کے ہاتھ فروخت کرونگا تو بھی مجھے
بہت کچھ روپیہ ملیگا صاحبقران مجبور ہوئے ہاں میں سب ہنسنے لگے آخرش صاحبقران نے خواجہ کو بہت سا روپیہ دیا
جب خواجہ نے لوح زنبیل سے نکالی عرض کی یا صاحبقران اب اس شرط سے لوح دیتا ہوں کہ جب آپ قتل
فیروز سے فراغت پائیے گا تو لوح مجھی کو واپس دیجیے گا صاحبقران نے کہا خواجہ اب جو تم قیمت لے چکے
اب کیوں لوح کا دعوی کرتے ہو خواجہ نے کہا یا صاحبقران میں دو وجہ سے لوح طلب کرتا ہوں ایک تو یہ سبب ہے کہ
بعد قتل فیروز لوح بیکار ہو جائیگی تو آپ کیا کرینگے دوسری وجہ یہ ہو کہ میں نے بڑی جانفشانی سے اسکو پایا ہے یہ میرے
پاس ایک سند فتح طلسم کی رہیگی اسمیں بھی آپ ہی کا نام ہوگا صاحبقران نے ہنسی سے کہا اچھا خواجہ بعد قتل فیروز
ہم لوح بھی تمکو دیدینگے خواجہ نے صاحبقران کو لوح دی امیر نے لوح کو دیکھکر چاہا کسی کے سپرد کریں خواجہ نے
کہا مجھسے بڑھکے اسکی حفاظت کوئی نکر سکیگا آپ مجھی کو مرحمت فرمایئے جب ضرورت ہوگی حاضر کرونگا امیر نے
کہا خواجہ اب لوح تمہیں دیدیگی خواجہ نے عرض کی یا امیر میں اس لوح کو بڑی جانفشانی سے لایا ہوں جیسی حفاظت
اسکی میں کرونگا دوسرے سے نہیں ہوگی صاحبقران نے ہنسکر کہا اگر تمہاری یہی خوشی ہو تو لوح اپنے پاس رکھو خواجہ
نے لوح صاحبقران سے لیکر تہ زنبیل کی امیر نے قیصر عادل باطن کو دیا ۔ بدیع الملک نے کہا تھا
کہ قیصر عادل باطن سے کچھ تحقیق کیجے گا لہذا کس امر کے واسطے رکھوں نے کہا ہو قیصر نے عرض کی یا صاحبقران
شاہزادے نے طلسم نور افشاں کے ایک درجہ کو فتح کیا کہ تمام اسکا صنم کدہ آذری مشہور ہے وہاں کی حکمران
ملکہ ملوک حسن تھیں پہلے میں خاندان سے بعض صحبت کمر قتاص جادو نے ایسا گمراہ کیا تھا کہ ملکہ کو اپنے مذہب کی
کیفیت مطلق نہ معلوم تھی جب بدیع الملک وہاں تشریف لے گئے اور ملکہ کو مسلمان کیا تو پیرا سے فاتحہ نزار

نوذر اور رنگ نشین پر جو والد ملکہ ناوک افگن جادو کے تھے گئے وہاں شاہزادے نے ایک اسم اعظم اور
ایک وصیت نامہ پایا اُس وصیت نامے میں یہ لکھا تھا کہ ملکہ ناوک افگن تیری زوجہ ہوگی خدا اسکے بطن سے ایک فرزند
عطا فرمائے گا نام اُس فرزند کا رفیع البخت ہوگا وہ شیر شبستان شجاعت طلسم نور آگین کو فتح کریگا لوح اُسی کے
واسطے ہو صاحبقران یہ کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اُسی روز شب کو بدیع الملک کا نکاح حسب دستور
ملکہ ناوک افگن سے کیا ناظرین والا تمکین کو اس بات کا خیال رہے کہ بطن ملکہ ناوک افگن سے ایک
شیر بیشہ ہیجا پیدا ہوگا طلسم نور آگین کو عوض میں خون ناحق پدر ملکہ ناوک افگن کے فتح کریگا مگر ذکر اُسکا دفتر
آفتاب شجاعت جو بعد لعل نامے کے ہو ... میں آئیگا جس وقت ناظرین اُس دفتر کو ملاحظہ فرمائینگے لطف
اٹھائینگے اُس میں بدیع الملک کے صاحبقرانی کا حال ہو وہ تھی جو جو طلسم اور جیسی جیسی لڑائیاں اُس
دفتر میں ہیں اُنکی تعریف امکان سے باہر ہو جہان سے لعل نامہ ختم ہوا ہو وہیں سے اُس دفتر کا سلسلہ
ملتا ہو بدیع الملک صاحبقران ہوتے ہیں اور امیر خانہ کعبہ جاتے ہیں واقعی یہ وہ دفتر ہو جسکا نام
تک بڑے بڑے داستان گویوں نے نہیں سنا یوں تو کوئی اپنے دل کو مطمئن کرتا مگر یہ دفتر جیسا ہو ناظرین ملاحظہ فرمالینگے زیادہ
عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہو مدعاے تقریر یہ ہو کہ رفیع البخت طلسم نور آگین کو فتح کرینگے مگر ذکر اسکا اُس
دفتر میں نہیں ہو اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمایئے کہ جب امیر نے بدیع الملک کا عقد کیا تو اُنکی تہنیت
میں کئی روز جلسہ رہا بعد فراغ امیر نے مریخ آفتاب علم کو بلایا کہا اے مریخ یہ سلطنت تمہیں مبارک رہے کہ
سواے تمہارے اسکا مستحق کوئی نہیں ہو تم یہاں کی حکومت کرو کیونکہ ہم اب براے تلاش زمرد ثانی اور
فیروز جاتا ہو مریخ نے عرض کی یا صاحبقران بجلائیں رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر
زندہ رہونگا بدیع الملک نامدار کو فراق سے مجھے ہلاک کرڈالیگا میں چاہتا ہوں اس سلطنت کو آپ پر سے
تصدق کرکے کسی اور کو دیدوں اور میں شب و روز غلامی میں حاضر رہوں صاحبقران نے بدیع الملک کو بلایا
فرمایا کہ تم مریخ آفتاب علم کو سمجھاؤ کہ اپنی سلطنت لے اور عیش و عشرت یہاں بسر کرے بدیع الملک نے
بھی مریخ سے کہا مگر مریخ نے کسی کا کہنا قبول نہ کیا جب صاحبقران مجبور ہوے تو اور ایک شخص کو وہاں کا
حاکم بنایا اسی روز فوج میں بھی اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کریں ہم زمرد ثانی کی تلاش میں جائینگے
لشکر میں جو خبر پہنچی سفر کی تیاری ہونے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو بلایا کہا اب کس طرف چلنا چاہئے
مریخ نے عرض کی زمرد طلسم نہ طاق میں پوشیدہ ہو اگر وہاں تشریف لے چلیے تو کیا عجب ہو کہ سب لوگ
وہیں ملیں تورج بھی وہیں ہو اور فیروز ستارہ پیشانی بھی ہو اگر یہ لوگ متفرق ہو گئے ہونگے تو بھی وہاں چلکر
پتہ معلوم ہو جائیگا مگر زمرد تو طلسم نہ طاق میں ہو صاحبقران نے فرمایا اب طلسم نہ طاق کی طرف چلنا چاہئے
ہو اگر اور لوگ وہاں نہ ہونگے تو اُنکا پتہ معلوم ہو جائیگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی طلسم نہ طاق عجب طلسم ہو وہاں کا
بادشاہ اشراق جادو آئینہ پرست کے لقب سے مشہور ہو اُسکے طلسم میں ایک ساحر ہو جسکو آئینہ اندام جادو کہتے ہیں
وہ ملعون دعوے خدائی کرتا ہو اُسکے فرمانبردار بہت سے ہیں یہاں شہر میں بہت سے عالیشان بہت سے
درندگان صحرائی بہت سے درخت عجیب الخلقت اُسکا نام لیا کرتے ہیں ایک صحرا ہو اُس کا نام آئینہ اندام
نے معبدگاہ رکھا ہو جو کوئی اُس مرتد کو خداوند کہتا ہو اور عبادت کرنا چاہتا ہو تو آئینہ اندام اُسکو اُسی صحرا میں
بھیج دیتا ہو صحرا میں بہت سے بڑے بڑے پتھر کے بنے ہوئے ہیں وہ لوگ اُنہیں مجسموں میں جا کر ملتے ہیں

آئینہ اندام اُنپر سحر کرتا ہے کہ بہوت ہو جاتے ہیں اُسی غفلت میں شب و روز اس کافر کا نام رٹا کرتے ہیں دو وقت اُنکے واسطے کھانا بھیجا جاتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہیں جنھون نے اپنے تئین زمین میں دفن کرا کے حبس دم کر لیا ہے وہ بزرگان دین مشہور ہین انکے مزارون پر میلا ہوتا ہے وہان کے انسان اور حیوان اور درخت اور خاک اور پہاڑ اور دریا سب آئینہ اندام جادو کے سحر سے مجبور ہین اگر وہ اشارہ کرے تو دریا تمام طلسم کو غرق کر دے اگر درختون سے اشارہ کرے تو درخت جڑ سے اکھڑ کر مثل انسان کے کام کریں آئینہ اندام جادو بڑا ساحر زبردست ہے امیر نے فرمایا دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است اگر فضل خدا شامل حال ہے تو اُس کو بھی زیر کرینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار اس طلسم کے عجائبات کہاں تک عرض کرون ایک گلزار نہ طاق اس طلسم میں بنا ہے کہ دروازہ اُسکا ہمیشہ بند رہتا ہے وہان کے دو حاکم ہین ایک کا نام ایوان جادو ہے دوسرے کا نام کیوان جادو ہے جسے طلسم بنا ہے وہ دروازہ بند کر دیا گیا ہے نہیں معلوم اندر کیا ہے سننے میں آیا ہے کہ جب طلسم کشا اس طلسم میں جائیگا اور اہالیان طلسم اُس سے بہت مجبور ہونگے تو وہ دروازہ کھولا جائیگا امیر نے فرمایا واقعی طلسم بہت بڑا ہے مگر خدا مالک ہے دیر تک صاحبقران سے مریخ آفتاب علم طلسم نہ طاق کا ذکر کرتا رہا جب جلیجون کے اور سردار حاضر ہوے امیر نے مخاطب ہو کے مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک نامدار نے آگے عرض کی لشکر میں سب تیار ہین جسوقت آپ تشریف لے چلیں گے سب ہمراہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا پیش خیمہ روانہ کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی یہ انتظام بھی ہو چکا کوئی دقیقہ باقی نہیں ہے محض آپ کے چلنے کی دیر ہے صاحبقران نے فرمایا شب بھر یہان جشن رہے صبح کو بعد نماز سحر یہان سے کوچ کریں بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی اور وقت نماز صبح آیا صاحبقران نے معہ جملہ سردارون کے نماز پڑھی بعد نماز سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب سردار منتظر تھے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر بیحساب ہمراہ لیکر جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جس دن سے اُسنے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد تاج اور تخت گان اور توریج کو گمراہ کر کے معبدگاہ میں بھیجا تھا اُس روز سے اشراق جادو اکثر کہا کرتا تھا کہ یا خداوند یہ چار بندے آپکی عبادت کرتے ہین بڑے پاک نفس ہین میں جانتا ہون کہ خداوند کو بھی انکا خیال ہوگا اور بعد انقضاے میعاد عبادت اُنکے مطالب دلی ضرور بر آئینگے آئینہ اندام جواب دیتا تھا یہ لوگ ہمیشہ یونہین میری عبادت کرتے رہینگے اگر اُنکے مطالب بر بھی آئینگے اُسوقت بھی ان مین کا کوئی بجز اسکے معبدگاہ سے نکلنا منظور نکریگا اور اپنی جملہ راحتون سے میری عبادت کو اچھا جانے گا کیونکہ اب اُنکے دلون میں کسی طرح کی کدورت باقی نہیں ہے بلکہ سب کے قلب صاف ہو گئے انکو ذائقہ عبادت سے بڑھ کے دوسری چیز مرغوب نہیں ہے اور یہ لوگ چند دنون مین بزرگان دین سے ہو جائینگے تم دیکھو کے بڑے رجوع قلب سے میری عبادت کر رہے ہین اشراق آئینہ پرست بہت سمجھا کرتا تھا اسی طرح جب مدت دراز گذر گئی تو ایک روز اشراق نے آئینہ اندام جادو سے کہا یا خداوند اب مدت عبادت بھی ختم ہو گئی اب آپ کو لازم ہے کہ فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد تاج وغیرہ کی مراد دلی بر لایئے آئینہ اندام نے کہا

تم نے جاکر کہو اگر وہ جانا قبول کرین تو مین ابھی سامان کردون وہ جاکر مسلمانون کو قتل کرین اور اگر اُن لوگون کا جی یہان
سے جانے کو نچاہے تو مین مسلمانون کو یہین بلالون اور سب کو تباہ و برباد کردون طلسم فیروزیہ کا سب انتظام
بھی درست ہو جائے حمزہ بھی قتل ہو اُسکے سردار بھی مارے جائین اشراق آئینہ پرست یہ بات سُنکر
عبدگاہ مین آیا پہلے فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے بیٹھا ہے اشراق نے
آواز دی فیروز نے آنکھ کھولی اشراق کو سلام بھی نہین کیا ہاتھ سے اشارہ کرکے پھر آنکھ بند کرلی مطلب اشارے
کا یہ تھا کہ یہان نہ ٹھہرو چلے جاؤ اشراق نے کہا مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہی فیروز نے پھر آنکھین کھول دین
ہنسکر کہا اے اشراق تمھین خداوند نے میرے پاس کیون بھیجا ہی کیا کام ہی مین اسوقت ایک باغ پُرفضا کی سیر کر رہا
تھا وہان عجب عجب باتین حسینون سے ہو رہی تھین اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہی کہ اب اپنے طلسم کی طرف
جانا چاہتے ہو اور مسلمانون سے اپنا عوض لینا چاہتے ہو یا نہین اگر یہان سے اُٹھنے کو جی چاہے تو مسلمان یہان
بھی آسکتے ہین خداوند بلا سکتے ہین یہین بلاکر سب کو تباہ و برباد کردین فیروز نے جواب دیا کہ مین اب طلسم مین نہین
جاؤنگا خداوند مسلمانونکو یہین بلاکر اُنکے دل مین نور ایمان اُتار دین کہ وہ سب بھی مصروف عبادت ہون اگر
نامنظور کرین تو خداوند سبکو جلاکر خاک کرین اشراق نے کہا اے فیروز ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا خداوند نے خود
فرمایا ہی کہ اگر فیروز چاہے تو ہم سابق سے اُسکے طلسم کو بڑھا دین اور ہم بھی اُس کو ایسی قدرت عطا فرمائین کہ
دنیا مین کوئی ساحر اُسکا مقابلہ نکر سکے اور مسلمانون سے عوض بھی ایسا لین کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑین یا سب کے
دلون مین نور ایمان پھونک دین فیروز پر آئینہ اندام نے ایسا سحر کیا تھا کہ ہر وقت اس کو شیاطین کی صورتین نظر
آتی تھین اُنھین کو دیکھا کرتا تھا ہر وقت مبہوت رہتا تھا اس نے اشراق سے کہا خداوند کو اختیار ہی جیسا مجھے وہ
میرے حق مین مناسب سمجھین ویسے وہ کرینگے مجھکو سب سے بڑھ کے یہان کے رہنے مین راحت ہی اشراق
آئینہ پرست حجرے سے یہ کہتا ہوا باہر آیا کہ واقعی خداوند آئینہ اندام کی بڑی قدرت ہی اسنے آتی عبادت کی ہی کہ
ہر وقت باغ اور زنان ماہرو کے نظارے میسر رہتے ہین اب اسکو اپنے طلسم کی بھی پروا نہین یہ کہتا ہوا زمرد
ثانی کے حجرے مین آیا دیکھا زمرد برہنہ زمین پر اوندھا پڑا ہی آنکھین بند ہین اشراق کو کچھ ہنسی آئی مگر ضبط کرکے
زمرد ثانی کو آواز دی زمرد نے کچھ جواب نہ دیا اشراق نے پھر آواز دی زمرد سیدھا ہوا آنکھین کھولکر اشراق
آئینہ پرست کی طرف دیکھا اشراق نے کہا اے زمرد مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہی زمرد نے کہا
اے اشراق اگر تھوڑی دیر تم اور ٹھہر جاتے تو میرا مطلب دل بر آتا مین عجب کیفیت مین تھا ایک جوان
پری وش مجھسے مصروف اختلاط تھا میرے تمام اعضا کو اسکے بوجھ سے راحت پہونچ رہی تھی تمنے جو آواز دی
مین اُٹھ نہ سکا اور ازدیاد حظ سے کچھ جواب بھی نہ دے سکا جب تمنے دوسری آواز دی تو وہ جوان الگ
ہوا مین اُٹھ بیٹھا اشراق نے اپنے دل مین کہا یہان تو عجب عجب باتین سننے مین آئین زمرد نے کہا اب جو کچھ
تمھین بیان کرنا ہو جلد بیان کرو کہ مین پھر خداوند کا نام ورد زبان کرون اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہی
کہ اب زمانہ عبادت گذر گیا اور تم لوگون نے خوب عبادت کی ہم بہت خوش ہوے اب مسلمانون کے حق مین
جو چاہو حکم دو اگر کہو تو تمھارے ہمراہ لشکر کرین تم جاکر حمزہ کو گرفتار کرلاؤ خداوند اُسکے دل مین بھی نور ایمان
اُتار دین اگر تمھین وہان جانا ناگوار ہو تو خداوند مسلمانون کو یہین بلالین زمرد بھی سحر کی وجہ سے مبہوت تھا
کہا مین نہین جاتا تو خداوند کے مزاج مین آئے وہ کرین مین اب اپنی بقیہ عمر عبادت مین بسر کرون گا

بھلا یہ لطف کہان ممکن ہوگا اشراق نے کہا ای زمرد بڑے تعجب کی بات ہی کہ تم ایسا کہتے ہو زمرد نے کہا مین
یہان بہت راحت سے ہون بلکے اب کسی بات کی ضرورت نہین ہی مین نہین چاہتا کہ مسلمانون سے نزدون
اور اپنی عبادت مین خلل ڈالون جیسا خداوند مناسب جانین کرین جو کچھ بت مجھے عالم خواب مین فرما چلے ہین اُسکو مین
منظور کرونگا اشراق آئینہ پرست وہان سے بھی باہر آیا زمرد پھر اُسی صورت سے لیٹ گیا اشراق تورج کے
حجرے مین آیا دروازہ کھولا دیکھا تورج آنکھین بند کیے ہوے ناچ رہا ہی اشراق نے تین چار آوازین دین
تورج نے آنکھ کھولکر اشراق کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھکر پھر آنکھ بند کرلی اشراق نے پھر بہ آواز بلند کہا ای تورج
مجھے خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہی تورج ٹھہر گیا آنکھین کھولکر اشراق جادو سے کہا کیا حکم ہی اشراق نے کہا
خداوند نے اس غرض سے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہی کہ اب مدت عبادت تم لوگون کی تمام ہولی اور خداوند
تم سب سے بہت راضی ہین لہذا مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تورج نے کہا اب ہمین کسی کے حق مین
کچھ درکار نہین ہی ہم اپنی عمر عبادت مین صرف کرینگے اس مین ہمکو بڑے بڑے لطف حاصل ہوتے ہین اسوقت
بھی ایک محفل مین بہت سی نازنینان مہ سیما جمع تھین محفل شراب ہو رہا تھا مین نشہ شراب کی وجہ سے بہک رہا
تھا نازنینان محفل میرے گلے مین بانہین ڈالکر سنبھالتی تھین مین اور زیادہ بہکتا تھا تمنے بہت سی آوازین دین
جب مینے خداوند کا نام سنا تو آنکھ کھولی اگر تم نام خداوند کا نہ لیتے تو مین ہرگز آنکھین نہ کھولتا اشراق آئینہ
پرست نے کہا تمنے جس مراد کے واسطے عبادت اختیار کی تھی وہ مراد تمھاری بر آئی اب تم کیون اتنی تکلیف
گوارا کرتے ہو تورج نے جواب دیا یہ تکلیف ہم کو سو راحتون سے زیادہ ہی ہم عبادت کبھی ترک نکرینگے
اشراق نے کہا کیا حکم خداوند بھی نہ مانینگے تورج نے جواب دیا کہ اگر خداوند ہمسے فرمائینگے تو ہم انکا حکم
بسر و چشم بجا لائینگے اشراق اس حجرے سے بھی باہر آیا دروازہ بند کیا بختگان کے حجرے مین گیا دیکھا
بختگان رو رہا ہی اشراق نے آواز دی بختگان نے آنکھ نہ کھولی پھر اشراق نے کہا ای بختگان مجھکو خداوند
نے تیرے پاس بھیجا ہی بختگان نے جلدی سے آنسو پونچھ ڈالے آنکھین کھول دین اشراق کو سلام کیا
کہا کیا ارشاد ہوتا ہی اشراق نے کہا خداوند نے فرمایا ہی کہ اب مدت عبادت ختم ہو گئی مسلمانون کے
حق مین کیا چاہتے ہو بختگان نے کہا مینے اسواسطے خداوند کی عبادت نہین کی تھی کہ مین مسلمان کو
سزا دلاؤن اشراق نے کہا پھر تمھاری کیا مراد ہی بختگان نے جواب دیا کہ میری کچھ مراد نہین ہی مین بھی چاہتا
ہون کہ ہمیشہ مصروف عبادت خداوند رہون مجھے بڑے بڑے حظ ملتے ہین ابھی مین ایک نازنین کے
پاس بیٹھا تھا اُسکا دوسرا یار آیا اُسنے مجھکو خوب مارا اس نازنین کو لیکر چلا گیا مین رو رہا تھا تھوڑی دیر کے
بعد وہ نازنین پھر میرے پاس آجاتی مین ہنسنے لگتا مجھے کوئی تمنا نہین ہی مین بقیہ عمر اپنی عبادت ہی مین
خداوند کے صرف کرونگا اشراق سب کی تقریر سنکر دنگ ہو گیا بختگان کے حجرے سے بھی باہر آیا
آئینہ اندام کے پاس گیا کہا یا خداوند آجتک مینے آپ کی قدرت اچھی طرح سے نہین دیکھی تھی مگر آج امتحان
کامل ہو گیا جو لوگ مصروف عبادت ہین انکی تو عجب عجب حالتین ہین ہر شخص یہ چاہتا ہی کہ کوئی آکر مخل نہو
سب اپنے اپنے رنگ مین ہین آئینہ اندام نے کہا ای اشراق ابھی تونے کیا دیکھا ہی میری قدرت کی
سیر کون کرسکتا ہی اشراق نے کہا ای خداوند جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت درست ہی مینے پہلے فیروز
سے جاکر ملاقات کی اُس کو عجب حالت مین پایا اس سے کہا کہ تمھین اب کیا درکار ہے مسلمانون سے

اپنا عوض تو تمھاری مراد برآئی مدت عبادت تمام ہوگئی یہ سنکر فروز نے کہا مین کچھ نہین چاہتا خداوند کو اختیار ہے
جو چاہین کرین مین اس حجرے سے باہر نجاؤنگا بقیہ عمر اپنی اسی حجرے مین بسر کرونگا سب مجھے یہان عجب عجب کیفیتین
نظر آئی ہین یا خداوند مین مجبور ہوگیا اسی طرح ہر ایک نے حجرے مین گیا سب کو عجب حالت مین دیکھا جس سے
کہا اب تمھاری عبادت تمام ہوگئی کیا چاہتے ہو سبنے یہی جواب دیا کہ ہم کو کچھ مال دنیا نہین درکار ہے
یہی چاہتے ہین کہ اپنی بقیہ عمر خداوند کی عبادت مین صرف کرین آئینہ اندام جادو نے کہا اے
اشراق اب چند دنون مین یہ لوگ بزرگان دین مانے جائینگے اور اگر مین اسیوقت انکے ہمراہ
لشکر بھی کردیتا اور یہ لوگ جب مقابلہ مسلمانان مین جاتے تو غرور ان سب کے حد سے زیادہ بڑھ جاتے
پھر سب مجھے ان لوگون کا گرفتار کرلینا واجب ہوتا اور اہل اسلام ایسے شجاع ہین اور اپنے خدا نادیدہ کو
ایسا مانتے ہین کبھی کوئی کلمہ کبر کا انکی زبان سے نہین نکلتا اسی وجہ سے ہم بھی انکو ہر جگہ سرفراز رکھتے ہین
جب وہ ہمارے یہان آئینگے تو ہم انکے دلون مین نور ایمان اتار دینگے کہ وہ لوگ بھی شریک
ایمان ہوجائینگے ان سب کے مراتب اسنے زیادہ کرینگے منتظم خدائی ان لوگون کو قرار دینگے اگر یہ
لوگ انسے لڑنے کو جاتے تو ہم انھین کی مدد کرتے انکو شکست ہوتی یہ لوگ پھر یہان آتے وہ لوگ
تعاقب کرتے یہان بھی آکر طلسم کو تباہ و برباد کرتے یہ ان لوگون سے لڑکر نجات نہوتے اس وجہ
سے انکو اپنی عبادت مین ایسا محو کردیا کہ انکو اب کسی بات کی قدرت نہین رہی اور یقین ہے مسلمان
بھی یہان آئینگے میرا ارادہ ہے کہ ان لوگون کو بزور قدرت یہان بلاؤن اور سب کے دلون مین نور
ایمان اتار دون اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ انکے مرتبے بڑھا دینگے تو پھر میری سب عزت
خاک مین مل جائیگی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھین اپنا قایم مقام کرکے مین سب کی نظرون سے
معدوم ہوجاؤنگا تم انسے سب کام لینا اشراق بہت خوش ہوا تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین
کرتا رہا جب دیر ہوئی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق اب فرشتون کے آنیکا وقت ہے
تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ انکی صورتین دیکھکر دہل جاؤگے اشراق نے کہا یا خداوند مین ابھی جاتا ہون
آپ فرشتون کو میرے سامنے نہ بلائیے گا یہ کہکر اشراق وہان سے روانہ ہوا اپنی بارہ دری مین آیا وزرا
کو بلایا کہا اس وقت مین نے خداوند کی قدرت دیکھی کمال عجب ہوا واقعی جو جو قدرتین ہمارے خداوند مین ہین
آجتک کسی مین نہین دیکھین اس وقت سب مجھسے خداوند نے کہا کہ اب مین عنقریب سب کی نگاہون سے معدوم ہونگا
اور تجھین اپنا قائم مقام کردونگا اہل اسلام کو بزور قدرت یہان بلاؤنگا انکے دلون مین نور ایمان اتار دونگا سب کو
منتظم قدرت قرار دونگا ایک بات ان لوگون مین ایسی ہے جو قدرت کو پسند ہے وزرا نے کہا مسلمانون
مین کیسا بات ہے اشراق نے کہا ان لوگون مین غرور نہین ہے اور جرات مین سب یکتا ہین مگر ابھی تک
خداوند سے واقف نہین جس دن خداوند انکے دلون مین نور ایمان اتار دینگے اسی دن سب صاحب ایمان
ہوجائینگے وزرا نے کہا واقعی یہ بات تو بہت صحیح ہے کہ اہل اسلام مین غرور نہین ہے اور شجاعت ان کی
بہت کتابون مین دیکھی آجتک وہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوے بلکہ بڑے بڑے ساحرون کو کیسی کیسی
جرات سے قتل کیا اشراق نے کہا جبتک خداوند تو سایہ ان سے دلون مین نہ پیدا کرینگے
اس وقت تک انکا سجدہ بھی کرنا محال ہے وزرا نے کہا کہ وہ لوگ بارادہ جنگ یہان آئینگے

اشراق نے کہا اگر جنگ کے ارادے سے آئیں گے تو کیا خوف ہے خداوند فوراً ان سب کے دلوں میں نور
ایمان اتار دیں گے جنگ سے باز آ کے خداوند کو سجدہ کرینگے وزرا نے کہا دیکھا چاہیے کہ وہ لوگ کب تک
یہاں آتے ہیں اشراق نے کہا ابھی خداوند نے ارادہ کیا ہے اگر میں زور دونگا تو یقین ہے جلد بلا لیں وزرا نے
کہا اچھی بات ہے جب وہ لوگ آوینگے تو خداوند آپ کو اپنی جگہ پر مقرر فرماینگے اشراق نے کہا میں اسکو
زیادہ تر خداوند سے نہیں کہہ سکتا ایسا نہو انہیں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے جدا اسکو اپنا قائم مقام مقرر کرنے
کے واسطے تجویز کیا ہے اس سبب سے یہ بار بار مجھسے ایسی باتیں کرتا ہے میں اب خداوند سے کچھ نہ کہوں گا
اشراق وزرا سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ ہرکاروں نے آ کے کہا ایک لشکر عظیم آتا ہے مگر سب لوگ اس
لشکر کے مسلمان ہیں اشراق نے وزرا سے کہا خداوند کو بھی اس امر کا خیال آ گیا میرے سامنے کہا تھا کہ
اب میرے پاس فرشتے آئیں گے تم چلے جاؤ میں خائف ہو کر چلا آیا تو شاید خداوند نے فرشتوں سے حکم کیا ہو گا
کہ جا کر مسلمانوں کو لاؤ نہیں معلوم کس ارادے سے آتے ہیں ہرکاروں نے کہا انکے ہمراہ پہلوان ایسے ایسے
ہیں جو آج تک نگاہ سے نہیں گذرے ہونگے ہزاروں پہلوان آپکے یہاں بھی موجود ہیں مگر اس قدر قوی الجثہ نہیں ہیں اشراق
نے کہا میں تھوڑی دیر کے بعد پھر خداوند کے پاس جاؤنگا اور انسے یہ کیفیت بیان کرونگا سب حال
معلوم ہو جائے گا اگر جنگ کے ارادے سے آتے ہونگے تو خداوند ہم سے بیان کر دینگے اور اگر سجدہ
کرنے آتے ہونگے تو معلوم ہو جائیگا وزرا نے کہا ہرکاروں کے بیان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعزم جنگ
آتے ہیں کیونکہ انکے ہمراہ بہت سے پہلوان ہیں اور سامان حرب و ضرب بھی درست ہے اشراق نے کہا
اس طور سے وہ لوگ ہمیشہ رہتے ہیں یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھا آئینہ اندام کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی
آئینہ اندام نے کہا ابھی تو اشراق میرے پاس سے گیا تھا ایسی کیا ضرورت لاحق ہوئی جو ابھی پھر چلا آیا
ہرکارے جو اسکے پاس اطلاع کرنے کو گئے تھے انھوں نے کہا اس وقت شہنشاہ کے چہرے
سے آثار خوف پیدا ہیں آئینہ اندام نے کہا اسکو ہرکارے باہر آئے اور [illegible] اشراق کو اندر
لے گئے اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا بابا اشراق ابھی تو تو میرے پاس سے گیا تھا ایسی
کیا ضرورت لاحق ہوئی جو چلا آیا اشراق نے کہا یا خداوند لشکر اسلام تو بہت قریب آ گیا یہ سنکر آئینہ اندام
کا رنگ فق ہو گیا دل میں تو ہراس پیدا ہو گیا مگر اشراق سے ظاہر نہیں کیا اس سے کہا کہ میں نے ابھی فرشتوں سے
کہا تھا کہ ان لوگوں کو جس طرح بن پڑے اس طرف پہونچا دو فرشتوں نے زمین کی طنابیں کھینچ دیں
وہ لوگ اس طرف آ گئے اب مجھے کیا خوف ہے خوشی کرنے کا محل ہے جس وقت وہ لوگ یہاں آ جائینگے
دو ایک مرحلوں پر رہینگے پھر میں انکے دل میں نور ایمان اتار دونگا سب آ کر مجھے سجدہ کرینگے
میں انکو مستحق قرار دیکر سب مجھے اپنا قائم مقام کر دونگا اشراق نے کہا یا خداوند اسی وقت انکے دلوں میں
نور پیدا کر دیجئے کیوں دو ایک مرحلوں پر لڑائی پڑے آئینہ اندام نے کہا اسواسطے دو ایک
مرحلوں پر ان لوگوں سے جنگ ہونا اچھا ہے کہ طلسم بھر میں سب انکی جرأت سے بھی آگاہ ہو جائیں کبھی
کوئی شخص انکے آگے سر نہ اٹھا سکے اشراق نے کہا یا خداوند آپ کو اختیار ہے جو مزاج
مبارک میں آئے آپ کریں ہم امور قدرت میں دخل نہیں دے سکتے آئینہ اندام نے کہا آخر اپنا نقصان
بیان کرو اشراق نے کہا یا خداوند خوف یہ ہے کہ جب مرحلہ جات پر لڑائی پڑے گی تو کفر و ساحران قدیم

قتل ہونگے اور مرحلے برباد ہونگے اُنکے آباد کرنے میں کوشش ہوگی آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
تو یہ نہیں سمجھ سکتا کہ میں ایک اشارے میں سو مرحلے ایسے وقت اچھے بنا دون گا اشراق نے جواب دیا
کہ اسی وجہ سے میں نے کچھ نہیں کہا مگر یا خداوند مجھے کسی قسم کا گزند نہ ہونے پائے آئینہ اندام نے کہا
بھلا تم تک اُن لوگون کی رسائی کیونکر ہوگی بڑے تعجب کی بات ہے کہ تو ساحر ہوکر غیر ساحرون سے اس قدر خائف ہے
اشراق نے کہا میں اُنسے نہیں ڈرتا ہون بلکہ آپ کی ذات کا خوف ہے اگر آپ نہ چاہینگے تو مجھے کسی قسم کا گزند نہ
پہونچیگا آئینہ اندام نے کہا تم کسی قسم کا خوف نکرو جو بات ہوگی وہ مرحلہ جات پر ہوگی تجھے کوئی مطلب نہیں ہے
اشراق وہان سے واپس آیا پھر اپنے وزرا سے صلاح کرنے لگا وزیرون نے کہا آپ کو انتظام ضرور
کرنا چاہیے جتنے مرحلے ہین انپر سحر کو زور دیجیے راستہ بند کیجیے اشراق نے کہا میں نے اسکی نسبت خداوند
سے دریافت نہیں کیا ہرکارون نے کہا کل تحقیق کیجیے گا ابھی تو وہ لوگ بہت دور ہین یقین ہے وہ تین
روز کے بعد سرحد پر پہونچین اشراق نے کہا میں علی الصباح جب خداوند کے سجدے کے واسطے
جاؤنگا تو اس امر کو بھی ضرور تحقیق کرونگا وزرا بھی اسکے بہت خائف ہوے اشراق اسی
فکر مین شب بھر جاگتا رہا جب صبح ہوئی تو اسنے وزرا سے کہا میں اسی وقت خداوند کے پاس جاتا ہون
تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو جس بات کو میں خداوند سے عرض کرون تم سب اُسکی تائید کرنا وزرا بھی
اسکے ہمراہ ہوے اشراق آئینہ پرست آئینہ اندام جادو کے پاس آیا پہلے تو اس گمراہ نے
سجدہ کیا پھر ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق کیا کہتا ہے اشراق نے
کہا یا خداوند اب مجھے کیا حکم ہے میں سرحد جات پر جاکر اہتمام کرون طلسم معدوم کردون آئینہ اندام نے
کہا بہت اچھی بات ہے جتنے راستے اس طلسم کے ہین اُن سب کو نظر مردم سے معدوم کردے اور جسقدر
مرحلہ جات ہین انپر اپنے سحر کو زور دیدے بلکہ مین بھی دو ایک مرحلون کو سحر سے معدوم کردونگا بعض مرحلون
کو سحر بند کردونگا کہ وہان جو کوئی جائیگا وہ ضرور دھوکا کھائیگا اول تو یہ بات ہے کہ خدا پرستون کے پاس
جو تحفہ جات ہین انکو اپنے قبضے مین کرنا چاہیے جبتک اُنکے تحفہ جات اُنکے پاس رہینگے اُسوقت
تک وہ کسی سے روکے نہ رکینگے اور جب تحفہ جات اُنکے قبضے سے نکل جائینگے تب وہ گرفتار
ہونگے اشراق نے کہا یا خداوند آپ مجھکو یہ حکم دین کہ مین پورا پورا بند و بست کرلون اور
اُنسے بہت اچھی طرح مقابلہ کرون تب میرے دل سے خوف جاتا رہے وہ لوگ کیا چیز ہین جو گرفتار
نہ ہونگے لاکھ اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین مگر میرے آگے کسی کی حقیقت نہیں ہے جب جا ہونگا
اُنکے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرونگا آئینہ اندام نے کہا اگر تم انکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ
تو مین تمھین اسی وقت اپنا قائم مقام قرار دیکر نظر مردم سے پوشیدہ ہو جاؤن اشراق نے کہا آپ تو
اُنکی مدد نہ فرمائینگے آئینہ اندام نے کہا میں ہرگز اُنکی مدد نکرونگا اشراق نے کہا اب ایک بات
کا اور امیدوار ہون آئینہ اندام نے کہا میں ضرور تمھاری خوشی کرونگا جو بات چاہتے ہو ظاہر کرو
اشراق نے کہا میں چاہتا ہون کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور تورج اور بختگان کو بھی حکم
ہو جائے کہ وہ لوگ میرے پاس موجود رہین کیونکہ ان لوگون کے سبب سے خدا پرستون کے مزاج
کی کیفیت معلوم ہوتی رہیگی ان لوگون نے بہت دنون اُنسے جنگ کی ہوگی ترکیبون سے بہت اچھی طرح

واقف ہین آئینہ اندام نے اُسی وقت جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سُرخ رنگ کا نکالا اشراق جادو
کو دیکر کہا جس جس کو اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہو یہ پھول اُسکو سنگھا دینا یقین ہی وہ پھر حجرے مین نہ ٹھہریگا
اور اگر یہ پھول کچھ اثر نکرے تو سمجھے اسی وقت اطلاع دینا مین اور ترکیب کرونگا سب عبادت میری
ترک کرکے تمھارے ساتھ آنے پر راضی ہو جاینگے اشراق وہان سے اُٹھا معبدگاہ مین آیا پہلے
فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے ہوے سر جھکائے بیٹھا ہی اشراق
نے قریب آکے وہ پھول سنگھایا فیروز کو ہوش آیا اشراق کو جھک کر سلام کیا کہا اب تو میری عبادت
کے دن پورے ہوے مگر ابھی تک خداوند نے کسی قسم کا انتظام نہین کیا اشراق یہ کیفیت دیکھکر
دنگ ہو گیا کہا اے فیروز کیا تمھین یہ خیال ہی کہ خداوند نے کوئی بات نہین کی فیروز نے کہا اگر کوئی
بات کی ہوتی تو میرے سامنے آتی اشراق نے کہا مسلمان یہان آگئے خداوند نے ایک بار اور
مجکو تمھارے پاس بھیجا تھا مگر تم پر ایک ایسی حالت طاری تھی جسکی سبب سے تمنے کوئی بات عقلمندی کی نہین
کی مین نے خود تمسے یہ بات پوچھی کہ اب تم مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تمنے جواب دیا کہ مین
کچھ نہین جانتا مطلب میرا یہ ہی کہ بقیہ عمر اپنی عبادت مین خداوند کی صرف کرون یہان مجھکو بڑے بڑے
لطف حاصل ہوتے ہین فیروز نے کہا مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ مین نے یہ ایک سبب سے کہا کہ اُس
دن تک ایک شخص میرے پاس آکے کہہ جاتا تھا کہ ابھی تمھاری عبادت کی مدت ختم نہین ہوئی اُسوقت
ایک شخص نے مجھسے آکے کہا اے فیروز آج مدت ختم ہو گئی اور اب وہ سامان جو تمھکو نظر آتے تھے
اب نہ دکھائی دینگے مین مجبور ہو گیا بہت بہت چاہا کہ پھر وہی سامان نظر آئین مگر کچھ بھی نہ دکھائی دیا
اسی خیال مین آنکھین بند کیے بیٹھا تھا کہ تمنے پھول سنگھایا پھول کے سونگھتے ہی اُن چیزون کے دیکھنے
کی خواہش بھی دل سے جاتی رہی اب دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے طلسم کو قبضہ خداپرستان
سے نکالون اور ہر ایک خداپرست کو زندہ نہ چھوڑون اشراق نے کہا یہ سب اعجاز خداوند کا ہی
کہ پل بھر مین تمھارے مزاج کی کیا کیفیت کر دی فیروز نے کہا مین خداوند کو بصدق دل مانتا ہون یقین
ہی کہ میری مدد بھی خداوند ضرور کرین اشراق نے کہا خاص تمھین لوگون کے واسطے خداوند نے یہ
انتظام کیا ہی ورنہ انھین کیا ضرورت تھی جو اسقدر کوشش کرتے اور مسلمانون کو اس طرح یہان
بلاتے فیروز نے کہا یہ بھی مجھکو معلوم ہی مگر اب حکم یہ ہی کہ مین اس حجرے سے باہر آؤن اشراق نے
کہا اب تم میرے ہمراہ چلو کیونکہ جنگ مین تمسے صلاح لینا ہی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا جو سب سے
بڑھ کے مزاحم حال خداپرستان ہی اور جسکی وجہ سے یہ جنگ شروع ہوئی اُسکو بھی ساتھ لینا ضرور ہی اشراق
نے کہا مین سب کو اسی وقت اپنے ہمراہ لے چلونگا فیروز حجرے کے باہر آیا اشراق زمرد تاجی کے حجرے
مین گیا زمرد کو دیکھا خاموش ایک گوشے مین بیٹھا ہی اشراق نے وہ پھول زمرد کو بھی سنگھایا اسکو بھی
ہوش آیا اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیا زمرد نے کہا ابھی تو مدت عبادت
ختم ہو گئی ابھی ایک شخص نے آکے مجھکو اطلاع دی تھی اشراق نے کہا مین اسی واسطے تمھارے
پاس آیا ہون خداوند نے سب خداپرستون کو بلا لیا ہی اب کچھ انتظام جنگ کرنے کی ضرورت ہی لہذا
تمھارا چلنا ضرور ہی کیونکہ تم خداپرستون کے طریقہ جنگ سے ماہر ہو اور اُنکی عادتین تمھین معلوم ہین

زمرد نے کہا نجتگان کا ہونا ضرور ہے جبتک نجتگان نہو گا انتظام جنگ نہو سکیگا اشراق نے کہا مین سب کو
اسی وقت اپنے ہمراہ لیتا ہون تم چلو زمرد حجرے سے باہر آیا اشراق نے نجتگان کے حجرے مین جا کے
دیکھا اسکو بھی ایک گوشے مین خاموش بیٹھا پایا پھول سنگھایا نجتگان بھی ہوشیار ہوا اشراق کو سلام کیا
اشراق نے جواب سلام دیکر اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تورج کے حجرے مین جا کر اسکو بھی پھول سنگھایا تورج
بھی ہوشیار ہوا اسکو بھی اشراق نے اپنے ہمراہ لیا وہان سے اپنے مکان کی طرف چلا بارہ دری مین
آکے سبکو بڑی عزت و حرمت سے بٹھا کے وزرا کو بلایا جب سب جمع ہوے تو اشراق زمرد کی طرف
مخاطب ہو کر کہا اے زمرد ثانی تم سے بہتر کیفیت خدا پرستون کی کوئی نہین جانتا ہے اب تمھاری کیا رائے
ہے خدا پرست ہنوز سرحد طلسم تک نہین پہونچے ہین یہ تو مجھکو یقین کامل ہے کہ جب وہ سرحد تک آئینگے تو ضرور
ترک اٹھائینگے کیونکہ اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین نیلے انکے سبب سے گزند کم ہو پہنچیگا اب تمھاری کیا رائے
ہے مین اس طلسم کے راستون کو معدوم کر دون یا سب دروازے کھلے رہنے دون جب خدا پرست
طلسم کے اندر آئین اس وقت راہ فرار اُنکی مسدود کر دی جائے اور اُنکو بجبر کرسے لشکر کے
لوگ گرفتار کرلین زمرد نے کہا جب خدا پرست سرحد طلسم پر پہونچینگے تو تمھارے نام نامہ روانہ کرینگے جیسا کچھ
اسکا مضمون ہوگا اسکے موافق کارروائی کرنا اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ راہین طلسم کی بند کردیجائین
کہ وہ لوگ آنے نہ پائین اگر یہان آجائینگے تو تحفہ جات کے سبب سے ضرور فساد برپا کرینگے اور ابھی
مین بھی دخل نہین دونگا اور خداوند تو بالکل نہین بولین گے جب مسلمانون کی بدعت حد سے بڑھ جائیگی
اُس وقت مین دخل دونگا اگر میری مدد سے بھی وہ لوگ نہ رکین گے تو خداوند شاید دخل دین اور اُن کو
گرفتار کرلین زمرد نے کہا آخر تم ابھی سے اسکی کوشش کیون نہین کرتے ہو اشراق نے کہا ابھی سے
مین کوشش کرکے کیا کرون بہت ساحر مسلمان ہوے ہین جو ایک اشارے مین خدا پرستون کو گرفتار
کرینگے فیروز نے کہا یہ خیال نہ کرنا اہل اسلام کے ہمراہ بہت سے لوگ ساحر بھی ہین اور ساحر بھی ایسے ہین
جنکو ہر ایک ساحر زیر نہین کر سکتا ہے اپنے زمانے کے ساحری جمشید ہین اشراق نے کہا سحر کا
نام نہ لو کس ساحر کی مجال ہے جو اس طلسم کے ساحر سے بھی مقابلہ کرسکے اور کون کون ساحر ہین اُنکے
نام بھی سننا چاہتا ہون فیروز نے کہا مریخ تاب علم جسکے پاس ایسے ایسے تحفہ جات سحر موجود ہین جو بڑے
بڑے ساحران نامی کو میسر نہین اشراق نے کہا مریخ کیا کرسکتا ہے ایک اشارے مین سحر فراموش ہو جائیگا
فیروز نے کہا علاوہ اسکے جسقدر ساحران نامی صاحبقران کے ہمراہ ہین وہ سب نامی و گرامی ہین
بہت سے بادشاہان طلسم ہین اور خود حمزہ ثانی صاحب اسم اعظم ہے حرز ہیکل اسکے پاس ہے سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہے
اور جو سرداران امیر ہین بعض بعض اُن مین ایسے ہین کہ اُنپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہے اشراق نے کہا ان لوگون کے پاس
تحفہ جات ہونگے وہ تھوڑی دیر مین چھین لیے جائینگے فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق مین جسقدر کہتا ہون اُسکے
خلاف نہ کرو یہ نہ سمجھو کہ مین سحر مین طاق ہون اور مجھسے کوئی سحر مین مقابلہ نہین کرسکتا ہے دیکھو غرور خداوند کو بھی ناپسند
ہے کہین ایسا نہو کہ اسی کی وجہ سے کچھ خرابی پیدا ہو اشراق نے کہا مین یہ کلمات غرور سے نہین کہتا
ہون بلکہ جو امر واقعی ہے وہ بیان کرتا ہون ایمین تم شک نہ لاؤ اور ان امور مین دخل نہ دو مین نے صرف
طریقہ جنگ خدا پرستان تحقیق کرنے کے واسطے تم کو بلایا ہے میری یہ غرض نہین ہے کہ تم مجھکو ڈراے بھی

دو اور سب باتین مین بہت اچھی طرح سے انجام دونگا فقط تم اُنکی ترکیبین مجکو بتا دو فیروز نے کہا جو امر اعتقاد دین نے
تم سے کہدیا اب تمھین اختیار ہی اگر میری رائے کے خلاف کروگے تو بڑی دقت پڑیگی اگر میرا کہنا قبول کروگے
تو مسلمانون سے بہت اچھی طرح لڑوگے اور اُنپر غالب آؤگے بختگان نے کہا اے شہنشاہ فیروز آپ نے
جو بات بیان کرنے کی تھی وہ ہی چھوڑ دی اشراق نے کہا اے بختگان وہ کیا بات ہی تم بہ نسبت فیروز کے زیادہ
واقف ہو اگر کوئی بات فیروز نے نہ بیان کی ہو تو تم کہدو بختگان نے کہا لشکر اسلام مین عیار آفت روزگار
ہین اُنکے ہاتھ سے بچنا بہت مشکل ہی اور وہ ضرور عیاری کرتے ہین اشراق نے کہا اے بختگان ایسی باتین
نہ کہو یہ اور لوگ خیال کرین مجھے اور میرے ملازمین کو عیارون کا خوف نہین اور یہان جو عیار موجود ہین اُنکا
مثل روے زمین پر خداوند آئینہ اندام نے خلق نہین کیا ایک لشکر عیارون کا یہان موجود ہی اگر کسی وقت
مہلت ہوگی تو اُن کے کمالات تمھین دکھائینگے اگر تم نے عیاران اسلام مین بھی وہ باتین دیکھی ہون تو
مجھ سے بیان کرنا بختگان نے کہا اے شہنشاہ اشراق اس زمانے کو آپ سے مین ہرگز تسلیم نہین
کرونگا کیونکہ عیاران اسلام سے بڑھکے دنیا مین کوئی عیاری نہین کرسکتا ہی وہ عیاری نہین کرتے اعجاز
دکھاتے ہین آپ کے یہان کے عیار کیا اُن لوگون کا مقابلہ کرسکین گے اشراق نے کہا اس بات کو مین
یقین نہین کرسکتا فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق بختگان نے جو کچھ کہا یہ بہت سچ ہی اور جسقدر اُنکی
تعریف بیان کی بہت کم بیان کی آپ کے یہان کے عیار اُن کی مجال نہین جو اُنکا مقابلہ کرسکین خصوصاً مین
ایک عیار جسکا نام مین نہین لے سکتا ہون اگر اُسکو خداے عیاران کہین تو زیبا ہی اُسکی عیاری نہین وہ تو
کرامات ہی بعض وقت تو اُسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اُسمین یہ بھی قدرت ہی کہ لمحہ دم سے غائب ہو جائے
جسکی صورت چاہے بنجائے مثل ساحرون کے تخت پر سوار ہو کر تخت کو بروے ہوا بلند کرے علم
موسیقی مین ایسا آجتک نہین سُنا علاوہ علم موسیقی کے جملہ علوم و فنون مین طاق ہی اُس سے بہتر دنیا مین
کوئی عیار نہ ہوا ہی اور نہ ہوگا ہان اُسی کے نسل مین جو لوگ ہین وہ عیاری مین اُس کے قدم بہ قدم مین
مگر وہ باتین حاصل نہین اشراق نے کہا اُسکا نام کیا ہی بختگان نے فیروز سے کہا کہین نام نہ لے دیجیے گا
جو آفت آجائے اشراق اس بات کو سنکر متعجب ہوا فیروز سے کہا اُسکا نام لینے مین کیا قباحت ہی بختگان
بول اُٹھا اب ذکر کو طول نہ دیجیے کیونکہ جب کوئی اُنکا خیال کرتا ہی تو وہ اُس طرف منھ کرتے ہین جب اُنکا
ذکر کیا جاتا ہی تو وہ اُس طرف روانہ ہوتے ہین جب کوئی اُنکا نام لیتا ہی تو وہ آکر موجود ہو جاتے ہین پھر اُنکا
آنا اور قیامت کا برپا ہونا محفل مین سب کی درست ہوتی ہی اشراق جادو اس ذکر کو سنکر بہت ہنسا کہا اے
بختگان تم لوگ اس قدر خداپرستون سے خائف ہو اور اتنا رعب اُن لوگون کا تمپر غالب ہی کہ ایسی خلاف
قیاس باتین کرتے ہو بختگان نے جھلا کے جواب دیا آپ بھی صرف ارادہ کررہے ہین جب آپ سے سابقہ ہوگا
تو اُنکی کیفیت معلوم ہو جائیگی اشراق نے کہا ایک ادنی عیار میرے یہان کا اُسکو گرفتار کرے گا
بختگان نے کہا مین ایسی باتون کا اعتبار نہین کرتا آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپ نے
وہ کتابین ابھی ملاحظہ نہین فرمائی ہین جنمین اُن لوگون کے تذکرے لکھے ہین اُنمین عیارون کی
کیفیت اگر ملاحظہ فرمائیے تو سکتہ ہو جائے اشراق نے کہا اے بختگان میرے یہان کے عیارون کی
کیفیت اگر تم دیکھو تو اور بھی زیادہ تعجب کرو بختگان نے کہا مین اُنکی کیفیت بیان کرتا ہون آپ

انکی کیفیت بیان فرمائیے اشراق نے کہا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے آج میرے ہمراہ چلیے جہان سب
عیاران طلسم رہتے ہین مین تمھین انکی عیاریون کی کیفیتین دکھادون بختگان نے فیروز کی طرف دیکھا
فیروز نے کہا اچھی بات ہے مین بھی عیارون کی کیفیت دیکھنے چلونگا زمرد نے کہا مین بھی بہت شائق ہون
تورج بھی چلنے پر آمادہ ہوا اشراق نے کہا اگر آپ لوگون کو ایسا ہی شوق دید ہے تو مین ابھی چلتا ہون
انکے کمال آپکو دکھاتا ہون فیروز بھی راضی ہوا بختگان نے بھی تائید کی اشراق اُنھ سب کو ساتھ
لیکر لشکر عیاران مین پہونچا سب نے دیکھا کئی سو عیاران طرار لباس عیاری سے آراستہ ہو کر ایک میدان
وسیع مین دوڑ رہے ہین بختگان نے جو عیارون کو دیکھا کہا اے شہنشاہ انکے دوڑنے کی کیا وجہ
ہے اشراق نے جواب دیا کہ انھون نے یہ مشق بہم پہونچائی ہے تیز روی مین کوئی انکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے
اگر ایک ماہ تک برابر دوڑین تو بھی اُنکے پانون نہ تھکین بختگان نے کہا یہ تو تعجب کی بات نہین ہے مگر عیاران
اسلام کے برابر یہ لوگ نہین دوڑ سکتے اشراق نے کہا اے بختگان تم اپنی بات بالا کرنا چاہتے ہو سوت
تو جو کچھ تم کہو گے مین قبول کرونگا مگر جب مقابلہ پڑے گا تو کیفیت معلوم ہو جائے گی بختگان نے کہا اب
مین اُن لوگون کی تعریف آپکے سامنے نہ کرونگا اشراق نے عیارون کو بلا کر کہا کچھ اپنے ہنر دکھاؤ سب نے
اپنے ہنر دکھائے بختگان و فیروز و تورج و زمرد سب کی زبان سے یہی نکلا کہ سرداران اسلام کے جو
عیار ہین وہ ایسے کہین بڑھ کے کمال رکھتے ہین اشراق خاموش ہے فیروز نے کہا اب انکے کمالات دیکھنے
سے کچھ حاصل نہین ہے چلکر مرحلہ جات کو درست کیجیے اور جو جو انتظام جنگ ہو اُسکو اچھی طرح انجام دیجیے
اشراق نے کہا اے فیروز مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر سبکو اپنے ہمراہ لیا اور برائے درستی مرحلہ جات روانہ
ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب امیر طلسم فیروزیہ سے چلے راہ مین بہت ہی کم قیام کیا آٹھوین روز سرحد طلسم نہ طاق پر پہونچے مرتع
آفتاب علم صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران یہی طلسم کی سرحد ہے امیر نے کہا پھر
کیا ارادہ ہے مرتع نے عرض کی جو حضور فرمائین غلامان جانباز بسر وچشم بجا لائین صاحبقران نے فرمایا
آج لشکر کو یہین قیام کرنا اچھا ہے صبح کو طلسم مین جانے کی صلاح ہوگی یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس طلسم
کی فتاحی کس کے نام ہے مرتع نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین آراستہ ہوئین صاحبقران نامدار گھوڑے
سے اُترے اور سب سردار بھی پیادہ ہوے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار
بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے صاحبقران نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی پھر خاص خاص سرداران
کو طلب فرمایا جب سب لوگ جمع ہو چکے صاحبقران نے خواجہ زادون کو یاد کیا خواجہ دریادل بزرگ مہری بارگاہ
مین آئے صندل کی چوکی انکے واسطے بچھائی گئی امیر نے فرمایا مین نے آپ حضرات کو اس واسطے تکلیف
دی ہے کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ طلسم نہ طاق کا کون فتاح ہے اسکے منازل عجائب و غرائب کا کون بیان ہے خواجہ زادون
نے وہ بیٹھکا دیر تک اشکال پر نظر کی پھر کچھ نقطا کا غذ پر لکھکر بجائے طلسم کے بنانے کا سال خیال کیا پھر ساعت تقریر
دیکھکر اس کے حساب سے نام تحقیق کرنے کے واسطے عقل کو زور دیا تو معلوم ہوا کہ فتح طلسم بدیع الملک

تامدار مین خواجہ زادون نے عرض کی یا صاحبقران یہ طلسم بھی بہت سخت ہی اور اسمین کا ایک ایک ساحر سامری و جمشید
زمان ہی خاص کر اس طلسم کے بدیع الملک تاجدار ہین صاحبقران خوش ہوے بدیع الملک کے چہرے پر
سرخی چھا گئی امیر نے فرمایا ای بدیع الملک اس طلسم کی بھی فتاحی مبارک ہو بدیع الملک نے عرض کی یہ سب
حضور کا اقبال ہی فضل الٰہی شامل حال ہی خواجہ زادون سے تو رخصت ہوے امیر نے صلاح کے واسطے جو سرداران نامی
کو بلایا تھا سب سے مخاطب ہو کر فرمایا پیشتر کیا فکر کرنا چاہیے جو بیان کے بادشاہ کو خبر ہو بیٹے یک زبان ہو کر یہ صلاح
دی کہ ایک نامہ اس مضمون کا تحریر فرمایئے کہ فیروز و توبیح و زمرد و بختگان طلسم فیروزیہ کی لڑائی مین فرار ہو کے
نکلے ہمنے خبر پائی ہی کہ وہ لوگ یہان آکر پوشیدہ ہوے ہین لہذا انہین سے جو تمھارے یہان پوشیدہ ہو
اسکو ہمارے پاس روانہ کرو کہ ہم اُسے قتل کرین یا دائرۂ اسلام مین لائین اگر خود گرفتار کرکے بھیجنا معیوب
جانتے ہو تو اپنی سرحد سے نکال دو ہم گرفتار کرلین صاحبقران نے بھی اس رائے کو پسند کیا پھر فرمایا
کہ یہ نامہ بھی بدیع الملک کے نام سے جائے تو بہت بہتر ہو سردارون نے عرض کی بہت اچھی بات ہی امیر نے اسی وقت
نامہ تحریر فرمایا مرتخ آفتاب طلعت نے عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام اس نامے کو لے جائے امیر نے تامل فرمایا بدیع الملک
نے عرض کی یا صاحبقران مین سبکے جانے سے مرتخ کا جانا اچھا سمجھتا ہون کہ یہ سبکو دیکھ بھی سکتے ہین اگر فیروز
وغیرہ وہان موجود ہونگے تو انکی کیفیت انہین بخوبی معلوم ہو جائیگی اور طلسم کے نشیب و فراز کا حال بھی معلوم ہوگا صاحبقران
نے فرمایا ایک خیال ہی کہ مرتخ کے سب دشمن ہین اگر فیروز بھی وہان موجود ہو اور اُسنے چاہا کہ مرتخ یہان سے
نکلنے پائے اور گرفتار ہو جائے تو پھر مرتخ کا آنا مشکل ہوگا وہان لاکھون ساحر موجود ہین یہ تنہا کس کس سے مقابلہ
کریگا بدیع الملک نے عرض کی خدا سب کا معین و مددگار ہی آپ اس بات کا خیال نہ فرمایئے مرتخ آفتاب علم کو
نامہ دیکر روانہ کیجیے صاحبقران نے مرتخ کو نامہ دیا مرتخ امیر کو سلام کرکے اسی وقت روانہ ہوا طلسم کی دیوار
کے نزدیک جو پہونچا شعلہ ہاے آتش بلند پائے مرتخ نے سحر کیا آگ ٹھنڈی ہوئی مرتخ طلسم کے اندر داخل ہوا
پاسبانون نے جو مرتخ کو آتے ہوے دیکھا بڑھ کے روکا مگر مرتخ پاسبانون کے روکے سے کب رکتا ایک سحر
مین سبکو بیہوش کیا آگے بڑھا ایک حجرہ نظر آیا مرتخ نے چاہا حجرے کے پار جاؤن مگر اُس حجرے سے ایک پیرمرد
نے سر نکالا مرتخ کی طرف انگشت بدندان ہو کر دیکھا پھر کچھ آواز دی کہ مرتخ زمین پر گرا سحر بھی بھولا پیرمرد نے
اپنے ملازمین کو بھیجا کہ جا کر مرتخ کو یہان اُٹھا لاؤ ملازمین مرتخ کو آکر اُٹھا لے گئے جہان پیرمرد بیٹھے تھے مرتخ کو
زیر تخت ڈال دیا پیرمرد نے مرتخ کی زبان مین سوزن دیا پھر ہوشیار کیا مرتخ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا سخت گھبرایا پیرمرد نے کہا ای جوان تو کون ہی کہان جاتا تھا مرتخ نے اشارہ کیا کہ مین بات کیونکر
کرون مجبور ہون پیرمرد نے ایک تختی صندوقچے سے نکالی مرتخ کے گلے مین پہنائی سوزن زبان سے نکالا مرتخ نے
چاہا سحر کرون مگر کچھ یاد نہ آیا پیرمرد نے پھر سوال کیا ای جوان تو کون ہی کہان جاتا ہی مرتخ نے کہا مین بدیع الملک
کا نامہ لایا ہون اشراق کے پاس جاؤنگا پیرمرد نے کہا بدیع الملک کسکا نام ہی نامہ یہان کیون بھیجا ہی مرتخ
نے سب کیفیت بیان کی پیرمرد نے کہا ای شخص بدیع الملک کو شاید عقل نہین جو اس طلسم مین آیا ہی کسکی مجال
ہی جو اسطرف آنکھ اٹھا سکے اور بڑے افسوس کی بات ہی کہ تجھسا ساحر نامی و گرامی جان بوجھکر ایسی جگہ آنیکا قصد کرے
جب یہان تیری یہ کیفیت ہوئی تو آگے بڑھکے کیا حالت ہوگی مین پاسبانون کا افسر ہون میری کوئی حقیقت
نہین ہی تو جوبیان کے ساحر ذی رتبہ ہین اُنکے پاس کیونکر جاتا اور یہ نامہ کیونکر دیتا جو اشراق تک پہونچا

مریخ نے کہا مین ضرور نامہ اشراق کو دونگا اسکا جواب لونگا پیر مرد نے کہا یہان کا یہ دستور نہین ہی جو نامہ آتا ہی وہ والیین سلطنت
کی معرفت بادشاہ تک پہونچتا ہی نامہ دار کو ہمارے سلطان اپنے دربار مین نہین بلاتے ہین مریخ نے کہا مین تو نامہ
انھین کے پاس لے جاؤنگا پیر مرد نے کہا اے جوان تو بھی عقل سے خالی ہی جب یہان سے تیری جان بچیگی تو وہان
جانا مریخ نے جواب دیا کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی تیری کیا مجال ہی جو مجھے ہلاک کر سکے اول تو یہ بات
خلاف آئین ہی مین نامہ دار ہون ہر طرح کی سزا و جزا سے بری ہون اگر مجھکو تمنے گرفتار کیا تو عبث ہی ہان جسوقت مین بعزم
جنگ یہان آؤنگا اور اپنے آقائے نامدار کو ساتھ لاؤنگا اُس وقت تمھین اختیار ہی پیر مرد نے کہا اے جوان
مین نے اس واسطے تجھے گرفتار نہین کیا ہی کہ مین قید کرکے تجھے زندان خانے مین بھیجدون بلکہ خاص اس غرض سے
تجھکو روکا کہ تیرے حسن و شباب پر مجھکو رحم آیا اگر تو آگے جاتا تو زندہ واپس نہ آتا مریخ نے جواب دیا یہ گمان
بالکل غلط ہی کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی اور خلاف آئین طلسم کوئی بات کر نہین سکتا پیر مرد نے کہا اگر یہی
تیرا ارادہ ہی کہ مین نامہ سلطان تک پہونچاؤن تو نامہ مجھے دے مین وہان بھیجدون مریخ نے کہا مین نامہ سلطان
کے پاس خود ہی لیجاؤنگا پیر مرد نے کہا یہ بات ممکن نہین مریخ نے کہا اگر نہ جا سکونگا تو اپنی جان دونگا واپس
نہ جاؤنگا پیر مرد جب بہت مجبور ہوا تو اپنے ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان کو قید آہنی پہنا کر وزیر اعظم کے
پاس لے جاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ یہ خدا پرستون کا نامہ دار ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا مین نے
اسکو اسیر کیا اب یہ نامہ نہین دیتا آپ اسکے بارے مین کیا فرماتے ہین ملازمین نے مریخ کو قید پہنائی کشان کشان
وزیر اعظم کے پاس لائے مریخ نے دیکھا ایک ساحر خوبرو اندام گربہ سیہ فام مسند صندل کی چوکی پر لباس پر تکلف درباری
پہنے بیٹھا ہی گرد اُسکے بہت سے خادم خدمتگار حلقہ کیے کھڑے ہین مریخ کو جو آتے دیکھا اُس ساحر نے گردن اُٹھائی
کہا ارے یہ کون ہی اسنے کیا گناہ کیا ہی جو لوگ مریخ کو لیے ہوئے جاتے تھے اُنھون نے کہا یہ خدا پرستون
کا نامہ دار ہی ہمارے افسر صاحب نے اسکو گرفتار کیا ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا سر حد کے پاسبانون کو
سحر کرکے بیہوش کردیا ہمارے افسر صاحب نامہ مانگتے رہے اس نے انکو بھی نامہ نہ دیا وزیر نے کہا اے شخص
نامہ کیون نہین دیتا ہی اور بے اذن طلسم کے اندر کیون چلا آیا سر حد کے پاسبانون کو نامہ دیا ہوتا مریخ نے
کہا مین اس بات کو بالکل خلاف جانتا ہون میرے آقائے نامدار کا یہ حکم ہی کہ نامہ اشراق کے پاس پہونچاؤن
مین دوسرے شخص کو ہرگز نہ دونگا وزیر نے کہا نامہ کس مضمون کا ہی مریخ نے جواب دیا اس کی کیفیت مجھے نہین معلوم
وزیر نے کہا مجھکو نامہ دے مین لے جاؤنگا ابھی جواب لاکر دونگا یہ کہکر ملازمین سے کہا اس جوان کی قید کاٹ دو
سب نے پہونچکر قید مریخ کے جسم سے دور کی مریخ نے جواب دیا مین خلاف حکم مالک نہ کرونگا اپنے ہاتھ سے بادشاہ
طلسم کو نامہ دونگا وزیر نے کہا او شخص یہ یہان کا دستور نہین مریخ نے کہا اور یہ ہمارا طریقہ نہین جو کسی کے ہاتھ مین نامہ
دے دین جبتک سلطان نامہ نہ لینگے نہ دونگا وزیر نے کہا او جوان اپنا جاہل ہی تجھے خوف نہین آتا ہی
زبردستی تجھسے نامہ لیکر بھیجدون تو تو کیا کرسکتا ہی مریخ کو یہ سنکر غصہ آگیا کہا او وزیر زیادہ گوئی نکر ہم لوگ مرجانے
کو حیات ابدی جانتے ہین اگر ہمارا دسترس وہان تک نہ ہوگا تو جو کچھ کر جائین گے اپنا نام کر جائین گے جسوقت
آقائے نامدار یہان آ پہنچینگے اور یہ خبر پائینگے ہمارے خون ناحق کا عوض لینگے سب کو شکست دینگے وزیر مریخ
کی باتون سے مجبور ہوا کہا او جوان مین مجبور ہون کہ ہمارے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین ورنہ تجھے اس بے ادبی
سے قتل کرتا مگر زمین و آسمان تیرے حال پر گریان ہوتے مریخ نے کہا تیری کیا مجال تھی جو نگاہ گرم سے میری طرف

دیکھ سکتا وزیر خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد اشراق آئینہ پرست کے پاس آیا اشراق اُسی وقت مرحلجات
کی سیر کرکے آیا تھا فیروز وغیرہ سے باتیں ہو رہی تھیں کہ وزیر نے آکر سلام کیا اشراق نے کہا اے منعم جادو اس وقت
تم کیوں آئے منعم جادو یعنی وزیر نے کہا خداپرستوں کے یہاں سے ایک جوان حسین نامہ لیکر آیا ہے پہلے افسر
نگہبان طلسم نے اُسکو روکا بہت بہت چاہا کہ نامہ لیکر میرے پاس بھیجے مگر اُس جوان نے نامہ نہ دیا آخرکار مجبور ہوا اُسکو
بہیر کرکے میرے پاس بھیجدیا میں نے بھی بہت بہت چاہا کہ اُس سے نامہ لے لوں مگر اُسنے نامہ نہیں دیا یہی کہا کہ میں
نامہ سلطان کے پاس لے جاؤنگا میرے آقا کا یہی حکم ہے مجھے جو کچھ سخت کلامی کی وہ بھی اپنی جان کو نہ ڈرا ایسے ایسے
جواب سخت مجھکو دیئے کہ میری طبیعت برخاستہ ہوگئی مجبور تھا کہ نامہ دار کو ہمارے یہاں قتل نہیں کرتے ہیں ورنہ اُسکو
قتل کرتا بختگان نے کہا وہ لوگ ایسے ہی ہیں کبھی کسی سے نہیں ڈرتے بلکہ ہمیشہ نامہ داری کے واسطے فرزندان
صاحبقران جاتے ہیں وزیر نے کہا اُسکی صورت سے بھی یہ بات ظاہر ہے صاحب عزت ہے اشراق نے کہا اب
کیا کرنا چاہیے بختگان نے کہا اُن لوگوں کے پاس اگر آپ نامہ بھیجے تو یقین ہے وہ نامہ دار کو بڑے اعزاز سے
بلاتے آپ کو بھی لازم ہے کہ اُس کو بعزت و حرمت اپنے دربار میں طلب فرمایئے اشراق نے کہا آج یہ بات
خلاف دستور ہوتی ہے میرا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ نامہ دار سے خود نامہ لوں یا ہر کسی کا سامنا کروں بختگان نے کہا یہ
نامہ آپ خود ہی لیں تو بہتر ہے اشراق نے وزیر سے کہا اے منعم جادو جا کر اُس جوان کو ہمارے پاس لاؤ
منعم جادو وہاں سے روانہ ہوا باہر آکے مریخ سے کہا اے جوان تیرے واسطے ہمارے سلطان نے
خلاف دستور ایک بات گوارا کی کیونکہ وہ کسیکا سامنا نہیں کرتے اور نامہ خود نہیں لیتے معرفت ارکین دولت کے
اُنکے پاس عرائض پہونچتے ہیں مریخ نے کہا تمھارے سلطان کو شرم آتی ہے جو عورتوں کی طرح مردان عالم
کے سامنے محجوب ہوتے ہیں منعم نے کہا اے جوان تو بڑا فحش گو ہے میرے سامنے میرے آقا کی مذمت
کرتا ہے مریخ نے جواب دیا تو خود چاہتا ہے کہ کوئی اُنکی مذمت بیان کرے میری کیا خطا ہے تو ہی انصاف کر کہ یہ روش
مردان عالم کی خلاف ہے یا نہیں منعم جادو نے کہا وہ سلطان ہیں اُنکو سب باتیں شایان ہیں مریخ چاہتا تھا جواب
دے کہ وزیر نے پردہ اُٹھایا مریخ نے دیکھا سامنے دربار آراستہ ہے وزیر آگے بڑھا اشراق سے کہا حضور وہ نامہ
حاضر ہے اشراق نے کہا میرے سامنے بلاؤ وزیر پردے کے پاس آیا مریخ کو اپنے ہمراہ لیکر جیسے ہی اندر گیا اور
فیروز کی نگاہ مریخ پر پڑی بیساختہ اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اشراق نے جو مریخ کو دیکھا
صورت زیبا دیکھکر خوش ہو گیا ایک دنگل بچھا تھا اسطرف ہاتھ سے اشارہ کیا مریخ دنگل پر بیٹھا نامہ نکالا اشراق کے
سامنے پیش کیا اشراق نے کہا اے جوان میں نامہ بعد میں پڑھونگا پہلے ایک بات ضروری تجھ سے تحقیق کرنا ہے مریخ نے
کہا بیان کرو اشراق نے پوچھا کہ حمزہ ثانی سے تجھے کیا سلسلہ ہے مریخ نے کہا میں اُنکا ایک ادنی غلام ہوں
وہ آفتاب آسمان مرتبت ہیں میں ذرہ خاک ہوں اشراق نے کہا خلاصہ بیان کر مریخ نے جواب دیا ہم لوگ کلام
دروغ زبان پر نہیں لاتے جو اصل امر تھا وہ میں نے کہدیا اشراق نے کہا اے جوان میں کیونکر یقین کروں تیری
شان و شوکت سے یہ بات ظاہر ہے کہ تو خاندان حمزہ سے ہے مریخ نے کہا اب ایسا کلمہ زبانسے نکالنا اچھی
اُن لوگوں کو تو نے نہیں دیکھا ہے جو خاندان صاحبقران سے ہیں بختگان نے کہا اے شہنشاہ یہ مریخ آفتاب عالم ہے اُسکا
تذکرہ آپ سے اکثر آیا ہے فیروز کی حالت آپ نے ابھی تک ملاحظہ نہیں فرمائی یہ سُنکر اشراق نے پلٹ کے
دیکھا تو فیروز کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اشراق نے کہا اے فیروز یہ تمھارا نور نظر پارۂ جگر ہے

مین اسکو ابھی ہدایت کرتا ہون کیا مجال اسکی جواب لشکر حمزہ مین جاوے فیروز نے کہا اے اشراق اگر کوئی
ہدایت کرے مگر یہ طاعت حمزہ ترک نہ کرے گا اشراق نے مرتخ کی طرف متوجہ ہوکر کہا مرتخ آفتاب علم تم تو
فیروز کے نور نظر اور پارۂ جگر ہو ہم بھی تمھین اپنا فرزند جانتے ہین ابتک جو کچھ تمنے کیا وہ خوب کیا مگر اب یہ لازم
ہے کہ اپنے والد نامدار کے قدمبوس ہو کر اپنی خطا معاف کراؤ مرتخ نے کہا اے اشراق اس بات مین نصیحت
بیکار ہے ایک شرط سے مین اپنی گستاخیان معاف کرادون اگر یہ بھی اسلام قبول کرین اور حلقۂ غلامی صاحبقران
زمان اپنے کان مین ڈالین تو مین اپنی خطائین اُنسے معاف کرادون اور اگر یہ اس بات کو منظور نہین کرتے
تو مین انکی جان کا دشمن ہون کبھی انکے قتل کرنے مین دریغ نہ کرونگا اشراق نے کہا اے مرتخ تو حمزہ
کی صحبت مین رہکر اس درجہ بیباک ہو گیا کہ تجھے میرا بھی خوف نہین مرتخ نے جواب دیا اے اشراق نامہ
پڑھ کر جواب دے مین تجھسے کیا ڈرون سواے خدا کے ہم لوگ کسی سے نہین ڈرتے ہین بختگان نے
اشارے سے اشراق کو منع کیا اشراق نے نامہ اٹھا دیا دیکھی لفافے پر بدیع الملک کی مہر ہے کہا اے
مرتخ یہ نامہ کسنے بھیجا ہے آمین تو حمزہ ثانی کا نام نہین ہے مرتخ نے کہا یہ نامہ بدیع الملک نامدار نے بھیجا ہے
یہ بھی نسل صاحبقران نامدار جری جرار ہین اشراق نے لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب سب خط
پڑھ چکا تو اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے اپنے طلسم مین سب کو رکھا ہے اور یہ ممکن نہین جو انکو نکال دون
جسکو دعوے ہو سب مجھسے مقابلہ کرے یہ لکھکر مرتخ کے حوالے کیا اور کہا یہ نامہ بدیع الملک کو دکھانا اور زبانی
یہ کہنا کہ اے جوان کیا ضرورت ہے جو مین تجھکو پریشان کرون ورنہ ممکن ہے کہ ایک سحر مین تیری تمام فوج مبتلاے
بلا کردون اب لازم یہ ہے کہ اس نامے کو دیکھکر واپس جا یہان تیری مراد برنہ آسکے گی حسرت دل کی دل ہی مین
رہجاے گی مرتخ نے جواب دیا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے مردان عالم کی غیبت مین ایسے واہیات مے
انکی شان مین زبان سے نکالتا ہے بس اب زبان سے کوئی بات نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا اشراق نے
چاہا سحر کرون مگر بختگان وغیرہ نے اشراق کو روک دیا مرتخ آفتاب علم ہونٹ چباتا ہوا باہر آیا
اپنے تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوا اس کے جانے کے بعد اشراق نے کہا مرتخ مین اہل اسلام کی عادتین
پیدا ہوگئی ہین یہ بات سنے مین آئی ہے کہ وہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے اور جواب دینے مین عاجز
نہین ہوتے وہی کیفیت اس وقت مرتخ کی تھی کیسے کیسے سخت جواب دیے اپنی جان کا خوف نہ کیا
بختگان نے کہا اگر کوئی سردار عزیزان صاحبقران سے یہان آتا تو آپ کو اُن لوگون کی کیفیت معلوم
ہوتی مرتخ نے کچھ باتین ویسی اور نہ ہوئین اگر اُن کے سامنے آپ اتنی بات کہتے تو وہ تلوار کھینچکر جواب
دیتے اشراق نے کہا اب کیا ہوگا جب بدیع الملک نامہ دیکھے گا تو یہان آنے کا ارادہ کرے گا
راستہ نہ پائے گا مجبور ہوکے واپس جائے گا فیروز نے کہا اے اشراق لازم ہے کہ تم بند و بست
رہے عیاران اسلام آفت روزگار ہین وہ ساحر کی حقیقت نہین جانتے مین ضرور آئینگے عیاری
کرینگے راستہ جبتک پیدا نہ کرلینگے اُن لوگون کو چین نہ ہوگا اشراق نے کہا راستہ کیونکر پائینگے اتنے
بڑے ساحر کو ایک ادنی افریب سامان نے گرفتار کرکے سحر فراموش کرا دیا غیر ساحر یہان آکے
کیا بنائینگے بختگان نے کہا اے سر نازان نہ جبے کہ ساحر کو گرفتار کرلیا وہ غیر ساحر ایسے ہین جنکو ساحر
اسیر نہین کرسکتے اشراق خاموش ہو رہا فیروز و توریج وغیرہ بھی چپ ہو رہے مگر زمرد کے

دلمین اسیوقت سے خوف وہراس پیدا ہوا اشراق سے کہا جاتا تک ممکن ہو مسلمانون کو یہان نہ آنے دو اگر ایک
مسلمان بھی یہان آگیا تو پھر سب یہین موجود ہون گے اور عیار بھی آئین گے اشراق نے کہا اگر تم لوگون
کو ایسا ہی خوف ہو تو مین ابھی چلکر راہ کو بالکل نظر مردم سے معدوم کیے دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا سب
لوگ اس کے ہمراہ ہوے اشراق سحر کرنے مین مصروف ہوا اس کو اسی حال مین یہان چھوڑیے پہلے

کیفیت مرتخ آفتاب علم کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جواب نامہ لیکر چلا خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوا نامے کا جواب امیر کو نذر دیا صاحبقران نے
بدیع الملک کو بلا یا کہا یہ جواب نامے کا آیا ہو بدیع الملک نے عرض کی آپ نے ملاحظہ کیا صاحبقران نے
فرمایا بیٹے تمھارے مین نے اسکا پڑھنا بھی مناسب نہ جانا بدیع الملک نے صاحبقران سے نامہ لیکر لفافہ
چاک کیا نامے کو پڑھا تو اسمین جواب جنگ لکھا تھا بدیع الملک نے امیر سے عرض کی وہ لوگ
مقابلہ کرنا چاہتے ہین امیر نے فرمایا بہت اچھی بات ہو آج شب بھر یہان اور قیام کرینگے کل صبح کو
یہان سے چلینگے اسوقت لشکر مین اطلاع کر دو کہ سب لوگ تیار رہین بدیع الملک نے مرتخ کو بلایا کہا
جا کر لشکر مین حکم دو کہ کل علی الصباح یہان سے سفر ہوگا مرتخ آفتاب علم لشکر مین آیا سب کو اطلاع دی کہ
کل علی الصباح صاحبقران نامدار طلسم نطاق کی طرف تشریف لے جائین گے سب لوگ تیار رہین لشکر مین جو
یہ خبر پہونچی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا بہاں صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما
ہوے سب سردار حاضر ہوے مرتخ آفتاب علم نے طلسم کا ذکر شروع کیا امیر نے فرمایا اے مرتخ اپنے
جانے کی کیفیت بیان کرو مرتخ پر جو واقعہ گذرا تھا وہ بھی مرتخ نے عرض کیا صاحبقران نے بہت تحسین
و آفرین کی بدیع الملک بہت خوش ہوے شب بھر یہی ذکر رہا جب رات بسر ہوگئی تو صاحبقران سجادے
پر تشریف لے گئے سب سردار بھی نماز پڑھنے روانہ ہوے جب فریضۂ سحری سے فراغت ہوئی لشکر تیار ہوا صاحبقران
زمان سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر
سوار ہوے بدیع الملک نامدار بھی اپنی بارگاہ سے نکلے مرکب پر سوار ہوکر صاحبقران کی خدمت
مین حاضر ہوے امیر نے نادعلی پڑھ کے ہاتھ بدیع الملک پر دم کی فرمایا اے بدیع الملک
اگر یہ مرحلہ بفضل ایزدی سر ہوا اور زمرد بیہ بن قتل ہوا تو سوائے تمھارے صاحبقرانی کے لائق
اور کون ہو بدیع الملک خاموش رہے مگر یہ کلمہ جو زبان صاحبقران سے نکلا بہت سے لوگون
کے خلاف ہوا مگر بپاس صاحبقران کسی نے کچھ نہ کہا بدیع الملک نوجوان امیر کو سلام کرکے آگے
بڑھے بعض بعض سردارون کے ابروؤن پر بل پڑگئے صاحبقران نامدار نے سب کی یہ
کیفیت دیکھی مگر کچھ اپنی زبان سے نہ فرمایا بدیع الملک نوجوان لشکر کو لیے ہوے دیوار طلسم تک
پہونچے مرتخ آفتاب علم کو بلایا جب مرتخ آفتاب علم حاضر خدمت ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا
اے مرتخ آفتاب علم اسکا راستہ کس طرف سے ہو مرتخ نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین جب اس طرف کو گیا تھا تو ایک پھاٹک عظیم الشان نظر آیا تھا اور کچھ لوگ بیٹھے ہوے تھے مگر اب مجھے
معلوم ہوتا ہو کہ بزور سحر اسکو غائب کر دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا اب کیا صورت کی جائے

جو طلسم کے اندر پہونچنے میں مرتع نے عرض کی آپ میری پشت پر سوار ہوں میں آپ کو طلسم کے اندر پہونچا دوں
اسی طرح سب لشکر کو طلسم کے اندر پہونچا دونگا بدیع الملک نے فرمایا یہ امر یہاں مناسب نہیں ہے
صاحبقران بھی بدیع الملک کے قریب آکے فرمایا کیا اصلاح ہے بدیع الملک نے عرض کی راستہ
طلسم کا اشراق آئینہ پرست نے معدوم کر دیا ہے اندر جانے کی صلاح کی جاتی ہے امیر نے فرمایا لشکر کو ٹھہرا دو
آج یہیں قیام کرو کل دیکھا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر آپکی یہی خوشی ہے تو میں مجبور ہوں ورنہ ممکن ہے
کہ ان گردستانیوں سے کہوں اور وہ لوگ اس دیوار کو منہدم کر دیں امیر نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو بہت مناسب
ہے بدیع الملک نے گرگین درشت چنگال کو بلایا گرگین ہاتھ باندھ کر حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اپنے
پہلوانوں کو لیجاؤ اس دیوار کو گرا دو گرگین نے پہلوانوں کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے گرگین نے کہا آقائے
نامدار حکم فرماتے ہیں کہ دیوار قلعہ منہدم کر دیجائے سب نے کہا کیا بڑی بات ہے گرگین دیوار کی طرف بڑھا
سب پہلوان بھی پیچھے چلے دیوار پر آکے سب نے اس درجہ شت زنی کی کہ دیوار منہدم ہوگئی
میدان وسیع نظر آیا صاحبقران خوش ہوگئے فرمایا بدیع الملک کی اقبالمندی میں شک نہیں ایسی
بڑی دیوار اس قدر جلد گر گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا لشکر بھی بڑھا دیوار کے
اندر پہونچے وہاں کے نگہبانوں نے جو لشکر کو آتے ہوئے دیکھا شور و غوغا مچایا بہت سے ساحر
آکر جمع ہوئے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے نکالی صاحبقران بھی مانند
شیر غضبناک ساحروں پر جا پڑے ساحران لشکر اسلام بھی سحر کرنے لگے مگر ان لوگوں کے سحر نے کچھ اثر
نہ کیا جس کسی پر ان لوگوں نے سحر کر دیا یہ لوگ اس پر سے سحر بھی نہ اتار سکے ہاں صاحبقران حرز ہیکل
کا سایہ ڈال کر ہوشیار کر دیتے تھے بدیع الملک نامدار لوح محفوظ کے سایہ سے سحر
دفع کر دیتے تھے دیر تک ساحروں نے مقابلہ کیا جب نصف سے زیادہ قتل ہوئے تو
مجبور ہوکے سب نے فرار پر قرار کیا جب میدان صاف ہوا تو بدیع الملک نے صاحبقران زمان
سے عرض کی اگر حضور پرنور کا ارشاد ہو تو کل لشکر آج کی شب یہیں مقیم ہو کیونکہ اسقدر مسافت
بجاہ کیا کم تھی اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ مقابلہ کرنا پڑا اسپ کے سب بالکل پست ہیں امیر نے بدیع الملک
نوجوان کی راے سے اتفاق کیا اسی جگہ پر بارگاہیں استادہ ہوگئیں سب سرداران لشکر بارگاہوں میں
گئے شہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران عالیجاہ اپنی بارگاہ میں لیکر آئے بہت کچھ مدح و ثنا کی
بدیع الملک نوجوان نے سلاح جنگ خادموں کو عنایت کیے پوشاک تبدیل کر کے اپنی جگہ پر
جلوہ فرما ہوئے پھر تو سرداران اسلامی بارگاہ صاحبقران میں آنے لگے تھوڑی دیر میں سب جمع
ہوگئے صاحبقران نے حکم صادر فرمایا کہ طلایہ کے واسطے بہت سے لوگ موجود رہیں بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی گردستانی طلایہ پر ہیں اور ساحر بھی بہت سے ہیں صاحبقران عالیجاہ نے
فرمایا آج اس طلسم میں پہلا دن ہے یہاں کے نشیب و فراز سے آگاہ نہیں ہیں ہم لوگوں کو بھی شب بھر
بیدار رہنا مناسب ہے بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا امیر نے خواجہ سے فرمایا خواجہ آج
تو کچھ شغل سے نوازی ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں مجبور ہوں کہ آج
کے روز میری طبیعت کچھ شگفتہ نہیں ہے اور نغمہ نوازی ایسا کام ہے جس کے واسطے طبیعت

حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لوگ مرحلہ جات فتح کرکے یہان آجائینگے اوسوقت آپ اُنسے مقابلے کو جائیے گا
لشکر بھی کم باقی رہجائیگا قوت طلسم بھی کم ہو جائیگی اور اگر لوح اُنکو مل گئی تو دو سہ حملے میں ہلا دینگے پھر کسی میں یہ مجال باقی
نہ رہیگی جو اُنسے مقابلہ کرسکے اشراق نے جواب دیا اے فیروز تم اپنے طلسم کے خیالات جانے دو یہان اور کیفیت
ہو یہ طلسم نہیں بلکہ خداوند کی جاے سکونت ہے لوح اُنکی وہ لوگ کیا پائینگے اُنکی لوح کا پتہ آجتک مجکو بھی نہیں معلوم ہو
وتماشا یہ ہو کہ خداوند نے ایک فرشتہ کو لوح دیکر تحت الثریٰ مین بھیجدیا ہو وہ فرشتہ وہین چھپا بیٹھا ہو لوح اُسی کے پاس
ہو یہ نہین معلوم کہ تحت الثریٰ مین جانیکا راستہ کس طرف سے ہو فیروز نے کہا اُن لوگون کو سب معلوم ہو جائیگا اشراق
نے کہا خداوند نے آجتک مجسے تو اس راز کو ابھی ظاہر بیان نہین کیا اُن لوگون کو کیونکر معلوم ہو جائیگا اور علاوہ اس بات
کے خداوند کی کوئی بات بیکار نہین ہوتی ہو اُنھون نے خود یہ بات خدا پرستون کی نسبت مجسے فرمائی ہو کہ اُنکو ابھی ان
سے نہین نکال سکتا ہون جب یہ لوگ اپنے دین کو ترک کر دینگے اُسوقت مین آپ لوگون سے اس بات کو ظاہر کر دونگا اس
سبب سے خداوند نے اُن لوگون کو ایسی قوت مرحمت فرمائی ہو مطلب یہ کہ اِن لوگون کے دلون مین نور ایمان پیدا کرکے سبکو
منتظمان خدائی قرار دین اور آپ نظرون سے نہان ہو جاوین مجکو اپنی جگہ پر مقرر فرمائین اُنکی بات کے متعلق ایک امر یہ بھی
ہو مگر حکم خداوند نہین ہو کہ مین اُسکو بیان کرون فیروز نے کہا اگر یہ بات مصلحت خداوند سے ہوئی ہو تو بہت مناسب ہو جو کچھ اُنھون
نے کیا ہوگا وہ بہتر ہی ہوگا کبھی کوئی بات اُنکی ایسی نہین ہوتی ہو جو خالی از حکمت ہو اشراق نے کہا جب یہ بات ہو تو اب
مین کیون کوشش کرون اور مرحلے جو اب اُن لوگون کے درپیش ہونگے وہی کام مین فیروز نے کہا یہ تو مجکو یقین ہو
کہ مرحلہ جات اس طلسم کے بہت سخت ہین مگر احتیاطاً یہ بات کہتا تھا کہ آپ ابھی سے لشکر کشی کا سامان کرین اشراق نے
کہا اے فیروز تم یہان چین سے بیٹھے رہو سرداران امیر سب گرفتار ہو کر یہان آجائینگے فیروز نے کہا مجکو بھی یہی امید ہو
اشراق نے پاسبانون سے کہا تم لوگ جاؤ اپنے کام مین مصروف ہو اب اُن لوگون سے جنگ نہ کرنا جب
مرحلے پر پہنچینگے سب گرفتار ہو جائینگے تحفہ جات تمکو اُنکی مل جائینگے اور وہ بھی گرفتار ہونگے پاسبان وہان سے
روانہ ہوئے فیروز اشراق جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کے پاس گیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ
اندام نے جو سُنا فیروز کو اپنے پاس بلایا فیروز نے جاتے ہی سجدہ کیا اشراق نے بھی سر جھکایا آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق کچھ مسلمانون کی کیفیت بیان کرو اشراق نے سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا
آپ میری ایک عرض سُن لین اور اگر لائق قبول ہو تو اُسکو قبول فرمائین آئینہ اندام نے کہا اے فیروز مجھے
تمھاری کل باتین بہت پسند ہین بیان کرو فیروز نے کہا یا خداوند آپ خوب جانتے ہین کہ مین طریقہ جنگ مسلمانان
سے خوب واقف ہون بلکہ ان لوگون کی جملہ عادات سے ماہر ہون مین جس بات کو اسلئے کہتا ہون یہ منظور نہین
کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تم فیروز کی بات کو کیون قبول نہین کرتے ہو یہ جن جن باتون کو تمسے
کہے تم اُسکے موافق کام کرو کیونکہ یہ مرد تجربہ کار ہو بلکہ میرے نزدیک سب سے بڑھکے زمرد ثانی ہو کہ وہ
مسلمانون سے بہت سی لڑائیان لڑا ہو اور ان لوگون کی جملہ باتون سے خوب ماہر ہو جو باتین یہ لوگ کہین اُسپر
تم عمل کرو اور مین ابھی کسی طرح سے خبر نہ ہوگا جس وقت میرا جی چاہیگا ایک دم سے مسلمانون کو گرفتار کر لونگا
اشراق نے کہا یا خداوند اب ایسا ہی ہوگا آئینہ اندام فیروز کی طرف متوجہ ہوا کہا مین نے جو تمھے یہان
مسلمانون کو بلایا ہو تو دو وجہون سے بلایا ہو ایک تو یہ کہ تم اور زمرد ان لوگون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے
خصوصاً زمرد کہ کتنی لڑائیان مسلمانون سے لڑا مگر کبھی فتح اسکو نصیب نہوئی اور تمنے بھی کن کن ترکیبون سے مقابلہ کیا

مگر ان لوگون سے عمدہ برا ہوئے اور یہ لوگ بھی قائل ساحران مشہور ہو گئے قدرت کو یہ بات بڑی معلوم ہوئی
اور تم لوگون نے ایسی عبادت کی کہ کیا عجب ہے جو چند دنون مین تم سب بزرگان دین سے مشہور ہو جاؤ اور اس
طلسم کے ساحرون مین بھی مقرب خداوند تصور کیے جاؤ فیروز نے کہا خداوندا اگر آپ کی نظر عنایت رہیگی تو کیا عجب
ہے جو ہم لوگ اپنی مراد دلی کو پہونچین اور مسلمانون پر فتح پائین آئینہ اندام نے کہا مسلمانون پر مین تم لوگون کو
فتحیاب کرونگا اور اُن لوگون کے دلون مین نور ایمان بجھا جائیگا وہ بھی لائق اسکے ہین کہ منتظم مقرر کیے جائین
مگر اب تم لوگون کو یہ لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہو اُن سے بہت بچ کے مقابلہ کرو کہ جو تم دونون سے فتحیاب ہوگا خداوند
اُسی کو اپنے طلسم کا منتظم مقرر کرینگے اور وہی زیادہ مقرب خداوند ہوگا اگر مسلمانون نے تم پر فتح پائی تو مین اُنکے
دلمین نور ایمان پیدا کرکے اُنھین اپنا مقرب بناؤنگا اور تم لوگ اُنکے ماتحت رہوگے اور اگر تمنے اُنکو زیر کر لیا تو وہ لوگ
تمھارے ماتحت ہونگے لشکر کی تعین پر وہ انھین جسقدر ساحر شیر ساحر تعین درکار ہون یہان موجود ہین صرف انتظام
جنگ تمھارے سپرد ہے **فیروز** اور زمرد نے کہا یا خداوند آپ سے مجبور ہین اگر آپ نے ایک کی تقدیر اچھی
اور ایک کی بری کردی تو مجبوری ہے آئینہ اندام نے کہا مین تمھارے دونون کے باب مین کچھ دخل نہ دونگا جب
دیکھونگا کہ کسی کے مزاج مین غرور زیادہ ہوا ہے اسکو زیر کرادونگا یا فیصلہ مین دیر ہوگی تو ایسی عمدہ طور سے فیصلہ کرادونگا
کہ ایک کو دوسرے سے ہتک نہ ہونے پائیگی فیروز نے کہا اب ہماری خاطر جمع ہے ضرور ہم مسلمانون پر فتح پائینگے
بختگان نے کہا یا خداوندا ایک بات مین اور عرض کرتا ہون آپ اسکو بھی منظور کرین آئینہ اندام نے کہا
بیان کرو بختگان نے کہا عیاران اسلام بلاے روزگار ہین کوئی بات ایسی ہونا چاہیے کہ وہ لوگ عیاری
نہ کر سکین آئینہ اندام نے کہا یہ خلاف ہے خداوند جو بات کرتے ہین وہ خلاف انصاف نہین ہوتی ہے تمھارے
یہان بھی عیار موجود ہین یہ وہان عیاری کرنے کو ضرور جائینگے پھر اُنھون نے کیا خطا کی ہے جو اُنکے عیارون کو بیکار
کردون بختگان نے کہا ہم لوگ عیارون کو اُنکے یہان نہین بھیجینگے آپ اُنکے عیارون مین کوئی بات ایسی پیدا
کردین کہ وہ سب عیاری کرنے سے بیکار ہو جائین آئینہ اندام نے کہا یہ مین ہرگز نہ کرونگا وہ بھی عیاری کرینگے
اور ہمارے یہان کے عیار بھی جائینگے ہمارے یہان سے بہتر وہان عیار نہین ہین بختگان نے کہا خداوندا اُن لوگون کو
بڑے بڑے اختیار حاصل ہین اُنمین ایک صاحب ایسے ہین جنپر بعض بعض وقت سحر بھی تاثیر نہین کرتا ہے
آئینہ اندام نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے یہان کے بھی بعض بعض عیار ایسے ہین جو سحر مین طاق ہین اُنسے کیونکر وہ
لوگ بچینگے **اشتراق** نے کہا اے **بختگان** ابتو تمھین میرے کہنے کا اعتبار رہا نہین بختگان نے کہا خداوند کی
بات کو بہت صحیح جانتا ہون اور اُن لوگون کی عیاری کے بھی چھالے میرے دلپر پڑے ہوئے ہین آئینہ اندام
نے کہا تمنے آجتک ایسے عیار نہین دیکھے ہین سو وجہ سے یہ بات ہے کہ اُنکا رعب تمپر غالب ہے جب اُنکی صفات
دیکھوگے تو وہ سب تمھاری نظرون سے گر جائینگے **بختگان** نے کہا اب مجھے امید ہوگئی کہ عیاران اسلام اب کچھ
نہین کر سکتے آئینہ اندام نے کہا یہ بات نہین ہے کہ اب وہ عیاری نہ کر سکین مگر یہ بات ضرور ہے کہ جسطرح پہلے اُنھون
نے عیاریان کین وہ بات اُنکو حاصل نہ ہوگی اگر سو عیاریان کرینگے تو دو چل جائینگی باقی سب بیکار ہونگی اور
تمھارے یہان کے عیار اگر سو عیاریان کرینگے تو دو عیاریان خالی جائینگی باقی سب عیاریان کارگر ہونگی
بختگان یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا یا خداوندا امیدوار ہون کہ چند عیار مجھکو عطا فرمائے جائین کہ وہ شب و روز
میری محافظت کرین کیونکہ مین عیاران اسلام سے بہت خائف ہون اور شب و روز اُنکے خوف سے مجھکو نیند

نہین آتی ہو اگر آپ کے یہان کے عیار ہمارے محافظت میری بارگاہ مین رہینگے تو عیاران اسلام ہست
کوئی نہ آسکیگا آئینہ اندام نے کہا مین نے تمھین سب عیارون کا افسر کیا تمھین ان لوگون سے وقتاً فوقتاً کام
لینا بخت نگار نے کہا یا خداوند مین کسی سے کام نہ لونگا ہان یہ البتہ ممکن ہو کہ سب کا سرپرست نگران رہونگا
ہرایک کی راحت کا انتظام بہت اچھی طرح سے کرتا رہونگا آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہو عیار
سب تمھارے سپرد ہین جب بخت نگار کی بحث ختم ہوچکی تو فیروز نے کہا اب آپ سے التجا
مین امیدوار ہون کہ مجھکو ایسے ایسے پہلوان مرحمت ہون جنکا تن بتن ہو کہ مین انکو عزیزان
صاحبقران سے لڑاؤن اور وہ سب کو زیر کرین آئینہ اندام نے کہا تم لوگون کو جس چیز کی ضرورت ہو
وہ اشراق سے طلب کرو وہ تمھین دیدیگا اور اب یہان ٹھہرو کہ فرشتون کے آنے کا وقت ہو
انکی صورتین ایسی مہیب ہین کہ تم لوگ انکو دیکھکر ہوش مین نہین رہ سکتے اشراق نے کہا یا خداوند
ہم لوگ جاتے ہین ابھی فرشتون کو نہ بلاسیے گا آئینہ اندام نے کہا بہتر جاؤ اشراق اٹھا فیروز زرد
زمرد وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر چلا آیا راہ مین فیروز نے کہا اب آپ کی کیا راے ہو خداوند تو یہ فرماچکے
کہ مین دونون کی شکست مین مطلق دخل نہ دونگا اب انکے مقابلے مین ہمارا کیسا ہوا اشراق نے
کہا پہلے انکی کیفیت دیکھو کہ مرحلہ اول پر وہ لوگ کیا کرتے ہین اور کس طرح جنگ ہوتی ہو کیونکہ وہان
بھی لشکر ساحران اور فوج غیر ساحران بہت ہو اور مالک مرحلہ گل اندام زرد چشم جادو سحر کا پتلا ہو
کہ مین بھی یکتا ہو دیکھو وہ کیا کیا تدبیرین کرسکتا ہو اور مسلمانون سے کیونکر لڑتا ہو اگر اُسنے سب کو گرفتار کرلیا
تو ہمارا برائی ورنہ دوسرا مرحلہ جس کو مرحلہ سفیح کہتے ہین اور سفاحت جادو وہان کا حاکم ہو واقعی کیسا
ساحر ہو اور مرحلے پر اُسنے ایسے عجائب وغرائب بزور سحر بنائے ہین کہ عقل کام نہین کرتی گو سب مین
قدرت خداوندی کی شرکت بھی ضرور ہو مگر اصل بانی وہی ہو اور اُسی نے ہرایک چیز کو بنایا ہو اور بنا کمال
دکھایا ہو سحر کے انسان ایسے ایسے بنائے ہین جو لشکر حریف سے ہر طرح مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی سحر
کرکے اُنسے مقابلہ کرے تو وہ بھی سحر کا جواب دیتے ہین اگر کوئی تیغ وخنجر لیکر اُنسے لڑے وہ بھی اُسی
صورت سے جنگ کرتے ہین کبھی دشمن کے ہاتھ سے زخمی نہین ہوتے ہمیشہ آپ زخم لگاتے ہین تن دشمن
کو مجروح بناتے ہین علاوہ اُسکے اور بہت سی چیزین ایسی بنائی ہو جنکو سنکر انسان دنگ ہوجاتا ہو دیکھین
کہ مسلمان کیا کرسکینگے اور اگر اُس مرحلے سے بھی سلامت واپس آئے تو اُس مرحلے کے بعد مرحلہ فیسج
ہو اور فیسج جادو اُس مرحلے کا حاکم ہو وہان گرفتار ہوجائینگے اسی طرح اس طلسم کے دس مرحلے ہین اگر
سب مرحلون کو طے کرکے آئینگے تب خالق کے شہر مین پہونچینگے پھر خاص طلسم مین وہ وہ عکس ہین جہان فتح دشوار
رہتی ہو جب اُس سے بھی سلامت پہونچینگے تو بعض کوہ ایسے ہین کہ دشمن کو اپنے تحت مین پاکے وہ کوہ
گر پڑینگے اور سب دب کے مرجائینگے اگر اُن پہاڑون کی راہ بھی طے کرکے آئینگے تو دریا ایسے ملینگے
انکی صورت دیکھکر جوش مارکے اس درجہ بڑھینگے کہ سب کو غرق کرینگے اے فیروز اسی طرح سے
اس طلسم مین بہت سی چیزین ایسی ہین جو دشمن کو کبھی نہ چھوڑینگی بفرض محال اگر ان لوگون نے سب کو طے کیا اور
دیوان طلسم کو بھی زیر کیا تو بزرگان دین کا بستی زیر زمین ہو وہ برآمد ہونگے جتنی چیزین اس طلسم مین ہین وہ سب
ختم ہونگی اور جو جو لوگ انمین دفن ہین وہ نکلکر اُنسے مقابلہ کرینگے بھلا کیا مجال ہو جو یہ لوگ اُنسے لڑسکین

اگر آدمی بھی آنکھوں سے دیکھ لے تو پھر خداوند تقدیر کر دینگے سب راہ راست پر آجاینگے فیروز نے کہا اور
ہم لوگوں کی تو یہ صدا اپنگی اشراق نے جواب دیا جب بزرگان دین زبچین سے تو ہم اُنسے مقابلہ
کرینگے اور سب بہرہ ور اپنگے خداوند اسی وقت تقدیر کرینگے فیروز نے کہا اور سب مقامات طلسم جو برباد
ہونگے انکا کیا انتظام ہوگا اشراق نے کہا بعد فتح کے خداوند ایک دم میں سب درست کر دینگے زمرد
نے کہا واقعی یہ طلسم ایسا ہی ہو کہ کوئی اسکو فتح نہین کر سکتا اشراق نے کہا آپ لوگ صبر سے بیٹھین اگر ایسی
ہی ضرورت ہوگی تو ہم وقتاً فوقتاً مرحلہ جات پر فوجین روانہ کرتے رہینگے کہ انتظام مین فرق نہ آنے پائے
جس وقت الوان شطاق کا دروازہ کھلیگا اور وہان کے بادشاہ الوان جادو اور کیوان شکل جادو
اپنی اپنی فوجین لیکر نکلینگے آفت برپا کر دینگے یہ وہ جگہ ہو جسکی کیفیت آجتک سواے خداوند کے اور کسی کو
معلوم نہین ہو جس دن سے یہ طلسم بنا ہو اُس دن سے اس قصر کا دروازہ بند ہو وہان ایسی
بھی کوئی چیز ہو جسکی وجہ سے طلسم کا نام شطاق رکھا گیا ہو فیروز یہ باتین سنا کیا جب اشراق
حالات طلسم بیان کر چکا تو فیروز اور زمرد اور قورج اور بجتگان نے کہا اب ہم لوگ اس طلسم
کی کیفیت سے آگاہ ہو گئے خاطر جمع ہو گئی جو جو خیالات ہمارے تھے وہ سب رفع ہوئے اب یہی کیجیے
کہ آپ لشکر کشی کا انتظام کیجیے زمرد نے کہا یہان مسلمانون کا پہنچنا بہت دشوار ہو کیونکر پہنچ سکتے ہین ہزارون مقام
ایسے ہین جہان لاکھون عجائبات موجود ہین مسلمانون کے پاس سواے تحفہ جات کے اور دوسری چیز نہین
ہو جس وقت اُنکے تحفہ جات چھن جاینگے وہ بیکار ہو جاینگے اُسی وقت گرفتار ہو کر یہان آجاینگے اشراق نے
کہا اب ایک کام آپ لوگون کے متعلق ہو کہ آپ سب مرحلہ جات کو روز دو وقت جایئے اور وہان کی خبرین لایئے
زمرد نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہو ہم روز جاینگے اور وہان سے خبرین لاینگے فیروز راضی ہوا بجتگان نے
بھی اقرار کیا قورج بھی آمادہ ہوا اشراق نے کہا مین بھی روز دو وقت جاؤنگا ہر جگہ سحر کو زور دونگا سب کی خبر
لونگا بجتگان نے کہا آپ کے جانے سے سب تسلین پاتے رہینگے روز بروز سب جگہ کی خبر ملتی رہیگی بلکہ
آپ خداوند سے بھی بہت اچھی طرح سب کیفیت بیان کرینگے ہم لوگون پر تو آنکا رعب ایسا طاری ہوتا ہو کہ منھ
سے آواز بھی نہین نکلتی اشراق نے کہا تم سب خاطر جمع رکھو مین روز کی کیفیت خداوند سے کہونگا گو انہین خود
بھی فرشتون کے ذریعے سے سب حال معلوم ہوتا رہیگا مگر میرے کہنے مین اتنا نفع ہو کہ خداوند کو میرا اضطراب
معلوم ہوگا شاید درمیان مین رحم آجائے اور تقدیر کر کے سب کو اسیر کرین تو بہت ہی اچھی بات ہو بجتگان
شب بھر اشراق سے باتین کرتا رہا جب صبح ہوئی تو اشراق نے بجتگان اور فیروز اور قورج
اور زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا کہ چلیے آپ لوگون کو سب مرحلون کی راستے تعلیم کر دون کہ روز آپ لوگون کو
وہان جانا ہوگا سب راضی ہوئے اشراق سب کو اپنے تخت پر بٹھلا کے مرحلہ جات کے راستے
بتانے کو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار اور صاحبقران جرار کی عرض کیجاتی ہی

اُدھر بدیع الملک اور صاحبقران جو لشکر کو لیکر روانہ ہوئے تو دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار معلوم ہوتی ہو مگر گرد و دیوار کے شعلہ ہاے آتش بھڑک رہے ہین امیر نے

مریخ سے فرمایا یہ کیا ہو مریخ نے عرض کی قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی مرحلہ ہو اس طلسم کے تو بہت سے
مرحلے ہین اور کوئی مرحلہ چھوٹا نہین ہو سب جگہ ساحران نامی حاکم ہین یا صاحبقران میرا سحر یہان کسی پر تاثیر
نہین کرتا امیر نے فرمایا تمھین سحر کرنے کی کیا ضرورت ہو یہ کہتے ہوئے آگے جاتے تھے کہ ایک ساحر نے آکے
صاحبقران کو سلام کیا اور بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا اے جوان مین نے سنا ہو کہ تو اس طلسم مین بارادۂ
جنگ آیا ہو بدیع الملک نے فرمایا جس نے تجھ سے کہا بہت صحیح کہا مین واقعی اسی غرض سے یہان آیا ہون اور
فضل خدا سے یہ امید ہو کہ اس طلسم کو فتح کرکے زمرد و فیروز و تورج بدبختگان کو سزاے معقول
دونگا ساحر نے کہا اے جوان اس بات کا تجھے اختیار ہو مین ایک بات تجھ سے دریافت کرنے آیا ہون بدیع الملک
نے کہا جو تجھے پوچھنا ہو تحقیق کرلے ساحر نے کہا آپ لوگ سحر سے مقابلہ کرینگے یا بزور بازو لڑینگے بدیع الملک نے
کہا ہم لوگون مین سحر حرام ہو تیغ و خنجر سے سب کو زیر کرینگے ساحر نے کہا مین چاہتا ہون کہ آپ سے مقابلہ کرون
بدیع الملک نے کہا پھر کس بات کا منتظر ہو ساحر نے عرض کی آپ لشکر کو یہان مقیم کرین کل صبح کو ایک فوج یہین آئیگی
ان مین کسی انسان کے جسم پر سر نہوگا وہ لوگ آپ سے مقابلہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا مجھے منظور ہو ساحر غائب
ہو گیا بدیع الملک نے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا اچھی بات ہو یہین قیام کرو کل لشکر حریف
یہان آئیگا اس سے مقابلہ کرنا بدیع الملک نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اور
صاحبقران اپنی اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر
کے بعد سب امیر کی بارگاہ مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ ساحر نے کہا ہو بے سرون کی
فوج آئیگی اور وہ جنگ کریگی مریخ نے عرض کی وہ لوگ ساحر ہونگے بدیع الملک نے کہا عجب بات ہو کہ سر
اُنکے نہونگے تو وہ حریف کو کیونکر دیکھ سکینگے مریخ نے عرض کی وہ لوگ اصلی انسان نہونگے سحر کے ذریعہ سے
بنائے گئے ہونگے انکو دیکھنے کی ضرورت نہین ہو جو شخص انکا بانی ہوگا وہ جسطرف اشارہ کریگا وہ لوگ اُودھر چلینگے
بدیع الملک اور صاحبقران اور مریخ اور جملہ سردار شب بھر یہی باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحر
پردہ پر ظاہر ہوا امیر برائے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی مشغول نماز ہوئے صاحبقران
نے سلاح طلب کرکے زیب جسم فرمائے بارگاہ سے برآمد ہوئے بدیع الملک نامدار بھی سلاح ذات پر
آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان
گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی امیر نے بدیع الملک
سے فرمایا حریف کا لشکر بھی میدان مین آگیا بدیع الملک بھی اس طرف متوجہ ہوئے کہ دامنۂ گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا موج مارتا ہوا آتا ہو مگر کسی کے تن پر سر نہین ہو گھوڑے تک بے سر کے
ہین سب کو کمال تعجب ہوا لشکر میدان مین آیا صفین درست ہونے لگین صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا
ان لوگون کی کیفیت قابل دید ہو مثل اصلی انسانون کے کام کر رہے ہین جب دونون لشکرون کی صفین درست
ہو چکین تو لشکر حریف سے ایک شخص گھوڑے کو چمکا کے میدان مین آیا بہت دیر تک سلحشوری دکھا کر مبارز طلبی کی شاہزادہ
امیر الزمان خدمت امیر مین حاضر ہوئے عرض کی اجازت میدان عنایت ہو امیر نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے عرض کی یہ شخص ساحر ہو آپ کسی کو اسکے مقابلے مین نہ بھیجیے مین خود جاکر اس سے
مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک تمنے جو کچھ تجویز کیا بہت مناسب ہو مگر مین اسکے مقابلے کو

جاؤنگا بدیع الملک نے کہا بیکار آپ تکلیف نہ فرمائیں ہیں تو موجود ہوں صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے
شاہزادہ امیر الزمان سے فرمایا کہ ابھی تمہارے جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ لوگ ساحر ہیں جب شیر ساحر سے مقابلہ
ہوگا تو تم میدان میں جانا ہنر جنگ دکھانا امیر الزمان مایوس ہوکے میدان جنگ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر
آئے بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر میدان کی طرف چلے حریف کے مقابلے میں آکے کھڑے ہوئے اُسنے جو
بدیع الملک کو دیکھا کہا اے جوان تیری موت دامنگیر ہو جو مجھ سے مقابلہ کرنے آیا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ
اومکار زیادہ گوئی سے باز آ جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اُسنے بدیع الملک پر گرز کا وار کیا شاہزادہ نے بے تکلف گرز پر ہاتھ ڈالا
اُسنے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک نے جھٹکا دیکر اُسکے ہاتھ سے گرز چھین لیا لشکر اسلام میں صدائے تحسین بلند ہوئی
اس جوان بے سر نے تلوار کمر سے لی بدیع الملک پر لگائی شاہزادے نے تلوار کی چھین کر پھینکدی جب اُسنے
اپنے تئیں بالکل مجبور پایا بدیع الملک سے لپٹ گیا شاہزادے نے زین فرس سے اُٹھا کر بلند کیا زمین پر دے مارا
وہ جوان بے سر اُٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوکر بدیع الملک کے مقابلے میں آیا شاہزادے نے اُسکو پھر زین فرس سے
اُٹھایا گھوڑے سے اُترکے بقوت تمام چیر کر پھینک دیا اُسکے دوپارہ ہوتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے
لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شمشام جادو بود بدیع الملک پھر اپنے مرکب پر سوار ہوئے لشکر حریف سے
باری باری دس جوان بے سر آئے سب بدیع الملک کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب دن گذر گیا تو لشکر کفار کی
طرف سے طبل بازگشت پر چوب پڑی بدیع الملک اپنے لشکر کی طرف پھرے جوانان بے سر کسی جگہ غائب ہوگئے
صاحبقران نے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا بہت کچھ مدح و ثنا کی اپنی بارگاہ کیطرف مع لشکر روانہ
ہوئے بدیع الملک کو صاحبقران اپنی بارگاہ میں لیگئے شاہزادے نے دم میں پوشاک تبدیل کی تھوڑی دیر کے بعد
مریخ آفتاب علم حاضر ہوا اور سردار بھی آئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ لوگ کون ہیں یوں مقابلہ کرنے کو
آئے ہیں یہ حال کچھ خلاصہ نہیں معلوم ہوا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران میں اسکی اصل کیفیت سے تو ماہر نہیں مگر اسقدر
عقل کام کرتی ہے کہ یہ لوگ اس مرحلے کے پاسبان ہیں اسی وجہ سے سدراہ ہوئے یا یہ باعث ہوا کہ جو ساحر اس مرحلے کا
حاکم ہے اُسکو امتحان منظور ہو کہ آپ لوگوں کا کمال ظاہر ہو جنگ کے طریقے معلوم ہوں صاحبقران نے فرمایا اے مریخ یہی با
ہوا کہ یہ لوگ پاسبان مرحلہ ہیں یا خود اُنکو حاکم مرحلہ نے یہاں بھیجا ہو مگر آج کی جنگ تو بفضل ایزدی بہت خوب ہوئی میدان ہمارے
ہاتھ رہا مریخ نے عرض کی سحر تو ان لوگوں پر اثر نہیں کریگا میں نے بہت بہت سحر کو زور دیا دو تین جوانوں کو تاک کے
سحر کیا مگر کسی پر سحر نے تاثیر نہ کی امیر نے فرمایا تمہیں کیا ضرورت تھی جو تم نے سحر کیا اب سحر کرنیکا ارادہ نہ کرنا مریخ نے
عرض کی میں فقط امتحان کرتا تھا اب یہ کیفیت مجھکو معلوم ہوگئی کہ ان لوگوں پر سحر اثر نہیں کرتا ہے کبھی سحر نہ کرونگا
بدیع الملک نے فرمایا دیکھیں یہ لوگ کل بھی یہاں آتے ہیں یا آج ہی انکو یہاں آنا تھا مریخ نے عرض کی اگر یہ
لوگ اس مرحلے کے نگہبان ہیں تو کل بھی ضرور آئینگے اور اگر برائے امتحان آئے تھے تو کل اور کچھ انتظام ہوگا
یہ لوگ یہاں نہ آئینگے مگر اے شہریار آج کی شب بہت ہوشیاری سے بسر کرنا چاہیے اب مرحلے کی سرحد شروع ہے
امیر نے کہا واقعی یہ لوگ دغا رہیں ایسا نہو کوئی مکر کریں اور سرداروں کو اُنکے سبب سے گزند پہونچے یہ فرماکے
خواجہ عمرو سے کہا کہ خواجہ تم بھی کچھ انتظام کرو خواجہ اپنی جگہ سے اُٹھے باہر آئے طلایہ مقرر کرکے عمرو
نے چاہا کہ میں بارگاہ صاحبقران میں جاؤں کہ سامنے روشنی معلوم ہوئی عمرو اس روشنی کی طرف دیکھنے لگے
جب دیر تک خیال کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایک جا پر جمع ہیں خواجہ نے گلیم اوڑھی اور اُس روشنی کی طرف چلے

جب قریب پہونچے تو دیکھا چند ساحر ایک ٹیلے پر بیٹھے ہوئے ہیں خواجہ اُس ٹیلے پر سے دیکھا اور آپس میں باتیں
کرتے ہیں خواجہ ایک گوشے میں کھڑے ہوئے ایک ساحر نے کہا آج تو مسلمانوں نے غضب کیا دس نگہبان
قتل کیے دوسرے نے جواب دیا کہ جب سلمان صاحب تحفہ جات ہیں تو آپ پر سحر تاثیر نہیں کریگا ایک نے کہا اے
اورار جادو اگر مسلمان ہمارے زنجیر مرحلے تک پہونچ گئے تو غضب ہوگا ہر طرح ہم لوگوں کی جان جائیگی
اگر مسلمانوں سے مقابلہ کرینگے تو مارے جائینگے اور اگر خوف جان سے بھاگ جائیں اور مسلمانوں کو نہ روکیں
تو شہنشاہ گل اندام زر وچشم میں زندہ نہ چھوڑینگے جہاں جاکر پوشیدہ ہونگے وہ ایک سحر میں سب کو
گرفتار کرینگے اورار جادو نے کہا اے اصفہان جادو کسی اور صورت میں مسلمانوں سے مقابلہ کریں
شاید اُنپر رعب غالب ہو اصفہان جادو نے کہا مسلمان جری ہیں کسی صورت میں اُنسے مقابلہ کریں مگر انہیں
کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اورار جادو نے کہا پھر کیا بندوبست کرنا چاہیے اصفہان نے کہا جمعدار صاحب
کے پاس چلو دیکھو وہ کیا رائے دیتے ہیں یہ کہکر اصفہان جادو اٹھے اور ہمراہیوں سے کہا تم لوگ
ہوشیار رہنا ہم لوگ جمعدار صاحب کے پاس جاتے ہیں ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم یہاں ہوشیار
ہیں مگر تم جلد واپس آنا اصفہان جادو اور ار جادو نے کہا اب ہمارے آنے کے منتظر رہو جب کوئی
رائے عمدہ قرار دے لینگے تب وہاں سے واپس آئینگے یہ کہکر دونوں ساحر وہاں سے روانہ ہوئے خواجہ
بھی گلیم اوڑھے ہوئے دونوں کے ہمراہ ہوئے ساحر وہاں سے ایک درخت کے نیچے آئے کچھ مٹی ہٹائی
ایک دہنہ نقب ظاہر ہوا دونوں اُسمیں کود پڑے خواجہ بھی اُنکے ساتھ نقب میں کود پڑے ساحروں نے پھر
مٹی ہاتھوں سے ہٹانا شروع کی جب دہنہ نقب بند ہوگیا تو دونوں نے مشعل سحر روشن کی اُسکی روشنی میں
آگے بڑھے خواجہ بھی دونوں کے ہمراہ چلے جب نقب ختم ہوئی تو خواجہ کو ایک میدان وسیع ملا
تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت نفیس بنا ہوا دونوں ساحر اُس پھاٹک کے
اندر گئے خواجہ بھی دونوں کے ساتھ اندر گئے ساحر ایک بارہ دری میں گئے خواجہ بھی اُنکے ساتھ اندر
گئے بیچ میں ساحروں نے پردہ اٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک ساحر قوی الجثہ تخت پر بیٹھا ہوا ہے بہت سے
ساحر اُسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہیں دونوں ساحروں نے جاکر اُنکو سلام کیا اُسنے کہا اے اصفہان
جادو اس وقت تم کیوں آئے یہ تو تمہاری نوکری کا وقت تھا اصفہان جادو نے کہا آپ سے ہم لوگ
نگہبانی کر رہے تھے آپس میں ذکر چل آیا تو سب کیفیت معلوم ہو کہ مسلمانوں پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے آج جو آپنے
میدان میں لشکر بچھایا تھا اُسمیں سے دس نگہبان قتل ہوئے اُس ساحر نے کہا اس بات سے خاطر جمع رکھو اگر
تمام مسلمان جانا چاہینگے مرحلے تک نہ پہونچینگے تم لوگوں کے سامنے جو لوگ قتل ہوتے تھے وہ اصلی
انسان نہ تھے میں نے صرف چند پتلے بناکر اُنکے نام رکھ دیئے تھے آج دس قتل ہوئے ہیں میں نے کل ٹوکری میں
بیس بنا دیئے اگر کل بھی مسلمان قتل کرینگے تو میں اور بنا دونگا جب اس بہانے سے مسلمان ٹھہرے رہینگے کوئی اور
تدبیر کرکے اُن لوگوں کے تحفہ جات اپنے قبضے میں کرونگا جس وقت اُنکے تحفہ جات چھن جائینگے پھر وہ
بہت جلد گرفتار ہو جائینگے اصفہان جادو نے کہا کل بھی سب مرے جوان لڑنے کو جائینگے اُس ساحر نے
جواب دیا کہ کل میں جوانان [illegible] دست کے میدان میں روانہ کرونگا اُنکے ہاتھ سے استے پتلے ہوں گے تو
اپنے لشکر میں کھڑے ہوکر حریف کے لشکر پر وار کرینگے میں نے پتلے تو ہوا سے ہیں ہو تیسا ہوا ہیں

تو مین حمام خانے مین جاؤن اصفہان نے کہا جمعدار صاحب ایسا نہو سلیمان مرحلے تک پہلے جائین جمعدار
نے کہا یہان اصفہان جبتک مین زندہ ہون اُسوقت تک کسی کی مجال نہین جو مرحلے تک پہونچ جائے اور
وہان مقابلہ کرے اگر کوئی مجھے قتل کرے تو البتہ یہ راستہ صاف ہو اصفہان جادو نے کہا مین اسیواسطے
یہان آیا تھا جمعدار نے کہا اب تم جاؤ اور لوگ جو تمہارے ہمراہ ہین وہ سب تمہارے راستہ دیکھ رہے ہونگے
اصفہان جادو اور اردار جادو دونون جمعدار کو سلام کرکے رخصت ہوئے جمعدار کو خدامون
نے آکے اطلاع دی کہ جمعدار صاحب پتلے تیار ہین حمام خانے مین تشریف لیچلئے جمعدار اُٹھا حمام خانے
مین گیا کل پتلے طلب کیے ساحرون نے پتلے لاکر ایک چوکی کے نیچے رکھدیے جمعدار سحر کرنے لگا تھوڑی دیر کے بعد
سب پتلون کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی جمعدار نے سحر کا زور دیا سب پتلے اُٹھ کھڑے ہوئے اُسنے اپنی ران
چاک کی ایک ایک قطرہ خون کا سبکے مُنہ مین لگا دیا سب اسکے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے جمعدار نے کہا
جہان جوانان بے سر ہین وہان جاکر بیٹھو سب اُسطرف روانہ ہوئے جمعدار نے اور پتلے اپنے آگے سرکائے اُن مین
بھی حرکت پیدا ہوئی اُسنے سحر کا زور زیادہ بھی اُنمین دیا اُنکو بھی خون چٹاکر رخصت کیا اسیطرح دس دس پتلے ہوکے ناما
رہا جب رات کم باقی رہی تو چوکی سے اُٹھا حمام خانے سے باہر آیا اپنی خوابگاہ کی طرف روانہ ہوا راہ مین ایک آواز
آئی کہ جمعدار کہان جاتا ہے سجدہ کر کہ خداوند آئینہ اندام تشریف لائے ہین جمعدار نے چارون طرف دیکھا کسی جانب
کسی کو نہ پایا پھر آگے بڑھا چند قدم کے بعد پھر آواز آئی او بے ادب ایک بار کے کہنے سے تو نے سجدہ نہ کیا اب
کیا چاہتا ہے تیری جان جانے مین کوشش ہے جمعدار اس آواز کو سنکر اسدرجہ خائف ہوا کہ دہین سجدے کو جھکا جیسے ہی
سجدے مین گیا اسی زور سے ایک گھونسا اسکے سر پر پڑا کہ اسکی گردن ٹیڑھی ہوگئی جمعدار نے کہا یا خداوند مین اپنی
سزا کو پہونچ گیا اب معاف فرمایئے ایسی خطا نہوگی جواب ملا کہ اب تیری تقصیر عفو نہین ہوگی ابھی ملک الموت دو چار
روحون کی قبض روح کے واسطے گیا ہے وہان سے آئے تو مین تیری قبض روح کا حکم دون جمعدار نے کہا یا خداوند
مجھے دھوکا ہوا تھا معاف فرمایئے ملک الموت کو حکم نہ دیجیے آواز آئی کہ تیرے مزاج مین غرور حد سے سوا ہوگیا ہے جبتک
غرور تیرا دفع نہوگا اُسوقت تک خداوند تیری خطا معاف نہ کرینگے جمعدار نے کہا یا خداوند اب کبھی غرور نہ کرونگا ہمیشہ
آپ سے جھک کے ملونگا آواز آئی جبتک تیرے دل سے غرور نکالا نہ جائیگا اُسوقت تک تیری طبیعت کی کیفیت
نہین بدلے گی جمعدار کہا یا خداوند اگر آپ چاہین تو میرے دل سے غرور نکل جائے آواز آئی کہ مجھے یہی منظور ہے تو
اپنے مکان پر چل جمعدار نے کہا مین ابھی چلتا ہون یہ کہکے آگے بڑھا جلدی جلدی راستہ طے کرکے اپنے مکان مین آیا آواز آئی
کہ جہان تیرے رہنے کا ٹھکانا ہے وہان چل جمعدار اپنے پلنگ پر آیا آواز آئی اپنے عزیزون کو جمع کر جمعدار نے سبکو
بلایا جب سب جمع ہوئے تو آواز آئی کہ ان سب کو ان کے ہر ایک کے دل سے غرور نکالا جائیگا جمعدار نے سب سے
کہا کہ جلد لیٹو سب لیٹ گئے آواز آئی اب ہم ظہور فرماتے ہین سب اپنی اپنی آنکھین بند کرین جسکے پاس ہم آکر ہین آنکھین
کھولدے وہ آنکھ کھولے سبنے اپنی اپنی آنکھین بند کرلین سب کے پہلے جمعدار کے پلنگ پر آواز آئی کہ اے جمعدار آنکھ
کھولدے جمعدار نے آنکھ کھولدی دیکھا ایک سرو طویل القامت روشن اندام چہرہ نظر نہین آتا نگاہ خیرگی کرتی ہے
جمعدار نے ڈرکے اپنی آنکھ بند کرلی کہا یا خداوند آئینہ اندام مین جمال باکمال نہین دیکھ سکتا آئینہ اندام نے کہا
مین تجھے ایک پھول سنگھاتا ہون اسکو سونگھ یہ کہکر اُسکی ناک کے پاس ہاتھ بڑھایا جمعدار نے دم کھینچا خوشبو جو دماغ مین
گئی جمعدار کو چھینک آئی اور دوسرے پلنگ پر آواز دی کہ اے وجیہ جمعدار آنکھ کھولدے وجیہ جمعدار نے

آنکھ کھولی اُسکو بھی نہ معلوم ہوا کہ یا خداوند آئینہ اندام بھی کا تاب نظارہ باقی نہیں ہے آئینہ اندام نے کہا ایک پھول دیجئے سونگھے یہ کہکر اُسکے ناک کے پاس ہاتھ لیگئے اُسکو بھی پھول سونگھتے ہی چھینک آئی اسی طرح ہر ایک کو پھول سونگھایا جب سب لوگ پھول سونگھکر بیہوش ہوئے تو آئینہ اندام نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران زمان نعرہ کرکے بجلی زمانون مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا جو کچھ مال و اسباب وہان جمع تھا وہ اپنے قبضے مین کرکے اُسی نقب کے راہ سے خواجہ باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے رات تھوڑی باقی تھی قریب صبح خواجہ لشکر مین داخل ہوئے پہلے صاحبقران کی بارگاہ مین گئے امیر نماز سے فراغت پاچکے تھے سلاح ذات پر آراستہ کر رہے تھے خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ تمہارا پتہ نہ معلوم ہوا ہینے کہا تھا کہ تم بھاگ گئے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بڑا کام کیا کہ سبب دریافت کر لیا کہ آپ سے ساحرون نے کیون مقابلہ کیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ کیا سبب دریافت کیا خواجہ نے عرض کی سب سردارون کو تم نے دیکھے ہین بہت سے ساحر لایا ہون اُنکو حاضر کرونگا اب کوئی برائے مقابلہ نہ آئیگا امیر نے کہا اگر یہ بات ہے تو لشکر مین جاکر کہدو کہ سب کمرین کھول ڈالین خواجہ نے کہا ابھی اسکی ضرورت نہین سردارون کو یہان بلائیے امیر نے خادمون سے فرمایا کہ جملہ سردارون کو یہان بھیجدو خادم باہر آئے یہان سب سردار مسلح و مکمل دربارگاہ صاحبقران پر موجود تھے خادمان امیر نے کہا آپ حضرات کو صاحبقران یاد فرماتے ہین یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے سے کود پڑے بارگاہ کے اندر تشریف لیگئے اور سب سردار بھی بارگاہ مین داخل ہوئے بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا بدیع الملک نے عرض کی آپ نے اسوقت کیون یاد فرمایا امیر نے ارشاد کیا آج کوئی برائے مقابلہ نہین آئیگا خواجہ نے بہت انتظام درست کر لیا ہے بدیع الملک نے عرض کی انکی جنگ مین کسیطرح کا لطف بھی نہین تھا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اور سردار بھی آئے صاحبقران نے سب سے کہا آج کوئی برائے مقابلہ میدان مین نہین آئیگا خواجہ نے بہت جا انتظام کیا ہے جب سب سردار جمع ہوچکے تو امیر نے خواجہ سے کہا ہان خواجہ ساحرون کو لاؤ خواجہ نے کہا وہ ساحر یون نہین آسکتے ہین جب تک میری عرق ریزی اور جانفشانی کی داد نہ ملے امیر نے فرمایا خواجہ تم کسقدر طماع ہو آخر اور بھی غازی لشکر مین موجود ہین کیسے کیسے کارہائے نمایان کرتے ہین کبھی کوئی بھی ایسی باتین کرتا ہے خواجہ نے کہا صاحب وہ لوگ بہلوان ہین اور دس ملکر ایک کام کرتے ہین مین ہمیشہ تنہا جاتا ہون اپنی جان کا خوف نہین کرتا آپ کا کام انجام دیتا ہون اگر آپ کے اور غازی ایسے ہوتے تو کل ہی اسکا انتظام کر لیتے کہ آج میدان مین کوئی نہ آتا کسی غازی نے جانبازی نہ دکھائی پھر مین کام آئے اپنی جان عزیز کی ساحرونکو گرفتار کرکے لاسکا امیر نے ہنسکر فرمایا خواجہ ہم تمہین خوش کر دینگے کہ ساحرونکو بھی تو دیکھین کہ وہ کیسے ہین خواجہ نے کہا صاحب مین کیسکا اعتبار نہین کرتا میری خاطر و تواضع کی جائے تب اُن لوگون کو محفل مین لاؤن اور اگر میری تواضع مین دیر ہوگی مین اُن لوگون کو اسیطرح چھوڑ دونگا آپ کو کوشش بلیغ کرنا ہوگی صاحبقران نے خادمون سے اشارہ کیا خادمون نے بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو دیا امیر نے فرمایا اب تو خوش ہو عمرو نے کہا مین آپ سے رنجیدہ کب تھا امیر نے فرمایا اب اُن ساحرونکو محفل مین لاؤ خواجہ نے فرمایا آپ کو اُن ساحرون سے کیا مطلب جب طلسم کشا سے ملینگے تو مین اُنسے جو مناسب جانونگا وہ کہونگا امیر نے فرمایا خواجہ پھر مجھے رہبر کیون بنایا عمرو نے جواب دیا کہ ایک بات خداوند ذوالجلال انعام کرے گی تی اگر آپنے اُسکے صلہ مین تھوڑا سا زر دیا ہر بہت وعدہ سے کم مجھے دیا تو

بڑی بات کی سب مالکوں کا یہی قاعدہ ہوتا ہے کہ جب خوش ہوئے مالامال کر دیا بدیع الملک خواجہ کی یہ تقریر
سنکر ہنسے مریخ کی طرف اشارہ کیا مریخ اٹھا دو توڑے لاکر خواجہ کے سامنے رکھے تو خواجہ نے کہا صاحب
طلسم کشا نے اپنے ایک ملازم کی معرفت مجھکو روپیہ دیا میری حقیقت کچھ نہ جانی بدیع الملک ہنستے ہوئے
اٹھے توڑے اپنے ہاتھ سے خواجہ کو دینے لگے خواجہ نے کہا آپ اپنے نامی و نامدار اتنا سا روپیہ اپنے ہاتھ سے
دیتے ہیں آپکو شرم نہیں آتی دربار میں سب ہنسنے لگے بدیع الملک نے اور بھی بہت سے زر و جواہر اسوقت خواجہ کو
دیا خواجہ نے سب اپنے قبضے میں کیا ازانجا جمعدار کو نکالا ہمراہ اپنے لیے اور عزیزوں کو نکالکر ستون بارگاہ سے باندہ
دیا امیر نے فرمایا خواجہ یہ کون ہے عمرو نے عرض کی یا صاحبقران نگہبان طلسم کا جمعدار ہے وہ جو جوانان
بیدرنگ مقابلہ کو آئے تھے اسی کے نوکر تھے اور آج کے مقابلے کیواسطے بہت سے جوان دراز دست بلائے
تھے امیر نے فرمایا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے جمعدار کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی جمعدار نے جب اپنے کو عجیب
کیفیت میں پایا گھبرا کے چاروں طرف دیکھنے لگے خواجہ نے دوات قلم جمعدار کے سامنے رکھا تازیانہ
لیکر سامنے کھڑے ہوئے امیر کیطرف دیکھا صاحبقران نے فرمایا اے جمعدار اب اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب
حق اختیار کرو خواجہ نے کہا اے جمعدار سنتے ہو کہ صاحبقران نامدار کیا ارشاد کرتے ہیں جمعدار دنگ ہو کر میں کس کیفیت
میں ہوں اور مجھکو یہاں کون لایا یہ کیا سانحہ گزرا خواجہ نے کہا یہاں جمعدار اب کیا سوچتے ہو جو کچھ منظور ہو فوراً اس
کاغذ پر تحریر کرو اگر جان عزیز ہے تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو جمعدار نے دل میں خیال کیا کہ اگر اسوقت انکار کرتا
ہوں تو جان جاتی ہے بہتر یہی ہے کہ دین کو تبدیل کروں اگر دین اسلام کو اچھا دیکھونگا تو ہمیشہ کے واسطے مسلمان ہونگا
ورنہ ان لوگوں کو مکر سے گرفتار کرونگا یہ سوچ کے جمعدار نے کاغذ پر لکھا کہ میں دین اسلام قبول کرتا ہوں خواجہ نے
وہ پرچہ امیر کو دکھایا صاحبقران نے فرمایا مشکیں کھول دو خواجہ نے جمعدار کی مشکیں کھولدیں جمعدار امیر
کے قریب آیا قدموں کو بوسہ دیا صاحبقران نے پشت پر ہاتھ رکھدیا جمعدار کو بیٹھنے کی اجازت دی خواجہ
سے کہا اور لوگوں کو بھی ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا سب نے اپنے کو جو اس حالت میں پایا سخت
حیران ہوئے خواجہ نے انسے بھی پوچھا کہ تم اپنے دین کو ترک کرنا چاہتے ہو یا نہیں جمعدار نے عرض کی خواجہ آپ
ٹھہر جائیں میں ان لوگوں سے کہتا ہوں خواجہ ٹھہر گئے جمعدار نے انکے سب سے کہا میں نے بھی اسلام قبول کیا
ہے اگر یہ مذہب واقعی سچا ہے تو صاحبقران میرے سوالات کا جواب دینگے اور اگر یہ مذہب بے بنیاد ہے تو امیر
میرے سوالات کا جواب دینے میں ضرور بند ہو جائینگے میں یہاں سے نکل جاؤنگا سب نے اسلام یہ سنکر قبول
کرلیا جمعدار نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران معاملہ ناموس بہت نازک ہوتا ہے اگر حکم ہو تو میں اپنے ناموس کو کسی
محفوظ جگہ پر بھیجا دوں امیر نے فرمایا بہت سے خیام خالی ہیں جہاں تمہارے مزاج میں آئے جاؤ اور نہیں تو اور
خیام استادہ کرا دیئے جائیں جمعدار نے عرض کی خادموں کو حکم ہو کہ میرے ہمراہ چلکر خیام بتادیں امیر نے جمعدار
کے ہمراہ چند خادم روانہ کئے انھوں نے خیام جاکر بتائے جمعدار نے اپنے ناموس کو ایک خیمہ میں ٹھہرایا
صاحبقران نے حکم کیا کہ اسباب ضروری وہاں جانا چاہیے اور دو خدمتگار بھی ضرور جائیں اسی وقت لوگ
اسباب ضروری لیکر جمعدار کے خیمے میں پہنچے دو خادم بھی مقرر کیے گئے جمعدار یہ الطاف صاحبقران
کے دیکھکر خوش ہو گیا جلدی حاضر خدمت امیر ہوا عرض کی یا صاحبقران معافی کا امیدوار ہوں کچھ عرض کرنا
منظور ہے امیر نے فرمایا کہو جمعدار نے کہا یا امیر مذہب آئینہ پرستی کس وجہ سے بے بنیاد ہے اور مذہب اسلام

سب مذہب سے افضل ادیان تصور کیا جاتا ہی امیر نے فرمایا مذہب آئینہ پرستی اس وجہ سے بے بنیاد ہی کہ جو مرد
یہان دعوے خدائی کرتا ہی وہ کاذب ہی کیونکہ مثل اور انسان کے وہ بھی صلب پدر و بطن مادر سے پیدا ہوا ہی
انسانوں کی طرح پرورش پائی طفلی مین مثل سب کے تعلیم پاکر علم و ادب حاصل کیا اگر معاذ اللہ خداے اصلی
ہوتا تو محتاج تعلیم عبد ہرگز نہوتا اور مثل عوام بطن مادر سے پیدا نہوتا صورت اعضا پیری کے سبب سے
تبدیل نہوتی ہمیشہ ایک حالت مین رہتا اب اس سبب سے یہ بھی امید پیدا ہوئی کہ جب صورت اعضا تبدیل ہوگئی
تو اکثر امراض بھی لاحق ہونگے اور اسکو تکلیف دیتے ہونگے مثل انسانونکے وہ بھی کراہتا ہوگا علاج کی ضرورت ہوتی
ہوگی جمعدار نے کہا آئینہ اندام برسون بیمار رہا حکما کا علاج رہا بڑی تکلیف اٹھا کے صحت پائی صاحبقران
نے فرمایا جب یہ خداوند تھا تو مرض کو کیون نہ دور کر سکا جمعدار نے عرض کی ای شہریار جو کچھ آپ نے فرمایا
بہت بجا ہی اگر خداوند ہوتے تو مثل عوام کے پرورش کیون پاتے اور تعلیم پاکر علم و ادب حاصل نہ کرتے وہ تو خود
ہر ایک شے کا خلاق ہی اسے کسی سے معرفت حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہی صاحبقران نے فرمایا اب اسلام کا جملہ
ادیان سے افضل ہونا اس طرح ثابت ہی کہ ہمارا خدا واحد و یکتا ہی جملہ عیوب سے بری ہی ہر ایک شے اسی کے قبضے
مین ہی حیات و ممات پر قادر ہی اسکے نور کو کوئی دیکھ نہین سکتا جن جن نے دعواے خدائی کئے وہ ایسے ذلیل ہوے
کہ حد بیان سے باہر ہی آخر مارے گئے جہنم واصل ہوئے اگر سچے خداوند ہوتے تو کیون ایسا ہوتا علاوہ اسکے
اور باتین صاحبقران نے دینی بیان فرمائین کہ جمعدار کے دل مین سکہ بیٹھ گیا عرض کی ای شہریار جبتک میرے دل مین
یہ خیال تھا کہ اگر مذہب اسلام بھی معاذ اللہ بیہودہ اور مذہبون کے موافق ہوا تو مین آئینہ پرستی ترک نہ کرونگا مگر آپ کے ارشاد
سے دل مین نفرت پیدا ہوگئی اب مین آئینہ اندام پر لعنت کرتا ہون صاحبقران اسکی صاف گوئی سے بہت خوش
ہوے اسکو خلعت و انعام بیحساب دیا جمعدار نے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین اپنے مکان کو جاؤن وہان سے اپنا مال
و اسباب بھی لاؤن اور جسقدر میرے ماتحت ہین ان سبکو بھی ہدایت کرون صاحبقران نے فرمایا جو کچھ تمہارا مال و اسباب
وہان ہو وہ یہان ممکن کیا جائیگا محض براے ہدایت وہان جاؤ جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران وہان بھی تو مال
و اسباب میرا ہو وہ ہی اسکے لانے مین کیا قباحت ہی امیر نے فرمایا اب مال و اسباب وہان نہ ملیگا جمعدار کو تعجب
ہوا عرض کی ای شہریار مال و اسباب میرا وہان سے کون لیگیا ہوگا امیر نے فرمایا جو تمہین یہان تک لایا اسنے تمہارے
یہان کی خاک تک نہ چھوڑی ہوگی جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران مجھے تو کچھ بھی نہین معلوم کہ مجھے یہان کون لایا امیر
نے خواجہ کی طرف اشارہ کیا جمعدار نے عرض کی خواجہ آپنے کمال کیا دوسرے شخص کی یہ مجال نہین تھی جو میرے
پاس اس طرح سے جاتا اور عیاری کرکے اس طرح بیہوش کرکے لاتا خواجہ نے کہا جمعدار صاحب مین تو تنہا صندوق
کو یون مین لایا ہون آپکو تو بہت جلد لے آیا کوئی بات نہ تھی جمعدار امیر سے رخصت ہوکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان
مین پہونچ کے سب نجباؤنکو طلب کیا جب سب حاضر ہوے جمعدار نے عرض کی تم لوگونکو لازم ہی کہ اپنے مذہب باطل
کو ترک کرو مین اتنے دنون گمراہ رہا مگر شکر ہی کہ صاحبقران یہان تشریف لاے اور میں مسلمان ہوا جو قدمبوسی انکی
حاصل ہوئی سبھانون نے جو یہ کیفیت سنی بہت حیران ہوے کہا جمعدار صاحب آپ کیا فرماتے ہین ہم لوگونکو سخت تعجب ہی
یا تو آپ لشکر اسلام کو روکتے تھے یا انہین لوگون سے جاکر ملگئے جمعدار نے کہا اسکا سبب بعد مین دریافت کرنا پیشتر یہ
بتاؤ کہ اپنے دین بے بنیاد کو ترک کروگے یا نہین بعض نے کہا ہم موجود ہین جب آپنے دین اسلام اختیار کرلیا
تو ہمین کیا عذر ہی بعض نے انکار کیا انکو اسی وقت جمعدار نے قتل کیا بعض بخوف جان طوعاً مسلمان ہونے اور اپنے

اپنے مکانوں پر جا کر مع اہل و عیال طرف مرحلہ گل اندام کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا بھی کیا جائیگا جب جمعدار
سب کو مسلمان کر چکا تو اپنے مکان میں چاروں طرف پھرا لیکن مال و اسباب کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کر سبکو اپنے
ہمراہ لیا خدمت صاحبقران میں واپس آیا امیر کے سامنے سب نگہبانوں کو لا کر قدمبوس کرایا صاحبقران نے سب
کو انعام و خلعت دیکر سرفراز کیا پھر بدیع الملک نامدار سے ارشاد فرمایا کہ اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے عرض
کی میں یہاں شہر ناپیکار رہا جاتا ہوں ابتو بفضل ایزدی کوئی سد راہ بھی نہیں ہے مرحلے کی طرف چلنا بہت اچھا ہے ایک افگار
بھی ہمراہ ہے کل کیفیت وہاں کی معلوم ہو جائیگی صاحبقران نے جمعدار کو اپنے پاس بلایا فرمایا یہ جو مرحلہ اب
در پیش ہے اسکا کیا نام ہے اور حاکم اس مرحلہ کا کون ہے جمعدار نے عرض کی اس مرحلے کا حاکم گل اندام زرد چشم
جادو ہے اور اسی کے نام سے یہ مرحلہ مشہور ہے امیر نے فرمایا اب بدیع الملک نوجوان کا یہ ارادہ ہے کہ اس مرحلے
کی طرف چلیں جمعدار نے عرض کی تشریف لیجلئے خدا اپنا فضل کریگا وہ مرحلہ آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران
نے بدیع الملک سے فرمایا کہ جمعدار صاحب کی بھی یہی رائے ہے بدیع الملک نے عرض کی آج شب بھر
یہیں تشریف رکھیے صبح کو تشریف لے چلیئے گا امیر نے منظور فرمایا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی امیر
نے جلسہ برخاست کیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے محو خواب ہوئے جب سلطان زرین پوش مشرق تخت چرخ
زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا لشکر اسلام میں نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا امیر برائے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی
بیدار ہوئے فریضہ سحری سب نے ادا کیا سلاح ذات پر آراستہ کر کے اپنی اپنی بارگاہوں سے باہر آئے صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان بھی برآمد ہوئے خادموں نے مرکب حاضر کیئے امیر اور بدیع الملک گھوڑوں پر سوار
ہوئے لشکر تیار موجود تھا جانب مرحلہ گل اندام سفر کیا کہ ذکر انکا آگے عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اُن فراریوں کی عرض کیجاتی ہے جو کہ جمعدار کی خوف سے بھاگ کر جانب مرحلہ روانہ ہوئے تھے

جب یہ مرحلے میں پہونچے تو گل اندام زرد چشم جادو کے مکان پر گئے اپنی اطلاع کرائی گل اندام نے سبکو اپنے پاس
بلایا کیفیت پوچھی ابتر پائی گل اندام نے گھبرا کے کہا اے نگہبانان مرحلہ تمھاری کیا حالت ہے کچھ بیان کرو نگہبانوں
نے کہا غضب ہوا جمعدار صاحب مسلمان ہوگئے اور طلسم کشا سے جا کر ملے گل اندام نے کہا تمکو کس بات کا خوف
ہے نگہبان نے کہا اب مسلمان اسطرف بھی آئینگے ان لوگوں پر سحر کا اثر نہیں کرتا ہے گل اندام نے کہا انکے پاس تحفہ جات
دافع سحر موجود ہوتے ہیں انکے چھین لینے سے بیبس ہونگے اور ان سب کو گرفتار کر کے شہنشاہ اشراق کی خدمت میں
بھیجدونگا نگہبانوں نے کہا وہ لوگ سحر میں بھی مشکل سے تمھیں نہیں معلوم کیا بات کی جو جمعدار صاحب کو گرفتار کر لیا
گل اندام نے کہا اس بات کی جگہ بھی ذکر ہو کہ کیا باعث ہوا جو ایسا پختہ مذہب شخص یک بیک اپنا مذہب تبدیل کر کے مسلمان ہو گیا
اور سب کچھ معلوم ہو کہ کیا کیا کیفیت گذری نگہبانوں نے کہا پہلے تو انھوں نے طلسم کشا کی بہادری کی ایک روز
جوانان سپہ سرکو اپنے مقابلہ میں بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے ارادہ تھا کہ انکو برائے مقابلہ
مسلمانان روانہ کریں مگر نہ پڑا ایک روز اپنے مکان سے غائب ہوگئے جو کچھ مال و اسباب انکا تھا وہ بھی اپنے ہمراہ لیگئے
صبح کو آئے ہم سب لوگوں کو بلایا کہا میں نے مذہب اسلام اختیار کیا ہے اگر تم لوگ اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنے مذہب
باطل کو ترک کرو بہت لوگوں نے مذہب آئینہ پرستی ترک کر دیا ہم لوگ اپنے مذہب کو اچھا سمجھے اسطرف چلے آئے اب
جو آپ فرمائیں وہ کریں گل اندام نے کہا تم نے بہت اچھا کیا اگر تم لوگ بھی مسلمان ہو جاتے تو زندہ نہ بچتے اب

مین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا مگر طلسم کشا کو اسیر کرکے اشراق کے پاس بھیجدونگا وہ اُسکی بابت جو بات
مناسب سمجھینگے کرینگے مگر تملو گو تمکو لازم ہی کہ اُسکی خبر رکھو کہ طلسم کشا سطرف کب آتا ہی سب نے کہا ہم شب و روز اسی
فکر مین رہینگے جب طلسم کشا کو سطرف آتے دیکھینگے آپکو اطلاع دینگے۔ کمال نگہبان تو وہانسے روانہ ہوئے مگر فیروز
ستارہ پیشانی جو مرحلے کے دیکھنے کو آیا تو گل اندام زرد چشم کے پاس گیا گل اندام نے اُسکی بڑی خاطر کی آپ تخت
سے ہٹ کے الگ بیٹھا فیروز کو تخت پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ فیروز آج آپکی تشریف آوری کا کیا سبب فیروز نے کہا
جس روز سے مسلمان یہان آئے ہین اُس روز سے شہنشاہ اشراق نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ایک ایک شخص کے سپرد ایک
ایک مرحلہ کر دیا ہی کہ وہ روز اُس مرحلے کی کیفیت دریافت کرایا کرے وہ خود بھی تشریف لیجاتے ہین اسی واسطے مین آیا ہون
اب روز آیا کرونگا اور یہان کی حالت دیکھ جایا کرونگا کچھ کیفیت بیان کرو مسلمان تو بہت قریب آگئے ہین گل اندام نے
کہا جمعدار نگہبانان شہر یک خدا پرستان ہو گیا مگر سبب نہین کھلتا کہ کیون ایسا ہوا نہ کوئی لڑائی ایسی پڑی کہ جسکے سبب
سے وہ زیر ہوتا نہ کوئی اُسکے پاس گیا ایک روز اُسنے اس خوبصورتی سے مسلمانون کو روکا کہ مین بہت خوش ہوا اگر
ہزارون سال وہ مسلمانون سے یونہین جنگ کرتا رہتا تو ایک بھی یہانتک نہ آتا اول روز اُسنے جوانان سپہ سر کو برے
ستایا مسلمانان میدان مین بھاگے دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے اُنکے بھیجنے کا ارادہ تھا کہ وہ خود جا کر
شریک ہو گیا اتنا تو سننے مین آیا کہ شب بھر غائب رہا صبح کو جو سب نے اُسکے مکان مین آکے دیکھا تو ایک چیز بھی
خانہ داری کی نہ پائی فیروز نے کہا کوئی سبب ہوا ہوگا کسی عیار نے عیاری کی ہوگی یا کسی نے اسکے دل پر مسلمانون
کا رعب غالب کر دیا ہوگا سوا اسکے اور کوئی بات نہین ہی اچھا مین اسوقت جاتا ہون کل اپنے ہمراہ تھوڑے سے
عیار لیتا آؤنگا وہ تمکو بہت کام دینگے اب مسلمان اسطرف آتے ہین اُنکے ہمراہ مین عیار بھی موجود ہین وہ خود عیاری
کو یہان بھی آپہنچینگے اس مرحلے پر عیار رکھنا بہت اچھا ہی گل اندام نے کہا آپ بھی عیار اپنے ہمراہ لائیے اور میرے یہان بھی
بہت سے عیار موجود ہین ان سب کو مین برائے نگہبانی مقرر کردون اور جسطرح بن پڑے تحفہ جات خدا پرستون کے لیلون
کہ ان کا اسیر کر لینا بہت آسان ہو جائے فیروز وہان سے رخصت ہوا اشراق کے پاس آیا اور لوگ بھی مرحلہ جات
پر سے واپس آئے تھے ہر ایک کی کیفیت بیان کر رہے تھے کہ فیروز نے مرحلہ گل اندام کا حال بیان کیا اشراق
نے کہا کیا ہوا جو ایک جمعدار مسلمان ہو گیا بختگان نے جو یہ کیفیت سنی کہا اے شہنشاہ اشراق عیارون کی آمد شروع
ہو گئی یہ کام سوا عیار کے دوسرے کا نہین ہی جو اس خوبصورتی سے اپنا مطلب نکالے اور جن صاحب
نے یہ عیاری کی ہی اُنکو بھی مین خوب جانتا ہون اشراق نے کہا کل مین اپنے یہان سے عیار روانہ کردونگا
فیروز نے کہا مین گل اندام سے وعدہ بھی کر آیا ہون کہ کل تمھارے واسطے عیار لاؤنگا اشراق اُس روز تو خاموش
رہا دوسرے روز اُسنے پانچ عیار اور پانچ عیار پہلوان بلا کر فیروز کے سپرد کیے کہا ان سب کو لے جاؤ گل اندام کے
سپرد کرنا تسکین بھی بہت کچھ دینا اور مین لشکر بھی دونگا اگر کوئی وقت ایسا ہی سخت پڑیگا تو ہم لوگ سب تیری مدد کرینگے اور
خداوند سے بھی سفارش کر دینگے فیروز نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین اچھی طرح سے سمجھا دونگا کوئی بات ایسی نہ ہوگی
کہ گل اندام ہراسان ہووے یا مین اول تو وہ خود بھی دعوی ہی کہ مسلمان میرا کیا کر سکتے ہین لیکن مین بھی ملاقات تسلی بہت
کر آتا ہون اور کہہ دونگا اشراق نے کہا اسکو دعوی کیونکر نہ ہوگا ساحر جلیل ہی اسکا مثل نہین ہی بہت اچھا جب جاتا
تو فیروز سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اشراق نے جیتے وقت یہ بھی کہدیا کہ آج آپ یہ بھی دیکھتے آئیے گا کہ مسلمان کہانتک
آئے ہین فیروز گل اندام کے مرحلے پر آیا عیارون کو گل اندام کے سپرد کیا کہا بجا بصاحب آپ کسی طرح کا خوف

دیکھے گا میں ہر وقت خدمتگذاری کو موجود ہوں، دو شہنشاہ اشراق نے بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی وقت ایسا ہی ہوگا تو ہم سب آپ کی شرکت کرینگے خداوند سے بھی سفارش کرکے آپ کے واسطے شہ و تقدیر کرا دینگے گل اندام نے کہا آپ لوگوں کی عنایت کافی ہے مجھکو مطلق ہراس نہیں ہے اگر خداپرست یہاں آینگے تو میرا کیا بنا لینگے ایک سحر میں سبکو گرفتار کر لونگا اُنکے پاس تحفہ جات ہیں مجھکو ناز ہے جو میں تحفہ جات ایک دم میں سب سے چھین لونگا اسیر کرکے خدمت شہنشاہ میں بھیجدونگا فیروز نے کہا ان عیاروں کے نام اپنے ہملے کے دفتر میں تحریر فرما لیجئے گل اندام نے اُسی وقت دفتر طلب کیا سب کے نام لکھے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا چلتے وقت اسکو یہ بھی خیال آیا کہ اشراق نے کہا تھا کہ مسلمانوں کی خبر ضرور لانا وہاں بھی چلنا چاہئے دیکھوں وہ لوگ کہانتک آگئے ہیں یہ سوچ کر حد مرحلے کی طرف چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ اُسنے دیکھا سامنے سے لشکر اسلام بڑے جاہ و تجمل سے آتا ہے فیروز ایک کوہ پر چڑھ گیا لشکر اسلام کی کیفیت دیکھنے لگا جب سب لشکر اُسکے سامنے سے گذر گیا تو فیروز پھر گل اندام زرد چشم جادو کے پاس آیا کہا مجھے شہنشاہ اشراق نے کہا تھا کہ لشکر اسلام کی بھی خبر لانا لہذا میں بتعمیل ارشاد اُسکے واسطے ادھر گیا واقعی لشکر اسلام میں بہت لوگ ہیں اگر کوئی ایسے سحر کے اُن لوگوں سے مقابلہ کرے تو واقعی فتح پانا مشکل ہے کیونکہ اُسکے ہمراہ ایسے ایسے جوان ہیں جو جنگ نگاہ سے نہیں گذرے یہ سب طلسم کشا کے لشکر کے ہیں طلسم کشا نے ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کیا ہے لوگ وہیں کے ہیں جب میں قیصر صاف باطن کے یہاں گیا تھا تو اُسنے چند کس ان پہلوانوں میں سے میرے ہمراہ کیے تھے طلسم مراۃ العدم میں ایک شہر تھا کہ اسکو گردستان کہتے تھے یہ لوگ وہیں رہتے تھے واقعی انسان نہیں ہیں دیووں سے بھی زیادہ قوی ہیکل ہیں ان سب کو بدیع الملک نے زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہے انھیں کے بھروسے پر یہاں آیا ہے گل اندام نے کہا کیا بنا سکتا ہے ایک سحر میں سب کو فنا کر دونگا مسلمانوں میں جو جو صاحب تحفہ جات ہیں اگر وہ مجھے اپنے تحفہ نہ دیں تو ساحری میں اپنا نام نہ رکھوں فیروز نے کہا بجا ہے صاحب مجھکو یقین ہے اور شہنشاہ اشراق بھی آپ کو اچھا جانتے ہیں غائبانہ آپکی تعریفیں بیان کرتے ہیں میں تو ہمہ وقت آپکے کمالات سے واقف نہیں تھا یہ جانتا تھا کہ اگر آپ ایسے نہ ہوتے تو مرحلے کے حاکم کیوں قرار دیئے جاتے یہ باتیں کہکے فیروز نے رخصت طلب کی گل اندام نے کہا مسلمان کہانتک آگئے ہیں فیروز نے کہا آپ کے مرحلے سے بہت قریب ہیں گل اندام نے کہا آپ تشریف لیجائیے میں اُنکا بند و بست کرنے کو جاتا ہوں دیکھئے اسیوقت کیا بات کرتا ہوں کہ سب مسلمان آگے نہ بڑھ سکیں فیروز نے کہا میں کل آکے پھر خبر لونگا آپ کی کوشش و محنت کی داد دونگا یہ کہکر فیروز روانہ ہوا گل اندام بھی اپنی جگہ سے اُٹھا اسباب سحر ہمراہ لیا مرحلے کی دیوار سے نکل کر باہر ہوا آیا عجب کیفیت دیکھی لشکر اسلام کی شان و شوکت جوانان شیردل کی صولت گل اندام دیر تک سب کی صورتیں دیکھا کیا لشکر اسلام بھی بے تکلف آگے بڑھ گیا گل اندام یہ حال دیکھکر وہاں سے واپس آیا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

یہ لوگ جو قریب دیوار مرحلے کے پہونچے بدیع الملک نے جوانان گردستان کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ اس دیوار کو گرا دو سب پہلوان دیوار کی طرف بڑھے دیوار پر بہت کچھ زور کیا مگر کچھ اثر نہ معلوم ہوا مجبور ہوکے خدمت بدیع الملک میں واپس آئے عرض کی شہریار اگر ہم لوگ اسطرح پہاڑ پر زور کرتے تو سرمہ بنا دیتے مگر کیا کریں دیوار کو جنبش نہیں ہوتی آپ گرگین درشت چنگال سے فرمایئے وہ جاکر اس دیوار پر زور کریں کیونکہ اُنکی طاقت

جو سب لوگوں کی طاقت سے زیادہ ہو بدیع الملک نے گرگین کی طرف اشارہ کیا گرگین نے جاکر دیر تک زور
کیا مگر دیوار کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی گرگین بھی مجبور ہوکے بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی آقائے نامدار
دیوار پر میں نے بہت زور کیا مگر ذرا جنبش بھی نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کی شاید یہ دیوار اصلی نہیں
ہے سحر کی ہے بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو میں دیوار کو گراتا ہوں مریخ نے عرض کی جب تک آپ یا
صاحبقران اس دیوار پر زور نہ کرینگے اسوقت تک اسکا گرنا بہت دشوار ہے بدیع الملک نام خدا لیکر آگے بڑھے
قریب دیوار پہونچے شاہزادے نے ایک گرز دیوار پر مارا گرز پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی دیوار شق ہوئی
دھواں بلند ہوا بدیع الملک نے دوسرا گرز مارا کہ دیوار میں در پیدا ہو گیا شعلہ ہائے آتش بھڑکنے لگے طبقہ جہنم
کی صورت سب کی نگاہوں میں پھر گئی دیر تک شعلے اٹھا کئے پھر تاریکی چھائی جب تاریکی بھی دفع ہوئی تو بدیع الملک
نے دیکھا دیوار گر گئی ہے سامنے میدان معلوم ہوتا ہے صاحبقران نے بدیع الملک کی جرأت و ہمت کی بہت تعریف
کی لشکر کو لیکے آگے بڑھے وہاں سے چند ساحر پیدا ہوئے بدیع الملک کے قریب آئے کہا اے جوان طلسم کشا
تو نے دیوار گرائی اپنی جرأت دکھائی ہمارے شہنشاہ گل اندام آپ سے بہت خوش ہیں فرماتے ہیں اگر یہ جوان
اپنے ارادے سے باز آئے تو میں اپنے مرتبے کا منتظم اسکو قرار دوں بدیع الملک نے فرمایا مردان عالم
کہیں اپنے ارادے سے باز آتے ہیں اگر گل اندام کو کچھ خوف ہے تو ہمارا سد راہ نہ ہو جانے دے ساحروں نے کہا یہ
کب ممکن ہے وہ شہنشاہ کی طرف سے اسی واسطے مقرر ہیں کہ جو کوئی طلسم کی طرف آئے اسکو روکیں بدیع الملک
نے فرمایا تو وہ اپنے کام کو انجام دیں اگر ہماری قسمت میں اس طلسم کی فتح ہے تو مرحلے کو سر کرکے نکل جاینگے ورنہ جو منظور
الٰہی ہوگا پیش آئیگا ساحروں نے جب بدیع الملک سے جواب صاف پایا واپس ہوئے گل اندام کے پاس
آئے کہا ہم مسلمانوں کے لشکر میں گئے تھے انکا ارادہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ کسی طرح نہ رکینگے اور آپ
کو اس امر کی خبر بھی نہیں کہ انھوں نے دیوار پر حملہ کر دی ہے اور بڑھے آتے ہیں گل اندام نے کہا تم نے بہت برا کیا جو انکے
پاس گئے ہم نہیں معلوم کیا سوچتے تھے اور کیا ارادہ تھا ساحروں نے کہا ہمکو آپ کے ارادے کی خبر نہ تھی اسوجہ سے
گئے اگر یہ جانتے کہ آپنے اور کوئی فکر کی ہے تو ہرگز نہ جاتے گل اندام نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اب ان لوگوں کے
خبر نہ ہونا میں ایک انتظام بہت معقول کر چکا ہوں یہ کہکے گل اندام نے ساحر کو بلایا ایک نامہ اس مضمون کا
تحریر کیا کہ اے طلسم کشا میں نے سنا ہے کہ تو صاحب جرأت ہے اور خلاف مردانگی کوئی بات نہیں کرتا ہے بہتر ہے میں چاہتا ہوں
کہ دو روز اپنا لشکر لیکر مقیم ہو تیسرے روز میں تجھسے مقابلہ کرونگا ابھی میرے یہاں کوئی بند و بست جنگ کا نہیں ہے جب
میں علاقہ جات سے اپنی فوجیں بلا لونگا تو تجھسے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لیکر ساحروں کو دیا ساحر لیکر روانہ ہوا بدیع الملک
نوجوان لشکر کو لئے ہوئے بڑھے آتے تھے کہ ساحر نے جھکے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا
ساحر نے عرض کی میں طلسم کشا سے ملنا چاہتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو بیان کر ساحر نے گل اندام کا خط دیا
بدیع الملک نامے کو صاحبقران کے پاس لیکر آئے اور عرض کی یہ نامہ حاکم طلسم نے بھیجا ہے آپ ملاحظہ فرمائیں امیر
نے فرمایا تم نامے کو دیکھو تمہارے پاس آیا ہے بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا صاحبقران سے عرض کی گل اندام اجازت چاہتا
ہے کہ اپنا لشکر علاقہ جات پر سے بلانے تین یا چار روز کی مہلت کا طلبگار ہے میں مہلت دیتا ہوں صاحبقران نے فرمایا ضرور
مہلت دینا چاہیے بدیع الملک نے نامے کے پشت پر لکھ دیا کہ ہمنے مہلت بخوشی دی یہ لکھکر نامہ دوبارہ ساحر کو دیا اور لشکر کو حکم دیا
ہو کہ بارگاہیں فوراً استادہ ہوں بدیع الملک اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی بارگاہوں میں گئے

صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک بارگاہ صاحبقران مین گئے
اور سب سردار بھی جمع ہوئے ذکر جنگ شروع ہوا اگر نامہ وار گل اندام جو نامہ لیکر بدیع الملک کے پاس آیا
تھا جواب لیکر واپس ہوا تو گل اندام کے پاس پہونچا نامہ کا جواب نکھا گل اندام نے کہا وہی ان لوگون کی ہمت
وجرأت مین شک نہین مین نے مہلت طلب کی فوراً مہلت دیدی اب مین سب انتظام درست کر لونگا یہ کہکر اس نے
عیارون کو طلب کیا سب عیار آئے گل اندام نے کہا کوئی تم مین ایسا بھی ہے جو تحفہ جات اہل اسلام سے لے آئے
مگر وہان بھی عیار موجود ہین سرخاب عیار اور فتانہ عیارہ بھی نے کہا اے شہنشاہ اور عیارون کو تو اپنی عیاری پر ناز
ہے یہ تو ایسے مقامات پر نہین جاتے ہین ہم دو سب مین کمتر ہین اگر اجازت ہو تو جاکر آج ہی اسکے تحفہ جات لا دین
گل اندام نے کہا جو خدا پرستون کے تحفہ جات لائیگا انعام مین ایک ملک پائے گا سرخاب نے کہا مین جاتا ہون
اور فتانہ کو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون دونون مین سے جسکی عیاری بڑھیگی تحفہ جات لاکر آپ کو دیگے گل اندام
نے دونون کو رخصت کیا دونون بانہ ہاے عیاری سے درست ہو کے چلے قریب شام لشکر اسلام مین پہونچے
ان دونون نے اپنی صورتین تبدیل کرلین تھین لشکر اسلام مین پہونچکر لوگون سے پوچھا یہ لشکر کسکا ہے کہان جاتا ہے
لوگون نے کہا یہ لشکر صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا ہے اس طلسم مین برائے فتاحی آئے مین حاکم طلسم
نے چند روز کی مہلت طلب کی ہے اس وجہ سے یہان لشکر اترا ہے ورنہ بدیع الملک نامدار کا یہ ارادہ تھا کہ
یہان قیام نکرین سب مراحل کو طی کر کے خاص طلسم مین جائین • وہان مقابلہ پڑے اب ولیکن درمیان ٹھہرے
ہین جب گل اندام کا لشکر آئیگا مقابلہ پڑے گا ایک دن مین فیصلہ ہو جائیگا اور آگے بڑھینگے ان لوگون نے کہا
اہل اسلام بھی سحر مین طاق ہین جو ایسے طلسم مین اسطرح آئے ہین اور یہ ارادہ رکھتے ہین کہ خاص طلسم تک
پہونچین لشکر اسلام کے لوگون نے کہا ہم لوگ سحر کو حرام جانتے ہین بجرأت وہمت مقابلہ کرتے ہین اسیطرح بہت
سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا آج تک کسی نے فتح نہ پائی کوئی ہم پر غالب نہ آیا اب تم اپنی کیفیت بیان
کرو دونون عیارون نے کہا ہم مسافر ہین اپنے گھر سے برائے روزگار نکلے تھے اسطرف چلے آئے یہان لشکر کو
ٹھہرے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ لشکر مین جائین شاید سرداران لشکر ہمین ملازم کرلین اگر یہان کوئی صورت نکل
آئیگی ٹھہر جائینگے ورنہ اور آگے جائینگے اہل اسلام نے کہا اگر تمھارا یہی ارادہ ہے تو سرداران اسلام کی بارگاہون مین جاؤ
اپنی کیفیت بیان کرو یقین ہے تمھارے واسطے کوئی صورت ہو جائے گی دونو عیار بصورت مبدل ہان سے
چلے قضا رے کار خواجہ عمرو نامدار اسطرف سے آتے تھے دو غیر شخصون کو جو دیکھا خواجہ نے دونون کو روک کر کہا تم
کون لوگ ہو کہان جاتے ہو دونون نے جواب دیا ہم لوگ مسافر ہین یہان برائے ملازمت آئے تھے لشکر کو اس
جگہ پر ٹھہرے ہوئے دیکھا دو ایک شخصون سے دریافت کیا کہ یہان کوئی صورت روزگار ہو جائگی انھون نے کہا
سردارون کی بارگاہ مین جاؤ یقین ہے کوئی صورت نکل آئے اسی غرض سے ہم لوگ اسطرف جاتے ہین اگر آپ کو
معلوم ہو تو کسی سردار کا نام بتا دیجیے خواجہ نے جو بطریقی انداز کلام سے شناخت کرلیا کہ یہ مسافر نہین عیار
ہین گل اندام نے انکو بھیجا ہے سوچ کر خواجہ نے کہا تم لوگ کیا کمال رکھتے ہو کیا نام ہے کہان کے رہنے والے
ہو دونون نے کہا کہ ہم لوگ خدمتگاری کے کام سے بخوبی ماہر ہین ہمارا آبائی پیشہ ہے خواجہ نے نام پوچھے ایک نے کہا
ہمارا نام مسرور نیک قدم ہے دوسرے نے رفیق مبارک فال اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا تم لوگ اگر نوکری کے
متلاشی ہو تو مین اپنے پاس تمھین نوکر رکھتا ہون مگر جو جو امور تمسے بیان کرون انکی تعمیل کرنا ہوگی دونون نے کہا

ہم لوگ بسر و چشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرینگے خواجہ نے کہا اول تو شب بھر تمھیں بیدار رہنا ہوگا کہ ہمارے لشکر میں سب سمجھتے
ہیں اور ہر ایک سردار کی بارگاہ میں دورہ کرنا ہوگا انکی خیریت سے ہمیں وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہنا یہ سنکر دونوں بہت
خوش ہوے دلمیں خیال کیا یہ تو اپنے مفید مطلب بات نکلی خواجہ سے کہا حضور ہم ہر طرح موجود ہیں جو آپ حکم فرمائینگے
ہم بسر و چشم بجا لائینگے خواجہ دونوں کو ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ میں آئے ایک جگہ دونوں کو بیٹھنے کی اجازت دی باتیں کرنا شروع
کیں ایسی دلجوئی کی باتیں کیں کہ دونوں دام تزویر خواجہ میں اسیر ہوئے جب خواجہ دونوں کو اپنے عمل تقریر سے تسخیر کر چکے تب
کہا بھائی ایک بات ہم کہتے ہیں گو تم جدید ملازم ہو مگر ہم تمھیں قدیم سے بہتر جانتے ہیں اصل میں ہم یہاں ایک غرض سے
آئے ہیں اس بات کو اپنے ہی تک رکھنا کسی پر افشا نہ کر دینا دونوں نے کہا کیا مجال جو آپ کی بات کسی پر افشا ہو خواجہ نے کہا
سابق میں ہم شہنشاہ فیروز ستارہ پیشانی کے ملازم تھے جب خدا پرست وہان گئے اور طلسم کو ان لوگوں نے تباہ کیا اور
شہنشاہ وہان سے نکل گئے تو ہمسے اُنھوں نے یہ فرمایا تھا کہ خدا پرست تحفہ جات ہمارے طلسم سے الیسے لیے جاتے ہیں جنکی
وجہ سے یہ لوگ بڑے بڑے طلسم فتح کر لینگے اور جب تک حمزہ ثانی اور بدیع الملک نہ مر جائینگے اسوقت تک ہمیں
طلسم میں آنا نصیب نہ ہوگا پس تم اپنے تئیں ظاہری رفیق مسلمانوں کا بتاؤ اور انکے ہمراہ رہو اگر موقع پاؤ تو انکو قتل کر ڈالو اور تحفہ جات
لیکر ہمارے پاس آنا ہم اپنے طلسم پر جا کر قبضہ کر لینگے پھر جو کوئی ہمارے مقابلے میں آئیگا ہم اُس سے سمجھ لینگے خوف تو صرف انہی دونوں
کی ذات سے ہے جب یہ نہ ہونگے تو کہیں خوف نہ رہیگا اسواسطے ہم انکے ہمراہ ہیں مگر آجتک کوئی موقع ہمیں نہیں ملا شہنشاہ
کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اب تنگ ہیں اعتبار بڑھایا ہے کہ شب کو طلایہ داری کے واسطے بھی ہمیں جاتے ہیں ہر ایک سردار کی بارگاہ
میں شب کو بے تکلف چلے جاتے ہیں اپنے ملازمین کو بھیجتے ہیں سب سردار تو سوتے ہیں مگر حمزہ ثانی و بدیع الملک
شب بھر بیدار رہتے ہیں جب انکی بارگاہ میں کسی ارادے سے گیا انکو بیدار پایا مجبور ہو کے واپس آیا اگر اس امر کو تم گوارا کرو
تو ہم تمھاری تنخواہ میں بھی بڑھا دوں اور بڑے آرام سے رکھوں دونوں عیار خوش ہوے کہا جناب ہم لوگ اسی کام کے واسطے
آئے ہیں اور یہ کوشش خاص شہنشاہ فیروز کے لیے کرتے ہیں ہمیں نوکری کی کیا ضرورت ہے سلطان شرق کے ملازم ہیں
سو روپیہ ماہوار پاتے ہیں علاوہ اسکے ہر مہینے میں انعام اسقدر ملتا ہے کہ تنخواہ کی ضرورت نہیں رہتی گل اندام زرد چشم
جادو نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حمزہ ثانی اور بدیع الملک سے تحفہ جات لاؤ تو ایک ملک کی سلطنت تمھیں انعام میں دیں
خواجہ نے جو یہ سنا جلدی سے اُٹھکر بغلگیر ہوئے مگر جب خواجہ قتانہ عیار بچی کے گلے ملے تو قتانہ اپنے تئیں بچاتی ہوئی
خواجہ کے گلے ملی خواجہ نے اُس سے آنکھ ملائی معلوم ہوا کہ یہ عیار بچی ہے خواجہ نے کہا اب بہتر ہوگا اپنی صورت اصلی ظاہر
کریں کیوں اسطرح کی صورت بنائے رہیں سرخاب نے کہا کہ ایسا نہ ہو عیاران اسلام سے کوئی ہم کو دیکھکر پہچان لے
خواجہ نے کہا اپنے بانا سے عیاری یہاں رکھدو معمولی پوشاک پہن لو میں تمھیں اپنے ہمراہ صاحبقران کی بارگاہ میں لیجاؤں
جہاں جہاں تحفہ جات رکھے ہیں وہ جگہیں بھی تمکو بتا دونگا قتانہ نے عرض کی میں کیونکر جا سکونگی مجھکو اسی حالت پر رہنے دیجیے
خواجہ نے کہا اس صورت کو بدل ڈالو سرخاب نے فوراً رنگ روغن عیاری کا چھڑایا منہ ہاتھ دھو کے معمولی کپڑے پہنے
قتانہ نے بھی رنگ روغن چھڑایا خواجہ کی نگاہ جو قتانہ پر پڑی صورت اچھی معلوم ہوئی خواجہ نے قتانہ کی طرف
دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری قتانہ نے شرما کے گردن جھکالی مگر تبسم ہو ہی گیا خواجہ نے کہا اب اپنی صورت تبدیل کرو میں تمھیں
دربار میں حمزہ کے لے چلوں قتانہ نے اُسی وقت اپنی صورت تبدیل کی سرخاب اصلی صورت پر رہا خواجہ دونوں
کو ساتھ لیکر دربار میں صاحبقران کے آئے امیر نے دیکھا خواجہ دو اجنبی شخصوں کو ساتھ لاتے ہیں سمجھے ایسی ہی
کوئی بات ہوگی یہ سوچ کر خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر آ کے بیٹھے ان دونوں عیاروں کو بھی اپنے پاس بٹھایا

سرداروں نے کہا خواجہ یہ دو شخص تمہارے ساتھ کون ہیں خواجہ نے کہا یہ میرے عزیز ہیں ایک نسبتی بھائی ہے دوسرے
سے ایسا رشتہ ہے جسکو افشا کرنا اچھا نہیں ہے آج میرے گھر ہے یہ دونوں صاحب تشریف لائے ہیں انکو بھی روزگار
کی ضرورت تھی میں نے کہا تم یہاں رہو جب کسی سردار کو ضرورت ہوگی تمہیں نوکر رکھا دونگا سردار سمجھ گئے کہ عیار ہیں
خواجہ نے انکو اپنے دام مکر میں گرفتار کیا ہے یہ سوچکر سب خاموش ہو رہے تھوڑی دیر تک خواجہ وہاں بیٹھے رہے
جب رات زیادہ گئی دونوں کو اپنے ساتھ لیکر بارگاہ میں آئے شراب وکباب دونوں کے سامنے رکھدی عیار
دن بھر کے بھوکے تھے شراب جو عمدہ پائی خوب پیا کباب بھی اچھی طرح سے کھائے کھاتے ہی بیہوش ہوئے خواجہ
نے دونوں کو نذر زنبیل کیا ایک کی صورت بنکر روانہ ہوئے خواجہ نے ان لوگوں سے پتا دریافت کرلیا تھا اور
جو ضروری باتیں تھیں وہ بھی پوچھ لی تھیں راہ طے کرکے گل اندام جادو کے مکان پر صبح کو پہنچے اسوقت فیروز بھی
آیا ہوا تھا خواجہ نے اپنی صورت فتانہ عیارچی کی بنائی تھی بے تکلف گل اندام کے پاس پہنچے دیکھا فیروز تاجدار شیبانی
سامنے بیٹھا ہے فتانہ نقلی نے جھک کے فیروز کو سلام کیا اور اشارہ سے مسکرا دیا فیروز اس ادا پر مرگیا گل اندام نے کہا
اے فتانہ سرخاب کہاں ہے فتانہ نے جواب دیا وہ اپنی عیاری کی فکر میں ہے گل اندام نے کہا اور تم کیوں واپس آئیں
فتانہ نے کہا حمزہ کی حرز ہیکل لائی ہوں اور سرخاب طلسم کشا کے تحفجات کی فکر میں بصورت خدمتگار بارگاہ طلسم کشا
میں ہیں میرا ارادہ بھی ابھی آنے کا نہ تھا مگر یہ خیال ہوا اگر ایسا ہو وہاں کوئی بات پیدا ہوجائے اور ہم لوگ گرفتار ہوں
تو یہ تحفہ بھی چھن جائے اس سبب سے چلی آئی گل اندام نے کہا اے فتانہ حرز ہیکل میں دیکھوں فتانہ نے کہا میں ابھی
حاضر کرتی ہوں یہ کہکر بقچہ عیاری کھولا ایک ہیکل نکالی گل اندام کو دی کہا اب حمزہ کے پاس کوئی تحفہ نہیں ہے صرف جان
کا خوف باقی ہے یقین ہے کہ سرخاب سب تحفجات لاوے گل اندام نے ہیکل لیکر اپنے پاس رکھی بہت کچھ زر وجواہر منگا کر فتانہ
نقلی کو دیا فتانہ نے کہا میں ایک امر کی اور امیدوار ہوں گل اندام نے کہا کہو فتانہ نقلی نے کہا اگر آپکا حکم ہو تو میں یہ ہیکل
سلطان اخراق کو دکھاؤں انسے بھی خلعت وانعام پاؤں پھر آپکی خدمت میں حاضر کرونگی فیروز اسکے جمال پر فریفتہ ہو ہی
چکا تھا کہا میرے نزدیک بہتر ہے کہ یہ ہیکل یہاں نہ رہے ایسا نہ ہو عیاران اسلام آئیں اور مکر کرکے اسکو لیجائیں
گل اندام نے کہا عیاروں کی کیا مجال جو یہاں آسکیں میں آج ہی اسکا انتظام کیے دیتی ہوں فیروز نے کہا حرز ہیکل کا
وہیں رہنا اچھا ہے گل اندام نے کہا آپ کو اختیار ہے لیتے جائیے فتانہ نے کہا میں بھی آپ کے ہمراہ چلونگی فیروز نہایت
خوش ہوا کہا بہت اچھی بات ہے آج اگر تم وہاں چلو تو خلعت وانعام بھی پاؤ فتانہ نے کہا اب دیر نہ لگائیے تشریف
لے چلئے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا اپنے تخت پر فتانہ نقلی کو بٹھا کر چلا راہ میں فتانہ نے کہا اے شہنشاہ
مجھے شدت تشنگی بہت پریشان کیے ہوئے ہے اگر آپ تخت اتار دیں تو میں کہیں پانی تلاش کرکے پیوں فیروز بھی چاہتا تھا
کہ عرصہ ہو جلدی اخراق کے پاس نہ پہونچیں یہ بات جو سنی جلدی سے تخت اتارا فتانہ اتری ایک جانب
چلی فیروز نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں فتانہ نے مسکرا کے جواب دیا آپ میرے ہمراہ نہ آئیے فیروز نے کہا اے
جان جہان میں نے جسوقت سے تمہاری صورت دیکھی ہے دل بیتاب ہے خدا کے واسطے رحم کرو دل کو تسلی دو فتانہ نے مسکرا کے
کہا آپ کی اچھی طبیعت ہے کہ جلدی سے مائل ہوگئی اور دل بھی بیتاب ہوگیا ایسی باتیں مجھ سے نہ کیجیے فیروز نے بہت منت
سماجت کی فتانہ نے کہا میں پہلے پانی پی لوں تو میرے ہوش درست ہوں فیروز خود پانی تلاش کرنے کو ایک سمت
چلا فتانہ نقلی دوسری جانب روانہ ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک چشمہ آب نظر آیا فتانہ نقلی نے آواز دی اے شہنشاہ
یہاں پانی موجود ہے تشریف لائیے آپ بھی نوش فرمائیے فیروز جھپٹ کر آیا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ پانی نہایت سرد ہے

نوش فرمایئے فیروز نے پانی پیا پیتے ہی زمین پر گرا بیہوش ہوا فتانہ نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کرکے فیروز کی زبان میں سوزن دیا داخل زنبیل کیا اب خواجہ نے چاہا کہ سرخاب و فتانہ کو نکالیں اور اُنسے کیفیت اشراق کے بیان کی دریافت کریں پھر خواجہ کو خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کوئی ساحر یہاں آجائے اور مجھکو بھی اسیر کرکے لیجائے کسی گوشے میں چلکر ان دونوں کو نکالنا چاہیئے یہ سوچ کے خواجہ ایک گوشے میں آئے پہلے سرخاب کو نکالا سرخاب جو ہوشیار ہوا اپنے کو اس کیفیت میں پایا دیکھا ایک دبلا پتلا آدمی سامنے تازیانہ لیے کھڑا ہے سرخاب نے کہا اے شخص تو کون ہے اور مجھکو یہاں کیون لایا ہے خواجہ نے کہا اے سرخاب اب شناخت میں خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے سرخاب نے دیکھا اسوقت مسلمان ہوجانے سے جان بچتی ہے کہا اے شخص مجھے کچھ عذر نہیں ہے خواجہ نے اُسکی پیشانی کو دیکھا تو تیرگی کفر دور نہیں ہوئی تھی خواجہ نے کہا اے سرخاب میں نے اپنی عمر قیافہ شناسی میں صرف کی ہے تو ابھی لصدق دل مسلمان نہیں ہوا ہے سرخاب نے کہا میں بدل مسلمان ہوتا ہوں اور اپنے مذہب باطل پر لعنت کرتا ہوں خواجہ نے کہا میں تیری دروغگوئی کا اعتبار نہیں کرتا جسوقت تو بصدق دل مسلمان ہو جائیگا مجھکو معلوم ہوجائیگا سرخاب نے کہا اے شخص اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہے تو قتل کر میں موجود ہوں ورنہ یہ الزام میرے سر پر رکھ کہ میں مسلمان نہیں ہوا خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا سرخاب چپ ہو گیا کہا اے شخص میں مسلمان ہوں مجھے کیون تازیانے لگاتا ہے خواجہ نے تین چار تازیانے لگائے مگر اُسنے صدق دل سے اسلام قبول نہیں کیا خواجہ نے حباب مار کے اُسکو بیہوش کیا داخل زنبیل کرکے فتانہ کو نکالا اُسی طرح باندھ دیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوے مگر دلمیں یہ خیال کرتے جاتے ہیں کہ خواجہ اگر فتانہ نے بھی انکار کیا تو کیا اسکو بھی تازیانے لگاؤگے بھلا کیونکر ہو سکیگا کہ اُسکے جسم نازک پر تازیانے لگاؤں دیر کے بعد خیال آیا کہ سرخاب جادو کی صورت بنکر اس سے یہ بات ظاہر کی جائے کہ میں مسلمان ہوا اب تجھے بھی لازم ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کیا عجب ہے جو اس بات کو سنکر اپنا مذہب ترک کرے پھر سوچے کہ وہ بھی عیار ہے ضرور پہچان لے گی یہ سوچ کے خواجہ نے دلمیں خیال کیا جو کچھ ہو اگر مسلمان ہونے سے انکار کریگی تو بیہوش کرکے پھر لیچلونگا دیکھا جائے گا اور کوئی صورت نکالونگا فتانہ کو ہوشیار کیا فتانہ کچھ پھر بھی جانتی تھی جیسے ہی خواجہ نے ہوشیار کیا اور اُسنے اپنے تئین اس کیفیت میں پایا اشارہ کیا کہ ریسمان کھلکر بدن سے جدا ہوگئے فتانہ دو حرف سحر کرکے اُڑی خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ ساحرہ ہے جلدی سے گلیم اوڑھلی فتانہ حیران ہوئی دلمیں اپنے خیال کیا کہ میں یہان کیونکر آئی اور یہ دبلا سا آدمی کون تھا سرخاب کہان گیا یہ سوچ کے اشراق جادو کی طرف روانہ ہوئی کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

اب خواجہ عمرو کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ انھون نے دیکھا کہ فتانہ اشراق آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئی سوچے کہ اب اُسطرف جانا اچھا نہیں ہے جاکر وہاں سب کو اس حال سے مطلع کرے گی بہتر یہی ہے کہ اب گل اندام کی طرف واپس چلو اور گل اندام کو اسیر کرکے کچھ مزدوری وہان سے لے کے اپنے لشکر میں چلو یہ سوچ کے خواجہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے مگر گلیم اوڑھے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد گل اندام کے مرحلے پر پہونچے دیکھا ہر ایک جانب شعلہ ہائے آتش بلند ہیں خواجہ نے ذہن میں یہ خیال کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ میں عیارون کے واسطے بندوبست کرونگا یقین ہے یہی بندوبست اُسنے کیا یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی گلیم اتاری ایک طرف دو تین ساحر جاتے تھے اُنکے پاس پہونچے کہا کیون بھائی یہ آگ کیسی ہے ساحرون نے کہا ہائے تمکو نہیں معلوم گل اندام ازدحشم جادو

جو اس مرحلے کے حاکم ہین اُنھون نے عیارون کے واسطے یہ بندوبست کیا ہی اب عیار یہان نہین آسکین گے
اور اگر آنے کا ارادہ کرینگے دیوار پر پاؤن رکھتے ہی سر کٹ کے گر جائیگا خواجہ بہت حیران ہوئے اور آگے
بڑھے دیکھا دو تین ساحر سامنے سے آتے ہین خواجہ نے اُنکو آواز دی ■ ساحر قریب آئے خواجہ نے
کہا کیون صاحب یہ آگ آج یہان کیسی روشن کی گئی اُن ساحرون نے بھی وہی بات بیان کی جو پہلے ساحرون نے
کہی تھی خواجہ نے کہا یہ سحر خاص سلطان کا ہی ساحرون نے کہا سلطان ایسے سحر نہین کرتے یہ سحر آتش بار جادو کا
ہی آتش بار جادو قلعہ آتش مین بیٹھا ہی وہان سے سحر کر رہا ہی خواجہ نے کہا کیون بھائی اُسکا قلعہ کہان ہی ساحرون
نے پتہ دیا خواجہ اُنکے سامنے تو آگے بڑھ گئے مگر ان لوگون کے جانے کے بعد خواجہ نے اپنی صورت تبدیل
کی اور طرف قلعہ آتشین کے چلے قریب دو کوس کے پہونچ کے خواجہ نے دیکھا ایک قلعہ آگ کا معلوم ہوتا
ہی اُسکے نگہبان بھی سب آتشی ہین چارون طرف اندران آتش فشان بیٹھے ہوئے قلعہ ہاے آتشین چھوڑ رہے
ہین خواجہ بہت حیران ہوئے کہ اس آتشکدہ مین کیونکر گذر ہوگا خدا کو یاد کیا آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر آتش
بدان آتا ہی خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا کیون بھائی یہ قلعہ کسکا ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اُس ساحر نے کہا
یہ قلعہ آتشین ہی اور یہان کا حاکم آتش بار جادو گل اندام زرد چشم جادو کا ملازم ہی خواجہ نے کہا بھلا جو
لوگ اُنکی ملاقات کو جاتے ہون گے تو کیونکر جاتے ہونگے ساحر نے ایک چنگاری آگ کی مُنہ سے نکال کر دکھائی
کہا جسکو آنے کی ضرورت ہوتی ہی ایسی چنگاری اپنے مُنہ مین رکھکر آتا ہی اُس پر یہ آگ تاثیر نہین کرتی خواجہ نے
کہا پھر یہ آگ کہان ملتی ہی ساحر نے کہا یہ آگ افتراق جادو کے پاس ہی جسکو آتش بار جادو کی ملاقات
کرنا ہوتا ہی وہ پہلے سلطان اشراق کو عرضی دیتا ہی وہ اپنے آتش کدے سے ایک چنگاری منگا کے دیدیتے
ہین وہ شخص یہان آتا ہی اول تو جدید کوئی ملاقات کو بھی نہین آتا جو آنے والے ہین اُن کے پاس موجود ہی خواجہ نے
کہا تم کس کام پر یہان مامور ہو ساحر نے کہا مین آتش بار جادو کی خدمتگاری مین موجود رہتا ہون جو ضروری
ہوتے ہین اُنکے واسطے مجھکو بھیجتے ہین خواجہ نے ساحر کو ایسا باتون مین لگایا کہ ساحر نے خواجہ سے کہا اگر تمھارا جی
چاہتا ہی کہ اس طلسم کی سیر کرو تو میرے ہمراہ چلو مین تمھین طلسم کی سیر کرا دون خواجہ نے کہا مین بہت ممنون
احسان ہونگا اگر تم مجھے اس طلسم کی سیر کرا لاؤ گے ساحر نے اُس آگ کے دو ٹکڑے کیے ایک خواجہ کو دیا ایک اپنے پاس
رکھا خواجہ کو اپنے ہمراہ اندر لایا عمرو نے دیکھا ہر طرف سواے آتش کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ساحر ایک ایک
چیز کی سیر کراتا ہوا خواجہ کو اپنے ٹھکانے پر لایا عمرو نے دیکھا وہ بھی ایک آگ کی زمین ہی ساحر نے کہا اے شخص اپنا
نام بتا خواجہ نے کہا میرا نام ہشیر چنگ نواز ہی مین اکثر ساحرون کے پاس جاتا ہون چنگ سناتا ہون مجکو بہت کچھ
زر انعام ملتا ہی مگر تم اپنا نام تو بتاؤ ساحر نے کہا میرا نام سمن خیز جادو ہی مگر اے ہشیر چنگ نواز مین چاہتا ہون
کہ تمھارا کمال دیکھون ذرا میرے سامنے تو چنگ بجاؤ خواجہ نے کہا یہان میرے پاس چنگ موجود نہین ہی اگر یہی تمھاری
خوشی ہی تو مین بجاؤ گا کے تمھین سناتا ہون سمن خیز نے کہا مین تمھارے واسطے چنگ لاتا ہون یہ کہکے وہان سے
روانہ ہوا آتش بار کے کارخانے سے چنگ اُٹھا لایا ہشیر نقلی کو چنگ دیکر کہا بھائی اب چنگ بجاؤ مجھکو سناؤ ہشیر نقلی
نے چنگ اُٹھا کے بجانا شروع کیا سمن خیز جادو محو ہوگیا تھوڑی دیر تک خواجہ چنگ نوازی کرتے رہے جب اچھے
دیکھا کہ اب سمن خیز جادو بالکل بیہوش ہوگیا ہی تو چنگ موقوف کیا سمن خیز کو دیر کے بعد ہوش آیا کہا بھلا ہشیر واقعی
بیشک چنگ نوازی کرتے ہو ہشیر نقلی نے جواب دیا بھائی کیا اپنی کیفیت تمسے بیان کرون اسی چنگ کی بدولت ہزارون

روپے پیدا کیے مگر اب ایک بھی باقی نہیں ہے کیا کریں اب ساحر بھی نہیں سنتے مجبور ہو کے بطرف آپ کے نکلے یہ خیال کیا
تھا کہ کوئی رئیس مل جائیگا تو کچھ سلسلہ روزگار کا ہو جائیگا سمن خیز نے کہا میں تمھیں اپنے آقا کے پاس لیچلتا ہوں وہ جسوقت
تمھارا کمال دیکھینگے ضرور ملازم رکھ لیں گے ہم تم ایک جگہ رہینگے اور ہمارے آقائے نامدار تمھاری بہت قدر کریں گے
مشیر نقلی نے کہا میں تمھارا بہت ممنون احسان ہونگا سمن خیز نے کہا تم اسیوقت میرے ہمراہ چلو مشیر نقلی نے کہا اس سے
بہتر کیا بات ہے یہ کہکر اُٹھے سمن خیز بھی ہمراہ ہوا مشیر نقلی کو ایک بارہ دری تک لاکے دروازے پہ ٹھہرایا کہا میں تمھاری
اطلاع کروں تم یہاں ٹھہرو مشیر نقلی وہیں ٹھہر رہا سمن خیز آتش بار جادو کے پاس آیا کہا حضور ایک شخص بہت دور
سے آیا ہے جنگ نوازی میں کمال حاصل ہے ابھی میں اُسکو اپنے یہاں لایا تھا اُسنے جنگ بجایا میری عجیب کیفیت ہوگئی تھوڑی
دیر کے بعد اُسنے رخصت چاہی مجھکو خیال آیا کہ اگر حضور کی قدمبوسی کے واسطے حاضر ہو تو کیا عجب ہے ہمکی مغلی وضع ہو جائے
آتش بار نے کہا اے سمن خیز اگر وہ شخص ایسا ہے تو میرے پاس لاؤ میں اُسکے کمال کو دیکھونگا سمن خیز جادو باہر آیا مشیر نقلی
کو اپنے ہمراہ لے گیا مشیر نقلی نے آتش بار کو جھک کے سلام کیا دعا دیکر عرض کی آج میری قسمت یاور ہوئی جو آپ سے
شہنشاہ کی قدمبوسی حاصل ہوئی آتش بار نے کہا اے مشیر میں نے تمھاری بہت تعریف سنی ہے دیکھوں تمھیں فن جنگ نوازی میں
کیسا دخل ہے مشیر نقلی نے عرض کی میں بالکل اس کو چہ سے نابلد ہوں آپ حضرات کے صدقے میں میرا پیٹ بھر جاتا ہے آتش بار
نے کہا عجز و انکسار کو رہنے دیجئے کچھ کمال دکھائیے مشیر نقلی نے جنگ نوازی شروع کی دیر تک چنگ بجایا آتش باز کی
یہ کیفیت ہوئی کہ جھومنے لگا اور جسقدر ساحر وہاں موجود تھے اُنکی بھی عجیب حالت ہوئی کسی کو ہوش باقی نہ رہا جب جی سیر ہو گیا
مشیر نقلی نے جنگ موقوف کیا آتش بار کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا حواس درست ہوئے آتش باز بہت خوش ہوا
بہت کچھ مال و اسباب دیا کہا اے مشیر جنگ نواز تیرا مثل نہیں ہے مگر افسوس ہے کہ آجتک تو اس کیفیت سے رہا اور کوئی قدردان
تجھے نہ ملا جو تیری افلاس کو دور کرتا مشیر نقلی نے کہا اب حضور کو میں نے اپنی خوش قسمتی سے پایا ہے دامن دولت تا بہ حیات نہ
چھوڑونگا آتش بار نے کہا اے مشیر میں خود تمھیں ایک دم جدا نہ کرونگا مشیر نے عرض کی ابھی آپ نے میرا کمال نہیں دیکھا ہے
اگر میری ساقی گری ملاحظہ فرمائیے تو بہت خوش ہوجیے گا آتش بار نے کہا اے مشیر میں تمھاری ساقی گری بھی دیکھنا چاہتا ہوں
مشیر نقلی نے کہا پھر کلید میخانہ میرے سپرد ہو اور جسقدر روشناسان دامن دولت ہیں اُنکو جمع کیجیے تو آپ کو کیفیت ساقی گری
بھی دکھا دوں آتش باز نے اُسی وقت کلید میخانہ مشیر نقلی کے سپرد کی اور اُسی وقت چوبداروں کو طلب کیا کہا جسقدر
ہمارے قلعہ میں لوگ ہیں سب کو اطلاع دو کہ آج حاضر ہوں ایک مرد کامل آیا ہے اُسکے کمال دیکھیں چوبداروں نے سبکو
اس حکم سے مطلع کیا جسقدر باشندگان قلعہ تھے سب جمع ہوئے مشیر نقلی کلید میخانہ پاتے ہی میکدے میں داخل ہوا شراب
کو درست کیا تکلف سے صراحیوں میں بھرا صراحیاں کشتیوں میں لگائیں جام بھی قاعدے سے رکھے محفل میں شراب لیکر آیا
آتش بار نے اپنے مصاحبین سے کہا دیکھو مشیر جنگ نواز کس سلیقے سے شراب لایا ہے مشیر نے شراب محفل میں رکھی جام
لبریز کیا خوش الحانی سے چند شعر پڑھے رقصاں رقصاں جام سر پر رکھے ہوئے آتش بار کے پاس آیا کہا ایسے قدردان
کو سر سے شراب پلانا چاہیے آتش باز یہ حرکت دیکھکر پھڑک گیا جام لیکر پیا پھر تو مشیر نقلی نے سبکو شراب دی جب ایک
دور ہو چکا تو سبکی آنکھوں میں سرسوں پھولی آتش بار نے کہا کہ کل اندام اپنے تئیں بڑا ساحر تصور کرتا ہے مجھے حکومت کرتا
ہوا ایک برج میں نے تیار کر دیا ہے کہ کوئی عیار نہیں آسکتا ہے اُس سے یہ ہوسکا ہے میں حمزہ و اشراق جادو سے یہ بات کہونگا کہ کہیں
کی حکومت مجھے ملے یہ بھی یہاں کی حکومت کے لائق نہیں ہے ایک ذرا سا ہوا اس سے تیار نہ ہوسکا اسکے قریب جو اور مصاحبین
بیٹھے تھے انھوں نے کہا یہ سب باتیں یہیں تک ہیں اگر ابھی کل مذموم جادو یہاں آجائے تو سوائے تعظیم و تکریم کے اور کچھ نہ ہوسکیگا

آتش بار نے کہا کیا واہیات بکتے ہو اگر چاہوں تو ابھی اشراق کی سلطنت چھین لوں مصاحبین نے کہا تیری کیا
مجال جو کوئی حرف ناشائستہ سلطان اشراق کی شان میں زبان سے نکال سکے آتش بار جھلا کے اٹھا اور طلاقہ کرنے لگا
اور لوگ اسکے اٹھانے کو اٹھے وہ بھی گر گئے پھر محفل میں سب بیہوش ہوئے مشیر نظمی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو
عیار صاحبقران نعرہ کرکے پہلے آتش بار جادو کے زبان میں سوزن دیا پھر سب کی زبانوں میں سوزن دیکر
آتش بار کو ہنستا ہوا زنبیل میں رکھکر خنجر نکال کر جا پڑے جتنے ساحر بیہوش پڑے تھے سب کو قتل کیا تاریکی چھا گئی
آوازیں مہیب آیا کیں مگر خواجہ اپنے کام میں مصروف رہے جب سب کو قتل کر چکے تو آتش بار کو زنبیل سے نکالا خنجر مارا
کہ آتش بار کا شکم چاک قصہ پاک ہوا اس کے مرتے ہی عمارتیں گرنے لگیں تاریکی چھا گئی دیر کے بعد آواز آئی کہ
مرا نام من آتش بار جادو بود اس زمانے آنے کے بعد خواجہ نے دیکھا وہ قلعہ بھی منہدم ہے صرف ایک بارہ دری
باقی ہے خواجہ اسی بارہ دری میں موجود تھے مال و اسباب وہاں بہت کچھ تھا خواجہ نے سب مال و اسباب نادر
زنبیل کیا پھر سے بھی ساحروں کے مارنے کے لئے وہاں سے آگے بڑھے دیکھئے اب کیا ہو. لوگوں کا انتظار کرنا ہے خواجہ نے
شکر خدا کیا گلیم اوڑھ لے پھر مرحلہ کل اندام کی جانب چلے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت فتانہ جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو قید سے رہا ہو کر بھاگی تو اشراق کے پاس پہونچی اشراق اسوقت متردد بیٹھا تھا زمرد ثانی اور لوچ
اور بختگان بھی اسکے پاس موجود تھے کہ فتانہ عیارہ نے سلام کیا اشراق نے خوش ہو کر کہا ہے فتانہ اسوقت
کسواسطے اسطرف کا عزم کیا فتانہ نے کہا میں حیرت میں ہوں میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا ایک شخص کی قید سے
رہا ہو کر آئی ہوں اشراق نے کہا تجھے کسنے قید کیا تھا فتانہ نے کہا کہ میں تحفہ جات طلسم کشا لینے کے واسطے
سرخاب عیار کے ہمراہ گئی تھی وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ جو شہنشاہ فیروز کا بہت بڑا رفیق ہے اور
اس واسطے لشکر اسلام میں رہتا ہے کہ جب موقع پائے تو حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو قتل کرے اور
تحفہ جات لیکر فیروز کے پاس آئے بختگان یہ سنکر ہنسا کہا ہاں بی فتانہ پھر کیا ہوا فتانہ نے کہا اس شخص نے
پہلے ہم دونوں کو ملازم کیا ہم یہ سمجھے تھے کہ اسکے ملازم ہیں ٹھیکے شب کو عیاری کرکے چلے جائینگے جب وہ ہمیں اپنی
بارگاہ میں لیگیا تو اسنے یہ کیفیت بیان کی کہ میں شہنشاہ فیروز کا ملازم ہوں اور برائے قتل صاحبقران یہاں رہتا
ہوں میں نے اپنا عقبا بہم پہونچایا ہے اور ایسی ایسی باتیں اس شخص نے کیں کہ ہمیں یقین کامل ہوگیا کہ جو کچھ کہتا ہے بہت
سچ ہے ہمنے اپنی کیفیت جو خلاصہ تھی اس سے بیان کردی وہ ہمیں دربار میں صاحبقران کے لیگیا وہاں شہزادوں
نے کہا یہ کون ہیں اس شخص نے کہا یہ میرے عزیز ہیں مکان سے آئے ہیں انکو روزگار کی ضرورت ہے تھوڑی دیر وہاں
نشست ہوئی پھر وہی شخص ہمیں اپنی بارگاہ میں لایا شراب و کباب ہمارے آگے رکھ دئے ہمنے شراب پی اسکے بعد ہمیں
خبر نہیں کہ کیا ہوا ابھی تھوڑی دیر ہوئی آنکھ کھلی اپنے پاس اسی شخص کو پایا تازیانہ ہاتھ میں لئے کھڑا تھا میں ہوشیار ہوگیا کہ میاں جو میرے
پانوؤں میں بیڑی تھی جل گئیں میں پھر ہو کر بلند ہوئی چاہا کہ اس شخص کو گرفتار کروں مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا
میں مجبور ہو گئی بعد لعمیل اسطرف آئی بختگان نے اشراق کو سلام کیا کہا آپ نے عیاران اسلام کی کیفیت دیکھی کیسی
صاف عیاری کی ہے اشراق نے کہا ان لوگوں کی ناتجربہ کاری سے یہ بات ہوئی اگر کوئی حیلہ ہوتا تجربہ کار جاتا تو ممکن تھا
وہ لوگ اسطرح اسکو گرفتار کر لیتے بختگان نے کہا اب یہی خیر ہو ایک روز میں آجائے گی اشراق نے کہا اسکا مجھے
اندیشہ نہیں ہے مگر دو روز سے فیروز نہیں آتے میں اسکا خیال ہے نہیں معلوم کیا بات ہے کہ جنگ شروع ہوگئی یا سلطان شمعون آئے

کیا ہوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا بختگان نے کہا جلد کسی کو مرحلے پر روانہ کیجئے کہیں پہونچی تو کسی نے عیاری نہیں کی ہو اشراق
نے کہا ایسا غضب نہیں ہو سکتا ہو بختگان نے کہا اچھا کسی کو روانہ کیجئے اشراق نے ایک ساحر کو طلب کیا کہا کہ زود رفتار
مرحلۂ گل اندام پر جا اور فیروز ستارہ پیشانی کے نہ آنے کا سبب دریافت کر کے ابھی واپس آ زود رفتار جادو اُسی وقت
روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گل اندام زرد چشم جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ فیروز اور فتانہ نقلی کو روانہ کر چکا سرخاب کے آنے کا منتظر ہوا جب دیر ہوئی اور سرخاب واپس نہ آیا تو
گل اندام جادو نے اپنے ساحروں کو بلایا کہا معلوم ہوتا ہے سرخاب جادو گرفتار ہوگیا الیقین ہے عیاران اسلام اسکی صورت
بنکر یہاں آئینگے لہذا تم ایک رقعہ میرا آتش بار جادو کو جا کر پہونچاؤ ساحروں نے عرض کی ابھی لیجائینگے گل اندام نے
اُسی وقت ایک رقعہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے آتش بار جادو آگاہ ہو کہ مجھے اور مسلمانوں سے جنگ آغاز ہے اور
عیاران اسلام کی بہت تعریف سنی ہے کہ آتے ہیں اور عیاری کر جاتے ہیں لہذا تم وہیں سے سحر کر کے میرے مرحلے کے گرد
آگ جادو مگر اتنا خیال رکھنا کہ میں مرحلے خاص کی نسبت کہتا ہوں کیونکہ مسلمان حد جلہ توڑ کے اندر آگئے ہیں مگر ابھی
تک میرے قلعہ سے بہت دور ہیں میں چاہتا ہوں میرے قلعہ کے گرد آتش ہر وقت مشتعل رہے کہ کوئی عیار آنہ سکے
جب یہ رقعہ تمام ہوا تو گل اندام نے ساحروں کو دیکر رخصت کیا ساحر وہ رقعہ لئے ہوئے آتش بار جادو کے پاس
پہونچے وہ رقعہ دیا آتش بار نے رقعہ پڑھ کر اُسی وقت سحر کرنا شروع کیا ساحروں سے کہا تم جاؤ جس وقت اپنے قلعہ
کے قریب پہونچو گے آگ روشن پاؤ گے ساحر روانہ ہوئے گل اندام کے قلعہ کے قریب جو پہونچے آگ روشن پائی سب نے
آتش بار کے سحر کی بہت تعریف کی گل اندام سے آکر کہا آتش تو روشن ہوگئی گل اندام بھی بہت خوش ہوا اس شب بھر تو
آتش روشن رہی دوسرے روز شب کو ایک بیک وہ آتش سرد ہوگئی جو لوگ وہاں موجود تھے انھوں نے گل اندام
کو خبر دی کہ بڑی تعجب کی بات ہے جو آگ روشن تھی بجھ گئی گل اندام کو بھی حیرت ہوئی اُسی وقت ساحروں کو بلایا ایک نامہ
اس مضمون کا لکھ دیا کہ اے آتش بار جادو یہ کیسا کم قوت سحر کیا تھا کہ ایکدن بھی قائم نہ رہا نامہ ساحروں کو دیکر آتش بار
جادو کی طرف روانہ کیا بعد نامہ روانہ کرنے کے گل اندام زرد چشم جادو نے اپنے مصاحبین کو طلب کیا جب وہ لوگ
آئے گل اندام نے کہا بڑی تعجب کی بات ہے کہ ابھی تک فتانہ عیارہ واپس نہیں آئی اور شہنشاہ فیروز بھی دو دن سے
نہیں آئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ایک نامہ سلطان اشراق کے نام روانہ کروں کہ یہ کیفیت معلوم ہو جائے مصاحبین نے کہا
کیا فیروز ستارہ پیشانی نے آج آنے کا وعدہ فرمایا تھا گل اندام نے کہا فیروز ستارہ پیشانی کو سلطان اشراق
کا یہ حکم ہے کہ جب تک مسلمانوں سے جنگ رہے اُس وقت تک دو روز مرحلے پر ایک بار ہو جایا کریں نہیں معلوم کیا سبب ہوا
جو وہ نہیں آئے گل اندام یہ ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکے کہا شہنشاہ اشراق کا نامہ دار آیا ہے گل اندام نے کہا جلد
بلاؤ چوبدار اُسی وقت باہر آکے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے اشراق کے نامہ دار نے گل اندام کو نامہ دیا گل اندام
نے نامہ پڑھا اسمیں لکھا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی اپنی کیفیت تحریر کریں کہ دو روز سے وہاں کیوں مقیم ہیں اور فتانہ
عیارہ اس طرح سے یہاں ہو گی اگر ایسی غفلت کروگے تو عیاران اسلام بڑے بڑے نقصان کرینگے اور بڑی بڑی
تکلیفیں دینگے گل اندام یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا مصاحبوں نے کہا فتانہ تو وہاں پہونچ گئی مگر فیروز کے نہ پہونچنے
کا کیا سبب ہے اس حیرت میں تھا کہ جو نامہ دار آتش بار جادو کے یہاں نامہ لیکر گیا تھا روتا پیٹتا گل اندام کے سامنے
آیا گل اندام نے کہا ارے خیر تو ہے نامہ دار نے کہا غضب ہوا قلعہ آتشین تباہ ہوگیا کسی نے آتش بار جادو کو مع

جملہ باشندگان قلعہ آتشین سے قتل کیا سب کی لاشین پڑی ہین درندگان صحرائی لاشون کو کھا رہے ہین
جلد کسی کو وہان بھیجیے کہ وہ اونکی تجہیز و تکفین کرے گل اندام نے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا ایک فکر تو تھی ہی
دوسری فکر یہ کیسی پیدا ہوئی نامہ دار نے کہا اگر آپ بعد مین کیجیے گا پہلے کچھ آدمی تجہیز و تکفین کے واسطے
روانہ کیجیے گل اندام نے اسی وقت چند ساحرون کو قلعہ آتشین کی طرف روانہ کیا سب سے کہدیا کہ بہت
اچھی طرح سے سب کی تجہیز و تکفین کرنا جو کچھ صرف ہو ہمارے خزانے سے لینا ساحر لوگ ادھر روانہ ہوئے یہان
گل اندام جادو نے ایک نامہ لکھا مضمون اوسکا یہ تھا کہ اے شہنشاہ اشراق آپ کا نامہ مجھکو ملا مین اوسکے
مضمون سے آگاہ ہوا فیروز ستارہ پیشانی اور فتانہ عیارہ حزہ ہیکل صاحبقران لیکر روانہ ہوئے تھے
تعجب ہی کہ فتانہ اس کیفیت سے وہان پہونچی اور فیروز کا پتہ نہ معلوم ہوا مین بھی سخت تردد مین تھا کہ دو
روز سے فیروز یہان نہین آئے ہین اس کے علاوہ ایک اور غضب ہوا ہی جس کو لکھتے ہوئے مجھے حجاب
آتا ہی اور فرط الم سے بارے تحریر نہین ہی مگر اطلاعاً تحریر کرنا ضرور ہی وہ یہ کہ قلعہ آتشین ٹوٹ گیا آتشبار
جادو مارا گیا نہین معلوم کس نے اوسکو قتل کیا عجب ساحر تھا اور جو آپ نے دس عیار یہان بھیجے تھے اون مین سے
فتانہ تو آپ کے یہان پہونچی مگر سرخاب عیارہ کا پتہ نہین ہی اب کچھ اور انتظام کیجیے یہان عیاران طرار کو
روانہ فرمایئے کہ مین بھی لشکر اسلام کے سردارون کو مزہ چکھا دون یہ نامہ تحریر کر کے نامہ دار اشراق
کو دیا کہا اسکو لیجاؤ اور زبانی کیفیت بھی بیان کرنا کہ وہان یہ یہ حالت گذری تمھارے سامنے میرا نامہ دار
واپس آیا ہی اور تمنے آتشبار کا حال بیان کیا ہی نامہ دار اشراق نے کہا مین سب کیفیت بیان کرونگا یہ
کہکر نامہ دار روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو کلیم عیاری اوڑھ کے مرحلہ گل اندام کی طرف چلے تھے راستہ طے کر کے مرحلے پر پہونچے دیکھا آگ جو بھڑکتی ہی
تھی وہ موقوف ہی ساحر جو چارون طرف پھر رہے تھے وہ بھی نہین معلوم ہوتے ہین ہر جگہ پرستنا ہی ظاہرا ہی خواجہ
خوشی خوشی قلعہ گل اندام کی طرف چلے دیکھا قلعہ مین بھی سب مشغول ہین خواجہ نے ایک گوشے مین بیٹھ کے ایک
ساحر کی صورت بنائی قلعہ کے پھاٹک پر آئے ایک نامہ ہاتھ مین لے لیا دربانون نے کہا اے شخص تو کون ہی
خواجہ نے کہا جلدی مین سلطان اشراق کا نامہ لایا ہون گل اندام کے پاس جاؤنگا دربان ہٹ گئے خواجہ
بصورت نامہ دار قلعہ کے اندر آئے گل اندام کے ٹھکانے پر پہونچے یہان بھی دربانون نے روکا خواجہ
نے کہا جا کر گل اندام کو اطلاع دو کہ سرہنگ نامہ دار سلطان اشراق کا نامہ لیکر آیا ہی امیدوار باریابی ہی کچھ
زبانی بھی کہنا چاہتا ہی دربان اوٹھے اندر آئے گل اندام سے کہا سلطان اشراق نے ایک نامہ دار بھیجا ہی
نامہ دار دروازے پر حاضر ہی کچھ زبانی بھی عرض کریگا گل اندام نے کہا بلا لو چوبدار باہر آ کر نامہ دار کو اپنے
ساتھ لے گئے نامہ دار نقلی نے جیسے ہی گل اندام کو دیکھا سلام کر کے کہا اے شہریار مجھے کچھ امور زبانی عرض کرنا
ہین اگر آپ تکلیف فرمایئے تنہائی مین تشریف لایئے تو مین عرض کرون گل اندام نے کہا مین چلتا ہون یہ
کہکر اوٹھا نامہ دار کے ہمراہ تخلیہ مین آیا کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو نامہ دار نے کہا اے شہریار سلطان اشراق
نے فرمایا ہی کہ مین خداوندی کی خدمت مین گیا تھا تمھاری نسبت بھی مین نے دریافت کیا تو خداوند [illegible] گل اندام

پر آج کل ہمارا عتاب ہو ہم اسکے مرحلےکو تباہ کر دینگے اور گل اندام کو دست خداپرستان سے ہلاک کرا دینگے یہی سزا اُسکے واسطے تجویز کی گئی ہو جب سلطان نے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہو خداوند نے فرمایا اُسکے دل میں بعض بعض باتیں ایسی پیدا ہو گئی ہیں جو ہمکو ناپسند ہیں اول تو اپنے سحر کے آگے مسلمانوں کی جرأت کی کوئی حقیقت نہیں جانتا ہو دوسرے اپنے ہمعصر ساحروں سے تکبر و نخوت پیش آتا ہو اور اب قدرت کو اُسکا فنا کر دینا منظور ہو جسطرح بن پڑیگا قدرت اُسکو فنا کر دیگی زندہ نہ رکھینگے اُسکی جگہہ پر اور لوگ مقرر کئے جائینگے کہ وہ انتظام مرحلہ کریں جسکی اور صورت ہو جائیگی سحر بیان پڑھایا جائیگا اور ساحر فوراً اسکے جائینگے جب سلطان اشراق نے یہ گفتگو سنی بہت گھبرائے چونکہ آپ کو ہمارے سلطان صاحب بہت عزیز رکھتے ہیں اسوجہ سے اُنھوں نے خداوند سے آپکی بہت سفارش کی مگر خداوند کو آپ کے حال پر رحم نہ آیا گو سلطان صاحب نے بہت بہت کہا جب سلطان صاحب مجبور ہوئے تو خداوند سے عرض کی آخر کوئی صورت اُسکی عفو تقصیر کی بھی ہو خداوند نے ایک صورت بتائی ہو وہ یہ کہ آپکی صحرا میں جو اور زر و جواہر بھی بہت کچھ آپ کے ہمراہ ہو مگر جو آگے آپ کے ہمراہ جائیں وہ یہ بجا کے لیتے آئیں آپ صحرا میں تنہا رہجائیں اور بصدق دل خداوند کو یاد کریں خداوند تشریف لائینگے آپ اُنکو وہ زر و جواہر نذر دیجئے گا اور جسوقت اُنسے خطا معاف کرا لیجئے گا سلطان اشراق نے ترکیبیں خداوند کے بلانے کی اس خط میں لکھ دی ہیں آپ صحرا میں تشریف لیچلیں گل اندام نے خط کو پڑھا جو نامہ دار نے بیان کیا تھا وہ سب اُسمیں لکھا تھا اور کچھ الفاظ معاملات پر آگے طلبی خداوند ناگہیں تحریر تھے گل اندام نے کہا میں ضرور جاؤنگا اور سرہنگ جادو تم اس نامے کا جواب لیتے جاؤ سرہنگ نقلی نے کہا اب میں وہیں جاؤنگا آپ جواب کسی اور کے ہاتھ وہاں روانہ کیجئے میں نہیں جاؤنگا گو جواب لکھکر آپ صحرا کو روانہ ہوں گل اندام نے اسیوقت تخلیہ سے باہر آکے ایک نامہ لکھا میں بہت کچھ شکریہ اشراق کا ادا کیا ایک ساحر کو بلا کے وہ نامہ دیا اور آپ صحرا کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کیجاتی ہو جو اشراق آئینہ پرست کے نامے کا جواب گل اندام جادو سے لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر میں اشراق کے پاس پہونچا نامہ دیا اور زبانی کہا کہ اے شہریار غضب ہو قلعہ آتشیں تو تسخیر ہو گیا نہیں معلوم کیسے آتش بار جادو کو قتل کیا قلعہ ویران ہو گیا یہ سنکر اشراق نے زانو پر ہاتھ مارا کہا ارے کیسے آتش بار جادو کو قتل کیا نامہ دار نے کہا آپ نامہ ملاحظہ فرمائیں اُسکی اسمیں اور کیفیت لکھی ہو اشراق نے جلدی سے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا سنگان و زمرد بھی موجود تھے جب اشراق سب نامہ پڑھ چکا تو بخنگان سے کہا کہ بخنگان تعجب کی بات ہو گل اندام لکھتا ہو کہ فیروز اور فتانہ دونوں ہمراہ یہاں سے روانہ ہوئے تھے خود تشویش ہو کہ فیروز دو روز سے نہیں آئے ہیں اور فتانہ کے حال سے بھی آگاہی نہیں ہوئی ہو تو آخر لشکر صاحبقران پر چلے تھے اور اسکے بعد آتش بار جادو کا حال لکھا ہو بخنگان نے کہا ہو سلطان اشراق یہ چھوٹی سی عیاری ہو اسکا کیا ذکر ہو آپ سے جو میں نے عرض کیا تھا وہ ظہور میں آیا اشراق نے کہا کیا کرسکتے ہیں گل اندام نے عیار طلب کئے ہیں ابھی یہاں سے عیار روانہ کرتا ہوں جو جاتے ہی پہلے سب عیاروں کو گرفتار کریں پھر اور کوئی کام کریں بخنگان نے کہا میں یہ جانتا ہوں کہ اب ممکن نہیں وہاں کے عیار ایسے نہیں ہیں جو دم میں گرفتار ہو جائیں اشراق نے کہا مگر فیروز کے جانے کا مجھے افسوس ہو میں خود اُس مرحلے پر جاتا ہوں ایک سحر کرکے زمین ہلا دونگا

عیارو سردار سب کو گرفتار کرونگا فیروز کو ضرور قید سے رہا کر کے لاؤنگا یہ ایک بات خلاف ہوئی کیونکہ
خداوند نے یہین فرمایا تھا کہ فیروز گرفتار ہو جائے گا تجنگان نے کہا اگر آپکو اس امر کی کوشش کرنا ہو
تو جلد فکر کیجیے ایسا نہ ہو اہل اسلام فیروز کو قتل کر ڈالین اشراق نے کہا مجھے کیا لشکر لینے کی ضرورت
نہین تنہا جاتا ہون ہ کیکے خادمون کو آزوردہ کی خادم آئے اشراق نے کہا ہمارا مرکب پرندلاؤ ملازمین
اسی وقت ایک اسپ پرند لائے اشراق نے وہین عیار بلائے ایک تخت سحر بنا کر اس پر عیارون کو
بٹھایا آپ مرکب پر سوار ہوا تازیانہ لگایا گھوڑے نے بازو تولے اشراق کو لے اڑا جانب مرحلہ گل اندام
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت گل اندام کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کی معرفت اشراق کے پاس روانہ کرچکا تو آپ مال و اسباب ہمراہ لیکر صحرا کی طرف
چلا جنگل وہان سے بہت قریب تھا گل اندام جادو نے تھوڑی دیر کے بعد ایک صحرا مین ایک صندل کی چوکی بچھوا کے
اسی وقت سب سے کہا کہ تم لوگ یہان نہ ٹھہرو مین کچھ سحر تیار کرونگا ملازمین اسی وقت وہان سے روانہ ہوئے
گل اندام جادو نے خط اشراق کا کھولا جو کلمات طلب آمیز اندام کے لکھے تھے وہ اسنے درود زبان
کیے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک سمت سے پھولون کی خوشبو آئی گل اندام اسطرف مخاطب ہوا دیکھا ایک
مرد طویل القامت عجیب الخلقت دس آنکھین دس کان پانچ منھ اسی طرح ہاتھ بھی دو سے زیادہ صحرا کی ایک
جانب سے تخت پر سوار آتا ہے گل اندام اس صورت مہیب کو دیکھکر بیہوش ہو گیا وہ مرد عجیب الخلقت قریب
آیا ایک رومال گل اندام کی ناک کے پاس رکھا گل اندام نے سانس جو لی چھینک آئی بیہوش ہوا امرد
عجیب الخلقت نے نعرہ کیا منم خواجہ عمر و عیار صاحبقران : ہان نعرہ کرنے چاہتا تھا کہ خنجر مارے کہ آسمان
سے نعرہ ہوا منم اشراق جادو بادشاہ نہ طاق اوشخص آ گیا کرتا ہے خواجہ نے جلدی گلیم اوڑھی نگاہ جو کی کہ ایک
ساحر جوان تاج سر پر رکھے مرکب پرند پر سوار آسمان کی طرف سے اترا قریب گل اندام کے آیا ہوشیار کیا
گل اندام کی جو آنکھ کھلی اپنے پاس اشراق جادو کو پایا کہا اے سلطان آپ نے کیون تکلیف فرمائی ابھی خداوند
تشریف لائے تھے مگر عجیب صورت پر آئے تھے مین نے آجتک اس صورت مین خداوند کو نہین دیکھا اشراق
نے کہا ارے گل اندام تیرا قلب الٹ گیا ہے خداوند بیان کیا کرنے تشریف لاتے گل اندام نے کہا آپ نے
لکھا تھا کہ یہ لفظین استعمال کرنا تو خداوند آئینگے تیری تقصیر معاف فرمائینگے مین تعمیل ارشاد کے واسطے
صحرا مین آیا تھا یقین ہے اب تو میرے گناہ معاف ہو گئے ہون اشراق نے کہا اے گل اندام تجھے کچھ جنون ہو گیا ہے
مین نے اس مضمون کا کوئی نامہ تیرے پاس نہین روانہ کیا مین خداوند کے پاس گیا اور اگر گیا بھی تو اس قسم کا ذکر نہین آیا
گل اندام نے کہا پھر ابھی جو شخص سامنے آیا وہ کون تھا اشراق نے کہا اگر مین دم بھر اور نہ آتا تو تمھارا کام تمام
ہو چکا تھا ایک مرد عجیب الخلقت صحرائی تمھارے قریب آچکا تھا اسنے تمھارا سر کاٹنے کا قصد کیا تھا کہ مین آ گیا
گل اندام نے کہا سوا عیار کے اور دوسرے کا یہ کام نہین اشراق نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی فیروز کو بھی اسی
عیار نے گرفتار کر لیا ہے مین محض فیروز کے رہا کرنے کو آیا ہون کل مسلمانون سے مقابلہ کرونگا آج اپنے عیارون کو وہان بھیجتا
ہون کہ وہ جا کر صاحبقران اور ملکہ کشکر کے تخت جا سے لے آوین پھر مین کچھ لونگا یا تو ان سب کو گرفتار کر کے لے جاؤنگا

یا فیروز کو رہا کر دونگا اور گل اندام فیروز بڑا شخص تھا جو جو انتظام اُسنے کیے میرے عقل میں بھی نہ آئے تھے اور
تورج و زمرد و بجنگان لڑنے کے کام کے نہیں یہ لوگ طریقہ جنگ سلمان سے خوب واقف ہیں گو تورج نے
مجھسے اکثر کہا کہ آپ مجھے لشکر غیر ساحران دیجیے میں خدا پرستوں سے جا کر مقابلہ کرون سبکے تحفہ جات چھین لاؤن
مگر یہ مجھے یقین ہے کہ جرأت و قوت میں مسلمان یکتا ہیں تورج اُنسے مقابلہ نہیں کر سکتا ہے اسی سے مین نے اسکو لشکر بھی
نہیں دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ جب مین لشکر کشی کرتا تو تورج کو اپنے ہمراہ لیتا مگر ایسے وقت پر آنا ہوا کہ کوئی انتظام ہو سکا
تو کوئی ضرورت بھی نہیں تھی مین اکیلا کیا کم تھا جو اور کسی کی مدد ڈھونڈھتا گل اندام نے کہا میں کیا شکست خوردہ بیٹھا
ہون اور مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ مسلمان اب بچ نہیں سکتے اور فیروز مقید نہیں رہ سکتے اشراق نے کہا مین بھی
چلتا ہون عیارون کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر گل اندام کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب گل اندام کے مکان پر گئے
پہونچا تو اُسنے دو عیارون کو طلب کیا اور ایک عیار بچی کو بلایا جب سب اس کے پاس آئے تو اُسنے کہا ای سنطرج
آ ہو پا مین نے تجھے اس واسطے بلایا ہے کہ یا صاحبقران کو یا طلسم کشا کے تحفہ جات لا اگر تحفہ جات اُسکے پاس ہون
تو اسی کو اُٹھا لا اور دوسرے عیار سے کہا ای سیہ پوش تبر تنگ تو آہو پا کے ہمراہ جا اور فیروز کا پتہ لگا اگر لیجا سکے
تو خود بھی اسکو کسی تدبیر سے لے آ یہ عیار بچی کو اپنے روبرو بلایا کہا ای تیز زبان تو اس عیار کو کسیطرح سے
گرفتار کر لا جسنے فیروز اور سرخاب کو اسیر کر لیا ہے بلکہ سرخاب کی رہائی کی تدبیر کرنا اور جسطرح بن پڑے سرخاب کو
رہا کر کے لانا اگر عیار نہ ملے تو کوئی فکر آج اسکی نکرنا کل پکڑا جائیگا مگر آج جسطرح ممکن ہو سرخاب کو اپنے ہمراہ لانا
تینون عیار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب خواجہ اشراق جادو کو دیکھکر پوشیدہ ہو گئے تو گلیم اوڑھے ہوئے بڑی دیر تک اشراق و گل اندام کی باتین
سنا کیے جب یہ دونون وہانسے روانہ ہوئے خواجہ بھی اُنکے ساتھ ساتھ آئے جب اشراق کے عیارون کو لشکر
اسلام کی طرف روانہ کیا خواجہ اپنے دلمین سوچے کہ مین تو یہان ہون ایسا نہو یہ لوگ جا کر فساد برپا کرین یہان ٹھہرنا
مناسب نہیں ہے اگر ایسا ہی ہے تو پہلے ان عیارون کو لیکر یہان آ جاؤنگا یہ سوچ کر خواجہ کسی وقت ان عیارون کے
ہمراہ گلیم اوڑھے ہوئے روانہ ہوئے عیار لشکر اسلام میں پہونچے تو تھوڑا سا دن باقی تھا سب نے صلاح کی جسقدر دن
اب باقی ہے اسکو کہیں بسر کرو کہیں چھپ رہو رات ہو جائیگی تو دیکھا جائیگا اسوقت ہماری بھی بن پڑیگی سب یہ صلاح
کر کے ایک جھاڑی میں جا کر چھپے خواجہ نے فالطہ دیکر جھاڑی کی طرف آئے جھاڑی پر بیٹھے روغن چھڑکا اور آگ لگا دی
جھاڑی جلنے لگی عیار نکلکر بھاگے خواجہ نے پیچھا کیا بھلا کہا بھاگ سکتے تھے تھوڑی دور جا کے سب عیار تھک گئے
مجبور ہو کے سب نے تلوارین کھینچ لین خواجہ بھی آمادہ جنگ ہو گئے وہ ملعون خواجہ پر حملہ آور ہوئے مگر خواجہ نے
سب کا وار روکا اور خود سب کو زخمی کیا اتفاق سے سیہ پوش کے ہاتھ سے تیغ زمین پر گر پڑا اسکو اٹھانے کی مہلت نملی
مجبور ہو کے کمند نکال کے خواجہ کی طرف کمند پھینکی خواجہ نے کمند کو ہاتھ میں لیکر اسی طرف الٹ دیا کہ حلقے اُسکے گلے مین پڑے
زمین پر گرا خواجہ نے اپنے دوش سے کمند اتار کے آہو قدم کی طرف پھینکی آہو قدم نے بھی کر سے کمند نکالی خواجہ کی طرف
پھینکی آپسمین کمند بازی ہونے لگی ایک جگہ پر خواجہ نے غفلت کی بنی جالاکی کی بات کی کہا ای آہو قدم دیکھ سند نہیں ہے
کہ اشراق تمھارے پشت پر کھڑا ہو کے سحر کرنے آہو قدم نے پلٹ کے دیکھا خواجہ نے اسکے گلے مین حلقے کمند

کے ڈال دیے ارے کیکے پلٹا خواجہ نے حباب مارا چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا تیز زبان عیارہ آگے بڑھی خواجہ
نے اسکو بھی اسیر کیا جب سب اسیر ہو چکے تو خواجہ نے خیال کیا دو روز سے صاحبقران کی بھی زیارت نصیب نہیں ہوئی ہے
بہتر ہو جو اسوقت چلکر قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤں یہ سوچ کر خواجہ بارگاہ صاحبقران میں آئے امیر نے جو خواجہ کو
دیکھا خوش ہوئے کہا ای خواجہ تم دو روز سے کہاں تھے تمہیں سب بہت یاد کرتے تھے میں نے مرجح آفتاب علم سے تمہاری
بابت کہا تھا اگر آج تم نہ آتے تو مرجح تمہاری تلاش کو جاتے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران کنیز عرض کرون کہ کس
آفت میں مبتلا تھا مگر اس مرحلے کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو گیا کل حال بخیر ظاہر ہو گیا فیروز لرزاں قلعہ آتشین کو توڑا
آتش بار جادو کو مارا چند عیار گرفتار کیے صاحبقران بہت خوش ہوئے فرمایا خواجہ فیروز کو لاؤ و عیاروں کو بھی لاؤ
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بڑی کوشش و جانکاہی سے ان لوگوں کو اسیر کیا ہے اس میں میرا روپیہ بھی
بہت صرف ہوا ہے امیر نے مسکرا کے فرمایا خواجہ روپیہ بھی تمکو مل جائیگا مگر انہیں فیروز کو یہاں لاؤ خواجہ نے
فیروز کو زنبیل سے نکالا چوب بارگاہ سے باندھ دیا پھر سرخاب عیار کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی چوب بارگاہ
سے باندھا پھر ان تینوں عیاروں کو بھی باندھا امیر نے فرمایا انھیں ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا
آنکھ جو کھلی سب نے اپنے کو اس حالت میں مبتلا پایا ہر ایک بہت گھبرایا خصوصاً فیروز حیران تھا کہ میں کس عذاب
میں گرفتار ہوا امیر نے فرمایا خواجہ فیروز سے دریافت کرو یہ ترک مذہب کرتے ہیں کیا کہتا ہے خواجہ نے فیروز
کے سامنے قلم دوات کاغذ رکھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے کہا ای فیروز شناخت میں خداوند واحد و یکتا
کو کیا کہتا ہے فیروز نے لکھدیا کہ میں ہرگز اپنا مذہب تبدیل نہیں کرونگا خواجہ نے بہت سمجھایا مگر فیروز نے قبول
نہیں کیا صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ زیادہ اصرار کرنا بیکار ہے فیروز مسلمان نہیں ہوگا اسکا قلب
سیاہ ہے خواجہ نے عرض کی پھر اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے امیر نے فرمایا جو بات منکران حق کے واسطے تجویز ہے
فیروز کے واسطے بھی ہے کہا کیا لوح طلسم بیت المال دو اسوقت اسکی ضرورت ہے خواجہ نے معمولی حذلات پیش کر کے
کچھ زر و جواہر صاحبقران سے لیا پھر لوح طلسم حاضر کی امیر نے اور سب عیاروں کی بھی توہین نکالیں فرمایا خواجہ
عیاروں سے بھی دریافت کرو دیکھو یہ سب کیا کہتے ہیں خواجہ نے سب سے دریافت کیا کسی نے مسلمان ہونے
کا اقرار نہ کیا امیر نے فرمایا انکی نسبت بدیع الملک سے دریافت کرو جو کچھ حکم دیں وہ کرو خواجہ نے بدیع الملک سے
پوچھا بدیع الملک نے فرمایا جو فیروز کی سزا ہو وہی ان لوگوں کے واسطے بھی ہے خواجہ سبکو بارگاہ کے باہر لائے جلادوں کو
بلایا صاحبقران نے انھیں جلادوں کو دیکر کہا اسکی گردن زدنی کرو جلادوں نے ہاتھ مارا کہ فیروز کا سر تن سے اڑ گیا اسکے
مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی دیر کے بعد ایک آواز آئی کہ ہائے مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی
بادشاہ طلسم فیروز یہ ہو اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران نے تو حسب لیکر بارگاہ کے اندر تشریف
لائے جلادوں نے چاروں عیاروں کو بھی قتل کیا مگر فیروز کے قتل ہونے کی جو صدا بلند ہوئی تو قلعہ حقیقتاً ... یہ دیکھی
وہاں گل بدنام جادو اور اشراق آئینہ پرست اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ عیار اب واپس آتے ہوں گے تحفجات
طلسم ساتھ لاتے ہوں گے یکایک یہ آواز کان میں پہونچی کہ ہائے مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی ہو اسکے سنتے ہی اشراق
کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے کہا ای گل اندام غضب ہوا فیروز کو کسی نے قتل کیا گل بدنام نے کہا آواز تو میں نے
بھی سنی مگر نہیں معلوم کسنے قتل کیا اشراق نے کہا خدا پرستوں کے لشکر کی طرف سے آواز آئی تھی میں جانتا ہوں کون
کیا غضب ہوا فیروز کو کسنے قتل کیا یہ کہکے اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام کی طرف چلا اسوقت ہوشیار عیار بھی ساتھ تھا

ہو چکے تھے اشراق نے جو فیروز کا لاشہ خاک پر پڑا دیکھا اُسکو بہت افسوس ہوا اپنے ساحروں کو بلایا کہا فیروز کا لاشہ
لے چلو شہر میں اسکی تجہیز و تکفین کرونگا اُس کے ملازم فیروز کا لاشہ اُٹھا لے گئے اشراق نے چاہا کہ میں کچھ سحر
کروں مگر بجز مناسب وقت نہ جانا واپس گیا گل اندام سے جا کر کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ فیروز شاہ عالیجاہ
خدا پرستوں کے ہاتھ سے قتل ہوا اور تم کو کرت سے کچھ نہ ہو سکا گل اندام نے کہا اے شہنشاہ مجھسے جسقدر انتظام
ہو سکا میں نے کیا اب ناکامیابی ہو تو میں کیا کروں اشراق نے جواب دیا کہ تم لوگ محض اپنی کم توجہی سے ناکامیاب
رہتے ہو اب میں اس کام کو انجام دونگا گل اندام نے کہا اب کی اور بات ہے آپ سلوکیتا ہیں خداوند کے جد
خاص ہیں آپ اگر بڑی بات بھی کریں گے تو وہ اچھی ہوگی اشراق نے کہا چند ساحروں کو بلاؤ میں ابھی ایک نامہ لکھکر
توریج و زمرد و بختگان کو بلاتا ہوں یہ لوگ جب یہاں آجائینگے تو میں مسلمانوں کو کیفیت دکھاؤنگا گل اندام نے
اُسی وقت ساحروں کو بلایا کہا دیکھو ہمارے مالک آقا سلطان اشراق کچھ فرماتے ہیں اشراق نے دوات
قلم مانگا گل اندام نے قلم دوات لا کر دیا اشراق نے نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے بختگان و توریج
و زمرد میں جسوقت یہاں آیا ایسا صدمۂ عظیم اٹھایا کہ اسکا بیان دل قابو میں نہیں ہے وہ یہ کہ شہنشاہ فیروز
کو مسلمانوں نے قتل کیا اور چند عیار بھی ہماری طرف کے قتل ہوئے گل اندام جادو سے کوئی صورت نہیں
بن پڑتی جو خدا پرستوں کو اسیر کرے اب میرا ارادہ ہے کہ خود اسکا انتظام کروں اور مسلمانوں کو اسیر کرکے خدمت
میں خداوند کے پہونچاؤں تم لوگوں کو یہ لازم ہے کہ اس نامے کے دیکھتے اپنے کو یہاں پہونچاؤ اور تگ و سنگ
و سبک خیز و شرارہ و گلچین و فتانہ کو اپنے ہمراہ لیتے آؤ کہ یہ سب عیاری میں ہست ابھی میں ابھی انکی ضرورت
نہیں ہے ورنہ میں اعلے درجے کے عیاروں کو تکلیف دونگا یہی لوگ کافی ہیں انھیں سے مطلب نکل جائیگا خبردار
دیر نہ کرنا مجھے خدا پرستوں نے بڑا صدمہ دیا ہے میں ان لوگوں سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہوں یہ لکھکر
ایک ساحر کو دیا کہا اسکو آج ہی زمرد ثانی کے پاس پہونچانا اور اُن لوگوں کو اپنے ہمراہ لیکر آنا اگر اس کے
خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے ساحر نے کہا میری کیا مجال جو اسکے خلاف کروں یہ کہکر نامہ لیا روانہ ہوا
بڑی کوشش سے اپنے تئین ساحر نے زمرد ثانی کے پاس اُسی روز پہونچایا نامہ اشراق آئینہ پرست
کا دیا زمرد نے نامے کو دیکھا بختگان سے کہا فیروز کو مسلمانوں نے قتل کیا بختگان نے کہا غضب
ہوا اب عیاروں نے عیاری کرنا شروع کی زمرد ثانی نے کہا اشراق نے لکھا ہے کہ گل اندام سے انتظام اچھا
نہیں ہو سکتا ہے اور میرے دل کو صدمہ پہونچا ہے میں مسلمانوں سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہوں اور میری
طلبی بھی ہے تمکو بھی بلایا ہے توریج کے واسطے بھی تحریر کیا ہے اور تین عیار اور تین عیاریاں بھی درکار ہیں انکو بھی
بلایا ہے بختگان نے کہا پھر آپ کا کیا ارادہ ہے زمرد ثانی نے کہا اشراق نے اسطرح لکھا ہے ضرور جانا چاہیے
اگر نہ جائینگے اور عذر کریں گے تو اشراق کو ملال ہوگا اور انکا ملال اچھا نہیں بختگان نے کہا مجھے تو وہاں
عیاران اسلام موجود ہیں اور آمد و رفت انکی شروع ہوگئی ہے جب ہم آپ یہاں سے جائینگے تو وہ لوگ ضرور ہی
آئینگے پھر انکا آنا اور آفت بپا ہونا زمرد نے کہا جب وہاں اشراق سا ساحر موجود ہے تو وہ ہمارا دن بند و بست کریگا
عیاروں کی کیا مجال ہے جو آسکے بختگان نے جواب دیا کہ یہ بالکل خیال خام ہے اشراق کیا چیز ہے اگر خداوند
آئینہ اندام بھی وہاں جائیں اور سو انتظام کریں تو بھی عیار در کریں گے ضرور ہی آئینگے اور عیاری کرینگے زمرد نے
کہا اے بختگان چاہے کچھ ہو میں ضرور جاؤنگا مجھے شہنشاہ اشراق کا آزردہ کرنا اچھا نہیں معلوم ہوتا میں جسوقت

انکو یہ لکھونگا کہ میں نہ آؤنگا تو وہ کیا خیال کرینگے اوراسوقت اُنکی تحریر سے یہ بات ظاہر ہے کہ جسطرح بن پڑے یہاں آؤ اگر نہ آؤگے تو مجھے رنج ہوگا جب وہ خود ایسا کچھ تحریر کرتے ہیں تو میں کیونکر لکھ سکتا ہوں کہ نہیں آسکتا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے **زمرد** نے کہا توریج کو بلاؤ میں **توریج** سے اسکی صلاح کرونگا **بختگان** نے اُسی وقت توریج کو بلایا توریج سے **زمرد** نے کل کیفیت بیان کی **فیروز** کے قتل کا حال سنکے **توریج** بہت ملول و غمگین ہوا زمرد نے کہا رنج تو ہمیشہ کے واسطے ہے اب چلنے کی نسبت کیا کہتے ہو **اشراق** نے اس طور سے لکھا ہے اگر نہیں جاتے ہیں تو انکو ملال ہوتا ہے اگر جاتے ہیں تو خوف جان ہے توریج نے جواب دیا کہ خوف جان کس سبب سے ہے زمرد نے کہا **بختگان** کی یہ رائے ہے کہ وہاں جانا صلاح نہیں عیاروں کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہے جب ہم لوگ جا بیٹھے تو عیار فرض کرکے آئینگے **توریج** نے کہا یہ رائے تو بہت ہے مناسب ہے مگر آپ تحریر سے حال کو ملاحظہ فرماتے ہیں میرے نزدیک چلنا بہتر ہے زمرد نے کہا میری بھی یہی رائے ہے بختگان نے دیکھا کہ اب دو آدمی ایک امر کی نسبت رائے دینے میں مجبور ہوا لیکن آپ لوگوں کی اگر یہی خوشی ہے تو بہتر ہے کہ عیاروں کو طلب کرکے فہمائش کردیجئے کہ تم لوگ بہت اچھی طرح سے ہم لوگوں کی نگہبانی کرنا اور سرداران اسلام کو لاکر اشراق کے حوالے کرنا توریج نے کہا یہ ابھی ممکن ہے اُسی وقت ایک ساحر کو عیاروں کے پاس بھیجا ساحر نے جاکے **گیرنگ** **سرہنگ و سبک خیز و شرارہ و گلچین و فتانہ** کو اطلاع دی کہ تمہیں شہنشاہ اشراق نے طلب کیا ہے یہ لوگ اُسی وقت سباب عیاری درست کرکے چلنے پر آمادہ ہوئے ساحر عیاروں کو اپنے ہمراہ لیکر زمرد کے پاس آیا زمرد نے بھی اُسی وقت چلنے کی تیاری کی قریب شام وہاں سے مع عیاروں کے توریج و بختگان کے ہمراہ جانب مرحلہ گل اندام روانہ ہوا اگر ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب **فیروز** قتل ہوا تو خواجہ نے آکر **صاحبقران** سے عرض کی یا امیر **اشراق جادو** خود اس مرحلے پر آیا ہے میں نے گل اندام کو گرفتار کیا چاہا تھا کہ قتل کروں اوسی وقت نوہ ہوا کہ سنم **اشراق جادو بادشاہ** طلسم نہ **طاق** آیا میں نے تو اپنے تئیں بچایا مگر وہ گل اندام لے گیا راہ میں جو جو باتیں **اشراق** نے گل اندام سے کی تھیں **خواجہ** نے سب **صاحبقران** سے بیان کیں امیر نے فرمایا خواجہ **بدیع الملک** سے ان باتوں کو بیان کرو خواجہ نے **بدیع الملک** سے تمام سب باتیں کہیں اور یہ بھی کہا کہ اسکا منشا یہ ہے کہ پہلے کسی طور سے آپ لوگوں سے تحفجات منگالے پھر مقابلہ کرے **بدیع الملک** نے فرمایا حافظ اللہ ہے خواجہ نے کہا لازم یہ ہے کہ تحفجات کو اپنے پاس ہوشیاری سے رکھیے اگر کوئی شخص کسی وقت طلب کرے تو ہرگز نہ دیجئے **بدیع الملک** نے کہا خواجہ تحفجات کسی کو دیئے جاتے ہیں خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو مناسب یہ بات ہے کہ ایک نامہ **گل اندام** کے نام اور بھیجے مضمون اُس نامے کا یہ ہو کہ تمنے اپنے وعدے کو فراموش کیا ابھی چہل اور مرحلوں پر بھی جانا ہے یا کہ ایفائے وعدہ کردیا جواب صاف دیجئے ورنہ ہم دوسرے مرحلے کی طرف جائیں **بدیع الملک** کو یہ بات بہت پسند آئی **صاحبقران** سے عرض کی کہ خواجہ ایسا کہتے ہیں امیر نے بھی پسند کیا **بدیع الملک** نے اسی وقت نامہ لکھا **مریخ** موجود تھا عرض کی اے شہریار یہ خدمت میرے سپرد ہو میں نے دل بارہا اس طلسم میں گشتہ نامہ لیکر آیا تھا اور اب بھی اس شرف کو حاصل کرنا چاہتا ہوں **بدیع الملک** نے نامہ مریخ کو دیا مریخ نامہ لیکر روانہ ہوا

جب قلعے گل اندام نے نیچے تک پہونچا دربانون نے روکا مرتخ نے کہا مین بدیع الملک نامدار کا نامہ دار
ہون حاکم مرحلہ کے پاس جاؤنگا دربانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لیجائینگے
اور اگر حکم نہ ہوگا تو مجبور ہین مرتخ خاموش ہو رہا دربانون نے ایک ساحر کو بلایا کہا او پیک جادو شہنشاہ کے
پاس جاؤ اور اس نامہ دار کی اطلاع کرو پیک جادو روانہ ہوا گل اندام کے پاس آیا کہا ایک نامہ دار طلسم کشا کی
طرف سے آیا ہے دربانون نے قلعہ کے دروازے پر اُسکو روکا ہے آپ کیا ارشاد فرماتے ہین گل اندام اشراق
کے پاس آیا کہا ایک نامہ طلسم کشا نے بھیجا ہے نامہ دار در قلعہ پر ٹھہرا ہے آپ کیا حکم فرماتے ہین اشراق نے کہا
بلا لو دیکھین کون نامہ دار ہے گل اندام نے پیک جادو سے کہا ہمارے سلطان اُسکو طلب فرماتے ہین جا کر اپنے
ہمراہ لا پیک جادو در قلعہ پر آیا مرتخ آفتاب علم کو لیکر اپنے ہمراہ لے گیا جب مرتخ اشراق کے سامنے پہونچا اشراق
نے مرتخ کی صورت دیکھکر کہا اے جوان تو نے اپنے باپ کو قتل کرا دیا اور پھر مجھے منھ دکھانے آیا ہے مرتخ نے جواب دیا
اے اشراق تیری کیا خصوصیت ہے اگر تمام ساحران سامری پرست بلکہ تمام منکران اسلام میرے قتل کرنے سے قتل ہو سکین
تو مین ہرگز ہرگز دریغ نہ کرون اور سب کو اپنے ہاتھ سے بعد شادمانی قتل کرون اشراق نے یہ بات جو مرتخ سے سُنی
اسکو بہت غصہ آیا گل اندام سے کہا اس بے ادب کو اسیر کرو مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے
ہین ورنہ مین اسکو ابھی قتل کرتا مرتخ نے کہا تیری کیا مجال ہے جو کسی کو قتل کر سکے گل اندام نے اشارہ کیا مرتخ بیہوش
ہوکے زمین پر گرا اشراق نے ساحرون سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو اور زندان خانے مین لے جا کر قید کرو جب
مین سب مسلمانون کو گرفتار کرونگا تو اسکے حق مین جو مناسب جانونگا کرونگا ساحر مرتخ کو زندان کی طرف لیگئے اشراق
نے اسکے جانے کے بعد نامہ کھولا دیکھا پہلے نامے مین حمد خداے عز و جل تحریر ہے بعد ازین نعت جناب خاتم الانبیا تسطیر ہے اسکے
بعد لکھا ہے کہ اے گل اندام کیا تمنے وعدہ فراموش کیا اگر تمھین ایفاے وعدہ کرنا منظور نہین ہے تو جواب صاف دو ہم اور
مرحلے کی طرف جائین اشراق نے گل اندام سے کہا اسکا جواب دینا کیا ضرور ہے تھوڑی دیر مین عیار آتے ہونگے
انکو روانہ کردونگا آج تحفہ جات نے آ کے اپنے کل مین طبل جنگی بجوا دونگا گل اندام نے کہا ایسا ہو کہ اُن لوگون کو جواب جانے
تو وہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرین اشراق نے کہا اب تو اُنکے نامہ دار کو بھی اسیر کر لیا ہے آخر اسکا جواب لیکر کون جائیگا
گل اندام نے کہا اپنے کسی ساحر کی معرفت روانہ فرمایئے اور نامے مین صاف صاف تحریر فرما دیجیے کہ تمھارے
نامہ دار نے ہم سے سخت کلامی کی اس سبب سے ہمنے اُسکو اسیر کیا ہے اشراق نے کہا اے گل اندام مشرف کا جب نامہ
مرتخ آفتاب علم لیکر آیا اور مرتخ آفتاب علم صاحب عزت ہے اسطرف سے بھی کوئی ذی عزت شخص جواب نامہ لیکر جائے
میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تم نامہ لیکر جاؤ گل اندام نے کہا مجھکو جواب نامہ لے جانے مین عذر نہین ہے مگر اتنا خیال ہے کہ
آپنے اونکے نامہ دار کو اسیر کر لیا ہے اور وہ لوگ صاحب تحفہ جات ہین ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین ایسا نہو کہ مین
نامہ لیکر جاؤن اور فیروز کی سی کیفیت ہو جائے مردان اسلام مجھے بھی قتل کرین اشراق نے کہا یہ بات بالکل خلاف ہے
ہمنے اُنکے نامہ دار کو صرف اسیر کر لیا ہے ابھی قتل تو نہین کیا اگر وہ لوگ ایسا ہی عوض لینا چاہینگے تمھین اسیر کر لینگے
مین چھڑا کر لاؤنگا مگر جانا تمھارا اچھا ہے گل اندام نے کہا اگر یہی آپ کی خوشی ہے تو مین جاتا ہون اشراق نے بموجب
نامے کا جواب لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا نقل ایک نامہ تیرا اینجانب کی نگاہ سے گذرا کیفیت معلوم ہوئی
تو نے فیروز کو طرح سے گرفتار کرکے قتل جو کیا ہے اس سبب سے شاید تجھے غرور بڑھ گیا ہے مجھے ایفاے وعدے کی درخواست
کرتا ہے اب تک تیری سمجھ مین نہ آیا کہ مین نے کس وجہ سے تجھے مقابلہ نہین کیا اس کا سبب یہ تھا کہ مجھکو تیرے حال پر

رحم

رحم آیا اور یہ تصور کیا کہ شاید یہ خیال خام تیرے دل سے دور ہو اور تو اسی طرف واپس چلا جائے تو کاہی کو میرے
ہاتھ سے قتل ہو ورنہ جس وقت چاہتا تجھے مع تیرے لشکر کے قتل کرتا مگر افسوس ہے کہ اب تک تو میری منشا کو دل
کو نہ سمجھا اب میں پھر تجھکو ہدایت کرتا ہون کہ واپس جا اور یہ خیال اپنے دل سے نکال یہ طلسم تجھسے کیا کسی سے فتح ہو گا
اصل میں یہ طلسم نہیں ہے خداوند کی جائے سکونت ہے اسکو کوئی تباہ و برباد نہیں کر سکتا ہے اگر میری بات کو قبول کریگا تو
اچھا رہیگا اگر نہ مانیگا تو بہت پچھتائیگا اسوقت تیرے نامہ دار نے ایسے کلمات ناشائستہ زبان سے نکالے کہ
مجھے تاب ضبط باقی نہ رہی مگر مجبور رہا کہ میرے یہاں نامہ دار کو قتل نہیں کرتے ہیں میں نے اسکو اسیر کر لیا ہے اگر تجھے
میری اطاعت کرنا قبول ہو تو یہاں آ میں نامہ دار کو بھی چھوڑ دونگا اور تیرے واسطے خداوند سے سعی کرونگا خداوند
بہت راضی ہونگے تیری عزت بڑھا دینگے یہ نامہ جب ختم ہوا اشراق نے اپنی مہر سر نامہ پر کی گل اندام جادو
کو دیکر روانہ کیا گل اندام لشکر اسلام میں آیا لوگون سے دریافت کیا کہ طلسم کشائی بارگاہ کہان ہے سرداران اسلام
نے بدیع الملک کی بارگاہ تک اسکو پہونچایا گل اندام جادو در بارگاہ پر آیا دربانون نے روکا چوبدارون
کو بلا کر کہا آقائے نامدار کی خدمت میں عرض کرو کہ ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہے چوبدار بدیع الملک
کی خدمت میں حاضر ہوئے دعا دیکر عرض کی ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہے در بارگاہ پر حاضر ہے اس کی
نسبت کیا حکم صادر ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو چوبدار سلام کر کے پیچھے ہٹے دربارگاہ پر آئے
گل اندام چوبدار کے ساتھ اندر آیا زینت بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہو گیا چارون طرف حیران حیران دیکھنے لگا بدیع الملک
نے فرمایا اے شخص جس کام کے واسطے آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر جو مزاج میں آئے کرنا نامہ دار یہ کلام سنکر کانپ گیا
جلدی سے آگے بڑھا نامہ بدیع الملک کو نذر دیا اپنے دل میں گل اندام نے اسوقت خیال کیا کہ اشراق جادو نے آج
جان لی یہ شیر مجھکو نہ چھوڑیگا ضرور قتل کریگا مگر مجبوری سے کھڑا رہا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی
گل اندام سلام کر کے بیٹھا بدیع الملک نے نامہ کھولا جب مضمون پڑھ چکے نامے کو چاک کیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ
ڈالکر فرمایا اے نامہ دار اس بیہودہ گو اشراق جادو سے کہہ دینا کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہے تو اسی وقت مریخ
آفتاب علم کو رہا کر دے ورنہ مرنے پر ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سبکو قتل کرونگا یہان سے آئینہ اندام جادو
تک دشمنون کے انبار لگا دونگا وہان جاکر اس مکار کو قتل کرونگا میں اس طلسم کی حقیقت نہیں جانتا اور جس طرح اسکے
مزاج میں آئے مجھسے پیش آئے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو وہ مردود کیا بنا سکتا ہے گل اندام پر ایسا رعب بدیع الملک
کا غالب ہوا کہ زمین پر گر پڑا بدیع الملک نے جو اسکی یہ حالت دیکھی خادمون سے کہا نامہ دار کو اٹھاؤ خادم آگے بڑھے
گل اندام کو اٹھایا بدیع الملک نے فرمایا اے نامہ دار تو کیون خائف ہوتا ہے ہمارا یہ دستور نہیں کہ غریب آزاری
کرین نامہ دار کو قتل کرین یا گرفتار کر رکھین ہمکو تجھسے کچھ مطلب نہیں ہے تو اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے واسطے
ایسی ایسی مصیبتین گوارا کرتا ہے ہمیں تجھسے کچھ عناد نہیں ہے تو خاطر جمع رکھ یہ اشراق کی نامردی تھا جو ہمارے سردار مریخ آفتاب علم
کو نہیں معلوم کس مکر سے گرفتار کر لیا بدیع الملک نے جو یہ فرمایا جمعدار حلاج جس کو خواجہ اسیر کر کے لائے تھے اسوقت
دربار بدیع الملک نامدار میں موجود تھا گل اندام زرد چشم جادو کو پہچان کر اسنے بدیع الملک سے عرض کی اے
شہریار یہ ذلیل ساحر نامردون میں نہیں ہے اس سے کل عالم واقف ہے کہ گل اندام زرد چشم جادو اسیکا نام ہے اسوقت لباس شاہی اتار
کے آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا کہ اسوقت ہم اسکو کسی قسم کی تکلیف نہیں دینگے اول تو نامہ دار ہے دوم یہ کہ اسوقت یہ حالت
ہے اسکا جانا ہی اچھا ہے جمعدار نے کہا اے شہریار اسکا جانا اچھا نہیں ہے اگر یہ اسوقت چلا جائیگا تو ضرور کوئی مکر کریگا بدیع الملک

نے کہا خدا وحافظ حقیقی ہی اگر یہ ظلم کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہے یہ فرمانے لگے گل اندام سے کہا اے گل اندام یہی بہتر ہے کہ بارگاہ
سے چلا جا اور یہاں سے لوگ تجھکو زندہ نہ چھوڑینگے جو کچھ باتیں میں نے کہیں ہیں یہ جا کر اشراق سے کہدینا گل اندام
سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا مگر اسکے وہاں سے بھاگا جب قلعہ پر آیا تب اسکو یقین ہوا کہ جان بچی وہان سے
اشراق کے پاس آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی کہا اے گل اندام خیر تو ہے اسوقت تیرے چہرے سے آثار خوف پیدا ہیں
گل اندام نے جواب دیا کہ اے شہنشاہ آپ نے اسوقت میری جان ہی لی تھی تب جو نامہ لیکر طلسم کشا کی بارگاہ کے اندر گیا رونق
بارگاہ کیونکر بیان کروں مگر اے شہنشاہ طلسم کشا کو جو دیکھا میرے ہوش اڑ گئے عجب شان و شوکت کا جوان ہے میں محو جمال
ہو گیا جب میری محویت بڑھی تو خود طلسم کشا نے کہا اے نامہ دار جس کام کو آیا ہے اسکو پہلے انجام دے پھر جس کام میں چاہنا مصروف
ہونا میں کانپ گیا جلدی سے نامہ دیا طلسم کشا نے نامے کو پڑھا پڑھتے ہی مزاج برہم ہو گیا اے شہنشاہ ایسی ایسی باتیں
اسنے کہیں اور اس ترکیب سے. وہ کہیں کہ میں اُسکے رعب کیوجہ سے بقدر خائف ہوا کہ زمین پر گر پڑا اسنے اپنے خادموں سے کہا
اس نامہ دار کو اٹھاؤ خادموں نے مجھکو اٹھایا طلسم کشا نے کہا بھائی تو کیوں اسقدر خائف ہوا ہے۔ مجھے کوئی شکایت نہیں ہے
اشراق کی حرکت پر غصہ آتا ہے گو طلسم کشا نے بہت دلجوئی کی مگر میرا خوف رفع نہوا چونکہ نگہبانان مرحلہ وہان موجود تھا اسنے طلسم کشا
سے میری سب کیفیت بیان کردی میں سمجھا کہ اب یہ حکم دیگا کہ اسکو اسیر کرلو لیکن لاکھ چاہا سحر کرکے بارگاہ سے نکل آؤں مگر سحر یاد نہ آیا آخر
مجبور ہو طلسم کشا نے خود ہی کہا کہ اسوقت ہمارا اسیر ہے۔ غالب ہے اور یہ نامہ دار ہے ہمکو زیبا نہیں ہے کہ ہمارے کیسطرح کی تکلیف دیں مجھسے کہا
اے شخص تو جا اور اشراق سے جو جو باتیں میں نے اسوقت کہی ہیں سب بیان کردینا میں اپنی جان بچاکر وہان سے آیا اشراق نے کہا اے
گل اندام تو بڑا بودا ہے دیکھ ایک جوان لشکر اسلام کا یہان نامہ لیکر آیا اسنے کس طرح گفتگو کی اپنے آقا کی شان میں کوئی کلمہ نکلنے
دیا کیسی جرأت و ہمت اپنی ظاہر کی کہ ہم میں سے اسیر کرلیا پھر وہ سبھی ہی کی ہمت میں فرق نہ آیا جب مجھے ایسی امید نہ تھی کہ تو میری
جو شکر اسطرح چلا آنے کا تجھے لازم تھا اپنی جان دیدیں دیدی ہوتی گل اندام نے کہا اے شہنشاہ آپ مالک ہیں جو چاہیں فرمائیں
اگر میں اسوقت وہان بدکلامی کرتا تو وہ لوگ سب مجھے زندہ نہ چھوڑتے کی بلا سے دلیں دیا کہ کچھ کہوں مگر مناسب نہ جانا خاموش
ہو رہا اب ان سب باتوں کا عوض لونگا اشراق نے کہا تجھے کچھ بھی نہو گا گل اندام نے کہا پھر میں حاضر ہوں جو آپکی مزاج میں
آئے مجھکو سزا دیجئے آپ قتل کا حکم دیں میں سب مجھے منظور ہے مگر وہان سے دو کونسے کے ہاتھ سے مارا جانا اچھا نہ تھا اشراق
نے کہا اب تیرے دل پر طلسم کشا کا رعب غالب ہے طلسم کشا کو کوئی اسیر کرکے بھی تیرے سامنے لائیگا تب بھی مارے خوف
کے بات نہ کی جائیگی اشراق سے جو یہ باتیں گل اندام نے سنی اسکو کچھ غیرت پیدا ہوئی کہا اے شہنشاہ میں شرط
کرتا ہوں کہ اہل اسلام سے تحفہ جات چھین لونگا اور سب کو اسیر کرکے آپکے حوالے کرونگا اب تک تو میں عیاروں سے کے
بھروسے پر خاموش تھا مگر اب میں سحر سے بھی نہیں لڑونگا بجرأت لشکر ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا اشراق نے کہا اگر تو اہل طور سے
خدا پرستوں کے مقابلے میں جائے اور ان لوگوں کو اسیر کرکے میرے پاس لائے تو میں اسقدر تیری عزت بڑھاؤں
کہ بڑے بڑے شاہان جلیل تیری عزت کو دیکھکر رشک کریں گل اندام نے کہا آپ حکم دیتے ہیں میں اپنے یہان طبل
جنگی بجواؤں اشراق نے کہا تجھے اختیار ہے اگر تیری جاہے اور تجھے یقین ہو کہ میں مسلمانوں سے لڑکر فتحیاب بھی ضرور ہونگا
تو طبل جنگی کا انتظام کر گل اندام نے کہا اگر فتحیاب ہونگا تو خیر ورنہ اپنی جان دیدونگا مگر سب سے بے ہوشی سے بھاگ
نہیں جاؤنگا اشراق نے اور باتیں اس قسم کی بیان کیں کہ گل اندام کو اور زیادہ جوش پیدا ہوا کہا میں اسطرح اہل اسلام
سے مقابلہ کرونگا کہ اس طلسم بھر میں کوئی نہیں کرسکیگا مگر ایک مدد آپ کو دینا ہوگی اشراق نے کہا میں ہر طرح کی مدد دونگا
تو لشکر کو لیکر میدان میں نہیں جاؤنگا ہاں جب کوئی معرکہ اس قسم کا ہوگا تو میں بھی بنفس نفیس آؤنگا کرونگا عیاروں سے بھی

بجاؤنگا گل اندام نے کہا مجھے جب فوج کی ضرورت ہوگی آپ کے یہان سے بلواؤنگا اشراق نے کہا مین ایسے ایسے
پہلوان نامور یہان جمع کیے دیتا ہون جنکا مثل و نظیر نہین ہے اور فوج جسقدر تو طلب کریگا اسقدر ملے گی گل اندام
نے اسیوقت اپنے ملازمون کو بلایا کہا رسالون مین جاکر خبر دو کہ ہم کل برائے مقابلہ عدو ایرستان یہان مین جاوینگے
کل اسباب سب لوگ مسلح و مکمل رہین اور طبل جنگی کو بھی حکم دیدیا جائے چوبدار اسی وقت روانہ ہوئے لشکر مین جاکر رسالدارون
کو بلایا سب کیفیت بیان کی رسالدارون نے لشکر مین سب کو مطلع کیا ہر ایک اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا قریب
شام نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود تھے خبرین لیکر راہی ہوئے بارگاہ بدیع الملک
مین آئے ہاتھ جوڑ کر دعا و دولت بجا لائے پھر عرض کی اے شہریار گل اندام کے لشکر مین طبل جنگی بجا ہے اسکا ارادہ ہے کل
کہ میدان جنگ مین نکل کر معرکہ آرا ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان
بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جنگ کی تیاری ہونے لگی بدیع الملک صاحبقران نامدار کی بارگاہ مین آئے عرض
کی لشکر گل اندام مین طبل جنگ بجا تھا مجھکو ہرکارون نے خبر دی مین نے بھی جواب مین نقارہ رزمی بجنے کی اجازت دی ہے
فرمایا بہت خوب کیا یہ عجب کی بات ہے اب گل اندام کو جوش پیدا ہوا بدیع الملک نے نامے کی کیفیت
عرض کی مریخ آفتاب علم کا اسیر ہو جانا بیان کیا صاحبقران کو کیفیت اسیری مریخ سنکر بہت تردد ہوا فرمایا اے
بدیع الملک ایسا نہو کہ کفار مریخ کے دشمن ہین اسکو قتل کر ڈالین بدیع الملک نے عرض کی جو منظور الٰہی
ہے کیا چارہ ہے کوشش تو ضرور کرونگا اگر اسکی حیات باقی ہے تو مین رہا کرا لاؤنگا اور اگر جام حیات اسکا لبریز ہو چکا ہے تو مین
مجبور ہون امیر نے فرمایا نہین معلوم کیا بات ہوئی جو مریخ کو کفار نے اسیر کر لیا بدیع الملک نے عرض کی نامہ جو
میرے پاس آیا تھا اسمین یہ تحریر تھا کہ تمہارے نامہ دار نے ایسی سخت کلامی کی کہ ہمین بہت ناگوار ہوا اگر قتل نامہ دار
ہمارے آئین مین خلاف نہوتا تو ہم ہرگز اسکو زندہ نہ چھوڑتے قتل کر ڈالتے مگر ابھی اسکو اسیر رکھا ہے اگر تم راہ راست
پر آؤگے تو اسکو بھی رہا کرینگے اور تمھاری بھی جان بخشی کرینگے اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤگے تو تمہین
بھی اسیر کرینگے اور تمہارے لشکر کو بھی گرفتار کرکے سبکو ساتھ قتل کرینگے امیر کو بھی غصہ آیا کہا وہ کیا ہماری جان بخشی کرینگے
اور کیا ہمین اسیر کرینگے یقین ہے خود اسکی اجل دامنگیر ہے جو ایسی باتین بناتا ہے بدیع الملک نے عرض کی مین نے چاہا
تھا کہ فی الفور تنہا پھر سے اسطرف جاؤن اور مریخ کو رہا کرکے لے آؤن مگر نامہ دار ایسا خائف ہوا کہ مین
مجبور ہو گیا اور جواب دینا ضرور تھا یہ بات خلاف تھی کہ مین بے اطلاع آپکے یہان چلا جاتا امیر نے فرمایا تمنے
بہت اچھا کیا اب انشاء اللہ تعالیٰ کل میدان جنگ مین سمجھ لینا کہان جاتا ہے یقین ہے اشراق خود لشکر لیکر آئے بدیع الملک
نے کہا سوائے اسکے اور کون ایسا ہے جو لڑیگا تھوڑی دیر تک بدیع الملک صاحبقران سے یہ باتین کرتے
رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے خواب راحت کے واسطے مسہری پر تشریف
لیگئے انکو اس کیفیت مین چھوڑ کے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زمرد و نجگان و تورج کی عرض کیجاتی ہے

کہتے ہین کہ جو چار دلاور اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے بعد طے مراحل کے بعد اشراق کے پاس اسوقت پہونچے کہ
جب گل اندام طبل جنگ بجوا چکا تھا اشراق نے جو زمرد و نجگان و تورج کو دیکھا بہت خوش ہوا مگر فرخ کے
قتل ہو جانے کا افسوس ظاہر کیا نجگان نے کہا اے شہنشاہ کیسے کچھ انتظام کر لیا ہے اشراق نے کہا کس بات کا انتظام کر

سکتے ہو تجگان نے کہا حضرت شہنشاہ فیروز کی جان گئی ایسا نہو اسی طرح سے کوئی اور بھی آئے بلا ہو اشراق نے جواب
دیا ای تجگان عیار کی مجال ہی جو یہان آسکے جب تک مین موجود ہون جو عیار آئیگا اُسکے چہرے سے
رنگ روغن اوڑ جائیگا سحر گرفتار کرلینگے مین نے اسکا انتظام پیشتر سے کرلیا ہی مگر یہ بات مین نے کسی پر مصلحتاً
ظاہر نہین کی گو کچھ خوف تو نہین ہی مگر عیار غضب کے ہوتے ہین تجگان نے کہا آپنے بہت خوب کیا جو اس بات کو پوشیدہ
رکھا اب کسی کے سامنے اسکا ذکر نہ آئے اشراق نے کہا علاوہ اسکے مین نے ایک سردار کو بھی گرفتار کرلیا ہے
تجگان نے کہا کسکو اسیر کیا اشراق نے مریخ آفتاب علم کا نام بتایا تو سحر نے کہا اسکو اپنے باپ کے قتل ہوجانے کا
افسوس نہین ہوا اشراق نے کہا مین نے اس سے کہا تھا اُسنے جواب دیا کہ اگر ہزار بار بھی اسکو کوئی قتل کرے تو مجھے
سواے خوشی کے رنج نہو زمرد نے کہا اب اُسکے دل مین اہل اسلام کی محبت سب سے زیادہ پیدا ہو گئی مگر
آپنے بہت خوب کیا جو اُسکو اسیر کرلیا اب عیارون کو بھی مین اپنے ہمراہ لایا ہون یہ لوگ کوشش کرینگے یقین ہی
اور بھی سردار گرفتار ہو جائین اشراق نے جواب دیا کہ گل اندام نے طبل جنگ بجوایا ہی صبح کو مسلمانون سے مقابلہ ہی دیکھو کیا تماشا
ہوتا ہی اگر گل اندام اُن لوگون سے اچھی طرح سے ہوتا رہا تو تو مین یہان سے باہر نہ جاؤنگا اور اگر اُسنے میری مرضی
کے موافق مقابلہ نہ کیا تو مین ضرور جاؤنگا اور اہل اسلام کو اپنے سحر کی کیفیت دکھاؤنگا اگرچہ وہ صاحب تحفہ جات ہین
تو کیا ڈر ہی مجھکو اسکی بھی پروا نہین ہی کہ عیار جائین اور اُسکے تحفہ جات سے آدمی تمکو مخفی سیر جنگ دیکھنے کو بلایا
ہی ایک شناسے مین لشکر اسلام کو بیکار کر دونگا خالی طلسم کشا اور حمزہ ثانی کیا بنا لینگے زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہین
بہت صحیح ہی مین اشتیاق دید مین حاضر ہوا ہون اشراق نے عیارون کی طرف دیکھکے کہا اگر تملوگون کا جی چاہے تو براے
سیر لشکر اسلام مین جاؤ اگر بن پڑے تو دو ایک سردار لے آؤ اگر کچھ خوف معلوم ہو تو چلے آنا عیاری نہ کرنا عیارون
نے جواب دیا ای شہنشاہ عیاری ہمارا پیشہ ہی اگر خوف کو دل مین راہ دین تو عیاری کیونکر کرین اشراق نے کہا
اچھا اگر وعدہ کرکے جاتے ہو تو مین بھی تم سے وعدہ کرتا ہون کہ جو عیار ایک سردار کو گرفتار کرکے لائیگا وہ ایک ملک
انعام مین پائیگا عیارون نے اشراق کو سلام کیا اسی وقت وہان سے رخصت ہوئے فتانہ چونکہ کسی قدر خواجہ کی
ترکیبون سے ماہر ہو چکی تھی اور تجگان نے راہ مین بھی اسکو بہت سی باتین عیاران اسلام کی بتادی تھین اس سبب
سے بہ نسبت اور عیارون کے حالات عیاران اسلام سے ماہر تھی اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا ایسی عیاری نہ کرنا جو ہم
ایک جگہ کی جانی ہی عیاران اسلام بلاے روزگار ہین اول تو ہر فن مین طاق ہین باتین ایسی دلجوئی کی کہتے ہین کہ خواہ
کیسا ہی عیار ہو اُنکے دام تقریر مین گرفتار ہو جاتا ہی ایسی ویسی باتون سے بچے رہنا اور چیدہ عیاری کرنا اگر عیاری کا موقع
نہ ملے تو نقب لگا کے سردارون کی بارگاہ مین جانا اور انکو بیہوش کرکے لے آنا مگر ایک بات سنجھے عمرو نے کہی تھی کہ طلسم کشا
اور صاحبقران شب بیدار رہتے ہین نہین معلوم یہ بات سچ ہی یا جھوٹ عیارون نے کہا اسکو دریافت کرلینگے فتانہ
نے کہا جس سے دریافت کروگے وہ فوراً تاڑ جائیگا کہ یہ عیار ہین عیارون نے کہا ہم محل مین ہو بیٹھکے دیکھ لینگے جب حمزہ سو جائیگا ہم بھی اسکے
ہمراہ جائینگے جب تک اُسکو نیند نہ آئیگی اُسوقت تک ہم لوگ عیاری نہ کرینگے فتانہ نے کہا اچھا ٹھیک ہی تم سب بہت بجگر عیاری
کرنا مین نے سنا ہی کہ عمرو شب کو بھی چارون طرف پھرتا ہی عیارون نے کہا اگر مل جائیگا تو ہم عمرو کو بھی گرفتار کرینگے فتانہ نے کہا
ایسا قصد بھی نہ کرنا عمرو تو شہنشاہ عیاران ہی کسی ادنے عیار سے گرفتار کرنیکا قصد نہ کرنا ابھی تملوگ اُنکی ترکیبون سے واقف نہین
ہو اسی سبب سے تمکو منع کرتی ہون اور مین بھی کسی عیار پر عیاری نہ کرونگی جسوقت اُنکی ترکیبون سے واقف ہو جاؤنگی اُسوقت
وہ ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے ضرور ہی ہم گرفتار کرلینگے کیرنگ و سہنک وغیرہ نے کہا ای فتانہ اگرچہ تمام

عیاروں میں تیز ہے مگر ابھی ناتجربہ کار ہے سب نے مجھے عیاری کرتے ہوئے بھی خوف آتا ہے فتانہ نے کہا تم سب لوگوں کو اختیار ہے
مگر میں حسب ترتیب سے عیاری کروں گی میں نے جسے بیان کر دیا سب نے کہا تجھکو اپنی عیاری کا اختیار ہے ہم لوگوں کی
باتوں میں دخل نہ دے ہماری عمریں گذری ہیں آجتک سوائے عیاری دوسرا کام نہیں کیا ہے تجھ سے بڑھ کے عیاری
نے نقب و دزد کوئی کیا دیکھ سکتا ہے فتانہ سب سے الگ ہوئی اور عیار بھی جدا جدا ہو گئے ہر ایک نے اپنے موافق
مرضی کے اپنی صورت بنائی مگر فتانہ عیارہ نے ایک جوگن کی صورت بنائی ہے ہاتھ میں بیلے اس ارادے میں چلی کہ
اگر خواجہ ملیں تو اُنسے اپنا بدلا لوں اور اسی سبب سے یہ سب عیاروں کو منع کر دی تھی کہ خبردار کوئی خواجہ پر عیاری
کرنے کا قصد نہ کرے کیونکہ یہ خیال کرتی تھی کہ اور جو کوئی عیار عیاری کرکے خواجہ کو گرفتار کریگا تو اسکا نام ہوگا میں اپنا
عوض نہ لے سکوں گی اور خواجہ کی طراری کا بھی اسکے دل میں خیال تھا کہ اس شخص نے غضب کیا کیا تقریر کی ہم لوگوں
کو تسخیر کر لیا آجتک عیاری کی یہ بات حاصل نہ ہوئی اگر ابکی بار خواجہ کا سامنا ہو جائے تو میں بھی ایسی تقریر کروں
کہ خواجہ کو مو گفتار کرکے اسیر کروں اس فکر میں جوگن کی صورت بنکے بصورت جوگن ملکر ان کے لشکر اسلام کی طرف
گاتی ہوئی چلی اتفاق سے لشکر اسلام کی طرف سے خواجہ اس فکر میں جاتے تھے کہ اگر ہاتھ پڑے تو میں مریخ آفتاب
علم کو کسی صورت سے رہا کرا لاؤں ناگہاں گانے کی آواز جو خواجہ کے طرف گئی دل بیچین ہوگیا دیوانہ وار چاروں طرف
دیکھنے لگے فتانہ نے جو یہ کیفیت دور سے دیکھی یا تو لشکر اسلام کی طرف آ رہی تھی یا اپنا منہ اور جانب پھیرا اسی سمت
روانہ ہوئی خواجہ آواز کے سننے پر اسی طرف چلے مگر خواجہ اسوقت اپنی صورت اصلی پر نہ تھے کیونکہ یہ بھی عیاری کو جاتے
تھے اور فتانہ نے جو دوسری سمت کی راہ لی تھی اسکو یہ خیال ہوا تھا کہ شاید کوئی ساحر آتا ہے یا کوئی عیار ہمارے
سامنے کا ہے اسنے اپنے تئیں پوشیدہ کرنا چاہا تھا خواجہ بھی اُسوقت ایک گھسنے کی لڑکے کی صورت بنائے ہوئے
طنبورہ کاندھے پر رکھے ہوئے اسطرف جاتے تھے اسکی آواز سنکر اسدرجہ بیتاب ہوئے کہ اسکو تلاش کرکے
قریب پہونچے خواجہ کی نگاہ جو اسکے چہرے پر پڑی دل بیچین ہوگیا خیال کیا خواجہ یہ آفت جان غارتگر دین و ایمان
کون ہے ارے اس صورت پر اسنے فقیری اختیار کی ہے اسکو کیا ہو گیا ہے کیا کسی پر شیدا ہے یا کسی ملک کی شاہزادی ہے
سلطنت اسکی چھن گئی ہے یہ فقیر ہو کر صحرا میں چلی ہے یہ سوچتے ہوئے بالکل قریب پہونچے کہا اے شخص ذرا ٹھہر جا میں
دور سے تیرے دیکھنے کے اشتیاق میں آیا ہوں جوگن نے منہ اپنا پھیر لیا خواجہ دوسری طرف گئے کہا اسے
جوگن صاحب کیا آپکو انسان سے نفرت ہے جوگن نے جواب دیا کہ اے شخص تو جسطرف جاتا ہے جا میری راہ کیوں روکتا ہے
خواجہ نے کہا آپکے گانے سے اسوقت دل بیچین ہو گیا نہیں معلوم کس کام کو جاتا تھا دیوانہ اسطرف چلا آیا جوگن نے
دیکھا ایک کمسن جوان میری منت کرتا ہے اس سے دو دو باتیں کر لینے میں کیا نقصان ہے یہ سوچ کے کہا اپنا مطلب
بتاؤ کہاں جاتے تھے اسطرف کہاں آ نکلے کیوں روکا خواجہ نے کہا میں اسوقت اپنی مزدوری کو جاتا تھا یہ لشکر جو سامنے
اترا ہے میں نے سنا ہے کہ بادشاہ طلسم سے یہ لوگ مقابلہ کرنے آئے ہیں اسکے لشکر میں گیا تھا خیال یہ تھا کہ سردار لشکر کے پاس
جاؤنگا کچھ گانا سناؤنگا اُسکا دل خوش کرونگا یقین ہے کچھ مل جائیگا مگر اُن لوگوں نے کہا ہمکو گانا سننے کی ضرورت نہیں مجبور ہو کے
میں وہاں سے واپس آیا اب کل اندام جادو کے پاس جاتا ہوں یقین ہے وہاں سے کچھ مل جائے جوگن نے کہا تم
میری راہ کیوں روکتے ہو خواجہ نے کہا تمہاری آواز سننے کا مشتاق ہوں مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اس صحرا میں
کیوں آئی ہو تم پر کیا مصیبت پڑی ہے کیا نام ہے جوگن نے کہا اے شخص تجھکو میرے نام سے کیا کام اور میری کیفیت دریافت
کرنے سے کیا علاقہ خواجہ نے کہا آپ نے میری کیفیت تحقیق کی جوگن نے کہا اے شخص تیری کیفیت لائق بیان کی

میری حالت بیان کے قابل نہیں ہے ہاں جب گانا سننے کا اشتیاق ہو تو ایک شرط سے گانا سناتی ہوں کہ پہلے تو اپنا کمال
ظاہر کر خواجہ نے کہا میرا کمال کیا ہے میں ایک مرد دور ہوں یہی میری اوقات بسری کا ذریعہ ہے آپ صاحب کمال ہیں، کہو
آپ نے مجھکو ہوش رہیگا تو آپ کے سامنے گاؤں گی جوگن نے جو زیادہ بیقرار ہو رہی تھی تان لگانی کا شروع کیا
دیر تک جوگن گاتی رہی خواجہ بغور سنا کیے جب جوگن نے گانا موقوف کیا خواجہ نے کہا ابھی میری سیری نہیں ہوئی مجھکو بیحد
مشتاق ہوں جوگن نے کہا اے شخص جب تک تو نہ گائیگا میں بھی نہ گاؤں گی یہ سنکر خواجہ نے طنبورہ سیدھا کیا ملار کا تان
شروع کیا تان جو لگائی جوگن بیقرار ہو گئی کہا یہ شخص تو انسان ہی ایسی جان و تن ہلاک کیفیت کسی کے گانے میں نہیں
دیکھی اب تو خواجہ نے گانا شروع کیا ایسی ایسی تانیں لگائیں اور وہ کیفیتیں دکھائیں کہ جوگن کو سکتا ہو گیا۔ وہ حالت ہوئی
کہ لب پر مہر خموشی آنکھوں سے آنسو جاری دل میں بیقراری تھوڑی دیر یہ حالت رہی آخر کو زمین پر گر کر بیہوش
ہوئی خواجہ نے جو موقع پایا تھوڑی بیہوشی بھی سنگھے دماغ میں پہنچائی جوگن کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ
نے اسکے گلے کو زنبیل کیا وہاں سے اپنے لشکر کی طرف چلے گئے اور عیار جو قنات سے ہمراہ آئے تھے انمیں سے
سرہنگ و گیرنگ نے آپسمیں یہ صلاح کی کہ طلسم کشا کی بارگاہ کی طرف چلنا چاہیے پھر گیرنگ نے کہا اے
سرہنگ میں طلسم کشا کی بارگاہ طرف جاتا ہوں تم حمزہ ثانی کی بارگاہ کی طرف جاؤ رات زیادہ آئی ہے جا کر دیکھنا چاہیے
کہ صاحبقران کو نیند آئی یا نہیں اور طلسم کشا کو جا کر دیکھو کہ نیند آئی کہ اگر طلسم کشا سو گیا ہوگا تو اپنا کام کرینگے اور اگر بیدار پائینگے
واپس آئینگے یہ کہکر سرہنگ و گیرنگ روانہ ہوئے گیرنگ امیر کی بارگاہ کی جانب چلا اور سرہنگ بدیع الملک
کی بارگاہ کو روانہ ہوا قضائے کار برق ثانی بھی لشکر سے بر سے عیاری نکلا تھا اور قلعہ گل اندام کی طرف جاتا تھا
اسنے جو دیکھا کہ دو سیہ پوش پیچھے ہوئے آتے ہیں برق ثانی نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا انکی نگاہوں سے بچکر انکی پشت
پر پہونچ گیا اب برق نے تعاقب کیا وہ لوگ جب اسیطرح سے بارگاہوں کے قریب پہونچے تو دونوں جدا
ہوئے ایک بدیع الملک کی بارگاہ کی پشت پر آیا ایک صاحبقران کی بارگاہ کے عقب پر گیا برق صاحبقران
کی بارگاہ کی طرف آیا جب وہ سیاہ پوش پہونچ گیا تو نقب لگانا شروع کی برق ثانی یہ تماشا دیکھتا تھا نصف نقب تیار ہوئی اور
وہ سیہ پوش نقب میں داخل ہوا برق ثانی نے مٹی بھرنا شروع کی تھوڑی دیر میں نقب کو پاٹ دیا وہاں سے بدیع الملک
کی بارگاہ کی طرف آیا دیکھا نقب تیار ہے کوئی شخص اندر معلوم ہوتا ہے برق ثانی نے یہاں بھی یہی حرکت کی نقب کو
پاٹ کے وہاں سے لشکر گل اندام کی طرف چلا کہ سامنے سے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا برق نے بڑھ کے خواجہ
کو سلام کیا خواجہ نے کہا اے برق کہاں جاتے ہو برق نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا افسوس تم نے
انکے نام نہ دریافت کیے جو اسوقت وہاں جانیکا ایک ذریعہ پیدا ہوتا یہ کہکر خواجہ نقبوں کے پاس آئے
مٹی نکالکر جو دیکھا تو دو عیاروں کی لاشیں دونوں نقبوں سے نکلیں خواجہ نے لباس انکے اتارے برق
نے بہت کہا استاد انکو تو میں نے مارا ہے اسمیں میرا بھی حصہ ہے خواجہ نے کہا اسمیں کیسا حصہ نہیں ہے برق
خاموش ہو رہا خواجہ نے کہا یقین ہے اور عیار بھی آئے ہوں گے اے برق تم ہوشیار رہو میں ذرا اپنی
بارگاہ میں جاتا ہوں برق نے عرض کی استاد آپ تشریف لے جائیے میں یہاں نگہبانی کرتا ہوں
خواجہ تو اپنی بارگاہ تک آئے پھر برق کی نگاہ بچا کے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر
انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت برق ثانی کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب خواجہ اسکے سامنے سے چلے گئے تو برق نے خیال کیا کہ استاد اسوقت بھلا بارگاہ مین جا کے کیا
کرینگے ضرور سرحلہ کی طرف تشریف لے گئے ہین اسوقت چلنا بہت اچھا ہی اگر وہان عیاری بن پڑ جائے
تو کیا بات ہے یہ سوچ کے برق ثانی بھی برج گل اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور راستہ طے کیا تھا کہ
برق نے دیکھا صحرا مین ایکطرف روشنی ہو رہی ہی برق نے جو روشنی دیکھی دلمین خیال کیا کہ اس روشنی
قریب سے چلکر دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے برق اس روشنی کی طرف روانہ ہوا جب قریب روشنی کے پہونچا
دیکھا ایک فقیر بیٹھا ہی برق وہان سے پلٹا تھا کہ اسنے دیکھا ایک عیارہ پشتارہ بدوش سامنے سے آتی ہی اور بہت قریب
پہونچ چکی ہی برق نے کہا کون آتا ہی عیارہ نے آواز نہ دی پھر برق نے کہا عیارہ نے جواب نہ دیا تیسری بار
جب برق نے پھر کہا اور عیارہ نے جواب نہ دیا تو برق بالکل قریب پہونچ گیا نظر برق کی اسکے چہرے پر پڑی
عیارہ نے بھی آنکھ لڑائی برق شیدائے جمال ہوگیا مگر ضبط کرکے کہا اے عیارہ تو کہان جاتی ہی یہ پشتارہ کس کا ہی
عیارہ نے کمند کے حلقے برق کی طرف پھینکے برق نے خالی دی اپنی کمند کے حلقے کھولے اسکی طرف پھینکے
اسنے بھی خالی دی تھوڑی دیر تک رد و بدل رہی جب عیارہ مجبور ہوئی تو پشتارہ چھوڑ کے بھاگی برق نے
خیال کیا کہ اگر عیارہ کا تعاقب کرتا ہون تو ایسا نہو پشتارہ کوئی لے جائے اور اگر پشتارہ کوئی لیجائے گا تو
اچھا نہوگا یہ سوچ کے برق ثانی نے عیارہ کا تعاقب نہ کیا پشتارہ کھولکر دیکھا تو ایرج نوجوان کو اسمین
بیہوش پایا برق نے فوراً دوا دافع بیہوشی کھلائی ایرج نامدار نے آنکھ کھول اپنے کو اس عالم مین
پایا تو حیران ہوئے دیکھا برق ثانی سرہانے کھڑا ہی ایرج نے فرمایا اے برق یہ کیا کیفیت
گذری برق نے سب کیفیت بیان کی ایرج کو غصہ آیا مگر ضبط کرکے اپنی بارگاہ کی طرف
واپس آئے برق بھی انکے ہمراہ واپس ہوا کہ رات بہت ہی کم باقی تھی برق و ایرج تو اپنی بارگاہون
کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی جو روانہ ہوئے تو قریب قلعہ گل اندام جب جادو کے پہونچے
جاتے ہین قلعہ کے اندر داخل ہون کہ کان مین زنگ کی آواز آئی خواجہ ٹھہرے دیکھا ایک سیاہ پوش
سامنے سے آتا ہی خواجہ نے گلیم اوڑھ کے کمند راہ مین ڈالی حلقے کھول دیئے پھر ایک درخت
کی آڑ مین آنے گلیم اتاری کمند لیکر بیٹھے بیٹھے ہی وہ سیہ پوش کمند کے قریب پہونچا خواجہ کے روبرو
آیا خواجہ نے جھٹکا دیا وہ لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے جھپٹ کے جا مارا وہ بیہوش ہوا مگر خواجہ نے
دیکھا ایک پشتارہ بھی اسکے پاس پڑا ہی خواجہ نے پشتارہ جو کھولا دیکھا شاہزادہ امیر الزمان بیہوش
پڑے ہین خواجہ نے شاہزادے کو داخل زنبیل کیا اور اوس سیہ پوش کو بھی زنبیل مین رکھ لیا وہان سے
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے صبح ہوتے ہوتے اپنی لشکر مین آکے پہونچے دیکھا لشکر مین آواز اذان بلند ہے
خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے دیکھا امیر مصروف نماز ہین جب صاحبقران نے نماز سے فراغت
پائی خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ آج خلاف معمول تم اسوقت یہان کہان خواجہ نے سب کیفیت
بیان کی اور امیر الزمان کو زنبیل سے نکالا امیر کو بہت تعجب ہوا فرمایا خواجہ معلوم ہوتا ہی عیار بہت سے اس
مرحلے پر آئے ہوئے ہین جب تو اس کثرت سے عیار یہان بھی آئے خواجہ نے عرض کی کہ مجھکو بھی یہی
معلوم ہوتا ہی کہ عیار یہان بہت سے ہین امیر نے سلاح جسم پر آراستہ کیے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا خواجہ
نے امیر الزمان کو بھی ہوشیار کیا شاہزادے کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت سے صاحبقران کے

سلانے دیکھکر محجوب ہوا امیر نے فرمایا اے امیر الزمان خدا نے بڑی خیر کی ورنہ وہ مکار تو در قلعہ تک لے ہی
گیا تھا امیر الزمان صاحبقران سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ مین گئے سلاح طلب کیے خادمون نے
سلاح حاضر کیے شاہزادے نے ہتیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادم مرکب لیکر حاضر ہوئے امیر الزمان
گھوڑے پر سوار ہوئے اسطرف صاحبقران زمان بھی مرکب پر سوار ہوکے آگے بڑھے بدیع الملک نامدار بھی صاحبقران
کے برابر میدان رزم کیطرف چلے قلعہ کیطرف سے گل اندام جادو لشکر بیحساب ہمراہ لیکر میدان مین آیا جب دونون
لشکر میدان مین پہونچ گئے اور صفین درست ہوگئین تو نقیب دونون لشکرون سے بڑھے نقابت کرکے پیچھے ہٹے ہم
ہو کیت آئے کر کا کہکر چلے گئے گل اندام جادو نے اسوقت جو بدیع الملک کی طرف دیکھا تو لڑکا سا دیکھا جب بدیع الملک
نوجوان غائب تھا اسوقت بھی اُس کو شاہزادے کی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوا اور اپنے بودے پن کو خیال
کرکے محجوب ہوا دلمین خیال کیا کہ مین جسوقت شاہزادے کے سامنے جاؤنگا کیا منہ دکھاؤنگا شاہزادہ مجھے کیا کہیگا اگر
طلسم کشا نے صاف صاف کہدیا کہ اے گل اندام کیا تجھکو اپنی وہ حالت بھول گئی تو مجھے بڑی ندامت ہوگی اس سے بہتر ہے کہ
اب تیری اطاعت قبول کرون جہل مین اسی کا مذہب اچھا ہے اور مذہب آئینہ پرستی بالکل لغو ہے اگر آئینہ اندام مین کچھ بھی
قدرت ہوتی تو کل میری مدد کرتے اور ایسا رعب وجلال کیون دیتے یہ سوچ کے گل اندام نے اپنا تخت بڑھایا بدیع الملک
کے قریب آیا کہا اے شہریار مین اپنی عفو تقصیر کے واسطے حاضر خدمت ہوا ہون اور اس مذہب باطل پر لعنت کرتا
ہون بدیع الملک نے کہا اے گل اندام زہے قسمت تیرے کہ تو مشرف باسلام ہوا یہ کہکر شاہزادے نے کہا ہمارے آقا و مالک
صاحبقران کی خدمت مین جاؤ سر قدم مبارک پر جھکاؤ وہ کلمہ تعلیم فرمائینگے تیرے قلب تیرہ کو منور بنائینگے گل اندام جادو صاحبقران
کی خدمت مین حاضر ہوا قدمونکو بوسہ دیا امیر نے اسکو کلمہ تعلیم فرمایا یہ کیفیت جو اسکے لشکر والون نے دیکھی حیران ہوکے کہا
یہ کیا غضب ہوا گل اندام جادو با ساحرا اس طرح جاکر شریک طلسم کشا ہوگیا سب نے لکھا اسکی اطلاع سلطان
اشراق کو کرنا چاہیے یہ صلاح کرکے سب نے پلٹنے کا قصد کیا گل اندام نے پکار کے کہا تم مین سے جسکو میرا ساتھ
دینا منظور ہو وہ یہان آئے ایمان لائے اور جسکو اشراق کی رفاقت کرنا منظور ہو وہ چلا جائے لشکر مین سب سیہ
قلب تھے کوئی گل اندام کے پاس نہ آیا سب واپس گئے صاحبقران زمان نے بدیع الملک سے فرمایا اب
یہان ٹھہرنا بیکار ہے بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب لشکر کو ہمراہ لیکر بارگاہ کیجانب واپس ہوئے سرداران نے لشکرگاہ مین
پہونچ کے کمرین کھولین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے مگر خواجہ عمرو نامدار جو اپنی بارگاہ مین آئے جوگن کا
خیال آیا انہون نے زنبیل سے نکالا اور دوا نغ بیہوشی سنگھائی جوگن کو ہوش آیا اپنے کو بارگاہ مین پایا رنگ روغن
بھی اُتر گیا تھا خواجہ نے جو نظر کی دیکھا فتانہ جادو ہے مگر ہوشیار کر چکے تھے سوزن زبان مین نہین دیا تھا جیسے ہی فتانہ
کی آنکھ کھلی اور اپنے کو اس حالت مین پایا سحر کرکے بلند ہوئی خواجہ نے پھر بتعجیل اس خوف سے کہیم اوڑ ہی
کہ ایسا نہو یہ پھر سحر کرے پاکڑ مین پنجہ دیکر رہے اور مگر دل بیتاب ہوگیا خیال کیا کہ خواجہ بڑی غلطی ہوئی کہ اسکی
زبان مین سوزن نہ دیا یہ آہوے دشت جال دوبارہ دام مین آکر نکل گیا خواجہ تو اس صدمہ مین رہے مگر فتانہ
بیچارہ جو سحر کرکے اوڑی ہوئی اپنے کچھ خیال نہ کیا اپنے قلعہ مین آئی اشراق کے پاس پہونچی دیکھا اشراق غیظ و غضب
مین بیٹھا ہے زمرد بھی فکر مین ہے سب لوگ متردد و متفکر ہین فتانہ نے اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیکر
کہا اے فتانہ تمنے بڑی دیر کی اور ابھی تک اور عیار بھی نہین آئے ہین کیا سبب ہے فتانہ نے اپنی کیفیت بیان کی جوگن

نے اشراق سے کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا ایک بار ہی فتانہ زک اٹھا چکی تھین مگر پھر انہین حضرت کے دام مکر
مین گرفتار ہوئین اشراق نے کہا بشر سے خطا ہو ہی جاتی ہے کیا عجب ہے اگر انسے دو بار ایک خطا ہو گئی اُسکی خوشی کرنا
چاہیے کہ اپنی جان تو سلامت لے آئین مین تو انکو گل اندام سے بہتر جانتا ہون اگر اُسپر یہ مصیبتین پڑتین تو یقین ہے
وہ اُسی وقت مسلمان ہو جاتا یا مر جاتا عجب نہ تھا جو کچھ اُس سے ہوتا جگگان نے کہا کچھ آپ فتانہ کی
تعریف فرماتے ہین بہت کم ہے فتانہ نے جو گل اندام کی کیفیت سنی کہا اے شہنشاہ گل اندام پر کیا مصیبت
گذری یہ کیا آپ فرماتے ہین اشراق نے سب کیفیت بیان کی فتانہ کو بھی بڑا تعجب ہوا اشراق سے کہا
اے شہنشاہ تعجب اس بات کا ہے کہ ایسا ساحر جلیل اس طرح طلسم کشا سے نجائے اشراق نے کہا کیا ہوا اسکے
دل مین جرأت خداوند نے خلق ہی نہین کی تھی فتانہ نے کہا پھر اب آپ مقابلہ مسلمانان کے واسطے کیا
فرماتے ہین اشراق نے کہا میرا یہ ارادہ ہے کہ کل مین ایک ساحر کو سردار لشکر بنا کر روانہ کرونگا وہ جاکر آغاز جنگ کریگا
یہ تو مجھے امید ہے کہ خدا پرست ضرور انکو پسپا کرینگے جس وقت دیکھونگا کہ وہ قریب فرار ہے جاکر ایک سحر ایسا کرونگا
کہ لشکر اسلام بیکار ہو جائیگا کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جو مقابلہ کر سکے فتانہ نے کہا یہ بہت ہی اچھی بات ہے تھوڑی دیر
تک اشراق جادو یہ باتین کرتا رہا مگر فتانہ کو خواجہ کا خیال رہا کہ کیسی چالاکی کی کسطرح مجھکو گرفتار کیا کبھی یہ بھی
خیال کرتی تھی کہ جلد شام ہو تو مین پھر جاؤن خواجہ کو گرفتار کرون عوض ہو جائے مگر پھر دلمین کہتی تھی کہ خواجہ
نے مجھکو دو بار گرفتار کیا مین اگر ایک ہی بار انکو گرفتار کرونگی تو کیا حاصل ہے میرا عوض پورا نہوگا تکلف تو جب ہے
مین بھی خواجہ کو دو بار گرفتار کرون اسی شش و پنج مین اسکو دن بسر ہوا جب شب ہوئی تو فتانہ پھر لباس
عیاری سے آراستہ ہو کے جانب لشکر اسلام روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ اور لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب سب لوگ میدان سے واپس آئے اور خواجہ اپنی بارگاہ مین جاکر فتانہ کو نکال چکے اور فتانہ جانب
اشراق جادو روانہ ہو چکی تو خواجہ خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے سب عیارون کی کیفیت بیان کی
امیر نے فرمایا آج بھی ضرور ہی ہوگا اور عیار آئینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ سب عیار ہمارے یہان سے بھی ہوشیار
رہین گل اندام جادو بھی اسوقت بارگاہ صاحبقران مین حاضر تھا اسنے عرض کی اے شہریار کوئی ضرورت کسی کی
تکلیف کرنے کی نہین ہے غلام آج نگہبانی کریگا امیر نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہے یہ لوگ جسطرح نگہبانی کرتے
تھے ویسے ہی کرینگے تم اپنی بارگاہ مین جاؤ گل اندام نے عرض کی یا صاحبقران اشراق آئینہ پرست یہان موجود
ہے یقین ہے وہ آج اپنے شہر سے ساحر عیار بلائے اُن لوگون سے یہ کیونکر مقابلہ کر سکینگے صاحبقران نے کہا
سب سے مقابلہ ہو سکتا ہے یہ لوگ سب سے مقابلہ کرنے کو موجود ہین کسی سے خوف نہین کرتے گل اندام نے
پھر عرض کی یا صاحبقران مجھے امید ہے کہ کل اشراق جادو خود برائے مقابلہ آئیگا اور لشکر کو بھی ہمراہ لائیگا امیر
نے کہا کیا تعجب ہے بدیع الملک نے گل اندام سے کہا مرزا آفتاب علم کہان قید ہے اسکے رہا کرنے کی
فکر کرنا ہے گل اندام نے عرض کی اے شہریار مرزا آفتاب علم اسی مرحلے کے زندانخانے مین اسیر ہے اب مین
فکر نہین کر سکتا کیونکہ اشراق نے کل ہی سے اُسپر ایسا سحر کیا ہے اور اسکا سحر مین اُٹھا نہین سکتا بدیع الملک نے
فرمایا صرف یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خدا نکردہ اُنکے قتل کی تو مشورت نہین ہوئی تھی گل اندام نے کہا ابھی نہین ہے

کہ عجب نہیں ہو جواب پیدا ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہو اگر اسکی حیات باقی ہو تو کسی کی مجال نہیں جو
اسکو قتل کر سکے اور اگر اب پیمانۂ عمر اسکا لبریز ہو گیا ہو تو کسی کی مجال نہیں جو اسکو بچا سکے غرض شام تک سب سرداروں
میں یہی باتیں رہیں جب آفتاب غروب ہوا اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں کی طرف گئے امیر نے فریضۂ
مغرب ادا کیا سب سردار بھی فراغت کر کے صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہرکاروں نے عرض کی
کہ لشکر کفار سے صدائے طبل جنگ آتی ہو مگر آج وہان تک کوئی جا نہیں سکتا راستہ بالکل بند ہو ہمنے بہت اچھی
طرح اس بات کو تحقیق کر لیا ہو کہ یہ صدائے طبل جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر میں بھی اطلاع کرو
کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر میں تیاریان ہونے لگین مگر
خواجہ عمرو نامدار کہ فراق فتانہ میں بہت بیتاب تھے دل میں خیال کیا کہ آج فتانہ ضرور آئیگی اور عیاری بھی
یہان پر عمل کریگی آج اسکی عیاری سے بچکر اسکو گرفتار کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ بالباس عیاری سے
آراستہ ہوکر اپنی بارگاہ سے نکلے قلعۂ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ اُنکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت فتانہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے یہان سے بتلاش خواجہ روانہ ہوئی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ خواجہ کی بارگاہ میں چلکر خواجہ کو اٹھا لاؤن
پہلے بارگاہ میں آئی خواجہ کو نہ پایا پھر اپنے سب سردارون کی بارگاہ میں خواجہ کو دیکھا کہین پتہ نہ لگا جب مجبور رہی
تو اسنے خیال کیا کہ خواجہ ضرور میری تلاش میں گئے ہونگے یہ سوچ کے فتانہ ہر طرف نظر کرتی ہوئی چلی اور
خواجہ عمرو نامدار یہ سمجھے ہوئے تھے کہ فتانہ آج ضرور آئیگی اور عیاری بھی کریگی پھر اسکی عیاری جسمین سحر
بھی شامل ہو اسی خیال سے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اسکو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک درخت کے نیچے پہونچ کے
خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسافر سامنے سے آتا ہو مگر اسکے پاس اسباب بہت کچھ معلوم ہوتا ہو اور مرد کافر بھی ہو
کیونکہ گلے میں زنار پڑا ہوا ہو خواجہ نے کہا اسکا مال کسی طرح لینا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے اپنی صورت مزدور کی بنائی
گلیم اتاری اُس مسافر کے پاس آنکے پہلے سلام کیا پھر کہا میان مسافر صاحب آپ کو بہت دور جانا ہوگا اور یہان کی
منزل سخت ہو اگر آپ اپنا مال مجکو دین مین اسکو دو چار منزل پہونچا دون آگے اور مزدور کر لیجیے گا مسافر نے مزدور
کی طرف بغور دیکھا کہا اے شخص مین دیر سے مزدور کی تلاش مین تھا اب تو ملگیا میرا اسباب پہونچا دے جو کچھ طلب کریگا
تجھے اسکی اُجرت دیجائیگی اب تو مزدور نے مسافر کی طرف دیکھا اور کہا جو کچھ آپ دیجیے گا مین لے لونگا
مسافر نے کہا تمہاری اجرت بہت اچھی طرح سے دیجائیگی یہ سنکے وہ گٹھری مزدور کو دی مزدور نے گٹھری سر پر
رکھی مسافر کے ساتھ ہو لیا مسافر نے کہا او مزدور سب کا قاعدہ ہوتا ہو کہ وہ صاحب مال کے آگے چلتے ہین تو کیسا
مزدور ہو کہ برابر چلتا ہو مزدور نقلی نے جواب دیا جب مزدور بدتہذیب اور صاحب مال بیہودہ ہوتے ہین تو یہی بات
ہوتی ہو مین اب بھی بہت خلاف طریقہ سے چل رہا ہون یہ سنکے بالکل پیچھے ہو گیا مسافر نے کہا او مزدور تو بڑا حاضر جواب
ہو مزدور نقلی نے کہا آپ لوگون کی صحبت اُٹھائی ہو برسون آپ ہی لوگون مین رہنے کا اتفاق ہوا اب گردش زمانہ سے
مزدوری پر اوقات ہو ورنہ میرے باپ اور دادا بڑے نامی و گرامی شخص تھے آپ اُن لوگون سے ابھی ناواقف ہین اگر مین آپکو
پتہ دونگا تو آپ ضرور مجکو پہچان لینگے مسافر نے کہا میان مزدور بیان کرو مزدور نقلی نے کہا پہلے تو مین آپکو اپنے خاندانی
کام دکھاتا ہون آپ اسکو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکے مزدور نے ایک جگہ گٹھری سر سے اتار کے رکھی اور ایک گٹھری بغل سے نکالکر

نکولی اسمین سے ایک کاغذ نکالکر مسافر کو دیا مسافر نے کہا جائی مین اسکو پڑھ لونگا ابھی اسکی ضرورت نہین
مزدور نقلی نے کہا ارے صاحب مین نے آپ ہی کے ملاحظہ کے واسطے سقدر کوشش کرکے اس کاغذ کو نکالا ہو اگر آپ
نہ پڑھینگے تو مجھے بڑا رنج ہوگا آپ اس کاغذ کو ضرور پڑھین جب مزدور نقلی نے بہت عاجز کیا تو مسافر نے اس کاغذ کو
کھولا کھولتے ہی ایک دھوان نکلکر مسافر کو چھینک آئی چھینک آتے ہی مسافر زمین پر گرا مزدور نقلی نے نعرہ کیا منم
خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار نعرہ کرکے مسافر کی زبان مین سوزن دیکر منہ دھلایا فتانہ کا چہرہ نظر آیا خواجہ نے
زمین پر ہوشیار کیا فتانہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اسیر پایا گھبرائی دیکھا خواجہ سامنے کھڑے ہین بہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر
زبان مین سوزن تھا کیونکر سحر کرسکتی تھی خواجہ نے کہا اے جانِ جہان اے غارتگر دین و ایمان تمکو اب بھی میرے حال پر رحم
نہین آیا ارے دو بار مین نے تمھین اسیر کیا گر بوجہ محبت کے زبان مین تمھاری سوزن نہ دیا تمنے میری محنت و جانفشانی کی
کبھی داد نہ دی ہمیشہ یہی سمجھین کہ مین بیوقوف ہون جو زبان مین سوزن نہین دیتا ہون سحر کرکے ہر مرتبہ نکل گئین اب مین مجبور
ہوگیا تو مین نے یہ حرکت کی تم میری زبان اسکی عوض کاٹ ڈالو اور اس تقصیر کو معاف کردو مگر اے راحت رسان
قلب عاشقان اب لازم یہ ہو کہ مجھ پر رحم کرو اور اپنے جور و جفا سے باز آؤ مذہب آئینہ پرستی کو ترک کرکے مذہب اسلام قبول کرو اپنے
عاشق کی خاطر نہ ملول کر فتانہ ابھی جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ آواز مہیب آئی خبردار او عیار کیا کرتا ہو منم چوالہ جادو وزیر
طلسم خواجہ نے جو یہ آواز سنی جلدی سے گلیم اٹھا علی کر چوالہ جادو زمین پر آیا فتانہ کی زبان سے سوزن نکال لیا فتانہ
سحر کرکے بلند ہوئی چوالہ جادو بھی اسی کے ہمراہ چلا گیا خواجہ کو بہت افسوس ہوا اپنے دل مین خیال کیا کہ خواجہ بڑی
غلطی ہوئی اگر اسکو اپنی بارگاہ مین لے چلتے اور وہان اس سے یہ باتین دریافت کرتے تو کیسا تھا کوئی بھی وہان نہ آسکتا
بڑی غلطی ہوئی خواجہ تو یہ افسوس کرتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے اور چوالہ جادو فتانہ کو
لیکر اشراق کے پاس پہونچا اشراق نے کہا او فتانہ اگر اس وقت ہم چوالہ جادو کو تمھاری رہائی کے
واسطے روانہ نہ کرتے تو ایک عیار تمکو قتل کر ڈالتا مگر اسوقت مجھکو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ تم پر کوئی مصیبت پڑی مین نے
کتاب سامری کے ذریعہ سے تمھاری کیفیت دریافت کی تو حال معلوم ہوا کہ اس وقت تم ایک عیار کے
دام مکر مین اسیر ہو فتانہ نے کہا اے سلطان آپ ملاحظہ فرمایئے گا مین کل اس عیار کو گرفتار کرکے
لاؤنگی اگر کل بھی وہ میرے ہاتھ سے گرفتار نہوا تو عیاری کرنا چھوڑ دونگی اشراق نے کہا اے فتانہ ہمارے
نزدیک اب یہ بہتر ہو کہ تم اسکے اسیر کرنے سے باز آؤ وہ نہین اسیر ہوگا تمھین سوائے زحمت کے اور کچھ ہاتھ نہین لگیگا
فتانہ نے کہا اے سلطان اب ایک روز مین اور اسکے اسیر کرنے کو جاؤنگی اگر وہ مل گیا تو اسکو آپ کی
خدمت مین حاضر کرونگی اور اگر وہ گرفتار نہوا تو مین عیاری کرنا چھوڑ دونگی اشراق نے کہا تمکو اختیار ہو مین منع نہین
کرتا اور میرا منع کرنا خاص تمھارے نفع کے واسطے ہو فتانہ نے کہا اے شہریار آج مین تیسری بار اسکے کر مین
گرفتار ہوئی کیا کرون میرا کوئی بس نہین ہو جو اسکو گرفتار کرون وہ ایسی صاف صاف عیاری کرتا ہو جو میرے سمجھ مین
بھی نہین آتی اور میری سب عیاریان اسپر ظاہر ہو جاتی ہین نہین معلوم یہ کیا بات ہو اشراق نے کہا اے فتانہ
اسمین دو سبب ہین ایک تو تجھے ابھی عیاریان بھی نہین اور وہ لاکھون کروڑون عیاریان کرچکے اس راہ کی
نشیب و فراز سے وہ لوگ بخوبی ماہر ہین خصوصاً وہ شخص جو تمھین تین بار گرفتار کرچکا ہو مین نے بزرگان سے سنا
ہو کہ وہ شہنشاہ عیاران مشہور ہو اس سے بہتر دوسرا عیاری نہین کرسکتا ہو اسکے پاس بہت تحفہ جات ایسے
ہین جو اسکو اسکے بزرگان دین نے دیے ہین اسکے سبب سے وہ زیادہ دلیر ہو فتانہ نے کہا کل سب

کیفیت معلوم ہو جائیگی تحفہ جات اُسکے پاس رکھے رہینگے اور مین گرفتار کر لاؤنگی اشراق نے کہا اے فتانہ اگر
تم اُس عیار کو گرفتار کر لاؤ تو مین تجھے شہنشاہ عیاران خطاب دیکر سب عیارون کا مالک مقرر کرون اور بہت
سے ملک تجھے انعام مین دون مجھسے بختگان نے اس عیار کا تذکرہ کیا تھا کہ حمزہ نے بہت سے طلسم اسی
عیار کے سبب سے فتح کیے ورنہ تنہا حمزہ کیا بنا سکتا تھا پس جو ایسا شخص ہو اُسکا گرفتار رہنا بہت اچھی بات ہے جو
کوئی اُسکو گرفتار کرکے لائیگا مجھ سے بہت کچھ ملک و مال انعام مین پائیگا فتانہ نے کہا مین کل اسیر کر لاؤنگی
اشراق نے کہا کل اہل اسلام سے کوئی باقی نہ رہیگا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ اب تو رات بہت کم باقی
ہے ورنہ مین ابھی جاکر اسکا بندوبست کرتی مگر کیا کرون مجبور ہون اشراق نے کہا تجھسے بہت توقع یہی بہت ہے
مجھکو تمہاری ذات سے امید ہے کہ تم ضرور کل اُسکو گرفتار کرلوگی اشراق یہ باتین کر رہا تھا کہ لشکر اسلام سے آواز
اللہ اکبر آئی اشراق نے کہا اے فتانہ صبح ہوگئی مسلمانون کے یہان اذان ہوتی ہے اب تم جاؤ مین لشکر کو
میدان مین روانہ کرتا ہون فتانہ تو اشراق سے رخصت ہوئی اور اشراق نے ساحرون کو طلب کیا ایک ساحر
اشجار جادو سحر مین بہت طاق تھا اُسکو اشراق نے اپنا وزیر بھی کیا تھا کہا اے اشجار جادو تم لشکر لیکر
میدان مین جاؤ کسی طرح کا خوف مسلمانون کی طرف سے نہ کرنا مین آخر وقت میدان مین آؤنگا ایک سحر مین
سب کو بیکار کردونگا اشجار جادو نے کہا اے سلطان مین گل اندام نہین ہون جو مسلمانون سے ہار جاؤن آپ
دیکھینگے کہ کیسی جرأت و ہمت سے دغا کرتا ہون اشراق نے اُسکو سپہ سالار لشکر کرکے روانہ کیا اشجار جادو
لشکر ساحران وغیرہ ساحران ہمراہ لیکر میدان کی طرف روانہ ہوا اُسکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ جملہ غازیون نے شب بھر آرام فرمایا جب سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا تو بدیع الملک نامدار اور صاحبقران
ذوالفقار خواب راحت سے بیدار ہوئے دوگانۂ سحری ادا کرکے ہتیار سج کے بارگاہ سے برآمد ہوئے لشکر مین
سب دلیر مسلح کمل منتظر تھے جیسے ہی بدیع الملک اور صاحبقران بارگاہون سے برآمد ہوئے خادمون نے
مرکب حاضر کیے دونون جرار مرکبون پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا بڑے جاہ و تجمل سے میدان کارزار مین تشریف
لائے فوج کی صفین درست ہوئین اس طرف سے اشجار جادو لشکر لیکر آیا اُسنے بھی لشکر کو آراستہ کیا نقیبون نے
نقابت کی کہ ہالیت کرکا لگرہے اشجار جادو نے کہا اے طلسم کشا جسطرح تجھے دغا کرنا منظور ہو ہم لوگ
موجود ہین دغا کرنا اگر زور سحر لڑنا چاہتا ہے تو ہم لوگ سحر مین بھی بند نہین ہین اگر بجرأت جنگ کرنا منظور ہے تو ہمین اپنا
بھی عذر نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر کو بُرا جانتے ہین جرأت و ہمت ہمارا شعار ہے آگے تجھکو اختیار ہے
ہم سوا تیغ و خنجر کے دوسری بات نہین جانتے اشجار جادو نے کہا اپنی فوج سے کسی کو بھیج بدیع الملک
نے چاہا خود گھوڑا بڑھائین مگر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین میدان
مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک کو اختیار ہے سکندر فرخ لقا نے بدیع الملک سے کہا بدیع الملک نے
مجبوری سکندر کو اجازت دی سکندر میدان مین آئے اشجار جادو ایک جوان کو بھیج چکا تھا جیسے ہی سکندر
میدان مین گئے اس جوان نے نیزے کا وار سکندر پر کیا اشجار جادو نے سحر کرنا شروع کیا سکندر کی طاقت گھٹنے
لگی تھوڑی دیر تک شاہزادہ پھر گھوڑے پر بیٹھا رہا جب بالکل طاقت نہ رہی اور مرکب پر نہ سنبھلا گیا تو سکندر

گھوڑے سے گرے اس جوان نے چاہا کہ سکندر کو قتل کرے گرگل اندام نے سحر کیا کہ وہ جوان خود بیکار
ہوگیا زمین پر گر کے ایڑیاں رگڑنے لگا سب تعجب کرتے تھے میں اور لوگ لشکر اسلام سے پہونچگئے شاہزادے کو اٹھا لائے
اشجار جادو نے اور ایک جوان کی طرف دیکھا وہ خود نکلکر میدان میں آیا آواز دی او فرقۂ خدا پرستان تم میں سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ میں آئے بدیع الملک نے اپنا مرکب بڑھایا گو سب نے شاہزادے کو روکا مگر
بدیع الملک نے سبکو یہی جواب دیا کہ یہ لوگ ساحر ہیں سحر کر کے روتے ہیں اسلئے یوں مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہے آپ لوگ تکلیف
نہ فرمائیں میں ان مکاروں سے مقابلہ کرتا ہوں یہ فرما کے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اس جوان کے مقابلہ
میں آئے اسنے جو بدیع الملک کو دیکھا پہلے شہزادے پر گرز گران کا وار کیا بدیع الملک نے وار اسکا خالی دیا اسنے
پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیا اسی طرح متواتر اسنے جو تین وار کیے تو بدیع الملک نے سب وار اسکے خالی
دیے جب یہ مجبور رہا تو گرز کو پھینک کے اسنے تلوار کمر سے نکالی بدیع الملک سے کہا اے جوان اگر ایسے گرز سے بچگیا
تو اب تلوار سے نہ بچیگا شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ بھی حوصلہ نکال لے اسنے سر پر بدیع الملک کے وار کیا شاہزادے
نے وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کلائی جو بدیع الملک کے ہاتھ میں آئی اس زور سے جھٹکا دیا کہ
شانے سے اسکا ہاتھ اکھڑ گیا بدیع الملک نے گھوڑے سے گھوڑا اڑا کر اسکے کلہ پر طمانچہ مارا کہ سر بھی اسکا اڑ گیا
مرکز زمین پر گرا اسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ کشتی مرا
نام من مشکین جادو بود آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے اشجار جادو کی طرف دیکھا
اشجار نے کہا اے جوان ایک ساحر کے مارنے سے نازان ہوتا ہے اور جوان تیرے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہوں
بدیع الملک نے فرمایا اے اشجار جادو تو بڑا بیہودہ گو ہے میں نے کچھ بھی کہا تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوگیا کہ میں ایک ساحر کو
قتل کر کے نازان ہوگیا اشجار نے کہا تیری نگاہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے تو اسوقت اپنی جرأت پر ناز کرتا ہے بدیع الملک نے
فرمایا تو بیجا خیال کرتا ہے اشجار جادو ابھی بدیع الملک سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ ایک ساحر نے ایک نامہ لا کر اشجار کو دیا
اشجار نے اس نامے کو کھولا اشراق جادو کی طرف سے لکھا تھا کہ اے اشجار اپنی تمام فوج سے کہدو کہ طلسم کشا
پر لوٹ پڑے ہم بھی آتے ہیں تحسین اپنے سحر کا تماشا دکھا دیگے اشجار نے جو یہ خط پڑھا اپنی تمام فوج سے اشارہ کیا
سب طلسم کشا پر لوٹ پڑو فوج نے جو اشارہ پایا سب بدیع الملک کی طرف چلے صاحبقران نے جو کیفیت
دیکھی امیر بھی آگے بڑھے اور سردار بھی چلے تمام لشکر اسلام کو جنبش ہوئی دونوں لشکر مل گئے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی جس کسی پر ساحروں نے سحر کردیا اسنے آواز دی آقا سے امداد بھیجیگا یا صاحبقران اسکے قریب پہونچے
یا بدیع الملک پہونچ گئے اسم اعظم پڑھ کے دم کیا سحر اتر گیا ہوشیار ہوکر پھر جنگ کرنے لگا تھوڑی دیر میں
بدیع الملک نے لاشوں کے انبار لگا دیے صاحبقران صفوں کو درہم برہم کر کے اشجار جادو کے پاس
آئے قریب تھا کہ امیر اشجار جادو کو تخت سے نیچے کھینچ لیں کہ یکایک ایک برق چمکی صدائے مہیب آئی ہاں او
طلسم کشا منم اشراق آئینہ پرست بادشاہ طلسم نہ طاق کیا تو نے سر اٹھایا ہے بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر
مرکب پرند پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے زمین پر اترا ایک گولا زمین پر مارا کہ تاریکی چھاگئی دھواں نکلنے لگا
بدیع الملک اسکی طرف بڑھے ایرج و صاحبقران بھی چلے قریب نہ پہونچے تھے کہ اسنے اور ایک گولا
آسمان کی طرف پھینکا ایک آواز مہیب آئی اشراق سحر کر کے مع مسند غرق زمین ہوا بدیع الملک اور صاحبقران
اور ایرج باقی رہے ان لوگوں نے جو خیال کیا تو کسی کو نہ پایا اپنے لشکر کا پتہ ملا نہ فوج کفار کا نشان پایا

صاحبقران و بدیع الملک و ایرج بہت متردد ہوئے امیر نے فرمایا اس ظالم نے اُسکے سحر کیا سب کو
اسیر کرکے لے گیا پلٹ کے جو دیکھا بارگاہ بھی نظر نہ آئی امیر کو صدمہ عظیم ہوا بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران
اب ٹھہرنا بیکار ہے سامنے قلعہ ہے تلوار پکڑ کے اس قلعہ پر ٹوٹ پڑیں جو جو لوگ یہاں ہوں انکو قتل کریں اگر جو
یہاں کے سردار بھی سب یہیں ہونگے تو انکو بھی رہا کرینگے اور اگر وہ یہاں نہ ہونگے تو مرحلے کو توڑ کے نکل چلینگے
صاحبقران کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا اے بدیع الملک میں بھی تمھاری رائے سے اتفاق کرتا ہوں ایرج
نے کہا میں بھی پسند کرتا ہوں یہ کہکے گھوڑوں کی باگیں لیں اور قلعہ پر جا پہنچے مگر اشراق جادو نے دروازہ قلعہ کا
پہلے ہی سے بند کرا دیا تھا بدیع الملک نے اُس در آہنی میں ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے زور میں وہ دروازہ ہر جگہ
سے شکست ہوا مگر دوسرا زور جو شاہزادے نے کیا ایک ایک جوڑ پھاٹک کا الگ ہو گیا سب تختے الگ
الگ کر کے صاحبقران اور ایرج بدیع الملک کی قوت دیکھکر دنگ ہو گئے بدیع الملک نے امیر سے عرض
کی تشریف لائیے صاحبقران اور ایرج اور بدیع الملک ساتھ اُس دروازے کے اندر داخل ہوئے
دیکھا تو قلعہ میں کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے قلعہ خالی پڑا ہوا امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اشراق جادو اس مرحلے کے سب
ملازموں کو بھی اپنے ہمراہ لے گیا اور اس قلعہ کو خالی چھوڑ دیا بدیع الملک نے عرض کی ہر ایک کا اسباب تو یہاں
موجود ہے یقین ہے ضرور وہ لوگ آئینگے ان سب کا انتظار کرنا چاہیے صاحبقران نے کہا کیا عجب ہے جو یہاں کے ملازمین
سرداروں کو اسیر کرکے لے گئے ہوں اس سے بہتر یہ ہو کہ یہاں ٹھہرکے سب کا انتظار کریں اگر وہ لوگ آ جائیں
تو انکو قتل کرکے آگے بڑھیں یہ باتیں کرتے ہوئے ایرج و بدیع الملک و صاحبقران آگے بڑھے
تھوڑی دور کے بعد ایک حجرہ صاحبقران زمان کو نظر آیا امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اس حجرے میں کوئی معلوم
ہوتا ہے اسکے پاس چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران اور ایرج اور
بدیع الملک اس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک ضعیف اُس حجرے میں بیٹھا ہے طریقے سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیر
ہے صاحبقران اور بدیع الملک کو جو اُس فقیر نے دیکھا سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر کہا تم کون ہو یہاں
کیوں رہتے ہو فقیر نے عرض کی اے شہریار میں فقیر ہوں اس حجرے میں مدت سے رہتا ہوں بارہا ساحروں نے
چاہا کہ مجھکو یہاں سے نکال دیں مگر ہمیشہ یہاں سے ذلیل ہوکے واپس گئے صاحبقران نے فرمایا تمھاری کیا خطا
ہے جو ساحر تمھیں یہاں سے نکال دینا چاہتے ہیں فقیر نے کہا اے شہنشاہ میں مسلمان ہوں شب و روز یہاں عبادت
کرتا ہوں یہ بات ان لوگوں کو ناگوار ہے اسی سبب سے یہ چاہتے ہیں کہ مجھکو یہاں سے نکال دیں صاحبقران اُسکی
کیفیت سنکر خوش ہوئے کہا اے مرد بزرگ خدا کا شکر ہے کہ تجھ سے ملاقات ہوئی یہ کہکے صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج حجرے کے اندر گئے امیر نے فرمایا بھائی ویسے ہم لوگ اس قلعہ میں چاروں طرف پھر رہے ہیں تشنگی
انتہا سے زیادہ ہے اگر ممکن ہو تو پانی تھوڑا سا لا دے فقیر نے عرض کی میں پہلے پانی حاضر کروں پھر آپ کی تشریف آوری
کا سبب دریافت کروں یہ کہکے فقیر اُٹھا حجرے کے باہر گیا ظرف آب بھی اپنے ہمراہ لیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا
سب کو پانی پلایا چونکہ ہر وقت سے سب لوگ خستہ تھے پانی جو پیا گھوڑوں سے اتر کے لیٹے تھے کچھ غنودگی سی طاری
ہوئی سب کی آنکھ بند ہو گئی فقیر نے سب کو گرفتار کیا تحفہ جات لیے پہلے بدیع الملک کے گلے سے لوح محفوظ اور
بازو سے بازو بند سلیمانی اور مہرہ سلیمانی لیکر اپنے قبضہ میں کیا پھر صاحبقران کے تحفہ جات لیے امیر کو بھی اسیر کیا
امیر کے بعد ایرج نامدار کے اُسکے پاس طیلسان ادریسی تھی وہ بھی اُس فقیر مکار نے اپنے قبضے میں کی سب کو اسیر کرکے

ایک تخت پر ڈالا دوسرے تخت پر آپ بیٹھا سحر کرکے دونون تخت بلند کیے اشراق کی طرف روانہ ہوا کہ
ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق کی بیان کیجاتی ہے

کہ جو سب کو اسیر کرکے لیا چلے قلعہ سکر سے پر آیا یہان آکے سب سردارون کو مسلسل بزنجیر کیا جب قید
ہو چکے تو ساحرون کے سپرد کرکے سرداران اسلام کو زندان خانہ طلسم کی طرف روانہ کیا اور آپ اشجار جادو
سے کہا کہ تم یہان رہو اور مین اپنی طرف جاتا ہون یقین ہو کہ جو دو تین سردار طلسم کشا کے ساتھ بچ گئے ہین وہ ضرور
اسطرف آئینگے انکو کسی مکر سے مع طلسم کشا کے گرفتار کر لینا اور اپنے ہمراہ سے آٹھ اشجار جادو کو وہین چھوڑ کے اشراق
زمرد و بختگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے یہان آیا اسے صحبت جشن آراستہ کی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ
اشجار جادو بھی صاحبقران و بدیع الملک اور ایرج کی قید لیے ہوئے پہونچا اشراق آئینہ پرست نے
جو دیکھا کہ اشجار جادو طلسم کشا کی قید لیے ہوئے آیا ہے خوش ہوگیا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا کہا اے اشجار جادو کیا
کام کیا ہے لا ان لوگون کو میرے سامنے لا دے مین خداوند کے سامنے سب کو لیجاؤنگا وہ ابھی انکے دلون مین نور ایمان
اتار دینگے اشجار جادو سب کو اشراق کے سامنے لیگیا اشراق نے کہا پہلے طلسم کشا کو ہوشیار کر اشجار نے
پہلے بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے جو آنکھ کھولی اپنے کو اس کیفیت مین پایا اشراق نے کہا کیون اے
طلسم کشا اب کیا حالت ہے اسی ہمت پر طلسم فتح کرنے آیا تھا ایک مرحلہ بھی سر نہ ہوسکا اب میرے ہمراہ خداوند
آئینہ اندام کی خدمت مین چل مین خداوند سے تیری سفارش کرونگی بدیع الملک نے فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہے ہم
تجھپر اور آئینہ اندام پر لعنت کرتے ہین اشراق نے جو یہ کلمہ سنا آگ ہوگیا اسی وقت ساحرون کو آواز دی کہا اس
جوان کو میرے سامنے سے لیجاؤ اور اسقدر رنج زمانے لگاؤ کہ زندہ نہ رہنے پاسے اگر طلسم مین کسی قسم کا نتیجہ ہوگا
خداوند دیکھ لینگے ملازمون نے آکر چاہا بدیع الملک کو لیچلین شاہزادے کا اسم اعظم تو کسی نے بند کیا نہ تھا
بدیع الملک کو اسم اعظم کا خیال آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اسم اعظم شروع کیا پھونکا دیا کہ ہتھکڑیان ٹوٹین شاہزادے
نے سب قید توڑی اشراق کے تخت کی طرف مخاطب ہوا اشراق نے اشجار جادو سے کہا ارے یہ اور
لوگ جو اسیر ہین انکو جلد اٹھا لیجا ایسا نہو یہ جوان انکو بھی رہا کر دے اچھا کیا جو تو نے انکو ہوشیار نہ کیا بدیع الملک
نے کہا او مکار تو کہان جاتا ہے یہ کہکر اشجار جادو کی طرف بڑھے اشجار جادو نے چاہا سحر کرکے غائب ہون کہ بدیع الملک
نے فرصت نہ دی قریب پہونچ کے ایک طمانچہ اُسکے مارا کہ سر اشجار جادو کا اڑگیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھائی
اشراق کو موقع ملا زمرد و بختگان و تورج کو اپنے ہمراہ لیکر بھاگ گیا یہان تھوڑی دیر تک سنگ باری برف
باری ہوئی پھر ایک آواز آئی کشتی مرا نام من اشجار جادو بود ایسی آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک
نے دیکھا کہ سب تحفہ جات اور سلاح جنگ اشراق کے تخت پر رکھے ہین شاہزادے نے خوش ہوکے سب سلاح
اٹھا کر جسم پر آراستہ کیے تحفہ جات اپنے پاس رکھے صاحبقران کے قریب آکے امیر کو ہوشیار کیا صاحبقران نے
جو آنکھ کھولی اپنے کو اس کیفیت مین پایا بدیع الملک سے فرمایا او بدیع الملک یہ کیا بات تھی بدیع الملک نے سب
کیفیت عرض کی پھر ایرج کو ہوشیار کیا سب نے اٹھ اپنے تحفہ جات پائے صاحبقران نے فرمایا اب یہان سے
چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تعریف سے پہلے صاحبقران آگے بڑھے دروازے تک آئے

سب ڈیوڑھیان طے کین جب صدر دروازے پر پہونچے دروازے کا نشان بھی نہ ملا صاحبقران و بدیع الملک و ایرج اُس مکان مین پھرے کسی طرف جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہو کے بالاخانے پر جانیکا ارادہ کیا وہان بھی جانیکا راستہ نہ ملا جب بالکل مجبور ہوئے تو بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی اِس مکان کی دیوارین گرا کے نکل چلنا چاہیے امیر نے کہا تمہین اختیار ہے بدیع الملک ایک دیوار کی طرف چلے تھے کہ آواز مہیب آئی امیر نے بدیع الملک سے کہا یہ مکان رواں معلوم ہوتا ہے دیکھو اِسکی دیوارون کو حرکت ہے بدیع الملک نے جو دیکھا تو واقعی مکان کو رواں پایا ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی کہ یہ مکان معلق ہوا اشجار جو مکان سے بلند معلوم ہوتے تھے اب وہی درخت نصف دکھائی دیتے ہین امیر نے خیال فرمایا تو واقعی جو درخت دور سے معلوم ہوتے تھے وہ مکان سے بہت پست ہین صاحبقران نے فرمایا اِس کیفیت کو بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ مکان کیا ہوگا امیر اور بدیع الملک اور ایرج یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک آواز مہیب آئی اور تاریکی چھاگئی صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج سب حیران ہوئے کہ یہ تاریکی کیسی چھاگئی مگر کچھ سبب نہ کھلا اِس کیفیت مین ان لوگون کو جب عرصہ ہوا اور تاریکی دفع نہوئی تو صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہے اب ہمکو اسیر کر لیا بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران سوائے سحر کے اور دوسری بات نہین مگر تعجب ہے کہ سحر کیسا ہو جو تاریکی کسی طرح برطرف نہین ہوتی ہو لوح محفوظ بھی چکا تا ہون مہرہ سلیمانی کا بھی عکس ڈالتا ہون مگر تاریکی دفع نہین ہوتی امیر نے فرمایا سحر کی تاریکی نہین اصلی تاریکی ہو نہین معلوم کیا باعث ہو یہ بھید کچھ سمجھ مین نہین آتا بدیع الملک اور صاحبقران اور ایرج کو تو اِس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر کیا جائے گا

اب حال اشراق جادو کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو مع زمرد وغیرہ فرار ہوا تو آئینہ اندام کے پاس پہونچا سب کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا تو جا کر اور انتظام مین مصروف ہو مین نے طلسم کشا کو مع مکان وہان سے ایک جگہ روانہ کر دیا ہو اب اُسکے دل مین نور ایمان پیدا ہوگا اور وہ میرے سجدہ کرنے کے واسطے آئیگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے کہان روانہ کیا آئینہ اندام نے کہا اِسکو تو دریافت کر مین نہین بتاؤنگا مگر اب طلسم کشا اور حمزہ ثانی اور ایک سردار اور صاحب ایمان ہو کر میرے پاس آئینگے اشراق نے کہا یا خداوندا اور لوگ جو لشکر طلسم کشا کے اسیر ہین اُنکے واسطے کیا حکم ہوتا ہو آئینہ اندام نے کہا اب اُنکے واسطے جو تیرے مزاج مین آئے وہ کر اگر سب ایمان لائین تو انکو رہا کر دے اور اگر اپنا مذہب ترک نہ کرین تو انہین قید مین رہنے دے خداوند کو اُنسے کچھ غرض نہین ہو اشراق نے کہا مین سب کو اپنے سامنے بلاتا ہون اور سجدہ کرنے کی ہدایت کرتا ہون آئینہ اندام نے کہا جاؤ اس کام مین جلد کر اشراق وہان سے باہر آیا اپنی تختگاہ کی طرف چلا لوگون نے کہا حضور تخت گاہ کا پتہ نہین کیا ہو گئی دیر تک معلق رہی پھر کچھ دور جا کے آنکھون سے غائب ہو گئی اشراق نے زمرد ثانی سے کہا تمنے خداوند کی قدرت دیکھی کون ایسا ہو جو مجھ سے مقابلہ کرکے فتحیاب ہو یہ کہتا ہوا دوسرے مکان مین آیا اپنے ملازمین کو بلایا کہا داروغہ زندان خانے کو میرے سامنے لاؤ مین کچھ حکم کرونگا ملازم گئے زندانخانے کے داروغہ کو لائے اشراق نے کہا اے داروغہ سب قیدی میرے سامنے لا مین اُنسے کچھ باتین کرونگا داروغہ گیا سب جو سردار اعلیٰ اعلیٰ درجے کے تھے اُنکو لایا اشراق نے کہا اے سرداران اسلام کیا اب بھی تمہین خداوند آئینہ اندام جادو کا اعتقاد نہین ہوا تو سب نے کہا او مردود کس کا ذکر کا نام لیتا ہو ہم سوائے ذات باری کے دوسرے کو نہ جانتے ہین

سردارا اب ہمارے سامنے ایسی باتیں نہ کرنا اشراق نے کہا کہ جواب یہ امید نہ رکھو کہ طلسم کشا تمھارے چھڑانے کو
آئیگا اُسکو خداوند نے نہیں معلوم کہاں بھیجا ہو اب وہ آئیگا تو خداوند کو سجدہ کریگا اور حمزہ ثانی اور ایرج بھی سجدہ
کرنے کی غرض سے آئینگے سرداروں نے جھلا کے جواب دیا کہ وہی لوگ آکر اس بے ایمان کو قتل کرینگے اشراق
نے داروغہ سے کہا ان بے ادبوں کو یہاں سے لیجاؤ یہ اس لائق نہیں ہیں کہ انکی سفارش خداوند سے کیجائے
یہ سنکر سرداران اسلام نے چاہا کہ زور کرکے قید توڑ ڈالیں مگر اشراق نے سحر کردیا سب مجبور ہوگئے داروغہ
کشاں کشاں سب کو قیدخانے کی طرف لے گیا وہاں سے اور لوگوں کو لایا اشراق نے انسے بھی کہا انھوں نے
بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سب سردار پہلے کہہ گئے تھے اشراق نے انکو بھی رخصت کیا یہ سب بھی
قیدخانے کی طرف گئے سہ بارہ داروغہ پھر سو قیدی لایا اشراق نے کہا اے خدا پرستو اب کیا کہتے ہو دیکھو
خداوند آئینہ اندام نے تم سب کو کیسی سزا دی اب تمھیں لازم ہو کہ خداوند کو سجدہ کرو سب لوگ تو جواب سخت
دینے لگے مگر ایک شخص نے کہا اے سلطان اشراق میرے دل میں قبل سے یہ بات تھی کہ میں خداوند کو
سجدہ کروں مگر چند باتوں سے مجبور تھا اب آپ کا سامنا ہوا ہو میں صاف صاف اپنے دل کا حال بیان کرتا ہوں
یقین ہو کہ آپ ضرور مجھکو خداوند کے پاس لے چلینگے اور میری خطا معاف کرا دینگے اشراق نے کہا اے شخص تو بڑا
صاف ایمان ہو جو اسوقت تو نے خداوند کو خدائی مانا میں ابھی تجھکو خداوند کے پاس لیے چلتا ہوں تو چلکر خداوند کو سجدہ کر
میں تجھے کئی ملکوں کی حکومت دلا دونگا اُس شخص نے جواب دیا کہ میں آپ سے چند شرطیں کرتا ہوں اگر آپ میرے شرائط
کو قبول فرمائینگے تو میں خداوند کو چلکر سجدہ کرونگا ورنہ خداوند کے نام پر اپنی جان دیدونگا اشراق نے کہا میں تیری
سب شرطیں قبول کرونگا اُس شخص نے کہا آپ کے یہاں جو تین شخص موجود ہیں جنکا نام زمرد شاہ ثانی اور تورج اور
بختگان ہو یہ سب میرے دشمن ہیں اگر میں ایمان بھی لاؤنگا تو یہ لوگ آپ سے یہی کہینگے کہ میں نے مکر کیا ہو اور
اے سلطان واقعی میں نے آجتک ہزاروں ساحروں کو قتل کیا اور بہت سے ملکوں میں گیا وہ ساحر جو دعوے
خدائی کرتے تھے میرے ہاتھ سے مارے گئے اور ہر طرح کی نفرت سے میں نے سب کو مارا مگر آجتک یہ بات
دلمیں پیدا نہیں ہوئی جو اسوقت میرے دل میں پیدا ہو خداوند آئینہ اندام کی محبت میرے دلمیں اس درجہ بڑھی ہی
اگر کوئی انکے نام پر میرا سر بھی طلب کرے تو میں ہرگز عذر نہ کروں اور ایک بات میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ
میں نے آجتک سب سے زبانی باتیں بہت کچھ کیں مگر کسی کو سجدہ نہیں کیا اور خداوند کو بھی چلکر سجدہ کرتا ہوں اگر یہ
لوگ میری طرف سے آپ کو بدگمان کریں تو کسی کی بات کا اعتبار نہ کیجیے گا کیونکہ یہ میرے دشمن ہیں یقین ہو کہ
میری بہت سی شکایتیں آپ سے کرچکے ہوں اشراق نے کہا اے شخص اپنا نام بتا مجھ سے ان لوگوں نے بہت سے
سرداروں کی شکایتیں کی ہیں تب اس شخص نے کہا میرا نام خواجہ عمرو ہو میں عیار ہوں اشراق نے کہا اے شخص واقعی
تو سچ کہتا ہو بختگان تجھ سے بہت ڈرتا ہو اکثر تیری شکایت مجھ سے کرتا رہتا ہو مگر اب میں اُسکے کہنے کو یقین نہ لاؤنگا
خواجہ نے کہا اور اس بات کا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں سب خدا پرستوں کو آئینہ پرست بنا دونگا اشراق نے
داروغہ سے کہا اسکو رہا کردو کہ یہ صاحب ایمان ہو داروغہ نے خواجہ کو رہا کردیا اشراق نے خواجہ کو ایک کرسی
بیٹھنے کو دی خلعت بھی بہت بھاری دیا کہا خواجہ تمکو اپنا مصاحب خاص بناؤنگا میں نے تمھاری بہت کچھ تعریف سنی ہی
عمرو نے کہا میں آپ کو بہت خوش کرونگا اب تو آپ سا قدردان مالک خداوند آئینہ اندام اشراق نے مجھکو دیا ہو اشراق
نے داروغہ سے کہا اور قیدیوں کو لاؤ میں اُنسے بھی تحقیق کروں خواجہ نے کہا آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں میں سبکو آئینہ پرست بنا دونگا

آپ مجھے خداوند کے پاس لے چلیں اشراق کو یقین آ گیا کہا خواجہ تم سچ کہتے ہو جس طرح تم سب سے کہو گے اور خداوند کے
اعجاز بیان کرو گے اسطرح مجھے اوا ہوں گے کیونکہ تم اُن لوگوں کے مزاج سے واقف ہو خواجہ نے کہا آپ اب مجھکو
خداوند کے پاس لے چلیں میں پہلے خداوند کو سجدہ کروں تو پھر دوسرے کام میں مشغول ہوں اشراق خواجہ کو ہمراہ لیکر
اُٹھا آئینہ اندام کے مکان پر آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے کہا بلاؤ ملازمین آئینہ اندام اشراق اور خواجہ کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے جیسے ہی خواجہ نے آئینہ اندام کو دیکھا جلدی سے جھک کے دل میں خیال کیا کہ خداوند واحد یکتا ہمتا
بیچون ہے کوئی سزاوار پرستش نہیں ہے میں بھی کو سجدہ کرتا ہوں یہ نیت کر کے خواجہ نے سجدہ کیا اشراق نے کہا خواجہ اب
کہلائے صاحب ایمان ہونے میں کوئی شک نہیں ہے آئینہ اندام نے بھی کہا واقعی یہ ہمارا بندہ خاص ہے ہم اسکا مرتبہ
سب سے زیادہ کرینگے خواجہ قریب آئینہ اندام کے آکے بیٹھے آئینہ اندام نے نام پوچھا خواجہ نے نام بتایا آئینہ اندام
نے کہا خواجہ اور کوئی محتاج ہے لشکر میں صاحب ایمان ہو خواجہ نے عرض کی اب میں سجدہ کر چکا اجازت چاہتا ہوں یہاں سے
جا کر سب کو آمادہ کرتا ہوں مجھکو اجازت ہو جائے کہ میں جا کر سب کو ہدایت کروں آئینہ اندام نے کہا میں تمکو اجازت دیتا ہوں کہ تم
جا کر سب کو ہدایت کرو کہ سب خداوند کو سجدہ کریں خواجہ نے کہا خداوند میرے کلام میں تاثیر بھی عطا فرمائیے کہ جس سے میں کہوں وہ
انکار نکرے آئینہ اندام نے کہا میں نے تمھارے کلام میں تاثیر بھی دی تم جس سے کہو گے وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کریگا خواجہ
سلام کر کے بیٹھے اشراق نے کہا یا خداوند تورج و بختگان و زمرد تیرے دشمن ہیں اب میں انکو انکے پاس لیے جاتا ہوں وہاں
اُنسے صفائی کرائے دیتا ہوں آئینہ اندام نے کہا سب سے کہہ دینا کہ فرمان خداوند یہ ہے کہ جو خواجہ کی طرف سے دل میں خلل
رکھیگا وہ کافر ہے اشراق خواجہ کو لیکر وہاں سے روانہ ہوا جہاں زمرد و بختگان و تورج تھے وہاں آیا بختگان نے دیکھا
اشراق کے ساتھ خواجہ آتے ہیں گھبرا گیا زمرد سے کہا غضب ہوا دیکھیے اشراق کے ہمراہ کون آتا ہے زمرد نے جو دیکھا اُسکو
بھی خوف پیدا ہوا اتنے عرصہ میں اشراق نزدیک آیا سب لوگ تعظیم کو اُٹھے اشراق نے زمرد سے کہا خواجہ کے گلے لو
اور اپنے دل میں اب انکی طرف سے عناد نہ رکھنا کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے جو خواجہ کی طرف سے عناد رکھیگا وہ کافر
سمجھا جائیگا زمرد مجبور ہو کے اُٹھا خواجہ کے گلے ملا اشراق نے بختگان سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو بختگان
بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے تورج سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو تورج بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے
کہا اب تم لوگوں میں سے خواجہ کی طرف سے عناد رکھیگا وہ کافر سمجھا جائیگا خداوند نے خواجہ کو اپنا بندۂ خاص بنایا ہے
اور خواجہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں سب سرداران اسلام کو خداوند کے تابع کرا دونگا جہانتک ممکن ہو خواجہ سے کوئی دشمنی نہ رکھے
ورنہ بہت پچھتائے گا ذک اُٹھائے گا خداوند فوراً اُسکو فنا کر دینگے بختگان و تورج و زمرد نے یہ گفتگو سنا کیے پھر اشراق خواجہ
کو لیکر اپنے بنگلے پر آیا خواجہ کے واسطے خادم و خدمتگار مقرر کیے تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق آئینہ پرست جادو سے باتیں
کرتے رہے جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا اب مجھکو اپنے کام کے واسطے زندان خانے کی طرف جانا ہے سبکو ہدایت کرنا ہے اشراق نے
کہا خواجہ اگر کچھ ساحروں کی ضرورت ہو تو اپنے ہمراہ لے جاؤ خواجہ نے جواب دیا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے خداوند نے میرے
کلام میں تاثیر عطا فرمائی ہے تسخیر مجھکو بخش دی ہے اب میں جس سے باتیں کرونگا وہ میرا معتقد ہو جائیگا اشراق نے کہا خواجہ تم
نے بہت اچھی میں اور ابھی تمھارے واسطے بہت کچھ باتیں ہونگی تمھاری عزت سب سے زیادہ کیجائیگی کیونکہ تم سب سے
پہلے ایمان لائے ہو خواجہ نے جواب دیا میں خوب جانتا تھا کہ سب کو آخر میں مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ہوگا بہتر یہ ہے کہ میں
پہلے مشرف ہو جاؤں کہ سب سے بڑھ کے مرتبہ پاؤں یہ کہکے خواجہ زندان خانے کی طرف روانہ ہوئے اشراق
جادو نے چوبداروں کو بلا کر حکم دیا کہ تم ابھی زندان کا قفل کھولو اور داروغہ زندان خانہ سے کہدو کہ خواجہ وفادار بندۂ خاص خداوند تشریف لاتے

ہین یہ سب مسلمانون کو ہدایت کرینگے اور مذہب آئینہ پرستی سے سب کو منحرف کرینگے غرض انکے امور مین خلل نہ دینا جوکچھ انکے مزاج
مین آئے وہ کرین کوئی ملازم زندان خانہ اُنکے خلاف حکم نہ کرے اور جو کوئی عدول حکمی خواجہ کی کریگا خداوند اُسکو فنا کرکے جہنم مین
بھیج دیگا جو بدار خواجہ سے پہلے پہونچے داروغہ کے پاس جا کر جو جو باتین اشراق نے کہی تھین سب داروغہ سے بیان کین
داروغہ نے کہا خواجہ کا بڑا مرتبہ ہوا ہرکارون نے جواب دیا خواجہ کا لباس دیکھنا اور مزاج کی کیفیت کو خیال کرنا تمھین ہی
آتے ہونگے اب تو خواجہ کی سب باتین نئی ہوگئی ہین جو جو باتین اُنھین پہلے پائی جاتی تھین اُنمین سے ایک بات بھی نہین ہم
اب تو اُنکی باتین ایسی ہین جو یہان کے بزرگان دین کی باتین ہین بلکہ بعض بعض باتین اُنمے ایسی ہین قوت جمالی اور
شیرین زبانی اسدرجہ پائی جاتی ہی کہ جس سے وہ باتین کین وہ اُنکا مطیع ہوگیا یہ بات خداوند نے اُنکو عنایت فرمائی ہو کیونکہ
خواجہ نے کہا تھا کہ مین جا کر سب کو مشرف دین کرونگا آپ میرے کلام مین تاثیر عنایت فرمائیے خداوند نے اُن کے
کلام کو قبول کیا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین عطا فرمائین شہنشاہ اشراق نے حکم دیا کہ اپنے لباس کے
برابر بلکہ اُس سے بھی بہتر خواجہ کو لباس دو شہنشاہ نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی تاج کے سوا اور لباس
اپنی پوشاک سے اچھا خواجہ کے واسطے تیار کرایا ہی ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ پردہ اُٹھا داروغہ نے دیکھا
کہ خواجہ عمدہ ونامدار پوشاک زرین پہنے ہوئے تازیانہ ہاتھ مین لئے ہوئے آتے ہین داروغہ خواجہ کی
صورت دیکھکر ڈر گیا تعظیم کے واسطے اُٹھا آگے بڑھا استقبال کرکے خواجہ کو لے گیا آپ لب مسند بیٹھا خواجہ
کو مسند پر بٹھایا عرض کی آپ کی تشریف آوری کی خبر میرے پاس ابھی پہونچی شہنشاہ اشراق نے اپنے جو ہمارے
خاص روانہ کیے تھے خواجہ نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے ہمراہ چلو مجھے ابھی بہت سے کام انجام دینا ہین
داروغہ نے عرض کی ابھی آپ تشریف لائے ہین مجھپر واجب ہے کہ آپ کی خاطر کرون خواجہ نے کہا مین حیران ہون
کہ تم لوگون مین ذرا تمیز نہین ہمارے یہان یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو سب لوگ اُس کو نذر
دیتے تھے دعوت کرتے تھے مگر تمھارے یہان یہ دستور نہین ہی داروغہ نے خیال کیا کہ خواجہ کو ضرور نذر دینا چاہیے
ایسا نہو یہ خیال کرین کہ آئینہ پرست بد تمیز ہین یہ سوچ کر اُٹھا اپنے گھر مین گیا بہت سا زر و جواہر لا کر خواجہ سے
پیش کش کیا خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا داروغہ صاحب آپ نے اپنی ہمت سے بہت کم نذر دی داروغہ نے
یہ سُنکر پھر بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو نذر دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا کہا اب بہت خوش ہوگیا ہون وہان سے
پلٹ کے پھر تمھارے یہان آئینگے اور دعوت مین شریک ہونگے اب ہمارے ہمراہ چلو اور کنجیان زندانخانے کی
مجھکو دو داروغہ نے کنجیان زندان خانے کی خواجہ کے حوالے کین آپ ہمراہ ہوا خواجہ زندان خانے مین تشریف
لائے دروازہ کھولا داروغہ سے کہا اب تم میرے ہمراہ نہ آؤ یہین ٹھہرو مین جا کر اُنسے نہین معلوم کس ترکیب سے
کہونگا داروغہ وہین ٹھہرا خواجہ اندر آئے دیکھا ایک حجرے مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا قید ہین مسلسل بیہوش
پڑے ہین خواجہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین ان لوگون کا سحر کیونکر اُتار سکونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ داروغہ کو بلاؤن
اور اُس سے سحر اُتارنے کی نسبت کہدون جب وہ سحر اُتار کے چلا جائے تو مین اپنا کام کرون یہ سوچ کے خواجہ نے
داروغہ کو آواز دی داروغہ اندر آیا خواجہ نے کہا ان سب پر سے سحر اُتار دو تا مین اُنسے کلام کرسکون داروغہ نے
سب پر سے سحر اُتارا سب سرداران اسلام ہوشیار ہوگئے خواجہ نے کہا اے داروغہ اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین
تم باہر جاؤ مین ان لوگون سے یہ ترکیب باتین کرونگا داروغہ نے کہا مین ابھی باہر جاتا ہون آپ جو چاہین کرین
یہ کہکے داروغہ زندان خانے سے باہر آیا خواجہ نے سکندر فرخ لقا سے کہا مین نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے

آئینہ اندام مکار کو اسنے فریب مین پھنسایا ہو اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد تم سب کو رہائی دلاتا ہون مگر یہ تو بتاؤ کہ
میری اس محنت و جانفشانی کے صلے مین کیا دوگے سکندر نے کہا خواجہ جو تم طلب کروگے مجھے انکار نہوگا خواجہ
نے کہا یہ ہو سکتا ہو کہ جب وقت مین تمکو دربار مین اشراق کے بلواؤن تم یہ کہدو کہ مین آئینہ پرستی اختیار کرتا ہون سکندر
نے جواب دیا کہ خواجہ یہ تو مجھسے نہوگا اگر وہ اس قسم کا سوال مجھ سے کریگا تو مین دندان شکن جواب دونگا خواجہ خاموش
ہوے کہا آج سے تکلیف قید تم لوگون پر نہین ہوگی مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر سب سردارون کے پاس گئے
سب سے اقرار لیا کہ بعد رہائی مجھکو اسقدر روپیہ دینا ہوگا جب سب سردارون سے خواجہ نے اقرار لے لیا تو
برق ثانی و چالاک ثانی کے پاس آئے ان لوگون نے جو خواجہ کو دیکھا خوش ہوگئے خواجہ نے کہا یہان
برق خوشی سے کچھ حاصل نہین ہو یہ نہ جاننا کہ مین زندان خانے مین تمھارے رہا کرنے کو آیا ہون اب مین نے
آئینہ اندام کی اطاعت قبول کی ہو مین تم سب کو قتل کرونگا برق ثانی نے عرض کی استاد جو کچھ آپ فرماتے ہین
بہت بجا ہو مین بھی اطاعت قبول کرتا ہون آپ مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے خواجہ نے کہا مین یون تمھین ہرگز اپنے ہمراہ
نہین لے جاؤنگا مگر ایک شرط سے کہ میری اس جانفشانی کا صلہ دو برق و چالاک نے عرض کی استاد ہمارے
پاس کیا موجود ہو جو حاضر کرین جسقدر مال و اسباب تھا وہ سب لشکر کفار نے لوٹ لیا ہوگا آپ یہان سے
لے چلیے اگر ہمارا مال و اسباب خداوند لائیگا تو جو کچھ آپ فرمائینگے ہم نذر کرنے مین دریغ نہ کرینگے خواجہ نے پھر داروغہ کو
آواز دی اور داروغہ حاضر ہوا خواجہ نے کہا یہ دو شخص آئینہ پرستی کا اقرار کرتے ہین جلد انکی قید کاٹ دو داروغہ
نے اسی وقت آہنگرون کو بلایا برق ثانی و چالاک ثانی کی قید کاٹی گئی اسی طرح خواجہ نے سب عیارون کو
رہا کرکے اپنے ہمراہ لیا زندانخانے سے باہر آئے داروغہ سے کہا سب کی قیدین کاٹ دو اور حراست مین سب کو رکھو
کہ ان لوگون کو مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا منظور ہو مگر بے صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کے انکو تبدیل
مذہب کرنے مین انکار ہو مین آج خداوند کے پاس جاتا ہون سب کے حال سے انکو آگاہ کرون تو پھر جہان صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اسیر ہین وہان جاؤن انکو آئینہ پرست بناؤن یہ کہکر خواجہ روانہ ہوئے داروغہ نے بہت
ٹھہرایا عمرو نے ٹھہرنا مناسب نہ جانا کیونکہ خواجہ کو بدیع الملک و امیر کا پتہ نہ ملا تھا سب عیارون کو اپنے ہمراہ
لئے ہوئے اشراق کے پاس آئے اشراق خواجہ کا منتظر تھا دیکھا خواجہ چند آدمیون کو ہمراہ لیے ہوئے آتے
ہین اشراق اٹھ کھڑا ہوا اپنے تخت کے برابر خواجہ کو کرسی دی خواجہ سلام کرکے بیٹھے سب عیار بھی وہین بیٹھ گئے
اشراق نے کہا خواجہ کہو کس کس کو آئینہ پرست بنایا خواجہ نے جواب دیا کہ تبدیل مذہب کرنے پر سب آمادہ ہین مگر بے صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان ہر ایک عذر کرتا ہو جسوقت مین نے جاکر انسے کہا سب نے مجھے یہی جواب دیا کہ ہم صاحبقران
اور بدیع الملک کے تابع فرمان ہین جب تک وہ نہ تشریف دینگے اور اپنا مذہب نہ تبدیل فرمائینگے ہم لوگ اسوقت تک
اس بات مین کچھ نہین کہسکتے اگر صاحبقران نے اپنا مذہب تبدیل کردیا تو ہم بھی دین آئینہ پرستی اختیار کرینگے اشراق
نے عیارون کی طرف دیکھکر کہا یہ کون لوگ ہین خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے تابعین ہین جب مین نے اپنا مذہب
تبدیل کیا تو انکو کیا عذر تھا اگر ان مین سے ایک بھی انکار کرتا تو مین آپ کے سب اون کو قتل کروا دیتا اشراق نے کہا خواجہ
آپ کو میرے اذن کی ضرورت نہین جو آپ کے مزاج مین آئے کیجیے مین آپکی سب باتین اچھی جانتا ہون کیسی جگہ خیال کی کہ
کوئی کام کو ناتمام نہ چھوڑنا کہ مین آپ کو اجازت دون بلکہ مین کوئی کام بغیر آپکی اجازت کے نہ کرونگا خواجہ نے کہا اب مجھے
خداوند آئینہ اندام کے پاس جانا ہو ورنکے تنہائی مین کچھ بیان کرنا ہو اشراق نے کہا جسوقت آپکے مزاج مین آئے تشریف لیجائیے گا

خواجہ تھوڑی دیر تک اشراق کے پاس ٹھہرے بعدہ سب عیاروں کو ایک جگہ چھوڑا اور آپ آئینہ اندام جادو کے
مکان پر آئے اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا خواجہ نے جا کر سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے بندۂ خاص آج
تمھارے آنے کا کیا باعث ہے خواجہ نے ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند حسب الوعدہ میں زندانخانے میں گیا تھا سرداران اسلام کو
ہوشیار کر آیا اُنسے کہا کہ تم لوگوں کو لازم ہے کہ اطاعت خداوند آئینہ اندام کی قبول کرو اور مذہب اسلام کو ترک کرو دیکھو میں نے
بھی اطاعت خداوند قبول کی جواب مجھ میں اور ہی بات پیدا ہے خداوند نے حکم دیا ہے کہ جو لباس یہاں کا شہنشاہ زیب جسم کرے
وہی مجھکو بھی پہننے کے واسطے گھڑی گھڑی بھر کے بعد میں لباس تبدیل کرتا ہوں علاوہ اسکے مجھکو ہر طرح کا اختیار ہے جو چاہے کروں
طلسم کشا کے کاروبار میں دخل دوں دل میرا نورانی ہو گیا ہے طبیعت بحال ہے اگر تم لوگ خداوند کی اطاعت قبول کرو گے یہی باتیں
تمھارے واسطے ہونگی خداوند تمھیں اشرف بندگان مقرر کرینگے یہ سنکر سب کو حرص پیدا ہوئی مگر اے خداوند وہ لوگ مجبور ہیں کہ محبت
حمزہ اُنکے دلوں میں اسقدر ہے جو کسی طرح رد نہیں ہو سکتی اور سب حمزہ ثانی کے تابع ہیں انھوں نے مجھکو یہ جواب دیا کہ خواجہ جو کچھ
تم کہتے ہو یہ سب سچ ہے مگر تمھیں خوب معلوم ہے ہم سب صاحبقران اور بدیع الملک کے تابع ہیں اگر وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرینگے تو ہمیں
بھی کچھ عذر نہ ہوگا اور اگر وہ لوگ اس مذہب سے انکار کرینگے تو ہم مجبور ہیں تم خداوند سے جا کر ہماری طرف سے کہدو کہ ہمارے آقا کے دلمیں نور ایمان
جلد پیدا کریں تا ہم لوگ آکر سجدہ کریں اور شرف دین سے مشرف ہوں آئینہ اندام نے کہا اے خواجہ تم نے بہت ہی معقول تقریر کی اتنی
سوا ہے تمھارے اسطرح اس گفتگو کو کوئی ادا کر سکتا اور ان لوگوں نے بھی بہت معقول جواب دیا اگر اسوقت وہ ترک مذہب کر دیں
اور حمزہ کی رفاقت چھوڑ دیں تو ہمیں اُنسے کیا امید ہوگی اور کیونکر ہم انھیں اپنا بندۂ خاص قرار دینگے خواجہ نے کہا یا خداوند
جو حکم ہو تو میں جا کر حمزہ ثانی کو آئینہ پرست ہونے کی ترغیب دوں اور بدیع الملک کو بھی سمجھاؤں میرے کہنے سے
وہ دونوں ترک مذہب کر دینگے مگر شرط یہ ہے کہ آپ اُنکے دلوں میں نور ایمان بھی پیدا کر دیجیے گا آئینہ اندام جادو نے کہا
خواجہ کیا ہے نور ایمان پیدا کیے ہوئے یہ بات حاصل ہوئی کہ سب سرداروں کو شوق مذہب آئینہ پرستی پیدا ہوا یہ میری
قدرت تھی میں نے اُنکے دلوں میں نور ایمان پیدا کر دیا اور تمھارے کلام میں تاثیر عطا کی اب اگر یہی تمھاری خوشی ہے کہ حمزہ ثانی
اور بدیع الملک سے بھی کہیں لو اور وہ لوگ بھی تمھارے کہنے سے ایمان لائیں تو یہ امر بھی ممکن ہے میں دونوں کو کل یہاں بلاؤنگا
اُنکے ہمراہ اور لوگ بھی ہیں وہ سب یہاں آئینگے خواجہ نے کہا یا خداوند اگر میرے کہنے سے وہ لوگ ایمان لائینگے تو میرا مرتبہ
سب سے سوا رہیگا اور وہ لوگ مجھے مانینگے آئینہ اندام نے جواب دیا خواجہ تم کو میں سب سے زیادہ عزت دونگا تمھارے
واسطے میں نے قتل اس درجہ خلق کی ہے جو آج تک کسی کو نہیں دی تم اس طلسم کے منتظم ہوگے اور حمزہ ثانی اور
بدیع الملک وغیرہ کو بھی اعلیٰ درجے کا مستوجب قرار دیکر اشراق کو اپنا نائب خاص بنا کے میں درویشی اختیار کرونگا خواجہ
نے جو یہ سنا رونے لگے آئینہ اندام نے کہا خواجہ گریہ کیوں کرتے ہو خواجہ نے جواب دیا خداوند میں اپنی بدبختی پر روتا ہوں
کہ آپ سا خداوند میری آنکھوں سے غائب ہو جائیگا میں شرف زیارت سے کیونکر مشرف ہوا کرونگا آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ خواجہ تم اسقدر کیوں مضطرب ہو میں اسکی بھی تدبیر کرونگا آٹھویں روز تمھیں اپنے پاس بلایا کرونگا خواجہ ہنسنے لگے
آئینہ اندام عمرو کی یہ حرکت دیکھکر بہت ہنسا کہا خواجہ مجھے تمھاری باتیں بہت پسند ہیں خواجہ نے جواب دیا آپ نے
خود ہی یہ باتیں مجھکو دی ہیں تھوڑی دیر تک عمرو نے آئینہ اندام سے ایسی ہی باتیں کیں جب سہ پہر ہوا تو کہا خداوند اب
میں امیدوار ہوں کہ آپ حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو بلا دیں آئینہ اندام نے کہا خواجہ میں نے ان لوگوں کو
عجب طرح سے اسیر کیا ہے جب وہ مکان اشراق میں پہونچے اور اُنکے تحفہ جات پیش کیے گئے تو دربار میں اشراق نے ایسی
باتیں کہیں کہ ان لوگوں کو غصہ آگیا قید توڑ ڈالی اشراق وغیرہ کو کیفیت دیکھکر خوف معلوم ہوا اب تحفہ جات کے تحفہ جات اشراق کے

تخت پر رہ گئے رہے اُن لوگون کی نگاہ پڑی اپنے اپنے تحفہ جات اپنے اپنے قبضے مین کئے وہان سے اٹھتے ہوئے
جانا چاہتے تھے کہ باہر نکلین مین نے اسی وقت مکان کو حکم کیا کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر برج ہوا روانہ ہو وہ مکان اپنی
جگہ سے اکھڑ کر ہوا پر چلا جب حمزہ سواد شب مین پہونچا مین نے حکم کیا کہ اسی مقام پر ٹھہر جا وہ مکان وہین ٹھہر گیا ای خواجہ
جزیرہ سواد شب ایسا مقام ہے جہان ہمیشہ تاریکی رہتی ہے کبھی آفتاب اسطرف نہین جاتا جو لوگ بھاری خطائے
عظیم کرتے ہین اُنکے واسطے یہی قید تجویز کی ہے پس اسی سبب سے حمزہ ثانی اور بدیع الملک
کو بھی مین نے وہین بھیج دیا ہے اب اگر ہم انھین یہان بلاتے ہین تو وہ لوگ ضرور آمادہ جنگ ہونگے اور ہمین
انکی خاطر بھی منظور ہے اس سبب سے کسی قسم کی تقریر نہ کرسکین گے وہ لڑائی بھڑائی کر نکل جاتے پھر اور
مشکل ہوگی ہمنے یہ تجویز کیا تھا کہ اُنکو ایک مدت تک وہان اسیر رکھتے بعد ایک سال کے اُن سے
پوچھتے کہ اب تمھین کیا منظور ہے ای خواجہ جب وہ لوگ اسقدر تکلیف اُٹھاتے تو ضرور تھا کہ میری طرف انکو رغبت
ہوتی اور آکر مجھے سجدہ کرتے مگر تم اُنکے مزاج دان ہو بہتر ہے کہ وہان جا کر اُنسے کہو یقین ہے جس ترکیب سے
تم اُنسے کہوگے دوسرا نہین کہہ سکیگا اور مین تمھارے کلام مین تاثیر بھی اس قسم کی دونگا کہ وہ تم سے فوراً
راضی ہو جائینگے خواجہ نے کہا بہتر ہے جو آپ مجھکو وہان روانہ کر دین مین اس ترکیب سے جا کر بیان کرونگا کہ سب
لوگ فوراً میری تقریر کو سنتے ہی راضی ہو جائینگے مگر میرے ہمراہ دو تین ساحر بھی ضرور روانہ کیجیے کہ وہ وہان
نگہبانی کرین راہ مین کوئی خرابی پیدا نہو آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمھارے ساتھ تو بہت ساحر جائینگے مگر خیال
تمھارا بالکل بجا ہے کسی مقام پر تمھارے واسطے کوئی خرابی ہو کیونکہ قدرت کو تمھاری محبت ہے ہر مقام پر
زمین و آسمان کوہ و دریا تمھاری حفاظت کرینگے خواجہ نے کہا ساحرون کو اسواسطے مین ہمراہ لیتا ہون کہ راہ نہ
فراموش کرون آئینہ اندام نے اسی وقت اپنے ہرکارون کو بلایا کہا خواجہ کو اپنے ہمراہ لے جاؤ جو جو ساحر اس
طلسم مین نامی ہین انکو خواجہ کے ہمراہ کر کے جزیرہ سواد شب کی طرف روانہ کرو ہرکارون نے خواجہ سے عرض کی
تشریف لے چلیے خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا کہ بعض لوگ میرے تابعین سے اسیر تھے اُنھون نے آئینہ پرستی اختیار کی ہے
مین انکو زندان سے رہا کرا لایا ہون اگر حکم ہو تو اُن سب کو بھی ہمراہ لیجاؤن کیونکہ جب بہت سے آدمی ایک زبان
ہو جائینگے تو حمزہ کو بھی خیال پیدا ہوگا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم اپنے تابعین کو رہا کر کے لائے اور مجھے نہ دکھایا خواجہ
نے کہا یا خداوندا مین اس سبب سے نہین لایا کہ شاید آپ کے خلاف ہو اب آپ نے فرمایا ہے تو مین اُن لوگون کو
حاضر کرونگا آئینہ اندام نے کہا اب سب کو ساتھ لیکر ایکہی مرتبہ آنا خواجہ نے کہا جو آپ فرماتے ہین مجھے کچھ عذر نہین ہے
یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوئے ہرکارے ہمراہ لیکر پہلے سُرخ پوش جادو کے مکان پر آئے سرخ پوش کو بلایا سرخ پوش
نے جو آئینہ اندام کے ہرکارون کو دیکھا جلدی سے باہر آیا ہرکارون کو جھک کے سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہے ہرکارون نے
کہا خداوند کا حکم ہے کہ تم خواجہ کے ہمراہ جاؤ اور اپنے ہمراہ دو تین ساحر نامی و گرامی اور لو سرخ پوش نے یہ کہکر
کہا مین ابھی جاتا ہون آپ لوگ ساحرون نامی کے مکان پر جا کر سب کو حکم خداوندی سے مطلع کیجیے سب میرے
مکان پر جمع ہون یہان خواجہ کی خاطر کرتا ہون ہرکارون نے کہا ای سرخ پوش جادو تجھے افسوس کی بات ہے کہ آج
تک تجھے عقل نہ آئی ارے وہ ساحران جلیل تیرے مکان پر آئینگے تجھے صرف اسواسطے خواجہ کے ہمراہ کرتے ہین کہ تو جزیرہ
سواد شب کی راہ سے اچھی طرح واقف ہے اور ساحر بھی جاتے ہین مگر تو ایک مدت سے وہان نگہبانی کرتا رہا ہے اور وہان کی کیفیت
سے بخوبی ماہر ہے تیرا جانا اسوجہ سے اچھا ہے سرخ پوش جادو نے کہا اگر آپ لوگون کی یہ رائے ہے تو مین خود چلتا ہون

یہ کہکر اپنے مکان میں گیا اسباب سفر درست کیا اُسی وقت باہر آکے ہرکاروں کے ہمراہ ہوا ہرکارے وہاں سے **شعلہ مزاج**
جادو کے مکان پر گئے وہاں نگہبان دروازے پر بیٹھے تھے ہرکاروں کو روکا کہا ہم جانتے ہیں کہ آپ فرستادۂ خداوند ہیں مگر ہمیں
اپنے آقا کا حکم نہیں ہے کہ کسی کو بے اذن اندر جانے دیں ہرکاروں نے کہا ہم خود بے اجازت اندر جانا گوارا نہیں کرتے
ہیں تم جا کر اطلاع کرو کہ خداوند نے اپنے بندۂ خاص کو تمہارے مکان پر بھیجا ہے شرف دین حاصل کرنا ہے تو برائے استقبال
باہر آؤ اور خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤ کہ انکی عزت خداوند بھی کرتے ہیں اور شہنشاہ اشراق انکو بھائی صاحب کہکر یاد کرتے
ہیں خداوند کا قول ہے کہ یہ ہمارے بندۂ خاص ہیں دربانوں نے اُسی وقت **شعلہ مزاج** کو اطلاع کی **شعلہ مزاج**
اس کلام کے سنتے ہی باہر نکل آیا اُس نے خواجہ کو جو دیکھا جھک کے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا شعلہ مزاج نے کہا خواجہ
تشریف لے چلیے آپ کے آنے سے میری عزت بڑھی اگر ایک لمحہ بھر کے واسطے میرے غریب خانہ میں تشریف فرما ہو جیے گا تو
خداوند مجھسے بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا اے شعلہ مزاج میں بہت تعجیل میں ہوں میرا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے اور
میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میرے سبب سے تمہارا نقصان ہو کیونکہ میں جہاں جاتا ہوں نذر دیجاتی ہے پس تم اپنا کیوں نقصان
کرنا چاہتے ہو میں تمہارے یہاں نہیں آؤنگا شعلہ مزاج نے عرض کی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نہیں چاہتے کہ میری عزت زیادہ ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تمہاری یہی خوشی ہے تو میں موجود ہوں یہ کہکر شعلہ مزاج کے ہمراہ اُسکے مکان میں گئے سب عیار
بھی خواجہ کے سبب سے اندر آئے خواجہ نے سب کو اپنے پاس بٹھایا ہرکاروں نے شعلہ مزاج سے کہا کہ ہم لوگ رخصت چاہتے ہیں
آپ خواجہ کو اپنے ہمراہ اور ساحران جلیل کے یہاں لیجایئے گا یا اُن لوگوں کو اپنے یہاں بلا کر جزیرۂ سواد شب عبرت جایئے گا
شعلہ مزاج نے کہا آپ لوگوں کی اب ضرورت نہیں ہے خدمت خداوند میں جا کر عرض کر دیجیے گا کہ جو کچھ فرمان خداوندی ہے وہ بسر و چشم
بجا لاؤنگا خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا ہرکارے رخصت ہوئے شعلہ مزاج نے خواجہ سے عرض کی آپ ایک روز یہاں تشریف
رکھیے میں اور ساحروں کو یہیں بلاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ میں ہرگز اس بات کو قبول نہ کرونگا کیونکہ ہر ایک مجھسے شکایت
کریگا اور یہی کہیگا کہ کیا شعلہ مزاج کا مرتبہ مجھسے کم تھا جو آپ ہمارے یہاں نہ آئے اُس وقت میں کیا جواب دونگا اور یہ بات خداوند کو
بھی ناگوار ہے میں ہرگز یہ نہیں چاہتا ہوں سب کے مکانوں پر جاؤنگا ایک ایک دن سب کے یہاں مہمان رہونگا شعلہ مزاج خاموش
ہو رہا دعوت کا سامان ہونے لگا **شعلہ مزاج** خواجہ کے آنے سے بہت خوش ہوا ایک روز خواجہ اُسکے مہمان رہے دوسرے
روز شعلہ مزاج سے کہا اب یہاں ٹھہرنا مصلحت وقت نہیں ہے کیونکہ مجھے خداوند نے فرمایا تھا کہ جہانتک ممکن ہو اس کام کو جلد انجام
دینا شعلہ مزاج مجبور ہوا پھر خواجہ کو بہت کچھ نذر جواہر دیا اپنے ہمراہ لیکر چلا **سیہ تاب جادو** کے مکان پر آیا سیہ تاب نے بھی خواجہ
کی بڑی تعظیم و تکریم سے اپنے یہاں ایک روز مہمان رکھا بہت سامان و اسباب دیا دوسرے روز **گوسال جادو** کے مکان پر سب لوگ آئے
گوسال نے بھی خواجہ کو ایک روز مہمان رکھا اُس نے بھی خواجہ کو بہت کچھ دیا دوسرے روز اور ساحروں نے خواجہ سے عرض
کی اب آپ کی کیا رائے ہے اگر فرمایئے تو اور لوگوں کو ہمراہ لیں ورنہ ہمیں لوگ کافی ہیں اسوقت اس طلسم میں ہم لوگ ساحران جلیل
کے لقب سے مشہور ہیں خواجہ نے کہا اگر اور لوگ ممکن ہوں تو آٹھ کو بھی ہمراہ لے لینا اچھا ہے شعلہ مزاج نے دس ساحر اور ہمراہ لیے
خواجہ ایک ایک روز ان سب کے یہاں مہمان رہے اور ان سب نے بھی خواجہ کو بہت کچھ نذر جواہر دیا جب سب کی
مہمانداری سے فراغت پائی تو خواجہ بہت سے ساحروں کو مع عیاروں کے لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق آئینہ پرست کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے خواجہ کی روانگی کی خبر پائی تو زمرد شانی اور بختگان و توبیچ سے بیان کیا توبیچ نے کہا اے شہنشاہ آپ نے
غضب کیا ہے آستین میں سانپ پالا ہے اشراق نے کہا اے توبیچ میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا پھر کہو توبیچ نے کہا

عمرو نے جو اپنا مذہب ترک کیا ہو اور آپنے اُسکے لئے کو یقین بھی کر لیا ہو یہ بالکل آپکی عقل کے خلاف ہو اول تو اس بات کو ملاحظہ
فرمایئے کہ آجتک کوئی مسلمان اپنا مذہب ترک کر کے دوسرے مذہب مین شامل ہوا ہو اور پھر مسلمان بھی کون جسنے بے انتہا
ساحرون کو قتل کیا اور جو حمزہ کا رفیق خاص اور منجملہ گروہ بزرگان مشہور ہو بھلا وہ آئینہ پرستی اختیار کریگا اُسنے فریب کیا ہو اور
ایسی عیاری کریگا کہ آپ تاعیات یاد رکھینگا اشراق نے جواب دیا ای توریج خواجہ کی نسبت تجھے کچھ نہ کہو کیونکہ خداوند نے مجھے
فرما دیا ہو کہ جو خواجہ کی بدی کریگا اور بدی سُنیگا اسکو مین جہنم مین بھیج دونگا اور خواجہ نے خود بھی مجھسے کہا تھا کہ توریج
وغیرہ کو مجھسے کمال دشمنی ہو یہ لوگ میری برائیان کرینگے مین نے کہا تھا کہ خواجہ تم خاطر جمع رکھو جب خداوند تمسے خوش ہین
تو کسی کی مجال نہین جو تمسے دشمنی رکھے کیونکہ جو تمہارا دشمن ہوگا خداوند اسکو سزا دینگے جسوقت خواجہ میرے ہمراہ خداوند کے
پاس گئے اور سجدہ کیا تو خداوند نے مجھسے فرما دیا تھا کہ جو کوئی خلاف مرضی خواجہ کسی طرح کا کام کریگا میرے غضب مین مبتلا ہوگا
اور جو کوئی خواجہ سے دشمنی رکھیگا خداوند اسکو تباہ و برباد کر دینگے ای زمرد شانی تم ہرگز خواجہ سے دشمنی نہ رکھنا ورنہ خداوند
تمہین تباہ و برباد کر دینگے اور توریج بہتر ہو کہ جلدی توبہ کر لو ایسا نہو خداوند کا غضب نازل ہو توریج نے کہا ای شہنشاہ آپکو
ابھی عمرو کے مکر نہین معلوم ہین وہ ایسے ایسے مکر بہت کیا کرتا ہو اشراق نے جواب دیا کہ اگر مین خواجہ کے مکر مین مبتلا ہوتا تو
خداوند خواجہ کے دل کی کیفیت تحقیق نہ کر لیتے کیا خداوند سے کوئی بات پوشیدہ ہو توریج نے پھر جواب دیا کہ خداوند
بھی اُسکے مکر سے واقف نہین ہین اشراق یہ سُنکر جھلا گیا کہا تو کافر ہو جو خداوند کو مثل اپنے تصور کرتا ہو ارے نادان انپر سب
دل کا حال مانند آئینہ کے روشن ہو اگر خواجہ کے دل مین کچھ بھی خیال اسلام ہوتا تو ضرور تھا کہ وہ برق غضب گرا کے خواجہ کو
خاک سیاہ کر دیتے توریج نے کہا مگر خواجہ کا اس بات سے ظاہر ہو کہ اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو جو عیاری مین چالاک و چست تھے
زندانخانے سے رہا کر لیا اور سب سرداروں کی قید کو ادنی وارد غہ سے کہدیا کہ انکو راحت سے رکھو ایسا نہو تکلیف اٹھا کے
کوئی خلیہ ہو جائے اشراق نے کہا کیا تمکو نہین معلوم کہ خواجہ نے اُن لوگون کو اسیر رکھا ہو اور عیارون کو کیون رہا کر لائے ہین
توریج نے جواب دیا کہ مجھے اسکی کیفیت مطلق نہین معلوم ہو کچھ بیان فرمایئے اشراق نے کہا جو لوگ اسیر ہین وہ حمزہ
کے تابعین ہین اور بدیع الملک کی اطاعت کرتے ہین جبتک وہ لوگ ایمان نہ لاوینگے سردارون کو بھی قبول نہوگا مگر توجہ
سکی مذہب آئینہ پرستی کی طرف ہو صرف اس بات کے منتظر ہین کہ حمزہ و بدیع الملک بھی مذہب آئینہ پرستی قبول کرین
تو ہم بھی اُنکے شریک ہون اسواسطے خواجہ کو خداوند نے جزیرۂ سواد شب کیطرف روانہ کیا ہو کئی ساحر نامی بھی اُنکے ہمراہ ہین
جہان حمزہ شانی اور بدیع الملک وایرج اسیر ہین سب ساحر خواجہ کو وہان لیجاینگے ساحر باہر ٹھہرینگے خواجہ جلد حمزہ
کے پاس جا کر انکو مع دیگر آئینہ پرست بنا دینگے سب کو خداوند کی خدمت مین لاوینگے جب وہ لوگ خداوند کو سجدہ کرینگے
تو انکے تابعین بھی خداوند کو سجدہ کرینگے اور عیارون کو جو خواجہ رہا کر لائے ہین اسکا یہ باعث ہو کہ وہ سب لوگ خواجہ
کے تابعین تھے جب خواجہ نے بصدق دل خداوند کو سجدہ کیا تو انکو کیا عذر تھا اگر وہ لوگ انکار کرتے تو خواجہ بے میری
اطلاع کے سب کو قتل کر دیتے کیونکہ انکو کسی کام مین میری اجازت کی ضرورت نہین ہو کہ خداوند نے انکو اجازت دیدی ہو اور
واقعی جو بات خواجہ کرینگے ہم لوگون سے نہوگی کیونکہ خداوند نے انکو عقل اس درجہ عنایت فرمائی ہو کہ خواجہ اپنی
عقل کے ذریعے سے ہر شخص کے دل کا حال بیان کر سکتے ہین توریج جب اس کیفیت کو سُن چکا چاہا کچھ کہوں مگر زمرد
و بختگان نے اشارہ کیا کہ خاموش رہو ایسا نہو کہ اشراق کو غصہ آ جائے اور ہم لوگون کو گرفتار کرلے توریج اشارہ پا کر
اپنے ارادے سے باز رہا اور اشراق کو جواب دیا کہ مجھے کیفیت کا حال نہ معلوم تھی سو جہ سے مین نے اسقدر گستاخانہ گفتگو
کی اب مین خواجہ سے معافی مانگ لونگا اشراق نے کہا تمہین لازم ہو کہ جب خواجہ یہان تشریف لاوین تم اُنکی خدمت میں جا کر

ہاتھوں کو رومال سے باندھکر اپنی تقصیر معاف کراتا تورج خاموش ہو رہا اشراق وہان سے اٹھکر اپنے مکان کی طرف
روانہ ہوا زمرد ثانی نے تورج سے کہا اے تورج تم وقت نہین دیکھتے ہو اور بات کرتے ہو یہ امر تو
ظاہر ہی کہ خواجہ نے سب کو بیوقوف بنایا ہی اور اب خواجہ صاحبقران کو ہلاک کر کے لاینگے اور یہان آکے
سب سرداروں کو قید سے چھوڑ دینگے پھر مرحلون کی طرف روانہ ہونگے اور لڑائی برپا ہوگی تم ناحق اسقدر
تکرار کرتے تھے اب اشراق کو یقین نہو گا اور آئینہ اندام بھی کسی کے کلام کو معتبر نہ سمجھے گا تحقیق کیا ضرورت
ہی جو اشراق کو اپنا دشمن بناؤ خاموش رہو جو ہونے والا ہی وہ ہوگا تورج نے جواب دیا کہ اگر ایکبار امیر نے
رہائی پائی تو مین لشکر اپنے ہمراہ لیجا کر اس سے مقابلہ کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا آج تک مجھکو لشکر ایسا
نہ ملا جو مثل سرداران امیر کے جرار ہوتا مگر اس طلسم مین مین نے بعض بعض جوان ایسے دیکھے ہین جو
مانند سرداران امیر جری و جرار ہین انکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا اور صاحبقران سے مقابلہ کر کے سب
کو قتل کرونگا جب ان لوگون کو زیر کر کے فرصت ملے گی تو پھر کچھ اس طلسم کی نسبت اشراق سے گفتگو
کرونگا اگر راضی ہونگے اور میری مرضی کے موافق کام کرینگے تو انکے بہتر مطلب ہوگا ورنہ دیکھا جائیگا زمرد
نے جو تورج کا ارادہ سنا کہا ای تورج اگرچہ خیال تمہارے دلنشین ہی تو اسکو ظاہر نہ کرو خاموش رہو وقت
پر دیکھا جائیگا ابھی اسکا ظاہر کرنا اچھا نہین ہی کیونکہ جس سامان کی ضرورت ہوگی وہ ابھی موجود نہین ہی اگر
خبر اشراق کو پہونچ جائیگی تو قیامت آئیگی اس کے سحر سے بچنے کی طاقت ہم لوگون مین نہین
وہ ایک سحر مین سب کو مار ڈالے گا دل کا مطلب دل مین رہجائے گا کچھ ہاتھ نہ آئے گا تورج
نے کہا مین اسوقت آپ سے کہتا ہوں اور کسی کے سامنے اس راز کو بیان نہ کرونگا زمرد نے کہا
تمکو معلوم ہی کہ یہان کے ہر دیوار و در مین سحر پیوست ہی اور آئینہ اندام کو روز کی کیفیت معلوم ہوتی ہی
ایک ایک ساحر غائبانہ ہر ایک شخص کے ہمراہ رہتا ہی جو کچھ اسکی زبان سے نکلتا ہی وہ آئینہ اندام کو
اسکی خبر دیتا ہی اسی وجہ سے وہ سب کے حال سے زیادہ تر ماہر رہتا ہی تورج خاموش ہو رہا بجگان
نے کہا میرے نزدیک اب یہ بہتر ہی کہ یہان سے کسی طرح نکل چلنا چاہیے مگر ناصلاح وقت نہین
کیونکہ جسوقت صاحبقران رہائی پاینگے زمین ہلا دینگے پھر اسیر ہونا ممکن نہین اگر ایک شخص اسیر ہو گا تو
دوسرا باقی رہیگا ان لوگون مین سے جو صاحب تحفہ جات باقی رہجائیگا وہ دوسرے کو رہا کریگا تورج
نے جواب دیا کہ اب سحر کی لڑائی موقوف رہیگی مین لشکر کو ہمراہ لیکر لڑونگا بجگان نے کہا اگر ہزار
پہلوان ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر لڑینگے تو بھی لشکر اسلام پر فتح نہ پاینگے یہ بات تورج کی بہت خلاف
ہوئی جھلا کے جواب دیا کہ ای بجگان انصاف کے خلاف باتین کرتے ہو کیا مین نے آجتک کسی سردار اسلام
کو قتل نہین کیا اور تمہین اسکی کیفیت نہین معلوم ہوئی کہان کہان مین نے جا کر سرداران اسلام کو زیر کیا اور کن
کن کو قتل کیا بجگان نے جواب دیا کہ تم نے واقعی بڑی ہمت و جرأت سے مقابلے کیے اور نامی سردار تمہارے
ہاتھ سے قتل ہوئے مگر اب لشکر اسلام کی کیفیت دوسری ہی بدیع الملک کی شوکت دیکھیے کیسے کیسے پہلوان
زیر کر کے لائے ہین جس وقت وہ لوگ میدان مین آینگے تو کیا قیامت برپا کرینگے انسے کون مقابلہ کریگا تم ایک ایک
کو جواب دے سکتے ہو جب ہزار ایک سے ایک بڑھ کے جمع ہونگے تو کیا کر سکو گے تورج نے کہا تمنے گرجستان
کے پہلوان کو جو دیکھ لیا تمہارے دل پر خوف چھا گیا وہی لوگ ہین جنکو بدیع الملک نے زیر کیا ہے جب

بدیع الملک انکو زیر کیے جاتے ہیں کچھ فکر و تدبیر کرسکو نگا بختگان نے کہا اس کشمشے اسوقت کچھ حاصل نہیں ہے جب
وقت آئیگا اور ہم یہان موجود ہونگے تو دیکھ لینگے تورج نے جواب دیا کہ میں تمھیں بھی کہیں نہ جانے دونگا کیونکہ
اس جگہ سے بہتر برائے حفاظت کوئی ٹھکانا نہیں ہے زمرد نے کہا یہ تو بہت صحیح ہے مگر اب اس جگہ کا بھروسہ کرنا خلاف
عقل ہے کیونکہ اب سرداران اسلام اسیر ہوکر رہا ہوتے ہیں اور وہ لوگ ایکی رہائی پاسکے پھر اسیر نہونگے تورج
نے کہا جب تک وہ لوگ اسیر ہیں اسوقت تک آپ یہان مقیم رہیں جسوقت وہ رہا ہو جائینگے پھر جو آپ کے مزاج میں
آئے کیجیے گا تورج سے زمرد یہ بات سنکر خاموش ہو رہا اس گفتگو میں شام ہوگئی تھی بختگان نے کہا اب خداوند کے
پاس چلنے کا وقت آگیا ہے عرصہ کرنا مناسب نہیں یہ کہکر بختگان اٹھا زمرد اور تورج بھی اٹھے سب
آئینہ اندام جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر ان لوگونکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

خواجہ ساحران طلسم کو اپنے ہمراہ لیکر جزیرہ سوداشب کی طرف روانہ ہوئے ایک روز میں ساحرون سے
سرحد جزیرہ تک خواجہ کو پہونچایا خواجہ نے ساحرون سے کہا کیا یہی جزیرہ ہے سب نے عرض کی یہ جزیرہ کی سرحد
ہے اگر مناسب جانیے آجکی شب یہان قیام فرمایئے کل جزیرہ میں تشریف لے جایئے گا خواجہ نے کہا اب مجھکو
ایک لحظہ یہان ٹھہرنا ناگوار ہے مجھکو راہ بتاؤ میں اسی وقت اپنے تابعین کو ہمراہ لیکر اندر جاؤنگا سرخ پوش جادو
نے عرض کی آپ میرے ساتھ تشریف لیچلیں میں آپ کو جزیرہ تک پہونچا کر واپس آؤنگا خواجہ سرخ پوش جادو
کے ہمراہ ہوئے سب عیارونکو بھی اپنے ہمراہ لیا سرخ پوش جادو ایک دہنہ نقب کے قریب آیا عرض کی جزیرہ
کی یہی راہ ہے یہکر جھولی سے ایک مشعل سحر نکالی کچھ اسم پڑھکر اسپر دم کیا مشعل جل اٹھی سرخ پوش نے عرض کی
اس مشعل کو اپنے ہمراہ لیجایئے جزیرے میں تاریکی بہت ہے خواجہ نے سرخ پوش جادو سے مشعل لی سب عیارونکو
اپنے ہمراہ لیا اس دہنہ نقب میں داخل ہوے دو چار قدم کے بعد خواجہ نے دیکھا کہ سوائے تاریکی کے اور کچھ نظر
نہیں آتا برق ثانی نے عرض کی استاد اب تو مشعل بھی کچھ کام نہیں دیتی ہے خواجہ نے کہا اسی قدر غنیمت ہے کہ راہ
چل سکتے ہیں یہ باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک دیوار کی ٹکر لگی خواجہ ٹھہر گئے خیال کرکے دیکھا معلوم
ہوا کہ دیوار ہے خواجہ نے برق سے کہا دیوار معلوم ہوتی ہے اسی دیوار کے سہارے سے چلنا چاہیے سب نے
اس دیوار پر ہاتھ رکھے تھوڑی دور اسی طرح گئے پھر دروازہ معلوم ہوا خواجہ دروازے کے اندر آنے چاہتے تھے
کہ صاحبقران کو آواز دیں مگر ایرج نے جو روشنی دیکھی بدیع الملک سے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی ساحر آتا ہے
بدیع الملک نے عرض کی آج خلاف وقت ساحر یہان آکر کیا کریگا معمول ہے کہ دو وقت آب و طعام لیکر ساحر
آتے ہیں صاحبقران نے فرمایا کوئی سبب ہوگا بدیع الملک اور صاحبقران میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج
نے آواز دی کون آتا ہے خواجہ نے ایرج کی آواز پہچان کر جواب دیا کہ میں ملازم شہنشاہ اشراق ہون مجھے
حکم ہوا ہے کہ تم لوگون کو قید میں بٹھاؤن اور تمھارے تحفہ جات چھین لون یہ سنکر صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج کو غصہ آیا سب نے تلوارون کے قبضون پر ہاتھ ڈالے ایرج نے ڈانٹ کر کہا
تیری کیا مجال ہے جو ہم لوگونکو قید بٹھاسکے اور تحفہ جات ہمارے لے سکے خواجہ نے پھر آواز بدل کر کہا
کیا تم لوگون کو اپنے تحفہ جات پر ناز ہے کہ اسکے سبب سے میرا سحر تمپر تاثیر نہ کریگا تو میرا سحر ایسا نہیں ہے
جو اپنا اثر نہ دکھائے علاوہ اسکے میں تم لوگون سے طاقت میں بھی کم نہیں ہون اگر تمھیں اپنی جان

عزیز ہی تو کچھ مجھکو دینے کا اقرار کرو تو مین تمھین یہان سے نکال لیچلون امیر نے جب یہ گفتگو سنی ہنس پڑے بدیع الملک
نے عرض کی آپ کی ہنسی کا کیا سبب ہی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک شکر کرو کہ زمانہ رہائی قریب آگیا اور خدا نے
ان بلا سے نجات عطا فرمائی یہ ساحر نہین ہی خواجہ ہین بدیع الملک یہ کلام فرحت انجام صاحبقران سے سنکر
خوش ہوے ایرج کو بھی مسرت حاصل ہوئی خواجہ نے کہا ای حمزہ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دیا کیا کچھ تحفہ جات
بھیجنا منظور ہی امیر نے فرمایا مین خوب پہچانتا ہون اب زیادہ باتین بناؤ واقعی تمنے کیا کار نمایان کیا مگر خواجہ
اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہین ہی لشکر مین چلو اسکا عوض تمھارے ساتھ کیا جائیگا خواجہ نے کہا اور بدیع الملک
نوجوان کیا کہتے ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا انکار ہی ایرج نے بھی اقرار کیا خواجہ قریب آئے صاحبقران
کو سلام کیا امیر نے خوش ہوکے خواجہ کو گلے سے لگالیا بدیع الملک نے بھی خواجہ کی بہت تعریف کی خواجہ نے عرض
کی اب میرے ہمراہ تشریف لیچلیے امیر ثانی مع بدیع الملک و ایرج کے وہان سے اٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوے خواجہ
صاحبقران و بدیع الملک و ایرج کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے یہان سب ساحر دہنہ نقب پر بیٹھے ہوے خواجہ کا انتظار کررہی
تھے جیسے ہی سب نے خواجہ کو آتے ہوے دیکھا خوش ہوکر سب نے سلام کیا خواجہ باہر آئے صاحبقران و بدیع الملک
اور ایرج نے جو ساحرون کو دیکھا خواجہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ کون لوگ ہین خواجہ نے کہا یہ اس طلسم کے ساحران
جلیل ہین یہ کہکر ساحرون سے کہا تم لوگ جاؤ اور سب کے بیٹھنے کے واسطے بارگاہ استادہ کرو ساحرون نے عرض کی
غلامون نے پہلے ہی سے سب انتظام درست کر رکھا ہی آپ تشریف لیچلیے خواجہ مع صاحبقران وغیرہ ایک بارگاہ
مین آئے ساحرون سے کہا تم لوگ اور بارگاہ مین جاؤ مجھے کچھ ضروری باتین صاحبقران سے کرنا ہین ساحر
دوسری بارگاہ مین گئے خواجہ نے امیر سے عرض کی مین سب سردارون کو اذیت قید سے رہائی دے آیا ہون آئینہ اندام
جسا دو مجھے بہت معتمد جانتا ہی اس نے آپکے پاس بھیجا ہی اگر خدا نے چاہا تو مین آپکو لشکر سے ملائے دیتا ہون
اگر میری جانفشانی کا خیال کیجیے امیر نے فرمایا خواجہ تم خاطر جمع رکھو مجھکو خود خیال ہی اور تمھارے اس کار نمایان کرنے
سے ہم بہت خوش ہین سوا اسکے تمھارے دوسرے کی مجال نہین جو یہ کام کرسکے خواجہ نے عرض کی مین اس تعریف
کو لینا نہین رکھتا امیر نے فرمایا خواجہ یہان میرے پاس کچھ موجود نہین جب لشکر مین جاؤنگا اور اپنا مال و
اسباب پاؤنگا تو تمھین خوش کرونگا خواجہ نے پھر عرض کی کہ آپ تحفہ جات مجھکو مرحمت فرمائیے مین سب
تحفے لیکر آئینہ اندام کے پاس جاؤن اور وہان سے سب سردارون کو بلاؤن امیر نے جو ہیکل گلے
سے اتارکے خواجہ کے حوالے کی عمرو نے بدیع الملک سے کہا آپ بھی اپنے تحفہ جات عنایت
کیجیے بدیع الملک نے بھی اپنے سب تحفہ جات خواجہ کو دیے ایرج نے بھی طیلسان ادریسی سپرد کی
خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ساحرون کو بلایا کہا تم لوگ حمزہ کی حفاظت کرو مین خداوند کے پاس جاتا
ہون ساحرون نے عرض کی حمزہ اور دو اور جو انکے ہمراہ ہین وہ صاحب تحفہ جات ہین اگر کسی وقت انکا
مزاج برہم ہو جائیگا تو ہم کیونکر روک سکینگے خواجہ نے جواب دیا کہ مین سب کے تحفہ جات لے آیا ہون
اب مجھے کچھ خوف نہین کیونکہ سب تحفہ جات ساحرون کو دکھادیے ساحر خوش ہوے خواجہ پھر بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوے امیر سے عرض کی صاحبقران حضور کو اب ساحرون سے کچھ کھٹکا نہین
ایک روز کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون انشاءاللہ تعالی کل حاضر خدمت ہونگا امیر نے
فرمایا خواجہ اگر ممکن ہو تو تم سردارون کی دلجمعی کرتے جاؤ ... مین آنکی رہائی کی تدبیر کرونگا خواجہ نے کہا

آپ میرے معاملے میں دخل نہ دیں آئینہ اندام یہ بھی کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص اسوقت انکی رہائی کی کوشش کرے
تو میں فوراً انکو قتل کر ڈالوں بعد میں جو ہونا ہو سو ہو میں نے فرمایا خواجہ تمہیں اختیار ہے عمرو بھی بارگاہ سے باہر آئے ساحرون
کو پھر بلا کر کہا کہ حمزہ کے خلاف مرضی کوئی بات نہ کرنا ورنہ خداوند کو ناگوار ہوگا کیونکہ یہ لوگ خداوند کو بہت
پیارے ہیں انکے دلوں میں نور ایمان آتا جاتا ہے مگر تم کوئی بات خلاف مرضی کر دوگے تو یہ مجبور ہو کر پھر اسلام اختیار
کر لینگے اور اس بات پر خداوند تم سے بہت آزردہ ہونگے اور میں بھی خداوند سے کہکے تم سب کو جہنم میں بھجوا
دونگا ساحرون نے عرض کی ہماری کیا مجال جو کوئی بات آپکے خلاف کہیں خواجہ نے سرخ پوش جادو
سے کہا تم مجھکو خداوند کے پاس لے چلو سرخ پوش جادو نے اسیوقت تخت سحر تیار کیا خواجہ تخت پر بیٹھے
سرخ پوش نے سحر کیا تخت چل نکلا تھوڑی دیر میں سرخ پوش نے تخت زمین پر اتارا خواجہ نے دیکھا
سامنے آئینہ اندام جادو کا مکان معلوم ہوتا ہے خواجہ تخت سے اترے دروازے پر آئے دربانوں سے کہا
خداوند سے ہماری اطلاع کرو کہ ہم آئے ہیں مسلمانوں سے تحفہ جات لائے ہیں خداوند سے کچھ ضروری طے
کرنا ہیں دربان خواجہ کو دیکھکر کھڑے ہوگئے اسیوقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ خواجہ عمرو
نامدار تشریف لائے ہیں آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتے ہیں چوبدار اسیوقت آئینہ اندام جادو کے پاس گئے
کہا خواجہ صاحب تشریف لائے ہیں اندر آنا چاہتے ہیں آئینہ اندام نے کہا جلد بلا لو خواجہ کو بھی دروازے پر روکا کرو
جسوقت آئیں بے اطلاع بھی آسکتے ہیں چوبدار باہر آئے دربانوں سے کہا خداوند فرماتے ہیں کہ خواجہ کیواسطے کسیوقت میں
اندر آنے کی ممانعت نہیں ہے جسوقت خواجہ کو ہمارے پاس آنے کی ضرورت ہو بے اطلاع چلے آئیں دربانوں نے خواجہ سے
عرض کی آپ اندر تشریف لیجائیے خداوند نے حکم دیا ہے کہ آپ کو اطلاع کرانے کی ضرورت نہیں ہے جسوقت یہاں آنا منظور ہو اپنے گھر
کیطرح تشریف لائیے خواجہ نے کہا خداوند قدر دانی فرماتے ہیں عزت بڑھاتے ہیں یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوئے سرخ پوش باہر ٹھہرا جب
خواجہ سب دروازے طے کر کے خاص ڈیوڑھی پر پہنچے پردہ از خود اٹھا خواجہ نے دیکھا آئینہ اندام جادو سامنے بیٹھا ہے عمرو نے
جھک کے سلام کیا آئینہ اندام ہنسنے لگا کہا او بندہ خاص حمزہ کے کیسی ٹھہری خواجہ نے کہا جب خداوند نے میری زبان
میں تاثیر عطا فرمائی تھی اور انکے دلوں میں نور ایمان پیدا کر دیا تھا تو انکی مجال تھی جو اسلام کو ترک نہ کرتا بلکہ ایک ایک نے
اپنے تحفہ جات بھی دیدیے ہیں کہ جاکر خداوند کو ہماری طرف سے نذر دینا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم ان لوگوں کو اپنے
ہمراہ میرے پاس کیوں نہ لائے اگر وہ لوگ اس وقت میرے پاس آتے تو میں انہیں اسیوقت خلعت وزارت عنایت
کرتا خواجہ نے کہا یا خداوند حمزہ اور بدیع الملک اور ایرج کو خیال ہے کہ میری فوج مجھ پر طعنہ زنی کریگی کہ پہلے
وہ لوگ اسلام ترک کریں پھر میں مذہب آئینہ پرستی کو ظاہر کروں اور اسکے واسطے ایک بزم خاص قرار
دی جائے اور بانی اسکے حمزہ ثانی ہوں وہاں ایک شخص بزرگان دین سے جاکر آپکے صفات بیان
کرے حمزہ اس سے کچھ سوال کریگا وہ شخص حمزہ کو قائل کر دیگا حمزہ قائل ہو کر اسلام ترک کر دیگا آئینہ اندام نے کہا
خواجہ تمہاری رائے بہت اچھی ہے جسطرح تم کو بھی منظور ہو خواجہ نے کہا میدان تجویز کیا جائے اور حمزہ کے
سردار مع مال و اسباب جو کچھ یہاں لوٹ میں آیا ہے وہاں بھیج دیے جائیں تاکہ حمزہ الطاف خداوندی بھی دیکھلے اسی
میدان میں حمزہ بزم وعظ منعقد کرے تحفہ جات اسکے میرے پاس موجود ہیں کسی کی مجال نہیں جو مکر کرکے لڑائی
شروع کرے اور نہ پھر سے نکل جائے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خواجہ اسکا ذکر بھی نہ کرو اب خداوند نے سب کے
دل سے جوش اسلام نکال لیا ہے کوئی بھی سر فساد نہ ہوگا خواجہ نے کہا پھر اسکا انتظام جلد ہونا چاہیے آئینہ اندام نے

اپنے ملازمین کو پکارا ساحر آئے آئینہ اندام نے کہا اشراق جادو کو بلاؤ ساحر اسی وقت روانہ ہوئے اشراق
کے پاس پہونچے اشراق اُسوقت زمرد ثانی کے پاس بیٹھا تھا تورج و بختگان بھی موجود تھے صاحبقران
زمان کا ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے اشراق کو خبر دی کہ فرستادۂ خداوند آئے ہین کچھ پیغام
ضروری لائے ہین اشراق نے کہا خبردار کوئی اُنکو یہان آنے سے مانع نہو میری اطلاع کرنے کے واسطے
دربان نہ روکین ہرکارے باہر آئے دربانون سے کہا خداوند کے فرستادے آتے ہین اشراق کا حکم ہے کہ انکو
کوئی مانع نہو مجھے اطلاع کرنے کی ضرورت نہین ہے دربانون نے کہا ہم اطلاع نہ کرینگے یہ ذکر تھا کہ ساحر
فرستادہ آئینہ اندام دروازے پر آگئے دربان تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے ساحران مغرور دروازے
کے اندر داخل ہوئے پردہ اٹھا کر دوسری ڈیوڑھی پر پہونچے وہان بھی دربانون نے تعظیم کی ساحر تیسری ڈیوڑھی
پر پہونچے وہان بھی کوئی مانع نہوا اسی طرح سے سات ڈیوڑھیان طے کرکے اشراق کے پاس پہونچے اشراق
نے ان لوگون کو اپنے پاس بٹھایا ساحرون نے کہا خداوند نے آپکو یاد فرمایا ہے حکم ہے کہ بہت جلد حاضر ہون
اشراق نے کہا کچھ سبب طلبی بھی فرمایا ہے ساحرون نے کہا خواجہ صاحب جزیرہ سواد شب سے تشریف
لائے ہین تحفہ جات بھی سلمانون کے پاس ہین حمزہ و بدیع الملک و ایرج نے مذہب اسلام ترک کیا ہے
ایمن کیواسطے کچھ انتظام کرنا ہے آپ کو طلب فرمایا ہے اشراق کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا زمرد ثانی
کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ قدرت خداوندی دیکھی تم لوگ کہتے تھے کہ خواجہ نے مکر کیا ہے اب بھی تمھارے دلون
مین خواجہ کی طرف سے شک باقی ہے دیکھو حمزہ کے تحفہ جات بھی لے آیا اور حمزہ سے اسلام بھی ترک کرادیا
زمرد نے چاہا کچھ جواب دون مگر بختگان نے اشارے سے منع کیا اشراق نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون
خداوند مجھسے کیا فرماتے ہین تورج نے کہا آپ جلد تشریف لیجائین اشراق اٹھا اپنا تخت طلب کیا
ساحرون نے اسکا تخت لاکر رکھا اشراق تخت پر بیٹھا سحر کرکے تخت کو بلند کیا تھوڑی دیر مین آئینہ اندام جادو
کے مکان پر پہونچا دربان نے اشراق کو سلام کیا کہا ابھی یہین توقف فرمائیے ہم آپ کی اطلاع کرین جب
خداوند ارشاد فرمائینگے ہم آپ سے عرض کر دینگے اشراق وہین ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلا کر کہا جاکر
عرض کرو کہ سلطان اشراق حاضر ہین اجازت باریابی چاہتے ہین ہرکارے آئینہ اندام کے پاس آئے کہا اشراق
بادشاہ طلسم نطاق در دولت پر حاضر ہے اُسکے حق مین کیا حکم صادر ہوتا ہے آئینہ اندام نے کہا اُسکو بلا لاؤ جلد میرے
سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے اشراق نے دیکھا آئینہ اندام کے پاس خواجہ
عمرو نامدار بیٹھے باتین کر رہے ہین اشراق نے خواجہ کو سلام کیا آئینہ اندام کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا ای اشراق
تمنے بڑی دیر لگائی خواجہ کو کمال تکلیف ہوئی اشراق نے خواجہ سے عرض کی کہ مجھسے خطا ہوئی معاف فرمائیے گا
خواجہ نے کہا کیا مضائقہ ہے مگر اب جلد انتظام کرو اشراق نے کہا جو کچھ فرمائیے مین بسر و چشم ابھی بجالاؤن خواجہ
نے کہا خداوند سے دریافت کرو جو کچھ وہ حکم کرین انکی تعمیل مجھپر اور تمپر واجب ہے اشراق آئینہ اندام جادو کی
طرف متوجہ ہوا کہا آپ کیا حکم فرماتے ہین آئینہ اندام نے کہا میرا حکم یہی ہے کہ جو کچھ خواجہ کہین اُسکو بسر و چشم
قبول اور میرے حکم کے برابر تصور کرو کیونکہ خواجہ میری زبان ہین جو کچھ میرا حکم ہوگا اُسکا اظہار خواجہ کی معرفت
ہوتا رہیگا اب مین کسی سے کلام نہ کرونگا ہر ایک شخص کو خواجہ کے احکام کے موافق کام انجام دینا ہوگا اشراق
پھر خواجہ کیطرف مخاطب ہوا عرض کی اب جو کچھ آپ فرمائین خواجہ نے کہا ایک میدان وسیع تجویز کرو اور وہان

بارگاہین لشکر حمزہ کی کھینچ دو ان سب بارگاہون کو آراستہ کراؤن جسقدر مال و اسباب تھین اُسنے قبضے سے پیتاب
ہوا ہے وہ سب بھی وہین روانہ کردو مین ہر ایک چیز کو درست کرون پھر سرداران حمزہ کو زندان خانے سے
رہا کرکے وہان بھیجو مین حمزہ کو طلب کرونگی وہ ایک محفل وعظ منعقد کریگا جو شخص اس طلسم مین صفات خداوند
سب سے زیادہ جانتا ہو وہ سنکر اُس محفل مین وعظ مقرر کرے سرداران اسلام پر اوصاف خداوند آئینہ اندام
ظاہر کریگا تا ہر ایک کا دل اسلام سے پھر جاے اشراق نے کہا خواجہ بہت سے میدان اس طلسم مین
ایسے ہین جہان لشکر حمزہ بفراغت رہ سکتا ہے خواجہ نے کہا مین دو ایک جگہ سے دیکھون اگر وہ میدان اس
لائق ہون گے تو مین تمھین اطلاع دونگا تم بارگاہین بھیج دینا اشراق نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف
لے چلین مین سب میدان آپ کو دکھادون خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا اب مین اجازت
چاہتا ہون کیونکہ بڑا انتظام کرنا ہے آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم جاؤ طلسم سے بہت سے ساحر تمھارے ہمراہ
جاینگے یہ سب انتظام کرینگے خواجہ اشراق کو ہمراہ لیکر باہر آئے اشراق نے اپنے تخت پر بٹھایا ایک سمت
تخت کو لے چلا تھوڑی دور کے بعد ایک میدان وسیع مین تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائین
اگر یہ میدان پسند ہو تو مین بارگاہین منگاؤن خواجہ نے خیال کیا کہ یہ میدان تو طلسم سے بہت نزدیک ہے
یہان ٹھہرانا اچھا نہین اس وجہ سے اشراق سے کہا اگرچہ یہ میدان بہت وسیع ہے مگر یہان کی آب و ہوا اچھی
نہین معلوم ہوتی اگر کوئی اور جگہ ہو تو اچھا تھا اشراق نے تخت آگے بڑھایا قریب دو سو کوس کے آگر پھر تخت
کو ایک زمین پر اُتارا خواجہ نے دیکھا میدان بہت وسیع ہے دریا بھی قریب ہے سبزہ بھی بہت فرح ناک معلوم
ہوتا ہے دلمین آیا کہ یہین بارگاہین طلب کرون مگر پھر خیال آیا کہ اس سے بھی دور کوئی صحرا ملے تو بہت اچھا
ہے یہ سوچ کر اشراق سے کہا اسکو تو بہت اچھا ہے مگر مین چاہتا ہون کہ اور میدان بھی دیکھون اگر اور صحرا میرے
پسند نہ آئینگے تو یہین بارگاہین استادہ ہوجائینگی اشراق نے عرض کی آپ تخت پر تشریف لے چلین مین اور
میدان بھی آپ کو دکھادون خواجہ پھر تخت پر آئے اشراق نے تخت اوٹھا لیا وہان سے تین چار سو کوس آیا
تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی اب اس صحرا سے بہتر کوئی جگہ نہین ہے یہ صحرا حسرت بنایا گیا ہے سامنے زبر جد خوبین جسم
ہے خوبین جسم جادو وہان کا حاکم ہے ایک دختر رکھتا ہے اُسنے اپنے شکار کھیلنے کو یہ صحرا بنایا ہے کبھی کبھی اس صحرا
مین آتی ہے شکار کھیلتی ہے خداوند نے اسکو اسقدر حسن عطا فرمایا ہے کہ کوئی تاب دید نہین لاسکتا بحر تیغ بھی
قتل وہی دل کی رکھتی ہے دختر خداوند کی ہم مکتب ہے خواجہ نے کہا خداوند صاحب دختر بھی ہین اشراق
نے کہا خواجہ تمھین کیفیت نہین معلوم خداوند صاحب دختر ہین ملکہ آئینہ ساق جادو مشہور ہین کسی نے
آجتک اُنکی صورت زیبا نہین دیکھی ایوان الماس ایک مقام ہے اُسکے بعد خداوند کا تخت خداوندی ہے جہانتک وہ
ہین سبتے ہین تو جہان جلوگاہ شرف جمال ہوتے ہین وہان سب کاروبار دیکھتے عجیب فرشتون مین کسی قسم کے جھگڑے
پیدا ہوگئے ہین خداوند چلے جاتے ہین خواجہ نے کہا مجھکو آجتک یہ بات نہ معلوم تھی اب وقت تمھاری زبانی
معلوم ہوئی اشراق نے کہا خواجہ خداوند نے یہ کہہ دیا جو وہ ہے مجھے جسم مین ایک دین بار باہین نے شوق
دیدہ سکان ملکہ ظاہر کیا خداوند کو غصہ آگیا اُنھین گوارا نہین کہ کوئی ذکر ملکہ اُنکے سامنے کرے آجتک شادی ملکہ
کی نہین کی بہت زمانہ ہوا کہ ایک بادشاہ نے پیغام دیا تھا نہین معلوم اُسکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی تھی خداوند نے اُسکے
طلسم کو تباہ کر دیا اُسکی نسل مین بھی ایک کوئی باقی نہین اُس زمین سے طبقے کو دھنسا دے اُسمین پھکوا دیا اب وہان دریا ہوگیا ہے

اس دریا کا پانی بھی ایسا ہی کہ کسی کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا خواجہ نے کہا ابھی تمنے خوب کیا جو اسوقت سب مجھسے
کہدیا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں خداوند سے کہتا کہ میں ایوان الماس کے دیکھنے کا مشتاق ہوں اشراق
نے کہا ہرگز یہ عرض نہ فرمایئے گا ورنہ اُنھیں بہت ناگوار ہوگا تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق سے یہ باتیں کرتے رہے
جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا یہ صحرا بہت اچھا ہے یہیں بارگاہیں آراستہ کی جائیں اشراق نے عرض کی
میں ساحروں کو بلا کر آپ کی حفاظت کے واسطے یہاں چھوڑ دوں پھر آپ سے رخصت ہوکر جاؤں اور بارگاہیں
ساحروں پر لدوا کر بھیجوں خواجہ نے فرمایا اے اشراق ابھی ضرورت نہیں کہ تم میری حفاظت کے واسطے ساحروں
کو یہاں بلاؤ تم جاکر بارگاہیں [illegible] کا جلد انتظام کرو اشراق جادو رخصت ہوا جو دو ایک ساحر اسکے ہمراہ تھے وہ
خواجہ کے پاس رہے اشراق تھوڑی دیر میں اپنے مکان پر آیا زمرد و خدنگان و تورج کو بلایا کہا تم لوگ کہتے تھے کہ
صاحبقران ترک اسلام نہ کرینگے اسوقت خداوند نے مجھکو بلا کر فرمایا کہ جو یہ خواجہ ہیں اس کام کو انجام دینگے میں نے
خواجہ سے دریافت کیا خواجہ نے کہا ایک میدان میں بارگاہیں استادہ کراکے کل سرداران اسلام کو وہاں بھیج دو
حمزہ ثانی ایک محفل وعظ منعقد کریگا ایک شخص جو عالم ہوگا اس محفل میں جاکر خداوند آئینہ اندام کے صفات
بیان اور تردید مذہب اسلام اسطور سے کریگا کہ سرداروں کے دل مذہب اسلام کی طرف سے پھر جائینگے زمرد
نے ظاہر میں بہت بہتر کہکر تحسین کردی مگر باطن میں خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ اب حمزہ رہا ہو جائیگا پھر قیامت
برپا ہوگی اشراق تھوڑی دیر تک زمرد و خدنگان وغیرہ سے یہ باتیں کرکے اٹھا اپنی نشست گاہ میں آیا وزرا
کو بلا کر کہا بارگاہیں لشکر اسلام کی مع جملہ مال و اسباب کے صحرائے خوشین میں جلد روانہ کی جائیں وزرا نے اسیوقت
سے انتظام شروع کیا اشراق زندان خانے کیطرف آیا داروغہ کو بلایا کہا جسوقت میں رقعہ روانہ کروں اسیوقت
سب سرداران اسلام کو [illegible] خوشین کیطرف بھیج دینا داروغہ نے عرض کی میں ابھی سے انتظام کرتا ہوں اشراق نے
جب ان کاموں سے فراغت پائی اپنے تخت پر سوار ہوکر صحرا کی طرف روانہ ہوا یہاں لوگ پہونچ گئے تھے خواجہ
بارگاہیں آراستہ کرینگے اسلام کی سب تھے کہ اشراق پہونچا خواجہ نے کہا اے سلطان ابھی تک سرداران اسلام نہیں آئے
ہیں جب تک وہ لوگ نہ آئینگے یہ کام انجام نہ پاویگا اول تو میں یہ نہیں جانتا کہ کونسی بارگاہ کس کی ہے مال و
اسباب کس کس کا ہے دوسرے یہ کہ ان بارگاہوں کا آراستہ کرنا انھیں لوگوں کا کام ہے اشراق نے اسیوقت ایک ساحر کو بلایا ہے
ایک نامہ لکھکر اسکو دیا کہا داروغہ زندانخانہ کو یہ نامہ میرا جاکر دینا اور سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر آنا یہاں
سب انتظام درست ہے میں داروغہ سے تاکید کر آیا ہوں ساحر اشراق کا نامہ لیکر روانہ ہوا داروغہ کے
پاس آیا نامہ دیا داروغہ نے اسیوقت سب کو رہا کرنا شروع کیا دو دن تک اہل اسلام کو اسنے روانہ
کیا جب سب لوگ خواجہ کے پاس پہونچ گئے اور بارگاہیں بھی آراستہ ہوگئیں تو خواجہ نے اشراق سے
کہا کہ اب میں حمزہ ثانی سے ملنے کو جاتا ہوں تم یہاں موجود رہنا اشراق وہیں رہا خواجہ چند ساحروں
کو ہمراہ لیکر امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے صاحبقران تو خواجہ کے منتظر تھے ہی جیسے ہی عمرو کو آتے دیکھا
خوش ہوکر فرمایا خواجہ تمنے بڑی دیر کی عمرو نے عرض کی یا امیر میں بڑے بڑے کاموں میں مصروف تھا اب
اسیوقت آپ تشریف لے چلیں لشکر میں ہر ایک کو آپکا انتظار ہے صاحبقران و بدیع الملک نامدار اور ایرج اس
بات کو سنکر بہت خوش ہوئے امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اب کیا رائے ہے بدیع الملک نے عرض کی جو آپکے
مزاج میں آئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا اسیوقت چلنا مناسب ہے عمرو نے عرض کی اگر عرصہ ہوگا تو اچھا

نہیں ہیں صاحبقران نام خدا لیکر اُٹھے سب ساحر بھی چلنے پر موجود ہوئے خواجہ نے اُسیوقت تخت منگائے صاحبقران
کو دیکھکر بدیع الملک وایرج تخت پر بیٹھے ساحروں نے تخت اوڑائے وہاں سے روانہ ہوئے
ایک روز کے بعد امیر لشکر میں داخل ہوئے یہاں سب لوگ صاحبقران کے مشتاق تھے امیر کو دیکھا
سب نے آکر سلام کیا ایرج آفتاب علم صاحبقران کو سلام کرکے بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے
ایرج کو گلے سے لگایا پہلوانان گردستان بکت بدیع الملک کے قدمبوس ہوئے جب امیر سب سے مل چکے اپنی بارگاہ
میں تشریف لائے لشکری حاضر ہونے لگے امیر نے اس خوشی میں جشن کا سامان کیا خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے امیر نے
خواجہ کی تواضع کی خواجہ نے تحفہ جات امیر کے سامنے رکھدیے صاحبقران نے حور ہیکل زیب گلو کی
اور تحفہ جات بدیع الملک کو دستگلیفسان اور بسی ایرج تاجدار کو عطا فرمائی خواجہ کی سب نے بہت
کچھ مدح وثنا کی عمرو بارگاہ سے باہر آکر اشراق کے پاس پہونچے اشراق نے کہا خواجہ جب سے صاحبقران
آئے ہیں تمھارا مزاج بدل گیا ہے میں دیر سے تمھارا منتظر تھا ایک ضروری بات تم سے کہنا تھی خواجہ نے کہا اے
اشراق صاحبقران میرے مالک ہیں آج مدت کے بعد میرے لشکر میں جشن کا سامان ہوا ہے میں خوشی نہ کروں تو کون کرے
تمھیں جو کچھ کہنا ہے مجھسے کہو میں موجود ہوں اس قسم کی اب کوئی بات مجھسے نہ کہنا جو مجھے خلاف ہو ورنہ خداوند سے
شکایت کردونگا اشراق نے کہا خواجہ میں چاہتا ہوں کہ صاحبقران کو میرے پاس لاؤ میں اُن سے ملوں بہت
خاطر میں آئیگا اپنے برابر بٹھاؤں خواجہ نے جواب دیا کہ صاحبقران یہاں تشریف نہیں لائینگے اگر تمھیں
اُن سے ملنا ہے تو اُنکی بارگاہ میں چلو سب سردار بھی وہاں جمع ہیں امیر تمھاری خاطر کرینگے سب سردار بھی تم سے
ملیں گے اشراق نے کہا خواجہ میں بادشاہ طلسم ہوں یہ بالکل خلاف شان ہے جو میں صاحبقران کی بارگاہ میں
جاؤں خواجہ نے کہا تم ایک طلسم کے بادشاہ ہو اور حمزہ ثانی صاحبقران ہیں ہرگز یہاں تشریف نہ لائینگے
بلکہ بدیع الملک وایرج وغیرہ کو بھی یہاں آنا خلاف جانتے ہیں اشراق نے کہا خواجہ میں تو وہاں نہ
جاؤنگا عمرو نے کہا تمھیں اختیار ہے اشراق کے دل میں ان باتوں سے خوف پیدا ہو گیا کہا خواجہ صاحبقران
محفل وعظ کس دن منعقد کرینگے خواجہ نے جواب دیا میں خلاصہ اس امر میں کچھ نہیں کہہ سکتا امیر کی مرضی
پر ہے اگر تمھیں تحقیق کی ضرورت ہے تو بارگاہ سلیمانی میں چلو دریافت کرلو اشراق نے کہا خواجہ تم نے تو
یہ وعدہ کیا تھا کہ جسوقت صاحبقران آئینگے اُسی وقت صحبت وعظ کا انتظام ہو گا
عالمان مذہب آئینہ پرستی تعریف وتوصیف خداوند آئینہ اندام کی کرینگے حمزہ اپنے
سرداروں سے کہیگا کہ اب اسلام ترک کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہو گا مگر یہ نہیں معلوم
کہ صاحبقران کس روز اسکا انتظام کرینگے تم کو بیکار تعجیل ہے چلو لشکر میں رہو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو گی
اگر صاحبقران زمان سے ملنا چاہتے ہو میرے ہمراہ چلو میں تمھیں ملا دوں اشراق نے کہا
خواجہ مجھے ملنے کی ضرورت نہیں صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جلسہ وعظ کس روز ہو گا تم حمزہ ثانی
سے جاکر دریافت کرو خواجہ اُٹھے پھر صاحبقران کی بارگاہ میں آئے تھوڑی دیر کے بعد
اشراق سے جاکر کہا صاحبقران فرماتے ہیں کہ کوئی شخص خداوند کے پاس جاکر تحقیق کرے جس روز
وہ وعظ فرمائیں اسی روز جلسہ کا انتظام کیا جائے اشراق نے کہا خواجہ تمھارا جانا مناسب ہے خواجہ
نے کہا میں نہیں جا سکتا اگر میں جاؤنگا تو صاحبقران سرداروں کو لیکر کسی طرف چلے جائینگے اگر تم اتنی تکلیف

گوارا کرو تو بہت مناسب ہو اشراق اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ خواجہ نے صاحبقران سے سب کیفیت اشراق کی بیان کی امیر نے فرمایا خواجہ تمنے ناحق اُسکو جانے
دیا میرے پاس لاتے مین اُسے ہدایت کرتا اگر وہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا تو فساد کاہے کو
بڑھتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران وہ سیہ قلب ہی اسلام قبول نہین کریگا اسکا جانا ہی اچھا تھا اس
طلسم مین کوئی ساحر اِس مرتبے کا نہین ہی اِسکو آئینہ اندام جادو نے بادشاہ کر دیا ہی مالک اصلی اس طلسم
کا آئینہ اندام ہی جبتک آئینہ اندام قتل نہو گا اس وقت تک طلسم فتح نہین ہوگا صاحبقران نے فرمایا
خواجہ کیا اشراق بادشاہ اصلی نہین ہی خواجہ نے عرض کی اصلی مالک سواے آئینہ اندام جادو
کے دوسرا نہین ہی اشراق چونکہ سب سے بڑھ کے سرباز تھا ہی اس وجہ سے آئینہ اندام جادو نے اسکو
سلطان ساحران کا خطاب دیا ہی ورنہ کوئی دخل طلسم کے خاص معاملات مین اِسکو نہین ہی بدیع الملک نے
امیر سے عرض کی آئینہ اندام کا قتل کرنا واجب ہی جبتک وہ قتل نہوگا طلسم نہین ٹوٹے گا تھوڑی دیر تک
یہ باتین رہین پھر جلسہ عیش عشرت مین شب بسر کی صبح کو صاحبقران زمان نے بدیع الملک نوجوان سے
فرمایا اب کس طرف چلنے کا ارادہ ہی بدیع الملک نے عرض کی آپ جس طرف فرمائین مین موجود ہون
میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ مرحلہ جات کی طرف تشریف لے چلیے اور مراحل کو فتح کرکے لوح سے بیچ
خاص طلسم مین داخل ہو کیجیے آئینہ اندام جادو کو قتل کرین طلسم فتح ہو زمرد و جہانگیر و دلفروز ہاتھ آئین امیر
نے فرمایا یہی میری بھی رائے ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان سے نزدیک ایک مرحلہ ہی کہ اسکو
مرحلہ خونین چشم کہتے ہین وہان کا حاکم خونین چشم جادو ہی اشراق نے اسکی مدح و شناخت کچھ بیان کی
تھی یہ بھی کہا تھا کہ یہ ساحرہ اُسی کی دختر نے اپنے شکار کھیلنے کو بنوایا ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اُسی
مرحلے کی طرف چلنا اچھا ہی جب تک اسکو فتح نہ کرینگے تو آگے کیونکر بڑھینگے امیر نے فرمایا آج کی شب
یہان قیام کرو کل صبح لشکر اُس طرف کوچ کرتا لشکر مین بھی سب لوگ سامان سفر درست کر لینگے بدیع الملک
نے صاحبقران کے کہنے پر عمل کیا اُس روز وہین قیام کیا لشکر مین اطلاع ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا
سب نے اسباب سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر درستی سامان سفر مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان
کے در دولت پر سب حاضر ہوے امیر نماز صبح سے فراغت کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے بدیع الملک
نامدار بھی برآمد ہوے امیر نے مرکب طلب کیا بدیع الملک نے بھی سواری مانگی خادمون نے مرکب
حاضر کیے صاحبقران و بدیع الملک سوار ہوے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف مرحلہ خونین چشم کے روانہ ہوے
کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر اسلام سے آئینہ اندام کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اسکو اپنے پاس طلب کیا
اشراق نے جاکر سجدہ کیا آئینہ اندام کی نگاہ جو اُسکے چہرے پر پڑی رنگ رو اُڑا ہوا پایا کہا اے اشراق آج

کیا بات ہے جو اسقدر متوحش ہو اشراق نے کہا یا خداوند مین کارخانۂ خداوندی مین دخل نہین دے سکتا ہون
مگر اتنا ضرور کہونگا کہ جب سے صاحبقران اور بدیع الملک آئے ہین اور سب سرداران اسلام
مع تمام لشکر رہا ہوکر صحرائے خونین مین پہونچے ہین اُس روز سے خواجہ کی طبیعت اور ہو گیا تو ہر وقت
میرے پاس موجود رہتے تھے جس دن سے صاحبقران آئے ہین اُس روز سے خواجہ نے میرے
پاس کا آنا بھی ترک کر دیا ایک روز تھوڑی دیر کے لیے آئے تھے مین نے ان سے تحقیق کیا کہ صاحبقران
جلسہ وعظ کبتک منعقد کرینگے خواجہ نے جواب سخت دیے آخر مین نے اس واسطے بھیجا کہ تم جاکر
صاحبقران سے تحقیق کر آؤ کہ کب تک جلسہ کرنے کا ارادہ ہے یہ سنکر خواجہ میرے پاس سے اُٹھے تھوڑی دیر
کے بعد آئے مجھ سے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ جب خداوند کا حکم ہوگا مین جلسہ کرونگا مین نے کہا
خواجہ تم جاکر خداوند سے تحقیق کر آؤ دیکھو خداوند کیا فرماتے ہین خواجہ نے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا اگر تمہین
ضرورت ہو تو جاکر تحقیق کر آؤ مین نے پھر خواجہ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران سے ملون انکو میری
بارگاہ مین لاؤ مین بہت کچھ خاطر کرونگا اپنے پاس بٹھاؤنگا خواجہ نے مجھے جواب دیا کہ صاحبقران یہان نہین
آئینگے اگر تمہین اُنسے ملنے کی ضرورت ہو تو میرے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین چلو مین امیر سے ملاقات کرا دون یہ بات
میرے بہت خلاف ہوئی آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی کہا اے اشراق گھبرانے کی بات نہین ہے خواجہ سے
کسی طرح کا خیال نہ کرو وہ ہمارا بندہ خاص ہے اُس سے ایسی خطا نہوگی کہ وہ ہم سے پھر جائے اور پھر دین اسلام اختیار
کرلے قدرت نے اُسکے دلمین نور ایمان آئینہ پرستی اُتار دیا ہے اب وہ اسلام اختیار نہین کرسکتا اور حمزہ بھی اب
آئینہ پرست ہو جائیگا خواجہ کے مزاج سے ابھی تم واقف نہین ہو جبتک خواجہ حمزہ کو آئینہ پرست نہ بنا لینگے اُس
وقت تک تم لوگون سے یہ ہین ملینگے تم جاکر میری طرف سے کہدو کہ خواجہ صاحبقران کو اطلاع دین کہ کل صحبت
منعقد کیجائے اور علماے دین آئینہ پرستی وہان جاکر میری تعریف و توصیف بیان کرین اشراق نے کہا
یا خداوند اب میرے جانے کی کیا ضرورت ہے کسی اور ساحر کو وہان بھیجے دیتا ہون وہ جاکر خواجہ کو اطلاع دیگا
اگر مین جاؤنگا تو خواجہ سے بحث ہو جائیگی آئینہ اندام نے کہا اگر یہی خیال ہے تو مین اپنے یہان سے کسی کو
بھیجدون وہ جاکر خواجہ کو میرا حکم سنا دے اشراق نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے
اُسی وقت ساحرون کو بلایا جب ساحر آئے تو آئینہ اندام نے کہا کہ تم صحرائے خونین مین جاؤ وہان لشکر
حمزہ مقیم ہے خواجہ کی بارگاہ مین جانا اور میرا حکم پہونچانا کہ کل علماے دین وہان آئینگے حمزہ سے
کہدو کہ صحبت کا سامان کرے ساحر اسی وقت روانہ ہوئے جب راہ طے کرکے صحرائے خونین مین پہونچے
وہان کسی کو نہ پایا مگر قرینے سے یہ معلوم ہوا کہ لشکر یہان تھا مگر چلا گیا ساحر چارون طرف تلاش کو گئے قریب
شام مجبور ہوکے پھر اُسی صحرا مین واپس آئے کیا ہوکر آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئے جب آئینہ اندام
کے پاس پہونچے تو کہا کہ ہمنے لشکر حمزہ کو صحرائے خونین مین بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا اسقدر
ثابت ہوتا تھا کہ لشکر یہان سے کوچ کر گیا ہے آئینہ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی دل مین خیال کیا کہ خواجہ نے
بڑی عیاری کی اب مسلمانون کا گرفتار ہونا مشکل ہے یہ سوچ کے ہرکارون سے کہا کہ اس امر مین تم نے
کوشش نہ کی اور لشکر کا پتہ نہ لگایا ہرکارون نے کہا ہم لوگ تمام صحرا مین تباہ و برباد چارون طرف ڈھونڈتے
پھرے لشکر کہین نہ ملا مجبور ہوکر واپس آئے آئینہ اندام نے کہا اب قدرت اُنکو نہین ملنے دیتے ہین

تم جاکر اشراق کو بلا لاؤ ہرکارے اسی وقت اشراق کے مکان پر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس لے گئے آئینہ اندام نے اشراق سے کہا کہ خواجہ نے شاید حمزہ کا مزاج بعد رہائی خلاف
پایا اس سبب سے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھ گئے یقین ہے دو تین روز کے بعد ہمراہ راست حمزہ
کو میرے پاس لے آئیں اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے ابھی تقدیر نہیں کی نہ حمزہ کے دل میں
اچھی طرح نور ایمان اُتارا میں یہ جانتا ہوں کہ خواجہ نے عیاری کی آئینہ اندام نے جواب دیا اول
تو کس کی مجال ہے جو قدرت سے مکر کر سکے اور پھر وہ شخص کہ جس کے دل میں خود قدرت نور ایمان
اُتارے ہیں اور اپنا بندہ خاص بنایا ہیں اشراق نے کہا یا خداوند اب میرے دل میں شک پیدا ہوا ہے
اگر اجازت ہو تو میں خود جاؤں اور لشکر اسلام کا پتہ لگاؤں آئینہ اندام نے کہا تمہاری خوشی اگر یہی ہے تو جاؤ
مگر جس طرح بن پڑے خواجہ کو مجھ تک لے آنا اگر وہ آنے میں انکار کریں تو اٹھا لانا اشراق نے
اسی وقت تخت طلب کیا دو ساحروں کو اپنے ہمراہ لیا طرف صحرائے خونین کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا
وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو خواجہ کی صلاح سے مرغزار خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک میدان
میں پہونچے صاحبقران زمان سے ہرکاروں نے عرض کی یا امیر آگے جانے کی راہ نہیں زمین
برف کی ہے کوئی اُس طرف جا نہیں سکتا ہے صاحبقران نے فرمایا اگر اصلی ہے تو اسکی تدبیر کیجائیگی اور اگر
بزور سحر کسی ساحر نے بنائی ہے تو نقصان نہ پہونچ سکیگی یہ فرما کے آگے بڑھے چند قدم کے بعد صاحبقران
نے دیکھا کہ زمین برف کی معلوم ہوتی ہے دھواں اُٹھ رہا ہے صاحبقران بدیع الملک کی طرف
مخاطب ہوئے فرمایا تم لشکر کو لیکر یہیں ٹھہرو میں جاکر اسکی کیفیت دریافت کرتا ہوں اگر یہ زمین اصلی ہے
تو کوئی فکر اور کیجائیگی اور اگر بزور سحر بنائی گئی ہے تو کچھ خوف نہیں ہے بدیع الملک نے عرض کی آپ
یہیں تشریف رکھئے میں جاتا ہوں اس کیفیت کو تحقیق کرونگا امیر نے بہت روکا مگر بدیع الملک
نہ مانے گھوڑے کو بڑھا کے اُس طرف چلے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر بدیع الملک
کا جانا بہت اچھا ہے کیونکہ یہی اس طلسم کے فتاح ہیں جو بات اِنکو حاصل ہے آپ کو اس طلسم میں وہ بات نہیں
ممکن ہے امیر خاموش ہو رہے بدیع الملک گھوڑا بڑھاتے ہوئے اُس زمین کے قریب آئے
دیکھا تو زمین اصلی ہے بدیع الملک نے گھوڑے کو وہیں چھوڑا آپ پشت زین سے اُترے اُس زمین پر
قدم رکھا ہی تھا دوسرا پاؤں اصلی زمین سے اُٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اُس زمین برف میں
غرق ہو گئے صاحبقران نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا خواجہ غضب ہو گیا بدیع الملک زمین برف میں
غرق ہو گئے میں جاتا ہوں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ تشریف نہ لیجائیے میں جا کر
دیکھتا ہوں اگر واقعی بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے ہیں تو اُنکے نکالنے کی کوشش کرونگا اور اگر
سحر کا معاملہ ہے تو آپ کو بھی وہاں جانے کی رائے نہ دونگا امیر نے فرمایا خواجہ اس وقت میں تمہارا کہنا
قبول نہ کرونگا ضرور جاؤنگا یہ کہکر صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا سب سردار امیر کے ہمراہ چلے صاحبقران نے

منع کیا کہ میرے ہمراہ کوئی نہ آئے جب کئی بار صاحبقران نے فرمایا تو لوگ مجبور ہوکے پھرے صاحبقران زمین برف کے قریب آئے قدم بڑھاکے برف پر رکھا کچھ نہ معلوم ہوا جہان پر بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے تھے وہان کی زمین بھی برابر پائی صاحبقران دور آگے بڑھے دور تک اسی برف پر راہ چلے مگر کچھ پتہ بدیع الملک کا نہ معلوم ہوا مجبور ہوکے صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ تم لشکر لیکر اسی جگہ ٹھہرو مین بدیع الملک کا پتہ لگاؤنگا براے تلاش جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران لشکر مین اس بات کو کون گوارا کریگا کہ آپ کو تنہا جانے دے صاحبقران نے فرمایا مین اگر لشکر کو اپنے ہمراہ لیجاؤن تو سب کو زحمت مین پھنساؤن اس سے بہتر یہ ہی کہ جو کچھ مصیبت ہوگی وہ مجھی پر پڑیگی خواجہ نے عرض کی یا امیر بھلا یہ ممکن ہو کہ سب آپ کو اپنی مصیبت کے واسطے تنہا جانے دین اُنکو اپنی جان آپ پر سے فدا کردینا باعث سعادت ابدی ہو صاحبقران سے خواجہ نے ایسی باتین کین کہ امیر مجبور ہو گئے لشکر بھی اس گفتگو کو سنکر قریب آگیا سب نے منت و عجز سے امیر کو مجبور کردیا صاحبقران نے فرمایا تو اب آپ لوگون کی کیا راے ہی خواجہ نے عرض کی خواجہ زادون کو طلب فرمایئے دیکھیے وہ کیا سکتے ہین بدیع الملک کی کیفیت معلوم ہو جائیگی امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہو تو یہان قیام کرو خواجہ زادوں سے جیسا کچھ کہینگے اُسکے موافق کام کیا جائیگا خواجہ نے اُسی وقت بارگاہ مین استادہ ہونے کا انتظام کیا خادمون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ کین صاحبقران اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سب سردار بھی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد امیر نے خواجہ زادون کو بلایا بدیع الملک کی کیفیت بیان کی خواجہ زادون نے طالع پر نگاہ کی تھوڑی دیر کے بعد کہا آپ اسقدر مغموم نہ ہون بدیع الملک نوجوان راحت سے ہین مگر ملاقات عرصے مین ہوگی اور آپ کو لازم ہی کہ تلاش بدیع الملک نوجوان مین کوشش فرمایئے صاحبقران خیریت بدیع الملک سنکر خوش ہوئے مگر اس بات نے دل کو مغموم کردیا کہ خواجہ زادون نے کہا کہ ملاقات بدیع الملک سے عرصے مین ہوگی امیر نے خواجہ زادون کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کل یہان سے کوچ ہوگا پیک آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی صاحبقران نے شب بھر وہان قیام فرمایا دوسرے روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پہ کیا جائے گا

اب کیفیت اشراق کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو آئینہ اندام جادو سے اجازت لیکر براے تلاش صاحبقران روانہ ہوا اسپہلے صحراے خونین مین آیا وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھا لشکر کا نشان دیکھتا ہوا اُس وقت زمین برف کے قریب ہونچا کہ جس وقت صاحبقران مع لشکر روانہ ہو چکے تھے اشراق نے جو لشکر کو جاتے ہوئے دیکھا دل مین خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرنا بہتر نہین تو صرت خواجہ کو اُٹھا کے چلنا اچھا ہی یہ سوچ کے اشراق لشکر مین آیا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ جاتے تھے اشراق نے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا

اور وہاں سے لے اُڑا خواجہ تو بیہوش ہو گئے مگر امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا اشراق بلند ہو چکا تھا تیر صاحبقران کا خالی گیا امیر کو اور زیادہ افسوس ہوا مریخ سے فرمایا کہ غضب ہوا خواجہ کو بھی کوئی اٹھا لے گیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بہت کچھ چاہا کہ سحر کروں مگر اٹھا لے جانے والے نے سب کی زبان بندی بھی کر دی تھی میں کچھ نہ کر سکا معلوم ہوتا ہے اشراق نے کسی ساحر کو بھیج کے خواجہ کو منگوا لیا امیر نے فرمایا اے مریخ اب خواجہ کے ملنے کا کیا بندوبست کیا جائے مریخ نے عرض کی اگر خدا اپنا فضل کریگا تو خواجہ خود ہی ہم سے آکر مل جائینگے ابھی تو بدیع الملک نامدار کو تلاش کرنا ہے صاحبقران نے فرمایا یہی امر مشکل ہے اگر بدیع الملک کی تلاش کو نہیں جاتے ہیں تو خرابی ہے اور اگر خواجہ کے واسطے کوشش نہیں کرتے ہیں تو بھی خرابی ہے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران آپ پیشتر بدیع الملک نامدار کی تلاش میں تشریف لے چلیے جب انکا پتہ معلوم ہو جائیگا تو پھر خواجہ کی تلاش میں چلئے گا امیر نے کہا خواجہ زادوں نے مجھ سے کہا ہے کہ بدیع الملک نوجوان ہے ابھی ملاقات نہ ہوگی بہت دن آپ کو تلاش کرنے میں صرف ہونگے اور خواجہ کے واسطے ابھی تحقیق نہیں کیا ہے مریخ نے عرض کی اگر فراق خواجہ ناگوار ہے تو آپ کو اختیار ہے پہلے تلاش خواجہ میں تشریف لے چلیے انہیں کا پتہ لگائیے امیر نے کہا اے مریخ بدیع الملک تو اس طلسم کے فتح میں ہر طرح اس طلسم کو فتح کرینگے مجھے اسقدر جو انکا خیال ہے تو سبب یہ ہے کہ بدیع الملک تنہا ہیں ایسا نہو کہ ساحر انکو مکر سے گرفتار کریں اور تکلیف پہونچائیں گو اس سے بھی خاطر جمع ہے کہ وہ شیر بیشہ ہیجا ہژبر میدان وغابت سے طلسم تنہا فتح کر چکا ہے ساحروں کی گھاتوں سے واقف ہے اور صاحب اسم اعظم ہے تحفہ جات بھی اُسکے پاس موجود ہیں انکو کوئی زحمت نہیں دیکھتا ہے مگر خواجہ کے تمام ساحر دشمن ہیں ایسا نہو کہ کوئی مصیبت عظیم خواجہ پر پڑ جائے اور خواجہ کی باعث ہلاکت ہو تو بڑی بات ہے اس سبب سے میں خواجہ کی تلاش کو جانا ہی اچھا جانتا ہوں اور یہ بھی منظور ہے کہ بدیع الملک کی تلاش کو نہ جاؤں مریخ نے عرض کی آپ خواجہ کی کیفیت اگر دریافت کرنا چاہتے ہیں تو آج یہیں قیام فرمائیے میں کل کیفیت خواجہ آپ سے عرض کرونگا صاحبقران مجبور ہوئے حکم دیا اس روز لشکر وہیں مقیم ہوا مریخ آفتاب علم نے پہلے نجوم سے کیفیت خواجہ کی دریافت کی سمت وغیرہ معلوم ہونے کے بعد مریخ آفتاب علم صاحبقران سے رخصت ہو کر روانہ ہوا جب مکان آئینہ اندام کے قریب پہونچا تو دیکھا دربان بیٹھے ہیں مریخ نے چاہا اندر جائے مگر موقع نہ پایا مجبور ہو کے واپس ہوا مگر یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ خواجہ اندر ہیں مریخ وہاں سے چلا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا آخر صبح صاحبقران کے پاس پہونچا عرض کی میں نے خواجہ کا پتہ لگایا پہلے میں نے بقاعدہ نجوم دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ خاص طلسم میں ہیں میں اُس طرف گیا وہاں لوگوں سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ آئینہ اندام کے پاس گئے ہیں میں نے چاہا کہ میں بھی اپنے تئیں بصورت مگس وہاں پہونچاؤں مگر دربان جو وہاں بیٹھے تھے وہ ایک ایک سحر میں طاق تھا میں نے موقع نہ پایا مجبور ہو کر واپس آیا مگر یہ بات مجھکو معلوم ہوتی ہے کہ خواجہ کسی تکلیف میں نہیں ہیں اور وہاں محفل کی بھی تیاری کیجاتی تھی معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کچھ اچھا رنگ جمایا ہے عنقریب آپکے پاس حاضر ہونگے صاحبقران نے فرمایا پتہ تو خواجہ کا معلوم ہو گیا مگر یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ خواجہ کس کیفیت میں ہیں اگر خدانخواستہ کوئی وہاں خواجہ کو گرفتار کرے تو بڑا غضب ہوگا کہ وہاں

کوئی سواے خدا ایسا نہین جو خواجہ کو پکڑے اسوقت تو خواجہ نے اپنا رنگ جمایا ہی اگر عیاری کھل گئی تو بالکل
اعتبار خواجہ کا جاتا رہیگا پھر رہائی مشکل ہوگی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُس طرف تشریف بھی
لیجائیے گا تب بھی تو خواجہ تک نہ پہونچ سکئیگا درمیان مین مرحلے ہین جب تک مرحلے فتح نہونگے خاص طلسم
مین کیونکر پہونچئے گا اور مرحلے بے بدیع الملک نوجوان کے فتح نہین ہونگے کیونکہ وہی اس طلسم کے
فتاح ہین پہلے بدیع الملک کو تلاش فرمائیے پھر خواجہ کے واسطے تشریف لیجائیے اگر اس اثنا مین
خواجہ یہان آگئے تو کوئی ضرورت نہین ہی بدیع الملک نامدار کے ہمراہ سب مراحل فتح کرنے مین وہ بھی
مدد دینگے امیر نے فرمایا ای مریخ یہ بات البتہ مشکل ہی کہ درمیان مین مرحلے واقع ہین جبتک مرحلے فتح
نہونگے وہان تک رسائی مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے بدیع الملک کی تلاش کیجائے سب سردار
بھی اس بات کو سنکر خوش ہوئے امیر نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک کے
روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال خواجہ عمرو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ انکو جو اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام سے اُٹھا لیگیا خواجہ بیہوش ہو گئے تھے جب اشراق آئینہ اندام
کے سامنے لایا تو آئینہ اندام نے صورت خواجہ کی دیکھی کہا ای اشراق خواجہ کو ہوشیار کرو
اشراق نے ہوشیار کیا خواجہ کی جو آنکھ کھلی دیکھا سامنے آئینہ اندام جادو بیٹھا ہی خواجہ کو حیرت تو ہوئی مگر
اسی وقت ادب سے آئینہ اندام کو سجدہ کیا کہا ای خداوند مین اس خدائی کا قائل ہون کہ ابھی مین لشکر حمزہ
کے ہمراہ جاتا تھا ابھی آپ نے طلب فرمایا مین یہان موجود ہو گیا ایسی خدائی مین نے نہین دیکھی آئینہ اندام
نے کہا خواجہ تمنے مکر کیا تھا اور مجھے مثل اور ساحرون کے تصور کیا تھا کہ جیسے بعض ساحر جھوٹا دعوے کرتے
ہین مین خداوند ہون مجھ سے کون مکر کر سکتا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ جب آپ کو سب باتین میری معلوم
ہین تو یقین ہو میرے دل کی کیفیت بھی معلوم ہوگی کہ مین حمزہ کے ہمراہ کیونکر چلا گیا اور کیا سبب تھا آئینہ اندام
نے کہا خواجہ تمنے ہم سے مکر کرنا شروع کیے خواجہ نے جواب دیا کہ یا خداوند اس وقت آپ کیا
فرماتے ہین پہلے میری گذارش سن لیجیے آئینہ اندام نے کہا خواجہ اب تمہارے کہنے کا اعتبار
نہین ہو ضرور تمہین ہین جہنم مین بھجوا دونگا خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہو مگر میری عرض تو سن لیجیے آئینہ اندام
نے کہا اچھا بیان کرو تمہارے قول کی شہادت ابھی ہو جائیگی اگر غلط کہوگے تو ابھی سب کو معلوم ہو جائیگا
خواجہ نے کہا یا خداوند جب مین حمزہ کو پکڑ کے لایا اُسنے مجھ سے کہا مین ایک صحبت وعظ
مقرر کرونگا یا خداوند مجھے یقین آگیا مین نے اُسکے لشکر کو بھی صحرا مین بلا کر جمع کیا جب وہ سب لشکر سے
مل چکا تو مین نے کہا اب کیا ارادہ ہو اُسنے کہا خواجہ ابھی دو ایک روز اور خاموش رہو سب لوگ [illegible]
پریشان ہین جب تک انکا کسل رفع نہوگا اُس وقت تک مین جلسہ منعقد نہ کرونگا یا خداوند مین خاموش
ہو رہا مجھ سے شہنشاہ اشراق نے کہا کہ مین حمزہ سے ملنا چاہتا ہون میرے پاس لاؤ مین نے خیال کیا کہ
اگر حمزہ سے کہتا ہون کہ وہان چلو تو ضرور اُسکے خلاف ہوگا اس سبب سے مین نے اُس سے بھی کہدیا کہ اگر تمہین
ملاقات کرنا منظور ہو تو میرے ہمراہ حمزہ کے پاس چلو مین اُنسے ملاقات کرا دون انھون نے قبول کیا مین

مجبور ہو گیا یہ وہاں سے براے تحقیق پیام طلبہ آپ کے پاس آئے حمزہ آگئی بدمست ناخوشت تھا
جب انھیں بھی لشکر میں نہ پایا تو مجھ سے کہا اے خواجہ اگر اب تمھیں اپنی زندگی منظور ہو تو اطاعت اسلام
قبول کرو اور خداوند آئینہ اندام کی محبت اپنے دل سے نکال ڈالو اگر اسکے خلاف کروگے بہت
پچھتاؤگے میں تمھیں قتل کر ڈالونگا یا خداوند میں نے انکار کیا حمزہ نے اپنے سرداروں سے کہا اسکو بھی قتل
کرو سردار میری طرف بڑھے میں نے دل میں آپ کا نام لیا حمزہ کو کچھ رحم آگیا کہا ابھی اسکو قتل نہ کرو
میدان میں لیجاکر تازیانے لگاؤ یا خداوند سردار مجھے میدان میں لائے تازیانے لگانے لگے میں نے
بہت بہت آپ کو پکارا معلوم ہوتا ہے آپ اُس وقت آرام فرماتے تھے جو میری آواز آپ تک نہ پہونچی جب
میں پکار پکار کے مجبور ہوا اور سرداران حمزہ تازیانے لگانے لگے تو میں نے اپنی جان بچانے کو اقرار کیا
کہ میں مذہب آئینہ پرستی ترک کیے دیتا ہوں سرداروں نے مجھے چھوڑ دیا میں پھر حمزہ کے پاس گیا مگر اس فکر
میں تھا کہ کسی وقت حمزہ کو غافل پاؤں تو اسیر کرکے خداوند کی خدمت میں لیجاؤں آپ نے مجھے یہاں
طلب فرمایا فرشتے اُٹھا لائے اب امیدوار ہوں کہ مجھے پھر لشکر میں بھجوا دیجیے کہ میں حمزہ کو غفلت دیکر اسیر کرلاؤں
آئینہ اندام جادو خواجہ کی تقریر سنکر ہنسا کہا خواجہ تمھارے کلام کا جھوٹ سچ سب ظاہر ہوا جاتا ہے یہ کہکر
اسنے کہا کہ جو فرشتے خواجہ کے ہمراہ رہتے ہیں اس وقت میرے سامنے آئیں اور سب کیفیت خواجہ کی مجھے
بیان کریں خواجہ نے دیکھا دو ساحر عجیب الخلقت سیہ فام حاضر حاضر کہتے ہوئے آئینہ اندام کے سامنے آئے
آئینہ اندام نے کہا خواجہ کی جو کیفیت ہوا اس وقت سے بیان کرو کہ جس وقت سے خواجہ اس طلسم میں
آئے ہیں ساحروں نے سب حال کہنا شروع کیا جسقدر خواجہ نے عیاریاں کی تھیں وہ سب بیان کیں آخر میں
جب خواجہ کی اسیری کا ذکر آیا تو ساحروں نے کہا یا خداوند جب خواجہ اسیر ہوئے اور سلطان اشراق
نے انکو اپنے سامنے بلایا تو انھوں نے کہا کہ ہم دین آئینہ پرستی اختیار کرتے ہیں سلطان نے انکو رہائی دی
انھوں نے وعدہ کیا کہ ہم سب سرداروں سے بھی مذہب اسلام کو ترک کرا دینگے سلطان اشراق انکو آپکی خدمت میں
لائے آپ نے انکو زندان خانے میں روانہ کیا اور اجازت دی کہ جو تم مناسب جانو وہ کرنا جب یہ زندان خانے
میں گئے تو انھوں نے سرداروں سے روپیہ طلب کیا اور سب سے یہ بات کہی کہ اگر ہمیں کچھ دو تو ہم تمھیں رہا
کرادیں سرداروں نے اقرار کیا انھوں نے کہا تکلیف قید تمھیں نہوگی اچھی طرح سے براحت تمھاری بسر ہوگی یہ کہکے
اپنے عیاروں کو انھوں نے رہا کیا اور داروغہ کو بلاکر سب کی قید کٹوادی اور کہدیا کہ ان سب کو براحت رکھنا
ایسا نہو کہ کوئی تکلیف کی وجہ سے مر جائے تو عتاب خداوندی تمپر آئے داروغہ نے سب کو باغ شاہی میں
بھیج دیا پھر یہ صاحبقران کے پاس گئے انکو بھی رہا کیا لشکر میں تسلیں دیتے رہے کہ تمھیں خوف نہیں ہے میں
جلد رہائی کی تدبیر کرتا ہوں جب آپ سے اجازت لیکر صحراے خونین میں گئے اور وہاں انھوں نے سب کو
بلایا جب حمزہ ثانی بھی آئے تو خواجہ نے راے دی کہ مرحلہ خونین چشم جادو بدچلن بہت اچھا ہے پہلے انکو
فتح کرنا چاہیے پھر آگے چلنے کا سامان کیا جائے حمزہ اس بات پر راضی ہو گیا خواجہ نے اشراق شاہ کو
آپ کے پاس بھیجا اور خود حمزہ کو مع سب لشکر کے اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے
اگر شہنشاہ اشراق نہ جاتے تو خواجہ وہاں پہونچ جاتے اور ایک سبب اُنکے ملنے کا اور ہوا کہ ربیع الملک
جس کو سب اس طلسم کا فاتح بتاتے ہیں وہ وراے برف کے قریب پہونچ کے غائب ہو گیا نہیں معلوم

اسکو کون لیگیا حمزہ ثانی کو افسوس ہوا اسکے واسطے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز کچھ پتہ نہ معلوم ہوا اب لوگ اسکی تلاش مین چلے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شہنشاہ نے جاکر خواجہ کو اٹھالیا آپ تک پہنچایا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے اپنی حقیقت کہی تھی اب یہ بھی مین انھین سے دریافت کرادون کہ جو باتین تم کہتے رہے ہو سچ ہین یا جھوٹ ہین خواجہ نے عرض کی یا خداوند یہ سب آپ کے مطیع ہین جو آپ ارادہ کرینگے وہ انکے زبان سے نکلیگا مین پہلے بھی عرض کرچکا کہ میرے بارے مین آپ کو اختیار ہو چاہے مجھے جہنم مین بھجوا دیجیے یا اپنی برق غضب سے جلا دیجیے مین آپکا بندہ ہون آئینہ اندام پھر انھین ساحرون کیطرف متوجہ ہوا کہا کیا خواجہ جو کچھ کہرہے ہین یہ سچ ہو انھون نے کہا خواجہ کی کوئی بات سچ نہین ہو آئینہ اندام نے کہا اب خواجہ کو قید خانۂ زنگ مین لیجا کر قید کرو کہ اسکا کوئی کروہان نہ چل سکے ان ساحرون نے خواجہ کو اٹھالیا خواجہ بہت کچھ کہتے رہے کہ مین مسلمان نہین ہون آئینہ پرست ہون کسی نے قبول نہ کیا ساحر کمر مین غیب دیکر بلند ہوئے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ کو ایک مکان تنگ و تاریک مین لاکر بند کردیا کہا خواجہ اب کیا کرسکوگے کوئی کرتار ایہان نہ چلیگا جب تک تمھاری زندگی ہو اس قید خانے سے رہا نہوگے یہ کہکر خواجہ کو وہین چھوڑ ساحر غائب ہوگئے عمرو نے جو اپنے کو تنہا پایا بہت کچھ تدبیرین کرنا شروع کین پہلے تو بہت دیر تک پکارا کیے آئینہ اندام کا نام لیا کیے واسطے دیا کیے اپنے دل مین یہ سمجھے تھے کہ شاید اُسکے اور یہ سے یہان سے رہائی ہوجائیگی جب خواجہ پکارتے پکارتے تھک گئے اور جواب نہ پایا تو مجبور ہوئے سمجھے یہان کوئی ساحر نہین رہتا ہو یہ جگہ جیسے مجرمون کے واسطے بنائی گئی ہو یہ سوچ کے ایک جگہ بیٹھ گئے جب بیٹھے بیٹھے عرصہ ہوا تو پھر تنہائی و تاریکی کے سبب سے دل گھبرایا اور یہ بھی خیال آیا کہ بھلا کوئی زندان خانہ ایسا بھی ہو جہان کوئی نگہبان نہو ضرور یہان دو چار نگہبان ہونگے مگر تاکید انپر یہ ہو کہ اگر کوئی قیدی فریاد کرے تو اسکو جواب نہ دو یا تماس میرے ہی واسطے آئینہ اندام نے یہ بندوبست کردیا ہو یہان نگہبانون کو حکم دیا ہو کہ وہ میری کسی بات کی سماعت نہ کرین خواجہ کو جو یہ خیال آیا زنبیل سے نکالی کچھ صراحیان شراب کی کچھ اور سامان گزک بھی زنبیل سے نکال کے سامنے رکھا مسند پر تکلف بچھا کے خواجہ بیٹھے زکو منھ سے لگایا بعد سوز و گداز یہ غزل بجانا شروع کی

غزل

لب تک اسکے جو پہونچی دختر رز جام شراب
عکس خال اپنا دکھا عکس جام شراب
دست بدست [illegible] کی اسکے کو دست
بے شکست ایک صدا ہو جرس جام شراب
رات میخانہ مین ساقی جو نشے مین بہکا
تانہ مضمون ہی یہ باندھون قفس جام شراب
ساقی اس دور مین کب آکھڑا لیتا ہو
ساقیا شربت فردوس [illegible] جام شراب
البی چشم سیہ مست کو جسے دیکھا

بنگیا خال لب اسکا مگس جام شراب
بازگشت اپنی ہی یون جانب قسام ازل
ہوا کوئی بھی نہ زیادہ رس جام شراب
محتسب شعلۂ آواز سے جل جاؤن گا
خس شیشہ کو لگا کے خس جام شراب
دل شکستہ ہون وہ مین ٹوٹ گیا ہون ہر گشت
رات بر گشت کرے مجلس جام شراب
بے قافلۂ عیش گذر جاتا ہو
ورنہ ابتک ہے وہ [illegible] جرس جام شراب

مجھکو مستی مین وہ صاحب ہوس جام شراب
بیٹھے ساقی کی طرف باز پس جام شراب
جوش مستی ہو عجب قافلہ حسین کہ نہین
گرچہ لوٹا دل آتش نفس جام شراب
زخم دل نرگس میگون کی ہو مژگان مین اسیر
نام لودے جو کوئی میرا بس جام شراب
[illegible] دست بھی بہتر ہو [illegible]
[illegible] ہو جو وہان [illegible] جام شراب
تجھے میخانے کی [illegible] اٹھیے ہرگز

سر جوش شیشہ اُڑ کر نرگس جام شراب
بادۂ صاف میں آیا ہے کہاں سے تنکا
دیے نقل نمکین چند بس جام شراب

تحمل نہیں اے خدا جانے کر جائے کیا کو
عکس مژگان ترا ایسا کش ہے جس جام شراب
ذوق جلدی ہے گل رنگ سے بھر ساغر دل

پیلے ہو نے تمر شیریں جام شراب
مجھکو اُس بوسہ دندان نے لب از لب
لب نازک کو ہے اُسکے ہوس جام شراب

اُس زندان خانے کے دو نگہبان تھے ایک کا نام قباق زنگی دوسرے کا نام بلداق زنگی تھا انکے کان مین جو ذ
کی صدا آئی دونون بیخود ہوگئے بلداق نے قیماق سے کہا آج زندان خانے مین وہ صداے دلکش آئی ہے جو
آجتک کانون سے نہین سُنی قیماق زنگی نے جواب دیا کہ مین یہی بات تجسے کہنے والا تھا کہ آجتک علم موسیقی کی تحصیل
مین لاکھون روپیہ برباد کیا مگر ایسی تر کیبین آج تک سُننے مین نہین آئین بلداق نے کہا مین تو جا کر دیکھتا ہون کہ یہ
کیا ساخرہ ہے قیماق نے کہا بھائی صاحب آپ خوب آگاہ ہین کہ یہان وہ لوگ قید کئے جاتے ہین جو ناصر سیا نی نہین
پاتے ہین خداوند کا حکم ہے کہ یہان کے قیدیون تک روشنی نہ پہونچے بلداق نے اُسکا کہنا نہ مانا اُٹھکر اُس حجرے
کے دروازے پر آیا جہان سے ذکی آواز آرہی تھی دروازہ کھولا دیکھا ایک شخص نہایت پُرتکلف مسند پر بیٹھا ہوا ہے جیسے ہی
اُسکی نگاہ بلداق پر پڑی غصے سے کہا او مردود اسقدر مین نے تجھکو آوازین دین مگر تو نے نہ سُنا آخر خداوند نے مجھے
یہین سب سامان عنایت فرمایا اور میری تقصیر بھی عفو کر دی بلداق یہ سامان دیکھکر حیران ہوگیا دلمین خیال کیا بھلا
قیدی کے پاس ایسے سامان کہان اور یہ لباس قیدی کو کیونکر ممکن ہوا جو یہ کہتا ہے سب سچ ہے خداوند نے اُسکی خطا
معاف کر دی اور یہ سامان اسکے واسطے یہان بھیجا یہ سوچ کر بلداق اُسکے آگے بڑھا ہاتھ باندھکے خواجہ سے
عرض کی کہ مین امیدوار ہون کہ خطا میری معاف فرمایئے مین نے مطلق آپ کا فرمانا نہین سُنا خواجہ نے جواب دیا
کہ جب تک مین تمھاری شکایت خداوند سے نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا بلداق نے عرض کی خواجہ مین نے آپ کی
بزرگی اکثر سُنی ہے یہ جانتا تھا کہ آپ یہان تشریف لائے ہین تعجب کرتا ہون کہ آپ یہان کیونکر آئے خواجہ نے جواب
دیا ایک گفتگو خداوند سے ہوگئی تھی اس وجہ سے ایسا ہوگیا مین نے تھوڑی دیر خداوند کا نام لیا انھون نے میری خطا
معاف کی مین شراب کا بہت عادی تھا خداوند نے میرے واسطے یہین بھیج دی مسند بھی فرشتے دے گئے اب مین
یہان سے جاتا ہون خداوند سے جا کر تمھاری شکایت کرونگا وہ تمھین جہنم مین ڈالدینگے بلداق ہاتھ باندھکے عرض
کی خواجہ صاحب ہمارے خداوند سے میری خطا معاف کرا دیجیے خواجہ نے کہا ایک شرط سے تمھاری خطا معاف کی جائیگی
کہ تم اپنا دل خداوند کی طرف سے صاف کرو اور کبر و حسد کو اپنے دل سے دور کرو بلداق نے عرض کی میرا دل خداوند
کی طرف سے بالکل صاف ہے اور غرور بھی میرے دلمین بالکل نہین ہے آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میرا دل صاف نہین ہے
اور غرور ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے خداوند نے یہ قدرت بھی مرحمت فرمائی ہے کہ مین دوسرے کے دل کی کیفیت
معلوم کر لیتا ہون بلداق نے پھر عرض کی خواجہ میرا دل تو بالکل صاف ہے خواجہ نے کہا جبتک تم میری جوٹھی
شراب نہ پیوگے دل تمھارا صاف نہ ہوگا بلداق نے عرض کی خواجہ صاحب مجھے آپ کی جوٹھی شراب پینے
مین کیا عذر ہے خواجہ نے جام اُٹھا کر بلداق کو دیا بلداق اُس جام کو پی گیا پیتے ہی بیہوش ہوا خواجہ نے
اُسکی زبان مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اُسکی صورت بنکر اُس حجرے سے باہر نکلے دیکھا ایک ساحر
سامنے سے آتا ہے اُسنے جو اپنے بھائی کو آتے دیکھا کہا کیون بھائی صاحب آپ نے ملاحظہ فرمایا اس حجرے
مین کون تھا اور یہ آواز کہان سے آتی تھی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ ایک قیدی گا رہا ہے مین نے اُسکو
جا کر دیکھا واقعی بڑا ذی مرتبہ شخص ہے خداوند نے اُسکو ذرا سی بات پر یہان بھیج دیا ہے یقین ہے کہ جب اُسکی تو یہ

قبول ہوجانے کی بیان سے سوا کر دیا جائیگا قیماق نے کہا کیون بھائی صاحب آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ شخص
بڑا ذی مرتبہ ہی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ اِسکو تہ دریافت کرو مین اگر خلاصہ بیان کرونگا تو تم میری بات کو خلاف
جانوگے قیماق نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہی جو آپ کے کلام کو خلاف تصور کرون بلداق نے کہا جب مین
حجرے کے پاس گیا تو مین نے دروازہ کھولا میرے کان مین آواز آئی کہ اے بلداق ادب سے جھک کر سلام کر
کہ یہ شخص بزرگان دین سے ہی اِسکو مثل اور قیدیون کے نہ تصور کر نا مین نے جھک کے سلام کیا اُس شخص نے جواب
سلام نہ دیا اور مجھپر بقہر و غضب نگاہ کی مین نے آزردگی کا سبب پوچھا اُسنے بیان کیا کہ مین نے کئی بار تجھکو آواز
دی مگر تو نے جواب نہ دیا مین شراب کا بہت عادی ہون اسی واسطے تجھکو پکارتا تھا جب تو نہ آیا تو مجھے خداوند
نے شراب بھیج دی مین نے جو خیال کیا اُسکے آگے زمرد کی صراحیان ہیرے کے جام اور اسباب بیش قیمت
رکھا ہی ایک مسند زرتار بچھی ہی اُسپر وہ مرد نیک سیرت جلوہ فرما ہی یہ سامان دیکھکر مجھے بہت تعجب ہوا
مین نے اپنی خطا معاف کرانا چاہی پہلے تو اُسنے مجھے چشم نمائی کی بعد مین کہا کہ تیرا دل صاف نہین ہی جبتک خداوند
کی طرف سے دل صاف نکریگا تب تک تیری خطا معاف نہ کی جائیگی مین نے بہت کچھ منت و سماجت کی
آخر کار اُسکو رحم آیا اپنی جھوٹی شراب مجھکو پلائی شراب کے پیتے ہی میرے سامنے سے پردے
اُٹھ گئے خداوند آئینہ اندام کی صورت نظر آنے لگی اور جو جو کیفیت مجھکو دکھائی دی اُسکو کیونکر بیان کرون
کہ وہ کیا کیفیت تھی آج تک مین نے نہین دیکھی ایک باغ نہایت پُر بہار نظر آیا اُسمین جسقدر درخت تھے
سب ایسے تھے کہ جو مین نے آجتک نہین دیکھے تھے تھوڑی دیر مین وہ باغ میری نظر سے غائب ہوا ایک مکان
عالیشان نظر آیا اُسمین بھی باغ تھا مگر حسینان زہرہ جمال اُسمین باتین کر رہی تھین مین نے اُنسے ہمکلام ہونے کی
جو خواہش کی سب میری طرف مخاطب ہوگئین کسی نے میرے گلے مین ہاتھ ڈال دیے کسی نے مجھے کھانے
باغ توڑ کر دیے غرض ہر ایک نے میری ایسی خاطر کی کہ مین از خود فراموش ہوگیا اُسکے بعد وہ سمان میری
نگاہ سے غائب ہوا اور کیفیتین نظر آئین پھر خداوند تشریف لائے اُنھون نے مجھے فرمایا اے بلداق
جادو تجھے موسیقی کا زیادہ شوق ہی ہم تجھے اُسمین کمال عطا کرتے ہین یہ کہکر میرے گلے پر ہاتھ پھیرا مجھے اُسمین
کمال حاصل ہوگیا مگر ابھی تک امتحان نہین کیا ہی اب ارادہ ہی کہ ایک ٹھکانے پر بیٹھ کے آزماؤن قیماق نے کہا
بھائی صاحب اگر سردار صاحب کے پاس تشریف لے چلیے اور اُنکو اس کیفیت سے اطلاع دیجیے تو وہ آپ
کی توقیر سوا کرین بلداق نے جواب دیا کہ مجھے اُسکی ضرورت نہین ہی کہ میری توقیر کوئی سوا کرے اور مجھے اچھا
جانے کیونکہ جب خداوند میری خاطر کرتے ہین تو پھر سب بندون کی خوشامد کرنا کیا ضرور ہی ایسا نہو
یہ بات خداوند کے خلاف ہو قیماق نے کہا بھائی صاحب اسمین تو کوئی بات ایسی نہین ہی کہ خداوند
کے خلاف ہو اور وہ آپ سے آزردہ ہون بلداق نے کہا صاحب مین اس کیفیت کے بیان کرنے
کو ہرگز نہ جاؤنگا ہان یہ ہوسکتا ہی کہ تم جا کر کہو اور وہ تمھارے کہنے سے مجھکو طلب کرین یا خود سے لینے
کو آئین تو مین اُنکی محفل مین جاؤن اپنا کمال بھی اُنکو دکھاؤن اور خداوند کی تعریف و توصیف بھی بیان کرون
مجھسے جو جو باتین فرشتون نے راز کی بیان کی ہین مین سب صاف صاف کہونگا قیماق یہ سُنکر وہان سے سردار
کے پاس چلا سردار وہانکا شخرف جادو تھا کئی ہزار ساحر اُسکے پاس ملازم تھے زندان خانے کا انتظام کرتا تھا
قیماق اُسکے پاس آیا سب کیفیت بیان کی شخرف نے کہا ای قیماق مین خود تمھارے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر قیماق کے

ہمراہ آیا بلداق کے سامنے آکر سلام کیا اپنے ہمراہ بارہ دری مین لے گیا بلداق نقلی نے دیکھا کہ بارہ دری بہت آراستہ ہی اسباب زینت بہت بیش قیمت وہان موجود ہی بلداق نقلی چارون طرف دیکھنے لگا شنجرف جادو نے کہا ای بلداق جادو تم کیا دیکھتے ہو بلداق نقلی نے جواب دیا جو کچھ مجھکو نظر آتا ہی تم لوگ نہین دیکھ سکتے شنجرف نے کہا اگر اُسکے اظہار مین کوئی نقصان تمھارا نہو تو بیان کرو بلداق نقلی نے کہا اسوقت خداوند نظر آتے ہین مجھسے فرماتے ہین کہ ای بلداق علم موسیقی مین تیرا کوئی ہمسر نہین ہی اور فن ساقی گری بھی تجھسے بہتر کوئی نہین جانتا ہی بلکہ فرمایش کرتے ہین کہ اگر جی چاہے تو کوئی غزل شروع کر اور شراب بھی محفل مین طلب کر کہ قدرت شریک صحبت ہونگے شنجرف جادو نے کہا ای بلداق جادو کیا خداوند یہ فرماتے ہین کہ مین شریک صحبت ہونگا بلداق نقلی نے کہا ہان یہی تو کہتے ہین شنجرف نے کہا تم گانا شروع کرو مین ابھی ساقیون کو بلاتا ہون شراب محفل مین حاضر ہوتی ہی تمھین آج سب کو تفسیر کرنا دیکھین تمھین کیسا کمال حیرت ہوا ہی بلداق نقلی نے جو یہ بات سنی خوش ہوے گنگنا کر بجوش الملالی یہ غزل شروع کی غزل

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جون خیمۂ لیلی ہی سویدا ہمکو
رکھ کمند بس ابای چرخ نہ اتنا ہمکو
چاہیے چلے عصا گردن مینا ہمکو
دل شکستہ مگر اُس یار نے سمجھا ہمکو
تجھ پہ جن دیکھے ہی غش جسنے کہ دیکھا ہمکو
ہی وہی جنبش لبہاے جراحت بس قتل
دلکا رہنا نظر آتا نہین اصلا ہمکو
خال سرمہ کا تمھین چاہیے زیبایش کو
ایک سنت سے اسی ٹیکے کا ورغا ہمکو
کون غلطیدہ تھا خاک سرکوے پہ تیری
وہ محبت سے دیا سلسلہ پا ہمکو
دیکھا آخر کو نہ پھوڑے کی طرح پھوٹ سے ہے
بیہدت سے کیا تیر جفا کا ہمکو
ہم وہ ہین رند کہ اس عالم پیری مین بھی ہی
ہی سوم مین ترے آنے کا جو دھڑکا ہمکو
بستگی دل کو ہی کیون اُس گرہ زلف کے ساتھ
بھاگے ہی دور ہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو
جا بجا نام تو جون نقش قدم چھوڑ گیا
دور داب تمکو ہمارا ہی بھلا ہمکو
اثر کفر ہی طاعت سے بھی اپنی پیدا

دانۂ خرمن ہی رہین قطرہ ہو دریا ہمکو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمکو
اُسنے خط جو قلم سے لکھا ہمکو
سبھی جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمکو
ذبح کیون کرتے ہی فتراک سے باندھا ہمکو
خط بھی جو خط شکستہ مین ہی لکھا ہمکو
کردیا گریہ نے آخر سبک ایسا ہمکو
کس لب تیغ کے بوسے کا ہی لپکا ہمکو
ہم وہ ہین گرم روزادہ وفا جون خورشید
اختر سوختہ ہی اپنا ہی زیبا ہمکو
خط تو امر سے لکھو گو رہے تاریخ وفات
خواب شب باستر محمل یہ نہ آیا ہمکو
اک حلاوت ہی عداوت مین بھی اُس ظالم کی
ہم بھرے بیٹھے تھے کیون آپ نے چھیڑا ہمکو
ہم سفر جب نہ ملا کوئی بھی اپنا لیکن
اُنس ہیجانہ سے جون شیشۂ مینا ہمکو
تو نہی ہے یہ نہ کہ مرتے ہین ہم بھی تجھپر
کیا سبب کچھ نہین کھلتا یہ معما ہمکو
کس سے تدبیر درستی ہو ہماری جون زلف
خاک گم ہوکے گیا ڈھونڈھتے عنقا ہمکو
پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہی وہ مست
نقش سجدے کا ہی پیشانی پہ ٹیکا ہمکو

آئے ہی جو مین نظر گل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ تل لیتا ہی صحرا ہمکو
لللہ ایماے نمودی ہی تو سویدا ہمکو
شوق مستی مین ہی گلگشت چمن کا ہمکو
چھوڑ ہونے دے تڑپ کہ ابھی شیشہ ملا ہمکو
باعث رشک ہو عشق ہمارا ہمکو
لیگئے اشک بہا جون کف دریا ہمکو
یہ تو یون مضطرب ہون سینے مین کہ ہون دل زار
سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو
ٹپکا مژگان سے لہو ہو کے مگر آخر کار
گر رہے وصل کی تا مرگ تمنا ہمکو
جھکی آوازے ہین لوگ مگے سمان سے
گر اگر زہر بھی دیتا ہی تو میٹھا ہمکو
تشنگی ہی جاے عرق ہین اوسے پیکان
جب دو پہونچا نے گیا تالب دریا ہمکو
سنگدل تیری دن اب گو دین بھی کٹ ہی ہین
مار ہی ڈالیگا بس رشک ہمارا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ گردم آہو کی طرح
کر شگفتہ جنون سے بنایا ہی سراپا ہمکو
اور جو یہ دو کمان ہو تو اے حضرت دل
کیا نہ بابا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
نخل خرما کی طرح باغ محبت مین ملا

کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پائے
ہر نفس باد مخالف کا ہر جھوکا ہمکو
ہم گئے جسکی طرف جون گل بازی آ نے
خاک لعما خیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو
بیچھر ستم ہی نکھو کے پھیر ینگے گلے پر خنجر
آ گیا ہائے خجالت کے پسینا ہمکو

ایکدم تنگ وہ آئے تھے بغل مین اُسپر
ہو نشتر ملے ترے آینکا بھروسا ہمکو
ہو ینگے لاغری ضعف کہان تا فرق
پاس آنے نہ دیا دوری پھینکا ہمکو
ہر قدم پانون پسر رکھتے ہین خار حسرت
ہو چکا آپ کا معلوم ہے ایسا ہمکو

غم دوری نے کیا تنگ ہے کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر
تیری جانب پر پرواز ہین جھنا ہمکو
ہر خشک تھا لبنے دو تشنے ہین کہ ابھی خط نے
ہے جون تو نے تو کانٹون مین گھسیٹا ہمکو
گرمی تپ سے ہوا سوز دہن جو افشا

بلداق نقلی نے اس حسن الحالی سے یہ غزل گا دا کیا کہ شنجرف جادو اور جسقدر لوگ اسوقت محفل مین جمع تھے سب کا سکتا ہو گیا دیر تک سب پر حالت وجد طاری رہی جب عرصہ ہوا تو شنجرف جادو نے ہوشیار ہو کر کہا ای بلداق جادو واقعی تمھین خداوند آتش اندام نے گانے مین کمال عطا فرمایا ہے اب سوا تمھارے دوسرا اس فن مین کامل نہین ہے یہ تمھارا ہی حصہ ہو چکا مگر مجھے یہ شوق ہے کہ تمھاری ساقی گری بھی دیکھین بلداق نقلی نے کہا اب مجھکو پھر اسی روز پر انتظار رکھو آج ایک کمال تمنے دیکھ لیا میری بھی خاطر جمع ہو گئی اور اب یہ بھی یقین ہو گیا کہ فن ساقی گری مین بھی مجھکو ضرور کمال حاصل ہو گیا ہو گا شنجرف نے کہا اگر مجھپر شفقت ہے تو ابھی کمال ساقی گری بھی دکھا دیجے تو میری حسرت نکل جاتے بلداق نے جواب دیا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ کہکر شراب کی صراحی اٹھالی جام مین شراب انڈیلی سر پر شراب سے جام کو رکھا گت ناچنا شروع کی شنجرف نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہو گیا بلداق نقلی وہ جام سر پر لیے ہوے شنجرف کے قریب آیا جھک کر سر سے جام دیا کہا ای شنجرف اسطرح مجھے فرشتون نے شراب پلائی تھی اگر کبھی اور کسی نے تجھے اسطرح شراب پلائی ہو تو مجھسے بیان کر شنجرف جادو نے جواب دیا کہ ای بلداق آجتک اسطرح کی ساقی گری کسی کی بھی نہ تھی مین تعجب مین تھا کہ فن ساقی گری مین تمھین کیا کمال حاصل ہوا ہے بلداق نقلی نے کہا ابھی اس شراب کی کیفیت تمھین نہین معلوم ہوئی جب جام پی جاؤ گے تو حالت معلوم ہو گی تمام خدائی تمھارے زیر نگاہ ہو گی جنت کو جھک کر لاؤ گے آتش دوزخ کا مزہ دیکھو گے شنجرف جادو نے جلدی سے جام بے اندیشۂ انجام پی لیا پھر تو بلداق نقلی نے تمام اہل محفل کو شراب پلائی سب کی آنکھون مین سرسون پھولی ایک نے دوسرے کی طرف مخاطب ہو کر کہا دیکھ خداوند آتش مین سب مجھے فرشتے ہین کہ ہم سب مجھے اپنے ہمراہ جنت مین لے چلتے ہین دوسرے نے کہا تو کچھ دیوانہ ہوا ہے خداوند مجھے کو دیتے ہین کہ ہمارے ہمراہ فرشتون کے پاس چل تیسرے نے کہا کچھ خبط ہو گیا ہے خداوند مجھے کو کہہ رہے ہین کہ مین سب تجھے جہنم مین پھینکدو نگا یہ کہکر اسنے اٹھنے کا ارادہ کیا بیہوشی سے غش کھا کر گرا اور بیہوش ہوا بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا دوستو میرے دربار کو تم سب نے کیا سمجھا ہے جو ایسی گفتگو باتین کر رہے ہو سب نے جواب دیا تیرے دربار کی حقیقت کیا ہے شنجرف کو یہ گفتگو بہت ناگوار ہوا اپنی جگہ سے اٹھا دو قدم چلا کہ گرا بیہوش ہو گیا پھر تو جو اٹھا زمین پر گر کر بیہوش ہوا جب سب بیہوش ہو چکے تو بلداق نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمر نامی ابن خواجہ عمرو امیہ ضمری عیار صاحبقران ثانی نعرہ کرکے خنجر نکالا پہلے شنجرف کا شکم چاک کیا پھر سب کا قصہ پاک کیا مال اسباب تھیلیان عیاری کے کپڑے اتار لیے سب کو برہنہ چھوڑ کے خواجہ وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر ان کا وقت پر کیا جائے گا

اب حال بدیع الملک نامدار کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو زمین برف مین روبروے صاحبقران غرق ہوئے تو فرط تکلیف سے شاہزادے کو ہوش نہ رہا جب آنکھ کھلی اپنے کو ایک میدان وسیع مین پایا خستہ تگبر نے حیران ہو کر چارون طرف دیکھنے لگے لشکر بھی نظر نہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ یہ ہنگامہ طلسم معلوم ہوتا ہے لشکر چھوٹ گیا عجائب غرائب طلسم مین مبتلا ہو کر اس جگہ پہونچے یہ سوچ کے بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا ایک طرف

روانہ ہوئے قریب دو کوس کے راہ طے کی ہوگی کہ شاہزادے کو ایک برج پتھر کا دکھائی دیا بدیع الملک اُس
برج کی طرف چلے قریب پہونچے تو دیکھا اُس برج کے اندر ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہی آگے اُس کے اسباب
سحر رکھا ہی ایک مجمر آہنی مین کچھ لوبان و گوگل وغیرہ سُلگ رہا ہی بدیع الملک اُس برج کے قریب آنے
ساحر نے گردن اُٹھا کے بدیع الملک کی طرف دیکھا دیر تک دیکھا کیا بدیع الملک بھی برج کے قریب
کھڑے رہے جب ساحر نے خیال کیا کہ اب یہ جوان کلام نکریگا تو مجبور ہو کے کہا اے جوان تو کون ہی اور اس
صحرا مین کیا کرنے آیا ہی یہان کوئی نہین آسکتا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین بندۂ خدا ہون زمین برف
سے گذرنا چاہتا تھا غرق ہو گیا جب مجھے ہوش آیا اپنے کو ایک میدان مین پایا اسطرف چلا آیا دیکھون اب تقدیر
کہان لیجاتی ہی ساحر نے پوچھا اے جوان تو زمین برف پر کیون آیا تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین مرحلہ
خوش چشم کی طرف جاتا تھا ساحر نے کہا وہان جا کر کیا کرتا بدیع الملک نے فرمایا تجھے اس تحقیق کی کیا
ضرورت ہی ساحر نے کہا مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اس طلسم مین تیرا آنا کیونکر ہوا بدیع الملک نے
فرمایا اس طلسم مین ہم خاص اس سبب سے آئے ہین کہ ہمارے مجرم زمرد ثانی او بختگان اور تورج اور
فیروز ستارہ پیشانی یہان پوشیدہ تھے پہلے ہمنے اشراق سے اُن لوگون کو طلب کیا جب اشراق
نے دینے سے انکار کیا تو ہم مجبور ہو کے اس طلسم مین آئے ایک مجرم کو پایا اُس کو قتل کیا اب تورج و
زمرد و بختگان باقی ہین اگر خدا اپنا فضل کریگا تو ان کو بھی واصل جہنم کر کے خانہ کعبہ جاینگے ساحر نے کہا
اب کیفیت معلوم ہوئی کہ تو بارادۂ فتاحی طلسم یہان آیا ہی اے جوان مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی اسوجہ سے
چند نصیحتین تجھکو کرتا ہون اگر میرا کہنا قبول کریگا راحت پایگا اور اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو مارا جایگا
اول تو یہ وہ طلسم نہین جسکو تو فتح کر سکے یہ جائے سکونت خداوند آئینہ اندام ہی جب وہ آسمان سے زمین پر
آتے ہین تو یہین قیام فرماتے ہین اس مین سب کارخانے قدرت کے ہین کوئی چیز سحر سے نہین بنی ہوئی ہی
علاوہ اس کے یہان کے اشجار و اثمار و کوہ و دریا زمین و صحرا سب خداوند کے تابع فرمان ہین اگر اس وقت
وہ زمین کو حکم دیدین تو طبقہ اُڑ جائے تیرا پتہ بھی نہ معلوم ہو اگر دریا کو حکم دین تب تجھے مع تیرے لشکر کے
غرق کرے اگر پہاڑون کو حکم دین تو تجھپر پھٹ پڑین اسی طرح ہر چیز تجھکو ہلاک کر سکتی ہی اور اپنی جرأت و
ہمت و سحر پر نازان نہو کہ یہان کوئی چیز تجھے کام نہین دے سکتی ہی بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا اے
ساحر مین ساحر اور سحر دونون کو بُرا جانتا ہون میرے مذہب مین سحر حرام ہی مین فضل خدا سے امید رکھتا ہون
اور آئینہ اندام ایک مرد مکار ہی یہ سب کارخانہ سحر کا ہی اگر خدا نے چاہا تو اس سب کو برباد کرونگا زمرد و
بختگان و تورج کو یا قتل کرونگا یا مسلمان کرونگا جس کے بعد خانہ کعبہ جاؤنگا صاحبقران دوران کے حضور
مین باریاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہونگا ساحر نے جو بدیع الملک کی یہ تقریر سنی جواب دیا
کہ اے جوان یہ تیرا خیال خام ہی ہرگز ایسا ارادہ نہ کر یہ ابھی تک تجھپر خداوند آئینہ اندام کا عتاب نہین نازل ہوا
ہی صرف تجھکو یہ تکلیف اس واسطے دی گئی ہی کہ تو اپنے ارادے سے باز رہے ورنہ اس صحرا مین تیرا کیا کام تھا
اب اگر تو اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہی تو میرے ہمراہ چل مین تجھے قنداب جادو کے پاس لیچلون وہ یہان کے
خداوند کا وزیر معتمد مشہور ہی اور ایک وقت خداوند کے پاس جاتا ہی جو کیفیت یہان گذرتی ہی سب خداوند
سے بیان کرتا ہی اگر تو میرے ہمراہ قنداب جادو کے پاس چلیگا تو مین تیری تقصیر معاف کرا دونگا جسوقت

قنداب جادو خداوند کے پاس جائیگا تجھے اپنے ہمراہ لیتا جائیگا خداوند کو جا کر سجدہ کرنا وہ تیرا قصور
معاف کر دینگے لشکر بھی ملجائیگا اپنے مکان کی طرف واپس جانا پھر کبھی ایسا خیال دلمین نہ لانا اور سوا
میرے قنداب جادو کسی کی سفارش قبول نہین کریگا اول تو کون ایسا ہی جو اُس تک تجھے لیجا سکے وہ
خود یہان خداوند خرد مشہور ہی جو جو حال گذرتا ہی سب اُس کو معلوم ہو جاتا ہی ہر ایک کے دل کی کیفیت
صورت دیکھکر بیان کر دیتا ہی اگر تجھے یقین نہ ہو تو میرے ہمراہ چل مین تیرے باب مین کچھ نہ کہونگا وہ خود
تیرے دل کی کیفیت بیان کریگا بدیع الملک نے جواب دیا اب جو کچھ تجھکو کہنا تھا وہ کہہ چکا مگر میری بات
کو قبول کر کہ تیری جان بچے ساحر نے کہا ای جوان تیری کیا بات ہی جسکے نہ قبول کرنے سے میری جان جائیگی
بدیع الملک نے فرمایا اگر اسلام قبول کر اور آئینہ اندام جادو پر لعنت کر تو ممکن ہی کہ تیری جان بچے ورنہ ابھی
تجھے قتل کر ڈالونگا ساحر یہ بات سنکر ہنسا کہا ای جوان مجھے کوئی ہلاک نہین کر سکتا اول تو میرا چھوٹا بھائی جس کا
نام قنداب جادو ہی یہان کا خداوند خرد مشہور ہی اُس کے سبب سے خداوند نے میری زندگی ہمیشہ کی
کر دی اسی سبب سے مین اس صحرا مین آ کر بیٹھا ہون اور لوگ مجھکو عالم مذہب آئینہ پرستی کہتے ہین
بزرگان دین سے ہین لوگ ہین بعض ہمارے ساتھی زمین کے نیچے موجود ہین مگر خداوند کی عبادت
شب و روز کیا کرتے ہین جس وقت ہم کسی کو دیکھنا چاہتے ہین خداوند سے درخواست کرتے ہین خداوند
اُنکی صورتین ہمین دکھا دیتے ہین اگر ہوس کلام ہوتی ہی تو اُنسے کلام بھی کر لیتے ہین ایک سبب تو میرے
نہ مرنے کا یہ بھی ہی دوسرا باعث یہ ہی کہ تو غیر ساحر ہی ایک اشارہ کر دون تو ابھی جلکر خاک ہو جائے تیری
یہ مجال نہین ہی جو مجھکو قتل کر سکے بدیع الملک نے فرمایا او گمراہ کیا بیہودہ بکتا ہی سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا
نہین اگر تو ساحر ہی تو کیا کر سکتا ہی مینے بہت سے ساحرون کو مسلمان اور ہزارون کو واصل جہنم کیا ہی تیری یہ طاقت
نہین ہی جو بے اسلام قبول کیے ہوئے ہمارے ہاتھ سے امان پائے یا زندہ بچ جائے اب زیادہ تقریر کو طول
نہ دے آئینہ اندام پر لعنت کر مذہب اسلام اختیار کر ساحر نے جب دوبارہ ایسے کلمات سخت سنے اُسکو صبر
نہ رہا بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا آگ برسنے لگی مگر بدیع الملک نوجوان کو گزند نہ پہونچا ساحر دیکھکر حیران ہوا
کہا ای جوان تو بیشک ساحر ہی مجھسے پوشیدہ کرتا ہی دیکھ اب مین سحر کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے سحر
کر ہم پر تیرا سحر اثر نکریگا ساحر نے اپنی جھولی سے ایک کاغذ نکالا بدیع الملک کی طرف پھینکا وہ کاغذ ایک
ابر بنکر بدیع الملک کے سر تک آیا جلکر زمین پر گر پڑا ساحر نے جو یہ حال دیکھا کہا ای جوان تو اپنے سحر پر نازان
ہی اسی سبب سے اس طلسم کو فتح کرنے آیا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین سحر کو حرام جانتا ہون ساحر
نے کہا مین تیری بات کا یقین نہین کرتا مگر ایک سحر اور کرنا چاہتا ہون اگر تو میرے اس سحر سے بچ جائیگا
تو اور سامان کرونگا بدیع الملک نے فرمایا جب تک تیرے مزاج مین آئے سحر کر مین موجود ہون مگر آخر
مین تجھے اسلام قبول کرنا ہوگا اگر انکار کریگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا ساحر نے کہا مین ایک سحر اور
کرون پھر جواب دون یہ کہکر اپنی پیشانی پر نشتر مارا تھوڑا خون ہاتھ مین لیکر آسمان کی طرف پھینکا بدیع الملک
نے دیکھا جسقدر قطرے خون کے اس نے پھینکے تھے اُسیقدر ساحر اسکے ہمصورت زمین پر گرے سب
ملکر بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے نے تلوار میان سے لی ایک ساحر جو سب سے آگے تھا اُس کو
قتل کیا جیسے ہی وہ زمین پر گرا بہت سے ساحر پیدا ہو گئے وہ سب بھی بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے

نے دیکھا جو ساحر مر کے گرا ہو اُس کے گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا اُسی خون سے ساحر نکل نکل کر
آنے لگے شاہزادہ حیران ہوا دلمین خیال کیا کہ اگر تمام عمر اس سے لڑونگا تو بھی یہ مرحلہ سر نہ ہوگا یہ سمجھ کے
بدیع الملک نے صبر کیا تلوار روکی ساحر قریب آگئے شاہزادے نے پھر تلوار چلائی ساحرون نے گردن
جھکائی جسپر تلوار پڑی مر کے زمین پر گرا گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا ساحر نکلنے لگے بدیع الملک
تا شام اسی طرح جنگ کرتے رہے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک مین طاقت پیکار باقی نہ رہی بیہوش
ہو کے زمین پر گرے اُس ساحر نے نعرہ کیا منم سیراب جادو نعرہ کر کے بدیع الملک کے قریب آیا اپنی
جھولی سے قید آہن نکال کے شاہزادے کو سلسل کیا اس کو یہ خیال تھا کہ یہ جوان سحر بھی خوب جانتا ہو اُس
خوف سے زبان مین سوزن بھی دیدیا اور اسی برج مین لا کر ڈال دیا جو اس نے پیر سحر سے بنائے تھے [illegible]
کیا بدیع الملک کو ہوشیار کر کے کہا اے جوان اب اپنے کو کس حال مین پاتا ہے یہ کہکے اس نے ایک دستک
دی شاہزادے نے دیکھا دو ساحران زنگی قوی تن اس کے سامنے آئے سیراب جادو نے کہا اس
جوان کو قنداب جادو کے پاس لیجاؤ اور میری طرف سے کہدینا کہ یہ شخص سحر مین طاق ہے اس طلسم مین برائے
فتاحی آیا ہے اس کو خداوند کے پاس بھیجدو اگر دوسرا ساحر اس سے مقابلہ کرتا تو ہرگز فتح نہ پاتا مین نے بڑی کوشش و
جانفشانی سے اس کو اسیر کیا ہے خبردار اس کی زبان سے سوزن نہ نکالنا ورنہ یہ پھر ہاتھ نہ آئیگا زنگیون نے
کہا غلام یونہین عرض کر دینگے یہ کہکے زنگیون نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا شاہزادے نے وہان سے
روانہ ہونا اچھا جانا ورنہ ممکن تھا کہ قید توڑ ڈالتے زنگیون کے ہمراہ جب دو کوس چلے گئے تو بدیع الملک نوجوان
نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان آہنی بنا ہے زنگی بدیع الملک کو اُس پھاٹک کے اندر لیکر آئے شاہزادے
نے دیکھا ایک شہر ہے مگر رات تھی خلاصہ کیفیت نہ دیکھ سکے اور اہل شہر نے بھی بدیع الملک کو اچھی طرح نہ دیکھا زنگی
قریب دار الامارۂ شاہی پہونچے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جا کر خداوند ثانی سے عرض کرو کہ آپ کے
بھائی صاحب نے طلسم کشا کو اسیر کر کے بھیجا ہے در دولت پر حاضر ہے اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے چوبدار یہ
خبر لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے زنگیون سے کہا خداوند ثانی فرماتے ہین کہ شب بھر
طلسم کشا کو زندان مین اسیر رکھو صبح کو ہم اپنے سامنے بلائینگے زنگی بدیع الملک کو زندان خانے مین
لائے شب بھر شاہزادہ زندان خانے مین رہا جب اسیر مغرب یعنی آفتاب عالمتاب زندان خانہ
مشرق سے رسن ضیا و شعاع مین مسلسل فلک چہارم پر آیا تو زنگیون نے بدیع الملک کو زندان سے
نکالا اپنے ہمراہ لیکر چلے اب شاہزادے نے کیفیت شہر اچھی طرح دیکھی اور لوگون نے بھی بدیع الملک
کو دیکھا بعض نے جو جاہ و جلالت پر نگاہ کی برائے سلام ہاتھ اٹھ گیا بدیع الملک نے اشارے سے
جواب سلام دیا بعض نے کہا یہ شخص بڑا جری معلوم ہوتا ہے کہ اس طلسم کی فتاحی کا ارادہ کیا بعض کہتے
تھے یہ جوان کبھی کسی اقلیم کا بادشاہ ہے نہین معلوم اس طلسم مین کیون آیا اسی صورت سے بدیع الملک
نوجوان قنداب جادو کے مکان پر پہونچے زنگیون نے چوبداران کو بلایا اطلاع کرائی قنداب جادو
اُس وقت دربار مین بیٹھا تھا بہت سے لوگ وہان موجود تھے چوبدارون نے جا کر کہا جسکو آپ کے
بھائی صاحب نے اسیر کر کے یہان بھیجا ہے وہ موجود ہے کیا حکم ہوتا ہے قنداب جادو نے کہا ہمارے سامنے
لاؤ چوبدار باہر آئے زنگیون سے کہا خداوند ثانی اندر طلب فرماتے ہین زنگی بدیع الملک کو قنداب

اسکے سامنے لائے شاہزادے نے دیکھا ایک ساحر ضعیف ریش سفید تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہی تخت کے
نیچے دو شیر ببر بیٹھے ہوئے اُس کی صورت دیکھ رہے ہین گویا منتظر ہین کہ جو کچھ وہ کہے وہ کرین بدیع الملک
نے اور سب دربار کو دیکھا مثل اہل اسلام سلام کیا قنداب شاہزادے کی صورت وجرات دیکھکر
دنگ ہوگیا زنگیون سے کہا زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دو زنگیون نے زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دی قنداب نے کہا
اس جوان کی زبان سے سوزن بھی نکال دو اگر ساحر ہی تو بیان کیا کرسکیگا زنگیون نے کہا آپ کے
بھائی صاحب نے منع کیا ہی قنداب نے کہا وہ اس سے خائف ہوگئے اس سبب سے منع کیا مگر تم سوزن
اس کی زبان سے نکال لو زنگی بڑھے کہ سوزن شاہزادے کی زبان سے نکالین بدیع الملک نے جھٹکا دیا
کہ ہتھکڑی ٹوٹ گئی اپنے ہاتھ سے سوزن نکال کے پھینک دیا قنداب نے جو قوت بدیع الملک کی دیکھی اسکو
اور زیادہ حیرت ہوئی کہا او جوان تو نے اتنی بڑی گستاخی میرے سامنے کی نہین جانتا کہ مین کون ہون شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا او قنداب مین خوب جانتا ہون کہ تو ایک مرد مکار ہی اور آئینہ اندام ملعون کی طرف سے
یہان حکومت کرتا ہی مجھکو خود یہان تک آنا منظور تھا ورنہ ممکن تھا کہ مین وہین قید توڑ ڈالتا قنداب نے کہا
او جوان تو اس طلسم مین کس ارادے سے آیا ہی بدیع الملک نے کل حقیقت بیان کی قنداب نے جواب دیا
او جوان تو نے بہت سے طلسم فتح کیے مین نے اکثر لوگون سے تیری شجاعت کی تعریف سنی مگر یہ طلسم نہین ہی یہ جاے
سکونت خداوند ہی یہان کوئی آ نہین سکتا ہی نہین معلوم خداوند کو تیری کیا خطا منظور تھی جو اب تک انھون
نے تجھکو زندہ رکھا ورنہ کب کا مر چکا ہوتا بدیع الملک نے فرمایا او قنداب سوا خدا کے کوئی کسی کے مار ڈالنے
پر قادر نہین ہی اور آئینہ اندام تو ایک مکار ہی اُس کی کیا طاقت جو کسی کو مار ڈالے قنداب نے جو یہ بات
بدیع الملک سے سنی کہ آئینہ اندام مکار ہی اس کو تاب نہ رہی ایک ساحر اس کے پہلو مین بیٹھا تھا اُسکی
طرف مخاطب ہوکر کہا اس جوان کو ابھی جلا دے اس ساحر نے کچھ پڑھکے دستک دی ایک بار بجلی گری کہ سبکی
آنکھین بند ہوگئین بعض لوگ بیہوش ہوگئے مگر بدیع الملک نوجوان جیسے کھڑے تھے کھڑے رہے ذرا بھی
خوف نہ کیا نہ بجلی نے کچھ نقصان پہونچایا قنداب جادو متحیر ہوا کہا او زرتاب جادو تیری کیسی بجلی گرائی جسنے
کچھ تاثیر نہ دکھائی زرتاب نے کہا اس جوان کو سواے آپ کے اور کوئی نہین جلا سکتا مین نے تو چاہا تھا کہ اسکی
خاک تک یہان باقی نہ رہے مگر اُس پر ذرا بھی اثر نہ ہوا قنداب نے اس کی طرف بغیظ دیکھا کہ اسکا رنگ سیاہ ہوگیا
پھر بدیع الملک کی طرف دیر تک دیکھا کیا شاہزادہ بھی آنکھ لڑائے رہا جب عرصہ گذرا تو قنداب جادو نے
آنکھ جھپکائی بدیع الملک نے فرمایا او قنداب بڑے افسوس کی بات ہی کہ تو نے اس دربار مین آنکھ نیچی
کرلی کیا سمجھ کے میری طرف دیکھا تھا قنداب کو یہ بات اور بری معلوم ہوئی سامنے تلوار رکھی تھی کچھ اسم
اُس تلوار پر پڑھکے بدیع الملک کی طرف پھینک دی تلوار زمین پر گری اس نے دیوار کی طرف مخاطب
ہوکر کہا او دیوار اس جوان پر گر پڑ کہ دب کے مر جاے بدیع الملک اُس دیوار کے قریب کھڑے تھے دیوار
کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی سب نے کہا یہ کیا غضب ہی آج سب چیزین آپ کے احکام کی تعمیل کیون
نہین کرتی ہین قنداب نے کہا خداوند کو اس کا ہلاک ہونا منظور نہین ہی ابھی ایک فرشتہ میرے پاس آیا تھا
اُس نے بتایا کہ خبردار اس کو تکلیف نہ دینا یہ شخص آخر مین خداوند کا بندہ خاص ہونے والا ہی اس سبب سے
مین نے دیوار کو روک دیا ورنہ ابھی اس پر دیوار گرتی اور یہ ابھی دب کے مر جاتا بدیع الملک نے فرمایا

اے قنداب اب تجھے انصاف لازم ہے اپنے دل میں خیال کر اس وقت آئینہ اندام جادو کا نام لیکر تو نے دیوار سے خطاب کیا اگر دیوار نہ گرتی پہلے اُسی مکار کا نام لیکر تلوار میری طرف پھینکی اُس سے بھی مجھے خدا نے بچایا اور دیوار بھی اُسی کے نام کی شرکت سے گر پڑی اب اے انصاف کر تو اس دین باطل کو ترک کر کے مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قنداب جادو بدیع الملک سے یہ بات سنکر سر بگریبان ہوا اور تخت سے اُٹھکر بدیع الملک کے قدموں پر گرا عرض کی اے شہریار جو کچھ آپ فرماتے ہیں بہت صحیح ہے درحقیقت مذہب آئینہ پرستی بالکل خلاف ہے اور اسلام اشرف ادیان ہے امیدوار ہوں کہ مجھے کلمۂ طیبہ تعلیم فرما کر میری خطا معاف کیجئے بدیع الملک نے قنداب جادو کا سر قدموں سے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا کلمہ تعلیم فرمایا قنداب جادو مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھیں میں خدمتگاری میں مصروف ہوں بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو ہمیں پروائے تاج و تخت بالکل نہیں ہے خدا تمہیں تخت مبارک کرے ہم لوگ راہ دین اسلام میں ہیں ہمیں طمع دنیا سے مطلق علاقہ نہیں قنداب جادو نے بہت کچھ کہا بدیع الملک نے منظور نہ کیا اُسی کو تخت پر بٹھایا آپ ڈنگل زرنگار پر جلوہ فرما ہوئے قنداب نے اپنے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر کہا تم لوگ اگر میرا ساتھ دینا چاہتے ہو تو اس دین باطل کو ترک کرو اور اطاعت آقاے نامدار کی اختیار کرو سب نے کہا اے شہنشاہ ہم آئینہ پرستی ترک کرتے ہیں کیونکہ اس وقت آئینہ اندام جادو کی حقیقت معلوم ہو گئی اگر اُس مکار میں ذرا بھی قدرت ہوتی تو دیوار ہی گر پڑتی یا تلوار ہی آقاے نامدار کے شگون کو گزند پہونچاتی سب مسلمان ہوئے بدیع الملک نامدار کو خوشی حاصل ہوئی قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھیں میں حضور کو صاحبقران زمان تک پہونچا دونگا اور اس طلسم کی تمام نشیب و فراز غلام کو بخوبی معلوم ہیں انشاء اللہ تعالے سب خدمت والا میں عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو میں یہاں زیادہ نہیں رہ سکتا کیونکہ صاحبقران میرے واسطے بہت مضطرب ہونگے مناسب ہے کہ آج ہی یہاں سے سفر کردوں قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار اگر آپ ایسا عزم ظاہر کرینگے تو غلام کے دل میں جسقدر حوصلے ہیں وہ نہ نکلینگے ابھی تو یہاں کے اہل شہر کو بھی یہ بات نہیں معلوم ہوئی ہے مصلحت یہ ہے کہ تمام اہل شہر آئینہ پرستی ترک کر کے مذہب حق اختیار کریں اور ایک شہر اس طلسم میں مسلمان ہو جائے اُس وقت میں آپ کے ہمراہ رکاب چلونگا اور صاحبقران ثانی کی قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نے فرمایا تمہیں اختیار ہے مجھے تمہارا رنج گوارا نہیں قنداب جادو نے عرض کی غلام سب انتظام بہت جلد کریگا ایک ہفتے سے زیادہ حضور کو یہاں تمام زمانے کی تکلیف نہ ہوگی بدیع الملک نے منظور کیا قنداب جادو نے اسیوقت ارکین دولت کو طلب کیا سب سے کہا شہر میں منادی کیجائے کہ کل سے سب اہل شہر ہمارے مہمان ہیں سب کو شریک دعوت ہونا چاہئے ایک ہفتہ تک سب کی دعوت رہیگی اور ضروری بھی سب سے کہے جاینگے ارکین دولت نے سب انتظام کیا شہر میں منادی ہو گئی کہ حکم سلطانی ہے کہ تمام اہل شہر کل سے ہمارے مہمان ہیں سات روز تک سب کی دعوت رہیگی لازم ہے ایکسگروہ ہے کہ ایوان شاہی میں حاضر ہو کر کھانا اور ضروری بھی ظاہر کیے جاینگے یہ منادی جو شہر میں ہوئی سب آگاہ ہوئے جو عزیزان سلطانی تھے اُنکو قنداب جادو نے پیام بھیجے جب سہراب جادو کے پاس چوبدار پیام دعوت لیکر آئے سہراب جادو نے

ہرکاروں سے پوچھا کہ قنداب نے اتنی بڑی دعوت کس سبب سے کی ہے ہرکاروں نے کہا ہمارے سلطان نے اپنا مذہب تبدیل کر کے اب مذہب حق اختیار کیا ہے اور اسی واسطے ہر ایک کو طلب فرمایا ہے جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا گردن زدنی کا حکم اُس کے واسطے صادر فرمایا جائیگا سیراب جادو نے جو یہ حال سنا اس کو غیظ آگیا کہا ہمارے قنداب جادو نے ترک مذہب کیا ہرکاروں نے کہا ہاں اپنے اہل دربار کے مسلمان ہوئے سیراب جادو نے اس کا سبب دریافت کیا ہرکاروں نے خلاصہ احوال بیان کردیا سیراب کو بڑا رنج ہوا ہرکاروں سے کہا تم جا کر قنداب سے کہدینا کہ سیراب جادو خداوند کے پاس گئے ہیں وہاں سے اجازت قتل لیکر آئینگے اور تجھے قتل کرینگے ہرکاروں نے کہا کیا مجال کسی کی جو ہمارے آقائے نامدار کو قتل کرسکے اور آئینہ اندام کیا چیز ہے جو تمہیں اجازت دیگا اگر خدا نے چاہا تو ہمارے آقائے نامدار اور طلسم کشا جو ہمارے مالک کے آقا ہیں آئینہ اندام جادو کو قتل کرینگے سیراب جادو نے سحر کیا ہرکارے اسکے سحر کو کیا روک سکتے تھے مبتلائے سحر ہوئے سیراب جادو نے اسیوقت ایک تخت سحر تیار کیا دونوں ہرکاروں کو تخت پر ڈالا آپ بھی بیٹھا تخت کو اڑا کر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا اور ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

مگر اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہے

کہ وہ جو قید سے رہا ہو کر روانہ ہوئے راہ طے کرتے ہوئے چار روز کے بعد ایک شہر میں جو پہنچے دیکھا شہر بہت آباد ہے آراستگی بھی خوب ہے سڑکوں پر دو رویہ روشنی کے واسطے قمقمے بندی کی ہے بہت سے لوگ شہر کی زینت کا انتظام کر رہے ہیں خواجہ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر میں اس قدر زینت کیوں کیجاتی ہے کیا سبب ہے اُس نے جواب دیا کہ یہاں کا بادشاہ مسلمان ہوا ہے اُس نے طلسم کشا کی دعوت کی ہے بلکہ تمام شہر والے سب کو دعوت بھی کی جائیگی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا وہ قتل کیا جائے گا خواجہ نے کہا طلسم کشا کون شخص ہے سب نے جواب دیا کہ ایک جوان صاحب شوکت و شان بدیع الملک نامدار نامی ہے یہاں اسیر ہو کر آیا بزور بازو سب کو مسلمان کیا اب ارادہ ہے کہ یہاں سے فراغت پاکے ہم نجات کی تباہی میں مصروف ہو خواجہ نے بدیع الملک کا جو نام سنا خوش ہوئے دلمیں کہا شکر ہے کہ خدا نے اچھی جگہ پہونچا دیا اب بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ مخالفت اپنے شریک ہیں ہونگے جاوینگا یہ سوچ کے خواجہ دار الامارۂ شاہی کے قریب پہونچے یہاں سب سے بڑھکے تیاری پائی خواجہ بطور روشنی کرنے والوں سے قریب پہونچے ارادہ کر رہے تھے کہ کسی کو بیہوش کرکے اُس کی صورت بنیں کہ دیکھا سامنے سے دو چوبدار چلے آتے ہیں خواجہ اُنکے قریب گئے کہا کیوں بھائی اس شہر میں اسقدر تیاری کیوں ہو رہی ہے چوبداروں نے جو کیفیت اصلی تھی وہ بیان کردی خواجہ نے کہا تم لوگ کہاں جاتے ہو چوبداروں نے کہا ہم ملک نایاب برادر سلطان کے پاس جاتے ہیں اُنکو اطلاع کرینگے کہ آج شب کو دعوت میں شریک ہوں اور سات روز تک مہمان رہیں خواجہ نے کہا وہ تمہارے سلطان کے کون بھائی ہیں چوبداروں نے کہا چھوٹے بھائی سلطان کے سیراب جادو ہیں یہ برادر خورد سلطان قنداب جادو کے ہیں خواجہ چوبداروں سے باتیں کرتے ہوئے چلے تھوڑی دور پر جا کر ایک میدان بالکل ویران ملا خواجہ نے دونوں چوبداروں کو باتوں میں لگا کر بیہوش کیا اُنکو وہیں چھوڑ دیا آپ ایک کی صورت بنکر تیار ہوئے لباس بھی اُس کا پہن لیا یہ تو

دریافت کر چکے تھے بسرعت روانہ ہوئے جب نایاب جادو کے مکان پر پہونچے دربانوں سے کہا
جاکر اطلاع کرو کہ سلطان کا فرمان لیکر ایک چوبدار آیا ہے آپ کے پاس آنیکا امیدوار ہے کچھ زبانی بھی گذارش
کرتا ہے دربانوں نے اطلاع کرائی نایاب جادو اسوقت اپنے دربار میں بیٹھا تھا کہ چوبدار نے جاکر
کہا سلطان عالم کا نامہ دار آیا ہے کچھ پیغام زبانی بھی لایا ہے یہاں حاضر ہوکر عرض کرنا چاہتا ہے نایاب جادو
نے کہا ابھی بلا لاؤ چوبدار باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ نایاب کے سامنے لیگئے نامہ دار نے جھک
کے سلام کیا پھر نامہ نذر دیا نایاب جادو نے نامے کو پڑھا کہا میں ضرور دعوت میں جاؤنگا نامہ دار نے
کہا کچھ پیغام زبانی بھی ہے خلوت میں عرض کرونگا نایاب نے اسیوقت تخلیہ کیا سب لوگ اٹھ گئے
نامہ دار نے کہا مجھسے سلطان عالم نے فرمایا تھا کہ زبانی یہ پیغام دینا کہ اگر آپ تشریف لائیے گا تو ہرگز خالی ہاتھ
نہ آئیے گا جو جواہر آپ کے پاس بیش قیمت ہو اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا یہاں ایک ضرورت ہے بعد ختم جلسہ آپکو
جواہر کے علاوہ دیگر جواہر دیا جائے گا مگر ایک ضرورت ایسی ہے جو آپ سے بروقت آنے کے بیان کر دی
جائیگی اور اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمائیے گا بلکہ میں دو ایک جگہ اور بھی پیغام لیکر گیا تھا ان لوگوں نے بھی
جواہرات دیدیا ہے یہ کہکر دو ڈبیان نکالکر نایاب جادو کو دکھائیں نایاب نے جو دیکھا ایک
میں دانہ یاقوت سرخ دوسری میں گوہر نایاب بیضہ کنجشک سے بڑے نایاب موتیوں کو دیکھکر خوش
ہوگیا کہا اگر تم بھی جانا چاہتے ہو تو یہاں تھوڑی دیر توقف کرو میں ابھی جواہرات منگا کر تمہیں دیتا ہوں
نامہ دار نے کہا آپ اپنے یہاں سے کوٹھے سے کل جواہرات منگائیے جو میرے پسند ہوگا وہ لے
جاؤنگا جہاں جہاں سے میں نے جواہرات لیا ہے اسی طرح لیا ہے نایاب نے کہا میں ابھی اپنے یہاں سے
جواہرات منگاتا ہوں یہ کہکر نامہ دار کو خلوت میں چھوڑ آپ باہر آیا ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے
نایاب سے سب نے کہا حضور کے ہمراہ جو نامہ دار خلوتگاہ میں گیا تھا وہ کیا ہوا نایاب نے کہا اسکو
میں نے وہیں سے رخصت کر دیا ایک امر ایسا ہی تھا کہ اسے پوشیدہ طور سے رخصت کرنا اچھا تھا پھر
اس نے ملازمین سے کہا داروغہ جواہر خانہ کو جاکر اطلاع کرو کہ جسقدر ہمارے جواہر خانہ میں جواہرات
ہیں اسیوقت یہاں آئے ہمیں ایک ضرورت ہے ملازمین اسی وقت داروغہ کے پاس گئے داروغہ کو حکم
نایاب سے اطلاع دی داروغہ نے بصد تعجیل کل جواہرات کشتیوں میں لگا کر روانہ کرنا شروع کیا جب
سب کشتیاں نایاب کے پاس پہونچ گئیں تو اس نے دربار برخاست کیا اور خلوت سے نامہ دار کو
بلایا کہا یہاں نامہ دار یہ جواہرات موجود ہیں جو پسند کرو بھائی صاحب کے واسطے لیتے جاؤ نامہ دار
نے کہا ایک چیز میں اور لایا تھا وہ آپ کو دکھانا بھول گیا دیکھئے ایسے جواہر بھی آپنے نہ دیکھے ہونگے
نایاب نے کہا دکھاؤں نامہ دار نے ایک ڈبیا عقیق سرخ کی کمر سے نکالکر نایاب کے ہاتھ میں دی نایاب نے
اس ڈبیا کو کھولنا چاہا سرپوش اسکا سخت تھا قریب سینہ ہاتھ لاکر زور کیا ڈبیا کا سرپوش جو کھلا تھوڑی سی
خاک اوڑی نایاب کو چھینک آئی بیہوش ہوا نامہ دار نقلی نے سب کشتیاں نذر زنبیل کیں نایاب
جادو کی زبان میں سوزن دیکر اس کو بھی زنبیل میں رکھا اس کا لباس پہنکر اسی کی صورت بنائی اس کام
میں دن بھی تھوڑا باقی رہگیا تھا نایاب نقلی نے ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے نایاب
نقلی نے کہا سواری کا انتظام کرو میں بھائی صاحب کے یہاں جاؤنگا ملازمین نے اسی وقت سواری

تیار کی جو جو لوگ اس کے ہمراہ رکاب رہتے تھے وہ سب حاضر ہوئے نایاب نقلی قنداب جادو کے
مستقر کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت قنداب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ اس نے جو تمام اہل شہر کو مدعو کیا تھا وقت معینہ پر سب حاضر ہوئے ایوان سلطانی میں فرش ہوا عزیزان شاہی
کے واسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کی گئی جو لوگ عزیزوں میں سے آئے وہاں بیٹھے عوام کے واسطے
الگ فرش تھا جب سب لوگ جمع ہو چکے تو ملازمین نے قنداب جادو سے آکر عرض کی حضور نے
جن جن کو طلب فرمایا تھا وہ سب حاضر ہیں قنداب جادو آگے بڑھا جہاں بدیع الملک نوجوان
تشریف رکھتے تھے وہاں آیا عرض کی اے شہریار اگر اجازت ہو تو میں سب کو مسلمان ہونیکی ہدایت کروں
بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے باواز بلند کہا کہ میں نے آپ حضرات کو اس
واسطے تکلیف دی ہے کہ جو جو صاحب میرا ساتھ دینا قبول کریں اور اطاعت آقائے نامدار بدیع الملک
ذی وقار کی منظور کریں وہ اپنے دین باطل یعنی آئینہ پرستی کو ترک کر کے مشرف باسلام ہوں اور جس کو اسلام اختیار
کرنے سے انکار ہو وہ اس محفل سے اٹھ جائے قنداب جادو نے جو یہ بات باواز بلند کہی بعض لوگ جو
بالکل سیاہ قلب تھے وہ محفل سے اٹھے قنداب جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ انکو گرفتار
کر لو جانے نہ دو ملازمین قنداب نے انکو گرفتار کر لیا جو لوگ محفل میں بیٹھے رہے اُن سب نے اقرار کیا
کہ ہم شرف اسلام حاصل کرنا چاہتے ہیں قنداب جادو ایک ایک شخص کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ آپ نے اپنے
دین باطل کو ترک کیا سب نے بخوشی اقرار کیا جب قنداب جادو نایاب جادو کے پاس آیا کہا
کیوں بھائی تم نے بھی اپنا دین باطل ترک کیا یا نہیں نایاب جادو نے کہا میں اسکا جواب دونگا میری
طرف سے خاطر جمع رکھو اسلام ضرور قبول کر دونگا مگر چند شرطیں مجھکو تمہارے آقائے نامدار سے کرنا ہیں اور
کچھ امور ضروری دریافت کرنا ہیں جب وہ مدارج طے ہو جاوینگے میں دین آئینہ پرستی ترک کر دونگا کچھ آپ
سے بھی چند امور بیان کرنا ہیں قنداب جادو نے کہا پھر وہ کسوقت بیان کئے جاوینگے اس وقت آقائے
نامدار بھی تشریف رکھتے ہیں اور میں بھی موجود ہوں اس سے بہتر وقت نہیں ملیگا چلو میں آقائے نامدار کا
سامنا کرا دوں اُنسے جو جو باتیں پوچھنا ہوں دریافت کر لو مگر کوئی امر خلاف تہذیب نہ ہو نہ کوئی کلمہ خلاف
شان زبان سے نکالنا نایاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں میں جس وقت آقائے نامدار سے بات کرونگا
وہ بہت خوش ہونگے قنداب جادو نایاب کو اپنے ہمراہ لیکر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض
کی اے شہریار یہ میرا بھائی ہے کچھ امور ضروری دریافت کرنا چاہتا ہے اگر لائق سماعت ہوں تو اس کو جواب
شافی عنایت فرمائیے گا ورنہ جو مزاج مبارک میں آئے اس کے متعلق آپکو اختیار ہے بدیع الملک نے نایاب کو اپنے
پاس بلا کے بٹھایا بشفقت فرمایا اے نایاب جادو تم کیا بات تحقیق کرنا چاہتے ہو نایاب نے عرض کی اول تو
یہ بات پوچھنا ہے کہ اگر میں آئینہ پرستی ترک کر کے مذہب اسلام قبول کر دونگا تو علاوہ نفع عقبٰے کے دنیاوی
نفع کیا ہوگا اگر کوئی نفع دنیوی بھی ہو تو ایسا کیا جائے بدیع الملک نے فرمایا دوسری بات بھی بیان کرو
نایاب نے کہا جب تک اس کا جواب نہ ملیگا دوسری بات نہ بیان کرونگا قنداب نے کہا نفع دنیوی سے

کہا مراد یہ ہی نایاب نے کہا کچھ زر و جواہر مال و اسباب اگر مجھے نفع دیتا ہی قنداب نے جواب دیا کہ جسقدر مال و اسباب کہو اسی وقت ممکن ہی نایاب جادو نے کہا اس طرح مین بھی کر سکتا ہون کہ جو کچھ آپ کو ضرورت ہو مین موجود کرون پہلے جواہرات طلب فرمایئے مجھکو دکھایئے جو میرے پسند ہوگا لیلونگا قنداب نے کہا ای نایاب مین نے اگر یہ بات تجھسے کہی کہ میرے پاس جو کچھ مال و متاع ہی اُس کا مالک سوائے تیرے دوسرا نہین آج تو بے مجھسے جواہرات کس طرح طلب کرتا ہی نایاب نے کہا جناب وہ وقت اور تھا اب اور زمانہ ہی قنداب نے کہا مین وعدہ کرتا ہون کہ جو چیز تجھکو مرغوب ہوگی مین دینے مین عذر نکرونگا نایاب نے کہا اس وقت مرحمت فرمایئے وعدے پر نٹالیے قنداب نے بدیع الملک کی طرف دیکھا بدیع الملک نے فرمایا اگر تمہین دینا منظور ہی تو اسیوقت دیدو جب تک نایاب جادو مال و اسباب اپنے قبضے مین نکریگا اُس وقت تک مسلمان نہوگا قنداب جادو نے عرض کی مجھے اجازت مرحمت ہو کہ اس کو اپنے ہمراہ لیجاؤن بدیع الملک نے اجازت دی قنداب جادو نایاب جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا جواہر خانے مین لیجا کر سب جواہرات اسکو دکھایا اس نے بہت کچھ پسند کیا قنداب جادو سے کہا مین نے پسند تو کیا مگر اس وقت یہان سے لیجانا مشکل اور چھوڑنا بھی دشوار ہی قنداب نے ہنسکر کہا ای نایاب آج تجھکو کیا ہو گیا ہی اگر تجھے کسی کا اعتبار نہین ہی تو کنجیان مجھسے اپنے پاس رہنے دے جب دولت سے فراغت پانا جس وقت جی چاہے جو چیز پسند کر لے لینا نایاب نے خوشی خوشی کنجیان لیکر اپنے قبضے مین کین کہا مین چاہتا ہون کہ ایک دم بھر کے واسطے اپنے مکان پر جاؤن ابھی حاضر ہونگا دیر نہوگی قنداب نے اجازت دی نایاب نکلی جن جن لوگون کو اپنے ہمراہ لایا تھا سب کو لیکر وہین گیا جہان خلوت مین نایاب اصلی ست باندھ ہوئی تھین وہان آیا اپنا رنگ روغن چھڑاکر پھر نامہ دار کی صورت بنائی نایاب اصلی کو زنبیل سے نکال کر ایک پلنگڑی سامنے بچھی تھی اسپر لٹا کے ہوشیار کیا نایاب کی جو آنکھ کھلی اپنے کو پلنگڑی پر پایا دیکھا سامنے وہی نامہ دار موجود ہی جسکو جواہرات دیا تھا نایاب نے کہا ای شخص مین کس حال مین تھا نامہ دار نے کہا آپ آرام فرماتے تھے مین رسید جواہرات کی لیکر آیا ہون آپ کے بھائی صاحب نے تاکید فرمائی ہی جلد تشریف لے چلئے بلکہ اُنسے یہ کہیے گا کہ مین عرصہ سے یہان موجود تھا ابھی ایک ضرورت سے اپنے مکان گیا تھا اور اگر وہ دریافت کرین تو خاموش رہیے گا کیونکہ جو لوگ دیر کرتے ہین آپ کے بھائی صاحب نے اُنکی بڑی شکایت کی ہی میرے نزدیک بہتر ہی کہ آپ وہان پہونچ کے کچھ نہ فرمایئن خاموش رہین قنداب جادو کے خلاف ہوگا نایاب نے کہا ای نامہ دار مین ایسا ہی کرونگا مگر مجھے اس وقت تعجب ہی کہ مین کیونکر سو گیا اور ایسی تنہائی مین سوتا رہا کوئی میرے پاس نہ آیا یہان تک مجھکو یاد ہی کہ مین نے جواہر خانے سے جواہرات منگا کر تمہارے سپرد کیا تھے ایک ڈبیا مجھے دکھائی ڈبیا مین نے کھولی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا نامہ دار نے کہا آپ نے ڈبیا سے دانہ یاقوت نکالکر دیکھا مجھکو رخصت کیا بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی کے سامنے نہ جانا مین پوشیدہ ہو کر سلطان کی خدمت مین گیا لوگون کو یہ شک ہوا کہ آپ یہان خلوت مین ہین اسی وجہ سے کوئی نہین آیا اب زیادہ عرصہ نہ کیجے تشریف لے چلیے نایاب جادو حیران تھا دروازے پر آیا دیکھا سواری تیار ہی سب لوگ منتظر کھڑے ہین نایاب نے کسی سے کچھ نہ کہا نامہ دار کو رخصت کر کے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قنداب جادو کیطرف روانہ ہوا

نامہ دار جواہر خانہ **قنداب** تک تو اُسی صورت میں آیا جب در جواہر خانہ پر پہونچا اپنی صورت بھر **نایاب**
جادو کی بنائی کنجیاں لیئے ہوئے جواہر خانے کے اندر گیا جسقدر بیش قیمت جواہرات تھے سب زنبیل
میں داخل کیا وہاں سے دوسرے کوٹھے کی طرف گیا کوٹھے کو کھولا مگر ہاں کا پتہ نہ پایا بہت دیر تک تلاش کرتا
رہا آخر مجبور ہو کے اور کوٹھوں میں گیا لیکن مال نہ ملا مجبور ہو کے پھر صحبت **قنداب** میں آیا دیکھا **قنداب**
جادو انتظام کر رہا ہے نایاب جادو ایک طرف بیٹھا ہے جب قنداب نے **نایاب** کو دیکھا کہا اے **نایاب**
تم اپنے کار ضروری سے فراغت کر آئے نایاب کو نامہ دار کی بات یاد آئی عرض کی حضور میں عرصے سے یہاں
حاضر ہوں ایک کام کے واسطے اپنے مکان پر گیا تھا فراغت کر کے پھر حاضر ہوا قنداب نے کہا اب آقائے نامدار
کی خدمت میں چلو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جو تمہاری شرط تھی اب وہ بھی پوری کی گئی نایاب نے کہا بھائی صاحب
آپ نے میری کیا شرط پوری کی قنداب نے کہا تم نے جواہرات بیش بہا مجھے طلب کیا میں نے تمہیں کنجیاں
دیں اب اور کیا چاہتے ہو قنداب سے جو یہ بات نایاب نے سنی کہا بھائی صاحب آپ نے خود اپنے نامدار
کی معرفت مجھے جواہرات بیش قیمت اس وعدہ پر بھیجا تھا کہ بعد ختم صحبت واپس دیا جائیگا میں نے
آپ سے کب جواہرات طلب کیا قنداب نے کہا اے نایاب کیا تمہیں مسلمان ہونا منظور نہیں ہے
نایاب نے کہا میں نہیں سمجھا کہ آپ مجھے مسلمان ہونے کی کیوں ترغیب دیتے ہیں قنداب نے کہا
تمہیں یہ بات معلوم نہیں آخر کیوں میں نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی اور اسی واسطے یہ صحبت مقرر کی ہے
کہ جسکو آقائے نامدار کی اطاعت منظور ہو وہ مسلمان ہو اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرے وہ میری
محفل سے اٹھ جائے ابھی تمہارے سامنے میں نے باواز بلند یہ بات کہی تھی جو لوگ سیاہ قلب تھے محفل
سے اٹھے میں نے انہیں قید کر لیا ہے قتل کرونگا جب میں نے تجھے دریافت کیا تو تُنے کہا کہ میں کچھ ضروری
بات میں آقائے نامدار سے کرنا چاہتا ہوں میں تمہیں اُنکے پاس لیگیا وہاں تُنے جواہرات طلب کیا اور یہ
اقرار کیا کہ جب میں جواہرات پاؤنگا تو یہاں لاؤنگا میں تمہیں اپنے ہمراہ کوٹھے میں لیگیا تھے کہا ابھی جواہرات
کا لیجانا مشکل ہے اور یہاں چھوڑنا بھی دشوار ہے میں نے احتیاط کیواسطے تمہیں کنجیاں دے دیں تُنے مجھسے اپنے
مکان جانیکی اجازت چاہی میں نے تمہیں رخصت دی اب اس وقت یہ عذر پیش کرتے ہو کہ میں کسی
بات سے واقف نہیں اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو تمہارے واسطے بھی وہی بند وبست کیا جائیگا
نایاب جادو نے کہا بھائی صاحب میری کیا مجال ہے جو آپ کے خلاف کوئی کام کروں مگر میں حیران ہوں
کہ آپ اس وقت کیا فرماتے ہیں میں دین آتش پرستی ترک کرنے سے انکار نہیں کرتا ہوں مگر آپ یہ تو
فرمائیں کہ میں نے آپ سے جواہرات طلب کیا کوئی اس امر کا گواہ بھی ہے **قنداب جادو** نے کہا جو لوگ
میرے ہمراہ کوٹھے تک گئے تھے وہ سب گواہ ہیں نایاب نے عرض کی میرے پاس آپکے ہاتھ کی لکھی رسید موجود ہے
جب میں نے آپکو جواہرات روانہ کیا آپنے اس کی رسید اپنے نامہ دار کی معرفت مجھکو روانہ فرمائی تھی
بلکہ جس وقت آپ کا نامہ دار رسید لیکر میرے پاس گیا میں سو رہا تھا اسی نے جاکر مجھے کہا کہ آپ اب تک
خواب غفلت میں مشغول ہیں وہاں جلسہ شروع ہو گیا جلد جائیے خبر دار یہ بات اُن پر ظاہر نہ کیجئے گا کہ میں جلسہ
میں موجود نہ تھا ورنہ بہت آزردہ ہونگے آپ کہ سکیئے گا کہ میں قبل سے جلسے میں موجود تھا ایک ضرورت
سے ذرا اپنے مکان پر گیا تھا **قنداب جادو** نے کہا اچھا میں بھی رسید دیکھوں **نایاب جادو** نے

رسید اسی وقت دی قنداب نے اپنی مہر دیکھی گھبرا گیا کہا ای نایاب میں نے ہرگز یہ رسید نہیں لکھی
نایاب نے عرض کی بعض امور تو میرے نسبت بھی ایسی وقوع میں آئے کہ جنکے سبب سے مجھے بھی
حیرت ہے قنداب نے کہا بیٹے تم آقائے نامدار کی خدمت میں چلو اسلام سے مشرف ہو جاؤ انکی نسبت گفتگو
ہو جائیگی اور یہ امر خلاصہ ہو گا نایاب جادو اپنی جگہ سے اٹھا قنداب کے ہمراہ بدیع الملک کے
پاس آیا قنداب نے ہاتھ باندھکے عرض کی ای شہریار آپ کے سامنے نایاب جادو نے کیا اقرار کیا تھا بدیع الملک
نے کل کیفیت بیان کی قنداب نے کہا ای نایاب آقائے نامدار جو فرما رہے ہیں اس کو تو یقین
کرتے ہو نایاب نے عرض کی اس کلام کے راست ہونے میں شک نہیں مگر گنجہای جواہر خانگی میرے پاس
نہیں ہیں اور نہ میں نے پائیں نہ اس ترکیب کی گفتگو آئی بھلا مجھے آپ سے اس ترکیب کی گفتگو
کرتے کبھی کسی نے دیکھا ہے میں اس وقت جسقدر مال و اسباب رکھتا ہوں اگر آقائے نامدار
قبول فرمائیں تو تصدق کرکے تقسیم غربا کو تقسیم کر دوں مجھے کیا ضرورت تھی جو میں طمع ظاہر کرتا اور مال دنیا کے لالچ
سے اپنا مذہب تبدیل کرتا بدیع الملک اس کلام کو سنکر ہنسے فرمایا ای قنداب اس معاملے میں دخل نہ دو
مجھے ایک گمان ہے یقین ہو کر ضروری بات ہے قنداب نے عرض کی عاجز ہوں سے ارشاد فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا تھوڑے عرصے میں وہ بات ظاہر ہو جائیگی مجھکو اسیوقت خیال تھا مگر یقین کامل نہ ہوا تھا اب تصدیق
ہو گئی تم تردد نہ کرو عجب کی بات نہیں ہے تھوڑی دیر میں سب حال خلاصہ ہوا جاتا ہے یہ فرما کر نایاب
جادو کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا نایاب جادو مسلمان ہو اپنی جگہ پر جا کے بیٹھا جلسہ آراستہ ہوا اور بار بنشاط کی آمد
ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک زہرہ جبین مہ تمکین زیور بیش قیمت زیب جسم کئے ہوئے ناز و ادا سے
خراماں خراماں محفل میں آئی ہے بدیع الملک نازنین کی صورت دیکھکر ہنسے قنداب نے بدیع الملک کو
متبسم کناں پایا کہا آقائے نامدار کی نظر اس مہ جبین پر پڑی یہی سبب تبسم ہے یقین ہے کچھ پسند خاطر ہوئی ہے یہ سوچ
کے محفل سے اٹھا اس نازنین کے قریب آیا کہا ای مہ جبین میرے ہمراہ چل اس نازنین نے جواب دیا کہ صاحب
میں اس وقت اپنے کمال کے ظاہر کرنیکو اس محفل میں آئی ہوں آجتک کسی محفل میں نے نہ پائی جو اپنا کمال
ظاہر کرتی آج یہاں خاص و عام جمع ہیں اپنا کمال دکھاؤنگی دیکھوں اور ہمیشہ کیا کرتی ہیں قنداب نے کہا
ای مہ جبین تیرے کامل ہونے میں شک نہیں مگر اب یہ بات بہت مجھے ناگوار ہے کہ تو محفل میں رقص و سرود کا
شغل کرے نازنین نے جواب دیا کہ صاحب اگر آپ کی نگاہ مہر ہے تو خاطر جمع رکھیے میں نے آجتک بہت بڑے
بادشاہ ہو گی ہیں نہیں سنی قنداب نے کہا ای مہ جبین میں تجھے زنانہ ملک جانتا ہوں کیا مجال میری جو تیری طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھ سکوں مگر ایک سبب عظیم ہے اس کا ابھی ظاہر کرنا اچھا نہیں ہے مگر اتنا کہونگا کہ تو بڑی صاحب قابل
ہے تجھے بہ مصاحبت جلد بشاہ ہو جائینگا نازنین نے کہا میں نے ایسے فقرے بہت سنے ہیں میں ہرگز
تمھارے کہنے کا اعتبار نہ کرونگی اور تمھارے ہمراہ محفل سے نہ چلونگی تم یہاں کے بادشاہ ہو اگر کوئی ظلم بھی تجھے
ہو جائیگا تو لوگ اسکو عدل سمجھینگے قنداب نے کہا ای نازنین بڑے تعجب کی بات ہے میں تجھکو عاقل دانشمند
جانتا ہوں مگر تو میرے کہنے کو قبول نہیں کرتی نازنین نے جواب دیا آپ نے مجھے دلبر ٹھہرا دیا ہیں مگر میں آپ کے
ہمراہ یہاں سے نہ چلونگی میرا نقصان ہو گا اگر محفل میں اپنا کمال دکھاؤنگی آپ کے آقائے نامدار کی وجہ سے بہت کچھ
انعام پاؤنگی خلعت فاخرہ ملیگا زر و جواہر بیحساب حاصل ہو گا قنداب نے کہا ای نازنین اگر تو میرے ہمراہ چلے گی

تو تیرے جوڑے سے بڑھکے تجھکو دونگا نازنین نے جو یہ بات سنی کہا آپ پہلے اس امر کا اقرار کریں کہ مجھکو اپنے
محل تو نہ بنا سینگے قنداب نے کہا میری کیا مجال جو میں اس نگاہ سے تیری طرف دیکھ سکوں نازنین قنداب
کے ہمراہ ہولی قنداب نے دوسرا طائفہ محفل میں بلایا نازنین کو ہمراہ لیکر اپنے محل میں آیا نازنین نے کہا
پہلے وعدہ وفا ہو جائے اور میرے بیٹھنے کو جگہ تجویز فرمایئے قنداب جادو نے اسی وقت بہت کچھ مال
و اسباب نازنین کو دیا اپنی زوجہ کے پاس بٹھا کے پھر محفل میں آیا بدیع الملک نے قنداب جادو
کو بلا کر فرمایا کہ اس نازنین کو تم محفل سے کہاں لیگئے اب قنداب کو یقین کامل ہوا کہ آقائے نامدار کے منظور
نظر ہے ہاتھ باندھ کے عرض کی وہ نازنین اپنے فن میں کامل ہے عالم مستی میں اس کا گانا اچھا نہیں بعد اس جلسے
کے بعد جسوقت حضور طلب فرمائینگے وہ حاضر خدمت ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اگر کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو
تو میں اس سے کچھ ضروری باتیں اسی وقت کرنا چاہتا ہوں قنداب نے عرض کی میں اسیوقت انتظام
کرتا ہوں یہ کہکے باہر آیا اس نازنین کو محل سے طلب کیا ایک خالی خیمہ میں سب اسباب راحت مہیا کرکے
نازنین کو اس خیمے میں بٹھایا خود بدیع الملک کی خدمت میں آیا عرض کی وہ نازنین حاضر ہے بدیع الملک
اٹھکے قنداب کے ہمراہ اس خیمے میں آئے قنداب دروازے پر ٹھہر گیا بدیع الملک نے خیمے
کے اندر تشریف لاتے دیکھا وہ نازنین بیٹھی ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ صاحبقران سے مزاج کی
کیفیت بیان کرو نازنین نے جواب دیا میں صاحبقران سے نہیں واقف بدیع الملک نے کہا خواجہ اب
تمھاری چوری کھل گئی زیادہ اپنے تئیں پوشیدہ نکرو غرض بڑی حجت و تکرار کے بعد خواجہ نے اپنی صورت
اصلی ظاہر کی بدیع الملک نے لشکر کی کیفیت دریافت کی خواجہ نے کہا صاحبقران کو آپ کی تلاش ہے
خواجہ زادون سے کہا ہوکر بہت عرصے میں ملاقات ہوگی اس کے بعد اپنی کیفیت بیان کی بدیع الملک
خواجہ کے ملنے سے بہت خوش ہوئے خیمے سے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے باہر آئے دریچہ پر قنداب
جادو کھڑا تھا اس نے جو خواجہ کی صورت دیکھی حیران ہوگیا عرض کی آقائے نامدار یہ کون صاحب ہیں
بدیع الملک نے کہا تم بھی سلام کرو یہ بڑے شخص ہیں قنداب نے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا میں
خالی سلام نہیں لیتا جب تک مجھکو نذر کوئی نہیں دیتا قنداب نے اسیوقت خواجہ کو نذر دی بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار وہ نازنین کہاں ہے بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت نہ پوچھو یہ عجب بات
تھی سوا میرے یا صاحبقران کے دوسرے کا کام نہ تھا جو خواجہ کو اس وقت میں پہچان لیتا قنداب جادو
چپکے خاموش ہو رہا بدیع الملک خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے محفل میں آئے خواجہ نے بدیع الملک
کی کیفیت دریافت کی شاہزادے نے اپنا سب حال بیان کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نوجوان
جب فریضہ سحری سے فراغت پا چکے شہر کی سیر کو قنداب جادو کے ہمراہ نکلے دن بھر سیر کی قریب شام
واپس آئے سات روز تک بدیع الملک قنداب کے شہر میں رہے آٹھویں روز علی الصباح شاہزادے
نے قنداب جادو سے کہا اب تمھاری خوشی ہوگی مناسب ہے کہ اب یہاں سے ہمیں جانے کی اجازت
دو کہ صاحبقران بہت متردد ہیں قنداب جادو بہت مضطر ہوا مگر بدیع الملک نے منظور نکیا کہا
آج شام تک مجھکو رخصت کرو قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار یہ امر غیر ممکن ہے میں نے لشکر میں بھی ابھی
اطلاع نہیں دی ہے وہ لوگ بھی بے سر و سامان ہیں آج انکو اطلاع کیجائیگی علاوہ اسکے امور سلطنت کا بندوبست

کرتا ہو کسی ایسے شخص کو یہان کا حاکم قرار دیتا ہو جسکے قبضے سے ساحر سلطنت دست سکین بدیع الملک نے
یہ سنکر فرمایا اے قنداب تم اپنے ملک مین براحت و آرام بسر کرو مجھکو جانے دو اگر حیات مستعار باقی ہی
تو بعد فتح طلسم اس طرف آئینگے صاحبقران زمان بھی ہمارے ہمراہ ہونگے پھر تمہارے مہمان ہونگے
قنداب نے عرض کی غلام رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر زندہ نہ رہیگا بدیع الملک نے فرمایا
اب میری زبان سے یہ بات نکل گئی ہی مین آج ہی یہان سے کوچ کرونگا قنداب جادو نے عرض کی آپ
یہان سے کسی قریب کے صحرا مین تشریف لیجائین انشاء اللہ تعالی دو ایک روز کے عرصے مین غلام بھی
حاضر ہوگا بدیع الملک نے اس بات کو پسند کیا قنداب جادو نے چند ارکان کچھ لشکر بدیع الملک کے ساتھ
کردیا شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا قریب شہر ایک صحرا تھا اُس روز وہین آکر سب مقیم ہوئے قنداب جادو
نے دو روز مین انتظام سلطنت سے فراغت پائی اکلیل حق پرست کو تخت پر بٹھایا لشکر گران اور خزانہ بیشمار
ہمراہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے اُس شب وہین قیام کیا دوسرے
روز بعد نماز صبح وہان سے حسب صلاح قنداب جادو ایک جانب کو لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ فرمایا کہ ذکر انکا
وقت پر آئیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو کیفیت قنداب جادو کی سنکر اپنے ٹھکانے سے آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا دو روز کے بعد
آئینہ اندام کے مکان پر پہونچا دربانون نے اسکو روکا کہا ہم جاکر تمہاری اطلاع کرتے ہین ابھی جانے کا ارادہ
نکرو سیراب جادو ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے دربانون نے کہا یہ ایک شخص کہین سے
آیا ہو زیارت خداوند کا مشتاق ہو جاکر اطلاع کرو اگر خداوند اجازت دین تو اسکو اپنے ہمراہ لیجانا چوبدار اندر آئے
آئینہ اندام جادو سے عرض کی کہ خداوند کو تو سب کیفیت معلوم ہی مگر حسب قاعدہ ہم لوگ عرض کرتے
کہ ایک بندہ در دولت پر حاضر ہو تمنائے زیارت رکھتا ہو اسکے بارے مین کیا حکم ہو آئینہ اندام جادو نے کہا
مجھے معلوم ہو سیراب جادو آیا ہو اپنے بھائی کی شکایت لایا ہو اسوقت اسکے پاس زمرد و مژگان و تورج
اور اشراق بیٹھے باتین کر رہے تھے تورج نے کہا یا خداوند یہ کیا شکایت لایا ہو آئینہ اندام نے کہا اسکا بھائی
ہمارا بندۂ خاص ہو اور ہمنے اُسے لفعت طلسم کی حکومت دی ہو خداوند ثانی اُسکا لقب ہو اُس پر بھی سب راز
پوشیدہ ظاہر ہوتے ہین ہمنے علاوہ حکومت کے اُسکو قدرت خداوندی بھی کچھ دی ہو اسنے بالفعل مسلمانون سے
مل کر نعمت اپنا طریقہ ترک کردیا ہو اور مسلمان ہوگیا ہو سیراب اُسکی شکایت کرنے کو آیا ہو مین اُسکو ابھی
قائل کرونگا یہ کہکے آئینہ اندام نے چوبدارون سے کہا کہ اسکو ہمارے سامنے لاؤ ہم اُسکو سمجھا دین وہ جاکر اپنے
بھائی سے ملے چوبدار باہر آئے کہا اے سیراب جادو تمہین خداوند یاد فرماتے ہین سیراب جادو چوبدارون کے
ہمراہ اندر آیا پہلے اس گمراہ نے آئینہ اندام کو سجدہ کیا پھر سامنے بیٹھ گیا آئینہ اندام نے کہا اے سیراب
قنداب جادو مسلمانون سے مل گیا اور اپنا مذہب تبدیل کردیا سیراب نے ہاتھ باندھکر کہا آپکو خود یہ کیفیت معلوم
ہوگئی ہو اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہو جو کچھ آپ حکم فرمایئے وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا مجھکو تحقیق یہ
معلوم ہوا کہ قنداب جادو جسکو ہمنے کچھ قواعد خداوندی تعلیم فرمائے ہین وہ اس طرح سے مسلمان ہوجاتا ہو محض اپنے

ایک حکمت کی ہو مسلمانون کو اپنے دین مین پھنسایا ہو اب رفتہ رفتہ سب کو آئینہ پرست بنائیگا سیراب نے کہا
خداوند نے جو کچھ فرمایا یہ سب بہت صحیح ہو مگر تعجب یہ ہو کہ اسنے آئینہ پرستون کو جو بڑے بڑے لوگ تھے اور
جنھین ہم لوگ بزرگان دین سمجھتے تھے انکو ذلت و خواری سے گرفتار کر لیا ہو اور یقین ہو کہ اب انکو قتل کر ڈالے
آئینہ اندام نے کہا یہ سب تمھارا خیال ہو قدرت نے ابھی تک ان لوگون کی ایسی تقدیر نہین کی ہو جو کوئی انکو
قتل کرے مگر تم اپنی کوشش کرو کہ قندآب نے بدیع الملک کو اسیر کیا ہو اور انکا دوست بنا ہو تم لشکر حمزہ
کو جا کر تباہ کرو انمین سے ایک کو آزاد نہ چھوڑو جہانتک ممکن ہو سب کو گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ مین انکے
دلون مین نور آئینہ پرستی اتار دون مگر اس بات سے ہوشیار رہنا حمزہ صاحب تحفہ جات ہو اسم اعظم بھی انکے
پاس ہو اگر اس سے بے بچے دغا کرو گے زک اٹھاؤ گے قدرت کچھ دخل نہ دیگی اور اگر قدرت کی مرضی
کے موافق کام کرو گے مین یقین وہ نام دونگا کہ بڑے بڑے ساحر اور بڑے بڑے بہادر رشک کرینگے
سیراب جادو نے کہا جو کچھ حکم خداوندی ہو مین بسر و چشم بجا لاؤن آئینہ اندام جادو نے کہا قدرت کی یہ
مرضی ہو کہ تم جا کر حمزہ وغیرہ سے مل جاؤ اور انکا اسم اعظم بند کر دو اور حرز ہیکل وغیرہ اپنے قبضے مین کر دو اور ایرج
کے پاس ایک چادر نیلگون ہو کہ اسکو طیلسان ادریسی کہتے ہین اس پر قبضہ کرو جب یہ سب چیزین تمھارے
قبضے مین آجائین اسوقت سب کو مبتلاے سحر کر کے گرفتار کر لو اس انتظام سے قدرت کی یہ مراد ہو کہ حمزہ اور
ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف نہو کیونکہ وہ لوگ قدرت کو بہت پیارے ہین سیراب جادو نے کہا آپنے
جو کچھ فرمایا یہ بہت مناسب ہو مین ایسا ہی کرونگا مگر ایک بات کا امیدوار ہون کہ کچھ ساحر میرے ہمراہ کیے جائین
آئینہ اندام نے کہا یہ اسی وقت ممکن ہین یہ کہکر اشراق سے کہا سیراب جادو کے ہمراہ کچھ ساحران جلیل کیے جائین
تاکہ یہ جا کر حمزہ کو گرفتار کر لائے اشراق اسی وقت آئینہ اندام سے رخصت ہوا زمرد وغیرہ بھی اسکے
ہمراہ ہوئے سیراب جادو بھی ساتھ آیا اشراق سیراب جادو کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر کی اسی وقت
اپنے ملازمین کو طلب کیا کہا جا کر اولاک جادو اور مرعوب جادو اور سماق حباد جادو اور دلفگار جادو کو
اطلاع دو کہ مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بارادہ سفر میرے پاس آئین ہرکارے اسی وقت روانہ ہوئے ان
ساحرون کو جا کر اطلاع دی سب نے اپنے اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیا سامان سفر بھی درست کیا اسی وقت سب
اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے سب سے کہا کہ تم لوگ سیراب جادو کے ہمراہ جاؤ اور جو کچھ
یہ کہین اس پر عمل کرو انکے حکم کو میرے کہنے سے زیادہ ماننا خداوند نے انکو ایک کام کے لیے بھیجا ہین سب
ساحرون نے کہا جو کچھ یہ کہینگے ہمین بسر و چشم منظور ہوگا کیا مجال جو انکے خلاف کرین اشراق نے اسیوقت سب کو
رخصت کیا سیراب جادو سے بروقت روانگی یہ کہدیا کہ جو کچھ خداوند نے کہا ہو اسکے خلاف نہ کرنا ورنہ انکو ناگوار
ہوگا ایسا نہو جھنجلا کے کوئی بری تقدیر کر دین کہ مفت مین تمھاری جان جائے سیراب جادو نے کہا مین ایک
حرف کم و بیش نہ کرونگا جو کچھ انھون نے فرمایا ہو وہ بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ کہکر سیراب جادو رخصت ہوا آئینہ اندام
نے اسکو یہ بتا دیا تھا کہ صاحبقران سے قریب مرحلہ خوفین ملاقات ہوگی یہان سے براہ راست وہین جانا راستے
مین کہین قیام نہ کرنا سیراب جادو سب کو اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خوفین کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب امیر مع آفتاب علم کے کہنے سے بدیع الملک کی تلاش کو روانہ ہوے کئی روز کے بعد ایک صحرا مین پہنچے

صاحبقران نے دیکھا تھوڑی دور پر ایک دیوار آتشین معلوم ہوتی ہو صاحبقران نے واقفکاران طلسم کو
طلب کیا سب لوگ حاضر ہوئے امیر نے دیوار کی اصلیت دریافت کی سب نے گذارش کی یہ مرحلہ
خونین کی دیوار ہو صاحبقران نے فرمایا اب راستہ کس طرف ہو سوا اُسکے کہ جس طرف سے ہم آئے
ہین اُسی طرف واپس چلین تو راہ ملے لوگون نے عرض کی آج یہان قیام فرمایئے کچھ تدبیر کیجائیگی امیر
نے اُسی وقت حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین ہم یہان قیام کرینگے ملازمین نے بعد تعمیل بارگاہین
آراستہ کین صاحبقران مرکب سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین داخل ہوئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے
امیر نے فرمایا یہ دیوار کس طرح بنائی گئی اور کہانتک دیوار بنی ہو ساحرون نے عرض کی یہ دیوار بہت
دور تک ہو فقط اُسی قدر راہ ہو کہ جسقدر ہم لوگون نے طے کی اب آگے نہین جاسکتے دیوار ہر طرف لگی راستہ
نہین ہو ایک سمت ایک دریا ہو اُسے دریاے آتش رواں کہتے ہین وہان بھی بہت کچھ لشکر ساحر موجود
ہین اور سب ساحر مدد کے منتظر ہین اُس طرف بھی جانا اچھا نہین ہو اور راستہ بھی نہین ہو دریا کے بعد پھر
مرحلے کی دیوار ہو صاحبقران نے فرمایا اس مرحلے مین داخلہ کرنا چاہیے جب مرحلہ فتح ہوجائیگا راستہ صاف
ہوگا واقفکاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران مرحلے کا بے طلسم کشا فتح ہونا دشوار ہو گو یہ بات ضرور
ہو کہ آپکے سامنے اُس مرحلے کی اور اس طلسم کی کوئی حقیقت نہین ہو مگر جبتک فراکت طلسم کشا نہوگی مرحلہ
کسی طرح فتح نہوگا صاحبقران نے فرمایا اگرچہ مرحلہ فتح نہوگا راستہ تو ملجائیگا سب نے عرض کی شاید یہ بات
ممکن ہو امیر نے فرمایا کل انشاء اللہ تعالی مرحلے مین چلینگے لشکر مین اطلاع کردیجائے کہ سب لوگ تیار رہین
خواجہ کی بھی کیفیت نہین معلوم ہوئی اور بدیع الملک کے واسطے بھی جانا ضرور ہو جہانتک جلد ہوسکے ہر کام
مین تعجیل کیجائے مریخ آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی بہادران فوج تیاری کرنے لگے شب بھر
صاحبقران وہین مقیم رہے صبح کو مع تمام لشکر در مرحلہ کی طرف روانہ ہوئے دن بھر راستہ طے کیا شب کو
مرحلے کا دروازہ ملا امیر نے فرمایا اسوقت اندر چلنا صلاح نہین ہو شب بھر یہان بھی قیام کرو صبح کو نامہ یہان
کے حاکم کو بھیجینگے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف
لائے اور سب سپاہ و غیر ساحر اپنے اپنے خیام مین داخل ہوئے امیر نے نامہ بھی اسی وقت تحریر کیا مضمون نامہ کا
یہ تھا کہ اے خونین چشم جادو ہم ایک ضرورت سے جاتے ہین بہتر ہو کہ ہمین مرحلے کے اُس پار جانے دو
راہ نہ روکو آئندہ جو تمھارے مزاج مین آئے ہمسے شکایت نہ کرنا اگر ہم زبردستی اس مرحلے سے نکل جائین
یہ نامہ لکھکر مریخ آفتاب علم کے سپرد کیا فرمایا صبح کو کوئی سردار اس نامے کو لیجائیگا وہان سے جواب لائیگا
مریخ نے نامہ اپنے پاس رکھا صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت برخاست کی خوابگاہ مین تشریف
لائے تھوڑی دیر آرام فرمایا تھا کہ صداے اذان صاحبقران کے گوش مبارک مین پہونچی امیر بستر خواب
سے اُٹھے اطاعت باری مین مشغول ہوئے بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے دیکھا مریخ آفتاب علم
متحیر بیٹھا ہو امیر نے مریخ سے فرمایا اے مریخ تمھین اس وقت مین کچھ متردد پاتا ہون اسکا کیا سبب ہو مریخ
نے عرض کی غلام کو تنہا حیرت نہین ہو بلکہ جو لوگ یہان کے بڑے بڑے واقفکار ہین وہ سب متحیر ہین جو
دروازہ طلسم کے مرحلے کا کل نظر آیا تھا آج غائب ہوگیا ہو بہت دور تک ساحر گئے کہین پتہ نہ ملا آخر مجبور

ہو کے واپس آئے صاحبقران کو بھی حیرت ہوئی امیر نے فرمایا یہ کیا سبب ہوا کہ دروازہ نگاہ سے غائب
ہو گیا مرج نے عرض کی یا صاحبقران یہاں کے واقفکار جو لوگ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہیں وعدہ کا ہوا وہ دروازہ
نہ تھا بلکہ مرحلے کے نگہبانوں نے سحر کیا تھا اور سحر سے ایک دروازہ بنا کے دکھایا تھا جنے اُس وقت ان دروازہ
کا امتحان نہ کیا اسقدر غلطی ہوئی دروازہ یہاں سے بہت دور ہے کیونکہ راہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے ہم
نے اُسی وقت وہاں سے کوچ کیا تا شام راہ طے کی جب آفتاب غروب ہوا صاحبقران کو ایک پھاٹک غائبانہ
نظر آیا امیر نے واقفکاران طلسم کو طلب کیا فرمایا اس دروازے کو دیکھو اگر یہ در اصلی ہے تو یہاں قیام کریں
ورنہ آگے بڑھیں واقفکاران طلسم نے بہت بہت سحر کیے مگر دروازہ اپنی جگہ پر قائم رہا سب نے امیر
سے عرض کی یا صاحبقران یہ دروازہ اصلی ہے آپ یہیں تشریف رکھیں اب کچھ خوف نہیں ہے امیر نے مرج
سے کہا بارگاہیں استادہ ہونے کو کہو مرج نے بارگاہیں استادہ کرائیں صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف
لے گئے اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیموں میں گئے صاحبقران نے سب کو طلب فرمایا تھوڑی دیر تک
صحبت رہی جب رات زیادہ گئی امیر نے محفل کو برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ میں گئے
استراحت پذیر ہوئے جب شب گذری روز ہوا صاحبقران نے فریضہ صبح کو ادا کیا بارگاہ میں سب
سردار حاضر ہوئے صاحبقران چاہتے تھے کہ نامے کی بابت ذکر کریں کہ مرج آفتاب علم نے آکر عرض کی
یا صاحبقران جو مشکل کل درپیش ہوئی تھی وہی آج بھی ہے دروازے کا کہیں پتہ نہیں معلوم ہوتا صاحبقران
کو کمال تعجب ہوا واقفکاران طلسم سے فرمایا عجب کی بات ہے کہ آپ لوگوں نے کل بہت اچھی طرح سے
دروازے کو شناخت کر لیا تھا مگر آج پھر وہی مشکل درپیش آئی اسکا کیا سبب ہے معلوم ہوتا ہے خونین چشم جادو کو
ہمارے آنے کی اطلاع ہو گئی اُسنے یہ سب بندوبست کیے ہیں ساحروں نے عرض کی یا صاحبقران
آج تشریف لے چلیے جس وقت دروازہ نظر آئے فوراً اندر چلے جائیں یہ اچھا نہیں ہے صاحبقران کو یہ بات
پسند آئی اُسی وقت وہاں سے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو چند ساحر اسنے ہمراہ لیکر تلاش میں صاحبقران کی چلا تھا تین روز کے بعد مرحلہ خونین چشم جادو میں
پہنچا دیکھا ایک لشکر گران در طلسم کی تلاش میں جاتا ہے سیراب جادو نے پہچان لیا کہ صاحبقران کا ہی لشکر
ہے مگر رفع شک کے لیے ساحروں سے کہا جا کر دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہے ساحر آئے لوگوں سے دریافت
کیا واپس گئے سیراب جادو سے جا کر کہا آپ کا خیال بہت صحیح ہے یہ لشکر صاحبقران کا ہے سیراب جادو
نے کہا میں پہلے مالک مرحلہ سے جا کر مل لوں پھر اُنکے واسطے تدبیر کروں یہ کہکر ایک نامہ خونین چشم جادو
کو اپنے آنے کی اطلاع کا لکھا ایک ساحر کو وہ نامہ دیکر روانہ کیا ساحر نے نامہ لیجا کر خونین چشم جادو کو دیا
خونین چشم نامے کو پڑھکر بہت خوش ہوا کہا ہمارے یہاں سے کچھ لوگ جائیں بعزت و حرمت
سیراب جادو کو اپنے ہمراہ ہمارے پاس لے آئیں جو جو لوگ اسکے یہاں معزز تھے وہ نامہ دار سیراب
کے ہمراہ مرحلے سے باہر آئے سیراب جادو کو اپنے ہمراہ لے گئے خونین چشم جادو نے اسکی بہت خاطر کی
سیراب جادو نے کہا مجھکو خداوند نے یہاں اسواسطے بھیجا ہے کہ حمزہ اور ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف

نہ ہونے پائے میں اُنکو گرفتار کرون خونین چشم سے کہا اے سیراب جادو میں نے ان لوگون کے گرفتار
کرنے کی تدبیر کرلی ہے دو تین روز سے وہ سب پریشان ہین یقین ہے آج پھر در مرحلہ کی تلاش مین جاتے
ہون جب دن بھر چل چکینگے قریب شام اُنھین دروازہ معلوم ہوگا وہ وہان قیام کرینگے صبح کو دروازہ
نظرون سے غائب ہو جائیگا وہ لوگ مجبور ہوئے پھر کوچ کرینگے اسی طرح ہمیشہ مین اُنکو مبتلاے بلا
رکھونگا جس دن مزاج مین آئیگا گرفتار کرونگا سیراب جادو نے کہا اے خونین چشم جادو یہ بات بالکل خداوند
کے خلاف ہے مجھ سے فرمایا ہے کہ مین ان لوگون کی بھی خاطر منظور رہے اس طرح گرفتار کرنا کہ کسی کو تکلیف نہ ہوسکے
خونین چشم نے جواب دیا بھلا ممکن ہے کہ اُنکو بے تکلیف دیے کوئی گرفتار کرلے جب اُنسے کوئی مقابلہ کریگا
وہ لوگ بھی ضرور آمادہ کارزار ہونگے بے کشت وخون کے ممکن نہین کہ وہ لوگ گرفتار ہون سیراب جادو
نے کہا اے خونین چشم تم اس بات مین دخل نہ دو مین ان لوگون کو بے تکلیف دیے گرفتار کیے لیتا
ہون خونین چشم نے کہا تمھین اختیار ہے سیراب جادو اُس روز تو وہین مہمان رہا دوسرے روز علی الصباح
تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر مرحلے سے باہر آیا یہان صاحبقران زمان پر یہ کیفیت گذری کہ جب امیر لشکر
کو لیکر تلاش در مرحلہ روانہ ہوئے شام تک پریشان رہے قریب غروب آفتاب امیر کو پھر دروازہ نظر آیا
صاحبقران نے امراہیون سے فرمایا کہ اب ٹھہرنا مناسب نہین ہے دروازے کے اندر داخلہ کرو یہ فرماکر مرکب بڑھایا
در مرحلہ کے اندر تشریف لائے دیکھا میدان وسیع ہے کوئی عمارت کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے صاحبقران ایک طرف
روانہ ہوئے صبح تک رہروی کی سواے میدان کے عمارت نظر نہ آئی جب صبح ہوئی امیر نے واقفکاران
طلسم سے فرمایا تعجب کی بات ہے کہ ابتک کوئی قلعہ کوئی مکان نظر نہین آیا اکثر نشانات ایسے ملے جو کل کی
منزل مین طے کیے تھے سب نے عرض کی یا امیر جس دروازے مین داخلہ کیا تھا وہ در اصل دھوکا تھا بلکہ ساحرین
نے محض ہم لوگون کے گمراہ کرنے کو بنایا تھا امیر نے فرمایا خدا مالک ہے کوئی صورت پیدا ہو جائیگی اندر پہونچ ہی
جائینگے یہ ذکر تھا کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے اتنے عرصے مین
دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر تخت آتشین پر سوار گرداگرد ان آتش نشان ملازم کیے ہوئے
بہت سے ساحر سحر آزمائی کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا یہ ساحر ہمارے مقابلے
کیواسطے آتا ہے مریخ نے عرض کی خدا مالک ہے جو لوگ واقفکاران طلسم سے امیر کے ہمراہ تھے اُنھون نے
قریب آکر عرض کی یا صاحبقران یہ سیراب جادو ہے شہر قنداب مین رہتا تھا کہین معلوم یہان تک
کیونکر پہونچا اسکا بھائی قنداب جادو بڑا ساحر ہے آئینہ اندام نے اپنی طرف سے اُسکو نصف طلسم کا منتظم
قرار دیا ہے اشراق سے اُسکا مرتبہ زیادہ ہے جو لوگ گمراہ ہین وہ اُسکو خداوند ثانی کہتے ہین یہ اُسی کا بھائی
ہے نہین معلوم یہان کیونکر آیا امیر نے فرمایا خونین چشم نے ہم لوگون کے مقابلے کے واسطے اُسکو بلایا ہوگا
یہ باتین تھین کہ سیراب جادو نے صاحبقران کے سامنے آکے کہا یا امیر مین بہت مشتاق ہون کہ
آپ سے مقابلہ کرون مین نے سنا ہے کہ آپ نے بہت سے ساحران نامی کو زیر کیا اور بہت سے سرکشون
کو اپنا مطیع بنایا اگر آپ مجھے زیر کرینگے تو مین آپکی اطاعت قبول کرونگا بصدق دل مسلمان ہونگا صاحبقران
نے فرمایا اگر یہی ارادہ ہے تو کس بات کا انتظار ہے مین موجود ہون جسطرح تیرے مزاج مین آئے مقابلہ کر
سیراب جادو نے سحر کرنا شروع کیا صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی اُسکے ہمراہیون نے بھی امیر پر سحر کیا صاحبقران

اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب سب لوگ سحر کرکے عاجز ہوئے تو سیراب جادو نے کہا یا صاحبقران اب
ہم لوگ آپکی جنگ دیکھنا چاہتے ہین امیر نے تلوار میان سے لی اور لشکر کفار پر جا پڑے بہت سے
ساحرون کو قتل کیا قریب تخت سیراب پہونچے سیراب نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی صاحبقران
نے ہاتھ روکا سیراب جادو کلمہ پڑھکے مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر آپکو یہان ٹھیرنے
مین تکلیف ہوگی امیدوار ہون کہ میرے مکان پر تشریف لیچلئے دو چار روز وہان تشریف رکھئے مین خونین چشم جادو
کو بھی مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا اگر اُسنے قبول کیا تو مشرف باسلام ہوا ورنہ مین اسکو قتل کرونگا امیر نے
فرمایا ای سیراب جادو مجھے تلاش بدیع الملک مین جانا ضرور ہے جبتک اُنسے ملاقات نہین ہوتی یہان
ٹھہرنا مناسب نہین سیراب نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک کس صاحب کا نام ہے صاحبقران نے
فرمایا ہو اس طلسم کے طلسم کشا ہین دریاے برف مین غرق ہوگئے تھے خواجہ زادون نے کہا انسے ملاقات
ہوگی مگر تلاش شرط ہے اسی وجہ سے مین انکو تلاش کرنے نکلا ہون اس رستے کے سبب سے اتنی دیر ہوئی
ورنہ نہین معلوم کہان پہونچتا سیراب نے عرض کی یا صاحبقران ایک جوان کو دریاے برف کے پاس سے
کچھ لوگ خونین چشم جادو کے اٹھا لائے تھے خونین چشم نے اس جوان کو بیہوش کرکے آئینہ اندام کے پاس
بھیجدیا آئینہ اندام نے طلسم معدوم مین بھیجکے اسکو قتل کرڈالا یہ کہکے اُسنے بدیع الملک کی صورت کا پتہ دیا
صاحبقران اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی بگڑ اُسکے کہا ای سیراب جادو یہ کیا کہا ارے غضب ہوگیا
سیراب نے عرض کی اگر حکم ہو تو سر ابھی حاضر کرون ابتک سر اُس جوان کا در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہے
صاحبقران نے کہا جلد جاکر اُس سر کو لاؤ مین دیکھون سیراب جادو اسی وقت وہان سے روانہ ہوا
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اسی وقت اپنے پاس بلایا سیراب جادو
نے کہا مین نے حسب الحکم حمزہ کو اپنے دام کر مین پھنسایا ہے اور ایک بات ایسی مفید مطلب اُس سے کی
ہے کہ جسکے سبب سے وہ بہت پریشان ہوا اور جب خداوند کے سامنے وہ آئیگا تو ضرور ایمان لائیگا آئینہ اندام
نے کہا جلد بیان کر کیا بات کہی ہے سیراب نے کہا مین نے حمزہ سے کہا ہے کہ خداوند نے بدیع الملک کو طلسم معدوم
مین بھیجکر قتل کرا ڈالا اس خبر کے سننے سے حمزہ دیوانہ ہوگیا ہے مین نے اس ترکیب سے کہا کہ اسکو یقین کامل
ہوگیا ہے اب مین یہ وعدہ کرکے آیا ہون کہ سر اُسکا جو در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہے لا دیتا ہون جسوقت
حمزہ آپکے سامنے آئے اس سے فرمائیے گا اگر آئینہ پرستی قبول کرو تو خداوند اسکو زندہ کردین یقین ہے اُس
واسطے حمزہ ضرور اسلام ترک کردے آئینہ اندام بہت خوش ہوا سیراب جادو سے کہا تو نے بہت اچھا
کیا اب سر اُسکے پاس لیجا یقین ہے وہ دیکھکر رنجیدہ ہوگا اسکو بیہوش کرکے گرفتار کرلینا میرے پاس لانا مین
اسکو آئینہ پرست بناؤنگا سیراب جادو آئینہ اندام سے رخصت ہوا ایک سر اُسنے سحر سے بنایا اسی وقت
صاحبقران کے پاس آیا بدیع الملک کو دیکھا تھا ذرا بھی صورت مین فرق نہ رکھا صاحبقران کے
سامنے سر رکھ دیا امیر نے جو بدیع الملک نوجوان کا سر دیکھا بے اختیار رونے لگے سب سردار بھی رو رو کے
روتے روتے بیہوش ہوگئے مریخ آفتاب علم نے اسقدر سر ٹکرایا کہ کاسہ سر چور چور ہوگیا دیر تک صاحبقران روتے
رہے آخرکار امیر کو بھی غش آگیا سیراب جادو نے صاحبقران کو بیہوش پاکے حرز ہیکل اُتار لی امیر کی
طلبلسان ادریسی لی سب کو قید سحر پہنا دی صاحبقران پر سحر کیا کہ زبان مین لکنت پیدا ہوئی اسم اعظم کی

کیفیت بروقت مقابلہ معلوم ہوگی جب سب لوگ قید ہو چکے سیراب جادو نے خونین چشم جادو کے
ملازمین کو بلایا کہا ان اسیرون کو زندان کی طرف لیجاؤ اور مال و اسباب کو احتیاط سے رکھو مین خداوند
کے پاس جاتا ہون وہان سے جس وقت طلبی ہو سب کو روانہ کرنا ملازمین خونین چشم صاحبقران کو مع
جملہ سردارون کے زندان کی طرف لیچلے مگر امیر کو صدمہ مرگ بدیع الملک اسقدر تھا کہ کچھ معلوم نہ ہوتا تھا کہ
کیا ہورہا ہو امیر کے آنسو جاری تھے اور سب سردارون کی بھی یہی حالت تھی اسی کیفیت سے ملازمین
خونین چشم سب کو زندان مین لائے سب اسباب و مال بھی اٹھالے گئے سیراب جادو
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا مین نے سب کو اسیر کر کے مرحلہ خونین کے زندان خانے مین اسیر کرایا ہو
اب جو کچھ آپ کا حکم ہو وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا مین اب حمزہ کو اپنے پاس بلاتا ہون
اور تم بدیع الملک کے اسیر کرنے کو جاؤ اُنکو بھی اسی طرح اسیر کرنا مین حمزہ کو آئینہ پرستی کی ہدایت کرتا
ہون جب وہ اسلام ترک کریگا تو اُسکے تابعین بھی آئینہ پرست ہو جائینگے تم بدیع الملک کو بہت جلد گرفتار
کر کے لاؤ سیراب جادو روانہ ہوا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک چوبدار کو خونین چشم جادو کے پاس بھیجا
کہا حمزہ کو اسی وقت میرے پاس بھیجدو چوبدار نے خونین چشم جادو کو جاکر پیام دیا اسنے زندانخانے
کے داروغہ کو بلایا کہا حمزہ کو اسی وقت حاضر کرو خداوند نے طلب فرمایا ہو داروغہ نے اسیوقت صاحبقران
کو لاکر چوبدار کے حوالے کیا چوبدار نے جو امیر کی حالت دیکھی نہایت تغیر پائی اسنے ایک تخت پر صاحبقران
کو لٹا دیا امیر کو اپنے سر و تن کا مطلق ہوش نہ تھا آہ و زاری لب پر تھی اسی صورت سے چوبدار امیر کو
آئینہ اندام کے پاس لیکر آیا آئینہ اندام نے سحر بھی امیر پر سے اُتار لیا مگر صاحبقران کو ہوش نہ آیا آئینہ اندام
نے کہا بدیع الملک کی خبر مرگ سنکر حمزہ کی یہ حالت ہوئی ہو اُس سے کہو کہ ای حمزہ خداوند کو تیری حالت
دیکھکر رحم آیا ہو بدیع الملک کو زندہ کرتے ہین مگر تو ہوشیار ہو کر دو چار باتین خداوند سے کرے ملازمین
آئینہ اندام نے صاحبقران کے گوش مبارک مین کئی بار کہا مگر امیر کو مطلق ہوش نہ آیا آئینہ اندام مجبور
ہو کے تخت سے اُٹھا صاحبقران کے قریب آیا کہا ای حمزہ اب اسقدر مغموم نہو مجھکو تیری حالت پر
رحم آگیا ہو مین بدیع الملک کو زندہ کیے دیتا ہون اب گریہ کو موقوف کر جب کئی بار آئینہ اندام نے کہا
تو صاحبقران کو ہوش آیا آنکھ کھول کے دیکھا تو اپنے قریب ایک ساحر کو پایا امیر سمجھے کوئی اپنے ہی
لشکر کا ہو تسلی دیتا ہو یہ سوچکر صاحبقران نے فرمایا بھائی اب زندگانی ہیچ ہو لطف زیست بدیع الملک کے دم
تک تھا آئینہ اندام نے کہا ای حمزہ تو نے مجھکو نہین پہچانا مین خداوند آئینہ اندام ہون تیرے رونے پر
مجھکو رحم آیا ہو مین بدیع الملک کو اب زندہ کر دونگا مگر تو اسلام ترک کردے صاحبقران نے جو اسوقت
آئینہ اندام کو اپنے قریب پایا ہاتھ اُٹھایا چاہا طمانچہ مارین کہ سر آئینہ اندام کا اُڑ جائے مگر اُسنے اشارہ
کیا کہ صاحبقران کے دست و پا بیکار ہو گئے امیر نے فرمایا او مردود تو نے چراغ شبستان شجاعت گل کردیا
بہتر ہو کہ اب مجھے بھی قتل کر آئینہ اندام نے کہا ای حمزہ کیون اسقدر رنجیدہ ہوتا ہو مین بدیع الملک کو زندہ
کر دونگا گر تو اسلام ترک کردے صاحبقران بے بس تھے ہونٹ چبا کر رہ گئے آئینہ اندام نے کہا
ای حمزہ کچھ جواب نہ دیا امیر نے فرمایا او مکار کیا جواب مانگتا ہو افسوس ہو کہ مین اسوقت مجبور ہون
وفور غم سے حواس بجا نہین ہین ورنہ تیرے سوال کا جواب دیتا آئینہ اندام نے کہا ای حمزہ مین ابتک

مجھ سے بد ظن نہین ہوا اگر تو اسلام ترک کر دے تو مین بدیع الملک کو ابھی زندہ کر دون صاحبقران نے
کچھ جواب نہ دیا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ مین تجھے ایسی تکلیف شدید پہونچاؤنگا کہ تیری بھی جان جائیگی امیر
نے فرمایا مین بہت خوش ہون اگر میری جان جائے تو حیات ابدی سے بہتر ہے آئینہ اندام اپنے ملازمین
کی طرف متوجہ ہوا کہا اسکو لیجا کر مرحلہ خونین چشم کے زندان خانہ آتشین مین قید کرو ملازمین آئینہ اندام
صاحبقران کو وہان سے لیچلے جب مرحلہ خونین چشم پر پہونچے تو ایک مرحلہ کے پاس گئے کہا خداوند نے حمزہ
کو بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اسکو زندان خانہ آتشین مین اسیر کرو خونین چشم نے اسیوقت ساحرون کو بلایا کہا داروغہ
زندان خانہ آتشین کو حاضر کرو ناظرین پر واضح ہو کہ اس مرحلہ مین ایک زندان خانہ اس ترکیب کا بنا ہے کہ
جسکی چھت لوہے کی ہے اور زمین پتھر کی ہے چھت کے اوپر ہر وقت آگ روشن رہتی ہے اور تہ خانہ مین بھی
یہی انتظام رہتا ہے منتظم بیان کا افروز آتش نفس جادو ہے اسکا یہ سحر ہے کہ جب سانس لیتا ہے جو چیز سامنے
ہوتی ہے جل جاتی ہے سقف زندانخانے پر ہر وقت بیٹھا رہتا ہے اسکو خونین چشم جادو بہت عزیز رکھتا ہے جب وقت
یہ دربار خونین چشم مین جاتا ہے خلعت و انعام پاتا ہے اور یہ بھی خونین چشم کا تابع فرمان ہے اسکو جو ملازمین
خونین چشم نے آکر اطلاع دی کہ تمہاری طلبی ہے فوراً اٹھکر خونین چشم کے پاس آیا خونین چشم نے صاحبقران
کو اسکے حوالے کیا بہت کچھ زر و جواہر بھی اسکو دیا کہا اس اسیر کو اپنے زندان خانے مین لیجا کر رکھو یہ خداوند
آئینہ اندام سے مخرف ہے افروز آتش نفس جادو صاحبقران کو لیکر زندانخانے مین آیا ایک درجہ مین امیر
کو بند کر دیا امیر شدت حرارت سے بیتاب ہوے انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اور سردارون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب صاحبقران زمان کو آئینہ اندام مکار نے زندان خانہ آتشین مین روانہ کیا تو سب سرداران
اسلام کو طلب کیا جب سب اسکے سامنے آگئے اسنے کہا اے سرداران اسلام حمزہ نے اسلام ترک
کرنے سے انکار کیا مین نے مثل بدیع الملک اسکو بھی قتل کیا اب اگر تم لوگ آئینہ پرستی اختیار کرو
تو مین تمہین رہا کر دون ورنہ وہی سزا تمہارے واسطے بھی تجویز کیجائے جو حمزہ و بدیع الملک نے
پائی سردارون کو قتل بدیع الملک کا صدمہ تھا مگر صاحبقران کی جو کیفیت سنی اور سب کا حال ابتر ہوگیا
ہر ایک نے اسکو کلمات سخت کہے آئینہ اندام نے اپنے ملازمین سے کہا کہ ان لوگون کو مرحلہ
زنگبار جادو پر لیجاؤ وہان دریائے برف کے نیچے سب کو اسیر کرو ملازمین اسکے سرداران امیر کو تختون پر
ڈالکر روانہ ہوے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا انکے جانے کے بعد آئینہ اندام نے مال و
اسباب لشکر اسلام خونین چشم سے طلب کیا خونین چشم جادو نے جسقدر مال تھا سب بھیجدیا آئینہ اندام
نے اشراق و زمرد و تخت نگان و تورج کو بلایا یہ لوگ جو آئے آئینہ اندام نے کہا اے اشراق
ان لوگون کو یہ خیال تھا کہ اب مسلمان گرفتار نہ ہونگے خداوند نے ایک سبب سے سب کو رہائی
دلا دی تھی جب انکے دلون مین نور پیدا کرنے کی مرضی نہ ہوئی سب کو فنا کر دیا یہ ان لوگون کا مال و اسباب
ہے قدرت اسکو مانتا تم لوگون کے سپرد کرتے ہین کیونکہ قدرت ان لوگون کو پھر دنیا پر خلق کریگی اور
انھین بزرگان دین بنا لینگے ابھی بہت عرصہ ہے کیونکہ ایک شخص انمین کا ابھی حیات ہے قدرت نے

اسکی قبض روح کا ابھی حکم نہیں ہوا ہے مگر قریب زمانہ میں فنا کرنے والے ہین زمرد نے پوچھا یا خداوند کون
شخص ابھی زندہ ہے آئینہ اندام نے کہا بدیع الملک زندہ ہین اور ہمسے ہمراہ ایک شخص اور ہے زمرد نے
پوچھا یا خداوند اسکے ہمراہ کون ہے آئینہ اندام نے کہا عمرو بھی ابھی زندہ ہے تورج نے کہا یا خداوند ان
لوگون کو آپ نے کیون زندہ رکھا ہے ان سب کو فنا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا ابھی ایک مصلحت ہے اس
وجہ سے مین ان لوگون کو فنا نہین کرتا ہون دو تین روز کے بعد دیکھا جائیگا تورج نے کہا آپ کو اختیار
ہے جب مزاج مین آئے زمرد و دلخستگان و اشراق اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے مال و اسباب
لیکر اشراق وہان سے روانہ ہوا راہ مین تورج و زمرد و دلخستگان نے اشراق سے کہا خداوند نے
سب کو فنا کر دیا ابھی وہ لوگ زندہ ہین اشراق نے کہا ان لوگون نے اسوقت تک باقی نہین ہین بالکل
فنا ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو خداوند مجھسے ضرور فرماتے کہ فلان جگہ ان لوگون کو اسیر کیا ہے زمرد نے
کہا ابھی بدیع الملک زندہ ہین اور انکے ساتھ خواجہ عمرو بھی ہین یہ تو بڑے غضب کی بات ہے اشراق نے
کہا کیا تم یہ جانتے ہو کہ ابھی فتنہ و فساد باقی ہے زمرد نے کہا انکے زندہ رہنے سے تو خوف ہے اشراق
نے جواب دیا کہ ممکن تھا خداوند حمزہ وغیرہ کے ساتھ بدیع الملک و خواجہ کو بھی فنا کر دیتے مگر کچھ اور
سوچے ان لوگون کو زندہ رکھا اب ملک الموت کو حکم دینگے وہ قبض روح کرینگے یہ باتین کرتے ہوئے
سب اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے کہا کہ مین اسباب اہل اسلام کہان رکھون زمرد نے جواب دیا
کہ اپنے صرف مین لائیے خداوند جب ان لوگون کو خلق ہی نہین کرینگے تو پھر کیا ڈر ہے اشراق نے کہا اگرچہ
خداوند انکو خلق کرینگے لیکن خلاف حکم کبھی نکرونگا یہ کہکے اسنے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر اسکے پاس آیا اسنے
ایک نامہ افکار جادو کو لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے افکار جادو تمھارے پاس بہت کچھ مال و اسباب
امانت رکھا ہو لہذا مسلمانون کا اسباب بھی تمھارے پاس روانہ کیا جاتا اسکو بھی بحفاظت اپنے پاس رکھو یہ
نامہ لکھکر اس ساحر کو دیا اور اسباب بار کرا کے روانہ کیا کہ ذرا اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوا تھا سب سے پہلے شہر قنداب مین آیا یہان جو دیکھا تو باشندگان شہر کو نہ پایا کچھ
لوگ ایوان شاہی مین پائے کچھ دوکاندارون کو دیکھا سیراب جادو کو تعجب ہوا سب لوگ اسکو بخوبی پہچانتے
تھے ملکہ قنداب کے سبب سے یہ سب پر حکومت کرتا تھا اسنے ایوان شاہی مین جانیکا ارادہ کیا جو لوگ
ایوان کے محافظ تھے انھون نے منع کیا کہ ہمارے سلطان کا حکم ہے کہ آئینہ پرست مکان کے اندر نہ جانے
پائے سیراب جادو نے حملہ کیا یہ لوگ بھی آمادہ جنگ ہوئے دیر تک اسکے سحر روکتے رہے آخرکار مجبور
ہوئے اسنے سب کو قتل کیا شہر پر قبضہ کر لیا جو لوگ ایمان نہ لائے تھے اور قنداب جادو نے انکو اسیر کیا
تھا سیراب نے انکو رہا کیا بہت کچھ زر و مال انکو دیا آپ تخت پر بیٹھا ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ مین حسب الحکم شہر قنداب مین آیا یہان شہر کو عجب حال مین پایا آبادی بالکل نہ تھی
کچھ لوگ رہے سہے تھے جو یہان مقیم تھے آئینہ پرست تھے مین نے ایوان شاہی مین جانے کا ارادہ کیا مجھے ان لوگون نے
منع کیا مین نے سب کو قتل کیا لیکن لوگ جو اپنے مذہب مین بہت پختہ تھے اور جنھون نے آئینہ پرستی ترک نہین کی

تھی انکو قنداب جادو نے اسیر کیا تھا مین نے سب کو رہا کیا اب یہان تخت سلطنت پر کوئی نہین ہے اور
ساکنان شہر کے مکان بھی خالی پڑے ہین آپ کچھ لوگ یہان روانہ کرین اور کسی کو حاکم تجویز کرین کہ یہان
کا انتظام ہوئے کہ جو مین بدیع الملک کی تلاش مین جاؤن یہ نامہ لکھکر سیراب جادو نے ایک ساحر کو دیا کہا
جلد خداوند کے ہاتھ مین دینا اسکا جواب لیکر جلد واپس آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو کے
مکان پر پہونچا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے انکو اپنے پاس بلایا ساحر نے نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ
پڑھا اسی وقت اشراق و زمرد و بخشگان و تورج کو طلب کیا سب کے سامنے اس نامے کو پھر پڑھا
اشراق نے کہا یا خداوند وہان کے واسطے آپ کس کو حاکم تجویز فرماتے ہین آئینہ اندام نے کہا میرے
نزدیک بہتر ہو کہ مین زمرد ثانی کو وہان کی حکومت دون زمرد خوش ہو گیا مگر تورج کے دل مین خیال ہوا کہ
مین نے کیا خطا کی ہے جو مجھے کوئی حکومت نہ ملی یہ سوچکر اسنے آئینہ اندام سے کہا یا خداوند مین نے کیا خطا کی
ہے جو مین محروم رہون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ زمرد ثانی تم سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ یہ آداب خداوندی سے
واقف ہے اور وہ جگہ ایسے ہی شخص کی ہے جو خداوند ثانی کے لقب سے مشہور تھا تم وہان کی حکومت نہین کر سکتے
تمھارے واسطے اور کوئی جگہ تجویز کیجائیگی یا تمہین ایک طلسم بنا دینگے وہان کی حکمرانی کرنا تورج نے کہا یا خداوند
جبتک آپ مجھے طلسم نہ بنا دینگے اور وہان کی حکومت میرے قبضے مین نہ آئیگی تب تک مین زمرد ثانی کو
نہ جانے دونگا آئینہ اندام نے کہا وہ جگہ بے حاکم کے بالکل خراب پڑی ہے جبتک وہان کوئی حاکم نہ جائیگا اس
وقت تک کسی قسم کا انتظام نہ ہوگا زمرد کا جانا ضرور ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ تمہین طلسم بنا کر اسکی حکومت دونگا
تورج نے پھر کہا کہ میرے واسطے آج ہی سے طلسم بنانا شروع ہو جائے آئینہ اندام نے انکا کہنا قبول کیا اشراق
کی طرف مخاطب ہوا کہا اس طلسم کے ایک صحرا مین تورج کے واسطے طلسم بنانا ضرور ہے لہذا تورج کو اپنے ہمراہ لیجاؤ
جس صحرا کو یہ پسند کرے وہان طلسم بنایا جائے اشراق آئینہ پرست تورج کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام
نے زمرد سے کہا اب تم شہر قنداب مین جاؤ وہان کی حکومت کرو زمرد بہت خوش ہوا مگر بخشگان کو بعض
خیالات نے رنجیدہ کر دیا آئینہ اندام نے جو بخشگان کی صورت دیکھی کہا اے بخشگان تمہین کس بات کا ملال ہے
کیا تم بھی کسی جگہ کی حکومت چاہتے ہو بخشگان نے کہا یا خداوند مجھے حکومت نہین درکار ہے مگر ایک سبب سے
بہت رنجیدہ ہون آئینہ اندام نے کہا ظاہر کرو بخشگان نے کہا ابھی بدیع الملک جو اس طلسم کے طلسم کشا
مشہور ہین زندہ ہین اور انکے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جنکی وجہ سے مجھے بڑا خوف ہے مین نہین چاہتا
کہ آپ وہان کی حکومت عطا فرمایئے زمرد نے بخشگان کی طرف گھور کے دیکھا کہا اے بخشگان جب خداوند
مجھے وہان کا حاکم بنا چکے تو میری حفاظت بھی کرینگے کسی کی اتنی مجال نہین جو مجھکو کسی قسم کی تکلیف پہونچا سکے
آئینہ اندام نے کہا اے زمرد تمھارا اعتقاد درست صحیح ہے اور مین تم سے بہت خوش ہون کوئی تمکو اذیت نہین
پہونچا سکیگا مگر بخشگان کے کہنے سے خائف ہوتا مین تمہین وہان تنہا نہین بھیجتا ہون بہت سا لشکر بھی تمھارے
ساتھ کرتا ہون کچھ لوگ وہان رہنے کے واسطے بھی تمھارے ہمراہ کئے جاینگے اور محافظین بھی تمھارے وہان
ہونگی ساحر ایسے ایسے نامی تمھارے ہمراہ جاتے ہین کہ جنکے سامنے عیار نہین سکتا زمرد نے کہا یا خداوند مجھے
منظور ہے آپ مجھکو وہان بھیجدین آئینہ اندام نے اسیوقت اپنے ملازمون کو طلب کیا جا بجا کے منتظمون کو نامے
لکھے کہ اپنے یہان سے کچھ ساحر کچھ غیر ساحر روانہ کرو کہ وہ لوگ شہر قنداب مین رہنے کے واسطے روانہ

کے جائین بہت سے حاکمون کے نام آتے تہے تحریر کیے سب جگہ نامے روانہ کرکے ہر ایک رسالے سے
کہ آدمی چہانٹ کر اُس طرف روانہ کیے پھر کچھ ساحرون کو طلب کیا زمرد کے واسطے تخت منگایا اُسکو اپنے ہاتھ
سے تاج پہنایا کہا اے زمرد ہمیشہ عدل و انصاف سے کام رکھنا کبھی کسی پر ظلم نہ کرنا غرور کو طبیعت مین راہ نہ دینا
رعیت کو خوش رکھنا زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہین اس سے بڑھکے عمل مین لاؤنگا آئینہ اندام نے زمرد
کو تخت پر بٹھایا بجتگان بھی اُسکے ساتھ بیٹھا اور سب ساحر بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوئے سحر کرکے
سب نے تخت بلند کیے آئینہ اندام نے زمرد کے تخت کی طرف اشارہ کیا اُسکا تخت بھی سب کے آگے چلا
تھوڑی دیر مین زمرد شہر قنداب مین پہونچا یہان سیراب جادو منتظر تھا جیسے ہی زمرد کا تخت اُترا
اُسکو لوگون نے اطلاع دی سیراب تخت کے قریب آیا بڑی عزت سے زمرد کو اپنے ہمراہ لے گیا
تخت پر بٹھایا اور سب ساحر جو اُسکے ہمراہ گئے تھے وہ لوگ بھی قاعدے سے بیٹھے دربار آراستہ ہوا
زمرد نے جشن کی تیاری کی دو روز تک جشن رہا تیسرے روز فوجین پہونچین اور لوگ وہان کے رہنے
کے ارادے سے گئے زمرد کو سب نے آکر سلام کیا نذرین دین زمرد بہت خوش ہوا بجتگان
سے کہا واقعی خداوند آئینہ اندام کی خدائی مین شک نہین ہے بارے چند سے مجھے یہان کی حکومت
دی ہے اب بدیع الملک کو گرفتار کرکے جب قتل کر ڈالینگے تو میرے واسطے میری مرضی کے موافق
انتظام کرینگے بجتگان نے کہا مجھے خوف ہے ایسا نہو کہ جو کچھ مین سوچ رہا ہون وہ پیش آئے زمرد نے کہا
خداوند نے میرے ہمراہ کیسے کیسے ساحر کیے ہین بھلا یہان کون آسکتا ہے اور خداوند کو خود ہر وقت میرا
خیال رہیگا بجتگان خاموش ہو رہا اسی روز سیراب جادو نے زمرد شاہ سے کہا اب آپ یہان کی
حکومت کرین اور مین بدیع الملک کی تلاش مین جاتا ہون زمرد نے کہا اے سیراب جادو اگر کسی مقام پر
تمہین مدد کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دینا مین ضرور آؤنگا سیراب نے کہا مجھکو اگر ضرورت ہوگی تو خط
کے ذریعے لکھونگا آپ یہان کا انتظام کرین زمرد سے سیراب رخصت ہوا اُسکے ساتھ کے واسطے بھی
آئینہ اندام نے لشکر بھیجا تھا اُسے سبکو ہمراہ لیا ذکر اُسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت تورج کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب تورج اشراق کے ہمراہ صحرا پسند کرنے کو روانہ ہوا اشراق نے اُسکو بہت سے صحرا دکھائے مگر
تورج کو پسند نہ آئے دن بھر اشراق اُسکے ساتھ رہا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا تورج سے
کہا اے تورج اس صحرا سے بہتر کوئی صحرا نہین ہے حفاظت بھی یہان بہت ہے اور تمام جنگلون سے وسیع ہے
تورج نے کہا حفاظت کا کیا سبب ہے اشراق نے جواب دیا کہ گلزار نشاط جو طلسم خاص ہے اور جسکی کیفیت
سوائے خداوند اور کوئی نہین جانتا ہے اس صحرا کے متصل ہے اگر یہان تم اپنا طلسم قرار دو تو بہت اچھی بات ہے
اسطرف گلزار نشاط کے سبب سے کوئی آ نہین سکتا تورج نے کہا یہ صحرا مجھے بھی پسند ہے اشراق نے کہا
اب خداوند کے پاس چلو اُنسے گزارش حال کرو وہ طلسم کی بنا ڈالینگے زمرد کی حکومت سے بڑھکے تمہاری
علمداری ہوگی تورج پھر اشراق کے ہمراہ آیا آئینہ اندام کے پاس آکے کہا یا خداوند مین نے ایک صحرا قریب
گلزار نشاط پسند کیا ہے امیدوار ہون کہ مجھے وہان کی حکومت مرحمت ہو اور طلسم بھی میرے واسطے بنا دیا جائے

آئینہ اندام نے اشراق سے کہا ساحرون کو طلب کرو تورج کے واسطے طلسم تیار ہو اشراق نے کہا یا خداوند
اب اسقدر ساحر کہان سے آئینگے جو ایک طلسم مین آباد کیے جائین آئینہ اندام نے کہا جسقدر دیو ہماری
عبادت کرتے ہین اُن سب کو میدان مین رہنے کی اجازت دی یہ کہکے اُسنے اپنے جوڑے سے
ایک مہرہ نکالکر کہا اس مہرے کو تورج اُس صحرا مین لیجاے اور چند ساحرون کے نام بتاے کہ یہ لوگ
اسکے ہمراہ جائین سحر کرکے چار دیواری طلسم کی بنائین اس مہرہ کو جس جگہ دفن کرینگے وہان ایک مکان مثل قلعہ
کے پیدا ہوگا چند ساحر بھی ظاہر ہونگے یہ مہرہ بجاے لوح کے زمین مین دفن رہیگا جس امر کی تورج کو ضرورت ہوگی
اُس مکان مین جاکر وہان کے باشندون سے کہیگا وہ سب انتظام کرینگے اشراق نے اُسیوقت دیوون کو
اطلاع دی کہ اُس صحرا مین جاکر ٹھہرین اور جن جن ساحرون کو آئینہ اندام نے کہا تھا انھین طلب کیا تورج کو
مہرہ دیکر اُس صحرا کی طرف روانہ کیا جب تورج اُس صحرا مین پہونچا ساحر جو اسکے ہمراہ گئے تھے انھون نے
سحر شروع کیا ایک ہفتہ مین چار دیواری طلسم کی بنائی تورج نے ایک مقام سایہ دار مین اُس مہرے کو دفن
کیا وہان سے واپس آیا دوسرے روز صبح کو ایک قلعہ عالیشان وہان دیکھا تورج قلعہ کے اندر گیا دیکھا بہت سے
ساحر قلعہ مین پائے جاتے ہین اُن لوگون نے جو تورج کو دیکھا جھک کے سلام کیا کہا آپکو ہمارے آقا طلب
فرماتے ہین وہان چلئے تورج اُن ساحرون کے ہمراہ ہوا ساحر اسلحہ اپنے ساتھ لیے ہوئے ایک مقام پر آئے تورج
نے دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا ہو اُسکے اندر ایک ساحر قوی ہیکل ضعیف ریش سفید بیٹھا ہے تورج کو دیکھکر
اپنے پاس بلایا کہا اے تورج مجھکو تو نہین جانتا ہے مین اس طلسم کا بانی خداوند آئینہ اندام کی طرف سے قرار پایا
ہون جو جو باتین تجھے مرغوب ہون مجھ سے بیان کرین اسکا بندوبست کرون تورج نے کہا اس طلسم مین عمارات نفیس
اور مرحلہ جات سخت کی بنا ہونا چاہیئے اُسکے بعد لشکر ہتیار جمع کرنے کی ضرورت ہے اور خزانہ فراہم کرنا ہے پھر اور
جو امر مرغوب ہوگا آپ سے عرض کرونگا اُس ساحر نے کہا عمارات اور مرحلہ جات اور خزانے کا بندوبست مین
کر سکتا ہون لشکر تم فراہم کرو اپنی حکومت کو سب سے زیادہ کرنا تمہارا کام ہے اگر شاہان زمانہ سے جنگ کروگے اُنکے
مال و اسباب پر قابض ہوگے تورج نے کہا مین لشکر جبتک اپنی موافق مرضی فراہم نہ کرلونگا اُسوقت تک عزم جنگ
نہ کرونگا جسوقت لشکر مکمل ہوجائیگا پھر کوئی بادشاہ میرے مقابلے کی تاب نہ لائیگا ساحر نے کہا تم دو روز میرے
مہمان رہو تیسرے روز مین تمکو رخصت کرونگا تورج نے قبول کیا دو روز قلعہ مین مقیم رہا تیسرے روز ساحر نے
تورج سے کہا اب میرے ہمراہ چلو اور اپنے طلسم کی سیر کرو تورج بصد مسرت اس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر الحکم
اپنے تخت پر بیٹھ کے قلعہ سے روانہ ہوا تورج نے جو دیکھا اپنے دل مین کہا یہ وہی میدان ہے جہان ایک درخت
تک نہ تھا اب اسقدر آباد ہوگیا کہ اچھے اچھے شہر اسکے سامنے خجل ہین بازار کی کیفیت دیکھی مکانات کی زینت پر
نگاہ کی ساحر نے مرحلہ جات کی سیر کرائی دن بھر تورج کو طلسم کے عجائبات و غرائبات دکھاکے قریب شام
دار الامارہ شاہی مین لایا تورج نے دیکھا ایک تخت مرصع کار رکھا ہے کچھ لوگ درباری لباس پہنے بیٹھے ہین وضع
سے اُنکی ہر ایک کا عہدہ بھی معلوم ہوتا ہے تورج کو سب نے دیکھا تعظیم کی ساحر نے تورج کو تخت پر بٹھا دیا نذرین
گذرنے لگین اسی وقت اُسکے نام کا سکہ پڑا شہر مین دھوم ہوگئی ساحر نے تورج سے کہا اب تم عدل و انصاف
اپنی بسر کرو جب کوئی مشکل درپیش ہو میرے پاس آنا مین اُسکو رفع کردونگا تورج نے کہا مین چاہتا ہون آپ چندے
یہان قیام فرمائین دعوت قبول کرین ساحر نے کہا مین شرکت نہین کرسکتا ابھی مجھے اس طلسم کے نسبت بہت سے

کام کرنا ہین لوح طلسم کی بہتجی کرونگا طلسم کا نام رکھونگا پھر یہ دیکھونگا کہ یہ طلسم کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا عمر اس طلسم کی
کتنی ہوگی گو یہ سب باتین موافق دستور قدیم کیجاینگی لیکن اگر خیال کیا جائے تو انکی بالکل ضرورت نہین ہو کیونکہ خداوند آئینہ اوراق
جب اسکے محافظ ہین تو پھر اسکی عمر دیکھنے کی کیا حاجت ہو اور طلسم کشا کا نام دریافت کرنے سے کیا حاصل ہو انکو
خود ہر وقت اسکا خیال رہیگا کیا مجال کسی کی جو اس طلسم کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے مگر یہ دستور قدیم ہو کہ
جب طلسم بنتا ہو تو بانی اُس طلسم کا یہ باتین کتاب طلسم مین ضرور درج کرتا ہو اسی سبب سے مین بھی ان امور کو
دیکھا چاہتا ہون تورج نے کہا مین ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ آپکا نام نامی مجھکو معلوم ہو جائے ساحر نے
کہا میرا نام کاؤس جادو ہو ایک مدت سے زمین کے اندر بیٹھا ہوا خداوند کی عبادت کر رہا تھا میرے نام
حکم ہوا کہ تمھارے واسطے ایک طلسم بناؤن زمین سے نکلکر آیا طلسم بنایا تمھارے طلسم مین دیو اسقدر ہین کہ دوسرے
طلسم مین نہین پائے جاتے اب خداوند داد لوگ بھی یہان رہنے کیواسطے روانہ کرینگے لشکر بھی تمھارے واسطے
مہیا کیا جائیگا مگر اپنے موافق مرضی تم بھی فوج جمع کرو تورج سے کہا مین شب و روز مصروف انتظام رہونگا
جبتک اپنی سلطنت کو اچھی طرح سے رونق نہ دے لونگا مجھے چین نہین آئیگا کاؤس جادو اُسی وقت روانہ
ہوا تورج نے جشن کی تیاری کی تمام طلسم مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ یہان آکر جمع ہون ایک روز ہمارے
یہان رہین پھر سات روز تک اپنے ٹھکانون پر عیش و راحت مین بسر کرین سب اسباب عیش ہمارے
یہان سے بھیجا جائیگا یہ خبر جو باشندگان طلسم کو پہونچی سب لوگ تورج کے مکان پر آکر جمع ہوئے تورج تخت پر
بیٹھا سب کی نذرین لینا شروع کین پہلے ساحران طلسم نے آکر نذرین دین پھر دیوان طلسم آئے تورج نے
دیوان طلسم کی یہ صورتین دیکھین بہت خوش ہوا کہا جب میرے طلسم مین خداوند نے ایسے ایسے دیو بھیجے کہ تعداد
زیادہ ہین تو اب مجھے فوج جمع کرنے کی کیا ضرورت ہو مین انھین لوگون کے واسطے سلاح جنگ فراہم کرونگا
اور انھین کو آراستہ کرکے اپنا خاص لشکر بناؤنگا دیوون نے کہا ہم بسر و چشم موجود ہین آپکے تابع فرمان ہین جس کام
کے واسطے حکم ہوگا بسر و چشم بجا لاوینگے تورج نے اُسوقت تو انکی نذرین لیکر رخصت کیا سب کو شراب و کباب
بھیجے ایک روز یہ سب لوگ تورج کے یہان مہمان رہے دوسرے روز سے اپنے مکانون پر رہے سات دن
تک تورج نے تمام باشندگان طلسم کو اپنے یہان سے شراب و طعام روانہ کیا آٹھوین روز جلسہ ختم ہوا کاؤس جادو
نے ایک نامہ تورج کو بھیجا نامہ دار تورج کے پاس لیکر آیا تورج نے نامے کو پڑھا اسمین لکھا تھا کہ ای تورج مین نے
سب دستور قدیم اس طلسم کی بنسبت جو جو باتین خیال کین تو معلوم ہوا کہ نام اس طلسم کا طلسم حباب ہو اور عمر اس
طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہو اور فتاح اس طلسم کا ایک جوان فرقہ اسلام سے ہو کہ نام اسکا بدیع الملک
ہو اسکے بعد صورت بدیع الملک نوجوان بنی تھی اور لکھا تھا کہ جب اس صورت کا کوئی جوان اس طلسم مین آئیگا تو یہ
طلسم ضرور برباد ہوگا اسکے بعد لکھا تھا کہ ای تورج ان مضامین کو دیکھکر خائف نہ ہونا یہ سب امور واقعی نہین ہین
قاعدہ ہوتا ہو کہ جب کسی بات کیواسطے خیال کرو تو ضرور جواب ملیگا قاعدے سے نکلتا ہو اکثر غلطی بھی ہو جاتی ہو تمھارے
طلسم کو تمھاری زندگی تک بقا ہو اور تمھاری زیست اختیار مین خداوند کے ہو اور خداوند تم پر مہربان ہین ضرور تمھین
طول عمر عطا کرینگے تورج نے جو یہ عبارت دیکھی اسکو کمال افسوس ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ کاؤس جادو یہ تحریر
فرماتے ہین کہ نام اس طلسم کا حباب ہو اور عمر اس طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہو اور فتاح اسکا بدیع الملک
ہو اگر ایسا ہی ہو تو مین خداوند سے اس باب مین شکایت کرون کیونکہ مین برائے چندے حکومت نہین چاہتا ہون

وزرا نے جواب دیا آپ کس خیال مین ہین اگر خداوند کو یہی منظور ہوتا تو آپکو اس طلسم کی حکومت کیون عطا
فرماتے اور اسقدر جلد طلسم کیون تیار کراتے کاؤس جادو نے حسب قاعدہ ایک بات کہدی ہے پایۂ اعتبار مین
نہین ہے آپ خاطر جمع رکھین طلسم کی عمر بھی زیادہ ہے اور آپکو بھی طول عمر خداوند ضرور مرحمت فرمائینگے تورج نے
کہا مین ابھی سے لشکر فراہم کرتا ہون جس وقت بدیع الملک اس طلسم مین آئینگے مین انکو قتل کرونگا کیا مجال
کسی کی جو میرے طلسم کو برباد کرسکے مگر خداوند کے پاس ایک عرضی ضرور روانہ کرونگا جبتک انکی مدد نہو گی
مجھ سے کچھ نہو سکیگا وزرا نے کہا عرضی آپ خداوند کے پاس بھجدین وہ ضرور اسکے بابت آپکو تشفی دینگے تورج
نے اسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون یہ تھا کہ یا خداوند آئینہ اندام آپ نے طاقت و جرأت مجھکو اسقدر
عطا فرمائی کہ مین اپنے سے زیادہ شجاع کسی کو نہین پاتا اسکے بعد مجھکو اپنی عبادت پر بھی ناز ہے بہت عرصہ تک
ایک صحرا مین بیٹھکے آپکی عبادت کی ہے اسکے بعد آپ نے عبادت کے صلے مین مجھے اس طلسم کی حکومت
عطا فرمائی اور میرے واسطے جدید طلسم تیار کرایا مگر افسوس اس بات کا ہے کہ اس طلسم کی عمر ایک ہی سال کی مقرر
فرمائی اور فنا ہی اس طلسم کی سلمانون کے سپرد کی علاوہ لوگ بے آپکی مرضی کے مجھپر فتح پا سکینگے آپکو رحم لازم ہے
اگر میرے واسطے یہ طلسم آپ نے تیار کرایا تو اس طلسم کو طول عمر بھی عنایت فرمایئے اور میری بھی عمر بڑھا دیجئے جو اس
طلسم مین بار بار وہ فنا ہی آتے ہی مجھ سے وہ شکست پائے اور اگر یہ منظور نہین ہے تو مین اس سلطنت در دروزہ سے باز آیا آپ
یہان کسی اور کو حاکم بنا دیجئے مجھ سے یہ سلطنت نہو سکیگی جب عرضی تمام ہوئی تورج نے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا
تورج نے وہ عرضی اس ساحر کو دی کہا یہ عریضہ خداوند کے پاس لیجا جلد جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر اسیوقت
عرضی لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین آئینہ اندام کے مکان پر پہنچا دربانون نے کہا اے ساحر کون ہے اسنے جواب دیا
کہ مین سلطان طلسم حباب کا عریضہ خدمت خداوند مین لایا ہون سلطان نے مجھپر تاکید کردی ہے کہ جواب لیکر بہت جلد
آنا دربانون نے کہا اے ساحر سلطان طلسم حباب کیا چیز ہے اشراق شعلہ جو اس طلسم کا بادشاہ ہے وہ اس قسم کی
حکومت نہین کرسکتا ہے جب خداوند کی مرضی ہوگی جواب ملیگا ہم لوگ تیری اطلاع کرتے ہین دیکھین کیا جواب
آتا ہے نامہ دار نے کہا آپ ہی لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ خداوند کی خدمت مین عرض کردین نگہبانون نے ایک چوبدار
کو بلایا کہا جاکر خداوند کی خدمت مین عرض کرو کہ تورج نے ایک عریضہ خدمت والا مین بھیجا ہے ایک ساحر لیکر آیا
ہے در دولت پر حاضر ہے اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے چوبدار اندر آیا آئینہ اندام سے کہا آئینہ اندام نے کہا اس سے
عرضی لا دین دیکھون تورج نے کیا لکھا ہے چوبدار باہر آئے کہا اے نامہ دار عرضی دے خداوند طلب فرماتے ہین
ساحر نے عرضی دی چوبدار اس عرضی کو لیکر پھر آئینہ اندام کے پاس گئے آئینہ اندام نے عرضی دیکھی جب سب
مضمون پڑھ چکا ایک چوبدار سے کہا کہ اس ساحر سے جا کہدے کہ تورج اسقدر مایوس نہو ہمنے اس طلسم کو
قیامت دنیا تک عمر دی ہے اور تورج کو بھی اسقدر عمر عطا کی گئی ہے اس طلسم کی طرف کوئی نہین جا سکتا ہے چوبدار باہر گیا
ساحر سے کہا کہ تورج سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھے تا بقائے دنیا تک اس طلسم کی عمر ہے اور تورج بھی اتنے ہی دنون
تک زندہ رہیگا کوئی اس طلسم کی طرف جانیکا قصد بھی نہ کریگا ساحر یہ سنکر وہان سے روانہ ہوا تورج کے پاس
آکے سب کیفیت بیان کردی تورج بہت خوش ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ اب مین اپنے طلسم کی سیر اچھی طرح سے
کرنا چاہتا ہون ایک روز کاؤس جادو اپنے ہمراہ لیگئے تھے تعجیل مین کسی چیز کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا ان مکان مرتبہ کے
نام تک نہ معلوم ہوئے انھون نے مجھکو بھی نہین بتایا تا اطلاع کردو کہ لشکر تیار رہے مین کل علی الصباح برائے

سیر طلسم جائنگا وزرا نے جملہ اراکین سلطنت کو اطلاع دی لشکر مین بھی خبر ہوئی اُسی روز سب نے سامان سفر درست کیا دوسرے روز روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو شہر قنداب سے لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا اگلی روز تک تلاش بدیع الملک مین پھرا جب کہین شاہزادے کا پتہ نہ ملا مجبور ہوکے ایک صحرا مین مقیم ہوا ساحرون سے کہا آپ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ کرین وہ بتا دینگے بدیع الملک کی سب کیفیت معلوم ہو جائیگی سیراب جادو کو یہ بات پسند آئی اسی وقت ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھکر ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اسکا جواب جلد لیکر آنا ساحر اُدھر روانہ ہوا سیراب جادو کو اُس صحرا کی فضا بہت پسند تھی اپنی بارگاہ سے باہر آکے ٹہلنے لگا اور ساحر بھی اُسکے ہمراہ تھے سیراب صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون سے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی سیراب نے کہا کیا عجب ہی جو بدیع الملک اور قنداب جادو کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سیراب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان بصد شوکت و شان اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار قنداب جادو انتظام کرتا ہوا اسی طرف آتا ہی سیراب نے کہا مین نے ناحق خداوند کو عریضہ روانہ کیا اگر یہ جانتا تو ہرگز عرضی روانہ نکرتا مگر لشکر بدیع الملک کے ہمراہ بہت ہی ایسا نہو کہ معرکہ پڑ جائے قنداب جادو بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہی یہان میرا کرنین چلیگا اگرچہ میں نغل حمزہ بدیع الملک کو اسیر کرنا چاہونگا تو قنداب کے سبب سے ناکامیاب رہونگا اس طلسم مین سوا بزرگان دین کے اور کوئی ایسا نہین ہی جو قنداب جادو کے سحر کا جواب دے سکے ساحرون نے کہا خداوند کے پاس ایک عرضی اس طور کی بھی روانہ کر دیجیے وہ اسکا سحر فراموش کرا دینگے سیراب جادو نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہوا اسی وقت اُسنے دوسری عرضی لکھنے کے واسطے منشی کو اطلاع دی مضمون سب بتا دیا اتنے عرصے مین لشکر بدیع الملک نوجوان قریب آیا قنداب جادو نے جو سامنے ایک لشکر دیکھا ہرکارون سے کہا جاکر دریافت کرو یہ لشکر کس کا ہی ہرکارے سیراب کے لشکر مین آئے سب کیفیت دریافت کرکے واپس گئے قنداب جادو سے جاکر عرض کی آپکے بھائی صاحب آپکی تلاش مین لشکر لیکر آئینہ اندام جادو کے کہنے سے نکلے مین یہان مقیم ہین ہو آپکے پاس پیام جنگ بھی بھیجین اور آگے جانے دین قنداب نے کہا وہ کیا روک سکینگے یہ کہکر کل کیفیت بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب میرے نزدیک مناسب ہو کہ لشکر یہین قیام کرے جو کچھ انکو کہنا ہوگا نامے کے ذریعہ سے کہینگے قنداب نے لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک نے خواجہ سے رائے لی خواجہ نے کہا میری بھی یہی مرضی ہو کہ لشکر یہان ٹھہرے غرض قنداب جادو نے اسیوقت بارگاہین استادہ کرنیکا حکم دیا خادمون نے جلد جلد بارگاہین استادہ کین بدیع الملک نوجوان گھوڑے سے اُتر کے اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مگر خواجہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے قنداب جادو بھی حاضر ہوا نایاب جادو بھی تھوڑے عرصے کے بعد آیا پھر تو سب لوگ بارگاہ مین حاضر ہوئے دربار آراستہ ہو گیا بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خداوند جلد ایسے کرے کہ زیارت صاحبقران زمان نصیب ہو نہین معلوم کیا کیفیت ہوگی شب و روز بے یار خراب ہوتے ہونگے ہماری تلاش دیار دیار پھرتے ہونگے خواجہ نے کہا ہو نصف

آپ زمین در رفت پر سے غائب ہو رہے تھے صاحبقران کی سوقت جو حالت تھی اُسکو ظاہر نہین کرسکتا نہین معلوم
ملتے دونون مین اور کیا کیفیت ہوئی ہو بدیع الملک خواجہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک چوبدار نے آکے
عرض کی شعر الٰہی تا ابد باشی باقبال + جوان بخت و جوان دولت جوان سال + بعد دعا کے ختم ہونے کے کہا
ایک ساحر سیراب جادو کے یہان سے آیا ہو ایک نامہ لایا ہو در دولت پر حاضر ہو اُسکے نسبت کیا ارشاد ہو بدیع الملک
نے فرمایا ساحر کو ہمارے سامنے لاؤ چوبدار نے باہر آکے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے مجرا گاہ پر ساحر نے پہونچکر سلام
کیا رعب و شوکت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہو گیا اور نامہ نذر دیا بدیع الملک نے اُسکو کھولا پڑھنا شروع کیا
لکھا تھا کہ ای طلسم کشا واضح ہو کہ یہ طلسم ایسا نہین ہو جو تیری کد و کاوش سے فتح ہو جائے یہ جاے سکونت خداوند
ہو اگر اپنی بہتری درکار ہو تو یہان سے واپس جانا اچھا ہو اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو جو حال خداوند نے
صاحبقران کا کیا وہی تیری بھی کیفیت کیجائیگی اسی ذلت و خواری سے قتل ہو گا سب ہمراہی بھی تیرے فنا
کر دیے جائینگے بدیع الملک نے جو اس مضمون کو پڑھا اور صاحبقران کے قتل ہو جانے کی کیفیت دیکھی تاب نہ رہی
بے اختیار رونے لگے قنداب جادو نے قریب آکر عرض کی ای شہریار خیر تو ہو خواجہ عمرو بھی اس حالت کو دیکھکر
گھبرا گئے کہا ای بدیع الملک نوجوان کیا حال ہو کیون اسقدر ملال ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ اس نامے مین
مین نے عجب خبر وحشت انگیز دیکھی ہو جسکو اپنی زبان سے نہین نکال سکتا خواجہ نے کہا خدا کے واسطے جلد بیان کرو
میری عجب کیفیت ہو بدیع الملک نے کہا اسمین لکھا ہو کہ آئینہ اندام جادو نے صاحبقران کو قتل کیا اور سب ہمراہی
بھی اُنکے قتل ہوئے ای خواجہ اگر یہ بات صحیح ہو تو آفتاب شجاعت غروب ہو گیا نام جرأت جہان سے اُٹھ گیا
میری بھی زیست بیکار ہو مگر آئینہ اندام جادو کو اُسکے مکان مین جا کر قتل کرونگا اس طلسم کو اسطرح برباد کرونگا کہ نام کو ایک
چیز بھی باقی نہ رکھونگا آخر مین اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا اب بے صاحبقران اس جہان فانی مین رہنا بیکار ہو
خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی دل کی تو عجب حالت ہوئی مگر اس بات کو دیر تک غور کیا پھر بدیع الملک سے کہا
ابھی صبر کرو مین انکی سب کیفیت دریافت کرون اگر واقعی یہ بات صحیح ہو تو میری بھی یہی رائے ہو کہ یہان سے
آئینہ اندام کے مکان پر چلکر اُسکو قتل کرو جسطرح بن پڑے اس طلسم کو خاک مین ملا دو پھر بعد مین جو کچھ ہو گا
دیکھا جائیگا یہ تو ضرور ہو کہ بعد صاحبقران زندگی بے حلاوت ہو بدیع الملک کی عجب حالت ہو گئی قنداب
نے عرض کی ای شہریار آپ صبر فرمائین مین ابھی اس بات کو تحقیق کرتا ہون یہ کہکے اُسنے اپنی انگلی سے ایک
انگشتری اتار کے اُسمین دیکھا دیر تک دیکھتا رہا کچھ نظر نہ آیا قنداب مجبور ہوا بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب
تحقیق کیا بات معلوم ہوئی قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ انگشتری مجھکو آئینہ اندام جادو نے دی تھی اور کہا تھا
جس بات کو تو تحقیق کرنا چاہیگا اسکے ذریعے سے معلوم ہو جائیگی معلوم ہوتا ہو میرے مسلمان ہو جانے کی خبر
سنکر اُسنے اس انگشتری کو بیکار کر دیا ہو دیر سے اس انگشتری کو دیکھ رہا ہون کسی قسم کی کیفیت اس مین نظر
نہین آئی آپ مین اور قاعدے سے دیکھتا ہون یہ کہکے ایک کتاب اپنی جھولی سے نکالی چند ورق اُسکے
اُلٹے ایک صفحے کو دیر تک دیکھتا رہا پھر عرض کی ای شہریار مجھکو معلوم ہوتا ہو کہ ابھی تک صاحبقران حیات
ہین مگر جان بلب ہین یہ نہین ثابت ہوتا کہ کس جگہ ہین اُسکے نسبت مین نے بہت خیال کیا صرف یہ بات
معلوم ہوئی ہو کہ صاحبقران آگ مین دفن ہین یہ نہین کہ سکتا کہ کہان ہین بدیع الملک نے کہا ای قنداب جادو
لشکر مین جا کر خبر کر دو کہ سب اسی وقت تیار ہو جائین مین ابھی یہان سے کوچ کرونگا آئینہ اندام کے پاس

جاکر اس کو قتل کرونگا جب کیفیت معلوم ہوگی خواجہ نے بھی یہی صلاح دی اور قنداب سے کہا کہ تم اسقدر بتا سکتے ہو کہ صاحبقران کس جانب ہیں قنداب نے عرض کی یہ کسی اور کا سحر نہیں ہے آئینہ اندام کا سحر ہے اسکی کیفیت کسی کو نہیں معلوم ہو سکتی سواے آئینہ اندام کے اس بات کو دوسرا نہیں جان سکتا ہے شاید سیراب جادو اس حال سے واقف ہو خواجہ نے کہا اگر اس پر شک ہے تو میں ابھی تحقیق کیے دیتا ہوں یہ کہکر خواجہ چلے بدیع الملک نے کہا خواجہ میں تمہارے جانے سے اور زیادہ بیتاب ہو جاؤنگا تمہارا یہاں رہنا میرے واسطے بہت غنیمت ہے اگر خدانخواستہ تمہاری بات نہ بن پڑی اور سیراب جادو نے تمہیں اسیر کر لیا تو اور غضب ہوگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک خاطر جمع رکھو کیا مجال کسی ساحر کی جو مجھے اسوقت گرفتار کر سکے اور اس بات کو جب تک میں تحقیق نہ کر دونگا واپس نہ آؤنگا سیراب جادو کو بھی گرفتار کر کے لاؤنگا بدیع الملک خاموش ہوئے خواجہ وہاں سے روانہ ہوئے بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو نامہ دار سے کہدو کہ یہ سیراب جادو سے جاکر کہے کہ اگر تجھے اسلام قبول ہے تو یہاں آ اور آئینہ اندام ملعون پر لعنت کر ورنہ تیری جان نہ بچیگی اور اب اس طلسم کو بہت جلد میں تباہ کر دونگا قنداب نے نامہ دار سے حرف بحرف بدیع الملک نوجوان کا قول بیان کر دیا نامہ دار خوف کے مارے کچھ نہ بول سکا خاموش بارگاہ سے اٹھکر باہر آیا اپنے لشکر کیطرف چلا تھوڑی دور جا کے دیکھا ایک نامہ دار اور آ ملا ہے اسنے کہا اے شخص تو کون ہے اس نامہ دار نے کہا میرا نام ایوان جادو ہے ابھی ایک نامہ خداوند کا لیکر آیا ہوں سیراب جادو نے مجھکو تیری تلاش کے واسطے بھیجا ہے وہان سب کو گمان یہ ہوا تھا کہ مسلمانوں نے تجھکو قتل کر ڈالا نامہ دار نے کہا اے ایوان جادو مجھکو اپنے زندہ واپس آنیکی امید منقطع ہو چکی تھی نہیں معلوم ہمارے سردار نے کیا بات نامے میں تحریر کی تھی کہ قلقلہ شاہ پڑھتے ہی رونے لگا مگر اسنے اپنی زبان میں باتیں کیں میری سمجھ میں نہیں آئیں ایوان نقلی نے کہا اب میرے ہمراہ واپس چل سب لوگ وہاں تیرا انتظام کر رہے ہیں نامہ دار ایوان نقلی کے ہمراہ ہوا تھوڑی دور ایوان جادو اس کے ساتھ آیا جب سیراب جادو کا لشکر قریب رہا تو ایوان نقلی نے کہا اے نامہ دار تجھے خداوند نے چلتے وقت ایک چیز مرحمت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب سیراب جادو کے لشکر میں پہونچنا تو ہر ایک شخص کو تبرکاً کھلا دینا اسکے سبب سے مسلمانوں پر جلد فتحیاب ہونگے اور دست اہل اسلام سے اسکا کھانیوالا قتل نہ ہوگا ایک تودے کے قریب میرے پاس باقی ہے وہ تیرا حصہ ہے نامہ دار خوش ہوا کہا بھائی تیرا بڑا ممنون احسان ہونگا مجھے کھلا دے ایوان نقلی نے کہا اپنا نام مجھے بتا دے کہ میں خداوند کے پاس جب جاؤنگا جس جس کو میں نے کھلائی ہے اس اسکا نام بتاؤنگا نامہ دار نے کہا میرا نام تشہیر جادو ہے ایوان نقلی نے کمر سے ایک پڑیا نکالی تشہیر جادو کو ایک ڈلی مٹھائی کی دی کہا بھائی اسکو خداوند کا نام لیکر کھا جا دیکھ یہ کیا تاثیر پیدا کرتی ہے تشہیر جادو نے آئینہ اندام کا نام لیکر ڈلی کو کھا لیا تھوڑی دیر کے بعد سر چکرایا زمین پر گر کے بیہوش ہوا ایوان نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کر کے اس کو زنبیل میں داخل کیا لباس اتار کر آپ اس کا لباس پہنا اسی کی صورت بنکر خواجہ سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ان نامہ داروں کی عرض کیجاتی ہے

کہ جنکو سیراب جادو نے آئینہ اندام کے پاس بھیجا تھا پہلے وہ نامہ دار پہونچا جسکے نامے میں لکھا تھا کہ میں نے

سب سردار بھی اس کے رونے لگے حمزہ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ اس کو سر و پا کا ہوش نہ رہا سب کی یہی
یہی حالت ہوئی اسوقت سیراب جادو نے اُس کے گلے سے حرز ہیکل لی حمزہ ہوش مین نہ تھا جو اسم اعظم کا
خیال کرتا سیراب جادو نے اُس پر سحر کردیا زبان بند ہوگئی ایک جوان اور تھا اس کے پاس ایک چادر دن فلک
سحر کی سیراب جادو نے وہ چادر بھی اپنے قبضے مین کی وہان سے سب کو مسلسل و مطوق کرکے خداوند کی خدمت
مین لیگیا خداوند نے شاید حمزہ سے کہا کہ اگر اسلام ترک کرکے مذہب آئینہ پرستی اختیار کر تو مین بدیع الملک
کو زندہ کردون حمزہ نے دیر تک جواب نہ دیا جب خداوند نے کئی بار کہا تو حمزہ کو غصہ آگیا کہا مین ہرگز آئینہ پرستی
اختیار نہ کرونگا علاوہ اس کے بہت کچھ سخت کلامی کی خداوند کو غصہ آگیا اسیوقت جہنم کے فرشتونکو بلا کر حمزہ
کو جہنم مین بھجوادیا اُسکے ہمراہیون کو طلب کیا اُن لوگون نے بھی انکار کیا خداوند نے انھین بھی شاید حمزہ کے پاس
بھیجدیا یا اور لیین بھجوادیا غرض سب کو فنا کردیا اب کوئی زندہ نہین ہے مال و اسباب سب کا خداوند نے اٹھا
منگوایا ہے اشراق جادو سے فرماتے تھے کہ مین اُن لوگون کو پھر خلق کرونگا لیکن بار سب آئینہ پرست پیدا ہونگے
یہ اسباب انکا اُنکے حوالے کیا جائیگا قشہیر نقلی نے کہا اسوقت سے خلاصہ کیفیت معلوم ہوئی ورنہ مجھے نہ معلوم تھی
یقین ہے بدیع الملک کو بھی خداوند ایسی ہی کچھ سزا دیگا نامہ دار نے کہا اگر اسلام ترک کردیگا تو سزا انھین میکی
اور اگر مثل حمزہ یہ بھی بدزبانی کریگا تو جہنم مین پھینک دیا جائیگا قشہیر جادو نے کہا حرز ہیکل صاحبقران کی کیا
ہوئی نامہ دار نے کہا سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشہ اسم اعظم بھی ہے قشہیر نے کہا اب شیشے کی حفاظت کرنا
بیکار ہے حمزہ تو موجود نہین ہے نامہ دار نے کہا خداوند نے کہا ہے کہ ان دونون چیزونکی حفاظت کرنا اگر کوئی چیز
اُن مین سے ضایع ہوجائیگی تو حمزہ جہنم سے نکل آئیگا اس سبب سے اُسکی حفاظت زیادہ ترکیجاتی ہے قشہیر جادو نے
کہا بھائی اسوقت تیری باتون سے مین بہت خوش ہوا میری عجب کیفیت تھی لشکر اسلام مین جو گیا وہان سے زندہ واپس
آنیکی امید نہ تھی نامہ دار نے کہا کیا وہان کے سردار نامے کو دیکھکر بڑھ گئے تھے قشہیر نقلی نے کہا قریب تھا کہ مجھکو قتل کرنے
مین بسرعت تمام بارگاہ سے نکلکر بھاگا بہت سے لوگ میری تلاش کیواسطے چلے ہین درختونکی آڑ دیکھتا ہوا یہانتک
آیا کیا عجب ہے اب بھی وہ لوگ مجھکو تلاش کرتے ہون یہ کہتے کہتے ایک جانب ہاتھ اُٹھاکر کہا دیکھو کچھ لوگ وہ
سامنے مجھی کو ڈھونڈتے ہوئے آتے ہین نامہ دار کو اُسطرف مخاطب ہوا قشہیر جادو نے کمند کے حلقے اس کی گردن مین
ڈالدیے نامہ دار سے کمر بلیٹا جاب مارا کہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا قشہیر نقلی نے اسکو داخل زنبیل کیا لباس
اُتارکے آپ پہنا اُسکی صورت بنکر سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوا جب سیراب جادو کی بارگاہ
کے قریب پہونچا دربانون نے اس کو روکا نامہ دار نے کہا جلد میری اطلاع کرو خداوند سے جواب لیکر آیا ہون ضروری
باتین کہنا ہین اگر دیر ہوگی تو تم لوگون پر عتاب خداوندی نازل ہوگا دربانون نے اُسوقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر
سیراب جادو سے اطلاع کردو کہ نامہ دار جو خداوند کے پاس عریضہ لیکر گیا تھا وہان سے جواب لیکر آیا ہے کچھ امور ضروری
کہنا چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اندر آئے چوبدار نے سیراب جادو سے جاکر کہا سیراب جادو نے کہا جلد بلاؤ چوبدار باہر آیا
نامہ دار نقلی کو اپنے ہمراہ لیگیا سیراب جادو نے کہا اے نامہ دار جلد بیان کر خداوند نے کیا کہا نامہ دار نے
کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ خاطر جمع رکھو مین فوج روانہ کرونگا جبتک مین فوج روانہ نکرون اسوقت تک مقابلہ نکرنا
اور حمزہ کی حرز ہیکل اور شیشہ اسم اعظم طلب فرمایا ہے ارشاد کرتے تھے اگر یہ اشیا تمھارے پاس موجود رہینگی تو سحر
مین قوت نہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ میرے پاس روانہ کردو سیراب جادو نے کہا حرز ہیکل تو میرے پاس موجود ہے مگر شیشہ

اسم اعظم تو مین خداوند کے سپرد کر آیا تھا کیا سبب ہے جو انھون نے دونون چیزین طلب کین نامہ دار نے کہا شاید
خیال نہ رہا ہوگا اسی سبب سے طلب کیا ہے آپ حرز ہیکل مجھے دین مین جا کر خداوند سے کہدونگا کہ شیشہ
اسم اعظم نہین ہے سیراب نے کہا ایسی بات یقین ہے جو خداوند مثل ہمارے تمھارے کسی بات کو فراموش
کرین نامہ دار نے کہا اس کو آپ بعد مین سمجھینگا پہلے حرز ہیکل وہان روانہ فرمایئے ایسا نہ ہو خداوند کے خلاف ہو
سیراب جادو نے کہا اے شخص تو نامہ دار اصلی نہین ہے اسکی صورت بنکر حرز ہیکل لینے آیا ہے اگر تو میرا ملازم ہوتا تو
ضرور تجھے یہ کیفیت معلوم ہوتی اور خداوند کے نسبت سہو کا گمان کرنا بالکل خلاف ہے نامہ دار نے جو یہ سنا کہا آپ نے
اسوقت عجب بات زبانی بھلا مین نامہ دار نہین ہون اور خداوند نے مجھے آپ کے پاس نہین بھیجا ہے تو مین
وہان کے حالات سے کیونکر آگاہ ہون سیراب نے کہا اب تیری لفاظی کچھ کام نہ آئیگی یہ کہکے اس نے اپنی جھولی
سے ایک آئینہ نکالا کہا اس مین نگاہ کر جیسے ہی نگاہ پڑی عمرو کی اصلی صورت دکھائی دی خواجہ نے چاہا کہ بڑھکے
خنجر مارون مگر سیراب نے اشارہ کیا خواجہ زمین پر گر کے تڑپنے لگے سیراب نے اپنے ملازمین کی طرف مخاطب
ہوکر کہا یہ کوئی عیار لشکر اسلام کا ہے اسکو یہان سے لیجاؤ نامہ دار کی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بتائے تو اس کو
قتل کرو ملازمین سیراب خواجہ کو باہر لائے ایک بارگاہ کے اندر لیگئے اور ساحرونکو بھی بلا لیا سب آکر اسی
بارگاہ مین جمع ہوئے خواجہ سے ساحرون نے پوچھا کہ نامہ دار کہان ہے اور تم یہان کسواسطے آئے تھے خواجہ
نے جواب دیا کہ مین نامہ دار کے حال سے واقف نہین مگر مین یہان خاص اسواسطے آیا تھا کہ چلکر سیراب جادو کا امتحان
کرون دیکھون اگر یہ سحر مین یکتا ہین تو انکی اطاعت قبول کرون بارے جیسا میرا خیال تھا انکو ویسا ہی پایا اب مین
انکی اطاعت قبول کرونگا جو حکم کرین گے بسر و چشم بجالاؤنگا ساحرون نے کہا اے عیار تو ہمسے عیاری کرتا ہے ہم لوگ
اور ساحرون مین نہین ہین انسان کے دل کی باتین ہمپر روشن ہوتی ہین تو ہمسے مکر کرتا ہے ہم کبھی تیرے مکر مین نہین آئینگے
خواجہ نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین خداوند آئینہ اندام کو سجدہ کرتا ہون اور تم لوگ مجھکو قتل کرتے ہو
ساحرون نے کہا تو صدق دل سے سجدہ نہین کرتا ہے اگر تو صاف دلی سے سجدہ کرتا ہوتا تو نامہ دار کی کیفیت ضرور بتا دیتا خواجہ
نے کہا نامہ دار کی حالت مین خلاصہ بیان کرونگا مگر تم لوگ بعد کیفیت معلوم ہوجانیکے مجھکو رہا نہ کروگے ساحرون نے کہا ہم ضرور تجھکو
رہا کردینگے خواجہ نے کہا اصل مین خداوند کا عتاب اس نامہ دار پر نازل ہوا تھا وہ جہنم مین گیا اور مین بظاہر تم لوگونکا شریک
ہون مگر باطن مین خداوند آئینہ اندام کا بندہ خاص ہون جس کسی ساحر پر خداوند عتاب فرماتے ہین مجھکو حکم ہوتا ہے مین اسکو جہنم
مین ڈال دیتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تجھے مکر کرنا تھا ایسی بات کہی ہوتی کہ جو ہم لوگ تسلیم کرلیتے جب تجھے
عیاری کرنا نہین آتی ہے تو ایسی ہمت کیون کرتا ہے خواجہ نے کہا تم لوگ اس راز سے ماہر نہین ہو میرے پاس دوزخ اور بہشت
ہر وقت موجود رہتا ہے اگر تم دیکھنا چاہو تو ابھی دکھا سکتا ہون ساحرون نے کہا اے شخص اگر تو نے بہشت و دوزخ نہ دکھایا تو ہم
ابھی تجھکو قتل کرینگے خواجہ نے کہا مین نے اپنا خون تم سب کو معاف کیا ساحر موجود ہوئے خواجہ نے کہا پہلے میرے ہاتھ پاؤن
کھول دو تاکہ مین کوئی کام کرسکون ساحرون نے آپس مین کہا ہاتھ پاؤن کھولدینے سے یہ بھاگ نہین سکتا ہے اگر جانیکا ارادہ
کریگا تو ہم ابھی گرفتار کرلینگے یہ کہکے خواجہ کے ہاتھ پاؤن سب نے کھول دیئے خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیان کھولین پہلے
ایک ساحر کو بلا کر کہا دیکھو اس مین بہشت معلوم ہوتی ہے یا نہین ساحر قریب آیا جھککے دیکھنے لگا ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ خواجہ نے
کہا بس اب خداوند کا حکم نہین ہے یہ دیکھ کے الگ ہٹ جاؤ دوسرے شخص کو آنے دو جو ساحر دیکھ رہا تھا اس نے عرض کی جناب
برائے خداوند مجھے دیکھنے دیجئے ابھی تو مین نے اچھی طرح سے حورونکی صورتین بھی نہین دیکھی ہین لطافت باغ کو بھی نہین

دیکھنے پایا ہوں خواجہ نے کہا اندر جا کے دیکھنا چاہتے ہو ساحر نے کہا میری نہیں خوشی ہے تو خواجہ نے ہاتھ کا سہارا دیکر اس کو زنبیل میں داخل کیا اور ساحر جو کھڑے تھے اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوئے سب ہاتھ باندھنے لگے ہر ایک نے عرض کی دراصل آپ خداوند کے بندہ خاص ہیں مگر ہم زیارت جنت سے محروم رہیں خواجہ نے کہا تم سب جاؤ اگر نصف دن سے وہاں زیادہ رہنا ساحروں نے کہا جسوقت آپ ارشاد فرمائینگے ہم حاضر خدمت ہونگے خواجہ نے باری باری ہر ایک کو داخل زنبیل کیا جب ایک ساحر بھی ان لوگوں میں سے باقی نہ رہا خواجہ نے مال و اسباب بارگاہ اپنے قبضے میں کیا بارگاہ سے باہر آکے گلیم اوڑھ کے اپنے لشکر کیطرف چلے تو خواجہ کو یہ خیال آیا کہ سیراب جادو باقی رہا جاتا ہے اور اس کے پاس حرز ہیکل ہے مگر پھر یہ سوچے کہ بدیع الملک بہت بیتاب ہونگے انکو جاکر صاحبقران کے حال سے اطلاع دوں کہ اضطراب انکا کم ہو اس سبب سے خواجہ اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب سیراب جادو کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جب عرصہ ہوا اور کوئی خواجہ کی خبر لیکر اس کے پاس نہ گیا تو اس نے ہرکاروں سے کہا جاکر دیکھو یہ سب لوگ کیا کرتے ہیں ابھی ایک عیار یہاں گرفتار کیا گیا تھا اُسیکو لیکر گئے تھے اُسوقت سے کوئی واپس نہیں آیا ہرکارے گئے لوگوں سے باہر بارگاہ کے جاکر دریافت کیا کہ مصاحبین سیراب جادو جو ایک عیار کو لیکر آئے تھے وہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا ہمنے دیکھا تھا سب اس بارگاہ میں جاتے تھے مگر وہاں سے واپس آتے کسیکو نہیں دیکھا اور ساحروں کو بھی اُن لوگوں نے بلایا تھا ہرکارے اس بارگاہ کے قریب آئے دیکھا بارگاہ خالی پڑی ہے جو اسباب وہاں رکھا تھا وہ بھی نہیں ہے ہرکاروں کو تعجب ہوا سب کی بارگاہ میں جاکر دیکھا کسی کو نہ پایا اہالیان لشکر وہاں سے دریافت کیا سب نے متفق اللفظ یہی کہا کہ ہمنے اس بارگاہ سے باہر آتے نہیں دیکھا نہیں معلوم کیا ہوا ہرکارے وہاں سے واپس آئے سیراب جادو سے آکر کل کیفیت بیان کی سیراب کو تعجب ہوا اسی وقت اس نے بازو پر سے ایک پتلا لوہے کا کھولا اس پتلے سے کہا اے شبیہ خداوند یہ لوگ کہاں ہیں پتلے نے کہا سب خواجہ عمرو کی زنبیل میں ہیں سیراب نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا بڑا غضب ہوا ایسا عیار اسطرح گرفتار ہو کر نکل جائے خداوند تک کو اس نے دھوکا دیا خداوند نے اس کو قید کیا وہاں سے نکل آیا اب یہاں ہو کر اس نے نامداروں کو بھی قتل کیا اور ان لوگوں کو بھی گرفتار کرکے لیگیا یقین ہے اب قتل کرڈالے زندہ نہ رکھے مگر میں اس کے لشکر میں جاتا ہوں اگر میں بڑا تو ابھی لاتا ہوں یہ کہکے بارگاہ سے باہر آیا بدیع الملک کے لشکر کیطرف چلا اس کی کیفیت عرض کی جائیگی مگر خواجہ جو سب ساحران جلیل کو زنبیل میں رکھکر وہاں سے روانہ ہوئے اپنے لشکر میں آئے پہلے بدیع الملک نوجوانکی بارگاہ میں گئے دیکھا شاہزادہ فرط رنج سے بیہوش ہو گیا ہے قنداب جادو گلاب و بید مشک کے چھینٹے دیکر ہوشیار کر رہا ہے خواجہ نے قنداب جادو کو ہٹایا بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے آہ سرد بھر کر آنکھ کھولی خواجہ نے کہا اے بدیع الملک کیوں اسقدر مضطرب ہوتے ہو بفضل خدا صاحبقران زمان صحیح و سلامت موجود ہیں میں نے کل کیفیت دریافت کر لی اور جو جو حالات دریافت کرنے سے رہ گئے ہیں وہ اب معلوم ہوئے جاتے ہیں یہ کلمہ جو بدیع الملک نے خواجہ سے سنا کچھ افاقہ ہوا کہا اے خواجہ کیا تحقیق کیا خواجہ نے سب کیفیت بیان کی قنداب جادو نے کہا اے شہریار میں نے بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران سلامت موجود ہیں مگر تکلیف شدید میں ہیں خواجہ نے کہا اگر خدا نے چاہا تو اب تکلیف بھی دفع ہو جائے گی حرز ہیکل اسیر کی

سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشۂ اسم اعظم آئینہ اندام کے پاس ہے جب یہ دونوں چیزیں قبضے میں آجائینگی
تکلیف رفع ہو جائیگی میں نے پہلے یہاں اطلاع کرنا اچھا جانا اسوجہ سے دوبارہ سیراب کی بارگاہ میں
نہیں گیا ورنہ حرز ہیکل وہاں سے اڑا لاتا پھر شیشۂ اسم اعظم کی تلاش میں جاتا. جہاں ممکن ہوتا اُس کو توڑتا جس وقت
شیشۂ اسم اعظم ٹوٹے گا صاحبقران کو اسم اعظم یاد آجائیگا جیسے ہی سحر میں اسیر مبتلا ہونگے فوراً یہ برکت اسم اعظم
نجات ہوگی قنداب نے کہا خدا مالک ہے میں ایک دن میں شیشۂ اسم اعظم کو تلاش کر لونگا اور حرز ہیکل تو ابھی
جاکر چھین لاؤنگا خواجہ نے کہا اس کے نسبت پھر گفتگو کرنا ابھی ایک امر ضروری سے فراغت کرنا ہے یہ کہکے خواجہ
نے زنبیل سے ایک ساحر کو نکالا قنداب جادو سے مخاطب ہوکر کہا اس کی زبان میں سوزن نہیں ہے ایسا
نہ ہو سحر کرکے نکل جائے قنداب نے کہا خواجہ شوق سے تم اسے چھوڑ دو اس کی مجال نہیں جو سحر کرکے جا سکے
خواجہ نے اس کو زمین پر رکھدیا اس نے چاہا سحر کرکے نکل جاؤں **قنداب جادو** نے اسطرف ہاتھ لگا [illegible]
دیکھا ساحر کے ہاتھ پاؤں بیکار ہوگئے زمین پر گرا خواجہ نے دوسرے ساحر کو نکالا قنداب نے اس پر بھی سحر کیا
خواجہ نے اسیطرح جتنے ساحر زنبیل سے نکالے قنداب نے سب کو سحر کرکے بیکار کر دیا جب خواجہ کے پاس
کوئی ساحر باقی نہ رہا تو بدیع الملک سے مخاطب ہوکر کہا اب اپنے امیر کی کیفیت دریافت کرنا چاہیئے بدیع الملک
انکی طرف مخاطب ہوئے شاہزادے نے فرمایا اے ساحران لشکر سیراب شناخت میں خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتے
ہو بعض ساحروں نے عرض کی اے شہریار ہم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہیں بعض نے انکار کیا مگر سب کو کمال حیرت
تھی کہ ہم اس بارگاہ میں کیونکر آئے اور خواجہ نے ہمیں بہشت کی سیر کیسی کرائی مگر اپنے کو اس حال میں پاکر سب
مجبور تھے جب چند ساحروں نے اسلام قبول کیا تو بدیع الملک نوجوان نے ان سبکو بیٹھنے کی اجازت دی اور جو
ساحر بوجہ سیاہ قلبی کے ایمان نہ لائے شاہزادے نے اُنکے نسبت حکم قتل صادر فرمایا انکو جلاد بارگاہ سے برائے قتل
باہر لائے یہاں بدیع الملک نے جو ساحر مسلمان ہوگئے تھے اُن سے فرمایا کہ اگر تمہیں حالات صاحبقران زمان معلوم
ہوں تو بیان کرو ساحروں نے عرض کی اے شہریار جسوقت سیراب جادو شہر قنداب سے بھاگا آئینہ اندام کے پاس
پہونچا کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا میں سب انتظام کرونگا مگر تم صاحبقران کے گرفتار کرنیکو جاؤ سیراب
نے کہا میں حمزہ کو کیونکر گرفتار کرسکونگا سنا ہے کہ انکے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود ہیں ساحر کی مجال نہیں جو اُنسے
مقابلہ کرسکے آئینہ اندام نے کہا یہ تو ممکن ہے کہ میں تاثیر تحفہ جات کو دفع کردوں مگر خیال یہ ہے کہ صاحبقران کو
تکلیف ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ تم جاکر مکر سے گرفتار کرو پہلے اُنسے مقابلہ نہ کرنا پھر زیر ہوکر مسلمان ہو جانا انکی دعوت
کرکے گرفتار کر لینا سیراب جادو وہاں سے روانہ ہوا صاحبقران زمان آپکی تلاش میں مرحلہ خونین تک پہونچ چکے تھے اور
خونین چشم جادو صاحبقران کی راہ روکے ہوئے تھا جب سیراب جادو وہاں پہونچا اُسنے کل کیفیت بیان کی دوسرے
روز امیر نے اُس سے مقابلہ کیا مگر اسنے اسلام قبول کیا صاحبقران ہنوز اپنی بارگاہ کیطرف بھی واپس نہ ہوئے تھے کہ سیراب نے
کہا یا امیر آئینہ اندام نے غضب کیا جو اس طلسم کا طلسم کشا اصلی تھا اس کو طلسم معدوم میں بھیجکر قتل کر ڈالا سر اُس کا
در طلسم پر آویزاں ہے جب صاحبقران نے نام دریافت فرمایا اُس ملعون نے آپ کا نام بتا دیا صاحبقران کی
عجب کیفیت ہوئی اور بعدیہ رقت نے بیتاب کیا کہ صاحبقران زمین پر گر پڑے بیہوش ہوئے لشکر میں سب
سرداروں کی یہی حالت ہوئی سیراب نے حرز ہیکل لیکر صاحبقران پر سحر کیا زبان بھی بند ہوئی اسم اعظم نہ پڑھ
سکے ہر ایک سردار کو اس نے مبتلائے سحر کرکے مرحلہ خونین چشم پر بھیجدیا آپ پھر آئینہ اندام کے پاس گیا کب

کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا پہلے صاحبقران زمان کو بلایا ساحر امیر کو بھی سامنے لیگئے جسوقت
صاحبقران آئینہ اندام کے مکان پر تشریف لیگئے تھے اُسوقت بھی صاحبقران کی وہی حالت تھی مطلق خیال
نہ تھا کہ میں کس عالم میں ہوں آئینہ اندام نے امیر سے کہا میں طلسم کشا کو زندہ کردونگا مگر تم اپنا مذہب ترک کردو
امیر کو خبر بھی نہ ہوئی جب صاحبقران سے کئی بار آئینہ اندام نے کہا اور امیر نے اپنے کو اس حالت میں پایا
صاحبقران کو غصہ آگیا چاہا جواب زبان شمشیر سے دیں مگر آئینہ اندام نے سحر کردیا صاحبقران مجبور ہوگئے آئینہ اندام
نے کچھ ساحروں کو بلا کر کہا کہ صاحبقران کو یہاں سے لیجاؤ میں نہیں معلوم وہ ساحر امیر کو لیگئے یا نہیں لیگئے اُسوقت
ہم لوگ مع سیراب جادو کے وہاں سے چلے آئے تھے آئینہ اندام نے خود مجھ سے کہا کہ اب تم لوگوں کا یہاں ٹھہرنا
اچھا نہیں جہنم کے فرشتے آئینگے ہم وہاں سے بخوف چلے آئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ہمیں بلایا سیراب سے کہا
شیشۂ اسم اعظم قدرت کے حوالے کرو اور حرز ہیکل اپنے پاس رہنے دو سیراب نے شیشہ تو آئینہ اندام کو دیا
حرز ہیکل ابتک اُس کے پاس موجود ہے آپ خاطر جمع رکھیں صاحبقران صحیح و سلامت موجود ہیں مگر یہ نہیں معلوم
کہ کہاں تشریف رکھتے ہیں اور سب سردار بھی اُنکے ہمراہ ہیں یا نہیں کیونکہ بعد صاحبقران آئینہ اندام نے
سرداروں کو بھی بلایا تھا نہیں معلوم انہیں کیا کیا طلسم کے زندان خانہ عام میں تو نہیں ہیں بدیع الملک نے
جب یہ کیفیت سنی تو تسلی ہوئی خواجہ نے کہا اب اضطراب کو دخل نہ دو سمجھ کے کام کرو پہلے سیراب جادو سے
حرز ہیکل لینا چاہیئے اُسکے بعد ادھر حملہ جات کو فتح کرکے صاحبقران کی تلاش میں چلنا چاہیئے اسی طلسم میں
کسی مقام پر صاحبقران اسیر ہیں قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار جب تک لوح طلسم دستیاب نہ ہوگی
صاحبقران زمان کا پتہ نہیں معلوم ہوگا آج میں سیراب جادو کو گرفتار کرتا ہوں کل اب یہانسے برائے تلاش
لوح روانہ ہونگا بدیع الملک نے کہا اے قنداب جادو ابھی میں سیراب جادو کے بابت کچھ نہیں
کہہ سکتا اُس نے ایک نامہ یہاں بھیجا تھا اُسکے جواب میں جو کچھ میں نے کہا تھا تمہیں معلوم ہے یقین ہے اب
وہ طبل جنگ بجائیگا میدان میں آئیگا جب وہ آمادہ حرب ہوگا اُس وقت میں جو مناسب ہوگا تمہیں اجازت دی
جائیگی ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا قنداب جادو نے بہت کہا مگر بدیع الملک نے اُسکا کہنا قبول نہ کیا خواجہ
نے بھی کہا اے قنداب جادو اگر تم جاؤ گے تو اُس سے ہرگز فتح نہ پاؤ گے تمہارا سحر اُس پر کارگر نہ ہوگا اُسکے
پاس حرز ہیکل صاحبقران کی موجود ہے وہ تم پر غالب آئیگا قنداب نے عرض کی یہ بات واقعی ہے کہ میں اسطرح
تو اُس سے ہرگز مقابلہ نہ کرسکونگا بدیع الملک نے کہا جب وہ طبل جنگ بجائیگا تو دیکھنا خواجہ نے پھر کہا
کہ ابھی اُس کی امداد کیواسطے کچھ لشکر اور بڑے بڑے ساحر آئینگے آئینہ اندام نے اُسکو ایک نامہ لکھا ہے کہ
جب تک میں لشکر مدد روانہ کروں اُسوقت تک طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا تم قنداب جادو سے بھی مقابلہ نہ کرسکوگے
میں ان لوگوں کو تمہاری مدد کے واسطے یہانسے روانہ کرونگا جو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہیں قنداب
جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو اب پہاڑوں کے ساحروں کو طلب کریگا اس طلسم میں بہت
سے ساحر ایسے بھی ہیں کہ جو زمین کے اندر اور پہاڑوں کے اندر اور دریاؤں کے اندر رہتے ہوئے
آئینہ اندام کا نام لیا کرتے ہیں سب لوگ انہیں بزرگان دین کہتے ہیں ان سب نے سخت ریاضتیں کی ہیں کسی
نے بجا [illegible] نہیں جو ان سے ہم میں مقابلہ کرسکے مگر آپ کے اقبال سے جب وہ لوگ یہاں آئینگے میں اُنسے مقابلہ
کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ہر حال میں بفضل خدا شریک حال رہنا چاہیئے اگر ہزار ساحر آئینگے تو کیا بنا لینگے مگر ابھی روانگی

لیکن تامل ہے خواجہ نے کہا میں جانتا ہوں اسکی خبر لاتا ہوں کہ سیراب جادو کا کیا ارادہ ہے کیونکہ یہ نامہ ابھی اُس تک
نہیں پہونچا تھا میں نے راہ میں قاصد کو گرفتار کیا یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ہنوز آگے نہ بڑھے تھے کہ ایک
پنجہ آسمان سے گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا تکان جو پہونچی خواجہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی دیکھا
سیراب جادو سامنے تخت پر بیٹھا ہے بہت سے ساحر جمع ہیں خواجہ نے کہا اے ساحر یکتا مجھے تیری ذات سے
یہی امید تھی کہ تو میری قدردانی کریگا اور ضرور اپنے پاس رکھیگا میں خود ہمین آنے کیواسطے بارگاہ سے باہر
نکلا مگر تو خود مجھے لایا کمال قدردانی کی اب میں قدموں سے جدا نہ ہونگا سیراب جادو نے کہا او ساربان زادے
پہلے میں تجھسے واقف نہ تھا تو میرے ہاتھ سے نکل گیا اگر جانتا ہوتا تو میں ہرگز تجھے زندہ نہ جانے دیتا
مگر اب تجھے زندہ نہ چھوڑونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی قدردانی سے تو یہ امید نہیں ہے سیراب
نے کہا میں نے تیری باتیں بہت سنی ہیں اب زیادہ جلدہ گوئی نہ کر جو کچھ میں دریافت کروں اسکو صحیح صحیح بیان
کر دے اگر خلاف کہیگا تو میں ابھی تجھے قتل کر دونگا اگر اصل امر بتا دیگا تو قید کرکے زندان خانہ طلسم میں بھیجدونگا
جان تیری بچیگی خواجہ نے کہا آپ کو ہر طرح اختیار ہے جو مزاج مبارک میں آئے دریافت فرمایئے اگر مجھے
معلوم ہوگا عرض کر دونگا اگر ناواقف ہونگا تو کیا بتا سکونگا سیراب نے کہا جو ساحر تیرے ہمراہ قاصدی
کیواسطے گئے تھے وہ سب کیا ہوئے اور قاصد کو تو نے کیا کیا جو اُسکی صورت بنکر مجھے دھوکا دینے آیا
تھا خواجہ نے کہا میں واقف نہیں کہ وہ ساحر کیا ہوئے اور قاصد کہاں گیا سیراب جادو نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ
ابھی تک قاصد زندہ ہے اگر وہ مر جاتا تو ضرور اُس کی علامت ظاہر ہوتی مجھے معلوم ہو جاتا مگر ابھی کوئی ساحر نہیں قتل
ہوا ہے سب زندہ موجود ہیں سیراب جادو خواجہ سے یہ کہہ رہا تھا کہ سامنے اس کے دو چار پھول جلکر گرے سیراب
نے کہا اب کسی نے اُن لوگوں کو قتل کیا خواجہ نے کہا آپ تو مجھکو ملزم ٹھہراتے تھے اگر میں انھیں لیجاتا اور
قتل کرتا تو اُسیوقت یہ کیفیت ظاہر ہوتی اسوقت میں یہاں موجود ہوں نہیں معلوم اُن سب کو کس نے قتل
کر ڈالا سیراب نے کہا جب تک تو خلاصہ کیفیت نہ بیان کریگا تیری جان نہ بچیگی خواجہ نے کہا آپ کو اختیار
ہے میں موجود ہوں آپ کو اپنا مالک اور خداوند آئینہ اندام کو اپنا خداوند جانتا ہوں سیراب نے کہا میں ان
باتوں کو سننا نہیں چاہتا جو میں تجھسے تحقیق کرتا ہوں اُسکا جواب صاف مجھکو دے تو ان ساحروں کے حال سے خوب واقف
ہے مگر مجھسے پوشیدہ کرتا ہے خواجہ نے کہا اگر میں خلاصہ کہونگا تو آپ کو یقین نہ آئیگا آپ مجھے بیکار رنج اور تکلیف
پہونچائینگے سیراب نے کہا اگر سچ کہیگا تو میں یقین کر دونگا مجھے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی خواجہ نے کہا جن
جن ساحروں کو آپ نے میرے ہمراہ کیا تھا وہ سب مسلمان تھے جب مجھے بارگاہ میں لیگئے تو مجھسے ہر ایک
نے کہا کہ اے خواجہ تم خوف نہ کرو ہم تمہیں اپنے ہمراہ لیے چلے ہیں میں خاص آپ کی خدمتگذاری کیواسطے آیا تھا
مگر اسوقت اُنکے ہمراہ جانا بھی مصلحت جانا اگر نہ جاتا تو وہ لوگ مجھے ہلاک کرتے بلکہ جن ساحروں نے انکار کیا وہ
لوگ انھیں گرفتار کرکے اپنے ہمراہ لیگئے مجھے بارگاہ بدیع الملک میں لیجاکر چھوڑا سب مسلمان ہوئے جن ساحروں
کو بجبر اپنے ہمراہ لیگئے تھے وہ شاید اسوقت قتل ہوئے سیراب نے کہا یہ بات یقین کے لائق نہیں ہے میں ہرگز
نہ مانونگا خواجہ نے کہا میں نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ آپ یقین نہ فرمائینگے سیراب نے اسیوقت جلادوں کو
طلب کیا جلاد آئے سیراب نے کہا اس بدمذہب کو لیجاکر قتل کرو خبردار اس کے مکر میں نہ آنا یہ بڑا
مکار ہے اگر لالچ دے تو بالکل خلاف جاننا جلادوں نے کہا جو کچھ آپ منع فرماتے ہیں ہمسے ہرگز نہ ہوگا یہ کہکر

خواجہ کو جلاد سے بچالے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جسوقت سیراب جادو خواجہ کو اُٹھا کر لیچلا اُسوقت بعض بعض لوگ وہان موجود تھے انھون نے جو یہ کیفیت
دیکھی سب نے سحر کرنا شروع کیا مگر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب مجبور ہوے تو بارگاہ بدیع الملک مین آئے
شاہزادہ اُس وقت سیراب جادو کا تذکرہ کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کی بعض بعض ساحر اُس وقت
متوحش ہوکر در دولت پر باہر حاضر ہوے ہین امیدوار باریابی ہین اُن کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک نے
فرمایا اندر بلا لو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے بدیع الملک نے جو صورت ساحرون کی
دیکھی سب سے کیفیت دریافت فرمائی کہ کیا سبب ہے جو اسوقت اسقدر متوحش ہو ساحرون نے سب کیفیت
خواجہ کی عرض کی بدیع الملک کو ملال ہوا اسیوقت تلوار پکڑ کے اُٹھے قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار
آپ تکلیف نہ فرمایئے اگر خواجہ کو سیراب جادو لیگیا ہے تو مین ابھی جا کر لاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب
جادو تمھارے جانے سے مجھے یہ خوف ہے کہ اُسکے پاس حرز ہیکل صاحبقران موجود ہے تمھارا سحر اُسپر تاثیر
نہین کریگا ایسا نہو کہ تم بھی گرفتار ہو جاؤ قنداب نے عرض کی اے شہریار خاطر عالی مطمئن رہے سیراب جادو کی کیا مجال
ہے جو مجھے گرفتار کر سکے مین خواجہ کو وہان سے چھڑا کر لاؤنگا بدیع الملک نے چاہا کہ مین قنداب جادو کو روک لون
مگر قنداب نے بمنت اجازت حاصل کی بارگاہ سے باہر نکلا لشکر سیراب کی طرف روانہ ہوا یہان وہ
وقت تھا کہ جلاد خواجہ عمرو نامدار کو زیر تیغ بٹھائے ہوئے تھے گردن پر کوئلے کا خط لگانے کی دیر تھی خواجہ درگاہ
بے نیاز مین بعد الحاح و زاری عرض کر رہے تھے کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز مین نے تو ابھی اُس
بڑی چیز کو یاد بھی نہین کیا ہے اسوقت ایک کافر کے ہاتھ سے جان جاتی ہے وقت مدد ہے خواجہ تو درگاہ بے نیاز
مین عرض کر رہے تھے کہ جلاد نے تیغ کھینچ کر شانہ مین لگانا شروع کی یعنی قریب تھا کہ ہاتھ خواجہ کی گردن پر مارے کہ
یکبارگی سر جلاد کا اوڑ گیا سب نے دیکھا ایک پنجہ آکر خواجہ کو اُٹھا لیگیا جسقدر ساحر وہان موجود تھے سب کے سر
کٹکر زمین پر گرے بعض خوف کے مارے سیراب کی بارگاہ کی طرف بھاگے سیراب نے جو یہ ہنگامہ سنا
چوبدارون سے کہا جا کر خبر لاؤ یہ غل کیسا ہے چوبدار اُسکی بارگاہ سے باہر آئے دریافت کیا تو کیفیت معلوم ہوئی چوبدارون
نے سیراب جادو سے آکر کہا جس عیار کو آپ ابھی گرفتار کر کے لائے تھے اور حکم قتل دیا تھا جلاد نے ریگ سے
چبوترے پر اُسکو بٹھایا ارادہ تھا کہ ہاتھ مارے سر اُسکا تن سے جدا کرے کہ یکبارگی جلاد کا سر اوڑ گیا اور لوگ جو
وہان موجود تھے سب کے سر کٹکر زمین پر گرے عیار غائب ہو گیا سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سنی تعجب کیا کہا ہوا ہے
قنداب جادو کے دوسرے کا یہ کام نہین ہے اگر اُس وقت لیگیا ہے تو کیا غم ہے مین دوسرے وقت اُسکو پھر
لے آؤنگا بلکہ ابکی بار اسی جگہ اُسکو دیکھونگا اشارے سے قتل کر ڈالونگا مگر اب ان لوگون کے واسطے آزار دینا
اچھا نہین ہے مین نے اسیواسطے ایک نامہ بھی طلسم کشا کے پاس روانہ کیا تھا ابھی تک اسکا جواب بھی نہین آیا
معلوم ہوتا ہے کہ اُس نامہ دار کو بھی اُسی عیار نے قتل کیا اور طلسم کشا راہ راست پر نہین آیا میرے کلام کی تاثیر نہین ہوئی
اب مین طبل جنگ بجواتا ہون کل طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا اگر خداوند کو فتح دینا منظور ہے تو مین ضرور قنداب جادو
سے جنگ مین فتحیاب ہونگا ورنہ اگر مرضی خداوند کی نہوگی تو لڑ بھڑ کر مر جاؤنگا یہ کہکے اُسنے اپنے ملازمین کو بلایا

کہ لشکر مین جاکر اطلاع کرو کہ طبل جنگی بجے ملازمین نے اسی وقت اُسکے لشکر مین اطلاع کی اُسی وقت طبل جنگی
بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک مین آئے پہلے دعاو ثنای شاہی بجالائے
پھر عرض کی کہ سیراب جادو نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ کل صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائی کرے
بدیع الملک نے فرمایا کیا خوف ہے ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو کہ بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگ بجے
ہرکارون نے لشکر اسلام مین حکم بدیع الملک نامدار پہونچایا نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین جنگ کی
تیاری ہونے لگی رات بھر سامان جنگ مین بسر کی جب زمانہ شب سے صبح برآمد ہوئی بدیع الملک نوجوان
نے وظیفہ سحر ادا کیا سلاح طلب فرمائے خادمون نے اُسی وقت کشتیان ہتھیارون کی حاضر کین بدیع الملک
نوجوان نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہو لشکر کو پشت پر لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُس طرف سے سیراب جادو
اپنے ہمراہ دس ہزار ساحر لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی ابھی نقیب بر لبِ
قناعت صفون سے نہ نکلے تھے کہ ایک جانب سے گرد غلیظ بلند ہوئی دونون لشکر اُس طرف متوجہ ہوئے
جب دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر ساحران غدار کا آیا ہے قنداب جادو نے بدیع الملک سے
عرض کی ای شہریار یہ ساحر جو سب کے آگے تختون پر سوار ہین یہ پہاڑون کے اندر رہتے ہین آئینہ اندام کا نام
لیا کرتے ہین بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین عمرین ان لوگون کی بہت ہین قریب دو دو سو برس کے
سن ہو گئے انکا آنا آفت ہے اس طلسم مین اُنکے برابر کوئی سحر مین با کمال ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے یہ مکار
کیا ہین جو ہم پر فتح پائینگے قنداب نے عرض کی مین نے انکی کیفیت عرض کی ورنہ آپ سب ملاحظہ فرمائینگے غلام
اُنسے مقابلہ کریگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر سیراب نے جو ان لوگون کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین
سے کہا کہ خداوند کو میرے جنگ کرنے کی خبر ہو گئی اُنھون نے بزرگان دین کو میری مدد کیواسطے بھیجا ہے اُنکے
استقبال کے واسطے جانا ضرور ہے یہ کہکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر بڑھا جب ساحرون کے قریب پہونچا تخت سے
اُترا بڑی عزت کی سب کو اپنے ہمراہ لایا اُن لوگون نے کہا ای سیراب جادو آج کے روز جنگ موقوف
رکھو ہم لوگون نے راہ مین بڑی تکلیف اُٹھائی ہے جبتک ایک روز استراحت نکرینگے ہمارے مزاج درست نہونگے
سیراب نے یہ سنکر اشناخت آگے بڑھا بدیع الملک کی طرف مخاطب ہو کر کہا ای طلسم کشا مین تو آج ہی فیصلہ کر کے
میدان سے واپس جاتا مگر کیا کرون مجبور ہون بزرگان دین نے آج مجھے سرفراز فرمایا ہے اور سب کی راے یہ ہے کہ آج
جنگ موقوف رہے لہذا مین مہلت چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای سیراب جادو تجھے اختیار ہے جسوقت تیرے مزاج
مین آئے مقابلہ کر ہم نے مہلت دی تو واپس جا سیراب جادو پلٹا اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک نوجوان
بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے قنداب جادو اور خواجہ
بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آئے قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ جو چار ساحر تاج سرون پر رکھے ہوئے
آئے ہین یہی پہاڑون کے اندر رہتے ہین جو ساحر سب کے آگے تھا اُسکا نام سومنات جادو ہے جانب شمال
ایک کوہ ہے اُس پہاڑ کے اندر حبس دم کیے ہوئے بیٹھا رہتا ہے یہ سب ساحرون سے سن مین زیادہ ہے سحر بھی
خوب جانتا ہے ایک بار مین نے اُسکی صورت دیکھی تھی اس سبب سے پہچانتا ہون اُسکے بعد جو دوسرا ساحر تھا اُسکا
نام طاغوت جادو ہے جنوب مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہے اُسکے بعد جو برابر سے ہوا چلا آتا تھا اُسکا نام

فرجام جادو وہ مشرق مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہو اُسکے بعد یہ ساحر اژدر پر سوار تھا یہ مغرب مین ایک کوہ
آتشین کے اندر رہتا ہو اشرار جادو اُسکا نام ہو یہ چارون ساحر ایک بار اور بھی اپنے اپنے مسکنون سے
نکلے تھے اُنکے سحر بھی مین نے دیکھے ہین بلا کے سحر کرتے ہین اور اس طلسم کے حالات سے جیسی ان لوگون کو
آگاہی ہو دوسرا نہین جانتا ہو اشراق جادو بھی اسقدر واقف نہین ہو بدیع الملک قنداب جادو کی باتین سنتے
رہے تھوڑی دیر تک قنداب جادو حاضر رہا جب رات زیادہ گئی تو قنداب جادو نے عرض کی غلام چاہتا ہو کہ
آج آپکی بارگاہ کے گرد پھرے بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو کیا وہ لوگ نہین ہین جو بارگاہ کی
محافظت کرین تمھین کیا ضرورت ہو قنداب نے عرض کی اے شہریار تیغ سیراب جادو کا مہلت طلب کرنا
خالی از علت نہین ہو یقین ہو ساحر ضرور آئینگے کر سپاہ بھیجینگے اور لوگون مین یہ طاقت نہین ہو جو اُنسے اپنے تئین
بچائین اور یہان تک نہ آنے دین آپکے پاس فضل خدا سے تحفہ جات موجود ہین اسکے سبب سے
ساحر عاجز ہین مقابلہ کرتے بن نہین پڑتا ہو اسی کی تدبیر کر رہے ہین کہ آپ سے تحفہ جات لے لین پھر مقابلہ
کرین بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو تم اسقدر تکلیف نہ اُٹھاؤ مین اور لوگون کو مقرر کر دونگا قنداب
نے عرض کی اے شہریار سینہ میرے کسی سے بن نہین پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار رہے جو مرضی مین
آئے مین زیادہ اصرار نہین کرتا ہون قنداب جادو بارگاہ سے باہر آیا اپنے بھائی نایاب جادو کو بلایا
جو مصاحب اُسکے خاص خاص تھے اُن سب کو ہمراہ لیا بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھرنے لگا مگر خواجہ عمرو
ثانی نے قنداب سے یہ کیفیت سنی کہ ساحرون نے اسواسطے اجازت لی ہو کہ کرکے تحفہ جات
لے لین خواجہ سب کے سامنے تو نہین بارگاہ مین گئے مگر بارگاہ مین جا کر گلیم اوڑھی پھر باہر آئے لشکر
سیراب کی طرف روانہ ہوئے جب لشکر سیراب مین پہنچے تو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سیراب مین
گئے دیکھا جو ساحر آئے تھے وہ سب تخت پر بیٹھے سیراب جادو خادمون کی طرح اُنکی خدمتگذاری کر رہا ہو
خواجہ اُسی حالت سے کھڑے رہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک ساحر نے کہا اے طاغوت جادو جسواسطے
یہان آئے ہین کچھ انتظام اس کے متعلق کیا چاہیے طاغوت جادو نے کہا آپ جسکو حکم فرمائیں وہ جا کر انتظام
کرے یہ بات جو سیراب جادو نے سنی ہاتھ باندھکر طاغوت جادو سے کہا آپ نے کیا فرمایا یہ جملہ میری سمجھ مین نہین
آیا طاغوت نے جواب دیا کہ سومنات جادو فرماتے ہین کہ اب کچھ انتظام کرنا چاہیے جس وقت ہم لوگ
خداوند کی خدمت مین گئے تو خداوند نے ہم سے فرمایا تھا کہ بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہو اُنکو اس طرح گرفتار کرنا
کہ تکلیف نہ پہونچے کیونکہ وہ بھی آئینہ پرست ہونے والا ہو جب ہم تمھارے لشکر مین آئے تو جنگ کا سامان دیکھا
غرض اس لحاظ سے اُسوقت جنگ کو موقوف رکھا کہ طلسم کشا کو تکلیف جنگ نہو ورنہ ممکن تھا کہ ایک اشارہ سے
مین طلسم کشا کا پتہ بھی نہ معلوم ہوتا اب سومنات جادو جسکو کہین وہ جائے اور تحفہ جات بدیع الملک سے لے
آئے سیراب جادو یہ سنکر خاموش ہو رہا سومنات جادو نے کہا اے فرجام جادو میرے نزدیک تمھارا جانا
مناسب ہو ہم لوگون کی ضرورت نہین ہو یہ کام بہت آسان ہو فرجام جادو نے کہا آپ جو کچھ فرماتے ہین
مین بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ کہکر فرجام جادو اُٹھا بارگاہ کے باہر نکلا خواجہ کہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین
سن رہے تھے فرجام جادو کے ساتھ آئے جب فرجام بارگاہ کے باہر آ چکا تو اُسنے جھپٹ کے اپنی صورت
تبدیل کرکے صاحبقران کی شکل بنائی آہ آہ کرتا ہوا لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی

اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اسی وقت قنداب جادو کے پاس پہونچے قنداب کو شبہ ہوا خواجہ نے
کہا اے قنداب شبہ نکرو مین ابھی ایک کیفیت دیکھ آیا ہون فرجام جادو صاحبقران کی صورت بنا ہوا
آتا ہے خبردار تعرض نکرنا کہ تم اُسکے برابر سحر نہین جانتے ہو وہ تمکو بھی گرفتار کرکے لیجائیگا اچھا نہ ہوگا قنداب
نے عرض کی خواجہ فدا الک ہو اگر آقاے نامدار کا اقبال ترقی پر ہے تو مین ضرور اسکو زیر کرونگا اور گرفتار
کرکے آقاے نامدار کے پاس لیجاؤنگا خواجہ نے کہا خبردار تم اس باب مین دخل نہ دینا جیسا مین مناسب جانونگا
کرونگا قنداب مجبور ہوا خواجہ نے کہا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون بدیع الملک کی صورت بنا کر بیٹھتا ہون جسوقت
فرجام جادو بصورت صاحبقران یہان آئے اسکو فوراً میرے پاس لے آنا قنداب نے عرض کی خواجہ
وہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ چاہتا ہے ضرور مجھ سے کہیگا کہ مین دوسری بارگاہ مین نہ جاؤنگا خواجہ نے کہا
تم یہ کہنا کہ آقاے نامدار آج کل اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین وہان اور لوگ رہتے ہین آقاے نامدار
دوسری بارگاہ مین بمصلحت شب بھر تشریف رکھتے ہین قنداب نے عرض کی مین تابع فرمان ہون جو حکم ہو
بجا لاؤن خواجہ اپنی بارگاہ مین آئے بصورت بدیع الملک کی بنا کے ایک مسہری پر لیٹ رہے یہان
فرجام جادو بصورت صاحبقران ثانی آہ آہ کرتا ہوا آیا قنداب جادو نے آواز دی کون آتا ہے فرجام نے کراہ کر
کہا مین ہون حمزۂ ثانی اے قنداب مجھے اسوقت قید سخت سے رہائی ہوئی ہے مگر سحر مین ابتک مبتلا ہون میری حالت
قریب مرگ ہے جلد بتا کہ بدیع الملک نوجوان کس بارگاہ مین ہین قنداب نے کہا اے صاحبقران میرے ہمراہ
تشریف لائیے مین آپکو بارگاہ بدیع الملک مین لیچلون یہ کہکے قنداب جادو خواجہ کی بارگاہ کی طرف چلا
فرجام نے کہا اے شخص بدیع الملک کی بارگاہ سامنے دکھائی دیتی ہے تو مجھے اُس طرف کیون لیے جاتا ہے
قنداب نے عرض کی یا امیر جب سے یہان سیراب جادو سے جنگ شروع ہوا ہے اُس دن سے بمصلحت آقاے
نامدار شب کو اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین دوسری بارگاہ مین رہتے ہین فرجام سمجھا قنداب سچ کہتا ہے
اُسنے مجھے مطلق نہین پہچانا یہ سوچتا ہوا قنداب کے ہمراہ خواجہ کی بارگاہ کے اندر آیا دیکھا روشنی ہو رہی ہے
ایک جوان مسہری پر سبز دوشالہ اوڑھے سو رہا ہے فرجام بصورت صاحبقران مسہری کے قریب آیا دوشالہ اٹھایا
چاہا جھک کے شانہ ہلاؤن کہ حلقے کمند کے گلے مین پڑے اُسنے چاہا سحر کرون مگر منہ پر حباب پڑا اسکا چھینک
آئی بیہوش ہوکے زمین پر گرا خواجہ نے بعد تقبیل انگلی زبان مین سوزن دیا مشکین باندھ کر ڈالدیا قنداب جادو
نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کہا خواجہ اسکو یون نہ رکھیے ابھی آقاے نامدار کی خدمت مین
لے چلیے اگر اسلام قبول کرے تو رہائی پائے ورنہ اسی وقت قتل کیا جائے اسکا یون رہنا اچھا نہین ہے ایسا
نہو کہ سومنات جادو اس کیفیت سے ماہر ہو جائے تو ابھی آکر اسے رہا کر لیجائے خواجہ نے کہا اب
اسوقت بدیع الملک کو بیدار کرنا محض خلاف ہے صبح کو جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائیگا یہ کہکے فرجام جادو
کو نذر زنبیل کیا قنداب سے فرمایا تم اپنی طرف جاؤ اب مین بھی دم بھر استراحت کرون رات بہت کم
باقی ہے قنداب جادو سمجھا خواجہ سچ کہتے ہین اب محو خواب ہونگے یہ سوچ کے قنداب جادو بارگاہ
سے باہر آیا خواجہ نے اُسکے جانے کے بعد فرجام جادو کو زنبیل سے نکالا ستون بارگاہ سے باندھ کر
ہوشیار کیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے دوات و قلم اُسکے سامنے رکھکر فرمایا اے فرجام جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتا ہے اگر اسلام قبول نہ کرےگا تو تیری گردن زدنی ہوگی تجھے اپنے آئینہ اندام کا بڑا اعتقاد

ہے

تھا اسوقت اس گمراہ سے تیری مدد کی بہتری ہو کہ اب آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور خدائے وحدہ لاشریک
کو اپنا معبود جان مسلمان ہو کہ تیرا انجام بخیر ہو فرجام جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکو حیرت ہوئی اپنے دل مین
اُسنے خیال کیا کہ ابھی مین اپنے لشکر سے حمزہ کی صورت بنکر یہان آیا یہ راز کسی کو معلوم نہ تھا یہان
کسنے اطلاع دی ہو مین گرفتار ہو گیا پھر اس طرح گرفتار کیا کہ کوئی امر خلاف تصور سے مجھے بچا نہ ہوا فرجام تو اس
سکوت مین تھا کہ خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا کہا اے فرجام جو کچھ مین نے کہا ہے اسکا جواب جلد دے پھر
اور باتین سوچا کرنا تازیانہ جو فرجام کی پیٹھ پر پڑا تلملا گیا جلدی سے قلم اُٹھایا اپنے دل مین خیال
کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو اس وقت جان جاتی ہے بہتر یہ ہو کہ اس وقت اقرار کر لون جب یہ شخص میری
زبان سے سوزن نکالیگا تو اسی کو اُٹھا کر لشکر مین لیجاؤنگا۔ وہان جا کر قتل کر ڈالونگا تحفہ جات کا انتظام اور
صورت سے کرونگا یہ سوچ کے فرجام نے لکھا کہ مین مذہب اسلام اختیار کرتا ہون اور دین آئینہ پرستی کو
ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے پڑھ کر اسکی پیشانی کی طرف دیکھا سیاہی کفر اسکی جبین سے نمایان
ہوئی خواجہ نے کہا اے فرجام جادو تو مجھسے مکر کرتا ہے مین نے ہزارون ساحرون کو اسی صورت سے
قتل کیا تیرا مکر نہ چلیگا یہ کہکے اور ایک تازیانہ لگایا فرجام جادو تڑپ گیا اُسنے پھر قلم اُٹھا کر لکھا کہ مین نے
آج تک مذہب اسلام کی تحقیق کی مگر اسکی ہر ایک بات کبے بنیاد پائی اُس سے معلوم ہوا کہ یہ مذہب بھی
بے بنیاد ہے اگر آپ میرے سوالون کا جواب دین اور اپنے دین کو اشرف ادیان ثابت کرین تو مین مسلمان
ہو جاؤن خواجہ نے پڑھا اسکو جواب دیا کہ اے فرجام تو جو سوال تیرے ہون بیان کرین اُنکا جواب
دونگا فرجام نے لکھا کہ آپ میری زبان سے سوزن نکالین کہ مین بات کرنے کے قابل ہون ابھی تو مجھے
بات نہین کیجاتی ہے اور سوالات میرے بہت طویل ہین اُن سب کو لکھکر پیش نہین کر سکتا خواجہ نے کہا اے
فرجام اُس مقدمے کو اس وقت ملتوی رکھ صبح کو دیکھا جائیگا فرجام خاموش ہو رہا خواجہ نے اسکو پھر
داخل زنبیل کیا گلیم اوڑھ کے پھر بارگاہ سے نکلے لشکر سیراب مین آنے گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ مین
سیراب جادو کے پہونچے دیکھا سب لوگ فرجام جادو کے منتظر بیٹھے ہین آپس مین باتین ہو رہی ہین کہ ابھی تک
فرجام جادو نہین آیا سومنات جادو کہتا ہے کہ فرجام جادو جو کام کرتا ہے بہت سمجھ کے کرتا ہے کوئی تدبیر نکال رہا ہوگا
یقین ہے وہان تک پہونچ گیا ہو اور ربیع الملک سے باتین ہوتی ہون سومنات یہ کہہ رہا تھا کہ طاغوت جادو نے
کہا اے سومنات جادو مجھکو کچھ شک سا ہو جاتا ہے سومنات نے کہا شک کیسا طاغوت نے کہا مین یہ جانتا ہون
کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا سومنات جادو نے گردن جھکائی زمین کے اوپر ہاتھ رکھکر کہا اے فرشتگان زمین
فرجام جادو کی کیا کیفیت ہے خواجہ نے سُنا کہ ایک آواز آئی اے سومنات جادو فرجام کو ایک عیار نے
اسیر کیا وہ بڑی تکلیف مین ہے سومنات نے کہا اے طاغوت جادو تم بہت سچ کہتے ہو کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا
تمہین یہ کیفیت کیونکر معلوم ہوئی طاغوت نے کہا میرے پاس ایک انگشتری ہے جو کیفیت گذرتی ہے اُسکے
ذریعے سے مجھے معلوم ہو جاتی ہے سومنات نے کہا اب مجھے اس عیار کا نام تحقیق کرنے کی ضرورت ہے اور
مقام قید فرجام جادو دیکھنا ہے معلوم ہو جائے تو مین ابھی جا کر فرجام کو بچا کر لاؤن اُس عیار نے غضب
کیا اتنے بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا اور فرجام جادو اُسکے دام تزویر مین پھنس گیا یہ کہکے سومنات جادو
نے پھر دونون ہاتھ زمین پر رکھکر کہا اے فرشتگان زمین مجھے اطلاع دو کہ فرجام جادو کہان اسیر ہو

اور کس عیار نے اسیر کیا ہو خواجہ نے سُنا آواز آئی کہ مقام قید سے آگاہی نہین مگر گرفتار کرنے والے کا نام
عمرو ثانی ہو سومنات نے کہا اسوقت عمرو کہان ہو آواز آئی یہ بھی نہین معلوم کہان ہو سومنات کے
متحیر ہو طاغوت جادو سے کہا بڑے تعجب کی بات ہو آجتک یہ باتین ظہور مین نہین آئین مین جو سوال کرتا ہون
اسکی خلاصہ کیفیت سب مجھے نہین معلوم ہوتی اسوقت عجب طور سے میرے تابعین مجھکو خبر دے رہے ہین
اب تم دیکھو کیا بات ثابت ہوتی ہو طاغوت جادو نے انگوٹھی کی طرف دیکھا کہا اے سومنات جادو یہ تو
معلوم ہوتا ہو کہ گرفتار کرنے والے کا نام عمرو ہو مگر مقام قید فرجام جادو معلوم ہوتا ہو نہ گرفتار کرنے والیکا
ٹھکانا دکھائی دیتا ہو سومنات اشرار جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تم دریافت کرو شاید تمکین کچھ کیفیت معلوم ہو
اشرار جادو نے دیر تک فکر کی آنکھین بند کیے بیٹھا رہا عرض کی جو جو باتین آپ لوگون کو معلوم ہوئین وہی مجھے
بھی دکھائی دیتی ہین اُسکے علاوہ اور کچھ نہین کہہ سکتا سومنات سیراب جادو کے طرف متوجہ ہوا کہا بڑے
تعجب کی بات ہو عیار کے ٹھکانے سے آگاہی نہین ہوتی سیراب نے کہا آپ اس عیار کو مثل اور
عیارون کے تصور نہ فرمایئے وہ ایسا ہو کہ اسنے ایک بار خداوند کو دھوکا دیا تھا آئینہ پرست بنکر
حمزہ کو رہا کرلے گیا تھا اور سب سردارون کو بھی رہائی دلائی تھی مین نے ایک بار اسکو گرفتار کیا مگر آگاہ
نہ تھا وہ نکل گیا میرے یہان کے نامی نامی ساحر لیگیا وہ سب مسلمان ہوگئے اسی غصہ مین مین اُسکے
لشکر سے اسکو اٹھا لایا حکم قتل دیدیا قنداب جادو اسکو اٹھالے گیا اسکی عیاریان ایسی ہین کہ سمجھ مین
نہین آتی ہین سومنات نے کہا تمہاری سمجھ مین کیونکر آئینگی اس وقت ہم لوگون کو تعجب ہو کہ فرجام جادو
کو اُسنے کیونکر گرفتار کیا اور اب کہان چھپ کے بیٹھا ہو جو اُسکے حال سے فرشتے تک نہین آگاہ
ہین سیراب نے کہا سوا اپنے لشکر کے اور کہان ہوگا سومنات نے کہا اگر اپنے لشکر مین ہوتا
تو ضرور مجھے معلوم ہو جاتا یقین ہو وہ اس وقت عالم سحر مین ہو کوئی ترکیب سحر کی کرکے کہین بیٹھ رہا ہو سحر
خوب جانتا ہو جس کی کیفیت سے کوئی آگاہ نہین ہوسکتا ہو سیراب جادو نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین
سحر اُسکو مطلق نہین معلوم ہو اسکے مذہب مین سحر بالکل حرام ہو سومنات نے کہا پھر کیا بات ہو سیراب
نے کہا مین نہین جانتا کہ اُسکو کیا بات حاصل ہو جسکے سبب سے ایسے ایسے کام کرتا ہو طاغوت جادو
نے کہا مجھکو اُسکے طریقے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ عیار عامل زبردست ہو بزور عمل سب کام کرتا ہو سومنات
نے کہا اے طاغوت جادو تم بہت ٹھیک کہتے ہو اسے عملیات مین دخل ہو اسی سبب سے اُس نے اتنے
بڑے ساحر کو گرفتار کرلیا سیراب نے کہا اگر عملیات مین کچھ دخل رکھتا ہوتا تو مبتلاے سحر ہو کر میرے
یہان کیون آتا سومنات نے کہا اگر یہ بھی نہین ہو تو اس سے بہتر کوئی بات تجویز نہین ہوسکتی اشرار
نے کہا ان باتون مین صبح ہو جائیگی وقت جنگ آجائیگا پھر کوشش کا موقع باقی نہ رہیگا اگر کچھ انتظام
کرنا ہو تو اسی وقت کیجیے فرجام جادو کا اسیر رہنا اچھا نہین ہو جس طرح بن پڑے فرجام جادو کو بھی
رہائی دلایئے سومنات نے کہا تمہین جانے سے کون مانع ہو جاؤ دیکھو سومنات جادو نے جو یہ کہا اشرار
نے جواب دیا کہ جسکی نسبت آپ حکم کرین مین اسی کام کو پہلے انجام دون تحفجات کی فکر پہلے کیجیے
پھر رہائی فرجام کی کوشش ہو سومنات نے جواب دیا کہ پہلے تحفجات اپنے قبضے مین کرنا پھر فرجام جادو
کا پتہ معلوم ہو جائیگا اشرار بارگاہ سے باہر نکلا خواجہ بھی نسیم اوڑھے ہوئے اُسکے ساتھ باہر آئے اسنے

بارگاہ سے باہر نکلا اپنی صورت ایک نازنین کی بنائی اور نقاب ڈال کے لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ بھی بھر وہان سے روانہ ہوے اپنے لشکر مین آکے چھپ رہا قنداب جادو بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھر رہا تھا خواجہ نے قنداب کے قریب آکر کہا اب اشرار جادو تاہو اپنی صورت ایک نازنین کی بنائی ہو مین معلوم کیا بات سوچا ہو جو اس صورت پر یہان آتا ہو ہوشیار رہنا خبردار بارگاہ کے اندر نہ جانے دینا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون وہین اسکو بھی لاتا قنداب نے عرض کی مین ابھی اسکو آپکی خدمت مین لاتا ہون خواجہ نے اپنی بارگاہ مین ایک جام شراب اُٹھا کر اسکو بیہوشی سے پر کرکے رکھدیا ... قنداب جادو نے دیکھا کہ ایک نازنین ... پہنے ہوئے بیتابانہ لشکر کفار کی سمت سے چلی آتی ہو قنداب بھی ... کہ کون آتا ہو نازنین نے کہا ای شخص تو کون ہو قنداب نے کہا مین نگہبان ہون اس وقت یہان آنے کا ارادہ نہ کرو صبح کو آنا نازنین نے کہا ای شخص تو طلسم کشا تک میری اطلاع کرادے مین کچھ باتین طلسم کشا سے کرنا چاہتی ہون قنداب نے کہا میرے ہمراہ آ مین تجھکو طلسم کشا کی بارگاہ کے دروازے پر چلون وہان دربانون سے کہکر تیری اطلاع کرادونگا نازنین قنداب جادو کے ہمراہ ہولی قنداب جادو اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے بارگاہ خواجہ کے قریب آیا نازنین نے کہا ای شخص جو بارگاہ سب کے بیچ مین ہو اسی مین طلسم کشا کو ہونا چاہیے یہان کس کے پاس لیے جاتا ہو قنداب نے کہا طلسم کشا شب کو اسی بارگاہ مین آرام فرماتے ہین نازنین خاموش ہوئی چند ہمراہیان قنداب در بارگاہ خواجہ پر مصلحت بیٹھے تھے قنداب نے اُنسے کہا آقاے نامدار کو اطلاع کرو انمین سے ایک نے جوابدیا کہ اُسوقت اطلاع نہین ہوگی آقاے نامدار مصروف عبادت ہین قنداب نے کہا یہ ایک نازنین نالشی آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر ہوئی ہو اگر اسوقت اطلاع نہ کروگے تو صبح کو آقاے نامدار اس راز سے واقف ہو کے آزردہ ہونگے تم لوگ جانتے ہو کہ آقاے نامدار فریادی کی حاجت براری اپنے تمام کامون سے بہتر جانتے ہین یہ سنکر ایک شخص انمین سے اٹھا بارگاہ کے اندر آیا خواجہ سے عرض کی نازنین حاضر ہو ہم لوگون نے کہدیا کہ اس وقت آقاے نامدار مصروف عبادت ہین خواجہ نے کہا اسکو میرے سامنے لاؤ ساحر پھر باہر آیا کہا ای نازنین آقاے نامدار طلب فرماتے ہین نازنین اُٹھی اسکے ہمراہ اندر گئی قنداب جادو در بارگاہ پر بیٹھ گیا اور ساحرون سے کہا تم بارگاہ آقاے نامدار کی حفاظت کرو مین یہان موجود ہون ساحر اُس طرف روانہ ہوئے یہان جو ساحر نازنین کو اپنے ہمراہ لیا آیا تھا اُسنے چونکہ عرض کی یہ نازنین حاضر ہو خواجہ وہان بصورت بدیع الملک بیٹھے تھے ساحر سے کہا تم اپنی جگہ جاؤ نازنین کو اپنے قریب بلایا ساحر باہر آیا یہان نازنین نے کہا ای طلسم کشا مین سیراب جادو کے لشکر مین تھی آپکی شجاعت و جوانمردی سنکر کمال اشتیاق تھا کہ ایک روز صورت بھی دیکھون جب آپ معرکہ کارزار مین تشریف لے گئے اور مین نے آپکی صورت زیبا دیکھی اُسی وقت سے دل بیتاب ہوگیا بڑی مصیبت سے اتنا وقت بسر کیا اسوقت مجھکو موقع یہان آنے کا ملا اب حاضر خدمت ہوئی ہون مجھے کلمہ تعلیم فرمایے اپنی اونا دمہ کی کنیز تصور فرماکر مجھے لشکر مین رہنے دیجیے خواجہ بصورت بدیع الملک سے یہ تقریر سنکر تبسم ہوے کہا ای نازنین اپنے نام سے آگاہ کر یہ تیرا کرم ہو بہت اچھا کیا جو یہان چلی آئی مین ابھی کلمہ طیبہ تجھے بتاتا ہون نازنین نے کہا ای شہریار مین سیراب جادو کو قتل کرادونگی

اور جو ساحر آج اُسکی مدد کو آئے ہین اُن سب کو اسیر کرکے آپکے سامنے حاضر کرون گی سحر مین
مین طاق ہون جسقدر ساحر اس طلسم مین ہین اُنمین سے کوئی سحر مین میری برابری نہین کر سکتا ہو خواجہ نے
کہا مین اس امر کا محتاج نہین کہ تمھاری مدد چاہون مگر تم بآرام یہان رہو مجھے یہ بات کب منظور ہوگی کہ تم
مقابلے کے واسطے لشکر کے سامنے جاؤ نازنین نے کہا اے شہریار مین نے سنا ہو کہ آپکے پاس تحفہ جات
دافع سحر بہت سے ہین مین دیکھا چاہتی ہون خواجہ نے کہا مین تحفہ جات تمہین دکھاؤنگا نازنین نے
کہا مین اسی وقت دیکھنا چاہتی ہون خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی کہا اسمین ایک مہرہ ہو جسکے پاس یہ مہرہ
رہیگا اُسپر سحر تاثیر نہ کریگا نازنین نے ڈبیا ہاتھ سے لیکر کھولنا چاہی کسی قدر زور جو کیا ڈبیا پھٹ گئی کچھ
خاک سی اُڑی نازنین کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ نے جلدی سے اسکی زبان مین سوزن دیا مشکین
باندھکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا قنداب جادو ایک گوشہ مین چھپا ہوا یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا
جیسے ہی خواجہ نے اُسکو بیہوش کرکے زبان مین سوزن دیا اور چوب بارگاہ سے باندھا قنداب جادو
بارگاہ کے اندر آیا عرض کی خواجہ ایسے ساحر کو آپ نے گرفتار کیا ہو کہ جسکا نظیر کمیاب ہو اُسکو اسوقت
زنبیل مین رکھیے صبح کو جو مناسب جانیے گا وہ کیجیے گا خواجہ نے کہا اے قنداب جادو اسکی طبیعت
کی کیفیت معلوم ہو جائے پھر دیکھا جائیگا قنداب نے کہا خواجہ ایسا نہو کہ طلغوت جادو یا
سومنات جادو آجائے اور وہ اسے رہا کر لیجائے خواجہ نے کہا ایسا ممکن نہین جبتک یہ واپس
نہ جائے یا اُسکی خبر وہان تک نہ پہونچے اُس وقت تک کوئی نہ آئیگا قنداب جادو خاموش
ہو رہا خواجہ نے اشرار جادو کو ہوشیار کیا اُسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو اس مصیبت مین گرفتار
پایا سخت گھبرایا خواجہ نے اُسکے سامنے بھی قلم دوات رکھکر فرمایا اے اشرار جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتے ہو اشرار نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہا حیرت مین تھا کہ یہ کیا ہو گیا مجھ سا
ساحر ایک غیر ساحر کے دام تزویر مین پھنس گیا جب خواجہ نے دوبار پوچھا اور اُسنے کچھ جواب نہ دیا
تو خواجہ نے ایک تازیانہ اُسکے لگایا اشرار جادو تڑپ گیا اشارے سے کہا مین لکھکر نہین بتا سکتا
خواجہ نے کہا اسلام قبول کرتا ہو یا نہین اشرار نے انکار کیا خواجہ نے اسکو زنبیل مین رکھ دیا چاہتے
تھے کہ پھر لشکر سیراب کی طرف جائین کہ لشکر اسلام سے آواز اذان بلند ہوئی خواجہ ٹھہر گئے
قنداب جادو لشکر کی درستی کے واسطے روانہ ہوا خواجہ بھی تھوڑی دیر کے بعد بارگاہ سے باہر
آئے انتظام مین مصروف ہوئے کہ ذکران سب کا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ جس وقت اشرار جادو بارگاہ سے نکلکر روانہ ہوا تھا اُسکو اسی وقت سے یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو
مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائے گھڑی گھڑی سومنات جادو سے کہتا تھا آپ فرشتون سے
تحقیق فرمائیے کہ اشرار جادو اب کس کام مین مشغول ہین سومنات جواب دیتا تھا کہ دریافت کی
کیا ضرورت ہو فرشتون سے وہ بات دریافت کیجاتی ہو جسکا یون معلوم ہونا مشکل ہو اشرار جادو
لشکر مین جائیگا وہان سے تحفہ جات طلسم کشا کے لیکر واپس آئیگا سیراب کہتا تھا کہ مجھے خوف ہو ایسا نہو

کہ مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائیں سومنات جواب دیتا تھا کہ اشرار جادو ایسا نہیں ہے جو اپنے
تئیں ایک غیر ساحر سے گرفتار کرا دے بڑے بڑے ساحر اسکو گرفتار نہیں کر سکتے ہیں یہی باتیں ان لوگون
مین ہو رہی تھیں کہ صبح ہو گئی سومنات جادو نے کہا اے طاغوت جادو صبح ہو گئی ابھی تک اشرار
جادو واپس نہیں آیا طاغوت جادو نے انگشتری کی طرف دیکھکر کہا اشرار جادو بھی گرفتار
ہو گیا مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کہان گرفتار ہوا ہے مگر جس عیار نے اسکو بھی گرفتار کیا ہے جسنے فرجام جادو
کو اسیر کیا تھا سومنات نے جو یہ سنا بہت گھبرایا خود بھی بزور سحر دریافت کیا اسکو بھی یہی کیفیت معلوم ہوئی
کہ اشرار جادو گرفتار ہو گیا سومنات نے سیراب سے کہا مین آج میدان جنگ سے اُس
عیار کو اٹھا لاؤنگا مگر تم صورت اُسکی مجھے بتا دینا سیراب جادو نے کہا مین آپ کو بتا دونگا یہ کہکے
سیراب باہر آیا لشکر درست کیا سومنات جادو نے طاغوت جادو سے کہا اگر آج میدان میں
جائینگے تو طلسم کشا سے مقابلہ ضرور پڑیگا اور یہ بات خداوند کو ناگوار ہے وہ یہ چاہتے ہین کہ کسی قسم کی
تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں مین ایسی
ہی بات نکالونگا کہ آج مقابلہ نہ ہو اور جنگ موقوف رہے اور آج ہی شب کو مین جا کر تحفہ جات طلسم کشا
کے لے آؤنگا عیار بیچارہ عیاری نکر سکیگا سومنات نے کہا اگر میدان جنگ مین وہ عیار ملے تو مین
اسکو گرفتار نہ کرون مگر اُسے اٹھا لاؤنگا تو طلسم کشا اُسی وقت آمادہ جنگ ہوگا اور مہلت نہ دیگا طاغوت
جادو نے کہا پہلے مہلت لیجیے گا جب لشکر طلسم کشا کا اسطرف چلے اُسوقت اس عیار کو اٹھا لیجے گا
سومنات جادو نے اسکی باتیں منظور کین دونون بارگاہ سے باہر آئے تخت سحر کے تخت پر سوار ہوے لشکر
کو ہمراہ لیکر میدان کی طرف چلے قریب میدان پہونچکر دیکھا تو لشکر بدیع الملک کو صف آرا پایا سومنات
جادو نے سیراب جادو کو بلا کر کہا اُس عیار کی صورت پہلے دکھا دو کہ مین پہچان لون سیراب جادو خواجہ کو
چارون طرف دیکھنے لگا مگر خواجہ نظر نہ آئے سبب اسکا یہ تھا کہ خواجہ کو یقین تھا کہ اگر مین لشکر مین علانیہ موجود
رہونگا تو سومنات وغیرہ ضرور مجھے آزار دینگے کیونکہ شب کو دونون ساحرون کی باتیں سن چکے تھے
اس سبب سے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی تھی سیراب جادو بہت دیکھتا رہا جب خواجہ نظر نہ آئے تو
کہنے لگا سومنات جادو سے کہا اُس عیار کا پتہ نہیں ہے اپنے لشکر مین بھی نہیں دکھائی دیتا ہے سومنات نے کہا
وہ وہان ہوگا جہان فرجام جادو اور اشرار جادو اسیر ہین سیراب نے کہا اُنکی جاے قید معلوم نہیں کہ
وہ لوگ کہان اسیر ہین سومنات نے کہا اُنکی فکر بعد مین کیجائیگی اسوقت یہ فکر کرنا چاہیے کہ جنگ موقوف
رہے کیونکہ جب طلسم کشا سے جنگ کرینگے تو اُسکو ضرور تکلیف پہونچیگی اور یہ بات خلاف خداوند ہے اس سے
بہتر یہ ہے کہ آج کے روز جنگ موقوف رکھو شب کو طاغوت جادو وہان جائینگے اور سب تحفے بھی
طلسم کشا سے لے آئینگے سیراب نے کہا کل تو آپ حضرات کی تشریف آوری کے سبب سے
مین نے مہلت طلب کی تھی آج کیا کہکے مہلت مانگون سومنات جادو نے کہا اصلی کیفیت بیان کر دو کہ
اے طلسم کشا تیرا عیار ہمارے یہان سے دو ساحر چرا لیگیا ہے مین انکا بڑا افسوس ہے جب تک انکی
اطلاع ہم خداوند کو نکرینگے اسوقت تک جنگ موقوف رکھنا اچھا ہے نہین معلوم خداوند کیا فرمائین سیراب جادو
نے کہا مین کہتا ہون اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی تو پھر کیا ہوگا سومنات جادو نے کہا مین مہلت

وادو نگا طلسم کشا مرد شجاع معلوم ہوتا ہو میرا کہنا رد نکریگا ضرور اجازت دیدیگا سیراب جادو نے کہا پھر آپ ہی فرمائین تو بہت مناسب ہو سوممنات جادو نے کہا جب طلسم کشا تمہارا کہنا قبول نہ کریگا تو مین اس سے مہلت لونگا سیراب جادو نے کہا مین کل مہلت طلب کر کے بہت شرمندہ ہوا تھا آج میرا جی نہین چاہتا اور آپ کے حکم کو بھی نہین ٹال سکتا سوممنات جادو نے دیکھا کہ سیراب جادو کو شرم دامنگیر ہوئی ہے دباؤ سے یہ جبر بھی اختیار کریگا اس سے بہتر یہ ہو کہ مین خود کہون سیراب جادو آگے بڑھا تھا کہ سوممنات نے کہا اے سیراب جادو اگر تمہین شرم دامنگیر ہو تو تم خاموش رہو مین خود طلسم کشا سے کہتا ہون سیراب جادو نے کہا آپ مجھ سے بہتر فرمائینگے اور آپ کا کہنا طلسم کشا قبول کریگا سوممنات نے تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا اے طلسم کشا آپ کی ہمت و جرأت کا حال جہانتک مین نے سنا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بیشک آپ مرد صاحب ہمت ہین گو مجھکو آپ سے مقابلہ کرنا شاق ہو گو چند وجوہ مجبور ہین اگر مین اُن امور کا اظہار کرتا ہون یقین ہو کہ آپ کے بالکل خلاف ہو اس سے پہلے اُسکا بیان کرنا اچھا نہین بابتا بدیع الملک نے کہا اگر ضرورت اظہار ہو تو مین اجازت دیتا ہون سوممنات نے کہا اسکو پھر عرض کرونگا اس وقت اور ایک ضرورت ہو اگر اجازت ہو تو مین اسکو بیان کرون بدیع الملک نے فرمایا آپ شوق سے اپنی سوال و جواب کے واسطے یہ بات نہین ہو جو میرے خلاف ہو مگر تہذیب شرط ہی کوئی کلمہ خلاف تہذیب زبان سے نہ نکالیے گا سوممنات نے کہا غضب کو میرے یہان کے دو ساحر آپ کے عیارنے گم کر دیے ہین معلوم ہوتا ہو انھین کسی جگہ پر لیجا کر قید کیا ہو اس سبب سے ہمکو خداوند کے پاس عرضی بھیجنے کی ضرورت ہو اگر وہ اجازت جنگ دینگے تو ہم آپ سے مقابلہ کرینگے ورنہ یہان سے چلے جائینگے پھر آپکو اختیار ہو آج ہم مہلت کے طلبگار ہین ایک دن کی اجازت مرحمت فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا اے سوممنات جادو ایک دن کی اجازت کے واسطے اسقدر طول کلام اسکی کیا ضرورت تھی اگر تم مجھ سے یونہی مہلت چاہتے تو مین انکار نکرتا کیا تم آگاہ نہین ہو کہ میرے یہان یہ دستور نہین ہو کہ کسی کو اجازت نہ دین سوممنات جادو نے کہا مجھکو یہ کیفیت تو معلوم تھی اور آپ کی ذات سے امید تھی کہ آپ ضرور مجھکو مہلت دینگے بدیع الملک خاموش رہے سوممنات جادو نے چلتے وقت بدیع الملک سے کہا مین جو کچھ عرض کرنیوالا تھا وہ تحریر کر کے ایک ساحر کی معرفت آپکے پاس آج ہی بھیجونگا اگر وہ امور آپکو منظور ہونگے تو مین اور انتظام کرونگا ورنہ دیکھا جائیگا بدیع الملک نے کہا تمہین اختیار ہو سوممنات جادو میدان سے چلا شاہزادہ بھی اپنی خیمہ گاہ کو روانہ ہوا قنداب جادو نے راہ مین عرض کی اے شہریار آپ نے سیراب جادو کی بھی تقریر سماعت فرمائی تھی اور آج سوممنات جادو کی بھی باتین سنین بدیع الملک نے فرمایا سوممنات جادو اگرچہ کافر ہو لیکن نہایت باتہذیب ہو اسکی باتون سے دل خوش ہوتا ہو معلوم ہوتا ہو کہ شاہ و شہریار کی صحبت اُٹھائی ہو قنداب نے عرض کی اے شہریار جو ساحر اس طلسم مین اعلی درجہ کے ہین ان سب کے انداز گفتار ایسے ہی ہین مگر افراق جادو جو اس طلسم کا بادشاہ ہو نہایت مغرور ہو اور بدزبان بھی حد سے زیادہ ہو قنداب جادو تو یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا مگر سوممنات جادو جو اپنے لشکر مین گیا اس نے سیراب جادو کو بلا کر کہا مین نے اس وقت طلسم کشا کی تقریر سنی اُسکی باتون سے یہ بات ظاہر ہو کہ یہ مرد شجاع و صاحب اقبال ہو اگر یہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرے تو کیا عجب ہو جو خداوند اسکو

اس طلسم کا مالک وستم کردن سیراب جادو نے کہا یہ لوگ اسلام کیا ترک کرینگے بڑے بڑے مصائب اٹھاتے
ہوئے مین اصل مین اپنے مذہب کے بڑے پابند ہین آجتک کسی مسلمان کو تبدیل مذہب کرتے نہ دیکھا بلکہ
کافر مسلمان ہوگئے گو یہ لوگ مصیبت مین بھی اپنے مذہب پر رہے سومنات جادو نے کہا مین ایک نامہ اسوقت
طلسم کشا کو تحریر کرتا ہون یقین ہے کہ میرا نامہ کچھ تاثیر دکھائے اور طلسم کشا آئینہ پرست ہوجائے مین
تردید مذہب اسلام کے دلائل اس نامے مین درج کرکے اسکے جواب کا خواستگار ہونگا طلسم کشا میرے
سوالات کا جواب کیا لکھ سکیگا قائل ہوکر اپنا مذہب ترک کریگا سیراب نے کہا اگر ایسا ہو تو بہت ہی اچھا
لا سومنات جادو چپاطوخت جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تمھاری کیا راے ہے مین کچھ سوالات متعلق
مذہب لکھکر طلسم کشا کے پاس بھیجون اور پھر تعریف دین آئینہ پرستی کی بھی لکھدون طلسم کشا اسکے جواب کیا
دے سکیگا طوخت جادو نے کہا مین آپکی راے سے موافقت کرتا ہون سومنات جادو نے اسی وقت
ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آپ کی ہمت وجرأت کی شہرت جسقدر سنی تھی اس سے زیادہ
پایا کسکی مجال ہے جو کسی بات مین آپ سے بازی لیجائے طاقت مین ہمت مین جرأت مین شان وشوکت
مین غرض ہر ایک بات آپ مین موجود ہے عالی نسب ہونا بھی ظاہر ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ آپ دین آئینہ پرستی کو
برا مقصود فرماتے ہین یہ تو بتلایئے کہ مذہب اسلام مین خدا جسکو کہتے ہین انکی صورت آجتک کسی نے دیکھی ہے
اور یہ بات عام ہے کہ جو چیز ہوتی ہے وہ نظر آتی ہے اگر آپکے خداوند ہوتے تو ضرور نظر آتے علاوہ اسکے
اگر مین اس وقت اسیر ہوجاؤن تو خداوند ضرور میری مدد کرینگے اور مین قید سے رہائی پاؤنگا دیکھئے ان
بمقتضای مذہبی پر صاحبقران زمان کو خداوند نے پردۂ دنیا سے غائب کردیا کسی کو انکا حال مطلق نہین معلوم کیا
وہ اپنے خداوند کو وہان یاد نہ کرتے ہونگے اگر انکے خداوند کو انکا پاس ہوتا تو ضرور وہ اس گرفتاری سے
نجات پاتے اور آپ لوگون سے ملتے اگر یہ کہا جائے کہ آجکل عتاب الہی ان پر نازل ہے اور کسی غرور کی انکو
سزا دیگئی ہے تو طلسم کے ہمراہ اتنے لوگ عتاب مین گرفتار ہین یہ ممکن نہین کہ خداوند کا عتاب ایک بار اتنے
لوگون پر ہو ہمارے خداوند آئینہ انتظام اس وقت پردۂ دنیا پر موجود ہین جسطرح کا چاہیے امتحان لیجیے
وہ بیشک خداوند ہین جو ہم بات کرتے ہین خداوند ہین جواب دیتے ہین جو بات ہمارے انکی طبیعت مین ہوتی
ہے وہ ان پر مثل آئینہ صاف نمایان ہوجاتی ہے آپ کے خداوند مین بھی یہ اوصاف ہین اگر آپ اپنے مذہب کو
افضل ادیان بتاتے ہین تو ثابت بھی کردیجیے اگر ثابت کردیجیے گا تو مین آئینہ پرستی ترک کرکے آپ کے
مذہب کو اختیار کرونگا مگر شرط یہ ہے کہ میرے آپ کے گفتگو بذریعہ تحریر ہو باتین نہ ہونگی جب لکھ چکا تو ایک
ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا طلسم کشا کے پاس اس نامے کو لیجاؤ اگر کوئی کلمہ طلسم کشا بیہودہ بابت خلاف بھی
زبان سے نکالے تو سنکر خاموش ہورہنا اسکو جواب نہ دینا مین اسکا جواب دے لونگا نامہ دار نامہ لیکر چلا
ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ میدان جنگ سے واپس آیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد
پھر سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے لعقداب جادو نے خواجہ سے عرض کی کہ اسوقت ان

لوگون کو آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر کیجے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک مین نے دو ساحرون کو تجکو
گرفتار کیا ہو یہ لوگ تمھارے تحفہ جات کی تاک مین آئے تھے مین نے انھین گرفتار کر لیا بدیع الملک نے
کہا اسی سبب سے سومنات جادو نے کہا تھا کہ ہمارے دو ساحر گم ہو گئے کسی عیار نے عیاری کی ہو خواجہ
نے پہلے فرجام جادو کو زنبیل سے نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکے بعد اشرار جادو کو نکالا
اسکو بھی باندھ کر ہوشیار کیا قلمدوات ان لوگون کے سامنے رکھا ابھی بدیع الملک کچھ کہنے نہ پائے
تھے کہ ہرکارے نے آکر عرض کی اے شہریار ایک ساحر در دولت پر حاضر ہو ایک نامہ لایا ہو اسکے نسبت کیا
حکم ہوتا ہو بدیع الملک نے فرمایا اندر لے آؤ ہرکارے باہر آئے سومنات جادو کے فرستادے کو
اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ہرکارے نے رونق دربار دیکھکر تعجب کیا پھر بدیع الملک کے جاہ و
جلال کو دیکھکر دیر تک محو رہا شاہزادے نے بشفقت فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہو پہلے اس سے فراغت کر
پھر جو مزاج مین آئے کرنا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو نذر دیا شاہزادے نے پڑھا جب نامہ
پڑھ چکا مسکرا کے نامہ دار سے فرمایا کہ سومنات جادو سے کہنا کہ مناسب ہوگا جو ایک بار گفتگو اس امر کی نسبت
ہو جاے جس وقت آپ کے مزاج مین آئے یہان آئیے جسکو جی چاہے ساتھ لائیے مین انشاء اللہ تعالی
آپ کی سب باتون کا جواب دونگا نامہ دار سلام کرکے رخصت ہوا سومنات جادو اُسکا منتظر تھا
نامہ دار نے جاکر بدیع الملک کا پیام کہا سومنات جادو طاغوت جادو کی طرف متوجہ ہوا کہا
میرے نزدیک بہتر ہو جو اسی وقت یہان سے چلکر طلسم کشا سے گفتگو کرین طاغوت نے کہا مین موجود
ہون نامہ دار نے کہا فرجام جادو اور اشرار جادو چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے تھے ایک شخص
قریب اسکے تازیانہ لیے ہوئے کھڑا تھا جب مین گیا تو سب لوگ میری طرف مخاطب ہوئے نہین معلوم
ان لوگون سے کیا اقرار لیا جاتا تھا جو قلمدوات اُنکے سامنے رکھی تھی سیراب نے کہا اس وقت آپکا
چلنا بہت مناسب ہو کہ دونون ساحرون کی رہائی بھی ہو جائیگی سومنات نے کہا اے سیراب جادو
رہائی آسان نہ تصور کرو بہت مشکل ہو طلسم کشا صاحب تحفہ جات ہو اسکی بارگاہ سے اسیرون کو رہا کرانا بہت
مشکل ہو سیراب نے کہا اس وقت آپ کا چلنا بہت مناسب ہو سومنات جادو نے اپنا تخت طلب
کیا طاغوت جادو سے کہا تم بھی میرے ساتھ بیٹھو سیراب اپنے تخت پر بیٹھا چند ساحرون کو اور ہمرا
لیا سب سے آگے آگے سومنات جادو اور طاغوت جادو روانہ ہوئے اسکے بعد سیراب جادو
ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر چلا جب لشکر بدیع الملک کے قریب پہونچے شاہزادے کو ہرکارون نے
خبر پہونچائی کہ سومنات جادو و طاغوت جادو اور سیراب جادو چند ساحر اپنے ہمراہ لیے ہوے
آتے ہین بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا تم چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ سومنات جادو
کو اپنے ہمراہ بعزت تمام لاؤ یقین ہو کہ سومنات جادو اسلام ضرور قبول کرے اور طاغوت جادو بھی
مسلمان ہو ان لوگون کے سبب سے امیر کا پتہ معلوم ہو جائیگا قنداب جادو اٹھا اپنے مصاحبین کو
ہمراہ لیکر سومنات کے پاس آیا سومنات نے جو قنداب جادو کو آتے دیکھا کہا اے قنداب جادو
تم کہان جاتے ہو قنداب نے کہا ہمارے آقاے نامدار نے آپکے آنے کی خبر پائی ہم لوگون کو بھیجا ہو
کہ آپ کو اپنے ہمراہ لیجائین سومنات نے کہا طلسم کشا واقعی صاحب مروت ہو بڑا جری و بہادر ہو

بدیع الملک کی تعریفین کرتا ہوا قنداب جادو کے ہمراہ بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا
بدیع الملک کو اطلاع ہوئی شاہزادے نے اور دو ایک سردارون کو بھیجا بڑی عزت سے سومنات
جادو کو سب اسکے ہمراہ لے گئے بدیع الملک نے سومنات جادو کے واسطے ایک کرسی منگا لی
سومنات جادو کرسی پر بیٹھا اور سب ہمراہی بھی اُسکے قاعدے سے جا بجا بیٹھے طاغوت جادو
کے واسطے بھی کرسی آئی سیر اسکو بھی بدیع الملک نے بڑی عزت سے بٹھایا سومنات جادو
نے بدیع الملک کی طرف مخاطب ہو کر عرض کی اے شہریار آپکی خلق و مروت نے مجھے بندہ بے دام
بنا دیا جی چاہتا ہو کہ شب و روز آپکے پاس حاضر رہون بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا کو منظور ہو تو ایسا ہی
ہوگا تمھارا نامہ مین نے دیکھا اُس سے کیفیت معلوم ہوئی کہ تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو لہذا مین نے جو کچھ
جواب اسکا تمھارے پاس بھیجا تمنے ضرور سنا ہوگا سومنات جادو نے کہا مجھے سب کیفیت معلوم ہوئی
اسی سبب سے حاضر ہوا پہلے معافی چاہتا ہون کہ مین جو سوالات کرونگا متعلق مذہب ہونگے شاید کوئی بات
ناگوار خاطر ہو اور آپ آزردہ ہو جائین تو یہ بہتر نہ ہوگا مجھے کمال شرمندگی ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے
سومنات جادو جو کچھ سوال کرنا ہین کرو مجھے کچھ ناگوار نہ ہوگا انشاء اللہ تعالے سب کے جواب دونگا
سومنات جادو نے عرض کی پہلا سوال میرا یہ ہو کہ آپکے خداوند نظرون سے غائب کیون ہین بدیع الملک
نے فرمایا ہم لوگون مین اتنی قدرت نہین جو اُسکے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے ہمکلام ہو سکین کیونکہ خدا ے
وحدہ لاشریک بصورت انسان نہین ایک نور پاک ہو اور اُسکے نظارہ جمال سے ہم لوگ اُس سبب سے
محروم ہین کہ ہماری آنکھین تاب نہین رکھتین جو اُسکے نور کو دیکھ سکین سومنات نے عرض کی اے شہریار
آپکے خداوند آپسے ہمکلام کیون نہین ہوتے بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسکے کلام کو سمجھ نہین سکتے جو
لوگ صاحبان خدا تھے انھون نے اُسکی باتین سُنین حضرت موسیٰ علے نبینا کی باتین کیا نہین سُنی ہین
پروردگار عالم نے اُنسے کلام کیا اپنا جلوۂ قدرت دکھایا حضرت موسیٰ کو غش آیا جب ایسا بندہ خاص تاب
نظارہ جمال نہ لاسکا تو ہم کیا چیز ہین جو اُسکے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے معاذ اللہ ہمکلام ہو سکین سومنات
نے کہا ہمارے خداوند ہر ایک بندے کی کیفیت سے بے دیکھے ماہر ہو جاتے ہین اور اُسکی عمر کی کیفیت
اور اُسکے امراض کے حالات بلکہ اُسکے تمام عمر کے سوانحات جو جو اُسنے دیکھا ہو اور جو جو وہ دیکھنے والا ہو
خداوند سب بیان کر دیتے ہین ہم لوگ جب وہان جاتے ہین خداوند ہمین اپنا جمال دکھاتے ہین اسپر کیا
منحصر ہو بہتو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین ہمارے واسطے تو یہ بات حاصل ہو کہ خداوند کے ہمراہ اکثر
کھانا کھایا ہو جو لوگ عام ہین ان تک کو خداوند اپنے پاس بلا لیتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
اے سومنات جادو تم از بسکہ عاقل ہو اس سبب سے تجھے یہ بات کہی جاتی ہو کہ تم آئینہ اندام جادو کو
ہمارے سامنے بار بار خداوند نہ کہو اگر وہ خداوند ہین تو اپنے خلق کی ہوئی چیزون کے کیون محتاج ہین
سومنات جادو نے کہا وہ کسی چیز کے محتاج نہین بدیع الملک نے کہا اگر آئینہ اندام دس روز کھانا
نکھائے تو اُسکی کیا کیفیت ہو جائے سومنات جادو نے کہا اُنکے واسطے فرشتے جنت سے طبق لیکر
آئین ہوسے کھلائین بدیع الملک نے فرمایا اگر دس روز اُنھین کھانا نہ ملے تو کیا ہو سومنات نے کہا
تکلیف ہو بدیع الملک نے فرمایا جب خداوند ہین تو اُنکو تکلیف کون پہونچا سکتا ہو یہ بات غیر ممکن ہو کہ کوئی

اُنپر جا کر حملہ کرے اور نیزے لگے جسم پر زخم نہ پیدا ہو اُسکے درد ٹوٹ جیسے آپکو تکلیف نہ ہو سومنات جادو نے کہا ای قہرمان
جبین ہی سے زخم لگے تھے اسکو مزہ و تکلیف ہو گی بدیع الملک نے کہا جب خدا وند ہین تو انکو جملہ تکالیف سے
بری ہونا چاہیے علاوہ اُسکے کیا تمہارے آئینہ اندام کبھی بیمار نہیں پڑتے ہین سومنات جادو نے
کہا بار ہا علیل ہوئے گو بزور قدرت مرض سے افاقہ ہو گیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا بیماری کو
اُنپر غالب ہونا بھی نہ چاہیے جب وہ خود ہر ایک چیز کے خلاق ہین اور ہر آفت کو دفع کر سکتے ہین تو
خود انکا مبتلائے مرض ہونا خلاف عقل ہے سومنات جادو نے بہت چاہا کہ مین دین آئینہ پرستی کو
اسلام سے بہتر ثابت کر دون مگر شاہزادہ بدیع الملک نے اُسکو قائل کیا جب سب طرح مجبور ہوا تو
طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ طاغوت جادو اس وقت شہریار نے جو کچھ فرمایا
وہ بہت صحیح ہے اور دین آئینہ پرستی کے باطل ہونے مین ذرا بھی شک نہین ہے میرا یہ ارادہ ہے کہ اس وقت
سے آئینہ اندام جادو کو اپنا خدا نہ جانون اور مذہب اسلام قبول کرون طاغوت جادو سیاہ قلب
تھا اسکو سومنات جادو کی بات بہت ناگوار ہوئی کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر ہماری زبان سے
ایسا کلمہ نکلتا تو آپکو نصیحت کرنا چاہیے تھی آپ بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین ذرا سی گفتگو
ہونے پر آپ ترک مذہب کرتے ہین سومنات جادو نے کہا ای طاغوت جادو دین آئینہ پرستی
واقعی بے بنیاد ہے اسکا ترک کرنا اچھا ہے طاغوت جادو نے انکار کیا سومنات جادو سیراب
جادو کی طرف مخاطب ہو کہا ای سیراب جادو تم کیا کہتے ہو سیراب جادو نے کہا مین
طاغوت جادو کی رائے سے اتفاق کرتا ہون ترک مذہب نہ کرونگا اور ساحر جو ہمراہ آئے تھے
سومنات جادو انکی طرف مخاطب ہوا بعض نے انکار کیا بعض نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے اسلام
قبول کیا سومنات جادو نے بدیع الملک سے عرض کی کہ یہ سیراب جادو اور طاغوت جادو
اور چند ساحر اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہین جو فرمایئے انکو سزا دی جائے شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا تمہین اختیار ہے جو چاہے ان لوگون کے حق مین کرو سومنات جادو نے چاہا کہ سحر کرکے سب کو
گرفتار کرے مگر سیراب جادو نے کہا ای طلسم کشا کیا یہی آئین شجاعت ہے کہ دغا سے گرفتار
کرو معلوم ہوتا ہے کہ میرے لشکر کو دیکھ کر تمہین رعب سے ہراس ہو گیا ہے شاہزادہ بدیع الملک فرمایا ای
سومنات جادو ان لوگون کو اس وقت جانے دو جب یہ ہمارے مقابلے مین آئینگے
اس وقت دیکھا جائیگا سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار یہ لوگ مکار ہین ہاتھ نہ آئینگے یہان سے بھاگ
جائینگے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اس وقت انہین گرفتار کرنا اچھا نہین سومنات جادو خاموش ہو رہا
سیراب جادو اور طاغوت جادو اور جو ساحر ایمان نہ لائے تھے بارگاہ شاہزادہ بدیع الملک
سے نکلکر باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اُنکے جانے کے بعد سومنات جادو کلمہ پڑھکر
مسلمان ہوا فرجام جادو اور اشرار جادو جو سامنے چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے یہ کیفیت دیکھ رہے
تھے جب سومنات جادو مسلمان ہو چکا تو شاہزادہ بدیع الملک نے خواجہ سے کہا کہ ان دونون بدبختون
سے دریافت کرو [illegible] خواجہ نے فرجام جادو سے کہا ای فرجام جادو تم کو جو کچھ باتین
تحقیق کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک نامدار سے پوچھ لو فرجام جادو نے اشارہ کیا کہ ہان کچھ تحقیق کرنا

نہین چاہتا اسلام قبول کرتا ہون خواجہ نے اسکی زبان سے سورۂ توحید پڑھوایا جادو شاہزادہ بدیع الملک کے قدمون پر گرا مسلمان ہوا اسکے بعد خواجہ نے اشرار جادو سے پوچھا تونے انکار کیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اب تمھین اختیار ہو جو چاہیے سو کیجیے خواجہ نے جلاد کے حوالے کیا سومنات جادو اسکے ساتھ آیا بہت سمجھایا اشرار جادو نے قبول نہ کیا جلاد نے اسکو ایک کے چبوترے پر بٹھلا کے قتل کیا اسکے مرتے ہی اندھیرا ہوگیا آگ برسنے لگی پتھر برسنے لگے تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مردم اشرار جب یہ خبر سیراب جادو کے لشکر مین پہونچی اور طاغوت جادو نے سنی سیراب جادو سے کہا غضب ہوا سومنات جادو نے اشرار جادو کو قتل کیا سیراب جادو نے کہا اسنے مسلمان ہونے سے انکار کیا ہوگا طلسم کشا نے حکم دیا ہوگا پھر طاغوت جادو نے کہا اے سیراب جادو اب مسلمانون سے مقابلہ کیونکر کیا جائے خداوند کا یہ حکم ہو کہ کسی قسم کی تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جائے یہ امر ممکن نہین عیار اسکے یہان ایسا ہو جس کی وجہ سے کوئی ساحر وہان جا نہین سکتا ہی اور اب جس کے ذریعے بھی مقابلہ نہین کر سکتے سومنات جادو وہان موجود ہو اسکے برابر ہم لوگ سحر نہین کرسکتے سیراب جادو نے کہا ایک عرضی خداوند کی خدمت مین اور روانہ کرنا چاہیے کہ یہان یہ واقعہ گذرا اب ہم لوگ عاجز ہین آپنے سومنات جادو کی تقدیر جیسی کی تھی جو وہ مسلمان ہوگیا دیکھیے وہان سے کیا جواب آتا ہو طاغوت جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب وقت یہ بات ہو کہ مین خود خدمت خداوند مین چلون اور تم بھی میرے ہمراہ ہو لشکر کو بھی لے چلو سیراب جادو نے کہا طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھ جائیگا ایسا نہ ہو وہ ایک مرحلے اور فتح کرلے طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین خداوند کو سب حال معلوم ہوگا وہ مرحلے فتح نہین ہونے دینگے کوئی انتظام اور ہو جائیگا سیراب جادو نے کہا یہان سے چلنا بہت مشکل ہو طاغوت جادو نے جواب دیا یہ بات بہت آسان ہو آج شب کو اس کا انتظام ہو جائیگا سیراب جادو خاموش ہوا طاغوت جادو نے اسی وقت افسران لشکر کو طلب کیا جب سب آئے طاغوت جادو نے کہا تم لوگ اپنے ہمراہ سو سو دو دو سو آدمی لیکر آگے بڑھو یہان سے تھوڑی دور تک اسی طرح جانا آگے بڑھ کے تخت تیار کرلینا یہان سے دو چار منزل کے بعد ٹھہرنا کل ہم تمسے ملینگے افسران لشکر واپس آئے اسی وقت لوگ روانہ ہونے لگے قریب شام وہان کوئی باقی نہ رہا جب تاریکی ہوگئی سیراب جادو اور طاغوت جادو بھی ایک تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئے

کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر کیا جائے گا

اب بدیع الملک نوجوان کا حال عرض کیا جاتا ہی

کہ شاہزادے کو سومنات جادو کے آنے کی ایسی خوشی تھی کہ اس روز ایک جلسۂ تہنیت مقرر کیا تھا شب بھر وہ جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ بدیع الملک نے بعد فراغ نماز سومنات جادو سے کہا اب خبر لینا چاہیے کہ لشکر سیراب جادو میدان کی طرف آیا یا آج جنگ موقوف رہیگی سومنات جادو نے نقداب جادو سے کہا کہ آقائے نامدار فرماتے ہین کسی کو میدان کی طرف روانہ کرو نقداب نے

چند ساحر اُس طرف بھیجے ساحر میدان میں آئے دیکھا تو سیراب جادو کا مطلق نشان بھی نہ پایا خیام
بھی نہ تھے ساحر وہاں سے واپس آئے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی
اے شہریار ہم لوگ میدان کی طرف گئے جب آمد لشکر کا سامان نہ دیکھا تو کیفیت دیکھنے کے واسطے
آگے بڑھے سیراب جادو جہاں مع لشکر مقیم تھا وہاں کوئی نہیں نظر آیا عجب کی بات ہے یہ لوگ رات
بھر میں کہاں چلے گئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار سب فرار ہو گئے اب یہ لوگ آئینہ اندام جادو
کے پاس جائینگے اُس سے سب کیفیت بیان کرینگے وہ اور ساحر روانہ کریگا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اب یہاں ٹھہرنا بیکار ہے کیونکہ صاحبقران زمان کی زیارت بہت عرصے سے نصیب نہیں
ہوئی اور یہ بھی سنا ہے کہ آئینہ اندام جادو نے مکر سے مع لشکر امیر کو گرفتار کر لیا ہے مجھے بڑی فکر اس
بات کی ہے کہ مقام قید امیر کا جو معلوم ہو جائے سومنات جادو نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیں میں سب
پتہ لگا دونگا جہاں صاحبقران زمان ہونگے آپکو لے چلونگا مگر آج توقف فرمایئے میں شب کو کچھ باتیں
ضروری حل کرونگا کل آپ میرے عرض کرنے کے موافق تشریف لے چلئے قنداب جادو نے
عرض کی اے شہریار بہت مناسب ہے میں بھی یہی چاہتا تھا کہ انکی رائے کے موافق سفر فرمایئے شاہزادہ
بدیع الملک نے ارشاد کیا اے سومنات جادو جسقدر عرصہ ہوتا ہے مجھکو صدمہ ہوتا ہے ایک شب میں
تمہارے کہنے سے یہاں قیام کرتا ہوں سومنات جادو نے عرض کی میں کل عرض کرونگا آج یہ
بات تحقیق کروں کہ صاحبقران زمان کہاں ہیں شاہزادہ بدیع الملک خاموش ہو رہے اور
باتیں ہونے لگیں جب دن بہت قلیل باقی رہا سومنات جادو اپنے تخت پر بیٹھ کے راہی ہوا
شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے فرمایا اب سومنات جادو کہاں جائیگا کس وقت آئیگا
قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار سومنات جادو تحفہ جات لینے کو گیا ہے اور مقام قید صاحبقران
دریافت کریگا تھوڑی دیر میں واپس آئیگا شاہزادہ بدیع الملک حکم دے چکے تھے کہ
سب لوگ سامان سفر درست رکھیں یہاں سے صبح کوچ ہوگا ہر ایک آمادہ سفر تھا شاہزادہ
بدیع الملک سومنات جادو کے منتظر ہوئے جب رات بہت کم باقی رہی تو ہرکاروں نے آکر
عرض کی اے شہریار سومنات جادو اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جاکر
اطلاع کرو کہ یہاں تمہارا انتظار ہو رہا ہے ہرکارے سومنات جادو کی بارگاہ میں آئے کہا آپ کا انتظار
آقائے نامدار کر رہے ہیں تشریف لے چلئے سومنات جادو اُسی وقت شاہزادہ بدیع الملک
کی خدمت میں حاضر ہوا آداب شاہانہ بجا لایا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو تمنے
بڑی تکلیف اُٹھائی مگر پہلے یہ کہو کہ صاحبقران زمان کہاں ہیں سومنات جادو نے عرض کی اے
شہریار صاحبقران زمان ایسی جگہ اسیر ہیں کہ جبتک آئینہ اندام جادو قتل نہ ہوگا اُس وقت تک
رہا نہ ہونگے یا لوح طلسم دستیاب ہو تب صاحبقران کی رہائی ہو اور لشکر بھی رہائی پائے بدیع الملک
نے فرمایا لوح طلسم کی تلاش میں چلنا چاہیے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار لوح اس طلسم کی ایسی
جگہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں آئینہ اندام جادو ہی واقف ہے اُسنے آج تک کسی کو نہیں بتایا بدیع الملک نے
فرمایا پھر کیا صورت کیجائے سومنات جادو نے عرض کی ایک شخص پر گمان ہے کہ وہ لوح کے حال

سے واقف ہو گر وہان تک جانا اور اس سے دریافت کرنا ممکن نہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اُسکا
نام بتاؤ جس شہر مین رہتا ہو اسکو بیان کرو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہان تک پہونچ جاینگے سومنات
جادو نے عرض کی ایک ساحر غدار ایوان باران مین رہتا ہو فانوس جادو نام ہو وہ کسی قدر
حالات لوح سے اخبر ہی ایوان باران تک وہی شخص جا سکتا ہو جو صاحب لوح ہو شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو تم اُس طرف چلو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہان تک پہونچ
جاینگے سومنات جادو نے عرض کی راہ مین بہت سے مرحلے ایسے ہین کہ وہ بے لوح فتح نہین ہو سکتے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا اندیشہ نہین ہو سومنات جادو نے عرض کی مین ہمراہ رکاب
ہون مگر اس امر مین عاجز ہون کہ وہان تک مین نہین جا سکتا یقین ہو آپ پہونچ جائین اور کیفیت لوح
معلوم ہو جاے شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا لشکر مین جاکر اطلاع کردو کہ سب
لوگ تیار رہین ہم بعد ادا ے فریضۂ سحر کوچ کرینگے قنداب جادو نے لشکر مین آکر اطلاع کی سب
لوگ چلنے پر آمادہ ہوے شاہزادہ بدیع الملک نے فریضۂ سحری ادا کیا بارگاہ سے باہر تشریف لاے
جادوون نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا جانب ایوان باران
براے تلاش لوح روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت سیراب جادو اور طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ لوگ جو بخوف شاہزادہ بدیع الملک نامدار فرار ہوے تھے دوسرے روز آئینہ اندام جادو کے
پاس پہونچے اپنی اطلاع کرائی ملازمین آئینہ اندام جادو نے آکر کہا خداوند کو خوب معلوم ہو کہ سیراب جادو اور
طاغوت جادو در دولت پر حاضر ہین حسب قاعدہ ہم عرض کرتے ہین جو حکم اُسکے باب مین ہو کیا جاے
آئینہ اندام نے کہا اندر بلاو ہرکارے باہر آے طاغوت جادو اور سیراب جادو کو اپنے ہمراہ
لے گئے طاغوت جادو نے آئینہ اندام جادو کی صورت دیکھکر رونا شروع کیا اسکو دیکھکر سیراب جادو
بھی رونے لگا آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو گریہ کرنے کا کیا سبب ہو طاغوت جادو نے کہا
خداوند اگر واقف نہ ہون تو مین عرض کرون آئینہ اندام جادو نے کہا مجھے تو سب کچھ معلوم ہو مگر تم بھی بیان
کرو طاغوت جادو نے کہا آپ نے اشرار جادو کو گرفتار کر دیا اور سومنات جادو کو مسلمان ہو جانے دیا
قہرجام جادو کی خبر نہ لی یہ دونون ہاتھ سے گئے اشرار جادو کے مر جانے سے جو صدمہ دل پر
گذرا وہ ظاہر ہو اب طلسم کشا کو اور زور ہو گیا اگر ہم لوگ بھاگ نہ آتے تو یقین تھا کہ ہمین لشکر طلسم کشا ہلاک
کرتا سحر مین ہم لوگ سومنات جادو کے ساتھ مقابل کب تک تھے کیونکر مقابلہ کرتے اگر آپ کو یہی امر منظور تھا
تو آپ نے ہم لوگون کو ہماری عبادت گاہون سے بلا کر کیون تباہ و برباد کیا آئینہ اندام جادو نے کہا
اے طاغوت جادو اب اپنے دل سے ملال نکال ڈالو نہین تمھاری بھی وہی کیفیت ہوگی جو سومنات
جادو اور اشرار جادو کی ہوئی ہو خداوند نے جو بات کی ہو وہ ابھی ضرور ہوگی نہین معلوم ہماری
کیا مصلحت ہو جو ایسا کرتے ہین اگر ہم لوگ نہین بدلا نہ پاسکتے تو ہرگز ہرگز گرفتار اور مسلمان نہ ہونے دیتے مگر
ان لوگون کے مذہب مین ایسے قسم کی ذاتی دشمنی تھی اسی وجہ سے انکو ضرور و نحوست سے گمراہ کر دیا تھا

اُنکے واسطے یہی بات مناسب تھی جو کی گئی طاغوت جادو نے کہا اب طلسم کشا کے واسطے آپ کیا تجویز
فرماتے ہیں یقین ہو وہ اور آگے بڑھ گیا ہو وہ ایک مرحلے فتح کر لیے ہوں آئینہ اندام نے کہا یہ طلسم کشا کی
مجال نہیں ہو جو اب مرحلے فتح کر سکے میں پھر تین لوگوں کو اُسکے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہوں اور دو
ایک ساحر اپنے تمہارے ہمراہ کرتا ہوں کہ جو تین طلسم کشا پر فتح دلا دینگے طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند طلسم کشا کے یہاں ایک عیار ایسا ہو کہ جسکا حال نہیں کھلتا کہ وہ ساحر ہو یا عامل ہو اسکا رہو کیا
بات ہو اسکے سبب سے ہم لوگ بہت خائف ہیں ایسا نہو کسی روز ہم لوگوں میں سے کسی کو لیجائے
اور قتل کر ڈالے آئینہ اندام جادو نے کہا اُسکی کیا مجال ہو جو تمہیں اور تمہارے ہمراہیوں کو کسی قسم کا آزار
پہونچا سکے اب قدرت اُسکو نہ کیے دیتے ہیں تم لوگ لشکر ساتھ لیکر جاؤ ابکی بار میں اجازت دیتا ہوں
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرو اور جسطرح بن پڑے اُسکو گرفتار کر لو خواہ آہستے تکلیف پہونچے یا آسانی گرفتار
ہو میں اجازت دیتا ہوں طاغوت جادو نے کہا آپ جن لوگوں کو ساتھ روانہ کرنے کی تجویز فرماتے
ہیں اُنہیں بلا دیجیے آئینہ اندام جادو نے کہا میں آج اُنہیں طلب کرتا ہوں ایک روز تم لوگ صبر کرو
طاغوت جادو تو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر سیراب جادو کے باغ آیا مگر آئینہ اندام کو خیال
ہوا کہ طلسم کشا نے غضب کیا اشرار جادو سے ساحر کو قتل کر ڈالا دو ساحروں کو اپنا مطیع بنایا اب اُسکے
بڑی قوت ہو گئی یہ سوچ کے اُس نے اپنے ملازمین کو بلایا ایک نامہ لکھا کہا اُس نامے کو لے جاؤ
ایوان باران میں جو وہاں کا مالک ہو فانوس جادو اسکا نام ہو اس طلسم کے پہلے سے وہاں رہتا ہو
اُسکو نامہ دینا میرا سلام کہنا ملازمین نے کہا یا خداوند ہم اس طلسم میں رہتے ہیں مگر آج تک ایوان باران کا
نام بھی نہیں سنا فانوس جادو کو بھی نہیں دیکھا آئینہ اندام نے کہا فانوس جادو اس طلسم کی بنیاد سے
پہلے ایوان باران میں رہتا تھا جب طلسم بنایا گیا تو اُسنے مجکو سجدہ کیا میں اُسے اپنا دوست دلی
جانتا ہوں اس سبب سے میں نے اُسے ایسا کمال دیا ہو کہ زمانے میں کوئی ساحر اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتا ہو
جب وہ آئیگا تو طلسم کشا کو اسیر کریگا اور سوسناسق جادو کو بھی شکست دیگا یہ سنکے ایوان باران کا
پتہ بتایا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو نے چلتے وقت بہت سی چیزیں ایسی دیدیں تھیں کہ یہ
بے خوف جا سکتا تھا دس دن کے بعد یہ ایوان باران کی سرحد پر جا پہونچا دیکھا ایک پھاٹک
عالیشان شاہی بہت سے ساحر اور دیو اُسکی نگہبانی کر رہے ہیں خندق میں خون بھرا ہو ساحروں نے
جو اس ساحر کو دیکھا اُسکے قریب آ کے کہا اے شخص تو کون ہو کہاں جاتا ہو یہاں تک تیرا آنا کیونکر ہوا اُس
نے نامہ دکھایا کہ میں خداوند آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہوں فانوس جادو تک جانا چاہتا ہوں
ساحروں نے کہا ہم آج تیری اطلاع کرتے ہیں ایک ماہ کے بعد جواب آئیگا جب تک تو یہاں رہ
اگر شہنشاہ تجھے طلب کرینگے تو ہم یہاں سے بھیجدینگے ورنہ جیسا کچھ حکم اُنکا ہوگا اُسکے مطابق کیا جائیگا نامہ دار
آئینہ اندام جادو حیران ہوا کہ آج تک میں جس ساحر کے پاس نامہ لیکر گیا اُسنے سوائے آپ کے
کبھی تم کر کے میری طرف خطاب نہیں کیا یہاں کیا بات ہو جو دربان مجھسے تو کر کے بات کرتے
ہیں نامہ دار کو اس حیرت میں تھا کہ دربانوں نے ایک ساحر کو آواز دی جب وہ آیا تو دربانوں نے
کہا یہ آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہو جاتا ہو خداوند تک نامہ پہونچ جائے اور اسکی اطلاع بھی ہوا اُسکو

مہمان سرا مین لیجاؤ ساحر شہرپناہ سے باہر آیا ایک مہمان سرا مین اُس ساحر کو جاکر بٹھایا کہا ایک ماہ تک
یہان رہو جب خداوند اسکا جواب مرحمت فرمائینگے اُس وقت تجھے اطلاع دیجائیگی ساحر کو صبر نہ ہوا کہا
خداوند تو سواے آئینہ اندام جادو کے دوسرا شخص نہین ہو یہ کیسے خداوند ہین اُس ساحر نے جواب دیا
کہ آئینہ اندام جادو اپنی سرحد بھر مین خداوندی کرتے ہین اور ہمارے خداوند اپنی سرحد مین خداوندی
کرتے ہین ساحر خاموش ہو رہا جو شخص اُسکو مہمان سرا مین لیکر آیا تھا وہ وہان سے راہی ہوا نامہ دار مسافرسرا
مین آیا جب شام ہوئی اُسکے واسطے طعام لذیذ آیا اور سب اسباب راحت ہر ان کے ملازمین نے مہیا
کر دیا نامہ دار خوش ہوا ایک ماہ تک وہان قیام کیا جب وہ مہینہ تمام ہوا تو ایک ساحر نے آکر مسافرسرا مین آواز
دی کہ جو شخص آئینہ اندام جادو کا نامہ لیکر آیا ہو وہ کہان ہو اُس ساحر نے اُسکو جواب دیا اور اُسکے
قریب جاکر کہا مین ہی خداوند کا نامہ لایا ہون ساحر نے کہا ہمارے خداوند تجھے طلب فرماتے ہین
نامہ دار اُس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر نے اُسکو لیکر ایک ماہ تک راستہ طے کیا تب داخل شہر فانوس ہوا
نامہ دار آئینہ اندام جادو نے اپنے شہر سے بڑھ کے شہر فانوس کو آباد پایا کیفیت دیکھتا ہوا اُس ساحر
کے ہمراہ ایک باغ کے قریب پہونچا ساحر نے کہا اے نامہ دار تو یہان توقف کر مین جاکر تیری اطلاع کر دون
دیکھون اب خداوند کیا فرماتے ہین نامہ دار وہین ٹھہر گیا ساحر اندر گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا کہا اے
نامہ دار میرے ہمراہ سامنے خداوند کے چل نامہ دار اُسکے ساتھ ہوا ساحر باغ مین لایا نامہ دار نے جو جو
عجائبات باغ مین دیکھے اُسکو حیرت ہوئی غرض راہ طے کرکے سامنے فانوس جادو کے پہونچا اور
فانوس جادو کی صورت مہیب دیکھکر ڈر گیا قریب تھا کہ زمین پر گر پڑے اور بیہوش ہو جاے مگر اُسکے
پاس بعض تحفہ جات آئینہ اندام جادو کے دیے ہوئے تھے اُنکی وجہ سے سنبھلا رہا فانوس جادو نے کہا
اے نامہ دار کیون ڈرتا ہی ہم اور آئینہ اندام باہم دوست دلی ہین جب اُنھون نے یہان طلسم بنایا تو مین مانع
ہوا اُنسے صورت فساد پیدا ہوئی آخرکار آئینہ اندام جادو نے منت وہ زمین مجھ سے طلب کی مجھے
محبت پیدا ہوئی آج تک باہم الفت و محبت ہو اگر تم اُنکا نامہ لیکر آئے ہو مجھکو دو مین ابھی اسکا جواب
لکھونگا نامہ دار نے نامہ دیا فانوس جادو نے نامے کو پڑھنا شروع کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے فانوس
جادو آجتک ہمارے اور تمھارے باہم محبت اس طرح رہی کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرتا رہا اکثر
ہدیے بھیجے اور تحفے ہم سے ہر مطلب کی کبھی کسی نے انکار نہین کیا فی زمانہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی ہمارے
طلسم مین آیا اُسکے ہمراہ لشکر ایسا تھا کہ اُس وقت میرے اور تمھارے طلسم مین نہین ہو اور جو جو لوگ اُسکے
عزیز تھے اُن مین سے ہر ایک صاحب جرأت دہشت تھا مین نے بڑی کوشش سے اُسکے جملہ
عزیزون کو مع اُسکے لشکر کے گرفتار کر لیا وہ تنہا شہر قنداب مین پہونچا وہان سیراب جادو نے
اُسکو اسیر کرکے قنداب جادو کے پاس روانہ کیا قنداب جادو کو اُس نے مسلمان کر لیا شہر پر اپنا
قبضہ کیا لشکر فراہم کرکے پھر وہان سے طلسم کے فتح کرنے کو چلا مین نے سیراب جادو کو اُسکی
گرفتاری کے واسطے بھیجا وہ لوگ جو بزرگان دین مشہور ہین اُنمین سے بعض جو اوستاد رہے
تھے اُسکے ہمراہ کیے وہ لوگ وہان جاکر مسلمان ہو گئے اب اُنکو اور زیادہ قوت ہو گئی مین طلسم
کے تحفہ جات صرف کرنا مناسب نہین جانتا ایوان شطاق کا کھولنا اچھا نہین سمجھتا اور اُسکی ذات سے

راحت کی امید نہین اس سبب سے آپکو تکلیف دیتا ہون کہ آپ یہان تشریف لایئے لشکر کو اپنے ہمراہ
لایئے جب آپکے آئے یہان کچھ انتظام نہ ہوگا اُسکو اسیر کر دیجیے ایسا نہ ہو کہ وہ مرحلہ جات کو تباہ کرے
تو میری برسون کی محنت رایگان ہو جائے اور اب مجھسے اس قسم کے مرحلہ جات بنتا بہت دشوار ہین
جب فانوس جادو یہ مضمون پڑھ چکا نامہ دار کو اُسی وقت طلب کیا ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای
آئینہ اندام جادو خاطر جمع رکھو مین نے آج ہی سے آنے کا ارادہ کیا ہو یقین ہو دو ایک ماہ مین تھارے
یہان آؤن گر کسی طرح خوف نہ کرنا مین اُسکو گرفتار کر دونگا یہ نامہ تو نامہ دار کو دیا اور اپنے چلنے کی تیاری
کی سات روز کے بعد فانوس جادو نے وہان سے کوچ کیا اور لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو
کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب شاہزادہ بدیع الملک سومنات جادو کے کہنے سے ایوان زران کی طرف روانہ ہوا دوسرے
روز ایک صحرا مین پہونچا صحرا کی فضا شاہزادہ بدیع الملک کو پسند آئی سومنات جادو سے فرمایا کہ یہان
آج کی شب قیام کرو صحرا بہت پر فضا ہو صبح کو یہان سے کوچ کرینگے سومنات جادو نے عرض کی ای
شہریار یہ صحرا صحرا خند ہو یہان سے قریب ایک مرحلہ ہو کہ اُسکو مرحلہ طومار کہتے ہین طومار جادو وہان کا
حاکم ہو اس صحرا مین بہت سی چیزین سحر کی روبرو بنائی ہین اگر آپ یہان تشریف رکھینگے تو ضرور
لشکر کو زحمت ہوچیگی اور بہت لوگ ضائع ہو جائینگے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین اس کیفیت
سے آگاہ نہ تھا یہان ٹھہرنا بیکار ہی قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر راہ کو قطع کیجیے تو
تھوڑی دیر مین قریب مرحلہ پہونچینگے وہان یہان سے زیادہ خوف ہو اُس مرحلے کو آج ہی طے نہین کر سکتے
ہین اور جو مہمان لوگون کو گوند پہونچانا ہوسکے وہ کیا راہ چلنے مین نہین پہونچا سکتے ہین سومنات جادو
نے کہا یہان سے چار کوس پر ایک ساحر رہتا ہو قرطاس جادو اُسکا نام ہو اس مرحلے کے تمام
کام اُسکے سپرد ہین مین نے اُسکو سحر تعلیم کیا اور میرا لحاظ کرتا ہو جب مین اُسکے پاس جاؤنگا تو اُسے
مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا یقین ہو وہ میرا کہنا رد نہ کرے اور مسلمان ہو جائے قنداب جادو
نے کہا یہ بہت اچھی بات ہو شاہزادہ بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر مین لشکر
قرطاس جادو کے مکان کے نزدیک پہونچا سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار اگر اجازت ہو
تو مین پہلے اُسکے پاس جاؤن آپکی تشریف آوری کی خبر پہونچاؤن وہان سامان درست ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے سومنات جادو کو اجازت دی سومنات جادو روانہ ہوا قرطاس جادو کے
مکان پر آیا قرطاس جادو اُسوقت اپنے باغ مین سیر کر رہا تھا اُسنے جو سومنات جادو کو آتے
دیکھا بے اختیار دوڑ کے سومنات جادو کے قدمون پر گر پڑا سومنات جادو نے اُسکا سر چھاتی سے
لگایا دعا دی قرطاس جادو نے عرض کی استاد آج آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا آپ نے
تو ایک مدت سے کوہ مین رہنا اختیار کیا تھا کوہ سے کب تشریف لائے کیا واقعہ گذرا سومنات نے
کہا مین اس کیفیت کو ابھی نہین کہ سکتا میرے مالک و آقا تشریف لاتے ہین پہلے اُنکے واسطے سامان درست

کرد پھر مین اور بات کرونگا قرطاس جادو نے کہا کیا خداوند تشریف لاتے ہین سومنات جادو نے
کہا خداوند نہین خدا سوائے وحدہٗ لاشریک کے دوسرا نہین ہے مین نے اب ایک شخص کی
اطاعت اختیار کی ہے قرطاس جادو نے عرض کیا اُسکے ہمراہ کتنا لشکر ہے سومنات جادو نے جواب
دیا کہ لشکر بہت ہے قرطاس جادو نے اپنے ملازمین سے کہا جسقدر ہمارے مکانات خالی ہین اُن سب کو
آراستہ کرو اسباب راحت سب جگہ مہیا کیا جائے اور لشکر مین اطلاع کرو کہ ابھی سب
لوگ ہمارے پاس آئین ہم برائے استقبال جائینگے ملازمین قرطاس جادو نے اُسیوقت لشکر مین
اطلاع کی سب لوگ تیار ہو کر اس کے دربار پر آئے قرطاس جادو سومنات جادو کے
تخت پر بیٹھ کر برائے استقبال شاہزادہ بدیع الملک روانہ ہوا یہان سب ملازمین سامان
مہانداری درست کرنے لگے جب قرطاس جادو قریب پہونچا اور لشکر نے شاہزادہ بدیع الملک
کو دیکھا سومنات جادو سے عرض کی اُستاد یہ لشکر کس کا ہے اور آپ کے آقائے نامدار کون
ہین سومنات جادو نے شاہزادہ بدیع الملک کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ ہمارے آقائے نامدار
ہین یہ لشکر بھی انھین کا ہے مگر یہ لشکر انکی خاص فوج کے چوتھے حصے سے بھی بہت کم ہے قرطاس جادو
نے عرض کی یہ کون صاحب ہین سومنات جادو نے جواب دیا اب تخت سے اُترو چلکر قدمبوس ہو
جب تمھارے یہان جائینگے تو سب کیفیت بیان کر دینگے قرطاس جادو تخت سے اُترا سومنات
جادو بھی پیادہ پا ہوا جسقدر فوج اُس کے ہمراہ تھی سب پیادہ ہوگئی سومنات جادو نے شاہزادہ
بدیع الملک کے قریب پہونچ کے رکاب کو بوسہ دیا قرطاس جادو نے بھی قدمون سے آنکھین
ملین شاہزادہ بدیع الملک کو باعزاز تمام لیکر اپنے مکان پر آیا لشکر کے واسطے قلعہ مین جگہ تجویز
کی شاہزادہ بدیع الملک کو اپنی خاص بارہ دری مین لیگیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف
رکھیے شاہزادہ بدیع الملک نے انکار کیا ایک دنگل زرین قریب تخت بچھا تھا بدیع الملک
اس دنگل پر بیٹھ گئے سومنات جادو آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے بیٹھنے کی
اجازت دی سومنات جادو سلام کر کے بیٹھا اور قرطاس جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا اے
قرطاس جادو مین نے اب دین آئینہ پرستی کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا چونکہ تجھکو ہدایت کرنا
میرے اوپر فرض تھی اس واسطے یہان آیا کہ تجھے بھی ہدایت کرون کہ تو بھی راہ راست پر آئے قرطاس
جادو نے جو یہ بات سنی گھبرا کے کہا اُستاد آپ نے دین آئینہ پرستی ترک کر کے کونسا
مذہب اختیار کیا ہے سومنات جادو نے کہا اب مین نے مذہب اسلام اختیار کیا اور آقائے
نامدار کی اطاعت قبول کی ہے یہ اس طلسم کے فتاح ہین انھون نے بہت سے مرحلے فتح کیے بہت سے
ساحرون کو اس طلسم مین قتل کیا اب بفضل ایزدی اس کو بھی فتح کرینگے سیکڑون طلسم انھون
نے فتح کیے ہین یہ کیا چیز ہے بڑے بڑے طلسم انکے ہاتھ سے فتح ہوئے ہین اب تمھارے حق مین بہتر
یہ بات ہے کہ تم اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو قرطاس جادو نے
عرض کی اُستاد مین اُسی بات کو بہتر سمجھتا ہون جو آپ کو پسند ہو اگر آپ یہ فرماتے ہین تو مین بھی
اپنے اس دین باطل کو ترک کرتا ہون یہ سنکے اس نے شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے

شہریار مین اسلام اختیار کرتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے اُس کو آفرین کی قرطاس جادو
مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک کی دعوت کی شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے ابھی سفر دور دراز طے کرنا ہے سومنات
جادو نے قرطاس جادو سے کہا آقاے نامدار فرماتے ہین کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے تشریف
لے جانیکا ارادہ ہے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار یہ مرحلہ جو طومار جادو کے زیر حکومت
ہے جب تک یہ فتح نہ ہوگا راہ نہ ملیگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تو پھر اوسیطرف چلنا چاہیے۔
قرطاس جادو نے پھر عرض کی اے شہریار وہ مرحلہ یہان سے دور نہین ہے آپ طومار جادو کو نامہ تحریر
فرمایئے کہ ہم تلاش صاحبقران مین جاتے ہین ہمین راہ دو اگر روکوگے تو اچھا نہ ہوگا شاہزادہ
بدیع الملک نے ایک نامہ اسی وقت طومار جادو کو تحریر کیا سومنات جادو نے عرض کی
اے شہریار نامہ مجھے عنایت ہو مین اس کو لیکر جاؤنگا جواب وہان سے لیکر آؤنگا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اے سومنات جادو اور لوگ یہان موجود ہین وہ نامہ لیجائینگے سومنات جادو نے
عرض کی مین ایک سبب سے اس نامہ کا خود لے جانا اچھا جانتا ہون کیونکہ اور جو کوئی ساحر جائیگا
طومار جادو ضرور اُس کو سخت وسست کہیگا اور اگر ساحر کی زبان سے کوئی بات نکلے گی
تو وہ اُس کو اسیر کریگا اس سبب سے مین خود نامہ کا لے جانا اچھا جانتا ہون شاہزادہ بدیع الملک
نے مجبور ہو کر سومنات جادو کو نامہ دیا سومنات جادو نامہ لیکر مرحلہ کی طرف روانہ ہوا
تھوڑی دیر مین مرحلہ کے اندر پہونچا طومار جادو کے مکان پر گیا جو لوگ دروازے پر بیٹھے تھے
اُن سے کہا طومار جادو کو میری اطلاع کر دو لوگون نے اُسی وقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر اطلاع کرد
کہ سومنات جادو تشریف لائے ہین ہرکارون نے سومنات جادو کی اطلاع طومار جادو
سے کی طومار جادو اس کو بزرگان دین کے گروہ سے جانتا تھا فوراً نکل آیا سومنات
جادو کو دیکھکر سلام کیا اپنے ہمراہ اندر لے گیا کہا آپ نے آج سرفراز فرمایا میرا رتبہ بڑھایا مگر ایک
بات کی مجھے فکر ہے اگر بتلا دیجیے تو میرا اضطراب دفع ہو سومنات جادو نے کہا بیان کرو اگر مجھے
معلوم ہوگی بیان کرونگا طومار جادو نے کہا آپ نے ایک مدت سے گوشہ نشینی اختیار کی تھی
اور ایک پہاڑ مین عبادت کیا کرتے تھے کیا سبب ہوا جو آپ نے وہان کی سکونت ترک
کرکے اس درجہ آزادی اختیار کر لی سومنات جادو نے کہا مین سب امور بیان کرونگا۔
پہلے اس نامہ کا جواب مجھکو دو یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک نامدار کا نامہ دیا طومار جادو نے
کہا یہ نامہ کس کا ہے سومنات جادو نے کہا یہ نامہ ہمارے آقاے نامدار کا ہے اس طلسم مین آکر
فتاحی طلسم تشریف لاے ہین صاحبقران زمان سے جدائی ہو گئی ہے اُنھین کی تلاش مین جاتے
ہین درمیان مین تمھارا مرحلہ واقع ہے مناسب ہے کہ تم اُنکو جانے دو ایسے وقت مین روکنا اچھا
نہین ہے تمھارا اسمین نقصان ہے طومار جادو نے جو یہ تقریر سومنات جادو کی سنی حیران ہو اکہا
آپ کیا فرماتے ہین سومنات جادو نے کہا تم نامہ پڑھو پھر مجھسے بات کرنا طومار جادو نے
نامہ پڑھا اس مین بھی یہی لکھا تھا کہ ہم براے تلاش صاحبقران زمان جانا چاہتے ہین یا راہ

دو یا جواب دو کہ انتظام کیا جائے طومار جادو نے نامہ پڑھنے کے بعد سومنات جادو سے
کہا اگر دوسرا اس نامے کو لیکر میرے پاس آتا تو یہاں سے زندہ اپنے لشکر کو واپس نہ جاتا
کیا مجال ہے طلسم کشا کی جو اس طرف سے گذر جائے سومنات جادو نے کہا اے طومار جادو
جو تو دوست ساحر کے حق میں کرتا میں موجود ہوں میرے واسطے اٹھا نہ رکھ جو ہونا ہے ابھی وقت
ہو جائے طومار جادو نے کہا آپ سے کمال تعجب ہے کہ آپ نے اپنے مذہب آبائی کو ترک کیا
اور اطاعت غیر مذہب کی قبول کی آپ کو یہ خیال نہ آیا کہ خداوند کیا کرینگے سومنات جادو
نے کہا اے طومار جادو اب اور کوئی گفتگو مجھ سے نکر میں اس وقت تجھے آقائے نامدار کی خدمت
میں اسیر کرکے لے جاؤنگا یا خود یہاں اسیر ہو جاؤنگا تو نے میرے سامنے اتنا بڑا کلمہ آقائے نامدار
کے بارے میں نکالا کہ مجھے یارائے ضبط نہیں ہے جب تک اس کا عوض تجھ سے نہ لونگا مجھے چین نہ آئیگا
نہیں جانتا کہ آقائے نامدار نے کیسے کیسے طلسموں کو تباہ کیا ہے اور کون کونسے ساحر اُن کے ہاتھ
سے قتل ہوئے ہیں تجھے ابھی سحر میں ذرا بھی دخل نہیں اور اس قدر غرور کرتا ہے تو کیا طاقت رکھتا ہے
جو اُنکی راہ روک سکے جب ہم ایسے جان نثار اُنکے ہمراہ رکاب ہیں اور اُنھوں نے ہمیں زیر کیا
ہے اُن کی اطاعت قبول کی تیری کیا حقیقت ہے جو اُنکے مقابلہ کرکے فتحیاب ہو اُن پر سحر
تاثیر نہیں کرتا ہے بہت سے تحفہ جات اُنکے پاس ایسے موجود ہیں کہ ساحر اُنکے مقابلہ میں
بالکل عاجز و شکستہ ہیں طومار جادو نے کہا آپ جو فرماتے ہیں وہ سب سچ ہے مگر میرا تو یہ
قول ہے کہ میری جان بھی اگر جاتی رہے تو بھی ترک مذہب نہ کروں آپ کیسے بزرگان دین کے
گروہ سے تھے جو آپ نے ترک مذہب کر دیا سومنات جادو نے جواب دیا کہ تجھے ان دلائل
سے کیا حاصل جس واسطے میں یہاں آیا ہوں اُس کا جواب مجھکو سمجھکے دے اگر راہ روکے گا
بہت پچھتائیگا ناحق اُٹھائیگا مفت میں جان جائیگی مرحلہ تباہ ہوگا اگر اپنی خیریت درکار ہے
تو آقائے نامدار کو جانے دے مانع نہ ہو طومار جادو نے کہا میں ہرگز نہ جانے دونگا اگر وہ لوگ
مقابلہ کرینگے تو میں لڑونگا یہ مرحلہ طومار ہے کسی کی اتنی مجال نہیں جو اس مرحلے کو فتح کر سکے
سومنات جادو نے کہا اگر تجھے یہ منظور نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو راہ دے تو نامے کا جواب
صاف صاف تحریر کر طومار جادو نے پشت نامہ پر لکھا کہ اے طلسم کشا میں چاہتا ہوں کہ مقابلہ
کروں مگر آپکے یہاں کسی ساحر سے مقابلہ کرنا نہیں چاہتا اگر آپ طلسم کشا ہیں تو خود مجھ سے
مقابلہ کیجیے اگر آپ نے مجھے زیر کیا تو میں اسلام قبول کرونگا ورنہ آپ کو گرفتار کرکے خداوند کے
پاس بھیجدونگا اگر آپ میری اس شرط کو قبول فرمائیے گا تو مجھے اطلاع دیجیے میں مقابلے
کے واسطے جگہ تجویز کروں یہ لکھکر طومار جادو نے سومنات جادو کو دیا کہا میں چاہتا ہوں کہ
طلسم کشا سے مقابلہ کروں اُنکی ہمت و جرأت دیکھوں سومنات جادو نے کہا اے طومار
جادو میں ایک ادنے درجے کا غلام ہوں اگر تجھے کچھ سحر آزمائی یا جرأت دکھانا منظور ہو
تو میں موجود ہوں جو تیرے مزاج میں آئے اُس سے باز نہ رہ طومار جادو نے کہا میں نے
اس میں شرط کر دی ہے کہ میں ساحروں سے مقابلہ نکرونگا خود آپ کی جرأت دیکھونگا سومنات

جادو نے چاہا پھر جواب دے مگر طومار جادو نے کہا کیا آپ کو اپنے آقا کی جرأت سے یہ امید
نہیں ہوتی ہے کہ وہ مجھ سے مقابلہ کر سکیں سومنات جادو نے کہا تو کیا چیز ہے بود و مجھ سے
مقابلہ کرین بڑے بڑے ساحرون کو زیر کیا اپنا مطیع بنایا طومار جادو نے کہا جب آپ یہ کیفیت
بیان کرتے ہین تو پھر آپ دیر کیوں کرتے ہین اس نامے کو لے جائیے اپنے آقائے نامدار کو دکھائیے
دیکھیے وہ کیا فرماتے ہین یہان آپ اپنی طرف سے باتین کر رہے ہین ایسا نہ ہو آپ
کے آقا کے خلاف ہو سومنات جادو اس کلمہ کو سنکر اپنے دلمین سوچا کہ واقعی طومار
جادو سچ کہتا ہے ایسا نہ ہو آقائے نامدار آزردہ ہو جائین یہ سوچ کے اُس نے کہا اے
طومار جادو اسی خیال نے اس وقت تیری جان بچائی مجھے آقائے نامدار کا بڑا خوف ہے ورنہ اس
وقت تجھے زندہ نہ چھوڑتا طومار جادو نے کہا اس کہنے کی کیا ضرورت ہے اگر مجھے آپ کے آقا
کی جرأت نہ دیکھنا ہوتی تو ضرور آپ سے جنگ کرتا سومنات جادو وہان سے واپس
ہوا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا نامہ نذر دیا زبانی سب حال کہا شاہزادہ
بدیع الملک نے نامے کو پڑھ کر کہا اے سومنات جادو اگر تم اس وقت طومار جادو کو
قتل کر کے آتے تو مین تم سے آزردہ ہوتا اور یقین ہے کہ سزا دیتا ہمارے یہان کا دستور رہا ہے
کہ جو جس سے خواہش جنگ کرے سوائے اُس کے دوسرا اُس سے مقابلہ نہین کرتا ہے تم نے
بہت بُرا کیا جو اُس سے اس قدر تکرار کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار غلام کے
دل کو برداشت نہ ہوئی اس سبب سے یہ خطا ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا کہ اب
جا کر اُس سے کہدو کہ ہمین منظور رہے ہم مقابلہ کرین گے جہان اس کے مزاج مین آئے مقابلے
کے واسطے جگہ مقرر کرے سومنات جادو شاہزادہ بدیع الملک کی بارگاہ سے باہر آیا
پھر محلے کی طرف روانہ ہوا طومار جادو کے پاس جا کر کہا آقائے نامدار فرماتے ہین کہ جو جگہ
تم نے کہا ہمین منظور رہے جو مقام پسند کرو ہم برائے مقابلہ وہان آئین طومار جادو نے کہا
اس مرحلے مین صحرائے غزالان بہت اچھا مقام ہے فضا وہان کی لائق دید ہے یعنی صحرائے پُربہار
دشت لالہ زار ہے جہان سبزۂ نو دمیدہ اپنی بہار دکھاتا ہے ہر گل خودرو رشک لالۂ چمن ہے صحرا
کیا ہے تختۂ گلشن ہے آبشارون کی کیفیت عجب لطف خیز ہے ہوا فرحت انگیز ہے گلہائے خوشبو سے
دماغ جان معطر ہوا جاتا ہے عجیب نواح دلکش صحرائے طرب افزا ہے جسکی طراوت سے
روح کو بالیدگی ہوتی ہے جان تازہ آجاتی ہے اُس مقام سے بہتر دوسرا مقام فرحت خیز نہین کہ
تعریف اُس صحرائے پُربہار کی جس قدر کیجائے کم ہے طلسم کشا بھی جب اُس مقام کو ملاحظہ فرمائینگے
تو بہت پسند کرین گے اگر طلسم کشا قبول کرین تو جس صحرا کا مین نے ذکر کیا ہے کہ نہایت مقام تفریح
ہے وہان تشریف لائین مگر شرط یہ ہے کہ کسیکو اپنے ہمراہ نہ لائین اور مین بھی تنہا جاونگا وہان مجھ سے
اُنسے مقابلہ ہو جائیگا اگر وہ قبول کرین تو کل تشریف لائین مین بھی جاونگا اُسی مقام پر لطف مقابلہ
ہے کیونکہ وہ بھی تنہا ہونگے اور میرے ہمراہ بھی کوئی نہ ہوگا جو کچھ ہونا ہے وہین وارانیارا ہو جائیگا سومنات جادو نے
کہا اے طومار جادو تنہا آنکی قید کیسی ہے طومار جادو نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی ساحر نہ انکے ہمراہ آئے اور یہان مین

اسباب سحر اپنے ساتھ لیکر جاؤنگا اگر کوئی ساحر آئے گا تو وہ ضرور سحر کریگا سومنات جادو نے کہا جب آقائے
نامدار منع کردینگے تو کسی کی مجال نہین ہے جو سحر کرسکے طومار جادو نے جواب دیا کہ مین یہ سب باتین جانتا ہون
آپ لوگون کو کب گوارا ہوگا کہ ایسے وقت مین خاموش کھڑے رہین اور اپنے آقا کی مدد نکرین سومنات
جادو نے کہا اے طومار مین مجبور ہون آقائے نامدار سے ڈرتا ہون ورنہ تیری باتین میرے دل کو تیرے
بڑھ سے تکلیف ہوتی ہین طومار جادو نے کہا اے سومنات جادو واسمین برا ماننے کی ضرورت نہین ہے جو کچھ
مین کہہ رہا ہون یہ خلاف جرأت نہین ہے جب طلسم کشا سے میری باتون کی کیفیت بیان کروگے تو وہ ضرور قبول
کرینگے کیونکہ وہ بھی جری ہین انھین ضرور میری باتون کا مزہ ملیگا سومنات جادو خاموش ہو رہا کچھ جواب
نہ دیا وہان سے اٹھ کے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی اے
شہریار ایکبار اسنے اور ایک شرط جدید مقرر کی ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو سومنات جادو
نے عرض کی اسنے کہا ہے کہ طلسم کشا کسی کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف نہ لائین اور مین بھی تنہا آؤنگا بدیع الملک نے
کہا بہت اچھی بات ہے میری بھی یہی خوشی ہے لیکن اسنے کون مقام مقابلے کے واسطے مقرر کیا ہے سومنات
نے عرض کی کہ اسنے صحرائے غزالان میدان مقابلہ قرار دیا ہے بدیع الملک نے فرمایا مین کل ضرور وہان
جاؤنگا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار وہ ساحر مکار ہے ضرور کوئی مکر اسنے پیدا کیا ہے ورنہ
کبھی اسطرح آپ کو طلب نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے اگر وہ مکر کریگا تو کیا کرسکتا ہے
سومنات تھوڑی دیر بدیع الملک سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے دربار برخاست
کیا قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ کل علحدہ مین حاضر رہکر لڑائی کی کیفیت دیکھون
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری ضرورت نہین اگر تم وہان آؤگے تو طومار جادو کو یہی خیال پیدا ہوگا
کہ طلسم کشا اپنے مددگار اپنے ہمراہ لایا ہے اس سے تمھارا جانا مناسب نہین ہے سومنات نے قرطاس
جادو کو اشارہ کیا کہ خاموش رہو قرطاس رخصت ہوا راہ مین سومنات جادو نے کہا اے قرطاس
آقائے نامدار سے بات کی نہیت ۔ نکہو کل جب شہنشاہ طرف میدان مقابلہ کے تشریف لیجا چکین انکے بعد ہمانے
تم اور قند اب جادو اور تم پوشیدہ ہوکر چلینگے وہان بھی آقا کی نظر سے پوشیدہ رہینگے جنگ کی
کیفیت بھی دیکھینگے اور واپس آئینگے قرطاس جادو نے اس بات کو پسند کیا سومنات جادو اپنے لشکر کا
پر گیا قرطاس جادو بھی خاموش ہو رہا اور جس قدر لوگ لشکر مین تھے سب محو خواب ہوے رات بہت
کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی بدیع الملک برائے ادائے نماز سجادے پر تشریف لائے فریضہ ہوی
ادا کرکے اٹھے خادمون نے سلاح کی کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار ذات پر آراستہ کئے
مرکب طلب فرمایا دردولت پر مرکب باد رفتار خدام لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک باہر تشریف لائے نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہوئے سب پتہ تو شب ہی کو سومنات جادو نے عرض کردیا تھا بدیع الملک اسطرف
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت طومار جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب اسنے سومنات جادو کو رخصت کیا اور یہ تاکید کردی کہ طلسم کشا تنہا میدان مقابلہ مین تشریف

لائین تو سومنات کے جانے کے بعد اُسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب آکر موجود ہوئے تو اسنے
کہا آج سومنات جادو طلسم کشا کا نامہ لے کر آئے تھے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایسا شخص اس طرح مسلمان
ہو جائے مین نے اُنکو بھی اپنے دام مکر مین پھنسایا ہے کل طلسم کشا کو تنہا میدان غزالان مین بلایا ہے - وہ
مرد جری ہے ضرور آئیگا وہان پہونچکر گرفتار ہو جائے گا تملوگ وہان جاکر پوشیدہ موجود رہنا مین پہلے طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا پھر فریب دے کر اپنے ہمراہ چاہ شور آب پر لاؤنگا اُس چاہ کو اسی وقت جاکر خس پوش
کر دو جب طلسم کشا وہان پہونچیگا مع مرکب چاہ کے اندر گرے گا اُسوقت اُسکا گرفتار کر لینا
کیا بڑی بات ہوگی ملازمین نے اُس کی رائے کو پسند کیا اُسیوقت روانہ ہوئے صحرائے غزالان مین ایک
چاہ تھا کہ نام اُسکا چاہ شور آب تھا تاثیر اُسکے پانی مین یہ تھی کہ جو چیز اُس چاہ مین گرتی تھی فوراً گل جاتی
تھی یا جسپر اُس کنوئین کا پانی پڑتا تھا اسکو ہلاک کر دیتا تھا ملازمین طومار اُسی وقت اُس چاہ کے قریب
آئے کنوئین کو خس پوش کیا بالکل زمین سے ملا دیا وہان سے واپس آکے طومار جادو سے کہا کہ ہم نے چاہ
کو خس پوش کر دیا ہے آپ صبح کو جب وہان تشریف لیجائیے گا تو خیال رکھیے گا کنوان بالکل زمین کے ہمرنگ ہی
جس قدر گھاس اُس زمین پر لگی ہے اُسی قدر اُس کنوئین پر بھی ہے بالکل ثابت نہین ہوتا ہے شناخت
کے واسطے ایک نارنج اس جگہ پر رکھ دیا ہے طومار جادو نے کہا مین بخوبی جانتا ہون مقام کنوئین کا پہچانتا ہون
تھوڑی دیر تک یہ ملازمین سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی اُسنے سب کو رخصت کیا آپ بھی اپنی خوابگاہ
مین جاکر سو رہا جب صبح ہوئی اُسکی آنکھ کھلی اسپ سحر پر سوار ہو کے آلات حرب و ضرب لگا کر طرف صحرا
غزالان کے راہی ہوا جب صحرا کے قریب پہونچا سامنے سے گرد اُڑی طومار جادو ٹھہر گیا جب دامنہ گرد شگافتہ
ہوا طومار جادو نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان اسپ کوہ کل پر سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے
میدان کی طرف آتا ہے جب قریب پہونچا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا مجھے اب تک یقین نہ تھا کہ آپ
میدان مین تشریف لائین گے سوار نے جواب دیا کہ تو نے کیونکر معلوم کیا کہ مین طلسم کشا ہون طومار
نے کہا آپ کی تصویر میرے پاس موجود ہے بانی طلسم نے ایک شبیہ بھی طلسم کشا کی اُتاری تھی اور لکھ دیا تھا
کہ یہ شخص فرقہ اسلام سے ہوگا اور بدیع الملک نام ہوگا جب وہ اس طلسم مین آئیگا فساد عظیم برپا
ہوگا تو آپ طلسم کشا سے اصلی نہین ہین مگر آپ کی خبر بانیان طلسم نے دی ہے بدیع الملک نے جواب دیا اگر
خدا کو اس طلسم کا فتح مشہور کرنا ہے تو وہ ضرور مجکو سب پر فتح دیگا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا
مجھے آپ کی حسن و جرات پر رحم آتا ہے آپ مجھ سے مقابلہ نہ کرین اور اپنے ارادے سے باز آئین یہان سے
واپس جائین مجھ سے مقابلہ کرکے کسی نے فتح نہین پائی ہے بدیع الملک نے فرمایا اے طومار جادو
بہت سے جادوگرون نے یہی کلمہ کہا مگر مین نے کبھی شکست قبول نہ کیا ہم لوگونکا یہ دستور ہے کہ جب برائے مقابلہ
جاتے ہین تو حریف کے سامنے سے خالی نہین پھرتے مین میدان مین آیا ہون اگر خدا کا فضل شامل حال ہے
تو شادان و فرحان واپس جاؤنگا اور اگر تیری قسمت مین فتح ہے تو مین ایسی موت کو بھی حیات ابدی سے بہتر
جانتا ہون اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ میدان جنگ ہے جائے وعظ و پند نہین اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور
ہے تو زیادہ باتین کرنا فضول ہے بفراغت ہم تم ایک ہی بار باتین کرینگے اب جس کام کیواسطے
آئے ہین پہلے اُسکو انجام دے لین طومار جادو نے کہا اگر آپکو ایسی ہی تعجیل ہے تو مقام مقابلہ پر تشریف لے چلیے پھر

بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ جگہ مقابلہ کے واسطے مناسب نہیں ہے طومار جادو نے کہا وہاں مقابلے
کیواسطے انتظام کیا گیا ہے وہ سب رائیگان جائیگا بدیع الملک نے فرمایا وہین چلو یہ کہکے مرکب صبا رفتار کو
آگے بڑھایا طومار جادو بھی آگے بڑھا بدیع الملک کو اُس چاہ کے قریب لایا کہا یہان مین نے سب انتظام
کیا ہے بدیع الملک نے دیکھا زمین بھی ہموار ہے پانی بھی چھڑکا ہوا ہے صحرا بھی بہت پرفضا ہے گھوڑے
کو روکا طومار جادو نے کہا اے طلسم کشا میرے نزدیک بہتر ہے کہ پہلے نیزے مین میرے آپکے امتحان
ہو جاوے بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہے اُسنے نیزہ سنبھالا گھوڑے کو کاوے پر لگایا بدیع الملک
بھی زین فرس پر سنبھل کے بیٹھے چاہ وہان سے قریب تھا اگر بدیع الملک گھوڑے کو کاوے پر لگاتے
چاہ مین گرتے شاہزادہ اسکی ترکیب دیکھنے لگا اپنے گھوڑے کو خوب گرما کے چاہا نیزے کا بند باندھون
کہ گھوڑا بھڑکا چاہ کی طرف چلا اُسنے بہت روکا مگر رُک نہ سکا چاہ کے قریب پہونچکے اپنی پیٹھ سے اُسکو
گرایا طومار جادو جو چاہ خس پوش پر گرا سنبھل نہ سکا کنوئین کے اندر پہونچا بدیع الملک نے جو یہ کیفیت
دیکھی متحیر ہوے اپنے دل مین خیال کیا یہ کیا ہوا طومار جادو زمین پر گر کر کہان غائب ہو گیا اس تعجب
مین تھے کہ نگاہ بدیع الملک کی جو پڑی ایک دہنہ نقب دکھائی دیا شاہزادہ کو خیال ہوا کہ طومار جادو اس
نقب مین گیا ہے یہ سوچ کے آگے بڑھنا چاہتے تھے کہ اُس دہنے کے قریب جائین کہ گھوڑا اڑا بدیع الملک
بدگمان ہوئے وہین سے ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ یہ چاہ ہے اُسکو خس پوش کر دیا ہے یہان شاہزادہ تو اُس
چاہ کے دیکھنے مین مصروف ہوا اگر طومار جو کنوئین مین گرا اُسنے چاہا کہ سحر کرکے نکلون مگر تاثیر آب چاہ سے
ہاتھ پاؤن اُسکے گل گئے باہر نہ نکلا گیا کنوئین ہی مین رہا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من طومار جادو
مالک مرحلہ طومار بود اس آواز کے آتے ہی بدیع الملک نے دیکھا کہ اُس صحرا مین آگ لگ گئی چارون طرف ایک
شور برپا ہوا چند ساحر سامنے سے پیدا ہوتے بدیع الملک پر سب نے آکر حملہ کیا شاہزادہ متحیر ہوا کیا بات
تھی طومار جادو پر کیا واقعہ گذرا مگر ساحرون سے جنگ شروع ہوئی انھون نے سحر کیا بدیع الملک
پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادے نے سب کو زیر تیغ کیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا راہ مین بہت
سی عمارتین منہدم پائین تمام مرحلے مین شور عظیم برپا دیکھا چلے اور آگے بڑھتے تھے کہ سومنات جادو نے سلام
کیا بدیع الملک نے جواب سلام دے کر کہا اے سومنات جادو عجب حیرت کی بات ہے کہ طومار جادو
جب مقابلہ کے واسطے میدان مین گیا ہنوز مقابلہ نہونے پایا تھا کہ وہ ایک کنوئین مین گرا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی
کشتی مرا نام من طومار جادو بود اُسکے مرتے ہی صحرا مین آگ لگ گئی چند ساحر حربہ ہاے سحر لیے ہوے سامنے
سے پیدا ہوئے مین نے اُنکو قتل کیا وہان سے اسطرف چلا راہ مین بہت سی عمارتین منہدم دیکھین یہ بات میری
سمجھ مین نہین آتی ہے سومنات نے عرض کی اے شہریار مبارک ہو کہ یہ مرحلہ فتح ہو گیا طومار جادو واصل
جہنم ہوا معلوم ہوتا ہے اُسنے آپ کے واسطے یہ مکر کیا ہوگا مگر خود جاہ بلا ہوا خدا نے آپ کو بچایا اُسکو دغا کی سزا
ملی یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ قنداب جادو اور قرطاس جادو اور نایاب جادو یہ سب ملے سومنات
نے سب سے کیفیت بیان کی قرطاس جادو نے کہا اے شہریار صولت خوش اقبال یہین ایک کنوان تھا کہ اُسکو
چاہ شور آب کہتے ہے معلوم ہوتا ہے طومار نے اُس چاہ کو آپکے واسطے خس پوش کرایا تھا اور وہ خود اُس
کنوئین مین ڈوب کے مرا تاثیر اُس چاہ کے پانی کی یہ تھی کہ جس شے پر وہ پانی پڑتا ہے اسکو گلا دیتا ہے اُسی مین

طومار جادو گرا اور جل گیا اب آپ اصل مرحلے پر تشریف لیجیے وہان فوج و خزانہ موجود ہے سب پر قبضہ کیجیے
بدیع الملک نے یہ مشورہ پسند کیا قنداب جادو کو روانہ کیا کہ فوج مین جاکر اطلاع کر دے کہ سب مسلح ہو کر
آئین قنداب اسی وقت روانہ ہوا لشکر مین آکر سبکو اطلاع دی کہ شاہزادے کو خدا نے فتح عطا فرمائی
سب مسلح ہو کر طرف مرحلے کے چلو کہ فوج و خزانہ قبضے مین آئے اس خبر کے سنتے ہی سب لشکری طیار ہوئے
تھوڑی دیر مین بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے شاہزادہ قرطاس جادو کے ہمراہ مرحلہ
کیجانب مع فوج روانہ ہوا سرداران فوج مرحلہ کو اطلاع ہوئی کہ طومار جادو قتل ہوا اور طلسم کشا لشکر
گران ہمراہ لیے ہوئے اسطرف آتا ہے یہ سب لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر قلعہ مرحلہ سے باہر آئے بدیع الملک
پہونچ چکے تھے افسران فوج نے بدیع الملک کے ہمراہ قرطاس جادو کو موجود دیکھا آپسمین کہا بڑے غضب کی
بات ہے قرطاس جادو مع اپنی فوج کے طلسم کشا کے ہمراہ ہے اس سے مقابلہ کرنا بہت دشوار ہے اس مرحلے
مین اس نے اپنا سحر اسقدر پھیلایا ہے کہ طومار جادو کا نہین ہے بعض کی رائے ہوئی کہ انسے صلح کرو بعض
نے کہا اس وقت جو کچھ ہو جائے گا ہم لوگون کے واسطے اچھا ہوگا اگر طلسم کشا کو گرفتار کر لیا تو قیداوند اس
مرحلے کی حکومت ہمین کو دینگے اور اگر اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر نکل جائینگے تو بھی بڑی عزت پائینگے بعض نے
کہا اس وقت مرحلے کی حالت دگرگون ہو رہی ہے عمارات سحر کا منہدم ہونا ساحرون کا تڑپ تڑپ کے جان
دینا یہ وقت ایسا نہین ہے کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرین بہتر یہ ہے کہ صلح کر لین گو بہت سے سردارون نے
اس رائے کو پسند کیا مگر ایک ساحر کہ وہ طومار جادو کی طرف سے اس مرحلے کا انتظام کرتا تھا اس نے کہا مین
ہرگز تم لوگون کی رائے سے اتفاق نہ کرونگا اگر یہ قرطاس جادو کے سحر سے بیدھڑا ہوا ہے مگر مین بھی اس
مرحلے کا منتظم اعلیٰ ہون ان ساحرون سے جو اسوقت طلسم کشا کے ہمراہ ہین کسی کی مجال نہین جو مجھ سے
سحر مین بازی لیجائے پہلے مین سحر کر کے ان سب کو بیکار کرتا ہون انکے بعد پھر حملہ کر کے طلسم کشا کو گرفتار
کرونگا سب خاموش ہو رہے یہ لشکر کو لے کر آگے بڑھا بدیع الملک کے سامنے آیا وہان سے نعرہ کیا
کہ ہاشیار طلسم کشا منم اسرار جادو بدیع الملک نے تلوار میان سے لی اسرار جادو نے کہا اے طلسم کشا
مین چاہتا ہون کہ تیرے ساحرون سے مقابلہ کرون جنکے بھروسے پر تو یہان آیا ہے بدیع الملک نے
فرمایا تجھے اختیار ہے میرے یہان جو ساحر ہین وہ بھی کسی سے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین یہ سنکر سومنات
جادو آگے بڑھا قنداب جادو نے کہا آپ کیون تکلیف فرمائین اس سے مقابلہ کرنا آپ کی خلاف
شان ہے مین اس یاوہ گو کا غرور خاک مین ملا دونگا قنداب چاہتا تھا کہ بدیع الملک سے اجازت لے
کر قرطاس جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ اس بیہودہ گو سے
مقابلہ کرون بدیع الملک نے اجازت دی قرطاس جادو آگے بڑھا اسرار جادو نے ایک گولا اسکی
طرف پھینکا قرطاس نے اس گولے کی طرف بھی اشارہ کیا تو وہ گولا پلٹا اور قریب تھا کہ اسرار جادو کے سینے پر
پڑے مگر اسنے رد کیا اپنی جھولی سے ایک خنجر نکالا اسپر کچھ اسم پڑھ کے پھونکا خنجر اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر
چلا قرطاس جادو نے ایک دانہ ماش کا خنجر کی طرف پھینکا خنجر کے دو ٹکڑے ہوئے اسرار جادو نے
تیغۂ سحر نکالا قرطاس جادو کے قریب آیا اسنے سپر سحر اٹھائی اسرار نے وار کیا قرطاس جادو نے
اس کا وار سپر پر روکا اپنی کمر سے تیغۂ سحر نکالا اسپر وار کیا آپسمین ردوبدل ہونے لگی دیر تک ردوبدل ہی

جب اسرار جادو عاجز ہوا اور اپنے بچنے کی امید نرہی تو اُسنے کہا اے قرطاس جادو ایک لمحہ کی مہلت دے زمین بند قبا باندھ لون قرطاس جادو نے ہاتھ روکا اُس نے بند قبا باندھتے اُسی پردے مین فوج کی طرف اشارہ کیا کہ یہی وقت ہے بلوہ کرکے آجاؤ فوج نے جو دیکھا چارون طرف سے ٹوٹ پڑی بعض نے سحر کرنا شروع کیا بعض نے تلوارین میان سے نکالین بدیع الملک نے یہ کیفیت دیکھی گھوڑا بڑھایا شاہزادے کے بڑھتے ہی سب لشکر بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی دو پہر تک خوب تلوار چلی سحر بھی خوب ہوے بدیع الملک اسرار جادو تک پہونچے اُسنے نیچہ کا وار شاہزادے پر بھی کیا بدیع الملک نے اُسکے وار کو خالی دیکر تلوار لگائی اُسکے سر پر پڑی دو پرکالے کرکے تلوار نے زمین کو بوسہ دیا اسرار جادو مرکے گرا اُسکے مرتے ہی اور آفت برپا ہوئی تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی میرا نام مرا اسرار جادو مالک قلعہ طوماریہ پود اس آواز کے آتے ہی لشکر مین اسرار کے تہلکہ پڑگیا سب نے تلوارین ہاتھ سے پھینکدین جو لوگ حربہ ہائے سحر سٹ ہوئے تھے اُنھون وہ سب حربے ہاتھ سے پھینکدیے چادرین ہلانا شروع کین بدیع الملک نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی ٹھہرا ساحران دو حلقہ ہاتھ باندھ کے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار ہم آپکی اطاعت قبول کرتے ہین بدیع الملک کو خوشی حاصل ہوئی ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ مین تشریف لائے قرطاس جادو نے سب انتظام کیا شاہزادہ قلعہ مین فروکش ہوا سب ساحرون کو مسلمان کیا بعض جو سیاہ قلب تھے اُنھون نے اسلام نہ قبول کیا اپنی جان بچا کے نکل گئے کہ ذکر اُنکا بوقت پر ہوگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوانکی بیان کیجاتی ہے

یہان بدیع الملک نوجوان نے جب فتح پائی اور قلعہ پر قبضہ ہوا شاہزادہ دیر تک وہان ٹھہرا جب سب استراحت کر چکے اور تو انا ہوئے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار اب خزانہ کی طرف تشریف لیچلیے بدیع الملک خزانہ مین تشریف لائے جس قدر مال و اسباب خزانہ مین تھا وہ سب قبضہ مین آیا ایک روز وہان قیام فرمایا دوسرے روز بدیع الملک نوجوان پھر قرطاس جادو کے قلعہ مین تشریف ساحرون کو بہت کچھ مال و اسباب انعام مین عنایت فرمایا قرطاس سے کہا اب مین یہان کا ٹھہرنا بیکار جانتا ہون ابھی تلاش لوح مین جاتا ہے جب تک لوح دستیاب نہوگی جہانگیران زمان کی زیارت نصیب نہوگی اس مدت کی حکومت تمکو مبارک ہو مجھے اب جانے کی اجازت دو قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے ہمراہ رکاب رہنا اس حکومت سے اچھا ہے کسی اور کو یہانکی حکومت مرحمت فرمایے مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر زندہ نرہونگا بدیع الملک نے بہت کچھ کہا مگر قرطاس جادو نے ہر مرتبہ یہی عرض کیا کہ مین ہمراہ رکاب رہونگا آخر کار بدیع الملک مجبور ہوئے اور ایک ساحر کو وہان کا حاکم کیا ایک روز اور وہان قیام رہا دوسرے روز مع جملہ ساحران و لشکر بسیار طرف ایوان باران کے برائے تلاش لوح سفر کیا انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت اُن فراریونکی عرض کیجاتی ہے کہ جو مرحلہ طومار سے بعد فتح مرحلہ فرار ہو گئے تھے

یہ لوگ مصیبات راہ اُٹھا کے تیسرے روز العیشہ اندام جادو کے مسکن پر پہونچے دربانون نے جو اُنکو ایسی

حالت سے دیکھا اندر جانے کو منع کیا ساحرون نے کہا جلد ہماری اطلاع کرو کہ ہم لوگ مرحلہ طومار سے آئے
ہین کچھ فریاد لائے ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ مرحلۂ طومار سے
کچھ لوگ آئے ہین فریاد لائے ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے چوبدارون نے آئینہ اندام سے آکر اطلاع
کی اُسوقت آئینہ اندام کے پاس سیراب جادو اور طاغوت جادو بیٹھے تھے کچھ باتین فانوس جادو کی
ہو رہی تھین چوبدارون نے جو آکر یہ خبر دی آئینہ اندام نے کہا اُن ساحرون کو اندر لاؤ مین اُنسے سب حال
دریافت کرونگا چوبدار باہر آئے اپنے ہمراہ اُن ساحرون کو اندر لیگئے ساحرون نے جو آئینہ اندام کی صورت
دیکھی فریاد کرنا شروع کی آئینہ اندام نے سب کو خاموش کیا کہا پہلے خلاصہ کیفیت بیان کرو قدرت سمجھ لین پھر
تمہاری فریاد سنین ساحرون نے کہا یا خداوند غضب ہوا مرحلہ طومار طلسم کشا نے فتح کر لیا طومار جادو قتل ہوا
اب طلسم کشا کا قبضہ تمام مرحلے پر ہے قرطاس جادو جو طومار جادو کی طرف سے منتظم مرحلہ تھا اُسکو
طلسم کشا نے اپنا شریک کر لیا اور وہ مسلمان ہو گیا اب طلسم کشا کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس طرف
سے مراحل فتح کرتا ہوا اسطرف آئے اور خاص طلسم مین آکر فساد برپا کرے آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ ایسی مجال نہین جو سب مراحل فتح کرے طومار جادو کو خود قدرت نے فنا کر دیا ہے ورنہ طلسم کشا کی کیا حقیقت
تھی جو اُس مرحلے کو فتح کر لیتا ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ تباہ ہو گئے بڑی بڑی جاگیرین جو اُس مرحلے
مین تھین وہ سب برباد ہو گئین مسکنے وہ ہم لوگون کے عیال و اطفال طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوئے آئینہ اندام
نے کہا قدرت تمھین اُسکے صلہ مین بہت کچھ مال و اسباب دینگے اور تمھارے واسطے یہان مکان بنائے
جائینگے اور اُسکا عوض طلسم کشا اور ہمراہیان طلسم کشا سے لیا جائے گا تم لوگ خاطر جمع رکھو آئینہ اندام نے یہ کہکے
اُن ساحرون کو خوش کیا مگر طاغوت جادو اور سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سنی اُن لوگون پر بہت ہیبت
طاری ہوئی کہا یا خداوند یہ تو بڑے غضب کی بات ہے طلسم کشا نے تو آفت برپا کر دی ہے آئینہ اندام نے کہا مین نے فانوس
جادو کو بلایا ہے جس وقت وہ آئیگا طلسم کشا کو اسیر کریگا فانوس جادو تمام طلسم سے بڑھ کر سحر مین دخل رکھتا
ہے اور قدرت کا بندۂ خاص ہے جب قدرت نے یہ طلسم بنایا ہے اُس سے پہلے فانوس جادو یہان رہتا تھا
قدرت نے اُس سے یہ زمین لی اُسنے انکار نہین کیا آج تک محبت مین فرق نہین آیا وہ بھی اپنی دنیا مین
خداوندی کرتا ہے قدرت کا دوست دلی ہے جب وہ آئیگا اُسکا مقابلہ کوئی نکر سکیگا طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند سومنات جادو کیسا ساحر تھا اور آپ کا بندۂ خاص بھی تھا مگر طلسم کشا کا شریک ہو گیا دین بھی
ترک کر دیا اُس سے بڑھکے مین نے آج تک کسی کو آپ کا مداح و مطیع نہین پایا جب اُس سے یہ بات ظہور
پذیر ہوئی تو اور کسی سے کیا امید کیجائے آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو ابھی تمنے بزرگان دین کو
دیکھا نہین ہے سومنات جادو سب مین ادنی درجہ رکھتا تھا اگر وہ مسلمان ہو گیا تو کیا عجب کی بات ہے قدرت نے
خود اُسکے دل مین یہ بات پیدا کی کیونکہ اب اُسکو اپنی عبادت پر ناز ہو گیا تھا اور اپنے تئین سب سے افضل
و اشرف جانتا تھا اس سبب سے قدرت نے اُسکو یہ ذلت دی کہ وہ مسلمان ہوا اب جسوقت طلسم کشا
کے ساتھ گرفتار ہو گا تو قدرت اُسکو جہنم مین ڈال دینگے اور بزرگان دین جو خاص خاص ہین اُنکو اس
کام کے واسطے مین نے تکلیف دینا اچھا نہین جانا ورنہ وہ لوگ جسوقت اپنے اپنے مسکنون سے نکلتے
تو مہمات طلسم کشا کی کیا حقیقت نہ سمجھتے ایک اشارے مین گرفتار کر لیتے مگر اُنکو تکلیف ہوتی عبادت مین فرق آتا

اس سبب سے قدرت نے فانوس جادو کو بلایا ہے جب وہ آئیگا سب کام بگڑا ہوا بنجائیگا طاغوت جادو
خاموش ہو رہا کہ ہرکارے نے آکر کہا یا خداوند ایک نامہ وار آیا ہے فانوس جادو کا نامہ لایا ہے آئینہ اندام
نے کہا اسکو میرے سامنے لاؤ میں نامہ دیکھوں کہ فانوس جادو نے کیا لکھا ہے ہرکارے باہر آئے ایک ساحر
کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ساحر نے آئینہ اندام کو سلام کیا نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اس مین لکھا تھا
کہ مین دو ایک مہینے مین وہان پہونچونگا تم خاطر جمع رکھو جسوقت آؤنگا سب کو گرفتار کر دونگا آئینہ اندام نے
طاغوت جادو کو وہ نامہ سنایا طاغوت نے کہا یا خداوند دو مہینے کے بعد فانوس جادو یہان تشریف
لائینگے اسوقت تک طلسم کشا نہین معلوم کہان پہونچے کیا کیا باتین پیدا ہون آئینہ اندام نے کہا قدرت
طلسم کشا کی راہ بند کیے دیتے ہین کیا مجال طلسم کشا کی جو آگے بڑھ سکے طاغوت نے کہا قدرت نے اکثر
طلسم کشا کی نسبت ایسا ہی کچھ فرمایا مگر کبھی کسی بات کا ظہور نہوا قدرت کو طلسم کشا کی محبت
زیادہ ہے اس سبب سے انکو تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اگر قدرت ایک بار دلیر ہو کے چشم نمائی فرماوین
تو یقین ہے طلسم کشا تمام عمر احکام قدرت سے سرتابی نہ کرے اور راہ راست پر آجائے آئینہ اندام نے
جواب دیا کہ ابھی اس بات کا موقع نہین ہے جسوقت قدرت مناسب جانینگے اسکو سزا دیکر راہ راست
پر لے آئینگے ابھی اسکے دل مین جو جو حوصلے ہین جب تک وہ پورے نہونگے قدرت اسکی بات مین ذرا بھی
دخل ندینگے طاغوت نے کہا یا خداوند مرحلے جو فتح ہو جائینگے آپ سے بدلے اس قدر قتل ہونگے یہ سب
بیگناہ ہین مرحلہ جات کی تیاری مین کس قدر کوشش کرنا ہوگی آئینہ اندام نے کہا یہ سب ایک چشم زدن
مین قدرت خلق کر دینگے جو جو لوگ قتل ہوے ہین ان سب کو زندہ کر دینگے ہان جو جو لوگ مسلمان ہو گئے
ہین انکو سوائے جہنم کے اور کہین ندیکھینگے طاغوت جادو نے کہا اگر آپ فرمائین تو مین کچھ لشکر لے کر
طلسم کشا کے سامنے جاؤن اسکو روکون کہ وہ آگے نہ بڑھے جب تک فانوس جادو تشریف لے آئینگے تو انسے
مقابلہ ہوگا آئینہ اندام نے کہا جہان تک ممکن ہو طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا یا ایک روز جنگ آغاز کر کے پھر ایک
ماہ کی مہلت لے لینا بعد ایک ماہ کے اگر فانوس جادو آجائیگا تو وہ تمھاری مدد کے واسطے جائیگا اور اگر
نہ آئیگا تو قدرت تمھین اطلاع دینگے تم ایک روز پھر طلسم کشا سے مقابلہ کر کے فرصت لے لینا طاغوت
جادو نے کہا مین بھی یہی چاہتا ہون مگر جب تک مین طلسم کشا کے مقابلے مین رہون قدرت ہر وقت میرا
خیال رکھین ایسا نہونے پائے کہ کسی وقت قدرت کو زیادہ خیال طلسم کشا کا آجائے اور مجھے فنا کر دین یا
کوئی عیار اسطرف کا آئے اور مجھے گرفتار کر لیجائے طلسم کشا مجھے قتل کرے ایسی باتین ان لوگون سے
دلون مین نہ پیدا کیجے گا ورنہ میری جان جائیگی آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو تم خاطر جمع رکھو مین
تمھارا خیال ہر وقت رکھونگا کسی کی مجال نہین جو تمھارے تئین گزند پہونچا سکے طاغوت جادو نے کہا آپ لشکر
مجھکو فراہم کر دین مین جا کر طلسم کشا کو روک لونگا آئینہ اندام نے اسی وقت ایک نامہ اشراق جادو کو لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ لشکر ساحران و نیز ساحران تھوڑا روانہ کرو اور کچھ لشکر دیوان بھی ہمراہ کر دو مین طاغوت جادو
کو سب کا سپہ سالار کر کے طلسم کشا کے روکنے کے واسطے روانہ کرونگا مگر لشکر اسقدر روانہ کرنا کہ طلسم کشا
دیکھکر ششدر ہو جائے اور جو ساحران کا جو لشکر ہو اسمین ہر ایک جوان صاحب جرأت و ہمت ہو کہ طلسم کشا
سے مقابلہ کر سکے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامہ کو اشراق جادو کے پاس لیجا

نامہ دیگر زبانی بھی کہنا کہ جو کچھ اس نامہ مین لکھا ہے جلد اسکی تعمیل کرو اگر عرصہ ہوگا تو خداوند بہت آزردہ ہونگے
ساحر نامہ لے کر روانہ ہوا اشراق جادو کے مکان پر آیا دربانون نے کہا اشراق جادو اسوقت شہر
قنداب کو تشریف لے گئے ہین زمرد ثانی نے کسی ضرورت سے بلوایا ہے ہرکارے نے کہا مین وہین جاتا ہون
اسوقت خداوند کا حکم بہت شدید ہے جب تک اس کا جواب نہ ہوگا واپس نہ جاؤنگا یہ کہکر نامہ دار قنداب کیطرف
روانہ ہوا یہان اشراق جادو کو زمرد ثانی نے انتظام کی غرض سے بلایا تھا کہ یہان کا انتظام سب مین نے
درست کیا ہے مگر بعض بعض امور آپ کی توجہ کے لائق ہین جب تک آپ اُن کامون کو انصرام نہ دینگے تب تک
یہان کے کل حالات خراب رہینگے اشراق جادو زمرد کے پاس گیا تھا انتظام شہر کی گفتگو ہو رہی تھی کہ
ایک ہرکارے نے اشراق کو خبر دی کہ خداوند کا نامہ دار آیا ہے آپ کو پوچھتا ہے اشراق نے کہا اسکو
جلد میرے پاس پاس لاؤ بہت بڑا کیا جو اُسکو روک دیا ہرکارہ باہر آیا فرستادہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیگیا
ساحر نے اشراق جادو کو نامہ دیا زبانی بھی کہا کہ خداوند نے تاکید کیا ہے کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے اسکی تعمیل بہت
جلد کرو عرصہ نہونے پائے اگر دیر ہوگی تو بڑی خرابی واقع ہوگی اشراق نے جلدی سے نامہ پڑھا
مضمون سے آگاہی ہوئی زمرد ثانی نے کہا اے شہنشاہ اس نامے مین کیا لکھا ہے اشراق نے کہا اسمین
لکھا ہے کہ لشکر ساحران و عجم ساحران اور لشکر دیوان جلد یہان روانہ کرو کہ ہم طاغوت جادو کو سپہ سالار
کرکے روانہ کرینگے طلسم کشا نے بہت آفت برپا کر رکھی ہے اگر دیر ہوگی تو طلسم کشا اور ایک مرحلے
فتح کرلیگا زمرد ثانی نے کہا ابھی تک طلسم کشا جنگ کر رہا ہے خداوند نے فرمایا تھا کہ ہم بہت جلد اُسکو
فنا کر دینگے اشراق نے کہا طلسم کشا نے مرحلہ طوما فتح کر لیا ہے اب اور مرحلہ کی طرف روانہ ہوا بہت
سے بزرگان دین اُسکے شریک ہوگئے ہین طاغوت جادو اور سیر اب جادو نے طلسم کشا سے شکست
پائی ہے خداوند کے پاس بھاگ کے آئے ہین خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ
طلسم کشا کا قید کرنا بہت مشکل ہے جب تو خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہے ورنہ فانوس جادو کو آج تک کسی
بڑی لڑائیون مین خداوند نے طلب نہین کیا زمرد نے کہا اے شہنشاہ مین بہت خائف ہون ایسا ہو
کہ طلسم کشا یہان تک آجائے اور مجھے ہلاک کرے تو مین اُس سے مقابلہ نہین کرسکونگا جب اُسکے ہمراہ
بزرگان دین ہین تو یہان کون ایسا ہے جو اُسکے سحر کا جواب دے سکے اشراق نے کہا اے زمرد تم
خاطر جمع رکھو تمہین کوئی آزار نہین پہونچا سکتا ہے خداوند تمسے راضی ہین تمہارا خیال رکھتے ہین کسی کی
مجال نہین جو اسطرف آسکے زمرد نے کہا خداوند کی بعض باتین ایسی ہین جو سوائے اُنکے دوسرا نہین کہہ سکتا
دم بھر مہربان رہتے ہین دم بھر ناخوش رہتے ہین اُنکی باتون کو کون سمجھ سکتا ہے اشراق نے کہا تم خاطر
جمع رکھو اس طرف طلسم کشا نہین آئے گا اور اگر ایسا ہو کہ طلسم کشا اسطرف آجائے تو تم مجھے اطلاع
دینا مین آکر انتظام کردونگا زمرد نے کہا مین اس حکومت سے باز آیا یہان نہین رہونگا آپ مجھے اپنے
ہمراہ لے چلیے اشراق نے کہا مین جو کچھ کہتا ہون اُسکو قبول کرو مین تمہارے واسطے خداوند سے بھی
کہہ دونگا وہ اسطرف طلسم کشا کو نہین آنے دینگے زمرد مجبور ہوا اشراق جادو نے وہان سے نامہ دار
آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیا مکان پر آکر اُسی وقت اُسنے نامے روانہ کئے علاقہ جات پر جو سردار لشکر تھے
سب کو اطلاع دی کہ تھوڑا تھوڑا لشکر اپنے یہان سے روانہ کرو ایک شہر اس طلسم مین تھا وہان سپہ دیو

رہتے تھے وہ بھی لشکر دیوان کہلاتا تھا وہان اشراق نے ایک نامہ روانہ کیا پانچسو دیو طلب کئے ایک روز
مین نامہ وار سب کہین پہونچے اور سردارون کو اطلاع ہوئی اُسی روز سب نے اپنے اپنے یہان سے لشکر روانہ
کیا ایک پہلوان کے پاس نامہ پہونچا اُسنے جو کیفیت دیکھی کہ ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے طلسم مین
آیا ہے جو نہین جانتا ہے جرأت و قوت مین اپنا مثل نہین رکھتا ہو اُسکو شوق جنگ پیدا ہوا اپنے شاگردون
سے کہا مین جاؤنگا طلسم کشا کو زیر کر لاؤنگا بڑے غضب کی بات ہے کہ اس طلسم مین کوئی آکر دعوے
جرأت کرے اور مین سُن لون شاگردون نے بہت کہا کہ آپ تشریف نہ لیجائین آپکی خلاف شان ہے
اُس پہلوان نے قبول نہ کیا کہا مین خود اُس سے جاکر مقابلہ کرونگا دیکھون اُسنے کیسا دعوے جرأت کیا ہے
اُسی وقت سے اُسنے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز روانہ ہوا اور لوگ بھی اسکے یہان سے
روانہ ہو چکے تھے دوسرے روز یہ پہلوان اشراق جادو کے مکان پر پہونچا دربانون سے کہا حضور شاہ
مین عرض کرو مقناطیس گرد حاضر ہے امیدوار ہے کہ حاضر ہوکر شرف قدمبوسی حاصل کرے دربانون
نے اُسیوقت اُسکی اطلاع کرائی اشراق نے اُسی وقت اُسکو اپنے پاس بلایا مقناطیس گرد نے اشراق
کو آکر سلام کیا کہا آپ کا فرمان میرے پاس پہونچا افسوس کی بات ہے کہ اس طلسم مین میرے سامنے
کوئی دعوے جرأت کرے اور مین سُن سکون اشراق جادو نے کہا اے مقناطیس جو کچھ تم کہتے ہو
بہت بجا ہے مگر تمہین اطلاع نہ تھی اس سبب سے تم مجبور رہے مقناطیس نے کہا آپ اور کسی کو وہان نہ
بھیجئے مین تنہا جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا اشراق نے کہا کیا کرون خداوند کے حکم سے مجبور رہون
ورنہ مین تمہین تنہا روانہ کرتا مقناطیس نے کہا آپکو اختیار ہے مین ہر طرح جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا
اشراق نے اُسکے رہنے کے واسطے جگہ تجویز کی اُسی روز اور سب جگہ سے لشکر آگیا اشراق نے آئینہ اندام
کے مکان سب کو روانہ کیا خود بھی گیا آئینہ اندام سے جاکر کہا سب لوگ موجود ہین قریب پانچ سو کے دیوان
قوی ہیکل بھی مسلح و مکمل حاضر ہین اور لشکر ساحران بھی بہت ہے غیر ساحر بھی اس قدر آگئے ہین کہ اُنکے رہنے
کی جگہ بہت مشکل سے دی گئی ہے خصوصاً ایک پہلوان مقناطیس گرد ایسا آیا ہے جسکے سبب سے مجھے بڑی تقویت
ہو گئی ہے یقین ہے سب سے بڑھکر کام کرے طلسم کشا کو زیر کر لائے آئینہ اندام نے کہا سب کو کل یہان
سے روانہ کردو مین آج طاغوت جادو کو بلاتا ہون اُسکو سب کا سپہ سالار بناتا ہون وہ ساحر بھی بڑا زبردست
ہے اور ایکبار طلسم کشا سے مقابلہ بھی کر چکا ہے سب کیفیتین اُسکو معلوم ہین اشراق نے کہا یا
خداوند آپ نے طلسم کشا کو مانند حمزہ فنا کیون نہ کر دیا آئینہ اندام نے کہا قدرت کی مصلحت نہ تھی جسوقت
مزاج مین آئیگا اُسکو راہ راست پر لے آئینگے اشراق اُٹھکر رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا آئینہ اندام
نے اُسیوقت طاغوت جادو اور سیراب جادو کو بلایا لشکر اُسکے سپرد کیا کہا تم جاؤ بہت سمجھکے
طلسم کشا سے مقابلہ کرنا اگر اپنے حق مین اچھا سمجھنا تو جنگ قائم رکھنا ورنہ اگر کوئی بات خلاف ہو تو مہلت
لے لینا طاغوت جادو نے کہا مین سب انتظام درست کرونگا آپ خاطر جمع رکھئے مگر یہ نہو کہ کسی وقت آپ
مجھ سے آزردہ ہون اور فنا کردین آئینہ اندام نے کہا مین اس وقت تیری عمر بڑھائے دیتا ہون اور جب
تو فتح کرکے واپس آئیگا تو تیری عمر ایک ہزار برس کی اور بڑھاؤنگا طلسم کشا کو تیرے ہاتھ سے زیر کراؤنگا
فانوس جادو کو جو مین نے بلایا ہے صرف میری مصلحت ہے کہ ایک مدت سے مین نے اُسکو نہین

دیکھا ہے اسی بیابان سے ملاقات ہو جاےگی اور وہ باسانی طلسم کشا کو اسیر کر دیگا طاغوت جادو رخصت
ہوا آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنا ایک ملازم ہمراہ دیا اُسنے آنکے سب لوگون سے لشکر مین کہا خداوند
نے طاغوت جادو اور سب جادو کو بھیجا ہے فرمایا ہے انکا حکم ہمارے حکم کے برابر جاننا اگر کوئی شخص
انکی خلاف مرضی کوئی بات کریگا تو عتاب مین گرفتار ہوگا سب نے کہا اول تو یہ بزرگان دین سے ہین اسکے
علاوہ اب خداوند کا ایسا ارشاد ہے کسکی مجال ہے جو انکی خلاف مرضی کوئی کام کرسکے طاغوت جادو
اور سب لشکر ان ہمراہ لیکر بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوئے لکھ اُنکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فانوس جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا ایک مہینے تک قطع منازل کرنیکے بعد ایک بڑے ایک
صحرا مین پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین ایک شب بسر کرو اب تو سرحد حکومت آئینہ اندام مین آ گئے
ہین کل اُسکے پاس پہونچ جائینگے سب نے بارگاہین استادہ کردین فانوس جادو اپنی بارگاہ مین آیا تو لوگون
نے اُس سے آکر کہا اسوقت صحرا کی بہار قابل دید ہے اگر باہر سیر تشریف لیجیے تو بہت مناسب ہے
فانوس جادو چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا صحرا کی سیر کرنے لگا اسکے ہمراہی جو درخت عجائب
و غرائب اُس صحرا مین تھے اُسکو دکھاتے تھے فانوس کہتا تھا یہ سب آئینہ اندام کے مذاہب کے تحفہ جات
ہین واقعی آئینہ اندام بھی خداوند کامل ہے جو جو چیزین اُسنے پیدا کی ہین وہ بے نظیر ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے
سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون نے فانوس جادو سے کہا نہین معلوم یہ گرد کیسی اُڑی ہے فانوس جادو
نے کہا آئینہ اندام کا لشکر کسی طرف جاتا ہوگا آج کل تو طلسم کشا یہان آیا ہوا ہے فوجین جیشمار ہر طرف اسکی
تلاش مین پھرتی ہونگی ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا اجری ہے جو اہل طلسم مین برے ناجی آیا یہ جبکہ آئینہ اندام تعداد
فوج رکھتا ہے اور خداوند ہے اُس سے لڑنے کے سر پر ہونگے فانوس جادو نے جواب دیا کہ وہ بھی فوج بیشمار
اپنے ہمراہ لیکر آیا تھا اسکے سب عزیزون کو آئینہ اندام نے اسیر کر لیا ہے وہ تنہا رہگیا تھا کسی صورت
سے ملکہ تنداب مین پہونچا اور کوئی شخص قنداب جادو ہے اُسکو مسلمان کیا اُسکے بعد اور ساحر جو اس
طلسم مین اعلےٰ درجہ کے تھے اُن سبکو مسلمان کیا اب پھر اُسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران بہت
جمع ہو گیا ہے واقفکاران طلسم اُسکے مطیع ہوئے ہین خود بہان کے نشیب و فراز سے کسی قدر آگاہ ہو گیا
ہے اب اُسکا اسیر ہونا امر اہم ہے اسی سبب سے آئینہ اندام بھی گھبرایا ہوا ہے یہ اسکو منظور نہین ہے
کہ مین تحفہ جات طلسمی صرف کر دون یا اعلےٰ درجہ کے ساحرون کو اپنے طلسم کی زمین سے اُٹھاؤن
ورنہ ممکن ہے کہ وہ اُن لوگونکو پیدا کرے جو ایک مدت سے اس زمین کے نیچے جلس دم کیے ہوئے ہین
یا ایوان نہ طاق کا دروازہ کھول دے نہین معلوم وہان کیا ہے جسوقت اُسکا دروازہ کھلیگا نہین معلوم کیا
کیا آفتین اس ایوان سے برآمد ہونگی فانوس تو یہ باتین کر رہا تھا کہ دفعۃً گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا
ایک جوان جرار مرکب کوہ پیکر پر سوار عقب مین اُسکے لشکر بیشمار ساحران جلیل مانند جاگران انتظام
لشکر کرتے ہوئے آتے ہین ساحران فانوس جادو نے کہا یہ لوگ آئینہ پرست نہین معلوم ہوتے نشان
لشکر بالکل خلاف ہین فانوس جادو نے اُس طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہے طلسم کشا یہی جوان ہے یہ نشان

اہل اسلام سے شکستہ ہوئے ہیں یہ سنکر اُسنے کہا بہت اچھا ہوا جو طلسم کشا سے ملاقات ہوگئی ابھی اُسکو گرفتار کرکے
لیتا چلوں آئینہ اندام بہت خوش ہوگا یہ کہتا ہی تھا کہ لشکر قریب آیا اُسنے اپنے یہاں سے ایک ہرکارے کو بھیجا
کہا جا کر اس جوان سے کہو سب سے آگے ہے دریافت کرو کہ تم کون ہو کہاں جاتے ہو اگر طلسم کشا ہو تو میری
طرف سے کہنا کہ لشکر کو یہیں ٹھہراؤ ہمیں کچھ ضروری باتیں تم سے کرنا ہیں ہرکارے اُسکا پیام لیکر بڑھے لشکر کے
قریب پہونچے لوگوں سے دریافت کیا یہ لشکر کسکا ہے سب نے کہا یہ لشکر بدیع الملک نامدار کا ہے اس
طلسم میں یہ فاتح طلسم تشریف لائے ہیں ہرکاروں نے بدیع الملک کو پوچھا سب نے بتا دیا ہرکارے
بدیع الملک نامدار کے پاس آئے عرض کی اے طلسم کشا ہمارے خداوند فانوس جادو فرماتے ہیں کہ ہمیں
کچھ امور ضروری کہنا ہیں لہذا آپ آج کے روز یہیں ٹھہر جائیں بدیع الملک نے جو لشکر عظیم سامنے دیکھا
سمجھے یہ کوئی ساحر خاص میرے مقابلے کے واسطے آیا ہے یہ خیال کرکے بدیع الملک نے ہرکارے
سے کہا اپنے سردار سے کہنا ہم یہیں ٹھہرتے ہیں تمہیں جو کہنا ہو چلے یہاں آکر کہو ہرکارے جواب لیکر روانہ
ہوئے اپنے لشکر میں آئے فانوس جادو سے کہا واقعی طلسم کشا کا لشکر ہے ہمنے طلسم کشا سے کہا کہ
ہمارے خداوند چاہتے ہیں کہ تمسے کچھ ارشاد کریں لہذا تمہیں یہاں ٹھہرنا چاہیے اُس نے قبول کیا لشکر کو ٹھہرا
لیا ہے فانوس جادو نے کہا جب اُسکا لشکر یہاں مقیم ہو چکے تو ہمیں اطلاع کرنا ہرکارے اس کام کیواسطے
لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے فانوس جادو اپنی بارگاہ میں گیا بدیع الملک کے لشکر
میں اُسی وقت بارگاہیں استادہ ہوگئیں بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ میں داخل ہوئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں چلے گئے ہرکارے فانوس جادو کے یہ کیفیت دیکھکر واپس گئے فانوس جادو
سے کہا اب لشکر بدیع الملک کا مقیم ہو چکا جو کچھ آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے ہم جاکر وہاں اطلاع کر دینگے
فانوس جادو نے کہا ہماری طرف سے طلسم کشا کو اطلاع دو کہ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس
آکر چند باتیں نصیحت کی سن جائے وہ سب اُسکے مفید مطلب ہونگی ہرکاروں نے کہا ہم ابھی جاتے ہیں
اُسکو اپنے ہمراہ لاتے ہیں یہ کہکے ہرکارے بارگاہ فانوس جادو سے باہر آئے بدیع الملک نوجوان
کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے جب لشکر میں پہونچے دربارگاہ بدیع الملک پر آئے اندر جانے کا قصد کیا
دربانوں نے روکا ہرکاروں نے کہا ہم خداوند فانوس کے بھیجے ہوئے آئے ہیں ہمارے واسطے
اندر جانے کی ممانعت نہیں ہے دربانوں نے کہا ہم تمہیں ہرگز اندر نہ جانے دینگے جب تک آقائے نامدار کا
حکم نہ آئیگا ہرکاروں نے چاہا سحر کریں مگر دربان بھی سحر میں طاق تھے تلواریں کھینچکر کھڑے ہوگئے یہ
ہنگامہ جو ہوا سومنات جادو باہر آیا دیکھا چند ہرکارے دربانوں سے بحث رہے ہیں قریب ہے کہ فساد
ہو جائے سومنات جادو نے ہرکاروں سے کہا تم لوگ کہاں سے آئے ہو کیا ارادہ ہے ہرکاروں نے
کہا ہم خداوند فانوس جادو کے بھیجے ہوئے آئے ہیں ہمیں تمہارے یہاں کے دربان روکتے ہیں سومنات
جادو نے کہا جب تک کہ آقائے نامدار حکم نہ فرمادیں تم کیونکر اندر جا سکتے ہو ہرکاروں نے کہا خداوند
کے فرستادہ ہیں ہمیں کون روک سکتا ہے سومنات نے کہا اگر تمہارے خداوند بھی آئینگے تو بھی بے اجازت
آقائے نامدار اندر نہ جانے پائینگے ہرکاروں نے کہا وہ یہاں کیوں تشریف لانے لگے اُنکی خلاف شان ہے
سومنات جادو کو یہ بات بری معلوم ہوئی اشارہ کیا کہ ایک برق گری ہرکارے جلنے لگے مرنے کی صدائیں

بلند ہوئین سومنات جادو بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو کیا بات
تھی سومنات جادو نے عرض کی فانوس جادو جسکی تلاش مین ہم جاتے ہین وہ خود اس طرف آیا ہے اُسی
نے لشکر کو ٹھہرایا ہے آپ کی خدمت مین دو ہرکارے بھیجے تھے نہین معلوم کیا پیام لائے تھے دربانون
نے انکو روکا وہ اُنسے بگڑے نوبت بفساد پہونچی مین نے بارہا اُنھین سمجھایا اُنکی زبان سے کلمات بیجا
نکلے مین نے دونونکو سزا دی بدیع الملک نے کہا اب وہ کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی
واصل جہنم ہوئے لاشین بھی دونون کی پھنکوا دیئے بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات تم نے ناحق
اُن دونون کو قتل کیا اگر انھون نے کوئی خلاف بات کہی تھی سنکر خاموش ہو رہتے سومنات جادو
نے عرض کی اے شہریار یہ بہت اچھا ہوا اگر اسوقت سنکر خاموش ہو رہتے زندہ رہتے اور انکی ہمت بڑھتی بدیع الملک
خاموش ہو رہے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے یہ آئینہ لانے کے طلب کرنے سے
آیا ہے اُسی نے اسکو بلایا ہے بہت اچھا ہوا اُسکے مکان تک کوئی بے دوے نہین جا سکتا ہے اُسکو روح
کی بھی کیفیت بخوبی معلوم ہے کیا تعجب ہے جو مسلمان ہو جائے ... روح کی کیفیت بتائے بدیع الملک
نے کہا سب لوگ تو اُنکو بھی خداوند کہتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا ا کا ہے مسلمان نہ ہوگا
سومنات نے عرض کی اگر یہ اسلام قبول نہ کریگا تو بھی کیفیت روح کسی ترکیب سے معلوم ہو جائے گی خواجہ اس
حال کو سُن رہے تھے تھوڑی دیر تک تو بارگاہ بدیع الملک مین ٹھہرے جب اچھی طرح سے سب کیفیت
سُن چکے بارگاہ سے باہر آئے فانوس جادو کے لشکر کی طرف چلے ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب فانوس جادو کا حال ملاحظہ فرمایئے

کہ جب ہرکارون کو عرصہ ہوا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا مین نے ہرکارون کو طلسم کشا کے پاس بھیجا تھا
ابھی تک وہان سے واپس نہین آئے کسی کو اُنکی خبر کے واسطے بھیجو کہ جا کر اُن کا حال دریافت کرے
کہ کیا سبب ہے جو ابھی تک واپس نہین آئے ہرکارے اور سامنے موجود تھے مصاحبین فانوس نے
انکو اشارہ کیا کہ تم طلسم کشا کے لشکر کی طرف جاؤ ہرکارون کی کیفیت دریافت کرو عرصہ سے اُس طرف گئے
ہین ابھی تک واپس نہین آئے کیا سبب ہے یہ ہرکارے بھی لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے راہ
مین ایک ساحر کو دیکھا کہ زمین سے باتین کر رہا ہے ہرکارون نے کہا اے ساحر تو سودائی ہے جو زمین سے باتین
کرتا ہے ہرکارون سے یہ سنکر اُس ساحر نے جواب دیا کہ تم لوگون کو اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہے جس کام کو
جاتے ہو جاؤ میرے معاملہ مین دخل نہ دو ہرکارون نے کہا اے شخص ہمنے نئی بات اسوقت دیکھی اسوجہ سے
دریافت کیا اگر تمھین بتانے مین عذر ہے تو ہم جاتے ہین ساحر نے کہا بھائی اب تمنے دریافت کیا اگر مین نہ بتاؤنگا
تو تمکو ملال ہوگا میرے پاس بیٹھ جاؤ دونون ہرکارے اُس ساحر کے پاس بیٹھ گئے ساحر نے کہا تم لوگ
کون ہو کہان جاتے ہو ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے فرستادے ہین طلسم کشا کے
پاس جاتے ہین خداوند نے طلسم کشا کو بلایا ہے کچھ نصیحت کرینگے پہلے دو ہرکارے اور بھی روانہ کئے تھے
مگر انکا پتہ نہ معلوم ہوا نہین معلوم اُنپر کیا گذری اور کہان گئے ساحر نے کہا تمھارے خداوند کہان
رہتے ہین ہرکارون نے جواب دیا کہ ہمارے خداوند ایوان باران مین رہتے ہین ساحر نے کہا

یہاں کسواسطے تشریف لائے ہیں ہرکاروں نے جواب دیا تمہارے خداوند نے طلب کیا تھا کہ ہماری مدد
کرو اسواسطے یہاں تشریف لائے جب طلسم کشا کو اسیر کرچکیں گے واپس جائینگے ساحر نے دونوں ہرکاروں کے
نام پوچھے سب نے اپنے نام بتائے جب عرصہ ہوا تو ہرکاروں نے کہا ہم کو اب عرصہ ہوتا ہے اگر آپکو
خدا نخواستہ کیفیت بیان کرنا ہے تو بتا دیجیے ساحر نے کہا بھائی میں خداوند کی طرف سے یہاں کا مہتمم
ہوں زمین کے کاروبار میرے تعلق ہیں اکثر فرشتگان زمین سے باتیں کرتا ہوں وہ مجھے جواب
دیتے ہیں اگر تمہیں فرشتوں کی آواز سننا مطلوب ہے تو جس طرح میں جھکا ہوا باتیں کر رہا تھا تم بھی جھکو آواز
فرشتوں کی تمہارے کان میں آئیگی ہرکارے زمین کی طرف جھکے ساحر نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے
خاک اڑکر ہرکاروں کے دماغ میں پہونچی دونوں کو چھینک آئی بیہوش ہوکے گرے ساحر نے نعرہ کیا منم خواجہ
عمرو تاتاری نعرہ کرکے دونوں ہرکاروں کی زبان میں سوزن دے کر زنبیل میں داخل کیا کل کیفیت تو انسے
دریافت کرچکے تھے ایک گوشہ میں آکے اپنی صورت اشراق جادو کی بنائی تخت زنبیل سے نکالا تخت پر
بیٹھ کے فانوس جادو کی بارگاہ کی طرف چلے راہ طے کرکے وہاں پہونچے دربارگاہ فانوس پر بہت سے
ساحر تھے انھوں نے جو دیکھا کہ ایک تاجدار تخت پر سوار لباس مکلف پہنے آتا ہے دربانوں نے اسیوقت
فانوس جادو کو اطلاع کی فانوس جادو نے اپنے وزرا کو بھیجا کہ جاکر دیکھو کون آتا ہے وزرا باہر
آئے دیکھا اشراق جادو آتا ہے سب پھر واپس گئے فانوس جادو سے کہا اس طلسم کا جو بادشاہ ہے
وہ آتا ہے فانوس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ اندام کو میرے آنے کی خبر معلوم ہوئی اسنے استقبال
کے واسطے بادشاہ طلسم کو بھیجا ہے یہاں سے بھی کچھ لوگ جائیں انکو بعزت و حرمت لے آئیں وزرا جلدی سے
باہر آئے اتنے عرصہ میں تخت بھی قریب پہونچ چکا تھا وزرا نے اشراق کو سلام کیا کہا آپکے استقبال
کو خداوند نے ہمیں بھیجا ہے اشراق نقلی نے کہا مجکو سب کیفیت معلوم ہے خداوند کی عنایت اسقدر میرے
حال پر رہتی ہے کہ مجھے اکثر امور خدائی میں دخل دینا ہوتا ہے اور جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ بھی معلوم ہو جاتی
ہے وزرا نے کہا ایک مدت سے آپ کے دیکھنے کا اشتیاق تھا اکثر ہمارے خداوند نے ارادہ کیا کہ آپ کو
بلا بھیجیں مگر فرصت نہ ہوئی جس روز سے آپکو اس طلسم کی حکومت ملی ہے اسی روز سے خداوند کا ارادہ تھا کہ
ایک روز آپ کو بلائیں مگر وقت نہ ملتا تھا تصویریں آپ لوگوں کی وہاں موجود ہیں اس وجہ سے اسوقت
پہچان بھی لیا اگر تصویر نہ دیکھی ہوتی تو غیر ممکن تھا جو اسوقت آپ کو پہچان لیتے اشراق نقلی نے کہا مجکو بھی
تعجب تھا کہ آپ حضرات نے مجھے کیونکر پہچانا یہ باتیں کرتے ہوئے سب بارگاہ کے اندر آئے اشراق
نقلی نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہے گرد اسکے ساحران مہیب صورت بیٹھے ہیں
سامنے بہت سے ساحر کھڑے ہیں اشراق نقلی نے جھک کے سلام کیا فانوس جادو نے جواب دیا اشراق
کو اپنے پاس بلاکے بٹھایا مزاج پرسی کے بعد آئینہ اندام کے مزاج کی کیفیت پوچھی اشراق نقلی نے
کہا انھوں نے مجکو بھیجا ہے کہ آپ کی خدمت میں ہر وقت موجود رہوں طلسم کشا کی لڑائی کے حالات آپ سے
بیان کردوں خود نہ آسکے قصد کیا تھا مگر فرصت نہ ملی دنیا کے کاروبار آسمان کے مقدمات ہر وقت ایسے
درپیش رہتے ہیں کہ دم بھر مہلت نہیں ملتی فانوس جادو نے کہا میں نے تمہاری بہت کچھ تعریف لوگوں
کی زبانی سنی تھی مگر اس وقت تجھے ملکر سب کیفیت تمہاری طبیعت کی معلوم ہوئی واقعی جو کچھ میں نے سنا تھا

وہ بہت سچ ہے اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہیں جنکو میں زبان سے نہیں نکال سکتا اگر عرض
کروں تو آپ آزردہ ہو جائیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق بیان کرو تمہاری باتیں مجھے ناگوار نہونگی
اشراق نقلی نے کہا خداوند نے مجھے اس طلسم کی حکومت مرحمت فرما کے قبلائے عذاب کر کے تمام بندوبست
میرے سر ڈال دیئے ہیں چنانچہ میں نے خدمت خداوند میں گذارش کی تھی کہ آپ اس طلسم کی حکومت کے مجھے
شایان میں اس لائق نہیں ہوں اسوقت خداوند نے خیال نہ فرمایا اور مجھے اس طلسم کا بادشاہ بنا دیا چونکہ
میں یہاں کے عجائب وغرائب سے واقف نہ تھا ایک مدت تک بد انتظامی کرتا رہا خداوند نے مجھے
بہت کچھ تعلیم فرمایا اب انھیں فرصت نہیں اور مجھے بعض امور کے تحقیق کی ضرورت ہے اور خداوند کو اتنی
مہلت نہیں جو مجھسے بیان فرمائیں لیکن بہت مجبور ہوں اسی واسطے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ جو
جو امور دریافت کرنا ہیں آپ بتا دیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق واقعی یہ بات بہت سچ ہے کہ مجھسے
بڑھ کے اس طلسم کے حالات کوئی نہیں جانتا ہے جو کچھ تمھیں دریافت کرنا ہے مجھسے پوچھو میں سب کچھ تمھیں
بتا دونگا اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہیں جو تخلیہ میں دریافت ہو سکتے ہیں جب تک
تخلیہ نہوگا ان امور کو بیان نہ کرونگا فانوس جادو نے کہا یہ بات بھی ممکن ہے جسوقت تحقیق کرنا چاہو گے میں
تمہیں بیان کر دونگا اشراق نقلی نے عرض کی جب آپ کے مزاج مبارک میں آوے تخلیہ فرما کے مجھے تعلیم
کیجیے فانوس نے کہا جو امر سب کے سامنے تحقیق کرنے کے ہیں انھیں تو دریافت کرو اشراق نقلی نے کہا
پہلے میں انکا تحقیق کرنا اچھا جانتا ہوں کہ جو لائق تخلیہ طلب ہیں پھر اور امور عرض کرونگا فانوس نے کہا
اگر تعجیل ہو تو ابھی ممکن ہے اشراق نے کہا اگر اسوقت کل امور معلوم ہو جائیں تو میں اسی وقت اپنے لازمین
کو باکے انکا انتظام شروع کر دوں اور کچھ باتیں آپ سے عرض کرکے انکی نسبت صلاح بھی لینا ہے فانوس
جادو اسی وقت اشراق نقلی کے ساتھ اٹھ کے ایک بارگاہ میں آیا وہاں کوئی نہ تھا اشراق نے کہا میں یہ
چاہتا ہوں کہ صاحبقران جو اعلے درجہ کے شخص اس طلسم میں ہیں انکو کسی ترکیب سے قتل کر ڈالوں کہ انکا
زندہ رہنا اچھا نہیں ہے مگر خداوند نے انھیں ایسی جگہ اسیر کیا ہے کہ آج تک انکی کیفیت نہ معلوم ہوئی اگر کبھی خداوند
سے دریافت بھی کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب ہمارے مزاج میں آئیگا اسوقت انکو فنا کر دینگے اگر ہمیں کو
انتقام کرنا ہے تو میرا نام بدنام کرنا بیکار ہے تھوڑا عرصہ ہوا اب میں بہت مصر ہوا اگر آپ انکی کیفیت مجھسے
بیان فرمائیے تو خداوند نے فرمایا کہ تمھیں حال معلوم ہو جائیگا اگر لوح کی کیفیت دریافت کی خداوند نے
کبھی حقیقت لوح بیان نہ فرمائی اسکی راہوں سے واقف نہ کیا اب ضرورت لاحق ہوئی اور مجھسے
فرمایا کہ اے اشراق لوح کا بندوبست کرنا تمھارا کام ہے میں نے عرض کی یا خداوند مجھے نہیں معلوم
کہ لوح کہاں ہے کسکے پاس ہے خداوند نے فرمایا اب تو مجھے فرصت نہیں جو بیان کر سکوں مگر خداوند فانوس
جو دوسری دنیا کے خداوند ہیں وہ تشریف لائے ہیں انھیں سب کیفیت اس طلسم کی بخوبی معلوم ہے تم انکے
پاس جاؤ وہ سب کیفیت اس طلسم کی تجھسے بیان کر دینگے جسقدر حالات یہاں کے ہیں سب انسے تحقیق کر لینا
اگر کوئی بات دریافت کرنے سے رہ جائیگی تو پھر بہت مشکل ہوگی لہذا میں آپ کے پاس حاضر ہوا
اب جو کچھ آپ فرمائیں فانوس جادو نے کہا اے اشراق لوح طلسم کی حقیقت اصل میں کسی کو نہیں
معلوم ہے کیا عجب ہے جو بہت سی باتیں متعلق لوح آئینہ اندام کو بھی فراموش ہو گئی ہوں مناسب وقت

یہ ہے کہ مین تمھین کتاب خلاصۂ طلسم دیدون تم اُسکے ذریعے سے سب کیفیت اس طلسم کی دریافت کر لینا اشراق
جادو نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہے فانوس جادو نے کہا جب کل امر تحقیق کر لینا کتاب خلاصہ واپس
دینا مگر ایسی کتاب ہے کہ جسمین میرے طلسم کے بھی حالات درج ہین اور اس طلسم کی بھی سب کیفیتین اسمین
لکھی گئی ہین اشراق نقلی نے کہا مجکو بڑی قوت ملیگی ہین اُسکے ذریعے سے سب کام کر سکونگا فانوس جادو
نے جھولی سے کتاب خلاصہ نکالکر اشراق نقلی کے حوالے کی اشراق نقلی نے سلام کر کے کتاب لی
فانوس جادو کے سامنے جھولی مین رکھ لی فانوس جادو نے کہا اس کتاب مین طلسم کے سحر باطل کرنیکی
کی ترکیبین بھی درج ہین اور جدید مراحل کے واسطے جو ترکیبین تجویز کی گئی تھین وہ بھی اسمین لکھدی گئی ہین
اگر تمھارا جی چاہیگا تو اور مراحل جدید بھی تیار کر لینا کیونکہ مین نے سنا ہے کہ اس برس سے دو تین مراحل
ٹوٹ گئے ہین اُنکے عوض مین اور مراحل جدید تعمیر کر لینا اشراق نقلی نے کہا مجھے اب ضرورت [illegible]
آپ نے بڑی عنایت فرمائی جو کتاب مجکو مرحمت کی اب مین بطور خود سب کار و بار طلسم درست کر لونگا
فانوس جادو نے کہا اس کتاب کو بہت اچھی طرح سے رکھنا کسی کی نگاہ اس پر نہ پڑے اسمین دونون طلسمون کا
خلاصہ ہے اشراق نقلی نے کہا آپ کو یقین نہین ہے اسکی حفاظت اپنی جان سے بڑھکے کرونگا فانوس نے
کہا اگر مجھے یقین نہ ہوتا تو مین تمھارے سپرد کیون کرتا اشراق نقلی نے کہا اب مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے کچھ
سحر بھی تعلیم فرمایئے فانوس جادو نے کہا اے اشراق جب مین اپنے یہان جاؤنگا تم آنا مین تمھین سحر بھی تعلیم
کرونگا اشراق نقلی نے کہا مجھے خداوند نے ایک کتاب عنایت فرمائی تھی اُسمین بھی اس طلسم کا خلاصہ
تحریر تھا مگر وہ کتاب اُس زبان مین تھی کہ میری سمجھ مین نہ آئی اگر آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین تو یقین ہے
کہ آپ سمجھ سکین خداوند فرماتے تھے کہ یہ کتاب میری آبائی ہے فانوس جادو نے کہا اگر اسوقت تمھارے پاس
موجود ہو تو دکھاؤ اشراق نقلی نے جھولی سے ایک کتاب نکال فانوس کو دی فانوس نے اُس کتاب کو
کھولا ورق پلٹے ہوے کہنے لگے فانوس نے اشراق سے کہا یہ کتاب انتہائے درجہ کی کہنہ ہے اشراق نے کہا خداوند
نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب آبائی ہے اسمین اس طلسم کا بھی خلاصہ ہے آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے فانوس نے
ورق اس کتاب کے جدا کیے ورقون مین سے خاک اڑنے لگی فانوس جادو نے کچھ خیال نہ کیا دو چار ورق
الٹنے کے بعد فانوس جادو کا سر چکرایا چھینک آئی چکر کھا کے زمین پر گرا بیہوش ہو گیا اشراق نقلی نے
نعرہ بھی نہین کیا فانوس جادو کے کپڑے اتارے اُسکی زبان مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا آپ اس کی
صورت بنے بارگاہ سے باہر آئے ملازمین نے پوچھا خداوند آپ کے ہمراہ اشراق جادو تھے وہ کہان گئے
فانوس نے جواب دیا کہ اس کو چند امور مجھ سے دریافت کرنا تھے وہ مین نے اُسکو تعلیم کیے اُسی کے
انتظام کے واسطے گیا ہے یقین ہے دو ایک روز کے بعد پھر مراجعت کرے یہ کہکے فانوس نقلی نے کہا
ابھی تک ہرکارے واپس نہین آئے ملازمین نے کہا یا خداوند ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے فانوس
نقلی نے کہا کہ مین نے دو بار ہرکارے وہان بھیجے مگر وہان سے ابھی تک جواب نہین آیا اور ہرکارے
وہان بھیجو وہ جا کر سب حال تحقیق کرین ملازمین نے اسیوقت اور ہرکارون کو بلایا فانوس نقلی نے کہا پہلے
در بارگاہ طلسم کشا پر جانا اپنی اطلاع کرانا جب طلسم کشا تمھین طلب کرے تو بارگاہ کے اندر جانا طلسم کشا کو
سلام کرنا میرا پیام دینا کہ اگر آپ کو یہان آنا ناگوار ہے تو مجھے اجازت ہو کہ مین وہان

اگر کچھ امور ضروری بیان کردن ہرکارے سب سنکر باہر آئے بدیع الملک کے لشکر کیطرف روانہ ہوئے
جب بارگاہ بدیع الملک کے قریب پہونچے دربانون سے کہا کہ ہماری اطلاع کردو ہم خداوند فانوس
کا پیام لیکر آئے ہین کچھ ضروری باتین طلسم کشا سے عرض کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت ہرکارون کو
بلایا کہا آقاے نامدار کو جاکر اطلاع دو کہ پیامبر فانوس جادو کے یہان سے آئے ہین چاہتے ہین کہ وہین
حاضر ہوکر کچھ عرض کرین ہرکارے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی دو ہرکارے فانوس
جادو کے یہان سے آئے ہین در دولت پر حاضر ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے۔
بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو لوگ گئے دونون ہرکارون کو اپنے ہمراہ اندر لائے ہرکارون نے
شان و عظمت بدیع الملک کو دیکھا جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا ہرکارون
نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند فانوس جادو نے فرمایا ہے کہ مین نے دو ہرکارے آپ کے پاس روانہ کیے
مگر آپ نے کسی کو جواب مرحمت نہ فرمایا وہ دونون ہرکارے بھی پلٹ کے نہین گئے اسکا کیا باعث اگر
آپ کو یہان تشریف لانا شاق تھا تو مجھی کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی ہوتی کہ مین آپ کے پاس
آکے کچھ امور ضروری عرض کرتا بدیع الملک نے فرمایا ایکبار دو ہرکارے یہان آئے انھون نے از حد
خلاف قاعدہ باتین کین کہ سومنات جادو کو ناگوار ہوئین انھون نے اُن دونون کو قتل کیا مجھے اس
امر کی خبر بھی نہین ہوئی کہ ہرکارے کس وقت آئے اور انھون نے کیا گفتگو کی جب سومنات جادو
انکو قتل کرکے آئے تو انھون نے یہ کیفیت مجھ سے بیان کی مین نے اُنسے یہ بھی کہا کہ تمنے بیجا قتل کیا انکا مطلب
نہ معلوم ہوا ہرکارون نے عرض کی دوبارہ پھر ہرکارے آپکے یہان بھیجے گئے وہ بھی واپس نہین گئے۔
بدیع الملک نے فرمایا وہ یہان نہین آئے مگر مجھے یہ کیفیت معلوم ہوئی تم فانوس جادو سے کہنا جسوقت
تمھارے مزاج مین آئے یہان آؤ مین تمسے باتین کرونگا اور میرا آنا ممکن نہین ہرکارے یہ سنکر اجازت طلب
ہوئے بدیع الملک نے دونون ہرکارون کو رخصت کیا ہرکارے وہان سے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو
کی بارگاہ مین گئے فانوس نقلی نے ہرکارون سے کہا کیا جواب لائے ہرکارون نے جواب دیا کہ پہلے جو لوگ
یہان سے پیام لیکر گئے تھے وہ قتل ہوئے اُنھون نے کوئی بات ایسی کی جو ملازمین طلسم کشا کے خلاف ہوئی
سومنات جادو نے اُنکو قتل کیا دوبارہ جو ہرکارے یہان سے گئے وہ طلسم کشا تک نہین پہونچے ہم لوگون
کے جانے سے طلسم کشا کو خبر ہوئی اُنھون نے کہا ہے کہ جس وقت آپکے مزاج مبارک مین آئے
تشریف لائیے میرا آنا غیر ممکن ہے فانوس نقلی نے کہا مین جانتا تھا کہ طلسم کشا یہان آنے مین عذر کریگا خیر
مین ہی تھوڑی دیر مین وہان جاؤنگا سب لوگ تیار ہوجائین لشکر مین جاکر اطلاع کردو ہرکارون نے لشکر
مین جاکر اطلاع کی سب لوگ تیار ہوئے تھوڑی دیر کے بعد فانوس نقلی اپنی بارگاہ سے نکلا سب لوگونکو
ہمراہ لیکر بدیع الملک کے لشکر کی طرف چلا لشکر اسلام کے ہرکارون نے بدیع الملک کو خبر پہونچائی
کہ فانوس جادو اپنے لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کرو
کہ سب لوگ مسلح ہوجائین اور سومنات جادو سے فرمایا کہ قرطاس جادو اور قنداب جادو
اور جو جو ساحر باعزت ہمارے یہان ہین اُنکے استقبال کو جائین بعزت و حرمت اس کو یہان
لائین قنداب و سومنات و قرطاس سب لشکر مین تھے سبنے سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ

بدیع الملک نوجوان کا محاصرہ کر لیا تھوڑی دیر کے بعد قنداب جادو اپنی بارگاہ سے باہر آیا فرحسام
جادو بھی نکلا سومنات جادو بھی اسباب سحر درست کر کے بارگاہ سے باہر آیا سب ساحران جنگل جمع
ہوئے تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لے کر آگے بڑھے فانوس نقلی نے اپنے وزراء سے کہا طلسم کشا بڑا
خلیق معلوم ہوتا ہے میرے استقبال کے واسطے آدمی بھیجے وزیروں نے کہا حضور بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے
خود کیوں نہ آیا فانوس نے کہا وہ مسلمان ہے دوسرے مذہب والوں کی حقیقت نہیں جانتا ہے مگر میرے
واسطے اُسے اتنا تکلف بھی کیا تو بھی بہت ہے دوسرے کے واسطے یہ بھی ممکن نہیں ہے وزیر خاموش ہو رہے
قنداب جادو فانوس نقلی کے پاس پہونچا کہا آپ کے سامنے جانے کے لئے ہمیں حکم آقاے نامدار ہوا ہے
فانوس جادو نے کہا میں تعجب کرتا ہوں کہ آپ کے آقاے نامدار خود کیوں نہ تشریف لائے اگر وہ میرے
یہاں آتے تو میں ضرور اُن کے لینے کے واسطے آتا مگر بہت اچھا ہوا یہ کیفیت بھی معلوم ہو گئی قنداب جادو
نے جواب دیا کہ ہمارے آقاے نامدار ہر شخص کے مرتبہ شناس ہیں جیسا جس کا مرتبہ دیکھتے ہیں اُسی طرح
سے اُسکی خاطر فرماتے ہیں فانوس جادو نے کہا اسکی شکایت آپ سے بیکار ہے آپ کے آقا سے کہونگا یقین ہے
وہ اس کلمہ پر بہت نادم ہونگے قنداب جادو نے کہا جب آپ اُن کے سامنے جائیے گا
جو مزاج میں آئے کہیے گا ہمارے سامنے اس قسم کی باتیں نہ کیجیے ورنہ ہمیں ضرور جواب دینا فرض ہوگا
اور جواب پا کر آپ آزردہ ہونگے آقاے نامدار سے شکایت کیجیے گا فانوس نقلی خاموش ہو رہا
قنداب وغیرہ اُسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے دربار گاہ بدیع الملک پر آئے ہرکاروں کو بلایا اطلاع
کرائی بدیع الملک نامدار منتظر تھے فرمایا بلاؤ ہرکاروں نے قنداب جادو سے آ کر کہا آقاے نامدار
طلب فرماتے ہیں قنداب فانوس نقلی کو بارگاہ کے اندر لے کر آیا فانوس نقلی نے بکراہت سلام
کیا بدیع الملک نے اُسی طرح جواب بھی دیا اس کے بیٹھنے کے واسطے ایک کرسی طلب کی خادموں
نے اُسی وقت کرسی لا کر بچھائی فانوس نقلی کرسی پر بیٹھا اور جو لوگ اُس کے ہمراہ تھے وہ بھی بیٹھے فانوس
نے کہا اے طلسم کشا تم نے میرے استقبال کو اور لوگوں کو بھیجا اگر خود آتے تو کیا عیب تھا میرا قصد یہ تھا
کہ اگر تم میرے یہاں آتے تو میں خود تمہارے لینے کو آتا مگر افسوس ہے کہ تمہارا غرور اس درجہ بڑھ گیا ہے
بدیع الملک نے کہا اے فانوس میں نے خیال کیا تھا کہ تو اپنے گروہ میں بہت مہذب اور لائق صحبت
ہے مگر افسوس کہ ذرا بھی تہذیب سے بہرہ نہیں رکھتا کہ استقبال کے کیا قاعدے ہوتے ہیں جو جس درجہ کا ہوتا
ہے اُسکا استقبال بھی ویسا ہی کیا جاتا ہے قنداب جادو نے عرض کی کہ آقاے نامدار انہوں نے مجھ سے بھی یہی
شکایت کی تھی میں نے جواب میں یہی عرض کیا تھا جو آپ فرماتے ہیں فانوس جادو نے کہا مجھ
کو خلوت میں ضروری باتیں کرنا ہیں اگر تمہارے یہاں کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو تو میرے ہمراہ وہاں چلو میں کچھ ضروری
باتیں وہاں کہونگا بدیع الملک نے سب کو وہیں چھوڑا فانوس جادو کو اپنے ہمراہ لے کر
خلوت خانہ میں تشریف لائے دو کرسیاں بچھی تھیں بدیع الملک نے اُس کو ایک کرسی پر بیٹھنے کی
اجازت دی دوسری کرسی پر آپ جلوہ فرما ہوئے فرمایا کیا باتیں کہنا ہیں فانوس جادو نے کہا
اے طلسم کشا تو اس جگہ کہ طلسم ہم سے فتح کرنے آیا ہے یہ خیال تیرا بالکل غلط ہے یہ طلسم میں کچھ جانے
سکونت خداوندی ہے اس کا فتح ہونا غیر ممکن ہے جو کچھ تیرا خیال ہے اب اُس سے درگذر اور جہاں سے آیا ہے

واپس جا ورنہ پچھتائیگا مین تیرا دوست ہون اس سبب سے یہ باتین کہتا ہون ورنہ مجھے کیا ضرورت
تھی اور اگر خداوند آئینہ اندام کی اطاعت قبول کرتا ہے تو میرے ہمراہ چل مین خداوند سے تیری سفارش
کردون خداوند تجھے اپنا بندۂ خاص مقرر کرین یہان کا انتظام تیرے سپرد کردین سب مین تیری عزت سوا
ہوگی اگر خداوند آئینہ اندام کی خدائی ناپسند ہے میری اطاعت قبول کر مین اپنے ملک خاص مین
خداوندی کرتا ہون مجھے بھی بہت سے لوگ مانتے ہین اگر میری اطاعت قبول کرے تو مین خداوند آئینہ اندام
سے کہدون کہ یہ ہمارا بندۂ خاص ہے اسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائی جائے اور تجھے اپنے ہمراہ لیچلون پھر
ایوان باران کی حکومت تیرے سپرد کردون تو وہان باسائش تمام بسر کرے اور بہت سے طلسم تجھے
بتادونگا تیری شادی ملکہ معدوم صورت سے کرادونگا یہ طلسم کی شاہزادی ہے بہت سے بادشاہ
اسکے ملنے کی تمنا رکھتے ہین مگر آج تک کسی نے اُسکو نہین پایا مین تیرے واسطے ممکن کردون بدیع الملک
نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم کبھی تیرا کہنا قبول نکرینگے اگر آئینہ اندام کو
اور تجھکو اپنی خیریت منظور ہے تو زمرد شاہ کو ہمارے ہمراہ کردے اور صاحبقران زمان کی اطاعت کل
طلسم قبول کرے تب جان بچیگی ورنہ ایک ساحر کو اس طلسم مین زندہ نچھوڑونگا اور نشان طلسم تک
مٹادونگا فانوس نقلی نے کہا اے طلسم کشا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین بات کی [illegible] کو
نصیحت کرتا ہون وہ اُسکے خلاف کرتا ہے بدیع الملک نے کہا یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی فانوس نقلی
نے کہا ابھی مین نے ایک بات کہی کہ تو خود برسر استقبال کیون نہین آیا اس بات پر تو نے مجھے بدتہذیب
بتایا اور خود ایسی باتین کہین یہ تہذیب کے خلاف نہ تھین مین نے جو جو باتین تجھسے کہین انمین کون بات
تیری خلاف شان تھی جسکا جواب تم نے اسدرجہ سخت دیا بدیع الملک نے کہا اس سے بڑھکے اور
خلاف بات کیا ہوگی کہ تو مجھے کہتا ہے کہ آئینہ اندام مکار کی پرستش کر یا میرے تئین بخداوندی مانو تو کیا
چیز ہے اور آئینہ اندام کی کیا حقیقت ہے خداوندی سوائے قدرت وحدہ لاشریک کے دوسرے کو زیبا نہین ہے جو
مہمان تصور کرکے اسوقت اپنا ہاتھ روکا اگر تو میرا مہمان نہوتا تو زبان کھینچ لیتا فانوس نقلی نے کہا اے
طلسم کشا اگر میری خوشی کرنا منظور ہے تو آئینہ پرستی اختیار کر یا میری اطاعت قبول کر بدیع الملک نے
کہا تیری خاطر کی ہمین کیا ضرورت ہے ہم تجھپر بھی لعنت کرتے ہین اور آئینہ اندام کو بھی برا جانتے ہین ہمین
کیا ضرورت جو ہم تیری اطاعت کرین یا آئینہ اندام مکار کو اپنا مالک جانین ہم بزور تیغ تم سب کو مطیع
اسلام کرینگے اگر تمھاری قسمت مین یہ نعمت عظمیٰ نہوگی زک اٹھاؤگے جہنم مین جاؤگے فانوس نقلی نے
کہا ایک خیر اسے مین زیادہ مجبور نکرون اور تمھین آئینہ پرست ہونے کی رائے ندون اگر تم اس وقت اپنے
خزانہ سے کچھ روپیہ منگا کر میری نذر کردو مین واپس جاؤن آئینہ اندام سے جا کر کہدون کہ طلسم کشا کو منظور
نہین ہے وہ میرا کہنا قبول نہین کرتا اب اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ فرمایئے جب اور کوئی ساحر آئیگا اسوقت
حقیقت معلوم ہوگی بدیع الملک نے جو یہ کلمہ سنا شاہزادے کو خیال ہوا فانوس نقلی سے آنکھ ملائی
آخر کار حال کھل گیا بدیع الملک نے دونون بانہین فانوس نقلی کے گلے مین ڈال دین کہا خواجہ خضر کیا
مین نے اسوقت تمھین نہین پہچانا تھا جب تمنے روپیہ طلب کیا تو مجھے خیال گذرا اگر کوئی فرستادہ
آئینہ اندام کا ہوتا تو وہ روپیہ کیون طلب کرتا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا ایسی خوشامد مجھے

نہین بھائی مین نے ایسا کام کیا ہے جو تمھارے یہان کے بڑے بڑے ساحرون کو ممکن نہ تھا اور کون ساحر
جو فانوس جادو سے کیفیت لوح دریافت کر دیتا بدیع الملک نے کہا خواجہ سوائے تمھارے یہ
کام دوسرے کا نہ تھا مین ہر طرح حاضر ہون خواجہ نے کہا مین یہ نہین جانتا مجھ سے وعدہ کرو جس وقت
تم ایفائے وعدہ کرو گے مین تمھین مقام لوح بتا دونگا جب راہ مین کوئی مشکل پیش ہوگی اُس کے آسان
ہو جانے کی تدبیر ایسی بتا دونگا کہ وہ مشکل باقی نہ رہیگی بدیع الملک نے کہا اب یہان سے چلو خواجہ نے
کہا مین ابھی اسی صورت سے چلتا ہون جو لوگ میرے ہمراہ آئے ہین ابھی ہین انکو ہمراہ لیکر معسکر فانوس
مین جاتا ہون وہان جسقدر لوگ ہین کل اُن سبکو میدان مین لیکر آؤنگا اُسوقت فانوس جادو کو ذلیل
کرونگا اور سب سے کہونگا اب تم مذہب کے بارے مین کیا کہتے ہو یقین ہے کوئی انکار نہ کرے
اور سب ایمان لائین بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہے خواجہ بصورت فانوس بدیع الملک کے
ہمراہ آئے قنداب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار جو کچھ امور مجھے سپرد ہوتا
بدیع الملک نے تو جواب نہ دیا مگر خواجہ نے کہا کل ہم میدان جنگ مین سب امور طے کر لین گے
قنداب جادو خاموش ہو رہا خواجہ بصورت فانوس جادو بارگاہ بدیع الملک سے باہر آئے یہان
سب لوگ منتظر کھڑے تھے فانوس نقلی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا جب بارگاہ مین پہونچا سب لوگون کو
طلب کیا اور کہا اُسوقت طلسم کشا سے بہت سخت گفتگو ہوئی مین کل اُس سے مقابلہ کرونگا یقین ہے کل
میرے یہان طلسم کشا اسیر ہوجائے سب نے کہا آپ کے نزدیک کیا بڑی بات ہے اُسوقت آپ چاہتے
اُسکو گرفتار کر لیتے فانوس نقلی نے کہا مین اُسکے مکان پر گیا اُسنے میری خاطر کی اُسوقت گرفتار کر لینا
مناسب نہ تھا بہت ہی اُسنے میری خاطر کی مجھا سپر رحم بھی آگیا مگر اب لشکر مین طبل جنگی بجوا دو صبح کو
مین میدان مین چلونگا ملازمین یہ سنکر اُٹھے لشکر مین آئے طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام سے یہان
موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک کی آئے دعا و ثنائے شاہی بجا لائے پھر عرض
کی کہ فانوس جادو نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے بدیع الملک
نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی
دونون لشکر دن مین تیاریان ہونے لگین جب بدیع الملک نوبت طبل جنگی بجنے کا حکم دے چکے تو
قنداب جادو نے عرض کی مین چاہتا ہون کہ آج بارگاہ فلک اشتباہ کے گرد پھرون بلکہ اور ساحران
نامی جو یہان موجود ہین اُن سب کو بھی اپنے ہمراہ لون آج فانوس جادو ہزارون مکر کریگا اُسکے کرتب ایسے
نہین ہین جو ہم لوگون کی سمجھ مین آئین اور سحر بھی اُسکا ہم لوگون سے رُکنا محال ہے شاید سومنات جادو
اُسکے سحر کا جواب دے سکین سومنات نے کہا اُسکے سحر کا جواب سوائے آئینہ اندام کے دوسرا نہین
دے سکتا ہے یہ اور آئینہ اندام دونون سحر مین برابر ہین اسی وجہ سے آج تک دونون کے طلسم قائم ہے
ورنہ ایک طلسم باقی رہتا ایک دوسرے پر غالب آتا مگر دونون کے سحر برابر ہین بدیع الملک نے کہا
اے قنداب جادو خاطر جمع رکھو فانوس جادو اب تمھارے قبضۂ قدرت مین ہے قنداب نے
عرض کی شہریار آپ کیا فرماتے ہین بدیع الملک نے فرمایا فانوس جادو کہان ہے قنداب نے عرض کی
اے شہریار اپنے لشکر مین ہے بدیع الملک نے کہا وہ خواجہ کے پاس ہے اُسوقت خواجہ بصورت

فانوس یہان آئے تھے قدا ب جادو سنکر بہت خوش ہوا سومنات جادو نے عرض کی خواجہ نے بڑا
کار نمایان کیا بدیع الملک نے کہا صبح کو کیفیت دیکھنے کے قابل ہوگی خواجہ فانوس جادو کو زنبیل
سے نکالینگے اور اُسکے لشکر والون سے مخاطب ہو کر کلام کرینگے سومنات جادو وغیرہ خواجہ کی
تعریف کرنے لگے تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نامدار نے دربار
برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ مین جاکر محو خواب ہوئے رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح
ہوگئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے برائے ادائے فریضہ سجادے پر تشریف لائے جب نماز
سے فراغت پائی سلاح طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار
زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سبکو آمد شاہزادے کا انتظار تھا خادم رہوار
سمند دردولت پر موجود تھے بدیع الملک اسپ بادرفتار پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ لیکر میدان جنگ کی
طرف روانہ ہوئے اُسطرف سے فانوس نقلی اپنی سپاہ کو لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی
صف بندی ہوگئی ابھی تکبیر رلے نقابت نہ نکلے تھے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دونون لشکر
اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر عظیم آتا ہے آگے آگے سب کے
طاغوت جادو دیو سیراب جادو گھوڑون پر سوار اُنکے عقب مین ساحران غدار بعد اُنکے لشکر غول ساحران
اُنکے آگے آگے ایک پہلوان دیو قامت اُسکے ساتھ دیوان عفریت کا لشکر مست اُچھلتے کودتے آتے تھے
بدیع الملک سومنات جادو کی طرف مخاطب ہوئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار
معلوم ہوتا ہے یہ لوگ فانوس جادو کے استقبال کے واسطے آئینہ اندام جادو کی طرف سے آئے
ہین مگر اب ہم سے مقابلہ پڑیگا طاغوت جادو غرور و فساد برپا کریگا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا
ہر حال مین شامل حال ہونا چاہیے طاغوت جادو کیا جان رکھتا ہے جو مقابلہ کرے یہ لشکر دیون بھی دیکھے
کا ہے یہ ذکر تھا کہ وہ لشکر قریب آیا جو لوگ طاغوت جادو کے ہمراہ تھے اُنہین سے بعض نے جو بدیع الملک
کو معرکہ آرا پایا اور مقابلے مین ایک لشکر اور بھی دیکھا طاغوت جادو سے کہا یہ لشکر کسکا ہے اور یہ شخص جو تخت
جواہر نگار پر سوار ہے یہ کون ہے طاغوت جادو نے جواب دیا مین نے آج تک اس طلسم مین اس شخص کو
نہین دیکھا ہے کوئی بڑا ساحر نامی ہے کس جاہ و حشم سے میدان مین آیا ہے یہ کہکر اُسنے ہرکارون کو روانہ کیا
کہ جاکر دیکھو کون ہے ہرکارے طاغوت جادو کے فانوس نقلی کے لشکر مین آئے لوگون سے کیفیت
دریافت کی کہ یہ لشکر کسکا ہے سب نے کہا خداوند فانوس کا لشکر ہے سامنے تخت پر جلوہ فرما ہین طلسم کشا کو
اسوقت گرفتار کرنے کا ارادہ ہے ہرکارے دریافت کرکے طاغوت جادو کے پاس گئے کہا فانوس
جادو کا لشکر ہے مگر اُسکے ملازمین اُسکو خداوند کہتے ہین طاغوت جادو یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا
یہ خداوند آئینہ اندام نے بہت اچھی بات کی کہ ہم اور فانوس جادو یہان ساتھ آکر ہوگئے اب
طلسم کشا کو مقابلے کی کیفیت معلوم ہوگی ہرکارون نے پھر طاغوت جادو سے کہا کہ اُسکے ملازمین اُسکو
خداوند کہتے ہین طاغوت نے کہا اُسکی خداوندی الگ ہے مگر ہمارے خداوند سے بہت رسم و راہ ہے اس سبب
حسب الطلب یہان چلے آئے ورنہ اُنکو کیا ضرورت تھی جو یہ آتے یہ کہتا ہوا آگے بڑھا فانوس نقلی
اُسنے سلام کیا فانوس نے جواب سلام دیا آسکے اپنے لشکر کا پرا جمایا جب اُسکا لشکر بھی صف آرا ہو چکا

تو فانوس نقلی نے تخت اُسکا بڑھایا اور اشارے سے سومنات جادو کو بلایا سومنات جادو صف سے
نکلکے کھڑا ہوا فانوس نقلی نے ایک چادر نکال کے اپنے منہ پر ڈالی تھوڑی دیر کے بعد جب پردہ دور کی
اور فانوس اصلی کو زنبیل سے نکالا اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے لشکر فانوس اس وقت
اپنے سردار کو کس حال میں دیکھتے ہو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو شخص ایسا نادان و غافل ہو
اُسکو تم اپنا خداوند کہو اگر اسمیں کچھ بھی قدرت ہوتی تو یہ اس طرح اسیر ہو جاتا یہ کہکے خواجہ نے فانوس
جادو کو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو میدان میں پایا نگاہ اُٹھا کے جو دیکھا سامنے اپنے لشکر کو صف بستہ
دیکھا اور گھبرایا دل میں خیال کیا کہ میں اس میدان میں کیونکر آیا کون لایا لشکر میرا کیوں مسلح ہوکر آیا دوسرا
لشکر میرے لشکر کے برابر کس کا ہے اُسکو تعجب ہوا چاہا سحر کرون مگر زبان میں سوزن پایا مجبور ہوا اسطرف تو
اُسکی یہ حالت تھی کہ ہمہ تن دریائے حیرت میں غرق اُدھر اُسکے لشکر میں سب کی یہ کیفیت تھی کہ تھر تھے ایک
دوسرے کا منہ دیکھ رہا تھا طاغوت جادو کی عجیب حالت تھی مگر خواجہ عمرو نے جو اُسکو ہوشیار کیا کہا
اے فانوس جادو اب اپنے مذہب کے بارے میں کیا کہتا ہے اگر اسلام قبول کرتا ہے تو اقرار کر ورنہ تیرا جان
بچانا دشوار ہے فانوس جادو نے انکار کیا خواجہ نے پھر پوچھا اُسنے پھر انکار کیا تین مرتبہ خواجہ نے
اُس سے کہا اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا آخر کو خواجہ نے تیغ نکالا چاہا قتل کریں مگر بدیع الملک نے
آواز دی خواجہ فانوس کو ابھی قتل نہ کرنا شاید یہ راہ راست پر آجائے اور مسلمان ہو تو اپنی جان سے
کیوں جائے خواجہ نے لاکھ کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا خواجہ مجبور ہو گئے اُسکو سومنات جادو کے حوالے
کیا آپ اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہوئے کہا اے ہمراہیان فانوس تمنے اپنے خداوند کی کیفیت
دیکھی اب اگر انصاف کو اپنے دل میں راہ دو تو دین تمہارا باطل ہے اور اسلام افضل ہے لشکر فانوس
میں جو سردار نامی وگرامی تھے اُن سب نے متفق الرائے ہو کر کہا کہ واقعی ہمکو اپنے مذہب کی اصلیت آج
کھلی اب بھی کچھ نقصان نہیں ہوا ہے بہتر یہ ہے کہ اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کریں اور
طلسم کشا کی اطاعت اختیار کریں یہ سوچ کے افسران فوج اور اہالیان فوج سے کہا کہ اگر ہمارا ساتھ
دینا منظور ہے تو اس دین باطل کو ترک کر دو تمنے دیکھا کہ فانوس جادو کی کیا کیفیت ہوئی اگر یہ خداوند
اصلی ہوتا تو اسطرح کیوں گرفتار ہو جاتا سب نے کہا ہم آپ کا ساتھ دینگے افسران فوج گھوڑے
بڑھا کے بدیع الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے سب نے شاہزادے کے ہاتھ باندھ کے عرض کی
اے شہریار ہم اپنا مذہب باطل ترک کرتے ہیں اور دین اسلام قبول کرتے ہیں آج سے آپکی غلامی کا شرف
حاصل ہوا اب انجام بخیر ہونے کی امید پیدا ہوئی بدیع الملک نے سب کی مدح و ثنا کی یہ لوگ بھی
قاعدے سے صف باندھ کے شامل لشکر بدیع الملک ہوئے طاغوت جادو اور سیراب جادو نے
جو یہ کیفیت دیکھی دونوں کی عجب حالت ہوئی طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا کہ جب
طلسم کشا نے فانوس جادو سے ساحر کو گرفتار کر لیا اور اُسکا سب لشکر بھی طلسم کشا کا شریک ہو گیا
تو ہم اُس سے مقابلہ کرکے عہدہ برا ہونگے سیراب جادو نے کہا اب کیا رائے ہے طاغوت جادو نے کہا
اُسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرو غیر ساحر کو میدان میں بھیجو وہ جا کر کسی سردار کو طلسم کشا کے بلا دے آج
تم مقابلہ رہے تھوڑے عرصے کے بعد طبل بازگشت بجا اگر میدان جنگ سے واپس ہونگے خداوند کو

ایکسو مین تحریر کرینگے اسمین فانوس جادو کی کیفیت تحریر کر دینگے کیا عجب ہے کہ طلسم کشا کے واسطے
اب خداوند کوئی فکر معقول کرین اور فانوس جادو کو رہائی دلائین سیر اب جادو سکنے کہا میرے
نزدیک مناسب ہے کہ اس وقت میدان سے واپس چلو آج ہی کسی ساحر کو خداوند کے پاس بھیجدو ایسا
نہو فانوس جادو کو مسلمان قتل کر ڈالین تو بڑی خرابی واقع ہو خداوند ہم لوگون سے آزردہ ہون
طاغوت جادو نے کہا مقابلہ کرلینا اچھا ہے غیر ساحرون مین مقناطیس گرد ایسا موجود ہے جو طلسم کشا
سے مقابلہ کرسکتا ہے مناسب وقت یہ ہے کہ اسی کو میدان مین بھیجو یہ جاکر طلسم کشا کو میدان مین
بکا ہے ہر طرح طلسم کشا سے زیادہ ہے اگر طلسم کشا اس سے مقابلہ کریگا تو ضرور اسکے ہاتھ سے زیر ہوگا
سیر اب جادو نے کہا اسکے ہمراہ جو ساحر ہین وہ سحر کرکے طلسم کشا پر قوت بڑھاینگے اسکا زور گھٹا ینگے
طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین ہین اسکا زور بڑھاتا رہونگا سیر اب نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو
اسکو میدان مین بھیجو طاغوت جادو مقناطیس گرد کی طرف مخاطب ہوا کہا اے مقناطیس طلسم کشا
سامنے کھڑا ہے تجھے دیکھا کہ یہ کیا غضب ہوا ایک لشکر پورا تمھاری طرف سے جاکر طلسم کشا کا شریک ہوگیا
اور وہ شخص اسیر ہوا جو تمھارے خداوند کا بہت بڑا دوست ہے اور اپنے شہر مین خود ہی خدائی کرتا ہے
محض تقرب کے واسطے آیا تھا یہان اگر اس عذاب مین مبتلا ہوا اس وقت جرات دکھانے کا ہنگام ہے
اگر اپنے زور بازو پر ناز ہے تو طلسم کشا کے مقابلے مین جا بے زیر کیے واپس نہ آنا اگر تجھے یہ خیال ہو کہ
ہمراہیان طلسم کشا سحر کرکے تیری قوت گھٹا دینگے اور طلسم کشا کا زور بڑھا ینگے تو اس امر سے مطمئن رہنا مین
تجھے اور سب تیرا زور بڑھاتا رہونگا مقناطیس نے کہا آپ مجھے معاف رکھین مین سحر بھی جانتا ہون کسی کی مجال
نہین جو میرا زور گھٹا سکے مین خود سب کا زور گھٹا دونگا مقناطیس بہت خوش ہوا اپنی صف سے جھومتا
ہوا نکلا میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے نعرہ کیا کہ اے طلسم کشا آج تک تو نے تحفہ جات کے زور سے
ساحرون کو زیر کیا مگر کسی پہلوان سے مقابلہ نہین پڑا گو اس وقت اس لشکر مین دیوان قوی ہیکل موجود ہین
مگر مین ان مین سے کسی کو اپنا ہمسر نہین جانتا تیری ہمت و جرات کی بڑی تعریف سنی تھی اسوجہ سے مشتاق
ہوکر میدان مین آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو میدان مین آ جو ہر جرات دکھا بدیع الملک نے علم خدا کیکر گھوڑا
آگے بڑھایا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کسی اور کو مقابلے کے واسطے روانہ کیجے یہ بڑا
غدار مشہور ہے اسنے تنہا بہت سے لشکرون کو لوٹ لیا ہے بدیع الملک نے کہا اے سومنات جادو خدا کا لطف
ہے ہمارے یہان یہ دستور نہین جسکو بلاتے ہین وہی اسکے مقابلہ مین جاتا ہے اس وقت وہ مجھے کس شدومد
سے اپنے مقابلہ مین بلا رہا ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین کسی اور کو روانہ کرون سومنات جادو خاموش
ہو رہا بدیع الملک میدان مین آئے مقناطیس نے کہا اے جوان اب بھی خیریت ہے تو اپنے ارادے
سے باز آ واپس جا مجھ سے لڑکر فتح نہ پائیگا زک اٹھائیگا بدیع الملک نے کہا اس کی ضرورت نہین
کہ تو نصیحت کرے اگر میدان مین آیا ہے اور مجھے مقابلہ کے واسطے بلایا ہے تو جو حربہ رکھتا ہے پیش کر
مقناطیس نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے پہلی ہی طعن مین اسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا مقناطیس
دنگ ہو گیا طاغوت جادو کے چہرے سے رنگ اڑ گیا مقناطیس گرد نے غصہ مین آکر تلوار میان سے
نکالی بدیع الملک نامدار نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اسنے تلوار کا وار کیا شاہزادے نے

سپر کی اوجھڑ سے اُسکی تلوار توڑ ڈالی مقناطیس گُرد کے چہرے پر زردی چھا گئی کہا اے طلسم کشا تو نے
غضب کیا میرے دو حربے دو لشکرون کے سامنے بیکار کیے اب تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا یہ کہکر اُس نے
دوال کمر مین بدیع الملک کی ہاتھ ڈالا شاہزادے نے بھی اُسکی کمر مین ہاتھ ڈال دیا دونون لشکر آگے
بڑھ آئے سیعف بتیغ کی زبان سے کہا کہ اے جوانان خیر قوت والے صاحبان ہمت وجرات تمہارا بازو آ
جادر گیتی کے دو سر اُنہین اُٹھا سکتا ہو بہتر ہے کہ ان بیزبانون پر رحم کرو ورنہ مرکبون کی جان جائیگی یہ کہکر دونون
کُشتے ہوئے مرکبون کی پشت سے جدا ہوئے زمین پر آ کے زور ہونے لگا پہلے مقناطیس جب دو جان
لڑائے رہا بدیع الملک نامدار خاموش رہے زور بھی نہ کیا جب یہ تھک چکا تو بدیع الملک نے
زیادتیان کرنا شروع کین مقناطیس کے دل مین اضطراب پیدا ہوا اسی طرح دوپہر کامل زور رہا جب
بدیع الملک نے دیکھا اب دن قلیل باقی ہے مقناطیس گُرد کو لے دوڑے دس قدم پہ اسکے پکڑ مارا
مقناطیس نے چاہا لنگر قائم کرکے اپنے تئین بچاؤن مگر بدیع الملک نامدار کب لنگر قائم ہونے دیتے پہلے
زور مین تا بسینہ لے دوسرے زور مین سر سے بلند کیا چکر دینے لگے اس نے زبان سے کچھ نہ کہا تو
بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے مقناطیس اب شناخت مین خداوند صدو کنا کی کیا کہتا ہے اُسنے
کچھ جواب نہ دیا بدیع الملک نے چیخ دے کر اس زور سے زمین پر پٹکا کر اُس کے استخوان ریزہ ریزہ
ہوگئے دونون لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی بدیع الملک نے شکر پروردگار کیا
طاغوت جادو نے سیر اب جادو سے کہا اب میدان مین ٹھہرنا اچھا نہین ہے طبل بازگشت بجوا کے
واپس چلو جب تک خداوند ہور کوئی تدبیر نفرمائینگے ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرینگے سیر اب جادو نے
اُسیوقت طبل بازگشت بجوا دیا بدیع الملک نوجوان شادان و فرحان اپنے لشکر کی طرف پلٹے سیر اب
جادو رنجیدہ اپنی طرف واپس گیا جب بارگاہ مین پہونچا طاغوت جادو نے کہا جو امید تھی وہ پوری ہوگئی
طلسم کشا نے قتل ایسے پہلوان کو زیر کر لیا جس کا طاقت و قوت مین مثل نہ تھا آج طلسم کشا کی قوت کا
حال ظاہر ہوا اب ان لوگون سے لڑکر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہے جب تک خداوند خود اُنسے مقابلہ
نکرینگے اُسوقت تک یہ لوگ زیر نہونگے سیر اب جادو نے کہا اسی وقت ایک عریضہ خدمت خداوندی مین
روانہ کرو دیکھو کیا ہوتا ہے طاغوت جادو نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون اُسکا یہ تھا کہ خداوند نے
قانوس جادو کو جوالی ان باران سے بلایا تھا وہ آئے اور طلسم کشا کے یہان اسیر ہوگئے اُنکے ہمراہ جو
لشکر تھا وہ سب مسلمان ہو کر اطاعت طلسم کشا مین گیا اب ہم لوگ یہان تھوڑا سا لشکر لیے ہوئے
مقابلے مین طلسم کشا کے ہین مقناطیس گُرد جو بڑا دعوے کرکے آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے
قتل ہوا اب کوئی صورت فتح نہین ہے اگر آپ توجہ نہ فرمائینگے تو ہم لوگ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل
ہو جائینگے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسوقت اس نامہ کو خدمت خداوند مین پہونچا اور جواب
بھی بہت جلد لیکر واپس آ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کیجاتی ہے

جب یہ طاغوت جادو اور سیر اب جادو کو لشکر ساتھ کرکے روانہ کر چکا تو آئے ایک نامہ

فانوس جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے فانوس جادو بڑے افسوس کی بات ہے کہ میرے کام
کے واسطے تم اس قدر توقف کر رہے ہو جس طرح بن پڑے بزور سحر قطع راہ جلد کرو ورنہ طلسم کشا سب کو
قتل کر ڈالیگا اور میرے فتح ہو جانیکے مجھے بڑی دقت مراحل کے تیار کرنے مین ہوگی یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر
کو دیا کہا جہان تک ممکن ہو جلد پہونچانا اور جواب بھی لیکر واپس آنا ساحر روانہ ہوا بزور سحر اُسنے راہ قطع کی
دوسرے روز ایوان یاران کی شہر پناہ پر پہونچا نامہ دار کی صورت جو دربانون نے دیکھی اُس سے پوچھا
تو کون ہے کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی دربانون نے کہا خداوند فانوس جادو
یہان سے سفر کر چکے یقین ہے طلسم مین پہونچ گئے ہون اگر یہان سے واپس جانا تو خداوند کو تلاش کر لینا یہان
زیارت نصیب ہو نامہ دیدینا نامہ دار وہان سے روانہ ہوا تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا
دو لشکر اُترے ہوئے ہین ساحر ایک لشکر کی طرف چلا جب قریب پہونچا دیکھا طاغوت اور سیراب جادو کا
لشکر ہے ساحر طاغوت کے پاس گیا طاغوت سے سب کیفیت بیان کی طاغوت نے کہا بھائی فانوس
جادو اس طرف آئے طلسم کشا کے یہان اسیر ہوئے اُنکا سب لشکر بھی مسلمان ہو گیا معتا طلیس گرد
جو ہمارے ہمراہ ایک پہلوان نامی آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا نامہ دار نے کہا مین طلسم کشا
کے لشکر مین جاتا ہون فانوس جادو کی خبر لاتا ہون دیکھون وہان اُن پر کیا کیا مصائب گذر رہے ہین
یہ کہکر اُسنے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی اور بدیع الملک کے لشکر مین آیا چارون طرف پھرا
کہین فانوس جادو کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کر لشکر مین دریافت کرنا شروع کیا کہ طلسم کشا نے جو
فانوس جادو کو اسیر کیا تھا اُسکا کیا انجام ہوا لوگون نے کہا یہ ایک خیمے مین اسیر ہے اُسکے واسطے
کوئی سزا ابھی مقرر نہین ہوئی ہے سنا ہے کہ اگر اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جائیگا اُسنے دریافت کیا
کہ کون سے خیمے مین اسیر ہے لوگون نے اسکو خیمہ بھی بتا دیا یہ سب باتین دریافت کرکے پھر طاغوت
جادو کے پاس واپس آیا کہا اے طاغوت جادو تم یہان غافل بیٹھے ہو فانوس جادو کی رہائی کی کوئی
صورت نہین کرتے طاغوت جادو نے کہا امکان سے باہر ہے مین کیونکر اُسکو رہا کر سکتا ہون نامہ دار
نے کہا وہ ابھی تک ایک خیمہ مین اسیر ہے سنا گیا ہے کہ اگر دین اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جائیگا اسوقت
یہ بات حاصل ہے کہ تم جاؤ اور اُس خیمے سے اُسکو نکال لاؤ مگر غرق زمین ہو کر جانا اُسی طرح وہان سے
واپس آنا طاغوت جادو نے اسکی رائے کو پسند کیا کہا مین ابھی جاتا ہون اگر بن پڑتا ہے تو اپنے ہمراہ
لاتا ہون یہ کہکے طاغوت جادو نے سحر کیا غرق زمین ہوا نامہ دار نے خیمہ بتا دیا تھا اُسی خیمے کے
اندر پہونچا دیکھا فانوس جادو زندان پہنے بیٹھا ہے طاغوت جادو نے سحر کیا قید الگ ہوئی فانوس
جادو نے دیکھا کہ ایک ساحر نے زمین سے سر نکالا ہے اُسنے زبان کی طرف اشارہ کیا طاغوت جادو
اُسکے قریب پہونچا زبان سے سوزن نکالا فانوس جادو نے سحر کیا خیمہ جلا طاغوت جادو کی کمر مین پنجہ
ڈالے اُڑا لشکر طاغوت مین آکے پہونچا اُسکی بارگاہ مین گیا طاغوت جادو بیہوش ہو گیا تھا سیراب
جادو نے اُسکو ہوشیار کیا جب طاغوت کو ہوش آیا اُسنے فانوس جادو سے کہا آپکو میرے لشکر
کی کیفیت کیونکر معلوم ہوئی فانوس نے کہا مین واقف تھا جسوقت تمہارے مجھے ہوشیار کیا تھا مین نے دل
کی کیفیت اُسی وقت دیکھی تھی مگر کیا کرتا زبان مین سوزن تھا اس سبب سے مجبور ہو گیا اب مین اسکا

عرض کرونگا طاغوت جادو نے کہا آپ کیونکر اُسکے دام فریب مین پھنس گئے فانوس نے کہا مین خود
اسی حیرت مین ہون کہ اس عیار نے مجھے کیونکر پایا اسقدر مجھے یاد ہے کہ اشراق جادو اس طلسم کا بادشاہ
میرے پاس آیا مین نے اُسکو اپنے پاس بٹھایا کچھ امور ضروری اُسکو تحقیق کرنا تھے اُسنے مجھ سے پوچھے
مین نے اُسکو چند باتین تعلیم کین اُس نے ایک کتاب مجھے دکھائی مین اُس کتاب کو دیکھ رہا تھا کہ میرا سر
چکرایا اسکے بعد مجھے نہین معلوم کہ کیا گذری اور لشکر میرا کون میدان مین لیکر آیا فانوس جادو نے جو
یہ بیان کیا طاغوت نے کہا اشراق ہرگز یہان نہین آیا عیار بصورت اشراق آپ کے پاس آیا اُسنے
آپ کو بیہوش کیا جس وقت ہم آکے یہان پہونچے آپ کو میدان جنگ مین لشکر کے ہمراہ پایا اسی وقت اُس
عیار نے آپکو اپنے لشکر سے کسی طرح منگایا اور درمیان مین دونون لشکرون کے آپکو ہوشیار کیا پہلے وہ خود
آپ کی صورت بنا ہوا تھا مگر افسوس اسکا ہے کہ آپ کا کل لشکر اہل اسلام کا مطیع ہو گیا اب کوئی صورت
ایسی نہین ہے جو وہ لوگ یہان آئین اور پھر آپ پر ایمان لائین یہ سننا تھا کہ فانوس جادو کی عجیب کیفیت
ہو گئی کہا اے طاغوت جادو اب یہ طلسم ضرور فتح ہو جائیگا طاغوت جادو نے کہا اسکا سبب فرمایئے
فانوس نے کہا مین نے کتاب خلاصۂ طلسم اشراق جادو کو دی تھی تم کہتے ہو وہ عیار تھا اگر یہ کتاب
مسلمانون کے پاس پہونچی تو غضب ہوا وہ لوگ لوح پر قبضہ کرینگے جتنے مراحل ہین سب بآسانی طے
ہو جائینگے طاغوت جادو نے کہا اب خداوند کے پاس چلنا چاہیے اور اُن سے اسکی نسبت رائے
لینا چاہیے فانوس جادو نے کہا تم لوگ یہین ٹھہرو مین آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون اُس سے
سب کیفیت بیان کرتا ہون اب لوح کے واسطے کوئی اور صورت کیجائے مراحل پر پھر پڑھایا جائے
دھوکے کے واسطے جدید مراحل بصورت قدیم تیار ہون اُسکو طلسم کشا فتح کرے جب مرحلۂ اصلی پر پہونچے
گرفتار ہو جائے طاغوت جادو نے کہا میرا یہان رہنا اچھا نہین ہے مجکو طلسم کشا کی ذات سے بڑے بڑے
خوف ہین وہ مجھے بھی گرفتار کر لیگا سیراب جادو نے کہا مین بھی یہان نہ رہونگا فانوس جادو نے کہا
اگر تم لوگ یہان نہ رہوگے تو طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھیگا کتاب خلاصہ اسکو پہونچ گئی ہوگی اُس کے
زور سے بہت سے مراحل فتح کریگا تم لوگ اگر یہان رہوگے تو طلسم کشا بھی یہین رہیگا مقابلہ نہ کرنا مہلت
طلب کر لینا طاغوت جادو نے کہا ایکبار مہلت ملجائیگی بار بار طلسم کشا مہلت نہ دیگا فانوس جادو نے کہا
مجھے بہت عرصہ وہان نہ ہوگا بہت جلد آؤنگا طاغوت جادو مجبور ہوا کہا مین اسی وقت ایک نامہ طلسم کشا
کو لکھتا ہون دو ہفتہ کی مہلت طلب کرتا ہون آپ دو ہفتے مین ضرور واپس آیئے گا کچھ انتظام کیجئے گا اگر
عرصہ ہو جائیگا تو مین طلسم کشا کے مقابلہ سے چلا آؤنگا فانوس جادو نے کہا تمھین اختیار ہے مین دو ہفتے
کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون یہ کہکر فانوس جادو اسیوقت روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ لشکر مین واپس آیا اور اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ حاضر ہوئے خواجہ عمرو نے
فانوس جادو کو سومنات جادو کے سپرد کیا تھا سومنات جادو نے ایک خیمہ مین اُسکو اسیر کر دیا تھا
بہت سے ساحر نگہبانی کے واسطے درخیمہ پر مقرر کر دیے تھے جب بدیع الملک نامدار بارگاہ مین گئے اور

خاصہ تناول فرماکے فراغت حاصل کی خواجہ سے کہا اے خواجہ فانوس جادو کو یہان لاؤ مین اُس سے
حال دریافت کرنا چاہتا ہون اگر وہ اسلام قبول کرے تو مین اُسے امان دون ورنہ قتل ہونا اُسکا بہت
اچھا ہے کیونکہ یہ مدت تک کافر رہا اور اُسنے بہت سے نادانون کو گمراہ کیا خواجہ نے سومنات جادو
سے کہا مین نے فانوس جادو کو تمھارے حوالے کیا تھا بدیع الملک اُس سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین
اُسکو لاؤ سومنات جادو وہان سے اُٹھا جہان فانوس جادو کو اسیر کیا تھا وہان آیا اُسکا پتہ نہ پایا بہت پریشان
ہوا اور دو ایک خیمون مین گیا دربانون سے پوچھا کہ اس خیمے مین کون آیا تھا اُنھون نے کہا یہان کوئی نہین
آنے پایا سومنات جادو مجبور ہوکے وہان سے واپس آیا بدیع الملک کی خدمت مین عرض کی
اے شہریار بڑا غضب ہوا مجھ سے ایک خطاے عظیم سرزد ہوئی فانوس جادو کو ایک خیمہ مین اسیر کر آیا تھا
اب وہان اُسکا پتہ نہین ہے کوئی ساحر اُسکو لے گیا بدیع الملک کو بھی افسوس ہوا خواجہ نے کہا اے
سومنات جادو تجھے بڑی غفلت کی اب اُسکا ہاتھ آنا محال ہے مین نے جان پر کھیل کے اُسکو اسیر کیا تھا
نہین معلوم اب کہان گیا سومنات جادو بہت محجوب ہوا خواجہ نے کہا اب کسی طرح اُسپر عیاری
نہین چلیگی بدیع الملک نے فرمایا جو ہونے والا تھا وہ ہوا اب افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہے خواجہ
نے کہا اُسکا قتل ہونا نصف طلسم کے فتح ہوجانے کے برابر تھا سومنات جادو نے کہا خواجہ
مین خطاوار ہون جو چاہے مجھے سزا دو خواجہ خاموش ہوئے بدیع الملک نے کہا خواجہ تم نے
اُس سے کل کیفیت دریافت بھی توکرلی ہے خواجہ نے کہا مین نے تو اُس سے وہ خبر لی ہے کہ اس
طلسم کا دار و مدار اُسی پر ہے خلاصہ طلسم ہے سومنات جادو نے کہا خواجہ اب اسکا گرفتار ہونا اور
نہ ہونا یکسان ہے اُتنے تامدار سی واسطے اُسکی تلاش مین جاتے تھے کہ کسی صورت سے کیفیت لوح معلوم کرین
ورنہ اُسکے قتل سے کیا فائدہ نکلتا بدیع الملک نے کہا خواجہ اُس کتاب کو مین دیکھنا چاہتا ہون خواجہ
نے کہا کتاب میرے پاس کہان وہان سے لایا تھا راہ مین قرضدارون نے چھین لی مین خاموش ہو رہا کیا
کرتا اگر اُنکا روپیہ پہونچ جائے کتاب ملے ورنہ کتاب کا ملنا اب محال ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ
روپیہ جسقدر تمھین درکار ہو لو مگر کتاب جلد لاکر دو مین دیکھون کیفیت صاحبقران معلوم ہو خواجہ نے
بہت کچھ روپیہ بدیع الملک سے لیکر کتاب دکھائی کہا دیکھیے کے بعد کتاب مجکو واپس دیجیے اگر کسی
اور کے پاس رہیگی تو مثل فانوس جادو کے کتاب بھی رایگان جائیگی بدیع الملک نے کہا خواجہ
کتاب ہر وقت تمھارے پاس رہیگی جس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تم سے لیکر دیکھ لینگے خواجہ
نے کتاب بدیع الملک کو دی شاہزادے نے کتاب دیکھنا شروع کی چند ورقون کے بعد لوح کا
ذکر آیا بدیع الملک نے دیکھا اُسمین لکھا ہے کہ لوح نہ طاق کی ایوان ہوا مین ہے اور ایوان ہوا وہ
مقام ہے جہان سوائے طائران ہوا کے اور دوسری چیز نہین ہے اگر کوئی وہان جانیکا ارادہ کرے تو پہلے
ایوان باران کو فتح کرے پھر ایوان ہوا تک پہونچے سموم جادو وہان کا بادشاہ ہے جب اُسکو
قتل کرے اور ملکہ نسیم سبزپوش دختر سموم جادو تک پہونچے اُسوقت لوح طلسم کا پتہ معلوم ہو بدیع الملک
تھوڑی دیر تک اور حالات دیکھا کیے جب رات زیادہ گئی شاہزادے نے کتاب خواجہ کے حوالے کی
اور خوابگاہ مین تشریف لائے دربار برخاست ہوا ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا

رات کم باقی تھی تھوڑی دیر میں صبح ہوئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے نماز صبح سے فراغت حاصل کی
ہتھیار ذات پر آراستہ کرکے بعزم جنگ اپنی بارگاہ سے باہر آئے در دولت پر بھی سب ہوا خواہ منتظر تھے
شاہزادے نے سب کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا میدان میں آکر لشکر کی
صف بندی ہوئی بدیع الملک نامدار لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے وہاں طاغوت جادو کو
یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ طلسم کشا میدان میں آیا ہے اپنے لشکر کی درستی کر چکا اب دوسرے لشکر کے
انتظار میں ٹھہرا ہے طاغوت نے اسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ ہم برائے جنگ یہاں نہ آئے
تھے ہمیں خداوند نے برائے استقبال فانوس جادو روانہ کیا تھا یہاں اگر یہ امر درپیش ہوا لہذا ہم
دو ہفتے کی مہلت چاہتے ہیں اپنا سامان جنگ درست کرینگے تب مقابلہ کے واسطے میدان میں آئینگے
یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ طلسم کشا کو جاکر یہ نامہ دینا اور کہنا ابھی سامان جنگ ہمارے یہاں
نہیں ہوا ہے اس وجہ سے دو ہفتہ کی مہلت درکار ہے جب تک ہم سامان جنگ درست نہ کرلینگے مقابلہ نہ کرینگے
نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک نامدار تو میدان جنگ ہی میں موجود تھے نامہ دار نے شاہزادے
کو نامہ دیا بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا سنکر فرمایا طاغوت جادو سے کہدینا کہ تم شوق سے سامان
جنگ درست کرو سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار اس نامہ میں کیا لکھا ہے بدیع الملک نے فرمایا
طاغوت جادو نے دو ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے سومنات جادو نے کہا آپ کی کیا رائے ہے بدیع الملک
نے کہا ہم مہلت دیتے ہیں کبھی انکار نہیں کرتے اگر اسکو مہلت کی ضرورت ہے تو ہم مہلت دیتے ہیں
وہ سامان جنگ درست کرے پھر ہمسے مقابلہ کرے یہ فرماکر شاہزادہ اپنے لشکر کی طرف پلٹا کہ ذرا استراحت کیجائے

اب حال فانوس جادو کا عرض کیا جاتا ہے

سو جو طاغوت جادو کے لشکر سے چلا چشم زدن میں آئینہ اندام جادو کے پاس آ پہونچا آئینہ اندام نے جونہی
صورت دیکھی نامہ طاغوت جادو پہلے پہونچ چکا تھا کہ فانوس جادو اسیر ہوگیا اور لشکر اسکا
مسلمان ہوگیا آئینہ اندام کو بڑا صدمہ ہوا تھا جیسے ہی فانوس جادو کو دیکھا تخت سے اٹھ کھڑا ہوا
کہا بھائی صاحب آپ نے میری وجہ سے بڑی زحمت اٹھائی فانوس جادو نے کہا مجھے اپنی زحمت کا
مطلق خیال نہیں ہے مگر اب طلسم کے برباد ہو جانے کا خوف ہے آئینہ اندام نے کہا یہ خیال دل سے دور
رکھئے کسکی مجال نہیں جو اس طلسم کو شکست دے سکے فانوس نے کہا اے آئینہ اندام طلسم کشا کو
کم نہ تصور کر یہ طلسم کشا اصلی ہے اسکی اقبالمندی پر نظر کر دیکھ اس نے اس طلسم میں آکے کیا کیا باتیں پیدا
کیں تو نے اسکے ہمراہیوں کو اسیر کرلیا اسنے تنہا شہر قنداب میں ہو کر قنداب جادو ایسے ساحر کو
اپنا مطیع کرلیا وہاں سے لشکر لیکر چلا راہ میں سومنات جادو وغیرہ کو مسلمان کیا مرحلہ طومار فتح کرلیا
ہر جگہ سے لشکر اور خزانہ بھی ملا واقفکاران طلسم بھی اسکے شریک ہوئے حد کی بات ہے کہ مجھے اسنے حیلہ
سے اسیر کیا کتاب خلاصۂ طلسم بھی لیگیا اب وہ کتاب طلسم کشا کو پہونچی ہوگی طلسم کشا اس کتاب
کی مدد سے لوح تک پہونچ جائیگا سب مراحل بھی بآسانی فتح ہوسکے اب طلسم کے بچنے کی
کوئی صورت نہیں ہے آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو کتاب خلاصۂ طلسم

تمھارے قبضہ سے کیونکر نکل گئی فانوس جادو نے کہا ایک عیار اشراق جادو کی صورت بنکر مجھ سے کتاب لیگیا
مجھے بھی اسیر کیا لشکر میرا اُسکے پاس چلا گیا سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کرلی اب مین کیا
کرسکتا ہون بالکل بے بس ہون طاغوت جادو طلسم کشا کے مقابلے مین ہے وہ کہتا تھا کہ مین ہرگز
یہان نہ ٹھہرونگا تمھارے ہمراہ چلونگا اُسکو زبردستی وہان چھوڑکے آیا ہون اُس سے دو ہفتے کا
وعدہ کرکے آیا ہون اُسنے مجھ سے کہدیا ہے کہ اگر دو ہفتے سے زیادہ زمانہ گذریگا تو مین ہرگز
یہان نہ ٹھہرونگا چلا آؤنگا اُسکا آنا اور آفت ہے طلسم کشا کو اور وقت ملیگا اور آگے بڑھ جائیگا
وہ ایک مرحلے فتح کرلیگا آئینہ اندام نے کہا اگر کتاب الواح طلسم اُسکے پاس گئی ہے تو البتہ محل خوف ہے
پھر کیا کرسکتا ہے جس وقت مین اُس طلسم کے ساحران جلیل القدر کو اطلاع کردونگا اور
وہ لوگ زمین سے برآمد ہونگے اسوقت کچھ بھی نہ بن پڑیگا آخری درجہ ایوان نہ طاق ہے جسوقت
ایوان نہ طاق کا دروازہ کھلیگا اور ایوان جادو اور کیوان جادو وہان سے برآمد ہونگے ہو کرکے
زمین ہلا دینگے ایک دم مین طلسم کشا کو گرفتار کرلینگے تحفہ جات واقع ہر جو طلسم کشا کے پاس ہین
اسوقت کام نہ دینگے لشکر سے ابھی کچھ کام نہ نکلیگا فانوس جادو نے کہا پھر اُن باتون کو کسدن کے
واسطے اُٹھا رکھا ہے جو کچھ کام کرنا ہے اسی وقت کرو کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے
آئینہ اندام نے کہا مین نوشاد جادو کو ایک نامہ لکھتا ہون وہ سب بزرگان دین سے بخوبی ماہر ہے
جسوقت وہ میرے پاس آئیگا اسوقت سب ساحران جلیل کے نام معلوم ہوجائینگے اُن لوگون کو
مین طلب کرونگا فانوس جادو نے کہا مین کچھ اور نہین چاہتا ہون صرف مقصد ضرورت ہے کہ تم
میرے ہمراہ ہو جبین طلسم کشا کو جلد گرفتار کردون تمھارا نام ہو نا ضرور ہے آئینہ اندام جادو نے
کہا کیا کرون اسوقت میرے خلق کیے ہوئے بہت سے ساحر ہین جو ایک دم مین طلسم کشا کو
گرفتار کردینگے فانوس جادو نے کہا اے آئینہ اندام جادو اب ایسے خیالات دل سے دور کرو بہت
جلد اس امر مین کوشش کرو کہ طلسم کشا گرفتار ہو جائے آئینہ اندام جادو نے کہا مین اسیوقت
نوشاد جادو کو بلاتا ہون اُس سے تمام ساحرون کے تحقیق کرتا ہون سب کو بلاکر تمھارے
ہمراہ کرتا ہون تم جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جس طرح بن پڑے اُسکو اسیر کرکے لاؤ فانوس
جادو نے کہا تمھین اختیار ہے آئینہ اندام جادو نے اُسی وقت اپنے سب ملازمین کو بلا یا چند
ساحر آئے اُسنے ایک نامہ لکھکر ساحرون کو دیا کہا اس نامے کو نوشاد جادو کے پاس لیجاؤ اُسکو
ابھی میرے پاس لاؤ ملازمین آئینہ اندام اُسی وقت نامہ لیکر روانہ ہوئے نوشاد جادو
کے مکان پر آئے نوشاد جادو اُسوقت اپنے باغ مین ٹہل رہا تھا کہ ساحرون نے جاکر اُسکو
نامہ دیا نوشاد جادو نے نامہ پڑھا اُسی وقت ساحرون کے ہمراہ ہوا آئینہ اندام کے پاس آیا
آئینہ اندام کو سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے نوشاد جادو مین نے اسواسطے تمھین
بلایا ہے کہ تم بزرگان دین کے نام ونشان سے بخوبی آگاہ ہو اور سب کو جانتے ہو اُن کے
نام مجھے بتاؤ کہ مین سب کو طلب کرون ایک معرکۂ عظیم درپیش ہے جب تک وہ لوگ یہان
نہ آئینگے یہ مرحلہ ہرگز ہرگز طے نہوگا نوشاد جادو نے سب بزرگان دین کے نام بتائے

آخر مین کہا یا خداوند یہ نام تو اُن لوگون کے ہین کہ جو آپ کی پرستش ابتدائی عمر سے کر رہے ہین مگر چار
شخص زمین کے اندر ایسے ہین جو آپ پرست ہین اُنکے نام لوگون نے کتب تواریخ مین درج
کر دیے ہین قریب ایک ہزار سال کے ہوا کہ وہ لوگ زمین مین حبس دم کیے ہوئے بیٹھے ہین سنا گیا
ہے کہ اُنکے سحر کا جواب دینے والا نہین ہے تواریخ مین بھی اسی طرح سے لکھا ہے کہ جب اُن کا
سحر بہتر سب ساحرون سے مانا گیا اور کوئی جواب دینے والا نہ رہا تو اُنھون نے مجبور ہو کے زمین کو
اپنا مسکن قرار دیا ایک ہزار برس سے زمین مین ہین آئینہ اندام نے کہا وہ میرے کہنے سے کاہے کو یہی
عبادت ترک کرینگے نوشاد جادو نے کہا کیا تعجب ہے کہ آپ کی پرستش اختیار کرین آئینہ اندام نے
اُنکے نام پوچھے نوشاد جادو نے کہا مین نے کتب تواریخ مین دیکھا ہے ایک کا نام آلام جادو
ہے دوسرے کا نام شب تاب جادو ہے تیسرے کا نام اندام جادو ہے چوتھے کا نام اوسان جادو
ہے یہ چار ساحر آپ پرست ہین زمین کے اندر بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اگر آپ اُنکے پاس
کسی کو روانہ کیجیے تو یقین ہے کہ وہ ضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرین اور آپ کی مدد کرنے کے واسطے بسر و چشم
آئین آئینہ اندام جادو نے کہا مین چاہتا ہون کہ تمھین ہر ایک کو جا کر اطلاع دو کہ تمھین خداوند آئینہ اندام
نے بلایا ہے اور ان چار ساحرون سے بھی جا کر کہو کہ تمھین ہمارے خداوند نے بلایا ہے دیکھین
وہ کیا کہتے ہین اور کیا جواب دیتے ہین نوشاد جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین سبکو بلائے لاتا ہون
یہ سنکے نوشاد جادو وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے فانوس جادو سے کہا جب
یہ لوگ زمین سے اُٹھ آئینگے قیامت برپا کر دینگے طلسم کشا کیا چیز ہے اگر لاکھ طلسم کشا
آئین اور اس سے بڑھ کے شان و شوکت دکھائین تو بھی اُن لوگون کے آگے کچھ حقیقت نہین ہے
وہ ضرور زیر کرینگے فانوس جادو نے کہا ابھی مجھکو یقین نہین جب طلسم کشا اسیر ہو جائے گا
تو مجھے یقین آئے گا آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو تم طلسم کشا کو مان گئے بڑے
تعجب کی بات ہے ابھی دل پر دعوی خدائی کرتے ہو تمھین لازم ہے کہ جرات و ہمت پیدا کرو فانوس
جادو نے کہا ایسے مقام پر ہمت و جرات کام نہین دیتی آپ کا قول مجھے پسند نہین ہے آئینہ اندام
اور فانوس جادو مین تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی آخر کار رات زیادہ گئی فانوس جادو کو آئینہ اندام
نے رخصت کیا اُسکے واسطے ایک مکان نفیس مقرر کیا گیا تھا فانوس جادو وہان جا کر سو رہا آئینہ اندام
بھی اپنی خوابگاہ مین گیا دوسرے روز جب دونون جاگے ملازمون نے آئینہ اندام سے آ کر کہا
نوشاد جادو آنا چاہتے ہین اگر آپ کی اجازت ہو تو اُنکو اندر بلا لین آئینہ اندام نے کہا
ضرور میرے سامنے لاؤ مین نے کچھ ضروری باتین اُنسے کہی ہین یقین ہے کہ اُنھون نے اُسکا انتظام
کیا ہو ہرکارے باہر آئے نوشاد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے نوشاد جادو آئینہ اندام کے
پاس گیا کہا یا خداوند مین بعض لوگون کے ٹھکانون پر گیا اُنکو ہوشیار کیا آپ کا حکم سنایا اُنھون نے
اقرار کیا کہ جس وقت خداوند ہمین طلب فرمائین ہم بسر و چشم چلنے کو موجود ہین اور بعض کے پاس آج
جاؤنگا آئینہ اندام نے کہا اُن چارون ساحرون کے پاس جانے کا اتفاق نہین ہوا نوشاد جادو نے
کہا وہ لوگ بہت دور ہین پہلے اُن سب کو آمادہ کر لون پھر اُنکے پاس جاؤن آئینہ اندام نے

کہا جن کو کل ہوشیار کیا تھا آج اُنھین یہان لے آؤ نوشاد نے کہا مین یہ تماشا سب جانتا ہون
کہ پہلے سب کو ہوشیار کر دون پھر ایک بار سب کو لے آؤن آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار ہے
نوشاد جادو نے کہا مین آج سب کو اطلاع دے دونگا اور کل سے سب لوگ یہان پر آ کے
سجدہ حاضر ہونگے آئینہ اندام جادو نے کہا اے نوشاد جادو مین اسکے عوض مین تیری عمر بڑھاؤنگا
بہت کچھ مال و اسباب تجکو دونگا نوشاد جادو بہت خوش ہوا پھر آئینہ اندام جادو سے رخصت ہوکر
چلا جہان جہان ساحران بد انجام حبس دم کیے بیٹھے تھے اُسنے سب کو جاکر اطلاع کی سب کے
بعد اُن چار دون ساحرون کے پاس پہونچا جو آب پرست مشہور تھے اُنکو جاکر جگایا سب سے
پہلے آلام جادو کی آنکھ کھلی اُسنے کہا اے شخص تو کون ہے نوشاد جادو نے جواب دیا
کہ مین فرستادہ آئینہ اندام ہون تمھارے پاس ایک ضرورت خاص سے آیا ہون
آلام جادو نے کہا جلد اپنی ضرورت بیان کرو نوشاد نے کہا تمھین خداوند آئینہ اندام نے
طلب کیا ہے ایک شخص اس طلسم مین آیا ہے بہت سے مرحلے اُسنے تباہ کردیے ہین اور بہت
سے ساحران نامی اُسکے مطیع بھی ہوگئے ہین خداوند کو یہ منظور ہے کہ بزرگان دین ملکر اُسکو
اسیر کرلین آلام جادو نے کہا اے شخص آئینہ اندام کا زمانۂ خدائی قریب آگیا نوشاد جادو نے
کہا وہ ایک مدت سے خدائی کر رہے ہین آلام جادو نے کہا اب طلسم کی عمر بھی تمام ہوئی
ہمارے خداوند آب رسان جادو جنھون نے پہلے اس طلسم کی بنا ڈالی تھی اُنھون نے لکھدیا تھا
کہ جب آئینہ اندام جادو اس طلسم مین خداوندی کریگا طلسم کی عمر کو ختم سمجھنا لہذا اب زمانہ منقلب
ہونے والا ہے یقین ہے اس طلسم پر مسلمان چڑھائی کرکے آئین اور طلسم کو فتح کرین آئینہ اندام
جادو اُنکے ہاتھ سے تکلیف اُٹھا کے آسمان پر چلے جائین نوشاد جادو نے کہا آپ وہان تشریف
لے چلین اور یہ سب باتین اُنسے بیان کرین کیا اُنمین اتنی قدرت نہین ہے کہ وہ اس طلسم کشا کو
گرفتار کردین آلام جادو نے کہا اسکی بابت مین کچھ کہہ نہین سکتا شب تاب جادو کو اُٹھاؤ
دیکھو وہ کیا کہتے ہین اگر اُنکی راے ہوگی تو پھر اندام جادو سے پوچھا جائیگا اندام جادو کے
بعد اوسان جادو کی راے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے شب تاب جادو کو ہوشیار کیا شب تاب
جادو نے آنکھ کھول کر نوشاد جادو کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو کون ہے آلام جادو نے
کہا یہ شخص فرستادۂ خداوند ہے اُسکو بڑا عقلمند شب تاب جادو نے کہا کس خداوند نے تجھے یہان بھیجا
ہے نوشاد جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجکو یہان بھیجا ہے شب تاب جادو نے کہا
کیا خداوند آئینہ اندام کی خدائی کا زمانہ آگیا نوشاد جادو نے کہا ایک طلسم بھی اُنھون نے یہان
بنایا اُسی کے فتح کرنے کو ایک شخص آیا ہے آپ لوگون کو مدد کے واسطے بلایا ہے شب تاب جادو
نے کہا ہمارا چلنا اندام جادو کی راے پر منحصر ہے نوشاد جادو نے اندام جادو کو بھی جگادیا
اُسنے بھی ویسی ہی باتین بتائین جیسی اُن دونون ساحرون نے باتین کی تھین آخر مین یہ بھی کہدیا
کہ جب تک اوسان جادو ہوشیار نہوگا اسوقت تک ہم لوگون کی راے ناقص ہے نوشاد جادو
نے اوسان جادو کو بھی جگا دیا اوسان جادو نے بھی ویسی ہی باتین کین جب چارون ساحر

بیدار ہوئے تو آلام جادو نے کہا اب عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اور ہم لوگون کی بھی عمر ختم ہوئی بہتر
یہ ہے کہ خداوند آئینہ اندام جادو کی خدمت مین چلین اور اُنھین کتبہ بزرگان دین دکھادین دیکھین
خداوند کی کیا رائے ہوتی ہے اگر اُنھون نے اسوقت سے آسمان پر جانے کا انتظام شروع کر دیا ہو تو بہت
مناسب ہے ورنہ ہملوگون کے واسطے خرابی ہے طلسم کشا ہمین قتل کریگا اور طلسم پر قبضہ کر لیگا یہ سنکر
ہر ایک ساحر راضی ہوا آلام جادو اُٹھا سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا نوشاد جادو کے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس چلے تھوڑی دیر مین نوشاد جادو آئینہ اندام کے مکان پر آکے پہونچا آئینہ اندام نے دربانون
سے کہدیا تھا کہ اگر نوشاد جادو بزرگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئے تو اُسکو مانع ہونا ایسا نہو کوئی بات
اُن لوگون کے خلاف ہو دربان اُسکو آتے ہوئے دیکھکر خاموش ہو رہے روکا بھی نہین نوشاد
جادو مع چارون ساحرون کے اندر آیا آئینہ اندام جادو ان سب کا منتظر تھا جیسے ہی اُن لوگونکو
آتے ہوئے دیکھا اپنے پاس بلالیا سب ساحر اُسکے پاس گئے آئینہ اندام جادو نے سب کو اپنے
پاس بٹھایا اُنسے حقیقت خاص دریافت کرنا شروع کی پہلے آلام جادو نے کہا یا خداوند ہمارے
بزرگان دین ایک کتبہ ہمارے سپرد کر گئے تھے اور کہا تھا کہ جب خداوند آئینہ اندام جادو کا زمانہ
خدائی ہوگا اُسوقت ایک مسلمان برائے فتاحی طلسم آئیگا اور طلسم کے بہت سے مراحل اُس کے
ہاتھ سے فتح ہونگے اُسوقت تم لوگون کو اُٹھنا پڑیگا جب تم آئینہ اندام جادو کی خدمت مین جانا تو
یہ کتبہ اُنکو دکھانا یہ کہکے اپنے بازو دن سے ایک تعویذ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ نکال کر آئینہ اندام
جادو کو دیا آئینہ اندام نے اُس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ اے خداوند آئینہ اندام جب تو
آگاہ ہو کہ اب عمر طلسم کی تمام ہوئی اور بدیع الملک اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی ہے اس سے اگر
کوئی اجتناب نہو گا جو مقابلہ کریگا وہ مارا جائیگا بہتر یہ ہے کہ اب چولا تبدیل کرکے اُس طلسم کو خود
تباہ کردو آئینہ اندام جادو نے جو یہ کتبہ دیکھا بہت گھبرایا کہا ایسی ایسی تحریرین بہت سی میرے
پاس موجود ہین مگر مین نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے کسی کی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کرسکے یہ
طلسم ہمیشہ رہیگا ہان طلسم قدیم جو ہے وہ البتہ ٹوٹ جائیگا ورنہ میرا بنایا ہوا طلسم ہمیشہ برقرار رہیگا آلام جادو
نے کہا یہ مین نہین جانتا ہون کہ آپ نے اس طلسم کی عمر بڑھادی ہے آئینہ اندام نے کہا مین نے اس
طلسم کو اپنا جائے قرار بنایا ہے اسوجہ سے اسکو کبھی زوال نہین ہوسکتا ہے آئینہ اندام اور اُن ساحرون
مین یہ گفتگو ہوتی رہی نوشاد جادو نے کہا اب مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین اور لوگون کو
جاکر اپنے ساتھ لے آؤن آئینہ اندام نے کہا ضرور جاؤ سب کو لے آؤ نوشاد جادو وہان سے
روانہ ہوا جن جن لوگون کو ہوشیار کر آیا تھا اُنھین اپنے ہمراہ لیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد آئینہ اندام
جادو کے پاس سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لایا آئینہ اندام کو سب ساحرون نے سجدہ کیا کہا
یا خداوند ایک مدت دراز کے بعد آپ کے جمال باکمال کی زیارت ہم لوگون کو نصیب ہوئی پھر
آئینہ اندام نے کہا قدرت نے تمھارے درجے بہت بڑھائے ہین اور اب تمھارے واسطے وہ
وہ باتین مہیا کی گئی ہین کہ تم قائم جنت مین جاکے رہوگے اور شب و روز فرشتے تمھاری
خدمت کے واسطے معین کیے گئے ہین ساحرون نے کہا یا خداوند ہم دو سو برس سے آپ کی

عبادت کرتے تھے آج اُسکا ثمرہ ہمارے ہاتھ آیا آئینہ اندام نے کہا مگر ایک کام کا صلہ تم سے
بیان کیا گیا ہے یہ نہ جاننا کہ یہ درجے بلا مشقت تمہین حاصل ہونگے ساحرون نے کہا یا خداوند
ہم بسر و چشم حاضر ہین جو آپ ہم سے فرمایئے گا ہم بجا لاوینگے آئینہ اندام نے کہا ایک شخص مسلمان
اس طلسم مین براے فتاحی طلسم آیا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس طلسم کو فتح کرلے قدرت کو اسکی خاطر
منظور ہے اس سبب سے زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اُسنے بعض بعض ساحرون کو زیر بھی کیا
ہے تمہین اسواسطے بلایا ہے کہ سب ملکر جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ سب نے
کہا یا خداوند آپ نے یہ کیا بڑی بات فرمائی جسوقت حکم ہوگا اُسکو گرفتار کردینگے آئینہ اندام جادو
نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ بالکل قدرت کو ناپسند ہے اس سبب سے بہت سے ساحرون کو
اُسکے ہاتھ سے زیر کرادیا اب تم لوگ یہ بات نہ کہنا اسوقت قدرت نے خطا معاف کردی سب ہاتھ
باندھنے لگے آئینہ اندام جادو نے ایک رقعہ اشراق جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے
اشراق جادو تجھے لازم ہے کہ بہت جلد میرے پاس آ کہ قریب ایک ہزار کے بزرگان دین یہان جمع ہین
ان سب کی زیارت تجھپر واجب ہے اور جب میرے پاس آئیگا تو مین اور کچھ امور ضروری بھی تجھ سے
بیان کرونگا یہ رقعہ لکھکر ایک ساحر کو دیا وہ اشراق جادو کے پاس لیگیا اشراق جادو اس رقعہ کے
پڑھتے ہی اُٹھا اپنے تخت سحر پر بیٹھ کے آئینہ اندام جادو کے مکان پر آیا اُسکی اطلاع سرکارون نے
کی آئینہ اندام نے اُسکو اپنے پاس بلالیا جیسے ہی اشراق جادو اندر گیا پہلے تو اُس نے آئینہ اندام
کو سجدہ کیا پھر ہر ایک ساحر کے پانون چومے آئینہ اندام جادو نے اُسکو بھی اپنے پاس
بٹھایا اشراق جادو نے کہا اب قدرت کو غصہ آیا اور طلسم کشا کے گرفتار کرلینے کی تدبیر
فرمائی آئینہ اندام نے کہا ہمارے یہان نصف لشکر کو حکم دو کہ وہ لوگ تیار رہین کل یہان سے
سب روانہ ہوجائینگے اب طلسم کشا کو حقیقت مقابلہ معلوم ہوگی اشراق جادو نے کہا اور جو کچھ
آپ کو فرمانا منظور ہو مجھ سے کہدیجیے مین ایک ہی بار سب انتظام کرلون آئینہ اندام نے کہا
سوائے اسکے اور کوئی دوسرا کام نہین ہے میرے لشکر مین جا کہدو کہ نصف لشکر سامان سفر کل تک
درست کرلے کہ یہ لوگ زیادہ لہو و لعب مین رہنا پسند نہین کرتے اشراق جادو نے کہا یا خداوند
نصف لشکر اگر آپ کا سامان سفر درست کرکے طلسم کشا کے مقابلے کے واسطے جائیگا تو کس میدان
مین لشکر مقیم ہوگا ایسا وسیع میدان کہان ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جسطرح ممکن ہو اس
کام کو جس انتظام انجام دو یہان سے لشکر روانہ ہوجائے اگر وہان قیام کرنے کی جگہ نہ ملے گی
لوگ واپس آئینگے طلسم کشا کو لشکر دیکھکر ہیبت تو ہوگی اشراق جادو وہان سے اُٹھا لشکر
آئینہ اندام کی طرف چلا لیکن ناظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ طلسم کی زمین کے نیچے بھی آبادی تھی
اور وہان لشکر آئینہ اندام کا رہتا تھا طلسم کو آئینہ اندام نے بزور سحر معلق بنایا تھا اس کا مفصل
ذکر انشاءاللہ تعالےٰ کسی اور مقام پر کیا جائیگا کہ ناظرین بہت خوش ہونگے جب اشراق جادو
راہ تہ خانہ طلسم تلاش کرکے تہ خانۂ طلسم مین داخل ہوا تو مالک لشکر جنود جادو تھا اُس کے
مکان پر اشراق جادو گیا جنود جادو کو لوگون نے خبر پہنچائی کہ بادشاہ طلسم آیا ہے جنود جادو

اپنے مکان سے نکلا براے استقبال آیا بڑے اعزاز سے اشراق جادو کو لے گیا اپنے مکان مین لیجا کر تخت مرصع کار پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ آج قدم رنجہ فرمانے کا کیا سبب ہوا اشراق جادو نے کہا خداوند نے حکم دیا ہے کہ آج جاؤ نصف لشکر تیار ہو کر باہر آئے اور کل یہان سے روانہ ہو جائے جنود جادو نے کہا طلسم کے اوپر کوئی جگہ ایسی نہین جہان نصف لشکر رہے اشراق جادو نے کہا ہمین خداوند کے حکم کی تعمیل کرنا واجب ہے خداوند کوئی بات پیدا کر دینگے جنود جادو نے کہا مین ابھی افسران لشکر کو اطلاع دیتا ہون اور اُن لوگون کو تیاری مین بھی کچھ دیر نہو گی یہ کہکے اُسنے چند ساحرون کو بلایا کہا جاکر رسالدارون کو اطلاع دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین کل کے روز یہان سے سفر کرنا ہوگا مگر کل رسالدارون کے پاس نہ جانا جن کے نام تمھے بتائے جائین اُنھے جاکر اطلاع کر دو ساحرون نے کہا ہم ابھی جائینگے اطلاع کر کے واپس آئینگے جنود جادو نے چند رسالدارون کے نام بتائے ساحر نامے لیکر روانہ ہوئے اور اُنکے مکان پہنچے سب کو اطلاع دی رسالون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر اسنے اشراق جادو کو اپنے یہان مہمان رکھا صبح کو اشراق جادو نے اُس سے کہا کہ اب مین یہان رہنا مناسب نہین جانتا ہون اگر لشکر تیار ہو تو ہمارے ساتھ کر دو تاکہ ہم اب رخصت ہون جنود جادو نے کہا لشکر طیار ہے آپ تشریف لیجائیے اشراق جادو اٹھا جنود جادو بھی اُسکے ہمراہ ہوا اور ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا چند اور لشکرون مین روانہ کیا سب کو اطلاع دی کہ سب لوگ باہر چلین شہنشاہ اشراق سب کے بعد تشریف لیجائینگے یہ خبر جو رسالون مین پہونچی لشکر نکلنے لگا دو پہر تک لشکر جاتا رہا جب سب لشکر گذر گیا تو اشراق جادو وہان سے نکلا اپنے مکان کی طرف چلا یہان آئینہ اندام جادو کے ہرکارے اس خبر کے واسطے موجود تھے اُنھون نے اُسی وقت جاکر آئینہ اندام جادو کو خبر دی کہ لشکر آ رہا ہے تمام طلسم مین فوجین پھیل گئی ہین صحرا کُن مین لوگ نکل گئے ہین لشکر سلطان وغیر ساحران کی وجہ سے کہین جگہ نہین ہے آئینہ اندام نے اُن ساحرون کو طلب کیا جو زمین سے اُٹھ کے آئے تھے جب وہ ساحر آئینہ اندام کے سامنے آئے آئینہ اندام نے کہا اب آپ لوگ اس لشکر کے سپہ سالار مقرر کیے جاتے ہین اور آپ لوگون کے افسر آلام جادو اور شب تاب جادو اور انداام جادو اور اوسان جادو ہین لشکر آپ کے حکم کی تعمیل کریگا اور آپ کو ان چار ون صاحبون کے احکام قبول کرنا پڑینگے سبھون نے کہا ہم بسر و چشم انکے احکام کی تعمیل کرینگے آئینہ اندام جادو نے اِن سب کو رخصت کیا انکے بعد فوج کے افسرون کو طلب کیا فوج کے افسر جو آئے کچھ نہ ملی تین مرتبہ کئی کئی ہزار افسر اسکے سامنے آئے آئینہ اندام نے سب سے کہا کہ تم سب لوگون کو بزرگان دین کے احکام کی تعمیل کرنا ہو گی جو انکی خلاف مرضی کریگا قدرت اسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیگی سب افسرون نے کہا ہم بسر و چشم انکا حکم مانینگے ان سب کے بعد فانوس جادو کو بلایا اور آلام جادو اور شب تاب جادو اور اندام جادو اور اوسان جادو کو بھی طلب کیا جب یہ پانچون ساحر آئے آئینہ اندام جادو نے آلام جادو وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ فانوس جادو کی راے کے خلاف مرضی کوئی بات

نہ کیجیے گا ان لوگون نے بھی منظور کیا آئینہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا یہ سب بدیع الملک
نوجوان کے مقابلے کے واسطے روانہ ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ بدیع الملک نوجوان سے مہلت لے چکا تو اُسنے سیراب جادو سے کہا مین نے
طلسم کشا سے دو ہفتے کی مہلت لی ہے اب طلسم کشا دو ہفتے تک غافل رہیگا اگر اس عرصہ مین کسی وقت
ایسا موقع ملجائے کہ مین طلسم کشا کی بارگاہ مین جاؤن اور اُسکو غافل پاؤن تو تحفہ جات اُسکے
اپنے قبضہ مین کرون پھر فانوس جادو کو بلا کر اُسکو گرفتار کرا دون سیراب جادو نے کہا میرے
نزدیک یہ مناسب نہین ہے آپ کے ہمراہ جو جو ساحر آئے تے اُنکا انجام آپ نے دیکھا اسی
کے واسطے وہ لوگ بھی گئے تھے مگر کوئی کامیاب ہو کر وہان سے نہ پلٹا سب اسیر ہوئے اسی
سبب سے آپ کا بھی جانا مین مناسب نہین جانتا سیراب جادو کو طاغوت جادو نے جواب
دیا کہ اگر مین اس قسم کے خوف اپنے دل مین رکھون تو خداوند کے احکام کی تعمیل مجھ سے نہ ہو سکے
مین ضرور ایک روز وقت پاکر جاؤنگا اگر بن پڑا تو تحفہ جات طلسم کشا ضرور لاؤنگا سیراب
جادو نے کہا آپ کو ہر طرح کا اختیار ہے مین مانع نہین ہو سکتا طاغوت جادو اُسوقت تو خاموش
ہو رہا القصہ شب گذرنے کے بعد طاغوت جادو بصورت مبدل وہان سے چلا بدیع الملک
کے لشکر مین داخل ہوا بدیع الملک نوجوان کے قریب آیا سحر کرکے غرق زمین ہوا نقب لگاتا
ہوا بارگاہ کے اندر پہونچا شاہزادہ اُسوقت آرام فرما رہا تھا طاغوت جادو قریب آیا رعب
بدیع الملک نوجوان اُسپر غالب ہوا پاؤن تھرائے مسہری پر گرا بدیع الملک نوجوان کی
آنکھ کھل گئی نعرہ کر کے اُٹھے طاغوت جادو نے چاہا کہ پھر سحر کرکے غرق زمین ہو جاؤن لیکن
بدیع الملک نامدار نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا مرکر زمین
پر تاریکی چھا گئی اُسکی لاش جلنے لگی جب لاش جلکر خاک ہو گئی تو آواز آئی کشتی مرا نام من طاغوت
جادو بود اس ہنگامے کو لشکر سومنات جادو اور کذاب جادو اور فرجام جادو وغیرہ
بارگاہ بدیع الملک کے اندر آئے دیکھا راکھ کا ڈھیر ہے بدیع الملک نامدار مسہری پر بیٹھے
ہین سومنات جادو نے عرض کی اے آفتاب نامدار یہ کیا واقعہ گذرا بدیع الملک نے
سب کیفیت بیان کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار یہ تحفہ جات لینے کو آیا ہوگا
ہزار ہزار شکر ہے کہ آپ بیدار ہوئے ورنہ کل تحفہ جات لیجاتا تو بڑا غضب ہو جاتا بدیع الملک
نامدار نے فرمایا خدا ہر حال مین حافظ و نگہبان رہتا ہے جسقدر رات باقی تھی جاگ کے بسر کی
جب وقت سحر قریب آیا بدیع الملک نامدار سجادے پر تشریف لائے وظیفہ سحری ادا کیا
بعد فراغ نماز شاہزادے نے سومنات جادو سے کہا کہ اب سیراب جادو باقی ہے نہین
معلوم اُسکا کیا ارادہ ہو اگر ارادہ جنگ کریگا تو سامان جنگ درست کرکے لڑیگا ابھی دو ہفتے
باقی ہین یہان دو ہفتے کا بسر ہونا مشکل ہے مناسب یہ ہے کہ برائے شکار جائین طبیعت بہلائین

جب زمانہ جنگ قریب ہوگا واپس آئینگے سومنات جادو نے عرض کی بہت مناسب ہے
آپ برائے شکار تشریف لیچلیں بدیع الملک نے اُسی وقت سامان سفر کا حکم دیا چند آدمی مع
خواجہ کے لیکر برائے شکار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہے

یہان طاغوت جادو کے قتل ہو جانے کی خبر سیراب جادو کو جو معلوم ہوئی اسکو اسقدر رعب
خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنے لشکر والون سے کہا کہ مین یہان طاغوت جادو کے سبب سے مقیم تھا
اور وہی انتظام جنگ کرتے تھے انکو طلسم کشا نے قتل کیا اب میرا ٹھہرنا بالکل بیکار ہے مین آج
طلسم کشا کو ایک خط اطلاعاً بھیجتا ہون کہ مین برائے جنگ یہان مقیم نہ تھا بلکہ طاغوت جادو
کے سبب سے یہان رہتا تھا اب وہ قتل ہوا مین لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس جاتا ہون اگر
خداوند مجھسے مقابلہ کرنے کو فرمائینگے تو مین پھر سامان جنگ درست کرکے مقابلے کیواسطے آؤنگا اگر
وہ نفرمائینگے تو انھین اختیار ہے سب نے کہا بہت اچھی بات ہے سیراب جادو نے اسی مضمون کا
نامہ لکھا ساحر کو دیا ساحر لشکر بدیع الملک نامدار مین نامہ لے کر آیا یہان شاہزادے کو نہ پایا واپس گیا
نامہ سیراب جادو کو دیا کہا بدیع الملک برائے شکار گئے ہین سیراب جادو نے کہا بہت اچھی بات
ہے تم سب لوگ سامان سفر درست کرو مین خداوند کی خدمت مین چلونگا اہالیان فوج نے اسی روز
سامان سفر درست کیا دوسرے روز سیراب جادو وہانسے روانہ ہوا سومنات جادو نے اسکو روکنا
مناسب نہ جانا قنداب جادو نے کہا کہ اگر اسکو روک کے قتل بھی کرینگے تو آقائے نامدار کے خلاف ہوگا
کیونکہ آقائے نامدار فراری کا روکنا بعض اوقات برا جانتے ہین سومنات جادو نے کہا میری بھی یہی
رائے ہے سیراب جادو سے کسی نے جانے کی نسبت کچھ نہ کہا جب یہ وہان سے مع لشکر جاچکا تو قنداب
جادو نے کہا اب اگر مناسب وقت ہو تو ہم بھی آقائے نامدار سے چلکر ملین اور آگے بڑھین یہ سنکر
سومنات جادو نے کہا اس بات کو سب ساحران جلیل سے بیان کرو اگر سب کی رائے ہو تو یہان
قیام کرنے کی کیا ضرورت ہے آقائے نامدار کسی صحرا مین مصروف شکار ہونگے ہرکارے روانہ کردیے
جائینگے خبر معلوم ہو جائیگی قنداب جادو نے سب ساحرون کو بدیع الملک نامدار کی بارگاہ مین جمع
کیا اور سبھون سے کہا کہ اب سیراب جادو بھی بھاگ گیا آقائے نامدار خصوصاً اسی کی وجہ سے یہان
مقیم تھے اب کوئی ضرورت ٹھہرنے کی نہین ہے اپنے آقائے نامدار کے پاس چلین اور عرض
کرین کہ اب تلاش لوح مین تشریف لے چلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہے وہ ضرور بالضرور تشریف لیچلین گے
اور اگر انھین اس امر کی اطلاع نہوگی تو کیا عجب ہے جو خلاف مزاج مبارک ہو سب ساحرونکی رائے
ہوئی کہ آقائے نامدار کی خدمت مین چلنا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے کہا پہلے ہرکارونکو
خبر کے واسطے بھیجنا چاہیے تاکہ جس جگہ آقائے نامدار فروکش ہون حال معلوم ہو جائے اُسی طرف
چلین سب نے اس رائے کو بہت پسند کیا دوسرے روز قنداب جادو نے ہرکارون کو روانہ
کیا چار چار جانب تلاش بدیع الملک نامدار مین روانہ ہوئے کہ کیفیت انکی وقت پر

معرض تحریر مین آئے گی

اب کچھ حال لشکر آئینہ اندام جادو کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ لوگ جو آئینہ اندام جادو کے مکان سے چلے تیسرے روز ایک میدان مین پہونچے فانوس
جادو نے آلام جادو سے کہا کہ آج یہان قیام کرنا بہت اچھا ہے یقین ہے ابھی تک لشکر خاص شہر
مین موجود ہے آلام جادو نے ان ساحرون سے کہا جو آئینہ پرست تھے اُن لوگون نے لشکر کو ٹھہرنے
کے واسطے اطلاع دی اُسی وقت بارگاہین استادہ ہونے لگین فانوس جادو کی بارگاہ سب سے
پہلے استادہ کی گئی یہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا آلام جادو اسکی بارگاہ مین مع اپنے ہمراہیون کے
آیا فانوس جادو نے کہا یقین ہے دو روز کے بعد طلسم کشا کے لشکر تک پہونچین وہان طاغوت
جادو کی عجیب کیفیت ہوگی ہر وقت اُسکو میرا خیال ہوگا مین نے دو ہفتے کا وعدہ کیا ہے
یقین ہے وہ زیادہ گھبرائے اور وہان قرار نہ کرے آلام جادو نے جواب دیا کہ طاغوت جادو
کون شخص ہے فانوس جادو نے سب کیفیت طاغوت جادو کی بیان کی آلام جادو نے کہا
اسوقت آپ صحرا کو تشریف لے چلین تو بہت مناسب ہے فانوس جادو نے جانا کہ اس وقت اسکا
دل گھبراتا ہے کیا مضائقہ ہے تھوڑی دیر تفریح ہو جائیگی یہ سوچ کے فانوس جادو اُٹھا آلام جادو
اور شب تاب جادو اور اندام جادو اسکے ہمراہ ہوئے فانوس جادو صحرا کی کیفیت دیکھتا ہوا چلا
قریب نصف کوس کے راوٹے کی تھی کہ فانوس جادو کو ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا فانوس جادو نے آلام
جادو سے کہا کسی صید افگن نے اسکو نشانہ کیا مگر یہ بھاگ کے نکل آیا اب گر جائیگا آلام جادو نے
جادو کے زور سے اُس آہوے تیر خوردہ کو روک دیا فانوس جادو آگے بڑھا چاہتا تھا کہ ہرن کو
اُٹھا لے کہ گھوڑے کے سمون کی صدا کان مین آئی فانوس جادو نے سر اُٹھا کے دیکھا کہ سامنے سے
ایک جوان صاحب شوکت و شان آتا ہے فانوس جادو نے چہرہ زیبا جو اُس جوان کا دیکھا
دل مین خیال کیا کہ یہ صورت زیبا کہین اور بھی دیکھی ہے فانوس جادو تو اس خیال مین تھا اُس
جوان نے ہنس کے غرو کیا خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا ہم اسکے تعاقب مین بہت دور سے آتے
ہین فانوس جادو نے کہا اے جوان بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو مجھ سے ایسی باتین کرتا ہے
کیا کہون کہ مین کون ہون اُس جوان نے کہا ہم آپ کو خوب جانتے ہین مگر اب اس آہو کو ہاتھ
نہ لگانا فانوس جادو تو سحر کے غرور مین بھرا ہوا تھا اُسنے اُس آہو پر ہاتھ ڈال دیا اُس جوان کے
ہاتھ مین کمان تھی ترکش سے تیر نکال کر فانوس جادو کی طرف پھینکا تیر فانوس جادو
کی پیشانی پر آکے پڑا فانوس جادو کی شمع حیات گل ہوئی زمین پر گر کر تڑپنے لگا بہت کچھ
سحر کیا مگر اُس جوان پر سحر نے بالکل اثر نہ کیا مگر آلام جادو نے جو فانوس جادو کے
کراہنے کی آواز سنی یہ جھپٹ کے قریب پہونچا دیکھا فانوس جادو زمین پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے
آلام جادو نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا ایک جوان سامنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا ننگا خنجر اسکی طرف
دیکھ رہا ہے آلام جادو نے شب تاب جادو کو آواز دی شب تاب

اُسکے قریب آیا اُسنے کہا فانوس جادو کو تم اُٹھا لیجاؤ مین اس جوان سے پوچھون کہ تو نے
فانوس جادو کو تیر کیون مارا دیکھون یہ کیا بتاتا ہے شب تاب جادو فانوس کے قریب آیا چاہتا تھا کہ
اُسکو اُٹھائے کہ فانوس نے تڑپ کے جان دی اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آئین
سنگباری برف باری ہوئی ایک آواز عرصہ دراز کے بعد آئی کشتی مرا نام من فانوس جادو بود اس
آواز کے آنے سے وہ تاریکی دفع ہوئی آلام جادو نے دیکھا وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہے یہ کیفیت دیکھکر
آلام جادو نے کہا اے جوان اسکو کس نے تیر مارا اُس جوان نے کہا مین نے اِسکو قتل کیا آلام
جادو نے کہا تو کون ہے جوان نے کہا میرا نام بدیع الملک ہے آلام جادو نے یہ نام سُنکر
سحر کیا چند تیر آتشین بدیع الملک کی طرف پڑھکر مارے مگر تیر زمین پر گر پڑے بدیع الملک
نوجوان نے ایک تیر چلۂ کمان مین پیوست کرکے اسکی طرف پھینکا اُسنے سحر کیا تیر چل گیا بدیع الملک
کو غصہ آیا مرکب سے اُترکے اُسکے قریب آئے اُسنے بہت کچھ سحر کرکے روکا مگر بدیع الملک طلسمات
پر سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادہ بدیع الملک نے آلام جادو کے قریب ہو کے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ
سر اسکا اُڑ گیا مرکے زمین پر گرا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے کے بعد
آواز آئی کشتی مرا نام من آلام جادو بود اس آواز کے آتے ہی شب تاب جادو آگے بڑھا اور ساحر
جو اُسکے ساتھ کے دور کھڑے تھے اس آواز کو سنکر قریب آئے سب نے بدیع الملک کو گھیر کے
سحر کرنا شروع کیا شاہزادے نے تلوار میان سے لی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا پہلے شب تاب
جادو کو واصل جہنم کیا اسکے بعد اندام جادو قتل ہوا پھر اوسان جادو مارا گیا اور دو تین ساحر جو
اُنکے ہمراہ آئے تھے سب قتل ہوئے اُنکے مرنے سے جو شور برپا ہوا اور سب کی لاشین سے جلنے
لگین یہ خبر کسی طرح سے لشکر آئینہ اندام مین پہونچی کہ ایک جوان نے کئی ساحرون کو قتل کیا جو لوگ
سالار لشکر کے آگے تھے اُن لوگون نے یہ خبر اُن لوگون کو پہونچائی جو بزرگان دین آئینہ پرست مشہور تھے وہ اس
خبر کو سنکر بہت حیران و پریشان ہوئے آپسمین کہنے لگے کون ساحر تھے جو قتل ہوئے بعض نے کہا
چلکر آلام جادو کو اطلاع دینا چاہیے یہ سوچ کر سب آلام جادو کی طرف روانہ ہوئے اُسکی بارگاہ
مین جو آئے کسی کو نہ پایا خیال کیا کہ شب تاب جادو کی بارگاہ مین گیا ہوگا وہان آئے وہان بھی
کسی کو نہ پایا اندام جادو کی بارگاہ مین آئے یہان بھی کسیکو نہ پایا اوسان جادو کی بارگاہ مین جاکر
دیکھا وہان بھی کوئی نہ ملا جب چارون ساحرون کی بارگاہ مین دیکھ چکے تو سب فانوس جادو کی
بارگاہ کیطرف چلے بارگاہ مین آکے دیکھا یہان فانوس جادو کو بھی نہ پایا لوگون نے دریافت کیا تو حال
معلوم ہوا کہ سب لوگ صحرا مین برائے سیر گئے ہین اُن لوگون نے جو یہ خبر سُنی کہ سب واسطے سیر کے صحرا مین
گئے ہین سب کو یہی خیال گذرا کہ وہان آپسمین کسی بات پر بحث ہوئی ہوگی ایک نے دوسرے کو
قتل کیا یہ سوچ کے سب اُسطرف روانہ ہوئے جب وہان پہونچے جہان لاشین ساحرون کی پڑی
تھین سب کو مردہ دیکھا ان لوگون کے حواس باختہ ہوئے دیکھا ایک جوان باشوکت و شان
سامنے بیٹھا ہوا ایک ہرن کو صاف کر رہا ہے مرکب اُسکے عقب مین کھڑا ہے اُن ساحرون نے
کہا اے جوان ان لوگون کو کس نے قتل کیا اُس جوان نے جواب دیا ان لوگون کو ہم نے

قتل کیا ہے ساحرون نے کہا اے شخص تو بڑا نڈر ہے اگر تو نے قتل ہی کیا تھا تو اسوقت ظاہر کرنے کی کیا
ضرورت تھی معلوم ہوتا ہے تیری بھی قضا آئی ہے یہ کہکے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا یہان
بدیع الملک نامدار سحر کو کب مانتے ہین تلوار کھینچ کے جا پڑے قتل کرنا شروع کیا ان لوگون کے
مرنے کے بعد جو آوازین بلند ہوئین لشکر مین اور لوگون نے سنین سب مسلح و مکمل ہو کر آ پڑے سب نے
بدیع الملک کو گھیر لیا شاہزادہ بھی دلیرانہ دفاع کرنے لگا دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین
شام ہو گئی ساحرون نے کہا جلد روشنی کا سامان کرو ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ طلسم کشا ہے اسکو گرفتار
کرو اسنے غضب کیا اسوقت ان ساحرون کو قتل کیا ہے جو رکن ساحری تھے خبردار اسکو ہرگز
نکلنے دینا گرفتار کر لینا اسی وقت روشنی کا انتظام ہوا بدیع الملک نے تنہا ہزارون ساحرون کو
قتل کر کے میدان مین انبار لگا دیا صبح تک جنگ کرتے رہے جب سپیدہ سحری آسمان پر
ظاہر ہوا شاہزادے کو طاقت جنگ باقی نہ رہی ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا زخم بھی کثرت سے
لگے تھے شاہزادہ اسقدر لوگون سے جنگ بھی اتنے عرصہ تک کر چکا تھا ہاتھ بہکنے لگا اسی ہنگام مین
ایک ساحر نے پس پشت آ کر گرز کا وار کیا شاہزادے کا سر زخمی ہوا بدیع الملک نے دونون ہاتھ
گھوڑے کی گردن مین ڈال دیئے آہستہ سے کہا اے مرکب تیز خیال تیرے سوار پر وقت تنگ ہے
اگر ہو سکے تو لے نکل گھوڑے نے دیکھا کہ میرے آقا پر وقت تنگ ہے صفون کو درہم برہم کر کے
لے نکلا ساحر چارون طرف دیکھتے رہے بدیع الملک کا پتہ نہ پایا سب نے کہا
معلوم ہوتا ہے طلسم کشا کا کوئی مددگار اسکو نکال لے گیا ورنہ ہم اسکا کام تمام کر چکے تھے تلاش کرو
اسی صحرا مین کہین ہوگا ساحرون نے اس صحرا مین بہت ڈھونڈھا مگر کہین بدیع الملک نامدار
کا پتہ نہ پایا ناچار مجبور ہو کے سب ساحر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت اُن ہرکارون کی عرض کی جاتی ہے کہ جو قندآب جادو نے بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین روانہ کیے تھے

وہ ہرکارے ایک روز تک چارون طرف تلاش کرتے رہے جب کہین پتہ نہ پایا مجبور ہو کے واپس
ہوئے قندآب جادو کے پاس آ کے کہا ہم نے چارون طرف آقائے نامدار کو تلاش کیا مگر کہین نام
و نشان تک نہ ملا ناچار ہو کے واپس آئے قندآب جادو نے کہا کل مین خود تلاش مین جاؤنگا ضرور
پتہ لگاؤنگا سومنات جادو نے کہا مین بھی ایک سمت تلاش کرونگا فرجام جادو نے کہا مین
بھی ایک سمت برائے تلاش جاؤنگا قرطاس جادو نے بھی ایک طرف جانے کا ارادہ کیا
اسی طرح ہر ایک ساحر جانے پر آمادہ ہوا قندآب جادو نے کہا سب لوگون کا جانا اچھا
نہین ہے بعض یہان رہین لشکر کی محافظت کرین بعض لوگ تلاش کو جائین سومنات جادو نے
کہا کہ یہ بات بہت اچھی ہے غرض برائے تلاش چار آدمی مقرر ہوئے سومنات جادو اور قندآب
جادو اور فرجام جادو اور قرطاس جادو باقی سب ساحرون کو برائے حفاظت لشکر

چھوڑا دوسرے روز یہ چاروں ساحر روانہ ہوئے سومنات جادو بہت دور گیا کہین بدیع الملک
نامدار کا پتہ نہ پایا قمر جام جادو بھی بہت دور تک گیا اسکو بھی کہین بدیع الملک کا پتہ مطلق نہ ملا
قرطاس جادو بھی دور دور گیا اسکو بھی کہین پتہ نہ ملا مگر قنداب جادو جو برائے تلاش روانہ
ہوا ایک سمت نکلگیا جب دن قلیل باقی رہا تھک کے ایک درخت کے نیچے سر جھکائے بیٹھا تھا دلمین
خیال کر رہا تھا کہ نہین معلوم آقائے نامدار کس طرف تشریف لیگئے ہین جو انکا پتہ نہین معلوم ہوتا اسی
فکر مین تھا کہ سامنے سے گرد اڑی قنداب جادو اسطرف بڑھا جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا قنداب
جادو نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آتے ہین قنداب جادو خوش ہوگیا خواجہ عمرو
کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ عمرو نے جواب سلام دے کر کہا اے قنداب جادو تم اس
صحرائے ہولناک مین کس کام کے واسطے آئے قنداب جادو نے عرض کی اے خواجہ مین اسواسطے
یہان آیا تھا کہ آقائے نامدار کی قدمبوسی حاصل کرتا اور یہ بھی عرض کرتا کہ سیراب جادو اپنا لشکر لیکر
چلا گیا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے بہتر ہے اب تلاش لوح مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو
بدیع الملک کا پتہ نہین ہے ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا ہم لوگون سے جہان تک ساتھ دیا
گیا ہمراہ رہے جب سخت مجبور ہوئے تھک کے رہ گئے کیا کرتے پھر جو برائے تلاش گئے شاہزادہ
بدیع الملک کا پتہ نہ پایا اس روز سے اسوقت تک تلاش کر رہے ہین مگر ابھی تک نشان نہین
معلوم ہوتا ہے قنداب جادو نے کہا خواجہ یہ تو آپ نے عجیب خبر سنائی آپ تو لشکر مین تشریف
لے چلیے اور لشکر کو ہمراہ لے کر آقائے نامدار کی تلاش مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا میرے
نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر کو وہین مقیم رہنے دو شاید بدیع الملک واپس ہوکر لشکر کیطرف
آئین اور وہان لشکر کو نہ پائین تو پھر وہ بہت ہی پریشان ہونگے اور ہم لوگون کی تلاش مین
تنہا نہین معلوم کہان کہان جائینگے اس سے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لشکر وہین رہے جو لوگ
بدیع الملک کو تلاش کرین لشکر سے ساحر روز مرہ خبر بھی پہونچاتے رہین قنداب جادو نے
کہا آپ لشکر مین تشریف لے چلین آج شب کو سب ساحر وہان آجائینگے انسے یہ فرما دیجیےگا
آپ کا فرمانا سب بسر و چشم قبول کرینگے خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مین خود بھی لشکر کیطرف
آنے والا تھا قنداب جادو نے کہا آپ یہان قیام نفرمائیے تشریف لے چلیے خواجہ عمرو اسکے
قنداب جادو کے ہمراہ لشکر مین تشریف لائے یہان سب ساحر بھی آچکے تھے لوگون نے
خواجہ عمرو کو جو قنداب جادو کے ہمراہ آتے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ نہین معلوم کیا بات ہے
جو آقائے نامدار اب تک نہین آئے ہین یہ سوچ کے سب خواجہ کے پاس آئے قنداب
جادو سے بعض لوگون نے دریافت کیا کہ آقائے نامدار کہان ہین قنداب جادو نے
کہا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سنکر قنداب جادو خواجہ عمرو کو بدیع الملک کی
بارگاہ مین لایا سب ساحرون کو جمع کیا خواجہ عمرو سے کہا اے خواجہ جو کچھ آپکو فرمانا ہو
فرمائیے سب لوگ بموجب آپ کے ارشاد کے عمل مین لائینگے خواجہ عمرو نے کہا
بدیع الملک نے ایک آہوے صحرائی کے تعاقب مین گھوڑا ڈالا وہ ہرن نہین معلوم

اسطرف چلا گیا ہملوگون نے بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک کا پتہ نہ ملا اور جو جو لوگ ہمراہ تھے انکا
بھی ساتھ چھوٹا جب کوئی ہمراہ نرہا مین مجبور ہوکے تنہا ایک صحرا کی طرف چلا وہان قنداب جادو
سے ملاقات ہوئی مین نے لشکر مین واپس آنا مناسب جانا اب مین چاہتا ہون کہ نایاب جادو
لشکر کی نگرانی کے واسطے رہین باقی جسقدر ساحران نامی ہین شاہزادہ بدیع الملک کی
تلاش مین جائین اور لشکر سے ہر ایک کے پاس ہرکارے پہونچتے رہین اور سب اپنے اپنے
ارادہ سے نایاب جادو کو اطلاع دیتے رہین اور نایاب جادو لشکر کے حال اور یہان کے حالات
جدیدہ سے مطلع کرتے رہین اگر شاہزادہ یہان آجائے تو ہملوگ واپس آئین یا کوئی اور بات کسی
قسم کی یہان پیدا ہو تو ہم اسکا بندوبست کرنے کو واپس آئین سب نے منظور کیا خواجہ عمرو نے
کہا صرف آج اور اس لشکر مین آپ لوگ رہین کل علے الصباح سے سب روانہ ہوجائین سب نے
اس بات کو بھی قبول کیا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی خواجہ نے حسب معمول
دربار برخاست کیا آپ بدیع الملک کی بارگاہ مین رہے اور سب ساحر اپنی اپنی بارگاہون مین گئے
جسقدر رات باقی تھی سب نے عجیب کیفیت مین بسر کی فراق بدیع الملک سب کے دلون پر شاق تھا
ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ جلد سحر ہو شاہزادے کی تلاش مین جائین پتہ لگائین اسی خیال مین ہر ایک بستر خواب
پر کروٹین لے رہا تھا کسی پہلو نیند نہ آتی تھی جب رات گذری اور سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا
ہر ایک اپنے اپنے بستر خواب سے اُٹھا خدا کی یاد مین مصروف ہوا جب یاد الٰہی سے فراغت حاصل
ہوئی سب لوگ خواجہ عمرو کے پاس آئے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو تم کس طرف
جانا چاہتے ہو قنداب جادو نے عرض کی جس طرف آپ حکم فرمائین خواجہ عمرو نے قنداب
جادو کو جانب مشرق روانہ کیا اور کہدیا کہ اس طرف جسقدر صحرا کوہ دریا باغ مکان پہاڑ جو
ملے بدیع الملک نامدار کو ضرور بالضرور وہان تلاش کرنا قنداب نے عرض کی خواجہ آپکے
فرمانے کی ضرورت نہین ہے مین شاہزادے کو بہت اچھی طرح تلاش کرونگا یہ کہکے قنداب
جادو نے خواجہ عمرو کو سلام کیا اور جانب مشرق روانہ ہوا اسکے چلے جانے کے بعد خواجہ عمرو
نے سومنات جادو سے کہا تم کس طرف جانا چاہتے ہو سومنات جادو نے عرض کی خواجہ
جس طرف آپ فرمائین مین چلا جاؤن خواجہ عمرو نے کہا تم جانب مغرب جاؤ مگر جس طرح کہ مین نے
قنداب جادو سے تلاش کرنے کو کہا ہے اسی صورت سے تم بھی تلاش کرنا سومنات جادو
نے عرض کی خواجہ مین اُس سے زیادہ تلاش کرونگا یہ کہکے سومنات جادو بھی جانب مغرب
روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد خواجہ نے قرطاس جادو کو بلایا کہا اے قرطاس جادو تم جانب
شمال جاؤ بدیع الملک کا پتہ لگاؤ قرطاس جادو جانب شمال روانہ ہوا اُس کے
جانے کے بعد خواجہ عمرو نے فرجام جادو کو بلایا کہا اے فرجام جادو تم جانب جنوب
روانہ ہو مگر جس طرح مین نے ان سے کہا ہے اسی طرح تم بھی تلاش کرنا فرجام جادو
نے عرض کی خواجہ عمرو جیسا آپ نے فرمایا ہے انشاء اللہ تعالے اسی طرح تلاش کرونگا
یہ کہکے فرجام جادو جانب جنوب روانہ ہوا جب یہ سب لوگ روانہ ہوچکے تو سب کے

خدام عرض ... ان سب لوگون کو اس کیفیت مین چھوڑ کر حال ان سب کا
وقت پر معرض تحریر و تقریر مین آئیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی تحریر کرنا منظور ہے

کہ جب مرکب شاہزادے کو لشکر ساحران سے لے نکلا قریب شام تمام ایک صحرا مین پہونچا ایک درخت
سایہ دار کے نیچے گیاہ سبز مانند فرش مخمل اگی تھی گھوڑا اس درخت کے قریب آیا آہستہ اپنی پیٹھ
سے بدیع الملک نامدار کو زمین پر ڈال دیا شاہزادہ بیہوش تھا گھوڑے نے اپنی پیٹھ سے جب
زمین پر ڈالا پہلے بدیع الملک کو دیر تک سونگھا کیا چاہتا تھا کہ اپنے مالک کو ہوشیار کرے مگر
اسوقت شاہزادہ فرط زخمداری سے بالکل بیہوش تھا اور زخمون سے خون اسقدر بہ گیا تھا کہ
بدیع الملک مین طاقت حس و حرکت باقی نہ تھی گھوڑا چرنے لگا بدیع الملک زیر درخت
عالم بیہوشی مین پڑے رہے گھوڑا لمحہ بھر چرتا تھا پھر اپنے مالک کے پاس آتا تھا دیکھ جاتا تھا شب ماہ سے جنگل نمونہ
فردوس تھا عجب اس صحرا پر بہار تھی چاندنی عجب لطف دکھاتی تھی ایک جانب پانی جو پہاڑو نسے گر کر
جمع ہوا تھا لہرین لے رہا تھا قضائے کار ملکہ نسیم سبزپوش دختر سموم جادو بادشاہ ایوان ہوا اسوقت
برائے تفریح اپنی خواصون کو ہمراہ لیکر نکلین اس صحرا کی طرف آئین صحرا کو جو اسقدر پر فضا پایا تخت اتارا
چاندنی کی سیر کرنے لگین ایک خواص کی نگاہ جو مرکب بدیع الملک پر پڑی اسنے ملکہ سے عرض کی
کہ ملکہ ایک اسپ صبا رفتار اس جنگل مین پھر رہا ہے مگر خون سے بھرا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے اسکے سوار کو
کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کر اسطرف چلا آیا مگر قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑا کسی بادشاہی
سواری کا ہے ہیکل جواہر نگار گردن مین پڑی ہے کلغی بھی نہایت عمدہ سر پر ہے اور سب زیور بھی مرصع کار
پہنے ہوئے ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا ارے وہ مرکب کہان ہے ہم بھی دیکھینگے خواص نے ملکہ کو اپنے
ہمراہ لیا جس جگہ اسپ بدیع الملک کا کھڑا تھا وہان لائی عرض کی حضور ملاحظہ فرمائین ملکہ نسیم سبزپوش نے
جو گھوڑے کی شان و شوکت دیکھی کہا کیا عجب ہے جو اسکا سوار بھی اسی صحرا مین ہو خواصون نے عرض کی
ملکہ عالم آپ کیا فرماتی ہین اسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہے گھوڑا بھاگ کے اس میدان مین چلا آیا ہے
ملکہ نے کہا اگر کوئی اسکے سوار کو قتل کرتا اس گھوڑے کا اسباب چھوڑ نہ دیتا کیونکہ جواہرات بیش بہا سے
گھوڑا آراستہ ہے خواصون سے عرض کی ہم تلاش کرتے ہین دیکھین اسکا سوار کہان ہے یہ کہکے
سب خواصین چارونطرف تلاش کرنے لگین ایک کی نظر اس درخت تک پہونچی جہان بدیع الملک
بیہوش پڑے تھے جیسے ہی اسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی بے اختیار کہا ملکہ عالم آپ
بہت صحیح ارشاد فرماتی ہین اسکا سوار بھی یہان موجود ہے ملکہ نے کہا اری کہان ہے خواص نے عرض
کی کہ حضور کے سامنے جو درخت ہے اسی شجر کے نیچے مرا ہوا پڑا ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے جو بنگاہ غور
دیکھا درخت کے نیچے ایک نوشہ طالع پایا خواصون سے کہا چلو قریب سے دیکھین معلوم ہوتا ہے
کسی شہر کا بادشاہ عالیجاہ ہے نہین معلوم اس طرف کیونکر آیا کس نے اسکی جان لی خواصون نے
عرض کی ملکہ عالم آپ وہان نہ تشریف لیجائیے نہین معلوم کیا اسرار ہے ملکہ نے کہا اگر اسوار

بھی ہے تو ہمین کیا خوف تم لوگون کو خوف معلوم ہوتا ہے میرے ہمراہ رہو یہ سنکر [illegible]
نے عرض کی ملکہ عالم کنیزین سچ کہتی ہین آپ وہان تشریف نہ لیجائین بلکہ میرے نزدیک مناسب
ہے کہ اس صحرا سے تشریف لے چلین تفریح ہو چکی ایسے مقامات پر ٹھہرنا بیکار ہے ابھی شہنشاہ
کو خبر ہو جائے تو ہماری جان پر آفت آئے نام بدنام ہو آپ کی والدہ ماجدہ یہی فرمائین کہ انھین سب
لوگ انگولیے پھرتے ہو جنگلون کی سیر دکھاتے ہو اسوقت ہم انھین کیا جواب دین گے گناہگار سلطان
ہو جائینگے آپ کو کوئی کچھ نہ کہیگا آفت ہمین لوگون کے سر پر آئیگی ایک دو کی جان جائیگی اس سے
بہتر یہ ہے کہ اس صحرا سے آپ تشریف لے چلیے ملکہ نے کہا اے زرنگار اگر تو پہلے مجھ سے کہتی تو مین تیرے
کہنے کو قبول کرتی اب مجھے ضد ہے جب تک اس زخمی کو پاس سے جاکر نہ دیکھونگی مجھے چین نہ آئیگا زرنگار
نے عرض کی ملکہ عالم بعض وقت آپ کی ضدین ایسی ہوتی ہین جو ہم لوگون کو زندگی سے مایوس کردیتی
ہین ہم لوگون کی عرض قبول فرمائیے وہان تشریف نہ لیجائیے ملکہ نے کہا مین کسی کا کہنا نہ سنونگی
قریب جاکر اس زخمی کی حالت دیکھونگی زرنگار مجبور ہوئی عرض کی ملکہ عالم آپ کو اختیار ہے
جہانتک ہمارا حق تھا عرض کرچکے قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے زرنگار کے
کہنے پر عمل نہ کیا اس درخت کے قریب آئین چہرۂ زیبائے بدیع الملک پر نظر کی اسوقت چاندنی کا
عکس جو چہرۂ بدیع الملک پر پڑتا تھا شاہزادے کا حسن دونا معلوم ہوتا تھا ملکہ دیکھتے ہی بیخود ہوگئی
تیر عشق جگر کے پار ہوگیا دل بیقرار ہوگیا بے اختیار ملکہ کی زبان سے آہ نکلی زبان سے واہ نکلی کلیجہ
پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئی بدیع الملک کی صورت زیبا کو بچشم غور دیکھنے لگی زرنگار صاحب عقل و
فراست تھی سمجھ گئی کہ ملکہ کا دل آگیا برا ہوا اور اس جوان کا کام تمام ہوچکا ہے اب یہ کہان ممکن ہوگا
ملکہ کو اسکا فراق ستائیگا دیوانہ بنائیگا کہا ملکہ عالم جو کچھ آپ نے فرمایا وہ پورا ہوا اب تشریف لے چلیے
اسکی کیفیت دریافت ہوگئی نہین معلوم اس بیچارے پر کیا مصیبت گذری جو یہ نوبت پہونچی کہ
جان گئی اگر خیال کیا جائے تو اسکی صورت زیبا اور طلعت جہان آرا ایسی ہے کہ دشمن کو بھی رحم
آجائے مگر نہین معلوم کون ظالم سنگدل ایسا تھا جس نے اس جوان کو قتل کیا اگر کوئی مال کیواسطے
قتل کرتا تو اس ہیئت سے لاش اُسکی نہ ہوتی بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عالم مسافرت مین کوئی اسکے
ہمراہ ہوگا کوئی بات ایسی اُسکے خلاف ہوئی یا اسکی کوئی بات اسکو ناگوار ہوئی اسی امر پر آپسمین تکرار
ہوئی اُسنے اسکو قتل کیا اپنا راستہ لیا یہ یہین پڑا رہا ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے زرنگار معلوم
ہوتا ہے یہ بھی خوب لڑا ہے قبضہ ہاتھ مین رہ گیا ہے مگر کیا صاحب جرأت ہے کہ مرنے پر بھی تلوار
ہاتھ سے نہین چھوٹی ہے زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم کسی ملک کا بادشاہ ہے یا شاہزادہ عالیجاہ
ہے بجز سوائے شاہان جلیل القدر کے اور بہادر کون ہوتا ہے ملکہ نے جب دیر تک شاہزادے
کی صورت دیکھی تو آمد وشد نفس کے بھی آثار پائے گئے ملکہ کو بدرجہ کمال خوشی ہوئی سینے پر
ہاتھ رکھا قلب کو طپان پایا یہ خیال نہ کیا کہ بدیع الملک نوجوان بصد تعجیل اپنے زانو پر سر
زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسکو حیرت ہوئی سمجھی اب ملکہ کے دل پر اثر عشق پورا ہوگیا
قلب الٹ گیا مردے کا سر زانو پر لیا ہے غضب ہوگیا اب والدین ملکہ کو خبر ہوگی وہ [illegible]

گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است

رنج ناکامی طالع ہے مرا کام رہنا
درد مندی جسے کہتے ہیں وہ میری دوا
کیا کہوں جیسے خاموشی ہے زمانہ کی ہوا
چشم بینا نظر آتی ہے نہ گوش شنوا

دردم افسانہ شد و تاب شنیدن نرسید
حیرتم آئنہ گردید و بدیدن نرسید

آبلے سے بھی طبیعت ہے مری نازک تر
کم دماغی ہے نہ مقابل مرے دل کا شیشہ
آتش حسرت مجھے برباد کرے بادِ سحر
سنگ ہے میرے جبین آئینہ مند دل کا

خون کند گرمی صحبت دل ناکام مرا
محو سازد نگین موج صفا نام مرا

دل بہ حسرت کش ساقی ہے مرا تشنہ جام
راحتین سیج کو دم لاغری کو آرام
داغ حسرت ہوں مرا سینہ ہے سوسن کا چمن
محفل عیش و طرب میں مرا حبشی کیا کام

از غم خون جگر بادہ بجام است مرا
صحبتے با غم دل خوش تمام است مرا

ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا یہ حال تو ظاہر ہوا کہ آپ کسی ملک کے بادشاہ عالیجاہ ہیں مگر اسطرف کیونکر تشریف لائے راہ میں کس سے مقابلہ پڑا کوئی اور شخص آپ کے ہمراہ تھا اُس سے کچھ تکرار ہوئی نوبت بفساد پہونچی اُسنے آپ کو اسقدر زخمی کیا اپنا راستہ لیا یا اسکے علاوہ کوئی اور بات ہے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب گمان بیجا ہیں نہ میں کسی ملک کا بادشاہ ہوں نہ راہ میں کسی ہمراہی سے فساد ہوا جو آپ کے خیال مبارک میں آیا یہ سب خلاف ہے ملکہ نے کہا یہ تو ضرور ہے کہ آپ نے اپنی سلطنت کو چھوڑا ہے عزیزوں سے منہ موڑا ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ اسقدر زخم کیونکر کھائے کیا سانحہ گذرا اگر صاف صاف بتا دیجئے کا صبر آئیگا ورنہ دل بچین رہیگا بدیع الملک نے فرمایا میں ایک آوارہ وطن خانہ بدوش ہوں اس طلسم میں براے فتح طلسم آیا خدا نے بعض مرحلے میرے ہاتھ سے فتح کرائے بہت سے ساحروں کو زیر کیا اُنھوں نے میری اطاعت قبول کی آئینہ اندام جادو نے فانوس جادو کو طلب کیا وہ بھی بفضل ایزدی اسیر ہو گیا اُسکے لشکر نے میری اطاعت قبول کی کوئی ساحر آیا فانوس جادو کو قید سے رہا کر لیگیا وہ آئینہ اندام جادو کے پاس گیا میرے مقابلے میں دو ساحر تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیے ہوئے ٹھہرے رہے بوسے دو چشمے کے لیے مہلت طلب کی میں نے اُنکو مہلت دی اُسی شب کو ایک ساحر میری بارگاہ میں آیا مگر خدا کو منظور نہ تھا کہ ایک کافر کے ہاتھ سے مجھے ذلت دیتا میری آنکھ کھل گئی میں نے اُس ساحر کو قتل کیا طاغوت جادو اُسکا نام تھا اُسکو قتل کر کے میں نے چاہا کہ اُسکے ہمراہی سے مقابلہ کروں مگر اُسنے کچھ بھی نہ کہا نہ میدان میں آیا میرا دل گھبرایا شکار کا شوق حد سے زیادہ ہے براے شکار ایک صحرا میں آیا ایک ہرن کو نشانہ کیا وہ بھی تیر کھا کر میرے سامنے سے بھاگا اُسکے عقب میں میں نے بھی گھوڑا ڈالا جو لوگ میرے ہمراہ تھے وہ سب چھوٹے میں ایک صحرا میں پہونچا آہو ایک درخت کی آڑ میں گیا وہاں فانوس جادو مع لشکر مقیم تھا اُسنے سحر سے ہرن کو روک لیا چاہتا تھا کہ اُسکو گرفتار کرے اتنے عرصہ میں میں وہاں پہونچا اُسکو منع کیا اُسنے میرا کہنا قبول نہ کیا میں نے ایک تیر مارا اُسکی پیشانی پر پڑا اُسنے جو شور و غل مچایا اور ساحر جو اُسکے ہمراہ تھے وہ آئے اُنھوں نے مقابلہ کیا میرے

ہاتھ سے قتل ہوئے پھر اور ساحر آئے لشکر آیا بہت سے ساحر میرے ہاتھ سے قتل ہوئے آخرکار
مین بھی اسقدر زخمی ہوا ایک شب کامل ان لشکر والون سے مقابلہ رہا جب طاقت جنگ باقی نرہی
تو سر پہ ایک گرز ایسا پڑا کہ چکر آگیا مین گھوڑے سے چھٹ گیا گھوڑا مجھے لشکر سے نکالا تقدیر نے
یہانتک پہونچایا اسکے بعد کی کیفیت مجھے نہین معلوم کہ گھوڑے نے مجھے لاکے کہان ڈالا اور کب
کیا ہوا مین کیونکر آیا ملکہ نسیم سبزپوش نے جو یہ کیفیت سنی شاہزادہ بدیع الملک کی خوش بیانی پر تو فریفتہ
ہوگئی مگر اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شخص پر دل آیا جو اس
طلسم مین بارادہ تاراجی آیا ہے بھلا یہ کاہیکو میرا کہنا قبول و منظور کریگا اور اپنے ارادے سے
باز آئیگا مگر دل سے مجبور تھی کبھی یہ بھی خیال آتا تھا کہ ایسا نہو خداوند کو یہ کیفیت معلوم ہو جائے
اور وہ مجھے جلا کر جہنم مین پھینکدین کبھی دل مین یہ خیال کرتی تھی کہ جب ایسا شجاع و دلیر میرے
یہان موجود ہے تو کسکی مجال ہے جو مجھے بنگاہ گرم دیکھ سکے کبھی یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند کو سب
طرح کے اختیار حاصل ہین مگر اس جوان کا کچھ نہ بنا سکے دیکھئے کیسے کیسے ساحرون کو قتل کیا
مرحلے بھی فتح کئے مگر اب تک اسکو کسی نے اسیر نہ کیا یہ سوچ سوچ کر ملکہ کبھی دل ہی دل مین خوش
ہوتی تھی کبھی رنجیدہ ہوتی تھی کبھی دل مین کہتی تھی اب یہ جوان میرا کہنا ضرور قبول کریگا اور اطاعت
خداوند آئینہ اندام کی کریگا کبھی یہ خیال آتا تھا کہ بھلا خداوند آئینہ اندام کی اطاعت اس سے
کیونکر ہوگی اسنے انکے مقابلہ کیا ہے انکی حقیقت ہی اسکے سامنے کیا ہے ملکہ جو اسی شش و پنج
کی وجہ سے خاموش ہوئی بدیع الملک نوجوان کو یہ گمان ہوا کہ شاید میری باتین اس نازنین
زہرہ جبین کے خلاف مزاج ہوئین یہ سوچ کے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے ملکہ عالم
تم خاموش کیون ہوگئین کیا میری باتین آپکی ناگوار خاطر ہوئین ملکہ نے کہا آپ کی باتین مجھے کیون
ناگوار ہوتین مگر کچھ ایسے خوف پیدا ہوئے جنکی وجہ سے مین خاموش ہوگئی بدیع الملک نے
فرمایا ملکہ ان باتون کو ظاہر کرو کیا خوف پیدا ہوئے ہین ملکہ نے کہا انکا پوشیدہ رہنا ہی اچھا ہے
انکو دریافت نہ فرمایئے ورنہ آپ کے مزاج کے خلاف ہونگی بدیع الملک نے کہا ملکہ ہرگز
تمھاری باتین میرے خلاف نہونگی تمنے میرے اوپر ایسا احسان کیا ہے جسکا عوض مین تمھارے ساتھ
نہین کرسکتا تمھاری باتین ہرگز میرے مزاج کے خلاف نہونگی تم ضرور بیان کرو ملکہ نے کہا اسوقت
ان باتون کا محل نہین ہے بدیع الملک نوجوان نے کہا اگر تمھین کچھ درکار ہے تو ممکن
ہوسکتا ہے مگر اب تمھین ضرور اپنی باتین بیان کرنا ہونگی ایسا ہو نہین سکتا کہ مین ان باتونکو سنون
ملکہ نے کہا مین کسی وقت عرض کردونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسوقت سے بہتر اور
کوئی دوسرا وقت ہاتھ نہ آئیگا جو کچھ کہنا ہے بیان کردو ملکہ نے کنیزون کو بہانہ سے ہٹا دیا صرف
دلنگار وزیرزادی کو اپنے پاس رہنے دیا جب کنیزون مین سے وہان کوئی باقی نرہا تو ملکہ نسیم سبزپوش
نے کہا مین اس طلسم کی رکن اعظم ہون اور بہت سی باتین اس طلسم مین میرے
سپرد ہین اور وہ اس قسم کی ہین جنکو سوائے میرے دوسرا شخص نہین جانتا ہے علاوہ اسکے
خیر سے والد نامدار اس طلسم کے ایک مرحلے کے حاکم ہین اور اسکے سیاہ و سفید کا

انھین اختیار ہے گو اور بھی ملک والد ماجد کی زیر حکومت ہین مگر سب سے بڑھ کے اسی مرحلے کا انتظام
انکی ذات سے ہوتا ہے اور میرے اعزا اس طلسم کے مرحلہ جات پر حاکم ہین مگر والد ماجد اُس مرحلے
کے حاکم ہین جو اشرف مراحل طلسم ہے اسکا جواب سوائے ایوان نہ طاق کے دوسرا نہین ہے
اس طلسم مین دو ہی ٹھکانے ہین جو محافظ طلسم مشہور ہین ایک مرحلہ ایوان ہوا دوسرا مرحلہ ایوان
نہ طاق کہ اُسکے نام سے مشہور ہے بدیع الملک نے کہا آپکو اگر میرا یہان لانا ناگوار ہو یا دشمنونکی
توہین کا سبب ہو تو مجکو آپ ہمراہ اپنے یہان نہ رکھین اور مین خود بھی یہان رہنا پسند نہین کرتا ملکہ نے
کہا اگر ہمین ایسا ہی منظور ہوتا تو ہم وہان سے آپکو کیون لاتے پہلے ہی خیال کرتے اب تو جو ہونے
والا تھا وہ ہوا مگر ایک عرض اب آپ کی خدمت مین یہ ہے کہ آپ اپنے اس ارادے
سے باز آئین اور میرے یہان براحت وآرام تشریف رکھین جو لوگ آپ کے ہمراہی چھوٹ
گئے ہین مین اُن سب کو یہان بلا دونگی جب تک آپکے مزاج مین آئے انھین یہان مہمان
رکھیے گا جب جی چاہے رخصت کر دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمنے وہ بات کہی جو
مجھ سے ہونا ممکن نہین اگر تمھین طلسم زیادہ عزیز ہے تو مین تمکو اجازت دیتا ہون کہ تم اپنے
ہاتھ سے میرا سر جدا کرو جب مجھ مین جان باقی نہ رہیگی تو مین اس طلسم کی تباہی کا ارادہ نکرونگا اور
جب تک میرے تن مین جان باقی رہیگی میرا یہ ارادہ نہ بدلیگا اور میرے قتل کرنے مین تمھارا
فائدہ یہ ہے اگر میرا سر آئینہ اندام نگار کے پاس بھیجو گی وہ بہت خوش ہوگا اسکے عوض
مین تمھارے عہدے بڑھانے کا عزت دیگا سب ساحران طلسم سے بڑھکے تمھاری قدر و منزلت
کریگا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین اُس عہدے کو لیکر کیا کرون اور اُس قدر و منزلت کی تمنا کیون
کرونگی کہ آپکے دشمنون کو اپنے ہاتھ سے قتل کرون سر خداوند کے پاس بھیجون آپ ایسے کلمات
زبان پر نہ لائیے بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکۂ عالم اسکو حسن کلام نہ جانو مین تمسے بہت سچ
کہتا ہون جو احسان تمنے میرے ساتھ کیا ہے یہ اسکا ایک ذرہ بھی نہین ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا
مین نے آپ کے ساتھ ذرا بھی احسان نہین کیا ہے آپ جو کچھ فرماتے ہین یہ سب میرے رنجیدہ ہونے کے
سبب ہین ایسے کلمات نہ فرمائیے اور باتین کیجیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ پہلے اِن خاص باتون
کو طے کر لو پھر اور باتین کیجائینگی ملکۂ عالم نے کہا مجکو ہر طرح آپ کی خوشی منظور ہے جو آپ فرمائین گے
مین بسر و چشم بجا لاؤنگی میرے واسطے جو ہوگا مین اُس تکلیف کو ہزار درجہ راحت سے بہتر جانونگی
بدیع الملک نے کہا ملکہ اس امر سے خاطر جمع رکھنا کسی کی مجال نہین جو تمھین تکلیف پہونچا سکے
ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شہریار اب میری ایک عرض اور ہے اگر اسکو قبول فرمائیے تو مین
عرض کرون اگر نہ قبول فرمائیے تو مین نہ عرض کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ عالم بیان کرو مین
تمھاری بات سنون اگر اسمین تمھارا فائدہ ہے تو مین بسر و چشم منظور کرونگا ملکہ نے کہا اے شہریار
آپ یہان تشریف رکھین ہر قسم کی راحت وآرام آپ کے واسطے یہان ممکن ہے جس کام کے
واسطے آپ طلسم مین تشریف لائے ہین مجھ سے فرمائین مین اُس کام کو انجام دون آپ کا کام بھی
ہو جائے اور طلسم بھی بچے بدیع الملک نوجوان نے کہا مین طلسم کو خالی اس امر کے واسطے

فخر کرتا ہون کہ آئینہ اندام مکار کو قتل کر دون اور صاحبقران زمان کو رہا کرکے لاؤن زمرد شانی اور
تورج بدرنگ حرامی کو بھی زیر تیغ کرکے خانۂ کعبہ صاحبقران زمان کے ہمراہ جاؤن ملکہ نے کہا
اے شہریار زمرد شانی کسکا نام ہے اور تورج کون ہے بدیع الملک نے ان دونون کی
کیفیت بیان کی پھر کل حال اپنا از ابتدا تا انتہا کہہ سنایا ملکہ نسیم سبز پوش کو بہت جگہ رونا آیا بہت جگہ
بدیع الملک کی جرأت سنکر دل خوش ہوا بہت مقام پر ملکہ کو تعجب ہوا کہ ایسے ایسے کام بشر سے
کیونکر ہوئے بدیع الملک نے اس ترکیب سے گفتگو کی کہ ملکہ کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا اور زرنگار
وزیرزادی کو بھی آئینہ اندام جادو کے نام سے نفرت ہوئی بدیع الملک نوجوان صبح تک ملکہ
سے باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر اجازت
ہو تو مین والدۂ نامدار کے سلام کو جاؤن بدیع الملک نامدار نے کہا اے ملکہ مین کسی طرح مانع نہین
مگر اے خدا جلد آنا اگر مناسب جانو زرنگار کو یہین چھوڑتی جاؤ تنہائی مین دل گھبرائیگا ملکہ نے کہا
اے زرنگار تم یہین رہو مجکو جانے دو زرنگار نے عرض کی آپ تشریف لیجائیے مین یہان حاضر ہون
غرض ملکہ نسیم سبز پوش بہ مجبوری بدیع الملک نامدار سے رخصت ہوئی لیکن زرنگار وزیرزادی شاہزادے
کے مزاج سے آگاہ ہو چلی تھی اور اسکے دل مین بھی اسلام کی خواہش پیدا ہوئی تھی اسنے
شاہزادۂ بدیع الملک سے ملکہ کے جانے کے بعد عرض کی اے شہریار آپکے اقبالمند ہونے مین
شک نہین ملکہ نسیم سبز پوش صاحب لوح ہے گو لوح اُنکے پاس نہین ہے مگر انکے اختیار مین ہے
بدیع الملک نے فرمایا اے زرنگار مجھے خوب اسکا حال معلوم ہے کہ ملکہ کے قبضۂ قدرت مین لوح طلسم
ہے زرنگار نے عرض کی اے شہریار کیا عجب ہے کہ ملکہ لوح دار تک آپ کو پہنچنے دین اور لوح اسی جگہ
منگا دین بدیع الملک نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے زرنگار نے عرض کی لوح دار کا مکان ایسی جگہ
واقع ہے کہ جہان کوئی جا نہین سکتا ہے اور لوح دار جادو واصل مین آئینہ اندام کی دختر ہے یہان کے
تمام ساحر یہ کہتے ہین کہ وہ آسمان پر رہتی ہے اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہے یہ بات تو غلط ہے مگر اسکے
مکان کی راہ بہت دشوار ہے ملکہ عالم سے رسم باہمی ایسا ہے کہ یہ وہان تک جا سکتی ہین اور لوح
انکے قبضہ مین آسکتی ہے بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا مالک ہے اگر اس طلسم کی فتح ہماری
قسمت مین ہے تو سب سامان درست ہو جائینگے ورنہ جو منظور الٰہی ہے وہ ضرور ہوگا زرنگار وزیرزادی
نے عرض کی اے شہریار والا تبار ایک بات مین البتہ تامل ہے کہ ملکۂ عالم آپکی جدائی کیونکر گوارا
کرینگی جو آپ طلسم کی فتح کو تشریف لے جائیے گا بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکہ نسیم کو جانتک
ہوسکے گا اپنے سے جدا نہ کرون گا ہان بعض مراحل کی نسبت جو خطرناک ہونگی تو مین مجبور ہون ورنہ
ملکہ میری ہمراہی سے ایک دم جدا نہونگی زرنگار نے عرض کی اے شہریار یہ کسطرح ممکن ہوگا والدین
ملکہ کے کیونکر اس امر کو منظور کرینگے کہ آپ ملکہ کو اپنے ہمراہ لیجائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا
جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی اس ذکر کرنے سے کیا مطلب زرنگار نے عرض کی اے شہریار
ملکہ نسیم سبز پوش اپنے والدین سے ایک پل جدا نہوتی تھین مگر مین نے اپنا اعتبار اس درجہ بڑھایا
ہے کہ وہ سب لوگ میرے سبب سے ملکہ کو اس باغ مین لانے دیتے مین جب بدیع الملک زرنگار کی

باتین کرتے رہے تھوڑے عرصہ مین ملکہ نسیم سبزپوش بھی آئین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
ملکہ تمنے بہت دیر لگائی اگر زرنگار یہان موجود نہ ہوتین تو مین بہت گھبراتا ملکہ نے عرض کی اے شہریار
اسوقت والد نامدار سے کچھ ضروری باتین کرنا تھین انہین کے نسبت کچھ بیان کر رہی تھی پھر
بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ میرے ہمراہی جو شکار کے واسطے میرے ساتھ آئے تھے میرے
گم ہو جانے سے نہین معلوم انکی کیا کیفیت ہوگی وہ بھی سب آوارہ دشت ادبار ہوگئے ہونگے
انکا پتہ ملنا بہت مشکل ہے ملکہ نے کہا اے شہریار آپ خاطر شریف جمع رکھین مین سب کا پتہ لگا دونگی
مگر ابھی چندے صبر فرمایئے بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ ایسی بات ہے جسکی نسبت صبر کرنا اچھا
نہین ہے ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین آج ہی ساحرون کو روانہ کرتی ہون وہ سب
جنگلون مین تلاش کرینگے بدیع الملک نوجوان خاموش ہو رہے ملکہ نے ساحر جنگلون مین
روانہ کیے سب سے تاکید کردی کہ جسکو جنگل مین آوارہ دیکھو اسکو لے آؤ ساحر روانہ ہوئے
کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن لوگون کی عرض کیجاتی ہی کہ جو برائے تلاش بدیع الملک نکلے تھے

پہلے سومنات جادو ایک ہفتہ کامل پریشان رہکر اپنے لشکر مین واپس آیا اسکے دو روز کے
بعد فرجام جادو بھی واپس آیا سومنات جادو سے کہا کہ مین نے شاہزادے کو بہت تلاش
کیا مگر کہین پتہ نہ پایا سومنات جادو نے جواب دیا کہ مین نے بھی جستجو کی لیکن کہین نام ونشان
تک نہ ملا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ قنداب جادو بھی آیا سومنات جادو نے کہا اے قنداب جادو
تمنے کہان کہان تلاش کیا ہے قنداب جادو نے کہا مین نے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا واپس آیا
قرطاس جادو نے بھی کہا کہ مین نے بھی شہریار کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا سومنات
جادو نے کہا ابھی تک خواجہ عمرو تشریف نہین لائے ہین یقین کامل ہے کہ وہ پتہ لگا کے آئینگے
قنداب جادو نے کہا سوائے خواجہ عمرو کے دوسرے کا کام نہین ہے جو آقائے نامدار کا پتہ
لگائے سومنات جادو نے کہا ابھی تک یہ نہین معلوم کہ خواجہ عمرو کس سمت تشریف
لے گئے ہین قنداب جادو نے ہر ایک سے دریافت کیا تم کس طرف گئے تھے ہر ایک نے بتایا
کہ ہم اسطرف گئے تھے چارون سمت کے نام سب نے بتائے سومنات جادو نے کہا خواجہ عمرو
ہر ایک طرف جائینگے اور پتہ لگائینگے مناسب وقت یہ ہے کہ انکی خبر کو چلنا چاہیے قنداب
جادو نے کہا ہم لوگ موجود ہین پھر سب ساحران نامی خواجہ عمرو اور بدیع الملک نامدار کی
تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو برائے تلاش بدیع الملک نامدار روانہ ہوئے دو روز تک بدیع الملک نوجوان کو
تلاش کرتے رہے تیسرے روز خواجہ عمرو ایک صحرا مین پہونچے دیکھا سُم اسپ کے نشان

زمین پر بنے ہین خواجہ عمرو نے اُن نشانات کو خیال کرنا شروع کیا اُسی کے پتہ سے چلے تھوڑی
دیر مین ایک صحرا اور ملا اُسکا رنگ دوسرا پایا دیکھا ایک مقام پر چند لاشین پڑی ہین خواجہ عمرو
وہان ٹھہر گئے دیکھا ایک آہو صاف کیا ہوا پڑا ہے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ بدیع الملک
نامدار اسطرف آئے اور اس آہو کی وجہ سے فساد ہوا شاہزادے نے اتنے ساحرون کو قتل کیا
نہین معلوم قتل کرکے کسطرف گئے خواجہ عمرو یہ سوچ رہے تھے کہ نشان نعل اسپ اور دور
تک دکھائی دیے خواجہ عمرو کو یقین کامل ہوا کہ بدیع الملک نامدار اسطرف ضرور گئے ہین
خواجہ عمرو اُسطرف روانہ ہوئے قریب شام اور ایک صحرا مین پہونچے وہان کی فضا خواجہ عمرو کو بہت
پسند آئی بہار و نظرت نعل اسپ کے نشان بھی پائے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ گھوڑا یہان تک آیا ہے کیا
عجب ہے جو اسی صحرا مین بدیع الملک نامدار سے ملاقات ہو جائے یہ سوچ کے خواجہ عمرو چارون طرف
اس صحرا مین پھرنے لگے ایک درخت کے نیچے خواجہ عمرو نے خون پڑا دیکھا اُسکے قریب آئے دیکھا خنجر
بدیع الملک نامدار درخت کے نیچے پڑا ہے خواجہ عمرو نے اُس خنجر کو اُٹھا لیا خیال کیا کہ شاید کہین
بدیع الملک نامدار وہان پر زخمی ہوئے ہین اور گھوڑا اُسے نکالا ہے مگر وہان سے آگے نشان نعل
اسپ بھی نہ دیکھے خواجہ عمرو کو بہت افسوس ہوا خیال کیا نہین معلوم کون اس یکتاے میدان بہادر کو
اُٹھا لیگیا کیا ہوا جو پتہ نہین معلوم ہوتا ہے خواجہ عمرو افسوس مین بیٹھے تھے کہ ایک ساحر سامنے
سے آیا ایک چشمہ کے قریب بیٹھ گیا منہ ہاتھ دھونے لگا خواجہ عمرو اُس ساحر کے قریب آئے کہا
کیون بھائی تم اس صحرا مین کیون آئے اور اس چشمہ پر بغیر ہماری اجازت کے تمنے ہاتھ کیون دھوئے
ساحر نے کہا اے شخص ہمین تیری اجازت کی کیا ضرورت ہے یہ سب زمین ہمارے سلطان کی ہے
دوسرے کی عملداری نہین یہان کا ہمین سب طرح اختیار ہے جو ہمارا جی چاہتا ہے کرتے ہین
خواجہ عمرو نے کہا بھائی مین بھی جانتا ہون کہ یہ تمھارے بادشاہ کی عملداری مین ہے مگر مین تمھارے
اچھے کیواسطے کہتا ہون میرا کوئی نفع نہین اگر تم مجھ سے اجازت لے لیتے تو یہ پانی تمھین نقصان نہ پہونچاتا
اور اب تمھارے حق مین تاثیر سم پیدا کریگا ساحر نے کہا اے شخص کچھ دیوانہ ہے مین ہزارون مرتبہ اس
صحرا مین آیا اس چشمہ سے سیراب ہوا آج تک مجکو اس آب صاف نے نقصان نہ پہونچایا اب مین
یہ خوف کیونکر کرون کہ یہ پانی مجھے نقصان کریگا خواجہ عمرو نے جواب دیا بھائی اور زمانے کا ذکر
جانے دو کل خداوند آئینہ اندام جادو اسطرف تشریف لائے تھے اُنھین یہ چشمہ بہت اچھا معلوم
ہوا خداوند نے اس چشمہ سے پانی پیا ہاتھ منہ دھو کر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہم تجھے اس چشمے کی
حفاظت کیواسطے چھوڑتے ہین خبردار کسی کو پانی اس چشمہ سے نہ پینے دینا اگر کوئی ایسا ہی ساحر
اس طرف آئے اور پیاس کی شدت سے قریب ہلاکت ہو تو اپنے ہاتھ سے کسی ظرف مین پانی
بھر کے دیدینا اگر تجھے یقین نہین تو مین ایک سند خداوند آئینہ اندام جادو کی تجھے دکھاتا ہون ساحر نے
جو یہ کیفیت سُنی ڈر گیا کہا بھائی مجھے یہ کیفیت بالکل معلوم نہ تھی معاف فرمایئے گا اب آپ مجھے اجازت
مرحمت فرمائین خواجہ عمرو نے کہا اجازت دینا کتنی بڑی بات ہے مگر مجھے یہ خوف ہے کہ خداوند مجھ
اور تجھ پر اپنا عتاب نہ نازل کرین جو ہم تم دونون اسی صحرا مین مبتلاے بلا ہو جائین ساحر سنتے

کہا مین خداوند سے توبہ کرتا ہون آپ بھی توبہ کرین آیندہ ایسی حرکت نہ ہوگی خواجہ عمرو نے دیکھا اب
اسیر تاثیر کلام ہوگئی کہا بھائی تو بھی توبہ کر اور مین بھی توبہ کرتا ہون اُس ساحر نے بھی توبہ کی اور خواجہ
نے بھی توبہ کی جب توبہ سے فراغت پائی خواجہ عمرو نے کہا کیون بھائی تو اس صحرا مین کیون آیا ہے
ساحر نے کہا مین ایک ضرورت سے آیا ہون کہ ہماری ملکۂ عالم نسیم سبزپوش دختر ہموم جادو واس
ہوا سے ایک شخص کو گرفتار کرے گئی ہین اُسکے ہمراہیون کی مجھے تلاش ہے جب کی صورت کا پتہ ملکۂ عالم
نے مجھے بتا دیا ہے اُس شخص اسیر کی نسبت گو مجھ سے منع کر دیا ہے کہ کسی سے ابھی اس امر کا ذکر نہ کرنا مگر
مین نے تجھسے ذکر کر دیا شاید اُس شخص پر طلسم کشا کا اطلاق ہے خواجہ عمرو نے جو یہ بات سُنی
کان کھڑے کیے سب باتین وہان کی اُس ساحر سے دریافت کین راستہ بھی پوچھا جملہ امور دریافت
کرکے خواجہ عمرو نے کہا بھائی اپنا نام بھی بتا دے شاید کبھی تیرے شہر مین آنا ہو تو کس نام سے
تجھے دریافت کرون ساحر نے کہا محمول جادو میرا نام ہے ملکہ نسیم سبزپوش کے باغ مین رہتا ہون
یہ باتین کرتے کرتے خواجہ عمرو نے کہا بھائی تو جن لوگون کی تلاش مین نکلا ہے دیکھ شاید سامنے
سے آتے ہین ساحر اُس طرف مخاطب ہوا خواجہ عمرو نے جلدی کمند اُسکے گلے مین ڈال دیئے ساحر
ارے کہکر پلٹا خواجہ عمرو نے حباب بیہوشی مار کر بیہوش کیا اُس ساحر کی صورت بنکر تیار ہوئے
اسکو زنبیل مین رکھ لیا پتے تو سب دریافت کر ہی چکے تھے کل کیفیت وہان کے جانے کی بھی
ساحر نے بیان کر دی تھی خواجہ عمرو بصورت محمول روانہ ہوئے راہ طے کر کے قریب شام باغ
ملکہ نسیم سبزپوش کے قریب پہونچے در باغ پر آئے جسطرح محمول جادو نے کہا تھا کہ مین جا کر محلدار کو
بلاتا ہون اُس سے جو کچھ باتین کہنا ہوتی ہین بیان کر دیتا ہون مہری ملکہ سے جا کر کہتی ہے وہان سے
پھر حکم ہوتا ہے اسی طرح خواجہ عمرو بھی بصورت محمول جادو وہان گئے محلدار کو بلایا جب محلدار آئی
محمول نقلی نے کہا محلدار ملکۂ عالم نے مجھے جن لوگون کی تلاش کو بھیجا تھا مین نے سب جگہ تلاش کیا دو چار کا
پتہ لگا باقی لوگ نہین ملے مگر جن لوگون سے ملاقات ہوئی اُنھون نے یہ بات ظاہر کی کہ ہم خود شاہزادہ
کو تلاش کر رہے ہین مین اُنکے سحر مین زیادہ نہ تھا جو اُنھین گرفتار کر لاتا اُس جوان کا پتہ بتانا
مناسب نہ جانا اس سبب سے یہان واپس آیا اب ملکۂ عالم جو کچھ حکم فرمائین مین بسر و چشم بجا لاؤن
محلدار یہ خبر لیکر اندر آئی ملکہ اسوقت بدیع الملک کے پاس بیٹھی تھی کہ محلدار نے آنکے سلام
کیا پھر عرض کی اے ملکۂ عالم محمول جادو آیا ہے عرض کرتا ہے کہ مین نے دو چار ساحرون کو دیکھا
کہ شاہزادے کو تلاش کر رہے تھے مگر اُنپر اس راز کا افشا کرنا اچھا نہ جانا اور اُنکے سحر مین اپنے تئین
زیادہ نہ جانا جو اُنھین اُٹھا لاتا مجبور ہو گیا اب جو کچھ آپ حکم فرمائین وہ کیا جائے ملکہ نے کہا
اُس سے کہہ دو کہ اُن ساحرون سے جا کر اس راز کو افشا کر دے اور کسی سے بیان نہ کرے
محلدار نے عرض کی اُنکے یہان لانے کی بابت کیا ارشاد ہے ملکہ نے کہا جب اُنھین اپنے ہمراہ لاسکے
اور باغ سے قریب پہونچے اُن لوگون کو وہین ٹھہرا کے مجکو اطلاع دے مین جو مناسب جانونگی
انتظام کرونگی محلدار باہر آئی محمول جادو کو بلایا محمول جادو آیا کہا ملکۂ عالم فرماتی ہین کہ اُن
ساحرون سے اس راز کو بیان کرنا کہ تمھارے آقا اس باغ مین ہین وہان چلو اُنھین اپنے

ہمراہ سے آئیگا جب قریب باغ پہونچا اُن لوگون کو وہین ٹھہرایا یہان آکر اطلاع دینا جیسا مناسب ہوگا انتظام کر لیا جائیگا مگر اور کسی سے اِس بات کا ذکر نہ کرنا محمول نقّی نے باتون مین لگا کے محلدار کو بھی بیہوش کیا آپ محلدار کی صورت بنا اُسکو زنبیل مین داخل کیا باغ کے اندر آیا جہان ملکہ نسیم مقیم تھین وہان پہونچکر مجیر ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا اے محلدار گئے محمول جادو سے کہدیا محلدار نقّی نے عرض کی واری مین نے اُس سے کہا وہ گیا ہے اُن سب لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آئیگا ملکہ نے کہا محلدار اِس راز کو جانتا ہے ممکن ہو پوشیدہ رکھنا سوا سے تمہارے اور محمول جادو کے دوسرا نہ جانے محلدار نقّی نے کہا واری آپ کے فرمانے پر کچھ موقوف نہین ہے مجکو خود اِس امر کا خیال ہے چاہے جان جاتی رہے مگر آپ کی بات زبان سے نہ نکلے گی ملکہ نسیم سبز پوش بہت خوش ہوئی محلدار نقّی وہان سے اُٹھکر کنیزون مین آئی ایک کنیز کہ شاداب اُسکا نام تھا اور ملکہ کی تمام کنیزون مین زیادہ تیز تھی محلدار نقّی نے اُس سے کہا اے شاداب اِس باغ مین ایک درخت مین نے آج بنیاد دیکھا پھول اُسکے عجیب طرح کی خوشبو دیتے ہین مگر تمیز نہوئی کہ وہ درخت کا ہے کا ہے اگر تو چلکر مجھے اُس درخت کا نام بتا دے تو مین بھی پہچان جاؤن شاید کہین اِس قسم کی بات ہو اور کوئی مجھسے اُس درخت کا نام پوچھے تو مین بتانے مین نہ رکون شاداب نے کہا بی محلدار تم روز ایک نئی بات پوچھا کرتی ہو مین تمہین کیا کیا بتایا کرون محلدار نقّی نے اُسکی منت کی شاداب کنیز اُٹھکر محلدار نقّی کے ہمراہ چلی محلدار نقّی اُسکو کنج باغ مین لائی چارون طرف دیکھکر کہا وہ درخت یہین تھا مگر اسوقت پتہ نہین ملتا ہے مین نے اُسکا پھول توڑکر اپنے پاس رکھا ہے وہ تجھے دکھاتی ہون یہ کہکے ایک پھول نکالا شاداب کنیز کو دیا شاداب نے اُس پھول کو سونگھا سونگھتے ہی بیہوش ہوئی محلدار نقّی نے اُسکو داخل زنبیل کیا اور اُسکے کپڑے اُتار کے خود پہنے اُسی کی صورت بنکر ہنستے ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش کے سامنے آئی عرض کی واری آپکی محلدار بھی بالکل ناسمجھ ہین باغ مین بیلے کے پھول کھلے تھے محلدار صاحب اُن پھولون کو نہ پہچان سکین مجھے لیگئین ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب تو ہر وقت ایسی ہی باتین بنایا کرتی ہے بھلا محلدار اُنکا سن اسّی برس کا ہے اور وہ بیلے کا پھول نہ پہچان سکین یہ بات بالکل خلاف ہے شاداب نے عرض کی واری آپ میرے عرض کرنے کو خلاف تصور فرماتی ہین محلدار کو بلا کے تحقیق فرما لیجیے گا ملکہ نے کہا مین محلدار سے ایسی باتین نہین دریافت کرتی تمہین دل لگی شاداب نقّی نے عرض کی بہت بہتر اگر یہ جھوٹ بھی تھا تو آپکے دل خوش کرنے کو عرض کیا گیا اسمین کیا بُرائی ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین ایسی باتون سے خوش نہین ہوتی اور تیری باتین ہمیشہ ایسی ہی رہتی ہین شاداب نقّی نے عرض کی آپ تو سوا سے زرنگار جادو کی باتونکے دوسرے کی باتون سے بالکل آزردہ ہوتی ہین ہان اگر یہ کوئی بات بُری بھی کہین تو آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہین زرنگار نے جو یہ بات سُنی کہا اے شاداب اب تیری زبان بہت تیز ہو گئی ہے آدمی کو دیکھکر بات نہین کرتی ہے شاداب نقّی نے کہا ہان آپ کو تو میری بات ملکہ عالم سے بڑھکے ناگوار ہوگی آپ وزیر زادی ہین آپ کا رتبہ سب سے زیادہ ہے میرے واسطے یہ حکم ہوتا ہے کہ آدمی کو دیکھکر بات کیا کر خدا معاف جو میری بصارت مین اسوقت فرق تھا وزیر زادی

پر آدمی کا امتحان کرکے ایک بات لی اب کبھی خدمت مین کوئی بات نہ عرض کرونگی زرنگار کو یہ بات
اور زیادہ خلاف ہوئی ملکہ کی طرف مخاطب ہوکے کہا ملکۂ عالم آپ شاداب کو منع کرین آپنے
اسکو بہت گستاخ کر دیا ہے اسنے اسوقت مجکو ایسا جواب دیا کہ میرے دل پر چوٹ لگی اگر یہ آپ کی کنیز
نہوتی تو مین ضرور اسوقت اسکو سزاے معقول دیتی ملکہ نے فرمایا اے زرنگار مین ان معاملہ مین مطلق
دخل نہ دونگی تملوگون کو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے جو اسقدر شاداب کو تیز پایا کہا اے
شاداب آئندہ ایسی باتین زرنگار سے نہ کرنا وہ خود بھی کہہ چکی ہین کہ آدمی کو دیکھکر بات کیجاتی ہے
یہ وزیرزادی ہین انکو ونسان نہ تصور کرنا شاداب نے کہا اے شہریار کنیز بھی تو یہی عرض کر رہی
ہے یہی بات پر تو میری فریاد ملکۂ عالم سے کی تھی انھون نے بھی کچھ جواب ندیا اگر ملکۂ عالم کچھ فرماتین
یہی اُنسے بھی کہا جاتا کہ آدمی کو دیکھکے بات کیا کیجیے ملکہ نے کہا اے شاداب زرنگار کو تو کہہ چکی
اب میری طرف بھی رمز و کنایہ مین باتین کرنے لگی ہین نے اسوقت جوتیان کھانے سے جو بچا یا تو یہ سمجھین
کہ تمہاری بات کو اچھا جانا خبردار جو تو نے کبھی زرنگار سے کوئی بیہودہ بات کی اور اگر کبھی دنگی مین میرا نام
لیگی تو سزا پائیگی شاداب بدیع الملک کی طرف متوجہ ہوئی عرض کی اے شہریار میری شکایت
بی زرنگار نے ملکۂ عالم سے کی تھی اب مین دونون کی شکایت آپ سے کرتی ہون کہ مجھے زبردستی
جھڑکی پڑ رہی ہے بدیع الملک اسکی تیزی پر متحیر ہوئے کہا اے شاداب تو بہت تیز ہے بلا کی باتین بتانا
مجھے آتی ہین شاداب نے کہا حضور اب مین اپنا منہ سی لونگی یہی باتین تھین آپ قدر فرماتے ہین مجھے
جھڑکی کھلواتی ہین بدیع الملک نامدار اسکی باتین سنکر بہت خوش ہوئے ملکۂ عالم اُس وقت
گو شاداب سے رنجیدہ ہوگئی تھین بدیع الملک نوجوان نے کہا اے ملکہ شاداب کی خطا معاف
کرو تمہاری سب کنیزون مین یہی لائق ہے صحبت کی زینت اسی کے سبب سے ہے تمہارے یہان
کسی کو بات کرنے کا سلیقہ نہین ہے مگر شاداب بہت تیز طبیعت حاضر جواب ہے تمہین اسکی قدر
کرنا چاہیے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا اے شہریار اُسنے آپکی تعریف جو کی آپ اُس سے خوش
ہوگئے ابھی آپ نے اُسکی حرکتین نہین دیکھی ہین زرنگار نے کہا اے شہریار اسکی بعض باتین بہت
نامناسب ہین اکثر ملکۂ عالم نے منع کیا مگر یہ نہین سمجھتی ہے شاداب نے کہا اے شہریار جو کچھ وزیرزادی
صاحبہ ارشاد کرتی ہین بہت درست ہے میری جملہ باتین ایسی ہی ہین جو سب کے خلاف ہون اور
انکے سب کام پسند خلایق ہین زرنگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب آپ اسکو
منع کیجیے یا بیگے قائل کیجیے اسکی بھی اتنی مجال ہے کہ مجھ سے ایسی باتین کرے بدیع الملک نے
شاداب تقلی کی طرف دیکھکر فرمایا اے شاداب تمہین نہین لازم ہے کہ تم وزیرزادی سے اس
طرح کی گفتگو کرو شاداب تقلی نے عرض کی اے شہریار اب آپ ہی ارشاد فرمائین کہ وزیرزادی
صاحبہ اور ہم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین اگر ملکۂ عالم ابھی وزیرزادی سے آزردہ ہو جائین
تو مجھسے بدتر انکی حالت بنائین اُسوقت انکو یہ رتبہ کہان ملے زرنگار نے جو یہ سنا آگ ہوگئی کہا
اے شہریار آپکو خود منظور ہے کہ یہ مجھسے بڑ جائے اگر آپ منع کر دین تو اسکی مجال نہین ہے جو
کوئی بات منہ سے نکال سکے شاداب تقلی نے کہا بی زرنگار صاحب زبان سنبھال کے بات کیجیے جو

آپ سے بات کرے اُسکو جواب دیجیے مین شاہزادۂ عالم سے باتین کرتی ہون آپ کو میری باتون مین دخل دینے سے کیا ضرورت ہے جو میرے مزاج مین آتا ہے کہتی ہون جو آپ کا جی چاہے جب مین اپنی تقریر ختم کرچکون اُسوقت کہہ لیجیے گا شاداب نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نوجوان دیرے سمجھے ہوئے تھے کہ ضرور کوئی بھید ہے یہ شاداب کی تیز زبانی خالی از علت نہین ہے مگر اس بات کو سنکر یقین کامل ہوگیا لیکن خاموش رہے زرنگار کو پھر تاب نرہی بدیع الملک نامدار سے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہے آپکو شاداب کی خاطر منظور ہے اور مجھے ذلیل کرنا منظور ہے شاداب نقلی نے کہا بی زرنگار صاحب آپ اسی تہذیب پر دعوے وزارت کرتی ہین مین آپ سے ایک بار عرض کرچکی کہ جب تک مین شہزادۂ عالم سے اپنی کیفیت عرض نہ کرلون اور جو جو باتین مجھے کہنا ہین وہ ختم نہولین آپ کچھ نفرمایئن مگر آپ کو ذرا خیال نہین ہوتا مین پھر آپ سے عرض کرتی ہون اگر آپ نے اب میری بات مین دخل دیا تو مین بھی جو جی چاہیگا کہونگی زرنگار آبدیدہ ہوکر ملکہ نسیم سبز پوش کا منہ دیکھنے لگی ملکہ نسیم سبز پوش نے جو زرنگار کو آبدیدہ پایا شاداب کی طرف غصہ سے دیکھکر کہا اے شاداب مین نے جو خاموشی اختیار کی تجکو بدزبانی کرنے کا موقع ملا اگر اپنی خیریت چاہتی ہے تو خاموش رہ ورنہ ابھی تجھے تعزیر معقول دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکہ عالم آپ بھی اپنی وزیرزادی کی طرفداری کرنے لگین آپ کو ایسا نہین چاہیے مین بھی تو آپ ہی کی نمکخوار ہون آپ کو لازم ہے کہ میری طرف سے بھی کچھ کہیے وزیرزادی صاحبہ کو خاموش کردیجیے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب تو اسوقت اپنی زندگی سے بیزار ہے دیکھ مین ابھی اسکا انتقام کرتی ہون یہ کہکے ملکہ نے اور کنیزونکو بلایا جب سب کنیزین حاضر ہوئین ملکہ نے کہا جاکر جلاد سے کہو کہ ذرا یہان آئین میری دو باتین قینچی سے کاٹی جائین مین ابھی اسکو سزائے معقول دیتی ہون جب اسپر تازیانے پڑینگے تو راضی ہوگی شاداب نقلی نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین آپ سے پناہ مانگتی ہون اگر آپ چاہین گے تو میری جان بچیگی بدیع الملک نے مسکراکے فرمایا اے شاداب تو اپنی بدزبانی سے باز نہین آتی ہے شاداب نے عرض کی اے شہریار اب مین ایسی بات زبان سے نہ نکالونگی جو ملکہ عالم کو ناگوار خاطر ہوگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ شاداب عذر کرتی ہے تمھین لازم ہے کہ اسکی خطا معاف کردو مین اسکی سعی تمسے کرتا ہون ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ نے اسوقت مجکو مجبور کردیا ورنہ مین اسوقت اسکو سزائے معقول دلاتی مگر اب اس شرط سے اسکی عفو تقصیر کردونگی کہ یہ زرنگار سے بھی اپنی خطا معاف کرائے ورنہ مجھے زرنگار کے صدمہ سے صدمہ ہوگا بدیع الملک نامدار نے شاداب کی طرف دیکھا شاداب نے کہا اے شہریار زرنگار بھی ملکہ عالم کی نمکخوار ہین اور مین بھی انھین کی نمکخوار ہون اگر آپسمین کوئی بحث ہوگئی تو اُسکے واسطے عفو تقصیر کرانے کی کیا ضرورت ہے جب زرنگار کو مجھسے کوئی کام ہوگا خود ملاپ کرلینگی ملکہ عالم کو زرنگار کے رنج کا خیال ہے اور میری ذلت کا پاس مطلق نہین ہے ہرگز ہرگز مین زرنگار کے آگے ہاتھ نہ جوڑونگی آپ ہی کیون نہو بدیع الملک نامدار نے کہا اے شاداب تم اور زرنگار مرتبہ مین برابر نہین ہو کیونکہ وہ وزیرزادی ہین تم کنیز ہو وہ ملکہ کے برابر بیٹھتی ہین تمھین پائین فرش جگہ ملتی ہے وہ ملکہ کی

رازدار ہیں تم بے اجازت ملکہ بات تک نہیں کر سکتیں شاداب نے عرض کی اے شہریار اب اس باب مین کچھ نہ فرمایئے ورنہ پھر ملکہ عالم کو غصہ آئیگا اور پھر مجلس ارصاحب طلب ہونگی آپ کو پھر تکلیف ہوگی آخر مین پھر ویسے ہی باتین نکلین گی یہ دور تسلسل کبھی ختم نہ ہوگا اس سے بہتر یہی کہ آپ ملکہ عالم کو سمجھا دیجئے کہ وہ میری خطا معاف کرین اور زر نگار کے سامنے مجھے منت نہ کرائین بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ اسوقت مین شاداب کی باتون سے خوش ہوا تھا اور اُسنے مجھ سے پناہ طلب کی تم اُسکی خطا معاف کر دو مین اور وقت اُسکو سمجھا کے زر نگار سے بھی صفائی کرا دونگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپ کا ارشاد بجالانے مین مجھے کوئی عذر نہین ہے مین اسوقت اسکی خطا معاف کیے دیتی ہون مگر آپ دوسرے وقت زر نگار سے ضرور صفائی کرا دیجے گا ورنہ زر نگار کو صدمہ رہیگا بدیع الملک نامدار نے وعدہ فرمایا ملکہ نے شاداب نقلی کی خطا معاف کی زر نگار نے جو یہ کیفیت دیکھی حقیقت ہو کر آبدیدہ ہوئی ملکہ نے لاکھ سمجھایا مگر زر نگار کا رنج دفع نہوا اسی بحث مین شام ہوگئی ملکہ نے سامان جشن کا حکم دن ہی سے دیدیا تھا شام ہوتے ہی تیاریان ہونے لگین تھوڑی دیر مین روشنی ہوگئی گائین بھی حاضر ہوئین ساقی بچیان بھی کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی لیکر حاضر محفل ہوئین شاداب نے ملکہ سے عرض کی اے ملکہ عالم اگر حکم ہو تو آج کنیز کچھ گا کے حضور کی طبیعت بہلائے ملکہ نے کہا اے شاداب تو نے پھر دل لگی شروع کی مین نے ایکبار شہریار کی خاطر سے تجھے چھوڑ دیا مگر تو پھر اپنی باتون سے باز نہین آتی ہے ابکی مرتبہ مین کسی کا کہنا نہ مانونگی شاداب نے عرض کی ملکہ عالم مین نے خلاف تو کچھ نہین عرض کیا یہ کیا بڑی بات ہے کہ مین آپ کا دل بہلاؤن تھوڑی دیر گا ناسناؤن ملکہ نے کہا آج تک تجھے مین نے گاتے نہین سنا شاداب نقلی نے عرض کی آج امتحان فرمایئے دیکھیے میرا دعوے غلط تو نہین ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب اگر تو نے دعوے غلط کی ہوگی تو مین تجھے سزائے سخت دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکہ عالم اگر میرا دعوے غلط ہے تو مین نے اپنا خون سرکار کو معاف کیا ورنہ بی زر نگار کو پھر حکم فرمایئے گا کہ یہ مجھ سے رنجیدہ نہین انکا رنج مجھ برا معلوم ہوتا ہے ملکہ نے کہا مین زر نگار سے صفائی کرا دونگی شاداب نقلی نے سازندون کو اشارہ کیا کہ ساز درست کرو سازندون نے اُسی وقت ساز درست کرنا شروع کیے جب ساز مل چکے شاداب نے یہ غزل شروع کی

جو دل کے زخم مین ناسور کوئی پڑ جائے
پھر آئین یہان جو نہ اُسکے نکالنے کی راہ ملے
یہ کہتے ہین شکر تری گلی کے فقیر
دوائے درد محبت خدا کی راہ ملے
جنون مین قیس سے ہم یون بڑھ جاوے
تو سر تو ٹکے نکلنے کی خوب راہ ملے
اگر نکالین وہ اپنی کمر سے کھینچ کے تیغ
بنائین بھیک کا کاسہ جو تاج شاہ ملے
جہ ذوق مین دل گم شدہ ملا مجھے یون
کہ بادشاہ سے جسطرح بادشاہ ملے
وہ گھر پہ غیر کے جاتے ہین جب حلق
نہ بھٹکون پھر مجھے سیدھی عدم کی راہ ملے
وہ جیسے آئین تو دین یہ مریض پھر صدا
کہ جیسے حضرت یوسف میان چاہ ملے
بتون کے در پہ مری لاش رکھکے بہادو
زمین تھوڑی سی اسکو خدا کی راہ ملے۔

شاداب نقلی نے اس خوش الحانی سے اس غزل کو تمام کیا کہ ملکہ نسیم سبز پوش اور زر نگار ہمہ تن محو ہو گئین جب شاداب خاموش ہوئی تو ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اُسنے شاداب خدا کے واسطے ابھی خاموش نہو اور کوئی چیز شروع کر شاداب نقلی نے کہا ملکہ عالم جب تک آپ ایفائے وعدہ نفرمایئے گا مین

دوسری چیز شروع نہ کرونگی ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب مین نے کیا وعدہ کیا تھا مجھے اسوقت کچھ یاد نہین ہے شاداب لعلی نے عرض کی آپ نے فرمایا تھا کہ مین زرنگار سے بے منت صفائی کرادونگی ملکہ ہنوز زرنگار کی طرف مخاطب نہوئی تھی کہ زرنگار نے کہا اے شاداب مین تجھ سے آزردہ نہین مگر برائے خدا خاموش نہ رہو دوسری چیز شروع کر شاداب لعلی نے کہا ابھی مجھے آپکے فرمانیکا یقین نہین آیا ہے جب تک آپ مجھے گلے سے نہ لگائنگی مین یہی سمجھونگی کہ آپ آزردہ ہین زرنگار جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھی شاداب لعلی کے قریب آئی شاداب کو گلے سے لگایا کہا اے شاداب تعجب کی بات ہے کہ تمکو خدا نے یہ کمال عطا فرمایا اور آج تک تم نے ہملوگون سے پوشیدہ رکھا پھر شاداب لعلی نے کہا وزیرزادی صاحب مین اس کا قصہ آپ سے کسی وقت عرض کرونگی شاداب کی جو کیفیت بدیع الملک نے دیکھی اُس سے آنکھ ملاتے ہی شاہزادے کو ہنسی آئی زرنگار کی نگاہ جو بدیع الملک نامدار پر پڑی شاہزادے کو تبسم پایا ملکہ کو اشارے سے دکھایا ملکہ نسیم نے بھی بدیع الملک نامدار کو شاداب سے ہنستے دیکھا بہت ناگوار ہوا مگر فرط ادب سے خاموش رہی ضبط جو کیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ کو جو آبدیدہ پایا خیال کیا کہ گانے کے اثر سے ملکہ آبدیدہ ہوئی ہین ورنہ یہ کوئی محل رنج نہین یہ سوچ کے خاموش ہو رہے شاداب نے پھر غزل شروع کی مگر ملکہ نے فرط الم سے شاداب کی طرف توجہ نہ کی تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا کنیزین محفل سے اُٹھین اپنے اپنے ٹھکانون پر گئین بدیع الملک اور ملکہ نسیم سبز پوش اور زرنگار وزیرزادی وہان رہے جب بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ اب کنیزین بھی یہان نہین ہین ملکہ نسیم سبز پوش کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا ملکۂ عالم رات زیادہ گئی ہے مناسب ہے کہ سونے کا سامان کرو کہ مجھے یہان دو ایک روز ٹھہرنا ہے نہین معلوم لشکر کی کیا حالت ہے سب سردار میرے کس حال مین ہین اب مجھے یہان ٹھہرنا بہت ہی بار ہے تمھارے سبب سے اسقدر عرصہ بھی ہوگیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر ہی عرض کردی تھی کہ مین انشاءاللہ کل سب انتظام درست کردونگی جب تک آپ کے پاس لوح ہوگی اُسوقت تک آپ مکر سے ساحران طلسم کے محفوظ رہینگے بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے اس امر کا اصلا خوف نہین ہر وقت مین خدا ہمارا شریک حال ہے اُسی کی مدد کا بھروسا ہے آج تک اسی نے ہر حال مین ہماری مدد کی جو بلا سامنے آئی وہ رد کی ملکہ نسیم سبز پوش نے عرض کی پھر آپ کیون دیر لگائین برائے آرام مسہری پر تشریف لیجائین زرنگار سے کہا اے زرنگار تو بھی جا زرنگار نے کہا ملکۂ عالم آپ تشریف لیجائین کنیز کو ابھی کیا تعجیل ہے بدیع الملک نے جو خیال کیا تو ملکہ کے چہرے پر رنج کے آثار پائے شاہزادے نے کہا ملکہ خیر تو ہے مین دیر سے تمھاری کیفیت ایسی دیکھ رہا ہون جو بالکل خلاف معمول ہے یا تم ہر وقت بخندہ پیشانی بات کرتی تھین یا اب تمھاری آنکھون مین آنسو بھی بھرے ہوئے ہین بات بھی نہین کیجاتی اگر کوئی بات جبریہ کہی بھی تو اس سے صاف رنج ظاہر ہوا اسکا کیا سبب ہے ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپ کو اس بات کے دریافت فرمانے سے کیا ضرورت ہے اسی قدر کافی ہے کہ آپنے مجھ سے تحقیق کیا اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے بدیع الملک نامدار نے مسکرا کے فرمایا

اب معلوم ہوا کہ آپ کو مجھ سے کچھ ملال ہے اب مجھے تحقیق کرنا لازم ہوا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اس
باب مین مجھے مجبور نہ کیجیے اگر میرا جی چاہیگا تو عرض کر دونگی ورنہ آپ کو تحقیق سے کوئی فائدہ نہین
بدیع الملک نے کہا ملکہ اگر تم نہ بتاؤگی مجھے صدمہ عظیم ہوگا اور تمھاری محبت سے یہ بات بہت دور
ہے جو مجھے صدمہ دو ملکہ نے کہا اے شہریار اس امر کے اظہار مین مجھے صدمہ ہوگا اگر آپ مجکو صدمہ دینا چاہین
تو اس امر کو دریافت کرین زرنگار نے جو بدیع الملک اور ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک
کیطرف اشارہ کیا کہ اے شہریار آپ صبر کرین ملکہ سے نہ دریافت فرمائین مین عرض کر دونگی بدیع الملک
نوجوان مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار اب آپ آرام فرمائیے اس بات
کی فکر نہ کیجیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے ملکہ تمھین میرا رنج دینا گوارا ہے اسواسطے یہ باتین
کر رہی ہو بھلا ہو سکتا ہے کہ مین تمھین اس حال مین چھوڑ کر سونے جاؤن اگر تمھین کسی قسم کا رنج مجھے پہونچا ہی
تو اُسے ظاہر کرو اگر کوئی بات واقعی تمھارے خلاف ہوئی ہے تو مین آیندہ ترک کر دونگا اُسکی صفائی
ہو جائیگی رنج باقی نرہیگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپکی بات میرے خلاف کیا ہوگی اور آپسے
مین آزردہ ہون یہ میری مجال نہین ہے یہ بھی میری ہی خطا تھی جو اسوقت اسقدر اپنا ملال آپ پر ظاہر کیا
اور آپ کو بھی مکدر کر دیا اب مین اپنی خطا کی معافی چاہتی ہون مجھے کسی قسم کی شکایت کسی قسم کا رنج
نہین ہے آپ میری خطا معاف فرمائین برائے آرام مسہری پر تشریف لے جائین بدیع الملک
نے فرمایا مین کیونکر گوارا کرون کہ تم رات بھر جاگ کر رونے مین بسر کرو اور مین بصد آرام محو خواب
ہون جب بدیع الملک نامدار نے ملکہ نسیم سبز پوش کو بہت ہی مجبور کیا اور زرنگار نے بھی
ملکہ کو سمجھایا ملکہ نسیم بدیع الملک نامدار کے ہمراہ خوابگاہ مین گئین شاہزادے کو اس بات کی فکر
پیدا ہوئی پہلے تو ملکہ سے بہت کچھ کہا اور صدمہ کا سبب پوچھا ملکہ نے بیان نہ کیا بدیع الملک نامدار
نے بھی مجبور ہو کر خوشی اختیار کی جب ملکہ کو نیند آگئی بدیع الملک مسہری سے اُٹھکر زرنگار کی
خوابگاہ کیطرف آئے دیکھا زرنگار وزیرزادی کی مسہری کے پاس شاداب بیٹھی ہوئی قصہ بیان
کر رہی ہے زرنگار بصد شوق سُن رہی ہے بدیع الملک کو جو آتے دیکھا شاداب نقلی بھی خاموش
ہوئی اور زرنگار بھی مسہری سے اُٹھی شاہزادے سے عرض کی اے شہریار آپ اسوقت کیون تشریف
لائے مین خود حاضر ہوتی سب کیفیت آپ سے عرض کر دیتی یہ کہکے شاداب نقلی سے کہا ای شاداب
اب تم بھی زیادہ تکلیف نہ اُٹھاؤ اپنے ٹھکانے پر جاؤ اسوقت مجھے شہریار سے کچھ امور ضروری
عرض کرنا ہین شاداب نے کہا مین ابھی جاتی ہون جو آپ کے مزاج مبارک مین آئے شاہزادے
سے کیجیے یہ کہکر شاداب نقلی وہانسے اُٹھی زرنگار نے عرض کی اے شہریار ملکہ اسوجہ سے رنجیدہ
ہین کہ آپ کو شاداب کی طرف مائل پایا ہے بدیع الملک اس بات کو سنکر بہت ہنسے کہا اے زرنگار
یہ سب ملکہ کا خیال خام ہے یہ کیفیت ملکہ عالم کو معلوم ہوگی جب اسکا راز افشا ہوگا ملکہ بہت محجوب
ہونگی اپنے خیال سے باز آئینگی زرنگار وزیرزادی نے عرض کی اے شہریار خطا معاف فرمائیے تو مین
عرض کرون بدیع الملک نامور نے فرمایا اے زرنگار جو تمھارے مزاج مین آئے کہو میرے
خلاف نہوگا زرنگار نے کہا اے شہریار جسوقت شاداب نے یہ غزل تمام کی مین نے خود

دیکھا کہ آپ نے اسکی طرف دیکھ کے تبسم کیا شاداب بھی مسکرا کے خاموش ہو رہی بدیع الملک
نے کہا اے زرنگار تمھین میرے ہنسنے کا سبب نہین معلوم ہے جب تمھین معلوم ہو جائیگا تم بھی قائل
ہو جاؤ گی زرنگار نے عرض کی اے شہریار مجھے اور کسی بات سے آگاہی نہین ہے جو کچھ مین نے دیکھا تھا
عرض کر دیا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسکا سبب تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا یہ فرما کے
بدیع الملک زرنگار کے پاس سے اُٹھے اپنی خوابگاہ مین آئے دیکھا ملکہ نسیم سبزپوش بیدار ہین تب
بدیع الملک نے خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کو اور زیادہ رنج ہوگا اور یقین کامل ہوگا کہ مین شاداب پر
فریفتہ ہون یہ سوچ کے بدیع الملک نامدار مسہری کے قریب آئے ملکۂ عالم کو گریان پا کر کہا اے
نسیم سبزپوش اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ تم شاداب کے سبب سے رنجیدہ ہو یہ تمھارا خیال خام ہے
جسکو تم شاداب جانتی ہو وہ شاداب نہین ہے اور وہی شخص ہے جسکے آجانے سے مجھے بڑی قوت دل اور اپنے
لشکر کے مل جانے کی امید قوی ہوئی ملکہ نے جو یہ بات سنی حیران ہو کر عرض کرنے لگی اے شہریار
آپ نے یہ کیا فرمایا شاداب کی صورت سیرت کسی بات مین فرق نہین اب مین کیونکر یقین کر لون کہ یہ
شاداب نقلی ہے اگر یہ شاداب نہین ہے تو میری کنیز کہان ہے اور یہ کیا معاملہ ہے بدیع الملک
نوجوان نے فرمایا اسکی کیفیت تمپر ظاہر ہو جائیگی مگر اس راز کو زرنگار سے بیان نکرنا ورنہ لطف جاتا رہیگا
ملکہ نے عرض کی شہریار مین زرنگار سے ہرگز نہ بیان کرونگی مگر مجھکو اس بات کی بڑی فکر ہے چاہتی ہون
کہ آپ اس بات کا خلاصہ بیان کرین بدیع الملک نے جب ملکہ کو نہایت پریشان پایا کل کیفیت
بیان کر دی ملکہ نسیم سبزپوش کو حیرت بدرجہ کمال ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
آپکو یہ بات ناگوار بھی نہین ہوئی کہ ایک مرد غیر نے مجھے دیکھا بدیع الملک نامدار نے کہا اے
ملکۂ عالم وہ غیر نہین ہین صاحبقران زمان کے بھی حرم سرا مین انھین جانے کا اختیار حاصل ہے
اور بے انکے کسی کا نکاح نہین ہوتا ہے یہی سب کا نکاح پڑھتے ہین ملکہ نسیم سبزپوش یہ سنکے خاموش
ہو رہین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب تمھارے دل کی کدورت دفع ہوئی نسیم سبزپوش
بہت محجوب ہوئین ہاتھ باندھکر بدیع الملک نامدار سے عفو تقصیر کی خواہان ہوئین شاہزادے
نے کہا ملکۂ عالم ایسے خیالات اپنے دل سے دور رکھنا انھین باتون مین صبح ہوئی ملکہ نسیم نے
عرض کی اے شہریار مین اجازت چاہتی ہون حضرت والدۂ نامدار کے سلام کو جاؤنگی آج کچھ نکاح کی نسبت
بھی گفتگو کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا ملکہ ہمین تمھاری بدنامی کا بہت خیال ہے ورنہ تمھاری
مفارقت کسی طرح گوارا نہ تھی مجبور ہین کیا کرین ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین ابھی آئی ہون یہ
کہکر کنیزون سے کہا تخت حاضر کرو کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا ملکہ نسیم سبزپوش تخت پر متمکن ہوئین کنیزین
بھی کچھ اپنے ہمراہ لین سب کے پیچھے شاداب نقلی تخت پر گئی ملکہ نے کہا اے شاداب مین تجھے
اپنے ہمراہ نہ لیجاؤنگی تم زرنگار کی خدمت مین رہو شاداب نقلی نے عرض کی کہ شاہزادہ بدیع الملک کی
طبیعت انکے زیادہ بہلی ہے اکثر راتون کو زرنگار کے پاس اُٹھ اُٹھ کے جاتے ہین بڑی دیر تک باتین رہتی ہین کل رات
کو وزیرزادی صاحبہ کے پاس بیٹھی تھی کہ شاہزادۂ عالم وہان تشریف لائے وزیرزادی صاحبہ بہت خوش ہوئین مجھے
تو اسی وقت رخصت کیا آپسمین نہین معلوم کیا کیا باتین رہین ملکہ نسیم سبزپوش تو شاداب سے

حال سے واقف ہو چلی تھی اس وجہ سے اعتبار نہ کیا مگر زرنگار کے ستانے کو تھوڑی سی بات بدلکر
فرمایا کیون اے شاداب تجھے کسی کا پردہ فاش کرنے کی کیا ضرورت تھی خبردار آیندہ ایسی باتین
ہمسے نہ کہنا ورنہ تجھے سزا دینگے شاداب لعلی نے عرض کی ملکۂ عالم مین نے اس سبب سے
آپ سے عرض کی کہ آپ میری جان بچا لینگی نہین تو وزیر زادی صاحبہ کا راز مجھ پر افشا ہو گیا ہی
اب یہ کاہیکو مجھے زندہ چھوڑینگی ملکہ نے کہا تیری جان کوئی نہین لے سکتا مگر اب ایسی باتین ہمسے
نہ کہنا یہ کہکے ملکہ نسیم نے زرنگار کی طرف دیکھا زرنگار اس درجہ منفعل ہو رہی تھی کہ اُسے مطلق
ہوش نہ باقی تھا ہمہ تن پسینہ مین غرق آنکھون سے آنسو جاری ملکہ نے جو یہ حالت زرنگار وزیر زادی
کی دیکھی خیال کیا کہ ایسا نہو یہ اپنی جان دیدے یہ سوچ کے فرمایا اے زرنگار غمگین کیا ہو اُسکی باتون پر
اسقدر بیتاب ہوتی ہو شاداب تو ہمیشہ ایسی ہی باتین بنایا کرتی ہے اب اُسنے شہریار کی مدد پائی ہی
اور کسی کی بھی سماعت نہین کرتی ہے تم ناحق اسقدر محجوب ہوئی ہو مین جانتی ہون کہ یہ سب
باتین غلط ہین زرنگار نے ہاتھ باندھ کر عرض کی ملکۂ عالم مین اُمیدوار ہون کہ آپ مجھے آزاد کرین ورنہ
مین اپنی جان دیدونگی شاداب ہمیشہ ایسی تہمتین مجھپر لگایا کریگی اسوقت جو بات صحیح و درست تھی اسکو
فروغ ہوا اگر کسی وقت اُسنے کوئی ایسی بات بیان کی اور آپ کو یقین آگیا تو میرے واسطے
باعث ذلت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے آزاد فرمایئے ملکہ نے کہا اے زرنگار تمہین بیکار
کا وہم ہے اگر شاداب ہم سے کوئی بات سچ بھی کہے گی تو ہمے یقین نہ آئیگا شاداب لعلی نے
جو ملکہ کی تقریر سنی عرض کی اے ملکۂ عالم آپ میری بات کو تو غلط کہینگی مگر وزیر زادی صاحبہ سے
بقسم اس امر کو دریافت فرمایئے کہ شہریار شب کو تشریف لائے تھے یا نہین اگر یہ بقسم انکار کرین
تو مجھے آپ گردن مارنے کا حکم دین اور اگر یہ قسم نہ کھائین تو آیندہ جو کچھ مین آپ سے عرض کرون
اسکو صحیح تصور فرمایئے ملکہ نسیم نے کہا اے شاداب اس گفتگو کی کیا ضرورت ہے ہم ہرگز قسم نہ لینگے
اور تمہین کو دروغگو تصور کرینگے شہریار کسی کام سے اُسطرف تشریف لے گئے ہونگے زرنگار وزیر زادی
اسوقت تک بیدار ہوگی وہان بھی ٹھہر گئے چونکہ یہ کوئی بات نہ تھی اسوجہ سے زرنگار وزیر زادی نے
بھی بیان نہین کی اور شہریار نے بھی ارشاد نہین فرمایا شاداب لعلی نے کہا ملکۂ عالم اگر اسطور سے
شہریار تشریف لیجاتے تو وزیر زادی صاحبہ مجھے ہرگز وہان سے نہ اٹھاتین آپ اُنسے قسم دے کر
دریافت فرمائین کہ اُنھون نے مجھے وہان سے اٹھا دیا تھا زرنگار وزیر زادی نے دیکھا کہ اسوقت
شاداب نے ملکہ نسیم سبز پوش کو یقین دلا دیا اور ملکہ میری محبت کے سبب سے کچھ بیان نہین
کرتی ہین جب انھین اس بات کا یقین آگیا ہے تو اب میرے واسطے اچھا نہین ہے گو اسوقت
میری محبت سے یا شاہزادے کے سبب سے کچھ نہین کہتی ہین اور ٹال رہی ہین مگر دوسرے
وقت بہت ہی ذلت دینگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جان دیکر ان سب جھگڑون سے
فراغت حاصل کرون یہ سوچ کے زرنگار وزیر زادی نے ملکہ سے عرض کی آپکو اب عرصہ
ہوتا ہے تشریف لیجائے جب وہان سے تشریف لایئے گا اُسوقت جو جو باتین کہ شاداب
کہہ رہی ہے ان سب باتون کا فیصلہ ہو جائیگا ملکہ نے کہا اے زرنگار تم خاطر جمع رکھو مجھے شاداب کی باتون کا

یقین نہیں ہے بلکہ مناسب وقت یہ ہے کہ تم میرے ہمراہ چلو اور شاداب کو یہین چھوڑ دو زرنگار نے
عرض کی میں بھی بہت خوش ہوں اگر آپ اپنے ہمراہ لیتی چلیں شاداب نے کہا ملکہ عالم اگر آپ زرنگار کو
اپنے ہمراہ لیے جاتی ہیں تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیے میں ہرگز یہاں نہ رہونگی ایسا نہو وزیرزادی صاحبہ
مجکو بھی عیب لگائیں ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا شاداب تم یہین رہو تمھارے سبب سے شہریار کا
دل بہلا رہیگا اور زرنگار و وزیرزادی کا یہاں رہنا اچھا نہیں ہے شاداب نے جواب دیا کہ آپ مجھے
ہمراہ لیجیے گا تو میں وزیرزادی صاحبہ کو آپکے ہمراہ نہ جانے دونگی یہاں تک شاداب لڑی نے ملکہ نسیم کو
مجبور کیا کہ ملکہ نے زرنگار کو وہیں چھوڑا اور چند کنیزون کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے والد کی طرف روانہ
ہوئیں کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو والد ملکہ نسیم سبزپوش کی عرض کیجاتی ہے

کہ اُسنے جیسے ہی آمد طلسم کشا کی خبر پائی تھی اُس روز سے اُسنے لوح دار جادو کو اطلاع دی تھی کہ اب لوح
سے بہت ہوشیار رہنا میں نے سنا ہے کہ طلسم کشا اصلی اس طلسم میں آیا ہے اور اُسنے بہت مرحلہ جات
لیے لوح فتح کرنے ہیں اب اسطرف آتا ہے اگر یہاں آئیگا تو ضرور گرفتار کیا جائیگا مگر تمھیں یہ بات لازم
ہے کہ تم لوح کا بندوبست بہت اچھی طرح سے رکھو شاید دوسری راہ سے تمھارے مرحلے تک پہونچ
جائے اور لوح لینے کا ارادہ کرے اُسوقت تمکو جلدی انتظام کرتے بن نہ پڑیگا اس سے بہتر یہ ہے
کہ ابھی سے سب انتظام کر لو اور جس وقت طلسم کشا تمھارے مرحلے پر پہونچے تم فوراً مجھے اطلاع دینا
ایسی ایسی باتیں لوح دار جادو کو کہلا بھیجی تھیں اور اپنے مرحلہ پر بھی اُسنے سحر کو زور دیا تھا سرحد کے
مرحلہ پر منارہ آہنی بنا تھا اُس منارے پر ایک پتلی فولادی نصب تھی کہ جو کیفیت سموم جادو کو دریافت کرنا ہوتی تھی
اُس پتلی سے جا کر تحقیق کرتا تھا وہ سب کیفیت سنکر بیان کر دیتی تھی جب یہ سب انتظام کر چکا تو اس نے
ایک روز اپنے ملازمین سے کہا کہ مجھے جا کر پتلی سے تحقیق کرنا ہے کہ طلسم کشا کہاں ہے اور کس طرف
جاتا ہے کون اُس سے مقابلہ کر رہا ہے کیا ہونے والا ہے ملازمین نے کہا بہت اچھی بات ہے آپ چلیں
تحقیق کریں دیکھیں طلسم کشا اسطرف تو نہیں آتا ہے اگر ادھر کا قصد کیا ہے تو اسکو صحراؤں میں راستہ
بھلائیں کسی طرح اپنے دام مکر میں پھنسائیں گرفتار کریں سموم جادو ملازمین کو لیکر اُس منارے کیطرف
روانہ ہوا جب زیر منارہ پہونچا اسم سحر پڑھا پتلی نے آنکھیں کھولیں سموم جادو کو سلام کیا سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب طلسم کشا کی کیفیت بیان کرو وہ کس حال میں ہے اور کہاں ہے کس سے جنگ
ہو رہی ہے یہ سنکر پتلی نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا اے شہنشاہ طلسم کشا ایوان ہوا کی سرحد
کے اندر ہے سموم جادو نے جو یہ سنا گھبرا کے کہا اے روشن قلب جادو کیا کہا کہ طلسم کشا سرحد
مرحلے کے اندر ہے اسکو خلاصہ بیان کرو کہ طلسم کشا کہاں ہے اور کسطرح یہاں ہے جسکے یہاں پوشیدہ
ہو میں اسکو ابھی گرفتار کروں طلسم کشا کو قید کر کے خداوند کی خدمت میں روانہ کروں یہ سنکر پتلی
نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا کہ اے شہنشاہ والا جاہ میں اس بات کو خلاصہ نہیں
کہہ سکتی ہوں کہ طلسم کشا کہاں پوشیدہ ہے آپ اپنے طور سے اسے تحقیق کریں سموم جادو

نے کہا مین تحقیق کرونگا مگر اسکا یہان آنا کسی کو نہ معلوم ہو بڑے تعجب کی بات ہے کس راہ سے آیا
چنچل نے کہا طلسم کشا مع لشکر یہان نہین آیا ہے تنہا آیا تھا اب اسکا ایک ساتھی اور اس سے مل گیا ہے گو مین
اسوقت جانتی ہون کہ جس جگہ طلسم کشا پوشیدہ ہے مگر بتا نہین سکتی بتانے مین بڑی قباحت ہے سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو اس شخص کا پاس کرتی ہے جسنے طلسم کشا کو اپنے
یہان پوشیدہ کیا ہے اور مجھسے احوال طلسم کشا بیان نہین کرتی چنچل نے جواب دیا اے شہنشاہ مجھے اسکا پاس
نہین ہے بلکہ اسکا خوف ہے کہ اگر مین بتادونگی تو ابھی بڑی قیامت برپا ہوگی اس مرحلے مین کوئی ساحر
زندہ نہ بچیگا اور مین بھی نہ رہونگی کیا عجب ہے کہ آپ کو بھی راہ فرار نہ ملے اور بخوف جان آپ طلسم کشا کی
اطاعت قبول کرین سموم جادو نے کہا اے روشن قلب تجھے کیا ہو گیا ہے جو ایسی باتین کرتی ہے بھلا مین
طلسم کشا سے خائف ہو کر اسکی اطاعت قبول کرون بڑے تعجب کی بات ہے ایسا ممکن نہین جو مین بخوف جان
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرون ہان تو مین اسکو گرفتار کرونگا کیا مجال اسکی جو مجھ سے مقابلہ کر سکے اور اگر اسنے
مجھسے مقابلہ بھی کیا اور مین اسکے سامنے نہ ٹھہر سکا اور مقابلہ نہ کر سکا تو اپنی جان دے دونگا مگر اسکو قبول
نہ کرونگا چنچل نے کہا مجھے اسوقت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپکے ذریعہ سے طلسم کشا کو لوح ملیگی سموم جادو
نے کہا اب طلسم کشا کے آنے سے تیرے حواس مین بخوف جان فرق آگیا ہے مین اب تجھ سے کسی امر مین
راے نہ لونگا نہ کوئی بات تحقیق کرونگا یہ کہکے سموم جادو نے دستک دی چنچل کی آنکھین بند ہوئین
سموم جادو وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا ہمراہیون کو وہین چھوڑا آپ محل مین داخل ہوا
ملکہ نسیم سبزپوش منتظر بیٹھی ہوئی تھی سموم جادو نے ملکہ کو گلے سے لگایا ملکہ نے کہا اسوقت آپکے چہرہ سے
آثار غم و الم پائے جاتے ہین اسکا کیا سبب ہے سموم جادو نے کہا مین ابھی روشن قلب کے مکان
پر گیا تھا اس سے طلسم کشا کی کیفیت تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا مرحلہ ایوان ہوا کے اندر آگیا ہے اور
مع اپنے ایک ساتھی کے کہین مقیم ہے مین نے بہت بہت اس سے تحقیق کیا مگر اسنے بخوف جان نہ بتایا
اور بعض بعض باتین ایسی کہین جو بالکل عقل کے خلاف تھین ملکہ نے جو یہ جملہ سنا سمجھین راز افشا ہو گیا
روشن قلب نے سب کیفیت میری بیان کر دی یہ سمجھ کے ملکہ کے چہرے سے رنگ اڑ گیا سموم جادو
نے کہا اے نسیم سبزپوش تم کیون چپ ہو گئین نسیم نے عرض کی مجھے تعجب ہوا کہ طلسم کشا یہان کیونکر آگیا
اور دربانون نے کیونکر آنے دیا یہان کی سرحدون پر جو جو ساحر نگہبان ہین وہ سحر و ساحری مین یکتا
ہین ممکن نہین جو انکے سحر سے بچکر کوئی آسکے طلسم کشا کیونکر چھپ کے چلا آیا جو اسکو کسی نے نہ دیکھا
اگر اس سے مقابلہ نہ کر سکتے تو آپ تک اسکی اطلاع پہونچاتے سموم جادو نے کہا مجھے بھی اسی بات کی
حیرت ہے اب میرا ارادہ ہے کہ مین ہر جگہ طلسم کشا کو تلاش کرون کہین ضرور اسکا پتہ ملیگا ملکہ نے کہا آپ
روشن قلب سے تحقیق کرین تو وہ آپ کو ضرور بتادیگی اور یون تلاش کرنے مین شاید طلسم کشا نہ ملے
سموم جادو نے کہا مجھے یہ خیال ہے کہ ایسا نہو جو طلسم کشا میری سرحد سے لوحدار جادو کے مکان تک
نکلجائے اور وہان جاکر لوح پر قبضہ کرے تو غضب ہو ملکہ نے کہا ایسی مجال نہین جو طلسم کشا آپکے مرحلے سے
صحیح وسلامت نکلجائے اگر یہان سے چلا بھی جائیگا تو لوحدار جادو کے گھر سے نہ جائیگا وہ ضرور اسکو
گرفتار کرکے خداوند کی خدمت مین بھیجدیگا آپ خاطر جمع رکھین سموم جادو نے کہا اسوقت طلسم کشا

کا پوشیدہ کرنے والا اُسکو میری سرحد سے نکال کے لوحدار کے مکان پر پہونچادے تو غضب ہوجائے
لوحدار نے چاہا ہی کہ لوح کو اب دوسری جگہ رکھے اسواسطے لوح اُسنے نکالی ہے ابتک اُسکے پاس رکھی ہے
کسی طرح کی خلل مین نہین ہے لوحدار کو قتل کرے لوح قبضے مین نا سکے ابھی اُسنے اُسکے واسطے کوئی تحریر نہین کیا
ہے جس کسی کی رسائی لوحدار جادو تک ہوجائے بشرطیکہ وہ بحرین بھی لوحدار سے زیادہ ہو لوح طلسم
اُسکے قبضے مین آجائیگی ملکہ نسیم سبز پوش اس گفتگو کو سنا کین جب سموم جادو کہہ چکا تو ملکہ نسیم نے کہا اگر آپکو
یہی خیال ہے تو آپ لوح اپنے پاس کیون نہین رکھتے ہین سموم جادو نے کہا اے نسیم بڑی مشکل ہوکر مین
حفاظت لوح کرسکون نسیم نے جواب دیا کہ آپ لوح دار کو اپنے مرحلے پر طلب فرمایئے لیکن اس لوح کی حفاظت
کرونگی سموم جادو نے جواب دیا کہ اب لوح دار کو حکم خداوند نہین ہے کہ وہ اپنے مقام سے کہین جائے یا
لوح کو دوسری جگہ منتقل کرے نسیم نے کہا پھر آپ مجھے اجازت دیجیے کہ مین لوحدار کے پاس جاؤن اور
اس سے لوح کی حفاظت کی تاکید کرون بلکہ خود بھی نگران رہون سموم جادو نے کہا مین اسوقت
ایک نامہ لوحدار جادو کے نام روانہ کرتا ہون کہ وہ لوح کو خداوند کے پاس روانہ کردے بعد وہان
نامہ روانہ کرنیکے پھر طلسم کشا کو اپنے مرحلے مین تلاش کرون ملکہ نسیم نے آپ طلسم کشا کیطرف سے خاطر جمع
رکھیے مین اُسکو تلاش کرکے آپکے حوالے کرونگی جسقدر جلد مین طلسم کشا کا پتہ لگاؤنگی دوسرے کو اسقدر
جلد طلسم کشا کا حال نہ معلوم ہوگا سموم جادو نے کہا اے نسیم اگر تم طلسم کشا کو تلاش کرو گی اور
گرفتار کرلو گی تو مین تمھاری معرفت طلسم کشا کو خداوند کے پاس بھیجونگا اور خداوند تمھین اپنا بندہ
خاص بنائینگے عزت سوا ملیگی کیا عجب ہے جو لوح تمھارے ہی حوالے کیجائے اور لوحدار جادو کسی دوسرے
کام پر مقرر کیا جائے ملکہ نسیم نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون مگر آپ لوح کا انتظام
فرمایئے جہانتک ممکن ہو خداوند سے اطلاع کرکے مع لوح لوحدار جادو کو اپنے پاس بلالیجیے یہان
حفاظت لوح بہت اچھی طرح سے ہوگی کسی کو معلوم بھی نہو گا طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان پر جائیگا
وہان کسی کو نہ پائیگا مجبور ہوکر کیا کریگا سوائے واپس آنے کے اور کوئی صورت نہین پڑیگی اس سبب
سے میری رائے ہوتی ہے کہ آپ لوحدار جادو کو یہین بلا لیجیے اگر خوف خداوند ہے تو انکو ایک نامہ
تحریر فرمایئے یقین ہے کہ وہ ضرور اجازت دینگے اور لوحدار جادو مع لوح طلسم یہان چلا آئیگا سموم جادو نے کہا اے ملکہ نسیم
تمنے جو کچھ کہا یہ بہت ٹھیک ہے مگر لوح ایسی جگہ نہین ہے جہان سے کوئی لا سکے نہ لوحدار اپنی جگہ سے حرکت کرسکتا ہے
نہ لوح کو لیکر کہین جاسکتا ہے ملکہ نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو مجبوری ہے مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون آپ کی
خدمت مین بہت جلد حاضر کرونگی سموم جادو بہت خوش ہوا ملکہ نسیم نے کہا اب مین رخصت چاہتی ہون
بہت جلد طلسم کشا کو لاتی ہون سموم جادو نے ملکہ نسیم کو رخصت کیا نسیم سبز پوش نے چلتے وقت
سموم جادو سے کہا کہ مین جو کچھ آپ سے کہون آپ ویسا ہی انتظام کیجیے اول یہ بات کہ ابھی آپ اس
امر کی اطلاع خداوند کو نہ دیجیے اور لوح دار جادو کے پاس ملکو بھیجیے مین جاکر لوحدار جادو کو سمجھاؤنگی
اس سے حفاظت لوح کی بابت کہونگی آپ بے میری رائے کے ان مقدمات مین دخل نہ دیجیے سموم
جادو نے کہا اے نسیم سبز پوش جو کچھ تم کہو گی مین بسر و چشم منظور کرونگا مگر جس طرح ہو سکے طلسم کشا
کو بہت جلد گرفتار کرلو نسیم وعدہ تسکین کرکے رخصت ہوئی مین اپنے باغ مین آئی یہان زرنگار کی

عجیب حالت دیکھی کہ شاداب اور بدیع الملک زرنگار کو سمجھا رہے ہیں زرنگار کی عجیب کیفیت
ہے فرط گریہ سے ہوش نہیں باقی ہے قریب ہے روح قالب سے پرواز کر جائے ملکہ زرنگار کے قریب
آئیں کہا اے زرنگار تجھے کیا ہوا ہے شاداب کی عادت ہی کہ وہ ایسی باتیں بہت سی بنایا کرتی ہے مگر مجھے
اسکی باتوں کا یقین نہیں آتا اگر اُسنے ایک بات ایسی کہی بھی تو تجھے اسقدر ملال ہوا میں اُسوقت بھی یہی کہہ گئی تھی
کہ زیادہ رنج نہ کرنا میں آکر اس معاملہ کو طے کر دونگی جب تک میں وہاں تھی رہی اُسوقت تک یہی خیال رہا
اور اتفاق سے آج ہی دیر بھی ہو گئی والدنامدار نے کچھ مقدمات ضروری میں رائے چاہی روشن قلب جادو
کے پاس گئے تھے اُسنے شہریار کی کل کیفیت بیان کی مگر یہ نہیں کہا کہ کہاں ہیں صرف اسقدر بیان کیا کہ طلسم کشا
اسکی سرحد میں آگیا ہے انہوں نے بہت بہت پوچھا کہ کسکے مکان میں ہے اور کیسے پوشیدہ کیا ہی روشن قلب
نے مطلق نہیں بیان کیا یہی کہہ کے ٹال دیا کہ میں خلاصہ نہیں بیان کر سکتی اگر میں خلاصہ کہہ دوں تو کیا عجب
ہے جو میری جان مفت جائے اور سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے اور جو کچھ کہ انہوں نے دریافت
کیا اُسنے خلاصہ کہہ دیا کہ یہ طلسم کشائے اصلی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ طلسم کشا کو لوح اپنے
ہاتھ سے دیدینگے اور اسکی اطاعت بھی قبول کرینگے گو والدنامدار نے بہت بہت باتیں کیں مگر اُسنے ہر مرتبہ
یہی کہا کہ آپ ضرور اس طلسم کشا کی اطاعت قبول کرینگے اور لوح اُسکو اپنے ہاتھ سے دینگے اسی سبب سے
والدنامدار بہت پریشان ہیں اب مجھسے فرماتے تھے کہ اگر آج طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان تک پہونچ
جائیگا تو لوح اُسکو ملجائیگی کیونکہ آج کل لوحدار نے لوح کا پڑا اپنے بندوبست دور کر کے چاہا ہی
جدید بحر تیار کرے اور حفاظت معقول لوح کی کرے لوح اپنے مکان میں لاکر رکھی ہے بدیع الملک
نے کہا اگر ایسی بات ہے تو تم مجھے جانے دو میں جا کر لوح اپنے قبضے میں کروں اور صاحبقران کی
رہائی کی تدبیر میں مصروف ہوں ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ کو اختیار ہے میری مجال نہیں جو آپکی
رائے میں دخل دے سکوں مگر اسقدر عرض کرتی ہوں کہ آپ کے خلاف مرضی ہو تو اس کام کو میرے سپرد
کیجئے میں سب انتظام درست کر دونگی لوح آپ کو ملجائیگی اور والدنامدار بھی آپ کی اطاعت قبول
کرینگے آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ تو مجھے امید قوی ہے کہ آپ اس طلسم کے طلسم کشا ہیں مگر مجھے یہ خیال
ہے کہ جب آپ تنہا لوح لینے کو تشریف لیجائیے گا اور والدنامدار کو خبر ہوگی تو وہ ضرور لشکر سے وہاں
پہونچینگے اُسوقت میرا راز بھی افشا ہوگا اور آپ کو بھی جنگ کرنا ہوگی نہیں معلوم کیا مشکل پیش آئے
اور والدنامدار کی بھی جان جانے کا خوف ہے اس سبب سے مانع ہوتی ہوں بدیع الملک نے
فرمایا اے ملکہ نسیم اگر تمہیں یہ منظور ہے کہ سموم جادو کی جان نہ جائے اور میرا مطلب بھی ہو جائے تو اس
کام میں غفلت نہ کرو بہت جلد فکر لوح کرو ملکہ نسیم نے عرض کی آپ تامل فرمائیے آج کی گفتگو میں
والدنامدار کو بہت ہی اپنا مطیع کیا ہے اب وہ کوئی کام بے میری رائے کے نہ کرینگے انکا ارادہ تھا کہ وہ
آئینہ اندام جادو کو خط روانہ کریں اور لوح کی حفاظت کیلئے اُس سے مدد چاہیں مگر میں نے انکو
منع کر دیا لوحدار جادو کو بھی میں نے اس امر کی اطلاع نہیں دی یہ کہکے وہاں سے آئی ہوں کہ
اب میں جا کر طلسم کشا کو تلاش کرتی ہوں جب تک میں طلسم کشا کو نہ لاؤں آپ کوئی کام نہ کریں وہ بھی اس
بات پر راضی ہوگئے ہیں یقین ہے کہ اب بغیر میرے بتائے کے وہ کوئی کام نہ کرینگے جب کل کام کر کے اسکے جادو کی

اور جو کچھ مناسب جانونگی اُنسے بیان کرونگی دو تین روز کے عرصہ مین سب انتظام ہو جائیگا بدیع الملک
نے فرمایا دو تین روز بہت ہین مجھے یہان ایک لمحہ ٹھہرنا ناگوار ہے جہان تک ممکن ہو جلد کوشش کرو نسیم
نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین مین نے انتہائے درجہ دو تین روز عرض کیے ہین اگر خدا نے
چاہا تو مین اس معاملے کو کل ہی سرانجام کو پہونچادونگی پرسون کے واسطے جاؤنگی بدیع الملک نے
کہا تمھین اختیار ہے مین خلاصہ کیفیت تجھسے بیان کرچکا نسیم نے کہا ای شہریار اسکی گفتگو جسقدر ہونا تھی وہ
ہو چکی اب مجھے زرنگار سے باتین کرنے کی اجازت دیجیے اور آپ بھی اس جھگڑے کو فیصل کیجیے اگر
اجازت ہو تو کچھ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نسیم مین تجھسے منع کرچکا ہون ایک حرف
زبان سے نہ نکالنا ورنہ لطف جاتا رہیگا یہ کلمہ سنکر شاداب نقلی نے بدیع الملک نامدار کیطرف دیکھا
مطلب یہ تھا کہ تمنے افشائے راز کردیا بڑے افسوس کی بات ہے بدیع الملک نے اشارے سے کہا خاطر جمع
رکھو راز افشا نہیں ہوا ہے شاداب نے پھر اپنا سر جھکا لیا ملکہ نے زرنگار سے کہا ای زرنگار اب اس
ملال کو دور کرو شاداب نقلی خود کہہ رہی ہے کہ مین نے دل سے کہا تھا زرنگار نے عرض کی ای ملکہ عالم
اگر شاداب نے دل سے ہی کہا تھا تو آپ خود فرماچکی تھین کہ اگر شاداب پھر بھی زرنگار سے کوئی بات
ایسی کہیگی جسکی وجہ سے زرنگار کو صدمہ پہونچے گا تو مین شاداب کو سزائے سخت دونگی اب مین چاہتی
ہون کہ آپ شاداب کو سزا دیجیے اور آیندہ کے واسطے اسکو اپنی محفل مین شریک ہونے کی ممانعت
فرمایئے کہ ہمیشہ اسکی ذات سے ایسے ہی فسادات پیدا ہوتے رہین گے ایک روز یہ میرے واسطے ذلت کا
باعث ہوگی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیونکر ممکن ہے کہ مین ایسے شخص کو سزا دے سکون کہ شہریار اسکی سفارش
فرماتے ہین مین مجبور ہون زرنگار بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوئی عرض کی ای شہریار آپ انصاف
نہین فرماتے مین اپنی جان دیدونگی اگر آپ کو شاداب زیادہ عزیز ہے تو مجھے حکم آزادی دیجیے یا مین جو کہتی ہون
آپ شاداب کو اسکے موافق سزا دیجیے بدیع الملک چاہتے تھے کہ جواب دین شاداب نقلی نے
کہا وزیرزادی صاحبہ اب دو دو باتین مین آپ سے کرنا چاہتی ہون اسوقت تک تو خواہ مین نے
جھوٹ کہا یا سچ کہا مگر اب مین اپنے دل کی کیفیت آپ سے بیان کرتی ہون میرا جو ارادہ ہے وہ
آپ پر ظاہر کیے دیتی ہون اگر آپ میرا کہنا قبول کرینگی ہمیشہ بے رنج و غم رہیے گا اگر مجھ سے انکار فرمایئے گا
کبھی آپ کو خوشی سے نہ بیٹھنے دونگی زرنگار نے کہا مین ہرگز تیرا کہنا منظور نکرونگی اپنی جان دے دونگی
شاداب نقلی نے ملکہ نسیم کی طرف مخاطب ہوکے کہا آپنے ان عقلمندی کو ملاحظہ فرمایا ابھی وزیرزادی
صاحبہ نے یہ بھی نہ دریافت کرلیا کہ مین کیا کہنے والی ہون اور کس طرح کی بات کہونگی پہلے ہی سے نفی کی
ظاہر کردی ملکہ نے مسکراکے کہا ای زرنگار اسوقت شاداب نے قرینہ کی بات کہی تمھین لازم ہے کہ تم
شاداب کی بات سنو جب اُسکی بات ختم ہو اسوقت جواب دو ابھی سے رنج و غصہ ظاہر کرنا اچھا نہین
ہے تمھاری عقل کے سراسر خلاف ہے زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین جانتی ہون کہ شاداب کوئی
بات ایسی کہیگی جسکے سبب سے مجھے پھر رنج پہونچے گا اس سے مین اُسکی بات سننا اچھا نہین جانتی ہون
ملکہ نے کہا ای شاداب زرنگار اس سبب سے تمھاری بات کا سننا خلاف جانتی ہین کہ تمھاری
عادت ہے کہ کبھی تم اُنسے ایسی بات نہین کہتین کہ جسکے سبب سے اُنھین خوشی ہو شاداب نقلی نے عرض کی

اے ملکہ عالم مین قسم کھاتی ہون کہ اب اتنے ایسی بات نہ کہونگی جسکے سبب سے انھین رنج پہونچے زرنگار
نے کہا ایسا مین نے منظور کیا جب تک شاداب اپنی بات ختم نکریگی مین انکار سننے سے نہ کرونگی ملکہ نے
کہا اے شاداب جو کچھ تمھین کہنا ہو بیان کرو شاداب نے کہا مین یہ چاہتی ہون کہ یہ میری طرف سے
اپنے دلمین رنج نرکھین اور صاف ہو جائین اگر انکے دل مین میری طرف سے رنج رہیگا مین ہمیشہ ایسی
باتین کرتی رہونگی جسکے سبب سے یہ بہت رنج اٹھائینگی زرنگار نے کہا ای شاداب اب ممکن نہین کہ
میرے دلمین تیری طرف سے صفائی آجائے شاداب نقلی نے ملکہ سے کہا بی زرنگار صاحب کے
دل کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے اب دونون مین کون خطاوار ہے ملکہ نے کہا ای شاداب تمنے جو کچھ کہا
بہت صحیح ہے اور زرنگار تمسے ضرور ملجائینگی مگر اسوقت انھین غصہ ہے جب غصہ انکا فرو ہوگا ہم سمجھا دینگے
شہریار بھی کہینگے اسوقت ضرور منظور کرینگی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہے کہ تم
شاداب سے میرے کہنے سے ملجاؤ ورنہ مجھے ملال ہوگا زرنگار نے عرض کی ای شہریار اگر شاداب
اس بات کی قسم کھاے کہ آیندہ اس قسم کی باتین نہ کریگی تو مین ابھی صفائی کرون شاداب نقلی نے
قسم کھائی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہے کہ شاداب کو گلے سے لگاؤ زرنگار
نے بدیع الملک کے کہنے سے شاداب کو گلے سے لگایا شاداب نقلی نے گلے ملتے وقت زرنگار
کے سینے پر اسطرح ہاتھ پھیرا کہ زرنگار کے ہوش مین فرق آگیا بیتاب ہوگئی شاداب نقلی گلے ملکے
الگ ہوئی بدیع الملک نامدار اس دلگی کو دیکھکے ہنستے رہے جب شاداب نقلی علیحدہ ہوئی ملکہ نسیم
سبزپوش نے کہا اے شہریار آپ شاداب سے فرمایے کہ کچھ شغل مینوشی کا انتظام کرے اور شغل رقص
وسرود بھی ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین نہین کہونگا تم زرنگار سے کہو جب زرنگار فرمایش کریگی
تو کیا عجب ہے کہ تمھاری خوشی ہو ورنہ ممکن نہین نسیم سبزپوش نے زرنگار سے چپکے سے کہا کہ شاداب
سے کہو اب ہمسے تمسے صفائی ہو چکی اگر تمھارا جی چاہے تو کچھ گاؤ یہان سب لوگ تمھارے مشتاق ہین
زرنگار نے عرض کی اے ملکۂ عالم شاداب سے اگرچہ صفائی ہو گئی ہے مگر مین اسکی طبیعت سے
خائف ہون آپ دیکھتی ہین کہ دم بھر مین دوست دم بھر مین دشمن عجب بات اسنے پیدا کی ہے جب سے
شہریار تشریف لائے ہین اسکی ترکیب دوسری ہو گئی ہے نہین معلوم ایسی باتین اسکو کسنے تعلیم کر دین
آپکا فرمانا بجا لاتی ہون ورنہ میرا جی ڈرتا ہے اس سے کہتے ہوئے خوف آتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ پھر کوئی
بات پیدا کرے اور مجھے صدمہ پہونچے ملکہ نسیم سبزپوش نے کہا ای زرنگار خاطر جمع رکھو اب
شاداب تمسے کوئی ایسی بات نہین کریگی جب اسنے خود صفائی کی ہے تو اسکو خیال ہوگا زرنگار نے
عرض کی دیکھیے مین کہتی ہون یہ کہکے شاداب نقلی کی طرف مخاطب ہوئی کہا ای بی شاداب اگر تمسے
کسی بات کو کہین قبول کروگی شاداب نقلی نے کہا پہلے بیان کرو اپنی مرضی و خلاف مرضی ابھی ظاہر
نہین کر سکتی زرنگار نے کہا ہمارا جی چاہتا ہے کہ تم اسوقت کوئی غزل شروع کرو ہم سازندون کو
ابھی طلب کرتے ہین ملکۂ عالم بھی بہت مشتاق ہین شاداب نقلی نے کہا یہ مجھ سے ہرگز نہو گا مجھے
گانا آتا ہی نہین آج تک تمنے کبھی مجھے گاتے سنا زرنگار نے کہا ای شاداب کل شب کو تو نے
محفل مین سبکو محو بنا دیا بلکہ ہمین خود تعجب تھا کہ یہ کمال تجھے کیونکر حاصل ہوا اگر اور کبھی نہین سنا

مگر کل تیری کیفیت معلوم ہوئی شاداب لعلی نے جواب دیا کہ کل اور بات تھی وہ گانا میرا ذاتی کمال
نہ تھا ایک اور سبب تھا اب نہیں ممکن زرنگار نے کہا اے شاداب اُس سبب کو بیان کرو میرے
نزدیک تو یہ بات ہے کہ تم اس فن کو خوب جانتی ہو مگر پوشیدہ کرتی ہو شاداب نے کہا اے زرنگار
وہ راز ایسا ہے جو بیان کے لائق نہیں ہے اگر میں اسکو بیان کرونگی تو سراسر میرا نقصان اور تمھارا فائدہ
ہے زرنگار نے کہا برائے خدا جلد بیان کر شاداب نے کہا وہ امر اس لائق نہیں ہے کہ میں
تجھسے ہر ایک کے سامنے بیان کروں کبھی کہدونگی اسوقت تمھاری خاطر سے دو ایک چیزیں سنائے
دیتی ہوں مگر آیندہ ایسی فرمائش مجھسے نہ کرنا ورنہ میرا بہت بڑا نقصان ہوگا شاداب لعلی نے جو ایسی
باتیں کیں زرنگار کو اشتیاق پیدا ہوا کہا اے شاداب میں بہت مشتاق ہوں کہ تیری
بات سنوں شاداب لعلی نے کہا ابھی اسکا محل نہیں ہے مگر میں وعدہ کرتی ہوں کہ جو کچھ راز ہے
میں سب تجھسے بیان کرونگی اسوقت گانا سنو سازندوں کو طلب کرو زرنگار نے کہا اے شاداب
مجھے کمال اشتیاق اُس بات کے سننے کا پیدا ہوا ہے مگر گانا سننے کا بھی از حد اشتیاق ہے تجھسے نہیں کہہ سکتی
کہ تم گانا موقوف کرکے مجھسے اُس راز کو بیان کرو شاداب لعلی نے کہا کیا جلدی ہے جب یہ صحبت
برخاست ہو جائیگی اور شہریار و ملکۂ عالم آرام کرنے کو تشریف لیجائینگے میں تمھارے ہمراہ چلونگی کل کیفیت
بیان کرونگی زرنگار نے قبول کیا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے زرنگار اب تو تجھسے شاداب نے
وعدہ کر لیا اب سازندوں کو طلب کرو کچھ شغل گانے کا ہو شاداب نے کہا ملکۂ عالم آپ خود
کیوں نہیں فرماتیں کہ آپ کا جی چاہتا ہے زرنگار کے ذریعہ سے کیوں مجھے یوں حکم فرمایا اب میں ہرگز
یوں نہ گاؤنگی ابھی میرا اُس دن کا انعام باقی ہے جب تک وہ انعام نہ لے لونگی ایک حرف شروع
نکرونگی ملکہ نے بدیع الملک کی طرف دیکھا بدیع الملک نے اشارہ کیا کہ ملکۂ عالم اب بغیر کچھ دیے
ہوئے گانا شروع نہوگا ملکہ نے اُسی وقت اپنے گلے سے ایک ہار بیش قیمت اُتار کے شاداب لعلی
کو دیا شاداب لعلی نے وہ ہار لیکر ملکہ کے سامنے اپنے گلے میں پہنا بہت خوشی ظاہر کی ملکہ نے کہا ای
شاداب اب گانے میں کیا عذر ہے شاداب لعلی نے کہا اب مجھے کچھ عذر نہیں ہے بسر و چشم آپکا ارشاد
بجالاتی ہوں مگر اتنا کلام ہے کہ آج کا انعام بھی کچھ پیشتر ہی سے عنایت ہو جاتا تو بہت مناسب تھا
میرا دل بڑھتا ایسی ایسی چیزیں سناتی کہ آپ بہت محظوظ ہوتیں ملکہ نے ایک انگشتری اور دی شاداب
نے زرنگار کی طرف اشارہ کیا کہا وزیرزادی صاحبہ اگر آپ کے پسند ہو تو یہ انگشتری اور یہ ہار
آپ کی نذر ہے زرنگار نے کہا اے شاداب ملکۂ عالم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے مبارک ہو اگر میں
چاہوں تو ملکۂ عالم مجھے بھی عنایت کریں تمھارے حصے میں میری شرکت بیکار ہے ملکہ نے زرنگار کی
یہ گفتگو سنکر ایک انگشتری ہیرے کی زرنگار کو بھی عنایت فرمائی شاداب لعلی نے کہا وزیرزادی صاحب
میں بھی ذرا آپ کی انگشتری دیکھوں کہ ملکۂ عالم نے آپ کو کیسی انگشتری مرحمت فرمائی ہے زرنگار نے وہ
انگوٹھی شاداب کو دی شاداب لعلی نے انگوٹھی لینے کے بعد زرنگار کو سلام کیا کہا آپ کو خدا نے مرتبہ
اعلا مرحمت فرمایا ہے آپ شاہزادی کی وزیرزادی ہیں ایک ادنے درجہ کی کنیز ہوں میرا حق آپ پر
بھی ہے اور ملکۂ عالم تو میری مالک ہی ہیں مگر آپ کو بھی میں اپنا مالک جانتی ہوں مصرع

آپ مجھ سے رہتے مین سوا ہین اُس روز میرے گانے سے آپ بھی خوش ہوئی تھین آپ پر بھی انعام
دینا فرض تھا مین نے یہ انگوٹھی اپنے اُس روز کے انعام مین سے لی آپ کو ملکۂ عالم اور عنایت فرمائی
زرنگار نے جواب دیا اے شاداب ابھی تمہارا قول یہ تھا کہ ہم تم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین ایک
ہی سرکار کے نمکخوار ہین یا ابھی تم اپنے قول سے خلاف ہو گئین شاداب لعل نے کہا اب للہ میری
خطا کو معاف فرمایئے تم انگشتری مجھے دیدیجیے اب مین آپ سے کچھ نہ کہونگی ملکہ نسیم سبزپوش
نے زرنگار وزیرزادی کی طرف اشارہ کیا اور مخاطب ہوکے کہا کہ انگشتری دیدو ہم اس کے عوض
مین دوسری انگشتری دیںگے زرنگار نے کہا اے شاداب اب تو کبھی تم یہ نہ کہو گی کہ مین اور زرنگار
ہمرتبہ ہون شاداب لعل نے کہا اگر آپ میری زبان سے یہ کلمہ سنیے گا تو جو مزاج مین آئے مجھے
سزا دیجیے گا کبھی آپ سے ہمسری نہ کرونگی زرنگار نے انعام ہے بخوشی انعام مین تمھین انگشتری دی شاداب
لعل نے بہت سی دعائین دے کر سازندون کی طرف اشارہ کیا کچھ سازندے محفل مین آچکے تھے
جو لوگ اپنے ٹھکانون پر ساز درست کر رہے وہ بھی حاضر ہوئے سب نے ساز چھیڑے شاداب
لعل نے گنگنا کے ایک غزل شروع کی پانچ سات شعر کے بعد محفل کی کیفیت دگرگون ہوئی ملکہ
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے زرنگار بھی محو ہو گئی دیر تک شاداب لعل نے محفل کو عجیب
حالت مین رکھا جب دیکھا کہ اب کسی مین ہوش باقی نہین ہے خاموش ہوئی گو ملکہ نسیم نے
بہت بہت کہا مگر شاداب لعل نے پھر کوئی چیز شروع نہ کی رات بھی زیادہ گئی تھی بدیع الملک
نامدار نے فرمایا ملکۂ عالم اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ گئی ہے صبح کو تمھین بہت سے کام
انجام دینا ہین ملکہ خاموش ہوئین شاداب لعل نے اٹھ کے زرنگار وزیرزادی کا ہاتھ پکڑا کہا
اب آپ اپنی خوابگاہ کی طرف تشریف لے چلیں مین آپ سے کچھ باتین کرونگی زرنگار نے کہا
اے شاداب لعل ابھی ملکۂ عالم مسہری پر تشریف نہین لیگئی ہین مین کیونکر تیرے ہمراہ چلون شاداب
نے کہا اگر یہی خیال ہے تو ملکۂ عالم سے اجازت لے لیجیے یقین ہے انکے خلاف مزاج نہ ہو زرنگار
نے کہا مجھے ایسی تعجیل نہین ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ بدیع الملک نامدار ملکہ نسیم سبزپوش
کو ہمراہ لے کر اپنے خوابگاہ کی طرف تشریف لے گئے زرنگار شاداب لعل کے ہمراہ اپنی خوابگاہ
کی طرف آئی جب شاداب لعل خوابگاہ زرنگار کے قریب پہونچی کہا وزیرزادی صاحبہ جس
قصے کے بیان کرنے کا مین نے وعدہ کیا ہے بہت طولانی ہے رات بھر مین ختم نہ ہو گا آپ سے
اسواسطے کہے دیتی ہون کہ آپ گھبرا نہ جایئے گا مین مفصل کیفیت اپنی عرض کرونگی زرنگار نے جواب
دیا کہ اے شاداب اگر تو دس برس میرے ساتھ باتین کرتی رہیگی تو بھی مجھے ناگوار نہ ہو گا تیری
باتین سننے کو میرا دل بہت ہی چاہتا ہے عجب باتین ہین مین تجھ سے جس قدر رنجیدہ تھی اُسی قدر
اب خوش ہوئی شاداب لعل نے کہا ابھی کیا ہے آپ مجھ سے بہت خوش ہوجیے گا یہ باتین
کرتی ہوئی مسہری پر پہونچی زرنگار نے کہا اے شاداب مین تیرے سونے کے واسطے بھی
پلنگڑی منگاتی ہون شاداب لعل نے کہا آج میرا سونا غیر ممکن ہے آپ مسہری پر تشریف لیجایئے
مین آپ کے پاؤن دباؤنگی زرنگار نے کہا اے شاداب مجھ سے یہ کبھی نہ ہو گا کہ تم سے اپنے

پاؤن دبواؤن شاداب نقلی نے کہا میری خوشی یہی ہے آج آپ کے پاؤن دباؤن آپ یہ کمال بھی میرا ملاحظہ فرمائین زرنگار نے ہرچند انکار کیا مگر شاداب نقلی نے قبول نہ کیا آخرکار زرنگار وزیرزادی نے مجبور ہو کے منظور کیا اپنی مسہری پر گئی شاداب نقلی بھی اُسکے پائنتی آ کر بیٹھی پاؤن دبانا شروع کیے زرنگار کو ایسی راحت ملی کہ اُسکی آنکھین بند ہوگئین شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحبہ کیا میری کیفیت آج نہ سنیے گا زرنگار نے کہا اے شاداب اسی واسطے مین نے تمھین اسقدر تکلیف دی ہے بیان کرو شاداب نے کہا اگر آپ نے آرام فرمایا تو میرا قصہ ناتمام رہا مجھے یہ منظور نہین ہے زرنگار نے جواب دیا اے شاداب اگر تمھین یہ منظور ہے کہ مین تمھارا قصہ تمام و کمال سنون تو پاؤن دبانا موقوف کر دو ورنہ مجھے نیند آجائیگی واقعی تمھین اس فن مین بھی کمال حاصل ہے ای شاداب مجھے آج تک تمھارے کمالات معلوم نہ تھے علاوہ خوش بیانی اور کمالات باطنی کے یہ کمال بھی تم مین بہت بڑا ہے شاداب نے کہا ابھی آپکو میری کیفیت سے بخوبی آگاہی نہین ہے جب آپ میرے حال کو سنیگی تو آپکو میری کیفیت معلوم ہوگی زرنگار نے کہا اب زیادہ تحریر کو طول نہ دو اپنی کیفیت بیان کرو کہ یہ کمالات تمنے کیون حاصل کیے ہین مین چاہتی ہون کہ انمین سے چند باتین مین بھی حاصل کرون شاداب نے کہا وزیرزادی صاحبہ یہ بہت مشکل ہے جبتک آپ میرے کہنے پر عمل نہ کرینگی اسوقت تک آپکو یہ کمالات حاصل نہ ہونگے زرنگار نے کہا ای شاداب مین تمھارا کہنا بسروچشم منظور کرونگی شاداب نے عرض کی آپ قسم اقرار کرین تو مین آپکو بتاؤن زرنگار نے بقسم کہا کہ مین تمھارا کہنا قبول کرونگی شاداب نے کہا آپ ایک عرضی خواجہ عمرو کو تحریر کیجیے مضمون اسکا یہ ہو کہ مین نے آپکی تعریف بہت سنی مجھے بھی آرزوے قدمبوسی پیدا ہوئی اگر آپ یہان تشریف لائین اور مجھے اپنی کنیزی مین قبول فرمائین تو میری مراد دلی برآئے مین اُس عرضی کو خواجہ صاحب کے پاس پہونچا دونگی وہ عرضی کے دیکھتے ہی یہان آئینگے آپ کو سب کمالات بتا دینگے زرنگار نے کہا کہ ای شاداب خواجہ عمرو کن صاحب کا نام ہے کہان رہتے ہین تم اُنھین کیونکر جانتی ہو شاداب نے کہا آپ بخوبی اس کیفیت سے آگاہ نہین ہین خواجہ عمرو جوان حسین صاحب شوکت و خوبصورت ہفت اقلیم کے فرمانروا ہین مگر عجز و انکسار اسقدر طبیعت مین ہے کہ کبھی تخت سلطنت پر نہین بیٹھے کسی سے بہ کبر و نخوت پیش نہین آئے جو اُن کو طلب کرتا ہے فوراً اُسکے پاس جاتے ہین اپنی صورت زیبا دکھاتے ہین منجملہ اور سب کمالات کے یہ بھی وصف اُنمین ہے کہ جو کوئی اُنکے واسطے عرضی تحریر کرتا ہے اُنھین اسیوقت آگاہی ہو جاتی ہے عریضہ نگار کا جو مطلب ہوتا ہے خواجہ صاحب اُسی وقت اسکا بندوبست کرتے ہین مین نے بھی ایک ضعیفہ سے خواجہ عمرو کی تعریف سنی تھی ایک عرضی جو لکھی خواجہ صاحب میرے پاس آئے مجھے فرمایا کیا درکار ہے مین نے عرض کی مین چاہتی ہون آپ مجھے کنیزی مین قبول فرمائیے کچھ کمالات بتلائیے خواجہ صاحب نے بنظر عنایت تو نہین کی مگر کچھ خیالات فوراً زبانی تعلیم فرمائے مین نے بہت عرض کی کہ مجھے ہمراہ لیتے چلیے خدمتگزاری کرونگی خواجہ صاحب نے قبول نہ کیا اے وزیرزادی صاحبہ مین چونکہ زمرۂ کنیزان سے تھی اسوجہ سے خواجہ صاحب نے اجتناب کیا اور مجھے اپنے ہمراہ نہ لیگئے کنیزی مین قبول نہ کیا اگر مین بھی کسی عمدہ طبقہ پر ہوتی آپکے مثل معزز و ممتاز ہوتی تو کیا عجب تھا جو خواجہ صاحب مجھے اپنے ہمراہ لیتے جاتے اگر آپ اُنکے واسطے عریضہ تحریر کیجیگی تو کیا عجب ہے وہ یہان تشریف لائین اور آپ کو کمالات بتلائین جب آپ اُنکی صورت زیبا

ملاحظہ فرمایئے گا یقین تو یہ ہے کہ کسی طرح مفارقت اُنکی گوارا نہ کیجئے گا شاداب نے اس طرح
یہ باتین کہین اور خواجہ عمرو کی تعریف و توصیف بیان کی کہ زرنگار کے دل پر اُسکی باتون نے
اثر ڈالا اور زرنگار کو شوق دیدار پیدا ہوا مگر خوف ملکہ اتنا تو کہا کہ اے شاداب یہ امر بہت مشکل ہے
اگر مین نے خواجہ عمرو کو عرضی تحریر کی اور وہ تشریف لائے تو مین اُنھین کہان بٹھاؤنگی ملکہ عالم کو
کیا منھ دکھاؤنگی میرے واسطے کیسی مشکل ہوگی ملکہ عالم کیا خیال کرینگی شاداب لقلق نے کہا اے
وزیرزادی صاحبہ اگر آپ خواجہ صاحب کو عرضی تحریر کیجئے تو مین ایسا بندوبست کرون کہ ملکہ عالم
کو ذرا بھی خبر نہو آپ خواجہ صاحب سے مل لیجئے اور اُسکے علاوہ ملکہ کی بھی خوشی ہوگی سبب یہ ہے
کہ جب وہ تشریف لائینگے تو شہریار بہت خوش ہونگے کیونکہ شہریار بھی خواجہ عمرو کو اپنا بزرگ جانتے
ہین بہت مانتے ہین جسوقت خواجہ کی صورت دیکھینگے اپنے سے بہتر جگہ دینگے خاطر کرینگے
ملکہ اس امر سے بہت خوش و خرم ہونگی اسوقت مین آپ کے واسطے کوئی برائی نہ ہوگی پھر
زرنگار نے کہا اے شاداب ان باتون کو سوچ لینا چاہیے مین اپنی بدنامی سے بہت ڈرتی ہون
ایسا نہو مین ملکہ سے محجوب ہون اور کچھ دسترس میرا نہ چل سکے ملکہ عالم اور شہریار مجھے ہلکی مین
اُڑائین شاداب نے عرض کی آپ میری بات کو یقین مانیئے اور صبح کو سب کامون سے پہلے ہی قلم
لیجئے کہ ایک عرضی خواجہ صاحب کو لکھئے مین آپ کی عرضی کسی طرح سے حضور خواجہ مین
پہونچا دونگی زرنگار راضی ہوئی شاداب اسی طرح اور باتین کرتی رہی جب رات
زیادہ گئی زرنگار نے کہا اے شاداب آج تمھین سخت تکلیف ہوئی اب بہتر یہ ہے کہ تم بھی میرے
پاس سو رہو شاداب نے کہا مین آپ کے پانون دباتی ہون آپ آرام فرمائین زرنگار نے
کہا اے شاداب جب تک تم نہ سوؤگی مین بھی جاگتی رہونگی شاداب برابر زرنگار وزیرزادی کے
لیٹی زرنگار تو سو گئی مگر شاداب کو رات بھر نیند مطلق نہ آئی جب رات بسر ہوئی اور فلک پر آثار سحر
ظاہر ہوئے تو شاداب نے زرنگار کے پانون دبائے زرنگار کی آنکھ کھلی شاداب
نے عرض کی آپ عرضی بنام خواجہ عمرو تحریر فرمایئے دیر نہ لگایئے ایسا نہو کہ خواجہ صاحب
کے پاس اور کوئی آجائے تو پھر اُنھین یہان کے آنے سے انکار ہو یہ اُنکے خلاف ہے کہ جو
اُنسے پہلے گذارش کرتا ہے اُسکا کام ہی پہلے وہ کرتے ہین زرنگار وزیرزادی یہ سنکر آنکھین
ملتی ہوئی اُٹھی منھ ہاتھ دھوکے اُسنے ایک رقعہ بطور عرضی کے خواجہ عمرو نامدار کو تحریر کیا جو
شاداب اُسے بتاتی گئی زرنگار وزیرزادی لکھتی گئی جب عرضی تمام ہوئی زرنگار نے کہا اے
شاداب اب تری کیا رائے ہے شاداب نے دست بستہ عرض کی آپ یہ عرضی مجھے دیجئے مین
ابھی خواجہ عمرو تک پہونچائے دیتی ہون زرنگار وزیرزادی نے وہ عرضی خواجہ عمرو کی
شاداب کے ہاتھ مین دے دی شاداب نے کہا مین ابھی اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکے
زرنگار کے پاس سے اُٹھی یہان تو یہ کیفیت گذری کہ ذکر اسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب ملکہ نسیم سبز پوش خواب راحت سے بیدار ہوئین بدیع الملک نامدار سے عرض کی

اے شہریار مین جاتی ہون آج لوح کا فیصلہ کرکے آتی ہون بدیع الملک نے کہا ای ملکہ آج مین تمہارے کہنے کے سبب اور خاموش ہون اگر آج تمنے لوح کا بندوبست کیا تو مین لوح سے کر آگے بڑھونگا ورنہ آج ہی لوحصار جادو کی طرف روانہ ہو جاؤنگا جو کچھ خدا دکھائیگا دیکھا جائیگا اب لوح لیئے واپس نہ آؤنگا ملکہ نسیم سبز نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھیں مین آج لوح حاضر خدمت کرونگی بدیع الملک نامدار خاموش ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش رخصت ہوکر اپنے باپ کی طرف روانہ ہوئین کہ حال انکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو بادشاہ مرحلۂ ایوان ہوا کی عرض کی جاتی ہے •

کہ اسنے جب سے پتلی کی زبانی یہ بات سُنی تھی کہ طلسم کشا یہین موجود ہے اور لوح اسکے ہاتھ آجائیگی کوئی اس سے لڑکر فتح نہ پائیگا اسکے دل کی عجیب حالت تھی اپنے مصاحبین سے کہتا تھا کہ اب ملکہ نے مجھے حکم دی ہے کہ مین طلسم کشا کو تلاش کرونگی اگر مین انکے کہنے کے خلاف کرتا ہون اور ساحرونکو چارون طرف روانہ کرکے تلاش کراتا ہون تو ملکہ نسیم کے خلاف ہوگا گو مجھے ملکہ سے بھی امید قوی ہے کہ وہ ضرور تلاش کرکے طلسم کشا کو گرفتار کریگی مگر آپکے دل کی کیفیت کو کیونکر بیان کرون جو اسکی تشویش کی اسد رجہ بیتاب ہے مصاحبین نے کہا آپ اورکسی ساحر کو روانہ فرمایئے بلکہ خود تلاش طلسم کشا مین جایئے اگر ملکہ سے راہ مین ملاقات بھی ہو تو کہدیجیے گا کہ مین خود طلسم کشا کو تلاش کرتا ہون وہ آپکی کسی بات کا بُرا نہ مانینگی ان ہملوگ جو یہ بات انکے خلاف کریگے تو ضرور انکین بُرا معلوم ہوگا سموم جادو نے کہا مین علے الصباح پہلے ملکہ کے باغ مین جاؤنگا انکو اپنے ہمراہ لونگا اور یہی کہونگا کہ مین اور تم دونون ملکر طلسم کشا کو تلاش کرین یقین ہے جلد پتہ پاجائین سب اس بات پر راضی ہوئے رات تو سموم جادو نے حالت کرب مین بسر کی جب صبح ہوئی اسنے اپنا تخت منگایا اسکے اوپر بیٹھ کے ملکہ نسیم سبز پوش کے باغ کی طرف روانہ ہوا تھوڑے عرصہ مین در باغ پر پہونچا لوگون نے ملکہ نسیم کو خبر کی کہ سلطان سموم جادو در باغ پر تشریف لائے ہین اندر آنے کا قصد ہے آپ کیا فرماتی ہین ملکہ سموم جادو کے پاس جانے کے ارادے سے تخت پر بیٹھ چکی تھین یہ خبر وحشت اثر جو سنی گھبرا گئین کہا اری زرنگار غضب ہوا والد نامدار خود تشریف لائے ہین اب کسکی مجال ہے جو انکو اندر آنے سے روک سکے اندر تشریف لا ئینگے بدیع الملک نامدار کا سامنا ہو جائیگا تو غضب ہوگا زرنگار بھی سنکر گھبرا گئی بیساختہ اُسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اگر خواجہ صاحب ایسے وقت پر تشریف لاتے تو ضرور کوئی بات پیدا کرتے اور سلطان کو روک دیتے ملکہ نے کہا ای زرنگار خواجہ کون زرنگار نے کہا ملکۂ عالم یہ قصہ طول طویل ہے کسی وقت آپ سے پوری داستان بیان کرونگی اسوقت مختصر کہے دیتی ہون کہ خواجہ مرد کامل ہین ہرفن مین انھین کمال حاصل ہے بڑے بڑے ساحرون کو انھون نے زیر کیا انکے نام سے ساحر لرزتے ہین مین نے انکی خدمت مین ایک رقعہ لکھی ہے یقین ہے وہ آج ہی تشریف لائین مگر جب ہم لوگ مبتلائے بلا ہو جائینگے تو وہ آکر کیا بنائینگے ملکہ نے کہا ای زرنگار یہ خبر سنکر تو مجھے زیادہ گھبرا گئی خلاف عقل باتین کرنے لگی کیسے خواجہ اور کیسی عرض

کچھ ہوش ہے زرنگار نے کہا اب اس کیفیت کو مین آپ سے سہولیت مین عرض کرونگی سردست
کوئی بات تجویز کرنا چاہیے کہ سلطان اندر تشریف نہ لائین وہین سے واپس جائین ملکہ نے کہا ایسی کوئی
بات نہین ہے ملکہ اور زرنگار مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ شاداب نقلی آکر کھڑی ہوئی زرنگار اور ملکہ کو
متوحش پاکر کہا آپ لوگون کو اسوقت کس بات کی فکر ہے ملکہ نے کہا اے شاداب اس وقت بات کہنی
ہمین زندگی دشوار ہے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی ہے شاداب نقلی نے کہا واری مین بھی تو
سُنون کہ آپ کے دشمنون پر کیا گذری جو اسقدر فکر ہے ملکہ نے سب کیفیت بیان کی شاداب نقلی نے
کہا مین جاکر شہریار سے کہے دیتی ہون وہ ابھی جاکر سلطان کو روک دینگے ملکہ نے کہا اے شاداب خدا کے واسطے
ایسا نہ کرنا اگر بدیع الملک نامدار کو خبر ہو جائیگی وہ جوش جرأت مین کسی بات کا خیال نہ کرینگے تلوار پکڑ کے
باہر نکل جائینگے نہین معلوم وہان کیا ہو گیا ہو یہ تنہا ہین اور والد نامدار کے یہان سب فرمانبردار ہین جب
وہ اُنسے مقابلہ کرتے ہین عاجز ہونگے اور لوگون کو بلائینگے ایک شخص کس کس سے مقابلہ کرے گا
شاداب نے کہا اگر حکم ہو تو مین شہریار کو پوشیدہ کردون آپ سلطان کو بلاتکلف اندر بلا لیجئے ملکہ نے
کہا اے شاداب یہان کون سی جگہ ایسی ہے جہان تم شہریار کو پوشیدہ کروگی شاداب نے کہا
آپ خاطر جمع رکھیے زرنگار شاداب کو جاتے ہوئے تکتی رہی ملکہ سے کہا آپ شاداب کی
بات مین دخل نہ دین جو کچھ یہ کریگی بہت مناسب ہوگا ملکہ بھی شاداب کے حال سے واقف تھین
کہا اے شاداب جو تم مناسب جانو وہ کرو شاداب نقلی ملکہ کے پاس سے روانہ ہوئی ڈیوڑھی پر
آ کے دیکھا کہ ایک ساحر لطیف تاج مرصع کا سر پر رکھے لباس شاہی پہنے تخت زبرجدی پر بیٹھا ہے آگے
تخت کے چار اژدران آتش فشان کھڑے ہوئے منہ سے قلابہ ہائے آتشین چھوڑ رہے ہین شاداب
نقلی اس کیفیت کو دیکھکر بعد تعجیل واپس ہوئے ڈیوڑھی کے اندر آکے جلدی جلدی اپنی صورت
ملکہ نسیم کی بنائی پھر ڈیوڑھی کے باہر جاکے سموم جادو کو سلام کیا اور عرض کی آپ نے یہان کیون
توقف فرمایا مین بہت دیر سے پردہ کے پاس حاضر تھی سموم جادو نے جو نسیم کو سامنے آتے ہوئے دیکھا
جلدی سے تخت پر سے اتر آگے بڑھا نسیم نقلی نے باعث تشریف آوری دریافت کیا کہ اپنے عزم
سے آگاہ فرمایئے تاکہ حتی المقدور اسکی کوشش کرون سموم جادو نے کہا مین نے چاہا کہ اسوقت تجھسے
پوچھکر مین بھی طلسم کشائی کی تلاش مین نکلون نسیم نقلی نے کہا مین طلسم کشا کو کل ہی گرفتار کر چکی تھی سموم جادو نے
جو یہ بات سنی خوش ہو گیا پیٹ پر ہاتھ پھیر کر کہا او نسیم کیا کام کیا کہ کسی ساحر سے یہ نہ ہو سکتا نسیم نقلی نے
کہا آپ تشریف لے چلیے مین پہلے آپ کو دکھا دون کہ مین نے کس حالت سے طلسم کشا کو اسیر
کیا ہے سموم جادو نے کہا کہان ہے نسیم نقلی نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائین سموم جادو نسیم
نقلی کے ہمراہ ہوا نسیم نقلی سموم جادو کو باغ مین ایک حجرہ بنا ہوا تھا اس طرف لے چلی حجرے کے
قریب ہو کر کہا آپ اندر تشریف لیجائیے طلسم کشا کو دیکھ آئیے سموم جادو حجرے کے اندر گیا وہان
کسی کو نہ پایا کہا اے نسیم یہان تو کوئی نہین ہے نسیم نقلی نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا
وہان موجود ہے اور آپ کو نظر نہین آتا مین نے ایک سحر ایسا کیا ہے کہ اسکو نظر مردم سے پوشیدہ کیا ہے
لیکن آپ کو نظر نہ آئے تعجب کی بات ہے سموم جادو نے کہا اے نسیم سبز پوش اپنا سحر دور کر دے مین طلسم کشا کو

دیکھوں نسیم نے کہا اگر میں سحر دور کر دونگی تو پھر ایسا سحر بنانا بہت مشکل ہوگا اس سبب سے آپ کے
واسطے یہ انتظام کیے دیتی ہوں کہ آپ ہی طلسم کشا کو دیکھ لیں اور دوسرا اندیکھ سکے یہ کہکے ایک سلائی
سموم جادو کو دی کہا آپ اسکو آنکھوں پر پھیر لیں پردہ سحر آپ کی آنکھوں کے آگے سے دور ہو جائیگا
طلسم کشا کی صورت دکھائی دیگی سموم جادو نے سلائی آنکھوں میں پھیری پہلے تو آنکھوں کے سامنے
کچھ دھواں سا نظر آیا پھر بینائی بالکل باقی نرہی سموم جادو حجرے میں چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ
کے دیکھنے لگا جب اسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو اسنے کہا اے نسیم یہ کیا غضب کیا میری بینائی میں بالکل
فرق آگیا اب تو مجھے بالکل نہیں سجھائی دیتا نسیم سبز پوش نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ ایسا
فرماتے ہیں دیکھیے میں آتی ہوں ابھی آپ کی سب تکلیفیں دفع ہوئی جاتی ہیں یہ کہکے نسیم نقلی حجرے کے
اندر آئی بیہوشی رومال میں رکھکر سموم جادو کے دماغ کے پاس لائی اسکے دماغ میں بیہوشی کی بو
پہونچی چھینک لیکر بیہوش ہوا نسیم نقلی نے نعرہ کیا عمرو ہی نام میرا میں ہوں طرار بیہمتا شاگرد ہے میری ایک عیارہ
نعرہ کرکے سموم جادو کی زبان میں سوزن دیا داخل زنبیل کیا پھر شاداب کی صورت بنائی وہاں سے
ملکہ نسیم کے پاس آکے کہا ملکہ عالم میں نے شہریار کو پوشیدہ نہیں کیا مگر سلطان کو ایک ایسی بات سنائی
کہ وہ اپنا تخت چھوڑ کے واپس گئے تخت آپکی ڈیوڑھی پر رکھا ہے اگر مزاج میں آئے اندر منگا لیجیے ملکہ
نے کہا اے شاداب کیا بات کہی بخیر والد ماجد واپس گئے شاداب نقلی نے کہا میں آپ سے
خلوت میں کہونگی ابھی ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ کہکے بدیع الملک نامدار کی طرف مخاطب
ہوئی کہا اے شہریار آپ کو معلوم ہی کہ سموم جادو کو میں نے کس حیلے سے یہانسے روانہ کر دیا
بدیع الملک نے فرمایا میں کیونکر جان سکتا ہوں شاداب نقلی نے کہا اگر آپ کو تحقیق کرنیکی ضرورت ہی
تو مع ملکہ میرے ہمراہ تکیہ میں تشریف لایے میں کل حقیقت آپ سے عرض کروں بدیع الملک نامدار
اُٹھے ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاداب نقلی بارہ دری کے اندر آئی بدیع الملک سے مخاطب ہوکے کہا میں نے
سموم جادو کو گرفتار کرلیا یہ کہکے زنبیل سے سموم جادو کو نکالا بدیع الملک نامدار نے کہا
خواجہ واقعی کیا کار نمایاں کیا ہے ملکہ اس بات کو دیکھکر دنگ ہوگئیں بدیع الملک سے کہا اے شہریار
آج تک مجھے اسی بات کا تعجب تھا کہ خواجہ دوسرے کی صورت کیونکر بنتے ہوئے ہیں مگر آج اس
بات کی سب سے سوا حیرت ہوئی کہ خواجہ نے والد ماجد کو پوشیدہ کیونکر کیا اور اسقدر جلد ہی اسکے قبضے میں
کیونکر آگئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ابھی تم خواجہ کے کمالات سے آگاہ نہیں ہو یہ کوئی بڑی بات
نہیں ہے جسکا تمہیں اسقدر تعجب ہی ملکہ نے کہا اے شہریار میں مشتاق ہوں کہ خواجہ عمرو کی صورت اصلی
کی زیارت کروں بدیع الملک نامدار نے فرمایا اس باب میں تم خواجہ سے کہو ملکہ نے خواجہ سے کہا
خواجہ نے بڑی محبت و تکرار سے منظور کیا صورت اصلی دکھائی ملکہ نے جو خواجہ کی صورت اصلی دیکھی
دنگ ہوگئیں کبھی ایسی صورت دیکھنے کا اتفاق کاہے کو ہوا تھا ملکہ دیر تک تعجب کی نگاہوں سے
دیکھتی رہیں جب توسہ ہوا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک نوجوان اب سموم جادو سے جو کچھ کہنا ہو فرمایے
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے خواجہ اسکو ہوشیار کر دیں اسے مذہب اسلام قبول کرنے کی ہدایت
کرتا ہوں دیکھوں یہ کہتے کیا ہیں خواجہ نے ملکہ سے کہا اب تمہارے یہاں موجود رہنے کی ضرورت

نہیں اپنے کام میں جاکر معروف ہو مگر جب تک ہم لوگ باہر نہ آئیں خبردار ان باتوں کا ذکر نہ کرنا ملکہ نے
چاہا کہ وہاں ٹھہری رہیں مگر بدیع الملک نے بھی فرمایا جو کچھ خواجہ فرماتے ہیں بہت صحیح ہے اب
تمہارے ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہے ملکہ مجبور ہوکر وہاں سے باہر آئیں زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم
شاداب اور شہریار کہاں ہیں ملکہ نے کہا کچھ ضروری باتیں ہو رہی ہیں میں والدہ ماجدہ کے تخت کو
دیکھنے جاتی ہوں ملکہ تو یہ کہکر ڈیوڑھی کی طرف گئی زرنگار و وزیرزادی بھی اسکے ہمراہ ہوئی یہاں
خواجہ عمرو نے سموم جادو کی مشکیں باندھکر اسکو ہوشیار کیا سموم جادو کو ہوش آیا اپنے کو عجیب
عالم میں پایا چاہا سحر کرے مگر زبان میں سوزن تھا مجبور ہوگیا اسے کمال حیرت ہوئی دل میں خیال کیا
میں کس آفت میں پھنسا یہ بیداری ہے یا خواب ہے ہر ایک جانب دیکھتا ہے مگر کوئی نظر نہیں آتا بولنے
کا ارادہ کرتا ہے سوزن کی وجہ سے کلام بھی نہیں کرسکتا تھوڑی دیر یہ تماشا کرتے رہا تب خواجہ
عمرو نے کہا اے سموم جادو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے سموم جادو نے جو یہ آواز سنی اشارہ کیا
کہ اے شخص میری زبان سے سوزن جدا کر تو میں تیری بات کا جواب دوں خواجہ عمرو نے کہا ممکن نہیں
کہ بے اسلام قبول کیے ہوئے تیری کوئی تکلیف دور کیجائے اگر تجھے اسلام قبول ہو تو اشارہ کر میں
تیری آنکھیں روشن کردوں سموم جادو نے پھر اشارہ کیا کہ جب تک میری زبان قابو میں نہو یا آنکھیں
روشن نہ ہوں میں کچھ نہیں کہہ سکتا بدیع الملک نامدار نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا ایسا ظلم روا نہیں ہم
بہتر یہ ہے کہ اسکی آنکھیں روشن کردو اور بذریعہ تحریر کے اس سے گفتگو کرو خواجہ عمرو نے کہا اے
بدیع الملک نامدار تمہارے کہنے سے میں اسکی آنکھیں روشن کرتا ہوں ورنہ اسی طرح اس
کافر سے کلام کرتا اگر اسلام قبول نہ کرتا تو میں اسکو قتل کرتا بدیع الملک نامدار نے کہا میرے
خلاف ہے خواجہ نے کہا میں ابھی اسکی آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہوں یہ کہکے ایک سلائی زنبیل سے
نکالی سموم جادو کی آنکھوں میں پھیری سموم جادو کی آنکھیں روشن ہوئیں اسنے خیال کیا تو سامنے
ایک جوان صاحب علم وشان نظر آیا ایک مرد عجیب الخلقت کو دیکھا کہ تازیانہ بدست کھڑا ہے سموم
جادو متحیر ہوا خواجہ عمرو نے قلم دوات اور کاغذ اسکے آگے رکھکر کہا اے سموم جادو اب مذہب
اسلام کے باب میں کیا کہتا ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس مذہب باطل کو ترک کرکے مذہب اسلام
قبول کر ورنہ ابھی قتل کرونگا سموم جادو نے چاہا کہ اسلام قبول کرے اور اپنے تئیں رہا کرائے مگر
پھر دل میں سوچا کہ مجھے ایکبار اسیر کیا اسکو دوبارہ اتنی قدرت نہیں کہ وہ مجھکو پھر اسیر کرے اگر
اب کی اسیر کریگا تو ضرور قتل کر ڈالیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کروں معلوم ہوتا ہے یہ
جوان رعنا طلسم کشا ہے روشن قلب نے جو صاف بتانے سے انکار کیا تھا اسکی یہی وجہ تھی کہ ملکہ نسیم
نے سحر کو ہر ایک آمادہ ہوئے ہیں اس سبب سے اسنے نہ بیان کیا کہ اگر کیفیت معلوم ہوئی تو ملکہ مرجان
مجھے اس حال پر زندہ نہ چھوڑیگی تباہ کردیگی مگر افسوس صد افسوس کہ ملکہ کو ذرا بھی میرا خیال نہوا اور مرجان کو
جان کر تباہ کرا دیا مگر شکر ہے کہ ایسے شخص کو ملکہ نے قبول کیا جو ہمت و جرأت میں یکتائے روزگار ہے
یہاں کا طلسم کشا ہی عالی حسب ہے والانسب ہے اب اس سے انحراف کرنا ہی چاہیے اگر میں اس سے برسر
جنگ ہونگا تو فتح نہ پاؤنگا شکست اٹھاؤنگا نسیم سبز پوش بھی حتی الوسع اسکی مدد کریگی لوگ اس

رازسے ماہر ہونگے مین بدنام ہونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب اسی کی اطاعت قبول کرون یہ سوچ کے
سموم جادو نے لکھدیا کہ مین بدل وجان اطاعت قبول کرتا ہون مجھے آزادی دو خواجہ عمرو نے اُسکی
پیشانی کیطرف دیکھا نور اسلام ساطع پایا بدیع الملک نامدار کو یہ دکھایا بدیع الملک نوجوان
نے کہا خواجہ اب جلدی اسکو رہا کر دو خواجہ عمرو نے سموم جادو کی زبان سے سوزن نکال لیا
مشکلین کھولین سموم جادو بدیع الملک نامدار کے قریب آیا سر جھکایا قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے بہت کچھ تعریف کی سموم جادو نے کہا اے شہریار اپنے اسم مبارک سے آگاہ فرمایئے یہان
تشریف آوری کا سبب بتایئے خواجہ نے کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی سموم جادو نے کہا مین
پہلے ہی جانتا تھا کہ سوائے طلسم کشا کے یہ مجال دوسرے کی نہین ہو جو ایسے کام کرے بدیع الملک نے
فرمایا اے سموم جادو باہر چلو اپنے ملازمین کو جو تمھارے ہمراہ آئے ہین اُنکو بھی اطلاع کرو کہ وہ لوگ بھی
مشرف باسلام ہون سموم جادو نے عرض کی مین ابھی اس راز کا افشا نہین چاہتا جب تک لوح طلسم
خدمت والا مین حاضر کرون اور اگر مین اس راز کو افشا کردونگا تو پھر لوحدار مجھے لوح کا پتہ نہ بتائیگا
میرے جانے سے ہوشیار ہو کر لوح کو پوشیدہ کریگا کیا عجب ہے میری بھی اسیری کی فکر کرے اس سے
بہتر یہ ہے کہ مین لوح آپ کی خدمت مین حاضر کرون پھر ہر ایک سے اپنا حال بیان کرون جو جو
ملازمین سے اسلام قبول نہ کریگا اسکو مین قتل کردونگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اسکا کچھ
خیال نہ کرنا لوح کا خدا مالک ہے مین خود جاؤنگا لوحدار جادو سے لوح لونگا مدت سے ملکہ بھی وعدہ
کرتی ہین کہ لوح حاضر کرونگی مگر آج تک اُنھون نے بھی لوح کا پتہ نہ پایا اب مین خود جا کر لوح لاؤنگا سموم
جادو نے عرض کی اے شہریار نسیم سبز پوش نے مجھ سے سب کیفیت لوح کی دریافت کر لی تھی اگر
مین آج حاضر نہ ہوتا تو ملکہ ضرور بالضرور لوح حاضر خدمت کرتین تو بہت مشکل تھا مگر جس طرح بن پڑتا
وہ لوح لے آتین اب غلام حاضر کرتا ہے آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا
اے سموم جادو اب مجھے یہان ٹھہرنا ناگوار ہے جلد لوح کی تدبیر کرو کہ مین یہان سے روانہ ہون
اپنے لشکر سے ملون کہ وہان سب لوگون کی عجیب کیفیت ہوگی مین نے خواجہ عمرو کی زبانی سنا ہے
کہ سب لوگ میری تلاش کو روز نکلتے ہین صحراؤن مین تباہ برباد پھرتے ہین جب مجھے نہین پاتے ہین تو مجبور
ہو کے واپس جاتے ہین سموم جادو نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین مین آج ہی لوح خدمت والا مین
حاضر کرتا ہون یہ باتین کر رہے تھے کہ بدیع الملک نامدار اور سموم جادو اور خواجہ عمرو باہر آئے
زرنگار کی نگاہ جو خواجہ عمرو پر پڑی اور خواجہ عمرو کی عجیب الخلقت صورت جو دیکھی اسکو بے اختیار ہنسی
آئی مگر بدیع الملک کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی شاہزادے نے خواجہ عمرو کو اپنے سے اچھی جگہ پر
بٹھایا سموم جادو آگے ہاتھ باندھے کھڑا ہوا بدیع الملک نامدار نے بیٹھنے کی اجازت دی سموم
جادو سلام کر کے باادب سامنے بیٹھا زرنگار نے جو یہ واقعہ دیکھا اسکو کمال حیرت ہوئی دوڑی
نسیم سبز پوش کے پاس آکر عرض کی ملکہ عالم اسوقت مین نے ایک ایسی بات دیکھی کہ بہت ہی دنگ
ہو گئی ملکہ نے کہا اے زرنگار کیا بات دیکھی زرنگار نے عرض کی سلطان سموم جادو شہریار کے سامنے
ہاتھ جوڑے کھڑے تھے جب شہریار نے بیٹھنے کی اجازت دی تو سلطان سموم جادو سلام کر کے بیٹھے ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ سلطان نے شہریار کی اطاعت قبول کی اور شہریار کے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جن کی
صورت عجیب الخلقت ہی مجکو اُنکی صورت دیکھکر ہنسی تو آئی مگر شہریار کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی کیونکہ
اپنے سے اعلا درجے پر اُنکو شہریار نے بٹھایا بعد اعزاز و اکرام اسنے کلام کیا نہین معلوم وہ کون صاحب
ہین ملکہ زر نگار کی باتین سمجھ تو گئی مگر مصلحت کسی بات کا اظہار نہ کیا بلکہ تجاہل عارفانہ کیا کہ مجھے بھی تیری
باتوں کا تعجب ہی اگر یہ بات سچ ہی تو مین اسوقت شہریار کے سامنے نہ جاؤنگی وہان والد ماجد تشریف
رکھتے ہین مین اُنسے محجوب ہونگی زر نگار وزیر زادی سے عرض کی آپ دوسری بارہ دری
مین تشریف لے جایئے مین شہریار کے حضور مین جاتی ہون جو جو باتین ہونگی آپ سے عرض کرونگی
ملکہ نسیم نے تو زر نگار کو بدیع الملک کے پاس بھیجا اور آپ ایک گوشہ مین جا کر بیٹھی تو زر نگار
وزیر زادی محفل مین آئی خواجہ عمرو اُسکی طرف دیکھکر مسکرائے زر نگار وزیر زادی نے
شرما کے آنکھین نیچی کرلین بدیع الملک نوجوان نے سموم جادو سے کہا بہتر ہے کہ اب آپ
اپنے کام کو بہت جلد انجام دین سموم جادو نے کہا ای شہریار ایک گذارش میری اور ہے اگر قبول
فرمایئے تو میری عزت بڑھ جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے سموم جادو مین اسکو
بسر و چشم قبول کرونگا جو تمھین کہنا ہو کہو سموم جادو نے عرض کی جو آپکی کنیز اسوقت میرے
لحاظ سے حضور کے سامنے نہین آتی ہے امیدوار ہون کہ جب تک حضور موافق دستور اسلام اسکو
کنیزی سے مشرف نہ فرمائین اپنے سامنے نہ بلائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے بسر و چشم
منظور ہے سموم جادو نے عرض کی اب اجازت کا امیدوار ہون مجھے رخصت مرحمت فرمایئے مین
لوح کی تلاش مین جاؤن بدیع الملک نامدار نے سموم جادو کو رخصت دی سموم جادو نے
پھر عرض کی اگر حضور اجازت دین تو مین نسیم سبز پوش سے ابھی مل لون بدیع الملک نے فرمایا
شوق سے جاؤ سموم جادو نسیم کے پاس آیا ملکہ نسیم سبز پوش کو شرم آئی چاہا سامنا نہ کرون مگر
سموم جادو نے کہا بی بی مین تجھے بہت خوش ہون تجھے بہت اچھا کیا خدا نے تمھین ایسا مالک عطا کیا
جو بہتر ہے تمام بادشاہان ہفت اقلیم سے نسیم سر جھکائے بیٹھی رہی سموم جادو تھوڑی دیر کے
بعد وہان سے بھی اُٹھا لوحدار جادو کی طرف روانہ ہوا ملکہ کے باغ سے لوحدار جادو کا ٹھکانا
تین دن کی راہ پر تھا مگر سموم جادو ایکدم مین پہونچا لوحدار جادو کے مکان پر گیا اپنی اطلاع
کرائی لوحدار جادو کے ملازمین نے اسکو جا کر اطلاع دی لوحدار جادو اسوقت سحر کی طیاری کر رہا
تھا خادم اُسکے ہوم خانہ کے پاس گئے باہر ہی سے آواز دی اے شہنشاہ لوحدار کچھ ضروری
باتین عرض کرنا ہین اگر اجازت ہو تو عرض کرین لوحدار جادو باہر نکل آیا کہا کیا کہتے ہو سب نے کہا
سموم جادو بادشاہ مرحلۂ ایوان ہوا آیا ہے آپکی ملاقات چاہتا ہے کچھ ضروری باتین اُسکو آپسے
کہنا ہین کیا حکم ہوتا ہے لوحدار جادو نے کہا ہماری بارہ دری مین لیجا کر بٹھاؤ ہم یہان سے فرصت
کر کے آتے ہین ملازمین یہ جواب پا کے پلٹے باہر آئے سموم جادو سے کہا آپ تشریف لیچلئے شہنشاہ
ہوم خانہ مین تشریف رکھتے ہین آپ کے واسطے یہ فرمایا ہے کہ آپ بارہ دری مین تشریف رکھین
تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بھی تشریف لائینگے سموم جادو ملازمین لوحدار کے ہمراہ بارہ دری مین آیا

تھوڑی دیر کے بعد لوحدار جادو ہانپتا ہوا اسپندور کے ٹیکے ماتھے پر لگائے ہوئے آیا سموم جادو
نے بہ تعظیم اُٹھا لوحدار جادو نے سلام کیا کہا بھائی صاحب آپ مجھے کیوں محجوب کرتے ہیں خداوند
آئینہ اندام نے آپکا مرتبہ مجھسے سوا بنایا ہے آپ کو ایوان ہوا کا حاکم قرار دیا ہے میں محض لوح
کی حفاظت کرتا ہوں سموم جادو نے کہا آپ کا مرتبہ تمام ساحران طلسم سے افضل ہے کسی کو آج تک
لوح کا پتہ نہیں معلوم ہے آپ حاکم لوح ہیں میں اسی واسطے حاضر خدمت ہوا ہوں کہ کچھ ضروری باتیں
کروں لوحدار نے کہا آپ کے اگر پیام میرے پاس حفاظت لوح کے بارے میں آئے ہیں لوح
کو اپنے پاس لاکر رکھا ہے اب اسکے واسطے سحر تیار کر رہا ہوں ایسا ٹھکانا ابکی بار لوح کیواسطے
بناتا ہوں کہ اگر خداوند بھی تشریف لائیں تو فوراً لوح نہ پائیں تھوڑی دیر انکو بھی تکلیف تلاش ہو
سموم جادو نے عرض کی آپ اور کوئی فکر نہ کریں میرے ہمراہ میرے مرحلے پر تشریف لے چلیے وہاں
چلکر لوح کیواسطے جگہ تجویز کیجیے یہاں طلسم کشا آگیا ہے آپکو اسکی کیفیت معلوم نہیں ہے
طلسم کشا زمین کے اندر راہ چلتا ہے جہاں اُسکا جانا منظور ہوتا ہے اسم اعظم کے زور سے زمین
ہی زمین میں جاتا ہے اپنا کام انجام دے کر واپس آتا ہے میں نے اپنے مرحلہ پر اسکا بندوبست کیا مگر
طلسم کشا وہاں نہ رکا آپ کے مرحلے تک آگیا بہتر یہ ہے کہ آپ مع فوج میرے مرحلے پر تشریف
لے چلیے جب طلسم کشا یہاں آئیگا آپکو نہ پائیگا مجبور ہو کے پھر واپس جائیگا لوح کا حال اُسے
نہ معلوم ہوگا لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو بات تو بہت اچھی ہے مگر میں مجبور ہوں کہ لوح کو
یہاں سے اور کہیں نہیں لیجا سکتا سموم جادو نے کہا تم لوح کو یہیں رہنے دو اپنی جان بچانے کو میرے ہمراہ
چلو جب تک طلسم کشا تمھیں نہ قتل کریگا لوح نہ ملیگی پھر تمھارا قتل ہونا ممکن نہیں جب تک میرے مرحلے پر
رہوگے اسوقت تک کوئی تمھیں گزند نہیں پہونچا سکتا لوحدار نے جواب دیا اے سموم جادو یہ کسی
کی مجال ہے کہ مجھے کسی مقام پر گزند پہونچا سکے طلسم کشا تو سحر بالکل نہیں جانتا ہے مگر اسم اعظم پر اُسکو ناز ہے
میں اسم اعظم کو بند کر سکتا ہوں اور جو جو بڑے ساحران عالیجاہ اس طلسم میں موجود ہیں کسی کی طاقت
نہیں جو مجھے کسی طرح گزند پہونچائیں تم خاطر جمع رکھو اور اپنے مرحلے پر جاکر رہو جب طلسم کشا یہاں آئیگا
اُسوقت دیکھا جائیگا میں اُسکو اسیر کرونگا سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو میں تمھارے سحر
سے بخوبی آگاہ ہوں مگر طلسم کشا ان باتوں کا خیال نہ کریگا وہ عجب شخص ہے علاوہ اسم اعظم کے اُسپر سحر یوں
بھی تاثیر نہیں کرتا ہے اور بہت سے تحفہ جات اُسکے پاس ایسے ہیں جنکے سبب سے وہ ساحروں سے
بالکل خوف نہیں کرتا ہے اگر تم میرے کہنے کو قبول نکروگے تو ضرور طلسم کشا کے ہاتھ سے ضرر اُٹھاؤگے
لوحدار نے کہا اے سموم جادو تم اس قدر خائف ہوگئے ذرا بھی خوف نہیں سموم جادو نے کہا یہ سب
تمھاری نادانی کا نتیجہ ہے اب بھی میرا کہنا قبول کرو لوح کو یہیں چھوڑو میرے ہمراہ چلو ورنہ میں خداوند
آئینہ اندام سے اس بات کی شکایت کرونگا وہ تمسے ناخوش ہونگے کیا عجب ہے کہ اسکے عوض میں تمھیں نظربند
کر دیں لوحدار نے کہا اے سموم جادو میں جانتا ہوں کہ تم میری دوستی کے سبب سے یہ کہہ رہے ہو
مگر میری خاطر اس خیال سے پریشان نہیں کہ طلسم کشا آئیگا اور مجھے ہلاک کریگا سموم جادو نے کہا مجھے تو
خوف ہے کہ تم ضرور میرے ہمراہ چلو جب لوحدار جادو ہر طرح مجبور ہوا تو اُسنے کہا اے سموم جادو ایک بات

پوشیدہ ہو اور جس سبب سے مین نہین جان سکتا مگر تجسے بیان کرنے مین مجھے کیا عذر ہی مین کہے دیتا ہون
یہ کہکے لوحدار جادو نے کہا ای سموم جادو جب تک مین ایوان لوح کے اندر ہون اُسوقت تک
مجھے کوئی ساحر اور عامل کسی قسم کا گزند نہین پہونچا سکتا اور نہ یہ کسی کی مجال ہے کہ بدون اجازت
میری ایوان لوح کے اندر آسکے البتہ جب ایوان لوح سے باہر ہونگا اُسوقت ایک بچہ میرے
واسطے مانند رستم کے ہی اور مجھ مین مطلق قوت باقی نرہیگی اس سبب سے مین تمھارے ساتھ
جانے مین انکار کرتا ہون سموم جادو نے کہا ای لوحدار جادو تم جانتے ہو کہ مین آج تک اس
راز سے واقف نہین ہون مجھے خداوند نے یہ بات بتائی تھی کہ جب تک لوحدار جادو احاطہ لوح
مین ہے اُسوقت تک اُسکو کوئی گزند نہین پہونچا سکتا ہے اور جب وہ احاطہ لوح سے باہر ہوا اُسوقت
حیوان اور انسان اور خاک اور آب سب اُسکے دشمن ہین اور وہ اپنی جان کسی سے نہین بچا سکتا ہے
سب اُسپر قوی ہین مگر ایسا خیال میرے ہمراہ چلنے مین نہ کرو کیونکہ مجھے خداوند نے ایک زور ایسی چیز
عطا فرمائی تھی جو مثل لوح ہے اور تمھارے واسطے وہان بھی یہی بات حاصل ہی جو یہان ہی سموم جادو
نے کہا تمھاری خوشی کرنے مین مجھے کیا انکار ہے مگر یقین کرتا ہون کہ تمھین میری تکلیف گوارا نہوگی
اور مجھے یہین رہنے دو سموم جادو نے کہا تم میرے مرحلے پر چلو اگر وہان تمھین کسی قسم کا خوف پیدا
ہو تو ابھی واپس آنا ورنہ دو ایک روز وہان رہنا جب تک مین طلسم کشا کی گرفتاری کی تدبیر
کرونگا جب لوحدار جادو سے بہت کچھ کہا اور یہ بدرجہ کمال مجبور ہوا تو اُسنے سموم جادو کی ہمراہی
اختیار کی کہا ای سموم جادو مین اس شرط سے تمھارے ہمراہ چلتا ہون کہ تم میری حسب خواہش مجھے
رخصت کر دینا سموم جادو نے اُس سے وعدہ کیا لوحدار جادو اسکے ہمراہ روانہ ہوا جب اپنے
مرحلے سے دو کوس نکل آیا تو سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو اگر میری بات قبول کرو تو مین
تمھین ایسی رائے دون کہ ہمیشہ کے واسطے تم زحمت سے دور رہو اور انجام بھی تمھارا بخیر ہو لوحدار
جادو نے کہا اے سموم جادو اس بات سے بہتر کیا ہی جب ہر طرح سے راحت پاؤن اور انجام بھی میرا
بخیر ہو تو مجھے منظور کرنے مین کیا عذر ہے سموم جادو نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہو کہ اب ہم اور تم
طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام اختیار کرین تاکہ انجام ہمارا
بخیر ہو اور طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے ورنہ وہ بچہ تازہ میدان جرأت ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا اور ہماری
جان اُسکے ہاتھ سے نہ بچے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اُسکی اطاعت قبول کرین اور لوح اُسکو دیکر دین
اُسکا مذہب اختیار کرنے مین ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہمارا تمھارا انجام بھی بخیر ہوگا کیونکہ مذہب آئینہ پرستی
بالکل بے بنیاد ہی اور آئینہ اندام مثل ہمارے تمھارے انسان ہی بلکہ ہم سب سے زیادہ ہی اُسی کے
سبب سے یہ سب کرشمہ پھیلا ہوا اپنے تئین مثل خداوند سجدہ کراتا ہے ہر ایک پر حکومت کرتا ہے ایسے
مردود کی پرستش کرنا بھی بالکل خلاف ہی خدا وہی ہے جسنے ہمین اور تمھین اور آئینہ اندام کو پیدا کیا ہے
اگر تمھین یہ بات منظور ہو تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو سعادت کونین حصول کرو ورنہ ہمیشہ کافر
رہوگے بعد مرنے کے دوزخ مین جگہ پاؤگے لوحدار جادو نے جو یہ سُنا گھبرا گیا متحیر ہو کر سموم جادو
کا منہ دیکھنے لگا کہا اے سموم جادو کیا تیرا قلب اُلٹ گیا ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اب ایسے کلمات

زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین تجھے قتل کرونگا خداوند آئینہ اندام ہمارے خداوند ہین انکی پرستش ہمپر
واجب ہے سموم جادو نے تو اسی واسطے یہ بات کہی تھی کہ اسکو ناگوار ہو اور یہ مجھسے آمادۂ فساد ہو جائے
اسکے دل کا حال بھی معلوم ہو جائے اگر اسلام قبول کرے تو میرے ہاتھ سے قتل ہو جب اسکو کل کیفیت
لوحدار جادو کی معلوم ہوئی تو اسنے جھولی سے تیغۂ سحر نکالا کہا اے لوحدار جادو اگر تو اسلام قبول نکریگا
تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا لوحدار جادو نے جو اسکو برسر جنگ دیکھا اسنے بھی جھولی سے تیغۂ سحر نکالا آپسمین
وار چلنے لگے لوحدار جادو کا سحر تو اسیوقت سے کم قوت ہو چکا تھا کہ جسوقت سے یہ اپنے ٹھکانے سے
سے الگ ہوا تھا تھوڑی دیر تک سموم جادو سے ردو بدل رہی آخر کار سموم جادو نے اسکا سر
کاٹ کر زمین پر گرا شور عظیم بلند ہوا آوازین مہیب آنے لگین سنگباری برف باری ہونے لگی سب کے
بعد آواز آئی کہ ہائی مارا گیا مین لوحدار جادو بود اس آواز کے آتے ہی سموم جادو اسکے مکان کیطرف
روانہ ہوا بعجلت تعجیل تھوڑی دیر مین اسکے مکان پر پہونچا لوح کی کیفیت اس کے سب دریافت کر چکا تھا
یہان جو آکے دیکھا عمارتون کو منہدم پایا ساحرون کو تباہ و خراب دیکھا سموم جادو ایوان لوح کیطرف
آیا دیکھا کہ ساحران سیہ فام دروازے پر بیٹھے ہوئے ہین انھون نے سموم جادو کو منع کیا کہ
لوحدار جادو قتل ہوا ہے اپنی مکان مین لوح رکھی ہے ہم تمھین ہرگز نہ جانے دینگے سموم جادو
نے کہا لوحدار جادو حیات ہے قتل نہین ہوا ہے مگر اسنے میرے مرحلے پر رہنا قبول کیا ہے اپنے تمام سحر دنکو
بگاڑ دیا ہے مجھ سے کہا ہے کہ تم جاکر لوح لے آؤ اسی کے حکم کی تعمیل کرنے آیا ہون مجھے روکو ساحر بھی
کچھ سمجھے کہ یہ بادشاہ ایوان ہوا ہے اسکو منع کرنا اچھا نہین ضرور یہ بات سچ ہے جو کچھ یہ کہتا ہے ایسا ہی
ہوگا یہ سوچ کے ساحر خاموش ہو رہے سموم جادو اندر آیا لوح کے مقام پر گیا لوح کو قبضے مین کیا وہانسے
شادان و فرحان نکلا لوح لے کر روانہ ہوا ایک روز کے بعد بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین
پہونچا شاہزادہ اسکا منتظر تھا سموم جادو نے آکر بدیع الملک نوجوان کو سلام کیا لوح نذر دی
شاہزادے نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر گلے مین پہنی خواجہ نے مبارکباد دی بدیع الملک نوجوان نے
نے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے اپنے لشکر سے ملونگا خواجہ نے کہا اے بدیع الملک جو ہمیشہ کا قاعدہ ہے
وہ کرنا چاہیئے آج شب بھر عبادت الٰہی مین بسر کرو صبح کو لوح دیکھو جو فرمان لوح ہو اسکے مطابق کام کرو
بدیع الملک نے اس رائے کو پسند کیا سموم جادو نے عرض کی اگر حضور اس غلام کی عرض قبول
فرمائین اور ایک روز اور توقف فرمائین تو غلام اس خوشی کا اظہار کرے اپنے ملک کے باشندونکو بلاکر
حضور کا قدمبوس کرائے وہ لوگ بھی مشرف باسلام ہون ایک جلسہ عظیم کیا جائے اسکے بعد آپکو اختیار
ہے جو مزاج مبارک مین آئے بدیع الملک نے سموم جادو کی خاطر سے اس بات کو بھی منظور کیا مگر یہ
فرمایا کہ اے سموم جادو اسقدر خیال رہے کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا اگر زیادہ یہان ٹھہرونگا تو میرا حرج عظیم ہوگا
صاحبقران زمان کی اسیری کی کیفیت جب سے مین نے سنی ہے میرا دل قابو مین نہین ہے سموم جادو
نے عرض کی اے شہریار غلام اسیوقت رخصت ہوتا ہے آپکی سواری کا سامان کرتا ہے تھوڑی دیر کے بعد
حضور بھی مرحلے پر تشریف لائین غلام کی دعوت قبول فرمائین آج ہی بزم عشرت کا سامان ہو ہر ایک شخص
مسلمان ہو بدیع الملک نے سموم جادو کو رخصت کیا سموم جادو وہانسے روانہ ہوا اگر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ عمرو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب سموم جادو اسطرف روانہ ہوا تو خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کہ تمنے تو لوح بھی پالی مراد دلی بھی
پالی مگر مین اب تک فراق زر نگار مین تڑپ رہا ہون جب تک زر نگار سے میرا نکاح نہو گا مجھے چین نہ آئیگا
بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا فراق ملکہ نسیم کی خوشی ہے مگر کیا کرون اُسکے باپ سے وعدہ
کر چکا ہون جب تک صیغہ نہ پڑھا جائیگا مین ملکہ نسیم کو اپنے سامنے نہین بلا سکتا خواجہ عمرو نے کہا کیا
بڑی بات ہے تم ملکہ کے پاس پیام بھیجو یہ جا کر ملکہ سے اُس امر کا اظہار کرون یقین ہے اُنھین بھی انکار نہو گا مین
اسیوقت صیغہ پڑھوا دونگا مگر میرا جھگڑا باقی رہیگا زر نگار سے اسوقت صفیہ تو ہو جائیگا بدیع الملک
نے کہا خواجہ اب تھوڑی دیر مین یہان سے چلنا ہو گا سموم جادو اپنے مرحلے پر پہونچے میرے واسطے
سواری بھیجے گا خواجہ نے کہا صاحب سواری وہان سے آجائے گی پھر اتنا وقت بھی نہ ملیگا اور کل
تم لوح دیکھکر روانہ ہو جاؤ گے نہین معلوم پھر کب ملکہ سے ملاقات ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم اسیوقت
اس امر کو انجام دو بدیع الملک مجبور ہوئے خواجہ عمرو نے ملکہ سے جا کر کہا کہ ملکہ تمھارے باپ نے
بدیع الملک سے یہ بات کہی ہے کہ جب تک صیغہ نہ پڑھا جائے آپ ملکہ کو اپنے سامنے نہ بلائین اور
بدیع الملک نے اس بات کو قبول کیا ہے اور کل یہان سے شاہزادہ روانہ ہو جائیگا پھر نہین معلوم
کب ملاقات ہو اس سے مناسب وقت یہ بات ہے کہ اسوقت امر شرعی کا ہو جانا بہت اچھا ہے کیونکہ
تم بدیع الملک کو اور بدیع الملک تمکو اچھی طرح دیکھ لین اور مین زر نگار سے کچھ ضروری باتین کرون
ملکہ نے کہا خواجہ آپکو اختیار ہے جو مناسب جانیے وہ کیجیے خواجہ عمرو نے بدیع الملک کو بلایا بدستور قدیم
اُنکا عقد پڑھا بعد عقد پڑھنے کے خواجہ نے بدیع الملک اور ملکہ کو وہان چھوڑا جہان زر نگار بیٹھی تھی
وہان آئے کہا بی زر نگار صاحبہ آپ کو شاہزادے صاحب بلاتے ہین کچھ ضروری کام ہے جلد تشریف
لے چلیے زر نگار نے کہا خواجہ تمھاری سب باتین ایسی ہی ہوتی ہین کیا ضروری کام ہے تم مجھ سے یہین
بیان کر دو خواجہ عمرو نے کہا اگر تم قبول کرو تو مین تمسے یہین بیان کر دون زر نگار نے کہا اگر بات
قبول کرنے کے لائق ہو گی تو مین منظور کرونگی ورنہ انکار کرونگی خواجہ نے جواب دیا کہ بات تو ایسی ہے
جسکو تم منظور کر چکی ہو بلکہ تمھاری خواہش سے ایسا ہوا ہے لیکن اسوقت ملکہ عالم کے سامنے تمھاری بات
بالا کرنے کیواسطے تمھین تکلیف دی جاتی ہے کہ تم ملکہ کے سامنے چلکر اسکو منظور کر دو اور تمھاری خواہش منظور
ہو میری خواستگاری سبھی جاے زر نگار نے جواب دیا مین ابھی تک تمھارے مطلب کو نہین سمجھی خلاصہ
بیان کرو خواجہ عمرو نے کہا صاحب تمنے ایک رقعہ بطور عرضی مجھے تحریر کیا تھا اور شاد اب کنیز کی
معرفت مجھے بھیجا تھا اُسکین جو کچھ تمنے لکھا تھا تمھین یاد ہو گا اُسی سبب سے مین یہان آیا ہون مگر ملکہ کے
سامنے اس بات کا اظہار کرنا تمھاری محنت کا باعث ہے اس سبب سے مین خود ملکہ سے کہونگا کہ آپ
زر نگار کا عقد میرے ساتھ کر دیجیے تم دو ایک بار انکار کرکے منظور کر لینا تمھاری بات بھی رہجائیگی اور
مدعاے دل بھی حاصل ہو گا زر نگار نے جو یہ بات سنی کہا خواجہ صاحب حواس مین آئیے منہ سنبھالیے اب
ایسا کلمہ زبان پر نہ لایئے گا بھلا مین اور آپ کو اس مضمون کی عرضی تحریر کرتی کہ آپ اگر میرے ساتھ
عقد کیجیے آج تک ایسا ہوا ہی خواجہ نے کہا آپ کی عرضی میرے پاس موجود ہے یہ لکھی ہی عرضی ہے

فیصل شاداب خواجہ نے زرنگار سے اپنے نام لکھوائی تھی نیل سے نکال کے زرنگار کو دکھائی زرنگار
محجوب تو ضرور ہوئی مگر متحیر تھی کہ یہ عرضی ان تک کیونکر پہونچی مجھ سے تو شاداب نے کہا تھا کہ خواجہ
عمرو حسین وجمیل ہیں جوان رعنا ہیں اور انکی صورت جو کچھ ہے وہ ظاہر ہے یہ سوچ سوچ کے زرنگار
شرمندہ ہو رہی تھی کہ خواجہ عمرو نے کہا صاحب اس انفعال سے کیا حاصل ہے آپ ملکہ کے پاس
چلیں وہ جو کچھ فیصلہ کر دیں مجھے منظور ہے اب تو میں اس عرضی کو ضرور ملکہ کو دکھاؤنگا آپکے انکار سے
مجھے صدمہ ہوئی اگر آپ اقرار کرتیں اور یہ کہتیں کہ میں نے تحریر کی تھی اور میرا دلی مدعا یہی تھا تو میں ہرگز آپکو
ملکہ کے سامنے خجل نہ کرتا مگر اب اس بات کو ضرور ظاہر کرونگا کہ آپ نے پہلے تو مجھے بلایا جب میں ہزاراں
دخواری یہاں آیا تو آپ انکار کرتی ہیں دیکھیے ملکہ عالم آپ کو کس طرح قائل کرینگی زرنگار نے جواب
دیا خواجہ عمرو تحریر تو بیشک میری ہی مگر میں نے آپ کو تحریر نہیں کیا مجھ سے شاداب نے کہا کہ خواجہ
ایک بادشاہ عالیجاہ ہیں صاحب کرامات ہیں جو انکی اطاعت قبول کرتا ہے وہ اُسکو ایسے ایسے ہنر و فن
تعلیم فرماتے ہیں کہ جو دنیا میں کسی کو نہیں آتے ہیں اس سبب سے میں نے یہ لکھا آپ میں اُن باتوں میں
سے ایک بات بھی نہیں پیدا ہے نہ آپ کسی ملک کے بادشاہ ہیں نہ آپ صاحب کرامات ہیں نہ
جوان حسین ہیں یہ تحریر تو آپ کے واسطے زیبا نہیں خواجہ عمرو نے مسکرا کے جواب دیا بی شاداب نے
جو کچھ آپ سے میری تعریف کی کیا میں اس سے کم ہوں میری بادشاہت کا حال آپ بدیع الملک
سے دریافت کیجیے اور جوانی کی کیفیت ابھی آپ کو کیونکر معلوم ہو سکتی ہے خوبصورتی کے باب میں
میری شکل کا دوسرا نہیں یہ کہنا چاہیے کہ شاداب نے آپ سے میری بہت کم تعریف کی زرنگار نے
جواب دیا میں ایسی باتوں کو نہیں مانتی آپ یہاں سے تشریف لیجائیے شہریار آپ کا لحاظ کرتے ہیں
اسی سبب سے میں بھی خاموش ہوں ورنہ ایسے جواب دیتی کہ آپ کو کیفیت معلوم ہوتی خواجہ عمرو
نے کہا آپ بگڑی باتیں نہ بنائیے میرے ساتھ ملکہ کے سامنے چلیے آپ کی بات نہ جانے پائیگی میں یہ سب
بدنامی اپنے سر اوڑھ لونگا آپ کو بدنامی سے بچاؤنگا زرنگار نے قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا بی
زرنگار صاحبہ اب میں مجبور ہوں ملکہ کے سامنے جا کر آپ کی سب کیفیت بیان کرتا ہوں دیکھیے آپ
کس درجہ محجوب ہوتی ہیں زرنگار نے کہا آپ یہاں سے تشریف لیجائیے جو کچھ میری قسمت میں ہوگا
وہ دیکھ لونگی خواجہ عمرو وہاں سے اُٹھے ملکہ کے پاس آئے زرنگار کی عرضی ملکہ کو دکھائی کہا آپکی وزیرزادی
بھی بڑی تلون مزاج ہیں پہلے تو مجھے یہ عرضی لکھی جب میں انکے بلانے سے یہاں آیا تو اب میرے
ملنے سے اُنھیں انکار ہے ذرا آپ بلا کے اُنکو سمجھائیے میری محنت رائگان نہو خاص اُنھیں کے بلانے
سے اسقدر تکلیف اُٹھائی سب کو چھوڑ کر یہاں آیا اب وہی انکار کرتی ہیں جب تک آپ اس باب
میں کوشش نفرمائینگی وزیرزادی صاحبہ منظور نکرینگی ملکہ نے عرضی دیکھی بہت ہنسی بدیع الملک نے
بھی کہا ملکہ تمہیں لازم ہے کہ خواجہ کی سفارش کرو اور بی زرنگار کو راضی کرو ملکہ نسیم نے ایک کنیز کو
زرنگار کے پاس بھیجا کنیز نے زرنگار کے پاس جا کر کہا وزیرزادی صاحبہ آپ کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہے
زرنگار وزیرزادی سمجھی کہ خواجہ عمرو نے وہاں پہونچ کے کچھ باتیں بنائی ہونگی ملکہ نسیم کو آمادہ کیا ہوگا
بس وقت جانا مناسب نہیں ہے یہ سوچ کے کنیز سے کہا میں اسوقت معاف کی جاؤں

تو بہتر ہے کنیز وہان سے واپس آئی ملکہ سے کہا وزیرزادی صاحبہ معافی کی امیدوار ہین اسوقت حاضر
نہین ہو سکتین خواجہ نے کہا ملکہ تم خود زرنگار کے پاس چلو وہ اس وقت یہان نہ آئینگی ایسی ہی باتین بنائینگی
ملکہ نے کہا خواجہ مجھے آپکی خوشی درکار ہے وہان چلنے مین کیا انکار ہے یہ کہکے ملکہ اٹھین بدیع الملک
بھی کھڑے ہوئے خواجہ سب کے آگے آگے چلے پہلے زرنگار کے پاس پہونچے جاتے ہی کہا کہ بی زرنگار
صاحبہ آپ نے اپنی عمر اتنی وزارت مین صرف کی مگر اب تک قواعد شاہی سے آپ کو بہرہ نہوا اسوقت
ملکہ نے آپ کو طلب فرمایا آپ نے آنے مین انکار کیا آخر کار ملکہ کو خود تکلیف ہوئی اب وہ تشریف
لائی ہین اور شہریار کو بھی ہمراہ لائی ہین سب کنیزین بھی اُنکے ہمراہ ہین اسوقت سب کے سامنے
آپ کیا نیکنام مشہور ہونگی اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرتین تو یہ نوبت کاہے کو آتی زرنگار نے کچھ
جواب نہین دیا مگر آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے خواجہ عمرو نے جو زرنگار کو گریان پایا کہا آپ نے
ملکہ کے بہلانے کو اچھی بات نکالی مگر وہ بھی شاہزادی ہین ایسی بہت سی باتین اُنکو معلوم ہین آپکے
ایسے فقرے اُنپر نہ چلینگے اگر اب بھی آپ منظور کیجیے تو مین ملکہ کو آنے سے روک دون زرنگار
خاموش ہو رہی اتنے مین ملکہ نسیم بھی آئین بدیع الملک نوجوان بھی تشریف لائے ملکہ نسیم نے جو
زرنگار کو گریان پایا کہا اے زرنگار تم بڑی بیوقوف ہو ہنسی کی بات مین بڑا ماتم ہوا آخر کیا برائی
ہے زہے نصیب تمھارے کہ تمھین خواجہ طلب کرین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین بالکل کم حقیقت
ہون خواجہ عمرو کا مرتبہ بڑا ہے مین اُنکے لائق نہین خواجہ نے کہا ملکہ اب جنین جانان کو کام نہ دو اصل
مطلب ظاہر کرو مین انکا خواستگار نہین ہون انھون نے پہلے عرضی مجھے کیون تحریر کی اور کسواسطے یہان
بلایا انھین کے بلانے کے سبب سے مین یہان آیا اب انھین کیون انکار ہے ملکہ نے کہا اے زرنگار
تمھاری عرضی خواجہ کے پاس موجود ہے اس سے صاف یہ بات ظاہر ہے کہ تمنے خواجہ عمرو کو طلب کیا
جب وہ تشریف لائے تو اب تم اُنسے ملنے مین انکار کرتی ہو زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم آپ اس راز سے
آگاہ نہین ہین اس مقدمہ مین دخل نہین مین نے یہ عرضی خواجہ کو نہین لکھی تھی شاداب نے مجھ سے
اور کسی صاحب کمال کا ذکر کیا تھا اُسکے کہنے سے مین نے بنظر امتحان یہ عرضی لکھدی میرا منشا یہ تھا کہ دیکھون جیسا
شاداب کہتی ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے اور جس شخص کی یہ تعریف کرتی ہے وہ واقعی ایسا صاحب کمال ہے یا نہین اور میری
عرضی اُنکو کیونکر پہونچی ہے وہ یہانتک کیونکر آتا ہے مین نے انھین عرضی نہین لکھی ہے کیا دنیا مین ایک نام کے دس نہین
ہوتے ہین اُنکی عرضی اُنکے ہاتھ لگی انھین یہ دل لگی سوجھی مجھے اسقدر بدنام کیا اگر آپ کو میرے عرض کرنے کا یقین نہو
تو شاداب کو طلب فرمایئے اس سے تحقیق کیجیے اگر وہ کہے کہ ہان عرضی انھین کے نام لکھی گئی ہے تو مین آپکی
گنہگار ہون اور خواجہ جو کچھ فرمائین وہ صحیح ہے ورنہ خواجہ کے باب مین میری اتنی مجال نہین جو کچھ کہہ سکون
ملکہ نے کہا ان باتون کو بالاے طاق رکھو میری بات مانو زرنگار دیر تک انکار کرتی رہی جب ملکہ نے دیکھا کہ زرنگار
قبول نہین کرتی تو بدیع الملک اور خواجہ سے عرض کی کہ آپ بارہ دری مین تشریف لیجائین مین زرنگار سے تخلیہ مین
کچھ باتین کرونگی بدیع الملک نے خواجہ کو اشارہ کیا خواجہ اور بدیع الملک بارہ دری مین تشریف لائے ملکہ نے زرنگار
کو بہت کچھ سمجھا کے راضی کیا وہان سے اُٹھکے خواجہ پاس آئین کہا خواجہ زرنگار کو مین نے راضی کیا ہے اب ایسی باتین اس سے
نہ کہنا جو اسکے رنج پہونچے اور پھر بگڑ جائے تو اب راضی ہونا مشکل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اب میری خاطر جمع ہوگئی ہے مین

باتین ہوے لکین خواجہ زرنگار کے ملنے سے بہت خوش ہوے بدیع الملک کو ملکہ کی دید سے مسرت
ہوئی خواجہ زرنگار سے باتین کرتے رہے تھے اور ملکہ نسیم بدیع الملک سے مخاطب تھین کہ ایک کنیز نے آکر
عرض کی آپکے واسطے سواری سلطان کے یہان سے آئی ہے عنقریب در دولت پر آیا چاہتی ہے سامان جاہ وحشم
بہت کچھ ہمراہ ہے ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کی کیا رائے ہے بدیع الملک نے فرمایا مین جاؤنگا
مین نے وعدہ کیا ہے ملکہ نے عرض کی مین اپنے باب مین پوچھتی ہون اگر آپ فرمائین تو مین چلون ورنہ یہین رہون
بدیع الملک نے کہا شب تک وہان رہنا جب دن تمام ہو اپنے باغ مین واپس جانا اگر فرصت ملی مین بھی ضرور آؤنگا
ملونگا ملکہ نے عرض کی ایسا ہی ہوگا یہ ذکر تھا کہ محلدار نے بھی آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت مین ترقی ہو سلطان
سموم نے سواری بھیجی ہے خود بھی لینے کو آیا ہے در دولت پر حاضر ہے اسکے واسطے کیا حکم ہوتا ہے بدیع الملک خود نکلے
کہا مین اپنے ساتھ سموم جادو کو یہان لاؤنگا ابھی اسکے مکان پر جاؤنگا یہ کہتے ہوے تا بدر آئے سموم جادو
نے بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا دوڑ کے قدمو پر گر پڑا عرض کی اے شہریار آپنے اسقدر زحمت فرمائی غلام کی
عزت بڑھائی تابدر میرے لینے کو تشریف لائے اب امیدوار ہون کہ حضور تاخیر نہ فرمائین سواری حاضر ہے تشریف
لے چلین بدیع الملک نے فرمایا مجھے ہر طرح تمہاری خوشی منظور ہے جو تم کہو وہ کرنا ضرور ہے مگر تم جاکر ملکہ نسیم
سے مل لو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے ملنے کی ضرورت نہین ملکہ خود تشریف لے چلینگی آپ
پہلے سوار ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خواجہ کیا رائے ہے خواجہ نے بھی چلنا منظور کیا بدیع الملک
اسپ صبا رفتار پر سوار ہوے سموم جادو براے انتظام آگے بڑھا بڑے جاہ وحشم سے بدیع الملک کو
اپنے محلے پر لایا یہان سب سامان راحت پہلے ہی سے درست کیا گیا تھا بدیع الملک نے شہر کو جو دیکھا بہت
آباد پایا شاہزادہ بہت خوش ہوا دوکانداران شہر نے جو بدیع الملک کی شان وشوکت دیکھی سب براے
سلام خم ہوے بدیع الملک دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوے مکان سموم جادو تک پہونچے سموم
جادو نے بہت کچھ زروجواہر نثار کیا شاہزادے کو بارہ دری کے اندر لایا مسند زرین پر بٹھایا جن لوگون کو پہلے
مطلع کرایا تھا وہ سب نذرین لیکر حاضر ہوے اور کچھ لوگ اس وقت شان وشوکت بدیع الملک کی دیکھکر
مطیع ہوے شاہزادہ بصد عظمت وشان بارہ دری مین جلوہ گر ہوا سموم جادو نے پہلے ہی سے سبکو اطلاع
دی تھی کہ آج ہمارے شہر کے متعلق رہنے والے ہین سب ہمارے یہان آئین دعوت ہے کچھ امور
ضروری بھی اظہار کرنا ہین حکم حاکم سے تمام ساکنان شہر وہان موجود ہوے نصف شب تک لوگ آتے
رہے جب ساکنان شہر جمع ہو چکے اور مصاحب نے عرض کی اے سلطان اب تمام ساکنان شہر حاضر ہین
سموم جادو نے کہا مین سب سے ایک بات کہنے والا ہون سبکو میری طرف مخاطب کرو ملازمین سموم نے
بآواز کہا اے ساکنان شہر ایران تم سے سلطان کچھ ارشاد کرنا چاہتے ہین لہذا تمہین یہ لازم ہے کہ ہمہ تن سلطان
کی طرف مخاطب ہو یہ سنکر ساکنان شہر سموم جادو کیطرف مخاطب ہوے سموم جادو نے کہا اے
ساکنان شہر آگاہ ہو کہ آجتک مین تم لوگون پر حاکم تھا مگر آج سے مین بھی تم لوگون کے مانند سمجھا جاؤنگا
سبب اسکا یہ ہے کہ مین نے اپنے دین باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا طلسم کشا کی اطاعت قبول کی دولت
دو جہان حصول کی اب یہ سب کے مالک ہین لہذا تم لوگون کو بھی یہ لازم ہے کہ اب تم ابھی آقاے نامدار کی اطاعت
قبول کرو اور مذہب آتش پرستی کو ترک کردو کہ یہ مذہب باطل بے بنیاد ہے اور شہنشاہ کو اپنا مالک وبادشاہ

جاتا اِسکے قدمون کو بوسہ دو اسلام قبول کرو دیکھو اگر خداوند آئینہ اندام مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو یقین تھا وہ ہمارے شہنشاہ کو کاہیکو اپنے طلسم مین آنے دیتے اور اگر یہ آبھی جاتے تو اس طرح ہر مرحلے پر ظفریاب نہوتے بس معلوم ہوا کہ آئینہ اندام مرد گمراہ ہے اُسکو خداوند ماننا بالکل خطا ہے اُسپر لعنت کرنا اچھا ہے سموم جادو نے اس طرح یہ باتین کین کہ اسکا دل مذہب آئینہ پرستی کیطرف سے پھرا بعض جو ایسے ہی سیہ قلب تھے انکو تو یہ سب باتین ناگوار ہوئین ورنہ بہتنے دست بستہ سموم جادو سے یہی عرض کی کہ ہم بسر و چشم آقائے نامدار کی اطاعت قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام کے مذہب پر لعنت بھیجتے ہین دین اسلام قبول کرتے ہین سموم جادو نے کہا جسکو یہ دولت کونین حاصل کرنا منظور ہو آقائے نامدار کی قدمبوسی کرے جو کچھ وہ فرمائین اسے صحیح جانے سب لوگ اٹھے بدیع الملک کی قدمبوسی حاصل کی جو لوگ کہ سیاہ قلب تھے اور زنگ کفر جنکے دلون سے دور نہوا تھا وہ اس ارادے سے اُٹھے کہ یہان سے نکلجائین سموم جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ خبردار یہ لوگ نجانے پائین انکے واسطے گردن زدنی سے بہتر دوسری بات نہین ہے سب کو گرفتار کرلو ملازمین سموم نے سبکو گرفتار کیا جو لوگ بدیع الملک کے قدمبوس ہوے شاہزادے نے سبکو خلعت و انعام حسب لیاقت مرحمت فرماکر کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب لوگ مشرف باسلام ہوکر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھے سموم جادو نے محفل مین ارباب نشاط کو طلب کیا ماہرویان سیمین عذار و پریپیکران گلرخسار صد ناز و ادا خرامان خرامان محفل مین آکین بہنے برائے مجرا سرخم کیا بدیع الملک نے سبکا سلام لیا سموم جادو نے دار وغہ ارباب نشاط کو طلب فرماکر کہا جو نازنین ہے کام مین یکتائے زمانہ ہو علم موسیقی سے اچھی طرح ماہر ہو اُسکو محفل مین بلاؤ ایسا نہو کہ شاہزادے کے خلاف خاطر ہو اور مجھے ندامت ہو دار وغہ نے کہا اے سلطان جسقدر نازنینان مہرخسار اسوقت حاضر دربار ہین انکو جواب دینے والا نہین ہر ایک اپنے کام مین فرد ہے علم موسیقی مین سبکو کمال ہے سموم نے کہا تمہین اختیار ہے داروغہ وہانسے سلام کرکے ہٹا ایک طائفے کو محفل مین بھیجا نازنین لب فرش آئی برائے ادب گردن جھکائی سازندون نے ساز ملائے نازنین نے رقص شروع کیا دو چار گتین ایسی دکھائین کہ اہل محفل کے منہ سے بیساختہ واہ نکل گئی جب تھوڑا عرصہ ہوا اور حرکت کے سبب سے پانون رکھڑانے لگے نازنین سلام کرکے بیٹھ گئی سازندون نے پھر سازون کو ملانا شروع کیا جب ساز ملچکے نازنین نے گنگنا کے بعد سوز و گداز یہ غزل شروع کی قول

جو ہے ستم و کینہ و بیداد غضب ہے
شاگرد بجلی ہو قہر جو استاد غضب ہے
کیون غنچہ پریشان نہو ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل فریاد غضب ہے
ہم چاہتے تھے تمکو گرے تھی نظر سے
مجبور تو خدا کا دل ناشاد غضب ہے
تو ڈالکر شاخ کو کثرت سے ثمر کے
ہم جھان جھکانے اثر اداد غضب ہے

کیا قہر ہو ترا بر سر بیداد غضب ہے
سر تا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
اس باغ مین ہوتا نہین دلشاد غضب ہے
خاکستر پروانہ پہ روتی ہے یہ شمع
پہلے ہی سے اس جا ملی افتاد غضب ہے
ہوتا ہے صدا ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانباری اولاد غضب ہے
اللہ کرے خیر مرے شیشہ دل کی

جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہے
ناز آفت و چشم ستم ایجاد غضب ہے
فریاد نکر دیکھ کہ صیاد غضب ہے
نکلی ہے صدا کوہ سے ہم آتش دم کب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہے
اس بت کا یہ حسن خدا داد نہ اسکو
کیا سوختہ جانون کی یہ فریاد غضب ہے
اے شوخ تری چشم غضبناک کے بھے
پھر آج وہ مست مئے بیداد غضب ہے

بھولا نہ مجھے قتل گہ عالم مین قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
انجم سے رخ چرخ پہ بوندین ہین عرق کی
کہتے ہین گرفتار کو آزاد غضب ہے
ہم تم سے ہنوز آئینہ یا دیدہ ہو آپ
ہونا کسی پہ بھی دلکش پہ ہم آباد غضب ہے
ہین ہوش بجا مردم ہشیار رہے پل مین
یہ لطف نہین اے دل ناشاد غضب ہے

اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے
مرتے نہین جور وہ نہ تری طرح سے واللہ
عاشق کی تری گرمی فریاد غضب ہے
غضب ہے ترا قہر ترا قہر قیامت
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہے
قامت ہے ترا کیا ہے سر سرو قیامت
آنکھون کو تمھاری وہ فسون یاد غضب ہے
یہ خانۂ ہستی ہے عجب خانۂ رنگین

اخوان شیاطین مین ہین مست ہے پندار
ہم جیسے ہین عاشق وہ پریزاد غضب ہے
ہے سرو تو پابند غم بے ثمری مین
بخشش تری بیداد ہے بیداد غضب ہے
وہ کونسا غم ہے کہ جو دنیا مین نہین ہے
طرہ بھی سر طرۂ شمشاد غضب ہے
سوتے ہین نہان نظر لعنت مین اسکے
اے ذوق تر سستی بنیاد غضب ہے

نازنین نے جو اس غزل کو تمام کیا سب اہل محفل بہت خوش ہوے سموم جادو نے اسی وقت داروغۂ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفہ تبدیل کرو دوسری نازنین کو محفل مین لاؤ مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت شہریار رونق افروز محفل ہین بہت سے بادشاہون کی محفل مین شرکت کی ہے جیسے اپنے حوصلے سے بڑھ کے خاطر کی ہوگی بڑے بڑے صاحب کمال لوگ ان محفلون مین آئے ہونگے ایسا نہو کہ کوئی اس محفل کے لائق نہو اور شہریار کی طبیعت پراگندہ ہو محفل سے دل گھبرائے رقص و سرود پسند نہ آئے تو بہت ہی بری بات ہے مین محجوب ہونگا مجھسے شہریار نے فرمایا تھا کہ اب محفل کرنا بیکار ہے مین نے عرض کی تھی کہ یہان غلام نے جن جن لوگون کو رکھا ہے وہ ہر ایک صاحب کمال ہے جہان حضور نے یہان کی شجاعت و جرأت کو ملاحظہ فرمایا تو سے عجائب حیرانہ ہوئے اور لطافتین اس مرحلے کی نگاہ سے گذرین امیدوار ہون کہ دم بھر ارباب نشاط کے بھی کمالات ملاحظہ فرمائیے گو حضور کے بہت جلسون مین شرکت کی ہوگی اور بہت سے شاہ سلیمان ہوے ہونگے مگر ارباب نشاط مین یہ کمال بہت کم ملاحظہ فرمایا ہوگا یہ تو نہین عرض کر سکتا کہ آج تک ایسے کاملین دوسری جگہ پیدا نہین ہوئے اور حضور نے اسکے کمالات ملاحظہ نہین فرمائے کیونکہ آپنے جو جو جلسہ ملاحظہ کیے ہونگے ہم لوگون نے خواب مین بھی نہین دیکھے مگر فدوی گستاخانہ یہ عرض کرتا ہے کہ از راہ غلام نوازی میری عرض قبول فرمائیے اور یہانکے ارباب نشاط کے کمالات ملاحظہ فرمائیے شاید پسند خاطر ہون اسکا لحاظ رہے داروغہ سے عرض کی اے شہنشاہ آپ نے ایک بار مجھے فرمایا مجھے خیال ہے اب جو محفل مین آئیگا وہ اپنے فن مین یکتا ہوگا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہے یہ کہکے داروغہ رخصت ہوا جہان ارباب نشاط موجود تھے وہان آکر ایک نازنین سے کہا آج روز امتحان ہے جو کچھ کمال تمام عمر صرف کرکے حاصل کیا ہے آج اسکو ظاہر کرو حکم شہنشاہ ہے کہ جو اپنے کمال مین یکتا ہو وہ اس محفل مین آکے کمال دکھائے نازنین نے کہا داروغہ صاحب آپ خاطر جمع رکھیں مین آج ایسا ہی کام کرونگی کہ اہل محفل دنگ ہو جائین کبھی کسی نے ایسا نہ سنا ہوگا یہ کہکے نازنین اٹھی اپنے سازندون کو ہمراہ لیا محفل مین آئی لب فرش پراے مجرا سر جھکایا سازندے ساز ملائے ہوئے آئے تھے نازنین نے آتے ہی رقص شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

ہان بند جنون و خمان مین پریشانیون مین ہم
الفت غمون کی پشیمانیون مین ہم

یارب مین کسکی زلف کی زندانیون مین ہم
زنجیر مین بھی نالۂ زنجیر کی طرح

ہوتی نہ یاد زلف تو خود شکست مین
جوش جنون سے رہتے ہین جولانیون مین ہم

پائی نہ تیغ عشق سے ہم نے کہین پناہ
لائین جو آہ کو شررافشانیون مین ہم
تم بھی نہین جگر پہ رہو اسقدر رہے
یون خود سرنوشت ہین پیشانیون مین ہم
ہو وہ عزیز سو رگ یوسف سے بھی سوا
کچھ ہو بلا سے اپنے کہین بانیون مین ہم
پوشیدہ وان نگاہون مین سرخوش ہین ناتگی
معروف زخم دل کے نمک بانیون مین ہم
دکھلائین روز حشر کو مین اسقدر رہے

فربہ حرم مین بھی تو ہین قربانیون مین ہم
پاکوبیون کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
سرگرم سوز عشق کی لحانیون مین ہم
ہین آئینہ مین صورت تصویر آئینہ
رکھ دین تری شبیہ کو گنجانیون مین ہم
کیون چھپکے ہجر مین ہوے شرمندہ ماسے
شرب الیہود کرتے ہین نصرانیون مین ہم
ہیہم کدورت دل مینا دگر نہو ✽
اپنے سیاہ نامے کی طولانیون مین ہم

دوزخ بھی جائے غرہ اہل ان عزیز بھول
پھرتی جنون کے سلسلہ جنبانیون مین ہم
مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ جز خدا
آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہم
کیا جانین ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
اسپر رہے ہین ایسی پیشانیون مین ہم
سینے کا چاک سینے کی فرصت کہان کرین
کیا کیا اڑائین خاک پرافشانیون مین ہم
جا سکتے ضعف سے نہین کہتے ہین اسکے گھر

ہو جائین کاش گریہ کی طغیانیون مین ہم

نازنین نے اس خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ تمام اہل محفل محو ہوگئے سبکی عجیب حالت ہوگئی اسی طرح تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے سموم جادو کو بلایا فرمایا اب صحبت برخاست کرو تم بھی جاکر استراحت کرو کیونکہ تمنے بڑی تکلیف اٹھائی طرح طرح کے وہان سے واپس آئے یہ سب انتظام کیا واقعی بڑی زحمت ہوئی اب تمھین تھوڑی دیر استراحت بھی کرنا ضرور ہے کیونکہ کل کے روز یہان اور میرا قیام ہے بعد اسکے تم لوگون کو بھی زحمت ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اب جاکر سبکو رخصت کرکے جلسہ برخاست کرو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے تمام شب کیواسطے یہ جلسہ قرار دیا ہے آپکی خوشی نہین ہے مین ابھی برخاست کیے دیتا ہون بدیع الملک نے جو سموم جادو کے چہرے کی طرف دیکھا اسکو اداس پایا شاہزادے کو خیال ہوا کہ اسوقت سموم جادو سے یہ بات خلاف ہوئی اسکی خوشی یہی ہے کہ یہ جلسہ شب بھر رہے اسکے تئین رنج ہوجانا اچھا نہین ہے یہ سوچ کے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اگر تمھاری خوشی نہین ہے تو جلسہ برخاست نکرو صحبت شب بھر باقی رہے صبح کو جلسہ برخاست ہو سموم نے عرض کی اے شہریار آپ کے خلاف ہے مین نہین چاہتا کہ جلسہ رہے بدیع الملک نے فرمایا میری یہی خوشی ہے اب بے صبح کے جلسہ برخاست نہوگا سموم جادو خوش ہوا محفل مین اور نازنین آئی انھنے غزل شروع کی ایک غزل گاکے اٹھی دوسرے کو سموم نے طلب کیا اسی طرح شب بھر جلسہ رہا جب رات ختم ہوئی بدیع الملک نوجوان اٹھے خادمون نے براے وضو پانی حاضر کیا شاہزادے نے وضو کرکے فریضہ ادا کیا سموم جادو حاضر خدمت ہوا اور لوگ بھی آئے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہے غلام سے بھی فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا میرا یہ قصد ہے کہ آج شب کو رات بھر عبادت الٰہی مین مصروف رہون صبح کو لوح کو دیکھون جو کچھ ہدایت ہو وہ کرون سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ آپ اس مرحلہ کا انتظام اچھی طرح سے کرکے تشریف لے چلیے کیونکہ غلام تو ہمراہ رکاب ہوگا اور یہان کوئی ایسا منتظم باقی نرہیگا جو اسکو کفار سے بچاتا رہے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہان تم سلطنت کرو یہ لڑادہ نکرو مین نہین معلوم کہان جاؤن گا انتظام مجھے کرنا پڑے تم چلا اسقدر تکلیف نکروکے سکتے ہو میرے نزدیک یہی اچھا ہے کہ اپنے انتظام سلطنت مین مصروف رہو سموم جادو

سے عرض کی اے شہریار یہ بات غیر ممکن ہے کیونکہ اب عبادت آفتاب سے جدا ہوں بدیع الملک مجبور ہو کے
فرمایا اے سموم جادو تمہیں اختیار ہے مگر لوح کی ہدایت پر منحصر ہے اگر لوح سے تنہا جانے کی ہدایت کی تو میں
مجبور ہوں تمہیں ساتھ نہیں لیجا سکتا سموم جادو نے عرض کی جب آپ لوح کو ملاحظہ فرمائیں گے اسوقت
دیکھا جائیگا اگر لوح سے تنہا جانے کی آپ کو ہدایت کی تو غلام ہے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے
لشکر لیکر یہاں سے روانہ ہو جائے گا بدیع الملک خاموش ہو رہے سموم جادو بدیع الملک کے
پاس سے اٹھا اپنے وزرا کو طلب کیا لشکر میں اطلاع کرائی کہ سب لوگ تیار رہیں عنقریب یہاں سے سفر ہو گا
لشکر میں اطلاع کرا کے یہ اور انتظامات سلطنت میں مصروف ہوا مگر بدیع الملک کو ملکہ نسیم کے پاس
شب کو نہ جانے سے اسقدر ملال تھا کہ شاہزادہ فرط ملال سے اپنے حواس میں نہ تھا ملکہ نسیم کی یاد تھی ہر بات
میں آہ کرتا تھا ٹھنڈی سانسیں بھرتا تھا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آ کے کہا اسوقت کیا
حالت ہے کیسی طبیعت ہے بدیع الملک نے کہا کہ خواجہ اس امر کو نہ پوچھو اس وقت ملکہ کی یاد میں دل بیتاب ہے ہیشیم
پُر آب ہے میں نے شب کو وعدہ بھی کیا تھا کہ میں ضرور آؤنگا کہ ملکہ جاؤنگا شب کو بعض امور ایسے پیش ہوئے
کہ میں نجا سکا سموم جادو کے بھی سبع کا خیال تھا کہ اگر اسکا جلسہ اس وقت برخاست کر دیا تو اسکو ملال
ہوگا خاص میرے واسطے یہ صحبت آراستہ کی تھی اگر میں اسکے خلاف کرتا ہوں تو یہ میرے لحاظ سے کچھ
نہ کہ سکیگا مگر خیال ضرور ہوگا اسی خیالات سے میں نے صحبت کا برخاست کرنا اچھا نہ جانا اب وقت نہیں
جو ملکہ سے ملوں شب کو مجھے معروف عبادت ہونا ہے اگر وہاں جاؤنگا تو یہ امر ظاہر کیونکر نہ پائیگا جا بجا ہی جائیگا
سموم جادو کو خیال ہوگا کہ یا تو طلسم کشا کا ایسا مصمم ارادہ تھا یا اب اس درجہ خیال سفر ہے تا زیا
کہ آج کا وعدہ پختہ کر کے پھر نہ گیا اس سبب سے لاچار ہوں اب کچھ نہیں بنتا فراق ملکہ میں دل کی حالت
عجیب ہے از صدمۂ ملال یہ غزل

چمن کی سیر کو آیا جو ایک دشمن پری
کہ آنکھ بھی نگاہوں سے دل فگار کیا
وہ آکے بیٹھے تھے رونے ہنسا دیا مجھ کو
تباہ باد صبا نے مرا غبار کیا
تمام رات کٹی سر پہ سو یا کسی کی
تری طرح ترے نامے کا انتظار کیا

پڑھا کے سر پہ کبھی صاحب وقار کیا
بہار نے زر گل کا طبق نثار کیا
دہن سے جان بھی نکلی جو ساتھ بیچکی
غضب چراغ نے ہنسکر سر مزار کیا
سوال وصل پہ محفل میں کیا بیان کہوں
یہ کہا غم کو تربت پہ سوگوار کیا
ستمگر سے بچکے جو واپس گیا نہ دل کو بچا

کبھی نظر سے گرا کر ذلیل و خوار کیا
نظر اٹھا کے جو دیکھتا تو کیا ہوتا
کسی نے یاد نہیں وقت خفتنا رکیا
برس کے ابر بہاری نے بھی درد کیا
حضور یار میں مجھکو ذلیل و خوار کیا
نصیب نعمت ملاقات بھی ہے شوق
تو پھر کسی نے نہ فاخر کا اعتبار کیا

جب بدیع الملک نوجوان کی یہ خواجہ نے یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے کو از حد ملال ہے ملکہ نسیم کا خیال ہے
ایسا نہ ہو رنج و غم اور زیادہ بڑھے اس سے یہ بہتر ہے کہ شب کو شاہزادے کو کسی ترکیب سے ملکہ نسیم کے پاس
پہونچانا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک اسقدر ملال و رنج نکرو میں ابھی تمہیں ملکہ نسیم
کے پاس پہونچاتا ہوں میری بھی فراق زرنگار میں عجب حالت ہے بے اختیار اسکے دیکھنے کو بھی جی چاہتا ہے
بدیع الملک نے کہا کہ خواجہ اس وقت کسی طرح یہ امر ممکن نہیں کہ ملکہ تک جا سکوں خواجہ نے کہا میں
ابھی اسکی تدبیر کرتا ہوں یہ کہکے جب بدیع الملک کے پاس سے اٹھے سموم جادو کے قریب پہونچے
سموم جادو نے خواجہ کو دیکھ کر عرض کی اے حضرت کیوں تکلیف فرمائی کیا کام ہے یہاں کیوں تشریف لائے

خواجہ نے کہا میرے آنے کی یہ وجہ ہے کہ آج شب کو بدیع الملک تا سحر مشغول عبادت پروردگار رہینگے
ہمارے یہان یہ دستور ہے کہ جب اپنے معاملات کے واسطے مشغول عبادت ہوتے ہین تو برلے عبادت
ایسا مقام تجویز کرتے ہین جو صحرا مین واقع ہو اور جہان سواے ہم لوگون کے اور دوسرا نہو بلکہ زیادہ تر تنہائی
کے واسطے کہا جاتا ہے لہذا مین اس واسطے تمھارے پاس آیا ہون کوئی ٹھکانا ایسا بتاؤ جہان بدیع الملک
نوجوان شب کو مشغول عبادت ہون سموم جادو نے عرض کی خواجہ جہان آپ فرمائین خواجہ نے کہا میرے
نزدیک تو باغ ملکہ نسیم اولی ہے ہم لوگون کو وہین بھیج دو اس وقت سے جا کر سب انتظام کرینگے شب کو شاہزادہ
تو مشغول عبادت ہونگا مین اور کامون مین مصروف رہونگا سموم جادو نے کہا آپکی اگر یہی خوشی ہے تو مین ابھی
آپ لوگون کو وہین بھیجے دیتا ہون یہ کہکے اسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا اسی وقت سواری منگوائی
بدیع الملک کے واسطے اسپ صبا رفتار اور ہمراہی کے واسطے چند سواران جرار آئے سموم جادو
خواجہ کی طرف مخاطب ہوا عرض کی آپ جا کر شہریار کو اطلاع دیجیے وہ تشریف لائین سوار ہون باغ کی
طرف جائین خواجہ خوشی خوشی بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادہ تو منتظر ہی تھا کہا خواجہ کیا انتظام کیا
خواجہ نے کہا سواری موجود ہے جلد چلو اب ایک لمحہ یہان نہ ٹھہرو بدیع الملک بھی خوشی خوشی اٹھے
خواجہ کے ہمراہ ہوے جیسے ہی ڈیوڑھی پر پہونچے سموم جادو کا سامنا ہوا سموم جادو نے سلام کیا بدیع الملک
نے فرمایا اے سموم جادو صبح الصباح ہمارے پاس آنا وہی وقت ہماری روانگی کا ہے دیکھین اب کیا تباہی
ہے قسمت کس طرف لیے جاتی ہے سموم جادو نے عرض کی مین ضرور حاضر خدمت ہونگا بلکہ ہمراہ رکاب
چلونگا اس وقت سے مین نے لشکر مین درستی کا حکم دیا ہے یقین ہے کہ صبح تک سب لوگ سامان سفر درست
کرلین بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہ کوشش ابھی سے ناحق کی جب لوح کی ہدایت معلوم ہو جاتی
اسوقت تمھین اختیار تھا اگر اب لوح مین یہ بات نکلی کہ مین تنہا سفر کرون کسی کو اپنے ہمراہ نہ لون اس وقت مین
یہ سب انتظام تمھارا بیکار ہوگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اگر لوح نے آپ کو تنہا جانے کی ہدایت
کی تو مین آپ کے تشریف لیجانے کے بعد لشکر ہمراہ لیکر یہان سے سفر کرونگا کہین تو آپ سے ملاقات ہو جائیگی
بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو کیون اپنی حکومت چھوڑتے ہو یہ معاملات طلسم کشائی ہین اسمین
بہت سی آفتین میرے سر ہین اور جسکی وجہ سے اکثر میرے ہمراہی بھی مبتلاے مصیبت ہو جاتے ہین تمھین کیا
ضرورت ہے کہ اپنے عیش و عشرت مین خلل ڈالو سموم جادو نے کہا اے شہریار اب اس بات مین مجھ سے کچھ
نہ فرمایئے کا اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا تو معذور ہونگا کیونکہ آپکی ہمراہی اس سلطنت سے بہتر ہے
بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے مین اپنے ہمراہ لے چلونگا اور اگر لوح نے مجھے تنہا جانے کی
ہدایت کی تو مین خواجہ کو تمھارے ہمراہ کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ کرونگا تم جا کر لشکر مین سب سے
ملنا وہان میرا انتظار کرنا اگر خدا کو ہے تم سب سے ملانا منظور ہوگا تو آؤنگا سب سے ملونگا ورنہ جو منظور
الٰہی ہو یہ باتین کرکے بدیع الملک نوجوان گھوڑے پر سوار ہوے مع خواجہ طرف باغ ملکہ نسیم پریزاد
کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان سے لیکے سموم جادو کو باغ ملکہ نسیم مین گیا اور شاہزادے کو عبادالر

دلآرام سوار کرکے اپنے مرحلے کی طرف روانہ کیا تو ملکہ نسیم کو بھی سکھپال میں سوار کرا کے اپنے محل کی طرف روانہ
کیا ملکہ نسیم سبز پوش کی ماں ملکہ زرین لباس جادو نے جو اپنی بیٹی کی خبر سنی بہت خوش ہوئی لوگوں کو مقرر کیا
کہ جس وقت ملکہ نسیم کی سواری قریب آئے اسوقت ہمیں اطلاع کرنا لوگ مقرر رہے تھوڑی دیر میں کنیزوں
نے آکر ملکہ زرین لباس کو خبر دی کہ ملکہ نسیم سبز پوش کی سواری قریب آگئی ہے یہ سنکر زرین لباس نے کنیزوں
کو حکم دیا کہ ڈیوڑھی پر جائیں ملکہ کے لانے کا سامان کریں کنیزیں ڈیوڑھی پر آئیں سب سامان درست کیا
اتنے عرصے میں ملکہ نسیم کی سواری قریب آئی شاہزادی فوراً سکھپال سے اتر کے اپنی ماں سے آکر ملی
ملکہ زرین لباس نے شاہزادی کو گلے سے لگایا دیر تک تشفی و دلاسا دیا بعد تھوڑی دیر کے شاہزادی کو
بدیع الملک نوجوان کا خیال ہوا انکے دل پر بھی ہجوم رنج ملال ہوا زرنگار نے جو چہرے کی حالت دیکھی
متغیر پایا زرنگار سخت گھبرائی ملکہ سے آہستہ سے پوچھا کیوں ملکۂ عالم مزاج مبارک کیسا ہے اس وقت حضور کا
چہرہ کچھ اترا ہے ملکہ نے کہا اے زرنگار تم میرے حال سے واقف ہو کر ایسی بات کہتی ہو میں تجھسے بیان کروں
تو تم میری کیفیت جانو زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم شہریار نے تو شب کو تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے
ملکہ نے کہا میں کیا کروں مفارقت اسقدر شاق ہے کہ مجھے اپنی زندگی وبال ہے اگر میں تھوڑی دیر شاہزادے
سے جدا رہونگی یقین ہے تڑپ تڑپ کے مر جاؤنگی تاب مفارقت نہ لاؤنگی زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم اب کوئی
تدبیر ممکن نہیں شاہزادے تک آپ کو کیونکر پہنچاؤں بھلا ملکۂ عالم آپ کی والدہ ماجدہ اس امر کو منظور
کرینگی کہ آپ اسوقت انکے پاس سے تشریف لے جائیں اور اگر آپ کی والدہ ماجدہ نے اس امر کو منظور
بھی کر لیا تو اس وقت شاہزادہ کا ملنا محال ہے اور آپ کے دل میں ایسے خیالات ہیں بھلا میں کیا اس کا
انتظام کر سکوں ملکہ نے کہا کہ اے زرنگار اگر ایسا ہی ہوگا تو میں تاب مفارقت شہریار نہ لا سکونگی
زرنگار نے عرض کی اگر یہی ہے تو ابھی شاہزادے کو سفر دور و دراز درپیش ہے اس وقت آپ کی کیا حالت
ہوگی ملکہ نے کہا میں شاہزادے کو ہرگز تنہا نہ جانے دونگی خود بھی ہمراہ چلونگی اور تو والدہ ماجدہ کب گوارا
کرینگی کہ شہریار تنہا سفر کریں وہ ضرور انکے ہمراہ جائینگی جب وہ انکے ہمراہ ہونگے تو لشکر بھی جائیگا اور سب مال
و اسباب مع نقد و جنس یہاں موجود ہے سب ساتھ ہوگا میں اسوقت میں شہریار سے یہی بات ظاہر کرونگی کہ
میں بے آپ کے زندہ نہ رہونگی سر پٹک کے مر جاؤنگی یقین ہے شاہزادہ میرے حال پر رحم کرے اور مجھے اپنے
ہمراہ لے جائے زرنگار نے کہا اے ملکۂ عالم شاہزادہ اپنی خوشی کے موافق سفر نہیں کر سکتا ہے جو کچھ ہدایت لوح
کی ہوگی وہ بدیع الملک تا مدار عمل میں لائینگے اگر لوح سے یہ ہدایت ہوئی کہ آپ تنہا تشریف لیجائیے
تو شاہزادہ مجبور ہے کسیکو اپنے ہمراہ نہیں لے جا سکتا ہے اس وقت میں آپ کیا کرینگی ملکہ نے کہا کوئی صورت
ضرور نکالی جائیگی میں بے شہریار کے یہاں زندہ نہ رہونگی یہ سنکے ملکہ نے کہا اے زرنگار یہ باتیں جسوقت
ہونگی دیکھا جائیگا اس وقت علاج عجب مضطر کیونکر ہو شہریار سے کسی طرح ملاقات ہو زرنگار نے عرض کی
ملکۂ عالم یہ بات تو میرے امکان سے باہر ہے میں اگر آپ کو کسی حیلے باغ تک لے بھی چلوں تو شہریار کو وہاں
کیونکر بلاؤں سوائے شب کے اس وقت ملاقات ممکن نہیں ملکہ نے کہا اے زرنگار اتنی دیر میں کیونکر صبر کرونگی
اس وقت میرے دل کی حالت بری ہے اگر اور عرصہ ہوگا تو اور کیفیت دگرگوں ہو جائیگی زرنگار کو بھی عجب حالت
ہوئی ملکہ کے ملال سے اسکو بھی صدمہ تھا مگر کیا کر سکتی تھی مجبور تھی کہ بدیع الملک باہر نہ آسکتے تھے اسی طرح

جواب و ثواب کے ملکہ نے اُتنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو زر نگار سے کہا یقین ہے اب شہریار ضرور جانب باغ
تشریف لے گئے ہونگے یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے ایسا ہو کہ وہ حسب وعدہ باغ میں جائیں اور مجھے نہ پائیں
تو گھبرا کے واپس آئیں اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی سے چلو وہاں شہریار کا انتظار کریں زر نگار نے کہا دیکھیے
مین آپ کی والدہ ماجدہ سے کہتی ہون کیا عجب ہے کہ وہ بخوشی و رضا آپ کو جانے کی اجازت عطا فرمائیں ملکہ
نسیم نے فرمایا اے زر نگار تم ابھی جاؤ کوشش کرو جہانتک ممکن ہو جلد اجازت حاصل کرو زر نگار ملکہ نسیم
کے پاس سے اُٹھکے ملکہ زرین لباس کے پاس گئی ملکہ نے کہا اے زر نگار اسوقت تم ملکہ کو تنہا چھوڑ کے
کیون آئیں زر نگار نے کہا ابھی مین ملکہ عالم کے پاس موجود تھی کہ ملکہ کو ایک امر ضروری کی یاد آئی ہے
باغ مین ملکہ نے ایک صندوقچہ رکھا تھا یہان آنے کے وقت اُسکو وہین فراموش کر کے چلی آئین اسمین
ملکہ کی حرز ہیکل تھی جب تک ملکہ اُس ہیکل کو زیب گلو کرینگی اُس وقت تک ملکہ کو نیند نہ آنے گی اور یہ
صندوقچہ بے ملکہ کے جائے نہ ملیگا ملکہ اس فکر مین اس وقت تک اُداس بیٹھی تھین مین نے جو افسردہ و محزون
پایا سبب پوچھا ملکۂ عالم نے فرمایا مین اپنی ہیکل بھول آئی ہون اب یہان سے جانا بھی خلاف ہی اور یہ بھی ڈر ہی
کہ کہین ایسا نہو وہ غائب ہو جائے تو پھر ایسی چیز ہاتھ نہ آئیگی ملکہ زرین لباس نے کہا اے زر نگار میرا تخت سحر
موجود ہے تم ملکہ کو اپنے ہمراہ باغ مین لے جاؤ ابھی واپس آنا یہان جشن کا سامان ہو رہا ہے ملکہ کی شرکت اس
جشن مین ضرور ہے کیونکہ سلطان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلسم کشا کے ہمراہ مع مال و خزانہ جائینگے ہم
لوگون کو بھی ساتھ لے جائین تو عجب نہین کیونکہ جب تمام لشکر اور خزانہ انکے ہمراہ جائیگا تو ہم لوگون کی محافظت
یہان کون کریگا ضرور سبکو اپنے ہمراہ لیتے جائینگے اس سبب سے چاہتی ہون کہ ملکہ بھی اس جشن مین شریک
ہولین نہین معلوم اب کب ایسی صحبت نصیب ہو کس طرح بسر ہو زندہ رہین یا مارے جائین اسنے بڑے
طلسم سے لڑائی ہے آئینہ اندام سے ساحر مکار سے مقابلہ ہو خدا ہی مدد کرے اور طلسم کشا کو فتح دے
زر نگار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لے آؤنگی یہ کہکے کنیزون سے ملکہ
زرین لباس نے مخاطب ہو کر کہا تخت سحر جلد حاضر کرو ملکہ نسیم سبز پوش اپنے باغ مین ایک کار ضروری
کے واسطے تشریف لیجائینگی کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا زر نگار ملکہ نسیم کے پاس آئی عرض کی
ملکۂ عالم مین نے اجازت لے لی آپ تشریف لے چلیے تخت حاضر ہے ملکہ خوشی خوشی تخت کے قریب آئین
ماں کو سلام کر کے تخت پر سوار ہوئین سحر کیا تخت بلند ہوا ملکہ نسیم اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئین مصاحبین
اور زر نگار سے یہی کہا کیا عجب ہی جو شہریار باغ مین پہونچ گئے ہون اور میرے منتظر ہون زر نگار نے
عرض کی مجھے بھی یہی گمان ہی راہ مین یہی باتین کرتی ہوئی چلین ملکہ نسیم تھوڑی دیر مین اپنے باغ مین آکر
پہونچین تخت اُتارا جس بارہ دری مین بدیع الملک نوجوان پہلے تشریف رکھتے تھے وہان گئین کسیکو
نپایا ملکہ کو اور زیادہ قلق ہوا باغ مین آکر تلاش کیا کنیزین جو وہان موجود تھین اُنسے دریافت کیا
کہ بدیع الملک نامدار تو یہان تشریف نہین لائے سب نے عرض کی ابھی تک یہان کوئی نہین آیا
اگر شہریار تشریف لاتے ہم لوگون کو ضرور طلب فرماتے زر نگار نے عرض کی ملکۂ عالم جب سلطان
سموم جادو انکو اجازت عطا فرمائینگے اُس وقت وہ تشریف لائینگے ملکہ نے کہا اے زر نگار
شہریار والد ماجد کے پابند نہین ہین بلکہ والد ماجد اُنکے حکم کی تعمیل فرض سمجھتے ہین جسوقت اُنکا مزاج

ہیں آپکا تشریف لا ینگے معلوم ہوتا ہے کچھ اور لگی دیتی ہیں اسی وجہ سے شہریار کو صدمہ ہوا ہے ملکہ نے زرنگار سے
یہ کہا تو مگر دل کی بیتابی اور زیادہ بڑھ گئی خیال آیا ایسا نہو کہ شب بھر ایسے معاملات درپیش رہیں اور آنے کا
موقع نملے تو رات بھر کیونکر بسر ہوگی یہ سوچ کے ملکہ نسیم کی حالت اور ابتر ہوئی زرنگار نے بہت سمجھایا مگر
ملکہ کی بیتابی کم نہوئی آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ ایک ساحر یہان سے جائے اور شہریار کی کیفیت دریافت
کرے واپس آئے ملکہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت ایک کنیز کو بلا کر کہا ڈیوڑھی پر جا کر ایک ساحر
کو دربار میں سلطان سموم جادو کے روانہ کرو وہ وہان پوشیدہ طور سے جائے اور شہریار کی کیفیت تحقیق
کرے واپس آئے کسی پر یہ بات ظاہر نہونے پائے کنیز اُسی وقت باہر آئی ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر
پوشیدہ طور سے دربار میں آیا بدیع الملک کو دنگل زریں پر پایا دربار کو آراستہ دیکھا اور ساحرون سے
اُسنے دریافت کیا کہ ابھی صحبت برخاست نہیں ہوئی سب نے کہا آج صحبت شب بھر رہیگی شہریار نے
چاہا تھا کہ جلسہ کو برخاست کریں مگر سلطان کی خاطر سے پھر حکم دیا کہ شب بھر صحبت رہے نہیں گرم رہے صبح کو
جلسہ برخاست ہوگا شاہزادہ کسی کار ضروری سے کہیں تشریف لیجائے گا ساحر یہ سب کیفیت سنکر وہاں
سے واپس آیا ڈیوڑھی پر آکے سب حالت بیان کی محلدار نے ملکہ نسیم سے عرض کی ملکہ نے جو یہ بات سُنی
اور زیادہ مغموم ہوئی زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم اب شاہزادے کی تشریف آوری سے تو ناامیدی
ہو گئی بہتر یہ ہے کہ آپ یہان سے واپس چلیے آپکی والدہ ماجدہ منتظر ہونگی کہ چلنے میں قباحت ہے ملکہ نے
کہا اے زرنگار بات تو بہت صحیح ہے مگر میں جو وہان جاؤنگی تو اور زیادہ گھبراؤنگی یہان سبطرح ہر قسم کی آزادی
ہے اگر شہریار نہیں ہیں ان میں آنکے ذکر سے اپنی طبیعت بہلاتی ہوں وہان یہ بات کہاں ممکن ہوگی اور زیادہ
دم گھبرائیگا کلیجہ منہ کو آئیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مجھے یہیں رہنے دو وہان نہ لے چلو زرنگار نے
پھر عرض کی ملکۂ عالم میں جو کچھ عرض کرتی ہوں آپ قبول فرمائیں تشریف لے چلیں ملکہ مجبور ہوئیں رات
بہت کم باقی تھی زرنگار کو اپنے ہمراہ لیکر تخت پر سوار ہوئیں سحر کیا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر میں ملکہ
اپنے ماں کے مکان میں داخل ہوئیں یہان ملکہ زریں لباس آپکی منتظر تھیں بیٹی کی صورت دیکھی کہا بی بی
تمنے بہت عرصہ لگایا رات بھر باغ میں بسر کی ملکہ نے عرض کی میں نے تو آپ سے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ وہ ہیکل
ایک پیر مرد کا عطیہ تھی دینے کے وقت ان بزرگوار نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جس دن اس سے تم غافل ہوگی اُسی دن
یہ تحفہ تمہارے پاس سے غائب ہو جائیگا آج میں یہان چلی آئی اُسکا خیال بالکل نرہا یہان آکر یاد آئی تو
اُسیوقت واپس گئی مگر ہیکل کا پتہ نہ پایا بہت تلاش کیا کہیں نشان بھی نہ ملا اسی کے صدمے میں اب تک تھی
تلاش بھی ہو رہی تھی ملکہ زریں لباس نے کہا بی بی جو چیز گئی اُسکا صدمہ بیکار ہے اب ہیچ کیسے سے
وہ دستیاب نہوگی یہان تو یہ باتیں تھیں اور بدیع الملک نوجوان جو خواجہ کے ہمراہ طرف باغ ملکہ کے روانہ
ہوئے تھوڑی دیر میں راہ طے کر کے داخل باغ ہوئے کنیزون کو بلایا اُنسے دریافت فرمایا کہ ملکہ کہاں ہیں
سب نے عرض کی اے شہریار ملکہ شب کو تشریف لائی تھیں آپکی خبر کے واسطے ایک ساحر کو بھی پوشیدہ
طور سے روانہ کیا اُسنے آکر یہ خبر دی کہ جلسہ برخاست ہو کر پھر شروع ہوا اور شہریار کا ارادہ ہے کہ شب بھر
وہان تشریف رکھیں صبح کو اور کسی کار ضروری سے تشریف لے جائیں ملکہ نے یہ سُنا اور آپکی تشریف
آوری سے ناامیدی ہوئی تو مجبور ہو کر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس چلی گئیں مگر بہت بیتاب تھیں بدیع الملک نے

خواجہ سے کہا اب کیا کرنا چاہیے اور ملکہ کو کیونکر بلانا چاہیے کیونکہ اب آج ہی کا دن اور باقی ہے شب کو مین عبادت
مین مشغول ہونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو کچھ ہدایت ہوگی اُسکے موافق کرونگا ملکہ سے ملنے کا پھر کوئی ذریعہ
نہ ملیگا خواجہ نے کہا کیا بڑی بات ہے انھین کنیزون مین سے ایک کو اُس طرف روانہ کیجیے یہ جاکر ملکہ کو اس
بات سے آگاہی دین یقین ہے کہ ملکہ پھر کسی طرح سے اپنے تئین یہان تک پہونچا دینگی بدیع الملک نے کنیزون
سے فرمایا تم سے کون ملکہ کو جاکر میرے آنے کی خبر دیگا سب کنیزون نے عرض کی اے شہریار ہم مجبور ہین کہ
سحر نہین جانتے باہر اور ساحر موجود ہین ہمارا گذر وہان تک نہین ہوسکتا بدیع الملک مایوس ہوے
خواجہ نے کہا مین جاتا ہون اور اگر بن پڑا تو ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لاتا ہون مگر ایک ساحر میرے ہمراہ چلے مجھے
راستہ بتائے کنیزون نے عرض کی یہ بات ممکن ہے ہم آپ کے ہمراہ ابھی بہت سے ساحر کرتے ہین وہ جاکر
آپ کو راستہ بتائینگے مکان زرین لباس تک پہونچا دینگے خواجہ نے ارادہ کیا کہ چلین اتنے
عرصہ مین آسمان پر سناٹا ہوا ایک ابر سیاہ پیدا ہوا وہ اس باغ کے قریب آکر زمین پر اترا سب نے دیکھا
کہ سموم جادو تخت پر سوار آتا ہے بدیع الملک کی نگاہ پڑی سموم جادو تخت سے اُترا شاہزادے کے
قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اس وقت تمھارے آنے کی کیا ضرورت
تھی سموم جادو نے عرض کی اس وقت مجھے شوق قدمبوسی نے بیتاب کر دیا اس وجہ سے حاضر ہوا اتنا کہا
بدیع الملک اور ذکر کرنے لگے خواجہ بھی ٹھہر گئے سموم جادو نے ملکی امور چھیڑ دیے طلسم کے
حالات بیان کرنا شروع کیے اسی ذکر مین دن تمام ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے خواجہ کیطرف دیکھکر
اشارہ کیا کہ آج محروم دیدار فرحت آثار رہے خواجہ نے کہا مین خود اسی مصیبت مین مبتلا ہون سموم
جادو نے بدیع الملک نوجوان سے عرض کی اے شہریار آپ مشغول عبادت ہون غلام اب رخصت
ہوتا ہے یہ کہکے سموم جادو اپنی طرف روانہ ہوا بدیع الملک ایک حجرے مین تشریف لیگئے گو ملکہ کی یاد
نے بہت پریشان کیا مگر شاہزادہ مشغول عبادت ہوا سب خیال جاتا رہا خواجہ اپنے ٹھکانے پر جاکے زرنگار
کی یاد مین بیتاب ہوے مگر بدیع الملک نوجوان شب بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہے جب صبح ہوئی
شاہزادے نے دست دعا درگاہ مجیب الدعوات مین بلند کیے بہت کچھ الحاح وزاری کے بعد سجادے سے اُٹھے
لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور لوح طلسم ہاتھ آئے تو لازم
ہے کہ جانب ایوان نہ طاق سفر کرے اگر لشکر موجود ہو ساتھ لے ورنہ تلاش لشکر کی بھی ضرورت نہین
جب ایوان نہ طاق تک پہونچے لوح کو دیکھے کوئی کام نکرے بدیع الملک یہ ہدایت دیکھکر
بہت خوش ہوے خواجہ قریب آئے کہا اے بدیع الملک لوح کو دیکھا بدیع الملک نے سب کیفیت
بیان کی خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہے مآل کار طلسم ایوان نہ طاق کو تصور کرنا چاہیے اگر بخیریت
وسلامتی وہان تک پہونچے تو ضرور اُسکے فتح کرنے سے طلسم فتح ہوجائیگا بدیع الملک خواجہ سے یہ
باتین کر رہے تھے کہ سموم جادو نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے بخندہ پیشانی اسکو جواب سلام دیا
سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپنے لوح کو ملاحظہ فرمالیا حکم پایا بدیع الملک نے فرمایا مین
ایوان نہ طاق کی طرف جاؤنگا پھر جو حکم لوح مین ہوگا وہ عمل مین لاؤنگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار
ایوان نہ طاق تک آپ کیونکر تشریف لے جائینگے اسکا راستہ کسیکو نہین معلوم آپ کے ہمراہ

کوئی ایسا واقف کار ہے جو راستہ بتائے خواجہ نے کہا اے سموم جادو لوح سے بڑھکے کوئی واقف کار
نہین جب لوح موجود ہے تو کسیکی کیا ضرورت ہے سب کام اسی سے انجام پائینگے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد
وہان پہونچ جائینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار کچھ قید تو نہین ہے کہ یہان سے بہت جلد جانا چاہیے شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا نہین ابھی یہان سے کوچ کرونگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین ہر طرح
حاضر ہون مگر یہان کے انتظامات بالکل رہجائینگے مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہے ہان اگر آپ ایک ہفتہ یہان
قیام فرماتے تو مین سب کام درست کر لیتا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو مجھے جانے دو
تم اپنی راحت کو کیون تلف کرو اگر حیات مستعار باقی ہے تو بعد فتح طلسم تمھارے کیہان مع صاحبقران
کے آئینگے جب تک تمھاری خوشی ہوگی مہمان رہینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار بھلا مجھے
یہ گوارا ہوگا کہ مین بے آپکے یہان سلطنت کرون مجھے اس سلطنت سے گدائی بہتر ہے کہ ہر وقت
آپکی قدمبوسی سے مشرف ہوتا رہونگا بدیع الملک نے کہا اگر تم کسیطرح میرا کہنا قبول نہین کرتے ہو تو
مین پہلے یہان سے جاتا ہون تم جب سب انتظام سے یہان کے فراغت پانا تو جس طرح مزاج مین آئے
میرے پاس آنا سموم جادو نے کہا اے شہریار یہ بھی غیر ممکن ہے کہ آپکو یہان سے تنہا سفر کرنے دون
بہتر یہ ہے کہ آپ سب لشکر اپنے ہمراہ لے جائین جب مین یہان کے انتظام سے فراغت پاؤنگا حاضر خدمت ہونگا
شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب تم آنا اپنے ہمراہ لشکر لیتے آنا یہان بے لشکر کے تمکو رہنا اچھا نہین ہے
اس وقت تمھارے ترک مذہب کرنے سے تمام طلسم مین سب تمھارے دشمن ہین جو تمھین تنہا پائے گا
وہ ضرور لشکر لیکے تمھارے ملک پر چڑھ آئیگا جب تمھارے پاس لشکر موجود نہوگا تو تم اسکو کیونکر روک
سکوگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نصف لشکر یہان رکھتا ہون نصف لشکر آپکے ہمراہ کیے
دیتا ہون جب کیہان جملہ مال و خزانہ بار کرا دونگا اس سلطنت کے انتظام کرنے والے کو تجویز کرونگا اسوقت
حاضر خدمت ہونگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے سموم جادو اسی وقت بدیع الملک کے پاس
سے اٹھا اپنے مکان کیطرف آیا وزرا کو طلب کیا اسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سے نصف لشکر
اس وقت تیار ہوجائے جس وقت آقائے نامدار تشریف لے جائین اُنکے ہمراہ رکاب ہو وزرا نے اسیوقت
لشکر مین خبر کرائی لشکر مین تیاری سفر ہونے لگی یہان سموم جادو نے وزرا سے کہا کہ جسقدر خزانے اسوقت
برآمد ہو سکین شہریار کے ہمراہ کرو باقی جب مین جاؤنگا اسوقت اپنے ہمراہ لیتا جاؤنگا وزرا نے اسی وقت
خزانے کو برآمد کرانا شروع کیا جسقدر اسوقت وزرا کی کوشش سے دستیاب ہوا اُسقدر خزانہ بار کرایا
جب خزانہ بار ہو چکا تو وزرا نے آکر سموم جادو سے عرض کی کہ حضور چلکر ملاحظہ فرمالین حسب الحکم خزانہ بار
کرادیا سموم جادو باہر دیکھنے کو آیا دور تک خزانہ اونٹون پر لدا ہوا ہے سموم جادو نے کہا اسقدر کافی
ہے مین دو ایک روز کے بعد یہان سے جاؤنگا اپنے ہمراہ کل خزانہ لیتا جاؤنگا صرف اس وقت یہ ضرورت ہے
کہ شہریار کی زاد راہ کے واسطے خزانہ کافی ہو اسقدر بہت ہے یہ کہکر سموم جادو بدیع الملک کے پاس آیا
عرض کی اے شہریار اس وقت خانہ زاد نے سرکار سے جسقدر خزانہ فراہم ہو سکا اسقدر بار کرادیا ہے لشکر ہمراہ
رکاب چلنے کیواسطے مسلح و مکمل ہے جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لے جائیے غلام دو ایک روز
کے بعد حاضر خدمت ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اسقدر انتظام کی کیا ضرورت تھی خزانہ وغیرہ

فراہم کرنا بالکل بیکار تھا اگر ایسا ہی تمکو منظور تھا تو میرے ہمراہ چند سوار کیے ہوتے مین یہان سے چلا جاتا
جب تم آتے اپنے ہمراہ ان لوگون کو لاتے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین کیا ہون لشکر کا
آپ کے ہمراہ رہنا واجب ہے کیونکہ آپ اس طلسم کے فتاح ہین جناب آپ کے ہمراہ لشکر نہوگا لوگون کو
آمد جمعیت کی اطلاع کیونکر ہوگی مین مجبور ہون کہ آپ کے لشکر کو نہ پاسکونگا نہین مین جاکر آپکے لشکر ظفر پیکر کو
ہمراہ لیکر پھر قدمبوس ہوتا بدیع الملک نے کہا اے سموم جادو اگر تم ایسا کرو تو مین نہایت خوش ہون
اور بیکار رہنے سبب سے اپنے لشکر کے سردارون سے ملون تمہین وہ لوگ بہت جلد مل جائینگے کیونکہ تم اس طلسم کی
راہون سے بخوبی واقف ہو اس سبب سے ان لوگون کو تم بہت جلد تلاش کر لوگے سموم جادو نے عرض کی اے
شہریار مجھکو قدم مبارک سے دور رہنا شاق ہے یہ ایسی مصیبت ہے جو مجھ سے نہین اٹھ سکتی بدیع الملک نے
فرمایا اب جو کچھ مصیبت پیش ہو اسکو اٹھاؤ مگر ان لوگون کو تلاش کرو جبتک ان لوگون کو تلاش نکر لینا میرے
پاس واپس نہ آنا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اب مین بعض لوگون کو اپنے ہمراہ نہین لے جاسکتا
ہون کیونکہ نہین معلوم مین کہان کہان جاؤن اور کس کس سے راہ مین مقابلہ پڑے اس سبب سے
ان لوگون کا اپنے ہمراہ رکھنا مناسب نہین جانتا بدیع الملک سمجھ تو ضرور گئے مگر از راہ تجاہل عارفانہ سموم
جادو سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہین جنکو اپنے ہمراہ لے جانا مناسب نہین جانتے سموم جادو نے عرض کی
اے شہریار میرا ارادہ تھا کہ یہان سے مع اہل و عیال کوچ کرتا پھر اسطرف واپس نہ آتا آپ ہی کے ہمراہ
خانہ کعبہ چلا جاتا لہذا نسوان کا اپنے ہمراہ لے جانا اچھا نہین ہے ان لوگون کو حضور کے سپرد کرتا ہون جب
خدا لائیگا سبکو دیکھ لونگا بدیع الملک نے فرمایا میری عین خوشی ہے مین سبکو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا بحفاظت
سب میرے ہمراہ رہینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کو ان سب کے حق مین اختیار ہے مین
انشاء اللہ تعالی آپ کے لشکر کو لیکر حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا شاہزادے
نے خواجہ سے کہا خواجہ اب چلنے کی تیاری کرنا چاہیے خواجہ نے کہا سب تیاری ہو چکی ہے صرف وقت
روانگی تجویز کرنا ہے بدیع الملک نے لوح اٹھاکے ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ روانگی کے واسطے
یہی وقت اچھا ہے اگر جاتا ہے اسی وقت اس شہر کی سرحد سے باہر نکل جاؤ بدیع الملک نے خواجہ سے
کہا لوح ہدایت کرتی ہے یہی وقت روانگی کے واسطے اچھا ہے پس اب ٹھہرنا بیکار ہے یہانسے روانہ ہونا چاہیے
خواجہ نے اسیوقت ملازمین کو طلب کیا سموم جادو کو اطلاع کرائی کہ لوح خبر دیتی ہے کہ اسی وقت یہان
سے روانہ ہونا اچھا ہے سموم جادو یہ خبر سنکر پھر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ
لایا خدمت مین بدیع الملک کے پہنچ کے عرض کی کہ مین نے سب انتظام کر لیا ہے آپ تشریف لے چلین
شہزادہ بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر اٹھے در باغ پر آئے دیکھا لشکر گران سموم جادو نے ہمراہ لیا ہے
بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اتنے بڑے کار اہم کو انجام دینے جاؤگے اپنے واسطے لشکر
رہنے دو کیون میرے ہمراہ یہ لوگ جائین سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے اپنے واسطے
بھی علیحدہ لشکر رکھا ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ خزانہ آپکے ساتھ بالکل نہین ہے اور ہمراہی بہت ہین شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نکرو خدا مالک ہے کسی بات کی تکلیف نہوگی یہ کہتے ہوے بدیع الملک
اپنی جگہ سے آگے بڑھے خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر

سوار ہوا اور سب اہالیان لشکر قاعدے سے یمین و یسار رکوب ہوئے سموم جادو اپنی زوجہ کے پاس آیا اس سے پہلے ہی اطلاع دیچکا تھا ملکہ زرین لباس نے ملکہ نسیم سے بھی کہدیا تھا کہ سلطان کا ارادہ یہ ہی کہ ہم سبکو طلسم کشا کے ہمراہ روانہ کریں اور آپ تلاش میں لشکر طلسم کشا کے جائیں پس بہتر ہو کہ سب تیاری ہو جائے ملکہ نسیم بھی اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئیں غرض جب وقت روانگی بدیع الملک سموم جادو اندر آیا اپنی بی بی سے کہا آقائے نامدار سوار ہوچکے تم لوگون نے بڑا عرصہ لگایا ابھی تک سواری بھی یہان نہین آئی ملکہ زرین لباس نے کہا اے شہنشاہ اب ہم لوگ آپ سے جدا ہوتے ہین ایک بار آپ کو اچھی طرح دیکھ لین اس خیال سے ابھی تک کوئی سوار نہین ہوا سموم جادو نے کہا اے ملکہ اب تم اس شخص کے ہمراہ جاتی ہو جو تمھاری حفاظت مجھسے بڑھ کے کریگا اور تمھاری عزت و حرمت سوا ہوگی اس شخص کے ناموس سے مشہور ہوگی جو اس وقت اعلیٰ ہو حسب و نسب مین تمام عالم سے اور بزرگتر ہو جاہ و حشم مین شاہان عالم سے ملکہ زرین لباس نے کہا یہ تو مجھے سب معلوم ہو مگر آپکی مفارقت بھی سب پہ شاق ہو سموم جادو نے کہا اس بات مین مجبور ہون کیا کرون اگر نہین جاتا ہون اور لشکر کو تلاش نہین کرتا ہون تو بڑی خرابی ہو شہریار کے دل مین جو میری طرف سے خیال ہو وہ جاتا رہیگا اسکے علاوہ صدمہ بھی انکا دفع نہو گا جبتک لشکر انکے نہ ملے ملکہ زرین لباس خاموش ہو رہی سموم جادو نے سبکو سوار کرایا ملکہ نسیم اور زرنگار بھی سوار ہوئین یہان بدیع الملک نوجوان نے مرکب باد رفتار کو بڑھادیا لشکر بھی چلا سموم جادو تھوڑی دور تک شاہزادے کو پہونچانے آیا جب شاہزادہ بدیع الملک قریب مرحلہ پہونچے تو سموم جادو سے فرمایا اب تم زیادہ زحمت نکرو واپس جاؤ مین نہین چاہتا کہ تمھین زیادہ تکلیف ہو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپکی مفارقت بہت شاق ہو مگر مجبور ہون کیا کرون بدیع الملک نے اسکو رخصت کیا یہ تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور بدیع الملک نوجوان حسب ہدایت لوح طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت ایوان نہ طاق کی عرض کی جاتی ہے

کہ ایوان نہ طاق کیا چیز ہے اور کس نے اسکو تعمیر کیا ہو ناظرین پر واضح ہو کہ یہ وہ ایوان ہے جو اس سے کئی سال پہلے ایوان جادو اور کیوان جادو نے یہان بنایا تھا مگر آئینہ اندام سب کے سامنے یہ کہتا تھا کہ اس ایوان کو بھی مین نے بنایا ہے اسمین وہ وہ باتین پیدا کی ہین جو آجتک کسی کو دیکھنا و سننا نصیب نہین ہوئین خداوند کی اصلی خدائی یہی ہو جب مزاج خداوندمین آتا ہے وہان تشریف لے جاتے ہین اس خدائی کے بندو نکو اپنا جلوہ دکھاتے ہین جب جی چاہتا ہے یہان رہتے ہین کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونون جگہ سلطنت کرتے ہین اور دونون جگہ کے باشندے زیارت خداوند سے فیض پاتے ہین مگر اصلیت اسکی یہ ہو کہ ایوان جادو ایک ساحر زبردست تھا اسنے اپنے سحر خاص سے اپنے رہنے کے واسطے ایک مکان بنایا تھا اور اس زمانے مین اس صحرا مین جنون کی سکونت تھی انکے خوف سے اسنے اپنی حفاظت کی تھی اور گرد اپنے مکان کے ایک طلسم بنایا تھا اور اس طلسم کے نو مرحلے تھے ہر مرحلے پر ایک طاق بنا ہوا تھا پہلے مرحلے پر جو طاق تھا وہان کی بادشاہی کیوان جادو اسکا چھوٹا بھائی کرتا تھا اور آٹھ مرحلونپر اور ساحران جلیل تھے مگر ایک کی کیفیت دوسرے کو نہین معلوم تھی اسقدر عجائبات صحرا اسنے بنائے تھے کہ جسکی تفصیل انشاء اللہ مقام مناسب پر لکھی جائے گی

کہ ناظرین کو لطف کامل ہوگا خاص جو اسکے رہنے کا مکان تھا اسکی کیفیت سوائے کیوان جادو کے اور
کوئی نہ جانتا تھا کیوان جادو ہر ایک مرحلے کے حال سے واقف تھا کیونکہ روز اپنے بھائی کی ملاقات کو جایا
کرتا تھا جو شاہان طلسم ایوان جادو کو خط لکھنا چاہتے تھے وہ سب کیوان جادو کے پاس اپنے نامہ دار کو بھیجتے
تھے جب کیوان جادو اپنے بھائی سے ملنے جاتا تھا بادشاہون کے خط دکھاتا تھا ایوان جادو جو مناسب سمجھتا تھا
جواب تحریر کر دیتا تھا چنانچہ جب بدیع الملک نامدار اور صاحبقران عالی وقار اس طلسم مین تشریف لائے
اور بدیع الملک نے بہت سے مرحلے فتح کیے کسی سے نہ دبے آئینہ اندام کو بھی کسیقدر خوف پیدا ہوا اُسنے
ایک نامہ کیوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ ایک شخص میرے طلسم مین آیا ہے نام اسکا شہزادہ
بدیع الملک ہے اُسنے بہت سے مرحلے اس طلسم کے فتح کیے ہین بہت سے بادشاہان عالی جاہ کو اس طلسم مین
اپنا مطیع کیا ہے پہلوان بہت سے اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے یقین ہے وہ میرے طلسم کو تباہ کرے اگر آپ یہ عرضی
میری اپنے بھائی یعنی ایوان جادو کے پاس پہونچا دیجیے اور وہ کسی طرح میری مدد فرمائین تو کیا عجب ہے کہ
مین اس آفت ناگہانی سے نجات پاکر بدستور قدیم اپنی سلطنت کے کاروبار مین مصروف رہون اور مین آپ جناب
آپ حضرات کی وجہ سے بے کھٹکے اس طلسم مین رہا اور ابتک آپ ہی لوگون کی وجہ سے مجھے تقویت ہے اگر
آپ لوگ ایسے وقت مین میری مدد نہ فرمائینگے تو پھر اس سے زیادہ اور وقت مصیبت سخت مجھ پر کونسا ہوگا
ہوگا کیونکہ مجھ سا ساحر اپنی بے بسی اور بیکسی ظاہر کرتا ہے آپ کو لازم ہے کہ آپ ضرور میری مدد فرمائین اور مجھے
اس آفت ناگہانی سے بچائین مگر اس راز کو اپنے ہی تک رکھیے گا میری آبرو آپ کے ہاتھ ہے اِسی
مضمون کا نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ تو طلسم نہ طاق کی طرف جا جب قریب طلسم پہونچنا
وہان پر نائب خداوند ہے اُسکو یہ نامہ دینا اور کہنا کہ اسی طرح اس نامے کو ایوان جادو تک پہونچا دو
وہ سب انتظام کریگا مگر اسکا ذکر کسی سے نکرنا ورنہ خداوند آزردہ ہو جائینگے اور تجھے فنا کر دینگے وہ ساحر نامہ
لیکر روانہ ہوا جب قریب طلسم نہ طاق پہونچا وہان جاکر دریافت کیا کہ یہان خداوند آئینہ اندام کا نائب کہان
ہے لوگون نے کہا بیدار جادو ایک ساحر ہے یہان سب اسکو خداوندی مانتے ہین وہ ساحرون کی بستی مین رہتا ہے
یہ اُن لوگون سے پتہ دریافت کرکے ساحرون کی بستی مین آیا وہان تحقیق کیا تو مکان بیدار جادو کا لوگون نے بتایا
ساحر وہان آیا دروازے پر دربانون نے روکا ساحر نے کہا مین خداوند آئینہ اندام کا فرستادہ ہون
ایک کار ضروری سے یہان آیا ہون نائب صاحب سے جاکر میری اطلاع کرو دربانون نے اُسیوقت
جاکر بیدار جادو کو اطلاع کی کہ ایک ساحر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ مین خداوند آئینہ اندام کے پاس سے آیا ہون
بیدار جادو نے کہا اُسے جلدی میرے پاس لاؤ مین بہت محجوب ہوا مگر تم لوگون کو کیا معلوم تھا اُسے
روکنا لازم نہ تھا سبنے کہا اگر ہم اس کیفیت سے آگاہ ہوتے ہرگز اُسکو نہ روکتے مگر اب تو بھلے ایک
خطا ہوئی آپ معاف فرمایے گا بیدار جادو نے کہا اب دیر نکرو جلد جاؤ اُس ساحر کو میرے سامنے لاؤ مین
دیکھون کہ مجھے خداوند آئینہ اندام نے کیون یاد کیا کیا سبب ہے ملازمین بیدار جادو باہر آئے ساحر کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے بیدار جادو اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اے ساحر اپنا نام بتا اور آنے کا سبب ظاہر کر
ساحر نے کہا طیران جادو میرا نام ہے خداوند آئینہ اندام کا نامہ دار ہون آپ سے کچھ باتین تخلیہ مین بیان
کرنا ہین بیدار جادو نے اُسیوقت سبکو اُٹھا دیا جب وہان تنہائی ہوگئی تو طیران جادو سے مخاطب ہوکر

کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو طیران جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے ایک نامہ ایوان جادو کے نام تحریر
فرمایا ہے اور اُنھنے یہ پیام زبانی کہا ہے کہ آپ اس نامے کو کسی طرح ایوان نہ طاق مین بھجدین بیدار جادو نے
اُس نامے کو لیا کہا اے طیران جادو مین اس نامے کو ایوان نہ طاق مین سلطان نہ طاق کے پاس روانہ
کرتا ہون جبتک اس کا جواب نہین آئے تو یہان مقیم رہو جواب لیکر جانا طیران جادو نے کہا آپ اسیوقت
اس نامے کو روانہ فرمایئے تھوڑی دیر مین اسکا جواب آجائیگا مین اسکو لیکر روانہ ہونگا بیدار جادو نے
کہا اے طیران جادو طلسم نہ طاق مین نامہ پہونچانا اسقدر آسان تصور کیا ہے ممکن نہین ہے کہ بے بہے
جائے یہ نامہ ایوان جادو کے پاس پہونچے جب مین کوشش کرونگا تو یہ نامہ وہان تک پہونچیگا طیران
جادو نے کہا آپ ہی تکلیف فرمایئے اس وقت تشریف لے جایئے خداوند نے مجپر تاکید کر دی تھی
کہ جہانتک ممکن ہو اس نامے کا جواب لیکر جلد آنا بیدار جادو نے کہا مین کل جاؤنگا نامہ وہان تک
پہونچاؤنگا جواب لکھنا ایوان جادو کا کام ہے جب اُسکے مزاج مین آئے گا جواب لکھے گا طیران خاموش
ہو رہا اُس روز شب کو بھی طیران نے اس سے تاکید کی صبح کو بیدار جادو بستر خواب سے اُٹھکے نامہ
لیکر طرف طلسم نہ طاق کے روانہ ہوا جب دیوار طلسم کے قریب پہونچا قصد کیا کہ سحر سے اڑکر طلسم کے اندر
جاؤن دیوار تک نہ پہونچا گر پڑا ہاتھ پاؤن مین چوٹ آئی سحر فراموش ہو گیا اسنے چاہا اُٹھکے وہان سے
بھاگے کہ ایک ساحر سامنے سے پیدا ہوا اُسنے کہا اے بیدار جادو اس جگہ کو مثل اپنے طلسم کے نہ خیال
کرنا اگر آئینہ اندام یہان آنے کا ارادہ کرے تو اُسکی بھی یہی حالت ہو جو تیری ہوئی کیا مطلب ہے جو تو
طلسم کے اندر جانا چاہتا ہے بیدار جادو نے کہا مین ایک نامہ خداوند آئینہ اندام کا لیکر آیا ہون چاہتا ہون
کہ اس نامے کو تمھارے سلطان تک پہونچاؤن اُس ساحر نے کہا نامہ میرے حوالے کر ایک ماہ کے بعد
اسکا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا خداوند نے تاکید فرمائی ہے کہ جواب اسکا بہت جلد مجھ تک آنا چاہیے
اگر دیر ہوگا تو اُنکے خلاف خاطر ہوگا اُس ساحر نے جواب دیا کہ تمھارے خداوند کیا چیز ہین جو اُنکا حکم ہمارے
شہنشاہ مانین اور اُنکی خاطر کرین معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو پر کوئی وقت سخت ہے جو اُسنے
ہمارے شہنشاہ کو عریضہ لکھا ہے بیدار جادو کو یہ بات بری تو معلوم ہوئی مگر بخوف جان خاموش رہا کچھ
جواب نہ دیا ساحر اسکے سامنے سے غائب ہو گیا اور ایک آواز آئی کہ اے بیدار جادو ایک ماہ تک یہین
ہو تیرے واسطے سب سامان ہمارے شہنشاہ کے یہان سے آئیگا بیدار جادو خاموش رہا تھوڑی
دیر کے بعد اُسنے دیکھا کہ چند ساحر ایک بارگاہ لیکر آئے اُس بارگاہ کو آراستہ کیا سب اسباب راحت
بارگاہ مین رکھا دو ساحر وہین رہے باقی سب غائب ہو گئے بیدار جادو اس کیفیت کو دیکھکر متعجب ہوا
اُن ساحرون نے کہا اے بیدار جادو بارگاہ مین آؤ ہم لوگ تمھاری خدمت کرینگے بیدار اُس بارگاہ مین
آیا ساحرون نے پوچھا کہ تمھارے آئینہ اندام پر کیا مصیبت پڑی ہے کہ ہمارے شہنشاہ کو نامہ لکھا ہے بیدار
جادو نے کہا مین اُنکے دل کے حال سے آگاہ نہین کوئی امر ہوگا مگر یہ تو بتاؤ کہ اب نامہ کیونکر وہانتک
پہونچیگا اور جواب ایک مہینے کے بعد مجھے کیونکر ملیگا ساحرون نے جواب دیا کہ ابھی یہ نامہ سلطان
کیوان جادو کی خدمت مین جائیگا وہ اس نامے کو لیکر اپنے بھائی ایوان جادو کے پاس
جائینگے وہ جواب لین گے پھر سلطان کیوان وہان سے جواب لاکر دین گے سب ساحر تمھارے

پاس لیکر آئیگا ایک ہفتہ اُس کو قطع راہ مین صرف ہوگا دو روز تک اس دیوار پر پڑا رہیگا جب سب راہین طے ہو چکین گی اُسوقت تمھین نامے کا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا تم لوگ اس وقت بارگاہ لیکر کس طرح آئے ساحرون نے کہا ہم لوگ اس دیوار مین جو طاق بنے ہین اُسمین رہتے ہین یہی خدمت ہمارے متعلق ہے کہ جس بادشاہ کا نامہ دار آئے اُسکو یہان رہنے کی جگہ دین اور نامہ اُسکا سلطان کیوان کی خدمت مین روانہ کر دین تم یہان کے دستور سے آگاہ نہ تھے اس وجہ سے اندر جانے کا ارادہ کرتے تھے یہان کا دستور یہ ہے کہ جب کوئی نامہ دار نامہ لیکر آتا ہے وہ بآواز بلند کہتا ہے کہ ہم فلان بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین ہم لوگ اس صدا کے منتظر رہتے ہین فوراً آکر اُس سے نامہ لیتے ہین اُسکے رہنے کو جگہ دیتے ہین بیدار جادو نے کہا اگر تم لوگون کی خوشی ہو تو مین ایک روز کے واسطے یہان سے جاؤن جو ساحر میرے پاس نامہ لیکر آیا ہے اُس سے تمام کیفیت بیان کر آؤن ایسا نہو کہ وہ مجبور ہو کر چلا جائے کیونکہ مین نے اُس سے کہا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر مین نامے کا جواب لاؤنگا جب ایک ماہ گذر جائیگا تو وہ ضرور گھبرائیگا اور اپنے مکان کو واپس ہوگا اس سے بہتر یہی ہے کہ مین جا کر اطلاع کر دون ساحرون نے کہا کیا مضائقہ ہے مگر ایک روز سے زیادہ اپنے یہان نہ ٹھہرنا سلطان کی طرف سے یہ اجازت نہین ہے ہم لوگ محض بنظر رعایت تمھین ایک روز کی اجازت دیتے ہین بیدار جادو اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا ایک شب راہ طے کی صبح کو اپنے مکان پر پہونچا طیران جادو کو علیحدہ بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ تم ایک ماہ تک یہین مقیم رہو مین جاتا ہون ایک ماہ کے بعد وہان سے جواب نامہ آئیگا ساحر لائیگا مجھے یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہے وہین جاتا ہون طیران جادو خاموش ہو رہا بیدار جادو پھر طلسم نہ فاق کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اُس ساحر کی بیان کی جاتی ہے

کہ جو آئینہ اندام کا نامہ بیدار جادو سے لیکر کیوان جادو کی طرف روانہ ہوا تھا جب اُسنے دس دن تک راہ پیمائی کی تو گیارھوین روز کیوان جادو کے مکان پر پہونچا ڈیوڑھی پر جا کے اُس نے دربانون سے کہا کہ ایک نامہ آئینہ اندام جادو کا سلطان کے پاس آیا ہے اُسکو سلطان کیوان کے پاس پہونچا دو دربانون نے چوبدار کو طلب کیا ساحر نے چوبدار کو نامہ دیا چوبدار نامہ لیکر اندر گیا دستور کیوان جادو کے یہان کا یہ تھا کہ کیوان جادو سوا اپنے وزیر کے جسکا نام سفال جادو تھا اور دوسرے کا سامنا اپنے مرحلے پر نہ کرتا تھا اور سفال جادو سوا اپنے نائب منظور جادو کے دوسرے کا سامنا نکرتا تھا منظور جادو سوا سیماب جادو کے کہ چوبدار خاص تھا دوسرے کا سامنا نکرتا تھا جب کوئی نامہ دار جاتا تھا تو دربان اسکو سیماب جادو کی معرفت منظور جادو کے پاس بھیجتا تھا اور منظور جادو سفال جادو کے پاس لیکر جاتا تھا سفال جادو کیوان جادو کو وہی نامہ دکھاتا تھا کیوان جادو جو مناسب جانتا تھا وہ کرتا تھا جب آئینہ اندام کا نامہ گیا تو دربانون نے سیماب جادو کو بلایا اسکو نامہ دیا سیماب جادو منظور جادو کے پاس لیکر آیا منظور جادو نے وہ نامہ سفال جادو کو جا کر دیا سفال جادو اس خط کو لیکر کیوان کے پاس آیا کیوان جادو کو ایوان جادو کا

حکم تھا کہ میرے نام جو عرضی یا جو نامہ آئے اُسکو پہلے تم دیکھو اگر میرے پاس آنے کے لائق ہو تو پیش کرو
ورنہ جو مناسب جانو تو جواب تحریر کردو ایوان جادو نے اُس نامے کو بھی کھولا پڑھا تو اُسمین آئینہ اندام
کی طرف سے لکھا تھا کہ مین آپ سے جیسے دست پر اس طلسم کی سلطنت کرتا ہون اور ایک عالم کو اپنا مطیع بنایا
ہو فی زمانہ ایک شخص ایسا اس طلسم مین آیا ہو کہ جو سحر سے بالکل آگاہ نہین مگر ساحرون کا قتل کرنا اُسکے
نزدیک بالکل آسان ہو بہت سے رستے میرے طلسم کے اُسنے توڑ ڈالے بڑے بڑے ساحر اُسکے
ہاتھ سے قتل ہوئے نامی پہلوان زیر ہو کر اُسکے مطیع ہوئے اگر یہ اسی طرح میرے طلسم مین رہا تو یقین ہی
طلسم کو فتح کرے گا مین اُسکو نہ روک سکونگا اگر آپ اتنی مدد فرمائین کہ اسکو کسی طرح اسیر کرین یا قتل
کرین تو میری جان بچے اور طلسم بھی سلامت رہے جب کیوان جادو سب مضمون پڑھ چکا تو سفال جادو
اپنے وزیر کیطرف مخاطب ہوا اور کہا آئینہ اندام جادو جو اس طلسم کے باہر سلطنت کرتا ہی اور خدائی کا دعوی
کر رہا ہو اُسکو ایک مسلمان غیر ساحر نے اس درجہ ستایا ہو کہ اُسنے فریاد کی ہی اور مدد چاہی ہو یہ معاملہ نازک ہی بغیر
مین بھائی صاحب سے اسکی اطلاع نکرونگا اُسوقت تمکو کوئی جواب اسکی بات کا نہین دے سکتا سفال جادو
نے کہا آپ کل تشریف لے جائیے گا نامہ بھی دکھا دیجئے گا جو کچھ وہ ارشاد کرین گے اُسکے موافق کیا جائیگا
اُس روز تو کیوان جادو ایوان جادو سے ملنے نہ آیا تھا دوسرے روز جب اپنے بھائی کے سلام کو جانے کا
ارادہ کیا وزیر نے نامہ دیا اُسنے نامہ کمرمین رکھا تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین شہر ایوانی
مین آکر پہونچا ایوان جادو کے محل معلق تک گیا ایوان جادو ساحرون مین سے سوائے اسکے اور دوسرے
شخص کا سامنا نہ کرتا تھا اسکے واسطے یہ حکم تھا کہ کیوان جادو جس وقت یہان آنے کا ارادہ کرے اسکو کوئی
نہ روکے کیوان جادو جب اُسکے محل معلق کے برابر پہونچا بے اجازت اندر آیا ایوان جادو اسکو دیکھکر
خوش ہوا اسنے سلام کیا ایوان جادو نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا پہلے مزاج کی کیفیت پوچھی پھر ادھر ادھر کی باتین
شروع کین کیوان جادو نے کمر سے آئینہ اندام جادو کا نامہ نکالکر ایوان جادو کے سامنے کھولکے
ایوان جادو نے نامے کو پڑھکر کہا اے کیوان جادو مین آجتک جانتا تھا کہ آئینہ اندام جادو بھی ساحر کامل
ہی اور اسنے بے سبب دعوی خداوندی نہین کیا ہو مگر اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ اسکو سحر مین ذرا بھی
دخل نہین ایک مرد غیر ساحر کے سبب سے اسقدر نالان ہو اگر کوئی ساحر اُسکے طلسم مین آتا اور وہ چاہتا تو
ایک ہی دن مین طلسم کو فتح کر لیتا کیوان جادو نے جواب دیا کہ ساحر سوائے طلسم نطاق کے اور دوسری جگہ نہین
جسقدر اس احاطے کے باہر ہین اُنکو سحر کرنے کا مطلق تمیز نہین ہو گو بڑے بڑے دعوے کرتے ہین مگر اُسکے کمال
کے قائل ہمی وہین کے لوگ ہین سحر اب سوائے نطاق کے اور کہین باقی نہین ایوان جادو نے کہا مین یہ
نہین کہتا کہ آئینہ اندام مثل یہان کے ساحرون کے سحر جانتا ہی میرے کہنے کا یہ مطلب ہو کہ جسقدر وہان
کے ساحر ہین اُنہین نامی ساحرون کے دفتر مین اسکا بھی نام ہو بلکہ مین نے جو اس احاطے کے باہر کے
ساحرون کے نام دیکھے تو آئینہ اندام جادو کا نام بھی اعلی درجے کے ساحرون مین پایا بلکہ دو چار ساحر ایسے
اور ہین جو اس سے سحر مین اچھے ہین ورنہ اسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہو جب یہ ایسا ساحر ہو تو ایک
غیر ساحر کے وجہ سے اسقدر کیون گریان ہو معلوم ہوتا ہو کہ جو اس احاطے کے باہر ہو وہ سحر بالکل نہین
جانتا اول تو بہت لوگ اس احاطے کے باہر ایسے ہین جو سامری و جمشید کی خدائی کے قائل نہین اور

اُنھین لوگون کا نام لیکر سحر کرتے ہین بھلا سامری وجمشید کیا چیز تھے اگر اس وقت مین ہوتے تو اُنھین خفیف سحر معلوم ہوتے وہ بھی مثل اُنھین لوگون کے سحر جانتے تھے مگر کسی قدر اُنھین قوت زیادہ تھی تمام عالم از راہ جہالت انکا معتقد ہوگیا کیوان جادو نے کہا اب آپ ہی کیا اسے ہو جس کا جواب لیا تحریر کرون ایوان جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ تم آئینہ اندام کو یہ بات تحریر کرو کہ تم مع اپنے تمام معتقدین ہمارے یہان چلے آؤ کسی کی مجال نہین جو یہان تمسے بول سکے کیوان جادو نے بھی اس بات کو پسند کیا اسیوقت آئینہ اندام کے نامے کے پشت پر لکھا کہ اے آئینہ اندام اگر تمھین اُس مرد خیرہ ساحر کا اس درجہ خوف ہو تو تم مع اپنے تمام معتقدین کے یہان چلے آؤ حضور سلطان سے تمھین اُس طلسم سے بڑھ کر سلطنت مل جائیگی طلسم نہ طاق کے اندر زندگی بسر کرنا کسی کی اتنی مجال نہین جو تمھین یہان گزند پہونچا سکے اگر ہمارے کہنے کے خلاف کروگے بہت پچتاؤگے کیوان جادو نے یہ جواب لکھکر ایوان جادو کو دکھایا ایوان جادو نے کہا اسمین یہ بات بھی ضرور لکھدو کہ لوح طلسم اپنے یہان کی لیتے آنا کیونکہ وہ لوح یہان بھی کسیقدر کام دے سکتی ہو اگر وہ لوح طلسم کشا کے ہاتھ آجائیگی تو کیا عجب ہو وہ اس طرف بھی آنے کا ارادہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر پھر بھی احتیاط لازم ہو کیونکہ اس طلسم مین جو چیز ہو وہ ایسی بنی ہو کہ جواب نہین اگر طلسم کشا نے تمھارے طلسم کی لوح پائی اور اس طرف آنے کا ارادہ کیا تو اس طلسم کی لوح یہان اسقدر کام دیگی کہ دیوار طلسم کے توڑنے کی ترکیب طلسم کشا کو معلوم ہو جائے گی گو طلسم کشا ایسا نہین کرسکتا ہو مگر احتیاطاً لکھدینا اچھا ہو قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ طلسم کشا مرد شجاع ہو اور صاحب عقل ہو اقبال مند بھی ضرور ہو کیا عجب ہو وہ اس طلسم کی لوح پر قبضہ کرے اور لوح اُسے اسطرف آنے کی ہدایت کرے تو چلا آئے کیوان جادو نے یہ بھی لکھ دیا کہ اے آئینہ اندام جب اس طرف آنے کا قصد کرنا تو لوح طلسم لیتے آنا کیونکہ تمھارے طلسم کی لوح یہان بھی کسیقدر کام دیسکتی ہو ایسا نہو طلسم کشا لوح پر قبضہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر احتیاطاً تمکو لکھا جاتا ہو جب یہ بھی لکھ چکا تو ایوان جادو نے نامے پر اپنی مہر کی اور کیوان جادو سے کہا اس نامے کو جلد آئینہ اندام کے پاس بھیجدو کہ اسنے ہم سے مدد چاہی ہو ایسا نہو کہ طلسم کشا اسے ہلاک کرے اور اُسکے طلسم کو خاک مین ملا دے کیوان جادو اُسی وقت وہان سے نامہ لیکر روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا سفال جادو اپنے وزیر کو نامہ دیا اُسنے منظور رکو دیا منظور جادو نے سیماب جادو کو دیا سیماب جادو نامہ لیکر پہرے پر آیا دربانون کو دیکر چلا گیا دربانون نے اُسی ساحر کو بلایا جسنے نامہ لا کر دیا تھا اُسکو نامہ دیکر کہا بہت جلد اسکو روانہ کرنا عرصہ نہونے پائے ساحر اُسی وقت روانہ ہوا راہ طے کرکے قریب دیوار پہونچا دو روز تک دیوار پر چڑھا بیٹھا رہا تیسرے روز اُس بارگاہ مین جاکر پہونچا جہان بیدار جادو مقیم تھا اسکو نامہ دیا کہا اس نامے کا جواب جلد عنایت ہوا اور یہ تاکید ہو کہ یہ جواب آئینہ اندام جادو کو بہت جلد پہونچ جائے بیدار جادو خوش ہوا جواب نامہ لیکر راہی ہوا اپنے مکان پر آیا طیران جادو کو نامہ دیا کہا اسکو اسی وقت لیکر روانہ ہو جسقدر جلد اسکو خدمت خداوندین پہونچائے گا اُسی قدر تیرے واسطے اچھا ہو طیران جادو نامہ لیکر سحر کرکے اُڑا آئینہ اندام جادو کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب طیران جادو کو یہ نامہ دیکر روانہ کرچکا اور جواب کا منتظر ہوا تو اسکو بدیع الملک کی ذات سے عقد

خوف تھا کہ اسنے اپنے ملازمین کو بلا کر یہ حکم دیا کہ تم لوگ لوح دار جادو کے پاس جاؤ اور لوح دار سے
کہو کہ لوح لیکر خداوند کے پاس حاضر ہو خداوند لوح کو اپنے پاس رکھینگے ملازمین لوح دار جادو کی طرف
روانہ ہوئے جب مکان لوح دار پر پہونچے کہین مکان کا پتہ نہ پایا جہان جہان عمارتین بنی تھین وہان وہان
خاک کے ڈھیر دیکھے ملازمین آئینہ اندام متعجب ہوئے کہا ہم لوگ جب کبھی لوح دار کے پاس آئے اسی
جگہ آئے راستے کے نشانات بھی سب پائے مگر آج عجیب بات ہو کہ وہ عمارتین اور عجائبات جو یہان لوح دار
جادو نے بنائے تھے اور خداوند نے بزور سحر پیدا کیے تھے آج نہین دکھائی دیتے بڑی فکر اس بات کی ہو کہ
سوائے ہم لوگون کے اور کوئی اس راز سے واقف نہ تھا اگر کسی کا اس طرف گزر بھی ہوتا تو ضرور وہ گرفتار ہو جاتا
اور لوح دار جادو اسکو قتل کرتا یہ عمارتین کسنے خاک مین ملادین اور عجائبات کسنے برباد کیا دیر تک ملازمین آپس مین
باتین کرتے رہے جب عقل نے ذرا بھی کام نہ دیا اور سب مجبور ہوئے تو آپس مین یہ صلاح کی کہ سب کا یہان
ٹھہرنا بیکار ہو واپس چلنا اچھا ہو خداوند کو چلکر اس حال کی اطلاع کرین اُنہے سب کیفیت معلوم ہوگی پھر
آپس مین سے ایک نے کہا اگر خداوند کو یہ معلوم تھا تو ہم لوگون کو یہان کیون بھیجا سب نے اسکا جواب دیا کہ
اس بات مین زیادہ گفتگو کرنے کی کیا ضرورت ہو ابھی واپس چلو جب خدمت خداوند مین پہونچین گے سب
حال معلوم ہو جائیگا یہ کہکے وہان سے واپس ہوئے دن بھر مین پھر اپنے ٹھکانے پر آکے پہونچے
تھوڑی دیر دم لیا پھر آئینہ اندام جادو کے پاس پہونچے آئینہ اندام نے کہا اے مقربان خداوند
کیا انتظام کیا اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے خداوند ہم لوگ حسب الحکم وہان گئے مگر وہ عمارتین جو
سابق مین پائی جاتی تھین اب نہین ہین اور وہ عجائبات جو قبل مین نظر آتے تھے اب نہین دکھائی دیتے
مگر از لوح دار جادو کا کہین پتہ نہین ہو بڑے تعجب کی بات ہو جب ہم لوگون نے یہ کیفیت دیکھی مجبور
ہوکے واپس آئے آپ اب اسکی جو اصل کیفیت ہو بیان فرمائیے آئینہ اندام جادو نے جو یہ سُنا
اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا مگر خیال کیا کہ اگر اس وقت کچھ اضطراب ظاہر کرتا ہون تو ان لوگون
کی نگاہون مین حقیر ہو جاؤنگا یہ سوچ کے اسنے کہا کہ مین تم لوگون کا امتحان کرتا تھا کہ تمہین کیونکر
مقام لوح مل جاتا ہو تمنے اب اُس جگہ سے لوح کو تبدیل کر دیا اور جگہ رکھا ہو یقین ہو اب طلسم کشا کو
وہان روانہ کرون اور وہان جاکر طلسم کشا اسیر ہو جائے ملازمین خاموش ہو رہے اسنے سبکو رخصت کیا
آپ تنہائی مین بیٹھ کے خیال کرنے لگا کہ اب لوح کا سراغ کیونکر لگاؤن لوح دار جادو کو کہان پاؤن
یہ سوچتے سوچتے اسکو خیال گزرا کہ جبتک سموم جادو کو کسی نے قتل نہ کیا ہوگا اس وقت تک لوح دار
تک نہ پہونچا ہوگا اگر سموم جادو کے مرحلے کی طرف کسی کو روانہ کرون تو اسکی خلاصہ کیفیت معلوم ہو یہ سوچ
کے اسنے اور ساحرون کو بلایا کہا سموم جادو کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھ آؤ کہ لوح دار کی کیفیت
کیا ہو ساحر اس سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تھوڑے عرصے مین مرحلہ ایوان کے پاس پہونچے وہان کی
آبادی مین فرق پایا ساحران مکار شہر کو ویران پاکے بہت گھبرائے قریب تخت گاہ سموم جادو آکر انھون نے
یہ خیال کیا کارخانہ سلطنت درہم برہم پایا دروازے پر آکے چوبدارون سے کہا ہماری اطلاع سموم جادو
سے کرو کہ فرستادہ خداوند آئینہ اندام جادو ڈیوڑھی پر موجود ہین فرمان خداوندی لائے ہین جلد انھین
اپنے محل مین بلاؤ دربانون نے اسی وقت چوبدارون سے کہا چوبدار اندر گئے سموم جادو اسوقت

وہان موجود نہ تھا چلتے وقت ایک ساحر کو اپنی جگہ پر مقرر کر گیا تھا نام اُسکا اوتاد جادو تھا جب چوبدار
اوتاد جادو کے پاس پہونچے اسکو اطلاع کی کہ آئینہ اندام نے چند ساحر یہان بھیجے ہین وہ دروازے پر
موجود ہین اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی اوتاد جادو مسلمان تھا اور سب اہلکار بھی اسکے کفر سے بری
تھے تو اوتاد جادو دیر تک فکر مین رہا پھر حکم دیا کہ سبکو بلاؤ جو خدا کو منظور ہی وہ ہوگا چوبدار سلام کرکے ہٹے
باہر آئے اپنے ہمراہ ساحران آئینہ اندام کو اندر لے گئے ساحرون نے جا کر تخت پر بجاے ہمموم جادو
اوتاد جادو کو دیکھا ان سبکو تعجب ہوا کہا اے اوتاد جادو ہمموم جادو کہان ہی اور یہ مرحلے کی کیا حالت ہی
نصف آبادی بھی نہین ہی جو لوگ یہان کے باشندے تھے وہ سب کیا ہوے لشکر اس مرحلے پر بھیج دیا
تھا اُسکا پتہ نہین ان سب باتون کے علاوہ خود سلطان طلسم کا پتہ نہین تعجب کی بات ہی یہ کیا معاملہ ہی
صاف صاف بیان کرو اوتاد جادو نے کہا یہ سب کارخانے قدرت کے ہین جو اُسکے مزاج مین آتا ہی وہی
کرتا ہی ہمین تمہین کیا معلوم ابھی یہ شہر کسقدر آباد تھا تھوڑے ہی دنون کے عرصہ مین کیسا تباہ ہوگیا ساحرون
نے کہا اسکا سبب خداوند نے تحقیق فرمایا ہی اوتاد جادو نے کہا اے ساحران آئینہ اندام تم میری طرف سے
یہ جواب دینا کہ جب تم دعوی خداوندی کرتے ہو تو پھر تمہین اس تحقیق کی کیا ضرورت ہی خود جان سکتے ہو کہ یہان
جو کچھ واقعہ گزرا اگر تم اپنی خدائی سے انکار کرو تو مین سب کیفیت بیان کردون ساحران آئینہ اندام نے
جو یہ گفتگو اوتاد جادو کی سنی گھبرا گئے کہا اے اوتاد جادو تو کیسی باتین کر رہا ہی ان لفظون سے ہمین
بوے اسلام آتی ہی کیا تو مسلمان ہوگیا اوتاد جادو نے کہا بیشک مین نے دین آئینہ پرستی ترک کیا
اور مذہب اچھا اختیار و قبول کیا ساحرون نے کہا دیکھ تجھے خداوند آئینہ اندام کیسی سزاے سخت دیتے
ہین یقین ہی جہنم مین پھینک دین اور پھر تیری تقصیر معاف نہ کرین اوتاد جادو نے کہا اے ساحرو کیا
مجال ہی آئینہ اندام کی جو مجھسے بول سکے مین نے ایسے شخص کی اطاعت قبول کی ہی جو قاتل ساحران ہی اور
یہان کا طلسم کشاے اصلی ہی انشاء اللہ تعالے تھوڑے روز مین اس طلسم کو فتح کریگا اپنے مجرمون کو لیکر
سزا دیگا آئینہ اندام بھی جہنم واصل کیا جائیگا اہل اسلام بیت اللہ کی طرف روانہ ہونگے ساحرون
نے کہا اے اوتاد جادو کیا ہوگا ہمین خداوند کے حکم سے مجبوری ہی کہ اُنھون نے فرمادیا ہی کہ خبردار
کسی کو بلے ہماری مصلحت کے گزند نہ پہونچانا ورنہ ہمارے خلاف ہوگا اگر یہ حکم خداوند کا نہ ہوتا تو ہم ضرور
اس وقت تجھے ان کلمات کی سزا دیتے اوتاد نے اپنے ساحرون کی طرف دیکھا اشارہ کیا کہ ان لوگون
کو جانے نہ دو اسیر کرلو ساحر انکی طرف بڑھے یہ لوگ بلا کے سحر جاننے والے تھے اشارہ کیا کہ سب بیکار ہوکے
گر پڑے ساحران آئینہ اندام سحر کرکے نکل گئے انکے جانے کے بعد اوتاد جادو کے ملازمین
ہوشیار ہوے مگر یہ ساحر جو وہان سے روانہ ہوے سیدھے آئینہ اندام کے پاس پہونچے
آئینہ اندام نے جو انکی صورت دیکھی منتشر الحواس پایا کہا اے مقربان خداوند اس وقت کیا بات ہی جو تم
منتشر الحواس نظر آتے ہو ساحرون نے جواب دیا کہ ہم اس وقت مرحلہ ایوان ہوا پر گئے تھے وہان
ایسی کچھ کیفیت دیکھی جو حد بیان سے باہر ہی علاوہ اس کیفیت کے بادشاہ ایوان کو نہ پایا اُسکے جا پر اوتاد
جادو کو تخت نشین دیکھا اوتاد جادو مسلمان ہوگیا ہی اُس سے کچھ ایسی سخت کلامی ہوئی کہ نوبت بہ جنگ
پہونچی ہمین آپ کے فرمانے کا خیال آیا اُن لوگون کو گزند نہ پہونچایا جب انھین اپنی ہلاکت پر آمادہ

دیکھا اس محفل سے اٹھ آئے اب جو آپ مناسب جانیں وہ کریں ہم لوگوں نے سموم جادو کی جو کیفیت اوستاد جادو سے دریافت کی اُس نے کہا اگر خداوند اصلی ہیں تو انھیں خوب کیفیت معلوم ہو جائیگی میرے کہنے کی ضرورت نہیں اسکے علاوہ اور بہت سی باتیں ایسی کہیں جو آپ کے بالکل خلاف شان ہیں ہم لوگ مجبور تھے کہ انھیں آزار نہ پہونچا سکتے تھے مجبور ہو کے واپس آئے اب آپ جو چاہیں اُسکے حق میں سزا تجویز فرمائیں آئینہ اندام جادو نے کہا میں نے یہی کیفیت دیکھنے کے واسطے تجھکو وہاں بھیجا تھا اب کوئی ضرورت تحقیق زیادہ فکر کی نہیں ہو میں نے سموم جادو کو بھی جو جا بادہ کیا ساحر وہاں سے چلے آئے آئینہ اندام کو اب یقین کامل ہو گیا کہ بدیع الملک کی رسائی ایوان جادو تک ہوئی اور اسنے سبکو مسلمان کیا اور سموم جادو نے بھی اطاعت اختیار کی لوح دار بھی کسی طرح قبضہ میں آیا لوح حاصل کی نہیں معلوم اب کس طرف کا قصد کیا ہی اور کیا ارادہ ہی اب اُسکے ہاتھ سے جان بچنا محال ہی جبتک اُسکے قتل کرنے کی تدبیریں کی گئیں اُسیقدر اور قوت پیدا کرتا گیا اب صاحب لوح بھی ہو گیا جب عالم ناواقفی میں اُسکی یہ کیفیت تھی تو اب تو صاحب لوح ہی جس بات کو تحقیق کرنا چاہیگا اُسی وقت معلوم ہو جائیگی اب کوئی مکر نکر سکیگا ساحروں سے سحر بھی نہو سکیگا یہ سوچ کے اسکی عجیب کیفیت ہوئی اسنے دوسرا نامہ طرف ہلاقی کے تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ میں نے ایک عرضی خدمت میں روانہ کی مگر ابھی تک جواب سے محروم ہوں اب تو طلسم کشا نے لوح بھی حاصل کر لی ہی امیدوار ہوں کہ جلد میری مدد فرمایئے یہ عرضی اُسنے ایک ساحر کو بلا کر دی تھی کہ اور چند ساحر اسکے پاس دوڑتے ہوئے آئے کہا یا خداوند آپ نے جو ایک نامہ طلسم نہ طاق میں روانہ کیا تھا طہران جادو اُس نامے کا جواب لیکر آیا ہی دروازۂ دولت پر حاضر ہی اُسکے باب میں کیا حکم ہی آئینہ اندام جادو یہ سنکر خوش ہو گیا کہا ارے جلدی اُسکو بلاؤ میرے سامنے لیکر آؤ میں نے تو اس وقت دوسرا نامہ لکھوایا تھا قریب تھا کہ اسکو بھی روانہ کرتا مگر اچھے وقت پر جواب آیا لوگ باہر آئے اپنے ہمراہ اس ساحر کو اندر لے گئے طہران جادو نے آئینہ اندام کو جاکر سلام کیا پہوتا نامہ دیا کہا یا خداوند ایک ماہ کے بعد اس نامے کا جواب ملا اگر بیدار اسقدر کوشش نکرتے تو ہرگز جواب نہ ملتا محض انکی کوشش سے یہ بات حاصل ہوئی آئینہ اندام نے کہا بیدار جادو نائب خداوند زمرد ہی اُسکے دوسرے کی اتنی مجال نہ تھی جو اس طلسم سے جواب نامہ لاتا یہ کہکے اُس نامہ کو کھولا مضمون پڑھا کیفیت معلوم ہوئی اُسیوقت اسنے ساحروں کو بلاکر کہا اشراق جادو کو بلا لاؤ ساحر اُسی وقت اشراق جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوئے جب اشراق کے مکان پر پہونچے بلا اطلاع اندر بارہ دری کے آئے اشراق جادو سامنے تخت پر بیٹھا تھا اسنے جو آئینہ اندام کے مصاحبوں کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا کے تخت سے اٹھ کھڑا ہوا ہرکاروں نے کہا اے سلطان آپ کو خداوند یاد فرماتے ہیں اشراق نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے اسنے تخت طلب کیا ملازمین اُسی وقت تخت لیکر آئے اشراق تخت پر بیٹھا آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اسکے مکان پر آکے پہونچا لوگوں نے اسکو دروازے پر روکا آئینہ اندام کو جاکر اسکی اطلاع کی آئینہ اندام نے اپنے پاس بلایا اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اشراق نے گردن اٹھائی کہا یا خداوند آپ نے مجھے کیوں طلب فرمایا کیا سبب ہی آئینہ اندام نے کہا میں نے ایک نامہ

نامہ ایوان جادو کو جو کہ طلسم نہ طاق کا بادشاہ ہی روانہ کیا تھا اسنے جواب مین اُس نامے کے مجھے
یہ تحریر کیا کہ اب اُس دنیا مین خداوند کا رہنا اچھا نہین ہی اس دنیا مین تشریف لائین ہم لوگون کو
اپنے دیدار سے مشرف فرمائین وہان خداوند کے موافق مزاج کوئی بات نہین ہوتی نہ کوئی ایسا منتظم ہی جو
اس امر کو انجام دے لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر خداوند یہان تشریف لائین اور اپنے قدوم میمنت لزوم
سے اس زمین کو نور بخشین تو مین ایسا اچھا انتظام کرون کہ کوئی بات خداوند کے خلاف مرضی نہو بس اسے
اشراق مین اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین تمام طلسم کے باشندون کو لیکر ایوان نہ طاق مین جاؤن
اور وہان کی سکونت اختیار کرون اشراق نے کہا آپکو اختیار ہی مگر یہان ایک بات ہی کہ طلسم کشا سے
جنگ چھڑی ہوئی ہی ابھی جانے کا موقع نہین ہی اسکو گرفتار کر لیجیے اُس وقت آپ کو اختیار ہی تشریف
لے چلیے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین جس وقت یہان سے جاؤنگا طلسم کشا خود زمرد ثانی کی تلاش مین
وہان آئے گا وہان ایسی بات پیدا کر دونگا کہ طلسم کشا وہان پہونچ نہ سکے اور حمزہ ثانی وغیرہ جو قید مین
وہان چلکر ان لوگون کو بھی آئینہ پرست کرونگا اب انکی تسخیر صفات کرونگا دل اُن لوگون کی نورانی
بنادونگا طلسم کشا کے دل مین بھی یہ بات پیدا کرونگا کہ وہ بھی آئینہ پرست ہو جائے اور اسلام ترک کر
اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی آئینہ اندام نے جواب دیا مین اور سب امور تو درست کرونگا مگر تم اسقدر
انتظام کرو کہ سب لوگون کو اس امر کی اطلاع ہو جائے کہ خداوند یہان سے تشریف لے جائین گے
ایک دن اسکے واسطے مقرر کرو کہ سب لوگ اُس روز اپنے اپنے یہان سے اسباب سفر درست کر کے
طلسم سے ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہون مین بھی سب کے بعد یہان سے کوچ کرونگا اشراق نے
کہا جو روز آپ مقرر فرمادین مین اُسی روز کی سب کو اطلاع دون آئینہ اندام نے سات روز کی مہلت
دی اشراق جادو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا وزرا کو طلبکیا خداوند کا ارادہ ہی کہ اب
اس دنیا کی سکونت ترک کرین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین لہذا اس کی اطلاع اپنے ملک مین کرو
کہ سات روز کے بعد جس جس کو چلنا منظور ہو وہ اپنا اسباب سفر درست کر رکھے اور آٹھوین روز یہان
سے طرف ایوان نہ طاق کی روانہ ہو جائے باقی اور ملکون کے انتظام کے لیے مین وہان کے نائبون
کو نامہ تحریر کرتا ہون وہ لوگ سب انتظام کر لین گے میری کوئی ضرورت نہین وزرا نے فوراً یہ جواب
دیا خداوند کو قوت خدائی حاصل ہی وہ چاہین اسی وقت یہان سے سفر کرین مگر اور لوگون مین اسقدر قدرت
نہین ہی کہ وہ سات روز کے عرصے مین اس طلسم کی سکونت ترک کر دین اور ایوان نہ طاق مین جا کر رہین
اشراق جادو نے کہا جب باشندگان طلسم حکم خداوند سے مطلع ہونگے سب اپنے چلنے کا انتظام کر لینگے وزرا
نے کہا آپ کے حکم کی تعمیل کرنا ہمپر واجب ہی ہم اس ملک مین منادی کرائے دیتے ہین یقین ہی سب لوگ تیار
ہو جائین اشراق نے کہا جس طرح بن پڑے اسکا انتظام کرو آج ہی سب کو اطلاع دو کوئی اس شہر مین
باقی نہ رہ جائے اور نامہ دارون کو دور دور کے شہرون مین روانہ کر دو کہ وہ نامے لیکر جائین نائبون کو
اطلاع کرائین سب اپنے اپنے ملک کا اسی طرح انتظام کرین خداوند نے فرمایا ہی کہ جو آٹھوین روز آج سے
اس طلسم مین رہ جائیگا وہ ہمارا بندہ نہین ہم اسے جہنم مین بھیج دینگے وزرا نے اسی وقت منشیون کو اطلاع
دی بہت سے منشی آئے اشراق نے اسی وقت سے اشتہار نامے لکھانے ہر ایک ملک مین ساحرون کو نامے

دیگر روانہ کیا جب سب ملکون مین نامے پہونچ چکے تو زمرد ثانی اور بختگان اور تورج بزرگ جادی کو بھی
خبر دی اور اپنے ملک مین بھی اُسی وقت منادی کو مقرر کیا اُسنے تمام شہر کو خبر دی اس خبر کے سنتے ہی
سب لوگون نے چلنے کا سامان درست کرنا شروع کیا تورج اور زمرد ثانی اور بختگان کو جسوقت
اشراق کے نامے پہونچے یہ لوگ اپنی حکومتین چھوڑ چھوڑ کے اُسی وقت اپنے اپنے یہان سے روانہ ہوئے
ایک روز کے بعد اشراق کے پاس آکر پہونچے بختگان نے اشراق سے پوچھا آپنے خداوند سے
یہ بھی دریافت کیا کہ کیا سبب ہی جو خداوند نے یہان سے چلنے کی تیاری کی اور اس طلسم سے آزردہ ہوئے
اشراق نے جواب دیا کہ خداوند کو منظور ہی کہ اب اُس دنیا مین چند روز قیام فرمائین وہان کی بری باتین جو قدر
ہین اُن سبکو نیست و نابود کردین مثل اس طلسم کے اُسے بھی آباد کرین وہان بھی خداوند کو سب سجدہ کرین
تھوڑے عرصہ سے خداوند کی توجہ اُسکی طرف نہ تھی لوگون نے عبادت ترک کر دی تھی اس سبب سے خداوند
نے اب ارادہ کیا ہی بختگان زمرد کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا تورج نے کہا اگر ہم لوگون کو اجازت ہو تو
ہم لوگ ابھی سے روانہ ہو جائین اور طلسم نہ طاق زن چلکر سکونت اختیار کرین ہم سب کے جانے کے بعد
خداوند وہان تشریف لائین تاکہ سالکان طاق کو ہمارے خداوند کی عظمت علوم ہو اشراق جادو نے کہا آپ لوگ
یہان سے چلین دیوار نہ طاق سے برابر تھورین آن سے آٹھوین روز خداوند بھی وہین تشریف لائین گے
آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر اندر ایوان کے جائین گے زمرد و بختگان و تورج اُسی روز وہان سے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر لکھے گا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بعد حاصل کرنے لوح کے بدیع الملک نامدار لشکر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے خواجہ بھی ہمراہ
تھے دس روز کے بعد قریب اُس شہر کے پہونچے جہان آئینہ اندام جادو نے صاحبقران زمان
کو مع سردارون کے اسیر کیا تھا مگر بدیع الملک نامدار کو اسکی کیفیت نہ معلوم تھی کہ صاحبقران زمان
یہان اسیر ہین بدیع الملک جب قریب شہر پناہ کے پہونچے خواجہ نے کہا اگر مناسب جانو تو شب
کو اسی جا قیام کرو کل شہر مین داخل کرنا بدیع الملک نوجوان نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت
بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے گھوڑون سے اُترے بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ
مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے مگر خواجہ عمرو نے بدیع الملک
سے کہا کہ مین جاتا ہون شہر کی سیر کرونگا دیکھون یہان کے باشندے کون ہین کسکی عملداری ہے کون
بادشاہ ہی بدیع الملک نے فرمایا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد واپس آنا دیر نہ لگانا یہان کا سب انتظام
تمہارے سر ہی دوسرا شخص ایسا نہین ہی جو ان امور کو انجام دے سکے خواجہ نے کہا مین صرف شہر کی کیفیت
دیکھنے جاتا ہون مجھے وہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین یہ کہکے خواجہ روانہ ہوئے جب شہر کے پھاٹک پر پہونچے
اپنی صورت تبدیل کر کے ایک ساحر ساز کی صورت بنائے جھولی گلے مین لٹکائی شہر کے اندر آئے دیکھا
شہر بہت آباد ہی رعیت دلشاد ہی دو رویہ دکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر خوش لباس بے فکر معلوم
ہوتے ہین خواجہ بہت خوش ہوئے ایک صراف کی دوکان پر جاکر پوچھا کیون بھائی اس شہر کا کیا نام ہی

یہان کا حاکم کون ہی اُس صراف نے کہا یہان مسافر اس شہر کو آتشبان کہتے ہین اخگر چشم جادو یہان کا حاکم
ہی تھوڑی دور تک یہ شہر آباد ہی بعد اسکے ایک صحرا ہی وہان ایک زندان خانہ بنا ہی اُس زندان خانہ مین
ایک شخص حمزہ ثانی نام کا قید ہی اُسکے ہمراہ اور بھی سردار ہین خداوند جس دنیا مین خدائی کرتے ہین وہان یہ
شخص برائے فتح طلسم آیا تھا خداوند نے اسکو قید کر کے یہان بھیجدیا ہی خواجہ نے جو یہ کیفیت سُنی خوش
ہو گئے اور صراف سے پوچھا کیون بھائی جہان خداوند آئینہ اندام خدائی کرتے ہین یہان سے کسقدر دور ہی
صراف نے کہا قریب ایک برس کے راہ ہی وہان کوئی جا نہین سکتا اکثر خداوند اپنے ہم شبیہ کو ہمارے یہان
بھیجتے ہین تو ہم لوگ شرف زیارت ہو لیتے ہین ایک شخص البتہ خداوند کے پاس کبھی کبھی جاتا ہی نہین معلوم اسکے پاس
کیا چیز ہی جو اسقدر جلد پہونچتا ہی اور جلد واپس آتا ہی خواجہ نے کہا وہ کون شخص ہی صراف نے جواب دیا وہ
داروغہ زندان خانہ ہی جب حمزہ ثانی کو خداوند نے اسیر کیا تو یہی شخص قید حمزہ ثانی لینے گیا تھا ایک دن
مین لیکر واپس آیا خواجہ نے سب باتین ضروری اُس صراف سے دریافت کین جب کل حقیقت زندان کی
معلوم ہو گئی تو خواجہ وہان سے آگے بڑھے قصد کیا کہ جہان صاحبقران قید ہین اپنے کو وہان پہونچائین دو چار
قدم اس قصد سے آگے بڑھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک منادی شہر مین ندا کر رہا ہی کہ جو شخص اس طلسم مین
آٹھ روز سے زیادہ رہیگا وہ خداوند آئینہ اندام کا خطاوار ہی ہر ایک شخص کو یہ لازم ہی کہ یہان سے
طرف ایوان نطاق کے روانہ ہو اب خداوند نے یہ قصد کیا ہی کہ اس دنیا کو ترک کرین اور ایوان نطاق
مین جا کر سکونت اختیار کرین لہذا ہر ایک شخص کو لازم ہی کہ ہمراہ رکاب خداوند یہان سے روانہ ہو اور جو شخص
بعد دس روز کے جانے کا ارادہ کریگا وہ ایوان مین نہ جا سکے گا اُسکے عوض مین جہنم مین پھینک دیا جائیگا
سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا لازم سب کو یہ ہی کہ آج ہی سے روانہ ہون اور ایوان نطاق کے
دروازے پر جا کر ٹھہرین جب خداوند وہان تشریف لیجائین گے دروازہ ایوان کا کھل جائیگا آپ لوگ
ایوان مین خداوند کے ہمراہ داخل ہونگے خواجہ نے جو یہ بات سُنی اُس منادی کے پاس پہونچے کہا کیون بھائی
کیا خداوند اب اس طلسم مین نہ رہینگے منادی نے کہا اب خداوند کا قصد یہ ہی کہ ایوان نطاق مین جا کر سکونت
اختیار کرین اور وہین اپنے بندون کو بھی اپنے ہمراہ لے جائین وہان اب لوگ مطیع خداوند بہت کم ہین
کسیکا کوئی مذہب نہین رہا ہی جب خداوند وہان تشریف لے جائین گے تو سبکو اپنی کرامت دکھائین گے
ہر ایک سجدہ کریگا وہان بھی سب آئینہ پرست ہو جائین گے خواجہ نے کہا سبب خاص خداوند کے جانے کا
نہین معلوم ہوتا ہی منادی نے کہا مجھسے جسقدر نائب خداوند نے کہا مین نے تم سے بتا دیا اس سے بڑھکر اور کیفیت
کیا مجھے نہین معلوم ہی خواجہ نے کہا یہان ایک زندان خانہ تھا اُسکے قیدی کیا ہو گئے منادی نے جواب دیا
وہ سب شخص خداوند کی جلو مین اُس طرف روانہ کر چکے منجملہ اُسکے قیدی بھی اسی طرف روانہ کیے گئے
ہین یقین ہی قریب دیوار نطاق پہونچ بھی گئے ہون خواجہ نے کہا خداوند کس روز اس طرف تشریف لیجائین گے
منادی نے کہا یقین ہی آج کے ساتوین روز یہان سے روانہ ہو جائین کیونکہ ابھی تو انتظام عظیم کرتا ہی تمام
لشکر کا روانہ کرنا خزائن کا ہمراہ لینا اور اسی کے متعلق بہت سے کام ہین خواجہ نے کہا خداوند کے واسطے
کیا مشکل ہی وہ فرشتون سے کہدینگے دم بھر مین سب کام طیار ہو جائین گے خزائن بھی پہونچ جائین گے
لشکر بھی روانہ ہو جائیگا اگر خداوند چاہین تو طبقات زمین بھی وہین چلے جائین اور کسیکو خبر نہو منادی نے

کہا اے شخص تو سب صحیح ہے مگر یہ پروردگار کا حکم ہے کہ کوئی فرشتہ زمین پر نہ آئے کہ انسان اُسکو دیکھکر خائف
ہونگے ورنہ یہ بات ممکن تھی کہ خداوند فرشتون سے حکم کرتے وہ لوگ ایک دم مین سب کام انجام دیتے خواجہ
نے کہا تھا اے مالک یہان سے کب روانہ ہونگے منادی نے کہا یقین ہے دو ایک روز مین یہان سے روانہ
ہونا ہے خواجہ آگے بڑھے گھبراے ہوے اپنے لشکر مین آئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو اس درجہ متوحش
پایا کہا اے خواجہ خیر تو ہے سوت آپ کے چہرے سے آثار حیرت نمایان ہین خواجہ نے کہا مین ابھی اس
شہر کی سیر کو گیا تھا وہان جا کر سب کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ یہان سے آئینہ اندام کا ملک اور مرحلہ
ایوان ہوا قریب سو برس کی راہ کے ہے کبھی کوئی اس طرف جانے کا ارادہ نہین کرتا ہے کہ وہان سے یہان کوئی
آتا ہے پہلے حیرت تو یہی ہوئی کہ ہم لوگ مرحلہ ایران ہوا سے کسقدر جلد یہان پہونچے بدیع الملک نے کہا خواجہ
یہ لوح کی برکت تھی ورنہ ممکن نہ تھا کہ اسقدر جلد یہان پہونچتے خواجہ نے کہا دوسری حیرت یہ ہے کہ آئینہ اندام
جادو نے ہر شہر مین منادی کرادی ہے کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو اور میرا ساتھ دینا منظور ہے وہ یہان کی سکونت
ترک کرے اور ایوان نہ طاق کے زیر دیوار چلکر ٹھہرے ہم دو ایک روز مین وہان آئین گے سبکو اپنے
ہمراہ اندر لیجا ینگے نہین معلوم اسکو کیا بات نہ طاق مین جانے سے حاصل ہوگی جو اسطرح جاتا ہے کہ تمام
باشندگان طلسم کو بھی سب اپنے ہمراہ لیے جاتا ہے بدیع الملک نے کہا اب اسکی قضا دامنگیر ہے لوگون نے مجھے بھی وہی طرف
جانے کی ہدایت کی ہے خواجہ نے کہا میرے نزدیک وہان آئینہ اندام سے قبل پہونچنا اچھا ہے کیونکہ قید
صاحبقران بھی لوگ لیکر گئے ہین یقین ہے دو چار روز کے بعد وہان پہونچین اور زیر دیوار ٹھہرین جب آئینہ اندام
وہان جائیگا تو اُسکے جانے کی صورت نکلیگی اگر ہم لوگ قبل آئینہ اندام وہان پہونچ گئے تو ضرور قید چھین لینگے
اور دروازے پر معرکہ پڑیگا ہماری فوج بھی رہا ہو جائیگی آئینہ اندام بھی تمام اہل طلسم کو لیکر وہان تعاقب کریگا فریق ایک
ہی روز مین فتح ہو جائے گی جھگڑا فیصل ہوگا بدیع الملک نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا خواجہ تم نے اس بات کو
بخوبی دریافت کیا ہوگا کہ قید صاحبقران لوگ لیکر گئے ہین خواجہ نے کہا مین نے ایسے شخص سے سُنا ہے جس سے
بہتر یہان کے حالات کوئی جان نہین سکتا بدیع الملک نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلا کر حکم دیا کہ لشکر
مین اطلاع کر دو سب لوگ اسی وقت درست ہو جائین ہم ابھی یہان سے کوچ کرین گے اب ٹھہرنا مناسب نہین
ہے کیا عجب ہے کہ آئینہ اندام پہونچ جائے اور سب سے پہلے قید صاحبقران اندر بھیج دے تو ہماری محنت رائگان
ہو خواجہ نے کہا اے بدیع الملک میری بھی یہی راے تھی اگر تم اس وقت جانے کا قصد نکرتے تو مین تنہا
جاتا جس طرح بن پڑتا امیر کو رہائی دلاتا مگر تمھارا چلنا بھی اچھا ہے اگر خدا نے چاہا تو زمانہ رہائی صاحبقران آگیا اور
اس طلسم کی بربادی کا وقت بھی قریب ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اب کسی جا پر قیام نکرنا جبتک دیوار نہ طاق
تک نہ پہونچ جانا خواجہ نے کہا ان سب باتون کا تمھین اختیار ہے جو کچھ تمھاری راے ہوگی وہ کیا جائیگا خواجہ
اور بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے بارگاہ پر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا
لیکر پشت مرکب پر سوار ہوے لشکر بھی اُسی وقت تیار ہو گیا تھا سب نے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادہ آگے بڑھا
خادم بارگاہین وغیرہ بار کراتے رہے اس صورت سے بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوے

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسنے اشراق کو بلا کر اس انتظام کے واسطے کہا کہ اب تمام طلسم کے باشندون کو اطلاع کرنا تیرا کام ہے

جو سات روز کے اندر یہان سے روانہ ہو جائیگا تب تو ہمارے ساتھ ایوان نہ طاق مین جائیگا اور جو بعد سات روز کے جانے کا ارادہ کریگا وہ نہین جانے پائے گا اور ہم علاوہ اس سزا کے اسے اور بھی سزا معقول دینگے اشراق جادو برائے انتظام رخصت ہوا اور آئینہ اندام جادو کو لوح کی تلاش ہوئی اسنے اپنے سحر کے زور سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لوح طلسم طلسم کشا کے پاس ہو اور طلسم کشا ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہو لشکر بھی ہمراہ ہو آئینہ اندام کو جو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ لوح طلسم کشا کو مل گئی اسکے حواس جاتے رہے مگر مجبوری تھی کچھ نہ کر سکا اور جو جو تحفہ جات اسکے پاس تھے اسکو اسنے اسی روز فراہم کیا دوسرے روز پھر اشراق جادو کو اسنے بلایا اشراق جادو آیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تمنے کیا انتظام کیا ہو اشراق نے کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا کہا اب اپنے چلنے کی بھی تیاری کرو لشکر جسقدر ہو سبکو روانہ کردو اور مال و خزانہ جسقدر ہو سبکو بھی بار کراؤ جبتک یہ سب وہانتک پہونچیگا اس وقت تک ہم بھی یہان سے روانہ ہو جائینگے مگر اے اشراق اسقدر خیال رہے کہ طلسم کشا اسی طرف گیا ہو اور لوح طلسم بھی اُسکے پاس ہو اگر اُسنے راہ مین خزانے کو مع لشکر کو روکا تو اسکا کوئی مقابلہ نہین کرسکیگا اشراق نے جو یہ کیفیت سنی کہا یا خداوندا آپ نے یہ کیا فرمایا لشکر کو طلسم کشا روک لیگا اور اسکا کوئی مقابلہ نہ کرسکیگا لوح طلسم اسکے پاس ہو اور وہ بھی اسی طرف جاتا ہو آئینہ اندام نے کہا اے اشراق جو کچھ مین نے کہا بہت صحیح ہو لوح طلسم کشا کو مل گئی اور وہ بہدایت لوح کے سبب سے ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہو یقین ہو وہانتک بمشکل تمام پہونچ جائے اشراق نے کہا یا خداوند یہ کیا غضب ہوا اب اس طلسم کی عمر ختم ہوئی جب طلسم کشا کے قبضے مین لوح طلسم آگئی تو اب اُس سے کون مقابلہ کرسکیگا آئینہ اندام نے کہا خداوند کو اپنی قدرت دکھانا منظور ہو اسکو لوح طلسم دلا دی اب ایوان نہ طاق تک بھی پہونچا چاہتا ہو جب ایوان کے اندر پہونچ لیگا اُس وقت اسکو اسیر کرلین گے اگر اُسکے پاس لوح نہوتی تو وہ ایوان تک کیونکر پہونچ سکتا تو اُسکے دل مین امید باقی رہجاتی کہ اگر مین وہان جاتا تو ضرور زمرد وغیرہ کو پا جاتا اس وجہ سے خداوند نے اسکو لوح دلا دی کہ وہ ایوان نہ طاق تک کسی طرح پہونچ جائے نہ طاق کے بادشاہون کو اپنے سحر پر ناز ہو ہر ایک یہ جانتا ہو کہ ہمسے بڑھ کے دنیا مین کوئی نہین اور کوئی ہمارے سحر کو بگاڑ نہین سکتا ہو اور یہ بات خداوند کو ناپسند ہو وہ لوگ انتہا کے مغرور ہین لہذا اُنکی نخوت شکنی کے واسطے یہی ترکیب اچھی ہو کہ ایک غیر ساحر سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم کرادین اور اسکو اندر ایوان کے پہونچا دین جب طلسم کشا ایوان کے اندر داخلہ کریگا اور دیوار ایوان منہدم ہوگی اسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کی غرور شکنی ہوگی اور جب اپنا خداوند جانین گے مین طلسم کشا کو اسیر کرونگا اُسکے دل مین فورا ایمان پیدا کردونگا وہ بھی آئینہ پرست ہو جائیگا اسوقت مین اسکو منتظم علی قرار دیکر اس دنیا کو بالکل ترک کردونگا اور آسمان کی سکونت اختیار کرونگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ کی باتون مین دخل تو نہین دیسکتا مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ آپ نے طلسم کشا کو لوح دلا دی یہ بات اچھی نہوئی ایسا نہو طلسم کشا آکر ہم لوگون کی راہ روکے میرے نزدیک مناسب یہ تھا کہ مثل حمزہ ثانی کے آپ طلسم کشا کو بھی قید کردیتے تو اچھا تھا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق تجھے ابھی اس بات کے سمجھنے کے واسطے عقل درکار ہو قدرت کا ارادہ ہو کہ حمزہ کو بھی زندہ کرین اور اُسکے ہمراہیون کو بھی دوزخ سے بلا کے سبکو ایوان نہ طاق مین روانہ کرین اور وہان جا کر سب کو راہ راست پر لائین اور آئینہ پرست بنائین اب حمزہ مع اپنے

جملہ ہمراہیون کے سزاے معقول پاچکا اب جو وہ دوزخ سے نکل کے آئیگا یقین ہو کہ بے میرے کہے ایمان قبول کریگا اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی مین اس بات مین دخل نہین دیسکتا جو کچھ آپ نے فرمایا اسکا انتظام کرتا ہون مگر آپ نے یہ شرط بڑی کی کہ اسکا خیال رہے کہ طلسم کشا لوح پاچکا ہی آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین کیا انتظام تو کرلونگا مگر تمھاری کارگزاری کا امتحان کرنا مجھے منظور ہی اگر تم طلسم کشا سے بچکر ایوان نہ طاق مین پہونچ گئے تو مین تمھین اسکے عوض مین چند باتین ایسی تعلیم کرونگا کہ ہمراہ میرے آسمان پر جاسکو گے اور انکے سبب سے تم بڑی عزت پیدا کرلوگے اور لوگ تمھین مثل میرے تصور کرینگے اشراق نے کہا مین حتی الوسع کوشش کرونگا مگر آپ کی مدد بھی ضرور ہی جبتک آپ طلسم کشا کو نہ روکین گے مجھسے کچھ بھی نہوگا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین طلسم کشا کو اس طرح نہ روکونگا کہ وہ بالکل تمسے مقابلہ نکرے ہان جو وقت تمھین عاجز پاؤنگا اس وقت طلسم کشا کو مجبور کردونگا اشراق جادو یہ باتین کرکے آئینہ اندام کے پاس سے اُٹھکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان پر پہونچ کے اپنے وزرا کو طلب کیا جب سب لوگ موجود ہوے تو اسنے کہا کہ جسقدر مال وخزانہ طلسم مین موجود ہی سب ایوان نہ طاق کی طرف روانہ کردو اور فوج بھی جسقدر طلسم مین ہو وہ بھی ہمراہ ہو مین بھی ساتھ چلونگا میرے جانے کے بعد یہان سے خداوند بھی تشریف لائینگے شاید ایک دن انتظار کرنا پڑیگا مگر اس بات کا خیال رہے کہ طلسم کشا کے پاس اب اس طلسم کی لوح موجود ہی ایسا نہو کہ وہ خزانہ پر قبضہ کرے اور فوج کو عاجز کردے تو بڑا غضب ہوگا ہم سب پر عتاب نازل ہوگا وزرا بھی اس کیفیت کو سنکر متحیر ہوگئے کہا اے شہنشاہ طلسم کشا لوح طلسم پاچکا غضب ہوا اشراق نے کہا گھبرانے کی بات نہین ہی مصلحت خداوندیون ہی تھی طلسم کشا ایوان نہ طاق مین جونہی جائیگا اُسوقت گرفتار ہوجائیگا کوئی بات خداوند کی خالی مصلحت سے نہین ہوتی ہی سب ہمراہیون نے بجا و درست کہکے اس سے اجازت مانگی اشراق نے سب کو رخصت کیا وزرا اس سے رخصت ہوکر جوانے اُسی وقت سے اپنے کام مین مصروف ہوے مال وخزانہ روانہ کرنا شروع کیا لشکر مین بھی اُسی وقت اطلاع ہوگئی اس طلسم مین اسقدر لشکر تھا جسکی کیفیت مولف عرض کرچکا ہی سب لشکر ایک شب مین تیار ہوا دوسرے روز سب روانہ ہوے اشراق بر وقت روانگی آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا یا خداوند حسب الحکم سب کچھ روانہ کرچکا اب مین بھی رخصت ہوتا ہون آپ اپنی تشریف آوری کے واسطے ایک دن مقرر فرمادیجیے کہ ہم لوگ اس روز آپکا انتظار کرین آئینہ اندام نے کہا مجھے یہان چند انتظام اور کرنا ہین شاید دو روز کے بعد سب کام انجام دیکر مین بھی یہان سے روانہ ہونگا راہ مین اگر تم سب سے ملونگا میرا تخت بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ مین نظر مردم سے پوشیدہ ہوکر آؤنگا جب تم سب سے ملونگا اُسوقت اپنے تئین ظاہر کردونگا اشراق آئینہ اندام سے رخصت ہوا باہر آکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک نوجوان اور خواجہ عمرو ثانی روانہ ہوے لوح کے ہدایت کے موافق بدیع الملک راہ طے کرتے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک خواجہ کی طرف مخاطب ہوے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر آتا ہی خواجہ نے کہا اب تو تمام طلسم مین تہلکہ پڑا ہوا ہی ابھی بہت سے لشکر راہ مین ملین گے جبتک ایوان نہ طاق تک پہونچین گے اس وقت تک یقین ہی کسی سے مقابلہ ضرور ہوگا بدیع الملک نے کہا

مجھے جالان قید صاحبقران مل جائین تو میری مراد بر آئے قید امیر اسلئے چھین لون خواجہ نے کہا کیا
تعجب ہی جو ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ داسنہ گرد شگافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب کے آگے قنداب جادو
انتظام لشکر کرتا ہوا عقب مین اُسکے اور ساحران نامی اور سموم جادو اپنے تخت پر سوار لشکر بڑے جاہ و حشم سے آتا
ہی شہزادہ بدیع الملک لشکر کو دیکھکر بہت خوش ہوا خواجہ سے کہا ہمارا لشکر ہی سموم جادو نے بہت اچھی طرح
سب کو تلاش کیا یہ ذکر تھا کہ قنداب جادو کی نگاہ بدیع الملک پر پڑی قنداب پیادہ ہوا سب لوگ پیادہ
ہوئے بدیع الملک کے قریب آکے سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سب کو گلے
سے لگایا سب نے شاہزادہ کی ملنے کی بہت خوشی کی بدیع الملک نے اپنی سب کیفیت بیان کی اور اُن
لوگون سے اُنکی حالت دریافت کی سب نے اپنا حال عرض کیا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار اگر مناسب
وقت ہو تو آپ آج کی شب اسی جگہ قیام فرمائیے بدیع الملک نے کہا اسے قنداب جادو مین خود آجکی شب یہان
قیام کرتا مگر مجبور ہون کیونکہ مین نے سنا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے اب ایوان نہ طاق مین جانے کا ارادہ کیا ہی اور
سب باشندگان طلسم کو لیکر ایوان نہ طاق کیطرف جاتا ہی صاحبقران مع لشکر اسیر ہین اُنکی قید بھی دیوار نہ طاق
تک جائیگی کیا عجب ہی کہ وہ لوگ وہانتک پہونچ گئے ہونگے اس سبب سے مین جانے کی تعجیل کرتا ہون ایسا نہو کہ
آئینہ اندام وہان پر پہونچ جائے اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کے اندر داخل کرے پھر صاحبقران اسیر رہینگے
اور رہائی مین دیر ہوگی قنداب نے عرض کی مین اس امر سے آگاہ نہ تھا اب میری صلاح بھی نہین کہ آپ یہان قیام
فرمائین بلکہ جسطرح بن پڑے چلئے مین اور زیادہ تعجیل کیجیے کہ آئینہ اندام نہ آنے پائے بدیع الملک قنداب جادو
سے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے دن بہت قلیل باقی تھا کہ پھر سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک قنداب جادو
کی طرف مخاطب ہوئے قنداب نے عرض کی اے شہریار معلوم ہوتا ہی لشکر کافرون کا آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا
ابھی راہ مین بہت سے لشکر ملینگے یہ سب لوگ ایوان نہ طاق کی جانب جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ داسنہ گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی مگر کچھ دیوان شریر بھی ہمراہ ہین ایک شعلہ آتش سب کے آگے معلوم ہوتا
ہی بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم یہ کسکا لشکر ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے قنداب جادو ٹھہر گیا لشکر کو بھی
روکا جب وہ لشکر قریب پہونچا بدیع الملک نے قنداب کی طرف اشارہ کیا کہ دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہی اور سردار
اسکا کون ہی قنداب جادو نے آگے بڑھ کے دریافت کیا اس لشکر کے لوگون نے کہا یہ لشکر زیوق جادو کا
ہی شہر مجرور سے ہم لوگ آتے ہین زادق جادو وہان خداوند آئینہ اندام کی طرف سے خدائی کرتا تھا عہدہ نہایت
جلیل پایا تھا حکم خداوند پہونچا کہ ہم لوگ ایوان نہ طاق کی طرف جائین اور وہان خداوند کا انتظار کرین کیونکہ
خداوند کا ارادہ ہی کہ اب یہان کی سکونت ترک کرکے وہان کا رہنا اختیار کرین قنداب جادو وہان سے
واپس آیا بدیع الملک سے سب کیفیت بیان کی ابھی قنداب جادو گفتگو ختم بھی کرنے پایا تھا کہ ایک ساحر
اُس لشکر کی طرف سے آیا بدیع الملک کے سامنے آکے سلام کیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین ایلچی ہون جو کچھ شہنشاہ نے عرض کیا ہی گذارش کرتا ہون اُمیدوار ہون کہ میری خطا معاف فرمائی
جائے بدیع الملک نے فرمایا اے شخص تو بے خطا ہی جو کچھ پیام لایا ہو بیان کر ساحر نے کہا ہمارے
شہنشاہ زیوق جادو فرماتے ہین کہ طلسم کشا سے کہدو کہ آگے جانے کا ارادہ نہ کرے ورنہ بہت پچھتائیگا اگر
اپنی جان عزیز ہی تو ہماری اطاعت قبول کرے اور جہان سے آیا ہی واپس جائے ورنہ دم بھر مین سب لشکر کو

فاک مین ملا دونگا ایک کو اسکے جوانون مین زندہ نہ چھوڑونگا بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا
اُس مکار سے کہدو کہ جو تیرے مزاج مین آئے ہمارے واسطے اُٹھا نہ رکھنا ہم اسی وقت آگے جاتے ہین جسکو
اگر دعوی جوانمردی ہو تو ہمکو روک سکے دیکھ لے ایلچی واپس گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے آکے
کہا اے طلسم کشا ہمارے شہنشاہ فرماتے ہین کہ آج کی شب یہان قیام کرو اگر اس وقت کچھ جوانمردی دکھائی بھی
تو لطف نہ اُٹھے گا اس سے بہتر یہ ہو کہ کل ہمارے تمھارے مقابلہ ہو جسکو فتح نصیب ہو وہ آگے جائے بدیع الملک
نے فرمایا یہ بات بھی ہمکو منظور ہو شب بھر ہم اُسکے کہے سے یہان قیام کرتے ہین ساحر بدیع الملک کو سلام کرکے
رخصت ہوا شاہزادے نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین اُسی وقت سب سامان ہوا بدیع الملک
نوجوان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر
استراحت پذیر ہوئے مگر زیوق جادو نے جس وقت بدیع الملک کو جنگ پر آمادہ پایا اسنے بھی اپنے یہان
کی بارگاہین استادہ کرائین سب ساحر اپنے اپنے خیمون مین گئے زیوق جادو اپنی بارگاہ مین گیا جاتے ہی
اسنے اپنے وزیر اقتباس جادو کو طلب کیا اقتباس جادو اسکے پاس آیا زیوق جادو نے کہا اے اقتباس
مین نے طلسم کشا کو روک تو لیا ہو مگر سنا ہو کہ اسکے پاس تحفہ جات ایسے ایسے ہین جنکی سبب سے اسپر سحر تاثیر نہین
کرتا ہو کیا ایسا ہو سکتا ہو کہ تو جاکر اس وقت تحفہ جات طلسم کشا منگالے اقتباس جادو نے کہا اے شہنشاہ یہ کیا
بڑی بات ہو مین ابھی اسکی فکر کرتا ہون آپ خاطر جمع رکھین صبح کو سب تحفہ جات طلسم کشا کے آپ کے سامنے حاضر
کردونگا زیوق جادو بہت خوش ہوا اقتباس جادو اسی وقت رخصت ہوکر اسکی بارگاہ سے باہر آیا اپنے عیارون
کو بلایا اقتباس جادو کے پاس سو عیار طرار ملازم تھے اسکو ان عیارون پر بڑا دعوی تھا ہمیشہ زیوق جادو
سے کہتا تھا کہ آپ جس نائب خداوند کو چاہین اسیر کرا کے اُسکے ملک پر قبضہ کرلین سحر کے مقابلہ کی ضرورت نہو
مین عیارون سے کہدون یہ سب اسکو اسیر کر کے لادین مگر زیوق جادو نے ہمیشہ انکار کیا کبھی اسکا کہنا قبول نہ
کیا اُس روز اسنے سب عیارون کو بلایا کہا آجتک مین نے تم لوگون کو تنخواہین دین خلعت و انعام بھی دیتا رہا
مگر کسی وقت تم سے کسی کام کو نہین کہا اور تمھاری تعریف شہنشاہ کے سامنے بھی ایسی کی ہو کہ جسکی بابت شہنشاہ
نے آج فرمائش کی لہذا تم سے ایک کام لیا جاتا ہو جو تم مین سے اُس کام کو انجام دیگا وہ آج سے سردار عیاران
عالم کا خطاب پائیگا اور عزت بھی بڑھائی جائیگی مال و زر بھی اُسکے صلے سے بھر دیا جائیگا سب نے کہا وزیر اعظم
ہم سب ہر ایک کام کو انجام دے سکتے ہین جسکے نام آپ حکم فرمائین وہ تعمیل ارشاد مین مشغول ہو اقتباس نے
کہا تم سب کو معلوم ہو کہ شہنشاہ نے کس شد و مد سے طلسم کشا کو روک لیا ہو اور کل یوم مقابلہ قرار پایا ہو مگر طلسم کشا
کے پاس بعضے تحفہ جات ایسے ہین جنکے سبب سے طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا اگر تم لوگ یہان سے
جاؤ اور یہ تحقیق کرو کہ وہ تحفہ جات کون سے ہین جنکے سبب طلسم کشا پر سحر کا کچھ اثر نہین ہوتا اور بعد تحقیق کرنے کے
اُن تحفہ جات کو لے آؤ تو ہم جب صبح کو طلسم کشا مقابلے کے واسطے میدان مین آئے اسکو بزور سحر گرفتار کرلین سب
عیارون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ جاتے ہین اگر بن پڑا تو تھوڑی دیر مین طلسم کشا کے تحفہ جات
لاتے ہین یہ کہکے عیار اقتباس جادو سے رخصت ہوئے اور اپنے خیمون مین آکے سب نے یہ صلاح کی کہ اس طرح
طلسم کشا کے لشکر مین چلنا اچھا نہین ہو کیا عجب ہو اسکے ہمراہ بھی کوئی عیار ہو تو مفت مین راز افشا ہو جائے
اور مدعا ہاتھ نہ آسکے اس سے بہتر یہ ہو کہ سحر کر کے زمین مین نقب لگائین پوشیدہ طور سے طلسم کشا کی بارگاہ

مین جائین اُسکو بیہوش کرکے اسیر کر لائین ایک آدمی پہلے یہ تحقیق کرے کہ طلسم کشا کے پاس کون کون تحفہ جات
ہین جب یہ معلوم ہو جائیگا اُسے عالم غفلت مین اُسکے قبضے سے نکال لین گے سب نے اس بات کو پسند کیا
ایک عیار تو بشکل فقیر بنا اور باقی سب نے نقب سحر لگانا شروع کی جو بشکل فقیر بنا تھا وہ تو بدیع الملک کے
لشکر کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر شاہزادے کا لشکر تھا پہونچ گیا لشکر مین آکے سرداروں کی بارگاہون
کے دروازے پر جاکے اسنے سوال کرنا شروع کیا اتفاق سے خواجہ بھی اس وقت اپنی بارگاہ مین موجود تھے
اس عیار نے خواجہ کی بارگاہ کے دروازے پر آکے سوال کیا خواجہ نے جو سائل کی آواز سنی بارگاہ سے
باہر آئے اس سے آنکھ ملائی پہچانا کہ یہ کوئی عیار ہو عیاری کرنے آیا ہو کہا اے فقیر تو کون ہو کہان سے آیا
ہو اس عیار نے جواب دیا کہ مین فقیر ہون اسی صحرا مین رہتا ہون یہان سے تھوڑی دور پر شہر ہو روز وہان بھیک
مانگنے جاتا تھا آج آپ لوگون کا لشکر آیا ہو یقین ہو فقیر کو آج یہین اسقدر مل جائے کہ روز کی آمدنی سے زیادہ
ہو خواجہ نے کہا بھائی اور لوگ اس لشکر مین بڑے بڑے امیر ہین اُنکے یہان جانے سے جو تیری تقدیر مین
ہو وہ مل جائیگا مگر مین ایک غریب اس لشکر مین ہون میرا یہ دستور ہو کہ روزمرہ چالیس سائلون کو کچھ دیتا
ہون آج سوا تیرے اور کوئی فقیر نہ آیا چالیس محتاجون کا حصہ رکھا ہو معلوم ہوا وہ تیرے ہی تقدیر کا
ہو میرے ساتھ بارگاہ مین آ تجھے کھانا بھی کھلاؤن اور جو کچھ نقد رکھا ہو وہ بھی تیری نذر کردون عیار بہت خوش
ہوا اپنے جی مین کہا اب اس شخص کے ذریعہ سے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سوچ کر خواجہ کے ہمراہ
بارگاہ کے اندر آیا خواجہ نے اسکو فرش پر بٹھایا کچھ غذا اے لطیف اسکے سامنے لاکے رکھ دی عیار نے
اسوقت جا ہاتھ اُٹھاکے باندھے خواجہ نے کہا اے فقیر یہ کھانا تجھے یہین کھانا پڑے گا اس کو اپنے گھر
لے جانے کے ارادے سے نہ باندھ عیار نے جواب دیا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہین جبتک مین اُنکو
نہ کھلاؤنگا خود بھی نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا اُنکے واسطے اور کھانا گھر مین جاکر بھجوا تا ہون مجھکو اسقدر نقد
دونگا کہ تجھے ایک مہینہ بھر بھیک مانگنے کی ضرورت نہوگی اس عیار نے کہا مجھے آپ کی ذات سے اس سے
بڑھ کے امید ہو مگر میری یہ عادت ہو کہ جبتک مین اپنے بچون کو نہین کھلا لیتا اُسوقت تک خود بھی نہین کھاتا
خواجہ نے کہا اے شخص یہ بات ہرگز نہوگی اگر تجھے یہی خیال ہو تو مین اور کھانا تجھے دونگا تو جاکر اُنکے ساتھ
کھا لینا مگر اس طعام کو مین نہ لے جانے دونگا عیار نے کہا بابا تم یہ کھانا اور کسی کو کھلا دینا اسکے علاوہ مجھے
کوئی ایسی چیز دو جو مین اپنے گھر لے جاؤن اور سب کو کھلاؤن خواجہ نے کہا اے شخص اب تو مین تجھی کو یہ
کھانا کھلاؤنگا عیار نے جب دیکھا کہ یہ شخص نہین مانتا مجبور ہو کر کھانا کھانا شروع کیا دو تین لقمے کے بعد
اسکا سر چکرایا زمین پر گرکے بیہوش ہوا خواجہ نے اسکی مشکین باندہ کر دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے
چوب بارگاہ سے باندھا پھر خیال کیا کہ اگر اسکا نام معلوم ہوتا تو اسی کی صورت بنکر لشکر حریف مین جاتے
وہان اگر بن پڑتا تو کچھ دو چار کوڑی کا روزگار کرتے یہ سوچ کے خواجہ نے خیال کیا کہ کیا عجب ہی جو یہ
مسلمان ہو جائے اپنی جان بچائے اسکو ہوشیار کرون پھر اس سے سب کیفیت دریافت کرون یہ بات خواجہ
نے خیال کرکے اسکو ہوشیار کیا اسکا ساحر ہونا خواجہ کو معلوم نہ تھا جیسے ہی عیار کی آنکھ کھلی اسنے اپنے تئین
جلاکے بلا جو پایا اسی وقت سحر کیا رسمان جل گئی عیار بارگاہ سے نکل گیا خواجہ کو خوف بھی معلوم ہوا اور
افسوس بھی کیا مگر تعلیم اوڑھ کے اپنی بارگاہ سے باہر نکلے اُسکو چارون طرف دیکھتے ہوئے لشکر زیوق کی طرف چلے

راہ بھر اسے تلاش کیا کہین پتہ نپایا خیال کیا کہ اب یہ عیار اپنے لشکر مین گیا ہو اسی وقت وہان چلکر عیاری
کرنا بہت اچھا ہو اس لشکر کے سب عیار وہان جائینگے یہ سوچ کے خواجہ نے پلٹنا اچھا نہ جانا زیوق جادو
کے لشکر مین پہونچے دیکھا سب لوگ جاگ رہے ہین روشنی بے انتہا ہو رہی ہو خواجہ نے ایک گوشے مین آکے
اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی ہاتھ مین ایک نامہ لیا زیوق جادو کے در بارگاہ پہ آئے دربانون سے
کہا ہماری اطلاع کرو ہم اشراق جادو داور خداوند آئینہ اندام کا نامہ لائے ہین زیوق جادو کے پاس
جانا چاہتے ہین دربانون نے اسی وقت چوبدار کو بلا کر کہا کہ ابھی وقت جا کر اطلاع کرو کہ خداوند نے نامہ بھیجا ہو ایلچی
آنا چاہتا ہو چوبدار نے زیوق جادو سے آکر کہا زیوق جادو نے کہا جلد میرے سامنے لاؤ مین نامہ دیکھون
خداوند نے کسواسطے مجھے نامہ تحریر فرمایا ہو چوبدار باہر آیا ساحر نقلی کو اپنے ہمراہ بارگاہ کے اندر لیگیا زیوق
جادو نے جو اس ساحر کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو مجھے بڑا ساحر معلوم ہوتا ہو مگر خداوند نے تجھے اور کوئی کام
مرحمت نہ فرمایا تیرا کیا نام ہو ساحر نقلی نے جواب دیا میرا نام نواز جادو ہو مدت سے خداوند کے پاس رہتا ہون
میرے سپرد یہ کام نہین ہو بلکہ مین خداوند کے سامنے کچھ رقص و سرود کا چرچا کرنے کیواسطے ملازم ہون زیوق
نے کہا اس وقت خداوند نے یہان کیون بھیجا ہو نواز نقلی نے کہا ایک نامہ آپ کو دیا ہو اور اسکا جواب بھی مانگا
ہو مگر جواب کی جلدی نہین ہو مجھسے فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر اسکا جواب لے آنا زیوق جادو نے کہا مین نامہ
دیکھون نواز نقلی نے نامہ اسکو دیا زیوق جادو نے نامے کو کھولا دیکھا تو اسمین آئینہ اندام کی مہر ہو اور لکھا
ہو کہ اے زیوق جادو طلسم کشا سے ہرگز یون مقابلہ نکرنا پہلے اسکے تحفہ جات اپنے قبضے مین کر لینا کہ اگر سحر تاثیر
کرنے لگے جب اس سے مقابلہ کرنا اور جو کیفیت گزرے وہ مجھکو تحریر کرنا زیوق جادو نے کہا مین پہلے ہی اسکا
انتظام کر چکا ہون عیار گئے ہوے ہین یقین کامل ہو تحفہ جات طلسم کشا لیکر آتے ہونگے نواز نقلی نے عیارون
کا جو نام سنا خیال کیا کہ مین نے ایک ہی عیار کو گرفتار کیا تھا اور وہان بہت سے عیار گئے ہوے ہین ایسا
نہو کہ بدیع الملک کو کوئی بلا گزند پہونچائے یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہو جس طرح بن پڑے جلد اپنے کام کو
انجام دیکر یہان سے روانہ ہون یہ سوچ کے نواز نقلی نے زیوق جادو سے کہا بڑے افسوس کی بات ہو
کہ آپکی محفل مین شغل مے نوشی نہین زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو مین حکم خداوند سے مجبور رہون کیا کرون
انھون نے منع فرمایا ہو کہ جبتک طلسم کشا سے جنگ رہے اسوقت تک کسی صحبت مین شراب خواری کا چرچا نہو
اس وجہ سے مین نے موقوف رکھا ورنہ میری محفل مین سوا اس شغل کے اور دوسری بات نہ تھی نواز نقلی نے
کہا مین جبتک شراب نہین پیتا میرے حواس درست نہین ہوتے اگر آپ کے یہان شراب موجود ہو تو منگا لیجے
زیوق جادو نے کہا مجھے یہی خوف ہو کہ خداوند کے خلاف نہو نواز جادو نے کہا آپ کے یہان روز تو
چرچا رہتا ہی نہین ہو اگر آج مدتون کے بعد یہ شغل میرے سبب سے ہو بھی جائیگا تو کچھ مضائقہ نہین ہو مین
خود خداوند سے کہدونگا کہ مین نہین پیتا تھا اس سبب سے مین نے محفل مین شراب طلب کی یقین ہو وہ کچھ
نہ کہین گے زیوق جادو نے کہا خداوند نے یہانتک تاکید فرما دی ہو کہ جب کوئی شخص محفل مین مہمان
آئے اور وہ تمہین اپنے ہاتھ سے جام بھر کے پلائے تو ہرگز نہ پینا یہ خیال کرنا کہ یہ کوئی عیار ہو نواز نقلی
نے کہا آپ میرے ہاتھ سے شراب نہ پیجیے گا جب زیوق جادو بہت مجبور ہوا تو اسنے ساقیون
کو محفل مین بلایا کہا مین نے تو ایک مدت سے شراب ترک کر دی ہو مگر آج میان نواز جادو

تشریف لاتے ہین یہ فرمائش بھی کرتے ہین اور مین اُنکے گانے کا بھی مشتاق ہون لہذا شراب آپکے واسطے لاؤ ساقی نیچے اُسی وقت کشتیان کباب کی صراحیان شراب کی لیکر محفل مین آئے نواز نقلی نے کہا اے شہنشاہ زیوق اس شراب کا لطف بے شغل رقص و سرود کے نہین ہی زیوق نے کہا میرے ہمراہ ایسے لوگ بھی بہت ہین مگر مجبور ہون کہ وہ یہان سے بہت دور ہین اور سامان اُنکے درست نہین ہین تمھارے کہنے سے دو ایک کو بلاتا ہون نواز نقلی نے کہا آپ اسقدر کیون زحمت فرمائین مین آج آپ کو وہ کیفیت دکھاؤن جو آپ نے تمام عمر کبھی نہ دیکھی ہو خداوند کے سامنے جو جو شغل ہوتے ہین وہ آج آپ کو دکھاتا ہون زیوق جادو نے کہا اے نواز جادو ایسی قسمت ہماری کہان تھی جو ہم اُن اشغال کو دیکھ سکتے آج تمھاری وجہ سے اس کیفیت کو بھی دیکھ لینگے نواز جادو نے کرے زنگالی ساقی کی طرف اشارہ کیا کہ جام شراب زیوق جادو کو دے ساقی نے شراب کا جام زیوق جادو کی طرف بڑھایا زیوق جادو نے کہا پہلے نواز جادو کو پلاؤ یہ ہمارا مہمان ہی اسکی خاطر ہمپر واجب ہی نواز جادو نے کہا مین تھوڑی دیر کے بعد پیونگا ابھی مجھے کچھ اپنا کمال دکھانا ہی اگر نشہ ہو جائیگا تو مین کچھ کام نکرسکونگا آپ نوش فرمائین آپ کو جبتک کہ نہ سرور ہوگا اُس وقت تک میرے کمال کی قدر نہوگی زیوق جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو مجھے کیا انکار ہی یہ کہکے اُسنے ساقی سے لیکر جام شراب پی لیا نواز جادو نے زمین پہ غزل بجانا شروع کی غزل

دیوانے رنگ لوٹے ہین جیسے مال مین
دیکھے ہین ایک ہی سے تغیر ہلال مین
آنکھ اپنے رنگ مین ہی تو دل اپنے حال مین
مستی مین بلبلون نے نظمین کہے واسطے
دیکھے ہین شیشے ٹوٹے ستانہ چال مین
ہر اک قدم پہ آتی ہی آواز اب گرا
ڈھونڈا کیا اُنھین مرے وہم و خیال مین
رفتار یار نے اُسے مردہ سا کر دیا
رنگ شراب ہی عرق انفعال مین
اُس بت کی بندگی مین جگہ مین سے بچے
دل کو الگ کیا ہی بڑی دیکھ بھال مین
کیون بے دہن خدا نے بنایا جواب دو
ذرے سے کچھ چمکتے ہین گرد ملال مین
اُس سرو قد کو دیکھ کے گلشن مین بٹ گئے
پیچیدگی بھری کئی یار کے گیسو و خال مین
ایسی کوئی ادا تھی کہ خود دل پکڑ لیا
آنکھین تری پھنساتی ہین ڈورون کے جال مین
ٹھکرا گیا تھا کوئی اسے راہ مین کبھی

ساقی ترے خوشی کبھی کبھی میرے ملال مین
معشوق کے مزاج مین عاشق کے حال مین
ہم خواب مین گئے ہی فقط دیکھنے تمھین
سکتے مین ہین مجوسی ہوئی سا تمھین مثال مین
جس پردے مین ہی یار دل آگاہ ہو گیا
بجلی کا اضطراب ہی عاشق کی چال مین
قاصد پہ ظلم ہی خط جو وہ پڑھتا تھا بار بار
سرعت کمان سے آئی قیامت کی چال مین
کچھ ذر نہین ہی شوق سے کو سو مین آج
تکرار سے ہو گئی سے پہلے سوال مین
تعدیر مل رہی ہی تری رہگذر مین ہاتھ
بت کر دیا ہی تمنے تمھین اک سوال مین
دیوانہ ہون گئے بہار شباب کا
بڑھ جلنے کی اُمنگ تھی جس جس نہال مین
شرمندگی جو رہین قتل کر گئی
وہ بھی شریک ہو گئے عاشق کے حال مین
اے شیخ پی کے ساغر مے کھا کباب مرغ
ابتک ہی وہ غرور سراپا کمال مین

عالم بہار کا ہی یہ آغاز سال مین
یہ ایک دل شریک ہی دونو کے وصل مین
حیران سے ہین دونون کسی کے خیال مین
کیا کچھ گذر گیا نہ تمھارے خیال مین
گردش سے چشم مست کی دل کو خدا بچائے
اندھون کی آنکھین کھل گئین شوق جمال مین
کیا بدگمان ہی دل جو وہ پہلوے اُٹھ گئے
شوق عدو بھی لکھ گئے تھے اپنے حال مین
کیفیتین دکھاتی ہی شرم گناہ بھی
کوئی گھڑی بُری نہین روز وصال مین
سینے سے تیرے تیرون کے پیکان نکال کر
ٹھوکر لگا دے تو بھی سر پائمال مین
سینے ہی مین بچا دل پر داغ کا لگا
اب مجھکو ہوش آئے تو دو چار سال مین
آتا ہی روز وصل شب غم کی تیرگی
نیچی نگہ نے کام کیا انفعال مین
دل مبتلاے زلف ہی مرغ نگاہ کو
پھر بحث کا مزہ ہی حرام و حلال مین
ہر وقت اسی خیال مین رکھئیے خوش جمال

کچھ تو انھون نے دیکھ لیا ہی جلال مین آ اس خوش الحانی سے نواز جادو نے اس غزل کو زمین بجایا کہ
جسقدر لوگ محفل مین موجود تھے سب ہمہ تن محو ہوگئے مگر نے مین سے ایک دھوان نکل رہا تھا وہ سب کے دماغ
مین گیا بہت سے چھینک لیکر بیہوش ہوے مگر کسی کو محویت نے ہوشیار نکیا تھوڑی دیر کے بعد زیوق جادو
کو بھی چھینک آئی یہ بھی بیہوش ہوا اسکا بیہوش ہونا کہ نواز نقلی نے نعرہ کیا ہنم خواجہ عمرو ثانی
نعرہ کرکے پہلے زیوق جادو کی زبان مین سوزن دیکر نذر زنبیل کیا پھر سبکو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر
مین جسقدر ساحر بارگاہ مین تھے سب کو قتل کیا تاریکی بھی چھائی سنگ باری و برفباری بھی ہوئی آوازین بھی
مہیب آئین مگر خواجہ نے کچھ خیال نکیا سب مال و اسباب لوٹ لیا وہان سے نکلکر اور ذرہ کے نیچے اسکی
بارگاہ مین آگ لگادی آگ جو بارگاہ مین لگی شعلے بلند ہوے اسکے لشکر والون نے یہ کیفیت دیکھی لشکر
مین بہت لوگ تھے سب بارگاہ کی طرف دوڑے خواجہ نے انکو جو اس طرف متوجہ پایا انکی بارگاہون
مین بھی آگ لگادی تمام لشکر کے خیمے جلے دیوان خریرا اپنے اپنے مقامون سے نکلکر بھاگے ساحرون
نے سحر کرنا شروع کیا آگ کو بہت بجھانا چاہا مگر ممکن نہوا سب خیمے جل گئے خواجہ نے بہت سے ساحرون
کو قتل کیا مال و اسباب بہت کچھ ہاتھ آیا وہان سے روانہ ہوے دو چار قدم راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا
بہت سے سیاہ پوش ایک جگہ پر کھڑے ہوے کہہ رہے ہین کہ لشکر کی تو یہ کیفیت ہو نہین معلوم شہنشاہ
اس وقت کہان ہین یہ آگ نہ بجھے اور سب لوگ سہولت سے اپنے اپنے ٹھکانے پر جائین تو طلسم کشا
کو چلکر شہنشاہ کے حضور مین پیش کرین خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی سمجھے کہ یہ لوگ عیار ہین اور بدیع الملک
کو بارگاہ سے اٹھا کر لائے ہین اس امر کے منتظر ہین کہ یہ آگ بجھے اور زیوق جادو دکھائی دے تو اسکو
جا کر دین انسے اسکا عوض لینا ضروری یہ سوچ کے خواجہ نے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت زیوق
کی بنائی اسباب سحر ہاتھ مین لیا گھبرائے ہوے اس طرف آئے جہان وہ لوگ کھڑے ہوے باتین کر رہے
تھے ان عیارون نے جو زیوق جادو کو دیکھا کہا اے شہنشاہ ہم لوگ حسب الحکم طلسم کشا کو اسیر کرکے لائے
ہین آپ کو تلاش کر رہے تھے اس آفت کو دفع کیجیے تو ہم حاضر کرین زیوق نقلی نے کہا اے عیاران
طرار ہمین تمھاری ذات سے یہی امید تھی لاؤ جلد طلسم کشا کو مجھے دیدو مین ابھی اسکو خدمت خداوند مین
روانہ کرون ساحرون نے قشارہ بدیع الملک کا زیوق نقلی کو دیا زیوق نقلی نے تالمرا کے غائب
کیا سب عیار دیکھکر حیران ہوگئے کہ یہ کیا ماجرا تھا جو تالمرا تے آتے قشارہ غائب ہوگیا زیوق جادو
نے کہا تم لوگ اسکا تعجب نکرو اسی طرح دن بھر خداوند آئینہ اندام کو تحفجات و خطوط روانہ کرتا رہتا
ہون اگر تم خدمت خداوند مین جانا چاہو تو ممکن ہو ان لوگون نے کہا جب ہماری طلبی ہوگی ہم بھی جائینگے
ایسا نہو بے طلب جانے پر خداوند ناآزردہ ہون زیوق جادو نے کہا اب تم اس آگ کا جاکر انتظام کرو مین بھی
اسکی کوشش کرتا ہون ایک دم بھر مین بجھ جائیگی مگر جس وقت تک حکم خداوند نہین ہوگا اس وقت تک روشن رہیگی
مین کوشش کر رہا ہون اور یہ آگ نہین بجھتی اس سے معلوم ہوتا ہو کہ ابھی اسکے واسطے خداوند نے
حکم نہین فرمایا اور یہ تو ضرور ہو کہ اس لشکر مین کسی سے ایسی خطائے شدید سرزد ہوئی ہو کہ جسکی سزا
دی گئی ہو عیار اس طرف متوجہ ہوے زیوق نقلی لشکر اسلام کی طرف آیا لشکر مین پہونچکے بہت
اچھی طرح سے اپنی صورت اصلی ظاہر کی پہلے قنداب جادو کی بارگاہ مین جاکر قنداب جادو کو بیدار کیا

قنداب کی جو آنکھ کھلی دیکھا خواجہ عمرو نامدار سرہانے کھڑے ہین قنداب جلدی سے اٹھ بیٹھا
عرض کی خواجہ عمرو کیا ارشاد ہو خواجہ نے کہا بڑا غضب ہو گیا تھا عیاران زیوق جادو بدیع الملک
کو لے بھاگے تھے اگر مین اس وقت اُسکے لشکر مین موجود نہوتا تو ہرگز کسی کو اس امر کی اطلاع نہین ہوتی
قنداب نے عرض کی یا خواجہ مین بڑی رات تک گرد بارگاہ پھرتا رہا اول تو جب شہریار برائے خواب
تشریف لے گئے جب ہی رات زیادہ گئی تھی بعد شہریار کے تشریف لے جانے کے مین دیر تک گرد بارگاہ
ٹہلا کیا جب شہبازون نے مجھسے کہا کہ آپ کی ضرورت نہین ہم لوگ کافی ہین مین مجبور ہو کے واپس آیا
تعجب ہو کہ عیار کس وقت آئے اور کیونکر شہریار کو بارگاہ سے لے گئے خواجہ نے کہا اب
بدیع الملک کی بارگاہ مین چلو کل حالات بھی تمہین معلوم ہون قنداب جادو اپنی بارگاہ سے اٹھ کے
خواجہ کے ہمراہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آیا اور ساحران نامی کو بھی خبر ہوئی وہ سب بھی شہزادہ
بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے خواجہ نے جیسے ہی بارگاہ کے اندر قدم رکھا اندھیرا پایا مگر قنداب
جادو کے ہمراہ روشنی تھی خواجہ نے بارگاہ مین آکے چارون طرف دیکھنا شروع کیا ایک کونے پر فرش
کو دریدہ پایا دیکھا ایک نقب نہایت پتلی کھدی ہوئی ہے خواجہ فوراً اُس نقب مین کود کے آگے
جانے کی راہ نہ پائی قنداب سے سب کیفیت بیان کی کہا اے قنداب جو شخص یہان عیاری کرنے
آئے تھے وہ خالی عیار ہی نہ تھے بلکہ سحر بھی جانتے تھے کیونکہ یہ کام عیار کا نہین ہو کہ نقب اس طرح
لگائے اور بے لاگ بارگاہ کے اندر آئے قنداب نے عرض کی جو کچھ ہوا بہت اچھا ہوا آپ کا
ایسے وقت پر پہونچ جانا بہت ہی خوب ہوا ورنہ نہین معلوم شہریار کو کہان لے جاتے خواجہ نے کہا
کچھ بھی اُنسے نہوسکیگا آخر مجبور ہو کے گرفتار ہونگے کیونکہ وہان سوائے انھین لوگون کے اور کوئی باقی
نہین ہو یقین ہو اب وہ بھی فرار کر گئے ہون قنداب نے عرض کی ہان کچھ روشنی تو اس طرف معلوم
ہوتی تھی بعض لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ لشکر زیوق مین آگ لگی سب بارگاہین اور تمام خیمے جل گئے
خواجہ نے کہا سچ ہو اب ایک خیمہ بھی اُسکے تمام لشکر مین باقی نہین ہو اور بہت سے ساحر تو جلکر خاک
ہوے باقی جو بچے وہ بھوت جان بھاگ گئے زیوق جادو کو مین لایا ہون میرے پاس موجود ہو دیکھو
اُس سے دریافت کرتا ہون اگر مذہب آتش پرستی ترک کرے گا تو پھر اطاعت بدیع الملک اختیار
کرکے آپ لوگون کے ہمراہ براحت تمام اپنی زندگی بسر کریگا اور اگر اسلام قبول کرنے مین انکار کیا تو
مثل اور ساحرون کے قتل کیا جائیگا قنداب جادو نے عرض کی آپ پہلے شہریار کو نکال لیجیے خواجہ عمرو
نے بدیع الملک نوجوان کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی گھبرا کے اٹھ بیٹھا
اپنے قریب قنداب جادو اور خواجہ عمرو اور چند ساحرون کو پاکر خواجہ سے پوچھا خواجہ خیر تو ہی
کیا سبب ہو کہ اس وقت کیون جگایا خواجہ نے سب قصہ بیان کیا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو
کمال تعجب ہوا پھر خواجہ نے زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ کون ہو خواجہ
نے کہا زیوق جادو اسی کا نام ہو اگر مین اسکے لشکر مین نہ جاتا تو عیار تمہین لے جاتے اور تمھارا پتہ
نہ لگتا یہ کہکر خواجہ نے زیوق جادو کو جو پس بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو
اس مصیبت مین گرفتار پایا سخت گھبرایا خواجہ عمرو تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوے کہا اے

زیوق جادو اگر اپنی جان عزیز ہو تو مذہب آئینہ پرستی ترک کر اور دین اسلام قبول کر زیوق
نے اشارہ کیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نکرونگا خواجہ عمرو نے تازیانے اسکے لگائے مگر اسنے برابر
انکار کیا اور بوجہ سیہ قلبی دین اسلام قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا اے زیوق جادو بہت
پچھتائے گا اپنی جان سے جائیگا زیوق نے پھر اشارہ کیا کہ مجھے منظور ہی کہ مین اپنی جان دون مگر دین
اسلام قبول نکرون خواجہ نے پھر اسکو تازیانے لگانا شروع کیے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
خواجہ اس بدعت کی کیا ضرورت ہی جلاد کو بلاؤ اس کے سپرد کردو مین اسے قتل اسکے واسطے کافی سمجھ
خواجہ عمرو نے کہا اس وقت جلاد کا آنا بے محل ہی صبح کو اسکی گردن زدنی ہوگی یہ کہکے خواجہ نے
اُسے جابجا مار کے بیہوش کیا اور نذر زنبیل کر لیا رات تو تھوڑی باقی تھی صبح بھی جلد ہوگئی بدیع الملک
سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب کیے خادمون نے سلاح کی کشتیان لاکر حاضر
کین بدیع الملک ہتھیار لگا کر خیمے کے باہر تشریف لائے یہان سب لشکر تیار تھا اور دولت پر مرکب باد رفتار
بھی حاضر تھا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے خواجہ نے آکر کہا کہان کا ارادہ ہی شہزادہ بدیع الملک
نے کہا میدان جنگ کی طرف جاتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ اب میدان جنگ مین کون ہی جو مقابلہ
کرے لشکر زیوق مین کوئی باقی نرہا جو لوگ بچ گئے فرار ہوگئے بدیع الملک نے کہا مجھے میدان
تک جانا ضرور ہی تم یہان زیوق سے پوچھو اگر وہ اسلام قبول کرنے مین انکار کرے تو اسکو قتل کرو
خواجہ نے کہا جب لشکر میدان جنگ سے واپس آئے گا اُسوقت دیکھا جائے گا یہ کہکے خواجہ عمرو
بھی ہمراہ ہوے بدیع الملک نوجوان میدان جنگ کی طرف آئے دیر تک لشکر حریف سے
منتظر ہے جب اُس طرف سے کوئی نہ آیا مجبور ہو کے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹے خواجہ نے آتے ہی
جلاد کو بلایا زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا اس سے پھر پوچھا کہ اے زیوق جادو اب کیا کہتا
ہی اگر دین سامری پرستی ترک کرنے کا ارادہ ہو تو کہدے ورنہ جلاد حاضر ہی ابھی تیری گردن زدنی
ہوگی زیوق جادو نے کچھ جواب نہ دیا خواجہ نے دو چار مرتبہ اس سے تحقیق کیا تو اشارے
سے جتلا کر کہا کہ مین ہرگز مذہب آئینہ پرستی ترک نہین کرونگا مجھے اپنی جان جانے کا مطلق خوف
نہین ہی خواجہ نے جلاد سے کہا اسکو قتل کر جلاد زیوق جادو کو کشان کشان لایا ایک
چبوترے پر بٹھایا خواجہ عمرو خود دور کھڑے ہوے اشارہ کیا جلاد نے ہاتھ لگایا کہ سر اسکا اڑگیا
اسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری دیر تک رہی ایک
آواز آئی کشتی مرا نام من زیوق جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی سنگ باری
برف باری بھی موقوف ہوگئی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے دیکھا تو بدیع الملک
مسلح اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین اور لوگ بھی برائے استراحت نہین گئے ہین کسی نے کمر تک نہین کھولی
خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا آج کمرین کھولنے کا سردارون کو حکم نہین ہی بدیع الملک نے
کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی مین نے اور لوگون کو بھی اطلاع دی کہ سامان سفر درست کرین اسی وقت
مین یہان سے روانہ ہو جاؤنگا وہ سب اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین بارگاہین بار ہورہی ہین
کچھ لوگ آگے روانہ بھی ہوگئے ہین خواجہ نے کہا یہ بھی بہت ہی اچھی بات ہی یقین ہی وہی ایک

روز سے کے بعد ایوان نہ طاق تک بھی پہونچ جائیں اور کیا عجب ہی جو آئینہ اندام جادو سے پہلے پہونچیں
بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی خواجہ یہ باتیں کرکے باہر آئے انتظام روانگی مین مصروف ہوسے تھوڑی دیر مین
سب سامان درست ہوگیا خواجہ بدیع الملک کے پاس گئے کہا اے بدیع الملک جو جو اشیاء آگے
روانہ کرنے کی تھین وہ سب روانہ ہوئین اور بیان کا بھی سب انتظام درست ہی اب تمھین بھی چلنے مین عرصہ
نہ کرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان تو مسلح بیٹھے تھے ہی خواجہ سے یہ بات سنکر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب
ساحرون کو ہمراہ لیکر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوئے تمام لشکر ہمراہ ہوا بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق
کے اس طرح روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا اب حال
ان لوگون کا بیان کیا جاتا ہی کہ جو قید صاحبقران کی مع جملہ سردارون کے لیکر جانب ایوان روانہ
ہوئے تھے چونکہ لشکر بہت تھا بدیع الملک کے ہمراہی بھی اسقدر تھے جنکو ایک زندان خانہ مین قید کرنے کی
جگہ نہ تھی اور بعض کے واسطے سحر سے زندان خانہ بنایا گیا ورنہ ایسے قوی ہیکل تھے کہ انکے رہنے کے
واسطے زندان خانہ بہت ہی چھوٹا تھا انکے علاوہ صاحبقران کے ہمراہ بھی اسقدر لشکر تھا کہ
بدیع الملک کے برابر تھا ان لوگون کے واسطے بھی ایسے ہی ایسے انتظام ہوئے خاص خاص جو
سرداران اسیر تھے وہ صاحبقران کے ہمراہ اس آتشین زندان خانہ مین بھیجے گئے تھے جنکے تحت
و فوق مین آتش خانے روشن تھے جب مالک زندان خانہ ان سب کو طلسم نہ طاق سے طرف ایوان کے
لے چلا تھا تو اسکو بھی آئینہ اندام نے یہ خبر دی تھی کہ ہوشیار رہنا طلسم کشا لوح طلسم پا گیا ہی اور طرف
ایوان نہ طاق کے وہ بھی گیا ہو جہانتک ممکن ہو اسکی نظر سے حمزہ ثانی کو بچا کر لے جانا اگر اسنے
کہین قید حمزہ ثانی دیکھی تو وہ آفت برپا کردے گا بہت ہوشیاری سے لے جانا اس سبب سے ناظم
زندان خانہ نے ان سب سردارون کو صندوق مین بند کردیا تھا جو لوگ لشکری تھے انھین ہمراہ لیا تھا اور
جسقدر سردار تھے ان سبکو مع صاحبقران کے زندانخانہ آتشی مین بند کردیا تھا اس صورت سے آکر دیوار
ایوان نہ طاق کے نیچے اس نے لشکر کو اتارا آپ بارگاہ مین گیا اور بڑے بڑے جتنے استاد
ہوئے ساحر جو اسکے ہمراہ تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے ایک قنات دور تک
استادہ کی گئی صندوق سرداران نامی کے اس قنات مین مستور کیے گئے ناظم نے اپنے ملازمین
کو بلا کر کہا اس طرح سرداران اسلام رہین کہ کوئی انکی صورت نہ دیکھ سکے سب نے کہا اس
وقت یہ کیفیت ہی کہ آپ کے لشکر کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی نہ کہ سردارون کو دیکھ سکے یہ بات بہت
دشوار ہی اول تو جو سردار نامی وگرامی ہین جنکی وجہ سے لشکر کی شناخت ہوسکتی ہی وہ صندوق مین
بند ہین اور صندوق انکی قنات کے اندر ہین کوئی وہان تک جا نہین سکتا ہی انکے علاوہ جو اور
سردار ہین اور معمولی آدمی ہین انکے واسطے بھی انتظام کردیا گیا ہی گرد انکے سحر کرکے دھوان پیدا
کردیا ہی اس دھوین کے سبب سے کوئی انکو نہین دیکھ سکتا اب اگر آپ کو اور زیادہ احتیاط لازم
ہے تو اب آپ خود آکر اس سب سے علاوہ کوئی اور انتظام کرین ناظم زندان خانہ نے جواب دیا
یہی میری بھی غرض ہی تم لوگون نے بہت اچھا انتظام کیا ہی یہ کہکے اس نے سب کو رخصت کیا جتنے
بعد آپ بھی معائنہ کے واسطے ان قناتون کی طرف آیا صندوقون کو دیکھا بہت خوش ہوا جان اور

سب سردار اسیر تھے اور کارپردازان زندان خانہ نے وہان اپنے تورے عنوان پیدا کیا تھا وہان بھی
آکے سب کیفیت دیکھی جب یہان سے بھی اسنے فرصت کی تو صحرا کی سیر کرنے مین مشغول ہوا سیر دیکھ رہا تھا
کہ ایک جانب سے گرد اڑی منتظم زندان خانہ اس طرف مخاطب ہوا اپنے اور لوگون کو قریب بلایا کہا یہ گرد
آمد آمد لشکر کا نشان ہی یقین ہی خداوند تشریف لاتے ہین کیونکہ گرد بلند ہوئی ہی لشکر بھی بہت معلوم ہوتا
ہی اسقدر لشکر یہان کسی نائب کے پاس بھی نہین ہی ضرور خداوند تشریف لاتے ہین یہ کہہ رہا تھا کہ دامن گرد
شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک لشکر ظفر پیکر مانند سیل موج زن چلا آتا ہی علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے
ہین سیاہ برقین ازرقی ہوئی آگے آگے ایک جوان صاحب شان علم زرنگار کے سایے مین گھوڑے کو سرپٹ
ڈالے ہوے چلا آتا ہی منتظم نے اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہی یہ لشکر طلسم کشا کا ہی اور یہ جوان
جو سب کے آگے ہی یہی طلسم کشا ہی کیونکہ جو جو سرداران اسلام خاندان حمزہ سے ہین اُن سب کی صورتین نور
ملتی ہین اس جوان کی صورت بھی انھین لوگون سے مشابہ ہی رفیقون سے جواب دینے کہا اُن لوگون نے غور کرکے
کہا اے شہنشاہ آپ بہت صحیح فرماتے ہین یہ شخص ضرور طلسم کشا ہی یقین ہی یہ اسی طرف سے آتا ہی اب اسکے
روکنے کی کیا تدبیر کی جاے منتظم نے کہا ابھی اسکا ارادہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتا ہی اور کس طرف جاتا ہی
یک ناگاہ اسکو روک دینا اچھا نہین ہی ایسا نہو کہ روکنے سے خرابی واقع ہو وہ صاحب لوح ہی یون
اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہی بہت سی ترکیبین صرف کی جائینگی تب اس سے مقابلہ ہوگا منتظم تو یہ باتین کرتا
تھا کہ ایک ساحر نے آکر اسکو نامہ دیا اس نامے پر آئینہ اندام جادو کی مہر تھی اسنے اس نامے کو کھولا دیکھا
لکھا تھا کہ اے منتظم زندان خانہ معلوم کر کہ طلسم کشا اب تیرے قریب گیا ہی یقین ہی کہ آج اپنی بارگاہ مین آرام کرے
مین اس وقت بیٹھا ہوا تمام طلسم کی سیر کر رہا ہون تیری طرف جو نگاہ پڑی دیکھا سب انتظام بہت ٹھیک ہی مگر خیال
طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا اگر وہ فساد پر آمادہ ہو جاے تو ہمارے آنے تک اس سے مہلت مانگ لینا جب
ہم اسطرف آئینگے اسکا انتظام اور طرح سے کرینگے اگر تم مقابلہ کروگے تو فتح نپاؤگے ذلت اٹھاؤگے مین
جب وہان آؤنگا اس لوح کی تاثیر تبدیل کردونگا اُس وقت تجھے اختیار ہی چاہے طلسم کشا سے مقابلہ کرنا یا اُسے
بھی اسیر کرکے اپنے ہمراہ لینا مگر ابھی وقت نہین ہی تجھے لازم ہی کہ ایک عرضی بخدمت ایوان جادو اس مضمون
کی روانہ کردے کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین یہان طلسم کشا نہین ستاتا ہی آپ کچھ مدد فرمائین تو
ہم ظلم طلسم کشا سے امان پائین منتظم زندان خانہ اس نامے کو دیکھکر خوش ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا خداوند کی
عجب قدرت ہی دیکھی یہ نامہ تحریر کیا اور اسی وقت مل گیا انھون نے تاکید فرمائی ہی کہ طلسم کشا سے مقابلہ
نہ کرنا وہ صاحب لوح ہی دو ایک روز صبر کرو جب مین وہان آؤنگا تو لوح کی تاثیر بدل دونگا لوح بیکار ہو جائیگی
اُس وقت مین اختیار ہی چاہے مقابلہ کرنا چاہے یون اسیر کرکے اپنے ہمراہ لینا اور ایک عرضی ایوان جادو کے بھیجنے
کے واسطے بھی تحریر فرمائی ہی مین عرضی اسی وقت جاکر خود روانہ کرتا ہون یہ کہکر اسنے نامہ دار آئینہ اندام
کو رخصت کیا اور ایک عرضی ایوان جادو کو اس مضمون کی لکھی کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین
اور ابھی خداوند آئینہ اندام تشریف نہین لاے ہین طلسم کشا نے ہمین یہان بھی پریشان کیا ہی اگر آپ اس
وقت مین مدد فرمائین تو کیا عجب ہی کہ ہم طلسم کشا کے ہاتھ سے امان پائین یہ عرضی لکھکر منتظم زندان نے خود طرف
دیوار کے جانے کا ارادہ کیا لوگون نے کہا آپ وہان جاکر عرضی کیونکر بھیجیے گا اُسنے جواب دیا کہ مین کسی نہ کسی طرح سے

غرض وہان تک پہونچا دینگا یہ کہکے اپنے اسباب سحر ساتھ لیا طرف دیوار کے چلا کر ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو لشکر گران لیکر روانہ ہوا تھوڑے عرصے کے بعد ایوان نہ طاق کی دیوار کے قریب پہونچا
تو خواجہ نے ملاحظہ فرمائی معلوم ہوا کہ یہ ایوان نہ طاق کی پہلی دیوار ہے ابھی چندے یہان ٹھہرنا چاہیے جب لعل جانے کی
ہدایت دے اس وقت یہان سے سفر کرنا اچھا ہے بدیع الملک نے خواجہ سے سب کیفیت بیان کی قنداب
نے بھی سنی خواجہ نے اسی وقت قیام کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا قنداب جادو نے لشکر کو روکا تھوڑی دیر
مین سب بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک گھوڑے سے اُترے اور سب سرداران نامی بھی پیادہ ہوئے
شاہزادہ مع خواجہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے
مگر خواجہ اور بدیع الملک جو بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ دیوار نہ طاق تک تو آئے
مگر ابھی تک نشان صاحبقران کا نہ معلوم ہوا اگر لشکر راہ مین ہوتا تو یقین تھا کہ ضرور ملاقات ہوتی اور اگر
یہان آجاتا تو انکے لشکر کا نشان تو یہان باقی ہوتا خواجہ نے کہا ابھی ایسے خیالات کرنے کی ضرورت
نہین ہو جبتک اچھی طرح اس امر کو دیکھ نہ لین ابھی تو ہم لوگ یہان آئے ہین ذرا دم لے لین پھر ٹھہر کر اس
کیفیت کو بھی دریافت کرینگے اگر وہ لوگ آگئے ہین تو یہین کہین ہونگے اور اگر ابھی نہین آئے ہین
تو یقین ہو دو ایک روز مین آجائین شاید پہلے وہ لوگ سب آئینہ اندام جادو کے پاس گئے
ہون اور اسکے ہمراہ یہان آئین بدیع الملک نے کہا یہ بات تو خیال مین آتی ہو کہ وہ سب قیدیون کو اپنے
ہمراہ لیکر آئینہ اندام کے پاس گئے ہون اور وہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر پھر اس طرف آئین
تھوڑی دیر تک خواجہ بدیع الملک سے باتین کرتے رہے جب بارگاہ مین اور سردار آگئے تو خواجہ اُٹھے
بدیع الملک قنداب کی طرف مخاطب ہوئے خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اپنی صورت تبدیل کی ایک
طرف روانہ ہوئے اس طرف صحرا تھا چند کاہ فروش گھاس کے گٹھے لیے جاتے تھے خواجہ نے انکو ٹھہرایا
کہا یہان کوئی شہر قریب نہین ہو تم اس گھاس کو بیچا کر کیا کروگے کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ہم اس
غرض سے یہ گھاس نہین لیے جاتے ہین کہ اسکو لے جاکر فروخت کرین بلکہ ہم ملازم ہین اور یہان لشکر
مقیم ہو اس وجہ سے ہم گھاس لیے جاتے ہین خواجہ نے کہا تمھارے لشکر کے سردار کا کیا نام ہو کہان سے
آیا ہو کس طرف جانے کا ارادہ ہو کاہ فروشون نے بیان کیا کہ ہمارے لشکر کے سردار کو سب منتظر صاحب کہتے
ہین ایک زندان خانہ آتشین کا انتظام خداوند کی طرف سے انکے سپرد ہو اسی وجہ سے انھین لوگ منتظر کہتے ہین
نام ہم لوگون کو نہین معلوم ہو خواجہ نے کہا منتظر صاحب کہان جاتے ہین کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ایوان
نہ طاق کے اندر جائینگے خداوند کا زمان پہونچا ہو کہ ایوان کے اندر جاکر سکونت اختیار کرین اسی سبب سے
یہان آئے ہین اب خداوند کے منتظر ہین جسوقت خداوند تشریف لائینگے یہان سے روانہ ہوجائینگے
خواجہ نے کہا تمھارے سردار کے ہمراہ کچھ اسیر بھی ہین کاہ فروشون نے کہا اے شخص ہم اس بات کو
اپنی زبان سے نہین نکال سکتے ہین اور تو اسکی بابت مجھ سے مت تحقیق کر خواجہ نے کہا تم لوگ مجھے نہین
جانتے اس وجہ سے بیان کرنے مین عذر کرتے ہو اگر مین تمھارے سردار سے کیفیت دریافت

کرنا چاہتا ہون تو وہ بتانے مین عذر نہ کرے مین خاص ایوان نہ طاق کا رہنے والا ہون اس
طرف ایک ضرورت خاص سے آیا تھا اگر مجھسے بیان کروگے مین جاکر اپنے مالکون ست تمھاری کیفیت بیان
کرونگا یقین ہو وہ تمھارے واسطے اور کچھ انتظام بھی کرین جبتک خداوند آئینہ اندام یہان نہ آئین
اسوقت تک تمھاری محافظت کے واسطے اور ساحر اپنے یہان سے بھیجدین وہان کے ساحر اگر یہان آکر
تمھاری محافظت کرین گے انکے سبب سے کوئی گزند نہ پہونچا سکیگا کاہ فروشون نے کہا ہم آپ سے یہ سب
کیفیت تو بیان کیے دیتے ہین مگر آپ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمایئے گا ورنہ ہمارے واسطے خرابی ہوگی
خواجہ نے کہا بھائی تم لوگ عقل سے بالکل خالی ہو بھلا مین کسی سے اس کا ذکر کرونگا تو مجھے کیا حاصل ہوگا
کاہ فروشون نے سب کیفیت بیان کردی یہ بھی کہدیا کہ جو جو سردار لشکر اسلام کے نامی نامی ہین انکو صندوقون مین
بند کردیا ہو اور جو عوام ہین انکو جا بجا قید کیا ہو وہان پر ایک ساحر نے اپنے سحر سے دھوان بنایا ہو سوائے
دھوئین کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی اسی حجاب دود دی مین لشکر بھی نظر مردم سے نہان ہو اور کوئی سردار
بھی نہین دکھائی دیتا خواجہ نے یہ کیفیت بہت اچھی طرح سے سُنی کہا مین چاہتا ہون تمھارے سردار سے ملاقات
کرون کاہ فروشون نے کہا وہ آج کل یہان نہین ہین ایوان جادو کو ایک عرضی دینے زیر دیوار گئے
ہین یقین ہو دو ایک روز کے بعد واپس آئین خواجہ نے کہا کیا وہ وہان تنہا گئے ہین کاہ فروشون نے کہا
دوسرا شخص انکے ہمراہ نہین ہو خواجہ نے کہا جب وہ یہان آئینگے اس وقت مین اُنسے ملاقات کرونگا یہ کہکے ایک
جانب روانہ ہوے کاہ فروش اپنے لشکر کی طرف چلے خواجہ نے سب کیفیت راہ کی کاہ فروشون سے تحقیق کرلی
تھی دیوار ایوان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شایقین والا تمکین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت منتظم زندان خانے کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے لشکر سے عرضی دینے کے واسطے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین دیوار کے قریب جاکر پہونچا
چاہا سحر کرکے دیوار کے اُس پار جاؤن عرضی دیکر واپس آؤن اس واسطے اس نے جھولی مین ہاتھ ڈالا
عرضی نپائی سخت گھبرایا پھر وہان سے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا عرضی تلاش کرکے لے گیا جب قریب دیوار
پہونچا اور قصد کیا کہ سحر کرکے بلند ہون کہ ایک آواز مہیب اسکے کان مین آئی کہ خبردار اس دیوار کے
پار جانے کا ارادہ نکرنا جو کچھ کہنا ہو ہم سے بیان کر آواز ایسی مہیب تھی کہ منتظم ڈر گیا اور گھبراکے چارون طرف
دیکھنے لگا جب اسکو کسی کی صورت نظر نہ آئی تو اسنے کہا مین کن صاحب کی خدمت مین عرضی حاضر کرون مجھے
منع فرماکر آپ پوشیدہ ہوگئے جب اسنے استفسار کیا پھر ایک آواز آئی جبتک کہ ہم حکم نکرین اس وقت تک
آنکھین نہ کھولنا ورنہ ہمارے جمال باکمال کو دیکھکر ڈر جائیگا تاب دید نہ لائیگا اور خبردار سانس اوپر
نہ کھینچنا اگر سانس باہر نکلی تو ہماری قدرت جاذبہ تیری سب سانس کھینچ لیگی ابھی مرکے گر پڑے گا منتظم نے
اوپر سانس کھینچنا شروع کی دو چار دم کھینچے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا نعرہ ہوا کہ منم عمرو دکانی
عیار صاحبقران یہ نعرہ کہکے خواجہ نے اسکی زبان مین بڑھکے سوزن دیا اسکا لباس اُتارکے
آپ پہنا اسکی صورت بنکر اس کو داخل زنبیل کیا آپ لشکر کی طرف روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین اسکے
لشکر مین آکے پہونچے ملازمین نے جو منتظم کو آتے ہوے دیکھا سب نے جھک کے قاعدے سے

سلام کیا منتظم جادو نے سب کو جواب سلام دیا جو لوگ زیادہ گستاخ تھے اُنھون نے قریب آکر پوچھا
کہ آپ اسقدر جلد کیون واپس آئے کیا عرضی دینے کا حق نہین پایا منتظم نقلی نے کہا مین نے جاکر دیوار
کے پاس ایک آواز دی کہ مین خداوند آئینہ اندام کا ایک نامہ لایا ہون وہان سے ایک ساحر آیا
مجھسے نامہ لیگیا وہان سے جواب بھی لایا کہ مین فوج روانہ کرونگا تم اسیران اسلام کو میرے پاس لے آؤ لہذا
جسقدر اسیر ہین اُن سب کو میرے سامنے لاؤ ملازمین منتظم گئے سب سرداران اسلام کو صندوقون مین سے
نکال کے لائے منتظم نقلی نے کہا ان سبکی قید کا طوق سحر اتار دو لوگون نے اسی وقت سبکی قید کا طوق سحر اتارا منتظم
نقلی نے سبکو اپنے ہمراہ لیا سرداران اسلام نے جو رہائی پائی چاہا فوج مخالف پر حملہ کرین منتظم نقلی نے کہا مین نے
آپ لوگون کو رہائی دلائی ہے آئین شجاعت کے خلاف ہے ابھی آپکو ایوان جادو کے حضور مین چلنا چاہیے
وہان جو کچھ آپکی بابت وہ فرمائینگے وہ کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا ایوان جادو کو جو کچھ کہنا ہو
ہمسے یہین آکے کہے ہم وہان ہرگز نہ جائینگے یہ کہکے صاحبقران آگے بڑھے فوج جو کچھ منتظم کے ہمراہ تھی
صاحبقران کیطرف بڑھی امیر نے شیرانہ حملہ کیا اس وقت تلوار بھی پاس نہ تھی صاحبقران نے جو حملہ کیا اور سب
سوار بھی آمادہ ہوگئے فوج منتظم کے لوگ تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے منتظم نقلی اسی ہنگامے مین غائب ہوگیا
ایک گوشے مین آکے اپنی صورت اصلی ظاہر کی وہان سے بدیع الملک کے لشکر کی طرف روانہ
ہوا یہان بدیع الملک اپنی بارگاہ مین بیٹھے تھے ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ کل سے نہین معلوم ہوتے کہ کہان
چلے گئے بدیع الملک سب سے فرما رہے تھے کہ خواجہ کو صاحبقران زمان کے رہا کرنے کی بڑی
فکر ہے اسی واسطے کہین گئے ہین مگر ایک روز گذر گیا اور ابھی تک اپنے لشکر مین واپس نہ آئے اس سبب سے
البتہ کسی قدر خیال ہوتا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ خواجہ آئے بدیع الملک سے کہا مین امیر کو رہا کر آیا
ہون مگر صاحبقران مع لشکر اس وقت نرغے مین گھرے ہوئے ہین جلد لشکر لیکر چلو کفار امیر پر حملہ آور
ہین [illegible] بدیع الملک اُٹھے اسی وقت سب لشکر تیار ہوا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس طرف
روانہ ہوئے [illegible] یہان امیر نے بہت سے کفار کو واصل جہنم کیا خود بھی زخمی ہوئے تھے دعا کے واسطے مسلمانون
نے ہاتھ اُٹھا دیے تھے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز وقت مدد ہے اگر
تجھے اس وقت ہمارے تئین دست کفار سے قتل کرانا ہو تو کیا چارہ ہے اور اگر ہمین مظفر ومنصور
کرانے کا ارادہ ہے تو ہماری مدد کر اس بلا کو رد کر ابھی سبکی دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے گرداڑی شہریار
کے نعرے کی آواز آئی ❁ درین دنیا دلیری و شجاعت بہت کام من ❁ اگر نا شش شیدائی بدیع الملک نام من
صاحبقران نے جو نعرہ بدیع الملک کی صدا سنی شکر خدا بجالائے بدیع الملک نوجوان مانند شیر فوج
شریر پر آپڑے صاحبقران بھی سینہ سپر ہوکر فوج مخالف سے مقابلہ کیا تھوڑی ہی دیر مین لشکر کفار نے فرار پر
قرار کیا بدیع الملک کی فتح ہوئی اُن ذاریون کا تعاقب بھی نہ کیا بصد فتح وفیروزی نوبت نقارے بجاتے
اپنے لشکر کی طرف چلے بدیع الملک نے صاحبقران کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا امیر کو نہایت خوشی
ہوئی جب بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے سامان جشن کیا بہت کچھ مال وزر نقد تقسیم کیا امیر نے سب کیفیت
اپنے یہان کی بیان کی بدیع الملک نے اپنا حال کہا قنداب جادو وغیرہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی
سے مشرف ہوئے امیر نے سب کو بصد عزت وحرمت محفل مین بٹھایا لشکر مین بڑی خوشی ہوئی امیر نے

بدیع الملک سے فرمایا اے راحت بخش قلب و جگر واے نور بصر شجاعت کا تیرے خاتمہ ہی واقعی صاحبقرانی
کے لائق سوا تمہارے دوسرا نہین یہ بات گو بعض بعض لوگون کے خلاف ہوئی مگر صاحبقران کے سبب سے
کوئی کچھ نہ کرسکا شب بھر محفل عیش و عشرت رہی امیر نے صبح کو بدیع الملک سے دریافت فرمایا کہ اس
جگہ کا کیا نام ہو بدیع الملک نے عرض کی یہ سرحد ایوان نہ طاق ہو آگے اسکے ایوان نہ طاق ہو
وہ جگہ ہی جو طلسم سے بھی سخت صعب ہو آئینہ اندام جادو اب مجبور ہوا تو یہان پناہ لینے کے ارادے سے
آنیوالا ہو سب طلسم کو اپنے ساتھ لائے گا کچھ لوگون کو روانہ بھی کیا تھا مین نے جب سے اس طلسم کی لوح حاصل
کی کوئی رخنہ اس طلسم مین فتح کرنا نہین پڑا لوح سے پہلے یہی ہدایت پائی کہ اس طرف آؤن آئینہ اندام
جادو سے مقابلہ کرون شکر ہو کہ یہان آنے سے آپ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا اب یقین ہو آئینہ اندام
جادو بھی اور سب طلسم کے لشکر بھی اس طرف آئین امیر نے فرمایا اے بدیع الملک زمرد ثانی اور تورج کہان
ہین شہزادہ بدیع الملک نے عرض کی مین بہت دنون سے اُن لوگون کے حالات سے واقف نہین ہون
بہت زمانہ ہوا کہ ایک بار یہ سننے مین آیا تھا کہ تورج و زمرد ثانی کے واسطے آئینہ اندام جادو نے ایک
طلسم بنا دیا ہو اُس طلسم مین دونون حکومت کرتے ہین پھر سنا کہ زمرد ثانی شہر قنداب مین ہو اور تورج
کے واسطے طلسم بنایا گیا ہو وہ وہان پر بادشاہی کرتا ہو نہین معلوم کیا حالت ہو اور وہ لوگ کہان ہین
صاحبقران بدیع الملک سے شب بھر یہی باتین کرتے رہے صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز صاحبقران سے
عرض کی اب مین لوح دیکھتا ہون جو کچھ ہدایت ہوگی وہ کرونگا اس وقت تک یہان اسی سبب سے ٹھہرا تھا کہ آپ کی
قدمبوسی کرون امیر نے فرمایا بہتر ہو لوح دیکھو اگر یہان ٹھہرنا مناسب ہو قیام کرو ورنہ آگے بڑھو بدیع الملک
نے لوح دیکھی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا ابھی یہان سے کوچ کرنا اچھا نہین ہو اگر آئینہ اندام جادو سے
مقابلہ کرنا منظور ہو تو یہان قیام کرو ورنہ ایوان کے اندر جاؤ جبھی تحقیق وہان کی لوح دستیاب ہوگی وہ کام
دیگی اور اگر آئینہ اندام سے مقابلہ ہوگا اور ایوان کے اندر داخل کروگے تو آئینہ اندام بخوف جان
یہان سے بھاگ جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا اس سے بہتر یہ ہو کہ یہین ٹھہرے رہو ابھی اندر جانے کا ارادہ
نہ کرو شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا ابھی اندر جانے کی کوئی
ضرورت نہین ہو جبتک آئینہ اندام سے مقابلہ نکرینگے ایوان کے اندر نہ جائینگے بدیع الملک خاموش
ہورہے صاحبقران نے فرمایا یہان مقیم رہنا بیکار ہو نہین معلوم آئینہ اندام کب آئے بہتر یہ ہو کہ اس صحرا مین
شکار کھیلین مگر دور نہ جائین جسوقت آمد لشکر آئینہ اندام جادو ہوگی اُس وقت ہمین اطلاع کیجائیگی شہزادہ
بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا اُسی وقت خادمون کو بلاکر حکم دیا کہ ہم برائے شکار جائینگے
سامان شکار درست کرو خادمون نے حسب الارشاد سامان درست کیا بدیع الملک اور صاحبقران
نے مع چند سرداران قدیم لشکر کے بارادہ شکار کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر خدمت شائقین مین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کیجاتی ہے

ربیع سب لشکر کو لیکر چلا دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا زمرد ثانی اور تورج نے اپنے لشکر کے
ڈیرے کھڑے کیے ہین اشراق نے بھی لشکر کو روکا زمرد کو جو اشراق کے آنے کی اطلاع ہوئی یہ اپنی بارگاہ سے

باہر آیا اشراق کے پاس گیا تورج کو بھی اپنے ساتھ لیتا گیا اشراق نے جوان دونون کو دیکھا کہا اے زمرد
تم ابھی تک ایوان کے قریب نہین پہونچے زمرد نے کہا اے شہنشاہ بسبب خوف مین اس صحرا مین مقیم رہا
خیال یہ تھا کہ ایسا نہو راہ مین طلسم کشا مل جاوے تو اس سے مقابلہ کرنا پڑے میرے ساتھ لشکر بھی بہت کم
ہے مین ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کر سکونگا گو تورج نے مجھسے بہت کہا مگر مین نہ جا سکا آپ کے آنے کی
خبر پا چکا تھا اس سبب سے دل قوی تھا اسی صحرا مین رہا اب آپ کے ہمراہ چلونگا بہت جلد پہونچونگا اشراق
خاموش ہو رہا اس شب سب وہین مقیم رہے دوسرے روز علی الصباح اس صحرا سے کوچ کیا قریب دو
کوس کے راستہ طے کیا ہوگا کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی اشراق نے لشکر کو روکا زمرد سے کہا معلوم
ہوتا ہے کہ طلسم کشا آیا ہے یہ اسی کے لشکر کے آمد کا نشان ہے بہتر یہ ہے کہ یہان ٹھہر جائین خبر منگائین طلسم کشا
کا ارادہ دریافت کرین اگر وہ ہمارے ہی مقابلے کو آتا ہے تو ویسا انتظام کرین ورنہ آگے بڑھین زمرد
سنکر یہ بات تھی اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا تورج نے کہا اے شہنشاہ اگر طلسم کشا برائے مقابلہ
آتا ہے تو بہت اچھی بات ہے مین اس سے مقابلہ کرونگا ہو لشکر بھی بیحد بیا ممکن ہے اگر ہمارے یہان کے
لشکری ایک ایک مٹھی خاک کی طلسم کشا کے لشکر پر ڈال دینگے تو لشکر اسکا معلوم نہوگا اشراق نے کہا
میری بھی یہی رائے ہے کہ طلسم کشا سے اب کی بار جو مقابلہ ہو تو سحر کے ذریعے سے نہو بلکہ اس سے بجرأت وشجاعت
لڑین خداوند آئینہ انداز ضرور فتح دینگے اسکو اسیر کرینگے کیا جان ہے جو لڑکر فتح پائے بازی لے جائے
ہمارے یہان اسقدر لشکر موجود ہے کہ جسکی گنتی کرنا ممکن نہین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا
اشراق نے دیکھا کچھ دیوان شہر آگے آگے باختہ حواس بھاگتے ہوے آتے ہین اسکے عقب مین بہت سے ساحر
چاک گریبان روتے پیٹتے چلے آتے ہین یہ کیفیت دیکھ کے اشراق نے تورج اور زمرد سے کہا کہ
میرا خیال بیجا تھا ہرگز یہ لشکر طلسم کشا کا نہین ہے بلکہ کسی سردار طلسم کو طلسم کشا نے قتل کیا ہے اسکے ساتھ
کے یہ سب لوگ بھاگے ہوے آتے ہین یہ کہکے اپنے ساحرون سے کہا کہ جلد جاؤ انکی خبر لاؤ ساحر اس
طرف روانہ ہوے جب قریب پہونچے دیوان شہر نے تو کچھ جواب انکو نہ دیا جب ساحرون کے پاس
پہونچے اور اسنے کیفیت دریافت کی تو سب نے کہا کہ ہم لوگون سے تم اور تمھارے شہنشاہ بالکل واقف
نہین ہین خداوند ہمین جانتے ہین اور ہم انھین پہچانتے ہین ہمارے مالک کا نام مستطیم زندان حفاظت تھا خداوند
نے حمزہ ثانی کو قید کرکے ہمارے مالک کے سپرد کیا تھا جب فرمان خداوند پہونچا کہ اب اس طلسم مین رہنا
اچھا نہین ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہو اور زیر دیوار پہونچکے ہمارا انتظار کرو ہم لوگ حسب الارشاد
خداوند اس طرف روانہ ہوے اور قید حمزہ ثانی بھی مع جملہ سرداران حمزہ کے اپنے ہمراہ لی خداوند نے
یہ بھی فرمایا تھا کہ جب وہان پہونچنا تو بہت ہوشیاری سے رہنا کیونکہ طلسم کشا لوح طلسم حاصل کر چکا ہے اور
ایوان کی طرف جاتا ہے اگر اسکی نگاہ حمزہ کے قید پر پڑیگی تو جس طرح اس سے بن پڑیگا قید
چھین لے جائیگا اس سے کسی کا بس نہ چلے گا اور مین ابھی اسکے کسی کام مین دخل نہ دونگا اس سے
لازم ہے تم لوگون کو کہ قید پوشیدہ کرکے لے جاؤ ہم لوگ قید کو پوشیدہ کرکے لے گئے جب ایوان کے
زیر دیوار پہونچے اور خداوند کے منتظر ہوے اس وقت ایک واقعہ ایسا گذرا کہ جسکو ہم بیان نہین
کر سکتے کس سبب سے سردارون نے مع حمزہ کے رہائی پائی یہ بات تو ضرور ہوئی کہ ہمارے مالک

ایک عرضی ایوان جادو بادشاہ ایوان نطاق کے دینے کو گئے وہان سے آکے انھون نے کہا کہ
سب اسیرون کو مین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ان لوگون پر سے سحر اُتارو ہمنے سب پر سے سحر اُتارا قید سب کی
الگ کی آزادی جو اُنکو نصیب ہوئی سب سردار برسر جنگ ہوئے ہمارے مالک اُسی وقت سے غائب ہوئے
پھر اُنکا پتہ نہ معلوم ہوا ہم لوگون نے چاہا حمزہ کو پھر اسیر کرین مگر اُسکی مدد کے واسطے طلسم کشا مع لشکر آگیا وہ
ہم لوگون سے اُنکو چھڑا لے گیا اگر ہم لوگ اُس وقت مقابلہ کرتے تو ضرور جان جاتی اب سب کیا ہوسکتے ہین جب
ہمنے اُن لوگون کے سامنے سے فرار کیا تو کئی کوس پر آکے دم لیا چونکہ مسافت بعید طے کی تھی اس سبب سے
آگے بڑھنے کی ہمت نہوئی وہین قیام کیا ہرکارون کو خبر کے واسطے بھیجا اب نے آکر ہمسے یہ بیان کیا کہ
وہان جشن کی تیاری ہو رہی ہی لشکر مین ہر ایک خندان و فرحان اپنے اپنے احباب سے مل رہا ہی یہی چرچا
ہی کہ اب اس طلسم کو بفضل خدا فتح کر لیا بہت سے لوگ طلسم کشا کی ہمت و جرأت کی تعریف کرتے ہین بہت سے
لوگ خداوند آئینہ اندام کی شان مین کلمات ناروا زبان سے نکالتے ہین اس کیفیت کو سنکر ہمنے
وہان کا ٹھہرنا اچھا نہ جانا خداوند کے پاس فریادی جاتے ہین اشراق اس کیفیت کو سنکر دنگ ہوگیا
زمرد اور ترنج کا رنگ زرد ہوگیا ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا صاحب جرأت ہی کسیکو خیال مین نہین
لاتا ہر ایک ساحر کو ادنی تصور کرتا ہی اُس سے لڑکر فتح پانا محال ہی اب لوح طلسم کی مل جانے سے اسکی
جرأت اور زیادہ ہوگئی ہی اشراق نے جواب دیا مین ان باتون کا قائل نہین ہون طلسم کشا کیا چیز ہی
اگر خداوند چاہین تو ویسی ایک طفل مکتب طلسم کشا کے زیر کرلینے کو بہت ہی سب اسکے ادب سے خاموش ہوگئے
بلکہ تائید راستی کی اور دل مین سب نے یہی خیال کیا کہ اب اسکی بھی موت آئی ہی جو ایسی دل مین سمائی
ہی اب یہ طلسم کشا کے مقابلے مین جائیگا ذلت و رسوائی سے مارا جائے گا اور اشراق کے بھی دل کی یہی
کیفیت ہوئی اُسنے سب کا خوف مٹانے کے واسطے یہ تو کہدیا کہ اب مین جاکر طلسم کشا کو زیر کرونگا مگر
ساتھ ہی یہ بھی خیال گذرا کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہی حقیقت مین وہ ہمت و جرأت کا پتلا ہی اور اب
لوح پاجانے سے اُسکے دل کی اور ہی کیفیت ہی علاوہ اسکے اپنے لشکر کو رہا کیا اور جرأت سوا ہوئی اگر
خداوند بھی اس سے مقابلہ کرینگے تو بہت پریشان ہونگے یہ خیال جو اسکے دل مین گذرا ہی اسنے بھی ہمت ہاتھ
سے دی سب سے کہا اگر تم لوگون کو ایسا ہی طلسم کشا کا خوف ہی تو یہان قیام کرو جب خداوند تشریف لاوینگے
اُسوقت خداوند کے ہمراہ چلنا اس وقت کسی قسم کا گزند نہ پہونچے گا اس بات کو زمرد اور ترنج نے بھی پسند کیا
اور سب لوگ بھی متفق ہوئے سب نے کہا ہمین خداوند کے ساتھ جانا بہتر ہی مگر ابھی سے نہ جائین گے اگر لوح طلسم
کی طلسم کشا کے پاس نہوتی تو ہمین جانے مین انکار نہ تھا اب چونکہ اُسکے پاس لوح طلسم موجود ہی اس وقت
مین اس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہی اور جب خداوند ہمراہ ہونگے تو وہ لوح کی تاثیر کو غائب کر دینگے طلسم کشا
کو اسیر کرتے ہوئے اپنے ہمراہ لیتے جائین گے اشراق نے کہا اس بات کی امید نہ رکھو خداوند کو ہم سب
سے بڑھ کے طلسم کشا کی خاطر منظور ہی جبتک طلسم کشا کے دل مین نور ایمان آئینہ پرستی پیدا نہو گا اس وقت تک
خداوند ہر کام اسکی خوشی کے موافق کرینگے ہم لوگون کا قتل ہو جانا انہین منظور ہی اور طلسم کشا کا رنجیدہ
ہونا گوارا نہین ہی بلکہ انکا مصمم ارادہ یہ ہی کہ ابھی طلسم کشا کو اسیر نکرین اور لوح کی تاثیر سلب نفرمائین خود ایوان
سے اندر تشریف لیجا کر ایسی قدرت طلسم کشا کو دین کہ وہ دیوار ایوان منہدم کر کے اندر ایوان کے

آئے دو چار روز میں ایوان کے بھی فتح کرے تاکہ خوف ایوان جادو دل میں پیدا ہوا اس وقت خداوند اپنا اعجاز دکھاینگے طلسم کشا کو اسیر کرینگے اس کیفیت کے دیکھنے سے ایوان کے باشندون کے دل خداوند کی طرف رجوع ہونگے اور سب بدل وجان مذہب آئینہ یقین قبول کرینگے لوگون نے جواب دیا کہ اس معاملہ مین خداوند کے سوا اور کون دخل دیسکتا ہے جو اسکے مرضی مین آئے وہ کرین مگر ہمین آپ کے ہمراہ جانا ایسے وقت مین منظور نہین اشراق نے کہا مین خود تم لوگون کی وجہ سے ٹھہر گیا ورنہ مجھے کوئی خوف نہ تھا مین جاتا اگر طلسم کشا میرے مقابلے مین آتا مین اس سے مقابلہ کرتا خداوند میری مدد ضرور کرتے اور طلسم کشا کو میرے ہاتھ سے شکست دلاتے مگر تم لوگون نے مجبور کر دیا اب مین مجبور ہون زمرد ثانی نے کہا قدرت خداوند کی بات دوسری ہے مگر ظاہراً آپ طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ آپ اسکے ہمراہ بھی تو بہت سا لشکر ہے اشراق نے کہا اے زمرد میری ہمت مثل تیرے نہین ہے جو مین زیادتی لشکر طلسم کشا سے گھبرا جاؤن مین اس طلسم کا بادشاہ ہون ابھی چاہون تو طلسم کشا کو مع لشکر خاک مین ملا دون کیا مین جنگ کرنے مین عاجز ہون زمرد ثانی خاموش ہو رہا اشراق نے چند ساحرون کو بلا کر کہا تم لوگ جاؤ خداوند کی خبر لگاؤ اگر زیارت حاصل ہو تو یہ سب واقعہ بیان کرنا اور یہ بھی کہنا کہ اب مجھے بھی اس امر کا خوف ہے کہ خزانہ میرے ہمراہ ہے اگر طلسم کشا آیا اور اسنے مقابلہ کرنا چاہا تو مین اس سے مقابلہ کرنے مین تو بند نہین ہون مگر آپ کے خیال سے خوف آتا ہے ایسا نہو آپ اسکو فتحیاب کرائین اور میرا خیال نہ فرمائین ساحرون کو یہ پیام دیکر روانہ کیا ساحر آئینہ اندام کی تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کی جاتی ہے

لریجو سب کو رخصت کر چکا تو امور ضروری جو سکو انجام دینا تھے انمین مشغول ہوا پہلے اسنے جہان تحفہ جات طلسمی تھے وہان سے منگانے اسکے بعد جو جو ساحر زمین کے اندر حبس دم کیے سیکڑون سال سے بیٹھے تھے ان سبکو بیدار کیا اس انتظام مین اسکو چار روز صرف ہوئے پانچوین روز اسنے سب کامون سے فراغت پائی جن جن ساحرون کو اسنے بیدار کیا تھا انھون نے جو آنکھ کھول کے طلسم کو دیکھا بالکل ویران پایا آئینہ اندام سے دریافت کیا یا خداوند اسکا کیا سبب ہے کہ اب اس طلسم کو ہم اسقدر ویران پاتے ہین کہ جیسا یہ سابق مین بھی نہ تھا اس زمانے مین یہان جانوران صحرائی اس کثرت سے تھے کہ جیسے کسی آباد شہر مین آدمی ہوتے ہین جب آپنے یہان سکونت اختیار کی وہ سب آپ کے مطیع ہوئے جہان جہان آپنے انھین رہنے کی اجازت دی وہ سب وہان وہان سکونت پذیر ہوئے یہان آدمیون کی بستی ہوئی اب کیا سبب ہے جو یہ اسقدر ویران ہوگیا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ اے بزرگان دین تمھین اس بات کی کیفیت نہین معلوم ہے اصل مین اس سرزمین پر اب بیرا عتاب نازل ہوا ہے اور مین اب یہان رہنا پسند نہین کرتا اور ایوان نہ طاق کا بادشاہ جسکا نام ایوان جادو ہے مجھے خداوندی مانتا تو ہے مگر میرا بالکل اعتبار اسے نہین ہے اور وہان کے باشندے اپنے سحر پر اس درجہ نازان ہین کہ کسی کو خیال مین نہین لاتے اب میرا ارادہ یہ ہے کہ ان لوگون کو راہ راست پر لاؤن وہان چلکے اپنا اعجاز دکھاؤن ایک شخص کو اس طلسم کا طلسم کشا مقرر کیا ہے اسکو لوح بھی دلادی ہے اور وہ اصل مین غیر ساحر ہے اسکے ہاتھ سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم

گردونگا اسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کو یہ کیفیت معلوم ہوگی اسکو گرفتار نکر سکین گے سبب مجبور ہونگے مین طلسم کشا کو اسیر کردونگا سب کو بہری قید سے نکالونگا تمام دنیا مین مذہب آئینہ پرستی رائج کرکے پھر اس دہر کی سکونت ترک کردونگا اور آسمان پر رہونگا جو شخص جو طلسم کشا کے لقب سے مشہور ہی میری طرف سے اس دنیا کا انتظام کرتا رہیگا اور تم سب لوگون کو اسکی اطاعت قبول کرنا پڑے گی ان ساحرون نے کہا آپ جسکو فرمائین گے ہم اسکی اطاعت قبول کرینگے آئینہ اندام نے کہا جب تم لوگ اسکی اطاعت قبول کروگے تو وہ بھی تمھین مثل میرے فائدہ پہونچائیگا سب بہت خوش ہوئے آئینہ اندام نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اوسطرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کی جاتی ہی کہ جنھین آئینہ اندام جادو کے پاس بڑے اطلاع اشراق آئینہ پرست نے بھیجا تھا

یہ لوگ جو روانہ ہوئے کئی روز کے بعد ایک دریا کے قریب پہونچے دیکھا دریا کے چارون طرف سبزہ نہایت تکلف سے روئیدہ ہی لب ساحل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہی ساحرون نے کہا یہان دم بھر ٹھہرنا بہت اچھا ہی دم لیکر پھر آگے چلین یہ سوچ کے سب ساحر وہین ٹھہرے دریا سے ہاتھ منہ دھونے لگے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سامنے سے ابر سیاہ اٹھا ساحر سمجھے کہ کسی کی آمد ہی یہ سوچ کے سب سنبھل بیٹھے تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آیا ان لوگون نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو جاتا ہی یہ سب بھی تعظیم کرکے بلند ہوئے قریب تخت آئینہ اندام تو نہ پہونچ سکے مگر اور ساحرون سے اپنے آنے کا سبب بیان کیا ساحرون نے آئینہ اندام کو اطلاع دی آئینہ اندام نے اپنا تخت ٹھہرا کر انکو بلایا یہ لوگ جو قریب گئے آئینہ اندام نے انکے آنے کا سبب پوچھا ساحرون نے سب کیفیت بیان کی کہ ہم لوگ اس سبب سے آئے ہین کہ طلسم کشا نے بڑا سر اٹھایا ہی قریب دیوار ایوان نہ طاق پہونچ گیا ہی وہان منتظر زندانِ طلسم کو اسنے قتل کیا اور امیر ثانی کو رہا کر لیا اب اس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا یقین ہی وہ انحر کو ادھر بھی آئے اور شہنشاہ اشراق سے مقابلہ ہو امید فتح نہین ہی آپ چاہین تو یہ سب مشکلین آسان ہون آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق سے کہدیا تھا کہ خبردار تو خوف نہ کرنا مین سب انتظام کرونگا کسی قدر حفاظت رکھنا اسکو اسقدر خوف طلسم کشا طاری ہوگیا کہ اسنے تم لوگون کو میرے پاس بھیجا مین روانہ کیا اگر مین یہان سے نہ چلتا تو یقین ہی تم لوگ مجھے تلاش کرکے واپس جاتے اور وہ جب خبر پاتا تو وہان فرار کرتا نہین معلوم کہان بھاگ کے جاتا جب مین ایوان کے قریب پہونچتا تو اسکو نہ پاتا یہ تو بڑی بری بات کی تھی مین چلکر اشراق سے اسکی شکایت کرونگا یہ کہکے اسنے اور حالات بدیع الملک کے دریافت کیے جسقدر ساحرون کو معلوم تھے ان لوگون نے بیان کیے جو نہ جانتے تھے اسکے بتانے سے انکار کیا آئینہ اندام جادو ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر چلا تین روز تک برابر قطع مراحل مین مصروف رہا چوتھے روز ایک صحرا مین پہونچا اور ہمراہی اسکے بہت تھک گئے تھے سب نے اسکے قریب جاکر کہا یا خداوند ہم لوگون سے اب نہین چلا جاتا بھوک کی سبب سے تشنگی اشتہا زیادہ ہوا اگر آپکی مرضی ہو تو ایک روز اس صحرا مین

قیام فرمائیے ہم لوگ دم لے لین آئینہ اندام جادو نے کہا مین تم لوگون کے سبب سے یہان قیام کرتا ہون
ورنہ دو روز کے بعد اشراق جادو سے جا کر ملتا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان نہ طاق کی طرف جاتا سب نے
کہا یا خداوند آپ چاہین سو برس تک رہبری کرین مگر ہم لوگون مین یہ قوت و قدرت کہان ہے آئینہ اندام
مجبور ہوا ابر کو زمین پر اُتارا ساحرون نے بارگاہ استادگی آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اور سب ساحر
بھی اُسکے ہمراہ اندر آئے تھوڑی دیر کے بعد اُسنے ساحرون سے کہا اس صحرا مین مین نے اپنی قدرت سے
ایک درخت پیدا کیا ہے اُسکی ہر شاخ پر ایک ایک طائر سبز ہر وقت بیٹھا ہوا آرام لیا کرتا ہے اور اسکے علاوہ اور
بہت کچھ عجائبات بیان کے لائق دیکھنے کے ہین سب ساحرون نے کہا یا خداوند ہم بہت مشتاق ہین مگر
آپ بھی تشریف لے چلین آئینہ اندام اُٹھا سب کے ہمراہ ہوا چلے اُس درخت کے قریب آیا دیکھا درخت
جڑ سے اُکھڑا ہوا پڑا ہے بہت سے طائر بھی اُسکے قریب مرے پڑے ہین آئینہ اندام کو کمال حیرت ہوئی
سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپ نے اسی درخت کی بابت ارشاد کیا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ
مین اسی درخت کا ذکر کرتا تھا مگر یہ خیال نہ تھا کہ مین اس درخت کو برباد کر چکا ہون دیکھون اور عجائبات ہین اگر
انہین سے کچھ مین نے باقی رکھے ہونگے تو تم لوگ بھی دیکھ لوگے ساحرون سے اسنے یہ تو کہدیا مگر دل مین اسنے
خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان طلسم کشا آگیا اور اُسنے اس درخت کو اکھاڑ ڈالا یہ سوچتا ہوا آگے بڑھا کہ
ایک آہوے تیر خوردہ اسکو نظر آیا اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا اس ہرن کو جانے نہ دینا ساحرون نے
سحر کیا ہرن زمین پر گرا آئینہ اندام نے اپنے ملازمین کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے بڑھکر اُسکو ذبح
کرنا چاہا کہ دور سے گرد اڑی آئینہ اندام اس طرف متاطب ہوا اور ساحر بھی دیکھنے لگے کہ دامن گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوئے گھوڑے کو سرپٹ ڈالے پسینہ
مین مع مرکب غرق چلا آتا ہے آئینہ اندام دیکھتے ہی پہچان گیا مگر اور ساحر واقف نہ تھے اُنھون نے پوچھا
یا خداوند یہ جوان کون ہے آئینہ اندام نے جواب دیا یہ جوان طلسم کشا ہے خبردار اس سے بحث نکرنا
جو شخص ہرن کے ذبح کرنے کو بڑھا تھا اسکو بھی منع کیا کہ خبردار ہرن کو ذبح نکرنا یہ طلسم کشا کا شکار کیا ہوا ہے
اسکے دل کو صدمہ پہونچے گا یہ بات قدرت کے خلاف ہوگی آئینہ اندام تو یہان یہ کہہ رہا تھا وہان اس
جوان نے نعرہ کیا کہ خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا اسے مجھنے شکار کیا ہے یہ نعرہ کرکے قریب آیا آئینہ اندام
کی طرف بنگاہ قہر و غضب دیکھکر خطاب کیا او مکار تو نے کیا سمجھ کے ہمارے شکار کو اپنے قبضے مین کرنا
چاہا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا اے شخص مین نے تیرے شکار کو روک لیا کہ تجھے زیادہ مسافت اٹھانے
کی تکلیف نہو اور اپنے شکار کو بہ آسانی پائے جوان نے کہا اے آئینہ اندام اگر تجھے اپنی زندگی درکار
ہے تو اس مکر و زور کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی اختیار کرکے مشرف باسلام ہو اور زمرد
شاہ اور بحکان اور قورج کو میرے حوالے کر ورنہ مین اس طلسم کو تو خاک مین ملا چکا اب ایوان نہ طاق
کو بھی برباد کر دونگا آئینہ اندام کو بخوبی آگاہ تھا مگر اسنے تجاہل عارفانہ کہا کہا اے جوان مجھے اپنا نام
سے آگاہ کر کہ تو کون ہے اس طلسم کو تو نے کیونکر برباد کیا کس واسطے یہان آیا اس جوان نے جواب دیا
کہ تو مجھے واقف نہین ہم بدیع الملک فتاح طلسم و قتال ساحران آئینہ اندام نے کہا اے شہزادہ
بدیع الملک مین نے تمھاری شجاعت اور بہادری کے ذکر بہت سی کتابون مین دیکھے اور جیسے تم

میرے طلسم مین آئے مین نے تمھاری بڑی تعریف سُنی اور تم نے بڑے بڑے کار نمایان کیے اور جناب
صاحبقران کے واسطے کیا کیا اذیتین اٹھائین مگر افسوس صاحبقران کو تمھاری قدر نہوئی مین یہ نہین
کہتا کہ تم رفاقت امیر ثانی کی ترک کردو مگر از راہ دوستی تمسے اسقدر ضرور کہونگا کہ تم اب اس طلسم سے
واپس جاؤ تمھین جو ہمت وجرات مین صاحبقران نے یکتا پایا اور اپنے سے اچھا دیکھا انھین رشک ہوا
اور اسی سبب سے وہ چاہتے ہین کہ تمھاری جان جاسے کہ انکی صاحبقرانی کو فروغ ہو جبتک تم زندہ رہوگے
حمزہ ثانی کی صاحبقرانی کو فروغ نہوگا بدیع الملک نے کہا او مکار تو نے پھر مکر کی باتین کرنا شروع کین جو
تمنے سوال کیا اسکا جواب نہ دیا دیکھ اگر جان عزیز ہی تو اسلام قبول کر اور صاحبقران زمان کی غلامی
اختیار کر ورنہ تجھے اسی وقت جہنم واصل کردونگا ابھی تک تجھے یہ خیال نہین کہ تیرا انجام کیا ہونے والا ہی طلسم
بھی تیرا برباد ہو چکا تو بھی مجبور ہو اب ایمان کی طرف اپنی جان بچانے جاتا ہی اس وقت ایسی کڑی میٹھی باتین
کر رہا ہی مین کب تیرے اس کہنے کو قبول کرونگا آئینہ اندام جادو نے کہا اے طلسم کشا غصہ کو کام نہ دو جو کچھ
مین کہتا ہون اسے اچھی طرح سنو تم ہمت وجرات مین یکتا ہو اور جوش جرات مین تمھین انجام کا خیال نہین اگر
تم امیر کو عزیز ہوتے تو صاحبقران یہ مصائب تمھارے واسطے گوارا کرتے کہ اس طلسم مین آؤ اور ہر طرح کی
تکلیف اٹھاؤ دیکھو اشراق جادو میرا نائب ہی مگر مجھے اس سے محبت قلبی ہی مین اسکی سو طرح سے حفاظت
کرتا ہون اگر امیر کو تمھارا خیال ہوتا تو ایسا ہی وہ تمھارے واسطے بھی کرتے اس طرح طلسم مین ہرگز نہ
آنے دیتے بس مجھے تمھاری جرات وہمت پر رحم آتا ہی اسی سبب سے آجتک مین نے تمسے کسی بات کا
عوض نہین لیا ورنہ جسوقت چاہتا تمھین فنا کر دیتا تم آگاہ نہین ہو مین خداوند ہون بے شک دمرو کے خیال
نکرو کہ اسنے جھوٹا دعوی خداوندی کا کیا اور تمھارے خوف سے اب پناہ ڈھونڈتا پھرتا ہی اس وقت تک جو
تم نے مرحلہ جات فتح کر لیے میری خوشی تھی ورنہ تم مین اس قدر قدرت نہ تھی جو تم مرحلہ جات فتح کرتے اور
اپنے ایسے ساحران نامی کو قتل کرتے یا اپنا مطیع بناتے لوح اس طلسم کی ایسی جگہ پر تھی جسکا حال سوائے
میرے دوسرے کو نہ معلوم تھا مین نے ہی تمھین وہان تک پہونچایا اور لوح دار کو قتل کراکے تمھین لوح
دلائی مین ابتک یہ چاہتا ہون کہ تم راہ راست پر آجاؤ اور یہ فساد جو تم نے پیدا کیا ہی اسکو موقوف
کرو مین اس طلسم کی حکومت تمھارے نام کرون سب تمھارے تابع ہون تم یہان چین سے رہو صاحبقران
اگر تمھاری اطاعت قبول کرین تو انھین بھی اپنے ہمراہ رکھو ورنہ انکی بابت مین تمھین اختیار ہی مین کچھ نہین
کہہ سکتا اور جو لوگ تمھارے ہمراہ ہین یہ سب تمھارے تابع فرمان ہین انکی بابت بھی مین کچھ نہین کہتا
کیونکہ جیسا کچھ تم انسے ہدایت کروگے وہ بسر وچشم تمھارا کہنا قبول کرینگے آئینہ اندام جادو
نے دیر تک شہزادہ بدیع الملک نامدار سے جو یہ باتین کہین اور جو ساحر اسکے ہمراہ تھے انھون نے
بھی بدیع الملک نوجوان کو بخوبی سمجھایا شاہزادے کا مزاج برہم ہوگیا نہایت غصہ آگیا تلوار میان
سے نکال لی آئینہ اندام کی طرف نہایت تیزی سے جھپٹ کر نعرہ کیا قریب تھا کہ تلوار اسکے سر پر لگائین کہ
آئینہ اندام سحر کرکے غرق زمین ہوا اور بھی دو چار ساحر جو سحر مین حاذق تھے اپنی جان عزیز کو بچا کر انکے ساتھ
نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا یہان بدیع الملک نامدار نے اور ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا
جب قریب سو ساحرون کے بدیع الملک نامدار کے ہاتھ سے بیجان ہوئے تو سب نے مجبور ہو کر

امان طلب کی شاہزادے نے کہا جبتک تم لوگ اسلام قبول نہ کروگے امان نہ ملیگی سب نے دست بستہ عرض کی ہمین بسر وچشم منظور ہے ہم اسلام قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام جادو کو برا جانتے ہین اگر اسمین ذرا بھی قدرت ہوتی تو اس وقت آپ کے سامنے سے فرار نکرتا ضرور کچھ قدرت دکھاتا شہزادہ **بدیع الملک** نوجوان نے ایک ہزار ساحر کو اُس وقت مسلمان کیا اُسی آہوے تیر خوردہ کو لیکر چلے دو چار قدم کے بعد صاحبقران نامی سے ملاقات ہوئی امیر نے دیکھا **بدیع الملک** نوجوان مجمع ساحران اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ دیکھکر صاحبقرانِ زمان قریب **بدیع الملک** نوجوان کے آئے فرمایا اے **بدیع الملک** نامدار یہ ساحر تمہارے ہمراہ کیسے ہین **بدیع الملک** نوجوان نے کل کیفیت بیان کی امیر کو خوشی تو ہوئی مگر آئینہ اندام کے زندہ نکل جانے کا ملال بھی ہوا **بدیع الملک** سے فرمایا اُس مکار کو زندہ نہ جانے دیا ہوتا یہی موقع تھا اب بڑی مشکل سے ہاتھ آئیگا ایوان مین جاکر روپوش ہو جائیگا **بدیع الملک** نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ اسکو قتل کرون مگر وہ غرق زمین ہو گیا کب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا ایوان کے قریب ہو نیکے اسکو قتل کرونگا ورنہ ایوان نطاق کو بھی مثل اس طلسم کے تباہ کر کے اُسے سزا دونگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بھی صلاح وقت نہین ہے یہان سے روانہ ہو ایسا نہو کہ آئینہ اندام مکان پر جاے اور لشکر مین کسی کو گزند پہونچاے **بدیع الملک** نامدار نے اُسی وقت لشکر مین جاکے سفر کا حکم دیا اُسی روز وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب حال آئینہ اندام کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو مقابلہ **بدیع الملک** سے بھاگا تھوڑی دور کے بعد زمین سے اوپر آیا قاعدہ سحر سے اس نے دریافت کیا کہ اشراق جادو اور لشکر کہان ہے اس کو سب کیفیت معلوم ہوئی اُس وقت آئینہ اندام کے ہمراہ چار ساحر اور بھی تھے اس نے اُن چارون سے کہا کہ تم میرے ساتھ نہ چل سکوگے اور مجھے اب یہ منظور ہے کہ اسی وقت اشراق کے پاس پہونچون اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کی طرف روانہ ہون لہذا تم میری پشت پر بیٹھو مین ابھی وہان پہونچ جاؤنگا لیکن یہ خیال رہے کہ جو کچھ اسوقت واقعہ گذرا ہے اسکا ذکر اشراق کے سامنے ہرگز نہ آئے ورنہ تم سب کی جان جائیگی اسی مین مصلحت تھی جو اس وقت مین نے ایسا کیا ورنہ ابھی طلسم کشا کو خاک مین ملا دیتا اشراق اگر یہ کیفیت سُنے گا تو اُسے یہ خیال ہوگا کہ خداوند بسبب خوف کے یہان بھاگ آئے اور لوگون سے وہ ذکر کریگا سب کو یہی خیال ہوگا مجھے پھر کوئی خداوند نہ مانیگا تم لوگ جانتے ہو کہ مین سحر کس درجہ حاصل کر چکا ہون ابھی تو سب کو فنا کر سکتا ہون مگر دوستی کرتا ہون کہ تمھین زندہ رکھتا ہون اب لازم یہ ہے کہ ہرگز تم اسکا ذکر نہ کرنا مین نے مصلحتاً اس وقت ایسا کیا ورنہ مین مجبور نہ تھا سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپ کی جو بات ہے وہ کرامات ہے ہم مین اتنی مجال کہان جو کچھ سکین ہماری کیا مجال جو آپ کے راز کو افشا کرین آپ خاطر جمع رکھیے ہم لوگ اسکو کسی سے کبھی بیان نکرینگے آئینہ اندام نے ان سب سے عہد کر کے اپنی پشت پر بٹھایا اور سحر کیا مانند ہوا روانہ ہوا آن واحد مین اُس جگہ آکر پہونچا جہان اشراق جادو مع لشکر مقیم تھا پہلے اشراق کی بارگاہ مین گیا اشراق اسوقت اپنے مصاحبین سے یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک خداوند نے میرے ہرکارون کی کوئی

جواب مرحمت نہین آیا نہ خود تشریف لائے اسمین دو سبب معلوم ہوتے ہین یا تو ابھی تک ہرکارون نے خداوند
کو نہین پایا یا خداوند نے جواب دینا مناسب نہین جانا زمرد ثانی اور نخجگان اور تورج وغیرہ سے یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا
زمرد نے بھی جلدی سے سجدہ کیا اشراق تخت سے اٹھا آئینہ اندام جادو تخت پر آکے بیٹھا اشراق نے
کہا خداوند آپ نے بہت عرصہ کیا مین نے آپ کی خدمت مین ہرکارے روانہ کیے تھے وہ کہان ہین آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تو نے سراسر قدرت کے خلاف کیا جس وقت ہرکارے میرے پاس پہونچے مجھے غصہ آگیا
مین نے اسی وقت انکو فنا کر دیا خبردار آیندہ ایسی حرکت نہ کرنا کیا تو میرے مزاج سے واقف نہ تھا اشراق
نے جو اسکو برہم پایا کہا یا خداوند آپ میری خطا معاف کرین مین ہرگز ہرکارون کو آپ کی خدمت مین نہ بھیجتا مگر
سبب یہ تھا کہ یہان زمرد ثانی اور نخجگان نے میرا ناک مین دم کیا تھا شب و روز یہی کہتے تھے کہ اب
یہان رہنا اچھا نہین ہے طلسم کشا قریب پہونچ چکا ہے اور اسنے حمزہ کو بھی مع تمام سردارون کے رہا کر لیا ہے اگر
وہ اس طرف آجائیگا تو قیامت برپا کر دیگا اس سے لڑکر فتح پانا بہت مشکل ہوگا انھین لوگون کے کہنے
سے مین نے آپ کی خدمت فیضدرجت مین ہرکارے روانہ کیے تھے اب مین خطاوار حضور ہون جو آپ کے
مزاج اقدس مین آئے سزا دیجیے آئینہ اندام نے زمرد کی طرف دیکھکر کہا اے زمرد تو تو دعویٰ خداوندی
کرتا تھا اب طلسم کشا سے کیون اسقدر خائف ہے کیا ایک بار سزا کی تجھے کچھ تاثیر نہین ہوئی اب چاہتا ہے کہ
مین پھر کوئی سزا تجھے دون آدمی سے جانور بنا دون زمرد نے کہا یا خداوند مجھے یہ خیال تھا کہ خزانہ سرکاری
ہمراہ ہے لشکر بھی خداوند کا ساتھ ہے تحفہ جات طلسمی شہنشاہ اشراق کے پاس ہین اگر طلسم کشا آئیگا تو وہ صاحب
لوح ہے اس لشکر کو خیال مین بھی نہ لائیگا سب سے لڑبھڑ کر چھین لیجائیگا اور لشکر بھی اسکے ہاتھ سے قتل
ہوگا باقی ماندہ لوگ بخوف جان مسلمان ہو جائینگے آپ اسکے عوض مین سزا دیجیے آپ ہی کے خوف
سے یہ بات ہوئی آئینہ اندام نے کہا مین جبتک نہ چاہتا طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو تم لوگون کو آنکھ اٹھا کر دیکھ سکتا
تمھین میرا اعتقاد نہین زمرد نے ہاتھ باندھے سر قدمون پر رکھدیا نخجگان و تورج نے بھی بہت خوشامد کی
آئینہ اندام جادو خاموش ہو رہا اشراق نے ان ساحرون سے پوچھا جو آئینہ اندام کے ہمراہ تھے کہ آجتک
طلسم مین آپ لوگون کو نہین دیکھا آئینہ اندام نے کہا یہ بزرگان دین ہین اور مین انھین ہمیشہ آسمان پر
رکھتا تھا جب یہ دنیا مین آتے تو تم انھین دیکھ نہین سکتے تھے نہین معلوم کیا سبب تھا جو مین نے انکو یہان بلایا
ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یہ لوگ یہان آئے ہین انکے سبب سے تم لوگ تعلیم پاؤگے جب مین آسمان پر
جاؤنگا انکو یہان چھوڑ جاؤنگا یہ تمھین ہر بات کی تعلیم کرینگے انھین مثل میرے تصور کرنا کوئی بات انکے
خلاف مرضی نہ کرنا ورنہ دم بھر مین فنا کر دیجیے اشراق نے کہا یا خداوند ہماری کیا مجال ہے جو کوئی بات انکی مرضی
کے خلاف کرین آئینہ اندام نے کہا اب زیادہ باتین کرنے کا محل نہین ہے لشکر مین اطلاع کرو کہ اسی وقت
سے سب لوگ چلنے کا سامان کر دین کہ مین ایوان نہ طاق مین بہت جلد پہونچنا چاہتا ہون دیر ہونا اچھا نہین
ایسا نہ ہو کہ وعدے کے دن گذر جائین تو ایوان جادو مجھ سے شکایت کرے اشراق نے اسی وقت لشکر مین
اطلاع کی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین خداوند کل یہان سے سفر کرینگے لشکر مین جا بجا اسوقت سے
کوچ کی جلدی ہونے لگی مگر آئینہ اندام نے پھر جادو سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کا لشکر کہان مقیم ہے

اور طلسم کشا اپنے لشکر مین ہے یا نہین اُسکو معلوم ہوا کہ لشکر طلسم کشا قریب ایوان نطاق مقیم ہے اور
طلسم کشا ابھی تک اپنے لشکر مین نہین پہونچا ہے آٹھ دن کے بعد لشکر مین آویگا اس نے خیال کیا کہ یہ وقت
بہت غنیمت ہے ایسا وقت پھر نہین ملیگا طلسم کشا کی غیر موجودگی مین کسی لشکری سے کوئی کارروائی
نہو سکیگی اور بہت سے کام بن جائینگے جو مطلب دلی ہے وہ سب اچھی طرح حاصل ہو جائیگا یعنی ایسے وقت
مین طلسم کشا کے لشکر مین پہونچ جاتا اور ان لوگون کو قتل کرنا بہت اچھا ہے کیونکہ وہ لوگ بے طلسم کشا کے مقابلہ
نکر سکین گے نہ وہ کچھ قتل ہونگے کچھ اطاعت قبول کرینگے یہ باتین تحقیق کرکے خاموش ہو رہا لشکر مین
تیاری کی اطلاع کرچکا تھا اُس شب وہین مقیم رہا دوسرے روز وہان سے سب لشکر کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف لشکر بدیع الملک کے روانہ ہوا چار روز کے بعد لشکر تک آکر پہونچا اُسی وقت اشراق سے
کہا کہ یہان لشکر کو روکو دیکھو لشکر طلسم کشا مقیم ہے اور طلسم کشا یہان نہین ہے اگر ایسے وقت مین ان لوگون کو
اپنا مطیع کرو تو طلسم کشا بھی مجبور ہوکر اطاعت قبول کریگا اشراق نے کہا یا خداوند یہ بات میرے بہت
پسند ہے زمرد بھی خوش ہوا مگر ججگان نے کہا یا خداوند ایسا نہو کہ طلسم کشا یہان آجائے اور قدرت کو
اُسکے حال پر پھر رحم آئے تو ہم لوگون کی جان مفت مین جائے آئینہ اندام نے کہا اے ججگان تجھے
امور قدرت مین کیا دخل ہے جو ہم مناسب جانتے ہین وہ کرتے ہین خبردار ہماری باتون مین کبھی دخل نہ دینا
ورنہ تجھے سزا دیجائیگی ججگان خاموش ہو رہا اشراق نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہونے لگین
سب لوگ اُترے لشکر اسلام کے سرداران نامی نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسی وقت نامہ دار روانہ کیے کیونکہ
صاحبقران چلتے وقت اپنی زبان مبارک سے یہ ارشاد فرماگئے تھے کہ جس وقت آئینہ اندام یہان آجائے
ہمین فوراً اطلاع دینا اور اسی واسطے ہرکارے صاحبقران کی خدمت مین جاتے تھے جہان امیر قیام فرماتے
تھے ۔ ہرکارے تھوڑا تھوڑا دیکھ آتے تھے راہ مین دو چار جگہ ہرکارے قیام کرتے تھے جب کوئی شخص لشکر کا نامہ لیکر
جاتا تھا ہاتھون ہاتھ بڑی عزت کے ساتھ امیر تک پہونچ جاتا تھا جب سرداران اسلام نے آئینہ اندام کے
آنے کی خبر دی امیر کو اُسی وقت کیفیت معلوم ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے کہا
بدیع الملک نامدار سے چلتے ہین اور تھیل کی چار روز کی راہ وہان سے باقی تھی مگر بدیع الملک
نے ایک ایک روز مین دو دو منزلین طے کین دوسرے روز اپنے لشکر مین آکے پہونچے یہان آئینہ اندام
جو اپنے لشکر کو لیکر اس امید پر مقیم ہوا کہ مین طلسم کشا کے لشکر کو برباد کرونگا اس نے اشراق سے کہا ابھی
ہم سفر سے آئے ہین لشکری ہمارے بہت خستہ ہین یہ لوگ راحت پالین تو مین جنگ شروع کردون اس
عرصہ مین بدیع الملک نامدار تشریف لائے اور یہ کیفیت آئینہ اندام کو نہ معلوم ہوئی جس روز شہزادہ
بدیع الملک داخل لشکر ہوئے اُسی روز اُسنے ایک نامہ لشکر اسلام مین روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ
اے سرداران لشکر اسلام طلسم کشا تو ہماری ہیبت سے بھاگ گیا مگر تم لوگون کو جان دینے کے واسطے
یہان چھوڑ گیا تمھین لازم ہے کہ ایسے نامرد مالک کی اطاعت ترک کرکے میری اطاعت اختیار کرو
تو تمھین لطف زندگانی نصیب ہو اگر تم لوگ میری تحریر کے برخلاف کروگے تو ایک دم مین تم سب کو
خاک سیاہ کردونگا اور طلسم کشا کو بھی قتل کردونگا وہ اس طلسم مین پوشیدہ نہین ہو سکتا نامہ بر نے جو یہ نامہ
لیکر آیا شہزادہ بدیع الملک نے تمام ماری بارگاہ کے دربار ہرکارون سے کہا کہ ہم سردار لشکر کے

پاس ایک نامہ خداوند آئینہ اندام جادو کا لائے ہین ہماری اطلاع کر دو ہرکارے خدمت بدیع الملک
مین حاضر ہوئے پہلے ہاتھ اٹھا کے دعا دی پھر عرض کی کہ آئینہ اندام جادو کا نامہ دار در دولت پر حاضر ہوا اسکے
بارے مین کیا حکم ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر
لیگئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور شان وشوکت بدیع الملک اور صولت صاحبقران پر نگاہ کی
دنگ ہوگیا حیران ہو ہو کر چارسو دیکھنے لگا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے یہ ارشاد فرمایا کہ ای نامہ دار جسکام کو
یہان آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر تماشا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا شاہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے صاحبقران عالی وقار سے اجازت حاصل کرکے لفافہ چاک کیا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے
کل کیفیت صاحبقران بجاہ سے عرض کی امیر با توقیر نے فرمایا اسکو یہ معلوم نہین کہ ہم لوگ یہان موجود ہین
یہی سوچ کے یہان آیا ہوگا اسوقت مین چلکر لشکر کو تباہ کرین جب لشکر تباہ و برباد ہو جائے گا پھر طلسم کتنا کیا کریگا
بدیع الملک نامدار نے عرض کی آپ اسکے جواب کی بابت کیا فرماتے ہین امیر نے فرمایا اسکا جواب بھی ایسا تحریر
کرنا چاہیے جس سے یہ بات ثابت ہو کہ ہم لوگ یہان موجود ہین بدیع الملک نے نامے کی پشت پر لکھ دیا
کہ اے آئینہ اندام ہم لوگ تیری حقیقت نہین جانتے جو تیری اطاعت قبول کرین تو وہی ہے جو بخوف یہان
سے بھاگا جاتا ہے اور جو کچھ تجھ سے ہو سکے دریغ نکر یہ لکھ کر بدیع الملک نامدار نے نامہ دار کے حوالہ کیا نامہ دار
فی الفور وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام کو لاکر جواب نامہ دکھایا آئینہ اندام نے جو یہ جواب دیکھا بہت بیہودہ
گوئی کی اشراق سے کہا اپنے لشکر مین طبل جنگی بجوا دیجیے مین کل میدان جنگ مین جاؤنگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا
اشراق نے اسی وقت لشکر مین اطلاع کی کہ خداوند کا حکم ہی کہ طبل جنگ بجے لشکر آئینہ اندام مین طبل جنگ بجا
ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک مین آئے ہاتھ اٹھا کر
اول دعا و ثنائے شاہی بجالائے عرض کی کہ آئینہ اندام نے طبل بجوایا ہے امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین جوانان شیر دل تلوارون کو صیقل کرنے لگے خنجرون کو تیز چاٹنے لگے تیرون کے پر درست
کرنے لگے زرہ کی کڑیان ہر ایک نے درست کین کسی نے خود صاف کیا کسی نے جھلم کو درست کیا کوئی
کمان کا کیلا وہ کھینچ کر دیکھنے لگا کوئی ترکش سے ٹوٹے ہوئے تیر جدا کرنے لگا کوئی اپنے مع اصحاب مین
گیا دوستون سے ملا آپس مین یہ ذکر شروع ہوا کہ کل میدان کارزار مین جانا ہے خون عدو بہانا ہی دیکھین
میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے کون دشمن کو سر معرکہ ٹوک کے مارتا ہی کسکی تلوار عدو کو دو کرتی ہے کسکا تیر
دشمن کے پار ہوتا ہے کون نیزہ بازی کے فن دکھاتا ہی دشمن کو نشانہ تیر قضا بناتا ہے کوئی کہتا تھا کل پہلے آقائے
نامدار سے ہم اذن وغا لین گے میدان مین جاکر عدو کو ٹوکین گے کوئی کہتا تھا کہ جب لشکر آئینہ اندام
یہان آیا تھا ایک جوان گینڈے پر سوار سب سے الگ جاکر کھڑا ہوا تھا اس سے آنکھ لڑتی تی اگر کل وہ بھی میدان
جنگ مین آیا تو ہم ضرور اسکی طرف اشارہ کرین گے اگر فضل خدا و اقبال آقائے نامدار شریک حال ہی تو اسکو
زیر کرکے آقائے نامدار کی خدمت مین لائین گے وہ اسے کلمہ پڑھائین گے بعض کہتے تھے اب آئینہ اندام
کی اجل قریب آئی اگر اسیطرح یہ ایوان شطاق مین چلا جاتا تو کچھ دنون اور بچ جاتا مگر اسکے غرور نے اسے
مٹایا اب کل مقابلہ کرکے فتح پائے گا آقائے نامدار کے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ لشکر اسکا اسکے کام

نہ آسکے گا ان لوگون مین تو یہ گفتگو تھی کہ طلسم کشائے مشرق لوح ضیا حاصل کرکے مرحلۂ ظلمت دنیا کو مٹاتا
ہوا میدان چرخ زبرجدی مین آکر اور تاریکی عالم کو مٹا کر تخت پر جلوہ افروز ہوا یعنی شب گذری روز ہوا لشکر اسلام
سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان بیدار ہوے سجادے پر تشریف لائے
فریضۂ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران اور بدیع الملک
نے اسلاح زیب جسم کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے جہان خادمون نے مرکبون کو آراستہ کرکے
در دولت پر حاضر کیا تھا دونون صاحب نام خدا لیکر گھوڑون پر سوار ہوے لشکر تو پہلے ہی سے تیار تھا سب نے
برائے آداب جھکایا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب آگے بڑھایا بدیع الملک مع لشکر ہمراہ ہوے
اسپ باد حشم سے میدان کارزار مین آئے لشکر کے پرے جمائے آمد لشکر حریف کے منتظر ہوے
ادھر بھی طرف کوس کے آئینہ اندام جادو تخت آتشین پر سوار اسکے عقب مین اشراق جادو اور زمرد ثانی
نے زرنگار اسکے بعد لشکر ساحران سب مدد [illegible] ایک طرف تورج گھوڑے پر سوار اسکے عقب
مین لشکر ساحران ایک طرف دیوان شہ [illegible] آ چلے کوئے ساحر آپس مین سحر آزمائی کرتے اسی طرح
آکر میدان مین اس نے بھی پرا جمایا جب دونون لشکرون مین صف بندی ہو چلی تو نقیب برائے
اقامت نکلے [illegible] اب آئینہ اندام جادو کی نگاہ بدیع الملک اور صاحبقران پر پڑی
اسکا رنگ فق ہوگیا اشراق سے بگڑ کر کہا مین نے تجھ سے کہا تھا اس امر کو تحقیق کرلے کہ طلسم کشا یہان ہین یا نہین
تو نے مطلق اس امر کو نہین تحقیق کیا اب سمجھو اس وقت طلسم کشائی ضرور آجائے گی اور لڑائی خراب
ہوگی اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے مجھ سے یہ ارشاد تو ضرور کیا تھا مگر خود ہی آپ نے فرمایا تھا کہ
مجھے خوب معلوم ہے کہ طلسم کشا یہان نہین ہے اسکے تحقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے اور آپ ہی نے نامہ
بھی لکھکر ساحر کو روانہ کیا تھا اب اسوقت آپ مجھ پر غصہ کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا آج بڑا غضب ہوگا
مجھے طلسم کشا کی موجودگی پر یہی خاطر منظور نہوئی اگر وہ یہان نہوتا تو مین اسکے لشکر کو تباہ کر دیتا خراب مین
اسکے مقابلے مین داخل نہ ہونگا جو تم لوگون سے ہو سکے وہ کرو لیکن میری بات خیال مین رکھو کہ طلسم کشا
سے بزور تو مقابلہ کرنا جہانتک ممکن ہو تیغ و خنجر سے لڑو اگر کوئی سحر کرے گا تو اسپر اور اُس کے لشکر پر
اثر نہ کرے گا اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ کو ہم لوگون کی جان لینا ہے تو آپ اسی وقت ملک الموت
کو حکم دین کہ وہ ہماری قبض روح کرے طلسم کشا کے ہاتھ سے ہمارا مارا جانا اچھا نہین ہے ہم پھر آپکی اطاعت
کی ہے آج آپ دسترس کا صلہ یہ خوب دیتے ہین کہ ایسے وقت مصیبت مین مدد نہین کرتے آئینہ اندام
نے کہا مین مدد کرنے سے انکار نہین کرتا اسی سبب سے یہ رائے دیتا ہون کہ بزور تم مقابلہ نکرو جرأت
ہو بہت بڑے بڑے پہلوان لشکر مین موجود ہین انکو اجازت جنگ دو جاکر طلسم کشا کے یہان کے
پہلوانون کو میدان مین بلائین جب سحر سے لڑنے کا وقت آئے گا اُس وقت مین بتادونگا اشراق جادو نے
کہا اگر آپ کی مرضی ہو تو مین کچھ طلسم کشا سے کہون اور صاحبقران کو بھی سمجھاؤن آئینہ اندام نے کہا تجھے
اختیار ہے میرے نزدیک یہ بات بالکل بیکار ہے تیرا سمجھانا اُنکے دل پر اثر نکرے گا اشراق نے کہا یا خداوند
پھر آپ ہی کچھ فرمائیے دیکھیے آپ کا فرمانا کچھ اثر دکھاتا ہے اگر یہ جنگ موقوف رہے طلسم کشا راہ راست پر
آئے آپ کی اطاعت قبول کرے تو بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز ایسی بات نہین کہونگا

جو میرے ناپسند ہو تیری فرمائش کے پورا کرنے میں میرا نقصان ہے اشراق نے کہا یا خداوند مین نے اسیواسطے
آپ سے اسکو دریافت کر لیا کہ آپ کے خلاف نہو ورنہ مین ضرور چند باتین اسوقت کہتا یہ کہکے اشراق
نے تورج کی طرف دیکھا تورج قریب آیا اشراق نے کہا اے تورج خداوند فرماتے ہین کہ طلسم کشا
سے بزور سحر مقابلہ نہ کیا جائے بلکہ جرأت وہمت طلسم کشا کو دکھانا چاہیے تورج نے کہا اے شہنشاہ مین
اس وقت بہت خوش ہوا اگر طلسم کشا سے سحر مین مقابلہ کیا جاتا تو نہ حسرت قلب طلسم کشا نکلتی نہ میری
آرزو پوری ہوتی مین مدت سے چاہتا تھا کہ طلسم کشا سے ایک بار آخری مقابلہ کرون آج میری تمنا
پوری ہوئی اب میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہان جاتا ہے اگر خداوند نے مدد کی تو ابھی اسکے لشکر کو پسپا
کرتا ہون یہ کہکے آئینہ اندام کے قریب پہونچا ہاتھ باندھ کے کہا یا خداوند مین نے سنا ہے کہ آپ نے اجازت
دی ہے کہ طلسم کشا کو جوہر جرأت دکھا مین مقابلہ کرین سحر کا ذکر درمیان مین نہ لائین آئینہ اندام نے کہا
میری یہی خوشی ہے تورج نے کہا یا خداوند ایک مدت سے میری بھی یہی خوشی تھی کہ آپ ایک روز ایسا مقابلہ
کرنے کا حکم دین آج میری آرزو پوری ہوگی اور طلسم کشا بھی خوش ہوگا لطف تماشا دیکھنے والون کو حاصل ہوگا
یہ کہکے پھر اپنے لشکر سے ایک پہلوان کہ نام اسکا بہمن سینہ زور تھا تورج نے اس سے کہا اے بہمن اگر
تجھے اپنی جرأت بڑھانا ہو اور میدان مین جا کر جوہر جرأت دکھاتا ہے تو جا کر کسی نامی پہلوان کو لشکر اسلام سے
اپنے مقابلے مین بلا دیکھون تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہین بہمن نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین میری عزت
گھٹاتے ہین مین سواے طلسم کشا کے اور کسی سے مقابلہ نکرونگا میرے واسطے باعث سبکی کا ہے اگر
طلسم کشا میدان مین آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے تو البتہ میری خوشی ہے ورنہ مین میدان مین نہ جاؤنگا
اور کسی سے مقابلہ نکرونگا تورج نے کہا اے بہمن طلسم کشا پر کیا منحصر ہے اور پہلوان تیرے سامنے کیسے
کیسے قوی ہیکل کھڑے ہین انمین سے جسے چاہو اپنے مقابلہ مین بلاؤ بہمن نے کہا یہ سب لوگ طلسم کشا
کے زیر کردہ ہین اگر انسے مین نے مقابلہ بھی کیا تو کیا عزت کی بات ہے اگر صاحبقران یا طلسم کشا میدان
مین آئین تو مین انسے مقابلہ کرون تورج نے کہا ہمارے کہنے کو قبول کرو ضد کی ضرورت نہین اگر خداوند
تک یہ بات پہونچی انھین ضرور ناگوار ہوگا انھین غرور بہت ناپسند ہے ایسا نہو تمھارے واسطے کوئی
برائی ہو اور کسی ادنے درجے کے پہلوان سے تمکو زیر کرا دین بہمن نے کہا مین آپ کا فرمانا بجا
لاتا ہون میدان مین جاتا ہون یہ کہکے اسنے گھوڑا میدان مین بڑھایا وسط مین آکر بہ آواز بلند کہا اے فرقہ
خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلہ مین آئے اسنے جو نعرہ کیا لشکر اسلام سے ایک
پہلوان کردستانی نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا عرض کی آقاے نامدار اگر اجازت ہو تو مین اس زبان دراز
کے مقابلے مین جاؤن اسکا غرور خاک مین ملاؤن بدیع الملک نے اجازت دی کردستانی میدان مین آیا بہمن نے
کہا اے دیو قامت تو کون ہے کیا نام رکھتا ہے مجھے بتا دے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے کردستانی
نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ میرا نام جبروت قوی بازو ہے شہر کردستان مین رہتا تھا آقاے نامدار کی
اطاعت جبسے قبول کی اس روز سے ہمراہ رکاب ہون بہمن نے کہا اے جبروت تو بڑا بے غیرت معلوم ہوتا ہے کہ
اس قد و قامت پر تو طلسم کشا سے عجز و زاری سے زیر ہو کر زندہ رہا اگر ابھی طلسم کشا میدان مین آ جائے
اور اپنے ہمراہ اپنے تمام عزیزون کو لائے تو ایک ایک وار مین سب کو زیر کرون مگر افسوس کی بات ہے

کہ تو نے ذرا بھی غیرت کو کام نہ فرمایا اور طلسم کشا سے زیر ہو کر زندہ رہا جبروت نے جو یہ کلام سخت سنے
اسکو غصہ آیا ہونٹ چبا کر کہا او بیہودہ کیا واہیات بکتا ہے آقائے تاجدار کو ضعیف و زار سمجھتا ہے تو نہیں آگاہ ہے اگر
وہ ابھی چاہیں تو تنہا تیرا لشکر زیر کر لیں کیا تیرا سردار تورج بد رگ حرامی انکی شجاعت سے آگاہ نہیں ہے بڑے
بڑے مقابلے پڑے ہیں جس گرمی جنگ سے تورج بھاگا اگر نہ بھاگتا تو مارا جاتا تو انتہا کا بے غیرت ہے کہ پھر آقائے تاجدار
سے مقابلہ کرنے کو آیا ہے یہ سنکے جبروت نے کہا اے بہمن اب کوئی بات زبان سے نہ نکال جس واسطے
میدان میں آیا ہے اسکام کو انجام دے بہمن نے کہا اے جبروت مجھے شرم آتی ہے کہ تجھ سے کیا مقابلہ کروں
تو وہی ہے جو ایک طفل ضعیف سے زیر ہو چکا ہے ارے تجھے شرم بھی نہیں آتی ہے اگر تو میرے ہاتھ سے زیر
بھی ہوا تو میرے واسطے کیا نام آوری کا باعث ہو جائیگا بہتر ہے کہ تو میدان جنگ سے واپس جا اور کسی
پہلوان کو جو سب میں زیادہ ہو میرے مقابلے کے واسطے بھیج دے جبروت نے جواب دیا اے بہمن
تو بالکل عقل سے خالی ہے ہمارے لشکر میں علاوہ عزیزان آقائے تاجدار کے اور کون ایسا ہے جس کو
انھوں نے یا انکے عزیزوں نے زیر نہیں کیا ہے جو پہلوان تیرے مقابلے میں آئیگا وہ انکا زیر کردہ
ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب تقریر کو طول نہ دے اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو میں موجود ہوں جو حربہ رکھتا ہو
پیش کر بہمن نے کہا اے جبروت اگر تجھی کو مجھ سے مقابلہ کرنا منظور ہے تو میں اجازت دیتا ہوں تو تلوار مجھ پر دس
حملے کرے جب تو دس حملے کر دیگا تو میں ایک حملہ کرونگا جبروت نے کہا ہمارے آقائے تاجدار کا دستور
ہے کہ پیشدستی نہیں کرتے ہیں جب حریف حملہ کر چکتا ہے تو وہ وار کرتے ہیں ہم لوگ انکے تابع ہیں کیونکر خلاف
آئین کر سکتے ہیں بہمن نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ میں پہلے وار کروں جبروت نے کہا ضرور تجھے پہلے وار
کرنا ہوگا بہمن نے کہا میں ہرگز پہلے وار نہ کرونگا اگر تو مجھ سے زبردست ہوتا تو یہ بات ہو سکتی تھی کہ میں پہلے
وار کرتا چونکہ میں تجھے اپنے سے بہت ہی کمزور جانتا ہوں اس وجہ سے وار میں سبقت نہ کرونگا جبروت نے
کہا اے شخص مجھ سے اس امر کی امید نہ رکھ کہ میں وار کرونگا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر اور اگر اسی
حیلہ سے اپنی جان بچا کر میدان سے چلا جاتا ہے تو میں نے تجھے اجازت دی تو میرے سامنے سے
چلا جا اور کسی پہلوان کو بھیج کہ وہ تیرے عوض مجھ سے مقابلہ کرے بہمن نے جو یہ بات سنی اسکو اور
زیادہ غصہ آیا کہا اے جبروت اس وقت تو نے مجبور کر دیا ورنہ میں ہرگز پہلے وار نہ کرتا یہ کہکے نیزے
کا وار جبروت پر کیا جبروت نے نیزہ اس سے چھین لیا بہمن کو کمال خفت ہوئی کہا ای جبروت تو کس
طرح کا مقابلہ کرتا ہے جب تیرے پاس سلاح جنگ بھی نہیں ہیں تو پھر کیوں آیا ہے کیا طلسم کشا کو اتنی
قدرت نہیں ہے کہ اپنے لشکر والوں کو سلاح جنگ سے دے جبروت نے کہا ہم لوگوں کو سلاح کی
ضرورت نہیں بے سلاح ہم جنگ کرتے ہیں اسی طرح ہزاروں کو زیر کیا اور اگر خدا نے چاہا تو ہم بھی
تجھکو بھی زیر کرتے ہیں اگر اسلام اختیار کرے اطاعت ہمارے آقائے تاجدار کی قبول کریگا جان بچ جائیگی
اگر خلاف کریگا جان جائیگی بہمن نے اسکو باتوں میں لگا کر دھوکا دیکر تیر کا وار اسکے سر پہ کیا تو جبروت
نے خالی دیا مگر تیر سر پر پڑا چار انگل اتر گیا خون کی چادر اسکے منہ پر آگئی جبروت نے بہمن کی کمر میں
ہاتھ ڈالکر اسکو گیند سے اٹھا لیا چکر دیکر اس زور سے زمین پر مارا کہ اسکے استخوان چور چور
ہوگئے دونوں لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا تورج کا دل دردمند ہوا ایک پہلوان اور

اسکے سامنے کھڑا تھا اُسکی طرف دیکھ کے اُسنے اشارہ کیا کہ میدان مین جا لشکر اسلام کو جوہر جرأت
دکھا وہ پہلوان طرف میدان کے چلا یہان جبروت کے زخم سر سے جو خون بہا اسپر ضعف طاری ہوا
قریب تھا کہ زمین پر گرے اُسکے ساتھ والے اُٹھا لے گئے جس پہلوان کو قورج نے میدان کی
طرف روانہ کیا تھا وہ میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے نعرہ کیا اے فرقۂ خدا پرستان ایک پہلوان کے
قتل کرنے سے مغرور نہو نا آگاہ ہو کہ مین معمور کلفت بازو پہلوان مشہور اس طلسم کا ہون آجتک بہت
سے پہلوان بڑے بڑے شہرون سے میرے مقابلے کو آئے مگر سب نے میرے ہاتھ سے ذلت
اُٹھائی سب نے میری اطاعت قبول کی اور بہت سے میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا نام دنیا مین
مشہور ہے تم مین سے جسکو دعوے جرأت ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے اور ایک
کردستانی بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار اجازت میدان عطا فرمایئے
بدیع الملک نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان ایک تیغہ ہاتھ مین لیے ہوئے میدان مین آیا معمور
کلفت بازو نے جو اسکو اسقدر طویل القامت قوی الجثہ دیکھا خیال کیا کہ اس سے لڑکر سر بر ہونا محال ہے
کسی طرح اپنی جان بچا کر یہان سے نکل جانا چاہیے یہ سوچ کے معمور نے کہا اے پہلوان تو انسان ہے یا
از قسم جن جان ہے مین نے آج تک ایسا قوی الجثہ آدمی نہین دیکھا پہلوان اسلام نے جواب دیا کہ مین
انسان ہون کردستان کا رہنے والا ہون محراب کرد میرا نام ہے معمور نے کہا اے شخص تو نے طلسم کشا
کی اطاعت کیونکر قبول کی محراب نے کہا آقاے نامدار نے مجھکو زیر کیا مین نے انکی اطاعت قبول کی
معمور نے کہا طلسم کشا دیکھنے مین بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے تیرا قد و قامت مثل دیو کے ہے کیونکر طلسم کشا نے
تجھے زیر کیا محراب کرد نے جواب دیا کہ جسطرح مردان عالم مقابل کو زیر کرتے ہین اس طرح مجھے بھی زیر کیا
تجھے تعجب کس بات کا ہے میری کیا حقیقت ہے مجھ سے بڑے بڑے پہلوان جو سامنے کھڑے ہوئے ہین
ان سب کو آقاے نامدار نے زیر کیا ہے اور یہ سب آقاے نامدار کے بندۂ بے دام ہین سب نے
اطاعت قبول کی ہے معمور نے کرگین درشت چنگال جو سب پہلوانان کردستان کا افسر تھا اسکی طرف
دیکھکر کہا اسکو بھی تمھارے آقاے نامدار نے زیر کیا ہے محراب نے کہا انکو بھی زیر کیا ہے یہ ہم لوگون کے
افسر ہین قوت مین آج انکا نظیر نہین ہے مگر آقاے نامدار سے کچھ زور نہ چلا یہ بھی زیر ہوے معمور نے تعجب
سے کہا معلوم ہوتا ہے تمھارے آقا کچھ سحر بھی جانتے ہین اسی سبب سے تم لوگون کو انھون نے زیر کیا
ورنہ ممکن نہین کہ تمھین زیر کرسکتے محراب نے کہا اے معمور ہمارے آقاے نامدار ساحر اور سحر دونون
پر لعنت کرتے ہین اور بلکہ جسقدر عزیزان صاحبقران نامدار ہین وہ سب سحر نہین جانتے جو کوئی ساحر
اطاعت اختیار کرتا ہے وہ بھی سحر ترک کردیتا ہے معمور نے کہا اے محراب اب مین تجھسے مقابلہ نہ کرونگا
محراب نے کہا سبب بیان کرو کہ مجھ سے مقابلہ نہ کرنے کا کیا سبب ہے معمور نے کہا تم چونکہ طلسم کشا کے
زیر کردہ ہو اور میری شرط یہ ہے کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو مین اس سے مقابلہ کرتا ہون تم کو چونکہ
طلسم کشا زیر کرچکے ہین اس سبب سے مین مجبور ہون تم اپنے لشکر کو واپس جاؤ اور جسکو کسی نے
ابھی زیر نہ کیا ہو اُس کو میدان مین بھیج دو محراب کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے معمور یہ کیا شرط ہے
کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو تم اس سے مقابلہ کرو گے ہمارے یہان سواے عزیزان صاحبقران اور

صاحبقران کے دوسرا ایسا نہیں ہے جو کسی سے زیر نہوا ہو سب لوگ انھیں لوگوں کے ہاتھ سے زیر ہوئے ہیں اور انکی اطاعت قبول کی ہے یہ شرط یہان کام ندے گی اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو مین موجود ہون معمور نے کہا تجھ سے مقابلہ نکرونگا تو یہان ٹھہر ادھر تیرے مقابلے کے واسطے اور جوان کو بھیجتا ہون مین خلاف شرط نہین کر سکتا محراب خاموش ہوا معمور میدان سے گینڈے کو پھیر کر پلٹا تورج کے پاس آیا تورج نے کہا اے معمور کیا ہوا جو تو میدان جنگ سے واپس آیا کیا گردستانی کو دیکھکر ڈر گیا معمور نے کہا اے شہنشاہ گردستانی کی کوئی حقیقت نہیں مگر ایک سبب سے مین واپس آیا اگر یہ جانتا تو ہرگز لشکر اسلام کے مقابلے مین نہ جاتا اور اگر جاتا تو حمزہ کو یا عزیزان حمزہ کو اپنے مقابلے مین بلاتا تورج نے کہا سبب بیان کر معمور نے کہا جو پہلوان عمر بھر مین ایک مرتبہ بھی کسی سے زیر ہو جاتا ہے مین اس سے مقابلہ نہین کرتا یہ میرا ابتدائی قاعدہ ہے جبکہ میرے استاد نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جو پہلوان کسی سے زیر ہو جائے ہرگز اس سے مقابلہ نکرنا ورنہ ہمیشہ حقیر و ذلیل رہو گے مین انکی نصیحت کے موافق کرتا ہون یہ پہلوان جو اس وقت میدان مین آیا ہے مین نے حسب دستور اس سے بھی پوچھا کہ تجھے کسی نے زیر تو نہین کیا ہے اس نے کہا کہ مجھے طلسم کشا نے ایک بار زیر کیا ہے اب مین اس سے کیا مقابلہ کرتا گرگین ورشت چنگال کو مین نے پوچھا اس نے کہا انھین بھی آقائے نامدار نے زیر کیا تھا غرض مین نے جس جس کو دریافت کیا معلوم ہوا کوئی ایسا نہین ہے جو حمزہ اور عزیزان حمزہ کے ہاتھ سے زیر نہوا ہو مین مجبور ہو کے واپس ہوا محراب گردستانی میدان مین کھڑا ہے مین اس سے وعدہ کرکے آیا ہون کہ مین تیرے مقابلے کے واسطے اور پہلوان بھیجتا ہون تورج نے کہا اے معمور تو نے اچھا نہ کیا اب اہل اسلام کو یہ یقین ہوگا کہ آتش پرست ہم سے دب گئے اور بہانے کر کرکے بھاگ جاتے ہین معمور نے کہا مین مجبور تھا اپنی شرط کو کیا کرتا تورج نے کہا اسی وقت پر ایسی شرطین آدمی کو ذلیل کرا دیتی ہین جیسے تیرے واسطے اس وقت ذلت ہوئی محراب اپنے دل مین یہی سمجھا ہوگا کہ معمور بھی مجھ سے ڈر کر بھاگ گیا مقابلہ نہ کر سکا معمور نے کہا اب آپ کسی اور کو میدان مین محراب کے مقابلے کے واسطے روانہ کیجیے تورج نے کہا تیرے واپس آنے نے سب کی ہمت مین فرق ڈال دیا اب مین فکر کرتا ہون یہ کہکے تورج قریب اشراق جادو کے آیا کہا اے شہنشاہ اب پہلوان ہمت ہارے دیتے ہین سبب یہ ہے کہ لشکر طلسم کشا مین گردستانی کثرت سے ہین اور ہر ایک قوت مین یکتا ہے دیکھنے مین بھی قوی جثہ ہین جو جاتا ہے بجنگ مقابلہ نہین کرتا حیلہ کرکے واپس آتا ہے ابھی مین نے معمور کو بھیجا ان مین سے اسکے مقابلہ مین لشکر اسلام سے محراب گردستانی نکلا معمور پر اسکا رعب غالب ہوگیا مگر بات معقول حیلہ کیا کہ مین اس سے مقابلہ نہین کرتا جو اپنی عمر مین ایک بار بھی کسی سے زیر ہوا ہو اب آپ بھی کیا رائے دیتے ہین اشراق نے کہا اگر پہلوانون کی ہمت نہین پڑتی ہے تو لشکر دیوان کس واسطے یہان موجود ہے ان لوگون کو میدان کیطرف روانہ کرو جب گردستانی لشکر اسلام مین باقی نہ رہین اس وقت پھر پہلوانون کو روانہ کرنا واقعی خوف سب کا درست ہے کہ جسقدر پہلوان گردستان کے رہنے والے ہین وہ آدمی نہین دیو ہین بلکہ دیوون سے بھی قوی ہیکل ہین انکے مقابلے کے واسطے ان پہلوانون کا جانا اچھا نہین ہے یہ کہتا ہوا تورج کے ہمراہ اسکے لشکر مین آیا تورج نے کہا اب اگر دیوون مین

ہے کسی کو برائے مقابلہ روانہ کیجے گا تو اہل اسلام یہ ضرور سمجھیں گے کہ اب انکے لشکر کے پہلوانوں نے ہمت
ہار دی جسوقت یہ بات اُنھیں ثابت ہو جائے گی وہ اور زیادہ خدمت کریں گے اس سے بہتر یہ ہے کہ کوئی
امر معقول پیدا کر کے دیوؤں کو میدان میں بھیجنا چاہیے اشراق نے کہا اے تورج خداوند کا منشا خاص یہی
کہ جسقدر دن باقی ہے کسی طرح سے بسر ہو جائے شب کو وہ کوئی اور سامان کریں گے تورج نے کہا اگر یہی
ہے تو میں اور کسی پہلوان کو بھیجے دیتا ہوں اگر وہ بھی مر جائے گا تو میں اور پہلوان کو بھیج دونگا جو میرے
دل میں ارادہ ہے وہ نہ کرونگا ورنہ میں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آج اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیتا لشکر بہت کچھ میرے
ہمراہ تھا جنگ مغلوبہ میں لشکر طلسم کشا کو پسپا کر دیتا اور اسکی بارگاہ میں اپنے قبضۂ قدرت میں کرتا خزانہ بھی
اپنے تحت میں لاتا اشراق نے کہا یہ بات تو اچھی ہے مگر خداوند یہ چاہتے ہیں کہ مقابلہ اچھی طرح سے ہو ورنہ
اس وقت لشکر دیوان ہمارے پاس اس قدر موجود ہے کہ لشکر طلسم کشا سے ہم بخوبی تمام مقابلہ کر سکتے ہیں
اور طلسم کشا ہم سے مقابلہ کرنے میں ہا یکلخت نہ کرے کیونکہ اسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران کثرت سے
ہے اور یہاں لشکر دیوان بھی موجود ہے گو اسکے جواب میں اُسکے یہاں کوہستانی پہلوان ہیں مگر دیوؤں سے
وہ لوگ مقابلہ کسی طرح نہیں کر سکتے بجواب اسکے تورج نے یہ بات کہی کہ پھر اب اس وقت میں کیا کر سکتا ہوں
میں مجبور ہوں جب خداوند خود ہی نہیں چاہتے کہ طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ میں مقابلہ ہو تو آپ اور میں
بھی لاچار ہوں کیونکہ جو کچھ انکی رائے ہے وہی بجا و درست ہے اشراق جادو نے کہا میرے نزدیک یہی مناسب
اور مصلحت وقت ہے کہ اب دن بھی بہت کم باقی ہے اتنی دیر کے واسطے دیوؤں سے جنگ آغاز کرانا محض
بیکار ہے دو چار پہلوانوں کو میدان میں بھیجو اگر کوہستانیوں کے ہاتھ سے قتل ہونگے تو کیا مضائقہ ہے خداوند
کی خوشی ہو جائے گی وقت بھی گذر جائیگا نہیں معلوم کیا ارادہ ہے اور خداوند نے کیا بات تجویز فرمائی ہے
جو اس امر کی تاکید مزید کی ہے کہ خبردار خبردار طلسم کشا سے ایسا مقابلہ نکرنا کہ جس میں فریقین کے لشکر کے
پہلوان جان سے مارے جائیں صرف جسقدر دن باقی ہے اسکو تمام کردو میں شب کو اور سامان کرونگا نہیں معلوم
کیا سامان کریں گے اور کیا انتظام ہوگا طلسم کشا کی اس قدر محبت کیوں ہے تورج نے کہا اے اشراق
جادو ہم نے بہت سے طلسموں میں دیکھا مسلمان صاحب اقبال بھی ہیں بلا وجہ لوگ انکی خاطر کرتے ہیں
اگر مجھے خداوند کی آزردگی کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اچھی طرح طلسم کشا سے مقابلہ کرتا اور آج ضرور لشکر طلسم کشا
کو پسپا کر دیتا ان لوگوں کی یہ مجال نہ تھی کہ آج مجھ سے بازی لے جاتے اشراق جادو نے کہا اب دیر نکرو میدان
میں کسی کو بہت جلد روانہ کرو تورج بہادر کسی ایک پہلوان کی طرف مخاطب ہوا کہ تم محراب کے مقابلہ میں جاؤ
اُسنے گھوڑے کو بڑھایا میدان کارزار میں آیا محراب جادو منتظر کھڑا تھا یہ پہلوان جو آیا محراب سے آتے ہی
اُسنے کہا اے جوان طویل القامت تیرا کیا نام ہے محراب نے اپنا نام بتایا پہلوان نے کہا اگر تجھے اپنی جان عزیز
ہو تو میری اطاعت بہت جلد قبول کر اور میرے ہمراہ چل میرے سردار کی قدمبوسی حاصل کر کہ مرتبہ تیرا سوا
ہو جائے گا تو طلسم کشا کے یہاں پڑا ہے تو یہ ایک روز ضرور تیری جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا ایسے ناقدر
مالک کو ترک کر دینا اچھا ہے محراب نے کہا او بیہودہ گو تو کیا یاوہ گوئی کرتا ہے اگر برائے مقابلہ میدان میں
آیا ہے تو میں موجود ہوں وار کر اور اگر مثل معمور کے تو بھی مقابلہ کرنے سے خائف ہے تو کوئی حیلہ کر کے
تو بھی بھاگ جا اور کسی کو بھیج اس پہلوان نے جواب دیا اے محراب معمور جو میدان سے چلا گیا

اس نے شرط یہی کی ہے کہ جو کسی سے زیر نہوا ہوگا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور مجھے اس شرط کی پابندی
نہین ہے مین سب سے مقابلہ کرتا ہون تو نے میرا نام سُنا ہوگا مین نے ہزارون پہلوانون کو سرمیدان ایک
روز مین شکست دی ہے دیوون سے مقابلہ کیا ہے لشکرون سے تنہا لڑا ہون تو جو اپنی طویل القامتی پر اس
درجہ نازان ہے یہ سب غرور تیرا بالکل بیجا ہے مین نے دیوون کو زیر کیا ہے میرا نام سرخاب فیل اندام مشہور
ہے بہت سے پہلوان فیل زور میرا نام لیتے ہین تو مجھے نہین پہچانتا ہے مین تیرے حال پر رحم کرکے یہ بات کہتا ہون
کہ تو میری اطاعت قبول کر اور میرے آقاے نامدار کی قدمبوسی سے مشرف ہو مین تجھے عہدۂ جلیلہ دلاکر صاحب عزت
بناؤن طلسم کشا نے ذرا بھی تیری قدر نہ کی سلاح جنگ تک تیرے پاس نہین ہین مخراب نے کہا اے سرخاب ابھی
معمور بھی ایسی ہی باتین کرتے کرتے حیلہ کرکے چلا گیا اور اب تو بھی ویسی ہی باتین مجھ سے بنا رہا ہے اگر تجھے مقابلہ
کرنا منظور ہے تو مین موجود ہون تو اپنا داو کر ورنہ اپنے لشکر کو تو بھی واپس چلا جا اور کسی کو اس میدان مین
ہمارے مقابلہ کے واسطے بھیج دے مین ہرگز نہین چاہتا کہ بیہودہ اور فضول باتون مین مصروف ہوکر اپنی اوقات
ضائع کرون تو بہت جلد یہان سے چلا جا ورنہ مین تجھے زبان تیغ سے جواب سخت دونگا سرخاب نے کہا اے
مخراب جادو اب مین مجبور و لاچار ہون تو میرا کہنا سماعت نہین کرتا یہ کہکے غصہ مین آکر اس نے گرز ہاتھ مین لیا کہا
اے مخراب جادو تو بھی اپنے لشکر سے کسی کا گرز مانگ لے مخراب جادو نے کہا مجھے گرز کی ضرورت نہین
ہم لوگون کا قاعدہ ہے کہ ہمیشہ بے سلاح میدان کارزار مین آتے ہین وہ ایک حربے کسی وقت موجود بھی ہوتے
ہین شاید حریف زبردست سے سامنا پڑا تو ان حربون سے کام لیا سرخاب نے کہا مین گرز کا وار
کرونگا تو کیونکر اپنے تئین بچانے گا مخراب جادو نے جواب دیا کہ اسکے پوچھنے کی ضرورت نہین جب تو وار
کرے گا دیکھا جائے گا سرخاب نے کہا مین اب وار کرتا ہون ہوشیار ہو جا مخراب جادو نے سر آگے
بڑھایا سرخاب نے گرز کا وار کیا مخراب جادو نے سر کو بچا کر گرز پر ہاتھ ڈال دیا سرخاب نے گرز کو مضبوط
پکڑا تھا مخراب نے ہاتھ مروڑ کے گرز اُسکا چھین لیا سرخاب چاہتا تھا کہ کمر سے تیغ نکالے مگر مخراب نے وہی گرز
اُسکے سر پر لگایا کہ کاسۂ سر چور چور ہوگیا مع گردن پست ہوکر رہگیا تورج نے یہ کیفیت دیکھکر اور ایک
پہلوان صعوان گرد کو میدان مین بھیجا اُس نے بھی آکر مخراب سے مقابلہ کیا اور مخراب جادو نے اُسکو بھی
قتل کیا اسی طرح دس پہلوان تورج نے میدان کی طرف روانہ کیے مگر مخراب کے ہاتھ سے سب قتل ہوے
اس عرصہ مین آفتاب بھی غروب ہوا آئینہ اندام نے اشراق سے کہا اب طبل بازگشت بجوا دو اپنے
خیمہ گاہ کی طرف چلو مین خود بھی چاہتا تھا کہ آج کا دن اسی طرح تمام ہو جائے اب کل مقابلہ ہوگا کہ طلسم کشا
کو حقیقت جنگ معلوم ہوگی تورج نے اشراق سے کہا دیکھیے جو مرضی خداوند ہے بہتر وہی ہے ایسے تبدیل
نہو جائے تو غضب ہوا اشراق نے کہا مین بارگاہ مین چلکر بہت کچھ کہونگا اشراق یہ کہکر آگے بڑھا طبل بازگشت
بجوایا بدیع الملک کے لشکر مین سب کے سب طبل خوشی بجاتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف چلے آئینہ اندام اور
اشراق اور تورج نابکار اپنے خیمہ گاہ کی طرف واپس آئے جب آئینہ اندام اپنی بارگاہ مین گیا اور اشراق
بھی اُسکے ساتھ ہی بارگاہ مین داخل ہوا تو اُس نے تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام سے کہا یا خداوند اگر آپکی
مصلحت ہو تو مین اس وقت تورج کو بلاؤن اور کچھ باتین صلاح کی اُس سے کرون آپ نے تو ہم لوگون کو بالکل
بیکار تصور کر لیا ہے اگرچہ یہ ہے تو ہم یہین فنا کر دیجیے اسکی ضرورت نہین کہ ہم ذلت اٹھاکے دست دشمنان سے

قتل ہون آئینہ اندام نے کہا اے اشراق مین تجھے اور تورج کو انتہاے درجہ بیوقوف تصور کرتا ہون جو میرے
امور قدرت مین انہین تم لوگ کیا دخل دے سکتے ہو مین جس بات کو اچھا اور مناسب وقت جانتا ہون وہ
کرتا ہون تم ابھی یہ بات نہین سمجھ سکتے اگر آج مین تمھارے کہنے کے مطابق مقابلے کے واسطے حکم دیتا تو بہت
بڑا غضب ہوتا کوئی پہلوان طلسم کشا کے لشکر سے مقابلہ نکر سکتا وہان کا ایک ایک جوان یہان کے پورے
لشکر کے واسطے کافی ہے اشراق نے کہا مین تنہا آپ کے فرمانے کو رد نہین کر سکتا امیدوار ہون کہ آپ
تورج کو بھی یہان آنے کی اجازت مرحمت فرمائیے پھر مین آپ سے عرض کرون کہ اس طرح لشکر طلسم کشا کو
ہم لوگ پسپا کر دیتے آئینہ اندام نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر تورج کو بھی بلا لاؤ مین اُسکے ارادے بھی دیکھون
ہرکارے تورج کی بارگاہ مین آئے تورج اُسوقت بیٹھا ہوا تھا اور لوگ اس سے کہہ رہے تھے کہ اب طلسم بھی
ویران ہوگیا آج کے مقابلے کے دیکھنے سے امید فتح قطع ہوگئی ایک پہلوان نے اسقدر جوانون کو قتل کیا اور اپنے
جسم پر زخم نکھایا یقین ہے کل پھر وہی جوان میدان کارزار مین آکے ہنر جنگ دکھائے اگر کل بھی وہی جوان
میدان کارزار مین آیا اور اسی طرح سے ہنر جنگ دکھا کر اپنے لشکر کو زندہ و سلامت واپس گیا تو یقین واثق ہے
کہ سب کے دلون پر اُسکا رعب اس درجہ غالب ہوجائیگا کہ کوئی شخص اُسکے مقابلے کے واسطے نہ نکلے گا
یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارون نے آکے تورج سے کہا کہ آپ کو خداوند یاد فرماتے ہین
بہت جلد تشریف لے چلیے تورج وہان سے فی الفور اُٹھا ہرکارون کے ہمراہ آئینہ اندام کی بارگاہ مین آیا
یہان اشراق جادو کو دیکھا کہ آئینہ اندام سے کہہ رہا ہے کہ آپ ہم لوگون کو اجازت اگر عطا فرمائین تو ہم
طلسم کشا کو نیچا دکھا دین ساری شان و شوکت خاک مین ملا دین پھر طلسم کشائی کا نام بھی نہ لے بہت مغرور ہے اُسکو
سب کا غرور ناپسند ہے مگر طلسم کشا سے ایسی محبت ہے کہ اُسکو سزا نہین دیتے بڑے تعجب کی بات ہے آپ کو لازم
ہے کہ آپ طلسم کشا کو بھی سزا دین اشراق جادو سے آئینہ اندام کہتا تھا کہ تم بھی امور خداوندی مین دخل
دیتے ہو یہ بات تمھاری اچھی نہین ہے اگر ہم چاہین ابھی طلسم کشا راہ راست پر آجائے اسی واسطے ہم اُسکو
کسی قسم کی سزا نہین دیتے ہین کہ اس کو بزرگ مذہب آئینہ پرستی مقرر کرنے والے ہین اور اُسکو
انتظام خدائی سپرد کرنے والے ہین جو جو باتین اُس سے وقوع پذیر ہو رہی ہین وہ خود ان باتون کو نہین
کرتا ہے بلکہ ہم خود اُسکو اس قسم کی ترغیب دے رہے ہین یہ باتین اشراق جادو و آئینہ اندام مین
ہو رہی تھین کہ تورج نے جاکر آئینہ اندام کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج مین دیر سے تمھارا
منتظر تھا تم نے بڑی دیر لگائی کس کام مین مشغول تھے تورج نے کہا اے شہنشاہ اِس وقت
افسران فوج میرے پاس آئے تھے اور اس امر کی شکایت کرتے تھے کہ بڑے افسوس کی بات ہے
کہ آپ نے بڑی بڑی لڑائیان دیکھین اور بڑے بڑے معرکون مین خود بھی لڑے مگر آجتک آپ کو
فوج کا لڑانا نہین آیا آج فوج کی ہمت آپ نے توڑ دی ایک پہلوان لشکر اسلام کا آیا اُسنے دس
پہلوان قتل کیے اور بے زخم کھائے اپنے لشکر کو واپس گیا اگر وہ کل پھر میدان مین آئیگا اسی طرح
مقابلہ ہوگا وہ پھر دس بیس جوانون کو قتل کرکے اپنے لشکر مین واپس جائیگا یہان سب کی ہمت اور
پست ہوجائیگی کوئی آئندہ اس سے مقابلے کا نام بھی نہ لیگا مین نے یہ کہکے سب کو سمجھا دیا کہ جو کچھ خداوند
کی مرضی ہے مین اُسکے مطابق کرتا ہون خود کسی قسم کی بات نہین کر سکتا اشراق نے کہا جی مین بھی خداوند

سے کہہ رہا ہون کہ آپ ہم کو اون جنگ دین جس طرح ہمارے مزاج مین آئے ہم جنگ کرین مگر خداوند
کی مصلحت نہین ہے تورج نے کہا آپ مجھ سے بزرگ خداوند ہے کہہ سکتے ہین میری اتنی مجال نہین
جو عرض کرون آپ ہی خداوند ہے کہ اس امر کو معاف کرین اور اجازت جنگ لین اشراق جادو
نے کہا مین نے خاطر اسی واسطے تم کو بلایا ہے کہ تم بھی اسی بابت کوشش کرو کہ مجھے خداوند اجازت جنگ
مرحمت فرمائین تورج نے کہا یا خداوند آپ ہم لوگون کی خوشی پر اب جنگ کو چھوڑ دین اگر ہم سے کسی
قسم کی خطا ظہور مین آئے تو آپ کو اختیار ہے جو مزاج مین آئے ایک سزا دین آئینہ اندام نے کہا اے
تورج اس وقت تمھارے پاس لشکر جو اس قدر موجود ہے اسکے سبب سے تم نازان ہو اور یہ سمجھے
ہو کہ اب طلسم کشا ہم سے مقابلہ نکر سکیگا یہ تمھارا خیال خام شدہ و ناتمام ہے طلسم کشا کے پاس بھی لشکر
اسی قدر موجود ہے اُس کے یہان ایک ایک پہلوان ایسا موجود ہے جو تنہا ایک لشکر سے مقابلہ کر سکتا ہے
تورج نے کہا یا خداوند ہمارے یہان دیوان قوی ہیکل اسقدر موجود ہین کہ اگر وہ چاہین تو طلسم کشا کے لشکر
کو مانند مور چیونٹیون کے پل کر نیست و نابود کر دین آپ ایک بار تو طلسم کشا کو زیر کر لینے دین اب اسکی محبت اپنے
دل سے نکال ڈالین جب اشراق و تورج نے آئینہ اندام کو بہت ستایا اور اس کو کوئی حیلہ بن نہ آیا
تو مجبور ہو کے اس نے کہا اگر تم لوگون کی یہی رائے ہے اور طلسم کشا سے جنگ کرنا منظور ہے تو میری
موجودگی مین اس سے جنگ نکرو مین اسی وقت ایوان کی طرف جاتا ہون جب وہان سے پہونچکر
نامہ روانہ کرون اُس وقت تم جنگ شروع کرنا اگر طلسم کشا تم پر غالب بھی آئے گا تو مین تمھاری مدد کو
وہان سے اور لشکر روانہ کرونگا خاطر جمع رکھنا ہراسان نہونا تورج نے کہا یہ بات ہم کو منظور ہے
آپ اسی وقت تشریف لے جائین ہم طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لے لیتے ہین آئینہ اندام نے
کہا اس امر کا تمھین اختیار ہے اب مین کسی بات مین تم لوگون کی دخل نہ دونگا جو تم مناسب جانو وہ کرو
تورج نے اشراق سے کہا اے شہنشاہ آپ کی کیا رائے ہے اشراق نے کہا بہت اچھی بات ہے
اگر طلسم کشا ایک ہفتہ کی مہلت دے تو کیا مضائقہ ہے مہلت لے لینا اچھا ہے تورج نے کہا طلسم کشا سے
جو مہلت طلب کریگا وہ ضرور دیدے گا اشراق جادو نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ
اے طلسم کشا تمھین ہم جری و بہادر جانتے ہین مرد میدان تصور کرتے ہین اس سبب سے یہ بات بھی
تم سے کہی جاتی ہے کہ ہمین ایک ہفتہ تک جنگ کرنا منظور نہین کیونکہ ہمارے یہان سامان جنگ درست
نہین ہے اگر تم ایک ہفتہ کی مہلت دو تو ہم سامان درست کرین بعد ایک ہفتہ کے پھر تم سے مقابلہ کرینگے
یہ نامہ لکھ کر ایک ساحر کو دیا کہ اسی وقت اس کو طلسم کشا کے پاس پہونچاؤ جواب لیکر بہت جلد واپس
آؤ ساحر نامہ لیکر فوراً ہی روانہ ہوا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آیا یہان شہزادہ بدیع الملک
نوجوان جو میدان جنگ سے بصد خوشی واپس آئے اپنی بارگاہ مین اسی وقت تشریف لے گئے تھوڑی
دیر کے بعد صاحبقران عالی جاہ نے سب کو طلب فرمایا سب بادشاہ امیر حاضر ہوئے شہزادہ
بدیع الملک نامدار بھی تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خدا نے بڑا اپنا فضل کیا کہ میدان اپنے
ہاتھ رہا جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہوئی مجھے یہ گمان غالب ہے کہ اب پڑیگا آئینہ اندام خوب
ڈرے گا کہ اس نے بالکل ہمت ہاردی جنگ نہ کر سکا یقین ہے کل کی میدان داری مین کوئی صورت

اور نکلے شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے عرض کی یا صاحبقران والا جاہ مین ان لوگون کے حالات سے
بخوبی ماہر ہون آئینہ اندام سوائے سحر کرنے کے اور کوئی بات نہین جانتا اگر سحر مین مقابلہ ہوتا تو یقین تھا آج
البتہ جنگ خوب حاصل ہوتا آئینہ اندام آج بڑے بڑے سحر کرتا مگر اب وہ سحر کرنے سے مجبور ہے کیا کرے
جانتا تھا کہ لشکر اسلام مین جو سردار باقی ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا اور خصوص مین کہ مجھی سے جنگ ہے میرے
پاس لوح طلسم موجود ہے مجھ سے کیونکر جنگ کرے گا اس سبب سے اُس نے سحر موقوف رکھا اور نیزہ و شمشیر
کی لڑائی شروع کی اس مین اُسے ذرا بھی سلیقہ نہین ہے امیر نے فرمایا تورج بہت سی لڑائیان دیکھے ہوئے
ہے زمرد شالی نشیب و فراز سے ماہر ہے اگر جاتا تو ایرج نامدار سے مقابلہ بہت اچھی طرح ہوتا مگر یہ سب
لوگ بھی اُسکی طرح ناتجربہ کار بن گئے بدیع الملک نوجوان نے کہا سبب اس مین یہ ہے کہ یہ لوگ بے
اُسکی رائے کے کوئی کام نہین کرتے ہین جو اُس نے کہا ان لوگون نے کیا اگر خود کچھ اپنی طرف سے کرتے
تو یقین تھا کہ وہ آزردہ ہو جاتا یہ لوگ اُسے اپنا خداوند جانتے ہین اسی سبب سے لڑائی بگڑی یہ باتین ہو رہی
تھین کہ ہرکارہ نے آکے عرض کی اے شہریار ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے
اُسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہے شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران کی طرف دیکھا امیر نے فرمایا بلا لو
ہرکارے بارگاہ کے باہر آئے نامہ دار اشراق جادو کو اپنے ساتھ اندر لے گئے نامہ دار نے جاکر نامہ
شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو نذر دیا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے صاحبقران عالی جاہ
کے روبرو پیش کیا امیر باتوقیر نے فرمایا کہ نامہ کو کھولو پڑھو جو مناسب ہو وہ جواب دو شہزادہ بدیع الملک
نامدار نے لفافہ چاک کیا نامہ پڑھا اسمین ایک ہفتہ کی بابت لکھا تھا بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران
سے کہا امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے ایک ہفتہ کی مہلت اگر انھین درکار ہے دیدو دن گذرتے
دیر نہین ہوتی ہے یہ سات روز گذر جانے کے بعد پھر مقابلہ کرنا شہزادہ بدیع الملک نے پشت پر نامے
کے تحریر کیا کہ ہم نے مہلت ایک ہفتہ کی دی اپنا سامان درست کر پھر ہم سے مقابلہ کرنا یہ جواب لکھ کر
نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا اشراق جادو اسکا منتظر تھا اس نے نامہ لاکر دیا تورج بھی وہین موجود
تھا اشراق جادو نے نامہ کھولا جواب نامہ دیکھا تورج سے کہا مہلت تو ملی تورج نے جواب دیا
کہ مین ان لوگون کی خصلت سے ماہر ہون یہ ضرور مہلت دیتے ہین کبھی انکار نہین کرتے اشراق جادو
نے آئینہ اندام سے کہا اب آپ تشریف لے جانے کی نسبت کیا ارشاد فرماتے ہین اگر مزاج اقدس
مین آئے آج شب یہین رونق افروز رہیے اس خاکسار کی عزت بڑھ جائیگی کل صبح کو تشریف لیجائیگا
آئینہ اندام نے اشراق جادو کے کہنے کو منظور کیا اُس شب کو وہین مقیم رہا صبح کو وہان سے روانہ
ہونیکا سامان درست کیا سب اہالیان لشکر کے جو یہ خبر گوش گذار ہوئی اس کے پاس آئے
زمرد شالی اور بختگان کو بھی لوگون نے یہ خبر سنائی کہ خداوند ایوان نہ طاق کو تشریف لیے جاتے
ہین اگرچہ تم لوگون کو رخصت بھی تو جاکر رخصت حاصل کرو بختگان نے زمرد شالی سے کہا اب آئینہ اندام
کو کچھ دکھائی نہین پڑتا ہے حالانکہ وہ مرد عاقل ہے اس سبب سے یہ سب انتظام کر رہا ہے اگر اور
سلطنتون کی طرح سے بیہودہ ہوتا تو اسقدر لشکر موجود تھا مقابلہ کرتا مگر وہ انجام بین ہے اپنی جان بچا کر
نکل جانا بہت اچھا جانتا ہے جو لوگ یہان رہین گے وہ ضرور زک اُٹھائین گے ذلت و ناکامی سے

مارے جائیں گے اگر آپ میرے کہنے پر عمل فرمایئے اور اشراق جادو اور تورج کا سامنا کیجئے تو مناسب وقت یہ ہے کہ آپ بھی آئینہ اندام کے ہمراہ ایوان میں چلیے وہ جگہ امن کی ہے اور وہاں ہر ایک کا گذر نہیں ہو سکتا زمرد نے کہا اے تحبتگان کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں اشراق جادو اور تورج کا بے سبب ساتھ چھوڑ دوں اور آئینہ اندام اسکو منظور کیوں کرے گا تحبتگان نے کہا آپ اس وقت آئینہ اندام کے پاس چلیے اور کیفیت دریافت کیجیے جب وہ اپنے حال سے آپ کو ماہر کریں اُس وقت آپ یہ فرمایئے کہ میں ساتھ آپ کا نہ چھوڑونگا زندگی دشوار ہو جائے گی مجھے اپنے ہمراہ لیتے چلیے اور اسی قسم کی باتیں کیجیے گا ضرور اسکو آپ کا خیال پیدا ہوگا اور اپنے ہمراہ لے جائے گا زمرد نے کہا اے تحبتگان یہ بات تو بہت اچھی ہے اگر آئینہ اندام کو منظور کرے تحبتگان نے کہا آپ تشریف تو لے چلیے اگر وہ منظور نہ کیجے تو میں اور بات پیدا کرونگا آپ کا یہاں رہنا اب اچھا نہیں ہے اشراق جادو اور تورج لشکر کی زیادتی دیکھکر یہاں رہنے کا ارادہ کرتے ہیں اپنے دل میں سمجھے ہوے ہیں کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے فتح پائیں گے یہ سب خیال خام ہے کبھی فتح نصیب نہوگی شکست اٹھائیں گے مارے جائینگے زمرد اسی وقت اٹھا تحبتگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام کی بارگاہ میں آیا آئینہ اندام سے اور سب لوگ بھی رخصت ہو رہے تھے زمرد نے بھی سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب تم یہاں بہت ہوشیاری سے کام کرنا کیونکہ تم مزاج سے طلسم کشا کے بخوبی آگاہ ہو زمرد نے کہا یا خداوندمین بے آپ کے یہاں ہرگز نہ رہونگا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد مین اگر تمھین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تو اور لوگ بہ نسبت تمھارے طلسم کشا کی عادتوں سے کم آگاہ ہین تم خاطر جمع رکھو تھوڑے ہی دنون کے بعد مین سب کو اپنے پاس بلا لونگا وہاں جاکر تم لوگون کے واسطے اور فوج بھی روانہ کرونگا ایوان نہ طاق سے جو لوگ آئین گے وہ اس لڑائی کو فتح کرکے واپس جائینگے کسی قسم کا خوف اپنے دل مین نہ کرنا مین اب وہان جاکر اور انتظام کرونگا طلسم کشا کے نصیب مین شکست لکھ دونگا ان سب کو اسیر کرکے تم میرے پاس آنا ایوان جادو کو اپنے لشکر کا جاہ و حشم دکھانا اسکو بھی معلوم ہو کہ یہ لوگ ایسے ہین اتنی بڑی جنگ کو سر کرکے چلے ہین زمرد نے بہت بہت کہا مگر آئینہ اندام نے قبول نہ کیا تحبتگان نے بہت سی باتین کیں لیکن جب آئینہ اندام کو یہ ثابت ہوا کہ زمرد کو یہان رہنے سے سراسر انکار ہے اُسکو ناگوار ہوا کہا اے زمرد یہان کا رہنا اگر قبول نہ کروگے تو خفا ہو جاؤنگا وہ غصہ ہوگے اور اپنی خفگی کی سزا سے مقتول پاؤ گے زمرد نے تحبتگان کی طرف دیکھا تحبتگان نے اشارے سے کہا اب خاموشی بہتر ہے جیسا ہوگا دیکھا جائیگا زمرد خاموش ہو رہا آئینہ اندام سب سے ملکر اور دو ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جانب دیوار ایوان نہ طاق چلا دوسرے روز دیوار کے قریب جاکے پہونچا چاہا کہ سحر کرکے دیوار کے اس پار جائے ایک آواز آئی او آئینہ اندام تو کہان جاتا ہے وہین ٹھہر آئینہ اندام آواز کے سنتے ہی فوراً اسی مقام پر ٹھہر گیا ایک ساحر دیوار کے اُس طرف سے آیا آتے ہی کہا پہلے ایک عرضی خدمت عالی مرتبت مین بھیجو ان جادو سے زور نہ کر اگر وہ اجازت دین گے تو ہم تمکو اندر لے جائین گے آئینہ اندام نے اُسی وقت ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ مین حسب الطلب حاضر ہوں مگر دام مصیبت مین گرفتار ہون سبب طلب فرمایئے ایسا نہو کوئی فتنہ اُٹھے اور مجھے پھر اپنے لشکر کی طرف واپس جانا پڑے یہ لکھکر آئینہ اندام

نے اُس ساحر کو دیا ساحر یہ عرضی لیکر روانہ ہوا مسافت راہ طے کرکے کیوان جادو کے مکان پر پہونچا
ڈیوڑھی پر جاکے اس نے عرضی دی دربانون نے سیماب جادو کو بلایا سابق مین عرض کیا ہی کہ کیوان جادو
سوائے سفال کے کہ وزیر اسکا ہے اور کسی کا سامنا نہین کرتا ہے اور سفال جادو سوائے اپنے
نائب منظور جادو کے اور کسی کا بالکل سامنا نہین کرتا ہے اور منظور جادو سوائے سیماب جادو کے
کہ چوبدار خاص ہے کسی کو اپنی صورت نہین دکھاتا جو التماس و نامہ جات آتے ہین ہرکارے اُسے باہر
ڈیوڑھی پر لے جاتے ہین یہ وہان سے لاکر منظور جادو کو دیتا ہے اور منظور جادو سفال کے پاس
لے جاتا ہے سفال جادو کیوان کو پہونچاتا ہے کیوان جادو جو اپنے نزدیک مناسب جانتا ہے وہ حکم دیتا ہے
اور اگر کوئی امر دقیق معلوم ہوتا ہے تو اُسکو ایوان جادو کے پاس لے جاتا ہے وہان سے جو بات طے ہوتی ہے
وہ کی جاتی ہے الغرض جب عرضی آئینہ اندام کی ڈیوڑھی پر کیوان جادو کے پہونچی اور دربانون نے سیماب
جادو چوبدار خاص کو ہرکارون سے بلایا سیماب جادو آیا دربانون نے کہا آئینہ اندام کوئی ساحر ہے اُس نے
ایک عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی ہے سیماب جادو نے عرضی وہان سے لاکر منظور جادو کے سپرد کی منظور جادو
اس عرضی کو لیے ہوے سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے اُس عرضی کو کیوان تک پہونچایا
کیوان نے جو عرضی آئینہ اندام کی دیکھی لفافہ چاک کیا پڑھنے مین مشغول ہوا جب سب عرضی پڑھ چکا
تو اُسے اُسی وقت سفال جادو سے کہا کہ بھائی صاحب نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آئینہ اندام کو یہان بلاؤ
اپنے طلسم مین رہنے کی جگہ دو جسقدر زمین چاہے لے لے یہان طلسم بنا کے حکومت کرے کوئی اُس کو
ایذا و مصیبت نہ پہونچا سکے تاکہ اب اسکی اطلاع بھائی صاحب کو اُس وقت کی جائے گی جب آئینہ اندام جادو
یہان آ جائے گا ابھی ضرورت نہین عرصہ ہوگا اور آئینہ اندام کہتا ہے کہ ایسا نہو کہ کوئی فتنہ ایسا اُٹھے کہ
جسکی وجہ سے مجھے اپنے لشکر مین واپس جانا پڑے اب مجھے اپنی خدمت مین بلا لیجیے یہان طلسم کشا نے
مجھے سخت پریشان کیا ہے سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ آئینہ اندام واجب الرحم ہے اسکو بلا لیجیے یہان رہنے
کی جگہ دیجیے جب کل آپ برائے سلام تشریف لے جائیے گا اُس وقت اس کا ذکر فرمائیے گا جو کچھ شہنشاہ ایوان
جادو فرمائین گے ویسا کیا جائے گا کیوان جادو نے پشت پر عرضی کے لکھ دیا کہ آئینہ اندام جادو
کو اسی وقت وہان سے بلاؤ اور ایک مکان نفیس اُسکے رہنے کے واسطے خالی کر دو چند آدمی خدمت
کے واسطے مقرر کیے جائین سفال جادو بعد دستخط اُس عرضی کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت منظور
جادو کو بلا کر وہ عرضی دی منظور جادو نے سیماب جادو کو بلایا کہا اس عرضی کو ڈیوڑھی پر جا کر دو اور
کہو جو شخص عرضی لیکر آیا ہے اسی وقت آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لائے اور اُسکے واسطے مکان نفیس
تجویز کیا جائے سیماب جادو اس عرضی کو لیکر ڈیوڑھی پر آیا جو ساحر لیکر آیا تھا اُسے اپنے قریب بلایا کہا
شہنشاہ کیوان کا حکم ہے کہ اسی وقت آئینہ اندام جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آئے ساحر عرضی کو لیکر روانہ ہوا
بہت جلد دیوار کے قریب پہونچا اگر دیوار کو طے کرتا تو ایک روز صرف ہوتا سحر کرکے غرق زمین ہوا دیوار
کے اُس طرف آکے سر نکالا زمین پر آیا آئینہ اندام سے کہا کہ تمہاری بابت حکم شہنشاہ ہے کہ اسی وقت ایوان
کے اندر آؤ آئینہ اندام بہت خوش ہوا ساحر سے کہا بھائی اب مین کیونکر چلون ساحر نے جواب دیا اگر
سحر جانتے ہو تو غرق زمین ہو میرے ہمراہ دیوار کے اندر چلو اگر سحر نہین معلوم ہے تو آنکھیں بند کر دو مین

تمھین اندر ہو جاؤن آئینہ اندام نے کہا مین چل سکتا ہون یہ سنکے اس نے اپنے ساحرون سے کہا تم لوگ
سحر کرکے غوق زمین ہو جہان پر مین راہ زمین ختم کرون تم بھی میرے ساتھ زمین کے اوپر آنا یہ سنکے آئینہ اندام
غوق زمین ہوا ساحر بھی اُسکے ساتھ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد جو ساحر آگے آگے تھا وہ زمین توڑ کے
دیوار کے اُس پار نکلا آئینہ اندام بھی زمین کے باہر آیا اسکے ہمراہ اور جو ساحر تھے وہ بھی زمین پر آئے
آئینہ اندام نے جو زمین پر آکے نگاہ کی عجب تماشا اسکو نظر آیا نہ زمین دکھائی دی نہ آسمان معلوم ہوا
اپنے تئین معلق پایا اُس ساحر سے کہا بھائی یہان زمین و آسمان نہین ہے ساحر نے جواب دیا یہ ایوان
نطاق ہے یہان جو بات ہے وہ ایسی ہی ہے ابھی یہان کے انسان تم نے نہین دیکھے ہین جانور بھی تمھارے
سامنے نہین آئے درخت نظر نہین پڑے پہاڑ معلوم نہین ہوئے آئینہ اندام نے کہا یہان جب زمین نہین ہے
تو درخت کیونکر اُگے ہونگے اور پہاڑ کس طرح پیدا ہوئے ہونگے جانور کہان رہتے ہونگے یہان
کے مکانات کیونکر بنے ہونگے ساحر نے کہا مین یہ سب باتین اسی وقت نہین بتا سکتا ہون بس تم
میرے ہمراہ آؤ مجھے جو حکم شہنشاہ ہے اُسکی تعمیل کرکے یہان سے واپس جاؤنگا اگر عرصہ ہوگا تو
مجھے گنہگار سرکار ہونا پڑے گا جب تمھاری خدمت کو آدمی مقرر ہونگے اُنسے سب کیفیتین دریافت
کرنا وہ تمھین سب حال یہان کا بتا دینگے آئینہ اندام نے کہا مین بے زمین کے راستہ کیونکر چلون یہان
تو سحر بھی نہین یاد ہے جو بزور سحر پرواز کرون نہین معلوم مجھے کون روکے ہے اور میرے قدم کے
نیچے کیا شے ہے جو مین اس طرح سے تھما ہوا ہون ساحر نے کہا اے آئینہ اندام اسی سحر پر دعوے
خداوندی کرتے تھے بڑے افسوس کی بات ہے یہان آتے ہی سحر فراموش ہوگیا بالکل سحر خام تھا
آئینہ اندام نے کہا بھائی مین یہان کے آئین سے آگاہ نہین کہ کس مقام پر کن کن باتون کا پرہیز کرنا چاہیے
اور اپنے سحر کو کیونکر بچانا چاہیے ساحر نے کہا اب تم آنکھین بند کرو آئینہ اندام نے آنکھین بند کین اور اپنے
ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ بھی آنکھین بند کرلو ان لوگون نے بھی آنکھین بند کرلین تھوڑی دیر کے
بعد اُس ساحر نے کہا اے آئینہ اندام آنکھین کھول دو آئینہ اندام نے آنکھین کھول دین دیکھا
سامنے ایک بارہ دری نہایت نفیس و نازک معلوم ہوتی ہے چند ساحر اس بارہ دری کے قریب
کھڑے ہین اُنھون نے اشارے سے اُس ساحر کو اپنی طرف بلایا جب وہ قریب گیا ساحرون نے کہا حکم
شہنشاہ ہے کہ آئینہ اندام اسی بارہ دری مین مہمان کیے جائین ہم لوگ برائے خدمت یہان موجود ہین
اس ساحر نے آئینہ اندام کو مع اُسکے ہمراہیون کے وہین چھوڑا آپ روانہ ہوا وہان جو ساحر موجود
تھے وہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر اس بارہ دری کے اندر آئے آئینہ اندام نے بارہ دری کو
نہایت آراستہ پایا مگر سب چیزین معلق آویزان دیکھین آئینہ اندام کو سخت حیرت ہوئی ساحرون نے
ایک تخت پر آئینہ اندام کو بٹھایا کہا آپ کی خدمت کے واسطے ہم لوگ حضور شہنشاہ سے مقرر ہوئے
ہین آئینہ اندام نے سب کی منت و سماجت کے بعد پوچھا آپ لوگ اپنے نام نامی
بھی مجھکو بتلا دیجیے کہ مین آپ کو پکار سکون ایک نے کہا اے آئینہ اندام آپ نے اتنے دنون
اپنے طلسم مین دعوے خداوندی کیا اس قدر بھی آپ کو سحر مین دخل نہوا کہ آپ کسی کا نام دریافت کرسکین
آئینہ اندام نے کہا جب مین اپنے طلسم مین تھا ایک ماہ آئندہ کی باتین مجھے معلوم ہو جاتی

تھین ایسے ایسے انتظام مین نے سحر کے ذریعے سے کیے ہین لیکن جب وقت سے مین یہان آیا ہون مجھے تو یاد بھی نہین آتی
ان لوگون نے کہا آپ کے سحر مین بالکل خامی تھی اور آپ سحر کو مطلق نہین جانتے تھے یہان کے طفل مکتب بھی
آپ سے سحر اچھا جانتے ہین ہم آج اسکی بابت بھی شہنشاہ کی خدمت مین عرض کرین کیونکہ ہمین یہ حکم ہوا ہے کہ آپکے
حالات تحریر کرین کہ ہمارے شہنشاہ کیوان جب اپنے بھائی صاحب کے سلام کو جائین گے تو آپ کے حالات
اُنسے بیان کرین گے وہ اُسی کے موافق آپ کو یہان طلسم بنانے کی اجازت دین گے اگر آپ کو سحر مین اچھی
مہارت ہوتی تو سرکار ایوان تاجدار سے آپ صاحب مرتبہ ہوتے خطاب پاتے مگر اب کہین آپ کو ایک
طلسم مختصر سا بنا دیا جائیگا آپ اُس طلسم مین حکومت کیجیے گا سلطان کو آپ کے طلسم سے کوئی غرض نہوگی بلکہ اور
آپ کے طلسم مین حفاظت کے واسطے انھین کوشش کرنا پڑے گی آپ سے کوئی کام ہمارے سلطان کا
نہ نکلے گا بلکہ بہت سی تکلیفین آپ کے واسطے کرنا ہونگی آئینہ اندام نے کہا مین اسی امید پر یہان آیا ہون
اگر اور کہین جاتا تو ایسا گوشۂ امن نصیب نہوتا نہ ایسا مالک ملتا اب یہان بے کھٹکے اپنی زندگی بسر کرونگا ساحر
تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین کرتے رہے جب دیر ہوئی اور ان ساحرون کو آئینہ اندام کی کیفیت
بخوبی تمام معلوم ہوئی اُنھون نے اُسی وقت اشارہ کیا آئینہ اندام نے دیکھا کہ ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ اسمین
قلم تھا پھر دوسرے نے اشارہ کیا ایک ہاتھ اور پیدا ہوا اسمین دوات نظر آئی پھر تیسرے نے اشارہ کیا ایک
ہاتھ اور پیدا ہوا کہ اُس مین کاغذ تھا جب تینون ہاتھ ایک جگہ ہوئے تو چوتھے نے اشارہ کیا آئینہ اندام نے
دیکھا کہ ایک تصویر اُس کاغذ پر بنی پھر جو باتین آئینہ اندام نے ان لوگون سے کی تھین وہ سب اس کاغذ
پر اس ہاتھ سے جسمین قلم تھا تحریر ہوئین بعد اسکے حالات سب لکھے گئے جب سب حالات بھی تحریر ہو چکے تو وہ
ہاتھ غائب ہوے ساحرون نے آئینہ اندام سے کہا اب تو آپ کو ہمارے نام معلوم ہوے آئینہ اندام نے
کہا آپ لوگون نے ارشاد نہین فرمایا مین کیونکر جانتا ہان آپ کے کمالات البتہ معلوم ہوے آجتک ایسے
سحر نگاہون سے نہین گذرے وہ ساحر بہت ہنسے کہا اے آئینہ اندام ہم لوگ بالکل سحر نہین جانتے ہین جب
تو بعہدۂ خدمتگاری یہان ملازم ہین اگر سحر جانتے ہوتے تو کسی اعلےٰ درجے کی جگہ پر ہوتے تنخواہ بھی زیادہ
لیتے مگر سحر نہین جانتے اس سبب سے مجبور رہین کیا کرین اور نام ہمنے اپنے اپنے عرض داشت کے نیچے تحریر
کرائے آپ نے نہین پڑھے آئینہ اندام نے کہا مین نے اسقدر اسکو پڑھا کہ میرے حالات اُن ہاتھون
نے تحریر کیے اور میری تصویر بنائی باقی مجھسے نہین پڑھا گیا ساحر بہت ہنسے کہا ہم چار ساحر ایک ہی دن
پیدا ہوے اور سلطان نے ہمارے نام شاطر جادو اور خاطر جادو اور ناظر جادو اور حافظ جادو رکھے
خاص طلسم ایوان نطاق مین پیدا ہوے اور یہان جو پیدا ہوتا ہے اسکا نام سلطان کیطرف سے رکھا جاتا
ہے آئینہ اندام نے کہا اب یہ جو آپ نے میرے حالات یہان سے روانہ کیے ہین یہ کہان جائین گے
اور انھین کون دیکھے گا شاطر جادو نے کہا یہ حالات آپ کے سیماب جادو کے پاس جائینگے اور
سیماب جادو منظور جادو کو دین گے منظور جادو سفال جادو کے پاس لے جائین گے سفال
جادو شہنشاہ کیوان کی خدمت مین حاضر کر دین گے وہ سلطان ایوان تاجدار جادو کے پاس لیجائین گے
وہان سے جو حکم آپ کی بابت صادر ہوگا وہ کیا جائیگا آئینہ اندام نے کہا مین چاہتا ہون کہ شہنشاہ ایوان
تاجدار کی قدمبوسی حاصل کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون شاطر جادو نے کہا یہ بات غیر ممکن ہے

شہنشاہ اپنا جمال باکمال کسی کو نہین دکھاتے ہین سواے سفال جادو کے اور سفال جادو بھی سواے منظور جادو کے اور کسی سے نہین ملتے ہین اور منظور جادو سواے سیماب جادو کے دوسرے کا سامنا نہین کرتے آپ کیونکر انکا جمال بیمثال دیکھ سکتے ہین آئینہ اندام نے کہا اسکی وجہ بیان کرو کہ شہنشاہ کیوان اپنا جمال بیمثال کیون نہین دکھاتے ہین اور سفال جادو کیون کسی کا سامنا نہین کرتے اور منظور جادو کو کیون پرہیز ہے شاطر جادو نے کہا یہ راز کی باتین ہین ہم نہین جانتے آپ کو شاید معلوم ہو جائین آئینہ اندام خاموش ہو رہا ناظر جادو نے شاطر جادو سے کہا اب مین جاتا ہون دیکھو کیا حکم ہوتا ہے شاطر جادو نے کہا تمہا نہ جاؤ خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لے لو ناظر جادو نے خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو اب یہ لوگ کہان گئے ہین شاطر جادو نے جواب دیا کہ یہ لوگ اب دردولت پر جائین گے جو حالات آپ کے یہان سے تحریر ہو کر گئے ہین اُن کی تحقیق کرین گے کہ حضور شہنشاہ مین پہونچے یا ابھی نوبت حضوری نہین آئی جیسا کچھ ہوگا وہان سے جواب ملے گا اور لوگ آپ کی خدمت کے واسطے یہان بھیجے جائین گے اور جدید انتظام ہوگا آئینہ اندام نے کہا کیا آپ لوگ یہان نہ رہینگے شاطر جادو نے کہا ہم لوگ صرف اس واسطے ہین کہ آپ کو اس طلسم کی سیر کرائین آپ کے حالات تحریر کرتے رہین اور جو خدمت ہمارے لائق ہو اسکو کرین اور لوگ جو یہان آئین گے وہ آپ کے کھانے کا بندوبست کرین گے پوشاک کی درستی مین مشغول رہین گے اور اور انتظام جو جو شاہ دیشہریار کے واسطے ہونا چاہیے وہ کرین گے آئینہ اندام تو یہان ان باتون مین مشغول رہا مگر ناظر جادو اور خاطر جادو جو روانہ ہوے تھے یہ کیوان تاجدار جادو کے مکان پر پہونچے ڈیوڑھی پر جا کے اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ شہزادہ آئینہ اندام جادو کے حالات لکھوا کر ارسال خدمت شہنشاہ کیے گئے تھے اور کچھ مطالب بھی اُس عرضی مین درج کیے تھے عرضی پیش ہوئی یا نہین ہرکارون نے کہا ہم تک عرضی آئی تھی ہم نے سیماب جادو کو بلا کر دیدی اُسسے کیفیت دریافت کرو تو مفصل حال معلوم ہو جائے حاضر جادو نے سیماب جادو کو بلوایا سیماب جادو آیا حاضر جادو نے کہا ہم نے جو عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی تھی وہ پہونچی یا نہین سیماب جادو نے کہا مین نے عرضی منظور جادو کی خدمت مین پیش کی تھی اُس سے جا کر کیفیت تحقیق کرتا ہون یہ کہکے سیماب جادو اندر آیا منظور جادو کے پاس گیا کہا مین نے ابھی ایک عرضی آپ کی خدمت مین حاضر کی تھی اُسکی کیفیت دریافت کرنے کو حاضر جادو اور ناظر جادو حاضر خدمت اقدس ہین منظور جادو نے کہا مین خدمت سفال جادو مین جاتا ہون ابھی اسکی کیفیت تحقیق کرتا ہون یہ کہکے منظور جادو سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو اسوقت تم کیون آئے منظور جادو نے کہا مین ابھی ایک عرضی آپ کی خدمت مین حاضر کر گیا تھا اُسکے جواب کے واسطے عریضہ نگار آئے ہین کیا حکم ہوتا ہے سفال جادو نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت مین جاتا ہون دیکھون کیا فرماتے ہین یہ کہکر سفال جادو اندر گیا کیوان نامدار سے ہاتھ باندھکر کہا مین ابھی ایک عرضی خدمت والا مین حاضر کر گیا تھا اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے کیوان تاجدار جادو نے کہا مین ابھی اس عرضی کی بابت کچھ حکم نہ دونگا کل بھائی صاحب کی خدمت مین سے جاؤنگا پھر جو وہ فرمائین گے وہ صحیح سمجھا جائیگا اسوقت دو تین آدمی اور وہان بھیج دیے جائین کہ آپ طعام کا انتظام کرین آئینہ اندام کو کسی قسم کی تکلیف نہو کہ وہ ہمارا مہمان ہے اور مہمان کی خاطر

لازم ہے گو ہم آئینہ اندام کو ایسا نہ جانتے تھے کہ یہ بالکل جاہل ہے اور اس طلسم مین آنے کے قابل نہین ہے
مگر اب تو اپنے طلسم مین بلا چکے اب اُسکی خاطر داری واجب ہو گئی اور مقدمات کی نسبت آپ بھی بھائی صاحب کی رائے
سے مین کچھ نہین کہہ سکتا اُنھین کا فرمانا بجا ہو گا تم جا کر کچھ آدمی برائے خدمت اسوقت روانہ کر دو جو کچھ انتظام
ہونا ہے وہ کل ہو گا آج اسکا وقت نہین ہے سفال جادو وہان سے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو سے
کل کیفیت بیان کی منظور جادو اپنے مقام پر آیا سیماب جادو سے سب کیفیت کہی سیماب جادو نے بیٹی کو بلایا
اور ناظر جادو کو اپنے پاس بلا کر سب کیفیت بیان کی کہا اس وقت تم لوگ اپنے ہمراہ کچھ آدمی لے جاؤ
کہ وہ آب و طعام کا انتظام کر لین کل شہنشاہ اسکی بابت حکم فرمائین گے ناظر جادو وہان سے روانہ ہوا
کیوان تاجدار کے باورچی خانہ مین آیا وہان سے کچھ لوگ اپنے ہمراہ لئے پھر اُسی مکان کی طرف روانہ ہوا
جہان آئینہ اندام جادو ٹھہرا تھا وہان آکر اس نے ان لوگون کو آئینہ اندام کے روبرو کیا سب نے آئینہ اندام
جادو کو سلام کیا ناظر جادو نے کہا یہ لوگ بھی آپ کے خدمتگذار ہین انھین کے لینے کے واسطے ہم لوگ گئے تھے
آئینہ اندام نے کہا مین نے سُنا تھا کہ آپ لوگ اسواسطے گئے ہین کہ میرے حالات وہان جا کر بیان کرین اور پھر
شہنشاہ سے حکم لین جو کچھ وہ فرمائین وہ کیا جائے ناظر جادو نے کہا جی نہین اسواسطے نہین گیا تھا بلکہ اس امر کی تحقیق
کرنے کی ضرورت تھی کہ جو مین نے عرضداشت خدمت والا میں شہنشاہ کے روانہ کی ہے وہ پہونچی یا نہین وہان
جانے سے اسکی کیفیت معلوم ہوئی کہ شہنشاہ تک پہونچ گئی مگر ہنوز جواب نہین تجویز ہوا ابھی کل اسکا جواب
ملے گا آئینہ اندام نے کہا اے ناظر جادو جواب وہان سے کیا ملیگا ایسا تو نہو گا کہ مین اس طلسم مین رہنے
نہ پاؤن تو غضب ہو پھر میرے واسطے جائے رفتن کہین ممکن نہین اور کوئی میرا مددگار اس طرح کا نہین ہے
مجھے طلسم کشا ضرور مار ڈالے گا ناظر جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے جب شہنشاہ آپ کو پناہ دے چکے
تو اب اپنے سے جدا نکرین گے کیونکہ ہمارے شہنشاہ نے جن جن لوگون کو پناہ دی اُنھین اپنے سے جدا
نہین کیا اور آپ کے واسطے تو وہ خود ہی افسوس کرتے ہین آپ خاطر جمع رکھیے مین یقین کرتا ہون
کہ آپ کے واسطے خداوند کوئی جگہ ایسی تجویز فرما دینگے کہ آپ وہان جا کر حکومت کرین اور اپنی اوقات
بسر کرین یہان سے آپ کو کوئی سروکار نرہیگا اگر آپ کہین گے تو وہ ایک طلسم کا سامان آپ کیواسطے
بہت اچھی طرح سے کر دین گے آئینہ اندام نے کہا آپ لوگون کے موافق ارشاد کے مین ہر ایک کام کرونگا
شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کچھ خوف نکرین اور ہم لوگون سے اچھی طرح کام لین کل آپکے واسطے اور
بھی انتظام ہو گا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو مین ایک بات کہتا ہون اگر تم لوگ منظور کرو شاطر نے
کہا آنکھون سے منظور کرینگے ہمین شہنشاہ کا حکم ہے کہ جو کچھ آئینہ اندام کہین اسکو بسر و چشم قبول کرنا جو اُسکا انکار کرنا
آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق جادو کو پرورش کیا ہے اور سحر بھی کچھ تھوڑا بہت اسکو تعلیم کیا ہے اگر وہ
میرے خلاف مرضی کام نکرتا تو مین ہرگز اُسکو اس طرح چھوڑ کر نہ آتا مگر اب مجھے اُسکا خیال آتا ہے کہ وہ
لشکر لیے ہوئے طلسم کشا کے مقابلے مین ٹھہرا ہوا ہے اور طلسم کشا جسوقت اُس سے جنگ شروع کریگا تو اُسے
زندہ نچھوڑیگا یا تو شہنشاہ سے جا کر میری طرف سے عرض کرو کہ وہ اُسکی مدد کیواسطے یہان سے کچھ لوگ
روانہ کرین یا اُسکو کسی طرح یہان بلا لین اگر وہ قتل ہو جائے گا تو میری زندگی تلخ ہو گی شاطر جادو نے جواب
دیا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا مین خوب سمجھا اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا کہ آپکو اشراق جادو کی بڑی محبت ہے لیکن مین

مجبور ہون کہ ایسی باتین شہنشاہ سے عرض نہین کر سکتا اگر آپ کو ایسا ہی خیال ہے تو ایک عرضی حضور شہنشاہ
مین روانہ فرمایئے گو مجھے اِس امر کی امید نہین ہے کہ شہنشاہ اشراق جادو کو یہان بلالین مگر آپ اس تدبیر سے
کیون غافل رہین ایک عرضی کل روانہ کردین آئینہ اندام نے پوچھا کہ ای شاطر جادو کیا سبب ہی جو شہنشاہ کیوان
تاجدار جادو اشراق کو طلب نہ فرمائین گے شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کے ہمراہ دو چار ساحر جو اور آئے
ہین انھین کا آنا شہنشاہ کو ناگوار ہے مین نے یہ سُنا ہے کہ سفال جادو سے فرماتے تھے کہ پہلے آئینہ اندام
کو طلسم مین تنہا آنا تھا جب ہم اُسکے رہنے کو کوئی ٹھکانہ تجویز کرتے اُسوقت ہم سے اجازت لے کر اپنے ہمراہیون کو
بھی بلالیتا یہ بات بہت خلاف کی کہ بے ہماری اجازت کے چار آدمی اپنے ہمراہ لے آیا یہ سُن آئینہ اندام
نے کہا مین اپنی تقصیر معاف کرا لونگا اور اُن لوگون کی طلبی کے واسطے عرض کرونگا اب تو میرے
رہنے کے واسطے بھی ٹھکانا مقرر ہوگیا ہے شاطر نے کہا ابھی آپ کے واسطے کوئی جگہ تجویز نہین ہوئی ہے
عارضیتاً آپ کو رہنے کی اجازت دیگئی ہے اور اگر اب آپ کسی قسم کی عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ
کرین گے اور اُس مین یہ ذکر ہوگا کہ مین جو بے اجازت چار ساحرون کو اپنے ہمراہ طلسم کے اندر لایا تو
اُنکی نسبت جو حکم ہو مین خوش ہون مگر میری تقصیر معاف کی جائے تو شہنشاہ کو یہی خیال ہوگا کہ راز شاطر جادو
نے بیان کیا اسکے سبب سے ہم پر خفگی ہوگی آپ کو مناسب نہین ہے جو اِس راز کو افشا کرین کیا عجب ہی
کہ آپ کے واسطے بھی کسی قسم کی برائی پیدا ہو اُس سے بہتر یہی ہے کہ دو ایک روز صبر فرمایئے دیکھیے آپکی
بابت کیا حکم ہوتا ہے آپ کے رہنے کے واسطے کون سی جگہ تجویز ہوتی ہے آئینہ اندام جادو نے کہا جو کچھ
آپ نے بیان کیا میری سمجھ مین آیا اب مین ہرگز عرضی شہنشاہ مین نہ بھیجونگا مگر آپ لوگ حکم کی فکر رکھین
جسوقت کوئی حکم میری بابت صادر ہو آپ مجھے اطلاع دین شاطر نے کہا حکم کی فکر ہم کیا کر سکتے ہین جو شہنشاہ
فرمائین گے اُسی وقت معلوم ہو جائے گا یہان تو آئینہ اندام اور شاطر وغیرہ مین یہ باتین ہورہی تھین اُدھر
کیوان جادو نے سفال جادو کو طلب کیا جب سفال جادو آیا تو کیوان نے کہا اے سفال جادو
مین سمجھتا تھا کہ آئینہ اندام جادو اگرچہ ہم لوگون کے برابر سحر نہین جانتا ہے مگر پھر بھی ہوشیار ہو اور صاحب
عقل ہے جب تو ایک طلسم بنا کر خداوند بنا ہے مگر ہمارا خیال غلط تھا اسکی کیفیت شاطر جادو اور حاضر جادو
وغیرہ نے جو تحریر کی اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آئینہ اندام بالکل سحر سے واقف نہین سفال جادو نے کہا ای
شہنشاہ یہ تو تعجب کی بات ہے جب اُس نے ایک طلسم بنایا اور برسون دعوی خداوندی کا کیا تو کیا وہ اس قدر
بھی سحر نہین جانتا ہے کہ شاطر جادو وغیرہ اُسکی بابت یہ تحریر کرین کہ اُسکو بالکل سحر مین مہارت نہین ہے کیونکہ
شاطر جادو و کوکب سحر جانتے ہین جو ایسے شخص کے عیب کو تحریر کرین کیوان جادو نے کہا تم اسکو اچھی طرح
تحقیق کرو اور آج ہی اسکا جواب مجھکو دو سفال جادو نے کہا مین اسی وقت کسی ساحر کو برائے امتحان
آئینہ اندام کے پاس بھیجتا ہون اُس سے کیفیت معلوم ہو جائیگی کیوان نے جواب دیا اسکا تمھین اختیار ہے
مجھے آج اسکی کیفیت معلوم ہونا چاہیے سفال جادو کیوان جادو سے رخصت ہوکر اپنے ٹھکانے پر آیا
اسی وقت منظور جادو کو بلا کر کہا کہ ابھی مجھے شہنشاہ نے طلب فرمایا تھا جب مین گیا تو مجھ سے ارشاد
کیا کہ آئینہ اندام کی بابت شاطر جادو نے لکھا ہے یہ بالکل سحر سے ناآشنا ہے مجھے بڑا تعجب ہے لہذا اسکی
کیفیت اسی وقت تحقیق کرو مین وہان سے ابھی آیا ہون تم کسی ساحر کو اُسکے پاس بھیجو وہ جاکر اُسکا امتحان لے

اور اصلی کیفیت تحریر کرے منظور جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون یہ کہکے منظور جادو بھی اپنے
ٹھکانے پر آیا اور دفتر ساحران کھول کر اس نے ایک ساحر کو کہ نام اسکا فرحان جادو تھا اس مضمون کا نامہ
لکھا کہ اسے فرحان جادو حکم شہنشاہ ہے کہ تم آئینہ اندام جادو کے پاس جاؤ اور اُسکا امتحان لیکر اُسکے سحر کی
کیفیت تحریر کرو یہ نامہ لکھکر اس نے سیماب جادو کو دیا اور کہا اسے فرحان جادو کے پاس روانہ کرو
سیماب جادو ڈیوڑھی پر آیا چوبدار کی معرفت اُسی وقت فرحان جادو کو نامہ روانہ کیا چوبدار فرحان جادو
کے مکان پر پہونچا فرحان جادو اُس وقت اپنے مکان مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا اس کے
سپرد یہ کام تھا کہ جسقدر طلسم مین لڑکے پیدا ہوتے تھے اور جسقدر باشندگان طلسم مرتے تھے یہ روزمرہ
سب کی کیفیت کیوان جادو کو تحریر کرتا تھا چونکہ طلسم بہت وسیع تھا یہ ہمیشہ سحر سے کام لیا کرتا تھا اور روز
سحر کو زور دیتا رہتا تھا اُس وقت بھی اپنے سحر کو زور دے رہا تھا کہ اُسکے ملازم نے اُسکو جاکر خبر دی
کہ ایک نامہ شہنشاہ کے یہان سے آیا ہے چوبدار دروازے پر حاضر ہے فرحان نے کہا نامہ لے آؤ چوبدار
نامہ لیکر باہر آیا اور چوبدار کیوان سے نامہ لیکر اندر گیا فرحان جادو کو نامہ دیا اس نے نامہ کھولا پڑھنا
شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا اس نے سحر کو موقوف کیا ملازمین کو بلایا تخت اپنی سواری کا منگایا تخت پر
سوار ہوکے اسی وقت آئینہ اندام جادو کے پاس آیا آئینہ اندام شاطر جادو وغیرہ سے باتین کر رہا تھا کہ اور
ساحر جو اُسکی خدمت کو وہان موجود تھے انھون نے اُسیوقت آکر خبر دی کہ فرحان جادو تشریف لاتے ہین
نہین معلوم کیا سبب ہے آئینہ اندام اس خبر کو سنکر ڈر گیا شاطر جادو سے کہا اب مجھے کیا کرنا چاہیے شاطر
نے جو اُسکا رنگ رو متغیر پایا کہا آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین معلوم ہوتا ہے شہنشاہ نے آپ کی بابت کچھ حکم
فرمایا ہے اُسکے واسطے فرحان جادو تشریف لائے ہین یہ ساحران معزز سے ہین آپ کو لازم ہے کہ ان کے
استقبال کو جایئے اپنے ہمراہ لایئے سمجھ کے اُنسے بات کیجیے گا جو کچھ وہ آپ سے پوچھین خوب سمجھ کر نہایت تحمل
کے ساتھ جواب معقول دیجیے گا آئینہ اندام جادو شاطر کے کہنے سے فی الفور اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُنکے
پاس جانے کو آمادہ ہو گیا اور جسقدر ساحر اُس جگہ پر موجود تھے وہ سب کے سب اُسکے ہمراہ ہوے
دروازے تک آیا تھا کہ دفعتہً اسکی نگاہ جو اُٹھی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک ساحر تخت زرجدی پر سوار لباس مکلف
زیب جسم کیے ہوے بلاتکلف چلا آتا ہے آئینہ اندام نے مودب ہوکر نہایت انسانیت سے سلام کیا اس
ساحر نے جواب دیا تخت کو اُسی مقام پر روکا اور وہین اتر پڑا آئینہ اندام کے قریب آیا کہا آپکی آمد کی خبر جسوقت سے
سنکر مین نہایت خوش ہوا شہنشاہ ذیجاہ سے اجازت حاصل کرکے براے ملاقات حضور پر نور حاضر خدمت شریف
ہوا ہون آئینہ اندام نے کہا مین اس طلسم مین تازہ وارد ہون ابھی یہان کے نشیب و فراز سے ذرا بھی
واقف نہین اگر کچھ دنون یہان قیام رہتا تو مین خود شہنشاہ والا جاہ سے اس بات کی اجازت مانگتا اور آپ
سب صاحبان والاشان کی قدمبوسی کو حاضر ہوتا یہ باتین کرتا ہوا آئینہ اندام بارہ دری مین آیا فرحان جادو
کو مسند پر بٹھایا فرحان جادو نے کہا مین اکثر اوقات آپکے سحر کی بہت تعریف سنتا تھا اور یہان جو فرد ساحران
رہتی ہے اس مین آپ کا نام بھی سب ساحرون سے اول پایا گو اور بھی بعض نام تھے مگر آپ کا نام نامی بھی
سب نامون سے اول تصور کیا جاتا ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ اس طلسم مین ہین اب مین مشتاق ہون
کہ کچھ آپکا کمال دیکھون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ سب صحیح ہے مین اپنے طلسم مین

سب سے سحر اچھا جانتا تھا اور بہت سے ساحر جنکے نام لیکر ساحران زمانہ سحر کرتے ہین مجھے اپنے سے اچھا
جانتے تھے مگر جب سے آپ کے طلسم مین آیا ہون مجھے سحر ذرا بھی یاد نہین اگر کوئی ادنیٰ درجے کا ساحر آکر
مجھپر سحر کرے تو مین اُسکو جواب نہ دے سکون اور اُس سے مقابلہ نکر سکون نہین معلوم کیا بات ہے مین بہت
حیران ہون آپ چونکہ اس طلسم کے ساحران نامی سے ہین اسکی وجہ آپ سے معلوم ہو جائیگی فرحان جادو
نے کہا آپ اس باب مین عذر نکرین کوئی بات سحر کی دکھایئے مین بہت مشتاق ہون آئینہ اندام نے
کہا مین سچ کہتا ہون جو آپ سے عرض کیا شاید آپ نے اُسکو خلاف تصور فرمایا فرحان جادو نے جب
دو تین بار آئینہ اندام سے کہا اور اُس نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو فرحان جادو کو یقین ہوا تب اُسنے
کہا اے آئینہ اندام جب اس درجہ تیرا سحر خام تھا تو تو نے طلسم مین کیا حکومت کی ہوگی اور اتنے ساحرون کو
اپنا مطیع کیونکر بنایا ہوگا مین نے سنا تھا کہ تیرا طلسم سب طلسمون سے بڑھ کے آباد ہے اور بہت سے ساحران
نامی و گرامی اُس طلسم مین رہتے ہین بعض بعض زمین کے اندر بیٹھے ہوے تیرا نام رٹا کرتے ہین تو نے ایک
صحرا ے عبادت بنایا ہے وہان بہت سے ساحر تیری عبادت کرتے ہین دیو بھی اُنکے شریک ہین جانور بھی تیرا
نام لیتے ہین زمین جیسے حالات طلسم بیان کرتی ہے جس شے سے چاہتا ہے تو کلام کرتا ہے کیا یہ سب غلط تھا اُسوقت
آئینہ اندام نے ایک آہ سرد بھرکر کہا یہ سب سچ ہے اور جسقدر آپ نے سُنا بہت کم سُنا مجھے اس سے
بڑھ کے اختیار تھا جس صورت کا انسان چاہتا تھا بزور سحر پیدا کرتا تھا لوگ اُس سے کلام کرتے تھے وہ مجکو
جواب دیتا تھا طائران سحر ایسے بنائے تھے کہ جو آج تک کسی کی نگاہ سے نہین گذرے مگر جب سے آپکے
طلسم مین آیا ہون ایک حرف بھی سحر کا نہین یاد ہے فرحان نے کہا تیرا سحر بالکل خام تھا اور تو بالکل کم حقیقت
ہے مین جس امید پر تیری ملاقات کو آیا تھا وہ جاتی رہی اور میرے جملہ خیالات غلط ٹھہرے اب کوئی ساحر اس
طلسم کا تیری ملاقات کو نہ آئیگا اگر مین اس وقت خوش ہو کر تیرے پاس سے جاتا اور ساحران طلسم سے تیرا
ذکر کرتا تو ہر ایک مشتاق ملاقات ہو کر تیرے پاس آتا شہنشاہ کیوان تاجدار جادو کے بھی سامنے تیرا ذکر
آتا سلطان ایوان تاجدار سے کہتے ایوان تاجدار تجھے کسی مرحلے کا حاکم بناتے عزت بڑھاتے مگر
تو تو ایک طفل مکتب سے بھی کم ہے یقین ہے جب ہمارے مالکون کو تیری اصلی کیفیت معلوم ہوگی تو وہ تیرے
واسطے کوئی ایسی جگہ تجویز فرمائینگے کہ پھر عمر بھر تیری خبر نہ سنین اور تو خیرات مین پرورش پایا کرے آئینہ اندام
نے کہا مین اسی کو اچھا جانتا ہون کہ اُنکے تصدق مین کوئی گوشہ مجھے رہنے کو مل جائے مین شب و روز اُنکی
خیرات سے پرورش پاؤن اُنکی ترقی و اقبال کی دعا کرتا رہون فرحان نے اور دو چار باتین ضروری اُس سے
دریافت کین تھوڑی دیر کے بعد اپنے ملازمین کو بلایا تخت سامنے منگوایا تخت پر سوار ہو کے اپنے باغ مین آیا
اُسی وقت قلم دوات منگا کر سب حالات آئینہ اندام تحریر کر دیئے اور ایک ساحر کو بلا کر عرضی دی
کہا یہ عرضی دردولت شہنشاہ پر اسی وقت پہونچا دے ساحر اُسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوا کیوان جادو
کی ڈیوڑھی پر پہونچا چوبدار کو عرضی دی چوبدار نے سیماب جادو کو بلا کر دی سیماب جادو نے منظور
جادو کے پاس پہونچائی منظور جادو نے سفال جادو کو بلا کر دی سفال جادو عرضی لیے ہوے کیوان
جادو کے پاس آیا عرضی دیکر کہا حسب الحکم فرحان جادو محاسب طلسم کے نام حکم بھیجا تھا وہ آئینہ اندام جادو
کے پاس گیا اور اُسکا امتحان لیکر کیفیت اس عرضی مین تحریر کی ہے آپ ملاحظہ فرمائین کیوان جادو نے عرضی کا

لفافہ چاک کیا عرضی نکال کر پڑھی اُسمین لکھا تھا کہ میرے نام حکم والا جو در بارۂ امتحان آئینہ اندام جادو صادر
ہوا تھا مین اُسکے پاس گیا اور اُسکا امتحان لیا جو کچھ شاطر نے تحریر کیا بہت کم تھا آئینہ اندام اس لایق بھی
نہین ہے جو کسی ساحر سے بات کرسکے اور جواب صحیح دے سکے اُسکا سحر بالکل خام تھا جبتک اِس طلسم کے
باہر رہا اُس وقت تک بہت سے تماشے اُسنے بنائے جیسے اس طلسم کے اندر آیا سحر بالکل فراموش ہو گیا ہے
اب وہ طفل مکتب سے بھی بدتر ہے جب ایوان جادو یہ مضمون پڑھ چکا تو اُسنے سفال جادو سے کہا
اب مجھے یقین ہوا کہ آئینہ اندام سحر بالکل نہین جانتا ہو مگر بڑے تعجب کی بات ہو کہ ایسا ساحر نامی اور سحر نہ جانے
معلوم ہوتا ہے اور جسقدر ساحر اس احاطے کے باہر ہین سب کے سحر ایسے ہی ہونگے سفال جادو نے کہا آپکو
بخوبی معلوم ہے یہ وہ طلسم ہے کہ اگر سامری و جمشید بھی یہان آتے تو وہ بھی سحر بھول جاتے آئینہ اندام کو
تو اوستاد اُجے کا ساحر تصور کرنا چاہیے کیوان جادو نے کہا اے سفال جادو رات بہت آئی ہے ورنہ
مین اسی وقت بھائی صاحب کے پاس جاتا اور آئینہ اندام کی کیفیت بیان کرتا مگر کیا کرون مجبور ہون
کل ضرور جاؤنگا دیکھون بھائی صاحب کی اسکی نسبت کیا رائے ہوتی ہے مین تو اسکے حق مین یہ بہتر جانتا ہون
کہ کوئی جگہ محفوظ اسکے واسطے تجویز کی جائے کہ یہ وہان جاکر رہے کچھ ایسا اسکے واسطے مقرر کر دیا جائے
کہ اسکی بسر اوقات اچھی طرح ہوتی رہے سفال جادو نے کہا جب آپ نے اُسکو پناہ دی ہے تو یہی
لازم ہے کیوان جادو نے اُس وقت تو سفال جادو کو رخصت کیا اور آپ جا کر سو رہا صبح کو حسب
معمول ایوان تاجدار کی طرف روانہ ہوا راستہ زمین کے اندر بنایا تھا اُسی راہ سے روز ایوان جادو
کے مکان پر جاتا تھا اُس روز بھی بدستور قدیم آیا ایوان تاجدار کے مکان پر پہونچا ایوان تاجدار بڑی دیر
سے اُسکا منتظر بیٹھا تھا جیسے ہی اپنے بھائی کی صورت دیکھی نہایت خوش ہو گیا کہا اے بھائی کیوان جادو
آج تمنے بڑی دیر لگائی مین بڑی دیر سے تمہارا منتظر تھا کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آپ نے جو
آئینہ اندام جادو کے بارے مین فرمایا تھا کہ اُسکو ایوان کے اندر بلا لو مین نے اُسکو بلا لیا کل وہ ایوان
کے اندر آیا مین نے اُسکے رہنے کو ایک مکان بھی خالی کرا دیا چند آدمی بھی اُسکی خدمت کے واسطے
بھیج دیے کل مین حاضر نہو سکا جو اسکے حالات کچھ عرض کرتا مجھے یہ امید تھی کہ وہ بہت اچھا سحر جانتا ہوگا
اس طلسم مین آکر تھوڑی تعلیم پانے کے بعد درست ہو جائے گا مگر امتحان لینے سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل
سحر نہین جانتا ہے یہان کے طفل مکتب اُس سے بدرجہا اچھے ہین وہ ساحر سے بات نہین کر سکتا ہی اپنے
ہی طلسم مین شب و روز کھیل بنایا کرتا تھا یہان آتے ہی سب سحر فراموش ہو گیا اب آپ اُسکے بارے مین کیا
فرماتے ہین اگر حکم ہو تو اُسکو کسی مقام محفوظ پر ایک مکان بنا دیا جائے اور چند آدمی برائے خدمت مقرر
کر دیے جایین وہان وہ شب و روز حضور کی دعا گوئی مین معروف رہے ایوان جادو نے کہا اے کیوان جادو
رائے تمہاری بہت اچھی ہے اِس طلسم مین ایسے شخص کو رہنا چاہیے جسے کسی طرح کا کمال نہو خواہ
سحر کے اگر اور کسی مین بھی اسے کمال ہے تو بھی ہمارے طلسم مین رہ سکتا ہے ورنہ یہان رہنے کے لایق نہین
ہے کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب اُسکو آپ نے خود ہی انتخاب فرمایا ہے اب کیا اُسکو خود ہی اس
طلسم سے نکال بھی دیجیے گا ایوان جادو نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب نہین ہو کہ اُسکو طلسم سے نکال دو
بلکہ یہ مراد ہے کہ اُسکو سحر تعلیم کیا جائے اور وہ سحر کو حاصل کرے لوگ اُسکے واسطے مقرر کیے جایین

کہ شب و روز محنت کرکے اس کو سحر بتائین ایک سال تک سحر سیکھے بعد ایک سال کے اُسکو ایک طلسم
بنا کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ طلسم اس ایوان کا مرحلہ قرار دیا جاے کیوان جادو نے کہا آپنے
یہ بات بہت مناسب فرمائی اسکا انتظام مین کر دونگا مگر اُسکے رہنے کے واسطے کون جگہ تجویز فرمائی جاتی ہے
ایوان جادو نے کہا اس طلسم مین جو ایک صحرا ہے جسے سب صحراے ہولناک کہتے ہین اور جہان ساحران
مہیب صورت رہتے ہین اسی صحرا مین اُسکو بھیج دو کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آئینہ اندام وہان
سے زندہ واپس نہ آے گا اُن لوگون کی صورتین دیکھکر مر جائے گا ایوان جادو نے کہا اُسے صورتین اُن
لوگون کی یک ناگاہ کیون دکھائی جائین جو اُسکے دل مین خوف سماے اور وہ مر جاے انتظام سے اس
کام کو انجام دو اس بارے مین ہرگز ہرگز غفلت نہ کرنا اسکے بعد کیوان جادو نے اور کچھ ضروری باتین
تحقیق کین جب اسکو وعدہ ہوا اپنے بھائی سے رخصت حاصل کرکے جانب مکان روانہ ہوا تھوڑی دیر
مین مسافت راہ طے کرکے اپنے مکان مین داخل ہوا اُسی وقت سفال جادو کو بلایا سفال جادو آیا
کیوان جادو نے کہا مین ابھی بھائی صاحب کی خدمت اقدس مین گیا تھا اور وہان آئینہ اندام کا ذکر بھی
ہوا تھا اُنھون نے یہ ارشاد فرمایا کہ آئینہ اندام کو صحراے ہولناک مین بھیج دو اور چند آدمی ایسے مقرر کرو
جو اسکو ایک سال کے اندر سحر تعلیم کرین جب وہ سحر سے بخوبی ماہر ہو جائے تو اُسے ایک طلسم بنانے کی
اجازت دو وہ طلسم اس ایوان کا ایک مرحلہ تصور کیا جائے اور آئینہ اندام جادو وہان کی حکومت کرے
سفال جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون کیوان جادو نے کہا دفتر اسماے ساحران میرے
سامنے لاؤ مین جن جن ساحرون کو کہون اُنھین تعلیم کے واسطے مقرر کرو سفال جادو اُسی وقت اُس سے
رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلاکر دفتر اسماے ساحران طلب کیا منظور جادو نے
اُسی وقت دفتر اسماے ساحران لاکر اسکے حوالے کیا سفال جادو دفتر لیکر کیوان کے پاس آیا
کیوان نے دفتر مین ساحرون کے نام دیکھنا شروع کیے بہت سے نامون کے بعد ایک نام اسکی
نگاہ سے گذرا کہ اُسکے بعد لکھا تھا کہ شبرنگ جادو بلا خدمت پرورش پاتا ہے ساحر حسین ہے حالات ایوان
نہ طاق سے خوب ماہر ہے سحر مین بھی طاق ہے سب ساحر اسکا لحاظ کرتے ہین اسکو اپنا اُستاد تصور کرتے
ہین بہت لوگون کو اس نے تعلیم بھی کیا ہے عقل و متانت مین یکتا ہے کئی زبانون کا عالم بھی ہے کیوان
جادو نے اس نام کو ایک پرچۂ کاغذ پر اپنی یادداشت کے لیے احتیاطاً لکھ لیا پھر اور نام دیکھنے لگا
دو چار ورق کے بعد پھر اُسنے ایک ساحر کا نام دیکھا اُسکے بعد لکھا تھا کہ ذوبیان جادو بلا خدمت
سرکار والا تبار سلطان والا شان سے پرورش عرصۂ دراز سے پاتا ہے کسی زمانہ مین اس قاسم کا منتظم
اعلےٰ درجے کا تھا واقف کار ان طلسم مین یہ بھی فرد ہے کیوان جادو نے اسکا نام بھی الگ تحریر کیا
اور سفال جادو سے کہا یہ دو ساحر جو ایک مدت مدید سے بلا خدمت پرورش پارہے ہین اور طلسم
کے واقف کار ہین کئی زبانون کے عالم بھی ہین اس طلسم کے ساحر اُنکو اپنا بزرگ اور اُستاد بھی
جانتے ہین بہت سے لوگون کو تعلیم بھی کیا ہے اگر انکو برائے تعلیم آئینہ اندام مقرر کر دے تو بہت
اچھی بات ہے یہ لوگ طریقۂ تعلیم سے بھی ماہر ہین اور اُسکے طلسم کے حالات سے بھی بخوبی آگاہ ہین
یہ ایک سال مین تعلیم کر دین گے اور انکے لحاظ سے بہت سے ساحر آئینہ اندام کا خیال بھی کرینگے

ہر وقت اسکی محافظت کرتے رہینگے صحرائے ہولناک مین کسی قسم کی تکلیف بھی اسکو نہ پہونچیگی سفال
جادو نے کہا مین انکے نام حکمنامے روانہ کرتا ہون یہ اپنے اپنے شہرون سے یہان آئینگے اسوقت مین
آئینہ اندام کو انکے ہمراہ کر دونگا ابھی صحرائے ہولناک مین ایک مکان تعمیر کرنا ہے کچھ لوگ ایسے ملازم
رکھنا ہین جو وہان جانا قبول کرین کیوان جادو نے کہا جسکو وہان جانے سے بسبب خوف انکار ہو اس سے
یہ کہدو کہ شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو سے ساحران جلیل کے ہمراہ رہنا ہے کسی قسم کا خوف نکرین کسکی
مجال ہے کہ ان لوگون کی موجودگی مین انکے متعلقین کو کسی قسم کی ایذا پہونچا سکے سفال جادو نے کہا مین
سب کو درست کرونگا آپ خاطر جمع رکھین ایک ہفتہ کی مہلت کا امیدوار ہون بعد ایک ہفتہ کے
سب کام درست ہو جائیگا آئینہ اندام جادو صحرا کی طرف روانہ ہو جائیگا اور تعلیم کا سلسلہ بھی شروع
ہو جائیگا کیوان جادو نے کہا مین ایک ہفتے کی مہلت تجھے دیتا ہون مگر زیادہ دن نہ گذرنے پائین
ورنہ بھائی صاحب آزردہ ہونگے اور مجھے انسے محجوب ہونا پڑیگا سفال جادو نے کہا ایک ہفتہ سے اگر زیادہ
دن گذرین تو جو آپکے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے گا مگر ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ ایک ہفتے تک
اور کوئی کام میرے متعلق نہ کیا جائے کیونکہ یہ کام انتہا سے زیادہ مشکل ہے اسکو انجام دینا کچھ ایسا آسان نہین
کیوان جادو نے یہ بھی منظور کیا سفال جادو اس سے رخصت ہو اپنے قیام گاہ پر آیا پھر منظور جادو کو
بلایا کہا اے منظور جادو سرکار شہنشاہ سے ایک ایسا حکم صادر ہوا جسکی تعمیل ایک ہفتہ مین ضرور کرنا ہے
اگر ایک ہفتہ سے ایک ساعت بھی زیادہ ہوگی تو مین اور تم دونون شخص گنہگار شاہی ہو جائینگے اور
پھر موجب عتاب سرکار ذی اقتدار قرار پائینگے اور مستحق سزائے سخت کے قرار دیے جائینگے منظور جادو یہ بات
سنکر بہت گھبرا گیا کہا آپ نے عجیب وحشتناک یہ خبر مجھے اس وقت سنائی پہلے کام تو ارشاد ہو
کہ کونسا کام آپ کی سپردگی مین آیا ہے جسکے لیے ایک ہفتہ کی مہلت بہت کم ہے سفال نے کہا اول تو یہ
کہ شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو کو خط لکھکر انکے شہرون سے یہان بلانا چاہیے اور جب وہ یہان آجائین
تو اس حکم سے اطلاع دینا کہ آپ صحرائے ہولناک مین جاکر اپنی بود و باش اختیار کرین حکم شاہی صادر
ہوا ہے کہ آئینہ اندام کو اندر میعاد مذکور الصدر کے بہت جلد تعلیم سے ہوشیار کرین یعنی ایک سال کے عرصے
مین اسکو یہان کے ساحرون کے ہم پلہ بنائین اسکے علاوہ صحرائے ہولناک مین ایک مکان ایسا بنوانا
جسمین آئینہ اندام جادو اور شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو جاکر رہینگے پھر اسکی خدمت کیواسطے کوئی
ایسے تجویز کرنا جو صحرائے ہولناک مین جانا اور وہان کی بود و باش اختیار کرین کسی قسم کا خوف نہ لائین یہ سب کام
ایک ہفتہ کے اندر درست ہو جانا چاہیے منظور جادو نے کہا واقعی کام تو بہت سخت ہین کیونکہ شبرنگ جادو کا مکان
یہان سے ایک ماہ کے فاصلے پر ہے اور ذوبیان جادو اس سے بھی دور رہتا ہے ان دونون کو اگر قاصدون نے
آج ہی نامے جاکر دیے تو بھی یہ لوگ ایک ماہ سے کم نہین آسکتے کیونکہ یہ اپنے سلطان کا خوف مطلق نہین جانتے ہین
سمجھتے ہین سلطان ہمین لیاقت کی وجہ سے جانتا ہے بہت مانتا ہے جس بات کو ہم اپنے سلطان سے کہتے ہین اس سے
انکار نہین ہوتا یہ لوگ جلدی کو کب خیال مین لائینگے کیون وہ لوگ اس قدر تکلیف گوارا کرکے جلد
اپنے تئین یہان لائینگے پھر صحرائے ہولناک مین مکان کا تیار ہونا یہ بھی ایک امر محال ہے اگر
شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو کے وہان رہنے کی قید ضروری تو بضرور ایک مکان تیار کر لیجیے

اگر ہمارے سحر کا مکان اُنکے پسند نہوگا اور کیا عجب ہے وہ لوگ اسے رہنے کے لائق بھی نہ سمجھین پھر یہین واپس آئین تو یہ امر بھی شہنشاہ کے خلاف ہوگا اِسکے علاوہ وہان کے جانے کے واسطے ساحرون کو آمادہ کرنا جس صحرائے ہولناک کے جانے کے لیے کہین سکو صاف انکار کریگا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو تم بالکل انکار کرتے ہو اور تمھارے کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تم سے کچھ نہوگا منظور جادو نے کہا مین کسی بات سے انکار نہین کرتا مگر جو اس مین مشکلین درپیش آئین گی وہ سب مین نے من وعن بیان کین اور اس کام کا انتظام مین ابھی کرتا ہون مگر آپ کی مدد بھی درکار ہے اور آپ شہنشاہ سے کہین وہ بھی ان کامون مین مدد دین تنہا ہم لوگون سے یہ کام ہرگز نہونگے سفال جادو نے کہا آج تم کچھ شروع کر دو مین کل شہنشاہ کو اس بات پر راضی کرونگا اور وہ بھی اِن کامون مین کوشش بلیغ مبذول فرمائینگے جن امور مین دقت پیش آئے گی اُنھین کی نسبت شہنشاہ والاحشم کی خدمت مین عرض کرکے مدد کافی حاصل کرونگا منظور جادو نے کہا اُنکی مدد کے ہم لوگون سے کچھ بھی نہو سکیگا یہ کہکے اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت ایک نامہ شرنگ جادو کے نام اِس مضمون کا تحریر کیا کہ آج حکم شہنشاہ کیوان تاجدار نافذ ہوا ہے کہ آپ کو اندر ایک ہفتہ کے یہان آجانا چاہیے بعض امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین اگر ایک ہفتہ گذر جائیگا تو ہرج عظیم واقع ہوگا آئندہ آپ کو اختیار رہے اور اسی مضمون کا ایک نامہ ذوبیان جادو کو لکھا اور ایک نامہ بنام خوش فہم جادو تحریر کیا خوش فہم جادو ایوان نہ طاق کا منتظم تھا اور ذوبیان جادو کی جگہ پر کام کرتا تھا اِسکے نامے مین یہ مضمون تھا کہ منتظم صاحب آپ کو لازم ہے کہ جد ساحر اس طرح کی تجویز فرمایئے جو صحرائے ہولناک مین جا کر رہین اور آئینہ اندام جادو کی خدمتگذاری کرتے رہین خوف نکرین وہان جانے سے اور خیالات دل مین نہ لائین کیونکہ آئینہ اندام جادو کے ہمراہ شرنگ جادو اور ذوبیان جادو بھی ہونگے یہ دونون صاحب ایسے حافظ ہین کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو کسی قسم کا گزند پہونچا سکے اور ایک مکان صحرائے ہولناک مین ایک ہفتہ کے اندر تیار کرایئے کہ اس مکان مین آئینہ اندام جادو اور شرنگ جادو اور ذوبیان جادو مع اپنے اپنے ملازمین خاص کے جا کر سکونت پذیر ہون اور ان لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے اس بارے مین جہانتک آپ سے امکان مین ہو کوشش بلیغ کیجے گا غفلت ہرگز ہرگز نہ فرمایئے گا ورنہ شہنشاہ جم جاہ تمہارے زیادہ ناراض و ناخوش ہونگے اور مین اور آپ دونون مخل غلط اور شاہی تصور کیے جاینگے کوئی عذر کا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا نہ اسے سخت ملے گی جب منظور جادو تینون نامے اپنے قلم سے اُن تینون مخصوصون کے نام لکھکر درست کر چکا تو اُس نے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا اور اُسکے نامے دیکر کہا اے سیماب جادو ایک نامہ بنام خوش فہم جادو منتظم ایوان نہ طاق ہے یہ نامہ تو اُسکے پاس ابھی بھیج دو اور ایک نامہ بنام شرنگ جادو ہے اس نامے کو شہر طلسمات نما مین روانہ کرو کہ خدمت شرنگ جادو مین پہونچے اور ایک نامہ ذوبیان جادو کے نام ہے اسکو شہر طلعت تابان مین روانہ کرو کہ ذوبیان جادو کے پاس پہونچے مگر اِن نامون کے جواب بہت جلد بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اسی وقت منگا دو اور یہ بھی خیال رکھنا کہ جو ہرکارون کی معرفت روانہ کرنا جو نامہ دار سحر کے بنے ہوئے ہین انکو دو اور بتا بھی دینا وہ نامہ دار سے جائین گے ابھی جواب لیکر واپس آئین گے سیماب جادو نامے لیکر اپنے ٹھکانے

پر آیا جو نامہ دار سحر سے بنے ہوئے اسکے یہان موجود تھے سیماب جادو نے اُس مین سے تین نامہ دار علیحدہ کیے پہلے خوش فہم جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا یہ لیکر اور پتہ پوچھ کر خوش فہم جادو کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت شبرنگ جادو اور سیماب جادو کی بیان کیجاتی ہے

پھر سیماب جادو نے شبرنگ جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا اُسنے پتہ پوچھا سیماب نے کہا اس نامے کو شہر ظلمات نما مین لے جاؤ اور شبرنگ جادو کو نامہ دکھا کر ابھی جواب لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار طرف شہر ظلمات نما کے روانہ ہوا اب حال اسکا بھی وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گذارش کیا جائے گا اسکے جانے کے بعد سیماب نے تیسرے نامہ دار کو نامۂ ثالث دیکر کہا تم شہر ظلمت تابان مین جاؤ اور یہ نامہ ذوبان جادو کو دکھا کر ابھی اسکا جواب بہت جلد لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار بھی روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی بیان کی جاتی ہے کہ جو خوش فہم جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

بعد طے مراحل و قطع منازل جب خوش فہم جادو کے مکان پر پہونچا چونکہ یہ سحر کا بنا ہوا تھا اور اُسے خود ہی کیوان جادو نے بنایا تھا اس سبب سے کوئی دیکھ نہ سکا یہ سب ڈیوڑھیان طے کر کے اندر پہونچا خوش فہم جادو تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا حالات طلسم کی تحقیق کر رہا تھا ہر ملک کے سفیر اس وقت دربار مین حاضر تھے اخبار پڑھے جاتے تھے کہ سب نے دیکھا کہ ایک نامہ خوش فہم جادو کے پاس گرا خوش فہم نے اُس نامے کو زمین سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا پھر بوسہ دیکر نامہ کو کھولا اُس نامے پر کیوان جادو کی مہر تھی اسنے نامے کو پڑھا لوگون نے پوچھا اے شہریار اس نامے مین کیا تحریر ہے خوش فہم نے کہا میرے نام حکم شہنشاہ صادر ہوا ہے کہ چند آدمی ایسے تجویز کرون جو صحراے ہولناک مین سکونت اختیار کرین اور ایک مکان ایک ہفتہ کے اندر صحراے ہولناک مین تعمیر کرا دون کوئی شخص آئینہ اندام جادو کسی جگہ تھا وہ بھاگ کر آیا ہے اور اس جگہ آ کے وہ پناہ گزین ہوا ہے شہنشاہ والا حشم چاہتے ہین کہ اسکو از سر نو سحر تعلیم کرائین اور عرصہ ایک سال کے بعد اسکو صاحب طلسم بنائین اسی واسطے شبرنگ جادو اور ذوبان جادو کو بھی طلب کیا ہے مین اسی وقت وہان کے جانے والے آدمی تجویز کرتا ہون اور مکان بنانے کی کوشش اسی وقت سے کی جاتی ہے منظور جادو نائب وزیر اعظم نے مجھے تحریر کیا ہے کہ اگر ایک ہفتہ گذر جائے گا تو عتاب سلطانی سخت نازل ہوگا اور سزاے سخت ملے گی لوگون نے کہا اے شہریار کسے اپنی جان عزیز نہین ہے جو صحراے ہولناک مین جا کر رہیگا خوش فہم نے کہا وہان کے رہنے سے کسی کی جان نہین جائے گی جب شبرنگ جادو اور ذوبان جادو سے ساحران جلیل ہمراہ ہین تو کس کی مجال ہے جو اُنکے متعلقین کو ستا سکے علاوہ ازین سلطان کے حکم سے جو وہان جا کر سکونت اختیار کرے گا اُس کو کون ستائے گا بلکہ وہان کے ساحر بطور پیش آئینگے ہر وقت وہان کے لوگ خود ہی محافظت کرتے رہین گے سلطان کی سرکار سے تنخواہ بیش قرار مقرر ہوگی ہر طرح کی راحت

ملے گی میرے نزدیک جو نہ جائے گا وہ بالکل عقل سے دور ہے اول تو حکم سلطان ہے سبکو اسکا لحاظ کرنا چاہیے
علاوہ ازین تنخواہ بیش قرار عزت و حرمت بھی حاصل خوش فہم جادو نے اُسی وقت بعض بعض ساحرون
سے کہا کہ تم لوگ اسی وقت جاکر اسکا انتظام کرو اور ساحر وہان کے جانے کے واسطے تجویز کرو کارپرداز
لوگ باہر آئے اُسی وقت سے انتظام شروع کیا خوش فہم جادو نے خود چار کارپردازون کو صحرائے
ہولناک کی طرف روانہ کیا کہ وہان جاکر مکان تیار کرین مکان کی سب کیفیت بیان کردی یہ بھی
بتادیا کہ اس طرح بنانا کہ کسی ساحر کا سحر اُسپر تاثیر نکرے کیونکہ صحرائے ہولناک کے جسقدر باشندے ہین
سب کی خصلت تم لوگون پر ظاہر ہے وہ ضرور بالضرور مکان کے گرانے اور برباد کرنے کی تدبیر و کوشش کرینگے
کارپردازون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ اسکا انتظام بھی کرین گے اور مکان ایسا مضبوط بنائینگے
جو سحر کرنے سے اور آگ لگانے سے خراب نہوگا مگر کیا کرین اب وقت بہت کم ہے ایک ہفتہ کی میعاد مین
ہم لوگ کیا کرسکتے ہین اگر ایک ماہ کی بھی مہلت دیجاتی تو ہم اپنی کوشش اور جانفشانی کا نتیجہ دکھاتے
مکان بہت نفیس و مستحکم بناتے کہ کسی کی مجال نہ تھی جو اُس مکان کو تباہ و برباد کرسکتا لیکن اب بھی آپکا فرمانا
بدل و جان بجا لائینگے مکان ایسا بنائینگے کہ آپ کی طبیعت اُسکے دیکھنے سے بہت خوش
ہوجائے گی اگر سلطان عالیشان کسی وقت مین اُس مکان نوتعمیر کو ملاحظہ فرمائینگے تو ہمین یقین کامل ہے کہ
ہمکو خلعت و انعام عنایت فرمائین گے خوش فہم جادو نے ان لوگون کو رخصت کیا سب کے سب جانب
صحرائے ہولناک برائے تعمیر مکان روانہ ہوے کہ ذکر ان سب کا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کی جاتی ہے جو شبرنگ جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر کے بعد جب شہر ظلمات نما مین پہونچا شبرنگ کے مکان مین آیا جب خاص دروازے پر
پہونچا تو شبرنگ جادو کے دربانون کو ایک سایہ سا معلوم ہوا یہ لوگ سمجھے کہ کچھ کارخانہ سحر ہے اُنھون
نے بھی سحر کیا نامہ دار پر کچھ تاثیر نہوئی بے تکلف اندر آیا شبرنگ جادو تخت پر بیٹھا تھا نامہ دار
نے نامہ سامنے ڈالدیا شبرنگ جادو نے اُٹھاکر نامے کو پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون
پڑھ چکا تو جو مصاحبین اسکے سامنے بیٹھے تھے اُن لوگون نے کہا یہ خط آپکے سامنے کیونکر آگیا
اور آپ نے اسمین کیا پڑھا اگر مناسب ہو تو ہم سے بھی فرمایئے شبرنگ جادو نے کہا کہ نہین معلوم
سلطان کے دل مین اب اسقدر رحم کیون پیدا ہوگیا ہے یہ بات بالکل سلاطین کے واسطے خلاف ہے
آئینہ اندام اس طلسم کے باہر ایک شخص رہتا تھا اُس نے تھوڑی دور تک اپنے واسطے ایک
طلسم بنایا تھا اور وہان دعویٰ خدائی کرتا تھا ایک شخص غیر ساحر اُس طلسم مین آیا اُس نے اُسکو اس
درجہ لاچار کیا کہ آئینہ اندام کو سوائے فرار کے اور کوئی بات بن نہ پڑی کہ سارے طلسم کو اپنے ساتھ لیکر
زیر دیوار طلسم آیا یہان بھی اُس مرد غیر ساحر نے اُسکا تعاقب ترک نہ کیا لشکر لیکر یہان بھی آیا اب آئینہ اندام
کو کچھ بن نہ پڑا اُسنے یہان عرضی بھیجی سلطان کو رحم آیا اُنھون نے اندر ایوان کے بلالیا یقین اُنھین یہ تھا
کہ سحر جانتا ہوگا کچھ یہان کے نشیب و فراز اُسکے بتادیے جائینگے کسی کام پر مقرر کردیا جائے گا یہان
جو اسکا امتحان لیا تو بالکل ہی سحر سے بے بہرہ پایا اب سلطان کیا کرین میرے نام حکم فرمایا ہے کہ

وہ اپنے وقت کے ایدل سکندر ہونیوالے ہین
ابھی تو دلکو ڈستے ہین نجانے کیا ہو یہ گیسو
دماغ آشفتہ حالون کے سیہ ہونیوالے ہین
جو چوسے ہین لب شیرین بالکل ہم بھی ہو بیٹھے
نشان برگ گل بلبل ترے پر ہونیوالے ہین
مرے نالون سے کیا تو آج گھبرایا ہے اے دلبر
مرے دریغ جنون کچھ پوچھ جادو ہونیوالے ہین
مرے اشعار شعرا ابتدا مین لوگ کہتے تھے

فلک کہتا ہے باہم دیکھکر یاران صحبت کو
یہ افعی سینہ بزرہ برکھنے کے اندر ہونیوالے ہین
بس اتنی دیر ہے پہلو مین آ کر یار بیٹھے تو
یہ بوسے اب ہمین قند مکرر ہونیوالے ہین
تری پلکین جلینگی تیری آنکھون کے اشارے پر
بیاباں تنگ تیرے کوچے مین محشر ہونیوالے ہین
جنون زلف اکدن کو یہ انکو ہوا ہے گا
مقرر پاس بھی اکدن مخمور ہونیوالے ہین

یہ جمع ایکدن دنیا مین ابتر ہونیوالے ہین
سر بزم آج دلبر کھولتا ہے اپنے جوڑے کو
کوئی دم مین ہم اب جامے سے باہر ہونیوالے ہین
ترے ہی خون سے رنگیگا صیاد ستم پیشہ
یہ دو خونریز ان ترکون کے افسر ہونیوالے ہین
یہ رفتہ رفتہ سارے جسم کو بڑھکر چھپا لینگے
ترے دیوانے برگشتہ مقدر ہونیوالے ہین

جب یہ غزل نازنین مہ جبین سے ختم کی تو جسقدر کہ ساحران ضعیف جو اسکے ہم صحبت بیٹھے ہوے ناچ گانے کا تماشا دیکھ رہے تھے سبھون سے نہایت تحسین و آفرین کی صدا بلند کی کہ دفعتہ ایک نامہ ذو یان جادو کے سامنے گرا اُسنے اُٹھا کر دیکھا مصاحبین جو اُسکے پاس بیٹھے ہوے تھے اُنھون نے کہا یہان اس کاغذ کے آنے کا کیا سبب ہی یقین ہی کوئی فرمان حضور سلطان سے آیا ہی ذو یان جادو نے کہا اب کیفیت معلوم ہوئی جاتی ہی یہ کہکر اُسنے نامے کے لفافہ کو چاک کیا خط نکالکر پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا سلطان نے آئینہ اندام کی حالت پر رحم فرمایا ہی اور اُسکو اپنے ایوان مین بلاکر رکھا ہے اب اُسکی تعلیم کی بھی ضرورت ہوئی اسکے واسطے مجھے اور شبرنگ جادو کو تجویز کیا ہے اور حکم ہوا ہی ہم دونون یہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر دشت صحراے ہولناک کے جائین اور وہان ایک سال رہکر اُسکو سحر تعلیم کر دین نہین معلوم شبرنگ جادو کی کیا راے ہی اور اُسکو کیا منظور ہے ایک ساحر وہان جائے اور اُنسے اس امر کو دریافت کرنے کہ آپ کے پاس جو سلطان کا نامہ دربارۂ تعلیم آئینہ اندام آیا ہے اُسکی نسبت آپ کی کیا راے ہی جو کچھ اُنکی راے ہوگی وہی کیا جائے گا مین اس امر کو تنہا نہین کر سکتا مصاحبین نے اُسی وقت ایک ساحر کو شبرنگ جادو کے پاس روانہ کیا ساحر تھوڑی دور گیا تھا کہ فرستادہ شبرنگ سے ملاقات ہوئی اُسنے کہا ای سہمان جادو کہان جاتے ہو سہمان نے کہا مجھے ابھی شہنشاہ نے تمھارے یہان بھیجا ہی ایک خط سلطان کا اسوقت آیا ہے مضمون اُسکا یہ ہے کہ شاید کسی شخص کی تعلیم کے واسطے صحراے ہولناک مین جانا چاہیے لہذا شہنشاہ نے دریافت کیا ہے کہ ملک ذو یان جادو کی کیا راے ہی اگر وہ جانا مناسب جانین تو مین بھی موجود ہون ورنہ جو اُنکی خوشی وہی میری بھی راے ہی فرستادۂ ذو یان نے کہا مین خود تمھارے یہان اسیواسطے جاتا ہون کہ جاکر ملک شبرنگ کی رائے دریافت کرون اسی واسطے میرے آقا نے مجھے بھیجا ہی سہمان نے کہا بہت اچھی بات ہے اب تم میرے ہمراہ واپس آؤ چلکر ذو یان جادو سے تحقیق کرونگا جو کچھ وہ فرمائینگے وہ مین جاکر جواب دونگا تمھین اب وہان جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی فرستادۂ ذو یان نے کہا مین تم سے کہنے والا تھا کہ تم واپس چلو مین ملک شبرنگ سے یہ سب باتین تحقیق کرونگا وہی اپنے آقا کو اطلاع دونگا سہمان نے کہا تمھارے چلنے کی اس سبب سے ضرورت نہین ہے کہ میرے مالک نے سب کے پہلے روانہ کیا ہے اور ملک ذو یان نے تمھین بعد کو روانہ کیا ہے اس سبب سے مین بہتر سمجھتا ہون کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو فرستادۂ ذو یان نے کہا مین تمھارے مالک کے پاس جاتا ہون تم میرے آقا کے

پاس جاؤ گے تم میری کیفیت بیان کر دینا اور مین تمھارا حال کہہ دونگا کہ پھر بھی مصیبت در پیش نہو سہمان جادو
بہت خوش ہوا وہان سے آگے بڑھا تھوڑی دیر مین ذویان جادو کے مکان پر پہونچا دربانون نے
روکا سہمان نے کہا ملک شبرنگ جادو کا پیام لیکر آیا ہون ملک ذویان کے پاس جاؤنگا اُسنے
کہونگا دربانون نے چوبدارون سے کہا کہ جاکر اطلاع کر دو کہ ایک ساحر ملک شبرنگ جادو کا پیام
لیکر آیا ہے اندر آنا چاہتا ہے چوبدار ذویان جادو کے پاس آئے یہ کیفیت بیان کی کہ ملک شبرنگ
جادو نے ایک پیامبر کو بھیجا ہے در دولت حضور فیض گنجور پر حاضر ہے اگر ارشاد جناب والا ہو یہان آکر حضور سے
پیام عرض کرے ذویان نے کہا ابھی بلاؤ مین ضرور پیام سنونگا یقین ہے اُسی حکم نامے کی بابت کچھ تجویز
ٹھہری ہے مین نے بھی ایک ساحر کو وہان روانہ کیا ہے یا تو اُسی کے جانے سے کوئی بات شبرنگ جادو
نے تجویز کی ہو یا ابھی وہ نہین پہونچا ہے یا کوئی بات شبرنگ نے اچھی جانی مجھے اطلاع دی چوبدار یہ سنکر
باہر آئے سہمان جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ذویان جادو کو دیکھکر سہمان جادو نے سلام کیا ذویان
نے جواب سلام دیکر کہا اے سہمان آج آنے کا کیونکر تمھارا اتفاق ہوا کیا سبب ہے سہمان نے کہا مجھے
شہنشاہ جم جادو نے آپکی خدمت مین اس واسطے بھیجا ہے کہ جو حکم نامہ سلطان عالیشان کا دربارہ تعلیم
آئینہ اندام آپ کے اور اُنکے پاس آیا ہے لہذا اُسکی بابت آپکی کیا راے ہے ذویان نے کہا اسی واسطے
مین نے بھی ایک ساحر کو روانہ کیا ہے سہمان نے کہا مجھے راہ مین ملاقات ہوئی تھی مین نے اُسنے
کئی بار کہا کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو مگر اُنھون قبول نہ کیا وہ شہنشاہ کے پاس گئے ہین مگر آپ کو جو
امور اسکی بابت فرمانا ہون وہ فرمائیے ایسا نہو کہ دونون جانب سے پیامبر خالی واپس ہون ذویان
نے کہا مین اپنی راے ناقص یون نہین ظاہر کر سکتا اگر شبرنگ جادو بھی موجود ہون تو مین اپنی راے
ظاہر کرون اور اُنسے اُسکی نسبت گفتگو کرون تم جاکر بعد سلام کہہ دینا کہ آج کی شب کو وہ میرے پاس
آوین مین اور وہ ایک جا ہوکر اس امر مین راے کرین تو مناسب ہے ورنہ فرستادون کے ذریعہ سے اس
مقدمے کا تعین ہونا بہت امر دشوار ہے سہمان جادو یہ جواب نامہ لیکر واپس ہوا وہان شہر نامناسب جا
اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت شبرنگ جادو کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب یہ سہمان جادو کو ذویان جادو کے یہان روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے مخاطب ہو کر کہنے
لگا کہ مجھے تنہا اس باب مین راے مقرر کرنے کا اختیار نہ تھا اب ذویان جادو جو راے مقرر کرینگے
وہ بات بہت مناسب ہوگی مین بھی اُسے تسلیم کرونگا اگر کوئی بات خلاف ہوگی اُنھین اطلاع دونگا
وہ اُسے قبول کرینگے بہر نوع اب جو بات ہوگی بہت اچھی مناسب ہوگی در سلطان بھی خوش ہونگے
مصاحبین بھی کہتے تھے کہ آپ نے بہت اچھا کیا جو ذویان جادو کو اطلاع دی اب وہ ضرور راے
سلیم تجویز کرینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا اے شہنشاہ ایک پیامبر ملک ذویان
جادو کا در دولت پر حاضر ہے اگر اجازت ہو تو اندر بلالین شبرنگ جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے یقین
ہے کوئی بات تجویز کی اور مجھے اطلاع دینے کے واسطے اپنے پیامبر کی معرفت پیام دیا جلد بلاؤ مین سنون

کیا راے شہرانی نہ ہے چوبدار اسی وقت باہر آئے پیامبر کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے پیامبر نے شیر رنگ کو سلام کیا شیر رنگ نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے زرنگار آج آنے کا کیونکر اتفاق ہوا زرنگار نے عرض کی اے شہنشاہ آج ایک حکم نامہ سلطان ہمارے شہنشاہ کے پاس آیا ہے اسمین یہ لکھا تھا کہ ایک حکمنامہ آپکے پاس بھی آیا ہے تو ہمارے شہنشاہ نے آپ سے تحقیق کیا ہے کہ یہی ہمین لیلا رہے ہیں جو آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے شیر رنگ جادو نے کہا مین نے بھی اسی واسطے ابھی سہمان جادو کو تمھارے شہنشاہ کے پاس روانہ کیا ہے زرنگار نے جواب دیا کہ راہ مین مجھے اُس سے ملاقات ہوئی تھی اور یہ کیفیت معلوم ہوئی تھی مین نے اُنسے کہا کہ تم میرے ہمراہ چلو مین خود اسی واسطے جاتا ہون مگر اُنھون نے منظور نہ کیا اور میرے یہان آگئے ہین آپکو جو رہے دینا ہو مجھے فرما دیجیے شیر رنگ نے کہا جبتک سہمان جادو واپس نہ آئیگا مین کچھ جواب ندونگا تم یہین ٹھہرے رہو ابھی سب کیفیت معلوم ہو جائے گی زرنگار جادو مجبور ہوکے خاموش ہو رہا شیر رنگ نے اپنے مصاحبین سے کہا کہ ذویان جادو اور مین اُسوقت سے باہم دوستی اور محبت رکھتے ہین جبسے اس طلسم کی بنا ہوئی ہے اور اسیوقت سے یہ رسم بھی درمیان مین ہے کہ ہے ایک بلا کے دوسرا کوئی کام نہین کرتا ہے اسیکے سبب بہت سے فائدے اُٹھائے بڑے بڑے عہدے پائے سلطان کی سرکار سے اعزاز حاصل ہوا مصاحبین نے کہا ہمنے آجتک آپ سے ذویان جادو کو متفق الرائے دیکھا یہ ذکر تھا کہ سہمان جادو واپس آیا شیر رنگ نے کہا اے سہمان ذویان جادو نے کیا پیام کیا سہمان نے کہا اُنھون نے آپکو بلایا ہے کہا ہے کہ آج شب کو یہان آیئے کل امور طے ہو جائینگے شیر رنگ نے کہا یہ بات اچھی ہے مین آج شبکو ضرور جاؤنگا اور اس معاملے کو آج ہی طے کرونگا یقین ہے کہ جب دونون ایک جا ہون تو رائے ایسی قرار پائے جو اسوقت میری مین فتح مند وسے اور جوانون سے زیادہ نام کرا دے یہ کہکے شیر رنگ نے زرنگار سے کہا اے زرنگار جادو اب تمھارا ٹھہرنا یہان بیکار ہے تم جاؤ اپنے شہنشاہ سے کہدینا بعد اسکے سب مصاحبین سے کہا کہ چلنے کا سامان کرو مین آج شام کو وہان جاؤنگا اور جو کیفیت ہوگی وہ طے ہو جائیگی مصاحبین نے اُسیوقت سے چلنے کا سامان کردیا ملازمین نے سواری کا انتظام کیا اور ساحر بھی ہمراہ چلنے پر آمادہ ہوے شیر رنگ نے کہا بہت زیادہ آدمیون کے لیجانے کی ضرورت نہین ہے فقط دو چار ساحر میرے ہمراہ چلے چلین اول تو کوئی ایسی ضرورت نہین ہے کیونکہ ذویان جادو کا مکان مثل میرے مکان خاص کے ہے اور اس کے تمام ملازمین مثل اُسکے سب مجھے جانتے ہین اور میری اطاعت سے منہ نہین موڑتے ہین مصاحبین نے عرض کی کہ کچھ لوگ تو ضرور ہی آپکے ہمراہ رکاب چلین گے شیر رنگ جادو نے کہا تم لوگونکا مضائقہ نہین ہے مین خود تم سبکا چلنا اچھا جانتا ہون کیونکہ آج رائے قرار پانے کا دن ہے کیا عجب ہے کہ کوئی بات تمھین تو کون ایسی نکالو جو ہم دونون کے مفید مطلب ہو مصاحبین نے سب سامان درست کیا جب تھوڑا دن باقی رہا تو شیر رنگ جادو اپنے مصاحبین خاص کو ہمراہ لیکر ذویان جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ یہان ذویان جادو اسکا منتظر تھا اس کو ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ملک شیر رنگ جادو روانہ ہو چکے ہین بلکہ بہت ہی قریب آگئے ہین اگر آپ کو برائے استقبال چلنا ہے تو تشریف تشریف لے چلیے ذویان جادو فوراً ہی اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر واسطے پیشوائی کے آگے بڑھا کچھ دور پر آکے اسنے دیکھا کہ شیر رنگ اور چند مصاحبین آتے ہین ذویان بہت خوش ہو شیر رنگ کے قریب پہونچ کے

کہا آج اگر حکمنامہ شاہی نہ آتا تو یقین ہی کہ تجھسے ملاقات بھی نہوتی شہرنگ نے جواب دیا کہ تمھاری شکایت بیکار ہے
جسوقت چاہتے میرے پاس آتے اگر مجھے فرصت نہوتی تمھیں آنا لازم تھا ذویان باتیں کرتا ہوا شہرنگ کو
اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر سے پیش آیا مسند پر بٹھایا شہرنگ جادو نے کہا اے ذویان جادو میرا ارادہ تھا
کہ خود آؤں یا تمھیں کو اپنے پاس بلاؤں مگر پھر یہ خیال آیا کہ برسوں اپنے مکان سے نکلنے کا اتفاق نہیں ہوتا ہے
آج ایک حیلہ ہاتھ آیا ہی خود ہی چلنا اچھا ہے یہ سوچ کے چلا آیا ذویان جادو نے کہا میں نے خود قصد کیا تھا
کہ تمھارے مکان پہ آؤں لیکن اسقدر فرصت نہ دیکھی جو آکر تجھسے ملتا آج برسوں کے بعد یہ دن نصیب ہوا ہی ابھی
حکمنامہ کی بابت کیا جلدی ہی اگر کچھ شغل مے نوشی ہو تو بہت اچھا ہے شہرنگ جادو نے کہا میری بھی یہی
خوشی ہی مگر پہلے اس حکم کی بابت رائے قرار پا جائے تو بہتر ہے کیونکہ سلطان کی طرف سے لکھا ہی کہ ایک ہفتہ سے
زیادہ دیر ہونے میں ہماری مرضی کے خلاف ہی ذویان جادو نے کہا ابھی ایک ہفتہ کو بہت دن ہیں اسوقت
رائے کا ہونا ممکن نہیں شہرنگ خاموش ہو رہا ذویان نے اپنے ملازمین سے کہا کہ داروغہ سے تھانہ کو
اطلاع کرو کہ شراب محفل میں حاضر کرے اور مطربان خوش آواز بھی حاضر ہوں ملازمین اٹھکے پہلے سے خانے
میں آئے ساقی بچوں کو اطلاع دی کہ تمھاری طلب ہے جلد جاؤ شراب محفل میں مانگی جاتی ہی وہاں سے مطربان
خوش آواز کو اطلاع ہوئی وہ لوگ اپنے اپنے ساز لیکر محفل کی طرف روانہ ہوئے ساقیوں نے آکر شہرنگ
جادو کو سلام کیا اور جام بھر کر محفل میں تقسیم کرنا شروع کیا سب سے پہلے شہرنگ کو جام دیا شہرنگ جادو
نے ذویان سے کہا کہ پہلے تم شراب پیو میں نے مدت سے شراب ترک کر دی ہی اب مطلق عادت نہیں
تھوڑی بہت تمھاری خوشی سے پی لونگا ذویان جادو نے کہا اے شہرنگ آج تمھارا کوئی عذر میں نہ مانونگا تمھیں
شراب ضرور پینا ہوگی شہرنگ جب مجبور ہوا ساقی کے ہاتھ سے جام لیا پی گیا ذویان نے پھر تو اپنے ہاتھ سے
پے درپے چار جام اسکو بھر کے دیئے اور خود بھی پیئے جب دونوں کو نشہ سرور ہوا تو ذویان جادو نے مطربان
خوش آواز کی طرف اشارہ کیا وہ لوگ سلام کرتے آگے بڑھے ساز درست کرنا شروع کیا جب ملا چکے تو
گنگنانے یہ غزل شروع کی

غزل

نہیں ثبات بلندی عز و شان کیلئے
ستم شریک ہوا کون آسمان کیلئے
صبا جو آئے خس و خار گلستان کیلئے
ہمیشہ غم پہ ہی غم جان ناتوان کیلئے
نہ چھوڑ تو کسی عالم میں راستی کو کبھی
تو ہم بھی ہے کسی اپنے مہربان کیلئے
تپش سے عشق کی یہ حال ہی مرا گویا
کہ جان دی ترے رستے عوض نشان کیلئے
نشیمن ہی خانہ بدوشوں کو حاجت سایہ
رہا ہے سینے میں کیا زخم خون فشان کیلئے
اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانہ یاس

مرے یہ دل کیلئے تھے نہ تھے زبان کیلئے
گرے سا تھا اوج سے پستی ہی آسمان کیلئے
فروغ عشق سے ہی روشنی یہاں کیلئے
قفس میں کیونکہ نہ ہو شکوہ آشیان کیلئے
حجر کی چوٹ ہی پہ ہے حج کعبہ اگر
عصا ہے پیر کو اور سیف ہی جوان کیلئے
خلش سے عشق کی ہی خار پیرہن تن زار
بجائے مغز ہے سیماب استخوان کیلئے
الٰہی کان میں کیا اُس صنم نے پھونک دیا
اٹھانا چاہیے کیا خانہ کمان کیلئے
نہ لوح گور پہ عشقوں کی ہو نہ تعویذ
بہشت ہی نہیں آرام جاودان کیلئے

اسو جسے دل میں مرے سوزش نہان کیلئے
ہزار لطف ہیں جو ہر ستم ہیں جان کیلئے
یہی چراغ ہی اس تیرہ خاکدان کیلئے
سدا تپش پہ تپش ہی دل تپان کیلئے
تو بوسہ چاہیے بھی اس سنگ آستان کیلئے
جو پاس مہر و محبت کہیں یہاں نکلے
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کیلئے
مرے مزار پہ کسطرح سے نہ رہیں لوگ
کہ ہاتھ دھر لیتے ہیں کانوں پہ سب اذان کیلئے
نہ دل رہا نہ جگر دونوں جلکے خاک ہوئے
جو ہو تو خشت خم ہی کوئی نشان کیلئے
وہ مول لیتے ہیں جسدم کوئی تنی تلوار

اٹھاتے پہلے بھی پر ہیں امتحان کے لئے
مثال ذرہ ہے جب خاک کر دیں ہم
تو ایک ذرہ ہو خورشید آسمان کے لئے
و بال دوش ہے اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کیلئے ہے نہ دل زبان کے لئے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف

صریح چشم تکلم تری سکے نہ کئے
فغان ہو میرے لئے اور میں فغان کیلئے
چلیں ہیں دیر کو مت میں خانقاہ کے لئے
لگا رکھا ہے ترے جور و ستان کے لئے
رہے ہی ہول کہ ہم نہو مزاج کہیں
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کیلئے

جواب صاف ہو پیا تقت و توان سکے لئے
بلند ہوئے اگر کوئی میرا شعلہ آہ
شکست تو بہ لئے اد فغان فغان سکے لئے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہے ہول دل انکے مزاج دان کیلئے

یہ غزل شہر تنگ جادو نے جو کی اس حد
پسند کی کہ مطرب سے فرمائش کی کہ دوسری غزل شروع کرے مطرب نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

جو دل قمارخانہ میں بت سے لگا چکے
پہلے ہی انکو میری طرف سے پڑھا چکے
زہر آب بھی ہے بادہ تو کر لینگے نوش جان
بس اب ستم نہ کر کہ کیا اپنا پا چکے
جب تک کہ سر ہے ساتھ ہی پہ سر کے ہو جو ہو
قصہ تمام عمر کا اسے پہ حیف چکے
باز آیا دیکھنے سے نہ آتش سو ختہ دل
قاتل وہ تیرے ہاتھ سے خون میں نہا چکے
ستمگار وآج خوب چلو کی کہ سب کو ذوق

وہ کہیں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے
آنا بلا ہے اسکا قیامت سے کم نہیں
ساقی پیالہ منہ سے ہم اپنے لگا چکے
یاد آیا یا ان کے آنیکا وعدہ نہیں
ہم اب تو سر پہ بار محبت اٹھا چکے
اب خاک کے ہیں ڈھیر تو کیا اب خرابہ میں
سو بار آبلہ آنکھیں دکھا چکے
کیا مجھسے قیمت دل و جان پوچھتا ہے تو
چھوڑو کہیں وظیفہ بہت پڑھا چکے

کیا خط میں مدعا لکھوں اپنا کہ ہم بھی
مرتے ہیں انتظار میں اک روز آ چکے
اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی جفا
جب رات کو وہ پاؤں میں مہندی لگا چکے
کیا دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا
پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اڑا چکے
حاجت نہیں ہے تیرے شہیدوں کو غسل کی
دونوں میں اک نگاہ پہ اپنی دکھا چکے

مطرب نے اس غزل کو اس خوش آہنگی
سے گایا کہ تمام اہل محفل کو تصویر بنا یا سب کی زبان پر آہ و واہ کی صدا تھی ہر ایک کہتا تھا واقعی میان کے مطرب اپنے فن میں استاد ہیں جو شعر انھوں نے ادا کیا ایسا ہی تھا کہ سب نے دل کو اپنے قابو میں کر لیا واقعی ان لوگوں کے کامل ہونے میں شک نہیں ہے شب بھر یہ جلسہ رہا صبح کو شہر تنگ جادو نے جلسہ برخاست کیا ذوبان جادو کو مع چند ساحرون کے اپنے ہمراہ خلوت میں لایا کہا اب فرمان سلطان کی نسبت رائے ہو جانا اچھا ہے ذوبان نے کہا اے شہر تنگ تمہیں اب اسقدر خوف سلطان کیوں پیدا ہو گیا جب ایوان جادو کے والد ماجد نے یہاں کی سلطنت کی تو ہم لوگوں کی وہ سدا خاطر کرتے رہے اور جو ہمارے مزاج میں آیا وہ کیا یہ لوگ تو ہمارے چھوٹے ہیں انکے حکم میں اسقدر خوف نہیں چاہیے مگر تمہاری مرضی یوں نہیں ہے تو مجھے کیا عذر ہے اسوقت موجود ہوں رائے ہو جائے تو بہت مناسب ہے یہ کہکے ذوبان جادو نے اپنے ملازم کو آواز دی ایک ساحر حاضر حاضر کہتا ہوا اسکے سامنے آیا ذوبان نے کہا اے افروز جادو وہ کتاب جس میں حالات آیندہ طلسم تحریر ہیں اسکو اٹھا لا افروز جادو گیا اور ایک کتاب لایا ذوبان جادو نے کہا اے شہر تنگ بہت مدت گذری کہ میں اس کتاب کی سیر کر رہا تھا ایک جگہ پر میں نے اسمیں دیکھا کہ ایک شخص آئینہ اندام نامی اس طلسم میں آئیگا تو اس طلسم کی عمر تمام ہو گی اور اسکی وجہ سے آفت عظیم اس طلسم پر آئے گی بہت زمانہ ہوا جب میں نے اس نکتہ کو دیکھا تھا اب اس وقت تمہارے آنے سے اور آئینہ اندام جادو کا نام لینے سے مجھے یہ بات یاد آئی تمہیں بھی دکھاتا ہوں یہ کہکے اسنے کتاب کھولی دیر تک ڈھونڈتا رہا جب بہت ورق الٹے تو ایک جگہ یہ ذکر ملا اس ایوان کی عمر بہت ہے مگر تحریر تھا جب اسکی عمر تمام ہو گی تو اس طلسم میں ایک شخص آئینہ اندام نامی برائے امداد آئیگا

اور سلطان ایوان تاجدار اُسپر رحم کریگا اُسے اپنے طلسم مین جگہ دیگا اور اسی کے سبب سے یہ طلسم تباہ ہوگا
لازم ہے کہ جسکی نگاہ سے یہ نکتہ گذرے وہ قبل آنے آئینہ اندام کے سلطان کو اطلاع دے کہ جب آئینہ اندام
آنے کا ارادہ کرے تو اُسکو مانع ہو اور نہ آنے دے شبرنگ نے اس مضمون کو پڑھا کہا اے ذوبان جادو قیامت کا
غضب ہوگیا اب اس طلسم کا بچنا محال ہے گو آج کل کے ساحر ہمارے تمھارے کہنے کو خیال مین بھی نہ لاینگے مگر ہم
لکھے کو بہت صحیح جانتے ہین کیونکہ یہ اُن لوگون کے ہاتھ کا لکھا ہے جو لوگ بانیان طلسم مشہور ہین اُنکے اقوال
خلاف کیونکر ہوسکتے ہین جو کچھ لکھا ہے بہت صحیح ہے مگر اب اس تحریر کو اس کتاب پر سے محو کرا دو کہ تمنے بڑی غلطی کی ہے یہ
لکھا ہے کہ جو اس تحریر کو دیکھے وہ سلطان وقت کو قبل از آنے آئینہ اندام کے دکھائے کہ سلطان اُسکو نہ آنے دے
اور یہ کتاب مدت سے تمھارے پاس ہے اگر اب تم اس تحریر کو سلطان کے سامنے پیش کروگے تو وہ ضرور یہ شکایت
کرینگے کہ ہمین اسوقت اطلاع دیتے ہو یہ بات سابق مین کیون نہ دکھائی جو ہم آئینہ اندام کے بلانے سے احتیاط
کرتے اب ہم آئینہ اندام کو بلا چکے اگر نکال بھی دینگے تو کوئی فائدہ نہوگا اُسکا قدم یہان آچکا اب جو تاثیر ہونے والی ہے
وہ ہوگی ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہے مین ابھی اس تحریر کو دھوئے ڈالتا ہون مگر اسکی تعلیم کے واسطے
کیا فکر کرنا چاہیئے جانا اچھا ہے یا نہ جانا بہتر ہے شبرنگ جادو نے کہا میرے نزدیک نہ جانا اولیٰ تر ہے کیونکہ عنقریب
اب اس طلسم مین کوئی فساد اسکی ذات سے پیدا ہونے والا ہے اگر ہم لوگ اسکے ہمراہ ہونگے تو مفت مین بدنامی ہوگی
اس لیے اُسکا ساتھ دینا اچھا نہین ہے آیندہ جو تمھاری راے ہو ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا وہ بہت صحیح
ہے مگر ایک بات کا مجھے خیال ہے وہ یہ کہ جب ہم لوگ اُسکے ہمراہ ہونگے تو اُسے ایسی راہ پر نہ آنے دینگے جسکی
وجہ سے کوئی نقصان طلسم مین واقع ہو شبرنگ نے کہا تو خیر چلنے کی راے بھی بہت اچھی ہے سلطان کی خوشی بھی
ہوجائیگی اور اپنا مطلب بھی ہوتا رہیگا ذوبان نے کہا جو تمنے کہا وہ بہت صحیح ہے جسقدر جلد سامان سفر ہوسکے کرو
کیونکہ ایسا نہو کہ جب تک ہم لوگ اُسکے پاس جائین وہ کوئی فساد پیدا کرے شبرنگ جادو نے جواب دیا کہ مین
یہان سے آج اپنے یہان جاتا ہون اور شہر کی حکومت وارث حکومت کے حوالے کرکے خود اسباب سفر درست
کرتا ہون تم اپنے یہان انتظام کرو ذوبان نے کہا مجھے بھی یہی کام کرنا ہے کہ سلطنت وارث سلطنت کو دیکر یہان
سے کوچ کرون شبرنگ نے کہا اب اس مین توقف نہ کرو اور جلد چلیے مجھے اسوقت اجازت دو کہ مین جا کر سامان
درست کرون اور تم یہان سب کام درست کرو ذوبان جادو نے شبرنگ جادو کو رخصت کیا شبرنگ جادو اپنے
ملک مین آیا اسکے ایک دختر نیک اختر سحر مین طاق حسن مین یکتا عقل اُسکی ایسی تھی کہ شہر کی حکومت اُسنے سپرد کی
انشاء اللہ اسکا ذکر آفتاب شجاعت مین آئیگا اور اس سلطنت کے عجائب و غرائب اور اسکا سحر اسی دفتر مین
بحسن بندش بیان کیا جائیگا جب شبرنگ جادو اپنی بیٹی کو اپنے شہر کی حکومت سپرد کرچکا تو اپنے ملازمین سے
کہا کہ اسباب سفر درست کرو مین اب یہان سے جاتا ہون شاید کبھی اس شہر مین آنیکا اتفاق ہو امید تو نہین
ہے سب اس سے فکر رونے لگے بعض نے سبب پوچھا اُسنے کہا حکم سلطان یوہین ہے کہ مین اسیر انسانی
ہون ترک وطن کرون اور شہر بشہر پھر کر ایک صحرا مین جاکر مقیم ہون مین ہر طرح مجبور ہون گو خود بھی جی نہین چاہتا
کہ اپنے وطن کی سلطنت ترک کرون مگر اب بے جانے چارہ نہین سب نے بہت افسوس کیا شبرنگ نے
دو روز مین سب انتظام سفر درست کیا تیسرے روز اپنی بیٹی سے رخصت ہوا کچھ رفیقون کو ہمراہ لیا گو سب
سے ملازمین اسکے ہمراہ جانے پر آمادہ تھے مگر اسنے کسی کو ہمراہ نہ لیا وہان سے کوچ کرکے پھر ذوبان جادو

کے یہاں آیا اور ذوبان جادو سے کہا اب تمھارے سفر کرنے میں کیا دیر ہے میں سب سے رخصت ہو گیا ہوں
اب اپنے شہر کو واپس نہ جاؤنگا ذوبان جادو بھی یہی مہم کو شہر کی حکومت دے چکا تھا اسنے کہا کہ مجھے بھی
اب کچھ اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس وقت آپ فرمائیں میں آپ کے ہمراہ ہوں شیر نگ نے کہا میں تو بہتر
جانتا ہوں کہ آپ آج ہی یہاں سے کوچ کریں اور جانب سرحد ایوان نہ طاق روانہ ہوں کیونکہ پہلے شہنشاہ کیوان
جادو کے یہاں جانا چاہیے اور وہی لوگ ہمیں روانہ بھی کرینگے سامان سے تو اجازت لے آئے ہونگے ذوبان
جادو نے کہا میں تم سے ایک روز کی اور اجازت مانگتا ہوں بعد ایک روز کے ضرور چلونگا تم خاطر جمع رکھو شیر نگ
نے کہا تمھاری خوشی ورنہ میں ایک پل یہاں رہنا پسند نہیں کرتا ہوں ذوبان جادو نے اسی وقت اپنے ملازمین کو
طلب کیا جب سب ملازمین اسکے سامنے آئے تو اسنے کہا کہ ہمنے سامان سفر سب طرح تو درست کر لیا ہے اب صرف اسقدر
بات باقی ہے کہ اس شہر میں ہم ایسے دو چار سحر کر دیں جس کی وجہ سے یہاں بہت بڑی حفاظت رہے اور کوئی اس
شہر کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچا سکے کیونکہ اس طلسم میں وہ شخص رہیگا جو پردہ پوش ہے اور جسکو سوا عیش و عشرت
اور کوئی کام نہیں ہے اسواسطے میں اس ملک کی حفاظت کرتا جاؤں ورنہ ایسا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا کیونکہ شیر نگ
جادو بھی موجود ہیں یہ سب طرح مدد دینگے اور خود بھی دو چار سحر یہاں ایسے تیار کر دینگے جو بہت عمدہ ہونگے
اور جنکی وجہ سے اس طلسم کی حفاظت ہو جائے گی شیر نگ نے کہا اے ذوبان اگر تمھیں یہ ضرورت ہے اور اس کام
کی وجہ سے تم یہاں ٹھہرتے ہو تو میں خود چاہتا ہوں کہ ایک روز اور زیادہ یہاں قیام کریں دو ایک سحر تیار کریں
جنکے سبب سے کوئی اسطرف آنیکا ارادہ نہ کرے اور جو آئے وہ گرفتار ہو جائے ذوبان جادو نے کہا
اگر ایسے سحر تیار کرنے کا ارادہ ہے تو اسی وقت سے شروع کر دو کہ دو ایک روز کے بعد میں یہاں سحر
تیار ہو جائیں شیر نگ جادو نے اسباب سحر منگایا اور ذوبان جادو کو اپنے ہمراہ لیکر سرحد ملک طلسمستان
پر آیا پہلے اسنے ایسا سحر کیا کہ دھواں پیدا ہوا پھر اسنے سحر کرنا شروع کیا دیر تک سحر کرتا رہا اس دھوئیں
کی وجہ سے ان دونوں میں کئی مدے پیدا ہوئے اسنے اور سحر کو زور دیا سب نے جو دیکھا تو ایک قلعہ آہنی
پایا ہر ایک کو کمال تعجب ہوا ذوبان جادو نے کہا اے شیر نگ اب یہ سحر کسی کو نصیب نہیں ہے شیر نگ
جادو نے کہا اے ذوبان جادو یہ سحر کسی کی مجال نہیں جو بگاڑ سکے ذوبان جادو نے کہا میں اس سحر کی
کیفیت سے بخوبی ماہر ہوں کل آپ کو اور سحر دکھاؤنگا گو یہ سحر ایسا ہے کہ اسکے مقابلے میں اب سحر نہیں ہو سکتا
ہے مگر کچھ تھوڑی بہت کیفیت سحر آپ کو کل دکھاؤنگا شیر نگ جادو نے کہا مجھے امید ہے کہ جو سحر تم کروگے
وہ میرے سحر سے بدرجہا اچھا ہوگا لیکن اس ملک میں قلعہ نہ تھا اسکی ضرورت تھی اسی وجہ سے میں نے یہاں
قلعہ بنایا ورنہ کوئی ضرورت قلعہ نہ تھی میں اور کچھ سحر بناتا اور اب دوسری سرحد پر بناؤنگا تم اسکو دیکھنا
ایسے باریک سحر بہت کم دیکھے ہونگے یہ ذکر کرتے ہوئے وہاں سے واپس آئے اپنے ٹھکانوں پر گئے
رات زیادہ گئی تھی سو رہے صبح کو پھر ذوبان جادو نے شیر نگ جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب سرحد دیگر
روانہ ہوا جب سرحد پر جاکے پہونچا اسنے سحر کرنا شروع کیا شیر نگ نے دیکھا پہلے اسکے سحر سے زمین سے
شعلہ ہائے آتش نکلنے لگے جب وہ شعلے دفع ہوئے تو شیر نگ نے دیکھا کہ ایک دریائے عمیق معلوم ہوتا ہے مگر پانی
سے اس دریا کے شعلے نکلتے ہیں اور اسقدر جوش مارتا پانی ہے شور سے کسی کی آواز سنائی نہیں دیتی ہے اس دریا
میں سے نہنگان آتشیں گردنیں نکالتے ہیں انکے منہ سے بھی شعلے نکلتے ہیں ماہیان دریا جو پانی پر ابھرکے آتی ہیں

معلوم ہوتا ہی سوختہ ہاے جہنم ہین اس کیفیت سے اُس دریا مین ماہیان دریا کی آمد و رفت اور دریا کے
زور سے پانی کا شور جو شیر نگ نے دیکھا کہا ای ذوبان جادو آج تک ایسا سحر نہین دیکھا تھا ذوبان
نے کہا ای شیر نگ جادو ابھی اس سحر مین کیا ہی ابھی اور زور دیتا ہون اسمین اور باتین پیدا ہونگین یہ
کہتے کہتے اسنے کچھ دانے ماش کے اُس دریا کی طرف پھینک دیے ماش کے دانے جو دریا مین جا کے گرے
تلاطم شروع ہوا اور ازین سبب آئین اسدرجہ تاریکی ہوئی کہ زمانہ نظرون سے غائب ہو گیا فقط دریا
بسبب روشنی کے معلوم ہوتا تھا و گرنہ اور کچھ نظر نہ آتا تھا اسکے بعد ذوبان نے اور سحر کیا چند ماش کے دانے
پھینک دیے کہ اُس تاریکی مین ایک برج طلائی پیدا ہوا اور اُسکی روشنی اسقدر پھیلی کہ وہ تاریکی
دفع ہوئی ذوبان نے سحر کے زور کو گھٹایا تاریکی پھر حالت اصلی پر آئی برج فقط ظاہر رہا اُس برج مین ایک
شیر سوار پیدا ہوا اور اُسنے دور باش کی آواز ایسی ہیبت ناک بلند کی کہ ہر نعرہ مین یہ معلوم ہوتا تھا
کہ اب طبقۂ زمین پھٹ جائیگا جب یہ سب سحر کر چکا تو ذوبان جادو نے کہا ای شیر نگ جادو گو یہ سحر
میرے نزدیک کوئی چیز نہین ہی مگر مین چاہتا ہون تو اسکی داد مجھے دے شیر نگ جادو نے کہا اے
ذوبان جادو ایسے سحر کسی کے دیکھنے مین نہین آتے ہین اگر سلطان قدیم زندہ ہوتے تو اس سحر
کی داد دیتے مین کیا اسکی داد دے سکتا ہون مگر کل مین تمھارے ہمراہ چلونگا اور تیسری سرحد پر کچھ سحر
سے بناؤنگا ذوبان نے کہا اے شیر نگ جادو میرے نزدیک یہ بات بہتر ہے کہ کل سرحد سوم پر تم
جاؤ اور مین سرحد چہارم پر جا کے سحر تیار کرون جب دو سحر تیار ہو جائین اُسوقت مین تمھارے سحر کو دیکھون
اور تم میرے سحر کو دیکھو شیر نگ نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہے کہ ایک دن مین دونون سرحدون کے سحر
تیار ہو جائینگے جانے مین عرصہ ہوگا یہ باتین کرتے ہوئے شیر نگ جادو اور ذوبان جادو واپس آئے
رات زیادہ آئی تھی دونون اپنی اپنی خوابگاہون مین جا کر محو خواب ہوئے جب ساحر فلک خوابگاہ مشرق سے
بیدار ہو کر فلک چہارم پر آیا شیر نگ جادو کی آنکھ کھلی اسنے حوائج ضروری سے فراغت کر کے اسباب سحر اپنے
ہمراہ لیا اور جانب سرحد سوم روانہ ہوا دوسری سرحد کی طرف ذوبان جادو چلا اسکی کیفیت وقت پر
تحریر ہوگی پہلے حال شیر نگ جادو کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جو سرحد سوم کی جانب روانہ ہوا جب سرحد پر
جا کے پہونچا اسنے سحر کرنا شروع کیا پہلے اسنے سحر سے ایک باغ تیار کیا پھر سب درختون پر سحر
کر کے انکو شمشیر و نیزہ و خنجر بنا دیا انکو سحر سے حرکت دی دور تک اسنے اسی طرح ایک باغ سلاح
بنا دیا جب رات ہوئی تو اپنے ٹھکانے پر واپس آیا یہان ذوبان جادو سے ملاقات ہوئی ذوبان
جادو نے کہا آج اسقدر وقت نہ ملا جو مین تمھارے سحر کی کیفیت دیکھنے کو آتا اور شاید تمھین بھی فرصت
نہوئی ہو مگر کل سب کامون سے پہلے یہی کام کیا جائے گا کہ ہم تمھارا سحر دیکھنے جائینگے اور تم ہمارا سحر
دیکھنے کو جانا شیر نگ جادو نے اس بات کو منظور کیا رات زیادہ آگئی تھی دونون ساحر جا کر سو رہے
صبح جب دونون کی آنکھ کھلی شیر نگ جادو ذوبان کے پاس آیا کہا بھائی صاحب آپ کی کیا راے
ہے ذوبان نے کہا مین تمھارا سحر دیکھنے کو جاتا ہون تم میرا سحر دیکھنے کو جاؤ شیر نگ جانب سرحد
چہارم روانہ ہوا اور ذوبان سرحد سوم کی طرف گیا جب سرحد پر جا کے پہونچا دیکھا ایک گلزار کی
سحر کی ہین تک گیا ہے مگر درختون کی جگہ پر نیزہ و خنجر و شمشیر جن سے لٹکے ہوئے ہین اور سحر کئے ہین ذوبان جادو نے

لاکہ لاکہ سحر کیا چاہا سحر کرکے سب کو روک دے اور باغ کے اندر جاکے سیر کرے مگر کوئی حرکت سے نہ
ہُکا آخر کار مجبور و ناچار ذوبان جادو واپس ہوا اور اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اُسکا وقت پر
کیا جاے گا

اب کیفیت شبرنگ جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو جانب سرحد جہارہ روانہ ہوا جب سرحد پر جاکے پہونچا اسنے دیکھا ایک کوہ عظیم دور تک نظر آتا ہے
اُس کوہ سے ماران آتش زبان اور اژدرہان شعلہ فشان نکلتے ہین آپسمین جنگ کرتے ہین اُنکے منہ سے
جو چنگاریان نکلتی ہین اُسی قدر اور ماران آتش زبان اور اژدہان شعلہ فشان بنتے ہین کہین پر فیلان مست
آپسمین گرم پیکار ہین جس قدر خون اُنکے جسم سے زخم کہاکر بہتا ہے اُسی قدر فیلان مست
اور پیدا ہوتے ہین کہین پر گردن لڑ رہے ہین یہی کیفیت اُنکی بہی ہے شبرنگ جادو کو جو سب نے
دیکھا اپنی لڑائی بہول گئے اُسکی طرف چلے اُسنے سحر سے روکنا چاہا مگر وہ نہ رُکے آخر کو مجبور ہوا اور اُس کوہ
کی پوری سیر نہ کرسکا ناچار واپس آیا جب اپنے ٹہکانے پر پہونچا اُسی وقت ذوبان جادو بہی آیا تھا
اُسنے پہلے سے آدمی مقرر کیے تھے کہ جسوقت شبرنگ جادو آئے اُسکے آنے کی اطلاع دینا لوگون نے
اُسکو اطلاع دی کہ شبرنگ جادو تشریف لائے ہین ذوبان جادو نے کہا میرے پاس بلا لاؤ ملازمین
ذوبان شبرنگ کے پاس آئے کہا آپ کو آقاے نامدار بلاتے ہین شبرنگ جادو
ذوبان جادو کے پاس آیا ذوبان نے شبرنگ کو گلے سے لگالیا کہا بہائی صاحب اب ایسے
سحر پیدا نہین ہونگے یہ باتین تمہین پر ختم ہین واقعی عجب سحر پیدا کیا شبرنگ نے جواب دیا تمہارے
سحر سے کہین کم ہے جو جو باتین تمنے یہان بنائی ہین اُنکی تعریف مین زبان قاصر ہے اب کیا مجال کسی کی جو
اس ملک مین آسکے ذوبان جادو نے کہا اے شبرنگ جادو مین نے اپنے یہان تو جو جو سحر
بنائے ہین وہ بہت ہی کم قوت ہین مگر اب مین تمہارے یہان چلنے کا ارادہ رکہتا ہون کہ تمہارے
یہان بہی ایسے ایسے سحر بنادون وہان بہی ایسا ہی امر ہے کہ ایک پردہ نشین حکومت کرتی ہے اگر کسیوقت
مین کوئی شخص برفساد ہوا تو وہ کیا کرے گی اس سے بہتر یہ ہے کہ اس شہر کو بہی اسیطرح مسحور کردین
جیسے اس شہر کو بنایا ہے شبرنگ جادو نے کہا اسکی کیا ضرورت ہے جو شخص حکمران ہے وہ خود تمسے اور
مجسے سحر مین زیادہ دخل رکہتی ہے کسی کی مجال نہین جو اُس سے سحر مین بازی لے جاے اسوقت وہ
چاہیگی خود ایسے ایسے سحر پیدا کرے گی اب شہنشاہ کیوان کے یہان چلنے کا انتظام کرو کہ وہان کا
جانا ضرور ہے اور ایک ہفتہ گذر جانے مین اب بہت کم دن باقی ہین اگر زیادہ عرصہ ہوگا تو لوگ یہ
کہ شہنشاہ کے خلاف ہوا اور وہ شکایت کرین ذوبان نے کہا ای شبرنگ نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین
اور کون کون سی مصیبت اُٹہانا پڑے اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک انجمن وداع مقرر کرین اور سب امایان
شہر اُس انجمن مین جمع ہون اور ایک روز کامل وہ جلسہ رہے شب بہی یون ہی عیش و عشرت مین بسر کرین
اُسکی صبح کو یہان سے روانہ ہون اور شہنشاہ کی طرف چلین شبرنگ نے کہا اے ذوبان بہت
عرصہ ہوگا ذوبان نے کہا جو کچھ ہو مین ایک انجمن وداع ضرور مقرر کرونگا اور سب سے ضرور وداع ہونگا

شبرنگ خاموش ہو رہا ذو بان نے اُسوقت سے جلسہ کا انتظام کرنا شروع کیا دوسرے روز سب لوگون کو اطلاع ہوئی سب اہالیان شہر آکر جمع ہوئے ذو بان جادو ایک بارہ دری مین گیا وہان جاکر اُسنے ایک جلسہ خاص مقرر کیا جو لوگ اعلے درجے کے تھے وہان جمع ہوئے شبرنگ جادو بھی مسند پر بیٹھا دور شراب چلنے لگا مطرب خوش لحن محفل مین آیا ساز درست کرکے یہ غزل شروع کی غزل

تو آنکھ مین نہ سرمہ دنبالہ دار دے
کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
کیا خاک تجھپہ جان کوئی جان نثار دے
تو سرمہ چشم ماہ مین میرا غبار دے
کرتا ہے یون تقاضائے دل امیدوار وصل
ہنسکر گذار یا مجھے روکر گذار دے
ہے فیض گر یہ چشمۂ آب بقا تو کیا
کیون کوڑیون کے بدلے دُرِ شاہوار دے
اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے

مفتون چشم کو یہ ہیں اک وار وار دے
دشنام ہوکے وہ ترش ابرو ہزار دے
مٹی نہ جب تلک ترے دلکا غبار دے
ایسا نہو کہ آتے ہی آتے جواب خط
جیسے اذان بلند کوئی روزہ دار دے
ہے دام داغ دل سے بہت فوق رنگ
مانگو تو ایک قطرہ نہ آئینہ وار دے
چشمے سے سیکھے شیوہ مردانگی کوئی
کیا جانے کیا کرے جو تجھے اختیار دے

چھلا مین تو بنیلے کا گلی ای نگار دے
یہ وہ نشہ ہے جسے کہ رنگینی اتار دے
جولان سمند ناز کو ای شہسوار دے
قاصد جواب زندگی مستعار دے
اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
وعدے پہ روز حشر پر کون ادھار دے
عاشق نہ بنے انجم گردون سے ای
جب کعبہ خون کو آنے تجھے یار دے
مطرب نے اس غزل کو اس طرح سے گایا کہ سب کا دل بھر آیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شبرنگ نے جلسہ کو برخاست کیا سب لوگ ذو بان جادو سے رخصت ہوئے ذو بان جادو نے چند رفیق ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا اور طرف مرحلہ کیوان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کیوان جادو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے سفال جادو سے کہا کہ تم تسلیم آئینہ اندام کا بندوبست کرو اور ایک ہفتہ کی مہلت دی سفال جادو نے منظور جادو سے کہا منظور جادو نے یہ سب انتظام کیا کہ نامے روانہ کیے جب ایک ہفتہ گذرا تو کیوان جادو نے سفال جادو کو بلایا کہا اے سفال جادو تجنے کیا بندوبست کیا آئینہ اندام جانب صحرائے ہولناک روانہ ہوا یا ابھی یہین ہے سفال جادو نے کہا ابھی یہین ہے اگر روانہ ہوتا تو حضور سے ضرور عرض کیجاتی کیوان جادو نے کہا اے سفال تجنے بڑی غفلت کی اب مین تجھین دو روز کی اور مہلت دیتا ہون اگر دو روز کے بعد تجنے آئینہ اندام کو روانہ نکیا تو مین بہت آزردہ ہونگا اور بھائی صاحب کا عتاب تم پر نازل ہوگا سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ میری کیا ہے آپنے جن جن لوگون کے نام مجھے فرمائے مین نے اُن لوگون کے نام حکنامے روانہ کیے وہان سے کوئی جواب نہین آیا اب اگر حکم ہو تو مین دوبارہ اُن لوگون کے نام خط روانہ کرون کیوان جادو نے کہا مین اِن عذرات کو نہین مانتا جسطرح بن پڑے دو روز مین اس کام کو انجام دو ورنہ مین تمہاری شکایت بھائی صاحب سے کرونگا اور تم اُنکے مزاج کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو وہ اگر اس بات کو سنینگے تو ضرور تمہین سزائے شدید دینگے سفال جادو نے عرض کی ای شہنشاہ آپ مالک ہین مین آپ سے عرض نہین کرسکتا جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے کیوان خاموش ہو رہا سفال جادو وہان سے اُٹھ کے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلایا کہا ای منظور جادو اِسوقت

بڑا غضب ہوا شہنشاہ کے عتاب میں ہم تم اسیر ہوئے آئینہ اندام کے بارے مین جو کچھ حکم ہوا تھا ابھی تک
اُسکا کچھ انتظام نہین ہوا اسوقت مجھے شہنشاہ نے بلایا تھا فرماتے تھے کہ اگر دو روز کے بعد یہ سب انتظام
نہ ہو جائیگا تو سب کو سزاے شدید دی جائیگی تا آئندہ ایسی خطا کرنے کی جرأت نہ پڑے منظور جادو نے
کہا اے وزیر اعظم میری اور آپ کی اسمین کیا خطا ہے آپ نے جو کچھ مجھے حکم فرمایا مین نے تعمیل ارشاد مین کوئی غفلت
نہین کیا اسمین میری کمی اور آپ کی کیا خطا ہے کہ حکم ناموں کا جواب نہ آئے شہنشاہ مالک ہین جو چاہین فرمائین
مین اسوقت پھر سب کے پاس نامے روانہ کرتا ہون دیکھون اب بھی وہ لوگ جواب دیتے ہین کہ نہین سفال
جادو نے کہا اے منظور جادو تم اسیوقت اس مضمون کے نامے روانہ کرو کہ شہنشاہ کیوان تاجدار جادو فرماتے ہین کہ اگر
دو روز کے اندر آئینہ اندام جادو جانب صحراے ہولناک روانہ نہوا تو جن جن لوگون نے اسمین جرم کیا ہے وہ سب سزا پائینگے
اگر آپ لوگون کو تکلیف سزا اٹھانا ہو تو تشریف نہ لائے اور تکلیف سزا آپ ہی لوگون کے واسطے نہین ہوگی بلکہ ہم سب بھی
خاص سزاوار و مقصود ہونگے اور ہمارے واسطے بھی تکلیف سزا ضرور ہوگی جہانتک ہو سکے یہان آنے مین جلدی کیجیے کہ
شہنشاہ کے حکم کے خلاف نہو اور ہم آپ بھی خطاوار نہ تصور کیے جائین آیندہ آپکو اختیار ہے ہم زیادہ عرض نہین کر سکتے منظور
جادو اُسیوقت لعل سفال جادو سے رخصت ہو کر آیا اپنے ٹھکانے پر آکے اُسنے نامے تحریر کرنا شروع کیے پہلے
اُسنے خوش فہم جادو کے نام نامہ تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے خوش فہم جادو آپ کو نامہ شہنشاہ
کیوان تاجدار جادو کے حکم سے تحریر کیا گیا تھا اور تاکید لکھی گئی تھی کہ جسطرح بن پڑے آپ آئینہ اندام جادو
کے ساتھ جانے کے واسطے چند آدمی ایسے تجویز کیجیے جو صحراے ہولناک مین جا کر ہمیشہ کے واسطے سکونت
اختیار کرین اور ایک مکان صحراے ہولناک مین جگہ تجویز کر کے تعمیر کرائین کہ آئینہ اندام جادو اُس مکان مین
جا کر سکونت اختیار کرے آپ نے اُس نامے کا جواب نہ دیا انجام یہ ہوا کہ آج شہنشاہ کا عتاب مجھ پر نازل ہوا
اور فرمایا کہ اگر دو روز کے اندر یہ کل انتظام نہوگا تو ہر ایک کو سزاے شدید دی جائیگی اگر آپ کو یہی منظور ہے کہ ہم
سب لوگ سزاے شدید کی تکلیف اٹھائین تو آپ تعمیل ارشاد شہنشاہ مین تاخیر کرین ورنہ دو روز کی مہلت شہنشاہ
کی سرکار سے اور عطا ہوئی ہے اس دو روز مین جسطرح ہو سکے کام کو انجام دین ورنہ غضب ہو جائیگا سب
لوگ سزا پائینگے جب اس نامے کو منظور جادو تحریر کر چکا تو اُسنے ایک نامہ شر رنگ جادو کے نام تحریر
کیا اُس کا مضمون بھی یہی تھا اسکو ختم کر کے ایک نامہ ذو زبان جادو کے نام لکھا اُسکا مضمون بھی ویسا ہی
تھا جب سب نامون کی تحریر سے فراغت پائی تو اُسنے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا وہ سب نامے دیکے
کہا یہ نامے نامہ بران سحر کی معرفت روانہ کرو کہ اسی وقت سب کو پہونچین آج شہنشاہ کا عتاب ہم لوگون پر
نازل ہوا ہے جس امر کے واسطے سابق مین نامے روانہ کیے تھے ہنوز وہ کام انجام نہین ہوا تھا اُسی کے واسطے
یہ اور نامے تحریر کیے ہین اب اگر دو روز کے اندر یہ کام انجام نہ پایا تو از کہ تا مہ سب خطاوار سرکار متصور ہونگے
اور سب کو سزاے شدید ملے گی کسی کی سعی و سفارش نہ چلے گی اب اگر سزا کی تکلیف اٹھانا ہے تو اس کام مین
تاخیر کرو ورنہ اسیوقت ان نامونکو روانہ کرو اور جواب بھی اُسکے اسیوقت سب کو دینا معلوم ہو جائے کہ ان
لوگون نے آخر کچھ انتظام کیا یا نہین سیماب جادو نے کہا اے نائب صاحب میری اور آپ کی اسمین کیا خطا
ہے آپ نے مجھے نامے دیے مین نے اُسی وقت روانہ کر دیے وہی لوگ اگر جواب نہ لکھین تو کیا کیا جائے
عتاب سلطانی تو ان لوگون پر نازل ہونا چاہیے جنھون نے تعمیل ارشاد مین کمی کی ہم لوگ تو بالکل بے خطا ہین

منظور جادو نے کہا ای سیماب شہنشاہ ہمارے اور تمہارے اور تمام طلسم کے مالک ہین جسکو چاہین سزا دین
اور جسے چاہین خلعت وانعام سے سرفراز کرین سیماب جادو نے کہا زبردستی کسی کو شہنشاہ اور سلطان
سزا نہین دے سکتے ہین ہم ضرور عرض کرینگے کہ پہلے ہم لوگون کی خطا ثابت کی جائے اگر واقعی
ہم خطاوار ہین تو آپ ہمکو سزا دین ورنہ جو لوگ خطاوار ہین وہ سزا پائین منظور نے کہا ایسے عذرات
شہنشاہ کے سامنے نہین چل سکتے ہین وہ ایک بات قبول نکرینگے اگر دو روز سے زیادہ عرصہ ہوگا وہ
سلطان ایوان کو اس امر کی اطلاع دینگے وہ ایک کی بات خیال مین نلائینگے اور ہم لوگون کو جلا کر سزا
دے دینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ اس کام کے انجام دینے مین جہانتک ممکن ہو جلدی کی جائے سیماب
جادو اسی وقت رخصت ہوا اپنی جگہ پر آیا کاغذ وار جو سے بنے ہوئے اسکے پاس موجود تھے انکو نامے
دیکر اُسنے سب طرف روانہ کیا کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ یہ لوگ جو اپنے ٹھکانے سے روانہ ہوئے طے مراحل کرکے ایک روز کے بعد محلہ کیوان تاجدار
پر پہنچے اُسی وقت اپنی عرضیان ہرکارون کی معرفت روانہ کین ہرکارے عرضیان لیکر کیوان تاجدار
کی ڈیوڑھی پر آئے دربانون سے کہا ہم لوگ شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو
کی عرضیان لائے ہین حضور شہنشاہ مین عرضیان ارسال کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون
کو بلایا چوبدار آئے عرضیان لیکر اندر گئے سیماب جادو کو جاکر دین سیماب جادو عرضیان
لیکر منظور جادو کے پاس آیا منظور جادو کو عرضیان دین منظور جادو نے جو عرضیون پر شبرنگ
جادو اور ذوبیان جادو کا نام دیکھا بہت خوش ہوا کہا ای سیماب بہت اچھی بات ہوئی اگر اسوقت
یہ لوگ نہ آتے تو مین مضطرب الحال رہتا تمنے اسوقت جو بازو دیکر حلقنا سے روانہ کیے تھے
نہین معلوم اُنکے جواب کب آتے اُسوقت تک شہنشاہ نہین معلوم کیا حکم فرماتے اور ہم
لوگون کے بارے مین کیا سزا تجویز ہوتی مگر ان لوگون کا آجانا بہت اچھا ہوا یہ کہکے منظور جادو
انکا عرضیان لیکر سفال جادو کے پاس آیا کہا وزیر اعظم آپ کو مین مژدہ دیتا ہون کہ شبرنگ جادو
اور ذوبیان جادو آگئے اور انھون نے اپنی عرضیان روانہ کی ہین آپ اسی وقت ان عرضیون
کو حضور شہنشاہ مین لیجائیے اور اُنکے جواب لیکر ابھی تشریف لائیے اب صرف خوش فہم جادو
کے یہان سے جواب آنا باقی ہے یقین ہے وہ بھی سب انتظام سے فراغت حاصل
کرچکا ہو سفال جادو یہ کیفیت سنکر اور عرضیان دیکھکر بہت خوش ہوا اُسی وقت خوشی خوشی عرضیان
لیکر کیوان جادو کے پاس گیا کہا ای شہنشاہ آپ بھی اس امر مین غصہ فرماتے تھے خادمون کو سزائے
شدید دینے والے تھے لیجیے جواب آگیا شبرنگ جادو اور ذوبیان جادو خود آئے ہین
عرضیان اُنکی ملاحظہ فرمائیے کیوان جادو خوش ہوگیا کہا اے سفال جادو تم جانتے ہو لیکن بھائی
صاحب سے کسقدر ڈرتا ہون اگر اسوقت یہ کام انجام نہ پاتا تو مین اُنسے جھوٹا ہوتا اسوقت مین نے یہ خیال
کرلیا تھا کہ دو روز تک بھائی صاحب کے پاس نہ جاؤنگا انھین صورت نہ دکھاؤنگا جب یہ کام

انجام پائیگا اور آئینہ اندام روانہ ہو جائیگا اُسوقت جاؤنگا اُنسے سب حال بیان کرونگا تم لوگون سے
بھی خوش ہونگے میرا بھی نام ہوگا سفال جادو نے کہا اب ان عرضیون پر دستخط فرمایئے کیوان
جادو نے عرضیان پڑھین مضمون اُنکا یہ تھا کہ ہم حسب الطلب شہنشاہ یہان آئے ہین جو حکم ہو وہ کرین
کیوان نے عرضیون پر دستخط کیے کہ آپ لوگون نے بڑی نوازش کی اب اسقدر تکلیف آپکو اور دیجاتی
ہے کہ آپ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف صحراے ہولناک کے جایئے وہان آپ لوگون کے واسطے
مکان تیار ہے اُسکو ایک سال مین ایسا سحر تعلیم فرمایئے کہ یہ اس طلسم کے کام کا ہو جائے یہ دستخط کرکے عرضیان
سفال جادو کے حوالے کین کہا اے سفال جادو اسی وقت ان سب لوگون کو روانہ کر دو عرصہ ہو مین کل بھی
صاحب کے پاس جاؤنگا وہ ضرور اسکی کیفیت مجھسے دریافت کرینگے مین کہونگا کہ وہ کل طرف صحراے ہولناک کے
روانہ ہو گیا سفال جادو نے کہا ای شہنشاہ ابھی خوش فہم جادو نے خط کا جواب نہین بھیجا ہے اور نہ ابھی وہ لوگ
آسکے ہین جو وہان سب کے ہمراہ براے خدمت صحراے ہولناک مین جاینگے اسوقت اُنکے نام دوسرا حکمنامہ روانہ کیجیے
دیکھیں کیا جواب آتا ہے کیوان جادو نے کہا وہان سے جو کچھ جواب آئے مگر ان لوگون کو اسیوقت روانہ کر دو اگر آدمی
وہان سے آئین گے اُنکو پھر روانہ کر دینا سفال جادو نے کہا ہان یہ ہو سکتا ہے کہ جب وہان سے آدمی آئین تو انھین پھر روانہ کر دونگا
اسوقت دو چار آدمی جو آئینہ اندام کی خدمت کو موجود ہین وہ اُسکے ہمراہ چلے جائین کیوان جادو نے کہا اب آئینہ اندام
کو یہان نہ روکنا سفال جادو اُسیوقت رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آکے منظور جادو کو بلایا کہا ای منظور جادو
حکم شہنشاہ ہے کہ اسیوقت آئینہ اندام کو روانہ کر دو لہذا تم ایک نامہ آئینہ اندام کے نام تحریر کرو کہ تمھین
اسیوقت اپنا سامان سفر درست کرنا چاہیے اور شبرنگ جادو اور ذوبان جادو کے ساتھ روانہ ہونا چاہیے
اور شبرنگ کے نام نامہ تحریر کرو کہ آپ کے بارے مین شہنشاہ کا یہ ارشاد ہے کہ آپ اسی وقت جانب
صحراے ہولناک آئینہ اندام کو لیکر روانہ ہون منظور جادو نے اپنے ٹھکانے پر آکے اُسیوقت دو نامے تحریر
کیے ایک نامہ آئینہ اندام پاس روانہ کیا اور دوسرا نامہ شبرنگ اور ذوبان کے پاس بھیجا نامہ دار دونون جگہ
نامے لیکر اُسیوقت پہونچے آئینہ اندام نے شاطر جادو سے کہا ایسا نامہ میرے پاس آیا ہے اب آپ کی کیا رائے
ہے شاطر جادو نے کہا آپکو اسمین کیا عذر ہے بے عذر آپ تشریف لے جائین اور یہان نہ ٹھہرین آئینہ اندام
کے واسطے جو لوگ خدمتگذار مقرر ہوئے تھے انھون نے جانے مین انکار کیا شاطر جادو نے کہا اس
حکمنامے مین لکھا ہے کہ تم لوگ تھوڑی دور کے واسطے ساتھ کیے جاتے ہو جب خوش فہم جادو اپنے یہان سے
کچھ لوگون کو روانہ کرینگے اُسوقت تم لوگون کو واپس آنا ہوگا اسوقت جانے مین عذر نہ کرو ورنہ شہنشاہ کے خلاف
ہوگا یہ لوگ مجبور ہوئے آئینہ اندام نے اسیوقت سامان سفر درست کیا سب لوگ آمادہ ہوے کہ چوبدار نے آکے
خبر دی کہ ای آئینہ اندام جادو شبرنگ جادو اور ذوبان جادو آپ کے پاس آتے ہین آپکو لازم ہے کہ اُنکی
پیشوائی کو جایئے اور بڑے اعزاز و اکرام سے لایئے کہ یہ لوگ بزرگان طلسم سے ہین بادشاہان طلسم اُنکا لحاظ
کرتے ہین آئینہ اندام اسی وقت اُٹھا اپنے مکان سے باہر آیا دیکھا دو ساحران ضعیف تاج شہریاری سر پر رکھے
ہوئے آتے ہین عقب مین اُنکے اور دو تین ساحران ضعیف ہین آئینہ اندام نے جھک کے دونون کو سلام کیا اُن
ساحرون نے جواب سلام دیا آئینہ اندام اُنکو اپنے ہمراہ بارہ دری کے اندر لایا مسند پر بٹھایا آپ لب مسند
دو زانو مودب بیٹھا اُن ساحرون نے کہا اے آئینہ اندام اب تیرے چلنے مین کیا عذر ہے آئینہ اندام نے ہاتھ

باندھکر جواب دیا کہ آپ جسوقت فرمائین مین چلنے پر آمادہ ہون اُنھون نے کہا اب دیر نکرو ہم لوگ اسی ارادے
سے آئے ہین آئینہ اندام جادو اُٹھا شاطر جادو وغیرہ سے رخصت ہوا اور شیرنگ جادو اور دوبان
جادو کے ہمراہ ہوا یہ لوگ اسکو لیکر جانب صحراے ہولناک روانہ ہوے کہ حال ان سب کا
آفتاب شجاعت مین بیان کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب آئینہ اندام جادو وہان سے روانہ ہوا اور اشراق نے بدیع الملک نامدار سے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی بدیع الملک نے اسکو مہلت دی اُس روز شب کو تو بدیع الملک نامدار اپنے لشکر مین
رہے شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نامدار نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ کفار نے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی ہے اتنے دنون یہان بیکاری ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو اس صحرا کی سیر کو جاؤن قریب
قریب شکار کھیلون صاحبقران نے یہ خیال فرمایا کہ بدیع الملک جو اتنے دنون یہان بیٹھینگے انکی طبیعت
گھبرائیگی اس سے بہتر یہی ہے کہ انکو جانے دون نہ روکون یہ سوچ کے صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری
طبیعت گھبراتی ہے تو براے شکار جاؤ مگر یہ خیال رہے کہ کفار نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے ایک دن
بھی گذر چکا ہے دور نہ جانا قریب قریب شکار کھیلنا بلکہ خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ بدیع الملک نے
عرض کی مجھے خود خیال ہے مگر یہان طبیعت گھبرائی تھی اس سبب سے جاتا ہون ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی
اگر مزاج مبارک مین آئے آپ بھی تشریف لے چلین صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک
ابھی تمھارے ہمراہ مین شکار کو گیا بھی تھا اور یہان تمھاری عدم موجودگی مین میرا جانا اچھا نہین ہے شاید
کوئی بات پیدا ہو بدیع الملک نے بھی صاحبقران سے زیادہ اصرار کرنا مناسب وقت نہ جانا
رخصت لیکر چند سردارون کو ہمراہ لیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤ
خواجہ بڑی مشکل سے بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے اور چند ساحر بھی مع مریخ آفتاب علم ساتھ
بدیع الملک کے براے شکار چلے شاہزادہ اُس روز تو قریب قریب جنگلون مین شکار کھیلتا رہا مگر دوسرے
روز ایک آہو کے تعاقب مین گھوڑا چھوڑا لا مع تمام ہمراہیون کے اُس صحرا سے دور نکل گیا خواجہ نے
وہان کچھ سوچ کے کہا اے بدیع الملک لشکر سے بہت دور آگئے ہو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ
یہان نہ ٹھہرو واپس چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ یہان آج کی شب قیام کرتے ہین سب لوگ
دن بھر پریشان رہے ہین اگر اسوقت بھی راحت نہ ملے گی تو سب کو سخت تکلیف ہوگی اس سبب سے
مین فقط آج کی شب یہان قیام کرتا ہون کل روانہ ہوجاؤنگا خواجہ نے کہا تمھین اختیار ہے کل نہ
عذر پیش کرنا کہ آج دن بھر یہان شکار کھیل لین شب کو چلین گے بدیع الملک نے کہا ایسا نہوگا خاطر جمع
رکھو خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہوجائین اُسی وقت
بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین
گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے شاہزادے نے خاصہ طلب کیا خادمون
نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش فرمانے کے بعد صحبت برخاست کی اپنی خوابگاہ

میں تشریف لائے اور سب لوگ بھی رخصت ہوئے اپنی اپنی بارگاہوں میں جاکر سو رہے شب تو اس
حالت میں بسر کی جب صبح ہوئی خواجہ بدیع الملک کے خیمے میں آئے دیکھا بدیع الملک مشغول نماز ہیں خواجہ
چپکے کھڑے رہے جب بدیع الملک نے فریضۂ صبح سے فراغت پائی خواجہ نے کہا اب چلنے کا سامان
کرو اور لشکر کی طرف روانہ ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ ابھی چلنا بیکار ہے ہنوز اس صحرا کی سیر ہی نہیں
کی خواجہ نے کہا میں اسی لیے پہلے ہی یہ بات تم سے کہی تھی کل یہ عذر پیش کروگے کہ آج دن بھر اس صحرا کی سیر کریں
یہ بات اچھی نہیں ہے بدیع الملک نے خواجہ کی بہت کچھ منت و سماجت کی خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک
نے اسیوقت خادموں کو بلایا مرکب طلب فرمایا خادم بارگاہ سے باہر آئے مرکب سج کر در بارگاہ پر لائے
اور سرداروں نے جو یہ کیفیت دیکھی سب چلنے پر تیار ہوئے بدیع الملک بارگاہ سے برآمد ہوئے
گھوڑے پر سوار ہو کر برائے شکار صحرا کی جانب چلے سب لوگ بھی شاہزادے کے ہمراہ روانہ ہوئے
تھوڑی دور کے بعد قندآب جادو نے عرض کی اے شہریار یہاں سے قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا
تو لوگ اُس باغ کو بالائے آسمان بتاتے تھے اور وہ کسی کو نظر نہیں آتا تھا ایک دھواں ہر وقت گھیرے رہتا تھا
اکثر وہاں کے حالات لوگوں سے دریافت کیے مگر کسی نے کچھ نہ بیان کیا ہر ایک نے یہی کہکے ٹال دیا کہ وہ
باغ آسمان پر ہے بھلا وہاں کے حالات کوئی کیونکر بتا سکتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے قندآب جادو
اب وہاں یقین ہے کہ اُس باغ کا نشان بھی نہو مگر اُس ٹھکانے کو دیکھ آنا اچھا قندآب جادو نے عرض
کی اے شہریار اگر میں آپ کے ہمراہ چلونگا تو خواجہ کے خلاف ہوگا اور وہ صاحبقران زمان سے شکایت
کرینگے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ یہاں سے واپس چلنے میں کسقدر تعجیل کر رہے ہیں بدیع الملک نے
فرمایا اے قندآب جادو میں خود چلتا ہوں تمھاری کیا خطا ہے خواجہ اگر شکایت کرینگے میں صفائی کردونگا
اور خواجہ بھی ہمراہ چلینگے بدیع الملک نے جو اسطرح تشفی دی قندآب جادو آمادہ ہوا بدیع الملک
نے خواجہ کو اپنے پاس بلایا کہا اے خواجہ یہاں سے بہت قریب ایک باغ ہے جب یہ طلسم آباد تھا تو لوگ
اُس باغ کی نسبت یہ کہتے تھے کہ یہ باغ آسمان پر ہے کبھی وہ نظر نہ آتا تھا ہمیشہ دھواں معلوم ہوتا تھا اب طلسم
اجڑ گیا ہے یقین ہے وہ باغ اچھی طرح سے ظاہر ہو گو اور عجائب و غرائب تو اُسمیں باقی نہ ہونگا مگر اس باغ کو بھی
دیکھ لیجئے اُسکے بعد واپس چلینگے خواجہ نے کہا وہاں جانا بیکار ہے خالی باغ ہوگا وہ بھی اس لائق نہو گا کہ
کوئی اسکی سیر کرے جب سے طلسم برباد ہوا ہے اُس روز سے اُسکی خدمت بھی کسی نے نہ کی ہوگی پژمردہ ہوگا
وہاں جانے سے کیا فائدہ بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو میں عزم کر چکا جاکر ضرور دیکھونگا خواجہ نے کہا
تمکو اختیار ہے مجھے یہی خیال ہے کہ ایسا نہو وقت پر لشکر میں نہ پہنچ سکو اور یہی بڑی بات ہے ابکی
بار مقابلہ اخیری ہے یہ طلسم تم بفضل ایزدی فتح کر چکے ہو ایک ہی مقابلہ باقی ہے اگر اس مقابلے میں زمرد
بختگان و تورج قتل ہوگئے تو آگے جانے کی کیا ضرورت ہوگی یہیں سے واپس چلینگے بدیع الملک
نے فرمایا خواجہ ابھی بہت دن باقی ہیں میں اسی وقت باغ کی سیر کر آؤنگا تم بھی چلو ایک عجائب چیز ہے اسکو
دیکھ آؤ خواجہ نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو میں موجود ہوں یہ کہکے خواجہ آگے بڑھے بدیع الملک نے
قندآب جادو سے کہا اب تم رہبری کرو ہم لوگوں کو اُس باغ کی راہ نہیں معلوم ہے قندآب جادو آگے آگے
چلا بدیع الملک نے دیکھا کہ طائران رنگین بال چاروں طرف سے اُڑ کے آگے ہیں آپسمیں بزبان فصیح گفتگو

کرتے ہیں اشعار عاشقانہ پڑھتے ہیں اور عجب عجب حرکات اُن سے ظہور پذیر ہوتے ہیں بدیع الملک نے قنداب
سے کہا اے قنداب جادو یہ طائر بھی عجب طرح کے ہیں آپس میں مثل انسان گفتگو کرتے ہیں اشعار عاشقانہ پڑھتے
ہیں سب سحر کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار طلسم کے برباد ہو جانے
سے ان طائروں کی صورت آج بنتے دیکھی ورنہ اس باغ کا کوئی راز آج تک کسی پر منکشف نہیں ہوا اور آگے
دیکھنا ہے کہ کیا کیا عجائبات نظر آتا ہے بدیع الملک تو قنداب جادو سے یہ باتیں کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکر کہا
اے بدیع الملک اگر تمہیں سیر اکا منظور ہے تو اس باغ میں نہ جاؤ یہاں سب سحر کا کارخانہ ہے نہیں معلوم کیا ہو
اور کس کس سے مقابلہ پڑے تو عجب ہو اس سبب سے میرے نزدیک یہانتک سیر کر لی اب واپس چلنا
اچھا ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر وہان کسی سے مقابلہ بھی پڑ جائیگا تو خدا مالک ہے اور کارخانہ سحر سے
خوف نکرو لوح طلسم پاس ہو بووے اگر کوئی بات سحر کی پیش آئے گی تو کیا ہوگا لوح اسکا نشان بتائے گی خواجہ نے
کہا اے بدیع الملک میرے کہنے کو تم خیال میں نہیں لاتے ہو خدا اسکا انجام بخیر کرے میں امیر سے تعجب کرتا ہون کہ
انھون نے ایسے وقت میں تمہیں اجازت دیدی اگر مجھسے راے لیتے تو میں ضرور کہتا کہ ہرگز نہ جانے دیجئے سمجھا کر روک
لیجئے اگر انکے جانے کے بعد یہان اور کوئی آفت آئے اس سبب سے صاحب لوح کا رہنا اچھا ہے طلسم کی
کیفیت آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیا حال ہے ہر ایک کو اپنی جان بچانے کی پڑی ہے اور سب اس طلسم سے بھاگے
جاتے ہیں بعض ایوان شطاق کی طرف جاتے ہیں بعض اور اور اطراف کو چلے جاتے ہیں ایسے وقت میں اچھا نہیں
ہے کہ صاحب لوح لشکر سے دور رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ میں لشکر سے کبھی دور رہا ہون اگر اسوقت
میری لشکر میں ضرورت ہو تو ابھی پہونچ سکتا ہون خواجہ نے جب دیکھا کہ بدیع الملک کسی طرح منظور نہیں کرتے
مجبور ہو کے خاموش ہو رہے بدیع الملک تو جوان آگے بڑھتے دیکھا بہت سے طائران سرخ رنگ ایک شجر پر
بیٹھے ہوئے آپس میں ذکر کر رہے ہیں کہ طلسم کشا آتا ہے اب اگر آفت میں پھنسے گا تو عمر بھر یہان سے رہا نہوگا کیونکہ صاحب
لوح ہونے سے نادان ہو گیا ہے تو لوح کی تاثیر یہان الٹی ہو جاتی ہے بدیع الملک نے بھی یہ طائروں کی تقریر سنی
قنداب نے عرض کی اے شہریار یہ طائر جو کچھ کہ رہے ہیں شاید صحیح ہو اور لوح طلسم کی یہان الٹی تاثیر کرے
تو غضب ہو بدیع الملک نے کہا ایسی بات زبان سے نہ نکالنا ورنہ مجھے صدمہ ہوگا اب ہم ارادہ کر چکے اگر اس
راہ میں جان جاتی رہے تو بھی اب منہ نہ موڑین گے جو چاہے وہ ہو سیر کیے ہوئے واپس نہ ہونگے قنداب
جادو نے جو بدیع الملک کو مستعد آمادہ پایا خاموش ہو رہا اور اگر ایسا نہو میں کچھ اور کہون تو شاہزادہ کو غصہ
آجائے مجھے قتل کرے جب وہ خواجہ کے کہنے کی سماعت نہیں کرتا ہے تو میں کس شمار میں ہون یہ سوچ کے خاموش
ہو رہا بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان بنا ہے سامنے پھاٹک کے ایک چبوترہ سنگ سرخ
کا ہے اُس چبوترے پر ایک درخت نہایت خوشنما کہ عجائب و غرائب سے معمور دکھائی دیتا ہے درخت پر سے ایک صدا
دلکش آتی ہے پھاٹک دور تھا بدیع الملک بعد تعجیل اُس پھاٹک کے پاس آئے درخت کی لطافت و رعنائی جو دیکھی
ٹھہر گئے قنداب جادو بھی حاضر ہوا عرض کی اے شہنشاہ اس درخت کی کیفیت یہ بھی ہے کہ ہوا سے اسکے پتے جو ہلتے ہیں تو ایسی
ایسی دلکش صدا آتی ہے بدیع الملک نے فرمایا ابھی اس طلسم میں بعض بعض عجائب باقی ہیں جب تک آئینہ اندام جادو نہ قتل ہوگا
وہ سحر نہ مٹے گا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آئینہ اندام جادو کا سحر باطن ابھی بہت ہے جبتک یہ طلسم
یہان آباد تھا اسی قدر زمین بھی آباد تھی بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ اسی قدر آسمان پر بھی آبادی ہے مگر معلوم ہوا

کہ وہ قول غلط تھا زمین کی آبادی جیسے خود دیکھی اسوجہ سے یقین ہوا غرض اب جادو تو بدیع الملک سے بیان
کر رہا تھا کہ اس وقت پر ایک طائر زرین بال آکر بیٹھا بیٹھتے تو اُسنے رقص شروع کیا بدیع الملک اُسکا رقص دیکھکر خوش ہوئے
بعد اُسکے طائر نے رقص موقوف کیا اور بجوش الحانی قتل انسان یہ غزل شروع کی (غزل) مرے ہین زیست بیمار سے ہم اور زیادہ

تو تلطف مین کرتا ہے ستم اور زیادہ
ساتھ اپنے ہی اب موج الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ
گر شرح جنون کیجے رقم اور زیادہ
شیشے کی طرح پیدا ہوے ہین ہم اور زیادہ
پہلو کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق نمک درد والم اور زیادہ
کیا ہوے گا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو پشت فلک مین ابھی خم اور زیادہ
ہو جسکو سبب ازمرگ بھی یاد دہن تنگ
پیدا عدم افعی مین ہو سم اور زیادہ
ہستی تنگ مایہ نے کچھ بھولنکا ہے ایسا
بارو نکل گیا اُنپہ ستم اور زیادہ
دکھلانے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی
بھڑکی ہے جو یون آتش غم اور زیادہ
جو بیت کے چلے ہین پے بات کب اُنسے
کچھ توسن وحشت کا قدم اور زیادہ
گر سر نہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہان مجکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہو گی تب غم اور زیادہ
کیون مین نے کہا تھا کہ ادائی مین نہین اور
ہے عشق کا بھرا اسکے تو دم اور زیادہ
بیٹھے سر بستر پہ پڑا پاؤن کہان تک
گردن تسلیم کو خم اور زیادہ
جو کنج قناعت مین ہین تقدیر پہ شاکر
دین نیو نہ وہ داغ الم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ و علم اور زیادہ
سرکٹ کے سر افراز ہین ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرا گیا جو یاد آیا تو ہوئے ہم آغوش
اُٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ نہ ورق جیب کو اول
مین تو ترے سر کی قسم اور زیادہ
دشمن کی بجا سیہ ہی تکا ہون پہ کچون
تنگ اسکو کرے کنج عدم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہے منظور
اُبھرے ہے حباب لب یم اور زیادہ
ہے سوز محبت سے مری خاک مین گرمی
ہو آہوئے رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہر نکہت ریحان کا دماغ اب کے ہے مجھکو
دو کین تو اُبھر جائے شکم اور زیادہ
صید دل عاشق مین ہے مصروف وہ کافر
سوجھین اُسے پھر نوک قلم اور زیادہ
کیا قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت سے تکے ہے
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کہتا ہے مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ
اس عاشق بیچارہ کا ہے آج برا حال
بس یادن نہ پھیلا تب غم اور زیادہ
بیٹھے ہین ثمر شاخ ثمر در کو جھکا کر
ہے ذوق برابر اُنھین کم اور زیادہ
قیمت مین بڑھے وحشت درم اور زیادہ
تیز اُسنے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
جون شاخ بڑھے ہوئے قلم اور زیادہ
دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینہ مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہر اک زخم جگر کو
نالے سے نہین کوئی الم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
سیدھی ہی تو ایک اُسمین ہے خم اور زیادہ
اُس زلف کے مارے کی اگر خاک کو چاٹے
ہے زہر نہ کھاتا مجھے سم اور زیادہ
وہ دلکو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
کیونکر نہ اُٹھائے وہ قدم اور زیادہ
ہر دم غلطان مری گریہ مین ای چشم
آتا ہے مرے نالے مین دم اور زیادہ
ہمیشہ بہ خار جب نکلا سر صحرا
بے خوف ہین اب صید حرم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ بڑھ سل مین کی
اُتنا ہی اُسے چاہتے ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہے ابھی نبض مین جون موج رم برق
اُس تیغ دو دم مین نہین دم اور زیادہ
کہتا ہے گلے لگ کے مرے وہ دم خنجر
گریہ سے ہین آنکھون پہ ورم اور زیادہ
ہے باغ جہان مین تجھے گر ہمت عالی
جھکتے ہین سخی وقت کرم اور زیادہ

طائر نے اس خوش الحانی سے اس غزل کو تمام کیا کہ بدیع الملک کی عجب حالت ہو گئی دل بےچین ہو گیا آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور ہمراہی ج
بدیع الملک سمیت خواجہ سب کے قلب اُلٹ گئے کلمات بیجا زبان سے نکلنے لگے سب طائر کی تحسین کرنے لگے کوئی کہتا تھا ای

طائر تجھے قسم ہے خداوند آئینہ اندام جادو کی ایک غزل اور سنا دے کوئی کہتا تھا اے طائر اگر ہمپر عنایت کر تو اسی غزل کو
پھر شروع کر غرض اسی طرح سب لوگ اپنی اپنی کہتے تھے طائر درخت پر بیٹھا ہوا سب کی سنتا تھا
بدیع الملک کی یہ کیفیت تھی کہ خاموش کھڑے تھے آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل پر ہجوم رنج
و ملال سب سے زیادہ طائر کی خوش الحانی کا خیال تھا کچھ زبان سے تو نہ فرماتے تھے مگر آنکھوں سے
آنسو جاری تھے دیر تک بدیع الملک کی یہی حالت رہی جب نوبت بہ غشی پہونچی اور شاہزادے کا قلب
زیادہ مضطرب ہوا بدیع الملک کو خیال ہوا کہ لوح کو دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ
فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا خدا نے بڑا فضل کیا کہ تجھے اب بھی لوح کی یاد ہوئی اگر اسوقت بھی لوح یاد نہ آتی تو
بڑی مصیبت اٹھانا پڑتی لازم ہے کہ اسم حاشیہ لوح کو ایک بار پڑھ کے طائر کی طرف پھونک دے پھر قدرت
خدا کا تماشہ دیکھ اور اس گلزار کی سیر میں لوح کا زیادہ خیال رکھنا یہاں کا جو حاکم ہے وہ ابھی تک اسی جگہ باقی ہے
اسکا ارادہ یہاں سے جانے کا نہیں ہے بلکہ آئینہ اندام پر حکومت کرنے کا قصد ہے وہ لوح کی فکر ضرور کریگا تمھیں
لازم ہے کہ لوح کو بہت ہوشیاری سے رکھو اگر لوح ضائع ہو جائیگی تو اب ہاتھ نہ آئیگی بدیع الملک اس
ہدایت کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا طائر کی طرف پھونک دیا طائر نے ایک چیخ ماری درخت
میں آگ لگی ایک شور عظیم برپا ہوا دھواں چاروں طرف پھیل گیا تھوڑی دیر کے بعد سنگ باری ہوئی پھر آگ برسنے
لگی آگ برسنے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہفت رنگ جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ سب آفتیں دفع
ہو گئیں بدیع الملک کے ہمراہیوں کو بھی ہوش آیا خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا جو کچھ میں نے کہا تھا
وہ پیش آیا اب بھی واپس چلنا اچھا ہے ٹھہرنا برا ہے اگر اور آگے بڑھوگے تو اس سے زیادہ کوئی آفت آئے گی
مفت میں کسی کی جان جائے گی بدیع الملک نے جو یہ خیال کیا تو سامنے ایک ساحر کا لاشہ پڑا ہے شاہزادے
نے کہا خواجہ مقام شکر ہے کہ خدا نے اس مکار کے مکر سے بچایا اور اسکو قتل بھی کیا اب دور کیا چاہیے تھا سب مرادیں
پوری ہو گئیں امید قوی ہوئی کہ اس تمام گلزار کی سیر بہت اچھی طرح کرینگے اگر اسقدر آغاز نہ کر چکے ہوتے اور قصد
مصمم نہ کر لیا ہوتا تو واپس چلتے مگر اب مجبور ہیں کہ لوح بھی ہدایت کرتی ہے کہ اس گلزار میں جانا اچھا ہے اور میں بھی یہاں
ایک ساحر کو قتل کر چکا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے یہ ساحر یہاں دربان تھا اس دربان کو قتل کر کے واپس چلنا اچھا
نہیں ہے اب اس طلسم میں بھی جانا ضرور ہے کیونکہ مالک گلزار کو اسکی خبر پہونچی ہوگی کہ کسی نے دربان کو قتل کیا وہ اور بھی
انتظام کریگا ہمارے آنیکا اسکو انتظار ہوگا اگر ہم یہاں سے واپس جائینگے تو وہ ضرور کہیگا کہ دروازے ہی سے
انتظام کو دیکھکر اس درجہ خائف ہوئے کہ یہاں نہ آسکے اس سبب سے چلنا ضرور چاہیے خواجہ نے کہا اے
بدیع الملک اگر یہی خیال ہے تو آج ہی پر منحصر نہیں ہے جب خدا وہاں سے فتح و فیروزی واپس لائے گا اسوقت یہاں بھی
آکر مقابلہ کر لینا خدا یہاں بھی مظفر و منصور کریگا ابھی اسکا وقت نہیں ہے ایسا نہو کہ یہاں زیادہ عرصہ ہو جائے اور وہاں آئینہ اندام
جادو کے سات کے دن گذر جائیں اور وہ آکر مقابلہ کرے تو وہاں سوائے صاحبقران کے کوئی ایسا نہیں ہے جو لشکر کو
لڑا سکے گا اور سب سردار میں اور تم اس طلسم کے طلسم کشا ہو تمھارا ہونا ضرور ہے بادشاہ طلسم سے جنگ ہے اسمیں صاحب لوح کا ہونا
ضرور ہے وہ سو باتیں پیدا کریگا مکر و فریب سے بھی کام لیگا صاحبقران بے لوح اسکے مکر کو کیا سمجھ سکیں گے اس سبب سے
کہتا ہوں کہ تمھارا ابھی وہاں ہونا میرے نزدیک بہت مناسب تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو میں بے اس گلزار
کو دیکھے ہوئے نہ جاؤنگا مگر یونہیں واپس جاؤں تو اپنے ذمے بدنامی لوں صاحب گلزار کیا کہے گا اُسے یہی خیال ہوگا کہ بہت

نہ پڑی جو گلزار کے اندر آ پہنچے دروازے ہی سے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے اور ابھی مہلت میں آئینہ اندام کی پانچ روز باقی ہیں دیکھا
جائیگا اس وقت تک واپس چلیں گے یہاں آج ہی فیصلہ ہو جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک آگے بڑھے دروازے
کے اندر آنے دیکھا ایک گلزار ہے غیرت بہار نگارستان چین سے بہتر باغ جنت کا نمونہ تکلف میں سب سے دو تا نہایت وسیع
و پُر فضا بدیع الملک باغ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جیسے ہی دروازے سے قدم آگے بڑھایا چاروں طرف سے آوازیں مہیب آنے
لگیں بدیع الملک نے دیکھا ہزارہا طائر ان مہیب صورت آوازیں دے رہے ہیں بدیع الملک نے کچھ ساعت توقف کر کے ایک
قدم آگے بڑھایا طائروں نے آ کے گرد بدیع الملک کے حلقہ کیا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تو لکھا پایا کہ اسم جاشیوچ
کو دم کر کے پھونکو یہ طائر ابھی جل جائینگے خل نہ پائینگے تمہیں راستہ مل جائیگا مگر بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرنا یہ وہ مقام ہے جو تمام طلسم
سے میں زیادہ تر سخت ہے اسکا حاکم وہ ہے جنے اب اس طلسم کی حکومت لینے کا ارادہ کیا ہے یہاں بہت سمجھ کے ہر ایک کام کرنا اگر دھوکا
کھا جاؤ گے تو تمام عمر یہاں سے رہائی ممکن نہ ہوگی بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا اے قنداب جادو میں نے جو لوح میں
دیکھا تو یہاں کی بابت ایسا کچھ لکھا ہے ان الطاف گلزار کو تمام طلسم سے زیادہ سخت بتایا ہے یہاں کے حاکم کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ اب
طلسم کی حکومت لینا چاہتا ہے علاوہ اسکے اور اور باتیں بھی ایسی ہی لکھی ہیں جنسے یہ بات ظاہر ہو کہ یہ کسی اچھے ساحر کا باغ ہے اور
طلسم کی سب مرحلہ جات سے مشکل ہے یہاں کا حاکم کسی طرح آئینہ اندام جادو سے کم نہیں ہے قنداب نے عرض کی اے شہریار
یہاں کے جسقدر نامی ساحر ہیں اُنکے اسماء میرے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں مگر آجتک میں نے اس جگہ کے حاکم کا نام نہیں سُنا
نہیں معلوم کون شخص یہاں حکومت کرتا ہے اور کس کے تصرف میں یہ باغ ہے بدیع الملک نے اسم جاشیوچ کو پڑھ کر طائروں
کی طرف دم کیا ایک تلاطم برپا ہو گیا صدائیں اور زیادہ مہیب آنے لگیں تاریکی چھا گئی بدیع الملک نے لوح چمکائی روشنی
ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ زمین پر بہت سی لاشیں ساحروں کی پڑی ہوئی ہیں سب کی لاشیں برہنہ ہیں بدیع الملک
وہاں سے آگے بڑھے وہ شور و غل ختم ہوا شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اسمیں لکھا تھا کہ اب اسی راہ پر چلے جاؤ جب
کوئی نئی بات سامنے آئے اُس وقت لوح کو دیکھنا ابھی ضرورت لوح دیکھنے کی نہیں ہے بدیع الملک آگے
بڑھے خواجہ پھر قریب آئے کہا اے بدیع الملک اب مجھے تمہارا ارادہ ظاہر ہو گیا اور معلوم ہوا کہ آپ تم نے اس امر
کو کامل تصدیق کیے ہوئے نہ بیٹھو گے میں مجبور ہوں ورنہ میری رائے یہ تھی کہ پہلے ان لڑائی کو سر کرتے پھر یہاں
دیکھا جاتا ابھی اسکی ضرورت نہ تھی مگر تمہیں منظور نہیں اسلئے کیفیت دریافت کرتا اور اس مرحلے کو برباد کرنا چاہتے ہو
[illegible] جو ترکیب لوح سے حاصل ہو اسکے موافق کام کرو اور جس طرح میں صلاح دوں اس ترکیب سے آگے بڑھو
بدیع الملک نے کہا لوح کے احکام کے موافق میں ضرور کام کرونگا اور جو کچھ رائے تمہاری ہوگی اُسکے موافق بھی
[illegible] خواجہ نے کہا تعجیل نہ کرو اور ایک ٹھکانا مقرر کر لو کہ جہاں سب لوگ دم بھر استراحت کریں مجھے
تمہاری رہبری منظور ہے بدیع الملک نے جواب دیا خواجہ میں تعجیل تو کسی کام میں نہیں کرتا تمہاری رائے کہ
یہاں کہیں ٹھہر جاؤں میں ابھی سب کو روکے لیتا ہوں جب تک تم نہ کہوگے میں آگے نہ بڑھونگا یہ کہکے بدیع الملک
نے قنداب جادو سے کہا اور لوگوں کو روک لو خواجہ کہتے ہیں کہ دم بھر یہاں دم لیں تو آگے چلیں قنداب نے
سب لوگوں کو ٹھہرایا خادموں نے بارگاہ استادہ کی بدیع الملک بارگاہ میں گئے اور لوگ جو ہمراہ تھے وہ بھی حاضر
ہوئے شاہزادے نے خواجہ سے کہا یہاں ٹھہرنا تمہارے سبب سے ہوا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ جسقدر راہ طے
ہو جائے غنیمت ہے خواجہ نے کہا اگر یہاں نہ ٹھہرتے تو بہت پریشان ہوتے کل کی رہبری کے لائق نہ رہتے اور
نہیں معلوم کل کیا بات ہو اور کس سے مقابلہ پڑے آج تازہ دم ہو لیا بہت اچھا ہے بدیع الملک خواجہ سے

یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک سوار نقابدار در بارگاہ پر آیا دربانون نے وہین روکا بدیع الملک کو اطلاع کی
شاہزادے نے کہا اُس سوار کو ہمارے پاس لاؤ چوبدار باہر آئے سوار سے کہا کہ تمھین ہمارے آقاے نامدار
طلب فرماتے ہین سوار نے کہا ہم بارگاہ کے اندر نہ جائین گے صرف ہمارا یہ پیغام کہدو نہ ہمین مالک
گلزار کا حکم ہے کہ جو کوئی اس باغ مین بے اجازت چلا آئے اُسکو اسیر کرکے ہمارے پاس بھیجدو لہذا تم لوگ
بھی بے اجازت آئے اور یہان کے دربان کو قتل کیا اور لوگ جو مزاحم ہوئے اُنھین بھی جان سے مارا ہمارے
مالک کو ان لوگون کے مارے جانے کا بڑا قلق ہے اور اسوقت ہمارے پاس یہ حکم آیا ہے کہ اُس شخص کو اسیر کرکے
جلد ہمارے پاس لاؤ کہ ہم اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین لہذا تملوگون کو لازم ہے کہ میرے پاس آؤ مین تمھین اسیر
کرکے لے چلون جہانتک میری زبان گویائی دے گی تم سب کی سفارش کرونگا قتل کی سزا سے بچاؤنگا آئندہ
تملوگون کی تقدیر سے مجبور ہون کچھ میرا بس نہین چوبدار نے کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم ایسا مہمل
پیغام اپنے آقاے نامدار کی خدمت مین عرض نہین کرسکتے جسے دعوے جرأت ہو یہان آکے مقابلہ کرے لشکر
کو ساتھ لیکر آئے ساحرون کو مقابلہ کے واسطے اپنے ساتھ لائے ہملوگ یون کیا اسیر ہونگے جب آئینہ اندام
جادو سا ساحر ہمین قید نہ کرسکا اور ہمارے آقاے نامدار کے خوف سے اپنے طلسم کو چھوڑ کے بھاگا جاتا ہے تو اور
کسی کی کیا مجال ہے جو ہم سے مقابلہ کرسکے جب سردار اس طرح بھاگ جائے تو تم لوگ اُسکی رعیت مین ہو تو کیا
لڑوگے سوار نے چوبدار کی یہ گفتگو سنی کہا اے شخص تجھے پیغام کہنے مین کیا تکلیف پہونچتی ہے جو تو نہین
جاتا اور ایسی باتین بناتا ہے تملوگون کی کیا حقیقت ہے سب غیر ساحر ہو اور جو ساحر بھی تمھارے ہمراہ ہین اُنھین
کی کیا حقیقت ہے ابھی چاہین تو کسی کی زبان سے ایک حرف سحر نہ نکل سکے سب سحر فراموش کرین اور تمھارے
آقاے نامدار جو اس طلسم مین براے طلسم کشائی آئے ہین اُنکی بھی کچھ کیفیت ہم لوگون نے سنی ہے
وہ بھی کیا چیز ہین جو ہملوگون سے مقابلہ کرسکین گے جسوقت چاہین گے اُنکو گرفتار کرکے لوح طلسم اُن سے
چھین لین گے اور قتل کرکے سر اُنکا خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین بھیج دینگے تم لوگون نے دربانون کو جو قتل
کیا اور دو چار ملازم جو اس طلسم کے تمھارے آقا کے ہاتھ سے مارے گئے تو تم لوگون کو یقین کامل ہوگیا
کہ یہان کے باشندے مقابلہ نہ کرسکین گے یہ نہ سمجھے کہ تمھین اسی لحاظ سے اس باغ کے اندر رہنے دیا ہے اب
تملوگونکا یہان سے واپس جانا محال ہے لوح طلسم اب کام نہ دیگی یہ سرحد طلسم سے باہر ہے یہان کی لوح اور
ہے حاکم اور قواعد بھی نکلے سب سے جدا ہین اور یہان کی لوح کسی کے ہاتھ نہین آسکتی اب تم جاکر اپنے
آقاے نامدار کو بھیجدو مین اُنکو اپنے ہمراہ لے جاؤن اُس سوار نے چوبدار کو اسقدر دھمکایا کہ وہ
مجبور بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا جو سوار میرے پاس آیا تھا اُسکو تم لوگ اپنے ہمراہ نہین
لائے چوبدارون نے عرض کی اے شہریار اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بدیع الملک نے اجازت
دی چوبدارون نے عرض کی اے شہریار یہ جو سوار آیا ہے عجب طرح کی باتین کرتا ہے ہملوگون کو آپ کا
حکم ہوا کہ اُسکو حاضر کرین حسب الحکم غلام اُسکے پاس گئے کہا کہ تیرے بارے مین حکم باریابی ہوا ہے اُس
گستاخ نے جواب دیا کہ مین ہرگز بارگاہ کے اندر نہ جاؤنگا تم اپنے آقا سے کہو کہ وہ خود میرے پاس
آئیں مین اُنھین حاکم گلزار کی خدمت مین اسیر کرکے لے جاؤنگا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین کہین جو
غلام عرض نہین کرسکتے بدیع الملک تلوار ٹیک کے اُٹھے کہا مین ہی اُسکے پاس چلتا ہون اسکے دلین

حسرت نہ رہے کہ تا بدر بدیع الملک نہ آئے بارگاہ مین چھپے ہوئے بیٹھے رہے بدیع الملک کا اُٹھنا
کہ سب لوگ اُٹھے شاہزادے نے چین بر جبین ہوکر کہا کہ خبردار میرے ہمراہ کوئی نہ آئے سب بدیع الملک
کو غصہ مین دیکھکر ٹھہر گئے مگر خواجہ بعد بدیع الملک کے جانے کے پوشیدہ طور سے چلے اور بارگاہ سے
باہر پہونچکے گلیم اوڑھ لی بدیع الملک جو باہر آئے سوار نے دیکھا کہا اے شخص تو کون ہے
بدیع الملک نے فرمایا جسکو تو نے بُلایا تھا وہ مین ہی ہون جو کچھ تجھے مجھسے کہنا ہو بیان کر سوار نے
کہا ہمارے مالک کا حکم ہے کہ تمھین اسیر کرکے یہان سے لے جائین اور جسقدر تمھارے ہمراہ لوگ ہین اُن
سب کو بھی قید کرلین مالک ہمارے تمھین حکم قتل دینگے تمنے غضب کیا کہ بے اذن باغ مین آگئے اور وہان
اور چند ساحر اور جو ملازمین گلزار تھے اُنکو قتل بھی کیا تم بڑے مغرور ہو اور اگر اس طلسم مین تم براے طلسم کشائی
آئے تھے تو اُسکی وجہ سے تمھین کیا فخر حاصل ہوا اگر طلسم کو فتح کرلیتے تو البتہ یہ بھی تھا کہ تمھارا کام ہوتا
بدیع الملک نے کہا اے شخص مین غرور ذرا بھی نہین کرتا اور اسیر کرنے کا کسی مین کب حوصلہ ہے جب تو
آئینہ اندام سا ساحر مجبور رہا اور قید نہ کرسکا جب کچھ بس نہ چلا مجبور ہوکے ایوان نہ طاق کیطرف
بھاگا اپنے نزدیک سمجھا ہے کہ وہان چھپ کر جان بچ جائے گی اور مین وہان بھی نہ چھوڑون گا فوراً
اُسکو قتل کرونگا اور تمھارے یہان کس کی مجال ہے جو اسیر کرسکے مین خود مع اپنے کل ہمراہیون کے چلنے
کو موجود ہون مگر شرط یہ ہے کہ تمھارے مالک یہان لینے کو آئین اپنے ہمراہ لے جائین سوار نے کہا ہمارے
مالک کو اسقدر تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے ہم لوگ کیا تعمیل ارشاد کرنے مین بند ہین اور آقا ہمارے
ایسے چھوٹے کامون کے واسطے تشریف نہین لے جاتے ہان اگر کوئی بڑا کام ہوتا تو تشریف لاتے
بدیع الملک نے فرمایا تم لوگون کے لے جانے سے ہم نہ جائینگے سوار نے کہا ہم ابھی جاکر تمھین بلائے
لیتے ہین یہ کہکے وہ سوار واپس گیا بدیع الملک پھر بارگاہ کے اندر آئے مگر خواجہ اُس سوار کے
ہمراہ روانہ ہوئے وہ سوار راہ طے کرکے ایک بنگلے کے قریب پہونچا خواجہ نے دیکھا چمن کے
بیچ مین وہ بنگلہ نہایت خوبصورت بنا تھا سوار جسوقت بنگلے کے قریب پہونچا کنیزین بنگلے سے نکلکر باہر آئین
سوار نے سب کیفیت بیان کی کہا طلسم کشا کو اپنی ہمت و جرأت پر بڑا ناز ہے اُسنے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا
اگر میرا بلانا منظور ہے تمھارے مالک کو تو خود یہان لینے کو آئے مجھے اپنے ہمراہ لے جائے تم لوگون کے
ہمراہ مین ہرگز نہ جاؤنگا کنیزون نے کہا طلسم کشائی کچھ تماشا نہین آئی ہین ابھی ملکہ عالم کو اگر خبر پہونچے گی
تو اُسی وقت فنا کر دینگی سوار نے کہا اسکی اطلاع کرو ملکہ اسی وقت اسکو بلا لین کنیزون نے
کہا ہم ملکہ عالم تک کہان پہونچ سکتے ہین ہان وزیرزادی صاحبہ سے جاکر کہتے ہین وہی کوئی
انتظام کرینگی طلسم کشا کا اب بچنا محال ہے آج ہی اسیر ہو جائے گا یہ کہکے کنیزین اندر بنگلے کے آئین
خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے سب کے ہمراہ اندر آئے نگاہ جو پڑی خواجہ نے دیکھا ایک نازنین
تخت جواہر نگار پر بصد ناز و ادا جلوہ گر ہے نور رخسار سے تمام بنگلہ روشن ہے کنیزین دست بستہ
یمین و یسار کھڑی ہین ایک خواص عقب مین رومال ہلا رہی ہے خواجہ نے خیال کیا کہ مقرر یہ کوئی
شاہزادی ہے جب تو اسقدر عظم و شان اسکو نصیب ہے خواجہ تصور کر رہے تھے کہ کنیزون نے
عرض کی وزیرزادی صاحبہ کی عمر دراز ہو ابھی حسب الحکم طلسم کشا کی گرفتاری کو سوار گیا تھا اُسنے جاکر

طلسم کشا کو بلا یا مگر طلسم کشا اسوجہ مغرور ہے کہ آپ کی شان مین کلمات لاطائل کہتا ہے اور اسیر نہین ہوا جواب دیا کہ رسالہ پورا جائے اگر اسیر ہو تو اسکا سر میرے پاس آئے ملکۂ عالم نے طلب فرمایا ہے خواجہ نے جو یہ سُنا کہ یہ وزیرزادی ہے دلمین خیال کیا جب وزیرزادی کا یہ عظم و شان ہے تو شاہزادی کی شان و شوکت کیسی ہوگی یہان اگر پڑے تو جو کچھ مال و اسباب سامنے دکھائی دیتا ہے اسپر اپنا قبضہ کرون اور یہان سے روانہ ہون آیندہ دیکھا جائیگا اور اگر یہ لوگ بھی ہاتھ آجائین تو قصہ تمام ہو شاہزادہ بدیع الملک کو یہان سے لے چلین ملکہ اور وزیرزادی کو اُنکے حوالے کرین یہ سوچ کے خواجہ نے چاہا کہ باہر جائین اور کسی کنیز کی صورت نظر آئین مگر پھر سوچے کہ ایسا نہو کہ عیاری کھل جائے تو یہان کوئی بچانے والا بھی سوائے ذات خدا اسکے نہین ہے یہ سوچ کے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بنگلے کے ایک گوشے مین جا بیٹھے اور رستے مین اس غزل کو بجانا شروع کیا

غزل

گریبان جیب کی یا مین رہون ہوشیار دامن سے
اگر بندھ جائے میرے دامنِ کہسار دامن سے
دکھائے صد بند زنجیر نے یہ پاؤن جنون کے
اگر وہ کرتہ باندھا گو ہر شہوار دامن سے
اگر ایت کچھ جو مونون کو وہ گن کر جائے پھولین
اگر وہ مونڈ واسے تو داغ فی ہند دار دامن سے
مرا آنسو ہے وہ زہر آب نیا ہو بدن سارا
اگر ہلکو آستین سے تنگ ہو اور عار دامن سے
کہان وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سوار و نہین
اگر آنسو مرے پوچھے وہ گل رخسار دامن سے
ہوا پنکھے کی خواب آور ہے یہ کیا ملکا چین
چھپا لے تو چراغ شعلہ رخسار دامن سے
الگ تا ہو نہ کچھ کیسر ہر تار دامن سے
جنون کیسے ہی ناخن جیب سے اور خار دامن سے
جلیکے آتش رنگ حنائی اسے لگ کتنے
کہ ایک صد سما ہو ہیچ ہر دم رفتار دامن سے
مرا یہی نہین دیتے خلش کرنگی آرایش
نکالے لعل ہی پتھر کی جا کہسار دامن سے
مرے پاؤن کے چھالے ہوتے مین کیا ایک دل
خدا ناخواستہ لگ جائے ای غمخوار دامن سے
یہ تجھ بن اشکباری ہر کہ آنسو پونچھتا ہون مین
لیا کرتے تھے کار توسن رہوار دامن سے
مین وہ آلودہ دامن ہون بتائین تار جو کل
ارے سوفتۂ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے
نہو وے دل جلون کی ذوق ہمسایو نشاط
نہ دامن خار سے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن سے
پھرون کیسے ہوئے کوسون مین اپنے زور دامن
ہلا پنکھا جو وقت گرمی رفتار دامن سے
عزیز اصلا نہین سرمایہ ہمت کہ در لیجے
رہ صحرا پوچھتا ہے کب ستان خار دامن سے
فرشتہ تیرے دامن کو بتائین جانماز اپنی
جو کوئی ٹوٹ جاتا ہے اُلجھکر خار دامن سے
تری مجنون کو ہے وہ جامۂ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین سے اور کبھی ای یار دامن سے
مرا وہ گریہ تمام خندۂ عشرت سے بہتر ہو
فرشتہ پاک دامن لیکے میرے تار دامن سے
نگاہ بوالہوس ندعی ہے تیری خاک اوڑا نکو
اگر کب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے

یہ دلکش صدا جو بنگلے کے ایک گوشے کی طرف سے آئی وزیرزادی متحیر ہوئی کنیزون سے کہا اری یہ صدا کیسی ہے کون گاتا ہے دل بیتاب ہو گیا خدا کے واسطے جلد اسکا پتہ لگاؤ بڑے تعجب کی بات ہے کنیزون نے کہا آپ خود سمجھ سکتی ہین ہم لوگ تو آپ سے پوچھنے والے تھے یہ حیرت جو ہوئی تو وہ کنیزین بھی گھبر گئین جو رسالہ مین اطلاع کرنے جاتی تھین اب وزیرزادی کی عجیب حالت ہو گئی چارسو حیران حیران دیکھنے لگی باہر بھی کنیزون کو روانہ کیا کہ جاکر تحقیق کرین کہ باہر تو کوئی نہین گاتا ہے کنیزون نے آکے عرض کی ہمنے حسب الحکم باہر بہت تلاش کیا مگر کوئی نہین ہے آپ کو محض خیال تھا یہان سے دور تک ملکہ اس چمن کی پوری سرحد تک مین جاکر دیکھ آئی کسیکا پتہ نہین لگا وزیرزادی نے سحر کرنا شروع کیا کہ جو کوئی ہوگا ابھی ظاہر ہو جائیگا بہت بہت سحر کیا مگر کچھ سحر نے بھی اثر نہ دکھایا آخرکار یہ مجبور ہوئی تو کنیزون سے کہا کہ مین ابھی ملکہ کے پاس جاتی ہون اُنکی خدمت مین عرض کرونگی وہ اسکا کچھ بندوبست فرمائینگی خواجہ اپنے دلمین خوش ہوئے کہ اب ملکہ تک بھی رسائی ہو جائیگی

وزیرزادی جو اُٹھی خواجہ بھی ہمراہ ہوئے سب کنیزین وزیرزادی کے گرد حلقہ کرکے چلین وزیرزادی
بنگلے کے باہر آئی تخت منگایا تخت پر سوار ہوئی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے برابر بیٹھ گئے اُسنے
سو کرکے تخت اُڑایا تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالیشان طلائی
دیوارین جڑاؤ دروازے عجب تکلف کی عمارت نظر آئی خواجہ خوش ہوگئے وزیرزادی نے قریب بارہ دری
کے پہونچ کے تخت نیچا کرنا شروع کیا بارہ دری کے کوٹھے پر تخت اُتارا آپ تخت سے اُتری خواجہ
بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے ہمراہ ہوئے وزیرزادی زینے سے اُترکے صحن بارہ دری مین آئی بارہ دری
کے اندر گئی خواجہ بھی اُسکے ہمراہ بارہ دری کے اندر آئے دیکھا بارہ دری کی سجاوٹ پر نگاہ نہین
کام کرتی ہے جو چیز ہے بیش قیمت ہے سامنے ایک تخت جواہر نگار بچھا ہے گرد اُس تخت کے اسقدر
روشنی کی ہے کہ وہان کا حال خلاصہ معلوم نہین ہوتا اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تخت پر بیٹھا ہے مگر صورت صاف نہین
دکھائی دیتی خواجہ کو کمال تعجب ہوا وزیرزادی کے ساتھ ساتھ قریب تخت پہونچے وزیرزادی برائے تسلیم
خم ہوئی خواجہ نے دیکھا ایک حورنژاد قمر پیکر گل رخسار ماہ رو تخت پر بیٹھی ہے اسقدر زیور جواہرات
ترتیب جسم کیے ہوئے ہے کہ اُسکی ضیا سے اُسکی صورت صاف نظر نہین آتی ہے خواجہ بہت خوش ہوئے
دل مین خیال کیا کہ یہ مال مفت ہاتھ آیا اچھی ساعت سے گھر سے چلے تھے خواجہ تو یہ خیال کر رہے تھے
کہ اُس نازنین جواہر پوش نے وزیرزادی کے سلام کا جواب دیکر کہا اے انجم طلعت
اسوقت تیرے آنے کا کیا سبب ہوا انجم طلعت یعنی وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکۂ عالم
طلسم کشا نے بہت سر اُٹھایا ہے آپ کے باغ مین بے اجازت آیا ہے دربان کا قتل ہونا تو حضور
کو معلوم ہی ہے مگر علاوہ اُسکے طلسم کشا نے اور بہت سے ملازمین گلزار کو بیگناہ قتل کیا مین نے
حسب الحکم حضور ایک سوار اُسکی گرفتاری کو روانہ کیا تھا اُسنے جاکر چاہا کہ مین گرفتار کرون مگر طلسم کشا
بھی نے بجبر اُسے پر خیمہ سے نکل آیا اُس سوار سے دو بدو گفتگو کی آپ کی شان مین کلمات لاطائل
نکالے مجھے سنکر بہت غصہ آیا مین نے کنیزون سے کہا کہ رسالے مین اطلاع کرو کہ بہت سے
لوگ جائین اُسکو گرفتار کر لائین کنیزین دروازے تک بھی نہ پہونچی تھین کہ ایک واقعہ عجیب ظہور پذیر ہوا
گوشہ سے ایسی آواز دلکش پیدا ہوئی کہ مین خود مین نہ رہی دل بیتاب ہو گیا جب تک وہ صدا
آتی رہی اُسوقت تک تو پتہ بھی مین نے جنبش نہ کی کیونکہ مجھے ہوش ہی نہ تھا جب وہ صدا
موقوف ہوئی تو مین اور زیادہ بیتاب ہوئی بہت کچھ تجسس کیا مگر اُسکا پتہ نہ چلا اسی سبب سے رسالہ بھی
اُسطرف نہ روانہ کر سکی اور کوئی کام نہ ہوا اسی تعجب مین آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ اُسکا سبب
خلاصہ ارشاد کرین کہ مجھے سکون ہو ملکہ نے جو یہ بات سُنی کہا اے انجم طلعت تیرا دل اُلٹ گیا ہے
بھلا ایسی آواز دلکش آئے اور اُسکا پتہ نہ چلے ممکن نہین خواجہ تو گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین سن ہی رہے
تھے زنبیل سے نکال کے ایک گوشے مین آکے یہ غزل (باجے مین) بجانا شروع کی غزل

سبزہ تربت مرے وقف غزالان ہی رہا
بستہ قندی تو کام عزیزین وہ لعل لب
ہاتھ اپنا فکر مین زیر زنخدان ہی رہا

مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا
پر مرے حق مین تو مشک زیر دندان ہی رہا
بجا ہاتھ منکر نہ آئے راہ پر تو نے کبھی

بعد مردن بھی خیال چشم کا ن ہی رہا
خاک پر روئیدہ میرے عشق پیچان ہی رہا
بندہ سکا جیسے وہ مضمون اُس دہان تنگ کا
جہل سے بچیل اپنے نا مسلمان ہی رہا

مجھ میں اُسمیں رہا ہی گویا رنگ و بوے گل | وہ رہا آغوش میں لیکن گریزان ہی رہا | اُدین ایمان ڈھونڈھتا ہی ذوق کیا بس شوقین
اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا

خواجہ نے جو یہ غزل ختم کی انجم طلعت نے ملکہ کی طرف دیکھکر کہا اب آپکو سحر سے عرض کرنے کا یقین ہوا ملکہ نے اُسی وقت اپنی کنیزون سے کہا کہ چارونطرف تلاش کرو کہ کون ہے انجم طلعت نے کہا ملکۂ عالم میں اسکو وہان بھی تلاش کرا چکی ہون مگر کہین پتہ نہ ملا میں نے سحر کیا کہ سحر کے ذریعے سے تلاش کر لون مگر سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا ملکہ نے کہا میں ابھی سحر کے ذریعے سے تلاش کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے ایک چادر سحر بنائی جب چادر تیار ہو چکی تو ملکہ نے کہا ای چادر اس گانے والے کو اپنے مین لپیٹ کے میرے سامنے لانا خبردار قصور نہ کرنا ورنہ مین ابھی تجھے جلا دونگی سب نے دیکھا وہ چادر چارون طرف زمین پر پڑی مگر کچھ اُسمین لپٹا نظر نہ آیا جب دیر تک چادر زمین پر لوٹا کی اور کچھ بھی نتیجہ نہوا تو ملکہ نے اور سحر کیا اُس سے بھی پتہ نہ چلا ملکہ بھی مجبور ہوئی خواجہ نے اور ایک غزل ذمین بجائی ملکہ کی حالت بھی مضطربانہ ہو گئی انجم طلعت سے کہا اے انجم طلعت جب تک اسکی ماہیت مجھے نہ معلوم ہوگی مین کسی بات مین دخل نہ دونگی آب وطعام خواب و خور مجھپر حرام ہوگا جسطرح بن پڑے اسکی ماہیت مجھے بتا انجم طلعت نے کہا واری مین خود اسی واسطے آپ کے پاس حاضر ہوئی تھی کہ اسکی کیفیت آپ سے معلوم ہوگی مگر آپ نے مجھی کو جتلانے بلا لیا اور مجھی سے ارشاد ہے کہ مین اسکی کیفیت تحقیق کرون جب آپ نے ایسے ایسے سحر کیے اور کسی سحر سے کچھ نہوا تو مین کیا چیز ہون جو اس حال کو خلاصہ دریافت کر کے آپ سے عرض کرونگی ملکہ نے کہا ای انجم طلعت اب یہان کا سب انتظام کر مین جب تک اسکی ماہیت نہ دریافت کر لونگی اُسوقت تک مجھے قرار نہوگا انجم طلعت نے کہا اب آپ کیا فکر فرمائینگی جو کچھ آپ کو سحر کرنا تھا اسوقت کر چکین کوئی نتیجہ سحر حاصل نہوا اب میرے نزدیک اور زیادہ فکر کرنا بیکار ہے کچھ حاصل نہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ طلسم کشائی اسیری کیواسطے مسالہ و نذر مانیے اسکو قبل کرے خداوندی خدمتین انکا روانہ کیجیے ملکہ نے کہا مین اسوقت تک ہرگز کسی بات مین دخل نہ دونگی جبتک اس آواز کا خلاصہ حال مجھکو نہ معلوم ہو جائیگا انجم طلعت نے کہا آپ کو اختیار ہے خواجہ تو سب باتین سن رہے تھے دل مین خیال کیا کہ اب اپنے تئین ظاہر کرنا چاہیے مگر پردے مین ظاہر کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ کنیزون کی طرف آئے ایک کنیز سوسن کسی کام سے اٹھی خواجہ اسکے ہمراہ اٹھے کنیز چمن مین ایک گوشے مین جا کر کچھ پھول توڑنے لگی خواجہ نے طلسم سر کے اتاری صورت اپنی پہلے سے بھی بہت پنہان تھی کنیز کی نگاہ جو پڑی اسکو اسقدر خوف معلوم ہوا کہ بیہوش ہو گئی خواجہ نے اسکو تو نذر زمین کیا اسکا لباس اتار کر آپ پہنا اسی کی صورت بنکر مسکراتے ہوے بارہ دری کے اندر آئے انجم طلعت کے پاس آ کر بیٹھے انجم طلعت نے کہا اری سوسن تو بڑی بدتمیز ہو گیا اپنی حقیقت بھول گئی دیکھ تو تو کہان بیٹھی ہے سوسن نقلی نے ہاتھ باندھکے کہا کہ مین اسوقت ایک ایسا مژدہ لائی ہون کہ فرط مسرت سے مجھے کچھ سجھائی نہین دیتا انجم طلعت نے کہا بیان کر سوسن نقلی نے کہا کہ مین ملکۂ عالم سے انعام کی امیدوار ہون کہ ملکۂ عالم کو اسقدر خوش کرون سوسن نقلی نے جو یہ بات کہی ملکہ نے نگاہ اٹھا کے سوسن کیطرف دیکھا چونکہ ملکہ بڑی ساحرہ تھی اسکے دیکھتے ہی رنگ و روغن خواجہ کے چہرے سے اڑ گیا اور صورت اصلی ظاہر ہوئی انجم طلعت نے جو خواجہ کی صورت دیکھی منہ پر ہاتھ رکھکے الگ بیٹھی ملکہ نے کہا ارے تو کون ہے اور یہان کیون آیا ہے خواجہ نے سمجھا جلدی اکمل کی کہ ابھی تک کوئی مجھے آگاہ نہین ہے ان لوگون کو اسیطرح راضی کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا ملکۂ عالم کی عمر دراز ہو حضور ہی کے ارشاد سے مین نے اپنے تئین ظاہر کیا اور اب حضور ہی جناب فرمائین مین حاضر ہی ہون جسکی صدا سننے کیواسطے اور جسکی ماہیت دریافت کرنے کیلیے ابھی دشمنوں کی کیا کیفیت تھی ملکہ نے کہا ای شخص کیا تو تیری ہی صدا تھی خواجہ نے کہا مین حضور سے خلاف کیونکر عرض کرونگا ملکہ نے کہا پہلے مین تیرا امتحان کرون اگر یہ امر صحیح ہوا تو جیسے اور باتین دریافت کی تھی خواجہ نے پھر کرے غزل گانی شروع کی

بخور سماعت فرمائیے گا یہ کہکے یہ غزل شروع کی

کیا خطا مجھسے ہوئی تھی کہ جلانے کو مرے
بیٹھے بٹھلائے یہ کیا جی مین سمایا افسوس
ہاے محفل مین تری آنے کے قابل نہ رہا
ہاے کیون زخم جگر مین نے دکھایا افسوس
ہاے الجھن ہے شب و روز پریشانی ہے
ان حسینون سے نہ کیون دلکو بچایا افسوس
قبر مین بھی یہی ارمان سدا ہی سطوت

دل لیا عشق مین دیوانہ بنایا افسوس
تو نے اغیار کو پاس اپنے بٹھایا افسوس
بھول کر یار مقدر سے مرے گھر آیا
ایسا نظرون سے مجھے تو نے گرایا افسوس
کبھی جلسہ مجلس کے نہ کی آپ نے دو دو باتین
رات مین اُسکی عبث دلکو پھنسایا افسوس
استخوان کو مرے سگ یار کے قابل نہ رہا
بعد مردن بھی وہ تربت پہ نہ آیا افسوس

ہاے اس پر بھی تجھے رحم نہ آیا افسوس
دل دیا تجھکو کہ بے رحم تھی تاثیر نہ کی
حال دل کچھ اسے اپنا نہ سنایا افسوس
کسی مین تو عشق آیا اسے پچھتاتا ہون
عمر بھر اُسکی محبت مین رلایا افسوس
اب تو بیٹھے ہوئے پچھتاتے ہو کیا ہوتا ہے
آتش عشق نے اسد رجہ جلایا افسوس

اس خوش الحانی سے خواجہ نے اس غزل کو نَے مین بجایا کہ ملکہ عالم اور انجم طلعت کو پہلے سے زیادہ لطف آیا جب خواجہ نے غزل ختم کی تو ملکہ نے کہا ای شخص اب اپنی حقیقت بیان کر کسی قسم کا خوف اپنے دل مین نہ کر کہ ہم تجھسے بہت خوش ہین گو تو نے ہمارے خلاف یہ بات کی کہ بے اجازت یہان آیا مگر تیرے کمال سے ہم بہت خوش ہوئے اور اب تجھے نہ جانے دینگے یہین رکھینگے تجھے ہر طرح کا آرام ہوگا خواجہ نے کہا اگر مجھے ایسی امید ہوتی تو مین آپ کی خدمت مین کیون حاضر ہوتا میری کیفیت کچھ طولانی نہین صرف اسقدر ہے کہ مین علم موسیقی کا جاننے والا ہون اور یہی میری بسر اوقات کا ذریعہ ہے اسی طلسم سے بے انتہا روپیہ پیدا کیا جب طلسم کشا یہان آئے اور انکے خوف سے سب بھاگ گئے اُس وقت سے اب تک مجھکو نہین معلوم ہے آپ کی کیفیت مین نے سنی تھی کہ آپ اس باغ مین رونق افروز ہین اور سب کے ہمراہ تشریف نہین لے گئین اس باغ مین حاضر ہوا ملکہ نے کہا اے شخص مین نے بہت چاہا کہ تجھے ظاہر کرون مگر تو نہ ملا اسکا کیا سبب تھا یہ بات نہین کہ تو مجھسے سحر زیادہ جانتا ہے خواجہ نے کہا حضور اس راز کو دریافت نہ فرمائین ورنہ میرے واسطے باعث تکلیف ہوگا ملکہ نے کہا اے شخص مین اس راز کو ضرور دریافت کرونگی خواجہ نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجھے ایک دن خوش ہو کر یہ ایک بات عطا فرمائی تھی کہ جب مین چاہون نظر مردم سے نہان ہو جاؤن اُسی کا یہ سبب تھا اور خداوند نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی سے اسکا تذکرہ نہ کرنا ورنہ تاثیر اُسی روز سے جاتی رہے گی اور پھر یہ بات تجھ مین نہ رہے گی اسوقت مین نے آپ کی خاطر سے عرض کر دیا اب مین اپنے مین وہ تاثیر بھی نہین پاتا خیر آپ کی خوشی تو ہو گئی اگر مین اب بے حقیقت ہو گیا تو کیا غم ہے ملکہ نے کہا ای شخص تو خاطر جمع رکھ ہم خداوند سے تیری سفارش کر دینگے اور یہ صفت تجھ مین باقی رہے گی خواجہ نے کہا مجھے آپکی حضوری ہر وقت حاصل رہے یہی غنیمت ہے ملکہ نے کہا ای شخص اپنا نام تو بتا خواجہ نے کہا مجھے مضمار فی نواز کہتے ہین ملکہ نے کہا اے مضمار آج تم یہان رہنا اور ہم ہر طرح تمھارے واسطے سامان راحت مہیا کر دینگے ابھی تو ہمین افکار لاحق ہین جب سے والد ماجد اس طلسم سے چلے گئے ہین لوگون نے یہ جانا ہے کہ بخوف طلسم کشا یہان سے فرار ہوئے ہین گو یہ بات بالکل غلط ہے انکی مصلحت یونہین تھی یہان سے تشریف لیگئے اب ایوان نہ طاق مین جا کر خدائی کرینگے مجھسے بہت فرمایا مگر مین نے وہان کا جانا قبول نہ کیا ایک تصویر میری لیگئے ہین گو مجھے یہ بات بھی ناگوار تھی کہ میری تصویر بھی نہ لے جائین مگر الفت پدری نے انکو مجبور کر دیا اور تصویر میری لیتے گئے مین بھی اسی خیال سے کچھ نہ کہہ سکی اب اس طلسم کی حکومت پر مجھے قبضہ کرنا ہے اور طلسم کشا کو گرفتار کر کے نہ طاق کیطرف روانہ کرنا ہے مین سوچتی ہون کہ ابھی لشکر خداوند اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ ہے ابھی اشتراق جادو اور ساحان نامی لشکر کو لیے ہوئے ٹھہرے ہین طلسم کی سرحد سے نکل گئے اور ایوان نہ طاق مین داخل ہوئے اب مجھے یہان کے سب انتظام کرنا ہین اسوجہ سے آج کل مین تمھارے واسطے اپنے حسب دلخواہ

سامان نہین کرسکتی ہون جب طلسم کشا گرفتار ہو جائیگا اور اس طلسم کی حکومت اچھی طرح میرے قبضے مین آئیگی اُسوقت مین
تمھارے واسطے جو سامان مہیا کرونگی وہ لایق دید ہوگا خواجہ نے جھک کے سلام کیا اور عرض کی حضور نے ابھی میرے
اور کام ملاحظہ نہین فرمائے ہین امیدوار ہون کہ حضور اُنکو بھی معائنہ فرمائین ملکہ نے کہا اے شخص اور کیا کام ہین
خواجہ نے کہا مین فن ساقی گری کو بھی خوب جانتا ہون اگر حکم ہو تو اس علم کو بھی ظاہر کرون ملکہ نے کہا
اے مضمار ہمنے آج تک ساقی گری مین کمالات نہین دیکھے اگر اسوقت ممکن ہو تو سب اسباب ساقی گری موجود
ہے خواجہ نے جواب دیا مجھے میخانہ کی کنجی عنایت فرمائی جائے مین اپنے ہاتھ سے شراب محفل مین حاضر کرون ملکہ نے
داروغۂ میخانے کو طلب کیا اور کلید میخانے کی بابت کہا کہ مضمار جادو کو دیدو داروغہ نے کلید میخانہ خواجہ
کو دی خواجہ میخانہ مین آئے شراب کی صراحیان قاعدے سے کشتیون مین لگائین نمکدان تکلف سے خوانون مین
لگا کر کباب چن کر محفل مین شراب لے کر آئے ملکہ نے جو اس قاعدے سے شراب لاتے ہوئے دیکھا بہت خوش ہوئی
انجم طلعت سے کہا واقعی مضمار ذی نواز بہت صاحب سلیقہ ہے آج تک بہت لوگ ہمارے یہان ملازم رہے مگر
اس قاعدے سے کبھی کوئی شراب نہین لایا مضمار نکلی نے کہا حضور ابھی کیا ہے آپ ہر بات مین یہی ارشاد فرمائینگی
کہ یہ نگاہ سے نہین گذری غلام لایق انعام ہر یہ کہکے خواجہ نے جام بھر کر سر پر رکھا اور رقصان رقصان شعر پڑھتے ہوئے
طرف ملکہ کے چلے قریب جا کر خوب زٹلی دکھایا بخوش الحانی یہ اشعار پڑھے اشعار اس آتش کا ہی مزا دل ہی کو حاصل ہوتا

کاش مین عشق مین سر تا بقدم دل ہوتا
چھوڑتا ہاتھ سے اپنے نہ کبھی بسمل شوق
نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا
ذبح ہونے کا مزا جانتا گر عید حرم
زلف ہوتا ترے رخسار پہ مائل ہوتا
دل گرفتون کی اگر خاک چمن مین ہوتی
ذوق حل کیونکہ ہو اعقدہ مشکل ہوتا

آسمان درد محبت سے جو قابل ہوتا
دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا
کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
رکھتے خنجر پہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا
آتا کیون مصر مین کنعان سے نکلکر یوسف
تو جہان دیکھتے ہو غنچہ دہان دل ہوتا

تو کسی سوختہ کا آبلہ دل ہوتا
جبین پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر
اتنا دق ہوتا کہ جینا اسے مشکل ہوتا
گر سیہ بخت ہی ہونا تھا نصیبون مین مرے
جاذبہ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا
ہوتی گر عقدہ کشائی نہ ید اللہ کے ہاتھ

اشعار ختم کرکے گردن جھکائی کہا ملکۂ عالم آپ ایسے لوگون کو سر سے شراب
پلاتا ہون یا ہر ملکہ بہت خوش ہوئی جام لیکر پی گئی پھر تو خواجہ نے محفل مین سب کو شراب دی جب سب کے دماغ بادہ گلگون
سے گرم ہوئے تو خواجہ نَے لیکر بیٹھے اور بیہوشی نَے کے ذریعہ سے اڑانا شروع کی سب نشہ ہی کے سبب سے توجہ دیتے بیہوشی
نے بہت جلد تاثیر کی سب سے پہلے ملکہ گھبرا کے اٹھی بیہوش ہو کے زمین پر گری انجم طلعت نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی
یہ بھی گھبرا کے اٹھی خود بھی ہو کر گری اسکا گرنا تھا کہ سب کنیزین جسقدر وہان تھین یہ سب بیہوش ہو ہو کے گرین خواجہ
نے سب سے پہلے ملکہ کی زبان مین سوزن دیکر تندر زنبیل کیا پھر انجم طلعت کی زبان مین سوزن دیکر اسے بھی زنبیل مین داخل کیا
ان دونون کے بعد سب کنیزون کو بھی زنبیل مین رکھا مال و اسباب وہان کا سب لوٹ لیا اسی وقت طلسم اور وحد کے اپنے
لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین جہان بدیع الملک مع چند سرداران کے مقیم تھے وہان آئے بدیع الملک
کے پاس گئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو دیکھا کہا خواجہ کل سے تمھاری تلاش ہو رہی ہے تم کہان تھے خواجہ نے کہا اس
باغ کی سیر کو گیا تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمنے یہان کیا سیر کی خواجہ نے کہا یہان بیان ذکر و نگاہ ہمراہ تخلیہ مین چلیے
تو سب کیفیت بیان کرون بدیع الملک اُٹھے خواجہ نے الگ لیجا کر کہا مین نے اس گلزار کا قصہ ختم کر دیا جو یہان کا مالک
تھا اسکو گرفتار کر لایا اب تم یہان سے جلد روانہ ہو اپنے لشکر کیطرف چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ مین دیکھون یہان کا

مالک کون ہی خواجہ نے کہا یہان کا مالک ایسا ہی کہ جسکو دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے بدیع الملک نے کہا مین مشتاق
ہون خواجہ نے کہا پہلے مجھسے یہ وعدہ کر لو کہ جسقدر مال واسباب یہان سے برآمد ہوگا وہ مین کسی کو نہ دونگا خود لونگا تم
اسکا دعوے نہ کرنا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمھین اختیار ہے مین ہرگز دعوے نہ کرونگا مگر تم یہانکے مالک کو دکھا دو
خواجہ نے کہا اب دوسری بارگاہ آراستہ ہو تو مین اُس شخص کو لاؤن بدیع الملک اُسیوقت اپنی بارگاہ مین آئے خادم
سے کہا ایک بارگاہ بہت جلد استادہ کرو ایک امر ضروری ہی فقط اب جاؤ وہ اُسیوقت باہر آیا اپنے سامنے بارگاہ استادہ
کرائی سب اسباب راحت اُسمین جمع کیا جب فراغت پائی بدیع الملک سے آکے عرض کی ای شہریار بارگاہ
تیار ہے بدیع الملک اُٹھے مریخ آفتاب علم چونکہ یہ زیادہ گستاخ تھا یہ بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک نے تھوڑی دیر
کے بعد فرمایا اے مریخ تم اسی بارگاہ مین ٹھہرو تو خواجہ سے کچھ ضروری باتین وہان کہونگا مریخ نے عرض کی ای
شہریار آپ مجھسے پوشیدہ فرماتے ہین جو امر ہو خلاصہ بیان فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا مجھے ابھی خلاصہ کیفیت
نہین معلوم ہے خواجہ نے مجھسے جسطرح بیان کیا ہے مین تجھسے کہے دیتا ہون اُنھون نے مجھسے کہا ہی کہ مین اس باغ
کے مالک کو لے آیا ہون مگر ایک شرط سے دکھاؤنگا کہ جسقدر مال وزر یہان سے برآمد ہو اُسکو تم مجھے دیدو اور کوئی اُس کا
دعوے نہ کرے مین نے اُنسے وعدہ کر لیا ہی کہ جسقدر مال واسباب یہان سے برآمد ہوگا مین اُسکا دعوے نہ کرونگا تم مشتاق
سے جانا اُنھون نے کہا ایک بارگاہ آراستہ کرنے کا حکم دو تو مین اِس گلزار کے مالک کو دکھاؤن مین نے بارگاہ آراستہ
کرائی ہی اب خواجہ کے پاس جاتا ہون وہان سے آکے جو خلاصہ کیفیت ہوگی وہ کہدونگا مریخ آفتاب علم بارگاہ کیطرف
واپس آیا بدیع الملک نامدار خواجہ کے پاس آئے کہا خواجہ بارگاہ تیار ہے چلو خواجہ اُٹھکر بدیع الملک کے
ہمراہ بارگاہ مین آئے بدیع الملک کے سامنے پہلے ملکہ کو نکالا بدیع الملک نے ملکہ کی جو صورت دیکھی بہت حسین پایا
اسکے بعد انجم طلعت کو نکالا بدیع الملک کے سامنے دونون کو مشکین باندھ کر ہوشیار کیا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
عجب کیفیت مین پایا انجم طلعت کو دیکھا انجم طلعت بھی اُسی مصیبت مین گرفتار تھی ملکہ نے چاہا سحر کے نکل جاؤن مگر زبان
مین سوزن تھا گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگی نگاہ جو اُٹھائی جمال با کمال بدیع الملک نظر آیا ملکہ نے آہ کی غم سے
حالت تباہ کی تیر عشق کلیجے کے پار ہوگیا دل بیتاب وبیقرار ہوگیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ
کی جو یہ حالت دیکھی قریب پہونچ کے کہا اے ملکہ اب اپنے مذہب قدیم کو ترک کرو اور خدا کو واحد و یکتا جانو ملکہ نے
دیکھا اب بے ترک مذہب اِس بادشاہ دیار حسن وجمال کا ملنا غیر ممکن ہے اور بے اِسکے ملے اپنی زندگی محال ہی اس سے
مناسب وقت یہ ہے کہ اب ترک مذہب کرو یہ سوچ کے ملکہ نے اُسی وقت اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ مین مذہب قدیم
اپنا ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا زبان سے ملکہ کی سوزن نکالو
و مشکین کھول دو خواجہ نے اُسی وقت ملکہ کی زبان سے سوزن نکال لیا اور انجم طلعت کی طرف مخاطب ہوئے انجم طلعت
کی کیا مجال تھی جو مسلمان ہونے سے انکار کرتی اِسنے بھی اشارے مین کہا مین اسلام قبول کرتی ہون خواجہ نے اسکی
زبان سے بھی سوزن نکال لیا جب دونون نے رہائی پائی بدیع الملک کے قدمون کو ہر ایک نے بوسہ دیا بدیع الملک
ملکہ کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا ای ملکہ اپنے نام نامی سے آگاہ کرو یہان رہنے کا سبب بتاؤ تمام اہالیان طلسم تو یہان سے
بھاگ گئے مگر تمھارے قیام کا کیا سبب ہی ملکہ نے دست بستہ عرض کی اے شہریار اب مجکو معلوم ہوا کہ آپ طلسم کشا ہین پیشتر مین
نہ سمجھی تھی جو کچھ آپ نے تحقیق فرمایا اسکو اگر مین عرض کرونگی تو داستان طویل ہی آپکو تکلیف ہوگی اس سے امیدوار ہون کہ
غریب خانہ پر تشریف لے چلیے وہان استراحت فرمائیے جو کچھ کیفیت میری ہی سب عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا چلنے مین

انکار نہیں مگر اس سبب سے مجبور ہوں کہ صاحبقران مقابلہ آئینہ اندام میں فروکش ہیں اور اُس نے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی تھی اُسکے دن بھی اب ختم ہو گئے ہیں اگر میں چلونگا ضرور عرصہ ہوگا ایسا نہو کہ اُسکی مہلت کے دن
ختم ہو جائیں اور مقابلہ ہو تو میرا نہونا باعث خرابی ہو اس سبب سے میں نہیں جا سکتا ورنہ میں تمھارے یہاں ضرور چلتا
ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کا خیال بجا ہے آپ کے پاس لوح موجود ہے ملاحظہ فرمائیے آئینہ اندام جادو ایوان نہ طاق
میں ہو جا چکے ہیں اب یہاں موجود نہیں ہیں بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا آئینہ اندام جادو
ایوان نہ طاق میں پہونچا اب اشراق جادو اور تمام لشکر مع زمرد و تجنگان و تورج کے تمھارے مقابلے
کے واسطے موجود ہے اگر یہاں عرصہ لگاؤ گے اچھا نہو گا مناسب وقت یہ ہے کہ اب یہاں نہ ٹھہرو جلد صاحبقران کیطرف
روانہ ہو کہ اب اشراق کا زمانہ مہلت ختم ہو گیا ہے قریب ہے کہ وہ مقابلہ کے واسطے میدان میں آئے اگر تم اپنے لشکر میں
نہو گے تو خرابی ہے بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ میں نے اسوقت جو لوح دیکھی تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام ایوان نہ طاق
کے اندر گیا اور اشراق جادو وغیرہ مع لشکر مقابلے کے واسطے ٹھہرا ہوا ہے اگر میں جلد نہ پہونچونگا تو اچھا نہو گا لوح
خبر دیتی ہے کہ اپنے لشکر میں جلد پہونچو ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر لوح خبر دیتی ہے تو آپ تشریف لے چلیں بدیع الملک
نے فرمایا تم اپنے مکان کی طرف جاؤ میں انشاء اللہ تعالی بعد فتح جنگ تمھارے یہاں آؤنگا اسوقت سب کیفیت تمھاری
معلوم ہو جائیگی ملکہ نے عرض کی کنیز اب قدموں سے جدا ہو کر زندہ نہ رہے گی مکان جا کر کیا فائدہ حاصل ہو گا میں آپکی
تکلیف کا خیال تھا اس وجہ سے عرض کرتی تھی کہ آپ بھی تشریف لے چلیں وہاں تھوڑی دیر استراحت فرمائیں بدیع الملک
نے فرمایا میں جانے سے مجبور ہوں مگر آنیکا وعدہ مستحکم کرتا ہوں ملکہ نے عرض کی ای شہریار میں نے جو کچھ عرض کیا تھا
یہی گذارش ہے کہ میں ایک لحظہ قدم مبارک سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتی بدیع الملک مجبور ہو گئے فرمایا تمھیں اختیار ہے ملکہ
نے انجم طلعت کیطرف دیکھا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم کیا آپکو مجھ سے یہ امید نہیں کہ میں خدمت والا میں حاضر ہونگی
ملکہ نے فرمایا ای انجم طلعت مجھے تو یہی امید ہے کہ تم ضرور ساتھ دو گی مگر ایک امر ضروری لاحق ہے اور وہ تمھارے سوا دوسرے
انجام نہ پائیگا پہلے تم اُسکی کوشش کرو انجم طلعت نے عرض کی جو حکم ہو اُسے بسر و چشم بجا لاؤں ملکہ نے کہا تم مکان پر جاؤ اور جتنے
ساکنان باغ ہیں انکو یہ خبر پہونچاؤ جو اسلام قبول کرے اسکو اپنے ہمراہ لیکر اور مال و اسباب بار کرا کے مجھ سے ملو انجم طلعت نے
منظور کیا ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار لشکر آپ کا کسمقام پر ہے بدیع الملک نے پتہ دیا ملکہ نے انجم طلعت سے
کہا تم راستے سے بخوبی ماہر ہو جاؤ گی لیکن ہو جلد آنا دیر نہ لگانا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم مجھے امید ہے کہ خدمت عالی میں بہت
جلد حاضر خدمت ہونگی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے یہ کہکر انجم طلعت اسیوقت روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اسکے
جانے کے بعد بدیع الملک نامدار نے بھی خواجہ سے کہا کہ اب چلنے کا سامان درست کرنا چاہیے خواجہ کو خود تفتیش تھی اُسنے فوراً
سب اسباب روانگی کا انتظام کیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے ملکہ کو ہمراہ لیکر وہاں سے کوچ کیا [illegible]

اب کیفیت اشراق جادو کی تحریر کی جاتی ہے

کہ جب ایک ہفتہ گذر گیا تو اُسنے تورج و تجنگان و زمرد ثانی کو بلایا سب اسکی بارگاہ میں آئے اشراق نے کہا ای تورج میں نے
طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت لی تھی وہ گذر گئی آج آخری روز تھا یقین ہے کہ طلسم کشا میدان میں آئے تھوڑی دیر کے بعد طبل جنگ
بجوا کے اگر جلد جنگ میدان میں نہ جائیگا تو اُسکو یقین کامل ہو جائیگا کہ یہ سب خائف ہو گئے یہ سمجھ کے وہ اور زیادتی کریگا کیا عجب ہے جو شیر ہو کے
ہو کے اسطرف چلا آئے ہمارا غفلت میں رہنا ٹھیک نہیں ہے تمھاری کیا رائے ہے تورج نے کہا ابھی [illegible] ہم لوگوں کو ابھی کوئی انتظام نہیں کیا

یہاں وعدہ فرما گئے تھے کہ نہ طاق میں پہونچکے مدد روانہ کرینگے ابھی تک مدد بھی روانہ نہ کی میرے نزدیک مناسب ہے کہ اب طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ کر لینا چاہیئے حوصلہ دلمیں نہ رہ جائے اگر جان دینا ہے تو ڈٹ کر جان دیں کہ تاقیامت صفحۂ دنیا میں نام باقی رہے اشراق نے کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے اور جسوقت اس ارادے سے جنگ کرینگے تو طلسم کشا کی مجال نہیں کہ ہم پر ظفر یاب ہو کیونکہ اسوقت ہمارے پاس اس جگہ پر لشکر اسقدر موجود ہے کہ ایک ایک چٹکی خاک اگر سب ملکر لشکر طلسم کشا پر ڈال دیں تو یقین ہے کہ پتہ نہ لگے نجتگان وزمرد سنے جو یہ کیفیت سنی تھی ان دونوں کو تاب نہ رہی نجتگان سنے پہلے اشراق جادو سے کہا اے شہنشاہ آپ نے جو کچھ ارادہ کیا ہے وہ بہت اچھا ہے مگر میں آپ لوگوں سے زیادہ ان لوگوں کے حالات سے واقف ہوں اگر آپ لوگ میرے کہنے کو خیال میں لائیں تو میں کچھ عرض کروں توج اسکے منشے کو سمجھ گیا تھا کہا اے نجتگان تم اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالو گے اگر ہم لوگ منظور نہ کرینگے کیونکہ اب ہمیں طلسم کشا کو قتل کرنا یا اپنی جان دینا منظور ہے اب ہم جنگ کو موقوف نہ کرینگے نجتگان سنے جواب دیا اے توج بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ان لوگوں کے حالات سے بخوبی واقف ہو مگر میرے کلام کی تردید کر سکتے ہو توج نے کہا یہ وقت ایسا ہی ہے کہ میں تمھارے کلام کی تردید کروں تم چاہتے ہو کہ جنگ موقوف رہے اور یہ بات میرے خلاف ہے میں چاہتا ہوں جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو جائے یا طلسم کشا اسیر ہو یا ہم لوگوں کی جان جائے اس شب و روز کے جھگڑے سے نجات ہو نجتگان نے کہا تمہیں اختیار ہے میں تملوگوں کا نقصان نہیں چاہتا ہوں جو کچھ کہتا وہ تمھارے مفید مطلب ہوتا اور اگر اب بھی کہنا قبول کرو تو میں رائے دوں توج نے کہا ہم تمھارا کہنا قبول نہ کرینگے تم ہرگز اپنی رائے ظاہر نہ کرو اگر تمہیں یہاں رہنا منظور نہیں ہو اگر جان سب سے زیادہ عزیز ہے ہمارے لشکر سے نکل جاؤ زمرد سنے جو یہ بات توج کی سنی کہا اے توج زیادہ گوئی کی ضرورت نہیں اسنے تملوگوں کے ساتھ کیا برائی کی جو ایسی رائے دی اگر تم اسکی رائے قبول نہ کرو گے تو ہم ہرگز تمھارا ساتھ نہ دینگے اشراق جادو نے زمرد کی بات کو اسدرجہ برہم پایا کہا اے زمرد آزردہ خاطر نہیں اور نجتگان کو جو بات کہنا ہے مجھ سے بیان کرو اگر ماننے کے قابل ہوگی میں قبول کرونگا اور لائق ماننے کے نہو گی تو جو رائے توج نے ظاہر کی ہے میرے نزدیک بھی مناسب ہے زمرد نے کہا اے شہنشاہ آپ بھی توج کی طرفداری کرتے ہیں میں اس لشکر میں رہنا نہیں چاہتا کسی اور سمت چلا جاؤنگا جب میری بات آپ نہیں سنتے تو میرا رہنا بھی بیکار ہے اشراق کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے زمرد میں نے توج کی ہرگز طرفداری نہیں کی مگر تمھارے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم سب سے زیادہ خائف ہو حیلہ ڈھونڈھتے ہو یہ ممکن نہیں کہ تم میرے لشکر سے جا سکو یہ سب فساد تمھاری ذات کا ہے اگر تم لشکر کے باہر قدم نکالو گے تو اپنے تن پر سر نہ پاؤ گے نجتگان نے جو اشراق کو اسدرجہ گرم پایا زمرد کی طرف اشارہ کیا کہ تم گفتگو کرو زمرد کی یہ بات سمجھ میں آیا اسنے کہا اے شہنشاہ میری گذارش کو آپ نے ابھی سماعت بھی نہیں فرمایا پیشتر ہی سے ایسا کچھ فرمانے لگے بھلا میں آپ کو تنہا چھوڑ کر کہاں جاؤنگا میرا تو یہ ارادہ ہے کہ اپنی جان قدم مبارک پر نثار کروں جب تک میرے جسم میں جان باقی ہے اسوقت تک آپ کو طلسم کشا کے مقابلے میں نہ جانے دونگا میرے بعد آپ کو اختیار ہے اشراق نے جو زمرد کی باتیں سنیں کہا اے زمرد جو کچھ تمہیں کہنا ہو کہو مگر اس بارے میں مجھے کچھ نہ کہنا کہ میں طلسم کشا سے جنگ نہ کروں زمرد نے کہا میری کیا مجال ہے جو اس امر کی بابت کچھ عرض کروں میں کچھ طریقہ جنگ کے بارے میں عرض کرنے والا ہوں اشراق نے کہا اسکی بابت تمہیں اختیار ہے اگر لائق منظوری تمھاری بات ہوگی میں قبول کرونگا زمرد نے کہا اب سب سامان درست رکھیں اور طلسم کشا کے لشکر کی

خبر منگائیں وہاں کی کیفیت معلوم ہو کہ کیا ہے اگر وہ لوگ کل قصد جنگ رکھتے ہیں تو آپ بھی پہلے طبل جنگ بجوا دیں ان لوگوں کا
دستور یہ نہیں ہے کہ وہ طبل جنگ میں سبقت کریں اشراق نے کہا اگر یہی ہے تو وہ لوگ کبھی طبل جنگ نہ بجوائینگے اور
ہمارے میدان میں نہ جانے سے ہمیں انگشت نما کریں گے اس سے بہتر یہ ہے کہ وہاں کی خبر منگانے کی ضرورت نہیں
طبل جنگ بجوا دیا جائے پھر وہاں کی کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہاں طبل جنگ بجنے پر وہاں کی کیا حالت ہوئی زمرد نے
کہا آپ کو اختیار ہے اشراق نے اسیوقت تورج سے کہا کہ تم جا کر لشکر میں اطلاع کرو کہ طبل جنگ بجے تورج اسیوقت
اٹھا لشکر میں طبل جنگ بجنے کی اطلاع دی افسران فوج نے اسیوقت طبل جنگ کا سامان کیا تھوڑی دیر کے بعد نقارہ جنگی
پر چوب پڑی ہرکاروں نے جو لشکر اسلام کے وہاں موجود تھے یہ خبر لیکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوئے امیر ثانی اسوقت تک
بدیع الملک کے بیرون بارگاہ ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی ہمراہ تھے صاحبقران ہر ایک سے کہتے تھے
کہ آج بدیع الملک کو یہاں پہونچ جانا چاہیے تھا مگر تعجب کی بات ہے کہ اتنے دن گذر گئے مگر ابھی تک بدیع الملک
نہیں آئے خدا معلوم کسطرف گئے اور کیا بات پیش آئی مگر خواجہ کی ذات سے مجھے امید قوی ہے کہ وہ ضرور بدیع الملک
کو اپنے ہمراہ لے آئینگے سب سردار عرض کرتے تھے یا صاحبقران یقین ہے کہ شاہزادہ دور چلا گیا اس وجہ سے ابھی تک
نہیں آیا ورنہ بہت محال تھا جو اب تک وہ وہیں رہتے اور اسطرف نہ آتے کیونکہ سب کیفیت انھیں معلوم تھی اور انکے ہمراہ
خواجہ بھی تھے اگر بدیع الملک کسی طرف جانیکا ارادہ بھی کرتے تو خواجہ ہرگز نہ جانے دیتے مگر کوئی ایسا ہی سبب ہوگا
جس سبب سے ابھی تک نہیں آئے یہاں تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہرکاروں نے آکر صاحبقران کو سلام کیا ہاتھ اٹھا کر
دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران اشراق جادو نے طبل جنگ بجوایا ہے لہذا ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان کرے
صاحبقران نے فرمایا کیا اندیشہ ہے ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید الٰہی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارہ پر چوب
پڑی دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں جوانان شیر دل کے دل بشاش ہوئے آپس میں جنگ کی باتیں ہونے لگیں
کوئی جوش شجاعت میں تلوار تول کر اسیوقت سے لشکرگاہ حریف کیطرف دیکھتا اور اپنے دوستوں سے کہتا کہ میں کیا حقیقت
جانتا ہوں اگر ابھی صاحبقران زمان اجازت دیں تو لشکر حریف میں گھس کر اشراق و آئینہ اندام کو گرفتار کر لاؤں کوئی
کہتا تھا کہ آئینہ اندام کے لشکر میں کوئی جوان شیر دل نہیں مقابلے کا لطف حاصل نہو گا یہ سب لشکری گلہ گوسفند کیطرح
سے ذبح ہونگے جب زیادہ سختی پڑیگی فرار پر قرار کرینگے مگر صاحبقران زمان ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے سبکو قتل کروا دینگے
یہ طلسم کل ہی فتح ہو جائیگا آگے ایوان نہ طاق کا مرحلہ باقی ہے گو یقین ہے زمرد ثانی بھاگ کر کسی طرح اپنی جان بچا
اور ایوان نہ طاق میں جا کر پناہ لے سب کی زبان پر ایسی ہی گفتگو تھی اور جو لشکر کفار میں سب کے دلوں پر لشکر
اسلام کے سکے جمے ہوئے تھے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ شہنشاہ اشراق نے بے مصلحت خداوند طبل جنگی بجوایا بہت برا
کیا ایسا نہو خداوند کو یہ بات بری معلوم ہو اور وہ سب کی تقدیر فنا کر دیگے تو ایک زندہ نہ بچیگا اور لشکر اسلام کے
ہاتھ سے سب کی جان جائیگی بعض اپنے بھاگ جانیکا سامان کر رہے تھے اسی سامان میں شب بسر ہوئی اور شہسوار
توسن فلک مسلح خانہ مشرق سے نیزہ ہائے خطوط شعاع ہاتھ میں لیکر برآمد ہوا صاحبقران ثانی برائے نماز سجادے پر تشریف
لائے وظیفہ سحری کو ادا کیا خادموں نے کشتیاں حاضر کیں امیر نے سلاح زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھے لشکر منتظر تھا صاحبقران گردان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب
لشکر ہمرکاب بصد جاہ و حشم میدان کی طرف روانہ ہوئے اسطرف سے اشراق جادو اور تورج بدرگ حرامی اور
زمرد ثانی اور جنگجویان لشکر گران لیکر میدان میں آئے دونوں لشکروں کی صف بندی ہوئی اشراق جادو نے

لشکر اسلام کی طرف دیکھکر تورج سے کہا آج طلسم کشا نہیں ہے تورج نے کہا معلوم ہوتا ہے وہ کسی کام کو گیا ہے صاحبقران
برائے مقابلہ تشریف لائے ہیں انہی سے شروع کرنا چاہیے کہ طلسم کشا کہاں ہے اشراق جادو نے کہا ای تورج میں پوچھتا
ہون تم خاموش رہو تورج چپ ہو رہا اشراق جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا اور بآواز بلند کہا ای صاحبقران
کیا طلسم کشا کو اسقدر میرا خوف غالب ہوا کہ اُسنے مجھے منہ چھپایا اسوقت میدان میں بھی نہ آیا اگر ایسا ہی خوف کریگا تو عجب
ہے کہ یہاں سے فرار بھی کر جائیگا صاحبقران کو یہ بات ناگوار ہوئی اُسکے لشکر کی طرف دیکھا آئینہ اندام جادو نظر آیا
صاحبقران نے اور سرداروں سے کہا کہ آج آئینہ اندام کا بھی پتہ نہیں ہے سب نے کہا اگر ہوتا تو ضرور لشکر کے
ہمراہ آتا صاحبقران کو اُسکا کلام تو برا معلوم ہوا بیساختہ امیر کی زبان سے نکلا کہ ای اشراق ہملوگون کا یہ دستور نہیں کہ
حریف سے ڈر جائیں مگر بدیع الملک آئینہ اندام مکار کی تلاش میں گئے ہیں یقین ہے کہ اُسکو قتل کرکے واپس آئیں یا
اسیر کرکے لائیں اشراق نے جواب دندان شکن پایا کہا یا صاحبقران آپ کو میرا کہنا بہت ناگوار ہوا جو اسقدر
سخت جواب دیا آپ کو نہیں معلوم کہ خداوند کہاں تشریف لے گئے ہیں امیر نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ وہ مکار کہان
بھاگ گیا ہے اشراق نے کہا ای امیر ہمارے خداوند کو ہمارے سامنے مکار کہتے ہو نہیں جانتے کہ خداوند کو ہر وقت ہر ایک شخص
کی خبر رہتی ہے اسوقت ضرور اس گستاخی کی بھی خبر ہوئی ہوگی وہ اسکی سزا ضرور دینگے صاحبقران نے یہ سنکر غضب آلود ہوکر
فرمایا او مکار تیری اور تیرے خداوند کی کیا مجال ہے جو سزا دیگے ابھی سب کیفیت آئینہ ہوئی جاتی ہے
دیکھیں کون سزا دیتا ہے اور کون فرار ہوتا ہے اور کس کے خداوند برحق رہتے ہیں کون مردود ہوتا ہے
اشراق نے جو امیر کو غیظ میں دیکھا سمجھا ایسا نہو کہ صاحبقران کو اور زیادہ غصہ آئے اور مجھپر حملہ
کریں یہاں پر لشکر بھی نہیں جو میری مدد کو آئیگا اور صاحبقران پر سحر بھی تاثیر نہیں کرتا میں
ضرور اِن کے ہاتھ سے زخمی ہونگا یا مارا جاؤنگا یہ سوچکے اشراق نے کہا اے امیر
ابھی اس قدر غصہ کرو نہ عدو کیسی باتیں کرتے ہو میں نے صرف ایک بات دریافت کی تھی اسقدر
ناگوار ہوئی اب میں نہ دریافت کرونگا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہون جب وقت آئیگا
میں پوچھونگا صاحبقران نے فرمایا او اشراق تیری بھی کیا مجال ہے کہ تو ہمسے دو بدو کلام
کرے تو کہیں مجبور ہیں اگر یہ امر خلاف ہوتا تو اسی وقت تیری زبان کھینچکر پھینک دیتے اور اگر تو
برائے مقابلہ آیا ہے تو میں تجھے خائف نہیں یہ کہکے صاحبقران نے مرکب آگے بڑھایا
اشراق سمجھا کہ اب صاحبقران میرے قریب آکر ضرور وار کرینگے اور امیر کا وار مجھسے
نہ اُٹھیگا سحر تاثیر نہ کریگا یہ سوچکے اشراق نے کہا اے امیر ابھی وہ وقت نہیں ہے کہ ہم تم
جنگ کریں ابھی تو لشکر میں جوانان شیر دل کے حوصلے نہیں نکلے ہیں پہلے اِن کو جنگ کرنے دو
بعد میں دیکھا جائیگا یہ کہکے اشراق جادو پیچھے ہٹا صاحبقران زمان بھی ٹھہر گئے اشراق
اپنی فوج میں آیا تورج نے کہا اے شہنشاہ میرا ارادہ ہے کہ میں امیر سے مقابلہ کرون مگر ابھی وقت
نہیں ہے پہلے دو تین پہلوانوں کو مقابلہ کرنے دو جب دو چار سردار امیر کے زخمی ہونگے دو ایک قتل
ہونگے اسوقت میں مقابلہ کرونگا ابھی اگر میں جاؤنگا تو لطف جنگ حاصل نہ ہوگا اشراق نے کہا ای
تورج جو تمہارے مزاج میں آئے کرو مجھے تمہاری رائے سے اتفاق ہے تورج نے ایک
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان جنگ کی طرف چلا وسط میدان میں آکر بآواز بلند نعرہ کیا اے فرقۂ خدا پرستان

تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر ایک پہلوان لشکر اسلام سے بڑھا
صاحبقران ثانی کے قریب آیا پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت
فرمایئے غلام کی عزت بڑھایئے صاحبقران نے اجازت میدان دی پہلوان میدان کی طرف چلا
جو پہلوان لشکر کفار سے آیا تھا اُسنے پوچھا اے طویل القامت اپنے نام سے آگاہ کر مین چاہتا ہون
کہ تو بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے سردار اسلام نے جواب دیا کہ اے یاوہ گو آگاہ ہو کہ میرا
نام برزخ دیلمی ہے تیری کیا مجال ہے جو مجھے قتل کر سکے مگر مین چاہتا ہون کہ تو بھی اپنا نام بتا دے کہ مین بھی
واقف ہو جاؤن اُسنے کہا اے برزخ تو مجھے خوب واقف ہے کہ دنیا مین سب پہلوان مجھکو جانتے ہین
میرا نام سیار قوی پنجہ ہے بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی
جسنے ذرا بھی میری عدول حکمی کی مین نے اُسکو قتل کیا اب چاہتا ہون کہ قبل از مقابلہ تو بھی میری اطاعت
قبول کر کہ میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مجھے تیرے اوپر رحم آتا ہے برزخ نے جواب دیا اس بیہودہ گوئی
سے کوئی نتیجہ نہین ہے جب مقابلہ ہوگا اسکا حال ظاہر ہو جائے گا اگر تو مجھے زیر کریگا دیکھا جائے گا مجھے
جان دینا منظور ہوگی مگر اطاعت تیری قبول نہوگی سیارہ نے کہا اگر یہ دعوے ہے تو جو حربہ رکھتا ہے پیش کر
برزخ نے کہا ہمارے آقائے نامدار کا دستور یہ ہے کہ وہ کبھی دشمن سے وار مین سبقت نہین کرتے
ہین اور اُنہین کی متابعت ہملوگون پر واجب ہے لہذا مین ہرگز وار نہ کرونگا پہلے تو وار کر پھر مین بھی وار
کرونگا سیارہ نے کہا اے برزخ مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہے اگر مین وار کرونگا تو میرے وار کو تو نہ روک
سکیگا مفت تیری جان جائے گی محض اسواسطے تجھسے وار کا طلبگار ہون کہ جب مین تیرا وار روکونگا تجھے
میری قوت و ہنرمندی کا حال معلوم ہو جائیگا اپنے ارادے سے باز رہے گا میری اطاعت قبول کریگا
تیری جان بچ جائے گی برزخ نے جواب دیا اگر تو مثل عورتون کے نرم دل ہے اور ہر ایک کے حال پر
تجھے رحم آیا کرتا ہے تو تیغ و تبر کھولکر رکھ دے آج سے میدان مین آنے کا ارادہ نہ کرنا میرے سامنے سے
ہٹ جا کہ مین تجھے نامرد سے مقابلہ کرنا معیوب جانتا ہون اور کسی مرد جری کو بھیج کہ مین اُس سے مقابلہ کرون
سیار قوی پنجہ نے جو یہ گفتگو برزخ کی سنی اُسے غصہ آیا کہا او یاوہ گو اپنی طول القامتی پر اسقدر جو نازان ہے
ابھی تیرا غرور مٹائے دیتا ہون یہ کہکے اُسنے گرز کا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دیا سیارہ نے دوسرا وار
کیا برزخ نے اُس وار کو ڈھال پر روکا چاہتا تھا کہ گرز سے تیغ نکالکر اُسکے تبر کو مع ہاتھ کے قلم کرے کہ مرکب
برزخ کا بھڑکا اُسنے سنبھلنا چاہا مگر گھوڑے پر سنبھلا نہ گیا منہ کے بل زمین پر گرا سیارہ نے تبر کا وار اُسکے
سر پر کیا اسوقت کیا روک سکتا تھا پورا ہاتھ جو پڑا سر دو پارہ ہو گیا برزخ دیلمی راہی ملک بقا ہوا اسنے چاہا کہ
لاش برزخ کی پامال کرے مگر سپاہیان برزخ میدان سے آکر لاش اُسکی اُٹھانے لگے تورج نے یہ کیفیت دیکھکر
باواز بلند کہا اے سیار قوی پنجہ کیا لکھا جرات و قوت کا تجھپر خاتمہ ہے مجھے امید قوی ہے کہ آج میدان تیرے ہاتھ
رہے گا سیارہ نے پلٹ کے سلام کیا اور پھر لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوکر بصد نخوت و غرور کہا کہ اے سرداران
اسلام تم کیسے لوگون کو میرے مقابلے مین بھیجتے ہو جنکو جنگ کرنے کا مطلق سلیقہ نہین ہے ایسے لوگون سے جنگ کرتے
شرم آتی ہے ہان اگر عزیزان صاحبقران سے کوئی مقابلے مین آئے تو مین جنگ کرون یہ جو سیارہ نے
باواز بلند کہا اور ایرج نامدار رستم ثانی ذیوقار کے کان مین یہ آواز پہونچی فرط غضب سے سب عزیزان صاحبقران

کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا سب نے مرکب بڑھا دیئے مگر ایرج نامدار پہلے صاحبقران کے پاس آئے
عرض کی مین میدان مین جاتا ہون اس مغرور کا سر لاتا ہون صاحبقران نے روکنا مناسب بھی نہ جانا
ایرج نامدار بصد جلیل و غضب میدان مین آئے سیار کے قریب پہونچ کے نعرہ کیا کہ باش او بدکار منم ملک
ایرج بن ملک قاسم کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے ایک جوان کو دغا سے قتل کرکے اسقدر مغرور ہوگیا ہی لا جو حربہ کہ تو بابت
جنگ سے رکھتا ہو سیار ایرج کی شان و شوکت دیکھکر گھبرایا کہا اے جوان تو بھی وہی بات کہتا ہے جو اُس
پہلوان نے کہی تھی بھلا میری ضرب تجھسے اٹھے گی ایرج نے جواب دیا کہ جو ہم کہتے ہین اُسکو قبول کر زیادہ گوئی مکر
ہم ہرگز پہلے وار نہ کرینگے ہمین دیکھنا ہے کہ تیری ضرب کیسی ہے اور تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہین سیار نے اُسی قدر تلوار
ایرج نامدار پر بھی کیا ایرج نے اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا اور ہاتھ سے چھین لیا سیار کے ہوش اُڑ گئے لشکر اسلام سے
شور تحسین و آفرین جو بلند ہوا اُسکو اور خجالت ہوئی کمر سے تلوار نکال کے ایرج نامدار پر لگائی ایرج نے
وار سے بچاکر تلوار پر بھی ہاتھ ڈال دیا اُسنے لاکھ دوسرے ہاتھ سے مدد لی مگر کیا طاقت تھی کہ شیر کے پنجہ سے
تلوار چھڑا لیتا ایرج نامدار نے تلوار چھین کر زمین پر پھینک دی دونون لشکرون سے صدائے آفرین بلند ہوئی
سیار تو گویا بہت خجل ہوا ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا اے جوان تو نے مجھے ذلت دی ہے اب تجھے ضرور
قتل کرونگا مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہے کہ تو ایسے وقت مین مجھپر حملہ کرے مین اور تلوار منگاتا ہون
ابکی بار تجھسے سمجھ کے مقابلہ کرونگا مین تجھے ایسا نہ سمجھے تھا ایرج نامدار نے مسکرا کے فرمایا او مکار ہم خود
ایسے وقت مین حملہ کرنا بُرا جانتے ہین تو عبث خوف کرتا ہے جو تیرے مزاج مین آئے اپنے لڑنے کا انتظام
کرلے جب تک تو تو وار نہ کریگا ہم ہرگز حملہ نہ کرینگے سیار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر تلوار مانگی لوگ اُسکے
واسطے تلوار لے گئے سیار نے کہا ایک تلوار اور لے آؤ اس جوان کی عادت ہے کہ دھوکا دیکر تلوار چھین لیتا ہے
گو اب اسکی مجال نہین جو میرے ہاتھ سے تلوار چھین لے مگر احتیاطاً دوسری تلوار مانگتا ہون جو لوگ اُسکے پاس
تلوار لے گئے تھے وہ واپس آئے اور دوسری تلوار بھی اُسکو لیجا کر دی اُسنے ایک تلوار تو کمر مین لگائی دوسری
تلوار میان سے کھینچ کر ایرج نامدار سے کہا اے پہلوان تجھے معلوم ہے کہ مین نے دوسری تلوار کیون منگائی
ہے سبب یہ ہے کہ ابکی بار مین تیری تلوار چھین لونگا تجھے بھی شغل میسر ہے دوسری تلوار منگانے کی ضرورت ہوگی
اور تلوار آنے مین عرصہ ہوگا جنگ کا لطف جاتا رہیگا اس سبب سے مین نے ایک تلوار فاضل منگائی ہے
کہ جب تیری تلوار میرے قبضہ مین آئیگی اور تجھے دوسری تلوار کی ضرورت ہوگی تو مین اپنے پاس سے دونگا تا لوگ
دیکھ لین کہ مجھے تجھسے کسی طرح کا خوف نہین ہے اور تیرا ابھی غرور دفع ہو ایرج نامدار نے ہنسکر فرمایا ای سیار تو بڑا
بیوقوف ہے اگر یہی خیال تھا تو دوسری تلوار منگانے کی کیا ضرورت تھی جب تو میری چھین لیتا وہی تلوار پھر تجھے واپس
دیتا اس سے بڑھ کر تیری تعریف ہوتی اور ہر شخص یہی کہتا کہ سردار اسلام نے جو اِسکی تلوار چھین لی تو پھینک دی
اور اسنے بے خوف ہوکر واپس دی مگر تجھے عقل نہین سیار نے جواب معقول جو پایا اُسکو خفت ہوئی آنکھ نیچے
کرکے جواب دیا کہ اگر تو طلب کریگا تو مین تیری ہی تلوار تجھکو واپس دونگا ورنہ اپنے پاس بطور یادگار رہنے
دونگا تجھے اپنی تلوار دیدونگا ایرج نامدار نے کہا اس زیادہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر وار کرنے کا ارادہ
ہے تو دیر کیون کرتا ہے سیار نے پھر تلوار ایرج کے سر پر لگائی ایرج نامدار نے پھر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین
لی سیار نے دوسری تلوار نیام سے نکالکر ایرج پر وار کیا ایرج نے اُس تلوار کو بھی مثل اِن دونون تلوارون

سکے اسکے ہاتھ سے لیکر کہا اے سیار اب بھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس دین باطل کو ترک کر اور اسلام قبول کر ورنہ
اپنی جان میرے سامنے سے سلامت نہ لے جائیگا سیار نے کہا اے جوان مجھے مرنا قبول ہے مگر اسلام قبول نہیں
اسوقت میرے پاس آلات حرب سے کوئی چیز نہیں ہے اور تو دریائے آہن میں غرق نظر آتا ہے اس سبب سے یہ بات
کہتا ہے اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو کیوں ایسی بات کہتا ایرج نامدار نے کہا ای شخص تو نے ایک بار تلوار منگائی دوسری
تلوار بھی فرمایش کی تین تلواریں انھیں دو لشکروں کے سامنے چھنوادیں اور ابھی یہ حسرت دل میں باقی ہے کہ تلوار پاس ہوتی تو
پھر وار کرے جب سے میں تیرے مقابلے کے واسطے اپنے لشکر سے آیا میں نے بھی کوئی وار کیا اگر مجھے یہی خیال
ہوتا بار اول جب میں نے تیری تلوار چھین لی تھی اسی وقت وار کرتا کیونکہ بیجا حق تعاقب کرنے پاتا۔ مگر میں نے
خلاف جرأت تصور کیا خاموش رہا پھر تیری تلوار چھین لی اگر چاہتا تجھے دوسری تلوار منگانے کی مہلت نہ دیتا
قتل کرتا مگر میں بالکل خلاف سمجھا اب تیسری بار تیسری تلوار چھین لی اور اسوقت تک حملہ نہیں کیا تو عبث کہہ رہا
ہے کہ مجھے بے تلوار دیکھکر میرے قتل کرنے کا قصد کرتے ہو اگر یہی خیال ہے تو پھر اپنے لشکر سے تلوار منگا لے
تیرے دل میں حسرت نہ باقی رہے مگر ایک مرتبہ اس شرط پر تلوار منگانے دونگا کہ اگر اب کی دفعہ تیری تلوار میں نے
لے لی تو پھر تو عذر نہ کرنا اور پھر تجھے تلوار منگانے کی اجازت نہ دونگا سیار نے کہا ای جوان معلوم ہوتا ہے
تجھے کسی قسم کا سحر معلوم ہے کہ تو میری تلوار چھین لیتا ہے اگر ایک شرط مجھ سے کرے کہ اب تو میری تلوار
نہ چھین اور ایک وار آخری مجھے کرنے دے میرے وار کے بعد پھر تو ایک وار کر تو میں تلوار منگاؤں ورنہ
جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کر تو مجھے آلات حرب سے خالی دیکھکر یہ کہتا ہے وہ سب صحیح ہے ایرج نامدار
نے کہا اے سیار یہ عذر بھی تیرا اگر منظور ہے تو تلوار دوسری منگا میں اب ہرگز تیری تلوار نہ چھینونگا اور تیرا
کہا کرونگا اسکے بعد خود تلوار لگاؤنگا سیار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر پھر تلوار طلب کی لوگ تلوار لیکر اسکے
قریب آئے سیار نے تلوار نیام سے نکالی ایرج نامدار کے سر پہ وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر
روکا سیار نے فوراً دوسرا وار کیا ایرج نے اس وار کو بھی روکا سیار نے چاہا کہ تیسرا وار کرے
مگر ایرج نامدار نے تلوار خونچکان نیام سے نکالی خبردار خبردار کہکر اسی کو وار کیا سیار نے سپر پر
روکنا چاہا مگر تیغ آبدار اور پھر دست ایرج نامدار کیا طاقت تھی جو روک سکتا تلوار جو پڑی مانند خیار تر
تراش کر دو ٹکڑے کرکے نکل گئی سیار مر کے زمین پر گرا لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا دن بہت
کم باقی تھا تورج نے اشراق سے کہا آج تجھے کیفیت جنگ اہل اسلام معلوم ہو گئی اب کل کی میدان داری
میں سب باتیں درست کرونگا یہ بھی معلوم ہوگیا کہ طلسم کشا یہاں نہیں ہے کسی آفت میں مبتلا ہوگیا ہے
صرف صاحبقران اور سب سردار یہاں موجود ہیں ان لوگوں سے کیا خوف ہے بڑا خوف طلسم کشا کی ذات
سے تھا کیونکہ اسکے پاس لوح طلسم موجود ہے اسوقت طبل بازگشت بجوا کر پلٹ چلیے کل دیکھا جائیگا اشراق
جادو نے اسکے کہنے کے موافق کام کرتا تھا طبل بازگشت بجوا دیا ایرج نامدار شادان و فرحان میدان سے واپس
آئے صاحبقران نے بہت کچھ مدح و ثنا کی لشکر کو لیکر خیمہ گاہ کی طرف چلے اشراق جادو بھی اپنے لشکر کو لیکر
واپس آیا پہنچے تو سب اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر کے بعد اشراق جادو نے تورج اور
بخت گان اور زمرد کو اپنے پاس بلا بھیجا یہ لوگ اشراق کی بارگاہ میں آئے اشراق نے تورج سے
کہا کہ میں نے آج کی جنگ دیکھی معلوم ہوا کہ مسلمان سحر سے بالکل بے خوف ہیں اور جرأت میں بھی یکتا ہیں

ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین کسی کو خیال مین نہین لاتے اور لشکر بھی ان لوگون کے پاس بہت ہے اگر ہمارے یہان لشکر دیوان موجود ہے تو اسکے جواب مین انکے یہان گردستان کے پہلوان کیسے قوی ہیکل ہین علاوہ اسکے ساحرون کے جواب مین انکے یہان ساحر بھی کیسے کیسے موجود ہین اس طلسم کے واقف کار سحر مین ہوشیار اگر یہان بھی بعض ساحر ایسے ہین جو سحر مین اب اپنا نظیر نہین رکھتے اور انکے سحر کو یہ لوگ کسی طرح روک نہین سکتے مگر پھر بھی مجھے یہ خیال ہے کہ طلسم کشا کا لشکر بہت ہے اور خالی تیغ و خنجر کے مقابلے سے ان لوگون پر فتح نہوگی جب تک سحر سے کام نہ لیا جائے گا اسوقت تک یہ لوگ یون ہی جنگ کرتے رہین گے تورج نے کہا اے شہریار آپ خوب واقف ہین کہ امیر پر سحر تاثیر نہین کرتا اور ایرج نامدار بھی اس بات سے بری ہین ہان یہ ہو سکتا ہے کہ آج شب کو کسی طرح حرز ہیکل صاحبقران کی قبضے مین آجائے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہو جائے ایرج نامدار کی طیلسان اور لیسی بھی وہان نہ رہے اسی وقت ممکن ہے کہ ان سب لوگون پر سحر تاثیر کرے اور ایک دن مین سب گرفتار ہو جائین اشراق نے کہا مین ابھی ساحرون کو بلاتا ہون انسے تاکید کرتا ہون یقین ہے وہ کوئی صورت نکالین اور حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اور لیسی لیکر آئین اسم اعظم کو مین ایک دم مین بند کرلونگا تورج نے کہا میری بھی یہی راے ہے آپ ساحرون کو بلائین انسے کہین یقین ہے وہ لوگ اسیوقت کوئی فکر کرین اور سب تحفجات آپ کی خدمت مین لاکر حاضر کرین مگر ساحر بھی ایسے ہون کہ سحر مین یکتاے روزگار ہون اور وہان کے ساحرون سے اچھے ہون ان لوگون کو روانہ کیجیے اشراق نے کہا اے تورج مین ایسے ساحرون کو نہین روانہ کرونگا جو سحر مین دخل نہ رکھتے ہون بلکہ ایسے لوگون کو روانہ کرتا ہون جو سحر مین اپنا مثل نہین رکھتے یہ کہکر اسنے اپنے ملازمین سے کہا کہ افرات جادو کو بلا لاؤ مجھے اس سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین ملازمین اسی وقت افرات جادو کے پاس گئے افرات اسوقت اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اور ایک نازنین پریوش حور شکر یہ غزل گا رہی تھی

غزل

کبھی مستانہ ہو جاتا کبھی دیوانہ ہو جاتا
نہ چھٹتین یار کی زلفین نہ مین دیوانہ ہو جاتا
تمہاری زلف کو جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا
سو صحرا نکلجاتے اگر ہم جوش وحشت مین
جہان مین رند مشرب بیٹھتا میخانہ ہو جاتا
پھار کمتانہ مین دلمین اگر راز محبت کو
دل صد چاک سے میرے جو ابھین شانہ ہو جاتا
نہ رکھا خالی اپنے دلکو اس بت کے تصور سے
قلم بھی صفحہ قرطاس پر مستانہ ہو جاتا
ہوس رہتی نہ کوئی جب زنخ نظر آتے
ہر ایک عضو کا قطرہ ملکو بیدوانہ ہو جاتا
لگا تا ہاتھ گر تیری قبا کو غیر محفل مین

اگر دل کو خیال نرگس مستانہ ہو جاتا
خلل ای مشاطہ بہتر تھا جو تیرا شانہ ہو جاتا
محبت ہی بڑی شے دل بگڑے پھر سنبھلتا
یقین ہے تمہین سے مجھے بڑا یارانہ ہو جاتا
جہان ہوتا اڑاتا خاک مجنون عشق لیلی مین
مرا قصہ بھی اورون کی طرح افسانہ ہو جاتا
اگر تاثیر کرتی الفت انکی چشم میگون کی
مکان ہر ایک تمہارا محتسب کا میخانہ ہو جاتا
زمین کو تخت کر دی فلک کو تاج از الفت
بہار تم سے آتی گل صحن چمن مستانہ ہو جاتا
جو اپنا شعلہ رخ آپ دکھلاتے مجھے محفل مین
ابھی فوجا سے باہر پروانہ ہو جاتا

اگر دل کو چشم و گیسو جانانہ ہو جاتا
ابھی لبریز میری عمر کا پیمانہ ہو جاتا
نہین احسان یہ کچھ موقوف پر ہونکو جنون تیرے
سمجھتے ہم جسے اپنا وہی بیگانہ ہو جاتا
کسی الفت ہی دل مین چشم کے ساتھ چلتے ہین
اگر یہ شہر مین رہتا وہان ویرانہ ہو جاتا
فلک برباد نہ کرتا زلف رسا مشک بار کی
تامل ابھین کیا شہر بھر ارندانہ ہو جاتا
غزل لکھتے جو ہم او صاف ساقی مہ لقا کا
فقیرون کا ترے سامان ابھی شاہانہ ہو جاتا
نہ کچھ بنتا نہ کچھ لکھا تا سوا روکے ساغر و مینا
تو پھر پروانہ شمع رخ کا بے پروانہ ہو جاتا
نشانہ دل نہ ہوتا یار تیرے تیر مژگان کا

جوار دو میں نگین پڑتی کمان میں خانہ ہو جاتا
نہ مجلس برا کہتے نہ رندوں کو اگر واعظ
یقین ہے پھر مزاج اپنا بھی معشوقانہ ہو جاتا
جو انکو دیتے ملتے سامنے غیروں کے گر ظالم
تو دل کعبہ کبھی بنتا کبھی بتخانہ ہو جاتا
رقیب آیا ہوئی سب بزم عشرت درہم و برہم
حدیث غم کہیں ہوتا کہیں افسانہ ہو جاتا
دل و چشم اپنے کام آتے ہوائے بادہ نوشی میں
کچھ ایسی گردشیں دیتی کہ یہ دیوانہ ہو جاتا
اگر کچھ دن یونہیں ای پاس مشق شعر رہ جاتی

ہر اک پر ہوتی کیفیت عیاں پوشیدہ حالی کی
ہمارے اور آگے جو تو اک یارانہ ہو جاتا
سمجھتا میں مجھے حاصل ہوئی معراج ہو یاں
دل محزون ہمارا انکا خلوت خانہ ہو جاتا
تجھے اوروں کی الفت کا ہوتا شکر گزار ہو
جہاں یہ بوم جاتا اس جگہ ویرانہ ہو جاتا
جب اپنا دل ہی پہلو چھوڑ بیٹھا اسکی الفت میں
مرا ہی کوئی بنجاتا کوئی بیگانہ ہو جاتا
پریشان حال اپنے دل کی میں کچھ بھی نہ کہتا
یقین ہے پھر سخن میرا بھی افسانہ ہو جاتا

جو مجھ پر واللہ وشیدا مرا دیوانہ ہو جاتا تو
محبت ان بتوں کی گر نہ اپنا دکھا دیتی
جو دم بھر جلوہ گاہ گل مرا کاشانہ ہو جاتا
جو کرتے جمع معشوق حقیقی و مجازی کو
در ساقی کوثر پر ترا میخانہ ہو جاتا تو
ہمارے اور تمہارے عاشقی کا ذکر اگر چلتا
شکایت کچھ نہ تھی گر یار بھی بیگانہ ہو جاتا
بنانی چرخ کو چشم سیاہ یار سودائی
مرے دیوان کو جو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا
بعد ختم ہونے اس غزل کے ملازمین

اشراق نے جا کر سلام کیا افرات نے کہا تم لوگ اسوقت کیوں آئے ملازمین اشراق نے کہا ہمیں شہنشاہ اشراق نے آپ کے پاس بھیجا ہے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اسوقت جسطرح ہو سکے تشریف لائیں کچھ امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہیں افرات نے کہا میں اسوقت نہیں آسکتا جو کچھ کہنا ہو مجھے صبح کو کہیں میں سن لونگا ملازمین اشراق نے کہا کوئی ایسا ہی کام درپیش ہے جو آپ کو اسوقت یاد فرمایا ہے ورنہ اسوقت ہرگز تکلیف نہ دیتے اگر آپ تشریف نہ لے چلیں گے تو کمال حرج ہوگا افرات جادو نے کہا خاطر چلتا ہوں ورنہ مجھے اشراق سے کسی طرح خوف نہیں ہے میں وہ شخص ہوں کہ جسکو ہمیشہ خداوند الکیہ اندلم جادو بندۂ خاص اور بزرگان دین کے لقب سے پکارا کیے ہیں گر میں اشراق کی حقیقت نہیں جانتا ہوں اگر چاہوں تو ایک دم میں سلطنت اشراق چھین لوں اور وہ کچھ ہمدرانہ کر سکے مگر خداوند کے خوف سے ایسا نہیں کرتا ملازمین نے کہا آپ کی تعریف خود شہنشاہ کیا کرتے ہیں اور آپ سے انھیں خوف ہے افرات ایسی باتیں کرتا ہوا اٹھا ملازمین کے ہمراہ اشراق کے پاس آیا اشراق اسکو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا الگ برابر اسکو بٹھایا افرات نے کہا اے اشراق مجھے کیوں بلایا اسوقت میں محفل مے نوشی میں مشغول تھا نہایت تکلیف ہوئی جو کچھ کہنا ہو جلد کہو میں ابھی صحبت چھوڑ کر آیا ہوں اشراق نے کہا آپ کو سب کیفیت معلوم ہے کہ آج کل طلسم کشا کے ہمراہی کیا کیا ظلم کر رہے ہیں دیکھئے آج کسقدر شورہ مدے مقابل کیا یہ لوگ یوں زیر ہوں گے جبتک صاحبقران کے تحفہ جات نہ قابو میں آئیں گے کیونکہ انھیں اسی سبب سے سحر تاثیر نہیں کرتا ہے جب وہ سب تحفہ جات ہمارے قبضے میں ہونگے اسوقت حمزہ مجبور ہو جائیگا اور کوئی بات اسکو بن نہ پڑے گی کل کی میدان داری میں ہم سحر کر کے اسکو مع لشکر مبتلائے بلا کر کے لینگے اور سب کو گرفتار کر کے پھر خداوند کو ایک عرضداشت روانہ کریں گے جو کچھ وہ مناسب جانیں گے ان لوگوں کے حق میں ارشاد فرمائیں گے صرف طلسم کشا باقی رہ جائے گا اسکو بھی گرفتار کر لیں گے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند جلو گون سے ناراض ہیں اسی سبب سے کسی کو ہمارے پاس نہ بھیجا اور کسی قسم کی امداد و غمخواری اب ہمیں لازم ہے کہ ایسے کارنمایاں دکھائیں کہ خداوند کا غصہ جاتا رہے اور وہ راضی ہو جائیں افرات نے کہا پھر اس بات میں میری کیا ضرورت تھی جو مجھے بیکار تکلیف دی

اشراق جادو نے کہا یہ امر سوائے آپ کے اور کسی سے نہ ہوگا اسوقت تشریف لے جائیں
اور حمزہ کی حرز ہیکل لے آئیں یہ بھی خیال رہے کہ حمزہ صاحب اسم اعظم ہے جسوقت آپ اُسکی
حرز ہیکل لیکر یہاں تشریف لائیں یہاں سے کسی ایسے شخص کو روانہ کریں کہ وہ جاکر صاحبقران کا
اسم اعظم بھی بند کردے اور ایرج کے پاس ایک طیلسان ادریسی ہے اُسکے سبب سے
ایرج پر بھی سحر تاثیر نہیں کرتا ہے کسی شخص کو اپنے ہمراہ لیتے جائیے وہ جاکر طیلسان ادریسی کو
بھی لے آئے افرات جادو نے کہا میں کنجشک جادو کو اپنے ہمراہ لئے جاتا ہوں اُس نے
بھی ایک مدت تک میرے پاس زمین سے اندر ریگزار خداوند آئینہ اندام کی عبادت کی ہے اور
وہ بھی سحر میں یکتا ہے وہ طیلسان ادریسی لیگا اور میں حرز ہیکل صاحبقران لاؤنگا بارگاہ حمزہ سے
باہر آکر حرز ہیکل تو کنجشک جادو کے سپرد کرونگا اور خود بارگاہ صاحبقران کے اندر جاکر اسم اعظم
کو بھی بند کردونگا کہ پھر وہ سب طرح پر بیکار ہو جائینگا اشراق نے کہا آپ کو ان سب باتوں کا
اختیار ہے جو کچھ آپ کرینگے وہ سب بہتر و انسب ہوگا مگر اب آپ دیر نہ لگائیے تشریف لے جائیے
افرات جادو یہ سنکر اٹھا اشراق کی بارگاہ سے باہر آیا کنجشک جادو کے خیمے میں آیا کنجشک
جادو بھی اُسوقت شراب خواری میں مصروف تھا اُسنے جو افرات جادو کو آتے ہوئے دیکھا کہا کہ
بھائی صاحب اسوقت آپ نے کمال زحمت فرمائی ہے بڑی خوشی حاصل ہوئی اس صحبت میں آپکی
شرکت بھی ضرور واجب و لازم تھی افرات جادو نے کہا اے کنجشک جادو اسوقت میرے یہاں
بھی ایسی صحبت تیار تھی مگر کیا کہوں کہ کیسی بے لطف ہوئی ابھی مجھے اشراق جادو نے بلایا اور
اپنی بے بسی ظاہر کی اور کہا کہ اگر آپ جائینگے تو حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان ادریسی ایرج ہاتھ
آئیگی میں نے یہ تجویز کیا کہ تمہیں اپنے ہمراہ لوں اور تم جلد ایرج کے پاس سے طیلسان اور میں
حرز ہیکل حمزہ لیکر آؤں تو دونوں تم لشکر میں آؤ اور میں اسم اعظم صاحبقران بند کردوں کنجشک جادو نے
کہا جب آپ نے اپنی صحبت کو برخاست کیا تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکے کنجشک جادو بھی افرات جادو
کے ہمراہ ہوا یہ دونوں ساحر نامی لشکر صاحبقران کی طرف چلے تھوڑی دور لشکر تھا جلد آکر پہونچے
افرات جادو نے کنجشک جادو سے کہا اپنی صورتیں تبدیل کرنے سے پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے
کہ بارگاہ صاحبقران کہاں ہے اور ایرج کس خیمے میں ہیں کنجشک جادو نے اپنی صورت تبدیل کی
اور افرات جادو نے بھی اپنی صورت بنا کر لوگوں سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی افرات جادو
نے کہا اے کنجشک تم ایرج کی بارگاہ میں جاؤ اور میں صاحبقران کی بارگاہ میں جاتا ہوں کنجشک جادو
ایرج کی بارگاہ کی طرف چلا افرات جادو نے کہا جب طیلسان ادریسی لیکر آنا اسی جگہ ٹھہرے رہنا
میں حرز ہیکل بھی لاکر تمکو دونگا کنجشک جادو نے قبول کیا افرات جادو صاحبقران کی بارگاہ کے
قریب آیا دیکھا تو چند پہلوان در بارگاہ پر پہرا دے رہے ہیں اندر جانے کا موقع نہیں ہے افرات جادو
عقب بارگاہ پر آیا نقب سحر لگائی بارگاہ کے اندر پہونچا دیکھا شمع ہائے مومی و کافوری روشن ہیں چند خادم
بیدار ہیں مسہری صاحبقران کے قریب بیٹھے ہیں امیر محو خواب ہیں افرات جادو نے سحر کیا جو لوگ
بیدار تھے اُنکو غفلت ہوئی افرات صاحبقران کے قریب آیا حرز ہیکل کہ پیشانی صاحبقران کے

سنگلے سے اُتاری نقب کی راہ سے باہر آیا جہان کا وعدہ ٹخشنک جادو سے کیا تھا وہان اُتر ٹھیرا
تھوڑی دیر کے بعد ٹخشنک جادو بھی ایک چادر لیے ہوئے آیا افراسِت جادو نے
حرز ہیکل ٹخشنک جادو کو دی کہا اسے ٹخشنک جادو ان اشیا کو اپنے پاس رکھنا جب تک
مین نہ آؤن خبردار اشراق جادو کو نہ دینا مین اسم اعظم صاحبقران بند کرنے جاتا ہون بہت جلد آؤنگا
ٹخشنک جادو اشراق کے لشکر کی طرف روانہ ہوا افراسِت جادو پھر نقب سحر لگا کے بارگاہ
صاحبقران مین آیا جھولی سے ایک شیشہ نکال کے کچھ سحر کیا شیشے کے منھ کو بند کر کے کچھ اور سحر کیا
صاحبقران کی آنکھ کھلی دلمین جلن پیدا ہوئی افراسِت جادو اشراق کی جانب روانہ ہوا صاحبقران
کی عجب کیفیت ہوئی خادم بھی ہوشیار ہوئے صاحبقران کو جو حالت کرب مین پایا سب نے عرض
کی یا صاحبقران خیر ہے مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے حرز ہیکل کو جو دیکھا چاہا کہ
جواب دین زبان مین طاقت گویائی نہ پائی اشارے سے فرمایا کہ کوئی ساحر حرز ہیکل لے گیا اور
مجھپر بھی سحر کیا ہے خادم گھبرائے اُسی وقت بعض لوگ بارگاہ سے باہر آئے جو جو ساحر لشکر مین
نامی گرامی تھے اُنکو جاکر اطلاع کی وہ سب بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے سب نے سحر
اُتارنا چاہا بہت کوششین کین مگر صاحبقران کو افاقہ نہوا سحر کسی کے اُتارے نہ اُترا سب مجبور
ہوئے اُسی عالم مین صبح ہوئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے بمشکل نماز سحر پڑھ کر [illegible]
طلب فرمائے سرداران نامی نے عرض کی یا صاحبقران آپ کو حس و حرکت مین تکلیف ہوتی ہے
میدان کارزار مین تشریف نہ لیجائیے آج یہ غلامان جانباز میدان وغا مین جائینگے جوہر پہلوانی کے دکھلائینگے
اگر آپ کا اقبال شامل حال ہے تو اشراق مکار کو اسیر کرکے آپکی خدمت مین لائینگے ورنہ قدم مبارک
پر ہم سب اپنا سر نثار کرینگے سب طرح پر کوششین کرینگے مگر آپ میدان جنگ مین تشریف نہ لیجائیے
صاحبقران زمان نے فرمایا مین یہان بھی نہین رہ سکتا یہ بات ہرگز مجھکو منظور نہوگی کہ تملوگ میدان جنگ
مین جاؤ اور مین یہین رہون سردارون نے بہت بہت منت و خوشامد سے کہا مگر صاحبقران
نے کسی کا کہنا قبول و منظور نہ فرمایا خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین صاحبقران دلمین
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے
راہ مین ایرج نامدار نے صاحبقران سے کہا کہ میری طلسمان اور کسی بھی کوئی ساحر
لے گیا تو مجھپر سحر نہین کیا مگر میرے حواس بھی نہین ہین صاحبقران نے اشارے سے فرمایا
خداوند کریم مالک ہے صاحبقران زمان یہ باتین کرتے ہوئے میدان جنگ مین تشریف لائے
لشکرون کی صفین دونون طرف درست ہوئین ہر طرف سے آواز ناقوس بلند ہوئی صاحبقران
زمان نے دیکھا اشراق مکار سب کے آگے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اُس کے عقب
مین ہزار ساحران غدار آپسمین سحر آزمائی کرتے ہوئے ناریل اُچھالتے ماش کے دانے
پھینکتے ہوئے چلے آتے ہین ایک طرف سے تورج شاطران ہمراہ لیے ہوئے اُس کے آگے
آگے بھی ناقوس بجتا ہوا آتا ہے ایک جانب سے زمرد شاہ اور جنگان تخت پر سوار عقب مین
لشکر ساحران لیے ہوئے چلے آتے ہین یہ سب کافر مکار میدان مین پہونچ کے ٹھہرے اشراق جادو

سے صف بندی کا حکم دیا اُسی وقت اُسکے لشکر کی بھی صفین درست ہوئین جب دونون لشکر
میدان حرب مین آراستہ ہو چکے اور نقیبان خوش الحان نے نقابت سے فراغت پائی رکیت
بھی کر کے کالک بیٹھے تو اشراق جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا صاحبقران زمان کے سامنے
آیا باواز بلند کہا اے صاحبقران طلسم کشا تمھین اپنی غرض مین یہان چھوڑ گیا اور اپنی جان بچا کر
خوب چلا گیا مگر تم ایسے عقلمند ہوکر اُسکے دام تزویر مین آگئے یہ نہ سمجھے کہ یہ تمسے چال کرتا ہے اسکو اپنی
جان بچانا منظور ہے اب اپنے تئین کس حالت مین پاتے ہو دیکھو اگر اب بھی میری اطاعت قبول کرو
تو مین تمھین پناہ دون تمھارا مرتبہ بڑھاؤن ورنہ مین اب ایک دم مین تمھین اسیر کرونگا اور
تمھارے لشکر کو تباہ کرونگا صاحبقران نے تلوار میان سے نکال لی بقہر وغضب اشراق
کی طرف دیکھا اشراق کو بڑا معلوم ہوا اپنے لشکر مین پلٹ گیا اور جاکر ایک ساحر سے
کہا کہ تو بشکل پہلوان میدان مین جا اور صاحبقران کو اپنے مقابلے کے واسطے بلا اُسوقت
صاحبقران پر سحر تاثیر کریگا پہلے ایک دو وار کرنا پھر سحر سے صاحبقران کے آلات حرب
چھین لینا اور صاحبقران کو سحر سے بیہوش کرکے اسیر کر لانا ساحر نے اپنی صورت ایک پہلوان
کی بنائی میدان مین آکر باواز بلند کہا اے صاحبقران مین نے تیری بہت تعریف سنی ہے آج
مین چاہتا ہون کہ تیرا امتحان کرون اگر مرد میدان ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا صاحبقران
کے گوش مبارک مین جو یہ صدا پہنچی صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا سب سرداران نامی گرامی
گرد گھوڑے کے آگئے سب نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ برائے مقابلے
تشریف لے جائین اول ان غلامان جانباز کو پہلے قدم مبارک پر سے نثار فرمائیے اسکے بعد پھر آپ کو
اختیار ہے جیسا کچھ ہوئیے مگر ابھی موقع جانے کا آپ کے مصلحت نہین ہے آپکا مقابلہ اس اشراق مکار کے
ساتھ موزون ہوگا صاحبقران زمان کی زبان قابو مین نہ تھی رک رک کے زبان سے باتین نکلتی تھین
بعض بعض الفاظ غلط نکلتے تھے صاحبقران زمان نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ سب صحیح اور درست
ہے مگر آج تک مین نے ایسا کبھی نہین کیا ہے کہ حریف مجھے پکارے اور مین خود اُسکے مقابلے مین نہ جاؤن
کسی دوسرے کو اپنی عوض میدان مین بھیجون جو کچھ ہو سب امور سپرد بخدا ہین جو اُسکی مشیت ہو وہ ہوتا ہے
سب بندہ مجبور ہے تم لوگ اس بات مین دخل نہ دو مین ضرور اُسکے مقابلے مین جاؤنگا گو یہ ساحر
معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے آج اسنے مجھکو پکارا ورنہ اور پہلوان آتے تھے اور اور سردارون
کو بلاتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے ہنر پہلوانی دکھاتے تھے مگر آج تک کسی نے میرا نام نہین لیا
جب اشراق مکار نے شب کو یہ انتظام بذریعہ ساحران کرلیا ہے کہ حرز ہیکل اور اسم اعظم میرے
قابو مین نہ رہا اُسوقت اُسنے اس ساحر کو میدان مین بھیجا ہے سردارون نے بہت چاہا
اور سب طرح سے منع کیا اور چاہا کہ صاحبقران زمان میدان مین نہ جائین مگر صاحبقران نے کسی کا کہنا
قبول و منظور نہ فرمایا گھوڑے کو بڑھا کے میدان مین آئے جو جو سردار آگاہ تھے اُنھون نے اُن پہلوانون
سے جاکر کہا جو طلسم کے واقف کار تھے کہ تم اُسوقت ہوشیار رہنا یقین ہے کہ صاحبقران زمان سے پہلے
بمکر و فطرت مقابلہ کرے اور سحر کرکے صاحبقران زمان کو بیہوش کر دے لہذا تم لوگ ہوشیار

رہنا ساحرون سے کہا ہم لوگ حتی الوسع کوشش کرینگے مگر جو ساحر اسوقت وہان موجود تھے اُنسے
ہم کسی طرح مقابلہ نہین کر سکتے یہان تو یہ گفتگو تھی لیکن صاحبقران اُس پہلوان نقلی کے مقابلے مین پہونچے
اُس نے چہرۂ صاحبقران پر نظر کی کہا اے عرب تو اس حالت مین کیا مقابلہ کریگا تیرے حواس
ٹھکانے بجا نہین امیر نے فرمایا تجھے میرے حواس سے کیا کام ہے اگر مقابلہ کرتا ہے تو جو حربہ رکھتا
ہو پیش کر اگر قصد مقابلہ نہین ہے واپس جا اور کسی پہلوان کو جسے دعوی ہو میدان مین بھیج اُسنے جواب
دیا کہ اے حمزہ مین تجھسے اسوقت مقابلہ کیا کرون تم اسقدر بھی طاقت اپنے مین نہین رکھتے جو میری
ایک ضرب اُٹھا سکو صاحبقران نے فرمایا اگر مین تیری ضرب نہ اُٹھا سکونگا ہلاک ہونگا تیرا مطلب بر آئیگا
اُسنے کہا اگر مجھسے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر صاحبقران نے جواب دیا کہ آجتک بڑے بڑے پہلوانون
سے مقابلہ ہوا مگر کبھی مین نے وار مین سبقت نہین کی بجا مین اسوقت کیونکر وار مین پیشدستی کرونگا اُس
جوان نے بہت کہا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا جب وہ جوان مجبور ہوا تو صاحبقران سے کہا
اے حمزہ مین وار کرتا ہون اگر کچھ جرات ہے تو میرے وار کو روک امیر پشت مرکب پر سنبھل کے
بیٹھے اور اُس پہلوان نقلی نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا گو امیر کو بڑی تکلیف ہوئی
مگر جرات کا تقاضا یہ تھا کہ حریف پر تکلیف نہ ظاہر ہوئی صاحبقران وار کو خالی دیکر پھر پشت مرکب
پر سنبھلے اُسنے دوسرا وار تلوار کا کیا امیر نے اُس وار کو سپر پر روکا چاہا بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ
ڈالدین کہ مرکب صاحبقران بیٹھا امیر سے پشت مرکب پر بسبب ضعف کے نہ سنبھلا گیا چونکہ قصد اد
ائے جرات تھے گھوڑے کی پیٹھ سے کود کے الگ کھڑے ہوئے گھوڑا زمین پر گرا صاحبقران
نے اُس پہلوان نقلی کیطرف دیکھکر فرمایا کیا یہی شرط جرات ہے کہ بذریعہ سحر کے مقابلہ کرو اُسنے جواب
دیا اے حمزہ جب تجھسے مقابلہ نہ کر سکا تو اب یہ کہتا ہے آج میرے ہاتھ سے جان سلامت لیکر جائیگا
صاحبقران کو یہ کہنا ناگوار ہوا تلوار میان سے لیکر چاہتے تھے کہ اسکے سر پر وار کرین اُس نے سپر
اُٹھائی شعاع سپر صاحبقران کے چہرۂ مبارک پر پڑی بینائی مین فرق آگیا دنیا سیاہ نظر آنے لگی وہ
کافر تلوار علم کرکے اس ارادے سے امیر کی طرف چلا کہ سر صاحبقران بدن سے جدا کرے یہ
حال دیکھکر تمام لشکر تلوارین لیکر صاحبقران کے بچانیکو بڑھا اشراق نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسنے
اپنے لشکر کو اشارہ کیا اسکا لشکر بھی تیغے بڑھا سرداران اسلام نے صاحبقران کو آگے
چارون طرف سے گھیر لیا امیر بیہوش ہوکے زمین پر گرے سردارون نے چاہا صاحبقران
کو نکال لیجائین مگر اشراق کا لشکر بہت تھا یہ لوگ صاحبقران کو لیکر نکل نہ سکے اور اشراق
کے لشکر مین جو ساحران نامی تھے اُنھون نے سحر کرنا شروع کیا سب سرداران اسلام بیہوش
ہو ہو کے گرنے لگے جب یہ نوبت پہونچی اور سب مجبور ہوئے تو ہر ایک نے دست دعا بلند کرکے
درگاہ کریم کارساز مین عرض کی اے رب حقیقی اے مالک تحقیقی اسوقت تیرے بندے دست کفار
سے ہلاک ہو رہے ہین مدد کا وقت ہے دست کفار سے بچانا تیرا کام ہے سب نے ایسی بہ جوش قلب
سے دعا کی کہ مقبول درگاہ الہی ہوئی صحرا سے گرد اُٹھی سب لوگ اسطرف مخاطب ہوئے وہ گرد برطرف
ہوئی سب نے دیکھا بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے آتے

مین قریب آکر شاہزادے نے نعرہ کیا نعرہ بدیع الملک نوجوان ہے میدان شجاعت فتح و نصرت ہمت
کام میں ہے اگر نامش کی روانی بدیع الملک نام میں ہے لشکر اسلام نے جو نعرہ بدیع الملک کی آواز سنی سب کے
تن بیجان مین جان آئی کفار کے چہرون پر اداسی چھائی بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے لی مانند شیر
غضبناک لشکر کفار پر گرے تیغ چمکائی جسقدر سردار اسلام مبتلاے سحر تھے سب کو ہوش آیا صاحبقران
کو بھی افاقہ ہوا ہوش آتے ہی اسیران اسلام تلوارین پکڑ کے فوج کفار پر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی اشراق نے آواز بلند کہا اب کوئی سحر نہ کرے تیغ و خنجر سے مقابلہ کرو اب سحر کام نہین کریگا طلسم کشا آگیا
تورج نے اپنے لشکر کے جوانون سے کہا یہ وقت امتحان ہے خبردار حریف کو خیال مین نہ لانا چاہئے
لیکن جوہر جنگ دکھانا آج آخری معرکہ ہے اگر آج لشکر حریف پر فتح پائی تو تا قیامت نام رہیگا اشراق بھی
ایسی ہی باتین کر رہا تھا اپنے لشکر کے دل کو بڑھا رہا تھا کیفیت یہ تھی کہ دریاے خون جاری تھا سر دن
کے مانند حباب تیرتے پھرتے تھے ڈھالین مانند گھٹا کے اٹھی تھین تلوارین بجلی کیطرح چمک رہی تھین
جوانان شیر دل مانند رعد کے گرج رہے تھے دلیران اسلام کی یہ حالت تھی کہ جو سردار جس صف پر
گیا تتر بتر کر دیا خصوصاً عزیزان صاحبقران سردار جوانون کو تاک تاک کے قتل کرتے تھے بدیع الملک
نامدار علم توغ کیطرح بڑھتے جاتے تھے صاحبقران بھی لوح کی برکت سے صحیح و سالم ہوگئے
تیغ آبدار سے کفار کو واصل جہنم کر رہے تھے مگر ایرج نامدار جو بدیع الملک کی جرارت دیکھ رہے
تھے انھون نے بھی لڑائی لیکن ہمان لڑائی تھی ایک جانب بدیع الملک صفون کی صفائی کرتے
ہوئے جاتے تھے دوسری طرف ایرج نامدار سر اعدا کا مینہ برساتے تھے شاہزادہ سکندر فرخ لقا
ایک غول مین گرم پیکار تھے ایک جانب شاہزادہ آصف انجم طلعت عذاب جان کفار تھے کسی
طرف بدیع الملک کافرون کو قتل کر رہے تھے کسی جانب فتح الملک اعدا کا خون بہا رہے تھے
اگر رستم ثانی ایک صف کو تباہ کر گئے نکل گئے تو شاہزادہ خسرو زرین علم نے دو تین صفین توڑ کر
نعرہ کیا مسکرا کے رستم ثانی کیطرف نگاہ کی رستم اور آگے بڑھے پہلوانون کو قتل کیا اس ہنگامے
مین بختگان ستمگر نے زمرد ثانی سے کہا کہ آپ اسوقت کیفیت جنگ ملاحظہ فرماتے ہین اب اشراق
اور لشکر اشراق کا مسلمانان سے نہ بچیگا آج سب کا خاتمہ ہوگا اگر موقع ملے نکل چلیے زمرد ثانی نے
جواب دیا کہ اے بختگان مین بھی اسی فکر مین ہون مگر کچھ بس نہین چلتا اگر اسوقت لشکر سے نکلتا
ہون تو ضرور اشراق کی نگاہ مجھ پر پڑیگی اور وہ سحر کرنے سے بھی نہین چوکیگا اسیوقت ہلاک کریگا اس
سبب سے مین جانا اچھا نہین جانتا ہون آئندہ جو تمھاری راے ہو بختگان نے کہا اس مجمع مین
اشراق جادو کیونکر دیکھ سکیگا زمرد نے کہا اگر وہ کسی مجمع مین ہوتا تو مین یہ خیال کرتا مگر وہ تو سامنے موجود
ہے جسقدر مجمع ہے آگے ہے یہان کوئی نہین ہے دیکھو اشراق رہ رہ کے میری طرف دیکھتا ہے اُسے
شاید میری طرف سے یہی خیال ہے بختگان نے کہا اگر اسوقت یہان ٹھہرے رہے تو زندہ بچنا مشکل ہے
زمرد نے کہا ہر طرح مرنا ہے اگر اشراق بھاگتے دیکھے گا تو سحر کر کے مار ڈالیگا اور اگر یہان کھڑے رہینگے
تو طلسم کشا آکے قتل کریگا پھر بھاگنے سے کیا فائدہ ہے بختگان نے کہا یہ بات ضرور ہے مگر رہنا فرض
نہین کیونکہ یہان کھڑے رہنے مین مرنے کی امید قوی ہے اور بھاگ جانے مین یہ بھی گمان ہے کہ اگر اشراق کی

ناگاہ نظر پڑی تو نکل گئے اور جان سلامت رہی زمرد نے کہا جو تیری خوشی ہو مجھے ہر طرح منظور ہے اسوقت اپنی جان
بچانا فرض ہے یہ کہکے زمرد ثانی چاہتا تھا کہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اور تخت سے کود کر مع بختگان
فرار کر جائے کہ بدیع الملک نامدار صفوں کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب علمدار فوج کے پہونچ گئے علمدار
نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے نیزے کو ضرب تیغ سے قلم کیا اسکے ہاتھ کو بھی قتل کیا علم فوج کو قلم
کر کے علمدار کو قتل کرتے ہوئے آگے بڑھے افراسی جادو کے قریب پہونچے اشراق نے تلوار کا وار
کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر رد کیا اسنے کہا او طلسم کشا ادب لازم ہے کہ میں بادشاہ اس طلسم کا ہوں
اور بندہ خاص خداوند آئینہ اندام کا ہوں اگر تو نے ذرا بھی بے ادبی کی تو ابھی خداوند تجھے جلا کر خاک
کر دینگے یہ نہ جاننا کہ خداوند یہاں موجود نہیں ہیں اگر میرا خون زمین پر گریگا ابھی اس طلسم کا طبقہ اُلٹ
جائیگا تیرا لشکر بھی غرق زمین ہوگا بدیع الملک نے فرمایا او مکار ہم تجھے کیا سمجھتے ہیں اور آئینہ اندام
کی کیا حقیقت جانتے ہیں اگر اس میں ذرا بھی قدرت ہوگی تو اپنی جان بچا کر جانب ایوان کیوں
بھاگ جاتا اگر تجھے اپنی جان پیاری ہے تو آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور دین اسلام اختیار کر
اور اطاعت صاحبقران نامدار کی قبول کر تو جان بچے ورنہ اسوقت تیرے لشکر میں کوئی زندہ نہ
بچے گا سب کا خون ناحق تیری گردن پر ہوگا اشراق نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے تلوار
اسکے ہاتھ سے چھین کر ایسا ہاتھ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر گر کے تڑپنے لگا اسکا زمین پر گرنا تھا کہ
تاریکی چھا گئی ہوا تند چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی بجلیاں زمین پر گرنے لگیں
آوازیں مہیب آنے لگیں ایک تلاطم برپا ہوا اشجاروں کے گرنے کی آوازیں آنے لگیں بدیع الملک
نے لوح چمکائی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز آئی کشتند مرا نامم اشراق آئینہ پرست جادو سلطان
طلسم نطاق بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو بلند ہوئی اور لشکر میں سب نے
سنی ساحروں کے ہوش اُڑ گئے بختگان نے زمرد ثانی سے کہا اے شہنشاہ اب وقت اچھا نہیں ہے
اور یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے جلد یہاں سے نکل چلیے دیکھیے بدیع الملک قریب آ گیا ہے
لشکر کی ہمت میں فرق آ چکا اب کوئی مقابلہ نہ کریگا زمرد نے کہا اے بختگان اسوقت یہاں سے
نکل چلنا بہت دشوار ہے چاروں طرف سرداران حمزہ پھیلے ہوئے ہیں جسطرف جاؤنگا فوراً سرداران
حمزہ حملہ کر مار ڈالیں گے اور یہاں ٹھہرنا پھر بھی باعث امان ہے یقین ہے کوئی کچھ جرأت کر سکے
اور طلسم کشا کو روک سکے علاوہ اسکے اور ساحران نامی موجود ہیں ابھی وہ لشکر کو ٹھہرا سکینگے طلسم کشا
کی مجال نہیں ہوا ابھی یہاں آ پہونچے میں اسکا منتظر ہوں کہ طلسم کشا اور کسی طرف مخاطب ہو تو میں نکل
چلوں بختگان نے کہا آپکو اختیار ہے اگر جان بچانا ہے تو یہاں سے نکل چلیے ورنہ آج جان بچنی معلوم
ہوتی ہے زمرد نے کہا جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا واقعی آج جان بچنا بہت دشوار ہے تو جب نے زمرد ثانی کو
اس حالت میں پایا گھوڑے کو بڑھا کے اسکے قریب آیا کہا اے زمرد ثانی خبردار ہراسان نہو تا میں
ہر طرح تیری مدد کرونگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا آج جو کچھ ہونیوالا ہے ہو جائیگا میرے دل کی
حسرت بھی نکل جائیگی اگر طلسم کشا نے اشراق جادو کو قتل کیا تو کیا ہوا تم بچا رہے اشراق بھی تصدق کر دیا
ہوں اسوقت ... میں بھی یہاں لڑنے دیتا ہوں اگر طلسم کشا کا لشکر زندہ ہے تو ہمارا سب ...

بھی لشکر دیوان موجود ہیں اگر تمکو اپنے لشکر پر ناز ہے تو ہمیں بھی اپنی فوج پر دعوی ہے ساحران نامی ایسے ایسے
موجود ہیں کہ اگر سحر کا وقت آجائیگا تو انکے سحر سے کسی کو امان نہ ملیگی ابھی ابھی لشکر اسلام کی کیا کیفیت تھی
ایسے ایسے ساحر موجود ہیں میں پھر ویسا ہی انتظام کرونگا کہ پھر لشکر اسلام کی وہی حالت بنا دونگا زمرد
نے اسکو جواب دیا کہ اے تورج تم جو کچھ کہتے ہو مجھے یقین ہے مگر میں نے آجتک مسلمانوں کو شکست
اٹھاتے نہیں دیکھا اور اب طلسم کشا کا اقبال ترقی پر ہے اور اہل اسلام اسوقت فیروز و کامیاب ہونگے اگر یہ نہوتا
تو اسوقت بدیع الملک کیوں آتے نہیں معلوم کہاں تھے اور کس کام میں مصروف تھے جو عین وقت جنگ میں
آکر پہونچے اور کس حال بیکسی میں حمزہ ثانی کی آکر مدد کی ورنہ اسوقت صاحبقران کا کام تمام ہوچکا تھا
ایک دم بھر طلسم کشا اور نہ آتا تو حمزہ مع علمبرداروں کے گرفتار ہوچکا تھا اگر بعد گرفتاری حمزہ طلسم کشا
آتا بھی تو کیا کرسکتا تھا تنہا کیا بنا تا اس کو بھی کسی طرح گرفتار کرلیتے تورج نے کہا اے زمرد جرار
ایسے خیالات اپنے دل میں نہ لاو دل کو قوی رکھنا چاہیے لشکر حریف کیا مال ہے ایک دم میں
تو میں سب کو شادونگا زمرد نے جواب دیا کہ میں ہرگز تمہاری راے کی تائید نہ کرونگا کیونکہ
اسوقت دیکھ رہا ہوں کہ طلسم کشا کس شد و مد سے سب کو قتل کرتا ہوا آتا ہے تورج نے کہا
جنگ میں اشراق کی خوشی کے موافق جنگ کرتا تھا اور اب میں اپنی طبیعت کے موافق ہونگا اشراق
طریق جنگ سے واقف نہ تھا اس سبب سے ہارت ہوئی ورنہ طلسم کشا اسقدر زور نہ پکڑتا اور پسپا ہوتا
ہوا چلا جاتا اب تم میرے انتظام جنگ کا تماشہ دیکھو کہ میں کس طریق سے جنگ کرتا ہوں زمرد نے
بختگان کیطرف دیکھا بختگان نے کہا آپ تورج کے کہنے کا اعتبار نہ کریں اسکی اسوقت قضا آئی ہے مگر
اس سے ظاہری انکار کرنا مناسب وقت نہیں ہے زمرد اسکی بات کو سمجھ گیا کہا اے تورج اسوقت
تمہاری باتوں نے میرے دل کو قوی کیا ورنہ میں ہرگز میدان جنگ میں نہ ٹھہرتا مگر اب تم یہاں نہ ٹھہرو
لشکر کی حالت دیکھو سب کو جنگ پر آمادہ کرو تورج زمرد کے پاس سے آگے بڑھا لشکر میں آیا
لشکریوں نے باواز بلند کہا اے بہادران تہور شعار یہ وقت جانبازی ہے اگر اسوقت لڑ بھڑ کر مر بھی
جاؤگے تو تاقیامت تمہارے نام زندہ رہینگے اگر جنگ سے منہ پھیر دوگے تو دوسرے کہلاؤگے
مردان عالم تمہارے حال پر خندہ زنی کرینگے تورج تو یہ کہتا ہوا آگے نکل گیا اسطرف بدیع الملک
صفوں کو درہم برہم کرتے زمرد کے تخت کے قریب پہونچے بختگان نے جو بدیع الملک کو آتے
ہوئے دیکھا زمرد سے کہا اے شہنشاہ غضب ہوا بدیع الملک قریب تخت آپہونچے اب بھی اگر
جان عزیز ہے تو یہاں نہ ٹھہریے بدیع الملک کی نگاہ اسی طرف ہے زمرد نے بدیع الملک کو جو آتے
دیکھا چاہا تخت سے کود کے بھاگے مگر بدیع الملک قریب پہونچ چکے تھے جیسے ہی اُسنے تخت سے کود
کا ارادہ کیا بدیع الملک نے للکار کے کہا او زمرد بے ایمان خبردار قدم آگے نہ بڑھانا بختگان تخت
سے کودا بدیع الملک نے ہاتھ مارا کہ سر اسکا اڑ گیا اسکے مرتے ہی زمرد ثانی بھی تخت سے کودا
بدیع الملک نے اسکو بھی ٹوکا زمرد بھاگا شاہزادے نے اسکی کمر پر تلوار لگائی اس کے بھی دو ٹکڑے
ہوئے بدیع الملک نے شکر خدا کیا فوج کیطرف مخاطب ہوئے صاحبقران زمان نے
یہ کیفیت دیکھی باواز بلند بدیع الملک کو آفرین کی شاہزادے نے جھک کے سلام کیا پھر جنگ

مین مصروف ہوا صفون کو درہم برہم کردیا لشکری عاجز ہو گئے قدم میدان مین نہ تھمے سب نے فرار
پر قرار کیا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی دور تک لشکر کفار بھاگا جب اس مین بھی جان بچتی نظر
نہ آئی سب مجبور ہوئے امان طلب کی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی اقرات جادو سے کہا اب
یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے نکل چلو اقرات جادو نے تنجیک جادو سے کہا کہ
تورج کی یہ راے ہے تنجیک نے کہا مین بھی اسی کی راے کی تائید کرتا ہون اقرات جادو نے
کہا اے تورج تم میرے کاندھے پر بیٹھو مین ابھی یہان سے پرواز کرتا ہون لشکر اسلام مین کوئی بچکو نہ پائیگا
تورج کاندھے پر سوار ہوا اقرات جادو پر پرواز پیدا کرکے وہان سے اُڑا اس طرف ساحر
بدیع الملک کے قریب آئے سب نے عفو تقصیر چاہی اسلام قبول کیا بدیع الملک نے سب کو
صاحبقران کے پاس بھیجا صاحبقران سب کو کلمہ طیبہ تلقین فرما رہے تھے کہ بدیع الملک نے
دیکھا ایک ساحر لشکر کفار سے تورج کو اپنے کاندھے پر لیئے ہوئے بلند ہوا بدیع الملک نے
کمان اُتاری اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا تیر سر کردیا ایک ہی تیر مین اقرات جادو اور تورج بدرگ
حرامی زخمی ہوئے دونون زمین پر گرے تورج کے گلے پر تیر پڑا تھا شانہ اقرات جادو کا بھی نشانہ
ہوا تھا تورج ہچکیان لے رہا تھا کہ رستم بن ایرج قریب آئے میان سے تلوار بصد تعجیل کھینچکر
سر تورج کا جدا کیا بدیع الملک نے جو یہ حال دیکھا ہنس کر کہا اے رستم ثانی سبحان اللہ تمہاری
عادت مردہ کشی بھی بعض مقام پر دل خوش کردیتی ہے اگر اسوقت تم تورج کا سر جدا نہ کرتے تو ہرگز یہ دم تا
بدیع الملک نے جو اسطرح بصد طنز یہ کلمہ کہا رستم کو بہت برا معلوم ہوا گو محجوب تو ہوئے مگر تلوار لیکر
بدیع الملک کی طرف چلے کہا مین تمھین قتل کردونگا اپنی تلوار تمھارے لہو سے بھی بھرونگا بدیع الملک
نے فرمایا مین مردہ نہین ہون جو تمھارے قتل کرنے سے سر میرا جدا ہوجائے اگر تمھین ایسا ہی نام کرنا ہے
تو مین اور کسی ساحر کو نشانہ تیر قضا کرتا ہون تم اسکا سر بھی اسیطرح تن سے جدا کرنا اور میرے بانسبت
ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت بری ہوگی رستم نے کچھ سماعت نہ کی تلوار لیکر آگے بڑھے
بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی صاحبقران زمان مع ساحران اپنے ہمراہ لیے ہوئے کچھ دور بڑھ
آئے تھے اور اُسوقت شور و غل کے سبب سے امیر کو خبر بھی نہوئی کہ بدیع الملک کس طرف ہین اور
رستم بن ایرج کہان ہین یہان جو لوگ موجود تھے اُن مین یہ طاقت نہ تھی جو وہ بچا سکتے سب مجبور
تھے آپس مین کہتے تھے کہ آج غضب ہوا بدیع الملک کے ہاتھ سے رستم کی قضا آئی ہے کہان
بدیع الملک نامدار کہان رستم عالیوقار گو دونون ایک ہی صدف کے گوہر ہین تیغ شجاعت
کے جوہر ہین مگر بدیع الملک کی اور بات ہے یہ لائق صاحبقرانی ہین گو رستم ثانی نے بھی بہت سے
کار ہاے نمایان۔ کیے ہین مگر بدیع الملک نامدار نے وہ وہ کام انجام دیئے ہین کہ صاحبقران
نے فرمایا کہ صاحبقرانی تمھین پر ختم ہے سواے تمھارے اس کام کا انجام دینے والا لشکر اسلام مین اسوقت کوئی
نہین ہے اور بارہا امیر کی زبان سے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک ہمت و جراءت مین لاثانی ہے لائق
صاحبقرانی ہے کسکی مجال ہے جو ہمت و شجاعت مین بدیع الملک سے آنکھ ملائے مقابلے کی تاب لاسکے یہ
لوگ تو وہ باتین کر رہے تھے مگر بدیع الملک کے قریب رستم ثانی پہونچے بدیع الملک نے کہا اے رستم

اگر جان بچانا چاہتے ہو تو میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ تجھے صاحبقران زمان سے شرمندہ ہونا پڑیگا امیر بھی فرماتے گے کہ تمھیں ایک مخنث و نزار کو قتل کرتے شرم نہ آئی اسوقت میں کیا جواب دونگا رستم نے تلوار بقصد اُٹھائی کہ صحرا سے گرد اُٹھی رستم نے ہاتھ روکا بدیع الملک بھی اُسطرف مخاطب ہوئے دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار زرنگار پوش گھوڑے کو تیز کیے ہوئے آتا ہے اُس نقابدار نے قریب آکے بدیع الملک کو بچایا رستم کو بھی ہٹایا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اے نقابدار آج بہت دنوں کے بعد تجھے دیکھا نقابدار نے کہا قسمت نے آج یہ دن دکھایا کہ آپ لوگوں کی زیارت حاصل ہوئی اب خدمت فیضدرجت صاحبقران میں چلونگا شرف قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نقابدار کو ہمراہ لیے آگے بڑھے لوگوں نے بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی جنگ کی بھی کیفیت سے امیر کو مطلع کیا تھا صاحبقران اسطرف تشریف لاتے تھے راہ میں بدیع الملک سے ملاقات ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ شہزادہ بدیع الملک نقابدار زرنگار پوش سے باتیں کرتے ہوئے آتے ہیں امیر نے سرداران نامی سے فرمایا معلوم ہوتا ہے نقابدار سے کچھ جنگ کی نسبت گفتگو ہوئی بہت دنوں کے بعد آج اس نقابدار کو دیکھا بارہا سپاہ کی لڑائیوں میں آیا ہے اُسنے اکثر سرداران اسلام کی مدد بھی کی ہے مگر دو ایک بار مقابلہ بھی ہو گیا ہے نہیں معلوم یہ کون ہے سرداران نے عرض کی یا صاحبقران جو ہو گا معلوم ہو جائیگا اتنے بدیع الملک اُس سے باتیں کرتے ہوئے آتے ہیں یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک قریب پہونچے نقابدار نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مزاج پرسی کی نقابدار نے عرض کی اگر اسوقت میں نہ آتا تو غضب ہو جاتا یہ کہکے بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی کیفیت بیان کی صاحبقران قتل تورج کی خبر سنکر خوش ہوئے بدیع الملک کو بہت کچھ آفرین و مرحبا کہا رستم بن ایرج کو یہ بات بھی خلاف ہوئی مگر بخاطر صاحبقران سے کچھ کہہ نہ سکے امیر سب کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے خیمہ گاہ کیطرف پھرے طبل خوشی بجا سب سردار شادان و فرحان فتح و فیروزی اپنے خیمہ گاہ کیطرف واپس آئے سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں آئے نقابدار نے اپنے ملازمین سے بارگاہ آراستہ کرنے کو حکم دیا اُسیوقت نقابدار کیواسطے بارگاہ آراستہ ہوئی نقابدار زرنگار پوش اپنی بارگاہ میں گیا جب سب لوگ تھوڑی دیر استراحت کر چکے صاحبقران نے ہر ایک کو طلب کیا نقابدار بھی بارگاہ صاحبقران میں حاضر ہوا امیر نے فرمایا اے نقابدار کس ارادے سے آئے ہو نقابدار نے عرض کی یا امیر ارادہ ہے کہ ہمراہ رکاب فیض انتساب خانہ کعبہ چلوں اور شرف خدمت حضرت پیغمبر آخر الزمان حاصل کروں امیر نے فرمایا اے نقابدار اب نقاب چہرے سے ہٹاؤ صورت دکھاؤ نقابدار نے نقاب الٹی سب نے دیکھا ایک جوان ہاشمی صورت صاحبقران سے مشابہ حسین جمیل صاحب شان و شوکت ہے سب کو حیرت ہوئی امیر نے فرمایا اے نقابدار اپنا نام بتاؤ کیفیت جو صحیح ہو مجھ کو نہ چھپاؤ نقابدار نے عرض کی یا صاحبقران میں آپ کا فرزند ہوں ابو العلا سے دیلمی میرا نام ہے دختر شاہ دیلم میری والدہ ماجدہ ہیں امیر نے شاہزادہ ابو العلا سے دیلمی کو گلے سے لگایا سب نے مبارکباد دی صاحبقران نے بزم عشرت کا سامان مہیا کیا سب سرداران نامی و گرامی جمع ہوئے صاحبقران نے

فرمایا کہ اب میرا ارادہ یہ ہے کہ خدمت میں حضرت پیغمبر آخر الزمان کے جاؤں اور شرف قدمبوسی حاصل کروں
لہذا منظور یہ ہے کہ بعض لوگوں کو رخصت کروں اور جو جو باتیں مجھ پر فرض ہیں اُن سے بھی فراغت حاصل کروں
سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم سب کی خوشی یہ ہے کہ ہمراہ رکاب حضور خدمت خاتم الانبیا میں چلیں اور
شرف زیارت حاصل کریں امیر نے فرمایا بعد میں آپ لوگوں کو اختیار ہے پیشتر جو باتیں مجھ پر فرض ہیں اُنسے میں
فراغت حاصل کروں سب خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ اختر جمال کا عقد بدیع الملک کے ساتھ
پہلے ہو جانا چاہیے اسکے بعد رستم بن ایرج کا عقد ملکہ خوبان کے ساتھ ہو جانا چاہیے اور آصف انجم طلعت کا عقد
ملکہ برجیس گیسو کشا کیساتھ ہو جانا چاہیے اور شہنشاہ گوہر کلاہ کا عقد ملکہ خورشید چشم کے ساتھ ہو جانا چاہیے خواجہ
نے جو یہ سنا بہت خوش ہوئے امیر نے اُسوقت سامان عقد درست ہونیکا حکم فرمایا خواجہ نے فوراً بندوبست
کیا حسب دستور قدیم اُسیوقت سبکا عقد ہوا جب صاحبقران سب کے عقد سے فراغت پا چکے صحبت برخاست
کی بدیع الملک ملکہ اختر جمال کی بارگاہ میں تشریف لیگئے رستم بن ایرج ملکہ خوبان کی بارگاہ میں گئے اسیطرح ہر ایک
اپنی اپنی بارگاہ میں گیا شب بھر سب نے بعیش و عشرت بسر کی صبح کو امیر بعد ادائے فریضہ سحر بارگاہ میں جلوہ فرما
ہوئے تو امیر نے سب کو طلب فرمایا ہر ایک حاضر خدمت صاحبقران ہوا صاحبقران نے فرمایا میں یہاں ایک
ماہ تک قیام کرونگا چند سرداران کو اکثر ملکوں کی حکومت پر روانہ کرتا ہے سب نے قبول کیا صاحبقران نے اُسی
روز منذر شاہ اور ارزنگ حبشی کو جانب مغرب اُنکے ملک کی طرف روانہ کیا گو اُن لوگوں نے عذر کیا مگر امیر
نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ جس سے جس کام کو کہوں انکار نہ کرے ورنہ مجھے صدمہ پہونچے گا اور میں جو ارادہ
کر چکا ہوں وہ ضرور پورا کرونگا سب مجبور ہوئے بعد منذر شاہ کے صاحبقران زمان نے طوق حران
حرانی و کیما حبشی و قلا حبشی کو جانب دربند علانیہ روانہ کیا اُسکے بعد اسفانوش پیل دو قدح نوش و دیو نوش
و آرزو نوش کو مع اُنکی سپاہ کے جانب یونان رخصت کیا پھر عبد الجبار و عبد القادر کو مع اُنکی سپاہ
کے جانب حلب روانہ کیا اسکے بعد نعمان بن عقیل کو بادشاہی مصر عطا فرما کر جانب مصر روانہ کیا پھر
فرہنگ بن بندہور کو مع قرشی و ترکی دیبا سے فرنگ و ابرہہ فرنگ کے جانب فرنگ روانہ
فرمایا پھر ملک فرخ و داراب و بہلول عسس کو دار الملک خورشید و عنقائے عنفول گردن و کاکات
کی کو منزل اور ولہ کے جانب روانہ کیا پھر دو سب دن اشکس کے بیٹوں کو ملک قہسان کیطرف
روانہ کیا پھر محراب شاہ کرسی نشین کو مع اُنکی سپاہ کے جانب سیستان روانہ کیا پھر نوح اور
سہراب افغان دیوانہ سر برہنہ کو جانب نیشاپور روانہ کیا پھر جہلیل وغیرہ کو اصفہان کیطرف بھیجا اُنکے
بعد اسیطرح جب صاحبقران زمان اکثر سرداروں کے ملکوں میں انکو روانہ کر چکے تو خواجہ نے فرمایا کہ
خواجہ زادوں کو بلایئے سب مجھے اُنسے کچھ تحقیق کرنا ہے خواجہ نے اُسیوقت فرزندان بزرجمہر کو بلایا امیر نے فرمایا آپ لوگ
ملاحظہ فرماتے ہیں کہ میں کتنی محبت سے خدمت باسعادت حضرت خاتم الانبیا میں جاؤں خواجہ زادوں نے ازراہ
دل دریافت کرکے عرض کی یا صاحبقران آپ بہتر آدمیوں کیلئے خدمت میں خاتم الانبیا کے جائیگا اور
کوئی سوائے آپ کے ہمراہ نہ ہوگا صاحبقران زمان نے فرزندان بزرجمہر کو بصرہ کی بادشاہت عطا فرما کر
رخصت کیا اور دوسرے روز جشن کیا بدیع الملک کی بابت بزرجمہر کے فرمایا کہ اسے حاضرین انجمن ابھی بعض کفار
سے عوض خون عزیزان لینا ہے اور میں عہد کر چکا تھا کہ جس روز ثانی میں خانہ کعبہ جاؤنگا اور یاد الٰہی میں مصروف

ہونگا پھر واپس نہ آؤنگا لہذا میں اب ان کفار سے عوض خون عزیزان نہیں لے سکتا اور یہ کام ہوا بدیع الملک
کے دوسرا انجام نہیں دے سکتا لہذا آج سے میں بدیع الملک کو صاحبقران بناتا ہوں تم ہر ایک
کو لازم ہے کہ مثل میرے بدیع الملک کو تصور کرے اور اطاعت بدیع الملک سے منہ نہ پھیرے
گو یہ کلمات صاحبقران بعض لوگوں کے خلاف ہوئے مگر شوق زیارت حضرت خاتم الانبیا میں کسی نے
کچھ جواب نہ دیا سب خاموش رہے امیر نے تاج صاحبقرانی بدیع الملک کو عطا فرمائے بعدہ وہ کچھ
انتظام فرمایا بدیع الملک صاحبقران ثالث کے لقب سے مشہور ہوئے سب مال و خزانہ شاہزادہ
بدیع الملک کے قبضے میں آیا امیر نے فرمایا اے بدیع الملک پہلے ایوان نہر طاق کو فتح کر کے
آئینہ اندام جادو کو قتل کرنا پھر اور جو جو کافر اس لائق ہیں کہ وہ سوائے قتل کے دوسری سزا نہیں
پا سکتے انہیں ہرگز زندہ نہ چھوڑنا انشاء اللہ المستعان بہت جلد تجھ سے ملاقات ہوگی مگر جہاں تک ممکن
ہو کفر کی ہستی کو مٹا کے مجھ سے ملنا بدیع الملک نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ہوگا ایک کافر
کو زندہ نہ چھوڑونگا صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت کچھ تسلی و تشفی دی بہت تحسین کیں بدیع الملک
نے امیر کے سب نصائح کو تسلیم کیا صاحبقران نے لشکر بدیع الملک کیواسطے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر
سے علیحدہ ہو اور جو لوگ ہمارے ہمراہ جائینگا ارادہ رکھتے ہوں وہ علیحدہ ہوں بدیع الملک کے
خادموں نے بارگاہیں اپنے لشکر کی الگ جا کر آراستہ کیں بدیع الملک بھی صاحبقران سے رخصت ہو کر گئے
امیر نے فرمایا اے بدیع الملک مجھے صرف شمار کرنا ہے کہ خواجہ زادوں نے حکم لگایا ہے کہ میرے ہمراہ
کل بہتر آدمی خدمت میں خاتم الانبیا کے پہونچیں گے اسواسطے میں نے تمہارے واسطے بارگاہیں الگ
آراستہ کرائی ہیں یہ کہکے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا کہ اب شمار کرو کہ میرے ہمراہ چلنے والے
کسقدر آدمی ہیں خواجہ باہر آئے شمار کیا کل ایک سو چالیس سردار نکلے خواجہ نے خدمت صاحبقران
میں حاضر ہو کر عرض کی یا امیر ایک سو چالیس سردار ہمراہ چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں امیر نے فرمایا
کہ مجھے فرزندان بزرجمہر نے کہا ہے کہ کل بہتر آدمی میرے ہمراہیوں سے ہونگے اور وہی لوگ
زیارت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف بھی ہونگے اس سے بہتر یہ ہے کہ بعض سرداروں کو
یہیں چھوڑ دیں یہ جو سب نے سنا عرض کی یا صاحبقران ہم میں سے یہاں کوئی نہ رہیگا سب آپکے
ہمراہ رکاب چلیں گے صاحبقران مجبور ہوئے فرمایا زیادہ انکار بھی کرنا مناسب نہیں ہے دوسرے
روز وہاں سے پیش خیمہ لدوا دیا بدیع الملک نے بھی چند سرداروں کو حکم دیا کہ میں صاحبقران
زمان کے ہمراہ تھوڑی دور جاؤنگا پھر واپس آؤنگا لہذا مختصر سامان سفر درست کر لو یہاں ہی سب نے
سامان سفر درست کیا صاحبقران ثانی نے دوسرے روز وہاں سے کوچ کیا بدیع الملک تھوڑی دور
کیواسطے ہمراہ ہوئے امیر نے اس روز شام تک مسافت طے کی قریب شام ایک صحرا میں پہونچے
بدیع الملک نے عرض کی صاحبقران کوئی کار ضروری لاحق نہیں ہے آپ کیوں اسقدر زحمت
رہروی اٹھاتے آج یہیں قیام فرمائے کل پھر تشریف لیجائیے گا کیونکہ نہیں معلوم اب کب زیارت آپکی
نصیب ہو صاحبقران نے بدیع الملک کو آبدیدہ جو پایا سرداران سے کہا آج بارگاہیں یہیں
آراستہ کر دیں شب بھر اسی جا قیام کرونگا کل یہاں سے چلونگا جو کچھ بدیع الملک نے کہا بہت صحیح

سے خادمون سے وہین بارگاہین آراستہ کردین صاحبقران اپنی بارگاہ مین گئے بدیع الملک بھی امیر کی بارگاہ مین آئے شب بھر صاحبقران مع جملہ سرداروں کے بیدار رہے شب بھر باتین رہین جب رات بسر ہوئی امیر نے فریضہ سحر ادا کیا سواری طلب فرمائی خادمون نے مرکب دولت پر حاضر کیا امیر نامدار بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لائے شاہزادے کا گھوڑا بھی خادمون نے حاضر کیا صاحبقران اور شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اور جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوئے صاحبقران نے مرکب بڑھایا مصروف قطع راہ ہوئے اُس روز بھی قریب شام ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے شب بھر صحبت رہی صبح کو وہان سے بھی روانہ ہوئے قریب شام ایک اور صحرا مین جاکر بارگاہین استادہ ہوئین امیر نے شاہزادۂ بدیع الملک سے فرمایا کہ اب تین روز ہوگئے کل تم اپنے لشکر کیطرف واپس جانا اور مین اپنی منزل کی راہ لونگا بدیع الملک نے عرض کی میرا ارادہ تھا کہ جب آپ خدمت حضرت مین پہونچ جاتے مین واپس آتا اور تعمیل ارشاد مین مصروف ہوتا لیکن آپکی یہی مرضی ہے تو مین مجبور ہون صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک جب تمکو باہر خدا لائیگا ہمسے ملائیگا تو اسطرف آنے کا ارادہ کرنا اور اب میری یہی خوشی ہے کہ تم واپس جاؤ زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ تمھین بھی بہت سے کام انجام دینا ہین بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اگر شامل ہے تو سب کام درست ہو جاینگے مگر دعائے خیر کا امیدوار رہون کبھی دعا سے فراموش نہ فرمایئے گا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک ہر دن ہمسے ہر وقت تمھارے واسطے دعا نکلے گی مگر یہ معاملات طلسم مین جہانتک ممکن ہو ان مین ہوشیاری سے کام لینا اول تو تمھارے واسطے ضرورت سمجھانے کی نہین ہے کیونکہ ماشاء اللہ تمنے بہت سے طلسم فتح کیے ہین اور تمھارے نام سے ساحر خوف کرتے ہین مگر ہمپر واجب ہے کہ تمھین نصیحت کرین اور تمھین قبول کرنا لازم ہے بدیع الملک نے عرض کی جو کچھ آپ ارشاد فرماتے ہین مین بسر و چشم بجا لاؤنگا ہمیشہ ہوشیاری سے کام لونگا گو مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر آپکی نصیحت کا ماننا میرے واسطے باعث راحت ہے ابھی مجھے وہ تجربہ حاصل نہین جو آپ نے پایا غرض شب بھر اسی قسم کی باتین رہین جب صبح ہوئی صاحبقران نے فریضہ سحر سے فراغت حاصل کی بدیع الملک کو گلے سے لگایا بہت کچھ پند و نصیحت فرماکر ارشاد کیا کہ اب اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤ بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران آج مین اور ہمراہ رکاب ہون کل واپس جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اب مین ایک دم تمھارا ساتھ رہنا اچھا نہین جانتا تم واپس جاؤ بدیع الملک مجبور ہوئے صاحبقران سے رخصت ہوئے امیر بھی آبدیدہ ہوئے اور سرداران صاحبقران بھی مفارقت بدیع الملک کے سبب سے مغموم ہوئے بدیع الملک اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا مگر صاحبقران جو اپنی منزل کے جانب چلے اُس روز بدیع الملک کا خیال تو امیر کو نہ تھا جو ٹھہر جاتے صاحبقران نے شب کو قیام نہ فرمایا برابر رہروی کرتے ہوئے دوسرے روز صحرائے ماچین مین پہونچے امیر نے دیکھا جنگل نمونۂ گلشن ہے مگر عجائبات سے مملو ثمر و درخت بشکل جانوران پرندے شکل و صورت انسان پوست انسان کے موافق پالی سب کے تھالون مین پڑا ہوا صاحبقران کو تعجب ہوا فرمانے لگے کہ یہ عجائبات سحر نہین معلوم کسنے بنائے ہین اور کس کے

لیے تیار کیے گئے ہیں خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہاں سے جلدی گذر چلیے اب ٹھہرنے کی ضرورت نہیں
ایسا نہو کوئی بات پیدا ہو جائے تو آپ اس لائق بھی نہیں ہیں جو کسی سے مقابلہ کر سکیں اب سوا سے
تکلیف آفتاب کے اور کچھ حاصل نہو گا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمہیں اسقدر اس صحرا میں خوف معلوم
ہوتا ہے کیا خدا کو بھول گئے کیا مجال کیسکی جو تمہیں مبتلائے بلا کرسکے دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است
اب سے کسی کو کیا غرض اور کونسی ہمین کیون تکلیف پہونچانے لگا اتنی بار اُسکے سر ہے جو صاحبقران
ثالث کے لقب سے مشہور خلق ہونیوالا ہے خدا اُس کو جملہ آفات سے بری رکھے اور اُس کی
صاحبقرانی کو ترقی دے اب ہم اُن جملہ مصائبات سے بری ہوگئے ہیں اب کسی کو بغض و عناد
نکالنے کا حق باقی نہیں ہے خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ نے جو کچھ فرمایا میری سمجھ میں آیا مگر کفار اسکو
نہ مانینگے ساحر بھلو گون کے نام سے دشمن ہیں وہ ضرور کچھ فساد برپا کرینگے امیر نے فرمایا
جو قسمت میں تحریر تھا وہ اب تک پیش آتا رہا اور جو کچھ مقدر میں ہو گا وہ پیش آئیگا اگر آج بھی اُس صحرا میں
نہ ٹھہرینگے تو جملہ ہمراہی بہت پریشان ہونگے اور یہ صحرا آج شب بھر کی رہروی میں بھی تمام نہو گا اس
سے بہتر یہ ہے کہ آج یہیں مقام کرین کل اس صحرا سے چلیں گے اور تمام صحرا کی مسافت قطع کرینگے
خواجہ نے عرض کی آپکو اختیار ہے میری رائے نہیں کہ آپ آج اس صحرا میں قیام کرین صاحبقران
نے فرمایا اب ہمراہیون میں طاقت نہیں ہے وہ آگے بڑھ سکیں خواجہ مجبور ہوئے امیر نے حکم دیا کہ
بارگاہیں اسی جگہ آراستہ کیجائیں ہم آج شب کو یہیں قیام کرینگے صبح کو یہاں سے روانہ ہونگے خادمون
نے حسب الحکم صاحبقران وہیں بارگاہیں استادہ کیں صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے خواجہ
حاضر خدمت ہوئے عرض کی یا امیر آج شب کو سب لوگ بیدار رہیں یہ سرزمین سحر سے معمور معلوم
ہوتی ہے نہیں معلوم کیا بات پیش آئے اس سبب سے بیداری بہت اچھی ہے امیر نے فرمایا کہ یہ ممکن
ہے کہ سب بیدار رہیں صاحبقران اُس شب کو مع جملہ سرداران نامی و گرامی بیدار رہے شب بھر کسی طرح
کا فتنہ نہ اُٹھا جب صبح ہوئی امیر نے فریضہ سحری ادا کیا خواجہ نے پیش خیمہ روانہ کرنا شروع کیا امیر
نماز سے فارغ ہوئے در دولت پر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر
سوار ہوئے سب سرداروں کو ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کچھ کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے لشکر کیطرف واپس آیا ایک دن قطع منزل میں
صرف ہوا قریب شام اپنے لشکر میں آکر پہونچا یہاں سب سرداران بدیع الملک منتظر تھے کہ شہزادہ
بدیع الملک تشریف لائے اُن سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسے دیئے صاحبقرانی سمند
کی مہار کباد دی ہر ایک صاحبقران کہکے بدیع الملک سے بات کرنے لگا شاہزادے نے کہا اب
یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں ہے میں کل لوح دیکھونگا اگر دیوان نہ طاق میں جانے کی لوح نے ہدایت کی تو جاؤنگا
ورنہ اور جو نوشتہ پاؤنگا اُسکو بجا لاؤنگا سردار بھی متفق الرائے ہوئے بدیع الملک صاحبقران ثالث
نے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم جب تو نے طلسم کو فتح کیا تو اپنا حق کیون

چھوڑتا ہے تیرے واسطے اس طلسم مین خزائن اسقدر موجود ہین جو گنج قارون سے وافر ہین اسکے بعد سب خزانون
کا پتہ لکھا تھا بدیع الملک نے سردارون سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہے یہان خزانے موجود ہین اُن کو اپنے
قبضے مین کرنا ہے سب نے عرض کی جو حکم ہو بجا لائین صاحبقران ثالث نے کہا آج لشکر مین اطلاع کردو
کہ سب لوگ اسباب سفر درست کرین اور پیش خیمہ روانہ ہو جائے ہم کل یہان سے کوچ کرینگے ملازمین
نے اُسیوقت لشکر مین اطلاع کی سب سامان سفر تیار ہوا پیش خیمہ پھر اُسیوقت روانہ ہوا بدیع الملک نامدار
نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا لوح نے خبر دی تھی کہ صحرائے شعلہ فام مین جاؤ وہان ایک
درخت صندل ہے اُس درخت کو بزور طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑنا ایک دہنہ نقب نمودار ہوگا اپنے
ہمراہ چند سردارون کو لیکر نقب کے اندر جانا جب راہ نقب طے ہو جائے پھر لوح دیکھنا جو لوح کے
احکام ہون اُسکے مطابق کام کرنا بدیع الملک حسب ہدایت لوح اُس جانب چلے آٹھ روز کے بعد
صحرائے شعلہ فام مین پہونچے دیکھا درخت جلے ہوئے زمین سیاہ دھوان تمام میدان مین جمع
کر رہا ہے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا عجب صحرا ہے اسکے درخت ہمیشہ اسی حالت پر رہتے
ہونگے دھوان تو اسقدر چارون طرف پھیلا ہوا ہے مگر آگ کا کہین نام نہین مریخ نے کہا مین اس
طلسم کی جہانتک کیفیت دیکھتا ہون مجھے سب باتین نئی نظر آتی ہین اگر یہ سحر سے ہے تو بادشاہ طلسم
آپکے ہاتھ سے قتل ہوا اب اُسکو غارت ہو جانا چاہیے اور اگر بذریعہ حکمت تصور کیا جائے تو اس طلسم مین حکمت
کا نام نہین یہ سنکر وفتکاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران یہ سنا ہوا ہے اصل مین یہ سحر اشراق آئینہ پرست
کا نہین ہے بلکہ یہ سحر خاص آئینہ اندام جادو کا ہے اُسنے اسکو جہنم بنایا تھا جب یہانسے آپکے خوف سے بھاگا تو
اپنے سحر کا بھی خیال نہ کیا ہر روز سحر تازہ کرنے سے یہان یہ بات تھی کہ شعلے اُٹھا کرتے تھے سو کوس
تک جانور خواہ انسان کوئی آنہین سکتا تھا اب سحر کی قوت ہوگیا ہے آگ بھی یہان کی جاتی رہی اور
جو جو نباتات یہان تھے وہ سب بھی کالعدم ہوئے یہان ساحر رہتے تھے مورتین اُن کی اسدرجہ
دہشت تھین کہ انسان کو تاب دید نہ تھی آئینہ اندام جادو کہتا تھا کہ یہ فرشتگان عذاب ہین جس پر مین
عتاب نازل کرتا ہون اُس کو انہین کے سپرد کر دیتا ہون یہ لوگ اسکو اسی آگ مین جلا دیتے ہین مگر
اب اسی دن ذرہ بھی حدت باقی نہین ہے بدیع الملک یہ باتین سنتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے
تھے کہ تھوڑی دور پر ایک درخت صندل نظر آیا نہایت شاداب پایا بدیع الملک اُس درخت
کو دیکھکر گھوڑے سے اُترے درخت کے قریب آئے درخت کو آغوش مین لیا زور کیا اسم اعظم
پڑھا درخت مین جنبش ہوئی زمین شق ہونے لگی ہمراہیان بدیع الملک اس قوت کو دیکھکر حیران
ہوئے مریخ آفتاب علم نے لوگون سے کہا کہ اگر ایسا نہوتا تو صاحبقران زمان اپنا قائمقام کیون
کرتے سب آپس مین کہہ رہے تھے کہ یہ بات انہین کیواسطے ہے دوسرے کی مجال نہین جو ایسا
زور کر سکے یہان تو یہ باتین تھین وہان بدیع الملک نے بہت سا زور کیا درخت زمین سے
اُکھڑا صدائے مہیب آئی سب کی زبان سے نعرہ تحسین جاری ہوا درخت کے اُکھڑنے سے دہن
نقب پیدا ہوا بدیع الملک نے فرمایا سب لشکر یہان قیام کرے مین اس نقب مین جاتا ہون
مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون بدیع الملک

نے فرمایا مین تمھین اپنے ہمراہ لیجاؤنگا مگر یہان کا سب انتظام کرلو مریخ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ
کرانا شروع کین تھوڑی دیر مین بارگاہین استادہ ہوگئین سب لشکر اُترا بدیع الملک نے فرمایا چند
سردار میرے ہمراہ آئین مریخ آفتاب علم سب کے ہمراہ ہوا کل چالیس سردار شاہزادہ بدیع الملک
کے ہمراہ اُس نقب مین داخل ہوئے دیر تک بدیع الملک رہروی کرتے رہے قریب شام راہ
نقب ختم ہوئی شاہزادہ نقب کے باہر ہوا دیکھا ایک میدان وسیع ہے عمارتین نہایت نفیس بنی ہوئی
ہین بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فاتح طلسم مین جسقدر عمارتین نظر آتی ہین یہ سب
خزائن ہین مگر ہر ایک خزانہ مقفل ہے قفل اسکے لوح کے عکس سے کھل جاوینگے بدیع الملک پہلے ایک
بارہ دری کے قریب پہونچے قفل پر عکس لوح ڈالا قفل زمین پر گرا دروازہ کھل گیا بدیع الملک مع جملہ
سردارون کے اُس مکان کے اندر گئے شاہزادے نے دیکھا کہ عمارت پتھر کی نہایت معقول بنی ہوئی ہے
سامنے شہ نشین پر تخت و تاج رکھا ہے شمشیر برہنہ آگے دھری ہے سلاح جنگ کشتیون مین رکھا ہے کچھ زر و جواہر
بھی موجود ہے ایک صندوقچہ طلائی تخت کے سامنے کشتی پر رکھا ہے کنجی اُسی مین بند ہے بدیع الملک نامدار
نے پہلے اُس صندوقچی کو کھولا دیکھا ایک لفافہ اُس صندوقچی مین رکھا ہے بدیع الملک نے اُس
لفافے کو چاک کیا ایک نامہ اُسکے اندر سے برآمد ہوا شاہزادے نے اُس نامے کو پڑھنا شروع کیا لکھا
تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے وہ اس تخت پر بیٹھکر دفتر خزائن ملاحظہ فرمائے اور یہ سلاح اپنے جسم پر
آراستہ کرے دفتر سب خزانون کا ہے اور اس تخت کے نیچے ایک حوض ہے اُس حوض
مین سب خزانون کے دفتر رکھے ہین اُنسے سب کیفیت معلوم ہوسکتی ہے شاہزادہ بدیع الملک
نے تخت کو ہٹاکر زمین کو کھدوایا حوض برآمد ہوا اُسمین ایک صندوق آہنی رکھا تھا بدیع الملک
نے قفل اُس صندوق کا توڑا صندوق کھولکر دیکھا تو اس مین دفتر سب خزانونکے رکھے ہوئے
تھے بدیع الملک نے سردارون سے کہا ان دفترون کو نکالو سب نے دفتر اُس صندوق سے
نکالے بدیع الملک قریب تخت ایک ونگل پڑا تھا اُسپر جلوہ فرما ہوئے جس دفتر پر لکھا تھا کہ یہ
پہلے خزانے کا دفتر ہے بدیع الملک نے اُس دفتر کو پہلے ملاحظہ فرمایا سب کیفیت اُس خزانہ کی ملاحظہ
فرمائی وہان سے اُس خزانے مین تشریف لائے قفل پر لوح کا عکس ڈالا قفل کھل گیا بدیع الملک نامدار
سب سردارون کو ہمراہ لیکر خزانے کے اندر آئے دیکھا مکان نہایت نفیس بنا ہے زر و جواہر کا چارون
طرف انبار ہے شاہزادے نے مریخ آفتاب علم سے کہا لشکر مین جاؤ اور لوگون کو لاؤ حمال بھی آئین یہان
سے اسکو ہمارے خزانے مین پہونچائین مریخ آفتاب علم اُسیوقت بدیع الملک سے رخصت
ہوا لشکر مین آکر سب کو اطلاع دی اُسیوقت حمال مریخ آفتاب علم ہمراہ ہوئے مریخ پھر شاہزادہ
بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی صاحبقران جمال بھی حاضر ہوتے ہین راہ مین ہین یہ ذکر
تھا کہ حمال حاضر ہوئے بدیع الملک نامدار نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ اس زر و جواہر کو بار کرادو
مریخ نے انتظام کرنا شروع کیا دو روز تک اُسی خزانہ کا مال بار ہوا کیا تیسرے دن خزانہ خالی ہوا
شاہزادہ بدیع الملک نے دوسرے خزانے کے دفتر کو دیکھا وہان تشریف لیگئے اُس خزانہ کا زر و جواہر
روانہ کرنے مین بدیع الملک کو آٹھ روز صرف ہوئے نوین روز وہان سے فراغت پائی تیسرے خزانہ کا دفتر

ملاحظہ فرمایا اُس مکان مین بھی تشریف لیگئے پندرہ دن تک وہان سے مہلت نہوئی اسیطرح شاہزادہ
چھ ماہ تک اُن خزانون مین رہا ساتوین ماہ سب خزانے خالی ہوئے بدیع الملک نامدار اُس مکان سے
باہر آئے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ نہین گئے تھے اُنھون نے چھ مہینے کے بعد جو شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا سب نے آنکے چارون طرف سے گھیر لیا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے جشن
عظیم کیا سب کو زر و جواہر اسقدر تقسیم کیا کہ ہر ایک فقیر بادشاہ ہفت اقلیم سے بڑھ گیا ایک ہفتہ
کامل جلسہ رہا آٹھوین روز بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا دو روز سب نے استراحت کی تیسرے
دن بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اب ایوان نہ طاق کیطرف روانہ ہو خدا
تمھارے ہاتھ سے اُس طلسم کو بھی فتح کرائیگا بدیع الملک نے مرج آفتاب علم سے کہا کہ لوح یہ خبر
دیتی ہے کہ اب مین ایوان نہ طاق کیطرف جاؤن لہذا لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سامان
سفر درست کرین کہ ہم بہت جلد یہان سے کوچ کرینگے اور جانب ایوان نہ طاق جائینگے مرج نے
لشکر مین اطلاع کی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مصروف ہوئے دو روز تک شاہزادہ
بدیع الملک وہان مقیم رہے تیسرے روز لشکر گران اور خزانہ بیشمار ہمراہ لیکر جانب ایوان نہ طاق
روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا انشاء اللہ تعالیٰ دفتر آفتاب شجاعت مین آئیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو اُس صحرائے عجائبات سے روانہ ہوئے خواجہ نے کہا یا امیر جہانتک ممکن ہو جبتک اس
صحرا کو ختم نہ کیجئے گا اُسوقت تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے فرمایا میرا بھی ارادہ ہے کہ اس صحرا کو
ختم کرکے قیام کرون مگر یہ صحرا بہت دور تک معلوم ہوتا ہے خواجہ نے کہا جبتک یہ صحرا ختم نہو آپ کچھ ارادہ
نہ کرین زیادہ سے زیادہ قطع صحرا مین ایک ہفتہ صرف ہوگا آپ ایک ہفتہ تک کہین قیام نہ فرمایئے گا امیر نے کہا
مجھے تمھاری رائے پسند ہے مین ایسا ہی کرونگا اسیطرح امیر نے سات روز تک رہروی کی جب آٹھوان
روز ہوا اور سب سردار نہایت خستہ ہوئے سب نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اب قدم نہین اٹھتا
امیر نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب سب سردار بہت پریشان ہین اور سات روز گذر بھی گئے ہین ابھی
تک صحرا ختم نہین ہوا ہے اور یقین ہے یہ صحرا بہت دور تک ہے جہانتک آگے بڑھینگے اور عجائبات نظر
آتے جاتے ہین اس سے بہتر یہ ہے کہ آج یہان قیام کرین اگر کل سب کی رائے ہوگی تو یہان سے چلین گے
خواجہ نے کہا آپکو اختیار ہے یہ تو ضرور ہے کہ اب طاقت رفتار کسی مین باقی نہین ہے اور مرکبون کی بھی عجب
حالت ہے صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین اور سب لوگ قیام کرین سرداران اسلام
جو کہ بہت خستہ تھے سب نے بقصد تعجیل بارگاہین استادہ کین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور
کل سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے مصیبت خستگی سے اس لائق نہ تھے کہ صحرا کی سیر کر سکتے
اُس روز سب نے استراحت کی دوسرے دن صاحبقران بارگاہ سے باہر آئے امیر نے دیکھا کہ
درخت بصورت انسان ثمر مانند سر انسان آپس مین گفتگو کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ امیر خانہ کعبہ جاتے
ہین ساتھ والون کو آرام ہوگیا ایک کہتا ہے کہ اہا سردارونکو تو چھوڑ دیا ہے ایک جواب دیتا ہے کہ وہ سردار

اپنے اپنے ملکون مین حکومت کرینگے انمین اسقدر ترقی اسلام کے واسطے کوشش کرینگی ہلت کہان یہان خاطر
صاحبقران سب نے یہ تکلیف گوارا کی تھی اب سب کو بعد مدت ایسی راحت نصیب ہوئی تھی
کا اسکو اب وہ پھر اپنے سر پر سودا لینگے کوئی کتا ہے کہ یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہیئے صاحبقران ثالث
ابھی انتقام خون عزیزان لینے کو باقی ہے اور وہ صاحبقران اول کا سا اقبال رکھتا ہے اُسکی ہمت
و جرأت بالکل صاحبقران اول کی سی ہے اُسنے امیر ثانی سے وعدہ کیا ہے کہ مین دنیا سے بنیاد کفر
استاد و نگا وہ ضرور اس بات مین کوشش کریگا اُسکے ہاتھ سے ساحرونکا بچنا بہت مشکل ہوگا یقین ہے
اب بڑا فساد عظیم برپا ہو وہ ایوان نہ طاق کیطرف جانیکا ارادہ رکھتا ہے امیر اور خواجہ سے
جو یہ تقریر سنی دنگ ہوگئے امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ ان درختون کو سب کیفیت معلوم ہے خواجہ
نے عرض کی یا امیر یہان نہ ٹھہریے اسیوقت کوچ کیجئے نہین معلوم یہ کیسا طلسم ہے امیر نے فرمایا خواجہ مینے تجھے
کہدیا کہ جو مقدر مین ہے وہ ضرور ہوگا یہان سے جانا اور ٹھہرنا برابر ہے اگر ابھی کچھ اور زحمت تقدیر مین تحریر ہے
تو ضرور ہوگی خواہ یہان رہین یا یہان سے کوچ کرین اس سے بہتر یہ ہے کہ یون ہی ہمہ تن تکلیف اٹھائین خواجہ خاموش
رہے امیر نے خادمون سے ارشاد کیا اس صحرا مین کوئی اور بھی نظر آتا ہے اگر کچھ لوگ یہانکے دستکار ملتے تو ان سے
کیفیت اس صحرا کی دریافت ہوتی خادمون نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم سب تلاش کو جائین یہانکے باشندونکو تلاش کرکے لائین
امیر نے فرمایا ضرور جاؤ جہان پتہ ملے لاؤ ہر کارے روانہ ہوئے بڑی دیر کے بعد پھر حاضر خدمت صاحبقران
ہوکے عرض کی یا صاحبقران ہمنے بہت تلاش کیا مگر کسی کا پتہ نہین پایا معلوم ہوتا ہے اس صحرا مین
کوئی نہین رہتا ہے صاحبقران بھی خاموش ہو رہے میر سب روز وہان سے بھی امیر نے سفر
کیا خواجہ نے پھر صاحبقران سے کہا یا امیر اب اس صحرا کو طے کرکے قیام فرمایئے گا امیر نے جواب
مین فرمایا خواجہ اگر ایسی زحمتین پہونچین گی تو بلاکسی اور آفت کے سب ہمراہی ہلاک ہو جائینگے
جبھی بات کیو اسطے احتیاط کیجاتی ہے وہی پیش آئیگی اُس سے جانتک چلا جائے رہروی کرین
جب زحمت سفر سے قدم نہ اٹھے مقام کرین خواجہ کی بھی سمجھ مین یہ بات آئی دو سرے روز صاحبقران
نے قیام فرمایا وہ صحرا ختم نہوا تھا اُسی صورت سے درخت بھی ملتے وہی کیفیت سب کی گفتگو کی
تھی صاحبقران نے بارگاہین آراستہ ہونیکا حکم دیا لوگ بارگاہین استادہ کر رہے تھے کہ صاحبقران
نے دیکھا چند لوگ ایک طرف جاتے ہین کچھ ان مین سے گھوڑون پر سوار ہین کچھ پیادہ پا ہین آپسمین
باتین کرتے ہوئے چلے جاتے ہین امیر نے خادمون سے فرمایا کہ ان لوگون کو یہان بلا لاؤ کہ انسے
کیفیت یہان کی دریافت کرین خادم اُس طرف روانہ ہوئے ان لوگون کے قریب پہونچ کہا بھائیو
ذرا ٹھہر جاؤ تم سے چند ضروری باتین کہنا ہین وہ لوگ ٹھہرے خادمان صاحبقران نے کہا تمہین ہمارے
آقائے نامدار طلب فرماتے ہین ان لوگون نے کہا ہم تمہارے آقا سے مطلق واقف نہین کہ وہ
کون ہین اور ہمین کیون طلب کرتے ہین خادمان امیر نے کہا ہمارے آقائے نامدار صاحبقران
ثانی ہین خانہ کعبہ تشریف لیئے جاتے ہین لوگون نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا ہمنے پہلے سنا تھا
کہ ایک عرب صاحبقرانی کرتا ہے اور وہ ساحرون کا دشمن ہے بڑا جری ہے بہت سے ساحرونکو اُسنے

قتل کیا ہے بہت سے طلسم فتح کیے ہیں کیا یہ وہی صاحبقران ہے خادمان امیر نے کہا ہی صاحبقران
ہیں اب ہادی ملک الملک نامدار کو اپنا قائم مقام کیا ہے اور آپ خانہ کعبہ تشریف لیے جاتے ہیں اس صحرا کی
کیفیت دریافت کرنیکو تم لوگون کو طلب کیا ہے سب نے کہا وہ ہمسے ضرور کہین گے کہ اسلام قبول کرو ہمین
اپنا دین ترک کرنے مین عذر ہو گا وہ ہمین قتل کرینگے خادمان صاحبقران نے کہا خاطر جمع رکھو ہمارے آقاے
نامدار ترک مذہب کے بارے مین تمسے نہ کہین گے یہ اب صاحبقران ثالث کا کام ہے اگر وہ اسطرف تشریف
لائینگے تو تمسے ضرور فرماینگے اسوقت جو کچھ ہو گا دیکھا جائیگا اسوقت یہ خوف نہ کرو وہ لوگ ہرکارون کے ہمراہ
ہوئے خدمت امیر مین آئے رعب و داب امیر کا دیکھکر آداب بجالائے صاحبقران نے جواب سلام
دیا اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے بیٹھنے کی اجازت دی جب وہ لوگ بیٹھے اُسوقت امیر نے فرمایا
کہ مین اس صحرا مین دو ہفتہ سے رہروی کرتا ہون مگر اب تک یہ صحرا ختم نہین ہوا اور عجائبات و غرائبات
بھی اس جنگل مین بہت دیکھے اسکی کیفیت اگر تمھین معلوم ہو تو بیان کرو یہ کس شہر سے متعلق ہے اُس شہر
کا بادشاہ کون ہے اُن لوگون نے عرض کی کہ اس صحرا کو صحراے قضا و قدر کہتے ہین یہان کے درخت
مین یہ تاثیر ہے کہ انسان کے حالات آئندہ و گذشتہ بیان کر دیتا ہے اگر کوئی شخص ایک درخت کو زمین سے
اکھاڑ کر پھینکدے اُسکی قوم سے کوئی باقی نہ رہیگا سب کی جان جائیگی یہ صحرا شہر کاج باج سے متعلق ہے
وہان کا بادشاہ باج گیر الکلیل پوش ہے اُسکے آگے ایک صحرا اور ہے اُسکو صحراے کاج باج کہتے
ہین وہان ساحر کثرت سے رہتے ہین اسی صحرا مین ایک دیر بنا ہے سب کا یہ قول ہے کہ ہمارے خداوند اسکے
اندر ہین انھین کی عبادت مین شب و روز بسر کرتے ہین وہان کوئی جانے نہین پاتا ہے اگر کوئی کسی
وقت وہان نکل گیا تو اس کو وہ ساحر ہلاک کرتے ہین اسی کا خون اُس مندر پر جا کر ملتے ہین امیر نے
سب باتین سنی جب وہ لوگ کل کیفیت عرض کر چکے بعد مین کہا آپ اگر تشریف لیجائیے گا تو ضرور وہ صحرا
راہ مین ملیگا ساحران غدار آپکو بھی ایذا پہونچائین گے صاحبقران نے فرمایا جو مقدر مین ہے وہ
پیش آئیگا اگر اسکا خیال کرون تو واپس جاؤن یا یہین کا رہنا اختیار کرون یہ تو ممکن نہین کہ مین واپس
جاؤن اور اپنے ارادے سے باز رہون جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہو گا خدا مدد کریگا جو بلا آئیگی رد
کریگا وہان سے بھی کسی طرح گذر جائینگے اُن لوگون نے عرض کی یا امیر اگر ہمارے کہنے پر عمل کیجیے
تو کچھ عرض کرین آپ کی جرأت و شجاعت نے ہم لوگون کو اس درجہ خوش کیا کہ ہم اپنے تئین
بندۂ بے دام جانتے ہین صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ بیان کرین اگر میرے امکان مین ہو گا
مین قبول کرونگا اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپ پہلے شہر کاج باج مین تشریف
لیجائیگا اور باج گیر شاہ سے ملکر اُسکے آدمی ہمراہ لیجیے وہ آپ کو بہت اچھی طرح سرحد کے پار پہونچا دینگے
اور وہ صحرا راہ مین نہ ملیگا انھین راہین بہت اچھی طرح سے معلوم ہین اور اگر جب ہی راہ سے تشریف
لیجائیے گا ضرور زک اُٹھائیگا باج گیر شاہ سے ملنے کی دو صورتین ہین ایک یہ ہے کہ آپ جاکر ایک
نامہ اسکو تحریر کرین اور مضمون اُسکا یہ ہو کہ مین نے آجتک ساحرون کو بڑی بڑی تکلیفین پہونچائین اور
بڑے بڑے طلسم فتح کیے مگر اب مین نے سب باتون کو ترک کیا اور اپنے سرحد شہر مین پہنچنا مناسب
سمجھا ہون کہ آپکی سرحد مین صحراے کاج باج سی جگہ ہے جہان ساحران جلیل مصروف عبادت ہین

اور اُس طرف سے گذر انسان کا دشوار ہے لہذا میں آپ سے مدد چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایسی
راہ سے میرے مکان تک پہونچوا دیں کہ میں صحراے کاج باج تک نہ پہونچنے پاؤں ورنہ ساحران
جلیل مجھے طعمۂ خداوند بنا دینگے یا صاحبقران جب آپ اسطرح کی تحریر باج گیر شاہ کو روانہ فرمائیے گا
اُسکو نامہ دیکھکر رحم آجائیگا اور وہ آپ کے ہمراہ چند آدمی کریگا وہ آپ کو سرحد شہر تک پہونچا دینگے
آپ کو کسی طرح کی گزند نہ پہونچیگی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا بھلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ میں ایک کافر کو اس طرح
کے کلمات تحریر کروں اگر میری تقدیر میں آوارہ وطن ہوکر مرنا ہے تو مجبوری ہے مجھے موت بہتر ہے مگر ایک کافر
کی خوشامد کرنا ناگوار ہے اُن لوگوں نے عرض کی یا صاحبقران آپکا کیا نقصان واقع ہے کچھ مذہبی بھی نہیں
ہے جب وہاں سے آگے تشریف لیجائیگا اُسکے ملازمین واپس آئینگے آپ اپنی طرف چلے جائیے گا امیر
نے کہا مجھے ذرا بھی قبول نہیں ہے کہ اسطرح ایک مرد کافر کی خوشامد کروں وہ لوگ مجبور ہوکے کہا آپ کو
اختیار ہے ہمکو جو امر وہاں سے بحفاظت گذر جانیکا معلوم تھا ہمنے عرض کردیا اب آپکو اختیار ہے ہمیں اجازت
مرحمت فرمائیے صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اُنکو دیکر رخصت کیا سب لوگ امیر کی تعریفیں کرتے ہوئے
وہاں سے روانہ ہوئے یہاں خواجہ نے صاحبقران سے کہا یا امیر جو کچھ ان لوگوں نے بیان کیا
وہ بہت صحیح ہے اور اُس صحراے گذر کرنا دشوار ہے وہاں جو جو ساحر ہیں وہ ضرور ہملوگوں کو دیکھکر برہم
ہونگے اور ہمارے ستانیکی تدبیر نکالینگے آپ اُس راہ کو ترک کیجئے واپس چلیے بدیع الملک کے
ہمراہ لیجئے اور اپنی طرف سے اور کوئی راہ پیدا ہوجائیگی امیر نے فرمایا خواجہ یہ بات غیر ممکن
ہے میں کیونکر اب واپس جاؤں اور بدیع الملک سے ملوں پھر اور راہ تلاش کروں بدیع الملک
کیا کہینگے خواجہ نے کہا اگر یہ بات آپکو منظور نہیں ہے تو یہیں چندے قیام فرمائیے اور شاہزادہ
بدیع الملک نامدار کو طلب کیجئے وہ صحراے کاج باج تک آپکے ہمراہ چلیں جب آپ صحراسے
باہر نکل جائیں وہ واپس آئیں امیر نے کہا یہ مجھسے نہوگا کہ میں انھیں اسقدر تکلیف دوں خواجہ نے
عرض کی یا امیر اب تو وہ اسباب بھی [illegible] نہیں ہیں جنکے ذریعہ سے بڑے بڑے ساحروں کو زیر
کرلیا اور کسی ساحر کا بس نہ چلا یہ تو عجب وقت بے بسی ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ ابتک میں نے
تجھے کہا جو مقدر میں ہوگا وہ پیش آئیگا مگر تمہیں ذرا بھی اس امر کا خیال نہیں آتا محض تدبیر پر بھروسا کرتے
ہو یہ بیکار ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران آپ جانتے ہیں کہ میں ساحروں سے کسقدر خوف کرتا
ہوں اور یہاں کی کیفیت جسقدر سنی اُس سے دل لرزگیا اب میرا قدم ہرگز نہ اُٹھے گا یا تو آپ کوئی
صورت ایسی پیدا کیجئے کہ صحراے کاج باج کیطرف سے جانا نہو یا بدیع الملک کو ایک نامہ
تحریر فرمائیے اور یہاں چندے قیام کیجئے جب وہ آئیں اُسوقت یہاں سے چلیے اُنکے ہمراہ لشکر
ہے اور خود صاحب تحفہ جات بھی ہیں انھیں ساحروں سے مطلق خوف نہیں ہے وہ یہاں بہت جلد پہونچ
جائینگے صحراے گذر جانا آسان ہوگا اور اگر آپ کو سب کی جان ہی لینا ہے تو میں مجبور ہوں جو آپکی
مرضی صاحبقران نے فرمایا خواجہ اسقدر خائف نہو خدا ہر مشکل سے نجات دیگا خواجہ خاموش ہو رہے
امیر نے اُس روز وہاں قیام کیا دوسرے دن خواجہ سے کہا کہ اسباب سفر درست کرو میں آج
یہاں سے کوچ کرونگا خواجہ نے اُسیوقت اسباب سفر درست کیا صاحبقران نے اُس

صحراسے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ساحران کلج باج کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو ایک مدت سے صحراے کلج باج میں پوجا کرتے تھے انھوں نے ایک روز حالات صحرا پر نظر کی اور سب اہل شہر کی کیفیت دریافت کی تو انھیں معلوم ہوا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر میں مقیم ہے مگر بڑا دیندار ہے ان لوگون کو تعجب ہوا آپس میں کہا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر میں آیا ہے نہیں معلوم اُسکا کیا ارادہ ہے اور کیون آیا ہے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ بڑا صاحب اقبال ہے ہمنے زبانی بزرگون کے سنا ہے کہ ایک شخص مسلمان اس صحرا میں آئیگا اور وہ شہر کلج باج کو خراب کریگا مگر وہ بھی بڑا صاحب اقبال ہوگا معلوم ہوتا ہے یہ وہی شخص ہے اور اسی عزم سے اِسطرف آتا ہے اسکی کیفیت اور لوگون سے دریافت کرنا چاہیے جو ہمسے زیادہ سحر جانتے ہون پھر سب کی یہ راے ہوئی کہ نائب خداوند کے پاس چلو اُسنے تحقیق کر کے وہ سب کیفیت صاف صاف بیان کر دیگا یہ راز پوشیدہ نہ رہیگا یہ صلاح کر کے سب چلے قاعدہ ان لوگون کا یہ تھا کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوتا تھا تو اسی صحرا میں ایک دیر بنا تھا وہان ایک ساحر نہایت ضعیف رہتا تھا اسکو فرقوت جادو کہتے تھے اُسکے پاس تحقیق کے واسطے آتے تھے وہ اپنے تئین نائب خداوند بتاتا تھا اور اُسی دیر میں ایک حجرہ بنا تھا وہ ہر وقت بند رہتا تھا فرقوت جادو ہر ایک سے کہتا تھا کہ خداوند اسکے اندر رہتے ہین اکثر ساحرون نے آواز بھی اُس حجرے سے سنی تھی یہ ساحر جو فرقوت جادو کے پاس آئے فرقوت نے اُن کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا اے بندگان خاص خداوند آج تمھارے آنیکا کیا سبب ہے سب ساحرون نے کہا ہم آپ کے پاس ایک ضروری کام سے آئے ہین آج ہمنے اپنے ملک کی حالات تحقیق کرنا چاہے تو کیفیت معلوم ہوئی کہ صحراے قضا و قدر میں ایک مرد مسلمان مع چند ہمراہیون کے آیا ہے مگر بڑا صاحب اقبال ہے ہمت و جرأت مین بھی یکتا ہے اور سابق مین بزرگون کی زبانی ہم سن چکے ہین کہ اس شہر مین ایک مرد مسلمان آئیگا وہ بھی بڑا صاحب اقبال ہوگا اور وہ اس شہر کو تباہ کریگا یقین ہے یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے اب آپ اسکی خلاصہ کیفیت دریافت فرمایئے دیکھیے خداوند کیا فرماتے ہین اگر واقعی یہ وہی شخص ہے اور اسی ارادے سے آیا ہے تو ہم اسکو ہلاک کرین زندہ نہ چھوڑین فرقوت جادو نے کہا مین ابھی دریافت کرتا ہون سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکے اپنے سر جھکایا تھوڑی دیر کے بعد گردن اُٹھائی کہا اے بندگان خاص خداوند مین نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا یہ وہی شخص ہے کہ جسنے ہزارون ساحرونکو قتل کیا ہی اور بہت سے طلسم فتح کیے اسکا زندہ رہنا ہم لوگون کے واسطے اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے اسکو ہلاک کرو کہ خداوند کی خوشنودیکا سبب ہے ساحرون نے کہا ہم جاتے ہین اسکو اپنے سحر مین مبتلا کرتے ہین یقین ہے وہ ہملوگون سے سحر مین مقابلہ کر سکے فرقوت جادو نے جواب دیا کہ وہ سحر نہین جانتا مگر اُسکے پاس بعض تحفہ جات ایسے ہین کہ اُنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہے اور اُس سے ظاہر ہو کر مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے اگر تم لوگون کو اسکا ہلاک کرنا منظور ہے تو اس طور سے ہلاک کرو کہ کیسکو خبر نہ ہو ورنہ اُسکے اور عزیز جو باقی ہین وہ ضرور عوض خون لینگے اور جو دشمن سے بچ جائینگا وہ اُسکے عزیزون کو جاکر ضرور خبر کریگا اس سے مناسب ہے کہ اسکو پوشیدہ طور سے ہلاک کرو سب ساحرون نے کہا کہ ہماری سمجھ مین ایسی کوئی بات نہین آتی ہے جو اس کو اسطرح قتل کرین کہ کیسکو ظاہر نہ ہو فرقوت جادو نے کہا کہ سب سے بہتر یہ راے

ہے جس صحرا میں وہ شخص مقیم ہے وہان جاکر آگ لگاؤ سب جنگل کو جلاؤ کوئی زندہ نہ رہیگا سب جلکر خاک ہو جائینگے مگر اس طریق سے آس صحرا کو جلانا کہ نکلنے کا راستہ کسی طرف نہ رہے۔ ساحرون نے اس بات کو منظور کیا فرتوت جادو سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو صحرائے قضا و قدر سے روانہ ہوئے تو اُسوقت تک خواجہ کی یہ مرضی تھی کہ یہان سب لوگ مقیم رہین اور بدیع الملک کو ایک نامہ لکھا جائے جب بدیع الملک آئین اُسوقت اُنکو ہمراہ لیکر صحرائے کاج بات کیطرف چلین صاحبقران اس رائے کو پسند نہ فرماتے تھے خواجہ کو یہی خوف تھا کہ ساحر فرد ایذا پہونچائینگے مگر امیر خدا پر شاکر تھے صحرائے قضا و قدر سے جو روانہ ہوئے دوسرے روز اور ایک صحرا میں پہونچے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان ایک روز قیام فرمایئے امیر نے بھی خیال فرمایا کہ بہت خستہ ہین آج یہان قیام کرنا اچھا ہے یہ سوچ کے خادمون سے کہا کہ بارگاہ میں استادہ کرو ایک روز یہان قیام کرینگے خادمون نے اُسیوقت بارگاہ میں آراستہ کین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اس صحرا کی مجھے فضا بہت پسند ہے باہر تھوڑی دیر ٹھہرو پھر بارگاہ مین چلین گے خواجہ اور سب سردار وہین ٹھہرے خادمون نے دنگل زرین لاکر بچھایا کرسیان حاضر کین صاحبقران مع سب سردارون کے وہین جلوہ فرما ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے کہ سامنے سے چند آدمی نظر آئے امیر نے ہرکارون سے کہا کہ ان لوگون کو میرے پاس لاؤ کچھ حالات یہان کے دریافت کرونگا ہرکارے روانہ ہوئے اُن آدمیون کے پاس پہونچے کہا تمھین ہمارے آقائے نامدار طلب فرماتے ہین اُن لوگون نے کہا ہم تمھارے آقائے نامدار سے واقف نہین کہ وہ کون ہین اُنکا نام ظاہر کرو یہان آنیکا سبب بتاؤ ہرکارون نے کہا ہمارے آقائے نامدار کا نام نامی و اسم گرامی مانند آفتاب از مشرق تا مغرب روشن ہے صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان ہر ایک جانتا ہے اُن لوگون نے کہا ہمنے سنا تھا مگر آج اشتیاق ہوا کہ اُنکی صورت بھی دیکھین گو ہمارے بزرگ یہ بات کہگئے ہین کہ حمزہ وہ شخص ہے جسکی صورت ساحرون کو نہین دیکھنا چاہیئے اور جس ساحر نے اُس کی صورت دیکھی اُس کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا گو اس سبب سے ہم نہین چاہتے کہ اُنکے پاس چلین مگر ہم لوگون کو اشتیاق دیدار حد سے سوا ہے اور اُنکو ضرور دیکھنا چاہتے ہین ہرکارون نے کہا واقعی ایسا وقت پھر تمھین ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ اب صاحبقران نے ارادہ فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ تشریف لیجائین اور اطاعت پروردگار مین مصروف ہون جب وہان تشریف لیجائینگے پھر کوئی امیر کی زیارت سے مشرف نہ ہوگا وہ لوگ ہرکارون کے ہمراہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے جلالت وصولت صاحبقران کی دیکھکر سب نے بڑے سلام سر خم کیے امیر نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی وہ لوگ اخلاق صاحبقران دیکھکر خوش ہوئے عرض کی یا صاحبقران آپ کا نام نامی و اسم گرامی ہمنے اکثر کتب مین دیکھا ہے اور آپکی جراءت کے شہرے سنکر ہم مشتاق دیدار سے تھے آپ کی تشریف آوری ہم لوگون کی قسمت سے ہوئی آپکی وہ وہ صفتین ہمنے کتابون مین دیکھی تھین اُن سے

علاوہ اور صفات بھی اسوقت آپ مین پاتے ہین امیر نے فرمایا ابھی آپ لوگون کو اتفاق صحبت نہین ہوا ابھی طرح میرے حال سے ماہر نہین ہوئے اُن لوگون نے عرض کی اسوقت آپ نے ہم لوگون کو کیون طلب فرمایا تھا امیر نے فرمایا مجھے اس صحرا کی کیفیت دریافت کرنا تھی اس سبب سے آپ لوگون کو تکلیف دی اُن لوگون نے عرض کی یہان کی حالت اچھی نہین ہے جسقدر ساحر ہین وہ آزار رسان ہین اس صحرا سے قریب ایک صحرا اور ہے کہ اُسکو صحراے کلنج باج کہتے ہین وہان خداوند کا مکان جلوہ گاہ بنا ہے چند راہدان مذہب وہان مصروف یادِ خداوند ہین جو کوئی اس صحرا مین جاتا ہے وہ لوگ اسکو زندہ نہین چھوڑتے ہین سبب اُسکا یہ ہے کہ اُنکی یاد مین فرق آتا ہے اسی باعث سے وہ لوگ اس شخص کو ہلاک کرڈالتے ہین آپ ہرگز اُس طرف تشریف نہ لیجائین کوئی اور راستہ پیدا کیجیے امیر نے فرمایا اور کوئی راستہ ایسا نہین ہے جسطرف مین جاؤن اور واپس جانا مجھے منظور نہین ہے اگر واپس جاؤن تو راہ اور مل جائے مگر واپس جانے مین بدیع الملک سے ملاقات ہوگی اور بدیع الملک جو یہ کیفیت سنین گے تو میرے پہونچانے کو یہان آوینگے سبب مجھے اُنکی یہ تکلیف گوارا نہین ہے اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُسطرف تشریف لیجاوینگے تو ساحر ضرور آپ سے دغا کرینگے امیر نے فرمایا جو منظور الٰہی ہے وہ ہوگا مین اب واپس نہ جاؤنگا اُن لوگون نے کہا اگر آپ ہمارا کہنا قبول فرماوین تو ہم کچھ اور عرض کرین صاحبقران نے اجازت دی کہ کہو سب نے عرض کی یا امیر یہان سے چند کوس پر ایک صحرا ہے اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہے اُس پہاڑ پر ایک فقیر صاحب کمال رہتا ہے یہ ساحر اُسکے نام سے خوف کرتے ہین اور اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہین پہونچا سکتے وہ ایک مدت سے اُس کوہ پر رہتا ہے آپ اُسکے پاس تشریف لیجایئے وہ اس طلسم کی راہون سے بخوبی تمام واقف ہے کوئی راستہ آپکو بتادیگا یا کوئی تحفہ ایسا دیگا جسکے سبب سے آپ مکر ساحران سے محفوظ رہینگے صاحبقران نے فرمایا مجھے اسواسطے جاتے شرم معلوم ہوتی ہے مگر اُس فقیر خداپرست کی ملاقات کو جاؤنگا اُن لوگون نے سب پتہ صاحبقران کو بتایا امیر نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا اُس فقیر صاحب کمال سے ملونگا وہ لوگ رخصت ہوئے امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ مین کل فقیر کی ملاقات کو ضرور جاؤنگا اُس سے ملونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میری بھی رائے ہے کہ آپ ضرور وہان تشریف لیچلین فقیر صاحب کمال ہے کوئی راہ بتادیگا ساحرون کے مکر سے بچ جائین گے امیر اُس شب تو اُسی صحرا مین رہے دوسرے روز وہان سے روانہ ہوئے اور اُس صحرا کے جانب چلے جس کا پتہ اُن لوگون نے بتایا تھا تابہ شام رہروی کی بعد غروب آفتاب اُس کوہ کے قریب پہونچے صاحبقران نے بارگاہین اُسیوقت استادہ کرائین سب لوگ بارگاہون مین داخل ہوئے امیر خواجہ کو ہمراہ لیکر کوہ پر تشریف لائے دیکھا کوہ کے اوپر میدان وسیع نظر آتا ہے سامنے ایک مسجد پتھر کی بنی ہے صحن مسجد مین ایک فقیر ضعیف ریش سفید بوریا بچھائے بیٹھا ہے ہاتھ مین صندل کی تسبیح ہزار دانہ ہے آنکھین بند ہین لبون کو جنبش ہے یادِ الٰہی مین مصروف ہے امیر اور خواجہ قریب اُس فقیر کے ہوئے پیر مرد نے پاؤن کی آہٹ سے آنکھ کھولدی صاحبقران کیطرف دیکھکر نعرہ سلام علیک بلند کیا امیر نے جواب سلام دیا فقیر اپنی جگہ سے ہٹا

صاحبقران کو پاس بلا کے بٹھایا مزاج پوچھا امیر نے جواب دیا فقیر نے کہا اے شخص جب سے مین اس صحرا
مین آیا اور اس کوہ کو اپنا مسکن بنایا صورت مسلمان کی نہین دیکھی مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ آج
تجھسے ملاقات ہوئی کچھ اپنی سرگذشت بیان کر یہان آنے کا سبب بیان کر کسی محبوب کی الفت مین
گھر بار چھوڑا عزیزون سے منہ موڑا یا کسی قافلہ سے چھوٹ کے راہ بھولا کیا بات ہوئی جو اس صحرا
مین تیرا گذر ہوا امیر نے فرمایا شاہ صاحب جو کچھ آپ نے فرمایا ایسی تو کوئی بات میرے واسطے
نہین ہوئی ہے لیکے صاحبقران نے اپنا تمام قصہ بیان کیا مگر یہ نہ فرمایا کہ اب راہ مین خوف کر ساحران
ہے ایکے سبب سے دلکو تشویش ہے فقیر جب صاحبقران کی کل کیفیت سن چکا مسکرا کے جواب
دیا اے شخص مین تیرے حال سے آگاہ ہوا خدا ان کار ہاے نیک کی تجھے جزاے خیر دے تو نے
ترقی اسلام کے لیے بڑی بڑی کوششین کین اور تیری ذات سے اسلام کا اسقدر رواج ہوا
ورنہ ساحرون کی کثرت تھی کفر کے سوا اسلام کا نشان نہ تھا مگر تیری ذات سے چارون طرف اسلام
کا رواج ہوا اب اس صحرا سے گذر جانا ایک امر اہم تھا مگر پروردگار عالم نے تیری نیکیون کا ثمرہ
دیا کہ تو یہان تک آیا اب اگر منظور الٰہی ہے تو تو اپنی جان سے سلامت اس صحرا سے نکل جائیگا کوئی
ساحر گزند نہین پہونچائیگا اور ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ یہ سلطنت مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ
ہوگی یہان بھی اسلام کا رواج ہوگا ایک شخص تیرے ہی خاندان سے یہان آئیگا وہ سب ساحرون
کو جہنم واصل کریگا مین اسی کا منتظر ہون چند اشیا اسکے واسطے امانتاً میرے پاس رکھی ہین اُسی
مین سے کچھ تجھے بھی دیتا ہون صاحبقران سمجھے کہ سواے بدیع الملک کے اور کون ایسا ہے جو اس
طرف آئیگا اور کفر کو خاک مین ملائیگا اسوقت فقیر سے تحفہ لینا بیکار ہے بدیع الملک اگر پاوینگے
تو انکے بہت سے کام بن جاوینگے مجھے اب تحفہ جات کی ضرورت نہین ہے یہ سوچ کے صاحبقران
نے فرمایا شاہ صاحب آپنے مین نوازش فرمائی مگر مین اُمیدوار ہون کہ آپ نے جس شخص کیواسطے
وہ اشیاء اپنے پاس رکھی ہین اُسی کو عنایت فرمایئے گا میرا خدا مالک ہے صرف آپکی دعا کافی ہے مین ہر طرح
اس صحرا سے گذر جاؤنگا مجھے گوارا نہین کہ مین اُس شخص کے حق مین اپنا حصہ لگاؤن آپ اُس کی امانت
اُسی کو مرحمت فرمایئے گا مجھے صرف دعا سے یاد کرتے رہیے گا فقیر ہنسا کہا اے شخص میرے پاس چار تحفے
ہین اُس شخص کے دینے کو رکھے ہین اُنمین سے ایک تحفہ تجکو دیتا ہون لیتا جا ساحر جسوقت تیری
صورت دیکھینگے بھاگ جاوینگے کچھ بنائے نہ بن پڑیگا اور اگر یون جائیگا تو وہ لوگ سرکار مین
ضرور آزار پہونچاوینگے صاحبقران نے کہا شاہ صاحب تحفہ آپ اُسی شخص کو مرحمت فرمایئے گا مین فقط
دعا کا امیدوار ہون فقیر مجبور ہوا کہا اے شخص خدا تیری جان سلامت رکھے اور تو شر دشمنان سے محفوظ
رہے گا اب تحفہ جس کا حصہ ہے اسی کو ملیگا تو بھی اب رخصت ہو وقت ٹھہرنے کا نہین ہے امیر
اُٹھے فقیر سے رخصت ہوئے کوہ سے نیچے اُترے خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہ فقیر بڑا صاحب
کمال ہے آپکو تحفہ دیتا تھا آپ نے کیون نہ لیا اُمیر نے فرمایا جسوقت فقیر نے بیان کیا کہ یہان ایک
شخص آئیگا وہ ساحرون کی بنیاد یہان سے مٹائیگا مجھے فوراً بدیع الملک کا خیال آیا کہ سواے
اُنکے اب اور کون باقی ہے جو اسقدر کوشش کر کے یہان آئے اور ساحرون کا نام و نشان مٹائے

مگر میں اسوقت ایک تحفہ سے لیتا چند دنوں کے بعد میرے پاس بیکار رہتا اور اگر اسی تحفے کو شاہزادہ بدیع الملک پاس بھیجتے تو ان کے اپنے کام میں لائینگے اُنکے مفید مطلب ہے اُسکے ذریعہ سے انھیں مدد ملیگی اس سبب سے میں نے تحفہ نہیں لیا خواجہ نے کہا یقین ہے اس فقیر کی دعا میں کچھ تاثیر بھی ہو کہ سب ساحروں کا مکر ہیچ کار گر نہو امیر نے فرمایا جو خدا چاہیگا وہ ہو گا فقیر نے تو یہانتک کہہ دیا کہ اس صحراے اپنی جان سلامت لیجائیگا اور ساحروں کا سحر اثر نہ کریگا خواجہ نے عرض کی اب کسی قدر میری خاطر جمع ہوئی امیر یہ باتیں کرتے ہوئے اپنی بارگاہ کیطرف آئے سرداروں نے جو صاحبقران کو دیکھا سب خوش ہوئے امیر کے قریب آئے عرض کی یا صاحبقران فقیر صاحب کمال سے ملاقات ہوئی اُسنے کیا کہا صاحبقران نے سب کیفیت بیان فرمائی سرداروں نے کہا اب خاطر جمع ہے یقین ہے کہ ساحران سے ہم لوگ محفوظ رہیں کیونکہ یہ فقیر ایسا ہے جس سے یہاں کے ساحر خوف کرتے ہیں وہ ضرور کوئی انتظام ہمارے واسطے کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے جو پیش آیگا دیکھا جائیگا میں آج اس صحرا میں قیام کرتا ہوں کل انشاء اللہ تعالے یہاں سے صحراے کلنج بانج کیطرف روانہ ہونگا اور کہیں مقام نہ کرونگا سب سردار راضی ہوئے صاحبقران اُس شب کو وہیں مقیم رہے دوسرے روز صبح کو وہاں سے کوچ فرمایا اور جانب صحراے کلنج بانج روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب حال اُن ساحروں کا عرض کیا جاتا ہے

کہ جو فرتوت جادو سے رخصت ہوکر صحراے کاج بانج کیطرف چلے تھے اور صحرا میں آگ لگا دینے کا ارادہ تھا یہ لوگ دوسرے ہی روز صحراے کلنج بانج میں پہونچے وہاں کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھے صحراے قضا و قدر میں آئے یہاں بھی کسی کو نہ پایا آپس میں کہنے لگے ہم کو یہ خیال تھا وہ مرد مسلمان صحراے قضا و قدر سے آگے بڑھا ہوگا اور ہماری عبادت گاہ یعنی صحراے کاج بانج میں پہونچا ہوگا مگر وہاں بھی بہت تلاش کیا اُسکو نہ پایا اور اس صحرا میں بھی اسکا پتہ نہیں ہے نہیں معلوم کہاں گیا اُسکو تلاش کرنا چاہیئے یہ کہکے سب لوگوں نے سحر کرکے ایک صورت مٹی کی بنائی اُس پر خوب سحر کیا اُس سے پوچھا اے سحر مجسم کیفیت اس مرد مسلمان کی بیان کر کہ وہ کہاں ہے اُس پتلے نے جواب دیا کہ وہ مرد مسلمان اب صحراے کلنج بانج کے قریب پہونچا ہے یقین ہے تھوڑی دیر میں سرحد پر پہونچ جائیگا ساحروں نے جو پتلے کی زبانی یہ بات سنی اُسیوقت سب وہاں سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر میں صحراے کاج بانج میں آکر پہونچے مگر سحر سے اپنے تئیں ہر ایک پوشیدہ کئے ہوئے تھا جب سرحد صحرا پر پہونچے دیکھا ایک مقام پر فضا پر چند بارگاہیں استادہ ہیں کچھ جوانان شیر خصلت بارگاہوں کے سائبان کے نیچے دنگل زرین پر بیٹھے ہوئے ہیں ساحروں نے کہا معلوم ہوتا ہے یہی لوگ ہیں مگر اُنکے نام کسی طرح تحقیق کر لینا چاہیئے کہ سلطان بانج گیر کو اطلاع دینگے یہ سوچ کے ہر ایک نے کہا کہ پیر فرتوت جادو کے پاس چلو اور اُنسے اس باب میں رائے لو وہ جو کچھ کہیں وہ مناسب ہے لشکر ساحر تو اُس طرف روانہ ہوئے یہاں صاحبقران زمان دوسرے سرحد پر مقیم تھے

اُسی روز شب کو امیر نے خواجہ سے کہا کہ یہان عرصہ تک مقیم رہے اب آگے بڑھنا چاہیئے آج شب کو بھی رہبری کرین خواجہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت بارگاہین اور توشہ بار کرائین صاحبقران سب اسباب درست پا کر روانہ ہوئے شب بھر رہروی کی صبح کو امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تھوڑی دیر منزل کرو یہان ٹھہر جاؤ پھر آگے بڑھینگے خواجہ نے سب کو روک دیا امیر بھی ٹھہرے گھوڑے سے اُتر کے صاحبقران نے نماز سحر ادا کی اور سب سردارون نے بھی فریضۂ سحری سے فراغت کی بعد نماز صاحبقران آگے روانہ ہوئے قریب شام سردارون نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر کل شب بھر آپ بھی بیدار رہے رہروی کی تکلیف بھی ہوئی اگر مناسب جانیے تو آج یہان شب بھر کے واسطے قیام فرمائیے امیر نے فرمایا بہت مناسب ہے میرا خود بھی یہی ارادہ تھا مگر خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اس صحرا مین نہ ٹھہریے آج شب بھر اور تکلیف گوارا فرمایئے صبح کو اس صحرا کی سرحد سے نکل جائینگے دوسرے ملک کی سرحد ملیگی یہین کے نسبت ہر ایک نے کہا ہے کہ یہان کے ساحر بڑے مکار ہین جو اس صحرا مین آتا ہے اُسکو ضرور تکلیف پہونچاتے ہین آپ یہان قیام نہ فرمائیے امیر نے فرمایا کہ مین کثرت رائے پر کام کرتا ہون سب سردارون کی یہی رائے ہے کہ آج یہین قیام کرین اگر مین آج بھی شب بھر رہروی کرونگا کل سب لوگ مضمحل ہو جائینگے اور طاقت رفتار کسی مین باقی نہ رہیگی کیونکہ ایک شب بیدار رہے اور رہروی کی دوسرے دن بھی کہین قیام نہین کیا خواجہ خاموش ہوئے امیر نے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا حسب الحکم صاحبقران اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے کہ حال انکا وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کیجاتی ہے

کچھ فرتوت جادو کے پاس دریافت کیفیت صاحبقران کے واسطے گئے تھے تھوڑے عرصہ مین فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت جادو نے جو اُنکو آتے دیکھا کہا تم لوگ اپنا کام انجام دیکر آئے ہو سب نے کہا اے نائب خداوند ہمکو ایک خیال اور پیدا ہوا کہ ان لوگونکے نام و نشان آپ سے دریافت کرکے سلطان بلج گیر کو اطلاع دین اسوقت ہمنے اُن لوگونکو دیکھا سب جوانان شیر دل حسین صاحب شوکت چہرے سے ہر ایک کے آثار جلالت پیدا ہین ہمکو یہ ضرورت ہوئی کہ اُن لوگونکے نام دریافت کرین فرتوت نے کہا مین سب کے نام کہانتک بتاؤن مگر جو شخص کہ سب کا افسر ہے اُسکا نام حمزۂ ثانی ہے اسی نے لاکھون ساحرونکو قتل کیا اور ہزارون طلسم برباد کیئے اپنے دین کی ترقی کیواسطے یہ کوشش کی اسکا قتل کرنا تمھارے مذہب مین ثواب عظیم ہے ساحرون نے جواب دیا کہ ہمین قتل کرنے مین ذرا عذر نہ تھا فقط نام اسکا آپ سے دریافت کرنا تھا ہم اُسکو قتل کرکے سلطان کے پاس یہ خبر پہونچائینگے وہ بہت خوش ہونگے اور اُسکے عوض مین ہمارے واسطے بہت کچھ عزت و حرمت بڑھائی جائیگی فرتوت نے جواب دیا کہ اب تم لوگونکو نام بھی معلوم ہوگیا اب جاؤ دیر نہ لگاؤ ایسا نہو وہ کسیطرف چلا جائے اور زندہ و سلامت اپنے مکان پر پہونچے ساحر فرتوت جادو سے رخصت ہوئے پھر صحرائے کان باج کیطرف روانہ ہوئے امیر سرحد سے گذر کے خاص صحرا مین منزل کرچکے تھے ساحر جو صحرا مین پہونچے بارگاہین دیکھین ہر ایک نے اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیا

لشکر صاحبقران کی کیفیت دریافت کرنیکو چند ساحر آگے بڑھے قریب بارگاہ کے پہونچ کر دیکھا سب
جوان ہوشیار ہیں کوئی بارگاہ کے آگے ٹہل رہا ہے کوئی دوسرے سردار کی بارگاہ میں بیٹھا باتیں کر رہا ہے
ساحر واپس آئے اپنے ہمراہیوں سے آکر کہا اسوقت موقع نہیں ہے سب لوگ ہوشیار ہیں آج شب کو اب
صحرا میں آگ لگا دینگے یہ لوگ سوتے ہونگے اسوقت انکی بارگاہیں بھی جلینگی اور صحرا میں بھی چار طرف آگ پھیلے گی
رات کا وقت ہوگا کہیں بھاگ بھی نہ سکیں گے اس صلاح پر سب متفق الرائے ہوئے اسی صحرا میں پوشیدہ ہوکر
بیٹھے یہاں جب صاحبقران زمان اُس صحرا میں پہونچے ابھی کچھ دن باقی تھا امیر نے وہیں قیام کرنیکی غرض سے
بارگاہیں استادہ کرائیں تمام سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں استراحت پذیر ہوئے آفتاب غروب ہوا سب لوگ بارگاہ
صاحبقران میں حاضر ہوئے تھوڑی دیر تک باتیں رہیں پھر امیر نے خاصہ طلب فرمایا خادموں نے دسترخوان لاکر بچھایا
صاحبقران نے مع سب سرداروں کے خاصہ نوش فرمایا بعدہ تھوڑی دیر تک صحبت رہی پھر جلسہ برخاست ہوا سب
اپنی اپنی خوابگاہ کیطرف روانہ ہوئے امیر بھی محو خواب ہوئے ساحر تو اسی فکر میں تھے کہ ان لوگوں کو غافل پائیں
تو صحرا میں آگ لگائیں سب کو ساحروں نے محو خواب جو پایا موقع ہاتھ آیا اپنے ہمراہیوں کے پاس پہونچے کہا
اب سب مسلمان غافل سو رہے ہیں ان لوگوں نے کہا آج اس بات کو ملتوی رکھو کل دیکھا جائیگا اگر اسوقت آگ
لگائینگے تو خود کہاں بھاگ کے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنے مکانوں کا بندوبست کرنا چاہیے اگرچہ کچھ
مال و اسباب ہمارا اس صحرا میں نہیں ہے مگر پھر بھی اسباب عبادت یہاں رکھا ہے خداوند کی شبیہیں رکھی ہیں ان سب
چیزوں کو کل یہاں سے اُٹھا لے جائینگے پھر آگ لگائیں گے سب لوگ راضی ہوئے اُس شب کو جسقدر اسباب
ان لوگوں کا یہاں رکھا تھا اسکو وہاں سے اُٹھانا شروع کیا کیونکہ سب لوگ اسی صحرا میں عبادت کرتے تھے
ساحروں نے تو صبح تک اپنا اپنا اسباب وہاں سے اٹھایا مگر دوران صاحبقران نے شب بھر بصد راحت آرام
کیا صبح کو ہر ایک سردار بیدار ہوا سب نے فریضہ سحر ادا کیا خدمت صاحبقران میں سب حاضر ہوئے امیر کو
ہر ایک نے متردد پایا عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کیسا ہے آج کچھ چہرۂ مبارک متغیر ہے امیر نے فرمایا شب
کو میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کے سبب سے مجھے بڑی فکر ہے یہ سنکر کرب نامدار نے عرض کی میں نے
بھی شب کو ایک خواب دیکھا ہے اسکے سبب سے مجھے بھی فکر ہے جب کرب نے کہا تو شاہزادہ سکندر رخ لقا
نے بھی عرض کی کہ میں نے بھی شب کو ایسا ہی خواب دیکھا ہے آج آپ سے تعبیر کا جویا تھا مگر آپ نے خود فرمایا
اسیطرح سب سرداروں نے عرض کی کہ ہم نے بھی شب کو خواب دیکھا ہے خواجہ بھی بارگاہ صاحبقران میں مضمحل آئے
امیر نے مزاج پرسی کی خواجہ نے عرض کی یا امیر میں نے شب کو اس طرح کا خواب دیکھا ہے جس کے
سبب سے بہت متفکر ہوں آپ تعبیر دیجئے کہ مجھے تسکین ہو امیر نے فرمایا خواجہ یہاں سب سرداروں
نے شب کو خواب دیکھا ہے کیا عجب ہے کہ ایک ہی کیفیت سب کو نظر آئی اور میں نے بھی
کیفیت عجیب دیکھی ہے لہذا میں پہلے بیان کرتا ہوں اگر یہی کیفیت سب نے دیکھی ہو تو بیان کرنے کی ضرورت
نہیں اسی کے موافق تعبیر تجویز کیجائے اور اگر اسکے خلاف کسی نے خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ خواب بیان فرمائیے امیر نے فرمایا کہ پہلے مجھے ایک صحرا
ہولناک نظر آیا وہاں کسی سردار کو میں نے نہیں دیکھا اس صحرا میں کھڑا تھا کہ ایک جانب سے کرب
کو آتے ہوئے دیکھا مگر کرب عجب حالت سے آتے ہیں بارگاہ میری اُنکے قبضہ میں ہے چہرے سے

آثار تردد پیدا ہین مین نے انھین روکا کیفیت دریافت کی انھون نے کچھ ایسی حسرت آمیز باتین کین کہ
جو اسوقت مجکو اچھی طرح یاد نہین ہین پھر اسکے بعد اور سردارون کو دیکھا با حالت پریشان خاک
منھ پر ملے ہوئے کپڑے پھٹے ہوئے نالان وگریان میرے پاس آکر پہونچے مین نے اُنسے
کیفیت دریافت کی انھون نے بھی کچھ ایسے ہی حالات بیان کیے کہ جو مجھے اسوقت یاد نہین
مگر اسقدر ضرور خیال ہے کہ سب سردار اسوقت گریان و نالان تھے اور ایسی حسرت آمیز
کیفیت مجھسے بیان کی تھی کہ جسکے سننے سے مجکو رونا آگیا تھا اُنسے اس حال کو سنکر مین افسوس کر رہا تھا
کہ ایک بزرگوار سامنے سے تشریف لائے انھون نے چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور
ایک طرف روانہ ہوئے مین بھی اُنکے ساتھ ساتھ چلا وہ بزرگوار قریب ایک باغ کے پہونچے اور
مع جملہ سردارون کے اُس باغ مین تشریف لیگئے مین نے جانیکا ارادہ کیا انھون نے منع فرمایا
اور کہا اے حمزہ ابھی تمھارے آنیکی اجازت نہین ہے انھین لوگون کیواسطے حکم ہے مین انکو اس
باغ مین لیے جاتا ہون مین نے بہت کچھ اُنسے کہا کہ مین ان لوگون سے ملکر رخصت ہو لون مگر انھون
نے میرا کوئی عذر قبول نہ کیا مین مجبور ہوکر خاموش ہو رہا وہ بزرگوار سب سردارونکو لیکر اندر باغ کے
گئے اور دروازہ بند ہوگیا مین نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لوگ اندر سے کب واپس
آئینگے انھون نے جواب دیا کہ جو اس باغ مین جاتا ہے وہ پھر واپس نہین آتا مین نے جو یہ خبر سُنی
سردارونکی مفارقت مین رونے لگا اثنائے گریہ مین آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر پر پایا اُسوقت سے پھر مجھے
نیند نہ آئی امیر نے جو یہ خواب بیان کیا خواجہ نے عرض کی یا امیر ایسا ہی کچھ مین نے بھی دیکھا ہے کرب نے
عرض کی یا صاحبقران جسقدر آپ نے بیان فرمایا مین نے بھی یہی دیکھا ہے اور اسکے علاوہ بھی کچھ کیفیت
نظر آئی امیر نے فرمایا کہ اے کرب اُس کیفیت کو بیان کرو کرب نے کہا کہ پہلے مین نے آپکو مع جملہ سردارون
کے ایک صحرائے ہولناک مین مقیم پایا اور اُس صحرا مین اس قسم کی ہوائے تیز چلی کہ سب سردار مانند برگہائے
درخت کے اُڑ گئے کافر مال و اسباب پر قبضہ کرنے کو آئے مین وہان تنہا موجود تھا اُنسے مقابلہ کیا وہ سب
فرار ہوئے جب مین بالکل اکیلا رہگیا تو بارگاہ لیکر ایک جانب روانہ ہوا راہ مین آپسے ملاقات ہوئی اُسکے
بعد یہ سب کیفیت دیکھی جو آپ نے بیان فرمائی امیر نامدار نے فرمایا اے کرب جو کیفیت بارگاہ لانے
کی تمنے اسوقت بیان کی یہی باتین اُسوقت بھی کی تھین تمھارے بیان کرنے سے مجھے بھی یاد
آیا درانی تمنے سب مجھسے یہی کہا تھا اور سردار جو سامنے صاحبقران زمان کے موجود تھے اُن مین
سے بعض نے عرض کی یا امیر جسقدر آپ نے فرمایا یہ واقع ہمپر بھی گذرا مگر ہمین کیفیت باغ
کے اندر کی بھی معلوم ہے جن جن لوگون نے عرض کی کہ ہم باغ کے اندر کی کیفیت سے بھی آگاہ
ہین امیر کو خیال آیا فرمایا بیشک تمھین لوگ اُن بزرگوار کے ہمراہ باغ کے اندر گئے تھے
کیفیت وہانکی بیان کرو اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران ہم جو باغ کے اندر گئے وہان جاکر عجب کیفیت
دیکھی اپنے تمام عزیزان مردہ کو وہان حیات پایا سب کے مراتب دیکھے یا صاحبقران اس باغکی لطافت
کا کیونکر بیان کرین اور کس کس چیز کی تعریف کرین گو بہت سے بادشاہون کے باغ دیکھے اور بہت
سے طلسمون مین عجائب و غرائب دیکھے مگر وہ بزرگوار جس باغ مین لیگئے تھے اُسکی کیفیت سبب سے

جدا تھی اول تو بہت سے عزیزان مردہ سے وہاں ملاقات ہوئی انکی خوشی کیا کم تھی علاوہ اِس کے وہاں
کسی کافر کو نہ پایا سب باغ اہل اسلام سے بھرا ہوا تھا اور باغ کی وسعت کو جو دریافت کیا لوگوں نے
کہا تمام دنیا سے بڑا ہے اِس باغ کی وسعت سے دنیا بہت چھوٹی ہے اسکے بعد ہم لوگوں کیواسطے
رہنے کو مکان تجویز ہوئے یا صاحبقران اُن مکانوں کی تعریف کس زبان سے کروں براے خدمت
چند کنیزیں آئیں اُنکے حسن و جمال کے توصیف میں بھی زبان قاصر ہے بڑی بڑی شاہزادیاں نگاہ سے
گذریں مگر ایسے حسن اور ایسے لباس اور اسطرح کے زیور نہیں دیکھے اسی لطافت کا نظارہ کر رہے
تھے کہ آواز اذان کی کان میں آئی آنکھ کھل گئی حسرت دید ہنوز باقی ہے صاحبقران نے سب کی
تقریر سنکر خواجہ کیطرف دیکھا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میں نے بھی خواب اُسی سامان سے
دیکھا ہے جو آپ نے بیان فرمایا باغ کی لطافت اور کنیزان حسین کی صورت ایسی میری نگاہ سے نہیں گذری ان
لوگوں کو در باغ تک میں نے دیکھا پھر انکی صورت مجھے نظر نہیں آئی امیر نے فرمایا جن جن لوگوں نے
اُس باغ کی سیر کی ہے وہ وہ الگ ہو جائیں اور جن لوگوں نے باغ کی سیر نہیں کی ہے وہ الگ ہو جائیں
میں شمار کرونگا کہ کون کون اُس باغ کی سیر کو گیا ہے یہ سنکر بہت سے سردار ایکطرف ہٹے صرف تھوڑے
سردار ایک جانب باقی رہے امیر نے کہا میں تعجب کرتا ہوں کہ شب کو بہتر کس کیوں سیر باغ سے محروم
رہے ایک شخص زیادہ ہے یا آپ لوگوں میں سے کسی نے خواب اپنا فراموش کر دیا ہے سب نے
عرض کی یا صاحبقران ہم سب لوگوں کو اپنا خواب بہت اچھی طرح یاد ہے ہم لوگ آپ کے ہمراہ
واپس آئے باغ کے اندر جانے نہیں پائے امیر تھوڑی دیر تک ساکت رہے خواجہ نے عرض کی
یا امیر آپ نے سکوت کیوں فرمایا صاحبقران نے کہا اس خواب کی تعبیر سوچ رہا ہوں مگر جسقدر فکر
کرتا ہوں اپنی طبیعت کو مغموم پاتا ہوں اے خواجہ کوئی امر عظیم وقوع ہونے والا ہے یہ ہر ایک کا خواب
دیکھنا بے سبب نہیں ہے خواجہ نے کہا یا صاحبقران مجھے بھی یہی خیال ہے لیکن ایسا نہو کہ فی الواقع
مفارقت کی صورت پیدا ہو امیر نے فرمایا خواجہ آثار ایسے ہی نظر آتے ہیں خواجہ نے عرض کی یا امیر
اب یہاں سے تشریف لیچلیئے یہ صحرا اس لائق نہیں ہے کہ یہاں قیام کریں امیر نے فرمایا خواجہ صحرا کی
خطا نہیں ہے یہ امور تقدیری ہیں جو نوشتہ تقدیر ہے ہر طرح پیش آئیگا جہاں ہونگے محفوظ نہ
رہینگے آج شب کو اس صحرا میں اور قیام کر کے کل دیکھا جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے سب
سرداروں نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اس خواب نے اسدرجہ متفکر کر دیا ہے
کہ حواس درست نہیں پروردگار عالم آپکی ذات کو سلامت رکھے جو آفت دشمنوں پر آنیوالی
ہو غلاموں پر آجائے صاحبقران نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ میں نے حظ زندگی بہت اچھی طرح حاصل
کیا اور دنیا کے سرد و گرم کو خوب دیکھا ہر ایک بات سے جی سیر ہے اس دنیا میں رہنا پسند نہیں ہے
میری یہی دعا ہے کہ خدا مجھے قدم مبارک حضرت پیغمبر آخر الزمان تک پہونچائے اور میں زیارت آنحضرتؐ
سے مشرف ہوں اُسکے بعد اس دنیا میں رہنے کی حسرت نہیں گر تم لوگ ابھی حظ زندگی سے آگاہ نہیں
ہو تمہیں خدا برکت عمر عطا فرمائے اور تمہاری اولاد کو ترقی دے مجھے اپنی زندگی سے زیادہ تم سبکی
حیات عزیز ہے دیر تک یہ باتیں رہیں سب سرداران امیر دیا کے عجب کیفیت رہی صاحبقران ایک

ایک کا منہ بحسرت و یاس دیکھتے رہے اور یہی کیفیت سرداروں کی بھی رہی کہ صاحبقران کو دیکھ دیکھ کے
رو دیا کیے تمام دن بارگاہ صاحبقران ماتم سرا رہی جب آفتاب غروب ہوا امیر نے برائے وضو
پانی طلب کیا وضو کرکے فریضۂ مغرب کے بعد صاحبقران نے ہاتھ دعا کے واسطے اُٹھائے درگاہ
حق سبحانہ تعالےٰ میں عرض کی کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز آجتک تو نے اپنے اس عبد ذلیل
کو اس دار فانی میں باآبرو رکھا اور جملہ مقاصد دلی تیری طرف سے عطا ہوئے اے کریم جو تیری طرف
سے ہونیوالا ہے وہ رک نہیں سکتا اور تیرا عبد ذلیل ناچیز بھی راضی برضا ہے مگر اسقدر دعا قبول فرمانا کہ جو
تو نے آبرو عطا فرمائی ہے مرتے دم تک اسمیں فرق نہ آنے دینا اور باآبرو دنیا سے اُٹھانا انجام بخیر کرنا امیر
کو اسوقت دعا میں اسقدر محویت تھی کہ مطلق خبر نہ تھی مگر گریۂ صاحبقران کی آواز سنکر اور سردار اپنی اپنی بارگاہوں
سے نکل آئے بارگاہ میں آکر امیر کو مصروف دعا دیکھا سب نے لفظ آمین زبان پر جاری کیا دیر تک
صاحبقران مشغول دعا رہے بعد دعا امیر مصلے سے اُٹھے خادموں نے مصلیٰ اٹھایا صاحبقران پھر
اپنے ٹھکانے پر آکے جلوہ فرما ہوئے پھر سب سردار جمع ہوئے امیر نے فرمایا صبح سے کسی نے
کھانا بھی نہیں کھایا ہے گو اسوقت از دیاد غم و رنج سے بھوک نہیں ہے مگر صبح کو یہاں سے سفر ہے اگر
اسوقت بھی سب گرسنہ سو رہے تو صبح کو قطع منزل کرنا ہے نہیں معلوم کب قیام کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت
دسترخوان بچھے خادموں نے اُسیوقت دسترخوان بچھایا صاحبقران نے مع جملہ سرداروں کے خاصہ
نوش فرمایا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی صاحبقران نے جلسہ برخاست کیا
سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے دن بھر کے مضمحل تھے جاتے ہی سب محو خواب ہوئے
ساحر غدار تو اسی تاک میں تھے سب کو جو غافل پایا وقت ہاتھ آیا سب ملکر بارگاہوں کے قریب
آئے دربانوں پر سحر کیا کہ وہ لوگ بھی غافل ہوئے ساحروں نے روغن نفط بارگاہوں پر چھڑکا
جنگل کے درخت تو پہلے روغن سے تر ہو چکے تھے بارگاہوں پر روغن ڈالکر چاروں طرف آگ
لگا دی جنگل میں آگ پھیلنے لگی بارگاہیں جو جلیں سرداروں کی آنکھ کھلی اپنے کو اس مصیبت میں
مبتلا پایا سب گھبرائے صاحبقران کی بھی آنکھ کھلی امیر بھی بارگاہ سے باہر آئے دیکھا چاروں طرف
جنگل میں آگ لگی ہے کسی طرف بچنے کی جگہ نہیں ہے خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اُس
خواب کی یہ تعبیر تھی اب جان بچنا دشوار ہے اسی صحرا میں جلکر مر جائینگے امیر نے فرمایا جو منظور الٰہی
ہے وہ ہوگا مگر اسوقت سب سرداروں کو ایک جا کرنا چاہیئے خواجہ نے عرض کی نہیں معلوم
کہاں کہاں منتشر ہو گئے ہیں امیر ایک جانب سرداروں کی آواز سنکر روانہ ہوئے خواجہ کو
دوسری جانب غول نظر آیا وہ اُس طرف چلے اور جو سردار تھے اسی طرح ایک دوسرے کی
تلاش میں چلا کرب نے بارگاہ سلیمانی کو لیا ایک طرف روانہ ہوئے چند سردار کرب کے
ہمراہ اُس طرف چلے امیر نے جب آگ کو شعلہ ور دیکھا اور صاحبقران کے قریب کے درخت
بھی جلنے لگے امیر نے سرداروں کو بآواز بلند پکارا بعض سردار صدائے امیر سنکر قریب آگئے
بعض دور نکل گئے تھے وہ نہ آسکے بعض آواز صاحبقران سنکر تڑپ گئے مگر کیونکر امیر کے پاس
پہونچتے آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی بعض سرداروں کی آواز امیر کے کان میں آئی کہ یا

صاحبقران ہمہ جان آپ پر سے نثار کی غرضکہ یہی آواز آئی تھی کہ یا امیر ہماری خطائیں معاف فرمایئے گا
حق نمک حضور سے ادا ہو سکے زمین امیر کی عجب حالت تھی چاروں طرف جھپٹتے تھے ایک طرف متوجہ ہوئے
تو چار طرف سے آواز آئی کس طرف جاتے کیا کرتے آگ ہر ایک جانب جانے کو مانع تھی کچھ بن نہ
پڑتا تھا عجب مشکل میں تھے سوائے خواجہ یا اور دو چار سرداروں کے امیر کے پاس اور کوئی
نہ تھا صاحبقران کی اسوقت عجب حالت تھی مانند ماہی بے آب بیتاب تھے جس طرف جانے کا ارادہ کرتے
تھے آگ کا لوکا بھڑک کے روکتا تھا صاحبقران پھر ٹھہر جاتے تھے جب قریب کے درخت جلتے تھے
امیر وہاں سے سرک کے اور طرف جاتے تھے وہاں بھی تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے آگ کے شعلے
جب زیادتی کرتے تھے امیر وہاں سے بھی آگے بڑھ جاتے تھے اسی حالت میں صبح ہوئی صاحبقران
نے باشارہ نماز سوا دائی دست دعا بلند کر کے درگاہ قاضی الحاجات میں عرض کی کہ اے کس بیکسان اے
فریادرس غریبان وقت مدد ہے تیری ذات کا بھروسہ ہے اسوقت مصیبت میں تیرے سوا کس کو
پکاروں اور کس سے مدد چاہوں اس آفت سے نجات عطا فرما امیر نے برجوع قلب دعا جو کی مقبول
درگاہ ایزدی ہوئی ایک جانب آگ ٹھنڈی ہوئی امیر اسطرف سے چلے دور جا کر دم لیا خواجہ سے
کہا کہ نہیں معلوم سرداروں سے کون کون بچا اور کس کس کی اجل آئی معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم
لوگ زندہ بچے اگر زیادہ سردار بچتے تو مجھے ضرور ملتے کیونکہ اور کوئی راہ ایسی نہ تھی جس
طرف سے وہ لوگ نکل جاتے سوائے اس راہ کے جسطرف سے ہم لوگ آئے ہیں یہ بھی
اسوقت کی آگ بجھ جانے سے یہ بات ہوئی ورنہ ممکن نہ تھا کہ راہ ملتی اسی صحرا میں جلکر مر جاتے
مگر اے خواجہ اب میں اسی جگہ رہونگا خانہ کعبہ نہ جاؤنگا والد ماجد کو منہ نہ دکھاؤنگا جب وہ مجھے
دیکھیں گے کیا فرمائینگے خواجہ نے کہا یا امیر جو مشیت ایزدی تھی وہ ہوا اب یہاں رہنا بیکار ہے
اس آگ کو سرد ہو جانے دیجئے دیکھئے کون کون سردار آکر آپ سے ملتے ہیں باقی لوگوں کے رسوم فاتحہ خوانی
سے فراغت حاصل کر کے تشریف لیچلیے میں نے سنا ہے کہ یہاں سے خانۂ کعبہ قریب ہے
چھ ماہ کی راہ ہے دو ایک ماہ یہاں قیام فرمایئے سب کی رسم فاتحہ خوانی سے فراغت حاصل
کیجیے اگر مزاج میں آئے تو بدیع الملک کو بھی اطلاع دیجئے کہ وہ بھی آپ کے شریک فاتحہ خوانی
ہوں امیر نے کہا مجھے بدیع الملک کو مبتلائے صدمہ و غم کرنا منظور نہیں ہے اور وہ یقین ہے
کہ اب ایوان نہ طاق کے اندر پہونچے ہوں اور وہاں کا فوجوں سے لڑائی چھڑ گئی ہو ایسی حالت
میں وہ کیونکر آسکتے ہیں مگر مجھے امید قوی ہے کہ اگر اس بات کی خبر پائینگے ضرور انتقام لینگے
میں اپنی خیریت سے انہیں مطلع کرونگا خواجہ نے عرض کی آپ کو لازم ہے کہ آپ سب سے پہلے اپنی
خیریت کی خبر بدیع الملک کے پاس بھیجیں جسوقت وہ اس کیفیت کو اور کسی سے سنینگے
اور آپکی خیریت سے آگاہ نہ ہونگے تو انکو زیادہ اضطراب ہوگا صاحبقران نے فرمایا میں پہلے
انکو خبر دونگا صاحبقران اور خواجہ اور چند سردار صاحبقران سے باتیں کرتے رہے جنگل اسقدر
جلد بھڑکا کہ شام تک سب خاک ہو گیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب خاک کو سمیٹ کر دفن کرنا چاہیئے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مدت تک یہاں آگ باقی رہیگی اور زمین جلا کرے گی وہاں جانا غیر ممکن

امیر نے فرمایا بہت سے سردار جل گئے ہیں اُنکی خاک برباد ہوگی خواجہ نے عرض کی یا امیر جو شیت الٰہی کیا چارہ اسوقت ہیں وہان کون جا سکتا ہے صاحبقران اور خواجہ یہ باتیں کر رہے تھے کہ ایک جانب سے ابر اٹھا اور ترشح ہونے لگا خواجہ نے عرض کی یا امیر یہ رحمت پروردگار اُن کشتگان حسرت پر نازل ہوئی کہ جنکے غسل وکفن کی تدبیر سوائے خدا کے دوسرا نہ کر سکتا تھا اور اب اس بارش کے سبب سے زمین ٹھنڈی ہو جائیگی خاک سمیٹ لینے کا وقت ملے گا امیر خواجہ کی باتیں سنا کیے مگر پانی اس شدت سے برسا کہ تمام صحرا میں یا تو گرمی کی شدت سے لیٹنا مشکل تھا یا سب کو سردی معلوم ہونے لگی امیر نے فرمایا خواجہ واقعی یہ رحمت پروردگار انھیں لوگوں کیواسطے نازل ہوئی ہے جب پانی برس کے نکل گیا صبح بھی ہوئی صاحبقران نے مع جملہ سردارون کے نماز پڑھی بعد فراغت نماز صاحبقران خواجہ اور جملہ سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اس ارادے سے اُٹھے کہ اب چلکر خاک ایک جا دفن کر دیں کہ سامنے سے رفیع الملک اور ربیع الملک گھوڑون پر سوار صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے دونون شاہزادون کو گلے سے لگایا آبدیدہ ہوئے دونون شاہزادے بھی روئے عرض کی نہیں معلوم کون کون زندہ ہے اور کس کس نے گلزار جنان کی سکونت اختیار کی صاحبقران نے فرمایا بہتر آدمی زندہ ہونگے کیونکہ جب میں نے خواجہ زادون سے دریافت کیا تھا کہ ہم لوگ کسقدر خدمت باسعادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہونچین گے تو خواجہ زادون نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس مشرف زیارت سے ہونگے لہذا امید یہی ہے کہ بہتر آدمی زندہ بچے ہون اور خواب میں داخل گلزار بھی بہتر کس نہیں ہوئے تھے معلوم ہوتا ہے کسی نے اپنا خواب فراموش کیا تھا سب لوگ امیر کی باتیں سنتے ہوئے مغموم و مضمحل چلے آتے تھے کہ بدیع الزمان نامدار ایک جانب سے آئے صاحبقران سے ملاقات ہوئی امیر ثانی نے بدیع الزمان کو بھی گلے سے لگایا پھر امیر الزمان آکر صاحبقران سے ملے اسیطور سے سب سردار صاحبقران کے پاس آئے امیر نے فرمایا کہ اب شمار کرو کہ کل سردار کسقدر ہیں خواجہ نے سب کا شمار کیا کوکل بہتر سردار تھے امیر نے فرمایا میں نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اگر جلنے سے بچے تو بہتر سردار بچ جائینگے باقی جل جائینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی امیر نے فرمایا کوئی اور سردار آتا ہے اس عرصہ میں دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کرب نامدار بارگاہ لیے ہوئے آتے ہیں خواجہ سے امیر نامدار نے عرض کی یا صاحبقران معلوم ہوتا ہے بہت سے سردار نکل گئے تھے اور بعض لوگ اس آگ میں جل گئے صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے مگر مجھے خواجہ زادون نے یہی کہا تھا کہ کل بہتر کس خدمت آنحضرت صلی اللہ میں پہونچینگے اور مشرف بزیارت ہونگے نہین معلوم کسقدر سردار زندہ بچے ہین استنے عرصے میں کرب غازی بھی امیر کے پاس آئے صاحبقران نے انکو بھی گلے سے لگایا کرب نے جو سب کے حالات دیکھے بہت افسوس کیا صاحبقران نے مع جملہ سردارون کے خاک اس صحرا کی ایک جا جمع کی اور ایک چاہ عمیق سب نے کھودا اُس خاک کو اُسی چاہ میں دفن کیا بعد دفن صاحبقران اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے سرداروں پر

بھی یہی حالت طاری ہوئی امیر الزمان دیر تک حالت غشی مین رہے جب ہوش آیا سردارون نے
سمجھایا امیر نے فرمایا اب مین جو کچھ آپ لوگون سے کہون اُسکو قبول کیجئے سب نے عرض کی
آپ کا ارشاد بسر و چشم بجا لاینگے امیر نے کہا خواجہ زادون نے جو حکم لگایا تھا وہ بہت
صحیح تھا کہ اب سب ملاکر تہتر کس ہین لہذا مین توان دلاورون کی قبر پر جاروب کشی کرون گا
آپ بہتر آدمی خدمت بابرکت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جائیے مین اب ہرگز
نہ جاؤنگا صاحبقران زمان امیر عالیشان والد ماجد جسوقت مجھسے حال دریافت کرینگے تو
مین کیا جواب دونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران والا شان آپ جو کچھ فرماتے
ہین ہم اسکو کیونکر قبول کرین اگر آپ یہان تشریف رکھین گے تو ہم لوگ وہان جاکر کیا کرینگے
صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو ضرور جانا ہوگا مین تنہا اس دشت پر خطر مین رہون گا اگر
ساحرون کو مجھسے دشمنی ہوگی میرے واسطے پھر کوئی ایسا ہی سامان کرینگے کہ مین اُنکے سبب
سے اپنے بچھڑے ہوئے سردارون سے مل جاؤنگا میری یہی خوشی ہے کہ ایسا ہی ہو صاحبقران
نے جو ایسی باتین کہین سب سردار بہت روئے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تشریف نہ لیچلینگے
تو ہم لوگ اپنے تئین ہلاک کرینگے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اگر آپ لوگ
میرے کہنے کو قبول نہ کرینگے تو مین اپنے تئین ہلاک کردونگا اگر آپ کو میری ہلاکت گوارا ہے
تو آپ تشریف نہ لیجائین ورنہ مجھسے احتراز فرمائین خواجہ نے جو امیر کی گفتگو سنی اشارے سے
سب کو منع کیا سردار خاموش ہوئے خواجہ نے عرض کی یا امیر اگر یہی آپکی خوشی ہے تو ہم لوگ
آپ کی خوشی کرینگے بمجبوری واپس جاینگے مگر یا صاحبقران آپ کی جدائی ہم لوگون کو زندہ
نہ رکھے گی امیر نے فرمایا یہ سب مجھے معلوم ہے مگر مین اب اس قابل نہین ہون کہ خانہ کعبہ جاؤن اور
والد ماجد کو منہ دکھاؤن خواجہ خاموش ہوئے کچھ جواب نہ دیا امیر نے پھر فرمایا کہ خواجہ تم
لوگ یہان سے چلے جاؤ زیادہ ٹھہرنا اچھا نہین ہے ہر ساحر دشمن ہے ضرور کوئی فساد برپا کرینگے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب اسقدر آپ ہماری خوشی سے کیجئے کہ ابھی ہمین یہان سے رخصت
نہ کیجئے جب ہم رسم فاتحہ خوانی سے فراغت پاینگے خود ہی چلے جاینگے ابھی کسیطرح نہین جاسکتے
کیونکہ اُن کشتگان حسرت کو جی بھر کے روئے بھی نہین ہین اسوقت تک تو اس فکر مین تھے کہ کتنے سردار
باقی رہے اور کون کون راہی ملک بقا ہوا اب کیفیت معلوم ہوئی اُنکے واسطے ایک روز فاتحہ خوانی
کا قرار دینگے اُس روز سب سردار جمع ہوکر آپس مین اُنکا پرسا دینگے پھر تلاوت صحیفۂ ابراہیم علیہ السلام
کی ہوگی اُسکا ثواب اُنکی روح کو بخشا جائیگا حمزۂ صاحبقران نے فرمایا یہ تم لوگ وہان بھی
بخوبی کرسکتے ہو یہین پر تخصیص نہین ہے خواجہ نے کہا یا امیر نامدار میری خوشی نہین
ہے کہ مین یہان سے جاؤن اور جاکر رسم فاتحہ خوانی ادا کرون تب تک دن بھی بہت ہو جاینگے
اور اس رسم کا وقت بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مناسب وقت یہی ہے کہ اسی ہفتے
مین یہ رسم ہو جائے ہم لوگ زیادہ یہان قیام نہین کرینگے ایک ماہ تک رہینگے
صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ ساحر تم لوگون کے نام کے دشمن ہین وہ ضرور کوئی

بات پیدا کرینگے ایسا نہو کہ تم لوگون کی بھی جان مفت جائے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کا قول ہے کہ جو مقدر مین ہوتا ہے وہ پیش آتا ہے اگر ہمارے مقدر مین مرنا ہے تو ہر طرح مرینگے اور اگر ہماری تقدیر مین ابھی ہلاکت نہین ہے تو ہمین کوئی قتل نہین کر سکتا ہے امیر خاموش ہو رہے خواجہ تھوڑی دیر تک صاحبقران کے پاس بیٹھے رہے جب عرصہ ہوا دو تین سردار انکو امیر کے پاس چھوڑا اور سب اپنے ہمراہ لیکر اُسنے الگ آکر کہا اسوقت امیر گرفتار رنج و محن ہین امیر سے کوئی ایسی بات نکہو جو صاحبقران کے خلاف ہو ایک ماہ کے بعد طبیعت اصلاح پر آجائیگی اسوقت صاحبقران کو سمجھا کے لیچلین گے ابھی ہر ایک صاحبقران سے یہی کہے کہ ہم صرف فاتحہ خوانی کشتگان کیواسطے ٹھہر گئے ہین بعد اس تقریب کے چلے جائینگے سب سردارون نے قبول کیا خواجہ نے کہا ایک تدبیر اور ہے اگر وہ بن پڑے تو یقین ہے کہ صاحبقران یہان ٹھہر نہین سکتے سردارون نے کہا اسکی کیفیت کو بیان کرو اگر ایسا ہے تو ابھی سے اُس کی کوشش کرین خواجہ نے کہا وہ یہ تدبیر ہے کہ کسیطرح سے امیر عالی شان صاحبقران اول کو اطلاع دیجئے وقت صاحبقران اس کیفیت کو سنینگے وہ ضرور امیر کے لینے کو آئینگے اور سردارون کا پرسا بھی دینا انکو واجب و لازم ہوگا جب وہ آکر صاحبقران سے کہینگے تو ہرگز انکار صاحبقران کو بن نہ پڑیگا ضرور اُنکے ہمراہ چلے جائینگے سردارون نے کہا ایسے وقت مین کیونکر اُنکو اطلاع دے سکتے ہین نہ کوئی نامہ بر موجود ہے جسکی معرفت امیر کو پیام دین نہ کوئی سردار اسوقت مین صاحبقران سے الگ ہو کر جا سکتا ہے خواجہ نے کہا مین اسکی تدبیر کرتا ہون سنا ہے کہ یہان سے شہر کاج باج قریب ہے وہان جاؤنگا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کیطرف جاتا ہو تو اسکو اس حال سے آگاہی دونگا وہ جاکر ضرور صاحبقران اول کو اطلاع کر دیگا امیر اس خبر کو سنتے ہی اسطرف تشریف لائینگے سردارون نے کہا خواجہ یہ کام سوا تمھارے اور کسی سے انجام نہ پائیگا اگر تم کوشش کر دیگے تو صاحبقران کا یہان سے تشریف لیچلنا ہوگا اور سوا تمھارے اس کام کا انجام دینے والا کوئی نہین ہے خواجہ اسی وقت سب سردارون سے رخصت ہوئے اور چلتے وقت یہ بات کہی کہ اگر صاحبقران مجھے دریافت فرمائین تو ہرگز یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ مین جس ارادے سے جاتا ہون بلکہ یہ کہدینا کہ اسی صحرا مین کسی ضرورت سے ایکطرف گئے ہین یہ کہکے خواجہ شہر کاج باج کیطرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑ دیجئے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اس صحرا مین آگ لگا کے سب ساحر وہان سے فرار ہوئے اور فرقوت جادو کے پاس آکے پہونچے فرقوت جادو نے پوچھا کہ تم اپنے کام سے فراغت حاصل کر کے آئے ہو سب نے کہا کہ ہمنے آگ لگا دی دو تین آدمی ہمارے سامنے جل گئے تھے جو سب کا افسر تھا وہ گھبرا گیا تھا یقین ہے وہ بھی جلگیا ہو مگر ایک جوان نے کمال کیا اُسوقت مین ایک بارگاہ اور چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر نکل گیا وہ تو بچ گیا ہوگا فرقوت جادو نے کہا بہتر ہوا تمنے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا اب جنگل سے اگر وہ جوان نکل گیا تو زندہ بچا ہوگا ورنہ وہ بھی جلگیا ہوگا اب تم سب لوگون کو یہ لازم ہے کہ ایک نامہ سلطان باج گیر کے پاس روانہ کرو کہ اُسکو ہم لوگون کی جوانمردی سے آگاہی ہو اور اس جوان کو تلاش کرا کے قتل کرے ورنہ ضرور ہم لوگون کو جمع کر کے خون کا عوض دیگا اور

بہ جوانمردی سواے صاحبقران کے اور دوسرے کی نہین ہے ہم لوگ ابھی اچھی طرح سے حمزہ کو پہچانتے نہین
مین یقین کرتا ہون کہ حمزہ چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیکر نکل گیا ہو اب وہ ضرور لشکر فراہم کریگا اور پھر برائے
مقابلہ یہان آئیگا اپنے عزیزونکے خون کا عوض لیگا اگر سلطان کو اسکی خبر پہونچ جائیگی تو وہ ضرور بندوبست
کرینگے اور اُسکو تلاش کرکے قتل کرینگے کہ اُسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے ساحرون نے کہا ہم آج ہی سلطان کو نامہ
تحریر کرتے ہین مگر آپ بھی کچھ سعی ہماری فرمایئے کہ سلطان کو یقین ہمارے کہنے کا آئے قرقوت جادو نے کہا مین بہت
اچھی طرح تملوگونکی سعی کرونگا اور تمھارے کہنے کا یقین سلطان کو دلادونگا یہ نہین کہ سلطان کو تمھاری بات کا یقین نہو
کیونکہ تم ایک مدت سے اس صحرا مین رہتے ہو عبادت کرتے ہو تمھاری سچائی اور حق اندیشی سے سلطان خوب ماہر ہین
تمھین اپنے یہان کے ساحرون سے اچھا جانتے ہین اگر تم واقعی کوئی بات دروغ بھی بیان کروگے تو بھی سلطان کو
یقین آجائیگا تمھین کسی کی سعی کی کیا ضرورت ہے اور اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مین ایک رقعہ اپنی طرف سے سلطان
کو تحریر کرتا ہون مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ ان لوگون نے ایسا کارنمایان کیا ہو جو انھین کا کام تھا اور سوا انکے دوسرا نہین
کرسکتا تھا ان لوگون نے اُس شخص کو قتل کیا جس نے بڑے بڑے ساحرون کو اپنا مطیع بنالیا اور ہزارون طلسمون کو
خاک مین ملادیا اور خدا پرستی کو رواج دیا تھا آپ مدت سے اُسکے قتل کا ارادہ رکھتے تھے مگر آج تک آپ نے اپنا
ارادہ پورا نہ کیا انکو خداوند کیطرف سے حکم ملا کہ اس شخص مغرور کو جاکر قتل کرو خداوند تمھاری مدد کریگا انھون نے
جاکر اُس کو خاک مین ملادیا تم لوگ اسکا نام و نشان لکھدینا ساحر بہت خوش ہوئے اُسیوقت اپنے اپنے
مکانون مین گئے ایک عرضی اس مضمون کی لکھی کہ اے سلطان باج گیر ہمنے شخص آپ کی خوشی کے واسطے ایسے
شخص کو قتل کیا جسکو آپ مدت سے قتل کرنا چاہتے تھے مگر حکم خداوند کا نہوتا تھا اور آپ نے اکثر فرمایا تھا
کہ ایک شخص مسلمان اس طلسم مین آئیگا اور وہ اس سلطنت کو تباہ و خراب کریگا بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا
تھا کہ وہ شخص صاحب اقبال بھی ہوگا ایک روز ہم لوگون نے اپنے ملک کی سرحدی حالات پر جو
غور کیا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ کوئی شخص مسلمان یہان آیا ہے کچھ لوگ بھی اُسکے ہمراہ ہین اور وہ شخص
عالی خاندان بھی ہے صاحب اقبال بھی ہے بہت ساحر اُسکے ہاتھ سے قتل بھی ہوئے ہین چونکہ آپ سے
یہ نقل کو سن چکے تھے ہم لوگ نائب خداوند کے پاس گئے اُنسے اس حال کو بیان کیا اور اُس شخص
کی کیفیت دریافت کی نائب خداوند نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے بے شمار ساحرون کو قتل کیا ہے
اور ہزارون طلسم برباد کئے ہین اسکو قتل کرنا ہمارے مذہب مین بڑا ثواب ہے اور خداوند کو جو
اپنے سے زیادہ خوش کرنا چاہے وہ اس شخص کو قتل کرے یہ سنکر ہملوگون نے اس ارادے پر کمر
ہمت چست باندھی کہ اُس شخص کو قتل کرین لہذا جس صحرا مین وہ مقیم تھا وہان جاکر آگ لگادی سب اُسکے
ہمراہی جل گئے مگر ایک جوان انھین سے نکل گیا نائب خداوند کو یہ شک ہے کہ وہی حمزہ تھا دو تین آدمی اور بھی
اُسکے ہمراہ تھے آپ کو یہ مبارکباد دی جاتی ہے کہ آپکا دشمن ہم لوگونکے ہاتھ سے قتل ہوا مگر جو شخص اُن مین سے
زندہ بچ گیا ہے اسکی ذات سے نائب خداوند کو یہ خوف ہے کہ وہ لشکر فراہم کرکے اپنے عزیزون کا عوض
خون لینے آئیگا اگر کوشش کیجائے اور وہ تلاش کرکے قتل کرڈالا جائے تو بہت مناسب ہے جب یہ نامہ ختم
ہوا تو ساحرون نے ایک ساحر کو بلایا کہ اس عریضہ کو لیجا کر سلطان کو دینا اور جو کچھ کیفیت گذری ہے اسکو
زبانی بیان کرنا سلطان سے تجھکو بھی خلعت و انعام بیشمار حاصل ہوگا ساحر اُس عریضہ کو لیکر روانہ ہوا اور

ایک روز مین صحرائی راہ قطع کرکے سلطان بلج گیر کی ڈیوڑھی پر پہونچا لوگون سے کہا کہ مین ایک عریضہ
سلطان کی خدمت مین لایا ہون چاہتا ہون کہ ملاحظہ سلطان سے اسیوقت گذرجائے لوگون نے کہا دردولت
سلطان پر لیجا وہان چوبدار اس کام کیواسطے مقرر ہین وہ اسیوقت عریضہ لیجا کر ابھی سلطان کو دکھائینگے
وہان سے جواب بھی اسیوقت حاصل ہوگا ساحر اُس عرضی کو لیے پھاٹک پر آیا یہان چوبدار موجود تھے ساحر نے
وہ عرضی اُن چوبدارون کو دیکر کہا کہ یہ ساحران صحرائی نے حضور سلطان مین بھیجی ہے اور جواب طلب
کیا ہے چوبدار اُس عرضی کو لیکر باج گیر شاہ کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر عرضی دی باج گیر شاہ
نے کہا اسے برکاروہ یہ عرضی کون لایا ہے چوبدارون نے کہا یہ عرضی صحرا سے کان باج سے آئی
ہے اور ساحران صحرائی نے حضور کی خدمت مین بھیجی ہے کوئی امر ضروری ہے اسیوقت جواب بھی
مانگا ہے بلج گیر شاہ نے اسیوقت عرضی کو کھولا پڑھنا شروع کیا ہنوز عرضی ختم نہوئی تھی کہ اوپر سے
تالو پر ایک پرچہ آکے گرا اسنے عرضی کو معطل کیا کہا نائب خداوند کا کوئی رقعہ آیا ہے پہلے اس رقعہ کو دیکھ
لون پھر عرضی کو پڑھون یہ کہکے اُسنے رقعہ پڑھنا شروع کیا اسمین لکھا تھا کہ ساحران صحرائی نے بہت بڑا
کارنمایان کیا حمزہ عرب کو قتل کیا مگر اُنکے بیان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حمزہ نکل گیا اور ہمراہی
اُسکے جلکر خاک ہوئے اگر یہی ہوا تو بہت اچھا ہوا کیونکہ حمزہ کے عزیزون نے بھی ہزارون ساحرون
کو قتل کیا تھا اور بہت سے طلسم خراب کیے تھے انکا قتل ہونا بھی بہت اچھا ہوا مگر اب تمھین لازم ہے
کہ اُنکی تلاش کرو اگر دراصل حمزہ نکل گیا ہے تو اسکو ڈھونڈھ کے قتل کراؤ ورنہ وہ پھر لشکر جمع کرکے عوض
خون عزیزان لیگا اور یہ بزرگان دین کہہ بھی گئے ہین کہ ایک مسلمان اس شہر کو تباہ کریگا کیا عجب
ہے جو یہی ہو کیونکہ اب کوئی عزیزان حمزہ سے باقی نہین ہے جو مجھے بدلا لے صرف حمزہ کی ذات
باقی ہے وہ خود مجھے بدلا لیگا یہ بات مجھے اکثر خداوند نے بھی کہی ہے کہ جب اس طلسم مین مسلمان آئینگے اور
فساد مچائینگے اُسوقت قدرت اُن لوگونکی کسی بات مین دخل نہ دینگے جو کچھ وہ کرینگے قدرت کی
خوشی کا سبب ہوگا مگر جب حد سے زیادہ سر اُٹھائینگے اور غرور و تکبر کے کلمات زبان پر لائینگے اُسوقت
قدرت اُنکو تباہ کردینگے مگر سلطان بلج گیر کے امتحان کیواسطے یہ سب باتین کی جائینگی اگر سلطان
اُن سے لڑکے فتحیاب ہوا تو اسکا مرتبہ اور بڑھایا جائیگا اور اگر اسنے شکست اُٹھائی تو قدرت ہرگز
اُس معاملے مین دخل نہ دینگے اور باج گیر شاہ کو قتل ہوجانے دینگے بعد قتل پھر جو قدرت
کے مزاج مین آئیگا وہ کرینگے اسی سبب سے مین نے تمکو اطلاع دیدی کہ حمزہ کو تلاش کرکے
قتل کرو ورنہ تمھارے واسطے بہت خرابی ہوگی کوئی بات نہ بن پڑیگی آئندہ تمھین اختیار ہے
ابھی تم طریقہ جنگ اہل اسلام سے آگاہ نہین ہو اُنکے معرکہ آرائیون کی کتابین منگا کر دیکھو تو تمھین سب
کیفیت معلوم ہو ابھی تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ جب مسلمان آئینگے مین اُن کو قتل اور لوگون کے
اسیر کرونگا یہ بالکل خیال خام ہے ایسا ممکن نہین ہے جو تم مسلمانونکو اسطرح قید کرسکو کہ جیسے
اور اور بادشاہون کو اسیر کرلیا مسلمانون نے طلسم نقاق فتح کیا ابھی اسکی کیفیت ہمکو تحقیق نہین بلکہ
اسیطرف سے آتے ہین مین نے یہانتک خبر پائی ہے کہ اب مسلمان اپنے اقبال کو ترک کرکے خانہ کعبہ
جاتے ہین اب کسی ساحر کو تدارک نہ پہونچائینگے اور کسی سے مقابلہ نہ کرینگے مگر تمھین لازم ہے کہ اپنا بندوبست

گر دیکر برباد دیا ہو گی کسی قسم کا فساد نہ برپا کرین اور جو حمزہ کو ایک قسم کی اذیت پہونچی ہو وہ اس کا عوض ضرور دیگا
اور جگہ لکھا تھا جو یہ رقعہ نائب خداوند کا پڑھا سب ساحرون سے کہا کہ نائب خداوند بھی عجیب وقت ایسی باتین تحریر فرماتے
ہین کہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ لیس دل سے انھون نے لکھا بھلا یہ ممکن ہے کہ خداوند ایک مسلمان کو مجھ پر فتح دلائین
اور یہ جو بزرگ لوگ تحریر کر گئے ہین یہ سب غلط ہے کوئی ایسا نہین ہے جو میرے شہر کو برباد کر سکے اور مجھے
ہلاک کر سکے یہ ہے ہلاک کرنیکو ان ان چیزون کی ضرورت ہے جو امکان بشری سے باہر ہین انسان تو کیا چیز
ہے انسان کا خیال بھی اتنی دور نہین پہونچ سکتا ہے جہان جہان وہ اشیاء رکھے ہین علاوہ دور ہونے کے
ایک بات یہ بھی ہے کہ ان اشیاء کی محافظت وہ لوگ کرتے ہین جو مثل سامری و جمشید ہین انھون نے
عجائبات و غرائبات ایسے ایسے بنا رکھے ہین جنکو انسان دیکھکر اسطرف جانے کے ارادے سے
باز رہتا ہے بھلا بچارے حمزہ کی کیا ہستی ہے جو وہاں تک جائے اور ان اسباب کو لائے اور وہ لوگ
جو ان اسباب کی محافظت کرتے ہین وہی کیون گوارا کرینگے کہ کوئی شخص اگر لیجائے حمزہ ایک مرد غیر
ساحر ہے اگر نائب خداوند کو کچھ بھی دعوی ہو تو جا کر ان اسباب کو لائین اگر وہ نائب خداوند ہین تو مین بندۂ
خاص خداوند ہون اور مجھے خداوند جسقدر عزیز رکھتے ہین اسقدر نائب کا خیال بھی نہین ہے وہ
ایک ملازم ہے اور مین جانشین خداوند ہون جو اسوقت کہدون وہ ہو جائے بھلا خداوند میرا قتل
گوارا کرینگے مین ہرگز حمزہ کی تلاش نہ کرونگا دیکھون کسطرح حمزہ مجکو قتل کرتا ہے اور ابکی بار جو خدمت
خداوند مین جاؤنگا تو نائب صاحب کی ضرور شکایت کرونگا اور خداوند سے کہکے اسکو موقوف
کرا دونگا اور کوئی نائب جو میرا ہمرتبہ دان ہو اسکو مقرر کرونگا وزراے نے جو اسے غصہ مین پایا کہا آپ
کسکی بات کا خیال کرتے ہین اس خط کو ملاحظہ فرمایئے دیکھیے ساحران صحرائی نے کیا تحریر کیا ہے
باج گیر نے کہا یہ سب یہی لکھتے ہین کہ ہمنے آپ کے دشمن کو جلا دیا اور آپ کی حفاظت کی امیدوار
ہین کہ اسکے صلے مین ہین عزت و آبرو عنایت ہو مین ان امیدوارونکی امیدون کو قطع کرنا نہین
چاہتا اسکے واسطے کچھ زر و جواہر روانہ کرتا ہون اور ہر ایک کو وہین جاکر اپنے ہاتھ سے دونگا تاکہ
سب کی عزت بھی بڑھے واقعی ان لوگون نے کار نمایان کیا اگر وہ انھین قتل کرتے تو میرا کچھ نقصان نہ
تھا مگر انھین اس امر کا خیال تو ہوا کہ یہ شخص ہمارے بادشاہ کے دشمن ہین انکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے مین
اس بات سے بہت خوش ہوا اگر وہ لوگ یہان آنا منظور کرینگے تو انکو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہان ان کی عزت
و آبرو زیادہ بڑھاؤنگا آیندہ انھین اور خیالات پیدا ہونگے پھر کسی دشمن کو زندہ نہ چھوڑینگے مجھے
یہ یقین ہے کہ وہ لوگ یہان آنا قبول نہ کرینگے مگر مین تو کہونگا وزیرون نے چوبدارون سے کہا
کہ جو شخص یہ عرضی لایا ہے اس سے جاکر یہی بیان کر دو کہ سلطان خود تشریف لائینگے اور وہین آکر
خلعت و انعام مرحمت فرماینگے تم لوگ خاطر جمع رکھو سلطان ہمارے حاتم سے بڑھ کے فیاض ہین
جسکو دینگے ایسا دینگے کہ اس کی خواہش سے بڑھ جائیگا چوبدارون وزیرون سے یہ سنکر باہر آئے جو ساحر
عرضی لیکر آیا تھا اس سے سب کیفیت بیان کی کہا یہ سب باتین جاکر ان لوگون سے کہدینا اور کہنا کہ کوئی
مایوس نہو سلطان بہت جلد تشریف لائینگے خداوند سے بھی کچھ باتین عرض کرنا ہین ساحر روانہ ہوا
پھر ان ساحرون کے پاس پہونچا جنھون نے عرضی بھیجی تھی سب نے اسپے نامہ دار کو جو آتے

دیکھا خوش ہوئے نامہ دار سب کے پاس آیا جو کیفیت سنکر آیا تھا سب بیان کر دی ساحرون سے کہا جو بات ہمنے چاہی تھی وہ حاصل نہوئی اب ہم نائب خداوند کے پاس جاتے ہین یقین ہے انھون نے ہم لوگون کی سعی نہین کی اگر وہ ہماری سعی کرتے تو ہرگز یہ بات نہوتی ابھی ہمارے واسطے خلعت وانعام آتا اور خود سلطان ہم لوگون کے مشتاق دیدار ہوتے یہ کہکر سب نے اُس نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا اور فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت کو پہلے سلام کیا پھر کہا کہ آپ نے ہماری سعی نہین کی اگر آپ ہماری سعی فرما دیتے تو اسوقت ہمین وہ مراتب حاصل ہوتے کہ بڑے بڑے بادشاہ ہمارے حال پر رشک کرتے فرتوت جادو نے کہا مین نے تمھاری جانب سے اسقدر جو بلج گیر شاہ کو لکھا ہے کہ اگر وہ انھون نے دیکھا ہوگا تو تم لوگون کا مرتبہ اسی وقت سے اسقدر جو بڑھا یا گیا ہوگا کہ وہان کے ساحرون کو تمھارے حال پر واقعی رشک ہوا ہوگا مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ میرا نامہ تم لوگون کی عرضی کے بعد پہونچا ہوگا وہ پہلے حکم کر چکے ہونگے اور تم لوگون کا نامہ دار یہان آچکا ہوگا اسوقت میری سعی پہونچی ہوگی اب کوئی نتیجہ تمھارے واسطے آنے والا ہے خاطر جمع رکھو جا کر اپنے ٹھکانون پر مشغول عبادت ہوگی روز ہوئے کہ تمنے خداوند کی پوجا نہین کی ہے ایسا نہو عتاب خداوند کا تم پر نازل ہو اور غضب ہو جائے ساحر یہ سنکر واپس آئے سب نے کہا اب صحراے کاج پال مین عبادت کرنے کا ٹھکانا نہین ہے اگر کوئی اور مقام تجویز کرین تو مناسب ہے یہان اب کوئی جگہ ایسی نہین ہے جو لائق عبادت ہو یہ جو سب کی راے ہوئی ہر ایک نے اس بات کو پسند کیا اور تلاش جگہ مین ایک صحرا کی جانب روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو سب سرداروں سے رخصت ہو کر اس تلاش مین روانہ ہوئے کہ اگر کوئی جانب کعبہ جانے والا مل جائے تو اس کی اطلاع خدمت امیر مین ہو جائے تا صاحبقران کے تشریف لیجانے کی کوئی صورت نکلے خواجہ نے دو تین کوس کے بعد دیکھا کہ چند ہیزم فروش ایک غار مین سے لکڑیان نکالکے باندھ رہے ہین خواجہ اُن ہیزم فروشون کے قریب گئے دریافت کیا کہ تم لوگون کو معلوم ہے کہ یہان کسی جانب مسلمانون کی بھی بستی ہے انھون نے جواب دیا یہان سے دو کوس پر ایک قریہ ہے وہان ایک شخص ہے کہ نام اُسکا روشن بخت ہے اُس قریہ کی حکومت اُسی کے قبضے مین ہے وہان جسقدر لوگ رہین وہ سب مسلمان ہین گو قریہ بہت چھوٹا سا ہے مگر قریب دو چار سو آدمیون کے وہان رہتے ہین خواجہ نے شکر خدا کیا اُس قریہ کے جانب روانہ ہوئے پتہ تو ہیزم فروشون سے اچھی طرح دریافت کر چکے تھے تھوڑی دیر مین وہان جا کر پہونچے خواجہ نے قریہ کو بہت آباد پایا ہر ایک کو خوش لباس دیکھا خواجہ نے ایک شخص سے بطرز اہل اسلام جناب سلامت کی وہ بہت خوش ہوا خواجہ سے کہا آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین خواجہ نے کہا مین اپنی کیفیت ابھی بیان نہین کر سکتا مگر حاجت میری یہ ہے کہ آپ کے حاکم سے ملون اور کچھ امور ضروری اُنسے بیان کرون اگر آپ لوگ مجھ امین کوشش فرمائینگے تو مین نہایت ممنون ومشکور ہونگا اور خداوند آپ کو اسکی جزاے خیر دیگا اُن لوگون نے کہا آپ اپنا

نام نامی تو ارشاد فرمایئے خواجہ نے کہا ابھی آپ کسی بات کو مجھسے دریافت نہ فرمایئے میں ابھی کوئی بات نہ
بتاؤنگا پہلے آپ کے حالات ملونگا آپ لوگوں کو اُسیوقت میری کیفیت معلوم ہو جائیگی سب نے
کہا اگر آپ اِسلئے اپنا نام ونشان بتانے میں آپکو انکار ہے تو ہم ابھی آپکو اپنے آقاے نامدار کے
پاس لیے چلتے ہیں یہ کہکے اُن لوگوں نے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا اور مکان روشن بخت
پر آئے دروازے پر بہت سے لوگ بیٹھے تھے انھوں نے کہا آپ لوگ اپنے ہمراہ کس کو اندر لیے
جاتے ہیں اُن لوگوں نے کہا یہ بھی اہل اسلام ہیں کسی ضرورت خاص کیواسطے آقاے نامدار کے
پاس آئے ہیں لہذا آپ لوگ انکی اطلاع کر دیں اُن لوگوں نے خواجہ سے کہا کہ آپ اپنا نام بتایئے
ہم جاکر آپکی اطلاع کریں خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ اندر جائیں اور اپنے مالک سے یہ عرض
کیجیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہے جو نام نہیں بتاتا جو کوئی اس سے پوچھتا ہے وہ یہی جواب دیتا ہے کہ جب تک میں
ملک روشن بخت سے نہ ملونگا اسوقت تک اپنا نام ونشان کسیکو نہ بتاؤنگا چوبداروں نے بہت
بہت پوچھا مگر خواجہ نے ایک کو نام نہ بتایا آخر کار سب مجبور ہوئے اندر آئے روشن بخت اُسوقت
اپنے وزراسے کچھ کیفیت خواب کی بیان کر رہا تھا کہ چوبداروں نے جاکر سلام کیا اور دعاے
دولت دینے کے بعد عرض کی کہ ایک شخص مسلمان کہیں سے آئے ہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہونا
چاہتے ہیں ہملوگوں نے اُنسے نام دریافت کیا انھوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نام تمھارے
مالک کو بتلاسینگے اُنکے بارے میں کیا حکم ہوتا ہے روشن بخت نے کہا میرے پاس لاؤ میں
اُنکی صورت دیکھوں نہیں معلوم کون بزرگوار ہیں جو ایسا فرماتے ہیں چوبدار باہر آئے خواجہ
سے کہا آپکو آقاے نامدار طلب فرماتے ہیں خواجہ نے قدم آگے بڑھایا دروازے کے اندر
آئے اُس مکان کی سات ڈیوڑھیاں تھیں جب ساتوں ڈیوڑھیاں طے ہوئیں اور خاص ڈیوڑھی
پر پہونچے چوبداروں نے آگے بڑھکے پردہ اُٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک جوان حسین کمسن تخت
پر بیٹھا ہے تاج شہریاری سر پر ہے لباس لطیف پہنے ہوئے ہے خواجہ نے نعرہ سلام علیک
بلند کیا اُس جوان حسین نے جواب سلام دیا مسکرا کے مزاج پوچھا کرسی منگائی خواجہ سے کہا بسم اللہ
تشریف رکھیے تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد فرمایئے میں آپ کے
سرفراز فرمانے سے نہایت ممنون ہوا خواجہ نے جو روشن بخت کے اخلاق کو دیکھا بہت خوش
ہوکے کرسی پر بیٹھے کہا اے روشن بخت میں نے جو کچھ آپکے بابت سنا تھا اُس سے بڑھکے
آپکو پایا آپ ابھی ہملوگوں سے واقف نہیں ہیں اگر سابق میں آپکو ہملوگوں کے آنے کی کیفیت معلوم
ہوتی تو ضرور تھا کہ اس مصیبت سے ہملوگ بچ جاتے روشن بخت نے کہا خدا نکردہ آپ لوگوں
پر کیا مصیبت پڑی خواجہ نے کہا صواے کلنج باج میں ہمارے شاہزادوں نے شہادت پائی
ساحروں نے صحرا کو جلا دیا سب کو خاک میں ملا دیا اب چند لوگ اور باقی رہ گئے ہیں روشن بخت
نے کہا آپ پہلے اپنے حسب ونسب سے آگاہ فرمایئے کس بادشاہ کے یہاں آپ ملازم ہیں
اور کون کون شاہزادے آپ کے ہمراہ تھے خواجہ نے جواب دیا اے روشن بخت میں اُس
بادشاہ کا ملازم ہوں جسکو لوگ صاحبقران کہتے ہیں جب دین اسلام رکھتے ہوگے تو ضرور

آگاہ ہوگئے ہیں امیر عالیشان حمزۂ بلند نشان صاحبقران دوران کا ملازم ہوں صاحبقران نے
عہد کیا تھا کہ میں بعد قتل زمرد شاہ کی خانۂ کعبہ جاؤں گا یہاں نہ رہونگا بفضل ایزدی زمرد شاہ کی طلسم
نہ طاق میں قتل ہوا صاحبقران زمان نے بدیع الملک کو صاحبقرانی دی اور آپ عازم
خانۂ کعبہ ہوئے اور ارادہ یہ ہے کہ خانۂ کعبہ جائیں حج سے فراغت حاصل کرکے پھر خدمت بابرکت
حضرت پیغمبر آخرالزمان میں تشریف لیجائیں مشرف زیارت آنحضرت ہوں اسی ارادے سے عزیزوں کو
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے صحرائے کلج بلج میں آکے ٹھہرے یہاں کے ساحر جیسے غدار ہیں
تمھیں اُن سب کی کیفیت معلوم ہے انھوں نے صحرا میں آگ لگادی بہت سے عزیزان امیر درجۂ
شہادت پر فائز ہوئے بہت سردار جل گئے ہیں وہ بھی مبتلائے تکلیف ہیں صاحبقران زمان
کو اسدرجہ ملال ہے کہ امیر شب و روز آہ سرد بھرا کرتے ہیں ہم لوگوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم سب
خانۂ کعبہ جاؤ میں یہیں رہونگا سب کشتگان حسرت کی خاک ایک چاہ عمیق کھودکے اُس میں دفن
کی ہے ارادہ کرتے ہیں کہ اسی جا بیٹھکر اُنکے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہیں اور سب کی قبروں
کی جاروب کشی کریں ہم لوگوں سے یہ خلاف ہے ہمنے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران قبول نہیں فرماتے
ہیں اب سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہیں ہے کہ یہاں سے کوئی صاحبقران اول کی خدمت
میں جائے اور اس کیفیت سے انکو آگاہ کرے جب صاحبقران زمان یہ خبر پائینگے تو ضرور اسطرف
تشریف لائینگے بعد رسم فاتحہ خوانی ہمارے صاحبقران ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائینگے مگر سوا آپ کے
اور یہ کام دوسرے سے نہوگا اگر آپ اتنی مہربانی فرمائیں کہ کسی آدمی کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کریں
اور وہ جاکر صاحبقران کو اس حال سے مطلع کردے تو ہم لوگ اس رنج والم سے نجات پائیں گے
روشن بخت نے جو یہ حال سنا اپنے سر سے تاج اُتار آبدیدہ ہوا تخت سے اُٹھ کے خواجہ کے
قریب آیا عرض کی زہے قسمت میری کہ آپکی زیارت نصیب ہوئی بھلا صاحبقران زمان کا مرتبہ تو
اور ہے مجھے آپ کے قدم چومنا باعث فخر ہے میں نہایت بدقسمت تھا کہ پہلے سے تشریف آوری
صاحبقران سے واقف نہوا ورنہ کیا مجال تھی ساحران کلج بلج کی جو ذرا بھی تکلیف پہونچا سکتے میں
بحفاظت تمام صاحبقران نامدار کو تابہ خانۂ کعبہ پہونچاتا اور خود بھی حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر
ہمراہ صاحبقران زمان خدمت آنحضرت میں جاتا ایسے ایسے شرف حاصل ہوتے مگر اب جو
کچھ آپ فرماتے ہیں میں ابھی اسکی تعمیل کرتا ہوں اُسکے بعد پھر صاحبقران زمان کی قدمبوسی کو چلونگا
خواجہ نے کہا اے روشن بخت اگر میرے ہمراہ چلوگے تو صاحبقران مجھسے آزردہ ہونگے اور
یہی فرمائینگے کہ ایسے وقت بیکسی میں تم مہمان کو لائے کہ ہم کچھ خاطر بھی نہیں کرسکتے علاوہ خاطر کے بیٹھنے
تک کی جگہ نہیں ہے امیر سب مجھسے بہت ناخوش ہونگے اگر تمکو ایسا ہی شوق قدمبوسی صاحبقران ہے تو
میں آگے جاتا ہوں بعد میں تم بھی آنا صاحبقران زمان سے یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ میں خاص آپ کی
تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہوں بلکہ کوئی حیلہ سیر وشکار کر دینا اور اس باب میں بھی کچھ نہ کہنا
کہ میں صاحبقران زمان کو خانۂ کعبہ سے بلاؤں وہ آئے آپکو اپنے ہمراہ لیجائیں جو یہ بات کہوگے صاحبقران
کے خلاف ہوگی روشن بخت نے عرض کی جو آپ فرماتے ہیں مجھے سب منظور ہے مگر ایک

عرض ہوتی ہے کہ صاحبقران زمان وہاں بالکل بے سرو سامان ہیں اگر حکم ہو تو کچھ اسباب ضروری اپنے ہمراہ لیتا جاؤں کچھ ملازم براے خدمت ساتھ لیلوں جبتک صاحبقران زمان وہاں رونق افروز رہیں گے اُس وقت تک خادم خدمت صاحبقران کرتے رہینگے میں خود بھی حاضر خدمت رہونگا آپ اگر حکم دیں تو یہ سب انتظام درست ہو خواجہ نے کہا اس بات میں تمھیں اختیار ہے اگر امیر ان باتوں کو گوارا کریں تو میں مانع نہیں ہوں مجھے تو امیر کی خوشی درکار ہے اور میں نے جن باتوں کے اظہار کو منع کیا وہ امر ایسے ہیں جو مخل صاحبقران کے بچنے کی تدبیریں ہیں اور تمھیں اپنے ہمراہ اس سبب سے نہیں لیے جاتا ہوں کہ صاحبقران نہایت بامروت ہیں اور مہمان سے جسطرح ملتے ہیں تمھیں معلوم ہو جائیگا اور یہ وقت ایسا ہے کہ وہاں بیٹھے تک کا ٹھکانا نہیں ہے اگر میں تمھیں اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تو صاحبقران محجوب ہونگے اور تمھارے آنے کے بعد مجھسے شکایت کرینگے اس سبب سے ایسا کہا روشن بخت نے کہا خواجہ صاحب میں نے آدمیوں کو طلب کیا ہے وہ حاضر خدمت ہوتے ہیں جس کو آپ پسند فرمائیں اسکو خانۂ کعبہ روانہ کیجئے خواجہ نے کہا جلد بلاؤ کہ میں زیادہ ٹھہر نہیں سکتا روشن بخت نے اُسیوقت آدمی بلاے خواجہ نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ خانۂ کعبہ کتنے دنوں میں پہونچ سکتے ہو ہر ایک نے اپنی اپنی زود رفتاری ظاہر کی جو شخص سب میں زود رفتار تھا خواجہ نے اسکو اُسیوقت ایک عریضہ اس مضمون کا لکھکر دیا کہ اے صاحبقران زمان یہاں آفت عظیم برپا ہوئی بہت سے سردار عازم باغ جنت ہوے ساحروں نے اپنا کینہ نکالا اور صحرا کے کاخ و کاخ میں آگ لگا دی اب ہمارے صاحبقران کی عجب حالت ہے ہلو گو نسے فرماتے ہیں کہ تم خانۂ کعبہ جاؤ میں ہرگز نہ جاؤنگا والد ماجد کو منھ نہ دکھاؤنگا جسوقت وہ سب سرداروں کو مجھسے دریافت فرماینگے میں کیا جواب دونگا ہملوگ سخت مصیبت میں گرفتار ہیں اگر آپ بھی کوشش فرمائیں تو صاحبقران اپنے عہد سے باز آئیں یہ عریضہ لکھکر خواجہ نے اُس شخص کو دیا کہا جا جہانتک ممکن ہو اس نامے کو جلد پہونچانا جواب لیکر بہت جلد واپس آنا روشن بخت نے اُس ایک آدمی کے ہمراہ سو آدمی کیے کہا تم سب جلد جاؤ اور جواب لیکر بہت جلد واپس آؤ یہ لوگ تو اس طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زماں کی عرض کیجاتی ہے

کہ لوگوں نے خانۂ کعبہ میں امیر کو قتل زمرد شاہ کی خبر دی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اب صاحبقران ثانی بہت جلد یہاں آئینگے آپکی قدمبوسی سے مشرف ہونگے امیر اس روز سے شاداں و فرحاں سے شب و روز یہی ذکر کرتے تھے کہ شکر ہے حمزۂ ثانی نے زمرد کو قتل کیا اور اب یہاں آئیگا ارادہ ہے یقین ہے بہت جلد اپنے تئیں پہونچائیں کیونکہ میرے دیکھنے کا انھیں بھی اشتیاق حد سے زیادہ ہے بارہا جو پیغام بر اُنکے بھیجے ہوے یہاں آے انکی زبانی معلوم ہوا کہ حمزۂ ثانی شب و روز اپنے یاروں سے یہی ذکر کرتے ہیں کہ میں بعد قتل زمرد فوراً خانۂ کعبہ جاؤنگا اور میں نے بھی انھیں یہی تاکید کر دی ہے کہ جب زمرد تمھارے ہاتھ سے قتل ہو اور تورج وغیرہ بھی باقی نہ رہے اُسوقت یہاں چلے آنا کہ زمانہ

تمہاری صاحبقرانی کا ختم ہوا خواجہ اول عرض کرتے تھے یا امیر وقتی حمزۂ ثانی نے مثل آپ کے ترقی اسلام
میں کوشش و پیروی کی مگر آپ سے زیادہ مصائب اٹھائے انکے جوان جوان پسر انکے سامنے قتل ہوئے مگر
دامن استقلال ہنوز انکے ہاتھ سے نہ چھوٹا شکر ہے کہ خدا نے انکی مراد دلی عطا فرمائی اور زمرد ثانی واصل جہنم
ہوا نہیں معلوم اب کس انتظام میں ہیں اور کیوں عرصہ کیا ہے امیر فرماتے تھے ابھی بہت سے انتظام انہیں کرنا
ہیں بعض لوگ ایسے ہمراہ ہیں کہ جنہوں نے خدمت میں اپنی عمریں بسر کر دی ہیں انکی محنتوں کے صلے انکو دینگے
میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بدیع الملک کو صاحبقرانی دینے کا ارادہ ہے کیونکہ ابھی کچھ کافر ایسے باقی ہیں جنسے
عوض خون عزیزان لینا ہے انہوں نے جو کہ یہ عہد کیا تھا کہ زمرد کو قتل کر کے فرو رخانۂ کعبہ جاؤنگا لہذا زمرد قتل ہوا
اب لوگوں سے کون انتقام لیگا بدیع الملک کی بہادری و شجاعت میں نے یہانتک سنی ہے کہ وہ میرے قدم بقدم
ہیں اور انہوں نے بہت سے طلسم فتح کیے ہیں شان و عظمت بھی بہت کچھ پیدا کی ہے وہی شخص لائق
صاحبقرانی ہیں بارہا حمزۂ ثانی نے مجھے لکھا کہ بدیع الملک بالکل آپ کے قدم بقدم ہے اور اصل
میں زینت صاحبقرانی وہی ہے اگر اسوقت میں بدیع الملک میرے لشکر میں نہوتا تو بڑی مشکل پڑتی کوئی
ایسا نہ تھا جو ان کافروں سے مقابلہ کرتا بدیع الملک نے بحساب طلسم فتح کیے ہیں اور بڑے بڑے
ساحروں کو زیر کیا اپنا مطیع بنایا تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ حمزۂ ثانی نے مجھکو تحریر کیا تھا کہ شہزادہ
بدیع الملک ایک ملک میں گئے تھے کہ وہاں ایک شہر تھا اسے کردستان کہتے ہیں وہاں کے
پہلوان دیو سے قوی ہیکل ہوتے ہیں ان سب کا افسر جسکو درشت جنگال کہتے ہیں وہ اصل میں
انسان ہے مگر دیو سے چار گونہ قد و قامت میں سوا ہے اسکو مع وہاں کے سب پہلوانوں کے
بعد لڑنے زیر کر کے مسلمان کیا ان سب پہلوانوں نے اطاعت اسکی قبول کی اسکے ہمراہ رکاب رہتے
ہیں اور یہ بھی میں نے سنا ہے کہ تو سج زمرد بخشنگان کو بھی اسی نے قتل کیا خدا اسکی عمر میں برکت دے
اور اس کی صاحبقرانی کو ترقی دے میں جسقدر اسکی تعریف سنتا ہوں مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے
شکر ہے کہ پروردگار نے میری نسل میں پھر ایک ایسا پیدا کیا جس سے میرا نام باقی رہیگا امیر شب و روز
ایسی باتیں فرمایا کرتے تھے ایک روز خواجہ نے صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ابھی تک
امیر ثانی نہیں آئے نہ کوئی عریضہ آپکی خدمت میں آیا جسکے سبب سے کچھ کیفیت معلوم ہوتی ہے
صاحبقران نے فرمایا اب راہ میں ہونگے اس سبب سے نامہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی یقین ہے دو
ایک روز میں یہاں پہونچ جائیں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران شاید ابھی ان کے آنیکا ارادہ نہیں ہے
ہنوز جو کفار باقی رہ گئے ہیں انکو قتل کر رہے ہیں یا اور کوئی سبب ہو صاحبقران نے فرمایا اس سبب سے وہ ہرگز ٹھہرتے
کیونکہ وعدہ تھا کہ بعد قتل زمرد ثانی یہاں چلے آئیں بدیع الملک کافی تھے کوئی اور سبب ہوگا
انہیں بہت سے کاموں سے فراغت کرنا تھی علاوہ اسکے بدیع الملک نے روک لیا ہوگا کچھ
جشن نشاط کا سامان ہوا ہوگا جب اس سے رخصت پائی ہوگی تو وہاں سے چلے ہونگے اب بہت جلد
یہاں آتے ہونگے تھوڑی دیر شب کو خواجہ سے یہ باتیں رہیں جب رات زیادہ آئی امیر
خوابگاہ میں تشریف لیگئے آرام فرمایا تھا کہ خواب میں صاحبقران نے دیکھا کہ حمزۂ ثانی
ایک دشت ہولناک میں ہیں اور ایک اژدر آتش فشان امیر ثانی کے قریب آیا ہے اور سر وار بھی

صاحبقران کے پاس کھڑے ہین اُس اژدر نے چند سردارونکو نگل لیا ہے امیر ثانی فریاد کر رہے ہین
سب سردارون کی عجب حالت ہے یہ خواب پریشان جو صاحبقران زمان نے دیکھا گھبرا کے آنکھ
کھولدی امیر کو اُسیوقت صاحبقران ثانی کا خیال آیا دلمین کہا خدا خیر کرے یہ خواب ایسا نہین ہے
کہ جسکی کچھ اصلیت نہو کوئی واقعہ عظیم ہونیوالا ہے شب بھر صاحبقران اسی خیال مین رہے صبح کو بعد ادائے
نماز سحر خواجہ سے فرمایا کہ مین نے شب کو ایک خواب دیکھا ہے اُسوقت سے میری طبیعت کی عجب کیفیت
ہے خدا حمزہ ثانی کو خیریت سے رکھے مین نے ایک دشت ہولناک مین انکو دیکھا ہے اور اُسکے ساتھ
چند سردار اور بھی نظر آئے ہین ایک اژدر آتش فشان سردارونکو نگل گیا ہے اور مین نے جو خواب دیکھا
میری آنکھ اُسوقت گھبرا کے کھل گئی معلوم ہوتا ہے کہ امیر ثانی کسی مصیبت مین گرفتار ہین عرصہ ہونے کا بھی
یہی سبب ہے خواجہ جسطرح ہو اس امر کو تحقیق کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کے فرمانے سے
مجھے بھی انتشار پیدا ہوا مگر مجبور ہون کیونکر دریافت کر سکتا ہون یہ بھی تو نہین معلوم کہ امیر ثانی کہان
ہین اور کس طلسم مین مقیم ہین ورنہ وہان آدمی روانہ کرتا اب مجبور ہون وہ زمانہ باقی نہین کہ ہزارون
آدمی موجود تھے جس کسی کی تلاش کی ضرورت ہوتی تھی ہر چہار جانب آدمیون کو روانہ کر دیتا تھا ایک
دم مین سب کیفیت معلوم ہو جاتی تھی اگر اُن لوگون سے دریافت سے میرا کام انجام نہ پاتا تھا خود فکر کرتا
تھا سب طرح کا سامان پاس موجود تھا ہر ایک منزل آسان و سخت زیر قدم تھی کسی بات کا خوف نہ تھا
جس امر کی فکر ہوتی تھی اُسکو پیدا کرتا تھا اب وہ سامان ممکن نہین مجبور ہون کیا کرون اور آپ ہی نے اگر
کوئی تدبیر سوجھی ہو ارشاد فرمایئے مین ابھی اسکی فکر کرون جسطرح بن پڑے خبر منگاؤن امیر نے فرمایا
خواجہ مین بھی اس بات مین کچھ نہین کہ سکتا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہے نہ کوئی آدمی ایسا ہے جو اُن
لوگون کا پتہ لگا سکے اور نہ کوئی ایسا ہی ہے جو بتا سکے کہ وہ لوگ کہان ہین خواجہ نے عرض کی صبر فرمایئے
اور اُنکے حق مین دعا کیجئے کہ خدا اُنھین آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے صاحبقران نے فرمایا
سوا اسکے اور کیا چارہ ہے یہ کہکے صاحبقران خاموش ہو رہے مگر دل مین اضطراب رہا کیفیت
صاحبقران کی یہ تھی کہ شب و روز دعائین کرتے تھے کہ یا رب العالمین تو حافظ حقیقی ہے حمزہ ثانی
کو بخیر و عافیت مجھسے ملا تا اور اسکو صحیح و سالم رکھنا اُسنے تیری راہ مین بے انتہا جہاد کیے ہین اور
اب وہ عازم بیت اللہ ہوا ہے اسی حالت مین صاحبقران کو ایک ہفتہ گذر گیا آٹھوین روز امیر
کی طبیعت بہت گھبرائی خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ آج میری طبیعت بہت گھبراتی ہے ابھی تک کسی قسم کی
خبر حمزہ ثانی کی نہین معلوم ہوئی اور زمرد کو قتل ہوئے مدت گذری اگر بہت قیام کرتے تو ایک
ماہ قیام کرتے اسقدر ہرگز نہ ٹھہرتے تھے اب تک کوئی نہ کوئی خبر آتی خواجہ نے کہا یا صاحبقران مین بھی بہت
پریشان ہون واقعی ابھی تک خبر نہ آنا اور کچھ کیفیت نہ معلوم ہونا عجب ہے امیر نے فرمایا خواجہ میرے
تردد کے بڑھنے کا ایک سبب اور ہے کہ مین نے جس روز سے [illegible] خواب بیان کیا ہے [illegible] خواب [illegible]
کا روز دیکھتا ہون اسی سبب سے اور میرا دل بیقرار ہے امیر خواجہ سے [illegible]
نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر ایک [illegible] آیا ہے [illegible] لیا ارشاد [illegible]
ہے صاحبقران نے فرمایا فوراً حمزہ ثانی نے کوئی شخص میرے پاس بھیجا ہے خدا خیر [illegible]

امیر نے فرمایا کہ میرے پاس لاؤ میں اُس نامہ دار سے کچھ باتیں بھی کرونگا خادمان صاحبقران گئے اُس نامہ دار
کو اندر اپنے ہمراہ لائے امیر نے نامہ دار کی صورت دیکھی پوچھا اے شخص کسکا نامہ لایا ہے نامہ دار
نے عرض کی میں خواجہ عمرو ثانی کا نامہ لایا ہوں یہ سنکر امیر کی بیقراری اور زیادہ بڑھی جلدی سے نامہ لیا
اُسکے لفافے کو چاک کیا پڑھا تو اسمیں لکھا تھا کہ یہاں سب پر یہ مصیبت گذری بہت سے سردار جل گئے
بہت سے سردار اسطرح پڑے ہیں کہ انکو سخت تکلیف ہے امیر ثانی جلوگو نے یہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ یہانسے
چلے جاؤ میں نہ جاونگا بھلا ہمسے کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس حالت میں صاحبقران کو تنہا چھوڑ کر آئیں اور اگر
یہ حالت بھی نہوتی تو کب ہمسے ہو سکتا کہ ہم امیر کو اکیلا چھوڑتے لہذا ہم لوگوں سے کچھ تدبیر بن نہیں پڑتی
ہے اگر آپ کچھ کوشش فرمائیں تو کیا عجب ہے کہ صاحبقران ثانی یہاں سے جانب کعبہ تشریف لے جائیں
ورنہ جلوگوں کی عرض قبول نہیں فرماتے ہیں آپکو اسیواسطے تحریر کیا ہے صاحبقران اس خط کو پڑھکے
رونے لگے خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خیر ہے مجھے بھی اس خط کی عبارت سے آگاہ فرمائیے امیر نے
سب مضمون خواجہ کو بھی پڑھ کے سنایا خواجہ کو نہایت افسوس ہوا صاحبقران نے فرمایا میں جواب اس
خط کا ابھی لکھے دیتا ہوں نامہ دار کو رخصت کرے پھر جو مناسب بات ہوگی وہ کیجائیگی خواجہ نے کہا
بہتر بھی یہی ہے کہ آپ نامہ دار کو رخصت کر دیں صاحبقران نے اسیوقت نامے کا جواب لکھا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ اے عمرو ثانی جو کچھ افسوس ہوا اُسکو کیا شاید لکھوں مگر جیسا کہ تمنے لکھا ہے اُسکا بندوبست میں
اسیوقت سے کرتا ہوں اجمالاً جواب لکھدیا ہے خاطر جمع رکھو حمزۂ ثانی کو میں اپنے پاس ضرور بلاؤنگا
یا خود آؤنگا یہ لکھکر نامہ دار کے حوالے کیا کچھ زر وجواہر بھی نامہ دار کو عطا فرمایا اُسی وقت نامہ دار کو
رخصت کیا نامہ دار کے جانے کے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمھاری کیا رائے ہے
اب میں امیر ثانی کے بلانے کی کیا تدبیر کروں خواجہ نے عرض کی جو آپ مناسب تصور فرمائیں امیر
نے فرمایا خواجہ یہ ایسا صدمۂ عظیم گذرا ہے جسنے میری کمر توڑ دی ارادہ کرتا ہوں کہ حمزۂ ثانی کے پاس
خود جاؤں اور جہاں سب بہادر جل گئے ہیں وہاں کی خاک ہی کو دیکھ لوں اور حمزۂ ثانی کو بھی اپنے ہمراہ لے
آؤں اسوقت وہ آنے میں کچھ عذر نہ کرینگے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہے اگر آپکا ارادہ ہے تو سامان
درست ہوا جاتا ہے امیر نے فرمایا بہت جلد سامان درست کرو کہ مجھے اب ایک گھڑی یہاں ٹھہرنا شاق ہے خواجہ
نے اسیوقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دو روز کے بعد صاحبقران نے دفعۃً مع خواجہ عمرو
و چند خادموں کے سفر کیا جانب صحرائے گلگ باج روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت روشن بخت اور خواجہ کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب خواجہ نے نامہ دار کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تو روشن بخت سے کہا کہ اب میں خدمت امیر میں جاتا ہوں اگر
تمہیں یہ نامنظور ہو تو جسطرح میں نے کہا ہے آنا میری کیفیت کچھ بیان نہ کرنا میرے ملکو جاتے ہیں گر نار روشن بخت
نے عرض کی خواجہ آپ تشریف لائے اور میری عزت بڑھائی اب امید وار ہوں کہ دعوت بھی قبول فرمائیے کیونکہ یہ
دستور اہل سلام ہے کہ جب کوئی مہمان آتے اسکی دعوت فرض ہے خواجہ نے کہا اے روشن بخت مجھے دعوت قبول کرنے
میں انکار نہیں ہے مگر میرا روزہ ہے کہ امیر نے خاصہ نوش نہیں فرمایا ہے میں کیونکر گوارا کروں کہ تنہا کھانا کھاؤں
روشن بخت نے عرض کی اگر یہی ہے تو میں ابھی صاحبقران زمان کیواسطے خاصہ تیار کراتا ہوں آپ توقف فرمائیں

ہیں چلکر امیر کو بھی کھانا کھلاؤنگا خواجہ نے کہا میں ہرگز بے صاحبقران کے کھانا نہ کھاؤنگا روشن بخت
مجبور ہوا عرض کی اب میں ناچار ہوں آپ تشریف لیچلیں میں بھی اسی وقت حاضر ہوتا ہوں خواجہ
روشن بخت سے رخصت ہوکر صاحبقران ثانی کے پاس حاضر ہوئے امیر کو اسی حالت
بیقراری میں پایا سرداروں نے جو خواجہ کو دیکھا اشارے سے پوچھا کہ خواجہ جس کام کو گئے
تھے اسکو بھی انجام دیا خواجہ نے سب کو اشارے سے جواب دیا کہ میں سب کام درست
کر آیا ہوں اب جو مشیت الٰہی امیر نے جو دیر کے بعد خواجہ کو دیکھا فرمایا خواجہ تم کہاں گئے تھے میں نے
دیر سے تمھیں یہاں نہیں پایا خواجہ نے عرض کی یا امیر اسی صحرا میں گیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ اب بھی میرا
کہنا قبول کرو سب سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر چلے جاؤ یہاں رہنا بیکار ہے اگر تم لوگ اس امید پر یہاں
رہتے ہو کہ اسوقت میں از دریا رنج و محن سے بچنے میں انکار کرتا ہوں اور جب دو ایک ماہ کے بعد
میرے آلام میں کمی ہوگی اُسوقت میں تم لوگوں کے ہمراہ جاؤنگا یہ بات ہرگز نہوگی میں بھی اسی دشت میں اپنی عمر
بتاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہ امر تو جبراً ہم لوگوں نے منظور کر لیا آپ کیوں بار بار فرماکر
ہمیں صدمہ دیتے ہیں ہم لوگ محض ایک ماہ تک بتقریب فاتحہ خوانی مقیم ہیں جب ہیں کل رسوم فاتحہ خوانی
سے فرصت ہوگی چلے جائینگے جبتک کہ زندگی ہے خدمت میں صاحبقران اول کی بسر
کرینگے امیر و خواجہ میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک جانب سے گرد اڑی صاحبقران نے خواجہ
کیطرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ گرد کیسی اڑی ہے کیا کوئی لشکر آتا ہے یا کچھ سردار زندہ بچے وہ آتے
ہیں خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران جو کچھ ہوگا وہ سامنے آجائیگا امیر یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد
شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا ایک جوان حسین گھوڑے پر سوار عقب میں اور خادم و خدمتگار
کچھ بارگاہ میں لدی ہوئی کچھ خوان کھانے کے ہمراہ اسطرف چلا آتا ہے امیر نے کہا خواجہ ان لوگوں
کی صورت سے شان اسلام معلوم ہوتی ہے خواجہ اگرچہ جانتے تھے مگر کچھ ظاہر نہ کیا صاحبقران سے
کہا کیا عجب ہے مگر اس دشت میں مسلمانوں کی کیا ضرورت ہے یہاں سب ساحر رہتے ہیں امیر نے فرمایا
جسطرح ہم لوگ اس صحرا میں آئے اسی صورت سے یہ لوگ بھی اس طرف آنکلے یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ
یہاں ساحروں کی عملداری ہے مسلمانوں کے آنے کی کیا ضرورت ہے مگر دعا کرنا چاہیئے کہ اگر یہ لوگ
مسلمان ہیں تو انکو خدا اُس آفت سے محفوظ رکھے جسمیں ہم لوگ مبتلا ہیں اور بخیر و عافیت انکو منزل
مقصود تک پہونچائے امیر تو یہ فرما رہے تھے مگر وہ تاجدار قریب پہونچ کے گھوڑے
سے اُترا امیر کے سامنے پیادہ پا آیا جھک کے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام
دیا جوان قریب صاحبقران کے آکر ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا امیر نے فرمایا اے جوان تو کون ہے
میں تجھسے واقف نہیں اُس جوان نے عرض کی اے شہریار غلام بھی آپ سے واقف نہیں مگر
آپکے چہرے سے شان و شوکت نمودار ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کوئی بادشاہ جلیل ہیں اور
خداپرست ہیں غلام بھی دین اسلام رکھتا ہے آج بہت دنوں کے بعد اس صحرا میں خداپرستوں کو دیکھا
اور خوش نصیبی سے آپکی زیارت نصیب ہوئی اس سبب سے ٹھہر گیا اگر اجازت ہو تو ٹھہر
جاؤں صاحبقران نے فرمایا بھائی میں تجھسے بہت محجوب ہوا تو میرا مہمان ہے اور صاحبان اسلام

مین یہ بات فرض ہے کہ مہمان کی خاطر کیجائے افسوس اس بات کا ہے کہ تو ایسے وقت مین میرے پاس
آیا کہ مین کچھ خاطر تیری نہین کرسکتا لیکن بیٹھنے کی اجازت دون اس جوان نے عرض کی اے شہریار
یہ بستر خاک مجھے فرش قاقم وسنجاب سے اولی ہے آپکی زیارت ہو جانا ہی شرف کیا کم ہے صاحبقران
نے فرمایا اے جوان میرے پاس بیٹھ جا زیادہ مجھے محجوب نہ کرو وہ جوان صاحبقران زمان کے قریب
مودب بیٹھا خادم ہونے اشارہ کیا بارگاہ مین استادہ کرو خادم ایطرف بارگاہ مین استادہ کرنے مین
مصروف ہوئے ادھر اس جوان نے صاحبقران سے عرض کی اے شہنشاہ یہان سے غلام کی علمداری
بہت قریب ہے مین آپ کا مہمان نہین ہون حضور میرے مہمان ہین مجھپر آپکی خاطر واجب ہے
امیدوار ہون کہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمایئے یہان تشریف لانے کا سبب بتایئے امیر نے
فرمایا بھائی ان باتون سے کیا غرض ہے نہین معلوم مین کن آلام مین مبتلا ہون تو میری سرگذشت سنکر
کیا کریگا اس جوان نے عرض کیا اے شہریار امیدوار ہون کہ اپنا نام ہی بتا دیجئے امیر نے فرمایا
اس باب مین مجھے عاجز نہ کر مین اپنے نام سے آگاہی دینا نہین چاہتا اس جوان نے پھر عرض کی
اے شہریار مین بھی خادمان اسلام سے ہون اگر مجھپر آپ کی کیفیت افشا بھی ہو جائیگی تو کیا نقصان ہے
اور مسلمان کو لازم ہے کہ برادر ایمانی سے کسی امر کا اخفا نہ کرے صاحبقران نے جب اسکو زیادہ
مضطر دیکھا مجبور ہو کے نام بتایا اس جوان نے جیسے ہی نام صاحبقران کا سنا قدمون پر سر رکھدیا
عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا خطاوار ہون میری خطا معاف فرمایئے مین نے پہچانا نہ تھا ورنہ پہلے
ہی قدمون کو بوسہ دیتا امیر نے اسکا سر اٹھا کے چھاتی سے لگایا فرمایا اے جوان اپنا نام کس خاندان
سے ہے بتا دے اس جوان نے عرض کی یا امیر میرا نام روشن بخت ہے آپ ہی کے گھر کے خادمون
مین ہون مگر حضور یہ تو فرمائین کہ اس صحرا مین آپ کیونکر تشریف لائے اور کیا سانحہ ہوا جو لشکر آپکے
ہمراہ نہ آیا صاحبقران نے جب اسکو ہمدرد پایا سب کیفیت بیان کی روشن بخت دیر تک افسوس
کرتا رہا پھر صاحبقران سے عرض کی اب خادم امیدوار ہے کہ آپ بارگاہ مین تشریف لے چلین
اور سب سردار بھی مجھے سرفراز فرمائین آپ فرماتے ہین کہ تین روز کا زمانہ گذرا کہ یہ آفت پیش آئی
تین دن سے خاصہ بھی نوش نہ فرمایا ہوگا آرام بھی نہ کیا ہوگا اب آپ بارگاہ مین تشریف لے چلین
پھر خاصہ نوش فرماکر آرام فرمائین اور سردار جو آبلون کی سوزش سے بیچین ہین انکا علاج ہو امیر
نے فرمایا اے روشن بخت مجکو چلنے سے معاف رکھو اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجا ان لوگون
کا علاج کر خدا تجھے اس سلوک کی جزائے خیر دیگا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ
ایسی بات فرماتے ہین بھلا یہ لوگ قبول کرینگے کہ بے آپ کے میرے ہمراہ چلین امیر نے فرمایا
اے روشن بخت مجھے اس جگہ سے نہ اٹھاؤ یہین رہنے دو روشن بخت نے عرض کی یا امیر جن کی
قسمت مین سیر گلزار ارم تھی وہ تو راہی جنت ہوئے مگر اب یہ لوگ جو اس تکلیف شدید مین
مبتلا ہین انکا تو آپ کچھ خیال فرمایئے جبتک آپ تشریف نہ لے چلینگے یہ سب بھی یہین بیٹھے
رہینگے اور جبتک یہ لوگ یہان بیٹھے رہینگے اسوقت تک سخت تکلیف مین مبتلا رہینگے اگر آپکو انکی راحت
کا خیال ہے تو بسم اللہ تشریف لے چلیے ورنہ غلام بھی آج سے اسی جا مقیم رہیگا اور یہی جان قدم مبارک

پر نثار کریگا روشن بخت نے صاحبقران کو مجبور کر دیا امیر کو سوائے چلنے کے دوسری بات بن نہ
پڑی ناچار اپنی جگہ سے اُٹھے جہاں روشن بخت نے بارگاہ میں استادہ کرائی تھیں وہاں تشریف
لائے روشن بخت خود آفتابہ لیکر کھڑا ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر ہاتھ دھوئیے صاحبقران
نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے دسترخوان بچھوا دیا کھانا چنا گیا صاحبقران کو ذرا بھی انکار
کا موقع ہاتھ نہ لگا گو فرط غم سے کھانا نہیں کھایا گیا مگر سب سرداروں نے صاحبقران اور
روشن بخت کی خوشی کر دی بعد فراغ طعام امیر نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے عرض کی آپ
آرامگاہ میں تشریف لیچلیے تھوڑی دیر استراحت فرمائیے میں نے جراحوں کو طلب کیا ہے
سب حاضر ہوتے ہیں جو جو لوگ سوزش کے سبب پریشان ہیں انکا علاج بھی ہونا ضرور ہے
صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت خدا اسکا تجھے اجر عظیم عنایت کرے ایسے وقت میں
ہملوگوں کے ساتھ سلوک کیا ہے کہ اس احسان سے تیرے تا عمر ادا نہونگے روشن بخت نے
عرض کی یا صاحبقران میں نے اپنا فرض ادا کیا میں آپکا خادم قدیم ہوں اگر اسوقت خدمت میں
کوتاہی کرتا تو تمام عالم میں مشہور ہوتا روز قیامت خدا کو کیا جواب دیتا یہ کہکر روشن بخت
صاحبقران کو آرامگاہ میں لیگیا اور سب سردار بھی گئے استراحت پذیر ہوئے روشن بخت
نے اسیوقت اپنے خادموں کو روانہ کیا کہا اسیوقت جراحوں کو حاضر کرو سب شاہزادے اور
سردار انتہا درجہ تکلیف میں ہیں انکا علاج جلد ہونا چاہیئے خادم اسیوقت اسکے شہر میں آئے جو جو
سرکاری جراح تھے ان سب کو اپنے ہمراہ لیگئے روشن بخت نے جب جراحوں کو موجود پایا سب کو
اپنے پاس بلا کر کہا جسقدر جلد میرے مالکوں کو تم شفا دوگے اسیقدر خلعت و انعام سوا پاؤ گے
جراحوں نے عرض کی خدا مالک ہے ہم پہلے اُن حضرات کی زیارت سے تو مشرف ہوں یہی ہمارے
واسطے انعام و خلعت ہے کہ ایسے بزرگواران دین کی زیارت سے مشرف ہو جائیں روشن بخت
آرامگاہ میں آیا سب کو سوتا پایا جگانا مصلحت وقت نہ جانا واپس آیا جراحوں سے کہا ابھی سب لوگ
آرام کرتے ہیں جب بیدار ہونگے اسوقت انکی زیارت سے مشرف ہو لینا جراح رخصت ہو کر ایک
خیمے میں آئے روشن بخت نے خادموں سے کہا سب کیواسطے کل اسباب ضروری کا انتظام کرو
ابھی دو تین روز تو اسی صحرا میں رہنا ہے بعد دو تین روز کے میں صاحبقران زمان کو اپنے مکان
پر لیجاؤنگا امیر کا ملال و رنج دفع کر دونگا جب طبیعت اصلاح پر آئیگی صاحبقران خانۂ کعبہ تشریف
لیجا سکینگے خادم پھر اسکے شہر کیطرف روانہ ہوئے اتنے عرصے میں صاحبقران زمان بیدار ہوئے
برائے وضو امیر نے پانی طلب کیا روشن بخت خود آفتابہ لیکر گیا صاحبقران نے وضو کرکے
نماز ظہر ادا کی اور سب سردار بھی بیدار ہوئے روشن بخت نے جراحوں کو طلب کیا جراح
حاضر ہوئے جو جو سردار آبلوں کی سوزش سے پریشان تھے جراحوں نے زخموں پر پھاہے
لگائے وہ سوزش تھمی سب کو راحت ملی امیر نے فرمایا اے روشن بخت اب ہمنے
تمہاری خوشی کر دی ہے مجھے وہیں جانے دو روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ وہاں
سے کیا دور ہیں جب مزاج میں آئے وہاں جاکر فاتحہ پڑھ آئیے امیر نے فرمایا میں

یہ چاہتا ہون کہ ہر وقت وہین مجاور رہون روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ سردارونکو تکلیف
دینا چاہتے ہین یا راحت پہونچانا مطلوب ہے اگر آپ تشریف لیجاوینگے یہ لوگ بھی آپکے ہمراہ ہونگے
ابھی بجا ہے چہرے عالی گئے ہین سوزش دل مین کمی ہوئی ہے انکو راحت پہونچنی چاہیئے کہ جلد صحت
ہو آپکو لازم ہے کہ انکو تشفی دیجیے اور جب آپ خود ایسے کلمات زبان پر جاری رکھینگے تو ان
حضرات کے دلون کی کیا کیفیت ہوگی آپ صبح و شام قبور پر فاتحہ پڑھ آیا کیجیے صاحبقران مجبور ہوگئے
روشن بخت نے اور باتین شروع کین اسیطرح صاحبقران کو آٹھ روز گذر گئے نوین روز جب
روشن بخت نے امیر کی طبیعت کو روباصلاح پایا عرض کی یا امیر ایک عرض ہے اگر قبول فرمایئے
تو غلام کی عزت بڑھ جائے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت کہو جو کہنا ہو بیان کرو
روشن بخت نے عرض کی آجتک آپ نے غلام کی خاطر فرمائی اب مین امیدوار ہون کہ براے
چندے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے شہر کی سیر کیجیے امیر نے فرمایا اے روشن بخت مجھے تمہاری
ایسی ہی خاطر منظور تھی کہ تمہارے یہان اتنے دنون مہمان رہا اب مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی اپنے
ملک کو جاؤ اور اب سردار بھی رنجیدہ نظر آتے ہین میرے واسطے زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ
روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران غلام کی خوشی یہی تھی کہ ایک بار آپ غریب خانہ پر تشریف
لیچلیے دو ایک روز وہان تشریف رکھیے طبیعت بھی بہل جائے اور غلام کی خوشی بھی ہو جائے امیر
نے کہا اے روشن بخت تمھین شاید یہ گمان ہے کہ میرا خیال جو پہلے تھا اب نہین رہا تو یہ گمان تمہارا
بیجا ہے جسقدر دن گذرینگے مجھے مفارقت ان دلیرون کی زیادہ ستائیگی اگر تمھین یہی منظور ہے
تو اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجاؤ مگر مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا جب مین نے خانہ کعبہ جانے
سے انکار کیا اور سردارون کے ہمراہ جانا گوارا نہ کیا تو اب مین کہین نہ جاؤنگا روشن بخت
مجبور ہوکے خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اے روشن بخت معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہاری طبیعت
گھبرا گئی تو میری وجہ سے کیون جبر اٹھاؤ اپنے شہر مین جاؤ سردار بھی یہان ایک ماہ تک اور ہین
بعد ایک ماہ کے انکو رسم فاتحہ خوانی سے فرصت ہوگی یہ سب لوگ خانہ کعبہ امیر عالیشان کی خدمت
مین جاوینگے مین انھین شیرون کی قبور پر جاروب کشی کرونگا روشن بخت نے عرض کی ان امور کا آپکو
اختیار ہے میری جسقدر خوشی تھی وہ مین نے عرض کی قبول فرمانا آپکا کام تھا اگر قبول فرمایئے تو
میری عزت بڑھ جائے اگر نہین منظور ہے تو بھی غلام آپکی خدمت چھوڑ کے کہان جائیگا جبتک
آپ یہان تشریف رکھتے ہین مین بھی حاضر خدمت ہون امیر نے فرمایا اے روشن بخت یہ ممکن
نہین کہ تم میرا ساتھ دے سکو جب مین سردارون کو یہان رہنے سے مانع ہون تو تمھین کب
چاہونگا کہ صاحب ملک ہوکر میرے واسطے اسقدر زحمت گوارا کرو روشن بخت سنتا رہا کچھ جواب
نہ دیا امیر نے دیر تک یہی باتین کین اسی گفتگو مین آفتاب غروب ہوا امیر نے فریضۂ مغرب ادا
کیا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران خاصہ تیار ہے جسوقت حکم ہو دسترخوان بچھایا جائے
امیر نے فرمایا اے روشن بخت تمنے خاص ہمارے واسطے بڑی زحمت اٹھائی اب آٹھ روز
گذر گئے مہمانی ختم ہوئی ہم چاہتے ہین کہ تم اپنے ملک کو جاؤ روشن بخت نے عرض کی اے امیر ا

قسم کی باتین مجھسے نہ فرمایا کیجئے سبب مجھے یہ گمان ہوتاہے کہ شاید مجھسے کوئی خطا سرزد ہوئی اور آپ خدانخواستہ
مجھسے آزردہ ہوگئے یہ خیال مجھے بہت ہی پریشان کرتاہے صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تم کیا
کہتے ہو کبھی اپنی جانب ایسا خیال نہ کرنا مین ہرگز تمسے آزردہ نہین ہون روشن بخت نے عرض کی پھر آپ
ایسے کلمات ارشاد نہ فرمایا کیجیے امیر نے فرمایا اگر یہی خوشی ہے تو مین اب تمسے نہ کہونگا جبتک میرے لوگ
یہان ہین اسوقت تک تم بھی یہان رہو جب یہ لوگ یہان سے چلے جاینگے اسوقت پھر تم بھی مجبور ہوکے
جاؤگے روشن بخت نے عرض کی جب آپکے ہمراہی چلے جاینگے غلام بھی رخصت ہوگا امیر خاموش
ہوئے خواجہ نے روشن بخت کو اشارہ کیا کہ تمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین الگ چلو روشن بخت
صاحبقران کے پاس سے اٹھا الگ آیا خواجہ بھی اسکے پاس آگئے روشن بخت نے پوچھا کہ خواجہ
آپ مجھسے کیا ارشاد کرتے تھے خواجہ نے کہا مین تمسے یہ کہتا تھا کہ ابھی تک نامے کا جواب نہین آیا ہے
روشن بخت نے جواب دیا کہ اے خواجہ یہان سے دور ہے نزدیک نہین ہے اور وہ لوگ بہت نزدیک کی راہ
سے گئے ہین یقین ہے پہونچ گئے ہون ابھی کل آٹھ روز گذرے ہین انھون نے شب و روز مسافت
طے کی ہوگی جواب لیکر ابھی واپس آینگے خواجہ خاموش ہوئے پھر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے
اسی صورت سے بیس روز تک امیر ثانی بارگاہون مین رہے جب صاحبقران کی طبیعت بہت
گھبراتی تھی اسی جاہ پر تشریف لاتے تھے جہان اُن جوانون کی خاک دفن کی تھی تھوڑی دیر وہان بیٹھکر
گریہ وزاری کرتے تھے جب سردار سمجھاکر صاحبقران کو لے آتے تھے مجبور ہوکر چلے آتے تھے جب
اکیسوان روز شروع ہوا روشن بخت کو اُسکے خادمون نے آکے اطلاع دی کہ جو نامہ آپ نے خدمت
مین صاحبقران کی روانہ کیا تھا اُسکا جواب آیا ہے روشن بخت نے خواجہ کو الگ بلاکر کہا خواجہ
صاحبقران نے جواب نامہ تحریر فرمایا ہے آپ تشریف لے چلیے خواجہ نے کہا میرے جانے کی کیا ضرورت
ہے اُس جواب کو یہین منگالو روشن بخت نے خادمون سے کہا کہ اس جواب کو یہان لے آنا خادم
اُسیوقت روانہ ہوئے جواب نامہ لاکر روشن بخت کو دیا روشن بخت نے خواجہ کے سپرد کیا خواجہ
نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ صاحبقران عالیشان کو خط پہونچا امیر بہت جلد کچھ تدبیر فرمائینگے
اور کیا عجب ہے جو خود تشریف لائین خواجہ نے مضمون نامہ روشن بخت کو پڑھکر سنا دیا روشن بخت
نے کہا میری قسمت کی خوبی ہے کہ صاحبقران اول بھی تشریف لائین مین انکی زیارت سے بھی مشرف
ہوجاؤن خواجہ نے کہا عجب نہین ہے جو خود صاحبقران تشریف لائین اُس روز بھی ذکر رہا دوسرے
روز صاحبقران ثانی قبور کشتگان پر بیٹھے گریہ فرما رہے تھے اور سب سردار بھی گرد حلقہ کیے رو رہے
تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی روشن بخت کی نگاہ پڑی خواجہ سے کہا کہ خواجہ کیا
عجب ہے جو صاحبقران تشریف لاتے ہون خواجہ نے کہا ابھی صاحبقران کیونکر تشریف لائینگے جب
سامان سفر درست کرینگے اسوقت وہان سے روانہ ہونگے راہ مین کچھ عرصہ ضروری ہوگا روشن بخت
نے کہا اور کوئی اُسطرف سے اس صحرا مین نہین آتا ہے یہ راستہ خانہ کعبہ کا ہے ساحر اور بت پرست اس
جانب نہین جاتے ہین اور نہ اسطرف سے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا خواجہ نے جو
نگاہ کی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان مع چند رفقا کے گھوڑے پر سوار آتے ہین خواجہ نے کہا اے

روشن بخت تمنے سچ کہا تھا یہ کہکے خواجہ نے امیر ثانی سے عرض کی یا صاحبقران آپ کے والد
ماجد تشریف لاتے ہیں امیر اسی سنانے میں بیٹھے رہے صاحبقران قریب آپہنچے تھے حمزۂ ثانی کی جو نگاہ
پڑی اسی حالت سے آہ وزاری کرتے ہوئے استقبال کیواسطے آگے بڑھے اور سب سردار بھی امیر
کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے جو امیر ثانی کی یہ حالت دیکھی ضبط نہو سکا رونے لگے امیر ثانی
نے جھک کے سلام کیا صاحبقران نے گلے سے لگایا اسوقت سرداران صاحبقران میں اسقدر
شور گریہ وزاری بلند ہوا کہ سب کی ہچکیاں بندھ گئیں صاحبقران زمان بھی روتے روتے بیہوش
ہوگئے اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت ہوئی سب سرداروں کو بھی ہوش نہ رہا خواجہ عمرو ثانی نے
امیر کے منہ پر پانی چھڑکا صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی کو بھی ہوش آیا اور سب سردار
بھی اٹھکر بیٹھے جب تھوڑی دیر کے بعد حواس درست ہوئے تب صاحبقران نے امیر ثانی سے
فرمایا کہ اب مجھ کیفیت اسکی بیان کرو کہ یہ آفت کیونکر آئی امیر ثانی نے سب کیفیت بیان کی بعد
میں یہ بھی عرض کی کہ روشن بخت نے اس حالت میں مجھپر بڑا احسان کیا میرے سرداروں کا علاج کیا
اپنی بارگاہیں یہاں لاکر استادہ کرائیں آب و طعام کا انتظام انھیں کی ذات سے ہو تا رہا اگر اسوقت
میں یہ خبر نہ لیتا تو سوا خدا کے دوسرا نہ تھا میں اس شخص کا بہت ممنون ہوں اور اسکے ایسے احسانات
مجھپر ہیں جسکا عوض اس شخص کے ساتھ میں نہیں کرسکتا ہوں مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ کو اس
امر سے کیونکر آگاہی ہوئی اور کسنے آپکو اطلاع دی جو آپ تشریف لائے صاحبقران نے فرمایا
ایک نامہ میرے پاس پہونچا پہلے اس نامہ کے پہونچنے کے میں نے ایک خواب دیکھا تھا اور میں
عجب حالت میں پایا تھا اسکے سبب سے میں بہت ہی متردد تھا کہ ایک نامہ پہونچا جسکا مضمون یہ تھا
کہ یہاں یہ کیفیت گذری اور صاحبقران ثانی کی یہ رائے ہے کہ تمام سرداروں کو رخصت کرکے
آپ ہمیشہ کے واسطے یہیں قیام کریں اور سرداروں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اس امر کو منظور کرے
امیر کسی کی بات قبول نہیں کرتے ہیں اور روز بروز غم سے حال ابتر ہے اگر چندے امیر ثانی اسی
حالت سے یہاں رہینگے تو امید زیست صاحبقران ثانی قطع ہے میں خواب کے دیکھنے سے تو اسقدر
پریشان تھا ہی نامہ پہونچتے ہی اور حال سے آگاہ ہوتے ہی دل نے قبول نہ کیا کہ میں وہاں رہوں
اسوقت جواب نامہ تو نامہ نگار کو دیا تا اسکو تسکین ہوجائے اور دوسرے روز سامان سفر درست
کرکے اسطرف کوچ کیا گو بہت دور کی راہ تھی مگر بعض بعض لوگ ایسے میرے ہمراہ تھے جنکے سبب
سے بہت آسان راہ ملی اور بہت جلد یہاں پہونچا اب تمہیں یہ لازم ہے کہ رسم فاتحہ خوانی ادا کرو
اور یہاں سے خانۂ کعبہ چلکر حج سے فراغت کرو میں تمہارا ہی منتظر تھا ورنہ جناب پیغمبر آخرالزمان مبعوث
برسالت ہوچکے ہیں انکی خدمت میں جاتا اور شرف زیارت حاصل کرتا امیر ثانی نے یہ گفتگو جو سنی
عرض کی یا صاحبقران میں بہت متعجب ہوں کہ آپکو نامہ کسنے لکھا اور کون لیکر گیا یہاں تو کوئی ایسا
اسوقت میں موجود نہ تھا جو میرے ساتھ ایسی دوستی کرتا گو یہ کام روشن بخت کا معلوم ہوتا ہے
مگر جب آپکو نامہ پہونچا اور جس دن کا یہ نامہ لکھا ہوا ہے اسکے دو روز کے بعد سے مجھسے اور روشن بخت
سے صحرا میں ملاقات ہوئی ہے مجھے کمال تعجب ہے اور میرے نہ آنے کے دو سبب تھے ایک یہ کہ مجکو یہاں

بسبب قبور ایک قسم کی دلچسپی تھی کہ مین اُن سردارون سے محبت رکھتا تھا اور اب بعد مردن اُن کے قبور تنہا
رہین یہ بات خلاف محبت ہے صاحبقران نے فرمایا یہ کوئی شرط محبت نہین ہے کہ انکی محبت کیوجہ سے
ایک کار ثواب کو ترک کرو یہ بات خلاف عقل ہے تمھین لازم ہے کہ خدمت باسعادت حضرت رسولؐ خدا
مین چلکر شرف زیارت سے مشرف ہو اور بعد اُسکے اپنی عمر عبادت الٰہی مین بسر کرو امیر ثانی نے
بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ فرمایا آخرکار امیر ثانی کو مجبور ہونا پڑا جب صاحبقران
اور امیر ثانی سے یہ جھگڑا طے ہوا تو روشن بخت نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ مجھے اپنی
قسمت پر ناز ہے کہ امیر ثانی کی قدمبوسی حاصل ہونے کے بعد آپکی زیارت سے مشرف ہوا مگر اب
امیدوار ہون کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلین اور وہان رہین یہان رہنا باعث ازدیاد رنج و
الم ہے ہر وقت انھین کشتگان حسرت کا خیال رہتا ہے دلپر ہجوم رنج و ملال رہتا ہے مین نے پہلے بھی
خدمت مین امیر ثانی کی عرض کیا تھا مگر امیر نے قبول نہین فرمایا مین مجبور ہو گیا اب آپ تشریف لائے ہین
ضرور غلام کی عرض قبول فرمائینگے صاحبقران نے جواب مین فرمایا اے روشن بخت ہمین تمھارے یہان
چلنے مین انکار نہین ضرور چلین گے مگر ابھی چند روز یہان اور ہین جب رسم فاتحہ خوانی ہو چکے گی اسوقت
تمھارے ساتھ چلین گے اور تمھارے یہانسے خانہ کعبہ جائینگے روشن بخت خاموش ہو رہا امیر
عالیشان ایک ماہ دس یوم وہان مقیم رہے جب سب کے چہلم سے فراغت ہوئی صاحبقران نے
امیر ثانی سے فرمایا کہ روشن بخت کی خوشی کرنا بھی ضرور چاہیے اسنے کئی بار کہا ہے کہ آپ لوگ میرے
شہر مین چلین کچھ روز وہان رہین لہذا دو ایک روز کیواسطے اسکے شہر مین چلکر مقیم رہین اور اسی
طرف سے خانہ کعبہ چلین امیر ثانی نے عرض کی آپکو اختیار ہے صاحبقران نے روشن بخت کو طلب
فرمایا روشن بخت حاضر ہوا صاحبقران نے کہا اے روشن بخت تمنے ہمسے جب کہا تھا کہ ہمارے
شہر مین چلو اُسوقت ہمین پابندی قاعدے کی تھی اور بے اس رسم کے یہان سے جا نسکتے تھے
اب اُس رسم سے بھی فراغت حاصل ہوئی تمھارے شہر مین چلتے ہین دو ایک روز وہان رہینگے پھر
اُسیطرف سے خانہ کعبہ چلے جائینگے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ جبتک
میری خوشی نہو اُسیوقت آپ تشریف نہ لیجائین امیر نے فرمایا سبب ایسا ہے کہ ہم لوگ مجبور ہین
چونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہو چکے ہین اور ہم لوگون کو اُنکی قدمبوسی حاصل
کرنا ضرور ہے اور اب جسقدر اس کار خیر مین تعجیل ہو بہتر ہے تمھاری خوشی بھی ہم کیے دیتے ہین دو ایک
روز تمھارے یہان مہمان رہین گے اور اگر اصل خیال کرو تو مدت سے تمھارے مہمان ہین اور
اے روشن بخت تمنے اسوقت مین ہمپر ایسے ایسے احسانات کیے ہین جنکے سبب سے ہم
تمھارے ممنون و مشکور ہوئے روشن بخت ہاتھ باندھ کے صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا
عرض کی یا امیر امیدوار ہون کہ ایسے کلمات سے آپ مجھکو نہ یاد فرمایا کیجئے مین آپ کا خادم قدیم
ہون اور ہمیشہ آپہی کے حضور سے پرورش پائی اگر مین ایسے وقت مین خدمتگذاری نہ کرتا تو نمک حرام
کہلاتا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تمنے جو کلمہ کہا ہماری سمجھ مین نہین آیا خلاصہ بیان کرو
کہ تمھاری کیفیت ہمپر ظاہر ہو جائے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران والد ماجد ہمیشہ حضور

کی خدمت مین رہے ہین اُس زمانے مین نہایت صغیر سن تھا اس سبب سے محروم زیارت رہا آپ
حضرت کی صورت سے بھی واقف نہ تھا میری خوش قسمتی سے آپ لوگون نے مجھے سرفراز فرمایا امیر
نے فرمایا اپنے والد کا نام بتاؤ مین معلوم کرون تم کون شخص ہو روشن بخت نے عرض کی یا امیر
خورشید بخت میرے باپ کا نام تھا صاحبقران ثانی کی اطاعت اُس مرد دیندار نے قبول کی تھی امیر
بسبب پیری کے اپنے ہمراہ نہ لیگئے تھے ملک خورشید عذار کی بادشاہت اُنکے قبضے مین تھی اب گردش فلکی
سے بعد انتقال والد ماجد مین آوارہ وطن ہوا ملک پر اور لوگونکا قبضہ ہوگیا مین اسطرف آیا یہان آکے اس
ملک کی حکومت ایک فقیر اللہ نے عنایت فرمائی اُس زمانہ سے اس ملک مین رہتا ہون صاحبقران نے
پوچھا اے امیر ثانی تمنے روشن بخت کی کیفیت سُنی امیر نے عرض کی اب مجکو تب کی کیفیت سے آگاہی
ہوئی یہ سنکے صاحبقران نے روشن بخت کو گلے سے لگایا فرمایا اے روشن بخت اس ملک مین
آنے کا کیا سبب ہوا اور کیون آئے اور تمھارا ملک کسنے چھین لیا روشن بخت نے عرض کی یا
صاحبقران جب آپ تشریف لیچلئے گا مین سب کیفیت عرض کرونگا امیر ثانی نے کہا ہم اُسکا
بندوبست کرینگے اگر منظور الٰہی ہے تو تمھاری سلطنت تمھین ملجائیگی اور جسنے اُس ملک پر قبضہ کیا ہے وہ بھی
سزائے معقول پائیگا صاحبقران پھر امیر ثانی کیطرف مخاطب ہوئے فرمایا اب عرصہ کرنا مناسب وقت
نہین ہے اٹھو اور قبر شہیدان پر فاتحہ پڑھو اور یہانسے روانہ ہو روشن بخت نے سب سامان سفر درست
کر رکھا امیر ثانی کو کوئی عذر بن نہ پڑا مجبور ہو کے اُٹھے اور اُسی چاہ کے قریب آئے جہان خاک شہیدانکو
دفن کیا تھا پہلے صاحبقران نے فاتحہ پڑھا دیر تک خوب روئے پھر امیر ثانی نے فاتحہ پڑھ کے اپنی
حالت ابتر کی عرصہ تک رویا کیے جب امیر ثانی اٹھے تو جملہ سردارون نے فاتحہ پڑھ کے خوب
گریہ وزاری کی قریب شام وہان سے روشن بخت کے مکان کیطرف روانہ ہوئے وہان سے
روشن بخت کا شہر بہت نزدیک تھا تھوڑی ہی دیر مین سب لوگ وہان جا کے پہونچے روشن بخت
نے سب کے آنے کی وجہ سے یہان بہت اچھی طرح سے انتظام کیا تھا مگر شہر کو کسی طرح کی زینت نہ دی
تھی اور مکانون کو آراستہ نہ کیا تھا کیونکہ صاحبقران پر رنج والم طاری تھا ایسی حالت مین زیب وزینت
بیکار تھی امیر ثانی اور صاحبقران نے جو شہر کی کیفیت دیکھی بہت آباد پایا صاحبقران نے فرمایا
اے روشن بخت یہان کچھ کافر بھی سکونت پذیر ہین روشن بخت نے عرض کی یا امیر سوائے
اہل اسلام کے کوئی کافر نہین ہے اگر کوئی کافر یہان آنکلے بے اندیشہ قتل کیا جاتا ہے اُس
سلطنت کے سبب سے کافرون کے دل مین داغ پڑا ہوا ہے مگر کسی کی مجال نہین ہو اسطرف
آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے خود سلطان باج گیر جو اس ملک کا بادشاہ ہے وہ بھی کچھ نہین کر سکتا اگر اُسکا
کچھ بھی اختیار ہوتا تو وہ ضرور ہملوگون کو زندہ نہ چھوڑتا مگر کیا کرے وہ بھی مجبور ہے اُسے بھی کچھ بن نہین
پڑتا ہے جب اس شہر کا خیال آتا ہے کف افسوس ملتا ہے صاحبقران نے فرمایا اسکا کیا سبب ہے
روشن بخت نے عرض کی مین اپنی سرگذشت عرض کرونگا آپ تشریف لیچلین براحت و آرام تشریف
رکھین مین اپنی سب کیفیت بیان کرونگا صاحبقران شہر کو دیکھتے ہوئے اسکے مکان پر آئے مکانات
بھی نہایت نفیس پائے روشن بخت صاحبقران اور امیر ثانی کو اپنے ہمراہ لیچلے محل کے اندر

لیگیا اسکی ماں صاحبقران کے قدمبوس ہوئی دیر تک کشتگان حسرت کا پرسا دیا امیر نے اُس باعفت
کو سمجھایا خاموش کیا تھوڑی دیر صاحبقران محل کے اندر ٹھہرے پھر باہر تشریف لائے روشن بخت
نے ایک مکان خاص امیر اور حمزہ ثانی اور جملہ سرداروں کیواسطے مقرر کر دیا تھا صاحبقران وہاں
تشریف لائے امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اب پہلے اپنی کیفیت بیان کرو پھر اور کاموں میں
مشغول ہونا روشن بخت نے عرض کی یا امیر ثانی آپ میری خطا سے گستاخی معاف فرمائیے
تو میں عرض کروں صاحبقران نے کہا جو تمہاری کیفیت ہو بیان کرو اگر خدا نے چاہا تو ہم کوئی تدبیر
بتا دینگے اور ملک و مال تمہارا تمہارے قبضے میں آئیگا غاصب سزائے معقول پائیگا روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران جب والد ماجد نے اس سرائے فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت
کی تاج و تخت پر میرا قبضہ ہوا میں نے ایک سال تک عدل و انصاف سے کام رکھا رعیت دل
دل شاد رہی سب میرے مداح رہے بعد ایک سال کے میں نے دختر سلطان اکلیل جادو کی بہت
تعریف سنی شہرۂ حسن سنکر اسیر فریفتہ ہوا ایک نامہ سلطان اکلیل جادو کو لکھا اور اسکی خواستگاری کی جب وہ
نامہ بر ملک زرستان میں پہونچا تو نامہ دار شہر پناہ کے اندر نہ جا سکا بہت کچھ کوشش کی مگر وہاں جانا
نہ ملا ایک ماہ کامل وہ وہاں ٹھہرا جب کوئی صورت نامہ پہونچنے کی اسکو نظر نہ آئی مجبور ہو کے واپس آیا
نامہ میرا مجکو واپس دیا میں نامہ دار پر بہت خفا ہوا دوسرا نامہ تحریر کرکے اور ایک نامہ دار کو روانہ کیا وہ
بھی نامہ دار اول کیطرح سے ایک ماہ کے بعد مجبور ہو کے واپس آیا بار سوم بھی میں نے ایسا ہی کیا اور ایک خط
لکھکر دوسرے نامہ دار کو دیکر روانہ کیا اسکو بھی اندر جانا ممکن نہوا وہ بھی ایک ماہ کے بعد واپس آیا جب تین آدمی
وہانسے جا جاکر واپس آئے تو میں نے بار چہارم نامہ لکھا اور مجمع عام کیا اُس مجمع میں باآواز بلند کہا کہ جو شخص اس
نامے کے جواب لا دینے کا وعدہ کرے اسکو ایک شہر انعام دیا جائیگا اور اگر شرط کرکے گیا اور جواب ممکن نہوا
مثل اور نامہ داروں کے واپس آیا تو مع زن و فرزند قتل کیا جائیگا میرے اس کہنے سے ایک مرد پیر ساحر قدیم
کھڑا ہوا اور سلام کرکے اُس نامے کو اٹھا لیا اور جانب ملک زرستان روانہ ہوا وہاں جاکر شہر پناہ پر روکا گیا
اُسنے سب سے کہا کہ ہم نامہ لیکر آئے ہیں سلطان کے پاس جائینگے مگر کسی نے اسکو نہ جانے دیا اسنے سبب
دریافت کیا سب نے جواب دیا کہ ہمارے سلطان کسیکا نامہ نہیں لیتے ہیں کوئی انکا ہمسر نہیں ہے جسکا وہ نامہ لیں اُس
ساحر نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی بات نہیں کہ اپنے ہمسری کا نامہ لیں اگر کسی نے کچھ عرض حال کیا ہو یا کوئی ضرورت
آپکے سلطان سے لاحق ہو اُن لوگوں نے کہا اسکا یہ دستور نہیں ہے بلکہ اُسکے عرض کرنے کی یہ صورت ہے کہ
سلطان ایک سال کے بعد شہر کے باہر بغرض سیر تشریف لاتے ہیں جسکو کچھ عرض کرنا ہوتا ہے عرض کرتا ہے وہ اُسیوقت اسکا
جواب بھی دیدیتے ہیں اُس ساحر نے پوچھا کہ وہ زمانہ کب آئیگا اُن لوگوں نے کہا کہ ابھی اُس زمانے کے
آنے میں ایک ماہ کی مدت باقی ہے اگر تو صاحب غرض ہے تو یہاں ٹھہر جا ایک ماہ کے بعد سلطان
شہر کے باہر سیر کرنے کی غرض سے تشریف لائینگے اسوقت تجھے جو کچھ عرض کرنا ہوگا وہ اُن سے عرض
کرنا اگر تیری عرض منظور ہوگی تو سلطان اپنے ہمراہ تجھے اندر لیجائینگے ورنہ اندر جانے کا تجھے حکم
نہ ملیگا یا صاحبقران وہ ایک ماہ تک وہاں ٹھہرا رہا جب وہ دن آیا کہ جس روز اکلیل جادو
شہر کے باہر سیر کرنے آتا تھا اُس روز وہاں سامان ہوا سب دوکاندار آئے وہ ویرانہ جنگل

شہر کے آباد ہوگیا قریب شام اکلیل جادو بڑے جاہ و حشم سے باہر آیا میرے نامہ دار نے چاہا کہ نامہ
دے لوگون نے منع کیا کہا آج کوئی صاحب غرض اپنا مطلب عرض نہین کرتا ہے جب تیسرا دن یہان
گذریگا اُس روز سب اپنی اپنی گذارش حال کرینگے تو بھی اُسی روز جو خواہش رکھتا ہو عرض کرنا اگر خوشی ہوگی
سلطان قبول فرمائینگے اور اگر مرضی نہوگی انکار فرمائینگے مگر خبردار کوئی بات خلاف عرض نہ کرنا اُس
ساحر نے کسی کے کہنے کو خیال نہ کیا تیسرے روز وہ نامہ اکلیل جادو کو دیدیا اکلیل جادو نے اُس
نامے کو پڑھا مضمون سے جو آگاہی ہوئی اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ اے روشن بخت تو سلیمان
ہے تجکو ایسا لکھنا نہ چاہیے تھا میری ذات سے تو نے خوف بھی نہ کیا کہ ابھی مین چاہون تو تجھے ایکدم
مین فنا کردون سحر مین مجھے ایسا کمال حاصل ہے کہ ساحران زمانہ میرے خوف سے سر اُٹھا نہین سکتے
اور تو نے بے تکلف سب مجھے ایسا لکھا اسکی سزا یہ تھی کہ ابھی یہان اشارہ کرتا اور وہان تیرا سر اُڑ جاتا
لیکن تیری جوانی پر مجھے افسوس آیا اور اپنے ارادے سے باز رہا اب شرط تیرے واسطے یہ کیجاتی ہے
کہ اگر تو مجھسے مقابلہ کرے اور مجھپر فتح پائے تو مین اُسکا عقد تیرے ساتھ کردون اور خود بھی تیری اطاعت
قبول کردون یہ جواب لکھکر اکلیل جادو نے اس ساحر کو دیا ساحر میرے پاس لیکر آیا مین نے جو اُس
جواب کو دیکھا آپ کے نمک نے تاثیر دکھائی مجھے تاب نہ آئی لشکر کشی کرکے اُسطرف روانہ ہوا
جب شہر پناہ کے قریب جاکر پہونچا ایک نامہ پھر اُسکو تحریر کیا کہ مین براے مقابلہ آیا ہون اگر تجھے
کچھ دعوی ہو تو مجھسے آکر مقابلہ کر جب نامہ دار میرا نامہ لیکر گیا وہان یہی بات معلوم ہوئی کہ ایک
سال یہان قیام کرو جب سلطان اکلیل جادو براے سیر شہر کے باہر تشریف لاینگے اُسوقت اُنکو نامہ
دینا نامہ دار واپس آیا مجھسے کل کیفیت بیان کی مین نے ایک سال کا قیام بھی قبول کرلیا یا صاحبقران
ایک سال تک وہان مقیم رہا جب وہ دن آیا وہان سب سامان ہوا دوکاندار شہر کے بیرون شہر آئے
بازار آراستہ ہوا اُسی روز شب کو اکلیل جادو شہر کے باہر آیا مین نے نامہ دار کو نامہ دیکر روانہ کیا
اور یہ بھی کہدیا کہ اگر نامہ پڑھے اکلیل جادو کلمات کرخت سے کہے تو اُسے ویسا ہی دندان شکن جواب
دینا سنکر خاموش نہورہنا نامہ دار گیا مین روز اُسکے یہان مہمان رہا چوتھے روز اُسکو نامہ دیا اکلیل جادو
نے نامہ پڑھا ہنس کر جواب دیا کہ اُس لڑکے کی موت آئی ہے جو مجھسے اس طرح کی باتین کرتا ہے
ابھی اشارہ کردون تو سر اُڑ جائے بھلا یہ مجھسے کیا مقابلہ کریگا نامہ دار نے جواب دیا کہ ایسا
کوئی نہین جو ایک اشارے مین کسی کا سر جدا کرسکے اکلیل جادو کو غصہ آیا سحر کیا کہ نامہ دار کا سر
اُڑ گیا ہرکارے جو میری طرف سے وہان موجود تھے انھون نے اسیوقت مجکو خبر پہونچائی مجکو بھی
غصہ آیا مین نے اُسیوقت لشکر کو درستی کا حکم دیا لشکر مین فوراً سب نے ہتھیار لگائے گھوڑون
پر سوار ہوئے مین بھی جانے پر تیار ہوا ارادہ کیا کہ ابھی جاکر سر اُسکا بھی کاٹ لون مگر ایک پیر مرد
میرے پاس آیا اُس نے مجھے سمجھایا اور فرمایا کہ اے جوان اسقدر تعجیل نہ کر تو نہین جانتا کہ اکلیل جادو
کون ہے اور یہ کس طرح مقابلہ کرتا ہے اول تو تو سحر سے آگاہ نہین اور اسکو پوری تمام سحر مین دخل ہے وہ
ایکدم بھر مین سب تیرے لشکر کو مبتلاے سحر کریگا اور سب اسیر ہوجاینگے تجھسے کچھ نہوسکیگا اسیر کرنے کے
بعد جب شہر مین لیجائیگا اُسکی بیٹی قتل کا حکم دیگی مین نے دریافت کیا کہ اُسکی بیٹی کو کیا اختیار ہے جو کسی کو

حکم قتل دے انھون نے جواب دیا کہ یہ شرط اُسی نے مقرر کی ہے کہ جو میرے باپ سے لڑکر فتحیاب
ہوگا میں اُسکے ساتھ شادی کرونگی یا صاحبقران یہ کہہ جو مین نے سنا شوق جنگ اور زیادہ ہوا مین
نے یون پیر مرد سے عرض کی کہ مین ضرور اُس سے جنگ کرونگا اور شرط پوری کرکے اپنی مراد کو
پہونچونگا ان پیر مرد نے فرمایا اے جوان اسقدر ہمت کو کام نہ دے اکلیل جادو سے
لڑکر فتحیاب نہوگا اسکا سحر آفت ہے ایک اشارے مین تم سب کو اسیر کرلیگا کیون اپنی جان دیتے
ہو اگر یہی ہے تو جو مین ترکیب تعلیم کرون اُسپر عمل کرو اور ابھی یہانسے واپس جاؤ کچھ ساحرون کا لشکر جمع
کرو مگر جہانتک ممکن ہو ساحران ضعیف کو فراہم کرنا اور اُنسے اس جنگ کے بابت مشورہ کرنا وہ
اس حال سے بخوبی تمام آگاہ ہوجائینگے اور اس کے لڑنے کی ترکیبین بتادینگے مین نے بہت چاہا مگر
اُن پیر مرد نے مجکو اُسوقت مقابلہ اکلیل جادو مین نہ جانے دیا اور دیر تک سمجھا کر وہانسے واپس کیا یا
صاحبقران مین پھر اپنے ملک مین واپس آیا ساحرون کو فراہم کرنا شروع کیا ایک سال تک ساحرون
کو جمع کیا جہانتک ممکن ہوے ضعیف ساحر ڈھونڈھ کے جمع کیے جب قریب چار ہزار ساحرون کے جمع ہوگئے
اُسوقت مین نے ایک انجمن مشاورت قرار دیکر سب ساحرونکو اُس بزم مین جمع کیا اور اُنسے اپنا ارادہ بیان کیا جس نے
اکلیل جادو کا نام سنا اُسنے یہی جواب دیا کہ ہم اُس سے جنگ نہین کرسکتے چار ہزار ساحرون نے اُس
سے جنگ کرنے کیواسطے انکار کیا مین نے سب سے سبب دریافت کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ اُسکا سحر
ایسا ہے جسکا رد کسی ساحر کو معلوم نہین ہے خود وہانکے ساحر نہین جانتے ہم لوگونکی کیا مجال ہے جو اُسکے
سحر کو روک سکین اور اسی سبب سے اُسکی بیٹی نے یہ شرط کی ہے کہ جو میرے باپ کو زیر کریگا اور اُسپر
فتح پائیگا مین اپنی شادی اُسی کے ساتھ کرونگی اُس سے مقابلہ کرنے کا ہرگز ارادہ نہ کرنا ورنہ سوائے
شکست اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا یا صاحبقران جب ساحرونسے یہ بات سنی مجھے بہت افسوس ہوا اور یہ
خیال کیا کہ اجتناب اگر مین خود جاکر مقابلہ کرتا تو کچھ نتیجہ ضرور ظہور پذیر ہوتا اسنے دلون اسقدر محنت بھی
کی اور صرف بھی کثیر کیا مگر کچھ حاصل نہوا یہ جو خیال آیا مین نے سب ساحرونکو اُسی روز جواب دیا اور
لشکر پھر درست کرکے اکلیل جادو کیطرف روانہ ہوا سب قواعد سے واقف تھا یہی وہان جاکر قیام کیا
ایک سال ختم ہوا تو شہر کے باہر بازار آراستہ ہونے لگا سب دوکاندارون نے دوکانین لگائین مین نے
ایک نامہ پھر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے اکلیل جادو مین ایکبار تیرے مقابلے کیواسطے آیا مگر
تو نے میرے نامے کا جواب نہین دیا مین مجبور ہوکے چلا گیا پھر مجھے ملاقات ہونے کا دوسرا
وقت نظر نہ آیا اُس سال مین ایک ضرورت ایسی لاحق ہوگئی کہ مین دیکھ سکا ورنہ اُسی سال مین آتا اور مقابلہ
کرتا اب مین اس ارادے سے آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہے تو ایکدن مقرر کر ورنہ مین شہر کے اندر آؤنگا
قیامت برپا کردونگا یہ نامہ لکھکر مین نے ایک نامہ دار کی معرفت اکلیل جادو کو بھیجا اکلیل جادو
نے اُس نامے کو پڑھا پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ دار کو جواب دیا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اے
روشن بخت تیرے باپ سے مجھے ملاقات تھی اُسکے سبب سے مین نے اسوقت تک تیرا خیال کیا ورنہ
جسوقت چاہتا تیری مجال نہ تھی کہ تو میرے پاس ہاتھ باندھے نہ آتا فقط تیرے باپ کی خاطر سے
ایسا ہوا اب تجھے لازم ہے کہ اپنی باتون سے باز آ اور جان سے آیا ہے واپس جا ورنہ تیرے واسطے اچھا

ہوگا نامہ دار نے جواب دیا کہ آپکو جو کچھ کہنا ہے تحریر کردیجیے مین زبانی نہ کہونگا ایسا ہو کہ مین خطاوار ہوکر
لائق گردن زدنی سمجھا جاؤن اُسنے کہا اول تو مین کسی کا نامہ نہین لیتا کیونکہ دنیا مین کوئی میرا ہمسر پیدا نہین
ہوا ہے اور روشن بخت کا نامہ جو لیا سبب اُسکا یہ تھا کہ وہ خصوصیت رکھتا ہے مگر جواب ہرگز نہ لکھونگا
جو کچھ زبانی کہدیا اسی کو غنیمت جانو اور یہی جاکر کہدینا نامہ دار مجبور ہوکے واپس آیا مجھے یہ سب کیفیت سنکر
مجھے غصہ آیا لشکر تو تیار ہی تھا اُسوقت سب لوگونکو اپنے ہمراہ لیکر اکلیل جادو کے قتل کے ارادے
سے روانہ ہوا اکلیل جادو اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا سامنے رقص ہورہا تھا جب لشکر کو ہمراہ لیکر
قریب بارگاہ پہونچا اور ارادہ کیا کہ بارگاہ کو گرادون لوگون نے اکلیل جادو کو خبر کی اکلیل جادو
بارگاہ سے باہر آیا میری طرف دیر تک دیکھا مجھپر غشی طاری ہوئی میرے ہمراہی بھی سب بیہوش ہوکے
گر پڑے اُسکے ہمراہیون نے ہم لوگون کو اسیر کرلیا جب قید پہنانے چلے تو سب کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم
مین پایا دور وز تک اکلیل جادو وہان رہا تیسرے روز ہم لوگون کیواسطے اُسنے کہا کہ ان سب کو صحرائے
کاج باج مین لیجاکر چھوڑدو وہان سے ساحران کو ہلاک کرڈالینگے اسکی فوج کے لوگ ہمکو اس صحرا مین
لائے اور یہان بتلا سے سحر کرکے چھوڑ گئے صاحبقران ہم لوگونکی یہ حالت تھی کہ مانند ماہی بے آب
کے تڑپتے تھے اس صحرا مین سوائے صدائے نالہ و آہ کے دوسری آواز نہ آتی تھی یہان کے ساحرون
نے جو یہ کیفیت دیکھی ہم لوگون کے ہلاک کرنے پر آمادہ ہوئے قریب دوسو آدمی کے ان لوگون نے
ہلاک کیے تھے کہ ایک پیر مرد تشریف لائے انکو دیکھکر ساحر گریزان ہوئے پیر مرد میرے پاس آئے
بعد دلجوئی و تشفی کے میری کیفیت دریافت کی مین نے سب حال اپنا بیان کیا پیر مرد کو بہت افسوس ہوا
مجھے اپنی چادر اوڑھائی سحر کے سبب سے جو تکلیف تھی وہ برطرف ہوئی ہاتھ پاؤن قابو مین آئے پھر
تو ان پیر مرد نے سب کو اپنی چادر اوڑھائی ہر ایک نے قید غم سے رہائی پائی سب کو انھون نے
اپنے ہمراہ لیا ایک کوہ پر تشریف لیگئے دو روز سب مجھے اپنے یہان مہمان رکھا تیسرے روز مجھسے فرمایا کہ
اپنے شہر کو جاؤ اب ایسا ارادہ نہ کرنا یہ فرماکے بہت کچھ مال و خزانہ مجھے بطور زادراہ مرحمت فرمایا
مین وہان سے روانہ ہوا جب اپنے شہر مین پہونچا شہر کو ساحرون کے قبضے مین دیکھا لوگون سے دریافت
کیا انھون نے بیان کیا کہ اکلیل جادو نے یہان آکے قبضہ کرلیا میری عجب حالت ہوئی اپنے ناموس
کا خیال آیا ساحرون سے دریافت کیا انھون نے کہا کہ تمھارے ناموس کیواسطے ایک
مکان الگ بنایا گیا ہے وہان وہ لوگ رہتے ہین قصد کیا کہ وہان جاؤن ساحرون نے کہا کہ
تمھارے واسطے شہر کے اندر آنے کا حکم نہین ہے اگر تم شہر کے اندر آؤگے تو پھر اسیر ہوجاؤگے
اور اب کی بار تمھاری گردن زدنی کا حکم صادر ہوگا مین مجبور ہوا ان لوگون سے کہا کہ اگر یہی ہے تو میرے
ناموس کو بلا دو مین انھین اپنے ہمراہ لیکر چلا جاؤن اس شہر مین نہ آؤن ان لوگون نے کہا ایک
سال یہان قیام کرو ہم سلطان کو اطلاع کرتے ہین اگر انکی یہی رائے ہوگی تو تمھارے ناموس کو بھی
شہر سے نکال دینگے مجبور ہوکے وہان ٹھہرنا پڑا ایک سال تک وہان ٹھہرا رہا ان لوگون نے
اکلیل جادو کو ایک عرضی روانہ کی اکلیل جادو نے اس عرضی پر لکھدیا کہ اُسکے ناموس بھی
اگر اُسکا ساتھ دینا قبول کرین تو شہر کے باہر نکال دیے جائین جب عرضی کا یہ جواب آیا ساحر

میرے مکان پر لیگئے وہان سب سے دریافت لیا ہر ایک نے میرا ساتھ دینا قبول کیا ساحر دن
نے سب کو شہر کے باہر نکال دیا مین نے سب کو اپنے ہمراہ لیا اور پھر اسی صحرا کیطرف راہی ہوا ایک ماہ
کے بعد اس صحرا مین آکر پہونچا پھر اسی کوہ پر گیا اُن پیر مرد کی قدمبوسی حاصل کی پیر مرد نے جو مجھکو دیکھا
فرمایا اے روشن بخت اب کیون واپس آیا مین نے سب کیفیت بیان کی پیر مرد نے فرمایا
افسوس ہے کہ مین اس صحراسے نکلنے کی قسم کھا چکا ہون ورنہ ایکدم مین تیرا ملک تجکو دلا دیتا مگر اُسکے عوض
یہان کوئی صورت تیرے واسطے کیجاتی ہے ابھی چندے یہان مہمان رہو مین کوئی جگہ یہان تجویز
کرلون تو تجکو وہان کی حکومت دلا دون یا صاحبقران ایک ماہ کامل مین اُن پیر مرد کا مہمان رہا آخرکار
اُنھون نے اس ملک کو تجویز فرمایا اور ایک نامہ لکھکر باج گیر شاہ کے پاس بھیجا کہ اُس ملک
کی حکومت روشن بخت کے حوالہ کرو ورنہ اچھا نہو گا باج گیر نے بخوف اُنکا کہنا قبول کیا اور
مجھے یہانکی حکومت دی پیر مرد نے چلتے وقت ایک مہرہ مجکو مرحمت فرمایا اور کہدیا کہ یہ مہرہ وقت
اپنے پاس رکھنا ساحر گزند نہ پہونچا سکینگے اور تیرے ملک کی حفاظت رہیگی جب سے مین
یہان مقیم ہون مگر غم وطن اور الفت دختر اکلیل جادو مین شب و روز گریان رہتا ہون گو ہر طرح کا سامان
عیش موجود ہے مگر سب ہیچ ہے جسوقت اُسکا خیال آتا ہے دل بیتاب ہو جاتا ہے جب وطن کی
یاد آتی ہے یہان سے طبیعت گھبراتی ہے ہر طرح مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا ہے صاحبقران نے
حال روشن بخت کا سنکر افسوس کیا امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اگر میرے سب سردار
موجود ہوتے تو مین اسکے نسبت کچھ کرتا کیسکو یہان چھوڑ جاتا وہ تیری کل تمنائین پوری کر دیتا مگر
اُن لوگون مین سے بھی کوئی یہان کا رہنا قبول نہ کرتا کیونکہ سب ترک کر چکے تھے اور کسی کو اب
جنگ کرنا منظور نہ تھا اس سبب سے وہ لوگ بھی یہان نہ رہتے مگر اب مین یہ بات مناسب جانتا
ہون کہ بدیع الملک کو تمھارے حال سے مطلع کرون وہ جب اسطرف آئینگے ضرور تمھاری مرادین
بر لائینگے ابھی وہ ایوان نہ طاق مین ہین جب ایوان کو فتح کرکے فراغت پا لینگے تو اس طرف
آئینگے مین انھین ایک خط اپنی خیریت کا کسی طرح خانہ کعبہ پہونچکر روانہ کرونگا اُسی مین تمھاری کیفیت
بھی لکھدونگا صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے ایک پرچہ لکھکر
روشن بخت کو دیے جاؤ جب بدیع الملک یہان آئین روشن بخت پرچہ دکھا دیگے وہ سب
کام درست کر دینگے کسی کی ضرورت باقی نہ رہیگی ملک موروثی بھی وہ دلا دینگے اور اب اکلیل جادو
کی دختر کے ساتھ عقد بھی ہو جائیگا امیر ثانی نے ارشاد صاحبقران منظور کیا روشن بخت
سے فرمایا کہ قلم دوات منگاؤ مین ابھی رقعہ لکھکر تمھارے حوالے کرون جب بدیع الملک اسطرف آئین
انھین وہ رقعہ دکھانا وہ جو جو تمھارے کام ہین سب کو انجام دینگے روشن بخت نے قلم دوات
طلب کیا اُسیوقت صاحبقران نے سب کیفیت اپنی تحریر کی اور یہ بھی لکھدیا کہ روشن بخت
نے میرے ساتھ احسان کیے ہین اگر اسکے کام تم انجام دوگے تو میری عین خوشی ہے یہ لکھکر
صاحبقران نے اور امیر ثانی نے اپنی اپنی مہرین اُس رقعہ پر کین اور روشن بخت کے سپرد
کیا روشن بخت رقعہ پاکر بہت خوش ہوا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت جب

مین خانہ کعبہ پہونچونگا اور اپنی خیریت کا خط بدیع الملک کو لکھونگا اُس خط مین بھی یہ کیفیت لکھدونگا تم
خاطر جمع رکھو بدیع الملک بہت جلد اسطرف آئینگے اور اُن کافرون سے بھی عوض خون عزیزان
لینگے بعد اُسکے صاحبقران نے امیر ثانی سے بدیع الملک کے حالات دریافت فرمائے امیر نے
کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی صاحبقران دیر تک بدیع الملک کو دعائین دیا کیے روشن بخت
حالات بدیع الملک کے سن سنکر تعریفین کرتا رہا تھوڑی دیر یہ صحبت رہی پھر روشن بخت نے صاحبقران
کیواسطے خاصہ طلب کیا امیر نے مع جملہ سردارون کے خاصہ نوش فرمایا رات زیادہ آئی تھی
صحبت برخاست ہوئی صاحبقران اور امیر ثانی اور جملہ سردار خوابگاہ مین تشریف لائے
محو خواب ہوئے اسیطرح ایک ہفتہ امیر ثانی اور صاحبقران مع جملہ سردارون کے روشن بخت
کے یہان رہے بعد گذرنے ایک ہفتہ کے صاحبقران نے روشن بخت سے کہا کہ اب ہمنے تمھاری
خوشی کی اور بہت دنون تمھارے مہمان رہے چونکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہوچکے
ہین اسوجہ سے ہمکو یہانسے جانے کی جلدی ہے ورنہ جبتک تمھاری خوشی ہوتی یہانسے نہ جاتے اب
ہمکو نہ روکو کہ یہان ہمارا ٹھہرنا مناسب نہین ہے بدیع الملک جب آئینگے اُنکو اچھی طرح اپنے یہان
مہمان رکھنا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب صاحبقران ثالث یہان تشریف لائینگے
مین اُنکے ہمراہ رکاب رہونگا یہ شرف بھی حاصل کرونگا امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہے روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ چند روز یہان اور تشریف رکھیے صاحبقران نے فرمایا
کہ مین نے اصل کیفیت تمسے بیان کردی اب ہملوگون کو نہ روکو جانے دو روشن بخت مجبور ہوا امیر
نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ سامان سفر درست کر دین کل یہانسے روانہ ہونگا روشن بخت نے
عرض کی یا صاحبقران جسوقت ارادہ فرمائیے گا سب سامان درست ملیگا امیر ثانی نے فرمایا
کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ایکبار پھر فاتحہ پڑھ لین ورنہ کاہیکو بھی اتفاق ہوگا کہ اسطرف آئین
صاحبقران نے فرمایا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت امیر ثانی اور صاحبقران اور جملہ
سردار مع روشن بخت کے صحراے کان باج مین آئے فاتحہ پڑھا دیر تک اشکباری کی وہان سے
پھرکر اُس روز بیرون شہر قیام کیا دوسرے روز سب سامان تیار پایا صاحبقران نے ایک مہرۂ
الماس بازو سے کھولکر روشن بخت کو دیا امیر نے ایک دانہ یاقوت سرخ عطا فرمایا
روشن بخت کو دولت لازوال حاصل ہوئی تھوڑی دور تک روشن بخت ہمراہ آیا شہر سے دس
کوس دور پہونچ کے شام ہوئی روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام
فرمائیے غلام بھی حاضر ہے آج دعوت آخری بھی قبول فرمائیے امیر نے اسکا کہنا قبول کیا بارگاہین
وہین استادہ ہوگئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے روشن بخت نے سامان دعوت پیشتر
سے درست کیا تھا اُس روز صاحبقران کی دعوت آخری کی دوسرے روز امیر نے روشن بخت
کو رخصت کیا اور آپ مع شہنشاہ گوہر کلاہ اور نور الزمان اور کرب بن حادی اور غضنفر بن
اسد اور مظفر بن غضنفر و شیران بن اسد اور اسکندر اور سلطان سعد طوقی اور دارا
بن داراب اور قیسم بن قاسم اور جیسم بن قاسم و قہور دیوپیکر اور انتر بن سعد اور

ربیع الملک بن رستم اور رفیع الملک بن توسج اور سلیم بن فرخ اور نعیم بن شمسوار قلندر اور کیوان بن نور الدہر اور طہماسپ بن عنقوبیل اور قہماسپ بن طہماسپ اور طغیان بن کرب و موت بن سارنج اور رور قاسے زنگی اور لقاح خیلم اور طور بربری اور قواستانی اور سعید اور سعد جگر نشین اور شیر بن لقمان اور شاہزادہ ابوالعلا سے کاشانی اور ترک جوشن پوش اور سہیل باختری اور شہنشاہ زرین کمر اور شہریار مرصع پوش اور سلیمان بن فارس اور بختیار س کوہی اور آشوب حرامی اور رہار باختری اور علقمہ اور فرید اور ابو الفتح عراقی اور سعید لنگری اور خواجہ عمرو ثانی اور عمران خطائی اور سیہ بار صحرائی اور سماک طائی اور شیر نگ بن قران اور اسلم پیادہ رو اور سرہنگ مکی اور سیارہ بن عمرو بدیع الزمان وغیرہ صاحبقران ثانی وہان سے روانہ ہوئے راہ مین امیر ثانی نے سب کا شمار جو کیا تو سب بہتر کس امیر کے ہمراہ تھے صاحبقران ثانی نے امیر کشور گیر سے عرض کی یا صاحبقران فرزند خواجہ بزرجمہر نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس میرے ہمراہیون سے مع میرے مشرف زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے اور اسوقت کے شمار سے معلوم ہوا کہ میرے ہمراہ تہتر کس ہین مجھے یہ خیال ہے کہ نہین معلوم اب ان مین سے کون مجھ سے جدا ہونیوالا ہے اور کس کے فراق مین ابھی سے مجھے رونا ہے صاحبقران نے فرمایا فرزندان بزرجمہر نے غلطی سے کہا ہو گا کہ اصل مین تہتر کس ہونگے انھین اسوقت خیال نہ رہا انھون نے بہتر کس بتائے کچھ مضائقہ نہین ہے صاحبقران ثانی نے عرض کی کہ مین نے مکرر خواجہ زادون سے اس بات کی تحقیق کی انھون نے بار دیگر بھی یہی کہا مجھے بڑا اندیشہ ہے صاحبقران زمان نے فرمایا اس کی کچھ فکر نہ کرو اب سب صحیح و سالم خانۂ کعبہ پہونچین گے اور مشرف زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے امیر ثانی خاموش ہوئے جہان پر صاحبقران زمان یہ ذکر کرتے ہوئے جاتے تھے وہ صحرا بہت ہی پر فضا تھا ہر طرف سبزہ مانند فرش بچھا تھا دیکھنے سے روح تازہ ہوتی تھی دماغ مین قوت پیدا ہوتی تھی امیر ثانی کو وہ میدان وسیع بہت پسند آیا صاحبقران زمان سے عرض کی یا صاحبقران آپ نے اس میدان کی فضا کو ملاحظہ فرمایا اور کیفیت صحرا کا معائنہ کیا واقعی عجب قدرت پروردگار ہے جس طرف نگاہ جاتی ہے طبیعت خوش ہو جاتی ہے اگر اسقدر تعجیل نہوتی تو مین ایک روز اس صحرا مین مقام کرتا لائق سیر کے ہے یہان کی کیفیت دیکھنے سے میری طبیعت بہل جاتی صاحبقران زمان نے جو امیر ثانی کی گفتگو سنی خیال فرمایا کہ حمزہ ثانی کو یہ صحرا بہت پسند آیا ہے اور ارادہ انکا یہ ہے کہ اس صحرا مین قیام فرمائین اور سب سردارون کو بھی کیفیت صحرا کیطرف متوجہ پایا فرمایا صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا کہ ایک روز ہمین قیام کرین یہان کی کیفیت حمزہ ثانی کو پسند آئی ہے اور یہ چاہتے ہین کہ یہان مقام کیا جائے خواجہ نے اسیوقت بارگاہین استادہ کرائین امیر ثانی گھوڑے سے اترے صاحبقران زمان کے ہمراہ بارگاہ کے اندر گئے صاحبقران نے حمزہ ثانی سے فرمایا کہ تم اس صحرا کی سیر کو ٹھہرے ہو ہمین لازم ہے کہ یہاں کی فضا کو دیکھ آؤ امیر ثانی نے عرض کی یا صاحبقران آپ بھی تشریف لے چلین یہان کی سیر قابل دید ہے صاحبقران زمان مجبور ہو کے اٹھے

اور سب سردار بھی ہمراہ گھوڑون پر سوار ہوکے صحرا کے جانب روانہ ہوئے جلو سردار صاحبقران
زمان کے ہمراہ جاتے تھے بارگاہون سے کچھ دور نکلے تھے کہ شہزادہ بدیع الزمان نے دیکھا ایک
آہو چوکڑی بھرتا ہوا صحرا کیطرف سے آتا ہے بدیع الزمان نامدار نے گھوڑے کی باگ لی تیر
کمان لیکر اس آہو کے تعاقب مین چلے سب سردار مانع بھی ہوئے مگر کچھ خیال نہ کیا جب سب نے
دیکھا کہ بدیع الزمان تعاقب مین اس آہو کے جاتے ہین سب نے ناچار ہمراہی بدیع الزمان
کی اختیار کی صاحبقران زمان نے اور امیر ثانی نے سردارون سے فرمایا کہ ساتھ نہ چھوڑنا جب
آہو کو شکار کرین اپنے ہمراہ یہان سے آنا یہ کہکے صاحبقران اور حمزہ ثانی ایک سبزہ زار مین ٹھہر
گئے مگر بدیع الزمان نامدار جو اُسکے تعاقب مین چلے دور نکل گئے سردارون نے بھی ساتھ
نہ چھوڑا ایک میدان وسیع مین وہ آہو پہونچا بدیع الزمان نے چاہا اُسکو اسی حالت مین تیر
لگائین یہ ارادہ کرکے شاہزادے نے تیر کمان مین جوڑا چاہتے تھے کہ سر کرین کہ گھوڑے نے
سکندری کھائی یعنی بسرعت بدیع الزمان کے گرا شاہزادے کی کمر مین اسقدر جو صدمہ پہونچا کہ مہرہ
کمر ٹوٹ گیا وہان کچھ پتھر پڑے تھے سر بھی پارہ پارہ ہوا پہلو بھی زخمی ہوئے سردارون نے جانا
کام تمام ہوگیا مگر قریب پہونچ کے جو دیکھا رمق جان بدیع الزمان نامدار مین باقی تھی سب نے
بہت کچھ حسرت و افسوس کیا کچھ سردار بدیع الزمان نامدار کے پاس ٹھہرے رہے باقی صاحبقران
کے پاس خبر کرنے کو روانہ ہوئے امیر اُس سبزہ زار مین منتظر کھڑے تھے کہ سردارون نے آکے
گریہ شروع کیا امیر ثانی اور صاحبقران کے ہوش اُوڑ گئے فرمایا کچھ حالت بیان کرو سب نے
عرض کی یا صاحبقران غضب ہوا جلد تشریف لیچلیئے ورنہ دیدار آخری سے بھی محروم رہجایئے گا
صاحبقران ثانی نے فرمایا خیر تو ہے کسکی بابت ایسا کہتے ہو سب نے عرض کی بدیع الزمان نامدار
گھوڑے سے گرے سر پارہ پارہ ہوگیا مہرہ کمر ٹوٹ گیا پہلو بھی زخمی ہوا ابھی قدرے جان باقی
ہے آپکے دیکھنے کا اشارہ کرتے ہین یہ جو سنا صاحبقران کی آنکھون مین دنیا سیاہ ہوگئی امیر ثانی
کلیجہ پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئے سردارون نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت یہان ٹھہرنے کا نہین
ہے جلد تشریف لیچلیئے صاحبقران نے فرمایا مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا کسطرف چلون سردارون نے
امیر کا ہاتھ پکڑا حمزہ ثانی نے فرمایا کہ مجھ مین بالکل طاقت رفتار باقی نہین ہے کلیجہ مین اسقدر درد ہے
کہ مین اٹھ نہین سکتا چند سردارون نے امیر ثانی کو بھی ہاتھ پکڑ کے اٹھایا بہزار دشواری دونون
بزرگوار وہان پہونچے جہان بدیع الزمان نامدار دم توڑ رہے تھے صاحبقران زمان نے جو
اپنے نور نظر پارۂ جگر کا یہ حال دیکھا قریب آکے سرہانے بیٹھ گئے بدیع الزمان نے جو صاحبقران
کو اپنے قریب پایا عرض کی آج غلام نے جان اپنی قدم مبارک پر نثار کی شکر ہے کہ آجتک آپکے
اقبال سے پروردگار عالم نے بڑے معرکون مین آبرو رکھی کسی کافر کے ہاتھ سے زخمی ہوکر جان نہ
دی مگر آپ سے امیدوار ہون کہ دعاے مغفرت سے فراموش نہ فرمایئے گا صاحبقران
نے جو یہ تقریر اپنے فرزند دلبند کی سنی امیر کو فرط غم سے تاب نہ رہی آہ کرکے بیہوش ہوگئے
کچھ جواب نہ دے سکے سب کو یہ گمان ہوا کہ صاحبقران بھی راہی ملک بقا ہوئے سردار

روئے لگے مگر امیر ثانی اپنی قوت بازو کے پہلو میں بیٹھے تھے بعد حسرت بدیع الزمان نے حمزہ ثانی
سے کہا بھائی صاحب آپ سے بھی امید ہے کہ دعائے مغفرت سے اور سورۂ حمد سے
فراموش نہ فرمایئے گا امیر ثانی کی بھی وہی حالت ہوئی جو صاحبقران کی تھی یہ بھی کچھ جواب نہ دے
سکے سب سرداروں کو یہی گمان ہوا کہ امیر ثانی نے بھی انتقال کیا اتنی دیر میں بدیع الزمان
نامدار کی روح نے مفارقت کی سرداروں میں شور گریہ وزاری بلند ہوا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ
کبھی صاحبقران کے قریب آتے تھے سینہ پر ہاتھ رکھکے سانس کو دیکھتے تھے کبھی بدیع الزمان کی
لاش کے پاس آتے تھے خاک اڑاتے تھے کبھی حمزہ ثانی کے قریب جاکر سانس دیکھتے تھے
سب کے آنسو مسلسل جاری تھے اور خواجہ عمرو ثانی کی بھی یہی کیفیت تھی بلکہ سب سردار اسی
مصیبت میں مبتلا تھے جنگل ماتم سرا بنگیا تھا جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے ضبط گریہ کرکے عمرو
ثانی سے فرمایا کہ لاش بدیع الزمان کی لیچلنا چاہیے اور صاحبقران اور امیر ثانی کو بھی یہاں سے
لیچلو ان دونوں صاحبوں کی حالت ابھی تک خلاصہ نہیں ہے میں نے سانس کو دیکھا بالکل محسوس
نہیں ہوتی معلوم ہوتا ہے افراط غم سے ان حضرات کی بھی جان گئی اور بدیع الزمان کے ہمراہ یہ بھی راہی
باغ جنان ہوئے سرداروں نے کہا خواجہ ان سب بزرگوار ونکو کیونکر لیچلیں خواجہ نے کہا سب
سامان ہو جائیگا آپ لوگ بارگاہ میں جائیں اور وہاں سے سب اسباب اٹھالینے کا لے آئیں
اسیوقت سب سردار بارگاہ صاحبقران میں آئے اسباب جو جو خواجہ نے طلب کیا تھا سب لیگئے
خواجہ نے پہلے لاش بدیع الزمان اٹھائی سردار کاندھا دیے ہوئے لاش کو بارگاہ صاحبقران
میں لائے یہاں خواجہ نے صاحبقران کے سینہ پر ہاتھ رکھا اب کچھ سانس کی آمد وشد معلوم
ہوئی خواجہ نے عمرو ثانی سے کہا کہ صاحبقران بفضل ایزدی زندہ ہیں اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت
ہے زیادہ تردد کا محل نہیں ہے امیر فرط غم سے بیہوش ہوگئے ہیں سکتے کی کیفیت ہے ابھی ہوش
آجائیگا یہ کہکے خواجہ نے صاحبقران کی منہ پر پانی کے چھینٹے دیے عمرو ثانی نے امیر ثانی کو
ہوشیار کیا پہلے صاحبقران کی آنکھ کھلی امیر نے آہ کا نعرہ کیا پھر بیہوش ہوگئے خواجہ نے پھر
پانی کے چھینٹے دیے صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی بھی اٹھے صاحبقران نے اسطرف
نگاہ کی جدھر لاش بدیع الزمان کی تھی لاش وہاں نہ پائی خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ میرے
نور نظر کو میرے سامنے سے کون لیگیا ارے ابھی اسمیں کچھ دم باقی ہے افسوس میں انکی بات کا جواب
بھی نہ دے سکا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ بارگاہ میں تشریف لیچلیے امیر نے فرمایا اے خواجہ
بعد اسکے مجھے دنیا اسوقت سیاہ معلوم ہوتی ہے کچھ نظر نہیں آتا کاش اسوقت میں بھی مرجاؤں تو اچھا ہے
خواجہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر کیا صبر ہوتا اتنی دیر میں سردار بھی لاش رکھکے واپس آئے خواجہ نے
سب سے کہا کہ صاحبقران کو بارگاہ میں لیچلو سرداروں نے امیر کی بغلوں میں ہاتھ دیے
صاحبقران بمشکل تمام زمین سے اٹھے کچھ سردار امیر ثانی کی بغلوں میں ہاتھ دیکر لیچلے اسوقت
صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا بصد حسرت آہ وزاری کرتے ہوئے جاتے
تھے سرداروں سے امیر کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی سب سرداروں کی بھی عجب کیفیت تھی

غرض اس صورت سے سب سردار صاحبقران کو لیے ہوئے بارگاہ کے قریب پہونچے خواجہ نے
سرداروں سے کہا جس بارگاہ میں لاشۂ بدیع الملک کا رکھا ہے اُس بارگاہ میں ابھی امیر کو نہ لیجانا
ورنہ پھر صاحبقران زمان کی وہی کیفیت ہو جائیگی سردار اور بارگاہ میں امیر کو لے گئے صاحبقران
مسند پر جاکے بیٹھے خواجہ سے پوچھا کہ اے خواجہ برائے خدا بتا دو کہ لاش اُس شیر بیشۂ ہیجا کی کہاں ہے
اسے اور تھوڑی دیر اسکی صورت دیکھ لوں پھر کاہیکو ایسا وقت ہاتھ آئیگا جو اسکی صورت دیکھوں خواجہ
نے عرض کی یا صاحبقران اب صبر فرمایئے اور سامان تجہیز و تکفین کیجیے امیر نے فرمایا خواجہ پھر تو
ہر حال میں کرونگا مگر میں بہت مشتاق ہوں کہ ایک دفعہ صورت اور دیکھ لوں خواجہ نے جب
صاحبقران اور امیر ثانی کو بہت بیتاب پایا امیر کو مع حمزہ ثانی اُس بارگاہ میں لائے جہان
لاشۂ بدیع الزمان نامدار کا رکھا تھا امیر نے قریب لاش آکے اپنی حالت ابتر کی حمزہ ثانی کو
بھی کچھ اپنا خیال نہ رہا جب عرصہ ہوا اور سب سرداروں نے دیکھا کہ اب کیفیت صاحبقران اور
امیر ثانی شدت گریہ سے ایسی ہے کہ عجب نہیں روح ان حضرات کی بھی نکل جائے سب سردار قریب آئے اور
صاحبقران سے کہا یا امیر اب گریہ کو موقوف فرمایئے دیکھئے سب کی کیا حالت ہے اور تجہیز و تکفین میں
بھی عرصہ ہوتا ہے جب سب سرداروں نے بہت کہا تو امیر نے رونا موقوف کیا خواجہ سے فرمایا
کہ اب سامان تجہیز و تکفین درست کرو خواجہ نے سب سامان درست کیا امیر نے بدیع الزمان نامدار
کو بعد غسل و کفن دریائے حلوں کے کنارے پر دفن کیا قبر بنائی صاحبقران قبر پر بیٹھ گئے سب
سرداروں نے فاتحہ پڑھا امیر نے بعد گریہ وزاری فاتحہ پڑھکر رونا شروع کیا پھر امیر اور
حمزہ ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ قریب ہلاکت پہونچے سرداروں نے پھر سمجھایا امیر کی کیفیت بہت
ہی دگرگوں ہو گئی تھی سب سردار بغلوں میں ہاتھ دیکر صاحبقران اور امیر ثانی کو قبر بدیع الزمان
سے اُٹھا لائے صاحبقران نے تین روز اُس صحرا میں قیام کیا بعد فراغت رسم رسوم واسطے
روانہ ہونے دس روز کے بعد خانہ کعبہ میں پہونچے صاحبقران زمان اور امیر ثانی کی یہ کیفیت
تھی کہ بصارت اور سماعت میں فرق آگیا تھا جب حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور وہاں سے
فراغت کرکے آئے چند روز اپنی دولتسرا میں مقیم رہے بعدہ خدمت باسعادت جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روانہ ہوئے اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے بارہا ہمراہ
جناب رسولخدا جنگ کو بھی تشریف لیگئے اکثر کفار کو قتل کیا عمر اپنی یاد الٰہی میں بسر کی

داستان آخری کیفیت وفات خواجہ عمرو بن امیہ ضمری و خاتمہ کتاب

راویان ماجرائے الم و محرران فسانۂ غم اس داستان حسرت بیان کو بصد یاس والم اسطرح اظہار فرماتے
ہیں کہ جب صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا میں پہونچے
اور مشرف زیارت آنحضرت ہوئے اُس زمانہ میں کفار کی چڑھائی خانہ کعبہ پر ہوئی صاحبقران
زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ یوں تو راہ خدا میں بہت سے جہاد کیے مگر اب ان کافروں کو قتل کرنا
ضرور ہے امیر ثانی نے عرض کی میں تابع فرمان ہوں گو انکار کر چکا ہوں کہ اب تیغ برائے جہاد نہ

اٹھاؤنگا مگر ایسے وقت میں جہاد کرنا بھی باعث حصول ثواب ہے صاحبقران زمان مع امیر ثانی جنگ کفار کو تشریف لیگئے کافرون کو قتل کیا وہان سے کافر فرار ہوئے اور احد میں پہونچکر کفار احد کو آگاہ کیا صاحبقران زمان واپس آئے مگر یہ خبر کفار احد کو پہونچی کہ اب امیر حمزہؑ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسول خدا میں پہونچے ان سب لوگون کو نہایت صدمہ ہوا بادشاہ احد کو جاکر اس حال سے آگاہی دی کہ اے سلطان جو شخص حمزہ صاحبقران ایکبار یہان آیا تھا مگر اور کسی طرف جاتا تھا اسکی فوج کے سردارون نے جو لشکور وکا اسنے بہت سے جوانون کو یہان کے قتل کیا اور آپ جس طرف جاتا تھا چلا گیا آپ نے آجتک اس سے اسکا عوض نہ لیا گو اس روز آپ نے فرمایا تھا کہ مین اس عرب سے ضرور اسکا عوض لونگا اور لشکر کشی کرکے جاؤنگا جہان پہونچونگا اسکو قتل کرونگا کیونکہ اسنے ان ان لوگون کو قتل کیا جو بزرگان دین مشہور تھے اس کو قتل کرنا باعث ثواب ہے لہذا آجتک آپ نے اپنے فرمانے کے بموجب اس باب میں کچھ نہ کیا اور اب وہ تارک دنیا ہوکر خانہ کعبہ پہونچا وہان سے خدمت میں پیغمبر آخر الزمان کے گیا ہے ابھی بعض لوگ معبدگاہ مسلمانان پر چڑھائی کرکے گئے تھے اسنے بہت سے پہلوانونکو قتل کیا آخر کار سب لوگ وہان سے بھاگ کے یہان آئے آپکے قلعہ میں آکر گوشہ گیر ہوئے اگرچہ انہین کی مدد فرمائیے اور ان کو پھر لشکر و سپاہ و دیگر یہان سے روانہ کیجیے تو وہ لوگ ایسے نہین ہین جو حمزہ سے زیر ہو کر پلٹ آئین بلکہ حمزہ کا سر لاکر آپکو دینگے شاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کا کہنا سنا واقعی مین نے ایک وقت مین یہ بات کہی تھی کہ مین حمزہ سے ضرور اس خطا کا عوض لونگا بسبب اور کامون اور پلٹا یون کے اتنی مہلت نہ ملی جو مین حمزہ سے اسکا عوض لیتا اب یہ موقع اچھا ہاتھ آیا ہے جو لوگ بھاگ کے آئے ہین انکو میرے پاس لاؤ مین انسے کچھ باتین دریافت کرون کیونکہ بیکار کسی سے جنگ کرنا خلاف ہے جبتک کوئی سبب نہو اسوقت تک جنگ ہو نہین سکتی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم ابھی انکو حاضر خدمت کرتے ہین سلطان احد نے جواب دیا کہ ابھی کوئی ضرورت نہین ہے اور کیسوقت ان کو میرے پاس لانا مین انسے صرف اسقدر دریافت کرونگا کہ تم لوگ کسواسطے لڑنے کو گئے تھے اہل دربار نے وعدہ کیا کہ ہم ان لوگون کو کل حاضر کرینگے آپ انسے کیفیت دریافت فرمائیےگا اس روز تھوڑی دیر تک اسکا دربار رہا بعدہ برخاست ہوا حاضرین دربار جو گھر آئے تو ان لوگون کو بلایا جو مقابلہ صاحبقران سے بھاگ کے آئے تھے جب وہ لوگ مجتمع ہوئے تو سب نے انسے کہا کہ کل ہم تمھین سلطان کی خدمت مین لیچلین گے اور سلطان تمھاری کیفیت دریافت فرمائینگے کہ تم خانہ کعبہ پر کیون چڑھائی کرکے گئے تھے تم اسطرح انسے کیفیت بیان کرنا کہ سلطان کو بھی جوش جنگ پیدا ہو اور وہ تم لوگون کی مدد کرین اگر سلطان نے تمھاری مدد کی تو بہت ہی اچھا ہوا ان لوگون نے جواب دیا کہ جیسا کچھ کہ ہم بیان کرینگے آپ لوگ سن لینگے اس روز تو سب مین اسی قسم کی صلاحین رہین دوسرے روز ملازمین شاہ احد ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر دربار مین بادشاہ کے گئے بادشاہ نے ان لوگون کو دیکھا دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین اور کہان سے آئے ہین ملازمین نے کہا جنکے بارے مین کل عرض کیا تھا یہ وہی لوگ ہین اور آپ سے مدد طلب کرنے کو

آئے ہیں بادشاہ احد نے انکو اپنے قریب بلایا کہا اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کس واسطے خانۂ کعبہ پر چڑھائی
کرکے گئے تھے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں اسلام قبول کرنا منظور نہیں ہے اور جب سے
حضرت پیغمبر مبعوث برسالت ہوئے ہیں اُس زمانے سے یہ قاعدہ مسلمانوں نے مقرر کیا
ہے کہ جو شخص اسلام قبول نہیں کرتا ہے اُسکو قتل کرتے ہیں اور انواع انواع طرح کی اذیتیں دیتے ہیں
اور آپکو خوب معلوم ہے کہ ہمارے خداوندوں کی شبیہیں جو خانۂ کعبہ میں رکھی تھیں اُنکے ساتھ کیا کیا بے ادبی
کی گئی بادشاہ احد نے کہا میں اس کیفیت سے آگاہ نہیں ہاں اسقدر میں نے سنا ہے کہ کسی شخص
نے بتوں سے خانہ کعبہ کو خالی کردیا میں نے یہ گمان کیا تھا کہ بتوں کو کہیں اور رکھوا دیا ہوگا بے ادبی
کی کیفیت اسوقت تجھے سنا چاہتا ہوں اُن لوگوں نے کہا کہ جسقدر شبیہیں وہاں رکھی تھیں اُن سب کو
توڑکر پھینکدیا اور اسطرح توڑا کہ اب اُسکا جوڑنا بھی مشکل ہے اگر اس لائق بھی ہوتیں تو ہملوگ
انکو جوڑکر اور جگہ لیجاکر رکھتے وہاں سے اُٹھالاتے مگر وہ بالکل ریزہ ریزہ ہوگئیں اب اُنسے
کچھ کام نہیں نکل سکتا ہے بادشاہ احد نے جو یہ کیفیت سنی اسکو غصہ آگیا مثل بید کے کانپنے
لگا کہا اگر یہ بات سچ ہے تو میں ضرور اُسکا عوض مسلمانوں سے لونگا سب نے کہا حضور اسکو تحقیق
فرمائیں اسی سبب سے ہملوگ لشکرکشی کرکے گئے تھے وہاں صاحبقران اور حمزہ ثانی اور بہت
سے عرب آئے آپ جانتے ہیں کہ وہ لوگ کیسے قوی الجثہ ہوتے ہیں ہملوگ بہت ہی کم تھے
اگر اُنکے برابر بھی ہوتے تو ایک عرب کی اتنی طاقت نہ تھی جو ہمسے لڑکر واپس جاتا مگر کیا کریں مجبور
ہیں اور اب بھی اگر ہمارے ہمراہ مجمع ہو تو اُن لوگوں کو کیفیت جنگ دکھادیں بادشاہ احد نے کہا کہ ہم
تم لوگوں کی مدد کرتے ہیں تم یہاں سے جاؤ اور اُن لوگوں سے مقابلہ کرو سب نے کہا کہ اگر آپکا اقبال
شامل حال ہے تو ابکی بار فتح کرکے واپس آئینگے وہ لوگ شکست اُٹھائینگے بادشاہ احد نے حاضرین دربار
سے کہا کہ کل سے لشکرکشی کا سامان کرو یہ سب لوگ لشکر گران ہمراہ لیکر جائیں اور عربوں سے مقابلہ
کریں اگر ابکی بار ان لوگوں نے وہاں کی لڑائی فتح کرلی تو میں ہر ایک کو انعام میں ملک تقسیم کردونگا
اور اگر یہ لوگ شکست اُٹھاکے واپس آئینگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب نے ہاتھ باندھ
کے کہا کہ آپکو اختیار ہے ہم آپ سے وعدہ مستحکم کرتے ہیں کہ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے اور پھر خانۂ کعبہ
کو مسلمانوں سے چھین لینگے بادشاہ احد نے اُسی روز سے حکم دیا کہ لشکرکشی کا سامان درست کرو
ملازمین اسکے یہی چاہتے تھے حکم پاتے ہی ان لوگوں نے انتظام لشکرکشی کرنا شروع کیا ایک ماہ کے
بعد سب سامان جنگ درست ہوا ملازمین نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ سب سامان حرب درست
ہے اب آپکی کیا رائے ہے بادشاہ نے انھیں لوگوں کو طلب کیا جب سب آئے تو بادشاہ نے سب سے
کہا کہ اب میں لشکر بیشمار تمہارے ہمراہ کرتا ہوں تمھیں لازم ہے کہ اس حسن انتظام سے جنگ کرنا کہ
ابکی بار مسلمان تمہاری جنگ سے عاری ہوجائیں اور خانہ کعبہ پر تم لوگوں کا قبضہ ہوجائے سب نے
اقرار مستحکم کیا کہ ہم بے لڑائی فتح کیے واپس نہ آئینگے اور مسلمانوں کو ضرور ہلاک کرینگے بادشاہ احد
نے جب اُنسے اقرار لے لیا تو سب کو رخصت دی کہ کل یہاں سے لشکر ہمراہ لیکر روانہ ہونا سب
لوگ اُس روز تو شب کو وہیں رہے دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے بادشاہ

بھی انکی روانگی کی کیفیت دیکھنے کو ایک مقام پر آیا لشکر باہر قلعہ کے نکلنے لگا دن بھر لشکر گذرا کیا بادشاہ
بھی بیٹھا دیکھتا رہا جب قریب شام سب لوگ جاچکے تو بادشاہ واپس آیا لوگوں نے کہا کہ اب انکے اجماع
سے کیا ہوتا ہے میں نے لشکر اسقدر ہمراہ کیا ہے کہ دنیا میں کوئی اتنے لشکر سے مقابلہ نہیں کرسکتا ہے
سب اہل دربار نے لشکر کی تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ اسقدر لشکر سوائے آپکے اور کسی کو ممکن نہیں یہ آپہی
کا کام تھا کہ اسقدر جرار لوگوں کو اسقدر لشکر دیکر روانہ کیا اور خزانہ بھی اتنا انکے ہمراہ کیا جو اور سلطنتوں
میں موجود نہیں ہے شاہ احد کے دربار میں تو یہ باتیں رہیں مگر لشکر جو روانہ ہوا تو جانب خانہ کعبہ
چلا اور وہ لوگ جو ایکبار صاحبقران سے عین گرمی جنگ میں فرار کر گئے تھے آپس میں کہتے تھے کہ
اب کی بار حمزہ کو قتل کرینگے اور خانہ کعبہ کو چھین لینگے اب کی بار واقعی مسلمان ہم سے نہ لڑ سکینگے اسقدر
لشکر بھی انکو ممکن نہیں ہے یہ باتیں کرتے ہوئے ایک ماہ کے بعد پھر قریب خانہ کعبہ پہونچے اور لوگوں نے
پھر حمزہ صاحبقران کو خبر پہونچائی کہ کفار جانب خانہ کعبہ آگئے ہیں آپکو پھر کچھ بند و بست کرنا چاہیے
صاحبقران نے پھر اپنے سرداروں کو جو کہ اسوقت میں موجود تھے جمع کیا اور اہل عرب بھی شریک
ہوئے امیر کسقدر گو پھر بھی کچھ لوگ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار میں روانہ ہوئے جب خانہ کعبہ کے قریب پہونچے
صاحبقران نے دیکھا کہ کفار کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے ہر ایک مغرور یہ دعوی رکھتا ہے کہ اب کی بار اہل اسلام
کو قتل کر کے پھرینگے امیر نے اپنے سرداروں سے کہا کہ یہ لڑائیاں بھی قابل دید ہیں افسوس وہ زمانہ
اب نہیں ہے کہ سب سردار موجود تھے ہر طرح کی خوشی سے ہم بھی خوش تھے جرأت کے سبب سے ولولہ
جنگ روز افزوں تھا اب بضرورت مقابلہ کرتے ہیں زمانہ اب نہیں ہے کہ شوق جنگ بیتاب کرے
اور حریف سے بصد شوق مقابلہ کریں اب محض اس غرض سے مقابلہ کیا جاتا ہے کہ کفار سر نہ اٹھائیں
اور خانہ کعبہ کیطرف آنے کا ارادہ نہ کریں یہ ہم لوگوں کی معبد گاہ ہے اسکی حفاظت اور اسکی وقعت کرنا
ہم لوگوں پر فرض ہے ورنہ اب وہ دن کہاں کہ شوق مقابلہ کریں اول تو وہ سن نہ رہا علاوہ اسکے کیسے
کیسے شیر جنکے ساتھ لطف جنگ تھا آنکھ کے سامنے پیوند خاک ہو گئے آنکھوں کی بصارت کم ہو گئی
ہاتھ میں رعشہ پیدا ہو گیا وہ ولولہ جاتا رہا اب کبھی ایسے خیال بھی نہیں آتے ہیں ہمراہیان صاحبقران
نے عرض کی یا امیر جو کچھ آپ فرماتے ہیں بہت صحیح ہے اب محض بغرض حفاظت خانہ کعبہ مقابلہ کیا جاتا ہے ورنہ
شوق جنگ کس میں باقی ہے اور دل کسکا خوش ہے صاحبقران یہ باتیں کرتے رہے خواجہ نے بارگاہیں
استادہ کرائیں امیر بارگاہ میں داخل ہوئے اسطرف لشکر کفار میں جو سردار تھا اسکو ہرکاروں نے خبر
پہونچائی کہ اہل اسلام بھی آ گئے ہیں سامنے بارگاہیں استادہ ہو گئی ہیں مگر بہت تھوڑے سے
جوان ہیں سردار لشکر کفار نے کہا کہ ایک نامہ حمزہ کو روانہ کرنا چاہیے کہ جسکا مضمون یہ ہو کہ اے حمزہ!
اب ہم لوگوں سے مقابلہ نہ کرو ورنہ شکست اٹھاؤ گے تیغ دیاؤ گے ہمارے ہمراہ اب کی بار لشکر اسقدر ہے
کہ جسکی حد و انتہا نہیں اور تم لوگ بہت ہی کم ہو اگر ہم اپنے لشکر کو اسوقت حکم دیں اور لشکر تم لوگوں پر
ایک ایک مٹھی خاک کی ڈالے تو تم لوگ دب جاؤ اور پتہ بھی تمھارا نہ ملے اسلئے اگر جان کو عزیز رکھتے
ہو تو ہم سے مقابلہ نہ کرو اور واپس جاؤ ہم لوگ سلطان احد کا حکم بجا لائینگے خانہ کعبہ پر قبضہ کرینگے آخر ہیں
تم لوگوں کا کیا نقصان ہے تم اپنی اور معبد گاہ بنا لو کیا اسی پر منحصر ہے یہ محض تم لوگوں کا خیال ہے اب بھی سمجھ

اس مکان کو تم ہرگز نہ پاؤ گے سردار لشکر نے جو یہ راے ظاہر کی سب نے اس راے سے اتفاق کیا
اسیوقت اسنے میر منشی کو بلایا اس مضمون کو لکھوا کر خدمت بابرکت صاحبقران مین روانہ کیا نامہ دار
لیکر آیا امیر اسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے سرداران عرب سے باتین کر رہے تھے کہ
ایک ہرکارے نے خدمت مین حاضر ہوکے عرض کی ایک نامہ دار لشکر کفار سے آیا ہے اور نامہ
لایا ہے امیر نے فرمایا نامہ دار کو میرے سامنے لاؤ مین اسکو دیکھون نامہ اسکے ہاتھ سے لون چوبدار
پھر باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا صاحبقران نے اس سے نامہ لیکر پڑھا مضمون سے آگاہی
ہوئی امیر نے فرمایا اے نامہ دار اپنے سردار سے کہدینا کہ ہم اسکا جواب کل میدان جنگ مین
دینگے اسوقت اسکا جواب تم معقول نہ پاؤ گے کل کیفیت معلوم ہوئی یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار سردار لشکر کے پاس آیا کہا اے سردار مین نامہ لیکر گیا حمزہ نے نامہ پڑھا اور مجھکو یہ جواب
دیا کہ جاکر اپنے سردار لشکر سے کہدینا کہ اس نامہ کا جواب کل میدان جنگ مین دینگے مین نے چاہا کہ
مین کچھ کہون اور تحریری جواب لون مگر حمزہ ثانی نے کہا کہ اب اصرار کی ضرورت نہین ہے مین جو اس کی
بابت جواب دینا تھا وہ ہم دے چکے اب زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہے مین نے اسوقت اور کچھ کہنے کا
موقع نہ سمجھا خاموش چلا آیا سردار لشکر نے کہا حمزہ بہت سے طلسم فتح کرکے بہت مغرور ہوگیا ہے ایکدن
مین سب غرور مٹا دونگا سر میدان مجھکو کیا جواب دیگا ہیبت لشکر سے آواز بھی نہ نکلے گی جواب دینا کیسا
میدان مین ٹھہرا نہ جائیگا مجھکو اسکا منشا اسوقت معلوم ہوگیا اب مین اپنے یہان طبل جنگ بجواتا ہون
کل میدان جنگ مین جاؤنگا اس سے مقابلہ کرونگا دیکھون حمزہ مجھے کیا جواب دیتا یہ کہکے اسنے اشارہ
کیا کہ لشکر مین جاکے کہو کہ طبل جنگ بجے اور سب لوگ تیار رہین کل میدان مین جاؤنگا اور حمزہ سے
مقابلہ کرونگا اسکے ملازمین نے جاکر لشکر مین خبر کی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود
تھے خبرین لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران عالیشان لشکر حریف
مین طبل جنگ بجا ہے ارادہ اسکا یہ ہے کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے اور مقابلہ کرے صاحبقران
نے فرمایا ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی نقارہ رزمی پر چوب پڑی یہان طبل اسکندری پر چوب
پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین کفار کی یہ کیفیت تھی کہ جوانان اسلام کو دیکھکر ڈرے
جاتے تھے گو کثرت سے تھے مگر ہر ایک کا یہ قول تھا کہ عرب بڑے قوی الجثہ ہین اُنسے سمجھکر لڑنا یہ لوگ
وقت جنگ کسی کی حقیقت نہین جانتے اور اب ایک شخص انکے ہمراہی مین ایسا موجود ہے جسکے سبب
سے یہ سب لڑائی مین جان لڑا دینگے ذرا سمجھ کے کل کارزار کرنا چاہیے ایسا نہو کہ عرب غالب آئین اور
ہم لوگ شکست اٹھائین لشکریون کے تو یہ خیال تھے مگر سردار فوج نے اپنے یہان کے افسرون
کو بلا کر کہا کہ صبح میدان کارزار مین جانا دشمن کو ہنر جنگ دکھانا تم لوگ بقدر ہو کہ عرب تمہارے
نصف بھی نہین ہین انکو خیال مین بھی نہ لانا لڑائی کا کل ہی فیصلہ کر دینا اگر تم جا ہوگے تو ایک مسلمان
کل باقی نہ رہے گا خانہ کعبہ پر قبضہ ہو جائیگا یہان سے فتح و فیروزی خدمت سلطان مین چلینگے
وہان سے انعام مین حکومت ملیگی بہادرون مین نام آور ہوگے ہر ایک ہماری عزت کریگا آئندہ
سلطان کو ہماری ذات سے تقویت ہوگی جب کوئی مہم عظیم پیش آئیگی پہلے ہملوگون سے مشورہ لیا جائیگا بڑی

بڑی

بڑی نیکنامی یہاں حاصل ہوگی تملوگون کو یہی لازم ہے کہ کل خانہ کعبہ کو خالی کرالینا مسلمانون کو انکو اسطرف نہ جانے دینا اگر قتل کیے جاوین قتل کرنا اور اگر اسیر ہو سکین اسیر کرلینا جسطرح بن پڑے کل لڑائی کو فتح کرکے واپس آنا لشکری یہ جواب دیتے تھے کہ ہملوگ حتے الوسع جان لڑا دینگے مگر اے سردار یہ لوگ عرب مین انکی جرأت و شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین انسے لڑکر ایک روز مین فتح پانا بہت مشکل ہے اگر آپکا اقبال شامل حال ہوگا تو فتح بھی نصیب ہوجائیگی اور ظاہری کوئی صورت فتح کی معلوم نہین ہوتی ہے سردار لشکر نے کہا تم سب کم ہمت ہو یہ تو خیال کرو کہ تم لوگ انسے کسقدر زیادہ ہو اور وہ لوگ کسقدر کم ہین تمھارے یہان سامان جنگ کسقدر موجود ہے اور وہ لوگ کیسے بے سامان ہین اس حال مین وہ تمھارے مقابلہ مین آتے خوف نہین کرتے اور تم ڈرے جاتے ہو سب نے جواب دیا کہ آپ نے کبھی ان لوگون سے مقابلہ نہین کیا ہے اور ہم بخوبی تمام سب کے حال سے واقف ہین بعض لوگ انمین ایسے ہین جو اسقدر فوج کو خیال مین بھی نہین لاتے ہین اگر انسے کوئی کہے تو تنہا مقابلہ کرین پھر وہی ظفریاب ہون خصوص وہ شخص جسکو سب صاحبقران کہتے ہین کیا آپ کو نہین معلوم کہ اس شخص نے کہان کہان کی لڑائیان فتح کین اور کن کن لوگونکو زیر کرکے اپنا مطیع کیا حد کی بات ہے کہ پردۂ قاف گیا اور وہان جاکر دیوؤنسے مقابلہ کیا دیو تاب مقابلہ نہ لاسکے مجبور ہوئے کچھ دیوون نے اسلام قبول کیا ان لوگونکے بیان جرأت مین بہت سی کتابین ہین اگر دیکھیے تو انکی کیفیت معلوم ہو آپ کو ابھی ان لوگون سے سابقہ نہین پڑا ہے یہ سب تلوار کے دھنی ہین ہمت کے قوی ہین مرجانیکو حیات ابدی جانتے ہین کیسی ہی مشکل پڑے مگر یہ کب ہارتے ہین انکی بات بات سے بہادری ظاہر ہوتی ہے اصل یون ہے کہ انسے بڑھکر پردۂ دنیا پر تیغ زن صف شکن پیدا نہین ہوئے جلال یہ ہے کہ ایسے بہادر ہین اور رب پرستی کے دشمن ہین اسکے علاوہ خلق بھی ایسا دیکھا کہ آجتک ایسے خلق کبھی نہین دیکھے واقعی جو انکی اطاعت مین مزا ہے وہ سلطنت مین لطف نہین ہے جس زمانہ مین حمزۂ صاحبقران لشکر لیے ہوئے تلاش ساحران مین پھرتے تھے ہمنے اسوقت مین انکے جاہ و حشم دیکھے ہین بادشاہت ہفت اقلیم کی حقیقت ان لوگون کے سامنے نہ تھی اور انکے یہان کے جملہ سردارون کی الگ الگ سرکار تھی سب کے سردار بھی الگ الگ تھے ہر ایک کے لشکر کا بادشاہ بھی الگ تھا ان لوگونکو مین جو کیا اور انسے انکی اطاعت قبول کی وہ بادشاہ ہفت کشور سے بڑھکر تھا تحفہ جات ایسے ایسے ان لوگونکو دستیاب ہوئے تھے کہ کسی ساحر کا سحر انپر تاثیر نہ کرتا تھا اور بڑے بڑے ساحر انکے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے آپ ان لوگون کے حالات سے ابھی واقف نہین ہین اسوقت مین جو آپ نے اس کیفیت سے ان لوگون کو دیکھا ہے تو یہ سمجھ لیا کہ مثل ہمارے یہ بھی ہونگے آپ ہرگز یہ تصور نہ فرمایئے بلکہ لازم ہے کہ دعا کیجیے کہ انسے جان بچ جائے کس کی طاقت ہے جو انسے لڑکر فتح پاسکے افسران لشکر نے جو سردار لشکر سے ایسی گفتگو کی سردار محو ہوگیا سب سے کہا کہ تمنے قصیدہ بیان کیا یا یہ باتین صحیح ہین افسرون نے کہا ہملوگون نے اسی خیال سے ایسی کوئی بات آپسے بیان نہین کی جو تعجب خیز ہوتی اگر اور باتین ان لوگونکی بیان کیجاتین تو آپ ہرگز یقین نہ لاتین سردار نے کہا ایک بات تو ضرور ہے کہ یہ لوگ جری ہین مین نے جو نامہ بھیجا اسکا جواب حمزہ نے ایسا دیا کہ جس سے جرأت ظاہر ہے مگر خالی جرأت سے کیا ہوتا ہے جب وہ اسقدر کم ہین کہ ہمارے نصف سے بھی چہارم حصہ مشکل ہین

تو ایسے وقت مین انکی ہمت انکو کیا فائدہ پہونچا سکتی ہے بلکہ اور سراسر نقصان ہے کیونکہ وہ جوش جرأت مین
ہم سے مقابلہ کرینگے اور ہم لوگ انکو مارینگے انکی جرأت کچھ فائدہ انھین نہ پہونچا سکیگی افسرون نے جواب
دیا اے سردار ہمنے اسقدر آپکی خدمت مین عرض کیا مگر ابھی تک آپکو ذرا بھی خیال نہوا اُن لوگون مین
خالی جرأت ہی نہین ہے بلکہ جرأت کے برابر اُنمین قوت اور قدرت بھی ہے حمزہ نے اسوقت
آپ کے پاس بجواب نامہ جو کچھ کہلا بھیجا ہے اُسکا ظہور دیکھیے کل میدان مین ہوگا اور حمزۂ صاحبقران
جواب دینگے آپ انکی جرأت کو اور قدرت کو کل سر میدان دیکھ لینگے سردار لشکر نے کہا مین تم لوگون کو
زیادہ اُن لوگون کا مداح پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے افسرون نے جواب دیا کہ اے سردار ہم جو کچھ کہتے
ہین یہ باتین بہت صحیح ہین انصاف کو کسیوقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور جو امر حق ہو اُسکے بیان سے
کنارہ کشی نہ کرنا چاہیے ہم اپنے مین اتنی قوت نہین دیکھتے جو ان لوگون سے مقابلہ کرکے فتح پائین
سردار نے کہا اگر اسیطرح تم لوگون کے دلون پر خوف ان لوگونکا غالب رہا تو فتح پانا تو اور چیز ہے کل
سب لوگ انکی اطاعت قبول کرلوگے اور انکی طرف سے ہمین قتل کرنے آوگے افسرون نے جواب
دیا کہ یہ آپکا خیال خام ہے اگر ہمین اطاعت قبول ہوتی تو ہم آجتک کسکے منتظر رہتے اور کیون نہ انکی
اطاعت قبول کرتے بارہا اتفاق جنگ ہوا ہمارے اور ہمراہیون نے اطاعت قبول کی مگر ہمیشہ ہم لوگ
جان بچاکے نکل گئے اتنی عمر آئی ہمیشہ سے فن سپہگری کے ذریعہ سے روٹی کھائی عمر بھر مین دو چار بار
متفرق مقامات پر صاحبقران سے مقابلہ کیا مگر آجتک فتح کبھی نصیب نہوئی سب جگہ شکست اٹھائی
آپ اسقدر نازان ہین اور ہم لوگون نے اُس لشکر کے ہمراہی مین تنہا صاحبقران سے شکست کھائی
ہے کہ جہان آپکے لشکر سے چارگونہ زیادہ مجمع تھا اور بڑے بڑے پہلوان شیر دل جمع تھے اور حمزۂ
صاحبقران تنہا اُن لاکھون جوانان سے لڑے اور سب کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہم لوگ بپاس
مذہب آجتک بچے رہے اور اطاعت صاحبقران قبول نہین کی ورنہ بارہا جی چاہا کہ صاحبقران
کی خدمت مین جائین رسم بڑھائین مگر پھر یہی خیال آیا کہ اگر وہان جائینگے تو صاحبقران ترک
مذہب کے واسطے ضرور فرمائینگے دلائل ایسے پیش کرتے ہین کہ انسان اپنے مذہب کو حقیر سمجھنے
لگتا ہے اور اسی سبب سے جلدی سے مذہب اسلام اختیار کرلیتا ہے اور ہم لوگ تو ادنے درجہ کے
ہین وہ بادشاہ جو سحر مین یکتائے روزگار تھے انھون نے اپنے عمر بھر کے ریاض پر خاک
ڈالی سحر سے توبہ کی اطاعت صاحبقران زمان اختیار کی ہم لوگون کو خیال مذہب بہ نسبت اور
لوگون کے زیادہ رہا اس سبب سے آجتک اطاعت قبول نہین کی سردار لشکر نے جواب دیا کہ
تم لوگونکی کیفیت سے مجھے ٹھیک نہین معلوم ہوتی ایسا نہو کہ تم وقت جنگ حمزہ کے شریک ہو جاؤ
اور اُسکو مدد دو ہم لوگون کو قتل کرو تو ہم بالکل بے بس ہو جائین اس سے مین جنگ نہ کرونگا اور تمھاری
کیفیت سلطان کو لکھونگا سلطان اسکی اور کوئی تدبیر فرمائینگے یا تو مجھے لشکر اور روانہ کرینگے یا ہم لوگون
کو وہان بلاکر اور کوئی انتظام کرینگے غرض اب ہم بے اطلاع سلطان لڑائی شروع نہین کرینگے
مجبور ہون کہ طبل جنگ بجوا دیا ہے مجھ پر واجب ہے کہ کل میدان مین جاکر ایک مقابلہ کرون پھر جیسا کچھ
ہوگا دیکھا جائیگا افسرون نے جواب دیا کہ صاحبقران کو ہماری مدد کی ضرورت کیا ہے اگر کوئی اور

دشمن آپ کا آسنے اور آپ پر حملہ کرے اُسوقت مین صاحبقران باوجود اس عداوت کے آپ ہی کی
طرفداری کرین گے اور دشمن کو آکے قتل کرینگے وہ خود ہر ایک کی مدد کرنے کو اچھا جانتے ہین
اور ہر ایک کی مدد لینے کو بُرا جانتے ہین اُنکین ہماری مدد کرنے کی خوشی جسقدر ہوگی اسقدر اگر ہم
اُن کی مدد کرین تو اتنی خوشی نہوگی اور اے سردار آپ کا خیال خام ہے ہملوگ ہرگز کسی کی
اطاعت قبول نہ کرینگے اگر ہمین اطاعت ہی قبول کرنا ہوتی تو آجتک بیٹھے نہ رہتے بلکہ سراسر
شومی بخت تھی کہ ہمنے اطاعت قبول نہ کی ورنہ آج کسی ملک کے بادشاہ ہوتے سنا ہے کہ جب
صاحبقران ثانی خانہ کعبہ کی طرف تشریف لانے کے ارادے سے جملہ امور سے تائب ہوگئے
تو اُس وقت صاحبقران ثانی نے اپنے ہمراہیون کو بہت ملک کی حکومتین عنایت فرما دین
اور جسقدر لشکر مین خزانہ رکھتے تھے سب بہادران لشکر پر تقسیم فرمایا بدیع الملک کو بھی صاحبقرانی
عطا فرمائی یہان تشریف لائے اب بدیع الملک مانند صاحبقران اول کے صاحبقرانی
کر رہے ہین اور اُن کی صاحبقرانی کو فروغ ہوگا مثل صاحبقران اول اُن کے نام کا بھی ڈنکا از
قاف تا قاف بجیگا وہ امیر ثانی کے وقت مین بھی سب کاروبار صاحبقرانی کرتے تھے
حمزہ ثانی برائے نام صاحبقران تھے سردار لشکر دیر تک یہ باتین سنتا رہا جب رات زیادہ
گئی اُسنے افسرون کو رخصت کیا کہا اے افسران لشکر مجکو تمہاری ذات سے بڑا خوف ہے ایسا نہو
کہ تم وقت جنگ صاحبقران کی رفاقت قبول کرو اور اُن کی طرف سے میرے ہلاک کرنے پر
آمادہ ہو تو مین اُسوقت مین تمہارا کیا کرونگا خیر جو میرے مقدر مین لکھا ہے وہ ہوگا تم لوگ
اب جاؤ مین اپنا دربار برخاست کرتا ہون افسرون نے کہا اے سردار ہملوگون سے یہ امید
نہ رکھو ہم ہرگز شریک نہونگے اور صاحبقران کی اطاعت قبول نہ کرینگے اسقدر باتین فقط آپکے
سنانے کو کہین کل آپ میدان جنگ مین ہم لوگون کی جان فشانیان دیکھیے گا کہ کسطرح حریف کو
مارتے ہین اور کیونکر لڑائی مین جان لڑاتے ہین سردار خاموش ہو رہا سب افسر اُٹھکر اپنے
اپنے خیمون مین آئے سردار لشکر بھی اپنی خوابگاہ مین گیا مگر شب بھر خوف کے مارے نیند نہ
آئی اور افسرون کی بھی یہی کیفیت سری بخش کی تو یہ حالت تھی کہ اپنے خیمے سے اُٹھکر دوسرے
کے خیمے مین جاتے تھے اور کہتے تھے کیون بھائی کل جان مفت جائیگی مسلمانون سے جنگ
کرکے کون فتحیاب ہوا ہے جو ہملوگ امید رکھین وہ جواب دیتا تھا کہ یہی خیال مجکو بھی ہے
مگر کیا کرون مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا تو اتنی مسافت طے کرکے یہان آیا ہون واپس بھی نہین جا سکتا جو
قسمت مین لکھا ہے وہ پیش آئیگا اگر یہ جانتے تو ہرگز وہان سے نہ آتے اسی گفتگو مین صبح ہوئی اور لشکر
اسلام سے آواز اذان آئی سردار لشکر کفار اپنی بارگاہ سے باہر آیا لشکر تیار ہونے لگا فوجین
میدان کو جانے لگین اسطرف لشکر اسلام مین صاحبقران نامدار نے فریضہ سحری ادا کیا ہتھیار
لگانے اپنی بارگاہ سے باہر آئے اور سب غازیان دیندار بھی حاضر ہوئے امیر ثانی بھی در بارگاہ
صاحبقران پر آئے کھڑے ہوئے صاحبقران زمان بعد شوکت و شان بارگاہ سے برآمد ہوئے
خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب سردارون کو ہمراہ

لیکر جانب کارزار روانہ ہوئے مقابلہ لشکر حریف مین پہونچکر صاحبقران نے لشکر کو آراستہ کیا ادُھر
طرف بھی صفین درست ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹنے کڑکیتون نے کڑکا کہا جوانان شیردل کو
جوش جرأت نے بیقرار کیا سب کے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر پڑے مرکبون کو مہمیز کرنے لگے ہر ایک
کے دل مین یہ جوش تھا کہ تلوار کھینچکر لشکر حریف پر جا پڑین اور تیغزنی کرکے ابھی اس لڑائی کو فتح
کرلین اس اثنا مین سردار لشکر کفار سے آگے بڑھا وسط میدان مین آکے کھڑا ہوا اور صاحبقران
کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے حمزہ مین نے تمھاری جرأت کی تعریف اور تمھارے اخلاق کی
صفت بہت سنی ہے میرے سب افسرون نے بیان کی ہے مگر افسوس ہے کہ تمنے اتنی عمر اپنی جنگ
وجدل مین صرف کی اور ابتک یہ نہین جانتے کہ مقابلہ کس سے ہوتا اور کیونکر کیا جاتا ہے آج جو
تم میدان جنگ مین آئے ہو تو شاید اپنے سردارونکی جانین تمھین عزیز نہین تم لوگ ہمسے بدرجہا کم ہو
اگر مقابلہ ہوگا تو تم کیونکر ہم لوگون کو روک سکوگے اگر ابھی چاہین تو ہم خانہ کعبہ پر قبضہ کرلین اور
تم منھ دیکھتے رہجاؤ مگر تمھاری خاطر سے ہمنے مقابلہ کرنا بھی گوارا کرلیا گو یہ امر بیکار ہے اور ہمارے
نامے کے جواب کے بارے مین نامہ دار سے تمنے کہا تھا کہ کل میدان جنگ مین جواب دینگے
مین اپنے نامہ کا اسوقت جواب چاہتا ہون صاحبقران نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا
او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے اگر اسوقت تیرے پاس اسقدر لشکر ہے تو تو ہمارا کیا کرسکتا ہے اور ہم
تجھسے کیا خوف کرینگے تو وہی ہے جو ایک بار ہمارے مقابلے سے فرار کرگیا تھا اب پھر لشکر جمع
کرکے آیا ہے تجھے ابھی تک بہادرون کی بات کہنے کا سلیقہ نہین ہے تجھسے اپنے نامہ کا جواب طلب
کرتا ہے ارے یہی جواب ہے کہ مین تیرے مقابلے مین موجود ہون اگر کچھ جرأت ہے تو اب لشکر
کیطرف واپس نہ جانا اور خانہ کعبہ پر قبضہ کرلینا تو بہت دور ہے اور بالکل خلاف ہے کسی کی اتنی مجال
نہین جو خانہ کعبہ کیطرف آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے سردار فوج نے جو صاحبقران کی یہ گفتگو سنی کہا اے حمزہ
خالی جرأت سے کچھ کام نہ نکلے گا مفت تیری جان جائیگی اور سردار بھی قتل ہونگے صاحبقران
نے فرمایا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے اگر کچھ دعوے جرأت ہے تو یا خود مقابلے مین آیا کسی اور کو میدان
مین بھیج اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہے سردار فوج واپس گیا لشکر مین آکے پہلے سردار جوانون
پر نگاہ ڈالی ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا وہ پہلوان میدان مین آیا اور با آواز بلند کہا اے گروہ
خدا پرستان مین تم لوگون کے مقابلے کیواسطے آیا ہون جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے
مین آئے یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران زبان سے عرض کی یا صاحبقران یہ جوان
قوی ہیکل ہے اگر اجازت مرحمت ہو تو مین اس کے مقابلے مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا
تمھین اختیار ہے ورنہ مین خود ارادہ کرتا ہون امیر ثانی نے عرض کی ابھی آپ توقف فرمائین
پہلے غلامان جانباز تو اپنی جانبازیان دکھالین پھر آپ کو اختیار ہے صاحبقران خاموش ہوگئے
امیر ثانی نے مرکب کو مہمیز کیا میدان مین آئے اس جوان نے جو امیر ثانی کو آتے ہوئے
دیکھا کہا اے عرب مین تجھے خوب جانتا ہون کہ تو نے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور
بہت سے طلسم فتح کیے ہین بہت عبادت خانے ہمارے مذہب کے برباد کیے آگاہ ہو کہ میرا نام

ہلال مغربی ہو آجتک تجھکو جیسے پہلوان سے لڑنے کا اتفاق نہوا ہو گا صاحبقران ثانی نے
فرمایا اس یاوہ گوئی سے کوئی فائدہ نہین ہے تو بڑا ابھا درہے اسوقت بھی تو ہی میدان سے سرخرو
ہوکر جائیگا مگر مقابلہ کرنا منظور ہے یا نہین ہلال مغربی نے جواب دیا کہ اسیواسطے میدان
مین آیا ہون امیر ثانی نے فرمایا اگر اسیواسطے آیا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اُس پہلوان
نے پہلے صاحبقران سے دیر تک اسی بات پر اصرار کیا کہ اے امیر ثانی پہلے تم وار کرو
مین ہرگز وار نہ کرونگا بھلا امیر ثانی اس بات کو کب قبول کرتے آخر مجبور ہوکے اُسی نے
پہلے نیزے کا وار صاحبقران ثانی پر کیا امیر نے اُس وار کو خالی دیکر فرمایا اے ہلال مجھ
سے وار کو نا نیزہ تیرے ہاتھ سے نکل جائیگا ہلال نے کہا آجتک بڑے بڑے آزمودہ کاروں نے
جنگ کرنے کا اتفاق ہوا مگر کسی نے میرے ہاتھ سے نیزہ نہین نکالا تم عبث یہ دعویٰ کرتے ہو
صاحبقران نے فرمایا دیکھا جائیگا اُسنے غصہ مین دوسرا وار کیا امیر نے ہاتھ کا تھپیڑا اس کے ہاتھ
پر مارا کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا ہلال کو کمال خفت ہوئی جھلاکے کمر سے تلوار نکالی
صاحبقران نے بھی تیغ آبدار نیام انتقام سے کھینچی ہلال نے تلوار کا وار کیا امیر نے
سپر پر اسکا وار روکا پھر اسنے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اُس وار کو خالی دیا اسیطرح اُسنے
متواتر سات وار صاحبقران پر کیے امیر نے سب وار اُسکے خالی دیکر خبردار
خبردار کہکر تلوار لگائی ہلال نے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کو کاٹ کر
سر مین در آئی اور سر کو دو پارہ کرکے گردن مین در آئی گردن سے گذر کر سینے تک پہونچی
کمر کو کاٹ کے زین فرس پر بھی نہ ٹھہری زمین مین ایک بالشت اُتر گئی ہلال کے چ ٹکڑے
چار ٹکڑے ہوئے اس وار پر لشکروں مین شور تحسین و آفرین بلند ہوا سردار لشکر نے دیکھا اگر
اسیطرح یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو تمام لشکر ختم ہو جائیگا کوئی انپر فتح نہ پائیگا یہ سوچ کے لشکر کو
اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ پڑو اس جوان کو مار لو خبردار زندہ واپس نہ جانے پائے
اشارہ پاتے ہی سب لشکر بڑھا صاحبقران زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کیطرف لشکر
کفار بلوہ کرکے آتا ہے صاحبقران زمان نے اپنا مرکب آگے بڑھا دیا امیر کا بڑھنا تھا کہ
اور جسقدر سرداران عرب موجود تھے سب آگے بڑھے وسط میدان مین پہونچ کے دونون
لشکر آپس مین مل گئے تلوار چلنے لگی جنگ مغلوبہ ہونے لگی خون کے دریا بہنے لگے سر کفار کے
اُڑنے لگے ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا تا شام جنگ مغلوبہ رہی قریب غروب آفتاب لشکر کفار تاب
مقابلہ نہ لایا لشکر کے پاؤن میدان سے اُٹھ گئے لاکھ سردار لشکر نے سب کے دل بڑھائے
بہت کچھ لالچ دیا مگر کوئی میدان مین نہ ٹھہرا سرداران عرب نے تعاقب کیا دور تک کفار کے
سر اُڑاتے چلے گئے جب بالکل اندھیرا ہو گیا اور کفار بھی دور نکل گئے صاحبقران نے سردارون
سے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہے کفار بہت قتل ہوئے اب انکو واپس بلانے دو انکی قضا نہین
سب لوگ ارشاد امیر سے ٹھہر گئے صاحبقران نے اُس روز وہین قیام فرمایا دوسرے دن
اپنے لشکرگاہ کی طرف تشریف لائے مال کفار پر قبضہ کیا سب غازیون کو تقسیم فرمایا ایک

روز کے بعد وہان سے پھر اپنی دولتسرا کو تشریف لائے مگر گلنار جو مقابلہ صاحبقران سے فرار ہوئے تھے ایک روز ایک شب برابر بھاگتے ہوئے چلے گئے جب دوسرا روز ہوا ان لوگون کی حالت بہت ہی ابتر ہوئی سردار لشکر مین بھی طاقت رفتار باقی نہ رہی مجبور ہوکے وہان قیام کیا لشکریون سے کہا ایسا نہو کہ حمزہ یہان بھی آجائے تو آفت برپا ہو پھر سب اسے مرجانے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا اب تو فرار کی بھی طاقت باقی نہین ہے افسرون نے کہا ہم لوگ واقف ہین حمزہ کا یہ دستور نہین ہے کہ فراریون کا اسقدر تعاقب کرے اب حمزہ بھی اپنے لشکر کیطرف واپس گیا ہوگا سردار فوج نے کہا مجکو اب ایک خیال ہے افسرون نے کہا آپ اپنے خیال کو ظاہر کیجیے شاید کوئی اچھی بات نکلے سردار نے کہا اب اگر مین واپس جاؤنگا تو بادشاہ احد فورا مجکو قتل کریگا اور میرے ہمراہی جو عربون کے ہاتھ سے نہین قتل ہوئے ہین انکو بھی زندہ نہ چھوڑیگا کیونکہ اسنے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ فتح و فیروزی واپس آؤگے تو مین انعام مین ملک و مال دونگا اور تمھاری بڑی عزت کرونگا اور اگر شکست اٹھاکے آؤگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا وہ ضرور ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا افسرون نے کہا اسکا بھی علاج ہے کہ اب اسکے ملک مین واپس نہ چلیے اور کسیطرف کا عزم فرمایئے بادشاہ کو اگر خیال بھی ہوگا تو وہ براے تحقیق کچھ آدمی روانہ کریگا یہان جو شخص آئیگا وہ اس کیفیت کو جاکر بیان کریگا بادشاہ ہم لوگون کو کہان پائیگا اگر کچھ اپنا خیال کریگا تو اور لشکر یہان روانہ کریگا وہ لوگ بھی اگر اسیطرح یہان سے واپس جاینگے جس طرح ہم لوگ جاتے ہین سردار لشکر کو یہ بات پسند آئی اُس شب کو اُسی صحرا مین بے سروسامانی کی حالت مین بسر کی دوسرے روز مع تمام ہمراہیون کے ایک جانب روانہ ہوا کہ حال اسکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ اُحد کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اسنے لشکر جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تھا تو روز اپنے دربار مین ذکر کیا کرتا تھا کہ اب وہ لوگ ضرور فتح کرکے واپس آئینگے لشکر بھی بہت ہمراہ ہے اور میری تاکید کا بھی خیال ہے مین نے یہ کہدیا ہے کہ اگر فتح کرکے واپس آؤگے خلعت و انعام ملک و مال پاؤگے اور اگر شکست اٹھاکے آئے تو ہر ایک کا سر کاٹ کے شہر پناہ پر آویزان کیا جائیگا یقین ہے اس دھمکی سے اور جان لڑا دین اور لڑائی کو فتح کرین ہوا خواہ اسکے خوشامد کی راہ سے کہدیا کرتے تھے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا اور وہ لوگ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے کیونکہ لشکر آپنے انکے ہمراہ اسقدر کیا ہے کہ تمام شہر عرب مین اتنی آبادی نہین ہے جسوقت یہ لوگ جائینگے اہل عرب خوف سے مقابلے مین نہ آئینگے اسی گفتگو مین کئی ماہ گذر گئے اور بادشاہ احد کو خیال ہوا کہ اسقدر زمانہ گذرا ابھی تک کوئی خبر اُن لوگون کی نہ آئی اور کچھ حال کسی اور کی زبانی بھی نہ معلوم ہوا کہ اُن سب پر کیا گذری لڑائی فتح ہوئی یا سب مارے گئے بادشاہ کو جو یہ خیال آیا اپنے اہل دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ چند آدمی عرب کیطرف روانہ کرو وہ جاکر دیکھین کہ جو لوگ یہاں سے لشکر لیکر گئے ہین

آخر کیا گذری ابھی جنگ ہو رہی ہے یا فراغت پائی اگر فراغت ہوئی تو کسکو فتح نصیب ہوئی اور کسنے
شکست اٹھائی اہل دربار نے کہا ہم آج ہی اس خبر کے واسطے آدمی روانہ کرتے ہیں بہت جلد
اسکی کیفیت آپکو معلوم ہو جائیگی یہ کہکے وزرا نے چند کس براے خبر جانب عرب روانہ کیے اور
سب پر تاکید کر دی کہ خبردار جہانتک ممکن ہو جلد آنا دیر نہ لگانا وہ لوگ روانہ ہوئے ایک ماہ کے
بعد یہاں آکے پہونچے ساکنان دیار عرب سے کیفیت جنگ دریافت کی ان لوگوں نے سب حال
بیان کیا یہ جاسوس پھر احد کی جانب روانہ ہوئے اور ایک ماہ میں قطع راہ کرکے شہر اُحد میں داخل
ہوئے پہلے وزرا کو اپنے آنے سے اطلاع دی وزیروں نے ان سب کو اپنے پاس بلایا
کیفیت دریافت کی ان لوگوں نے کہا ہم لوگوں نے ساکنان شہر سے کیفیت جو دریافت کی انھوں
نے کہا مدت ہوئی کہ ایک لشکر خانۂ کعبہ کیطرف آیا دو روز کے بعد شکست کھاکے میدان سے بھاگ
گیا بہت سے لوگ آپکے ساتھ کے مسلمان ہوئے اور نصف سے زیادہ قتل ہوئے باقی سب
لوگ مال و خزانہ چھوڑ کے بھاگ گئے وزرا نے جو یہ سنا آپس میں کہا کہ ہم لوگوں نے جو خیال کیا تھا
وہ نہوا اور مسلمان پھر تیاب ہوئے مگر اب ایسی فکر کرنا چاہیے کہ بادشاہ کو کد ہو جائے اور خود
کوشش کرکے یہاں سے روانہ ہو یہ سوچ کے وزرا نے اُن لوگوں سے کہا کہ جب ہم تمھیں حضور
بادشاہ میں طلب کریں اور سلطان کیفیت جنگ دریافت کریں تو اسطور سے کہنا کہ ہم لوگ
حسب الحکم عرب میں گئے اور وہاں کے باشندوں سے کیفیت جنگ دریافت کی اُنھوں نے
جواب میں کہا کہ بادشاہ احد نے کیا فراری سواروں کو یہاں بھیجا تھا وہ لوگ ایک دن بھی مقابلے
میں نہ ٹھہرے اور بخوف جان مسلمان ہو گئے اگر خود بادشاہ اُحد یہاں آئیں اور ایکبار جنگ کریں
تو حال معلوم ہو یا تو انکو بھی ہم لوگ مسلمان کریں یا قتل کرکے چھوڑیں اور اُحد میں جاکر ہر ایک کو مسلمان
کریں اس طور سے تم بیان کرنا پھر لوگ اسکی گفتگو سلطان سے کرینگے اُن لوگوں نے قبول کیا
وزرا نے سب کو رخصت کیا آپ دربار میں بادشاہ اُحد کے آئے بادشاہ اُسوقت بھی یہی ذکر
کر رہا تھا کہ ابھی تک وہ لوگ بھی واپس نہیں آئے جنکو خبر لینے کے واسطے روانہ کیا تھا وزرا نے
جاتے ہی کہا یا سلطان وہ لوگ وہاں سے خبر لیکر آئے ہیں اگر حکم ہو تو دربار میں طلب کیے
جائیں تا حاضر ہوکر جو کچھ انھوں نے سنا ہے خود عرض کریں بادشاہ نے کہا بلاؤ میں خود بھی انھیں
کی زبان سے سننا چاہتا ہوں وزرا نے ہرکاروں سے کہا کہ جاکر اُن لوگوں کو بلا لاؤ چوبدار باہر
آئے یہ لوگ تو پہلے سے یہاں منتظر تھے ہی جیسے ہی چوبداروں نے آکے اُنسے کہا یہ اُن سبکے
ہمراہ اندر آئے بادشاہ کے پاس پہونچے شاہ احد نے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے وہاں جاکے
دریافت کیا تو کیا معلوم ہوا اُن لوگوں نے جواب دیا کہ جب ہم یہاں سے گئے سب سے پہلے خانۂ کعبہ
کے قریب پہونچے وہاں کسی کا پتہ نہ پایا مجبور ہوکے لشکر عرب میں آئے اور وہاں اس جنگ
کی کیفیت دریافت کی ساکنان شہر نے جو جو کلمات آپکی شان میں کہے ہیں ہم لوگوں کی مجال
نہیں جو انکو زبان سے نکال سکیں مگر صرف اسقدر عرض کیے دیتے ہیں کہ آپ کے لشکر نے
شکست کھائی اور سب فرار ہونے کے مسلمانوں نے انکا تعاقب کیا خوب تلوار چلی سردار بخوف جان

مسلمان ہوئے اور بہت سے قتل ہوئے نصف سے کم زندہ بچے وہ نہین معلوم بخوف حضور کس
طرف نکل گئے مگر ساکنان عرب کو اپنی جرأت وشجاعت پر بڑا ناز ہے آپ کی شان مین جو جو
کلمات کہے ہین ہم لوگ انکو کیونکر بیان کرین اگر خبر لینے کو نہ جاتے تو یہان واپس بھی نہ آتے جو کچھ
ہوتا جواب باصواب دیتے وہ لوگ ہمین بھی قتل کرتے مگر حق نمک سے ادا ہو جاتے بادشاہ
نے جو یہ گفتگو ان سب کی سنی کہا ارے ان لوگون نے ہمین کیا کہا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ
کو کہا اُسکو ہم کیونکر ظاہر کرین جو کلمات اُنھون نے اپنی زبان سے نکالے جیسے ہرگز ادا نہ ہونگے
بادشاہ نے کہا مین نے تم لوگون کی گستاخی معاف کی بیان کرو مین بھی تو آگاہ ہون کہ اُنھون
نے کیا کہا ہے سب نے کہا کہ اہل عرب کا یہ قول ہے کہ شاہ احد اگر خود بھی آتے تو اسی طرح
ذلت اُٹھا کر یہان سے جاتے پھر ان نہ پڑتا یا تو ہم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے یا اسلام
قبول کرتے اے سلطان یہ سب اُن باتون کا خلاصہ ہے جو اُن لوگون نے بیان کی تھین اور یہ بھی
کہا تھا کہ وہان جسقدر لوگ ہین سب فراری ہین کسی کو جنگ کرنے کا سلیقہ نہین ہے سب فراری
احد مین جمع ہین ہم لوگ کیا عرض کرتے اُسکا وہ جب ہے کہ آپ خود لشکر کشی کیجیے اور وہان چلکر
ان لوگون سے مقابلہ کرکے سب کو زیر کیجیے تب انھین کیفیت جرأت ہمارا ان معلوم ہو بادشاہ
نے جو یہ تقریر سنی وزرا سے کہا مین نے ناحق ان فراریون کو کعبہ کی جانب روانہ کیا اگر جانتا کہ
یہ لوگ ایسے ہونگے تو ہرگز روانہ نہ کرتا اور خود لشکر ہمراہ لیکر جاتا مگر اب لازم ہوا کہ بہت جلد لشکر کشی
کرکے جاؤن اور ان لوگون کو اپنی جرأت دکھاؤن جب تک مین نہ جاؤنگا وہ لوگ زیر نہونگے وزرا
نے کہا اے شہریار خادم آپ سے بہتر نہین سمجھ سکتے واقعی اسوقت جو کچھ حضور فرماتے ہین یہ بہت
صحیح ہے اپکو وہان ایکبار تشریف لیجلنا ضرور ہے جبتک آپ وہان جاکر ایکبار اُن لوگون کو زیر نہ
کرینگے اُسوقت تک سب مسلمان ایسی ہی باتین کرتے رہینگے اور کسی کو آپ کی جرأت پر
یقین نہوگا بادشاہ احد نے کہا کہ لشکر مین حکم دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین اور تم لوگ
بھی انتظام کرو مین بہت جلد یہانسے جاؤنگا اور مسلمانون سے کعبہ کو خالی کرا لونگا وزرا کا تو
خاص منشا یہی تھا اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا ایک ماہ تک درستی کی
بعد ایک مہینے کے وزرا نے بادشاہ سے آکر کہا کہ اے شہریار سب سامان درست ہے جب
مزاج مبارک مین آئے یہان سے سفر کیجیے بادشاہ احد نے کہا اگر سب سامان درست ہے
تو مین کل یہانسے روانہ ہو جاؤنگا وزرا بہت خوش ہوئے لشکر مین اُسیوقت اطلاع دی کہ کل
صبح سے سب لوگ مسلح ومکمل رہین سلطان یہان سے سفر کرینگے جانب ملک عرب روانہ ہونگے لشکر
مین سب لوگون نے اُسی شب چلنے کا سامان درست کرلیا جن جن کو عزیزون سے ملنا ضروری تھا
سب جاکر رخصت ہوئے دوسرے روز علے الصباح بادشاہ احد لشکر گران ہمراہ لیکر وہانسے
روانہ ہوا وزرا کو اپنے ملک مین براے انتظام چھوڑ دیا صاحب دفتر نے اس جگہ پر لکھا ہے کہ
جب سلطان احد روانہ ہوا اُسکے ہمراہ سات لاکھ جوان زرہ پوش تھے اور علاوہ اُنکے اور
لوگ معمولی جیسے کہ لشکرون مین ہوا کرتے ہین کثرت سے تھے اُس روز تو شہر سے باہر نکلکر قیام

کیا لشکر بھی اُترا دوسرے روز آگے روانہ ہوا ایک ماہ کے عرصہ مین قریب ملک عرب پہونچا
لوگون نے صاحبقران زمان کو خبر دی اور امیر کو ضرورت اجازت ہوئی صاحبقران
نے اجازت جنگ حاصل کی اور سرداران عرب کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت نے مکہ سے سفر کیا
اور خانہ کعبہ کیطرف روانہ ہوئے جسوقت صاحبقران قریب خانہ کعبہ پہونچے امیر نے
احرام باندھا پہلے حج بیت اللہ سے فراغت کی پھر مقابلہ کر لینے کے واسطے روانہ ہوئے
جب صاحبقران قریب لشکر بادشاہ احد پہونچے سرداران عرب نے جو کثرت لشکر بادشاہ
احد دیکھی صاحبقران سے عرض کی کہ آپ نے کثرت لشکر ملاحظہ فرمائی امیر نے فرمایا خدا مالک
ہے وہی ظفر دیگا اُس مرتبہ جو لوگ لشکر ہمراہ لیکر آئے تھے وہ بھی بہت تھے مگر خدا نے انپر بھی فتحیاب
کیا اب اُسی معرکہ کی خفت اُٹھائے ہوئے لوگون نے جاکر بادشاہ سے شکایت کی انکو غیرت
آئی لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے خدا اسپر بھی فتح دیگا کچھ زیادتی لشکر سے فتح نصیب نہین
ہوتی ہے بلکہ افضال الٰہی سے اور امداد غیبی سے ایک دوسرے پر فتح پاتا ہے یہ فرماکر صاحبقران
نے خیمون کے واسطے مقام تجویز فرمایا خواجہ نے بارگاہین وہین استادہ کرائین امیر بارگاہ مین
داخل ہوئے اور سب شریفان عرب اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مصاحبین سلطان احد نے
جاکر بادشاہ سے کہا کہ لشکر مسلمانان بھی آگیا ہے بادشاہ نے جو یہ خبر پائی کہا مین بہت مشتاق
ہون دیکھون عرب کے باشندے کیسے ہین مین نے ان لوگون کے قوی الجثہ اور حسین ہونے
کی بہت تعریف سنی ہے ہوقت چلکر دیکھونگا یہ کہکے اپنی بارگاہ سے اُٹھا باہر آیا لوگون سے کہا
بارگاہین لشکر عرب کی کسطرف ہین لوگون نے کہا آپکے سامنے جو بارگاہین معلوم ہوتی ہین یہی
لشکر ہے بادشاہ نے کہا اور لوگ انکے کہان ہین یہ تو چند بارگاہین چند خیمے معلوم ہوتے
ہین لشکر کے اور لوگ کہان ہین سب نے کہا کہ ان لوگونکا لشکر یہی ہے اور لشکر نہین رکھتے
بادشاہ نے کہا مین ناحق انکے مقابلے کو آیا اگر چاہون تو مین تنہا جاکر ان سب لوگونکو زیر کرلون
مین یہ سمجھے تھا کہ وہ لوگ بھی لشکر بیشمار رکھتے ہونگے سب جوان قوی ہیکل ہونگے اتنے سے
مجمع پر ان لوگون کو یہ ناز ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ کا فرمانا بہت بجا ہے ہم لوگون
کو بھی یہ حال معلوم نہ تھا ورنہ آپ کو ہرگز آنے نہ دیتے کہ آپ تشریف لائین اور اُن لوگون سے
مقابلہ کرین مگر اب تو آپ تشریف لائے ہین ان لوگون سے مقابلہ کیجئے واپس چلنا بھی خلاف ہے
نام بدنام ہوگا بادشاہ احد نے کہا مجھے ان لوگون سے مقابلہ کرتے یہی خیال ہوتا ہے کہ
سب یہی کہین گے کہ سلطان نے کن لوگون سے مقابلہ کیا اگر ایسا ہی شوق جنگ تھا تو کسی برابر
والے سے مقابلہ کرتے تو لطف جنگ حاصل ہوتا مصاحبین نے کہا اے شہریار یہ خیال بھی آپکا
بجا ہے مگر اور کوئی ایسا نہین کرسکتا جسوقت سب یہ سنین گے کہ سلطان احد نے صاحبقران زمان کو
شکست دی تو ہر ایک کے دل مین یہ خیال ہوگا کہ واقعی سلطان نے کارنمایان کیا کیونکہ جیسے شان
وشوکت حمزہ کی ایسی تھی جسکے سبب سے ہر ایک اسکی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہے اب اس
حال کی کسی کو کیا خبر کہ حمزہ کا جاہ وحشم باقی نہین اگر یہ امر مشہور بھی ہوگا تو بھی آپ کی نیکنامی ہے اور

اس شخص کا آپ کے ہاتھ سے قتل ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ حمزہ نے کیسے کیسے بزرگان دین کو قتل کیا اور کیسے کیسے عبادت خانے ہم لوگوں کے برباد کیے اس سبب سے بھی سب آپ کی تعریف کرینگے اور بہت سے بادشاہوں پر آپکی ہیبت بھی ہوگی مصاحبین نے جو یہ باتیں کین سلطان احد نے کہا اگر تم لوگ ایسی باتین نہ کرتے تو مین ہرگز مقابلہ نہ کرتا بادشاہ احد یہ کہہ رہا تھا کہ صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان اپنی بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے کرسیان بچھا دین بادشاہ نے جو صاحبقران کو دیکھا اپنے ہمراہیون سے پوچھا کہ یہ عرب ضعیف کون ہے اس ضعیفی مین اسکی یہ کیفیت ہے کہ جوانون سے بہتر ہے کیا رعب و داب ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہی سردار ہے سب نے کہا کہ حمزہ عرب یہی ہے اسی نے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور اسی نے ہم لوگون کے عبادت خانے برباد کر دیے ہین بادشاہ نے کہا اس کو اپنی ہی جرأت پر ناز ہے اور سب لوگ جو اسکے ہمراہ ہین وہ اس رعب و داب کے نہونگے سب نے کہا کہ اگر کوئی اور باہر آئیگا آپ ملاحظہ فرما لینگے یہ ذکر تھا کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے بادشاہ نے امیر ثانی کو دیکھکر کہا کہ یہ شخص کون ہے سب نے کہا کہ یہ صاحبقران ثانی فرزند حمزہ عرب ہے امیر ثانی کے بعد اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون سے باہر آئے بادشاہ نے جو سب کو دیکھا بہت متعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا اس لشکر مین جسقدر لوگ ہین سب ایک صورت کے ہین واقعی یہ سب شجاع بھی ہونگے انکی قلت پر نظر نہ کرو یہ ضرور میرے لشکر سے اچھی طرح مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے یہ ذکر کرتا ہوا اپنی بارگاہ کے اندر آیا تخت پر بیٹھا سب لوگ اسکے سامنے آکر بیٹھے بادشاہ نے کہا اگر حمزہ میری اطاعت قبول کرے تو مین اسکو اپنی کل فوج کا سردار بناؤن اور تمام مملکت کو اس کے انتظام مین دون لوگون نے کہا یہ امر غیر ممکن ہے بادشاہ نے کہا مین ایک نامہ اسکے پاس بھیجتا ہون دیکھون کیا جواب دیتا ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار حمزہ بڑا حاضر جواب ہے آپ اسکو نامہ بھیجا نہ کرین ورنہ وہ جواب ایسا دیگا کہ ناگوار خاطر مبارک ہوگا بادشاہ نے کہا اتنا تو اس کی سب ہی باتین ناگوار خاطر ہونگی اگر ایسا ہی ہوگا تو کیا مضائقہ ہے مین کون غافل ہون کیا اچھا ہو اگر وہ راضی ہو جائے اور میری اطاعت قبول کرے سب نے کہا ایسا بہت سے شہریارون نے کیا ہے مگر حمزہ نے آجتک کسی کی اطاعت قبول نہین کی آپ بیکار اسکو نامہ لکھتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ حمزہ مرد عاقل معلوم ہوتا ہے اسوقت مین کوئی جواب ایسا نہ دیگا کہ جو میرے خلاف ہو کثرت لشکر کو دیکھکر وہ بھی گھبرا گیا ہوگا جواب مجھے دیگا سب لوگ خاموش ہو رہے بادشاہ نے میر منشی کو بلایا کہا نامہ اس طریقہ سے لکھو کہ حمزہ کو معلوم ہو کہ بادشاہ کو میرے حال پر رحم آیا ہے اور از راہ قدردانی مجکو طلب فرمایا ہے کرن مطلب یہ کہ اے حمزہ مین ایک مدت سے تیری شجاعت کی تعریف سنتا تھا اور مجھے بہت شوق تھا کہ ایکبار تجھے دیکھون اتفاق سے یہ وقت ہاتھ آیا آج جو تجھے دیکھا بہت ضعیف پایا گو تیری شجاعت کے ذکر سنکر مجھے شوق جنگ پیدا ہوا تھا مگر اب تجھ مین وہ طاقت و قوت کہان باقی ہے اسی سبب سے مجھے تیرے حال پر رحم آیا کہ

اس ضعیفی مین تو میرے لشکریون کے ہاتھ سے ذلیل نہو یہان سب جوانان شیردل موجود ہین اور تیرے
ہمراہی سب ضعیف ہین ایک دم مین یہ سب کو زیر کرینگے سب کے ساتھ تو بھی مبتلاے
مصیبت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب ضعیفی مین بدنامی کا خیال کر اور میری اطاعت قبول کر کہ
مین تجھے اب بھی اپنے لشکر کا سردار بناؤن گا اور انتظام ملک تیرے حوالے کرونگا منشی نے
اس مضمون کو لکھا بادشاہ نے کہا ہمارا چوبدار خاص اس نامے کو لیجائے اور ابھی اس کا
جواب لائے چوبدار اُسی وقت اُس نامے کو لیکر صاحبقران زمان کی بارگاہ کے قریب آیا لوگون
نے اسکو روکا چوبدار نے نامہ دکھایا ملازمین صاحبقران نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ ہم تمھاری اطلاع
کرتے ہین جو حکم صادر ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکے خادمان صاحبقران نے بارگاہ امیر مین
اطلاع کی کہ ایک نامہ دار بادشاہ احد کا آیا ہے اور ایک نامہ بھی لایا ہے صاحبقران
نے فرمایا اندر بلالو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ساتھ اندر لیگئے امیر نے نامہ دار
کو دیکھا لباس زرین پہنے ہوئے سونے کا عصا ہاتھ مین لیے ہوئے امیر نے اپنے
سردارون سے فرمایا کہ یہ چوبدار خاص معلوم ہوتا ہے کسی غرض خاص سے بادشاہ نے
نامہ بھیجا ہے مگر چوبدار نے جو امیر کی شان و شوکت پر نگاہ کی تو رعب صاحبقران اُسپر
غالب ہوا چوبدار نے جھک کے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر فرمایا اے چوبدار
کسکا نامہ لایا ہے چوبدار نے نامہ نذر کیا صاحبقران نے لفافے کو چاک کیا نامہ پڑھنا شروع
کیا جب تمام و کمال عبارت پڑھ چکے نامہ دار سے فرمایا کہ ہماری طرف سے یہ جواب دینا کہ
بہت سے کفار نے اس مضمون کے نامے بھیجے روانہ کیے اور اپنی جان بچانے کی صورتین
نکالین مگر مین نے سب کے جواب مین جو شرط کر دی وہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے اور اگر
تمھارا بادشاہ آگاہ نہو تو اُس سے کہدینا کہ اسلام قبول کرنے سے عبث انکار کرتے ہو کفر کو
ترک کرو شب و روز میرے پاس رہنا ہوگا تمھاری ہی غرض ہے کہ مین تمھارے لشکر کا
انتظام کرون اسکے واسطے بھی مین تمھین ایک منتظم دونگا اور تمھاری سلطنت کی ترقی کی بھی صورتین
بہت کچھ پیدا ہو جائینگی اور جبتک تم اسلام قبول نہ کروگے مین ہرگز تمھارا دوست نہین
بمیدان تمھارا سر بھی جدا کرونگا اور تمھاری فوج کو بھی تباہ کردونگا جو جو تکلیفین مجھے پہونچائی
جائینگی تمھین پہونچاؤنگا اگر تمھین اپنی جان عزیز ہے اور میری محبت تمھارے دل مین ہے تو
اسلام قبول کرنے سے انکار نہ کرو باقی جواب اُس نامے کا میدان جنگ مین دیا جائے گا
چوبدار نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تحریر فرما دین تو مناسب ہے امیر نے فرمایا ایسے
مہمل نامے کا جواب لکھنا بیکار ہے اگر کوئی مطلب ضروری ہوتا تو مین اُسکا جواب لکھ دیتا چوبدار
بخوف زیادہ نہ کہہ سکا سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بادشاہ
احد اسکا منتظر تھا نامہ دار اسکی بارگاہ مین آیا بادشاہ نے اس کی صورت دیکھتے ہی کہا اے
نامہ دار کیا جواب لایا نامہ دار نے کہا کہ مجھسے حمزہ نے کچھ نہین کہا بادشاہ نے کہا
کیا جواب نامے کا اپنے ملازم کے ہاتھ بھیجے گا نامہ دار نے کہا جواب بھی نہین آئے گا

بادشاہ نے کہا آخر جب تو نے نامہ دیا تو اُسنے نامہ پڑھ کے کیا کہا جو بدار نے جواب دیا کہ
جو کچھ اُنھون نے کہا ہے مین سوئے ادب سمجھکر اُسکو عرض کرنا نہین چاہتا ہون بادشاہ نے کہا
جو کچھ کہا ہے تو شوق سے بیان کر تجھے کیا عذر ہے جو بدار نے کہا جب مین نے جاکر نامہ
دیا اور حمزہ نے اُس نامے کو پڑھا مجھے یہ جواب دیا کہ ایسے نامے بہت کفار نے میرے پاس
بھیجے مین نے اُنکے جوابات جو دیئے وہ سب کو معلوم ہین اگر تیرے بادشاہ کو اُسنے آگاہی نہو
تو کہدینا کہ اسلام قبول کرنے مین کیا انکار ہے اگر میری محبت تمھارے دل مین ہے تو اپنے مذہب
باطل کو ترک کرو اور دین حق اختیار کرو تمھاری سلطنت کی ترقی بھی کر دیجائیگی اور انتقام لشکر
بھی ہو جائیگا یہ باتین بالکل خلاف ہین بہت سے کافر اپنی جان بچانے کی غرض سے ایسی ہی
باتین بنایا کرتے ہین مین اسکا جواب تحریری ہرگز نہ دونگا زبانی جاکر کہدینا اور جو باتین
علاوہ اسکے تحریر ہین اُن سب کا جواب کل میدان جنگ مین دونگا بادشاہ احد کو یہ بات
سنکر غصہ آیا اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا کہ تم لوگ جیسا حمزہ کو کہتے تھے ویسا ہی ہے
اُسکو ذرا بھی عقل نہین ہے یہ بھی نہ سمجھا کہ بادشاہ احد کے پاس اسوقت اسقدر لشکر موجود ہے
اگر وہ چاہیگا تو ایک دم مین ہم لوگون کو اسیر کریگا ایسا واہیات جواب دیا اب مین بالکل اُسکا
لحاظ نہ کرونگا اور کل میدان جنگ مین اسکا سر اپنی تلوار سے جدا کرونگا خود اُس کے مقابلے
مین جاؤنگا ہنر جنگ دکھاؤنگا مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ اُس سے کیا مقابلہ
فرماینگے آپ کے واسطے باعث ہتک ہے کہ آپ اُس سے مقابلہ کرین غلامان جانباز
کس واسطے موجود ہین یہ لوگ اُس سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے کہا ایسے شخص کا میرے
ہاتھ سے قتل ہونا اچھا ہے اور کوئی اگر اُسکو قتل کریگا تو نازیبا ہے حمزہ نام آور شخص ہے اُسنے
بہت سی لڑائیان سر کی ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہے اگر وہ میرے ہاتھ سے قتل
ہوگا تو لوگون کو میری ہیبت ہوگی اور سب یہی کہین گے کہ شاہ احد نے حمزہ کو قتل کیا
مصاحبین نے پھر اس سے کہا کہ آپ اُس سے اگر مقابلہ کرینگے تو اسوقت جو بات آپ کو
حاصل ہے یہ نہ رہیگی ابھی سب لوگ آپکو شجاعت و بہادری مین بیمثال جانتے ہین اور کسی کو آپ
کا ہمسر و تصور نہین کرتے غرض اس طرح کی باتین کرکے مصاحبین نے اس کے خیال کو
تبدیل کیا بادشاہ نے کہا اسوقت طبل جنگ کے واسطے اجازت دو کہ لشکر مین طبل جنگ بجے
ملازمین لشکر مین آئے کہا بادشاہ کا حکم ہے کہ لشکر مین طبل جنگ بجے ملازمین نے اُسی وقت
طبل پر چوب لگائی ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین آئے
پہلے ہاتھ اُٹھا کے دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران بادشاہ احد کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہے
وہان یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل میدان جنگ مین جائینگے ہنر جنگ دکھائینگے ان لوگون
کو اپنی کثرت پر زیادہ ناز ہے جانتے ہین کہ مسلمان بہت کم ہین کیونکر مقابلہ کرینگے صاحبقران
نے فرمایا خدا مالک ہے خالق حقیقی اُسکا نام ہے وہی فتح دیگا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین

تیاریاں جنگ کی ہونے لگیں اسی سامان میں رات بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ مشرق سے
برآمد ہو کر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا دنیا میں چار سو روشنی ہوئی صاحبقران زمان بیدار ہوئے
خادموں نے برائے وضو پانی حاضر کیا امیر نے وضو کر کے نماز پڑھی بعد اس کے کشتیاں سلاح
کی لیکر حاضر ہوئے امیر نے ہتھیار ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے
یہاں سب سردار منتظر تھے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان
جنگ روانہ ہوئے اُس طرف سے بادشاہ احد اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان میں آیا دونوں
لشکروں کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے نقابت کی گرگیست گرز کا کھکہٹے بادشاہ نے ایک
پہلوان سے کہا کہ تو میدان میں جا اور کسی سردار نامی کو تاک کر اپنے مقابلے میں بلا پہلوان
میدان میں آیا امیر کے لشکر کی طرف دیکھا نگاہ اسکی صاحبقران ثانی سے لڑی مانند دیو کے
پکارا کہ اے امیر ثانی میرے تمہارے اور ایک جنگ میں بھی مقابلہ ہوا تھا مگر اُس روز
میرے دل کی حسرت نہ نکلی تھی آج اتفاق سے پھر تمہیں یہاں پایا آج کچھ میرے دل کی حسرت
نکلے گی اگر شوق جنگ ہے تو میدان میں آؤ امیر ثانی صاحبقران زمان کے پاس آئے عرض
کی یہ پہلوان مجھے اپنے مقابلے میں بلاتا ہے آپ سے اجازت کا امیدوار ہوں صاحبقران
نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان میں آئے اُس پہلوان نے کہا اے حمزہ
ثانی تم نے مجھے نہیں پہچانا میرا نام کاموس بن اشکبوس ہے ایک معرکہ میں مجھسے تجھسے مقابلہ
پڑا تھا مگر اُس روز میرے دل کی حسرت اچھی طرح نہ نکلی تھی آج میں دیکھونگا کہ تم میں کیسے
ہنر جمع ہیں امیر نے فرمایا اے کاموس مجھے مطلق نہیں یاد کہ کب تجھسے مقابلہ ہوا مگر یہ جانتا
ہوں کہ تو بے فرار ہوئے میرے ہاتھ سے نہ بچا ہوگا یا کوئی اور مکر کر کے چلا گیا ہوگا
کاموس نے جواب دیا کہ میں آج تک کسی لڑائی سے نہیں بھاگا مگر اُسوقت اور ہی سبب تھا
جو مقابلہ موقوف رہا تھا پھر آج امتحان ہو جائیگا امیر نے کہا تجھے اختیار ہے اب زیادہ باتیں
نہ کر جنگ کے واسطے میدان میں آیا ہے پہلے اُسے انجام دے پھر اور باتیں کرنا کاموس
نے گرز گران سر اُٹھایا صاحبقران کے سر پر لگایا امیر ثانی نے سپر کو چہرے کی پناہ
کیا گرز سپر پر پڑا امیر گھوڑے پر قائم رہے ذرا بھی جنبش نہ ہوئی کاموس متعجب ہوا کہا اے
حمزہ ثانی میں جانتا تھا کہ تم سپر اور وار نہ اُٹھا سکوگے مگر کمال کیا کہ میرے گرز کا وار روک لیا
اگر میں پہاڑ پر ایک گرز لگاتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتا حمزہ ثانی نے مسکرا کے فرمایا اے کاموس
اسقدر تکبر کو دل میں راہ نہ دے کہ تکبر مرد کیواسطے بہت برا ہے اگر وار کرتا ہے تو دو وار کر
اور اگر ہمت پست ہو گئی ہے اور مقابلے کو جی نہیں چاہتا تو اپنے لشکر میں واپس جا اور کسی کو
بھیج کاموس نے کہا اے امیر ثانی میں اپنے لشکر میں یوں واپس نہ جاؤنگا آج میرے تمہارے
فیصلے ہے کیا اتنی سی ضرب روک سے تمہیں کچھ ناز ہو گیا ہے میرا پورا ہاتھ نہ پڑا تھا ابکی ضرب اگر
روک کر مرکب پر قائم رہو تو میں جانوں کہ تم مرد میدان ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا اے
کاموس تو دو وار اور بھی کر لے تیرے دل میں حسرت باقی نہ رہجائے کاموس نے گینڈے

کو روک کے رکابون مین پانؤن جماکے دونون ہاتھون سے گرز اُٹھایا صاحبقران نے پھرتی
نہ اُٹھائی اسنے وار کیا امیر نے بیچ مین اُسکا ہاتھ روک لیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا لشکر مین
صدائے تحسین بلند ہوئی کاموس خفیف ہوا میان سے تلوار نکالی اور کہا اے امیر ثانی
یہ تیغ میری بے امان ہے کیا ہوا اگر گرز کے وار خالی گئے مگر اب اس تلوار سے پناہ
پانی مشکل ہوگی صاحبقران نے فرمایا اے کاموس جیسے گرز کی فن مین تھین ویسا ہی کچھ تیغزنی
بھی جانتا ہوگا امیر ثانی نے جو یہ فرمایا اس کو اور زیادہ ندامت ہوئی کہا اے عرب تو اپنے تئین
بڑا مرد میدان تصور کرتا ہے دیکھون اب میری تلوار سے کیونکر بچتا ہے یہ کہکے اس نے
وار کیا صاحبقران نے تلوار کو سپر پر روکا اسنے دوسرا وار بصد چالاکی کیا امیر نے ہاتھ
بچا کے قبضے پر ہاتھ ڈال دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھین لی توڑ کے پھینکدی پھر تو کاموس
اور زیادہ خفیف ہوا کہا اے عرب تو نے مجھے دو لشکرون کے درمیان مین ذلیل کیا ہے
مین تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا پہلے اپنے حربے درست کر پھر مجھسے کچھ کہنا
کاموس نے کہا اے عرب اب مین تجھسے کشتی لڑونگا امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہے تو مین
انکار نہین کرتا یہ کہکے صاحبقران مرکب سے اترے کاموس بن اشکبوس بھی گینڈے سے
نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران ثانی کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا امیر نے اس کو زمین سے اٹھالیا
صاحبقران اول امیر ثانی کی یہ قوت دیکھکر خوش ہوئے لشکر مین سب کی زبان سے
کلمۂ تحسین نکلا امیر ثانی نے چکر دینا شروع کیا کاموس نے جب اسلام قبول نہ کیا امیر ثانی
نے اسکو اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اس کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے بادشاہ احد
نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہ لوگ بڑے صاحب
قوت ہین کاموس سے پہلوان کو زمین سے اُٹھالیا اُس کے سب حربے چھین لیے
اسنے مقابلہ کرنے کو دیو چاہئین یہ کہکر اُسنے ایک پہلوان کی طرف پھر اشارہ کیا وہ بھی صفت سے
کلمات لاف وگزاف منھ سے نکالتا ہوا میدان کی طرف چلا امیر ثانی کے سامنے پہونچ کے کہا اے
حمزۂ ثانی آگاہ ہو کہ مین ارچند قوی گردن ہون مین نے یہ مشق بہم پہونچائی ہے کہ پورا نیزہ پہاڑ
مین غرق کر دیتا ہون سے آجتک فن نیزہ بازی مین کسی سے مقابلہ نہین کیا ہر شہر مین میرا نام
مشہور ہے تمھاری جرات وہمت کی بہت دنون سے تعریف سنتا تھا کہ تم بھی فنون جنگ مین
کامل ہو اس کی کیفیت جنگ مین بھی دیکھی اب چاہتا ہون آج تجھسے مقابلہ ہو جائے امیر نے
فرمایا جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ارچند قوی گردن نے جواب دیا کہ مین سوائے نیزے کے اور
کسی حربے سے جنگ نہین کرتا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے نیزہ ہی سے جنگ
کر ارچند قوی گردن نے نیزہ اُٹھایا بند باندھنا شروع کیا دو مین وار صاحبقران پر کیے
امیر ثانی نے سب وار اسکے خالی دیئے ارچند قوی گردن متحیر ہوا گھوڑے کو روک
کے کھڑا ہوا کہا اے صاحبقران ثانی واقعی مین نے تمھین جیسا سنا تھا پایا مگر اب مین
پھر آخری وار کرتا ہون اگر اسے بچ جاؤ تو مین تمھین مرد میدان تصور کرون امیر نے فرمایا

اجازت کی کیا ضرورت ہے مین تیرے مقابلہ مین موجود ہون ہو وار تیرا جی چاہے کر ارجند قوی
گردن نے نیزے کے وار کرنا شروع کیے جب بہت سے وار صاحبقران نے خالی دیے
اور امیر ثانی کو یہ خیال آیا کہ یہ بھی اسکی ایک گت ہے مجکو تھکا کر قتل کرنا چاہتا ہے تو صاحبقران
ثانی نے تلوار میان سے لی اور کہا اے ارجند قوی گردن ہوشیار رہنا اور میرے وار
کرنا ارجند قوی گردن نے کہا مین ہوشیار ہون تم تلوار کا وار کرو مین نیزے پر روکونگا
صاحبقران نے فرمایا مین وار کرتا ہون ہوشیار رہنا ارجند ہوشیار ہوگیا صاحبقران
نے تلوار کا وار کیا ارجند قوی گردن نے چاہا نیزے کی ڈانڈ پر روکون مگر دست
زبردست صاحبقران تلوار نے نیزے کی ڈانڈ کو کاٹا ارجند قوی گردن کے خود پر
پڑی خود کو کاٹ کے سر مین در آئی اسکو دوپارہ کرکے گینڈے کے دو ٹکڑے کیے
زمین پر جا کے ٹھہری صاحبقران نے آفرین و مرحبا ارشاد فرمایا امیر ثانی نے سلام کیا اسکے
بعد اور آٹھ پہلوان لشکر کفار سے آئے باری باری صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب دس پہلوان ایک وقت مین صاحبقران ثانی نے قتل کیے بادشاہ احد کے ہوش
اڑگئے اپنے سردارون سے کہا کہ اب مجھے ان لوگون کی جرأت معلوم ہوئی کہ یہ لوگ
لشکر سے مقابلہ کرنا بڑی بات نہین جانتے ہین اسکے واسطے مجھے اب اور انتظام کرنا پڑا
مگر اب تو وقت مراجعت آگیا ہے دن بالکل باقی نہین اب طبل بازگشت بجوائے دیتا ہون کل
دیکھا جائیگا یہ کہکے اپنے لشکر مین اطلاع دی کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے امیر ثانی میدان سے بفتح و فیروزی
واپس آئے صاحبقران نے بہت کچھ تحسین و آفرین کی اپنے لشکر کیطرف واپس ہوئے
مگر بادشاہ احد جو اپنی بارگاہ مین آیا اپنے مصاحبین سے کہا کہ آج مین نے ترتیب جنگ
مسلمانان دیکھی واقعی یہ لوگ بلا کے ہین لشکر اگرچہ کم رکھتے ہین مگر ان مین سے ایک ایک ہزار ہزار
پر بھاری ہے ان لوگون سے یون مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے کل جسوقت کوئی سردار
میدان مین آئے اور اسکے مقابلے کے واسطے کوئی ہمارے لشکر سے بھی جائے تو سب
لوگ بسیر جنگ کے واسطے آگے بڑھ جانا جب اسکو مصروف وغا دیکھنا اسوقت دھوکا دیکر ٹوٹ
پڑنا زندہ نہ چھوڑنا سب نے اس رائے کو پسند کیا بادشاہ نے کہا اگر اس طرف کچھ لوگ
امداد کو بڑھین تو ادھر سے تمام لشکر ٹوٹ پڑے اور جنگ مغلوبہ کرکے عدون کو پسپا کردین
مصاحبین بادشاہ اسنے لشکر مین آکے سب کو تعلیم کیا کہ کل اسطرح جنگ کرنا اور جو اسکے خلاف
کریگا وہ سزا سخت پائیگا لوگون نے جواب دیا کہ جبکہ حکم سلطان سے انحراف کرنے کا کیا سبب
ہے مگر مسلمانون سے بدعہدی برا ہوگا مصاحبین بادشاہ نے کہا تمھین ایسی باتین کہنا زیب نہین
دین جو کہین حکم سلطان ہو اسکے موافق کرو سب لوگ خاموش ہورہے اس شب مین صبح کی
ضد اضطراب کسی کو نیند نہ آئی جب سحر ہوئی اور لشکر اسلام سے آواز اذان آئی
تو سب کا لشکر خواب غفلت سے بیدار ہوئے بادشاہ احد اپنی بارگاہ سے باہر آیا
گھوڑے پر سوار ہوکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان کے روانہ ہوا اس طرف سے

صاحبقران نامدار ادائے فرائض سحر سے فراغت حاصل کر کے سلاح ذات پر آراستہ کر کے
بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر کشور گیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار
ہوئے سب سردار ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوئے امیر میدان جنگ مین تشریف لائے لشکر کی
صفین درست ہوئین نقیبون نے نکلکر نقابت کی کڑکیت کر کا کمر بیٹھے بادشاہ احد نے ایک
جوان کی طرف اشارہ کیا یہ بھی کہدیا کہ امیر ثانی کو بلانا اور کسی سے مقابلہ نہ کرنا وہ پہلوان لشکر سے
نکلا میدان مین آکے سکشوری دکھا کے لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوا کہا اے امیر ثانی کل تم نے دس
جوان میرے لشکر کے قتل کیے آج مین چاہتا ہون کہ تمسے مقابلہ کرون امیر ثانی صاحبقران
زمان کے قریب حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران پہلوان مجکو اپنے مقابلے مین بلاتا ہے
اجازت مرحمت فرمایئے امیر نے فرمایا جاؤ خدا کے حوالے کیا حفظ رسول مین دیا امیر ثانی
میدان مین آئے اُس پہلوان نے کہا اے امیر ثانی آگاہ ہو کہ بہمن سرہنگ میرا نام ہے
بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہے سب میری اطاعت کے حلقے اپنے کانون مین
ڈالے ہین تمہاری جرأت و شجاعت کے شہرے سنے ہین آج مین دیکھون کہ تو کیسا مرد میدان
ہے امیر نے فرمایا مین تیرے سامنے موجود ہون جو مزاج مین ہو حربہ پیش کر اُسنے تلوار میان
سے لی صاحبقران پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے لشکر شاہ احد کے لوگ تماشا دیکھنے کو
آگے بڑھ آئے امیر ثانی و بہمن مین تلوار چلنے لگی بہمن نے متواتر صاحبقران پر دس وار کیے
مگر امیر ثانی نے سب وار خالی دیئے صاحبقران تو اُس طرف جنگ مین مصروف تھے اور
سرداران اسلام بھی بغور کیفیت جنگ دیکھ رہے تھے کہ بادشاہ احد نے اپنے لشکریون
کو اشارہ کیا وہ لوگ تو اس بات کے منتظر تھے چارون طرف سے ٹوٹ پڑے صاحبقران
زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کو چارون طرف سے لوگون نے گھیر لیا ہے امیر نے بھی
اسپ صبادم کو مہمیز کیا امیر کے بڑھنے سے اور سب سردار بھی آگے بڑھے بادشاہ
احد نے سب لشکر کو اشارہ کیا صاحبقران زمان بعد تعجیل امیر کے قریب آ پہونچے اُس طرف
لشکر احد کے لوگ آئے تلوار چلنے لگی صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ تین شبانہ
روز تلوار چلی اور صاحبقران زمان اور امیر ثانی برابر لشکر کفار سے جنگ کرتے رہے
کیفیت لشکر کفار کی یہ تھی کہ جب سو تھک جاتے تھے تو وہان سے ہٹتے تھے اُنکی جگہ پر اور سو
پہلوان آتے تھے ایک ایک سردار کو سو سو دو دو سو پہلوان اسطرح گھیر کر لڑتے تھے جب
تیسرا روز ختم ہوا تو بادشاہ احد تاب مقابلہ نہ لایا لشکر کی ہمت مین بھی فرق آگیا سب نے
باگون میدان کارزار سے اُٹھ گئے امیر نے باآواز بلند کہا ہان اے بہادرو یہ وقت ایسا
ہے کہ پھر ہاتھ نہ آئیگا ان کافرون کا تعاقب نہ چھوڑنا سب نے گھوڑون کی باگین اُٹھا دین لشکر
کفار گریزان ہوا ایک روز کامل سب لشکر بھاگتا چلا گیا جب دوسرا دن شروع ہوا اور باشندگان
احد مین طاقت فرار بھی باقی نہ رہی بادشاہ تو چند سردارون کے ہمراہ نکل گیا مگر اور سب لشکری
مجبور ہو کے وہین ٹھہر گئے اور سب نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کی یا امیر ہم

واسلام قبول کرتے ہین ہمکو پناہ دیجیے صاحبقران زمان ٹھہر گئے سب لوگ حاضر خدمت
فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے امیر نے سب کو کلمہ پڑھایا سب نے اسلام قبول
کیا صاحبقران ثانی نے اس روز وہین قیام کیا ملازمین امیر نے سب سامان درست
کیا صاحبقران زمان نے ساتھ ہمراہیون کے خاصہ نوش فرمایا اور وہان سے اپنے لشکرگاہ
کیطرف روانہ ہوئے کہ حال انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جوع چند مصاحبین بھاگ کر نکل گیا دوسرے روز ایک شہر مین پہونچا وہان کا بادشاہ
تخشب تاجدار تھا اُسنے جو آمد سلطان احد کی خبر پائی براے استقبال شہر سے باہر آیا
اپنے ہمراہ شہر کے اندر لیگیا وہان پہونچ کے تخشب تاجدار نے کیفیت دریافت
کی کہ اے سلطان یہ تو فرمایئے کہ یہ کیا مصیبت پیش آئی جو آپ اس بے سروسامانی سے یہان
تشریف لائے بادشاہ احد نے سب کیفیت بیان کی تخشب نے کہا آپ خاطرجمع رکھین مین مسلمانون
سے اسکا عوض لونگا سب کو قتل کرونگا آپ یہان براحت و آرام تشریف رکھین مین کل یہان
سے ہرکارون کو روانہ کرونگا کہ وہ جاکر دریافت کرین مسلمان کہان پر مقیم ہین وہین لشکرکشی کر کے جاؤنگا
اور مسلمانون کو زندہ نہ چھوڑونگا سلطان احد بہت خوش ہوا تخشب تاجدار کے یہان مقیم
رہا دوسرے دن تخشب تاجدار نے اپنے ہرکارون کو بلایا اور کہا کہ جاکر تحقیق کرو کہ لشکر
مسلمان یہان سے کتنی دور پر مقیم ہے ہرکارے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر
کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو مع لشکر گران طرف اپنے لشکرگاہ کے روانہ ہوئے ایک دن کے بعد لشکرگاہ مین
آکے پہونچے مال واسباب کفار کا قبضے مین آیا امیر نے غازیون کو تقسیم فرمایا خواجہ نے عرض
کی یا امیر تشریف رکھیے اور اس جنگ کی کیفیت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
بیان فرمایئے کہ باعث خوشنودی ہے امیر نے فرمایا خواجہ مین اب یون واپس نہ جاونگا جسوقت
مین خدمت والا مین گیا تھا تو وعدہ کرکے آیا تھا کہ سر سلطان احد کا حاضر کرونگا اس سبب
سے مین اب بے سر لیے ہوئے نہ جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا امیر نہین معلوم اب بادشاہ
احد کہان گیا امیر نے فرمایا سب حال دریافت ہوجائیگا یہ فرما کے لشکریون کو بلایا سب
سے کہا کہ بادشاہ احد کو بتاؤ کہ کہان گیا ہے مین جبتک اسکو قتل نہ کرونگا سب مجھے اضطراب
رہیگا سب نے عرض کی یا امیر ہم لوگ اس کے حال سے آگاہ نہین ہان ہرکارون کو
روانہ کرتے ہین یہ لوگ بہت جلد پتہ لگا لینگے امیر نے کہا اسیوقت ہرکارون کو روانہ کرو
افسران فوج نے اسیوقت ہرکارون کو چارون طرف روانہ کیا تاکید کردی کہ سلطان احد

جہاں ہے اُنکو مطلع نہ کرتا ہر طرف دیکھکر چلے آنا صاحبقران زمان کا ارادہ ہے کہ اُس کو زیر تیغ کریں ہرکارے چاروں طرف روانہ ہوئے کیفیت اُنکی وقت پر بیان کیجائیگی اب حال اُن ہرکاروں کا عرض کیا جاتا ہے جنکو تخشب تاجدار نے روانہ کیا تھا اور جو تلاش صاحبقران میں روانہ ہوئے تھے یہ ہرکارے بہت دنوں تک پریشان رہے کہیں صاحبقران زمان کو نہ پایا ایک روز ایک صحرا میں پہونچے شدت سے پیاسے تھے ایک چشمے کے قریب پہونچ کے پانی پینے لگے کہ سامنے سے کچھ لوگ آتے ہوئے معلوم ہوئے ہرکارے اسطرف متوجہ ہوئے جب وہ لوگ قریب آکے پہونچے ہرکاروں نے کہا کیوں بھائی تمنے اسطرف کوئی لشکر تو نہیں دیکھا ہے یہ لوگ لشکر اسلام کے ہرکارے تھے اور اُن لوگوں کو پہچانتے تھے اُنھوں نے انکار کیا سبب پوچھا کہ تم لوگ لشکر کو کیوں دریافت کرتے ہو کیا کام ہے سب نے کہا کہ ہمیں سلطان تخشب تاجدار نے بھیجا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر کو دریافت کریں جہاں وہ لوگ ہوں اُنکے حال سے سلطان کو مطلع کریں ہرکاروں نے کہا کہ لشکر اسلام کے دریافت کرنے سے کیا غرض ہے اُن لوگوں نے سب کیفیت بیان کی کہ بادشاہ احد وہاں جاکر مقیم ہوئے ہیں انھیں کے واسطے دریافت کرنے کی ضرورت ہے ہمارے سلطان کا یہ ارادہ ہے کہ جہاں حمزۂ عرب ہو وہاں جاکر اُسکو قتل کریں اور سلطان احد کی تکلیف کا بدلا لیں لشکر اسلام کے ہرکاروں نے کہا بادشاہ احد بھی تمھارے سلطان کے ہمراہ آئینگے اُن لوگوں نے جواب دیا کہ وہ تو نہ آئینگے مگر ہمارے شہنشاہ اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آئینگے اور اُنکی طرف سے لڑینگے لشکر اسلام کے ہرکارے یہ سنکر بہت خوش ہوئے اُسی وقت اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے دو روز کے بعد لشکر میں پہونچے صاحبقران ان لوگوں کے منتظر تھے جیسے ہی امیر کو خبر ہوئی کہ ہرکارے جو برائے تحقیق بادشاہ احد گئے تھے وہ سب واپس آئے ہیں امیر نے فرمایا سب کو میرے سامنے لاؤ میں کیفیت دریافت کروں کہ بادشاہ احد کہاں ہے اور کسنے اُسکو اپنے یہاں چھپایا ہے لوگ ہرکاروں کو امیر کے سامنے لیگئے صاحبقران کو ہرکاروں نے سلام کیا دعا دیکر عرض کی یا امیر یہاں سے قریب ایک شہر ہے وہاں کا بادشاہ تخشب تاجدار ہے بادشاہ احد وہیں جاکر چھپا ہے بلکہ تخشب تاجدار کا ارادہ یہ ہے کہ لشکر کشی کرکے یہاں آئے اور آپ سے مقابلہ کرے مگر بادشاہ احد وہیں رہیگا وہ نہ آئے گا امیر نے فرمایا میں خود کل یہاں سے روانہ ہونگا اور اُس سے کہلا بھیجونگا کہ بادشاہ احد کو میرے حوالے کر ورنہ تیرے شہر کو بھی تباہ کرونگا یہ فرماکے خواجہ کو بلایا خواجہ سے ارشاد فرمایا کہ سامان چلنے کا درست کرو میں کل یہاں سے جانب شہر تخشب روانہ ہونگا بادشاہ احد وہیں جاکر پوشیدہ ہوا ہے گو تخشب تاجدار کا یہ ارادہ ہے کہ میرے مقابلے کے واسطے آئے مگر وہ خود آئیگا اور بادشاہ احد کو اپنے ہمراہ نہ لائیگا اس سبب سے میں خود وہاں جانے کا ارادہ کرتا ہوں خواجہ نے حکم پاتے ہی سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز صاحبقران زمان نے بصد شوکت وکشان مع افسران لشکر وخدم وحشم کے وہاں سے جانب شہر تخشب کے سفر کیا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت تخشب تاجدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب اُسنے ہرکارے چاروں طرف روانہ کیے اور سب ہرکاروں نے آکر اُس سے کہا کہ ہمیں حمزہ عرب کا پتہ نہیں ملتا ہے بادشاہ احد نے کہا میں نے تم لوگوں کو پتہ بتا دیا تھا اگر وہاں جاتے تو ضرور تمہیں حمزہ راہ میں ملتا تخشب تاجدار نے کہا اب زیادہ تحقیق کی ضرورت نہیں میں لشکر لیکر جانب کعبہ جاتا ہوں اگر راہ میں حمزہ سے ملاقات ہوگئی تو میں مقابلہ کرونگا ورنہ جب خانۂ کعبہ کے قریب پہونچونگا تو ضرور حمزہ میرے مقابلے کے واسطے آئے گا یہ کہکے اُسنے لشکر کو اطلاع دی کہ سب لوگ تیاری کریں میں دو ایک روز میں یہاں سے جانب خانۂ کعبہ جاؤنگا لشکر میں اسی وقت سے تیاری ہونے لگی دو روز کے بعد تخشب تاجدار نے بادشاہ احد کو اپنے تخت پر بٹھایا اور آپ تلاش صاحبقران میں جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوا تیسرے روز ایک صحرا میں پہونچا اسکو صحرا کی فضا پسند آئی اپنے ملازمین سے کہا کہ میں آج یہیں مقام کرونگا کل پھر یہاں سے روانہ ہونگا بارگاہیں استادہ ہوجائیں ملازمین نے اُسی وقت بارگاہیں استادہ کیں تخشب تاجدار اپنی بارگاہ میں گیا اور سب اُسکے ہمراہی بھی اپنی بارگاہوں میں داخل ہوئے شب بھر تخشب تاجدار نے بسر کی صبح کو سرداروں نے آکے کہا کہ تشریف لے چلنے کیواسطے کون وقت قرار دیا ہے تخشب تاجدار نے کہا ابھی میں ایک روز اور رہونگا اس صحرا کی سیر اچھی طرح سے نہیں کی ہے آج دن کو اس صحرا کی سیر کرونگا سب سردار خاموش ہو رہے تخشب تاجدار نے کہا مرکب تیار کرکے لاؤ میں اس صحرا کی سیر کو جاؤنگا ملازمین اسکے اُسی وقت مرکب تیار کرکے لائے تخشب تاجدار اپنے چند رفقا کو ہمراہ لیکر جانب صحرا برائے سیر روانہ ہوا چاروں طرف جنگل میں پھرنے لگا ایک سبزہ زار کے قریب پہونچا وہاں چشمۂ آب مصفا نظر آیا تخشب تاجدار اُس چشمے کے قریب بیٹھ گیا اپنے رفیقوں سے باتیں کرنے میں مصروف ہوا تخشب تاجدار رفقا سے باتیں کر رہا تھا کہ ایک جانب صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اُسطرف مخاطب ہوئے تخشب نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر کہیں جاتا ہے یہ کہکے تخشب تاجدار اُٹھا اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ نزدیک سے چلکر لشکر کی سیر کریں رفقا اسکے ہمراہ ہوئے تخشب تاجدار ایک بلندی پر آیا سب رفیقوں کو ہمراہ لیکر کھڑا ہوا اتنی دیر میں لشکر بھی قریب آیا تخشب تاجدار نے لشکر کو جو دیکھا اپنے ہمراہیوں سے کہا ہم جسکی تلاش میں جاتے تھے وہ خود یہاں آگیا یہ لشکر حمزہ کا ہے اور جو لوگ اسکے ہمراہ ہیں یہ سب بادشاہ احد کی فوج کے ہیں ان سب نے اطاعت حمزہ کی قبول کی ہے اب مجھے مسافت بھی طے کرنا نہ پڑی میں یہیں اس سے مقابلہ کر لونگا اور لوگ جو اسکے قریب کھڑے تھے انھوں نے کہا اگر آپ کو یہیں مقابلہ کرنا منظور ہے تو ایک نامہ حمزہ کو بھیج دیجیے کہ وہ آگے نہ بڑھے یہیں ٹھہر جائے ورنہ وہ آگے بڑھ جائیگا تخشب تاجدار نے اس بات کو پسند کیا اور اپنی بارگاہ میں آیا ایک نامہ اُسی وقت لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ تم نے ہمارے آقا و ولی نعمت کو ایسی تکلیف پہونچائی کہ جسکے سبب سے ایسا بڑا صدمہ پہونچا اور آقا ہمارے اُسوقت مجبور تھے ورنہ وہ ہرگز ہرگز بیدان جنگ سے فرار نہ کرتے اور

تم لوگون سے مقابلہ کرتے مگر اُنکی فوج نے اُنکو مجبور کر دیا ہے مین اُنکی تکلیفون کا عوض تمہارے ساتھ لونگا لازم تمکو یہ ہے کہ اب آگے نہ جاؤ یہین ٹھہرو مین بھی دیکھون کیسے بہادر ہو اور کیونکر جنگ کرتے ہو یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ہرکارے کو دیا اور کہا کہ یہ جو لشکر جاتا ہے کسی سے دریافت کرنا کہ حمزہ کون ہے مین اُسکے پاس نامہ لیکر آیا ہون لوگ بتا دینگے تو نامہ حمزہ کو دیدینا اور جو کچھ جواب دے جلدی میرے پاس لانا مین اب اُسکو آگے نہ جانے دونگا یہین اُس سے مقابلہ کرونگا نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا لشکر صاحبقران اُسی طرف سے گذر رہا تھا بلکہ امیر بھی لوگون سے دریافت فرما رہے تھے کہ یہ لشکر کسکا ہے اسکی تحقیق کے واسطے صاحبقران کے ملازمین بھی آگے بڑھے تھے کہ تخشب تاجدار کے نامہ دار نے جاکر لوگون سے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون حمزہ عرب کے پاس جاؤنگا لوگون نے کہا ارے بے ادب ہمارے آقائے نامدار کا اس طرح نام لیتا ہے کس بدتمیز سرکار کا ملازم ہے خبردار اگر صاحبقران زمان یا امیر کشورگیر کے سوا کوئی دوسری بات منہ سے نکالی تو تیری زبان کھینچ لیجائیگی ہرکارہ ڈر گیا لوگون نے اسکی اطلاع صاحبقران کو دی کہ ایک نامہ دار کسی کا نامہ لایا ہے اُس کے باب مین کیا حکم ہوتا امیر نے فرمایا اُسکو میرے پاس لاؤ مین نامہ دیکھون لوگ نامہ دار کو جناب صاحبقران زمان کے پاس لیگئے نامہ دار نے نامہ صاحبقران کو نذر دیا امیر نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ تخشب تاجدار نے خط لکھا ہے صاحبقران نے اپنے ملازمین اور ہمراہیون سے فرمایا کہ تخشب تاجدار یہان ٹھہرا ہوا ہے وہ مجکو نامے مین لکھتا ہے کہ مین آپ ہی کی تلاش مین جاتا تھا اور یہان ملاقات ہو جانا بہت اچھا ہوا اب بے مقابلہ کیے آگے نہ جانا لہذا بارگاہین یہین استادہ کرو پہلے اس سے مقابلہ کرین پھر آگے چلین گے خواجہ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ کرائین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران زمان نے نامے کا جواب تحریر فرمایا کہ اے تخشب تاجدار مین نے تمہارا نامہ پایا اور کل مضمون معلوم ہوا مین یہان ٹھہر گیا ہون مگر تمنے عبث اپنے تئین زحمت مین ڈالا بہتر یہ ہے کہ شاہ واحد کو میرے حوالے کردو اور تم جاکر اپنی سلطنت کے کاروبار مین مصروف ہو مگر شرط یہ ہے کہ اسلام قبول کر دیہ جواب لکھکر صاحبقران زمان نے نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا بارگاہ ▪ تخشب تاجدار مین آیا نامے کا جواب دکھایا تخشب تاجدار نے جو جواب نامے کا پڑھا بہت غصہ کیا نامہ دار سے کہا ارے تو یہ جواب لیکر کیون آیا اُسی کے سامنے پھاڑ کے پھینک دیا ہوتا نامہ دار نے کہا اے شہریار اگر جواب نامہ چاک کرکے پھینک دیتا زندہ بچکر نہ آتا ذرا سی بات پر تو اسقدر وہان کے سردار برہم ہوگئے کہ مین نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یہان سے جان سلامت نہ لیجاؤنگا مین نے جاکر وہان دریافت کیا کہ حمزہ عرب کون شخص ہے مین نامہ لیکر آیا ہون اسکی فوج کے لوگون نے کہا تو بڑا بے ادب ہے ہمارے آقائے نامدار کا نام اسطرح لیتا ہے کس بدتمیز کا ملازم ہے اگر انکی بابت سوائے صاحبقران زمان یا امیر کشورگیر کے کچھ اور زبان سے نکالا تو زبان تیری کھینچ لیجائیگی اے

شہریار مین سے اُسوقت سے سواے صاحبقران کے یا امیر کشورگیر سے کے اور نام نہین لیا جب
صاحبقران کے قریب پہونچا اور اُنکی صورت دیکھی سب مجھے خوف معلوم ہوا اور نامہ دیکر مجھے یہ
خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کہ نامے مین ایسی بات تحریر ہو جسکو پڑھکر صاحبقران زمان کو غصہ
آجاے اور امیر کشورگیر سب مجھے ہلاک کرین تو مین کیا کر سکتا ہون یہان کوئی ایسا بھی نہین ہے
جو مجھے بچا لیگا بارے اُسنے مجھے کچھ نہین کہا اپنے ایک ملازم کو بلاکر حکم دیا کہ بارگاہ مین جلد
استادہ کراؤ تخشب تاجدار نے لکھا ہے کہ ہم تمھاری تلاش مین جاتے تھے خیر تم سے یہان
ملاقات ہوگئی اب ہم تم سے مقابلہ کرینگے تم یہین ٹھہر جاؤ لہذا مین ٹھہرتا ہون جب بارگاہ مین
وغیرہ استادہ ہو چکین اور وہ بھی بارگاہ مین گیا سب رفیق اُسکے پاس آئے اُسوقت اُسنے
یہ جواب پشت نامے پر لکھا مین ایسے وقت مین کیا کہہ سکتا تھا اگر کچھ گستاخی کرتا تو زندہ
واپس نہ آتا ابھی سب مسلمان میرے خون کے پیاسے ہو جاتے اور جان نہ بچا تا مجھے ممکن نہوتا
اس سبب سے جواب لیکر واپس آیا اب اگر آپ کو اور کچھ پیغام دینا ہے تو کسی پہلوان کی معرفت
بھیجیے کہ وہ جاکر کلہ بکلہ لڑے ہم لوگون کی زبان سے وہان پہونچکر بات بھی نہ نکلیگی تخشب
تاجدار نے کہا اب مجھے اور کوئی بات نہین کہلا بھیجنا ہے تم جاکر لشکر مین اطلاع کردو کہ طبل جنگ
بجے مین صبح کو حمزہ سے مقابلہ کرونگا اور غرور انکا مٹا دونگا ہرکارے نے جاکر لشکر مین
اطلاع کی کہ شہنشاہ کا حکم ہے طبل جنگ بجے لشکر تخشب مین طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام
کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے اور صاحبقران زمان کی بارگاہ مین آئے پہلے
ہاتھ اُٹھا کر دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران تخشب تاجدار نے طبل جنگ بجوایا ہے اُسکا
ارادہ ہے کہ کل میدان کارزار مین آکر مقابلہ کرے صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر
چوب پڑی لشکر مین جنگ کی تیاری ہونے لگی شب بھر تو دونون لشکرون نے سامان
جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان نے براے وضو پانی طلب کیا خادمون
نے پانی حاضر کیا امیر باتوقیر نے نماز سحر پڑھکر سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر
تشریف لائے گھوڑے پر سوار ہوے سردارون نے امیر کو سلام کیا صاحبقران زمان
نے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان کارزار روانہ ہوے اُسطرف سے تخشب تاجدار اپنی
فوج کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی کرنیت گرز کا کمکرے تخشب تاجدار نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا وسط میدان
مین آیا اور کہا اے حمزہ مین نے سنا ہے کہ تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا اور بہت
سے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اور بالفعل تمنے سلطان احد کو ایسی تکلیف
پہونچائی کہ ہمارے آقا کو بڑا صدمہ پہونچا گو آقا ہمارے مجبور تھے اگر فوج سے قدم
میدان سے نہ اُٹھ جاتے تو وہ ہرگز نہ بھاگتے جب اُنکے غلام بھاگ گئے سے آگاہ نہین
تو وہ تو اس امر سے بالکل بری ہین مگر فوج کی جان بچانے کے خیال سے وہ میدان سے

دور ہوئے لیکن انکو اس بات کا بڑا ملال ہے جب میں نے بہت کچھ تسلی دی اسوقت انکو کچھ سکون ہوا لہذا
یہ سب باتیں جو تھے میں نے دریافت کیں یہ واقعی صحیح ہیں تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل
کیا اور ہم لوگوں کی عبادت گاہیں برباد کیں صاحبقران زمان نے فرمایا کہ میں نے لاکھوں
کافروں کو قتل کیا اور سب انتہا بت خانہ برباد کیے اب بھی یہی ارادہ رکھتا ہوں اگر کافر
تیرے بزرگان دین تھے تو البتہ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اب بھی جو کافر ہوگا
میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور جہان بتکدہ دیکھونگا برباد کرونگا تخشب تاجدار نے کہا اے
حمزہ عرب تو نہایت بے خوف ہے ذرا بھی تجکو کسی کا ڈر نہیں صاحبقران زمان نے فرمایا
میں سوائے خدا اور رسول خدا کسی سے نہیں ڈرتا ہوں اور کون اس لائق ہے جس سے
میں خوف کروں تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ میں نے بہت سے مسلمانوں کو
قتل کیا اور بڑے بڑے پہلوان میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا قدیم قاعدہ یہ ہے
کہ میں پہلے سردار فوج سے جنگ کرتا ہوں جب مجھے سردار فوج پر فتح ہوتی ہے تو اسکی
فوج کو اپنا مطیع کر لینا کیا بڑی بات ہے لشکر جو میرے ہمراہ رہتا ہے محض بنظر آرائش ہے ورنہ
اور کوئی مطلب لشکر کے ذریعہ سے نہیں نکلتا ہے اسوقت میں چاہتا ہوں کہ تجھسے مقابلہ کروں
امیر نامدار نے فرمایا پھر تجھے کس بات کے سبب سے اسقدر غصہ ہوا جیسے ہی میدان
میں آیا تھا مجھے اپنے مقابلے میں بلاتا میں تجھسے مقابلہ کرتا یہ کہکے صاحبقران عالیشان نے
گھوڑا بڑھایا میدان میں آئے تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ تیری ضعیفی پر مجھے رحم آتا
ہے کہ تو نامدار شخص ہے اور آجتک کسی نے تجھے زیر نہیں کیا ہے اب میرا کہنا قبول کر اور واپس
جا ورنہ میرے ہاتھ سے زیر ہوگا اور سوائے حسرت و افسوس کچھ تیرے ہاتھ نہ آئیگا
صاحبقران نے جواب دیا کہ میں ان باتونکو پسند نہیں کرتا اگر مرد میدان ہے تو کچھ جوہر جرأت
دکھا بہادروں کے یہی شیوے ہیں ہم لوگوں کے واسطے حریف کے ہاتھ سے مر جانا حیات
ابدی ہے اور اسکا خوف نہیں کرتے اے تخشب تاجدار اگر ایسا ہی تجھے اپنی جرأت پر ناز ہے
تو میں مجبور ہوں یہ کہکے اسنے میان سے تلوار لی صاحبقران زمان نے بھی تیغ آبدار میان سے
کھینچی تخشب تاجدار نے کہا اے حمزہ آجتک کسی نے میری تیغ کا وار نہیں روکا دیکھوں تو
کیسا مرد میدان ہے یہ کہکے تخشب تاجدار نے تلوار صاحبقران عالیشان پر لگائی امیر نے
تلوار کو تلوار پر روکا تخشب تاجدار نے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اسکے وار کو خالی
دیکر تخشب تاجدار کی کمر پر تلوار لگائی یکجا امیر سر پر وار کرتے ہیں پیر کو اٹھا دیا تلوار کمر پر
پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے ہوئے زمین پر گر کے تڑپنے لگا فوج نے جو اسکی یہ حالت
دیکھی سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے لشکر اسلام بھی تلواریں لیکر آگیا جنگ مغلوبہ ہونے لگی
دیر تک خوب تلوار چلی آخر کار لشکر کفار میں سب عاجز ہوئے پناہ طلب کی صاحبقران نے
تلوار روکی سب لوگ رومال سے ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر
نے سب کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا ہر ایک جوان ایمان لایا صاحبقران زمان بفتح و فیروزی اپنی بارگاہ

کی طرف واپس آئے شب بھر عیش و عشرت رہی صبح کو صاحبقران زمان نے خواجہ سے فرمایا کہ
اب شہر تخشب تاجدار میں چلنا ضرور ہے وہان بادشاہ احد پوشیدہ ہے اُس کو چلکر قتل کرین
اور خدمت مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چلکر سر اُسکا دکھاوین خواجہ نے اُسی روز سب
سامان درست کیا صاحبقران عالیشان دوسرے روز مع لشکر گران جانب شہر تخشب تاجدار روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی بیان کیجاتی ہے

کہ جب تخشب تاجدار براے مقابلہ صاحبقران زمان روانہ ہوا تھا تو بادشاہ احد نے چند
آدمی اسکے ہمراہ کر دیے تھے اور اُسنے تاکید کر دی تھی کہ جب حمزہ صاحبقران سے
مقابلہ پڑے اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہے چنانچہ جب
تخشب تاجدار سے اور صاحبقران زمان سے جنگ شروع ہوئی اُن خبرداروں نے
آکر بادشاہ احد کو خبر دی کہ حمزہ عرب سے اور تخشب تاجدار سے راہ مین ملاقات
ہوئی حمزہ آپ کی تلاش مین اسطرف آتا تھا اور سلطان حمزہ عرب کی تلاش مین جاتے تھے
راہ مین ملاقات ہوئی کل مقابلہ ہوگا اُسنے اُسی وقت اور لوگون کو روانہ کیا اور اُنہیں بھی تاکید
کر دی کہ جب مقابلہ شروع ہو اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے پہونچاتا دوسرے
روز ہرکارون نے جاکر اسکو خبر دی کہ آج شہنشاہ تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارے
گئے اور لشکر مین سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اور اسلام قبول کیا بادشاہ احد کو جو یہ خبر
پہونچی اسکے ہوش اُڑ گئے جسقدر لوگ اسکے ساتھ جنگ سے بھاگ کر آئے تھے اسنے
ان سب سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہے حمزہ نے تخشب تاجدار کو
قتل کیا ہے اب وہ ضرور اس طرف آئیگا اور یہان سامان جنگ موجود نہین ہے مین اُس سے
کیونکر مقابلہ کرونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مین اپنے ملک کو واپس چلون اور وہان چلکر انتظام کرون
حمزہ کو اب میری تلاش ہے یہان بھی ضرور آئیگا سب لوگ تیار ہوے تخشب تاجدار کے وزیرون
نے شاہ احد سے کہا کہ آپ ٹھہریے ابھی آپ تشریف نہ لیجایئے ورنہ سلطنت مسلمانون کے قبضے مین
آجائیگی اور وہ لوگ یہان آکے ہم سب کو ہلاک کرینگے اور سلطنت پر قبضہ کرینگے اگر آپ یہان
موجود ہونگے تو ہم آپ کو تخت پر بٹھائینگے اور سامان جنگ سب آپ کے واسطے حاضر کرینگے
آپ حمزہ سے مقابلہ کیجیے لشکر بھی یہان کثرت سے موجود ہے کچھ اسکا خیال نہ فرمایئے آپ
تشریف نہ لیجایئے لاکھ لاکھ وزرا نے کہا مگر بادشاہ احد وہان نہ ٹھہرا اُسی روز روانہ ہوا اور جانب
احد چلا اسکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمایئے

کہ امیر کشور گیر تخشب تاجدار کے قتل کرنے کے بعد اُس صحرا سے روانہ ہوئے تین

روز کے بعد شہر مین پہونچے اہالیان شہر مجبور ہوئے کچھ بنائے بن نہ پڑا بہت سے لوگ بخوف جان وہان سے فرار ہوئے اور بہت سے لوگ حاضر خدمت صاحبقران زمان ہوئے وزرا نے آپس مین یہ صلاح کی کہ اب یہان سے بھاگ کے جانا بالکل بے سود ہے صاحبقران عالیشان کی اطاعت قبول کرنا اچھا ہے کیا عجب ہے کہ سلطنت یہان کی ہاتھ آئے اور دولت ودین بھی ملجائے یہ صلاح کرکے وزرا حاضر خدمت فیضدرجت صاحبقران زمان ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا وزرا صاحبقران کو دار الامارہ سلطانی مین لے گئے عرض کی یا صاحبقران زمان تخت آپ کے واسطے ہے امیر نے فرمایا اگر اسکی ہوس ہوتی تو اسوقت سلطنت ہفت کشور اپنے قبضے مین ہوتی مگر اسکی تمنا آجتک نہین کی اب کیا یہان تخت پر بیٹھین گے مگر پہلے یہ بتاؤ کہ بادشاہ احد کہان ہے وزرا نے عرض کی یا صاحبقران جسوقت آپ نے تخشب تاجدار کو قتل کیا اور یہ خبر اسکو پہونچی اسقدر اسکو خوف آپ کا طاری ہوا کہ ہم لوگون کے کہنے کا بھی کچھ خیال نہ کیا یہان سے جانب احد روانہ ہوا گو ہم لوگ کہتے رہے کہ اے بادشاہ یہان سے جانا اچھا نہین ہے آپ تخت پر بیٹھین اور ہم سب سامان جنگ دیتے ہین لشکر بھی یہان بہت موجود ہے آپ صاحبقران زمان سے مقابلہ کیجیے مگر اسنے ہم لوگون کا کہنا قبول نہ کیا اور یہان سے جانب احد چلا گیا یقین ہے نصف راہ بھی طے کرچکا ہوگا کیونکہ آپ کے آئے ہوئے چار روز کا زمانہ ہوا یہان اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا تھا کہ جسقدر ممکن ہو اس راستے پر چلو کہ جلد پہونچین ابھی وہان بھی چلکر سامان درست کرنا ہے کیونکہ صاحبقران زمان وہان بھی آئینگے اس خیال سے وہ بہت جلد جائیگا امیر نے فرمایا مین اس کافر کو احد مین جاکر قتل کرونگا تب مجھے چین آئیگا وزرا نے عرض کی یا صاحبقران عالیشان ابھی کچھ دنون یہان قیام فرمایئے اس شہر مین مال واسباب زیادہ ہے اس سب پر قبضہ کیجیے پھر تشریف لیجائیے گا امیر کشورگیر نے فرمایا کہ وہ مال واسباب اور یہ سلطنت تملوگون کو مبارک رہے مجھے پرواے مال وزر نہین ہے وزرا نے عرض کی یا صاحبقران زمان آپ اسقدر مسافت اٹھاکر تشریف لائے ہین دو ایک روز تو یہان قیام فرمایئے کہ خستگی راہ کی دفع ہو اور غلامون کی بھی خوشی ہو جائے صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مجھے دو روز ٹھہر جانے مین انکار نہین ہے صاحبقران دو روز وہان مقیم رہے تیسرے دن وہ سلطنت انھین دونون وزیرون کو مرحمت فرمائی اور وہان سے جانب احد روانہ ہوئے انکو ہم راہ مین چھوڑ دیتے ہین اسکا ذکر وقت پر آئے گا اب کیفیت اُن فراریون کی تحریر کیجاتی ہے جو بار اول بادشاہ احد سے مدد لیکر برائے مقابلہ صاحبقران خانۂ کعبہ کی طرف آئے تھے اور صاحبقران کے مقابلے سے فرار ہوئے تھے اور بخوف جان احد کو واپس نہ گئے تھے سامعین کو یاد ہوگا مؤلف نے ابتدا مین انھین کا حال بیان کیا ہے جب وہ لوگ صحرا سے ایک جانب روانہ ہوئے اور بعد تھوڑی دور جانے کے بغرض صلاح ایک سبزہ زار مین ٹھہرے تو ان مین سے جو شخص سب کا

سردار تھا اُسنے کہا کہ اب احد کو تو واپس نہ جا سکینگے مگر یہ فکر کرنا چاہیے کہ کسطرف چلین اور کیا کرین کئی
روز کا زمانہ گذرا ہے کہ بالکل بے آب و طعام ہین کلیجہ آتش گرسنگی سے بریان ہوا جاتا ہے تشنگی کے
سبب سے حلق خشک ہے کچھ بن نہین پڑتا اگر ایک روز بھی یہ حالت باقی رہی تو طاقت رفتار ذرا بھی نہ
رہیگی اور رہروی سے بالکل معذور ہو جاوینگے سب نے جواب دیا کہ سوا اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہے
کہ یہانسے ایک بستی قریب ہے وہان چلین اور ایک شخص کے سلاح کو بیچ کرین جو کچھ دام وصول ہون اس سے کچھ
سامان اکل و شرب مہیا کرین اسکے بعد کسی بادشاہ کے یہان چلین گے وہان ملازمت کرینگے اس رائے
کو ہر ایک نے پسند کیا اور اُس بستی کیطرف روانہ ہوئے بستی مین جاکر ایک شخص کے سلاح جنگ بیچ کیے جو
کچھ دام ملے اوسکے ذریعہ سے اکل و شرب کا انتظام کیا جب غذا بہم پہونچی تو سب کے حواس درست
ہوئے دو تین روز کے کھانیکو وہین سے لیلیا اور پھر جنگل مین پہونچے سب نے ارادہ کیا کہ یہانسے
جانب یمن چلین اور وہان کے بادشاہ کے یہان چلکر ملازمت کے خواستگار ہون یقین ہے کہ
وہان جاکر ضرور کوئی صورت نکلیگی یہ صلاح کرکے سب لوگ جانب یمن روانہ ہوئے دو روز
کے بعد ایک صحرا مین پہونچے استراحت کیواسطے ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے اُسوقت
سب کو سلطان احد کا خیال آیا آپسمین کہا کہ نہین معلوم ہملوگون کے بعد بادشاہ احد نے کیا کیا
مقابلہ حمزہ کیواسطے کچھ لوگ روانہ کیے یا نہین لڑائی شروع بھی ہوئی یا نہین لوگون کے سبب سے
سلطان نے لشکر ہمارے ہمراہ کردیا تھا اب وہ خیالات جاتے رہے نہین معلوم کیا کیا اور کیا
انجام ہوا بعض نے کہا اب اگر کوئی مسلمانون کے مقابلے مین جائیگا فتح نہین پائیگا ضرور شکست اٹھائیگا
اُن لوگون کا طریقہ جنگ علیحدہ ہے دشمن سے کسطرح لڑتے ہین ایک ایک جوان دس دس کو قتل کرتا
ہے اور پھر ہنستا ہوا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہے یہ کوئی بڑی بات ان لوگون مین نہین سمجھی جاتی کہ ایک
جوان نے دس جوانون کو قتل کیا یہ لوگ باتین کر رہے تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اڑی
سب نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے بعض نے کہا ایسا نہو مسلمان ہملوگون کی تاک مین
اسطرف آئے ہون اور ہمین یہان دیکھین تو غضب ہو جائے بعض نے کہا مسلمانون کو ایسی کیا ضرورت
تھی جو ہماری تلاش مین اسقدر تکلیف اٹھاتے اور یہانتک آتے یہ سوچ کے سب اس غرض
سے آگے بڑھے کہ قریب جاکر دیکھو کسکا لشکر آتا ہے اور کون افسر لشکر ہے اسطرف سے یہ لوگ بڑھے تھے
کہ دامن گرد شگافتہ ہوا اور لشکر قریب آیا اب جو سب نے خیال کیا تو شاہ احد کو سب کے آگے پایا
اور لشکر کو تھوڑا سا اُسکی پشت پر دیکھا سب نے آپسمین کہا کہ سلطان کا اس دشت مین کیا کام ہے اور
کسکی تلاش مین یہان آئے ہین یہ لوگ آپسمین یہ باتین کرنے لگے مگر بادشاہ احد اسیطرف آیا اب اُن
لوگونکو کہین چھپنے بھی بن نہ پڑا قریب جاکر بادشاہ احد کو سلام کیا شاہ احد نے جو ان لوگون کو دیکھا
کہا اے جوانو تم اس جنگل مین کیونکر آئے اور پھر کیا مصیبت پڑی تمھاری کیفیت تو کچھ بھی نہ معلوم
ہوئی جب مجبور ہوئے چند ہرکارون کو تمھارے دریافت حال کیواسطے روانہ کیا اُن سے
یہ کیفیت سننے مین آئی کہ تم لوگون نے مسلمانون سے شکست کھائی اور عین گرمی جنگ مین وہانسے
فرار ہوئے بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم بھاگ کر اس صحرا مین آئے اور اپنے شہر مین نہ گئے سب نے

جواب دیا اے سلطان ہمین آپکا خوف غالب تھا اس سبب سے شہر مین نہ حاضر ہوئے اور اس صحرا مین
آکر قیام کیا ارادہ یہ تھا کہ اسی صحرا مین اپنی جان دین اور آپ کو صورت نہ دکھائین مگر حسن اتفاقی کہ
آپسے پوشیدہ نہو سکے اور زیارت نصیب ہوئی ہم واقعی خطادار ہین جو مزاج مبارک مین آئے ہمین
سزا دیجیے بادشاہ احد نے کہا اے جوانو تمھین لوگون کی ذات سے مین نے بھی بڑی ذلت اُٹھائی مسلمانون
سے لڑکر شکست کھائی ایک بادشاہ نے مجھے اپنے یہان رکھا میری طرف سے مسلمانون سے
عوض لینے گیا تھا وہ بھی قتل ہوا اب مین اپنے شہر کو واپس جاتا ہون تم بھی ہمراہ چلو اب مجھے یقین ہے
کہ حمزہ میری تلاش مین آئیگا اور میرے ملک مین آکر لڑیگا اس سبب سے مجھے جلدی ہے ٹھہر نہین
سکتا تم لوگ بھی سوار ہو میرے ساتھ چلو انھون نے جو یہ بات سنی سب نے بہت کچھ افسوس کیا
بادشاہ احد کے ہمراہ جانب احد روانہ ہوئے سلطان احد دو ہفتہ کے بعد اپنے ملک مین
پہونچا یا تو اس شان و شوکت سے نکلا تھا کہ لشکر گران بھی ہمراہ تھا خزانہ بیشمار بھی ساتھ تھا یا اس صورت
سے پہونچا کہ شہر پناہ کے ملازمین نے اسکو دیکھکر نہ پہچانا اور اندر شہر کے نہ آنے دیا جب اسنے
کہا کہ تم لوگ اپنے مالک کو نہین پہچانتے شہر مین جاکر خبر کرو کہ سلطان احد تشریف لائے ہین اُسوقت
وہ لوگ گھبرائے اور اپنی خطا کی معافی چاہی اُسیوقت شہر مین اطلاع ہوئی وزرا استقبال کو جو آئے
بادشاہ کی یہ حالت دیکھی سب کے چہرون سے رنگ اُڑ گیا اُسوقت تو کسی نے کچھ نہ پوچھا جب بادشاہ
شہر کے اندر آیا اور تخت پر بیٹھا اُسوقت وزرا نے پوچھا کہ اے شہریار یہ کیا واقعہ گذرا کہ آپ اس صورت
سے تشریف لائے غلام یہان روز یہی کہا کرتے تھے کہ اب ہمارے سلطان بفتح و فیروزی واپس آئینگے مگر
آپکی تشریف آوری نے ہلوگون کی امیدین قطع کردین کچھ کیفیت تو بیان فرمایئے بادشاہ نے سب حال اپنا
بیان کیا وہ سنکر نہایت مغموم ہوئے بادشاہ نے کہا اب جو کچھ مین کہون اسکی تدبیر جلد کرو ورنہ یہ ملک
بھی ہاتھ سے جایگا اور مین بھی قتل ہونگا حمزہ میرے تعاقب مین آتا ہوگا وزرا نے کہا جو کچھ ارشاد ہو
وہ کیا جائے بادشاہ نے کہا قلعہ کی محافظت کا سامان کرو اور شہر پناہ پر ایک لشکر مسلح و مکمل ہر وقت موجود
رہے یہان کیواسطے جدید فوج کے پہرے قائم کیے جائین جب حمزہ اسطرف آئے تو قلعے کے اندر نہ آنے پائے
وہین ہلاک کرنا وزرا نے کہا یہ سب بند و بست بہت جلد ہو جائیگا مگر اے شہریار یہ تو فرمایئے کہ
حمزہ کیا یہان ضرور آئیگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مجھے تو قوی امید ہے کیونکہ جب مین شہر تخشب
مین پہونچا اور تخشب تاجدار نے مجھے اپنے یہان مہمان کیا تو اُسنے مجھسے وعدہ کیا کہ مسلمانون سے
اس تکلیف رسانی کا ضرور عوض لونگا مگر یہ دریافت کرلون کہ حمزہ کہان ہے اسواسطے اُس نے
پہلے تو ہرکارون کو روانہ کیا جب اُنکے ذریعہ سے پتہ معلوم ہوا تو تخشب تاجدار لشکر گران ہمراہ لیکر
خود خانۂ کعبہ کی جانب روانہ ہوا حمزہ سے راہ مین ملاقات ہوئی وہ بھی میری ہی تلاش مین آتا تھا
وہان تخشب تاجدار سے مقابلہ ہوا تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا
لشکر اُسکا مسلمان ہو گیا سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حمزہ
کو میرا قتل مد نظر ہے اور وہ میرے واسطے یہان بھی ضرور آئیگا اب اُس کے پاس بھی لشکر
جمع ہو گیا ہے جب اس بے سر و سامانی پر اُسکی یہ کیفیت تھی تو اب تو کیا کیفیت ہوگی

اسلیے مین چاہتا ہون کہ یہان سب سامان درست ہو جائے نہین معلوم حمزہ کس وقت آئے وزیر نے کہا ای شہریار آپ کے حکم کی دیر تھی اسیوقت سے سامان درست کیا جاتا ہے دو ایک روز مین سب انتظام ہو جائیگا بادشاہ احد نے کہا اب بار دیگر مجھے کہنے کی ضرورت نہو تم لوگ سب سامان درست کر لینا وزیر اسیوقت رخصت ہوئے پہلے قلعے مین آئے یہان جو جو سامان نہ تھا وہ لیا گیا پھر چند رسالے قلعہ سے لیے اور شہر پناہ کے باہر روانہ کیے سب پر تاکید کر دی کہ اگر لشکر حمزہ آئے تو ہرگز شہر کے اندر نہ آنے دینا باہر ہی اُس سے جنگ کرنا فوج کی بھرتی شروع کر دی ہی اس طرف بادشاہ احد نے منشی کو بلایا چند ملکون مین بھیجنے کے واسطے نامے تحریر کیے مضمون سب کے یہ تھے کہ بالفعل میرا لشکر مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ ہوا ہے اب میرے پاس لشکر باقی نہین اور مسلمانون کو میرا قتل مد نظر ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ کچھ لشکر میری حفاظت کیواسطے روانہ کرین اور ہوسکے تو خود ہی اسوقت مین میری امداد کو آئین جب کئی سو نامہ تیار ہو چکا تو اسنے پھر وزرا کو بلایا اور کہا کہ مین نے یہ چند ملکو کے واسطے نامے لکھوائے ہین امداد کیواسطے لشکر طلب کیا ہے ان خطون کو روانہ کرو بہت جلد یہان اسقدر فوج جمع ہو جائے گی کہ حساب ممکن نہو گا وزرا نے نامہ دارون کو طلب کیا اور نامے انکو دیکر تمام ملکون مین روانہ کیا کہ ذکر ان سب کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے راہ مین منزل بمنزل قیام کرتے ہوئے ہفتہ کے بعد قریب شہر پناہ احد پہونچے یہان لشکر اسیواسطے موجود تھا ہرکارون نے سردار لشکر کو اطلاع دی کہ حمزہ مع لشکر گران آتا یقین ہے آج ہی یہانتک پہونچ جائے سردار نے اسیوقت لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ تیار رہین یقین ہے لشکر مسلمانون کا بہت جلد یہان پہونچے انکو آگے نہ بڑھنے دینگے یہین روکین گے لشکر اطلاع ہوتے ہی تیار ہو گیا سردار سبکو ہمراہ لیکر اپنے لشکرگاہ سے کچھ دور آگے ٹھہرا صاحقران زمان جو لشکر کو لیے ہوئے آتے تھے امیر نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک لشکر سامنے سے آتا ہے خواجہ سے فرمایا کہ یہ لشکر کسکا ہے اور اس طرف کیون آتا ہے خواجہ نے ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین ہرکارے آگے بڑھے اُس لشکر کے قریب آئے دریافت کیا لوگون نے کہا کہ ہم لوگ سلطان احد کیطرف سے اس جگہ تعینات ہین ہمین حکم ہے کہ جسوقت حمزہ اسطرف آئے اُسکو شہر کے اندر نہ جانے دین یہین قتل کرین ہرکارے یہ خبر لیکر واپس گئے خواجہ سے جاکر سب نے عرض کی کہ یہ لشکر اسواسطے یہان مقیم ہے خواجہ نے صاحقران کو اطلاع دی امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اب ٹھہرنا نہ چاہیے اگر خدا نے چاہا تو شہر کے اندر چلکر قیام کرین گے یہ کہتے ہوئے صاحقران بڑھے آتے تھے کہ لشکر کفار کے سردار نے ایک ہرکارے کو صاحقران کے پاس بھیجا ہرکارہ امیر کشورگیر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحقران ہمارے سردار کا حکم ہے کہ آپ شہر کے اندر تشریف نہ لیجائین ورنہ بڑا کشت و خون ہو گا امیر نے فرمایا جب ہم خاص اسی ارادے سے یہان آئے ہین تو ہمین کشت و خون ہونے سے کیا خوف ہے ہان تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین اندر شہر کے جانے دے ورنہ بہت برائی ہو گی ہرکارہ واپس آیا سردار لشکر سے آکر کہا کہ مین آپ کے حکم کے موافق حمزہ کے پاس گیا اور آپ کا پیام دیا اسنے کہا جب ہم اسی غرض سے یہان آئے ہین تو ہمین کشت و خون سے کیا خوف ہے

تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمیں زور سے کے ورنہ بڑی برائی ہوگی سردار لشکر نے یہ سنکر فوج سے کہا کہ میں حمزہ کو بڑھ کر روکتا ہوں تم لوگ تلواریں کھینچکر ٹوٹ پڑنا اور جہانتک ممکن ہو تمامی سرداروں کو قتل کرنا سب نے اقرار کیا سردار لشکر آگے بڑھا اور عمر عیار بشیر ابن زمان آگے بڑھتے چلے آتے تھے سردار نے جاتے ہی باگ پر ہاتھ ڈال دیا کہا اسے حمزہ میں بڑی تعجب آتے گئے یہ کہنے دو نگا امیر کو غصہ آگیا تلوار کھینچکر ہاتھ لگایا کہ سر دوان کا تن سے جدا ہوا فوج نے جو کیفیت دیکھی سب تلواریں لیکر ٹوٹ پڑے سرداران صاحبقران نے بھی تیغیں علم کیں دم بھر میں کفار کی حالت دگرگون ہوئی بعض نے فرار پر قرار کیا بعض نے اطاعت صاحبقران زمان کی قبول کی امان طلب کی امیر نے تلوار روکی سب کو امان دی لشکری ہاتھ باندھ کر امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے صاحبقران نے سب کو کلمہ طیبہ تلقین فرمایا بہت سے لشکری مسلمان ہوئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ آج شب بھر یہیں قیام کرونگا سفر کی کسالت ہی کیا کم تھی اسپر اسقدر مسافت جنگ ہوئی نہیں معلوم آگے اور کیا بند و بست ہو خواجہ نے بارگاہ میں استادہ کیں صاحبقران زمان بارگاہ میں داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو لوگ اس روز مسلمان ہوئے تھے صاحبقران نے انہیں بھی طلب فرمایا وہ سب بھی آئے امیر نے سب سے کیفیت دریافت فرمانا شروع کی کہ بادشاہ احد نے کیا انتظام کیا ہے کون کون لوگ برائے حفاظت مقرر ہیں کن کن مقامات کی زیادہ احتیاط ہے ان لوگوں نے عرض کی یا صاحبقران شہر پناہ کے پاس قلعہ ہے قلعہ پر بہت سی فوجیں جمع ہیں ارادہ یہ ہے کہ وہیں جنگ ہو اور بہت سے نامے ملکوں میں روانہ کیے ہیں فوجیں سب جگہ سے طلب کی ہیں جب وہ لوگ آملینگے تو اور زیادہ قوت بڑھیگی اس وقت بھی لشکر اسقدر موجود ہے کہ شمار تصور کرنا چاہیئے مگر بادشاہ کے دل کی عجب حالت ہے کہ جہاں کسی نے آپ کا نام لیا اور اسکے چہرے سے رنگ اڑ گیا ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہوگئے اسکو اب بھی یہی امید ہے کہ صاحبقران زمان یہاں تشریف لائینگے اور دنیے کوئی مقابلہ کر سکے گا مرتبی ہوں ختم ہو جائے گی امیر اس بات کو سنکر ہنسے فرمایا کہ کل انشاءاللہ تعالے قلعہ کیطرف چلونگا اور قلعہ پر حملہ کرونگا ان لوگوں نے عرض کی یا صاحبقران قلعہ کے دروازے بند ہیں اور خندق میں چہار جانب آگ مشتعل ہے اور جو پل تختہ کا تھا وہ بالکل اٹھا دیا گیا ہے نقب کی راہ سے لوگ آتے جاتے ہیں امیر نے فرمایا خدا مالک ہے کسی صورت سے قلعہ کے اندر پہونچ جائینگے اور پل تختہ بھی ممکن ہو جائیگا سب سرداروں نے بھی عرض کی کہ فضل الٰہی شامل حال ہونا چاہیے اگر خندق کے چہار جانب آگ روشن ہو تو کیا مضائقہ ہے ہم لوگ آگ سے خوف نہیں کرتے تھوڑی دیر تک دربار صاحبقران میں یہ باتیں رہیں جب رات زیادہ آئی امیر نے خاصہ نوش فرما کے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے صاحبقران زمان خوابگاہ میں تشریف لے گئے آرام فرمایا اور سب سردار بھی محو خواب ہوئے علی الصباح صاحبقران زمان بیدار ہوئے برائے وضو پانی طلب کیا خادموں نے پانی حاضر کیا امیر نے وضو کر کے زینت سجا دا گیا ہتھیار سج کر بارگاہ سے باہر تشریف لائے بہت سے سردار دست بستہ حاضر تھے صاحبقران نے سب کو ہمراہ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت سلطان احد کی بیان کی جاتی ہے

کہ جس روز اسنے نامے شہروں میں روانہ کیے تھے اسی روز سے اپنے وزرا کو بلاکر اکثر یہ ذکر کرتا تھا کہ اب

ویلم کسی لشکر مین آیا ہوگا اور سرکس کی فوج قریب ہوگی مگر بادشاہ کو اطلاع ہوئی ہوگی اسنے یہان آنے کا انتظام کیا
ہوگا حسب دل آیا ... روز اپنے دربار مین بیٹھا ہوا تھا [illegible]
اسکے پاس آنے کہا شہنشاہ غضب ہوا حمزہ [illegible] آپکی جانب سے بیرون شہر پناہ
مقرر تھے ان سبکو اسنے تباہ و برباد کیا بہت [illegible] لشکر سب کے
سب قتل ہوا اور حمزہ شہر پناہ کی طرف آتا ہے یہ سنتا تھا [illegible] وزیرون سے
مخاطب ہوکر کہا اب کیا انتظام کیا جائے جو حمزہ اس طرف نہ آسکے وزراء نے کہا اے شہریار آپ
اسکا عبث خوف کرتے ہین حمزہ کی کیا مجال ہے جو قلعہ تک جا سکے [illegible] آگ روشن کی تختہ اکھڑوا دیا ہے
نقب کے ذریعہ سے آمد و رفت ہے اگر حمزہ قلعہ تک پہونچے گا تو لوگ تیرون کا مینہ برسا دینگے ایک بھی زندہ
واپس نہ جائیگا بادشاہ اسنے کہا تم لوگون نے ابھی حمزہ کی جنگ نہین دیکھی ہے اسکے نزدیک قلعہ کے
اندر آجانا اور شہر مین داخل ہونا کوئی بڑی بات نہین ہے خندق مین آگ روشن کرنے نازان ہو حمزہ ضرور قلعہ
کے اندر پہونچ جائیگا وزرا نے کہا اے شہریار قلعہ مین لشکر اسقدر موجود ہے وہ نکلکر مقابلہ کریگا جبتک وہ
لوگ حمزہ سے لڑین گے آپکے بلائے ہوئے لوگ بھی آجاوینگے یہ خیال نہ فرمائیے بادشاہ نے کہا
مین حمزہ کے حال سے بخوبی آگاہ ہون مجھے خوب معلوم ہے کہ جسطرح وہ جنگ کرتا ہے وزرا نے کہا آپ
خاطر جمع رکھین ہم لوگ یہ اقرار کرتے ہین کہ آپ تک کوئی آفت نہ پہونچنے پائیگی آپ بصد عیش و آرام
یہان بسر کرین ہم لوگ سمجھ لین گے بادشاہ اسنے کہا مجھے اب راتون کو نیند نہ آئیگی دن کو بیتابی مین بسر
ہوگی ہر وقت یہی خیال رہیگا کہ اب حمزہ مجھ تک آیا اور مجھے اسنے قتل کیا وزراء نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم
لوگ آپسے اقرار کرتے ہین کہ آپ تک حمزہ نہین پہونچ سکیگا اور آپنے لشکر و کمک طلبی کیواسطے بادشاہون کو
نامے تحریر کیے ہین وہ لوگ آتے ہونگے دو ہی تین دن مین یہان جمع کثیر ہو جائیگا اسوقت خود حمزہ کے
حواس منتشر ہو جائینگے اور راہ تلاش کرنے سے نہ ملیگی بادشاہ نے کہا یہ سب تم لوگون کے خیال خام ہین
اگر ساری خدائی ایک طرف ہو جائیگی تو بھی حمزہ ایسا نہین ہے کہ وہ راہ فرار تلاش کرے اسکو اسوقت بھی
جنگ کرنے مین عذر نہوگا اور جنگ کرکے فتح بھی وہی پائیگا کیونکہ علاوہ صاحب جرأت ہونے کے
حمزہ صاحب اقبال بھی ہے اور اسکی قسمت مین فتح لکھی ہے جبھی تو آجتک کسی بادشاہ یا کسی ساحر سے شکست نہین
کھائی مجھسے زیادہ صاحبان جاہ و حشم نے اس سے مقابلہ بھی کیا مگر سبکا انجام کیا ہوا ہر ایک نے شکست
کھا کر یا تو اسکی اطاعت قبول کی یا اپنی جان سے ہاتھ دھوئے اور اسکے ہاتھ سے مارا گیا تم لوگ ابھی تک
اس خیال مین ہو جس خیال مین پہلے مین تھا مگر اب مجھے تجربہ ہوگیا اور کیفیت معلوم ہوگئی ہے مین تو حمزہ کو مان گیا اور
اب منفعل ہون کہ کیون مین نے اسے ستا کر اپنے سر آفت لی مگر تم لوگ جاؤ اور اسکے روکنے کا انتظام کر دیکھین اگر
دو ایک ماہ جنگ رہی جبتک کوئی اور صورت نکالی جائیگی کسی اور بادشاہ کے یہان جاکر سکونت اختیار
کرونگا وزیر اس سے رخصت ہوئے اور قلعہ کی جانب روانہ ہوئے قلعہ کا جو راستہ مقرر تھا اس راہ سے
قلعہ کے اندر آئے یہان فوج بیشمار جمع تھی افسران فوج نے جو وزرا کو دیکھا سب نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ حمزہ
آگیا اسی واسطے یہ لوگ یہان آئے ہین اب سلطان بھی تشریف لاتے ہونگے مگر وزرا نے افسرون
کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ حمزہ اسطرف آتا ہے اسکو یہین روکنا اندر نہ جانے دینا مقابلہ کرنے مین

کسی کی اجازت کی ضرورت نہ رکھنا سلطان اس سبب سے تشریف نہیں لائے کہ یہ جنگ مختصر ہے اگر کوئی بڑی مہم
ہوتی تو سلطان بھی تشریف لاتے افسروں سے کہا ہم لوگ بہت اچھی طرح مقابلہ کرینگے واقعی سلطان کے
تشریف لانے کی ضرورت بھی نہیں ہے وزیروں نے کہا ہم لوگوں کے واسطے اور بھی فوج آئیگی بہت سے ملکوں
میں نامے لکھے گئے ہیں سب لوگ آتے ہی ہونگے افسران فوج نے جواب دیا کہ اور فوج کے آنے کی
کیا ضرورت ہے ہمیں لوگ کیا کم ہیں پہلے حمزہ ہم سے تو مقابلہ کرے پھر اور لوگوں سے ہمیں مدد کی ضرورت ہوگی وزرا
سمجھا کر واپس آئے مگر ایک وزیر جو مسعود مغلظ کے لقب سے مشہور تھا وہیں رہا اُسنے کہا میں اپنے ہمراہ فوج کو
لیکر جاؤنگا اور حمزہ سے مقابلہ کرونگا دیکھوں کیا ہوتا ہے اور حمزہ کیسا مرد میدان ہے اُس روز اسنے قلعہ کے باہر
آکے دیکھا تو صاحبقران کو بہت قریب پایا لشکر میں آکر اطلاع کی کہ سب لوگ تیار رہیں میں کل حمزہ سے
مقابلے کیواسطے جاؤنگا یہاں سب فوج میں تیاری ہونے لگی وزیر نے ایک نامہ اُسی وقت تحریر کیا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ آگاہ ہو کہ تیرے قتل کیواسطے مجھے سلطان احد نے بھیجا ہے اور میں قلعہ میں آکر مقیم ہوا
ہوں سلطان نے اس جنگ کو جنگ مختصر تصور فرمایا اور اپنا تشریف لانا کسر شان جانکر مجھے روانہ کیا اگر تجھے اپنی
جان عزیز ہے تو واپس جا اسطرف آنے کا ارادہ نکر ورنہ بہت پچھتائیگا اور زک اُٹھائیگا یہاں لشکر اسقدر
جمع ہے کہ جسکا شمار ممکن نہیں تو جو اپنے ہمراہ چند کس لیکر آیا ہے یہ کیا مقابلہ کرینگے اور اگر ارادہ جنگ
کا ہو تو ٹھہر جا ہم سب تجھسے مقابلہ کرینگے یہ نامہ جب ختم ہوا وزیر نے ایک سوار کو بلایا نامہ دیکر کہا اس نامے
کو حمزہ کے پاس لے جانا اور جواب اسیوقت لکھوا کر لانا سوار نقب کی راہ سے روانہ ہوا جب صاحبقران
قریب قلعہ خندق کے پاس پہونچ چکے تھے کہ سوار نے جاکر صاحبقران کو نامہ نذر دیا امیر نے اُس نامے
کو پڑھا خواجہ نے فرمایا کہ لشکر کو روک دو یہیں مقابلہ ہوگا ایک نامہ میرے پاس آیا ہے اسکا جواب
بھی ابھی دونگا خواجہ نے لشکر کو روکا اسیوقت بارگاہیں استادہ ہوئیں امیر سوار کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ میں
تشریف لائے اور سب سردار بھی جمع ہوئے صاحبقران نے جواب میں اُس نامے کے تحریر کیا کہ اے
وزیر مکار تیرا ایک نامہ میرے پاس پہونچا کیفیت معلوم ہوئی تم لوگ اپنے بادشاہ کے دشمن جانی ہو مگر رفاقت
کے پردے میں دشمنی کرتے ہو یہ تب مجھے معلوم ہوا کہ بادشاہ احد خوف سے میرے مقابلے میں نہیں آتا ہے مگر
کبتک چھپا رہیگا انشاء اللہ تعالے بہت جلد قلعہ پر قبضہ کرونگا اور اُس مکار کو شہر کے اندر آکے قتل کرونگا یہ
جواب لکھکر صاحبقران نے اُس سوار کو دیا سوار جواب نامہ لیکر روانہ ہوا قلعہ میں آیا وزیر کو نامہ دیا وزیر نے
عبارت پڑھکر بہت غصہ کیا کہا لشکر میں طبل جنگ بجے اُسیوقت طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام کے جو
قریب خندق موجود تھے صداے طبل سنکر خدمت باسعادت صاحبقران میں حاضر ہوے عرض کی یا امیر
کفار کے لشکر میں طبل جنگ بجا ہے لوگ اُس پار خندق کے باہر آتے جاتے ہیں یہی چرچا ہو رہا ہے کہ کل مقابلہ ہوگا
امیر نے فرمایا خواجہ کیدہ کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے یہاں بھی نقارۂ
رزمی پر چوب پڑی جوانان شیر دل سامان جنگ میں مصروف ہوے شب بھر جاگ کر سب نے بسر کی
صبح کو صاحبقران زمان جب آفتاب زرینہ تو بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب سردار در دولت پر حاضر تھے
خادم مرکب لیے موجود تھے امیر نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر گراں ہمراہ لیکر میدان کی
طرف تشریف لیگئے لشکر مخالف کو صف بستہ پایا صاحبقران نے اپنے لشکر کو بھی آراستہ کیا نقیب براے

نقابت سنکر گرگیتون نے کڑ کا کہا وزیر بادشاہ احد صف سے آگے بڑھا کہا اے حمزہ کل جو تنے میرے
نامے کا جواب لکھا مین نے بہت ضبط کیا ورنہ اُسیوقت لشکر کو لیکر آتا اور تم سے اس صحرا کو خالی کرا لیتا جس قدر
لوگ تمھارے ہمراہ تھے ایمین ایک نہ ٹھہرتا سب بھاگ جاتے تمھین اسیر کر کے خدمت مین بادشاہ احد کے
روانہ کر دیتا صاحبقران نے جواب دیا اے وزیر اب ان لوگون کو ذرا بھی نہ تصور کرو جبتک یہ دین باطل رکھتے
تھے اُسوقت تک اُنکے مزاج کی کیفیت اور تھی اب بفضل ایزدی یہ صاحب ایمان ہوے اب اُنکے دل کی
اور حالت ہے کیا مجال جو ایک قدم بھی پیچھے ہٹے اگر سر بھی کٹ جائیگا تو چار قدم آگے بڑھ کر گرین گے
مگر تیرا خیال بیجا نہ تھا کیونکہ تو اپنے یہان کے پہلوانون کے حال سے بخوبی آگاہ ہے اور یہ نہین جانتا کہ تبدیل
مذہب سے انکے دلونکی کیا کیفیت ہوگئی خیر آج انکی جرأت تجھے ظاہر ہوگی اور یہ جو تو نے کہا کہ مین نے صبر کیا ورنہ لشکر
کو اپنے ہمراہ لیکر آتا اے وزیر لشکر کے بھروسے پر جرأت کا دعوٰے کرتا ہے ابھی جا ہون تو بفضل ایزدی تنہا
تیرے لشکر مین در آؤن اور ایک کو زندہ نہ چھوڑون میری نگاہ مین تیرے لشکری مانند گلۂ گوسپند کے
ہین تو عبث ان تیاریون پر نازان ہے وزیر نے جواب دیا اے حمزہ زیادہ نازان نہو جس واسطے میدان
مین آیا ہے کچھ ہنر جنگ دکھا یا کسی اور سردار کو بھیج صاحبقران نے فرمایا نہ مجھے آنے مین انکار ہے نہ کسی
سردار کے بھیجنے مین عذر ہے تیرے لشکر سے بھی تو کوئی میدان مین آئے یا تو خود مقابلہ کریگا وزیر پیچھے
ہٹا اپنے لشکر مین آیا ایک پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہ تو میدان مین جا کسی نامی سردار کو اپنے مقابلے مین
بلا وہ پہلوان بصد نخوت و غرور میدان مین آیا پہلے دیر تک سلحشوری دکھائی پھر مانند فیل مست چنگھاڑ
کے آواز دی اے فرقۂ خداپرستان تم مین جسکو تمناے مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے صاحبقران نے چاہا مرکب
بڑھائین مگر سردارون نے آکے صاحبقران کو گھیر لیا سب نے اجازت مانگنا شروع کی امیر نے فرمایا ابھی
وزیر کا ایما یہ تھا کہ مین میدان مین جا کر مقابلہ کرون اسیواسطے اُسنے ایک پہلوان کو میدان مین بھیجا ہے مین
اسکے مقابلے مین جاتا ہون تم لوگ توقف کرو پھر دیکھا جائے گا سردارون نے عرض کی یا صاحبقران آپ
ہمین اجازت مرحمت فرمائیے ابھی خود میدان مین تشریف نہ لے جائیے امیر نے فرمایا مین اسوقت حیران ہون
کہ کسکو اذن جنگ دون اس سے بہتر یہ ہے کہ خود ہی میدان مین جاؤن اگر ایک کو اجازت دونگا تو سبکو رنج ہوگا
اور یہ بات بھی رہ جائے گی وزیر اپنے دل مین خیال کرے گا کہ حمزہ نے اپنی جان بچائی خود میدان مین نہ آیا
ایک سردار کو بھیجا اس سبب سے مین اپنا جانا اچھا جانتا ہون سب سردار مجبور ہوے صاحبقران
نامدار مرکب کو مہمیز کر کے میدان مین آئے اُس پہلوان نے جو صاحبقران زمان کو آتے ہوے دیکھا کہا
اے صاحبقران آج مدت کے بعد میرے دل کی حسرت نکلی عرصے سے میرا یہ ارادہ تھا کہ آپ سے جنگ
کرون مگر موقع نہ ملتا تھا آج میری مراد برآئی یا امیر مین ایک شرط سے مقابلہ کرتا ہون صاحبقران نے
فرمایا پہلے شرط کو ظاہر کرو اس پہلوان نے عرض کی اگر مین آپکے ہاتھ سے زیر ہونگا تو آپ کی اطاعت قبول
کرونگا اور اگر اسکے برعکس ہوا تو مین اطاعت قبول نکرونگا بلکہ اس کے خلاف ہوگا صاحبقران نے
فرمایا مجھکو منظور ہے مین مقابلہ کرتا ہون پہلوان نے عرض کی یا امیر اور نکتہ مشتاق میرا نام ہے
میرے اور اعزا آپ کی خدمت مین رہتے ہین ان لوگون نے اکثر مجھسے کہا کہ تو بھی اطاعت صاحبقران
کی قبول کر مگر مین نے ہر بار یہی جواب دیا کہ جبتک صاحبقران سے مقابلہ نہ ہوگا مین ہرگز

اطاعت قبول نہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ دمشقی اب دل سے جوش جنگ اور شوق مقابلہ جاتا رہا جوان
جوان فرزند دن نے سامنے جان دی گرم تم ہوگئی مگر تیرا کہنا مجھے منظور ہے کہ جو حربہ کہ حربہائے جنگ سے رکھتا ہو اورنگ
نے بہت افسوس کیا اور عرض کی یا امیر مجھے اب مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مین اطاعت قبول کرتا
ہون امیر نے فرمایا اے اورنگ بات بالکل خلاف ہے جو کہا ہے اسکو پورا کر اورنگ مجبور ہوا عرض کی
یا صاحبقران مین مجبور ہوں اور منفعل ہوں کہ مین نے ایسی بات کیوں عرض کی صاحبقران نے فرمایا مین بہت
خوش ہوا اور اگر اپنے کہنے کے موافق نکریگا تب مجھے رنج ہوگا اورنگ نے نیزہ سیدھا کیا صاحبقران نے بھی نیزہ
اٹھایا اورنگ نے بند نیزہ بازی کے باندھنے شروع کیے جو بند اورنگ نے باندھا صاحبقران نے اس
بند کو کھول دیا ایک مقام پر اورنگ نے گلوگاہ امیر کو تاکا اور نیزے کا وار کیا صاحبقران نے نیزے
کو نیزے کے سنان پر روک کے پیچ مارا کہ نیزہ اورنگ کے ہاتھ سے نکل گیا اب اسکو بھی غصہ آیا تلوار
میان سے لی وار کیا صاحبقران نے بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اورنگ نے امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالا
صاحبقران اور اورنگ اسی صورت سے پشت مرکب سے زمین پر آئے زور ہونے لگا شام تک خوب خوب
زور آزمائی ہوئی جب آفتاب قریب غروب ہو گیا صاحبقران نے زیادتیاں کرنا شروع کین اورنگ کے چہرے
سے رنگ اڑ گیا ایک مقام پر دم روک کے کھڑا ہوا عرض کی یا صاحبقران آفتاب قریب غروب ہو گیا ہے تھوڑی
دیر مین شام ہو جائیگی اب آج جنگ موقوف رکھئے کل پھر آکے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ ہم لوگون کا یہ
دستور نہین ہے جس سے مقابلہ کیا فیصلہ کر کے میدان سے پلٹے ہین اورنگ مجبور ہوا عرض کی یا صاحبقران
ایک زور آخری کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا جو تیرے مزاج مین آئے کر اورنگ نے زور کیا صاحبقران
نے اسکے زور کو روکا جب اورنگ بالکل بیدم ہوا امیر نے اسکو بکڑ کر زمین سے اٹھا کر سر سے بلند کیا
چاہتے تھے کہ جلد دیکر زمین پر پٹکین کہ اورنگ نے امان طلب کی اطاعت قبول کی صاحبقران نے
اورنگ کو آہستہ سے زمین پر رکھ دیا اورنگ امیر کے قدمون پر گرا صاحبقران نے اسکو کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا اورنگ مسلمان ہوا وزیر نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکے حواس بجا نرہے کہا آج حمزہ نے غضب کیا
بڑے نامی پہلوان کو زیر کر کے مطیع بنایا اس وقت تو موقع جنگ کا نہین ہے آفتاب غروب ہو گیا ہے مگر کل اسکا عوض
لیا جائے کا کل ایک ایسے پہلوان کو میدان مین بھیجونگا وہ جاکر اسکے کسی نامی سردار کو یا تو زیر کرے گا یا اسیر کرکے
یہان لائے گا اسوقت حمزہ کو لطف مقابلہ معلوم ہوگا یہ کہکے اسنے طبل بازگشت بجوا دیا صاحبقران
شادان و فرحان میدان سے اپنے بارگاہ کی جانب واپس آئے اورنگ دمشقی بھی ساتھ آیا امیر
داخل بارگاہ ہوئے اسطرف وزیر لشکر کو لیکر نقب کی راہ سے قلعہ کے اندر پہونچا سب نے وزیر سے
کہا آج حمزہ نے بڑے نامی پہلوان کو کس شد و مد سے زیر کیا اور اسنے بھی اطاعت قبول کر لی وزیر نے کہا کل تم
مین سے ایک جوان میدان مین جائے اور امیر کے کسی سردار کو قتل کرے یا اسیر کر کے لائے اسوقت لطف
مقابلہ ہو اور اگر کل بھی صاحبقران کے ہاتھ میدان رہا تو اچھا نہوگا لوگون نے وعدہ کیا کہ ہم کل ضرور ایک
سردار نامی حمزہ کے قتل کرینگے وزیر نے سب کو بہت کچھ لالچ دیا شب بھر لشکر مین کسیکو انتشار کے
سبب سے نیند نہ آئی جب شہسوار روشن اندام گردون نیزہ خطوط شعاع ہاتھ مین لیکر قلعہ مشرق سے
میدان چرخ زبرجدی پر پہونچا اور سلطان قمر نے شکست فاش پا کر مع لشکر سیہ سیارہ جانب مغرب فرار کیا

لشکر اسلام سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی وزیر احد نے لشکر کو قلعہ کے باہر نکال شب دریا گذاری طرف صاحبقران زمان نے نماز سے فراغت حاصل کرکے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب سردار پہلے ہی سے صاحبقران کے در دولت پر حاضر تھے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران پشت مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوئے میدان میں آکر حریف کو صف بستہ پایا لشکر اسلام بھی آراستہ ہوا حسب دستور قدیم نقیب برائے نقابت نکلے اور کیفیت کڑکا لکھکر ہٹے وزیر احد نے ایک پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان میں آیا سلحشوری دکھائی پھر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم میں سے جسکو تمنائے مرگ کی ہو میرے مقابلے میں آئے یہ صدا سنکر اورنگ دمشقی صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا امیر اجازت میدان اس خاکسار کو عطا فرمایئے صاحبقران نے فرمایا اے اورنگ تم لشکر میں رہو اور لوگ موجود ہیں اسکے مقابلے میں جائیں گے اورنگ نے عرض کی یا صاحبقران میری خوشی یہی ہو کہ اس سے مقابلہ کروں امیر نے بہت کچھ سمجھایا مگر اورنگ نے ہر بار یہی عرض کی کہ یا امیر میری عزت بڑھ جائیگی آپ انکار نہ فرمائیں مجھے اجازت دیں جب صاحبقران مجبور ہوئے تو اورنگ کو اجازت دی اورنگ دمشقی گھوڑے کو مہمیز کرکے میدان میں آیا پہلوان نے اسکی صورت دیکھکر کہا اے اورنگ تو کل زیر ہو چکا ہے میں ایسے سے مقابلہ نہیں کرتا تو اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی سردار حمزہ کو میرے مقابلے کے واسطے بھیج اورنگ نے جواب دیا کہ لشکر امیر میں وہ کونسا سردار ہے جو صاحبقران سے زیر نہیں ہوا ہے اگر ارادہ تیرا یہ ہے کہ صاحبقران خود تیرے مقابلہ میں آئیں تو یہ امر غیر ممکن ہے امیر تیرے مقابلے میں ہرگز نہیں آسکتے اس جوان نے کہا اے اورنگ تو خوب جانتا ہے کہ میں مہمیز کوتاہ کردن پہلوانان احد میں نامآور ہوں کوئی پہلوان میرے مقابلے کا اس شہر میں نہیں ہے برسوں تیرا ساتھ رہا تو بھی خوب آگاہ ہے اورنگ نے جواب دیا کہ تو بالکل خلاف کہتا ہے احد میں بہت سے پہلوان ایسے ہیں جو تجھ سے کہیں قوی ہیکل ہیں جس لشکر سے تو آیا ہے اسی لشکر میں بہت سے پہلوان ایسے موجود ہیں کہ اگر چاہیں تو تجھے مع تیرے گھوڑے کے زمین سے اٹھالیں میرے سامنے ایسے دعوے باطل نکر مہمیز نے کہا میں تجھ سے مقابلہ نکرونگا اورنگ نے کہا اگر تجھے خوف ہے تو واپس جا اور کسی پہلوان کو اپنے لشکر سے بھیج دے مہمیز نے کہا اے اورنگ کل کو لشکر حمزہ میں کیا گیا ہے کہ ترکیب گفتار تیری بالکل انھیں لوگوں کی سی ہوگئی ہے ایسے ہی دعوے بھی ہوگئے انھیں لوگوں کے سے خیال بھی ہوگئے اے اورنگ اگر وہ لوگ ایسے دعوے کرتے ہیں تو انکو زیب ہے کہ انھوں نے آجتک بہت سے پہلوانوں کو شکست دی اور خود کسی سے زیر نہیں ہوئے مگر تجھے ایسی باتیں زیبا نہیں ہیں کہ تو کل سبکے سامنے سر میدان ایسی ذلت اٹھائی کہ تا عمر تیرے دل سے اسکا داغ نہ جائیگا اور سب پہلوانوں کی نظر میں ہمیشہ حقیر رہیگا اورنگ نے کہا اے مہمیز تیری کیا مجال جو مثل ان لوگوں کے دعوی جرأت کریں یا انکے [illegible] میدان [illegible] جرأت ہیں جو انکی خدمت میں ہے وہ جری ہو جائے میں جیسا مثل اسکے کیا دعوی کر سکتا ہوں [illegible] ہاتھ کا ہے کہ مجھے صاحبقران زمان نے غلامی میں قبول فرمایا اب مجھے جو تعلیمیں انھوں نے فرمائی ہیں انکے مطابق کام کرونگا مہمیز نے کہا تیری قضا اس وقت دامنگیر ہے میں چاہتا تھا کہ تو کسی طرح اپنے لشکر کو واپس جائے اور میرے ہاتھ سے قتل نہو کیونکہ میں نے اور تیرے [illegible] مدت تک ایک ہی سرکار میں ملازمی کی ہے ایسا [illegible] برسوں

گذار دی اب تجھین کو مین اپنے ہاتھ سے قتل کرون ورا اسکا خیال تھا ورنہ اور کوئی بات نہین ہے مین تجھسے ابھی مقابلہ کرتا ہون اورنگ نے جواب دیا او مہینر اگر تجھین یہی خیال ہے تو اب بھی ممکن ہے کہ ہم تم ایک ہی جا رہین اور اپنی عمر بسر کردین مہینر نے کہا اے اورنگ اب کیونکر ممکن ہے اورنگ نے جواب دیا کہ اب یون ممکن ہے کہ تو بھی اپنے دین باطل کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی حاصل کر پھر صورت یکجائی پیدا ہو جانے یہ امر مشکل نہین ہے تو عبث فکرمند ہے مہینر یہ سنکر بہت ناراض ہوا کہا اے اورنگ اب ایسی بات زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین زبان تیغ سے جواب دونگا میرا مذہب باطل ہے اورنگ نے کہا بیشک تیرا مذہب بالکل باطل ہے مہینر نے کہا مین سب قتل کیے جانے نہ دونگا یہ کہکے اسنے گرز اٹھایا اورنگ نے سپر کو سر کی پناہ کیا مہینر نے گرز لگایا اورنگ نے سپر پر روکا مہینر نے دوسرا گرز لگایا اورنگ نے خالی دیا مہینر کا ہاتھ جو جھٹکا گرز لیکر وار کیا مہینر نے بہت سنبھالا مگر تکان کے سبب سے گینڈے پر نہ سنبھل سکا زمین پر گرا اورنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ مہینر زمین پر گرا اسنے گھوڑے کو مہینر کر دیا کہ مہینر پامال ہو گیا سر اسکا چور چور ہوا صاحبقران نے اورنگ کے وار خالی دینے کی بہت تعریف کی اورنگ نے جھک کے صاحبقران کو سلام کیا اور لشکر حریف کیطرف بنگاہ غضب دیکھا کیا وزیر نے پھر لشکر مین سے ایک پہلوان کو روانہ کیا وہ اورنگ کے مقابلے مین آیا اورنگ نے اسکو بھی قتل کیا اسیطرح چار پہلوان اور آئے مگر اورنگ کے ہاتھ سے قتل ہوئے اس ردوبدل مین شام ہوئی وزیر نے پھر طبل بازگشت بجوا دیا اپنے قلعہ کی جانب پلٹا اورنگ اپنے لشکر مین آیا امیر نے اورنگ کی بہت کچھ تعریف کی شادان وفرحان اپنے لشکر کیطرف واپس آئے لیکن وزیر جو قلعہ مین آیا اسنے اپنے یہان کے نامی پہلوانون کو بلایا کہا تم لوگونکی قوت وجرأت کہان چلی گئی اورنگ کیا تم سے علیحدہ ہے وہ بھی تمھارے لشکر کا ہے اسنے کئی پہلوانون کو قتل کیا اور تم مین سے کسی کو ذرا جوش جرأت نہ پیدا ہوا جو اسکو جاکر قتل کرتے بڑے افسوس کی بات ہے اگر کل بھی مسلمانون کے ہاتھ میدان رہا تو پھر فتح کی امید قطع ہو جائے گی اور کچھ تدبیرین نہ پڑے گی سلطان نہین معلوم تم لوگونکے واسطے کیا کرین گے سب نے کہا اے وزیر اگر ہم مقابلہ کو اسکے جاتے تو بے سر لیے واپس نہ آتے آپ خود ایسے ویسے پہلوانون کو میدان مین بھیجتے ہین جنھون نے کبھین کسی سے مقابلہ نہین کیا ہو اور دشمن کو اپنے قوی جانتے ہین وزیر نے کہا کل جو شخص مجھسے یہ وعدہ کرکے جائے گا کہ ہم سردار اسلام کو ضرور قتل کرین گے یا اسیر کرکے لائین گے اور اپنے وعدے کے موافق کام بھی کریگا ہم اسکو ایک شہر کا حاکم کرین گے بہت سے پہلوانون نے کہا کہ ہم جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے جواب دیا کہ جو ایک سر لاکر دیگا وہ ایک شہر کی حکومت پائے گا اور اگر دو سر لا دے گا تو دو شہر اسکو دیے جائین گے بہت سے پہلوانون نے وعدہ کیا شب بھر آپس مین یہی گفتگو رہی لالچ مین سب یہی کہتے تھے کہ ہم پہلے میدان مین جائین گے سر لیکر واپس آئین گے اسی جھگڑے مین سحر ہوئی وزیر لشکر کو باہر لیکر نکلا میدان جنگ مین آیا اپنی فوج کا پرا جمایا صاحبقران زمان بھی بصد شوکت وشان لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے صف بندی کے بعد نقیب تک ہوئی کڑکیتون نے کڑکا کہا وزیر نے اپنے لشکر کیطرف دیکھکر کہا اب کون میدان مین جاتا ہے اور سردار کا سر لاکر شہر کی حکومت پاتا ہے یہ سننا تھا کہ بہت سے پہلوان بڑھے سب نے کہا کہ ہم میدان مین جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے

ان سب میں سے ایک پہلوان کو میدان کیطرف روانہ کیا مگر تاکید بھی کر دی کہ اگر اپنا نام نیک نامی سے مشہور کرانا
ہے تو سر لیکر واپس آنا ورنہ بعد مردن بھی تا قیامت بدنام رہوگے پہلوان نے جواب دیا کہ آپ خاطر جمع
رکھیں میں بے سر لیے واپس نہ آؤنگا یہ کہکے میدان میں آیا لشکر اسلام کیطرف دیکھکر آواز دی کہ اے فرقہ
خداپرستان تم میں سے جو پہلوان نامی ہو وہ میرے مقابلہ میں آئے مجھے وزیر احمد کا حکم ہے کہ نامی
سردار کا سر لیکر جاؤں اور اسکے عوض میں ایک ملک کی حکومت پاؤں یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران
کے قریب حاضر ہوکے عرض کی یا صاحبقران یہ پہلوان بھی قوی ہیکل ہے اگر اجازت ہو تو میں جاکر اس سے
مقابلہ کروں صاحبقران نے فرمایا میں خود ارادہ رکھتا ہوں امیر ثانی نے عرض کی آپ کے تشریف لے جانے کی
ضرورت نہیں اس سے میں مقابلہ کرونگا صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان میں آئے
اس پہلوان نے کہا اے شخص کیا اب تیرے لشکر میں سے تجھسے بڑھکر کوئی پہلوان نامی نہیں ہے امیر ثانی نے
فرمایا اے مغرور اگر میں تجھسے مقابلہ نہ کر سکونگا تو کسی نامی پہلوان کو بلا دونگا اسنے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ
میرے مقابلے میں وہ سردار آئے کہ جو لشکر بھر سے قوت و جرأت میں زیادہ ہو امیر نے فرمایا سب کی
جرأت و قوت یکساں ہے تو مجھکو اپنا ہنر دکھا اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہیں ہے تو واپس جا کسی دوسرے پہلوان
کو روانہ کر میں اب بے مقابلہ کیے میدان سے واپس نہ جاؤنگا اس پہلوان نے کہا اے عرب اگر تجھے اب
واپس جانا منظور نہیں ہے تو میں تجھسے مقابلہ کرتا ہوں تیرا سر لیکر جاؤنگا اسکے عوض میں ایک شہر کی حکومت
پاؤنگا پھر کیا تیرے ہی قتل پر اکتفا کرونگا اور جو جو سردار میرے مقابلے میں آئینگے ان سب کے
سرے جاؤنگا جتنے سر وزیر کو دونگا اتنے ہی ملک انعام میں ملینگے صاحبقران ثانی نے مسکرا کے فرمایا
پہلے مجھکو قتل کرلے پھر اور سرداروں کو بھی بلانا پہلوان نے کہا اے عرب تو اب اپنی قتل میں کچھ عرصہ بجاری
کہکے تلوار میان سے لی حمزہ ثانی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے اس نے تلوار کا وار کیا امیر
ثانی نے وار اسکا خالی دیا تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گینڈے کی گردن پر گری گینڈے کی
گردن قلم ہوئی گینڈا زمین پر گرا یہ بھی ساتھ ہی گینڈے سے گر پڑا امیر وار کرنے والے تھے مگر اسکو جو گرتے
دیکھا ہاتھ روک لیا جیسے ہی یہ پہلوان زمین پر گرا جلدی سے اٹھا تلوار سنبھال کے اس غرض سے چلا کہ مرکب
صاحبقران ثانی کو بھی ہلاک کرے امیر نے گھوڑے کو پشت پر لیا آپ زمین پر آئے یہ تو بدحواس گھبرایا
ہوا تھا صاحبقران نے فرمایا او بدحواس ہوشیار ہو جا یہ کہکے تلوار میان سے کھینچکر اس پر وار کیا تلوار کی
چمک سے آنکھیں اس کی بند ہو گئیں چوٹ دکھائی نہ دی مگر گھبرا کے اسنے چہرہ کو سپر کی پناہ ۰ کیا تلوار
صاحبقران نے کمر پر لگائی پہلوان کے دو ٹکڑے ہوئے لشکروں سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا وزیر
احمد دردمند ہوا اور ایک پہلوان آگے بڑھا وزیر سے کہا میں اس جوان کا سر لاتا ہوں مگر میری شرط قبول
فرمایئے وزیر نے کہا اپنی شرط بیان کر اس پہلوان نے کہا ایک ملک کی حکومت کوئی چیز نہیں ہے اگر اس
پہلوان کے سر کے عوض میں دو ملک کی حکومت مجھے عنایت کیجیئے تو میں ابھی سر حاضر کروں وزیر نے
منظور کیا کہا اے سوادقہر کی مجھے منظور ہے بلکہ اسکے علاوہ کچھ نقد بھی تجھے انعام میں دیا جائے گا تو اس
پہلوان کا سر لا دے سوادقہر گینڈے کو مہیز کرکے امیر ثانی کے مقابلے میں آیا کہا اے عرب میں تیرا
سر لینے آیا ہوں مجھے وزیر احمد نے وعدہ کیا ہے کہ دو شہر کی حکومت کے علاوہ کچھ نقد بھی دونگا میں سر تیرا

سر دوسرے جاؤنگا امیر نے فرمایا اگر یہ کام بھی تجھسے انجام پاوے تو میں تیرے سامنے موجود ہوں سواد ترکی نے
یہ سنکر امیر پر گرز کا وار کیا حمزہ ثانی نے خالی دیا اپنے دوسرا وار کیا امیر نے تیغ باری تلوار اس کے ہاتھ
پر پڑی کہ مع گرز ہاتھ کٹ کر زمین پر گرا سواد نے دوسرے ہاتھ سے تیغ کمر سے کھینچی چاہتا تھا کہ امیر ثانی
کے سر پر لگائے مگر امیر نے دوسرے ہاتھ کو بھی قلم کیا سواد ترکی بیکار ہوا امیر ثانی نے فرمایا اب اسی صورت
سے اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی پہلوان کو مقابلے کیواسطے بھیج سواد ترکی نے کہا اے عرب میں مجبور ہوں
کہ ہاتھ میرے کٹ چکے ہیں ورنہ تجھے مزہ دکھا دیتا امیر ثانی نے فرمایا اے سواد ترکی اب زیادہ باتیں کرنے
سے کیا حاصل ہے اپنے لشکر کو واپس جا اور دو شہروں کی حکومت سے تعلق بھی کچھ تجھکو مل جائیگا سواد ترکی
مجبور تھا کہ اب کیا جواب دوں اور کیونکر وار کروں جب دیر تک اسی کشمکش و پیچ میں رہا اور پھر اسکو
میں ڈیرا اپنے تیغن گینڈے سے زمین پر گرا دیا وزیر احد یہ کیفیت دیکھ رہا تھا اپنے دوسرے پہلوان کیطرف
اشارہ کیا وہ صف سے آگے بڑھا وزیر کے قریب آیا کہا اے وزیر اعظم دستور معظم میں ایک سبب سے
میدان میں نہیں جاتا ورنہ اس عرب کا سر لانا کوئی بڑی بات نہیں ہے صرف اسقدر خیال ہے کہ ایک ملک
کوئی چیز نہیں ہے اگر چار ملکوں کی حکومت دینا آپ گوارا کریں تو میں ابھی اس عرب کا سر لا دوں وزیر نے
قبول کیا پہلوان میدان کیطرف آیا امیر ثانی کے قریب پہونچ کے کہا اے عرب میں تیرا سر لینے کو آیا ہوں
وزیر اعظم نے وعدہ فرمایا ہے کہ چار ملکوں کی حکومت مجھے دیں گے صاحبقران ثانی نے فرمایا اگر تو میرا سر قلم
کر سکے تو میں تیرے سامنے موجود ہوں مگر ایک پہلوان تیرے ہی لشکر سے آیا تھا اس سے وزیر نے دو ملکوں
کا وعدہ کیا تھا وہ سامنے تڑپ رہا ہے ہاتھ بھی باقی نہیں جو کف افسوس ملے کہ دو ملکوں کی حکومت نہ ملی
کہیں تیرا بھی یہی حال نہو اس پہلوان نے کہا اے عرب تو نے میرا نام سنا ہوگا کہ مجھے لوگ محراب برہنہ سر کہتے ہیں
آجتک میں نے خود نہیں پہنا ہزاروں تلواریں سر پر کھائیں مگر تلواریں گر گئیں اور سر میرا زخمی نہوا آج تیری
تلوار کا بھی کاٹ دیکھونگا امیر نے فرمایا ابھی تو تجھے یہ دیکھنا ہے کہ تو چار ملکوں کی حکومت کیونکر پاتا ہے
پہلے تو اپنا کام کر پھر میں بھی اپنے وار کرونگا محراب نے تلوار میان سے لی امیر پر وار کیا اسے
صاحبقران نے خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اپنے جا ہا دوسرے ہاتھ کی مدد سے ہاتھ چھڑانے
امیر ثانی نے طمانچہ مارا کہ کاسہ سر اسکا اڑ گیا مر کر گینڈے سے گرا صاحبقران زمان امیر ثانی کی قوت دیکھکر
بہت خوش ہوئے مگر وزیر احد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے پہلوانوں کی طرف دیکھکر کہا کہ تم
لوگوں نے کوئی کام سر میدان پسند کیا کہ شل اس عرب کے تمہارا بھی نام ہوتا دیکھو کیسے قوی ہیکل
پہلوان کا سر ایک طمانچے میں اڑ گیا معلوم ہوا کہ تم لوگوں میں ذرا بھی قوت نہیں ہے جو ان عربوں
سے مقابلہ کر سکو اب مجھے امید فتح جاتی رہی آج میں خدمت میں سلطان کے جاؤنگا اور سب کیفیت بیان
کرونگا جب وہ کوئی اور انتظام کریں گے تو لڑائی شروع ہوگی ورنہ جنگ موقوف رہیگی پہلوانوں
نے جواب دیا کہ اس میں ہماری کیا خطا جو لوگ میدان میں گئے اپنے حال سے ہم آگاہ نہیں کر دہ
کیسے تھے قابل مقابلہ تھے یا نہیں دیکھئے میں سب سے قوی تن قوی گردن ہوں مگر ہر جنگ میں مقابلہ
نکر سکا معلوم ہوتا ہے یہ عرب وہ ہے جو صاحبقران ثانی کے لقب سے مشہور ہے اس سے مقابلہ کرنے
کیواسطے اور پہلوان چاہئیں ان لوگوں سے یہ زیر نہوگا وزیر نے کہا وہ لوگ کہاں ہیں کہ جو اس کو زیر

کر سکتے ہیں سب نے جواب دیا کہ آپ کے لشکر میں موجود ہیں مگر آپ انکو میدان میں نہیں بھیجتے ہیں وزیر نے
کہا میں لشکر میں بہت کم رہا سب لشکریوں کے حال سے بخوبی ماہر نہیں ہوں تم لوگ یہاں سب کے افسر ہو سب
کے حال سے واقف بھی ہو تم ہی کسی پہلوان کو اچھا سمجھ کر میدان میں روانہ کرو پہلوانوں نے کہا ہم اسکا
سر ابھی لاتے ہیں مگر آپ یہ وعدہ فرمائیے کہ چہارم ملک کی حکومت ہمکو دیجئے تو ہم اس لڑائی کو فتح کریں
کیونکہ یہ لڑائی اُن لوگوں سے ہے جو آجتک کسی سے زیر نہیں ہوئے اور ہمیشہ بڑے بڑے پہلوانوں
کو زیر کرکے اپنا مطیع بناتے رہے ان لوگوں سے جبتک ہم خود برائے مقابلہ نہ جائیں گے اسوقت
تک اپنے لشکر کوئی عہدہ برآ نہ ہوگا وزیر نے کہا میں سلطان سے کہکر حکومت بھی چہارم ملک کی
دلا دونگا مگر اس لڑائی کو کسیطرح فتح کرو جن پہلوان نے وزیر سے یہ کہا تھا یہ پانچ شخص افسر اعلےٰ
فوج احد کے تھے جب یہ بات اسی وقت سے طے پا گئی اور وزیر نے چہارم ملک کی حکومت بھی دینے
کا وعدہ مستحکم کیا تو انہیں سے ایک پہلوان شمشیر خنجر زن آگے بڑھا اور اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اگر میں
اس جوان کو قتل کرونگا تو تم کل کی میدان داری میں اور کسی پہلوان عرب کو قتل کرنا اسیطرح اس لڑائی
کو ملکر فتح کرلیں گے اور حکومت بھی ہمیشہ بشرکت کرتے رہیں گے پانچوں افسر اس بات میں
متفق الرائے ہوئے سب کے پہلے شمشیر خنجر زن میدان کی طرف روانہ ہوا امیر ثانی میدان جنگ میں
ٹہل رہے تھے کہ شمشیر خنجر زن نے امیر ثانی کے سامنے آکر کہا اے عرب میں نے اسوقت تیری جنگ
و جدل جو دیکھی دل میں شوق مقابلہ پیدا ہوا واقعی تو نے بہت اچھی طرح اُن پہلوانوں سے مقابلہ کیا مگر
وہ پہلوان جیسے تھے خود تجھے انکی حالت ظاہر ہو گئی میرے کہنے کی ضرورت نہیں اب میں تیرے
مقابلے میں آیا ہوں وزیر اعظم نے تیرا سر لینے کو مجھے بھیجا ہے اور چہارم ملک کی حکومت دینے کا وعدہ
مستحکم کیا ہے اگر تو زیر ہوکے میری اطاعت قبول کریگا تو میں حکومت نہ لونگا تجھے اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تجھ
دونوں میں فن سپہ گری تعلیم کرونگا تیرے سبب سے میرا نام ہوگا تو صاحب جرأت معلوم ہوتا ہے امیر ثانی نے
مسکرا کے فرمایا جیسے وہ پہلوان میرے مقابلے میں آئے تھے میں تجھے اُن سے بھی کم جانتا ہوں شمشیر
خنجر زن نے کہا اے عرب تم ایسی بات نہ کہو کیونکہ تو خوب دیکھ سکتا ہے کہ کون فن جنگ سے کسقدر
واقف ہے میں اس لشکر میں فن جنگ کا ایسا جاننے والا ہوں کہ بہت سے لشکری میرے سکھائے ہوئے
ہیں اور بہت سے پہلوانوں کو میں نے زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہے وہ بھی اسی لشکر میں موجود ہیں تجھے میری
نسبت ایسا کہنا نہیں چاہیے امیر ثانی نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر میرا سر لینے کو آیا ہے
تو دیر کیوں کرتا ہے میں بھی دیکھوں کہ کیسا تیغزن ہے شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے کہنے کو قبول کر
اور اپنی جرأت پہ اسقدر نازاں نہو میری شرکت قبول کر میں تجھے اپنے ہمراہ شاہ احد کے پاس لے چلونگا
وہاں تیرا بڑا وقار ہوگا اور اگر میرے خلاف مرضی کریگا تو تیرا سر لے جاؤنگا امیر ثانی نے فرمایا اے شمشیر
خنجر زن بیہودہ گوئی سے کچھ حاصل نہیں ہے کچھ ہنر جنگ دکھلا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میں نے فن
ناوک افگنی میں مشق بہم پہونچائی ہے چاہتا ہوں کہ تو بھی تیر و کمان ہاتھوں میں لے پہلے مجھ اسی میں
مقابلہ ہو تو بہتر ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا میرے کمان اٹھانے سے تجھکو کیا غرض ہے تو اپنا کمال دکھا میں تیرے
تیر تلوار سے قلم کرونگا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے تیر کو قلم نہ کرسکے گا امیر نے فرمایا

سب تجھے نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام میں مشغول ہو شمشیر خنجر زن نے کمان کاندھے سے اُتاری تیر ترکش
سے نکالا چلہ کمان میں پیوست کر کے طرف حمزہ ثانی کے تیر سر کیا امیر نے تلوار سے قلم کیا اس نے
دوسرا تیر سر کیا وہ بھی حمزہ ثانی نے کاٹا اسی طرح اسنے چالیس تیر حمزہ ثانی کی طرف پھینکے مگر امیر
نے سب ناوک اسکے قلم کیے جب ترکش اسکا خالی ہوا تو شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب یہ تو ایک
شغل تھا ابھی تک میں آمادہ پیکار نہیں ہوا تھا مگر تو نے بڑا کام کیا کہ میرے چالیس تیر قلم کیے اب میں
چاہتا ہوں کہ تیغ زنی میں میرے تیرے مقابلہ ہو جائے امیر نے فرمایا مجھے یہی منظور ہے شمشیر خنجر زن نے شمشیر میان
سے لی صاحبقران ثانی مرکب پر سنبھلے اس نے گینڈے کو ہمیز کر کے تلوار صاحبقران کے سر پر
لگائی امیر ثانی نے تلوار کو تلوار پر روکا اسنے دوسرا وار کیا امیر نے سپر سے ادھر لگائی تلوار شمشیر خنجر زن
کی ٹوٹ گئی اسکو سخت ندامت ہوئی امیر ثانی کیطرف بنگاہ غضب دیکھکر کہا اے عرب تو نے میری تلوار
توڑ ڈالی اب میں تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر ثانی نے مسکرا کے جواب دیا کہ اے شمشیر خنجر زن اس وقت
میں چاہوں تو تیرا سر قلم کروں مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہے اگر تو مقابلہ کرنا چاہے تو دوسری تلوار
منگا لے شمشیر نے جواب دیا کہ اب مجھے تلوار منگانے کی ضرورت نہیں ہے میں تجھ سے کشتی لڑونگا امیر ثانی
نے تلوار میان میں رکھی گھوڑے سے اُترے شمشیر خنجر زن بھی گینڈے سے نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران
کی کمر میں ہاتھ ڈال دیا امیر ثانی نے اسکو پورا زور بھی کرنے دیا پھر دیکر زمین سے اُٹھا لیا فرمایا اے
شمشیر خنجر زن اب شناخت میں خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہے اسنے کہا اے عرب میں اپنا مذہب آبائی
ترک نکرونگا صاحبقران نے چرخ دیکر اسکو زمین پر دے مارا شمشیر خنجر زن کی ہڈیاں چور چور ہو گئی لشکروں
سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی دن تھوڑا باقی رہگیا تھا وزیر احمد نے طبل بازگشت بجوا کر واپس گیا
صاحبقران زمان بصد سرور و شادمانی اپنی بارگاہ کیطرف واپس آئے امیر ثانی کی بہت کچھ تعریف کی مگر وزیر
لشکر کو لیکر قلعہ میں آیا اپنے سب پہلوانوں سے کہا کہ آج سے مجھے امید فتح جاتی رہی اب ایک بات
اور باقی ہے وہ کل کی میدان داری میں صرف کی جائیگی یا تو کل مسلمانوں کو پسپا کرونگا یا خود ہی شکست
کھاؤنگا اور اگر اس طرح جنگ کرینگے تو ہم مسلمانوں پر فتح نہ پائینگے افسران فوج نے کہا ہم لوگ
بھی سننا چاہتے ہیں وہ کونسی بات ہے وزیر نے کہا کل جنگ مغلوبہ کی فکر ہے یا تو مسلمانوں کو پسپا کر دونگا یا اب
مقابلہ نہ کیا جائیگا سب اسکی رائے سے متفق ہوئے اس شب کو بھی کفار سب بیدار رہے مارے
خوف کے کسی کو نیند نہ آئی صبح کو وزیر لشکر قلعہ سے لیکر نکلا اسطرف سے صاحبقران زمان اپنے سرداران
نامی و گرامی کو ہمراہ لیکر میدان میں آئے وزیر نے لشکر کے سامنے آتے ہی اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ
مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو خبردار میدان سے قدم نہ اُٹھانا ورنہ ہر طرح جان جائیگی اس سے لڑکر مر جانا
مرد کیواسطے اچھا ہے لشکر نے جو اشارہ پایا تلواریں کھینچ کر فوج اسلام پر آگرا ایمان بھی سب نے تیغیں
علم کیں لشکر کفار سے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک تلوار چلی قریب نصف کے لشکر کفار قتل ہوا جب
دن تھوڑا باقی رہا اور اہل اسلام نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے اسوقت کفار کے قدم میدان میں
نہ ٹھہرے سب قلعہ کیطرف بھاگے صاحبقران زمان نے بآواز بلند فرمایا ہاں غازیو یہی وقت ہے کہ
قلعہ پر قبضہ کر لو ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا سرداران عرب نے جو نعرۂ صاحبقران کی صدا سنی

سب نے لگو دو گی بھاگین لین وزیر احد نے لشکر کو بہت کچھ لالچ دیا جاتا یہ لوگ میدان مین ٹھہرین مگر لشکر کب ٹھہرتا ہے یہ لوگ جو بھاگے قلعہ کیطرف چلے اور مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا وزیر نے دیکھا وقت اچھا نہین ہے اگر مسلمان قلعہ کے اندر پہونچ گئے تو کون انکو وہان سے بھگا سکے گا یہ سوچ کے اپنے چاہا کر نقب کی راہ کو بند کر اسکے مگر اسوقت کیا ہو سکتا ہے لشکری اسیطرف سے قلعہ مین آئے سرداران عرب نے بھی انکا پیچھا نہ چھوڑا قلعہ پر آکے قبضہ کر لیا اور ان فراریون کو بھی گھیر لیا اب یہ لوگ مجبور ہوئے کیا کرتے سب نے حمزہ صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی امیر کی خدمت مین دست بستہ حاضر ہوئے صاحبقران نے سبکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب مسلمان ہوئے مگر وزیر نکل گیا کہ حال اسکا وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

یہان صاحبقران زمان نے قلعہ مین سب بارگاہین اور جو جو اسباب امیر کے ہمراہ تھا منگا لیا اسی وقت پل تختہ چڑھایا گیا سب اسباب اونٹون پر بار ہو کے آگیا امیر نے فرمایا کہ آج شب بھر تو یہان قیام کرنا چاہیے صبح کو ہم شہر مین چلکر تختگاہ سلطان کو برباد کرین گے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران ایسا نہو بادشاہ کسی طرف بھاگ جائے اور پھر ہاتھ نہ آئے امیر نے فرمایا اسکے واسطے یہ بندوبست کیا جائے کہ چند آدمی شہر پناہ پر موجود رہین اگر بادشاہ کہین بھاگنے کا ارادہ کرے اسکو گرفتار کر کے یہان لائین خواجہ نے سرداران عرب سے چند لوگون کو اسطرف روانہ کیا کہ وہ جاکر دروازہ شہر پر بیٹھے امیر ثانی اور صاحبقران اور بہت سے سردار عرب قلعہ مین رہے شب بھر قلعہ مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان لشکر کو ہمراہ لیکر تختگاہ بادشاہ کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن نامہ دارون کی بیان کی جاتی ہے کہ جو سلطان احد کی جانب سے بعض ملکون مین گئے

چنانچہ پہلے جو نامہ پہونچا تو شاہ دیلم کو پہونچا اُس نے جو نامہ پڑھا اُسی دن اپنے ملک سے لشکر لیکر روانہ ہوا ادھر جانب احد چلا بعد اسکے سلطان بدخشان کو نامہ پہونچا وہ بھی اُسی روز لشکر گران لیکر روانہ ہوا اسکے بعد اور سلاطین کو نامے پہونچے اور سب اپنے اپنے ملکون سے لشکر بیشمار لیکر روانہ ہوئے مگر سلطان دیلم کہ سب سے پہلے روانہ ہوا تھا دس دن کے بعد احد کے قریب آکر پہونچا اپنی اطلاع کیواسطے اس نے ایک نامہ سلطان احد کو تحریر کیا نامہ دار کو بلا کر وہ نامہ دیا کہ اس نامے کو سلطان احد کے پاس لے جانا اور جواب لیکر بہت جلد آنا یقین ہے جسوقت سلطان کو نامہ دیگے گا خود میرے لینے کو آئے گا نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا تو یہان وہ وقت تھا کہ سرداران عرب دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے جو شخص شہر کے باہر جاتا تھا اُس کو روک دیتے تھے مگر آنے والے سے کوئی کچھ نہ کہتا تھا نامہ دار جو آیا اسکو بھی کسی نے نہ روکا یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا شہر کے اندر پہونچا تختگاہ سلطان احد کے قریب جاکر اپنی اطلاع کرائی اسوقت وزیر حالت جنگ بادشاہ سے بیان کر رہا تھا اور بادشاہ نہایت متفکر تھا کہ چوبدار نے جاکر کہا ایک نامہ دار آیا ہے بادشاہ احد نے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ نے اس مضمون کا نامہ بھیجا ہو گا کہ اب مسلمان ہونے مین کیا انکار ہے وزیرون نے کہا آپ نامہ منگا کر ملاحظہ فرمائے شاید کہین اور سے آیا ہو

بادشاہ نے چوبداروں سے کہا اس نامہ دار کو اپنے ہمراہ یہاں لاؤ چوبدار باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے سلطان احد نے نامہ لیکر جو دیکھا بہت خوش ہوا اور وزیروں سے کہا کہ میں نے ایک نامہ بادشاہ ویلم کے پاس روانہ کیا تھا وہاں سے جواب آیا ہے دیکھوں اسمیں کیا لکھا ہے یہ کہکے اس نے نامہ کھولا اسمیں لکھا تھا کہ حسب الطلب میں یہاں آیا ہوں قریب شہر پناہ آج قیام کیا ہے کل شہر میں داخلہ کرونگا اطلاعاً آپ کو تحریر کیا بادشاہ احد نے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے جو بادشاہ ویلم یہاں آجائے یہ بات ضرور ہے کہ حمزہ کل یہاں آئے گا اور قیامت برپا کرے گا اگر سلطان ویلم مع لشکر اندر آگیا تو وہاں ان لوگوں سے مقابلہ کریگا وزرا نے کہا آپ اس کیفیت سے انکو اطلاع دیجیے اور یہ کہدیجیے کہ جب رات زیادہ آئے بادشاہ ویلم اپنی فوج ہمراہ لیکر شہر کے اندر آئیں صاحبقران اور جملہ سردار قلعہ میں ہونگے شہر پناہ پر جو لوگ بیٹھے ہونگے وہ بہت ہی کم ہیں اگر لشکر انسے برسر جنگ ہوگا تو یقین ہے وہ لوگ کچھ نہ بنا سکیں گے بادشاہ احد نے یہی نامہ میں لکھ دیا نامہ دار نے کہا اب میں جا نہیں سکتا کیونکہ جو شخص شہر کے اندر آتا ہے اسکو وہ لوگ مانع نہیں ہوتے مگر جو شہر کے باہر جاتا ہے اسکو روکتے ہیں اگر میں شہر کے باہر جانے کا ارادہ کرونگا وہ لوگ مجھے بھی مانع ہونگے لہذا اپنے جانے کی کیا صورت کروں وزرا بھی اس بات میں حیران ہوئے بادشاہ نے کہا کہ نامہ اسوقت بادشاہ ویلم کو ضرور پہونچنا چاہیے اگر نامہ اسوقت وہاں نہ جائیگا تو صبح کو آکے حمزہ یہاں قیامت برپا کردیگا جو کچھ تھوڑے سے پہلوان مع لشکر یہاں موجود ہے یہ مسلمانوں کا کیا بنائیگا وزرا نے کہا اے شہریار ہمارے نزدیک یہ بات مناسب ہے کہ اسوقت نامہ وہاں روانہ نہ فرمائیے جب صبح کو حمزہ اسطرف آئے گا تو سب لوگوں کو اپنے ہمراہ لائے گا اسوقت آپ نامہ وہاں روانہ کیجیے گا حمزہ ان لوگوں سے جو یہاں موجود ہیں جنگ کریگا اتنے عرصے میں سلطان ویلم آجائیں گے حمزہ ضرور بدحواس ہو جائیگا اسوقت وہی خوب تلوار چلیگی بادشاہ احد نے کہا کہ میری عقل درست نہیں ہے جو کچھ تم لوگ کہتے ہو یہی مناسب ہے وزرا شب بھر سلطان کے پاس بیٹھے رہے بادشاہ احد کی رات بھر یہ کیفیت رہی کہ کسی پہلو قرار نہ آیا جب بات کرتا تھا یہی کہتا تھا کہ اب زندگانی تمام ہوئی جام عمر لبریز ہوا صبح کو حمزہ قلعہ سے نکلکر اسطرف آئے گا ایک کو زندہ نہ چھوڑے گا ہاں جو اطاعت اسلام قبول کریگا وہ امان پائیگا جو مذہب آبائی کو ترک نہ کریگا مارا جائے گا اسی کرب و بیچینی میں صبح ہوئی وزرا نے نامہ دار سے کہا کہ تو جلد یہاں سے روانہ ہو شہر پناہ کے قریب جا کر ٹھہر جانا جبتک وہ لوگ وہاں سے نہ ہٹیں خبردار باہر جانے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ پچھتائے گا زک اٹھائے گا مسلمان بڑے ظالم ہیں کسی کا خیال نہیں کرتے جو کوئی انکے خلاف مرضی کرتا ہے انکو ہلاک کرتے ہیں نامہ دار نامہ لیکر اسطرف روانہ ہوا شہر پناہ وہاں سے کئی کوس پر تھی جب نامہ دار قریب دو کوس کے پہونچا اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک لشکر عظیم آتا ہے نامہ دار ایک جانب پوشیدہ ہو گیا لشکر قریب آیا نامہ دار نے دیکھا کہ جوان قوی ہیکل تیغ زن صف شکن گھوڑوں پر سوار تلواریں برہنہ ہاتھوں میں لیے ہوئے دھاوا کیے ہوئے تخت گاہ کی جانب جاتے ہیں جب یہ لوگ آگے بڑھ گئے نامہ دار راہی ہوا بتعجیل شہر پناہ کے قریب پہونچا دیکھا چند آدمی وہاں بھی موجود ہیں حفاظت کر رہے ہیں نامہ دار ان لوگوں کے قریب آیا کہا صاحبو آپ کا خطا وار سلطان ہے رعیت نے کیا خطا کی ہے جو آپ نے سب کا راستہ بند کیا ہے مجھے ضرورت ہے شہر کے باہر جاتا ہے اگر جانے دیجیے تو کیا مضائقہ ہے ان لوگوں نے آپس میں

کہا کہ اس غریب کے روکنے سے کیا حاصل ہے جانے دو نامہ دار کو جانے کی اجازت ملی شہر پناہ کے باہر ہوا وہان سے مانند ہوا کے دوڑتا ہوا اپنے بادشاہ کی بارگاہ تک پہونچا وہان دور تک لشکر اُترے ہوے دیکھے نامہ دار کو تعجب ہوا پہلے بادشاہ ویلم کی بارگاہ مین آیا جواب نامہ دکھایا بادشاہ ویلم نے بہت افسوس کیا کہا کہ ہم ایسے وقت مین پہونچے کہ پوری مدد بھی نکر سکے نامہ دار نے کہا اب عرصہ نہ لگایئے مسلمان تخت گاہ کی بربادی کا ارادہ کرکے اسطرف آگئے ہین اگر اسیوقت چلیے گا تو شریک کارزار ہو جایئے گا نہین تو مسلمان بادشاہ کو اسیر کرینگے اور شہر پر قبضہ ہو جائے گا بادشاہ ویلم نے کہا ہم ابھی تیار ہین بلکہ اور بھی چند لشکر رات کو آگئے ہین یہ سب بھی ہمارے ہمراہ اسطرف چلینگے ان سب کو سلطان احد نے بلا یا تھا انھین کے بلاسئے ہوئے سب آئے ہین یہ کہکے اپنے اپنے لشکر مین اطلاع کرائی اور جو بادشاہ وہان مقیم تھے سب کو اطلاع دی اور سب سے خلاصہ کیفیت بیان کی سب اُسیوقت چلنے پر تیار ہوے اہل لشکر نے اسی وقت سامان درست کیا بادشاہ ویلم اور بادشاہ بدخشان اور بادشاہ ترکان لشکر گران لیکر اُسی وقت روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

کہ امیر شب بھر قلعہ احد مین مقیم رہے صبح کو نماز سحر سے فراغت حاصل کرکے جانب تختگاہ روانہ ہوے ہر وقت صاحبقران کے ہمراہ جمعیت کثیر تھی راہ طے کرکے جب قریب تختگاہ بادشاہ پہونچے یہان وزیرون نے پہلے ہی لشکر درست کر رکھا تھا صاحبقران جو قریب پہونچے اُن لوگون نے امیر سے مقابلہ کیا بادشاہ احد بمجبوری میدان مین آیا لشکر کو لڑانے لگا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران سب کے آگے بڑھتے جاتے تھے یہانتک کہ قریب علمدار فوج پہونچے امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار نے تلوار کا وار کیا صاحبقران نے اسکا وار روک کے ضرب تلوار سے علمدار لشکر کو قتل کیا اسکا قتل ہونا تھا کہ امیر قریب بادشاہ احد پہونچ گئے بادشاہ نے جو صاحبقران کو اپنے قریب پایا گھوڑے کو مہیز کیا اسکا قدم اُٹھنا تھا کہ تمام لشکر کا جی چھوٹ گیا سب نے گھوڑون کو تازیانے لگائے جس طرف جسکو منہ پڑا اسطرف بھاگا بادشاہ احد اور چند پہلوان ایک جانب چلے یہی کیفیت لشکر صاحبقران کی بھی ہوئی کہ ایک ایک کے ہمراہ ایک ایک جانب نکل گئے لشکر بالکل منتشر ہو گیا مگر صاحبقران زمان تنہا بادشاہ احد کے تعاقب مین چلے اور بادشاہ احد شہر پناہ کیطرف فرار ہوا تھوڑی ہی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے گرد اُڑی بادشاہ یہ سمجھا کہ یہ لوگ بھی اہل اسلام سے ہین مجھکو گھیر کر مارنا چاہتے ہین یہ سوچ کے چاہتا تھا کہ جانب راست گھوڑے کی باگ موڑ کے نکل جائے کہ گردامنہ گرد شگافتہ ہوا بادشاہ احد نے دیکھا کہ سلطان ویلم اور بادشاہ بدخشان اور چند سلاطین فوجین ہمراہ لیے ہوے آتے ہین بادشاہ احد نہایت خوش ہوا گھوڑے کو اور تیز کیا بعجلت تمام اُن لوگون سے قریب پہونچا بادشاہ ویلم نے جو سلطان احد کو اس حال مین مبتلا پایا دین سے نفرہ کیا چونکہ صاحبقران کو اچھی طرح جانتا تھا بآواز بلند کہا اے حمزہ خبردار سلطان احد پر دست درازی نکرنا ورنہ ایک عرب کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا اور دیکھی کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ ویلم نے اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ حمزہ کو چارونطرف سے گھیر لو خبردار یہ عرب زندہ بچکر نجانے

پاسکے ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا یہ سنا تھا کہ بادشاہ دیلم کی فوج نے صاحبقران زمان کو چاروں طرف سے
گھیر لیا فوج دیلم کے ہمراہ اور سلاطین کفار کی بھی فوجین ٹوٹ پڑیں صاحبقران زمان اس وقت تنہا تھے
شیرانہ نہنگانہ وغا کرنے لگے دم بھر میں لاشوں کے انبار لگا دیئے مگر کہاں لشکر بے انتہا کہاں یکہ و تنہا
چاروں طرف سے وار پڑنے لگے کفار نے تیروں کا مینہ برسا دیا صاحبقران زمان انتہا سے زیادہ زخمدار
ہوئے مرکب پر سے اترنا چاہا ہاتھوں نے دستگیری کی امیر نامدار صاحبقران عالی وقار پشت زین سے بروئے
زمین تشریف لائے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کے تلوار چلانے لگے کفار جس وقت بھی ہیبت صاحبقران
سے نزدیک امیر نہ آتے تھے دور سے وار کرتے تھے کوئی تیر لگاتا تھا کوئی نیزہ مارتا آخرکار صاحبقران
زمان میں اتنی طاقت بھی باقی نہ رہی امیر نامدار زمین پر گر پڑے کفار نے جو دیکھا کہ اب صاحبقران
میں بالکل دم باقی نہیں ہے چاہا کہ اب ظلم سے ہاتھ اٹھائیں مگر بادشاہ احد نے کہا کہ ابھی حمزہ کو مردہ
نہ تصور کرو جب تک اسکی لاش سالم رہیگی سب مجھے اسی بات کا خوف رہیگا کہ ایسا نہو حمزہ کے تن میں روح
آجائے اور پھر اٹھ کے سب مجھے قتل کرے میری رائے یہ ہے کہ لاش پر حمزہ کے گھوڑے دوڑا دو
کہ لاشہ بالکل پامال ہو جائے اور ہر جزو بدن علیحدہ علیحدہ ہو جائے لشکری اس کے تابع فرمان تھے
گھوڑے لاش صاحبقران پر دوڑا دیئے لاشہ امیر پائمال ہوا بادشاہ احد نے اسپر بھی اکتفا نہ کی
کئی بار گھوڑوں کو چکر دیئے اور ہر بار یہ کہتا تھا کہ کوسوں چکر لگاؤ کہ ریشہ ریشہ صاحبقران کے جسم کا اسکے
عزیزوں کو نہ ملے کہ وہ لوگ اسکی لاش کو دفن کرینگے اور یہ مجھے منظور نہیں سواروں نے ویسا ہی کیا کہ کوسوں
کے چکر لگائے لاش امیر پارہ پارہ ہو گئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ لاش کہاں ہے جب فوج نے اس ظلم
عظیم سے رخصت پائی تو بادشاہ واحد نے کہا اب اور لوگوں کو بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ سب کس طرف ہیں
انکے خوف سے میرا لشکر فرار کر گیا مگر وہ لوگ تعاقب میں لشکر کے چاروں طرف منتشر ہو گئے ہیں ان
سب کو تلاش کر کے قتل کرنا چاہیے بادشاہ دیلم نے کہا انکو بھی تلاش کیجیے آج ان مسلمانوں کو زندہ نہ
چھوڑو جہاں تک ملیں قتل کر دو پھر یہاں کا سب انتظام کر کے خانہ کعبہ کی طرف چلو وہاں کے لوگوں
سے جنگ کریں بادشاہ احد سب کافروں کو لیکر تلاش میں اور سرداران اسلام کے روانہ ہوا مگر امیر
ثانی اور سرداران عرب جو تعاقب میں کفار کے گئے ان لوگوں کو قتل بھی کیا بعض بھاگ کے نکل بھی
گئے امیر ثانی کے ہمراہ خواجہ عمرو نامدار اور خواجہ عمرو ثانی بھی تھے جب کفار کا مجمع کم ہوا تو ان لوگوں
نے کہا کہ اب اپنے ہمراہیوں کو تلاش کرنا ضرور ہے صاحبقران نامدار نہیں معلوم کسطرف تشریف
لے گئے ہیں امیر ثانی نے کہا صاحبقران نامدار تعاقب بادشاہ میں گئے ہیں خواجہ بہت گھبرائے
امیر ثانی سے کہا کہ پہلے صاحبقران زمان کو تلاش کر لو پھر اور طرف چلو امیر ثانی کی بھی یہی رائے ہوئی
اس ارادے سے کچھ دور بڑھے تھے کہ چند سردار اور ملے سب نے امیر ثانی سے کہا کہ فوج کفار بہت
قتل ہوئی بعض لوگ بھاگ کے نکل بھی گئے انکا پتہ نہ ملا امیر ثانی نے فرمایا کہ صاحبقران زمان نہیں
معلوم کسطرف تشریف لے گئے ہیں ابھی تک امیر سے ملاقات نہیں ہوئی اور جو جو ہمراہ گئے تھے وہ
سب مل گئے لوگوں نے کہا کہ صاحبقران بادشاہ کے تعاقب میں گئے اور بادشاہ شہر پناہ کی جانب
بھاگا تھا کیا عجب ہے جو شہر پناہ سے نکلکر باہر شہر کے پہنچا ہو امیر نے بھی تعاقب نہ چھوڑا ہو حمزہ ثانی نے

کہ اُسی طرف چلنا چاہیے یہ فرما کے امیر ثانی اُسی طرف روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی تھی کہ سامنے
سے گرد اُڑی امیر ثانی نے فرمایا شاید صاحبقران زمان تشریف لائے ہیں خواجہ نے کہا صاحبقران کے ہمراہ
اسقدر لشکر نہیں ہے جو اتنی گرد اُٹھے یہ ذکر تھا کہ وہ منہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بادشاہ احد گھوڑے پر سوار
اور کئی بادشاہ اسکے ہمراہ عقب میں لشکر بیشمار سب رہ روی کرتے ہوئے آتے ہیں خواجہ نے جو بادشاہ احد کو اُس
کیفیت سے دیکھا امیر ثانی سے کہا کہ ابھی تو صاحبقران اسکے تعاقب میں گئے تھے کیا امیر نے اس کا تعاقب چھوڑ دیا
اور یہ اسقدر لشکر کہاں سے دستیاب ہوا معلوم ہوتا ہے یہ سب بادشاہ اسکے بلائے ہوئے ہیں امیر ثانی
نے کہا اب اسکو یہاں پر روکنا فرض ہے خواجہ نے کہا آپ لوگ اس سے جنگ کریں مگر میں تلاش صاحبقران
میں جاؤنگا امیر اُسی کے تعاقب میں گئے تھے نہیں معلوم صاحبقران کہاں رہے اور اس کو یہ لوگ کیونکر ملے
امیر ثانی نے کہا خواجہ ایسے وقت میں تنہا نہ جاؤ کہ سب طرف لوگوں کے دشمن ہیں صاحبقران کا پتہ معلوم ہو جائیگا
اگر تم تنہا جاؤ گے ہم لوگوں کی طبیعت گھبرائیگی کہ جبتک تم نہ ملو گے اُسوقت تک خیالات فاسد آئیں گے
اس گھبراہٹ میں جنگ بھی اچھی طرح نہ ہو سکے گی خواجہ عمرو نے کہا میرا دم گھبراتا ہے دل بھرا آتا ہے جبتک
صاحبقران کو نہ دیکھونگا اُس وقت تک یہ حالت رفع نہ ہوگی امیر ثانی نے کہا خواجہ ہم تمکو جانے نہ دینگے
صاحبقران زمان بھی تشریف لاتے ہونگے کیا عجب ہے ان لوگوں کے تعاقب میں ہوں خواجہ امیر ثانی
کے روکنے کے سبب سے ٹھہر گئے اتنی دیر میں لشکر قریب پہونچا امیر ثانی نے نعرہ کیا کہ اسے کافران غدار
خبردار آگے نہ بڑھنا اگر تم آگے جاؤ گے تو زک اٹھاؤ گے بادشاہ احد نے کہا اسے عرب تو کون ہے جو اسطرح
پھر رہا ہے تجھے لازم ہے کہ اپنے سر پر خاک اُڑا اور گریبان چاک کر صاحبقران کو میں نے قتل کیا امیر ثانی
نے جو یہ بات سنی ہوش بجا نہ رہے تلوار کھینچکر بادشاہ احد پر جا پہنچے اور بادشاہ جو وہاں موجود تھے انھوں
نے لشکر کو اشارہ کیا سب لشکر امیر ثانی پر ٹوٹ پڑا مگر صاحبقران ثانی نے اُس وقت کچھ خیال نہ کیا
صفوں کو درہم برہم کرنا شروع کیا اور جو سرداران عرب امیر ثانی کے ہمراہ تھے وہ سب بھی لشکر پر تلواریں
پکڑ کے ٹوٹ پڑے صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ چار روز کامل لڑائی رہی پانچویں دن کفار میں چند کس
باقی رہے اور امیر ثانی بادشاہ احد کے قریب پہونچے اسنے چاہا گھوڑے کو بھگا کے نکل جائے مگر امیر نے
تلوار اسکے سر پر لگائی کہ سر اسکا جدا ہوا بادشاہ دیلم نے جو دیکھا اس نے امیر ثانی پر وار کیا امیر کے
سر پر تلوار پڑی ماتھے تک اُتر آئی مگر اس حال میں امیر نے اُس زخم کا بھی خیال نہ کیا بادشاہ دیلم کا بھی
سر جدا کیا اور جسقدر بادشاہ سلطان احد کی مدد کو آئے تھے امیر ثانی نے سب کے سر قلم کیے اُن
لوگوں کا قتل ہونا تھا کہ جو چند کس ان سب کے ہمراہیوں سے باقی رہ گئے تھے انھوں نے امان طلبی
کی صاحبقران ثانی نے تلوار روکی یہ سب لوگ حاضر ہوئے اپنی عفو تقصیر چاہی امیر نے سب کو کلمہ طیبہ
تعلیم فرمایا جنگ سے فراغت پائی امیر ثانی اسقدر زخمدار تھے کہ گھوڑے سے نہ اتر سکے سرداران
عرب نے بغلوں میں ہاتھ دیکر امیر کو زمین پر اتارا امیر ثانی نے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا روح
قالب سے پرواز کر گئی سرداران میں شور گریہ و زاری بلند ہوا خواجہ عمرو نامدار نے سرداروں سے
کہا کہ آپ لوگ یہاں ٹھہریں میں لاش صاحبقران کی تلاش میں جاتا ہوں سب لوگوں نے کہا خواجہ
جہانتک ممکن ہو جلد آنا بعض سرداروں نے کہا کہ خواجہ ہم تمھیں تنہا جانے نہ دینگے تمھارے ہمراہ چلینگے

خواجہ نے کہا آپ لوگون کو اختیار ہے قریب دو سو جوان کے خواجہ کے ہمراہ ہوے خواجہ تلاش لاشۂ
صاحبقران مین روانہ ہوے چارون طرف لاش کو تلاش کیا کہین پتہ نہ پایا خواجہ کو سخت تردد ہوا ایک
ایک کوچے کو چار چار بار دیکھا مگر لاش کا پتہ نہ ملا جب خواجہ دن بھر کی رہروی سے مضمحل ہوے تو ایک
جگہ پر بیٹھ کے رونے لگے اور درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز جب تو نے صاحبقران کو مجھسے
جدا کیا ہے تو مجھے کیون زندہ رکھا اب زندگی سے دل میرا سیر ہو چکا مگر اب کریم انجام بخیر کرنا خواجہ کو سردارون
نے سمجھایا خواجہ نے کہا کہ جبتک لاشۂ صاحبقران نامدار کا نہ ملیگا اسوقت تک مجھے چین نہ آئیگا اوس شب کو
بھی خواجہ نے شب بھر لاشہ کو تلاش کیا دوسرے روز سردارون نے کہا خواجہ امیر ثانی کا لاشہ اب تک
یونہین رکھا ہے اُسکے دفن و کفن کی کچھ فکر کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ جاکر اسکی فکر کرین مین
جبتک لاشۂ صاحبقران نہ پاونگا اُسوقت تک مجھے قرار نہ آئیگا سب سردار بھی مجبور ہوے خواجہ
نے اُس روز بھی دن بھر لاش تلاش کی جب کہین لاشہ کا پتہ نہ ملا خواجہ سر شام پھر ایک جگہ پر تھک کے گر پڑے
اُسوقت خواجہ نے بصد الحاح و زاری عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز لاشۂ صاحبقران
کا پتہ لگ جائے ابھی تک امیر بے گور و کفن ہوتے خواجہ یہ دعا کر رہے تھے کہ سو گئے دیکھا ایک بزرگوار سامنے
کھڑے ہوے فرماتے ہین اے خواجہ اٹھو جسقدر ریزے تجھین اسوقت صحرا مین روشن نظر آئین اُن سب
کو چنکر ایک جا کرو کفار نے لاش صاحبقران کو اس درجہ پامال سم اسپان کیا ہو کہ لاش صاحبقران
ریزہ ریزہ ہو گئی ہو تمہین لازم ہو کہ لاش صاحبقران بصد احتیاط دفن کرو کہ تم پر حق نمک صاحبقران ہے خواجہ
کی جو آنکھ کھلی دیکھا صحرا مین ہزارہا چراغ روشن ہین خواجہ نے قریب جاکر دیکھا گوشت کے ریزے پائے
خواجہ نے جمع کیے ایک چادر مین جمع کرکے خواجہ وہان سے واپس آئے جہان لاشۂ امیر ثانی کا پڑا ہوا تھا
خواجہ نے وہان پہونچ کے دونون لاشون کو غسل کراکے دفن کر دیا بعد اُسکے سب سردارون سے کہا کہ
اب آپ لوگ خانہ کعبہ تشریف لے جائین مین ان قبور کی جاروبکشی کرونگا کہ یہ میرا حق ہے اور ایک بزرگوار
نے شب کو خواب مین مجھسے یہ فرمایا تھا کہ خواجہ تمہین لازم ہے کہ حق نمک صاحبقران سے ادا ہو بس مین
اُن بزرگوار کے ارشاد کے موافق کرونگا سب نے کہا کہ خواجہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہین جو تمہارے مزاج
مین آئے کرو سب تمہارا ساتھ دینگے خواجہ نے کہا ابھی مین یہان قیام کرونگا اور بعد مین سب مجھے اختیار رہے مگر
چند روز جاروبکشی قبر صاحبقران پر ضرور کرونگا سرداران نے کہا کہ خواجہ دو ماہ تک ہم تمہارے ہمراہ ہین
آئندہ تمہین اختیار ہے خواجہ بھی خاموش ہو رہے سب سرداران عرب دو ماہ تک وہان مقیم رہے جب
سب نے رسم فاتحہ خوانی اور چہلم سے فراغت پائی خواجہ نے بجبر سب کو رخصت کیا اور آپ ایک سال
تک قبر امیر پر جاروبکشی کی پھر خواجہ وہان سے جانب بغداد روانہ ہوے اور کچھ شغل تجارت کیا مدت تک اس
تجارت مین بسر کی ایک بار خواجہ کو چند قزاقون نے حیلہ سے اپنے ہمراہ لیجاکر ایک کنوئین مین ڈال دیا اُس
کنوئین مین تیغ و خنجر نیزہ و تبر بھرے تھے خواجہ کو اسقدر تکلیف پہونچی کہ ایک بار خواجہ کی زبان سے نکلا ای
پروردگار میرے نزدیک اس تکلیف سے موت بہتر ہے خواجہ اُس کنوئین مین اپنے دل سے یہ باتین
کر رہے تھے کبھی صاحبقران کو یاد کرکے روتے تھے کبھی خدا سے بصد الحاح و زاری عرض کرتے تھے
کہ اے کریم اس آفت ناگہانی سے تو ہی نجات عطا فرمائیگا اسی کیفیت مین خواجہ کو کئی روز اُس کنوئین مین

گذرے خواجہ نے عہد کیا کہ اے پروردگار اگر مین اس بلاے عظیم سے نجات پاؤن تو خانہ کعبہ جاؤن اور
جو کچھ مال و متاع آجتک پیدا کیا ہو اس غرض سے ایک جا جمع کر دون کہ جو محتاج صاحب احتیاج آے
اُسکے ذریعہ سے نفع اُٹھاے بطور قرض لے جاے مگر جب کا وعدہ کرے دے جاے دعا خواجہ کی قبول
ہوئی اور ایک قافلہ سوداگرون کا اُسطرف آیا اُس کنوئین پر جو سب کی نگاہ پڑی قافلہ مین بہت لوگ
پیاسے تھے پانی بھرنے کو کوئین پر آئے جیسے ہی رسی کنوئین مین ڈالی خواجہ نے اُس ریسمان کو پکڑا
اور آواز دی کہ اے شخص اگر تو مجھکو اس کنوئین سے نکال لے تو مین عمر بھر تیرا احسان مند رہونگا ان لوگون
نے خواجہ کو کنوئین سے نکالا خواجہ انتہا سے زیادہ زخمی ہو گئے تھے وہ لوگ خواجہ کو لیکر اپنے مالک
کے پاس آئے خواجہ نے جو ایک مرد وضیع کو دیکھا نام و نشان دریافت کیا اُس نے شمشاد بازرگان
اپنا نام بتایا خواجہ نے ایسی شیرین کلامی سے اُسکے ساتھ باتین کین کہ اُسکو خواجہ کے حال پر رحم آیا کہا
اے شخص تو میرے ہمراہ رہ مین تیرا علاج بہت اچھی طرح سے کرونگا ایک ہی ہفتہ مین جسقدر کہ یہ زخم
کاری تیرے جسم پر نمودار ہین سب اندمال ہو جائینگے کوئی موقع گھبرانے کا نہین ہے تم دلجمعی رکھو خواجہ
نے اسی واسطے اُسکو دام تقدیر مین اسیر کیا تھا چند دنون خواجہ اس کے ہمراہ رہے شمشاد بازرگان
نے خواجہ کا علاج قرار واقعی کیا جب خواجہ کو شفاے کامل ہوئی اُس سے اجازت طلب کی شمشاد بازرگان
نے کہا اے شخص مین نے اسواسطے تیرا علاج کیا تھا کہ جب تو صحت پائیگا میرے ساتھ رہیگا تیری خوش بیانی
مجھے بہت پسند ہے جسوقت طبیعت گھبراتی ہے تیری باتین سنتا ہون دل بہل جاتا ہے تو مجھسے اجازت کا خواستگار
ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے خدا سے عہد کیا تھا کہ جب مین اس بلا سے نجات پاؤنگا اور مجھے صحت
کامل حاصل ہوگی تو حج کرونگا اگر تو منع کرے تو مین حج کو نہ جاؤن شمشاد بازرگان نے کہا بھلا مین کار خیر
کیواسطے مانع کیون ہونگا مگر مجھسے وعدہ کر کہ بعد ادا ے حج پھر بھی میرے پاس آئیگا خواجہ نے کہا
مین اسکا وعدہ نہین کرتا کیونکہ جب حج کو جاؤنگا وہان اور میرے اعزا ہین ان سب سے ملونگا اگر لوگ
مجھے آنے کی اجازت دینگے اور میری غریب الوطنی قبول کرینگے تو ضرور آؤنگا ورنہ وعدہ پختہ نہین کرتا
شمشاد بازرگان مجبور ہوا خواجہ رخصت ہو کر جانب خانہ کعبہ روانہ ہوے چونکہ مال و اسباب خواجہ کے
پاس بہت تھا اور عمرو ثانی سے زنبیل بھی لے چکے تھے اس سبب سے خواجہ نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر مین اس
بلاے عظیم سے نجات پاؤنگا تو اپنے مال کو اسطور سے وقف کر دونگا خواجہ خانہ کعبہ پہونچے پہلے حج بیت اللہ
سے فراغت حاصل کی پھر خواجہ سرداران عرب سے ملے سب لوگونکو خواجہ کے آنے کی خوشی بھی ہوئی مگر غم
صاحبقران تازہ ہو گیا کچھ دنون خواجہ وہان مقیم رہے بعد چندے خواجہ نے سب سے رخصت
چاہی لوگون نے بہت روکا پوچھا خواجہ اب یہان سے کہان جاؤگے خواجہ نے جواب دیا کہ میرا
ارادہ ہے بدیع الملک نوجوان جواب صاحبقران ثالث ہین اُنسے جا کر ملون اور جو سب ہمراہ تھے
اُن لوگون سے پوچھا خواجہ بھلا اُنسے ملاقات کہان ہوگی خواجہ نے کہا امیر ثانی نے کہا تھا کہ وہ طلسم ایوان
نہ طاق کی جانب گئے ہین اس کو فتح کرکے اور قاتلان اسلام سے انتقام خون ناحق اعزا لینگے مین یہان
سے ایوان نہ طاق کی جانب جاتا ہون اگر وہان اُنسے ملاقات ہوئی تو ایک نظر دیکھ لونگا زندگی کا اعتبار
نہین پھر اور لوگون سے ملاقات کرکے ایک بار حج بیت اللہ پھر کرونگا اور ایک گوشے مین

یشے کے یاد الٰہی مین مصروف رہون لوگون نے بمجبوری خواجہ کو اجازت دی خواجہ عمرو نے خیال کیا کہ حج
سے فراغت کر لینا اور اپنے تمام عہدون کو پورا کرنا اچھا ہے یہ سوچ کے خواجہ پھر خانۂ کعبہ مین آئے حج
سے فراغت کی بیرون کعبہ آکر ایک درخت خرما مین اپنی زنبیل کو آویزان کیا اور سرداران عرب کو
جمع کر کے کہہ دیا کہ جب تم لوگون کو کسی شے کی ضرورت ہو اس زنبیل سے آکر لے لینا جب تمہاری حاجت
رفع ہو جائے اسیوقت پھر اسے اس زنبیل مین لاکر رکھ دینا اگر روپیہ کی ضرورت ہوگی تو روپیہ ہی دستیاب
ہوگا اگر جواہرات کی خواہش ہوگی تو جواہرات اسی زنبیل سے نکل جائے گا غرض کہ جو چیز چاہوگے
اس زنبیل سے پاؤگے ایمانداری سے جو چیز لے جانا رکھ جانا کرایہ دینے مین عذر نہ کرنا جب
تم لوگ شرائط کے خلاف کوئی بات کروگے یہ زنبیل یہان نہ رہیگی غائب ہو جائیگی سب
نے بسر و چشم نہایت خوشی کے ساتھ قبول و منظور کیا خواجہ وہان سے جانب
طلسم ایوان نہ طاق روانہ ہوئے راہ مین خواجہ کو خیال آیا کہ امیر ثانی نے کہا تھا کہ مین نے خواجہ زادون
کو مصر کی بادشاہی دی ہے اور مصر یہان سے بہت ہی قریب ہے مناسب یہ ہے کہ خواجہ زادون
سے بھی ملتے چلین پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا جو ان سے ملاقات ہو یہ سوچ کے خواجہ اس طرف
روانہ ہوئے دو روز کے بعد قریب شہر پناہ مصر پہونچے یہان خواجہ زادون نے یہ انتظام
کیا تھا کہ شہر پناہ پر ایک حمام تعمیر ہوا تھا اور چند خیاط ملازم کیے تھے سب کو تاکید یہ تھی
کہ جو مسافر یہان آئے پہلے اس کو حمام مین لے جانا جب وہ غسل سے فراغت پائے اگر لباس اسکے
پاس موجود ہو تو ضرورت نہین ورنہ لباس نو اسکے واسطے اسیوقت تیار ہو اور وہی لباس پہنا
کے شہر کے اندر بھیجا جائے خواجہ وہان پہونچے لوگون نے کہا یہان مسافر صاحب ہمارے بادشاہ
کا حکم ہے کہ جو مسافر یہان آئے وہ پہلے غسل کرے اگر لباس کہنہ ہو تبدیل کرے اور اگر لباس
اسکے پاس نہو تو یہان سے دیا جاوے لہذا آپ حمام مین تشریف لے جائین اور ہم سے
یہ فرمائین کہ لباس آپکے پاس موجود ہے یا نہین اگر موجود ہے تو آپ اس لباس کو تبدیل فرمائیے گا
اور اگر لباس نہین ہے تو یہان ابھی تیار ہوتا ہے خواجہ نے کہا جناب آپکے بادشاہ کی کہان تک تعریف
کی جائے حاتم سے بڑھ کے ہمت رکھتے ہین اور آپ لوگون کی خیرخواہی کی کیونکر شرح بیان ہو مین ایک
مرد غریب ہون میرے پاس لباس کہان جو تبدیل کرون جبتک لباس تھا پہنتا تھا اب کچھ باقی نہین
رہا ایک شخص سے یہ کرتہ مانگ کر پہنا ہے اگر آپ لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ جیسا لباس مین ہمیشہ پہنا
کرتا ہون ویسا ہی مجھے آج بھی میسر آجائے تو بہت بہتر ہے ان لوگون نے کہا ہمارے یہان وضع
کی قید نہین ہے جیسا لباس آپ چاہین تیار ہو جائے خواجہ نے کہا جب سے مین نے ہوش سنبھالا
آج تک ایک تھان کا پاجامہ اور ایک تھان کا کرتہ اور ایک تھان کی لنگی ایک تھان کی ٹوپی ایک
تھان کی عبا دو تھان کا عمامہ ہمیشہ پہنتا رہا اب بسبب محتاجی اس قابل نہین ہون جو پرانی وضع کو
اب بھی قائم رکھونگا باپ نصیحت کرتے تھے یہ کہتے تھے ایسی وضع اختیار کر جو ہمیشہ کے واسطے باقی رہے
اور کسی وقت مین مشکل نہ پڑے مگر نادانی کے سبب سے سمجھ مین نہ آیا اس وقت یہی وضع پسند
آئی اختیار کی اب مفلس جو ہوا وضع مین فرق آنے لگا اپنے شہر کو چھوڑ دیا راہ مین

وہ لباس بھی نرہا ایک شخص سے یہ لباس مین نے مانگ لیا تھا اُس نے محتاج مجھ سمجھکے مجھے دیدیا آپ
لوگ اگر عنایت فرمائینگے تو مین پھر وہی لباس پا جاؤنگا اُن لوگون نے یہ جو بات سنی سب کو ہنسی آئی
ہر ایک نے کہا اے شخص بھلا یہ کون سی وضع ہے ایک عمان کی ٹوپی کیونکر پہنے گا اور پائجامہ ایک تھان
کا کس طرح پہنے گا خواجہ نے جواب دیا جب آپ لوگ اس قسم کا لباس مجھکو مرحمت فرمائینگے مین
پہنکر آپ لوگون کو دکھاؤنگا اُن لوگون نے کہا ہمارا کیا نقصان ہے اسکے واسطے ایسا ہی لباس تیار کرنا
چاہیے اور اسکی اطلاع بادشاہ کی خدمت اقدس مین کرنا چاہیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہوا ہے اور وہ
ایسے ایسے لباس پہنتا ہے سب شخص آپس مین اس بات پر متفق الراے ہوے، خواجہ حمام مین براے
غسل گئے یہان خیاط لباس سینے کے واسطے مستعد ہوے جب خواجہ غسل کرکے حمام سے باہر
آئے اتنے عرصے مین سب خیاط لباس بھی تیار کر چکے تھے خواجہ عمرو کو سب نے لباس دیکر کہا اس
لباس کو آپ ہمارے سامنے پہنیے کہ ہم لوگ بھی اپنی آنکھ سے دیکھین گے آپ کیونکر پہنتے ہین خواجہ نے
کہا مین آپ لوگون کے سامنے اس لباس کو پہنتا ہون سب نے کہا اسکو آپ زیب جسم اقدس
فرمائین پھر آپ کو بادشاہ کے حضور مین لے چلین خواجہ عمرو نے کہا مین آپ کے بادشاہ کے
سامنے چلکر لباس پہنونگا سب نے کہا یہان پہننے مین کیا بیجا بات ہے بلکہ یہ سب سے اچھا ہے بادشاہ
کے حضور مین چلکر جب یہ لباس پہنئے کیونکہ سلطان عالم ذرا یہ تماشا دیکھین یہ کہکے ان لوگون نے بادشاہ
عالم کی خدمت مین باردیگر اطلاع کی وہان سے طلب ہوے یہ لوگ خواجہ کو ہمراہ لیکر بادشاہ کی خدمت
مین سب کے سب آئے یہان کی بادشاہت خواجہ زادے کرتے تھے ان لوگون نے جو خواجہ کو
دیکھا تخت سے اُٹھکر لپٹ گئے کہا اے خواجہ آج آپ کا اس طرف آنے کا اتفاق کیونکر ہوا صاحبقران
زمان اور امیر ثانی اور سب سردارون کی خیر وعافیت بیان کرو کہ کہان ہین یہ سنتا تھا کہ خواجہ عمرو کو
رونا آگیا سب کیفیت بیان کی خواجہ زادے بھی بہت روے کہ ایک ہفتہ تک خواجہ وہان مہمان
رہے بعد گذرنے سات روز کے خواجہ نے کہا اب ہمین رخصت عطا فرمائیے کہ شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان سے ملنا ہے خواجہ زادون نے کہا خواجہ اب تم سیدھے خانہ کعبہ چلے جاؤ
اور اب تم ہرگز ہرگز کسی طرف کا ارادہ نکرنا کہ اب زمانہ موت کا تمھاری بہت قریب آیا ہے اور
تم خود بھی تین بار اپنے منہ سے موت طلب کرچکے ہو خواجہ نے کہا مین نے دل سے کسی مرتبہ موت
طلب نہین کی یون زبردستی مرجاؤن تو کیا کر سکتا ہون مگر آپ لوگون نے اچھا کیا جو مجھے اطلاع دیدی
خواجہ طرف خانہ کعبہ کے اسی روز روانہ ہوے جب شہر پناہ مصر سے باہر آئے دیکھا قریب شہر پناہ
ایک قبر کھدرہی ہے خواجہ نے قریب پہونچ کے احوال دریافت کیا کہ یہ قبر کسکے واسطے تیار ہو رہی
ہے لوگون نے جواب دیا کہ خواجہ عمرو نامدار کے واسطے یہ قبر جدید تیار ہوتی ہے خواجہ عمرو نے جو
یہ بات سُنی وہان سے فوراً فرار کیا قریب شہر بغداد کے پہونچے جیسے ہی شہر مذکور مین داخل ہوے
ایک بلندی پر کچھ لوگ نظر آئے خواجہ عمرو وہان گئے دیکھا ایک قبر کھدی ہوئی تیار ہے خواجہ نے
وہان بھی لوگون سے دریافت کیا کہ یہ قبر کسکی ہے سب نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو نامدار کے
واسطے تیار کی گئی ہے خواجہ یہ بات سنتے ہی وہان سے بھی فرار ہوے سرحد روم مین پہونچے

قریب شہر پناہ پہونچے کہ ایک قبر کھدی ہوئی نظر آئی خواجہ قریب پہونچے دیکھا قبر کے اندر ایک لعل بے بہا پڑا ہی اور قریب قبر کے دو آدمی ضعیف بیٹھے ہین خواجہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ یہ کسکے واسطے بنائی گئی ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو کے لیے ہی یہ خواجہ نے چاہا کہ بھاگ جائیں مگر لعل بے بہا کا خیال آیا خواجہ نے ان دونون آدمیون سے کہا کہ خواجہ عمرو دام طول بقاہ میں اور میں بالکل ہم قد ہین مجھے دوستی بھی زیادہ ہے میں اس قبر مین لیٹ کے دیکھون کہ قبر بہت دوست کی تنگ تو نہیں ہی اُن لوگون نے کہا آپ کو اختیار ہی خواجہ اس حیلہ سے قبر کے اندر آگئے اُن لوگون کے دکھانے کو لیٹے تھے کہ قبر بند ہوگئی بعض صاحبان دفتر نے یہ بھی لکھا ہے کہ خواجہ نے بند قبر مین وفات پائی ہے واللہ اعلم بالصواب

خاتمہ کتاب از مصنف

الحمد للہ واللہ کہ کتاب بعلنامہ جسکا نام مانند آفتاب روشن تھا گو دفتر صفت نظر مشتاقان سے معدوم تھا فی زمانہ حسب الحکم عالی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہٗ فدوی نے اس دفتر کو بکمال کوشش بہم پہونچا کر ترجمہ کیا امید صاحبان واردو ہمان بہت ہی کہ بروقت ملاحظہ جہان کہین غلطی پائین دامن عفو سے چھپائین فقط عاصی قبل عباد رب الثقلین شیخ تصدق حسین مولف اکثر کتب داستان امیر حمزہ صاحبقران

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر خدائے عزوجل کہ دفتر ہشتم داستان امیر حمزہ صاحبقران یعنے لعل نامہ جلد دوم کہ جو آخری دفتر داستان کا خیال کیا جاتا ہے اور بار اول چھپکر نذر ناظرین ہوچکا ہے اب باصرار مشتاقان اولی الابصار بار دوم بحسن انتظام حسب الحکم آقائے نامدار جناب منشی بشن نراین صاحب مالک مطبع ہذا مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین باہ جمادی الثانی ۱۳۲۳؁ھ مطابق ماہ اپریل ۱۹۰۵؁ع زیور طبع سے آراستہ ہوکر فرحت افزائے قلوب شائقان قصص افزا ہوا اگرچہ شیخ تصدق حسین مرحوم کے اور بھی بہت سے دفاتر مطبع ہذا مین طبع ہوئے ہین مگر اسکا رنگ ہی کچھ جدا ہی حقیقت تو یہ ہی کہ مصنف مرحوم نے دریا کو کوزے مین بھر دیا ہی - ہر ایک داستان دلگداز و جان فرسا ہے خصوصاً امیر حمزہ صاحبقران اول ثانی کا اس جہان ناپائدار سے کوچ فرمانا اور کفاران پُر دغا بانی جور و جفا کا آپ کی نعش کو گھوڑون سے پامال کرکے ریزہ ریزہ کرانا اور امیر ثانی کا تلاش لاش مین سرگردان رہنا اور ایک پیر مرد کا خواب مین خبر دینا اور امیر ثانی کا ماتم صاحبقران مین سیاہ پوش ہونا اور راہ مین ایک ایک جگہ پر سرداران نامدار کا بچھڑنا اور ایک کا دوسرے کے لیے کف افسوس ملنا عجب عبرت افزا داستان ہے جسکا ایک ایک فقرہ جگر و دل کے لیے ایک پیکان ہے آخر مین خواجہ عمرو عیار کا موت کے خوف سے شہر بشہر بھاگنا اور ہر جگہ ایک قبر اپنے لیے کھدی پانا آخر کو ایک لعل بے بہا کی طمع سے ایک قبر مین داخل ہونا اور قبر کا بند ہوجانا نہایت پرمذاق نظارہ ہے

نام کتاب	قیمت
طلسم نوخیز جمشیدی جلد سوم	عہ/پ
طلسم خیال سکندری جلد اول	عہ/پ
ایضاً جلد دوم	عہ/پ
ایضاً جلد سوم	عہ/پ
طلسم زعفران زار جلد اول	۶ر
ایضاً جلد دوم	۱۲ر
حیرت ... - غ	عہ/پ
تلخ کامیابی - غ	۷ر/پ
اخوان الصفا - اردو چھاپہ ٹائپ مطبوعہ غیر -	عہ/پ
ترجمہ اردو رابن سن کروسو - چھاپہ ٹائپ - غ	۱ر/پ
ترجمہ داستان امیر حمزہ با تصویر ہر چہار دفتر	۴ر/پ
ترجمہ بوستان خیال حسب ذیل -	
- جلد صدی نامہ	للعہ/پ
- جلد دوحۃ الابصار موسوم بہ معزالدین نامہ	للعہ/پ
- جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ -	سے/پ
- جلد شمس النہار یعنی ترجمہ خورشید نامہ	سعہ/پ
- جلد مطلع الانوار -	سعہ/پ
- جلد خزینۃ الاسرار -	صہ/پ
- جلد نور الانوار یعنی ترجمہ خورشید نامہ -	صہ/پ
- جلد مشرق الآثار ترجمہ خورشید نامہ -	صہ/پ
- جلد تفریح الاسرار ترجمہ معزالدین نامہ -	سے/پ
الف لیلہ با تصویر دو کالم مین	صہ/پ
فسانہ عجائب جلی قلم با تصویر - کاغذ سفید گنہ	۱ر/پ
ایضاً کاغذ حنائی گنہ	۸ر/پ
الف لیلہ جدید رسمی	
تقطیع خرد -	عہ/پ
قصہ سندباد جہازی	۱ر/پ
بادہ تسخیر -	عہ/پ
فسانہ عجائب متوسط قلم	۱۲ر
ایضاً بلا تصویر خفی قلم	۳ر
سروش سخن با تصویر بجواب فسانہ عجائب -	عہ/پائی
ایضاً بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۴ر/۹پائی

نام کتاب	قیمت
طلسم حیرت -	۵ر
باغ و بہار با تصویر -	۳ر
ایضاً بلا تصویر -	۳ر/۶پائی
لطائف الظرائف از منشی دیبی پرشاد -	۳ر/پ
تفریح الطلبا -	۳ر/پ
طلسم فصاحت -	۹ر
آرائش محفل - قصہ حاتم طائی	۲ر/۶پائی
ایضاً بلا تصویر -	۵ر
نو طرز مرصع از محمد عوض -	۱ر/۶پائی
بستان حکمت اردو ترجمہ انوار سہیلی	۸ر
سیراب باغ -	۲ر/۶پائی
فسانہ دلپذیر -	۸ر
فسانہ جمیل -	۴ر
قصہ سیاہ پوش -	۶پائی
فسانہ معقول -	۳ر/۶پائی
فسانہ دلفریب -	۵ر
قصہ زاہد شمسی -	۱ر/۶پائی
سنگاسن بتیسی -	۳ر/۶پائی
ناٹک نل دمیتی -	۲ر/۶پائی
قصہ موتی تبولہ	۹پائی
بیتال پچیسی با تصویر -	۳ر
گل بکاولی - مع فرہنگ	۸ر
طوطا کہانی با تصویر -	۲ر/۶پائی
افسانہ پر فضا -	۳ر
قصہ گل و صنوبر -	۱ر/۹پائی
ایک روسی زمیندار کا قصہ -	۵ر
نورتن	۵ر/۹پائی
قصہ اگر گل	۲ر
سیر مقبول -	۲ر/۹پائی
قصہ گوپی چند بھرتری -	۹پائی
لطائف ہندی -	۳ر
قصہ چہار گلزار	۴ر